اردو لغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد دوازدہم

(س، ش، ص تا صیہونیت)

اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت

(تاریخی اُصول پر)

جِلد دوازدہُم

(سٕن، شٕ، ص تا صیہُونیت)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

جُملہ حقُوق مع تلخیص بحقِ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی، محفوظ ہیں۔

سالِ اِشاعت ... ... جنوری ۱۹۹۱ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰)

****

مدیرِ اعلیٰ

۱. ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲. ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۴ء)

۳. ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱. ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء)

۲. جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱. شاہدہ تسنیم صدیقی

۲. مرزا نسیم بیگ

عملۂ اِدارت

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

مدیر

ہدایت اللہ

شاہدہ تسنیم صدیقی

فرحت فاطمہ رضوی

مرزا نسیم بیگ

لیاقت علی عاصم

نائب مدیر

حسین مجتبیٰ زیدی

یاسمین ظفر

عقیل احمد صدیقی

راحت افشاں

فہیم اقبال جعفری

محمد عطاء الرّب صدیقی

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۸۹ - ۹۰

(۱)	جناب غلام مصطفیٰ شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	معتمد وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان (ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ سعید صاحب)	رکن
(۴)	معتمد وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی (جناب سید محمد زکریا کاظمی صاحب)	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی (جناب عبدالرحیم بلوچ صاحب)	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (کشور ناہید صاحبہ)	رکن
(۱۱)	ریکٹر بین‌الاقوامی اسلامیہ یونیورسٹی ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب)	رکن
(۱۲)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب‌المولیٰ صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	منیجر ، پریس و انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ	صدر
(۲)	شریک مشیر تعلیم ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈی ۔ ایم ۔ قریشی صاحب)	رکن
(۵)	ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن
(۸)	سکریٹری / اِفسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رکن

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۰ - ۹۱

(۱)	جناب فخر امام صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رکن
(۵)	رکن قومی اسمبلی	رکن
(۶)	رکن قومی اسمبلی	رکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب اشفاق احمد صاحب)	رکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب محمد زمان طالب المولیٰ صاحب)	رکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب)	رکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی اُمور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ۔ ڈی ۔ میمن صاحب)	رکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب غلام ربّانی اگرو صاحب)	رکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب شاہد حسین رضوی صاحب)	رکن
(۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب عبدالعلیم خاں صاحب)	رکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد دوازدہم

الحمدللہ کہ اُردو لغت بورڈ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ اس کی بارھویں جلد بھی زیورِطبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آ گئی۔ سالِ رواں میں طبع ہونے والی یہ تیسری جلد ہے۔ جلد دہم اسی سال جنوری ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی تھی، گیارھویں جلد مئی کے آخر میں طبع ہوئی اور زیرنظر بارھویں جلد کم و بیش سال کے اختتام تک مطبوعہ صورت میں سامنے آ گئی۔ تیرھویں جلد کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے، اگر کام اسی تیز رفتاری سے ہوتا رہا نیز کام کو تیزتر کرنے کی سہولتیں اسی طرح فراہم رہیں تو یقین ہے کہ اردو لغت کا بنیادی اور اصل منصوبہ تین سال میں ہر طرح مکمل ہو جائے گا۔

یوں تو لغت کے کام کا ہر مرحلہ خواہ اُس کا تعلق قواعد و اشتقاق نگاری سے ہو یا الفاظ و اسناد کی تلاش و ترتیب سے، تلفظ و معنی کے تعیّن سے ہو یا ماخذوں اور حوالوں کی چھان بین سے، بہرحال سخت دشوارگزار ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر قابو پا لینے کے بعد بھی جو چیز لغت کی طباعت میں تاخیر کا سبب بن جاتی ہے وہ اس کی پُروف ریڈنگ ہے۔ پروف ریڈنگ کا تعلق روزمرہ کی رواں دواں تحریر ہی سے کیوں نہ ہو، یہ فنّی اور تکنیکی نوعیت کا ایک مشکل کام ہے۔ چہ جائیکہ ایک مُستند لغت کی پُروف ریڈنگ، چنانچہ کمپوز شدہ اوراق بار بار پڑھے جاتے ہیں اور طباعت سے پہلے ایک نہیں کم از کم تین افراد یکے بعد دیگرے تصحیح کی غرض سے اِن پر آخری نگاہ ڈالتے ہیں۔

اس عمل میں خلافِ توقع بہت وقت صرف ہو جاتا ہے اور سال میں بمشکل دو یا ڈھائی جلدیں ہی اشاعت کی منزل سے گزر پاتی ہیں۔ اِشاعت میں تاخیر کا سبب ایک اور بھی ہے؛ بورڈ میں کمپیوٹر کمپوزنگ کا انتظام تو ہے لیکن پرنٹ نکالنے کے لیے لیزرکاسپ فراہم نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پرنٹ نکلوانے کے لیے کمپوز شدہ مسوّدہ ڈاک کے ذریعے پرنٹنگ کارپوریشن آف پاکستان، اسلام آباد کو بھیجا جاتا ہے۔ واپسی پر اس کی پروف ریڈنگ ہوتی ہے۔ غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں تو مسوّدہ دوبارہ اسلام آباد جاتا ہے۔ ظاہر ہے اس سلسلۂ کار میں بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور لغت کی طباعت و اشاعت میں غیرمعمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔

اب کے بحمدللہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر انداز میں کام ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے اور یہ بات انتہائی تقویت کا باعث ہے کہ حکومتِ پاکستان نے اُردو کے ممتاز ناقد و محقّق اور نامور اسکالر جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کو اُردو لغت بورڈ کا صدر مقرر کیا ہے۔ یقین ہے کہ اُن کی رہنمائی میں بورڈ کا کام مزید تیزی و خوش اسلوبی سے آگے بڑھے گا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیرِ اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱. اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد.
۲. تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا).
۳. مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد.
۴. اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے.
۵. اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان.
۶. اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد.

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱. اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے.
۲. قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے.
۳. ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے).
۴. تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں.
۵. اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے.
۶. ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے.

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱. تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے.
۲. مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷).

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے.

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منہ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے).

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) ( ) :

۱. لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے.
۲. لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے.
۳. ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے.
۴. مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد).
۵. اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے.
۶. لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم).

۷۔ اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸۔ سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹۔ کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰۔ اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (ــ نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)۔
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱۔ لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (> یا <) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو ـ تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (...) :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت	ـ	فتحه (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحه) .
فت مج	ـ	فتحهٔ مجهول (جیسے : «زِہر» کی «ز» کا فتحه) .
کس	ـ	کسره (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسره) .
کس مج	ـ	کسرهٔ مجهول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسره) .
ضم	ـ	ضمّه (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّه) .
ضم مج	ـ	ضمّهٔ مجهول (جیسے : «عُہده» کے «ع» کا ضمّه) .
سک	ـ	سکون (جیسے : «سبْز» کی «ب» کا سکون) .
شد	ـ	تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .
تن	ـ	تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اباًعن جدٍ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین) .
مخ	ـ	مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .
غنه	ـ	نون غنه (جیسے : «جنگل» کا «ن») .
مغ	ـ	مغنونه (جیسے :« منگایا» کا «ن») .
معد	ـ	واو معدوله (جیسے : «خورشید» کا «و») .
لف	ـ	الف ملفوف (جیسے : «... انہٗ (لاحقے) کا «ا») .
غم ا	ـ	غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .
غم ال	ـ	غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .
غم و	ـ	غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس ـ اُس کا «و») .
غم ی	ـ	غیر ملفوظ یے (جیسے: «ایدھر ـ ادھر کی «ی»).
خف	ـ	خفیفه (فتحه ، کسره ، ضمّه کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے) .

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی .
جج	=	جمع الجمع عربی .
مج	=	مجہول .
مع	=	معروف .
امذ	=	اسم مذکر .
مث	=	اسم مؤنث .
صف	=	صفت .
مذ	=	مذکر .
مث	=	مؤنث .
م ف	=	متعلق فعل .
ف ل	=	فعل لازم .
ف م	=	فعل متعدی .
ف مر	=	فعل مرکب .

۳. زبانیں :

ا	=	اردو .
انگ	=	انگریزی .
اوستا	=	اوستائی .
بنگ	=	بنگلہ .
پ	=	پراکرت .
پا	=	پالی .
پر	=	پرتگالی .
پن	=	پنجابی .
تر	=	ترکی .

س = سنسکرت ۔

سر = سریانی ۔

ع = عربی ۔

عبر = عبرانی ۔

ف = فارسی ۔

فر = فرانسیسی ۔

گج = گجراتی ۔

لاط = لاطینی ۔

مر = مرہٹی ۔

ہ = ہندی ۔

یو = یونانی ۔

۴. متفرق :

ا پ و = اصطلاحات پیشہ وراں ۔

اف = افعال ۔

د = دیوان ۔

رک = رجوع کیجیے ۔

عو = عوام ۔

عور = عورات ۔

ف = فعل ۔

ق = قلمی ۔

قب = مقابلہ کیجیے ۔

ک = کلیات ۔

ہندو = ہنود کی بول چال ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

س

(مُسلسل)

سُن (۱) (ضم س) صف.

۱. **بے حِس و حرکت ، شَل.** تن سب ہوتا سُن ، بات چلتا ہوز مارنیجہ کی رہتی دھن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۲).

اِک طرف اصغر کوں پھر دیکھے تھی آ
دُودھ بن سُن جُھولے کے درمیان ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۷).

ہوا ہوں فرطِ اذیت سے مَیں تو سُن اے میر
تمیز رنج و خیالِ نشاط مجھ کو نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۷). میری ٹانگیں سُن ہونے لگیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۰). اس کے کاٹتے ہی انسان کے حواس اور قوتِ گویائی پر اثر پڑتا ہے، جسم سُن ہونے اور جمنے لگتا ہے. (۱۹۵۴ ، حیواناتِ قرآنی ، ۳۶). ان کے ہاتھ پتھروں کے بوجھ سے سُن ہو رہے تھے. (۱۹۸۷، افکار، کراچی، جولائی، ۵۲).
۲. **حیران ، ششدر ، ہکا بکا.**

کہ بی بی یوں ترا کہتا ہے دِلبر
زلیخا سن ہوئی یہ بات سُن کر

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، ۸۹). فقیر اس کو دیکھ کر اور یہ بات سُن کر سُن ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵). ملکہ اس واقعے کو سُن کر سُن ہو گئی دانتوں میں اُنگلی دبائے کہنے لگی کہ ... بیٹھے بٹھائے اچھا سودا مول لیا دیکھیں کیا قِسمت دِکھاتی ہے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۱).

نغمے کے ہر ایک سُر پہ سَر دُھنتا ہوں
سن ہو کے گلِ گلشن ہو چُنتا ہوں

(۱۹۳۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۶۱). اور سُنتے ہی دونوں سن ہو گئے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۳). ۳. **چُپ چاپ ، خاموش.** جب ان سے کہیے تو منہ بگاڑ کر سُن ہو جاتے ہیں. (۱۸۲۲ ، نصیحت المسلمین (ق) ، ۱۷).

شوق اس کی کالیوں سے ہو گئے سُن اہلِ بزم
کوئی گُونگا بن گیا اور کوئی بہرا ہو گیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، فیضانِ شوق ، ۳۷). اف : کرنا ، ہونا.
۴. **(فلسفہ) خالی ، تہی.** یہ گروہ علم و اشیا کو سُن کہتے ہیں ... اور ان کے ہست و نیست کا یقین نہیں کرتے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۸۶). ۵. **بردا طراف : چمک مارا ہوا ؛ وہ شیشہ جس کی آب گھس کر کھو گئی ہو** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : شُونیہ शून्य].

---بَہری (---فت ب ، سک ہ) امث.
فالج ، لقوہ ، رعشہ. اپنی شرارت اور فِطرت سے باز نہیں آتا ہے اے اُلو بد خُو تجھکو یہاں تک ماروں گا کہ تیرے تمام بدن میں سُن بہری ہو جائیگی. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۳۵). [س : شُونیہ + بہر + اِکا शून्य + वहिर ; इका].

---پڑنا محاورہ.
بے حِس و حِرکت پڑا رہنا ، چُپ چاپ رہنا.

سن پڑے رہتے ہیں بے یار اندھیرے میں ہم
ہیں شبِ گور کے مانند ہماری راتیں

(؟ ، راسخ (نوراللغات)).

---پَن (---فت پ) امث.
بے حِس و حرکت ہونے کی کیفیت. بچھنا کی زبان پر فوری تاثیر ، جھنجھناہٹ اور سُن پن ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۲). [سُن + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---شِیشَہ (---ی مع ، فت ش) امذ.
(آئینہ سازی) کچا یا بغیر جِلا کا شیشہ جس میں آر پار نہ دِکھائی دے اور جو آئینہ بنانے کے کام نہ آئے. اب اس قسم کے مصنوعی شیشے بہت اعلٰی قسم کے بنائے جاتے ہیں (اپ و ، ۴ : ۹). [سُن + شیشہ (رک)].

--- کَرنے والا صف.
(جِسم یا اس کے کسی حِصّے کو) بے حِس و حرکت کرنے والا. اس وقت ہم دانت نہیں نکال سکتے کیونکہ ... سُن کرنے والی دوائی ورم میں اثر نہیں کرتی. (۱۹۸۹، جنگ، کراچی، ۳۱ مئی ؛ ۱۱).

--- کَرنے والا مَرَض امذ.
خطرناک غشی جو زچّہ کو ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

سُن (۲) (ضم س) ف م ، حرفِ تنبیہ.
سُننا (رک) کا مادہ اور صیغۂ امر (محاورات میں مُستعمل).
سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵).
سُن نامہ رساں میری حقیقت   مانگے جو جوابِ خط قسمت
(۱۸۹۹ ، شاد لکھنوی ، مثنوی عبد مذنب ، ۱). ارے سُن سُن : اونا سوت کے رہنے والے محسوسات و نظریات کے پھندوں کے قیدی. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۳۵).

--- پانا ف مر.
سُن لینا ، واقف ہو جانا.
جمگھٹا بادہ کشوں کا جو کہیں سُن پایا
آپ کو میں نے بھرکیف وہاں پونہچایا
(۱۸۳۶ ، واسوختِ امانت (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۹۰)).
شکوۂ جورِ بُتاں یوں نہ سخن کیجیے آپ
ابھی سُن پائیں کہیں وہ تو قیامت ہو جائے
(۱۸۸٦ ، دیوانِ سخن ، ۲۴۴).

--- پڑنا محاورہ.
سُنائی دینا . اس پر بھی کئی دفعہ بھنک سُن پڑی ہے کہ چوری چُھپے خون ہوئے. (۱۸٦۸ ، مرأۃ العروس ، ۲۷۰). وہ جو اُس وقت فیر سُن پڑی تھی ، وہ بھی باڑ ہو گی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱٦).

--- رکھنا محاورہ.
۱. خبردار رہنا ، متنبہ ہونا ، باخبر اور ہوشیار رہنا.
مت جھنک ہم جلوں اُپر دامن   بات سُن راکھ لے اُڑا مت دے
(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۵۷)).
چندے یہ ترقی ہے تنزل ہے پھر آگے
سُن رکھیے ذرا حُسنِ خداداد ہماری
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۷۴).
ہم مر کے بھی اُٹھنے کے نہیں اوس کی گلی سے
سُن رکھیے ذرا شورِ قیامت یہ ابھی سے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹۸). **۲. ذہن نشین کرلینا ، سُن کر یاد رکھنا.** قبل اس کے کہ اس اسکیم میں کامیابی ہو یا اور اسی قسم کا کوئی واقعۂ علمی وجود میں آئے کارلائل کا قول سُن رکھیے . (۱۹۰۲ ، افاداتِ مہدی ، ۴۳). کسی سے سُن رکھا ہے کہ لفظ ہندی بہ ترکیب فارسی فارسی لفظ سے مرکب نہیں ہوتا . (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ٦۷).

--- رے ڈھول ، بہو کے بول کہاوت.
۱. (عو) زبان دراز ، عورت کے متعلق طنز سے کہنا (فرہنگِ اثر).
۲. بڑے زبان دراز اور زن مُرید کی نسبت بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ قصص الامثال).

--- سُنا چُکنا ف مر.
سُن چکنا. ایک محلے کا واسطہ تھا بہت کچھ پہلے سے سُن سُنا چکی تھی. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۷).

--- کے اُڑا جانا محاورہ.
ٹال جانا ، نظر انداز کر دینا ، سُنی کی ان‌سُنی کر جانا.
ذکر میرا اگر آ جاتا ہے
سُن کے وہ صاف اُوڑا جاتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۲).

--- کے/ کر پی جانا محاورہ.
بُرا بھلا سن کر کچھ نہ کہنا ، برداشت کرنا ، ضبط سے کام لینا.
واعظ ترے لحاظ سے ہم سُن کے پی گئے
کیا ذکرِ ناگوارِ شرابِ طہور تھا
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ٦۱).
جو کہے کوئی میں پی جاتا ہوں سُن کر وہ بھی
پیرِ میخانہ کا مُجھ سے بھی ارشاد بھی ہے
(۱۹۳۲ ، بینظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۰).

--- گُن (--- ضم ک) امث.
اُڑتی خبر ، خُفیہ خبر ، بات کی بھنک . جس طرف فتنے ... کی سُن گُن پاوے جلد اس کے تدارک کی کوشش فرمائے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۲۷۱). وہ شاہزادہ خود مزاج کا گرم ہے ذراسی سُن گُن پائے گا آپ دوڑا آئے گا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۱۵۹). حالات کی سُن گُن کُچھ نہ کچھ معلوم ہوتی رہتی ہے . (۱۹۵۵ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۹۷). بھائی جان کو میری شاعری کی سُن گُن مل گئی تھی. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۳۵). اف : پانا ، ملنا. [سُن + گُن (تابع)].

--- گُن لگنا محاورہ.
اُڑتی خبر پہنچنا ، رازدارانہ اِطّلاع مِلنا ، راز کی باتوں کا علم ہو جانا. میری ماں کو اِتّفاقاً کچھ سُن گُن لگی تھی جس دن سے اُن کو کچھ معلوم ہو گیا تھا اُن کی جان آفت میں پڑ گئی . (۱۹۲۳ ، خُونی راز ، ۱۰۵). اگر وینکٹی کی ماں کو یہ سُن گُن لگ گئی تو وہ خود پہنچ جائے گی. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۲۵).

--- گُن لینا محاورہ.
درپردہ کسی کا راز معلوم کرنا ، راز کی بات چُھپ کر سُننا ، خاموشی سے پتہ چلانا ، کن سوئیاں لینا. چاہیے کہ بھیس اپنا بدل کر قلعے میں جاؤ اور وہاں کی سُن گُن لو اور دیکھو اُن کے یہاں کیا تردد ہو رہا ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۷). شاید دروازے سے کان لگائے ہمارے یہاں کی سُن گُن لے رہا تھا. (۱۹۴۳ ، جنتر نگاہ ، ۹۷) . دروازے پر پہنچا اور کان لگا کر سُن گُن لی. (۱۹۸٦ ، جانگلوس ، ۱۴۲).

--- لینا محاورہ.
(چوروں کی اصطلاح) مراد : آہٹ لینا ، پہروں کی آواز پر کان لگانا ، ٹوہ لینا (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴).

سُن (۳) (ضم س) امذ.
(ٹھگی) ناتجربہ کار اور نیا ٹھگ جس نے کسی کو قتل نہ کیا ہو (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴). [مقامی].

سَنا (۱) (فت مع س) امث.
جنگلی نیل کے مشابہ ایک پودا جو نصف گز تک لمبا ہوتا ہے ، اِس کے پتے برگِ حنا کی مانند اور پُھول کسی قدر نیلگوں ہوتے ہیں ، اس کی پھلی چپٹی سی ہوتی ہے جس کے اندر چپٹا سا لیموترا اور کسی قدر خمیدہ چھوٹا سا تخم ہوتا ہے ، اس کے پتے دوا خصوصاً مسہل کے طور پر مُستعمل ہیں.

یا پھل ہے وہ سَنا کا جو لگتا ہے جھاڑ میں
یا کاہِ خُشک ہے جو اُگے ہے پہاڑ میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو سُرمہ اور مہینے میں ایک بار پچھنے لگاتے تھے اور ہر سال سَنا کا مسہل لیتے تھے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۰۰). سَنا کا پودا نِصف گز تک بلند اور جنگلی نِیل کے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کِتابُ‌الادویہ ، ۲ : ۲۳۳). سَنا نویں صدی مسیحی سے اطبائے عرب کے اِستعمال میں تھی. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج (ترجمہ) ، ۵۸). [ع].

---ے مَکّی کس صف(---فت م ، شد ک) امث.
(طب) سَنا کی بہترین قِسم جو بلادِ حجاز سے آتی ہے. سب سے بہتر وہ سَنا خیال کی جاتی ہے جو کہ بلادِ حجاز سے آتی ہے اور سنائے مکّی کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۹ ، کِتابُ‌الادویہ ، ۲ : ۲۳۳). سنائے مکی باریک کر کے گلقند ملا کر کِھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۵). [سَنا + ے (حرفِ اضافت) + مکّی (رک)].

سَنا (۲) (فت مع س) امث ؛ ج سنات.
مجلسِ قانون ساز کا ایوانِ بالا ، سینیٹ. ایران کی آئینی تاریخ میں خواتین پہلی بار «مجلس» Parliament اور «سنا» Senate کی رکن منتخب ہوئیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸). [انگ : سینیٹ Senate کا مفرس].

سِنا (کس س) امذ (قدیم).
سینہ ، چھاتی.

ہے رشک تے پُھول لہو گھوٹ کر
مریں جھل تے غُنچے سِنا پُھوٹ کر

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۳۶). [سِینَہ (رک) کا ایک اِملا].

سُنا (ضم س) مذ (مث : سُنی).
سُننا (رک) کا فعلِ ماضیٔ مطلق نیز سُنانا (رک) کا فعلِ امر ، (محاورات و مرکبات میں مستعمل).

---اَن سُنا کَرْنا محاورہ.
سُن کر ٹال دینا ، کسی بات کی پروا نہ کرنا ، سُنی اَن سُنی کرنا. جہاں سخنِ بیہودہ سُنو یا فعلِ ناشائستہ دیکھو بس لازم یہ ہے کہ ملتفت نہو یعنی سُنا اَن سُنا کر اور دیکھا اَن دیکھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۱۱).

---بَیٹھنا ف ل.
بُرا بھلا کہہ دینا.

وہ جو چاہتے ہیں سُنا بیٹھتے ہیں
ہمیں آئینگی گالیاں آتے آتے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۳۷).

ہوں گالیاں دینے کی عادت تھی پڑی انکی
محشر میں بھی وہ ہمکو دو چار سُنا بیٹھے

(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر ، ۱۲۰).

---جاتا ہے فقرہ.
کہتے ہیں (نوراللغات).

---جانا محاورہ.
سُننے کی تاب ہونا ، سُن سکنا (عموماً نفی میں مُستعمل).

سُنا جاتا نہیں اے داغ تیرا سوزِ دل ہم سے
تری آتش بیانی نے تو اے آتش زباں پُھونکا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۲).

پُوچھتے ہو تُمہیں تو خیر کہتے ہیں ماجرائے غم
یہ بھی سُنائے رکھتے ہیں تُم سے سُنا نہ جائے گا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۶۵).

---سُنایا صف مذ.
دوسروں سے سُنا ہوا ، سماعی. خدا کی نِسبت لوگوں کے جیسے جیسے خیالات ہیں کچھ سُنے سُنائے معلوم ہوتے تھے ، کچھ کتابوں میں پڑھے تھے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۴۳). ان ہی دو مذہبوں کا حال سُنا سنایا مُجھے کسی قدر معلوم ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۵).

---(سُنا) کے کَہنا محاورہ.
کسی کو جتانے یا آگاہ کرنے کے لیے طنزیہ بات کہنا ، کسی پر بالواسطہ طنز کرنا. خانہ داری کا اِنتظام خراب ہونے کے باعث اکثر انہیں عین وقت پر بازار بھاگنا پڑتا ہے ، گوداوری یہ سب کایا پلٹ دیکھتی ، اور سُنا سنا کے کہتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۵۸).

سِنّا (کس س ، شد ن) امذ.
چھلکار پھلی یا مگرمچھ کی کھال پر جو گول گول پتلے اور چمکدار ٹکیے ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک ٹکڑا ، سِفنا ، کھپرا. بعض کی پُشت پر سِنّے ہوتے ہیں لیکن وہ ریڑھ سے غیر متعلق ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۹۹). [سِفنا (رک) کا محرف].

سُنّا (۱) (ضم س ، شد ن) امذ (قدیم).
سونا ، زر.

کہ میں کی ہوں تیوں توں کرے گا جو راس
بکھیروں گی سُنّا ترے آس پاس

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۲). [سونا (رک) کی ایک قدیم شکل].

سُنّا (۲) (ضم س ، شد ن) ف م.
رک : سُنْنا (فرہنگِ آصفیہ).

سَنابِل (فت س ، کس ب) امذ.
جمع سُنبلہ کی ، اناج کے خوشے (جامع اللغات). [ع].

سَناپ (فت س) امذ.
(آہنگری) سناپ : **چھپرونا ، ڈاب ؛ کیل کے سرے کو پھلی دار بنانے کی نہانی یا سندان . انگریزی میں سناپ کہتے ہیں یعنی کاری گر انگریزی تلفظ کو بگاڑ کر سنپ کہتے ہیں** (اپ و ، ۸ : ۸) . [انگ : Snap] .

سَناپَت (فت س ، پ) امث.
قتل عام (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [غالباً س : سنّپات सन्निपात کا بگاڑ] .

سُناپَٹ (ضم س ، فت پ) امث.
اکیلا پن ، تنہائی ، عزلت ؛ اُجاڑ ، سُنسان ، سُونا پن ، ویرانی (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سُنا (سُونا (رک) کی تخفیف) + پٹ ۔ پت ، لاحقۂ کیفیت] .

سَنات (فت نیز کس س) امث.
مجلسِ قانون ساز کا ایوانِ بالا ، سینیٹ. سینیٹ (Senate) ... اس کا رُوپ سنات بھی رائج ہے ، اُردو میں سنات سے سناتی بنایا گیا ہے ، انگریزی سے لیا ہوا سنیٹر اور اُردو میں بنایا ہوا " سناتی " دونوں سینیٹ کے رُکن کے مفہوم میں رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۸) . [انگ : Senate]

سِناتال (کس س) امذ ؛ ← سِنتال.
(**مُرغ بازی**) **مُرغوں کی ایک نسل کا نام جس کو بعض مُرغ باز سوناتول کہتے ہیں** (اپ و ، ۸ : ۱۲۰) . [مقامی] .

سَناتَک (فت س ، ت) صف.
فارغ التحصیل ، گریجویٹ. کاشی ودیا پیٹھ کے سناتک ہو کر تُم کبھی اپنی قوم کی راہ میں روک نہ بننا . (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۲۹) . [س : स्नातक] .

سَناتَن (فت س ، ت) صف ؛ امذ.
قدیم ، پرانا ، قدیمی ؛ زمانۂ قدیم. جس میں ان کے سناتن یعنی قدیم دھرم حقیقی اور اصل اصول معاشرت اور اخلاق کا ذکر ہے . (۱۸۸۸ ، اختر شہنشاہی ، ۲۸۶) . جو بات سناتن سے ہوتی چلی آتی ہے اس کے مٹانے میں بدنامی ضرور ہوتی ہے ، خواہ وہ مناسب ہو یا غیر مناسب . (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۱۵۸) . کُل کے ناش ہونے سے سناتن کُل دھرم ناش ہو جاتا ہے ... سارے کُل میں ادھرم چھا جاتا ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۹) . [س . सनातन] .

۔۔۔ دَھرْم (۔۔۔ فت دھ ، سک ر) امذ.
قدیم ہندو دھرم جس میں بُتوں کی پُوجا کی جاتی ہے. سناتن دھرم والے ہیں ، مسیحی ہیں ، مُسلمان ہیں ، اصول ان سب مذاہب کے اگر دیکھو تو یکساں ہیں . (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۶ : ۳) . جن مذاہب کا دارو مدار فلسفہ پر ہے ان میں سب سے زیادہ جید اور وسیع مذاہب ہند ہیں ، ان میں سناتن دھرم ، جین مت ، بودھ مذہب وغیرہ شامل ہیں . (۱۹۳۴ ، قاری سرفراز حسین عزمی ، نغانِ قاری ، ۷) . [سناتن + دھرم (رک)] .

۔۔۔ دَھرْمی (۔۔۔ فت دھ ، سک ر) صف.
سناتن دھرم سے متعلق یا منسوب ، اس مذہب کا پیرو. اگر ہمارا قیاس غلط نہ ہو تو آریہ سماج اور سناتن دھرمیوں کے جلسوں میں بھی سوائے شروع میں بھجن گانے کے ... نظمیں پڑھے جانے کا دستور نہیں . (۱۹۱۳ ، حالی ، مکاتیبِ حالی ، ۵۱) . سناتن دھرمی ہندو اب بھی ہندو اسی کو مانتے ہیں جو ہندوؤں کے ہاں پیدا ہوا ہو . (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ نومبر ، ۲۰) . [سناتن دھرم + ی ، لاحقۂ نسبت] .

۔۔۔ سے م ف.
قدیم سے ، پُرانے زمانے سے (جامع اللغات ؛ پلیٹس) .

سَناتَنی (فت س ، ت) صف.
قدامت پسند ، رجعت پسند. گاندھی نے اس امر کا اعتراف کیا کہ میں سناتنی (قدامت پسند) ہندو ہوں . (۱۹۷۸ ، قائداعظم اور آزادی کی تحریک ، ۲۲) . [سناتن + ی ، لاحقۂ نسبت] .

۔۔۔ دَھرْم (۔۔۔ فت دھ ، سک ر) امذ.
رک : **سناتن دھرم.** ہندو سناتنی دھرم کی حمایت اور ہندو سبھا کی اعانت کا رنگ لیکر عام ہندوستانی مسلم قوم تک اپنا مفسدانہ اثر پھیلانا چاہتا ہے . (۱۹۲۳ ، احیاء ملت ، ۵۱) . [سناتنی + دھرم (رک)] .

سِناتی (فت نیز کس س) صف.
۱. **سینیٹ کا ممبر.** انگریزی سے لیا ہوا سنیٹر اور اُردو میں بنایا ہوا " سناتی " دونوں سینیٹ کے رکن کے مفہوم میں رائج ہیں . (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۷۸) . ۲. **سینیٹ سے متعلق ، سینیٹ کا.** سناتی آداب (Senatorial Ethics) . (۱۹۶۸ ، اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۳۷۵) . [سنات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

سَنّاٹا (فت س ، شد ن) امذ.
۱. **ہوا ، آندھی ، بارش یا اور کسی چیز کی تیزی سے اُڑنے کی وحشت ناک آواز.**

ہر خدنگ کا تیرے عجب ہے سنّاٹا
ہوا پہ سہم کے بالِ عقاب کانپے ہے

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۵) . سنّاٹا ہوا کا اور تاریکی شب کی حواس مُنتشر کیے دیتی تھی . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۲) . ہوا اس قدر تیز اور سرد تھی کہ ساری رات اس کے سنّاٹے نے سونے نہ دیا . (۱۹۱۱ ، سفر نامۂ مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۲۸) . ۲. **خاموشی ، ویرانی ، ہو کا عالم ، خاموش فضا.** دلّی کا وہ سنّاٹا دیکھ کر ایک ایسی چوٹ ان کے دل پر لگی جو رفتہ رفتہ زخم اور آخر کار ناسور بن گئی . (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۹۱) .

اس طرف لحنِ زندگی کی صدا
اس طرف موت کا ہے سنّاٹا

(۱۹۲۹ ، فکر و نشاط ، ۴۷) . اور ... رات کے سنّاٹے میں سیٹی کی آواز آتی تھی . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱) .

۳. حیرت ، سکتے کا عالم. مہرخ و بہار وغیرہ سب چپ سناٹے میں ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۴۲). **۴. تیزی ؛ سختی ؛ زور.** اس سناٹے سے اسے چنگل آہنی میں دبوچا اور ایسا نوچا کہ اس کی جان سنسنا گئی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۰). **۵. غصّے کا جوش ، ہیجان.** جب میں نے سنا کہ حکیم بلایا گیا ، ایک سناٹا میرے سر سے اٹھا اور دل میں جا کے بجھا. (۱۸۹۱ ، قصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۰۹). **۶. غشی کی کیفیت.** پانچ چھ منٹ تک تو مجھے کاٹو تو خون نہ تھا اور دماغ میں ایک سناٹا چکّر کھایا کیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۹۹). **۷. دریا کے چڑھاؤ کا شور** (نوراللغات). [سَن (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ اِسمیت و کیفیت].

--- آنا محاورہ.

۱. ڈر جانا ، سہم جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا. جمشید ثانی آ کر قمر عذرا کو لے گیا ، بادشاہ کو سناٹا آ گیا . (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۴۰). بھائیوں کو سناٹا آ گیا فوراً قدموں میں گرے اور کہا ہم تیرے قصور وار ہیں. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصّے ، ۹۲). **۲. غشی طاری ہونا.** ایک جگہ تو میں منہ کے بل ایسا گری کہ غش آ گیا بے اختیار ہو کر اسی جگہ پڑ گئی اور سناٹا آ گیا. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۱۱۳). اشارہ کرتے ہی کھٹولا اڑا اور اس تیزی سے کہ سناٹا آ گیا . (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۲).

--- بیٹھنا محاورہ.

بالکل خاموش ہو جانا ، گُم صُم ہو جانا (مخزن المحاورات).

--- بھرنا محاورہ.

سنسناتے ہوئے تیزی سے اُڑنا یا نِکل جانا ، تیزی سے چلنا. تلواریں چمک چمک کے جسم حیرت پر گریں ، تیر سناٹا بھر کے آئے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۵۷). ملکہ کو ایک جھاڑی میں چھپا دیا اوّل پشتارہ سعد کا لے کر چلا سناٹے بھرتے ہوئے آتا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۲۱).

--- پڑنا محاورہ.

ویرانہ بن ہونا ، سُنسان ہونا ، خاموشی چھانا. کوئی بیدھا ہے جو اس وقت چانڈو بیچے گا ، کُتّے بھونک رہے ہیں سناٹا بزار بھر میں پڑا ہوا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۸).

--- چھا جانا/چھانا محاورہ.

ہو کا عالم ہونا ، خاموشی طاری ہونا. زاہدہ کی تقریر سے مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۶۳). چاروں طرف چھایا ہوا سناٹا قہقہے مار مار کر مجھ پر ہنسنے لگا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۱).

--- طاری ہونا محاورہ.

رک : **سناٹا چھانا.** اور فضا پر ایک سناٹا طاری ہو جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۳۱).

--- کرنا محاورہ.

خاموشی طاری کرنا. یہ ستار بجا رہا تھا اور ایک سناٹا کر رکھا تھا. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۷۷).

--- کھینچنا محاورہ.

خاموش ہونا ، گُم صُم ہونا ، چپ رہنا. وہ ایک درخت کے نیچے بُت بنا سناٹا کھینچے کھڑا پچھتا رہا تھا. (۱۹۳۳ ، نیرنگِ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۵).

--- گزر جانا محاورہ.

دہشت سے چُپ ہو جانا ، حیرت زدہ ہونا ؛ گھبرا جانا ؛ سٹپٹا جانا.

خُوگرِ رنج و بلا ہوں مجھ کو کچھ پروا نہیں
تم کو سناٹا گزر جائے گا محشر دیکھ کر

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۵). اس وجہ سے بات کا جواب نہیں دیتے ، وہ سناٹا گزرا ہے کہ کلام کرنے کو دل نہیں چاہتا . (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۵۰۶).

--- گھسیٹنا محاورہ.

رک : **سناٹا کھینچنا.** جب شبو نے دیکھا کہ رضیہ بیگم نے سناٹا گھسیٹا کچھ جواب ہی نہیں دیتیں تو اُس نے پھر چھیڑ کے کہا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۲).

--- مارنا محاورہ.

تیزی سے اُچھلنا ، چھلانگ لگانا. آج طلسم میں پھنس گئے ، جہاں تک ہو سکے راہِ فرار اختیار کریں یہ کہہ کہ بزورِ سحر سناٹا مار کر اُوڑے اور بائیں طرف بارہ کوس تک چلے گئے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۷۰).

--- ہونا محاورہ.

۱. ہوا یا تیر وغیرہ کے زور سے چلنے کی آواز نکلنا.

سہم کر اس ناتواں کا ہو گیا بس دم ہوا
صید افگن تیرے ناوک کا یہ سناٹا ہوا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳). **۲. خاموشی چھانا ، سکوت طاری ہونا.** مشرق سے مغرب تک سناٹا ہو گیا . (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۲۷). راجہ کا یہ کہنا تھا کہ سارے دربار میں سناٹا ہو گیا سرداروں نے تلوار پر ہاتھ رکھ کر اپنی گردنیں جُھکا لیں مگر نظریں بتا رہی تھیں کہ ایک دفعہ اور آزما دیکھنے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۰).

سَنّاٹوں میں م ف.

خوف و اندیشہ میں ، غم و فکر میں (فرہنگِ آصفیہ).

سَنّاٹے (فت س ، شد ن).

سنّاٹا (رک) کی حالتِ مُغیّرہ (مرکبات میں مُستعمل). حضرت ابنِ عبّاس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو ... آپ پچھلے پہر بیدار ہوئے ... رات کے سناٹے میں تارے جھلملا رہے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵۲).

--- سے بَرسنا محاورہ.

زور سے برسنا ، مُوسلا دھار پانی پڑنا ، چھاجوں مینہ برسنا.

کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی مینہ کی لگی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹).

---کا صف.
زور کا ، تیز ، تُند ؛ زنّاٹے کا. خدا کی پناہ اس سنّاٹے کی رفتار نہیں معلوم مشتری گو عالمِ شہود میں کہاں کالے کوسوں لے اُڑی. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۷۲).

---کا مینْہ امذ.
مُوسلا دھار بارش ، زور کی بارش (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کی ہَوا امث.
زنّاٹے کی ہوا ، آندھی ، جھکّڑ. اور وہ جو عادی تھے سو برباد ہوئے ٹھنڈی سنّاٹے کی ہوا سے نِکلی جانے ہاتھوں سے. (۱۹۱۷ ، القرآن الحکیم (ترجمہ) ، مولانا محمودالحسن ، ۹۷۲).

---میں م ف.
۱. **حیرت زدہ ، چُپ چاپ ، گُم صُم ، ہکّا بکّا.** ابن الوقت ہکّا بکّا سنّاٹے میں کھڑا تھا کہ ایک ساتھی بولا حضرت افطار کا وقت قریب ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳). سب سنّاٹے میں ہیں ، نواب صاحب کسی کی طرف نظر اُٹھاتے ہیں نہیں . (۱۹۱۴ ، دربارِ حرام پور ، ۱ : ۱۴) . ۲. **تیزی سے ، جلدی سے** . ایک سکھپال ہمراہ لیا ، صبا وار سنّاٹے میں آ پہنچا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۷).

---میں آ جانا محاورہ.
۱. **حیرت زدہ ہو جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا** . وہی لوگ جو گورنمنٹ کی حمایت میں پُرجوش معترضوں سے لڑ رہے تھے ایک سنّاٹے میں آ گئے کہ یہ کیا ہوا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۹۳). میں تو اپنے ان ہم عصروں کی یہ روش دیکھ کر سنّاٹے میں آ جاتا ہوں. (۱۹۶۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۲). ۲. **ڈر جانا ، سہم جانا.** شہزادی یہ غم ناک فقرے سُن کر سنّاٹے میں آ گئی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۸).

---میں رَہ جانا محاورہ.
حیران رہ جانا ، ہکّا بکّا رہ جانا. دونوں میاں بی بی چُپ سنّاٹے میں بیٹھے رہ گئے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۹). کمرۂ عدالت آدمیوں سے چیونٹیوں کی طرح بھرا تھا، دونوں مُلزم خاموش کھڑے تھے ، اس نوجوان کی گفتگو سُنتے ہی ہر متنفس سنّاٹے میں رہ گیا اور ہزاروں نگاہیں اس کی طرف پہنچیں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۷۸). تین چار دن بعد کسی نے کراچی کا اخبار ... لا کر دیا تو ایک خبر پر میری نظر جمی اور میں سنّاٹے میں رہ گیا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۸).

سَناچِق (فت س ، کس ج) امذ ؛ ج.
جھنڈے. اپنے ہمراہ خلعت اور سناچق سلطانی اپنے بھائی ملک کامل سے لے کر واسطے ملک عزیز حاکم حلب کے چلا . (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۴۷۳). [ع : سَنجَق(- جھنڈا)کی جمع].

سِناد (کس س) مذ.
(عروض) **قافیے میں ردف یا قید کا مُختلف ہونا ، مثلاً نار اور نور یا صبر اور قہر ، یہ عیوبِ قافیہ میں سے ایک عیب ہے.** اِختلافِ ردف و قید کو سناد کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، میزانِ سخن ، ۱۳۷). سِناد اور ہزَج اولین ایقاعات تھے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). [ع].

سُنار (ضم س) امذ.
زیور بنانے والا ، زرگر ، صرّاف.
سُنار ہوکے سُنّے کے لفظاں گھڑیا
تنِ معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا
(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۱۰۹).
سونے سارنگ دیکھ تیرا سناروں ہو کو چن پینگے
ہمیں کیوں جُھوٹ کہیں صاحب سونا ہے آج اس کس کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲). سنار : زرگر بتازی صیّاغ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۸۷).
لانے کا یوں رہ یہ تجکو پیر یار
جوں کھرے سونے کو تاپا کر سُنار
(۱۸۱۴ ، ایجادِ رنگین ، ۳۳). سب انسپکٹر نے سُنار اور میناکار اور کندن ساز کو بُلوایا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۲۴). اناج اور کپڑے اور سُنار کا کام مسلمان کرتے ہی نہیں. (۱۹۲۳ ، احیاءِ ملّت ، ۲۷). علاوہ ازیں موچی ، سُنار ، بڑھئی ، کپڑا رنگنے والے کا شُمار بھی گھریلو صنعت کاروں میں ہوگا. (۱۹۵۹ ، گھریلو صنعتیں ، ۱۰). [س : سوَرْن کار स्वर्णकार سورن + کار].

---اپنی ماں کی نَتھ میں سے بھی چُراتا ہے کہاوت.
سناروں کی بے ایمانی پر طنز ہے کہ یہ کسی کو بھی نہیں بخشتے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی کُٹھالی اَور دَرْزی کے بَنْد کہاوت.
ٹال مٹول کرنے والے کی بنسبت بولتے ہیں (سُنار کہتا ہے کہ بس زیور کو کٹھالی میں ڈالنا باقی ہے اور درزی کہتا ہے کہ کپڑے میں بند لگانے باقی ہیں ، خواہ مخواہ کی بہانہ تراشی) (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---ہَٹّا (---فت ہ ، شد ٹ) امذ.
وہ مقام جہاں سُنار بکثرت بیٹھتے ہوں ، سُناروں کا محلّہ یا بازار، صرافہ (نوراللغات ؛ پلیٹس). [سُنار + ہٹّا (ہاٹ - بازار)].

سُنارا (ضم س) امذ (قدیم).
رک : سنار.
اس سُنارے سیمبر کے کیونکہ جاوٗں ہاٹ میں
زرگری کر کر بچھا رکھے ہیں کانٹے باٹ میں
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۸۷). [سُنار + ا ؛ لاحقۂ تصغیر].

سُنارَن/سُنارَنی (ضم س ، فت ر/ ضم س ، سک ر) امث.
سُنار کی بیوی ؛ سُنار ذات کی عورت.

خوش لگا لیتا سُنارن کا
جس کے سونے میں بارہ پانی ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستانِ شعرا (میر یحیی عاشق) ، ۴۴۳). اس کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے آغازِ شباب میں ایک سنارنی کو گھر میں ڈال لیا تھا. (۱۹۶۸ ، سیارہ ڈائجسٹ (آغا حیدر حسن) ، جولائی ، ۱۲۵). [سُنار (رک) + ن / نی ، لاحقۂ تانیث].

سُناری (۱) (ضم س). (الف) امث.
رک : سنارن ؛ **پیشۂ زرگری**(نوراللغات ؛ ا پ و ، ۳: ۱۲).(ب) صف.
سُنار سے منسوب یا متعلق ، سونے کے کام والی. ان کے کانوں میں سُناری تین تین پھول کی چاندی کے چکٹ سے اٹی ہوئی بالیاں. (۱۹۲۳ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۳۹). [سُنار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

سُناری (۲) (ضم س) امث.
(ٹھگ) چیل کی آواز جس سے ٹھگ اپنے کام کے لیے بُرا شگون لیتے تھے (ا پ و ، ۸ : ۱۹۳ ؛ مصطلحات ٹھگی ، ۱۵).
[مقامی].

سُناری (۳) (ضم س) امث (قدیم).
اچھی عورت ، خوبصورت عورت ، حسین عورت.

مُنج عاشقی کے نیہہ میں سو ثابت نہ پانچھں
سب عاشقاں کے دمہ میں سُناری لگی دسے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۱). [س : सनारी].

سِنارِیو (کس س ، ر ، و مج) امذ.
(فلم کا) منظرنامہ ، نقشۂ مناظر ؛ ڈرامے کے مناظر کی ترتیب اور کرداروں کی آمد و شد وغیرہ کا خاکہ. اس میں ایک فلمی سِنارِیو لکھنے والا ادیب نظر آیا. (۱۹۷۵ ، تخلیق ، لاہور ، ۳ ، ۳ : ۱۱). [انگ : Scenario].

سُناڑی (ضم س) صف.
ہوشیار ، چالاک ؛ ہنرمند ، ماہر (پلیٹس). [غالباً ، س : سُ + نار + اِک स+नार+इक].

--- بیچیں کانٹو اناڑی بیچیں مانچھو کہاوت.
ہوشیار آدمی ہڈیاں بیچتے ہیں بیوقوف لچھیاں مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی ایسا کام کرتا ہے جس میں نقصان نہ ہو(ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَنّاس/سَنّاسی (فت س ، شد ن) امذ ؛ ـــہ سنّاسی (قدیم) ؛ ـــہ سنیاسی.
تارک الدنیا ، ہندو فقیروں کا ایک گروہ.

پھرا کر سو شاہی کپڑے بھیس کوں
چلیا یوں سنّاسی ہو پردیس کوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۰).

یو ہے توحید عارفاں کے پاس سن
تو نہ ہو سناس کُچھ ہو ناس سن

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ (ق) ، ۲۸۸).

صبح دم اس کی گلی میں دیکھ کر پھرتے مجھے
کوئی تو کہتا ہے جوگی کوئی سنّاسی مجھے

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۷۱).

سنّاسیوں کی طرح سے رُوئے ہوا اُڑتا پھرے
کہفِ جبل میں یوں جیسے گُزرے ہیں ایّام و سنیں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۴). [سَنیاسی (رک) کی تخفیف].

سَنام (فت س) امذ.
۱. **(اونٹ کا) کوہان.**

چاہتا وہ تھا سنام ناقہ پر پھینکے کمند
خود اُلجھ کر گر پڑا گھوڑے سے پھر غفلت شعار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲) . ۲. **(مجازاً) سب سے اعلیٰ حِصّہ ، چوٹی** . اس سورت میں ... ہر قسم کے احکامات بہت کثرت سے مذکور فرمائے اور شاید اس سورت کے نام سنام القرآن فرمانے کی یہی وجہ ہو . (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۸۲) . اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ بقرہ سنام القرآن اور ذروۃ القرآن ہے سنام اور ذروہ ہر چیز کے اعلیٰ و افضل حصّہ کو کہا جاتا ہے . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۰). ۳. **امیر خسرو کا ایجاد کیا ہوا ایک راگ.** امیر خسرو نے کئی راگ مثلاً سنام ، غنم ، زیلف ، سازگری ، ایمن ، عشاق ... اور فرودست وغیرہ ایجاد کیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۵۶). [ع].

سِنان (کس مع نیز فت س) امذ.
(ہندو) غسل ، نہان. وہ ایسی بُری تپش ہے کہ امرت کے کُنڈ میں سنان کرنے سے بھی نہ جائے گی. (۱۹۲۰؟ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۵). اف : کرنا. [اَسنان (۲) (رک) کی تخفیف].

سِنان (کس س) امث.
۱. **تیز نوک ، انی (تیر ، برچھی یا نیزے کی).**

جم اس کے دشمناں کے دلاں کو چھاونے
کِرناں کوں اپنے سور سراسر سِناں کیا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۴).

تیز ہیں مژگاں سِناں سیں بیشتر
آب سے رہتے ہیں جن کے نیشتر

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸).

شوخی بھی ہے لازم نگہِ ناز و ادا میں
یہ تیر کا پیکاں ہے یہ برچھی کی سِناں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۲).

کیا سمجھے گا اس غمزے کی شوخی کو وہ جس نے
سینوں سے سِنانوں کو گُزرتے نہیں دیکھا

(۱۹۲۳ ، افکارِ سلیم ، ۱۹۳). ایک ننھا سا بھونرا جو ناریل کے درختوں پر بھنبھناتا ہے ، نیزے کے قبضے کے اس روزن میں

رکھ دیا جاتا ہے جس میں سِنان بِٹھائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۴۶)۔ ۲. **برچھا ، بھالا ، نیزہ.**

مُخالف جوق جوق اودھر سے دھائے
سِنان و تیغ و خنجر لے کے آئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷۱)۔

نہ کُچھ بلندی کی ہے تمنّا نہ کُچھ ہے پستی کی فکر اصلا
سنانِ قاتل پہ اپنا سر ہے زمیں سے اُونچا فلک سے نیچا

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۴ : ۴)۔

وہ ضبط کریں میری دوات اور قلم کو
ہو جائیں گے خود ان کے تفنگ اور سناں ضبط

(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۳۶۵)۔

خُون میں تر ہوئی سِنانِ شفق
رات ، سُورج کو قتل کر آئی

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۹۶)۔ [ع]۔

--- کَش (---فت ک) صف.

نوکدار ، نکیلا.

ادائیں بانکی عجب طرح کی ، وہ ترچھی چتون بھی کُچھ تماشا
بھنویں وہ جیسے کِھنچی کمانیں ، پلک سناں کش ، نگاہ بھالا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱:۸)۔ [سِناں + ف: کش ، کشیدن - کھینچنا]۔

سُنانا (ضم س) ف م.

۱. **کان میں ڈالنا ، کہنا ، بیان کرنا.**

خوشی خبراں سنایا عید بکرید
کہ قرباں ہونے آیا عید بکرید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

جگر کا داغ جا کِس کوں دِکھاؤں
یہ اپنا حال جا کِس کوں سناؤں

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۱۱۱)۔

نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سُنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۶) . یہ الگ داستان ہے پھر کبھی سُناؤں گا. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۵۸) . ۲. **آگاہ کرنا ، جتانا ، خبردار کرنا.**

پُوچھتے ہو تمہیں تو خیر کہتے ہیں ماجرائے غم
یہ بھی سُنائے رکھتے ہیں تم سے سُنا نہ جائے گا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۶۵)۔

دل سے اَربابِ وفا کا ہے بُھلانا مُشکل
ہم نے یہ ان کے تغافل کو سُنا رکھا ہے

(۱۹۵۱ ، حسرت‌موہانی ، ک ، ۳۰)۔ ۳. **گالیاں دینا ، بُرا بھلا کہنا.**

میں عاشقِ مظلوم وہ بے رحم و ستمگر
وہ مجھ کو سُنا جائے ہے سو غصّے میں آ کر

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۶۷)۔

سیکڑوں مُجھ کو سُنا کر محفلِ اغیار میں
سچ کہا تُم نے کہ میں نے تو کہا کچھ بھی نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ‌وخشت ، ۱۹۷)۔ وہ سیاست کے اکھاڑے کے نامی گرامی پہلوان تھے، سُنتے بھی تھے سُناتے بھی تھے.

(۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۰)۔ ۴. **آوازہ کسنا ، طعنہ دینا.**

مجھ کو سُنا سنا کے یہ کہتے ہیں اہلِ کیں
اب فاطمہ کے لال کا یاور کوئی نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۳)۔ ۵. **کسی کے سامنے گانا؛ کسی کے رُوبرو پڑھنا.**

سنایا جو اپنا گا ناگ کوں
سو آیا نکل سنڈ میں تے پلوں

(۱۶۳۹ ، طوطی‌نامہ ، غواصی ، ۱۰۹)۔

درد اپنا میں اسی طور جتا رہتا ہوں
حسبِ حال اس کے تو پھر شعر سُنا رہتا ہوں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (ق) ، ۲۸۸)۔

باغ میں آئے ہو گلرو تو ذرا بُلبل کو
غزلِ اخترِ خوش لہجہ سُناتے نہ چلو

(۱۸۶۱ ، کلّیاتِ اختر ، ۵۹۶) . ذرا اپنے ملک کا گانا تو سُناؤ. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۴۶)۔ ۶. **قرآن شریف لوگوں کے سامنے یا تراویح میں پڑھنا** (نوراللغات)۔ ۷. **رک : سنوانا.**

گالیاں غیر سے سُناتے ہو
ہاں میاں تم سے اور کیا ہو گا

(۱۸۴۴ ، امین (خواجہ امین‌الدین) ، د ، ۲۲۷)۔ [سُنْنا (رک) کا تعدیہ].

سَنّانا (فت س ، شد ن) ف ل.

۱. **بے فکر ہو کر سونا ، خرّاٹے لینا.** باہر کا نوکر بھی کوٹھری میں پڑا سنّا رہا تھا. (۱۹۱۰ ، گردابِ حیات ، ۵۸). خُوب پیٹ بھر کر کھانا کھائیں ، تونْد پر ہاتھ پھیریں ، اور شام ہی سے اس طرح «سنّائیں» کہ بس صبح ہی کی خبر لائیں . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۷) . سب سنّا جو رہے ہیں گھوڑے بیچ کر . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۰۷)۔ ۲. **سائیں سائیں کی آواز نکالنا ، سنسنانا ، سرسرانا.**

سُرخ تیر افسردہ تاریکی میں سنّاتا ہوا
آتے ہی عورت کے سینے میں ترازو ہو گیا

(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۹)۔ بگولہ کی طرح سنّاتے اور سیلاب کی مانند الٹتے فتنۂ محشر جلو میں اور قیامتِ کبریٰ بنے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۰)۔ [سَنسَنانا (رک) کی تخفیف].

سُنائی (ضم س) امث.

خبرِ مرگ ، موت کی خبر جو پردیس سے آئے.

ہر اپنے نوشتہ سے یہ خطرہ ہے کہ وہاں سے
تیری نہ سُنائی کہیں اے نامہ بر آوے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (ق) ، ۴۹۷)۔ چند روز کے بعد ساہجی کی سُنائی آئی. (۱۸۸۴ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۵۲)۔

میرا خط اس کو دے کے کہہ دینا
تیرے عاشق کی یہ سُنائی ہے

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۵۱)۔ مارکس اُس کے پاس جانے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ اس کی سُنائی آئی ، وہ ... شوہر کو چھوڑ کر دُنیا سے رُخصت ہو گئی. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۹۰۴)۔ اف : آنا ، جانا. [سنانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سِنائِیَہ (کس س ، ن ، شد ی بفت نیز مج ی) امذ.
ایک مچھلی جو اصلی ریڑھ دار جانداروں کی ادنیٰ ترین قسم ہے.
تحتانی ٹھہربانی احجارِ سیاہ ۔سینائیہ افسام شیل۔ کی صورت میں جن میں ڈوالیہ جنس کے سنائیہ پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۴). یہ سینائیہ چھوٹی سی باہ مچھلی کی طرح ایک آبی مخلوق ہے جو گویا مچھلیوں کی پیشرو ہے. (۱۹۴۰ ، مکالماتِ سائنس ، ۶۱). [سِنان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث و اِسمیت].

سُناوَٹ (ضم س ، فت و) امث.
سننے کی لیاقت ، قوتِ سماعت. فصاحت کے کانوں میں قُدرت نے کیسی سُناوٹ رکھی تھی! کیا اسے سو برس آگے والوں کی باتیں سُنائی دیتی تھیں؟. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۵۴). [سُنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سَنّاوٹا (فت س ، شد ن ، سک و) امذ (قدیم).
رک : **سنّاٹا**.

سنّاوٹا جُدا ہے اور بے خودی نرالی
ہے میرے جی کے حق میں یہ ابرِ برشکالی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۶). [سنّاٹا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

سُناوُنی (ضم س ، سک و) امث ؛ ← سُناوُنی.
رک : **سُنانی**. دہلی سُناونی پہنچی تو لال قلعہ اور شاہ جہاں آباد میں کہرام مچ گیا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴). اف : آنا. [سُنانی (رک) کا ایک اِملا].

سَنّاہَٹ (فت س ، شد ن ، فت ہ) امث.
رک : **سنّاٹا**. قتل کا شور ہوا جس کی وجہ سے صبحِ صادق کی سنّاہٹ میں خلل واقع ہوا. (۱۸۹۲ ، اصولِ سراغ رسانی ، ۹۰). [سن سناہٹ (رک) کی تخفیف].

سَنّاہٹا (فت س ، شد ن ، سک ہ) امذ.
رک : **سنّاٹا**.

سنّاہٹے میں جان کے ہوش و حواس و دم نہ تھا
اسباب سارا لے گیا آیا تھا یک سیلاب سا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱).

تیر نگاہِ یار جو سن سے نِکل گیا
سنّاہٹے میں دم مرے تن سے نِکل گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۶).[سنّاٹا (رک) کا ایک اِملا].

سِنائپ (کس مج س ، کس ء) امذ.
ایک قسم کا چھوٹا پرندہ جس کا شکار کھیلا جاتا ہے ، چہا. اگر دو تین احباب ملکر سِنائپ کا شکار کھیلیں تو زیادہ لطف آتا ہے ، سینائپ زیادہ مارے جاتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۸۸). [انگ : Snipe].

سُناوُ (ضم س ، و مج) امذ.
قدیم عربی موسیقی کے ایک راگ کا نام جس میں تانوں اور مینڈوں وغیرہ کی کثرت تھی اور جس کی بہت سی دھنیں تھیں. سناوُ ، یہ دُشوار اور پیچیدہ راگ تھا جسمیں گلے بازی کی زیادہ مشق ہوتی. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۵۰). [ع].

سُناوُنی (ضم س ، و مج) امث.
۱. رک : **سُنانی**. اپنے نئے مہمان کے چاؤ چوچلے میں لگی ہوئی تھی دودھ بھی نہ بلوایا تھا کہ متھرا سے ایک سناوُنی آئی. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۶). اس گفتگو کے چند دن بعد ہی ان کی سناوُنی آگئی ، یقین نہ آیا. (۱۹۶۸ ، یادِ شاہد ، ۹). ۲. **بری خبر.** اتنے میں انہیں سُناوُنی ملتی ہو گی کہ حملہ آوروں کا ایک اور لشکر گرد اُڑاتا اُن کی طرف بڑھا چلا آتا ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۷). [سُنانی (رک) کا ایک اِملا].

سُنائی (ضم س) امث.
۱. **سماعت ، فریاد رسی ، داد رسی.**

بس دیر نہ کر آقا ، اعجاز نُمائی کر
جو در پہ سوالی ہیں اُن کی بھی سُنائی کر

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۱۹). ۲. رک : **سنانی**. جب اُن کی سنائی آئی ہے کلو پچھاڑیں کھانے لگی ، چوڑیاں توڑ ڈالیں. (۱۹۵۰؟ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۱۳۶).[سُنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ پڑنا محاورہ.
سُنائی دینا.

آنکھیں جو دمِ نزع ہوئیں بند کُھلے کان
آواز سنائی پڑی یارانِ وطن کی

(۱۸۹۱ ، اشک (نوراللغات)).

ـــ دینا محاورہ.
سُنا جانا ، سُن پڑنا.

سُنائی دیتے ہیں اس وقت نغمے صوتِ سرمد کے
نفس کے تار پر جب ہم تمہاری یاد کرتے ہیں

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۴۷). یکایک اُس خاموشی میں ایک آواز سنائی دی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۶).

لہجے کو جونے آپ کی وہ نے نوائی دے
دنیا کو حرف حرف کا بہنا سنائی دے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۰۳).

سَنْبالنا (فت س ، مغ) ف م (قدیم).
رک : **سنبھالنا**.

ہشیار سنْبال آپ کوں دنیا ہے بوری
اول ہو بھولاتی پیچھی کرتی کھوری

(۱۶۷۹ ، غواصی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۳۱)).

اس دو سوں بہت سنْبال اپسے
اس دو کے نہ بس میں ڈال اپسے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). [سنْبھالنا (رک) کا ایک اِملا].

سَنْبَت (فت س ، مغ ، فت ب) امذ.
ہندی سال. خلاف کروں ، دربار سرکار میں گنہگار ہوں لکھتم متی اساڑھ بدی دوج سنبت ۱۹۰۲. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶).

ڈپارٹمنٹ پذا میں ... متعلق سامان لکڑی ... رنگ تہ ، رسّے ، ڈوری پھاندنے وغیرہ سامان کی سنبت ۹۵ کے سال کے لیے ضرورت ہو گی. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۱ : ۲۸۳). [رک : سمّت].

سَنْبَدَہ (فت س ، غنہ ، سک ب ، فت د) امث.
(فلسفہ) رچی بسی صلاحیت . رگ رگ میں جاری و ساری قوت
انسان کے اس تعلق کو جو قوتِ اول کے ساتھ حاصل ہے سنبدہ کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). [سنبدھ (رک) جو اس کی اصل شکل ہے].

سُنّبدِیَہ (ضم س ، مغ ، فت ب ، د ، ی) امث.
(فلسفہ) خُدا اور روح کا تعلق ، خُدا سے نِسبت ، رُوحانی رِشتہ.
فلسفہ میں چھ چیزوں سے بحث کی جاتی ہے جن کے اسما مندرجہ ذیل ہیں. برمنہ ، اِیشور ، جیو (رُوحِ مدرک) اگیان (جہل) سُنبدیہ (نِسبت) بھیر (تمایز و فرق) بہ پُرشِش موجودات کے آغاز سے بری ہیں اور برمنہ آغاز و انجام پر دو قیدِ زمانی سے بلند و بالا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶) [سنمبدھ (رک) سے مُشتق].

سُنُبک (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب) امذ (قدیم).
چھوٹی کشتی . ایک قسم کی کشتی جو بحیرۂ قلزم میں چلا کرتی ہے جوہانے کے بیر کا اگلا حصہ ؛ (کنایۃً) گھوڑے کی ٹاپ کی طرح تیزی سے چھوٹی کشتی پر سوار.

سُنُبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُبر
نزدیک آ کیے رجم لڑکے ابر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹). [ف].

سِنّبَل (کس س ، مغ ، فت ب) امث.
(نباتات) ایک درخت جس میں کپاس کی طرح ڈوڈے لگتے ہیں اس کی رُوئی تکیوں وغیرہ کے کام آتی ہے. بستر کو اس اچنبھے سے دیکھا ، نرم نرم مخملیں گدیلے سِنبل کے مُلائم رُوئی کے ریشمی تکیے. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۵۰). [رک : سیمل].

سُنْبُل (۱) (ضم س ، سک ، بشکل ن ، ضم ب) امذ.
۱. ایک خوشبودار سیاہی مائل بے پُھول پھل گھاس جو گُندھی چوٹی کی طرح ہوتی ہے دواؤں میں مستعمل ہے ، بالچھڑ ؛ شعرا معشوقوں کی زلف اور گیسو سے تشبیہ دیتے ہیں.

پُھولاں کے تخت پہ بسلاو میرے سُلطاں کوں
سُنبل سمن کوں گلے بانس کر سنگارہ کروں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۵).

جو دیکھے اس کے کاکل کا تماشا
نہ دیکھے پھر وو سُنّبل کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۰).

وہ اک روش سے کھولے ہوئے بال سو گیا
سُنبل چمن کا مُفت میں پامال ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸). زیبدہ میں ناگن کا بل تھا اور لہروں کا لوچ ، کلین کی لچک تھی اور سُنبل کا پیچ و خم ... وہ سر سے لیکر پاؤں تک ایک فنی شاہکار تھی. (۱۹۲۳ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۳).

ہوائے لالہ و گُل ہے نہ سایۂ سُنّبل
گزر رہے ہیں بیابانِ صبح و شام سے ہم

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۶۷). ۲. (نباتات) ریشہ . **بال دار شاخیں ، لباس جن کی مدد سے غذا حاصل کرتا ہے یہ بال دار شاخیں مُنھ کی جانب مُڑی ہوتی ہیں.** صدر میں چھ جوڑی ضمیمے ہوتے ہیں جو سُنّبل کہلاتے ہیں اور اسی خصوصیت سے اس ... کا نام سری پیڈیا رکھا گیا ہے. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۷۰). [ع].

ـــُ الطِّیب (ـــضم ل ، غم ال ، شد ط ، ی مع) امذ.
(طِب) سنبل کی اقسام میں سے ایک ، بالچھڑ

مُشک بُو زلف کا ہے لُطف رخِ رنگیں پر
سُنّبل الطّیب چمن میں ہو بلا سے پیدا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۶). بھلا موسیانی ، سُنّبل الطّیب کی کیا اصل ہے جو ہمارے شاہ کی ایک گردشِ نگاہ کی برابری کرسکے (۱۸۹۱ ، قِصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۸۸). سُنّبل الطّیب اکثر گرم معجونوں میں شامل کی جاتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۴). اشیاء برآمد میں سُوتی کپڑا ، یشب (سنگِ سلیمانی) دیسی تن زیب ، سَن کا کپڑا ، جٹاماسی (سُنّبل الطِّیب) ، ادرک ... اور چینی ریشم تھا . (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۳۵) . [سُنّبل + رک : ال (۱) + طیب (رک)].

ـــِ بَرّی کس صف (ـــفت ب ، شد ر) امث.
(طِب) سُنّبل کی ایک قسم جس کے لاطینی زبان میں بھی مختلف نام ہیں ادویات میں مُستعمل .
پرساوشاں اور اساروں کو سُنّبلِ برّی بولتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹۸). [سُنبل + برّی (رک)].

ـــِ خُزامی کس صف (ـــفت خ) امث.
(طِب و سائنس) خاندانِ سُنبل سے متعلق ایک پودا جس کے تنوں سے رسیاں بنائی جاتی ہیں نیز ادویات میں مُستعمل .
. شفاویہ (لیبیاٹا) یا خاندانِ نعناع : اس صنف کے پودوں کے تنے آمنے سامنے سے مُرّبع نما ہوتے ہیں ... اس صنف میں حسبِ ذیل پودے ہیں : پودینہ ، سالبیا ، ... سنبل خزامی (یعنی لونڈر). (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳). [سُنّبل + خزم (رک) سے منسوب].

ـــِ رُومی کس صف (ـــو مع) امث.
(طِب) سُنّبل کی ایک قسم ، بہت سے امراض کو شافی ، لاطینی میں بھی مختلف ناموں سے مشہور .
اس کو نار دینِ اِتلیطی اور سُنّبل رومی بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹۸) . [سنبل + روم (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــِ سُوری کس صف (ـــو مع) امث.
(طِب) سُنّبل کی مختلف اقسام میں سے ایک ، ادویات میں مُستعمل ، بہت سے امراض کو نافع ہے. جو سُوریا کے پہاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اس کو سُنّبلِ سوری کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۳). [سُنّبل + سُوری (رک)].

---کوہی کس صف(---و مج) امث.
(**طب**) **سُنبل کی بہت سی اقسام میں سے ایک، اس کو سُنبل سُری بھی کہتے ہیں ادویات میں مستعمل.** سُنبلِ کوہی ، جبی بس سُنبل کی ایک رُوئیدگی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣١٣). [سُنبل + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُو (---و مج) صف.
سُنبل جیسے بال ، زُلفِ سُنبل نُما ، وہ جس کے بال سُنبل کی طرح خوشبودار اور لمبے ہوں. اے پری رُو ، سُنبل مُو ، ملک خُو ، عنبر بو . لہ فام آجا ، آجا ، رات کا تو ذکر ہی کیا. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ٩٥). [سُنبل + مُو (رک)].

---ہِندی کس صف(---کس ہ ، سک ن) امث.
(**طب**) **سُنبل الطیب ، ایک خوشبودار گھاس ، بالچھڑ ، لاط :-** Valeriana Jatamansi اِملی کے بیجوں کی راکھ سُنبلِ ہندی ... لے کر مثلِ سُرمہ پیسیں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٥٩). [سُنبل + ہندی (رک)].

سُنبُل (٢) (ضم س ، مغ ، ضم ب) امذ.
زہر ، سم.

ہم تو ترسیں اور چھیڑیں غیر زُلفِ یار کو
جی میں ہے کھا جائیے اب رکھ کے سُنبل ہاتھ پر

(١٨٢٦ ، معروف ، د ، ٥٢) . یعنی قاتل نے سُنبل بایں مراد کھلایا کہ حیلۂ وبا اسکے گناہ کو پردا دیویگا. (١٨٦٠ ، نسخۂ عملِ طب ، ١٣٢). [ف].

سُنبُلا (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب) صف.
سُنبل جیسے ، سُنبل کی طرح.

وہ بُراقِ مُصطفےٰ حضرت شبیہِ مُصطفےٰ
زیرِ راں شبدیز وہ تھا بالِ جسکے سُنبلا

(١٨٧١ ، سپہرِ نبوت ، ٣٨). [رک : سُنبلہ].

سُنبُل بائی (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب) امث.
(**طب**) **انکھ کی بیماری جس میں پُتلی پھیل جاتی ہے اور نظر رفتہ رفتہ جاتی رہتی ہے ، پُتلی کے پیچھے سیاہ نقطہ بن جاتا ہے.** دو ہی چار دن بعد ٦ دسمبر ، ١٩٦٥ء کو اسی آنکھ پر Glaucoma (سُنبل بائی) کا سخت حملہ ہوا. (١٩٨٣ ، کاروانِ زندگی ، ٥١٥) . [سُنبل - ع : سُنبل - موتیا بند + بائی - سُوجن ، موٹا ہونا].

سُنبُلِسْتان (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب ، کس ل ، سک س) امذ.
وہ مقام جہاں کثرت سے سُنبل کے پودے ہوں ، سُنبل کا باغ.

شفق صبح کا نیں ہے اسمان میں
کہ لالے کھِلے سُنبلستان میں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٩).

سُنبلستان ہو رہا ہے آج اے ناصح دماغ
کیونکہ جاوے سر سے اِس زُلفِ پریشاں کا خیال

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٢٧).

یاد گیسو کی رولانے کی چمن میں اے وزیر
سُنبلستان میری آنکھوں کو دھواں ہو جانے کا

(١٨٣٦ ، دفترِ فصاحت ، ٢٨).

کاکلیں لہرا رہی تھیں رُونے عالم تاب پر
سُنبلستان کا تھا گُل پر سائباں کل رات کو

(١٩٣٣ ، سیف و سبو ، ١٥٣).

کاکلوں کے سُنبلستان عارضوں پر عکس ریز
جیسے ساحل کا نظارہ آبِ دریا پر چلے

(١٩٧٠ ، بُرشِ قلم ، ٣٩). [سُنبل + ف : ستان ، لاحقۂ ظرف].

سُنبُلِسْتانی (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب ، کس ل ، سک س) صف (قدیم).
سُنبلستان سے منسوب ؛ پیچیدہ ، پیچ در پیچ ، پریشان.

یاد کے گُلزار پر دونین کر ابرِ بہار
پیچ کھا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٠٩). [سُنبلستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُنبُلَک (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب ، فت ل) امذ.
(نباتیات) **گچھا ، ریشہ کے ڈورے.** تخمک دان پُختہ ہونے پر سیاہ ہو جاتا ہے ، اس کی دیوار کیلسیئم اگزیلیٹ Calcium Oxalate کے سُنبلکوں (Spicules) سے بھری ہوئی رہتی ہے. (١٩٣٣ ، مبادیٔ نباتیات ، ٢ : ٧٨٧). [سُنبل (١) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

سُنبُل کھار (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، فت ب) امذ.
(**طب**) **جنگلی جو ، موش جو؛** لاط Hordem Distinchum

کوئی تو جزو اس میں ہو گا بکار
ڈالو سنکھ اور سہاگہ سنبل کھار

(١٨٨٧ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ١٨). [ع].

سُنبُلَہ (ضم س ، سک ہ بشکل ن ، ضم ب ، فت ل) امذ.
١. **گیہوں یا جو کی بالی ، خوشۂ گندم** (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).
٢. **فلکیات ، آسمان کا چھٹا برج جس میں چھبیس ستارے داخل ہیں اور اس کی شکل عورت کی ہے جو خوشۂ گندم ہاتھ میں لیے ہوئے ہے . کنیا راس.**

اچنبا بھید دکھلائی سندر منج آج آپ کن ہر
ستارے سُنبلا ہور چاند اوجھل اپنی بالاں کے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٥٢).

کرے جو کہ تقویمِ دل سے حساب
کہے سُنبلہ میں گیا آفتاب

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٩٨) شروع جوزا سے سنبلہ کے آخر تک مینہ برسا کرتا ہے. (١٨٠٥ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ١٦٣).

ظلمت میں نور نور کو ظلمت میں راہ ہے
ہے سُنبلہ میں مہر کہ ہالے میں ماہ ہے

(١٩٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣١٢).

فلک پہ سُنبلہ ہو جائے خوشہ چین دکن
عروج پائے ترے دم سے سرزمین دکن

(١٩٣٣ ، صوتِ تغزل ، ٣١٣). ٣. (**خطاطی**) **طرزِ تحریر کی ایک**

روش یا انداز جو خوشۂ گندم کی طرح ہوتی ہے. خوش نویس ہر خط کے مثل نسخ و نستعلیق و ریحان و ثلث اور سُنبلہ اور تعلیق ... متوجہ لکھنے کے ہوتے تھے. (۱۸۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۰). ۴. (جرّاحی) ہڈی جوڑنے کے لیے ایک پٹی جس کی بندش گیہوں کی بالی کی وضع کی ہوتی ہے. کولھے کے جوڑ کے گرد سُنبلہ اور پلاستر آف پارس کی کیسہ بندی ... جلد عمل میں لانا چاہیے تا کہ گھٹنے کا جوڑ سخت ہو کر اکڑنے نہ پائے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۳ : ۸۳). [ع].

سنّبلی / سنّبلیں (ضم س ، سک م بشکل ن ، ضم ب / ی مع) صف.
سنّبل جیسا ، سنّبل فام.

رشکِ گلبرگ دوپٹے کی کہانی تھی سنجاف
سنّبلیں زلفوں میں کلیوں کا یہ کب تھا موباف

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، واسوختِ جوہر ، ۱ : ۳۱۱).

نرگسی چشم نے تیری مجھے بیمار کیا
سنبلی زلف نے آفت میں گرفتار کیا

(۱۸۷۸ ، بحر (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۹۶)).حوض کے گرد ... پلاستر آف پارس کی ایک دہری سُنبلی پٹی لگا کر شکستہ حصّوں کو ٹھیک جگہ پر رکھا جائے. (۱۹۳۱ ، جبیریات ، ۳ : ۶۸). [سنّبل + ی ، لاحقۂ صفت].

سنبندھ (فت س ، سک م بشکل ن ، فت ب ، غنہ) امذ.
تعلق ، لگاؤ ، ساتھ. برہم بدیا اور موکش اپائے سے آتم پد کا برت پاوٗں (حاصل کرنا) یہ سنبندھ یعنی تعلق ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶).

داس تمھارا فرض سے اپنے جو ہے بندھا
یہ تو جنم جنم کا ہے سنبندھ اور کیا

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۳۲۷). [س : सम्बन्ध].

سنبُور (۱) (فت س ، مغ ، و مع) امذ.
سمور. قجریاں اور پا کریں پٹھوں پر پڑیں ، جن میں قاقم اور سنبُور کی جھالر تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۱). [سمور (رک) کا ایک اِملا].

سنبُور (۲) (فت س ، مغ ، و مع) صف (قدیم).
بھرپور ، لبالب ، سموچا ، کامل ، پُورا.

مج دل نین میں نور او سنبُور کر کے خوش خوش
پھر پھر دکھائے مکھ تو دیکھی عیاں عیاں میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۹). [سنپور (رک) جس کا یہ غلط اِملا ہے].

سنبوسک (فت س ، مغ ، و مع ، فت س) صف.
رک : **سموسہ.** سنبوسہ (ف) سنبوسک و سنبوسق (ع) مشہور غذا ہے کہ میدہ اور گھی اور دودھ کو گوندھ کر ... گھی میں تلتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۷). [ع].

سنبوسہ (فت س ، مغ ، ولین ، فت س) امذ.
سموسا.

واہ وا کیا تھا سنبوسے کا مزا
آرزو چاہے تھی بوسے کا مزا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۸).خوشبودار کھانے زیادہ پسند کیے جاتے مسالے اور گھی کا اِستعمال بہت زیادہ تھا اچار اور چٹخارے دار چیزیں بھی مرغوب تھیں میٹھی چیزوں میں حلوے اور میٹھے سنبوسے ہوتے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۲).[سموسہ / سموسا (رک) کا ایک اِملا].

سُنّبہ (ضم س ، مغ ، فت ب) امذ.
۱. لوہے اور دیگر دھات کی چیزوں میں ٹھوک کر سوراخ کرنے کا فولادی قلم ، پنچ ، برما. انگل، آئن اور ٹی آئرن کی جڑائی کے واسطے سُنبے سے سوراخ کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۰).اب سُنّبہ کو ہمہ گیر چپک میں لگاؤ تا کہ وہ صحیح گردش کرے. (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۸). **۲. توپ میں بارود یا گولہ ڈال کر اُوپر سے ٹھوکنے کا چوبی گز.** ایک لاٹھی کا سُنّبہ بنایا ، توپ کو سیدھا کر پچھی بھون پر لگایا. (۱۸۹۶ ، قیصر التواریخ ، ۲ : ۲۱۵). [ف].

--- ٹھوکنا محاورہ.
توپ میں گز مارنا ، توپ کے اندر تھیلی ڈال کر اُوپر سے گز مارنا ، ہتکا ٹھوکنا ، میخ مارنا (فرہنگِ آصفیہ).

--- کَرْنا محاورہ.
ٹھوک کر کیلوں کو نیچے بٹھانا. کل کیلیں سُنّبہ کر کے بٹھائی جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۱۰۰).

سُنّبِیدَن (ضم س ، مغ ، ی مع ، فت د) ف ل.
فارسی مصدر اُردو میں مُستعمل ، چھید کرنا. سُنبیدن کے معنی ہندی میں برمانا ہے یعنی لکڑی میں برمے سے سوراخ کرنا. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

سُنّبھا (ضم س ، مغ) امذ.
سوآ ، نالی دار سُوا جسے بوری میں گُھسا کر اناج کی بانگی نکالی جاتی ہے. چاول کے گودام چیک کرنے جاتا ہے تو ہر بوری میں تین تین دفعہ سُنّبھا گھونپتا ہے اور جو بانگی نکلتی ہے ، اسے جھولے میں بٹور کر لے آتا ہے. (۱۹۷۶ ، زر گزشت ، ۱۰۲). [سُنّبا (رک) کا ایک اِملا].

سَنّبھار (فت س ، مغ) امث (قدیم).
سنبھال.

کہے ایک آواز والا پُکار
بہشتی سُنیں دوزخی سن سنبھار

(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۱۶۵). [سنبھال (رک) کا ایک اِملا].

سَنّبھاڑنا (فت س ، مغ ، سک ڑ) ف م.
سنبھالنا.

اِبراہیم چخے سوں کاڈھا آگ کٹی پُھلباری
احد کی فتح دی حضرت کوں اپنی برد سنبھاری

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۹). [سنبھار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْبھال (فت س ، مغ) امث.
دیکھ بھال ، احتیاط.

جسے ہے عقل وہ ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے گا سو وو اتال کہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵). جید بوجی نے اس سکماری سے کہا ... مجھ سے تمھاری سنبھال اور پرتپال نہیں ہوتی (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۷). ہمارے لئے قوائے جسمانی کی سنبھال بہت ضروری ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳۸). [سنبھالنا (رک) سے حاصل مصدر].

---رَکْھنا محاورہ.
روکے رکھنا ، باقی رکھنا. دل میں تے اٹھے جھال ، کیوں کر رکھے سنبھال. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷).

---سَنْبھول (---فت س ، مغ ، و مع) م ف.
سنبھال کر ، سمیٹ کر. اِتنے میں اصغری بھی اپنی اوڑھنی سنبھال سنبھول ... نکلیں. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۷۰).

---کَر/کے م ف.
احتیاط سے ، دیکھ بھال کے ، سوچ سمجھ کر.

بانی پت آج چھوڑ جو گنور تم چلے
تو راہ بیچ جانیو جانی سنبھال کے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۳).

سنبھال کر کوئی لیجائے اس کے پاس مجھے
بٹھانے دیتی ہے اک اک قدم پہ یاس مُجھے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۸).

---کَر رَکْھنا محاورہ.
باقی رکھنا ، برقرار رکھنا.

کیا کُفر سب خار پامال کر
نبی کا رکھیا دین سنبھال کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱). اکبر اعظم کی قبر ... نے بھی اپنی ویرانی کو سنبھال کر رکھا ہے اور اپنی ماضی کی فضا کی حفاظت کی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۷).

---کَرْنا محاورہ.
دیکھ بھال کرنا ، پرورش کرنا. بچّے کی بڑی سنبھال کرنا ، کیوں کہ وہ کم زور ہو گیا ہوگا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۵).

---لینا ف م.
درست کر دینا.

ایک عرض لکھنے میں رکھتا ہوں اتال
چوک ہووینگے تو تمیں لینا سنبھال

(۱۷۸۶ ، مثنوی حسن و دل ، ۳۵).

سَنْبھالا (فت س ، مغ) امذ.
وہ وقتی افاقہ جو مریض کو مرنے سے پیشتر ہوتا ہے اور جس سے صحت کی اُمید ہو جاتی ہے ، پھر دفعۃً حالت بگڑ کر موت واقع ہو جاتی ہے.

تیرے بیمار کا ہے کام تمام
تندرستی نہیں سنبھالا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۸).

تمھارا اُٹھ کے آنا اور مریضِ غم کا مر جانا
مری جاں فرق ہوتا ہے سنبھلنے میں سنبھالے میں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۳). رشتۂ حیات منقطع ہو چکا تھا ... سانس کچھ باقی تھے ، یہ افاقہ نہ تھا سنبھالا تھا. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۵۷). [سنبھالنا (رک) سے حالیۂ تمام].

---جانا ف م.
قابو میں رکھنا.

جی تلک آتشِ ہجراں سے سنبھالا نہ گیا
گھر میں سب کچھ تھا یہ ہم سے تو نکالا نہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷).

---دینا محاورہ.
۱. اُمید دلانا ، آسرا دینا ، سہارا دینا.

پھر نظر آنے لگی کشتی سرِ موجِ بلا
پھر سنبھالا دے گیا ہے تیرا مُڑ کر دیکھنا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۲۰). **۲. سہارا دینا ، مدد کرنا.** جہاں تک علم دین کا تعلق تھا ، اس کے بارے میں سرسیّد لکھتے ہیں ... دین کو سنبھالا دینے کے لائق نہ تھا. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۹).

---لینا محاورہ.
۱. قریب المرگ مریض کا تھوڑی دیر کے لئے اچھا ہو جانا ، آدمی کا کسی قدر ہوش میں آ جانا.

سنا ہے لیا اس نے بارے سنبھالا
کٹی روز کی زندگی پھر سنبھالی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲).

بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا
لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۵). مرنے سے پہلے بیمار سنبھالا لیتا ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۶). **۲. احیاء ہونا ، دوبارہ تازہ ہو جانا ، اصلی حالت پر آ جانا.** مشرق نے تو پھر سنبھالا ہی نہیں لیا ، شام و روم میں ملکی طاقت سنبھل گئی. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۶۱). لکھنؤ میں جاں بہ لب مغل تہذیب نے اس طرح سنبھالا لیا کہ اس کا رنگ اور چوکھا ہو گیا. (۱۹۸۸ ، افکار، کراچی ، مارچ ، ۱۷).

سَنْبھالْنا (فت س ، مغ ، سک ل) ف م.
۱. تھامنا ، پکڑنا ، روکنا ، گرنے نہ دینا. بول نکلیا پچھیں سو کیا پھر کر آتا ہے ، تیر کمان تی چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۸).

سنبھالے کون ساقی کے سوا رندانِ میکش کو
کہ میخانے میں خُم سے لگی پا ، دستِ سبو شل ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۵).

زانو پکڑے کمر سنبھالے
بیچارہ کدھر کدھر سنبھالے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۷).

پھولوں میں تُلنے والے سُن لیں ہمارے نالے
ہاتھوں سے لیکن اپنے دل کو رہیں سنبھالے

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۱). مینڈک کا ڈھانچہ ہڈیوں اور غضروف سے تشکیل پاتا ہے اس کی وجہ سے مینڈک کی شکل ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ تمام جسم کو سنبھالتا ہے.(۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۳۳). ۲. **دیکھ بھال کرنا ، دستگیری کرنا ، سہارا دینا.**

اسے باپ سہراں سو پالیا بہت
درد ہور دکھ میں سنبھالیا بہت

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۸). زمیندار اپنے کام سے گرتا تو دستگیری کرتے تھے ، مر جاتے تو اس کی اولاد کو سنبھالتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۹). اگر میدان جنگ میں مارا گیا تو پھر میری بیوی اور بچّے کو کون سنبھالے گا. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۲۸). ۳. **نادرست چیز کو درست کرنا ، سنوارنا.**

اگرچہ خطا ہے تو مجھ توں سنبھال
کہ یاں سب خطا ، بے خطا ذوالجلال

(۱۶۶۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۶). ۴. **قابو میں لانا.**

ساق کی چشمِ مست پہ مشکل نہیں نگاہ
مُشکل سنبھالنا ہے دلِ بیقرار کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱). ۵. (أ) **ہوش حواس برقرار رہنا.**

عیاں جب ہوا پھر کوں یو حوال
لئے پیٹ سوں وہیں کھڑے رہے سنبھال

(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ ، ۱۲).

دیوانہ ہو کے کوئی پھاڑا کرے گریباں
ممکن نہیں کہ دامن وہ بے خبر سنبھالے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷). (أأ) **اکٹھا کرنا ، سمیٹنا.**

نا محرموں کی آنکھ نہ انگیا پہ جا پڑے
سینہ کُھلا ہوا ہے دوپٹہ سنبھالیے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۱). اگر مرد شکار کرتا تھا ، تو عورت شکار کے سنبھالنے میں مدد کرتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۷). ۶. **وار کرنے کو اُٹھانا ، تولنا (تلوار وغیرہ).**

دل بچا تیغ نظر سے مگر اب خبر نہیں
تیرے دنبالے نے بھالا جو سنبھالا اپنا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۶). ۷. **ہاتھ میں لینا ، اختیار کرنا.**

تسبیح کو مُدّتوں سنبھالا ہم نے
خرقہ برسوں گلے میں ڈالا ہم نے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۷). کسی کی بغل میں ایک کمپاس تھی ، کوئی پنسلیں لیے تھا کوئی جہازی قطب نما اور دوربین سنبھالے تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱ : ۱۰۲). پریم شنکر نے اپنا بقچہ سنبھالا اور باہر چلے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۰۰). ۸. **اہتمام کرنا ، اِنتظام کرنا.** گھر کا تمام دارومدار لڑکی پر تھا ، ایک اکیلی بچی کا اتنے بڑے گھر کو سنبھالنا آسان بات نہ تھی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۵). کارخانۂ عالم کا بنانے والا اور سنبھالنے والا وہی ہے (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۰). ۹. **برداشت کرنا.** جھل آگ جھل بجناگ ، کون سنبھال سکتا جھل کی آگ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۴).

دل سنبھالے کیا ترے سُرمہ کے دنبالہ کی جھوک
اپنے ترکِ چشم ہی سے پُوچھ اس بھالے کی جھوک

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۹۵). ۱۰. **گِننا ، شمار کرنا.** یہ روپیہ سنبھال لو. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۹۲)). ۱۱. **مرض بڑھنے نہ دینا ، عارضی طور پر اچھا کر دینا** (ماخوذ : نوراللغات).
[سنبھال (رک) + نا ، علامتِ مصدر].

سَنبھالَن ہار/سَنبھالَن ہارا (فت س ، مغ ، فت ل) صف مذ (قدیم).
سنبھالنے والا ، خبرگیری کرنے والا ، سہارا دینے والا.

آدھار دے آپار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی
منجکوں سنبھالنہار اب ، تج بن نہیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).

پروش کرے تو پالنہارا
سنیں سمیں سنبھالنہارا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۹). [سنبھالن + ہار ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سَنبھالُو (فت س ، مغ ، و مع) امذ.
(نباتیات) **ایک درخت کا نام جس کے پتے انار کے پتوں سے مُشابہ ہوتے ہیں ، ہر شاخ پر پانچ پانچ پتے اِس طرح لگتے ہیں کہ پنجے کی شکل ہو جاتی ہے، سنبھالی.** برگ نیب ، برگ بکائن، برگ سنبھالو ، برگ نرماں ان چاروں کو برابر وزن کرکے جوش کرے اور بھپارا دے. (۱۸۴۴ ، مُفید الاجسام ، ۱۶). برگِ سنبھالو کا پانی نچوڑ کر تقویتِ بصر کے لیے آنکھوں میں قطور کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۵). [سمبھالو (رک) کا ایک اِملا].

سَنبھالی (فت س ، مغ) امث.
رک : سنبھالو.

کھوں وجہ دسرا سنبھالی کا رس
بھی چترک کی جڑ ہور بلا شہد بس

(۱۵۴۳ ، بھوگ بھل ، ۱۸۹). [سنبھالو (رک) کی تحریفِ حرفی].

سَنبھالے (فت س ، مغ) م ف.
احتیاط سے ؛ سنبھال کی مُغیّرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل.

ہر کام پر خوشی سے وارفتگی سی ہو گی
لانا جوابِ خط کو اے نامہ بر سنبھالے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۷).[سنبھالنا (رک) سے حالیۂ ناتمام].

--- نہ/نہیں سَنبھلنا محاورہ.
قابو سے باہر ہونا ، حد سے باہر نکل جانا. عقد کے بعد دلہن اِتنی دولت ... لائی کہ سنبھالے نہ سنبھلتی تھی. (۱۹۳۳ ، اردو کی اِبتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۴).

سُنْبَھری (ضم س ، سک ن ، فت بھ) امث.
جلد کی بے حسی ، ٹانگوں کا سُن ہونا ، فیل پا کی بیماری،لاط: Elephantiasis (ایلیفنٹیسس). [سُن (رک) + بھر (بھرنا (رک) سے امر) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْبَھل (۱) (فت س ، مغ ، فت بھ) کلمۂ تنبیہ.
ٹھیر ، دیکھ ، ہوشیار ہو جا. او ظالم خوں قاتل دیکھ اب بھی سنبھل. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۲۲۸). [سنبھلنا (رک) کا امر].

--- بے فقرہ.
(بازاری) ہوش پکڑ ، حواس میں رہ ، عقل بنوا ، تمیز پکڑ ، تہذیب سیکھ (فرہنگِ آصفیہ).

--- چَلْنا ف ل.
دیکھ بھال کر چلنا ، سنبھل کر چلنا.

باریک بال سے ہے سروہی سے تیز ہے
راہِ وفا صراط ہے عاشق سنبھل چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۸).

--- سَنْبَھل کَر م ف.
احتیاط سے ، ہوشیاری سے ، عقل و دانائی سے. وہ پودوں کو سنبھل سنبھل کر پانی کے نیچے مٹی میں لگاتے جا رہے تھے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۰۷).

--- سَنْبَھل کَر بِگَڑْنا محاورہ.
بن بن کر بگڑنا ، بیچین ہونا ، حالت غیر ہونا.

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کُچھ دلِ بیتاب
اِلٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۰).

--- کَر بَیْٹھنا محاورہ.
آرام سے بیٹھنا ، اِطمینان سے بیٹھنا. لیمپ روشن کیا اور میز کے قریب ... سنبھل کر بیٹھ گیا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۵).

سَنْبَھل (۲) (فت س ، مغ ، فت بھ) امذ.
پھاوڑا یا پھاوڑے کی شکل کا اوزار. بڑے بڑے سنبھل اور کدالیں چلنے لگیں اور بنیادیں کھود کھود کر مینار کو زمین سے نِکالنے کا ... اِرادہ کر لیا گیا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان، ۱۹۲). [رک : سَبَل].

سَنْبَھلا رَہْنا ف ل.
رونق پکڑنا ، بگڑی ہوئی چیز کا دُرست ہونا. بابو جی ان کا اِنتظام بڑا چوکس تھا بازار تو ان کے بندوبست سے سنبھلا رہتا تھا. (۱۹۱۲ ، شبابِ لکھنؤ ، ۱۰۸).

سَنْبھلانا (فت س ، مغ ، سک بھ) ف م.
پکڑانا ، دینا. ماسی حسبِ معمول اُن کی آرتی اُتارنے کے بعد تھالی نوکرانی کو سنبھلا کر وہیں بیٹھ گئیں. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۷۳). [سنبھل + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْبَھلْنا (فت س ، مغ ، فت بھ ، سک ل) ف ل.
۱. **اُٹھنا.**

یہ بھی اک وقر ہے جو نشاً میں لغزش ہے ہمیں
کشتیٔ مے سے سنبھلتا نہیں لنگر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷).

یہ کِس حسرت زدہ کے قتل پر خنجر سنبھلتا ہے
کہ آنسو ڈبڈباتے ہیں ابھی سے چشمِ جوہر میں

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ ، ۱۳۳). ۲. **اِصلاح ہونا ، ترقی کی جانب گامزن ہونا.** قحط کے اثروں سے خلقت نے بتدریج سنبھلنا شروع کیا تھا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹). ۳. **گرنے سے بچنا ، محفوظ ہونا.**

یہ کِس راہِ مُشکل پہ ہم چل رہے ہیں
پھسلنا بھی مُشکل سنبھلنا بھی مشکل

(۱۹۸۷ ، رئیسِ امروہوی (جنگ ، کراچی ، ۱۱ اگست ، ۳)) . ۴. **افاقہ ہونا ، آرام پانا ، بہتر ہونا.**

ہاں التفاتِ یار سے بیمارِ جاں بلب
اچھا تو کیا ہوا ہے مگر کچھ سنبھل گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳). ۵. **قرار آنا ، سکون ملنا ، مطمئن ہونا.**

ماں ہوں میں کلیجہ نہیں سینے میں سنبھلتا
صاحب مرے دل کو ہے کوئی ہاتھوں سے ملتا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷). باپ کے الفاظ سن کے ... پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی ... وہ کچھ اس درجہ نا امید ہو گئی تھی ، کہ کسی طرح نہ سنبھلی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۰). ۶. **برداشت کرنا ، ہوش برقرار رکھنا.** لاکھ سنبھلنے کی کوشش کرتا مگر دل اندر سے بیٹھا جاتا تھا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت، ۱۰۷). ۷. **موجود ہونا ، قائم رہنا ، برقرار رہنا.** آٹھ سیارے یعنی مریخ ، زحل ، عطارد وغیرہ کششِ آفتاب سے سنبھلے ہوئے اپنے اپنے مقام پر اس فضائے لامحدود میں گردش کر رہے ہیں. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۲۲). ۸. **قابو میں آنا.**

مگر زور مستی سے چلتا نہیں
ہوا میں دوپٹہ سنبھلتا نہیں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۳۳). ۹. **اِصلاح قبول کرنا ، عبرت پکڑنا.** میرے پُرجوش وعظ کے اثرات سے سنبھلنے کے بعد وہ مجھ سے کہنے لگے کہ تم اس کتاب کو جسے میں نے ابھی ختم کیا ہے ، پڑھو. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۲۱). ۱۰. **خراب حالات سے دوچار ہونے کے بعد ان سے بچنے کے لیے کوشش کرنا ، بُرے حالات سے بچنا.** انہوں نے قدم قدم پر ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں جن کی سنبھلنے کی کوشش تو وہ کرتے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اگست ، ۱۱). [سنبھل + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْبَھلْنے دے فقرہ.
دم لینے دے ، فُرصت لینے دے ، دم لے ، مہلت دے ، صبر کر ، ٹھیر (فرہنگِ آصفیہ).

سَنْبَھلو فقرہ.
ہوش پکڑو ، ہوش میں آؤ ، عقل بنواؤ ، عقل کے ناخن لو ، یہ بات

نہ کہو ، چنخو ، رفوچکر ہو ، مستعد ہو ، آمادہ ہو ، سانوٹے ہو جاؤ کہ اب وار چلتا ہوں (فرہنگ آصفیہ).

سنبھوگ / سنبھوگہ (فت س ، مغ ، و مج / فت گ) امث **(قدیم)**.
جماع ، مباشرت ، صحبت.

اول ایک خوشبوئی نام اس مگند
سو سنبھوگ دسرا کہیں بھوگ بند

(١٥٨٣ ، بھوگ بھل ، ١٦).

کھلیا پُھول تن کا بدن باوتے
کہ خوش ہے وو سنبھوگ کی چاوتے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٠٨).

سبنا کھول اوپر جیوں بڑی شوق سوں
کیا میں بھی سنبھوگہ اسوں ذوق سوں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٣٧). [سنبھوگ (رک) کا متبادل].

سنپات (فت س ، کس ن) امذ.
١. **ڈولنا ، دل بیٹھنا ، اُداسی کا عالم ، عدم اطمینان.**

بتا کیوں ترا دل نگر گھٹ ہوا
بو سنپات کیا تج کوں اوچٹ ہوا

(١٦٣٥ ، سبا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ١٣٦)).

بادل ہوں میں تمارا گر بولتا ہے عالم
کہتے تمہیں سریجن سنپات ، بات یاں ہے

(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ٢٠٠). ٢. **سرسام کی بیماری ، عطش ، بیچینی.**

اثر اس کو سنپات کا ہے ہوا
خُدا جانیے دم میں ہوتا ہے کیا

(١٨٠٢ ، بہار دانش ، طپش ، ٣٠). ٣. **(موسیقی) لَے کی ایک ضرب جس میں دونوں ہاتھوں کو برابر مارتے ہیں کہ جس میں آواز پیدا ہو یعنی لے کی ضرب اس میں چار قسمیں ہیں.** لَے کی ضرب ، اسکی چار قسمیں ہیں. دہر ، سنیا ، تال ، سنپات. (١٩٢٧ ، نغمات الہند ، ١ : ٨٨). [س : सनपात].

ـــ جُر (ـــ ضم ج) امذ.
(سالوتری) **سنپات جُر گھوڑوں کی ایک بیماری جس میں دونوں کانوں کے بیچ میں گرمی زیادہ ہوتی ہے.** سنپات جُر میں دہن اسپ سے بوئے متعفن آتی ہے ، بہ نسبت ظاہر کے باطن میں تپ زیادہ ہوتی ہے ... اسپ روزبروز لاغر ہوتا جاتا ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٣٩). [سنپات + جُر (رک)].

سنپارا (فت س ، مغ) امذ.
سہرا.

چوٹی تیری سو ناگ ہے ہور زہر اس میں کڑوا
اوکھر کھیلاں میں دستی توں سا چلی سنپارا

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٣٢). [سہرا (رک) کا متبادل].

سنپت (فت س ، مغ ، فت نیز کس پ) امث.
١. **فارغ البالی ، دولت مندی ، خوش حالی.** اپنے مقدور موافق پیسا خرچ کرتے ہیں ... کیسی حالت میں ہو ، سنپت یا تنگدستی. (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٥٣). ٢. **دولت ، خزانہ.**

لئے لٹ کے پیچاں میں سب رنگ ڈھانپ
کہ سنپت ہے جس ٹھار ، ہے وانچ سانپ

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٣٢). ٣. **بڑا پن ، حا کمانہ انداز.**

اپس کے بُہوت تسلیم اور شفقت سہربانی لئی
خصوصاً آؤ کر ہمنا لکھی ہے لئی سنپت سوں خط

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ١٠١). [سنپت (رک) کا بگاڑ].

سنّپت (فت س ، مغ ، فت پ) امذ.
سمت ، بکرمی سال. بےشُمار سنہ گُزرے ہیں جو سنّپت کہلاتے ہیں ، سالباہن کے ظہور کے بعد بکرمی سا کھا بھی سنّپت ہی کے نام سے مشہور ہوا. (١٩٣٨ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٥٥٠). [سمّت (رک) کا ایک اِملا].

سنّپتا (فت س ، مغ ، فت پ ، شد ت) امث.
رک : سنّپت. اس نے کہا ، کہ بیتا اور سنپتا دو بہنیں ہیں. (١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٤٨٢). [سنّپت + ا ، لاحقۂ اسمیت].

سنپتل (فت س ، غنہ ، سک پ ، فت ت) امذ (قدیم).
ایک دھات ، پیتل.

تو ترا شاید سواد باق ہے سو کسوت سنگات
کہ سُنا گہ سنپتل گہ کھوڑ گہ گلشن ہوا

(١٧١٧ ، بحری ، ک ، ١٢٣). [رک : پیتل].

سنّپٹ (فت س ، مغ ، فت پ) امذ.
(طب) **سپٹی ، ایک پودے کی جڑ.** دھات کے پتروں پر لیپ کر سنپٹ یا بوتہ میں بند کر کے گجپٹ کی آگ دی. (١٩٠٦ ، اکسیرالاکسیر ، ١٣). [رک : سمپٹی].

سنپڑانا (فت س ، غنہ ، سک پ) ف م (قدیم).
پکڑنا ، پھانسنا ، پھنسا دینا.

جنے کل رات کو تمنا چلی تھی دھیٹ انپڑا کر
ہمیں ہی اس کے کچ پکڑے اکیلی خوب سنپڑا کر

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٦٦). اس کو مخالفوں کے ہاتھ میں سنپڑا دینے اور اس کی رفاقت ترک کرنی ہو تو ابھی کہہ دو. (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٢٦). [رک : سپاڑنا].

سنپڑنا (فت س ، مغ ، فت پ ، سک ڑ) ف ل.
١. **ہاتھ میں آنا ، گرفت میں آنا ، پھنسنا ، رسائی ہونا ، پہنچ ہونا ، دسترس میں آنا.**

ولے رند ہور سخت مکار تھا
سنپڑتا نہ تھا کس کوں عیار تھا

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٩٢). ٢. **ملنا.** پس چونکہ ذات میں ذات مل گیا یک ہو گیا ، جوں لون پانی میں کہ لون پانی کا تھا ، پس پانی میں پانی سوں مل ، بندہ پانی کا ہو گیا ، بھوڑ وہی بندہ ڈھونڈے تو سنپڑتا ہے. (١٥٨٢ ، کلمۃ الحقائق ، ١٠٥).

حکومت میرا ہات چڑتا اہے
بو مال ہور ملک سب سنپڑتا اہے

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٢٠). [رک : سپڑنا].

سُن بَن (ضم س ، فت پ) امث.
جرہرا بن ۔ پھٹاہٹ. جڑ توڑ کر دیکھ لینا چاہئے ، اندر سے سفید نہ نکلے یا ذائقہ میں کچھ فرق ہو یا چبانے سے لب یا زبان میں سُن بَن یا کھجلی معلوم ہو تو ہرگز کام میں نہ لائیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۶)۔ [سُن (رک) + بَن ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْپُوا (فت س ، مغ ، ضم پ) امذ (قدیم).
چھوٹا سانپ.

منس کے جھوری توں پروا   کات سٹیا جیوں سنپوا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق)، ۵۸)۔ [سانپ (بحذف ا) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

سَنْپُور (فت س ، مغ ، و مع) صف (قدیم).
پوری طرح بھرا ہوا ، بھر پور ، مکمل ، کامل.

روم روم چاتر سب بھید سنپور ات سہاگن
ساریاں لاج تھکیاں ناریاں ایسی توکیرت سُن

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۸۳)۔

بڈھیاں کوں کہاں عقل سنپور ہے
نہ سائے و بُد ٹھانے مشہور ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱)۔ [رک : سَنْپُورَن].

سَنْپُورَن (فت س ، مغ ، و مع ، فت ر) امذ.
(موسیقی) **سرگم جس میں سارے سُر آ جائیں ، سات سُروں کا راگ ، پورا ، مکمل.** یہ تمام راگ تین قسم پر ہیں ، اوڑپ اور ایک تھاڑپ ، تیسرا سنپورن. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۷۱)۔ سر پردہ ، اس کے موجد بھی آپ ہی ہیں ، یہ راگنی بھی سنپورن ہے۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۱۵)۔ [س سم پوڑن सम्पूर्ण].

۔۔۔ ہونا ف ل.
پُورا ہونا ، کامیاب ہونا ، مکمل ہونا. ساری کی دَیا ہے ، جمشید کی کِرپا ہے ، میری لچھمی کے سب کام سنپورن ہوں۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۵۲)۔

سَنْپُولا (فت س ، مغ ، و مج) امذ.
۱. **سپولا ، سانپ کا بچّہ.**

بھو منتراں سوں پالے سنپارا سو ایک ناگ
روں روں سنپولے لیدے ہیں اس غمزہ باز کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۶)۔

سنپولے لٹ کے دکھلا کر ڈرا مت
نہ یو سیویاں نمن چارا ہمارا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۳)۔ سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا دہ عقلمندوں کا نہیں۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۶)۔ سانپ کی اکثر قسمیں انڈے دیتی ہیں ، لیکن بعض سنپولے بھی جنتی ہیں۔ (۱۹۵۳ ، حیواناتِ قرآنی ، ۳۶)۔ ۲. (مجازاً) **تکلیف دہ چیز ؛ دشمن ، نقصان رساں.** مجھے کیا پتہ تھا کہ میں نے نو مہینے تک اپنی کوکھ میں جس ماس کے لوتھڑے کو اپنا خُون پلا کر جنم دیا ہے ، وہ ایک سنپولا ہے۔ (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۷)۔ [رک : سپولا].

سَنْپولی (فت س ، مغ ، و مج) امث.
سانپن ، ناگن.

سنپولی اہر پھونک سٹیا چام
چھوٹے الکاں میں پھول مالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۸)۔

صد حیف ہر قدم پہ ہیں دس لاکھ ٹولیاں
جن میں سے کچھ سنپولے ہیں اور کچھ سنپولیاں

(۱۹۳۵ ، سُنبل و سلاسل ، ۳۵)۔ [سنپولا (رک) کی تانیث].

سَنْپولیا (فت س ، مغ ، و مج ، کس ل) امذ.
سانپ کا بچّہ ؛ (مجازاً) دشمن. سانپ کو مارنا اور سنپولیا رکھنا داناہوں کا کام نہیں۔ (۱۸۴۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان، ۱۵)۔ میری آٹھ ماہ کی حاملہ بیوی کو پیٹ چاک کر کے پہلے معصوم بچے کو سنپولیا کہہ کر مارا اور پھر اس نیک بخت کو قتل کر دیا۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۹۰)۔ [رک : سنپولا].

سَنْپیرا (فت س ، مغ ، ی مج) امذ.
سپیرا ، سانپ پالنے والا ، سانپ پکڑنے والا ؛ سانپ کا تماشا دکھانے والا. سنپیرا جب کسی جگہ سانپ کو دیکھتا ہے تو نہایت چالاکی سے سانپ کی گردن پر لکڑی رکھ دیتا ہے۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۲)۔ جو ماسٹر صاحب اس جماعت کو پڑھاتے تھے وہ سنپیرے کے خطاب سے ممتاز تھے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۹)۔ [سپیرا (رک) کا ایک املا].

سَنْپیلا (فت س ، مغ ، ی مج) امذ.
(ارضیات) **چٹان یا پتھر کی بعض قسمیں جن کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اِن پر ایسی چتیاں ہوتی ہیں جیسی سانپ کے. حجرالحیہ. چت کبرا (پتھر) جس کو جِلا دے کر آرائشی کاموں میں استعمال کرتے ہیں.** بلوچستان کی ذہب وادی میں جس کے ساتھ سنپیلے جن میں کروم مقامی طور پر بکثرت موجود ہے شریک ہو کر پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۵۸)۔ [سانپ (بحذف ا) + یلا ، لاحقۂ صفت].

سَنْپَھل (فت س ، مغ ، فت پھ) امذ.
(نباتیات) **ایک مضبوط درخت ، کٹھر بیل ، کیتھ ، سیپھل ، کیت جس کا پھل کھایا جاتا ہے اور لکڑی دوسرے کاموں میں آتی ہے.** تلوار اور جمدھر اور خنجر اور چھری ... سنپھل کی لکڑی کے بناتے ہیں۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۲)۔ [رک : سیپھل].

سَنَت (فت س ، ن) امذ.
شمسی سال ، جو نظام شمسی سے شُمار کیا جاتا ہے (پلیٹس ؛ اسٹین گاس)۔ [ع].

سَنْت (فت س ، غنہ) امذ.
(ہندو) **سادھو ، جوگی ، عابد ، نیک یا پارسا آدمی.**

پھریں کھترانیاں سنتوں کے ہمراہ
کہیں ہندو بچے پھرتے پھریں آہ

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزارِ ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۹۸))۔

بولتا ہی ہیگا سادھو سنْت میں
بولتا ہی ہے گا اودو ہو انت میں

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین (ق) ، ۲۷). وہ لوگ سنْت یعنی عابد کو دوست سمجھتے ہیں. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۶۷). بڑھیا کو تو رام نام سے مطلب ہے ، سادھو سنْتوں کی سیوا میں لگی رہتی ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۵). بڑی تعداد میں ہندو لوگ ، مسلم صوفیوں اور فقیروں سے عقیدت رکھتے تھے اور مسلمان ہندو دیوتاؤں اور سنتوں کا احترام کرتے تھے. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۳۴). [س : سنت सन्त].

---آدمی ہے فقرہ.
سیدھا سادا ہے، بڑا نیک بخت ہے؛ پرہیزگار ہے (مخزن المحاورات).

---بھاشا امث.
سنتوں کی بولی یا زبان ، پنڈتوں کے قول . ناتھ اور جوگی بھی اپنا کلام مقامی بولی میں لکھتے تھے لیکن اس زبان کو ہم سنْت بھاشا کہیں گے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۸۲). [سنْت + بھاشا (رک)].

سُنّت (ضم س ، شد ن بفت) امث.
۱. **روش ، دستور ، رواج ، طریقہ ، عادت ، راہ ، قانون.**

جن کے دلوں میں دردِ حسینِ علی نہیں
اب لگ پکڑ رہے ہیں وہ سُنّت یزید کی

(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۳۵)).

کلام فخر ہے ہر چند سُنّتِ شعرا
مگر منافیٔ طبع سلیم ہے یہ قول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۳). یہ ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں سُنّتِ قدیم ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۲۳). ۲. (فقہ) **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فعل یا فرمان.**

اپنی پیاروں اپنی چاؤں آپ سو اپنی کیتی
فرض نوافل سُنّت واجب بات سو ہم پر دیتی

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی ، ۸۵). فرض خدا سوں رہنا سو کہے سنت رسول سوں سو ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۹۳).

بجا آ نے سُنّت مصطفیٰ
کرنے غسل تن من سوں کسوت صفا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۹).

نہ ہوں اوس سیں پورے تو سُنّت رلیں
ستر نفل بدلے فرض یک تو کیں

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۸۶). ضیافت قبول کرنی سُنّت رسول کی ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۲).

کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول
کبھی تعلیمِ عقائد بکتاب و سُنّت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۱).

اونٹ پر چڑھنا تو سُنّت ہے ضرور
ریل پر چڑھنا مگر اب فرض ہے

(۱۹۰۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۶۳).

تجھ پر بھی ہم فدا ہوں ، تیرے نبی کو چاہیں .
قرآن ہماری منزل ، سُنّت ہماری راہیں

(۱۹۸۰ ، الحمد ، ۳۷). ۳. **نماز کی وہ رکعتیں جو فرض نہیں ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز سے پہلے یا بعد پڑھی ہیں.** اوپر جا کر وضو کیا ، سُنّتیں پڑھیں ، فرضوں کی نیت باندھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۰). جونہی میں نے نماز مغرب کی سُنّتوں کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے ، رات نے جُھک کر میرے قدموں پر سر رکھ دیا. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۲۹). ۴. **ختنہ** متھراجی سے خبر پہنچی کہ مسلمانان کے بسرانت گھاٹ پر ایسا جنتر لگا دیا ہے کہ جو کوئی اس طرف گزرتا ہے اس کی سُنّت خود بخود ہو جاتی ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۷).

مبارک ہو یہ سُنّت اور بسم اللہ کی شادی
ہوئی ہے آج بدرالدینِ رشکِ ماہ کی شادی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۳). رسم ختنہ ، یہ مسلمانوں کی ایک شرعی رسم موسوم بہ سُنّت ہے (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیداحمد ، ۳۵). ۵. **تصوف . ترکِ دنیا.** حضرت جنید کا ارشاد ہے نہ ... فرض خدا کی محبت ہے اور سُنّت دنیا کا ترک کرنا. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۳۸). [ع].

---اِبْراہیمی نسبِ صف (--- کسر ا ، سک ب ، ی مع) امث.
(فقہ) **عیدالضحیٰ پر قربانی اور اس کی تقریب.** بقرعید . ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ذی الحجہ یعنی حج کے زمانے میں منائی جاتی ہے یہ سُنّتِ ابراہیمی ہے . (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۱۰۷). [سُنّت + ابراہیمی (رک)].

---اَدا کَرْنا محاورہ.
کسی طریق کو اپنانا ، پیروی کرنا ، اختیار کرنا. یہ چاہیں بھی ان کی سُنّت ادا کریں مگر دل و دماغ پر نغمے اور ترانے کچھ اثر نہیں کرتے. (۱۹۰۶ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۵۲).

---ُ التَّقْرِیری (--- ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ق ، ی مع) امث.
(فقہ) **وہ احکام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی جاری فرمائے اور سامعین نے سُن کر ان پر عمل کیا اور سینہ بسینہ راویوں نے بیان کیے.** سُنّتُ التقریری۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا گیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی پروانگی آپ نے دی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۱۵). [سُنّت + رک : ال (۱) + تقریر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---الْفِعْلی (--- ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ع) امث.
(فقہ) سُنّت الفعلی: **وہ کام جو نبی اکرمؐ نے خود کیے** (حیرت دہلوی. حیاتِ طیبہ ، ۲۱۵). [سُنّت + رک : ال (۱) + فعلی (رک)].

---ُ القَولی (--- ضم ت ، غم ا ، سک ل ، و لین) امذ.
(فقہ) **نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بیان کردہ وہ باتیں جن پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے.** سُنّت القولی وہ باتیں جنکی تاکید نبی اکرمؐ نے ... کی کہ ان پر عمل کرنا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبہ ، ۲۱۵). [سُنّت + رک: ال (۱) + قولی (رک)].

--- اللہ (--- ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل) امث.
قانونِ الٰہی. سنّت اللہ یونہی جاری ہے کہ جو اسلام کا مقابل ہوا ، غارت ہوا . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۰۳) . سنّت اللہ یہی جاری ہے کہ بُرے لوگ ہر نبیؐ مبعوث کے خلاف اور ہر کتابِ الٰہی میں اختلاف پسند کرتے رہے. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۵۵). جب اِتّباعِ سنّت اللہ کی نیت ہے تو آغازِ حمد و توصیف ہی سے ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۵). [سنّت + اللہ (رک)].

--- اِلٰہی کس صف (--- کس ا ، فت ل بشکل ا) امذ.
قانونِ فطرت ، مشیتِ ایزدی. وہ اصول بیان کرتا ہوں کہ جن میں قانونِ قدرت اور سنّتِ اِلٰہی کی طرح تبدیل اور تحویل نہیں . (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۵۰) . سنّتِ اِلٰہی ایک یہ رکھی گئی ہے کہ سفینۂ ظلم و جور غرق ہو کر ضرور رہتا ہے.(۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۷). [سنّت + اِلٰہی (رک)].

--- اِلٰہیَّہ کس صف(--- کس ا ، فت ل بشکل ا ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
(فقہ) **قانونِ فطرت.** یہ سنّت اِلٰہیہ ہے کہ جب کفّار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب ہو جاتا ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین ، ۲۰۷) [سنّت + اِلٰہی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- جَماعَت (--- فت ج ، ع) امذ.
اہلِ سنّت والجماعت کے عقیدے کے پیرو. درۂ بولان ہے جو ساٹھ میل کا طویل ہے ، کل باشندے اس کے سنّت جماعت ہیں . (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۳۵).[سنّت + جماعت (رک)].

--- دیرینَہ کس صف (--- ی مج ، ی مع ، فت ن) امث.
پُرانا طریقہ ، گھسی پٹی رسم. رسایل و جراید کی سنّتِ دیرینہ ہے کہ جب وہ اوّل اوّل منصۂ شہود پر آتے ہیں تو دُنیا کے سامنے اپنے مقاصد و اغراض کی ایک طویل فہرست پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۲).[سنّت + دیرینہ (رک)].

--- رَسُول کس اصا (--- فت ر ، و مع) امث.
(فقہ) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ زندگی.** اس کا معنا کیا ہے سو فرض خدا سوں رہنا سو کہے سنّتِ رسول سوں رہنا سو ہے یعنی ذات ہور نور کے معنے بولے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۹۳). [سنّت + رسول (رک)].

--- غَیرِ مُؤکَّدَہ کس صف(--- ی لین ، ضم م ، فت و ، شد ک بکس ، فت د) امث.
(فقہ) **وہ فعل جس پر آنحضرت صلعم نے عمل کیا ہو اور بلا کسی عذر کے چھوڑا بھی ہو . کرنے والا مستحقِ ثواب اور نہ کرنے والا گنہ گار نہیں ہو گا نیز پانچ وقت کی نماز میں شامل آٹھ رکعات جو نمازِ عصر اور عشا میں شامل ہیں.** کتنی نمازیں سنّتِ غیر موکدہ ہیں ... صلوۃ التسبیح ، نمازِ استخارہ ، نمازِ توبہ ... یہ تمام نمازیں سنّتِ غیر موکدہ ہیں. (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۳۶). [سنّت + غیر (رک) + موکدہ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
ختنہ کرنا. جب خالہ جان نے ہماری سنّت کی تھی ، پہلے بھنگ اور فلک سیر کھلا دی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۲).

--- کِفایَہ کس صف (--- فت ک ، ی) امث.
(فقہ) **کسی عمل کا کافی ہونا ، فائدہ کا.** نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنّت موکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنّتِ کفایہ ہے. (۱۹۵۳ ، مفتی کفایت اللہ ، تعلیم الاسلام ، ۳ : ۳۸). [سنّت + کفایہ (رک)].

--- گَلے میں پَڑْنا محاورہ.
کسی طریق پر گامزن ہونا.

کہ وہ سنّت ادا جو کی تھی پڑی
ہے وہ سنّت میرے گلے میں پڑی

(۱۸۱۳ ، چمنِ چہارم ، چہار چمن ، ۲۳۴).

--- مُحَمَّدیؐ کس صف (--- ضم م ، فت ح ، شد م بفت) امث.
رک : **سنّتِ رسولؐ.** بغیر داڑھی مونچھ کے ریش تراشیدہ اور انگریزی پوشاک میں ملبوس کچھ لوگ خود تو سنّتِ محمدیؐ کی پیروی نہیں کرتے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۲۶). [سنّت + مُحَمَّدیؐ (رک)].

--- مُسْتَحَبَّہ کس صف(--- ضم م ، سک س ، فت ت،ح ،ب) امث.
(فقہ) **پسند کیا ہوا طریق.** حج اور عمرہ ... کا طریقہ فِقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور یہ سعی امام احمد کے نزدیک سنّتِ مُستحبہ ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۴۴). [سنّت + مُستحب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- مَشْہُور کس صف (--- فت م ، سک ش ، و مع) امث.
(فقہ) **طریقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ؛ (کنایۃً) جانی پہچانی چیز.**

ہے جماعت فرض کی اے بانصیب
سنّتِ مشہور واجب کے قریب

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۷). [سنّت + مشہور (رک)].

--- مُوسَوی کس صف (--- و مع ، فت س) امث.
(فقہ) **حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ.** موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے رکھا تھا ... سنّتِ مُوسوی کی پیروی میں اس دن آپؐ نے روزہ رکھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۱۹). [سنّت + مُوسوی (رک)].

--- مُؤکَّدَہ کس اصا (--- ضم م ، فت و ، شد ک بکس ، فت د) امذ.
۱. **نماز کی وہ سنّتیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے اور ادا نہ کرنے پر مواخذہ ہوتا ہے.** سنّتِ مُوکّدہ ہے قریب واجب کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۱۵). جو چیز کسی سنّتِ مُوکّدہ کے ادا کرنے سے باز رکھتی ہے وہ مکروہ تحریمی ہے. (۱۹۰۳ ، رسالہ سماع و مزامیر ، ۱۰۳). ۲. (فقہ) **پانچ وقت کی نماز میں وہ بارہ رکعتیں جن کے ادا کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے.**

سنّتِ مُوکّدہ بارا رکعات ، وہ بھی کرنا فرض کے سات

(۱۵۲۸ ، لازم المبتدی (ق) ، ۳). سنّت مُوکّدہ ... فجر کی دو سُنّتیں

ظہر کی چھ سنّتیں مغرب اور عشا کے بعد فرضوں کی دو دو سنّتیں ہیں احادیث میں ان کا بارہا ... ذکر آیا ہے۔ (۱۹۸۸، اسلامی انسائکلوپیڈیا، ۹۵۹)۔ [سنّت + مؤکدہ (رک)]۔

--- نبویؐ کس صف (---فت ن، سک ب) امث.
رک سنّتِ رسولؐ. امورِ دینیہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری کیا ہوا طریقہ سنّتِ نبویؐ کہلاتا ہے۔ (۱۹۷۶، مقالاتِ کاظمی، ۲۲۵)۔ [سنّت + نبویؐ (رک)]۔

--- و جماعت (---و مج، فت ج، ع) امذ.
حنفی یا سنّی فقہ کے پیرو؛ اہل سنّت والجماعت. فرقا سنّت و جماعت کا دعویٰ کرتا ہے کہ دین ہمارا موافق قرآن شریف اور حدیث کے ہے۔ (۱۸۲۲، دقائق الایمان، ۲۱)۔ [سنّت + و (حرفِ عطف) + جماعت (رک)]۔

سنّتا (۱) (فت س، سک ن) امذ.
(کھیل) وہ گیڑی (ایک قسم کی لکڑی) جو کھیل ہار جانے کے بعد ہارنے والا جیتنے والے سے لے کر پھر کھیلنا شروع کرتا ہے۔ بڑے رستم ہو تو گلی ڈنڈا کھیلو، جو سنتا اور نانی سنتا نہ لے لیں تو اپنے نام کے نہیں۔ (۱۹۲۹، اودھ پنچ لکھنؤ، ۱۴، ۴۴ : ۱۰)۔ [پ : سنتا अस्यत]۔

--- پہنانا محاورہ.
کسی ہارے ہوئے شخص کو ایک گیڑی کھیل جاری کرنے کے واسطے دینا. گیڑیاں کھیلنا بھی سستا اور ورزشی کھیل تھا... سنتا پہنایا جاتا اور ہارنے والوں کی ڈولیاں ہو جاتیں۔ (۱۹۶۲، ساق، کراچی، جولائی، ۵۴)۔

--- پہننا محاورہ.
ہارنے کے بعد گیڑی لینا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سنّتا (۲) (فت س، سک ن) صف.
گناہگار؛ بدچلن؛ شرارتی؛ کنجوس، شریر (ماخوذ: جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ [پ : सन्ता]۔

سنّتا (۳) (فت س، سک ن) امث.
(جنگلات) ایک عام درخت جس سے سوختہ لکڑی حاصل ہوتی ہے، لاط :- Dudonea Vesicosa . پھلائی، زیتون اور سنتا ... پنڈی کی پہاڑیوں اور کیمبل پور کے کالا چٹا جنگل میں کثرت سے ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۹، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ، ۲۱)۔ [सन्ता]

سُنّتا (ضم س، سک ن) امذ.
سننے والا.

دھنا سزی کو بنا کر دل سے گائی
کہ سُنتوں کی اور اپنی سُدہ گنوائی

(۱۷۵۹، راگ مالا، ۲۱)۔ [سنتا (رک) سے حالیۂ ناتمام]۔

--- پنا (---فت پ) امذ (قدیم).
سماعت. اس کا سُنتا پنا قدیم ہے۔ (؟، فرائض اسلام (دکھنی اُردو کی لغت))۔ [سُنتا + پنا، لاحقۂ کیفیت]۔

سنّتاپ (فت س، سک ن) امذ ؛ سنتاپ.
(ہندو) مُصیبت، تکلیف، دُکھ، غم، پریشانی.

میرے تن تھے سنتاپ سب دور کر توں
کہ میں ہوں ترے وصل کے مد کی ماتی

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۶۲)۔ **اِنکی کرپا سے میں** کرت کرتبہ ہوا اور اب میرا سب سنتاپ دور ہوا اور بزبان سمتا سکھ اور نرمل پد کو میں نے پایا۔ (۱۸۹۰، **جوگ بششٹھ (ترجمہ)**، ۱ : ۱۳۳)۔ **واقعی میں سخت پاپ کیا جو تجھ بیگناہ کو اتنا سنتاپ** دیا۔ (۱۹۱۵، آریہ سنگیت راماین، ۲ : ۲۲۶)۔ [س : सन्ताप]

سنّتاپی (فت س، سک ن) صف مذ.
دُکھی، مُصیبت زدہ، آفت کا مارا، بلا رسیدہ، غمگین؛ (مجازاً) گنہ گار (پلیٹس؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سنتاپ + ی، لاحقۂ صفت]۔

سنّتال (فت س، سک ن) امث.
ایک قوم جو آریہ نسل سے نہیں اور بنگال کے علاقے میں آباد ہے۔ دیسی عیسائیوں نے جن میں سے اکثر سنتالوں پر مشتمل ہیں ایک کلیسا عبادت کے لیے اپنے آپ تعمیر کیا ہے۔ (۱۸۷۱، مقالاتِ گارساں دتاسی، ۱ : ۱۴۴)۔ **وہ قوم جو اس وقت خالص** کولی زبان بولتی ہے بہت قدیم نہیں ہے بلکہ یہ سنتال ہیں۔ (۱۹۱۳، تمدنِ ہند، ۷۰)۔ [سنتال ~ سنتھال (عَلَم)]۔

سنّتال (کس س، سک ن) امذ.
(مُرغ بازی) مُرغوں کی ایک نسل کا نام جس کو بعض مُرغ باز سونا تول کہتے ہیں (ا پ و، ۸ : ۱۲۰)۔ [مقامی]۔

سنّتالی (فت س، سک ن) امث.
سنتال قوم کی زبان (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [سنّتال (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

سنّتالیس (فت س، مغ ، ی مع) امذ.
(ریاضی) سینتالیس، سات اور چالیس کا مجموعہ. سن سنتالیس کو دھیان میں لاؤ اور نئے نقشے کو دیکھو، دُنیا کتنی نئی ہے مگر پھر مُجھے یہ اِتنی پُرانی کیوں نظر آتی ہے۔ (۱۹۸۲، خشک چشمے کے کنارے، ۱۰)۔ [سینتالیس (رک) کا ایک اِملا]۔

سنّتان (فت س، سک ن) امث.
(ہندو) نسل، خاندان، اولاد، نوع، ذریّت. بعض نے اپنے تئیں نیم آسمانی بنایا، بعض نے دیوتاؤں کی سنتان بنایا، غرض اپنے تئیں عجیب الخلقت بنایا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۵۹)۔ پرماتما چاہے سنتان نہ دے لیکن کپوت لڑکا نہ دے۔ (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ۱۷۲)۔

کاریگر، مزدور، کسان ان کی بدنصیب سنتان

(۱۹۵۹، گلِ نغمہ، فراق، ۳۰۱)۔ [س : सतान]۔

--- دان امذ.
(ہندو) اولاد کی بخشش کرنے والا. وہ لچھمی دان، سنتان دان، مرجادار رکھنے والا بڑا ستوگنی اور متروں کا پیارا تھا۔ (۱۸۹۰، جوگ بششٹھ (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۶)۔ [سنتان + دان، لاحقۂ فاعلی]۔

---واد امذ.
(ہندو) خاندان یا اولاد سے متعلق طور طریق. آتما ایک مفروضہ شئے ہے جو پنج سکندھ کا مجموعہ ہے یہی بودھ کا سنکھات واد ہے ، اسکے علاوہ بودھ کا ایک اور مسلمہ فلسفہ ہے جسے سنتان واد کہتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۵۴). [سنتان + واد (رک)].

سنتانا (فت س ، مغ) ف م (قدیم).
پریشان کرنا.

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
برہا ہو سنتاتا منجے تج باج تل تل رے پیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۴). [ستانا (رک) کا ایک اِملا].

سنتانا (فت س ، سک ن) امذ.
اولاد، بال بچے ، خاندان ؛ جنّت کے پانچ درختوں میں سے ایک (پلیٹس). [رک : سنتان + ا ، (زائد)].

سنتر (۱) (فت س ، سک ن ، فت ت) امذ.
(سونا سازی) سونا کاٹنے یعنی اس کی سطح کودنے کا دھاردار اوزار (ا پ و ، ۸ : ۱۳). [س : سنترن सतरण].

سنتر (۲) (فت س ، سک ن ، فت ت) امث.
فہمائش ، تلقین ، نصیحت ، ہدایت ؛ ڈر.

طلب کا لگا آس دل کوں سنتر
سنگ نن کی باتاں سوں رکھنے منتر

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۶). [مقامی].

سنترا (فت س ، سک ن ، فت ت) امذ ؛ سم سنترہ.
(فواکہات) ایک قسم کا پھل جو نارنگی سے بڑا اور میٹھا ہوتا ہے ، سنگترا. سنگترہ ، پرتگالی رنگترا سنترا ... شیریں اور بڑی نارنگی. (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۲۷). ابّا نے کہا ، ایک سنترہ ٹھنڈے پانی میں ڈال دیا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو (ترجمہ) ، ۱۱۲). [سنگترہ (رک) کا متبادل اِملا].

سنترنا (فت س ، سک ن ، فت ت ، سک ر) ف م (قدیم).
فریب دینا.

کپٹ روپ کا ہے یہی یا کچھ بلا
سنترنا مجھ آیا ہے کر مبتلا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۷۵). [سنتر (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر]

سنتری (فت س ، سک ن ، فت ت) امذ.
پہرہ دینے والا سپاہی ، چوکیدار ، پاسبان.

چاہئے کنگو فرنگ اپنے کو سمجھے وہ کوئی
تیرے دروازہ پہ جو ہوئے تلنگا سنتری

(۱۸۳۰ ، امتحانِ رنگین ، ۶). سنتری بندوق کاندھے پر دھرے شام سے صبح تک ٹہلا کرتا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۳).

پربت وہ سب سے اونچا ، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا ، وہ پاسباں ہمارا

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۸۲). سنتری جتنی بار ماتو کے قریب آتا ، اسے امید ہوتی کہ اس بار وہ ضرور کچھ بولے گا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۶۹). [سنتری؛انگ : Sentinel (رک) کی تورید].

سنتن (فت س ، سک ن ، فت ت) امذ.
سَنت کی جمع ، سنتوں ، نیک ، پارسا. اب کلنک سے سادھن کا بچاؤ ہے نہ سنتن کا بچاؤ ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۸۳). [سنت (رک) کی جمع].

---کی بانی سنے پریم سہت جوکئی گنگا آدمی تیرتھ پھل بن اسنانے ہوئے کہاوت.
جو نیک آدمیوں کی باتیں دل سے سُنے بغیر اشنان کے گنگا اور تیرتھوں کا ثواب پاتا ہے اچھی صحبت سے بہت فائدہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سنتنا (فت س ، سک ن ، فت ت) امث.
منانے ، صلح کرنے کا فعل ، صلح ، مصالحت ؛ معذرت ؛ نرمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सतख].

--- کرنا محاورہ.
منانا ، راضی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سُنتنا (ضم س ، غنہ ، سک ت) ف ل.
(دہلی) نچڑنا ، صاف ہونا ، خشک ہونا. بات کی بات میں تمام خون سنت گیا. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۵۴). یہ کہتے کہتے خاتون کا چہرہ کس طرح سنت گیا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا ، ۴۹۷). [رک : ستنا].

سُنتواں (ضم س ، غنہ ، سک ت) صف.
پتلی ، نازک (ناک کی تعریف میں). خوش رنگ شربتی آنکھیں ، سنتواں ناک ... جب وہ بولتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ ایک غیر مرئی لذّت کانوں پے دل پر چھن رہی ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۶). [رک : ستواں].

سُنتوانا (ضم س ، غنہ ، سک ت) ف م.
نچوانا ، صاف کرانا ، ستوانا. ڈھولو بولے میاں کرخندار ہم تولیں گے ، کل درجن سُنتوانا ہے ، پرسوں پیچ ہیں. (۱۹۲۲ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۷). [سونتنا (رک) کا تعدیہ].

سنتور (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(موسیقی) تار والے سازوں میں مشہور ایک دلکش ایرانی ساز. وہ باورچی خانے سے سنتور لے آیا اور کشمیری طبلہ ، خواجہ صاحب کے سائیس امدو کے سپرد کیا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۷۰). ایران کے مشہور ساز چنگ ، بربط ، دف ، سنتور اور سرود ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۷۸). [ف].

سنتوس / سنتوش (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
۱. صبر ، اِطمینان ، سکون ، سکھ ؛ خوشی ، مسرت.

که مقصود پا کر وو سنتوس کا
لگیا سیر کرنے وو فردوس کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمه) ، ۸). دو دن ہو گئے لڑکوں کے پیٹ میں ایک دانه بھی نہیں گیا ، تُم کو تو سنتوش ہے مگر بچے پن کھانے نہیں رہ سکتے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۱۸۰). دکھ دور بھاگ جاتا ہے سنتوش اور شانتی آ جاتی ہے . (۱۹۲۰ ، بوگ‌واشسٹ (ترجمه) ، ۳۱۲). ۲. **انگوٹھا اور چھنگیا** (ماخوذ : جامع اللغات). [س : सन्तोष ؛ सण्तिश्रा:].

--- رکھنا محاوره.
خوش رکھنا . اِطمینان رکھنا (دکھنی اُردو کی لغت).

سَنتُوک (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
خوشبودار تیل جو روغنِ چنبیلی اور عرقِ گُلاب وغیره سے بنایا جاتا ہے. سنتُوک ، یه ڈیڑھ توله زباد ، ایک توله چووه ، دو ماشے روغنِ چنبیلی اور دو بوتل گلاب سے تیّار کیا جاتا ہے . (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمه) ، ۱ : ۱۳۱). [مقامی].

سَنتوک (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
سنتوش ، صبر ، اِطمینان ، خوشی.

بولا دیدهِ اہلِ دُنیا کا بھرے
گور کی مٹی سے یا سنتوک سے

(۱۸۴۴ ، ترجمهٔ گلستان ، (حسن علی) ، ۷۶). [رک : سنتوش].

سَنتوکْری (فت س ، سک ن ، و مج ، سک ک) امذ.
مُطمئن.

سَرَوَن ہے او یا سینوتی پُھل یا سینپیاں جوہریاں کے
یا چند نو دکان دیکھ پائے جگ جوہری سنتوکری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاه ، ک ، ۲ : ۲۳۸). [رک : سنتوکھی].

سَنتوکھ (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
اِطمینان ، سکون ، چین.

اندر ہی سنتوکھ ہے اندر چاه بے حال
اندر مکت یربند ہے اندربند جنجال

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۶). نه سانتی کے برابر تپ ہے نه سنتوکھ کے برابر سکھ . (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۲). جس میں سب سکھ ہوں اِسکا سادھن سَتا اور سنتوکھ ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمه) ، ۱ : ۶). پرنتو میرے بھاگ میں سنتوکھ نہیں تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵). [رک : سنتوش].

--- کَڑوا پَر پَھل میٹھا ہوتا ہے کہاوت.
صبر کو تلخ ہوتا ہے اسکا پھل میٹھا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَنتوکھی (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
صابر ، مطمئن ، قانع.

ہاتھ آیا جب سنتوکھ درب تب سب دولت پر دُھول پڑی
کر عیش مزے سنتوکھی بن ، جے بول مُرلیا والے کی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۵۹). [سنتوکھ + ی ، لاحقهٔ نسبت].

سَنتولا / سَنتولَه (فت س ، سک ن ، و مج / فت ل) امذ.
۱. **چکّی کے پاٹ کی شکل کا ایک پتھر جس کا وزن پچیس تیس سیر یا حسبِ ضرورت وزنی ہوتا ہے جو کلائی اور ہاتھ کی قوّت کے معیار کی آزمائش کے لیے پہلوانوں سے اُٹھوایا جاتا ہے.** ایک سنتولا اُٹھا رہا ہے تو دوسرا لیزم سے زور آزمائی کر رہا ہے. (۱۹۶۲ ، رساله ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). ۲. **ایک طرح کی ورزش جس میں دو من سے دس من تک کا وزن صرف گردن یا سینے سے کھینچا جاتا ہے،** سنتوله لکڑی کا ایک مضبوط تخته ہے جس کی لمبائی تقریباً چار یا پانچ فٹ اور وسعت غالباً ایک فٹ ہوتی ہے اس تختے کے درمیان یا سرے پر ایک مضبوط رسّی یا زنجیر کے دونوں سرے باندھ دیے جاتے ہیں. اس لکڑی کے تختے پر دوچار وزنی پہلوانوں کو بٹھا کر رسّی یا زنجیر کے دائره کی مدد سے سینے یا گردن کے ذریعه کھینچا جاتا ہے . اپنے ملک کی کثرتوں کو لازمی سمجھ کر سیکھتے تھے وہ کثرتیں یه تھیں ... سنتوله ، مگدر ، بکه. (۱۹۲۳ ، اہلِ محله اور نااہل پڑوسی ، ۲). ان سخت ترین ورزشوں کے ساتھ ساتھ ڈھائی من وزنی بڑی چکّی اور سنتوله کا بھی استعمال جاری تھا. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۴۲). [ف : سنگ + تول + ا ، لاحقهٔ نسبت].

سِنَةٌ (کس س ، فت ن ، تن ۃ بضم) امث.
اُونگھ ، نیم غافل ہونے کی کیفیت. لفظ سِنَة سین کے زیر کے ساتھ ، اُونگھ کو کہتے ہیں ، جو نیند کے اِبتدائی آثار ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۵۸). [ع].

سُنَّة (ضم س ، شد ن بفت) امث.
۱. رک : سنّت. جان تو حدیث کی اماموں کی کتابوں میں که وہ کُتب سُنَّة وغیره سے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمه) ، ۵۲). سُنَّة وہ اعمال ہیں جن کی مزاولت نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کو رہتی تھی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیبه ، ۲۱۵). ۲. **(تصوف) سُنَّة ترک دنیا کو کہتے ہیں حضرت جنید کا ارشاد ہے که الفریضة حب المولیٰ والسنة ترک الدنیا . یعنی فرض خدا کی محبت ہے اور سُنّت دنیا کا ترک کرنا** (مصباح التعرف ، ۱۳۸). [ع].

--- الْاَوّلِین (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد و بفت ، ی مع) امث.
رک : سنت الله . قرآن مجید نے سُنَّةُ الله (خدا کا دستور) اور سنّة الاولین (پہلوں کا دستور) کہا ہے . (۱۹۲۳ ، سیرة النبیؐ ، ۳ : ۲۶۴). [سُنَّة + رک : ال (ا) + اوّلین (رک)].

سَنتی (فت س ، سک ن) امث.
سنتے ، بدل ، قائم مقام ، عوض ، بجائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सन्तीस].

سَنَّتی (فت س ، شد ن بفت) امث.
سنتوں کا طریقهٔ تسلیم ، سلام ، آداب ؛ عزت ، اِنکسار ، فروتنی ؛ آواز ؛ شور (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सव्रति].

سُنّی (ضم س ، شد ن بفت) صف.
(فقہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت پر عمل کرنے والا.

با شرع رہیں نہ بدعتی ہوں
اِلحاد سے دور سُنّی ہوں

۱۸۷۰ ، جامع المظاہر ، ۳). [سُنّت + ی ، لاحقۂ فاعلی].

سُنْتیج (ضم س ، سک ن ، ی مع) (قدیم) م ف.
سنتے ہی ، سُن کر ، **فوراً** . بات کے سنتیج مسلمان ہوے ، صاحبِ ایمان ہوے ، تابع قرآن ہوے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲).

سِنْتی گِرام (کس س ، سک ن ، کس گ) امذ ؛ سینٹی گرام.
گرام کا سواں حِصّہ . گرام (Gram) تنہا غیر مُرَوّج ہے لیکن سینٹی گرام (گرام کا سواں حصّہ) کی ترکیب رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۴). [انگ : Centi Gram].

سِنْتی گِریڈ (کس س ، سک ن ، کس گ ، ی مع) امذ ؛ سینٹی گریڈ.
جس میں سو درجے ہوں . تپش پیما کے درجے جن میں نقطۂ اِنجماد صفر اور نقطۂ جوش ۱۰۰ ڈگری ہوتا ہے. خالص پانی کی تپش ۴ سینٹی گریڈ ہو تو اس کے ایک مکعب فٹ کی کمیت (۱۰۰۰) اونس یعنی $\frac{1}{4}$ ۶۲ پونڈ ہوتی ہے. (۱۹۲۰ ، سکونی سیالات ، ۱۹). [انگ : Centi Grade].

سِنْتی مِیٹَر (کس س ، سک ن ، ی مع ، فت ت) امذ ؛ سینٹی میٹر.
میٹر کا سواں حِصّہ . تختیوں کے بیچ میں کئی لاکھ وولٹ سینٹی میٹر کا تفاوت قوۃ قائم کرنا ممکن ثابت ہوا.(۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۲۵۳). عورت کے قد کا اوسط طُول مرد کے قد کی اوسط درازی سے بارہ سینٹی میٹر کم ہے.(۱۹۵۸ ، ابوالکلام آزاد ، مسلمان عورت ، ۳۲). [انگ : Centi Metre].

سُنْتے (بھی) **ہو** فقرہ.
(کسی کو توجہ دلانے کے موقع پر بولتے ہیں) **متوجہ ہو.**

یہ عشق کے نیرنگ ہیں سب سنتے ہو ورنہ
ظاہر میں نہیں کوئی حجاب گُل و بُلبل

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۱۵)

سَنّتھ (فت س ، غنہ) امذ.
(موسیقی) **میگھ راگ سے متعلق ایک ذیلی راگ** . میگھ راگ اسکی تنک ، ملار ، گوجری ، بھوپالی اور دیسکار یہ پانچ راگنیاں ہیں اور کلابر ، شاہانہ ، باگیسری ، سنتھ ، کانڑہ ... اس کے پتر ہیں.(د.۱۹۰ ، ترانۂ موسیقار ، ۵۸). [مقامی].

سَنْتھا (۱) (فت س ، سک ن) امذ.
(نباتیات) **افریقی علاقہ سے متعلق ، بلوچستان میں پائی جانے والی ایک نباتات سنتھا؛ لاط : Leptodenia Jacquemotina.**
سنتھا ، غوزرا ، اور کیلا یا جنگلی زیتون ایسے نباتات ہیں جو بلوچستان اور افغانستان دونوں جگہ ملتے ہیں.(۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۴). [مقامی].

سَنْتھا (۲) (فت س ، سک ن) امث.
پڑھائی ، سبق ، ہدایات (پلیٹس). [س : سنستھا सस्था].

---کار امث ؛ امذ.
مجلس ، جلسہ ، پڑھائی کی جماعت . اس مجلس میں بوڑھے جوان سب ہی ہوتے تھے ... یہ عام طور پر ایک ہال میں منعقد ہوتی تھی جسے سنتھاکار کہتے تھے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸). [سنتھا + کار (رک)].

سَنْتھال (فت س ، سک ن) امذ.
سنتال ایک قوم جو آریہ نسل سے نہیں.

ہو گئے ہوتے خلق میں خوشحال
نامور ہوتے پاسی اور سنتھال

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ ، شقشقیہ ، ۲۸). جزوی بغاوت اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی تھی ، کبھی کولیوں میں کبھی سنتھالوں میں اور کبھی گونڈوں میں.(۱۹۲۵ ، غدر کی صبح وشام ، ۱۷).[سنتھال **सथाल**].

سَنْتھالی (فت س ، سک ن) امث.
سنتھال قوم کی زبان . اپ بھرنش یا دیسی بھاشائیں: وہ مقامی زبانیں جو کہ ... سنسکرت سے اِختلاف رکھتی ہیں جیسے کہ ... ساپرا یا منڈا (منڈاری ، سنتھالی ، اور بھیلی وغیرہ). (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۷۸). [سنتھال + ی ، لاحقۂ نسبت].

سِنْتھی (کس س ، سک ن) امث.
(زرگری) مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے بعض سوتی کی لڑیوں کا بھی ہوتا ہے ، مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح لٹکا رہتا ہے اس کے بیچ میں ایک ٹیکا بھی ہوتا ہے ، سراسری ، پرپال ، سیس پٹی ، چھپکا (اپ و ، ۴ : ۳۵). [مقامی].

سِنْتھیٹِک (کس مج س ، سک ن ، ی لین ، کس ٹ) امذ.
اصل کی ضد ، مصنوعی طور پر بنایا ہوا مرکب ، کیمیاوی طریقے سے بنا ہوا. سینتھیٹک (Synthetic) تنہا غیر مروج ہے البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ اُردو میں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۷). [انگ : Synthetic].

سِینْٹ (۱) (کس مج س ، غنہ) امذ.
(مالیات) امریکہ میں رائج سکّے ڈالر کا سب سے کم قیمت سکّہ جو ڈالر کا سواں حِصّہ ہے. یونائیٹڈ سٹیٹس میں ریل کی سڑکوں کی آمدنی کا ہر سنٹ سب سے چھوٹا سکہ پاستسنا قرض کے سود کے جو غیروں سے لیا ہے وہ اہلِ ملک کی آمدنی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰۱). سنٹ (Cent) امریکی ڈالر کے ۱۰۰ ویں حصّہ کا نام ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۹). [انگ : Cent].

سِینْٹ (۲) (کس مج س ، غنہ) امذ.
ولایتی عطر ، خوشبو. جہاں پوڈروں کی تہ پر تہ چہرے پر جمائی جاتی ہے جہاں سینٹ کی شیشیاں کی شیشیاں لنڈھائی جاتی ہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۸۵). کپڑوں میں سینٹ لگایا. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۹۱). [انگ : Scent].

سُنٹا (ضم س ، فت ن ، شد ٹ) امذ.
(بول چال) سُنار کا بیٹا ، کلمۂ تحقیر (پلیٹس). [سُنار (رک) کی تحقیر].

سِنٹر (کس مج س ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
مرکز ، علاقہ ، مرکزی مقام ، صدر مقام. سپاہی مُلا صاحب کے گردا گرد اس طرح سمٹ آئے جس طرح سینٹر پر ہتیار لینے کے لیے جمع ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳۲). آج کا اُمتِ مسلمہ کا سینٹر امرتسر ہے (۱۹۲۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۹). شہر میں جہاں کارپوریشن کے سینٹر بنائے گئے ہیں اِطلاعات کی فراہمی ان کی ذمّہ داری ہے. (۱۹۶۸ ، اِطلاق شماریات ، ۱۷۵). [انگ : Centre].

---فارْوَرْڈ (---سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
(کھیل) ہاکی یا فٹ بال کے کھیل میں پہلی قطار کا درمیانی کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے ... سینٹر فارورڈ حسن سردار ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre Forward].

---ہاف امذ.
(کھیل) ہاکی یا فٹ بال کے کھیل میں دُوسری قطار کا درمیانی کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے ... سینٹر ہاف ایاز محمود ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre Half].

سِنٹْرَل (کس مج س ، سک ن ، فت ٹ ، ر) صف.
۱. **درمیانی ، وسطی ، بیچ کا.** جب کہ وہ سینٹرل انڈیا میں رزیڈنٹ تھے تو انہوں نے ریاستِ بھوپال کو ... بغاوت کا منبع ثابت کرنے میں اپنی پُوری طاقت صرف کر دی تھی. (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۳۹). ۲. **صدر مقام سے متعلق ، مرکزی.** سررشتہ ٹپہ کی آمدنی و اخراجات کلکتہ کے سنٹرل اوفس میں تالیف اور ترتیب پاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۷). [انگ : Central].

---جیل (---ی مج) امث.
وفاقی حکومت کے زیرِ انتظام جیل خانہ. مولوی حکیم محمد ولی صاحب کسمنڈوی سپرنٹنڈنٹ جیل. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۱۰۳). سنٹرل جیل : دارالعوام ... ہمارے اسیر ہونے سے پہلے جیل کے اُس حصّے کو خطرناک حد تک خستہ و ریختہ قرار دیا جا چکا تھا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۵). [سینٹرل + جیل (رک)].

---گَوَرْنْمَنْٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امذ.
مرکز کی حکومت ، وفاقی سرکار. گو لوکل گورنمنٹ کو آزادی ہے مگر وہ سینٹرل گورنمنٹ کے ساتھ مُتفق ہوکر کام کرتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۲). [سینٹرل + گورنمنٹ (رک)].

سَنْٹی (فت س ، سک ن) امث.
پتلی شاخ ، بید ، قمچی ، چھڑی. ہماری جھڑکی ، ہمارا طمانچہ ، ہمارے ہاتھ کی سنٹی سے ان کو عبرت اور نصیحت ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۱). ایک پتلی سی سنٹی خالد کے ہاتھ میں دے دی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۰). [پ : सन्टी].

سِنٹی پیڈز (کس س ، سک ن ، ی مع) امذ ؛ ج.
(حشریات) کنکھجورے ، ہزارپا. خُشکی کے وہ آرتھرو پوڈا ... ان میں پر نہیں پائے جاتے ، مثلاً سنٹی پیڈز. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۵). [انگ : Centi Pedes].

سِنٹی گریڈ (کس مج س ، سک ن ، کس مج گ ، ی مج) امذ.
سو حصّوں میں تقسیم ہونے والا پیمانہ. زمین کا اندرونی درجۂ حرارت ایک سال میں ایک سنٹی گریڈ کا دس ہزارواں حصّہ کم ہو جاتا ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۸۳). [انگ : Centi Pedes]

---تَھرْمامِیٹَر (---فت تھ ، سک ر ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
بقیاس الحرارت ، حرارت پیما جو صفر سے سو درجہ تک ہوتا ہے. سینٹی گریڈ تھرمامیٹر۔ اس تھرمامیٹر میں برف کے نقطہ کو اور بھاپ کے نقطے کو ۱۰۰ مانا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۱۳). [سینٹی گریڈ + تھرمامیٹر (رک)].

سِنٹی میٹَر (کس س ، سک ن ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
رک : سنتی میٹر. سینٹی میٹر اور سینتی میٹر دونوں رائج ہیں ، یہ میٹری نظام کا ایک پیمانہ ہے جو میٹر کے سویں حصہ کے برابر ہوتا ہے (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۲) [انگ: Centi Metre].

سَنْٹھ (فت س ، غنہ) صف.
شرارتی ، شریر ، چالاک ؛ عیار ، فریبی ؛ کنجوس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : سنٹھ सठि].

سَنْٹھنا (فت س ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
(ٹھگی) بہاری ٹھگوں کی اصطلاح ، مراد: تلوار بند ٹھگ (ا پ و، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سَنْٹھَوڑا (فت س ، مغ ، و لین) امذ.
ایک غذا جو سونٹھ شکر وغیرہ ملا کر بناتے ہیں اور زچّہ کو دیتے ہیں ، سٹھورا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सोंठ+अवल्लश्री].

سَنْٹھی (فت س ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) چاول کی اقسام میں سے ایک قسم جو معمولی شمار کی جاتی ہے پاکستان میں کثرت سے موجود ہے، ساٹھی، ساٹھی چاول. چھلکا سیاہی مائل بُھورا دانہ سرخ. سنٹھی، سٹّہ خول میں چُھپا ہوا. (۱۹۷۰ ، چاول : دستور کاشت ، ۳۱). [مقامی].

سُنْٹھی (ضم س ، سک ن) امث.
سونٹھ (پلیٹس). [پ : सठोः].

سَنْج (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
(موسیقی) ایک باجا جس کے تین جوڑ برابر بجائے جاتے ہیں.

ناکہ بوق و سنّج و دف و نے بجے اُودھر
ناہوں سے راہواروں کے تھرائے دشت و در
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۳). ہر سردار اپنی سپاہ میں گیا ، صدائے دہل و کوس و دف و سنّج ... بلند ہونے لگی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۹۴۴). [رک : جھانج].

سَنّج (۲) (فت س ، غنہ) امث.
شام.
راہ راہ مُوں جس کا راہ
تس کی یاد کر سنّج صباح
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۹۱). [سانجھ (رک) کی تخفیف].

۰۰۰ سَنّج (فت س ، غنہ) صف.
مُرکبات میں بھی بطور لاحقہ مُستعمل ، تول ، پرکھ ، جانچ .
تو نین قصہ سُن کے معانی ہوا ہے مست
اب نیہہ کی ترازو میں رکھکر توں اسکوں سنّج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴۲).
مدح سرکار میں تم ہو جو سخن سنّج جلیل
آفریں کہتے ہیں سُن سُن کے سخنداں تم کو
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۶۱). [ف : سنج ، سنجیدن - تولنا ، سے صیغۂ امر].

سِنّج (۱) (کس س ، غنہ) امذ.
پسند ، پسندیدہ ، ایک رنگ (پلیٹس). [ف].

سِنّج (۲) (کس س ، غنہ) امث.
(معماری) ایک اینٹ کے آثار کی دیوار ، دھجّی کی دیوار (ماخوذ: ا پ و ، ۱ : ۱۳۸). [س : سَنّج सज्ज - ڈھکا ہوا].

سُنّج (ضم س ، غنہ) امذ.
(نباتیات) سنجلی ، عناب ، سرخ بیر ، لاط :- Red Jujube (پلیٹس). [ع].

سَنّجاب (فت س ، مغ) امذ.
۱. ترکستان کا ایک جانور جو چوہے سے بڑا ہوتا ہے اس کی پشم دار کھال سے پوستین بناتے ہیں ، بھوری گلہری قاقم ، سائبریائی گلہری؛ لاط :- Ermine .
جوں سنجاب دن کا بی آیا زخواب
سمور رات کا لیایا مکھ پر نقاب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۵۳). سنجاب اور سمور اس شہر کی متاع ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۸). سنجاب یا اودبلاؤ نہ صرف بّراعظم امریکہ کے ان تمام علاقوں میں ... بلکہ شمالی ایشیا اور یورپ میں بھی یہ جانور پایا جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۹).
پوَن جھکورا ، خواب کا
باب کُھلا سنجاب کا
(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۸۲). **۲. مذکورہ بالا جانور کی کھال جس سے پوستین بناتے ہیں ، یہ بہت قیمتی ہوتی ہے.**
راحت ہے مجھ کوں کوہ و بیاباں کی سیر میں
ہر برگ سبز بسترِ سنجاب ہے مُجھے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۰۳).
نازشِ ایّامِ خاکستر نشینی کیا کہوں
پہلوئے اندیشہ وقفِ بسترِ سنجاب تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۵). مزاج میں تکلّف تھا اور اکثر خوش لباس رہتے تھے ، کبھی کبھی سنجاب و قاقم کے جبے بھی استعمال کرتے تھے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۷۰). بعض قیمتی مصنوعات ، جیسے ترکی قالین ، قاقم و سنجاب ، چینی ، شیشے کے ظروف اور سونا ، چاندی ، ہاتھی دانت ، بیرونی ممالک سے آتے تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۵). **۳. گھوڑے کی ایک قسم جو منحوس اور معیوب خیال کیا جاتا ہے ، اس کا رنگ سفید اور آنکھ اور فوطے سیاہ ہوتے ہیں ، کبھی کبھی کالے اور سرخ حصے بھی ہوتے ہیں ؛ جنگلی چوہے اور لومڑی کی رنگت سے ملتا ہوا خاکستری رنگ گھوڑا.**
اگر ہے سور گھوڑا یا کہ سنجاب
تو سارے اہلِ ہند اور اہلِ پنجاب
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۸). **۴. (مجازاً) قیمتی چیز.** جیسے ہم نے سنجاب سمجھا تھا وہ ایک سنگلاخ حقیقت نکلی. (۱۹۷۳ ، آوازِ دوست ، ۱۵). [ف].

---و سَمُور (---و مع ، فت س ، و مع) امذ.
سائبریائی گلہری اور مرگِ سیاہ ؛ (کنایۃً) قیمتی چیز.
زندگی تیرے لیے بسترِ سنجاب و سمور
اور میرے لیے افرنگ کی دریوزہ گری
(۱۹۷۵ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۶۸). [سنجاب + و (حرفِ عطف) + سمور (رک)].

سَنّجار / سَنّجارا (فت س ، مغ) امث (قدیم).
سانجھ ، شام ، رات.
چار پہر برقرار بونج رہیا تھا سنجار
غرب کے کونے منے ڈول و با یا رَسَن
(۱۵۱۸ ، لطفی (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۴۴)).
اگر شاہ دیپ کوں بولے سنجارا
کہے عارف چندر دستا ہے تارا
(۱۶۶۵ ، جنت سنگار ، ۲۱). [رک : سانجھ].

سَنّجاف (فت س ، سک ن) امث.
۱. (خیاطی) ریشم یا گوٹے کی چوڑی گوٹ جو کسی کپڑے پر لگائی جائے ، حاشیہ ، تلواتا .
چمکی سنجاف جب تماسی کی
برق کو بھی لگی وہ آن بھلی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۷). آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنتے تھے ایک جُبّہ جس میں سنجاف حریر کی تھی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۶۷). **۲. (دھات کاری) تانبہ ، پیتل یا کسی بھی دھات میں اضافی کنارے بنانا ، خوبصورتی کے لیے جوڑ لگانا.** دھاتی چادر کے کام میں سینگ نما کھونٹی

کا اِستعمال بہت زیادہ ہوتا ہے ، اس سے چادر کو گول کرنے ، مغزی یا سنجاف بنانے اور گوٹ وغیرہ لگانے کے عام کام لیے جاتے ہیں . (۱۹۷۰ ، اصولِ دھات کاری ، ۵۸) . [ف] .

ـــ دار صف .
گوٹ لگا ہوا ، جھالردار . بچھوے پاؤں میں پہنے لہنگا سنجاف دار زیب بدن کیے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰۲) . ڈھیلا پائجامہ تنزیب کا ، سنجاف دار ڈوپٹہ ، جامہ زیب ہونا ثابت کر رہا ہے . (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۶) . [سنجاف + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا] .

ـــ لگانا ف س .
چوڑی گوٹ لگانا ، چوطرفہ حاشیہ لگانا (فرہنگِ آصفیہ) .

سَنْجاقی (فت س ، سک ن) صف .
وہ کپڑا جس کے گرد چوڑی گوٹ لگی ہو ، کنارہ دار ، حاشیہ دار ، گوٹ دار ؛ (مجازاً) پہاڑوں کا پھیلا ہوا سلسلہ . آگے گئے تو دور تک سلسلۂ کوہِ سنجاقی نظر آیا . (۱۹۶۸ ، آوارہ دوست ، ۱۵) . [سنجاف + ی ، لاحقۂ صفت] .

ـــ گَنجا (ـــ فت گ ، سک ن) امذ .
(عو) ایسا گنجا جس کے صرف چندیا ہی پر بال ہوں (ماخوذ : مخزن المحاورات) . [سنجاقی ، گنجا (رک)] .

سَنْجاق (فت س ، سک ن) امذ .
۱ . **فوج کا جھنڈا ، فوجی علم .** اس کے بعد علم مبارک آیا ، اس سنجاق اسلام کا رنگ سرخ ہے . (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۸۰) . ۲ . **زیرنگیں علاقہ ، صُوبہ .** مسلمانوں کے عہدِ حکومت میں اقریطش پانچ سنجاقوں میں منقسم تھا ... ہر سنجاق ایک ناظم کے ماتحت تھا ، اقریطش کا دارالحکومت خانیہ تھا . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۳) . [ت : سنجاغ ، سنجاق] .

سَنْجانا (فت س ، سک ن) ف م .
سمجھنا ، خیال کرنا ، پہچاننا .

جو دیکھے سو نوشہ جانے
جو جانے سو دیکھ سنجانے

(۱۶۵۸ ، گنج شریف ، ۴۷) . [سنجنا (رک) کا تعدیہ] .

سُنْجانی (ضم س ، سک ن) صف (قدیم) .
واقف کار ، عقلمند ، دانا ، ہوشیار ، سُجان .

سگھڑ سمرت سُنجانی توں وسیلا ہور نورانی توں
ہے حیوان کا سوجانی توں بحقِ شیر یزدانی

(۱۶۸۰ ، غواصی ، ک ، ۹۹) . [سنجان + ی ، لاحقۂ صفت] .

سَنْجَد (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ .
(نباتیات) **عُناب کی مانند ایک ایسے بڑے درخت کا پھل ہے جو درخت زیتون کے برابر ہوتا ہے اہل عرب غبیرا کہتے ہیں سرد ملکوں میں پیدا ہوتا ہے .** سنجد ۔ ایک ایسے بڑے درخت کا پھل ہے جو درخت زیتون کی برابر ہوتا ہے ... پھل معدے کو قوت پہونچاتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۸) . [ف] .

سَنْجَر (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ .
۱ . **شہزادہ ، ایک قدیم مشہور بادشاہ ، ایک قدیم شہر .**

خوف سے عجز سے لے دانتوں میں تِنکا سنجر
رکھدے فغفور سرِ معرکہ قدموں پہ کلاہ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۱۲) .

طمطراقِ میری و شاہی سے کب ڈرتا ہے تُو
زار و سنجر کے لہو سے کُلیاں کرتا ہے تُو

(۱۹۵۱ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۹) . ۲ . **ایک شکاری پرند ، بدست** (اسٹین گاس) . [ف] .

سَنْجَری (فت س ، سک ن ، فت ج) صف .
سنجر سے متعلق یا منسوب .

دھریا سر اُوپر افسر سنجری
بہ آئینِ شاہانِ بُو زنجری

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۸) . حضرت خواجہ معین الدین سنجری چشتی کی اصل سیستان سے ہے وہاں (سنجر) کے لوگوں کو سنجری یا سنگری بھی کہتے ہیں (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۳۵۱) . [سنجر + ی ، لاحقۂ نسبت] .

سَنْجُق (فت س ، سک ن ، ضم ج) امذ .
۱ . **فوج کا جھنڈا ، نِشان .** جوق جوق اور طوق طوق ، بیرق بیرق اور سنجق سنجق ، علم علم اور حشم حشم ، ساحران نامی ، باز و بط و اژدر پر سوار . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۱۸۵) . ۲ . **کلغی ، چھوٹا تاج ؛ پن ، سُوئی** (جامع اللغات) . [ت] .

سَنْجَک (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ .
سنجق . سنجک شریف یعنی جھنڈہ مقدس جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس سے بنا تھا اندیشے میں پڑ گیا اور خوف اس کے چھن جانے کا ہوا . (۱۸۸۱ ، کشاف اسرار المشائخ ، ۲۸۳) . [سنجق (رک) کا ایک اِملا] .

سَنْجَم (فت س ، سک ن ، فت ج) امذ .
۱ . **متانت ، سنجیدگی ، حُسن کاری .** یے چار بھوسکا سنجم کا پھل جو شدھ بہوت ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۰) . یہ سب کچھ اس کتاب میں ایسے سلیقے اور سنجم سے بیان ہوئی ہے کہ پُوری کتاب دلچسپی کے ساتھ مزے لے لے کر پڑھی جا سکتی ہے . (۱۹۶۸ ، نیا دور ، کراچی ، جون ، ۳۹۹) . ۲ . **روکنا ، روک ، ممانعت ؛ خاص دنوں پر خاص کھانوں سے پرہیز ؛ فاقہ ، برت ؛ واقعہ ، ماجرا ؛ حادثہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) . ۳ . **صبر ، پرہیز ؛ قناعت ، برداشت ، تحمّل .**

تم اپنی اور نہارو نہ اُلجھو اوروں سے
کہ گُن ہیں گیان کے سنجم ، شم ، آسما ، سنیم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۸۲) . [پ : سنجمو सजमो] .

ـــ کَرْنا محاورہ .
خواہشات کو قابو میں رکھنا ، روکنا ، تابع رکھنا . تاڑنا کرنا ، بشے سے سنجم کرنا ہے ، جب سنجم کر کے نربان ہو تب یہ سنمان کرنا چاہیے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۸) .

سَنْجَمی (فت س ، سک ن ، فت ج) صف.
قابو میں رکھنے والا یا روکنے والا ؛ پرہیزگار ، زاہد ، متقی ، وہ جو اپنی نفسانی خواہشوں کو قابو میں رکھے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سنجم + ی ، لاحقۂ صفت].

سَنْجْنا (فت س ، سک ن ، ج) امث.
عقل ، سمجھ ، دانائی ، علم ، گیان ؛ خیال ، دھیان ، بچار ؛ نشان ، علامت ، آثار ؛ نام ، لقب ؛ کیفیت ؛ خطاب ؛ (نحو) اسم ذات ؛ تشبیہ ، استعارہ ، محاورہ ؛ اتفاق ، اتحاد ؛ ہدایت ؛ کھوج (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : संज्ञा].

سَنْجُو (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(پارچہ بافی) نال کی حرکت کے ساتھ تانے کے دم (دونوں حصے) کو اوپر نیچے کرنے والا چوکٹے کی شکل کا بنا ، جو رچ کو حرکت دینے کے لیے چھت میں لٹکایا جاتا ہے. پھولدار بُنائی کے موقع پر رچ کے ساتھ حسب ضرورت سنجو بھی لگائے جاتے ہیں جو پھول وغیرہ کی بنائی میں رچ کا کام دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۲ : ۷۷). [رک : سنجوگ ~ ملانا].

سَنْجوت (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
آلاتِ حرب.

سلح ہور سنجوت سوں سر بسر
پریاں ہور دیواں کوں مستید کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۵).

شاہاں میں قطب آفاق کا توں شاہ عبداللہ ہے کر
تج تن سلح سنجوت جم ساجے سراسر فتح کا

(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۳۵). [س : संयत्र].

سَنْجور (فت س ، سک ن ، و مج) امذ (قدیم).
سوزش ، جلن.

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے
کوئی ویس تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۹). [س : सञ्ज्वर].

سَنْجوگ (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
۱. (i) میل جول ، گہری دوستی ، قریبی تعلقات.

تو تُو کیوں کھینچے ہے اتنا سوگ
ہو یہی کا نصیب کا سنجوگ

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۴۲). ایک عورت نہایت حسین مہ جبین تجھے نظر آئے گی ہرگز تو اس پر مبتلا نہ ہونا اور اس کے ساتھ سنجوگ نہ کرنا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۹۲). سنجوگ کا کیسا پیارا ڈھنگ نکلا تھا ، مگر قسمت نے سارا کھیل بگاڑ دیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۵۲). (ii) بندھن ، ملاپ. شادی زندگی بھر کا سنجوگ ہے. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۱۸). ۲. موقع ، اتفاق.

ہوا پھر یہ سنجوگ آ کر عیاں
کہ دیکھیں ہیں اک شخص آیا وہاں

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۴۷). میں اسی مارے کدھی پوچھنے پاچھنے کا ناؤں بھی نہیں لیتی ہونگی یہ بھی نہ جانے کیا سنجوگ تھا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۴۲). ۳. (i) مقامِ اتصال ، سنگم. الہ آباد میں گنگا جمنا کا سنجوگ ہے. (۱۸۸۸ ، موعظۂ حسنہ ، ۴۷). یہاں فطرت اور تاریخ کا وہ سنجوگ ہے جو انہیں پسند تھا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۸۹). (ii) دن رات ملنے کا وقت ، دونوں وقت کا ملنا ، دن اور رات برابر ہونے کا وقت. دیکھو دن رات کا یہ کیا سنجوگ. (۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۱). ۴. قسمت ، نصیب.

ولے یہ نوا کا عجب جوگ ہے
عجب جوگ بل بھوگ سنجوگ ہے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۷)). دونو کے سنجوگ نے ایسا زور کیا ، کہ خاندان کی زبت رسوم کے بموجب شادی ہو گئی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۴۴). کھلی ہواؤں کا ... شیدائی گھر گرہستی کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن سنجوگ کو کون ٹال سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۵). ۵. رشتہ ، نسبت.

ہونے کانے سے ماہر جب ہر ایک لوگ
بنا اس وقت یوں آ کر کے سنجوگ

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۲۸). لیکن سب ہی کا خیال تھا کہ سنجھلے بھیا کا سنجوگ تو پنجاب سے آیا ہی سمجھو. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳). ۶. (i) مباشرت ، مواصلت ، اختلاط. پرواز کے دوران میں نر اور مادہ میں ملاپ یا سنجوگ ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، حیوانیات ، ۸۹). جنسی تولید سنجوگ کے ذریعہ قدرت کا کارخانہ عجیب تماشاگاہ. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۱۱). (ii) (نباتیات) دو (بظاہر) مماثل خلیوں کی مواصلت ، زیرگی (جس سے تیسرے کی تولید ہو). طریقۂ تولید یا جسکو سنجوگ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۴۶). ان فنجائی میں جنسی افزائش جس طریقے سے ہوتی ہے اسے سنجوگ یا کانجوگیشن کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۹۹). ۷. (i) اختلاط ، ضم ہونا ، پیوستگی ، امتزاج. خسرو کی تحریک ... جس سے اردو اور فارسی کا سنجوگ عمل میں آیا ، اس کا ایک طریق یہ تھا کہ خسرو نے مصرعۂ اول فارسی میں اور مصرعۂ ثانی اُردو میں لکھا. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۶۵). (ii) (سراغ رسانی) ہم خیال ، ہم پیشہ. اگر ممکن ہو برابر کا سنجوگ ہونا چاہئے. (۱۸۹۲ ، اصول سراغرسانی ، ۲۳). ۸. (کنایۃً) ہتھیار ، حرب و ضرب کا ساز و سامان.

بھی چاروں کو کر چار گھوڑے سوار
سلاح اور سنجوگ سب کر طیار

(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۳۸۲)). میں ان حرامزادوں سے لڑونگی یہ فرما کر سلح سنجوگ سے آراستہ ہوئیں. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۳۷۵). ۹. اتحاد ، معاہدہ یا دو شخصوں کا آپس میں معاہدہ کر کے تیسرے پر حملہ کرنا ، نقطۂ اعتدال ؛ لیل و نہار ؛ حادثہ ، سانحہ ، واقعہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۰. ہم آہنگی ، مہارت ، فنکاری. مترجم کی ہندی اور اردو پر غیرمعمولی قدرت اور ان دونوں کا سنجوگ کم از کم ایک بار ایسی شکل میں ظاہر ہوا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳). [س : سنیوگ संयोग].

---اُتارْنا محاورہ.
بیاہ کر لانا ، ہم بستر ہونا ، اِختلاط ہونا. سامری کا سنجوگ اُتارا ہوا ، دس بیس ... اسے بیاہ کر لائے ، تو میرے کارن اس کو چھوڑ دے گا. (۱۸۹۷ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۴۸).

---بانْدھنا محاورہ.
رِشتہ اُستوار کرنا ، تعلق قائم کرنا.

سنجوگ یہ کُچھ باندھا ہے دولہا سے دلہن کا
جو تار کفن کا ہے سو ڈورا ہے لگن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۲).

---مِلْنا محاورہ.
(ہیئت) سعد ستاروں کا باہم اِتّصال ہونا ، قرآن السعدین ہونا. پنڈتوں کی بے قراری بکار ہے ہیں ہمارے بچار میں فرق آتا ہے ساعت گُزری جاتی ہے سنجوگ دولہا دلہن کو نہ ملے گا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۴۴).

---نالی / نَلی (---/ فت ن) امث.
نباتات میں بار آوری کے عمل کی گُزرگاہ. مقابل کے دو خلیے ایک دوسرے سے عرضی سنجوگ نلی کے ذریعہ جڑ جاتے ہیں . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۴۶). اوگونیئم میں امیبا نما نرگیمیٹ ایک سنجوگ نالی (Fertilization Tube) سے گذر کر انہیں بارور کر دیتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۴۲). دو خلیوں کے درمیان ایک نلی نما راستہ بن جاتا ہے ، اس نلی کو سنجوگ نلی کہتے ہیں . (۱۹۸۰ ، مبادئ نباتیات ، ۲ : ۵۱۵).
[سنجوگ + نالی / نلی (رک)].

سَنْجوگَن (فت س ، سک ن ، و مج ، فت گ) امث.
سنجوگی کی بیوی (پلیٹس). [سنجوگ + ن ، لاحقۂ تانیث].

سَنْجوگی (فت س ، غنہ ، و مج). (الف) امذ نیز امث.
۱. میل جول، نفسانی خواہشات پر قابو رکھنے والا جوگی ، اِتّحاد و یگانگت رکھنے والا جوگی، جوگی، سنیاسی ، مرتاض ، تارک الدنیا لیکن بعض اہل و عیال بھی رکھتے ہیں ، وہ جوگی جو شادی کرے (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . **۲. تیتروں کا جُڑواں پنجرا جس کے دو خانے ہوتے ہیں ایک نر کے لیے اور ایک مادہ کے لیے**. چلو میاں کرخندار ، اپنی سنجوگی اٹھاؤ اور گھر کی راہ لو. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۶۵ ، ۱ : ۴۳). (ب) صف **(حیاتیات) عطفی ، مواصلی ، ملانے والا**. دو بارگی کے مقابلے میں سنجوگی طریقے پر تولید نسبتاً کم ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، حیواتی نمونے ، ۱۱۶). [سنجوگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْجَہ (فت س ، سک ن ، فت ج) امث.
ترازو ، وزن ، پاسنگ ؛ فرج ، اندام نہانی (جامع اللغات). [ف].

سَنْجی (فت س ، سک ن) امث.
(پارچہ بافی) زنانہ پاجاموں کے اِستعمال کا مشروکی قسم کا مگر اس سے گھٹیا کپڑا، گُجرات اور مالوے وغیرہ میں اعظم گڑھی سائھن کے نام سے مشہور ہے ، **سنگی** (ا پ و ، ۲ : ۷۷).
[رک : سنگی].

۰ ۰ ۰ سَنْجی (فت س ، سک ن) امث.
بطور لاحقہ ، بہترین انداز میں زمزمہ سنانے کی کیفیت یا اہلیت ، قرینے سے نغمہ سنانا.

وہ نفس کی زمزمہ سنجی نظر کی گفتگو
سینۂ معصوم میں اک طرفہ طغیانی ہے آج

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۱۴۳). [سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْجِیدگی (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت د) امث.
متانت ، توازن ، وقار.

دیکھت شہ کی ہن دل کی سنجیدگی
ہور اپنے وزیراں کی رنجیدگی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۴).

بھل مانسی سیں تیری ، عاشق ہوئے ہیں افزوں
سنجیدگی میں لڑکا ، لگتا ہے سب کوں موزوں

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱).

آؤ مرے پلے یہ اب اے کُل کے مددگار
بے قدر ہے سنجیدگئ گوہر شہوار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۲۱۱). اس کا لباس معمولی تھا ، مگر اس کے چہرے سے متانت اور سنجیدگی ٹپک رہی تھی . (۱۹۲۴ ، گلدستۂ عید ، ۳۸). وفاقی ملازمتوں میں بھرتی کے لئے شروع کرنے کے سوال پر ... سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۷۷). [سنجیدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْجِیدَہ (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
۱. جچا تُلا ، موزوں ، متوازن.

سنجیدہ اُن کے ہاتھ نگاہیں تُلی ہوئیں
رستے وغا کے بند دکانیں کُھلی ہوئیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۹). ہم اِسی صورت میں اس قابل ہو سکیں گے کہ زندگی کے بارے میں کسی سنجیدہ نتیجے پر پہنچ کر اپنی نگاہوں میں اس کا کوئی مستقبل متعین کر سکیں . (۱۹۳۹ ، اک محشرِ خیال ، ۱۹). **۲. متین ، باوقار ، بُردبار**.

ہنگام اوچھا ہو کہ ہو چوکس سنجیدے گنونتے
میں فکر کر دیکھا تو ہیں مستعد ہر فن میں تمہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۵).

وہ یوسفِ سنجیدہ ، وہ خوابِ ستم دیدہ
تھا فتنۂ خوابیدہ ، اوس نرگسِ فتاں کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۸). ان کی ماں ایک نیک نہاد ، سنجیدہ ، اور دانشمند بی بی تھیں. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷۲). ہمارے سنجیدہ قاری جو صرف وقت گزاری یا دلچسپی کے لیے کہانیاں نہیں پڑھتے، ان کہانیوں کو پسند کریں گے. (۱۹۸۷ ، حِصار ، ۱۹۸). **۳. مشّاق ، ماہر ، جانچ کر نِشانہ لگانے والا**.

تیر جب بیٹھا مرے دل میں ترازو ہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۹۳). نواب کے اشعار کنگھی چوٹی کے

مضامین سے پاک اور بیشتر سنجیدہ اور بامزہ ہیں۔ (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۳۲)۔[ف : سنجیدہ ، سنجیدن ـ وزن کرنا، تولنا کا حالیۂ تمام]۔

---کَرْنا محاورہ۔
آزمانا ، تولنا ، امتحان لینا۔

بلا لب سے لب کال سے کال کو
نہ سنجیدہ کر میرے اعمال کو

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۰۳)۔

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) صف۔
خوش اور شیریں کلام ، جس کی باتیں مہذب اور فہمیدہ ہوں ، متانت سے گفتگو کرنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [سنجیدہ + گُفتار (رک)]۔

سَنْجِیو (فت س ، سک ن ، ی مع) صف۔
مُردے کو زندہ کرنے والا۔

پرم پیو کا ہمارا جیو سَنْجِیْو
پرم پنتھ میں ہے عشاقاں کا یہ نَیم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۲)۔[س: سم + جیو]۔

سَنْجِیوَن (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت و) صف۔
جان ڈالنے والا ، جان پیدا کرنے والا۔ تمہیں وہ خط نہایت مایوس کُن معلوم دیتا میرے لیے وہ سنجیون منتر تھا۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۲) ۔ موسیقی میری خانہ زاد ہے ، سنجیون بوٹی کا مالک ہوں مگر اپنے زخم کا کوئی مرہم میرے پاس نہیں ۔ (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۸۱)۔ [س : सम+जीव]۔

سَنْ جِیوَنی (فت س ، سک ن ، ی مع ، فت و) امث۔
(طب) حیات بخش جڑی بوٹی ، اکسیر کی ایک قسم۔ سن جیونی ایک بوٹی کا نام ہے جس سے زندگی حاصل ہوتی ہے ، قریب المرگ لچھمن جی کے لیے ہنومان لائے تھے۔ (۱۷۹۶ ، پدماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۴۴))۔ [سنجیون + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

---بوٹی (---و مع) امث۔
رک : سنجیونی۔ سنجیونی بوٹی کی طرح محبوب دور دور اور فرقت تیر سخت کی مانند مارے ڈالتی ہے۔ (۱۷۹۶ ، پدماوت ، ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۴۴))۔ سنجیونی بوٹی سے مَرا ہوا بھی جی اُٹھتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷)۔ [سنجیونی + بوٹی (رک)]۔

---وِدیا (---کس و ، شد د بکس) امث۔
مُردوں میں جان ڈالدینے کا فن ، حیات بخش آرٹ (ماخوذ: پلیٹس)۔ [سنجیونی + وِدیا (رک)]۔

سَنْجھ (فت س ، غنہ) امث۔
(ہندو) شام ، سہ پہر (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [سانجھ (رک) کی تخفیف]۔

---بَتّی (---فت ب ، شد ت) امث۔
(ہندو) شام کو چراغ جلانا ؛ سر شام ، چراغ شام۔

کیا شام سے اندھیر ہے ہی چاندنی خانم
سنجھ بتی کے بھی وقت اجالا نہیں رہتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۰۵)۔ [سنجھ + بتی (رک)]۔

سَنْجھا (فت س ، سک ن) امث۔
۱. **(ہندو) شام ، شام کا وقت ، سورج غروب ہونے کی جگہ ، مغرب۔** سر پر سنجھا آن پہنچی ، یہ کیسی خریداری ہے۔ (۱۸۲۳ ، حیدر بخش حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۶)۔ ۲. **(ہندو) ایک مخصوص عبادت جو شام کو کی جاتی ہے۔** سکھوں کے معبدوں میں ان کے گرووں کے مزاروں پر سنجھا گائی جاتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، گلشن ترنم ، ۱)۔ [س : سندھیا [illegible]]۔

---بَتّی کَرْنا محاورہ۔
(ہندو) شام کا چراغ جلانا ، دیا بتی کرنا (مخزن المحاورات)۔

---پُھولْنا محاورہ۔
(ہندو) آسمان پر شفق کِھلنا ، شام کے وقت سُرخی کا نمودار ہونا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

سَنْجْھلا (فت س ، غنہ ، سک جھ) صف مذ ؛ سنجھلے۔
سنجھلے سے چھوٹا ، تیسرا ، تیسرے نمبر کا۔ اعظم (سنجھلا شہزادہ) بھی اپنے علم و فضل میں مشہور اور یگانۂ روزگار تھا۔ (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۳۷) ۔ میرے دادا حکیم عبدالقوی ، سنجھلے دادا حکیم عبدالوالی اور والد حکیم محمد رفیق ابراہیم کے ذاتی مراسم تھے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۹)۔ [س : [illegible]]۔

سَنْجْھلی (فت س ، غنہ ، سک جھ) صف۔
تیسری ، تیسرے نمبر کی ۔ اگر صرف چار بیویوں کے ہاتھوں کا کھانا ہی اس سزا کا سبب ہے تو میں ان میں سے سنجھلی بیوی کو آج طلاق دینے کو تیار ہوں۔(۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۶۱) سعید احمد عرف سعیدے چچا یکے از برادرانِ خرد وکیل صاحب کی بیگم صاحبہ کے جنھیں ہم سب سنجھلی چچی کہتے تھے ، حقیقی بھائی تھے۔ (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۳۲)۔ [سنجھلا (رک) کی تانیث]۔

سَنْچ (فت س ، غنہ) امذ۔
لکھنے کے لیے اکٹھے کیے ہوئے اوراق ، کاپی بُک (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [س : سنچ सचय]۔

سَنْجاری (فت س ، سک ن) امذ۔
(موسیقی) دھرپت کے چار جزو میں سے تیسرا۔ تیسرے جزو سنجاری میں گانا لوٹ کر دھیمے یعنی مندر استھان کی طرف آتا ہے۔ (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۸)۔ [س : सचारिका]۔

---اَلنْکار (---فت ا ، ل ، سک ن) امذ۔
(موسیقی) موسیقی کے چار سُروں میں سے چوتھا سُر جس میں

تینوں سُروں کا عمل ہو (ماخوذ : نغماتُ الہند ، ۲۰) . [س : سنچارکا + النکار सचारि क.+ अलंकार] .

سِنچانا (کس س ، مغ) ف م .
پانی دِلوانا ، آبیاری کرانا .

محمد قطب شہ بندہ ہے علی کا
علی آپ صدقے دو جگ میں سِنچایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۳) . [سینچنا (رک) کا متعدی المتعدی] .

سَنچائی (فت س ، مغ) امث .
(موسیقی) گانے کے اصلی بول یا کسی دُھن کے اصلی سُر جن سے وہ شناخت ہو ، گانے کا وہ ٹکڑا جو انترا بول کے بعد ہو ، پہلے کے سوا گیت کے باقی ٹکڑے دھرپد کا ایک حصہ . دھرپد کے چار تک یا حصے ہوتے ہیں : استھائی ، انترہ ، سنچائی اور ابھوگ . (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۰)) . [سنچنا (رک) سے اسمِ کیفیت] .

سِنچائی (کس س ، مغ) امث .
۱ . **کھیتی کو پانی دینے کا عمل ، آبیاری .** ایک سمت کو کھیت دھانوں کے ... ڈھیکلی چلتی ، کسان سِنچائی کرتے . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۳ : ۱۵۳) . جس نے جس حساب سے کھیت کی سِنچائی ، نکائی وغیرہ میں محنت کی تھی اُسی تناسب سے اُسے غلہ ملا . (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۳) .
۲ . **سینچنے کی اُجرت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات) . [سینچنا (رک) سے اسمِ کیفیت] .

سَنچِت (فت س ، سک ن ، کس چ) امث .
۱ . **جمع شدہ ، اندوختہ .** جب اس کے کرم سنچت (جمع) نہیں ہیں ، تو تم کس طرح اس کو مار سکوگے . (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۶۵) . ۲ . (کنایۃً) **نسل ، خاندان .** میری اور تو کچھ اولاد نہیں ہے ، ایک دلبر ہی ہے سو بھلا اسی کی اولاد سے میری سنچت چلے . (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۵) . [س : सचित] .

سَنچَر (فت س ، سک ن ، فت چ) امذ (قدیم) .
۱ . **گزر ، داخلہ .**

ہما کا اچھے آشیانا جہاں
کہکو کا سنچر ہونے کیوں کر وہاں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۲) .

یو جاگہ ہو آدم کو نیں ہے سنچر
تو اس ٹھاوں پر کیوں کیا ہے گُزر

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۸) . ۲ . **چرچا ، شور .**

کھر کھر خوشی ہور عیش کا سنچر ہوا بھو دھات سوں
ہے آج جگ خوش حال سب ہوتی ہے ٹھارے ٹھار عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۴۴) . [س : सम + चर] .

سَنچَرنا (فت س ، سک ن ، فت چ ، سک ر) ف ل (قدیم) .
گزرنا ، داخل ہونا ، سمانا ، پہنچنا .

چُھپا کر جتن رکھ تُوں ایمان کوں
سنچر نے نکو واں دے شیطان کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷) .

گرچہ یک عشق سونج سنچرہا ہے
باس بُلبل میں ہور پتنگ میں رنگ

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۱) . سنچرنا ـ نمودار ہونا ، ظاہر ہونا . (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ۳۹) . [سنچر + نا ، لاحقۂ مصدر] .

سِنچُری (کس مج س ، سک ن ، ضم چ) امث .
۱ . (کرکٹ) **ایک سو رن جو کرکٹ کا کھلاڑی مُسلسل بناتا ہے .** آج کراچی یونیورسٹی کے دو اور کھلاڑیوں ... نے بھی اپنی اپنی سنچریاں پوری کرلیں . (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ مارچ ، ۱۵) .
۲ . **سو سال کی مُدّت ، صدی ، سو سال .**

لائی ہیں جو سپچوں میں تمہارے لئے کُدلک
وہ سنچریاں یاد رہیں سنچریوں تک

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۲۸۳) . [انگ : سینچری] .

سَنچکار (فت س ، سک ن ، ج) امذ .
آواز ، آہٹ . اس کے پاؤں کے سنچکار سوں ہشیار ہو کر بھچک پڑیا . (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)) . [س : सचकार] .

سَنچَل (فت س ، مغ ، فت چ) امث .
۱ . **خواب ، سپنا .**

سوتی تھی سہاڑی تلے جو سندر
اُٹھی ہڑبڑاتی سنچل دیک کر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۷)) .

کوئی دھڑکن ، کوئی سنچل کوئی نوحہ ، کوئی راگ
جاگ اے سوزِ غمِ عشق ، شکر خواب سے جاگ

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۳۳) . ۲ . **آہٹ .** بادشاہزادہ بھی ایک دن اوس میں ڈول ڈالیا پانی کا سنچل نیں لگیا . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۹) . [پ : सचल] .

--- پانا محاورہ (قدیم) .
آہٹ پانا ، شور سُننا .

و سنچل غیر کی پالا کو دو پات
چھوپانی تھی شرم کہہ کوں شرم سات

(۱۶۸۸ ، کفن چور (ق) ، ۳) .

سَنچَل (فت س ، سک ن ، فت چ) امذ .
(طب) ایک قسم کا نمک جو موژند نام ایک قسم کی گھاس کی آمیزش سے چٹانوں کو بسمار کر کے تیار کیا جاتا ، کان سے بھی نکالا جاتا ہے ، کالا نمک . نمکِ ہندی جسکو سنچل کہتے ہیں ... یہ نمک بذریعۂ تجارت ہر ملک میں بھیجا جاتا ہے . (۱۹۰۶ ، مراتِ احمدی ، ۱۲) . [مقامی] .

سَنچنا (فت س ، سک ن ، چ) ف م .
اکھٹا کرنا ، جمع کرنا ، ڈھیر لگانا ، سمانا ، گُزارنا (پلیٹس) . [پ : سنچنا संचना] .

سنْچنا ف ل.
سینْچا جانا ، آبیاری کی جانا.

خُونِ عدو سے کھیت کبھی یوں سینْچا نہ تھا
سیفی اُلٹ پڑی ابھی چلہ کھِنْچا نہ تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۳). [ب : सिचन].

سِنْچوری (کس س ، سک ن ، و مج) امث ؛ ، سِنْچری.
۱. **سو سال ، سو برس ، سو کی تعداد ، صد پر مبنی ، صدی.** اُن کے والد سو سے اوپر ہو کر گئے تھے ، اُستاد سنچوری پُوری نہ کر سکے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۳). ۲. **کرکٹ میں کسی کھلاڑی کی سو دوڑیں.** شعیب محمد کی پہلی ڈبل سنچری تھی اس کے علاوہ سب سے بڑی خصوصیت جاوید میاں داد کی اپنے ... وہ ہیں ٹیسٹ میچ کی سِنچری تھی . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ دسمبر ، ۱۲).. [انگ : سینچری Century].

سَنْجی (فت س ، مغ) امذ.
سانجی نوع کے پان جو سری لنکا اور مشرق بنگال میں کثرت سے ملتے ہیں. پان کی اصل ذاتیں ہیں. بنگلہ ، سنجی ، کپوری. (۱۹۲۶ ، خزائن‌الادویہ ، ۳ : ۱۹).[سانجی (رک) کی تخفیف].

سَنْچھیپ (فت س ، سک ن ، ی مج) صف.
مُختصر ، اِختصار سے ، اجمالاً ، اختصاراً. بھگوان آپ راجس ساتوک جگت کہنے لگے تھے سو کُچھ سنچھیپ سے کہا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۷). [س : संक्षेप].

سِنْخ (کس س ، غنہ) امذ.
(طِب) جڑ ، بیخ ، مادہ. جوفیزی خراج دانْت کے سِنْخ کے قریب بنتا ہے ... اِن میں پیپ سِنْخ کے میزاب کے ساتھ نِکل آتی ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۴). [ع].

سِنْخِیَہ (کس س ، سک ن ، کس خ ، فت ی) امذ.
۱. **(تشریح) غدود اور اعضائے جسم کا اصلی مادہ جو گوشت اور نسوں کے علاوہ ان کی ساخت کے لیے ضروری ہے.** اسی وقت گُردہ کے سِنخیہ سے حقیقی کیسہ کا ایک دامن جُدا کر کے اُسے آخری پسلی کے گرد گزار کر پھر نیچے کو ہی سی دیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۳۵). ۲. **(نباتیات) خلیوں کا اِسفنج نُما مجموعہ جو پتوں اور گُودے میں ہوتا ہے.** قشری کعبی بافت سِنخیہ مقسمی فعلیت کے ذریعہ اس کی دبازت میں ثانوی زیادتی پیدا کرتی ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۷۶). [ع].

سَنَد (فت س ، ن) (الف) امث ؛ امذ.
۱. **ثبوت ، دلیل.**

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جُھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۴).

بُلبلِ آمل ہے فوق کی مدد
ہر سُخن کے پاس اس کی ہے سند

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۹). اس کی سند میں ایک حکایت بیان کرتا ہوں. (۱۸۹۹ ، روہانی صادقہ ، ۱۵۶). یہ ذوق ہمارے اندر وحدتؐ پسندانہ اقوال کو سُن کر بیدار ہو جاتا ہے ان کی سند کے آگے جُھک جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۷۹). میر انیس کی زبان آج بھی سند مانی جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۱۰). ۲. **اعتبار ، بھروسا ، وثوق.** دشمن کوئی کچھ بولتا تو کیا اس کی بات کوں سند ہے ، دشمن عداوت کوں بولتا ہے اس کی بات رد ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷). بات کہے سو دلبری سے کہے اور سند سوں کہے کہ کوئی تیری بات اٹھا نہ دے. (۱۷۳۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۱).

خدا تو اس کا ہے شاہد کہ تم پہ عاشق ہیں
جو اپنے قول کی تم کو سند نہیں نہ سہی

(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۱۲۱). ۳. **سرٹیفکٹ.** مثبت شعاعیں ... اس نام نے بہت جلد عوامی قبولیت کی سند حاصل کر لی. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲). ۴. **مثال ، نظیر.**

جب دیوے دوکھ تمہیں زمانۂ بد
یاد مجھ دوکھ کرو کہ ہکا سند

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷).

تنہا پہ یہ چڑھائی کہ کُچھ جس کی حد نہیں
ہے بے حمیتی یہ لڑائی سند نہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۳). شرر ... جس کی زبان کی لکھنؤ میں سند لی جاتی ہے اور جو تمام ملک میں فخرِلکھنؤ مشہور ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۴۲). ۵. **سرٹیفکٹ ، ڈگری ، صداقت نامہ جو کسی کی عِلمی لیاقت ، چال چلن ، کارگُزاری یا جِسمانی حالت وغیرہ کے بارے میں دیا جاتا ہے.**

دِکھائیں سند دستِ رسولِ عربی کی
یہ مُہرِ سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸).

دی سند گورے کو لِکھ ، تھی جس میں تصدیقِ مرض
اور یہ لکھا تھا کہ سائل ہے بہت زار و نزار

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۳۵). جو طلبہ یونیورسٹی کی سند حاصل کرنی چاہتے تھے اُن کو ڈاکٹر دی گلدر ، عربی کی اِبتدائی کتابیں پڑھایا کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت‌نامۂ اندلس ، ۲۶). محی‌الدین ... جب سند لے کر آیا تو کشمیر میں ہیلتھ آفیسر بن گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۷). ۶. **عطایائے سرکاری کی تحریر جو معطیٔ مجاز نے معطی لہٗ کو عطا کی ہو ، وثیقہ.** امید کہ بیکاری کے عالم میں ایک اُجاڑ کھیڑے کی سند اُس غلام کے نام ہو جاوے. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۴). سند سے وہ وثیقہ مُراد ہے جو معطیٔ مجاز نے متعلق بہ عطایائے ، سرکار معطی لہٗ کو عطا کیا. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۴). ۷. **دستاویز.**

کِس منہ سے دل کا دعویٰ اے آئینہ رُو ، کروں
محضر نہیں ، سند نہیں ، کوئی گواہ نہیں

(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۴۵۲)). ۸. **اِجازت نامہ ، کسی کام کے کرنے کا اِختیار ، پروانہ.**

تعیّنِ عبادت ہو کہ اُمّت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شبِ معراج

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۵۰).

اُن کے در سے مُجھے مِل جائے غُلامی کی سند
میرے معبود کوئی لفظ میں ایسا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۷). **۹. جواز ، موقع.** مُجھے ان کی حالت پر ترس آیا اور روک کے کہا حضرت مبحث بولنے کی سند نہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۷۶۳) . **۱۰. (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصلی ارشاد یعنی حدیث سے پہلے کی تمام عبارت جس میں بیان کرنے والوں ، ایک دوسرے سے سننے والوں ، اور آگے پہنچانے والوں کا ذکر ہوتا ہے ، سلسلۂ راویانِ حدیث ، روایت کرنے والا.** ناقلین و رواۃ حدیث کو سند کہتے ہیں. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۲۲۵). (ب) صف. **۱. قابلِ اعتماد ، معتبر ، مستند ، درست ، صحیح ، ٹھیک.**

مِری بات انگے بحث کر سب کی رد
سخن کر مِرا عارفاں میں سند

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۹).

نام اوس کا اب سند ہے جس پر مہر اوس کی
بخشی جگر کوں غم نیں اب داغ کی کچہری

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۶).

بے سوزِ دل کنھوں نے کہا ریختہ تو کیا
گفتارِ خام پیشِ عزیزاں سند نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳). ندامت وہی سند ہے کہ افعالِ ما بعد میں اس کا اثر ظاہر ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۷).

ٹھہر تو جا رُخِ جاناں پہ اے نظر کچھ دیر
سند نہیں فقط آنسو بہا کے رہ جانا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۱) . میں نے دو واسطے کی سند سے سُنا کہ جناب کو مُجھ پر صاحبِ کشف ہونے کا گُمان ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۲۸) . **۲. طرح ، حال ، طریقہ (قدیم).**

کہیا کر توں راضی اُسے ہر سند
مِرا ہو نکو کر مِری بات رد

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۰).

حکایت بول کر یک دفع کر غم
تو دل سوں ہر سند یو رفع کر غم

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۳). **۳. سہارا ، تکیہ گاہ ، گاؤ تکیہ ، مسند؛ بھروسا کرنے کی چیز** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ع].

---اُتارْنا ف م.

نازل کرنا ، ثبوت کے طور پر پیش کرنا. خدا نے تو ان (کے معبود) کی کوئی سند اتاری نہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۶).

---ِ اِتْحافُ الْاَکابِر کس اضا (--- کس ا ، شد ت بکس ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس ب) امث.

بزرگی کا اقرار ، دانشوری کو تسلیم کرنا ، بزرگوں یا دانشوروں کا تحفہ ، تسلیمِ لیاقت کے اظہار کا ایک ثبوت. حدیث قاضی شیخ محمد مچھلی شہری سے ، جن کی وجہ سے ... سند اِتحافُ الاکابر جو کہ قاضی صاحب کے امتیازات تھے آپ کو بھی حاصل ہوئیں. (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیثِ ہند ، ۱ : ۳۹۸). [سند + اِتحاف (رک) + رک: ال (۱) + اکابر (رک)].

---ُ الْاَصْفِیاء (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ص ، کس ف) امث.

پاک اور برگزیدہ جس پر پاک باطن بزرگ اعتماد کریں ، قابلِ اعتماد بزرگ. سندُالاصفیا سیدُالافراد مولانا شاہ محمد دلدار علی مذاق بدایونی المعروف بہ حضرت مذاق میاں صاحب میرے جدامجد تھے . (۱۹۷۸ ، صد رنگ ، ۶) . [سند + رک : ال (۱) + اصفیا (رک)].

---ِ اِہْتِمامِ تَرْکَہ کس اضا (--- کس ا ، سک ہ ، کس ت ، کس اضا م ، فت ت ، سک ر ، فت ک) امث.

(قانون) **وراثت کے انتظام سے متعلق سرٹیفکٹ ، وراثت سے متعلق ثبوت و صداقت نامہ.** پروبیٹ وصیت نامہ اور سند اہتمامِ ترکہ ... جس کی نسبت وہ پروبیٹ یا سند یا سارٹیفکٹ ملا ہو ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو. (۱۹۲۳ ، ایکٹ نمبر ۷ (۱۸۷۰) ، ۱۵). [سند + اہتمام (رک) + ترکہ (رک)].

---ِ ایک مُہْری کس صف(---ی مج ، ضم م ، سک ہ) امث.

(قانون) **«سند ایک مہر» سے وہ سند مراد ہے جس پر صرف ایک معطی کی مُہر ثبت ہو** (احکام متعلق عطیات ، ۵۵). [سند + ایک (رک) + مُہری (رک)].

---پانا ف م.

سرٹیفکٹ پانا. شہرت و ناموری حاصل کر کے بقائے دوام کی سند پائی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۳۵۰). [ع].

---پَکَڑْنا محاورہ.

مستند سمجھنا ، بطور نظیر و مثال پیش کرنا. خدا و رسولؐ کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیوں کے پیچھے پڑے اور غلط سلط رسموں کی سند پکڑی. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۳). آخر کار ساری عمر کی تفتیش اور تلاش کے بعد قاموس بنائی تو کیسی بنائی کہ ساری دنیا اس کی سند پکڑتی ہے . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸). موافق مخالف سب آپ (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کے اقوال سے سند پکڑنے لگے . (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۱۰۱).

---پیش کَرْنا ف م.

ثبوت دینا ، حجت کرنا. حضرت مسیح کی تصویریں بنا کے معبدوں میں رکھیں اور ان تصویروں کے ثبوت میں یہ مصنوعی سند پیش کی کہ پانطیوس پائلٹ ... کی بنوائی ہوئی اصل تصویر سے لی گئی ہیں. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۱).

---جاننا محاورہ.

معتبر شہادت سمجھنا ، قابلِ اعتماد جاننا.

نہیں کرتے عبادت پر بھروسا
سند ہیں جانتے خوف و رجا کو

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۹۷). موسیقی پر انہیں اتنا عبور حاصل تھا کہ اس دور کے باکمال موسیقار ... خواجہ میر درد کے اظہارِ پسندیدگی کو سند جانتے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۲۶).

---جواز کس صف (---فت ج) امث.
ثبوت ، مہر ، جائز ہونے کا سرٹیفکٹ. ہر مزید کوشش ابتدائی کوشش کے لئے ایک سند جواز ہے. (۱۹۷۶ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ۷۱). [سند + جواز (رک)].

---خوشنودی کس اضا (---و معد ، سک ش ، و مع) امذ.
کسی کام سے خوش ہونے کا سرٹیفکٹ. ڈاکٹر وبلکر نے ... کسان کی ... ستائش کرتے ہوئے اپنی سند خوشنودی پیش کی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۳). [سند + خوشنودی (رک)].

---خون بہا کس اضا (---و مع ، فت ب) امث.
(قانون) قاتل کی طرف سے جائیداد وغیرہ کی رسید جو مقتول کے وارثوں کو بطور تاوان دی گئی ہو (پلیٹس). [سند + خون بہا (رک)].

---دو مہری کس صف (---و مع ، ضم م ، سک ہ) امث.
وہ سند جس پر دو معطیان کے مواہیر ثبت ہوتے ہیں. سند دو مہری سے وہ سند مراد ہے جس پر دو معطیان مقتدر کے مواہیر ثبت ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۵). [سند + دو (رک) + مہری (رک)].

---دینا محاورہ.
ثبوت فراہم کرنا.

فرمایا سند وہ اوس کو دے کر
اب کیجیے اپنا قبضہ اس پر

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۶۱). تحقیق کا سکہ ہمارے دل پر جمتا جاتا ہے... کوئی نئی بات سامنے لائی جاتی ہے اور اس کی سند دی جاتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان، کراچی ، اگست ، ۵۲).

---رکھنا محاورہ.
مستند سمجھنا.

کوئی اس کو سند نہیں رکھتا
کچھ بھی حاصل ہے جی جلانے سے

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۳۲).

میکش وہ ہوں کہ شیشے سے پیدا ہوں جام سے
رکھتا ہوں میں سند یہ دل داغدار سے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۲).

---رہنا ف م.
ثبوت موجود ہونا ، تحریری ثبوت ملنا. مکان میں کوئی جھگڑا نکالے ... اس واسطے یہ بیع نامہ لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۳۹).

---سرکاری کس صف (---فت س ، سک ر) امث.
(قانون) حکومت کا اجازت نامہ. اگر تمہارے گانو میں کوئی شخص نیزہ ، شمشیر یا بندوق یا باروت بناتا ہو اورکوئی سند سرکاری عطا کی ہوئی ڈپٹی کمشنر کی اوسکے پاس نہو تو اوسکو معہ ہتھیار تھانہ میں پہونچاؤ. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبردار ، ۳). [سند + سرکاری (رک)].

---شاہی کس صف، امث.
(قانون) حکم سرکار. ہر ہائی کورٹ جو مطابق سند شاہی کے مقرر ہوئی ہو مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً ... تمام قواعد جو اس دفعہ کے بموجب جاری ہوں مقام کے گزٹ سرکاری میں مشتہر کئے جائینگے. (۱۸۹۵ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۱۸۸۲ ، ۳۰). [سند + شاہی (رک)].

---صحیح کس صف (---فت ص ، ی مع) امث.
درست بات ، دلیل ، ثبوت یا دستاویز جس میں غلطی کا امکان نہ ہو. روایت ہے مؤطا میں ساتھ سند صحیح کے عبداللہ بیٹے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ واسطے نماز عید کے نکلتے تھے غسل کرتے تھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۱). [سند + صحیح (رک)].

---فراغ کس اضا (---فت ف) امث.
ڈگری ، صداقت نامۂ تکمیلِ تعلیم ، تعلیمی ادارہ چھوڑنے یا اس سے فارغ التحصیل ہونے کا سرٹیفکٹ. کامیابی پر انعام بھی بابا رام پور سے سند فراغ لیکر مدرسہ مصباح العلوم بریلی میں ملازمت کر لی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۵۷). [سند + فراغ (رک)].

---فضیلت کس اضا (---فت ف ، ی مع ، فت ل) امث.
تحصیل علم کی اعلیٰ ترین منزل کا صداقت نامہ. جو مغربی یونیورسٹی کی طرح اعلیٰ درجے کی علمی تحقیق پر سند فضیلت Doctorate دیا کرے. (۱۹۳۹ ، تنقیحات ، ۲۸۸). [سند + فضیلت (رک)].

---کارگزاری کس اضا (---سک ر ، ضم گ) امث.
کارکردگی کا صداقت نامہ ، ملازمت کا سرٹیفکٹ ، ملازمت کی چٹھی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ اسٹین گاس). [سند + کارگزاری (رک)].

---کرنا محاورہ.
۱. استناد کرنا.

عاشق اور معشوقِ عالم کی سند کرتے ہیں سب
تجھ سے خونخواری کی طرز اور مجھ سے غم کھانے کی طرح

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۳). حضرت ابوہریرہ کی حدیث سے سند کرتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۰۴). **۲. ثابت کرنا.**

دریا کو چھین لو حق زہرا سند کرو
یا شیر حق مقام مدد ہے مدد کرو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۳).

بادہ تھا یا عروس فراست تھی جام میں
جو کہہ دیا بہک کے سند ہم نے کر دیا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۱۸).

---گرداننا محاورہ.
معتبر جاننا یا سمجھنا ، مستند ماننا ، مثال و نظیر میں پیش کرنا ، زبان یا تحریر کو ٹکسالی سمجھنا. چھوٹے بڑے سب تم کو سند گردانیں گے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۸۵).

---گیرِنْدَہ (---ی مع ، کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
سند یافتہ ، وہ شخص جس کے پاس کسی امر کا سرٹیفکیٹ ہو. جن اجزاء سے مرکب تیّار کیا جاتا ہے وہ ایک تجارتی راز ہے اور صرف سندِ گیرندوں ہی کو معلوم ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۱۱۰). [سند + ف : گیرندہ ، لاحقۂ فاعلی].

---لانا محاورہ.
مثال دینا ، ثبوت پیش کرنا. ہم حضراتِ شیعہ کے اطمینانِ خاطر کے لئے انہیں کی معتبر تفسیروں کی سند لاتے ہیں. (۱۸۷۰ ، آیاتِ بیّنات ، ۱ : ۱۵) . بعض لوگ مذکورہ کونسلوں کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے اور اپنے خیال و عقائد کے مُطابق مسترد شدہ انجیلوں کی سند لایا کرتے تھے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۷۹).

---لینا محاورہ.
دوسرے کے قول یا فعل کو اپنی تائید میں بطور ثبوت و دلیل تسلیم کرنا. صوبائی مراکز میں ، شاعری کے استاد بھی دہلوی شعرا تھے اور سب انہی سے زبان و محاورہ کی سند لیتے تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۷).

---مانگنا محاورہ.
ثبوت چاہنا ، نظیر طلب کرنا. میں نے گانے کی سند آپ سے کب مانگی تھی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۳۰).

---ماننا محاورہ.
صحیح تسلیم کرنا ، قابلِ تقلید مثال جاننا. لکھنؤ ہر چیز کا خراد تھا ہر علم و فن کا یہاں کامل اُستاد تھا ... شعرا یہاں کی زبان کی سند مانتے تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳).

---مُتَّصِل کس صف(---ضم م، شد ت بفت، کس ص) امث.
(فقہ) قریبی دلیل ، تسلسل سے ملنے والی تصدیق یا ثبوت ، جس سند کے درمیان کوئی راوی جُھوٹا نہ ہو. روایت کیا اوسکو احمد اور ابو داوٗد اور نسائی اور ابنِ ماجہ نے ساتھ سندِ مُتّصل کے اور رجال اوسکے رجال حدیثِ صحیح کے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۵). [سند + مُتّصل (رک)].

---مُسْتامَنی کس صف(-- فت م ، سک س ، فت م) امث.
حفاظت کی ضمانت ، گارنٹی. ایک فرانسیسی تاجر نے جو گھوڑوں کی تجارت کرتا تھا ... لکھنؤ کے قیام کے لیے سندِ مستامنی حاصل کر کے یہاں اپنا اصطبل قائم کیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، گذشتہ لکھنؤ ، ۹۷). [سند + مستامنی (رک)].

---مُسَلَّمَہ کس صف(---ضم م ، فت س ، شد ل بفت ، فت م) صف.
مانی ہوئی اور تسلیم کی ہوئی سند (اُردو قانونی ڈکشنری). [سند + مُسلّمہ (رک)].

---مُعافی کس اضا(---ضم م) امث.
(مالِ گُزاری) وہ پٹہ یا فرمان جس سے کسی زمین کی مالگزاری سے مُعافی ثابت ہو (جامع اللغات). [سند + مُعافی (رک)].

---مِلْنا محاورہ.
تصدیق ہونا ، تصدیق نامہ حاصل ہونا ، تائیدی حُکم مِل جانا ؛ اعزاز حاصل ہونا ؛ اعتبار پانا.

گمشدہ سلسلۂ عبدو ابر مل جائے
کاش ، پھر ان کی غُلامی کی سند مِل جائے

(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۲۵).

---مُناوَلَہ کس اضا(---فت م ، کس د ، فت ل) امث.
(فقہ) فضیلت کی سند جس کے ساتھ دستار بندی ہوتی ہے ، علومِ حدیث و فقہ کے حامل کا ایک عہد ، دستارِ فضیلت. حدیث قاضی شیخ محمد مچھلی شہری سے ، جن کی وجہ سے ... سندِ مناولہ (بلوغ المرام) ... آپ کو بھی حاصل ہوئیں. (۱۹۳۸ ، تراجم علمائے حدیثِ ہند ، ۱ : ۳۹۸). [سند + مناولہ (رک)].

---نہیں ہوگا فقرہ.
۱. **جائز نہیں ہو گا ، مناسب نہ ہو گا ، صحیح نہ ہو گا.** اچھا میر صاحب گدھے کی بولی بولیے ... بھئی گدھے کی بولی کی سند نہیں اور جس کی کہو بولوں. (۱۹۱۰ ، انقلابِ لکھنؤ ، ۱ : ۲۷).
۲. **ثبوت نہیں ، نظیر نہیں.**

یہ کیا کہا کہ غیر کو تُجھ سے حسد نہیں
بن جاؤ تم گواہ تو اس کی سند نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۱۸).

---وار م ف.
سندوں کے التزام کے ساتھ ، سندوں کی ترتیب کے مُطابق. ابوبکر اسماعیلی نے اپنی کتابِ صحیح میں اس کو سندوار بیان کیا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۹۵). [سند + وار ، لاحقۂ ترتیب].

---ہونا محاورہ.
ثبوت ہونا ، معیار ہونا.

محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجھ کوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خُونِ دل سوں نام اُس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).اگر ایک بار چھ مہینے میں غزل گئی تو آپ کو وہ سند ہوگئی. (۱۸۹۵ ، انشائے داغ ، ۱۰۸). ڈاکٹر صاحب کثیراللسان بھی ہیں ، اردو ، فارسی پر تو وہ سند ہیں ، عربی بھی خوب آتی ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۲۷).

---یافْتَہ (---سک ف ، فت ت) صف.
وہ شخص جس کے پاس کسی مطلوبہ استعداد کا باضابطہ تصدیق نامہ یا سرٹیفکٹ ہو ، مُستند ، (اتائی کی ضِد). وہاں ایک عیسائی پہنچا جو سُلطانی سند یافتہ دلّال تھا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۸). بھلا یہ کہاں مناسب ہے کہ فن کے سند یافتہ ماہر تو وہ ہوں اور اُن کے فن کی اِصطلاح سازی کا سہرا ایک حقیر اُردو دان کے سر ہو. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۱). [سند + ف : یافتہ ، یافتن - پانا].

سِنْد (کس س ، غنہ) امذ.
سندھ ، پاکستان کا ایک صوبہ.

تھا خطاب اوسکا گو امیرالھند
پر وہ تھا فیض بخشِ ہند اور سِند
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۵). [رک : سِندھ].

سُنّد (ضم س ، غنہ) امث (قدیم).
سُونڈ.

دیکھت سُنّد دل پچتا کانپ
جو ہے بل اپے ہور آپیچ سانپ
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۸۵). [سُونڈ (رک) کا ایک اِملا].

سَنْدا (فت س ، سک ن) امذ.
۱. ساتھ ، جوڑ.

جنم رہیں اسی گڑو جنگل منے
کہ جوں جل سندے بسیں جل منے
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۵). **۲. رکاوٹ ، رسّی کا چھوٹا ٹکڑا جو چال کی روک کے لیے جانوروں کے دو پیروں میں ڈال دیا جاتا ہے.** یہاں تک کہ جب پیروں میں سندے ڈال کر اور مُنہ پر مہرا باندھ کر اس کو چلنے ، دولتی چلانے اور کاٹنے سے بھی بالکل ناکارہ کر دیا گیا. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۸۶). **۳. چوڑا پتھر ؛ پاخانہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سَنَداً (فت س ، ن ، تن د بفت) م ف.
ثبوت کے طور پر ، سند کے لحاظ سے. جناب ثاقب صاحب نے کبھی اپنے اُستاد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ان کا کلام سنداً پیش کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۴۵).

سَنَدات (فت س ، ن) امث ؛ ج.
بہت سارے ثبوت ، شہادتیں. حال کی عربی ، فارسی اور تُرکی زبان میں سندات موجود ہیں. (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۶). [سند (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

--ِ بَخْشِش کس اضا (-- فت ب ، سک خ ، کس ش) امث
سنداتِ بخشش ، وہ سندیں جو جاگیرداروں کے نام جاری ہوتی ہوں (اُردو قانونی ڈکشنری). [سندات + بخشش (رک)].

سَنْدان (۱) (فت س ، سک ن) امذ.
زنجیر ، زنجیر کا حلقہ ، سندا، زنجیر یا رسّی کا وہ ٹکڑا جو چوپایوں کے پیروں میں باندھ دیتے ہیں تا کہ بھاگ نہ جائیں (پلیٹس). [س : सन्दान].

سَنْدان (۲) (فت س ، سک ن) امذ.
۱. مربع شکل کا لوہا جس پر لوہا رکھ کر ہتوڑے سے کُوٹتے ہیں ، یہ چھوٹی قِسم کا اور نکیلی شکل کا ہوتا ہے جس کو کاری گر نہانی کہتے ہیں.

اگر مغز بدخواہ سنداں اچھے
مہے گرز انگے او نہ چنداں اچھے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۵). تیر میرا جگرِ کوہ کے پار ہوتا ہے ، سنداں کا سینہ فِگار ہوتا ہے. (۱۸۴۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۲۳۰). ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی لوہار سندان پر بیاپے ہتوڑے مار رہا ہے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۲۱).

جامِ شرع اک ہاتھ میں سندانِ عشق اک ہاتھ میں
ایسی بازی تجھ سے اے اہلِ ہوس ممکن نہیں
(۱۹۵۶ ، ہدایت الطالبین (از شاہ ابو سعید دہلوی ، ۱۳)).

آدمی کی بھی ہیں دو قسمیں
کوئی سنداں کوئی ہتھوڑا ہے
(۱۹۷۳ ، کلامِ حکیم ، ۱۴۸). **۲. وہ لوہا جس پر دروازے کا کھٹکا لگتا ہے** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۳. کان کی ایک ہڈی جو آواز کو پردے سے صدفِ گوش تک لے جانے کے لیے ایک پُل بناتی ہے اس کی شکل سندان کی طرح ہوتی ہے.** اس تیسری ہڈی کا نام اِن کس اس واسطے رکھا ہے کہ شکل اس کی سندان کی طرح پر ہے اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں ایک افقی دوسری سیدھی. (۱۸۷۷ ، رسالہ علم فزیالوجی ، ۲۳۳). ہتھوڑا یا مطرقہ کٹھالی یا سندان رِکاب یا رکیب آواز کو پردے سے صدفِ گوش تک لے جانے کے لئے ایک پُل بناتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۷۳). **۴. ہاتھی کی کنپٹی کے پاس کا وہ حِصّۂ جسم جہاں سے مواد رستا ہے** (پلیٹس). [ف].

--- پَر رَکْھنا محاورہ.
مشکل میں ڈالنا ، کسی مشکل میں ڈال کر آزمانا ، کسوٹی پر رکھنا. لارڈ کرزن نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کے ہر ڈپارٹمنٹ کو سندان پر رکھ کر میں امتحان کروں گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۴).

سِنْدانی (کس نیز فت س ، سک ن) صف.
سندان کی طرح کا.

تُو جو بنوائے خود لیے گردوں
سپر دشمن سے کارِ سندانی
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۵۴). [سندان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

سَنْدانِیَہ (فت س ، سک ن ، کس ن ، فت ی) امث.
کان کی ایک ہڈی جو سندان کی طرح دو شاخہ ہوتی ہے. یہ ارتعاش ملحقہ ہڈیوں ، موگری نما ، سندانیہ اور رکاب نما کے ذریعے کان کے اندرونی حصّہ کے دہنِ بیضوی تک پہنچ گیا. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۴). [سندانی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سُنْدَر (ضم س ، سک ن ، فت د) صف.
۱. خُوبصورت ، حسین ، خوشنما.

تمن پرت کیری پیچاں پڑے ہیں اب دل میں
ملائکاں مُقرّب سندر بہشتی حور
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

تُجھ گھر کی طرف سندر آتا ہے ولی دایم
مُشتاق درس کا ہے ٹک درس دِکھاتی جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹). یہ دیوان کا پُوت سب میں سُندر تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۱).

سُندر نازنین جب نِکلتی بہار
عشق باز اوپر سے کرتے نظار
(۱۸۵۲ ، قِصّۂ نازنین و خان (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۶۰)). ہندوستان میں انگریزی سرکار کا بھی حکم نہیں کہ یہ موہنی

سندر میرے پاس رہے۔ (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۷۵). وہ ... اوپر سے سندر نیچے سے بیکار. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۲) . ۲. نیک پارسا ، باعصمت ؛ شریف ؛ عالی خاندان (جامع اللغات). [س : سندر सुन्दर].

---اُدان (---ضم ا) امذ.
چاول کی ایک اچھی قسم ، خُوبصورت دانہ (پلیٹس). [س : سندرادان सुन्दरोदान سندرا + دان ، دانہ (رک) کی تخفیف].

---بانی امث.
خوبصورت آواز ؛ (مجازاً) پنڈت وغیرہ کی مبارک پیش گوئی ، دل پسند بات. سب کو بدا کرکے آپ بھی اپنے اپنے استھان کو گئے اور برہمن کی سُندر بانی کو بچارتے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۴). [سندر + بانی (رک)].

---بَن (---فت ب) امذ.
خُوبصورت جنگل ، مشرقی بنگال (بنگلہ دیش) کے جنوبی جنگلات.

ناچتی پائلوں کی دھن پہ بُلاتی ہیں کسے
ڈھونڈھتی پھرتی ہیں کس شیام کو سُندر بن میں

(۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۲۵۸). [سُندر + بن (رک)].

---بَن (---فت ب) امث.
خُوبصورتی ، حُسن.

سُندر بن ہے کلی گوری کنڈل پر بک چھوٹی سولٹ
بدھی بڑ تب زری کاغذ سطر بدی کیا جدول

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۷). [سُندر + بن ، لاحقۂ کیفیت].

---پُوری (---و مع) امذ.
ایک قِسم کا چاول جو پاک و ہند میں خاصی مقدار میں ہوتا ہے. چاولوں کی بےشُمار قِسمیں ہیں ... اندرشاہی ، سُندرپُوری اور نیل کنٹھ. (۱۹٦٦ ، جدید کاشتکاری ، ۳٦). [سندر + پُور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چال امذ ؛ صف.
خُوبصورت چال ؛ بانکا ، طرح دار ، خراماں خراماں (پلیٹس). [سُندر + چال (رک)].

---چُوہِیّا (---و مع ، کس ہ ، شد ی) امذ.
(حیوانات) **دودھ پلانے والے جانوروں کی ایک قِسم جو مغربی پاکستان میں ملتی ہے ، مادہ اپنی زندگی میں صرف دو دفعہ بچے دیتی ہے ایک جھول میں صرف ایک بچّہ ہوتا ہے** (لاط : Sicistacon Color). سندر چُوہیا ... کا رنگ اُوپر سے بھورا اور ... دم کے سرے پر بالوں کا گچھا ہوتا ہے. (۱۹٦۹ ، مغربی پاکستان کے ممیل ، ۸۳). [سندر + چُوہیا (رک)].

---سَپْتک (---فت س ، سک پ ، فت ت) امذ.
(موسیقی) **سرگم میں راگ اور سُروں کی بندشوں کو لکھنے کا ایک جامع طریقہ ، اس میں سپتک کے نیچے لکیر لگا کر خط کشیدہ کیا جاتا ہے.** سندر سپتک کے سُروں کے نیچے خط ہو گا. (۱۹٦۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۷۹). [سُندر + سپتک (رک)].

---سپْنا (---فت س ، سک پ) امذ.
سہانا خواب ؛ (مجازاً) خوش خیالی. اس کی خُشک آنکھیں سُندر سپنوں کے بجائے پاس کے پانی سے بھر جاتیں. (۱۹۸٦ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٦۱). [سُندر + سپنا (رک)].

---شار امذ.
خوبصورت آبشار ، دلکش منظر.

ہم جیسے ہیں سوہنا سندر شار
ویسے وہ بھی ہے پیاری سندر نار

(؟ ، نامعلوم مصنفین کے ڈرامے ، ۱۱۰). [سُندر + शार قب: شاور Shower].

---شِیام (---کس ش) امذ.
کرشن کی مورتی ، شیام سندر (پلیٹس). [سُندر + شِیام (رک)].

---کانا امذ.
(ہندو) **رامائن کے پانچویں باب کا عنوان (جو کرشن جی کی کرامات پر مشتمل ہے)** (پلیٹس). [سُندر + کانا ، کرشن جی کا عرف کانھ کی تخفیف].

---لِیلا (---ی مع) امث.
خُوبصورت نظّارہ ، جلوہ. بھونروں کی سُندر لیلا دیکھکر راجا کو یہ بچارا اپجا کہ جو مجھکو بھی استری مل جائے تو میں ... پرشن کروں گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱٦) [سُندر + لیلا (رک)].

سُنِدرا (ضم س ، کس ن ، د) امث.
آرام کی گہری نیند ، صحت‌مند طریقے پر سونا ، اچھی نیند.

کاگت سیت برمل نین سندرا اکھر کھت کیر کاجر
بیچ سکا تار کا پنکھاں لکھوٹی لیپٹے تا پر

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ۷۳). [س : سُندرا सुनिद्रा].

سُندَرْتا (ضم س، سک ن، فت د ، سک ر) امث.
خُوبصورتی ، حُسن و جمال.

کیا جانیں کیوں ساری خِلقت ، درشن کو ان کے ٹوٹ پڑی
دیکھی جو رام کی سُندرتا ، سب نے اپنی انگلی کاٹی

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۲۲).

سُندرتا کو دیکھ پیا کی
چندا شرماتا ہے گگن میں

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۱۲۵). [س : सुन्दरता].

سُندَرْتائی (ضم س، سک ن، فت د ، سک ر) امث.
خُوبصورتی ، دلکشی ، سُندرتا.

ابراہیم مرچھن بھنے بور ریجھے سندرتائی
ادھر امرت چکھا بھور جلائی

(۱۵۹۹ ، کتابِ نورس ، ٦۵). [رک : سُندرتا].

سُنْدَرَس (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، فت ر) امذ.
ایک قِسم کا زرد رنگ کا نباتی گوند جسے پگھلا کر وارنش بناتے ہیں اس میں اور کہربا میں صرف اتنا فرق ہے کہ کہربا کو جلانے

سے بوئے بمبطک پیدا ہوتی ہے اور اس سے ناگوار بُو نکلتی ہے۔ رنگ سرخ، لاط : Thuja Articulata or Callitirs

سندرس درخت کا گوند۔ (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۱۷)۔ تارپین کا تیل ... اور سندرس بھی اسی (چیڑ کے پیڑ) سے حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۹۲)۔ [ف].

سُنْدَرْنی (ضم س ، سک ن ، فت د ، سک ر) اسث (قدیم).
حسین عورت.

تب اِتیاں میں تے یک بلانے کو آنی
بڑی کو او سندرنی آگے بلانی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۱)۔ [سندر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

سُنْدْرُوس (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، و مج نیز مع) امذ.
۱. **رک : سندرس.** سندروس- یہ مشہور درخت روم میں ہے اسکا گوند کہربا کے طور پر ہوتا ہے اور کاہ‌ربائی میں بھی موثر ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۴۵) . اس کو سندروس کے ساتھ لگانے سے بواسیر کے مسّے گِر جاتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۲۶۹)۔ ۲. **(کنایۃً) تاریکی ، سیاہی.**

اجت مکھ اپر لیتا واں سندروس
کیا مکھ اُپر پردۂ آبنوس

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷)۔ [ف].

سُنْدْرُوسی (ضم نیز فت س ، سک ن ، د ، و مج نیز مع) صف.
سنہرے رنگ کا ، سنہرا.

لباسِ سندروسی کس نے پہنا ہے خُدا جانے
ہوا کا رنگ جو اپنی نظر میں کچھ سنہرا ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰۰)۔ [سندروس + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُنْدَری (ضم س، سک ن، فت د) اسث.
۱. **حسین عورت.**

دل لُوٹے باج تل رتی نیں شوخ سندری
دل لُوٹنے کے کام میں تجکوں بہوت ہے جس

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۶) . او سندری ! تمہاری سکھیاں وہ سامنے بیم کوٹ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی ... اشتیاق سے دیکھ رہی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۷۸)۔ ان کے ہاں بھی گھر آنگن کا تذکرہ نہیں ملتا، ایک ... ہندوستانی مزاج رکھنے والی سندری کا سراپا ملتا ہے۔ (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۱۰) .
۲. **ستار کی طربیں جو مختلف فاصلوں پر ستار کی مینڈھ پر لگی ہوتی ہیں جس سے مطلوبہ سُر نکلتے ہیں۔ ہر راگ کے لیے سندریوں کو کھسکا کر مناسب فاصلوں پر رکھا جاتا ہے۔** سندری ، ستار کے تار۔ (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۳۳)۔ اُس نے جوشِ محبت میں میرے ستار کی سُندری کھول کر خُوب انگارے کی طرح گرم کی اور اپنی بائیں ران داغ دی۔ (۱۹۱۴ ، محل خانۂ شاہی ، ۱۳)۔
۳. **ایک درخت جس کی لکڑی سے جہاز بنتے ہیں، لاط Heritiera Minor**
سندری کی لکڑی بھی بہتر ہوتی ہے مگر ہندوستان میں کم ہے بنگالے میں بہت ہے۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۹) . ساحل سے ذرا اور فاصلے پر سندر بن کا مشہور قیمتی درخت سندری اور کیوڑا ، ماڈا وغیرہ اُگتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، تربیتو جنگلات ، ۱۹) . باری سال کے علاقوں کے جنگلات میں ایک خاص قسم کی لکڑی جسے سُندری کہتے ہیں پائی جاتی ہے۔ (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۴۴) [س : سندری सन्दरी].

---بَن (---فت ب) امذ.
سندر بن کے جنگلات کا علاقہ نیز سندربن

لہروں کے دف اس میں بجیں رات دن
سندری بن شیر ہیں جس کے مکیں

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۵)۔ [رک : سندر بن].

سُنْدُس (ضم س ، سک ن ، ضم د) امذ.
ایک قسم کی نہایت ملائم اور باریک دیبا، ریشم، اطلس جو بہشتیوں کا لباس ہو گا.

سمور و سُنْدُس و نرمل خطائی
سلیمی ، صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲).

بچھے نور کہ تخت اوس کے تلے
فرش سندس استبرق اوس پر بچھے

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۹)۔ کل چیزیں ضرورت کی مہیا ، حریر و دیبا کے پردے لطیف سُنْدُس و استبرق کا فرش زیبا۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۷)۔

ہے سُنْدُس و دیبا سے ، پیکر کی عجب رونق
ملبوسِ بہشتی سے رنگ اور دمکتا ہے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۵۴)۔

دنیا ہے پری خانہ چپ و راس پریزاد
استبرق و سُنْدُس میں تکے لعلِ بدخشاں

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۰۳)۔ [ع].

---اَعْراف کس صف(---فت ا ، سک ع) امذ.
جَنَّتی کپڑا ، بہشتی لباس.

رہیں گے خُلد میں دایم اگر سوزِ دروں والے
تو پُھونکیں گے وہاں بھی سُنْدُسِ اعراف کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱)۔ [سندس + اعراف (رک)].

سَنْدَس جَنْتَر(ضم نیز فت س، سک ن ، فت د ، ج ، سک ن ، فت ت) امذ.
(دندان سازی) موچنا ، دانت نکالنے کا اوزار جو مختلف شکل کا ہوتا ہے (اپ و ، ۷ : ۱۱۵)۔ [مقامی].

سُنْدُسی (ضم س ، سک ن ، ضم د) صف ؛ ــــ سندوسی.
سُنْدُس کا بنا ہوا قیمتی کپڑا ، لباس . ملعون کے حکم بموجب سرِ امامِ مظلوم کا روپے کے طباق میں رکھ ، اور خوان پوشِ زربفت سُنْدُسی ڈال ، اہلِ بیت پاس لے جا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳)۔ وہ غیرتِ گُلزار رشکِ بہار بھی تجمّل نوعروسی اور لباسِ سندوسی ایک محافہ زرنگار عجوبہ روزگار پر سوار مثل جوشِ بہار بصد زوددر مقصود پر موجود ہوئی۔ (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۱۲)۔ [سُنْدُس + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنڈْلا (فت س ، غنہ ، سک د) امذ.
(معماری) استرکاری کے اُوپر پتلی اور چکنی تہ چڑھانے کو سفیدی میں مِلا کر نہایت باریک تیار کیا ہوا چونا ، صندل کی مانند باریک پِسا ہوا چُونا جس سے منبت کاری کا کام بھی بنایا جاتا ہے ، سرخی (ا پ و ، ۱ : ۸۳). اف : کرنا. [مقامی].

--- پھیرْنا ف م.
(معماری) استرکاری کرنے کے بعد سطح کو چکنانے کے لیے باریک چُونے کی پُتائی کر کے گھٹائی کرنا ، سندلا کرنا (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۸).

--- کاری امث.
(معماری)نہایت باریک پسے ہوئے چُونے کی استرکاری،لپائی پُتائی (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [سندلا + ف : کار ، کردن ـ کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنڈْلی (فت س ، غنہ ، سک د) امث.
(معماری) مخروطی شکل کی چو رخی سیڑھی (زینہ) جس کے سِرے پر کام کرنے والے کے بیٹھنے کو ایک مربع تختہ جڑا ہوتا ہے ، بلا سہارے ہر جگہ کھڑا کر کے کام کیا جا سکتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۹۵). [مقامی].

سَنڈَنْش (فت س ، سک ن ، فت د ، غنہ) امذ.
(طب) سندنش اوزار ۵ ، انگل لمبے ہوتے ہیں ، یہ دو قِسم کے ہوتے ہیں ، اوّل وہ جن کے پہلے حصّہ میں کِیل لگی ہوتی ہے ، دوم کھلے منھ والے ، ان سے گوشت میں گھسا ہوا شیشہ نِکالا جاتا ہے (استادِ جراحی ، ۲ : ۱۰۶). [س : सन्दंश].

سُنڈَنی (ضم س ، مغ ، فت د) امث.
(موسیقی) دھیوت میں تین سروں والی سرت کا نام. جدول بائیس سرت متعلقہ سات سر ... سُنڈنی ، اودہنی ، رہیا . (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۳). [رک : سُنڈری].

سِنڈُودارا (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
سیبوں جیسے پُھول جو تیز خوشبو والے ہوتے ہیں ، موتیا کی ایک ذیلی قسم. مُجھے تو تُم سِنڈُودارا کے پُھول لا دو ، یہ آموں کے مور کا مُرجھایا ہوا گُچّھا میرے کانوں کے لئے رہ گیا تھا کیا؟ (۱۹۴۹ ، نگار خانہ ، ۸۷). [رک : سندھویشپ].

سِنڈُور (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
ایک سفوف جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے.

نین بت خانہ پُتلیاں کوں اچھوتا کرتا ہوں سیوا
سِنڈُور ٹیلا پشانی را کھے تل تل ریت ادے نیوا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

بڑھ کھوپڑی کے کاجل چانول سِنڈُور موتے
جادو میں دیکھ ڈالے کافر کتی سلوتے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۷). سِنڈُور عرق لیموے کاغذی میں ... کھرل کر کے انگلی سے چشم اسپ میں لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۱). [رک : سِینڈُور].

--- نَنْد (---فت ن ، غنہ) امذ.
ایک قدیم راگ. بہت سے ایسے راگ ہیں جو اب بالکل بُھلا دیئے گئے ہیں ، ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں آسا ، منجھ ... سِنڈُورنند ، بھسکر ... اور چمپک وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۰). [سِنڈُور + نند ـ آنند].

سِنڈُورا (۱) (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
ڈبہ یا صندوقچی جس میں سیندور رکھتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سنڈُور + ا ، لاحقۂ ظرفیت].

سِنڈُورا (۲) (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک دلکش سُر جو راگ کی ایک قِسم بھی ہے اور کئی سُروں کو مِلا کر بنایا جاتا ہے نیز کافی ٹھاٹھ کی ایک راگنی، سیندورا. فیروز خاں ... نے کئی سُروں کو مِلا کر ایک سُر نِکالا اور « سِنڈُورا » نام رکھا ، جو رواج بھی پا گیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۳۰۳). [رک : سینڈُورا].

سِنڈُوری (۱) (کس س ، مغ ، و مع) صف.
سِنڈُور کے رنگ کا ، سِنڈور جیسا ، شوخ سُرخ رنگ.

لال سِنڈُوری چمکے مانگ
باہر بیٹھا کالا ناگ

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۸۳). [سِنڈُور + ی ، لاحقۂ صفت].

سِنڈُوری (۲) (کس س ، مغ ، و مع) امث.
(نباتات) ہندو پا ک میں بکثرت موجود پودا؛ لاط : Crislea نیز روچنی کا پودا ، لال ہڑتال ، ہنج احمر ، سینڈھل.
سِنڈوریا ... سِنڈُوری ... پھولوں کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۹). [सन्देश]

سِنڈُوڑیا (۱) (کس س ، مغ ، و مع ، سک ر) امث.
سِنڈُوری. سِنڈُوریا ... کو مارواڑی میں سِنڈُور پشپی کہتے ہیں ... اس کے پھل کا مغز قابض ہے ، اس کے بیج دل کے واسطے نافع اور قابض اور بُخار ہٹانے والے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۹). [رک : سِنڈُوری (۲)].

سِنڈُوڑیا (۲) (کس س ، مغ ، و مع ، سک ر) امذ.
ایک قسم کا خوشبودار سُرخ رنگ کا آم. پھلت تو بڑی اچھی ہے اور رنگ بھی خوب جگیا ، سندوریا ، واہ ایی ، پورب پچھم سب کے سب دانے یک رنگ پھر پوست باریک؟ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۶۲). [سِنڈُور + ی ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ صفت].

--- آم امذ.
رک : سِنڈُوریا. دیہات میں زمیندار راجپوتوں کے نوجوان ... اپنے گاؤں کی ہر شودر لڑکی کو سِنڈُوریا آم کے پودے کی طرح آنکھوں ہی آنکھوں میں پروان چڑھاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۳). [سِنڈُوریا + آم (رک)].

سَنڈولا / سَنڈولہ / سَنڈولی (فت س ، مغ ، و مع / فت ل) امذ ؛ امث.
سینڈھی کے درخت کا پھل جو چھوٹی کھجور کے مُشابہ ہوتا ہے.

بھلاویں جاماں کھرنیاں نبولی
سدا پھل سار پھل خرما سندولی

(۱۶۸۴، عشق نامہ، مومن، ۲۳۵). اس کے رس سے سینڈھی بنتی ہے، سندولے کھائے جاتے ہیں. (۱۹۴۸، اشیائے تعمیر (ترجمہ)، ۱۷۵). سینڈھی کے درخت میں پیلے رنگ کا کجھور کے برابر پھل لگتا جسے سندولہ کہتے تھے سندولہ شوق سے کھایا جاتا تھا. (۱۹۷۴، پھر نظر میں پھول مہکے، ۱۰۶). [رک : سینڈھی].

سَنْدِہ (فت س، غنہ، کس د) امذ.
شبہ، شک. ان دونوں باتوں کے سندہ میں کیا طرح ہوتی ہے، کہ جس طرح دو چمک پتھر کے بیچ میں پڑتا ہے لوہا سو اِدھر جانے سکے نہ ادھر جانے سکے. (۱۷۴۶؟، قِصّۂ مہر افروز و دلبر، ۱۸۲). [س : سندیہ सन्देह].

سَنْدِہ بھیرَوِیں (فت س، سک ن، کس د، ی مج، فت ر، ی مع) امث.
(موسیقی) اساوری ٹھاٹھ کی راگنی جو بھیرویں میں گائی جاتی ہے، بھیرویں کی ایک قسم. نوحہ ... دھن سندہ بھیرویں، تال دادرا (۱۸۸۱، وقائع دلگیر، ۴). [سندہ + بھیرویں (رک)].

سَنْدِہ کافی (فت س، سک ن، کس د) امث.
کافی (رک) کی ایک قِسم. تمام قصیدے کو پڑھنے والے صاحب نے سندہ کافی کی دھن میں نہایت پُختگی کے ساتھ پڑھا. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۱ : ۳۷). [سندہ + کافی (رک)].

سَنَدی (فت س، ن) صف.
۱. تصدیق شُدہ، سند سے منسوب، سند یافتہ، جس کے پاس کسی امر کا ثبوت یا سرٹیفکیٹ ہو.

فرمانِ شہِ حُسن کی ہے داغ جگر مُہر
جاگیر محبت بھی عطائے سندی ہے

(۱۸۹۵، دیوانِ زکی، ۱۶۴). دہلی کے ... تبرکات بہت معتبر اور شاہی زمانہ کے سندی ہیں. (۱۹۲۲، سیرِ دہلی کی معلومات، ۱۹). **۲. قابلِ اعتبار، معتبر، مستند.** ان کے گھرانے کی زبان محاورہ کے لحاظ سے سب کے نزدیک سندی تھی. (۱۸۸۰، آبِ حیات، ۳۸۶). وہ ایسے خاندان کے فرد ہیں اور بچپن سے ایسے لوگوں میں تعلیم پائی جن کی زبانیں سندی تھیں. (۱۹۵۸، شاد کی کہانی شاد کی زبانی، ۱۰۶). [سند (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- اِمْتِحان (--- کس ا، سک م، کس ت) امذ.
وہ امتحان جسے پاس کرنے پر سند یا ڈگری ملے. بمبئی ... یونیورسٹی کا آخری سندی امتحان گذشتہ ستمبر کے مہینہ میں ہوا تھا. (۱۸۶۱، خطباتِ گارساں دتاسی، ۳۲۴). [سندی + اِمتحان (رک)].

سِنْدی (کس س، مغ) امث.
(موسیقی) سات سُروں سے متعلق پنچم سر کی ایک سرت کا نام نیز ذیلی سر. جدول بائیس سرت متعلقہ سات سُر ... چھٹی رکتا، سندی. (۱۹۰۵، ترانۂ موسیقار، ۳۳). [مقامی].

سَنْدِیان (فت س، سک ن، کس د) امث (قدیم).
شام کی پُوجا، وقت، عبادت.

سمجھ ناف تس چشمہ سندیان کا
رکھیا وانچھ لگ حد اپس دھیان کا

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۸۹). [رک : سندھیا].

سَنْدِیپَن (فت س، سک ن، ی مع، فت پ) امذ.
سلگانا، جلانا، آگ لگانا ؛ روح پھونکنا، جان ڈالنا ؛ حوصلہ افزائی کرنا، ہمت بڑھانا (پلیٹس). [س : सन्दीपन].

سَنْدِیپَنی (فت س، سک ن، ی مع، سک پ) امث.
(موسیقی) پانچویں سر پنچم کی ایک سرتی. پنچم کی چار سرتیاں ہیں اکشتی، رکتا، سندیپنی، الاپنی (۱۹۲۷، نغمات الہند، ۱۲). [س : सन्दीपनी].

سَنْدِیرِیطُس (فت س، سک ن، ی مع، ی مع، ضم ط) امث.
(نباتیات) ایک رُوئیدگی جو ربیع کے موسم میں پیدا ہوتی ہے اس کے پتے بلوط کے پتوں کی طرح اُوپر سے کھردرے ہوتے ہیں. سندیریطس ... ایک رُوئیدگی ہے کہ ربیع کے موسم میں پیدا ہوتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں، بلوط کے پتوں کی طرح پتے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۴۱۹). [یونانی (معرب)].

سَنْدیس (فت س، مغ نیز سک ن، ی مج) امذ.
۱. سندیسا، پیغام، خبر، اِطّلاع، رپورٹ.

کہا ساتھ میرے سیں جا اپنے دیس
تب اوس نے کنور سے کہا یہ سندیس

(۱۷۵۲، قِصّۂ کامروپ و کلاکام، ۳۸). رنجیت سنگھ مل جائے تو کچھ سندیس ملے. (۱۸۹۷، چندراولی، ۶۸).

جب پنچھی مل کر گاتے ہیں پیتم کے سندیس سُناتے ہیں
سب بن کے برچھ جھک جاتے ہیں تھم جاتے ہیں دریا بابا

(۱۹۳۷، نغمۂ فردوس، ۱ : ۲۹). راجہ نے کہا تم اپنے بزرگ سردار کی طرف سے میرے لیے کیا سندیس لائے ہو. (۱۹۸۸، صحیفہ، لاہور، جنوری، مارچ، ۳۹). **۲. تحفہ ؛ (کنایۃً) چاول سے تیار کردہ ایک مٹھائی.** بنگالی بڑے کم ہمت اور بُزدل بلکہ ڈرپوکنے ہوتے ہیں اور سندیس اور منڈا کھا کھا کر اکثر بوڑھے ہونے پر تندیلے ہو جاتے ہیں. (۱۸۵۹، جامِ جہاں نما، ۱ : ۸۷). **۳. ایلچی** (جامع اللغات). [س : سندیش सन्देश].

سَنْدیسا (فت س، مغ، ی مج) امذ.
پیغام، خبر، اِطّلاع.

تسلا دیا کہہ سندیسا تمام
صلح کی بشارت سوں بولیا کلام

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ۹۰).

وہ مرے چاہنے کو کیا جانے
یہ سندیسا سنا دیا کس نے

(۱۷۸۴، درد، د، ۷۰). جب یہ سندیسا گیا اور اِشتیاق میرا نپٹ دیکھا بھونڈی سی صورت بنائے ہوئے ناز نخرے سے آیا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۵۲).

سُن کے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں
آئے ہیں آپ محبّت کا سنّدیسا لے کر
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷۷). [پ : सन्देसा].

ـــــ دینا محاورہ.
خبر دینا ، پیغام پہنچانا ، اطّلاع دینا.
کونی کونپل نئی پھوٹی تو یہ جانا میں نے
دے دیا دہر کو جینے کا سندیسا میں نے
(۱۹۶۶ ، شہرِ درد ، ۴۸).

سنّدیسُو (فت س ، مغ ، ی مج ، و مع) امذ.
وہ جو خبر لائے ، پیغامبر ، ایلچی ، سندیسی (ماخوذ : پلیٹس).
[رک : سندیسی].

سنّدیسْوا (فت س ، مغ ، ی مج ، سک س) امذ.
سنّدیسا (رک) کا عوامی تلفظ.
سکھی ری میں کسے سنگ بھیجونگی سنّدیسوا
پریم رہے تم اب تو بدیسوا
(۱۹۶۷ ، سندھ میں اُردو شاعری ، ۱۰۸). [سندیس (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

سنّدیسی (فت س ، مغ ، ی مج) صف مذ.
وہ جو خبر لائے ، پیغامبر ، ایلچی ، سفیر (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سندیس + ی ، لاحقۂ صفت].

سنّدیسْیا (فت س ، مغ ، ی مج ، سک س) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کی پنچایت کا قاصد ، پیام بر ، خبررساں ، اِطّلاع دینے والا** (ا پ و ، ۶ : ۷۷) [سندیس + یا ، لاحقۂ فاعلی].

سنّدیسَہ (فت س ، مغ ، ی مج ، فت س) امذ.
سنّدیسا.
سندیسہ کی کھلاتے خوں تمہیں ہر کس کے ہاتاں سوں
میری بدنام کی ہونیگی فضیحتی ایسی باتاں سوں
(۱۶۵۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۴۱).
کون نگر سے آتے ہیں بادل
کس کا سنّدیسہ لاتے ہیں بادل
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۷۳). سہدیو بھاگتا دوڑتا اجودھیا پہنچا راجہ رتبرن سے خلوت میں جاکے ملا ، دمینتی کے ... سوئمبر کا سندیسہ سنایا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۷۹). [سندیسا (رک) کا متبادل اِملا].

ـــــ لانا ف م.
اِطّلاع دینا ، **خبر لانا ، پیغام لانا.**
اہلِ ستم کے زورِ جنوں سے ٹکرایا ہے
ہار کے بھی وہ جیت کا سندیسہ لایا ہے
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۹۰).

سنّدیش (فت س ، سک ن ، ی مج) امذ.
پیغام ، خبر ، اِطّلاع. اندرکبیر کی جگیہ کی رچھا کرنے والے ... پت کے سندیشے پیام پہونچانے والے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳) . مولینا محمد سعید مسعودی ہم کو سندیش بھیج رہے تھے کہ آپ کا واپس وطن آنے کی بجائے باہر رہنا ٹھیک رہے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۶). [س : सन्देश].

سنّدیل (فت س ، مغ ، ی مج) امث.
روشوں کی درمیانی نالی.
سنّدیلوں کا ، چمنوں کا لُطفِ بہار
کیا تھا بنے حُسن یوں اشکار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۸). [سند (رک) + یل ، لاحقۂ ظرفیت].

سنْدیہ (فت س ، سک ن ، ی مج) امذ ؛ ← سندیہہ.
شک ، شبہ ، خوف ، ڈر ، تردد ، کھٹکا.
ناں وہ رہے رہے ناں یہ
نوشہ من بی راکھ سندیہ
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۳).
یہاں جتنا رنج و تردد ہے ہم ایک سے بھی آگہ نہیں
کچھ مرنے کا سندیہ نہیں ، کچھ جینے کی پرواہ نہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹). تمہارے سب دکھ دور کر دیں گے تم سندیہہ مت کرو ، جو کچھ تمہارا حال ہو ہم سے کہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶). مہاراج جو کہتے ہیں دل سے کہتے ہیں اس میں سندیہہ کا سان گمان نہیں. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸۸). سندری ہوش کی دوا لے ، میں اگر میں نہیں ہوں تو پھر کون ہوں ... اچھی طرح دیکھ ، پھر بعد میں کسی سندیہہ میں پڑ جائے (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۹). [پ : سندیہہ सन्देह].

سنّدھ (۱) (فت س ، سک ن) امث ؛ امذ.
(موسیقی) **اساوری ٹھاٹھ کی ایک راگنی جو آخیر دن میں گائی جاتی ہے.** سندھ یا جنگلات یا کافی کے سوا بھنک کان میں نہیں پڑی ، عجب طرح کے بول کہ فہم میں نہیں آتے . (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۳). اساوری ٹھاٹھ : اس کی ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... سندھ ، کوسی ، درباری ، دیسی ، کھٹ ، ابھیری. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [مقامی].

سنّدھ (۲) (فت س ، سک ن) امذ.
پریشان ، حواس باختہ سیاہ گوش ... تمام مجلس کو سندھ دیکھ کر دمنہ کے گدھن اٹھیا. (۱۸۲۴ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۷۶).
[س : سندھ सम्बध].

سِنْدھارا (۱) (کس س ، سک ن) امذ.
ایک ہندی رسم کے مطابق وہ کھانا جو سُسر اپنی بہو کے لیے ساون کے مہینے میں تیجوں کے تیوہار پر بھیجتا ہے. خوشحال چند نے بھی اپنی پوت بہو کے واسطے بڑی دھوم دھام سے سندھارا بھیجا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۴۱). [س : سندھ + کار [सिध्द+कार+कः].

سِنْدھارا (۲) (کس س ، سک ن) امذ.
(موسیقی) **بھیروں راگ کی راگنی ، سندھ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).
[رک : سندھ (۱)].

سَنْدھان (فت س ، سک ن) امذ ؛ امث.
۱. **چوپایہ کے دونوں پیروں میں رسّی کا چھوٹا ٹُکڑا باندھ دیتے ہیں تا کہ وہ تیز نہ چل سکے ، باندھنے کی زنجیر یا رسّی.** ایک گدھی کھیت چر جاتی تھی کسان بیچارہ عاجز تھا ... گدھی کا مالک ایک دھوبی تھا اوس نے کہا میاں! سندھان باندھ دیے ہیں اب اور کیا کروں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۲ : ۳).
۲. **جاسوسی کرنا ، لوہ لگانا ؛ چھان بین کرنا ؛ اِتّفاق ، ساتھ ؛ تیّاری ؛ توجّہ ؛ اندازہ ، بھید ؛ تجویز ؛ سوچ ، غور ؛ عمل ؛ تحقیقات ؛ کمان پر تیر چڑھانا ؛ نِشان** (ماخوذ : پلیٹس ؛ ہندی اُردو لغت).
[رک : سندان].

ـــ بَنْدھان ڈِھیلے کَر دینا محاورہ.
خوف یا ڈر کے باعث اندرونی اعضاء کا کمزور پڑ جانا ، کسی سبب سے پیشاب خطا ہو جانا. میں نے لڑکے کو ڈرانے کے لئے کہا تھا تم نے تو مجھ بڑھیا کے بھی سندھان بندھان ڈھیلے کر دیے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۹).

سَنْدِھان (فت س ، شد ن بکس) صف ؛ امذ.
قریب ، نزدیک ، پاس ، حاضری ، موجودگی ؛ قابلیّت ؛ ادراک لینا ، پانا ، وصول کرنا (پلیٹس). [س : सन्निधान].

سَنْدھانا / سَنْدھانی (فت س ، سک ن) امذ ؛ امث.
مُختلف پھلوں ، بیل وغیرہ کے اچار کی تیّاری کا کام (پلیٹس) .
[س : سندھان + کہ : सन्धान+क:].

سُنْدھاوَٹ (ضم س ، مغ ، فت و) امث.
بُو ، خوشبو ، مٹی پر پانی پڑنے کے بعد کی خوشبو (پلیٹس) .
[رک : سوندھاوٹ].

سُنْدَھر (ضم س ، مغ ، فت دھ) صف.
خُوبصورت ، حسین ، سندر.

جہاں خُوب خُوش شکل دیکھے سُندھر
لِکھے نقش اُس کا وو نقاش کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). [رک : سندر].

سِنْدْھرا (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ.
سندھڑا. پنجاب میں لوگ «ہیر» کو بہت ذوق و شوق سے سُنتے ہیں ، پٹھانوں کے لوک گیت ، ٹپے اور سِنْدھرے ہیں جو پٹھانوں کے جذبات کی صحیح تصویر ہیں. (۱۹۳۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۱۸). [سِنْدھڑا (رک) کا ایک اِملا].

سِنْدْھری (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ.
صوبۂ سندھ کے قصبۂ سِندھڑی کے آم کی ایک قِسم. سندھری بنیگن پالی ، سوارناریکا ... کے پودے موجود ہیں تو ... اعلیٰ اقسام کے پودے پیدا کر سکتے ہیں. (۱۹۷۰ ، وادیٔ مہران میں زراعت ، ۳۲). [سندھ (عَلَم) + ری ، لاحقۂ نسبت].

سِنْدْھڑا (کس س ، غنہ ، سک دھ) امذ.
(موسیقی) **ایک راگ کا نام.** دُھن سِندھڑا ، تال قوالی ـ طرز: دیا کرے بھگوان کہ تجھ پر دیا کرے بھگوان. (۱۸۵۷ ، سلیمانی تلوار (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۷۵)). انگریزی وزن دھن سندھڑا ، تال قوالی. (۱۹۰۸ ، عشق فیروز لقا ، ۲۱). [سندھ (عَلَم) + ڑا ، لاحقۂ نسبت].

سُنْدَھڑْنا (ضم س ، مغ ، فت دھ ، سک ڑ) ف ل.
دھیرے دھیرے جلنا ، سلگنا. لڑکی کی نگاہیں شرم کے مارے چولھے کے باہر ایک سُندھڑتی ہوئی لکڑی پر جم کے رہ گئیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۳۹). [مقامی].

سِنْدْھلی (کس س ، سک ن ، دھ) امث.
ایک قسم کی سیڑھی جس کے چاروں طرف سے چڑھ سکتے ہیں (جامع اللغات). [صندلی (رک) کا بِگاڑ].

سِنْدْھنا ف س.
بندھنا ، رکاوٹ ہونا. بُوندیاں پڑ رہی تھیں ، گدھا بجلی کی چمک سے ڈر کے خُدا جانے کہاں چل دیا ، ارے اب کیا کریں بی بی نے کہا ... پاؤں سندھے ہوئے ہیں دور نہیں جا سکتا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۹ : ۵).

سِنْدْھنُو (کس س ، غنہ ، سک دھ ، و مع) امث.
(موسیقی) **بھیروں راگ کی ایک راگنی جس کا وقت شام کا ہوتا ہے.** اول بھیروں راگ ہے فعل اس کی سُردرت ہے اور راگنی اس کی ... سندھنو ، آخر روز اس کا وقت ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۶). [رک : سِنْدُھو].

سَنْدَھو (فت س ، سک ن ، فت دھ) امذ.
نمک کی ایک قِسم ، پہاڑی نمک (پلیٹس). [س : सैन्धव].

سِنْدُھو (کس س ، سک ن ، و مع) امث.
۱. **دریا ، دریا سے سیراب ہونے والا علاقہ.** سنسکرت میں ... سِندھو کے معنی ہیں زمین علاقہ یا دیش. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۳). ۲. (موسیقی) **بھیروں راگ کی چوتھی راگنی.** سرتی ، سِندھو ... راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مناسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۲۸). ۳. **طُوفان آب ؛ سفید سہاگہ ؛ ہاتھی ؛ وزن کا نام** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : सिन्धु].

ـــ پُشْپ (ـــ ضم پ ، سک ش) امذ.
موتیا کی ایک قِسم جس کے پتے دبیز ہوتے ہیں نیز سیپی (پلیٹس).
[سِندھو + پُشپ ـ پُھول].

سِنْدُھوری (کس س ، مغ ، و مج نیز مع) امث.
(موسیقی) **راگ ہنڈول کی چوتھی راگنی ، سیندور کے رنگ کا ، شنگرف سُرخ.**

خوش آیا جب سمایا بزم بھائی
بنا پیاری نے سِندھوری کو گائی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا (ق) ، ۹۳). غرب رویہ دیوار میں تھان بھیرو ، بشکلِ مقبرہ خرد پختہ سندھوری. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۹۲۷). [سِنْدُھو + ری ، لاحقۂ نسبت].

سِنْدَھوی (کس س ، سکن ، فت دھ) امث.
(موسیقی) سندھو راگ کی راگنی. کلیان ، واسکا ، ویسا کھ ، گوجری ، گونڈ ، سرتی ، سندھو ، سندھوی ، مارو اور بنگال راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مناسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۸). [سِندھ (۱) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَنْدھی (فت س ، سکن) امذ.
۱. نزدیک ، پاس ؛ اعضاء کا جوڑ ؛ مصالحت ، صلح ، سمجھوتہ ؛ میل ؛ صحبت ؛ اِتّحاد ؛ تسلّی ؛ پرت ؛ وقفہ ، ٹھیراؤ ؛ اطمینان ؛ نازک موڑ ؛ مناسب موقع ؛ تقسیم ؛ علیحدگی ؛ سوراخ ، فرج ، گڑھا وغیرہ (پلیٹس ؛ ہندی اردو لغت). ۲. **(قواعد) دو حرفوں کی حرکات کا ایک دوسرے سے مِل جانا ، آوازوں کا خلط ملط ہونا.** ہر لفظ اپنی اصلی حالت میں تھا اس میں حذف و سقوط اشباع یا سندھی نہ ہوتی تھی. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۹۵). آریائی میں باہری سَندھی ملتی ہے ؛ دو بولوں کے ملنے پر آخری اور پہلے سُر گھل مل جاتے ہیں پر ہندوستانی میں بھیتری سندھی کا بھی چلن ہے. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۵۱). [س : سَنّدھِہ सन्धि].

سَنّدھی کَرْنا محاورہ.
اِطمینان سے کام لینا ، صبر سے کام لینا ، ٹھہرنا. سندھی کرو بابا جی. (۱۹۵۶ ، کالے صاحب ، ۱۳۸).

سِنّدھی (کس س ، مغ) امذ (قدیم).
سِینْدھی ، جنگلی کھجور کا رس.

جوتے ملی ہو موتی دارو سندھی ماڑی پنڈا
تاڑی کجھوری ناریلی چھوڑیا ہوں توتے بھنّگ افیم

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶). [رک : سینْدھی].

سِنْدھی (کس س ، سکن) امث.
سِندھ کا ، سندھ سے متعلق ، سندھ کا رہنے والا ، سندھ کی زبان. سندھی کی خصوصیت ایک قسم کے دبے ہوئے حروفِ صحیح ہیں جن کے تلفظ میں فمِ خلق کی بالکل بندش ہو جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۶۰) [سندھ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آیْبِکس (---کس ب ، سک ک) امذ.
سندھی صحرائی بکرا ، لاط : Capra Hircus Blythi
اعلیٰ دودھیلے جانوروں میں ... سندھی آیبکس ... کے نام بھی لیے جا سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۷) [سندھی + انگ : IBEX].

---بَھٹّا (---فت بھ ، شد ٹ) امذ.
(معماری) اینٹوں کو جلانے کے لیے بنایا جانے والا ایک پزاوہ جس نے ہندوستان میں رواج پایا. شعلے کے بھٹے نے سندھی بھٹے سے لے کر الہ آبادی اور بُل کے مختص بھٹے تک مختلف زینے ہندوستان میں طے کیے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۸). [سِندھی + بَھٹّا (رک)].

---تِلُور (---کس ت ، و لین) امذ.
سندھ میں پایا جانے والا تگدری یا تلیر خاندان کا ایک پرندہ. شکار اور ہلاکت کی لائسنس فروشی اگر یوں جاری رہی تو ہم ... اپنے سیاہ تیتر ، سندھی تلور .. کو بھی ناپید کر دیں گے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۸۲). [سِندھی + تِلور (رک)].

---ٹِڈّی (---کس مج ٹ ، شد ڈ) امث.
سندھ میں پائی جانے والی ٹڈی، لاط Cyrtaoanthaeri
ایک اور ٹڈی بھی کبھی کبھی دَل کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اسے سندھی ٹڈی کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۸). [سِندھی + ٹِڈی (رک)].

---جَرْبِیل (---فت ج ، سک ر ، ی مج) امذ.
سیاہی مائل سُرخ چوہے کی نسل سے ایک چوہا جس کے بال دراز ہوتے ہیں ، لاط . Merione Shurrianae نچلے درجے کے دودھیلے جانوروں میں ... سندھی جربیل ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۷). [سِندھی + جربیل Merione].

---چَھت (---فت چھ) امث.
(معماری) سِندھی چھت ، **یہ چھت کھوکھلی افقی کھپریل سے بنائی جاتی ہے یہ صرف ان مقامات کے لیے موزوں ہے جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے** (چُنائی ، ۸۵) [سِندھی + چھت (رک)].

---خَرگوش (---فت خ ، سک ر ، و مج) امذ.
عربی خرگوش کی نسل سے سندھ میں پایا جانے والا خرگوش جو مقامی جانور کی مشترکہ نسل ہے ، لاط : Lepus Arabicus
بلوچستان کے معروف حیوانات کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے ... لیپس کراس پیڈو ٹیس (سندھی خرگوش) . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۷۰). [سِندھی + خرگوش (رک)].

---خَط (---فت خ) امذ.
سندھی زبان کا رسم الخط ، سندھی خط میں بعض حروف پر چار نقطے لگائے جاتے ہیں، سندھی کا رسم الخط اگرچہ نسخ ہے لیکن اس میں فارسی کے مخصوص حروف پ ، چ ، گ بھی کام آتے ہیں. نقطوں کے اضافے سے نئے حروف کی ایجاد ایک عام بات ہے ، لیکن سندھی خط میں یہ چیز انتہا کو پہنچ گئی ہے. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۲۲۵). [سِندھی + خط (رک)].

--- کورمُوش (---و مج ، و مع) امذ.
چوہوں کی وہ نسل جس کے بال لمبے ہوتے ہیں Crocidura Sindensis
نچلے درجے کے دودھیلے جانوروں میں سے .. سِندھی کورموش سِندھی جربیل ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۷). [سِندھی + کورموش Crocidurt].

--- کَھٹکَھٹ (---فت کھ ، سک ٹ ، فت کھ) امذ.
ہدہد کی نسل سے ماورائی ہمالیائی علاقوں اور بلوچستان کے پہاڑی جنگلوں میں پایا جانے والا ایک پرند کھٹ بڑھئی ، لاط :
سِندھی کھٹکھٹ ، داغدار کھٹکھٹ جنوبی ماورائی ہمالیائی علاقوں یا بلوچستان کے پہاڑی جنگلوں میں ملتا ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۰). [سِندھی + کھٹکھٹ - ہدہد ، کھٹ بڑھئی].

ـــ مارخور (ـــ سک ر ، و مج) امذ.
سندھ میں پائی جانے والی بکری جسے ایران میں پاسنگ کہتے ہیں ، لاط : Caprahi Rcusblythi. ایک دوسری بکری سم آئی بکس جسے ایران میں پاسنگ اور سندھ میں سندھی مارخور کہتے ہیں کیرتھر پہاڑی سلسلے میں رہتی ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۶۷). [سندھی + مارخور (رک)].

ـــ ماہی خورْ بِلّی (ـــ وسعد ، سک ر ، کس ب ، شد ل) امث.
سندھ کے معدوم النسل جانوروں میں سے ایک جانور. ہمارے ملک کے چند جانور قطعاً نایاب ہو چکے ہیں ... سندھی ماہی خور بلی وغیرہ. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۸۲). [سندھی + ماہی خور (رک) + بِلی (رک)].

سَنْدھیا (فت س ، سک ن ، دھ) امث.
۱. (ہندو) برہمن ، چھتری اور ویش کا روزانہ نیَم یعنی وہ دُعا جو زوال اور غروبِ آفتاب اور ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے. برہمن گویا ایک درخت ہے اور سندھیا اوس کی جڑ ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۶). اسی حالت میں وہ ایک روز صبح کو گنگا اشنان کو گئے اور اپنے مذہب کے مطابق سندھیا کی رسم ادا کی. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۲). معاملہ رفع دفع ہوا اور پندھو جی کونے میں سندھیا میں لگ گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۹). **۲. شام ، مغرب.** سندھیا کے سمے سورج کی کرنیں سورج میں مل جاتی ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۵). **۳. وسط ، اِتّحاد ؛ اعتدال ؛ اِتّصال ؛ میل** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सन्ध्या].

ـــ بَتّی (ـــ فت ب ، شد ت) امث.
(ہندو) پُوجا کے وقت چراغ روشن کرنا . چراغ تو اس گھر میں شام کی شام سندھیا بتی کے شگون کو جلا کرتا تھا. (۱۹۳۱ ، پنہتا رانا ، ۱۷۶). [سندھیا + بتی (رک)].

سَنْڈ (فت س ، غنہ) صف.
۱. فربہ ، موٹا ، پَلا کَلّا.

میرا رقیب سے بنے کیونکر مقابلہ
وہ تو مثال جھوٹے کے فربہ بنا ہے سنڈ

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۲۹) . **۲. مضبوط ، پُختہ ، پکّا .** فولادی سلاخ جس میں قوّت مقناطیسی اس قدر حاصل ہوئی ہو جتنا کہ وہ اسے روک سکے ، کہتے ہیں کہ جذبِ مقناطیسی سے سنڈ ہو گئی ہے . (۱۸۵۰ ، رسالہ مقناطیس ، ۳۷) . [سانڈ (رک) کی تخفیف].

ـــ مُسَنْڈ (ـــ ضم م ، فت س ، غنہ) صف.
بہت موٹا تازہ ، فربہ. صاحب سرمایہ دار اور مہاجن وغیرہ سینکڑوں سنڈ مسنڈوں کو ... نقدی پیش کرتے ہیں. (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چندر ، ۱۸۰). دیکھتی کیا ہوں کہ رحمت کے دو سنڈ مُسنڈ لڑکے باہر کھڑے ہیں. (۱۹۲۹ ، طوفانِ اشک ، ۸۸). [سنڈ + مُسنڈ (رک)].

سُنْڈ (۱) (ضم س ، سک ن) امث (قدیم).
سُونڈ.

انکس اس سیس پر قدرت نوا چند
کہ سُنڈ پھانسے میں دشمن نت سنپڑنا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۳).

سٹیا سنڈ ہاتی پکڑنے بدل
کیا وار عمرے علی شاہ نول

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۸۹). [س : سنڈ शण्ड].

سُنْڈ (۲) (ضم س ، سک ن) امث.
(طب) زنجبیل ، جَنْجَبیر ، سونٹھ ، خشک ادرک ، مزہ تیز ، رنگ پلکا پیلا ، ادویات اور کھانوں میں مستعمل ، بعض لوگ اس کے بنے بھی کھاتے ہیں. مرہٹی میں واؤ کو حذف کر کے سُنٹھ اور پنجابی میں سُنڈ بولتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۹۰) . [رک : سونٹھ]

سَنْڈا (فت س ، سک ن) صف مذ.
۱. موٹا تازہ ، فربہ. ایسی گھاس اس جنگل کی کہ کسی جانور نے آنکھوں نہ دیکھی ہو گی چر چُگ کر سنڈا بن گیا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۵۰). ہمارے محلے میں ایک بلاقی نامی لڑکا رہتا ہے سنڈا سا ہے میں اس کو خوب جانتی ہوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۸).

پھنکار تیری "پھر بھی" یہ ہو جیسے فوجدار
جو لائے کھینچ کر کسی سنڈے کو سوئے دار

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۳۷). **۲. قوی ہیکل ، زور آور ؛ (کنایۃً) ظالم ، قاتل.** پڑوس میں موٹے سنڈے خُون کیے ڈالتے ہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۸). **۳. رک : سانڈ.** مگر جو مزہ سنڈے کے گوشت کی عام نہاری میں ہوتا ہے وہ کسی اور گوشت کی نہاری میں نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۱). [سنڈ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

ـــ مُسْٹَنْڈا (ـــ ضم م ، سک س ، فت ٹ ، سک ن) صف.
سنڈ منڈ ، موٹا تازہ. ہم دو آدمی ٹٹروں ٹوں ، وہ دو درجن کے قریب اور وہ سب سنڈے مسٹنڈے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹۱). ہمیں بڑی حیرت ہوتی تھی کہ یہ اچھے خاصے سنڈے مسٹنڈے مرد بھلا کس طرح زن مرید ہو سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جون ، ۳). [سنڈا + مُسٹنڈا (رک)].

ـــ مُسَنْڈا (ـــ ضم م ، فت س ، سک ن) صف.
سنڈا مُسٹنڈا ، موٹا تازہ. اور ایک سنڈا مُسنڈا حبشی غلام بیگم کے بھی ساتھ تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۰). [رک : سنڈا مُسٹنڈا].

ـــ مُشْٹَنْڈا (ـــ ضم م ، سک ش ، فت ٹ ، سک ن) صف.
سنڈا مُسٹنڈا ، موٹا تازہ . جب چارے کے لئے جاتا تھا تب بھی ایک پاؤں میں بڑی زنجیر پڑی رہتی تھی ، مستک پر فیلبان کے آگے آگے چرکٹا سنڈا مُشٹنڈا پہلوان. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۷). خالی ہاتھ واپس آ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک سنڈا مُشٹنڈا اس کی چادر پر لیٹا ہے. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۶۹). [رک : سنڈا مُشٹنڈا].

سَنڈاس (فت س ، سک ن) امذ.
۱. وہ پاخانہ جو کوٹھے پر یا سطحِ زمین سے خاصی بلندی پر ہو اور اس کا بول و براز نیچے آکر ایک دہانے میں جمع ہو ، اس کو مہتر باہر کی طرف سے صاف کر لیتا ہے. جالی کو توڑا اور سنڈاس کی راہ سے چور محل میں گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۸).

وہ شعر و قصائد کا ناپاک دفتر
عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۷). نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ شہر فرطِ عفونت سے سنڈاس بنا ہوا ہے.(۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۶۸). ۲. (کنایۃً) **گندگی.** ادیب اور شاعر جب عام آدمیوں کی سرحدوں کو اپنی سرحدیں سمجھنے لگتا ہے تو «شکوہ» اور «جوابِ شکوہ» لکھتا ہے ، پانی پت کے سنڈاس سے «مسدس» کی عفونت بھیجتا ہے. (۱۹۷۵ ، ن ، م ، راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۲۵). [س : شنڈ + واس **षण्ड + वास**].

سَنڈاسا (فت س ، سک ن) امذ.
ظرف کو آگ پر سے اُتارنے کا آلہ ، چمٹا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : **शन्द शिका**].

سَنڈاسی (فت س ، سک ن) امث.
۱. آگ کے اوپر سے گرم ظرف اُتارنے کا چمٹا ، گرم لوہا پکڑنے کا آلہ ، سڑسی ، سنسی. انبر ... کلبتان و ہند سنڈاسی خوانند و دراَدات بمعنی بر کردن نیز ست. (۱۵۱۹ ، موید الفضلا ، ۱ : ۳۶). حجاموں اور لوہاروں کو حکم دیا کہ قینچیوں اور استرہ اور سنڈاسی سے گوشت غلام قادر خاں کا کاٹو. (۱۸۹۵ ، نجیب التواریخ ، ۳۷۸). یہ سنڈاسی کے مانند ایک آلہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی اور کناروں پر دو کٹھری شکل کے لگے رہتے ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۵). ۲. (آرا کشی) **لکڑی کو برابر حصّوں میں بانٹنے والے پرکار کی قسم کا اوزار** (ا پ و ، ۱ : ۲۰).
[سنڈاسا (رک) کی تانیث].

سَنڈاوا (فت س ، سک ن) امث.
(جنگلات) **نکیلی پتّوں والے درختوں میں سے ایک ، جس کی لکڑی سے خوشبودار تیل نکلتا ہے نیز پتّے چھال اور لکڑی بھی خوشبو والی ہوتی ہے،** لاط : Cordia Fragrantis Sime.
دوسرے اقسام کی لکڑیاں جن میں قدرے خوشبو ہوتی ہے وہ حسبِ ذیل ہیں سنڈاوا ، آکولہ. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۸۴).
[مقامی].

سَنڈْرا / سَنڈْرَہ (فت س ، غنہ ، سک ڈ / فت ر) امذ.
(جنگلات) **ایک قسم کا درخت جو دریائی جنگلات میں پیدا ہوتا ہے ، اس کی چھال سے کتھا بھی بنتا ہے،** لاط : Acacia Catechu بجز درخت سنڈرہ ، بمشکل کوئی دوسرا درخت ... دریا میں پیدا ہوسکتا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۹۹). [مقامی].

سُنڈْکا (فت س ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
(بیل بانی) سانڈ ، نل کول ، **وہ قوی الجثّہ بیل جو افزائشِ نسل کے لیے گائیوں کے گلّے میں چھوڑ دیا جاتا ہے ، اس بیل کے کندھوں کے اوپر کوہان کی شکل کا اُبھار یا اُٹھان ہوتا ہے اس اُبھار کو سنڈکا کہتے ہیں جو خاص قسم کے قوی النسل بیلوں کے ہوتا ہے سانڈ کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے** (ا پ و ، ۵ : ۵۸).
[سنڈ (سانڈ (رک) کی تخفیف) + کا ، لاحقۂ نسبت].

سَنڈی (فت س ، سک ن) امث.
موٹی تازی ، ہٹی کٹی ، لحیم شحیم عورت (طنز اور پھبتی کے طور پر). تختِ رواں پر رنڈیاں ، کٹ مستیاں ، کچھ دبلی کچھ سنڈیاں سوار ... تھیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۴). او جمیلہ سنڈی بھینس ، اُٹھ مُسٹنڈی بھینس ، لا میری سواری ، کر چلنے کی تیاری. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۶۵). یہ محل کی لونڈیاں ، سنڈی دیونیاں خدا ان سے محفوظ رکھے.(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۱۳۵).
[سنڈا (رک) کی تانیث].

سُنڈی (ضم س ، سک ن) امث.
اناج میں پیدا ہونے والا کیڑا ، سرسری. ہمارے کسان اپنی کھیتی کا رس چُوس لینے والی سنڈیاں مارتے ہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۷). [رک : سونڑی ، سونڈی ، سرسری].

سَنڈْیانا (فت س ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
موٹا تازہ ہونا ، مفت خوری کا عادی ہونا ، مسٹنڈ ہونا. دلّی کی مہترانیوں کے شوہر کوئی کام نہیں کرتے تھے ، بس کھاتے تھے اور سنڈیاتے تھے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).
[سنڈ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سِنڈِیکیٹ (کس مج س ، مغ ، ی مع ، ی مج) امث.
۱. یونیورسٹی کی بااختیار تعلیمی مجلس. دوسرا مرحلہ دستورالعمل کی درستی ہے ، یعنی ممبروں کا صحیح طریقۂ انتخاب اور سب کمیٹیوں کا تقرر جیسا کہ علی گڑھ سنڈیکیٹ ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مکاتیب ، ۲ : ۱۷۹). مولوی صاحب غیر معمولی انتظامی سلیقے کے حامل تھے ... مسلم لیگ کی تنظیم کی ، علی گڑھ کالج کی سنڈیکیٹ کے رکن رہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵).
[انگ : سینڈیکیٹ Sydi Cate].

سَنڈَیل (فت س ، سک ن ، ی لین) امذ.
سن ڈائل ، دھوپ گھڑی. ایک وقت میں لوگ صرف کسی چیز سے آفتاب کا سایہ ناپتے اور وقت بتاتے تھے ، اس نے ترقی کی اور سنڈیل یعنی نرکل کی پیہری نے ترقی کی. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۴). [انگ : سن ڈائل Sun Dial].

سَنْسا (فت س ، سک ن) امذ.
تردد ، خوف ، شک ، اندیشہ.

طالب پوت بھیا مرشد کا جمن مرن سوں چھُوٹا
تن من پاک ہوا طالب کا سنسا جگت کا ٹوٹا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۸). [سانسا (رک) کا بگاڑ].

سَنْسار (فت س ، سک ن) امذ.
۱. دُنیا ، عالم ، جہاں ، جگت ، کائنات.

چتے بھانت باجے سو سنسار میں
دتے بھانت باجے بجیں بھار میں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).
خداوندی اے سہتی دو جگ کی
کیا اپ پیار سوں سنسار احداث
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۶).
ترے بن بجکوں اے ساجن ہو گھر اور بار کرنا کیا
اگر تو نا اچھے بجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸).
انکو تو بالپن سے نہ تھا کام کُچھ ذرا
سنسار کی جو رت تھی اسکو دکھا بجا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۰۳). مہاتما بدھ نے سچ فرمایا ہے کہ کُل سنسار خود غرض اور دُکھ کی پوٹ ہے. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۶). میں نے ... اس ان دیکھی ذات کو آوازیں دیں جو سارے سنسار کی سرجنہار اور مالک ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جنوری تا مارچ ، ۳۶). **۲. (ہندو) تناسخ ، آواگون.** اس پوتھی کی کرپا سے سنسار یعنی آواگون کے دُکھ دور ہو جاتے ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۶). **۳. پرتھوی ، دُنیا کے لوگ ، دنیا والے** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [س : संसार].

ـــچکّر (ـفت چ ، شد ک بفت) امذ.
۱. کایا پلٹنا ، مرنے کے بعد رُوح کا جسم سے نِکل کر دُوسری کِسی چیز میں مُنتقل ہو جانا ، تناسخ ، آواگون. انسان کی روح موت کے بعد درختوں یا جانوروں میں چلی جاتی ہے یہی آواگون یا سنسار چکّر کا اساسی تصوّر ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۰۵). **۲. کائنات.** اشوریوں کا ایک پردار سپاہی ... ایک کمان تھامے سنسار چکّر میں محصور کھڑا تھا. (۱۹۷۲ ، روح اسلام (ترجمہ) ، ۲۱). [سنسار + چکر (رک)].

سَنُسار (فت س ، ضم ن) امذ.
سانو سار ، ایک بڑا دریائی جانور. تمام سمندری و دریائی جانور معہ سَنُسار حلال ہیں. (۱۹۷۳ ، **فرقے اور مسالک** ، ۳۱). [رک : سانو سار].

سُنْسار (ضم س ، سک ن) امذ.
زیور کی ایک قِسم (پلیٹس). [مقامی].

سَنْسارا (فت س ، سک ن) امذ.
سنسار ، دنیا ، عالم.
ہر طاق یاں خوش طرح کا دستا دریچہ فرح کا
عاجز ہو اسکی شرح کا حیران سنسارا ہوا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۵). [رک: سنسار + ا (زائد)].

سَنْسارِک (فت س ، سک ن ، کس ر) صف.
دنیوی ، دنیا کا ، سنساری.
دھارمک اور سنارک وِدیا پنڈت لوگ پڑھاتے ہیں
راج نیتی اور شستر وِدیا بشِشٹ جی سِکھلاتے ہیں
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۹۳). [سنسار + ک ، لاحقۂ صفت].

سَنْساری (فت س ، سک ن) امذ.
۱. سنسار میں رہنے والا ، دُنیا دار.
بغیر یاد سُوں تیرے اچاووں دم نہ گھڑی
اگرچہ میں ہوں دھندے دار ہور سنساری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۵). جس میں ہنے کے بھرم سے سنساری ہلاک ہوا کرتے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۵۵). **۲. کاروباری آدمی ، سماجی کارکن** (جامع اللغات ؛ پلیٹس) **۳. حقیقی ، مادی ، دُنیاوی ، دُنیا سے متعلق.** جرمنی میں لوگوں نے سنساری خو ، دیکھنا چھوڑ دیا ہے اب لوگ یہاں اپنے دماغ سے سوچتے ہیں. (۱۹۳۶ ، معاشیاتِ قومی (ترجمہ) ، ۵۶۲). **۴. گھر کا انتظام سلیقے سے کرنے والی عورت ، دُنیا دار.** ہر سنساری عورت کو لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے مرد کو کھانا پکا کے کھلانے تا کہ مرد کی نجات ہو. (۱۹۱۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۳۰). [سنسار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُنْسان (ضم س ، سک ن). (الف) صف.
۱. غیر آباد جگہ ، وِیران ، اُجاڑ.
بعد میرے ہی ہو گیا سُنسان
سونے پایا تھا ورنہ کب کونی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۸). قہوہ خانہ سُنسان ، تھیٹر وِیران ، کلب گھروں کی رونق کافور. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱۴). دیہات قصبات میں مئی جون کی دوپہریاں بھی دسمبر جنوری کی آدھی راتوں سے کم سُنسان نہیں ہوا کرتیں. (۱۹۸۶ ، اِنصاف ، ۱۰۸). **۲. وہ جگہ جہاں اُداسی چھائی ہوئی ہو اور کہیں کوئی بولتا چالتا نہ ہو.**
کیا حضرتِ مومن کہیں کعبے کو سِدھارے
سُنسان ہے گھر کس لیئے کیوں آج ہے در بند
(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۹۷). جب سے مرحوم حیدرآباد سے گئے ہیں ، حیدرآباد جیسا شہر سُنسان ہو گیا. (۱۹۱۲ ، چند ہمعصر ، ۶۲). **۳. اُداس ، گُم سُم.**
یہاں ادھر خاموش یہ سُنسان وہ
ڈر سے یہ سہمی ہوئی حیران وہ
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۶۵). **۴. خوفناک ، بھیانک.**
ڈرتا ہوں دیکھ کر دِل بے آرزو کو میں
سُنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گُلزار داغ ، ۵۰) کوئی تو اس سُنسان وِیرانے میں اپنا ہمصفیر پیدا ہو. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۱۱۰). **۵. (کنایۃً) منجمد ، پُرسکون ، خاموش.**
اس وقت کہ دنیا نیند میں ہے
سنسان ہے سطح سمندر کی
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۹۷). (ب) امذ ، امث. خلق اللہ اپنے گھروں میں میٹھی نیند سوتی ہے اور چاروں طرف سُنسان ہو جاتا ہے. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۳۸). اف : کرنا ، لگنا ، ہونا. [س : شونیہ + سَن शून्य + सन्न:].

ـــپَن (ـــفت پ) امذ.
اُداسی ، خاموشی. اس سُنسان پن کے باوجود بھی پہاڑوں کی

منظر درختوں کی وجہ سے بہت دلفریب تھا. (۱۹۶۳ ، **آپ بیتی** ، ۱ : ۹۳). [سنسان + پن ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. **خالی کرنا ، سونا کرنا.**

اماں کا گھر بھرا ہوا ویران کر گئے
واری ہماری گود کو سُنسان کر گئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۴۳). ۲. **اُجاڑنا ، وِیران کرنا ، غیر آباد کرنا.**

اک عاشقِ نالاں کو نکلوا کے عدو سے
کیا کُوچۂ محبوب کو سُنسان کیا ہے

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۴۷).

سُنْسانی (ضم س ، سک ن) امث.
وِیرانی ، اُجڑاپن ، اُداسی. شہر پر بھیانک وِیرانی اور سُنسانی برس رہی تھی. (۱۹۲۳ ، محاصرۂ غرناطہ ، ۲۰). [سُنسان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُنْسانِیَت (ضم س ، سک ن ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
سنسان پن ، وِیرانی ، اُداسی.

دیکھ کے سُنسانیت بن کی شیر تَرنُّم خیز ہوئے
آہو لرزاں کہہ کے بھاگے ہم کو جان بچانے دو

(۱۹۲۶ ، کلیاتِ ظریف ، ۱ : ۷۸). [سُنسان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْسْتھا (فت س ، سک ن ، سک س) امذ.
ادارہ ، انجمن ؛ (مجازاً) راجدھانی ، سلطنت. ہر ایک سنستھا کے لیے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ بھی ایک سنستھا ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۲۱۸). [س : **संस्था**].

سَنْسْتھان (فت س ، غنہ ، سک ، سک س) امذ.
مجموعہ ، جمعیت ، ذخیرہ ، ڈھیر ، تودہ ، مجمع ، بھیڑ ؛ اصل ذرات کا مجموعہ ؛ روپ ، صورت ، شکل ؛ بناوٹ ، خلقت ؛ رہنے کی جگہ ؛ ہمسایگی ، پڑوس ؛ چورستہ ، چوراہہ ؛ جگہ ، مقام ، نشان ؛ دھبّہ ؛ ٹھیرنا ؛ موت ، مرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : **संस्थान**].

سِنْسَر (کس مج س ، سک ن ، فت س) امذ.
۱. **کسی تقریر ، تحریر وغیرہ پر سیاسی ، مذہبی یا انتظامی مصالح کی بنا پر تحدید و پابندی، روک ٹوک، احتساب.** جنگ کے زمانے میں سنسر کا محکمہ بھی بڑھا دیا جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، فنِ صحافت، ۹۶). اگر ادیب ہمہ وقت سنسر کی گھٹن اور کشکول کی لگن کے تحت اظہارِ خیال کرے گا ، تو ہزار کوشش کے باوجود اس کی بات میں اثر نہ ہو گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۴). ۲. **ناظر ، محتسب ، نکتہ چیں ، روک ٹوک کرنے والا.** قدرت کا سنسر ہمارے سنسر سے بھی سخت اور بے مروت ہے . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۲۶). [انگ : Censor].

--- بورْڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
ادارۂ احتساب ، محکمۂ احتساب ، کچھ لوگوں پر مشتمل وہ جماعت یا ادارہ جو سرکاری طور پر کتابوں ، فلموں ، خبروں یا اخباروں کے مضامین کو قومی مفاد یا حکومت کے نقطۂ نظر سے نامناسب قرار دے. سنسر بورڈ میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے ارا کین لیے گئے ہیں. (۱۹۷۳، پیمان، کراچی، اگست، ۴۷). [سنسر + بورڈ (رک)].

--- شِپ (--- کس ش) امذ.
احتساب ؛ کسی تحریر کی طباعت و اشاعت پر جانچ پڑتال کی قدغن لگانا ، طباعت و اشاعت سے قبل مسودے کی جانچ پڑتال کو لازم قرار دینا. اگر انسدادِ افواہ (مفروضی) ہی قرینِ مصلحت ہو تو بجائے اس کے کہ ایک نیا سنسرشپ قائم کیا جائے ... اِشاعت ہی بند کر دے. (۱۹۱۴ ، ملفوظاتِ ناظر ، ۳۶). انگریزی اخبارات کی انگیخت پر سنسرشپ عائد کر دی. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ لاہور ، اگست ، ۱۰). [انگ : Censor Ship].

--- کَرْنا محاورہ.
احتساب کی زد میں لانا ، کسی خبر یا پروگرام وغیرہ کو نامناسب قرار دے کر خارج کر دینا ، نِکال دینا. حکومت نے ان کمیٹیوں کو یہ اختیار بھی دیا ہے کہ مقامی پروگرام اور کمرشل اعلانات کو پرکھیں اور ان کو سنسر کریں. (۱۹۶۹ ، ٹیلی ویژن کی کہانی ، ۱۶).

--- لَگانا محاورہ.
پابندی عائد کرنا. وہ جنسی آزادی کو معاشرے کے لیے بے حد خطرناک سمجھتے ہیں اور ... ہر طرح کی قدغن اور سنسر لگانے پر اِصرار کرتے ہیں. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۹۲).

--- ہونا محاورہ.
روک لیا جانا.

جی بہت ڈرتا ہے ان کو رازِ دل لکھتے ہوئے
قہر ہی ہو جائے گا نامہ جو سنسر ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۱).

سُنْسَر (ضم س ، سک ن ، فت س) امذ.
زیور کی ایک قِسم ، سنسار (پلیٹس). [رک : سنسار].

سَنْسَرگ (فت س ، سک ن ، فت س ، سک ر) امث.
تعلق ، رشتہ ، میل ، ملاپ. اُونچی ذات کی استری کا نیچ جات کے پرش کے ساتھ سنسرگ ہوتا ہے اور اِس سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے وہ برن سنکر کہلاتی ہے. (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۱۹). [س : **संसर्ग**].

سَنْسَرگا بھاؤ (فت س ، مغ ، فت س) امذ ؛ سے سنسرگ ابھاو
(روحانیات) **غیر سنجوگ ، کسی شے کا عدم ، نہ مل سکنے کی کیفیت ، نو علوم کی تفصیل میں سے ایک.** ابھاو نیستی ، قایم بغیر سمجھتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں ، سنسرگا بھاؤ. (۱۹۳۹، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۲). [سنسرگ + ابھاؤ ـ عدم، ختم].

سِنْسَری (کس مج س ، سک ن ، فت س) صف.
روک ٹوک، احتساب، جانچ پڑتال. چند دن کے لیے ایک دورِ سنسری پُرلطف مگر وقت و مقابلہ طلب آ گیا تھا. (۱۹۳۱ ، محمد علی، خطوط ، ۲۷۳). [سِنسر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْسکا (فت س ، غنہ ، سک س) امذ.
شک ، ڈر خوف ، عدم اطمینان. پہلے ہمیں سنسکا ہوتی تھی کہ پتریا کی لڑکی ہے. نہ جانے کیسی پڑے کیسی نہ پڑے پر اب ساری سنسکا مٹ گئی . (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ٣٩).[س : شنکا शङ्का کی تحریف].

سَنْسکار (فت س ، غنہ ، سک س) امذ.
١. **ریت ، رسم ، لوازمہ ، قاعدہ ، قانون ، ضابطہ**. ہندوؤں میں ازدواج، مذہبی سنسکار ہے. (١٩٣٨ ، علمِ اصولِ قانون ، ٩). ٢. **(ہندو شادی کی رسم**. کیشو کی خواہش ہے کہ جرمنی جانے سے قبل ہمارا بیاہ ہو جاوے ، کل شام کے وقت سنسکار ہو جائے گا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ٢٨٣) . ٣. **پاکیزگی ، صفائی . تقدیس . اپنے آپ کو پیدا کرنے کی طاقت**. جسم اور جان کی ریاضت اور نیک اعمال سے صحیح دانش کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں اور بہترین سنسکار سرانجام پاتا ہے. (١٩٣٩، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١١٧). ٤. **(ہندو) مرنے کے بعد تیرہ دن تک پُوجا کی رسم ، تیرھنیں**. تیرہ دن تک سنسکار کرتے رہے ، تیرہویں دن نپڈدان ہوا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ١ : ٧٩). ٥. **کریا کرم** . اب اس بیچارے کا سنسکار کرنا ہے جس نے تمہارے گھر کی حفاظت میں اپنی جان دی.(١٩٣١، تہتارانا، ١٧٨). ٦. **خاتمہ ، ختم ہو جانا**. انگریزوں نے جب مغل شاہی کا انتم سنسکار کیا تو سب سے بُری مغل بچوں پر بیتی. (١٩٧٦ ، نقوش، جنوری ، ٢٠). ٧. **(فلسفہ) خیال ، تصوّر ، بچار**. وگیان دراصل سنسکار کی براہ‌راست پیداوار ہے.(١٩٣٥، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ١٣٦). ٨. **تکمیل ، زندگی کے الگ الگ موڑوں کے کام**. سنسکار تکمیل ہے اور انسان اپنی عمرِطبعی کے فرائض پُورے کر دینے سے تکمیل کی منزل کو پہنچ جاتا ہے. (١٩٢٣ ، سرگزشتِ الفاظ ، ٣٠٠). سنسکرت کے بول سے ہی ایک اور بول سنسکار بھی بنتا ہے جس کے معنی ہیں زندگی کے الگ الگ موڑوں کے کام. (١٩٧٥ ، اُردو کی کہانی ، ٩٠). ٩. **ہندو عقیدے کے مُطابق وہ عدمِ تکمیل شُدہ خیالات ، احساسات اور آرزوئیں جو مرنے کے بعد دُوسرے جسم میں ظہور کرتے ہیں**. جب راجہ پدم تیرا شوہر مرا جو سنسکار اس کی تھی یعنی آرزو پر ایک تعلق کی جو اُس مردہ کے خیال میں تھی سب ظہور میں آئی . (١٩٠٧ ، منہاج السالکین ، ١٣٦). ١٠. **تعلیم ، گُن ، ہنر ، جوہر**. اخلاق کے شکستہ حال جھونپڑوں کو ڈھا دیا اور ننگ و ناموس کے ہرے بھرے سبزہ‌زار کو دبا دیا یہ سب پُورب جنم کے سنسکار تھے. (١٩٣٦ ، پریم بتیسی ، ١ : ٤٥) . ١١. **مکمل کرنا ، ختم کرنا ، پُورا کرنا ، تکمیل ، کمال ؛ شستگی ، لطافت ؛ خاکہ ، نقشہ ؛ زینت ، سجاوٹ ، آراستگی ؛ احترام ، تقدیس** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : सस्कार].

سَنْسکِرت (١) (فت س ، غنہ ، سک س ، کس ک ، ر). (الف) صف.
احتیاط سے بنا ہوا ؛ ساختہ ؛ بناوٹی ، مصنوعی ، مکمل ، کمال کو پہنچا ہوا ، ریختہ ، شستہ ؛ سجا ہوا ، مزین ، آراستہ ؛ بہترین ، نہایت اعلیٰ ، پاک کیا ہوا ، پوتر ، صاف ستھرا ؛ سکھایا ہوا ؛ شادی شُدہ (ماخوذ: پلیٹس ؛ جامع اللغات).(ب) امث. **(ہندو) آریاؤں کی قدیم زبان جسے وہ دیوتاؤں کی زبان مانتے تھے** . وطن کی قومی درسگاہوں میں زبان سنسکرت کو نمایاں جگہ دی گئی ہے. (١٨٢٥ ، فغانِ قاری ، ٤٤). جس طرح سنسکرت و بھاکھا اور انگریزی اشعار مفید اور با اثر ہیں اسی طرح اُردو اشعار کہے جائیں. (١٩٠٥ ، مکتوباتِ شاد عظیم‌آبادی ، ٥٣). اسے سنسکرت تنقید کی اِصطلاح میں "رس" سے سمجھایا جا سکتا ہے. (١٩٨٣ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ١٧٤).
[س : सस्कृत].

سَنْسکِرت (٢) (فت س ، غنہ ، سک س ، کس ک ، ر) امذ.
بہت صاف سُتھرا چمک‌دار پتھر جو نیلم کی ایک قسم ہے ہے. سنسکرت یہ ہمیشہ چمکتا رہتا ہے اس کے پہننے سے محبت بڑھتی رہتی ہے اور دولت قدم چُومتی ہے. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٣١).[س : ससकृ].

سَنْسکِرتی (فت س ، غنہ ، سک س ، کس ک ، سک ر). (الف) امث.
تہذیب ، ثقافت. ہندوستانی سنسکرتی میں اکائی کہاں سے پیدا ہوئی . (١٩٧٦ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، جنوری ، ١١) .
(ب) صف. **سنسکرت کا ، سنسکرت سے منسوب و متعلق** .
ہندو دیو مالا اور سنسکرتی شعر و ادب کے علمی ، ادبی ، تہذیبی اور مذہبی دفینوں کو اُردو میں سکّہ رائج‌الوقت کی حیثیت دینا چاہتے ہیں. (١٩٥٥ ، جدید غزل ، ٨٩).[س : सस्कृती].

سَنْسکَر (فت س ، غنہ ، سک س ، فت گ) صف.
زرخیز ، بارآور ، ثمردار (پلیٹس). [س : सस्य+करः].

سَنْسَن (فت س ، سک ن ، فت س) امث.
رک : سنسناہٹ (ماخوذ : پلیٹس) . [حکایتُ الصوت ؛ س : سن سن : स्वन+स्वनः].

سُنْسُنا (ضم س ، سک ن ، ضم س) امذ.
ناک بند ہونا ، زکام سے ناک میں بولنا ، زُکام (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : स्वन+स्वन+कः].

سَنْسَنانا (فت س ، سک نْ ، فت س) ف ل.
١. **کسی عصبی یا دماغی نقصان یا خوف یا تھکاوٹ کے باعث ، ہاتھ پانو یا سارے بدن میں اندرونی طور پر ایک قسم کے ارتعاش جھنجھناہٹ اور سنسناہٹ کی سی کیفیت پیدا ہونا ، جھنجھنانا**.

سنسنانے جاتے ہیں کچھ دست و پا
جی یہ کہتا ہے کہ سو جاؤں ذرا

(١٨٢٨ ، مثنوی مہر و مشتری ، ١٨).

مرا رنگ فق ہوتا جاتا ہے کیوں
بدن خود بخود سنسناتا ہے کیوں

(١٨٧٢ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ٨٧). جذبات کی آنچ سے سارا وجود سنسناتا رہتا ہے . (١٩٧٠ ، مصطفیٰ زیدی ، گ ، ١٠) .
٢. **خوف زدہ ہو جانا ، سنّاٹے میں آ جانا**. اس سے کہا یوسف تو اب تک جیتا ہے اور وہ مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے اور یعقوب کا دل سنسنا گیا.(١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ١٨٦).

سمجھانے جو آئیں سمجھیں مطلب
سن ہو گئیں سنسنا گئیں سب

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۴۷). جیسے کوئی برق رو اُس کے جسم کو سنسنا گئی ہو. (۱۹۴۸ ، اور انسان مر گیا ، ۶۱). ۳. **کسی چیز کا فضا میں زنائے سے گزر جانا.** آندھی بڑے زور و شور سے آ رہی تھی ، درختوں میں ہوا سنسنا رہی تھی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۶۱).

لپکتا ہوا دندناتا ہوا
امنڈتا ہوا سنسناتا ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۸) . کمرے میں اور باہر کوئی چیز سنسناتی سنائی دیتی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۸۷). ۴. **گوشت وغیرہ کے پکنے یا پانی کے کھولنے سے ذرا پہلے سن سن کی آواز نکلنا** . اس میں سے کچھ سنسناتا پانی رِستا رہتا ہے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۶). ۵. **کسی جوش یا جذبہ کے سبب خُون میں ارتعاش پیدا ہونا.** اس کا خُون اس کی ہر ہر رگ میں سنسنا رہا ہو. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۱۶). [سن سن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

سَنسناہَٹ (فت س ، سک ن ، فت س ، ہ) امث.

۱. **تھرتھری ، ارتعاش ، جوش (خوشی یا غصے کی حالت میں).** اس کے دیکھنے سے ہاتھ پاؤں میں سنسناہٹ چلی آتی تھی. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۵۳).

یہ کس کی سُن رہی ہے روح آہٹ
رگوں میں ہے مزے کی سنسناہٹ

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۵۶). محبت کا جواب اپنائیت سے ملنے پر ... خُون میں سنسناہٹ ہونے لگی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳). ۲. **ضعف یا خوف یا سنسنی کی خاص کیفیت جو ہاتھ پانو وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے.**

بدن میں صبح سے تھی سنسناہٹ
انھیں سناہٹوں میں جی چلا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۵). اعصاب کی سنسناہٹ اور خاموشی بعض وقت ناقابلِ برداشت سی بن جاتی ہے. (۱۹۵۲ ، زیرِ لب ، ۲۵۷). ۳. **کسی چیز کے فضا میں زنائے سے گزرنے کی آواز.**

فنا کے آہنی وحشت اثر قدموں کی آہٹ ہے
دھوئیں کی بدلیاں ہیں گولیوں کی سنسناہٹ ہے

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۸۲). ۴. **مٹی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے یا گوشت وغیرہ پکنے یا پانی میں جوش آنے کی آواز.** سب چیزوں کو واٹر باتھ پر رکھ کر گرم کرو ، جب سب سنسناہٹ ختم ہو جاوے تو خوشبوئیں ملا دو. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۴۰). ۵. **خوف سے سنّاٹے میں آجانے کی کیفیت.** چراغ کے گُل ہوتے ہی زندگی کی تاریک رات میں سنسناہٹیں سی آ گھسیں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۲) [سنسنانا (رک) سے اسم کیفیت].

سَنسَنی (فت س ، سک ن ، فت س) امث.

۱. **ضعف ، سنسناہٹ ، کپکپاہٹ.** میرا جی اندر سے بیٹھا جاتا ہے اور ہاتھ پانوں میں سنسنی سی چلی آتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۵). ایک کیفیت تھی بدن میں سنسنی کی. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرہ گوہریں ، ۲۷) . مجھے اپنے پورے بدن میں سنسنی اور تناؤ کی ایک ایسی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی جو صرف موت کو اپنے مقابل کھڑے دیکھ کر ہی محسوس ہو سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۱). ۲. **خوف ، ہراس.** بردوان میں ایک عجیب پُراسرار واقعہ پیش آیا جس نے لوگوں میں کافی سنسنی پیدا کر دی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۴۴). حسن لشکری کے اس غیر متوقع حملے سے ایوان میں ایک سنسنی سی دوڑ جاتی ہے. (۱۹۴۹ ، اک محشرِ خیال ، ۱۳). ۳. **ہیجان.** ہمارے روزانہ اخبار ہمارے اندر ایک سنسنی تو پیدا کرتے ہیں لیکن ہم ان سے سیکھتے کچھ نہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین، ۳۶۹). [سن سن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اُٹھنا محاورہ.

خوف و ہراس ہونا ، کسی پر ہیجانی کیفیت پیدا ہونا. اس کے یہ لفظ میرے تمام جسم کے رونگٹے رونگٹے میں بیٹھ گئے اور ایسی سنسنیاں اُٹھنے لگیں کہ کبھی آج تک نہ اٹھی تھیں. (۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۳).

ہو کا عالم تھا یہاں کرتا تھا جنگل بھائیں بھائیں
سنسنی اُٹھتی تھی سن سن کر ہوا کی سائیں سائیں

(۱۹۵۶ ، ظفر علی خان ، نگارستان ، ۳۲).

--- پَڑنا محاورہ.

۱. **خوشگوار احساس ہونا ، مسرت ہونا ، خوشی سے بیچین ہونا.** جس وقت پہلے پہل ہاتھ سے ہاتھ ملے ہیں سارے بدن میں بجلی سی دوڑ گئی سنسنی پڑ گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۶۷). ۲. **تھرتھری ہونا ، کپکپی ہونا.** اس کے شریر میں ایک سنسنی سی پڑ گئی. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۶۰).

--- پَیدا کَرنا محاورہ.

خوف و ہراس یا اچنبھے کی کیفیت پیدا ہونا. میں کوشش کروں گا کہ ان صفحات میں بغیر مبالغہ اور سنسنی پیدا کرنے کی خواہش کے واقعات کو ان کی اصلی صورت میں پیش کروں . (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۱۰). سنسنی پیدا کرنے والے واقعات لے کر انھیں مرکزی حیثیت دی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۶).

--- پَیدا ہو جانا محاورہ.

جسم میں سنسناہٹ ہونا ، خوف و ہراس چھا جانا . تمام بدن پسینے پسینے ہو گیا سنسنی پیدا ہوئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۷). اس کی وجہ سے شہر میں سنسنی پیدا ہو گئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۴۳).

--- پَھیلنا محاورہ.

خوف و ہراس چھا جانا.

احمق اگر ڈیفنس کے نرغے میں آ گیا
یہ بھی ہے کوئی بات جو پھیلی ہے سنسنی

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۱۸) . ان کی پاٹ دار آواز سے سنسنی پھیل جاتی تھی. (۱۹۸۴ ، کیمیاگر ، ۱۱).

---چھُوٹنا محاورہ.
بدن میں سنسناہٹ ہونا ، ضعف کی کیفیت طاری ہونا (نوراللغات).

---خیز (---ی مج) صف.
خوف و ہراس پھیلانے والا ، ہیجانی. سنسنی خیز کی ترکیب سے تو سنسنی بڑھ جاتی ہے (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۱۰۲). [سنسنی + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا].

---خیزی (---ی مج) امث.
ہیجانی کیفیت پیدا کرنے کا عمل. وہ ... اس پروپیگنڈے کا اثر معلوم ہوتا ہے جو اقبال کے ہاں سنسنی خیزی تلاش کرنے اور انہیں «انسان» ثابت کرنے والے نقادوں نے پھیلایا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۸۲). [سنسنی + خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَوڑ جانا محاورہ.
بیچین ہو جانا. بس ایسی عمر تھی کہ کسی کے نام پر سارے بدن میں سنسنی دوڑ جاتی تھی. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۱۳۵).

---دوڑنا محاورہ.
بیقرار ہو جانا.

کانوں میں آئی کیسی آواز نئی
دل کی دنیا میں سنسنی دوڑ گئی

(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۶۲).

سُنْسُنی (ضم س ، سک ن ، ضم س) امث.
چھچھوندر (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : سنسنی सनसनी]

سَنْسی (فت س ، سک ن) امث.
۱. **دھات کی گرم چیزوں کو پکڑنے کا قینچی کی وضع کا دستہ یا چمٹا جس کے دستے لمبے مُنْہ چھوٹا اور ضرورت کے لحاظ سے مُختلف شکل کا بنایا جاتا ہے ، سَنْداسی.** عمرو نے سیسہ گرم کر کے منہ اس کا سنسی سے کھول کے پلا دیا کہ یہ کافر تڑپ کر سرد ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۲۱۸). چمڑا کھینچنے یا تاننے کے لیے اُن کے پاس کوئی شکنجہ یا سنسی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف اپنے دانتوں سے کام لیتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۷۸). مستری جی نے سنسی اور ہتھوڑا ایک طرف رکھ دیئے. (۱۹۷۲ ، اوراق ، اکتوبر ، نومبر ، ۱۳۲).
۲. **گھوڑے کے نعل اُتارنے کا سنسی کی طرح بنا ہوا ایک اوزار ، یہ آلہ نعل اُتارنے کلنجز کو کھینچنے اور پریگوں کی گُھنڈیوں کو کاٹنے کے کام میں آتا ہے ، پنسرز ، زنبور.** پنسرز یا سنسی بھی کسی پُرانے راسپ یا ریت کے ٹکڑے کی بنائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعلبندی ، ۵۰). میز پر بہت سی چیزیں غیر مرتب رکھی تھیں جن میں گوندکی شیشی آری سنسی اور سوئیاں شامل تھیں (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳۷).
۳. **مروڑنے کا اوزار.** دروازے کے قلابے کھولنے کا اوزار ، سنسی چھینی لئے سب کے پیچھے تھی. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۶۵). [س : सन्दशिका].

---سے زُبان کِھنچْوانا ف مر.
سنسی سے زبان کھنچنا رک کا متعدی المتعدی ، کسی اور کے ذریعے سنسی سے زبان کھنچنا. چاہیے اس وقت میری زبان سنسیوں سے کھنچوائیں. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۷۶).

---سے زُبان کِھنچْنا ف مر.
زبان کو سنسی سے پکڑ کر مُنْہ سے الگ کر دینا.

ایک کانٹا سا نکل جائے ہمارے دل سے
سنسیوں سے کوئی کھینچے جو زبان واعظ

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۷).

سَنْشی / سَنْشے (فت س ، سک ن) امذ.
بے یقینی ، شک و شبہ ، خوف ، فکر ، اندیشہ ، خطرہ ؛ بدگمانی ، بے اعتباری ، بدظنی. اب تم نہ سنک ہو کر بجرو تم کو سنشے کوئی نہیں رہا. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۶). جب اس کے تمام سنشے دور ہو جائیں گے تب وہ اچل اور اٹل روپ سے آتما کے دھیان میں لگ جائے گی. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۹۰). اگر ان دونوں امر میں سنشکی ہو تو اس کا نام سنشی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). [س : سنشی / سنشے संशय].

سُن شیشَہ (ضم س ، ی مع ، فت ش) امذ.
(آئینہ سازی) کچا یا بغیر جلا کا شیشہ جو شفاف نہ ہو ، جس میں آرپار نہ دکھائی دے اور جو آئینے بنانے کے کام نہ آئے اب اس قسم کے مصنوعی شیشے بہت اعلیٰ قسم کے بنائے جاتے ہیں (اپ و ، ۴ : ۹۰). [سُن (رک) + شیشہ (رک)].

سَنْطُور (فت س ، سک ن ، و مع) امذ.
(موسیقی) سنتور ، آلاتِ موسیقی میں سے ایک اِیرانی ساز. کشمیر کی صوفیانہ موسیقی میں استعمال ہونے والا ساز سنطور بھی ان کے لیے لے گئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۷۰). [سنتور (رک) کا معرب].

سَنَق (فت س ، ن) امذ.
گرانیٔ معدہ ، سؤہضم ، ہاضمہ خراب ہونا (خصوصاً حیوانات کا (مخزن الجواہر).

فتنۂ دہر میں سنق سے ترے
کون ہووے مَید کا مقدور

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۳). [ع].

سُنْقُر (ضم س ، سک ن ، فت ق) امذ.
شاہین کی نسل سے ایک شکاری پرند ، باز ، شکرہ ، سنقور ، سنقرہ ؛ زبردست قسم کا صیّاد ؛ سرد ملک کا باسی ، پر موٹے بدن ٹھکا ہوا ہوتا ہے ؛ شاہی پرند ، شنقار ، شنغار. سنقر - یہ شکاری مُرغ شاہین سے ملتا ہوا ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۷). [ف].

سَنَک (فت س ، نِ) امث.
۱. **خبط ، جنون ، دیوانگی.**

کُچھ عجب طور کی جھک تھی تجکو
بچپنے ہی میں سنک تھی تجکو

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۹). قیس کو عِشق سے پہلے بھی کچھ تھوڑی سی سنک تھی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۵). جو کسی رِیاکاری یا مذہبی سنک کے تحت گایوں کے باڑے اور گئوشالے بنائے پڑے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۳۱) . ۲. نرم روی ، آہستہ خرامی. ہوا کی سنک ، گھڑیال کی کھنک ، درختوں کی پتّیوں کا موجِ نسیم سے آہستہ آہستہ کھڑکنا. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۷). غنچوں کی چٹک ، ہوا کی سنک ، پھولوں کی مہک. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۸۵).

لیکن اس درگہ سے باہر ہزاروں میل تک
بے کفن لاشوں کی بُو تھی اور ہواؤں کی سنک

(۱۹۴۹ ، نبض دوراں ، ۱۳۹).[سَنکنا (رک) سے حالیۂ تمام].

ـــــ آنا محاورہ.
جنون کا اثر ہونا ، دورہ پڑنا.

سنک جب آ گئی پھر رہ چکی دھجّی بھی پنڈے پر
یہ ہاتھ اب ہاتھ تو کلیجے کو ہیں دو ناگ پالے ہیں

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۷۱).

ـــــ جانا محاورہ.
متوجہ ہونا.

کُھلے کسی پہ نہ اندازِ جُنبشِ گیسو
چھونے ہَوا تو نہ جانے کِدھر سنک جائے

(۱۹۴۴ ، روح کائنات ، ۲۰۱).

ـــــ سَوار ہونا محاورہ.
جنون ہونا ، دیوانگی میں آ جانا. بھابی کو بھی نہ جانے کیا سنک سوار ہو گئی ، وہ نہ جائیں تو بھیّا دو چار دن میں ضرور ہی لوٹ آتے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۳۶). سنک جو سوار ہوئی تو طُوفان کی آمد دیکھنے چل پڑا. (۱۹۸۲ ، نیم رخ ، ۶۹).

ـــــ لینا محاورہ.
راہ اختیار کرنا

وہ مجنوں ہوں جو لیتا ہوں سنک صحرا نوردی کی
قدم لیتا ہے ہر کانٹا پھپھولے پاؤں پڑتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۶۴).

سَنک (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
سنکھ ، ناقوس ، بڑی کوڑی جو ہندو دیوتاؤں کے آگے بجاتے ہیں.

لے آئے لڑائی پہ ہر دہنک کوں
ترائے نفیری واں سنک کوں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۶۳). اہلِ اخبار ہیں اسمٰعیل جب اللہ سے سوال کیے تو اللہ ان کو ایک عصیٰ اور ایک سنک میں قدس کا تیل ڈال کے بھیجا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۷۹). [سَنکھ (رک) کا ایک اِملا].

سَنک (۲) (فت س ، غنہ) امث.
شک ، شبہ ، ڈر ، خوف (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شنکا **शङ्का**]

سِنک (کس س ، فت ن) امذ.
ناک کی غلاظت ، رینٹ.

نہ ہو جا ضرور اور پیشاب کُچھ
سِنک تُھوک آنسو نہ کچھ میل مچھ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۴). [سِنکنا (رک) سے اس اور حاصلِ مصدر].

سَنکا (فت س ، سک ن) امذ (قدیم).
شک ، خوف.

نا بھول ان کے بوج کے بیچ
سنکا نہ ان کے سوج کے بیچ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۴). [س : شنکا ـ **सकातर**].

ـــــ ڈائن ھنسا بُھوت کہاوت.
بُھوت وغیرہ کی کُچھ اصلیت نہیں ، خود بخود دل خوف کھا کر وہمی صورتیں پیدا کرتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سُنکا (ضم س ، مغ) امذ.
(سلوتری) مویشی اور گھوڑے کے پھیپڑے کی بیماری جس میں اس کا سِینہ جکڑ جاتا ہے اور سانس لینے کو ہانپتا ہے ، سازا (اپ و ، ۵ : ۱۰۰). [مقامی].

سَنکات (فت س ، مغ) امذ (قدیم).
دُکھ درد ، غم.

یہی صُورت دیکھاؤں اوس کوں پیہات
دیکھوں اس حال سے سب اپنا سنکات

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۶). [رک : سنکٹ].

سُنکاتر (ضم س ، سک ن ، سک ت) امذ.
ایک قسم کا سانپ (پلیٹس). [پ : **सकार**].

سِنکار (فت س ، مغ) امذ.
دھول ، مٹی ، خاک ؛ شعلے کی چٹخ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س : **शङ्का**].

سَنکار (فت س ، سک ن) امذ.(قدیم)
اِشارہ سر یا آنکھ یا ہاتھ کا ، بُلانے کی آواز.

سنی جب ہر طرف بچھوے کی جھنکار
دیکھے ابرن رن اور سات سنکار

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۳) . [سِنگھار (رک) کا بگاڑ].

ـــــ دینا محاورہ.
۱. **(عو) اِشارہ کر دینا ، آنکھ مار دینا**

مت آنکھ ہمیں دیکھ کے یوں مار دیا کر
غمزے ہیں بلا ان کو نہ سنکار دیا کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۲۳). ۲. **اُکسا دینا ، اُبھارنا ، پیچھے لگا دینا**. آمد سن کر چند آوارہ نوجوان لڑکوں کو سنکار دیا. ان اوباشوں نے ... پتھر برسائے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۱).

کِس نے سنکار دیا؟ کس نے اسے اُکسایا
کِس نے سردار بنایا اسے سپنائی کا
(۱۹۷۵ء ، خروشِ خم ، ۱۱۹).

سُنکار (ضم س ، سک نِ) امذ.
(موسیقی) سُننے والا. سُر کا مقام اور سُر کی مِقدار ہی تو اصل چیز ہوتی ہے ، اُونچے گانے بجانے والے اور اچھے سُنکار اسی بات کو دیکھتے ہیں. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲).
[سُن (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی].

سَنکارا (فت س ، غنہ) امذ.
اِشارہ.

وہ تج میں چتین بارا
کرتا سب سنکارا
(۱۵۸۲ء؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۰). [سنکار (رک) + ا(زائد)].

---ہوا صف.
اِشارہ کیا ہوا ، بہکایا ہوا ، لگایا ہوا ، اُبھارا ہوا ، اُکسایا ہوا.

آج میرے خُون پر اِصرار ہے ہر دم تمہیں
آئے ہو کیا جانئے تم کس کے سنکارے ہوئے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۱۶).

سَنکارَک (فت س ، سک ن ، فت ر) صف.
مادّی ، دنیاوی ؛ (کنایۃً) بد ، مذموم ، مکروہ. میں تمام دنیاوی خواہشات سے بالاتر ہو کر ایسے استھان میں پہنچ چکا ہوں جہاں سنکارک ابھلاشاؤں کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے. (۱۹۶۵ء ، کفِ دریا ، ۱۷۲). [سنکا + ا ، لاحقۂ نسبت ، ک ، لاحقۂ صفت].

سَنکارْنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
آنکھ مارنا ، اشارہ کرنا ، اُکسانا ، بُلانا.

اس چرخِ سیہ رُو نے اک فتنے کو سنکارا
اس ظلم رسیدہ کو کن سختیوں سے مارا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). کبھی استانی جی کو سنکار دیتی ہیں کہ دیکھو آتوجی! کتاب کھلی رکھی ہے شیطان پڑھ رہا ہے. (۱۸۷۴ء ، انشائے ہادی النساء ، ۶۴) . چمپا نے کسی کو سنکارا اور نیچے سے آواز آئی (چمپا اس کا دروازہ کدھر سے ہے) . (۱۹۰۳ء ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۴۳) . [سنکار (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَنکاش (فت س ، سک ن) صف.
مشابہہ ، مانند ، ملتا جُلتا ، ایک ہی طرح کا ، یکساں (پلیٹس).
[س : सकाश].

سَنکانا (فت س ، سک ن) ف م.
چلانا ، متوجہ کرنا ؛ بہکانا ، اُکسانا ؛ اِشارہ کرنا.

نرگسوں نے باد کو پھر آنکھ دی
باد نے بادل کو سنکایا اودھر
(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۳۱). جو لوگ انہیں گھیرے رہتے ہیں ، انہوں نے انہیں سنکا دیا کہ آپ کو تو گلڈ میں کوئی بڑا عہدہ ملنا چاہیے. (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۲۵۰). [رک : سنکارنا].

سَنکَٹ (فت س ، سک ن ، فت ک) صف ؛ امث.
۱. **سکڑا ہوا ، تنگ ؛ بھرا ہوا ، بھرنا ؛ قابل گُزر یا دخل ؛ تنگ راستہ ، خا کنائے دوہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **(ہندو) دکھ ، آفت ، مُصیبت ، بدقسمتی ، کوفت.** تم بچوں کو ٹیکا لگواؤ وہ تمہارے بچوں کو بچا لے گا ، ان کی سنکٹ دور کر دے گا. (۱۸۹۴ء ، کامنی ، ۵۲). ماتا تیرے پُتر بُھوکے پیاسے سنکٹ جھیلتے ہیں اور تو دیکھتی ہے. (۱۹۲۱ء ، پتنی پرتاپ ، ۷). جب کسی بھگت پہ بپتا پڑتی ہے تو وہ ترت وہاں پہنچ کر اسے سنکٹ سے نکالتی ہے. (۱۹۸۵ء ، خیمے سے دور ، ۳۸). [س : सकट].

---چَوتھ (---و لین) امث.
ہندوؤں کا ایک تہوار جو ماگھ کے مہینے میں ہوتا ہے اور جس میں گنیش جی کی پُوجا کی جاتی ہے (پلیٹس) [سنکٹ + چوتھ (رک)].

سَنکَٹْا ماتا (فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
(ہندو) نصیب کی دیوی ؛ (مجازاً) مُصیبت دُور کرنے والی دیوی ، مُشکل حل کرنے والی دیوی. اس بکھت وِقت سنکٹا ماتا پہلی بڑھیا کے بیٹے پاس آئی اور اس کے اُوپر اپنا ہاتھ پھیر گئی اور کھانا پانی دے گئی. (۱۹۰۸ء ، مخزن ، اپریل ، ۳۶).
[سنکٹ + ا (زائد) + ماتا (رک)].

سِنِکَٹ (فت س ، شد ن بکس ، فت ک) صف.
نزدیک ، قریب ، مُتصِل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सन्निकट].

سَنکَٹھ (فت س ، سک ن ، فت ک) امث.
مُصیبت ، آفت ، دُکھ. وہ دیس بدیس مارے مارے پھریں گے کوئی ایسا سنکٹھ پڑے گا جس سے وہ بہت دُکھی ہوں گے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۲۳۱). [سنکٹ (رک) کا ایک اِملا].

سَنکَر (فت س ، مغ ، فت ک) امذ.
شنکر دیوتا کے نام پر بنایا جانے والا مورچہ ؛ پہاڑی مورچہ.

جب مرہٹے اوتار سنکر پہ چڑھ گئے
تیغ و سپر سنبھال روہیلے بھی اُڑ گئے
(۱۷۶۱ء ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۲). تھوڑے فاصلہ پر پٹھانوں نے پہاڑ کو ایک سنکر بنا رکھا تھا ہم نے اس پر یُورش کی. (۱۹۶۵ء ، تزکِ بابری ، ۹۲). [رک : شنکر].

---کَہیں بیمانْسا فقرہ.
(ہندو) شنکر دیوتا کی پُوجا کے بول. سنکر کہیں بیمانسا ... کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ایک شکل میں تصوّر کر کے توجہ کرنا . (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱).

سِنکُر (کس س ، مغ ، ضم ک) امذ.
(طِب) گڑ ، کھلی اور جَو کے بھوسے وغیرہ پر مشتمل ایک جلاب. گائے کو قبل جننے کے اور بعد بچہ ہونے کے تیسی و سنکر یا کھلی گرم پانی سے ملا کر کھلا دیویں. (۱۸۴۵ء ، دولتِ ہند ، ۶۶).

جھاڑی بوٹی کے بیروں اور سنکروں کو کھا کر لشکر جیتا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۲۰۹)۔ [رک : سینکُر]۔

سُنکَر (فت نیز ضم س، سک ن، فت ک) امذ۔
(ہندو) **میوہ فروش**۔ کنجڑے، سُنکَر نان بائی حلوائی بے بلائے آئے قرینے سے دکانیں لگائیں خوانچے جمائے۔ (۱۸۶۱، فسانۂ عبرت، ۷۵)۔ [س : सनकर]۔

سَنکْرات (فت س، غنہ، سک ک) امث؛ سنکرانت۔
۱. **ملنا، میل جول؛ وہ دولت جو کئی نسلوں سے مسلسل چلی آتی ہو** (پلیٹس؛ ہندی اردو لغت)۔ ۲. **قدیم فلکیات کی رو سے تحویلِ آفتاب کا دِن جس میں آفتاب ایک بُرج سے دوسرے بُرج فلکی میں گُزرتا ہے**۔ واضح ہو کہ کُل، سنکرات سال بھر میں ۱۲ ہوتی ہیں۔ (۱۸۸۰، کشاف النجوم، ۱۲۶)۔ سنکرانت یہ وہ دن ہے جس دن آفتاب ایک بُرج سے دوسرے بُرج میں داخل ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۹۳)۔ ۳. **ہندووں کا ایک تہوار جو ماگھ، بیساکھ اور ساون وغیرہ کی سنکرات کو ہوتا ہے اور اس دن ہندو روزہ رکھتے ہیں یا فاقہ کرتے ہیں**۔ ہردوار کا میلہ جو ہر سال میکھ کی سنکرات کو ہوا کرتا ہے۔ اس ملک میں سرنام ہے۔ (۱۸۵۹، جام جہاں نما، ۱۰۰)۔ ہر سال یہاں مکر کی سنکرات میں میلا ہوتا ہے۔ (۱۸۸۳، جغرافیۂ گیتی، ۲ : ۳۵)۔ سرسوتی نے کہا، ماں جب خفا ہوں، سنکرانت منا لیتی ہیں۔ (۱۹۵۷، طوفان کی کلیاں، ۱۳۱)۔ [س : सङ्क्रान्त]۔

سُنکَرْنی (ضم س، سک ن، فت ک، سک ر) امث۔
سنکرن، سنکر کی جورو، میوہ فروش کی بیوی۔ کہیں حلوائی کہیں نان بائی، کسی جانب کبڑنی، سنکرنی سرمایۂ حسن و ناز جمع کیے سب بیٹھے ہوئے۔ (۱۸۸۸، طلسم ہوش رُبا (انتخاب)، ۳ : ۳۷۳)۔ [سنکر + نی، لاحقۂ تانیث]۔

سَنکْرون (فت س، غنہ، سک ک، و مج) امذ۔
(موسیقی) **سری راگ کی ایک راگنی**۔ سنکرون، کھٹ، بدھن، دیس کار اور اکسیر اس کے پتر ہیں۔ (۱۹۰۵، ترانۂ موسیقار، ۳۱)۔ [مقامی]۔

سَنکْڑا (فت س، سک ن، ک) امذ۔
سن کے ریشے سے تیار کردہ ایک کپڑا۔ اُدھر نائیلن چلتی ہے، ریشم چلتا ہے، سنکڑا چلتا ہے، کاٹن نہیں چلتا۔ (۱۹۸۱، ہند یاترا، ۳۳۰)۔ [سنکڑا = سن (رک) + کپڑا (رک)]۔

سَنکْڑا (فت س، غنہ، سک ک) صف۔
سکڑا ہوا، تنگ، جُھری دار (پلیٹس)۔ [سنکڑنا (رک) سے اسم صفت]۔

سَنکْڑانا (فت س، غنہ، سک ک) ف م۔
سکیڑنا، تنگ کرنا (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [پ : सकड़ाना]

سَنکَڑْنا (فت س، مغ، فت ک، سک ڑ) ف ل۔
سکڑنا، تنگ ہونا (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [پ : सकड़ना]۔

سَنکْڑنی (فت س، غنہ، سک ک) اِمث۔
سکیڑ، تنگی (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [سنکڑنا (رک) سے اسم کیفیت]۔

سَنکَل (۱) (فت س، مغ، فت ک) امث؛ امذ؛ ←سانکل۔
زنجیر، کنڈی۔ ایک گدھا دبلاسا مارے کھاج کے پیٹھ اس سنکل سے گھسنے لگا۔ (۱۸۲۴، سیرِ عشرت، ۱۵)۔ [پ : सकल]۔

ـــ تالا امذ۔
قفل اور زنجیر (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔ [سنکل + تالا (رک)]۔

سَنکَل (۲) (فت س، مغ، فت ک) امذ۔
مجموعہ، ڈھیر، تعداد؛ حساب (جامع اللغات؛ پلیٹس)۔ सकल

سَنکْلا آنے (فت س، مغ، سک ک) امذ۔
(صرّاف) **صرّافوں کی اِصطلاح میں ایک روپیہ دوآنے کو کہتے ہیں** (اردو قانونی ڈکشنری)۔

سَنکَلْپ (فت س، غنہ، سک ک، فت ل) امذ۔
۱. **وصیت، ہبہ، عہدنامہ**۔ چھبو بھگت نے ایک کاغذ ہبہ نامہ بابت چاہ و مندر وغیرہ ... بطور سنکلپ لکھ کر بخش دیا۔ (۱۸۶۴، تحقیقاتِ چشتی، ۷۳۱)۔ میں تو اپنے ارادے سے نہیں ہٹوں گا جو سنکلپ ہو گیا ہو گیا۔ (۱۹۱۴، راج دلاری، ۶۶)۔ ۲. **نیت، رضا** (قدیم)۔

بولتے سے سنکلپ یکلپ سب
جو کہو سب بولتے کا ہے سبب

(۱۸۰۲، رمزالعاشقین (ق)، ۲۷)۔ ۳. **کسی کام کو کرنے کا عہد، ارادہ، خواہش**۔ اب میرا سنکلپ بندھ چکا ہے۔ (۱۹۳۱، نہتارانا، ۹۵)۔ ۴. (ہندو) **ہندووں کا مذہبی عمل جس میں ہندو گنگا میں نہانے سے پہلے نیت باندھتے ہیں اور عمل پڑھتے ہیں**۔ جب سجان سنگھ نے پانی اور پیسا ہاتھ میں رکھ لیا تو پروہت نے «وشن وشن» کہہ کر سنکلپ کی عبارت پڑھی۔ (۱۸۶۸، رسومِ ہند، ۵۱)۔ [س : सङ्कल्प]۔

ـــ بَرْت (ـــ فت ب، سک ر) امذ۔
وہ دان جو برہمن کو برت رکھنے میں دیا جائے، وہ پن جو برہمن کو کیا جائے (فرہنگِ آصفیہ)۔ [سنکلپ + برت (رک)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
۱. **نیت کرنا، عہد کرنا، منصوبہ بنانا**۔ بہت سے کام کرنے کا سنکلپ کر رکھا ہے۔ (؟، فرشتۂ وفا، ۵)۔ ۲. **منّت ماننا، نذر ماننا؛ پن کرنا، دان دینا، خیرات کرنا؛ وقف کرنا، خُدا کے نام پر چھوڑ دینا** (فرہنگِ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔

سَنکْلی (فت س، غنہ، سک ک) امث۔
۱. **چاندی یا دھات کی زنجیر جو عورتیں ٹخنوں سے اُوپر پیروں میں پہنتی ہیں، چھوٹی زنجیر** (پلیٹس)۔ ۲. (ہندو) **چاندی کا توڑا یا زنجیر جو ہندو لوگ گلے میں ڈالتے ہیں** (فرہنگِ آصفیہ، ۳ : ۱۰۶)۔ [پ : सकल+इया]۔

سَنَکْنا (فت س ، ن ، سک ک) ف ل.
۱. **سرسرانا ، دِھیما ہونا ، سرسراہٹ محسوس ہونا ، لرزش پیدا ہونا ، اِرتعاش ہونا.** اے زری کھڑ کھڑیاں کھولو ، کہیں سے ہوا تو سنکے. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۶۸۳).

وہ غنچے مُسکرائے ، وہ ہوا سنکی ، وہ ابر اٹھا
خوشا مستی کہ دنیا ہوش سے بیزار ہے ساقی

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۲۳). ۲. **سر پھرنا ، سِڑی ہونا ، پاگل ہونا.**

رنگ پر آئی طبیعت تو مرا دل سنکا
رابطہ بڑھنے لگا چاک سے پیراہن کا

(۱۸۶۸ ، واسوختِ صفیر (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۲۸)). تلسی کے چبوترے سے ٹکرا کر دو ٹکڑے ہو گیا ، کچھ سنک تو نہیں گئے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۳). [سنک + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنَکْنا (کس س ، فت ن ، سک ک) ف م.
ناک سے رینٹ نِکالنا ، ناک صاف کرنا.

نہو جا ضرور اور پیشاب کُچھ
سِنک تھوک آنسو نہ کچھ میل مجھ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۸۳). سِنکتے وقت جو ناک بہت شور مچائے ، وہ شورش ناک کے نام سے مشہور ہو جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، تلخ ، ترش اور شیریں ، ۲۲). [سِنک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنْکْنا (کس س ، غنہ ، سک ک) ف ل ؛ سِکنا.
آگ یا توے پر گرم ہو کر سُرخ ہونا. جب توس چاروں طرف سے سِنک کر بھورا ہو جاتا ہے تو یک بارگی کھل جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲). سیخیں جب خوب سِنک جاتیں تو انہیں غوری میں اُتار کر اُن کے ڈورے نِکال دیتے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [سینکنا (رک) کا لازم].

سِنْکَنْجْبِین (کس س ، مغ ، فت ک ، سک ن ، ج ، ی مع) امث.
سَکَنجبین، لیموں کے رس میں شکر مِلا کر یا پکا کر بنائی ہوئی دوا.

سِنکنجبین کو فرمایا قاطع صفرا
مریضِ یبس کو بتلایا روغنِ بادام

(۱۸۹۷ ، مجموعۂ نظمِ بےنظیر ، ۹۹) جن اشخاص کا مزاج سرد ہو ان کو شہد کی شراب یا سِنکنجبینِ بزوری پلائی جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۸۵). [رک : سکنجبین].

سَنْکْنی (فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
سنکھنی.

سو تسری میں ہیں سنکنی خصلتاں
سو چوتھی میں ہیں ہستنی کیا گناں

(۱۵۴۳ ، بھوگ بھل ، ۵). سنکنی ... فربہ جسم پستہ قد اور ہمیشہ شوہر سے دست و گریباں رہتی ہے اور تُند خُو ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۴). [سنکھنی (رک) کا ایک اِملا].

سُنَکّو (ضم نیز فت س ، فت ن ، شد ک ، و مج) صف ؛ امث.
وہ عورت جو پسِ پردہ یا پسِ دیوار دُوسروں کی باتیں سُنے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۱۰۲). [سُننا (رک) سے اسمِ فاعل].

سِنْکْوانا (کس س ، غنہ ، سک ک) ف م.
آگ پر گرم کروانا ، بھنوانا ، گرمائی پہنچانا ، انگاروں پر لال کروانا.

شعلہ زن تھی عشق کی آتش زبس سینے میں رات
جل بُجھا دل جب تلک ہم جی کو سِنکواتے رہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷). [سینکنا (رک) کا متعدی].

سَنکوچ (فت س ، مغ ، و مج) امذ.
۱. **اِکٹھا ہونا ؛ سکڑنا ؛ ڈرنا ، گھبرانا ، ڈر ، خوف ؛ خاندان کی عِزّت ؛ خلاصہ ؛ تنگی ، کمی ؛ ایک قسم کی مچھلی ؛ زعفران** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **شرمندگی ، ندامت.**

سنا یہ تو بُھنتا پڑا سوچ میں
مگر فائدہ کیا تھا سنکوچ میں

(؟ ، پوشکن ، شعر و شاعری ، ۱۷۹). [س : सकोच].

سَنکوچنا (فت س ، مغ ، و مج ، سک چ) ف ل.
سکڑنا ، سکیڑنا ، شرمندہ کرنا (جامع اللغات). [سنکوچ + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنکونا (کس س ، سک ن ، و مج) امث ؛ سِنکونہ.
۱. **ایک درخت جس کی چھال میں سے کونین حاصل کی جاتی ہے ، انگ : Cinchona .** کُل اقسام کے درختوں کو جس سے کونائن پیدا ہوتی ہے ، سِنکونا نام رکھا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۲ ، جولائی ، ۵۵). جنس سِنکونہ سے مشہور کونین اور دوسرے اسی قسم کے الکلائیڈ بنتے اور بُخار کے لیے اِستعمال کئے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۱۴). اِن جنگلات کی اہم پیداوار لاکھ ، گوند ، صندل ، لکڑی ، کافور ، مصالحہ اور سِنکونا ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۲۱). [انگ : Cinchona].

سَنکی (فت س ، سک ن) صف.
جس کے مزاج میں مالیخولیا کی کیفیت ہو ، فتورِ عقل کا مریض. ہم منٹو پر فحاشی اور عُریانی کے الزام عائد کرنے لگتے ہیں اور اسے سنکی اور باغی قرار دے دیتے ہیں. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۸۲). [سنک + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پَن (---فت پ) امذ.
مالیخولیا کی کیفیت ، دماغی توازن کا فُقدان. افتخار جالب جنھوں نے ظفر اقبال کو صاحبِ عہد لکھ کر ہر سنکی پن کو لِسانی تشکیلات کا کامیاب تجربہ قرار دے دیا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۶۱). [سنکی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سَنکی (فت س ، غنہ) امذ (قدیم).
(ہندو) ناقوس ، بڑی کوڑی جسے اکثر ہندو دیوتاوں کے آگے بجاتے ہیں.

لگا کاناں کوں موری ہور چکری
سنکی یک ہت منے یک ہاتھ کھیری

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۴۲). [سنک (۱) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَنکیرَن (فت س ، مغ ، ی مج ، فت ر) امذ.
(موسیقی) وہ راگ اور راگنی ہے کہ جو دو راگ یا زیادہ سے زیادہ چند راگوں سے مرکب ہے (ماخوذ : نغمات الہند ، ۳۷).
[س : سنکیرن सङ्कीर्ण ـ ہلا جُلا].

سَنکیسَر (فت س ، مغ ، ی مج ، فت س) امذ.
ایک درخت جو دکن کے علاقے میں ہوتا ہے اور جس کے پُھول مہندی کی طرح سُرخ ہوتے ہیں.

سنکیسر کے سر میں جنا دار دست
کیں نقش مہندی کوں چنڑی ہی پست

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۵).

کسی کا مُنتظر بیٹھا تھا میں شاید ہے سنکیسر
گھٹا چھائی تھی سنّاٹا سا طاری تھا زمانے پر

(۱۹۳۸ ، گریۂ تبسم ، میکش ، ۱۳۴). [مقامی].

سَنکھ (فت س ، غنہ) امذ.
۱. ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند ہوتا ہے ، ناقوس، نرسنگا؛ گھونگا. گردن اس کی کوں جو سنکھ کی مناسبت دیجے تو سنکھ ایک ہڈی ہے بد ڈول. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۹). چار کوس وہاں سے ایک کنُواں ہے جس جان دار کی ہڈی اُس میں گرتی ہے سنکھ بن جاتی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۴).

جو آئے یا کہ یہاں جمع سنکھ کرنے کو
ہوس میں آئے ہیں مونگوں کی یا سفنج کی جو

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر (سورج نرائن) ، ۲۵۰). بیچ میں رُک رُک کر خوبصورت سیپیاں ، گھونگھے اور سنکھ جمع کرتا رہا. (۱۹۷۴ ، احوال ، کراچی ، مئی ، جون ، ۲۴). **۲. بڑے گھونگے سے بنایا جانے والا بونگی کی شکل کا خول یا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لیے بجایا جاتا ہے ، ناقوس ، گھونگا.**

بید پوران قرآن کتاباں
گھنٹ سنکھ مردنگ رباباں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۰۱).

سمایا دیکھ کر اوس نے جنوں سے
نکالا سنکھ و رویا اشکِ خُوں سے

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۲). سب پنڈے سنکھ بجاتے اور آرتی گاتے جلو میں ہولیے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۲). اُن کے گرجے برباد نہ کیے جائیں گے نہ ان کو سنکھ بجانے سے منع کیا جائے گا. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۰۲). سنکھ تانبے کا کانے کے سینگ کی شکل کا بناتے ہیں ان میں دو کو ساتھ بجاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۸). ہندو سنکھ اور گھڑیال بجا کر آرتی اتارتا ہے. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲). **۳. (طب) وہ کیڑا جو سیپی یا گھونگے یا سنکھ میں رہتا ہے یہ چکّر کی صورت میں سیپی یا گھونگے میں لپٹا ہوتا ہے.** سنکھ دوسرے درجے میں سرد و خشک ہے اور بعض تر مانتے ہیں اور گوشت اس کا اسی درجے سرد و تر ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۲۳). **۴. (ریاضی) حساب کی گنتی میں شُمار کا آخری سے پہلا درجہ اس کے بعد دس سنکھ ، مہا سنکھ آتا ہے ، سو پدم کی تعداد.** جہاں کروڑوں ، سنکھوں آدمی اور مر گئے ایک آزاد بھی انھیں میں تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۹۵). بیانوے سنکھ تینیس پدم اڑتیس نیل ... آٹھ سو اور آٹھ. (۱۹۰۲ ، شطرنج ، ۱۴). ہمارے گنتی کے پدم اور سنکھ اسکا حساب بتانے کے متحمل نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۲). **۵. (مجازاً) مدح سرا ، نام اچھالنے والا ، بول بالا کرنے والا.** شوہ کی پُوجا کرنے والے سورتھ کے سنکھ ہیں فتحمند شنکر کی زمزمہ سرائی کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۷۲). **۶. زیور ، گہنا ؛ سادہ ، بھولا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : شنکھہ : शङ्ख].

ـــ باجے سَتّر بَلا بھاجے کہاوت.
ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ سنکھ کی آواز سے بلائیں بھاگ جاتی ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بَجانا محاورہ.
دِوالہ نِکالنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ بَجاؤ سو وو سادُھو جو سکھ پاوے گا کہاوت.
آدمی جس بات کا عادی ہو جائے اس کے بغیر نیند نہیں آتی ... سادھوؤں کو سنکھ بجنے ہی سے نیند آتی ہے اور آرام ملتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ پُھکْنا محاورہ.
ناقوس کا پھونکا یا بجایا جانا. آج کی رات ہر سمت اک شورِ محشر بپا تھا. کہیں ڈمرو بجتا تھا. کسی جا آسنی بجھی تھی سنکھ پُھنکتا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۷۰۸).

ـــ پُھونْکْنا محاورہ.
ناقوس بجانا.

میں مریضِ عشق دم بھرتا ہوں تیرا او صنم
سنکھ پُھونکوں کا مرے لب پر جو تپ خالہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۸). تاشے بجانے ... ، سنکھ بھی پُھونکے جاتے ہیں. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۴۷).

ـــ جھالَر (ـــ فت ل) امث.
(ہندو) سنکھ سے بنا ہوا باجا اور ڈھول ، جھانْجھ ، گھنٹہ جو عبادت کے وقت بجایا جاتا ہے. مُسلمان حاکموں نے مندروں کو مسمار کیا اور سنکھ جھالر کا بجانا یکلخت موقوف کیا ہے. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۵). [سنکھ + جھالر (رک)].

ـــ چکْر (ـــ فت چ ، سک ک) امذ.
سنکھ باجا اور فوجی ہتھیار. کہیں ... سنکھ چکر ، گدا پدم کرڑوی نٹور بھیک بینتی مالا مور مکٹ، پتیامبر، ادھر بلبھدرجی، ہل ، موسل لیے اور کہیں رام لچھمن دھنک بان لیے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۳۹). [سنکھ + چکر (رک)].

ـــ کُشتَہ کس اضا (ـــ ضم کس ، سک ش ، فت ت) امذ.
(طِب) ہڈی سے جلا کر تیّار کردہ سفوف جو بالخصوص آنکھوں

کے امراض میں بطور سُرمہ اِستعمال ہوتا ہے. سنکھ کُشتہ بنانے کا دستور دیباچۂ کتاب میں مذکور ہو چکا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۲۳). [سنکھ + کشتہ (رک)].

سَنکھ لِکھت (فت س ، سک ن ، کھ ، کس ل ، فت کھ) امذ.
اعداد یا رقوم ریاضی تحریر کرنا ، مراد : علم ریاضی ، علم بید یعنی اٹھارہ بِدیا سے متعلق احکاماتِ عبادت میں سے ایک طریقہ . اٹھارہ سمرت کے اسماء یہ ہیں ... سنکھ لِکھت. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۰). [سنکھ + لِکھت (لکھنا (رک) سے) حاصلِ مصدر].

سَنکھا (فت س ، غنہ) صف.
وہ گھوڑا جس کے دانتوں کا رنگ سیپ کے رنگ جیسا ہو. اگر رنگِ دندانِ اشہب ہمرنگ صدف یعنی سیپ کے ہو نام اسکا سنکھا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۳). [مقامی].

سَنکھاری (فت س ، غنہ) امذ.
(سناری) کوڑیوں اور گھونگوں کا زیور بنانے والا کاریگر (ماخوذ : اپ و ، ۴ : ۳۶). [مقامی].

سُنکھانا (ضم س ، مغ) ف م.
اِشارہ کرنا.
ساند بِساط سو رنگ بھرے تھے آپس کھیلے آپ سُنکھاتے
دونہ رخ بھربھر دھرے سو دھرے جیوں منڑبھا بادھرے سومرے
(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرارالله ، ۲۶). [رک : سنکانا].

سَنکھاہولی (فت س ، غنہ ، و مج) امث ؛ سے سنکھاولی ، سنکھاہلی.
(طب) زمین پر پھیلنے والی بُوٹی جس کی بیل محض تھوڑی دُور تک پھیلتی ہے. باریک پتے چھوٹے لمبے اور گہرے سبز ہوتے ہیں، پھول خُوبصورت کٹوری نما ، سفید ، کسی قدر گُلابی ہوتے ہیں، لاط : Andropogon Aciculatun سنکھا ہولی ... ہندوستانی رُوئیدگی ہے. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۲۴). [قب : برج : شنکھاہلی ، گج : شنکھاولی].

سَنکھن (فت س ، غنہ ، فت کھ) صف.
سنکھ معنی نمبر ۴ (رک) سے منسوب. پدمن دہ پدمن سنکھن دہ سنکھن اسی قاعدے کی طرف اِشارہ ہے . (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۳۷). [رک : سنکھ].

سَنِکھنی (فت س ، سک ن ، کس کھ) امث.
ہندی کوکھ شاستر کی رو سے عورتوں کی چار اقسام (پدمنی، چترنی سنکھنی ، ہستنی) میں سے ایک قسم کی عورت. صاحبانِ عقل و شعور نے نازنینانِ جہاں کی چار قسمیں لِکھی ہیں اول پدمنی ، دوم چترنی، سوم سنکھنی ، چہارم ہستنی . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۴۹۶). دُوسری قِسم سنکِھنی خورا ک کم اور قوّت زیادہ سینہ بھرا ہوا اور کمر نازک مغرور بے خوف اور بے انتہا غصیلی. (۱۹۷۵ ، اُردو ، ۵۱ ، ۱ : ۱۹۱). [رک : س : شنکھنی शङ्खिनी

سَنکھوا/سَنکھوَہ (فت س ، غنہ ، سک کھ / فت و) امذ.
سنکھیا کا زہر. سُمّ الفار (۱۸) قسم کی ہے سنکھوا ، رسند سنکھوہ ... شیام سندر (۱۹۰۶ ، اکسیر الاکسیر ، ۸). [سنکھ (سنکھیا) + وا / وہ ، لاحقۂ نسبت].

سَنکِھیا (۱) (فت س ، غنہ ، کس کھ). (الف) امث.
زہر کی ایک قسم ، سُمّ الفار. کبھی کبھی دھتورا بھی سبزی میں ملا لیتے تھے اور معمول تھا کہ دِن بھر میں ایک بار سنکھیا ضرور کھاتے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۸). سنکھیا سے سمیّت اور شکر سے مٹھاس اور آگ سے حرارت جُدا نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۲۳).

سنکھیا ، افیون ، گانجا ، چرس ، بھنگ
خواب آور گولیاں ؛ کڑوے باداموں کا زہر

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۹). (ب) صف. ۱. (کنایۃً) **مہلک ، قاتل ، مضر.** علما کی رائے ہے کہ تمبا کو فی نفسہ سنکھیا ہے مگر استعمال کے سبب سے نہیں معلوم ہوتا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰۲). بہرحال کُفر شرعی ایک ایسا سنکھیا (زہر) ہے جو جان بوجھ کر یا غلط فہمی سے کسی طرح بھی کھایا جائے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کاف ہے. (۱۹۳۲ ، تفسیر ، القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۲۶۹). ۲. (کنایۃً) **ناگوار.** بی بی کی صورت کیسی نام سے کلیۃً نفرت ہو چکی تھی ، بی بی اچھی بات بھی کرتی تو اسے سنکھیا معلوم ہوتی . (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۰). [س : شرنککا शृङ्गक].

---تیلیا (---ی مج ، کس ل) امث.
(طب) سنکھیا کی مُختلف اقسام میں سے ایک جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے. سنکھیا تیلیا شنگرف ، سب کو ایک ایک تولہ باریک پیس کر کجلی مذکور میں اضافہ کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۱). [سنکھیا + تیلیا].

---دینا محاورہ.
مارنا ، مار ڈالنا. میں جاتے ہی سب کو سنکھیا دونگا ایک ہی دن میں خاتمہ ہے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۱۳).

---کھاؤ فقرہ.
دُور ہو ، جو چاہے سو کرو.

جو اپنی شدّتِ غم ان سے ہم لگے کہنے
تو بولے ہو کے خفا ، جاؤ سنکھیا کھاؤ

(۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۲۰۶).

سَنکِھیا (۲) (فت س ، غنہ ، کس کھ) امث.
(ریاضی) گِنتی ، شُمار ، عدد ، تعداد. اننت تِرلوک برہم سُندر میں ہیں ان کی سنکھیا (تعداد) کچھ نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰). [س : शटङ्किकः].

سَنگ (۱) (فت س ، غنہ) امذ.
۱. **پتھر.**

رہا ہوں توں آدم کے دل تنگ میں
کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).
اثر کرتا ہے نالہ آبرو کا سنگ کے دل میں
ہنر سیکھا ہے شاید کوہکن سیں تیشہ رانی کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).
سختیٔ ایّام کی جو کہیے
ہووِیں ابھی موم سنگ و آہن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۹).
میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲). عالمگیر مذہب کا خدا اس آب و گل اور سنگ و خشت کی چہار دیواریوں میں محدود نہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۷۷).
دل تو پھر دل ہے ٹوٹتا ہے اگر
سنگ سے بھی نکلتی ہے آواز
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۹۴) . ۲. **چکچکی جس کو نوحہ پڑھنے والے باقاعدہ بجاتے ہیں.**
اُٹھتے ہی تیرے دگرگوں ہو گیا رنگِ نشاط
جام خالی میکدے میں سنگ ماتم خانہ تھا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۸). ۳. **(مجازاً) وزن ، بوجھ ، گرانی.** جوہری نے جوڑی کو اُٹھا کر بہ نگاہِ خریداری دیکھا رنگ ڈھنگ سنگ نایاب پایا. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۶۶۳). بہت بڑا نگینہ اور رنگ ڈھنگ ، سنگ سے درست. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۷۶) ۴. **کشتی گیروں کا نعل جس کو وہ اُٹھاتے ہیں ، مرتبہ ، قیمت ، تمکین ، وقار** (فرہنگِ آصفیہ ؛ لغاتِ ہیرا). [ف].

---ابابیل کس اضا(---ی مع) امذ.
وہ پتھر جو ابابیل کے بچوں کے پیٹ سے نکلتا ہے ، حجرالخطاطیف. حجرالخطاف یعنی سنگِ ابابیل یہ دو پتھر ہیں جو اس کے آشیانۂ ابابیل میں پائے جاتے ہیں ایک سفید اور دوسرا سرخ.(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۹). سنگِ ابابیل ... پتھر ہے جو ابابیل کے بچوں کے پیٹ سے نکلتا ہے. (؟ ، کلیدِ عطاری ، ۴۲). [سنگ + ابابیل (رک)].

---اَبْری کس صف(---فت ا ، سک ب) امذ.
(حجریات) میلے رنگ کا سفید یا ہلکا گلابی پتھر ، ساخت کے لحاظ سے اس کا شمار سنگِ مرمر کی قسم میں ہے. بعض پر مختلف رنگ کی بڑی بڑی چتیاں ہوتی ہیں یہ اعلیٰ درجے کی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے اور نگینے بھی بنائے جاتے ہیں اس کا دوسرا نام سنگِ عجوبہ ہے. عمارت میناروں کی اندر سے تو صرف سنگِ سرخ کی اور باہر سے سنگِ موسیٰ و سنگِ زرد و سنگِ مریم و سنگِ ابری کی بطور لہریا. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۵۳) مسجد میں اول کے درجہ میں سنگِ ابری کا سہ درہ قابل دید اور لاجواب ہے (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۱۷۷). اس عمارت کا ازارہ اندر کی طرف سنگِ مرمر کا ہے اور باہر کی طرف سنگِ ابری کا. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۴۴). [سنگ + ابری (رک)].

---اَحْمَر کس صف(---فت مج ا ، سک ح ، فت م) امذ.
(حجریات) لال رنگ کا پتھر جو جے پور اور راجستھان میں بکثرت دستیاب ہے ، سنگِ سرخ.
فصیل اوس کی تھی چار سو جو بنی
سراسر وہ کل سنگِ احمر کی تھی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸۴). [سنگ + احمر (رک)].

---اَساسی کس صف(---فت ا) امذ.
سنگِ بنیاد ؛ (کنایۃً) بُنیادی نُکتہ ، اصل مقصد. یہی اصول کانگریس میں گفت و شنید کے سنگِ اساسی ہوتے. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۱۱۷). اِتّحادِ اُمّت کے لیے سنگ اساسی کی حیثیت پا لے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۸). [سنگ + اساسی (رک)].

---اَسا کِفَہ کس صف(---فت ا ، کس ک ، فت ف) امذ.
(حجریات و کفش سازی) حجرالاسا کفہ ، ایک پتھر ہے جس میں سُرخ ، زرد اور سیاہ رنگ کی آمیزش ہے. اندر سے کچھ نیلا نکلتا ہے . جسامت میں کنکریوں کی طرح ، اسکاف یعنی جُوتے بنانے والے اور لوہے کے اوزاروں سے کام کرنے والے اس کو استعمال کرتے ہیں. سنگ اسا کفہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۵). [سنگ + اسا کفہ،اسکاف (رک) کی جمع].

---اِسپَنْج کس اضا(---کس ا ، سک س ، فت پ ، غنہ) امذ.
(حجریات و طب) ایک پتھر جو اسپنج کے اندر سے نکلتا ہے رطوبات کو جذب کرنا ، خُون جاری کو روکنا وغیرہ قسم کے امراض میں شافی ، حجرالاسفنج. سنگ اسپنج. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۶). [سنگ + اسپنج (رک)].

---اَسْوَد کس صف(---فت ا ، سک س ، فت و) امذ.
(حجریات) وہ سیاہ پتھر جو کعبۃ اللّٰہ کی دیوار میں نصب ہے. حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت اسے نصب کیا تھا. حج کے زمانے میں طواف اسی مقام سے شروع کیا جاتا ہے اور طواف کے شروع یا ختم پر اسے بوسہ دیا جاتا ہے یا اسے چھو کر ہاتھ کو چُوم لیا جاتا ہے ، حجرِ اسود.
سنگِ اسود دیکھ کر خالِ صنم یاد آ گیا
طوف تو دوران سرِ کعبہ سیہ خانہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۷).
طیبہ ہی کو اب کعبۂ مقصد کہیے
دہلیزِ نبیؐ کو سنگِ اسود کہیے
(۱۹۴۷ ، رباعیاتِ امجد ، ۲ : ۱۸). [سنگ + اسود (رک)].

---اَشْرَف کس صف(---فت ا ، سک ش ، فت ر) امذ.
(حجریات) ایک عمدہ قیمتی پتھر جو نفیس اشیائے آرائش بنانے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے سنگِ مرمر کی بیش قیمت قسم . خط بنانے کے سامان کا ڈبّہ اور ایک «سنگِ اشرف» کا قلمدان جو ان کے دادا جان کو انعام میں ملا تھا. (۱۹۵۲ ، تمک پارے ، ۱۰۹). [سنگ + اشرف (رک)].

--- اَفرُوج کس صف (---فت ا ، سک ف ، و مع) امذ.
(طب و تعبیرات) ایک پتھر جو روم میں کافی ملتا ہے. وزن میں اتنا ہلکا کہ پانی پر تیرتا رہتا ہے ، مثانے کی پتھری ، بچھو کے کاٹے وغیرہ میں تیر بہدف ، سنگ افروجی ، سنگِ افروی. سنگِ افروج ... خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے. محلل بھی ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۶). [سنگ + افروج ~ افروی].

--- اَفریقی کس صف (---فت ا ، سک ف ، ی مع) امذ.
(طب) ایک پتھر کہ نہ زیادہ بھاری نہ زیادہ نرم نہ سخت بلکہ اس پر سفید خط ہوتے ہیں ، افریقہ سے برآمد ہوتا ہے اور ادویات میں مستعمل ہے. سنگِ افریقی ... خشکی پیدا کرتا ہے اور تھوڑا سا قابض ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۶) [سنگ + افریقہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اَفشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
پتھر برسانے والا ، پتھر برساتا ہوا. جب عرب و ہند کے تعلقات کا تصور کیا جاتا خیبر کے سر بفلک پہاڑ سنگ افشاں نظر آتے. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۷۳). [سنگ + ف : افشاں + افشاندن ~ چھڑکنا ، بکھیرنا].

--- اَفشانی (---فت ا ، سک ف) امث.
سنگ اندازی ، اوپر سے پتھر پھینکنا ، پتھر مارنا ، پتھر برسانا. طائروں نے سنگ ریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیوں سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۶۷). [سنگ + افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَفگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
رک : سنگ انداز (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سنگ + ف : افگن ، افگندن ~ ڈالنا ، گرانا].

--- اَفگَنی (---فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
سنگ اندازی. میدان نہ تھا کہ لڑائی میں جوانمردی دکھائی جاتی نہ کوئی پناہ ایسی تھی کہ سنگ افگنی اور تیر اندازی کی جاتی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۳۹). [سنگ + افگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَناغاطِس کس اضا (---فت ا ، کس ط) امذ.
(طب) حجرالدم ، حجرالطور ، اس پتھر کو پانی میں ڈال کر پینے سے پانی کا رنگ خونی ہو جاتا ہے موتیا بند اور دوسرے اورام کو مفید ہے. سنگ اناغاطس ... ایک پتھر ہے ... آنسوؤں کی کثرت اور طرفہ کو نفع پہونچاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۳۷). [سنگ + اناغاطس (عَلَم)].

--- اَنداز (---فت ا ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. پتھر پھینکنے یا مارنے والا (جنگ اور لڑائی سے مختص). ایک طرف سے شمشیر زنوں نے اور ایک طرف سے سنگ اندازوں نے اس مظلوم کو گھیر لیا. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳۸). اس کے ہر طرف مسلح محافظ تھے اور آگے پیچھے سوار اور پیدل سپاہی ، کماندار ، سنگ انداز ، زرہ پوش سوار اور نیزہ بردار تھے. (۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۱۲۱). **۲. وہ جشن جو شراب خوار ماہ شعبان کے آخر میں کیا کرتے ہیں ، ماہِ شعبان ؛ وہ روزن جو قلعے کی دیوار کے کنگروں میں اس غرض سے چھوڑے جاتے ہیں کہ ان میں سے دشمن کو پتھر مارے جائیں ؛ شرابی ، مدہوش؛ خوشی ؛ پیاس** (جامع اللغات ؛ لغاتِ پیرا). [سنگ + ف : انداز، انداختن ~ ڈالنا ، پھینکنا].

--- اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
پتھر پھینکنا ، پتھراؤ کرنا. نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگوں نے باہم سنگ اندازی کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۳). [سنگ + انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- آستان / آستانہ کس اضا (---سک س/ف ن) امذ.
دہلیز یا چوکھٹ کا پتھر.

جب سنگِ آستانہ ترا تکیہ گہ تھا
ہم کو بھی کوئے عشق میں اک عزوجاہ تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

وفا کیسی؟ کہاں کا عشق؟ جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰).

ہے سجدہ گو خلق ترا سنگِ آستان
سچ ہے اگر کہیں تجھے سرتاجِ کشوراں

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۳۶). عین وہاں سے قد آور دیوار شروع ہوتی تھی جسے سنگِ آستاں سمجھ کر انسان اپنا سر تو پھوڑ سکتا تھا لیکن پھلانگ نہیں سکتا تھا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۰۸). [سنگ + آستان/آستانہ (رک)].

--- آسیا کس اضا (---مد ا ، سک س) امذ.
چکی کا پتھر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [سنگ + آسیا (رک)].

--- آفتاب کس اضا (---سک ف) امذ.
(حجریات) پتھر کی ایک قسم ، جس کے گرد آفتاب کی روشنی کا ایک حلقہ سا ہوتا ہے ، زیورات کے علاوہ اس کے سحری اور طبی خواص بھی ہیں. جزیرۂ پینکس (آسٹریلیا) کے باشندے مصنوعی آفتاب کے ذریعے دھوپ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، وہ ایک گول پتھر لے کر جو واٹ لوا یا سنگِ آفتاب کہلاتا ہے اس کے اطراف پر سرخ فیتے لپیٹ دیتے ہیں اور کرنوں کے طور پر اس پر الو کے پر چپکا دیتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۱۶۲). [سنگ + آفتاب (رک)].

--- آمَد و سَخت آمَد کہاوت.
چار و ناچار کوئی کام کرنے یا ذمہ داری آ پڑنے کے وقت بولتے ہیں.

خوشی کب دیکھ سکتا ہے یہ کم بخت
کہوں کیا حالِ دل سنگ آمد و سخت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۳). ہوشمند سنگ آمد و سخت آمد اٹھانا چاہیے ، ناز پرورد ~ تم جانتی ہو مجھ کو کوئی کام کر نہیں آتا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۱۰).

انکارِ محبت سے کہنا یہ شرارت ہے
ہم کو تو نہیں باور ، سنگ آمد و سخت آمد

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۸۳). یوں بھی اونچی ذات والوں کی تشریف آوری چمرٹولہ میں سنگ آمد و سخت آمد کا بصداق ہوا کرتی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۶).

---ِ آہک کس اضا(---فت ہ) امذ.
(حجریات) چونے کا پتھر ، سوڈیم کاربونیٹ. دونوں پہلوؤں پر سنگِ آہک کے پہاڑ سر سے چھ سو فٹ بلند دیواروں کی طرح سیدھے کھڑے تھے (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۹). یہاں نمک ، سنگِ آہک (چونا) سیلکا سینڈ ، ڈولومائٹ اور گل آتشیں کے بھی ذخائر پائے گئے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۶۰). [سنگ + آہک (رک)].

---ِ آہن رُبا کس صف(---فت ہ ، ضم ر) امذ.
(حجریات) مقناطیس. خاصیتِ اخیر جو کہ ہر جسم میں موجود ہے ... خاصیتِ آہن اور سنگِ آہن رُبا میں ہے. (۱۸۶۸ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۳۴۴). [سنگ + آہن (رک) + ف : رُبا ، رُبودن - لے جانا ، اڑا لینا].

--- بار امذ ؛ است.
پتھر پھینکنے والا ، پتھر مارنے والا ، پتھروں کی بوچھاڑ کرنے والا ؛ پتھریلی زمین (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [سنگ + ف : بار ، باریدن - برسانا].

--- باراں امذ.
۱. پتھروں کی بوچھاڑ ، سنگ باری. در و دیوار پر چڑھ مسلم کوں سنگ باراں کر تن نازنیں اوس کا تمام زخمی کیے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۳).

سنا ہے اپنا جو دیوانہ اس صنم نے مجھے
اشارہ رہتا ہے لڑکوں کو سنگِ باراں کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۳). **۲. ایک بیش بہا پتھر جس پر تیل مل کر ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈال دینے سے خیال کیا جاتا ہے کہ بارش لانے کا سبب بنتا ہے ، حجرالمطر.** ایک بیش بہا پتھر ہے جو سنگ باراں کہلاتا ہے ، اسے ... تیل مل کر ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد بارش کا آنا یقینی ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۱۵۷). اف : کرنا. [سنگ + ف : باراں ، باریدن - برسانا].

--- بارانی است.
پتھراؤ ، سنگ باری.

تنگ آیا سنگ بارانی سے عالم کی بہت
یہ ساں یک چند شاخِ بے ثمر پیدا کروں

(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۵۱). [سنگ + باراں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ بارِق کس صف(--- کس ر) امذ.
(حجریات و طب) حجرالبارق ، **یہ پتھر ہتھیلی کے برابر چوڑا اور ہلکا ہوتا ہے ، کوفہ میں ایک مقام ہے بارقہ اس سے منسوب ، پانی پر تیرنے لگتا ہے لیکن پانی جذب ہونے پر ڈوب جاتا ہے ، دھوپ میں رکھنے سے پانی نکل جاتا ہے استسقا کے مریض کو بتایا جاتا ہے .** استسقا زقی کے مریض کے پیٹ میں شگاف دیکر ۴ ماشہ سنگِ بارق وہاں رکھ دیں تو رطوبت جذب کرلے ، بعد اس کے دھوپ میں رکھ دیں ... یہاں تک کہ تمام رطوبت جذب کر لے گا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۷). [سنگ + بارقہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- باری است ؛ ← سنگباری.
۱. پتھراؤ.

غضب ناک ہو ، سنگ باری کرے
زباں سے بھی دشنام جاری کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۳). آندھی سیاہ چھائی سنگ باری ہونے لگی ، پیرون نے غل مچایا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۳۸). نئے ادیبوں ہی نے مجھ پر ملامت کی سنگباری شروع کر دی . (۱۹۴۹ ، اک محشرِ خیال ، ۶۸).

سزائے نذرِ آتش ہو کہ حکمِ سنگ باری ہو
خدارا حکم فرمائیں کہ کارِ عدل جاری ہو

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۴۷). **۲. (مجازاً) مشکلات ، مصیبت.** گزشتہ چالیس برسوں میں ہم نے اس سنگ باری کے بہت تماشے دیکھے. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۵). [سنگ + بار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ باسی کس صف،امث.
(حجریات) ایک قسم کا پرت دار پتھر جو سرخ اور زردی یا سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے جسے سنگِ سرخ بھی کہتے ہیں (تعمیرات میں مستعمل. شاہزادہ میرزا سلیم ابن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ نے ... بڑے در کے بیچ میں ایک مکبر سنگ باسی کا بہت خوشنما بنوا دیا ہے. (۱۸۴۶ ، آثار الصنادید ، ۶۶). ایک طرف سنگ باسی کی مسجد دوسری طرف جینیوں کا مندر. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۶۶). [سنگ + باسی (رک)].

---ِ بالیں کس اضا(---ی مع) امذ.
قبر کے سرہانے لگایا جانے والا پتھر ، لوحِ مزار. انہوں نے یہ تاریخ کہی اور سنگِ بالیں پر کندہ ہوئی. (۱۸۴۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۱). [سنگ + بالیں (رک)].

--- بانسی کس صف(---غنہ) امذ.
(حجریات) سنگ باسی. سنگِ بانسی جو سرخی اور سفیدی آمیز ہوتا ہے بیانہ کے پہاڑوں میں نکلتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۹). [سنگ + بانسی - باسی].

--- بُحَیرہ کس اضا(---ضم ب ، ی لین ، فت ر) امذ.
(طب) حجرالبحیرہ ، یہ پتھر پتلا ، سیاہ رنگ شام کی کھائیوں میں دستیاب، جانچ یہ کہ آگ میں ڈالنے سے جلنے لگتا ہے ادویات میں مستعمل. سنگ بحیرہ ... کو پیس کر زخم پر چھڑکنے سے وہ خشک ہو کر بھر جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۷). [سنگ + بحیرہ (رک)].

ــــِ بُرامی کس صف(ـــضم ب) امذ.
(طب و حجریات) حجرالبرام. یہ پتھر حجاز اور طوس سے لائے ہیں، ہند میں بھی دستیاب ، برتن اور ہانڈی بنانے کے علاوہ ادویات میں مستعمل ہے. سنگ بُرامی ... کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے صاف رہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + برام ـ ورام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ بَسْت (ـــفت ب ، سک س) صف.
پتھر کی بنی ہوئی ، مضبوط. سڑکیں بہت وسیع اور سنگ بست دو رویہ لکھوکھا دکانوں سے ... آراستہ پیراستہ ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵). یہ مکان دومنزلہ ہے اور ہنوز زیر تعمیر ہے اور تمام عمارت سنگ بست ہے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ جنوری ، ۶۸). [سنگ + ف: بست ، بستن ـ باندھنا]

ــــِ بَسْتَہ (ـــفت ب ، سک س ، فت ت) صف.
۱. پتھر کا بنا ہوا ، پتھروں سے روکا ہوا. آب پاشی کے بند اور سنگ بستہ کودیاں. بعض شکلیں خاصی مُدّت تک قائم رہتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۰). مُسلمان صوبہ داروں ہی نے بلند ، سنگ بستہ پُشتے بنوائے تا کہ برسات میں آمد و رفت جاری رہے . (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۹). ۲. (مجازاً) پتھر کی مانند سخت ، ظالم ، بے رحم. میری مراد اس شعری کردار سے ہے ... جو اس سنگ بستہ جہان میں بے سبب کسی چارہ‌گر کی آمد کا متمنی ہے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۱). [سنگ + بست + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ بَسْتَہ تَعْمِیر (ـــفت ب ، سک س ، فت ت ، ت ، سک ع ، ی مع) اث.
(معماری) وہ تعمیر جسکی چنائی روکار پتھروں کی سیلی کھڑی کر کے بنائی جائے، جیسے: لال قلعہ ، جامع مسجد دہلی ، تاج محل وغیرہ کی عمارت (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + بستہ (رک) + تعمیر (رک)].

ــــِ بَصَری کس صف(ـــفت ب ، ص) امذ.
(حجریات و طب) حجرالکحل ، سنگِ سفالک و سنگِ سُرمہ ، پتھر آنکھوں کے مرض میں اور خصوصاً سُرمہ بنانے کے کام آتا ہے دیگر ادویات میں مُستعمل ہے . ظرف میں چند ٹکڑے زین اور سنگِ بصری کے اور سنگ ریزہ وغیرہ ڈالتا ہوں . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۵۵). کرمان میں سیسے کی کھان ہے وہاں سیسے کے پگھلانے کے وقت سنگِ بصری تیّار کیا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + بصری (رک)].

ــــِ بکَف (ـــفت ب ، ک) صف.
پتھر ہاتھ میں لیے ہوئے ، ظلم پر آمادہ ، سنگ بار.

اج پھر سنگ بکف ہے دنیا
پھر کوئی داد ہنر پاتا ہے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۷۹). [سنگ + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

ــــِ بَنْد (ـــفت ب ، سک ن) صف.
رک : سنگ بستہ. ایک پُرانی وادی ہے جس میں سنگ بند مکانوں کے کھنڈر بھی موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، ا کتوبر ، ۱۶۹). [سنگ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

ــــِ بَنْدی (ـــفت ب ، سک ن) اث.
سنگین دیوار یا پشتہ بنانا ، سنگ بستگی. وہ ڈھال جو گھاس یا سنگ بندی کے ذریعے پانی کے اثر سے محفوظ کیے گئے ہوں ، بہ نسبت غیر محفوظ ڈھال کے بہتر حالت میں استادہ رہ سکتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۷) . [سنگ + بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــِ بُنْیاد کس اضا(ـــضم ب ، سک ن) امذ.
۱. وہ پتھر جو کسی عمارت کی تعمیر کے آغاز کے وقت (عموماً کسی مشہور آدمی کے ہاتھوں) بُنیاد (نیو) میں رکھا جاتا ہے. ۶ مارچ ۱۹۰۶ع کو میں نے اس عمارت کا سنگِ بُنیاد رکھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳). پھر سنگِ بُنیاد نصب کرنے کے لئے تشریف لے گئے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۸۳). ۲. (کنایۃً) اساس ، جڑ ، نیو. اسلامی قومیت کا سنگِ بُنیاد اخوتِ اسلامی ہے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۵۵). ایک ایسے منہاج فکر کی بُنیاد رکھی جس نے آگے چل کر فلسفۂ حاضر کے لئے سنگِ بُنیاد کا کام دیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۳). [سنگ + بُنیاد (رک)].
اف : رکھنا ، ہونا.

ــــِ بُنْیادی کس صف(ـــضم ب ، سک ن) امذ.
بنیاد کا پہلا پتھر.

دل کو پتھر کر لیا تُو نے مصائب میں مگر
سنگِ بُنیادی رکھا اسلام کی بُنیاد کا

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۸۹). [سنگ + بُنیاد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــِ بُولُس کس اضا(ـــو مع ، ضم ل) امذ.
(طب) یہ پتھر بورۂ ارمنی کی طرح ہوتا ہے ، اس پر زرد و سفید خال ہوتے ہیں سب سے پہلے حکیم بولس نے اس کے خواص دریافت کیے لہٰذا اس سے منسوب ادویات میں مستعمل ہے . سنگِ بُولس ... کو روغنِ زیتون کے ساتھ جوش کر کے بدن پر ملنے سے درد اور ماندگی اور تھکاوٹ بیٹ جاتی ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + بُولس (عَلَم)].

ــــِ بے نُون کس صف(ـــی مج ، و مع) امذ.
(مجازاً) کُتّا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سنگ + بے (حرفِ عطف) + نون (رک)].

ــــِ پا کس اضا؛امذ.
بیضوی یا مُستطیل شکل کی چھوٹی کُھردری سُوراخ دار اینٹ یا پتھر جس سے بدن کو مل مل کر صاف کرتے ہیں ، جھانواں ، نشفہ.

زمرد کے لے ہاتھ میں سنگِ پا
کیا خادموں نے جو آہنگِ پا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۴).

اوس پری رو کے کفِ پا میں ہے عالمِ نُور کا
سنگِ پا کے واسطے منگوائیں پتھر طُور کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۲۷). فارسی میں اس کو سنگِ پا اور ہندی میں جھانوہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۸). [سنگ + پا (۴)].

---ِ پاتری کس صف (---سک ت) امذ.
(حجریات) میلے رنگ کا ٹھوس یعنی بے پرت پتھر جو کشمیر کے علاقے میں پایا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + پاتر (۳) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ِ پارس کس صف (---سک ر) امذ.
(حجریات) ایک قسم کا پتھر جس کی نسبت مشہور ہے کہ لوہے سے چھو جائے تو اُسے سونا بنا دیتا ہے ، پارس پتھر.
تمہارا بوسۂ در یوں بدوں کو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگِ پارس جیسے آہن کو
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۹۸) . ذوق جیسے استاد کی صحبت سنگِ پارس کا حکم رکھتی تھی. (۱۹۰۱ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۲۰۹). [سنگ + پارس (رک)].

---ِ پارَہ (---فت ر) امذ.
کنکر ، پتھر کا چھوٹا موٹا ٹکڑا ، روڑی ، روڑا.
غضب ہے بختِ بد ایسے ہمارے ہو جائیں
کہ لیں جو لعل و گُہر سنگ پارے ہو جائیں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳).
یہ کیوں بُت بنے بیٹھے ہو منہ سے بولو
یہ کیوں لعل سب سنگ پارے ہوئے ہیں
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷۵).
قناعت کی جسے دولت ہے حاصل
اُسے لعل و گُہر ہیں سنگ پارے
(۱۹۶۱ ، ہادی مچھلی شہری ، صدائے دل ، ۲۱۶). [سنگ + پارہ (رک)].

---ِ پائے زَر کس صف (---ی مج ، فت ز) امذ.
(حجریات) ٹھوس قسم کا ہلکا فیروزی رنگ کا پتھر (ا پ و ، ۱ : ۶۶). [سنگ + پا + ے (حرفِ اضافت) + زر (رک)].

---ِ پائے شویَہ کس اضا (---ی مج ، و مع ، فت ی) امذ
جھانواں ، نشف ، پتھر کے ٹکڑے جو سوراخ دار بھڑوں کے چھتّے کی مانند ہوتے ہیں - جدہ کے ساحل پر بکثرت دستیاب ، پانو کو رگڑ کر صاف کرنے اور ادویات میں مُستعمل ہیں. سنگ پائے شویہ .. کو پیس کر چھڑکنے سے خُون جاری رُک جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۰). [سنگ + پا + ے (حرفِ اضافت) + شویہ ، شوئیدن - دھونا].

---ِ پتھانی کس صف (---فت پ) امذ.
پتھر کی ایک قسم جو سفید ہوتی ہے. یہ بھی سنگِ مرمر کی ایک قسم ہے. یہ ایک شاہی محل ہے سنگِ سرخ کا اور اوس کو سنگِ پتھانی سے سفید کر کے زنگ آمیزی اور طلا کاری کے گُل بُوٹے بنائے تھے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۲ : ۴۴). [سنگ + پتھانی (رک)].

---ِ پُشت (---ضم پ ، سک ش) امذ.
ایک دریائی جانور جس کی پیٹھ کی ہڈی سے ڈھالیں اور کھلونے بنائے جاتے ہیں ، کچھوا نیز وہ جانور جس کی پُشت پتھر کی طرح سخت ہو مثلاً مگرمچھ ، گھڑیال وغیرہ. بطوں نے ایک لکڑی لاحاضر کی اور سنگِ پُشت نے بیچ سے اس لکڑی کو مضبوط پکڑا . (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۹۴). جانورانِ آبی خوف سے باہر نہ آتے تھے سنگِ پُشت کی سپر سے تیغ موج کی وار بچاتے تھے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۳) . [سنگ + پُشت (رک)].

---ِ پُشتِ بَحْری (---ضم پ ، سک ش ، کس اضا ت فت مج ب ، سک ح) امذ.
سمندری کچھوا. بعض کچھوے خُشک زمینوں پر رہتے ہیں اور بعض تری میں اور دریا کے پانی میں رہتے ہیں ، وہ حشرات جنھیں سنگِ پُشتِ بحری کہتے ہیں ، سمندروں میں رہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۸۳). [سنگ + پشت (رک) + بحری (رک)].

---ِ پُشتَہ کس اضا (---ضم پ ، سک ش ، فت ت) امذ.
پُشتہ ، سہارے کی دیوار پانی کے رُخ پر انتہائی بلندیٔ آب سے ایک فٹ اوپر تک صرف پتھر کی ڈیڑھ یا ایک فٹ کی موٹی بندش کی جاتی ہے جس کو سنگِ پُشتہ یا انگریزی میں (Revetment) کہتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۱۷). [سنگ + پُشتہ (رک)].

---ِ پَلِیتَہ کس اضا (---فت پ ، ی مع ، فت ت) امذ.
حجرالفلیتہ ، رنگ زرد ، خاکی اور گُلابی ، ساخت میں نرم ، باریک ریشے ، چراغ کی بتی اور کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں اور ادویات میں مستعمل ، پنبۂ کدہی ، اَسبِطوس ، کہا جاتا ہے کہ یہ آگ نہیں پکڑتا. سنگِ پلیتہ ... کو کُوٹیں تو نرم رُوئی کی طرح ہو جائے اور بتی بٹنے کے قابل بن جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴). [سنگ + پلیتہ (رک)].

---ِ پَنْبَہ کس صف (---فت پ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
سنگِ سفید ، روئی کی طرح سفید پتھر. ہندو باغ کے قریب کرومیم اور سنگِ پنبہ اور کوہ سلطان اور قلات میں گندھک کی کانوں کے اِمکانات پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۶). [سنگ + پنبہ (رک)].

---تاب امث.
(سالوتری) گرم پتھر یا تپائی ہوئی اینٹ وغیرہ سے سینکنے کا عمل.
اس بھپارے کا سنگ تاب ہے نام
اس کے کرنے سے جلد ہو آرام
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۰۵). [سنگ + ف : تاب ، تاپیدن - گرم کرنا ، سینکنا].

ـــِ تامڑہ کس اضا (ـــ سک م ، فت ڑ) امذ ؛ ـــ تانبڑہ.
ادنیٰ قسم کا گہرا سیاہی مائل ، تانبے کے رنگ کا یاقوت جس میں چمک اور آب بہت کم ہوتی ہے. وسطی ہند کے جنوبی ریوا کے کرنڈ کی تہ ، نیز سنگِ تامڑہ رکھنے والے مینگا نیز دار ور قیلے اور پرتیلے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۶) . [سنگ + تامڑہ (رک)].

ـــ تاؤ (ـــ و مج) امذ.
گھوڑے کا لنگ دور کرنے کا علاج جس میں اینٹ گرم کر کے کپڑے کی تہ میں رکھ کر پانو کو سینکتے ہیں.

تجھے ترکیب ہے جو یہ بتائی
مغل کہتے ہیں سنگ تاؤ اس کو بھائی

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸). [سنگ + تاؤ (رک)].

ـــ تَراش (ـــ فت ت) امذ.
پتھر کاٹنے والا، پتھر کی چیزیں بنانے والا کاریگر، پتھر کا مجسمہ بنانے والا ، بُت گر ، بُت تراش.

ہنرمند فرہاد ہے سنگ تراش
دھرنہار آپس فن میں شیریں تلاش

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۵).

سینہ کاوی ہے کام ہی کُچھ اور
کوہ کن بُود ، مردِ سنگ تراش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۷). شائستہ ملک کی مثال مورت بنانے والے سنگ تراش کے کارخانے کی سی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۹). کسی شاعر کا قلم اور کسی سنگ تراش کا ہنر اس شخص کے تخیل کی داد نہیں دے سکتا جس نے اقوامِ عالم میں اس تجارتی تغیر کی بنیاد رکھی. (۱۹۰۵ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۶۹). یہاں اس کا عمل بڑے سنگ تراش کا سا ہوتا ہے جو بے رونق ، بھدّے پتھروں کو ... ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے . (۱۹۸۶ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱۵۲). [سنگ + ف : تراش ، تراشیدن ـ کاٹنا].

ـــ تَراشی (ـــ فت ت) امث.
عمارت اور دوسری ضروریاتِ زندگی کے لیے پتھر کی چیزیں بنانے کا فن یا پیشہ ؛ (مجازاً) بُت گری. یہاں سنگ تراشی کا کام اچھا بنتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۳۹). قومِ عاد کو سنگ تراشی میں بڑی دستگاہ تھی اور وہ ضرورت سے زیادہ اس ہنر سے کام لیتے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۳۲). سنگ تراشی (مجسمہ سازی) اورفنِ تعمیر کو فنونِ لطیفہ یا ہنر ہائے زیبا کہا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۷). [سنگ + تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ تُربَت کس اضا (ـــ ضم ت ، سک ر ، فت ب) امذ.
وہ پتھر جو قبر کے سرہانے لگایا جاتا ہے اور جس پر مرنے والے کا نام ، تاریخِ وفات وغیرہ کندہ ہوتی ہے ، لوحِ مزار.

مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے
کہ سنگِ تُربت نہیں ہے میں ہوں

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۱۱۷). [سنگ + تُربت (رک)].

ـــِ تَعوِیذ کس اضا (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
پتھر کی وہ مستطیل سِل جو قبر کے تعویز پر لمبائی میں نصب کی جاتی ہے اس پر آیات ، دعائیہ جُملے یا اشعار کندہ ہوتے ہیں.

میں وہ گردش زدۂ دہر ہوں جس کا پسِ مرگ
سنگِ تعویذ بھی چکر میں ہو مانند فسان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۳). [سنگ + تعویذ (رک)].

ـــ تولا (ـــ و مج) امذ.
(پہلوانی) چکّی کے پاٹ کی شکل کا پتھر ، پچیس ، تیس سیر یا حسبِ ضرورت وزنی پاٹ یا چکلا جو کلائی اور ہاتھ کی قوت کے معیار کی آزمایش کے لیے پہلوان سے اُٹھوایا جاتا ہے. اگر وہ ایک ہاتھ سے اس کو سیدھا اُوپر اُٹھا لے تو اس کی طاقت معیاری سمجھی جاتی ہے - بعض پہلوان سنگ تولے کو نال بھی کہتے ہیں، رک : سنتولا (ا پ و ، ۸ : ۳۰). [سنگ + تول (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ جُدْری کس اضا (ـــ ضم ج ، سک د) امذ.
حجرالجدری ، سُرخ رنگ کا ایک پتھر جس پر چیچک کے سے دانے اُبھرے ہوتے ہیں (کہا جاتا ہے کہ جس کے باندھ دیا جائے اس کے چیچک کے دانے نہیں نکلتے اگر نکلے بھی تو بہت کم - گھر میں رکھنے سے اہلِ مکان چیچک سے محفوظ رہتے ہیں). سنگِ جُدری ... ایک پتھر ہے سُرخ کُھردرا اس پر اجزا اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۱). [سنگ + جُدری (رک)].

ـــِ جَراحَت کس اضا (ـــ فت نیز کس ج ، فت ح) امذ.
دودیا رنگ کا سنگِ مرمر سے مشابہ چکنا مُلائم مگر بہت نرم قسم کا پتھر ، اس کو پیس کر زخم پر ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے ، سنگِ زخم ، حجرِ اعرابی.

نہ لگانا تھا تجھے سنگِ جراحت جرّاح
بن گئے دل کے جو یک لخت یہ پھوڑے پتھر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۶۰). اگر خُون میں حِدّت زیادہ ہو گئی ہو تو ... گیرو ، سنگ جراحت ، دم الأخوین کو باریک پیس کر شربتِ انجبار میں ملا کر کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۵). [سنگ + جراحت (رک)].

ـــِ جَہَنَّم کس اضا (ـــ فت مع ج ، فت ہ ، شدن بفت) امذ.
حجرالسقر ، ایک قسم کا کاسٹک سوڈا، لاط :
(جامع اللغات). [سنگ + جہنّم (رک)].

ـــ چَٹانا محاورہ.
پتھر پر رگڑ کر دھار تیز کرنا ، سان پر چڑھانا.

وہ سخت جان ہوں کہیں کرکری نہ ہوائے ترک
چٹا لے سنگ ذرا باڑھ دردری ہو جائے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۲). بہادروں نے خنجر ہائے آبدار کو تیز کیا ، سان دے کر سنگ چٹایا (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۵). جلاد سر پر آیا خنجر کو سنگ چٹایا طہماس نے ... بے قرار ہو کر طرف آسمان کے دیکھا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیالِ سکندری ، ۲ : ۸۹۰).

---چقماق (---فت چ ، سک ق) امذ.
حجرالاصم ، سخت قسم کا پتھر جس پر لوہے کی چوٹ لگانے سے یا رگڑنے سے آگ نکلتی ہے ، حجرالنار ، بھورا ، سیاہ ، سرخ ، اور خاکستری رنگ ، ادویات میں مُستعمل . اس فن کے جاننے والوں میں سنگِ چقماق والی ٹوپی دار بندوق کے متعلق بحث ہوتی رہی . (١٩٣٢ ، افسرالملک ، تفنگِ بافرہنگ ، ٥٠) . [سنگ + چقماق (رک)].

---چُور (---و مع) امذ.
ایک انتہائی زہریلا سانپ جس کی پُشت پر سر سے دُم تک گل سفید ہوتے ہیں. چھوٹی چھوٹی ناگنیں بڑی بڑی چتیاں اور کالے کوڑیالے پتھر چٹے ، سنگِ چُور ... نظر آتے ہیں . (١٨٨٥ ، حکایتِ سُخن سنج ، ١١). جوگیوں نے اپنے فن یا منتر سے سنگ چُور سانپ کو زیر نہیں کیا.(١٩٧٨ ، حریت ، کراچی ، ٩ فروری ، ٦). [سنگ + چُور (رک)].

---چِہرَہ کس اضا(---کس مج چ ، سک ہ ، فت ر) امث.
ماہی گیروں کی ایک خاص قسم کی کشتی ، چھپ.

آئے کچھوا سنگِ چہرہ بے شُمار
کھیلتے تھے چھپ پر جلتے شکار

(١٨٣٧ ، مثنوی بہاریہ ، ٣١). [سنگ + چہرہ (رک)].

---چیں کَرْنا. ف م.
پتھر کی چُنائی کرنا الوس مہمند و غوریہ خیل نے پشاور سے تیراہ تک خیبر کی دونوں راہوں کو سنگ چیں کر کے استوار کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ ، ٢ : ٥٣٨).

---چینی کس صف(---ی مع) امث.
ایک قِسم کا پتھر جس میں سے اکثر سونا نکلتا ہے، برتن بنانے میں مُستعمل، سنگِ مروہ.ڈاکٹرکے پاس ایک تھیلے میں سنگ چینی کے کچھ ٹکڑے رکھے تھے. (١٩٦٥ ، شاخ زریں ، ١ : ٨٥). [سنگ + چین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَبَشی کس صف(---فت ح ، سک ب) امذ.
حجرِ حبشی ، زبر جد سے مُشابہ ایک پتھر رنگ تیز بعض کے خیال میں زبر جد کی ذیلی قسم ، مولف مالا یَسع کے قول کے مطابق یہ حجرالفلفل ہے ، آنکھ کے امراض کے علاوہ دوسرے امراض میں بھی مُستعمل ہے اکثر حبشہ سے آتا ہے. سنگ حبشی ... ایک پتھر ہے ... اس کے سفوف کو زبان پر رکھنے سے سوزش پیدا ہوتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٢). [سنگ + حبش (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَدِید کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.
حجرالحدید ، اسکورل ، فارسی خماہان ، عربی میں سلکان سہرہ یا صندل حدیدی کہتے ہیں ، رنگ کالا چمک دار ، سطح چکنی ، زیورات میں قدیم زمانے سے مُستعمل لوہے کی آمیزش کے سبب یہ نام پڑا اس کے طبی فوائد بھی بہت سے بتائے جاتے ہیں ، سنگ آہن رُبا ، سنگِ مقناطیس . انہوں نے پانچ انگوٹھیوں کی تعریف کی ہے جن میں سے ایک سنگِ حدید کی ہے. (١٩٨٠ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١١٩). [سنگ + حدید (رک)].

---حَرَم کس اضا(---فت ح ، ر) امذ.
کعبے کا پتھر ؛ (کنایۃً) حجر اسود ، سنگِ اسود.

اے سنگِ حرم جلوہ نمائی ہوئی تُجھ میں
اے کوہِ صفا اور صفائی ہوئی تُجھ میں

(١٩٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٥). [سنگ + حرم (رک)].

---حَمام کس اضا(---فت ح) امذ.
ایک پتھر جو کبوتر کے پوٹے سے نِکلتا ہے ، حجرِ حمام. سنگِ حمام ... حجرِ حمام وہ پتھر ہے جو کبوتر سے نِکلتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٣). [سنگ + حمام (رک)].

---حَمّام کس اضا(---فت ح ، شد م) امذ.
ایک سخت خاکی شے کہ حمّام کی دیگ میں جمع ہو کر سخت ہوجاتی ہے ، ادویات میں مُستعمل ، بالخصوص سرطان میں نافع بتائی گئی ہے. سنگِ حمّام. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٣). [سنگ + حمّام (رک)].

---خارا / خارَہ کس صف(---/فت ر) امذ.
ایک قِسم کا غیر معمولی سخت پتھر (بُھورا یا سلیٹی جو کھربا کی چٹانوں کے درمیان ملا جُلا پایا جاتا ہے ، اس سے آگ جلانے کا کام بھی لیا جاتا ہے)؛اس میں غالب جُز سلیکا ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے چپکے ہوئے سنگریزوں کی صُورت میں پایا جاتا ہے ، اندر سے فولاد کی طرح بُھورا رنگ ہوتا ہے اور باہر سفیدی کی ایک تہ جمی ہوتی ہے ، چقماق.

نہیں ہے جس میں تیرا عشق اُس تھے
ہزاراں بار بہتر سنگِ خارا

(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٦).

نرمی سیں موم ہو کر سختی کی پھر قسم کھا
حالت ہمارے دل کی دیکھے جو سنگِ خارا

(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ١٠١). کہا کہ اس کو فلانے غار میں ڈال دو اور اس کے منہ پر ایک سِل سنگِ خارا کی رکھو. (١٨٠١ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ١٦).

جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنگِ خارہ یا کہ زجاج

(١٩٣٦ ، ضربِ کلیم ، ٨٢). اس کے سنگِ خارا جیسے دل کو دو دفعہ محبت کی آنچ نے پگھلایا تھا. (١٩٨٧ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ٣١). [سنگ + خارا / خارہ (رک)].

---خُزامی کس اضا(---ضم خ) امذ.
حجرالخزامی ، ایک پتھر ہے گول ، سیاہ ، تیز بودار، نہر صقلیہ میں پیدا ہوتا ہے، آگ میں ڈالنے سے جلنے لگتا ہے ، ادویات میں مُستعمل ہے. سنگ خُزامی ... ایک پتھر ہے ... مرگی کے مریض کے پاس رکھنے سے عارضہ دفع ہو جاتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٣). [سنگ + خزاما (بحذف ا ؛ عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خزق کس صف(---کس خ ، فت ز) امذ.
حجرالخزق ، ایک پتھر ، ٹھیکری سے مشابہ ، جلد ٹوٹ جاتا ہے ادویات میں استعمال ہوتا ہے. سنگ خزق ... ایک پتھر ہے بصرہ میں ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۳) . [سنگ + خزف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خُمار کس اضا(---ضم خ) امذ.
ایک پتھر، حجرالخمار ، حجرالنصرت ، حرزۃ الخمار ، اس کے مختلف نام ، وزن میں بھاری ، چکنا ، نرم ، رنگ سرخ اور سیاہی مائل، ادویات میں مستعمل ، مخمور کو کھلانے سے خمار زائل ہوتا ہے. سنگ خمار ... ایک قسم کا بھاری پتھر ہے ... اس کو پیس کر مخمور کو کھلایا جائے تو فوراً خمار زائل ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۴). [سنگ + خمار (رک)].

---خوار/خوارَہ (---و معد / فت ر) امذ.
۱. **عقاب کی ایک قسم.** طاؤس نے کہا ہُدہُد ، مُرغ ، کبوتر ... سنگ خوارہ شتر مرغ وغیرہ یہ سب حاضر ہیں. (۱۸۴۵ ، اخوان الصفا ، ۶۳) . ۲. **قطا ، قطوات ، قطبات ، بعض اسے کوّا بتاتے ہیں ، حقیقت میں یہ دو قسم کا ہوتا ہے پہاڑی اور جنگلی ، گوشت اس کا امراض میں نافع ہے ، بھٹیڑ ، بھٹھ.** اسکو اسفرود کہتے ہیں اور سنگ خوار بھی اسی کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۲۰۳) . ۳. **شتر مُرغ ، بگلا** (جامع اللغات). [سنگ + ف : خوار ، خوردن - کھانا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---خورَہ (---و مع ، فت ر) امذ.
بھٹیڑ ، سنگ خوار. دن بھر میں صرف ایک دفعہ صبح کے وقت پانی پیتا ہے ... اس کو سنگ خورہ اور قطاتی بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۹۶). [سنگ + خور (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---دام کس اضا ؛ امذ.
(سنگ تراشی) دُودھیا رنگ کا سفید اور نرم قسم کا پتھر جو کشمیر کے علاقے میں نکلتا ہے اور عمارت کے کام میں آتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۶۷). [سنگ + دام (رک)].

---دان/دانَہ (---/فت ن) امذ ؛ سنگدانہ.
۱. **پرند کا اصل معدہ جو اس کے پیٹ میں آنتوں کے آخری حصّہ میں لگا ہوتا ہے ، اس میں باریک کنکر بھرے ہوتے ہیں ، جب ہوٹے سے کھائی ہوئی غذا اس میں پہنچتی ہے تو کنکریوں کی اپس کی رگڑ سے ہضم ہوتی رہتی ہے، ادویات میں بھی مستعمل.**

تیرے دانے کو مرغ اگر کھاوے
سنگ دانہ ہو آب بہہ جاوے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۶۰۶). اطریفل صغیر ، معجون سنگدانۂ مرغ ... دواء قرنفل بھی مفید ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۱). سنگ دان مُرغیوں کی قناعت ہاضمہ کا ایک نہایت اہم عضو ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۴۵). یہ رسولیاں جگر ، تِلّی ، گُردوں ، بیضہ دانی ، پھیپھڑوں ، انتڑیوں اور سنگ دانہ ( ) پر بھی ظاہر ہو سکتی ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۶). ۲. **کمہار کا کارخانہ ؛ بتکدہ ؛ بُت تراش** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنگ + دان / دانہ (رک)].

---دَر کس اضا(---فت د) امذ.
چوکھٹ کا پتھر ، سنگِ آستاں ؛ (کنایۃً) گھر کا صدر دروازہ.

سر پٹکنے نے میرے سنگِ در اُس کا توڑا
بھی سودا ہے تو گھر کلبے کو آباد رہا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸).

ایسی جگہ ، علاج جہاں دردِ سر کا ہو
ہم کو ملی نہ سنگ درِ یار کے سوا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۷).

رُسوا ہوئی ہے جب بھی ہماری جبینِ شوق
آئی ہے درمیاں میں ترے سنگِ در کی بات

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۱۶۱). [سنگ + در (رک)].

---دِل (---کس د) صف ؛ سنگدل.
پتھر جیسے دل والا ؛ (کنایۃً) بے رحم، ظالم، جفاکار، سخت دل.

ایسا کون جو سنگ دل ہوئے
یہ دُکھ سُن کر وہ نا روئے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۹۹).

کیا سنگ دلاں دین گنوا نیر جھپائے
پیاسا گیا او شاہ نے اس جگ سوں تلک پانے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۷).

اس سنگدل کے عشق میں جب سیں گیا ہوں جُت
میں مارتا ہوں کھینچ برہمن کے منہ پہ بُت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵).

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۰). سنگ دل قابیل بھائی کی اس خوشی کو برداشت نہ کرسکا (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۲). سبھی مل کے کہتے کہ حافظ کفایت علی تو بڑا سنگدل آدمی ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۶۵). [سنگ + دِل (رک)].

---دِلانَہ (---کس د ، فت ن) صف.
بے رحمی پر مبنی ، سخت دلی کا حامل ، بے رحمانہ. تمام ترکامیابی مسلم لیگ کی غفلت اور حکومت کے سنگدلانہ رویے کی مرہونِ منت تھی. (۱۹۸۶ ، پاکستان مسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۲۵۲). [سنگ + دل + انہ ، لاحقۂ صفت].

---دِلی (---کس د) امث.
ظلم و ستم ، بے رحمی ، سخت دلی.

ہمیشہ کافر و مومن پہ ظُلم ہوتے ہیں
سوائے سنگدلی اس صنم میں خاک نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۲). اپنی بہنیں بیٹیاں بھی اس فرقے میں شامل ہیں جن کے حقوق یہ سنگ دلی سے غصب کر رہے ہیں. (۱۸۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۷). سنگ دِلی کا دائرہ تو ہماری سیمنٹ کی دیوار سے زیادہ مضبوط ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۴۷). [سنگ + دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دُودھیا (---و مع ، سک دھ) امذ.
رک : سنگ دام ، ایک جڑی کا نام جس کے پتوں کو توڑا جائے تو

دُودھ نِکل آتا ہے۔ سنگ دُودھیا ... جلد زخم کو اچھا کرتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۴۹)۔ [سنگ + دودھ + یا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ ڈامَر کسِ اضا(ـــ فت م) امذ.
(سنگ تراشی) سُرخی مائل سفید رنگ کا سخت پتّھر جو فتح پُور سیکری کے قریب مقام ڈامر میں پایا جاتا ہے، چکّی کے پاٹ اور مسالہ پیسنے کی سِلیں اِسی سے بنائی جاتی ہیں (ا پ و ، ۱ : ۶۷)۔ [سنگ + ڈامر (عَلَم)]۔

ـــ راسِخ کسِ صف(ـــ کسِ س) امذ.
اس کا صحیح نام روسوختہ یا راسخت یا روسختج،النحاس المحرق بھی نام لیے جاتے ہیں ، یہ اصلاً جلے ہوئے تانبے کا سفوف ہے جو ادویات میں مُستعمل ہے. بالوں کے خِضاب میں مُستعمل ہے ... بال دو گھڑی میں سیاہ ہو جاتے ہیں ، مازو چار حصّے سنگ راسخ دو حِصّہ ... ریت میں بُھون لیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۴۴۴)۔ [سنگ + راسخ (رک)]۔

ـــ راہ کسِ اضا، امذ.
راستے کا پتّھر ؛ (کنایۃً) سدِّراہ ، مانع ، مزاحمت ، رُکاوٹ.

بے لطف تیرے کیونکر تُجھ تک پہنچ سکیں ہم
ہیں سنگِ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۷)۔ کوکلتاش خاں کا ارادہ تھا کہ قلعہ کو فتح کرے مگر ہمراہیوں کی واماندگی سنگِ راہ ہوئی ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۴۰)۔ جب کہ باطل کا سنگِ راہ ہٹ گیا تو حق کے آگے بڑھنے میں دیر نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰)۔ جس کام کے لیے آئے تھے اس کی کاربرآری میں اس نزاع کو سنگِ راہ سمجھتے۔ (۱۹۸۷، غالب، فن و شخصیت، ۸۴)۔ [سنگ + راہ (رک)]۔

ـــ رُخام کسِ صف(ـــ ضم ر) امذ.
سنگِ مرمر کی قِسم کا رنگین اور چتّی دار پتّھر. سوائے اس کے اور بھی مکانات سنگِ رُخام کے پاکیزہ پُر فضا بنائے. (۱۸۰۵، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۳)۔ ستون گویا ہمیشہ سنگِ رُخام کے ہوتے ہیں اور عموماً ایک ڈال کے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۸۲)۔ [سنگ + رُخام (رک)]۔

ـــ رَساع کسِ صف(ـــ فت ر) امذ.
ایک پتّھر کہ کیکڑے کی طرح ہوتا ہے ، دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے، رطوبت خُشک کرتا ہے دواؤں کے کام آتا ہے ، سنگِ سرطان. سنگِ رساع ... کو پیس کر آنکھ میں لگانے سے ... قوتِ بینائی بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۶)۔ [سنگ + رساع (رک)]۔

ـــ روزِینَہ کسِ صف(ـــ و مج ، ی مع ، فت ن) امذ.
بصر کے مقام روزینہ میں پایا جانے والا قدیم پتّھر جس پر تین قسم کی تحریریں ہیں ایک تو علما کی زبان میں ، ایک عوام کی زبان میں اور ایک یونانی میں. دِقت اصل میں یہ ہے کہ سنگِ روزینہ کی طرح مایوی خط کے لیے کوئی لوح دریافت نہیں ہو سکی ہے. (۱۹۳۰، مکالماتِ سائنس ، ۲۷۵)۔ [سنگ + روزینہ (علم)]۔

ـــ رَوشَنائی کسِ اضا(ـــ و لین ، فت ش) امذ.
لوہے اور گندھک کا مرکب ، گندھکی فولاد. جس جوہر سے یہ پیدا ہوتا ہے فارسی میں اس کو سنگِ روشنائی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۳)۔ [سنگ + روشنائی (رک)]۔

ـــ رَہ کسِ اضا(ـــ فت مج ر) امذ.
رک : سنگِ راہ.

سنگِ رہ اپنی ہی کم ہٹتی ہے یاں ورنہ
جو چلے سیل کے مانند سو عماں کو گئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۴)۔

سنگِ رہ ہے امتحاں تاثیرِ حسن و عشق کا
ہم اِدھر رُکتے ہیں آپ اور وہ اُودھر رُکتے ہیں آپ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۲)۔

کہیں سنگِ رہ کہیں سنگِ در ، کہ میں پتھروں کے نگر میں ہوں
یہ نہیں کہ دل کو خبر نہ تھی ، یہ بتا کہ منہ سے کبھی کہا

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۰)۔ [سنگ + رہ (راہ (رک) کی تخفیف)]۔

ـــ رَہ نُما کسِ صف(ـــ فت مج ر ، ضم ن) امذ.
سنگِ مقناطیس ، ایک قسم کا پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر اس کو ایک ڈوری میں باندھ کر لٹکا دیا جائے تو یہ پتّھر شمال اور جنوب کی رہنمائی کرتا ہے ، حجرالدلیل. اگر مقناطیس کا ایک لمبا ٹکڑا ، ڈوری میں باندھ کر لٹکا دیا جائے تو اس کا ایک سرا ہمیشہ شمال کے رخ ہو گا اور دوسرا جنوب کے رخ ، اسی وجہ سے اس پتھر کو حجرالدلیل یا سنگِ رہ نما بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۷)۔ [سنگ + رہ + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا ، ظاہر کرنا]۔

ـــ ریز (ـــ ی مج) امذ (قدیم).
رک : سنگ ریزہ.

نظر کیتے حیدر بُدنبال سنگ
گُزرتا تھا سنگ ریزاں اپراں تنگ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۸۹)۔

بچارے کریں کس طرح سے گُریز
نہ چلنے دیں آگے کو واں سنگ ریز

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۵)۔ [سنگ + ریز (ریزہ (رک) کی تخفیف)]۔

ـــ ریزَہ (ـــ ی مج ، فت ز) امذ.
کنکر ، پتّھر کا چھوٹا سا ٹکڑا یا کھپرا.

نہ اس پھر پر سنگ ریزے اہیں
لہوے خنجراں ہور نیزے اہیں

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۵۰)۔ طائروں نے سنگ ریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیوں سمیت کرم خوردہ پتّے کی مانند کر دیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۶۷)

سنگریزے یا کنکر سے ایک روشن ہیرا یا لعل نہیں بن سکتا . (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٣١٠). جمادات میں ایک عام سنگ ریزے سے ہیرا ، موتی اور لعل بہتر ہوتا ہے . (١٩٨٥ ، سید سلیمان ندوی ، خلیق انجم ، ١٢٣). [سنگ + ریزہ (رک)].

---ریشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
ایک معدنی ریشے دار دھات جسے آگ نہیں جلاتی ، (اُسے سیمنٹ میں ملا کر چھت ڈالنے کے لیے ٹین کی طرح کی چادریں بنائی جاتی ہیں اس کے ریشے کا کپڑا بھی بُنتے ہیں) اسبسٹوس. معدنیات کے لحاظ سے رُوسی خِطّہ زیادہ خوش حال نہیں ہے ... یہاں کی مشہور معدنیات مندرجہ ذیل ہیں :- ... صوبہ راس امید ، مینگنیز ، سنگ ریشہ (Asbestos) ، تانبا ، ہیرے. (١٩٦٣ ، رفیق طبعیٔ جغرافیہ ، ٦٧٣). [سنگ + ریشہ (رک)].

---زاد صف مذ.
پتھر کا جنا ہوا ، سخت دل ، پتھر دل. عطا شاد ... کے مجموعۂ کلام «سنگاب» میں مفرد و مرکب الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ ... ہے، چند الفاظ و تراکیب دیکھیے گل چہرہ ، ماہ لب ... سنگ زاد ، ابد ساعت. (١٩٨٦ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ٩٣). [سنگ + ف : زاد ، زادن - جننا].

---زَخْم کس اضا(---فت ز ، سک خ) امذ.
ایک پتھر جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے ، سنگِ جراحت کی ایک قِسم . اسے پارسی زبان میں شکر سنگ کہتے ہیں اور شیرازی میں سنگِ زخم کہتے ہیں . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٩٢). [سنگ + زخم (رک)].

---زَرْد کس صف(---فت ز ، سک ر) امذ.
پتھر کی ایک قِسم جو پیلے رنگ کا ہوتا ہے. عمارت میناروں کی اندر سے تو صرف سنگِ سرخ کی اور باہر سے سنگِ موسیٰ و سنگِ زرد و سنگ مریم و سنگ ابری کی بطور لہریا. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ١٢٥٣). [سنگ + زرد (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
پتھر مارنے والا ؛ (کنایۃً) ظُلم ڈھانے والا ، طعن و تشنیع کرنے والا. جہاں تک میرا تعلق ہے میں سنگ زنوں کی محفل میں اپنی زخمی جبیں کا لہو چاٹتا رہا ہوں. (١٩٣٩ ، میزانِ سخن ، ٨) . [سنگ + ف : زن ، زدن - مارنا].

---زُنّاری کس صف(---ضم ز ، شد ن) امذ.
(سنگ تراشی) سفید دھاری دار سیاہ رنگ کا پتھر اس کی دھاریوں کی وجہ سے بعض کاری گر زُنّاری کہتے ہیں سنگِ سلیمانی (ا پ و ، ١ : ٦٤). [سنگ + زُنّار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زَنی (---فت ز) امث.
١. **سنگ اندازی ، پتھر مارنا.**

سنگ زنی کرتے ہیں دیوانہ سمجھ کر پسِ مرگ
ہیں نشانے ترے بے گور و کفن پتھر کے

(١٨٨٣ ، انس ، د ، ٧٧). سنگ زنی اور کلوخ اندازی نہایت قابلِ قدر فن سمجھا جاتا تھا. (١٩٣٢ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ٣)
٢. (کنایۃً) **طعن و تشنیع ، بُرا بھلا کہنا.** ہر کسی کو دشنام دینا شعار اور سنگ زنی کاروبار تھا. (١٩٨٠ ، محمد تقی میر ، ٢٥). [سنگ + زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَہْرمُہْرَہ کس صف (---فت مج ز ، سک ہ ، ضم م ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(سنگ تراشی) **سبزی مائل سفید رنگ کا پتھر زرد اور سیاہ رنگ کا بھی پایا جاتا ہے عمارت میں پچی کاری کے کام آتا ہے اور طب میں گھس کر اختلاج قلب کو بھی دیا جاتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ١ : ٦٤). [سنگ + زہرمہرہ (رک)].

---زِیرَہ کس صف(---ی مع ، فت ر) امذ.
حجرالزیرہ؛ ایک پتھر ، قدرے چکنا ، بھاری لیکن جلد ٹوٹنے والا ، اس کو پیس کر زخموں پر چھڑکتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٦). [سنگ + زیرہ (رک)].

---سار صف ؛ ← سنگسار.
١. **پتھراؤ کرنا ، پتھروں سے مارنا ، سخت ضربیں لگانا.** حقیقت کا معنا میں کہوں گا تو اصحاب منجے سنگسار کریں گے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٩).

آئی بہار ہوتے ہیں دیوانے سنگ سار
لڑکوں کی جھولیوں میں ہیں پتھر بھرے ہوئے

(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٣٠). بہت سے ان پتھروں سے سنگ سار ہو کر یوں کے یوں ہی رہ گئے ، ہزاروں آدمیوں کا دم خاک کے اندر گھٹ گھٹ کر نکل گیا . (١٨٩٠ ، جغرافیۂ طبعی ، ١ : ١٠٥).
٢. **ایک قِسم کی شرعی سزا (جس میں آدمی کو کمر تک زمین میں گاڑ کر پتھر مارتے تھے اور اس طرح اس کا کام تمام کر دیتے تھے یہ سزا زانی اور زانیہ کو دیجاتی تھی).**

سو چاروں کو فرمائیا سنگ سار
کیا فسق سے پاک دونو دیار

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٣٠). دو شخصوں کو زِنا اور چوری کرتے پکڑا ہے اور شاید خُون بھی کیا ہے ان کو سنگ سار کرنے کو لائے ہیں . (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٥٣). ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے ایک یہودی سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہاری شریعت میں زِنا کی سزا صرف دُرّہ مارنا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ سنگسار کرنا ہے . (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٣٦٣). وہ کنوارپن کا ایک فائدہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آدمی خدانخواستہ اگر کبھی پکڑا جائے تو محض چند کوڑے کھانے سے ہی اس کی جان چُھوٹ جاتی ہے ، جبکہ شادی شُدہ ہونے کی صورت میں اسے سنگسار ہونا پڑتا ہے. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ٦٤). اف : کرنا ، ہونا. [سنگ + ف : سار ، لاحقۂ صفت].

---سار کَرْنا محاورہ.
پتھروں سے مارنا ؛ مراد : **طعن و تشنیع کرنا ، ملامت کرنا ، نُکتہ چینی کرنا ، پریشان کرنا ، دل دُکھانا.**

آئینۂ محل میں ... اُس دل کے آر ، ہو
سنگیں دِلوں کے ہات سیں سنگسار مت کرو

(١٧٣٧ ، دیوانِ قاسم ، ١٣٧). روائتی سُخن سنجوں نے شاعر کو سنگسار کرنا شروع کر دیا. (١٩٨٦ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ٣٨).

---ساری اسث.
پتّھر سے مارنا ، پتّھر مار کر مار ڈالنا ، وہ سزا جو آدمی کو پتّھر مار کر دی جائے.

میں ہر چند فریاد و زاری کیا
زیادہ مُجھے سنگ‌ساری کیا

(١٧٣٩ ، کلّیاتِ سراج ، ٩٢).

کیا چاہئے جنوں میں سامانِ سنگ‌ساری
مملو ہیں پتھروں سے لڑکوں کی جھولیاں تک

(١٨٧٨ ، سُخنِ بے مثال ، ٩٣). موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں زانی کی حد سنگ ساری تھی ... رجم اور غیر محصن کے واسطے تازیانے مقرر ہیں. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٢ : ٣٩)

فراز اپنا مُقدّر سنگساری
ہمیں اِس عہد کے آئینہ گر ہیں

(١٩٨٦ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ٢٠). [سنگ + سار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز امذ.
١. **(چھپائی) پتّھر کو درست کرنے والا ، پتّھر یا آجکل کی ایلومینیم کی پلیٹ پر جمی ہوئی کاپی کی اِصلاح اور دُرستی کرنے والا کاتب** سنگ سازانِ فرہاد چنگ کی صفت میں خامۂ فرط شادی سے اکڑ کر ترچھا ہوتا ہے. (١٨٨٠ ، طلسم فصاحت ، ١٠). بعض صفحات میں باوجود صحتِ کاپی و پروف کاتب یا سنگ ساز کی غفلت و سہل انگاری کی بدولت اغلاط رہ گئے. (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگلات ، ٣). ٢. **ٹوٹے پُھوٹے مجسموں کو جوڑنے والا ، بُت تراش.** ہمارے دروازے کے سامنے والے گھر میں بھکن سنگ ساز رہتا تھا اور اس کے یہاں روز اس قسم کے ٹوٹے پُھوٹے اصنام آتے رہتے تھے. (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ١٨). [سنگ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی اسث.
چھاپے کے پتّھر پر دُرستگی کا کام. یہ سیاہی سنگ سازی ... کے واسطے کارآمد ہے. (١٩٠٥ ، رسالہ روشنائی ، ٣٣). [سنگ + ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سِتارَہ کس صف (---کس س ، فت ر) امذ.
سنہرے رنگ کا ایک پتّھر جس پر سنہری چتیاں ستاروں کی مانند ہوتی ہیں ، نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام آتا ہے.

دِکھائے ہم کو مُقدّر نے سخت لیل و نہار
کیا ہے سنگِ ستارہ ہمارے اختر کو

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٦٨). ہر گوشے اور جُملہ ممتاز اجزا کا حُسن ، یشب ، سنگِ ستارہ ... وغیرہ قیمتی نگینوں کی ترصیع سے دوبالا ہو گیا ہے. (١٩٣٢ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ١٦٩). اس پتّھر (سنگِ ستارہ Chrysoprase) کو ... اُردو میں سنگ ستارہ کہتے ہیں. (١٩٨٢ ، قیمتی پتّھر اور آپ ، ١٠٦). [سنگ + سِتارہ (رک)].

---سُرْخ کس صف (---ضم س ، سک ر) امذ.
پتّھر کی ایک قِسم جس کا رنگ لال ہوتا ہے ، یہ راجستھان کے علاقہ میں بہت ہوتا ہے ، تعمیرات میں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے. سنگِ سرخ اور باسی برابر ہے اس واسطے فدوی نے برآوردِ سنگِ باسی کی کر کے ملفوف عرضی ہذا کے ارسال کی ہے. (١٨٦٠ ، انشائے داغ ، ١). کُھردری سڑکوں پر چقماق یا سنگِ سرخ سے سول پر زخم ہو جاتا ہے. (١٩٠٥ ، دستورالعمل نعل بندیٔ اسپاں ، ١٩٦). سنگِ مرمر کی آرائش سے بے نیاز ، وہ اپنے سنگِ سرخ میں مکن ہے. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٢٧). [سنگ + سرخ (رک)].

---سَرماہی کس صف (---فت س ، کس ر) امذ.
حجرالسمک ، یہ پتّھر سفید براق ایک مچھلی کے سر سے نِکلتا ہے ، اس مچھلی کا نام پتّھر چٹہ ہے ، ادویات اور زیورات میں نگینہ کے طور پر اِستعمال کیا جاتا ہے.

دلِ دِربا کو کرے کی نگۂ یار دونیم
سان اس تیغ کو سنگِ سرماہی ہو گا

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٩٧) سنگِ سرماہی ... کو پیس کر پینے سے سنگِ گُردہ خارج ہو جاتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٦). [سنگ + سر (رک) + ماہی (رک)].

---سُرْمَہ کس اضا (---ضم س ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک قِسم کا سیاہ چمکدار پتّھر جس کو پیس کر سُرمہ بناتے ہیں.

تیغِ غزہ کو لگا لے جلد سنگِ سُرمَہ پر
حرفِ مطلب آرزومند جفا کہنے کو ہیں

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٠٧). [سنگ + سرمہ (رک)].

---سُفید کس صف (---ضم س ، ی مع) امذ.
حجرالابیض ، یہ پتّھر دودھ کی طرح سفید اس کو حجرِ لَبَنی بھی کہتے ہیں ، ادویات میں مُستعمل نیز تعمیرات میں کثرت سے کام آتا ہے. مسجد میں سنگِ سفید پر یہ تاریخ کندہ ہے. (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ٢٨٧). [سنگ + سفید (رک)].

---سَلْوان کس اضا (---فت س ، سک ل) امذ.
حجرالسلوان ، یہ پتّھر صاف شفاف ، بلور سے مُشابہت رکھتا ہے ، فرق یہ ہے کہ پانی میں بھگونے سے نرم ہو جاتا ہے اور پانی دودھ کے رنگ کا ہو جاتا ہے ، بلور میں یہ خاصیت نہیں ہے ، افریقہ میں بہت مشہور ہے ، زہر بلا لیکن ادویات میں مُستعمل. سنگ سلوان ... کو پانی میں پیس کر پینے سے وسواس ، جنون ، خفقان ، نزف الدم ، حرارتِ معدہ اور مرضِ عشق کو نفع پہونچتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٦). [سنگ + سلوان (رک)].

---سُلَیمان/سُلَیمانی کس صف (---ضم س ، ی لین) امذ.
حجرِ سلیمانی ایک پتّھر ہے جو عقیق کی کان سے نِکلتا ہے ،

اس میں سفید و سیاہ طبقات ہوتے ہیں ، کاٹنے سے خطوط اُبھر کر سامنے آتے ہیں ، اگر نہ کاٹا جائے تو رنگ برآمد نہیں ہوتے ، حبشہ و ہندوستان میں دستیاب ، تسبیح کے دانوں ، زیورات اور دواؤں کے کام آتا ہے ۔ سلیمانیہ سے لائے جانے کے سبب یہ نام پڑا ۔

آنکھیں پتھرا گئیں جوں سنگِ سلیمانی آہ
نکلے آنسو تو یہ اُلفت نے نچوڑے پتھر

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٣٣٨) . گجرات میں سمندر کے کنارے سنگِ یشب اور سنگِ سلیمانی اور عقیق پیدا ہوتے ہیں ۔ (١٩١٣ ، تمدنِ ہند ، ٥٣) . ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جزع یعنی سنگِ سلیمانی کے دانوں کا ایک ہار بطور ہدیہ پیش کیا گیا ۔ (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢٢٧) . [سنگ + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---سُماق کس اضا (---ضم س) امذ.
ایک قسم کا سخت پتھر جو تعمیرات میں کام آتا ہے یہ گھسنے سے بہت چکنا ہو جاتا ہے .

سو لولو و مرجان ہور ہو شراق
سو جیوں یشم و بلور و سنگِ سماق

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٢٥) .

میں از قبیلِ جواہر ہوں باز زیرِ فلک
ولیک سختیٔ طالع مری ہے سنگِ سماق

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٠٢) . اِس کی محرابیں تین سو اسّی سنگِ سماق اور سنگِ مرمر اور سنگِ صوان کے ستونوں پر قائم ہیں ۔ (١٨٩٧ ، تمدنِ عرب ، ٢٢٠) . ساحل کی ریت پر ، سنگِ سماق کی گھِسی ہوئی چٹانوں کے نشیمنوں میں مصروف دکھائی دیتے تھے ۔ (١٩٠١ ، جنگل میں منگل ، ١٩٧) . شاہراہ کے نیچے یہ دریا سنگِ سماق کی ان چٹانوں کا سلسلہ کاٹتا ہوا چلا جاتا ہے ۔ (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢١٢) . [سنگ + سماق (رک)] .

---سَودا کس صف (---و لین) امذ.
پتھر کی ایک قسم جو بھڑکے چھتّے جیسے نشان والا ہوتا ہے ، جھانواں ، سیاہ رنگ کا پتھر .

سنگِ سودا جنوں میں لیتے ہیں
اپنا ہم مقبرہ بنانے کو

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٢٧) . [سنگ + سودا (رک)] .

---سِیاہ کس صف (---کس س) امذ.
کالا پتھر ، حجرِ اسود کو بھی کہتے ہیں (ماخوذ : اسٹین گاس) .
[سنگ + سیاہ (رک)] .

---سِیاہ کَرْنا عاورہ.
جلا کر پتھر کے کوئلے کی طرح کالا کر دینا ، مسخ کر دینا . عمرو نے ڈرانا شروع کیا کہ یارو جا کر خداوند داؤد سے کہدوں سب کو سنگِ سیاہ کر دیں گے ، شامت آ جائے گی . (١٨٩١ ، طلسم ہوش رُبا ، ٥ : ٧٥٣) .

---سِیاہ ہونا عاورہ.
سنگِ سیاہ کرنا (رک) کا لازم ، سنگ سیاہ میں بدل جانا . خداوندوں کے تخت آسمان سے اتر رہے ہیں ، اور تم تعظیم کے لیے نہیں اُٹھتیں بڑی بے ادب ہو سنگِ سیاہ ہو جاؤ گی . (١٨٩١ ، طلسم ہوش رُبا ، ٥ : ٥٢٢) .

---سِیم کس صف (---ی مع) امذ.
سفید شفاف چمکدار پتھر جو بلور سے مشابہ ہے اور زیورات میں استعمال ہوتا ہے . ان کے عقیدے کے مطابق مُردہ جسم کے ساتھ اگر سنگِ سیم رکھ دیا جائے تو نہ صرف گناہ کا کفارہ ہو گا بلکہ مُردہ جسم اصلی حالت میں رہے گا . (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ٩٧) . [سنگ + سیم (رک)] .

---سیماق کس اضا (---ی مع) امذ.
(سنگ تراشی) **ٹھوس قسم کا بہت سخت اور لاکھی رنگ کا پتھر - نربدا کی وادی اور کوہ بندھیاچل کے علاقہ میں ملتا ہے - سنگِ سرخ کی قسم سے ادنیٰ درجے کا پتھر ہے . عمارت کے کام آتا ہے چونکہ جلد ٹوٹ جاتا ہے سخت ہوتا ہے اس لیے اس پر منبت کاری کا کام نہیں بنتا اور نہ اس کی کوئی نازک چیز بنائی جاتی ہے ، سنگِ سماق** (ماخوذ : ا پ و ، ١ : ٦٨) . [سنگ + سیماق (رک)] .

---سِینَہ (---ی مع ، فت ن) امذ.
پتھر دل ؛ (کنایۃً) گراں خاطری ، دل کا بوجھ .

خسرو جو سنگ سینہ تھا وہ تو نہ ٹل سکا
گو کوہکن نے ٹال دئے بے حساب سنگ

(١٨٣٢ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ٨٥) .

نہیں ملتا ہے تخلیہ کوئی دم
سنگ سینہ ہوا ہے شیخِ حرم

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣١٨) . [سنگ + سینہ (رک)] .

---شاسَن (---فت س) امذ.
وہ پتھر کی سِل یا چھوٹا ٹکڑا جو گاؤں ، شہر یا قصبہ کی حدود متعین کرنے کے لیے نصب کرتے ہیں ، اکثر کوئی عبارت یا علاقے سے متعلق نشانی بھی تحریر ہوتی ہے . سنگ شاسن ... حدود موضع کے پتھر جن پر چاند اور سُورج کی تصویر کندہ ہوتی ہے . (١٩١٩ ، توسیع اللسان ، ١٧٦) . [سنگ + شاسن (رک)] .

---شَجَری کس صف (---فت ش ، ج) امذ.
مونگا ، مرجان ، ایک قسم کا عقیق جس میں درختوں کے سے قُدرتی نقش بنے ہوتے ہیں .

جس شہر میں سنگِ شجری کے شَجَر اے مہر
شرمائیں لجالو کی طرح مس کے برابر

(١٨٨٦ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ١٠٩) . [سنگ + شجر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---شِکَم کس اضا (---کس ش ، فت ک) امذ.
پتھر یا پتھر کا وہ چھوٹا ٹکڑا جو بھوک میں پیٹ پر باندھ لیا جاتا ہے تا کہ گرسنگی اور اشتہا میں کمی آ جائے .

چاہیے فقر میں بھی سُنّتِ حضرت پہ عمل
رفع کچھ گرسنگی ، سنگِ شکم سے ہو گی

(١٨٧٢ ، محامدِ خاتم النبیین ، ١٠٧). [سنگ + شکم (رک)].

---شَمْس / شَمْسی کس صف(---فت ش ، سک م) امذ.
چمکدار پتھر تعمیرات میں کارآمد. سب کنگرے مسجد حرام میں ایک ہزار تین سو باون ہیں ... ایک بڑا سنگِ مرمر کا اور باقی سنگِ شمسی کے. (١٩٠٦ ، الحقوق والفرائض ، ١ : ٢٠٣). حرم شریف کے ہر دالان میں چار چار ستون ہیں ... جو سنگِ مرمر اور سنگِ شمس کے ہیں. (١٩٢٣ ، سفر حج ، ١٧٦). [سنگ + شمس / شمسی (رک)].

---شَناس (---فت ش) امذ.
پتھروں کی اقسام اور ان کے خواص کا ماہر. آٹھ سفید فام ماہرینِ فن اور سنگ شناس اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں. (١٩٦٧ ، اخبارِ جہاں ، ١١ اکتوبر ، ٢١). [سنگ + ف : شناس ، شناختن ـ پہچان کرنا].

---شوئی (---و مج) امث.
(عو) چاول یا دال میں پانی ڈال ڈال کر نیچے بیٹھے ہوئے کنکر علیحدہ کر دینا (محاوراتِ نسواں). [سنگ + ف : شو ، شستن ـ دھونا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِیر کس اضا(---ی مع) امذ.
بھورے رنگ کا حجرِلبنی جو تر کرنے اور بھگونے سے پانی دودھیا رنگ ہو جاتا ہے ـ زیورات میں مستعمل ، اس کے طبی اور سحری خواص بھی بیان کیے جاتے ہیں. سنگِ شیر آج بھی یونان میں کریٹ اور میلوس کی عورتیں استعمال کرتی ہیں. (١٩٦٥ ، شاخِ زریں ، ١ : ٧٦). [سنگ + شیر (رک)].

---شِیریں کس صف(---ی مع) امذ.
سنگِ گچ کی قِسم سے چونے کا کنکر ، شفاف ، سفید ، نیلاہٹ لیے ہوئے عمارت کے کام آتا ہے ـ نوع دیگر ادویات میں استعمال ہوتی ہیں. سنگ شیریں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣٠٢). [سنگ + شیریں (رک)].

---صابُن / صابُون کس اضا(---ضم ب / و مع) امذ.
ایک قِسم کی شفاف دھات جو شیشہ کی طرح کی پتلی تختیوں میں پائی جاتی ہے. اسی طرح سنگ صابون کا بنا ہوا ایک بڑا کُتا (جس کے کان اور ہونٹ لٹکے ہوئے ہوتے ہیں). بہت خوبصورت ہے. (١٩٥٩ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ١٠١). ٹالک یا سنگِ صابن وغیرہ کے بہت سے تجارتی استعمالات ہیں. (١٩٧٧ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ١٥٢). [سنگ + صابن / صابون (رک)].

---صَلابَہ کس صف(---فت ص ، ب) امذ.
سخت پتھر جس سے سِل بٹہ ، چکی کے پاٹ وغیرہ بناتے ہیں ، پتھر کی سِل. سونے کے ورق اور برابر ان کے طبقی ہرتال ... سنگِ صلابہ پر ایک ساعت گھسیں کہ فی الفور حل ہو جائے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٨٣). [سنگ + صلابہ (رک)].

---صَلایَہ (---فت ص ، ی) امذ.
پتھر کی سِل ، کھرل جس میں دوائیں رگڑی اور پیسی جاتی ہیں ، کونڈی سونٹا ، موسل اور کھرل. خالص چاندی کا بُرادہ سنگِ صلایہ میں ڈالیں اور تھوڑا سا نمک کھانے کا اس میں ڈالیں اور پانی ڈال کر خوب گھوٹیں. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ١٩١). [سنگ + صلایہ ـ سخت پتھر].

---صَوّان کس اضا(---فت ص ، شد و) امذ.
سخت قسم کا پتھر جس پر چقماق رگڑ کر آگ پیدا کرتے ہیں اس کو عمارت کی کُرسی میں استعمال کیا جاتا ہے. اس کی محرابیں تین سو اَسّی سنگِ سماق اور سنگِ مرمر اور سنگِ صوّان کے ستونوں پر قائم ہیں. (١٨٩٧ ، تمدنِ عرب ، ٢٠). [سنگ + ع : صوّان (صوانۃ کی جمع)].

---طَباشِیر کس اضا(---فت ط ، ی مع) امذ.
سفید رنگ کا نرم کمزور پتھر جو پہاڑوں میں پایا جاتا ہے ، ادویات میں کثرت سے مُستعمل. (ماجردہ) کے پہاڑوں ، جو کمزور سنگِ طباشیر اور درزدار مادے سے بنے ہیں میں مقابلۃً گہرے نشیب و فراز پڑے ہیں. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٨١). [سنگ + طباشیر (رک)].

---طَبَع کس اضا(---فت ط ، ب) امذ.
ایک پتھر جس کی مدد سے چھپائی کی جا سکتی ہے چھاپہ کی زد میں بکھرتا یا ٹوٹتا نہیں سیاہی جذب کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے. سنگِ طبع اگرچہ بہتر ایک قِسم کا سنگِ ولایتی ہے مگر ہندوستان میں بھی ایک پتھر زرد رنگ جس کا نام کھٹو ہے کان جیسلمیر سے آتا ہے اس سے بھی طبع ہو سکتا ہے. (١٨٧٣ ، ارژنگِ چین ، ٢٣). [سنگ + طبع (رک)].

---عاج کس اضا، امذ.
حجرالعاج ، یہ پتھر ہاتھی دانت کی طرح سفید ہوتا ہے بعض کے خیال میں سنگِ جراحت کو کہتے ہیں ، ادویات میں مُستعمل ہے. سنگِ عاج ... کو پیس کر زخم پر چھڑکنے سے خون کا نکلنا بند ہوتا ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٣ : ٣٣٧). [سنگ + عاج (رک)].

---عَبّاسی کس صف(---فت ع ، شد ب) امذ.
یہ پتھر کی قیمتی اقسام میں سے سیاہ رنگ کا ایک پتھر ہے جو عباسی دور میں کثرت سے اِستعمال ہوا اور انہیں سے منسوب ہوگیا. اِنکا استعمال زبان میں ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ سنگِ مرمر میں سنگِ عباسی کی منبت کاری کر دی یا یاقوت سونے میں جڑ دیا. (١٨٨٠ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ١ : ١٦٧). [سنگ + عباسی (رک)].

---عَتِیق کس اضا(---فت ع ، ی مع) امذ.
پرانا پتھر ؛ (کنایۃً) حجرِاسود.

ایسا حرم ہوا ہے بُتوں کے سبب یہ دل
ہر داغ پر گُمان ہے سنگِ عتیق کا

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣٧). [سنگ + عتیق (رک)].

ــِــ عَجُوبَہ کس صف(ـــفت ع ، و مع ، فت ب) امذ.
(سنگ تراشی) میلے رنگ کا سفید یا ہلکا گُلابی پتھر ساخت کے لحاظ سے اس کا شُمار سنگِ مرمر کی قسم میں ہے ، بعض پر مختلف رنگ کی بڑی بڑی چتیاں ہوتی ہیں یہ اعلیٰ درجہ کی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے اور نگینے بھی بنائے جاتے ہیں، سنگِ ابری (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + عجوبہ (رک)].

ــِــ عَسَلی کس صف(ـــفت ع ، سک س) امذ.
حجرالعسل، یہ پتھر سفید ہوتا ہے لیکن پس کر زردی مائل ہوجاتا ہے ، اس کا مزہ شیریں ہے اور دواؤں میں اِستعمال ہوتا ہے. سنگِ عسلی ... ایک پتھر ہے ... کچھ گرمی رکھتا ہے ، آنکھ کے پھوڑوں کا تنقیہ کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۷). [سنگ + عسل (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ــِــ فَرُّخ کس صف(ـــفت ف ، شد ر بضم) امذ.
ایک پتھر جو طب میں بطور دوا اور مُرَصّع سازی میں بطور نگینہ مستعمل ہے اسے دافع سحروافسوں بھی خیال کیا جاتا ہے. ،بہ وجہ فرخی اس کا نام سنگِ فرّخ رکھا ہے نظر کو فائدہ پہونچاتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۶۸). [سنگ + فرّخ (رک)].

ــِــ فَرسَنگ کس اضا(ـــفت ف ، سک ر ، فت س ، غنہ
عام پتھر جو راہنمائی کے لیے یا فاصلوں کی پیمائش بنانے کے لیے لگاتے ہیں.

جادۂ عمرِ رواں میں روز و ماہ و سال سے
سنگِ فرسنگِ منازل جابجا موجود ہے

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۷۱) . [سنگ + فرسنگ ـ کوس، فاصلوں کی پیمائش کا ایک متروک پیمانہ].

ــِــ فَرْش کس اضا(ـــفت ف ، سک ر) امذ.
وہ پتھر جو قالین یا فرش کے کناروں پر رکھا جاتا ہے تا کہ ہوا سے نہ اُڑے ، میرِ فرش ، سنگ قالی.

پھر بگڑنے جب لگا وہ رنگِ فرش
کوہ کی اوس پر رکھی تب سنگِ فرش

(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۱). [سنگ + فرش (رک)].

ــِــ فَسان کس صف نیز بلا کس(ـــفت ف) امذ.
وہ پتھر جس پر تلوار وغیرہ تیز کرتے ہیں ، سان.

آ کر مرے گلے سے لگے ہے ہر ایک دم
جاتا ہے تیری تیغ نے سنگِ فساں مُجھے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۰).

بن گیا تیغ نگہِ یار کا سنگِ فساں
مرحبا ، میں ، کیا مبارک ہے گراں جانی مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲). یہاں قریب ہی عُمدہ سنگِ فسان ... دستیاب ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۴). [سنگ + ف : فسان ، فسائیدن ـ تیز کرنا].

ــِــ فَلاخَن کس اضا(ـــفت ف ، خ) امذ.
پتھر کا وہ ٹکڑا جو گوپھن میں رکھ کے ہوا میں پھینکتے ہیں ، غُلّہ.

تو یوں پھینک دے جیسے سنگِ فلاخن
جہاں جا کے گڑ جائے سنگِ نشاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰۰).

نہ پوچھو دل فلک کے حادثے سے کس طرح ٹُوٹا
یہ شیشہ تھا نشانہ ہو گیا سنگِ فلاخن کا

(۱۹۳۳ ، سوتِ تغزل ، ۱۱). اُردو شاعری میں ایک ایسا سخنور بھی موجود ہے جو ... سنگین استعاروں کے سنگِ فلاخن سے اپنے دور کی دُکھی دُنیا سے مزید مجروح نہیں کرتا. (۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۸). [سنگ + فلاخن (رک)].

ــِــ قالی کس اضا، امذ.
پتھر کا کوئی معمولی ٹکڑا یا آرائش کے لیے خوبصورت بنا ہوا ٹکڑا جو قالین کو اپنی جگہ برقرار رکھنے کے لیے رکھ دیتے ہیں کہ وزن سے دبا رہے ، سنگِ فرش.

سرہانے رکھ کے پتھر خاک پر ہم بےنوا سوئے
پڑے سر ماریں طالع مند اپنا سنگِ قالی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۹). [سنگ + قالی ـ قالین].

ــِــ قِبْطی کس اضا(ـــ کس ق ، سک ب) امذ.
ایک قسم کا نرم و ملائم پتھر جو قبط سے منسوب و مشہور ہے ، ریٹھہ ، دھوبی اس سے کپڑے دھوتے ہیں. یہ مٹی کے رنگ کا سبزی مائل ہوتا ہے ، ادویات میں بھی مُستعمل ہے. سنگِ قبطی ... ایسی خشکی پیدا کرتا ہے جس سے تکلیف نہیں ہوتی۔ قابض ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۸). [سنگ + قِبط (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــِــ قَلَم (ـــفت ق ، ل) امذ.
ایک پتھر جس سے زمانۂ قدیم میں قلم بنائے جاتے تھے ، نرم اور لمبی شاخوں کا پتھر. شیہ ہوانگ۔ تی نے تانبے کا ایک نیا سِکہ جاری کیا اور موقلم (قدیم سنگ قلم کی بجائے) اور نیستانی الواح کے بدلے ریشم کو رواج دیا. (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۸). [سنگ + قلم (رک)].

ــِــ قِلی کس اضا(ـــ کس ق) امذ.
پتھر کی وہ قسم جس سے عام چُونا بنایا جاتا ہے. سنگریزہ اور سنگِ قلی کو آرد کرکے اور اس کو گُداز کرکے ایسے سانچے میں چھوڑتے ہیں جو کہ آگ پر خُوب گرم ہو رہا ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۹۹). [سنگ + قلی (رک)].

ــِــ قَمَری کس اضا(ـــفت ق ، م) امذ.
(سنگ تراشی) حجرالقمر ، سنسکرت میں چندر کانت ، یہ پتھر عروجِ ماہ میں رات کو بہت چمکتا ہے، اس میں چاند کا عکس نظر آتا ہے. زوالِ ماہ میں اس کی روشنی کم ہو جاتی ہے. چاند گرہن میں اس کو دیکھنے سے لگتا ہے اس میں سے پانی ٹپک رہا ہے. دودھ کی طرح سفید،سفیدی مائل نیلا،سرخی مائل سفید اور بھوراہٹ لیے ہوئے لیکن سب رنگوں میں سفیدی نمایاں ہوتی ہے ، بہت سے امراض کو نافع ہے ، اس کے سحری خواص بھی بہت ہیں (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + قمر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- قَیشُور کس اضا(---یِ لین ، و مع) امذ.
حجرالشعر ، اسفنجی اور سفید ، ایک قِسم کا سمندر جھاگ ، پانی پر تیرنے والا ، فارسی میں سنگ پا ، ہندی میں جھانواں ، سونے کو اس کی بُو لگ جائے تو پھٹ جاتا ہے اور ادویات میں کام آتا ہے ، سنگِ فیسو. سنگِ قیشور معدنی چیز ہے اور کفِ دریا ، حیوانی ہڈی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴۸) . [سنگ + قیشور (رک)].

--- کاوی امث.
پتھر پر کھود کر نقش و نِگار بنانا . یہ خود نفیس ترین خطّاطی اور سنگ کاوی کا بے مثل نمونہ ہے . (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۸). [سنگ + ف : کاوی ، کاویدن - کھودنا].

--- کَٹیلا کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
(سنگ تراشی) سنگِ خارا کی قسم کا جامنی ، بنفشی ، گہرے اُودے رنگ کا پتھر، پُلک، نیلم کی ایک ذیلی قسم (ا پ و، ۱ : ۶۸) [سنگ + کٹیلا (رک)].

--- کَرَک کس اضا(---فت ک ، ر) امذ.
حجرالکرک ، بانے سنگا ، ایک بہت سفید پتھر جو دریائے ہند اور سندھ کے کنارے ملتا ہے ، حکاکی کے بعد بلور کی طرح صاف ہو جاتا ہے ، مُختلف طریقۂ اِستعمال سے امراض کو نافع ہے ، سحری خواص بھی بیان کیے جاتے ہیں اصلاً یروشلم کے شہر کرک سے منسوب ہے. سنگ کرک ... کو پاس رکھنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا اور لوگ ایسے آدمی سے محبّت کرنے لگتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۴۹). [سنگ + کرک (عَلَم)].

--- کَسَوٹی کس اضا(---فت ک ، و لین) امذ.
محک ، ایک پتھر جو جواہرات فروش اور سُناروں کے پاس ہوتا ہے جس سے وہ سونے کے کھرے یا کھوٹے ہونے کا سراغ لگاتے ہیں. درگاہ کے بیرونی دالان میں چار ستون سنگِ کسوٹی کے نصب ہیں جو ... بےنظیر اور بیش قیمت سمجھے جاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۱۳۷). [سنگ + کسوٹی (رک)].

--- کَلْب کس اضا(---فت ک ، سک ل) امذ.
(طِب) اس پتھر میں یہ خاصیت ہے کہ جب ایک خاص نسل کے کُتے کی طرف ڈالتے ہیں تو وہ اس کو دانتوں میں پکڑلیتا ہے اور پھر ڈال دیتا ہے ، سحری خواص کے طور پر عداوت ڈالنے اور ادویات میں کارآمد ہے (اغلب خیال یہ ہے کہ یہ پتھر کی کوئی قِسم نہیں ہے بلکہ اعمال کے ذریعہ خواص پیدا ہوتے ہیں واللہ اعلم). سنگِ کلب کے متعلق کنزالاختصاص میں لِکھا ہے ... کہ جو کوئی اس کو کھالے وہ چلانے لگتا ہے اور کُتے کا کاٹا ہوا اس کو سُونگھ لے تو اس کی تکلیف مِٹ جاتی ہے. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۴۹). [سنگ + کلب (رک)].

--- کَلوبی کس صف(---فت ک ، و مع) امذ.
یہ اصلاً کوئی پتھر نہیں بلکہ چٹانی سلسلوں میں پائی جانے والی چٹان ہے جو بہرحال سختی کے سبب اسی زُمرے میں آتی ہے، رکمہ، ترا کم، تودہ شدہ چٹان. سنگ کلوبی Conglomerate یہ چٹان بھی تہ دار چٹانوں کی ایک قِسم ہے. جس میں ذرّات بہت بڑے اور گول ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۵) . [سنگ + کلوبی (رک)].

--- کوبی (---و مج) امث.
پتھروں کی کٹائی ، پتھر توڑنا ، پتھر کاٹنا.

ہے غُبار اس کی سنگ کوبی کا
اور دُھواں ہے اوسی کے یہ جی کا

(۱۸۲۹،شیریں فرہاد ، مسکین ، ۲۷) . [سنگ + ف : کوبی ، کوفتن - کُوٹنا].

--- کَھٹّو کس صف(---فت کھ ، شد ٹ ، و مع) امذ.
(سنگ تراشی) ٹھوس قسم کا سبزی مائل سفید پتھر جو کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے ، بعض بیماریوں کے لیے اس کی تختی گلے میں ڈالتے ہیں ، سنگِ یشب (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [رک : سنگِ یشب].

--- گَچ کس اضا(---فت گ) امذ.
حجرالجص و جبسین ، اس کی تین اقسام ہیں سفید ، نرم اور پرت دار اور جلد ٹوٹنے والا، سفیداج، جباسین اور جصاصین بھی کہتے ہیں ادویات میں بھی کام آتا ہے . سنگ گچ ... قابض ہے ، خشکی پیدا کرتا ہے ، جلانے سے خشکی اور لطافت بڑھ جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰۲). [سنگ + گچ رک].

--- گَراں کس صف(---فت گ) صف مذ.
بھاری پتھر ؛ (کنایۃً) رُکاوٹ.

ہر چند سبک دست ہوئے بُت شِکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰).

کسی کو بارِ نزاکت سے چین بستر ہے
کسی کو سنگِ گراں بھر بالشِ سر ہے

(۱۹۱۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۶). حکومت کا ریڈیو ڈپارٹمنٹ ہندی کی راہ میں سنگِ گراں بنا ہوا ہے. (۱۹۴۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۷۴). [سنگ + گراں (رک)].

--- گُردَہ کس اضا(---ضم گ ، سک ر ، فت د) امذ.
یہ پتھر آدمی کے گُردے میں پیدا ہوتا ہے ، سُرخ رنگ گرم و خشک ، اس کے پینے سے سنگِ مثانہ خارج ہوتا ہے ، گُردے کی پتھری. سنگِ گُردہ ... اس کو آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۵۰). [سنگ + گُردہ (رک)].

--- گُلُولَہ کس اضا(---ضم گ ، و مع ، فت ل) امث.
چٹانوں کے تراشے ہوئے گول پتھر جو آرائش کے لیے بھی اِستعمال ہوتے ہیں اور غُلیل میں رکھ کر دشمنوں کی طرف تیر کی طرح پھینکے جاتے ہیں. سنگِ گُلولہ کے ٹکڑے جو چٹانوں سے مختلف وضع کے کاٹے جاتے ہیں پھری کے حساب سے بِکتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۳). [سنگ + گلولہ (رک)].

ـــِ گِلی کس صف(ـــ کسِ گ) امذ.
(ارضیات) بعض مٹی کے سخت ٹکڑے جو پتّھر جیسے سخت ہو جاتے ہیں. میکانکی طریقے پر بنی ہوئی تہ دار چٹانیں ... ہوا ، دریا ، گلیشئر اور سمندری موجوں کے عمل سے بنی ہیں ، ان چٹانوں کی مثالیں سنگ ریزہ ( ) سنگ گلوی ( ) شیل ( ) سنگ گِلی ( ) ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹۲). [سنگ + گِل (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ لاخ . (الف) است.
سخت پتھریلی زمین.

کیتک باٹ ہموار تھے ہور فراخ
نہ واں خار و خس تھا نہ واں سنگلاخ

(۱۶۴۵ ، قِصّہ بے نظیر ، ۵۸). یہ نہر نہایت تیز بہتی ہے اور کشتی کا چلنا اس میں بہت دشوار ہے کیونکہ اوس کے کنارے پر سنگ لاخ سی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۹۳). زمین سنگلاخ اور ہوا آتش فشاں.(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۳). یہ خِطّہ جغرافیائی اعتبار سے سنگلاخ پہاڑی سلسلوں میں گھرا ہوا ہے.(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک ، ۳).(ب) صف. **(مجازاً) مشکل ، کٹھن ، سخت.**

پڑوں بُلبُل کے ثمن حسن کا قِصّا سب شاخ
جن نہ سمجھے بے قِصّا سینہ ہے اس کا سنگلاخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۲).

ہوتے ہیں تنگ کئی اس قافیہ میں اہلِ سخن
میں نئیں کیا ہوں کئی ایسی زمیں میں سنگ لاخ

(۱۷۴۷ ، دیوانِ قاسم ، ۶۹).

بہانے نہ کر میر اب شاخ شاخ
غزل کہہ زمیں گو کہ ہے سنگلاخ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۶). اس راہ میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑیں گی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۳). آپ لوگ ایک سنگلاخ زمیں میں اُردو کا پودا لگا رہے ہیں جو ایک دن تناور درخت کی صورت میں نمایاں ہو گا.(۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۳). [سنگ + ف : لاخ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ لاخ زَمِین (ـــ فت ز ، ی مع) است.
(کنایۃً) شعروادب میں مضمون استعمال کی جانے والی مُشکل اصنافِ سخن جن سے نفس مضمون ساقط یا دشوار ہو جائے. مصحفی بہت مشکل پسند تھے ، اکثر سنگلاخ زمینوں میں کہتے اور کھینچ تان کر حقِ اُستادی ادا کرتے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳). جس زمیں کے ردیف قافیہ میں مضمون سمجھانے کی اہلیت نہ ہو اسے سنگلاخ زمین کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۹۵). [سنگلاخ + زمین (رک)].

ـــِ لَبَنی کس صف(ـــ فت ل ، ب) امذ.
اس پتّھر کو لبنی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ شفاف پانی کو دودھ کی طرح سفید کر دیتا ہے اور یہ دواؤں میں بھی اِستعمال ہوتا ہے. سنگِ لبنی ... کو پیستے ہیں تو اس کے پسے ہوئے اجزا دُودھ کی طرح ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۰). [سنگ + ع : لبن ـ دودھ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــِ لُعاغِیطُوس کس اضا(ـــ ضم ل ، ی مع ، و مع) امذ.
اس پتّھر سے قبر کی بُو آتی ہے، دواؤں کے کام آتا ہے نام میں شبہ ہے اس کو لعاغیطوس بھی کہتے ہیں ، پتّھر کے کوئلے میں اس کا بیان تفصیل سے ملے گا. سنگِ لعاغیطوس ... کی دھونی سے مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے. حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۱). [سنگ + لُعاغیطوس / لُعاغیطُوس (عَلَم)].

ـــِ لَحَد کس اضا(ـــ فت نیز کس مع ل ، سک ح) امذ.
سنگِ تُربت.

سالک رو فنا میں نہ بھٹکا کسی جگہ
سنگِ لحد سے کام لیا سنگِ میل کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۰). [سنگ + لحد (رک)].

ـــِ لَرْزاں کس صف(ـــ فت ل ، سک ر) امذ.
ایک قِسم کا لچک دار پتّھر جو ہلانے سے اسی طرح لرزتا ہے جیسے کوئی لچکدار چیز. چنیوٹ کے رہنے والے اور عبدالحکیم سیالکوٹ کے رہنے والے تھے چنیوٹ میں ایک مسجد ہے اس کے مینار ہلانے سے ہلتے ہیں ، کہتے ہیں کہ سنگِ لرزاں کے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۶۷). کتابوں کے علاوہ ان کے پاس تسبیحات، نگینے ، سنگِ لرزاں کے ٹکڑے ، قہوہ پینے کی مشینیں غرض ایسا ہی کاٹ کباڑ بھرا رہتا تھا.(۱۹۳۷ ، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۹۱). [سنگ + ف : لرزاں ، لرزیدن ـ ہلنا ، کانپنا].

ـــ لَگانا محاورہ.
سان پر چڑھانا ، تیز کرنا.

میں نہیں کرتا شِکایت گردشِ ایّام سے
پر لگاتا سنگ ہوں تیغ زباں کو گہ گہ

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۵).

ـــ مات امذ.
(خطّاطی و محرّری) حرفِ متحرک ، اعراب والا حرف ، حرفِ معرب (ا پ و ، ۴ : ۲۰۷). [سنگ + مات (رک)].

ـــ مار امذ.
ایک قِسم کا پتّھر جو مارگزیدہ کو شفا بخشتا ہے. اہلِ یونان کا ایک ایسے پتّھر پر اعتقاد تھا جس کی تاثیر سے سانپ کا کاٹا اچھا ہو جاتا تھا اور اسے وہ سنگ مار کہتے تھے. (۱۹۶۵ ، شاخ زرّیں ، ۱ : ۷۶). [سنگ + مار (رک)].

ـــ ماہی امذ.
آبی جانوروں کے اس خاندان کو کہتے ہیں جن کی پُشت پتّھر کی طرح سخت ہوتی ہے. حیواناتِ حوتیہ دو قِسموں میں منقسم ہیں ایک وہیل دُوسری سنگ ماہی. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۵۲). سنگ ماہی ... مچھلی سے نکالا جاتا ہے. (؟ ، کلیدِ عطّاری ، ۲۷). [سنگ + ماہی (رک)].

---مثانَہ کس اضا(---فت م ، ن) امذ.
پتھری جو انسان کے مثانے میں پیدا ہوتی ہے. جو کسی کو سنگِ مثانہ کا عارضہ ہو یعنی پتھری تو اس کی دوا یہ ہے. (۱۸۴۴ ، مُفید الاجسام ، ۴۷). دودھ ، گھی یا مچھلی کے تیل کا لازماً اِستعمال کیا کریں ورنہ انھیں سنگِ مثانہ اور دوسری بیماریاں لاحق ہو جائیں گی.(۱۹۴۱ ، ہماری غذا ، ۶۶).[سنگ + مثانہ (رک)].

---مُحْتَسِب کس اضا(---ضم م ، سک ح ، فت ت ، کس س) امذ.
پتھر جس سے کوتوال شراب کی بوتلیں توڑتا ہے (جامع اللغات) [سنگ + مُحتسب (رک)].

---مِحَک کس اضا(--- کس م ، فت ح) امذ.
کسوٹی کا پتھر جو سنگِ کسوٹی بھی کہلاتا ہے ، جوہری اس سے چاندی سونے کو پرکھتے ہیں. ایک پتھر حاجی پور کے اطراف میں ہوتا ہے رنگ اس کا سیاہ ، مِقدار میں چھوٹا ، گول روغنی ، فارسی میں سنگِ محک اسے کہتے ہیں ... قصبۂ مذکور کی نواح سے نکلتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۱).

جب نقصِ زر و سیم وُہ کرتا ہے عیاں
خود سنگِ محک سیاہ رُو ہوتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۲۱۵). [سنگ + محک (رک)].

---مَرارَہ کس صف(---فت م ، ر) امذ.
پتھری جو انسان کے پتّے میں پیدا ہوتی ہے. سنگِ مرارہ پتّہ میں جہاں اکثر ہوتا ہے جب تنہا ہوتا ہے تو گول بیضاوی یا مخروطی اور جب چند ہوں تو مُختلف اشکال کے پہلودار ہوتے ہیں.(۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طِب ، ۲ : ۹۰۵). شحمِ صفراوی سنگِ مرارہ کا بھی ایک اہم جِصّہ ہے بلکہ پتھری کی ایک قِسم تو عملاً صرف اسی پر مُشتمل ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۴۴). [سنگ + مرارہ (رک)].

---مَرْمَر کس صف(---فت م ، سک ر ، فت م) امذ.
ٹھوس قِسم کا سخت اور سفید چمکدار پتھر جو عمارتوں میں لگایا جاتا ہے ؛ طِبّی خواص کے سبب ادویات میں مُستعمل ہے.

انگن فرش سوں ... سب کیئے
سیڑیاں سنگِ مرمر سوں دبدب کیئے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲). فرش اس کا سنگِ مرمر کا ، اینٹیں اس میں فیروزے کی ہیں. (۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۲۱۵).

جلوۂ روئے صنم کی یاد میں آہیں جو کیں
سنگِ مرمر کو لحد کے سنگِ موسیٰ کر دیا

(۱۸۹۳ ، معیارِ نظم ، ۷۸). ستون جس قدر تھے عموماً سنگِ مرمر یا سنگِ رُخام کے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۸۹). انھیں غیر نامیاتی اشیاء کا نام دیا گیا مثلاً خوردنی نمک ، سنگِ مرمر ، سوڈا ... سب غیر نامیاتی اشیاء کہلاتی تھیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۵). [سنگ + مرمر (رک)].

---مَرْیَم کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
چھالیہ سے مُشابہ ایک قِسم کا پتھر اس کا رنگ اور دھاریاں چھالیہ کے مغز سے بہت مِلتی جلتی ہوتی ہیں ؛ نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام آتا ہے. اندرونِ مقبرہ تمام فرش سنگِ مرمر و سنگِ مریم و سنگ موسیٰ کا بطور گل کاری پشت پہلو بنا ہوا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۲۴۸). [سنگ + مریم (رک)].

---مَزار کس اضا(---فت م) امذ.
سنگِ لحد ، قبر کے سرہانے کا کتبہ جو عموماً سنگِ مرمر کا ہوتا ہے.

سرعت ہے نبض کی رگِ سنگِ مزار میں
دل کی تپش کچھ اب بھی تہِ غم سے کم نہیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۳). ہندوستان کے کسی شاہی مقبرے میں سنگِ مزار کہیں اس طرح زیرِ سما کُھلا ہوا رہنے نہیں دیا گیا ہے ... گنبد کی بنیاد معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۴۹). [سنگ + مزار (رک)].

---مُشَقَّق کس صف(---ضم م ، فت ش ، شدق بفت) امذ.
حجرالمشقق ، ایک پتھر جس کا رنگ زعفران کے بغیر پسے تاروں جیسا پرت دار ، ادویات میں اِستعمال ہوتا ہے. سنگ مُشقق ... میں پرت ہوتے ہیں جو ایسے کمزور ہوتے ہیں کہ آپس میں سے آسانی سے چُھوٹ جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۲). [سنگ + مُشقق (رک)].

---مَغْرِبی کس صف(---فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
سنگِ افروج کی قِسم سے ایک پتھر ، تعمیرات میں مُستعمل. "سنگِ مغربی" کے متعلق برنی ... اور امیر خسرو دونوں نے کہا ہے کہ یہ علاء الدین خلجی ... کے دور میں اِستعمال ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۹۰۹). [سنگ + مغرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مِقْناطِیس کس صف(--- کس نیز فت م ، سک ق ، ی مع) امذ.
رک : سنگِ آہن رُبا.

تُجھ طرف اکثر ہیں آہن دل رجوع
دل ترا کیا سنگِ مقناطیس ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹۷). سنگِ مقناطیس ایک جسمِ جمادی ہے (۱۸۵۴ ، فواید الصبیان ، ۱۳۰). سنگِ مقناطیس ، شاخ گوزن سوختہ ، کچلہ سوختہ ، کرنجوہ ہر ایک ایک تولہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [سنگ + مقناطیس (رک)].

---مَکْرانَہ کس اضا(---فت م ، سک ک ، فت ن) امذ
(سنگ تراشی) ٹھوس قسم کا سخت اور سفید پتھر ، مکرانہ علاقہ جودھپور میں مُختلف رنگ کا اور عُمدہ پایا جاتا ہے اس لیے مکرانہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. تاج محل کی تعمیر کے وقت وہیں سے لایا گیا تھا ، سنگِ مرمر (ا پ و ، ۱ : ۶۸). [سنگ + مکرانہ (رک)].

---مَنْزِل کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
پتھر یا پتھر کا وہ نِشان جو منزل کا پتہ دیتا ہے.

چُھپ گیا کیا خط میں دِکھاؤ تو وہ تِل کیا ہوا
کعبۂ مقصود کا وہ سنگِ منزل کیا ہوا

(۱۹۱۹ ، کیفی ، کیفِ سُخن ، ۳۵). [سنگ + منزل (رک)].

---مُوسیٰ کس اضا(---و مع ، ا بشکل ی) امذ.
ایک قِسم کا سیاہ چکنا پتھر جو آسانی سے دستیاب ہے اور تعمیرات میں کارآمد ہے. پوری عمارت سنگِ مُوسیٰ کی تعمیر کرائی گئی تھی. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۱۸).

تختۂ صندل کو دیتی ہے یہ رنگِ آبنوس
سنگِ مُوسیٰ سے بدل دیتی ہے مرمر کانگڑی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۳۱). [سنگ + مُوسیٰ (عَلَم)].

---میزان کس اضا(---ی مع) امذ.
پتھر کا باٹ (جامع اللغات). [سنگ + میزان (رک)].

---میل کس اضا(---ی مع) امذ.
وہ پتھر جو راستوں پر مقاماتِ منزل کا نام اور درمیانی فاصلہ ظاہر کرنے کے لیے نصب کرتے ہیں . اس پتھر پر عموماً کوس ، فرلانگ اور میل کے اعداد لکھے ہوتے ہیں ، اب کلو میٹر رائج ہے ؛ (کنایۃً) نشانِ راہ.

جو تجّار کا خواب سنگ میل ہوئے
تب اس مال سوں چور کا کھیل ہوئے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۷۷).

سالِک رہِ فنا میں نہ بھٹکا کسی جگہ
سنگِ لحد سے کام لیا سنگِ میل کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۰). اس طرح سنگِ میل اور موٹر گاڑیوں کے نمبروں وغیرہ کے متعلق کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو گا. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۶۸). [سنگ + میل (رک)].

---مینا کس اضا(---ی مع) امذ.
سنگِ لاجورد ، سنسکرت میں راجہ ورت ، ہندی میں لاج ورت ، نیلا پتھر یا نیلگوں رنگ کا خُوبصورت پتھر جو چاندی کے زیورات یا برتنوں میں خُوبصورتی اور زیبائش کے لیے جڑتے ہیں ، اس کے طبّی اور سحری خواص بھی بتائے جاتے ہیں نیز اس سے نیلا رنگ بھی بناتے ہیں . « پروراوس » سنگِ مینا (جوہرِ وصال) دیکھ کر لینے میں تامل کرتا ہے مگر ندائے غیب اس کو ہدایت کرتی ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۱۶). [سنگ + مینا (رک)].

---نِشان کس اضا(---کس ن) امذ.
سنگِ میل ، نشانِ منزل.

سالک راہِ فنا گُم کرے منزل کیونکر
سنگ ہر مقبرہ یاں سنگِ نشاں ہے اوس کو

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۶).

طے کس طرح سے ہووے رہِ عشق دیکھیے
سنگِ نشاں کا دخل ہے اس میں نہ میل کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳). اگر اہلِ ہند کچھ روز دنیا میں عزّت و آبرو کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ان کو اپنی ترقی کے راستے میں اِنھیں اصولوں کو سنگِ نشان خیال کرنا چاہیے. (۱۹۰۷ ، مضامینِ چکبست ، ۲۸۵).

سرگرمِ سفر قافلہ ہے جانبِ منزل
ہم سنگِ نشاں نقشِ قدم دیکھ رہے ہیں

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۴۴). [سنگ + نِشان (رک)].

---وَرِیدی کس صف(---فت و ، ی مع) امذ.
(طب) انسانی جسم کی رگوں ، پٹھوں یا ریشوں میں پتھر کی طرح سخت گانٹھ پڑ جانے کی بیماری. شاذ و نادر یہ کلسی پرت سنگِ وریدی (Phleboliths) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں . (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۱۲). [سنگ + ورید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---یَدَہ کس اضا(---فت ی ، د) امذ.
حجرالمطر ، ایک نایاب پتھر جس کے سحری خواص یہ بیان کیے جاتے ہیں کہ اس پر افسون پڑھنے کے بعد ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کے نیچے کھڑے ہو جاتے ہیں تو بارش ہونے لگتی ہے؛ سنگِ بارش ، بارش کا پتھر ، جدہ تاش.

یہ آیا جوش میں بارانِ رحمتِ باری
کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۰). اس پتھر کو ہاتھ پر رکھ کر بارش کی دعا مانگتے تھے . اس کی برکت سے بارش ہونے لگتی اس پتھر کو سنگِ یدہ کہتے ہیں . (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افاداتِ سلیم ، ۱۳۰) . عرب اس پتھر کو « حجرالمطر » عجمی « سنگِ یدہ » اور ترک « جدہ تاش » کہتے تھے . (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۹۱). [سنگ + ید (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---یَرقان کس اضا(---فت ی ، سک ر) امذ.
کہربا جو یرقان کے مرض میں نافع ہے. اس کے بچّے کو پیلا رنگ دے ابابیل اس کے واسطے سنگِ یرقان گھونسلے میں لائے گی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵). [سنگ + یرقان (رک)].

---یُسْر کس اضا(---ضم ی ، سک س) امذ.
اس پتھر کو حجرالیسر اس لیے کہتے ہیں کہ ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے . یہ گول ، چکنا ، سفید بعض نیلا بھی ، حجاز کے سمندر میں دستیاب اس کی دوسری قسم بھی ہے لیکن صرف قسم اوّل طبّی طور پر مُستعمل ہے . سنگِ یُسر ... سیپ کا جوہر رکھتا ہے اور کثیف ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۵۲). [سنگ + یُسر (رک)].

---یَشَب کس اضا(---فت ی ، ش) امذ.
حجرالیشب، سلیکانی پتھروں میں سے ایک قیمتی پتھر جو زیورات اور دواؤں میں مُستعمل ہے ، سنگِ کھٹو. تنۂ درخت کو طلائے احمر سے منڈھا اس پر سنگِ یشب کی ایک تختی لگائی. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۴۴). یاقوت ، اوپل ، سنگِ یشب اور زبرجد رنگین سلیکانی پتھر ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۹) . اس پتھر کو ... فارسی میں سنگِ یشب کہتے ہیں . (۱۹۸۰ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۳). [سنگ + یشب (رک)].

---یَشَم کس اضا(---فت ی ، ش) امذ.
سنگِ یشب کی اقسام میں سے ایک پتھر، بعض کے نزدیک مافوق الفطرت خصوصیات رکھتا ہے ؛
سینہ اُوس کا سفید اور شفاف تر سنگِ یشم سے ... بنایا ہے. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۴ : ۲۲۸). ایک گنبد سنگِ یشم کا

نہایت معقول بنا ہوا ہے۔ (١٨٩٥ ، صندلی نامہ ، ٣١٧)۔ بعض مقامات پر سنگِ یشم اور کورنڈ بھی ہوتا ہے۔(١٩١٣ ، تمدنِ ہند،٥٣)۔

ہر قدم پر وہ جھنکتے ہیں ، کڑے
جس طرح بجتے ہوں سنگِ یشم کے

(١٩٧٣ ، پروازِ عقاب ، ٥٩)۔ [سنگ + یشم (رک)]۔

---یَمانی کس صف(---فت ی) امذ.
مختلف رنگ کا نگینے بنانے اور پچی کاری کے کام کا پتھر جو یمن کے علاقے میں پایا جاتا ہے. چھجے کی طرف سرسریں کمر کوٹ پر پان پھول کی جالی میں سنگِ یمانی کے گملے اور ان کے پھول موسمی بہار دے رہے تھے. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ٣١٩)۔ [سنگ + یمانی - یمنی (ملک یمن سے منسوب)]۔

---یَہود / یَہُودان کس اضا/کس صف (---فت ی، و مع) امذ.
حجرالیہود اس پتھر کو سنسکرت میں استوان ، اور بنی اسرائیل حجر زیتون بھی کہتے ہیں، تراش کے بعد چمکدار نگینہ ہو جاتا ہے، شکل دلکش ، رنگ سبز موسی یا سرخ ، سخت اور وزنی ، گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے دوسرے امراض کو بھی نافع ہے اس کے سحری خواص بھی ہیں،لاط :- Lips Infernalis شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو سنگِ یہود کہتے ہیں . (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٢٩٥)۔ جواہرات تو کہیں رہے ، پتھر بھی اس مرہونیت سے نہیں بچے دیکھو موسیٰ اور سنگِ یہود کیا بتاتے ہیں . (١٩٢٣ ، سرگزشتِ الفاظ ، ٤٢) . اس پتھر کو فارسی میں سنگِ یہودان اور ہندی میں اُستوان کہتے ہیں . (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١١٣) . [سنگ + یہود / یہودان (رک)]۔

سَنگ (٢) (فت س ، غنہ) امذ.
١. ساتھ ، رفاقت ، صحبت ، تعلق.

کہیا رات دن جا تلاوے کرو
نہ سنگ جا لڑو ہور ہلاوے کرو

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٠٢)۔

خُدا کی محبت سوں دل جوڑویں
دیا سنگ ساریاں کیرا چھوڑویں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١١٨)۔

یہ ننگ و نام مبارک رہے تُجھے اے شیخ
مجھے نہ ننگ سے ہے سنگ کچھ نہ نام سے کام

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٧١)۔ لڑکیوں کے سنگ گیند بلّا کھیلتی ہے . (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٣٠)۔ **٢. ساتھی ، ہمراہی ، رفیق ، دوست.**

پڑیا ہے مرے سنگ ایسا کو سنگ
نہ یو سنگ ہے بلکہ سینے پہ سنگ

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٢١)۔

سب بچھڑے کوئی سنگ نہ ساتھی
عزیزوں کو اپنے میں پاؤں کہاں

(١٨٥٣ ، اندرسبھا ، امانت لکھنوی ، ١٣٣)۔ سنگ نہ ساتھی اکیلی جان اللہ نگہبان. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٨٨)۔ میرے نزدیک آئیڈیل شریکِ حیات وہ ہے ... جس کے سنگ زندگی کا سفر حسین اور خوشگوار گُزرے۔ (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، ٢٠ جنوری ، ١١١)۔ **٣. جوڑ ، قیمت ، وزن.** پتھر صاف شفّاف جن کے سنگ کا فرسنگوں نظر نہ آئے۔ (١٨٢٤ ، فسانۂ عجائب ، ١٣)۔ **٤. کاروانِ سفر کے ہمراہی ، وہ لوگ جو ایک جلوس میں اکٹھے ہوں.** جب حضرت سخی سرور کا سنگ جاتا ہے تو ایک رات یہاں مقام کرتا ہے . (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ١٢٥٧)۔ سنگ کے لفظی معنی سفر کے ہمراہی ہیں۔ (١٩٦٢ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ١ : ٨٣)۔ [س : सग]۔

----باندْھنا محاورہ.
رِشتہ کرنا ، بیاہ کرنا.

نہ اُترا تھا ہاتھوں سے مہندی کا رنگ
کہ وہ چل دیا جس سے باندھا تھا سنگ

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٦)۔

---پکَڑنا محاورہ (قدیم).
ساتھ ہو جانا ، صحبت اِختیار کرنا.

میں پکڑیا ان کا سنگ
سب توڑے دل کا زنگ

(١٧٦٥ ، چھ سرہار (ق) ٨٠)۔ کسی نے دھن دولت سے منہ موڑ کر خانہ بدوشوں کا سنگ پکڑ لیا۔(١٩٥٨ ، روشن مینار ، ١٢٧)۔

---پَگ (---فت پ) امذ ؛ م ف.
ہم سفری ، بہت گہری دوستی ، قُربت ، نزدیکی (ماخوذ : پلیٹس)۔ [سنگ + پگ (رک)]۔

---پَن (---فت پ) امذ (قدیم).
دوستی ، رفاقت.

سبوں سنگ پن ، صلح توں کل کرے
بورائی سو جگ کی تحمّل کرے

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٣٦)۔ [سنگ + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---جاتی امذ.
حلیف ، ہمراہی ، رفیق (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [سنگ + جات۔ ذات + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

---ساتھ امذ.
رفاقت ، صحبت ، ساتھ ، ہمراہی.

طوفِ حرم ہے ہاتھ میں اس بُت کا ہاتھ ہے
راہِ خُدا میں واہ عجب سنگ ساتھ ہے

(١٨٧٠ ، الماسِ درخشاں ، ٢٠٢)۔ [سنگ + ساتھ (رک)]۔

---سوئی تو لاج کیا کہاوت.
ہمراہ سونے کے بعد کونسی شرم رہ جاتی ہے ، اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بیجا طور پر شرمائے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

--- کَرْنا ف مر (قدیم).
میل جول رکھنا ، تعلقات رکھنا ، رفاقت کرنا ، دوستی قائم کرنا یا ساتھ جانا ، راہ و رسم رکھنا.

لے سکھیں میں نے دیکھیا سنـ ـ کر کے بار کا
ین نہ دیکھیا ہر سبج ہور سنگ دل تجھ سار کا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۷)۔وہ منکھوں میں گدھا ہے اس کا سنگ کرنا دکھ کا کارن ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۳)۔

ـــلگ لینا ف مر۔
ہمراہ ہونا ، خواہ مخواہ ساتھ ہو لینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

ـــلینا ف مر۔
ہمراہ لینا۔

ستر سنگ لیا ہور ترسنگ ہوا
پری رائے رایاں سو بھر سنگ ہوا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۳)۔

اری اے نین ہر چن ناری رے
مجھے سنگ لے ہرائے دیس ری رے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶)۔

سِنگ (۱) (کس س ، غنہ) امث۔
سینگی، ان کے علاج کے لیے فصد کھولنا اور رحم کے نزدیک سو جگہوں سے سنگ یا کٹورہ یا جونک لگا کر لہو نکالنا۔ (۱۸۳۸ ، اصول فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۳۳)۔ [سینگی (رک) کی تخفیف]۔

سِنگ (۲) (کس س ، غنہ) امذ۔
سینگ ، چوپایوں کے سر پر نکلی ہوئی دو شاخیں۔

بھڑے سنگ بسنگ گاوٗ ہمدست ہو
ہرن چھٹ کے چتیاں پر پڑے مست ہو

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۰)۔ [سینگ (رک) کی تخفیف]۔

سَنگا (فت س ، مغ) امذ۔
ساتھ ، رفاقت ، ہمراہی ، صحبت (پلیٹس)۔ [س : सङ्ग + कः]۔

سِنگا (کس س ، مغ) امذ۔
سنکھ ، پھکنی ، ناقوس ، نرسنگا ، سینگ سے بنا ہوا باجا جس سے آواز نکلتی ہے (پلیٹس)۔ [پ : सिंगओ:]۔

سَنگات (فت س ، مغ) م ف (قدیم)۔
ہمراہ ، ساتھ ، سے (معیت کے لیے)۔

ے پیک مو سنگات سو ناشاد کرتا ہے
او ترک مست دیکھو کہ بیدار کرتا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۳)۔

کہ جبریل پھر بولے بی بی سنگات
مَلک موت کہتا ہے تم سات بات

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ (ق) ، ۲۰)۔

حاصل ہوے حق کے فضل سنگات
سو سال کے فقر میں یو دو بات

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳)۔

گستاخ ہو میں اُن سے کہا اپنے جی کی بات
مت جاؤ یا چلے تو مُجھے بھی رکھو سنگات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۵۵۷)۔

لگا بولنے چور قاضی سنگات
اے قاضی بیچارے میری سُن یہ بات

(۱۸۵۲ ، قِصّۂ قاضی و چور ، ۸۷)۔ بادشاہ اپنے پیادوں کے سنگات پھرتے ہیں۔ (۱۹۷۷ ، ہندوستانی گرامر (ترجمہ) ، ۱۲۶)۔ [سنگت (رک) کا اشباع]۔

سَنگاتَن (فت س ، مغ ، فت ت) امث (قدیم)۔
سہیلی ، رفیق ، ساتھی ؛ (کنایۃً) بیوی ، زوجہ ، گھر والی۔

کہ اے بھاگونتی سنگاتن میری
مہروان دکھ سکھ کی ساتن میری

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۲)۔ [پ : सगातन]۔

سَنگاتی (فت س ، مغ) امذ۔
ساتھی ، ہمراہی ، رفیق۔

سنگاتی تُج ایسا کہاں پاوٗں گا
جدھر تو لجا گا ادھر آوٗں گا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔

اچھو تو مجھ سنگاتی محرمِ راز
سدا شطرنج بازی میں تیرا ناز

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۸)۔

مُصیبت میں بندوں کا ساتھی ہے تُو
کوئی تجھ سے بڑھ کر سنگاتی نہیں

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۸۹)۔ [پ : सगाती]۔

سَنگاٹا (فت س ، مغ) امذ۔
(سمکیات) مچھلی کی ایک قِسم جس کے مُنھ کی بناوٹ کُچھ ایسی ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ چٹانوں اور پتھروں سے چمٹ سکتی ہے۔ سنگاٹا مچھلیوں کا منہ ماصہ کا کام دیتا ہے۔ (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۵)۔ [مقامی]۔

سِنگار (کس س ، مغ) امذ ؛ امث۔
۱. **زیب و زینت ، آراستگی ، سجاوٹ ، سِنگھار ، بناوٹ**۔

سورج ولایت کھن کے ہور صاحب سو دنیا دین کے
جگ کے سِنگار ہور عرش کے اپ گوشوارے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷)۔

عروسِ گُل کا چمن میں سِنگار دیکھیں گے
بہار دیکھنے والے بہار دیکھیں گے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۵)۔ ۲. **زیور ، لباس وغیرہ پہننا ، کنگھی چوٹی ، آرائش کا سامان ، آرائش ؛ زیبائش**۔

حکم ہوا ساری حُوروں کو سِنگار
صفیں سب فرشتوں کی بندھوایا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۸)۔صبح کو اپنے معمول پر اُٹھی ، سِنگار کیا لوگ بھی اندر باہر گئے اپنے اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ (۱۸۰۳ ، گُل بکاولی ، ۶۶)۔ ابوالفضل نے عورتوں اور مردوں کے سِنگار اور زیورات کی جو تفصیل لکھی ہے اس سے اس عہد کی زینت و آرائش کا بھی اندازہ ہوگا۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۲۲)۔ ۳. **سفید پنکھڑیوں اور پیلی ڈنڈ والا بھینی خُوشبو کا ایک پُھول ، ہارسِنگار**۔

جانی ، جونی ، شبّو ، نرگس ، سِنگار ، چنبیلی ، سیم بدن
کیا پھول گابی گُل طرّہ کیا ڈیلا بانسہ سُکھ درسن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). ۳. **محبت ؛ شہوت ، جماع** (ماخوذ : جامع اللغات). اف : کرنا. [س : شرنگار शृंगार].

--- بَٹ (--- فت ب) امث.
بننا سنورنا ، سِنگار کرنا ، کنگھی چوٹی.

گئی سِنگار بٹ کوئی شتابی
کسی کو تھی کسی کی اِضطرابی

(۱۸۷۴ ، تیرہ ماسہ ، ۱۷). [سِنگار + بٹ - چوٹی].

--- پِٹار (--- کس پ) امذ.
زیب و زینت ، آرائش. کشوری کی اماں ... بن بیاہی لڑکیوں کے زیادہ سِنگار پٹار کی قطعی قائل نہ تھیں. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۲۲). [سِنگار + پٹار (تابع)].

--- پکڑنا محاورہ (قدیم).
خوبصورت ہونا ، آراستہ و پیراستہ ہونا.

گُلزار ہمیشہ سلطنت کا
تُج سرو کوں دیکھ سِنگار پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۲).

--- چمکانا محاورہ.
بناؤ سِنگھار کی نمائش کرنا. اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنھیں نِکاح کی آرزو نہیں اُن پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سِنگار نہ چمکائیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۵۷۳).

--- چُنگَل (--- ضم چ ، غنہ ، فت گ) امذ.
(حشریات) **کنگھی کی شکل کا جانور کا پنجہ جس سے وہ اپنے جسم کی صفائی کا کام کرتا ہے.** اس سے کنگھی کی طرح کھال کی صفائی کی جاتی ہے اس لیے اس کو سِنگار چُنگل (Toilet-Claw) کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۴۳). [سِنگار + چُنگل (رک)].

--- دان امذ.
وہ صندوقچہ ، پٹاری یا ڈبّہ جس میں عورتیں سامانِ آرائش مثلاً سرمہ ، مِسّی وغیرہ رکھتی ہیں. ساڑی جیب سے نکال کر چپکے سے سِنگار دان پر رکھ دی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حُسن ، ۱۰۱). انھوں نے وہ جگہ کھودی تو وہاں سے ایک سِنگار دان برآمد ہوا جو ہرمزان کی ملکیت تھا اور موتیوں سے بھرا ہوا تھا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۸). [سِنگار + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- دانی امث.
چھوٹا سِنگار دان.

تب شکرپارا خوش ہو کہنے لگی
لاؤ جلدی سِنگار دانی مری

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۲). بنفشہ اپنے وقت پر مقابہ اور سِنگار دانی لے کر روح افزا کے پاس جاکر حاضر ہوئی. (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۸۱). ہاتھی دانت اور دھات کی بنی ہوئی سِنگار دانیاں دستیاب ہوتی ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۶). [سِنگار + دان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

--- رَس (--- فت ر) امذ.
ہندی اصناف میں ایسی نظم جس میں عورت و مرد کے اختلاط کا احوال لکھا جائے ، عاشقانہ نظم. سِنگار رس ... مرد و عورت کی ملاقات اور جو کچھ وصال و ہجر میں پیش آتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). [سِنگار + رس (رک)].

--- کَمْرَہ (--- فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
آرائشِ جمال کا خصوصی گوشہ ، وہ مخصوص کمرہ جو بڑے محلوں اور مکانوں میں بطور سِنگار خانے کے لیے بنایا جاتا ہے ، آئینہ خانہ ، سِنگار خانہ. میری نگڑ نانی خود بھی اُٹھ کر سِنگار کمرے میں پیانو کے پاس جا بیٹھی تھی. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۴۷). [سِنگار + کمرہ (رک)].

--- لینا محاورہ.
پھلنا پھولنا ، سرسبز و شاداب ہونا. جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۳۳۷).

--- ہار امذ.
(نباتات) **سفید پنکھڑیوں اور پیلی ڈنڈی والا بھینی خوشبو کا ایک پھول ، اس کے ہار بنتے ہیں ، ڈنڈیاں سُکھا کر اس سے زردے کے لئے رنگ حاصل کیا جاتا ہے ، ہار سِنگار.** سِنگار ہار ، لونگ کی شکل کا نارنجی رنگ ہوتا ہے ، درخت انار کی مانند اور پتّیاں برگ شفتالو سے مُشابہ ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۱). [سِنگار + ہار (رک)].

سِنگارا (۱) (کس س ، مغ) امذ.
سِنگھاڑا مچھلی. پانچ قسم کی مچھلی روہو ، پتدچتا ، سِنگارا ، راجیو ، بارہی. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۷). [رک : سِنگھاڑا].

سِنگارا (۲) (کس س ، مغ) امذ.
بناؤ سِنگار (پلیٹس). [سِنگار (رک) + ا (زائد)].

سِنگارَن (کس س ، مغ ، فت ر) امث (قدیم).
سجاوٹ ، زیب و زینت ، آراستگی.

سُخن کُوں تُوں سِنگارن جانتا ہے
سخن کُوں تیرے سب کوئی مانتا ہے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۲). [سِنگار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سِنگارْنا (کس س ، مغ ، سک ر) ف م (قدیم).
آراستہ کرنا ، سنوارنا.

گرجیا مرگ خوشیاں سوں سِنگارو آؤ سکیاں
پڑتا ہے میگھ پھوی پھوی چولی بھگاؤ سکیاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰۱).

سارے عالم کے تئیں سنوارو خوب
سب خلائق کے تئیں سِنگار و خوب

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۳۴). ہور تقدیر کا مالی جہاں کو طرح طرح کے پھول سوں سِنگاریا تھا (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۱۰). ایک پُتر والی ماتا جو چند منٹ پہلے اپنے ہونہار پُتر کی مانگ پٹی سِنگار رہی تھی اور اس کا چاندسا مکھڑا دیکھ دیکھ کر بار بار بلائیں لے رہی تھی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۲۳۰). [سِنگار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِنگاڑ (کس س ، مغ) امث.
پھل کی ایک قسم جس کے چھرے پر دو سِینگ نُما تیر سے نکلے ہوئے ہیں ، سِنگارا ، سِنگھاڑا.

سنوریا ، سِنگاڑ اور سنگیں سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۵). [سِنگ ـ سِینگ + اڑ ، لاحقۂ نسبت].

سِنگاڑَہ (کس س ، مغ ، فت ڑ) امذ ؛ سِنگاڑا.
(نباتات) **سِنگھاڑا ایک آبی پودے کا مشہور پھل ، سِینگ نُما متعدد کانٹے ہوتے ہیں اس لیے سِنگاڑا کہتے ہیں.** بعض آبی بڑکپ اور سِنگاڑے کے پودے کی ٹہنی کا ایک حِصّہ نیچے رہتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۹۵). [سِنگھاڑا (رک) کا ایک املا].

سِنگاسَن (کس س ، غنہ ، فت س) امذ.
۱. **تخت ، شاہی تخت.**

کجاو ایک ہوا تو بس تمہارے ساتھ چلتی ہوں
کہو یاں کون بِکرم ہے ہوے گی اور سِنگاسن سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۳).

جہاں تُو بیٹھ کر باندھیگا آسن
سر اپنا میں کروں گی واں سِنگاسن

(۱۷۹۶ ، پدماوت (نگار ، جولائی ، ۱۹۳۶ء) ، ۳۱). جوگی ... ایک پتھر کے سِنگاسن پر آسن مارے دھونی رمائے بیٹھا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۱۱). ۲. (کنایۃً) **تخت بردار سواری.** جب چاہتا تھا ادھر میں سِنگاسن پر بیٹھ کے اُوڑاتے پھرتا تھا (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۲). [سنگھاسن (رک) کا ایک املا].

سَنگاگ (فت س ، مغ) امذ.
یہودیوں کا عبادت خانہ جہاں پتّھر پر شمع روشن کرتے ہیں. یہودی اپنے معبد سنگاگ میں حمدیہ چیزیں ... خوش الحانی سے گاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، گُلشنِ ترنم (مقدمہ) ، ۱). [ف].

سُنگانا (ضم س ، مغ) ف م (قدیم).
سُنگھانا.

کبھی میں بڑی کر کے سمجھی تُجے
جو پردیس کی ہے سُنگاتی مُجے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اُردو ، ۱ : ۱۳۹)).

سُنگایا وصل جب آرام کی باس
دیکھوں کیا دوست بیٹھا ہے میرے پاس

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۲۹). [سُنگھانا (رک) کا ایک املا].

سَنگَت (فت س ، غنہ ، فت گ) امث.
۱. **ہم صحبت ، ہم جلیس ، پاس اُٹھنے بیٹھنے والا ، دوست ، رفیق ، ساتھی ، میل جول رکھنے والا.**

کون اس تیغ کون کھینچ نیک نام ہے
ایسا کھوڑا کِس کے سنگت رام ہے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۳).

کہتا تھا ہر اک دیکھ کے دولھا کی یہ سنگت
اس گبرو کی شاید ہوئی ہے گور سے نِسبت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴).

جوڑی جو ملی بنے بنی کی
سنگت ہوئی راگ راگنی کی

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۳). انشا اللہ گھبرائیے نہیں ، فقیروں کی سنگت ہے تو پکّی ہو جاؤں گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۴۲). ارجن ہیجڑوں کی سنگت میں کِتنا مگن دکھائی پڑتا ہے کیسا اُن کی سنگت میں ناچتا گاتا ہے جیسے جنم جنم سے ہیجڑا چلا آ رہا ہو. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۷۷). ۲. (موسیقی) **رنڈی یا گوئیے کے ساتھ باجا بجانے والے سازندے ، گوئیے ، ساتھ آواز مِلانے والے.**

اِدھر اور اُدھر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ
چلے ناچتے آتا سنگت کے ساتھ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۲۹).

میرا تئیں اور اون کی سنگت
آمادہ ہے ایک پہر رخصت

(۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۰). یہ دھانی رنگ کے بہروپ میں تھی ، صرف دو آنکھیں دکھائی دیتی تھی ، ساز سنگت اعلیٰ درجے کی تھی. (۱۹۲۴ ، خُونی راز ، ۲۱). سارنگی ، محض سنگت کا ایک ساز تھا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). ۳. **جماعت ، ٹولی ، منڈلی.**

کروں کیا وصف اس سنگت کے تحریر
کروں کیا اُن کی میں خُوبی کی تقریر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۲).

دشتِ طلب کے راہ نوردو! بانگِ جرس کے ساتھ چلو
یاں سنگت سے بچھڑنے والے مارے مارے پھرتے ہیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۷۰). اب بھرت منی اپنے اداکاروں کی پُوری سنگت اور ایک آسمانی آکسٹرا ساتھ لے کر برمھا کی خدمت میں حاضر ہوئے (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اِسٹیج ، ۱۴). ۴. **یکجائی ، شِرکت ، ساتھ.** اس میں شک نہیں کہ ہم اس چیز کو مادہ سے الگ نہیں پاتے کیونکہ جس عالم کا ہمیں تجربہ ہے اس میں یہ سنگت ضروری ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۴۷). ۵. **رنگ ، ڈھنگ ، انداز.** یہ کتاب بھی انہی کی سنگت میں آئی ، مضمون مطلب کُچھ نہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۸۴). ۶. **وہ مقام جہاں سِکھ مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں ، گردوارہ** (ہندی اردو لغت). [س : सङ्गत].

---اُٹھانا محاورہ.
۱. **صحبت میں رہنا ، ہم نشیں ہونا ، ساتھ رہنا.** اور ان کے بعد اور سنگت اُٹھائی . (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ القران الحکیم ، ۲۰۶). ۲. **صحبت کا اثر ہونا.** اللہ رکھے گھر والی خود بڑھی ، گُنی اور لَلّی سونیوں کی سنگت اُٹھائے ہے . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۱).

---اَچھّی بیٹھے کھائیے ناگر پان کھوٹی سنگت بَیٹھ کے کٹائیے ناک اور کان کہاوت.
نیکوں کے پاس بیٹھنا چاہیے اور ناگر پان کھانا چاہیے ، بُری صحبت میں بے عزتی ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بَھلی نہ سادھ کی اور کیا گندی کا باس / اور ایک گیندے کی باس کہاوت.
نہ فقیر کی رفاقت اچھی ہوتی ہے اور نہ گیندے کی بُو ، ان دونوں کی صحبت پائدار نہیں ہوتی (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---سال امذ.
ہال ، کمرہ ، دھرم شالہ. تماشائیوں کے ٹھٹھے سے سنگت سال گُونج اٹھا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۹). [سنگت + سال - س : شالا शाला].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **ہم ساز و ہم آواز ہونا.** سازندوں کو بُلا کر حکم دیا کہ اس نٹنی کے ساتھ سنگت کرو سازندوں نے ساز ملا کر بجانا شروع کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۱۳). میر ناصر احمد صاحب بین بجا رہے تھے اور سکھو پکھاوجی پکھاوجی سے سنگت کر رہا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۶۳). ۲. **ناچنا.** ایک مور ... اپنی لمبی دُم کے ساتھ خوش خرامی میں مگن ہے کہ ایک مورنی کہیں سے نمودار ہوتی ہے اور خوش خرامی میں سنگت کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۹).

---کی بُھوٹ کا اَللہ بیلی کہاوت.
آپس کی نااتفاقی بہت بری ہوتی ہے ، نااتفاقی سی بڑا خطرہ ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---ناچ امذ.
(رقص) **رہس ناچ جس میں کرشنا اور گوپی کے ساتھیوں کو قدم ملا کر ناچتا دِکھایا جاتا ہے ، اسی طرح کا ایک ناچ نواب واجد علی شاہ اختر لکھنوی کے دربار میں بھی ہوتا تھا.** بیلے سنگت ناچ کے ایک مخصوص ڈرامائی یا تمثیلی طریقے کو کہتے ہیں. میں نے اودے شنکر کا تخلیق کردہ بیلے دیکھا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲). [سنگت + ناچ (رک)].

---ہونا محاورہ.
سازندوں اور گویوں کا ہم آواز ہونا. سنگت اِتنی اچھی ہو رہی تھی کہ لوسی کبھی کبھی رُک جاتی اور سِتار اور طبلے کا لطف لینے لگتی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۲).

سَنگتری (فت س ، غنہ ، سک گ ، فت ت) امث.
۱. (نباتیات) **لیموئی پھل ، کھٹا لیموں ، کثیر پتوں والا غدودی چھلکا ، اندر سے رس دار اور ریشہ دار.** سنگتری Hesperidium یہ پھل کثیر پھل پتیا ، مل پھلے مادگیں سے تیار ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۳۸). ۲. **سنترے کے رس اور شکر کے قوام سے بنائی ہوئی گولی جو چُوسی جاتی ہے ، سنترے کی گولی ، لیمو کی گولی.** پولیس مزاج افسر نے بھی موقع کی نزاکت دیکھ کر منہ میں سنگتری ڈال لی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۳۵). [سنگترہ (رک) کی تانیث].

---سُرخ (---ضم س ، سک ر) امذ.
زردی مائل سُرخ ، نارنجی. مائیکا کی ... شیٹ کی ایک طرف کی سطح پر ایک مناسب فلوری سنٹ مادہ کوٹ کیا ہوتا ہے جو سنگتری سُرخ (   ) رنگ پیدا کرتا ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۲۷۳). [سنگتری + سُرخ (رک)].

---سَنگتی (فت س ، غنہ ، کس گ) امذ.
ساتھی ، ہم نوا ، جلیس ، سازندہ. للو کا بھائی رمضانی ایک طوائف کا سنگتی تھا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵). [سنگت (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

سَنگتیا (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک ت) امذ.
(سازگری) **سازندے کے ساز کی آواز کے ساتھ لَے ملانے والا گویّا ، ساتھی ، باجے بجانے والا ، رنڈیوں کا ساتھی** (ا پ و ، ۳ : ۱۶۲). [سنگت (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

سَنگَٹھن (فت س ، غنہ ، سک گ ، فت ٹ) امذ.
سنگھٹن. شدھی سنگٹھن اور تبلیغ نے اس مخالفت میں چار چار چاند لگا دیئے ہیں. (۱۹۲۵ ، اِسلامی گئو رکھشا ، ۱۸). [سنگھٹن (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَنگُر (فت س ، غنہ ، ضم گ) امث.
دیوار جو لڑائی کے موقع پر بطور مورچہ بناتے ہیں، روک، رکاوٹ، باڑھ.

وہاں باندھ سنگر کیا پھر جماؤ
سبھہ کو دیا زرکہ غلہ لے آؤ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۷۶).

سب اُڑ گئے ہوا پر کوئی نہ کام آیا
گڑھ ، کوٹ ، توپ ، گولہ ، سنگر ہوا تو پھر کیا؟

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۴). لوگوں نے موٹی موٹی دیواروں اور چھوٹے چھوٹے برجوں اور سنگروں سے اس کو مستحکم کیا تھا. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۱۵۹). سنگر اپنے اپنے آس پاس باندھا اور برگیوں نے گھیرا ڈالا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۲۸۲). [ف].

سَنگرام (فت س ، غنہ ، سک گ) امث.
۱. **لڑائی ، جنگ و جدل.**

تجھ نین کے خنجر سُوں ہے مجروح دل عشّاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳). یہاں ہی دیوتا اور روتیوں کا سنگرام

(لڑائی) اہنکار رُوپ سے ہوا کرتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۵۷)۔ ۲. **وصل ، مواصلت ، ہاتھا پائی ، چھیڑ چھاڑ.**

سُگھڑ شہ سُوں سنگرام دھن کی لے
کہ یاقوت داون میں بھرلی لے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷)۔

سو شاہ و گدا سب ہی آرام میں
اتھے عیش سوں سیج سنگرام میں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۸)۔ [س : **संग्राम**]۔

ـــ بُھومی (ـــ و مع) امث.
میدانِ جنگ.

وگرنہ جان پر کھیلوں گا میں سنگرام بُھومی میں
کروں گا نام پیدا سر یہ دے کر سرفروشی میں

(۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۱۷۱)۔ [سنگرام + بُھومی (رک)]۔

سَنگرِہنی (فت س ، غنہ ، سک گ ، کس مج ر ، سک ہ) امث ؛ سنگ رہنی.
(طب) **آنتوں کی بے قاعدہ حالت ، پیچش ، مروڑ ، دست آنا ، بدہضمی ، گرانی.** سنگ رہنی اس کو کہتے ہیں کہ جس کو ہر روز تین یا چار پاخانہ کی ضرورت ہوتی اور منہ بھی خُشک رہتا ہے. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۶۸)۔ اب دو ماہ سے یہ حالت ہے کہ میں نے مرض سنگرہنی تشخیص کیا. (۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۸۵)۔ تپدق اور سنگ رہنی (Johne's Disease) جیسے امراض میں جانور کمزور ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدد امراض ، ۲۱)۔ [س : **संग्रहणी**]۔

سَنگُر (فت س ، غنہ ، ضم گ) امذ.
سنگر ، پہرے مورچے ، دستے. راستے کے دونوں طرف فوجوں کے پہرے ، سواروں کے رسالے ، سانڈھنی سواروں کے سنگر. (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۳۳)۔ [سنگر (رک) کا ایک اِملا]۔

سَنگڑا (فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
(لوہاری) **کُریدنی ، اکونڈی ، کھلاون ، بھٹی کی آگ کُریدنے اور اُلٹ پُلٹ کرنے کا آہنی گز اور کھچخہ** (اپ و ، ۸ : ۹)۔ [مقامی]۔

سِنگڑا (کس س ، غنہ ، سک گ) امذ.
رنجک ، بارُود دان ، سینگ جس میں بارود رکھتے ہیں (پلیٹس) .
[سنگ ـ سینگ + ڑا ، لاحقۂ نِسبت]۔

سَنگِستان (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک س) امذ.
پتھریلا علاقہ ، کوہستان. میں ہمیشہ پہاڑوں میں سنگستان کے درمیان قلق سے گزران کروں. (۱۸۰۲ ، خرد افروز(ترجمہ) ، ۱۸۷)۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، کہ میں مدینے کی دونوں طرف کے سنگستان کی درمیانی مسافت کو حرام کرتا ہوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۵۹)۔ کہیں بدوؤں کے جھونپڑے کہیں ببول کے درخت کہیں ریگستان ، کہیں سنگستان عجیب عجیب منظر نظر سے گزرے. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سلیمان ، ۲۶۸)۔ [سنگ + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

سَنگِستانی (فت س ، غنہ ، کس گ ، سک س) صف.
پتھریلی ، سنگلاخ. ان حدوں میں سنگستانی بہرہ لاہور کے خِطّے کو چھوٹے تبّت کے خِطّے سے جُدا اور اسی طرف کچھ آگے جا کر گنگا جمنا کے منبوں کو قطع کرتا ہے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۹)۔ نمک کی پہاڑیوں کے شمال میں جو سطح مرتفع ہے اس کی زمین سنگستانی اور ناہموار ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۲۳۵)۔ [سنگ + ستان + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

سَنگَستُر (فت س ، غنہ ، فت گ ، سک س ، فت ت) امذ.
وہ تہہ یا استر جو چُونے کو کلسی سفوف اور جپسم اور دوسری مختلف اشیاء کے ساتھ ملا کر کیا جائے. سنگستر تین تہوں میں کرتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۳)۔ [رک : سنگ (۱) + ستر ـ استر]۔

سَنگَستُری (فت س ، غنہ ، فت گ ، سک س ، فت ت) صف.
مرمر کے مشابہ استرکاری جو عموماً چُونے کو دوسری مختلف اشیا کے ساتھ ملا کر کی جاتی ہے. مرمر کے مُشابہ استرکاری کرنے کو سنگستری کہتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۹۳)۔ [سنگستر + ی ، لاحقۂ نِسبت]۔

سِنگَل (کس س ، غنہ ، فت گ) امذ.
سِگنل ، اشارہ. سالے یہ پنجابی زبان نہیں انگریزی کا لفظ ہے ، اِسٹیشن ماسٹر کے لڑکے ہو کر گنواروں کی طرح سِنگل سِنگل کئے جاتے ہو. (۱۹۵۶ ، کالے صاحب ، ۸۲)۔ [Signal]۔

سُنگَل (ضم س ، مغ ، فت گ) امذ.
(پارچہ بافی) **سلکلی سنگل ، موٹا پھنگ دار اور سخت قسم کا ریشم ، معمولی قسم کا کپڑا بنانے اور دوسرے ادنیٰ کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے ، ہندوستان میں باہر سے آتا ہے** (اپ و ، ۲ : ۲۷)۔ [سُنجَل (رک) کا مقامی متبادل]۔

سَنگلاخ (فت س ، غنہ ، سک گ) صف.
رک : **سنگ (۱) کے تحت.** چونکہ آب و ہوا سرد اور علاقہ سنگلاخ ہوتا ہے اس لیے کاشتکاری بہت ہی کم ہوتی ہے. (۱۹۵۴ ، خِطّے اور انکے وسائل ، ۱۲۷)۔ [سنگ (۱) + لاخ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

سَنگلاخی (فت س ، غنہ ، سک گ) امث.
سختی ، پتھریلا پن. اس جنّت میں میرے دن ختم ہو گئے اور اب پھر مُجھے زمین کی سنگلاخی قبول کرنا ہو گی. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۶۳)۔ [سنگلاخ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنگلاخِیَت (فت س ، غنہ ، سک گ ، کس خ ، فت ی) امث.
پتھریلے پن کی خصوصیت ، سختی. عمرانی تحریک چونکہ رومن کیتھولک عقائد کی سنگلاخیت کے خلاف اُٹھی تھی اس لئے اسے بہت جلد ردِ عمل کا سامنا بھی کرنا پڑا. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۹۳)۔ [سنگلاخ + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سَنگَل دِیپی (فت س ، غنہ ، فت گ ، ی مع) صف.
سراندیپی ، لنکا کے. خُوب برابر برابر دانت جمے ہوئے جیسے

سنگل دیپی موتیوں کی گتھی ہوئی لڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسین ، ۳۸). [سنگل دیپ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنگَلی (فت س ، غنہ ، سک گ) امذ.
(جواہرات) مرواريد ، جوہری حضرات کی مرتب کردہ اقسام کے مُطابق ایک قِسم جو غالباً سنگل دیپ یعنی سری لنکا میں دستیاب ہے ، مشرقی موتی. سنگلی ، زردی مائل. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۸). [سنگل دیپ (رک) سے منسوب].

سَنگَم (فت س ، غنہ ، فت گ) امذ.
۱. ملن ، ملاپ ، اِتّصال.

انکھیاں بھنوار سو کشنا ہو سدا بھرپور بہتیاں ہیں
انجھو بھر گود میں میرے تیرت پکڑیا ہے سنگم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳).

اِس دو نین کی اشک روانی سیں دل گُزر
سنگم سُوں دو ندی کے تُو کب پار ہوئے گا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۳). گاڑی دوسرے دن صبح اٹاری جنکشن پہنچی جہاں اِلہ آباد کی ٹرین سے سنگم ہوتا تھا. (۱۹۸۳ ، گردِ راہ ، ۱۰۲). **۲. وہ مقام جہاں دو دریا ملتے ہیں ، اِتّصال.**

کُفر و اِیماں دو ندی ہیں عشق کیں
آخرش دونوں کا سنگم ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۸). گنگا اور سندھ کا سنگم ہوسکتا ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۳). پنجاب کے پانچوں دریا اس میں آ کرنے سے پہلے آپس میں مل گئے ہیں اور اِن کا ملنے کے بعد پنج ند نام ہو جاتا ہے ، دریائے سندھ سے ان کا سنگم مٹھن کوٹ کے مقام پر ہو تا ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۹). اب بھی اِتّفاق سے سپت سندھو میں دریاؤں کے سنگم بالعموم ان علاقوں میں واقع ہیں. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۳). **۳. آمیزہ ، مجموعہ.** ہندوستانی (ہندوستانی زبان (ہندی)) آریائی اور سامی لہروں کا سنگم بن گئی جو ایک قسم کی نہایت غیر معمولی لسانی ترکیب ہے. (۱۸۵۴ ، تمہیدی خطبے ، ۳۵). اس جامعہ میں احیاء ملی کی بہت سی تعلیمی تجویزوں کا سنگم ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۲۳۳). ان کی (مولوی عبدالحق) تنقید مشرق و مغربی تنقید کا سنگم ہے. (۱۹۸۶ فاران ، کراچی ، جولائی ، ۴۳). **۴. (مجازاً) دوراہا ، تبدیلی ، دوری ، تغیر.** اِس سِلسلہ میں مُلّا قطب الدین فرنگی محل لکھنؤ اور دائرہ شاہ محب اللہ اِلہ آبادی کے سنگم یا مجمع البحرین ہیں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۱۸). میں بدقسمتی سے دو تہذیبوں کے عجیب و غریب سنگم پر کھڑا تھا. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ۹۵). **۵. (نباتیات) بیضہ دان ، نباتات میں وہ تولیدی مقام جہاں بارور شدہ بیضے نمو پاتے ہیں.** اس غدہ کے اگلے جانب ایک زردینی قناعت. ہوتی ہے جو بیض نالی سے ملتی ہے . دونوں کا سنگم کہلاتا ہے . (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۳۱) . **۶. معاملات ، سلسلہ.** ایک شیخ تھا اور ایک برہمن لیکن کشمیر کے سنگم پر آ کر یہ اپنی ساری چوکڑیاں بھول جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۵۷) . **۷. اِدارہ ، انجمن ، سنگھ .** سنگم کو آج کل کی اصطلاح میں اکیڈمی یا علمی مجلس کہہ سکتے ہیں. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۹۰). **۸. راہ رسم ؛ محبت ، لگاؤ ؛ لمس، چھوت ؛ جماع ، صحبت ؛ وہ جگہ جہاں دو خطوط ایک دوسرے کو کاٹیں ، نقطہ ؛ تقاطع ؛ تراں ؛ لگن ، سنجوگ** (جامع اللغات). [सङ्गम].

سِنگَن (کس س ، غنہ ، فت گ) اث.
ایک قِسم کی پھلی ، سینگ پھلی.

سِنگن لفظ پھلیاں ہے بس جل جھار
لگانی معاق مگر خاردار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ورق ، ۳ ب).

سنوریا سنگاڑ اور سِنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اوچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵). [مقامی].

سُنگُن (ضم س ، سک ن ، ضم گ) اث.
خُفیہ اِطّلاع ، خبر ، بو (جامع اللغات). [رک : سُن گُن].

سُنگْنا (ضم س ، غنہ ، سک گ) ف م (قدیم).
سُونگھنا.

باغ دل میں تج محبت کا اچنبا پھل گیا
باس سنک پھولاں عرق کا میں ہوا ہوں ڈگمگیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶). ایسے پُھولاں اجھوں کسے نیں ملے ، سنگنے دل میں بھرے اساس . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹). [سُونگنا (رک) کا ایک اِملا].

سُنگُنی (ضم س ، سک ن ، ضم گ) اث ؛ ــ سگنیا.
خُفیہ اِطّلاع ، اُڑتی سی خبر ، رازدارانہ ٹوہ. میں اس کی رہائی کی فکر میں جاتا ہوں اتنی سی سُنگنی ملی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۱۰) . وہ ایک ایک گھر میں سُنگنیا لیتی تھی. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۳۰). [سُن گُن + ی ، (زائد)].

سَنگْوانا (فت س ، غنہ ، سک گ) ف م.
۱. جمع کرنا ، اِکٹھا کرنا ، بٹورنا ، سمیٹنا. جواہر کو اُس نے خود سمیٹا اور طلا و نقرہ بیش بہا چیزوں کو اس کے حاجبوں تونتاس اور الغ تگین نے سنگوایا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۲۷۳). پھٹے پُرانے کپڑوں کو چھوٹی ضرورتوں کے لیے سنگوا کر رکھنا. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۲۷۱). **۲. ترتیب دینا ؛ حفاظت کرنا ، نظر میں رکھنا ؛ سلیقے سے رکھنا.** تم اُس دن گھر کے سنگوانے میں لگی ہوئی ہونگی ، لکھنے کی فرصت کہاں سے نکالتیں . (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۱۰ : ۱۹). **۳. پکڑنا ، قبضے میں کر لینا ، حاصل کرنا ، لینا .** قیدیوں نے ان اموالِ مدفونہ کو پھر سنگوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۸۱). اگر ان سے پچھلی جمع پُونجی کو نہ سنگوالیا تو یہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیانِ دہلی ، ۲۰).

کاچھن جو کچھ لے کر آئی
سب کی سب تنہا سنگوائی

(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۷۰). **۴. نمٹانا ، چکانا ، ختم کرنا (کام وغیرہ).**

کس سے ہو سکتی ہے شاعر فکرِ شعر
ہم نے اس جھگڑے ہی کو سنکوا دیا

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۰). ۵. **(مجازاً) مار ڈالنا ، قتل کرنا.** جب مُخالف اپنی صف بندی کو چھوڑ کر اُن کے پیچھے جاتے تو اکیلے دوکیلے کو سنکوا لیتے . (۱۸۱۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۸ : ۳۸۲). [سنکنا (رک) کا تعدیہ].

سِنگَوٹی (کس س ، مغ ، و لین) امث.
سونے یا چاندی کے منقش خول جو گائے بیلوں وغیرہ کے سینگوں کی نوکوں اور ہاتھی کے دانتوں پر خوبصورتی کے لیے چڑھائے جاتے ہیں. نو لاکھ ننیانوے گائیں سونے روپے کی سِنگوٹیوں کا جڑاو گہنا پہنے ہوئے ، گھنگھرو جھنجھناتیاں باموہنوں کو دان ہوئیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶۳). بیل بھی اچھے ہیں ناگوری معلوم ہوتے ہیں ، سِینگوں پر سِنگوٹیاں جڑی ہیں. (۱۸۶۷، اُردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۵). زنجیر ہائے طلائی اُن کی خرطوموں میں پڑی ہوئی سِنگوٹیاں طلائی ان کے دانتوں پر چڑھی ہوئیں. (۱۹۰۲، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹۲) . [سِنگ ـ سِینگ + وٹ ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

سِنگُور (کس س ، مغ ، و مع) امذ.
(جرائم پیشہ) سہ گُنا ، تِگنا (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵) . [سہ گُونہ (رک) کا بگاڑ].

سِنگَوڑی (کس س ، مغ ، و لین) امث.
رک : سنگوٹی (نوراللغات). [سِنگ ـ سِینگ + وڑ ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَنگی (۱) (فت س ، غنہ) صف.
۱. ساتھ رہنے والا ، ساتھ دینے والا ، ہم نشیں ، ساتھی ، رفیق ، ہم راہی.

واہ واہا صاحب بھرنگی
انگ انگ کے ساتھی سنگی

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۷).

بنا کر دل سے برناق کو گاتی
تماشہ بین و سِنگیوں کو چھاتی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۵).

جس شاہ کے نوکر تھے بہت گورے فرنگی
وہ گور میں تنہا ہے کوئی ساتھی نہ سنگی

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۰).

ذات لیکن نہیں ہے اکیلی مری
رحمتِ حق ہے سنگی سہیلی مری

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۷). ۲. **معاون ، مددگار.**

کہیا آ کر ابلاقِ جنگی ہوں میں
سپہدار ہشیار سنگی ہوں میں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۶). ۳. **ایک وضع کا دھاری دار ریشمی کپڑا جس میں سُوت ملا ہوتا ہے.** اب کی مُجھے بھی سنگی کا پاجامہ بنوا دو. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱۷۸). [سنگ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ساتھی امذ.
دوست احباب ، ملنے جُلنے والے.

بچپن کے سب سنگی ساتھی آخر کیوں کر چھوٹ گئے
کوئی یار پتا پوچھے تو اس کو کیا بتلاؤ گے

(۱۹۶۶ ، لاحاصل ، ۶۰). [سنگی + ساتھی (رک)].

سَنگی (۲) (فت س ، غنہ) صف.
سنگ (۱) (رک) سے منسوب ، پتھریلا ، پتھر کا بنا ہوا ، پتھر جیسا مضبوط یا سخت. دارالامارۃ کے شہر کی راہیں چوڑی اور سنگی بنی ہوئی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴). یہ سنگی مُورتیں گویا مُردہ خداؤں کے ہزارہا خاموش غُلام ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند (مقدمہ) ، ۱۱). [ف : سنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَہَرَہ دار (ـــ فت مع پ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
(مجازاً) سنگِ میل. جگہ جگہ سنگی پہرہ دار کھڑے کر دیئے ہیں جو راستہ چلنے والے کو بتاتے ہیں کہ کتنا راستہ طے کیا اور کتنا باقی ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۷). [سنگی + پہرہ دار (رک)].

ـــ جُگَت (ـــ ضم ج ، فت گ) امذ.
پتھروں سے بنائی کنویں کی پختہ مُنڈیر. کنویں کی اُونچی سنگی جُگت کے نیچے ... چند بیراگی بیٹھے بھنگ پیتے چھانتے ہیں. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۴۱). [سنگی + جُگت (رک)].

ـــ زَمِین (ـــ فت ز ، ی مع) امث.
(کاشت کاری) اراضی جو سخت اور بنجر ہو ، پتھریلی زمین. اور بعض سنگی زمین پر جہاں اُنہوں نے بہت مٹی نپائی گری اور وہی جلدی اُوگ آئی . (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیلِ مقدس ، ۳۴) . [سنگی + زمین (رک)].

ـــ سِل (ـــ کس س) امث.
پتھر کی سِل ، پتھر کی تختی. شاید ہڑپہ اور موئنجوڈارو کی مزید کھدائی کے دوران ہی پاکستان کے قدیم ادب پارے ... کسی سنگی سِل وغیرہ پر ہی لکھے ہوئے مِل جائیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۱۰۲). [سنگی + سِل (رک)].

ـــ شیر (ـــ ی مج) امذ.
. پتھر کے شیر جو خُوبصورتی اور ہیبت و رعب کی خاطر عمارتوں میں دروازوں کے دونوں جانب نصب کیے جاتے ہیں. ان کی کوٹھی کے پھاٹک پر دو سنگی شیر بنے ہوئے تھے . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۷۴). [سنگی + شیر (رک)].

ـــ طَباعَت (ـــ فت ط ، ع) امث.
سنگی مطبع کے ذریعے کی جانے والی چھپائی. بظاہر کامیابی کی کوئی امید نہیں کیونکہ سنگی طباعت کی دنیا کے جمود ، بےحسی اور بے پروائی کا یہ عالم ہے. (۱۹۲۳، نگار، لکھنؤ، نومبر، ۳۲۲). [سنگی + طباعت (رک)].

---کتبہ (---فت ک ، سک ت ، فت ب) امذ.
پتھر کی سِل پر کندہ کی ہوئی تحریر. اس سلطنت کا پایۂ تخت مآرب تھا اس زمانے کے سنگی کتبے بہ کثرت موجود ہیں . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰۵). یہ دیکھ کر مایوسی ہوتی کہ چند قلمی کتابوں اور سنگی کتابت کے سِوا کوئی وصلی نہیں . (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲۵۳). [سنگ + کتبہ (رک)].

---گولا (---و مج) امذ.
پتھر کا گولہ جو منجنیق یا توپ وغیرہ سے پھینکا جاتا تھا. اس توپ یعنی شاہقہ طوبلری کا ذکر جو اَسّی اکہ وزن کا سنگی گولا چلاتی تھی. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۳). [سنگی + گولا (رک)].

---مَطبَع (---فت م ، سک ط ، فت ب) امذ.
طباعت کا قدیم طریقہ جس میں پلیٹ یا کاہی پتھر کی سِل پر جمائی جاتی تھی ، لیتھو پریس. جنوری ۱۸۵۰ میں سنگی مطبع تھے جن میں ہندوستانی کتابیں چھپتی تھیں. (۱۸۵۱ ، تمہیدی خطبے ، ۹). [سنگی + مطبع (رک)].

---نالی امث.
پُختہ نالی ، پتھروں سے تعمیر کردہ نالیاں . سنگی نالیوں کے ذریعہ برف اور بارش کا پانی اِکٹھا کر لیا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۲۰۳). [سنگی + نالی (رک)].

---نمک (---فت ن ، م) امذ.
معدنی نمک ، پہاڑوں سے نِکلنے والا نمک. ایران کی معدنی پیداوار مُختصر معلوم ہوتی ہے سنگی نمک کی کثرت دیکھی جاتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۵). [سنگی + نمک (رک)].

سِنگی (کس س ، غنہ) امث (قدیم).
سینگ کا بنا ہوا بگل ، باجا.

سر پر جٹاں سو باد بنیاں ہور پھول کے گُل تن یہ سب
غنچے کی لے سنگی بجا دھوری لگیا لال کی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۵).

کویل اس عشق بیچ لے بیراگ
کوک سینگی بجا کے گاتی راگ

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۴). [سنگ ـ سینگ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---کھینچنا (---ی مج ، غنہ ، سک چ) ف ل.
رک : سینگیاں کھینچنا.

شفا دی تپ ہجر سے لیکے بوسے
لگے کھینچنے سینگیاں آتے آتے

(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۹).

---لگانا محاورہ.
رک : سنگی کھینچنا.

کوئی فصد اگر کا زیا نہو   سِنگی و بو کاں کوں لگا

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۵۲). عِلاج اس کا یہ ہے کہ فوراً اس مقام پر سِنگیاں مع پچھنوں کے لگائیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۳). دردِ سر کے لئے گُدّی پر سِنگیاں لگانا لیکن مریض توانا ہو تو جونک لگانا اگر ناتواں ہو تو بلسٹر لگانا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۵) . گُدّی میں جونکیں لگائی جاتیں ، سر پاتھ پیر میں سِنگیاں لگواتے ہیں ساری گرمی نِکل جاتی ہے . (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۸۳).

---مَچھلی (---فت م ، سک چھ) امث.
ایک قِسم کی مچھلی جس کا کانٹا سفید ہوتا ہے ، اس کا گوشت عام مچھلیوں کی طرح کھایا جاتا ہے ، کسیلی بُھوک بڑھانے والی ہے ، بادی کو دفع کرتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۹). [سنگی + مچھلی (رک)].

سَنگِیت (فت س ، غنہ ، ی مع) امذ.
۱. وہ گانا جو بہت سے آدمی مِل کر گائیں ، کورس.

پرملو ناچ ساتھ تھا سنگیت
کوئی گاتی تھی پچھلے وقت کا گیت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۲).

کہیں تو پرملو کا ناچ تھا کہیں سنگیت
قیامت اون کی اُلٹی تھی اور تھِر پلٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱). پراکرت کی سب سے بڑی روایت اس کا عوامی عنصر ہے اور یہی عنصر اُردو نے اپنے ورثہ میں پایا ہے ... اس کی تشکیل و ترویج میں برصغیر کے تمام صوبوں ، علاقوں ... لوک گیتوں اور سنگیت نے حصّہ لیا. (۱۹۵۵ ، ادب و لسانیات ، ۲۰۳). **۲. موسیقی. فنِ موسیقی کے ہنرمند نغموں کے اوقات اور ان کی مقامات اور آہنگ سے واقف** اور گیت اور سنگیت کی تانوں سے ماہر تھے . (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳) . ہندوستانی سنگیت اپنا جواب نہیں رکھتا . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). میں ان کے سنگیت کے ٹیچر کے دوست کی حیثیت سے آیا. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۲۳).

ہاتھوں میں یہ رہ رہ کے کھنکتے کنگن
لگتا ہے کہ سچ مچ کوئی سنگیت ہے تو

(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۴۷). [س : संगीत].

---جاگنا محاورہ.
نغمہ پُھوٹنا ، خوبصورتی میں اِضافہ ہونا.

حسن اور ویدانت کا
سنگیت جاگا تھا

(۱۹۸۳ ، طوق و دار کا موسم ، ۳۲).

---سَبھا (---فت س) امث.
محفلِ موسیقی. انہوں نے بڑے بڑے اُستادوں اور پنڈتوں سے گانا سیکھا ، بڑی بڑی سنگیت سبھاؤں میں شامل ہوئے . (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۸). [سنگیت + سبھا (رک)].

---کار صف.
موسیقار. گُجرات کا بادشاہ بہادر شاہ دونوں ماہر سنگیت کار تھے. (۱۹۵۳ ، ثقافتِ پاکستان ، ۱۰۴). گاؤں کا سنگیت کار

درخت کے نیچے بیٹھا ہارمونیم بجاتا اور گانا گاتا رہتا (۱۹۸۸ء، صدیوں کی زنجیر، ۱۸۸). [سنگیت + ف : کار، لاحقۂ فاعلی].

---کَلا (---فت ک) صف.
گانے کا فن، فنِ موسیقی، گائیکی. زمانۂ سلف میں اوتار اس سنگیت کلا کو معجز سرائی کا نمونہ دِکھا گئے ہیں. (۱۹۳۶ء، تحفۂ موسیقی، ۲ : ۳). [سنگیت + کَلا ـ فن].

---مَت (---فت م) امذ.
موسیقی کا مکتبہ، مکتبِ موسیقی، مدرسۂ فن. بیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستانی موسیقی کے بہت بڑے خِدمت گُزار پنڈت بھاٹ کھنڈے نے بھی اپنے سنگیت مَت کی بنیاد نغماتِ آصفی کے انداز پر رکھی. (۱۹۵۳ء، ثقافتِ پاکستان، ۱۱۴). [سنگیت + مَت (رک)].

---وِدیا (---کس و، شد د بکس) امث.
علمِ موسیقی. آپ ہندوستان اور ایران دونوں ملکوں کی سنگیت ودیا کے اُستاذالاستاذ تھے. (۱۹۳۳ء، فراق دہلوی، مضامین فراق، ۱۱۳). [سنگیت + وِدیا (رک)].

سَنگیلا (فت س، غنہ، ی مع) صف.
پتھریلا، چٹانی. وسطانی ... میں سنگیلے (Ceratites) کے منطقہ نے انتہائی ترقی حاصل کی ہے. (۱۹۳۱ء، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ)، ۵۱). [سنگ + یلا، لاحقۂ صفت].

سَنگین(۱) (فت س، غنہ، ی مع) صف.
۱. پتھر سے بنا ہوا، پُختہ، مضبوط، پائیدار.

بہت لوح سنگیں اُپر پند تھے
پسند اس کرے جو خرد مند تھے

(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۵۶۶). ایک قلعہ نہایت متین اور نپٹ سنگین ہے. (۱۸۰۵ء، آرائشِ محفل، افسوس، ۱۹۲). کچھ دن چڑھا ہو گا کہ ایک سِن رسیدہ یورپین افسر ایک سنگین مکان میں داخل ہوا. (۱۸۸۸ء، ملک العزیز ورجنا، ۱۶۸). بازار میں مُسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں تھی میں نے قلعے میں ایک سنگین جامع مسجد تعمیر کرائی. (۱۹۱۹ء، غدر دہلی کے افسانے، ۵ : ۶۰). الحاق پُل جو سنگیں بنیادوں پر لکڑی سے بنایا گیا ہے غالباً قدیم ترین ہے. (۱۹۶۷ء، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۲۱۷).
۲. بھاری، وزنی.

مدد جم تُجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لا کھاں پہ سنگین ہے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۵۲). خیر سے مع دلہن اس میں سات بیبیاں سوار تھیں اور اس وجہ سے وہ محافہ سنگین تھا. (۱۸۸۰ء، فسانۂ آزاد، ۳ : ۶۹۶). ایسے سنگین اور وزنی بکسوں کو آپ درجلنگ تک لے جا بھی سکتے ہیں. (۱۹۴۵ء، پرپرواز، ۱۶).
۳. دبیز، موٹا، گف. موزے نہایت دبیز اور سنگین ہونے چاہیں. (۱۹۰۲ء، مکتوباتِ حالی، ۲ : ۶۱). **۴. سخت تکلیف دہ، اذیت ناک، غیرمعمولی، ناقابلِ برداشت.** طالبِ علم کا دل کوشش علم سے بیزار ہو جاتا ہے کہ ادنیٰ تقصیر پر سزائے سنگین ملتی ہے. (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۸). **۵.(اً) شدید، سخت، کڑا.**

قیامت کا کٹھن دن ہے نبیؑ منج آسرا دینا
گنہ مجھ سر ہو سنگیں ہے نبیؑ منج آسرا دینا

(۱۶۷۹ء، قِصّۂ ابوشحمہ، ۶۴). ضابطے کے مطابق سنگین بھرے میں نظر بند کئے گئے. (۱۸۸۴ء، تذکرۂ غوثیہ، ۱۲). جتنے سنگین جُرم ہیں سب میں سرکار مدعی ہوتی ہے. (۱۹۰۶ء، الحقوق و الفرائض، ۲ : ۳) انہیں دوبارہ بنانا یا رواج دینا سنگین جُرم قرار دیا گیا. (۱۹۴۴ء، آدمی اور مشین، ۱۴). یہی سوچ کر خاموش ہو رہتا کہ وقت نے یہ سنگین مذاق صرف میرے ساتھ تو نہیں کیا ہے. (۱۹۸۱ء، تشنگی کا سفر، ۱۰). **(ii) پتھر کی طرح سخت، مستحکم، جس پر کسی بات کا اثر نہ ہو.**

نیں اثر تیر آہ کوں اس میں
دلِ سنگیں ترا ہے لوہا لاٹ

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۲۶).

جوں شرر ہو، تو ہے کس جینے پہ اتنا سنگین
ایک چشمک میں گزر جانے یہ سب شیب و شباب

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۱۴). وہ سب قمر پیکرانِ سنگین بدن یکایک ہنستے ہنستے منہ پر آنچل دوپٹوں کے لے کر رونے لگیں. (۱۸۸۸ء، طلسم ہوش رُبا، ۳ : ۹۷۷).

مگر وہ کان جو بہرے ہیں سُن نہیں سکتے
مگر وہ قلب جو سنگیں ہیں ہل نہیں سکتے

(۱۹۸۴ء، لہو پکارتا ہے، ۷). **۶. معمول سے زیادہ، بہت زیادہ.** اچھے دیہات کی جمع کچھ نرم تجویز ہوئی اور خراب دیہات کی جمع سنگین ہو گئی. (۱۸۵۷ء، اسباب بغاوت ہند، ۳۹). **۷. (مجازاً) بُردبار، متحمل مزاج (قدیم).**

جکوئی پاک عاشق ہے باول نہیں
وو سنگین ہے کچھ اتاول نہیں

(۱۶۲۵ء، سیف الملوک و بدیع الجمال، ۱۳۷). **۸. کٹھن، مشکل، دشوار؛ نامساعد.** تحریک کو کتنے سنگین اور شدید حالات سے گُزرنا پڑا تھا. (۱۹۸۱ء، قائداعظم اور آزادی کی تحریک، ۱).
۹. خطرناک، خوفناک. کئی سنگین لڑائیوں کے بعد کورسیکا کے باشندے طاقت سے مغلوب ہو گئے. (۱۹۰۷ء، نپولین بونا پارٹ (ترجمہ)، ۱ : ۸). قومی اِتّحاد ۲۶ مارچ سے پہلے احتجاجی تحریک کو مزید سنگین اور شدید کرنا چاہتا تھا. (۱۹۸۷ء، اور لائن کٹ گئی، ۶۰). **۱۰. جما ہوا، ٹھوس، پتھر کے مانند.** چشمے کا پانی اکثر صاف ہوتا ہے مگر وہ کبھی کبھی ... یعنی سنگین ہوتا ہے. (۱۸۹۱ء، مبادیٔ علم صحت جہت مدارس، ۷۷). [سنگ (۱) + ین، لاحقۂ صفت].

---چِہرَہ (---کس مج چ، سک ہ، فت ر) امذ.
رعب دار چہرہ، باوقار چہرہ. اندر ہی بیٹھے بیٹھے باپ کی نگاہ کے سامنے بیٹے کا سنگین چہرہ اور دھاردار تیور گھوم جاتے. (۱۹۸۶ء، جوالا مُکھ، ۴۱). [سنگین + چہرہ (رک)].

---خواب (---و معد) امذ.
گہری نیند (علمی اُردو لُغت). [سنگین + خواب (رک)].

۔۔۔دِل (۔۔۔کس د) صف.
رک : سنگ دل.

خدا چاہے اگر سنگیں دلوں کو سرنگوں کرنا
تو پھر کیا ہے عجب گر بُت کرے سجدہ برہمن کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۸). [سنگین + دِل (رک)].

۔۔۔دِلی (۔۔۔کس د) امث.
سنگ دِلی ، بے رحمی.

دامن سیں مُجھ کوں گرد سمجھ دُور مت کرو
سنگیں دِلی سیں شیشۂ دل چُور مت کرو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۸).

برہمن اس بُت کی جو تُجھ سے کہوں سنگیں دِلی
سنتے سُنتے دِل ترا پتھر بنے اور ٹوٹ جائے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۱).[سنگین دِل+ ی، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔شَباب (۔۔۔فت ش) امذ.
بھرپُور جوانی ، زبردست خوب صُورتی.

واہ کیا کہنا ترا اے حُسنِ ارضِ آفتاب
یہ برشتہ رنگ یہ تپتے ہوئے سنگین شباب

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۲۳). اور بیٹے کو خانہ بدوش کی لڑکی کے سنگین شباب سے ٹکرانے کی ہوس دامن گیر ہوئی . (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۷۷). [سنگین + شباب (رک)].

۔۔۔کوٹھری (۔۔۔و مج ، سک ٹھ) امث.
رک : کال کوٹھری. سرغنہ کارکنوں کو تنہائی کی کوٹھریوں میں ڈال دیا گیا جیسے جیل کی اِصطلاح میں سنگین کوٹھری کہتے ہیں . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۱). [سنگین + کوٹھری (رک)].

۔۔۔ہو جانا محاورہ.
بہت زیادہ خراب ہو جانا ؛ بگڑ جانا. کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کو نہ روکا گیا تو آئندہ پانچ سال میں اس شہر میں صورتِ حال مزید سنگین ہو جائے گی. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری).

سَنگین(۲) (فت س ، غنہ ، ی مع) امث.
ایک نوکدار چھری سے مشابہ ہتھیار جو بندوق کی نالی کے آگے چڑھایا جاتا ہے.

سنگیں بار گردن کیا تھا ہی پست
بھی اس بار پر بار آ کر نشست

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۰۶).

نہ تو سنگیں ہے نہ یہاں بندوق
نہ تو باروت کا کوئی صندوق

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۳۶۰). اِدھر اُدھر تلنگے وردیاں ڈاٹے، سنگینیں چڑھائے ڈٹے کھڑے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۹). ماؤں کی آنکھوں کے سامنے ان کے پیارے بچے سنگینوں کی نوکوں پر اُٹھائے گئے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۸۰).

سلاخوں کے پیچھے
سنگینوں کی جھنکار پہ چھا جاتے ہیں

(۱۹۸۳ ، طوق و دارکا موسم ، ۴۳).[سنگ (۲) ین ، لاحقۂ صفت.

۔۔۔پَیمک (۔۔۔ی لین ، فت م) امث.
(زرباف) وہ پیمک جس کا تانا اور بانا دونوں کلابتونی ہوں (ا پ و ، ۲ : ۲۰۱). [سنگین + پَیمک (رک)].

۔۔۔چڑھانا محاورہ.
سنگین کا بندوق کی نالی کے سِرے پر نصب کرنا ، بندوق اُٹھانا. پولس والوں کو جو ... ہر اسٹیشن پر اُتر کر پہرہ دیتے تھے سنگین چڑھانے کا حکم دیا. (۱۹۲۱ ، خطوطِ مولانا محمد علی ، ۳۰).

۔۔۔چڑھنا محاورہ.
سنگین چڑھانا (رک) کا لازم ، سنگین کا بندوق پر لگنا یا نصب ہونا. فوجی سپاہی جو جلوس کی گُزر گاہ پر قطار باندھے کھڑے تھے ، اُن کی سنگینیں چڑھی ہوئی تھیں. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربارِ تاج پوشی ، ۵۸).

۔۔۔رَفو (۔۔۔فت ر ، و مع) امذ.
(سلائی) گتھا ہوا رفو جس میں تانے اور بانے کے تار ایک جان ہو جائیں ، غف رفو (ا پ و ، ۲ : ۱۶۲).[سنگین + رفو (رک)].

۔۔۔کَلابَتو (۔۔۔فت ک ، ب ، شد ت ، و مع) امذ.
(زرباف) بادلے کا بل سے بل بِلا کر بٹا ہوا کلابتو جس میں اندر کا تار بالکل چُھپ گیا ہو اور باہر کی سطح ایک جان معلوم ہو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [سنگین + کلابَتو (رک)].

سَنگینی (فت س ، غنہ ، ی مع) صف مث.
۱. مضبوطی ، سختی ، گرانی ، پائیداری.

جو بُھیں (زمین) اس سنگینی تے لیا وے نہ تاب
کہ تخیان کوں اوس کے نہ تھا کچ حِساب

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۰).

ہے واجب پادشاہاں کوں سنگینی
ہے لازم خسرواں کوں دوربینی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷۱).

سنگینیٔ تغافل اپنوں پہ مت روا رکھ
مِینائے دل ہمارا اب نہیں تو چُور ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۰). اس سے یہ پایا گیا کہ ثقل و خفت سنگینی و عدم سنگینی سے متعیّن ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ، ۳ : ۷۵).قلعہ کی دیواریں بسبب سنگینی کے محفوظ رہیں. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۸). مولانا طباطبائی نے ضرورت سے کُچھ زیادہ ہی باریک بِینی سے کام لیا یعنی صدا کی لطافت کو کوہ کی سنگینی سے ٹکرایا ہے اور اس کی تڑپ کو اُس کی پُر تمکینی کے مُقابل لائے ہیں. (۱۹۵۵ ، نکتۂ راز ، ۳۳۱). **۲. تشدّد ؛ (کنایۃً) شدید حملہ ، یلغار.**

سپہ تھا جانو اس کا مورو ملخ
زمیں ہوئی سنگینی تھے اس ٹھار شخ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۹). **۳. گرانیٔ خواب ، نیند کا خُمار.** تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چُھوٹ گئے. (۱۹۴۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۱۶۳). **۴. وزن ، بوجھ ، بھاری پن.** تھکاوٹ اور لرزہ اور سسکاہٹ اور دردِ سر اور دل میں سنگینی

معلوم ہوتی ہے (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۹۶). پانی میں دو قسم کی سنگینی ہوا کرتی ہے. ایک وقتی سنگینی اور دوسری دائمی. (۱۹۱۱ ، مقدماتِ الطبیعات ، ۴۳). **۵. مسئلے کی شدت.** اِسمگلنگ کے مسئلے کی سنگینی کے باوجود حکومت ہندوؤں کے دباؤ کے سامنے جُھک گئی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۳۵). **۶. بےحِسی ، سختی.**

به سنگینی و سُبکی تیری واعظ سب یه کُھل جاتی
ترازو کی محبت میں اگر آ کر کے تو لڑتا

(۱۸۳۳ ، نیاز بریلوی ، دیوانِ شاہ نیاز ، ۱۶۶). وہ عورت اب پھر مجسمہ ہو گئی تھی اور اس کی سنگینی کا وہی عالم تھا جو ابتدائے زمانہ میں پایا جاتا تھا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۳). مُشرکین خدا کا کلام تیرہ برس تک مُستقل سُنتے رہے لیکن ان کے دل کی سنگینی میں کوئی فرق نہ آیا. (۱۹۱۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۱۹). [سنگین + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَنگِینِیَت (فت س ، غنہ ، ی مع ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
رک : سنگینی معنی نمبر ۱. جُرم کی سنگینیت کے اعتبار سے حاکم کو اختیار ہے. (۱۹۲۵ ، قرآن مجید کے فوجداری قوانین ، ۵۳).
[سنگین + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَنگھ (فت س ، غنہ) امذ.
۱. **(ہندو) مجلس ، سبھا.** سنگھ کی تنظیم کے لیے قاعدے قانون بنائے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۱۲۳).
۲. رک : سنگ (۲) معنی نمبر ۱.

میرے سنگ مل بجاتی ، سنگھ گاتی سنگھرا بھرتا
سری راگاں جو گاتی استری تو منجکوں بھاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۸). مشورت کام کی یا معاملہ داری پر کسی مقدمے کی کسی کے سنگھ کرے. (۱۸۴۹ ، دستور العمل ، ۴۳). [س : सङ्घ].

---پرائے دیس میں نِت ماریں نِت کھائیں کہاوت.
زبردست لوگ دوسرے ملک میں جا کر لُوٹ مار کر کے کھاتے ہیں (جامع الامثال).

سِنگھ (کس س ، غنہ) امذ.
۱. ببر شیر.

جس سِنگھ پیچھے باگ کو گھوڑے کی چھوڑ دے
جنگلوں میں شیر خوف سیں مر جائیں جوں شغال

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۳). ہر ایک پاؤں سے ایک ایک بلا نکلنے لگی کسی سے سانپ کسی سے چھینٹے ، گرگٹ ، شیر ، سنگھ. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۰۴).

کھڑا رہا میں بل گیا سِنگھ آگے
کہاروں نے چھوڑا میانے کو بھاگے

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۵۴). آپ بدن کی جگہ شریر آسمان کی جگہ اکاس اور شیر کے بجائے سِنگھ اِستعمال کریں. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۱۲۹). ۲. **(ہیئت) بُرج اسد ؛ سونے چاندی کے بنے ہوئے شیر جو زیبائش کے لیے لگائے جاتے ہیں.**

نجومیوں نے میں ، میکھ ، کرک ، کنیا ، تلا ... سِنگھ کا انگلیوں پر بچار کر کے عرض کی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۸). **۳. سکھوں اور راجپوتوں کے نام کا آخری حِصّہ** (ماخوذ : نوراللغات). **۴. رتھ کے بیلوں کے ماتھے پر لگانے کا چاندی یا سونے کا ایک زیور.** بیلوں کے ماتھے پر سِنگھ ، کارچوبی پٹہ گلے میں. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۵۸). [س : सिंह].

---پَور/پَول (---و لین) امذ.
محل کا بڑا داخلی دروازہ جس کے دونوں جانب شیر بنے ہوئے ہوں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سِنگھ + پَور / پول (رک)].

---راس امث.
(ہیئت) **بارہ بُرجوں میں سے ایک بُرج ، آسمان کا پانچواں بُرج.** سنگھ راس :- اس راس کے جنم سے متحمل مزاج اور صلاحیت پسند اور شراب اور گوشت سے زیادہ رغبت ہو اور مسافرت اکثر کرے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۴۶). [سِنگھ + راس (رک)]

---سے سَر پُر کرے سیار کہاوت.
گیدڑ شیر کا مُقابلہ کرے تو نہایت عجیب بات ہے ، ناممکن بات ہے ، عجیب بات ہے (جامع الامثال).

---شیر (---ی مع) امذ.
سکھ مُرید کو سِنگھ شیر کہتے ہیں (علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [سِنگ + شیر (رک)].

---کیسَر (---ی مع ، فت س) امذ.
(ہندو) شیر کی ایال ؛ مولسری کا پھول (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سِنگھ + کیسر (رک)].

---ناد امث.
(ہندو) شیر کی دھاڑ ، گرج (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[سنگھ + ناد (رک)].

سَنگھات (فتِ س ، مغ) ؛ سنگات.
ایکا ، میل ، اِتحاد ، سنگت ، ساتھ.

جیوں مری بولی منہ بات
عرب عجم مل ایک سنگھات

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (پنجاب میں اُردو ، ۱۷۰)). عشق بادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تی یک گھر گھالو ، دغا باز ، خیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷).
[سَنگھ + ات ، لاحقۂ کیفیت].

---واد صف.
اجزائے لازم ، متعلقات ، ساتھ کا. جس طرح گاڑی کے اجزا یعنی پہیہ ، چھت ، پائیدان وغیرہ گاڑی نہیں کہلاتے بلکہ گاڑی ان کے مجموعہ کا نام ہے یہی بودھ کے سنگھات واد ہے. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۵۴). [سنگھات + واد (رک)].

---وادی صف.
سنگھات واد (رک) سے نِسبت رکھنے والا ، **سنگھات واد**

سے متعلق. بودھ مت والے سنگھات وادی ہوتے ہیں وہ آتما کا علیحدہ وجود تسلیم نہیں کرتے. (۱۹۴۴ ، مخزنِ علوم و فنون ، ۵۴). [سنگھات + واد + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَنگھاتی (فت س ، مغ) صف ؛ ← سنگاتی.
ساتھی ، دوست ، شریک.

میں منجھ اپیاں نا تو سنگھاتی
شاہ علی جیوے منجھ ساتھی

(۱۵٦۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۸).

جو دُکھ میں تھے اپنے سنگھاتی فنا ہوئے سب کھا کر تیر
خبر تری لاوے سو کِس کو ایسی پیر پرانی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱٦٦).

تو آ ہر طرح میری ساتھی ہو اب
مُصیبت کے دن کی سنگھاتی ہو اب

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۵٦).

خیل در خیل تھے ہمراہ سنگھاتی ساتھی
آنِ واحد میں ہوئے جمع ہزاروں ہاتھی

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۱٦۴). [سنگھات + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سِنگھار (کس س ، مغ) امذ.
کنگھی ، چوٹی ، سُرمہ ، مِسّی اور زیور لباس وغیرہ سے بناؤ اور آرایش و زیبائش ؛ (مجازاً) خُوبصورتی. ہمّت مرداں کا سِنگھار ، ہمّت صاحب درداں کا ادھار. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

روشن ہے بات یہ کہ اوّل سادہ لوح تھی
بخشے ہیں ان کے منہ سوں سِنگھار آرسی کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱٦٦). کہانی کے جوبن کا ابھار اور بول چال کی دلہن کا سِنگھار. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵). دل میں امنگ نہیں ، سِنگھار میں بہار نہیں ، پُھولوں میں باس نہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مُبتلا ، ۱۰۳). وہ خُوب سِنگھار کئے ہوئے تھی آنکھوں میں گہرا کاجل تھا ہونٹوں پہ سُرخی تھی. (۱۹۸٦ ، جانگلوس ، ۲۴۸). [سِنگار (رک) کا مُتبادل اِملا].

---پٹار (---فت پ) امذ.
سجنا سنورنا ، مانگ پٹی ، بننا ٹھننا. دِن بھر سِنگھار پٹار میں مگن رہتی. (۱۹۵٦ ، آگ کا دریا ، ۹۰). [سِنگھار + پٹار (تابع)].

---میز (---ی مج) امث.
بناؤ سِنگھار کی چیزیں رکھنے کی میز. پہاڑ کی چوٹیوں پر سفید براق برف گویا سِنگھار میز پر پڑا قدِ آدم آئینہ لگا ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۴۸). ایک کوٹھی میں قیام کیا جس میں بہت سا سامان تھا فرش ، قالین ... سِنگھار میز چینی کے برتن ہر طرح کا فرنیچر. (۱۹۷٦ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۳). [سِنگھار + میز (رک)].

سَنگھاردَل (فت س ، مغ ، فت د) صف (شاذ).
فوج خُونخوار.

چلی گھن گرج اور سنگھار دَل
کہ آواز سے جس کی دہلے جبل

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۱). [س : संघार+दल].

سَنگھارْنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
(ہندو) مار ڈالنا ، قتل کرنا . میں اپنی اِچھا سے تو کسی کو نہیں سنگھارتا ، وقت سے پہلے تو کسی پرانی کو نہیں مارتا. (۱۹۲۱ ، ہتنی پرتاپ ، ۳٦). [س : संघरना].

سِنگھاڑا (کس س ، مغ) امذ.
۱. ایک تکونا پھل جس کے کونے کانٹے کی شکل کے ہوتے ہیں ، اس کا پودا تالاب میں پیدا ہوتا ہے ، اِس کا چھلکا سخت ہوتا ، خام ہونے کی صورت میں سبز ہوتا ہے اور پک جانے کے بعد پوست سیاہ ہو جاتا ہے. اس کے اندر سفید مغز ہوتا ہے.

سِنگھاڑا رس میں لیمو کے رگڑ کر
کئی باری لگا ہر روز اس پر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۳). سِنگھاڑے ، بُھٹّے ، گجریں ، بُونٹ ، آم ، خربوزے ، موسم کی جو چیز سستی دیکھی اسی پر قناعت کر کے رہ گئے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۴).

میسر نہیں یہ بھی کپڑا اگر
سِنگھاڑوں کے پتّوں سے ڈھانکے ہیں سر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۷). سِنگھاڑے باریک پیس لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵٦). **۲. تِکونی شکل میں لپٹا ہوا رومال** (نوراللغات). **۳. مُثلّث کی شکل میں بنائے گئے نقش و نِگار جو عورتیں ریشم یا دھاگے سے کپڑے پر بناتی ہیں** (نورالغات). **۴. تِکونا گوشہ (زمین کے لیے مخصوص) ، سموسہ.** چمنوں کے لیے عقب میں دو سِنگھاڑے بنائے اور ان میں درخت لگائے. (۱۹۰۱ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۰). اُردو بازار کے سِنگھاڑے میں کچھ دوکاندار اٹھ آئے تھے. (۱۹٦۲ ، ساقی ، کراچی ، نومبر ، ۲۵). **۵. (صرّاف) تین روپے** (مہذب اللغات ؛ اُردو قانونی ڈِکشنری). **٦. ایک مچھلی جس کے جسم میں کانٹے یک جا ہوتے ہیں جس کو کنگی کہتے ہیں. پکانے کے بعد اسے آسانی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے.** منگلا جھیل میں مہاشیر مچھلی بہ افراط ہوتی ہے اس کے علاوہ روہو ، موری ، سِنگھاڑا ملی یا لانچی اور عام کارپ شکار کے لئے موجودہ ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۳۰). **۷. گلہری کی شکل اور اُس سے نسبتاً بڑا خاردار جانور.** پرندوں کے سب سے بڑے دشمن مشک بلاؤ ، سِنگھاڑا ، سمور ، سنجاب اور قطبی بلّی ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۴۱). دکھنی جنگلات کے ریچھوں ، سِنگھاڑا اور لومڑیوں نے رونا پیٹنا ڈال رکھا تھا. (۱۹٦۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۳). [س : شرِنگاٹک ـ शृंगाटक].

سِنگھاڑیا (کس س ، مغ ، سک ڑ) صف.
سِینگ دار جانور مثلاً : بیل ، گائے ، بھینس ، بھینسا وغیرہ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ٦۲). [سِینگھ (سِینگھ کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ نِسبت + یا ، لاحقۂ صفت].

سِنگھاس جوگ (کس س ، مغ ، و مج) امذ.
(ہیئت) مُبارک گھڑی ، سعد زمانہ. اگر لگن ہیں و میکھ و دہن و تلہ و

مکر ہے اور اس میں گرہ مالکِ خانہ پڑے تو اس کو سِنگھاس جوگ کہتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۲۹)۔ [سِنگھ + اس ، لاحقۂ نِسبت + جوگ (رک)]۔

سِنگھاسَن (فت نیز کس س ، مغ ، فت س) امذ۔
۱. وہ تخت جس کے پائے شیر کی شکل کے بنے ہوں؛ (مجازاً) شاہی تخت ، راج گدی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک جڑاؤ سنگھاسن پر جس میں لعل، الماس اور موتی مونگا لگاہوا ہے بڑا بُت بیٹھا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۱)۔

جا پڑے خاک پہ رکھ سر کے تلے ہاتھ جہاں
ہے وہی فرش وہی تخت وہی سنگھاسن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹)۔

سنگھاسن پہ بھارت کے بیٹھا اگر میں
تو گوکل میں گاڑوں گا جھنڈا دھرم کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۰۷)۔ جواہر لال کی صاحبزادی اندرا ... اب دوبارہ اس سنگھاسن پر بیٹھی ہیں۔ (۱۹۸۷، حیاتِ مُستعار، ۹۶)۔ **۲. ایک طرح کی شیروں کی شکل کے پایوں والی تخت نُما سواری جس میں چار چوبیں نصب ہوتی تھیں جنھیں کہار اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے تھے۔** اور اسی ہفتے سنگھاسن پر بیٹھ کر آگرے کو روانہ ہوئے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳)۔ کہار ... پالکی ، سنگھاسن ، چوڈول ، ڈولی لے کر ایسی نرم چال سے چلتے ہیں کہ بیٹھنے والی کو ذرا جُنبش نہیں ہوتی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۹۷)۔ خواجہ عثمان کو حالتِ نزاع میں لے کر اور سنگھاسن پر ڈال کر ڈھاکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (۱۹۸۶ ، تاریخ پشتون (ترجمہ) ، ۳۱۸)۔ [س : سِنگھ ـ شیر + آسَن ـ بیٹھنے کی جگہ]۔

سُنگھانا (ضم س ، مغ) ف م۔
ناک سے خوشبو یا بدبو محسوس کرانا، سُونگھنے کے لیے دینا۔

ساقی نے سُنگھائی غش میں مٹی
سوندھی سوندھی مجھے سبو کی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۰۰)۔

بادِ صبا قفس کے اسیروں کو بُوئے گُل
کیا بعدِ مرگ لاکے سُنگھائے گی باغ سے

(۱۹۱۰ ، خُوبیٔ سُخن ، ۶۱)۔

جس کی پھُولوں کی مہک عِطر کو شرماتی تھی
پھُول اب اس کی لحد ہی کے سُنگھائے کوئی

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۵۰)۔ [سُونگھنا (رک) کا تعدیہ]۔

سَنگھٹَت (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) صف۔
متحد ، یکجا۔

پرشوں کے سنگھٹن سے نہ جب کُچھ بھی بن سکا
اب دیویوں کو کرنے لگے ہیں وہ سنگھٹت

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۴۳)۔ ہندوؤں سے کہا گیا کہ تُم اپنی نفرتوں اور کمزوریوں کی وجہ سے مُسلمانوں کا شکار ہو رہے ہو اسی لئے سنگھٹت ہو جاؤ۔ (۱۹۵۹ ، عبدالمجید سالک ، سرگزشت ، ۱۹۹)۔ [پ : सघट्टत]۔

سَنگھٹَن (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) امذ۔
(ہندو) اِتّحاد ، تنظیم ، گٹھ جوڑ ، اجتماع (فرقہ وارانہ بُنیادوں پر)؛ ہندوؤں کی ایک فرقہ وارانہ تحریک جس کا آغاز ۱۹۲۲ میں ہوا تھا۔ جدھر دیکھو اُدھر حماقتِ سنگھٹن اور تنظیم کی چیخ ، شدھی اور تبلیغ کی۔ (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ : ۱۱)۔ جب سنگھٹن اور شدھی کی تحریکوں نے زور باندھا تو خواجہ صاحب نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۴۰)۔ [س : सघटन]۔

سَنگھرام (فت س ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
رک : سنگرام۔ طالبِ علم جو بدھ وہاروں اور سنگھراموں میں رہ کر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۷)۔ [سنگرام (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سَنگھرَپ (فت س ، غنہ ، سک گھ ، فت ر) امذ۔
(کھوسی) گائے یا بھینس کا مصنوعی بچّہ جو اس کا بچّہ مرنے کے بعد دودھ دوہنے کے لیے بنا لیتے ہیں کیونکہ نئی جنی ہوئی گائے یا بھینس جب تک بچّہ سامنے نہ ہو دودھ نہیں دیتی ، توریا ، اگور ، کرتی ، اکرا (ا پ و ، ۳ : ۹۴)۔ [سنگھ (رک) + س : اَرپ ـ پیش کرنا]۔

سِنگھَڑنا (کس س ، مغ ، فت گھ ، سک ڑ) ف ل (شاذ)۔
سنورنا ، آراستہ ہونا۔

اونہیں پہنی تھی پا میں ہر نازنیں
یوں سِنگھری ہوئی سر سے پا تک وہ تھیں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۳)۔ [سِنگھر (سِنگھار (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

سِنگھڑا (کس س ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
(موسیقی) سِینگ سے بنایا ہوا منھ سے بجایا جانے والا باجا۔ سِنگھڑا ... شاخِ آہو کو پھُونک دے کر بجاتے ہیں اور اس کا بھی رواج مندروں میں ہے۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۸۹)۔ [سِنگ ـ سِینگ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سَنگھَرش (فت س ، مغ ، فت گھ ، سک ر) امذ۔
رگڑ ، مِلاپ ، اِتّصال۔ یہ ہمارا سب سے مہان سنگھرش ہے۔ (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۷۲)۔ [س : संघर्ष]۔

سِنگھنی (کس س ، غنہ ، سک گھ) امث۔
مادہ شیر، شیرنی، سِنگھ کی مادہ۔ جیسے بن کے مرگ کو سِنگھ اور سِنگھنی کھا کر ناچنے لگتے ہیں تیسے ہی مرگ کھا کرکا اور کالکا ناچتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷)۔ [سِنگھ + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

سَنگَھم (فت س ، غنہ ، فت گھ) امذ۔
اِتّصال ، اِکٹھا ہونا ، مِلنا ، سنگم۔ دونوں طبقوں کے سنگھم پر سیاہی مائل بھُورا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۵، عملی کیمیا، ۲۳۵)۔ اُردو کی پرورش اسی دھرتی پر ہوئی جس پر ... فارسی اور ہندی تہذیبوں کا سنگھم تیار ہوا۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ، لاہور ، اکتوبر ، ۸۵)۔ [سنگم (رک) کا ایک اِملا]۔

سَنگھوانا (فت س ، غنہ ، سک گھ) ف م.
سنگوانا، سنبھالنا، سمیٹنا. چلتے وقت سارا سامان سنگھوا کے رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۱۳۷). [سَنگوانا (رک) کا ایک اِملا].

سَنگھوٹی (فت س ، مغ ، و مج) امذ.
رک : **سنگوٹی**. نہ پالکی نہ نالکی نہ سنہری سنگھوٹیوں والے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۳). [سنگوٹی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَنگھی (فت س ، غنہ) صف.
دوست ، ساتھی ، ہمنشیں ، سنگی.

بارے چلے دربار کو وہ شان بنا کر
حاضر ہوئے سرکار کے سنگھی و سنگھاتی

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۷). ارے آفت ترے صدقے ترے قربان تم تو ہماری سنگھی ہو ملکہ نے فقط انار تمکو بھیجا تھا. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۱۱۲۳).

نہیں گو ہم کسی قابل نہ سنگھی ہے نہ ساتھی ہے
مگر دیں گے دعا تُجھ کو ہمارے کام آ بیگم

(۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۵). [سنگی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سِنما (کس س ، سک ن) امذ.
رک : **سینما**.

سال پر سِنما میں اور گُلزار میں
شہر کے کُوچوں میں اور بازار میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۶). [انگ : Cinema].

سِنمان (فت نیز کس س ، سک ن) امذ.
(ہندو) **احترام ، عزّت ، تعظیم**. پہلے جو منکا سنمان کرے تو متر بھاو نہیں ہوتا اور جو اس کو تاڑنا دے کر ... متر بھاو رکھنے گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۸).

یہ عالم تھا کہ مصروفِ پرستش تھے دیا ساگر
کیا سنمان ، آدر دیوتاؤں سے کہیں بڑھکر

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۶) [س : سَمّان سم + مان

سَنمپڑانا (فت س ، غنہ ، سک م ، پ) ف م (قدیم).
جکڑنا ، گرفتار کرنا.

سنمپڑاتیا مجھ جیو کوں تُجھ زُلف کی زنجیر نے
ہور دل کے تئیں غوطہ دِیا چاہِ زنخدانِ شما

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۶). [سنپڑانا (رک) کا ایک اِملا].

سَنمُکھ (فت س ، سک ن ، ضم م) صف ؛ = سنمکھ.
رُوبرو ، مقابل ، منھ پر ، سامنے.

جو اُٹ ازدہا شد کے سنمک چلیا
کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱). دیوا آفتاب کے سنمکھ آنے کا شرار شعلے پر موں بھائیے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

کس کا منہ ہے جو تیرے سنمکھ ہو
ہو نہ ہو آئنہ ہو بندہ نواز

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۷۵). جب کہ دشمن کی فوج کے سنمکھ ہوں گے تب دیکھیو کہ اُن کے پاؤں ٹھہرتے ہیں کہ نہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۲۶).

مُجھے کیوں دیکھ کر تم ہر گھڑی اب لب ہلاتے ہو
کہو سنمکھ ہی اے پیارے اگر دینی جو گالی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۲). سنمکھ ہوکر بڑے بڑے ہاہاکار شبد کرتے تھے ہاتھی سے ہاتھی آپس میں لڑتے تھے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۷). آرسی اس غرض سے رکھی جاتی ہے کہ دلہن چونکہ شرم کے مارے اجنبی مرد یعنی دلھا کو سنمکھ ہو کر نہیں دیکھ سکتی. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۸۹).

رُک گیا دیکھ روانی میری
کس کا جیوڑا ہے کہ سنمکھ ہو جوان پیروں کے

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۸۸). اف : کرنا ، ہونا. [س : سم مکھ सम मुख (سم + مُکھ)].

سُنَن (ضم س ، فت ن) امث ؛ امذ ؛ ج.
سُنّتیں. اِتّباع اور اِقتدا سُنَن اور آداب و عادات شریف نبوی میں اطلاق پایا جاتا ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۷). سُنن و نوافل زیادہ تر گھر ہی میں ادا فرماتے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۱۳).

حرف آئینِ سیاست پہ رہا دار و مدار
تھا نہ مذہب نہ عقائد نہ فرائض نہ سُنن

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۱۹). [ع : سُنّت (رک) کی جمع].

ـــِ اَربَعَہ کس صف (--- فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع) امذ.
احادیث کے چارمشہور مجموعے یعنی سُنَنِ ابو داؤد ، سُنَن ابن ماجہ ، سُنَن نسائی اور سُنَنِ ترمذی. یہی راویِ سُنَنِ اربعہ کا ایک معتبر راوی ہے. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۳۳). [سُنَن + اربعہ (رک)].

ـــِ اِلٰہِیَہ کس صف (--- کس ا ، ل ہمد ، کس ہ ، فت ی) امذ ؛ ج.
شریعتِ الٰہیہ. سُنن کے احترامِ زندگی اور وجود کی قدر و قیمت کے اعتراف اور آخرالامر اس اصول اور قانون کی پیروی اور پابندی کے اہتمام کا مرحلہ جو عین مشیّتِ الٰہیہ ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اِسلامیہ ، ۳ : ۱۶۸). [سُنَن + اِلٰہیہ (رک)].

ـــِ راشِدَہ کس صف (--- کس ش ، فت د) امث ؛ ج.
سُنّتِ نبویؐ ، سُنّتِ رسولؐ. شرک و بدعت نے توحید اور سُنَنِ راشدہ کو دبا لیا تھا. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۰). [سُنَن + راشدہ (رک)].

ـــِ ماثُورَہ کس صف (--- و مج ، فت ر) امذ ؛ ج.
وہ سنّتیں جو (سینہ بسینہ) منتقل ہوتی چلی آئی ہوں ، وہ سنّتِ نبویؐ جو تحریر میں آچکی ہو. تیسرا گروہ اُن لوگوں کا ہے جنھوں نے اخبار و سُنَنِ ماثورہ کے علم میں کامل دسترس حاصل کی(۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اِسلامیہ ، ۳ : ۵۷۹). [سُنَن + ماثورہ (رک)].

ـــِ نَبوی کس صف (--- فت ن ، سک ب) امث ؛ ج.
رک : **سُنّتِ رسولؐ** . اس کے عہد میں سُنَن نبوی کا رواج ایسا

ہوا تھا کہ اسے مافوق تصور میں نہیں آتا ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۰)۔ [سُن + نبویؐ (رک)]۔

سنّنا (سن جانا) (فت س ، سک ن) ف ل۔

۱۔ آلودہ ہونا ، ملوث ہونا، مُوردِ الزام ٹھہرایا جانا ، سانا (رک) کا لازم ۔ ایک شخص مٹی میں سنا ہوا مسجد میں جانے لگا ۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۳۶)۔

ذبح تو کرتے ہو کچھ دھیان بھی ہے
خُون میں ہاتھ سنے جاتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اعجازِ نوح ، ۱۰۰)۔ ۲۔ **(مجازاً) ملوث ہونا ، بے وجہ مُوردِ الزام ٹھہرایا جانا۔**

کیوں کسی اور کا غُصّہ وہ اُتاریں ہم پر
بیچ میں بول کے ہم مُفت میں سَن جاتے ہیں

(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاضِ صابر ، ۱۷۷)۔

بہت ہی میں شرمندہ ہوں اے بہن
مرے ساتھ تم بھی گئیں مفت سَن

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۹)۔ [سانا (رک) کا لازم]۔

سُنّنا (۱) (ضم س ، سک ن) ف م۔

۱۔ کانوں سے کسی آواز کو معلوم و محسوس کرنا۔

دسری دسری سُننا

(۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (رسالہ شہباز (ق) ، ۵۰))۔

دیکھنا سننا جس تے ہوئے
وو «میں ہن» تیرا وو ہے کوئے

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۱))۔

نہیں تجھ لعلِ شیریں پر خطِ سبز اے گُلستاں رُو
یہ طوطی ہے کہ آتی ہے ترے لب کی شکر سُن کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۸)۔

سُن کے اس کی بات کو بولا وہ یوں
ہر گھڑی تکرار تُو کرتی ہے کیوں

(۱۸۱۳ ، عجائب رنگین (ق) ، ۶)۔

بچے نیند میں غافل ہو گئے
لوری سُنتے سُنتے سو گئے

(۱۹۲۱ ، مطلع انوار ، ۹۳)۔ ۲۔ **بُرا بھلا سننا ، طعن و طنز سہنا۔**

مُجھ کو یاروں نے بد و نیک کہا کیا کیا کُچھ
میں نے تیرے لیے اے شوخ سُنا کیا کیا کُچھ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۳۰۶)۔

کیا سنے میری فرشتوں کے نہیں لیتا سلام
خُوبروؤں نے بگاڑی ہے یہ عادت دل کی

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۹۴)۔ ۳۔ **توجہ کرنا ، دھیان دینا ، کان دھرنا ، سمجھ لینا** ۔ تمہارے خط کا جواب ۔ ضرور ۔ لو سنتے جاؤ مرزا شمشاد علی بیگ کو تمہارا خط پڑھوا دیا۔ (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۷۸)۔ وہ اپنی ہی رٹ لگائے جائیں گے کسی کی سُنیں گے نہیں۔ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۲۷)۔ ۴۔ **مقدمے کی سماعت کرنا** (نوراللغات)۔ ۵۔ **گانا یا شعر سُننا۔**

شاگرد ہوئے ہیں ہم بھی اُس کے
کُچھ ہم کو کُچھ اس کوچل کے سُنیے

(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات ، ۳ : ۲۹۹))۔ [سُن (س : شرنڑ शृणु) + نا ، علامتِ مصدر و اسمیت]۔

---سُنانا ف م۔

کان میں اپنی بات ڈالنا ، جتانا ، آگاہ کرنا اور دوسروں کی بات پر توجہ دینا۔ ہر ایک بات دیکھ بھال کر ، سُن سُنا کر ، سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ (۱۸۴۶ ، آثار الصنادید (مقدمہ) ، ۱)۔

سُنّنا (۲) (ضم س ، سک ن) امذ (قدیم)۔

رک : سونا (۱)۔ ایک پلڑے میں بجا لے ہو ایک پلڑے میں سننا ، تولنے میں برابر ہونے ولے سُننے کے مول بجا لے کوئی لے گا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۴۸)۔ [سُونا (رک) کا متروک اِملا]۔

سَنَن سَنَن (فت س ، ن ، فت س ، ن) امث۔

ہوا چلنے کی آواز ، سائیں سائیں یا سن سَن۔

بُوندوں میں ہے کھَن کھَن کی آواز
پُروا میں ہے سَنَن سَنَن کی آواز

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۳۲۰)۔ [حکایت الصوت]۔

سُنَن ہار/ہارا (ضم س ، فت ن) صف مذ (قدیم)۔

سُننے والا۔

تُجھ نظر میں دیکھن ہار
ستی میں وہ سُنّنہار

(۱۵۸۲ ، رموزالواصلین ، ۸)۔ فرمان ہارا ہے صفتان کا ، تا کہ کرنہارا ہے قہر کا ، نہ کسی قہر کا سُنن ہارا ہے۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ق) ، ۲۱۹)۔

یہ قِصّہ سنّنہار بھی شاد اچھو
جنم سکھ سوں اچھ غم سے آزاد اچھو

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ رُوح افزا ، ۱۶۱)۔

یک سنن ہار کیا کہ اس سوزوں
دل چلے جیوں چنار جنتر کا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۰)۔ سُنن ہارا اس کے بولنے کی تکرار کرنا اچھتا ہے۔ (۱۷۶۳ ، چھ سرہار (ق) ، ۶۶)۔ [سُنن (سُننا) + ہار/ہارا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سنّو (فت س ، مغ) امث (ج : سنّواں) (قدیم)۔

سوگند ، قسم۔

نکو ہرگز توں پھر اس بات پر آ
تُجھے سنواں ہے کہ جیئوں آیا ہے تیئوں جا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۲)۔ [سوں (رک) کا متروک اِملا]۔

سنَوات (فت س ، ن) امذ۔

سنین ، کئی سال ، بہت سے سنہ۔ بعض کے نزدیک ورد ایلچیوں کا بعض سنوات سابقہ میں بھی ہوا ہے۔ (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۹۹)۔ ان ہی سنوات میں عمادالملک جو سلاطین ... گجرات کے غلاموں میں سے تھا بھاگ کر برہان پور میں آیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۷۵)۔ [سَن (ع : سَنَۃ) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سنَواتی (فت س ، ن) صف.
سنین سے متعلق. سرکار سے خود بموجب جمع سنواتی فیصلہ تجویز ہو جاتا تھا کہ عامل اور تعلقدار کو کوئی عذر باقی نہ رہے . (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۸۶). [سنوات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سنْوار (فت س ، مغ) امث.
۱. (عور) **بناؤ ، درستی ، اصلاح ؛ (مجازاً) رحمت ، مہربانی (بگاڑ اور مار کے بالمقابل).**

جون یک اندھارے ٹھار یک بھانڈ لیا سنوار
اس بھیتر باقی یک کروڑوں لا کھوں دیکھ

(۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۵).

دھریں گے لھوے کوں جو سنوار کر
جو دکھلائیں گے گاودی کوں اگر

(۱۶۳۵؟ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸)). جب کہیے اُن کو فساد نہ ڈالو ملک میں کہیں ہمارا کام تو سنوار ہے. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۴).

جاگتا خواب دیکھیے کب تک
چشمِ اُمید ہر خدا کی سنوار

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۴). ۲. (طنزاً) **پھٹکار ، لعنت ، مار.**

میری چھو چھو کو ہے علی کی سنوار
قہر ہے وہ اسے نبیؐ کی مار

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۶۶).

کُلچیں ابھی سے میرے گلے کا نہ ہار ہو
ظالم! تیرے ستم پہ خدا کی سنوار ہو

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۴۷). اس موئے نمک حرام پر اللہ کی مار علی کی سنوار اس کو تو مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دوں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۴۳). [سنوارنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
نصیحت پکڑنا ، اِصلاح قبول کرنا ، ہدایت حاصل کرنا ؛ صلاح ماننا ، مشورہ ماننا.

کوئی خُوب اچا سکے نہ سر خوب
جتنا کچھ اپس سنوار پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۲).

---پیدا ہونا محاورہ.
نکھر جانا ، بہتر ہو جانا ، بہتری پیدا ہونا ، ترقی ہونا. جوں جوں انسانی تمدن میں نکھار اور سنوار پیدا ہوتا گیا زراعت کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۶۰).

---دینا ف م.
رک : سنوارنا.

کیوں بد کہیں ہیں چرخ کو بیچارہ آسماں
تقدیر کی بگاڑ کو کیونکر سنوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۲).

سنْوارْنا (فت س ، مغ ، سک ر) ف م.
۱. **درست کرنا ، اِصلاح کرنا ، مہذب بنانا ، راہ پر لانا.** ہمیں تو بہوت سندسوں باٹ سنوارے ، اتال چل لیو باٹ چلنہارے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

بے سُرے سامنے اُس کے ہے تنبور و سِتار
لا کھ تاروں کی جواری نے سنواری آواز

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۱).

کیوں بد کہیں ہیں چرخ کو بےچارہ آسماں
تقدیر کی بگاڑ کو کیونکر سنوار دے

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۱۲).

بگڑے کاموں کو تمہارے حق سنوارے گا یقیں
جیسے تم بگڑے مریضوں کو سنوارے ڈاکٹر

(۱۹۱۴ ، گلزار بادشاہ ، ۱۳۵). ۲. **ترتیب دینا ؛ سلیقے سے لگانا ؛ سجانا.**

سنواری گرد اس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھ ہیں یار وہ چار

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲۴).

سنوارے زُلف جو اونکی ختن میں مشاطہ
تو سارا شہر نچھاور کرے خزانۂ مشک

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۰).

گیسو عروسِ گُل کے سنوارے نہ کس لئے
موجِ نسیمِ صبح ہے شانہ بہار کا

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۳۵).

نگارِ دہر کی زُلفیں سنوارنے والے
کہاں گئے غمِ دوراں پکارنے والے

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۱۱۱). ۳. **آراستہ کرنا ، زیب و زینت دینا.** ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کوں بڑی کرنا ہے تو اوّل جابجا آرائش کرتا ہے ، سو محمدؐ کوں پانچہ تن سنوار کر ایمان کے اوپر کے اوپر لانے . (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

وہ محبوب نسکے سنوارے اپس   مرصّع زرنیا نگارے اپس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).

دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار
کہ اِس محل کوں اس وضا تُوں سنوار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۲).

سنوارے ہیں او محل کئے چھند سوں
کہ ہوتا ہے وہاں کاج آنند سوں

(۱۶۹۸ ، محی الدین نامہ ، ۸).

اے سراج اُس کوں میسر ہے سدا مسندِ شوق
کسوتِ داغ سیں جو دل کوں سنوارا ہوئے گا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۲).

رُخ ہے کسی کا جوشِ شجاعت سے لالہ رنگ
کوئی سنوارتا ہے بدن پر سلاحِ جنگ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۹).

گُل بیز و گہر ریز و گہر بار و گہر تاب
کلیوں نے جسے رنگ دیا گُل نے سنوارا

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۴).

زندگی یہ تو نہیں تجھ کو سنْوارا ہی نہ ہو
کُچھ نہ کُچھ ہم نے ترا قرض اُتارا ہی نہ ہو
(۱۹۷۸ ، جاں نثار ، سکوتِ شب ، ۶۰). [سنْوار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سنْوارَن لَگْنا ف س (قدیم).
سنْوارنا ، سنْوارے لگنا ، سجانا ، بنانا ، آراستہ کرنا.
نبیؐ آتے ہیں کر سنے جب ہو بات
سنْوارن لگے نو انبر دھات دھات
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۰).

سنْوانا (فت س ، سک ن) ف م.
دُوسرے کے ذریعے یا دُوسرے کے ہاتھوں سانٹنے کا کام کروانا ، گُندھوانا (آٹا مٹی وغیرہ). ہم نے کہا تھا کہ نہیں کہ حضور کُتّوں سے آٹا سنواتے ہیں. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۵۲۹). [سانْنا (رک) کا تعدیہ].

سُنْوانا (ضم س ، سک ن) ف م.
دُوسرے کے ذریعے یا دُوسرے کی زبانی سُنانا ، بیان دلوانا ، گوش گُزار کروانا.
اِلٰہی اُس بُتِ مغرور سے یہ سُنوا دے
نیازمند ہوا میں نیازمند ہوا
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۳۴). مدعیہ کی طرف کے کونسلی نے یکے بعد دیگرے اپنے گواہوں کو سُنوانا شروع کیا. (؟ ، سوانحِ عمری مولانا آزاد ، ۱۵۶). [سُنانا (رک) کا تعدیہ].

سَنْوانی (فت س ، سک ن) امذ.
گھوڑے کا ایک ذیلی رنگ جس سے اس قسم کے گھوڑوں کی شناخت ہوتی ہے.
بورا ، جرنی اور سنوانی
ٹرکا ٹوبر ، برونجی اے حبانی
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). رنگ گھوڑوں کے بہت سے ہیں ... سنوانی مرکا ، ٹوبر برونجی ، نیلا ... یہ پچاس رنگ مشہور ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). [مقامی].

سُنْوائی (ضم س ، سک ن) امث.
شنوائی ، سماعت ، توجہ ، اِلتفات. مرد سالہا سال سے کانگریس کے خیمے میں غُل مچایا کرتے تھے ، کُچھ سُنوائی نہ ہوئی بسنت دیوی کھڑی ہوئی تو ہوم رول مِل گیا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۳۶). یہ لوگ تُم سے مُفت محنت لیں گے ، تمہاری سُنوائی نہیں ہو گی. (۱۹۶۳ ، معصومہ ، ۲۰۱). [سُنوانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سُنُوح (ضم س ، و مع) امذ.
وقوع ، اظہار ، ظاہر ہونا. مُشرکانِ قریش کو سُنُوحِ طیش اس جناب سے ایکدم قرار نہ تھا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۱۶). [ع].

سَنْوَر (فت س ، مغ ، فت و) صف.
۱. سنْور جانا ، سجاوٹ ، آرائش ، سنْورنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل).
اسی کام بدلے حرم کے بھتر
لجا کر دِکھایا سبوں کو سنْور
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۰). **۲. سجا ہوا ، آراستہ پیراستہ ، مزیّن ، مہذّب.**
کہ جس شاہ کی شاعراں وصف کر
گُذر گئے ہیں رکھ کارنامے سنْور
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۰). **۳. درست ہونا ؛ ترتیب سے لگنا ؛ مہذّب ، لائق ؛ اچھی حالت میں ہونا ؛ بحال ہونا ؛ مضبوط ہونا ، مُستحکم ہونا** (جامع اللغات). [سنورنا (رک) سے ماخوذ].

۔۔۔جانا ف س.
۱. سُدھر جانا ، سیدھی راہ پر آنا ، ہدایت پالینا. پھر جو کوئی اِیمان لایا اور سنْور گیا تو نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۲۳۳). **۲. بہتر ہو جانا ، خُوب تر ہو جانا ، خرابی دُور ہو جانا.** پریشانیوں کے باوجود بھی پہلے طمانیت میسر ہو جاتی تھی. قناعت پسندی اور خود فریبی کے بعد کے سبب حالات بِگڑ کر سنْور جایا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ستمبر ، ۱۱). **۳. تیر جانا ، پار اُتر جانا.**
یہ دِل بھی تمہارا ہے یہ دیدۂ گریاں بھی
صحرا میں بِکھر جانا دریا میں سنْور جانا
(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۸۴). **۴. صفائی آ جانا ، پُختگی آ جانا ، مہارت پیدا ہو جانا (کام یا فن میں)** یونہی بکاتے بکاتے ہاتھ سنْور جائے گا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۱).

۔۔۔سنْوَر (فت س ، سک ن ، فت و) امذ.
زچگی کے بعد کم از کم بیس دن ورنہ عموماً چالیس دن کی وہ مدت جس میں زچّہ نفاس کی حالت میں رہتی ہے ، چِلّا ؛ حالت ناپاکی. ممنوعہ پانچ کاموں یعنی جان آزاری ، دروغ گوئی چوری ، ناپارسائی ، ہوس ، سنور ، ان مذکورہ پانچ چیزوں سے باز رہنا. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۳). چونکہ اُن کے دو تین بچے سنور ہی میں جا چکے تھے اس لئے اپنی مُغلانیوں ... کے متعلق انہیں یہ بدگمانی پیدا ہوگئی تھی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۷۷). [مقامی].

سِنَّور (کسرِ س ، شد ن ، و مع) امث.
بِلّی ، گُربہ. سِنّور یعنی گربہ یہ حیوان بکثرت ہے آدمیوں سے مانوس ہے چاپلوسی کرتی ہے خدا نے چوہے کی دفعیہ کو اسے پیدا کیا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۱۹). اس کے بہت سے نام ہیں ، کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بِلّی کو شِکار کیا اور اس کو پہچانا نہیں پس اس کو ایک شخص مِلا اور کہا یہ سِنّور کیسی ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۱). [ع].

سَنْوْرا (فت س ، مغ ، سک و) امذ.
۱. (سلائی) سن کے پودے کا چھال اُترا ہوا ڈنٹھل ، سُٹھیرا (اپ و ، ۲ : ۲۶). **۲. (کاشت کاری) اعلیٰ قسم کی گندم کا بیج.**

بجھتی بجاتی کے لئے سنورا ۶۳ بہت اچھی ثابت ہو چکی ہے ان اقسام پر امراض کا حملہ نہیں ہوتا. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۹۵). [مقامی].

سَنْوَرْنا (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) ف ل.
۱. **آراستہ ہونا ، بننا ، سِنگرنا.**

خُدا سنْوریا مصطفیٰ سنْوریا
خدا یا صفا مصطفےٰ سنوریا

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۳۷).

سنْور بن کر سرِ محشر اگر آؤ گے یاروں میں
برنگِ بُو سما جائیں گے ہم پُھولوں کے ہاروں میں

(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل (احمد حسین) ، ۱۲۶).

رُخ پر ترے کیا اُن کو بِکھرنا نہیں آتا
بِگڑی ہوئی زُلفوں کو سنْورنا نہیں آتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹).

سنْورنے سے بھی اچھا ہے بِگڑنا حُسن والوں کا
شِکن آتی جبیں پر زینتِ لوحِ جبیں ہو کر

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۶۲). ۲. **سُدھرنا ، راہِ راست پر آنا ، نیک چلن ہونا.** دیکھئے اللہ ہی ہے جو وہ سنْورے اور گھر بار سنْبھالے. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۷). اِتنے افراد جن کے سنْورنے سے برقیاس یورپ ساری قوم کو سنْورا ہوا اور جن کے بِگڑنے سے ساری قوم کو بگڑا ہوا کہہ سکیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۵). ایسے بچے بِگڑتے زیادہ ہیں اور سنْورتے کم ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۴۳). ۳. **درست ہونا ، صحیح ہونا.** یونہی پکاتے پکاتے ہاتھ سنور جائے گا جو ابھی سے ان کے پکانے کو نام دھرو گے تو پھر وہ کبھی چولھے پر جا کر قدم بھی نہیں رکھنے کی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۱). [سنْوارنا (رک) کا لازم].

سَنْوَرِیا (۱) (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) امذ.
سانولے رنگ کا ، سانوریا ؛ (کنایۃً) محبوب.
مہندی سے ہاتھوں پہ لکھو ری سکھیو ، میرے سنْوریا کا نام
(۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۲۱۲). [سانوریا (رک) کی تخفیف]

سَنْوَرِیا (۲) (فت س ، مغ ، فت و ، سک ر) امث.
مچھلی کی ایک قِسم.

سنوریا سِنگاڑ اور سنگن سلنگ
بہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۵). [مقامی].

سَنْوَڑِیا (فت س ، مغ ، فت و ، کس ڑ) امذ.
چور ، بٹ مار ، راہزن ، قزاق (ماخوذ : اُردو قانونی ڈِکشنری).
[ب : سنوڑھیا - सन्धिच्छुरो].

سَنْوَل (فت س ، مغ ، فت و) امث ؛ امذ.
مخروطی جِسم والی چھلکار مچھلی کی ایک قِسم جس کا مُنھ چپٹا ، رنگ سیاہی مائل کاہی ، گوشت بے کانٹا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے ، تالاب یا ندی نالوں کے کم گہرے اور بند پانی میں پائی جاتی ہے ، مرل (ا پ و ، ۳ : ۵۹).

ہے کالونٹ بارُس پڑیں اور بام
سنْول اور رہبو پتولہ ہیں نام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۴). سنْول مچھلی قابض دل کو قوت دینے والی میٹھی اور کسیلی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹). [مقامی].

سَنْوَلانا (فت س ، غنہ ، سک و) ف ل.
۱. **دھوپ سے چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جانا یا تمتما جانا ؛ سانولا ہونا.**

ہمارے گُل اندام کا ہے یہ رنگ
ذرا دُھوپ میں نِکلے سنْولا گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).

سنْولائے ہوئے چہروں میں نُور اِن کے ہے تاباں
ان کوئلوں کو ہیرے جلا دے کے بناؤ

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیاتِ نظم حالی ، ۱ : ۳۲).

اے پُھول صبا ہمیشہ سہکائے تُجھے
اے چاند گھٹا کبھی نہ سنْولائے تُجھے

(۱۹۴۷ ، سنْبل و سلاسل ، ۳۳۵). اِس علاقے کے مردوں اور عورتوں کے تیکھے نقوش دُھوپ کی حِدّت سے سنولائے ہوئے تھے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۱). ۲. **ماند پڑنا ، مدّھم پڑنا.**

یاس کی تاریکیاں ہیں ہر طرف چھائی ہوئی
شمع کی لَو تک اُداسی سے ہے سنْولائی ہوئی

(۱۹۴۷ ، شعرِ انقلاب ، ۸۰). وہ زندگی اور موت کے ایسے دوراہے پر تھا جہاں زندگی کی دُھوپ سنْولائی جا رہی تھی اور موت کے سائے گھنے ہوتے جا رہے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۶). [سنْولا (سانولا (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَنْوَلاہٹ (فت س ، غنہ ، سک و ، فت ہ) امث.
سانولا پن ، ملاحت ہونا. اُس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا. چہرے کی ساری سنْولاہٹ اور سُرخی اچانک کافور ہو گئی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۸۲).[سنولا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سَنْوَلِیا (فت س ، مغ ، فت و ، سک ل) صف.
سانولی ، سلونے رنگ کی ، سیاہی مائل رنگ والا. یہ سنْولیا ساقی کی دُوکان نہیں ہے حضرت یہ خاکسار کا جھونپڑا ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۹۸). ہاں لونڈا تو سنْولیا ہے اور رہتا کیسے ٹھاٹ سے ہے کہ خواہ مخواہ اس کی طرف دیکھنے اور بات کرنے کو جی چاہتا ہے. (۱۹۱۶ ، کمسن بی بی مُسن شوہر ، ۲۹). [سانولی (بحذف ا) + ا ، لاحقۂ تصغیر و نِسبت].

سِنُون (فت نیز کس س ، و مع) امذ.
دانتوں کا منجن (Dentifrices). طبیب کے بتائے ہوئے سنون کا اِستعمال کرنا بھی مسواک میں داخل ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۷). بہترین طریقہ یہ ہے کہ سنون اور دافع عفونت دہن شویے اِستعمال کئے جائیں. (۱۹۳۸ ، عِلم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۹). [ع : سِنّ (رک) + وُن ، لاحقۂ جمع].

ـــِـ مُجَلّی کس صف(ـــِـ ضم م ، فت ج ، شد ل بکس)
دانتوں کو چمکانے والا ، دانتوں کو صاف کرنے والا منجن یا دوا. دانتوں کو صاف کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں اس غرض کے لئے سنونِ مُجلّی بہتر ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). [سنون + مُجَلّی (رک)].

سِنُون (کس ن ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : سنین.

کہاں قلبِ عارف کی پہناوری
کہاں امتدادِ شہور و سِنُون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۳۵). [ع : سنہ (رک) کی جمع].

سَنونا (فت س ، و مج) صف مذ (قدیم).
رک : سلونا.

کیا گُزرا سکھی ساون سنونا
خبر پہونچی نہ را کھی غم ہے دونا

(۱۸۸۳ ، تیرہ ماسہ ، ۷). [سلونا (رک) کا متروک اِملا].

سَنَہ (فت س ، سک ن) امذ.
رک : سن (۱).

تمام اس کیا دیس بارامنے
سنہ یک ہزار ہوا اٹھارامنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری، ۱۰۹). یہ دو چار فقرے بطور دستاویز کے لکھے گئے کہ وقت پڑے پر کام آویں بتاریخ فلاں ہستم ماہ فلاں سنہ فلاں.(۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۲۸).ایک بادشاہ ۱۸۵۲ء میں تخت نشین ہوا اور ۵۷ برس سلطنت کر کے مر گیا تو بتاؤ وہ کونسے سنہ میں مرا. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، ۳). جب مادۂ تاریخ کے اعداد سنہ مطلوب سے کچھ زیادہ ہوں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۱). [ع].

ـــِـ اِلٰہی کس صف(ـــِـ کس ا ، ل بمد) امذ.
شہنشاہ اکبر (بانیٔ دینِ الٰہی) کی تخت نشینی سے شروع ہونے والا سال یا سنہ. سنہِ ہجری موقوف ہو کر سنہ اِلٰہی اکبر شاہی قائم ہوا . (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۸۹) . [سنہ + اِلٰہی (عَلَم)].

ـــِـ جُلُوس کس اضا(ـــِـ ضم ج ، و مع) امذ.
کسی بادشاہ کی تخت نشینی سے شروع ہونے والا کلنڈر؛ مراد: تخت نشینی کا سال ، سالِ تاجپوشی ، بادشاہ ہونے کا سال ، سنِ تاج پوشی. ہم نے سنہِ ہجری کو اُوپر اور سنہِ جُلُوس کو نیچے لکھا ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ (دیباچہ) ، ۱) . [سنہ + جُلُوس (رک)].

ـــِـ حال کس صف ؛ امذ.
موجودہ سال ، سنہِ رواں. وسط ماہِ شوال سنہِ حال میں ایک مجلس علمائے اسلام کی بہ تقریب رسمِ دستار بندیٔ طلباء مدرسۂ فیض عام بمقام کانپور منعقد ہونے والی ہے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۷). [سنہ + حال (رک)].

ـــِـ دُنیَوی کس صف(ـــِـ ضم د ، سک ن ، فت ی) امذ.
قبلِ مسیح ، جب سے دنیا قائم ہوئی. یہ واقعہ سنہِ دُنیوی کی اٹھارویں صدی میں یا بائیسویں صدی قبل حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے واقع ہوا تھا . (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵۵) . [سنہ + دنیوی (رک)].

ـــِـ رَواں کس صف(ـــِـ فت ر) امذ.
موجودہ سال ، جاری سال . جنوری سنہِ رواں کے پرچہ میں ... اِسلامی عیسائی مذہبی جنگ والا مضمون قابلیت سے لکھا گیا ہے.(۱۹۰۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۴۳).[سنہ + رواں(رک)].

ـــِـ عیسَوی کس صف(ـــِـ ی مع ، فت نیز سک س) امذ
سن جو حضرتِ مسیح کی پیدائش سے شروع ہوا ؛ شمسی سال ؛ سنہِ میلادی. ہم نے سنہِ ہجری کو اُوپر اور سنہِ جُلُوس کو نیچے لکھا ہے اور سنہِ عیسوی کو اکثر نہیں لکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱) . [سنہ + عیسیٰ (عَلَم) + وی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــِـ فَصْلی کس صف(ـــِـ فت ف ، سک ص) امذ.
فصل کے مہینوں (جیسے کنوار ، کاتک وغیرہ) سے منسوب سال یا جنتری ، فصلی سال. اس تاریخ میں سرسید نے ایک طویل بحث سنہِ فصلی کے متعلق لکھی ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۳). [سنہ + فصل (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــِـ مالی کس صف ؛ امذ.
حِساب کِتاب کا سال جو یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک یا یکم جولائی سے شروع ہو کر دوسرے سال کے ۳۰ جون تک مانا جاتا ہے. گورنمنٹ نے سنہِ مالی کے نام سے ایک اور سنہ جاری کیا . (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۱۳) . [سنہ + مال (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــِـ مِیلادی کس صف(ـــِـ ی مع) امذ.
وہ سنہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وِلادت سے شروع کیا گیا ہے ؛ عیسوی سال ، سنہِ عیسوی ، شمسی سال. مشہور سائنس دان نکولا ٹسلا نے ۱۹۱۰ء میلادی میں تجویز پیش کی کہ مریخیوں کے ساتھ تار کے بغیر برقی پیغام رسانی کی جائے . (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۲۳۱). [سنہ + میلادی (رک)].

ـــ وار صف ؛ م ف.
سال بسال ، سال کی ترتیب کے اعتبار سے. اس مجموعہ کی ہر نظم تاریخوار یا سنہ وار شائع ہو رہی ہے. (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات، ۳۷). کہیئے تو ترقی پسند نقادوں کی تحریروں سے سنہ وار اس کی داستان بھی مرتب کر دوں . (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۳۰۷) . [سنہ + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــِـ ہِجری کس صف(ـــِـ کس ہ ، سک ج) امذ.
وہ سنہ جو حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکّے سے مدینے ہجرت کر جانے کے دن سے شروع ہوتا ہے، سالِ ہجری قمری جنتری یا سال ، اِسلامی سال.

تس پر نِشانی آپ کی سنہِ ہجری بھی وہی
اس سے نہ پھریے قولِ جواں مرد ہے سو ہے
(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۶۶).

سنہِ ہجری ہیں جوابِ خط میں
کیا بیان وصل کی حسرت کیجئے
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۲). [سنہ + ہجرۃ (بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَنّہ (فت س ، شد ن بفت) امذ.
جانور جو پانچ سال کا ہو چکا ہو (عموماً اُونٹ جو قُربانی کے قابل ہو). فرمایا رسول اللہ صلعم نے ذبح کرو سنّہ کو یعنی اس اُونٹ کو جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو. (۱۹۵۶ ، مِشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [ع].

سِنّہ (کس س ، شد ن بفت) امذ ؛ سـ سِنّا.
مچھلی کا چھلکا ، فلسِ ماہی ، مچھلی کا کھپرا. مچھلیاں عموماً ندی کی تہ میں رہتی ہیں ... جسم کا زیریں حصہ چپٹا ہوتا ہے اور اس پر سنّے نہیں ہوتے . (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۳). [مقامی].

سِنْہار (کس س ، غنہ) امذ (قدیم).
جمع پونجی.

حکم ہو کہ تجھ کوں کیا مختیار
جیسا توں کہ چاہے بھرا لے سنہار
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۱۹۰). [سِنگھار (رک) کا متروک اِملا].

سُنْہار (ضم س ، سک ن) امذ.
(عو) سُنار (ا پ و ، ۴ : ۳۶). [سُنار (رک) کا عوامی تلفظ].

سُنَہرا (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) صف مذ.
سونے کے رنگ کا ، طلائی ؛ (کنایۃً) حسین ، قیمتی.

لباسِ سند روسی کِس نے پہنا ہے خُدا جانے
ہوا کا رنگ جو اپنی نظر میں کچھ سُنہرا ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۳۰۰). گوٹہ کناری پشل اوروں کے جھوٹا نہ تھا بلکہ اعلیٰ درجے کا کارچوبی سُنہرا روپہلا کام تھا. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۲۲). [سُن (سونا (رک) کی تخفیف) + ہرا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ لَمْحَہ (ـــــ فت ل ، سک م ، فت ح) امذ.
(کنایۃً) **بہترین وقت ، قیمتی وقت.** نیشنل کانفرنس کے ساتھ ہماری تحریک اور تاریخ کے سُنہری لمحے وابستہ ہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۵۵). [سُنہرا + لمحہ (رک)].

سُنَہری (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) امث.
رک : سُنہرا.

سہاراں زمرد سُنہری ہوں زین
جنہوں کے اوپر چھڈ چلیں متقین
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۶۳). ایک گُلدستہ نکال کر صورت نگار پر مارا، اس گلدستے سے سُنہری اور روپہلی پھول برسنے لگے (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۵۴). پہاڑوں کی چوٹیوں پر دھوپ سُنہری رنگ دکھاتی ہے. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۲۰ : ۱۷۵).

ایک کا ہے دوسرے سے رنگ زینت میں فزوں
قرمزی ، اودا ، سنہری ، لاجوردی ، لالہ گُوں
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۹۶). ٹوپی کی سُنہری چین پیچھے آ گئی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۵). [سُن (سونا (رک) کی تخفیف) + ہری ، لاحقۂ نِسبت تانیث].

ـــــ پُلاؤ (ـــــ ضم پ ، و مج) امذ.
پُلاؤ جس کے چاول زعفران یا زرد رنگ سے رنگے جاتے ہیں. سُنہری پلاؤ ، روپہلی پلاؤ ، بیضہ پلاؤ ... یہ سب چیزیں قابوں ، طشتریوں ، رکابیوں ، پیالوں ، پیالیوں میں قرینے سے رکھی گئیں . (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). کیا کیا غِذا اس دسترخوان پر ہوتی تھی سُنہری پُلاؤ ، روپہلی پُلاؤ ... لیجئے ایک پُلاؤ ہی کی کتنی قسمیں نِکل آئیں . (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳). [سُنہری + پُلاؤ (رک)].

ـــــ رُوپہلی (ـــــ ضم ر ، غم و ، کس مع پ، سک ہ) امث.
(کنایۃً) **چمک دار ، خُوبصورت ، زرّیں اور نقرئی ؛ (مجازاً) زرد اور سفید.** نہایت عمدہ گھوڑوں پر سُنہری روپہلی ساز لگائے ہوئے کارچوبی حاشیہ گھوڑوں پر ڈالے ہوئے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۵). بڑی سُنہری رُوپہلی سی رات جگمگا رہی تھی. (۱۹۸۴ ، پرایا گھر ، ۱۶۳). [سُنہری + روپہلی (رک)].

ـــــ ریشَہ (ـــــ ی مج ، فت ش) امذ.
پٹ سن ، جس سے ٹاٹ وغیرہ بُنا جاتا ہے. پٹ سن جسے سُنہری ریشہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی معاشی جغرافیہ ، ۹۸). [سُنہری + ریشہ (رک)].

ـــــ فِیرنی (ـــــ ی مع ، سک ر) امث.
زرد رنگ کی فیرنی. عید بقرعید اور دوسرے تہواروں پر جیسا موقع دیکھا کبھی نکتی پُلاؤ ، موتی پُلاؤ ، نرگسی پُلاؤ ، ماہی پُلاؤ کبھی من سلوا ، یاقوتی ، سُنہری فیرنی ... وغیرہ تیار کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۷). [سُنہری + فیرنی (رک)].

ـــــ کَلابَتُو (ـــــ فت ک ، ب ، شد ت بضم) امذ.
طلائی رنگ کا یا سنہری بادلے کا بنا ہوا کلابتو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [سُنہری + کلابتو (رک)].

ـــــ لَفْظ (ـــــ فت ل ، سک ف) امذ.
زرّیں یا طلائی رنگ سے لکھے حروف ؛ (مجازاً) اہم یا نمایاں الفاظ. اس معظمہ کی خدمات کا اعتراف تاریخِ اسلام ... سُنہری لفظوں میں کر رہی ہے. (۱۸۱۳ ، اُم الائمہ ، ۳۸). سنہری لفظوں کے پیرہن میں چھپی ہوئی نفرتیں ملیں گی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۶۳). [سنہری + لفظ (رک)].

ـــــ مَچھلی (ـــــ فت م ، سک چھ) امث.
ایک چمکدار چھلکار مچھلی. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سُنہری مچھلی کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنہیں سہر کہتے ہیں

لگی ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹). [سُنہری + پھلی (رک)].

---مُستَقبِل (---ضم م ، سک س ، فت ت ، سک ق ، کس ب) امذ.
روشن مستقبل ، بہتر اور اچھا آنے والا وقت ، وہ زمانہ جس سے بہتری کی اُمیدیں وابستہ ہوں. باپ کے اِنتقال کے بعد سُنہری مُستقبل سے وابستہ اُمیدیں ٹوٹ گئیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۵ / اگست ، ۸). [سُنہری + مُستقبل (رک)].

سُنْہلا (ضم س ، فت مع ن ، سک ہ) صف مذ.
رک : سُنہرا.

روپا برسائیں گے روپہلے بادل
سونا برسائیں گے سُنہلے بادل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۸۹).

خط میں لکھے جو ترے رنگِ طلائی کے وصف
ہو گیا میرے عریضے کا سُنہلا کاغذ

(۱۸۷۳ ، بیخود (ہادی علی) ، د ، ۳۸). جس گلی کُوچے میں پھرتا ہے سُنہلا رنگ پھر جاتا ہے.(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۸ : ۳). جوہری حضرات اس کی تین قِسمیں بیان کرتے ہیں سُنہلا جو سونے کی طرح زرد ہو.(۱۹۸۲ ، قیمتی پتھراورآپ ، ۴۳). [سُنہرا (رک) کا ایک إملا].

سَنی (۱) (فت س).(الف) امث.
پٹ سن کے خاندان کا ایک پودا جس کی چھال سے سن حاصل کرتے ہیں جو گدّوں میں بھرنے یا سُتلی بنانے کے کام آتا ہے. کھیت میں پھلی دار جنس جیسے نیل یا سنی یا کھرق (گوار) کو جو سب سے بہتر ہے بوئیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمعیل ، ۱۹). پھر ان دونوں کو سنی یا سُتلی سے مضبوط باندھ کر مصالحہ لگا دبا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۹). (ب) صف. **پٹ سن سے بنا ہوا ، سن سے منسوب.** سہدی ایک عُمدہ قالین پر لیٹا ہوا ہے بہت اچھا بنا ہوا ہے سنی کا کُرتہ پاجامہ اور غلابیہ زیب تن ہے. (۱۸۹۹ ، محارباتِ مصر و سوڈان ، ۴۷). [سن (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَنی (۲) (فت س) صف.
روشن ، چمکدار.

رات کو ظُلمت میں وہ دُرِسنی
دیتا تھا مانندِ مشعل روشنی

(۱۷۸۶ ، میر حسن (لُغاتِ ہیرا ، ۷۳۱)). [ع : (س ن و)].

سِنی (کس س) صف.
سِنک ، پاگل ، دیوانہ ، بد دماغ.

سِنی ہے بلنے کا سودا سے قصد مت کر یار
اُٹھا سکے گا تُو کب ناز بے دماغوں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۴). [سِن (سِنک (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سُنی (ضم س) امث.
سنا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مُستعمل).

---اَن سُنی کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
ٹال جانا ، آنا کانی کرنا ، جان بُوجھ کر نہ سُننا.

وہ سب کُچھ سُنی ان سُنی کر گئے
یہ ہم یہاں زہر اُگلتے ہوئے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۵۵). انہوں نے اس شخص کی باتوں کو سُنی ان سنی کر دی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۲۱).

---سُنائی (---ضم س) امث.
سُنی ہوئی ، افواہ ، بے پر کی اُڑانا ، غیر معتبر ، سُنی ہوئی خبر جو آنکھوں سے نہ دیکھی ہو.

سُنی سُنائی بات سے واں کی کب جیتے ہیں ہم غافل
دونوں کان بھرے ہیں اپنے بے تہ ہاں کے فسانے سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵).

جس بات پر تمہاری سب غش ہیں ہم سے پُوچھو
ہم کہویں آنکھوں دیکھی ، وہ سب سُنی سُنائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۴). چار بیتہ میں مشہور ملی واقعات ، قدیم روایات ، سُنی سُنائی کہانیاں ، تاریخی داستانیں ... بے حد دلچسپ ہیں. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۲). [سُنی + سُنائی (رک)].

سَنّی (فت س ، شد ن) امث.
چھڑی ، سنٹک. ہاتھ میں پکڑی ہوئی سنّی کی نوک کو زمین پر ٹکائے وہ حکیم صاحب کی بات کو بغور سُن رہے تھے. (۱۹۷۲ ، اوراق ، اکتوبر ، ۱۳۹). [مقامی].

سُنّی (ضم س ، شد ن) امذ.
رک: «اہلِ سنت والجماعت» پیروِ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم. خُدا کی آشناء سو سب مذہب ہے، ای روشنائی پیر تے پانی سو او لوکان کہے ہیں خدا کے مذہب پر ہوں ، اس بدل اپنو لوکان کوں سنّی کہتے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح شمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۵). وہ پاک اعتقاد سُنّی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۱۹). کہیں سے اُن کو شیعوں سنّیوں کے مناظرے کے دو رسالے ہاتھ آ گئے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۰۰). اہلِ تشیع ایک طرف تو سُنّیوں سے بیزار تھے دوسری طرف ان کا آپس میں تضاد تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۷۸). [ع : سنۃ (بحذف ۃ) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---نَہ شیعَہ ، جی میں آیا سو کیا کہاوت.
آزاد خیال شخص کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی مرضی کرتا ہے ، اُسے کسی مسلک کی پروا نہیں ہوتی (نجم الامثال ؛ جامع الامثال

سُنّے (سونے) کی چھوری پیٹ میں مار لینا محاورہ (قدیم).
لالچ میں آ کر جان کو ہلاکت میں ڈالنا.

بولے ہیں بُزرگاں سو یو تمثیل سچ ہے
کیا مار لینا پیٹ میں سُنّے کی چھوری

(۱۶۷۹ ، خواص خان (قدیم اردو ، ۱ : ۵۳۱)).

سُنّیا (ضم س ، سک ن) امث.
طریقہ ، روش. جب بہادر شاہ تخت پر بیٹھے اور تمام سُنّیا دربار کی بدل گئی تو میر متقی کا دربار میں جانا بالکل موقوف ہو گیا تھا. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۱۹). اب تو زمانے کی سُنّیا ہی پلٹ گئی ، بگوڑی خیر خیرات میں بھی قاعدہ قانون گھس گیا ہے . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۳ : ۳). [س : سنیتے - اچھی پالیسی].

سُنیارا (ضم س ، سک ن) امذ.
(عو) سُنار ، **سونے چاندی کے زیور بنانے والا.** باوجی یہ ایک سنیارے کی دکان پر کام کرتا ہے کوکے بناتا ہے . (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۴۰). [سُنار (رک) کا بگاڑ].

سِنیارٹی (کسر س ، سک ن ، کسر ر) امث.
عُمر یا عہدے میں تقدم ، اوّلیت ، برتری. سینیر سے کئی مرکبات اور اِصطلاحیں جیسے سِنیارٹی ، سینیر گریڈ ، سینیر افسر ، سینیر طالب علم اُردو تحریر اور تقریر میں عام ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۰). [انگ : Seniority].

سَنیاس (فت س ، سک ن نیز شد بکس) امذ.
(ہندو) **دنیا کو ترک کرنا ، جوگ ، فقیری ؛ بُری عادتیں چھوڑ دینا.**

جوگر بستھ مانہہ آیا سوئی ہے سنیاس
نوشہ دل سے گیان کر تو کسے گر اس گراس

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۳). تُم نے سنیاس لے لیا تو ہم کس کے سہارے جئیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۳۵). خوبصورت جسم تپ اوز سنیاس کی اذیتوں سے بد ہئیت ہو کر ان کی آتما کی مُکتی کا وسیلہ بن گئے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۴۸). [س : सन्यास].

سَنیاسن (فت س ، سک ن ، فت س) امث.
(ہندو) **عورت جس نے سنیاس اختیار کیا ہو.** سماۃ رام عصارق فقیرنی سنیاسن حسب مرضی درزیوں کے ساتھ رہتی ہے . (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۵۰۸) . اس ندی پر کُچھ سنیاسن اشنان کر رہی تھیں. (؟ ، فرشتۂ وفا ، ۱۳۱). [سنیاس + ن ، لاحقۂ تانیث].

سَنیاسی (فت س ، سک ن) امذ ؛ صف.
۱. (ہندو) **وہ شخص جو دُنیا سے الگ تھلگ رہے ، تارک الدنیا ؛ جوگی ، سادھو.**

کہیا بعد ازاں او سنیاسی کہ میں
ہوں لاطمع منج مال کا طمع نئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۵).

اس کا فراقِ یار بھبھوت عشق کا چڑھا
مٹ میں برہ کے مجھ کوں سنیاسی کیا پیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۳). بیوہاری گرہتھ ہو چاہے سنیاسی ہو چاہے دیہہ دھاری ہو چاہے دیہہ تیاگی ہو . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). یہ تحقیق ہوا کہ آخری عُمر میں وہ سنیاسی ہو گیا تھا. (۱۹۱۳ ، اکسیر سُخن (مقدمہ) ، ۸). مگر اس کے باوجود ان کے بدن میں رُوح ایک سنیاسی کی تھی. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۶۲). ۲. **ہندو فقیروں کا ایک پنتھ یا گروہ جو ننگ دھڑنگ بھیک مانگتے پھرتے ہیں.**

سنیاسی ہو گگن پھرتا پراوا نیل کا لیکن
چندر سورج کا مدری دھر کھپر دُکھ کا بھرایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱۲). ان میں بھی جوگی سنیاسی ہیں جو برہنہ یا ننگے دھڑنگے بستیوں اور بازاروں میں بھیک مانگتے پڑے پھرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، اِجتہاد ، ۳۶). [سنیاس + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَنّیاسیت (فت س ، سک ن ، کسر س ، فت ی) امث.
سنیاسی ہونا ، سنیاس پن. اُس زمانے میں اپنی خودداری اور سنیاسیت کو راہ دیتے ہوئے اُنھوں نے بڑی سختیاں جھیلیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۶۸). [سنیاسی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَنّیاں (فت س ، مغ ، شد ی) امذ.
سیّاں ، پیارا ، جانی ، محبوب ، پیا ؛ خاوند. یہ سنیاں تو احتیاط برتنے والے تھے نہیں . (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۲۰۶) . [سیّاں (رک) کا ایک اِملا].

--- بھئے کُتوال اَب ڈَر کاہے کا/ کیا ہے کہاوت.
رک : سیّاں بھئے کُتوال اب ڈر کیا ہے.

سُنل پُوری ہے دہقانی یہاں پر
بھئے کُتوال سیّاں اب ہے کیا ڈر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۷۳).

سنیپ شاٹ (کسر مج س ، ی مج ، سک پ) امذ ؛ رک اسنیپ شاٹ.
کیمرے سے جھٹ پٹ لی ہوئی تصویر. اوائلِ عمر میں خیالات کی مثال فوٹو گراف کے مصالحہ دار کی سی ہے ... جس پر بہ نسبت سنیپ شاٹ کے زیادہ مکمل اور خدوخال سے درست تصویر آتی ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۲). صرف ایک لمحہ ٹھہریں ہمیں ایک سنیپ شاٹ لینے دیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۶). [انگ : Snap Shot].

سُنّیت (ضم س ، شد ن بکس ، فت ی) امث.
سُنّی ہونا. یہاں سوال حنبلیت و حنفیت کا نہیں وہابیت اور سُنّیت کا نہیں ... حکومت و امارت کا ہے. (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، عبدالماجد دریا آبادی ، ۱۳۲). [سُنّی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سینی ٹوریَم (کسر مج س ، ی مع ، و مج ، کسر ر ، فت ی) امذ.
رک : سینی ٹوریم.

کئی مہینے ہوئے میں گیا تھا دارجلنگ
ہوا ہے ایک سینی ٹوریم وہاں طیّار

(۱۸۹۵ ، سروشِ ہستی ، ۱۰۵). [انگ : Sanatorium].

سَنیچَر (فت س ، ی مع ، فت چ) امذ.
۱. (ہیئت) **ایک نہایت سُست رفتار سیّارہ جو آفتاب سے نوّے کروڑ میل کے فاصلے پر گردش کرتا ہے ؛ زحل جسے ہمیشہ منحوس تصوّر کیا جاتا ہے.** اگر سنیچر دشمن کے گھر میں ہو تو

ہمیشہ فکرمند اور مرض میں مُبتلا رہے.(۱۸۸۰ ، کشّاف النجوم ، ۶۰). منحوس اس قدر ہے کہ سنیچر ... بھی اس کے قدم چُومتا ہے . (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی) ، افاداتِ سلیم ، ۶۳). **۲. جمعہ کے بعد اور اِتوار سے پہلے کا دن ، شنبہ ، ہفتہ.**

سنیچر ہور بُدھ کوں تو اے نیک فال
نِکو جا ، کتا ہوں میں طرفِ شمال

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۷). سنیچر کے دن ذوقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو آپ نے غُسل فرمایا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۹). سنیچر کو ٹیم کا اِنتخاب ہونے لگا . (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۰۲) . **۳. (کنایۃً) نحوست ، ادبار ، بد نصیبی ، بد بختی .** آٹھویں روز رُستم پکڑ کے میدان میں آیا شاہِ مازندراں پر سنیچر لایا . (۱۸۳۶ ، سرورِ سُلطانی ، ۸۰).

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلّیاتِ نعت ، ۹۷). [س : शनिश्चर].

---اُتَرنا محاورہ.
بدنصیبی دور ہونا ، نحوست جاتی رہنا .

میری وادی میں پریزاد کا لشکر اُترا
اب تو جنگل میں بھی منگل ہے سنیچر اُترا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۳ : ۳۰)).

---آنا / بَن کَرْ آنا محاورہ.
نحوست یا بُری گھڑی آنا ، نحوست اور مُصیبت بن کر آنا .

جو آیا تھا سنیچر سے کدے پر
وہ اُترا ماش و روغن آج لے کر

(۱۸۶۱ ، اِلف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۰). زحل چرخ بھی ایک پیر اُن ساحروں کا بنا تھا ، سنیچر بن کر سب پر آتا تھا ، ساڑھ ستی بن کی نحوست دکھاتا تھا . (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۸۷).

---ٹَل جانا محاورہ.
مُصیبت ٹل جانا ، ادبار دُور ہو جانا. سنیچر کے دن کالے ناگ کو دودھ پلا دیجئے سنیچر ٹل جائے گا. (۱۹۶۶ ، دلیلِ سحر ، ۹۳).

---چَڑْھنا محاورہ.
رک : سنیچر سوار ہونا.

یے ہر رہو گے کب لگ جب سر چڑھا سنیچر
طالعوں سیں میرے بچھڑا جنّا نہیں تھہاور

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۰۷).

---سَوار ہونا محاورہ.
پانو میں سنیچر سوار ہونا ؛ گردش میں آنا ، مارے مارے پھرنا. ہتھ کوڑا بے دست و پا ہو گیا ، ہفتوں پر سنیچر سوار ہوا ، نماز بند سلام کر کے فرار ہوا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۴ : ۵۰۶). قسمت کے تھے دھنی دو تین پہر سر پر اور سنیچر سوار رہا ، آخر کار اپنی فوج کے ایک دستے سے آ ملے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳).

---کی مُورَت امث.
منحوس شکل والا ؛ کریہہ المنظر . دیکھتے کیا ہیں کہ ایک لڑکا حبشی کی صورت سنیچر کی مُورت ، سر گنجا ، ہاتھ ٹنڈا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۴۴).

---لانا محاورہ.
نحوست لانا ؛ بدنصیبی لانا. آٹھویں روز رستم پکڑ کے میدان میں آیا شاہ مازندراں پر سنیچر لایا. (۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۸۰).

سُنَیرَہ (ضم س ، ی مج ، فت ر) صف مذ (قدیم).
سُنہرا ، سونے کا ، طلائی ، رنگین ، چمکدار.

سُنیرے اور جڑت کے تھے شمع دان
رکھے تھے جوڑ خوش طبقاں کے درمیان

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ء ، ۲۰)).
[سُن (سونا) + یرہ ، لاحقۂ نِسبت].

سَنیگَن (فت س ، ی مج ، فت گ) امث.
گھوڑے کی پیشانی پر دو بھونریاں جو ایک دُوسرے کے مُقابل ہوتی ہیں اور منحوس خیال کی جاتی ہیں. اگر پیشانی پر ایک بھونری ہو تو بد نہیں بلکہ معمولات میں سے ہے جو اُس کے مُقابل میں ایک اور ہو تو نہایت منحوس اور ہندوستانیوں کی اِصطلاح میں اس کو سنیگن کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۶). [رک : س + نیگ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سُنیلافِیروزَہ (ضم س ، ی مج ، ی مع ، و مج ، فت ز) امذ.
(نگینہ گری) سونے کی سی جھلک دینے والا فیروزہ ، وہ فیروزہ جس کی رنگت میں زردی یا سنہرا پن غالب ہو (ا پ و ، ۴ : ۶۰) .
[سنیلا ـ سنہرا + فیروزہ (رک)].

سِنِیما (فت نیز کس س ، ی مع) امذ ؛ سینما.
۱. کسی کہانی یا واقعے کی چلتی پھرتی بولتی چالتی تصویریں جو پردۂ سیمیں پر برقی آلے کی مدد سے دِکھائی جاتی ہیں ، فِلم. تیسرا ذریعہ سنیما ہے لہوولعب سمجھ کر اس سے بے التفاتی کرنا نا درست ہو گا. (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۶۰). سنیما کی بولتی ہوئی تصویریں ابھی وجود میں نہیں آئی تھیں . (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۳۸). **۲. (مجازاً) وہ عمارت جس میں فِلم دِکھائی جاتی ہے ، فلم کدہ ، سنیماگھر.** آج تھیٹر چلے جا رہے ہیں ، کل سنیما چلے جارہے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۳۰). دُوسری اِسکیم یہ آتی ہے کہ ایک شاندار سنیما تعمیر کیا جائے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۸۹). [انگ : Cinema].

---سکوپ (---سک س ، و مج) صف.
بڑے پردے پر دِکھائی جانے والی فلم. ٹیلی ویژن ... نے فلموں سے بےنیاز کر دیا. اسی مقابلے کیوجہ سے فلموں میں نئے نئے تجربات کئے گئے رنگین اور سنیما سکوپ فِلمیں بننے لگیں. (۱۹۶۸ ، ابلاغِ عامّہ ، ۹۳). [انگ : Cinema Scope].

---گھر (---فت گھ) امذ.
وہ عمارت جس میں متحرک فِلم دِکھائی جاتی ہے . صرف لاہور

کے چالیس سنیما گھروں میں ہر روز تقریباً ساٹھ ہزار افراد فِلم دیکھتے ہیں. (۱۹۶۸ ، ابلاغِ عامّہ ، ۸۷). [سنیما + گھر (رک)].

--- ہاؤس (---و مع) امذ.
رک : سنیماگھر. آپ ہر روز بس اسٹاپ ، سنیما ہاؤس یا کالج کے سامنے بہت سی خوش شکل لڑکیوں کو دیکھتے ہیں . (۱۹۸۷ ، روز کا قِصّہ ، ۲۱۸). [انگ : Cinema House].

سِنِین (کسر س ، ی مع) امذ ؛ ج.
سَن یا سنہ کی جمع ، سال یا برسوں کا زمانہ. سنین عمر اس کے اتالیس کو پہنچے تھے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۱). اس پر طرّہ یہ ہوا کہ سنین ماضیہ کے برخلاف اس سال پلیگ یہاں ایسا زور و شور سے پھیلا کہ کسی طرح کم نہیں ہوتا. (۱۹۱۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۹۸).

برنگِ دورِ قمر جلوہ اس کی قُدرت کا
کبھی سنین میں ہے اور کبھی شہود میں ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱).

انقلابات کا مزاج شناس
واقفِ گردشِ سنین و شہود

(۱۸۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۵۹). [ع : سن + ین ، لاحقۂ جمع].

--- ماضِیَہ کسرِ صف(--- کسر ض ، فت ی) امذ ؛ ج.
گُزرے ہوئے سال، گُزشتہ زمانے. سنینِ ماضیہ میں اکثر اساتذہ بہ سبب اس کے کہ ان کو بہ تعمّق و تامّل سیرِ کتاب کی عادت تھی نامور اور مشتہر ہوگئے. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ)، ۲ : ۳). [سنین + ماضی + ہ ، لاحقۂ نِسبت].

--- نِگار (--- کسر ن) صف ؛ ج.
تاریخ داں ، مورّخ. بطلیموس فلکی نے سلاطین کی ایک فہرست طیّار کی ... یہ فہرست بڑی اہم ہے کیونکہ متاخر سنین نگار بڑی حد تک اس سے اِستفادہ کرتے رہے . (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۷). [سنین + ف : نِگار (رک)].

سِنَیں (کسر س ، ی لین) امث.
نیزے کی نوک ، نیزے کا پھل ؛ (مجازاً) چھوٹا نیزہ ، برچھی . تمام طرح کے تیر اور بیخیں اور سنیں وغیرہ ایسے ہی ہیں. (۱۸۳۷ء، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۰۹).

پھر کیا تھا وار چلنے لگے جانبین سے
آخر مُقابلہ ہوا تیر و سِنَیں سے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [سِنان (رک) کی تصغیر].

سَنِینی (فت س ، ی مع) صف ؛ م ف.
سنین سے منسوب یا متعلق ، سنہ وار ، سال بسال. واردات کا بیان اس طرح کیا گیا ہو کہ اس کی سنینی ترتیب کا سلسلہ صحت سے قائم رہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۵). [سنین + ی ، لاحقۂ صفت].

سَنِینِیات (فت نیز کسر س ، ی مع ، سک ن) امث ؛ ج.
سنین سے متعلق علم ، علم سنین . تاریخی تحقیق کی اساس سنینیات پر ہے. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۵). [سنین + یات ، لاحقۂ جمع].

سَنْیوگ (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
رک : سنجوگ. بالی کا تمہارے ساتھ اِتنا ہی سمبندھ تھا اور قدرت کی طرف سے تمہارے سنیوگ کا اِسی قدر پربندھ تھا . (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۴۱). [سنجوگ (رک) کا مُتبادل اِملا].

سِنیہ (کسر س ، ی مج) امذ.
(ہندو) محبّت ، عاشقی. پرائی استری سے سنیہ کرنا مہا پاپ ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۱۳۹). [س: سنیہ، سنیہ

سُنِّیَہ (ضم س ، شد ن بکسر ، فت ی) صف.
رک : سُنّی. اُن کے علما باعترافِ حضراتِ سُنّیہ اپنے پیشوایانِ دین ، آئمّہ طاہرین کے ساتھ ایک سلسلے میں منسلک ہوں . (۱۹۰۵ ، لمعۃالضیا ، ۱۵). [سُنّی + ہ ، لاحقۂ نسبت و جمع].

سَو (و لین) صف ؛ امذ.
۱. **ننانوے کے بعد کا عدد ، دس کا دس گُنا (۱۰۰) ، صد.**

صفت کیا کروں تیرا
سو جیب ہوئے تو تھوڑا

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۱۰۶).

کیسے ہے حد جو خُدا کی صِفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

ولے دردِ جاں کندنی سے دریغ
جیسے تین سو ساٹھ ماریں ہیں تیغ

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۸).

غیر پر تکیہ زینہار نہیں
اک نہیں سو نہیں ہزار نہیں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱۹ : ۱۲).

صفر جو ایک اُڑا گئے جانچ میں بُھول پڑ گئی
سو ہوں سیتم تو دس گنو یہ بھی کوئی حساب ہے

(۱۹۳۴ ، اعجازِ نوح ، ۲۷۹). ۲. **بہت ، بکثرت ، بہت زیادہ.**

دیکھایا محل کوں جو مُستید کر
کہ ہر ایک اُنگلی کوں تھا سو ہنر

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۴۷).

اے راست وعدہ شام سے تُجھ کو سحر تلک
سو بار پھر گیا ہوں میں رات آ کے در تلک

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).

پشتی کو ہے موجود وہ صفدر جو علی ہے
پھر کھینچ وہ تلوار جو سو بار چلی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۹). گھرا پردا کرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہے ... سو بہانے تراشیں گے.(۱۹۲۳ ، خونی راز، ۶۹).

وہ ایک حرفِ آرزو تمام عمر سوطرح لکھوں

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۶۰). [پ : سنت सत ؛ س : شَتت शत].

---بات کی اِ ک/ایک بات فقرہ.
ایک بات جو سو باتوں پر بھاری ہو ، صاف اور سچّی بات ، خلاصۂ کلام ، قول فیصل. سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ اگر حیا دار ہوتے تو ایک چلّو کافی تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۷).

ہاں عشق کے مذہب میں دکھاوا نہیں جائز
سو بات کی اک بات یہ سُن لے مرے بھائی

(۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۶۶).

فرزانہ اگر ہو تو کبھی دل نہ لگانا
دیوانہ یہ سو بات کی ایک بات کہے ہے

(۱۹۶۹ ، دامنِ یوسف ، ۹۱).

---بات/باتوں کی بات فقرہ.
رک : سو بات کی ایک بات ؛ عُمدہ بات.

کوچۂ یار سے اب کے تو نہ پھریے جیتے
اپنے نزدیک ہے بہتر یہی سو بات کی بات

(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۱۱۳). سو بات کی بات تو یہ ہے کہ اپنی اپنی کہتے تھے تمہارے دل کی سی کوئی نہ کہتا تھا. (۱۸۷۵ ، انشائے ہادی النسا ، ۲). سو باتوں کی ایک بات ... میں اندازہ ہی نہیں کر سکتی. (۱۹۳۳ ، سرگزشتِ عروس ، ۱۳۹).

---باتیں سُنانا محاورہ.
بہت ملامت کرنا ، بُرا بھلا کہنا.

پھر تُو نے امیر اُس سے کی بات
سو باتیں ابھی سُنا چکا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۳۳). : ۳۰۱)).

---بار صف ؛ م ف.
سو دفعہ ، بارہا ، متعدد بار ، کئی بار.

اے راست وعدہ شام سے تُجھ کو سحر تلک
سو بار پھر گیا ہوں میں رات آ کے در تلک

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).

چھیڑ کی بات تو ہے اور مگر غیر کا ذکر
مجھ سے ہرگز نہ کرو میں نے کہا ہے سو بار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن دہلوی ، ۲۴).

ایک جملے کو کئی بار سُنایا ہو گا
بات کرتے ہوئے سو بار وہ بھولا ہو گا

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۶۵). [سو + بار (رک)].

---بار مَر کے زِنْدَہ ہونا محاورہ.
مدتوں کوشش کرتے رہنا یا بے شمار مشکلات سے گزر کر کامیاب ہونا ، سینکڑوں مصیبتیں جھیل کر سُرخرو ہونا ، ہر امکانی کوشش سے گزرنا ، سرتوڑ کوشش کرنا. آپ کا باورچی سو بار مر کے بھی زندہ ہو تو ایسا کُندن قلیہ نہ پک سکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۸).

---بَرَس (---فت ب ، ر) امذ.
سو سال ، ایک صدی ، عرصۂ دراز ، طویل مُدّت ، برسہا برس ، برسوں ، سالہا سال.

شتابی آ اے شوخِ ماہِ رُخسار
ترے بن ایک ساعت سو برس ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۵۹).

جو دل دُکھا رہا ہے مزا ہر گھڑی مجھے
آنکھوں سے سو برس بھی دُکھایا نہ جائے گا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸). [سو + برس (رک)].

---بَرَس بَعْد کُوڑے گُھورے کے دِن بھی بَھوڑتے پھرتے ہیں کہاوت.
کوئی شے سدا ایک حال پر نہیں رہتی ، بُرے دنوں کے بعد بھلے دن بھی آتے ہیں. سو برس بعد گھورے کے دن بھی بھورتے ہیں سو ہمارے تو آج دن بھورے کہ آپ آئے اور شاہ جی کو لائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات ، ۶ : ۴۹۲)).

---بِسْوے (---کس ب ، سک س) م ف.
یقیناً ، ضرور بالضرور ، سو فیصد ، پورے طور پر ، کُلّی طور پر ، حتمی.

اِدھر ایک ہم اور زمانہ اُدھر
یہ بازی تو سو بسوے ہر جائے گی

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۱۱۱). میں پڑھی تو ہوں نہیں ، ہو نہ ہو سو بسوے تو صورت سے وہی خط معلوم ہوتا تھا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۵). وہ نہیں بھاگے گی کم سے کم میرا تو سو بسوے یہی کھیال (خیال) ہے. (۱۹۴۲ ، گرہن ، ۵۸).

---بید ، نَہ ایک لوید/مُرید کہاوت.
ہزار نصیحتیں ایک طرف اور ڈنڈا ایک طرف (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بَھڑوے مَرے تو ایک چَمَّچ چور پَیدا ہوا کہاوت.
خدمت گاروں پر طنز کہ یہ بد کردار ہوتے ہیں (جامع الامثال).

---بھوتوں کی ڈھیری ہے کہاوت.
عام لوگوں کی سیکڑوں تدبیروں سے خاص لوگوں کی ایک تدبیر بہتر ہے، بہت سے شریکوں کی چیز ہے جس میں سے ہر ایک شریک ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---پَچاس (---فت پ) صف.
کئی ، متعدد ، بہت سارا ، بہت سے.

تو میری جانِ من اک مونھہ نہ موڑیو مجھ سے
جو چاہے گالیاں دے لیجو سو پچاس مجھے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق)، ۱۶۴). اُن کے دم سے سو پچاس بندگانِ خُدا کا سہارا ہے. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۵). [سو + پچاس (رک)].

---پُولے کاٹے وہ بھی بَرابَر ، ہَزار کاٹے وہ بھی برابَر کہاوت.
جہاں محنت کی کچھ قدر نہیں ہو وہاں کہتے ہیں (خزینۃ الامثال).

---پیلی نَہ ایک گُولَر کہاوت.
سو گھٹیا چیزوں سے ایک اچھی چیز بہتر ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال).

---تک گِنتی ، پَیر تک بِنتی کہاوت.
پانو پر گرنے سے زیادہ کوئی عاجزی نہیں (ماخوذ: جامع اللغات؛ نجم الامثال).

---جان سے م ف.
دل و جان سے ، کمالِ رغبت سے ، ہر طرح سے ، بہت زیادہ ، پوری توجہ کے ساتھ.

اے ماں نے جو دیکھا ماہِ تاباں
ہوئی سو جاں سے تب اُس پہ قرباں
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۵).

وہ جو خنجر بکف نظر آیا
میر سو جان سے نثار ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۲).

روکے سے تیرے رک نہیں سکتے کی باغباں
سو جان سے ہے بُلبلِ شیدا فدائے گُل

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۱۲). قسیم کی ماں ، نسیمہ کا اِنتظامِ خانہ داری کے خیالات سُن سُن کر سو جان سے عاشق تھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۱). مجھے ایک چڑیل نے دیکھا اور سو جان سے عاشق ہو گئی. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۷۵).

---جَتَن کَرْنا محاورہ.
بہت کوشش کرنا ؛ بہت سی تدبیریں کرنا (مہذب اللغات).

---حِیلے ہزار بَہانے کہاوت.
کام نہ کرنے والے کے لیے ہر طرح اِنکار ممکن ہے ، کام نہ کرنے والے بہت سے حیلے تراش لیتے ہیں. اگر اپنی جان دوبھر ہے تو مرنے کے سو حیلے ہزار بہانے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت، ۱۰۳)

---خَصْمی (---فت خ ، سک ص) اسث.
متعدد شادیاں کرنے والی عورت ؛ متعدد رقیب رکھنے والی عورت ، سیکڑوں کو دامِ محبت میں پھنسانے والی ؛ (کنایۃً) **بیسوا.**

یہ من جس پر سو سو کنواری کنوار پنا دے تول
اک سو خصمی ناگن اس کو مار گئی بے مول

(۱۹۶۷ ، لاحاصل ، ۷۲). [سو + خصم + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---خُون رونا محاورہ (قدیم).
بہت زیادہ رونا ، بہت آنسو بہانا ، بہت زیادہ گریہ و زاری کرنا ؛ رنج و الم برداشت کرنا.

سیکھ ہم سے دابِ گریہ کہ اے مدعی اگر
سو خُون روئیں تو ایک مژہ اپنی تر نہ ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۳).

---دُشْمَن ، سَو دوسْت کہاوت.
غافل نہ رہنے کی تاکید کے لیے بولتے ہیں ، انسان کو بروقت احتیاط لازم ہے کیونکہ دوستوں کے علاوہ دشمن بھی ہوتے ہیں. دن دہاڑے تمہارا چلنا عقلمندی نہیں سو دشمن سو دوست کسی نے شہزادے کو خبر کر دی تو بادشاہ کی مُفت میں جان جائے گی (۱۹۵۹ ، پیرا من طوطا ، ۲۱).

---دِل سے م ف.
دل و جان سے ، پوری توجہ سے. نظر اوس روسیاہ کی اوس ملعونہ پر پڑی آگ عشق کے بیچ انگیٹھی سینۂ پُر کینہ میں روشن ہوئی - ایک دل نہ سو دل سے عاشق ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲).

سِپہر موجود ہے سو دل سے اٹھانے کے لئے
روز اک تازہ سِتم روز نیا جَور سہی
(۱۸۹۰ ، شعاعِ سہر ، ۱۱۸).

---دِلّی اُجڑ گئی تو بھی سَوا لاکھ ہاتھی کہاوت.
باوجود اتنی دفعہ برباد ہونے کے دِلّی میں اب بھی بہت دولت ہے (جامع اللغات).

---دِنْ چور کے ایک دِن سادْھ/ساہ/شاہ کا کہاوت.
جھوٹے کا جھوٹ ، مکّار کی مکّاری اور چور کی چوری ایک نہ ایک دن پکڑی جاتی ہے. اماں ایسی لوٹ تو مت مچاؤ ، سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا ، ایسا نہ ہو کہ کسی دن پکڑی جاؤ. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۷۲).

کیونکہ یہ امر مُسلَّم ہو چکا
چور کے سو دن تو اک دن شاہ کا
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۱).

---دِن سُنار کی/کے ، تو ایک دِن لوہار کا/کی کہاوت.
رک : **سَو سُنار کی ایک لُہار کی** . یہ مقام ساحروں سے بھرا ہوا ہے تُو کہاں تک قتل کرے گا ، مثل مشہور ہے سو دن سُنار کی تو ایک دن لوہار کی ، کبھی نہ کبھی تو بھی دھرا جائے گا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۷۵). اب ساری حقیقت کھل جائے گی ہر مرتبہ گُڑ میٹھا نہیں ہوتا ، سو دن سنار کے ایک دن لوہار کا . (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۶۰).

---دوسْت سَو دُشْمَن کہاوت.
اِنسان کو ہر وقت احتیاط لازم ہے کیوں کہ دوستوں کے علاوہ دُشمن بھی ہوتے ہیں (جامع الامثال).

---دھوتی ، نَہ ایک گوتی کہاوت.
ایک قرابتی رِشتہ دار بہت سے غیروں سے بہتر ہوتا ہے(ماخوذ: محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

---رَستے ہیں فقرہ.
بہت سی تدبیریں ہیں اور بھی بہت سے طریقے ہیں(علمی اُردو لغت).

---روپئے میں ایک بوتل کا نَشَہ ہوتا ہے کہاوت.
دولت انسان کو غافل اور متکبر کر دیتی ہے (ماخوذ : محاوراتِ ہند؛ جامع اللغات).

---زُباں ہونا محاورہ.
بڑھا چڑھا کر بات کرنا ، بہت بولنا ، رطب اللسان ہونا ، تفصیل سے بات کرنا.

مجملاً میں نے جو مشّاطہ سے پوچھا حُسنِ یار
ایک بالوں کی صفت میں سو زباں شانہ ہوا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۶).

---سِرکا (---فت نیز کس ر ، سک ر) امذ.
مُستقل مزاج ، باہمت ؛ بہت ثابت قدم ؛ بہت ضِدّی.

سو سر کا جو ہو آئے تو مقبول نہیں یاں
کھائی نہیں جس رند نے سرچنگ خرابات

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۳). بھلا تُم ہی بتاؤ رنڈی سو سر کی بھی ہو جائے تو کہیں ایسی بن سکتی ہے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۶۳).

---سَمَنْدوں ایک کَپُوت سَو تَلِنگوں ایک سَپُوت
بہت سے نالائق بچوں سے ایک لائق بچہ بہتر ہے (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---سُنار کی (نہ) اک لُہار کی کہاوت.
کمزور کی سو ضربوں پر زبردست کی ایک ضرب بھاری رہتی ہے ، کار برآری کے لیے زور سے زیادہ ہنر یا تدبّر درکار ہوتا ہے. یہ سُخن واہیات اس سخت دہن سے سُن کر بادشاہ متبسم ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ سو سُنار کی نہ ایک لہار کی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۲۶). آپ کا یہ اجتہاد مولویوں اور اُن کے معتقدوں کے حق میں نہ سو سُنار کی نہ ایک لہار کی ہوا. (۱۹۰۷ ، اِجتہاد ، ۱۷۲). قوم کی طرف سے اور سینیٹ کی طرف سے سلام کرتا ہوں صدر پاکستان نے "سو سُنار کی ایک لوہار کی" والی بات کی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ جولائی ، ۱۶).

---سُنانا محاورہ.
بہت بُرا بھلا کہنا ، گالیاں دینا.

وہ سو سُناتے ہیں آدھی بھی ہم نہیں کہتے
نہیں کُچھ اور یہ اُلفت کی بات ساری ہے

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۴۳).

---سُنْنا محاورہ.
بہت بُرا بھلا سُننا ، گالیاں کھانا.

سو سُن کے نہ ایک اون کی مانی
خود رائے تھی خود سری کی ٹھانی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۹) . تُم ایک کہو گے سو سُنو گے . (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲).

---سَو (---و لین) صف ؛ م ف.
بہت ، کثرت سے ، سو کی تکرار. ہو قطرا ہے بہت لذّت بھریا ہر قطرے میں سو سو دریا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۱).

کہوں کیا میں اوّل سے تا انتہا
کہ ہر آن سو سو برس کا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۶). تعلیم کے نام سے ہم سو سو کوس بھاگتے تھے. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۴۳).

یوں چل رہی تھی اُس کے اِشاروں پہ ناز سے
سو سو ادا نِکلتی تھی اِک اِک نیاز سے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۳۲).

---سَو طَرْح / طَرِیق (سے) م ف.
مُختلف النوع تدبیروں سے ، مُختلف پہلو سے ، ہزار جتن سے.

ہو کر ترانہ سنج لبِ جُو کے پاس بیٹھ
سو سو طرح سے جھاڑے ہے اپنے ہزار پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۵).

ہو گیا دل کو اس طرح کا ہراس
آنے سو سو طریق کے وسواس

(۱۸۶۸ ، زہرِ عشق ، ۱۶۱).

---سَو کوس بھاگْنا محاورہ.
لاتعلقی کا اظہار کرنا ، دُور دُور رہنا ، درمیان میں بہت فاصلہ رکھنا ، دوری اِختیار کرنا.

غضب ہے جس کے باعث ہم ہوئے بدنام سو سو کوس
ہمارے نام سے بھاگے ہے وہ گلفام سو سو کوس

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۵۹).

---سَو نام دَھرْنا محاورہ.
سخت نُکتہ چینی کرنا ، ہر بات پر اعتراض کرنا ، بُرا بھلا کہنا.

کیا غرورِ حُسن ہے سو سو دھرے ہے اور نام
وہ شبیہہ شاہدِ کنعاں کو دھر کے سامنے

(۱۹۲۹ ، معروف (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲)).

---سیانے ایک مَت کہاوت.
جتنے دانا ہوں گے سب کی رائے ایک ہو گی عقلمندوں میں اِتّفاقِ رائے ہوتا ہے ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں. ابا نے کہا کسی کی بات نہ رہے ، ساڑھی بہن کے جائے ... سو سیانے ایک مَت. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۱۱).

---طَرْح کا صف.
مُختلف انداز کا ، طرح طرح کا ؛ ہر قسم کا.

اسمِ اعظم پہ سلیماں کو تفاخر ہے عبث
سو طرح کا اثر اللہ کے ہر نام میں ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۶).

---غُلام گَھر سُونا کہاوت.
اگر اولاد نہ ہو تو سو ملازموں کے باوجود گھر سُونا ہوتا ہے.

کرے کیا اوسے جو ہو کھونا
سو ہیں غُلام اور گھر سُونا

(۱۸۳۵ ، رنگین ، شش جہت رنگیں ، ۱۷۲). سوال دیگر جواب دیگر سو غُلام گھر سُونا ... فرمایا کہ میاں لڑکے ہر ضرب المثل کسی نہ کسی وارداتِ گُزشتہ کا خُلاصہ اور سوانحاتِ قدیم کا نتیجہ ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۶).

---فِی صَد ف م ؛ فقرہ.
پُورا پُورا ، تمام کا تمام ، سو میں سو ، سولہ آنے. اُن کے فقہ کے درس میں طلبا و طالبات کی حاضری سو فی صد ہوتی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ / جولائی ، ۱۸).

---کَپُوت سے ایک سَپُوت بَھلا کہاوت.
بہت سے نالائقوں سے ایک لائق بہتر ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کوسا ایک مَسوسا بَرابَر ہیں کہاوت.
صبر سَو بددعاؤں سے بہتر ہے (جامع اللغات).

---کوّوں میں ایک بَگلا بھی نریش (= مرد) ہے کہاوت.
کوّا بہت چالاک گِنا جاتا ہے مگر بَگلا اس سے بھی بڑھ کر ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کی ایک (بات) فقرہ.
سب سے بہتر ، مُنتخب بات ، سو بات کی ایک بات.

مُختصر واردات کہتا ہوں
سو کی میں ایک بات کہتا ہوں

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۹۷). سو کی ایک یہ ہے کہ اگر لے چلنا ہے تو بس اسی وقت لے چلیے . (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۵۲).

---کی لاٹھی ایک کا بُوجھ کہاوت.
کچھ لوگوں کی مدد سے کسی کا کام بن جانے کے موقع پر بولتے ہیں (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---کے بَرابَر م ف.
بہت زیادہ ، سب پر بھاری ، سب سے برتر.

دوگے جو اک بوسہ تو برابر سو کے صنم ہم سمجھیں گے
اور تمہیں بھی حاتم عبداللہ کی قسم ہم سمجھیں گے

(۱۸۵۶ ، دیوانِ ظفر ، ۳ : ۲۳۷).

---کے رَہے/رہ گئے سَٹّھ ادھے گئے نَٹ ، دس دینگے دس دِلا دیں گے دس کا دینا ہی کیا
بالکل نادہند کی نِسبت کہتے ہیں نادہند مقروض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ طرح طرح کے بہانے بناتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کے سَوائے کَرنا محاورہ.
سَو کے سَوا سو بنانا ، نفع حاصل کرنا (نوراللغات).

---کھوٹوں کا وہ سَردار، جس کی چھاتی ایک نہ بال کہاوت.
مشہور ہے کہ جس کی چھاتی پر بال نہ ہوں وہ سخت دغاباز ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گاڑی نَہ ایک چھکڑا، سَو سوئے نَہ ایک مَچلا) سو سیانے نَہ ایک مَگرا کہاوت.
ایک چھکڑا سو گاڑیوں سے زیادہ کام آتا ہے فیلھانے کا منانا بڑی مشکل ہے (نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات).

---گالیوں کا ایک گالا بَنایا اَور اُڑا دیا ، پُھونک ماری اڑ گیا کہاوت.
کسی کی گالیوں کی کُچھ پروا نہیں ، صبر کیا سُن کر ٹال گئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---گرہوں والا بان امذ.
تیر جس میں بہت سی گرہیں ہوتی ہیں ؛ (مجازاً) بہت تکلیف دہ ہتھیار ہے دین داسوں کو جو ہمارے دشمن ہیں اپنے ایک سو گرہوں والے بانوں (تیروں) سے ہلاک کر دے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۲۷).

---گز واروں گز بَھر نَہ پھاڑوں کہاوت.
صرف زبانی ہمدردی کرنے والے کی نِسبت بولتے ہیں جو دوستی اور محبت تو بہت ظاہر کرے مگر عملاً کُچھ نَہ کرے بلکہ مصیبت کے وقت الگ ہو جائے.

بلنا اپنا منگنے میں کُچھ ہو نا کتاں مجھ یوں لگا
سو گز سٹوں گی وار پر یک گز نہ دیسوں پھاڑ کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸).

---گُنڈا نَہ ایک مُچھ مُنڈا کہاوت.
ایک مچھ منڈا سو گُنڈوں کے برابر ہوتا ہے (جامع الامثال).

---گنّے نَہ ایک پَونڈا کہاوت.
ایک اچھی چیز سو معمولی چیزوں سے بہتر ہے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

---گھر جھانکنا محاورہ.
بہت تلاش کرنا ، کسی چیز کی تلاش و جستجو میں گھر گھر پھرنا.
سو گھر جھانکتی پھروں گی ، جہاں اللہ نصیبہ کھولے وہیں پیوند لگ جائے گا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۵).

---گھر گِرا کے ایک مَحَل اُوٹھانا محاورہ.
اپنے مطلب کے لیے سب کُچھ کر گُزرنا ، اپنے عیش و آرام کے لیے سیکڑوں غریبوں کو برباد کر دینا.

سو گھر گِرا کے ایک اُوٹھایا محل تو کیا
منعم سفر تُجھے تری تعمیر ہو گئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۵).

---لَگیں تو کیا ، ہَزار لَگیں تو کیا کہاوت.
سخت بے شرم اور ڈھیٹ ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارے ایک نہ گِنے کہاوت.
اس قابل ہے کہ برابر مار پڑتی رہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---مارے نِناَنوے سے بُھول جائے کہاوت.
بہت زیادہ مارے؛ سو مارے ایک نَہ گِنے (نوراللغات؛ جامع الغات).

---مَن کا امذ.
بہت بھاری ، حد درجہ وزنی ؛ (کنایۃً) ناقابل برداشت.

گراں ہے شرم کے آدم کوں رکھنی مکر کی تسبی
ہر اک دانہ ہوا ہے آبرو کے دل پہ سو من کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰).

---میں ایک م ف.
(کنایۃً) قلیل تعداد ، بہت کم ، ایک فی صد.

شکوہ [illegible] اس کے ہونے بدنام سب
سو میں اگر ایک نے ایسا کیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۰) . سو میں ایک ہو گی اِتنی کوئی خُدائی خوار. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۰۸).

حسینوں کے مرقع یوں تو نظروں سے بہت گزرے
مگر سو میں کہیں اک آدھ صُورت دلنشیں نکلی
(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲)).

---میں بُھولا ہزار میں کانا سو لاکھ میں اینچا تانا کہاوت
جس کی آنکھ میں بُھولا ہو وہ بُرا ہوتا ہے ، کانا اس سے بھی بُرا اور یہ اینچا تانا اس سے بھی بُرا (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---میں کہنا محاورہ.
علی الاعلان کہنا ، سب کے سامنے کہنا ، برملا کہنا.

لے کے تُجھے کنار میں لُطف اُٹھاؤں پیار میں
سو میں کہوں ہزار میں مِثل ترے حسیں نہیں
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۲)).

---نکٹوں میں ایک ناک والا نکو کہاوت.
بہت سے عیب داروں میں ایک بے عیب ہو تو وہ بھی عیب دار خیال کیا جاتا ہے ، سو بُروں میں ایک نیک آدمی ہو تو وہ بھی بدنام ہو جاتا ہے (نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---نیزے پانی باندھنا محاورہ.
تھوڑی سی بات کو مُبالغے کے ساتھ بیان کرنا ، طُوفان جوڑنا ، جُھوٹا اِلزام لگانا.

اشک آنے نہیں مژگاں پہ کہ یاروں نے ابھی
پانی سو نیزے دیا باندھ کے طُوفان چڑھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

---ہاتھ کا کلیجا ہونا محاورہ.
دل بڑھ جانا (خُوشی میں حوصلہ بڑھ جانے کی جگہ مُستعمل)، بڑا حوصلہ ہونا ، بڑی ہمت و جُرأت ہونا.

عالی دماغ ہوں تری زُلفیں ہیں ہاتھ میں
سو ہاتھ کا کلیجا ہے سو ہاتھ کا خیال
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۳۲).

---ہاتھ کی زُبان ہونا محاورہ.
بہت زبان دراز ہونا ، کسی کا لحاظ خیال کیے بغیر اپنی کہے جانا ، بے محابا گُستاخی کرتے جانا.

سو ہاتھ کی زبان ہے تری گو دہاں نہیں
میں وہ غریب ہوں مرے منہ میں زباں نہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۶۹).

---ہزار م ف.
ان گنت ، بے شُمار ، لاتعداد.

کسے ہے حد جو خُدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

حضرت کے خلیفے برحق چاروں یاراں
رحمتِ حق سوں نازل سدا سو ہزاراں
(۱۶۱۲ ، چکّی نامہ ، ۱).

ہے روز جشن کیوں نہ کرے روزگار عیش
اک ایک غم کے بدلے ہیں سو سو ہزار عیش
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۷). [سو + ہزار (رک)].

سُو (۱) (و مع) امث.
سمت ؛ جانب ، طرف ، جہت.

پس سُوے یا طرف ہوا تو یکجا ہستی لازم
یکجا نیستی و خدائے تعالیٰ یکجا پست و یکجا نیست
(۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۶۱). سُنبل و درخت سایہ دار ہر ایک سو اور جنگلوں میں بھی بیش تر تالاب و سبزہ لہلہا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۹).

چوٹیں جو نہیں جچی وہ اجل کو پسند نہیں
ہر سُو بزن بکش کی صدائیں بلند نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۱۵).

ہر سُو ہے اک ملال کی دُنیا بسی ہوئی
رُوے خیال آہ کدھر ہو کدھر نہ ہو
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۵۱). [ف : سُو ؛ سُوے].

---بسُو (---فت ب ، و مع) م ف.
ہر طرف ، ہر جانب ، چاروں طرف ، ہمہ جہت.

محیطی جُملہ رُو ہونا قدیری سُوبسو ہونا
ہو یکتا ہو میں ہو ہونا نپٹ سُلطان ہے مُشکل
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، د (ق) ، ۶۳).

ہر اک گُل کی ہے کی جُدا رنگ و بُو
نظارہ اگر کیجیے سُو بسُو
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۷).

کُچھ سُنیں ہم بھی تو کس کی دُھن میں آوارہ ہے تُو
ڈُھونڈتا ہے کس کو یوں صحرا بہ صحرا سو بہ سُو
(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۴۳). [ف : سُو + ب (حرف جار) + سُو].

سُو (۲) (و مع) صف.
بدی ، خرابی ، بُرائی. یہ خُود ان کا سوٗ فہم ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابنِ خلدون ، ۲ : ۳۶). بڑی تبدیلی کا وقت آ جاتا ہے تو پھر سوءِ مزاجی اور نااتّفاقی اور انواع و اقسام کے جھگڑے برپا ہونے لگتے ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۰۲). [ع].

---اِتّفاق کس اضا(---کس ا ، شد ت بکس) امث
ناموافق صورت حال ، وقت کی عدم مطابقت ، زمانے کی ناہنجاری ، وقت کی ستم ظریفی. سُوئے اِتّفاق سے ان خطوط کی شہادت اس قدر ناکافی ہے کہ جب غور سے اس کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی حقیقت ایک الزام سے زیادہ نہیں رہتی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۷). [ع : سُو + ے (حرف اضافت) + اتفاق (رک)].

---ءِ اَدَب/اَدَبی کس صف(---فت ا ، د) صف.
خلافِ ادب ، بے ادبی ، بدلحاظی. جب انسان کے سامنے نظر

اُٹھا کر دیکھنا سوءِ ادبی ہو جائے۔ (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالم ، ۱ : ۲۵۹)۔ [ع : سوء + ادب / ادبی (رک)].

---ءِ تَدْبِیر/ تَدْبِیری کس اضا (---فت ت ، سک د ، ی مع) امث.
بدتدبیری ، بھُوہڑپن ، غلط منصوبہ بندی. اس واقعہ کو بھی نواب وقارالملک کی سوءِ تدبیر کا نتیجہ قرار دیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۰۱)۔ محمود شاہ ومالوہ کی غفلت سوءِ تدبیری سے اس کے وزیر ضدی رائے نے ... بے دخل کر دیا. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۷۰)۔ [ع : سوء + تدبیر/ تدبیری (رک)].

---ءِ ظَن کس صف (---فت ظ) امذ.
بدگمانی ، بدظنی.

کل کے لئے کر آج نہ خِسّت شراب میں
یہ سُوءِ ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹)۔ [ع : سوء + ظن (رک)].

---ءِ ہَضْم/ ہَضْمی کس صف (---فت ہ ، سک ض) امث.
ہاضمے کی خرابی ، بدہضمی ، معدہ کی گرانی یا خرابی. واضح ہو کہ سوءِ ہضمی کے متعلق چند علامات ہیں جن کا جُدا بیان کرنا ضروری ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علمِ طِب ، ۸۳۷)۔ [ع : سوء + ہضم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سو (و مج) حرف جزا.
۱. پس ، تب ، تو.

جکچ کام مقصود اچھے ہور بات
سو لکھ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲)۔

برہ کی راہ میں جو کوئی گرا سو پھر نہ اُوٹھا
قدم پڑا نہیں ہے یاں تو دستگیروں کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷)۔

کیا شکایت کوئی دُشمن ہے اگر تشنۂ خُون
تھا جو خُونخوار سو خُونخوارِ نظر آتا ہے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۳۴)۔ جو کُچھ اُنہوں نے کِھلا دیا ، سو کھا لیا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸)۔ **۲. لہٰذا ، چنانچہ.**

گیا سب بُھول کا نوبت سو اب اس بُھول نوبت ہے
سدا رکھ آپ یارب توں اس سروِ صنوبر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵)۔

وہ نرگس کے دستے جو آفاق میں
نہ نِکلیں سو لا کر چُنے طاق میں

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۷۶)۔

خواب ہی میں نظر آتا وہ شبِ ہجر کہیں
سو مُجھے حسرتِ دیدار نے سونے نہ دیا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۹)۔

محشر میں کچھ لباس نہ ہو گا کسی کے پاس
ان میں بھی بے کفن ہیں شہیدانِ حق شناس

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۱۲۱)۔

ہم تو مٹنے کے لیے تھے ، سو مٹے آخرکار
لیکن اِتنا تو کہیں آپ بھی کچھ شاد ہوئے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۰۴)۔ **۳. (کلام کو سباق سے مُسلسل اور مربوط کرنے کے لیے بطور حرفِ ربط مُستعمل) مثلاً جیسے ، جس طرح.**

علی تھا برادر محمدؐ کوں یوں   سو مُوسیٰ پیمبر کوں ہارون جوں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۷)۔ **۴. مگر ، لیکن ، پَر.**

تُم لوگوں میں احمد نے امانت ہمیں چھوڑا
سو تُم نے تو سررشتۂ الفت ہی کو توڑا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۳۹)۔ یہاں تک تو ذکر تھا اِنتقاد کا اب اِنتخاب کی طرف آئیے سو یہ بھی کوئی آسان کام نہیں ہے. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو (دیباچہ) ، ۱۰)۔ **۵. جو.**

درد عاشقاں پر سو ہوتا ہے کیوں
سو عاشق درونی میں روتا ہے کیوں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲)۔ بادشاہی اپنی اُن نے چھوڑی اور تمام عُمر پیادہ نہ چلا ہو گا ، سو پیادہ چلا. (۱۷۳۶؟ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۸)۔ **۶. سے (قدیم).**

نفی سات مستیاں کو کرتے ہیں وہ
بقا ایک مستی سو رہتے ہیں وہ

(۱۶۸۵؟ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۳))۔

پریشانیٔ دل کو نیں ہے شُمار
شب و روز حیرت سو ہے کاروبار

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۳)۔ **۷. وہی ، ویسا ہی ، وہ تو ، وہ.**
خُدا سو خُدا ہے محبّت کا عالم کتے سو جُدا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰)۔

دم تسلیم سوں باہر نکلنا ، سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲)۔ وہ ایک دم میں جو چاہتا ہے ، سو کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴)۔

کہیں سو کیا کہیں سر پر ہمارے
قیامت شامتِ اعمال لائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۸)۔

مانیٔ مُبتلا کا دِل ، کس لئے شعلہ زا ہے اب
ایک امید تھی سو وہ ، پہلے ہی جل کے رہ گئی

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۲)۔ اُنہوں نے کہا کہ جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۸۳)۔ [س : سہ ــ وہ].

سَوا (فت س) صف.
۱. ایک اور اس کا چوتھائی حِصّہ ، پُوری چیز کے ساتھ اس کا چوتھائی مزید ، گِنتی میں ۱ + ۱/۴.

غسل کے پیچھے جو منہ گھر کو کیا
ہاتھ نائی کے سَوا پیسا دیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱)۔

وی (We) کا پتا کہاں ہے وہ کِتنے ہیں کون ہیں
مرکز سے ہیں جُدا نہ سوا ہیں نہ یون ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۵۲)۔ انسان پہلے پہل ...کوئی سوا چھ ہزار برس پہلے آباد ہوا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۹۵)۔

۲. خیمے کے وہ چاروں رسّے جن پر چوبہ ٹھہرا رہتا ہے (نوراللغات). [س : سپادک : सपादक].

---پَہَر (---فت مع پ ، فت ہ) امذ.
چاشت اور دوپہر کے درمیان کا وقت ، پہر بھر سے زیادہ وقت. سُسرال کے نادر شاہی حکم ٹالے نہیں ٹلیں گے. کھانا پینا بُھول جاؤ کی سوا پہر دن چڑھے سو کر اُٹھنا برس چھ مہینے کا مہمان سمجھ لو. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲).

زمانِ رُخصتِ طِفلی ہے لو شباب آیا
سوا پہر رُخِ روشن کا آفتاب آیا

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۶۳). [سوا + پہر (رک)].

---گَزْ زَمِین (---فت ک ، سک ز ، فت ز ، ی مع) امث.
تھوڑی سی زمین ، مُختصر سی جگہ ؛ (مجازاً) قبر کی جگہ.

دو گز کفن ہے کُلِ تو سوا گز زمین ہے
کِس زندگی پہ خِلعت و جاگیر چاہیے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۲). [سوا + گز + زمین (رک)].

---گَز کی زُبان امث.
لمبی زبان ؛ (مجازاً) زبان درازی ، بد زبانی ، چرب زبانی.

غم میں پروانے کے نت اشک رواں رکھتی ہے شمع
کیا ہوا یوں جو سوا گز کی زباں رکھتی ہے شمع

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۳). مزاج میں وہی طنطنہ تھا کنوار پنے ہی میں سوا گز کی زبان تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۰۳).

---گَھڑی کا صف.
تھوڑی دیر کا ، قلیل المدت. اکثر جاہل کہا کرتے ہیں کہ سوا گھڑی کی بادشاہت ہو جائے تو جِن نے مجھ کو ستایا ہے اس کی بوٹیاں کاٹ کے چیل کوّوں کو کھلادوں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۷۶).

---نیزے پَر/پہ م ف.
سوا نیزے کے فاصلے پر ؛ (مجازاً) سر پر ، بہت قریب.

سوا نیزہ پہ خورشیدِ قیامت جلوہ گر ہے یہ
عیاں ہے جلوہ روئے صنم یا پُشتِ توسن پر

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۷۰). گرمی اس درجہ کی کہ معلوم ہوتا تھا آفتاب سوا نیزہ پر آ گیا اب آجائیں تو کہاں جائیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۰).

حشر میں آؤ ، تو دو ہو جائیں باہم آفتاب
اک سوا نیزے پہ ہو اک قدِ آدم آفتاب

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۳۹۵).

---ہاتھ (کی) زَبان امث.
رک : سوا گز کی زبان.

منہ میں تیری سی جو رکھتے ہیں سوا ہاتھ زبان
بحرِ مواجِ سُخن میں وہ جواں تیرتے ہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۷).

---ہاتھ کی ناک امث.
(مجازاً) زیادہ عزت و آبرو کا دعویٰ کرنے والے کے لیے بولتے ہیں. ہو تو لے کوئی ہمارے باپ کا ایسا ، اور یوں تو سب اپنی ناک سوا ہاتھ کی سمجھتے ہیں. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۳).

سِوا (کس س). (الف) حرف اِستثنا.
بجز ، جُز. پس معلوم کرو کہ دشمنوں کو کِسو سے کام نہیں مجھ سوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۷).

ہو گئی سبزۂ خط اوس کو شفا کی بُوٹی
اس سِوا اور دوا کیا دلِ بیمار کی تھی

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۰). نیّت کا حال صاحبِ نیّت اور خُدائے عالم الغیب کے سِوا کوئی جان نہیں سکتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۷). اس نے اِتنی لطیف اتنی بلند ، اِس قدر اچھوتی باتیں کہی ہیں کہ اردو میں غالب کے سِوا ہمیں کہیں اور نہیں ملتیں. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸). (ب) صف.
زیادہ ، بڑھ کر ، دونا.

یارب نبھے کی کیونکہ بنے کِس طرح سے غم
میں بے قرار مجھ سے سِوا بیقرار دل

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۱۵).

رکھیو غالب مُجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کُچھ درد مرے دل میں سِوا ہوتا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۱). آج جو میاں کو چار پیسے سوا ملنے لگے ہیں تو سیدھی طرح زمین پر پاؤں نہیں رکھتے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، مُلّا رموزی ، ۱۰۳).

جو مانگو گے ذرا کر سِوا پاؤ گے
طلب کو بڑھانے کے دن آ گئے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۲۵) اف : ہو جانا ، ہونا ، کرنا [پ : सवा].

سُوا(۱) (ضم س) امذ.
۱. موٹی اور لمبی سُوئی.

سو ایسے خرس سے میں بیاہ کرنے بیٹھوں گی
کہ جِس کی داڑھی کا ہر بال جیسے ہووے سُوا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱). تُو تو ایک سوا لے اور اپنے دروازے پر اس کا کان چھید. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۷۹). بورا سینے کا بڑا سُوا لایا گیا ، چھوٹی بڑی قینچیاں آئیں ... مگر سب بیکار. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۳۴). ۲. **موٹی نوکدار کیل جس سے لوہے لکڑی یا پتھر میں سوراخ کرتے ہیں ، سنبہ ، سنبی.** بید کی چھپٹیوں کو پتھر سے تیز اور نوکدار بنا کر اور مضبوط کانٹے لے کر ایک قِسم کا سُوا تیار کیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۲۰). اس کے بعد سوؤں کو باہر نکال کر اور گوشوں کو گھما کر پمپ کے اوپری حصہ کو اوپر اٹھا لیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چُنائی (ترجمہ) ، ۱۲۵). [س : सचक].

---چھیدے ٹاٹ کو ، تو پہلے آپ کو چِھدائے کہاوت.
پہلے سُوئی یا سُوئی کے سرے پر چھید کیا جاتا ہے (یعنی ناکا بنایا جاتا ہے)، نیت کے مُطابق پہلے ہی سے نظر آنے لگتا ہے. ایسے موقع پر کہتے ہیں جب کسی کو آزار دینے کے لیے کوئی پہلے خود کو آزار دینا گوارا کرے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

سُوا (۲) (ضم س) امث.
پھلی کی ایک قِسم.

ہے کھرہٹ چمر رائیا گیگرا بھیل اور کٹوا سُوا انجرا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۵). [مقامی].

سُوا (۳) (ضم س) امذ.
طوطا. ایک پنکھیرو سُوے کے بدن میں ہاتھ آنے کا ترہا کی کھٹ پٹ سے وہ بچن سُنائے گا کہ راج پاٹ چھڑا دیس بدیس لے جائے گا (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰) [س : شُک + ک : **शुक**].

سَوات (فت س) امذ.
ابرِ نیساں کی بارش. اگرچہ دریا اور سمندر بہتے ہیں پر پپیہا سوات کی بُوند ہی کو تکتا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۹). [رک : سواتی].

سَواتی (فت س) امث.
۱. **ایک سِتارہ جو تیرہواں اور پندرہواں نچھتر بناتا ہے.** سواتی نچھتر غفرا منزل میں پیدائش ہو تو مولود دوستاں اور اقربایاں کی پرورش کرے (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۴). جب سواتی ستارے کے اثر کے نیچے وہ سمندر کی سیپی کے پیٹ میں پڑتا ہے تو موتی بن جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۰۴). ۲. **سوات ، موسم بہار کی بارش.**

نظروں کی شعاعوں میں سِواتی کی پُھوار
زُلفوں کی گھٹا میں موج اَبر کہسار

(۱۹۳۶ ، روپ ، ۲۰). [س : سواتِ **स्वाति**].

سَواحِل (فت س ، کس ح) امذ ؛ ج.
بہت سے ساحل ، دریا یا سمندر کے کنارے. رام چندر ... دریائے کرشنا سے پار ہو کر سواحل دریائے لونگدارا پر متصل شہر نیکونڈی جا پہونچے. (۱۸۵۸ ، وقائع رام چندر (ترجمہ) ، ۲۶). ہمارے شہزادے کو اب اِن سواحل پر اِحتیاط اور ہوشیاری سے گزرنا چاہیے. (۱۸۸۸ ، ملک العزیز ورجنا ، ۱۰۹). لارڈ کرزن جب سواحل عرب کی سہم پر گئے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ۱۳). [ع : ساحل (رک) کی جمع].

سَواحِلی (فت س ، کس ح) صف.
ساحل سے منسوب، سواحل کا؛ زنجبار اور زنجبار کے بالمقابل افریقی ساحل پر آباد مختلف قومیں، نیز ان کی زبان. ہزاروں حبشی، زنگی ، سواحلی ، کالانوبی غاروں سے نِکل آئے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۲۶). [سواحل + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَواد (۱) (فت س) امذ.
۱. **سِیاہی ، تاریکی ، اندھیرا.**

خط نہ تھا اُس عارضِ روشن پہ گویا جلوہ گر
گردِ رُخسارِ مہ تاباں سوادِ ہالہ تھا

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۲۲).

اُس بادشاہِ حُسن کے در کا فقیر ہوں
ظِلِ ہما سواد ہے جس کے دیار کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۴۷).

آنکھوں میں پھر جاتی ہے تاریکیٔ کُنجِ لحد
دل لرزتا ہے سوادِ شامِ ہجراں دیکھ کر

(۱۸۹۷ ، دیوانِ صفی ، ۵۴).

وہی ہے دن کی مُصیبت وہی ہے رات کا غم
سوادِ شام و نمودِ سحر نے کچھ نہ کیا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۶۱). ۲. **شہر کا گِرد و پیش یا اطراف و جوانب ، حوالیٔ شہر ، قُرب و جوار ، قریب ، نزدیک ، پڑوس ، نواح.** اِدھر اُدھر دیکھنے لگا ، دور سے سوادِ شہر نظر آیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳). تمھاری دلی ہی کے سواد میں رائے پتھورا کا اب سے دو ہزار برس پہلے کا بنا ہوا محل کھڑا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۶۱). نور افشاں نامی باغ میں جو آگرے کے سواد میں ہے ، نعش کو سونپ دیا تھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۵). سوادِ شہر شاندار باغات سے پُر ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۷). ۳. **علاقہ ، سرحد ، تعلقہ ، شہر ، بستی.**

تنہا سوادِ ہند میں شہرت نہیں صنم
تُجھ زُلفِ مشکبو کی خبر تاختن گئی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۴).

گُزارِ خوش نگاہاں جس میں ہے میرا بیاباں ہے
سوادِ بزِ مجنوں تو چراگہِ غزالاں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۳).

سراسر جس نے تیری زُلف کے ہر تار کو دیکھا
سوادِ ہند دیکھا کشورِ تاتار کو دیکھا

(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۸). رات ہوتے ہوتے فوج اسلام خیبر کے سواد میں پہنچ گئی ، عمارتیں نظر آئیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۴۴).

اس کی اک روئداد باقی ہے
ایک اُجڑا سواد باقی ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشاء ، دلِ وحشی ، ۵۳). ۴. **مسودہ ؛ تحریر.** میں حج کو گیا تھا ، اپنا دیوان حجرِ اسود سے خُوب مَلا تا کہ اس کی برکت سے کلام میں اور سواد میں روشنائی حاصل ہو. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۶۲). حضرت آپ کو اپنے حال پر متوجہ پا کر اور مائلِ تحقیق جان کر کُل چار سواد میں نے بہ سبیل پارسل روانہ کئے ہیں. (۱۸۶۶ ، خطوطِ غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۷۱)). اسی سبب تو فرلے کے حروف پر حشایس سمجھ کے بیلن پھیرتے سواد اور بیاض کا جھگڑا پاک کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، حاجی بغلول ، ۱۱۷). ۵. **سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے.**

اُس کے سوادِ زُلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا ردائے بیت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۳)

رہا گیسوئے سیہ تاب کا ان کی سودا
دِیدہ و دِل میں سواد اور سویدا ہو کر

(۱۸۸۸ ، منشورِ سُخن ، ۱۷).

نظرگہ زہرہ ترے نُور سے
سویدائے قلب و سوادِ عیون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۷۹). ۶. **پڑھنے لکھنے کا ملکہ، لیاقت.**

ہل میں حاصل ہووے مراد
پڑھن پڑھانے کا ابھی سواد
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۷).
مُجھ کو سوادِ خط نہیں اور عشق ہے دو حرف
جس کا نہ پیش ہے نہ زبر ہے نہ زیر ہے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۹). صرف و نحو میں فی الجملہ سواد حاصل کیا. (۱۸۳۹ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۳). [ع : (س و د)].

---اَعظَم کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ.
۱. شہر کے اِردگِرد کا علاقہ ، بڑا علاقہ یا شہر. سوادِ اعظم ملکِ چین ہے اور اوس کو خطا بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۱). **۲. وہ جماعت جس میں علمائے حقانی کی تعداد زیادہ ہو.** اُن کے تابعوں کو کہ سوادِ اعظم میں داخل ہیں گُمراہ اور خاطی کہتے ہیں . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳) . پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سوادِ اعظم کی پیروی کرو . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۸) . بلکہ اسلامیہ کے سوادِ اعظم (یا سب سے بڑی جماعت) اہل السنۃ والجماعۃ میں شامل ہے.(۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۵۸۹) انسانیت کا سوادِ اعظم ہر عہد میں خیر پر قائم رہا یا شر پر. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ اپریل ، ۳). [سواد + اعظم (رک)]

---اُلقَلب (---ضم د ، غم ا ، سک ل، فت ق، سک ل
سیاہ قلب ، سیاہ دل والا ؛ (مجازاً) بداندیش ، بدخواہ ، شقی.
اے بدبخت آدمی ... سوادالقلب فی العقبی اگر تجھ سے کہا جاتا کہ تُو پہاڑ کی چوٹی سے سر کے بل گر پڑ ... تیرا اِنکار بجا تھا. (۱۸۹۲ ، خُدائی فوجدار ، ۲ : ۱۲۲). [سواد + رک : ال (۱) + قلب (رک)].

---اُلوَجہُ فِی الدّارَین (--- ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ج ، ہ ، کس ف ، غم ی ، ا ، ل ، شد د ، ی لین) امذ.
(تصوف) اس سے مراد فنائے تام ہے کہ سالک کا وجود باقی نہ رہے نہ ظاہر میں اور نہ باطن میں اور نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اسی کو فقر حقیقی کہتے ہیں اور یہی عدمِ اصلی کی طرف رجوع ہے اور اذاتم الفقر فھو اللہ سے اِسی طرف اِشارہ ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۹). [سواد + رک : ال (۱) + وجہ - چہرہ + فی (حرفِ جار) + رک : ال (۱) + دارین (رک)].

---چَشم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھوں کی سیاہی.
بنائے زلف سے لیلیٰ اگر زنجیر مجنوں کی
سوادِ چشمِ آہو سے لِکھوں تصویر مجنوں کی
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۱).
سوادِ چشم ہے کیا عارضِ حسیناں پر
یہ کھدے نافہ کے مانند کھولے خال گرہ
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۹). [سواد + چشم (رک)].

---خَط کس اضا(---فت خ) امذ.
اندازِ تحریر ، طرزِ تحریر ، روشِ خط. باپ بیٹوں کا سوادِ خط اس قدر اشبہ ہے کہ تمیز نہیں ہو سکتی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۴۷). اُن کا سوادِ خط بالکل عورتوں کا سا ہے اور اس مضمون کے سوادِ خط سے ملتا جلتا ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۵۲۶). [سواد + خط (رک)].

---خواں (---غم و ، غنہ) صف.
کم پڑھا لکھا ، مبتدی ، کتاب پڑھنے والا ؛ حرف شناس ، قاری .
کتاب عوام اور کم استعداد سواد خوانوں کے کام کی نہیں. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ ماجد ، ۳۱۳). [سواد + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---خوانی (---غم و) امث.
کتاب خوانی ، پڑھنا ، حرف شناسی. طالب العلم کو فارسی زبان میں عمدہ مہارت اور عربی کی سوادِ خوانی اور انگریزی بقدرِ عام ضرورت آ جائے گی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۱۶۰) . [سواد خواں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
سیاہ قلبی ، دل کی سیاہی ، دل کا سیاہ داغ ، خال سویدا.
تا جہانِ حُسن سے پیدا کوئی مُوسیٰ کریں
بجلیاں چمکاتے پھرتے ہیں سوادِ دل سے ہم
(۱۹۵۱ ، لوحِ محفوظ ، ۳۸). [سواد + دِل (رک)].

---دِیدَہ کس اضا(---ی مع ، فت د) امذ.
رک : سوادِ چشم.
ہوا ہے شہرۂ شہر اِنتظار میں اوس کے
سوادِ دیدہ مرا ہے بیاضِ نقش نگیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۹).
وصفِ چشم شوخ لِکھتے ہیں نہ کیوں کر چاہیے
روشنائی سوادِ دیدۂ آہو ہمیں
(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۶۲). [سواد + دیدہ (رک)].

---شام کس اضا امذ.
شام کا اندھیرا ، شام کی سیاہی ، دھندلکا.
سوادِ شام کو سمجھے سوادِ مرقد ہم
جو خواب آنے لگا مرگ کا خیال کیا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶).
یہ صحرا ہے کہ ہے دامانِ نکہت
سوادِ شام ہے یا جانِ نکہت
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۱۲). [سواد + شام (رک)].

---شَہر کس اضا(---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
شہر کے گِرد و نواح ، اطراف ، شہر کے قریب کا علاقہ ، شہر کے آس پاس کا علاقہ. برہان پور سے لشکروں کو جانے کی اجازت ملی پانچ چھ روز ضروریات یورش کے لئے سوادِ شہر میں قیام ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۳).
سوادِ شہر میں ارزانیٔ شراب نہ پُوچھ
نچوڑتے ہیں لہو ، آستیں سے جلاد
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۷۲). [سواد + شہر (رک)].

ـــِطُور کس اضا(ـــو مع) امذ.
طُور کے اردگرد کا علاقہ.

حرم میں جس کے ستاروں نے غسلِ نُور کیا
زمیں کو جس کی جبیں نے سوادِ طُور کیا

(۱۹۵۳ ، نبضِ دوراں ، ۲۲۵). [سواد + طُور (رک)].

ـــِعِلْم کس اضا(ـــ کس ع ، سک ل) امذ.
مبلغِ علم ، وسعتِ مطالعہ ، معلومات. آغا صاحب کے سوادِ علم کے متعلق مجھے تجسس ہوا . (۱۹۶۲ ، برشِ قلم ، ۲۳۵) . [سواد + عِلم (رک)].

ـــ کَرْنا ف مر (قدیم).
لکھنا ، تحریر کرنا.

بھی مغرب کوں یک نامہ فرمایا شاہ
سواد اس کیا اور مشکِ سیاہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۰۵).

ـــِگُور کس اضا(ـــو مج) امذ.
قبر کی تاریکی ، قبر کی سیاہی. میں تو دنیا سے بے تعلق ہو گیا ہوں سوادِ گور نظر میں ہے. (۱۹۱۵ ، خطوطِ اکبر ، ۱۹). [سواد + گور (رک)].

ـــِمَنْزِل کس اضا(ـــ فت م ، سک ن ، کس ز) امذ.
منزل کی حُدود ، منزل کا نِشان ، آثار.

طاری ہے اک اعصاب شکن سنّاٹا
محبوبِ غُبار ہے سوادِ منزل

(۱۹۷۳ ، لحنِ صریر ، ۱۳۳). [سواد + منزل (رک)].

سُواد (ضم س) امذ.
۱. **ذائقہ ، مزہ ، لذّت.**

عجب کچ سُواد اس میں پانی ہوں میں
حقیقت کہیا کھول او سانپ وِس

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۵).

حمدِ حق بن ہر سُخن ہے بے فواد
جوں طعامِ بے نمک ہے بے سُواد

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱). جوں جوں چھیل کاٹ ٹکڑے کرتے ہیں توں توں ایکھ ادھک سواد دیتا ہے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۶). مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو سُواد نہ آیا. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳). ۲. **لطافت ، حُسن.**

توں جھوٹے تے جھوٹے نکواچ شاد
کہ جھوٹے میں اچ ہے نہ ہرگز سُواد

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

دیکھیں ہزار شکل مزے کی پہ سانولے
تُجھ سا کوئی جمال نہ دیکھا سُواد کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۰).

سُوادِ نثر کی تعریف کیا لکھے خامہ
زبانِ ناطقہ توصیف میں ہے اوس کی لال

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۳۰).

لڑکی کوئی سُواد نہیں اس ڈھٹائی میں
بلی بھی منہ پہ رکھتی ہے پنجہ لڑائی میں

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۹۰). ۳. **(مجازاً) ذوق ؛ محبّت ، پیار ، عشق ، لگاؤ.**

کیا کرے گا بیاضِ نرگس کوں
تیری آنکھوں کا جس کوں ہوے سُواد

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۱). علم کا سُواد رکھتا تھا اور شعراً کی قدر کرتا تھا. (۱۸۴۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵). ابھی میں سر اور سُواد کے بیچ میں پھنسا ہوا تھا کہ دوسری اور سے آواز آئی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸). [س : स्वाद].

ـــ آنا ف مر.
مزہ آنا ، لذّت محسوس ہونا. توند پر دستِ شفقت پھیر کر فرمایا جبھی تو سواد آوے ہے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۷۲). مُرغی اپنی جان سے گئی کھانے والوں کو سواد نہ آیا . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳).

ـــ دِکھانا محاورہ.
مزہ چکھانا.

ایسی مار کا تجھے دکھاؤں سُواد
کہ آوے تجھے دودھ چھٹی کا یاد

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۶).

ـــ دینا ف مر.
مزہ ، ذائقہ اور لذّت دینا ، لطف آنا. شربت میں نمک گلایے تو کیا سواد دے گا ، گلاب میں چھاچھ بھاے تو کیا باس لیوے گا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷).

سَوار (فت س نیز ضم) امذ.
۱. **وہ شخص جو سواری کے جانوروں یا گاڑی وغیرہ پر چڑھا بیٹھا ہو ، راکب (پیادہ کا نقیض) ، چلدی لینے والا.**

رہے گھر میں چُھپ رُستمان سے سوار
نکلتے نہیں کوئی در تھے بہار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).

چوگاں میں ہیں جس کے گو سروں کے
شاید کہ وہی سوار ہو گا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۲۳).

عدم کو رُوح گئی رہ گیا تنِ خاکی
پہنچ سکے نہ پیادہ کبھی سوار کے ساتھ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۶).

ہے اگر فائق پیادے سے سوار
سُست پر غالب اگر ہشیار ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۳۸). ۲. **رسالے یا پولیس کا ملازم جو گھوڑے پر سوار ہو کر خدمت انجام دیتا ہے**. سواری میں خاوند کے اگر سوار چلتے ہوں یا پیدل تو آپس میں باقاعدہ آواز سے یا کھس کھس کرتے نہ چلے . (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵) . سواروں کے آگے پیادے جنگ کے آمادے ، دیوار فوج تھے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۶).

جوہر کی رسم خاص ہو رنواس میں ادا
سا کھا صفِ عدو میں کریں سُورما سوار
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۶). [ف: سوار ، اسوار].

---بَنانا ف م.
سواری پر چڑھنا سکھانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لُغت ؛ مہذب اللغات).

---پَر سَوار گِرْنا محاورہ.
میدانِ جنگ میں بہت زیادہ قتل ہونا.

وہ دن بھی یاد ہے کہ صف آرا ہوئے تھے آپ
مقتل میں کیا سوار گرے تھے سوار پر
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۸).

---کَرانا ف م.
کسی کو سواری میں بٹھا کر روانہ کرنا ، رُخصت کرنا. میں ابھی ابھی بھائی صاحب کو سوار کرا کے چار باغ اسٹیشن سے چلا آرہا ہوں. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۳۸۸).

---کَر دینا محاورہ.
اوپر دَھر دینا ، رکھ دینا. تین انچ اُونچا رکھ کے اوپر ایک بلغمی پیالہ چینی کا سوار کر دیں اور اُسے گندھک سے پُر کر دیں. (۱۹۳۷ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۸۹).

---کَرْنا ف م.
۱. **سواری میں بٹھانا ، روانہ کرنا ، رُخصت کرنا.** سبھوں نے متفق کہا کہ جلد جا کر اسباب اپنا لا چنانچہ لباس خواب کا اور کُتا جہاز میں سوار کیا. (۱۷۷۵ ، نو طرزِ مرصع ، تحسین ، ۲۷۷).

یہ خُوب لاش پر آ کر گناہ گار کیا
کہ آپ تو ہوے پیدل ہمیں سوار کیا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۳). ۲. **کسی چیز کا کسی خانے یا کھانچے میں بٹھانا ؛ نگینہ جڑنا.** حُکم کیا کہ انگوٹھی بنا کر اس نگ کو اوس میں سوار کر دے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۶).

---کو گھوڑے پَر سے اُتار لینا محاورہ.
بڑا مکّار اور فریبی ہونا (مہذب اللغات).

---کی بھی نَہیں سُنْنا محاورہ.
کسی کا کہا نہیں ماننا خواہ وہ کِتنا ہی بڑا ہو (محاوراتِ ہند).

---ہو جانا محاورہ.
رک : **سوار ہونا.** ایک شخص میرے ہی ساتھ کا ، آ کہا ، بھائی اور آشنا تمہارے بس سوار ہو گئے اور تم اب لگ یہیں بیٹھے ہو . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۱۰۳۷)). میرا خیال ہے کہ اگر تم نہیں آؤ گے تو وہ فوراً سوار ہو جائیں گی. (۱۹۳۰ ، ساغر محبت ، ۵۱).

---ہونا ف م.
۱. **کسی سواری میں بیٹھ کر جانا ، سواری کے جانور پر چڑھنا.**

بھی پوچھیا کہ جُھوٹے گواہ ہور قمار
زنا ہور گھوڑے ہو عورت سوار
(۱۶۳۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۹۳). بادشاہ زادہ ایک گھوڑے کے اوپر سوار ہو کے خطا کی طرف کوں چلتا ہے . (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۳) . اِدھر اُدھر جتنے فوج کے افسر ہیں صاحبِ کرّوفر ہیں گھوڑوں پر سوار برچھے طلائی لیے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۹۸). کل تُم بھی سوار ہو کے دیکھ آنا مجھ کو چھ دن باقی ہیں ، اگر تم کوئی معمولی ردوبدل چاہو گی تو بھی ہو سکتا ہے. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، ۳۳). ۲. **روانہ ہونا ، رُخصت ہونا ، جانا.** پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم اس عالم نے سوار ہوتے وقت عبداللہ زید یک مرید تھے ، پیغمبر کوں آ کر دیکھے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۶) . بعض مہمان تو اس قدر ناراض ہو گئے کہ اگر زبیدہ انہیں مِنّت سماجت سے نہ روکتی تو وہ اسی وقت سوار ہو جاتے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۹). ۳. **طاری ہونا ، حاوی ہونا ، مُسلّط ہونا.**

ہمیشہ سرنگوں دیکھا ندامت سے زمانے میں
سوار اب تک ہے خونِ کوہکن شیشے کی گردن پر
(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۹۶) . جہالت اور تقلید سب کے اُوپر سوار ہے . (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۰۰). ۴. **نر کا مادہ پر چڑھنا ، جُفتی کھانا ، جماع کرنا** (۰ پر ، کے ساتھ).

ہتنی پہ سوار یوں ہوا فیل
جس طرح کسی کو کوئی دے کیل
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۷).

سِوار(۱) (کس س) امث ؛ امذ (قدیم).
(دکھنی) **موضع یا کشت کا آخری کنارہ** (معیارِ فصاحت ، ۱۷۶ ؛ ہندی اردو لغت). [مقامی].

سِوار(۲) (کس س) امث.
ایک گھاس جو تالاب میں اُگتی ہے اور پانی پر تیرتی ہے. ندیوں سے سِوار لا کر شکر پر ڈالتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۶۳). حلق حلقوم اور قصبۃالریہ ان تینوں میں سبز نباتی مادہ پایا گیا اور قصبۃالریہ کی دائیں شاخ میں ایک قسم کی سِوار دوہری کی ہوئی بھری تھی. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ۱۳۱). بغلوں کے تالاب میں سِوار کے جھنڈ لایق نمائش ہوں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۲ ، ۱۱ : ۶). تالابوں اور جھیلوں میں سِوار کی قِسم کی کُل صدہا نبات پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عمادالملک ، ۱۸۱). [س : شے وال शैवाल].

سُوارَت (ضم س ، فت ر) امذ.
کارآمد ، بامقصد. پولس کو رِشوت دینا ہمیشہ سُوارت جاتا ہے کیوں کہ پولس رئیس کی عِزّت بچاتا ہے. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۱۳۳). حقِ تربیت و تعلیم ضائع نہیں ہوا تنخواہ کے دام دام حلال ، طیّب کوڑی کوڑی سُوارت سفرِ ولایت کی زادہ راہ مباح. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۶ : ۱۰). اپنے کمرے میں بیٹھ کر مطالعہ کرتا اس طرح تعطیل تو سُوارت ہو جاتی. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۷۲) اف: جانا ، لگانا ، لگنا. [س : سُوارتھ स्वार्थ (سُو ـ اچھا + ارتھ ـ مقصد)].

--- کَرْنا ف م.
کام میں لانا ، اِستعمال میں لانا ، اِستعمال کرنا.

بنا کر خاک کا پُتلا کیا خاک
سُوارَت کی مری مٹی تو کیا کی

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۱۱۲). نوجوان شیوخ ان کے ہاں جا کر نئے نئے سیٹ میں چائے پیتے ہیں اور ان کی بیڑیاں سُوارت کرتے ہیں. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۶).

---ہونا ف م.
اچھے استعمال میں آنا ، کامیاب ہونا ، سُودمند ہونا ، مبارک ہونا ، ٹھکانے لگنا. سرکاری اولش بھی ان کو ملنا چاہیئے ، تب تو جاکے کِھلائی پلائی سُوارت ہوگی نامرادوں پربوٗٹی چڑھے گی. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶). بیوٹی بکس پر لگائی ہوئی قیمت سُوارت ہو گئی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۹۲).

سُوارْتھ (ضم س ، فت ر ، سک تھ) امذ.
رک : سوارت.

جن سُوارتھ میں عُمر گُزاری
دان پن کی ریت بساری

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۳). یقین رکھتے ہیں کہ جو ہڈیاں دریا میں بہا دی جائیں وہ سُوارتھ ہوتی ہیں اور مُردے کی روح مکت ہو جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، رام راج ، ۹۶).[سُوارت (رک) کا (قدیم) اِملا].

سَوارْنا (فت س ، سک ر) ف م.
سَنوارنا ، سَجانا ، خُوبصورت بنانا. مقدور بھر ہاتھ پاؤں ماروں و بگڑے ہوئے کام سواروں . (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۸) .
[سَنْوارنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَوارَہ (فت س ، ر) امذ.
رک : سوار. مرحب کو مع مرکب چار پارہ کیا اور طرفۃ العین میں سوارہ طرف دارالبوار کے بھیجا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۷۶).
[ف : سوار + ہ (زائد)].

سَواری (فت س) امث.
۱. سوار ہونا ، کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر چڑھ کر یا بیٹھ کر سفر کرنے کا فن ، سواری کرنے کا ہنر.

سواری کی خاطر نبی کی وثاق
لے کر آئے سنگات تیزی براق

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۱۰).اب تو سواری میری کا گھوڑا بھی گیا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۰). شاہانِ ایران نے اپنے شہزادوں کو سواری کا فن سِکھلانے اور گھوڑے پر چوگان بازی کی مشق کرنے کے متعلق ... کتابیں لِکھوائی ہیں.(۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۲۲). دماغ بہت کچھ سوچنے کے بعد سواری کرنے کا حکم دیتا ہے. (۱۹۸۴ ، اساسی حیوانیات ، ۱۸۴). **۲. سواری کا جانور یا چیز مثلاً گاڑی وغیرہ جس پر سوار ہوا جائے ، مرکب.** لونڈیوں سے کہہ دیا کہ کہار سواری لے کر آئیں تو چُپکے سے پہلے مُجھے خبر کر دینا . (۱۸۷۷ ، توبۃ النّصوح ، ۱۲۰) . ساتھ ہی آپ کی سواری بھی کس کر پاس ہی کھڑی کر دیں . (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، رسولِ عربی (ترجمہ) ، ۱۶۸) . **۳. سوار ، راکب .** وہ تمیز نہ کر سکا کہ شغدف خالی ہے یا سواری موجود. (۱۹۱۸ ، اُمت کی مائیں ، ۴۷).

چتر ہوں ساتھ سواری کے ضرورت کیا ہے
سر پہ چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا ہوتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سُخن ، ۲۰). تانگے والے نے کچھ شُبہ سے کچھ غُصّے سے کچھ تعجب سے اپنی سواریوں کو دیکھا . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹). **۴. وہ سواری جسکے جلو میں بہت لوگ ہوں ؛ جلوس.**

کل وہ جاتا تھا سیرِ گُلشن کو   یا پریزاد کی سواری تھی

(۱۸۰۹ ، جرأت د (ق) ، ۴۵۹) . آج یہ دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں اوہو بادشاہ سوار ہوئے ، چلو سواری دیکھیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۱) آسمان سے فرشتوں کی سواری اتری (۱۹۷۹ ، کلیاں ، ۲۸) . **۵. (احتراماً) کسی کی ذات مراد لی جاتی ہے («کی» کے ساتھ).**

اُترتی نجد میں کب تھی سواریِ لیلیٰ
تک آہِ قیس کے جذبِ اثر سے اتری ہے

(۱۸۱۸ ، انشاؔ ، ک ، ۱۵۷).

جب سے سُوئے جنّت گئی اکبر کی سواری
دیکھا نہ انہیں گھر میں ہم آئے کئی باری

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵) . **۶. کُشتی کا ایک داؤ ؛ حریف کی پیٹھ پر سوار ہونا.** سواری جب حریف نیچے ہو تو حریف کو لمبا کر کے اوس کے جانگھے پر بیٹھ جائے. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کُشتی ، ۱۱۷). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی، دودستی سواری ... قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوّت میں سر سے بلند کیا . (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸) .
۷. ہمرکابی ، ہمراہی ، جُلو میں ہونا.

ہر کسی کو مت سواری میں رکھو
بس ہے ایک اپنا جلوداروں میں دل

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۳۱۰).

ہنس لگی ہے کہاں جائیے گا خیر تو ہے
جو حکم ہو تو سواری میں خیرخواہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹). سواری میں خاوند کے اگر سوار چلتے ہیں یا پیدل تو آپس میں باتاں آواز سے یا کُھس کُھس کرتے نہ چلے . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۵) . **۸. حضرت امیر خسرو کی ایجاد کردہ ڈھولک اور طبلے کی ایک تال ، اس تال میں چار ضرب کے بعد وقفہ برابر ہے** (حیاتِ امیر خسرو ، ۱۹۴).

دل تال باجتا ہے ہوتی ہے جب سواری
لشکر میں راگ شب کوں اونٹوں کا ہے اڑانا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۰). نجیبوں اور تلنگوں کی جلوسی پلٹنیں سواری بجاتی اور طنبور گرگراتی قدم قدم بڑھیں . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۵۴). ان چار تانوں میں تلواڑہ ، جھومرا ، سواری آڑچوتالہ پھر چوبیس آمد بھرے ہوتے ہیں . (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۴۲). **۹. (مجازاً) آمد ، تشریف آوری.**

بہار آئی، ہوئی اس شہسوارِ حُسن کی آمد
کوئی غُنچہ اگر چٹکا ہوا ڈنکا سواری کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳) . **۱۰. پردہ نشین عورت بمعنی بیگم ، بیوی (اردو میں بصورتِ جمع مُستعمل ، سواریاں) جیسے ،سید صاحب تو تشریف لے آئے لیکن ابھی تک اُن کے گھر کی سواریاں نہیں آئیں گھر میں اِنتظار ہو رہا ہے»** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [ف : سوار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---اُترنا ف مر.
کسی کی آمد ہونا ، تشریف لانا.

اُتری نجد میں کب تھی سواریٔ لیلیٰ
تک آ، قیس کے جذبِ اثر سے اُتری ہے

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۱۵۷).

یہ کُھلا چشمِ تصور میں تری جا ہو کر
گھر میں اُوتری ہے سواری مری پردا ہو کر

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۹۷).

---اُترْوانا ف مر.
وہ عورت جو ڈولی یا گاڑی وغیرہ میں آئی ہو اُسے سواری سے اتارنا. مرد صرف سواریاں اُتروانے اور سوار کروانے اور محافظت کے واسطے ہمراہ کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۳).

---اُٹھانا محاورہ.
سواریوں کو گاڑی یا بس وغیرہ میں بٹھانا . گاڑی اوورلوڈ ہے اب کوئی سواری نہ اٹھاؤ. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۳۹).

---آنا ف مر.
۱. **(احتراماً) کسی شخص کا تشریف لانا.**

تھوڑا ہے سواری یاں تک آئی
صُورت دمِ نزع تو دِکھائی

(۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۷). باربردار سے کہا بڑی بیگم کی سواری آئی ہے. (۱۹۱۱ ، قِصّۂ مہر افروز ، ۳۸). ۲. **سوار ہونے میں مشّاق ہونا** (نوراللغات).

---باندھنا محاورہ.
کُشتی کا داؤں کرنا (نوراللغات).

---بڑھاؤ فقرہ.
آگے بڑھو ، چلتے بنو ، روانہ ہو ، چلتے پھرتے نظر آؤ (ماخوذ : محاوراتِ ہند ؛ محاوراتِ ہندوستان).

---پھیر لانا محاورہ.
سواری واپس لانا یا لوٹانا.

ہمارا جذبِ دل تیری سواری پھیر لانے کا
وہ مجنوں تھا کہ جس سے ناقۂ لیلیٰ نِکل آیا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.
سواری کا کام انجام دینا ، سواری بننا. ہاتھی بادشاہوں اور امیروں کی سواری دیتے ہیں. (۱۸۶۹ ، اُردو کی پہلی کتاب ، محمد حسین آزاد ، ۲ : ۳۰). شاباش گھوڑے شاباش تجھے خبر ہے کہ کیسے سواری دے رہا ہے (۱۹۳۳ ، انطونی اورکلوپیٹرا ، ۳۳).

---ڈالنا محاورہ.
(فن کُشتی) مُقابل پر جھپٹ کر سوار ہونا (ماخوذ : اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۳۵).

---عام کس صف ؛ امث.
(قانون) وہ سواری جس پر مسافر روزمرہ چڑھتے اُترتے ہوں اور جس کی بابت زادِ راہ کا دعویٰ ہو سکے (اُردو قانونی ڈکشنری). [سواری + عام (رک)].

---کا ٹھیکہ امذ.
طبلے کا ایک انگ ، طبلہ بجانے کا ایک انداز. سواری کا ٹھیکہ ... ماترے سولہ یا کلا (۶۳) تین ضربیں ایک خالی ... یہ پندرہ ماترے کا بھی بجایا جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳۰ : ۱۱).

---کار صف.
سواری کرنے والا ، شہسوار (ماخوذ : پلیٹس). [ف : سواری + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کرْنا ف مر.
۱. **سواری پر چڑھنا ، سوار ہونا ، آسن جمانا ، چڑھنا.**

مُکھ اوپر تمانچہ بہت مار کر
سواری کیا لے چلا اپنے گھر

(۱۷۵۶ ، قِصۂ کامروپ وکلاکام ، ۳۰). ۲. **حکومت کرنا ، حاوی ہونا ، حکم چلانا.** ہو سکتا ہے کہ ایک صوبہ سارے ملک پر سواری کرنے لگے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۱).

---گانٹھنا محاورہ.
۱. **خُوب مشقت لینا ، چڑھنا ، سوار ہونا.** ذرا سی بے ادبی ہو جانے کی گدھی بن جاؤ کی دھوبی پکڑ کے لے جائے گا ، کھونٹے سے باندھ دے گا گدھے سواریاں گانٹھیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۵ : ۹۷۶) . ۲. **تختۂ مشق بنانا ؛ سواری باندھنا.** شاعروں نے مناظرِ قدرت پر سواری گانٹھنے کی ٹھہرائی تھی. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۳۲).

---لَگانا ف مر ؛ محاورہ.
ڈیوڑھی میں ڈولی پالکی وغیرہ کا سوار ہونے کے لیے رکھنا ، روانگی کے لیے گاڑی آنا. سواریاں درِخیمہ پر لگا دی گئیں اور سواریاں سوار ہونے لگیں. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۵۲).

---لَگْنا ف مر ؛ محاورہ.
سواری لگانا (رک) کا لازم ؛ رُخصتی یا روانگی ہونا ، روانگی کا وقت آ جانا.

انتظامِ سفرِ مُلکِ عدم کو مُضطر
کہیں ایسا نہ ہو دھوکے میں سواری لگ جائے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۶۷).

---**لینا** محاورہ.
سوار ہونا ، کام لینا ، مشقّت لینا.

بے چین وہ ہوتا ہے جو لیتا ہے سواری
اے ابلق ایّام تو خوش کام نہیں ہے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۶).

ذی فہم بشر! ہوشیاری
اُس کو کچل اِس سے لے سواری

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۱).

---**منگانا** ف مر ؛ محاورہ.
سفر کے لیے سواری کا انتظام کرنا.

بی بی صدقے ترے مت رو کہ ترے بابا نے
گھر میں آنے کو سواری ہے منگائی رن میں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، مراثی ، ۶۹).

---**میں چلنا** محاورہ.
ہمراہی ہونا ، ہمرکاب ہونا ، ساتھ چلنا.

پنس لگی ہے کہاں جانے گا خیر تو ہے
جو حکم ہو تو سواری میں خیر خواہ چلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۹).

---**نکلنا** ف مر ؛ محاورہ.
سواری پر بیٹھ کر جلوس کی شکل میں کسی جگہ سے گُزرنا.

نذر کو لے کے گھر مردم آبی دوڑے
جب پریرو کی سواری لبِ دریا نکلی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۳ : ۳۰۳)). جب اُن کی سواری نکلتی تھی تو قریباً تین سو علما اور مستعدین رکاب کے ساتھ چلتے تھے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۷۰). پہلے جو سواری نکلتی تھی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے بادشاہ کا جلوس جا رہا ہے . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵۵).

---**ہونا** محاورہ.
۱. **کسی کا جلوس کے ساتھ سوار ہو کر نکلنا.**

عَلم لے آہ اور آنکھوں سے فوج اشک جاری ہو
ترے عاشق کی جس جانب کو اے ظالم سواری ہو

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر، چمنستانِ سخن ، ۱۶۴). ۲. **عورت کا پردے کی سواری میں بیٹھنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **گھوڑے پر پہلے پہل سوار ہونا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

سَوارِیا (فت س ، کس ر) امذ.
کوئی سواری چلانے والا ، گاڑی بان. میری طرف سے حضرت کو عرضداشت کرو اور تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے مگر کچھ زنانی سواریاں منگوا بھیجو ادھر سے سواریا عرضداشت لے کر پہنچا (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۴۸). [سواری + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سُواس (ضم س) صف.
۱. **خوشبو ؛ حسِ لطیف ؛ خوشگوار احساس** (ماخوذ : پلیٹس) .
۲. **سانس باہر چھوڑنا.** سانس باہر کھینچنے کو سُواس اور اندر لینے کو پرسوارس کہتے ہیں (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۵۳۱). [پ : सवास].

سَواستِک/سَواستِکا (فت س ، سک س ، کس ت) امذ.
وہ صلیب نما نشان جو قدیم آریوں اور بدھ مذہب کے پیروؤں نے اِختیار کیا تھا اور ۱۹۳۵ء میں اسے ہٹلر نے نازی تحریک کے پرچم پر لگایا تھا. نازیوں نے اپنا قومی نشان کیا بنایا وہی ہمارا سواستکا مگر اُلٹا . (۱۹۵۸ ، خونِ جگر ہونے تک ، ۱۳۹) .
[س : सवासर].

سَواسَر (فت س ، س) صف.
خوش کرنے والی عورت. سَواسَر کے معنی وہ عورت جو خوش کرتی ہے یا جو تسکین دیتی ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۱ : ۷۹).
[پ : [illegible]].

سَواطِع (فت س ، کس مج ط) صف ؛ ج.
بلند ؛ چمکتے ہوئے (نوراللغات ؛ فرہنگِ عامرہ). [ع : ساطع (رک) کی جمع].

سَوا کِن (فت س ، کس ک) امث ؛ ج.
رہنے والے ، باشندے ، باسی ، ساکنان. سوا کن بیوت جن کا گوشت حرام ہے . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۹).
[ساکنہ (رک) کی جمع].

سُواگَت (ضم س ، فت گ) امذ.
اِستقبال ، خیر مقدم ، آؤبھگت. ان میں سے ہر ایک کا سُواگت اسٹیشن پر بڑے زور شور سے ہوا . (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۶۲). اِن تصویروں کا سُواگت ہو یا نہ ہو ایک معیار پرست فنکار بار بار ناکام ہونے کے بعد بھی بار بار اسی عمل کو دہراتا ہے. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۱۹۷). اف : کرنا ، ہونا [स्वागत]

سُواگَن (ضم س ، فت گ) امث (قدیم).
عورت جس کا خاوند زندہ ہو.

بنات النعش کر کر کہ آپس میں میل
چڑایاں وُ ، ساتو سُواگن نے تیل

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ورق ، ۵۴) . [سہاگن (رک) کا متروک اِملا].

سَوال (فت نیز ضم س) امذ.
۱. **کسی علمی یا غیر علمی بات کا پوچھنا ، اِستفسار ، دریافت (جواب کا نقیض)** ، **ذات و صفات و کُل مخلوقات ، ابتدا و انتہا ، باقی و فانی ، قدیم و جدید ، باہمہ و بے ہمہ.** بدیں سبب سوال و جواب روشن کر دکھلایا ہے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱).

جنے کوی جیتا پوچھے سوال
حل کر دیتے ہیں در حال

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۳)).

سوال میں نے جو انجامِ زندگی سے کیا
قدِ خمیدہ نے سُوئے زمیں اِشارہ کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۴). حیات جاوید کی اشاعت پر جب میں نے

سوال بالا کیا تو کہا ”سید محمود بہت خوفنا ک آدمی ہیں“۔ (۱۹۲۵ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۲۳). ۲. **مانگ ، طلب ؛ التجا**.

دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
سُن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۶). دعا کی دو قسمیں ہیں ایک دعائے ثنا اور تمجید اور دوسری دعائے طلب اور سوال. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷۸).

مانگنے کے واسطے بھی شرط ہے حُسنِ طلب
ہو سوال اچھا تو سائل کو ملے اچھا جواب

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۲). ۳. **بھیک ، گداگری** . سوال اور سرقہ کا مرض تکلیف دہ حد تک پایا جاتا ، افسوس کہ ترکوں کی عقیدت مندی اس کی إصلاح نہ کر سکی. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۱۶). ۴. **درخواست ، عرضی ، إستغاثہ**. یہ سوال گُزران کر امیدوار ہوں کہ بموجب تصریح مندرجہ بالا تجویز مقدمے کی فرمائی جاوے. (۱۸۳۸ ، تاریخ نثرِ اردو ، ۱ : ۳۶۸). ۵. **شک**. بعضیاں کوں اس جاگا یو سوال ہے ، اگر خدا کوں جہت نیں ، خدا کوں مکان نیں ، خدا کوں کچھ صورت کا نِشان نیں ، خدا کوں دیکھنا محال ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸).

کیا ہے جس نے کمر میں تیری سوال اے دوست
ہوا ہے غیب سے آوازۂ جواب بلند

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۳). ۶. **زیرِبحث امر؛ قابلِ اعتراض مسئلہ یا معاملہ ، اعتراض**. کوئی دو سو آدمیوں کی فہرست تیّار ہوئی اب سوال یہ تھا کہ پارٹی ہو تو کہاں ہو. (۱۹۵۴ ، پیرِنابالغ ، ۲۹). انگریزوں کے لئے ایران کے ساتھ دوستی کا سوال بڑی اہمیت إختیار کر گیا تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۳). ۷. **شرط**. سُنتی ہوں اُس نے اپنی شادی چند سوالوں پر موقوف رکھی ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳). [ع : (س ء ل)].

---اُٹھانا محاورہ.
کسی بات کو معرضِ بحث میں لانا ، زیرِ بحث لانا. ایک آریہ نے کُچھ عرصہ ہوا یہ سوال اُٹھایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اس پر اسلام کا مدار ہونا قرآنِ مجید سے ثابت نہیں ہوتا. (۱۹۲۷ ، دنیا کا آخری پیغمبر ، ۵۶). اُردو کتابوں کے ڈیمانڈ اور سپلائی کے تحت جو سوال اُٹھائے گئے ہیں وہ آج بھی ہمارا مسئلہ ہیں. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۲۳۲).

---اُٹھنا محاورہ.
سوال اُٹھانا کا لازم ، زیرِ بحث آنا.

جب ازل میں سجدۂ آدم کا اُٹھا تھا سوال
ہاں اسی ہلچل کے موقع پر کہ تھا وقتِ جلال

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۷).

---اَز آسْمان و جواب اَز رِیسْمان کہاوت.
سوال آسمان کے متعلق جواب رَسّی کے متعلق ؛ مراد: بے تُکی بات ، غیر متعلق جواب ، اُلٹا سیدھا جواب. وفد کے سوال اور ان کے جواب کو پیشِ نظر رکھیے تو معلوم ہو گا کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان کی مثل ہے. (۱۹۲۰ ، بُرید فرنگ ، ۳۷).

---إشاری کس صف(---کس ا) امذ.
(قانون) مقدّم اور رکنِ اعظم سوال ، ہدایتی سوال (اُردو قانونی ڈکشنری). [سوال + إشاری (رک)].

---اُلحَضْرَتَین (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک ض ، فت ر ، ی لین) امذ ؛ ج.
(تصوّف) ان دو سوالوں سے مراد فیضِ اقدس و فیضِ مُقدّس کا تقاضائے ظہور ہے یعنی اوّل شیوناتِ ذاتیہ اپنے ظہور اسمائیہ کے لیے بالذّات متقاضی ہیں ور انہیں کے تقاضے سے حضرت علم میں اعیانِ ثابتہ ہیں ور یہ حضرت وجوب ہے اور دوسرے حضرت علم میں اعیانِ ثابتہ اپنے ظہور تفصیلی کے متقاضی ہوتے ہیں اور اس تقاضے سے دائرۂ کونیہ کا وجود ہے اور تمام اشیاً کہ جو دائرۂ کونیہ کا وجود ہے اور تمام اشیاً کہ جو دائرۂ کونیہ میں ہیں اسی تقاضے سے موجود ہیں اور یہ حضرت امکان ہے ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۴۸). [سوال + رک : ال (۱) + حضرت (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---بَنانا محاورہ.
کسی مسئلے یا معاملے کو پُوچھنے کے لیے موزوں الفاظ مرتب کرنا ، إمتحانات کے لیے سوالات تیّار کرنا (علمی اُردو لُغت).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
سوالنامہ ، استفسارات ، سوالات. سوال بند و اسم نویسی کی نقل بِلا إجازت محکمۂ فنانس نہیں دی جائے گی. (۱۹۰۱ ، ارکانِ اربعہ ، ۲ : ۸۷). سوال بند کے جواب میں والدین نے بچّوں کی جن دلچسپیوں کا اظہار کیا ... بچّوں کے لئے ہمیشہ جاذبیت کا باعث ہوتے ہیں . (۱۹۳۸ ، مدرسہ میں پس افتادگی ، ۱۶۸). [سوال + بند (رک)].

---پُورا ہونا محاورہ.
مطلوبہ چیز کا مِل جانا ، خواہش یا آرزو کی تکمیل ہونا. میں اپنا حق اب لڑجھگڑ کر لُوں گی جب تک میرا سوال پُورا نہ ہوگا خُدا کی قسم جانے نہ دونگی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۵۲).

موت بھی تو نہ مِل سکی فانی
کِس سے پُورا ہوا سوال اپنا

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۵۴).

---پَیدا ہونا محاورہ.
مسئلہ درپیش ہونا ، سوال اُٹھنا. یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نمونے کے لئے ... دیہاتوں کا إنتخاب کیوں کیا گیا. (۱۹۶۸ ، إطلاقِ شماریات ، ۱۹۵).

---جِرَح کس اضا(---کس ج ، فت ر) امذ.
(قانون) دلیل توڑنے والا سوال ، فریقِ ثانی کے بیان کو کمزور کرنے والا سوال (نوراللغات ؛ جامع اللغات) [سوال + جرح رک].

---(و) جَواب (---و مع ، فت ج) امذ ؛ ج.
بحث ، مباحثہ ، تکرار ، حُجّت.

ہم سے کرتا ہے کیا سوال جواب
کیا تو اور کیا ترا سوال جواب

(۱۸۱۳ ، سہجور (مہذب اللغات ، ۶ : ۳۹۰)).

میں ترا عکس ہوں کہ تو میرا
اس سوال و جواب نے مارا

(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۵). ۲. **پُوچھ گچھ ، تحقیقات.** یہ غُلام کلکتے کے سوال و جواب سے فارغ ہو گیا ہے . (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۸۹). سوال جواب کے بعد ہمیں ڈینٹسٹ والی کُرسی پر لِٹا دیا گیا روشنیاں گُل کر دی گئیں. (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۳۶۱). ۳. (علمِ بدیع) **ایک بیت یا ایک مِصرعے میں سوال و جواب نظم کرنا.** عنصری نے اکثر صنعتیں مثلاً لف و نشر ، ترصیع ، تقسیم ، سوال و جواب کثرت سے برتیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۹). [سوال + و (حرفِ عطف) + جواب (رک)].

---حَل کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گُتھی سُلجھانا ، مسئلے کو حل کرنا.** اب اس سوال کا حل کرنا باقی رہا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۵۶). ۲. **(ریاضی) اجزا الگ الگ کرنا ، ٹُکڑے ٹُکڑے کرنا ؛ مراد : ریاضی کے اصول پر عمل کر کے حِساب کے سوال کا جواب نِکالنا.** جمع ، تفریق ، ضرب اور تقسیم کا عمل الگ الگ کرنا سیکھ چکے ہیں ، اب آپ ایسے سوال حل کرنا سیکھیں گے جن میں یہ ... ایک ساتھ دیئے گئے ہیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۲۹).

---خوانی (---غم و) امث.
عدالت میں درخواستیں پڑھنا. مسٹر سیرل کے اِجلاس کی سوال خوانی عجیب طریقے کی تھی . (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۲۶۲) . [سوال + ف : خواں ، خوانی ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داغ دینا ف م.
اچانک اِستفسار کرنا ، جھٹ سے سوال کر دینا ، اچانک ایسا سوال کر بیٹھنا جس کا جواب دینا مخاطب کے لیے آسان نہ ہو. پروفیسر غفور کی خاموشی کو نیم رضامندی سمجھتے ہوئے اخبار والوں نے اُن سے سوال داغ دیا جس کے جواب میں ان کو بھی کہنا پڑا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۳۶).

---داغنا محاورہ.
رک : سوال داغ دینا ، اچانک اِستفسار کرنا ، جھٹ سے سوال کر دینا. اس سے پہلے کہ ہم اُس کے حُسن و جمال پر اپنے دوست ناصر زیدی کا کوئی شعر سوچتے اس نے جھٹ سوال داغ دیا. (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۱۵۹).

---دَرْسَوال (---فت د ، سک ر ، ضم نیز فت س) مف
ایک ہی سوال میں کئی سوال شامل ہونا ، سوال کے جواب میں بھی سوال ہی کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [سوال + در (حرفِ جار) + سوال (رک)].

---دِیگَر جَواب دِیگَر کہاوت.
جب کوئی شخص سوال کے جواب میں ایسی بات کہے جو سوال سے تعلق نہ رکھتی ہو تو کہتے ہیں.

مرا تو پیغام وصل کا ہے تمہاری تقریر ہجر کی ہے
بُتاں ہے یہ بھی خُدا کی قدرت سوال دیگر جواب دیگر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۷۳). سوال دیگر جواب دیگر ، کہیں کھیت کی سُنیں کھلیان کی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۰۹

---دینا محاورہ.
(قانون) عرضی دینا ، عدالت میں دعویٰ پیش کرنا ، اِستغاثہ کرنا.

سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہوں نے تم پر کوئی سوال دیا

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۳). انھیں کے ذریعے سے ہانسو کے محتانہ پر سوال دے دیا ہے اپنے یہاں کے مال کا دعویٰ کیا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۸۳).

---ڈالنا محاورہ.
اِلتجا کرنا ، درخواست کرنا (نوراللغات).

---رَدْ کَرْنا ف م.
کسی کی اِلتجا کو ٹھکرا دینا ، اِنکار کر دینا.

اگر راگ سے غیر ہو دل کا حال
نہ جوگن کا رد کیجیے گا سوال

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، امانت ، ۱۳۸). ایسے مجبوروں کی مدد کر اور ان کے سوال کو رد نہ کر. (۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۷۸).

--- کُچھ جَواب کُچھ فقرہ.
رک : سوال دیگر جوابِ دیگر.

کرتا ہوں کچھ سوال وہ دیتا ہے کُچھ جواب
اس وقت دل کہیں ہے مرا دلربا کہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پُوچھنا ، دریافت کرنا ، اِستفسار کرنا.**

سوال میں نے جو انجامِ زندگی سے کیا
قدِ خمیدہ نے سُوئے زمیں اشارت کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳). ۲. **پُوچھ گچھ ، احتساب.**

سوال کرتے ہیں کیا دیکھ کر ملک ہم سے
کفن میں بھی تو نہیں کوئی تار باقی ہے

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۸۰). ۳. **خواہش کرنا ، چاہنا ، طلب کرنا.**

کیتا میں اس سوال پہ دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ‌مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجیب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۶).

معشوق جائے حُور ملے مے بجائے آب
محشر میں دو سوال کریں گے خُدا سے ہم

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۲۲).

---کی صُورَت امث.
وضع قطع جس پر سوالی ہونے کا شک ہو ، گداگر کا حُلیہ.

مُجھ کو لباسِ فقر سے ہے عار اس لیے
ناسخ نہ تا بنے کہیں صُورت سوال کی

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

---لگنا محاورہ.
درخواست پیش کرنا ، ملتجی ہونا.
مُدّت ہوئی سوال لگا ہے منیر کا
ملتا ہے دیکھیے درِ دولت سے کیا جواب
(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۹۵).

---موصِلْ اِلَی المطلُوب فقرہ.
مطلب تک پہنچانے والا سوال ، ایسا سوال جس سے وہ مطلب نکلتا ہو جو پُوچھنے والا چاہتا ہے یا جس کی اُمید رکھتا ہو (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---نامَہ (---فت م) امذ.
ان سوالات کی فہرست جن کے جوابات مطلوب ہوں ، سوالات کی فہرست جو کسی مسئلے کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مرتب کیے گئے ہوں. انہوں نے دریافتِ حالات کے لیے ایک سوال نامہ جاری کر دیا . (۱۹۵۹ ، خطوطِ عبدالحق ، ۲۱۲) . صوبۂ پنجاب میں بھی سوالنامہ جاری کیا گیا. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ لاہور ، فروری ، ۲۵). [سوال + نامہ (رک)].

سُوالات (ضم نیز فت س) امذ.
سوال (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل. قرآن مجید میں اہلِ کتاب کے متعدد اعتراضات اور سوالات مذکور ہیں . (۱۹۳۲ ، (سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۳). اس بیان سے واضح ہو گیا کہ اس قسم کے سوالات کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کے وقت ناپید کرنے پر قادر ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیرِ ابوبی ، ۲ : ۱۵۶). [سوال + ات ؛ لاحقۂ جمع].

---جِرَح کس اضا(--- کس ج ، فت ر) امذ ؛ ج.
(قانون) فریقِ ثانی کے گواہوں پر کیے جانے والے جرح کے سوال (ماخوذ : نوراللغات). [سوالات + جرح (رک)].

سَوالِب (فت س ، کس ل) امذ ؛ ج.
(منطق) منفی جُملے.
اخذ کیتا سوالبِ اربع
اُس کے سن شرح متن خاطر خواہ
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۱). عکسِ نقیض میں موجبات کا حُکم وہی ہے جو عکس المستوی میں سوالب کا اسی طرح یہاں کے سوالب کا وہی حکم ہے جو وہاں کے موجبات کا. (۱۹۲۳ ، المنطق ، ۲۰). [ع : سالبَہ (رک) کی جمع].

---جُزْئیَہ کس صف(---ضم ج ، سک ز ، کس ء ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.
(منطق) وہ جُملے جن میں بعض کی نفی ہو. اب صرف سوالبِ جُزئیہ باقی رہے سو جن سوالبِ کُلیہ کا عکس نہیں ان سوالبِ جُزئیہ کا بھی عِکس نہیں . (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۷۸) . [سوالب + جُزئیہ (رک)].

--- کُلِیَہ کس صف(---ضم ک ، کس ل ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.
(منطق) وہ جُملے جن میں بعض کی نفی ہو. اب صرف سوالبِ جُزئیہ باقی رہے سو جن سوالبِ کُلیہ کا عکس نہیں اُن سوالبِ جزئیہ کا بھی عکس نہیں. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۷۸). [سوالب + کُلیہ (رک)].

سَوالَک / لَکھ (فت س ، ل) امذ.
پہاڑوں کا وہ سِلسلہ جو بہت دُور تک پھیلا ہو مگر اُن کی بلندی زیادہ نہ ہو.
اگر لوگ بولیں سوالکھ پہاڑ
سوشہ مد گلوں کی ہیں چھاوے شُمار
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۶) . ان سوالک پہاڑوں کے متوازی پھیلے ہوئے سِلسلے ۱۰ ہزار فٹ بلند ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳). [مقامی].

سُوالی (۱) (ضم نیز فت س) صف.
سوال (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ سوال کرنے والا ، بھِک منگا ؛ مانگنے والا ، فقیر ، سائل.
سوالی و سکری کوں مانے نہیں
بجز دِنے ووکس پچھانے نہیں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). ڈپٹی کمشنر کی طرح سوالیوں کو اردلیوں سے دھکّے دِلوا کر احاطہ سے باہر نِکلوایا . (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۶).
دل سوالی نہ ہوا ، آنکھ تہی جام نہیں
میری پہچان کوئی آرزوے خام نہیں
(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۱). [سوال+ی،لاحقۂ نسبت].

سَوالی (۲) (فت نیز ضم س) امث.
(ٹھگ) لومڑی (اپ و ، ۸ : ۱۹۳). [مقامی].

سُوالِیَہ (ضم نیز فت س ، کس ل ، فتِ ی) صف.
استفہامیہ ، اِستفسارانہ ، جواب طلب. اُردو میں اور علامتیں مثلاً سکتہ، وقفہ، سوالیہ فجائیہ وغیرہ تو بہت عرصے سے اِستعمال کی جاری ہیں. (۱۹۱۴ ، اُردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۵۳). اِتنے بہت سے سوالات غالب کے ذہن میں کیوں کر پیدا ہوئے کیا اس لیے کہ وہ سوالیہ مُوڈ میں پیدا ہوتے تھے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۲). [سوال + یہ ، لاحقۂ نِسبت].

---عَلامَت (---فت ع ، م) امث.
رک : **سوالیہ نِشان** (؟). نئی عالمگیر جنگ کا ہولناک اندیشہ دنیا کے ہر انسان کے دل میں ایک سوالیہ علامت بن گیا ہے. (۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۹۶). [سوالیہ + علامت (رک)].

---فِقْرَہ (---کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
سوالیہ بات یا جُملہ جس میں کوئی بات پوچھی گئی ہو. بخاری کے سر پر جو بال سوالیہ فِقروں کی طرح کھڑے ہوتے ہیں وہ ہم سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ یارو کُچھ تو کہو یہ بخاری کیا ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹). [سوالیہ + فِقرہ (رک)].

---نِشان (---کس ن) امذ.
۱. وہ علامت جو کسی جواب طلب جملے کے سامنے لگائی جاتی

ہے (؟) ؛ (مجازاً) استفہامیہ۔ آٹھ بجے پاکستان کی خبریں سننے سارے گھر والے اکٹھے ہوتے خبروں کے بعد سب کے چہرے سوالیہ نشان بنے ہوتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۶۱۲)۔ ۲. (مجازاً) حل طلب مسئلہ ، عقدۂ لاینحل ، معمہ۔ ان کی موت آج بھی ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ (۱۹۷۲ ، کتاب ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۷)۔ کیا اس کانگریس میں شرکت کے بعد کوئی مندوب ان تاریخی سوالیہ نشانات کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، پہلی قومی کانگریس برائے فروغ عربی ، ۱۰)۔ [سوالیہ + نشان (رک)]۔

۔۔۔نظر (۔۔۔فت ن ، ظ) امث۔
استفساریہ نگاہ ، جواب طلب نظر ، استفہامیہ انداز۔ لڑکیاں سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۲۷)۔ [سوالیہ + نظر (رک)]۔

۔۔۔نگاہ (۔۔۔کس ن) امث۔
رک : **سوالیہ نظر۔** سوالیہ نگاہوں سے اس عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا کہ آنند کو لامحالہ اس بچے کی یاد آ گئی۔ (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۷۹)۔ [سوالیہ + نگاہ (رک)]۔

سُوامی (ضم س) امذ۔
۱. (ہندو) **آقا ، مالک ؛ دیوتا۔** اُس نے کہا کہ میرے سُوامی میں نے یہ کیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۵)۔ مجھے یقین ہو چلا کہ قسمت نے آخر میرے دن پھیر دئیے ، ہاں میرے سُوامی بھی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، اختر حسین رائے پوری ، ۱۸۳)۔

جہاں میں دیہخداؤں کے یہ دل بھی
بنا ہے چند شمشانوں کا سوامی

(۱۹۸۱ ، حرفِ دل رس ، ۱۰۹)۔ ۲. **شوہر ، خاوند۔**

کس کس کا لے نام میں پیٹوں بن مجھے کب آتے ہیں
سُوامی لُوٹ جیو اُسے سب مل لوہو میں غوطے کھاتے ہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۹۶)۔ میری دنیا تمہارے چرنوں سے جگمگا اُٹھتی ہے میرے سُوامی۔ (۱۹۳۶ ، حرفِ آشنا ، ۱۵۳)۔
۳. **کسی مسلک کا مذہبی گرو ، پیر ، پیشوا۔**

سری شک مُنی آپ ہو میرے حامی
تمہارے سرن ہوں چرند اس سُوامی

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱)۔

لاج انہیں سے یوگ کی ہے
دیش بھگت جو سُوامی ہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱۳)۔ ۴. (ہندو) **جنوبی ہند کا ایک زیور جس پر دیوتاؤں کی تصویریں بنی رہتی ہیں۔** تمام جنوبی ہند میں جو زیور عام پسند ہے اس کو سُوامی کہتے ہیں جس پر ہندو دیوتاؤں کی تصویریں بنی رہتی ہیں۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، جولائی ، ۸)۔ [**स्वामी**]

سوّاں (فت س ، غنہ) صف ؛ س سوواں۔
گنتی میں ننانوے کے بعد آنے والا ، **بہ اعتبار ترتیب سو ، سو سے منسوب۔** سو اُن کا مقدار عرض میں ایک کا سواں یا ہزارواں حصے کا ہوتا ہے۔ (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۶۳۰)۔ ایک ملی گرام کا دسواں بلکہ سواں حصہ صحت کے ساتھ تولا جاسکتا ہے۔ (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۳۰۰)۔ اسے سو برابر حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس شکل کا ایک حصہ اس کا ایک سوواں ہے۔ (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لئے ، ۴۳)۔ [سو (رک) + واں ، لاحقۂ صفت و ترتیب]۔

سُواں (۱) (ضم س ، غنہ) امث ؛ ج (قدیم)۔
(دکھنی) **قسمیں ، سوں (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل۔**

کافر اگر باندے سُواں
کرتا ہے خوبیاں ہر گھڑی

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰)۔ [سو + اں ، لاحقۂ جمع]۔

۔۔۔کھانا محاورہ۔
قسمیں کھانا ، حلفیہ بیان دینا۔

جنی ماں اپن مہر سوں آپے کر
کہی شاہ توں یوں سواں کھاہے کر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶)۔

سنیا سو ہوش سٹ پھر ہوش میں آ
کہیا اوس دھن سوں ان پھر یوں سواں کھا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۰)۔

سُواں (۲) (ضم س ، غنہ) صف۔
صرّافوں کی اصطلاح میں دو کو کہتے ہیں (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [مقامی]۔

سوآں (و مع ، مد ا) امذ۔
(کاشت کاری) **جنگلی دھان** (اپ و ، ۶ : ۶۷)۔ [مقامی]۔

سِوانا (کس س) امذ ؛ س سِوانہ۔
۱. **سرحد ، کنارہ ، حدِ فاصل۔** سرحدیں ممالکِ چین اور ممالکِ روس کی یہاں تک قریب پہنچیں کہ سِوانے کی تکراریں شروع ہوئیں۔ (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹)۔

دلکش بستی کا تھا سِوانا
گرتی پڑتی ہوئی روانہ

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۷)۔ ۲. **گھاس کا میدان۔** انڈونیشیا میں جھاڑیوں اور گھاس کے میدان ... ہیں جنھیں سِوانا کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۷۰)۔ [**सीमा** - حد + انت **अन्त** - آخر]۔

۔۔۔بندی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث۔
کسی ملک یا علاقے کی حدیں متعین کرنا ، حد بندی۔ قیصر پر قل کی مورت بنا کر سوانہ بندی کا نشان دیا تھا۔ (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۱)۔ [سِوانہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُوانا (ضم س) ف ل (قدیم)۔
مُزیّن ہونا ، اچھا لگنا ، سزاوار ہونا۔

تیرا میں پن ہوتا نا تو پن اس کو سواتا نا

(۱۶۸۰؟ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۲۱))۔ [سُہانہ (رک) کا ایک اِملا]۔

سَوانْت (فت س ، غنہ) امذ.
چسم.
ماٹی کی دیہ سوانْت کو کھیہ کووٗ دم ناس موں ساس رواں ہے
مُرشد واہ کہے نوشاہ زمیں زماں موں عیاں ہے
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۹۸). [مقامی].

سُوانْت (ضم س ، غنہ) امذ.
(ہیئت ؛ نجوم) **ایک سیارے کا نام.**
سکھا پوربہ اور ایک اُوترا ہے بار
ایک ہست اور چترا سوانت بچار
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۱۰). [مقامی].

سُوانْتی (ضم س ، مغ) صف.
سوانْت (رک) سے منسوب یا متعلق ، سوانْت سیارے کے اثرات کا. پانی ... سوانتی نچھتر میں صرف دریا میں پڑنے سے گوہر بے بہا بن جاتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۵۸). [سوانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَوانْجنا (فت س ، غنہ ، سک ج) امذ.
ایک درخت جس کی لمبی لمبی بیج دار پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں اور پُھول اور پتّیاں دواؤں میں کام آتی ہیں ، سُہانجنہ ، سُہجنہ ، سہجنا. وہ سوانجنے کی جڑ میں گُھٹنوں پر کہنی ٹیکے تھوڑی ہاتھ پر رکھے بیٹھا رہتا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۹). [سُہجنا (رک) کا ایک اِملا].

سَوانِح (فت س ، کس مج ن) امذ ؛ امث ؛ ج.
۱. **حادثات ، سانحے ، واقعات.** جب ایسے سوانح بروئے کار آئے تو کِسریٰ کہ فرماروائے ملکِ فارس تھا گھبرایا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۷۵). اعتراض اِس قسم کی مروجہ تاریخوں پر وارد ہوتے ہیں جنھیں صرف وقائع ، حوادث اور سوانح سے تعلق ہے. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن) ، مقالات ، ۶۵). ۲. **حالاتِ زندگی ، سرگُزشت.** ایسے لوگوں کے سوانح لکھے گئے ہیں جن کے حالات پڑھ کر کوئی عُمدہ تحریک دل میں پیدا نہیں ہوتی. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۵). قرآنِ مجید میں اکثر انبیاً کے سوانح و حالات کے ضِمن میں ان آیات اور معجزات کا بھی بیان ہے جو ان کو خُدا کی بارگاہ سے عطا ہوئے تھے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۹۳). علامہ کے عِلمی و فنی کارناموں پر تو سبھی متفق ہیں مگر اُن کے سوانح کے معاملے میں خاصا وسیع اِختلافِ رائے موجود ہے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں (مقدمہ) ، ط). [سانحہ (رک) کی جمع].

---حَیات (---فت ح) امذ.
سوانحِ عمری ، حالاتِ زندگی. اس سے کسی شخصیت پر وہ مُختصر تحریر مراد ہوتی ہے جس میں اس کے سوانح حیات کی طرف اِشاروں کے ساتھ اس کے اخلاق کردار اور سیرت کا نقشہ کھینچا گیا ہو. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۹). [سوانح + حیات (رک)].

---عُمْری (---ضم ع ، سک م) امث.
کسی کی زندگی کے حالات ، سوانح. دو کتابیں ہیں جو جہانگیر نورالدین بادشاہ سے منسوب کی جاتی ہیں کہ ان میں اپنے واقعات اور سوانح عمری خود اس نے قلمبند کیے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱). مصنف نے اس کتاب میں سببِ تصنیف بیان کرنے کے بعد جناب رسالت پناہ صلعم کی مُختصر سوانح عمری لکھی ہے. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۴). وہ حضرت عمر کی سوانح عمری سے آگے نہیں بڑھے. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۳۵). [سوانح + عُمر (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---نِگار (---کس ن) صف.
۱. **کسی شخص کی زندگی کے حالات لکھنے والا ، سوانح لکھنے والا ، سوانح نویس ، سیرت نگار.** مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک سوانح نِگار نے اُس زمانے کا یہ واقعہ نقل کیا ہے. (۱۹۴۹ ، آثارِ ابوالکلام ، ۲۳). اچھے سوانح نگار کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہیرو کے متعلق ہر واقع کو بے تعصبی کے ساتھ جانچے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۶۷). ۲. **ملک یا ملک سے باہر کی خبریں قلمبند کرنے والا ، سلطنتِ مغلیہ کے زمانے میں دور دور کے صوبوں میں عام و خاص کارروائی اور اِنتظام وغیرہ کو قلمبند کرنے والا ایک بادشاہی افسر.** سُلطان کو لازم ہے کہ سوانح نگار ، صاحبِ ایمان ... مقرر کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۶۱). [سوانح + ف : نِگار ، نگاشتن ۔ لِکھنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
حالاتِ زندگی یا سوانح لِکھنا. اُردو میں مولانا حالی کو باضابطہ سوانح نِگاری کا بانی سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۴). [سوانح + نِگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
۱. **سوانح نگار ، کسی سوانح کا مصنف.** بہت سی اصلاحیں کیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے یہ ان کے سوانح نویس کا کام ہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۴۴). ۲. **ملک یا شہر سے باہر کی خبریں فراہم کرنے والا.** سوانح نویس عام ملکی خبریں فراہم کرتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۷). [سوانح + ف : نویس ، نَوِشتن ۔ لِکھنا].

سَوانِحات (فت س ، کس مج ن) امذ ؛ ج.
سوانح (رک) کی جمع. ہر ایک ضرب المثل کسی نہ کسی وارداتِ گُزشتہ کا خلاصہ اور سوانحاتِ قدیم کا نتیجہ ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶).
بتائیں دوت کیسے ؟ ہنس کو کہ ہدہد کو ؟
جو ہو سکے تو کتابِ سوانحات پڑھو
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۳۳). [سوانح + ات ، لاحقۂ جمع].

سَوانِحی (فت س ، کس مج ن) صف.
سوانح (رک) سے منسوب یا متعلق ، واقعاتی. سوانحی تکمیل کے اعتبار سے آپ بیتی کی دو قسمیں ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱). [سوانح + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---خا کَہ (---فت ک) امذ.
زندگی کے واقعات کا شذرہ ، ہلکا سا نقشہ ، حالاتِ زندگی کے اشارات. جن صوفیائے کرام کے سوانحی خاکے اِس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں ان کی ساری زندگی فرمانِ الٰہی کی اِطاعت اور حکمِ نبویؐ کی تعمیل میں گُزری . (؟ ، مشاہیرِ سرحد ، ۷) .
[سوانحی + خا کہ (رک)].

سَوانْڑنا (فت س ، غنہ ، سک ڑ) ف م (قدیم).
رک : سنْوارنا. سب طرح سے تُجھ کو اچھا بنایا سوانْرا . (۱۷۷۱ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۱۶۶).[سنْوارنا (رک) کا متروک املا].

سَوانْک (فت س ، غنہ) امذ.
رک : سانْواں. جب بچّے اُڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو انہیں ساتھ لے کر یہاں سے اپنے وطن کو چلی جاتی ہے گیہوں ، جو ، سوانک اور مہنگا اس کی خوراک ہے.(۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۷۶). اس کے بعد دھان شفتل ، سوانک ، کماد جیسی فصلیں کاشت کرنی چاہیں تا کہ زمین کی اصلاح ہو جائے. (۱۹۷۰ ، وادیٔ مہران میں زراعت ، ۱۲۳). [مقامی].

سَوانْگ (۱) (فت س ، غم و ، غنہ) امذ.
رک : سانگ . وہ بھی یہ سوانگ دیکھ افسوس کر اپنے جی میں کہنے لگا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۲۲). اسے یہ سوانگ مبارک رہے ، میں جیسی ہوں ویسی ہی اچھی ہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۱) . ایسے سوانگ اور ایسے ڈرامے دِکھانے کا سِلسلہ شروع کیا گیا جس سے مُسلمانوں میں خواہ‌مخواہ اِشتعال پیدا ہوتا تھا . (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۴۸). [سانگ (رک) کا ایک اِملا].

---بَنانا محاورہ.
بہروپ بھرنا ، شکل اور بھیس بدل کر کوئی تماشا دِکھانا ؛ کسی کا مضحِکہ اُڑانا.

دل تک اُدھر نہ آیا اِدھر سے کچھ نہ پایا
کہنے کو ترک لے کر اک سوانْگ یاں بنایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۰). ایک شاعر دوسرے شاعر کا سوانگ بنا کر سربازار نِکلتا تھا. (۱۸۸۱ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۵۰) . آپ لوگ میرا سوانگ بنا رہے ہیں ، ایسا نہ کہو بہن. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، میدانِ عمل ، ۹۵).

---بَننا محاورہ.
تماشا بننا ؛ ہیئت بدل کر ایسا بننا کہ دیکھ کر لوگ ہنسیں.

جاہ و حشمت میں بشر کا حال دیکھا چاہیے
سوانگ بن جاتا ہے دولت کا تماشا دیکھ کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۳). وہ میموں کے مدرسے میں پڑھتی ہے ، باجا بجاتی ہے ، انگریزوں کے ناٹک میں سوانگ بنتی ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۳).

---بہت/بڑا ، رات تھوڑی کہاوت.
وقت کم ہے اور کام زیادہ.

مثل یہ سچ ہے کسی نے جوڑی
سوانگ بڑا اور رات ہے تھوڑی

(۱۸۲۹ ، داستانِ رنگین (ق) ، ۱۷۷).

---بَھرْنا محاورہ.
رک : سوانگ رچانا ، سانگ بھرنا ، رُوپ بدلنا. ایک دن سب اکٹھے ہوئے ، شہروں کا سوانگ بھرا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۲۵) . وہ اپنی کامیابی کے لیے نِت نئے سوانگ بھرتی . (۱۹۲۵ ، گردابِ حیات ، ۱۹). جس شخص نے آنکھیں مُوند کر مرے ہوئے کا سوانگ بھرا تھا وہ محفوظ رہا کوئی اس کے قریب نہ آیا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۹).

---رَچانا محاورہ.
ڈھونگ کرنا ، دھوکا دینا. قرنطینے اور ڈاکٹری معائنے کا سوانگ پہلے رچایا گیا.(۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۳). بھانڈ اور بھاٹ قسم کے لوگ نقلیں کرتے اور سوانگ رچاتے . (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳).

---رَچْنا محاورہ.
نقل کرنا ، ڈرامہ کرنا. لڑکیاں سوانگ رچنے کی بےحد شوقین ہوتی ہیں بچپن میں وہ پلنگ کھڑے کر کے ان پر پلنگ پوش کے پردے لگا کر گھر گھر کھیلتی ہیں. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۵).

---کَرْنا محاورہ.
سانگ کرنا (رک) ، دھوکا دینا ، رُوپ بھرنا. غرض تُو بھی احمق مطلق ہے کوئی بھی بہو بیٹی سے یہ سوانگ کرتا ہے جو تُو نے اِختراع کیا. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۶۴) . ناحق جب دیکھو ایک نیا سوانگ کرتے ہو. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۰).وہ وقت تھا کہ قریش دن رات نئے سوانگ کرتے رہتے تھے.(۱۹۱۸ ، اُنت کی‌مائیں ، ۲۸).

---گَھر (---فت گھ) امذ.
کنایۃً تماشاگھر، تھیٹر جہاں کہانیاں بطور تمثیل پیش کی جاتی ہیں.

کلکتے میں منیر نے کی سوانگ گھر کی سیر
آیا وطن سے بزمِ طلسمات کے لیے

(۱۸۴۷ ، کلّیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲۹). [سوانگ + گھر (رک)].

---لانا محاورہ.
رک: سانگ لانا. اگر بندی خانے میں رکھوں تو ان کا کون خبرگیراں ہے کا بھوک پیاس سے مر جائیں گے یا کوئی اور سوانگ لائیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۷).

لیلیٰ کا سوانگ لائی ہے بوتل شراب کی
میلا لگا ہے پیرِ مغاں کی دکان پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵).

سو رنگوں سے ہے سوانگ لاتی دنیا
مجھ کو نہیں ایک آنکھ بھاتی دنیا

(۱۹۴۶ ، مشعل ، ۱۲۶).

---مَچانا محاورہ.
کھیل تماشے کرنا ، مسخرا پن کرنا (نوراللغات).

--- نکالنا محاورہ.
رک : سانگ بنانا.

نیا ہولی میں دیکھا رنگ اب کے جوہرِ قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نکالا سوانگ بسمل کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۸).

سوانگ (۲) (فت س ، غم و ، غنہ) امذ.
(کاشت کاری) ایک غلّہ یا اناج ، سانوان ، سانوک . موٹھ ، (ومج ، کس ا ، غنہ ، سک گ ، فت م ، ی مع) امث. کھا لیتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر ہرند ، ۱۹۶). [مقامی].

سوانگ مشین (و مج ، کس ا ، غنہ ، سک گ ، فت م ، ی مع) امث.
کپڑا وغیرہ سینے کی مشین ، سلائی مشین. خدا سلامت رکھے سنگر سوانگ مشین کو . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۶) . [انگ : Sewing Machine].

سوانگی/سوانگیا (فت س ، غم و ، غنہ) صف.
بہروپیہ ، شعبدہ باز ، دغا باز ، عیّار (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس) .
[سوانگ + ی/یا ، لاحقۂ نسبت].

سیوانہ (کس س ، فت ن) امذ.
سرحد ، حد ، رک : سیوانا. سیوانہ اور سرحد علاقہ اپنے کو موافق معمول سابق قایم رکھے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۷۹). ایک مقام ہے جو عوام میں لاڈلی کے نام سے موسوم اور سیتلا کی پختہ سڑک کے قریب موقع مثو کے سیوانہ میں واقع ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۴۹). [سیوانا (رک) کا متبادل اِملا].

--- بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
حد بندی ، حدود قائم کرنا. قیصر پر قل کی مورت بنا کر سیوانہ بندی کا نشان دیا تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۱۳۱). [سیوانہ + بندی (رک)].

سیوانی (کس س) صف.
رک : سیانی.

جل کوکھ اور مانگ لوٹی ہو سدھ تج
بِکھر بھرتی ہے گھر کی بی بی سیوانی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲). [سیانی (رک) کا ایک متروک اِملا].

سُواہ (ضم مج س ، سک ہ) امث.
راکھ. اب یہ ڈھائی سو کے انسپکٹر میرے سر میں سُواہ ڈالیں گے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۱۳۲). [پن].

سُواہا (ضم س) امذ.
(ہندو) ایک کلمہ جو دیوتاؤں پر بھینٹ چڑھاتے کے وقت کہتے ہیں. پنڈت جوالا جی کی جئے پکارتے ، سُواہا کہتے . (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۶۳). پنڈت جی نے تھالیوں کو ہم دونوں کے منہ اور سروں کے اوپر سے گھمایا ، کچھ اشلوک ساتھ ساتھ پڑھتے رہے اور یہ مرحلہ اوم سُواہا پر ختم کیا. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۶). [س : स्वाहा].

--- کرنا محاورہ.
(ہندو) بھینٹ چڑھانا ، قربان کرنا ، جلا کر خاکستر کرنا ، نثار کرنا . شری سدا شوجی کے کنوں نے وچھ پرجاپت کی جگہ کو سُواہا کر دیا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). یہ میری بیوی ہے جس کے لیے میں نے اپنا سب کچھ سُواہا کر دیا . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۵۲).

سواء (فت س) امذ.
(تصوف) حق کو کہتے ہیں (مصباح التعرف). [ع : (س و ی)].

سوائم (فت س ، کس ء) امذ ؛ ج.
وہ مویشی جو چراگاہ سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں. زکواۃ ، چاندی اور سونا اور سوائم اور تجارت کے مالوں میں اگر حاجت اصلی سے زائد ہوں اور نصاب کے موافق ہوں .. بعد ایک سال گزرنے کے ان چیزوں پر واجب ہوتی ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۶). [ع : سائمہ (رک) کی جمع].

سوائی (۱) (فت س) صف مث.
۱. سوایا (رک) کی تانیث.

یو نا ہو کر بھی سودے تھے دربانی
ہے جس میں فائدہ ڈیوڑا سوائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳).

میاں قادر ہیں اُن کے چھوٹے بھائی
انہوں میں خُوبی ان سے ہے سوائی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳).

قیمت سوائی پہنچی ہے پہلے کشید سے
جو مے فروش ہے وہ مرا قرض دار ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۵۶). چیزیں سوائی کر کے ٹوپیاں وغیرہ بڑھا کر بیچ دیتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۸).
۲. وہ غلّہ جو کاشتکار کو بیج کے واسطے اس شرط پر دیا جائے کہ غلّہ کٹنے پر ایک کا سوایا دینا ہو گا. پٹواری کو چاہیے کہ ایک ہی روزنامچہ بنادے اور شروع سال سے آخر برس تک جو آمدنی بابت مال یا سوائی کی تحصیل ہو یا خرچ مالگزاری یا ملبہ عمل میں آوے بقید تاریخ دن ... اس میں لکھا کرے. (۱۸۴۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۲). غلّہ کی خرید و فروخت کرتے تھے ڈیوڑھی سوائی چلتی تھی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۵). [سوا + ئی ، لاحقۂ تانیث].

سوائی (۲) (فت س) امث.
جہاز کا پردہ.

کام تھا اوس جا سوائی کا سدا
تھی پلان اون سبھوں کی پیشوا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۷). [مقامی].

سوائی (۳) (فت س) امث.
کمر بند ، تگڑی ، گوٹ. بچھوے پہنے ، چنری سرخ اوڑھی لہنگے پر سوائی لگائی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا (انتخاب) ، ۱ : ۹۵).
[سوا + ئی ، لاحقۂ تانیث].

سِوائی (۱) (کس س) امث.
(کاشت کاری) مٹی اور ریت ملی ہوئی زمین جو چاول کے سوا دوسرے تمام غلّوں کے لیے قابلِ کاشت ہو. ہم لوگ زرخرید زمین کو یعنی جس میں پیداوار زیادہ ہو کبھی تو سِوائی کے نام سے اور کبھی کنجن کے نام سے پکارتے ہیں. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۸). [مقامی].

سِوائی (۲) (کس س) صف (قدیم).
زیادہ ، بڑھ کر ، سِوا.

خلق جب یوں کہے گی آشکارا
ہوے گا تب سوائی دل خوش ہمارا

(۱۶۹۷ ، عشق نامہ (ق) ، ۱۶۲). [سِوا (رک) + ئی ، لاحقۂ تانیث].

---جَمَع (---فت ج ، م) امث.
وہ محصول جو زمین کے علاوہ اور چیزوں پر لگایا جاتا ہے مثلاً چنگی وغیرہ (اردو قانونی ڈکشنری). [سِوائی + جمع (رک)].

سَوائے (فت س) امذ.
عہدِ مغلیہ کا چاندی کا سِکّہ جو تین ماشے یا ۱/۴ تولے کا ہوتا تھا (ذرائع محاصلِ سلطنتِ مغلیہ ، ۳۱). [مقامی].

سِوائے (کس س). (الف) حرفِ ربط.
سِوا ، علاوہ ، بجز. بادشاہ کے اولاد نہ جیوتی تھی سو بادشاہ کوں کیا رعیّت کوں اور نوکروں کوں اس سِوائے اور غم نہ تھا. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۲).

نہیں کوئی عزیز اصلا سوائے ربِّ عزّت کے
سفید اب ہو گئی رنگت عزیزوں کے ہے لوہو کی

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۸). سرکاری محابس میں سِوائے رسی کے کپڑا بھی بُنا جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، رسائلِ عماد الملک ، ۲۰۷). (ب) صف. **سِوا ، زیادہ ، بڑھ کر.** جیوں خطا کا نانو لیا اور بادشاہ زادے کے آنسو سِوائے چلے اور رنگ تغیر ہو گیا. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۲). [رک : سِوا].

سَوایا (فت س) امذ.
۱. **رک : سَوا (۱).** شیخ کی شاعری کا رُتبہ سوایا بلکہ ڈیوڑھا ہو گیا. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۱۶). مشرق پاکستان ... رقبے میں ساٹھ ہزار مربع میل سے بھی کم لیکن آبادی میں مغربی پاکستان سے سوایا ہے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۲). اسے پنجابی میں ڈیوڑھ یا سوایا کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۷۳). ۲. **زیادہ ، بڑھ چڑھ کر.**

کیونکہ تشبیہ اس سے دے بیداد
مہ سے تُم حُسن میں سوائے ہو

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۷۶).

مال احمق کے لیے گر ہو سوایا چاہیے
اور بھی لادا زیادہ بوجھ خر کی پُشت پر

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۳).

ڈھل گیا سانچے میں اللہ رے اعجازِ جمال
چشمِ بددُور ہوا ڈھل کے سوایا جوبن

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۰۱).

میں یہ سمجھی تھی کہ یہ ہار مرصع رتنار
ہاتھ آئے تو سِرا رُوپ سوایا ہو گا

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۷۱). [سَوا (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُوْآنی (و مع) امث.
(پٹوا گری) پٹوے کا کام کرنے کا بہت باریک نوک کا موچنا (ماخوذ: ا پ و ، ۴ : ۷۹). [مقامی].

سُوباس (و مع). (الف) صف.
خوشبودار ، مُعطّر.

مغز اس کا سُوباس ہوتا ہے
گُلبدن کے جو پاس ہوتا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۳). (ب) امث. **خُوشبو.**

رنگا رنگ پھل بن جو ہیں بے قیاس
وو ہر گُل کو دی معرفت کی سُوباس

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۹). [سُ + باس (رک)].

سُوبالی (و مع) امث (قدیم).
حسین لڑکی.

سُوبالی کی چوٹی گُندی چاو سوں
مشاطہ عشق ہت کھلا وو سدا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶۲). [سُ + بالی (رک)].

سُوبَر (و مع ، فت ب) امذ.
زچّہ بن (اُردو کا رُوپ ، ۱۲۸). [مقامی].

سُوبَرَن (و مع ، فت ب ، سک ر) امذ.
سونے کا ایک قدیم سِکّہ جو دس ماشے کا ہوتا ہے. سونے کے سِکّہ کا پرانا نام سُوبرن ہے ... اس کی انگوٹھیاں بنائی جاتی تھیں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دسمبر ، ۳۳). [مقامی].

سُوبَڑ/سُوبَڑا (و مع ، فت نیز سک ب) امذ.
چاندی جس میں کھوٹ یا میل ہو. صبح کو میں نے اس مالِ مُفت کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ واہ وا سونے کی جگہ پیتل اور چاندی کے عوض سُوبڑ نے لے لی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۲ : ۴). [پ : س : شُلب + ر शुल्ब+र].

سُوبَس بَسْنا محاورہ.
(عو) سرسبز یا آباد ہونا ، خوش و خُرّم رہنا ، پھلنا پُھولنا (مخزن المحاورات).

سوبی (و مج) امث.
(نیاراگری) تانبے کے میل کی چاندی جو بطور چاشنی چاندی میں ملائی جائے تاکہ اس کی بنی ہوئی چیز میں سختی اور جھنکار پیدا ہو (ا پ و ، ۴ : ۸). [مقامی].

سُوپتا (و مع ، ی مع) امذ.
سپنا ، اچھا یا مناسب موقع ، سہولت ، آسانی. میں بار بار کہتا ہوں کہ اب بھی کُچھ نہیں بگڑا تم اپنا اپنا سوپتا دیکھو . (۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۸۳). [س : سُوپت सुविहित].

سوبھا (و مج) امث.
شوبھا ، چمک دمک ، حُسن و جمال ، زیبائش.

سوبھا دیت ہیں رے میگھ گھام جیسیں میگھ راگ اساوری
سمیت بھئی آنند کر

(۱۵۹۹ ، نورس ، ۸۵).

نام کی سوبھا وہ ہی جانے جو ہووے نام لیوا
بیٹھا چاکھے سو لذّت بیٹھی ہر کی سیوا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۵).

ہر اک نار سورج سی سوبھا دھرے
گھڑی ہو سورج کی تپسّیا کرے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۲۲). تو جیسی ہی تو سوبھا سبز کا رکشی کے جوڑے کی اور تیسی ہی جھمک لال طاش کے پائجامہ کی. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۴۳). لوگ باہر کی سوبھا اور مال و اسباب کی فہرست دیکھ کر ... جہیز آنکتے تھے. (۱۸۸۵)، فسانۂ مبتلا ، ۳۵).

ستک ہاتھی دینا سوبھا دینا
بابل دل درباؤ رے

(۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۹۴). [پ : सोभा ؛ س : शोभा].

---دینا محاورہ.
شوبھا دینا ، زیب بخشنا ، زینت دینا ، سَجنا ؛ سدھنا ؛ کِھلنا ؛ خوش منظر ہونا. کاشمیر میں جابجا پہاڑ کھڑے سوبھا دے رہے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۷۷). سمندری تو ابلا ستری ہے ، یہ باتیں تُجھ کو سوبھا نہیں دیتیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۷۵).

سَوبھاگ جوگ (و لین ، و مج) امذ.
نیک گھڑی جس میں پیدا ہونے والا بچہ خوش نصیب ، راست باز اور قول کا پکّا ہوتا ہے. سوبھاگ جوگ میں جس کی پیدائش ہو وہ مولود خوش نصیب اور ... اپنے قول و قرار سے مُنحرف نہ ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۳). [س : سوبھاگ (سوبھاگیہ کی تخفیف) + جوگ (رک)].

سَوبھاگی (و لین) صف.
(ہندو) خوش قِسمت ، بختاور (پلیٹس). [س : सौभागी].

سَوبھاگیہ (و لین ، سک گ ، فت ی) امذ.
(ہندو) خوش نصیب ، سعادت مند ، بابرکت . درشن کرنے کا سوبھاگیہ مُجھ کو پراپت ہوا ہے.(۱۹۲۴، تاریخ نثرِاُردو، ۱: ۳۳۹). [س : सौभाग्य].

سوبھانا (و مج) ف ل.
سوبھا دینا ، زیب دینا ، سجنا.

تمہیں چندیری کی ململ بہت ہی سوبھاوے
انگوچھا چاہیے ہے پور کا دکھن کی پاگ

(۱۸۶۴ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۵۷). [سوبھاو + نا ، لاحقۂ مصدر].

سوبھاؤ (و مج) امذ.
(ہندو) فِطرت ، عادت ، خصلت ، انداز ؛ دل کو بھلا لگنا ؛ پُرکشش.

ما سوا اس سب کے اور کِتنے سوبھاؤ
آپ کو میں کیا کہوں جز ریش گاؤ

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۱۳). لڑکا تو ایسا ہے کہ بھگوان سب کو دیں بالکل وہی لڑکپن کا سا سوبھاؤ ہے ، وہی بھولا پن . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷۱). علاوہ بریں اس کا سوبھاؤ ایسا تھا کہ باوجود واقفیت کے باپ کو روکنے سے شرماتا تھا. (۱۹۳۴ ، خطباتِ مشران ، ۱ : ۳۴۱). [س : स्वभाव].

سَوبھ جوگ (و لین ، و مج) امذ.
(ہیئت) وہ نیک گھڑی جس کا مولود دراز قد ہوتا ہے اور ہر شخص سے محبت رکھتا ہے. سوبھ جوگ اس جوگ کی پیدائش سے مولود دراز قد ہو اور ... عیش و عشرت سے تمام عمر گُزراں کرے . (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۶). [سوبھ + جوگ (رک)].

سُوپ (۱) (و مع) امذ.
۱ اناج پھٹکنے اور صاف کرنے کا ظرف جو عام طور سے سرکی یا بانس کی تیلیوں سے بنایا جاتا ہے جس میں پیچھے کی طرف ایک سار اور دائیں بائیں ڈھلوان کگر ہوتی ہے ، آگے کا حصّہ پھٹک ہوئی چیز کا کُوڑا نِکالنے کے لیے کھلا رہتا ہے ؛ چھاج ، غلہ افشاں ، چاولی. بُھوسے کو غلے سے بذریعۂ ٹوکرہ یا چھاج یعنی سُوپ سے اُڑاتے ہیں. (۱۸۴۶ ، کھیت کرم ، ۸). کسی (کیل) میں روٹی کھانے کی ڈلیا لٹک رہی تھی ، کسی میں سُوپ ، کسی میں چھلنی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۸۷). ایک کھرے سانولے رنگ کی چوڑی ہڈیوں والی عورت سُوپ میں دھان پھٹک رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کُچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۰۸). **۲. بانی سینچنے کا ڈول یا ٹوکرا (چمڑے یا کسی موٹے کپڑے وغیرہ کا بنا ہوا) ، کپڑے یا سن کی جھاڑو جس سے جہاز کے ڈک وغیرہ صاف کیے جاتے ہیں** (پلیٹس ؛ شبد ساگر). [پ : सूप].

---بولے تو بولے چَھلنی بھی کیا بولے جس میں بَہتّر چھید کہاوت.
بے عیب اور عیب دار یا بد اور نیک کا مقابلہ بے معنی ہوتا ہے ، جو خود کمزوریاں رکھتا ہو وہ دوسروں کے سدھار میں کیا حِصّہ لے گا. وہی مثل ہے سُوپ بولے تو بولے چھلنی کیا بولے جس میں بَہتّر چھید. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۸ ، ۱۳ : ۵). اسی کو تو کہتے ہیں سُوپ بولا تو بولا چھلنی بھی بولی جس میں بَہتّر چھید. (۱۹۷۱ ، اُردو ، ۳ ، ۴ : ۶).

---توسُوپ چَھلنی بھی بولی جس میں بَہتّرچھید کہاوت
ادنیٰ ، پست یا مُبتذل آدمی کے دخل در معقولات کرنے کے موقع پر بولتے ہیں. تم نے ... مثل سُنی ہے کہ سُوپ تو سُوپ چھلنی بھی بولی جس میں بَہتّر چھید.(۱۹۴۰ ، عظیم بیگ چغتائی ، لیفٹیننٹ ، ۴۹

---تو سُوپ ہَنسے چَھلنی بھی (کیا) ہَنسے جِس میں بَہتّر چھید کہاوت.
رک : **سُوپ بولے تو بولے چھلنی کیا بولے الخ.** میں کس منہ سے کہوں سوپ تو سُوپ ہنسے چھلنی کیا ہنسے جس میں بَہتّر چھید (۱۹۳۲ ، مکاتیبِ چودھری محمد علی رودولوی ، ۱۷).

---سی ڈاڑھی اسث.
گھنی اور چوڑی داڑھی (جو چھاتی پر چھا جائے).

لگا کے سُوپ سی ڈاڑھی بھٹک نہ چکلے میں
خُدا کا نام لے زاہد کہ اب شباب نہیں

(۱۹۲۶ ، دیوانِ خندہ بریلوی ، ۱۰).

---کے اُتارے سے ناوْ ہَلکی نَہیں ہوتی کہاوت.
بہت سے انبار میں سے تھوڑا سا کم ہو جانے سے انبار نہیں گھٹتا. اگر دو کو مار ڈالا تو کیا کمال کیا ، دو کے مارے جانے سے لشکر خالی نہ ہو جائے گا ، مثل مشہور ہے کہ سُوپ کے اتارے سے ناوْ ہلکی نہیں ہوتی . (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۱۰۵۸).

سُوپ (۲) (و مع) امذ.
اشیائے خوردنی کا پکا کر نِکالا ہوا عرق ، یخنی ، شوربا وغیرہ. کُک حاضر ہوا تو ابن الوقت نے پوچھا "آج کھانے میں کیا ہے" باورچی: "سُوپ ، مٹن چاپ ، کٹلس ، آسٹین ... پڈنگ". (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۷۴). اس ٹائیفائیڈ بُخار میں کہ میں مشکل سے صرف دو چمچے سُوپ کے ہضم کر سکتا ہوں (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۳۷). غذا ۲ ستمبر ۱۹۸۷ء سے بند تھی صرف ڈرپ کے ذریعے گلوکوز اور دوائیاں دی جا رہی تھیں. ناک کے ذریعے سُوپ نلکی سے پہنچایا جا رہا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۵۰). [انگ Soup].

---و کاری (---و مج) امذ.
یخنی و شوربا.

جگمگاتے ہوٹلوں کا جاکے نظّارہ کرو
سُوپ و کاری کے مزے لو ، چھوڑ کر یخنی و آش

(۱۸۹۵ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۲۹۴).

اُڑاؤ مزے سُوپ و کاری کے تُم
بھرے پر نہ بچّوں کے ہاں اپنے پیٹ

(۱۹۶۰ ، نسیم طالوت (قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۹۸۶ ، ۳۵)).
[سوپ + و (حرفِ عطف) + کاری ــ کری (Curry)].

سوپ (و مج) امذ.
صابن.

ممکن نہیں لگا سکیں وہ توپ ہر جگہ
دیکھو مگر پیرس کا ہے سوپ ہر جگہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۹). سوپ اُردو میں عام لفظ ہے اس کی مُختلف ترکیبیں مثلاً بار سوپ ، سن لائیٹ سوپ حمام سوپ ، لکس سوپ وغیرہ رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۲).
[انگ : Soap].

سُوپَرْنیچْرَل (و مع ، فت پ ، سک ر ، ی مج ، سک چ ، فت ر).
صف سُپر نیچرل.
وہ بات جو فطرت یا عادت سے بالاتر ہو، فوق العادت، فوق الفطرت نیز خلافِ عقل. سُوپر نیچرل باتیں ... جس قدر بائبل سے مفہوم ہوتی ہیں ، ان کا عشرِ عشیر بھی قرآنِ مجید میں نہیں پایا جاتا . (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۰۹). نیچرل اور سُوپر نیچرل خدمات کی انجام دہی میں بہت کُچھ وقتِ عزیز ضائع کر چکے ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۰). [انگ : Super Natural].

سُوپْلی (و مع ، سک پ) اسث.
معمولی چھاج (پلیٹس). [سُوپ + لی ، لاحقۂ تصغیر].

سَوپْن (فت س ، و ، سک پ) امذ.
خواب ، سپنا. مصری. کوئی بھیانک سوپن تو نہیں دیکھا. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۲۵). [س : स्वप्न].

سَوپورْیَہ (و لین ، و مج ، سک ر ، فت ی) اسث.
ہوا میں چھوڑنے کی آتشبازی جس میں بارود کی بہت سی پوریں ہوتی ہیں اور شتابہ دِکھانے سے اس کے پھٹنے کے بعد چنگاریاں ہوا میں پُھولوں کی طرح نظر آتی ہیں. ترنج اور ... سوپوریہ جو چُھوٹتے ہیں تو زمین سے لے آسمان تائیں پہاڑ گول اور سڈول پر ایک قِسم کے پُھولوں کے بن جاتے ہیں اور آتش بازی میں برج تصویر دار اور چادریں تصویر دار جو چھوٹتی ہیں. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۶۰). [مقامی].

سُوپَھل (ضم س ، غم و ، فت پھ) صف.
مبارک ، بابرکت.

نیت میں ہو پھل جنابِ باری
محنت ہو سُوپھل جنابِ باری

(۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۶۰). [پ : सफल].

سَوت (و لین) اسث.
خاوند کی دُوسری بیوی ، سوتن ، سوکن.

عہد کر کے گئے اجہوں نہ آئے
ایے کن سوت نے ٹونا چلاوے

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۱).

اِیدھر اُودھر نہ جھانکیے صاحب
سَوت کو یاں سے ہانکیے صاحب

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷). نہ لڑکے کی گواہی اس کی ماں کی سوت پر اور نہ قاضی کا حکم خود اپنے علم پر مانا جاتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۱۲). لو صاحب ہم تو جاتے ہیں ، ہم سے سوت نہ دیکھی جائے گی. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۶۷). اس نے بڑھ کر نئی سوت کو ہاتھوں سے سنبھال لیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۵۵). کسی عورت کی سوت مر جائے تو ہر جمعرات کو اس کا فاتحہ دیا جاتا ہے تا کہ اس کی سوت کی رُوح اس سے خوش رہے اور اس کو کوئی گزند نہ پہنچائے (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۵۰).
[پ : सौत].

---اَچھی سَوت کے لیلڑے بُرے کہاوت.
رک : سوت بھلی ، سوتیلا بُرا. مُجھے اندیشہ ہے کہ تم آیندہ چل کر اسے تکلیف سمجھو اور یقین کرلو کہ بھاوج نے یہ جان کر کہ «سوت اچھی اور سوت کے لیلڑے بُرے» مُجھے کنویں میں دھکیل دیا. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۶۷).

---بَھلی سَوتیلا بُرا کہاوت.
سوت کی بہ نسبت اس کی اولاد زیادہ دُشمنی کا برتاؤ کرتی ہے ؛ ساجھی کی بہ‌نسبت اس کے اہل‌کار اور مصاحب زیادہ ستاتے ہیں (نجم الامثال).

---پَر سَوت اَور جَلاپا کہاوت.
ایک دُشمن کے ہوتے دُوسرا دُشمن اور بھی مُصیبت ہے دوسری سوکن آتی ہے تو جلن اور بڑھ جاتی ہے (دشمنوں کی کثرت کے موقع پر مستعمل) (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---چُون کی بھی بُری کہاوت.
سوکن کتنی ہی حقیر اور کمزور کیوں نہ ہو برداشت نہیں کی جاسکتی یا یہ کہ کبھی نہ کبھی نقصان پہنچا ہی دیتی ہے ، (گلہ حریف کے لیے اسی مفہوم میں مُستعمل) اجی تُم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہے مثل نہیں سُنی کہ سوت چُون کی بھی بُری ہوتی ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۶۰).

کانٹا بُرا کریل کا اور بدری کا گھام
سوکن بُری ہے چُون کی اور ساجھے کا کام

(۱۹۳۷ ، مشہور دوہا (قصص الامثال ، ۱۸۵)).

---کا لانا جیتے جی کا جَلانا کہاوت.
دُوسری جورو کا لانا پہلی جورو کے ساتھ اپنی بھی جان جلانے کا سامان کرنا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

سُوت(۱) (و مع) امذ.
۱. **رُوئی یا اون سے کاتا ہوا دھاگا ، چاندی کا تار.** عقل میں کاکلوت ، جوں ریشم میں سُوت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶).

ہم بھی یا مرضیِ مبارک سب جنے
یوں سخن کے سُوت سوں تانا تنے

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۲۱).

کیا جو مُنڈوائے اگر ریش و بروت
کیا ہوا ڈالے گلے کے بیچ سُوت

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۲۱). ایک کل کے اختراع میں جو سُوت کاتنے کے واسطے ہے پانچ برس صرف کیے ہیں. (۱۸۳۱ ، مقاصدِ علوم ، ۱۲۱). «مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب» مُجھ کو تو ایک متنفس بھی نہیں دِکھائی دیتا جو انگریزی کپڑا نہ پہنتا ہو انگریزی قینچی سے نہ قطع کراتا ہو انگریزی سُوت سے نہ سلواتا ہو. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۹۰).

لفظوں ہی کے چکر میں ہیں اب افعلن فعلن
چرخا ہی چلا کرتا ہے اور سُوت نہیں ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۹۷).

اک سُوت کی انّی مرے سانسوں کا اثاثہ
اور یوسفِ ہستی کا خریدار ہوں مولا

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۷). ۲. **(پیمانہ) ایک انچ کا آٹھواں حصہ.**

زمرد کا نہ وہ یاقوت کا تھا
وہ لہسنیا اڑھائی سُوت کا تھا

(۱۸۰۵ ، شش جہتِ رنگین ، ۲۵۵). اُس نے کاغذ کی پٹیوں پر اِنچ اور سُوت (ایک اِنچ کا آٹھواں حِصّہ) کے نِشان لگا کر یہ پیمانہ نلی کے دونوں جانب چسپاں کر دیا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۹۲). ۳. **(معماری) دیوار کی سیدھ دیکھنے کا ڈورا.** دیوار کی یہ اِینٹ سوت سے باہر ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۱۸). ۴. **وہ تار جو بیلوں میں سے نِکل کر آس پاس کے پودوں اور درختوں سے لپٹ جاتا ہے.** اگر تمام پنکھڑیوں ، غلاف پتیوں اور سِلائیوں کو نوچ ڈالا جائے تو ناشپاتی کا پُھول مُنڈا ہو کر ایک گولی کی طرح رہ جاتا ... اس گولی کو ڈوڈی یا بیج دان کہتے ہیں اور ان چھوٹے چھوٹے ڈنٹھلوں کو سُوت (اسٹائیل) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۷). ۵. **وہ ہلکی سی لکیر جو بعض لہسنیا یا دوسرے جواہرات میں ہوتی ہے.**

زمرد کی چھڑی ہے سبزہ عارض سے ہر تیلی
بنا ہے سوت لہسنیہ کا ڈوری تیری چلمن کی

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۳۰). [پ : सत].

---اَٹیرْنا (---فت ا ، ی مج ، سک ر) ف م.
سوت لپیٹنا ، چرخی یا اٹیرن پر سوت لپیٹنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---باندْھنا محاورہ.
سیدھ لینا ، سیدھا خط ڈالنا ، نشانہ تاکنا.

اُس کو خواہش نہیں ہوتی ہے الوپ انجن کی
باندھ کر سُوت رہِ تارِ نظر لیتا ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳).

---بُنْنا محاورہ.
دھاگا بنانا ، کپڑا بُننا. رُوئی کت رہی ہے ، سوت بُنا جا رہا ہے ... اس پر بھی غُل ہے کہ کپڑے کا بھاؤ چڑھتا جاتا ہے. (۱۹۱۸ ، چُٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۱۰۵).

---بُوٹے (---و مع) امذ ؛ ج.
کچے تاگے یا ریشم کے پُھول جو باریک سُوئی سے کپڑے پر بنائے جاتے ہیں ، کارچوبی پُھول.

دِکھاوے کوئی گوکھرو موڑ موڑ
کہیں سُوت بُوٹے کہیں تار توڑ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۱). مکان میں سُوت بُوٹے بنا رہی ہے کوئی سینے میں دل لگا رہی ہے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۲۳).

---سے کَتائی مَہنگی کہاوت.
کُل سے جُز بڑا نظر آنا ؛ چیز سے زیادہ چیز حاصل کرنے کی اُجرت (ماخوذ : قاموس الفصاحت ، ۶۱).

--- کا گولہ امذ.
پیچک. باجے ... اور سوت کے گولے اور ہر قسم کا اسباب عُمدہ ولایتی رکھا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۹).

--- کی اَنٹی امث.
وہ سوت جس کو اٹیرن پر لپیٹا ہو ؛ تھوڑی سی بساط.
اولجھی ہوئی یہ سوت کی انٹی ہے کہ ہر ایک
ہے اس کے ہی سلجھانے کی تدبیر میں اولجھا
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۹).

--- کی اَنٹی اَور یُوسُف کی خَرِیداری کہاوت.
جب کوئی معمولی حیثیت والا آدمی کسی عظیم الشان کام میں ہاتھ ڈالنا چاہے (اردو ، اپریل ، ۱۹۳۵ ، ۳۳۲).

--- کے بِنَولے کَر دینا/ہوجانا محاورہ.
بنا بنایا کام بگڑ جانا یا بگاڑ دینا. سوت کے بنولے کر دیے ، بنا بنایا کام بگاڑ دیا. (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۲۳).
اس وقت زباں پہ یہ مثل آتی ہے
لو رہ گئے سُوت کے بنولے ہو کر
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۵).

--- کھینچنا محاورہ.
سیدھا خط (بنانا خصوصاً تعمیر کے لیے). جس وقت نیو اس عمارت کی رکھواتا تھا معمار سُوت کھینچنے لگے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۲).

--- لَڑ (---فت ل) امث.
(کاشتکاری) رہٹ کے ڈونگوں کی رسّی یا زنجیر اس میں ڈونگے بندھے ہوتے ہیں ، بٹا (اپ و ، ۶ : ۱۶۱) [سُوت + لڑ (رک)].

--- نہ کپاس اَور جُولاہے/کولی سے لٹھم لٹھا کہاوت.
کسی چیز کا نہ وجود ہے نہ آثار یا اسباب (اس موقع پر مُستعمل جب کہ کوئی بے وجود بات کو حقیقتِ مفروضہ سمجھ کر اس کی بُنیاد پر کوئی کام یا گفتگو کرے). اللہ کے جی تو تھے ہی باوجود یکہ فطرتِ جان سے ابھی سُوت نہ کپاس کولن سے لٹھم لٹھا ہی تھا ایک دن چاؤ میں آ کر اور بیوی کو نہایت مُلتفت پا کر اس ذکر کو چھیڑا (۱۹۲۴ ، سرابِ عیش ، ۱۳). سُوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا دوستوں جب تک کوئی جنگ نہ چھڑے اس وقت تک مزید اِصلاحات کی بات چیت بیکار ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۹). اے بی اڑاؤ گی تو جب ، جب بہو ہوگی ، تمھاری تو وہی مثل ہے سُوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۱۳۱). لو بھئی ، سُوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا ہو رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۶).

سُوت (۲) (و مع) صف.
ہندوؤں کی ایک ذات ؛ رتھ ہانکنے والا ؛ ناجائز اولاد. سبھا بھارت میں ایک ایسی مجلس کا ذکر ملتا ہے جس کے ۳۷ رکن تھے چار برہمن ، آٹھ چھتری ، اکیس ویش ، تین شودر اور ایک سوت. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۷). [س : सूत].

سُوت (۳) (و مع) امذ.
گیت کی ایک قِسم جو شادی وغیرہ کے موقع پر گایا جاتا ہے. ایسے ایسے سُوت مینڈھ کھینچتا ہے کہ باید و شاید ، محفل پر جادو کر دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۲۱). سُوت شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر گایا جاتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [س : सूत].

سوت (و مج) امث ؛ امذ.
۱. زمین کے وہ سوراخ یا نالیاں جن سے کنویں ، ندی یا دریا میں پانی اُبلتا رہے ، چشمہ ، سیر ، منبع.
ہمن جیو جئیوں دیورے باہ جوت
رکھیا جوت کا جئیو تن پاؤ سوت
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۲۱۵).
کس کے ہیں زیرِ زمیں دیدۂ نمناک ہنوز
جا بجا سوت ہیں پانی کے تہِ خاک ہنوز
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۹).
وہی تو حُسن کے چشمے کی تھی سوت
نہ تھی وہ ناف ، تھی اک جاگتی جوت
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۱). ولی کی نیکی سے جس کے سرچشمے کی سوت قدرت نے ہر ایک انسان کے دل میں کھولی ہے اِختلاف کیا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰). رحمت کی سوت جاری ہے فیض کانٹے کی تول چل رہا ہے. (۱۹۰۳ ، مکاشفاتِ آزاد ، ۵). جن سوتوں سے کشتِ امید کی آبیاری کی توقع کی جاتی تھی اُن کے منہ تک بند ہو گئے ہیں. (۱۹۱۹ ، مقالاتِ سروانی ، ۲۱۹). **۲. نِکاس کی جگہ ، مخرج یا مصدر، نکلنے یا شروع ہونے کی جگہ.** تعصب اور تقلید نے ارجنیلٹی کی سوتیں بالکل بند کردی تھیں. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۷۱). کسی قوم کو مکمل طور پر پسپا کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کے فکری اور محسوساتی نظام کو اس کے سُوتوں سے محروم کر دیا جائے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۶۲). **۳. دریا وغیرہ کی وہ شاخ جو کٹ کر دوسری طرف چلی جائے.** آپ کو آمنے سامنے دو نہریں نظر آئیں پُوچھنے پر جبریل نے بتایا کہ یہ نیل اور فرات کی سوتیں ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۲) [پ : सोत].

--- پُھوٹنا محاورہ.
زمین سے پانی نِکلنا ، پانی کا چشمہ جاری ہونا. یہاں دریا کا چھپکے آنا کنویں میں سوت پُھوٹنے سے مراد ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۲۹).

--- نِکَلنا ف ل.
چشمہ پُھوٹنا ، منبع جاری ہونا.
سوت لگے پتھر سے نکلنے
ناؤ لگے ریتی میں چلنے
(۱۸۸۳ ، بیوہ کی مناجات ، ۲۴).

سوتا (۱) (و مج) امذ.
پانی کا چشمہ ، ذخیرۂ آب یا سوت سے نکل کر بہنے والا پانی.

اس کے چھوٹے چھوٹے ہزار سوتے ہو کر بندر چاٹگام کے نزدیک دریائے عمل میں مل گئے ... سرستی اور جمنا بھی اس میں آملیں۔ (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۸۳)۔

میرے اشکوں میں حلاوت آبِ زمزم کیسی ہے

مل گیا آنکھوں سے سوتا اُس مبارک چاہ کا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۹)۔ اس وادی میں خُشک و بے گیاہ چٹانوں کے درمیان پانی کا ایک سوتا تھا۔ (۱۹۱۹ ، جوہانے حق ، ۲ : ۳۳۰)۔ وہ تخلیق کا سوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۳۷)۔ [پ : सोता]۔

--- پھُوٹنا محاورہ۔

رک : سوت پھوٹنا۔

دل بہ بھر آنے کا پھوٹے کہیں سوتا کوئی

اشک یوں امڈینگے ہو جوش میں دریا کوئی

(۱۹۴۲ ، رنگ‌بست ، ۶۳)۔ اسی بات سے ان کی شخصیت کی معصومیت سادگی اور خلوص کا سوتا پھوٹتا ہے۔ (۱۹۷۸ ، زاویۂ نظر ، ۲۸۱)۔

سوتا (۲) (و مج) صف مذ (مث : سوتی)۔

۱. سویا ہوا ، خُفتہ۔

ادب سے آ کے بیٹھی بُت کے آگے

لگی جینے کا سوتا بھاگ جاگے

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴)۔

وہ سوتا جگاتا تھا جس کا خطر

اُٹھا شور سے فوج کے چونک کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۰)۔ یہ لوگ روتی صورت ، سوتی مورت ، دولت کے بندے تھے۔ (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۹۶)۔

آتے ہی یہ سوال کیا کوتوال نے

خدمت کا سوتا ذہن جگایا سوال نے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۸)۔ **۲. (مجازاً) مُردہ ، مرا ہوا۔**

اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں

سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۶۲)۔ [سونا (رک) سے صفت]۔

--- پڑنا محاورہ۔

عام طور سے سب کا سو جانا ، رات ہو جانا۔

نِکلتا ہی نہیں اب دن کو وہ شرم و خِجالت سے

نِکلتا ہے وہ کب؟ جب دیکھتا ہے پڑ گیا سوتا

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۸)۔

--- سَنسار (---فت س ، سک ن) صف۔

خاموشی اور اُجاڑ پن ، بالخصوص رات کے سُنسان ہونے کی کیفیت۔ واہ ! سوتا سنسار . ابھی کے بجے ہیں جو سب کو سلانے دیتی ہو۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۶۳۲)۔

سوتا سنسار ، سننے والا بیدار

اپنی بیتی سُنا تو پھر سو لینا

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۵)۔ [سوتا + سنسار (رک)]۔

--- سَنسار جاگتا پاک پَروَردِگار فقرہ۔

رات کے سُنسان ہونے کی جانب اِشارہ ، عموماً داستان گو رات کے سُنسان ہونے کو ان الفاظ سے ظاہر کرتے ہیں۔ داستان‌گو کا روزمرّہ۔ دو بجکر ستائیس منٹ آئے تھے ... سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار۔ (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۱)۔ ٹھن ٹھن بارہ کا گجر بجا سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار ، چادر سے منڈیا باہر نکالی۔ (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۶ : ۳)۔

سوتاپا (و لین) امذ۔

سوکن ہونے کا رشتہ ، سوکن ہونا ، نیز سوت کے رشتے کی جلن۔ ہمیشہ شیر و شکر کی طرح آپس میں سب کی سب ملی جُلی رہیں اور سوتاپے کی جلن کسی کو نہ ہوئی۔ (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۶۳)۔ پہلی بی بی کے سوتاپے کے تیر نے میرے باپ کے عیش میں خلل اندازی شروع کی۔ (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا (ترجمہ) ، ۲)۔ نازنین نے جواب دیا کہ صاحب سوتاپے کا ملال مجھ سے نہ اُٹھے گا۔ (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۱۰)۔ [سَوت + اپا ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- لینا محاورہ۔

سوکن بننا۔ او شوخ دیدہ یہ کیا حرکت تھی تجھے مجھی پر سوتاپا لینا تھا۔ (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۴۳)۔

سُوتاری (ضم س ، غم و) امث۔

موچی کا ایک اوزار جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں اور اس کے کٹاؤ میں سُوت کی یا چمڑے کی ڈوری ڈال کر سیتے ہیں۔ ہر پیشے کے آلات اور اوزار اصل میں اضافہ ہوئے۔ حجّام کا اُسترہ قینچی اور موچی کی رانپی ، سُوتاری۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۴۱)۔ [سُوت (رک) + آری (رک)]۔

سُوتالی (ضم س ، غم و) امث۔

رک : سُوتاری۔ جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں ہندی میں اس کا نام سُوتالی ہے۔ (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱)۔ [پ : سُتالی सुतालो]۔

سُوتر (و مع ، سک ت) امث۔

۱. مقولہ ، فیصلہ ، رائے ؛ نصیحت ، پند۔ قدیم زمانے کے سُوتر لکھنے والوں میں ذرّہ برابر بھی خود نمائی یا اِختلاف نہیں ہے۔ (۱۸۹۹ ، دھرم شاستر ، ۶)۔ باقاعدہ تصانیف مُختصر و پُر معنی آدھے فِقروں (سوتر) میں لکھے گئے جن سے مضمون پر تفصیلی روشنی نہیں پڑتی۔ (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳)۔ اس کے پیروؤں نے اس کی تمام تعلیمات کو بدل ڈالا ، اصل سُوتروں کے بجائے نئے سُوتر بنالیے۔ (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۱۶)۔ **۲. وہ کتاب جس میں نصیحتوں یا مقولوں کا مجموعہ ہو** (جامع اللغات)۔ **۳. سُتلی ، ڈوری ، دھاگوں کا مجموعہ۔**

سُوتر باند ارواح پتلی کھلاؤ

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ (دکھنی اردو کی لغت))۔ جنیؤ ایک سُوتر کی پتلی سی ڈوری ... ہوتی ہے جو لڑکے کے گلے میں پہنائی جاتی ہے۔ (۱۹۲۸ ، بابا نانک کا مذہب ، ۴۱)۔ [س : सूत्र]۔

---دھار امذ.
تھیٹر کا منتظم ، تربیت دینے والا شخص ، ایکٹر. ناندی کو سُوتر دھار مہتمم یا کوئی بڑا ایکٹر ادا کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، ناٹک ساگر ۳۱۹) سنسکرت ڈراموں میں سُوتر دھار .. ہر کردار کا مجمع سے تعارف کراتا ہے . (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا عوامی اِسٹیج ، ۱۱۲) .
[س : سُوتر دھار +] .

سُوتَک (و مع ، فت ت) امث.
۱. (ہندی) **بچّے کے پیدا ہونے یا اسقاط یا موت ہو جانے سے جو ناپاکی ہوتی ہے ، چُھوت ، سوڑ.** گیارہ دن سے لے کر تیرہ دن تک سوڑھ یعنی سُوتک چُھوت رہتی ہے ، اس عرصے تک زچہ ناپاک خیال کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۲۵). ۲. **گھوڑے کا ایک رنگ جو سُرخی مائل ہوتا ہے.**

سُوتک اور لکھی اور پچکلیاں
ہربل و باچک ابلق اے ذیشاں

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). رنگ گھوڑوں کے ... بہت سے ہیں ... سُوتک ، لکھی ، پچکلیاں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳).
[س : सूतक] .

سُوتَمبَری (و لین ، فت ت ، سک م ، فت ب) امذ ؛ ← سوتیمبری.
(بن باسی) **جینی فرقے کے فقیر جو اپنے مُنھ پر کپڑا باندھے رکھتے ہیں.** جینی لوگوں کے دو فرقے بڑے مشہور ہیں ، ایک دگمبری دوسرے سوتیمبری. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۱). [श्वेताम्बर] .

سَوتَن (و لین ، فت ت) امث.
رک : سوت.

میں تن ابھرن ان پان ستی
سب سوتن میں مان ستی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۲). اسے تو بقول شخصے سوتن کا جلاپا ہو گیا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

کام بنتا بگاڑ کر چھوڑوں
موئی سوتن کی چُوڑیاں توڑوں

(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۲۶). چھوٹی بیگم پر سوتن آ رہی ہے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۲۳). [پ : सौतन] .

سُوتْنا (و مع ، سک ت) ف م ؛ سونْتنا.
۱. (i) **اوپر سے نیچے کی طرف ایک یا دونوں ہاتھ سے دبا کر اِس طرح ملنا کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو.** نم بال انگلیوں سے علیحدہ کرنے لگیں اشتیاق کے ساتھ لٹ لٹ سونت سونت کر سنوارنے لگیں. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۹۰). (ii) **ہاتھ اُوپر سے نیچے کی طرف پھیر کر نمی کو دُور کرنا ، تری صاف کرنا یا نچوڑنا (جیسے پسینہ سُوتنا ، دھو کر کپڑا سوتنا).** پیغمبر صاحب چہرۂ مبارک سے خُون سُوتتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے کہ قوم کیونکر فلاح پا سکتی ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۷). پیٹرول دینے والا آ گیا تھا ، چار گیلن پٹرول موٹر میں ڈلوا کر ، نہایت احتیاط سے پمپ کی موٹی ربر کی نلکی کو سُوتنے لگے. (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۳). ۲. **مانجھا بنانا.** لڑکا آیا تو اُس سے پُوچھا مانجھا سُوتا؟ اس نے جواب دیا کہ گیان شیشہ تو پیس لیا ہے ، مانجھا ... تیار ہو جائے گا . (۱۹۱۶ ، اشکِ خون ، ۱۱). ۳. **مارنا ، بہت پیٹنا** مانجھا سُوتنا کہتے تھے. سُوتنا ایک اور معنی میں بھی اِستعمال کرتے تھے یعنی مارنا. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۹۷). ۴. **لینا ، لگانا (مہندی وغیرہ)** . عید بقرعید کو لڑکیاں مہندی سُوتنے لگیں . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۳۰). ۵. **گندے پانی اور کُوڑے کرکٹ کو صاف کرنا ، الجھنا ، جیسے : موری سُوتنا** (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **میان سے کھینچنا یا نِکالنا (آہنی اسلحہ خصوصاً تلوار کے لیے مُستعمل).** دیو تیغ دو پیکر سُوت کر جھپٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۲). مُجھے جو غُصّہ آیا تو تلوار سُوت کرکے ہاتھ بڑھایا کہ لاش پھڑکتی نظر آئے . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۷). ۷. (مُرغ بازی) **مُرغ کی ٹانگیں اور جسم کی ملائی کرنا ، تکان اُتارنے کو مُرغ کے جسم پر بار بار ہاتھ پھیرنا ، پُشت مال کرنا** (ا پ و ، ۸ : ۱۲۰). ۸. **چٹ کر جانا ، صاف کر جانا (کھانا وغیرہ) ہڑپ کرنا ؛ (مجازاً) لُوٹ کھسوٹ لینا ، کُچھ باقی نہ چھوڑنا .** اِن دِنوں میں تو دسترخوان پر ڈھول سی اُڑ جاتی ہے کُچھ ہاتھ نہیں آتا. سب سونت جاتے ہیں سالے. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۱۰۲). ۹. **(مجازاً) بے تحاشا زد و کوب کرنا؛ (لکڑی یا چمڑے وغیرہ سے) مارنا.** ہنٹر لے کر گھوڑے کو سُوت دیا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۴۳). سُوتنا ایک اور معنی میں بھی اِستعمال کرتے تھے یعنی مارنا ، اصغر نے احمد کو سُوت ڈالا. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۹۷). [پ : سونتنا सूतना کا بگاڑ].

سُوَتَنتَر (فت س ، و ، ت ، سک ن ، فت ت) صف.
آزاد ، خودمختار. آپ ایشور ہیں اور سوتنتر ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴۸). میں کُچھ نہیں کرتا میں سوتنتر کرتا نہیں ہوں ، پرمیشور ہی سوتنتر کرتا ہے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۳۰). [س : स्वतन्त्र] .

سُوتْواں (ضم س ، غم و ، سک ت) صف.
سُتواں ، ستا ہوا ، پتلا ، باریک. ناک اگرچہ سُوتواں نہ تھی مگر ... پہیہ پھری بھی نہ تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۱). پیشانی درخشاں ، ناک سوتواں ، ہونٹ گلاب کی پنکھڑی . (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہانِ اودھ ، ۸). [سُوتنا (رک) سے صفت].

---ناک صف.
پتلی اور خُوبصورت ناک.

نظر آئے جیسے وہ سُتواں ناک
نہ ہووے پھر وہ ساری عمر غمناک

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷).

قیامت کا الف ہے سُوتواں ناک
خموش آگے ہے اُس کے شمعِ ادراک

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۵۹). [سُوتواں + ناک (رک)].

---ناک نقشہ (---فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
نازک اور دلکش خد و خال (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر) .
[سوتواں + ناک نقشہ (رک)].

سُوتی (و مع).(الف) صف.
سُوت کا ، سُوت کے دھاگے کا بنا ہوا. وہ نہ تو کسی تصویری یا تحریری زبان سے واقف تھے ، نہ بستیاں بنا کر رہنے کے عادی تھے اور نہ سُوتی یا اونی لباس سے آشنا تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۲). (ب) امث ؛ امذ. ۱. **سُوت کے تاگے کا چھوٹا سا ٹکڑا جو بچے شرط بد کر مُنھ میں رکھتے ہیں اور جب کوئی شرط والا بچہ کہتا ہے «سوتا سوتی آوے» تو وہ فوراً تاگا زبان پر رکھ کر دکھا دیتے ہیں جو نہیں دکھا پاتا وہ ہار جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ). ۲. (مُرغ بازی) **ڈورے کی بنی ہوئی ٹوپی جو مُرغ کی چونچ پر چڑھاتے ہیں تا کہ وہ مقررہ وقت کے خلاف دانہ وغیرہ نہ چُگ سکے.** بھوک کر کے سُوتی اور ردا چڑھا کر پانچ بجے تک نہلاوے. (۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۱۸۹).
[سُوت + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---بَدْنا محاورہ.
(کھیل) بچوں کی ایک شرط جس میں ہروقت ذرا سا تاگا مُنھ کے اندر رکھتے ہیں.

رہتی ہیں رِشتۂ اخلاص کی باتیں سدا مُکھ میں
بدی ہے ہم نیں گویا پِل کے اپنے یار سیں سوتی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۴).

---پُھلان (---ضم پھ) امذ.
ریشمیں کپڑا جس پر سُوت کے پُھول بنے ہوں (ا پ و ، ۳ : ۷۷).
[سوتی + پُھل ۔ پُھول + ان ، لاحقۂ نِسبت].

سوتی (۱) (و مج) امذ.
بیس روپے (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵۴). [مقامی].

سوتی (۲) (و مج) صف.
سوتا (رک) کی تانیث (تراکیب میں مُستعمل).

---بِھڑ / بِھڑوں / بھیڑوں / راڑ کو جگانا محاورہ.
دبے ہوئے شر کو نئے سِرے سے اُٹھانا ، ازسرِنو ہنگامہ برپا کرنا ، خوامخواہ ہنگامہ اور شور و شر برپا کرنا.

بندے کے حال کی تو ، ناصح کو کب خبر تھی
پھر سوتی بِھڑ یہ کِن نے میرے لئے جگائی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۴). جب خود بخود تمہارا مطلب نِکل رہا ہے تو سوتی بھڑوں کو کیوں جگاتے ہو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۶ : ۱۰).

---تھی پَر کاتا نَہیں جو کاتا تو پانْچ پاؤ کہاوت.
سُست عورت پر طنز ہے کہ اوّل تو کام نہیں کرتی اگر کرتی ہے تو برائے نام (جامع الامثال).

سوتے (۱) (و مج) امذ ؛ ج.
سوتا (۲) (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

محو نظارہ کوئی تھا ہو رہا
کوئی تھا سوتے ہو آکر سو رہا

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۱).

ناگہاں بے خبر اوس نیند میں سوتے سوتے
ہمنشیں کیا کہوں میں صبح کے ہوتے ہوتے

(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۴۲).

---جاگْتے م ف.
ہر وقت ، ہر حالت میں ، دن رات ، رات دن. رضیہ بیگم کو سوتے جاگتے کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جو اپنے بچے کا سہرا دیکھنے کی فکر نہ ہو. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸).

کیوں نہ سوتے جاگتے یاد آئے میخانہ ہمیں
رات کو ملتا ہے ساغر دن کو پیمانہ ہمیں

(۱۹۵۵ ، طُوفانِ نوح ، ۵۵).

---فِتنوں / فِتنے کو جگانا محاورہ.
رک : سوتی بِھڑ جگانا.

سنے (سوتے) فِتنے کوں بھی اچانا نہیں
سوتی سوں بلا کوں جگانا نہیں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۴۶).

سم رہوار سے مُردے کو جلاتے نہ چلو
سوتے فِتنے کو تم اے یار جگاتے نہ چلو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۹۴). اِسے وقتی سیاست کا رنگ دینا سوتے ہوئے فِتنے کو جگانا ہے (۱۹۳۶ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۵۱).

---کا سوتا رَہ جانا محاورہ.
۱. **غافل پڑا رہنا اور وقت پر نہ چونکنا.**

رہ گئے سوتے کے سوتے کارواں جاتا رہا
ہم تو میر اُس رہ کے خوابیدہ ہیں بارے دیکھیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۹).

یہ کس نے خواب میں جلوہ دکھایا
یونہی ہم رہ گئے سوتے کے سوتے

(۱۹۱۰ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۰۶) ۲. **سو کر پھر جیتا نہ اُٹھنا ، سوتے میں مر جانا ، نیند کی حالت میں مر جانا.**

چل بسے پیش از سحر تھے جو رفیقانِ سفر
آہ اک سوتے کا سوتا میں ہی غافل رہ گیا

(۱۸۴۴ ، ممنون ، د ، ۲۶).

---کا کَتْرا ، جاگْتے کی کٹیا کہاوت.
غافل نقصان اُٹھاتا ہے اور ہوشیار فائدہ اُٹھاتا ہے(ماخوذ: جامع الامثال).

---کا مُنْھ کُتّا چاٹے کہاوت.
غافل ، بے خبر ، سوئے ہوئے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی ، غافل کو نقصان ہی ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو جَگانا ف مر ؛ محاورہ.
غافل کو ہوشیار کر دینا ، چوکنّا کر دینا. یہ سوتے کو جگا دیتی اور غافل کو چوکنّا کر دیتی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۴۳).

---کو سوتا کَب جَگاتا ہے کہاوت.
غافل کی غافل کیا مدد کر سکتا ہے (جامع الامثال).

---لڑکے کا مُنھ چُوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش کہاوت.
بغیر اِطّلاع کے کسی کے ساتھ نیکی کرنا رائگاں ہے ، چُھپا کر محبت کرنا بے کار ہے (خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال).

---مُردے جگانا محاورہ.
شور و شر مچانا ، قیامت برپا کرنا.

گر خواب میں آن کر جگایا
سوتے مُردے جگائیں گے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳).

---میں م ف.
حالتِ خواب میں.

پیستا ہے دانت سوتے میں وہ دریائے مُراد
خواب میں دیکھے نہ تھے ہم نے تو گوہر بولتے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۷).

---نَصیب جاگنا محاورہ.
اقبال یاور ہونا ، خوش نصیبی کا واپس آ جانا.

چھوڑا ہاتھی کو اپنے آگے
ہتھنی کے نصیب سوتے جاگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۷).

سوتے (۲) (و مج) امذ ؛ ج.
سوتا (۱) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

---جاگنا محاورہ.
سوتے پھوٹنا ، چشموں کا جاری ہو جانا.

کسے شیرینیٔ تقریر سے نیند آتی ہے
سوتے جاگے ہیں تری چاہ میں وہ پانی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۸۵).

---خُشک ہونا ف ل.
پانی کے چشمے کا بند ہو جانا ، منبع سے پانی نہ نِکلنا ، ختم ہو جانا.

خُشک نہ ہونے پائیں یہ سوتے ، بنتے جائیں تال
گہرے گہرے خُون کے تال کھڑا دیکھے ڈیگال

(۱۹۶۰ ، لاحاصل ، ۴۴). جب زبانوں میں افکار اور علوم کے سوتے خُشک ہو جاتے ہیں تو زبانیں مُردہ ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، اکتوبر ، دسمبر ، ۶۷).

---کا پانی امذ.
سوتے کا پانی پاک سمجھا جاتا ہے ، چشمے کا پانی پاک ہوتا ہے (جامع الامثال).

سَوتیا (و لین ، کس ت) صف.
سوت کا یا سوت سے متعلق (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : सौतिया].

---آم امذ.
ساجھے کا کام ، مشترک ذِمّہ داری. اس نے کہا نا صاحب میں کبھی سوتیا آم نہیں لیتی یعنی ساجھے کا کام نہیں کرتی. (؟ ، طلسم ہوش رُبا (مہذب اللغات)). [سوتیا + آم (رک)].

---جَھل (---فت جھ) امث.
رک : سوتیا ڈاہ. سوتیا جھل زمانے میں مشہور ہے. بھلا دوسرے نِکاح کو کبھی بی بی کسی کی قبول کرے گی. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال ، ۱ : ۲۱۷). [سوتیا + جھل (رک)].

---ڈاہ امث ؛ امذ.
وہ جلاپا جو سوتاپے یا رقابت کی وجہ سے ہو.

پھیر کر منہ چل گئی کر آہ
سچ کہ ہوتا بُرا ہے سوتیاہ ڈاہ

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷). باوجود رقابت اور سوتیا ڈاہ کے زبیدہ نے فِتنہ کا مقبرہ بڑے تکلّف سے بنوایا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ (ترجمہ) ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۱۱). سوتیا ڈاہ بُری شے ہے ، وہ تم سے ضرور خار کھائے گی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸). اور سوتیا ڈاہ کا جوالا مکھی بھڑ بھڑا بھڑ بھڑا کر لاوا اُگل رہا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۳). [سوتیا + ڈاہ (رک)].

سُوتِیا جَڑ (و مع ، سک ت ، فت ج) امث.
سوت جیسی باریک جڑ ، وہ جڑ جو بہت باریک ہو. اکثر بہت سے گھر پتواروں کی جڑیں بڑی لمبی لمبی سیدھی پتلی ڈوری کی سی زمین کے اندر پائی جاتی ہیں. ایسی جڑوں کو سُوتیا جڑیں کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علم زراعت (ترجمہ) ، ۲). [سُوت (رک) + یا ، لاحقۂ صفت + جڑ (رک)].

سوتیاں بَرَیں جَگانا محاورہ.
رک : سوتی بِھڑ جگانا.

یہ صورتیں جو دیکھے ہے مت ان سے دل لگا
بَرَیں یہ سوتیاں انہیں اے یار مت جگا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۱).

---سَوتیلا (و لین ، ی مج) (الف) امذ.
سوت کا بیٹا ، وہ بیٹا جو سوت سے پیدا ہو ، دُوسری ماں یا دُوسرے باپ (سوتیلے باپ) اورسوکن یا بیوی کے پہلے شوہر کے تعلق سے جو رِشتہ ہو. سوتیلا صاف بتا رہا ہے کہ محض سوت کی نِسبت سے معرضِ وجود میں آیا ہے اور اسی نِسبت سے زندہ ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۸۳). (ب) صف. **جو سگا اور حقیقی نہ ہو ، غیر حقیقی (باپ بھائی وغیرہ).**

مزا جب تھا کہ آپس میں سمجھتے قوتِ بازو
شِکایت ان سگوں سے ہے جو سوتیلا سمجھتے ہیں

(۱۹۲۵ ، دیوانجی ، ۲ : ۳۱۶). «سوُرتی کا جنا سوتیلا» اُس نے دانت پیس کر کہا اور بھاگ کھڑا ہوا. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۴۳۹). [سوت + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---باپ امذ.
(بیوہ یا مطلقہ) ماں کا دُوسرا شوہر (جو اپنا حقیقی باپ نہ ہو).

نواب مخدرہ علیا کی وفات کے بعد اُن کے سوتیلے باپ ان کی زبردست جاگیر پر قابض ہوگئے۔(۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۲۵)۔ [سوتیلا + باپ (رک)].

---بیٹا/لَڑکا (---ی مج / فت ل ، سک ڑ) امذ.
بیوی کے پہلے شوہر یا شوہر کی دُوسری بیوی کا بیٹا. میں جیسے تقدیر نے ہمیشہ اپنا سوتیلا لڑکا سمجھا تھا اس وقت زندگی میں پہلی بار خالص مسرت کا لُطف اُٹھا رہا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۰۵)۔ [سوتیلا + بیٹا / لڑکا (رک)].

سَوتیلی (و لین ، ی مج) صف مث.
جو سگی اور حقیقی نہ ہو . میں نے سگی سوتیلی کا فرق نہ کیا . (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۷۱)۔ وہ ان دونوں کی سگی بہن نہیں ہے سوتیلی ہے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۰۲)۔ وہ یک وقت سگی اور سوتیلی ماں لگتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۴۴)۔ [سوتیلا (رک) کی تانیث].

---ماں امذ.
ماں جو حقیقی نہ ہو ، باپ کی دُوسری بیوی. لڑکیوں کو سوتیلی ماں سے جو اندیشے ہوتے ہیں وہ بیجا نہیں۔ (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۱)۔ اُس نے دوسرا بیاہ نہ کیا کہ سوتیلی ماں اس کے لڑکے سے اچّھا سلوک نہیں کرے گی۔(۱۹۸۳، ساتواں چراغ، ۱۷۲)۔ [سوتیلی + ماں (رک)].

سوتھ (و مج) امذ ؛ امث.
رک : سوت ؛ سوتا.

کون دل سوختہ بادیدۂ نم ہے تہہِ خاک
سوتھ پانی کی جوہر ایک قدم ہے تہِ خاک

(۱۸۰۵ ، ایمان (عروس الاذکار ، ۳۲))۔ یہی حال شہوت و غضب اور دیگر جذبات کا ہے ان سب میں شاعری بجائے اس کے کہ جذبات کے سوتھ سکھائے ان کی پرورش اور آبیاری کرتی ہے. (۱۹۳۳ ، ریاست (ترجمہ) ، ۱۲)۔ [سوت (رک) کا ایک اِملا].

سوتھا/سوتھائی/سوتھیائی (و مج) امذ.
(ٹھگ) مُسافر کو بہلا پُھسلا کر اپنے قبضے میں لانے والا ٹھگ (ا پ و ، ۸ : ۱۹۴ ؛ مصطلحاتِ ٹھگی)۔ [مقامی].

سُوتَھر (و مع ، فت تھ) امذ.
وہ جگہ جہاں مچھلیوں کو نمک لگا کر خُشک کیا جائے. اگر کوئی بندرگاہ اس مقام پر تعمیر نہ کی جائے تو بھی ... اس گودی کے ساتھ ایک سوتھر ، سرد خانہ اور برف کی چھوٹی فیکٹری کی ضرورت ہو گی۔ (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۳۹)۔ [مقامی].

سُوتَھن (و مع ، فت تھ) امذ ؛ ←سوتھنا.
تنگ مہری کا پائجامہ جو مرد پہنے. سر پر کمل کی ایک ٹوپی اور بدن میں گزی کے ایک انگرکھے اور گھٹنوں تک ایک گزی کا سُوتھن اور کاندھے پر کمل کی ایک گھوگھی ایسے کپڑے پہنا کر نامراد کو نکال دیا۔ (۱۸۵۹ ، مراۃ الصدق ، ۶۴)۔ [پ : सथन].

سُوتھنی (۱) (و مع ، سک تھ) امث.
سوتھن کی تانیث ، تنگ مہری کا پائجامہ جو عورت پہنے (پلیٹس)۔ [پ : सथनी].

سُوتھنی (۲) (و مع ، سک تھ) امث.
ایک خوردنی جڑ کا نام ، لاط : Dioscorea Fasciculata (پلیٹس)۔ [پ : सथनी].

سُوٹ (و مع) امث.
۱. **کوٹ اور پتلون (بیشتر ہمرنگ) ؛ ایک ہی وضع یا رنگ کا مردانہ یا زنانہ جوڑا.** بزاز کی دوکان پر جا کر دو عُمدہ سُوٹ بنوائے ، ایک ریشمی اور دُوسرا بانات کا۔(۱۸۹۴ ، پشو ، ۳۹)۔ اکثر لوگ میز ، کُرسی ، کالر ، ٹائی ، بُوٹ ، سوٹ ... کے نشے میں چُور ہو کر اس وعید کے مُستحق ہوتے ہیں۔(۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۵)۔ایک نوجوان سُوٹ پہنے ہوئے بیٹھا ہے۔ (۱۹۸۱ ، قُطب نما ، ۱۸)۔
۲. **دعویٰ ، نالش** (شبد ساگر)۔ اف : سِلانا ، سِلوانا ، سینا.
[انگ : Suit].

---بُوٹ (---و مع) امذ.
مغربی طرز کے کپڑے اور جُوتے وغیرہ. اور جو کہیں تمہیں وِلایت جا کر پڑھنے کے لئے وظیفہ مِل جائے تو سُوٹ بُوٹ اور سفر خرچ کے لیے روپیہ کہاں سے لاؤ گے. اس وقت کس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھرو گے۔ (۱۹۳۶ ، منشی پریم چند ، واردات ، ۳۷)۔ اگر باز بہادر ایک موجودہ جنٹلمین کی طرح منہ میں سِگار دبائے سر پر ہیٹ رکھے اور سُوٹ بُوٹ سے لیس ہو کر آتا ہے تو کوئی شخص اپنی ہنسی ضبط کر سکے گا . (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، پاکستان ، ۱۰۶)۔ [انگ : Suit Boot].

---پوش (---و مج) صف.
سوٹ پہننے والا. انگریزی تعلیم یافتہ اور سُوٹ پوش ، نام جمشید علی خان ، باغپت ضلع میرٹھ کے رئیس. (۱۹۷۴ ، معاصرین ، ۱۶۱)۔ [سُوٹ + پوش (رک)].

---کیس (---ی مج) امذ.
پہننے کے کپڑے رکھنے کا بکس جو بیشتر چمڑے کا ہوتا ہے. عموماً اس کے ڈھکن میں دائیں اور بائیں کنارے پر دو تالے اور اگر بیچ میں ایک تالا ہو تو دائیں بائیں ڈھکن کو نچلے حصے میں پھنسانے کے لیے کھٹکے یا چھپکے لگے ہوتے ہیں . صبح انہوں نے اپنے نوکر کے ہاتھ ... سُوٹ کیس منگا لیا . (۱۹۲۹ ، خُمارِ عیش ، ۴۱)۔ عورت نے بھی دائیں ہاتھ میں ایک سُوٹ کیس اُٹھا رکھا تھا . (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۹)۔ [انگ : Suit-Case].

سُوٹ (۲) (و مع) امث.
یہ تاش کی اِصطلاح کے طور پر بھی رائج ہے جو ایک ہی رنگ کے پتوں کے کسی کھلاڑی کے حِصّے میں آنے کی صُورت میں اِستعمال ہوتی ہے (ماخوذ : اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۲)۔ [انگ : Suit].

سُوٹ (۳) (و مع) امذ.
ایک قسم کی چیزوں کا سلسلہ ، جوڑ. دو کمروں اور ایک باتھ روم کا سُوٹ ، ہمیں رہنے کو دے دو. (۱۹۸۸ ، صالحہ عابد حسین ، سفر نامہ ، ۱۴۷). [انگ : Suit].

سُوٹا (و مع) امذ.
سگریٹ یا چرس کا کش ، دم ، سونٹا. چرس کا « سُوٹا » لگا کر دنیا و مافیہا سے بے خبری کے عالم میں چلا جانا اُن کے لیے زندگی کی دشواریوں سے فرار کا ایک محبوب وسیلہ بن گیا ہے. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب ، ۴۳۶). [سونٹ/سونت ـ سانس اندر کی طرف کھینچنا کا حاصلِ مصدر].

ـــــ لگانا محاورہ.
کش لگانا ، دم لگانا ، سانس کے ساتھ چرس وغیرہ کا دُھواں اندر کھینچنا. جس لڑکے کے ساتھ اس نے پہلی بار چرس کے سُوٹے لگائے تھے وہی اس کے پرس ... سے پانچ سو ڈالروں کے سفری چیک اڑا کر غائب ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۳۰۲).

سوٹا (و مج) امذ (امث : سوٹی).
رک : سونٹا جو زیادہ مستعمل ہے. بطرفِ راست ایک تونبا پُر از آب مع ایک پارچہ لنگوٹا اور سوٹا جس کو لنک (کذا) مہادیو بولتے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی، ۴۶۷). دیہات میں جیب کے بجائے ان کا ہاتھ اپنے سوٹے پر ہوتا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۱). اُس کے سر پر ایسا گھما کے سوٹا مارا کہ وہیں ڈھیر ہو گئی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۶۲). [پ : सोटा].

سُوٹڈ بُوٹڈ / سُوٹیڈ بُوٹیڈ (و مع ، کس مج ٹ / و مع ، ی مج) صف ؛ م ف.
فیشن ایبل ، جو سُوٹ بُوٹ ڈاٹے ہوئے ہو ، سُوٹ اور بُوٹ پہنے ہوئے. مشاعرے کی شرکت کے لیے شاکر صاحب ٹائی کالر سے لیس ... سُوٹڈ بُوٹڈ شکل میں بڑے کرّو فر کے ساتھ آئے. (۱۹۶۶ ، اُردو ادب ، ۱ : ۱۰۳). ایک سُوٹیڈ بُوٹیڈ مسافر نے کہا کہ سکھ یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتے. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۰۶). [انگ : Suited Booted].

سُوئَٹر (و مع ، فت ٹ) امذ.
گرم بنیان ، سوئیٹر ، اُونی بنیان. سُوٹر سُوتی یا اُونی موٹی بنیان کے لئے عام ہے. انگریزی تعلیم یافتہ لوگ سوئیٹر بھی بولتے ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۲). [انگ: سوئیٹر (رک) کی تارید].

سوٹی (و مج) امث.
چھڑی نیز موسلی ، کونڈی میں کُوٹنے کا ایک اوزار. چلے سفر میں کِس کے لنگوٹی ہاتھ میں لے کر کونڈی سوٹی. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۴۲). ماتا نے سوٹی ہاتھ میں لیے ہوئے پوچھا : تم دونوں وہاں دھوپ میں کیا کر رہے ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۲۶) . عمر نے میرے کندھے پر سوٹی مار کر کہا . (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۶). [سوٹا (رک) کی تانیث].

سوٹھا (و مج) امذ.
رک : سوتھا. مجھے سوٹھا کے فرائض بھی سیکھنا باقی تھے. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۱۱۱). [مقامی].

سوٹھیا صَرّاف (و مج ، سک ٹھ ، فت ص ، شد ر) صف.
(ھو) ایماندار ، دیانت دار ، معاملے کا کھرا. بڑی سوٹھیا صرّاف ہو تو میرا پیسہ دے دو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۴). [رک : سونٹھیا صرّاف].

سُوج (۱) (و مع) امث (قدیم).
رک « سوجھ » ، سُوجھ بُوجھ ، سوج سمجھ ؛ بینائی ، بصارت.

بے بوج کے تیں یو لوک بے بوج
بہتر کہیں بن بہتر کوں ہے سوج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۳). [سُوجھ (رک) کا قدیم اِملا].

سُوج (۲) (و مع) امث.
ورم ، سُوجن.

کہ بھواں ہور آنکھ ہور نا ک اس کے سب
ہوتے تھے سُوج سیتی ایک سب

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۰). جن کے گلے پر ورم یا سوج ہو جاتی ہے تو وہ یہاں آ کے ایک ڈھیلہ مٹی کا اُٹھا کر لے جاتے ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۲۱). [پ : सूज].

ـــــ آنا محاورہ.
رک : سُوج جانا.

بدن سُوج آیا وہ چونچیں جمائیں
ہوا خونا خُوں ایسی چوٹیں لگائیں

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۶۶).

ـــــ جانا ف ل.
ورم آ جانا ، سُوجن ہو جانا.

اس قدر کرتے عبادت میں قیام
سُوج جاتے دو قدم ان کے تمام

(۱۸۳۵ ، رسائل محمد حیات ، ۴۴). نماز پڑھتے پڑھتے اُن کے پاؤں سُوج جاتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹).

ـــــ کَر تُھم ہونا محاورہ.
بہت سُوج جانا ، زیادہ سُوج کر بے حس و حرکت ہو جانا ، اُٹھنے کے قابل نہ رہنا.

منزلِ مقصود کیا راہِ صعوبت ناک ہے
رفتہ رفتہ سُوج کر پائے تجسس تھم ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر (نوراللغات)).

ـــــ کَر کُپّا ہونا محاورہ.
بہت سوج جانا ، بہت ورم چڑھنا. منہ اور گردن دونوں سوج کر کُپّا ہو گئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱). گورو جی کی ٹانگیں سُوج کر کُپّا ہو گئیں. (۱۹۷۰ ، اُردو کی آخری کتاب ، ۵۶).

سُوج (۳) (و مع) امذ.
سوجا کا مُخفف ، بڑی سوئی (جامع اللغات ؛ شبد ساگر). [پ : सूजा].

---سَنکا کَھڑا بِھٹا کہاوت.
سُونی الگ اور کھڑا بھٹا ، شرارتی آدمی کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَوجا (و لین) صف.
بہادر ، طاقت‌ور ، بلوان (شبد سا گر). [س : सौजा].

سُوجا (۱) (و مع) امذ.
۱. **ایک آلہ جس سے سوراخ کرتے ہیں**. ایک بیضاوی رکھائی صفائی کے لیے ایک سوجا ، ایک برش جو بجو کے بال کا بنا ہو. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۲۷) . ۲. **بڑی سُونی جس سے بوری وغیرہ سیتے ہیں ، سُوآ**. چاک مٹی مختلف رنگ ، سوئی سوجا خورد و کلاں . (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۱) . ۳. (**بھنڈے برداری**) **نیچہ کی نَے اور نل کو اندر سے صاف کرنے کا خاردار آہنی گز** (ا پ و ، ۷ : ۱۰۱) . ۴. (**نجّاری**) **بغیر ہُلی کی یعنی وہ سوئی کیل جس میں دونوں طرف نکیلے سرے ہوں ایسی کیل جس کا ایک سِرا گاڑی کی بھڑ میں ٹُھکا اور باہر نکلا ہوتا ہے اور دُوسرا سِلا یعنی بغیر ہُلی کا جس میں پہیے کی روک کے ڈنڈے کا کُندا پھنسا دیا جاتا ہے** ، سرسا (اپ و ، ۵ : ۱۳۳). ۵. (**ملّاحی**) **ناؤ کی بُنیادی قوس نُما لکڑی جو ریڑھ کی ہڈی کی طرح پیندے میں شروع سے آخر تک ہوتی ہے اور جس پر پُوری ناؤ کا ڈھانچا تیار کیا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۹). [پ : सूजा].

سُوجا (۲) (و مع) صف مذ (مث : سُوجی).
جس پر ورم ہو ، متورم ، سُوجنا (رک) کا ماضی (تراکیب میں مُستعمل).

---بُھولا (---و مع) صف مذ (مث : سُوجی بُھولی).
مُنّھ پُھلائے ہوئے ، غصّے میں بھرا ہوا ، ناراض ، کشیدہ.

نیچے کٹے ہیں بھلے چنگے ہیں ان کو کیا ہوا
سوجے بُھولے آئے تھے گلا گزاری کر گئے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۲). [سُوجا + بُھولا (رک)].

سَوجا پاٹ (و لین) امذ.
ایک کھیل ، رک : چتوراں. وہ بُڈھا جو آج مرے کل دُوسرا دن سوجا پاٹ زمین پر کھینچ کر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے . (۱۸۷۱ ، گلشنِ غیرت ، ۶). [مقامی].

سُوجاکا / سُوجا کھا (ضم س ، غم و) صف.
دیکھنے والا ، صاحبِ بصارت ، آنکھ والا.

اندھے کو اندھا بلے دل مل ٹھوکر کھانے
جا کو جاندن گیان کا وہی سوجا کھا ہونے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۲). تمام احکام مذہبِ اسلام کی فطرت کے مطابق ہیں اگر یہ نہ ہو تو اندھے کے حق میں نہ دیکھنا اور سوجاکے کے حق میں دیکھنا گناہ ٹھہر سکے گا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۳۲).

سُوجان (و مع) صف (قدیم).
دانا ، ہوشیار ، گیانی ، سوجھ بُوجھ والا.

نہ ایسا کہیں شاہ سُوجان ہے
نہ ایسا دِلاور کہیں جوان ہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱). [پ : सुजान].

سُوجْتا (و مع ، سک ج) امذ.
رک : **سوجھتا**. تمھیں بھی اس کا سُوجتا (سوجھتا) کرنا ضرور ہے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۸۹). [سوجھتا (رک) کا ایک اِملا].

سُوجَن (و مع ، فت ج) امث ؛ سـ سُوجَھن.
جسم کے کسی حصّے کے پُھول جانے کی صورتِ حال ، پھولن ، ورم ، آماس. لاٹھیوں کی چوٹ سے دونوں جگہ سُوجن چڑھ رہی ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۹). یہ زہر سر میں درد تھکن اور بعض اوقات جوڑوں کا درد اور جوڑوں میں سُوجن پیدا کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۲۷) اف : اُترنا ، جانا ، چڑھنا ، ہونا. [پ : सूजन].

سُوجْنا (۱) (و مع ، سک ج) ف ل ؛ سـ سُوجھنا.
۱. **سُوجن چڑھنا ، آماس یا ورم آنا ، متورم ہونا.**

جو سُوجے پیٹھ گھوڑے کی کہیں سے
تو لے کر چکنی مٹی تُو زمیں سے

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸). شہزادہ کو آمادہ کیا دو چار کوس بعد حسرت و افسوس چلے اب پاؤں اوٹھنے سے بیٹھ گئے. پنڈلیاں سوجھی تلووں میں چھالے پڑے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۱۷۲). ان کے پاؤں اور پنڈلیاں سوج جاتی تھیں . (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۵۹). چشتی نے اسے دیکھا اسی کی آنکھیں سُوجی ہوئی تھیں. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۷۲). ۲. (کنایۃً) **غصّے یا بدمزاجی سے مُنّھ پُھولنا.**

جو حقِ نمک اس کا بُھولے رہیں
وہ سُوجے رہیں اور پُھولے رہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی در تہنیتِ عید (مثنویاتِ میر حسن ، ۱ : ۲۲۲)). [پ : सूजना].

---پُھولْنا ف ل.
جسم کا سڑ کر سُوج جانا.

سوجنے پُھولنے کی گور میں تیاری ہے
صحبتیں رہنے لگیں کاہشِ تن سے ہم کو

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

سُوجْنا (۲) (و مع ، سک ج) ف ل (قدیم).
دِکھنا ، نظر آنا ، دِکھائی دینا. اندھارے میں نہ اپس کوں اپس سُوجتا و نہ دوسرے کوں دیکھتا. (۱۵۸۲؟ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳).

ولے کوئی عاقل سو بوجھا نہیں
کہ یو بُوجھنا کِس کوں سوجا نہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

او کوں سو کوی بُوجتا نیں
او کیا سو کسی کوں سوجتا نیں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸). [سُوجھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سوجْنا (و مج ، سک ج) امذ.
ایک درخت جس کی پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں ، سیجنا ، سونجھنا ، سہجنا. کچنار ، سینبل اور سوجنے کی کلیاں ترکاری کے طور پر اِستعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۰). [پ : سونجْھنا **सहजना**].

سُوجی (۱) (و مع) امث.
گیہوں کا خشخاش کے دانوں کے برابر بنایا ہوا دلیا ، روا. مراقبہ پیر کے عارف تن کا مشاہدہ ، باند کر ذکر سری کی سُوجی ، سگن کے شکر ، نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰).

عمر کی کَہواں کوں فن کی چکّی ساری
دل جیتو سُوجی میدہ مرشد رنگ سوں چھاڑی

(۱۷۱۲ ، چکّی نامہ ، ۱۱). چونکہ دانہ دُوسرے گیہوں کا سخت ہوتا ہے اس لئے مایدہ اچھا نہیں ہوتا صرف روا بنتا ہے جسے سوجی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۳۱). سُوجی کی چپاتیاں اور میٹھے ٹکڑے اور ماش کی دال. (۱۸۹۳ ، بی کہاں ، ۳۰). جب سُوجی کے بُھننے کی خوشبو آنے لگے تو اس میں دودھ چھوڑ دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۲۷). بُھنی ہوئی سُوجی ڈال کر قوام تیار کر لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۰). [پ : **सुज**].

سُوجی (۲) (و مع).(الف) امذ.
(خیاطی) **کپڑے سینے والا ، درزی ، خیاط** (ا پ و ، ۲ : ۱۳۷).
(ب) امث. **سوئی.** چاہتی ہوں کہ سُوجی یعنی سوزن کی طرح پتلی ہو کر لوگوں کے رگ پٹھے میں گُھس جاؤں. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۶). [پ : **सुजा**].

سُوجھ (و مع) امث.
۱. **آنکھوں کی روشنی ، بصارت ، نظر (پلیٹس).** ۲. **اُونچ نیچ پہچاننے کی صلاحیت ، سمجھ ، عقل ، ادراک ، دور اندیشی ، بصیرت.** کیا سُوجھ نہ آئی ان کو جو قائم ہوتے ہیں ملک پر وہاں کے لوگوں کے جانے کے بعد کہ ہم چاہیں تو ان کو پکڑیں. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۱۵۱).

عالمِ مستی میں کچھ ، سُوجھ بڑھی اور بھی
مے تو پلا ساقیا ، اس سے کڑی اور بھی

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۳۶). انجیل ... میں ہر طرح کی سُوجھ اور ہدایت موجود ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۱۸۳).

میں اسی کی ہوں جو مُجھ کو پہچان لے
سُوجھ رکھتا ہو جو ، بوجھ لے جان لے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۷). [سُوجھنا (رک) کا حاصل مصدر].

---بُوجھ (---و مع) امث.
عقل ، سمجھ.

سُوجھ بُوجھ ان کی نہ ہو کیوں ، نہ رہی میخواری
چشم ہے جام و دل بادہ کشاں ہے شیشہ

(۱۷۷۵ ، عزلت (چمنستانِ شعرا ، ۳۵۷)). وہ بڑی سُوجھ بُوجھ کے لوگ تھے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۶۳۰). ہندوستانیوں کی سُوجھ بُوجھ کا ایک زمانے میں کیوں اِتنا چرچا تھا. (۱۹۵۱ ، تاریخِ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۲۵۷). سُوجھ بُوجھ والی تنقید نے جدید افسانہ کی چھان پھٹک کی ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰). [سُوجھ + بُوجھ (رک)].

---پڑنا محاورہ.
رک : **سُوجھنا ، سمجھ میں آنا.** ان لوگوں سے پُوچھو کہ آیا اندھا اور جس کو سُوجھ پڑتا ہے دونوں برابر ہو سکتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن ، نذیر احمد ، ۲۱۲). مُجھے کُچھ سُوجھ ہی نہ پڑا کہ اب کیا کرنا چاہیے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۷۵).

سُوجھا (و مع) صف.
آنکھوں والا ، جس کو نظر آتا ہو ؛ ہدایت یافتہ ؛ سمجھ دار. جس کو سمجھاوے اللہ وہی ہے سوجھا. (۱۷۹۰ ، ترجمہ قرآن ، عبدالقادر ، ۲۷۳). اگر یہ نہ ہو تو اندھے کے حق میں نہ دیکھنا اور سُوجھنا کے حق میں دیکھنا گناہ ٹھہر سکے گا. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکاتیب ، ۳۰۲). [پ : **सूजना**].

سُوجھا جانا ف ل (قدیم).
نظر آنا ، دِکھائی پڑنا.

سُوجھانے سے بھی اب چاکِ قفس سوجھا نہیں جاتا
یہ کیسا شور ہے اے عندلیبو کیا بہار آئی

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۰۱).

سُوجھانا (و مع) ف م ؛ سمجھانا.
دِکھانا ، سمجھانا ؛ سُجھانا ، رہبری کرنا.

جیتاں میں تونْج سیانا ہے نہیں پھر نُجھ سا آتا ہے
ترے تے دین پانا ہے سمج مج یوں سُوجھایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۷).

سوجھانے سے بھی اب چاکِ قفس سُوجھا نہیں جاتا
یہ کیسا شور ہے اے عندلیبو کیا بہار آئی

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، ۳۰۱). یہاں اس کو یہ سُوجھانا منظور تھا کہ نرمی وہیں تک پسندیدہ ہے جہاں تک دُوسری طرف سے درشتی اور سختی اور اپنی مضرت کا احتمال نہ ہو ورنہ مذموم ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۵۱). یہ بات تو میرے خیال میں بھی نہ تھی جو اس وقت تُم نے سُوجھائی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۳۷). ممکن ہے انھیں کسی نے سُوجھایا ہو اور حضرتؐ نے ہزار پانچ سو روپے خرچ کر کے گلٹی بدلوا لی ہو. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۹). [سُوجھا (رک) کا تعدیہ].

سُوجھائی دینا ف ل.
دِکھائی دینا ، نظر آنا (مہذب اللغات).

سُوجَھت (و مع ، فت جھ) امث.
سمجھ ، عقل. اور سُوجھت ہی نہ ہو تو پھر کس طرح بڑھنے اور چلنے کا سودا سر میں سما سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۳۴). [سُوجھنا (رک) سے حاصل مصدر].

سُوجْھتا (و مع ، سک جھ) امذ ، صف ، سُوجنا.

۱. **صوابدید ، فِکر ، بندوبست ، اِنتظام.**

ابھی اِک عُمر رونا ہے نہ کھوؤ اشک آنکھو تم
کرو کُچھ سُوجھتا اپنا تو بہتر ہے کہ دنیا ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٠٥).

اپنی اسامی آئے نہ تخفیف میں کہیں
اپنا میاں ضرور کہیں سُوجھتا کرو

(١٨٧١ ، عبیرِ ہندی ، ٨١). ملک داری کا سُوجھتا کر کے ... اجیٖن کو چل پڑا. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٦٨). ۲. **مطلب ، مقصد ، کون.** جاؤ تو سہی اپنا سوجتا نہ دیکھو تو آجانا.(١٨٩٧ ، فرہنگِ آصفیہ ، ٣ : ١٢٠). ۳. **نِسبت ، منگنی ، رشتہ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ـــ کرنا ، ہونا. [پ : सूझता].

سُوجَھن (و مع ، فت جھ) امث.

رک : **سوجن ، ورم ، آماس.** میں ایک کارد دیتا ہوں ... اس میں یہ خاصیت ہے کہ جس سُوجھن پر مل جائے وہ اُترجائے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٧١). [سُوجن (رک) کا ایک اِملا].

سُوجْھنا (۱) (و مع ، سک جھ) ف ل.

سُوجن چڑھنا ، ورم آنا. اِیرانی عورت نے ... بھری ہوئی چلم اس طرح منہ پر ماری کہ تمام منہ سُوجھ گیا. (١٩٢١ ، گردابِ حیات ، ٩). [رک : سوجْنا (۱)].

سُوجْھنا (۲) (و مع ، سک جھ).(الف) ف ل.

۱. **دکھائی دینا ، نظر آنا.**

افسوس اہلِ دید کو گُلشن میں جا نہیں
نرگس کی گو کہ آنکھیں ہیں پر سُوجھتا نہیں

(١٧٨٣ ، درد ، د : ٦١).

گر سُرمہ کرے خاکِ خرابات کو صوفی
سُوجھیں اسے پھر لوح و قلم اور ز یادہ

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٦٩).

خلوت سمجھ رہا ہوں تری بزمِ ناز کو
میں کیا کروں کہ غیر مُجھے سُوجھتا نہیں

(١٩١٩ ، درشہوار ، بیخود ، ٣٨). بڑے میاں کی عُمر سو کے قریب تھی ... آنکھ سے سُوجھتا بھی نہ تھا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٣١٠). ۲. **محسوس ہونا ، معلوم ہونا (آنکھ کے علاوہ دیگر حواس ، آثار وغیرہ سے).**

کہتی رہتی تھی سراسیمگیٔ دل کُچھ کُچھ
سُوجھتا تھا ہمیں پہلے ہی سے جانا دل کا

(١٨٩٩ ، دیوانِ ظہیر ، ١ : ٢٩). ۳. **ذہن میں آنا ، خیال میں گُزرنا.** ایک تدبیر مُجھے سُوجھی ہے اگر راست آئی تو کُچھ پروا نہیں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٢١).

مُجھے جو یار میرے آئے ہیں سمجھانے کیا سُوجھی
جو مُجھ کو عشق میں سُوجھی کوئی کیا جانے کیا سُوجھی

(١٨٣٩ ، کلیاتِ ظفر ، ٢ : ١٦٧). پرسوں رات مُجھے سُوجھی کہ اہلِ ہند ، غیرہندی مسافروں کی دعوت کریں.(١٩٢٩ ، خطوطِ محمد علی ، ١٥٨). انہیں پھر بھی سُوجھی کہ مُجھے منظر سے ہٹانا ان کی کامیابی کی پہلی شرط ہے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ١١١). ۴.(اَ) **بصیرت پر واضح ہونا ، سمجھ یا عقل میں آنا.**

سنگ فقیر کے خاوند بوجھے
سنگ فقیر کے سب کُچھ سُوجھے

(١٦٥٤ ، گنج شریف ، ٨٩).

گر یونہی گرتا رہے گا میری مژگاں سے سرشک
سوجھتا ہے ایک دن یہ قطرہ دریا ہونے کا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ۱ : ٨).

سوفار کو چلّے سے مِلانا کیسے سُوجھے
رُخ پھر گئے ہوں جب تو نِشانہ کیسے سُوجھے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٢٨٢). پہلے تو اسے کُچھ نہ سُوجھا کہ کیا کرے. (١٩٤٣ ، افسانچے ، ١٧٠).

الکحل کرتی ہے خوابیدہ رگوں سے چہلیں
سُوجھتی ہے دلِ وحشی کو بڑی دور کی بات

(١٩٧٨ ، ابنِ اِنشا ، دلِ وحشی ، ٩٣). (اا) **تمیز یا اِمتیاز ہونا.**

بدمستیٔ شباب میں فکرِ مآل کیا
ایسے میں سُوجھتا ہے حرام و حلال کیا

(١٩٠٥ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ١٧). ۵. **مشغلہ ہونا ؛ عمل میں لانا (طنز یا اعتراض کے موقع پر).**

ڈوریاں ہر سو کھنچیں مقیش کی
دیکھ جس کا لُطف سُوجھے عیش کی

(١٨٢٨ ، مثنوی مہر و مشتری ، ٢٣). آپ کو شعر شاعری کی سُوجھتی ہے. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ١٣٨).

سُوجھتی ہے ایسی ہی انہیں
جو پھوٹنے والی آنکھیں ہیں

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ٦٧). ۶. **عزم ہونا ، دھن ہونا.**

یہ سُوجھی عالمِ بیچارگی میں
کہ ہو چندے بسر آوارگی میں

(١٨٦٢ ، شامِ غریباں ، ٢٩٩). مُفت کی یہ رقم وصول ہونے پر بعض امورِ خیر پر صرف کرنے کے بعد مُجھے زیارات کی سُوجھی. (١٩٤٣ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ٨٦). (ب) ف م. **نظر ڈالنا ، دیکھنا.** لو دیکھو سُوجھو! یہ کہہ کر ایک کاغذ مہری بادشاہ طلسم کا کمر سے نکال کر دیا.(١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٥٦٣). [پ : सूझना].

سُوجھے نَہیں اَور غُلیل کا شَوق کہاوت.

جس کے خیالات اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہوں اس کے متعلق کہتے ہیں ، شوق یا دعویٰ اس بات کا جس کی قُدرت نہیں (جامع الامثال).

سُوجھے نَہِیں بٹورا چانْد سے / کی رام رام کہاوت.

کم سوجھنے میں باریک بینی کا گھمنڈ ، اپنی اہلیت سے زیادہ دعوے کرنا (جامع الامثال ؛ محاوراتِ ہند ، ١٢٩).

سَوچ (و لین) امث.

(ہند) **آبدست ، اِستنجا ، آدابِ طہارت ، پاکی ، پاک ، صاف** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : شوچ शौच].

سوچ (۱) (و مج) امذ ؛ امث ؛ ←سونچ.
۱. **غور و خوض ، معاملے کے مختلف پہلوؤں یا نتائج پر گہری نظر ڈالنے کی صلاحیت ، فکر.** اب مجھ کو یہ سوچ پیدا ہوا کہ تامل کرنا تو ضروری ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۸). انجام کا سوچ نہ پہلے تھا نہ اب ہوا. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۶۵). ہاتھوں سے دامن چھوٹ کر زمین پر آ گیا اور وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۴۳). ۲. **ہمہ وقت دھیان ، تصوّر، ذہن ، خیال.**

مرا سوچ چپکے چپکے مری جاں کھا رہا ہے
میں ابھی لحد میں سوؤں جو ہو بس مرا قضا پر

(۱۹۱۳ ، نیرنگِ جمال ، ۲۵). وہ طوائف زادی کراچی شفٹ ہو رہی ہے اور آپ جناب ہجرت کرنے کی سوچ میں ہیں. (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۱۹). ۳. **حُزن ، ملال ، افسوس یا تعجب وغیرہ کے ساتھ کسی بات کا دھیان ، فِکر.**

سب خراج مصر دے کر تھا زلیخا کو یہ سوچ
مول یوسف سے پسر کا کارواں نے کیا کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).

فردا کا سوچ تجھ کو ، کیا آج ہی پڑا ہے
کل کی سمجھیو کل ہی ، کل تو اگر رہے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۶).

لے جان کو سوچ جی میں چھپ کے
گھن دانے کو کھائے چپکے چپکے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳۱). ۴. **تردد ، تامّل ، تذبذب.** دلبر کے تائیں شرم سے و ڈر پہلے ملاپ کے سے سوچ ہوتا ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۱).

کر عرض حال کھیل گئے جان ہی پہ جب
کِس بات کا ہے پھر تُجھے اے دِلفگار سوچ

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۶۲). اس سوچ میں تھا کہ اس ناگوار ذکر کو کِس طرح چھیڑوں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۶۳). ۵. **تخیّل ، سمجھا بوجھا ، خیال (جو غور و فکر کا نتیجہ ہو).** اس بادشاہ نے اس سوچ سے وہاں بُود و باش اِختیار کی تا کہ اپنے وطن سے قریب رہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱). ۶. **وہ رُخ جس سے کسی بات کو سوچا سمجھا جائے ، طریقِ فکر ، اندازِ خیال.** وہ ایک نئی سوچ میرے ذہن میں چھوڑ گیا ہے. (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۲۰). [پ : सोच].

---آ پڑنا/ آنا محاورہ.
دل میں خیال ، فِکر یا تردد پیدا ہونا.

یہ آیا سوچ اک دن بیٹھے بیٹھے
کسی کے دل میں جیسے چور بیٹھے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۲).

ذکر حشر آتا ہے قاتل تو یہ سوچ آتا ہے
ہائے اس روز تجھے کیسی ندامت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۲).

اس پوچھنے پہ مجھ کو یہ سوچ آ پڑا ہے
کس جی سے پوچھتے ہو تم حال میرے جی کا

(۱۹۲۷ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۰).

---بِچار (---کس ب) امذ.
غور و فِکر ؛ اُلجھن ؛ خیال ، ذہن. رات دن مہماتِ ملکی و مالی میں مصروف رہتا مگر اس سوچ بچار میں رہتا کہ ساحلِ سندھ پر جنگ ٹھہرے (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۶). اِسی سوچ بچار میں شام ہو گئی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۰). دنیا کی تہذیب کا تندرست اور قیمتی سرمایہ زبان میں شامل ہو کر ہماری تعلیم کا حِصّہ بن جائے اور ہم اپنی سوچ بچار کے علاقے وسیع سے وسیع تر کر سکیں. (۱۹۶۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۷). [سوچ + بچار (رک)].

---بِچار کَر/کے م ف.
غور و فِکر کرنے کے بعد ، دیکھ بھال کر. انسان اپنی اس قوت کو جس کا نام شوق ہے کس طرح دیکھ بھال اور سوچ بچار کر کس بات میں صرف کرے؟. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۷).

---پَڑنا محاورہ.
فِکر ہونا ، تگ و دو ہونا.

پڑیا سوچ کچھ سُدھ نہ کُچھ دھیان تھا
سو رُوں رُوں میں اس کے وہی دھیان تھا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵). اب کبھی کچھ جو آدمی کو سوچ پڑتی ہے آنکھیں کُھل جاتی ہیں فِکر آ جاتی ہے. (۱۷۷۱ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۲۴). اس کو یہ سوچ پڑی کہ اور کوئی سلطنت اپنے بازو اور ہمت کے زور سے لینی چاہیے. (۱۸۶۴ ، جوہرِ عقل ، ۱۰).

---ساچ امذ.
رک : سوچ ، خیال ، فِکر. دماغ اسی طرح کے سوچ ساچ میں لگا ہوا تھا. (۱۹۵۵ ، ڈھائی ہفتہ پاکستان میں ، ۴۵). [سوچ + ساچ (تابع)].

---ساچ کَر ف م.
سوچ سمجھ کے ، سمجھ بوجھ کر. یہ دل میں سوچ ساچ کر دسرت اپنے مرشد یعنی بشسٹ کے پاس صلاح لینے گئے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۳۶).

دیکھا جو اس مسیح کو بالیں پہ وقتِ نزع
کُچھ سوچ ساچ کر ملک الموت ٹل گیا

(؟ ، رضا (نوراللغات)).

---سَنکوچ (---فت س ، مغ ، و مج) امذ.
فِکر اور وسواس (خوف و ندامت کے ساتھ). ایسی کڑی کڑی باتیں سُناتے سوچ سنکوچ چھوڑ ہر کارتھ پکڑ آپس میں کہنے لگیں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۶). [سوچ + سنکوچ (رک)].

---کَرنا ف م.
غور و فکر کرنا ؛ پچھتانا ، اندیشے میں پڑنا ، فکر و تردُّد کرنا. پھر دل میں اپنے سوچ کیا کہ افسوس تُو نے اتنی عمر ناحق برباد دی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹). جاؤ طرف فرعون کے ، اس نے سر اُٹھایا ہے ، کہہ اس سے بات نرم ، شاید سوچ کرے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۵).

حیرت کا ہے مقام طلسم زمانہ دیکھ
غفلت میں چار مست ہیں کرتے ہیں چار سوچ
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۶۲).

---کرنا ہر کھا ہارے مرد وہی جو پہلے مارے کہاوت.
سوچنے میں جو دیر لگتی ہے تو اکثر موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے ، پہلا وار کرنے والا عموماً جیتتا ہے (محاورات ہند ، ۱۳۳ ؛ جامع الامثال).

---کے دھارے امذ ؛ ج.
خیالات کے پہلو ، سوچ کے رُخ ، فکر کے زاویے. ہمارے معاشرے میں سوچ کے دھارے روز بروز خشک ہوتے جا رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۸).

---لگنا محاورہ.
فکر ہونا. میں نے ایسا سُنا ہے ، مجھ کو اس کا نہایت سوچ لگا ہے کئی دن سے نہایت فکر میں تھی ، الٰہی کیا کروں؟. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۰۵).

---میں آنا / پڑنا محاورہ.
فکر مند ہونا ، متفکر ہو جانا. بے چارہ ایک سوچ میں پڑ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۳). وہ اس رُوداد کو پڑھ کر سوچ میں آ گئے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۲). جب یہ نقطۂ نظر صدر پاکستان کو پیش کیا گیا تو وہ سوچ میں پڑ گئے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۲).

---میں ڈوبنا محاورہ.
رک : سوچ میں پڑنا. عبید کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۲۰).

---وچار (---کس و) امذ.
رک : سوچ بچار ، غور و خوض. جسم اپنے روگ کو دُور کرنے کے لئے قدرتی طور پر کچھ نہ کچھ کرتا ہے اور اس میں سوچ وچار کو زیادہ دخل نہیں ہوتا. (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۱۳). میرا رویہ حقائق کی کوکھ سے جنم لیتا ہے نہ کہ آرزومندانہ سوچ وچار سے. (۱۹۵۳ ، آتشِ چنار ، ۵۸۱). [سوچ + وِچار (رک)].

---ہونا محاورہ.
خیال ابھرنا ، سوچ پیدا ہونا. میرے دل میں سوچ ہوا. یہی دلیل مجھکو بس ہے ، کفایت ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۱۱۵).

سُوچ (ضم مع س ، کس و) امذ ؛ =سُونچ.
وہ برقی بٹن جس کے دبانے سے تار میں برقی رو آتی اور بند ہوتی ہے. ہوا صاف اور ساکن تھی. ریڈیو کا سُوچ دبایا. (۱۹۶۶ ، اڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک (ترجمہ) ، ۱۳۹). [انگ : Switch].

---آف کرنا ف مر.
برقی بٹن بند کرنا. جب تیسری دفعہ یہ کلماتِ تحسین ممدوحہ کے کان میں انڈیلے تو انہوں نے ٹیپ ریکارڈر آہستہ سے "سُوچ آف" کر دیا. (۱۹۷۰ ، خاک بدہن ، ۱۱۳).

---بورڈ (---و مع ، سک ر) امذ.
تختی جس پر سُوچ لگے ہوں (علمی اُردو لغت) [انگ : Switch Board].

سوچا سمجھا (و مع ، فت س ، سک م) صف ؛ مث (سوچی سمجھی).
سمجھا بُوجھا ، غور کردہ.
ہنس کے بھائی نے ندا دی کہ میں سمجھا سمجھا
مشغلہ رہ ہے مجھے آپ کا سوچا سمجھا
(۱۸۹۳ ، سجاد رائے پوری ، د ، ۷). وہ زود عمل ضرور تھا لیکن اس کی زُود عملی ہمیشہ سوچی سمجھی ہوتی تھی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۵۳). اکیلے میں وہسکی پینا پلاٹ کی طرف ایک سوچا سمجھا ہوا قدم ہے. (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۸).

سَو چانگ (و لین ، غنہ) امذ.
سیاہ چائے کی ایک اعلیٰ اور عمدہ قسم. چاء کی بڑی قسم دو ہیں بلیک یعنی سیاہ ، گرین یعنی سبز ، پھر ہر ایک کی چند قسم ہیں مثلاً سیاہ کی یہ مشہور ہیں. سو چانگ ، کنگو ، اولانگ پیکو ، بوہیا وغیرہ. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۹۱). [انگ : Sovchong].

سُوچت (و مع ، کس چ) صف.
آگاہ ، خبردار ، متوجہ. سمت ۹۰ عنقریب ختم ہونے والا ہے اس لئے سُوچت کیا جاتا ہے کہ سالِ رواں کی فیس اخبار فوراً ہی بھجوانے کی کارروائی کی جاوے. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۲۷۱). [پ : सूचित].

سَوچنا (و لین ، سک چ) ف م.
(ہندو) طہارت کرنا ، آبدست لینا (نوراللغات). [پ : सौचना].

سوچنا (و مع ، سک چ) ف م ؛ =سونچنا.
۱. **(اُ) معاملے کے مختلف پہلوؤں یا نتائج پر گہری نظر ڈالنا ، غور و خوض کرنا ، غور و فکر کر کے کوئی راستہ اختیار کرنا.**
جان دینے کو ہم ہوئے حاضر
اب کوئی اور سونچیے تدبیر
(۱۸۹۸ ، دیوانِ مجروح ، ۸۷). اب یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے خاندان کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۴۵). ان لوگوں کی قوتِ مُتخیلہ ... ان باتوں کو سوچتی ہے. (۱۹۵۱ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲۷۸). **(اا) پہلے سے سمجھ لینا ، عاقبت اندیشی کرنا ، نتیجے پر پہنچنا (غور و فکر کر کے).**
یہ مُشتِ خاک یاں کی چاہے ہے اک تامّل
بن سوچے راہ مت چل ہر گام پر کھڑا رہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۵).
ہوا بھی دیں گے نہ ہم دل کی بھول کر تمکو
مآل سوچ گئے ہیں نظر چُرانے کا
(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۳۵). سوچ سمجھ کر کام کرنے کا مفہوم ہم لوگوں میں عام طور پر یہی ہے کہ کبھی کوئی کام نہ کیا جائے. (۱۹۲۳ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۰۱). ۲. **خیال کرنا ، ذہن یا دل میں لانا (حالات یا واقعات وغیرہ).** فوجدار صاحب سوچے کہ اگر یہاں کوئی جنگ ہو تو تمام عمر نام رہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۲).

داغِ عشقِ رُخِ احمد سے ہے سینہ گُلشن
آپ کیا سوچتے ہیں حضرتِ رضواں دل میں

(۱۹۳۸ ، بُستانِ تجلیات ، ۷۴). ۳. **حزن و ملال ، افسوس یا تعجب کے ساتھ کسی بات کا دھیان کرنا ، تفکّر کرنا.** دو ڈھائی گھنٹے تک پڑی ہوئی اپنی حالت پر سوچتی اور افسوس کرتی رہی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۵). ۴. **دھیان لگانا ، مراقبے میں ہونا** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : (ई) सुछ ؛ س : (त) सच्य].

---جی سوچنا کہاوت.
فکر دل کو ستاتا ہے (جامع الامثال).

---ساچنا ف م.
سوچنا ، غور کرنا. ۲۳ ؛ ۲۴ گھنٹہ کا وقفہ اچھا خاصہ سوچنے ساچنے کا بیل گیا. (۱۹۵۵ ، ڈھائی ہفتہ پاکستان میں ، ۴۲).
[سوچنا (رک) ساچنا (تابع)].

سُوچی (۱) (و مع) امذ.
درزی. وہاں سے آگے بڑھے تو ایک سُوچی نے ... ہاتھ جوڑ کے کہا کہ مہاراج ... میں کپڑے پہناؤں. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۰).
[س : सूची].

سُوچی (۲) (و مع) امث.
خمیری روٹیاں. پاس کے چمڑے کے تاجر کا نوکر سُوچی (خمیری ٹکیاں) لینے آیا. (۱۹۴۶ ، آگ ، ۴۴). [مقامی].

سُوچیت (ضم س ، غم و ، ی مج) صف.
ہوشیار ، چوکنا.

قاز تک چُکتے نہ تھے جنگل کے کھیت
قرقرے چُکتے کبھو لیکن سوچیت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳). [پ : सूची].

سُوخت (و مع ، سک خ) امث.
۱. **جلنے کی کیفیت ، جلن ، سوزش ، احتراق.**

شمع کو سوخت ہے تو بزم کو نور
شمع رونق ہے بزم ہے مسرور

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۹۶). ۲. **وہ کوفت جو حزن و ملال یا محبّت نفرت اور حسد کے باعث دل و دماغ پر تا دیر طاری رہتی ہے ، کُھٹن ، کُڑھن.**

اپنے عاشق کی سوخت پر پیارے
کبھی کچھ دل ترا بھی جلتا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۲).

سوخت اس کی ہے کہ تھا غیر سے ملنا نہ تُجھے
رشک سے میں تو جلوں اور ہو پروا نہ تُجھے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوّالہ ، ۱ : ۳۹۵). مُجھ کو سوخت ہوتی ہے آپ کباب کا مزہ اُٹھاتے ہیں. (۱۹۱۸ ، چُٹکیاں اور گُدگُدیاں ، ۹۴). ۳. (اَ) (گنجفہ) **تاش میں خلافِ قاعدہ کھیلنے پر پتّے کی ضبطی جس کے بعد اس پتّے کو کھیلنے کا حق باقی نہیں رہتا.**

جل کے اوٹھتے گنجفہ میں وہ تو مٹتا رنگِ بزم
سوخت ہوتا آفتاب اپنا تو کیوں کر کھیلتے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۶۱). (اا) **ایک قِسم کا جُوا جو گنجفے میں بازی بد کر کھیلتے ہیں ، گنجفہ کے پتّوں سے کھیلا جانے والا جُوا.**

سوخت میں کُچھ اوس سے ہم جیتے تو جل کر ایک بار
گنجفے کو اوسنے پھینکا کر کے ابتر آگ میں

(۱۸۲۶ ، معروف (مطالب غرا ، ۳۵)). بادشاہ چنگ کھیل رہے ہیں کہیں فرد ہو رہی ہے کہیں خلال کہیں سوخت کا چرچا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۶۲). ۴. **جلا ہوا ، سوختہ ، محروق.**

ہے آہ سے اپنی سوخت آتش کا جگر
سیکھا ہے ہمیں سے بیقراری سیماب

(۱۸۴۴ ، نذرِ خیام ، ۶۱). ۵. **ضبط ، منسوخ ، وضع شدہ.** پندرہ میل سے سفر کم کرو تو بھتہ سوخت. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۲).
[ف : سوخت ، سوختن - جلنا ، سے حاصلِ مصدر].

---اُٹھانا محاورہ.
کوفت ، کُھٹن یا جلن برداشت کرنا ، رنج و ملال کو سہار لینا. میں باز آئی ایسے دل جلاپے سے مجھ سے یہ سوخت نہیں اُٹھائی جاتی. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۷۸).

---دینا محاورہ.
جلاپے یا کُھٹن میں مُبتلا کرنا.

تُو نہیں سنتا مری فریاد کو
سوخت دیتا ہے دلِ ناشاد کو

(۱۸۱۴ ، ایجادِ رنگین ، ۸۲).

---کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **آگ لگا دینا ، جلانا ، پُھونک دینا نیز دل کو سوزش یا جلن میں مُبتلا کرنا.**

جس نے کسی کو سوخت کیا وہ بھی جل گیا
پروانہ جُوں جلا ، ہوا ویسا ہی حالِ شمع

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۱۰۱). میں نے بھی خدائی فوجدار کی اس قسم کی کُل کتابیں ایک دن سوخت کر دیں ، ایک دم سے جلا دیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۱). ۲. **مٹا دینا ، منسوخ کر دینا ، کالعدم قرار دینا.**

مُسلم کا میاں پن سوخت کرو ، ہندو کی بھی ٹھکرائی نہ رہے
بن جاؤ ہر اک کے باپ یہاں ، دعوے کو کوئی بھائی نہ رہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۲۴). ۳. **بھرے ہوئے حُقّے کو اِتنا پینا کہ دُھواں نِکلنا موقوف ہو جائے اور تمبا کو گُل کی شکل اِختیار کر لے.** ماما حُقّہ بھر کے دے ہی آئی. جب سوخت کر چکے تو حضرت نے باہر سے آواز دی کہ ماما جی چارپائی یہاں موجود ہے. ذرا دری یا غالیچہ دے جایئے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۵۲).

---ہونا محاورہ.
۱. **سوخت کرنا (رک) کا لازم ، دل ہی دل میں جلنا ، جلنا ، جل جانا.**

اُستاد گنجفے کا جب سیں کیا ہے ہمکوں
ہوتے ہیں سوخت دل میں سب دیکھ کر یہ پایا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۴).

دل سبھوں کے سوخت اوس جا کیوں نہ ہوئیں
دردِ سر پیدا ہو جب کیونکر نہ روئیں
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۷).
شمع کا حال ہے شاہد مرے اس دعوے پر
جل بُجھا ، سوخت ہوا ، جو تری محفل میں رہا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۵). ۲. **کالعدم ہونا ، منسوخ ہونا.** سینات میں زیرِ غور مسودۂ قانون جسے قومی اسمبلی کی منظوری مل چکی ہے ، قومی اسمبلی کے اِلتوا پر سوخت نہیں ہو گا. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا آئین ، ۲۰).

سوختگی (و مج ، سک خ ، فت ت) امث.
۱. **سوخت ہونا ، جلن کی تکلیف.**
دلِ برشتہ کو میرے نہ تُو جلا اِتنا
لگے نہ سوختگی سے کہیں کباب کو عیب
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶۷). آتش مزاج لارڈ کو کینیڈا کے سبب سے ضرور ایسی سوختگی ہوئی ہو گی جس کے باعث اس کی موت قریب آئی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریا ، ۱۱۹) . ۲. **آگ کی گرمی سے پک جانا ، تپ کر سُرخ ہو جانا.** کالا باغ اور کراچی میں ڈولومائیٹ اِینٹوں کے لئے پریس اور سوختگی کے پلانٹ لگائے جا سکتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۴۴). ۳. **جانور کے مُنّھ سے خُون نِکلنے کی کیفیت ، سُموم زدگی .** ہوا گرم میں جانور کے منہ سے خُون نِکل کر اکثر مر جاتا ہے اس کو سوختگی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۵۴).
[سوختہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سوختَن (و مج ، سک خ ، فت ت) امث.
۱. **جلنا ، جلانا.**
دامن نہ کھینچ خاک سے میری تُو شعلہ خُو
ہوں بےقرار ، ہے ہوسِ سوختن ہنوز
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۲). ۲. **جلی کٹی.**
پُھونک دی یہ آگ کس کے حُسنِ بزم افروز نے
اور ہی کُچھ سوختن ہے شمع و پروانے میں آج
(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۲). [ف].

سوختَنی (و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
جلنے یا جلانے کے قابل ، پھونک دیے جانے کے لائق.
کہتا ہے مرے نالۂ جاں سوز کو سُن کر
دیکھے کوئی شاید یہ وہی سوختنی ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۲۵). معنی و مطلب کے اعتبار سے ہر ایک جلد سوختنی اور دریدنی تھی. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۳۹) .
دل ٹوٹ کے جڑتا نہیں شیشہ ہو تو جُڑ جائے
ہے فرق یہی سوختنی ساختنی میں
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۹۴). اندرسبھا کو مُخرّبِ اخلاق قرار دے کر سوختنی اور دریدنی کتابوں میں شامل کر دیا. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۹۰). [سوختن + ی ، لاحقۂ صفت].

---قُربانی (---ضم ق ، سک ر) امث.
وہ قُربانی جسے غیبی آگ آ کر بھسم کر دے یا کھا جائے . موسیٰ کا سسر ... سوختنی قُربانی اور ذبایح خُدا کے لیے لایا . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۲۸۱). جب بنی اسرائیل نے شاہ موآب کا محاصرہ کر لیا اور وہ بُری طرح گِھر گیا تو اُس نے اپنے بڑے لڑکے کو جو ولی عہد تھا شہر پناہ پر سوختنی قربانی کے طور پر پیش کر دیا . (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں (ترجمہ) ، ۱ : ۵۷۷).
[سوختنی + قربانی (رک)].

سوختَہ (و مج ، سک خ ، فت ت). (الف) صف.
۱. **جلا ہوا.**
بُوئے کبابِ سوختہ آتی ہے آہ سے
ایسا مرے جگر کو جلایا کہ جل گیا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۳). دیکھا کہ ایک فرشتہ پروبال سوختہ پڑا ہوا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۵).
۲. (اَ) **غم و اندوہ سے پژمُردہ ، افسردہ ، مغموم ؛ عاشق.**
جلد مُجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا
آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا
(۱۷۸۴ ، درد (فرہنگِ آصفیہ)).
گِریاں ہے اگر شمع تو سر دُھنتا ہے شعلہ
معلوم ہوا سوختہ پروانہ ہے اس کا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک، ۲). (اا) **غم انگیز ، جس میں سوز و گداز ہو.** اکثر دیوان اور اشعار سوختہ و برشتہ درد آمیز مطالعے میں رکھنے لگا . (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۷۴) .
(ب) امذ ۱. (اَ) **وہ ایندھن جو کوئلہ بننے سے پہلے بجھ گیا ہو.**
بُھوک کی جھانجھ میں جو آتا ہے
وہ جلے سوختے بھی کھاتا ہے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب)، ۱۶۴). اس کے پاس جلانے کی لکڑیاں سوختے مصالحہ پیسنے کی سِل بٹا خلاصہ یہ کہ تمام کرکری خانہ بہیں تھا . (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۸۸) . کوئی دست پناہ لے کر دوڑی کسی نے جلتا ہوا سوختہ اٹھا لیا . (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۴۰۵) . (اا) **جلی ہوئی اشیا کی راکھ ، کوئلہ.** پہاڑ پر ... کبھی آگ بھی لگ جاتی ہے جس سے اطراف جل جاتے ہیں اس کا سوختہ مانند میل لوہے کے ہو جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۳۷). مقناطیسی علیحدگی کے بعد کچدھات کو سوختہ (Roasted) کیا گیا. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۳۴). ۲. **سیاہی چٹ ، سیاہی چُوس ، جاذب ، وہ موٹا کاغذ جو روشنائی کو جذب کرلیتا ہے.** پیڈ میں جو سوختہ کے نیچے دفتی ہوتی ہے ، اس پر کُچھ لکھا. (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۲۳۹) رنگ ہلکا کرنے کے لئے جاذب (سوختہ) کا ٹکڑا بھی کارآمد ہوتا ہے. (۱۹۶۲ ، ہماری مصوّری (مقدمہ)، ۲۷). ۳ (ا) **بارود میں رنگا ہوا کپڑا جس سے چقماق سے جلد آگ لگ جاتی ہے** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات) . (اا) **جلی ہوئی رُوئی یا لتّہ جس پر چقماق سے آگ جھاڑتے ہیں** (ماخوذ : جامع اللغات) . ۴. **کبوتر کی ایک قِسم نیز اس کا رنگ.** اور محرق اسے سوختہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). ۵. **جلا کر خاکستر کی ہوئی دوا جس سے کُشتہ بھی مراد ہے** (کلیدِ عطّاری ، ۱۱۰). [سوخت + ہ ، لاحقۂ صفت مفعولی].

---اَخْتَر (---فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.
بدنصیب ، بدقسمت. منشی حبیب اللہ خان کو غالبؔ سوختہ اختر کی دعا. (۱۸۶۸ ، خطوطِ غالب ، ۳۶۶). میرے کانوں میں کوئی کہہ رہا ہے تُو سُوختہ اختر ہے نادرہ. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۲۵). [سوختہ + اختر (رک)].

---بال صف.
جس کے پر جل گئے ہوں ؛ بےبس ، مجبور.
رُتبے میں کم ہے بال سمندر سے اے بتو
دوزخ تمہارے سوختہ بالوں کے سامنے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).
ہوش پر بستہ نہ ہو ، فکر نہ ہو سوختہ بال
قیدِ ظُلمات نہ ہو پُھوٹتی کرنوں کا مآل
(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۲). [سوختہ + بال (رک)].

---بَخْت (---فت ب ، سک خ) صف.
خستہ حال ، بدقسمت ؛ بدنصیب.
عیش میں سوختہ بختوں کو ہے اندوہ نصیب
شمع کو محفلِ شادی میں بھی روتے دیکھا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲). [سوختہ + بخت (رک)].

---پا صف.
آتش زیرپا ، جلد چلنے والا ، تیز قدم (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [سوختہ + پا (رک)].

---تَن (---فت ت) صف.
کمزور ، نحیف ، زار و نزار.
شررِ جستہ ہیں بیتابیٔ سوزِ غم سے
اے صبا آپ کو ہم سوختہ تن کیا روکیں
(۱۸۵۴ ، غُنچہ آرزو ، ۸۸). [سوختہ + تن (رک)].

---جان صف.
افسردہ و پژمُردہ ، مُصیبت زدہ ، آفت زدہ ، عاشق ، مہجور.
مجھ سا بھی زمانے میں کوئی سوختہ جاں ہے
ہے برق جہاں جو نفس شعلہ فشاں ہے
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۳۱).
تُو جس کی طرف چلا ہے حاجت لیکر
وہ سوختہ جاں بھی اہلِ حاجات سے ہے
(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۵۳).
میں نے سوچا ہے بہت سوچا بہ آخر پایا
دہر میں سوختہ جانوں کا مقدر ہے یہی
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۶۲).[سوختہ + جان (رک)].

---جِگر (---کس ج ، فت گ) صف.
رک : **سوختہ جان ؛ (کنایۃً) دل جلا عاشق.** کرایہ دینے کا مقدور نہ تھا جنگل میں جل جانا منظور نہ تھا مجبور چند سوختۂ جگر با سوز و گداز جلتے تھے ورگرنہ وہاں قدم رکھتے سمندر کے پر جلتے تھے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ). انشائے سرور ، ۱۳). خستۂ جگر ، تفتۂ جگر ، خونیں جگر ، سوختۂ جگر ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۶۹). [سوختہ + جگر (رک)].

---جَلال (---فت ج) امذ.
(تصوف) عاشق ، اس سے مراد ، صاحب فنائے تام بھی ہے (مصباح التعرف). [سوختہ + جلال (رک)].

---دان / دانی امذ ؛ امث.
ڈبا یا ڈبیا جس میں چقماق کو سوختہ پر رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے (بارود سے آلودہ رُوئی یا لِتّہ). ایک زمانہ گُزر گیا جب اس طریقہ سے آگ نِکالا کرتے تھے چیتھڑے گُودڑ جلا کر شے آتش گیر کا ایک سوختہ دان تیّار کیا جاتا تھا. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۸). ایک دفعہ ایک ماوری سردار کی سوختہ دانی (ڈبیا جس میں چقماق کو سوختہ پر رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے) کئی آدمیوں کی ہلاکت کا سبب بن گئی. (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۱). [سوختہ + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دِل (---کس د) صف.
دل جلا ، رنجیدہ.
میں سوختہ دِل خستہ جگر آہ حزیں ہوں
نہ نالۂ بُلبل ہوں نہ شور و شرِ طاؤس
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۴۵). دیکھا کہ تین شخص رنگین لباس بادۂ شوق سے سرمست ہیں اور ... کسی سوختہ دِل کا یہ شعر گاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۴). [سوختہ + دل (رک)].

---سامان صف.
بےسرو سامان ، خستہ دل و خستہ جان ، مفلوک الحال.
دفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہونگے
فلس ماہی کے گلِ شمع شبستاں ہونگے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۱).
سُوکھا جو چمن اور ہوئی شانِ گُلستاں
کیا جانیے کیوں حسن بنا سوختہ ساماں
(۱۹۳۱ ، روحِ کائنات ، ۶۳). میں بھی ان سوختہ سامانوں میں سے ایک تھا. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جُستجو ، ۱۶۳). [سوختہ + سامان (رک)].

---طَبعی (---فت ط ، ب) امث.
مُردہ دلی ، بدمزاجی ، جولانیٔ طبع کا فقدان.
زاہدِ شہر کہ ہے سوختہ طبعی میں مثال
خُشک ہے اُس کو غریقِ نم صہبا کر دیں
(۱۹۰۸ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۵۱). [سوختہ + ع : طبع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ عِشق کس اضا (---کس ع ، سک ش) صف.
عِشق کی آگ میں جلا ہوا ، محبت کا مارا ہوا.
مزرعِ سوختۂ عشق ہے حاصل میرا
درد قرباں ہو جس دل پہ وہ ہے دل میرا
(۱۹۰۳ ، باقیاتِ اِقبال ، ۱۴۳). [سوختہ + عِشق (رک)].

--- قِسْمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) صف.
بدقسمت ، بدنصیب.

دُنیا میں ہم سا سوختہ قسمت کوئی نہیں
دیکھا جو اپنا حال دلِ شانہ ہیں جلا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳).

مزرعِ عالم میں مجھ سا سوختہ قسمت کہاں
جل گیا قسمت کا میری کھیت میں جو دانہ تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴). [سوختہ + قسمت (رک)].

--- کاری امث.
جلن ، سوزش ، تپش. مریض کا ظاہری چہرہ اندرونی اور باطنی سوختہ کاری کو ظاہر نہیں ہونے دیتا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۴). [سوختہ + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نَصِیب (---فت ن ، ی مع) صف.
بدقسمت ، بدنصیب.

کیوں آئے اس جہان میں ہم سوختہ نصیب
اس چار دن کی زیست میں آٹھوں پہر جلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۷).

وہ سوختہ نصیب ہوں جس جا رہوں گا میں
قسمت مری لگائے گی دیوار و در میں آگ

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۶). اگر مر جاتا تو اس کی سوختہ نصیب جوان مٹی بھی سہارے لگ ہی جاتی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۳). [سوختہ + نصیب (رک)].

--- ہو جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **(گنجفہ بازی) بیکار ہو جانا ، گنجفے کے پتے کا ، کہ جو سر ہو اور وقت پر نہ چلا جائے اس کا بیکار ہو جانا** (مہذب اللغات).
۲. **جل کر کوئلہ ہو جانا ، جھلس کر خاک ہو جانا.** وہی ہوا کہ جو ہم کہتے تھے تم نے پانی کا چھینٹا نہیں دیا اور مصالحہ جل کے سوختہ ہو گیا. (۱۹۶۹ ، مہذب اللغات ، ۶ : ۴۹۸).

سوختگی (و مع ، سک خ) امث.
۱. **جلن ، جلاپا.**

کیوں سوت کی سوختگی میں بُھلسے
نوج ایسے خصم کا منہ نہ جُھلسے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۱۶۱). ایک اسامی کی لڑکی سے شادی کر لی اور ... سوختگی کی غرض ، جی جلانے کی نیت سے ولیمہ کو طعامِ ولیمہ کا حصہ ضرور بھیجا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۹۴). ۲. **خِفت ، سُبکی ، کوفت.** کبھی اپنے لشکر میں نہ جانے کا مُفت کی سوختگی ہو گی اور کفِ افسوس ملنا ہو گا. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۶۵). تیرا پردہ نہیں ڈھکتا تو خدا مجھ ہی کو اٹھا لے کہ اس سوختگی سے تو بچوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۶۹). ۳. **(جھلائی) ڈھلائی کے سانچے کی جلی ہوئی مٹی جو پگھلی ہوئی دھات کی تیزی سے جل کر سخت ہو جائے اور سانچہ بنانے کے کام نہ آئے** (ا پ و ، ۳ : ۲۴). [سوختہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُود (۱) (و مع) امذ.
۱. **نفع ، فائدہ (نقصان کی ضد).**

اس آنے تے تیرے تُجے سُود نیں
مرے جھگڑے تے تج کوں بہبود نیں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۵۵).

سودائیٔ بازارِ محبت جو ہوا ہے
زنہار خیال اس کوں نہیں سُود و زیاں کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۱).

بھاؤ میں کم ہے پر بہت دے سُود
خوبیٔ لب کی ہے اسی سے نُمود

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۱).

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کُھل گئی نہ زیاں تھا نہ سُود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۳).

رات بھر جلتا رہا شمعوں کو روشن دیکھ کر
رہ کر اس محفل میں بہ سُودِ چراغِ کُشتہ ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۱۴).

جس کو تیری رضا سے مطلب ہے
سُود دیکھے نہ وہ زیاں دیکھے

(۱۹۸۴ ، زادِ سفر ، ۸۱). ۲. **بہتری ، بھلائی.**

عشق میں سر کا کٹانا سُود ہے اے شمع دیکھ
اور سر نِکلا ترے حق میں ضرر اچھا ہوا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷). آپ کی تصانیف کی غرض و غایت ... درماندہ فرقے کی سُود و بہبود کے سوا کُچھ نہیں ہے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۱۵). ۳. **وہ رقم جو قرضدار سے نرخ مقرر کر کے (اصل سرمایے کے علاوہ) بطور منافع لی جائے ، بیاج.** کاشتکاروں کے لڑکوں کو رسید ، بٹہ سُود وغیرہ کے حساب میں مشّاق نہ کرنا گویا ان کا وقت ضائع کرنا ہے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۱۵).

دل سے زیادہ داغ پہ تھی حُسن کی نظر
جب عشق سے معاملۂ اصل و سُود تھا

(۱۹۱۳ ، دیوانِ صفی ، ۳۳).

نذرانہ نہیں! سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۲۰). [ف].

--- اَنْدوزی (---فت ا ، سک ن ، و مع) امث.
حصولِ نفع ، فائدہ اُٹھانا. ایک وہ اخلاص مند ہیں جو اپنی آئین یکتائی کو اپنی سُود اندوزی کے لیے قبول کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۹). [سُود + ف : اندوز ، اندوختن - جمع کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَٹّا/بَٹّہ (---فت ب - شد ٹ بفت) امذ.
۱. **نفع نقصان.** بنیوں کی خرید و فروخت اور سُود ، کاشتکاروں کو غلّہ کی ڈیوڑھی سوائی ، زمینداروں کو سُود بٹہ تقسیم حصص وغیرہ کی زیادہ ضرورت رہتی ہے (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسینِ دیہاتی ، ۲۲). ۲. **سُود پر روپیہ چلانے کا کام ، سُود پر روپیہ پیسہ دینا.**

انھی چبوتروں پر بیٹھ کر سُود بٹے کا بیوپار ہوتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، یہ دلّی ہے ، ۲۷)۔ [سُود + بٹا / بٹّہ (رک)]۔

--- بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف۔
مُفید ، فائدہ مند ، نفع بخش۔ یورپ کی دُوسری قومیں بھی اس سُود بخش کاروبار میں حِصّہ بٹانا چاہتی ہیں۔ (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۳۹۳)۔ [سُود + بخش (رک)]۔

--- پَکَڑْنا محاورہ (قدیم)۔
زیادہ ہونا۔

یو یقین پکڑے سُود
بن وجود ہے وہی معبود

(؟ ، رموزِ سالکین (دکھنی اُردو کی لُغت))۔

--- خالِص کس صف(---کس ل) امذ ؛ امث۔
(بنکاری) **سُود کی جِتنی رقم بعد وضع اخراجات باقی رہے** (علمی اُردو لغت)۔ [سُود + خالِص (رک)]۔

--- خوار (---و معد) صف۔
سُود پر روپیہ دینے والا ، سُود کھانے والا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خوار تھا۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۴)۔ جو شخص خُون کی نہر میں تیر رہا تھا ... وہ سُود خوار ہے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۵۱)۔ بغیر محنت کے کھانے والے صرف پیشہ ور اور بھک منگے ہی نہیں ہوتے رِشوت خور افسر ، پیشہ ور پیر اور سُود خوار کاروباری بھی ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۳)۔ [سود + خوار (رک)]۔

--- خواری (---و معد) امث۔
سُود کھانا ، سُود خوری۔ محبوب علی خاں خواجہ سرا کی سُود خواری کا اُس کتاب میں کئی جگہ ذِکر آیا ہے۔ (۱۹۳۵ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۹)۔ [سود + خوار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- خور (---و مج) صف۔
سُود خوار ، سُود پر روپیہ دینے والا ، سُود کھانے والا۔ خدائے تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ سُود خور کی صُورت دنیا یا آخرت میں گدھے کی صُورت ہو جائے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۴)۔ سادات اپنے سابقہ گاؤں میں لوٹ آئے لیکن یہاں آ کر وہ سُود خوروں کی عیّاری کا شِکار ہو گئے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۹۲۰)۔ [سُود + خور (رک)]۔

--- خورا / خورَہ (---و مج / فت ر) صف۔
رک : **سود خوار۔**

سُود خورہ ہے عدو کیوں نہ زمیں پر لوٹے
عدم ہضم غذا ہے سببِ دردِ شکم

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۷)۔ [سود + خورا / ہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- خوری (---و مج) امث۔
بیاج پر روپیہ چلانے کا عمل ، بیاج کھانا ، سُود کھانا۔ کمزوروں اور مُفلسوں اور عورتوں کو پناہ دو اور سُود خوری سے پرہیز کرو۔ (۱۸۷۰ ، خُطباتِ احمدیہ ، ۵۷۷)۔ شراب نوشی ، بدمستی ، بد اخلاق ، جنون ، سود خوری ، لوٹ کھسوٹ اور مال کی محبت بوالھوسی جوع البقر تک پہنچ گئی تھی۔ (۱۹۶۶ ، انسانی دنیا پر مُسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۰۳)۔ [سُود + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دَرْ سُود (---فت د ، سک ر ، و مج) امذ۔
اصل زر میں سُود کی رقم جمع کر کے کُل رقم پر سُود ، سُود مرکب۔

سُود در سُود اس کو سمجھو بیگماں
اس عمل کا عِلم رکھتا ہے جہاں

(۱۸۷۹ ، مبادی الحساب منظوم ، ۵۳)۔ اس نے اپنی پُوری رقم ہی وصول نہیں کی بلکہ اس پر سُود اور بعض اوقات تو سُود در سُود وصول کیا۔ (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۰۶)۔ سُود خواہ اضعاف و مضاعف اور سُود در سُود ہو یا اکہرا سود بہرحال حرام ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۰۲)۔ ۲. (حساب) **وہ قاعدہ جس میں بیاج پر بیاج لگانے کا قاعدہ اور اس کا نرخ و دستور بتایا جائے۔** ہر سال سُود در سُود کے حِساب سے اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۹۰۴ ، تربیتِ جنگلات ، ۸۰) [سُود + در (حرف جار) + سُود (رک)]۔

--- فَراموش (---فت ف ، و مج) صف۔
نفع کو بھلا دینے والا ، فائدے کو نظر انداز کرنے والا۔

کیوں زیاں کار بنوں ، سُود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں

(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۷۷)۔ [سُود + فراموش (رک)]۔

--- کَرْنا محاورہ (قدیم)۔
نفع پہنچانا۔

آئی تھی جو سو آچکی خواری
سُود کرتی نہیں ہے اب زاری

(۱۸۱۰ ، ہشت گُلزار (مہذب اللغات))۔

--- کھانا محاورہ۔
روپیہ قرض دے کر اس پر مقرر شرح سے منافع وصول کرنا۔ بنی اسرائیل کو سُود کھانے اور ظُلم کرنے پر صورت بدلنے کی سزا نہ ملی۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۹۱)۔ آیت میں سُود کھانے کا ذِکر اور مراد مطلقاً سُود لینا اور اس کا اِستعمال کرنا ہے۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۸۸)۔

--- لَگانا ف م۔
بیاج لگانا۔ تین سو روپے جو فاضل ہیں اس پر تین روپے سیکڑا سود لگا لو ہم دینے کو تیّار ہیں۔ (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۷)۔

--- لینا ف م۔
رک : **سُود کھانا۔** انگریزوں سے اور ہندو سے سُود لینا روا ہے یا نہیں۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۸)۔

ہر خیر یہ چاہتے ہو ستّر حُوریں
اے اپنے خُدا سے سود لینے والو

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۸۰)۔

---مُرَکَّب کسِ صف(---ضم م ، فت ر ، شد ک بفت) امذ.
رک: **سُود در سُود**. سود قرضدار ادا نہ کرے ... اس کو سُود در سُود یا بیاج پر بیاج یا سودِ مُرَکّب کہتے ہیں (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۲۹۲). قرض کرو کہ ہمیں ۵ فیصد سالانہ سُود مُرَکّب کی شرح سے دو سو روپے کا بھی زر کل ۱۰ سال کے ختم پر معلوم کرنا ہے. (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۱۱) . حکومت نے بھی ایسے قرضوں میں دیہاتیوں کو بال بال جکڑ رکھا تھا جو ہر سال ادائیگی کے بعد سُودِ مُرَکّب کے طُفیل پر اپنی اصلی حد تک آ جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۳۰). [سُود + مُرَکّب (رک)].

---مُفرَد کس صف(---ضم م ، سک ف ، فت ر) امذ.
وہ سُود جو صرف اصل رقم پر لیا جاتا ہے ، اصل زر پر سُود ، سادہ سُود. جو قاعدہ سُودِ مُفرد نکالنے کا ہے وہی ان حقوق کے نکالنے کا ہے. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۲۹۶). [سُود + مُفرد (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
فائدہ دینے والا ، فائدہ مند ، نفع بخش.

خوشیاں سات یک ماہ کرتے انند
جو تھے شاہزادے سوں بل سُودمند

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری (ضمیمہ) ، ۲۰).

نہیں جگ بیچ اور اے دلبر
وصل بِن تیرے سُودمند مجھے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸). حاجی محمد خان ہمیشہ اس کو سُودمند نصیحتیں کرتا رہتا تھا (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۹). جو کُچھ ان کے لیے کرتا تھا ، کر چکا ہوں ، امید ہے کہ سُودمند ہوگا. (۱۹۳۶ ، کاروانِ خیال ، ۱۳۳) اگر سمجھوتہ سُودمند ثابت نہ ہوا تو حقیقی خود مُختاری کی راہ سے آزادی کی منزل حاصل کرنا مُشکل نہیں ہوگا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۶۵) . [سُود + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

---مَنْدی (---فت م ، سک ن) امث.
فائدہ ، نفع. سامع ہور متکلم کوں اس میں فائدہ ہور سُودمندی نہیں (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۱۷). شرعِ محمدیؐ قوانین انگریزی کی نِسبت زیادہ منصفانہ اور اصول کی سُود مندی کے مُطابق ہیں. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۰۶). اس سُودمندی پسند زمانے کی کشمکش نے انسان کو اس درجہ مصروف کر دیا ہے کہ اُسے اِتنی فُرصت بھی نہیں ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۰۶). کتاب سے استفادہ کرنے والے طبقات و شعبہ جات کے لیے اس کی سودمندی اور مفید ہونے کے پہلو اُجاگر کر دیے جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۹۸). [سُود مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و زِیاں (---و مع ، کس ز) امذ.
نفع و نقصان ، بُرا بھلا.

سودائی بازارِ محبت جو ہوا ہے
زنہار خیال اس کوں نہیں سُود و زیاں کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۱).

کیا کام ہے دُنیا کے مُجھے سُود و زیاں سے
لیتا ہوں شب و روزِ ترا نام زباں سے

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲۰۲).

دستورِ آرزو تو ہے سُود و زیاں سے پاک
پھر بھی لگا ہے کھٹکا ہمیں احتساب کا

(۱۹۸۶ ، غُبارِ ماہ ، ۹۵). [سود + و (حرفِ عطف) + زیاں (رک)].

سُود (۲) (و مع) امذ.
۱. **بنیوں کی ایک قوم جو عموماً بھارت کے ضلع کانگڑا میں پائی جاتی ہے ان میں ایک پہاڑی سود کہلاتے ہیں اور دوسرے دیسی ان دونوں کا باہم رشتہ ناتا نہیں ہوتا** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **مُلازم ؛ رسونیا ، ہندوؤں کا ایک فرقہ.** قِسم چہارم مُلازم خدمت گار و خدمت گُزار اس فرقہ کو سودی و سود بھی خطاب کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۹۲). [شودر (رک) کا قدیم املا].

سُود (ضم س ، غم و) امث (قدیم).
تلاش ، کھوج ، جُستجو ، ہوش ، حواس.

نہی ایکم ہوں بےخود
ہوئی حیراں کھوئی سُود

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۷)).

بغیر سود ہور بود یک بار کا
سکت نِیچ تھا کس کوں رفتار کا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۹).

ہر وقت بدن کی بُود میں اچھ
ہر آن سدھن کی سُود میں اچھ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۸). [سُدھ (رک) کا قدیم اِملا].

---بُود (---ضم ب ، غم و) امث.
سدھ بُدھ ، ہوش و حواس.

الٰہی دے شاہی تُجھے سُود بُود
پنہائے دمامہ دم نبی پر درود

(۱۶۷۲ ، شاہی ، بدیع الجمال ، ۳). [سُود + بُود - بُدھ].

سُودا (۱) (و لین) امذ.
۱. **بیشتر کھانے پینے اور برتنے کا سامان یا جنس جو بازار سے خریدی جائے ، سامانِ تجارت.**

کدھیں سودا لے کر جاوے عرب کا
کدھیں شیشہ لے کر آوے حلب کا

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۳).

ہے روایت وہ خلیفہ جب ہوا
روزِ دیگر آپ سودے کو چلا

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۷۳).

جو محبّت کا طلبگار ہے دیوانہ ہے
یہ وہ سودا ہے جسے لے کے خریدار بندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵). شب کو بھی دوکانیں کُھلی ہیں سودا بک رہا ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۰۶). روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بنیے سودا بیچنے کے لیے پانچ ساتباٹ اپنی دوکان پر رکھتے ہیں. (۱۹۲۰ ، مکتوباتِ شاد عظیم آبادی ، ۸۵) .

اچھے زمانے ، سستے سمے ، پیسے میں چار سودے آتے تھے ۔ (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۱) . ۲. **خریداری ، خرید و فروخت کا معاملہ ، لین دین**. یوں تو کچھ ہوے تو پادشاہی کا سودا ہے،اپنا حکم اپنی دراہی کا سودا ہے.(۱۶۳۵، سب رس، ۱۳۲).

لینا ہے دل تو لے یہ مُجھے جھڑکیاں نہ دے
سودے میں کر نہ مُفت خریدار سے بگاڑ
(۱۸۹۳ ، دفترِ حُسن ، ۵۱).

بہت سستے چُھٹے ہم جان دے کر بِل گیا ساغر
یہ سودا وہ ہے جس میں کیا کہیں کیا کیا جھمیلا تھا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۷). [ف].

--- اَچھا لابھ کا اَور راجا اچھا داب کا کہاوت.
سودا وہ اچھا جس میں نفع ہو اور راجا وہ اچھا جس کا دبدبہ ہو (جامع الامثال).

--- بازی اسث.
خرید و فروخت کا مرحلہ ، لین دین کا مشغلہ ، معاملۂ خرید و فروخت .
اس سودے بازی میں پیرزادہ کو اپنی کابینہ میں قاضی فضل اللہ کے گروپ سے بھی دو وزیر لینے پڑے. (۱۹۸۶ ، پاکستان مُسلم لیگ کا دورِ حکومت ، ۲۰۸). [سودا + بازی (رک)].

--- بِک گیا ، دُکان رَہ گئی کہاوت.
حُسن و جوانی جاتی رہی ڈھانچہ رہ گیا (جامع الامثال).

--- بِگڑنا محاورہ.
بھاؤ گھٹنا ، قیمت کم ہو جانا ، خرید و فروخت کا معاملہ کھٹائی میں پڑ جانا.

شاہد سنوارتے ہیں وہ گیسوئے عنبریں
بگڑا ہوا ہے مُشک کا سودا خُتن میں آج
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۳).

دام یوسف کے لگائے تھے خریداروں نے
آپ کیوں کود پڑے ایک کا سودا بگڑا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۵۲).

--- بَنانا ف م ؛ محاورہ.
نرخ طے کرنا ، بھاؤ ٹھہرانا ، معاملہ یا لین دین طے کرنا.

وہ مخدومہ خُدا کی راہ کا سودا بناتی تھی
کسی کو بھی نہ اپنے کام کی خاطر ستاتی تھی
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۲۲۳).

--- بَننا محاورہ.
سودا پٹنا ، لین دین کے معاملے کا طے پا جانا ، معاملے کا طے ہو جانا.

کتنی قیمت میں اُس کے پاس نقدِ دیں کو لائے
کتنی دنیا دِکھاتے ہیں کہ یوں یہ سودا بن جائے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۱۱).

سچ ہے جوشش میرے اس کے کس طرح سودا بنے
میں نیاز اس کی کروں ہوں اور اس کو ناز ہے
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۶۵).

لے چلا ہوں میں اسے بازارِ اُلفت میں مگر
دیکھیے کن نادہندوں سے بنے سودائے دل
(۱۸۸۲ ، صابر (قلندر بخش) ، ریاضِ صابر ، ۱۳۵).

ان جلوہ فروشوں سے تو سودا نہیں بنتا
جب مول نہ ٹھہرے کوئی کیا لے کوئی کیا دے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۱۰۳).

--- بَہی (---فت ب) اسث.
خرید و فروخت کے حساب کی کتاب (علمی اُردو لُغت ؛ پلیٹس) .
[سودا + بہی (رک)].

--- بیچنا ف م.
سامان فروخت کرنا. کیا خوب سودا آپ بیچتے ہیں بھلے آدمیوں کے ہاتھ. لائیے ٹٹو کے دام واپس کیجئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷) . کنجڑے ... گلی گلی سودا بیچتے پھرتے تھے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۰).

--- پَتّر (---فت پ ، سک ت) امذ.
سودا فروخت کرنے کا اقرار نامہ ، بِل (پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت).
[سودا + پتر (رک)].

--- پَٹانا محاورہ.
سودا پٹنا (رک) کا تعدیہ ، خرید و فروخت یا لین دین کا معاملہ طے کرنا. معاملے پٹھانے ، سودے پٹانے کے زرّیں موقعے ہاتھ آئیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۷۹).

--- پَٹنا محاورہ.
سودا بننا ، لین دین کی بات بننا ، سودا طے ہونا ، خرید و فروخت کی بات طے ہو جانا.

وصل کی ہے دلِ وحشی کو تمنّا بیجا
کسی سودائی کا بھی پٹتا ہے سودا کہیے
(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۲۳). بال بھونری دیکھتے ہو ... چار سے بُوجھ کُچھ لیتے ہو جب کہیں سودا پٹتا ہے.(۱۹۱۱، نشاطِ عُمر ، ۲۱۶). لیجیے فلم سنسر ہوگئی ، بہت لڑے تو بالکل چھابڑی والوں جیسا سودا پٹ گیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۰۱).

--- پکانا محاورہ.
خیالی پلاؤ پکانا ، ناممکن باتوں کے منصوبے بنانا.

پتا اپنے ہوتے تری ذات کا
ہے سودا پکانا محالات کا
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۹). ہندوستانی عورت اپنے دماغ میں آزادی کا سودا پکا رہی ہے. (۱۹۸۹، جنگ، کراچی، ۶ جنوری : ۳).

--- پکّا ہونا محاورہ.
مسئلے کا طے پا جانا ، خرید و فروخت کا معاملہ طے ہو جانا ، بات ٹھہر جانا. خلیفہ نے دینار نکال کر اسے دیے اور سودا پکّا ہو گیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۷).

ٹھیک ہے سودا پکّا ہے
(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۳).

---پھرنا محاورہ.
سودا منسوخ ہونا ، لیے ہوئے مال کا واپس ہونا ، خریدی ہوئی شے کو پھیر کر دام واپس لینا.

کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے
یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۸) . جہاں تک ممکن ہو چھان بین کر لو کیونکہ یہ سودا پھرنے والا نہیں. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عُمر ، ۲۱۶).

---ٹھہرنا محاورہ.
بھاؤ چکنا ، خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا.

متاعِ شوق بھی ہے مایۂ اُلفت بھی رکھتے ہیں
اگر لیجے تو کچھ سودا ہمارا آپ کا ٹھہرے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱).

---چکانا محاورہ.
سودا طے کرنا ، معاملے طے کرنا ، بھاؤ طے کرنا. جس دکان پر جاتے ہیں اور جو سودا چکاتے ہیں سب ٹکے سیر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۹).

عدم سے مرگ کا سودا چکانے آئے ہیں
سرا میں ٹھہرے ہوئے کچھ جو ہیں یہ بیوپاری

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۳۱).

---چکنا محاورہ.
رک : سودا پٹنا ، لین دین کا معاملہ طے پانا.

جو آتے ہاتھ دام اوس زُلف کے عاشق کوئی بکتا
نپٹ ارزاں تھا نقدِ دل کوں یہ سودا اگر چکتا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸).

جو چاہتا ہے دل کو مرے دل دہی کرے
سودا یہ ہے قدیم سے یُونہی چکا ہوا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۷).

---خریدنا ف م.
۱. **کھانے پینے کی چیز خریدنا ، کوئی چیز مول لینا** (مہذب اللغات).
۲. **بکھیڑا مول لینا** (علمی اردو لغت).

---دست بدست ہونا محاورہ.
کسی چیز کا فروخت ہو جانا اور نقد قیمت وصول ہو جانا (نوراللغات).

---دلانا ف م.
کھانے پینے کی چیزیں دلانا ، کوئی چیز دلوانا.

سنک ہیں جھولیوں میں لڑکوں کی
ان کو سودا دلا دیا کس نے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۲۹).

---سر لینا محاورہ.
اپنے پیچھے عذاب لگانا ، مُصیبت خریدنا. اٹلی نے بڑا سودا اپنے سر لیا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگِ اثر)).

---سُلف (---ضم س ، فت ل) امذ.
خورد و نوش کا سامان جو بازار سے خریدا جائے . ایک غلام میرا سودے سُلف کو بازار گیا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۸). مکتب کی خبر گیری کے علاوہ سودا سلف بھی لاتا ہے. (۱۸۹۳ لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۵). اگر وہ سودے سُلف یا عارضی نمائش کی چیزوں میں اٹھا ڈالے تو جانو کہ احمق اور ناعاقبت اندیش ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۹۹). ممدو ڈیوڑھی میں آ کر سودا سلف دیتا ہے. وہ خود ہاتھ بڑھا کر اس سے لے لیتی ہے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۵۲).

---سُلف کرنا محاورہ.
بازار سے سودا سلف خریدنا. مکتب کی بھی خبر رکھو اور گھر کا سودا سلف بھی کرو. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۵). کھیت آپ ہی بوئے ، سودا سُلف آپ ہی کرے ، جوتی آپ بنائے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ۱۶۳).

---فروشی (---فت ف ، و مج) صف.
سامان بیچنا، سودا فروخت کرنا. ہر ایک آ کر اپنی اپنی دُوکانوں میں بیٹھ کر مشغول سودا فروشی کے ہوں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۳۱۵). [سودا + ف : فروش ، فروختن - بیچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار صف مذ.
معاملہ طے کرنے والا، سودابازی کرنے والا. صدر نے بڑھاپے کی مراعات اور مزدور قوانین میں ترمیم کے لیے دو آرڈی نینس جاری کر کے اجتماعی سوداکار ایجنٹ کو زیادہ موثر بنا دیا. (۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ دسمبر ، ۱). [سودا + کار (رک)].

---کاری امث.
سوداکار (رک) کا کام. اس مقابلے سے نقصان سب سے زیادہ مزدوروں کو ہوتا ہے ان میں ایکا نہیں ہو پاتا اور ان کی سوداکاری کی صلاحیت گھٹتی ہے . (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۳۳۵). [سودا + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **خرید و فروخت کرنا ، بھاؤ تاؤ کرنا ، قیمت یا نرخ چکانا.**

گنوا ہات تے نقد کوں ایک بار
کیا جا کچی بُد سوں سودا اُودھار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۹).

ہندوے زُلفِ پری رُو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مُجھ کوں سودے میں اگر سودا کروں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۸).

ایک چشمک ہی چلی جاتی ہے ، گُل سے میری اور
یعنی بازارِ جنوں میں جاؤں کُچھ سودا کروں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۷). بجور بڑا کھرا سودا کرتے ہیں ، پیشگی ناره دے دنے جھپاک سے . (۱۸۹۳ ، بشو ، ۱۵) . کاروباری آدمی کی طرح اس طرح سودا کرنا کہ پسینہ آ جائے مُجھے نہیں آتا. (۱۹۳۲ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۲۳۸). وہ ایک ایسی بزنس کی شوقین لڑکی سے نفع یا نقصان کا سودا کرنے کی خاطر تیار ہو گیا تھا. (۱۹۸۷ ، کُچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۳۵).

اے نگوڑی کیا پھرے گی ہو کے تو ننگے گلے
بن نہ سودائی اری سودا نہ کر زنجیر کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۷). آرام و آسائش حاصل کرنے کے لئے دین و ایمان کا سودا کر بیٹھے گا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۶۰).

--- لیجیے دیکھ کر اور روٹی کھایئے سیک کر کہاوت.
سال دیکھ کر خریدنا چاہیے اور روٹی گرم کر کے کھانی چاہیے (جامع الامثال).

--- مول لینا محاورہ.
۱. سودا خریدنا ، گھریلو ضروریات کی چیزیں خریدنا (علمی اردو لغت).
۲. ذمہ داری سر لینا. غضب کیا ، بیٹھے بٹھائے اچھا سودا مول لیا ، دیکھیں قسمت کیا دکھاتی ہے ، کونسی راہ پیش آتی ہے. (۱۸۱۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۱). **۳. جھگڑے میں پڑنا ، بکھیڑا مول لینا ، پریشانی میں پھنسنا.** اسباب خریدنے کو آیا تھا سودا مول لیا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). قدم قدم پر نئی نئی اصطلاحیں گڑھنا اور ساتھ ہی ساتھ اس کا خیال رکھنا کہ عبارت کہیں اتنی پیچیدہ اور نامانوس نہ ہوجائے کہ پڑھنے والے کا دم گھٹنے لگے اچھا خاصا سودا مول لینا ہے. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۹۵).

--- ہونا محاورہ.
خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا ، مول تول چکایا جانا ، تاؤ بھاؤ ٹھہرایا جانا.

میں دیتا ہوں جی کو وہ لیتا ہے دل کو
خریدار یہ ہے تو سودا نہ ہو گا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۷).

دے دیا دل یار کو مٹی کے مول
مفت اس یوسف کا سودا ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۹).

چھ سو کم ہیں ، آٹھ میں سودا ہو سکتا ہے

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۴۳).

سودا (۲) (و لین). (الف) صف.
سیاہ ، کالا ؛ کالی عورت.

لشکر سودا نے کیا ہے ہجوم
چھائے میرے دل پہ غمام غموم

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۱).

تیرگی سودے کی اتنی بڑھ گئی
جسم اپنا سارا سایہ ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۱۰). عرب کالی لڑکی کو سودا کہتے ہیں جو اسود کا مونث ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۴۷).
(ب) امذ. **۱. اخلاط اربعہ میں سے ایک سیاہ خلط کا نام (بلغم سوختہ یا صفرائے سوختہ) جس کا مقام تلی ہے. اس کے بڑھنے سے پاگل پن کے آثار ظاہر ہوتے ہیں (یہ طب یونانی کا تصور ہے).**

کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے
نکہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جا کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).

مر گئے پر بھی وہ سودے کی حرارت نہ گئی
قبر سے خاک مری آگ بگولہ نکلے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۲). غذا سے خون ، بلغم اور سودا صفرا کی چار خلطیں پیدا ہوتی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۶). اگر مالیخولیا کا سبب وہ فضلات ہوں جو کہ سودا کی طرف مائل ہوں ... اسکو مقوی دماغ ادویہ کھلائیں. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۱). **۲. جنون ، دیوانگی ، خبط.**

چلتا ہے جیو جس پر ، جاتے ہیں اوس کے پیچھے
سودا (کذا) میں عشق کے ہے اب یہ چلن ہمارا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۹). میرے جنون اور سودا کی یہ حقیقت ہے جو میں نے تجھے سنائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۲).

یاد آتیں بیڑیاں اور وہ گرانی طوق کی
کم ہوا سودا مرا منہ دیکھ کر حداد کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۴).

محبت اور مجنوں ہم تو سودا اس کو کہتے ہیں
فدا لیلیٰ پہ تھا آنکھوں کا اندھا اس کو کہتے ہیں

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۵۱). نتیجۃً سودا کی بہت سی قسمیں پہلے کی بہ نسبت اب زیادہ‌تر نفسیات کے ذریعے دور کی جاتی ہیں. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۳۳). **۳. فریفتگی ، لگن.**

اٹھا فکر میں میں بہ سودائے زر
اٹھا گھابرا در تمنائے زر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۶).

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

شاید اس حور کی زلفوں کا نظارا ہو نصیب
سر میں اس واسطے ہم رکھتے ہیں سودائے بہشت

(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۳۱).

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۷).

سر ہو تو سر میں زلف کا سودا ہی چاہیے
دل ہو تو دل میں دردِ محبت ضرور ہو

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۵۸). **۴. دھن ، خیال ، خواہش.** اس نے آدم زاد سے دل لگایا ہے اور اس ہی کا سودا اس کے سر میں سمایا ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۸).

سر میں سودا ہے مرے اس کی قدم بوسی کا
خاک پا جس کی ملائک کو ہے کحل بصری

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳).

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترک محبت کا بھروسا بھی نہیں

(۱۹۳۵ ، شبنمستان ، ۶۵). **۵. دیوانہ ، عاشق ، جنونی.**

وہ درویش جو سودا تیرا
تُجھ بن اور کسی کا نہیں چیرا
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۴).
سودا کو ترے ترانہ اک کاف ہے
ستون کو ترے بہانہ اک کاف ہے
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ٦٠). [ف].

---اُتَرْنا محاورہ.
جنون ختم ہونا ، سر سے جن کا اُتر جانا.
سر عاشق سے نہ اُس زُلف کا سودا اُترا
شکل قمری نہ کبھی طوق ہمارا اترا
(۱۸۵۷ ، آباد (فرہنگ آثر)).

---اُٹھنا محاورہ.
کسی بات کی دُھن ہونا ، جنون کی حد تک شوق اُبھرنا. کل آپ کا خط ملا تب سے کتنی ہی بار یہ سودا اُٹھ چکا ہے کہ آپ کے پاس چلی آؤں. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۹۱).

---اُچَھلْنا محاورہ.
خبط سوار ہونا ، مالیخولیا کا زور ہونا. جب کبھی یہ سودا اُچھلا آنکھیں بند کیں اور اسی شارعِ عام پر پڑ لیے جس پر رہگیروں کا تانتا بندھا ہوا تھا. (۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی (دیباچہ) ، ۳).
جب اس کوچے میں جاتا ہوں اُچھلتا ہے یہی سودا
ذرا سر پھوڑ کر دیکھوں تو یہ دیوار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۸۸).

---آمُود (---و مع) صف.
جنونی ، دیوانہ ، سودائی. سرور صدہا کوس دُور ، ملول ہر دل ہوا ... سودا آمود ہوا. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۱۰۰) [سودا + ف: آمود ، آمودن - بھرنا].

---چَمَکْنا محاورہ.
جنون بڑھ جانا.
جس روز اے پری رُو تُو بے نقاب ہو گا
چمکے گا اپنا سودا داغ آفتاب ہو گا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰).
آ گئی فصلِ چمن تازہ ہوئے داغ جنوں
چشم بددور ہے چمکا ہوا سودا اپنا
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۷).

---ےخام کس صف ، امذ.
انہونی کی ہوس ، خیالِ خام ، بے کار بات.
نکو یو کرو تم بھی سودائے خام
جو اس کام میں فائدہ نیں تمام
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸).
پُختہ کارانِ عشق رُوتے زمیں
تیرا سودائے خام رکھتے ہیں
(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات)). وہ محبت تھوڑا ہی تھیں. وہ تو سودائے خام تھا بلکہ خیالِ خام تھا. (۱۹۴۸ ، پرواز ، ۱۹۰). [سودا + ے (حرفِ اضافت) + خام (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
سودا پیدا کرنے والا ، جنون خیز. کوئی انگریز ... خُوبصورت نوجوان شورِ عشق سودا خیز سر میں سوز دل میں ... اس کی کوٹھی میں آیا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۹۹). [سودا + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
دیوانہ ، سودائی.
سودا زدوں میں ہے کوئی ایسا سیاہ بخت
میں جس قدر ہوں زُلف کا مارا بلا نصیب
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۹۷). تمہارا خط آیا اور دلِ سودا زدہ نے آرام پایا. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۱۵۸).
داغِ سر سودا زدہ بھاگے سے چُھپا ہے
ڈوبا ہوا قسمت کا ستارا ہے کسی کا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۲). اس وحشی مگر فسوں کار سودا زدہ مرد کی آغوش سے چُھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی تھی. (۱۹۴۰ ، سجاد حیدر ، خیالستان ، ۴۵). [سودا + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---سَر پَر چَڑْھنا محاورہ.
رک : سر پر سودا الخ (نوراللغات).

---سَر میں سَمانا محاورہ.
دُھن سوار ہونا ، خبط ہونا. اب جو آلو کی کاشت کا سودا سر میں سمایا تو ڈیڑھ دو ہفتے فقط اس موضوع پر ریسرچ ہوتی رہی. (۱۹۶۵ ، خاکم بدہن ، ۸۱).

---ہونا محاورہ.
۱. جنون یا خبط ہونا ، عشق ہو جانا ، محبت ہونا.
دل لگا کہنے خُدا حافظ تُجھے سودا ہوا
کیا مری قدرت ، کروں وصفِ امیرِ نامدار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ٦۷).
میں تو دیوانہ نہیں پاؤں عبث پڑتی ہے
لے خبر اپنی ہوا ہے تُجھے سودا زنجیر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ٦۳). تو مجھ سے دل لگی کرتی ہے ، کچھ سودا ہوا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٦۶۳). **۲. عشق یا فریفتگی ہونا.**
تمام عمر ظفر ہم رہے پریشاں حال
کسی کی زُلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا
(۱۸۵٦ ، کلّیاتِ ظفر ، ۴ : ۸).
جس کو اُس زُلفِ سیہ تاب کا سودا ہو گا
گر بلالِ حبشی ہو تو وہ دارا ہو گا
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۵).

سَوداگَر (و لین ، فت گ) امذ.
تاجر ، بیوپاری.

خبر سنی یہ سوداگر
سب لوگ اپنا مستعد ہو کر
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۷۷).
سوداگر کا یک بھی تو بیٹا ہوں میں
ساحل تھے اسی ملک آیا ہوں میں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۵).
وہ سوداگر کی تھی فرزند دلبند
متاع و مال سے تھی اپنے خورسند
(۱۷۹۲ ، عشق نامہ ، نگار ، ۳۵). ایک سوداگر نے دو روپیہ سیر اون خریدی. (۱۸۵۴ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاءاللہ ، ۱۳). یہ تو خرید و فروخت ٹھہری (جو سوداگروں کا کام ہے نہ شاہوں اور شہنشاہوں کا). (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۸). ابھی ملتان کے سوداگر چرم وپشم کے ساتھ اس پر شرط بدی جا رہی ہے کہ حاجیوں کے پہلے جہاز کی واپسی پر تیزابی سونے کا بھاؤ کتنا گرے گا. (۱۹۶۵ ، خاکم بدہن ، ۱۰۳). [ف].

--- بچہ (--فت ب ، شد چ بفت) امذ.
تاجر کا بیٹا ، سوداگر ، تاجر. یہ لازم ہے کہ جا کر اس سوداگر بچے کو اپنے ساتھ لے آؤ . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳) . سوداگر اور سوداگر بچے ہیں تو انہیں ہم ان کے انسانیت کے حق سے محروم نہیں کر سکے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۵۱). [سوداگر + بچہ (رک)].

--- بچی (--فت ب ، شد چ) امث.
تاجر کی بیٹی (نوراللغات). [سوداگر + بچی (رک)].

--- پیشہ (--ی مع ، فت ش) امذ.
سوداگری کرنے والے ، تاجر. ہم مرد سوداگر پیشہ رہنے والے خطا و ختن کے ہیں. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۱۰۶). [سوداگر + پیشہ (رک)].

سوداگرانہ (و لین ، فت گ ، ن) صف ؛ م ف.
تاجروں اور سوداگروں کی سی.
رہ و رسم حرم نامحرمانہ
کلیسا کی ادا سوداگرانہ
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۵). [سوداگر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

سوداگری (و لین ، فت گ).(الف) امث.
خرید و فروخت ، تجارت ، کاروبار ، سودا بیچنے کا مشغلہ.
لے شاہ آج سوداگری کا لباس
کہ تیرے دندی آس تے ہویں نراس
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۲). یہ آباد ہیں اور زراعت و کسب اور سوداگری سے شاد ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۶).
لیا ہے دل کے عوض جان ، دے رقیب تو دوں
میں اور آپ کی سوداگری زباں کے لیے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۴). آپ لوگ سوا اس کے کہ سوداگری کریں اور کچھ نہیں جانتے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلھن ، ۸۸). اندرون پاکستان تعلیم ، صنعت ، تجارت و سوداگری ، قومی دولت ، فی کس آمدنی اور روحانی ماحول میں نمایاں ترقی ہوئی ہے . (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۷۱). ب صف **سوداگری سے متعلق ، بیوپار سے تعلق رکھنے والا ، تجارتی ، کاروباری** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [سوداگر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سودانی (و مع) امذ.
ایک پرندہ جس کی دم لمبی اور ایک مٹھی کے برابر چوڑی ہوتی ہے، کیڑے مکوڑے اور انگور کھاتا ہے اپنی لمبی چونچ سے درختوں میں ٹھونگیں مار کر سوراخ کرتا ہے اور کیڑوں کو ہڑپ کر جاتا ہے، کٹھ کھدا کی طرح کا پرندہ (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۶۳) [ع].

سوداوی (و لین).(الف) صف.
۱. رک : سودا (۲) جس سے یہ منسوب ہے ، خلط سودا سے پیدا ہونے والا مرض ، وہ مزاج جس میں خلط سودا غالب ہو.
ترے ڈر سے عدوئے روسیہ کے یوں بہے آنسو
کہ چھوٹے جس طرح سے خون سوداوی کی پچکاری
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۶). خناق سوداوی کی موجودگی میں ... بیل کا پتہ پلا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۳). ۲. **خلقانی ، مغموم ، غمگین** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. **وہ شخص جس کے مزاج میں خلط سودا بڑھ گیا ہو** (فرہنگ آصفیہ [سودا (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سوداویت (و لین ، کس و ، فت ی بشد) امث.
خلط سودا کی زیادتی یا غلبہ ، جنون ، دیوانگی. کبھی فرط تنعم و مسرت اور کبھی عشق و زیادتی سوداویت سے باختلاف حرارت قلب واقع ہوتی ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۳) . سوداویت کی زیادتی کے وقت حسب ذیل منضج پلائیں. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۳۵).[سوداوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سودائی (۱) (و لین) (الف) صف.
مراق ، خبطی ، سڑی ، وسواسی ، جنونی ، دیوانہ ، پاگل. معلوم ہوتا ہے کہ وہ موا خبطی و سودائی ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۲۰۰). طبیعت ایسی بےمزہ ہوئی .. کہ سودائی سا مزاج ہو گیا دل اداس اور حیران ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۷). والدہ خسرو کے دماغ میں یبوست ہوئی اور سودائی ہو گئی . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹). اس کی محبت بھنوں کو دیوانہ اور بھائی کو سودائی بنا گئی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۲).
شہر کا زنداں بھی ہے اس کے لیے
دشت میں بھٹکے گا سودائی کہاں
(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۹۷). اف : بنانا ، ہونا . (ب) امذ. ۱. **مخبوط الحواس ، مجنوں ، بیوقوف.**
جب یہ بت زلف کی زنجیر دکھا جاتے ہیں
خون سودائیوں کے جوش میں آجاتے ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۱).
سودائی ہوئے دیکھ کے پھر ہوش نہ آیا
زلفوں کا الجھنا بھی اک افسانہ ہے اس کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۱۱). ۲. **عاشق ، فریفتہ.**

دیکھ صحرا میں سماں لالۂ صحرائی کا
رنگ لایا ہے لہو یہ ترے سودائی کا
(۱۸۴۷ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸).
وحشتوں کا کبھی شیدائی نہیں تھا اِتنا
جیسے اب ہوں ترا سودائی نہیں تھا اِتنا
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۳).[سودا رک + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---پَن (---فت پ) امث.
پاگل پن ، دیوانگی. کلّہ بان لا کھ لا کھ غُل مچاتے ہیں کہ یہ کیا سودائی پن ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار (دیباچہ) ، ۱ : ۳).
[سودائی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---مِزاج (---کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں خلط سودا اور خلطوں سے زیادہ ہو. ایک حُسن پرست سودائی مزاج نے کئی دن تک جا جا کر دعا مانگی.(۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۲).[سودائی + مزاج (رک)].

---نَظّارَہ کس اضا(---فت ن ، شد ظ ، فت ر) صف.
دیکھنے میں محو.
صبح جب میری نظر سودائیٔ نظّارہ تھی
آسماں پر اک شعاعِ آفتاب آوارہ تھی
(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۲۶۷). [سودائی + نظّارہ (رک)].

سَودائی (۲) (و لین) صف.
تاجر، سودا کرنے والا، خرید و فروخت کرنے والا (عِلمی اُردو لُغت ؛ فرہنگِ آنند راج). [ف].

سَودائِن (و لین ، فت ی) صف مث ؛ سـسودائن.
(عو) خبطی ، دیوانی ، سِڑی ، جنونی ، بےوقوف ، مخبوط الحواس.
کوئی بولی کہ آسیب پری ہے
مرض ہے یا کہ سودائن بنی ہے
(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۱۱).استغفراللہ تُم تو بس سوداین ہو گئیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۷). سِڑن سوداین کی طرح میں بھی اس کوٹھری میں جا پہنچی.(۱۹۲۵ ، خاتونِ اودھ ، ۱۲۸).
[سودائی (رک) کی تانیث].

سُودْر (و مع ، سک د) امذ ؛ سـشُودر.
اچھوت ، نیچ ، ہندوؤں کی چوتھی ذات ، شودر (رک). تاتر لوگ سودر ہیں جو شادی نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پیشہ سپہ گری کے واسطے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، جُغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲۳). اُس نے امیر غریب برہمن سُودر سب کو ایک نظر سے دیکھا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۲).
براہمن سُودر برابر ہونگے
عورت مرد برابر ہونگے
(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۰). [پ : سودر शूद्र].

سُودَرْوَرْن (و مع ، فت د ، سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
(نگینہ گری) وہ ہیرا جس کے رنگ میں سیاہی چمکے (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۶۰). [مقامی].

سودْرَہ (و مع ، سک د ، فت ر) امث.
صفائی ، نفاست ؛ خوبی ، عُمدگی ؛ پاکی ، سُتھرائی ؛ کھوج ، پتا ، سراغ ، بھید (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سُودَکا (و مع ، فت د) امذ.
سردیوں میں پیدا ہونے والی ایک سبزی (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۷). [مقامی].

سُودنا (و مع نیز مج) ف م.
۱. **کھوجنا ؛ ٹھیک کرنا ؛ ڈھونڈنا.**
او غیرت تے آپ ہات پر ہات سُود
جو یو آگ دل تھے اُچانی ہے درد
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۰). ۲. **چھاننا ، صاف کرنا**. پہاڑوں کو کھودا دریا کی ریت کو سودا پہاڑ سے جوہر نکالا دریا سے گوہر نکالا. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۲۳).[ف : سودنا ـ گھسنا].

سُودَہ (و مع ، فت د).(الف) امذ.
سفوف ، بُرادہ.
سُودۂ لعل ہے ہر اشک میرا آہوں (کذا) ساتھ
رنگِ کلگوں میں عجب زیب ہے نالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۲۳۴).
تمام نالہ ہوں اُس بِن مگر کہ روزِ نخست
کیا تھا تن کا مرے سُودۂ جگر سے خمیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). ہُوچھتا ہے اس شراب میں کیا مِلا تھا ، اس نے کہا جو میں نے کہا وہی تھا زہر قاتل ، سودۂالماس کف مار. (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۳۷۷).
مرے اک اک نفس میں سُودۂ برقِ جہندہ ہے
ذرا اے آسماں ہشیار رہنا آہِ سوزاں سے
(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲۹۳).
کبھی بھاگے نہیں نامرد بھگوڑوں کی طرح
زخم پر سُودۂالماس چھڑکتے ہیں مہان
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۵۰). (ب) صف. ۱. **رگڑا یا پسا ہوا . گھسا ہوا.**
انکھڑیاں وہ خُمار آلودہ
سم ہے جامِ شراب میں سُودہ
(۱۸۵۷ ، بحرِ الفت ، ۱۹). ۲. **رگڑ کھاتا ہوا.**
شاخ سے شاخ جو سُودہ ہے تو بے سُود نہیں
کہ رگڑنے سے سِوا دیتا ہے خوشبو صندل
(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۷).
[ف : سُودہ ، سُودن ـ گھسنا ، رگڑنا].

سُودَہ لینا ف مر.
(ٹھگی) مُسافر کا کُچھ نقد وغیرہ پوٹلی میں بندھوانا اور اُس کے مال کا جائزہ لینا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۱۰).

سُودی (و مع) صف.
سُود (۱) سے منسوب ، سُود کا ، مراد : سُود پر دی یا لی

جانے والی رقم. تُو اُسے سُودی روپے قرض مت دے. (۱۸۲۲ ، مُوسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۴۹۱). سُودی قرض لے کر بیاہ شادیوں میں خرچ کرنا تو ایسا عام ہے کہ اس سے شاید کوئی مُسلمان بھی خالی نہ ہو گا. (۱۸۹۶ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۹۶).

اگر عِزّت سے رہنا چاہتے ہو شہر میں یارو
مہاجن سے کبھی کوڑی نہ لینا بُھول کر سُودی

(۱۹۳۲ ، سنگ و خِشت ، ۲۵۶). [سُود + ی ، لاحقۂ نِسبت].

--- چَلانا محاورہ.
روپیہ بیاج پر دینا (عِلمی اُردو لُغت).

--- کاروبار (---و مج) امذ.
وہ کاروبار یا تِجارت جس میں بیاج کا لین دین ہو. خود آنحضرت صلعم کے چچا عباس (اسلام سے پہلے) بہت بڑے سُودی کاروبار کے مالک تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۴۵). [سودی + کاروبار (رک)].

سُودیری (و مع ، ی مج) امث.
ایک ہندوستانی دوا جس کی بُو فیلِ مست کی بُو کی طرح ہوتی ہے ، اِس کی دو قِسمیں ہیں. سیاہ اور غیر سیاہ ، سیاہ تیز بتائی جاتی ہے ، تپ اور سودا کو دفع کرتی ہے اور غیر سیاہ قسم رسائن میں سے ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۶۴). [پ : सुद्दोरी].

سُودیس / سُودیش (ضم س ، و غم ، ی مج) امذ.
اپنا دیس ، اپنا مُلک ، وطن ، اپنا گھر ، اپنی جگہ.

وقت کے بُزرگاں دیے ہے بو سیک
کہ سودیس جورے ہے پردیس نیک

(۱۶۰۹ ، قُطب مشتری ، ۶۹). [س : स्वदेश, स्वदेस].

سُودیشی (ضم س ، غم و ، ی مج) صف ؛ سدیشی.
اپنے مُلک کا ، اپنے مُلک یا دیس سے تعلق رکھنے والا . جنٹلمینوں کا دل انگریزی ٹھاٹ میں ، سُودیشیوں کا دل بائیکاٹ میں. (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۲۹). یہ لوگ بدیشی کپڑے سے جلتے ہیں میں سُودیشی سے جلتا ہوں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۱۰). فرنگیت اور ہندویت دونوں اسلام سے مغایرت میں یکساں ہیں ان میں فرق صرف بدیشی اور سُودیشی کا ہے. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۳۱). [سودیش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُودھ (و مع ، سک دھ) امث (قدیم).
کھوج ، سُراغ ، پتا ، بھید.

کیتا انتر کرے بُودھ
چاروں تن کی پاوے سُودھ

(۱۶۳۰ ؟ ، کشف الوجود ، راول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۳)). [سدھ (رک) کا قدیم اِملا].

سَودھا (و لین) امذ (قدیم).
رک : سودا (۲).

ایک جیو یہ ٹھالوں بودا .
کس کس سوں ہو سکے سو سودھا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسراراللہ ، ۱۰). [سودا (رک) کا قدیم املا].

سُودھا (۱) (و مع) امذ.
(ڈھلئی کاری) ڈھلائی کا کام کرنے والا پیشہ ور، ڈھلیا ، کانسیا (ا پ و ، ۳ : ۳۴). [مقامی].

سُودھا (۲) (و مع) صف مذ (مث : سُودھی).
سیدھا ، سچّا ، سادہ دل ، بھولا (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सुधा].

سُودھال (و مع) امث.
(موسیقی) وہ ضرب جس میں تین سُر ادا ہوں (نغمات الہند، ۳۵). [مقامی].

سُودھائی (۱) (و مع) امث.
چاندی صاف کرنے کا عمل (ا پ و ، ۴ : ۸). [مقامی].

سُودھائی (۲) (و مع) امث.
سیدھا پن ، سچّائی ، صفائی ، سادگی (ماخوذ : پلیٹس). [پ : सुधाई].

سُودھلا (و مع ، سک دھ) صف مذ ؛ ←سُوڈھلا.
بھولا بھالا ، سیدھا سادہ ، معصوم. مگر جب وہ میرے پاس آتا تو نہایت سُودھلا ہو جاتا اور میری بغل میں گھس کر بیٹھتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۰۱). [مقامی].

سودَھن (۱) (و مج ، فت دھ) امذ (قدیم).
معشوق ، حسین ، محبوب ؛ عورت ، حسینہ.

سودھن کا مکھ جھلکاوتا نس میں سورج چُھپ جاوتا
دن میں چندا نہیں آوتا تارے تئیں سب جھڑ پڑا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

یوں بھوڑ گیا گگن او سودھن
جوں گودڑی سات تبھہ کی سرن

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰). [پ : सोधन].

سودَھن (۲) (و مج ، فت دھ) صف.
تہذیب ، شایستگی ، لطافت ، نفاست ، صفائی ، طہارت ؛ قرض کی بیباقی ؛ معاملہ کی صفائی (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सोधना].

سودْھنا (و مج ، سک دھ) ف م.
۱. دھات کو پگھلا کر اُس کا مَیل صاف کرنا (خصوصاً لوہا اور تانبہ وغیرہ). چاندی اور سونے کی شاخوں کو زمین میں سودھتے ہیں. (۱۸۶۲ ، خطرِ تقدیر ، ۸۳). لوہا سودھنے کے دوران پگھلے ہوئے لوہے پر میل کی شکل میں جمع ہو جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، کاروانِ سائنس ، ۵ / ۱ : ۵۶). ۲. قرض ادا کرنا ؛ معاملے کی صفائی کرنا ، اِصلاح کرنا ، مطابقت کرنا ، مقابلہ کرنا ؛ غلطی نکالنا ، صحیح کرنا ، سُراغ لگانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۳. حساب لگانا ، جوڑنا ، تخمینہ لگانا ، اندازہ کرنا ، اٹکل کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : सोधना].

سوڈا (و مج) امذ.
۱. **ایک سفید کھاری سفوف جو کیمیاوی عمل کے ذریعے سجّی سے بنایا جاتا ہے ، عام طور پر کھانے کا یا میٹھا سوڈا کہلاتا ہے (اکثر رنگ ہلکا کرنے ، آٹے میں خمیر اٹھانے یا ہاضمے کے لئے مُستعمل).** افسوس ہے کہ اب ان کا اور ہمارا اجتماع سوڈا اور ایسڈ کا اجتماع ہو گیا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۲۳). اگر اس میں تھوڑا سا سوڈا ڈال دیا جائے تو یہ حیاتین اور بھی زیادہ تیزی سے تباہ ہو جائے گا. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۲۷). انہیں غیرنامیاتی اشیا کا نام دیا گیا مثلاً خوردنی نمک ، سنگ مرمر ، سوڈا ، گندھک ، لوہا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ وغیرہ سب غیرنامیاتی اشیا کہلاتی تھیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۵). ۲. رک : **سوڈا واٹر.** یہی لوگ شراب اور سوڈا لیمنڈ اور چرٹ وغیرہ کی چاٹ کے مارے اس کو ہر وقت گھیرے بھی رہتے تھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۹۳). ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ دودھ و سوڈا اِستعمال کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۷). ۳. **ایک قِسم کی سجّی جو کپڑے دھونے کے کام آتی ہے** (علمی اُردو لغت). [انگ : Soda].

---بائی کارب (---سک ی) امذ.
ایک مُرکب دوا جو ہاضمے کے لئے مُفید ہوتی ہے. مرض شناس خاتون نے ان کے دِلوں کو ٹٹولے بغیر سوڈا بائی کارب کی پُڑیا تھما دی اور واپس کر دیا. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۲۱۰). ڈسپنسری کا معائنہ کیا جس میں ٹنکچر آیوڈین ، سوڈا بائی کارب ، ایسپرین ... اور کوئی دوا موجود نہ تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۹۶). [انگ : Soda Bicarb].

---فَونٹین (---و لین ، سک ن ، ی مج) امذ.
سوڈے کا فوّارہ ، وہ برتن جس کے اندر سوڈا بھرا ہوتا ہے اور فوّارے کی طرح نِکلتا ہے. اس کے پیچھے کارواں میں مخملیں سفری بستر ... نمکین سوڈا فونٹین فٹ ہوتے اور ہمارے پہلو میں ہماری ریشمیں سیکریٹری ... (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷۹). [انگ : Soda Fountain].

---کاسٹِک (---سک س ، کس ٹ) امذ.
کھار ، سجّی. سوڈا کاسٹک اور کیمیائی اِشیا تیّار کرنے کے کارخانے بھی موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂمعارف اِسلامیہ ، ۳ : ۳۹۸). [انگ : Soda Caustic].

---لیمَنڈ/لیمَن (---ی لین ، فت م ، سک ن / ی لین ، فت م) امذ.
لیمن سے بنایا ہوا سوڈا واٹر یا اس سے بھری ہوئی بوتل. خوب ڈٹ کر کھایا دنادن سوڈا لیمنڈ کے کاک اڑے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۳). سوڈا لیمن ، برف ، لقمی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک بسکٹ ، پیسٹری جو چاہو خرید لو. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۸). [انگ : Soda Lomon/Lemonade].

---واٹَر (---فت ٹ) امذ.
۱. **کل کے ذریعے ایک گیس کی آمیزش اور سوڈے کی لاگ سے مقرر طریقے پر بنایا ہوا مشروب جو بوتلوں میں بند کیا جاتا ہے. جب بوتل کھولتے ہیں تو کارک اڑتا ہے اور اس میں جوش آتا ہے ، سوڈے سے بنایا ہوا پانی.** کسی انگریز کے یہاں سوڈا واٹر کی ایک دو بھی نہیں اکٹھی آدھی درجن خالی بوتلیں چوری ہو گئیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂمبتلا ، ۲۶۶). کھانا نہ ہضم ہونے کی حالت میں سوڈا واٹر پینے کا بڑا رواج ہو گیا ہے. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳). سوڈا واٹر کی ایک بوتل پر ایک آنہ ٹیکس لگایا گیا تھا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ مئی ، ۳). ۲. **وہ پانی جس میں سوڈا حل کیا گیا ہو.** اگر سوڈا واٹر میں کپڑا بھگو کر جلے ہوئے مقام پر لپیٹیں تو جلن بند ہو جائے گی. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۷). [انگ : Soda-Water].

سوڈَول (و غم ، و لین) صف (قدیم).
رک : **سڈول.** چھب تختی نزا کت بھری اور سوڈول ، اچھی پر موتیوں کے مالے چمکتے ہوئے. (۱۸۰۲ ، نثرِبےنظیر ، ۷۳). ہاتھ پیر پتلے اور مضبوط پٹھے سوڈول. (۱۸۹۷ ، تمدّنِ عرب ، ۳۸). [سڈول (رک) کا قدیم اِملا].

سوڈے (و مج) امذ.
سوڈا (رک) کی مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل).

---کا جوش صف.
وقتی جوش (نسیم اللغات).

---کی بوتَل امث.
پانی کی وہ بوتل جو سوڈے کی لاگ سے بنائی جاتی ہے اور جسے ڈاٹ سے بند کیا جاتا ہے جب اس کی ڈاٹ کھولتے ہیں تو بھق سے آواز نِکلتی ہے اور پانی کے جھاگ اُبل پڑتے ہیں. سوڈے کی بوتل یا سونٹھ کا بلغی پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۴).

---کی بوتلیں چلْنا محاورہ.
بہت سے آدمیوں کا ایک دوسرے کو سوڈے کی بوتلیں مارنا ؛ خطرناک فساد ہونا (نسیم اللغات).

سوڈِیَم (و مج ، سک نیز کس ڈ ، فت ی) امذ.
نرم چاندی کی طرح ایک سفید دھات ، پانی سے ۱۷۱ء۹ گُنا ہلکی ، مُفرد حالت میں نہیں پائی جاتی ، پانی میں ڈالنے سے اس میں آگ لگ جاتی ہے (نمک ، صابن ، شورہ وغیرہ بنانے میں مستعمل اور دو فلزات یہ ہیں ، گولڈ یعنی سونا ... سوڈیم ... میگنیشیم. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۰). کیلسیئم ، پوٹاشیم ، سوڈیم ، لوہا اور میگنیشیم سب سے زیادہ اہم ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا (ترجمہ) ، ۲۹). [انگ : Sodium].

سوڈھال (و غم) صف (قدیم).
رک : **سڈول.**

لے یک برج کا توں سور جوتی
ہوں میں یک درج کی سوڈھال موتی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹). [سڈول (رک) کا قدیم اِملا].

سَور(۱) (و لین) امث ؛ ـــسوڑ.
زچہ خانہ ، زچگی سے غُسل کرنے تک کا زمانہ (نوراللغات) .
[پ : सौर].

سَور(۲) (و لین) امث.
ایک قِسم کی مچھلی جو سڈول اور بہت چکنی ہوتی ہے ، سول۔ بعض دریائوں میں مچھلی ہوتی ہے کہ اس کو سور کہتے ہیں اور آدمی کے ساتھ محبت رکھتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۵). [پ : सौर].

سُور(۱) (و مع).(الف) امذ.
بہادر ، شجاع ، پہلوان ، سورما.

دھرے غروری مغز میں سر لشکری کی فوج لے
سوندل ہو آیا سُور سُوں دِکھلا کہ آپس اختری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۳).

برہ کے تیر باراں کوں سہا ہے بے جگر ہو کر
دلِ مہجور میرا سور ہے تُجھ عِشق کے رن کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۰).

اے دل ہزار حیف جو مقتل سے پا ہٹے
وہ سُور پھر نہیں ہے جو رن سے نکل گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۵). (ب) صف. **پہلوانی ، بہادری، شجاعت** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : سور सूर].

ـــ بیر/وِیر (ـــ ی مع) امذ.
نہایت شجاع اور دلیر ، سُورما. ادھر ہندوستان کے سُور بیر اور ادھر ترک طرار افغان خونخوار بڑھ بڑھ کر حملے کرنے لگے. جنگ کا ہنگامہ گرم ہوا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۳).

ہند کے جودھا تھے بڑے سُور بیر
کھا گئی تُو سب کو دم دار و گیر

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۵۹).

حتٰی کہ بھول جائے مُجھے پیٹ کی بھی آگ
اور سارے سُور بیروں کو دوں مِصر کے تیاگ

(۱۹۸۳ ، قہرِعشق ، ۳۱۳). [سور + بیر / ویر (رک)].

ـــ مار صف (قدیم).
سُورما ، بہادر. بڑے بڑے سُور مار سپاہی ہیں. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [سُورما (رک) کی ایک شکل].

سُور(۲) (و مع) امذ.
۱. **سُورج.**

رتن سر جیا تیں جلا نکور تھیں
کیا جگ نکاتا ادھک سُور تھیں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

تُجھے سُور کہتے جلالی جیتے   تُجھے نور کہتے جمالی جیتے

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۹۳).

پری تھی دو لک ٹھار محبوب تھی
پنم چاند ہور سُور تے خوب تھی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۵).

سا گر توں نہ سُرمہ دان میں ماکا
صندوق میں سُور کیوں سماکا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱). ۲. **عالِم ، فاضل ، دانا ، پنڈت** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **اندھا ، نابینا ، بے بصر؛ (کنایۃً) سُورداس (ہندی کا ایک مشہور شاعر).** سُور بھجن میں مسرور ہے ، غم سے دور حقیقت میں سُور ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۶۹).
[پ : سوریہ सूर].

ـــ بنْس (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
راجپوتوں کا ایک فِرقہ جو شمسی خاندان سے ہے ، سورج بنسی.

رام چندر چھتری سُور بنس برہمن تاہ سنگھارا
راون برہمن کرنی کارن رام اوتار نے مارا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۳۰۴). [س : سوریہ + ونش].

ـــ داس امذ.
ایک ہندو اندھے شاعر اور گویّے کا نام ؛ (مجازاً) ہر ہندو نابینا کا تعظیمی خطابیہ کلمہ. سُورداس ، مشہور گویّا تھے اور نابینا ، اب نابینا کو سُورداس کہتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۱۶۲). [عَلَم].

سُور(۳) (و مع).(الف) امذ.
جشن ، سرور ، خوشی. عشق کے الالے تھے سُور ہے ، عشق کے چھالے تھے سُور ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۹).

پڑی اُن پہ جس دم نگاہِ حضور
تو حاصل ہوا اُن کو سُور و سرور

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳۵).

موجبِ سُور و سرور و باعثِ عیش و نشاط
تازگی بخشِ دل و جاں ہے ہوا برسات کی

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۶).

گرد آلود ہے فضا دل کی
مجلسِ غم بنی ہے محفلِ سُور

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۱۵۶). (ب) صف. ۱. **لال رنگ ، سرخ رنگ جیسے لالہ و گلاب کا لقب سُوری** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ) ۲. (اُ) **سیاہی مائل خاکی رنگ کا گھوڑا جس کی پیٹھ پر سر سے دم تک سیاہ خط ہو ، سول.**

اگر ہے سُور گھوڑا یا کہ سنجاب
تو سارے اہلِ ہند و اہلِ پنجاب

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۸). اہلِ ہند کا قول ہے کہ سُور گھوڑا جس طویلے میں بندھے اس کا ناس کر دے. (۱۸۷۲ ، عطرِمجموعہ ، ۱ : ۲۳۷). (اا) (سالوتری) **گھوڑے یا مویشی کی پیٹھ کا زخم جو عام طور سے اچھا نہیں ہوتا. اس میں ایک قِسم کا ناسور ہو جاتا ہے.**

لگے گر پیٹھ گھوڑے کی بڑے چُور
سپاہی لوگ کہتے ہیں جسے سور

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۸). ۳. **خوش ، مسرور.** سُور بھجن میں مصروف ہے ، غم سے دور حقیقت میں سُور ہے. (۱۸۳۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۱۶۹). [پ : सूर].

---باز امذ.
ایک زرد رنگ کا باز جس کی آنکھ سفیدی آمیز اور رنگ آتشی ہوتا ہے. پنجہ کشادہ ناخن سیاہ آنکھیں سرخ پتلی آنکھوں کے اندر گڑی ہوئی ... رنگ زرد ہو خوش فعل ہوتا ہے اوس کو سُور باز بھی کہتے ہیں. (١٨٨٣ ، صیدگہ شوکتی ، ١٦). [سُور (١) + باز (رک)].

سُور(۴) (و مع) امث ؛ امذ (قدیم).
آواز ، سر ، لے.

جوکوں وو شہ کوں گماتے اتھے
سوراں پہ وہ راگاں جماتے اتھے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٥). [سُر (رک) کا ایک قدیم اِملا].

---سِنگار (---کس س ، مغ) امذ.
ایک قسم کا باجا. پیانو اور سُور سِنگار خوب بجاتے تھے تنت کار مشہور تھے. (١٩٣٦ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ٩٧). [مقامی].

--- کھینچنا محاورہ.
سُر نکالنا. دونوں رات دن بل کر گیتاں راگ بازی کرتے ہور کبھی کبھی اچھے غزلاں کے سُوراں کھینچتے. (١٧٦٥، انوارِسہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

سُور(۵) (و مع) امذ (قدیم).
رک : صُور.

نہیں اس کو ہوش سُورِ قیامت کے شور کا
بدمست ہے جو کونی سے بینائے راز کا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٨٢).

شور گر سُن لیں ہمارے نالۂ پرشُور کا
بُھول جاویں حضرت اسرافیل رکھنا سُور کا

(١٨٤٩ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ٥٧).[سُور (رک) کا ایک قدیم اِملا].

سُور(۱) (ضم س ، فت و).(الف) امذ.
بھیڑ یا دنبے کے برابر ایک جنگلی نیز پالتو جانور جس کی تھوتھنی کُتے سے مُشابہ ، دانت بہت تیز اور کُھر چرے ہوئے ہوتے ہیں ، عموماً میلا کھاتا ہے ، بدجانور یا بدجناور ، خوک ، خنزیر.

یزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اُوپر
سُور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھیں ڈبایا ہے

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٣ : ٥٦).دیکھا کہ دانت اوس کے مانند دانت سور کے ہیں. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٠٧). سُور کہ کُھر اسکا چرا ہوا ہوتا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا تو وہ بھی ناپاک ہے. (١٨٢٢ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ٣٢٠م). میں نے ... دیکھا کہ وہ سُور کی گردن میں موتیوں کا ہار پہناتا تھا. (١٩٠٦ ، الکلام ، ٢ : ١٨١). ویسے بھی وہ کتوں کو بُری نسل کا نہیں سمجھتا کیونکہ یہ سُور اور بندر کی طرح شراپ زدہ جانوروں میں نہیں تھا. (١٩٨٦ ، حِصار ، ١٣٠). (ب) صف. **شریر ، بدمعاش ، حرامزادہ ، بطور گالی مُستعمل.** بادشاہ نے ایسے نوکر رکھا اور مرتبہ اس کا بڑا کیا اپنے دل میں کہا : یہ بڑا سُور ہے. (١٨٠١ ، طوطا کہانی ، ٥٩). ابھی کس سُور کے کہنے میں جاتے ہیں ، وہ جانگلو کیا جانے. (١٨٨٧ ، جامِ سرشار ، ١١). نکال باہر کیوں نہیں کرتے سُور کو. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢١٣). [مقامی].

---پَنا (---فت پ) امذ.
شرارت ، بدمعاشی ، حرامزدگی. واقعی او لیگ بڑا سور پنا کیا تم نے والیا کا اُوپر کا ہونٹ بڑے وقار کے ساتھ ذرا سا اُٹھا ہوا تھا. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٣١٣م). [سُور + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---حَرام (---فت ح) امذ.
سُور کے گوشت کی طرح حرام. جب سے بواسیر کی شکایت ہوگئی گوشت میرے لیے سُور حرام ہے. (١٩٧٠ ، مہذب اللغات ، ٧ : ١٠). [سُور + حرام (رک)].

---کا بَچّہ/جَنا امذ.
(بطور گالی) **حرامزادہ ، بدمعاش ، لُچّا ، شریر.** اس پر یہ بہت بگڑے ، سُور کا بچّہ ، پاجی ، بدبخت بڑا پلٹن کا سالا بنا ہے. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٢٥٨). تُم اس سُور کے بچے سے کہہ دینا کہ سنیما مِل جائے گا میرے کارندے سے جا کر مل لے. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٢٣٠).

---کا گوشت سَمَجھنا محاورہ.
گُناہ سمجھنا. وہ آئے دن غلطیاں کرتے لیکن اپنی غلطی کو تسلیم کر لینے کو سُور کا گوشت سمجھتے تھے. (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٥٩١).

---کی ماتا امث.
سُور کا ایک جلدی مرض. گیند کے مانند اسکالکس قطعات اشنیہ کے انڈوں سے باہر آتے ہیں اور سُور کے جسم میں اندرون جلد نشوونما کرتے ہیں تو سُور کو ایک بیماری پیدا ہو جاتی ہے جسے سُور کی ماتا کہتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٢٢).

---کے بَرابَر ہے فقرہ.
حرام ہے ، حرام سمجھتے ہیں. آپ جو پیسہ مُجھے دے رہے ہیں یہ چوری کا ہے ایسا پیسہ میرے لیے سُور کے برابر ہے میں نہیں لوں گا. (١٩٧٠ ، مہذب اللغات ، ٧ : ١٠).

--- کھانا محاورہ.
سُور کا گوشت کھانا ، حرام کھانا.

منے پیٹیں آپ یا سُور کھائیں
نہیں ممکن وہ مرتبہ پائیں

(١٨٨٧ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ٢٨). اب یہاں کا دانہ کھاؤں تو سُور کھاؤں. (١٩٣٩ ، شمع ، ٢٠٥).

---گھینٹا (---ی مج ، مغ) امذ.
(بطور دشنام) سُور کا بچّہ ، سُور کا جنا (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ) [سُور + گھینٹا (رک)].

---مُردار ہے فقرہ.
یعنی یہ چیز میں نے ہرگز نہیں چکھی ، حرام ہے (محاوراتِ ہند).

سُوَر (۲) (ضم س ، فت و) امذ ؛ ج.
سُورتیں (قرآن مجید کی). ذکر حروفِ تہجی کا اوائل سور قرانی میں خالی فائدہ و حکمت سے نہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۰). [سورۃ / سورت (رک) کی جمع].

سَورا (و لین) امذ (مث : سوری).
بی بی یا شوہر کا باپ ، سُسرا ، سُسر ، خُسر ؛ بیٹی کی گالی (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سَورا ہونا (و لین) محاورہ (قدیم).
سوار ہونا.

خبر ہوتی شہ ہونے سورا (کذا) یکایک آنے مج تھارا
نیوچھے تک پھرے بھارا تو اب رہا سمانے نا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۴).

سُورا (۱) (و مع) امذ.
رک : سُورۃ جو صحیح ہے.

رہنے دو باتیں زُوالِ حُسن پُورا ہو گیا
آیتوں کو کیا کریں منسوخ سُورا ہو گیا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ مُنیر ، ۳ : ۱۸۵). [سورہ (۱) (رک) کا غلط املا].

سُورا (۲) (و مع) صف.
پہلوان ، بہادر.

سادھو کو سادھو بلے سُورے کو سُورا
طالب کو مُرشد بلے بٹ جانے و سورا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۱۴). [پ : सूरा].

سَورات (و لین) امث (قدیم).
خواہش ، خود غرضی ، لالچ ، حرص.

جیوں مونھ پکڑیا ات سورات

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (دکھنی اُردو کی لغت)). ہر ایک کام کوں سورات کرنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). اِسپیچ کیوں نہیں اگھانا ہوتا تھوڑے پر بس نا کر کر کیوں سورات کرتا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۲). [پ : सौरात].

سَوراتی (و لین) صف.
لالچی ، حریص. سوراتی کو کینچ جگہ نہیں. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)). [سورات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوراج (و مع) امذ.
اچھا راج ، آزاد اقتدار ، اپنا راج ، اپنی حکومت ، جمہوری حکومت ، حکومتِ خود اختیاری ، اپنے دیس میں اپنی حکومت.

سوراج عطا کرے گا وہ شاہ
بڑھ جائے گی تیری شوکت و جاہ

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۹۹). دیکھو کیا ہوا پلٹی ہے وہ راج اور سوراج سب خاک میں مل گئے. (۱۹۳۳ ، شہید مغرب ، ۵۵). برصغیر کے لیے سوراج یعنی حکومتِ خوداختیاری کے حصول کی غرض سے نومبر ۱۹۱۹ء میں ترکِ موالات کی ہمہ گیر تحریک کا آغاز ہوا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۲۷). [س : स्वराज्य].

سوراجی (و مع) صف.
سوراج مانگنے والے ، آزادی کے طلبگاروں کی جماعت. دُوسرے مقامات میں سوراجیوں کے گروہ کو فتح و ظفر کی منزل پر پہنچا رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، مولانا محمد علی ، ۴۴). [سوراج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوراجِیَہ (و مع ، سک ج ، فت ی) امث.
رک : سوراج. سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے. (۱۹۲۱ ، رپورٹ نیشنل کانگریس (احمدآباد) ، ۳).[سوراج + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُوراخ (و مع) امذ.
۱. چھید روزن ، موکھا ، جھری ، درز ، دراڑ ، مسام ، مُنھ ، دہانہ.

سر نیزہ سینیاں سُوں گستاخ ہو
موے بہوت سینے میں سُوراخ ہو

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۷). یکایک ایک تیر مشک پر آ لاگا کہ مشک میں سوراخ پڑا اور پانی تمام بہا (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱).

سُوراخ سینہ میرے رکھ ہاتھ بند مت کر
ان روزنوں سے دل تک کسب ہوا کرے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۲). صدیق اکبر غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ کر وہاں کے سُوراخ بند کیے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۲). آلہ سے اس جگہ کی جِلد میں سُوراخ کر دو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۰۱). نائیلم پوریفرا:- اس نائیلم میں تمام ایسے جانور شامل ہیں جن کے جسم پر بے شمار سُوراخ ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۰۵). اف : پڑنا ، کرنا ، ہونا. **۲. کیڑے مکوڑے چیونٹے ، چڑیا ، چوہے یا سانپ وغیرہ کے رہنے کی جگہ (بل) جو زمین یا دیوار وغیرہ میں ہو.**

اسی حوض سُوراخ بسیار تھے
ہر یک ٹھار سُوراخ میں مار تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۵). [ف].

---دار صف.
جس میں چھید یا سُوراخ ہو ، روزن دار ، چھید والا. سوراخ دار کرچھی سے جسے کفگیر بھی کہتے ہیں نکالتا جائے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۳).(بُو) کی شکل کے سُوراخ دار ... فولادی برتن لگے ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، غیرنامیاتی کیمیا ، ۵۰). [سُوراخ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---سُوراخ (---و مع) صف.
جس میں جا بجا سُوراخ ہوں.

ترے غم میں دل سُوراخ سُوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۰). [سُوراخ + سُوراخ (رک)].

سُوراخچہ (و مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
چھوٹا سا سوراخ ، باریک سُوراخ جو غلّے کے دانوں اور بیجوں میں گھن یا دوسرے کیڑے بناتے ہیں. سوراخچہ خواہ پانی کے اوپر ہو یا نیچے دونوں ہی حالتوں میں بیج مساوی طور پر پُھول جاتا ہے۔(۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۶۲)۔ غلافچہ کے نیچے نافچہ اور سُوراخچہ پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱۳)۔ [سُوراخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَوراشٹر (و لین ، سک ش ، فت ٹ) امث.
سوراشٹر (گجرات) سے منسوب ، (موسیقی) راگنی کی ایک قسم ، بھیروں ٹھاٹھ کی ایک راگنی. بھیروں کا ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں اس میں یہ ہیں ... سوراشٹر ، جوگیا ، رام کلی. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶)۔ [مقامی].

سُورُپ (و مع ، ضم ر) امذ.
جلال الدین اکبر (مُغلِ اعظم) کے زمانے کا ایک وزن ، دو درون ایک سورپ ہوتا تھا (ماخوذ : آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۲) . [مقامی].

سُورْپَت (و مع ، سک ر ، فت پ) امذ.
(گنجفہ) گنجفہ کا ایک پتا جس پر دیوتاؤں کا بادشاہ یعنی راجہ اندر تخت پر جلوس فرما ہوتا ہے (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۱) . [سوریہ (بحذف یہ) + پت (پتر کی تخفیف)].

سَورَت (و لین ، فت ر) امث (قدیم).
۱. **شدت ، تیزی ، تُندی ، غُصّہ ، سختی ؛ ظُلم.**

اس شہر کی سورتیاں دیکھیا نہ سُنیا
نا کوتوال قاضی نا کس کا ہے حمایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹)۔ ۲. **شرف و منزلت ، بُزرگی** (ماخوذ : اردوئے معلیٰ ، ۲ : ۶۹)۔ [ع : (س و ر)].

سُورَت(۱) (و مع ، فت ر) امث.
قرآن مجید کے ایک سو چودہ (چھوٹے بڑے) بابوں میں سے ہر ایک باب.

ماتھے یہ دلبروں کے افشاں نہیں چُنی یہ
تحریر ہے طلائی قرآں کی سُورتوں پر

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۴)۔

سُورت اخلاص کی پڑھی برسوں
میر رکھتا نہیں ہے یار اخلاص

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۱) . اگرچہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) جُزو نہ فاتحہ کا نہ کسی اور سُورت کا لیکن اوّل نماز میں فقط پڑھنا ہے۔(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۶۸)۔ قرآن شریف کی اشاعت ... ابتدائی زمانہ میں ان ہی نے کی ، بیشتر سُورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۴) . پہلا کلمہ بچّے کو چھوٹی سی عمر ہی سے سِکھا دینا چاہیے. پھر اسے کلام اللہ کی چھوٹی چھوٹی سُورتیں یاد کرانی چاہییں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴۴)۔ [سورۃ (رک) کا اردو اِملا].

سُورَت(۲) (و مع ، فت ر) امث.
رک : صُورت.

اس آدمی بیچ کیا کمی ہے
سدگیان کی سُورت آدمی ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰)۔ [صُورت (رک) کا قدیم اِملا].

سُورَتی (و مع ، فت ر)۔(الف) امذ.
سوراشٹر یا سورت سے منسوب کھانے کا تمباکو ، خشک پتوں کی صورت میں کھانے کا تمباکو. کھانے کا تمباکو سُورتی اور زردہ مشہور ہے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۴) . (ب) صف . **بھارت کے شہر سُورت کا باشندہ** (فرہنگِ آصفیہ). [سورت (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُورْتیلا (ضم س ، غم و ، سک ر ، ی مع) صف.
سلیقہ مند ، ضابطے اور اِنتظام سے کام کرنے والا. آصف خان تو اس مطلب گراں کو سبک دست جانتا تھا مگر مہابت خان بڑا سورتیلا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۰۵)۔ [پ : سُرت + ایلا (پ : اِلّٰ او) ، لاحقۂ صفت].

سورٹھ (و مج ، فت ر) امث.
(موسیقی) میگھ راگ کی دُوسری راگنی کا نام جو بھیروں راگ کی بھارجا (بھارج) ہے.

وہ میٹھی میٹھی لے سورٹھ کی تانیں
نکالے لیتی تھیں قالب سے جانیں

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۵۶)۔ برسات کی بھینی بھینی رات ملار کا گانا ، بھاگ کے ساتھ ، پھر سورٹھ کا گانا سروں کا ملانا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو ، ۳۶)۔ سوہنی قوالی امیر کی ایجاد ہے جس کی سنگیت برج ہے اور برج کی سنگیت کالنگڑا اور سورٹھ ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۹)۔ [پ : सोरठ].

---میٹھی راگنی رَن میٹھی تَلوار جاڑے میٹھی کاملی سیجوں میٹھی نار کہاوت.
سورٹھ راگنی ، رن میں تلوار ، سردی میں کمبل اور بستر میں عورت پیاری لگتی یعنی ہر چیز اپنے مقام پر بھلی لگتی ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

سورٹھا (و مج ، سک ر) امذ.
دو مصرعوں کی ایک نظم جس میں چوبیس ماترائیں ہوتی ہیں شاعری کی ایک صنف جس میں دونوں مصرعوں کے دو جُزو ہوتے ہیں ، قافیہ بیچ میں ہوتا ہے. اگر دونوں مصرعوں کے دونوں اجزا کو اُلٹ دیں تو دوہا بن جاتا ہے اسے سورٹھ بھی کہتے ہیں . چوپائی ؛ دوہے اور سورٹھے ہر ایک میں چار چرن (جز یا مصرعے) لازماً ہوتے ہیں . (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، مارچ ، ۱۱۰) . [سورٹھ (رک) کی متبادل صورت].

سورٹھی (و مج ، سک ر) امث.
ایک راگ کا نام (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸)۔ [سورٹھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُورَج (و مع ، فت ر) امذ.

۱. **وہ سیارہ جو سیاروں کے نظام کا مرکز کہلاتا ہے (خصوصاً نظام شمسی کا مرکز جس کے گرد زمین اور دیگر سیارے گردش کرتے ہیں ، بذاتِ خود گرم اور روشن ہے اور ان تمام کیمیائی توانائیوں کا سرچشمہ ہے جو اس کے سیاروں اور سیارچوں تک روشنی اور حرارت کی صورت میں پہنچتی ہیں ، آفتاب ، شمس ، مہر.**

ادھاری کہ جے منجہ بھانے کہیں
دیوں تھیگی چندر سورج تہیں

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۳۱).

سورج باپ ہونے چندرما کدھیں
نہ اوبجے تمن سا چندرما کدھیں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۲). دسرا آسمان پر یک کھورے میں اس کے چاند سورج کا مکان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹).

سُورج کوں دیا خورا ک اندھارا
سریں کوں اسی کے بھانت بارا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶). چہرہ اوس کا درمیان بالوں عنبریں کے یوں چمکتا جیسے سورج کالی گھٹا سے نکلا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲۶). چاند سورج ستاروں کا کچھ نہ کر سکا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱). پھر « علامت کا جنم » کی صورت میں اس نفسی وقوعہ کا مطالعہ کیا گیا ہے جو تخلیق میں آنے تو سورج کی کرن بن کر محدب شیشہ پر رقصِ کناں ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹). ۲. **دھوپ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **چاندی سونے کے ایک زیور کا نام جو شعاعوں کے جُھرمٹ میں بکلتے ہوئے سورج سے مُشابہ ہوتا ہے ، ماتھے پر پہنا جاتا ہے.**

بنیں گے کس کا زیور چاند سورج
گڑھا کرتے ہیں زرگر چاند سورج

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰). [س : سوریہ सूर्य].

ـــــ اُگنا محاورہ.

آفتاب طلوع ہونا. بادشاہ زادہ دالان میں بیٹھا ہے سو گویا دالان میں سُورج اُگا ہے. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۱).

ـــــ بَنْسی (ــــ فت ب ، سک ن) امذ.

(ہندو) راجپوتوں کا وہ فرقہ جو اپنے آپ کو سورج (دیوتا) کی اولاد میں خیال کرتا ہے ، رام چندر جی اِسی خاندان سے تھے. وہ نہ سُورج بنسیوں سے اور نہ چندر بنسیوں سے علاقہ رکھتی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۴۵). کرشن جی باپ کی طرف سے سُورج بنسی ماں کی جانب سے چندر بنسی تھے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۳). اجودھیا کوشلیا کا پائے تخت تھا ، جو سورج بنسی خاندان کے راجا دشرتھ کی سلطنت تھی (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۶).[سُورج + بنسی(۳)].

ـــــ بید / بیدی (ــــ ی مج) صف.

جس مکان کا صحن شرقاً غرباً طُول میں زیادہ ہو اور اس میں خوب دھوپ بھرتی ہو ، ایسا مکان منحوس خیال کیا جاتا ہے. کرایے کا مختصر سا منحوس گھر تھا ... سورج بید ، زمین میں ہزار طرح کے رخنے ، جابجا چھید. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۱۳). مکان تو بڑا کشادہ ہے ... دیکھوں چندر بیدی ہے کہ سورج بیدی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۵۶). [سُورج + بید/بیدی (رک)].

ـــــ بَیری گرہن ہے اَور دیپک بَیری پَوَن جی کا بَیری کال ہے ، آوت روکے کون کہاوت.

سُورج کا دُشمن گرہن اور دیوے (چراغ) کا دُشمن ہوا ، جان کی دشمن موت ہے جب آئے تو کوئی نہیں روک سکتا (جامع الامثال).

ـــــ چڑھنا محاورہ.

دھوپ نکلنا ، آفتاب کا طلوع ہونا.

سورج چڑھا تو پھر بھی وہی لوگ زد میں تھے
شب بھر جو انتظارِ سحر دیکھتے ہے

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۳۱).

ـــــ چکر (ــــ فت چ ، شد ک بفت) امذ.

آتشبازی کا وہ چکر جس کے حلقے پر بارودی خول عموداً لگے ہوتے ہیں (آتشبازی ، ۳۶). [سُورج + چکر (رک)].

ـــــ چُھپنا محاورہ.

شام ہونے یا دن تمام ہونے پر ابر کی وجہ سے سورج کا پنہاں ہونا (مہذب اللغات).

ـــــ دھول (خا ک) ڈالنے سے چُھپ نہیں سکتا/ چُھپتا کہاوت.

ظاہری بات کو کوئی چھپا نہیں سکتا (نجم الامثال ؛ محاورات ہند).

ـــــ ڈوبنا ف ل ؛ محاورہ.

آفتاب کا غروب ہونا ، سُورج کا چُھپنا.

حُسن والے حُسن کا انجام دیکھ
ڈوبتے سورج کو وقتِ شام دیکھ

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (مہذب اللغات)).

ـــــ ڈوبتے / ڈوبے م ف.

آفتاب کے غروب کے وقت ، سُورج چھپے ، شام کے وقت (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ ڈھلنا محاورہ.

۱. **سُورج ڈوبنا ، سورج کا غروب ہونا.**

ابھی سورج نہ ڈھلا تھا کہ سورای نکلی
فتح و نصرت ہوئی ہمراہ رکابِ سرکار

(۱۹۰۱ ، بہارستان ، ۸۱۱). ۲. **زوال ہونا ؛ عمر کا ڈھلنا.**

بحر گھٹنوں پر جُھکا پیرانہ سر
ڈھل گیا سورج بہت دن کم رہا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹). یونانیوں کا سورج ڈھلتے ہی رومیوں کا سورج طلوع ہو گیا. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳).

شام ہونے آئی سُورج ڈھل گیا
ڈھونڈیے اب سایۂ دیوار کیا

(۱۹۷۷ ، حرفِ دل رس ، ۱۱۷).

---سر پر آنا محاورہ.
دوپہر ہونا ، دن چڑھ آنا.

بچپن گیا گزرا ہوا ، تھی چار دن کی چاندنی
وہ رات آخر ہو چکی ، اب سر پہ سورج آ گیا
(۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۶).

---سنسار (---فت س ، سک ن) امذ.
نظام شمسی (فرہنگِ آصفیہ). [سورج + سنسار (رک)].

---سنکرات (---فت س ، غنہ ، سک ک) امث.
سورج کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانا ، تحویلِ آفتاب (فرہنگِ آصفیہ). [سورج + سنکرات (رک)].

---سوا نیزے پر ہونا محاورہ.
گرمی کی شدت ہونا ؛ قیامت کے آثار نمایاں ہونا. نکھرا ہوا آسمان ، سورج سر پر کیا سوا نیزے پر تھا. گرمی تھی اور ایسی سخت گرمی کہ آگ برستی تھی.(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۲۳).

---غروب ہونا محاورہ.
سورج چھپنا (مہذب اللغات).

---کرانت (---فت ک ، غنہ) امذ.
پتھر کا سفید اور روشن مہرہ ، بلور. پتھر کا سفید مہرہ جس کو ہندی میں سورج کرانت کہتے ہیں. آفتاب کے روبرو لاتے ہیں اور اس کے پاس روئی رکھتے ہیں ، اس طرح روئی میں آگ لگ جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۳۶). دوپہر کے وقت ایک سفید اور روشن پتھر کا (جسے ہندی میں سورج کرانت کہتے ہیں) ایک ٹکڑا آفتاب کے سامنے رکھتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۲). [سورج + کرانت (رک)].

---کو پانی چڑھانا/دینا محاورہ.
(ہندو) سورج کو پوجنا ، سورج پوجا کی رسم ادا کرنا.

دیکھ کر چہرۂ بت بہتے ہیں زہاد کے اشک
پانی سورج کو دیا کرتے ہیں ہندو ہو کر
(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۹۰).

---کو چراغ دکھانا محاورہ.
۱. دانا کو دانائی کی بات بتانا ؛ کسی بڑے تجربہ کار کو کسی معمولی ہستی کا مشورہ دینا. آپ کو اس بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا ہے. (۱۹۴۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۰۹). **۲. عبث کام کرنا ، بیکار امید باندھنا.**

آگے ان کے فروغ پانا
سورج کو چراغ ہے دکھانا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۲). ان کے لائق رشک ذرائع معلومات پر منہ آنا! سورج کو چراغ ہے دکھانا. (۱۹۱۰ ، افاداتِ مہدی ، ۱۶۰). جن ... کے محاسن کلام پر ناقدین سیر حاصل تنقیدیں اور تبصرے کر چکے ہیں ان کی ستائش کلام سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۱).

---کو کیا آرسی ہی لے کے دیکھتے ہیں کہاوت
جو بات ظاہر ہو اس کی تشریح کی ضرورت نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گرہن/گہن (---کس گ ، سک ر ، فت ہ / فت مع گ ، فت مع ہ) امذ.
زمین اور سورج کے درمیان چاند کے حائل ہو جانے سے سورج کا جزوی یا کلی طور پر تاریک نظر آنا ، کسوفِ شمس ، کسوف.

گھر سیں وو خورشید رو نکلے تو خوب
ہے مجھے کال آج کا سورج گہن
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۹).

رخصت ہوا وہ مہر تو ، تا شام صبح سے
اپنے سیاہ خانے میں سورج گہن رہا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۹). صحیح احادیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی وفات کے دن سورج گہن ہوا تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۲۳۲). ۲۱ جون ۱۹۵۵ء کو دنیا کے اکثر ملکوں میں مکمل سورج گرہن ہوا تھا. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۵۲) [سورج + گرہن / گہن (رک)].

---گیراں (---ی مع) امذ (قدیم).
سورج گرہن. سورج گیراں چھوٹے لگ. (؟ ، کنزالمومنین (دکھنی اردو کی لغت)). [سورج + گیراں (رک)].

---لوک (---و مع) امذ.
اجرام سماوی کی دنیا ، عالمِ بالا. اس وقت وہ مادی قالبوں کی قید سے نجات پا کر سورج لوک ... میں جا کر آرام کرتی ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۷۱۵). [سورج + لوک (رک)].

---مکھ (---ضم م ، سک کھ) امث (قدیم).
رک : سورج مکھی.

سورج مکھ پھول پر پھلتے ہیں عنبر پھول کنتل کے
نہ پاتے بو عجب پھلاں سو مشکیں کیس اچپل کے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۸).[سورج + مکھ (رک)].

---مکھی (---ضم م).(الف) امث ؛ امذ.
۱. سورج سے مشابہ ایک زرد رنگ کا پھول نیز اس کا پودا ، اس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے ، گلِ آفتاب.

اشرف بسنتی و سورج مکھی
گویا ایک دھرتی ہے تاروں دیکھی
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۹۶). پھول ... مشہور و معروف خلق میں بیش تر اتنے ہیں سیوتی ، سکھ درسن ، سورج مکھی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۲).

پائے گر سورج مکھی کے سایہ میں تھوڑی جگہ
پھول جائے مہر جنبش مثلِ قطبِ آسماں
(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۶). سورج مکھی کے بیج جو بونے کے کام آتے ہیں حقیقت میں پھل ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹). سورج مکھی ... یہ دو تخم برگوں کے خاندان کمپوزیٹی سے تعلق رکھتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۳۰). **۲. طاؤس کی**

کُھلی ہوئی دُم کی وضع کی چھوٹی سی پنکھیا جس سے چہرے کو دھوپ سے بچاتے اور کبھی پنکھے کی طرح جھلتے ہیں (عموماً امرا کے ہاں مستعمل) ، آفتاب گیر. عین جیٹھ کی دھوپ میں بغیر سایہ چھتر یا سورج مکھی کے آٹھ ساعت پختہ کھڑا رہا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۸). ہند کا سینا پتی ... سُورج مکھی کے سائے میں ہاتھی پر بیٹھا دونوں لشکروں کو نظر غور سے دیکھ رہا تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۲۱). ۳. ایک طرح کی دیوار گیری جس کی چمنی کے پیچھے سفید چمکیلی دھات کی پنکھیا سی لگی ہوتی ہے اور روشنی میں سُورج کی طرح چمکتی ہے. ہر ایک طرف کو سُورج مکھیاں دیوار گیریاں ... روشن اور منور تھے. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۲۲). کنول ، دیوار گیریاں ، سورج مکھیاں قدِ آدم شیشہ تصاویر شاہان پیشین کی اور اکثر پریزادوں کی لگی ہوئیں. (۱۸۸۳ ، کوچکِ باختر ، ۵۸۷). اندر اس کے سُورج مکھیاں روشن ... بالائے مسند ایک ماہ طلعت ناز و ادا سے جلوہ فرما. (۱۹۴۳ ، دِلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۴) . ۴. ایک وضع کی آتشبازی جس میں بہت سے پٹاخے لگے ہوئے ہوتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ). ۵. پان کے پتے سے مُشابہ بڑا سا کارچوبی یا منقش پنکھا جسے عوام الناس میلوں ٹھیلوں میں اُٹھا کر لے جاتے پیچھے ہجوں کا ہجوم ہوتا اور تمام راستے رقص و سرود کے ساتھ ایک مقررہ مقام تک جاتا تھا. یہ پنکھا عموماً بزرگ کے مزار پر بطور نذر چڑھایا جاتا تھا. بعض مُسلم ریاستوں میں یہ رسم انگریزوں کی حکومت کے آخر تک قائم رہی.

نہ یہ رتبۂ شمس ہوتا کبھی
اُٹھاتا گر اس کی نہ سورج مکھی

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۷). بُڈھے بُڈھے لوگ کہتے تھے کہ غدر کے بعد سے آج تک ایسی دھوم سے سُورج مکھی نہیں اٹھی. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۴۱). اف : اُٹھانا ، ڈھلنا ، نِکالنا ، نِکلنا. ۶. میدے ، گھی ، شکر ، دُودھ اور کیوڑے وغیرہ ملا کر بنائی ہوئی ایک مٹھائی . جب سفید قوام قائم ہو جائے تو ایک ایک سورج مکھی پر قوام چڑھا کر الگ پھیلے برتن میں رکھتے جائیں. (۱۹۴۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۳۸). ۷. (عو) وہ بادل کا ٹکڑا جو سُورج کے مُنْھ پر آ کر اسے چُھپا لے (فرہنگِ آصفیہ) . (ب) صف . پیدائشی طور پر اِنتہائی سفید رنگت والے انسان جن کے سر کے بال ، بھنویں اور پلکیں تک سفید ہوتی ہیں اور چُندھیا کر دیکھتے ہیں. آج سے جتنے سُورج مکھی قِسم کے انسان ہیں وہ سب کے سب حسینانِ زمانہ ہیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰۱). ان کے بعد ایک اور بیگم اتریں یہ ماشاءاللہ سُورج مکھی تھیں. (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۴۹). [سُورج + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنڈَل (---فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
سورج کی ٹِکیاں ، مراد : سُورج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سُورج + منڈل (رک)].

---مَنڈْلی (---فت م ، سک ن ، ڈ) امث.
رک : سورج سنسار (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .
[سُورج + منڈلی (رک)].

---نے بھان اُبھاری ، رین گھر کو سِدھاری کہاوت.
سُورج نِکلا اور رات غائب ہوئی ، بڑوں کے سامنے چھوٹوں کی کوئی ہستی نہیں ، زبردست کے سامنے کمزور کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

سُورْداس (و مع ، سک ر) صف.
(کنایۃً) **نابینا کو کہتے ہیں.** سُورداس جی، تُم دھوکا کھا رہے ہو میں گوالا ہوں ، گوالا. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۹۶). [عَلَم].

---جَنَم کے نَہیں اَنْدَھر کہاوت.
سُورداس اندھا پیدا نہیں ہوا تھا ، سب عیب خلقی نہیں ہوتے کسبی اور حادثی بھی ہوتے ہیں (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

سَورسینی (و لین ، ی مع) صف ؛ ـــ شورسینی.
بھارت کے دوآبے میں بولی جانے والی پراکرت (علاقائی زبان) جو پانسو برس قبلِ مسیح سے لے کر پانسو برس بعدِ مسیح تک رائج رہی . سورسینی یا پراکرت کو آج کل کے لِسانیاتی معیار اور اصول کے مِنبع مکمل نہیں کہا جاسکتا. (۱۹۳۴ ، منشوراتِ کیفی ، ۹). اُردو ہندی کا مطالعہ کرنے والوں کو سورسینی کا نام ذہن میں رکھنا چاہیے . (۱۹۴۸ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ۳۷). [س : शूरसेन].

سَوَرک بار (و مع ، فت ر) امث.
اچھی فصل.

نصیباں منجھ سوں جیوں آخر ہوئے بار
میری طالع کیرا آیا سورک بار

(۱۶۶۵ ، پُھول بن ، ۳۷). [س : سرکھشت सुरक्षित].

سوَرگ (سک س ، فت و ، سک ر) امذ.
۱. **دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ ، عالمِ بالا ، آسمان ؛ جنّت ، بہشت .**

سورگ بن جو تھی دھوپ کوں ہاٹ تنگ
اتھا عرش تے فرش لگ سبز رنگ

(۱۶۴۵، قِصۂ بے نظیر، ۹۸) یہ گنگا پہلے سورگ سے شیوجی کے سر پر گری. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۴۸). سورگ میں سب دیوتا موجود ہیں. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۳۵). تلوک چند محروم کو سورگ میں جگہ ملے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۱) . ۲. **عُقبیٰ ، دوسرا جہاں نیز عالمِ ارواح** (فرہنگِ آصفیہ) . [س : स्वर्ग].

---باش ہونا محاورہ.
جنت میں بسنا ؛ مراد : مر جانا ، فنا ہونا ، آنجہانی ہونا. پتاجی کے سورگ باش ہونے کے بعد بھی میں اِسکول جاتی رہی . (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۸۵). اتنے میں خبر آئی کہ راجہ سل سورگ باش ہوا . (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری : ۴۰).

---باشی صف.
جو مر چکا ہو ، آنجہانی ، متوفی. اُن کے جدّامجد مہاراجہ گُلاب سنگھ بہادر سورگباشی بانیِ سلسلۂ موجودہ ... احترام کی نظر سے دیکھتے تھے . (۱۹۱۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۸۶) .
[سورگ + باشی (واسی)].

---دھام امذ.
بہشت ، جنّت.

تیرے دم سے ایودھیا سورگ دھام ہے
ورنہ عزت ہماری تمہاری گئی

(۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۲۲۵). [سورگ + دھام (رک)].

---لوک (---و مج) امذ.
آکاش ، عالمِ بہشت ، جنّت. ترلوک کی تقسیم یوں بتائی جاتی ہے . ۱. سورگ لوک ، ۲. مرت لوک ، ۳. پاتال لوک. (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۷۰). [سورگ + لوک (رک)].

سورگو (و مج ، و مع) امذ.
ایک پودا جو بطور چارہ بھی استعمال ہوتا ہے. بعض بعض ملکوں میں سورگو صرف شکر کے واسطے مثل اوکھ کے بوتے ہیں اور اس کا رس نکال کر شکر بناتے ہیں. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۲ : ۲۱).

سوَرگی (سک س ، فت و ، سک ر) صف.
آنجہانی ، وفات پایا ہوا ، سورگ باشی.

نہ پاپی نہ پُنّی ، سورگی نہ نرکی
گرہستی ہے شاعر نہ برہم آچاری

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۲۳۱). [سورگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوَرگیہ (سک س ، فت و ، سک ر ، کس گ ، فت ی) صف.
رک : سورگ باش / باشی. تمہیں خوب معلوم ہے کہ سورگیہ مہاراجہ کی طویل علالت کے زمانے میں مُجھے کس قدر امید تھی کہ جلد یا بدیر میں نائب السلطنت بنا دی جاؤں گی. (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی (ترجمہ) ، ۲۰). [سورگ + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سُورما (و مع ، سک ر) صف.
بہادر ، جری ، دلیر.

جنھوں کی چھاتی سے پار برچھی ہوئی ہے رن میں وہ سُورما ہیں
بڑا وہ ساونت من میں جس کے برہ کا کانٹا کھٹک رہا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۲).

یہ دل دینے میں جان کے ہے وو چالاک
کہ رن میں سُورما جُوں پل گیا ہو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۶). اس کے ہمراہیوں نے ایسی بہادری دکھائی جیسے کہ سُورما دکھاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ۳ : ۳۱۸). فرخندہ نگر کے یہ چاروں سورما حیران تھے کہ یہ ہوا کیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۶۳). ۲. **(مجازاً) مردِ میدان، نامی (کسی بھی فن کا).** پھر وہی سُورما دوبارہ ایک غیر ملکی حکومت کے اِشارہ پر قوم کو اپنی شیرازہ بندی کی کوششوں میں ناکام بنانے کے لیے مصروفِ عمل ہے. (۱۹۳۶ ، مکاتیبِ اقبال ۲ : ۶). ۳. **ہیرو.** دُنیا کی قوموں نے اپنے بُتوں اور سُورماؤں کے کاموں پر بڑی بڑی نظمیں لکھ ڈالیں . (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس (ترجمہ) ، ۷). یہ مریض تھا تو دھان پان لیکن ایشیا کا سورما تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۰۹). ۴. **(نجوم) دوشنبہ ، پیر.** ماہتاب اس کو چندرماں کہتے ہیں مالکِ روز دوشنبہ یعنی سُورما کا ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳). [س : شورمان शूर+मान].

---پن (---فت پ) امذ.
بہادری ، دلیری (پلیٹس). [سُورما + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---چَنا بھاڑ نہیں پھوڑتا / چَنا کیا بھاڑ (کو) پھوڑ سکتا ہے کہاوت.
تنہا آدمی کا صرف اپنے بل پر کوئی کام انجام دینا مشکل ہوتا ہے. یہ نوجوان بھی رفیق ہو تو بہت مناسب ہے ، میں تنہا ہوں اور مثل مشہور ہے کہ سُورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۳). بموجب مثل سُورما چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا یہ تنہا کس کس کا سر توڑتا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۷). تم تین آدمی اکیلے کیا کر لوگے سُورما چنا کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتا ہے. (۱۹۳۰ ، بیس عنبریں ، ۷۹).

---کال امذ.
مردانگی ، شجاعت ، بہادری. فلاں کا بیٹا فلاں کا پوتا کیا سُورما کال رکھتا تھا کہ مرتے وقت قبضۂ شمشیر ہاتھ سے نہ چھوڑا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۵۹). [سورما + کال (رک)].

سُورماں (و مع ، سک ر) امذ.
رک : سورما.

عزیزالقدر ہو چلے سب سوار
وے سب شیر نر سُورماں مردکار

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۱).

جو کہ بُزدل تھے وہ غش کھا کھا کے گرتے تھے وہاں
اور جی چھوڑے ہوئے تھا ہر جری ہر سُورماں

(۱۸۴۸ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۱۷). [س : शूर+मान].

سُورمائی (۱) (و مع ، سک ر) صف ؛ امذ.
سورما (رک) سے منسوب ، بہادری ، دلیری.

وہ گیت سُورمائی گویا کہ بے زباں ہے
تیرے نہ دیوتا ہیں وہ اب نہ سورما ہیں

(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۱۸۴). یہ الگ بات کہ اس کی سُورمائی آخر وقت میں اس کے شہر کے کسی کام نہ آئی . (۱۹۸۶ ، خیمے سے دور ، ۱۵۰). [سُورما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

سُورمائی (۲) (و مع ، سک ر) صف.
رک : سرمئی.

کوئی لعل کسوت ، کوئی پیلی کر
سُورمائی ساوی کو پنچائی بھر (کذا)

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۳۲). [سرمئی (رک) کا قدیم اِملا].

سُورمَلّار (و مع ، سک ر ، فت م ، شد ل بفت) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام (پلیٹس). [س : सरमल्लार].

سوَرن (فت س ، سک و ، کس مج ر) امذ ؛ سہ ساوَرن.
انگلستان کے سونے کا سکّہ جس کا وزن ۱۲۳٫۲۷۴ گرین سونا ہوتا تھا بیس شلنگ کا طلائی سکّہ ، گنی. سورن کا وزن ۱۲۳٫۲۷۴ گرین ہوتا ہے (۱۸۵۶ ، علم حساب (ترجمہ) ، ۱۰۹).

انگلینڈ میں کُل چلتے ہوئے سِکّوں کی اصل سورن ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۳). [انگ : Sovereign].

سُوَرَن (و مع ، فت ر) امذ.
ترکاری کی ایک نوع ، ایک درخت کی جڑ (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۹ ؛ پلیٹس). [س : شورنڑ सूरण].

سُوَرَن (ضم س ، فت و ، ر).(الف) امذ.
خوش رنگ ؛ (مجازاً) سونا ، کنچن ، زر. سندر لال نے لاجو کی سُورن مورتی کو اپنے دل کے مندر میں استھاپت کر دیا تھا اور خود دروازے پر بیٹھا اس کی حفاظت کرنے لگا تھا. (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۱۳۸). (ب) صف. **اچھی ذات.** اگر سورن ہندو ... مُسلمانوں کے تمام حقوق تسلیم کر کے سمجھوتا کرنا چاہیں تو کیا مسلم لیگ اور مسلمان ہندوں سے سمجھوتا کر کے راضی ہو جائینگے. (۱۹۳۹ ، پیسہ اخبار ، لاہور ، ۲۷ اگست ، ۱۷).
[س : سورنڑ स्वर्ण - سونا].

ـــ کی کایا امث ؛ صف.
۱. **سونے یا صندل سا بدن** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ، ۳۵۳). ۲. **تندرست** (فرہنگِ آصفیہ).

سُورَنجان (و مع ، فت ر ، سک ن) امث.
ایک بوٹی جو یونانی طِب میں بالعموم جوڑوں کے درد کے علاج کے لیے مفید ہے. دوا سے اِصلاح کی امید رکھنا یعنی سورنجان سے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۲۷). اس کے عصارہ کے فعل کی مددگار یہ چیزیں ہیں ... سورنجان ، بوزیدان ... نمکِ ہندی . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۲). [ف].

ـــ تَلخ کس صف(ـــ فت ت ، سک ل) امذ.
سورنجان کی ایک قسم ، ترش اور کھٹّی سورنجان. سورنجان تلخ کا پیڑ چھوٹا سا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۷۸).
[سورنجان + تلخ (رک)].

ـــ شِیریں کس صف(ـــ ی مع ، ی مع) امذ.
(طب) **سورنجان کی ایک قسم ، میٹھی سورنجان.** اس میں شک نہیں کہ اس کی گرمی سورنجان شیریں سے زیادہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۷۹). [سورنجان + شیریں (رک)].

سُورَنگ (و مع ، فت ر ، غنہ) صف (قدیم).
خوش رنگ.

سُورنگ سانولے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بُلبل جو چالے کرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹). [سو - بھلا + رنگ (رک)].

سَورَنگی (و لین ، فت ر ، غنہ) امث.
اُستاد بندوخاں نے سارنگی میں **زبردست تبدیلی** پیدا کر کے اسے **سورنگی** کا نام دیا ، **سورنگی سے انسان کے مزاج کے ہر موڈ اور کیفیت کا پتا چلنے لگا.** اب یہ نئی سارنگی بندوخاں کی سورنگی کہلانے لگی. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷).
[سارنگی (رک) کا ایک اِملا].

سُورَنگی (و مع ، فت ر ، غنہ) صف (قدیم).
رک : **سُورَنگ.**

چندر مکھ موہنیاں جب ناچتیاں ہے
وتن میں توں سُورنگی جُوں پری ہے

(۱۵۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۱). [سُورنگ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سُوَرنی (ضم س ، فت و ، سک ر) امث.
سُوَر (رک) کی تانیث. بوربچہ ... جنگل کے تمام جانوروں کو مار کھاتا ہے چھوٹے سُوَر ، سُوَرنی ، گیدڑ ، ہرن ان کی غذا میں شامل ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۴۵). سُوَرنی کے بچے جلدی جلدی پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، افریقہ کے جانور ، ۲ : ۲). [سُوَر + نی ، لاحقۂ تانیث].

سُورُوپ (سک س ، فت و ، و مع) امذ.
اپنا رُوپ ، خوبصورتی ، ہم صورتی. وہ تو آجر ، امرآنند ، اننت ، چت ، سوروپ ، اچیت ، چنما تر اور ابا کیہ ہد ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷). جن کا دھیان یا بھجن کیا جائے ان کا سوروپ جاننا بہت ہی ضروری اور سب سے اوّل بات ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۰۳). [س : स्वरूप].

سُورَہ (و مع ، فت ر) امذ ؛ امث.
رک : **سورت (سورۃ).**

جمال سورۂ نور ہور گال سورۂ شمس
ادھر ہے سورۂ کوثر کہ دل میں گُزرانوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۳).

اے جانِ سراج اب تو ترا سُورۂ صورت
ہر رات وظیفہ ہے دلِ شعلہ زباں کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۲). آتوجی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کی. (۱۸۵۹ ، سروشِ سُخن ، ۱۱۷). آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھنے کا اِتفاق ہوا ، آپؐ نے سورۂ بقر شروع کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۱). لفظ سورہ کے معنی محدود قطعہ کے ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۸۷). [ع].

سَوری (و لین) امث.
مچھلی کی ایک قسم جو میٹھی اور کھاری دونوں طرح کی ہوتی ہے. سوری مچھلی میٹھی اورکسیلی ہوتی ہے دل کو مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۳۹). مچھلیوں کے ذکر میں پڑھن ، روہو ، سوری ... چالھر کے نام گِنا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اُردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۶). [س : شپھاریکا शफरिका].

سُوَری (ضم س ، فت و) امث.
سُوَر کی مادہ ، مادۂ خوک ، سُوَرنی ، سوریا (ج : سوریاں). ہمارے ساتھی سب دُنیا کو سُوَری کہا کرتے تھے کہ اے سُوَری ہم سے الگ رہ. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۳۵). اکثر ان کی غذا جنگلی سُوَر کے بچّے ، سُوَریاں ، نیل گائے ، ہرن اور دوسرے جنگلی جانور ہیں. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۷). [سُوَر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سُوری (و مع) امذ ؛ امث.
ایک بُوٹی جس کے پتے چمکدار زرد ، سنہری اور پُھول سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض کے پتے بھی سُرخ ہوتے ہیں ،گُلِ سُرخ لال رنگ کا پُھول ، گلاب و لالہ وغیرہ.

کلی کے ناد دل کے ہے تیرا تنگ
گُلِ سُوری تمن کے زرد ہے رنگ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۱).

ہوا نسرین دیوانہ نسترن کا
کیا سُوری نے مفتوں دل سخن کا

(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳). اس کے ریاست کے دور میں سوا گُلِ سُوری کے کسی کو گریباں دریدہ نہ دیکھا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۵۰). غولوں کی نحوست سے اکثر مقام خراب میں گلاب کی جگہ کلاب ہیں جہاں گل سوری تھا سورجنی کے درخت کہاں چھپتے پھرتے ہیں.(۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷: ۶۶۷).

ہم تھے کبھی بنفشہ و نسرین و یاسمن
نیلوفر و ہزارہ و سُوری و نارون

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۱۳). [ف].

سُوَرِیا (ضم س ، فت و ، سک ر) امث.
سُوری ، مادۂ خوک. یہ سوچتی ہوئی تھوتھنی لٹکائے کُتیا کی طرف لوٹی راستے میں جوگی جی بِل گئے معمول کے خلاف جو اسے آتے دیکھا تو پوچھا سُوَریا آج ابھی سے گھر کیسے جا رہی ہے. (۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، جولائی ، ۲۳). شاہزادہ دفعتاً یہ دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھ گھوڑے پر عورت نہیں بلکہ سُوریا سوار ہے تو وہ اسے زمین پر گرا کر اپنی راہ لیتا ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۷). [سُوری + ا ، لاحقۂ تحقیر].

سُوری باز (و مع) امذ.
ایک شکاری پرند ، سیاہ اور سفید ، قد میں چیل سے بڑا ہوتا ہے ، پنجاب میں پیدا ہوتا ہے. جب عقاب اور سُوری باز باہر جنگل میں بلندیٔ آسمان سے اپنے شکار پر گرتا ہے تو اس وقت ... تیز سے تیز نظر پرندہ بھی اسے آتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۷۲). [مقامی].

سُوریج (و مع ، ی مج) امذ (قدیم).
رک : سورج.

سُوریج ہے درپن ترا ، انبر صحن انگن ترا
گھر لامکاں مسکن ترا تج بن نہیں کوئی یا علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).[سورج (رک) کا قدیم املا].

سُوَریَہ (و مع ، سک ر ، فت ی) امذ.
رک : سُورج ، ہندو جس کی پوجا بھی کرتے ہیں. سوریہ کی گرمی نہ لگنے سے جھڑا گنی ذرا مند ہو رہی ہے. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۹).جس ستون پر نظر ڈالو اس پر سُوریہ دیوتا اپنی کرنیں بکھیرتے دکھائی دیں گے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۵۸). [س : سوریہ सूर्य].

سُوْرِیہ مَنگَل (و مع ، سک ر ، فت ی ، م ، غنہ ، فت گ) امذ.
وہ گھوڑا جس کی پشت اور ناصیہ کے دونوں جانب نیلوفر کے پھول کی طرح داغ ہوں. جو کوئی اسپ سُوریہ منگل کو پالے اس کے مالک کے فرزند دلپذیر پیدا ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶). [سُوریہ + منگل (رک)].

سَوڑ (و لین) امث.
اوڑھنے کا کپڑا ، لحاف یا بچھونا ، رضائی ، گُدڑی ، اوڑھنا. کھانے کھچڑی اوڑھنے کو سوڑ، گروجی مکت یہی ہے یا اور کچھ. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۴۸). [مقامی].

سُوڑ (و مع) امذ (قدیم).
بدلہ ، انتقام ، قصاص.

برادر کا سُوڑ لینے جاتا ہوں میں
اپس مردی ان کوں دکھاتا ہوں میں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۸۷). [س : شڈھی शाद्धिः].

سوڑ (و مج) امث؛ سَوڑھ ، سوہڑ.
۱. **زچگی کی ناپاکی ، نفاس نیز اس زمانے کی چھوت چھات.** ہندوؤں کی طرح مُسلمانوں میں بھی گیارہ دن سے لیکر تیرہ دن تک سوڑھ یعنی سوتک چُھوت رہتی ہے اس عرصہ تک زچّہ ناپاک خیال کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۲۵). ۲. **(مجازاً) بچّے دانی ، کوکھ.** جمیلہ کی سوڑھ تو ایسی سُوکھی تھی کہ کچّے بچّے ... تک نہ ہونے کہ خود پیٹ کی آگ کا مزہ چکھتیں. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۴ ، ۳ : ۲۵). ۳. **ایک زچگی کے بعد دُوسری زچگی کی درمیانی مُدّت.** سال بھر کی سوڑھ رقیہ کی تھی کچّے بچّے ملا کے نو ہوئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۵). اس کی سوڑھ ماں کی سی ہے ہر سال ایک بچہ گود میں ہوتا ہے ایک پیٹ میں. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۶۲). [مقامی].

سُوڑنا (و مع ، سک ڑ) ف م.
کوڑے مارنا ، سزا دینا ، مارنا پیٹنا. وہ ہے کہ گھوڑے کو رہ رہ کر سوڑ رہا ہے مگر گھوڑا بھی دوڑے تو کہاں تک دوڑے. (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۲ مارچ ؟). [مقامی].

سوز (و مج) امذ.
۱.(۱) **تپش ، جلن ، تپن ، جلنا.**

دل تجھ نگاہِ گرم سُوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوزِ شعلہ خیز سُوں خنداں ہے جیوں چراغ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).

کبھو دے بزم میں اپنی مجھے بھی رخصت سوز
گیا اثر میں مری جان کیا سپند سے میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳).

گئے جنّت میں اگر سوزِ محبّت والے
تو یہ جانو رہے دوزخ ہی میں جنّت والے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۲). ایک شخص قوم کے سوز میں انگاروں پر لوٹ رہا ہے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسید ، ۹۰). (۲) **دُکھ ، رنج و غم ، رِقّت کی کیفیت ، تاثرِ غم ، آزردگی.**

بھریا ہے سدا تونچہ مُجھ میں مدام
تو یوں سوز دھرتا ہے میرا کلام

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۳۸). رونا میرا ان بچّوں مظلوم کے لیے ہے کہ اب دردِ غریبی میں مُبتلا ہیں اور بعد میرے سوزِ یتیمی میں گرفتار ہوئیں گے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).

تنہا وہ سمن پری تھی اک روز
قدموں پہ گرا کہا بصد سوز

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۳۵).

اے مایۂ صد سوزِ طلسمِ اثر انداز
اے پیکرِ نیرنگیِ نوا ، زمزمہ پرداز

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۳۶) . سائینٹفک تحریروں نے اُن کے اِسٹائل کو زندگی دی ، ان کی تحریریں ... نئے رُجحانات اور نئے نظریات کی حامل ہیں جن میں بلا کا سوز اور کشش ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ / اپریل ، ۱۳). ۲. **درد ناک لہجہ ، پُر درد انداز ، غمناک لحن.**

پڑیا ہو رباعی بہوت سوز سُوں
کھیا رُوسو شمع دل افروز سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

محفل میں زباں شمع کی کیا سوز کہے اب
اس حالِ عیاں کو نہیں تقریر کی حاجت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۵). پہلے مرثیے سوز میں پڑھے جاتے تھے. پھر تحت لفظ بھی پڑھنے لگے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۸). ۳. **عشق.**

شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز
غمکدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۱۹). ۴. **شہدائے کربلا یا خاندانِ رسالت کے حال پر مُشتمل قطعہ ، رُباعی یا مسدس کا ایک بند جو مجلس میں سلام اور مرثیے سے پہلے پڑھا جائے.** جب کوئی نیا سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑھنے والا ہو تب تمہارے آنسو نکلیں (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۱۸). وہ حیدرآباد آتے تو اپنے مربّی اور قدردان مولوی سید علی حسن صاحب کو کبھی کبھی سوز سناتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۲۰). ۵. **مجلس میں منبر کی ذاکری سے پہلے فرش یا تخت پر بیٹھ کر سُر اور لے کے ساتھ فضائل یا مصائب کے اشعار پڑھنے کا طرز یا انداز.**

ہاں کوئی سوز پڑھیے کہ کل سے ہے اِنتشار
رو کر بھڑاس دل کی نکالوں تو ہو قرار

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۳). کربلا سے واپس آنے کے بعد انہوں نے گانا بھی چھوڑ دیا صِرف سوز پڑھتے تھے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۷۶). [ف].

ـــ آرزو کسِ اضا(ـــ سک ر ، و مع) صف.
جذبے کا ارتعاش.

حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵). [سوز + آرزو (رک)].

ـــ پڑھنا ف م.
سوز خوانی کرنا ، مرثیہ سے پہلے کوئی رباعی یا قطعہ یا کسی مرثیے کا پہلا اور بہ ضرورت دُوسرا بند پڑھنا.

جلا کر یے کسوں کو شمعِ محفل ، عُمر بھر تُو بھی
پڑھے گی سوز رو رو کر پتنگوں کی شہادت کا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر بھوپالی) ، بیاضِ سحر ، ۷۱).

ـــ پنہاں کسِ صف(ـــ کس پ ، سک ن) امذ.
دل میں لگی ہوئی آگ ، ایسی تکلیف یا جلن جو ظاہر نہ ہو ؛ خلش ؛ (کنایۃً) دردِ عشق.

جلاتا ہے مُجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹۷). [سوز + پنہاں (رک)].

ـــ تمام کسِ صف(ـــ فت ت) امذ.
کاملِ عشق.

بُجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائیٔ سوزِ تمام آیا تو کیا

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۵). [سوز + تمام (رک)].

ـــ جگر کسِ اضا(ـــ کس ج ، فت گ) امذ.
جگر کی جلن ؛ (مجازاً) گہرا غم ، عشق و معرفت کا حصول.

دردِ دل ، سوزِ جگر ، آہِ سحر ، نالۂ شام
تُو نہیں ہے تو شریکِ غمِ ہجراں ہیں بہت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خِشت ، ۷۱).

سوزِ جگرِ عوام کس طرح جئے
آقا ہی جئے ، غُلام کس طرح جئے

(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۲۴۶). [سوز + جگر (رک)].

ـــ حیات کسِ اضا(ـــ فت ح) امذ.
زندگی کی حرارت.

ذرّہ ذرّہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات

(۱۹۰۸ ، بانگِ درا ، ۱۲۴). [سوز + حیات (رک)].

ـــ خواں (ـــ و معد) صف.
ایک خاص طرز پر مرثیہ پڑھنے والا ، رثائی اشعار پڑھنے والا.
بڑے بڑے سوز خوان میرے سامنے منہ نہ کھول سکتے تھے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۲۵). لکھنؤ اور امروہے اور رامپور اور جونپور کے سارے ذاکرین اور سوز خوان ... ہر سال غفران منزل کی مجلسوں کے لیے بُلائے جاتے تھے. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۷۱). [سوز + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

ـــ خوانی (ـــ و معد) امث.
۱. **سوز پڑھنا ، خاص طرز میں رثائی اشعار پڑھنا.** سوز خوانی میں یکتا تھے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۴). سر شام مرثیہ خوان نہایت خوش الحانی سے سوز خوانی کرتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۲۷). ۲. **درد ناک لہجے میں کہنا یا بیان کرنا.**

سنے محرم کے زمانے میں سوز خوانی کرتا تھا . (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۳۸). [سوز + خوان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَروں کس صف(---فت د ، و مع) امذ.
اندرونی حرارت اور گرمی.

مرے سوزِ دروں سے چشم تر ہو
نگہ حسرت آرا ہر نظر ہو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸۹).

چشمۂ سوزِ دروں جاری ہوا
مندمل زخموں سے خُوں جاری ہوا

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۳۶). [سوز + دروں (رک)].

---دِل کس اضا(---کس د) امذ.
خلوص ؛ لگن ، گہرا لگاؤ. وہ تعمیر و تصویر جو سوزِ دل میں بنائی اور خُونِ جگر سے سینچی گئی ہو. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳۹). [سوز + دِل (رک)].

---دِماغ کس اضا(---کس د) امذ.
دماغ کی روشنی.

زندگی کچھ اور شے ہے ، عِلم ہے کُچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوزِ دماغ

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۷۸). [سوز + دماغ (رک)].

---زِندگی کس اضا(---کس ز ، سک ن ، فت د) امذ.
حیات کی حرارت اور گرمی ، سوزِ حیات.

دید تیری آنکھ کو اُس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۹). [سوز + زِندگی (رک)].

---عِشق کس اضا(---کس ع ، سک ش) امذ.
محبت کی تپش ، محبت کا جوش.

اِتنی طاقت آج بھی ہے میرے سوزِ عشق میں
تُم بُجھا سکتے ہو گر شمعیں ، جلا سکتا ہوں میں

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۹۶). [سوز + عِشق (رک)].

---فَزائی (---فت ف) امث.
شور و غُل ، ہنگامہ ، رونق.

اندر باہر سوز فزائی		تھی متعدد بزم آرائی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۳). [سوز + ف : فزا ، فزودن - بڑھنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نا ک صف.
پُر سوز ، حرارت والا.

اس شمعِ رُو کا مجھ سے جو کرتے ہیں سرد دل
اے آہ سوز نا ک جلا دے انہوں کے تئیں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۵۵).

لِکھا ہے جب سے حال ، دلِ سوز نا ک کا
مانندِ شمع خامہ ہے آتش زباں ہنوز

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۷۸).

آہ ظالم! تو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
میں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خا ک میری سوزِ نا ک

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۷).

دِل تھا مرا حوادثِ دنیا سے سوز نا ک
گویا کہ ایک شمع کسی انجمن میں تھی

(۱۹۵۰ ، لوحِ محفوظ ، ۲۵۳). [سوز + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---نَفَس کس اضا(---فت ن ، ف) امذ.
جلن ؛ مراد : کلام کا درد اور تاثیر سے پُر ہونا ، پُر درد سُخن.

آتے آتے تا گلو سوزِ نفس سے جل گیا
ایک دم بھی کوئی پیراہن نہیں تن میں رہا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۶).

مقامِ گفتگو کیا ہے اگر میں کیمیا گر ہوں
یہی سوزِ نفس ہے اور میری کیمیا کیا ہے

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۱). [سوز + نَفَس (رک)].

---نِہاں کس صف(---کس ن) امذ.
پوشیدہ عشق ، اندرونی جلن یا طپش.

عالمِ قلبِ تپاں تو دیکھو
فتنۂ سوزِ نہاں تو دیکھو

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۷۱). [سوز + نہاں (رک)].

---نِہانی کس صف(---کس ن) امذ.
رک : سوزِ نہاں.

دئے میں جُوں بتی جلتی ہوں دہکتی ہے زباں مُکھ میں
کروں جس رات کے اندر بیاں سوزِ نہانی کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۱).

کہ ہے نام دل اب بھی عالم میں باقی
قیامت ہی تھا ورنہ سوزِ نہانی

(۱۹۲۶ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۹). گرد و پیش میں بہت کچھ دیدنی تھا. خُونِ مُسلم کی ارزانی ، اسیروں کا سوزِ نہانی ، پناہ گزینوں کی خانہ ویرانی اور فاتحین کی شادمانی. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۳). [سوز + نہاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و ساز (---و مع) امذ.
سرود زندگی ، رنج و راحت.

وہ سب اوّل وقت پڑھ کر نماز
ہوئے محو ترتیل باسوز و ساز

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلامِ بے نظیر ، ۲۹۴). عمل اور ایجاد کے شوق کی والہانہ تکمیل میں جو تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں وہی سوز و سازِ زندگی ہیں ... جتنا شوق بڑھتا ہے اتنی ہی خودی مستحکم ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۲۶). [سوز + و (حرفِ عطف) + ساز (رک)].

---و گُداز (---و مع ، ضم گ) امذ.
جلنے اور پگھلنے کی کیفیت ؛ (مجازاً) رنج و غم کی کیفیت جس سے رِقّت طاری ہو ، رقت.

دُور ہے جب سیں شمعِ محفلِ ناز
کام میرا ہے تب سیں سوز و گداز
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۶۸) . نازنین خوش آواز گانے میں سوز و گداز. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۲). بہ پُر سوز و گداز ... ہیں جن کا صبر اسی صدی کی جان پر پڑے گا. (۱۹۲۶ ، شرر، مضامین ، ۱ / ۳ : ۳۷). اس کا درد بھرا بین اُس کا سوز و گداز اس کے دل کو جھنجھوڑ ڈالتا (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۶۷). [سوز + و (حرفِ عطف) + ف : گداز ، گداختن - پگھلنا].

--- یقیں کس اضا(---فت ی ، ی مع) امذ.
یقین کی آگ ؛ مراد : جذبۂ ایمانی ، اس بات کا یقین محکم کہ وہ جدوجہد کریں گے تو ضرور کامیابی ہوگی ، پُختہ عقیدے سے پیدا ہونے والا جوشِ عمل.
گرماؤ غُلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے
کنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۴۹). [سوز + یقیں (رک)].

• • • سوز (و مج) لاحقہ.
۱. جلانے یا دُکھ پہنچانے والا. ائے قاضی یہ کیا خبر دل سوز غم اندوز ہمیں سونائی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰). اس نوجوان کے لیے کیسا جاں سوز انکشاف ہو سکتا ہے . (۱۹۳۱ ، زہرا (ترجمہ) ، ۳۳). **۲. فنا یا ختم کرنے والا.** ذرفیل کا شوق اس شعلہ حواس سوز کو دیکھتا تھا. (۱۹۲۳، نگار، اپریل، ۶۷). [ف : سوختن].

سوزا ک (و مج) امذ.
ایک متعدی مرض جس میں پیشاب سوزش سے آتا ہے اور پیشاب کی نالی میں زخم پڑ جانے کی وجہ سے پیپ آتی رہتی ہے. بُخار ... آتشک ، سوزا ک ، فیل پا ، نکواسا غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۵). رنڈیوں کے شکمی تعلقے کا پٹواری آتشک ، سوزا ک اور جُملہ امراضِ سوداویہ کا بیوپاری . (۱۸۸۰ ، خیالاتِ آزاد ، ۱۳) . آتشک ، سوزا ک ... وغیرہ کے لیے ایک ہی خوراک کافی ہے . (۱۹۳۷ ، سِلک الدرر ، ۹۸). [ف].

سوزاکی (و مج) صف.
سوزا ک (رک) سے متعلق یا منسوب مرض. اس مرض کی شدید قِسم نقرس سے ... فرق کریں اور مفصل کی پائمیا سے اور سوزاکی وجع مفاصل سے بھی کریں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۳۸) . پینسلین مندرجۂ ذیل جراثیم پر مہلک اثرات رکھتی ہے ، سوزاکی کروے ، نمونیائی کروے ... اور آتشک کے پیچ نامیے . (۱۹۶۷، بنیادی خُرد حیاتیات، ۳۶۴). [سوزا ک + ی، لاحقۂ نسبت].

سوزاں (و مج) صف.
جلانے یا جلنے والا ، جلا ہوا ، جلتا ہوا ، بھڑکتا ہوا.
دل تجھ نگاہِ کرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوزِ شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).
تن چاک ، سینہ سوزاں ، دل داغ ، چشم گریاں
تُو دیکھتا نہیں ہے تُجھ کو دکھائیں کیا کیا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷).
ہر اُستخوانِ جسم کو سوزاں بنا گئی
شامی کے قد کو سروِ چراغاں بنا گئی
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).
روز و شب کا وہ کاروانِ خموش
اپنے سینے کی آگ میں سوزاں
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۳۴). [ف : سوزاں ، سوختن - جلنا ، جلانا سے حالیہ ناتمام].

سوزِش (و مج ، کس ز) امث.
۱. سوختگی ، جلن ، کَھولَن. فرمایا کہ جفا ، مشقت ، درد ، محنت ، غم الم ، قلاشی ... حسرت ، سوزش ، تپش ... یو وزیر بڑے بڑے ... انو کوں اپنے سنگھات لے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۷).
چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دلِ بُلبل کے مانند ہر گُلِ خوش رنگ جل جاوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۴).
سوزش بہت ہو دل میں تو آنسو کو ہی نہ جا
کرتا ہے کام آگ کا ایسی جلن میں آب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۰۴).
سوزش کی مگر دوا کہاں تھی
ٹھنڈا کرے وہ ہوا کہاں تھی
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۸). کہاں کی سوزش ، کیسی جلن اس زہر آلود لکچر کی سُوئیوں نے ایسا لمحۂ فکریہ عطا کیا کہ بقیہ تمام رات اشرف المخلوقات کی صفاتِ حقیقی اور بچھروں اور کھٹملوں کے کردارِ اعلیٰ کا تقابل کرتے گُزری. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۶۳) . **۲. (مجازاً) تاثر جس سے دل نرم ہوکر آنسو نکل آئیں ، رِقت.**
جس دل کو سماع بن نہ سوزش ہووے
قابل ہے علاج کے وہ قلبِ رنجور
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۰). **۳. تاثیر (درد وغیرہ کی)، درد انگیزی ، پُر تاثیری.** اس کے بہت سے شعر جو ذوق نہیں ہوتے بے مزہ اور سوزش سے خالی ہوتے ہیں. (۱۹۴۵ ، دیباچہ سفر نامۂ مخلص ، ۳۸). **۴. ناگواری ، غُصّہ.** زبان و دل میں یکتائی نہیں ہے تو سوزش آویزش برپا ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۹۵).[ف: سوزش، سوختن - جلنا، جلانا کا حاصلِ مصدر].

--- دار صف.
تپانے والا ، تپتا ہوا. آخرالامر مریض کے تمام جسم میں ایک سوزش دار گرمی پیدا ہوتی ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۲). [سوزش + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- دروں کس صف(---فت د ، و مع) امث.
اندرونی خلش ، دل کی جلن ؛ (مجازاً) عشق.
جسے تلاش عافیت کی ہو اُسے نوازیے
مرے لئے تو سوزشِ دروں کا اہتمام ہو
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۲۸). [سوزش + دروں (رک)].

---دُرُونی کس صف(---فت د ، و مع) امث.
دل کی جلن ، اندرونی سوزش.

حالت تو یہ کہ مُجھ کو غموں سے نہیں فراغ
دل سوزشِ درونی سے جلتا ہے جُوں چراغ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۳). [سوزش + درون (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِہاں کس صف(---کس ن) امث.
سوزشِ درونی ، سوزشِ پنہاں.

مزے تو دل کو ملے تھے ہونے زباں کے لئے
یہ ہم نے دل میں مزے سوزشِ نہاں کے لئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱). [سوزش + نِہاں (رک)].

---نِہانی کس صف(---کس ن) امث.
رک : سوزشِ درونی.

شعلے اُٹھتے ہیں اُستخواں سے اللہ رے سوزشِ نہانی

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۵). [سوزش + نہاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سوزِشی (و مع ، کس ز) صف.
جس میں تپکن اور جلن ہو ، سوزش سے متعلق. اس تغیر و تبدُّل کے سبب بچّہ کی طبیعت امراضِ سوزشی کی طرف مائل رہتی ہے. (۱۸۸۲ ، کلّیاتِ علمِ طب ، ۱ : ۱۰). [سوزش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوزَکی (و مع ، سک نیز فت ز) امث.
سہاگ جی ، ایک خوشبودار مرکب جو اودھ کی عورتیں عود ، لوبان ، ناگر موتھے کو ملا کر بناتی ہیں اور اس کے خوشبودار دُھونیں سے دلہن کے لباس اور بسترکو بسایا جاتا ہے. آج کل سوزکی کی مہک بھی تو پھیل پھیل کر یہ اعلان کرتی ہے کہ ہلکی رضائیوں کو سوزکی سے بسایا جا رہا ہے. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۷). [سوز + ک ، لاحقۂ تصغیر + ی ، لاحقۂ تانیث].

سوزَن (و مع ، فت ز) امث ؛ امذ (شاذ).
سوئی.

لطافت کے ات پات سوں سربسر
نول ذہن کی تیز سوزن کوں دھر

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۴).

کھلا ہے عقدۂ دل تُجھ پلک کی سوزن سوں
ترے نین کا اِشارہ ہے قفلِ دل کی کلید

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۹).

حرفِ مطلب کوئی کیا خاک زباں پر لائے
روز سِلوائے ہے سوزن سے وہ دو چار کے لب

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۴۳). برق نے اور زیادہ بےہوش کرکے زبان اس کی سوزن سے چھیدی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۷۴).

رشتۂ سوزنِ یقیں ، در گرو رفو نہیں
علمِ قلیل ادھیڑ دے ، بخیہ قبائے تنگ کا

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۲۰۷). نغمے نوک سوزن سے مضراب و ساز کے بغیر پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱). [ف].

---اَلماس کس اضا(---فت ا ، سک ل) امث.
ہیرے کی کنی جو لوہے وغیرہ کی چھوٹی سی سلاخ میں لگی ہوتی ہے اور اس سے شیشہ وغیرہ کاٹتے ہیں.

اے ہوا خواہ اسے سوزنِ الماس سے ٹانک
زخم دل ہے یہ بھلا ہووے کوئی مرہم سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹). [سوزن + الماس (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
سینا ، دوختہ کرنا ، سُوئی سے چھیدنا ؛ زبان بند کرنا ، زبان بندی کا حکم دینا. اُس کی زبان میں سوزن دو ، نا ک ، چوٹی کاٹ لو ، بڑی ظالم ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۶ : ۵۷). حقیقت یہ ہے کہ ملکہ کو میرا اعتبار ہے اور یہ خارستان بھی مانتی ہیں میں نے جو جا کر سمجھایا فوراً راضی ہوگئیں ، یا تو قید کرتی تھیں یا زبان میں سوزن بھی نہ دی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۰۳).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
وہ چیز جس میں سُوئی یا کسی نوکدار چیز سے چھوٹے چھوٹے بہت سے سوراخ کیے گئے ہوں ، چھلنی کی مانند ، سوراخدار.

تیری پلکوں کی خلش ، اس کو بھی آتی ہے پسند
کیوں نہ سوزن زدہ ہو ، دیدۂ بادام تمام

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۲۷). [سوزن + ف ، زدہ ، زدن ـ مارنا ، لگانا سے اسم مفعول].

---ساعَت کس اضا(---فت ع) امث.
گھڑی کی سُوئی (جو اپنے دائرے میں حرکت کرتی ہے).

کہہ رہی ہے یہ سوزنِ ساعت
چلنے والو نہ ایک پل ٹھہرو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷۱).

میں کُوچۂ جاناں میں بنا سوزنِ ساعت
چلتا ہوں جہاں سے وہیں آتا ہوں پلٹ کر

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۵۷). [سوزن + ساعت (رک)].

---عِیسیٰ کس اضا(---ی مع ، ا بشکل ی) امث.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ سُوئی جسے وہ مسیحائی کے لیے استعمال کرتے تھے.

نہ تھا جو سوزنِ عیسیٰ ستی علاج پذیر
کیا ہوں چاک جگر تار آہ سیں پیوند

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۷).

کاوشِ مژگاں سے چھلنی ہو گئے پائے نظر
سوزنِ عیسیٰ زبانِ خارِ صحرا ہو گئی

(۱۸۵۴ ، دیوانِ برق ، ۳۷۵).

کیسا علاج ، چارہ کہاں ، کھاتے ہیں وہ زخم
ٹانکوں میں جن کے سوزنِ عیسیٰ رواں نہیں

(۱۸۶۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۱۸). [سوزن + عیسیٰ (رک)].

---کار صف.
۱. **ایسا کپڑا جس پر سُوئی سے بیل بوٹے بنے ہوئے ہوں.**

سوزن کار طرح طرح کے قیمتی خوش وضع اور طرحدار کپڑے اس کو دِکھانے . (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۰۳) . ۲. **سُوئی سے کڑھائی کرنے والا ، سوئی کا کام کرنے والا ، کاڑھنے والا.** ایک بے حد بُوڑھا لاغر سوزن کار آنکھ کے بالکل قریب لے جا کر چکن کاڑھنے میں منہمک تھا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۸۱). [سوزن + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری اث.
سُوئی سے کپڑے پر بیل بُوٹے بنانے کا کام ، کڑھائی کا کام ، کشیدہ کاری. یہاں کا تاش بادلہ ، تمامی ، چکن ، سوزن کاری ، ... اور مٹی کے کھلونے اور برتن مشہور ہیں. (۱۸۸۳ ، جعرافیۂ گیتی ، ۲ : ۴۹). ہر قِسم کی سوزن کاری سے ان کا ماہر ہونا نہایت ضروری ہے (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۳۴).عورتوں کو ہر ملک اور ہر زمانے میں سُوئی سِلائی کے کام سے ایک قسم کا تعلق رہا ہے اس کی اعانت کا ذریعہ بھی اگر سوزن کاری ہی قرار دِیا جائے تو غیر موزوں نہ ہو گا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بہ حیثیت صحافی ، ۱۲۵). [سوزن + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَمپاس کس اضا(---فت ک ، سک م) اث.
کمپاس کی سُوئی یا نوک ، پرکار. سوزن کمپاس طرح بطرح کی بنتی ہے. (۱۸۵۰ ، رسالہ مقناطیس ، ۱۷۹). [سوزن + کمپاس (رک)].

---گَر (---فت گ) صف.
رک : سوزن کار. ایکم سوزن گر کے لڑکے پر عاشق ہوگیا اور اسی مناسبت سے سوزن تخلص اختیار کیا. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادبِ اُردو ، ۲ : ۱۹۷). [سوزن + گَر ، لاحقۂ فاعلی].

---ِمقناطیسی کس صف(---فت م ، سک ق ، ی مع) اث.
سمت معلوم کرنے کا آلہ جس کی سوئی کہربائی تاثیر سے ہمیشہ قطبین کی طرف رُخ کرتی ہے. باروت اور توپوں کا ایجاد اور چھاپہ کی صنعت اور سوزنِ مقناطیسی ... سب چینیوں سے منسوب ہیں. (۱۸۸۹ ، تکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچیز ، ۵۷). [سوزن + مقناطیسی (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
سُوئی جیسا باریک. پتلا اور نوکدار. سبز سوزن نُما معمولی پتے ، جنھیں عام طور پر سُوئیاں کہتے ہیں ، یہ محض بُونی ٹہنیوں پر واقع ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۲۹) . جبکہ پتّا سُوئی نُما یعنی لمبا ، تنگ ، استوانی اور نوکدار ہو سوزن نما کہلاتا ہے. مثلاً چیڑ ، چلغوزہ وغیرہ. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سیّد معین الدین ، ۱ : ۸۶). [سوزن + ف : نما ، نمودن ـ نظر آنا ، دِکھائی دینا].

سوزِنْدَگی (و مج ، کس ز ، سک ن ، فت د) اث.
جلنے جلانے کی کیفیت ؛ جلنا ، جلانا ؛ تپش ، سوزش ، حرارت. اضطرام یا سوزندگی کا ایک ایسا عنصر کائنات میں موجود ہے جس میں اجسام کے ساتھ اِتّصال پیدا کرنے کا خاصہ پایا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۱۰). [سوزندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سوزِنْدَہ (و مج ، کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
جلنے یا جلانے والا. کاربن کوئلے کا اصل ہے اور تمام صمغ سوزندہ کا اصل جصہ ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۱). قریب تھا کہ آتشِ سوزندہ مثل برق جہندہ ہمارے خرمنِ ہستی کو سوخت کر دے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۴).

سنگِ شرارت سے چُور شیشۂ عصمت
آتشِ سوزندہ چہرہ فرطِ شبق سے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۹).[ف : سوزندہ ، سوختن ـ جلنا ، جلانا سے اسم فاعلی].

سوزَنی (و مج ، فت نیز سک ز) اث.
اوڑھنے ، بچھانے یا پہننے کا دُہرا رُوئی بھرا کپڑا جس پر سُوئی کا باریک کام ہو ، سُوئی کے کام کا بستر یا لباس ، جا بجا سوراخ کر کے بیل بُوٹے بنایا ہوا کپڑا ؛ غلاف ، صدری.

کہ شاید ہنرور قضا کا دھنی
رکھیا ہے محافہ بنا سوزنی

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۶۸).

بچھی ہے سوزنی ، خوجا کھڑا جھلے ہے رُمال
حضور بیٹھے ہیں اک دو ندیم اہلِ کمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). اس کو سوزنی پر بٹھایا ، تکیے کی تواضع کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۹).

وہ تار و پودرگ بَدن سے قبائے عُریاں تنی بنی ہے
چُبھے ہیں بہ رونگٹوں کے سوزن کہ جامۂ جِسم سوزنی ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۹۷). ساس کے سامنے سوزنی پر بیٹھ گئیں. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۷۳). شامیانے کے سامنے چار چوکیاں جوڑ کر رنگین سوزنی بچھائی گئی تھی. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۵۵). [سوزن + ی ، لاحقۂ صفت مُستعمل بطور اسم].

---فَلِیتَہ کَش (---فت ف ، ی مع ، فت ت ، ک) اث.
وہ سوزنی جس کے نگندوں کی سِلائی میں بھانجواں موٹا ڈورا دیا جائے (ا پ و ، ۲ : ۱۴۷).[سوزنی + فلیتہ (رک) + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کا اَنْگَرکھا امذ.
رُوئی دار پاس پاس نگندے پڑا ہوا سفید انگرکھا (فرہنگِ آصفیہ).

---کا کام امذ.
وہ کام جو سوزنی کی طرح پر تاگوں سے بنایا گیا ہو. ٹوپی ... بعض تو بالکل سادی ہوتی ہیں بعض سوزنی کے کام یا فیتے کے کام کی ہوتی ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۰).

سوزَنی (و مج ، فت ز) صف.
جلانے کے لیے ، سوختنی. سوزنی لکڑی کے کاشتکاروں کو جنگلات سے بے دخل کر دیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۰۳) . [ف : سوختن ـ جلانا سے سوختنی کی **تحریف**].

سوزی (و مج) امث.
جلنا یا جلانا ، مُرکّبات میں مُستعمل.

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۵). [ف : سوز ، سوختن - جلانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سُوس (۱) (و مع) امث.
۱. **بڑی ذات کی سبزی مائل سیاہ رنگ کی مچھلی جس کے پہلوؤں میں پروں کی جگہ چھوٹے چھوٹے پنجے ہوتے ہیں ، مگرمچھ کی مادہ کے مانند لمبا اور جسم گونج مچھلی سا ہوتا ہے ، ایک قسم کا مگرمچھ ، خوکِ آبی ، سنگ ماہی ، بونس مچھلی.**
نہ سمجھو نکلتے ہیں دریا میں سُوس
خوشی سے اچھلتے ہیں دریا میں سُوس
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۲۷). ان میں مچھلی کچھوے نہنگ سُوس، گھڑیال وغیرہ ہزاروں قسم کے دریائی جانور رہتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۹).
کہیں موجزن ہیں جو دریا عیاں
چھپے رہتے ہیں سُوس ان میں کلاں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۵). ۲. **سوسمار (کی تخفیف) ، گوہ.**
ہیں نمبر آٹھ میں وہ سُوس کی قسمیں کہ جو اکثر
بلوں میں رہتی ہیں خرگوش سے بیحد مُشابہ ہیں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۵). [پ : सस].

سُوس (۲) (و مع) امث.
۱. **ملیٹھی.**
ادھر جامِ یاقوت امرت بھریا
ادک سُوس کا جیو کے شربت کریا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۵). ۲. **وہ کیڑا جو اُونی یا ریشمی کپڑے اناج یا لکڑی میں لگتا ہے ، گھن.**
قبائے گُل سے گر اطلس کو دیجیے تشبیہ
سیاہ پوش او جعل ہو درونِ ماتمِ سُوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲) . ہمارے پاس گیہوں ہیں ، جن میں «سُوس» ہیں ہم نے ان کو پیسا تو گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۵). [ع].

سُوس (۳) (و مع) امث (قدیم).
۱. **پیاس ، تشنگی.**
سورج سُوس سوں ہر جھری تھی مگر
لیا تھا تھنڈا نیر سب کھینچ کر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰). ۲. **احساس ، جذبہ.**
مُجھے حرص کی سُوس لاؤں نکو
میرا آبرو مجھ ہلاؤں نکو
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۸). [س : شُشک शुष्क - خُشک].

سوس (و مع) امذ.
کھجور اور انجیر کے پتوں کا بنا ہوا شربت جو لبنان میں شوق سے پیا جاتا ہے معدے کے لیے اکسیر بتایا جاتاہے. سیاہ شربت کے دوگلاس لے آیا ... مظہر نے چسکیاں لیتے ہوئے کہا یہ تو سوس ہے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲۴). [مقامی].

سُوسا (و مع) امذ.
خرگوش. اُس کی ساس ہر روز جب وہ اُپلوں (کنڈوں) کے لیے جاتی تو تا کید سے کہتی کہ سُوسا (یعنی خرگوش) ضرور لانا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳). [س : شش शशा].

سوسائٹی (و مج ، کس مج ء) امث.
۱. **انجمن ، جماعت ، مجلس ، سبھا.** نہ ان کو کوئی خطاب ہے نہ وہ شریکِ کونسل ہیں اور نہ کسی سوسائٹی کے ممبر. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶). مُشکل سے کوئی مشہور و معروف مولوی یا فاضل اسلام ایسا ہو گا جو الوانیہ سوسائٹی کا ممبر نہ ہو. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیّبہ ، ۱۲۳). ۲. (ا) **صحبت ، سنگت ، مجلس.** کتاب کے علاوہ ساری ساری عُمر ہندوستانی سوسائیٹی میں رہتے ہیں اور پھر وہی «ول ٹم کیا مانگتا». (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۹).
سوسائٹی نہیں ملتی کہ جس سے دل بہلے
جو کوئی مُونس و ہمدم ہے اب تو آہ فقط
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۵۰). (اا) **ایک خاص زاویۂ نظر یا نقطۂ نظر رکھنے والے مہذب لوگ** آزادی انگریزی سوسائٹی کے طور طریقے سے واقف ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳). یہ انگریزی سوسائٹی میں جانے آنے کے قابل نہیں. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۸۱). ۳. **معاشرہ ، سماج.** یہ بچّہ ... اب تک سوسائٹی میں نہیں ملا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۳۶) . دربارِ اکبری میں محض اکبر کے زمانے کے محاربات وغیرہ ہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ اکبر کے زمانے کی سوسائٹی کا رنگ بھی دکھایا گیا ہے . (۱۹۲۸ ، مضامین چکبست ، ۳۱۶) . ایسے منصوبے سوسائٹی کی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جُغرافیہ ، ۲۸).
[انگ : Society].

---گرل (---فت گ ، سک ر) امث.
آزاد، بےباک، بےتکلف لڑکی. اس کے مرکبات رائل سوسائٹی رڈکراس سوسائٹی ، اِداروں کے نام کے طور پر اور سوسائٹی گرل بول چال میں آتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۲). سُورج بل نیلوفر کا سودا راجہ صاحب سے کر لیتا ہے ، راجہ صاحب اسے سوسائٹی گرل کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں. (۱۹۸۸، نگار، کراچی (سالنامہ)، ۷۱) [انگ Society Girl].

سُوسک (و مع ، فت س) امذ.
بھونرا. لمبرے مونٹ اور شریڈر نے کپاس کے سُوسک اینتھو نومس گرانڈس (لوہمن) میں ... غیر نامیاتی پائرونا سفیٹیز کی خصوصیات کا مشاہدہ کیا. (۱۹۶۹ ریگستانی ٹِڈی کا ہضمی نظام ، ۵۴). [مقامی].

سُوسَلا (و مع ، سک س) امذ.
پھونس یا سرکنڈے وغیرہ کا بندھا ہوا مُٹھا ، شہد کی مکھیوں کو چھتے پر سے اُڑانے کے لیے دھواں پہنچانے کا کُوچنا (علمی اردو لغت). [پ : कोचना].

سُوسمار (و مع ، سک س) امذ ؛ ←سُوس مار.
۱. ایک صحرائی جانور جس کے چار پانو ، لمبی دُم اور چھوٹے دانت ہوتے ہیں ، کیڑے مکوڑوں کو کھاتا ہے ، بِلوں میں رہتا ہے اور جاڑے کے موسم میں نِکلتا ہے ، اِس کی کئی قِسمیں ہیں جیسے چھپکلی اور گِرگِٹ وغیرہ.

کلام تُم ساتھ سُوسمار آ کیا ہے مجلس میں باصحاب
فصیح تر قول سے شفاعت کا طالب آہوے بر ہوا ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۴۷). سمور اور سُوسمار کو بھی کبھی کبھی مار کھاتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۸۱). اہل فارس کی حقارت آمیز زبان میں شیر و شُتر و لحمِ سُوسمار بھی تھا . (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۱۵). ۲. **گھڑیال ، آبی سوسمار ، مگرمچھ.** فی الحال جس طرف دریائی سُوسمار جاتا ہے اُسی طرف ہم بھی جائیں گے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۰۷). [ف].

سَوسَن (و لین ، فت س) امذ ؛ امث.
(سیف بازی) سیدھی تلوار جو انی کے قریب کسی قدر چوڑی ہو ، چوڑے پھل کی سیدھی تلوار ، سیٹی ، پھندار ، تیغ (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۵۷). [مقامی].

--- پَتّہ (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : سوسن. آگ ہی تو لگ گئی تن بدن میں ہات میں سیدھے گھاٹ کا سوسن پتّہ تھا شپ سے کھینچ ایک انی جو دیتا ہوں دو انگل پیلا آنکھ میں اُتر گیا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۴). [سوسن + پتّہ (رک)].

سُوسَن (و مع نیز مع ، فت س) امث ؛ امذ.
ایک پھول جو بیشترنیلا اورگاہے آسمانی، زرد یا سفید ہوتا ہے اس کی شاخ بلند ، پتے پتلے اور پُھول میں پانچ سے دس تک پنکھڑیاں زبان سے مشابہ ہوتی ہیں.

سو جانی و جُونی و سُوسن سوباس
سو چنپا چنبیلی و سرین سوباس

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

صفت کرنے کو سُوسن بھی کُھلیا ہے دس زبان اپنی
دکھن سب سندریاں کے تیں کھلیا نرگس نمن سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۶).

دو رُخسار سُوسن دہاں مثلِ سیب
بھرے شہد چاہے (چاہِ) ذقن ہے نشیب

(۱۷۵۲ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۸).

درخت اس کے طوبیٰ سے تھے خُوشنما
اور گھاس اس کی سُوسن تھا گویا اگا

(۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۴).

لائے گر فصلِ خزاں کو فلک نیلی رنگ
نیلی پیلی ہو غضب دیکھ کر اس کو سوسن

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۸۸). بیخ سوسن ، یہ آسمانی سوسن کی جڑ ہوتی ہے باریک پیس کر شہد اور جنگلی سرکے میں ملا کر لگائیں (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۲۲۱). چاروں طرف ارغوان ضمیران ، سوسن ، ریحان ، یاسمین ، نسترین ، نرگس اور گُلنار کے پُھول کِھلے ہوئے ہیں. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۵۷). [ف : سوسن ؛ پہلو : سوسن].

---آزاد کس صف امذ.
سَفید رنگ کا سوسن.

مستی سے اُن لبوں کی تعلق جنھوں کو ہے
ٹھوکیں کبھی نہ سوسنِ آزاد کی طرف

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۹). [سوسن + آزاد (رک)].

---صِفَت (---کس ص ، فت ف) صف.
سوسن جیسا. پائیں باغ اُس کا جس نے دیکھا باغ ارم سمجھا سوسن صفت ہزار زبانیں بہم پہونچیں تعریف نہ کر سکا ، گُونگے کا سپنا ہوا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸). [سوسن + صِفت (رک)].

سوسْنا (و مع ، سک س) ف ل (قدیم).
ضبط یا برداشت کرنا ، جھیلنا.

جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سوسنے
تو دُک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷).

سوس کر آہ درد کھو آرام
دل ہمارا ہوا درس کا گدا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۰).

فقر ہور فاقہ فاطمہ سوس کر
کہ جنّت میں جاتے ہیں افسوس کر

(۱۸۵۶ ، اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۳). [**सोसना**].

سُوسَنِستان (و مع نیز مع ، فت س ، کس ن ، سک س) امذ.
جہاں کثرت سے سُوسن کے پودے ہوں.

مل کے مستی سُوسنستاں میں کسی دن مُسکرا
ہر گُلِ سُوسن ترا رطب اللسان ہو جائے گا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۷). [سوسن + ستان (رک)].

سُوسَنی (و مع نیز مع ، فت س) صف.
نیلگوں ، آسمانی ، ہلکا اودا (رنگ).

کھڑی تھیں پہریں تینوں شوخ اور شنگ
لباس سبز و سُرخ و سُوسنی رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۶).

بجلی ہے تلے ابر کے یا چمکے ہے جرات
اس سُوسنی کُرتی میں سے زنجیرِ طلائی

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۱۴).

ان بچوں میں تھا بالی سکینہ کا یہ احوال
کانوں سے لہو بہتا تھا اور سُوسنی تھے گال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۳۲).

تھا رنگ سوسنی فلکِ لاجورد کا
بدلی کا نام تھا نہ کہیں ذکر گرد کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۱۱۵). نیلگر ... وہ لوگ تھے جو کوبالٹ یعنی ایک قسم کی دھات جس سے سُوسنی رنگ نِکلتا

ہے اور اینڈی کو یعنی نیل کے پودے کی آمیزش سے کپڑے رنگا کرتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نکو قدر شناس ، ۱۰۳)۔ [سُوسن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سُوسُو (و مع ، و مع) امث۔
جاڑے کے مارے کانپنے کی آواز۔ سُوسُو کرتی آئی کہ سردی سے مرتی ہوں۔ (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۷)۔ بنیادی خانم نہادھو نئے کپڑے پہن سُوسُو کرتی عالم آرا کے سلام کو پہنچیں۔ (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۹)۔ اف : کرنا۔ [حکایت الصوت]۔

سُوں سُوں (و مع ، مغ ، و مع) امث۔
کسی چیز کو ناک سے سونگھتے وقت زور زور سے آواز نکالنا۔ وہ ناک سکیڑ کر سُوں سُوں کرتا ہوا کچھ سُونگھنے لگا۔ (۱۹۶۸ ، ساحل سے دور ، ۵۱)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [حکایت الصوت]۔

سُوسی (و مع) امث۔
کھڈی کا بُنا ہوا ایک قسم کا رنگین سادہ یا دھاری دار یا چک کی وضع کا کپڑا۔

پتمبروال چند زباں ہور سوسیاں
تھے شالاں خوب کشمیریاں و طوسیاں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳)۔

لگا کے گھنڈیاں پہرے (کذا) انگرکھے طوسی کے
لاہوری بنکے سجے پانجامے سُوسی کے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۳))۔

عیب ہے نزدیک اپنے یاں لباسِ فاخرہ
اطلس و کمخواب سے ہمکو زیادہ سُوسی ہے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۲۹)۔ ٹانگوں میں سُوسی کا پاجامہ سیدھا۔ (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۳۸)۔ میرے بچپن میں آگرے میں ایک کپڑا بُنا جاتا تھا جس کا نام سُوسی تھا ، یہ سُوتی بھی ہوتا تھا اور ریشمین بھی۔ (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۱۵)۔ [ف]۔

سُوسیا (و مع ، سک س) امذ۔
(ٹھگی) ساہوکاروں کے بھیس میں ٹھگی کرنے والے ٹھگوں کا جرگا ، مسافروں کا کھوج نکالنے والا جاسوس (ماخوذ : اپ و ، ۸ : ۱۹۳)۔ [مقامی]۔

سوسَیٹی (غم و ، ی لین) امث۔
رک : **سوسائٹی۔** کمال الدین حیدر ... نے واسطے صاحبانِ عالیشان آگرہ اسکول بک سوسیٹی ... زبانِ اُردو میں ترجمہ کیا۔ (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی (ترجمہ) ، ۱)۔ رائے ہے کہ ہر ہر شہر میں ایک ایک سوسٹی رعایا کی سرکار کی جانب سے ہو جائے۔ (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۴)۔ [سوسائٹی (رک) کا ایک املا]۔

سوسیج (و لین ، ی مع) امذ۔
گوشت بھری آنت ، قیمہ اور بعض مصالحہ ملا کر انتڑیوں میں بھرتے ہیں اور اُن کے ٹکڑے کر لیتے ہیں۔ آپ چاہیں تو میری دوکان سے عمدہ قسم کے سوسیج خرید سکتے ہیں (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰۰)۔ [انگ : Sausage]۔

سوشَل (و مع ، فت ش) صف۔
۱۔ **معاشرتی ، اجتماعی یا جماعتی ، سماجی ، معاشرے سے متعلق ، سوسائٹی سے متعلق۔** علمی ، اخلاق ، پولیٹکل ، سوشل اور ریلجس مضامین کے لوگوں نے دریا بہا دیے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۱۷۹)۔ آخر آپ کسی سوشل طریقے یا دستور کے پابند ہیں یا نہیں۔ (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۵۲)۔ اِس میں سوشل ، اخلاق اور عِلمی اور پولیٹکل ہر قسم کے مضامین برابر چھپتے تھے۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بہ حیثیت صحافی ، ۳۲)۔ ۲۔ **جماعت پسند ، جماعتی زندگی کا خُوگر ، میل جول رکھنے والا ، ملنسار۔** سوشل بننے کی تمنّا اسے آبادی میں کھینچ لاتی ہے۔ (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۵۵)۔ [انگ : Social]۔

ـــــ سَرْوِس (ــــ فت س ، سک ر ، کس و) امث۔
سماجی خدمت۔ ایک باتونی پردیسن کا سامع بننا بھی ایک طرح کی سوشل سروس ہی ہے۔ (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶۵)۔ [انگ : Social Service]۔

ـــــ سِکْیورِٹی (ــــ کس س ، ی مخ ، و مع ، کس ر) امث۔
سماجی تحفظ۔ ۲½ فیصد صفائی و قومی ٹیکس اور سوشل سکیورٹی کے سلسلے میں ادا کیا گیا۔ (۱۹۷۱ ، تعلقاتِ عامہ ، ۳۷)۔ [انگ : Social Security]۔

ـــــ فِلْم (ــــ کس ف ، سک ل) امث۔
سماجی فِلم ، عام زندگی سے متعلق فِلم۔ سوشل فلمیں بھی بننے لگیں جن کی کہانیاں سماجی حالات و واقعات پر مبنی ہوتی تھیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸)۔ [Social Film]۔

ـــــ گَیدَرِنْگ (ــــ ی لین ، فت د ، کس ر ، غنہ) امث۔
سماجی تقریب ، سماجی اجتماع۔ دوسری ملاقات ایک سوشل گیدرنگ میں ہوئی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۹)۔ [Social Gathering]۔

ـــــ وَرْکَر (ــــ فت و ، سک ر ، فت ک) امذ۔
سماجی کارکن۔ اگر آپ سوشل ورکر ہیں تو آپ کی خوش گفتاری آپ کے ہر مرحلہ پر آپ کی بہترین معاون ہو گی۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ مارچ ، ۴)۔ [انگ : Social Worker]۔

سوشَلِزْم (و مع ، فت ش ، کس ل ، سک ز) امذ۔
اِشترا کیت ، اِشتمالیت ، اِجتماعیت ، ایک معاشرتی و معاشی نظریہ جس کے مطابق وسائلِ پیداوار اِجتماعی یا سرکاری ملکیت میں ہونے چاہئیں پیداوار کی تقسیم اور تبادلے کے معاملات پر قوم کا کنٹرول ہونا چاہیے ، ہر شخص کو قومی دولت میں سے اُس کا جائز حِصّہ ادا کیا جانا چاہیے۔ سوشلزم کے معترف ہر جگہ روحانیات کے مذہب کے مخالف ہیں۔ (۱۹۳۶ ، مکاتیبِ اقبال ، ۱ : ۳۱۸)۔ رہا سوشلزم ، تو وہ ایک پورے فلسفۂ زندگی کا نام ہے۔ اس کا اپنا عقیدہ اپنا فلسفہ اور اپنا اخلاق ہے۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳)۔ [انگ : Socialism]۔

سوشَلِسٹ (و مج ، فت ش ، کس ل ، سک س) صف ؛ **سوشیالِسٹ**
اِشتمالیت کا قابل ، اِشتمالی ، سوشلزم کا پیرو. سِوائے اس بدنظمی کے جو سوشلسٹ اور نائہلسٹ فرقوں نے امن میں خلل ڈالنے سے پیدا کی. (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ سرسید ، ۶۲۷). مُدّت سے مزدور اہلِ محنت سوشیالسٹ کے نام سے طاقت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، بُریدِ فرنگ ، ۳۸). تمہارے پاکستانی مہمان تو ماشاءاللہ سوشلسٹ معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۲۸). [انگ : Socialist].

سوشَلی (و مج ، فت ش) صف.
سماجی لحاظ سے ، سماجی. جو لوگ سوشلی ادنیٰ درجہ کے ہیں یونیورسٹی کی ڈگری سے بڑی خدمتوں پر پہونچ جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴۳). [سوشل + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سوشیالوجی (و مج ، سک ش ، و مج) اث ؛ =سوشیولوجی.
سماجیات ، عِمرانیات ، علمِ سماجیات. وہ تمہاری سوشیولوجی کی چھیتی پروفیسر بگلے کے ایسے سفید بالوں والی کمر خمیدہ بُڑھیا ... تُم سے زیادہ حسین تھی اور فلاڈلفیا کا گُلاب کہلاتی تھی (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۶). سیاسیات ... سوشیالوجی ... اور دیگر علوم کا پُورا پُورا علم ہونا ضروری ہو جاتا ہے.(۱۹۸۶ ، اُردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۱۸۰). [انگ : Sociology].

سوشِیل (و مج ، ی لین) صف.
رک : سوشل. اُدھر صاحبانِ یوروپین باہم سوشیل اور پولیٹکل معاملات کی نِسبت عالمانہ بحث میں مصروف تھے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۸۶). اس کا دار و مدار سوشیل حالت پر ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۰). میری بیٹی جیسی سوشیل اور نیک لڑکی تُم لوگوں کو اور کہیں نہیں ملے گی. (۱۹۷۶ ، نقوش ، لاہور ، جنوری ، ۱۷۳). [انگ : سوشل Social (رک) کا ایک اِملا].

سَوط (و لین) امذ.
تازیانہ ، کوڑا ؛ (مجازاً) عذاب و عتاب.

بڑتی تھی جس نوع کی اُن پر بلا
کہتے تھے سوط اس کے تئیں وے مُبتلا

(۱۷۸۰ ، تفسیرِ مرتضوی ، ۱۵۲). نیک گُزر جاتے ہیں عقبات (جہنم کی گھاٹیوں) سے اور سوط (عذاب) الٰہی سے. (۱۹۲۵ ، حِکمۃ الاشراق ، ۴۴۴). [ع].

سوطَیہ (و مج ، فت ط ، ی) امذ.
نوکدار شاخ ، کانٹا ، خار. ایک متموج سوطیہ ... عرضی نالی گ ہ میں حرکت کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس (ترجمہ) ، ۱۲۰). مفروش نظام نمو یافتہ ہوتا ہے اور استادہ نظام کی نمائندگی صرف چند روئیں یا سوطیے کرتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اُلجی ، ۶). [انگ : Seta].

سَوغات (و لین) اث ؛ امذ (قدیم).
تحفہ ، ہدیہ. بادشاہ ہر رنگ کا سوغات اور انعام دیا. (۱۸۰۰ ، قِصّۂ گُل و ہرمز ، ۶۹).

گرم کر کے رکھ دیا چھلّے کو میرے ہاتھ پر
واہ آ کر خُوب دی سوغات اپنے ہاتھ سے

(۱۸۴۵ ، کلّیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۴۷). تحائف و سوغات لے کر مع خطِ سہری شاہی جاؤ. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). اس کے باوجود اس کے ننھے سوغاتوں کی طرح سفر کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۶). [ف].

سَوغاتی (و لین) صف.
تحفے میں دینے کے لائق ، تحفے میں دیا جانے والا ؛ نادر ، نایاب ، عُمدہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سوغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُوف (و مع) امذ.
رک : صوف جو صحیح املا ہے ، اُونی کپڑا ، نمدہ ، کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا.

تھا او سرور سفید سُوف بھتر
نیچے اس کے حریر تھا اخضر

(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۹). پرانے کپڑے کے سُوف کو شراب میں تر کر کے زخم پر چسپاں کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۹). سترا بہترا ہوا بیوقوف ہو گیا دوات کا سُوف ہو گیا (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۲۱). مداد سیاہ ہو یا کوئی اور دیسی روشنائی دوات میں سُوف ہونا بھی بہت ضروری ہے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۰۷). [صوف (رک) کا ایک اِملا].

سوفا (و مج) امذ.
۱. **اِسپرنگ دار یا بغیر اِسپرنگ کے گدی مڑھی ہوئی یا بغیر گدّے کی بڑی کُرسی.** سوفے جن کے ہتھوں پر جانوروں کی مُورتیں بنی ہوئیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۱۰۴). ۲. **گدّے والا پلنگ.** ایک سوفا (پلنگ) پر جو دیوار کے ساتھ لگا ہوا ہے ایک ایسا نظارہ دیکھتی ہے.(۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۷) [انگ : Sofa].

سُوفار (و مع) امذ.
۱. **تیر کے نچلے سرے پر وہ گہرا نِشان یا شگاف جسے کمان کے تار پر رکھ کر چلاتے ہیں ، دہانِ تیر ، چٹکی.**

او تیر میرے تن منے ٹکڑے ہوا یوں جا بجا
سُوفار اس کے یک طرف ہور چوبِ پیکاں یک طرف

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۸ الف).

لگے ہیں اس قدر آ کر میرے تیر مژہ دل میں
نظر آتا ہے ہر سُوفار پر سُوفار یا قِسمت

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق)،۳۵۱).

ہوتا نہ اگر تشنۂ خُونِ دلِ عاشق
وا تیر کا اُس کے لبِ سُوفار نہ ہوتا

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۷). ایک تیرِ جاں گیر ایسا رہا ہوا کہ کنور درجن سنگھ کے سینہ میں تا سوفار غرق ہوگیا.(۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۳۰۳). ترکش میں سے دس دس تیر نکال کر دیے دیے جن کے سُوفار سونے کے تھے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۳۱). ۲. **سُوئی کا ناکہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف].

سوفتَہ (و مج ، سک ف ، فت ت) (الف)۔ امذ.
۱. **فرصت ، مہلت ، نجات یا چھٹکارا (پر مشغولیت سے)**.

سوفتۂ سینہ زنی سے جو ہمیں بار ملے
کیا ہے ممکن جو گریباں میں پھر اک تار ملے

(۱۸۱۰ ، میر (نوراللغات)). آزادی نے سہاگ کو تو رُخصت کیا اور پھر سوفتے سے کنجنی گلی کے معاملے کو بیٹھی سوچا کی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۵). جہاز میں سوفتہ خُوب تھا دونوں میں وہی مذہبی تذکرے رہتے تھے. (۱۹۰۷ ، اِجتہاد ، ۳۸). دوپہر کا وقت بھی ہے. ایسے میں سوفتہ ہے.(۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۷).
۲. **(مجازاً) خلوت ، خلوت کی جگہ**. سوفتے میں مزے سے بیٹھ کر سُنائیں گے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۳). ایسی باتیں کرنے کے لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے کہیں سوفتے میں بیٹھ کر گفتگو کریں گے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۰۵). ۳. **افاقہ ، مرض کی کمی** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. **نِٹھلوا ، جسے کوئی کام نہ ہو**. مولوی اور سوفتے ... کے ہم معنی لوگ ہمارے ملک میں بہت موجود ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۳۶).
[پ : سوفتا **सोफता**].

سوفسْطا (و مج ، کس ف ، سک س) امذ.
جرح یا بحث کا ایسا طریقہ جس میں دلائل بظاہر دُرست مگر حقیقت میں نامعقول اور گُمراہ کُن ہوں نیز ایسے دلائل اِستعمال کرنے کا فن ، غلط استدلال. اس میں شک نہیں کہ عالِم آدمی زور سوفسطا اور عِلمیت پر مُشتبہ اور مکروہ فعل کی تائید کر سکتے ہیں. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۳۳۷).

سخاوت ذہن کی کب تک بیادِ علمِ سوفسطا
کہاں تک سیمیائی وہم کی پیہم زر افشانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۱). [ع : سوفسطہ ؛ لاطینی : Sophista ـ علقمند ہونا].

سوفسْطائی (و مج ، کس ف ، سک س)۔(الف) امذ.
وہ فلسفی یا فلسفیوں کا گروہ جس کے اصول کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق کو بالکل نہیں جانتا ، غلط استدلال کرنے والا ، یا غلط دلیل سے دھوکا دینے والا شخص.

کبھی میں نفیٔ حقائق میں تھا سوفسطائی
کبھی میں معتزلی باعثِ ردِ رویت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۲). سوفسطائی مل کر کسی دبستان کی تشکیل نہیں کرتے. اُن کے پاس کوئی مُشترک فلسفیانہ نظام نہ تھا. (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۴). (ب) صف. **سوفسطا (رک) سے منسوب**. وہ زیادہ تر ... بعض خفیف سیاسی نتائج جو قرآنِ مجید سے اتفاقاً نِکل آتے ہیں اور فقہا کے کثیرالتعداد سوفسطائی دلائل پر مُشتمل ہے. (۱۸۸۴ ، تحقیق الجہاد ، ۱۸۳). میں یہ استدعا کروں گا کہ الفاظ غیر سوفسطائی طریقے پر قبول کریں اور ان کو ایسے معنی سے مربوط کریں کہ وہ جن فقروں اور عبارتوں میں استعمال ہوتے ہیں صحیح ہوسکیں. (۱۹۳۵ ، ترجمۂ تاریخ ہندی فلسفہ (دیباچہ) ، ۱ : ۶). [سوفسطا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

سوفسْطائِیَّت (ومج ، کس ف ، سک س ، کس ء ، فت ی بشد) امث.
سوفسطائی ہونے کی حالت یا کیفیت نیز سوفسطائی خیالات یا فرقے کی پیروی. اُردو میں یہ لفظ (سوفسطائی) عربی سے آیا ہے اور عربی میں راست یونانی سے لیا گیا تھا سوفسطائیت اسی سے مُشتق ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۱). اور یہی خیال موجودہ زمانے کے الحادی فرقوں کا ہے جیسے وجودی اور دیگر اباحی فرقے، کیونکہ یہ تمام فِرقے درحقیقت سوفسطائیت کی شاخیں ہیں.(۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۰۸). [سوفسطائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سوفسْطائِیَہ (و مج ، کس ف ، سک س ، کس ء ، فت ی) امذ.
رک : سوفسطائی. سوفسطائیہ ایک فرقہ تھا جو تمام اشیا میں شک کرتا تھا. یہ رسالہ ان کے مغالطوں کے اظہار میں ہے. (۱۹۰۲ ، عِلم الکلام ، ۱ : ۱۶۳). جو لوگ اچھے خصائل اور اِنسانی فضائل کا اِنکار کرتے ہیں اُن کے نزدیک اخلاق قوانین اور ضوابط کی کوئی قدر و قیمت نہیں ، جیسے سوفسطائیہ کا وہ مشہور فِرقہ جس کی قیادت کالیکلس کے ہاتھ میں تھی. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، اسلام آباد ، جنوری ، ۵۰۸). [سوفسطائی (رک) + ہ ، لاحقہ نسبت].

سوفَہ (و مج ، فت ف) امذ.
رک : سوفا. جو لوگ موجود تھے وہ سوفوں پر بیٹھ کر کبھی کبھی پس ماندہ طبقے کا ذکر فیشن کے طور پر کر لیتے تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۸۵). [انگ : Sofa].

سَوق (و لین) امذ.
سباق ، روانی. جو تدبیر ہم نے چاہی تھی آپ کے سوقِ کلام سے ابھی خیال میں آئی. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۸۸). [ع].

ـــُـ الْجَیش (ـــ ضم ق ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
فوجی ضوابط و قوانین پر عمل کرانا (سپاہیوں سے) ، فوج کو کمان کرنا ، میدانِ جنگ میں یلغار کی حکمتِ عملی ترتیب دینا. اُن کے سپہ سالار ایک کے سوا سب کے سب بھی فوجی تربیت سے عادی اور عِلمِ سوق الجیش سے نابلد ہوں. (۱۹۶۴ ، آپ بیتی ، ۱ : ن). [سوق + رک : ال (۱) + جیش (رک)].

ـــُـ الْجَیشی (ـــ ضم ق، غم ا، سک ل، ی لین) امث.
جنگی حکمتِ عملی یا قواعد و ضوابط. فنِ جنگ کے اصولوں کا تقاضا ہے کہ جنگ ، سوق الجیشی (سٹریٹجی) اور ٹیکٹس کے قواعد کے مُطابق لڑی جائے. (۱۹۶۴ ، آپ بیتی ، ۱ : ۱۴۴). [سوق + رک : ال (۱) + جیش + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُوق (و مع) امذ.
بازار ، پینٹھ.
مرے دل سے نکال یہ درد و الم ، بوفورِ محامدِ سقفِ حرم
تُجھے کعبۂ اہلِ صفا کی قسم، تُجھے زمزم و سُوق و منا کی قسم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۷). ایک جدید عمارت بنائی گئی جس کا نام سوق الامیر رکھا گیا. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۱). طلبا کی

عربی تحریر و تقریر نے جاہلیتِ عرب کے سُوقِ عکاظ کا سماں پیدا کر دیا (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۹۷). سُوق عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بازار. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۱۰۵). [ع].

سُوقی (و مع) صف.
بازاری ، عامیانہ ، مُبتذل ، پست درجے کا.

حُسن کو تیرے میں یوسف سے مُقابل کرتا
کون رُوکش ہو یہ ہر سُوق و بازاری سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۷). ابوالمظفر السمعانی یعنی علماء مالکیہ سے کہا مومنوں کے عصاۃ اور سُوقی لوگ انبیاء اور ملائکہ سے کم رُتبہ ہونے پر سب کا اِتفاق ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم، ۸۵۶). اس قِسم کی حدیثیں واعظوں اور سُوقیوں کے ہاں پائی جاتی ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۳) کبھی صوفی اور کبھی سُوقی ، کبھی داڑھی مُونچھیں رکھ لیں اور ساری ساری رات عبادت میں گُزار دی. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۷). [سُوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُوقیانہ (و مع ، سک ق ، فت ن) صف.
سُوق (رک) سے منسوب ، بازاری ، بازاریوں کا سا ، عامیانہ ، عوام کا.

"اخبار عام" کا نہ ہو کیوں سُوقیانہ رنگ
منطق ہی مُستعار جو لی ہے عوام سے

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۷۳). گیتوں کے متعلق اُن کا رویہ معاندانہ کیوں ہے ، گیتوں کو کیوں سُوقیانہ سمجھتے ہیں یا کیوں وہ گیتوں کی طرف نگاہِ غلط انداز ڈال کر اپنی بےتوجہی کا ہدف بناتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردوگیت ، ۳۴). [سُوق + انہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَشعار (ـــ فت ا ، سک ش) صف.
ایسے اشعار جن میں بازاری یعنی عامیانہ اور مُبتذل الفاظ و خیالات کا اِستعمال کیا گیا ہو (ماخوذ : اصنافِ سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۶). [سُوقیانہ + اشعار (رک)].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
گھٹیا پن ، ابتذال. مگر جب یہ چیزیں کبھی سرِ راہ مِل جاتی ہیں تو ان سے مُنھ موڑ لیتے ہیں کہ حالات کی وجہ سے اس میں سوقیانہ پن آ جاتا ہے. (۱۹۳۷، فلسفۂ نتائجیت (ترجمہ)، ۱۱۶). کسی اور نے یہ گیت تصنیف کیا ہوتا تو لوگ اِسے چھچھورا پن اور سُوقیانہ پن کہتے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۶۱۳). [سُوقیانہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُوقِیت (و مع ، سک ق ، فت ی) امث.
عامیانہ پن ، اِبتذال ، بازاری پن. معمولی سا اُردو کا لفظ رکھیے تو وہ اِصطلاحی شان رکھتا اس میں سُوقیت نظر آتی ہے. (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۴). سُوقیت و ابتذال اور عُریانی کی ترویج میں بڑے فعّال ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۱۱). [سُوق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سَوک (و لین) امث.
سوکن ، سوت. میری سوک آ تو بسی. (۱۸۹۳ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۷). [سوکن (رک) کا مُخفف].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ (قدیم).
رقابت (قدیم اُردو کی لغت). [سوک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سُوک (و مع) امذ.
۱. سکھ.

نا سُوک نا دُوک نا ڈر نہ امید
نا رات نہ دن نہ سس نہ خورشید

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۹). **۲. زہرہ ستارہ** (نوراللغات). **۳. جمعہ کا دن** (فرہنگِ آصفیہ). [پ : सुक].

سوک (۱) (و مج) امذ.
کپاس کے چھوٹے پودوں کا درمیانی پتّا جو کیڑوں کے کاٹنے سے سُوکھ جائے. مرکزی پتّا سُوکھ کر ڈیڈ ہارٹ یا سوک بن جاتا ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، لاہور ، یکم جون ، ۷۹). [مقامی].

سوک (۲) (و مج) امذ.
اِنجذاب ، جذب کرنا. زمین جو ایک مُدّتِ دراز سے خُشک ہو رہی ہے اس مہینہ کو سوک لیتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند (ترجمہ) ، ۲۶ ب). [سوکھ (رک) کی تخفیف].

سوک (۳) (و مج) امذ.
تر کرنا ، بھگونا. یاد رہے کہ جتنا مرتبہ چمڑا سوک کرنا ہو اُتنا ہی مرتبہ ان کا وزن سوک کرنے سے پیشتر لے لیا جائے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۶۸). [انگ : Soak].

سوک (۴) (و مج) امذ.
رنج و غم.

پرون کوں اور شہیدوں کوں سکھی تھے آج لگ سکھ سکھ
سوکاں اُتریاں نیں اجھوں لگ سند لیے آنے کوکن سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۳). [پ : सोक].

سُوکا (۱) (و مع) صف (قدیم).
۱. سُوکھا ، سُوکھا ہوا ، خُشک. جو آگ پر پارا چلتا تو سُوکا ہور گیلا مِل جلتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۹).

کیا جب توں ات فیض کی یک نظر
سُوکا نخل پل میں ہوا بارور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲). **۲. وہ فصل جو اولے وغیرہ سے مر جائے ، خُشک سالی** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ). **۳. فصل کی ایک بیماری ، پالا.** مکئی کی مشہور بیماریاں پتوں کا سُوکا ... تنے کی سڑن ... پھپھوندی ... اور کانگیاری ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۲۰۴). [پ : सुका].

سُوکا کرْنا محاورہ (قدیم).
کاجل لگانا ، سرمے کا خط کھینچنا ، سرمہ لگانا ، لکیر کی شکل میں سُرمہ لگانا.

بچ نیر کوئی نا آنے کر کوی آگ بھرنا جاے کر
باڑی سو پلکاں لائے کر سُوکا کرے آڑا آڑا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵).

سُوکانا (ضم س ، و غم) ف م (قدیم).
رک : **سُکھانا ، خُشک کرنا**.

سالکا دردے زباں سٹ زاں مقام آزاد باش
لب سوکا مت موں میں ہٹ زاں مقام آزاد باش

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۴۳). [سکھانا (رک) کا قدیم اِملا].

سُوکْت (و مع ، سک ک) امذ.
جملہ ؛ وید کی منظوم دعا ، بھجن. رگ وید ، دسواں منڈل ، ۸۶ واں سُوکت ، دسویں رچا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۹۰ ب). اسی لیئے رگ وید کا مطلب لکھنے والے جگہ جگہ اٹکتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس کا یہ بول ، یہ پد اور یہ سُوکت نہیں سمجھ پاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا رُوپ ، ۱۱۶). [س :].

سوکِٹ (و لین ، کس ک) امذ.
سوراخ نما خانہ جس میں کوئی چیز بٹھائی جا سکے. تمام سیفٹی والو اسپنڈل کووروں کے اندر تک ہوویں اور انکو سوکٹ اور کراس ہنڈل فٹ کئے جاویں جن سے ان کو ان کی سیٹوں کے درمیان اٹھایا اور پھرایا جا سکے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۲۹۳). [انگ : Socket].

سوکَروس / سوکَروز (و مع ، فت ک ، و مج) امذ.
شکر (گنے کی یا اسی ترکیب اور خاصیت کی مٹھاس). اشربہ ، شربت ادویہ کی سیّال تجہیزات ہیں جن میں سوکروس کی کافی مقدار ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۰). ادیر نائٹروجن کے استعمال سے گنے کی نباتاتی نشو و نما جاری رہتی ہے اور پودوں میں سوکروز کی ساخت کا عمل کم ہو جاتا ہے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۲۱). [انگ : Sucrose].

سُوکَڑ (و مع ، فت ک) صف.
خُشک ، سُوکھا ہوا. اگر کوئی جانور سُوکڑ (Wilte جوار کی زیادہ مقدار کھا لے اس سے جلد موت واقع ہو سکتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۵۹). [سُوکھنا (رک) سے مُشتق].

سوکْشم (و مع ، سک ک ، ش) صف.
نازک ، لطیف ، باریک ، بہت چھوٹا ، نہایت خُرد.

اس سول کے بیچ اور کارن
برزخ سو یو سوکشم ہے پاں کن

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۵). پربت کے آگے رائی کا دانہ سُوکشم ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۹). وہ ایک رس ہوتا ہے ، اسی گیان سروپ میں سُوکشم رہتی سے دوبنے کا بھاؤ آ جاتا ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۶۰). [س : सूक्ष्म].

سُوکَن (و لین ، فت ک) امث.
وہ بیوی جو پہلی بیوی پر لائی جائے ، ایک خاوند کی دو بیویاں باہم سوکن کہلاتی ہیں. سوکن (مترادف) بَناتِیْ. (۱۸۵۹ ، شرف نامہ ، (پنجاب میں اردو ، ۲۱۶). سوکن کی جھل نعوذباللہ جیو جاوے نکل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳). فرحت بانو اور دانش خاتون دونوں سوکنیں تھیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۸۷). مری ہوئی بہن نعیمہ یعنی سوکن کی کوئی چیز گھر میں نہ رہنے پائے. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۴۳). اس وقت اپنی سوکن کی بچی کو چھاتی سے لگایا جس وقت وہ ماں کے دودھ سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). [رک : سوت].

---بُری ہے چُون کی اَور ساجھے کا کام ، کانٹا بُرا کریل کا اَور بَدری کی گھام کہاوت.
سوت برائے نام ہو تو بھی بُری ہے یہی حال شرکت کے کام کا ہے ، کریل کانٹا اور برسات کی گھمس بھی اچھی نہیں (گھام۔ گھمس ، پسینہ) (جامع الامثال).

---بُھگتی جائے اَور سَوتیلا نَہ بُھگتا جائے کہاوت.
سوکن کے مقابلے میں اس کی اولاد سے زیادہ دکھ پہنچتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال).

---پَڑْنا محاورہ.
شوہر کی دُوسری شادی ہونا ، سوت لانی جانا. جب تم پر سوکن پڑنے لگی تو اپنی بچی کو جلتی آگ میں ڈھکیل دیا. (۱۹۳۵ ، دکھ بھری کہانی ، ۱۷).

---تو چُون/چُونی کی بھی بُری کہاوت.
سوت چاہے کیسی ہی ناچیز اور کمتر ہو ، بہرحال گوارا نہیں ، نہ جانے کس وقت نقصان پہنچا دے ، حریف بہرصورت حریف ہے. نکاح کا بڑا دغدغہ اور دھڑکا تھا ، سوکن تو چونی کی بھی بری ، آنکھ میں ایک کن پڑ جاتا ہے تو انسان بے قرار ہو جاتا ہے اور یہ تو سوکن ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۷۷).

---جایا کِس کو بھایا کہاوت.
سوکن کی اولاد سے محبّت نہیں ہوتی. اور یہ بھی عجب نہیں کہ وہ بھرت کو ہمیشہ کے لئے گمنام کر دے اور ویسے ہی بچارے کا کام تمام کر دے. مثل مشہور ہے کہ "سوکن جایا کس کو بھایا". (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۶).

---زہر کی چُھری ، ایک بھی بُری کہاوت.
رک : سوکن تو چُون کی بھی بُری. عورتیں کہا کرتی ہیں سوکن زہر کی چھری ایک بھی بری. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳).

---بِرگئی آنکھ چھوڑ گئی کہاوت.
ایک دشمن ٹلا دوسرا موجود ہے (فرہنگِ آصفیہ).

سُوکْنا (و مع ، سک ک) ف ل (قدیم).
سُوکھنا.

سینا پھوڑنے وہں لگی جھوکنے
نہ سہہ سک یو ٹانٹا لگی سُوکنے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۱).

بہت ہی دیدۂ تر نے تو آب پاشی کی
گیا ہے صرصرِ غم سے یہ باغ دل کا سُوک

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۴۵)۔[سُوکھنا (رک) کا قدیم اِملا]۔

سوکْنا (و مج ، سک ک) ف م۔
۱۔ ایک دفعہ ہی پی جانا ، چڑھا جانا ، سُڑک لینا ، ڈکار جانا (فرہنگِ آصفیہ)۔ **۲۔ جذب کر لینا ، خُشک کرنا۔**

اوہاں گوشت اور پوست جا اون کا سوک
سبب کیا کئی کیوں رضا حق کی اوک

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۲۵)۔ جو ہوا ٹھہری ہوئی ہو یا رواں ہو ... زمین کا پانی سوکنے کے واسطے دونوں کافی ہیں ۔ (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۲۲۱)۔[پ : सोकना]۔

سَوکْناپا/پَہ (و لین ، سک ک / فت پ‍ہ) امذ۔
سوکن کی جلن ، سوت سے دُشمنی۔ ان آیتوں میں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ ... ایسی باتوں سے آیندہ ان دونوں کو توبہ کرنی چاہئے حاصلِ کلام یہ ہے کہ سوکناپہ اور سوتیلے رشتہ میں جو باتیں آجکل عورتوں میں ہیں۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۶۸)۔ انگلستان کی ہر حکومت کے ساتھ ساتھ ایک مدِّمقابل رقابت کا وجود ایسا جُزوِ تشکیکی ہو گیا ہے جیسا دو جورووں والے گھر میں سوکناپا (۱۹۲۰ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۷۵)۔ [سوکن + اپا / پہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

سَوکَنات (و لین ، فت ک) صف۔
سوکنیں خدیجۃ الکبریٰ اگر زندہ ہوتیں اور پیغمبر صاحب ان کی زندگی میں عائشہ کے ساتھ نکاح کر لیتے تو دونوں میں سوکنات کا رشتہ ہوتا۔ (۱۸۹۱ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۱)۔[سوکن + ات ، لاحقۂ جمع]۔

سَوکَنوں کی جوڑی اث۔
دو سوتیں ؛ ایک قِسم کی آتش بازی جو چھُوٹتے وقت ایک دُوسرے کو زمین پر ٹکراتی ہیں (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

سوکی (و مج) امذ۔
عہدِ اکبری کا ایک سکّہ جو جلالہ (روپیہ) کے بیسویں حِصّے کے برابر ہوتا تھا۔ (۶) دسا: جلالہ کا دسواں حصّہ ؛ (۷) کلا: جلالہ کا سولھواں حصّہ ؛ (۸) سوکی: جلالہ کا بیسواں حِصّہ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۵) [مقامی]۔

سُوکھ (۱) (و مع) امذ (قدیم)۔
سکھ ، آرام۔

رکھ سُوکھ میں دُوکھ میں بھی دم
ہر دم کے اوپر ہو دم مقدم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۴)۔[سکھ (رک) کا قدیم اِملا]۔

---دُوکھ (---و مع) امذ (قدیم)۔
رک : سکھ دُکھ۔ روح مخلوق است قید میں آیا سُوکھ دُوکھ کے لایق و لیکن خدائے تعالٰی غیر مخلوق است ، لاقید۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۶۵)۔[سکھ دُکھ کا قدیم اِملا]۔

سُوکھ (۲) (و مع) امذ۔
سوکھنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مُستعمل ، جیسے : سُوکھ جانا ، سُوکھ کر وغیرہ) (جامع اللغات)۔[پ : सूक]۔

---جانا ف ل۔
۱۔ دُبلا ہو جانا ، لاغر و نحیف ہوتا جانا ، بدن کا سُوکھتا جانا ؛ دِق کا مرض لاحق ہونا۔

غرض اس بھُوک پر وہ بِکلے ہے دُوکھ
تس پر اس فکر میں گیا ہے سوکھ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۶)۔ **۲۔ پانی کم ہو جانا۔** جب وہ بھی سُوکھ جائے تو پھر تھوڑا سا پانی دے کر دم دو۔(۱۹۳۰ ، عصمتی دسترخوان ، ۸۱)۔ **۳۔ خُشک ہو جانا۔** درمیان میں لکڑی کی دیوار تھی ، لکڑی سُوکھ جانے سے جوڑوں میں بڑی بڑی دراڑیں پیدا ہو گئی تھیں۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۰)۔

---کَر/کے ف م۔
خُشک ہو کر ، نمی یا رطوبت دُور ہو کر (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---کَر/کے اَمْچُور (سا) ہو جانا محاورہ۔
نہایت دُبلا ہو جانا ، انتہائی نحیف و لاغر ہو جانا۔

ترش رو ہوں گے کہوں جو رنڈی بازی چھوڑ دو
تھے وہ چرخ ہو گئے اب سُوکھ کر امچور سے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۵)۔

---کَر بال ہونا محاورہ۔
رک : سوکھ کر کانٹا ہونا۔

کھُلا قاضی پہ کُچھ انداز سے حال
ہوا مارے حیا کے سُوکھ کر بال

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۱)۔

---کَر پنجَر ہو جانا محاورہ۔
اس قدر لاغر ہونا کہ ہڈّی پسلیاں نِکل آئیں ، نہایت دُبلا ہو جانا ، گوشت نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

---کَر ٹُھنْٹھ ہو جانا محاورہ۔
سُوکھ کر بہت خُشک ہو جانا ، رطوبت دُور ہو کر بہت خُشک ہو جانا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---کَر کَھڑْنک ہونا محاورہ۔
رک : سُوکھ کر ٹُھنٹھ ہو جانا۔ ہری بھری ڈالیاں جن پر خوش الحان جانور چہکار رہے تھے سُوکھ کر کھڑنک ہو گئیں ۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالہ زار ، ۳۲)۔

---کَر لَقّات ہو جانا محاورہ۔
(عو) بہت زیادہ نحیف و لاغر ہو جانا۔

اللہ کسی کو فِکر نہ دے یہی ہے دعا
مجنوں کی طرح سُوکھ کے لقات ہو گئی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۲)۔ بد نصیب نے باپ کے مرنے کے بعد اس قدر مُصیبتیں اُٹھائیں اس قدر فاقے کیے کہ سُوکھ کے لقات ہو گیا۔ (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۸)۔

---کَر ہَدَف ہو جانا محاورہ.
(عو) سُوکھ کے کانٹا ہو جانا ، بہت دُبلا ہو جانا ، نہایت کمزور ہو جانا ، بہت لاغر ہو جانا.

تپ فرقت سے اے کماں ابرو
ہو گیا سوکھ کر ہدف عاشق

(۱۸۳۹ ، نکہت دہلوی (مہذب اللغات)).

---کَر ہَڈّی چَمڑا ہونا محاورہ.
لاغری سے بدن پر گوشت کا نہ رہنا ، بہت زیادہ کمزور ہو جانا . مویشیوں کی حالت ... افسوسناک ہوتی ہے ... اکثر سُوکھ کر ہڈی چمڑا ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۱)

---کَر/کے کانٹا ہو جانا محاورہ.
نہایت دبلا اور لاغر ہو جانا ، نحیف و نزار ہو جانا. وہ پھول سا بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۱).

غم فرقت میں ہوئے سُوکھ کے کانٹا ایسے
اپنے دامن کو بچاتے ہیں بیاباں ہم سے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱۱).

ساق بغیر سکھ کے کانٹا ہوئے مگر
رونے پہ ہم تُلے ہوئے ہیں ابر تر کے ساتھ

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۵). ہر طرح مادی آسائش کے باوجود وہ روز بروز سُوکھ کر کانٹا ہوتی جا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۲).

---کے ڈانگر ہو جانا محاورہ.
اِتنا دُبلا ہو جانا کہ ہڈیاں پسلیاں دِکھائی دیں (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

سُوکھا (و مع) صف مذ (مث ، سُوکھی).
۱. خُشک، وہ چیز جس میں کسی قسم کی نمی رطوبت یا چکناہٹ نہ ہو (گیلا کی ضِد).

مرے دل میں سے یوں سُوکھا ترا پیکاں نکلتا ہے
کہ بھوکا خانۂ مُفلس سے جوں مہماں نکلتا ہے

(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۱۳۸). سُوکھی جنس جس کے بگڑ جانے کا ڈر نہیں مہینے کے مہینے منگا لیا کرو. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۱). اگر ایک بال بھی سُوکھا رہ جائے تو پھر سے غُسل کرنا پڑے گا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۲۳).

اکبر کو لے کے داخلِ خیمہ ہوئے امام
سُوکھے ہوئے لبوں پہ نے حرم سے کیا کلام

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۹۳). **۲. دبلا پتلا ، لاغر.** سترہ ، اٹھارہ برس کی ایک تن درست لڑکی ایک پچاس برس کے سُوکھے مرد کی تواضع کر رہی ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۵۳). **۳. وہ بیماری جس میں اِنسان دبلا ہو جاتا ہے، عموماً چھوٹے بچوں کو یہ بیماری لگ جاتی ہے ، بڑوں کے مرض کو تپ دق اور بچوں کے مرض کو سُوکھے کا مرض کہا جاتا ہے.** سوکھے کا آزار ہوگیا ، اور ایک گھن لگا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۸). اس بات کی تشفی ہو گئی کہ خُدانخواستہ سُوکھے کا مرض نہیں ہے. (۱۹۳۷ ، حرف آشنا ، ۱۳۹). **۴. بارش کا نہ ہونا ، خُشک سالی ، قحط.** کبھی باڑھ آتی ہے کبھی سُوکھا پڑتا ہے بیٹھے بیٹھے تماشا دیکھا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۲۳۰). **۵. کاجل یا سُرمے کا دنبالہ ، سُرمے یا کاجل کی وہ لکیر جو آنکھ کے کوے کے باہر تک کھینچی جائے کیونکہ اس میں آنکھ کی رطوبت شامل نہیں ہوتی اس لیے اِسے سوکھا کہتے ہیں.**

دے سُوکھے سُوں تجھ انکھیاں کی ہو دھج
کہ جیوں برچھی پکڑ نکلا ہے رجپوت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲). **۶.(اَ) رُوکھا ، بغیر لاون کے.** سالن تو الگ رہا رُوکھے آٹے کے پھنکے اور سُوکھی روٹی کے ٹکڑے بھی پڑ جائیں تو بہت. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۸). **(اا) غیر دِلچسپ ، بےلطف ، بےمزہ ؛ غیر مفید ، بیکار.** تُو اپنی سُوکھی فلسفیانہ باتوں کو جانے دے اور میرا راستہ کھوٹا نہ کر. (۱۹۱۶ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۷) **۷. خُشک تمباکو ، سلفہ ، بھنگ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [پ : सखा].

---اُڑانا محاورہ.
مطلب پورا نہ کرنا ، اِنکار کر دینا ، فیض نہ پہنچانا ، ٹال دینا.

سُوکھا ہمیں اُڑاتے ہیں جو دمبدم حضور
اغیار کے دموں میں مگر آپ آگئے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۹۹).

---بَرَس (---فت ب ، ر) امذ.
خُشک سالی کا سال ، وہ سال جس میں پیداوار یا آمدنی کم ہوتی ہو. وانگ لنگ نے افواہ سُنی تھی کہ بڑی حویلی کے لئے بھی یہ سُوکھا برس ہے. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۸۱). [سُوکھا + برس (رک)].

---پار اُتارْنا محاورہ.
ٹرخا دینا ، مطلب پورا نہ ہونے دینا ، ٹال دینا.

سُوکھا ہی اُس نے پار اُتارا رقیب کو
سمدھن ہماری خوب سلیقہ شعار ہے

(۱۹۳۰ ، تذکرۂ ریختی ، ۳۵).

---پَڑْنا محاورہ.
مینہ نہ برسنا ، بارش نہ ہونا ، خُشک سالی ہونا ، قحط پڑنا. کُچھ تو لگان بڑھنے اور کچھ سُوکھا پڑنے سے اس کی آمدنی بالکل ختم ہو گئی. (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۱۳۲). اشیائے ضروریہ کی نقل و حمل مشکل بنا دی اُدھر ریاست میں سُوکھا پڑا اور کھانے پینے کی اجناس کا کال پڑنے لگا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۹۸).

---پَن (---فت پ) امذ.
سُوکھے کی بیماری. زیادہ عرصے تک غیر مغزی غذا کھانے کے باعث ان جانوروں میں سُوکھا پن پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۱۸۸). [سُوکھا + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

---پھیکا (---ی مع) صف.
خُشک ، بےلطف ، بےمزہ ، پھیکا. مضمون تو سُوکھا پھیکا ہے مگر مصنف نے ایسے دلچسپ پیرائے میں لکھاہے. (۱۸۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۱). [سُوکھا + پھیکا (رک)].

ـــــ ٹالنا محاورہ.
صاف جواب دینا ، ٹال دینا ، صاف اِنکار کرنا.

سُوکھا ٹالا جو ہم کو ساق
کیا یک دو سہ جام کُچھ نہ نِکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۶). کوئی بولی اے واہ اچّھا سُوکھا ٹالا کھی کے چراغ جلائیں گے یہ نہ کہا کہ منہ میٹھا کریں گے، گلگلے کِھلائیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۵).

ـــــ ٹَرخا دینا محاورہ.
رک : سُوکھا ٹالنا. جب تمامی معاملات حسبِ مُراد پُورے ہوگئے جتھ کے بادشاہوں نے دغا بازی سے اپنے عہد کو توڑ ڈالا اور مرات کو سُوکھا ٹرخا دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۷۷). کھانا کھا کر بٹلروں کو بھی انعام دیا یا سب کو سُوکھا ہی ٹرخا دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۷۸).

ـــــ ٹھٹّھا امذ.
بے مقصد ، بے محل یا بیکار ہنسی ، طنزیہ ہنسی. اس جواب پر عدی ایک سُوکھا ٹھٹّھا مار کر ہنسا اور عثمان کی آنکھ سے اپنی بےبسی پر گرم آنسو کا ایک قطرہ ٹپک کے ... گرا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۲۲۹). [سُکھا + ٹھٹّھا (رک)].

ـــــ ٹُھنٹھ / ٹُھنڈ (ـــــضم ٹھ ، غنہ) امذ.
خزاں زدہ ، بغیر شاخوں اور پتّوں کا درخت ، بالکل خُشک جسکے ہرے ہونے کی امید نہ ہو ، بغیر شاخوں اور پتّوں کا سُوکھا درخت ، خُشک شدہ درخت.

بیٹھ کر تُو ٹُھنٹھ پر سُوکھے نہ ٹرّا فاختہ
تُجھ کو کافی ہے فقط کنکر کا چھرّہ فاختہ

(۱۷۸۶ ، میر حسن (فرہنگِ آصفیہ)). ہم نے گیہوں کے درخت کے سُوکھے ٹھنڈ اور جڑیں وغیرہ جمع کیں اور ایک آگ مشتعل کی. (۱۸۹۱ ، قِصّۂ حاجی بابا ، ۵۹).

عندلیبوں کا بسیرا تھا کبھی جس شاخ پر
اُس کے سُوکھے ٹُھنٹھ پر بیٹھے زغن اور زاغ دیکھ

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۲۲۷). [سُوکھا + ٹُھنٹھ/ٹھنڈ (رک)].

ـــــ جَواب (ـــــفت ج) امذ.
صاف اِنکار ، واضح اِنکار.

اُف رے تُنک مزاجی اللہ رے تُرش رُوئی
سُوکھے جواب سارے اُن کی زباں پر ہیں

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۱۶۵). [سُوکھا + جواب (رک)].

ـــــ جَواب دینا محاورہ.
صاف اِنکار کر دینا ، منع کر دینا ، مقصد پُورا نہ کرنا.

اُن کو بُز قصّاب نے جب دے دیا سُوکھا جواب
یہ اُٹھے دوکان سے مایوس با چشمِ پُر آب

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۵).

ـــــ جَواب مِلْنا محاورہ.
مدعا یا مقصد پُورا نہ ہونا ، مطلب بر نہ آنا ، امید پُوری نہ ہونا.

کیا عہدِ وفادار بنے تھے مرزا
کیسا سُوکھا ملا قصیدے کا جواب

(۱۹۳۳ ، غالب شکن ، ۳۰).

ـــــ ڈُنْڈ (ـــــضم ڈ ، غنہ) امذ ؛ سـ سُوکھا ٹُھنٹھ.
خُشک درخت ، بِن پتّوں اور شاخوں کا درخت ، سُوکھا ٹھنا.

اے موسمِ خزاں لگے اس سر کو تیرے آگ
بُلبُل اُداس بیٹھی ہے اک سُوکھے ڈُنڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). گرم ہوا سے جل کے درخت بے برگ و بار لنڈ منڈ تھے سُوکھے ڈُنڈ تھے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱۳). [سُوکھا + ڈُنڈ (رک)].

ـــــ ڈھاک ، بَڑھئی کا باپ کہاوت.
ڈھاک کی لکڑی سُوکھ کر بہت سخت ہو جاتی ہے اور بڑھئی مُشکل سے کاٹتا ہے (جامع الامثال).

ـــــ سا جَواب مِلْنا محاورہ.
امید پُوری نہ ہونا ، مایوس ہو جانا ، کلیۃً اِنکار ہونا. نواب صاحب نے مسکرا کر کہا بھائی صاحب ہم کو آپ کو دونوں کو سُوکھا سا جواب ، ٹکا سا جواب مِل گیا. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۹).

ـــــ سا کھا صف مذ (مث : سُوکھی سا کھی).
۱. **بہت سُوکھا ہوا ، ہڈیوں کا ڈھانچہ.** سُوکھی سا کھی لاشیں ، سڑی ہوئی لاشیں ، کچھ سانس بھی لے رہی تھیں. (۱۹۵۸ ، خُونِ جگر ہونے تک ، ۲۸۹). ۲. **دبلا پتلا.**

سُوکھا سا کھا گورا گورا
کملو کا گھر والا ہو گا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۹). ۳. **بے مزا ، غیر دلچسپ ؛ رُوکھا پھیکا ؛ معمولی.** اس سُوکھے سا کھے فلسفی مذہب نے ... اس بڑی مخلوق کو اپنی طرف کھینچا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۶۳). پُھول محمد کو چچا چچی تھوڑا بہت سُوکھا سا کھا کھانے کو دے دیا کرتے. (۱۹۵۸ ، خُونِ جگر ہونے تک ، ۳۴). ۴. **خُشک ، بے آب و گیاہ ، جہاں درخت اور سبزہ نہ ہو.** دکن کی پہاڑی سُوکھی سا کھی سطحوں کے بیچ بیچ وہ ہری بھری گھاٹیاں ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳). [سُوکھا + سا کھا (تابع)].

ـــــ سا کھا. باہَن ہوگیا پُھول پھال چُغْتا کہاوت.
مُفلس امیر ہو گیا ، کنگال مال دار ہو گیا ، بے محل یا خلافِ توقع امر ظاہر ہونے پر کہتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ سَڑا (ـــــفت س) صف مذ.
بے رونق ، بےآب ؛ بیمار ، کمزور ، دبلا. ایک بابو نمودار ہوا: سُوکھا سڑا چہرہ ، چیرتی چمکتی آنکھیں ، سُونگھتے سرسراتے نتھنے ... مجموعی طور پر اِنسان نظر نہیں آتا تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۷). اسے محسوس ہونے لگا جیسے اس کا من مرا نہ ہو اور سُوکھا سڑا یہ پودا اب مرباں کی نظروں سے نمی پا کر پھر تر و تازہ ہو گیا ہو. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۳). [سُوکھا + سڑا (رک)].

---سنہا (---فت مج س ، سک ہ) صف مذ.
۱. **دُبلا پتلا ، نحیف ، ضعیف ، لاغر ، کمزور.**

سُوکھے سہمے ہیں ، کالے کالے ہیں
یہ بھی ہر کوئی کھوڑے والے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۲). مولوی صاحب بڑے سُوکھے سہمے آدمی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۲).

وہ سُوکھے سہمے ہونے کتنی ہاتھ ہل رہے ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۷). ۲. **چُپ چُپ ، خوفزدہ ، حیران** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۳. **غیر دلچسپ ، بدمزہ ، بے لُطف.** یہ خود تُم کو «فرہ» کے لفظ میں تردد ہوا اور ایک سُوکھا سہما شعر ظہوری کا لکھا بڑا تعجب ہے. (۱۹۵۰ ، خطوط غالب ، ۱۲۱). [سُوکھا + سہما (رک)].

---کال امذ.
قحط کا زمانہ ، جو بارش نہ ہونے سے پڑے ، خُشک سالی.

بار گندم گوں کے جب سے جا رہے قُرب و جوار
ڈر ہے سُوکھے کال کا ہم کو نہ پنپا کال کا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۸۳). [سُوکھا + کال (رک)].

---لگ جانا / لگنا محاورہ.
۱. **دُکھ ، غم ، فکر ، بیماری سے بدن کا گُھلنا ، دُبلا پتلا ہونا جانا، دِق کی بیماری کی حالت.** مجھے تو اماں جان کے مرنے سے سُوکھا لگ گیا. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النسا ، ۹۷). آمنہ بیگم کو سُوکھا لگ ہے فکر سے علاج ہونا چاہیے. (۱۹۰۷ ، لغات الخواتین ، ۱۳۹). ۲. **فاقے پڑنا (قدیم).** جدھاں باگ سوں شکار چھوٹ گیا تدھاں لوبڑی کو سُوکھا لگنے لگیا. (۱۷۶۵ ، انوارِ سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)).

---مارا صف مذ.
قحط زدہ ، دُبلا پتلا ، نحیف و زار. بوڑھے کان کن کی آواز ایسی گہری اور عجیب سی تھی کہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس سُوکھے مارے جسم سے کیوں کر نکلی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴). [سُوکھا + مارا (رک)].

---مَرگِلّا (---فت م ، سک ر ، کس گ ، شد ل) صف مذ.
رک : سُوکھا مارا. سُوکھے مرگلے کہ پسلیوں کی ایک ایک ہڈی گِن لو. (۱۹۸۳ ، تلاش (ترجمہ) ، ۹۵). [سُوکھا + مرگلا (رک)].

---نالہ (---فت ل) امذ.
بے اثر فریاد ، بیکار رونا پیٹنا یا چیخنا چلّانا.

یہ سوکھے نالوں سے نفرت ہے مجھ کو اے بُلبل
بھلا کہے گا غزل میرے شعرِ تر کی طرح

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳۵). [سُوکھا + نالہ (رک)].

سوکھا (و مج) صف مذ (مث : سوکھی).
یکبارگی پی جانا ، استعمال میں لانا ، جذب کر لینا ، ہضم کر لینا.

اقلیدس کی ناہی جوکھی
من بھر سونے کی لاگت سوکھی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۸). [سوکھنا (رک) کا ماضی].

سُوکھنا (و مع ، سک کھ) ف ل.
۱. **خُشک ہونا ، گھٹنا ، کم ہونا ، نمی دُور ہونا.**

روکھن ہکسے سُوکھے گھاٹ
پاتھر ترقے سینہ پھاٹ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۸)).

سُوکھا تُجھ باپ کا نہال امید
اے ثمر باپ کے کہاں گیا توں

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۱).

دیکھے جو بیاں کی روانی
سُوکھے بحرِ رواں کا پانی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۴).

سُوکھا ہے اِتنا خُون بدن خُشک ہو گئے
تر دامنوں کے اب کے دہن خُشک ہو گئے

(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۱۲۶). سفید پینٹ ابھی اچھی طرح سُوکھا نہ تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر، ۴۵). ۲. **انتظار کی تکلیف برداشت کرنا ، راہ دیکھنا.** گھنٹوں میں برامدے میں بیٹھا سُوکھا کیا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۸۰). مہمان بیچارے بندھے بندھے سُوکھ گئے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۸). مگر ہفتہ بھر تک پروڈیوسر سے ملنے کی نوبت نہ آتی روز جا کر اسٹوڈیو میں بیٹھی سُوکھا کرتیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۸). ۳. **تڑپنا ، بیچین ہونا (اِنتظار وغیرہ میں).**

سال بھر یاد میں سُوکھا کیا بیکل جُھولا
اب نہیں چھوڑے گا برسات کا آنچل جُھولا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۹۶). ۴. **دُبلا پتلا ہونا (خوف یا رنج و غم اور عشق وغیرہ سے).**

یوں جو سُوکھے ہے کیا اسے دق ہے
یا کسو شخص پر یہ عاشق ہے

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۱۱).

یہ خوش چشموں کے سودے میں ہوں سُوکھا
ہرن کی بھی نہ سُوکھے اس قدر شاخ

(۱۸۲۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۲). ۵. **سکڑنا (حجم کا کم ہو جانا).**

منہ مرا اُتر گیا ، اُڑتی ہیں ہوائیاں
ڈھیلے ہو گئے کپڑے ، سُوکھیں یہ کلائیاں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳). ۶. **شرمندہ ہونا ، افسردہ ہونا ، کُڑھنا.**

کیا کرے دیکھیے کوثر یہ مری تشنہ لبی
سُوکھا جاتا ہے یہاں دیکھ کے قلزم مجھ کو

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۷۷). ۷. **ڈرنا ، خوف کھانا (قدیم).**

چار دیواری سو جگہ ہے خم   تر تنک ہو تو سُوکھتے ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۸). [پ : सूखना].

سُوکھی (۱) (و مع) صف مث.
خُشک چیز ، رُوکھی ، دُبلی پتلی ، لاغر ، کمزور.

دل کو اپنے گلے لگائی ہونی
سُوکھی بے جان پسلیوں کا دبار

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۲۸). [پ : सूखी].

---اَلِفن (---فت ا ، سک ل ، فت ف) امث.
دبلی پتلی عورت. لونی سائٹھ سے اُونچی ہی اُونچی عمر ، سُوکھی الفن . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۴۳). [سُوکھی + الفن (رک)].

---تنخواہ (---فت ت ، سک ن ، و معد) امذ.
ہر قسم کی بالائی آمدنی سے مُبَرّا ، محض معاوضۂ خدمت ، خشک تنخواہ. اِس سُوکھی تنخواہ میں کرامت علی صاحب کے گھر کا اُجلا کارخانہ ایک معجزہ معلوم ہوتا تھا. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۱ : ۷). [سُوکھی + تنخواہ (رک)].

---چُنائی کرنا / کرانا محاورہ.
۱. کھانا کھانے کے بیچ میں پانی نہ پینا (مخزنِ المحاورات ، ۵۳۴).
۲. بغیر گارے کے اینٹیں لگانا (فیروزاللغات ؛ عِلمی اُردو لُغت).

---روٹی (---و مج) امث.
خُشک روٹی ؛ معمولی غذا. آجکل وہ زمانہ ہے کہ آدمی کو سُوکھی روٹی مِل جائے تو غنیمت ہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۹). [سُوکھی + روٹی (رک)].

---زَبان (---فت نیز ضم ز) امث.
خُشک زبان . وہ زبان جو پیاس سے خُشک ہو گئی ہو.

سارے بدن میں اب تو لہو بُوند بھر نہیں
سُوکھی زباں دِکھائے تو خنجر سے کیا کہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۵). [سُوکھی+زبان (رک)].

---سُنانا محاورہ.
۱. ترسانا ، نااُمید کرنا ، مایوس کر دینا. گُلہائے خرد کو سُونگھتا تھا مگر کسی میں بُوئے مطلب برآری نہ پاتا تھا گلبن خیال کا ہر غُنچہ چٹک کر سُوکھی سُناتا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۴۴۴). یہ کہنا دشوار ہے کہ یہ عمل کہاں تک موثر ہوتا ہے یعنی پانی برستا ہے یا میاں ابر سُوکھی سُنا دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۳ : ۹). **۲. اِنکار کر دینا ، صاف جواب دے دینا.** آڑھتیے نے ہنڈی نہ سکاری اور سُوکھی سُنائی. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۵). وہ جس بات سے ہمیں نفرت ہے وہی پیش آئی تُم نے پہلے ہی سُوکھی سُنائی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲). **۳. ڈرانا ، دھمکانا ، بُرا بھلا کہنا.** فوجدار نے سُوکھی سُنائی تو اُن کو بڑا ہی رنج ہوا بالکل مُردہ ہو گئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳).

---کُتیا بھونکانا محاورہ.
خالی خُولی اِختلاط کرنا (عِلمی اُردو لُغت).

---کھانسی (---مغ) امث.
وہ کھانسی جس کے ساتھ بلغم نہ نِکلے. اِختلاج کے دورے پڑنے لگے اور سُوکھی کھانسی آنے لگی. (۱۹۵۸ ، میلہ گومتی ، ۲۲۷). [سُوکھی + کھانسی (رک)].

---کُھجلی (---ضم کھ ، سک ج) امث.
وہ کُھجلی جس میں پُھنسیاں نہ نِکلیں ، خُشک خارش (نوراللغات). [سُوکھی + کھجلی (رک)].

---میخ گھسیڑنا محاورہ.
زک دینا (عِلمی اُردو لُغت).

---(ہونی) کھیتی ہَری ہونا محاورہ.
مُراد پُوری ہونا . مطلب بر آنا . مایوسی دور ہونا.

مُجھ پر ترحم کیجیے کوثر کے چھینٹے دیجیے
ہو جائے یہ اعمال کی سُوکھی ہونی کھیتی ہری

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۳۳). یاوریٔ تقدیر نے ایک ایسے مُرشدِ کامل (سمندرپال جوگی) کے آستانے پر پہنچا دیا جس کے ابرِ کرم سے دامودر کی سُوکھی کھیتی ہری ہو گئی. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شروانی ، ۱۱۶).

سُوکھی (۲) (و مع) صف.
رک : سُکھی.

کہ کیا احوال ان دُوکھیوں پہ گُزرا
سراسر دُوکھ انہیں سُوکھیوں پہ گُزرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹). اسے کلیجے سے لگا کر سُوکھی سُوکھی ہو گئیں اپنے سارے منصوبے بُھول گئیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۶). [سکھی (رک) کا ایک اِملا].

---سَلامَت (---فت س ، م) صف.
رک : سُکھی سلامت.

جو دُکھ پڑے گا سہا کروں گے جیسے کہو گے رہا کروں گے
تمن کوں نسدن دعا کروں گے سوکھی سلامت رہو خدایا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲). [سُوکھی + سلامت (رک)].

سُوکھے (و مع) صف.
سُوکھا (رک) کی حالتِ مُغیّرہ یا جمع (تراکیب میں مُستعمل).

---اُسْتُرے (سے) سَر مُونڈنا/مُنڈوانا محاورہ.
بغیر پانی لگائے سر منڈوانا تاکہ تکلیف زیادہ ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---پَر ٹالنا محاورہ.
محروم رکھنا ، بے نیل مرام ، واپس کرنا ، کُچھ نہ دینا. دُوسرے دن کا اِجلاس بھی سُوکھے پر ٹالا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگ اثر)).

---ٹُکڑوں پَر کووّوں کی مِہمانی کہاوت.
شیخی خور کی نِسبت بولتے ہیں یا غریبی اور مُفلسی میں شادی کرنا ، ناداری میں عیش کی باتیں (نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---ٹُکڑوں پَر کَوّے اُڑانا کہاوت.
تھوڑی تنخواہ پر ذلیل کام کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---ٹُکڑے (---ضم ٹ ، سک ک) امذ.
معمولی غذا ، رُوکھا پھیکا کھانا ، غریبوں ، ناداروں ، محتاجوں کا کھانا ، خُشک روٹی.

راسخ کی فاقہ مستی سے اللہ کی پناہ
کھاتا ہے سُوکھے ٹُکڑے بِھگو کر شراب میں

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵۳). [سُوکھے + ٹُکڑے (ٹُکڑا (رک) کی جمع)].

---ٹھڈ (---فت ٹھ) امذ.
خُشک شدہ استادہ درخت ، بغیر شاخوں کے درخت ، بے پتوں کے درخت. چپّہ چپّہ پر بہاریں کروٹ لینے لگیں سُوکھے ٹھڈ پُھول پھل سے لد گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۱). [سُوکھے + ٹھڈ (رک)].

---دھان امذ.
دھانوں کا وہ کھیت جو دُھوپ کی سختی سے جل گیا ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سُوکھے + دھان (رک)].

---دھان/دھانوں (میں) پانی پڑنا محاورہ.
۱. نئے سِرے سے زِندگی پانا ، جان میں جان آنا ، جان پڑ جانا ، جی جانا. ایک عرضی صحیح سلامت آنے کی بادشاہ کے حضور میں لکھ کر روانہ کی ... جیسے سُوکھے دھان میں پانی پڑا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۵). دلکشا خاتون ... اس قدر خوش ہوئی کہ گویا مُردے کو جان تازہ ملی سُوکھے دھانوں پانی پڑا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۵۲۷). نادرہ کی زبانِ حال سے یہ مُژدہ آور جواب سن کر سکندرِ رستم خُو کے سُوکھے دھانوں میں پانی پڑا. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۵۹). میاں ولی اشرف کی باچھیں کِھل گئیں سُوکھے دھانوں میں پانی پڑ گیا ... سب کام چھوڑ چھاڑ کر تقریظ لکھنے میں جٹ گئے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۳). **۲. امید بر آنا ، مطلب پُورا ہونا.**

سُوکھے دھانوں میں ہمارے کبھی پانی نہ پڑا
کبھی پوشاک پہن کر نہ وہ دھانی آیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۸). کاش رام پور میں کوئی یونیورسٹی قائم ہو جاتی تو امید کے سُوکھے دھانوں پانی پڑتا. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ (ضمیمہ) ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۹ : ۱۸). **۳. تر و تازہ ہونا ، شادابی حاصل کرنا ، فلاحت کی امید رکھنا** (مہذب اللغات).

---دھانوں پانی دینا محاورہ.
اُمید بندھانا ، اُمید افزا بات کہنا ، ہمّت بندھانا ، مایوس کو ڈھارس بندھانا ، دل شکستہ کو شادمان کردینا (قاموس الفصاحت ، ۶۱).

---دھانوں (پر) پانی ڈالنا محاورہ.
سُوکھے دھانوں پانی پڑنا (رک) کا تعدیہ ، مطلب پورا کر دینا ، مایوس نہ کرنا ، سخت حالات میں بھی امید رکھنا ، ناامیدی کے باوجود کوشش کرتے رہنا. ہم نے مفاہمت کی ضرورت محسوس کی اور اِتنا قبول کرلیا کہ ایک نظام جدید کی ضرورت ہے جو سُوکھے دھانوں پانی ڈالے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱ : ۹).

---ساوَن رُوکھے بھادوں کہاوت.
سدا بے فیض یعنی ان سے نہ ساون میں فائدہ ہے نہ بھادوں میں ، گویا ان کے ہاں ہمیشہ قحط اور خُشک سالی ہی رہتی ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

---سے مُنْھ سے کہہ دینا محاورہ.
بے مروّتی سے جواب دے دینا ؛ تلخ و نامطبوع جواب دے دینا (قاموس الفصاحت ، ۶۱).

---کا آزار امذ.
سُوکھا ، مرضِ دق ، بڑی بیماری ، بڑا آزار (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کَھڑْنک (---فت کھ ، ڑ ، غنہ) صف.
سخت خُشک ، جس میں ذرا بھی رطوبت نہ ہو اور جس کے ہلانے سے کھڑ کھڑ کی آواز پیدا ہو. چاہے کچھ بھی ہو میں تو وہیں (سُوکھے کھڑنک پتوں پر کسی جانور کے پاؤں کی چاپ). (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۴۴). [سُوکھے + کھڑنک (رک)].

---گھاٹ/گھاٹوں اُتارا ہونا محاورہ.
محروم رہنا ، مطلب براری نہ ہونا.

وائے محرومی نہ پہنچے چشمۂ مقصود کو
سُوکھے گھاٹوں تشنہ کاموں کا اُتارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵).

---گھاٹ/گھاٹوں اُتارنا محاورہ.
محروم رکھنا ، مایوس رکھنا ، ٹالنا.

نہیں آنے کسی کے چھینٹوں میں
وہ اتاریں گے سب کو سُوکھے گھاٹ

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۱۸).

سب کُچھ ہم کہہ گُزرے لیکن قِسمت سے کیا چارا ہے
خُشک جواب اس شوخ نے دے کر سُوکھے گھاٹ اُتارا ہے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۶۸).

---گھاٹ/گھاٹوں اُتَرْنا محاورہ.
نامراد ہونا ، ناکام ہونا ، ناامید ہونا ، ہلاک ہونا.

دُنیا میں کُچھ بساط نہیں اِنبساط کی
اُتریں نہ سُوکھے گھاٹ کہیں آشنائے عیش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). بھڑ کر تلوار چلتی تھی ، بحرِ شمشیر جوش پر تھا. ہر ایک موت کے ہاتھوں سوکھے گھاٹ اُتر رہا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۷۸۹).

ہم پیاسے سوکھے گھاٹ نہ اُتریں گے روزِ حشر
دریا چڑھا ہوا ہے عطائے کریم کا

(۱۹۰۱ ، ثمرِ فصاحت ، ۲). اگر اس نے کہا کہ دریا کا دہانہ پکڑ کے میرے منہ سے لگا دو تو میں پیوں تو کیا تُم سُوکھے گھاٹ اُترنے پر مجبور نہ ہوگے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۵ : ۶).

---لَکڑی کی طَرح ، کھائے بَکری کی طَرح کہاوت.
باوجود دبلا پتلا ہونے کے بہت کھاتا ہے (جامع الامثال).

---میں جَھڑ بیرگَھنے ہوتے ہیں ، سَمْہَت میں اَن ڈھیر گھنے ہوتے ہیں کہاوت.
خُشک سالی میں جھڑ بیر بہت ہوتے ہیں اور اگر سال اچھا ہو تو اناج بہت ہوتا ہے (جامع الامثال).

---میں سُلانا محاورہ.
آرام پہنچانا ، نہایت ناز و نعم سے پرورش کرنا (بھگنا ، کے مُقابلے میں مُستعمل).

شجر جُوں گُل کا ہو پانی میں آیا
تو بھیگی مجھ کو سُوکھے میں سُلایا

(۱۹۳۶ ، نگار ، جولائی ، ۲۸).

ـــ میں گِرنا محاورہ.
یکایک گِرنا (اچانک کسی حادثے ، خوشی یا صدمے سے) ؛ مست و بے خود ہونا. یقین کامل ہے کہ بیٹا پیدا ہو ... بادشاہ یہ سُن کے لیٹ گیا خود رفتہ ہو کے گِرد بھرنے لگا فرطِ خوشی سے سُوکھے میں گِرنے لگا۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲۲۲)۔

سُوکھیا (و مع ، سک کھ) امذ.
رک : سُوکھا. میں وثوق کے ساتھ کُچھ نہیں کہہ سکتا کہ یرقان واقعی کوئی مُستقل مرض ہے یا سُوکھیا اور یرقان ایک ہی مرض کی دو شکلیں ہیں. (۱۹۵۹ ، طبیب مُرغی خانہ ، ۳۰۹). اگر کوئی دُوسرا اُلّو قریب کے درخت پر آ بیٹھتا اور دونوں میں تبادلۂ آواز شروع ہو جاتا تو ایسا لگتا جیسے چُڑیلیں اپنے سُوکھیا مسان والے بچّوں کو لوریاں دے رہی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۹۲) [سُوکھ ـ یا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ لگنا محاورہ.
سُوکھے کی بیماری میں مُبتلا ہو جانا. بڑی بیماری میں ایسا ہی ہوتا ہے ، پہلے سُوکھیا لگتا ہے اورِ کھانسی ، حرارت چلتی ہے اور دِق کے لغوی معنی لاغری اور دبلے پن کے ہیں. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۲۲).

سُوکھیانا (و مع ، سک کھ) ف م.
خستہ حالت میں اِنتظار کرنا ، گرمی اور دُھوپ میں پریشان رہنا ، بُھوکے پیاسے رہنا. پھر کیا دیکھتے ہیں کہ سڑک کے کنارے پر پتھر کے میل کے پاس سینے سے لاٹھی لگائے .. کھڑے سُوکھیا رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، نکاتِ رموزی ، ۲ : ۶۳). [سُوکھ + یانا ، لاحقۂ مصدر].

سوگ (و مج) امذ.
۱. **ماتم (خاص کر میّت یا فوت شُدہ چیز کا) ؛ مُصیبت ، غم ، رنج.**

وہ توں کہنوں سوگوں کا آچھوں دُکھ ماں باپوں کا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲۷).

خوف نہ غم سجیار کوں دھوکھا روگ نہ سوگ
نوشہ مُرشد سُوں ملے ویگ تیگ اور توگ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۵۳).

تاحشر خلق پہنے رہیں گے لباسِ سوگ
ہوگا جہاں جوانِ سیہ پوش سوگوار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۴). حلقۂ اربابِ ذوق نے ملک کے ساتھ ... سوگ میں حِصّہ لیا. (۱۹۳۶ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۲۵۸).

کہاں تلک وہ کریں سوگ مرنے والوں کا
نہ جینے والوں کو کُچھ اور بھی تو کرنا ہے

(۱۹۸۲ ، ذکرِ جمیل ، ۲۲۲). ۲. **وہ رسم یا رسوم جو میّت کے اظہارِ غم کے لیے ہو جیسے ماتم کی صف بچھانا ، سیاہ لباس پہننا ،** مہندی وغیرہ نہ لگانا.

اِس طرح سب نے کیا اس کا جو سوگ
سو گئے سب اپنے اپنے گھر میں لوگ

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۰).

عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے
چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہیں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶). ہزاروں خدا کی نیک بندیاں ایسی ہیں جن کے گلے میں شادی کے چند ہی روز بعد سہاگ جا کر سوگ کا ہار پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۶۸). [ف].

ـــ اُتارنا محاورہ.
میّت کی رُسوم سے سبکدوش ہونا ، مُردے کے غم کی رسم یا رسوم ختم کرنا ، ماتم ترک کرنا.

سوگ میرے درد کا اب یا رسول
تم اُتارو مُکھ دِکھا کر مجھ قبول

(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۷۳). میں شاہ غفران پناہ کے غم میں ہوں مُجھے ان باتوں کا ہوش نہیں میں نے ابھی سوگ بھی نہیں اتارا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۵).

ملو مہندی اُتارو سوگ یاروں سے ہنسو بولو
مری خاطر سے دو دن مرگِ دشمن کی خوشی کر لو

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۱۱۱).

ـــ اُترنا محاورہ.
سوگ اُتارنا (رک) کا لازم ، ماتم کا ختم ہونا.

خطِ رُخسار کے عاشق کا شاید سوگ اُتریگا
سُنا ہے آج سبزہ روندنے وہ باغ جاتے ہیں

(۱۸۷۳ ، دیوانِ بیخود ، ۵۸). چالیسویں ... کے روز سوگ اُتر جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۱۹).

ـــ اُٹھانا محاورہ.
میّت کے غم کی رسمیں ختم کرنا ، ماتم کی صف لپیٹنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

ـــ بڑھانا محاورہ.
میّت کے غم کی رسمیں ختم کرنا یا اُنہیں الوداع کہنا ، سوگ اُتارنا.

کربلا ہوتی ہوئی شام کو جاؤں گی میں
بھائی کی قبر پہ واں سوگ بڑھاؤں گی میں

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)).

یہ جشنِ حُریّت ہے بس اے یادِ رفتگاں
ہم کو نہ چھیڑ سوگ بڑھائے ہوئے ہیں ہم

(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۲۹).

ـــ پڑنا محاورہ.
ماتم ہونا ، کہرام مچنا ، صدمہ پہنچنا. تاریخ گواہ ہے ... تمام تجارتی و نجی کاروبار بند ہو گئے ، سوگ پڑ گیا ... کام کاج بحال نہ ہو سکا. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامانِ حرب ، ۲۵۳).

ـــ داری امث.
رک : سوگ منانا. مہرالنسا بیوہ ہو کر آگرے آئی اور دو تین سال

کی سوگ‌داری کے بعد شاہی محل میں داخل ہوئی۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۰۸)۔ [سوگ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رَکھنا محاورہ۔
میّت کے غم کی رسم یا رسمیں بجا لانا ، آرام و آسائش کا ترک کرنا ، مُردے کے ماتم میں زیب و زینت ، ماتم کی صف پر بیٹھنا۔

سوگ اِتنا تو رکھا یار نے مُجھ عاشق کا
پان کھانے کی قسم کھائی مسی ملنے کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۲)۔ جب کوئی مر جاتا تھا تو برس روز تک اس کا سوگ رکھتے تھے۔ (۱۸۷۰ ، خُطباتِ احمدیہ ، ۲۰۱)۔ ہندوستان کی عورتوں میں چالیس دن تک کم سے کم اور برس روز تک زیادہ سے زیادہ سوگ رکھا جاتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۱۳)۔ ناظرین کو چاہیے کہ کم‌ازکم چالیس دن مرحوم کا سوگ رکھیں۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۸ : ۳)۔

---رَہنا محاورہ۔
مُردے کے غم کی رسم کا جاری یا قائم رہنا۔

میرے مرنے کا انہیں سوگ رہا چہلم تک
نہ مَلی ہاتھ میں مہندی نہ سنوارے گیسو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰)۔ چند روز تک اس کا سوگ رہتا ہے۔ (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۷۰)۔

---سے اُٹھانا محاورہ۔
رک : سوگ اُتارنا ، سوگ ختم کرنا۔

یہ کہہ سوگ سے پھر اُٹھایا اُسے
بہ بزمِ مسرت بٹھایا اُسے

(۱۸۱۰ ، شاہ نامہ (ترجمہ) ، ۳۰۲)۔

---کَرنا محاورہ ؛ ف م۔
ماتم کرنا ، رنج و غم کی حالت میں رہنا ، غم کرنا ، سوگ منانا۔

اس طرح سب نے کیا اس کا جو سوگ
سو گئے سب اپنے اپنے گھر میں لوگ

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۱۰)۔ کوئی عورت تین روز سے زیادہ میّت پر سوگ نہ کرے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۰م)۔ کتنے اچھے ہوتے ہیں وہ لوگ جو جانوروں کو آدمی جانتے ہیں ، اُن کے مرنے پر اُن کا سوگ کرتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۰۷)۔

---کے کَپڑے امذ۔
سفید ، سبز ، نیلا یا کالا لباس جو مُردے کے غم میں پہنا جاتا ہے۔ حیرت سوگ کے کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہے۔ (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۶۱)۔ اب میری چچیری بہن واپس آئی اور اُس نے مُجھے جگایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ... سوگ کے کپڑوں میں ہے۔ (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۷۳)۔

---لے کَر بَیٹھنا محاورہ۔
ماتم کرنا ، رسوم ماتم کا پابند ہونا۔ جیسے کوئی ماتم زدہ سوگ لے کر بیٹھتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، دربارِ اکبری ، ۵۸۰)۔

---لینا محاورہ۔
ماتم کرنا ، غم کرنا۔

مرے کو کون پُوچھے گا جو لیجئے بھی سوگ
کنبہ تو تیرے آگے ہی سب ہو چکا حسین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۳۸)۔

پُتلیاں سوگ لیے ہیں جو دلِ مُردہ کا
بن گئی ہیں صفِ ماتم کے برابر پلکیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن (ہلال) ، ۱۱۸)۔

---مَنانا محاورہ۔
مُردے کے غم کی رسوم بجا لانا ، صف ماتم بچھانا۔ اب چھ مہینوں کے بعد ... آرمینیوں کا سوگ نئے سرے سے مناتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۵۳)۔ یہ حالت کیا ہے اچھا خاصا سوگ منا بیٹھیں تم تو۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۳۶)۔ یہ وہ لوگ ہیں ... جو ... اپنے مُردہ وجود پر خود ہی سوگ منا رہے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۱۰۲)۔

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف۔
غمگین ، افسردہ ، رنجیدہ۔

نکلے ہوئے ہیں تیری طرح شوخیوں کے پانو
پڑ جائے کاش صبر دلِ سوگ مند کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۵)۔ [سوگ + مند (رک)]۔

---میں بَیٹھنا محاورہ۔
رسومِ میّت بجا لانا اور اُن کے بڑھائے جانے تک گھر سے باہر نہ نکلنا۔ تین دن سے زیادہ اُن کو سوگ میں بیٹھنا منع ہے۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۲۷۳)۔ افضل خان یہیں تھا کہ بیٹے کے مارے جانے کی اور خرابیٔ‌خانہ کی خبر سُنی تو وہ سوگ میں بیٹھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۱۸۳)۔

---نَشِین (---فت نیز کس ن ، ی مع) صف۔
میّت کے غم کی رسوم بجا لانے والا ، غمگین ، ملول ، غم زدہ۔

کوئی نہ سوگ نشیں ہو وہ شاد بیکس ہوں
اجل مری مری تُربت پہ ہاتھ ملتی ہے

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۱۳)۔ [سوگ + ف : نشین ، نشستن ـ بیٹھنا سے صفت]۔

سُوگا (و مع نیز مج) امذ (قدیم)۔
بھوں ، ابرو ؛ کاجل کی تحریر ، سُرمے کی لکیر ، سوکا۔
کنبل ہوتلی یا ہوتلی گھانٹ‌سار سوگے دم یا سوگے لنکا۔ (۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۰)۔

ہر اک تیرا پلک ہے رام کا بان
ہر اک سوگا ہے تیرا جیوں کنارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵)۔ [مقامی]۔

سُوگَجَر (و مع ، فت ج) امذ۔
گھوڑے کے بُخار کی ایک قِسم۔ سُوگجر میں اسپ کی ناک اور منہ کے اندر و باہر پُھنسیاں نکلتی ہیں اور اُن سے پانی جاری

رہتا ہے اور گھوڑا زمین پر پڑا ہوا دُم ہلایا کرتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱۵۳)۔ [مقامی]۔

سُوگرا (و مع ، کس گ) امذ۔
(تار کشی) ہارا صاف کرنے کی سلائی پکڑنے کا چوبی چمٹا ، گیرا (ا پ و ، ۲ : ۱۸۸)۔ [مقامی]۔

سُوگَڑ (و مع ، فت گ) صف (قدیم)۔
رک : سُگھڑ ، سلیقہ مند۔

جھلک چاند کا جوں اُجالا دسے
سُوگَڑ ، چُلبلی نار دل میں بسے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۳))۔[سُگھڑ (رک) کا قدیم اِملا]۔

سَوگَن (و لین ، فت گ) امث۔
سوکن ، سوت۔

سوگَن نے آج پہنا ، پائجامہ گُلبدن کا
پُھولوں میں تُل رہا ہے ، کانٹا مرے چمن کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۱۹)۔ پہلا لفظ ... سوت ایک عام چیز ہے جو رُوئی سے کات کر بنایا جاتا ہے۔ دوسرا لفظ سَوت زبر سے ہے ... برج بھاشا میں «سوگن» اور سوتن اس کے مُترادف ہیں۔ (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۱)۔ [سوکن (رک) کا ایک اِملا]۔

---چُون کی بھی بُری ہوتی ہے کہاوت۔
ساجھی کیسا ہی کمتر ہو دِق کرنے کو کافی ہے (محاوراتِ نسواں)۔

سَوگَن (و مج ، فت گ) صف مث۔
غم زدہ عورت جو کسی کا سوگ کرتی ہو۔

کِتنوں کے گھر ہے کھانا ، سونا لگے ہے آنگن
کونے میں پڑ رہی ہیں سر منہ لپیٹ سوگن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۶)۔[سوگ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث]۔

سَوگَند (۱) (و لین ، فت گ ، سک ن) امث (قدیم)۔
سوکن ، سوت ، رقیب۔

چووا موگربل لا باراں پھولوں کے لئی بنائی چپ
ادیکھے کوئی ادیکھ بن سوں سوگند دیکھے تو ہے مُشکل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۴)۔ [مقامی]۔

سَوگَند (۲) (و لین ، فت گ ، سک ن) امث۔
قَسم ، حلف ، عہد۔

کئے بھاگ سوگند و عہد استوار
ہو غازی غذا پر ہوئے برقرار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۴)۔

سوگند خدا کی جُھٹ نیں عالم میں چلچلی ہے
کرتے ہیں ہاشمی کوں لئی پیار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۲)۔

پڑی ہے آرسی حیرت میں تیرے مُکھ کے جلوے سوں
مُجھے تُجھ حسن کی حیرت کی ہے سوگند اے ظالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶)۔

بولی وہ مُجھ سے کر نہیں خورسند
جس کو تو چاہے اُس کی ہے سوگند

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳)۔

یہ ظُلم ہے تو ہم بھی اس زندگی سے گُزرے
سوگند ہے تمہیں اب جو درگزر کرو تُم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۶)۔

جامِ جہاں نُما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵)۔

لے صبر و سکوں سے کام حسرت
آئینِ وفا کی تُجھ کو سوگند

(۱۹۱۲ ، کلّیاتِ حسرت ، ۱۵)۔ دیوتا کی سوگند مہاراج! ایک شبد بھی جُھوٹ نہیں۔(۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر دسمبر ، ۲۱۷)۔[ف]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
قسم کھانا ، واسطہ دینا۔

علیؑ عالی نے بھائی کی دوستی کی سوگند یوں اُٹھائی
اجل کو آنے لگا پسینہ تڑپ اُٹھا عرشِ کبریائی

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۶)۔

---دِلانا محاورہ۔
قسم دِلانا ، واسطہ دِلانا۔

ترا جی چاہے سوگند اب دِلا لے
جو دل مانے قسم ویسی کِھلا لے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۶)۔

کہ اے زنّار دارِ نیک کردار
دِلاتی ہوں تُجھے سوگندِ زنّار

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۳۱)۔

---دینا محاورہ۔
رک : سوگند دِلانا ، قسم دینا۔

علی پر بلایاں ہی لیتی بہت
پری رُخ ہی سوگند دیتی بہت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۲)۔ حضرت بھی رُخصت نہ دیتے تھے ، اور علی اکبر رو رو عاجزی کر سوگندیں دیتے تھے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۵)۔ میں نے سر جُھکا دیا اور سوگند دی کہ اے رستم وقت کے ایسی ہی ایک سیف مار کہ صاف دو ٹکڑے ہو جاؤں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸)۔

پیرِ دانا کوئی اک پند دئے جاتا ہے
مردِ غازی کوئی سوگند دئے جاتا ہے

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۷۲)۔

---کھانا محاورہ۔
قسم کھانا ، عہد کرنا ، حلف اُٹھانا۔

سنیا جب سو لکھن تی من برق بات
کھیا تب اور سوگند کھا خُوب دھات

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۱۵)۔

کہہ نہ مت کہا مرے سر کی سوگند
ہم بھی ایک قسم جانتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۵).
پھر اب کی لا ترے قربان جاؤں جذبۂ دل
گئے ہیں یاں سے وہ سوگند کھا کے آنے کی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳۶).
بھرت کے سر کی سوگند کھاؤں
باندی بتا کوئی تدبیر ...
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۲ : ۱۵۸).
وطن کی مٹی کہ جس کی سوگند کھا کے ہم نے یہ عہد باندھا
کہ ہم لہو کے عزیز رشتوں کی پاسبانی میں کٹ مریں گے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۵۸).

--- لینا محاورہ.
قسم کھلانا ، حلف اُٹھوانا. باوجود اس کے کہ اس فریق کے دستور کے موافق اُسے (اس سے) سوگندِ شدید لی گئی تھی کہ اس طبقے کے اسرار کو کہیں فاش نہ کرے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلا ک ، ۱۶).

سُوگَند (و مع ، فت گ ، سک ن) صف ؛ سـ سُگند ، سُگندھ.
خوشبو ؛ معطر ، خوشبودار.
چنپا ، مروا ، دونا ، اوبالا ، سوگند
لگیں خوش نظر تاج سر خاں کے چھند
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۰۱). [پ : سوگندھ सगन्ध].

سَوگَندا سَوگَندی (و لین ، فت گ ، سک ن) امث.
قسما قسمی ، پختہ قول و قرار ، عہد و پیمان ، حلیفہ اقرار ، باہم قسمیہ عہد و پیمان (فرہنگِ آصفیہ). [سوگند (رک) + ا ، لاحقۂ تسلسل + ی ، لاحقۂ تانیث].

سَوگَندی/سَوگَنڈی (و لین ، فت گ ، سک ن) امث.
گھوڑے کی بیماری جس میں گھوڑا دُبلا اور سُست ہو جاتا ہے.
سوگندی ... واضح ہو کہ اس مرض میں مسہل دیویں کہ مواد ناقصہ اسہال سے دفع ہو جائے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتری ، ۲ : ۲۰۸). سوگنڈی کا علاج. (۱۹۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۲۷). [مقامی].

سوگوار (و مج ، سک گ) صف.
غم کی رسم یا رسوم بجا لانے والا ، رنجیدہ ملول ، آزردہ.
میں خستہ ہوں سوگوارِ لیلیٰ
یا تُجھ کو ہے خار خار لیلیٰ
(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۳۰).
بھولیں پھلیں گے مُردہ دل و سوگوار کب
لائے گا نخلِ ماتم دل برگ و بار کب
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷). بعض اموات ... اہل ملک کو سوگوار بنا کر چھوڑتی ہیں. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۱۱۷).
مرے رفیق ، مرے دوست بیقرار ہے کیوں
جوان ہو کے بہاروں میں سوگوار ہے کیوں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۳). [ف].

سوگواری (و مج ، سک گ) امث.
غمگینی ، ماتم داری ، غمی کی حالت.
زمانہ منجے سوگواری نمود
توں کی کیتا کہہ کپڑے اپنے کبود
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۹).
اک نئی آرزو کا خُون ہوا
ہم ہیں اور تازہ سوگواری آج
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۶).
بس ایک شمع کا شرمندہ تھا مزارِ عزیز
نہ سوگوار تھا کوئی ، نہ سوگواری تھی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، انجم کدہ ، ۱۳۳). انتہائی سوگواری میں بھی ہر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کر رہا تھا. (۱۹۸۵ ، طُوبیٰ ، ۵۷). [سوگ وار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سوگی (۱) (و مج) صف.
غمگین ، افسردہ ، رنجیدہ ، سوگوار.
برنی ہووے ہری ہرن جوگی
وہ عجب بھوگی یہ عجب سوگی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۰). بادشاہ یہ باتیں سن کے غمگین ہو کے اُوٹھا اور اپنی جگہ میں آ کے بیٹھا اور سوگ روگ کے مانند پڑا رہا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۷).
مجھے زندگی میں جو روگ کیا
لیا جوگ آپ ہم کو سوگ کیا
(۱۸۵۶ ، قصہ گوپی چند ، ۱۷). [سوگ + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سوگی (۲) (و مج) امث.
ابرک کی ٹٹیاں ، آرائش کا سامان جو ہندوؤں میں برات کے ساتھ جاتا ہے. وہ جلوس جیسے جن مت والے بڑی دھوم سے نکالتے ہیں اِس میں دیگر ساز و سامان کے علاوہ آرائش کے تخت بھی ہوتے ہیں جن میں مُختلف مناظر کی نقل بنی ہوتی ہے ، سروگ (مہذب اللغات). [مقامی].

سوگیانہ (و مج ، سک گ ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) **سوگ کے کپڑے** (علمی اُردو لُغت). [سوگ (رک) + یانہ ، لاحقۂ نِسبت].

سُوگیر (و مع ، ی مع) صف.
طرفدار ، جانبدار ، خیر خواہ.
نہ کوئی غمگسار دنیا میں
نہ جہاں میں مرا کوئی سُوگیر
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۲۲۲). [سُو (سوئے) + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

سُوگَھر/سُوگَھڑ (ضم س ، غم و ، فت گھ) صف.
رک : سُگھڑ. وہ چاندی کے گھڑے سُوگھڑ سادے کاروں کے ہاتھ کے گڑھے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۳۸). میں مرجاؤں گی ... پھر معلوم ہو گا کہ پھوہڑ اور سُوگھڑ میں یہ فرق ہوتا ہے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۹۳). [سُگھڑ (رک) کا ایک املا].

ـــ بَھلائی (ـــ فت بھ) امث.
رک : **سُگھڑ بھلائی**. جوزیفائن نے کبھی اپنی طرف سے فضول سُوگھڑ بھلائی اور تن دہی کا اظہار نہ کیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۲). [سُوگھڑ + بھلائی (رک)].

سُوگَھڑنی (و مع ، فت گھ ، سک ڑ) امث.
کنارے کاٹنے کا آلہ. دکن میں پوری گوجھے کاٹنے کی سُوگھڑنی بلتی ہے اگر سُگھڑنی بلتی ہو تو اس سے کاٹ لیں تکونا کنارہ کٹے گا. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۹). [مقامی].

سُوگَھنڈ بالا (و مع ، فت گھ ، سک ن) امذ ؛ ← سوگندبالا.
(نباتیات) **ایک پودے کا نام جس کی چھال پر بال نما چھوٹے چھوٹے ریشے ہوتے ہیں.** سُوگھنڈ بالا یا کسی اور پودے میں غدودی بالوں کا اِستعمال کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۳). [پ : سوگندھی بالا सुगन्धी+बाला].

سوگھی (و مج) امث.
رک : **سوگی (۲)** . ایک دن کسی بڑے مہاجن ساہوکار ... کی سوگھی بکی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۷۵۵). [سوگی (رک) کا ایک اِملا].

سَول (۱) (و لین) امث.
مچھلی کی ایک قِسم. بعض مچھلیاں جیسے کہ بام مچھلی سانپ سے ملتی جُلتی ہوتی ہیں ، بعض پہلوؤں پر سے چپٹی ہوتی ہیں جیسے بڑی تمبو مچھلی (سول) ، مُوا مچھلی. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۵). ہمارے پاس ایسی مچھلیوں کو اہمیت حاصل ہے جو سطحِ سمندر اور تہہ کے درمیان رہتی ہیں ایسی مچھلیاں مثلاً سول بھی موجود ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۶). [پ :].

سَول (۲) (و لین) امذ.
(گاڑی بانی) سال بمعنی سُوراخ کا غلط تلفُّظ ، **گاڑی بانی کی اِصطلاح میں جوئے کے بیچ کے سُوراخ کو کہتے ہیں جو بم کو جوئے کے ساتھ ایک کیلے کے ذریعہ جوڑنے کو بنایا جاتا ہے** (اپ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سُول (۱) (و مع) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **سنان ، انی ، برچھی کی نوک ، قرولی ، چھری ، کانٹا ، خار.**

جگر میں اگر آہ کی سُول ہو
لگے خار کیسے ہی گو پُھول ہو

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۹۱). برہ کی سُول من پر ایک کا سہہ نہیں سکتا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۶۴). نیزہ داروں کا بند بند کانپتا تھا ترسول والوں کے سُول اُٹھ رہے تھے. (۱۸۶۹ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۳۶). ۲. **درد ، چُبھن ، خلش ، ٹیس ، تپک ، چمک ، بے چینی.**

سینے میں بجلی کوندے ہے ، شاید غم دل کو روندے ہے
ویسا ہی درد وہی ہوکیں ، ہے سُول چمک پھر ویسی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۹۸).

نازک وہ اُس کا سینہ کہ جیسے چمن کا پھول
اس سینے میں خلش کرے نوکِ سناں کی سُول

(۱۸۵۵ ، ضمیر ، مجموعۂ مرثیہ ، ۱ : ۲۱۹). ۳. **لوہے کی کیل.** چمن مستری دیوار پر سُول لگا رہا تھا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۶۶). ۴. **دردِ شکم ، پیٹ کا درد ، دردِ قولنج** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [پ : सौल].

ـــ لَگنا محاورہ.
دل میں چُبھنا ، بُرا معلوم ہونا ، ناگوارِ خاطر ہونا (مخزن المحاورات).

سُول (۲) (و مع) امث.
حالت ، کیفیت ، حیثیت.

گریہ نے ایک دم میں بنا دی وہ گھر کی سُول
میری نظر میں صاف بیابان پھر گیا

(۱۹۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۶۷). [پ : सूल].

سُول (۳) (و مع) امذ. (قدیم).
عالمِ اجسام ، دنیا ، جہان ؛ ساہول ، سہاول ، دیوار کی بلندی کی سیدھ یعنی عموداً صحیح دیکھنے کا آلہ.

اِس سُول کے سیر کوں کرے خوش
ہو دیہ ہو دل ، نپٹ دھرے خوش

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۶).

کر کرم تب اُن پہ وہ صاحب زماں
سُول کے آزار سُوں بخش (بخشے) اماں

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۰۹). [ساہول (رک) کا قدیم اِملا].

ـــ سُوت (ـــ و مع) امذ.
سیدھ ، ہمواری ، عمدگی ، خوبصورتی. ایسا ہوا دار مکان سول سُوت میں بناؤں ... جس سے بن بھری پُروائی ہوائیں تیز آ کر پسینے کے بادل کو اُڑا کر لے جائیں. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۱۴). [سُول + سُوت (رک)].

سُول (۴) (و مع) امذ.
(گاڑی بانی) **آہنی آنکڑا یا کانٹا جو جوئے کے بیچ میں اُوپر کے رُخ بیل کے گلے کے جوت اٹکانے کو لگا ہوتا ہے** (ماخوذ : اپ و ، ۵ : ۱۳۵). [مقامی].

سول (۱) (و مج) امذ.
جوتے کا تلا ، اپر کے بالمقابل. اِس کے اپر میں بیسیوں چیاں لگی ہوئی ہیں اور سول؟ وہ تو میں نہ جانے کتنے تھپوا تھپوا کر عاجز آ گیا. (۱۹۶۷ ، ہم اور تم ، ۷۰). تھیلوں میں چرس کو جوتوں کے سول کی شکل میں بھراگیا (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ ستمبر ، ۲۰). [انگ : Sole].

سول (۲) (و مج) صف.
واحد ، تنہا ، بلا شرکتِ غیرے (فیروزاللغات). [انگ : Sole].

ـــ ایجنٹ (ـــ ی مج ، کس مج ج ، سک ن) امذ.
واحد گماشتہ ، واحد کارندہ. پاکستان میں کمپنی کا سول ایجنٹ

اپنا حاجی صالح بھائی کافور والا ہے۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۷۶)۔ [انگ : Sole Agent]۔

سُول (۲) (و مج نیز و لین) امذ۔
کولائیڈ کا سیال محلول۔ گرم پانی کے اندر جیلاٹین کا محلول سول کی ایک مثال ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۶)۔ [انگ :

سِوِل (کس س ، و) صف۔
ملٹری کا نقیض ، غیر فوجی ؛ مُلکی ؛ مالی ، فوجداری ، دیوانی یا انتظامی ؛ خلیق ، مہذب ؛ ملنسار ، بھلامانس۔ اس کالج میں قانون کی تعلیم ہوتی ہے اور یہاں کے سند یافتہ سِول عہدوں پر مامور ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۱۶۷)۔ حکومت خاص خاص سِول یا فوجی خدمات کے صلے میں بھی زمین عطا کرتی ہے۔ (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۰)۔ دوسرا وہ سِول عملہ جس کا سربراہ حکومت کا ایک سیکرٹری ہوتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، پاکستان کا المیہ ، ۲۵)۔ [انگ : Civil]۔

ـــاَسْپَتال / ہَسْپَتال (ـــفت ا ، سک س ، فت پ / فت ہ) امذ۔
حکومت کا قائم کردہ بڑا ہسپتال جو عموماً ہر بڑے شہر میں ہوتا ہے۔ کئی دن پہلے شہر خالی کیا گیا ، سِول اسپتال کی زیادہ تر نرسیں ، ڈاکٹر ... مشرق کی طرف روانہ ہو گئے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۴)۔ [انگ : Civil Hospital

ـــاَفْسَر (ـــفت ا ، سک ف ، فت س) امذ۔
حکومت کے انتظامیہ شعبے کا حاکم ، غیر فوجی سرکاری محکمے کا افسر۔ اُن کو شُبہ تھا کہ یہ سِول افسروں سے مُخبری کیا کرتا ہے۔ (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۱۳)۔ کُچھ سِول افسروں کو ساتھ ملا کر انہوں نے کراچی کے مزدوروں سے اپنے حق میں ایک پُھسپُھسا سا مظاہرہ بھی کروایا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۹۶)۔ [انگ : Civil Officer]۔

ـــاِنْجِنْیَر / اِنْجِنْئَر (ـــکس ا ، سک ن ، ی مج ، سک ن ، فت ی / فت ء) امذ۔
سڑک ، پُل ، عمارتیں وغیرہ بنانے والا انجنئر ، میرِ عمارت۔ سِول انجینئرس کا عظیم الشان جلسہ خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہے۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۳۷)۔ [انگ : Civil Engineer

ـــاِنْجِینْیَرنگ / انجِینْیَری (ـــکس ا ، سک ن ، ی مج ، سک ن ، فت ی ، کس ر ، مغ) امث۔
پُل ، سڑکوں اور عمارتوں وغیرہ کی تعمیر کا کام۔ مصاحبت ، سِول انجینری ، تحصیلداری ... کے مُختلف عہدوں پر سرفراز ہونے سات سو روپیہ تک تنخواہ پائی۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۵۵)۔ سِول انجینئرنگ کے تحت دریاؤں پر بند باندھنا سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کا کام ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۱۱)۔ [انگ : Civil Engineering]۔

ـــایوی ایشَن (ـــی مج ، ی مج ، فت ش) امذ۔
ایک سرکاری محکمہ جس کا کام ملک میں ہوائی جہاز چلانے والی غیر سرکاری کمپنیوں کی نگرانی ، ہوائی اڈوں کا اِنتظام اور ہوابازی کے شوق کو عام کرنا ہے۔ سِول ایوی ایشن ، محکمہ کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل کہلاتا ہے اور اس کے تحت کئی شعبے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، اردو اِنسائکلو پیڈیا ، ۵۸۵)۔ [انگ : Civil Aviation

ـــجَج (ـــفت ج) امذ۔
مُنصف یا قاضی جسے حکومت نے دیوانی امور سے متعلق مقدمات طے کرنے پر مامور کیا ہو۔

بھی چیفِ جسٹس بھی سِول جج ہوں
تو کیس دھوم سے چل کے مکّے میں حج ہوں

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۶۷)۔ سِول جج ٹنڈو الہ یار محمد فاروق ایم میمن نے ... مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲/اکتوبر ، ۵)۔ [انگ : Civil Judge]۔

ـــحُکُومَت (ـــضم ح ، و مع ، فت م) امث۔
غیر فوجی حکومت ، مارشل لا کا نقیض۔ جب سِول حکومت ... مُطلق حکومت میں بدلتی ہے۔ (۱۹۳۶ ، بادشاہ (ترجمہ) ، ۹۰)۔ [سِول + حُکومت (رک)]۔

ـــسَپْلائی (ـــفت س ، سک پ) امذ۔
وہ محکمہ جو کسی چیز کی بہم رسانی کے لیے قائم ہو (خصوصاً محکمۂ رسد رسانی)۔ رسماً مُلازمت تو اِس کی سِول سپلائی کے محکمے میں مقرر کر دی گئی لیکن عملاً میں نے اس سے کام چیف آف پروٹوکول کا ہی لیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۰۷)۔ [انگ : Civil Supply]۔

ـــسَرْجَن (ـــفت س ، سک ر ، فت ج) امذ۔
کسی ضلع کے سرکاری اَسپتالوں کا بڑا ڈاکٹر ، محکمۂ حِفظانِ صحت کے اعلیٰ عہدہ پر مامور ڈاکٹر ، سرکاری طبیبِ اعلیٰ۔ اور اس بات سے بھی طمانیت ہوتی ہے کہ تُم نے باقاعدہ عِلاج سِول سرجن کا شروع کیا ہے۔ (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۵۳۵)۔ سِول سرجن ہرشخص کا سینہ ٹھوک بجا کر دیکھتا رہا کہ کیا آواز نکلتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، غُبارِ خاطر ، ۴۷)۔ وہ گھبرا کر گوجرانوالہ ہسپتال میں سِول سرجن کے پاس چلی گئی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۶)۔ [انگ : Civil Surgeon]۔

ـــسَرْوِس (ـــفت س ، سک ر ، کس و) امذ۔
مُلک کے اِنتظامی اُمور سے متعلق اعلیٰ ملازمت نیز امتحان ، سرکاری مُلازمت کا وہ شعبہ جس میں بڑے بڑے سِول عہدہ دار ہوتے ہیں۔ دو ہندو واسطے امتحان سِول سروس کے بمبئی سے اور آئے ہیں۔ (۱۸۶۹ ، خطوطِ سرسیّد ، ۳۱)۔ انعام سے بڑھ کر یہ ہوا کہ سِول سروس کے کورس میں داخل کی گئی۔ (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۴۴۰)۔ میں نے اپنے زمانے کی سب سے بڑی سِول سروس کے مقابلے کے اِمتحان میں حصّہ لیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰)۔ [انگ : Civil Service]۔

ـــسَرْوِس اَکیڈْمی (ـــفت س ، سک ر ، کس و ، فت ا ، ی مج ، سک نیز فت ڈ) امث۔
وہ اِدارہ جہاں سِول ملازمین کو تربیت دی جائے۔ اُن دِنوں لاہور میں

سِوِل سروس اکیڈمی میں زیرِ تربیت تھا. (۱۹۸۷ء، اک محشرِ خیال، ۲۱۱). [انگ : Civil Service Academy].

---سَرْوَنْٹ (---فت س، سک ر، فت مج و، غنہ) امذ.
غیرفوجی عہدہ‌دار، سرکاری مُلازم. اس رپورٹ کی روشنی میں کوئی بات لکھنا ایک سِوِل سرونٹ کے ضابطۂ کردار کے منافی ہو گا. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۱۹). [انگ : Civil Servant].

---شادی امث.
لڑکے اور لڑکی کا باہمی رضامندی سے عدالت کے روبرو اقرارِ نکاح، ملکی قانون کے مطابق عقد، سِوِل میرج. ۱۸۶۸ء کے قانون کی رُو سے آسٹریا میں سِوِل شادیوں کی اجازت اور کُل فریق مذہب کو برابر دی گئی. ((۱۸۸۸ء، حسن، ستمبر، ۲۰). [سِوِل + شادی (رک)].

---کوڈ (---و مج) امذ.
مجموعۂ قوانینِ دیوانی، دیوانی قانون کا دستورالعمل (اعظم اللغات). [انگ : Civil Code].

---کورٹ (---و مج، سک ر) امث.
(قانون) وہ عدالت جس میں لین دین کے مقدمات ہوتے ہیں، عدالتِ دیوانی. وکیل نے مدناپور کی سِوِل کورٹ میں میرے خلاف کئی لاکھ روپے کے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کیا. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۲۳۷) [انگ : Civil Court].

---لا امذ.
دیوانی قانون. میں سِوِل لا کا نوحہ کناں تھا. (۱۹۷۵ء، ہمہ یاران دوزخ، ۱۱۰). [انگ : Civil Law].

---لائِن / لائِنز (---کس ء / سک ن) امث.
گنجان آبادی سے الگ سرکاری کوٹھیوں کا وسیع علاقہ جہاں ہر بنگے سے ملحق بڑا احاطہ یا باغ ہوتا ہے.

جناب ہی کو مناسب ہے یہ سِوِل لائن
نیازمند کو تو شہر ہی میں راحت ہے

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۳ : ۳۸۸). ان کے بھاشن میں بیورو کریسی کے وہ سارے برخود غلط اصول جھلک رہے تھے جنھوں نے نوکر شاہی کو اندرونِ شہر سے کاٹ کر سِوِل لائنز کی الگ تھلگ اجنبی دنیا میں آباد کر رکھا تھا. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۱۶۴). [انگ : Civil Line].

---لِسْٹ (---کس ل، سک س) امث.
عہدہ داروں کے نام مع عہدہ، مدّتِ ملازمت و تنخواہوں کی فہرست، مُلکی مُلازمین کی فہرست. انہوں نے سِوِل لِسٹ کو جو سلطان عبدالعزیز مرحوم کے وقت چالیس لاکھ پونڈ یا چھ کروڑ روپے مقرر تھی نِصف سے بھی زیادہ کم کر دیا ہے. (۱۸۹۳ء، بست سالہ عہد حکومت، ۸۰). سماج خفا ہو جائے گا. بڑی دُھوم دَھام سے تیاری شروع ہوئیں، سِوِل لِسٹ دیکھ کر تمام بڑے بڑے افسروں کو مدعو کیا. (۱۹۸۰ء، لہریں، ۲۰۳). [انگ : Civil List].

---مَیرِج (---ی لین، کس ر) امث.
قانونی شادی، عدالتی شادی، وہ شادی جو عورت اور مرد اپنے اپنے اولیا کی اجازت اور موجودگی کے بغیر باہمی اِتّفاق سے عدالت کے ذریعے کرتے ہیں. دیکھنا کہیں «سِوِل میرج» نہ کرلینا شادی ہندو احکامات کے بموجب ہی ہو. (۱۹۲۵ء، پریم چالیسی، ۲ : ۸). آنے سے پہلے لیلی نے ایک چٹھی لکھ کر مَا کی ٹیبل پر رکھ دی تھی کہ وہ آج شام شیام سے سِوِل میرج کر رہی ہے. (۱۹۸۷ء، روز کا قِصّہ، ۱۱۹). [انگ : Civil Marriage].

---نافَرْمانی (---فت ف، سک ر) امث.
حکومت کی لگائی ہوئی پابندیوں کو توڑنا، حکومت کے احکام کی تعمیل سے بلاتشدّد اِنکار، سرکاری احکامات کی خلاف ورزی. انہوں نے سِوِل نافرمانی کی تحریک شروع کر کے ہنگامۂ انقلاب برپا کیا. (۱۹۳۷ء، ہندوستان کا نیا دستورِ حکومت، ۱۷). سِوِل نافرمانی کی تحریک کی بازگشت ابھی فضا میں گونج رہی تھی. (۱۹۸۴ء، گردِ راہ، ۷). [سِوِل + نا (حرف نفی) + فرمان + ی، لاحقۂ کیفیت].

---نامُتابَعَت (---ضم م، فت ب، ع) امث.
حکومت کے احکامات کو نہ ماننا، مُلکی قوانین پر عمل نہ کرنا. ایک بارگی یہ اعلان کر دیا کہ عام سول نامتابعت شروع کر کے دروازے کو زبردستی کھولنا مناسب نہ ہوگا. (۱۹۲۳ء، خطبۂ صدارت، محمد علی جوہر، ۱۲۶). [سِوِل + نا (حرفِ نفی) + مُتابعت (رک)].

---وار امث.
ایک مُلک کے مُختلف طبقوں کی باہمی لڑائی، خانہ جنگی. برٹش گورنمنٹ نے اس سِوِل وار میں اپنی غیر جانبداری ظاہر کر دی. (۱۹۱۵ء، اخباری لغت، ۱۵). کلکتہ میں ہندو مُسلم فساد نہیں ہوا بلکہ سِوِل وار ہوئی ہے. (۱۹۸۷ء، شہاب نامہ، ۲۷۵). [انگ : Civil War].

سولا (۱) (و مج) امذ.
ایک پودے کے تنے کی لکڑی، یہ پودا آبی اور غیر آبی دونوں طرح کا ہوتا ہے، آبی عموماً بنگالہ اور آسام میں پایا جاتا ہے، اس کے پتلے ورقوں کی ٹوپیاں وغیرہ بناتے ہیں. سولا جو انگریزی ٹوپیاں بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایک ... آبی پودے کا تنا ہے. (۱۹۰۷ء، مصرف جنگلات، ۳۳۱). [सोला].

---ہَیٹ (---ی لین) امذ ؛ امث.
ایک خاص طرز کا انگریزی ٹوپ جو سولا کی لکڑی کے گُودے سے بنایا جاتا ہے، اس میں کنارے چھجے کی طرح باہر کو نِکلے ہوتے ہیں تاکہ دھوپ سے محفوظ رہا جا سکے. اس کی سولا ہیٹ اِتنی بڑی تھی کہ اس سے سن اسٹروک کا بخوبی بچاؤ ہو سکے. (۱۹۶۲ء، آفت کا ٹکڑا، ۳۳۶). سر پر سولا ہیٹ کی وضع کے فلالین کے ٹوپ اوڑھے ہوئے تھے. (۱۹۸۴ء، سفر مینا، ۷۵). [سولا + انگ : Hat].

سولا (۲) (و مج) صف (قدیم).
رک : سولہ.

سکل بھوستن نے دُرج کہ ہو بنائے اے ساری
دساوے نیں میں جگ کے برس سولا کی ہو ناری
(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٥٣). [سولہ (رک) کا قدیم اِملا].

---سِنگار (---کس س ، غنہ) امذ.
رک : سولہ سنگار.

بنی سوہرن کر کے سولا سنگار
کھولے رنگو گُل میں وہ پھولوں کا ہار
(١٧٥٦ ، قِصّہ کام روپ و کلاکام ، ٦٣).
ابھی سے سائل نہ کر تقاضا ابھی ہیں سولا سنگار باقی
ابھی تو اُٹھے ہیں وہ نہا کر ابھی تو کپڑے بدل رہے ہیں
(١٨٩٧ ، دیوانِ ڈاکٹر سائل ، ١٣٣). [سولا + سنگار (رک)].

---کَلا (---فت ک) امذ.
مکمل ، پُورا یا چودھویں کا چاند (چاند کے سولھویں حصّے کو کلا کہتے ہیں).

عشق کے لاوک سے تون کرتار کا منظور ہے
چاند جیوں سولا کلا نگ میں یوں مشہور ہے
(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ١٦٧). [سولا + کلا (رک)].

سُولانا (ضم س ، غم و) ف ، (قدیم).
رک : سُلانا.

او بے سُدھ کوں بت سوں اوچایا وہیں
لے جا پھر پلنگ پر سُولایا وہیں
(١٦٥٧ ، گُلشنِ عشق ، ١١٥).
تب ہو بے طاقت حسن دل پاس آنی
سر کوں اس کے گود میں اپنے سولانی
(١٧٨٦ ، مثنوی حسن و دل ، ٢٧). [سُلانا (رک) کا قدیم اِملا]

سولجَر (و مع ، سک ل ، فت ج) امذ.
فوجی، سپاہی ، لشکری.

خوف کے مارے لپٹ جائیں سب اپنی ماؤں سے
تیرے بُزدل سولجر سنگیں سے کر دیں سر جُدا
(١٩٢٨ ، حیرت ، مضامین ، ٨٧). میں اپنے سولجر دادا کا پوتا ... صلح کے لئے تیار نہیں ہوں. (١٩٥٧ ، ناقابلِ فراموش ، ٢٦٩).
[انگ : Soldier].

---آدمی (---سک د) صف مذ.
سپاہیانہ مزاج رکھنے والا آدمی ؛ (مجازاً) صاف گو ، کھری کھری سُنانے والا. اگر کسی نے کوئی سوال پُوچھنا ہے تو خوشی سے صاف صاف پوچھو میں سولجر آدمی ہوں . (١٩٨٧ ، شہاب نامہ ، ١٠٢٩). [سولجر + آدمی (رک)].

سُولَچّھن (و مع ، فت ل ، شد چھ بفت) صف.
خوش اطوار ؛ حسین.

سُولچھن اتم پدمنی ذات کی
ادک ناز کی سوں کنول دھات کی
(١٦٥٧ ، گُلشنِ عشق ، ١١٣). [پ : सुलछण].

سولَر (و مع ، فت ل) صف.
سُورج کا ، سُورج سے منسوب ، شمسی (مرکبات میں مُستعمل جیسے سولر انرجی ، سولر سیل وغیرہ). فوٹو سیل پر ... سُورج کی رُوشنی ڈالی جائے تو اس کو سُورج کی روشنی سے چلنے والا سولر سیل کہتے ہیں .(١٩٨٣ ، ٹرانزسٹر الیکٹرونکس ، ٣٧).
[انگ : Solar].

سِوِلزیشَن / سِوِلیزیشَن کس س ، و ، ل ، ی مج ، فت ش)امذ.
تہذیب ، شائستگی ، تمدن . عرب نے اس وقت تک سِولیزیشن میں کُچھ ترقی نہ کی تھی. (١٨٩٣ ، مجموعۂ نثرِ بے نظیر ، ٥٣).
[انگ : Civilization].

سُول فاختَہ (و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
(موسیقی) طبلہ وغیرہ کی تالوں کے ایک مجموعہ کا نام جس میں تین تالیں ہوتی ہیں. سُول فاختہ ... اس کے تین ضرب تال ہیں اور پہلے برسم ہے اور ہر سر تالی اس کے الفاظ کے مطابق دینی لازم ہے. (١٨٧٥ ، سرمایۂ عشرت ، ١٣٠). اِبتداً میں خاص تال سات ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں ... مٹھ تال یا سُول فاختہ. (١٩٣٦ ، تحفۂ موسیقی ، ٣ : ٢) . بحر خفیف المسدس المخذوف جس کا وزن تال سُول فاختہ پر ہے ، اس میں چیک تال ہے اور یہ دونوں تین تین ضرب کی ہیں. (١٩٦٠ ، حیاتِ امیر خسرو ، ١٨٩).
[مقامی].

سُولَکّھن (ضم س ، و غم ، فت ل ، شد کھ بفت) صف.
١. نیک چلن ، خوش اطوار ، نیک عمل.

چلنت دیک کر توں ہر یک کوں سمج
کہ دھوتا سُولکّھن ہے بیسیا سولج
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٠).
کہ فرماتا کہ اپنے مرد کوں زن
کرے سجدہ ہمیشہ اے سُولکّھن
(١٧٩١ ، ہشت بہشت ، ٧ : ١٢١). **٢. نیک بخت ، خوش نصیب ، اچھی قِسمت والا.**

جو سلطان عبداللہ آفاق گیر
سُولکّھن شہنشاہِ گردوں سریر
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٩). **٣. خُوبصورت ، حسین.**
سُولکّھن وِنتی دہن بدیع الجمال   یکایک یک دن خیالیں خیال
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١١٥) [پ: सुलक्खन].

سُولگانا (ضم س ، غم و ، سک ل) ف م (قدیم).
سُلگانا. ملعونہ نے فِکر و فریب سے ایسی آگ سُولگائی کہ دلِ اسماء کوں محبّتِ حسن سے خالی کر عشقِ یزید میں لگائی. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٩٥). [سُلگانا (رک) کا قدیم اِملا].

سولَن (١) (و مج ، فت ل) امذ.
یُونان کا ایک نامی حکیم ؛ (استعارۃً) حکیم ، دانش مند.

ارسطو کی تعلیم سولن کے قانون
پڑے تھے کسی قبرِ کہنہ میں مدفون
(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ٣١). [انگ : Solon].

سولَن (۲) (و مج ، فت ل) امذ.
(لوہاری) پتیا ؛ سونیلن کا لوہا (ا پ و ، ۸ : ۹). [غالباً سالڈ Solid کا بگاڑ].

سولو (و مج ، و مج) امذ.
اکیلا ، تنہا ؛ وہ گانا جو صرف ایک شخص گائے (کورس کی ضد). سولو آلۂ موسیقی ، یہ ابطالوی لفظ لاطینی سولسن سے نکلا ہے اور اکیلا یا تنہا کے معنی دیتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۸). یورپی اقوام کورس میں گانے کی عادی ہیں کورس کی گونج مطالبۂ سخن کو جلا دیتی ہے ... وہ سولو یا اکیلے گانے میں پیدا نہیں ہوتی. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۹۳) [انگ : Solo

سولْواں (و مج ، سک ل) امذ.
رک : سولھواں. او بازار چوبیس جنباں کا تھا ... سولواں چلن. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)).

خوشی کا بوج دریا سولواں ہے
کرم کا بوج دریا ستّرواں ہے

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۲۴). [سولھواں (رک) کا ایک اِملا].

سُولْوانا (ضم س ، غم و ، سک ل) ف م (قدیم).
رک : سُلْوانا ، سُلانا. ایک رسّی بطور ہنڈولے کے لٹکاوے اور گانے کو سُولوا کر پچھلی طرف کے دھڑ کو اُسی میں لٹکا دیوے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۶۵). [سُلوانا (رک) کا قدیم اِملا].

سولُوتری (و لین ، و مع ، سک ت) صف.
فرانس کے علاقے میکاں کے قریب سالوتر نامی ایک مقام میں غار ہے جس میں حجری دور سے تعلق رکھنے والے آثار دریافت ہوئے ہیں. ڈھانچوں کے ساتھ جو ہتھیار ملے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اِنسان اورگنیسی ، سولوتری اور میگڈل تمدّن کے زمانوں سے گُزرا ہے. (۱۹۳۷ ، جدید معلوماتِ سائنس ، ۲۱۸). [انگ :].

---تمدّن (---فت ت ، م ، شد دِ بضم) امذ.
حیاتِ انسانی کے اُس حجری دور کا تمدّن جس میں عُمدہ ہتھیار (جن کے پھل بید کے پتے کے مانند ہیں) اور سُوئیاں بھی ملی ہیں جن میں سُوراخ ہیں جو ہڈی یا ہاتھی دانت کی بنی ہوئی ہیں. سولوتری تمدّن ہتھیار عُمدہ ان میں بید کے پتے جیسا پھل ملتا ہے پہلی مرتبہ اس تمدّن میں سوئیاں ملی ہیں جن میں سُوراخ بھی ہے. (۱۹۳۷ ، جدید معلوماتِ سائنس ، ۱۸۷). [سولوتری (عَلم) + تمدّن (رک)].

سولَہ (و مج ، فت ل) صف ؛ ـــ سولا ، سولھا.
۱. دس اور چھ کا مجموعہ ، پندرہ کے بعد کا عدد ، چھ اور دس (۱۶) ، شانزدہ (فارسی).

کتے سِنگار سولہ سو شیشے سو لاکھ ہوئیں تو
سرس ہے سینے سوں سینا سو سولا سال والی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲).

رزالا یار جب بولا مرا آنا روپے بھر ہے
تم ہم بولے کہ منہ دیکھو روپے کے سولہ آنے ہیں

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، ۴۴۴). میوہ کے مول اناج بکتا ہے .. گیہوں بارہ سیر ، چنے سولہ سیر ، گھی ڈیڑھ سیر. (۱۸۶۰ ، خطوطِ غالب ، ۴۹۲). سولہ برس تلاشِ علم اور اکھتر برس نشرِ علم میں گُزارے. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۵). **۲. پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر چھ اور دو پر پانچ پانچ دانے شُمار میں آئیں** (علمی اُردو لُغت ؛ اصطلاحات پیشہ وراں ، منیر ، ۵۰). [پ : सोलह].

---اَبْھرَن (---فت ا ، سک بھ ، فت ر) امذ.
رک : سولہ سِنگھار. عیش و نشاط کے سامان ... وہی مُرَصّع کنگن سولہ ابھرن ہیں. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۳۰۲). [سولہ + ابھرن (رک)].

---آنہ/آنے (---فت ن) صف.
(مجازاً) مکمل ، پُورا ، بالکل ، کُلّیۃً. میاں اس مکان کی وجہ سے اس وقت سولہ آنے کام بن گیا. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۱۷). تمہارا اور اپنی ملکۂ معظمہ کا سچّا ، بے میل ، پکّا ، سولہ آنے ڈبل ، دوست ، خیرخواہ ، جاں نثار اودھ پنچ ... عیوب سے ایسا دور ہے جیسا روس ایمان یا ہندوستان نمک حرامی سے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۴). وہ خُوب جانتے تھے کہ ان کا وجود سولہ آنہ دیوالیہ ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۷). [سولہ + آنہ/آنے (رک)].

---آنے (دُرُسْت) ہونا محاورہ.
بالکل صحیح ہونا ، مکمل ہونا. «باز کی رائے سولہ آنے درست ہے». (۱۹۷۴ ، پنجابی لوک داستانیں ، ۱۸۷).

---بَگّھی (---فت ب ، شد گھ) امث.
ایک کھیل جس میں شطرنج کی طرح زمین پر لکیریں کھینچ کر سولہ ٹھیکریاں رکھ کر کھیلتے ہیں (نوراللغات) [سولہ + بگّھی (رک

---بَگّھی بَنانا محاورہ.
سخت سزا دینا ، ایک قِسم کا تشدُّد ؛ گرم سِیخوں یا نیزوں سے پیٹھ پر داغ لگانا یا زخم ڈالنا. «کانوں کو لُوٹ لیا» زمیندار کو پکڑ لائے ، حکم ہوا درخت میں باندھ دو ، دس ہزار برچھے کے لیں گے ، ورنہ اس کی پُشت پر سینخچہ ہائے آہن سے سولہ بگّھی بنا دو. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۷ : ۳۳۱).

---بَھوَن (---فت بھ ، و) امذ.
(مجازاً) ساری دُنیا ، جہاں.

اے شہِ والا گہر ، تُوں وہ ولی ہے جو آج
سولہ بھون میں پڑیں ، خطبہ ترا آشکار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰). [سولہ + بھون (رک)].

---سِنْگار/سِنگھار (---کس س ، غنہ) امذ.
عورتوں کی مکمل آرائش کا ساز و سامان ، وہ آرائش و زینت کی سولہ چیزیں جو پاک و ہند کی عورتوں سے مخصوص ہیں (۱. سُرمہ یا کاجل ، ۲. کنگھی چوٹی ، ۳. مہندی ، ۴. منجن ، مسّی ،

۵. اُبٹن ، ۶. سیندور ، ۷. پان ، قشقہ یا بندی ، ۹. پُھولوں کے ہار ، گجرے ، ۱۰. گہنے ، ۱۱. کپڑے ، ۱۲. چُوڑیاں ، ۱۳. کمر کا زریں پٹکا یا کمربند جس کے سِروں پر گھنگرو ہوتے ہیں ، ۱۴. سر کا آرائشی زیور ، ۱۵. کان ، ناک اور گلے کے زیورات ، ۱۶. ہاتھ پانو کے زیورات).

تُوں سولہ سِنگاراں کوں جب ہن آئے
تجے دیکھ کر ہائے عیشاں اتند

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۶). اُن سے کہہ دو سولہ سِنگار بال بال گج موتی پرود. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۸).
جو کوئی زیور میں لد کے آئے ، تو حُسنِ اصلی دکھائی کیا دے
جو بات ہے تیری سادگی میں ، کہاں وہ سولہ سِنگار میں ہے
(۱۸۹۷ ، دیوانِ ڈاکٹر مائل ، ۱۸۳). ایک مستو شباب نازنین کو ... سولہ سِنگار کر کے ان کے پاس بھیج دیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱). [سولہ + سِنگار / سِنگھار (رک)].

---سِنگار/سِنگھار بارَہ اَبھرَن/اَبھوشَن کہاوت.
رک : **بارہ ابھرن سولہ سِنگار**. ساتوں لڑکیاں سولہ سِنگار بارہ ابھرن ، بال بال گج موتی پرو کر بادشاہ کے حضور میں کھڑی تھیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۸).

---سِنگار/سِنگھار کَرْنا محاورہ.
بننا ، سنْورنا ، آراستہ ہونا.

کتے سِنگار سولہ سو شیشے مو لاکھ ہوئیں
سرس ہے سینے سوں ، سینا سو سولا سال والی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲). کوئی انیس بھٹیاریاں سولہ سِنگار کر کے اس وقت سرا میں تیار بیٹھی ہیں. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۰۸). عورتیں سولہ سِنگار کیے ساگر کے پُر فضا میدان میں ساون کی رم جھم برکھا کی بہار لوٹ رہی تھیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۹۶).
وہ سولہ سِنگار کیے اپنی ہی سوچ میں کھوئی ہوئی ہے
سانسوں میں وہ گہرا پن ہے جیسے بے سدھ سوئی ہوئی ہے
(۱۹۸۶ ، کلیاتِ منیر نیازی ، ۷۱).

---سولَہ گَنڈے سُنانا محاورہ.
(عو) ان گِنت گالیاں دینا ، نا مُلائم باتیں کہنا ، بُرا بھلا کہنا (مخزن المحاورات).

---گُٹّی (---ضم گ ، شد ٹ) امث.
ایک قِسم کا کھیل (مہذب اللغات). [سولہ + گُٹّی (رک)].

---گُٹّی کھینْچنا محاورہ.
خوب زدو کوب کرنا ، بید یا قمچی سے چوتڑوں پر مارنا (مہذب اللغات].

سولَھواں (و مج ، فت ل ، سک ہ) صف ، سولھواں.
ترتیب میں پندرہ کے بعد کا درجہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اُردو لُغت).
[پ : सोलहवाँ].

سولْہی (و مج ، سک ل) امث.
ایک کھیل کا نام جو سولہ کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے ، جُوئے میں ایک داؤ کا نام. سولہی جواری کا داؤں. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۰). سولہی اور چوپڑ اور اسی قسم کی کوئی شے نہ کھیلیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۱). [سولہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُولی (و مع) امث.
۱. **وہ سیدھی نوکدار لکڑی ، بلّی یا کسی دھات کی سلاخ جسے زمین میں گاڑ کر گنہ‌گار یا مُجرم کو اُس پر بٹھا دیا جائے تو وہ آہستہ آہستہ اُس کے جسم میں گُھستی چلی جائے اور وہ تڑپ تڑپ کر جان دیدے.**

باغ میں دیکھا جو سروِ قامتِ دلدار کو
فاختہ سُولی سمجھتی ہے ہر اک شمشاد کو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۵). کیا تم کو نہیں معلوم ہے کہ چوروں کو سُولی کی سزا دیجاتی ہے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۸۵). ۲. **(مجازاً) وہ بلّی جس میں رسّی کا پھندا پڑا ہو اور مُجرموں کو اُس پر لٹکایا جائے ، پھانسی ، دار.** میرے دروازے پر ایسیاں بہوت سُولیاں ہیں ہر ایک سولی پر مُرید کا سر روتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۲۹۵). حجاج نے ان کی لاش سُولی پر لٹکا دی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳). ۳. **پھانسی کا پھندا ، وہ رسّی جس سے پھانسی دی جائے.** اب یہاں دم نہ لو ، دشمن سُولی اور ہتھکڑی لیے ہوئے پیچھے آتے ہیں. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۹۵). [پ : सूली].

---بَرْپا کَرْنا محاورہ.
رک : **سولی کھڑی کرنا**. بعد قیل و قال اس فِرقۂ بدخصال نے دو سُولیاں برپا کیں اور ہر ایک نے گِرد ان کے کینہ و عداوت سے تلواریں کھینچیں. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری (ترجمہ) ، ۱۸۳).

---پھانا محاورہ (قدیم).
پھانسی دینا ، نیزہ مارنا.

محمد حنیف سعد کوں دیکھ کر
سُولی پھاؤ کر اس کوں دیتے اس

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۶۰).

---پانا محاورہ.
پھانسی ہونا ، سُولی کی سزا پانا.

اعدائے بدنصیب نے پائی ہیں سُولیاں
شاخیں بنی ہوئی ہیں بنے نخلِ دار ہاتھ

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۱۱).

---پَر/پَہ بَسَر کَرْنا محاورہ.
بہت بے چینی سے گزارنا ، تڑپ تڑپ کر گُزارنا.

شمع کی طرح سے یادِ قدِ رعنا میں ترے
ہم نے سُولی پہ سدا رات بسر کی گھر میں

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۷۸).

---پَر/پَہ بَسَر ہونا محاورہ.
نہایت اضطراب اور بے چینی میں گُزرنا.

قدِ جاناں کے تصور میں سحر ہوتی ہے
شبِ فُرقت مری سُولی پہ بسر ہوتی ہے
(۱۹۰۵ ، یاد گارِ داغ ، ۱۷۲).

--- پر بَیٹھنا محاورہ.
بے چینی میں بسر کرنا ، موت کے مُنھ میں رہنا. فی الحقیقت وہ ہر وقت سُولی پر بیٹھے ہوئے ہیں خوف دل میں سمایا ہوا ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۰۹).

--- پر ٹَنگنا محاورہ.
رک : سُولی پر چڑھنا ، مُصیبت میں مُبتلا ہونا. سُکھ مُجھ سے کوسوں دور ہے. میرے پر ان دُکھوں کی سولی پر ٹنگے ہوئے ہیں. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ (ترجمہ) ، ۲۵۹).

--- پر جان ہونا محاورہ.
عذاب میں جان ہونا ، مُصیبت میں مبتلا ہونا ، ضیق میں جان ہونا.
جا سرو حواس باختہ کی
سُولی پر جاں فاختہ کی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳).

--- پر چڑھانا محاورہ.
۱. پھانسی دینا ، دار پر چڑھانا.
سنُبل سرا تازیانہ لانا
شمشاد اُنھیں سُولی پر چڑھانا
(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۹). شہزادے کی ماں زمین کھود کر زندہ گاڑیں گی ، جب باپ سُنے گا سُولی پر چڑھا دے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۳). سیکڑوں گولی کا نشانہ بنے صدہا سولی پر چڑھا دئے گئے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۰). **۲. نہایت تکلیف دینا ، بہت اذیت پہنچانا بہت سخت سزا دینا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

--- پر/پہ چَڑھنا (چڑھ جانا) محاورہ.
پھانسی پانا ، دار پر لٹکنا ؛ (کنایۃً) مصیبت میں گرفتار ہونا ، نہایت تکلیف و اذیت پانا یا سہنا.
سچ کہوں میں تو غم ذرا بھولی
کون عاشق بنے چڑھے سُولی
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۱). کیا دیکھتا ہے کہ تین سُولیوں پر چڑھے ہوئے اور چوتھی سُولی خالی کھڑی ہے . (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۲۹).
محو قدِ یار ہو گئے ہم
سُولی پہ چڑھے تو سو گئے ہم
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۳). ہم انا کی سُولیوں پر چڑھ جاتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے دُکھ درد میں شریک ہونا کسرِ شان سمجھتے ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری تا مارچ ، ۶۲).

--- پر رات کاٹنا محاورہ.
بہت پریشانی اور بے چینی میں بسر کرنا ، نہایت اضطراب میں رہنا ، نہایت بے چینی سے وقت کاٹنا.
تُو نے جو کی اے محفل آرا ، چاندنی کی تیاری رات
شمع نے پھر سُولی پر کاٹی ، روتے روتے ساری رات
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۷).

--- پر رات کٹنا محاورہ.
رات نہایت مُصیبت میں گزرنا ، رات انتہائی بے چینی میں تڑپ تڑپ کر بسر ہونا.
شمع کو رشک سے سُولی پہ کٹے ساری رات
شب وہ محفل میں اگر شاہدِ محفل آئے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۷). درد نہیں گیا اب بہت زیادہ ہے دس دن سولی پر کٹے ہیں. (۱۹۰۵ ، داغ ، زبانِ داغ ، ۱۸۹).

--- پر/پہ رَکھنا محاورہ.
بہت پریشان کرنا ، مُصیبت میں ڈالنا ، سزا دینا ، بے چین کرنا ، بے تاب کرنا.
کُچھ سمجھ کر میں نے کی ہے پستیٔ طالع قبول
آسماں سولی پہ رکھ دیتا جو رفعت مانگتا
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۲).

--- پر (کی) روٹی کھانا محاورہ.
جان جوکھوں میں ڈال کر روزی کمانا ، ایسی ملازمت کرنا جس میں ہر وقت جان کا خطرہ ہو. (خزینۃ الامثال ، ۱۱۳ ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- پر رَہنا محاورہ.
بیتابی میں بسر کرنا ، بے چینی میں مبتلا رہنا ، مُصیبت میں پھنسا رہنا ، تذبذب میں رہنا. اُس کی زندگی ہمیشہ سُولی پر رہے گی. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۱۱۷).

--- پر/پہ کھینچنا محاورہ.
سُولی پر کھینچنا (رک) کا تعدیہ (نوراللغات).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. سُولی پر چڑھانا ، مار ڈالنا ، موت کی سزا دینا ، کوئی بہت بڑی سزا دینا ، سزائے سخت دینا.
قامت دِکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
سُولی پہ سروِ باغ کو اے نونہال کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱). **۲. پریشان کرنا ، بے چین رکھنا.**
رکھتا جو دل میں الفتِ قامت کو عاشقو
سُولی پہ مجھ کو ہاں یہ طرحدار کھینچتے
(۱۸۷۰ ، چمنستانِ جوش ، ۱۳۵).
سُولی پہ خیالِ قدِ دلدار نے کھینچا
کانٹوں پہ ہمیں سبزۂ رخسار نے کھینچا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۲۵).

--- پر/پہ گُزرنا محاورہ.
بے چینی میں یا تڑپ تڑپ کر بسر ہونا.
یادِ مژگاں بنی ہے شبِ ہجراں ایسی
رات سُولی پہ گُزرتی ہے سرِدار ہوں میں
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شائق ، ۱۷۲).

---پر لٹکانا محاورہ.
سزائے موت دینا ، پھانسی دینا ، تختۂدار پر لٹکا دینا. اب اُس نے وعدہ خلافی کی کہ ایک کو بھگایا اس واسطے اُس کی سزا میں سُولی پر لٹکایا گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۸۰). میں مرد ہوتی اور شہر کی کوتوال تو چُن چُن کر ان نامراد شاعروں کو سُولی پر لٹکاتی. (۱۹٦۸ ، غالب ، ۷۲).

---پر لٹکنا محاورہ.
پھانسی کا پھندا اپنے گلے میں ڈالنا ، پھانسی پانا ، شدید اضطراب میں گرفتار ہونا. افسوس اس پر بھی کبھی کسی نے ترس نہ کھایا اور سُولی کھڑی کر دی گئی یہاں تک کہ یہ آخری شعر پڑھ کر وہ سُولی پر لٹک گیا اور جان دیدی. (۱۹۲۰ ، چوبائے حق ، ۳ : ۲۳). مگر امیدوار صاحب کو چین کہاں ، سولی پر لٹکے ہوئے تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰٦).

---پر/پہ نیند آنا محاورہ.
اِنتہائی دُکھ ، تکلیف ، رنج و غم یا خوف و ہراس کی حالت میں بھی نیند کا غالب ہونا.

جھوٹ کہتے ہیں کہ سُولی پہ بھی نیند آتی ہے
مجھ کو یادِ قدِ دلدار نے سونے نہ دیا

(۱۸۲٦ ، معروف ، د ، ۳۱).

سچ تو کہتے ہیں کہ سُولی پہ بھی نیند آتی ہے
شمع پر سو گئے پروانے تو کچھ دل ٹھہرے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲٦۷).

تمہیں سُولی پہ بھی نیند آتی ہے کیسی واہ وا جاگو
ذرا ہوشیار ہو میری سُنو کہتا ہوں کیا جاگو

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۱۲۱).

---پر/پہ ہونا محاورہ.
بے چینی کی حالت میں ہونا ، مُضطراب و پریشان ہونا.

فرقت بھی قیامت ہے ادا بھی تری آفت
سُولی پہ جو دن بھر ہوں تو شب بھر تہِ خنجر

(۱۹۱۹ ، درِشہوار ، بیخود ، ۳۹).

---تراشنا ف مر.
لکڑی وغیرہ کو گھڑ کر سُولی تیار کرنا ، سُولی کی لکڑی کو چکنا کرنا ، صلیب بنانا ، عیسائیوں کا نشان (صلیب) لکڑی وغیرہ کا بنانا.

ترسا پسر کے قد کی محبّت میں دیں گے جان
سولی تراشی جائے گی عودالصّلیب سے

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳٦۹).

---چڑھانا محاورہ.
پھانسی دینا ، موت کی سزا دینا ، مار ڈالنا.

جھو اور سارے نگر میں پھرا
پھرا کر اپنوں کو سُولی چڑھا

(۱۷۵۲ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ٦۰).

کشتے تری بڑھ کے اور ابرو کے ہم ہی ہیں
سُولی چڑھا ہمیں کہ چھری سے حلال کر

(۱۸۸۰ ، شہیدی ، د ، ۳۸). مولوی محمد باقر اِس جُرم کی پاداش میں سُولی چڑھائے گئے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ٦۱).

عُمر بھر قتل ہوا ہوں میں تمہاری خاطر
آخری وقت تو سُولی نہ چڑھاؤ یارو

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۵۸).

---چڑھنا محاورہ.
پھانسی پانا.

سچ کہوں میں تو غم ذرا بُھولی
کون عاشق بنے چڑھے سُولی

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۱). بُزرگانِ دین پر اس سے کہیں زیادہ مُصیبتیں نازل ہوئیں ... سر پر آرے چلے ، سُولی چڑھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۹).

---دینا محاورہ.
۱. پھانسی پر لٹکانا ، مار ڈالنا ، دار پر لٹکانا ، موت کی سزا دینا ، سزائے موت دینا.

توحیدی برَوبر سوں وبری خلق تمام
ایکن کوں سُولی دیا ایکن اُترے چام

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۷۳).

وصل تیرے کی ہے یہ سب فضولی
مجے کل دیویں گے لے جا کے سُولی

(۱۷۷۱ ، منصور نامہ (ق) ، ورق ۷ب). فرمایا کہ اسے میدان میں لے جا کر سُولی دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳).

دی گئی منصور کو سُولی ادب کے ترک پر
تھا اناالحق ، حق مگر اک حرفِ گستاخانہ تھا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵). عیسائی رومیوں کو اُن کے اِسلام کا حل معلوم ہوا تو ان کو گرفتار کر کے سُولی دے دی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۳). **۲. تکلیف دینا ، اذیّت دینا ، دُکھ دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---دینے والا امذ.
جلّاد ، وہ شخص جو مجرم کو پھانسی دیتا ، قتل کرتا یا اس کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالتا اور تختہ کھینچتا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کا پُھول امذ.
عشق میں بلند مرتبہ ؛ دار کی زینت ، سُولی کی سجاوٹ.

دِل نہیں ہے بلکہ ہے سُولی کا پُھول
دوسرا منصور کہلانے لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۹).

---کرَ دینا/ کرنا محاورہ.
ہلاکت میں ڈالنا ، مصیبت میں مُبتلا کرنا ، تکلیف دہ بنا دینا ، پریشان کرنا. عورت اپنا جھل دھرتی ، اس وقت جیو نہیں دیتی سُولی کرتی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۳٦).

چشمِ مُشتاق کو یہ رات بھی سُولی پہ کٹی
آپ کے وعدے نے یہ رات بھی سُولی کر دی

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۲۷۷). ٹانگ بَرَبَر چھو کرے نے میرا جینا سُولی کر دیا. (۱۹۴۱ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفٹننٹ ، ۴۴).

---کے اُوپَر کھینچْنا محاورہ.
بہت پریشان کرنا یا ستانا ، تکلیف میں مُبتلا کرنا ، سُولی کے ذریعے سے جان لینا ، مار ڈالنا.

شاعروں نے تیرے قد سے دی ہے جو تشبیہ یار
قمریوں کو سرو ہیں سُولی کے اُوپر کھینچتے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۳).

---کَھڑی کَرْنا محاورہ.
پھانسی دینے کا سامان مہیا کرنا ، موت کی سزا دینے کے اسباب مہیا کرنا ، سُولی گاڑنا ، سُولی دینے کی تیاری کرنا. سُولی کھڑی کی جائے اور کل سفیان ثوری کو سُولی پر چڑھائیں. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۰).

---کَھڑی ہونا محاورہ.
پھانسی دینے کے اسباب کا مہیا ہونا ، موت کی سزا طے ہونا.

ہائے نہیں کِس روز سزا عاشقِ مژگاں
جب دیکھیے سُولی درِ قاتل پہ کھڑی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۴).

---گَڑْنا ف ل.
سُولی کی سیدھی لکڑی کھڑی ہونا.

وہ قدِ زیبا کہ جیسے سُولی گڑی ہوتی ہو
بشر کی صورت میں راکَنی سامنے کھڑی ہو

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۵۱).

---مِلْنا محاورہ.
پھانسی کی سزا ملنا ، سزائے موت دی جانا ، مار ڈالا جانا ، کمال ایذا ہونا.

عاشقِ گیسو کو پھانسی کوئی دِلواتا نہیں
جُرمِ عشقِ قد پہ سُولی اے قمر ملتی نہیں

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۱۰).

---ہونا محاورہ.
قتل کیا جانا ، مار ڈالا جانا ، موت کی سزا پانا ، پھانسی پانا ، دار پر کھینچا جانا. جس کے سر پر سے جانور روٹی کھا رہے ہیں ، اس کو سُولی ہو گی. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصّے ، ۶۸).

سِوِلِیزیشَن (کس س ، و ، ی مع ، ی مج ، فت ش) امث ؛ سوِلِزِیشن.
تہذیب ، شائستگی ، تمدّن ، آدابِ معاشرت. اور پھر عرب نے اس وقت تک سویلزیشن میں کُچھ ترقی کی نہ تھی. (۱۹۱۲ ، نذیر ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۴). [انگ : Civilization].

سُولِیسِٹَر/سُولِیسِٹَر (و لین ، ی مع ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
وہ شخص جو لوگوں کو قانونی امور میں مشورہ دیتا ہے اور مقدمے کے کاغذات ترتیب دے کر وکیل کے حوالے کر دیتا ہے مگر خود سوائے چھوٹی عدالتوں کے کسی عدالت میں بحث نہیں کرتا. زید سولیسٹر (وکیل) عمرو کو یہ ہدایت کی کہ اسکی جائداد بذریعۂ نیلام بیع کرے. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۱۸۷۲ء (ترجمہ) ، ۱۲۲). [انگ : Solicitor].

سِوِلِیَن (کس س ، و ، سک ل ، فت ی) صف.
قوم کا غیر فوجی فرد ، غیر فوجی محکمے کا اہلکار. نئے تعلیم یافتہ نوجوان سولین جو متحانات پاس کرکے انگلستان سے ہندوستان کو آتے ہیں انہیں کُچھ تجربہ نہیں ہوتا. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۵۳۷). فوج سے ریٹائر ہو چکے تھے ، لیکن اب دوبارہ بطور سولین بھرتی ہو کر متفرق فوجی بیگاریں انجام دیتے تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۳۵). [انگ : Civilian].

---افْسَر (---فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
غیر فوجی محکمہ کا عہدہ‌دار ، سرکاری افسر. انیس مرتضی زیری ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ کے ہر دلعزیز سِولین افسر. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶). [سِولین + افسر (رک)].

سولھا (و مج) صف.
رک : سولہ. شادی کی عمر لڑکی کے لیے بارہ سال اور لڑکے کے لیئے سولھا سال مقرر کر دی جائے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۴). [سولہ (رک) کا ایک اِملا].

سولھوں (و مج ، و مج) صف.
سولہ کے سولہ، سولہ (رک) کی مغیّرہ حالت، تراکیب میں مستعمل.

سولھوں اس حساب سے لکھے
دس تو اصلی کتاب سے لکھے

(۱۸۷۲ ، کلّیاتِ قدر ، ۸۳).

---آنہ/آنے (---مد آ ، فت ن) صف ؛ م ف.
پُورا پُورا ، مکمل. اگر رامیندر کا تم پر سولھوں آنے حق ہے تو زکواۃ کے طور پر ہم بھی ایک نگاہ ایک تبسّم کے مُستحق ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۷). سولھوں آنہ اچّھا گاؤں ہے نہ بڑا نہ چھوٹا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۲۰۰). [سولھوں + آنہ / آنے (رک)].

---سِنگار (---کس س ، غنہ) امذ.
رک : سولہ سِنگار. پھول متی سولھوں سنگار کیے ... تحائف سے لدی ہوئی ... باغ کی روشوں پر پُھول توڑ رہی تھی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۱). [سولھوں + سِنگار (رک)].

سولھوِیں (و مج ، فت لھ ، ی مع) امث.
سولہ کی ترتیبی صُورت، سولھواں کی تانیث. سولھویں یہ کہ بادشاہ کے حضور کیا بادشاہ کے پچھوں ہمیشہ سب باتوں میں تعریف بادشاہ کی کیا کرے. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۹). سولھویں آنا شمس کا نچھتر کر تکا یعنی ثریا میں اور محیط ہونا ابر کا. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۸). سولھویں اور سترھویں صدی کے دورانِ اِبلاغِ عام کے نئے نظریات معرضِ وجود میں آنے کی کوشش کرتے ہے. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۱۳۹). [سولھا (بحذف ا) + ویں ، لاحقۂ نسبت و ترتیب].

سولھویں (و مع ، فت لھ ، ی مع) امذ.
پندرہ کے بعد کا، سولہ سے نسبت رکھنے والا ، سولھواں . سولھویں روز ، سولھویں دن . (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۲۲) . [سولھا (بحذف ا) + ویں ، لاحقۂ نسبت و ترتیب].

سِوُم (کس س ، ضم و) صف ؛ ←سوئم ، سویم.
۱. **تیسرا ، تین سے متعلق.** سوم مدرس کو ہرگز سرکاری نوکری کے گھمنڈ سے بحکومت کام نکالنے کا قصد نہ کرنا چاہیے.(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲). سوم :- ہمارا گزشتہ تجربہ جو ہم کو صنعت و حرفت کی ترقی کا مشاہدہ کرنے سے حاصل ہوا ہے اس امر کی تصدیق نہیں کر سکتا. (۱۹۰۱ ، علم الاقتصاد ، ۶۳). ۲. **مُردے کا تیجا ، مرنے کے بعد تیسرے دن کی فاتحہ جس میں قرآن خوانی وغیرہ کا ثواب مرنے والے کو بخشا جاتا ہے.**

وہ سوم میں میرے کب آئے کہ جب
بیٹھ کر مخلوق ساری اُٹھ گئی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۳). ماسٹر صاحب بولے آج اُنھیں صبح آٹھ بجے فلاں کے سوم میں جانا تھا ، شاید اس لئے دیر ہوئی. (۱۹۸۳ ، خُطباتِ محمود ، ۱۳). [ف].

---میں پُھول اُٹھانا محاورہ.
مُردے کا تیجا کرنا جس میں قرآن خوانی ہوتی ہے اور فاتحے کے بعد پُھول اُٹھایا جاتا ہے.

یہ بھی نہیں اُمید نزاکت سے بعدِ مرگ
آ کر مرے سوم میں اُٹھاؤ گے چار پُھول

(۱۹۰۷ ، دفترِخیال ، ۷۷).

سُوم (و مع) صف.
۱. **بخیل ، کنجوس ، تنگ دل ، جُزرس.**

بھوک میں آئی ہو جس کی موت جی ہو جانبہار
وہ کوئی اس سُوم کا مونہہ دیکھنے کو جانبہار

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۸). اِلٰہی توبہ اچھے سُوم سے سوال کیا کسی سخی سے مانگتے تو گھر بھر دیتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۲). وہ تو ایسی سُوم ہے کہ خدا کی پناہ ، نگوڑی پٹھانی کی دو ڈلیوں کی بھی کُچھ اصل ہے آٹھ دن سُکھا کر رکھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۷). اور ہاں بے چنڈال تُو شیخ بدرالدین پہ دھاوا بول دے. یاد رکھیو بڑا ہی سُوم ہے اِس گھر سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلے گا. (۱۹۵۴ ، پیرِ نابالغ ، ۹۷). کاریگر نے بھی سوچا اس سُوم سے یہ بھی مِل گیا تو بہت مِل گیا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۱۰). [پ : سوم सुम].

---پَنا (---فت پ) امذ.
بخیل ہونا ، بخیلی ، کنجوسی. وہ کونسا عیب ہے کہ سارے ہنروں کو چُھپا ڈالے جواب دیا سوم پنا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۳) . [سوم + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---کا کُتّا جانے نَہ جانے دے کہاوت.
بے فیض بخیل کا ساتھی بھی کسی کو فیض نہیں پہنچنے دیتا ہے (محاوراتِ ہند).

---کی ناس ٹُوٹنا محاورہ.
کنجوس کی گرہ سے پیسہ نکالنا. لیجیے صاحب سوم کی ناس ٹُوٹی ... کولر میں پُھول آیا. (؟ ، اودھ پنچ (فرہنگِ اثر)).

---کے گَھر کا کُتّا جانے نَہ جانے دے کہاوت.
بخیل کے کارندے بھی کسی کو دیکھ نہیں سکتے (نجم الامثال).

سوم (۱) (و مع) امذ.
ایک درخت کا نام اور اس کا رس جس میں نشہ ہوتا ہے اور جسے ہندو اِستعمال کرتے ہیں ؛ (مجازاً) آب حیات ، شہد. اکثر گھی چاول سوم کا رس اور کبھی کبھی ذبح کئے ہوئے جانور بھینٹ چڑھاتے تھے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۷). اگنی آگ کا دیوتا ہے اور سوم وہ منشی عرق ہے جو اس کو (آگ کو) تند کرتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۲۰۲). تین سو بھینسوں تک کا گوشت کھا جاتا ہے ، جب سوم پی لیتا ہے تو اس کا پیٹ ایک جھیل معلوم ہونے لگتا ہے. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا عوامی اِسٹیج ، ۷۱). [सुरा].

---رَس (---فت ر) امذ.
سوم یا سوما بُوٹی کا منشی عرق ؛ (مجازاً) شراب جس کا پینا داخل عبادت ہے ؛ آب حیات ، امرت. رات کو اپنے شکم مبارک کے توندے میں ... پُوری بوتل سوم رس کی چڑھا لیتے اور ستاری بجایا کرتے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳) میٹھے آموں کا سوم رس ریشہ ریشہ میں عجیب امرت گھول رہا تھا ، نیند غائب تھی. (۱۹۸۳ ، اجلے پُھول ، ۱۶۰). [سوم + رس (رک)].

---لَتا (---فت ل) امث.
سوم کا درخت. ویدوں میں سوم لتا کے متعلق بہت جگہ تذکرہ آیا ہے. (۱۹۳۴ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۷۲). [سوم + لتا (رک)].

سوم (۲) (و مج) امذ.
ایک بیماری. آنولوں کا خالص رس اور کیلے کی پکّی پھلی اور شہد اور مصری اِن سب کو مِلا کر چٹانے سے سوم کا مرض جاتا رہتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۴۰). [س : सोम].

سوم (۳) (و مج) امذ.
چاند ، ایک دیوتا کا نام ، شِو ، مہادیو. جنگ میں بھی دیوتاؤں کی مدد سے باقی رہتا ہے اور سوم اس کا محافظ ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۴). [س : م सोम].

سوما (و مج) امذ.
سوم کا پودا نیز اس کا رس جو نشہ آور ہوتا ہے ، آسمانی بُوٹی میں سوچ رہا ہوں کہ گائے خرید لوں ،گھوڑا خرید لوں کہیں میں سوما تو نہیں پی رہا تھا. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند (ترجمہ) ، ۱۱۳). اہلِ چین آج سے پانچ ہزار سال قبل بھی آسمانی بُوٹی سے واقف تھے ، دوسری صدی عیسوی کا ایک چینی مورخ لکھتا ہے کہ غالباً آریا لوگ مشہور مشروب سوما اسی بُوٹی سے تیار کرتے تھے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۳۸). [س सोमा].

ـــــقُربانی (ـــــضم ق ، سک ر) امث.
وہ بھینٹ جو سوم دیوتا کو دی جائے یا جس میں سوم رس چڑھایا جائے. سام وید کے بھجنوں کی ترتیب ایسی ہے کہ جو سوما قربانی کے وقت موقع و محل کے لحاظ سے پڑھے جائیں.(۱۹۴۵، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷).[سوما + قربانی (رک)].

سُوماری (ضم س ، و غم) امث.
حضرت مسیح سے پانچ ہزار سال قبل بابلی تہذیب سوماری کہلاتی ہے (سائنس اور فلسفہ کی تخلیق ، ۳۰). [سمیری (رک) کا ایک اِملا].

سومْبَر (و مج ، سک م ، فت ب) امذ ؛ سوئمبر.
رک : سوئمبر. جس کو اپنے زور اور ہنر پر بھروسہ ہو میدان میں آئے اور سومبر کی شرط بجا لائے. (۱۸۸۴ ، قصص ہند ، ۱ : ۳۲). اس جلسہ دعوت کا نام سنسکرت زبان میں سومبر ہے . (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۸۱). [سوئمبر (رک) کا ایک اِملا].

سُومْرا / سُومْڑا (و مع ، سک م) صف.
چمکیلا ، روپہلا. بلدیوجی ۵۶ کروڑ جادو جوڑ کندن پور کو چلے اس کال کنک کے ہاتھی کالے دھولے سُومرے دل بادل سے جاتے تھے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۹). پھر اس کی نظم جو بقسم سُومڑے سونے کے ہے اس کے گھڑلانی گھڑے. (۱۸۲۳ ، اخبارِ رنگین ، ۱). [مقامی].

سُومْڑا (و مع ، سک م) صف (مث : سومڑی).
سُوم (کنجوس) (رک) کا اسم تصغیر ـ **بڑا کنجوس ، حریص ، لالچی** (جامع اللغات). [پ : सुमड़ा].

سُومْڑی (و مع ، سک م) امث.
انکھوا ، چھوٹی ، معمولی ، گھٹیا ، نچلی ، کونپل ؛ چھوٹی پسلی یا پسلیاں جو کُرکری ہڈی کے مانند نرم اور بڑی پسلیوں کے نیچے اور دونوں طرف کوک کے ساتھ جھلی میں لگی ہوتی ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۸۵). [سومڑا (رک) کی تانیث و تصغیر].

سومْنات / سومْناتھ (و مج ، سک م) امذ.
جنوب مغربی ہندوستان کے علاقہ گجرات میں ایک شہر کا نام جو کاٹھیاواڑ کے کنارے پر واقع ہے. اس میں شیوجی یا مہادیو کا مندر سومناتھ بہت مشہور ہے عہدِقدیم میں یہ مندر پورے ہندوستان میں اہمیت رکھتا تھا اور اپنی دولت کی فراوانی کی وجہ سے مشہور تھا ، ۱۰۲۴ء میں محمود غزنوی نے اس شہر پر حملہ کر کے اسے فتح کیا. مندر کے بُت کو توڑ ڈالا جس میں سے بے شُمار جواہرات نکلے. شہر کا نام اسی مندر کے نام پر پڑا. سومناتھ بھی جس کا مجمل ذکر نومبر کے مخزن میں ناظرین نے پڑھا ہوگا شیوجی کا مندر تھا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۴۷). سومناتھ کاٹھیاواڑ کے جنوب مغرب میں ایک خلیج پر واقع ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۷). ۲. **(ہندو) بہت بڑا بُت خانہ ، مرکزی بُت خانہ**.

دل نہ توڑو اگر مُسلماں ہو — کعبۃ اللہ سومنات نہیں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۶۸). وہ اپنے وقت کے سب سے بڑے بُت شکن تھے وہ کئی سومناتوں میں داخل ہوئے (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۸۳). [س : सोमनाथ].

سومْناتی (و مج ، سک م) صف.
(کنایۃً) **بُت پرست ، کافر**.

میں اصل کا خاص سومناتی
آبا مرے لاتی و مناتی

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۰). سیدھا سادہ مسلمان ہو یا اصل کا خاص سومناتی ، قران حدیث میں تفکر و تدبر کرنے والا.(۱۹۷۵ ، اثبات و نفی ، ۱۳). [سومنات + ی ، لاحقۂ نسبت].

سومْوار (و مج ، سک م) امذ.
اتوار کے بعد کا اور منگل سے پہلے کا دن ، پیر ، دوشنبہ.

اجت وار سادھے نہ وو سوموار
نہ بوجے بجز سار ہور سار کار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷). مولانا ... کا وعظ بہت پرتاثیر ہوتا تھا ، شیخ نظام الدین اولیا ہر سوموار کو ان کا وعظ سننے جایا کرتے تھے. (۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۱۶). سینہ پُھلا کر فخر سے کہا پچھلے سوموار ہی کی تو بات ہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۰۳). [س : सोमवार].

سوموں ناج پھرانا محاورہ.
سسک سسک کر ناج پیسنا ؛ نہایت خست کرنا ، بہت بخیل بننا ، کنجوس ہونا (مخزن المحاورات ، ۵۳۵).

سُومی (و مع) امذ.
نقرئی جوہر رکھنے والی لکڑی ، ایک درخت. چھالوں میں قابلِ تذکرہ سومی کی چھال ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۱۴).[مقامی].

سِوُمی (کس س ، ضم و) صف.
تیسرا ، تیسرے (یہ کہ).

سومی گر کہے تُجھ سے کوئی نادان کہ ہیں
تیرے دیواں میں دواین کے افسر اشعار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۹).[سِوم (رک) + ی ،لاحقۂ نسبت].

سِوُمیں (کس س ، ضم و) صف ؛ سِوئمیں ، سوومیں.
تیسرا ، دو کے بعد والا.

چھوڑ اس ماہرو کو شہ تنہا
آشنا ماہ سو میں کا ہوا

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار، ۹۹).[سِوُم (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

سَون (و لین) امذ.
۱. **شگون ، فال ، سلونوں کے تہوار کے موقع پر نیک شگون کے لیے مکانوں اور دکانوں کی دیواروں پر رام رام لکھنا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **رک : سون چڑیا**. چرند و پرند ... کے بیان میں جانسی نے صفحے کے صفحے سیاہ کر دیئے ہیں پرندوں میں ... سوِن ، سلاد ، چیل ، کوا ، فاختہ ، ... وغیرہ کا ذکر ہے . (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۱ ، ۵ : ۱۸۵). [پ : सउण].

---چڑی / چڑیا (--- کسر چ / سک ڑ) امث.

ایک پرند جس کا رنگ کبوتر کی گردن کی طرح چمکدار نیلگوں ہوتا ہے ، بظاہر سارا سیاہ معلوم ہوتا ہے مگر جب اُڑتا ہے تو اس کی دونوں بغلوں میں سُرخ اور زرد پروں کے گُچھے دکھائی دیتے ہیں ، ایک اچھے شگون کا پرندہ. ایک منٹ میں سون چڑی کی طرح اڑ سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پُھول ، ۱۹). [سون + چڑی / چڑیا (رک)].

---چڑیا دیکھنا محاورہ.

ختنہ ہونا (جامع اللغات).

---چڑیا دیکھو فقرہ.

مُسلمان بچوں کو ختنے بٹھاتے ہیں تو اس کی توجہ دُوسری طرف کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں سون چڑیا دیکھو (جامع اللغات).

---دیکھنا محاورہ.

فال نِکالنا ، شگون دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ).

---کِسون ہونا محاورہ.

فال بد ہونا ، بُرا شگون ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

سُون (۱) (و مع) امث.

رک : **سونڈھ . سانس ، دم ؛ چُپ ، سکوت ، خاموشی ؛ خالی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : شونیہ].

---سادھنا محاورہ.

خاموشی اِختیار کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---سان صف (قدیم) ؛ سُنسان.

وِیرانہ ، غیر آباد ، خالی ، جہاں کوئی موجود نہ ہو ، سُنسان.

رہیا ہے سکل شہر ہو سون سان
بجز آہ باجے کانٹیں کچھ نِشان

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۱۲۹). [رک : سنسان].

---کَسْنا محاورہ.

خاموش رہنا ، چُپ سادھ لینا ، توجہ نہ کرنا.

سون کسے رہنے کی ، کس نے بدی ہے بھلا
لطف و غضب ، مہرباں ، کچھ تو کیا چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۳).

---کی لینا محاورہ.

دم نہ مارنا ، چُپ رہنا ، خاموشی اِختیار کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کھینچنا محاورہ.

سانس روک لینا ، دم سادھنا ، بالکل چُپ رہنا. پھر گرو جی اور مہاراج ... وہاں آ پہنچے جہاں رانی کیتکی چُپ چاپ سون کھینچے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). جہاں آرا بہن تو کبھی کبھی خط لکھتی بھی تھیں مگر آپ نے تو وہ سون کھینچی کہ توبہ ہی بھلی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۱۷). ساس منت سماجت کرے گی میں سون کھینچ جاؤں گا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۵ : ۹). میں اول جلول آدمی خط لکھنے پر آ گیا تو برابر لِکھتا ہی رہا اور اگر سون کھینچی تو خبرے نمی خیزد . (۱۹۵۱ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۱۳۴).

---گھسیٹ جانا محاورہ.

رک : **سون کھینچنا**. صاحب یہ کونسا دستور ہے ، پرچہ نِکالتے ہیں ہفتہ وار ، اور کبھی کبھی پندرہ دن تک سون گھسیٹ جاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۵ : ۱۰).

سون (۲) (و مع) امذ.

پہاڑی کُتّے کی ایک قِسم. مگر سماں وہ بندھ گیا جیسے سُون کُتّوں کے غول میں گھر کر تیندوا لومڑی کی طرح ... جان بچانے کی جدوجہد کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۲۳۸). [رک : سونا (۲)].

سون (و مع) امذ.

سے.

چلی یاد کی کرنا ہر گھڑی ، یک تل حضور سوں ٹلنا نہیں اٹھ بیٹھ میں با دسوں شاد رہنا ، گواہ دار کو چھوڑ کے چلنا نہیں (۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی اِبتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۲)). جسے انی ہور میانہ تتھا ، سو اِس رسّی سوں باند کر ہکانے کے واسطے لے چلے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۱).

آب حیات او لب ترے جاں بخش و جاں پرور اہے
مشتاق ہوے سوں پیا امرت بھری اوکل گھڑی

(۱۵۱۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷)).

جو کوئی محبت سوں غلام ان کو کوایا ہے
مدد اس مصطفٰے ہے ہور رہے گا وو سدا ارفع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۴).

کئی جتن سوں شعر بولا ہوں ولی سُن شوق سوں
شوق سوں جوہر نمن رکھ اس کوں کر کے کئی جتن

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۵).

اللہ نام سوں ہے نستارا
اللہ نام ہی سب سے پیارا

(۱۹۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے ، ۱). [س : سم ← **सम**].

سَوں (۱) (و مع نیز لین) امث.

قسم ، سوگند.

عورت کی اب کہاں ہے سوں
جو لک جئیوں تو لک ہوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۲ الف).

منجے سوں ہے اس دھن کے دیدار کا
منجے سوں ہے اس چھند بھری نار کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۶).

یہ بات آبرو کی ہے جو اور سیں ملے
تو تُم سیں پھر ملوں تو تمہاری ہے سوں مُجھے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۳). اگر کسی اور نے یہ حرکت بے معنی

کی ہوتی ، پروردگار کی سون اس کی بوٹیاں کٹوا کر چیلوں کو بانٹتی. (۱۸۰۳ ، باغ و بہار ، ۳۱).

اپنی تجھے کجکلاہی کی سون
بیدردی و کم نگاہی کی سون

(۱۹۰۸ ، مخزن ، نومبر ، ۳۹). [پ : سَوہ ؛ س : شپتھ शपथ].

---سپت (---فت س ، پ) امذ.
قسما قسمی ، عہد و پیمان جو قسم کھا کر کیا جائے.

اپس میں ایے بوسہ کاری کیے
دونوں سون سپت گھال یاری کیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷). [سون + سپت ـ شپتھ (رک)].

--- کھانا محاورہ (قدیم).
رک : قسم کھانا.

عشق اب مرتبہ اُوپر آیا
کِس لطافت سوں دل نے سون کھایا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).

میں کھاتا ہوں سوں بھی زِ پروردگار
جو ناں لیا سون مجھ سات بھی یک سوار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۲). ہیرا نے کہا جانے چلا ہی تو ہے ، کھا باپ کی سون. (۱۸۰۳ ، رسوم ہند ، ۸۹).

سون (۲) (و مج) امذ.
ایک قسم کا سُرخ گنّا ؛ ایک پودا. لاط :- Bignoniaindica
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सोणो].

سون (۳) (و مج) امذ.
۱. سونا (رک) کی تخفیف (مرکبات میں مُستعمل).

پارس پر سے لوہ کو تو کرے لوہ سون سون
چندن نیم چندن کرے سب کچھ تیرے ہون

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۷). **۲. دھان کی ایک قسم جس کا چھلکا سنہری اور دانے چھوٹے ہوتے ہیں.** چھلکا سنہری ، دانے چھوٹے ... سون. (۱۹۷۰ ، چاول : دستورِ کاشت ، ۳۰).

---جُوہی/جُوئی (---و مع) امث.
سنہری پھول والی جُوہی. سون جُوہی کندن سے اشرف کل اشرف رکھتی تھی سونے پر شرف. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۰). زرد رنگ جیسے سون جُوہی کی پنکھڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۵۳).
[سون + جُوہی/جُوئی (رک)].

---چنّپا (---فت چ ، سک ن بشکل م) امذ.
چنپا کی ایک قسم جس کے پھول کا رنگ زرد طلائی ہوتا ہے ، فاغر ، چمپکہ. چنپا ... سنسکرت میں چمپکہ کہتے ہیں سون چنپا بھی اس سے عبارت ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۳ : ۳۷۹).
[سون + چنپا (رک)].

---زَرد (---فت ز ، سک ر) امذ.
زرد رنگ کا خُوبصورت پُھول. سون زرد (برنگ) زرد . (۱۵۹۳ ، آئینِ اکبری ، ۱ : ۶۳). [سون + زرد (رک)].

---سَلائی (---فت س) امث.
پھونک کی سنہری چوڑی جو اندر سے خول دار پتلی سلائی کی طرح ہوتی ہے. سنہاری آئی اس نے دولھا کے پاس کی سون سلائی کی سنہری نئی لپٹی ہوئی چوڑیاں پہنا دیں. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ کراچی ، ۲۹ : ۹۵). [سون + سلائی (رک)].

---کیلا (---ی مج) امذ.
کیلے کی ایک قسم جو نہایت میٹھی خوشبودار اور جسامت میں بہت چھوٹی ہوتی ہے ، چمپا کیلا ، چنپا کیلا. چھوٹے کیلے کو جس کی پھلی ایک انگلی کے برابر موٹی اور لمبی ہوتی ہے سون کیلا اور رانے کیلا کہتے ہیں. (۱۹۶۰ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۷).
[سون + کیلا (رک)].

---کیوڑہ (---ی مج ، سک و ، فت ڑ) امذ.
ایک پودا جس کے پھول کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے ، کیتکی، مرہٹے اس کو سفید کیوڑہ اور کیتکی کو ... پہلا کیوڑہ بولتے ہیں ان کی زبان میں اول کے لیے شوبت کیوڑہ اور دوم کے لیے سون کیوڑہ الفاظ ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱). [سون + کیوڑہ].

---کھاد امث.
میلے کا عُمدہ اور زوردار کھاد جس کی سایہ دار مکانوں میں ایک گڑھے کے اندر تین یا چار اِنچ میلہ کی ایک تہہ بچھائی جاتی ہے تہہ بچھانے سے آٹھ نو مہینے کے بعد سیاہ رنگ اور بے بُو کا بہت اچھا کھاد نکلتا ہے ، یہ کھاد سب میں افضل ہوتا ہے. انگریزی میں اس کھاد کو پوٹربٹ کہتے ہیں اور جنوبی ہندوستان میں اس کا نام سون کھاد ہے. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۳ : ۸). [سون + کھاد (رک)].

---مکّھی (---ضم م ، شد کھ) امث.
۱. ایک قسم کا پتھر جو سونے کی کان سے نکلتا ہے. ایک معدنی پتّھر سونے کی کان سے نکلتا ہے، اس وجہ سے سون مکّھی یا سونا مکّھی کہتے ہیں. بالوں کے لیے اور آنکھوں کے لیے مفید ہے اعضا کے ورم کو ، بواسیر کو اور جریان کو دور کرتا ہے اس کا کُشتہ اکثر امراضِ سرد میں مفید ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۸۸). **۲. ایک قسم کی دوا جو آنکھوں کے لیے اِستعمال کی جاتی ہے** (نوادرالالفاظ ؛ فرہنگِ آصفیہ).
[سون + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سون (۴) (و مج) صف.
سا ، مانند ، مثل.

دیکھ کر خطِ سبز کُوں تیرے
تھا شرابی سوں سبزہ پوش ہوا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۲۰). [رک : سا].

سون (۵) (و مج) صف.
(ریاضی) سو کی قدیم شکل.

تری اولاد پر ہور تجھ پو ہر دم
ہزاراں سون اچھو صلوات و سلم

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷). [سو (رک) کا قدیم اِملا].

سُونا (۱) (و مع) صف مذ.
۱. **خالی ، غیرآباد ، سُنسان.**

لے گئی جنگل میں وحشت شہر سے
ایک آباد ایک سُونا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۲). گھر سُونے اور قبرستان آباد ہو رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۷). ۲. **اُجاڑ ، وِیران ، بے رونق ، سُنسان ؛ غیر محفوظ.**

نہٹ ہلکہ اوس وقت دُونا ہوا
مرے حق میں وہ باغ سُونا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴۴).

اُن کے گھر سے جب بگڑ کر میں چلا تو یہ کہا
آپ کے جانے سے کیا سُونا مکاں ہو جائے گا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۷).

عشق میں ویران سا وِیران تھا یادش بخیر
مجھکو دل یاد آ گیا سُونا بیاباں دیکھ کر

(۱۹۰۵ ، گُفتارِ بیخود ، ۱۰۱).

مگر پیدا کرتا نہ اک ذات کو
تو سُونا ہی رہتا یہ سارا جہاں

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۱۱۹). اف : کرنا ، ہونا. [س : شونیہ

---پڑا رَہنا/ہونا ف مر ؛ محاورہ.
اُجاڑ ہونا ، وِیران ہونا ، بے چراغ ہونا ، خالی رہنا ، بے رونق یا سنسان رہنا.

بناوے کوئی عمارت سو کس توقع پر
پڑا ہے قصرِ فریدوں بن آدمی سُونا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۸). اور تمہارے راستے سُونے پڑے رہیں گے. (۱۸۲۲ ، مُوسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۴۹۷). اب گھر کے گھر سُونے پڑے ہیں ، کسی گھر میں ایک عورت رہتی ہے کسی میں دو عورتیں. (۱۸۸۲ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۳۰۳).

قتّالِ جہاں معشوق جو تھے ، سُونے ہیں پڑے مرقد ان کے
یا مرنے والے لاکھوں تھے یا رونے والا کوئی نہیں

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۴۲).

---پَن (---فت پ) امذ.
وِیرانی ، بے رونقی ، بربادی. جس گھر میں محبانہ اعتبار نہو گا وہاں سے خیر و خوبی کی کہما کہمی چلی جائے گی اور سُونا پن آئے گا. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۱). اُس کی بیوگی کا سُونا پن کسی خوفناک جانور کی طرح اُسے نِگلنے لگا. (۱۹۳۶ ، منشی پریم چند ، واردات ، ۸۱). [سُونا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سُونا (---و مع) صف ؛ م ف.
خالی خالی ، وِیران ، اجاڑ. کانے کی ابھی کون جلدی ہے. ہاتھ میں پیسے ہو جائیں تو لے لینا ، سونا سونا گلا اچھا نہ لگے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۵).

سُونا سونا جو نظر آتا ہے گھر بار مُجھے
کیا بُلاتا ہے وہی سایۂ دیوار مجھے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۵۵). [سُونا + سونا (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
بے رونق بنا دینا ، اُجاڑنا ، برباد کر دینا ، خاک اُڑا دینا.

جلوہ گہِ شوکتِ مشرق کو سُونا کر دیا
جنّتِ دنیا کو دوزخ کا نمونہ کر دیا

(۱۹۱۳ ، شکریۂ یورپ ، ۱۲).

--- کھیت جُوا انڈیا/انڈہا سووے کیوں نہ کھیتی/کھیت اوجڑ ہووے کہاوت.
جب کھیت کو سُونا چھوڑ کر چوکیدار سو جائے تو پھر کھیت اُجڑنا ہی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھیت کلجھنا ہرنا ہی چُگ جائے کھیت پرایا بونیے/بونے کے بیج اکارتھ/اکارت جائے کہاوت.
اپنے بے وقوف بے حِفاظت کھیت کو ہرن کھا جائیں گے اور دوسرے کے کھیت میں بیج بو کر بیج ضائع کرنا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اپنی چیز کی اچھی طرح حِفاظت کرنی چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر بھڑوں/چوروں کا راج کہاوت.
جب کوئی لائق نہ ہو تو نالائقوں کی بن آتی ہے ، جب کوئی سردار نہو تو بدذاتوں کا زور ہوتا ہے ، مکان وِیران جہاں ایک آدمی نہ ہو خالی مکان پر کوئی بھی قبضہ کرلیتا ہے ، بیکاری بدی کی جڑ ہے (فرہنگِ آصفیہ ، نجم الامثال ؛ محاورات ہند ؛ فرہنگِ اثر).

سُونا (۲) (و مع) امذ.
کُتا ؛ بچّہ دینا یا جننا (کُتیا یا جانوروں کا) (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[پ : **सूना**].

--- کُتْرْنا محاورہ.
(عو) کُتا ؛ کُتیا یا کسی اور جانور کا بچّے دینا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سونا (۱) (و مج) ف ل.
۱. **(ا) جاگنے کا نقیض ، نیند آ جانا.**

اِتنے میں توں سیاناں ہو
غفلت کیری نیند نہ سو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)).

ہنسے بُہوت دن اب سو رونا بھلا
سو جاگے بہت اب سو سونا بھلا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۷).

سویا پڑا ہے کیا رے نازک بدن اکیلا
خُوں جوش دے ٹپکتا جامن اسے اُٹھا دیکھ

(۱۷۵۰ ، کامل ٹھٹوی (مقالات الشعرا ، ۶۷۴)).

بےخبر اپنے پلنگ پر سو گیا

(۱۸۱۴ ، عجائبِ رنگین ، ۲۸).

یاد آتا ہے گُلزار میں اس گُل کا وہ سونا
آنا وہ دبے پاؤں نسیمِ سحری کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۲).

خواب میں مُجھ کو ملی دولتِ بیدارِ وصال
آج اکسیرِ اِلٰہیٔ مرا سونا ہو جائے

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۹۹). میرا تو ابھی سونا نمبر ایک ہی ختم نہیں ہوا اور تم اس کی جان کے دشمن ہونے ہو. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۹). (ii) **آرام کرنا.**

نہ پانی ہائے آسائش جہاں میں ہم نے تو آکر
نہ سونے اس سرائے تنگ میں ہم پاؤں پھیلا کر

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۶۹) . ۲. **مباشرت کرنا ، ہم بستری کرنا.**

اس کے سنگات اس کا مرد سوتا
یو سورات دیس یاد کر کر روتا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۶). سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے ساتھ سونا جانتی ہے جان سے مارو. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۱۲۳). کھانا کھائیں تو اِستخارہ ، پانی پئیں تو اِستخارہ ، نگوڑی جُروا کے ساتھ سوئیں تو اِستخارہ. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۰ : ۴). ۳. **مرنا ، قبر میں لیٹنا ، دفن ہونا.** میں اپنے باپ دادوں کے پاس سووں گا اور تُو مُجھے مصر سے باہر لیجائیو اور ان کے گورستان میں گاڑیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۱۹۶).

مر گئے تو مِٹ گیا وہ شور و شر
سو گئے ہم شہر سُونا ہو گیا

(۱۸۴۷ ، مظہرِعشق ، ۲۴). اِدھر بڑی بی سوئیں اُدھر میں نے حویلی کے کَوڑے کئے . (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۲۱) .
۴. (i) **سن ہونا ، بے حِس و حرکت ہونا.**

آگے کِسو کے کیا کریں دستِ طمع دراز
وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۷۴).

بے نظیر اُٹھتے نہیں ضعف سے غُربت میں قدم
سو گئے پاؤں بھی میرے میری تقدیر کے ساتھ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۵۳). (ii) **معطل ہو جانا ، خاموش ہو جانا.** حوض میں پچی کاری کا کام تھا اور اس کا فوّارہ کبھی بلاوجہ سو جاتا ، کبھی کبھی جاگ کر موتی برسانے لگتا. (۱۹۴۶ ، آگ ، ۲۵). ۵. **غفلت و لاپروائی کا شکار ہونا ، غافل ہونا ، بے خبر ہونا.**

ارے دِل توں غفلت میں تے بھار ہو
کِتا سونے گا ٹک توں ہشیار ہو

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

گنہ ہر صبح تُجھ سے ہے یہ ہوتا
کہ میں ہوں جاگتا اور تُوں ہے سوتا

(۱۸۱۴ ، غرائب رنگین ، ۸). کیا وہاں کا کارندہ سو رہا ہے؟ . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۸).

ہشیار نہیں ہے رُوح جس کی سو جائے
مانوس جمود سے طبیعت ہو جائے

(۱۹۴۷ ، لالہ و گل ، ۴۳). [پ : شوء ؛ س : شوپت (سوپ ـ سونا)].

--- بیٹھنا محاورہ.
رہنا سہنا ، بُود باش رکھنا ، آرام کرنا. اُوپر کی دونوں منزلیں ہوادار اور کُھلی ہوئی تھیں. کھانا نیچے پکتا تھا سونا بیٹھنا اوپر ہوتا تھا. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۳).

--- جاگنا محاورہ.
روزمرّہ کے امور بجا لانا ، زِندگی بسر کرنا. بالاخانے کا جو دالان میرے اُٹھنے بیٹھنے،سونے جاگنے جینے مرنے کا محل ہے اگرچہ گِرا نہیں ، چھت چھلنی ہو گئی. (۱۸۶۴ ، خطوط غالب ، ۱۹۸).

--- حَرام کَرْنا محاورہ.
نِینْد اُڑا دینا ، بے آرام کر دینا ، بے چین کر دینا (نوراللغات).

--- حَرام ہونا محاورہ.
نِینْد اُڑ جانا ، کسی طرح سے نِینْد نہ آنا ، بے چینی کے سبب نِینْد نہ آنا ، بے آرام رہنا.

یادِ پری رُخاں نے اُڑائی لحد میں نِینْد
میں مردِ عشق تھا مُجھے سونا حرام تھا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۱).

قِسمت جو سو رہی تھی میری بلا سے سوتی
کیوں ہو رہا ہے مجھکو سونا حرام میرا

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۵).

--- سَوگَنْد ہونا محاورہ.
نِینْد اُڑ جانا ، نِینْد غائب ہو جانا ، بے چین رہنا ، کسی طرح نِینْد نہ آنا ، نِینْد حرام ہو جانا ، نِینْد ختم ہو جانا.

واللہ ، کہ شب کو نِینْد آتی ہی نہیں
سونا سوگند ہو گیا ہے غالب

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).میرا سونا سوگند ہو گیا ہے اور خود تُم سو رہے ہو. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۶).

--- مِلْنا محاورہ.
سونے کا موقع ہاتھ آنا ، آرام کرنے کی مہلت ملنا. رات کو ایک بجے سونا ملا ، سویرے جی خراب تھا ، دس بجے جب ذرا لوگ کم ہو گئے تو میں سو گیا. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۲۳).

سونا (۲) (و مج) امذ.
۱. **زرد رنگ کی ایک قیمتی دھات ، زر ، طلا.**

سونا موتی ہیرے خاص
سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۴۲)).

یا کہ دو ڈھیریاں ہیں سونے کی
کسو حکمت سے پڑ گیا ہے جی

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۹۱).

اُس کے بھر پاؤں میں پہنائی وہ سونے کی جڑی
جن کے گھنگرو کی صدا شورِ قیامت سے لڑی

(۱۸۳۶ ، واسوختِ امانت ، ۱۱). تیرھویں صدی تک سونے اور چاندی کو الگ الگ کر لینے اور پارہ ملا کر چاندی نکال لینے کے طریقے کی دریافت. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (پیش لفظ) ، ۲۰).

ان کے کانوں میں سونے کی نازک اور مرتعش مثلثی آویزاں تھیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۶۰). ۲. (کنایۃً) قیمتی ، بہت اہم ، اعلیٰ. بنجر زمین اس کی سبب سونا واقع ہوئی ہے. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۷۱). حکومت اور عوام کی زبردست محفوظ طاقت ایسے محتاط ہاتھوں میں ہے جو اپنے فن کے ماہر ہیں جو ہاتھ نہیں ہیں سونا ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳). ۳. جاوا نسل کا لڑاکا مُرغ جس کے پر سنہری ہوتے ہیں. بدوی نے ہزاروں مُرغ پال ڈالے . اثار ... سونا .. مگر حضور پر پھر کے الف ہی پر آ گئے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۷). ۴. (مجازاً) سُورج کی سنہری کِرن ، سُورج کی روشنی.

کرتا ہے فلک جو زر فشانی
سونا نظر آ رہا ہے پانی

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۴۷). [پ : سون ؛ س : سوزن **सवर्ण**].

---اُتّرنا محاورہ.
پھیکا پڑ جانا ، بے رونق ہو جانا ، قلعی اُتر جانا.

سر جا بِلا جو شمسۂ کیوان جناب کا
سونا اُتر گیا ورقِ آفتاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳).

---اُچھالتے (ہوئے) چلے جانا محاورہ.
نہایت امن و امان کے ساتھ ، نہایت بے فکری سے زندگی بسر کرنا ، ہر قِسم کے ظُلم و سِتم ، لُوٹ مار ، خوف اور ڈر سے محفوظ رہنا. راہی مسافر جنگل میدان میں سونا اُچھالتے چلے جاتے. (۱۸۰۳ ، باغ و بہار ، ۸). کبھی سُونی بھی چوری جاتے نہیں دیکھی ، سونا اچھالتے چلے جائیے آنکھ اُٹھا کے نہیں دیکھ سکتا کوئی. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۱۶). نانا نے کہا خطرہ پُرانے زمانے کی بات ہے ، اب تو سونا اُچھالتے ہوئے جا سکتے ہیں. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۴۹).

---اُڑ جانا محاورہ.
مُلمّع اُتر جانا ، قلعی دُور ہو جانا ، جھول اُترنا ، اصلیّت ظاہر ہونا.

شباب اپنا جو گُزرا کلجھما چہرا نِکل آیا
مُلمّع تھا کہ سونا اوڑ گیا تانبا نِکل آیا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۶).

---اُگلتی زَمِین (---ضم ا ، فت گ ، سک ل ، فت ز ، ی مع) اسث.
نہایت زرخیز زمین ، بہتر و اُپجاو زمین. پاکستان کو قُدرت نے سب کچھ دیا ہے ، سونا اُگلتی زمین دی ہے ، آسمانوں سے باتیں کرتے پہاڑ دیئے ہیں. (۱۹۶۲ ، جدید کاشتکاری ، ۲۲).

---اُگلنا محاورہ.
حد درجہ زرخیز و نفع بخش ہونا. مذکورہ بالا دریا اپنی گاد اور مٹی لا لا کے جمع کرتے رہتے ہیں اور جن کی زمینیں اب سونا اُگلتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۵). عزیزوں کو ٹکوں کے عوض سونا اُگلنے والے بڑے بڑے ٹھیکے الاٹ کر دیئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۹).

---اَناڑی کا بارَہ بانی کہاوت.
اناڑی کا سونا خالص ہوتا ہے یعنی اناڑی اپنے مال میں مِلاوٹ نہیں کرتا.

ہوتا ہے اے میرے جانی
سونا اناڑی کا بارہ بانی

(۱۸۳۰ ، امتحانِ رنگین ، ۱۵).

---بارا بانی امذ.
(نیاراگری) **اعلیٰ قِسم کا صاف کیا ہوا سونا ، جس میں کسی قِسم کی کھوٹ نہ ہو (انگریزی میں ۲۴ کیراٹ کہلاتا ہے). کئی مرتبہ کا صاف کیا ہوا اوّل قِسم کا سونا جس کی چاشنی یکساں ہو** (ا پ و ، ۴ : ۱). [سونا + بارا بانی (رک)].

---پاٹھا امذ.
(نباتیات) **بڑا جھاڑدار درخت جس کے نیم کی طرح پتے سینک کے دونوں طرف لگتے ہیں اس میں پتلی اور کھوکھلی پھلیاں لگتی ہیں ، پکائن کا درخت.** سونا پاٹھا: اس کا بڑا جھاڑ ہے اس کے نیم کی طرح بڑے پتے سینک کے دونوں طرف لگتے ہیں ... اس کے درخت ہندوستان بھر میں سب جگہ بوئے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۷). [سونا + پاٹھا (رک)].

---پاسا / پاسَہ / پانسَہ (---/ فت س / مغ ، فت س) امذ.
(نیاراگری) **صرافے کی کاروباری زبان میں اس لفظ (پاسا) کا مفہوم ، ولایتی کارخانوں کے صاف شدہ سونے کی تقریباً ۲۰ تولے وزنی مستطیل شکل کی بٹیا کے لیے مخصوص ہو گیا ہے** (اپ و ، ۴ : ۲). [سونا + پاسا / پاسہ / پانسہ (رک)].

---پانا اَور کھونا دونوں بُرے ہیں کہاوت.
یہ خیال ہے کہ اگر سونا ملے تو بھی شگون اچھا نہیں ، اگر کھو جائے تو بھی نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پکانا محاورہ.
(نیاراگری) **سونے کو صاف کرنے کے لیے شورے کے تیزاب میں گلانا** (ا پ و ، ۴ : ۸).

---پَہن ڈھانک چَل کہاوت.
امیری ، مالداری ، دولت مندی پر اِترانا نہیں چاہیے ، مال و دولت پر غرور اچھا نہیں ہوتا. مگر بُوا وہ مثل نہیں سُنی «سونا پہن ڈھانک چل» میرا دل ہی جانتا ہے جس محبت سے میں نے کنگھیاں بھیجی تھیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی اِنشا ، ۷).

---پِینا محاورہ.
(نیاراگری) **چاندی کا سونے کو جذب کر لینا ، چونکہ چاندی سونے کو جذب کر لیتی ہے جس کو اِصطلاحاً سونا چاٹنا یا پینا کہتے ہیں** (ا پ و ، ۴ : ۸).

---تیزابی (---ی مع) امذ.
روا ، مُستعملہ سونا ، صاف کیا ہوا سونا ، بالکل خالص سونا.

سونا تیزابی : ۰۰،۰۰۰ ۱۷۳. (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۵).
[سونا + تیزابی (رک)].

---جانے کَسنے سے آدمی جانے بَسنے سے کہاوت.
سونا جانے کسے الخ (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---جانے کَسے اَور آدمی جانے بَسے کہاوت.
سونے کی پہچان کسوٹی پر پرکھنے سے اور آدمی کی پہچان پاس رہنے سے ہوتی ہے ؛ حقیقت تجربے ہی سے معلوم ہوتی ہے ، کھوٹے کھرے کا پرکھنے سے پتہ چلتا ہے . وہ کٹنی ہے دوکر، کمبخت کو ... سچ کہتے ہیں سونا جانے کسے آدمی جانے بسے . (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۸۷). اگرچہ لڑکا جاہل ہے لیکن نہایت ہی غریب اور کم سُخن ہے اس کا میں قائل نہیں ، اس لئے کہ ... سونا جانے کسے اور آدمی جانے بسے . (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۶).

---جھونا (---و مج) امذ.
زیورات وغیرہ. بیٹی باپ کے گھر سے نیک بختی خوش اخلاق ... کا جہیز لے کر وداع ہو ، ارتن برتن ، کاٹ کباڑ ، کپڑا لتہ ، سونا جھونا ، گوٹہ کناری یہ سب دِکھاوے کی باتیں ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۱). آہ لوگ کہتے ہیں ، حُسن ، روپے پیسے ، کپڑے لتے ، سونے جھونے سے دوگنا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۴). [سونا + جھونا (تابع)].

---چاٹنا محاورہ.
رک : سونا پینا (ا پ و ، ۴ : ۸).

---چاندی امث.
(کنایۃً) **مال دولت ، روپیہ پیسا ، روپے اشرفیاں زروسیم**(ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سونا + چاندی (رک)].

---چاندی آگ ہی میں پَرکھے جاتے ہیں کہاوت
انسان کے اوصاف و خُوبیاں آفت مُصیبت میں ظاہر ہوتی ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چَڑھانا محاورہ.
سونے کا پانی پھیرنا یا مُلَمّع کرنا ، سونے کی پتلی چادر منڈھنا.

زہے اون نِگاہوں کے کشتوں کا رُتبہ
مزاروں پہ سونا چڑھاتی ہے بجلی

(۱۸۵۴ ، غُنچۂ آرزو ، ۱۷۳).

میری نظر ہے زُلفِ مسِ کجکلاہ پر
سونا چڑھا رہا ہوں میں تارِ نگاہ پر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۳۹). بالیوں کے ہرے رنگ پر سُورج نے اپنا سونا چڑھا دیا. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۸۱).

---چَڑْھنا محاورہ.
سونے کا مُلَمّع ہونا ، سونے کی پتلی چادر منڈھنا ، سونے کا جھول ہونا. ایک صندوق میں اُس کی (سلطان ٹیپو کی) شمشیر بے میان گم ہے یہ تلوار ایرانی ساخت کی ہے ... قبضہ پر سونا چڑھا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۷).

---چَڑْھوانا محاورہ.
سونے کا مُلَمّع کرانا.

بخت ہے تو ہو مجھکو زرِ نقد عنایت
سونا مری تصویر پہ چڑھواتے ہو ناحق

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---چھاپنا امذ.
(کولت کاری) **برتن کی سطح پر چاندی یا سونے کا ورق جما کر اس میں پُھول پتے کاٹنا ، زر بلند** (ا پ و : ۳ ، ۳۶ ، ۴۵).

---چُھوئے مَٹّی ہوتا ہے فقرہ.
نہایت بدبخت اور بداقبال کی نِسبت بولتے ہیں یعنی بھلائی کرتے بُرائی گلے پڑتی ہے ، ہر کام میں نقصان ہوتا ہے.

اگر سونا چُھوئیں ہوجائے مٹی بدنصیبی سے
چُنیں اکسیر پارس خاک پتھر رول لیتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بے مثال ، ۶۸).

---دِہ پانی (---کس د) امذ.
(نیاراگری) **بارا بانی ، سونے سے دُوسرے درجے کا سونا یعنی کسی قدر کم پکایا ہوا** (ماخوذ : ا پ و ، ۴ : ۶). [سونا + دہ بانی (رک)].

---رَنْگی (---فت ر ، غنہ) امذ.
پتھر کی ایک قِسم جو بُھورے اور براؤن رنگ کا خُوشنما اور چمکدار ہوتا ہے ، اس میں چھوٹے چھوٹے سُنہری داغ ہوتے ہیں ، اس کے تمام رنگوں میں سُنہری رنگت کی جھلک پائی جاتی ہے ، سنگ ستارہ. اس پتھر کو ... ہندی میں سونا رنگی اور اردو میں سنگِ ستارہ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۰۶). [سونا + رنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---رُوکھاری پاسَہ (---و مج ، فت س) امذ.
(نیارا گری) **معمول سے زیادہ تپایا ہوا سونا جس کی رنگت میں رُوکھاپن آ جائے** (ا پ و ، ۴ : ۷). [سونا + روکھاری (روکھا (رک) کا حاصلِ مصدر) + پاسہ (رک)].

---سُگَنْد/سُوگَنْد (---ضم س ، فت گ ، غنہ) . (الف) امذ.
کھرا سونا ، خالص سونا ؛ بے میل ؛ بے گناہ ، معصوم ؛ بہت قابل آدمی ؛ خاندانی آدمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . (ب) صف. **خُوبصورت ، حسین ، سونا جیسا.**

سونا سوگند کیوں نہ کہوں تجکو اے پری
رنگت سُنہری اوسپہ یہ خوشبو بدن میں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۰۸). [سونا + سُگَند/سُوگَند].

---سُنار کا سوبھا/اَبھرن سُنسار کی کہاوت.
سُناروں کی خیانت کاری کے لیے یہ کہاوت ہے کھوٹ ملاوٹ کٹوتی اِن کی عادت ہوتی ہے ، لوگوں کو خوش کر کے اپنا مطلب نِکالنا ، روغنِ قاز مل کر لوگوں کا مال مارنا ، مکر و فریب سے کام لینا (قصص الامثال ، ۱۸۷ ؛ جامع اللغات).

---کَسانا محاورہ.
کھوٹا کھرا معلوم کرانا ، جانچ پڑتال کرانا (جامع اللغات).

---کَسْنا محاورہ.
کھوٹا کھرا معلوم کرنا ، جانچ پڑتال کرنا ، اچھا بُرا پرکھنا.

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بارہا کسا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۹). میں تیرے سونے کو کسوٹی پر کیا کسوں وہ ڈھیلا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۲۸).

---کَسوٹی پَر چَڑھنا محاورہ.
معیار پر پرکھا جانا ، خامی کو جانچنا ، کھوٹے کھرے کا جانچا جانا. لطائف فارسی بحث اور غوامض فارسی آمیختہ بہ عربی اس سے میرے حامی ہوئے. سونا کسوٹی پر چڑھ گیا. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۳۰۶).

---کَہے سُنار سے اُتَّم میری (ہماری) ذات کالے مُنھ کی گھونگچی تُلے (ہمارے) سات ، ہم لالوں کی لاڑی لال ہمارا رنگ کالا مُنھ جب سے ہوا تُلی نِیچ کے سنگ کہاوت.
شریف اور رذیل کا میل نہیں ہوتا. شریف کو رذیل کی صحبت نہیں بھاتی اُونچ ذات اور نِیچ ذات کا کیا جوڑ ، سونا سنار سے کہتا ہے کہ میری ذات بڑی اونچی ہے ، بڑے شرم کی بات ہے کہ میں کالے منہ کی گھونگچی کے ساتھ تولا جاؤں گھونگچی جواب میں کہتی ہے کہ میں لالوں کی لال اور میرا رنگ بھی لال ہے ، مگر منہ اس لیے کالا ہے کہ نیچ ذات کے ساتھ تولی گئی (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گِنّی (---کس گ ، شد ن) امذ.
انگریزی اشرفی کا سونا جو بازار میں معیاری خیال کیا جاتا ہے. سونا گنی – ۱۵۸. (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۵). [سونا + گنی (رک)].

---گیرُو (---ی مج ، و مع) امذ.
(طب) گیرو کی عمدہ قسم جو صاف خالص ہوتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے پھول جاتی ہے ، اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے ، سون گیرُو. سُرخ تیرہ اور خالص اسے سون گیرو یا سونا گیرو کہتے ہیں قابض ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۲۰). [سونا + گیرُو (رک)].

---گھِسے آدمی بَسے کہاوت.
سونا کسوٹی پر گھسنے سے اور آدمی مُدّت تک ساتھ رہنے سے پرکھا جا سکتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---لُٹانا محاورہ.
دل کھول کر خرچ کرنا ، بہت مال و دولت صرف کرنا. لوگ اگر آنکھیں بچھاتے اور سونا لٹاتے تو سنجیدہ بیٹی دینے والی نہ تھی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۳۰).

---لے کے مَٹّی نہ دینا محاورہ.
کمال نادہند ہونا ، بات یا معاملہ کا جھوٹا ہونا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---لینے ہی گئے اَور سُونا کَرگئے دیس سونا ملا نَہ پی پھر یے رویا کر گئے کیس کہاوت.
میاں کمانے کے لیے پردیس گئے اور گھر سُونا کرگئے نہ سونا ملا نہ میاں واپس آئے ، بال اِنتظار میں سفید ہو گئے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ما کھی/مُکھی (---/ضم م) امذ.
(طب) ایک معدنی پتھر جو سونے کی کان سے نکلتا ہے. اس کو پیس کر آنکھ میں لگانے سے آنکھ میں قوت پیدا ہوتی ہے ، سنگِ روشنائی ، حجرالنور و مرقشیشا. اگر شریان پر نشتر لگے اور اُس سے خُون جہندہ نکلے ، چاہیے کہ مرقشیشا جس کو ہندی میں سونا ما کھی کہتے ہیں ... زخم پر لگائیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۵). سونا مُکھی جو آنکھوں کے لیے اکسیر ہے جادو کے زور سے بےاثر کر دونگی. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۸۷). سونا مکھی مغسول چھ جز ، سُرمہ ... ہر ایک چار جز. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). [سونا + ما کھی/مُکھی (رک)].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
(حشریات) ریشم کے کیڑوں میں سے ایک کیڑے کا نام ، سنہری کرم پیلہ. اوّل نستری قوم کیڑوں کی جس میں تین نوع اون کی مشتمل ہیں یعنی مدراسی اور سونا مکھی اور کرامی. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۰۸). [سونا + مکّھی (رک)].

---مُکھی (---ضم م) امث.
کشتی یا ناؤ کی ایک خُوبصورت قِسم. نواڑے ، بھولئے ، بجرے ، لچکے ، مورپنکھی ، سونا مُکھی ، سیام سندر ... اور جتنی ڈھب کی ناویں تھیں .. لہراتیاں پڑی پھرتیاں تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). کشتیوں کے عجیب نام ، مثلاً سونا مُکھی. (۱۸۶۰ ، گلشنِ سہوشاں ، ۳۸). [سونا + مُکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---مَنڈھا ہوا ہونا محاورہ.
سونے کا پتر چڑھا ہونا ، جھول یا مُلَمّع ہونا.
یہ راہ و روش یہ جواہر ہے چھنکا ہوا تو درختوں پہ سلفےلگا ہے
مکانوں محلوں دکانوں کو دیکھو تو ایساگماں ہو کہ سونا منڈھا ہے
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۲۲).

---موتی (---و مج) امذ.
(نباتیات) بابونہ کی ایک قسم جس کی پنکھڑیاں زرد نلی کی مانند ہوتی ہیں ، زرد پھولوں والا بابونہ. بابونہ ... سونا موتی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۵۹). [سونا + موتی (رک)].

---نیک تو کان پھاٹے کیوں کہاوت.
سونا خالص ہو تو کان نہیں پھاڑتا (جامع اللغات).

سُونا / سُنّنا (و مع ، شد ن) ف م (قدیم).
سُننا.

شہنشاہ اس بات کو سُون کر
دیا جاب معقول یوں چُون کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۱).

یہ مجلس ہے کی تیسری جس میں شہادت اب
شاہ نجف کی ہے جسے سونا محال ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۱). [سُننا (رک) کی ایک قدیم صورت].

سُونار (و مع) (و مع) امذ ؛ سـ سُنار (قدیم).
سُنار. جون سونا و سونار کرنے سونا سو نور و قدرت سو زیور بانے گوں ناگوں و کرنے میں ہور نانوں دیکھلایا. (۱۵۸۲ ؟ ، کلمة الحقائق ، ۵۹). زیورات اور چمکتے ہوئے ہتھیار وغیرہ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ ان میں ... سونار ، بڑھئی اور لوہار موجود تھے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۶).[سُنار (رک) کا متبادل اِملا].

سوناڑدیش (و مج ، سک ر ، ی مج) امذ.
سونے جیسا ملک ، سنہرا ملک ، مراد : بنگلہ دیش جہاں سنہری ریشے کا پٹ سن کثرت سے ہوتا ہے. جہاں کی زمین بہت زرخیز اور نفع بخش ہے. سونار دیش تیرے دریاؤں میں پگھلا سونا ہے تیری دھرتی زمرد اُگلتی ہے . (۱۹۶۲ ، درِ دلکشا ، ۱۳۰) .
[سونار + دیش (رک)].

سوناں (و مج) ف ل (قدیم).
سونا ، نِیند.

جگ میں غفلت سوں سوناں ہے عبث
عمر ساری مُفت کھوناں ہے عبث

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، جنوری ۱۹۶۷ ، ۶۹)) . [سونا (رک) کا قدیم اِملا].

سُونانا (و مع) ف م (قدیم).
سُنانا. واقعۂ شہادت شاہِ کربلا کا اوس میں لکھا ہے، سوناتا تھا ، لیکن معانی اوس کے نساء و عورات کی سمجھ میں نہ آتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷). [سنانا (رک) کا قدیم اِملا].

سَونپ (و لین نیز و مج ، غنہ) امث (قدیم).
سپرد کرنا ، سپردگی.

جتے بات سوں دے کہ ہر تن کو چونپ
روانہ کئے حق توکل پہ سونپ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۹). مسلم وہاں سے دونوں بچوں کو شُریح قاضی کے پاس سونپ ، شہر کے دروازے کی راہ پکڑے کہ شہر سے باہر جاویں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۸). [سونپنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ آنا ف مر ؛ محاورہ.
دے کر واپس آنا ، دے آنا ، کوئی چیز کسی کے حوالے کر آنا. بُڈھے نے کہا بوسنتا اور کیوانا جو میری بیٹیاں ہیں ان کو سونپ آ کہنا تہہ خانے میں قید کرنا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱۹۷).

ـــ جانا محاورہ.
دے جانا.

چچا کے ساتھ نہ قاسم کو آہ آنا تھا
کوئی رہا نہ جسے ہم کو سونپ جائے حسین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۳۵).

ـــ دینا محاورہ.
۱. دیدینا ، سپرد کر دینا ، حوالے کر دینا.

میں ایمان دھن تن دِلوں کا خطر
دیا سونپ تجھکوں بھلا ہو سو کر

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۰۲).

بیتابیوں کو سونپ نہ دینا کہیں مُجھے
اے صبر میں نے آن کے لی ہے تری پناہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۷).

دل سی شے سونپ دی اُسے مجروح
ارے نادان یہ کیا کیا تُو نے

(۱۸۹۹ ، دیوانِ مجروح ، ۱۹۶). سارا دسترخوان اُن کے آگے رکھ دیا ، خود نہ کھایا ، سب کچھ ان کو سونپ دیا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳۳). لِسانی کمیٹی کو عارضی طور پر مجلس استناد کے فرائض سونپ دیے گئے. (۱۹۸۵ ، مجلسِ زبانِ دفتری پنجاب ، ۵). ۲. **دفن کرنا ، مٹی میں دبا دینا.**

اے دوستو بہیں مرے لاشے کو سونپ دو
کوچے سے یار کے مجھے لے کر کہاں چلے

(۱۸۷۵ ، دیوانِ یاس ، ۱۳۶).

خاک کو سونپ دیے اہلِ وفا چُن چُن کر
اب تو ایجادِ ستم او ستم ایجاد نہ ہو

(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۸۰). ۳. **نِکاح کر دینا ، زوجیت میں دے دینا.** پچاس ہزار کا جہیز دینے کا وعدہ کر کے تیس ہزار میں ایک دُبلی پتلی لڑکی سونپ دی اور پھر ستم یہ کہ عید کی سلامی پر اسکوٹر نہ موٹر. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۲).

سَونپنا (و لین نیز و مج ، غنہ ، سک پ) ف م.
۱. حوالے کرنا ، سپرد کرنا ، حفاظت میں دینا ، نگرانی میں دینا.

حنف شاہ کہے اس کوں اس کی بلا
خدا کے اُپر تجکوں سونپیا ہوں جا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۴۷). حضرت نے کہا میں نے آج اپنے تئیں پروردگار اپنے کوں سونپا تاکہ جو چاہے سو کرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۴).

آوارہ مثل گرد ہوں ہر رہگزار میں
سونپی عنانِ صبر کفِ نے سوار میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۰).

حیف اے خُسرویِ کاکل و کونین و کتاب
کِس کو سونپیں گے ترا طبل و نشاں میرے بعد

(۱۹۷۸ ، سموم و صبا ، ۴۴). نیشنل پارک کو جنگلی جانوروں کی افزائش اور نباتات کی پرداخت کا اہم فریضہ سونپا گیا ہے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۳۵).۲۰۰(ا) **دفن کرنا ، قبر میں رکھنا ،**

مٹی میں دبا دینا. حضرت سر مبارک سیدالشہدا کوں سب سروں سمیت لے چلے اور اپنے باپ بزرگوار کے سر کوں بدن سے لگا ، زمیں میں سونپے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۶).

کل ہے ایک بیمار سا جو ترے در پر تھا پڑا
سو اٹھا کر آج اُسے سونپا کہیں دو چار نے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۵۶۱).

تحمّل کیا کوئی آسان ہے حق کی امانت کا
پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب اسے سونپا
(۱۹۲۵ ، ریاضِ امجد ، ۸). (ii) **کسی لاش کو زمین میں مُدّتِ معینہ کے لیے اماناً رکھنا تا کہ اُسے کسی اور جگہ منتقل کیا جاسکے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). (iii) **روپیہ پیسہ امانت رکھنا.** اپنے روپے اس کو سونپے کہ فلانے شہر میں لونگا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۵۳). ۳. **مقرر کرنا ، کسی خدمت پر مامور کرنا.**

عجب نادان ہیں جن کو ہے عُجبِ تاج سلطانی
فلک بالِ ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۳).

وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے
تُم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مُجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۲). باقی علاقہ جنرل رحیم کو سونپ دیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۰۰). ۴. **محو کرنا ، مُستغرق کرنا.** فقیر نے اپنا خُون دونوں عالم میں سوں کاڑ کر خدا کی ذات میں سونپا ہے اور دونوں عالم میں اس کے سوں پر اندھارا ہوئے ہیں. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۵۵). ۵. **نِکاح کرنا ، زوجیت میں دینا.** اے بھائی فلاں بیٹی تیری نامزد قاسم کی میں نے ، جب وقت آئے اسے سونپو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۳). تُم ایک دن ... اس کی موٹر میں چلی جاؤ گی جس کے ہاتھوں میں تمہارے والدین تمھیں سونپ دیں گے. (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۷۸).
[پ : سمپ ؛ س : समर्पय (ति)].

سُونت (۱) (و مع ، غنہ) امث.
(شمشیر زنی) حریف کی رانوں کے درمیان پیشاب گاہ کے مقام پر تلوار کی کاٹ جو کھینچ کر ناف تک پہنچا دی جائے ، چیر ، تلوار کی کھینچ جو گہری کاٹ کے لیے کی جائے (ا پ و ، ۸ : ۵۸ ؛ ۵۲).
[سُونتنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سونت (۲) (و مع ، غنہ) امذ.
رک : سوت. سُونت کی انٹی اور یوسف کی خریداری. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۲۹). [سُوت (رک) کا متبادل املا].

---کی اَنٹی اَور یُوسُف کی خَریداری کہاوت.
اُس وقت کہتے ہیں جب بساط تھوڑی ہو مگر حوصلہ زیادہ ہو ، حیثیت سے زیادہ کچھ کرنے کی آرزو. سُونت (سون) کی انٹی اور یوسف کی خریداری یہ کہاوت حضرت یوسف کے وقت کی ایک مشہور حکایت یاد دلا رہی ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۲۹).

سُونتنا (و مع ، غنہ ، سک ت) ف م ؛ سـ سُوتنا.
۱. (i) **کسی چیز یا جسم کے کسی حِصّہ کو اُوپر سے نیچے کی طرف مَلنا ، مالش کرنا.** اب اجازت دیجیے تھکا ہوا جنور ہے گھر جا کے سُونتتا ہے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۸). (ii) **گرم پانی کو باری باری حِصّۂ جسم پر ڈالنا بعض اوقات کنگھی یا پُشتو خار سے (اسکے ساتھ پانی بہانا).** جس روز چلہ نہایا جاتا تھا ... دائی اور دو نائیں نہلاتی تھیں دائی سُونتتی جاتی تھی اور نائیں پانی ڈالتی جاتی تھیں. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۴۴). ۲. **تلوار کا میان سے باہر نِکالنا.** اِس پر اصحاب بہت ہی برافروختہ ہوئے اور سب نے تلواریں سُونت لیں (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۸). اس نے تلوار اتارلی اور سُونت کر غُلام کو قتل کرنے چلی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۲). سانپس جی تلوار سُونتے اُن کے پیچھے دوڑے چلے جا رہے تھے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۹۲). ۳. **مارنا ، پٹائی کرنا (لکڑی ، بید ، ہنٹر وغیرہ سے) ، خُوب پٹائی کرنا.** اماں جان نے جو حبیبہ کو سُونتا ہے تو بدھیاں پڑ گئیں اب تک پڑی سُسر سُسر کر رہی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۱). ۴. **کسی جگہ سے پانی باہر نکال پھینکنا ، الیچنا** جلدی سے پانی سُونت کر اُسنے فینائل کا ڈبہ ٹیڑھا کر کے ... کہا. (۱۹۶۸ ، فنون ، کراچی ، اپریل ، ۲۰). ۵. (i) **نوچنا ، کھسوٹنا ؛ پھل پُھول یا پتوں کا شاخ سے ایکبارگی اکٹھا توڑنا ، پتوں کو شاخ سے الگ کرنا.**

لیے ہیں بھرپوں نے گُل سے گل
سُونت سُونت اب کے شاخسارِ چمن
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۰۴). (ii) **سمیٹنا ، صفایا کر ڈالنا.** میرا جی بھر آیا کہ اِلٰہی کوڑی کوڑی تک سُونت سُونت لے گئے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۸۵). ۶. **رگڑ کر صاف کرنا ، کسی بٹی ہوئی چیز کے بل درست کرنے ، چکناہٹ یا صفائی کے لیے گیلے کپڑے وغیرہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھینچنا ، تار یا رسّی کا بل نِکالنے کے لیے ہاتھ سے اُوپر سے نیچے کی طرف رگڑنا یا ملنا.** اینٹھی ہوئی لڑوں کو خُوب سُونتے کہ چکناہٹ معلوم ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۱). ۷. **صاف کرنا ، پرند کا چونچ سے پروں کو صاف کرنا.** ایک خوش رنگ چڑیا اپنی چونچ سے اپنی دم کے بال سُونت رہی تھی. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۳). ۸. **(پتنگ بازی) مانجھا چڑھانا ، تار کو ہاتھ سے سیدھا کرنا ؛ ننگا کرنا ؛ کوئی چیز اُوپر سے اُتار لینا ؛ چُوسنا ؛ جذب کرنا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : सवह].

سُونتواں نا ک (و مع ، غنہ ، سک ت ، غنہ) امث.
ستواں نا ک. گھنی خمیدہ چپٹی بھنویں سُونتواں نا ک اور آنکھیں تو ایسی ہیں کہ دیکھی ہی نہیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵).
[سُونت (۱) + واں ، لاحقۂ صفت + نا ک (رک)].

سُونتھنا (و مع ، غنہ ، سک تھ) ف م.
۱. **سُوتنا ، سونتنا ، پانی بہانا** (پلیٹس). ۲. **تلوار میان سے نِکالنا.** حاجی جوہری نے اپنی تلوار سُونتھ کر ان پر حملہ کرنا چاہا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۴۴). [سُونتنا (رک) کا متبادل املا].

سُونٹ (و مع ، نیز مج ، غنہ) صف ؛ امث.
چُپ ، خاموشی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شُونٹھ शशठ].

ـــ بَھرنا محاورہ.
چُپ رہنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

ـــ کی ناس لینا محاورہ.
خاموشی اِختیار کرنا ، بُخل کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ مار کَر نِکَل جانا محاورہ.
خاموشی سے چلے جانا ، چُپکے سے چلے جانا. وہ مقابلے کے وقت میدان سے سونٹ مار کر نِکل جایا کرتا تھا. (۱۹۸۶ ، خان فضل الرحمٰن ، سلک اوک ٹاون ، ۵۷).

ـــ مارْنا محاورہ.
رک : سونٹ بھرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سونّٹ (۱) (و مج ، غنہ) امث.
کم از کم تین اِنچ چوڑی چار پانچ اِنچ موٹی اور آٹھ نو فٹ لمبی تاپ کی تیار کی ہوئی لکڑی جو عموماً مکان کی چھت پاٹنے کے کام آتی ہے ، کڑی (ا پ و ، ۱ : ۲۰). [سونٹا (رک) کی تخفیف].

سونّٹ (۲) (و مج ، غنہ) امث.
سوکھی ادرک (پلیٹس). [رک : سونٹھ].

سونّٹا (و مج ، مغ) امذ.
۱. **ڈنڈا ، وہ لکڑی جو قلندر اوباش اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں.**

بانسری اور دو تارا ہاتھ لیا
ایک سونٹا بھی اپنے ساتھ لیا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۹). یہ بات اُس کے منہ سے نکلتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ سارے گھر میں ... قلندروں کے سونٹے لٹکتے نظر آنے لگے. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۵۱). ایک مست فقیر تھا ... ہاتھ میں ایک بڑا سونٹا ... لے کر ناچ رہا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۱). ۲. **جادو کا ڈنڈا ، لکڑی کا وہ ٹکڑا جو جادوگر فقرا یا مافوق الفطرت مخلوقات اپنے عمل کے لیے اِستعمال کرتے ہیں یا جس پر کوئی عمل پڑھ کر پُھونکتے ہیں.** اس مرتبہ پریوں نے ان کو ایک رسّی ایک سونٹا دیا اور کہا تم کو ہشیاری نے جل دیا ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۸).

فقیرانہ بسر کرتا ہوں تخت فقر پر صاحب
جو پھل اولاد کا دے باغ عالم میں وہ سونٹا ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۷۵). نہ کوئی میرا چچا ہے نہ کوئی میرا بھتیجا ، یہ جو کُچھ ہوا ہے یہ اس ڈنڈے باز کے سونٹے کا نتیجہ ہے. (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۱۰۸). ۳. **وہ ڈنڈا جس کے ذریعہ کونڈی میں کوئی شے گھوٹی جائے.** ایک کونے میں پتھر کی کونڈی نیم کا سونٹا رکھا پایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶). بہت سے چرسی بھنگڑ جمع ہوتے تھے اور کونڈیوں میں سونٹوں سے خُوب بھنگیں کُوٹتے اور بھنگ کے قدح پر قدح چڑھاتے تھے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۵). خاں صاحب بیٹھے سونٹے سے بھنگ گھونٹ رہے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۴. **کوڑا ، ہنٹر ، ڈنڈا ، عصا.** جوان نے وہ سونٹا جس سے مارتا تھا ، ہاتھ سے ڈال دیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۹). سب کا افسر کالا سونٹا اوسکے ہاتھ میں ... مزدور ذرا رُکا اوسکے ... سونٹا پڑا مزدور بلک گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۹۵). تکیف دہی کا عوض اکثر ڈنڈوں اور سونٹوں کی شکل میں یقیناً ملتا ہے. (۱۹۰۸ ، قیدِ فرنگ ، ۸۱).

ـــ بَرْدار (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
وہ مُلازم جو بادشاہوں ، نوابوں ، امیروں کی سواری کے آگے سونے یا چاندی منڈھے ہوئے سونٹے یا بلَم لے کر چلتا ہے ، چوبدار. پالکی بردار ہر وقت سُرخ وردی میں ملبوس رہتے سونٹا بردار چاندی کے موٹھ کی چھڑیاں لیکر چلتے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۱۵). [سونٹا + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

ـــ رائے امذ.
(طنزاً) **اجڈ ، گنوار ، بیوقوف ، جنگلی** (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ سا / سے ہاتھ امذ.
لٹھ جیسا ، (کنایۃً) ننگے ہاتھ ، خالی ہاتھ ، جن ہاتھوں میں چُوڑیاں نہ ہوں ، زیور سے خالی ہاتھ. تمہارے کان ننگے ، تمہارے پاؤں خالی ، تمہارے ہاتھ سونٹا سے ہوں تو ہوں مگر تمہارا سب سے بڑا زیور شرم و حیا و عصمت ہے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۷). اچھی خاصی پردہ دار عورتیں ، چُوڑیاں پہنتے کے لیے اپنا سونٹا سا ہاتھ کِواڑ کی درازوں میں سے بے دھڑک باہر نِکال دیتی ہیں. (۱۹۶۳ ، یہ دلی ہے ، ۲۵).

ـــ ہاتھ ، دیہ میں ہانْکا اُس نے بھینٹے سب کچھ مانگا کہاوت.
جس کی لاٹھی اس کی بھینس ، زبردست کو سب کُچھ مِل جاتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سونّٹانا (و مج ، مغ) امذ.
مِٹھائی کی ایک قِسم جس میں سونٹھ پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سونٹھ + انا ، لاحقۂ نسبت].

سونّٹی (و مج ، مغ) امث.
۱. **چھڑی ، لکڑی ، قمچی.** سونٹی سے پیلوں کو گُد گُدایا جاتا خصوصاً اُن کے نازک حِصّوں کو چھیڑا جاتا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۶۳). ۲. (کنایۃً) **بیٹی ، دختر.** پیار بھی نہیں لِکھ سکتا کہ مُجھ مست قلندر کی سونٹی ہو. (۱۹۱۷ ، خطوطِ حسن نظامی ، ۳). [سونٹا (رک) کی تانیث].

سونّٹے (و مج ، مغ) امذ.
سونٹا (رک) کی جمع یا مُغیرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). یہودا ، جو ان بارہ میں سے ایک تھا لوگوں کو لئے ہوئے تلواریں اور سونٹے لیکر آیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۲۵۷). جنوبی زِینہ سے ایک اور غول تلواریں اور سونٹے لیکر آیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۶۹).

ـــ بازی کَرْنا محاورہ.
پٹائی کرنا ، مارنا ، زدوکوب کرنا. وہ کُہن کی طرح اُس کے پیچھے پڑا

اور سونٹے بازی کر کے کہنے لگا کہ «این بدذات» اب تک تُو کہاں تھی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۰۱).

---بَردار امذ.
سونٹا بردار.

سونٹے بردار اور لیاول سب
کہتے تھے باقواعد اور ادب

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۶۶). چوبدار سونٹے بردار بھی سونے روپے کے جڑاؤ تھے اور سونٹے ہاتھوں میں لیے گھوڑوں پر سوار آگے سواری کے اہتمام کرتے تھے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۲). [رک : سونٹا بردار].

---پَڑنا محاورہ.
خُوب پٹائی ہونا ، پٹنا ، مار کھانا (مخزن المحاورات).

---سے م ف.
بلا سے کچھ پروا نہیں ، کچھ مضائقہ نہیں (مخزن المحاورات).

---سے بات کَرنا محاورہ.
سختی سے کام لینا ؛ خطا سے درگزر نہ کرنا ، سزا معاف نہ کرنا. میں اور طرح کا آدمی ہوں سونٹے سے بات کرتا ہوں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۰).

--- کو سونا لَگاتا ہے فقرہ.
بدصورت کو اچھا لباس پہنانے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---مارْنا محاورہ.
پٹنا ، سزا دینا ، مارنا. مائیں بچپن میں بچوں کو خواہ مخواہ سونٹے مارتی ہیں کہ بڑے ہو کر پٹنے کی عادت رہے. (۱۸۸۷ ، سُخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۳).

---والا امذ.
عصا بردار ، چوبدار. بگوڑے دیوانے سفر کے تھکے ماندے آئے ، نہ نہائے نہ دھوئے نہ کپڑے بدلے تمہارا سونٹے والا پہنچ گیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۷۹۷). اب سونٹے والا فقیر بس کمپرٹ کی بالکنی کے بالکل نیچے پہنچ گیا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۳).

سونٹیا / سونٹیے (و مج ، غنہ ، سک ٹ) امذ.
ڈنڈے والا ؛ مراد : ڈنڈے بجانے والا ، فقیر جو بازار میں کھڑے ہو کر ڈنڈے بجاتے ہیں اور کچھ پڑھتے جاتے ہیں.

کبھی ناچتے ہیں بھولیے کتی
کبھی سونٹیے لیتے ہیں ایک گت نئی

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل افسوس ، ۲۰۳). [سونٹ (سونٹا (رک) کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سُونٹھ (۱) (و مج نیز و مع ، مغ) امث.
۱. **سُوکھی ہوئی ادرک ، زنجبیل ، گھریلو استعمال میں نیز دواءً مستعمل.** سونٹھ زنجبیل : سندھی. (۱۶۳۳ ، بحرالفضائل ، بلخی (مقالاتِ شیرانی ، ۱ : ۱۲۶)).

ویا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
دو چند اس میں پُرانا گڑ ملانا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). اس ضلع کی پیداوار خاص چاول ... سونٹھ سیاہ مرچ ، چاہ ، سینل پاٹی ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی (تتمہ) ، ۲ : ۲۹۶). اور ان کو وہاں وہ پیالہ پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہو گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۲۱). سونٹھ محرک ہے ریح خارج کرتی ہے. (۱۹۸۱ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۳). ۲. (طنزاً) **کوئی قیمتی چیز ، سونا وغیرہ ؛ نادر اشیاء ؛ بخیل ، کنجوس ؛ چُپ ، خاموش ، دم بخود ، رک : سونٹ** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [پ : शुण्ठिः ، س : सुंठी].

---بَسانا محاورہ.
کوئی قیمتی چیز خریدنا ؛ زچّہ خانہ کا سامان خریدنا ، حاملہ زچّہ کے کھانے کی چیزیں مہیا کرنا (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۲).

---پانی امذ.
زیرے کا پانی ، وہ تُرش پانی جس میں سونٹھ ، زیرہ ، کھٹائی ، نمک ، مرچ وغیرہ ڈال کر کھانا ہضم ہونے کے واسطے بناتے اور بیچتے ہیں (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [سونٹھ + پانی (رک)].

---پانی والا امذ.
زیرے اور سونٹھ کا پانی بیچنے والا ؛ ذلیل و حقیر آدمی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---پَنجیری (---فت پ ، سک ن ، ی مع) امث.
زچّہ کی مقوی و روغندار خوراک جو میدہ ، سُوجی ، گھی ، سونٹھ وغیرہ ڈال کر خُشک بنائی جاتی ہے ، زچّہ بھی کھاتی ہے اور بانٹی بھی جاتی ہے ، صرف پنجیری بھی کہتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سونٹھ + پنجیری (رک)].

---سِنٹھورا (---کس س ، مغ ، و لین) امذ.
سنٹھورا ، سونٹھ پنجیری.

کُچھ ہر دم سُکھ اس بالک کا سُلہاری ہو کر دیکھ رہیں
کُچھ تال پنجیری کے رکھتیں کُچھ سونٹھ سنٹھورا کرتی تھیں

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۰۱). [سونٹھ + سنٹھورا (رک)].

---کی بَکیا امث.
اُڑد یا مُونگ کی پسی ہوئی دال کی ٹکیا جسے تلنے کے بعد سونٹھ کے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے. جاتے ہی کول گپے والے سے پیسے کے کچالو ، دھیلے کے دہی بڑے ، دھیلے کی سونٹھ کی بکیا لیں اور چکھتے ہوئے چلے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۸).

---کے بَتاشے امذ ؛ ج.
آٹے کی چھوٹی سی خستہ پوری جس میں چنے ڈال کر سونٹھ اور زیرہ وغیرہ کا پانی بھر کر کھاتے ہیں ، گول گپے. مشعل جلا کر خوانچے کے آگے گاڑ دیتا اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد آواز لگاتا «سونٹھ کے بتاشے». (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۵).

---ہے نِیبُو کے رَس کی فقرہ.
سونٹھ بتاشے یا گول کپے کی تعریف میں جل زیرہ بیچنے والے کی صدا. سونٹھ ہے نیبو کے رس کی ، سونٹھ زیرے کا پانی بیچنے والوں کی صدا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۸۱).

سُونْٹھ (۲) (و مج نیز مع ، مغ) امث.
سونٹ ۔ خاموشی ، سے مشتق (تراکیب میں مُستعمل) . (پلیٹس). [سونٹ (رک) کا مُتبادل اِملا].

---بَنے بَیٹھنا محاورہ.
خاموشی اِختیار کرنا ، لاتعلق رہنا. سیٹھ جی اب تک سونٹھ بنے بیٹھے رہے ڈرامہ ختم ہوگیا.(۱۹۳۶ ، پریم چند ، وفا کی دیوی ، ۴۷).

---بَھرْنا محاورہ.
خاموش رہنا ، چُپ ہو رہنا (مخزن المحاورات).

---کی جَڑ تَلاش کَرْنا محاورہ.
گرہ ، گانٹھ کھولنا ، بھید لینا ، راز جاننا ، سُراغ لگانا. گھر کیا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے بڑے سونٹھ کی جڑ تلاش کرنے گئے تھے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۴۳).

---کی ناس لینا/ناس لے کَر بَیٹھنا محاورہ.
خاموشی اِختیار کرنا ، گھنّی سادھنا ، بات نہ پُوچھنا ، لاتعلق ہو جانا.

بدحواسی دیکھی جب بہباس کی
سونٹھ کی سورٹھ نے جلدی ناس لی

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۱). تمہارے بہنوئی سونٹھ کی ناس لے کر بیٹھے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۳).زمین پیروں تلے سے نِکل گئی ، جواب نہ دینے میں عافیت نظر آئی ، چنانچہ سونٹھ کی ناس لے کر بیٹھ رہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۸ ج).

---کے لَڈو کھانا محاورہ.
سونٹھ کی یعنی خاموشی کی ہلاس سُونگھنا ، گھنّی سادھنا ، چُپ سادھنا ، خاموشی اِختیار کرنا ، سونٹھ کی ناس لینا(ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ).

---کھینْچْنا محاورہ.
دم سادھ لینا ، گھنّی سادھنا ، سوتا بن جانا ، مکر کرنا. میں سونٹھ کھینچ جاتی جیسے سچ مُچ سو رہی ہوں. (۱۹۴۷ ، ہم اور تم ، ۴۵).

---مارْنا محاورہ.
خاموش ہو جانا ، دم سادھ لینا. اس وقت ایک عالم سُنسان کا تھا یہ بھی سونٹھ مارے چُپ چاپ چلے جاتے تھے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۹).

---ہو رَہْنا (ہو جانا) محاورہ.
خاموشی اِختیار کر لینا ، چُپ سادھ لینا ، لاتعلق ہونا ، دھیان نہ کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

سونْٹھُو (و مج ، مغ ، و مع) صف.
کنجوسی کرنے والا ، کنجوس ، بخیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سونٹھ + و ، لاحقۂ فاعلی].

---رائے صف.
بخیلوں کا سردار ، بہت کنجوس (فرہنگِ آصفیہ).[سونٹھو + رائے (رک)].

سونْٹھی/سونْٹھیا (و مج ، مغ/غنہ سکِ ٹھ) صف؛امذ
گرہ باندھ کر رکھنے والا ، سینت کر رکھنے والا ، دبا کر رکھنے والا ، جمع کرنے والا ؛ (کنایۃً) بخیل ، کنجوس ، ممسک (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سونٹھ + ی / یا ، لاحقۂ صفت].

---صَرّاف (---فت ص ، شد ر) امذ.
بڑا مہاجن ، قابلِ اِعتبار اور ساکھ والا ساہوکار ، مالدار ، دولتمند ؛ (طنزاً) غیرمعتبر ، بددیانت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سونٹھی / سونٹھیا + صرّاف (رک)].

---صَرّاف ہے کہاوت.
بے سرمایہ دوکاندار ہے (محاوراتِ ہند ، ۱۲۷).

سونْجْھنا (و مج ، غنہ ، سک جھ) امذ.
(طِب) سُہنجنا ، ایک درخت کا نام جس کی کلیاں اور پھلیاں پکا کر بطور ترکاری اِستعمال کرتے ہیں ، پھلیاں دافع بادی ہیں اور گوند کمر کے دِرد کے لیے مُفید ہوتا ہے (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [رک : سوہنجنا].

سونْچَل (و مج ، مغ ، فت چ) امذ.
(نباتیات) ایک خودرو جڑی بُوٹی جو دھان کی فصل میں اُگ آتی ہے اور دھان کی نِسبت تیزی سے بڑھتی ہے ، یہ کیڑے مکوڑوں کے پھلنے پُھولنے میں مدد دیتی ہے جو بعد میں دھان کی فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں. کچری ، کل خیرا ، سن ککڑا ، سونچل وغیرہ کو تلف کرتے رہیں تا کہ یہ کیڑا ان پر پل نہ سکے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، جون ، ۵۰). [ف].

سونْچْنا (و مج ، غنہ ، سک چ) ف ل (قدیم).
سوچنا.

شرمگیں نِگاہوں سے جو سوال پیدا ہے
شوق کی حریص آنکھیں سونچ لیں جواب ان کا

(۱۹۳۷ ، فکرِ جمیل ، ۲۷). [سوچنا (رک) کا ایک اِملا].

سونْدا (و مج ، مغ) صف.
سوندھا.

بنا پان تو یک گھڑی ناہانے
سدا ہار حیلاں وو سوندا لگائے

(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۳). [رک : سوندھا].

---سالَن (---فت ل) امذ.
(طباخی) بغیر روغن ڈالے صرف مسالا ملا کر پکایا ہوا سالن (اپ و ، ۳ : ۱۵۷). [سوندا + سالن (رک)].

سونڈاہٹ (و مج ، مغ ، فت ہ) امث.
سونڈھا پن ، مٹی کے نئے برتن کی بُو (ماخوذ : جامع اللغات).
[سونڈا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سونڈائِیک (و مج ، مغ ، کس ہ) امث (قدیم).
سونڈا پن ، سونڈاہٹ . ہور لہو بٹھاس ہو سونڈائیکِ مصری کے شربت تیوں. (۱۶۷۵ ، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)) .
[سونڈا + ئیک ، لاحقۂ کیفیت].

سونڈ جانا محاورہ.
سن جانا ، لت پت ہو جانا. نئی پیش قیمت چھالٹین مٹی میں سونڈ گئی. (۱۹۶۹ ، علی عباس حسینی ، میلہ گھومنی ، ۲۳۱).

سونڈل (و مج ، مغ ، فت د) امذ (قدیم).
لشکر ، فوج.

بہت دن تے چھاتی منے سل ہے
نظاما سوں جمہ آج سونڈل ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۸).

ہیں لشکری نیناں تری سنجو سلح کلا کرے
کوئی ریس تس کی کیوں کرے سونڈل کرے اسباب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۹).

دے سخت سونڈل کے دریا کا موج
کرے مار کرونٹ سو ڈونگر سی فوج

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۳).

نہ اس دل پہ چل کوئی سونڈل کوں آئے
نہ لا اوس سوں کوئی اس اوپر من چلائے

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۴۴). [مقامی].

سونڈن (و مج ، مغ ، فت د) امث.
۱. **وہ بڑی ناند جس میں دھوبی ریہ ڈال کر کپڑے بھگوتے اور میل کاٹتے ہیں**. اُدھر دھوبی بھی جوش میں کہتے ہیں ، ہم بہشتیوں کو سونڈن میں ڈال لیں گے ، ڈول مشک چھوڑ کر بھاگیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۱۵). سونڈن کے بعد بھٹی پر چڑھ کے جامۂ نجاست شمامہ ضرور صاف ہو جائے گا. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۵). ۲. (**کنایۃً**) **تکلیف ، بے چینی ، مُصیبت ، پریشانی ، حالتِ تذبذب ، بے یقینی ، اِدھر نہ اُدھر کی حالت**. تماشبین اکیلے سونڈن میں پڑے ہیں ، بانی جی انگنائی میں بیٹھی صابن کا پھین نکال رہی ہیں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۵ : ۹). [سونڈنا (رک) سے حاصل مصدر].

--- کرنا محاورہ.
میل کاٹنا ، میلے کپڑوں پر میل کاٹنے کے لیے ریہ لگانا. پیچھے اس کے دھوبی پتیلا بھٹی چڑھانے کا اور ناندھ سونڈن کرنے کا کندھے پر اونڈھائے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۵۷۴).

سونڈنا (و لین نیز و مج ، غنہ ، سک د) ف ل.
۱. **سونڈھنا ، کوڑا بنانے کے لیے مل کر بٹنا**. سوتیہ مذکور پانی سے نکال کر ملے جس کو لوزبافان سونڈنا کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۲۹). ۲. (**دُھلائی پارچہ**) **کپڑوں میں میل کو کاٹنے کا مسالہ لگانا** (ا پ و ، ۲ : ۳۳). ۳. (**نان بائی**) **آٹے میں حسب ضرورت پانی ڈال کر اچھی طرح ملانا ، گُوندھنا** (ا پ و ، ۳ : ۱۲۰). ۴. **بُھوننا ، سونڈھا بنانا ، گوشت میں مسالا اچھی طرح ملانا ، شامل کر لینا**. سونڈنا: کچے گوشت میں مسالہ ڈال کر بھوننا. (۱۹۴۰ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۵۷). ۵. **کوئی چیز بھرجانا ، تر مٹی یا کیچڑ وغیرہ کا کسی چیز میں بھر لینا** (جامع اللغات). [ساندنا اور سانا (رک) کی محرفہ شکل].

سَونڈی (و لین نیز و مج ، مغ) امث ؛ صف.
خوشبودار ، مزیدار. تازہ تازہ روٹیوں کی سونڈی مہک نکلی. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۷۶). [سونڈا (رک) کی تانیث].

سونڈی (و مج ، مغ) امث.
۱. **سرسری کی ایک قسم ، سُرخ رنگ کا کیڑا (اسی کی ایک قسم کو پنجاب میں بھنگو کُتا کہتے ہیں)**، **سُنڈی**. اس کی غذا ایک قسم کا کیڑا ہے جو سونڈی کی طرح کا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۳۸۹). ۲. **دھندلائی ہوئی ، ملگجی**. آنکھیں ڈھول میں سونڈی کوڑیوں کی طرح بے رنگ. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۱۴).
[سونڈنا (رک) کا حالیۂ ناتمام].

سَونڈھا (و مج نیز لین ، مغ) صف مذ.
۱. **مٹی یا مٹی کے کورے برتن پر پانی پڑنے سے نکلنے والی بھینی بھینی خوشبو والا ، گرم بالو ، ریت یا آگ میں بُھنی ہوئی چیز جیسی خوشبو والا ، خوشبودار**.

وہ سونڈھے کرکرے ساتھ اُن کے پاپڑ
کہے دل ہاتھ کو جن پر کہ جا پڑ

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)).

عوض نُقل و گزک اس کو چبا لیتا ہوں
سونڈھا سونڈھا یہ مرا جامِ سفال اچھا ہے

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۱۰۱). ٹھنڈا ہو جانے پر باریک بُرادہ کر لیجیے بڑا سونڈھا بُرادہ ہوگا. (۱۹۶۵ ، شاہی دسترخوان ، ۱۷۳). وہ کوری صراحی اور بغیر برف کے اُس کا وہ ٹھنڈا میٹھا جسم میں اتر جانے والا سونڈھا پانی اب کہاں نصیب. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مُستعار ، ۶۵). ۲. **ایک مرکب خوشبودار مسالا جو سر کے بال دھونے یا کپڑوں وغیرہ میں لگانے کے کام آتا ہے**.

عجب ماہیوں کے اندر وہ پری تھی
عجب سونڈھے کی خوشبو سے بھری تھی

(۱۷۹۸ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۸۴). سونڈھے کی بُو سے تمام باغ مہک رہا تھا. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۸۹). ۳. **قلم لگانے کے بجائے مٹی کی تبدیلی یا ملاوٹ**. دوسرا وہ کہ ایک جگہ سے درخت اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگاتے ہیں ، اس کو مروپا اور سونڈھا اور لاوک کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۷۰). [सग्रधग्रो].

--- پن (--- فت پ) امذ.
۱. (اَ) **مزہ ، لذّت ، قدرتی ذائقہ ، خُوشبو**. میر مدو کے کبابوں میں یہ خستگی اور سونڈھا پن کہاں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳) .

دھان کے باریک ، موٹے ، گول ، لمبے ، چھوٹے یا بڑے چاول کی سو سے زیادہ قِسمیں ہیں مگر سب سے باریک چاول میں ایک قُدرتی سوندھاپن ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸). (اا) کورے برتن یا تازے بُھنے ہوئے چنوں کی خُوشبو (فرہنگِ آصفیہ). ۲. (مجازاً) لطافت ، پاکیزگی.

چُوڑیاں ڈھیلی‘ دلائی بُرشکن‘ ماتھے پہ ہاتھ
لب پہ خُشکی ، رُخ پہ سوندھاپن ، نظر میں اِلتفات

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۹۳). [سوندھا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سوندھار (و مج ، مغ) امذ.
قرضِ حسنہ ، تقاوی ، وہ قرضہ جو بالاقساط وصول کیا جائے. اپنی حیات میں دو کروڑ ٹنکہ (مال) بطور سوندھار (تقاوی) کے دہلی کے لوگوں کو دے دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۷۳). لوگ (بہ کثرت) مرنے لگے . سُلطان خزانے سے زراعت کے لیے کاشت کاروں کو روپیہ بطور سوندھار دیتا تھا . (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۶۸۷). [مقامی].

سوندھانا (و مج ، مغ) ف م.
دُودھ جوش کرنے کی خالی ہانڈی کو آگ پر رکھ کر سکھانا ، بسانا. مٹی کے برتن میں اگر پکایا جائے تو روزانہ ... سوندھانا چاہیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۷۲) [رک : سوندھا + نا ، لاحقۂ مصدر].

سوندھاہٹ (و مج ، مغ ، فت ہ) امث.
سوندھا پن ، بھینی بھینی خُوشبو. تُم میں کورے پن کی سوندھاہٹ پائی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵) [سوندھا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

سونْڈھپَن (و مع ، غنہ ، سک دھ ، فت پ) امذ.
رک: سوندھاپن. جو سوندھپن اور داغ کا مزا ان کی کھیر میں آتا ہے کسی اور کے ہاں نہیں آتا. (۱۹۶۲، ساقی، کراچی، جولائی ۳۸). [سوندھاپن (رک) کی تخفیف].

سَونْڈھنا (و لین نیز مج ، غنہ ، سک دھ) ف م.
بِلانا ، گُلمِل کرنا ، سانا ، نم آلود کرنا ، گُوندھنا ، سان کر لگانا.

وہ دست و پا میں جسدم ، مہندی کو سونڈتے ہیں
ہاتھوں سے دل مسلتے ، پیروں سے روندتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۷۳). آٹا گُوندھنا کیسا سونڈھ سانڈھ تندور پر بھیج دیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۶). نصف مصالحہ کو آدھ پاؤ گھی اور قیمہ کو سونڈھ کر پکا لیا جائے مگر خُوب بُھون لیا جائے.(۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۳). ۲. **کچّے گوشت میں مسالا ملا کر دیگچی میں بُھوننا** (ا پ و ، ۳ : ۱۵۷). [سوندنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَونْڈھی (۱) (و مج نیز لین ، مغ) امذ.
وہ بڑی ناند جس میں ریہ ڈال کر دھوبی میلے کپڑے بھگوتے اور میل کاٹتے ہیں ، ریہ ، سجی ، کھار ، سوڈا ، جس سے دھوبی کپڑوں کا میل کاٹتے ہیں . سوندی (فرہنگِ آصفیہ). [سوندی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سَونْڈھی (۲) (و مج نیز لین ، مغ).(الف) امث.
خُوشبودار مسالا جس سے سر کے بالوں کو دھوتے ہیں.

کہہ بیٹھے سب ایک پر بھبتی کوئی جگت سے خالی بات نہیں
پوشاک کا بالکل بانک نیا سوندھی کی مہک بھر ویسی ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۹۰). (ب) صف. ۱. **مزے دار ، خُوشبو والی ، خوش ذائقہ ، فرحت بخش ، دل کش.**

اگر وو آپ کو رنگ میں چُھپائے
بدن کی اس کے سوندھی بُو بتائے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۹۳). مجھ کو باجرے کی روٹی بہت ہی بھاتی ہے کُچھ ایسی سوندھی اور خستہ ہوتی ہے کہ سُبحان اللہ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۰۱).جب سوندھی خُوشبو آنے لگے تو دال کی پتیلی اُتار لیں . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۲۶) ٹھنڈی ہوا کے جھونکے تھے جو سوندھی مٹی کی خوشبو سے لدے ہوئے درختوں سے ٹکراتے . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۹). وہاں تو مٹی ہی مٹی تھی سُوکھی اور گیلی اور اس کی خوشبو بڑی سوندھی تھی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۸). ۲. **پکّی کچری ، سینڈھ ، چھوٹی قِسم کی پھونٹ** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سوندی (رک) کا مُتبادل املا].

--- سوندھی (--- و مج ، غنہ) م ف.
دل کو خوش کرنے والی. سوندھی سوندھی خوشبو بھی عجب ہی دل فریب ہے کہ بس بیان نہیں ہو سکتا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۱). چھڑکاؤ سے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو آتی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۸). اس کی سوندھی سوندھی بھاپ کے ساتھ اسے خیال آیا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۷۳). [سوندھی + سوندھی (رک)].

سونْڈھیاں (و مع ، غنہ ، سک دھ) امث ؛ ج.
پکّی کچریاں ، سینڈھیں ، چھوٹی پھوٹیں . کیا پاچن کچریاں ہیں سوندھیاں اور میٹھیاں. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۳). [سونْڈھی + اں ، لاحقۂ جمع].

سُونْڈ (و مع ، غنہ) امث ؛ سُونڈھ.
۱. **ہاتھی کی لمبی ناک جو پیروں تک لٹکتی ہے ، خرطوم.**

ہتی کچ سُونڈ اُچائے جوں عجب کھوڑل ہیں دہن تیرے
جتا منتری بی رہتی نین پکڑ جالے کی جالے سوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۹).

تیغ سونڈوں میں اور فیل سیاہ
جوں گھٹا کالی میں ہو بجلی آہ

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۵). ہاتھی کی سُونڈھ گردن کے بدلے لمبی بنائی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۷). گراہ تو اپنی طرف کھینچتا تھا اور گج اپنی طرف ... صرف تھوڑی سی سُونڈ ڈوبنے سے رہ گئی تھی. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۰۸). ہاتھی نے اس کی کمر میں سُونڈ لپیٹ کر اٹھا کے دے مارا . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۲۸۰). ہاتھی تڑپ اٹھا ... بے تابی سے سُونڈ یوں پٹکتا تھا کہ معلوم ہوتا کوئی کوڑے پیٹ رہا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹۳). ۲.(اَ) **مکھی ، مچھر وغیرہ کے جسم کا نوکیلا حصّہ جو جبڑوں کے درمیان ہوتا ہے اور جس سے وہ غذا**

چُوسنے کا کام لیتے ہیں. تیز اس قدر کہ ہاتھی اور بیل کے چمڑے تک میں سُونڈ چُبھو کر خُون پیتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۷). بُھول ہو یا کلی یہ اس کے جگر میں سُونڈ چُبھو کر ہوتا تر کر ہی لیتی ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھی کا کارنامہ ، ۱۷). وہ لاروے جو مادہ کی سُونڈ پر آباد ہوتے ہیں نر بن جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۸۶). (اا) سپاہی دیمک کی پیشانی پر نِکلا ہوا نوکیلا حِصّہ جو اس کی سُونڈ کہلاتی ہے . جس پر ایک لُعاب پیدا کرنے والا غدود ہُوتا ہے ان میں سے ایک ایسا مادّہ خارج ہوتا ہے جو چیونٹیوں یا دُوسرے چھوٹے جانوروں کو اس قابل ہی نہیں رکھتا کہ وہ اس کے مکان پر حملہ کر سکیں اس قسم کی سپاہی دیمک میں جبڑے نہیں ہوتے. کُچھ انواع کے سپاہیوں میں جبڑے ناموجود ہوتے ہیں اِن کے بجائے پیشانی پر ایک سُونڈ موجود ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بُنیادی حشریات ، ۹۰). ۳. لُدّو بیل یا گدھے کی کمر کا گدیلا جو مُڑی ہوئی سُونڈ کی شکل کا بنایا اور کمر کی حِفاظت کے لیے پالان کے اُوپر باندھا جاتا ہے تا کہ بوجھ کی رگڑ سے کمر بچی رہے ، سونڈا ، سونڈل (ا پ و ، ۵ ۵۹) ۴. (مجازاً) زبان.

دل میں کیا چور ہے کہ تیرے منّہ سے
اک سُونڈ سی رہ رہ کے نِکل پڑتی ہے

(۱۹۳۸ ، سنبل و سلاسل ، ۲۶۲). ۵. (کنایۃً) نظرِ بد ، تیرِ نظر.

نظر کی سُونڈ ستا مکھ کی جھب پر
سَنِیّاں ریع کے کچ کرٗ یہ دھرتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۳). [پ : सूंडा ؛ सुंडका].

---دَتّی (---فت د ، شد ت) صف.
ہاتھی کی سُونڈ پر سجاوٹ کے لیے ڈالا جانے والا کپڑا جس میں روپہلی سُنہری تار سے دانتوں کے نِشان جیسے بیل بُوٹے بنے ہوتے ہیں. دانتوں پر چاندی کی خولیں چڑھی ہوئیں سُونڈوں پر تمامی کی سُونڈدتیاں پڑی ہوئیں. (۱۸۸۷ ، داستان امیر حمزہ ، عبداللہ بلگرامی ، ۶). [سُونڈ + دت (دانت (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ صفت].

---والا امذ.
۱. (عو) ہاتھی ، فیل ، خرطوم (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. وہ جانور جس کے مُنھ پر لمبی نال سی لٹکے یا اس کے مُنّھ پر سُونڈ کی طرح کوئی عضو ہو.

علاوہ ان کے نمبر سات میں وہ سُونڈ والے ہیں
کہ جِن کی قِسم میں اب رہ گیا ہے صرف ہاتھی ہی

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۴).[سُونڈ + والا ، لاحقۂ فاعلی].

سُونْڈا (و مع ، مغ) امذ.
۱. ایک لمبی سُونڈ والا کیڑا جو اناج میں لگ جاتا ہے ، ایک قِسم کی سرسری جسکا رنگ بُھورا ہوتا ہے. صورتاً تو آپ نے تشبیہ بالکل صحیح دی ہے کہ یہ کملا یا نباتاتی سونڈا ہے (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۴۴). ۲. (مجازاً) کاٹھی ، زین ، سُونڈ ، سونڈلی (فرہنگِ آصفیہ). [مقامی].

سُونْڈکا (و مع ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
کوہان ، چالان ، گدا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. بیل کے کندھوں کے اوپر کوہان کی شکل کا اُبھار یا اُٹھان ، یہ خاص قِسم کے قوی النسل بیلوں کے ہوتا ہے (پلیٹس ؛ ا پ و ، ۵ : ۵۶). [سونڈکا सडका].

سُونْڈی (و مع ، غنہ ، سک ڈ) امث.
رک : سُونڈی ، سُنڈی. پتّیاں کھانے والی سُونڈنیاں Weevils اور پتّے کھانے والی سُوسک بھی کثرت سے مِلتی ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۳). [رک : سُنڈی].

---سُوسک (---و مع ، فت س) امث.
وہ سرسری یا اناج کا کیڑا جس کا سر سُونڈ نُما ہو. سُونڈنی سوسک ... ان سوسکوں کے سر سونڈ کی شکل اِختیار کرلیتے ہیں مثال کے طور پر گیہوں یا چاول کی سُوسک. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۶). [سُونڈنی + سوسک (رک)].

سُونْڈی (و مع ، مغ) امث ؛ امذ.
۱. ایک سرخ کیڑا جو چنوں میں لگ جاتا ہے ، ناف ، نابھی ، ٹونڈی ، وسطِ شکم ، کلال ، آبکار ، شراب کشید کرنے والا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). ۲. اناج کا چھوٹا کیڑا جس کا سر سُونڈ نُما ہوتا ہے. کیڑوں کو سُونڈی کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ۲۷). کیڑے مکوڑوں میں سُونڈی خراب چیز ہے (۱۹۳۶ ، گنّے کی کہانی ۱۳). ایک سیر آٹے سے تین پاؤ پلی پلائی سُونڈیوں کا برآمد ہونا کوئی گھاٹے کا سودا نہیں. (۱۹۷۹ ، نوائے وقت ، کراچی ، ۲۱ اپریل ، ۲). ۳. ناف ، ٹونڈی ، وسطِ شکم ، کسی غدود کا پُھول جانا ، حلق کا کوا ، تیز شراب؛ بڑے پیمانے پر شراب کشید کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सुंडिया].

سونَر (مج ، فت ن) امذ.
(جہاز رانی) سمندر میں کسی دُور دراز جہاز کو سگنل دینے کے لیے پانی میں چُھپی ہوئی آبدوز ، غرق شُدہ جہازوں اور برفانی تودوں کی موجودگی کا سُراغ لگانے کا نظام ، سمندری مواصلات کا نظام. سونر کی مدد سے ایک جہاز دوسرے جہاز کے ساتھ بات چیت کرسکتا ہے.(۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۰۸) [انگ :Sonar].

سُونْس (و مع ، غنہ) امث.
دریائی سُوّر ، خوک آبی ، ایک دریائی جانور کا نام جو پانی پر اکثر مشک کی طرح تیرتا ہوا دِکھائی دیتا ہے ، سنگِ ماہی. اور جتنے ماہی و نہنگ و سونس اور خوک اور خرچنگ اور جولاہا آبی اور مرغابی وغیرہ چھوٹے بڑے جانور دریائی تھے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۶۱).

ٹِھنک سونس گھڑیال رہ رہ گئے
مگرمچھ نہ جانے کِدھر بہ گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳) ہزارہا مچھلیاں ، مگر ، ناکے ، گھڑیال، سُونس ، کچھوے منہ میں مشعلیں لیے ہمراہ ہوئے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۲). سُونس بھی ایک شیر خوار جانور ہے ... دریائے گنگا اور اس کے معاون دریا ... میں مِلتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۹۲). [پ : सूस].

سَونسار (و لین ، مغ) امذ (قدیم).
۱. **سنسار ، دنیا.**

که جس سار کا توں ہوا سارق
سو بانجیا وو سونسار کے بھارق

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

محمدؐ سا نہیں پیدا کیا کرتار ترجگ میں
اُسی کے عشق میں سونسار ترجگ کا بھرایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۵). ۲. **بال ، بچے ، اولاد ، نسل ، خانگی معاملات** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سنسار (رک) کا قدیم اِملا].

سُونسنا (و مع ، غنه ، سک س) ف ل (قدیم).
برداشت کرنا ، اٹھانا ، سہنا.

کاں پھروں گھر چھوڑ کر میں دار دار
راہ کا دکھ سُونستا کاں جاؤں یار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامه ، ۵۰). [مقامی].

سونسکِرت (و مع ، غنه ، سک س ، کس ک ، سک ر) امث
سنسکرت.

بیٹھا مجہ کنے بیگ تُلسی کے تیں
کیا سونسکرت جس ایسے (کے) تیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴). [سنسکرت(رک)کا قدیم اِملا].

سُوں سُوں (و مع ، سک ن ، و مع) امث.
۱. **سانس کی آواز ، ناک سڑکنے کی آواز.** کوئی آواز سِوائے ان کی سانسوں کی سُوں سُوں کے نه آتی تھی. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۱۱۵). گرم پانی کی دھار پڑی تو وہ خوش ہو ہو کر نتھنے پھڑکانے اور سُوں سُوں کرنے لگا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمه) ، ۱ : ۷۰۰). ۲. **بھاپ نکلنے کی آواز ، بھبکے کی صدا** پہاڑی ٹرین سُوں سُوں کرتی اڑنے لگی (۱۹۴۵ ، پرپرواز ، ۴۷). ۳. **کسی شے کے اُبلنے یا پکنے کی آواز.** چند منٹ آنچ پر رکھو جب سُوں سُوں کی آواز آنے لگے تو آنچ کھینچ لو. (۱۹۰٦ ، نعمت خانه ، ۸۷). ۴. **سردی کی شِدّت کے ردِ عمل کی آواز ، کپکپاہٹ کے تاثر کی آواز.** سب سے بڑھ کر لڑکے کا فکر ہے که اس سردی میں سُوں سُوں کرتا کارخانے جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، تربیتِ نسواں ، ۳٦). ۵. **آہسته آہسته رونے کی آواز ، سِسکیاں بھرنے کی آواز.** لڑکی دَر سے لگی سُوں سُوں کرتی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۴). ٦. **جلتی لکڑی یا کوئلوں پر پانی ڈالنے سے پیدا شدہ آواز.** چند سُرخ کوئلے سُوں سُوں کر کے بجھ جاتے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۰۳). [حکایتُ الصوت].

سُونسی (و مع ، مغ) امث.
ایک رنگین دھاری دار کپڑا ، سوسی. واضح ہو که کپڑا یا تو رُوئی سے بنتا ہے جیسے جھونا اور دودامی اور سونسی اور کھیس ... وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمه)، ۲۲٦). [سُوسی (رک) کا متبادل اِملا].

سَونف (و لین نیز مع ، غنه) امث.
ایک پودا ، اس پودے کے بیج خوشبودار اور ہاضم ہوتے ہیں، بادیان ، لاط :- Pimpinella Anisum.

مُجھ دلِ بیتاب پر کیا تپ تو نالے چلے
تپ اگر ظاہر ہوئے کوئی سونف یا زیرا پئے

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۸۳). جن کو سونف کا مزاج معلوم نہیں نه اتنی تشخیص که کیا خاصیتِ زنجبیل ہے. (۱۸٦۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۰). سونف ہاضمه کے لیے اِستعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۵). [ع].

--- کا عَرَق امذ.
(طِب) **عرق جو سونف کا بیج پانی میں ڈال کر نکالتے** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیه ؛ جامع اللغات).

--- کی جَڑ امذ.
(طِب) **سونف کی جڑ تمام اجزا سے زیادہ قوی ہے. پتلی اور خوشبودار ہوتی ہے ، گرم و خُشک ہاضم ہے ، سده کھولتی ہے تپ میں فائدہ دیتی ہے ، شہد کے ساتھ اس کا لیپ دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید اور مُجَرّب ہے** (خزائن الادویه ، ۴ : ۴۹۵).

--- کے نُقل امذ.
(شیرینی) **وہ سونف جس پر ہکا کر میٹھا چڑھایا گیا ہو جسے پان میں استعمال کرتے ہیں یا محفل میں خاطر مدارات کے وقت پیش کرتے ہیں.** خشخاش کے نُقل ، سونف کے نُقل ... پیالیوں میں قرینے قرینے سے چُنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۴).

سَونفی (و لین نیز مع ، مغ) امث.
(طِب) **ایک مرکب جس کا اہم اور بڑا جز سونف ہے.** خان صاحب نے سونفی تیار کی یعنی تُخم کدو ، الائچی ، سونف اور شکر کا مرکب. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). [سونف + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَونفِیا (و لین نیز مع ، مغ ، کس ف) صف ؛ سے سونفیه.
۱. **سونف کی خوشبو والا ، آم کی ایک قسم جس میں سے سونف کی خوشبو آتی ہے.** سونفیے کی خوشبو گاڑھی دھند کی طرح چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی. آم کی اس قسم کے بیسیوں پیڑ تھے. (۱۹٦٦ ، لاجونتی ، ٦۷). ۲. (طِب) **ایک چھوٹا سا پیڑ جو خریف کے موسم میں چاولوں کے کھیت میں ہوتا ہے. اس کے پتے سونف کی طرح ہوتے ہیں جن سے سونف کی خوشبو آتی ہے. اس کا عرق کھانسی اور تپِ کہنه کو مفید ہے** (خزائن الادویه ، ۴ : ۴۹۵). [سونف + یا ، لاحقۂ نِسبت].

سَونَک (و لین ، فت ن) امذ.
جولائی کا مہینه ، ساون (پلیٹس). [س : श्रावणिक:].

سَونِک (و لین ، کس ن) امذ.
قصائی ، قصاب ، بوچڑ ، شکاری (پلیٹس). [س : सौनिक:].

سُونکا (و مع ، مغ) امذ.
نہایت ہی زہریلا سانپ جو بادامی رنگ کا گز بھر کا ہوتا ہے ،

اس کے کاٹنے سے پہلے بدن ورم کرتا ہے پھر پانی ہو کر بہہ جاتا ہے. سونکا ، بادامی رنگ گز بھر کا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲۸). [مقامی].

سونکا (و مج ، مغ) امذ.
سستا. لوکن کو مرجان لے گیا ... سودا کرنے کی شرط میں سونکا لے کر مہنگا بیچتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۹۹). [مقامی].

سونک بُوم (و مج ، کس ن ، و مع) امث.
(جدید طبیعیات) **دھما کہ ، گرج دار آواز.** دراصل یہ ایک سونک بُوم (دھما کہ ، گرج دار آواز) تھی جو ایک جیٹ طیارے کے گُزر جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی. (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ ستمبر). [انگ : Sonic Boom].

سونک بیرئیر (و مج ، کس ن ، ی مج ، سک ر ، فت ی) امث.
سونک بیریر ایک بہت ہی شدید اور سخت دباؤ والی لہر ہوتی ہے جو کہ ہوائی جہاز کے ساتھ چلتی ہے (جنگ ، کراچی ، ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ ، VII). [انگ : Sonic Bearer (Barier)].

سونکَروا (و مج ، مغ ، فت ک ، سک ر) امذ.
(حشرات الارض) **کاکروچ ، تیل چور کا ، سوسک خروک ، ممام.** تیل چورہ بنگال میں سونکروا بولتے ہیں. (۱۹۶۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۰). [مقامی].

سَونگ (و لین ، غنہ) امذ.
سوانگ ، رُوپ ، نقل ، بھیس. خاصان کا شریعت ہور مذہب سو ، خدا کا خوبی بوجھنا سو مذہب ہمارا ، کافران کا ہور ہر سایان کا ایسا جو کوئی سونگ لیا یا سو اس کے حضور اچھنا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی ، ۳۶۶).

مکرمچ ہو مجنوں نمن سونگ چڑ
گیا ہووے کا کنیں اور جنگل پکڑ

(۱۶۸۳ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۷۳). [سوانگ ، کا محرف].

سُونگ (و مج نیز و مع ، غنہ) امذ.
رک : **سونگا** (پلیٹس). [سونگا (رک) کی تخفیف].

سُونگا (و مع ، مغ) امذ.
سونڈکا ، کوہان ، پالان (پلیٹس). [پ : सुगा].

سُونگرا / سُونگڑا (و مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
(کھونسی) **کتا ، بھینس کا بچہ** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : سُ+ کُر س : शूकर].

سُونگُن (و مع ، سک ن ، ضم گ) امث (قدیم).
سُن گُن ، بھید ؛ خُفیہ خبر ؛ کسی بات کی بُو باس.

سب سک کے مین او دھان سٹی
اس دیدھن سُون گن گیان سٹی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۲). [سُن گُن (رک) کا قدیم املا].

سُونگنا (و مع ، غنہ ، سک گ) ف م (قدیم).
سُونگھنا. جیوں لوہا صحبت میاں بھوکتا ، سُونگنا چا کھنا ، دیکھنا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۳۶). [سُونگھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سُونگھا (۱) (و مع ، مغ) امذ.
۱. **وہ شخص جو قوتِ شامہ کے ذریعہ زیرِ زمین چیزوں مثلاً خزانے ، میٹھے پانی وغیرہ کو دریافت کر سکتا ہے** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **وہ کُتا جو شِکار کی بُو پہچانے (ایک شکاری کُتا جو چور کی بُو بھی پہچانتا ہے اُس کے ذریعے چوروں کا پتہ چلایا جاتا ہے) ؛ مُخبر ، جاسوس ، بھیدی ، کھوجی ، سراغی ؛ نگینہ ساز ، جڑیا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (نباتیات) **چھوٹی کلی ، شگوفہ ، اکھوا.** ایک ننھا سا ڈنٹھل جسے جُذیل (ثانی جیل) کہتے ہیں اور چوٹی پر ایک چھوٹی کلی جسے سُونگھا (پلو میول) کہتے ہیں نظر آئے گا. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۵۳). [پ : سونگھ घ्राणगृह्यते].

سُونگھا (۲) (و مع ، مغ) امذ.
چھڑی جس سے کام لے کر یہ معلوم کرنا کہ کس جگہ کھودنے سے پانی یا معدنیات نکلیں گی ، انگ : Dowser. سُونگھے کی مدد سے فائدہ اُٹھا کر ٹیوب ویل بھی کامیابی کے ساتھ نصب کیے جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، ساندل بار ، احمد غزالی ، ۱۹۱). [سُونگھا (رک) سے اسمِ ظرف].

سُونگھانا (و مع ، مغ) ف م.
کسی کو خوشبو یا بدبُو معلوم کرنے کے لیے کُچھ دینا (نوراللغات). [سُونگھنا (رک) کا تعدیہ].

سُونگھتا پِھرنا محاورہ.
کسی چیز کو تلاش کرنا ، شکار وغیرہ کا ڈھونڈھنا (جامع اللغات).

سُونگھَن (و مع ، مغ ، فت گھ) امث (قدیم).
سُونگھنا ، مہک محسوس کرنا ، بُو لینا.

جِن پھولن سُونگھن جاوُں
تس باس تمھارا پاوُں

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۱۱). [سُونگھ (سُونگھنا + ن ، لاحقۂ حاصلِ مصدر].

سُونگھنا (و مع ، غنہ ، سک گھ) ف م.
۱. **نا ک سے بُو باس مہک معلوم کرنا ، بُو لینا.**

مانی کا پھل سُونگھنا پانی کا پھل چا کھنا
آگ کا پھل دیکھنا بادی کا پھل رکھنا

(۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، ۵).

دیکھنا ، چکھنا ، سننا بات
سُونگھنا ، بھوکنا ، سب حرکات

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۱۶)).

جیو آخر تجوں کی تُجھ پیچھے
سُونگھ سُونگھ پائے پیرہن تیرا

(۱۷۳۳ ، کربل کتھا ، ۱۶۳).

دیدۂ شیر ہے نرگس ہمیں بے گُل لیکن
ہم بھی سُونگھ کے بُوباس کھڑے رہتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۸).
ستم ظریفیٔ فطرت یہ کیا معمًا ہے
کہ جس کلی کو بھی سُونگھوں میں بُو نے یار آئے
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۵۶). وہ لمبے لمبے سانس لے کر کچھ سُونگھتا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حَدّہ ، ۱۰۲). ۲. **پہچاننا ، عوام بطور مذاق جوتی پہچاننے کو کہتے ہیں جیسے اپنی اپنی جوتی سُونگھ** کر پہننا (فرہنگِ آصفیہ). [**समग्घ(इ) समग्घे(इ) माघ (ति)**].

سُونگھنی محاورہ.
۱. **وہ چیز جس کو سُونگھا جا سکے. خوشبو ، لخلخہ ، سُونگھی جانے والی ، دوائیاں ، ہلاس ، نِسوار** (نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. **ناس یا نِسوار کا ڈبہ یا ڈِبیہ ، ہلاس کی ڈِبیا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سُونگھنا (رک) سے اسم ظرف].

ـــ لینا محاورہ.
نِسوار اِستعمال کرنا ، خوشبو سونگھنا ، ناس چڑھانا ؛ سُن گُن لینا (پلیٹس).

سُونگھنے کو نَہِیں فقرہ.
بالکل نہیں ، نام کو بھی نہیں ؛ کسی چیز کے بالکل ختم ہو جانے کے موقع پر بولتے ہیں.
محتسب مانع جلت ہے گُماں ہے سے
سُونگھنے کو بھی میسر مجھے انگور نہیں
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۱۶۵).

سَونلانا (و لین ، مغ) ف ل.
رنگ کالا جیسا ہونا ، سیاہی مائل ہو جانا.
حُسن کی گرمی سے ہم تو جل گئے
آپ کی رنگت بھی سونلاتی نہیں
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گُلزارِ تعشق ، ۱۵).
سوبار میری دھوپ کو سونلایا تھا
خود میرے ہنر سے مُجھے شرمایا تھا
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۳۱). [سونلا (سانولا کا محرف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سونْٹھَہ (و مع ، غنہ' سک ہ ، فت ٹ) امذ.
سونٹا ، چھڑی. اگر تمہارے گانوں میں کسیکے پاس سونٹھہ یا لکڑی ہے ... بطور آلاتِ جنگ سمجھ کر رہٹ اوسکی تھانہ یا چوکی میں کرو. (۱۸۵۹ ، ہدایت نامہ نمبرداران ، ۳). [رک : سونٹھا].

سُونی (و مع) صف مث.
سونا ، اجاڑ ، ویران.
او لوگاں تھے اپنی نظر کاڑیا
سونی دنب کی کرباٹ کوں جھاڑیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۵۱).
سُونی ہے بزمِ کافر و دیندار بے ترے
زاہد حرم میں دیر میں ہیں برہمن اُداس
(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۸۲).
مسندِ حلقۂ احباب ہے سُونی تُجھ بن
تُو ہی تھا اب خلفِ صدر نشینانِ سُخن
(۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۷۳).
ساز و آواز کی دُنیا نظر آئے سُونی
آدمی خود ہی اگر پردہ درِ راز نہ ہو
(۱۹۸۱ ، بادِ سبک دست ، ۱۳۰). [س : **शून्य**].

ـــ سار/سیج سے ، مَرکھنا بیل (ہی) بَھلا کہاوت.
رانڈ رہنے سے بدمزاج اور بکھٹو خاوند کا زندہ ہونا بہتر ہے ، بدمزاج شوہر نہ ہونے سے بہتر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

سونے (و مع) امذ ؛ ج.
سونا (رک) کی جمع اور مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
دیکھیا شاہ دونوں کے تئیں جونجھا
سونے ہور روپے کے دو کرسیاں منگا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۳).
روپے سونے کے دیگاں ہو تھالے
جڑن کے تھے ضراباں ہور پیالے
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۶۸ ، ۱۹)).

ـــ پَر/میں سُہاگا/سُہاگَہ محاورہ.
۱. **حُسن ، خُوبصورتی ، آرائش کی کثرت.** ایک تو یوں ہی از سرتاپا زرق برق بحرِ حُسن و خوبی میں غرق تھیں مگر اس بناؤ چناؤ نے سونے پر سُہاگے کا کام کیا. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۳۶). کمبخت تھی ہی چاند کا ٹکڑا ، سونے پر سُہاگا ہوا سنگھار ، قیامت بن گئی. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۵). ۲. **کسی خُوبی خرابی یا بُرائی کے ساتھ دُوسری خوبی خرابی یا بُرائی کا ہونا مزید براں.** مُجھ کو جس چیز نے دُنیا اور دین دونوں میں برباد کیا وہ شادی اور موت کی رسمیں تھیں ، شرک اور قبر پرستی سونے پر سُہاگہ. (۱۹۱۷ ، طُوفانِ حیات ، ۷۰). سونے پر سُہاگہ یہ کہ قدرت نے آواز انہیں اس قدر خُوبصورت دی تھی کہ مُشاعرے کو اپنے ساتھ لے اُڑتی تھی. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۲۳). ۳. **کسی فِطری صلاحیت یا ہنر کی شہرت وغیرہ کا باعث ہونا.** خاندانی اثر نے بھی سونے پر سُہاگہ کا کام دیا تھا. (۱۹۰۷ ، اسہات الامہ ، ۵۵). معلوم و افکار پر مہر صاحب مرحوم کے اسلوبِ نگارش نے گویا سونے پر سُہاگے کا کام کیا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۶). لکھنو کی ہوا اُن کے لئے سونے پر سُہاگے کا اثر رکھے گی. (۱۹۵۲ ، سفینۂ غم دل ، ۲۱۸). ۳. **سریع التاثیر ، پُراثر.** آدمی تھے خوش گُلو تو نظم اور سونے میں سہاگا ہوگئی (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۸).

ـــ پَر سَیندُور ہونا محاورہ.
سونے پر سُہاگا ، زِینت اور جلا کا باعث. رنگِ رُخ اس وقت

صفائی میں کندن کو شرماتا تھا جس پر گلابی دیواروں کا عکس سونے پر سیندور تھا. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۶۲).

---پر مینا کرنا محاورہ.
خوبصورت کو اور خوبصورت بنانا ، خوبیوں میں اضافہ کرنا.

دیوان ہے میرا تا قیامت باقی
سونے پہ کیا ہے میں نے مینا یارب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۱).

---جھونے میں لدا پھندا رہنا محاورہ.
بہت سے زیوروں کا پہنے رہنا ، سونے کے زیوروں میں پیلا رہنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---جھونے والا/والی صف.
(کنایۃً) ناز و نعمت میں پلنے والا، عیش و آرام سے رہنے والا، خوش قسمت ، دولت مند ، جس کے یہاں دولت کی ریل پیل ہو . سونے جھونے والیاں جن کے قدموں کے نیچے ماں باپ آنکھیں بچھاتے تھے ، گھربار کی ہوئیں تو یہ پتھر پڑے کہ عمر بھر پاپڑ بیلے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۵).

---چاندی کے ڈھیر لگنا محاورہ.
مال و دولت کا جمع ہونا ، بہت زیادہ روپیہ پیسہ ہونا. خاقان کے پاس عرضی دے ، گھر میں سونے چاندی کے ڈھیر لگ جائیں . (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۲۹).

---چاندی میں لپٹنا/لپا ہونا محاورہ.
کسی شے پر سونے چاندی کا بہت زیادہ کام ہونا. نیلام والے نے ایک حلہ نکالا ، جو سونے چاندی میں لپ رہا تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۸۰).

---روپے (---و مع) امذ.
سونے چاندی ، مال و دولت.

سونے روپے کے کٹوروں کا کبھی دور نہ تھا
بحرِ کوثر کے ہیے جام دعا دے ساقی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۶). نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے ... چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۴) . [سونے + روپے ، روپا (رک) کی مغیرہ حالت].

---سے پیلا ہونا محاورہ.
بہت زیادہ زیور پہنے ہونا ، سر سے پانو تک زیور میں لدنا.

کھینچ لایا حسن کو بھی عشق اپنے رنگ پر
ضعف سے میں زرد وہ سونے سے پیلا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۱).

---سے گھڑاوَن/گھڑائی مہنگی کہاوت.
اصل قیمت سے بالائی خرچ زیادہ ، دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈوائی، اتنے کا مال نہیں جتنے درستی وغیرہ میں صرف ہو گئے.

اتھا گہنے کی نہ بھاری مہنگی
سونے سے ہے اسکی گھڑاون مہنگی

(۱۸۲۹ ، داستان رنگین ، ۱۲۷).

---سے لیپنا محاورہ.
سونے کا ملمع کرنا ، کسی چیز پر سونے کا پانی چڑھانا. یورپ میں یہ (مثنوی زہر عشق) لکھی گئی ہوتی تو شاعر کی قبر سونے سے لیپ دی گئی ہوتی. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۷۸).

---کا بچھڑا امذ.
سامری نے ایک سونے کا بچھڑا بنایا تھا اور کسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پانو کی خاک اس میں ڈال دی تو وہ بولنے لگا لوگ اسے پوجنے لگے تھے؛ (کنایۃً) کوئی خالصتاً دنیوی اور گھٹیا چیز جسے معبود سمجھ لیا جائے ، مراد : مال و زر. جس سرزمین کی اساس اخوت اور محبت پر تھی وہاں سونے کے بچھڑے کی پوجا ہونی. (۱۹۶۵ ، در دل کشا ، ۹).

---کا بننا/ہونا محاورہ.
بہت قیمتی ، نایاب ، بے مثل یا اہم ہونا ، اصل سے بڑھ چڑھ کر ہونا ؛ کمتر کا بہتر ہو جانا ؛ کسی کم حیثیت یا کم حقیقت شے کی قدر و قیمت یا اہمیت و حیثیت بڑھ جانا.

ہم بھی ہیں صاحب غیرت رہیں کب تک غمناک
بن کے سونے کے جو اب آؤ تو سمجھیں تمہیں خاک

(۱۸۶۷ ، واسوخت امیرمینائی (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۱۳۶)).

---کا پانی امذ.
۱. وہ پانی جس میں سونا گلایا گیا ہو ، آبِ زر ، آبِ طلا ، سنہرا محلول ، سونے کا ملمع.

مر گیا ہوں دیکھ کر رنگِ طلائی یار کا
چاہیے سونے کا پانی قبر کی تعمیر میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۶). ۲. **(طب) وہ پانی جس میں سونے کی کوئی چیز ڈال کر جوش دے لیں اور پھر اس بجھے پر چھڑکیں جس کی سیتلا نے باگ موڑ لی ہو** (فرہنگِ آصفیہ).

---کا پانی پھرنا محاورہ.
ملمع ہونا ، سونے کا جھول چڑھنا.

رنگِ عارض کو پسینے نے دو چنداں کر دیا
جامِ سیم ماہ پر سونے کا پانی پھر گیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۶). رنجیت سنگھ کی ایک آرام کرسی ہے تمام کرسی پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے اندر کی طرف مخمل کے تکیے بچھے ہوئے ہیں. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۵)

---کا تار امذ.
(مجازاً) بہت کم مقدار میں سونا ، معمولی زیور. ڈیڑھ سو روپیہ کے تنخواہ دار کی بیوی ہاتھ پیکڑا نہ پاؤں پیکڑا ، سونے کا تار نہ چاندی کا چھلا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۸۴).

---کا توڑا امذ.
طلائی زنجیر ، سونے کی بنی ہوئی زنجیر جو پانو میں پہنتے ہیں.

دھوتے ہیں پائے حنائی آبجوے باغ میں
پاؤں میں شمشاد کے سونے کا توڑا چاہیے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۷).

---کا تیل اسذ.
(طب) **سونے کے ورقوں سے مقررہ کیمیائی طریقے سے تیار کردہ تیل دواءً مستعمل** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۷).

---کا خَنجَر ہو جانا محاورہ.
(ہتھیار یا آلے کا) **کند ہو جانا ، نرم پڑ جانا ، بیکار ہو جانا.**

سخت جانی میری میرے حق میں پارس ہو گئی
قتل سے پانی اماں سونے کا خنجر ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۶).

---کا ڈَلا اسذ.
سونے کا بڑا ٹکڑا ؛ (مجازاً) قیمتی چیز.

جب دِکھا دیتے ہیں وہ اپنی طلائی رنگت
آنکھ کے ڈھیلے کو سونے کا ڈلا کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸).

---کا قَدَم اسذ.
(مجازاً) نحس قدم.

سنتی تھی چاندی کا پیرا مجکو اُس سر کی قسم
میرے گھر لائی نِگوڑی نحس سونے کا قدم

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۵۴).

---کا کام اسذ.
کسی شے پر سونے چاندی کے تاروں کے بیل بوٹے یا سونے چاندی کے پتروں کی مڑھائی. پیچھے کٹاؤ دار تکیہ. سارا سونے کا کام کیا ہوا. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۴).

---کا کُشتَہ اسذ.
سونے کی آمیزش سے طِبی طور پر تیار کردہ ایک طاقت ور دوا. سونے کا کشتہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۵).

---کا گَڑوا اَور پِیتَل کی پینْدی کہاوت.
ناموزوں کام کی نسبت بولتے ہیں ؛ ان لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جن میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ برائیاں بھی ہوں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا گَھر مِٹّی ہو جانا محاورہ.
بھرا پُرا گھر تباہ ہو جانا ؛ دولت مند کا غریب ہو جانا ، برباد ہو جانا.

آب کاری میں رہا یہ صرف زر برسات میں
ہو گیا مٹی مرا سونے کا گھر برسات میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۴۶).

---کا / کے مَحَل کَھڑا کَرْنا / کَرْ دینا محاورہ.
۱. **کوئی اَن ہونی بات کر دِکھانا.** زمین سے باغ کا اُگا دینا یا سونے کا محل کھڑا کر دینا ... نہ خدا کی قدرت سے باہر تھا اور نہ اس رسول کے ان معجزات سے مافوق مطالبہ تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۴). ۲. **مالا مال کر دینا ، آباد کرنا.** اس کی طبیعت داری ، جدّت پسندی ، سلیقہ شعاری اور دانشمندی نے ویرانۂ دنیا میں سونے کے محل کھڑے کر دیئے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےؐ ، ۲۶).

---کا مَیل اسذ.
(طب) **جب سونے کو کان سے نِکال کر اوّل گلاتے ہیں تو تلے اُوپر کف کی طرح میل جم جاتا ہے. اُوپر کا میل لطیف ہوتا ہے اور نیچے کا میل غلیظ اُوپر کے میل کو عنقودی اور نیچے کے میل کو صفائحی کہتے ہیں پھوڑوں پر لگانے سے ان کے چرک کو صاف کرتا ہے بدگوشت کو کاٹتا ہے تازہ زخموں کو بھرتا ہے.** سونے کا میل ... چاندی کے میل سے بہتر اور لطیف ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۸۶).

---کا نِوالا / نِوالَہ اسذ.
۱. **عُمدہ غذا ، لذیذ کھانا ، مُرغّن خوراک ؛ نعمت ؛ دولت مندی کا اظہار ؛ قیمتی غذا ؛ عیش و آرام.**

ہم کو ہجرِ سیم تن میں صبح و شام
زہر سونے کا نِوالا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۹۸). اگر بھوکا ہے تو سونے کا نوالا تیرے کھانے کے واسطے ... آ جائے. (۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۳۶). ۲. **ناز و نعم ، لاڈ پیار ، ناز برداری.**

سونے کے نِوالوں سے نہ کر پرورشِ روح
اِتنی بھی محبّت نہیں کرتے سفری سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳). ۳. **بڑا اِنعام ، بھاری رقم.**

عیب جُو کو عجز و منت سے کرے اپنا غُلام
منْہ میں مَشّاطہ کے سونے کا نِوالہ چاہیے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۹۹).

---کا نِوالا کِھلانا محاورہ.
عیش کرانا ، لاڈ پیار یا ناز و نعم سے پالنا ، ناز برداری کرنا ؛ عُمدہ قیمتی غذا دینا ؛ آرام میں رکھنا ؛ بہت عُمدہ چیز عطا کرنا.

انہوں نے رات دن غم آپ کھائے
نِوالے ہم کو سونے کے کِھلائے

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۱ : ۱۸)).

کہتے ہیں دے کے بوسہ طلائی جبین کا
سونے کا میں نے تجکو نِوالا کِھلا دیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۲).

---کا نِوالا کِھلانا شیر/قَصائی کی نَظَر دیکھنا/ ڈَرانا کہاوت.
ناز برداری کرنا مگر حد سے نہ گُزرنے دینا ، مہربانی کرنا مگر رعب قائم رکھنا ، لاڈ پیار کرنا مگر گُستاخ نہ ہونے دینا ، ہر طرح کے عیش و آرام کے ساتھ تربیت کرنا. (مثل) دیکھئے قصائی کی نظر کِھلائے سونے کا نِوالا. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۵۳۶). جیسے سونے کا نِوالا کِھلائے شیر کی نظر ڈرائیے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۴). ناز بردار تھی تو ، سرپرست تھی تو ، ایک بھاوج ، اس کا اصول یہ کہ ہمیشہ سونے کا نوالہ کھلایا اور شیر کی نظر دیکھا. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۰۱).

---کا وَرَق محاورہ.
۱. **سونے کا باریک پتر ، باریک کاغذ کی مانند کٹا ہوا سونا جو اکثر دواؤں میں استعمال ہوتا ہے خوردنی اشیا پر زینت کے لیے بھی**

لگایا جاتا ہے. سونے کا ورق کانچ کے مساموں میں زبردستی سے ایسا نفوذ کرے گا کہ وہ پھر کسی صورت سے نکل نہیں سکے گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۶۲). شہد میں سونے کے ورق حل کر کے اور ذرا سا مُشک ملا کر چٹانا چاہیے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۸) . ۲. (کنایۃً) **تیز دھوپ ، سُورج کی روشنی.**

ہو شبِ مہ لاکھ روشن ؛ کم ہے رتبہ مہر سے
چاندنی چاندی کا پتر ، دھوپ سونے کا ورق

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) (مہذب اللغات)) .

--- کو سَلام رُوپے کو عَلیک بُھوکے کو نَہ دیکھ کہاوت.

امیر آدمی کو سلام کرنا چاہیے ، درمیانی درجے کے آدمی کا سلام لینا چاہیے ، غریب کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات) .

--- کی انگُوٹھی پیتَل کا ٹانکا ماں چھنال پُوت بانکا کہاوت.

سونے کی انگوٹھی میں پیتل کا ٹانکا اس طرح ہے جیسے ماں بدچلن ہو بیٹا بانکا ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات) .

--- کی اِینٹ امث.

سونے کو چھوٹی سی اینٹ کی صُورت میں ڈھال دیتے ہیں اور اس کو سونے کی اینٹ کہتے ہیں ، خاص وزن اور پیمائش کے مطابق ڈھلا ہوا سونا.

ہوا ہے حسرتِ زر میں مہوّس کیا مناسب ہو
اگر لگوائیں اینٹیں قبر میں دوچار سونے کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۵) .

--- کی بَڑبڑی ، بُھوس کا چَھپّر کہاوت.

کسی معمولی چیز پر زیادہ خرچ کرنے کے موقع پر کہتے ہیں ، کسی چیز کے لوازم بھی اُس کے مطابق ہونے چاہئیں ، ناموزوں چیز اچھی نہیں لگتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات) .

--- کی تول امث.

کانٹے کی تول، برابر اور تیا تُلا وزن کرنے کا عمل جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو ، پورا وزن ، ٹانکا ٹونک ، ایسا وزن جو بالکل ٹھیک ہو یعنی نہ کم نہ زیادہ بلکہ دونوں پلڑے برابر.

بیچتا ہے تول کر پیرِ مُغاں سونے کی تول
ہو گئی ہے دور میں اپنے تو آبِ زر شراب

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹) .

--- کی تول بِکنا محاورہ.

بیش قیمت ہونا. بنگالہ کے ابریشمیں کپڑے اور مہین ململیں روم اور یونان میں پہنچ کر سونے کی تول بکتی تھیں . (۱۸۶۵ ، مقالاتِ محمد حسین آزاد ، ۷۵) .

--- کی چِڑیا امث.

۱. (کنایۃً) **مالدار ، دولتمند ، دھن وان ، امیر ، موٹی اسامی .** چودھری امراؤ سنگھ کو ... سونے کی چڑیا سمجھ کر بے سبب فساد شروع کیا. (۱۸۵۸ ، سرکشیٔ ضلع بجنور ، ۱۷۶). جس دکان پر جاتا لوگ اس کی آؤ بھگت کرتے اسے سونے کی چڑیا سمجھتے تھے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۱). ۲. **اہم شے ، نایاب ، نادر چیز ، انوکھی اچھوتی شے ، عنقا.** اے ہمایوں بخت عنقا رخت تیرے لیے ایک چڑیا سونے کی میں ناچیز لے آئی ہوں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۳). دل میں سوچنے لگے کہ باالٰہی یہ سونے کی چڑیا کہاں سے ہاتھ آئی ہے ، طالع رسا نے کتنی پاکیزہ صُورت دکھائی ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۳). مشرقِ بعید میں زرخیز زندگی اور برِصغیر کی سونے کی چڑیا کو ایک دوسرے سے چھین لینے کی کوششوں نے دنیا کو دوسری بڑی جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا تھا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۲). ۳. **مال و دولت کی کان ، سرسبز و شاداب ، زرخیز خطۂ زمین جہاں سے بہت آمدنی ہوتی ہو یا جہاں مال و دولت کی فراوانی ہو ، وسائل و ذرائع آمدنی.**

رُوح دولت تھی جو نکلی جسم سے سمجھے یہ ہم
باہر اپنے ہاتھ سے سونے کی چڑیا ہو گئی

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۳). ہندوستان سارے جہاں میں سونے کی چڑیا کر کے مشہور تھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۱). یہی ہند یعنی آج کا مغربی پاکستان سونے کی چڑیا کہلایا کرتا تھا. (۱۹۶۶ ، طلوعِ اسلام ، ستمبر ، ۳۴). ۴. **انگیا کی درمیانی دوخت ، انگیا کی دونوں کٹوریوں کی بیچ کی سِلائی ، چڑیا.**

اے پری تُو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آتی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھکو

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۷۳).

--- کی چِڑیا اُڑنا یا ہاتھ سے نِکَل جانا محاورہ.

فائدہ پہنچانے والے شخص کا ہاتھ سے نکل جانا ، ملی ہوئی قیمتی چیز کا ہاتھ سے جاتا رہنا. جو چاہتے خاطر خواہ رقم اڑاتے اور چین کرتے مگر اب سونے کی چڑیا اڑ گئی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۶۶). ہر وقت کلیجہ پر سانپ لوٹتے ہیں کیسی سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۸).

--- کی چِڑیا ہاتھ آنا / لَگْنا محاورہ.

کوئی قیمتی چیز ملنا ، کسی مالدار بیوقوف آدمی کا پھنسنا. وکیل ازبس خوش ، جامے میں پُھولے نہیں سماتے کہ آج سونے کی چڑیا ہاتھ آئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۶۸). خُوب دل لگا کر سیو کہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہے. قسمت آزمائی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۶). پانچ برس میں غریب تو سمجھے میرا لڑکا روزگار سیکھ گیا ہے اور موچی کو سونے کی چڑیا ہاتھ لگ گئی. (۱۹۸۱ ، آزاد سماج ، ۶۶).

--- کی چِڑیا ہاتھ سے اُڑانا محاورہ.

کسی کے ہاتھ سے کوئی قیمتی چیز چھین لینا .

گلے کا اپنے جگنو دے کے لے لیتا ہے وہ ظالم
فلک سونے کی چڑیا ہاتھ سے میرے اُڑاتا ہے

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۳۵۴).

---کی چڑیا ہاتھ لگی ہے کہاوت.
امیر آدمی قابو میں آیا ہے ، وکیل اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی امیر مقدمے میں پھنس جائے. رنڈیاں اس وقت بولتی ہیں جب کوئی امیر آدمی ان پر شیدا ہو جائے اور برہمن جب کوئی امیر آدمی مر جائے تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی خاک امث.
(طب) سونے کے پترے اور دوسرے اجزا کی آمیزش سے مقررہ طریقے پر جلا کر یا پھوک کر تیار کردہ کشتہ ، دواءً مستعمل.
سونے کی خاک کا استعمال کرنے سے عمر بڑھتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۵).

---کی دلک امث.
سونے کی چمک دمک.

کیمیا جاگنے کو اس لیے سمجھا ہے شیخ
کہ خدا تا مجھے سونے کی دلک دکھلا دے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۱).

---کی دیوار کھڑی کر لینا محاورہ.
بہت سا روپیہ ، مال و دولت جمع کرلینا ، خوب دولت کمانا. اگر یہی کرنا تھا تو آج سے پچیس سال پہلے کیوں نہ کیا اب تک تو سونے کی دیوار کھڑی کر لی ہوتی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۸).

---کی ڈنڈیاں امث ؛ ج.
(زیورات) کانوں میں پہننے کے سونے کے سادہ لمبے آویزے جو بغیر کسی کٹاؤ یا بغیر کسی خوبصورتی کے ہوں . کانوں میں سونے کی ڈنڈیاں اور ہاتھوں میں سونے کی بالکل بےنقش چوڑیاں چمکا کرتی تھیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۵).

---کی سلاخ امث.
سونے کی میخ یا کیل ، سونے کی سلائی یا میخ ، سونے کی اینٹوں پر مشتمل ہر ایک وزنی چھڑی (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کی کٹاری پیٹ میں مارنا محاورہ.
لالچ میں پڑنا.

سونے کی کٹاری کو کیا پیٹ میں مارے ہے
اب موت مرے سر پر آ میری پکارے ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۱۲).

---کی کٹاری کسی نے اپنے پیٹ میں نہ ماری کہاوت.
کیسا ہی عمدہ فائدہ ہو ہر جان کوئی نہیں لیتا (محاوراتِ ہند ، ۱۳۴).

---کی کٹاری کوئی پیٹ میں نہیں مارتا کہاوت.
فائدے کے لالچ سے جان جوکھوں میں نہیں پڑا جاتا ، یا اچھوں سے برائی کوئی نہیں ہوتی (نجم الامثال ، ۲۵۶).

---کی کٹوری / کٹورے میں کون بھیک نہ دے گا کہاوت.
امیر آدمی کو قرض ، خوبصورت عورت کو خاوند فوراً مل جاتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی گائے امث.
رک : سونے کا بچھڑا.

سونے کی گائے کی قسم اور رودِ نیل کی
فرعون کی قسم تجھے ہامان کی قسم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۶).

---کی لنکا امث.
(کنایۃً) مال و دولت کی زیادتی (راون کے زمانے میں لنکا کا ملک بڑا مشہور تھا اور کہتے ہیں کہ محلات و مکانات سونے کے تھے جن کی چمک آنکھوں کو چندھیا دیتی تھی) ، مال و دولت والا مالک یا شخص. آہ اس وقت میرا ایسا جی چاہتا تھا کہ میرے پاس سونے کی لنکا ہوتی تو قزّاق کو دے دیتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۳۵).

---کی مار امث.
سرکش کو بغاوت اور دشمن کو مخالفت سے روکنے ، کسی کو اپنا بنانے یا مطلب برآری کے لیے مال و دولت کے ذریعے زیر کرنا ، مطیع بنانا ، سونی رشوت ، دولت دے کر منھ بند کر دینا ، رقم دے کر مخالفت یا دشمنی سے باز رکھنا.

نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اوسے زر دے
زیادہ ہوتی ہے لوہے سے اے دل مار سونے کی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۸۵).

---کے برابر تولنا محاورہ.
گراں قیمت لینا ، بہت ہی مہنگا بیچنا.

نامۂ یار کے لکھنے کو مجھے ارزاں ہے
تول دے گر کوئی سونے کے برابر کاغذ

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۱).

---کے بھاؤ بکنا محاورہ.
بہت زیادہ مہنگا ہونا. جب سے کتابیں سونے کے بھاؤ بکنے لگی ہیں تب سے ہم نے ... ٹھیلوں اور ٹھیئوں کے سو سو پھیرے لگانے شروع کر دیئے ہیں . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم اگست ، ب).

---کے پانی سے لکھنا محاورہ.
آبِ زر سے لکھنا ، سنہری حروف میں لکھنا. مجھے تیری بات کرے شہ مات ، سونے کے پانی سوں لکھ رکھنا یو تیری بات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸).

---کے سہرے سے بیاہ ہونا محاورہ.
دولت مند گھرانے میں بیاہ ہونا.

پوتوں پھلنا تجھے اور دودھوں نہانا ہو نصیب
بیاہ ہو سونے کے سہرے سے تری عمر دراز

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۵). خدا ایسے گھر میں بیاہ کروائے کہ پھولوں کے بجائے سونے کا سہرا بندھنے کو آئے ، خدا دولت مندی خوش اقبالی کے ساتھ بیاہ نصیب کرے. (۱۸۹۸ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۴).

---کے کانٹے میں تُلنا محاورہ.
ٹھیک ٹھیک وزن کیا جانا ، رتّی ماشے سے پُورا ہونا ؛ (کنایۃً) بحد پسندیدہ ہونا ، کمال مرغوب ہونا.

میری آنکھوں میں ہے عکسِ رُخِ روشن اُن کا
سونے کے کانٹے میں تُلنے لگا جوبن اُن کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲).

---کے کٹورے کو بھیک کی کیا کمی کہاوت.
سونے کی کٹوری الخ. سونے کے کٹورے کو بھیک کی کیا کمی ، شہر میں ہزاروں لڑکیاں تھیں ، ایسا کیا دے دینے اس سے زیادہ لوگ دیتے ہیں. (۱۹۷۲ ، اُردونامہ ، کراچی ، ۴۱ : ۱۳۴).

---کے کڑے امذ ؛ ج.
زیورات ، چُوڑیوں کی شکل کے مگر اُس سے وزنی اور دبیز طلائی زیور. ماسی بالی کے تندور کا ماحول بھی رنگین ہوتا چلا گیا بیٹا اسماعیل جب دمام نوکر ہو کر گیا تو ماں کی بانہیں سونے کے کڑوں سے ڈھانپ دیں . (۱۹۸۷ ، کُچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۵۹).

---کے کنگن امذ ؛ ج.
(کنایۃً) **بیش قیمت شے.** ہمارے لیے یہ لوہے کی زنجیریں نہیں بلکہ سونے کے کنگن ہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۸).

---کے محَل اُٹھانا محاورہ.
مال و دولت جمع کرنا ، روپیہ پانا ، دولت مند ہو جانا.

دیکھنا آج وہ بن برسے کا انشاالله
غربا ہند کے سونے کے اٹھائیں گے محل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۱).

---کے مول بقرہ.
(کنایۃً) **گراں ، قیمتی ، مہنگا.**

دیوانے یہ ہوئے پری خانم پہ مَردوے
سونے کے مول لوہے کی زنجیر ہو گئی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۲۰۲). سہاگ کی چیز ہے ، سونے کے مول بھی سستی (دھانی بانکیں دکھاتی ہے) . (۱۹۳۷ ، دھانی بانکیں ، ۲۶).

---میں پِیلی/زَرد ، موتیوں میں سفَید ہونا محاورہ.
۱. **کثرت سے زر و جواہر پہننا ؛ (کنایۃً) آراستہ و پیراستہ ہونا ، سولہ سِنگار کرنا.** سونے میں پیلی ، موتیوں میں سفید اپنی مسند پر بیٹھی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۱). ایک بازار کی بیٹھنے والی سونے میں زرد موتیوں میں سفید بھاری جگر جگر کرتی پوشا ک پہنے ہوئے کسی غریب خانے یا جھوپڑے میں گُھس جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۴ : ۹). وِملا کی بھی قسمت جاگ گئی ، ایک دن دیکھا سونے میں پیلی اور موتیوں میں سفید تھی ، مگر طوائفوں کی قسمت کا ایسا چاند بہت جلد گہنا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پُھول مہکے ، ۱۰۹). ۲. **دولت مند ہونا، فارغ البال ہونا ، آسودہ حال ہونا ، بہت مالدار ہونا.** اب دیکھو صُغریٰ سونے میں پیلی اور موتیوں میں سفید ہے ، عیش کر رہی ہے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۱۴).

---میں تولا جانا محاورہ.
بہت زیادہ قدر و منزلت یا عزّت و احترام کیا جانا ، نہایت ناز و نعم اور عیش و آرام کرنا. مرزا فیاض بچپنے میں ہمیشہ سونے میں تولے گئے. (۱۹۳۳ ، بدرِ قدرت ، ۴).

---میں تولْنا محاورہ.
بہت زیادہ انعام و اِکرام دینا ، نوازنا ، قدر و منزلت کرنا. جس نے مژدۂ ولادت ، کثیرالسعادت سُنایا ، موتیوں سے منْھ بھر دیا سونے میں تول دیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱).

---میں لُوٹْنا محاورہ.
سونے کے قیمتی زیورات پہننا. عورتیں سونے میں لوٹ رہی ہیں ، ہزارہا روپیہ کا جڑاؤ گہنا سر سے پاؤں تک پہنے ہوئی ہیں . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱ : ۲۴۵).

---میں رَکھ کَر تولْنا محاورہ.
بہت زیادہ قدر و منزلت کرنا ، معقول معاوضہ تنخواہ یا صِلہ دینا ، انعام میں بہت زیادہ مال و دولت دینا. اگر وہ اہل ثابت ہوا تو وہ اس قابل ہو گا کہ سونے میں رکھ کر تول دیا جائے . (۱۹۴۴ ، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۳۰).

---میں سُہاگا کہاوت.
رک : سونے پر سہاگا. شادی نے دماغ کی رہی سہی پُونجی تباہ کردی ، سونے میں سہاگہ یہ کہ آپ کو ہر درجہ میں اردو فارسی پڑھانی پڑتی ہے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۳ : ۵).

---میں سُہاگَہ موتیوں میں دھاگَہ کہاوت.
زِینت اور جلا کا باعث ؛ سونے کی رنگت سہاگے سے کِھلتی اور موتیوں کی بہار تاگے میں پرونے سے معلوم ہوتی ہے ، کھرے اِیمان دار اور امین مُلازم کی نِسبت بھی بولتے ہیں، تیر بہدف کے موقع پر بھی کہتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں گُندھ جانا محاورہ.
سونے کا بہت سا زیور پہنے ہونا (فرہنگِ اثر).

---میں گونڈنی کی طَرَح لَدا ہونا محاورہ.
بہت زیادہ سونے کا زیور پہننا (فرہنگِ اثر).

---میں لِپا ہونا محاورہ.
سر سے پاؤں تک سونے کا زیور پہنے ہونا (فرہنگِ اثر).

---میں لَدا پھَنْدا رَہْنا محاورہ.
سونے کے زیور میں پیلا ہونا ، بہت زیادہ زیورات اِستعمال کرنا ، بہت سا سونے چاندی کا زیور ہر وقت پہنے رَہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---میں ہاتھ ڈالو/ڈالوں تو مَٹّی ہو کہاوت.
۱. **کمالِ نحوست ، بہت بڑی بد بختی ، قسمت کی بُرائی ، اَدبار**

(نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **دنیاوی معاملات و کاروبار میں بار بار ناکامی ، خسارہ اور نقصان کے موقع پر بولتے ہیں.**

سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹی ہو ہے مثل
ہو جائے را کھ لوں جو میں اکسیر ہاتھ میں
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۹).

سُنِیا (و مج ، کس ن ، شد ی) امذ.
سنار کی دکان کی را کھ میں سے سونا نکالنے والا ، نیاریا (فرہنگِ آصفیہ). [سونار (رک) کی تصغیر].

سوَنّیاں (کس س ، فت و ، غنہ ، شد ی) امث.
(پکوان ہوئی) سوئیاں ، بیسن کی طرح روے اور میدے کی بھی سوئیاں بنائی جاتی ہیں (ا پ و ، ۳ : ۱۷۶). [رک : سوئیاں].

سونھا (و مج) امذ.
(موسیقی) ہندی کی ایک بحر کا نام. اِس کے علاوہ سوائے اُن چند بحور کے جو برج ، اودھی یا شمالی ہند کی دُوسری بولیوں میں رائج تھیں جیسے دوھا ، سونھا ، چوپالی کبت ، سویا وغیرہ باقی ہندی بحور اردو کے معیار کے مُطابق ناموزوں ہیں. (۱۹۶۷ ، ہماری زبان ، کراچی ، نومبر ، ۹). [مقامی].

سُووَر (و مع ، فت و) امذ (قدیم).
سُوَر.

جو دیکھیں سبوں کے عمل جوک کر
کہ ہلکے کتے ہور کتے ہیں سُووَر
(۱۶۳۸ ، مرآۃ الحشر ، ۱۱). سُوور کو جب تیر لگا تو جُھنجلا کر اپنے دانتوں سے اس کو بھی مار رکھا. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۸). [سؤر (رک) کا متبادل اِملا].

سَوَن (و لین ، فت و) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خوشنُما.

نہ انگلیاں کہ ہے موز سوون کچی
کلی بیچہ کی او بی کنولی بچی
(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۷۲). [سوہن (رک) کی ایک شکل].

سَوں کھانا محاورہ (قدیم).
سوں کھانا ، قسم کھانا ، سوگند کھانا.

پڑتی نئی سوگند جیو پہ کوئی اُجڑی سجّیاں نے ہو سچ
میں کیں تو جاتی نیں ککر جُھٹ سوں کھاتی ہے ہر روز
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۳).

سوُونا (۱) (و مج ، سک و) (قدیم).(الف) ف ل.
سونا. تس وقت سب سکھ چھوٹ جاتے ہیں ، کھانے کا و پیونے کا و پڑے پھرنے کا و سوونے کا اور غم پیدا ہوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۲).

یہ تُجھے سُوونا خطا ہیگا
جاگیو جاگتا بھلا ہیگا
(۱۸۳۷ ، میر صابر (پنجاب میں اُردو ، ۲۶۶)). (ب) صف.
سونے والا ، جو سویا ہوا ہو.

بڑے مرزا گھوڑا کوداتے چلے
زمین سوونی (کو) جگاتے چلے
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۴۳). [سونا (رک) کا قدیم املا].

سوُوناں (و مج ، سک و) ف ل (قدیم).
سونا. کم سووناں عادت کر ... کم سووناں اس واسطے کہ بہت سووناں سست کرتا ہے. (۱۷۴۶ ؟ ، قِصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۴۸) [سوونا + ں ، (زائد)].

سووے سَنسار ، جاگے پا ک پَرْوَرْدِگار کہاوت.
آدھی پچھلی رات کا وہ وقت جب مکمل خاموشی ہو ، پچھلا پہر ، رات کا سنّاٹا. سووے سنار ، جاگے پا ک پروردگار کے سناٹے میں یہ خط اُنھیں لکھا. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۵۹).

سوویَت/سوویٹ (و مج ، کس و ، فت ی) امذ.
روس. اَلْمااَتَہ (سابق ورنی Verny ،) ... قازقستان کی سوویَت اشتراکی جمہوریہ کا صدر مقام ... قزح آبادی کے مقام پر بسایا گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۸۹). جمہوریہ کے ٹوٹ جانے پر مُلا مُصطفٰی سوویٹ علاقے کی طرف بھاگ گیا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۵). [انگ : Sowet].

سُووِنیر (ضم س ، غم و ، ی مع ، کس ن ، فت ی) امذ.
کوئی رسالہ ، کتاب یا کتابچہ جو کسی کو اعزازی طور پر پیش کیا جائے ، یادگار مَجلّہ. تُرکی وفد کے ارکان کو بنک کے سُوونیر کی کاپیاں بھی پیش کی گئیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ جنوری ، ۷). [انگ : Souvenir].

سوہ (و مج) امث.
خُوبصورتی ، شان ؛ رنگ رُوپ ؛ زیور ؛ سجاوٹ ؛ لِباس (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : سوہا सोहा].

سُوہا (و مع) امذ.
سُوا کی ایک شکل.

اے کمینے دانت ہے سُوہا نہیں
ہے ادھوری ہونٹ تو اس کا نہیں
(۱۸۴۴ ، گلستانِ اُردو ، حسن علی خاں ، ۶۴). [رک : سوآ].

سوہا (۱) (و مج) صف.
۱. **جلا ہوا ، خاکستر ؛ (کنایۃً) وِیران ، اُجاڑ ، سُنسان.** صبح کو بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ محل میں بھیروں ناچ رہا ہے... گھبرا کے دربار میں آیا ، وہاں بھی سوہا نظر آیا اور آگے بڑھا تو دروازے پر دربان بھی غائب.(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۶ : ۶). ۲. **تباہ ، تباہ حال ، لٹا پٹا.** لوگ بستر پر آرام سے سوتے ہیں مگر جب اُٹھتے ہیں تو گھر میں جھاڑو پھری دیکھتے ہیں یعنی جواہر ، زیور ، نقد مال کا سوہا ، آخر کون سا بادی چور ہے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۴۴ : ۹). [س : सोहा].

ـــ کرنا محاورہ.
ختم کرنا ، قِصّہ پا ک کرنا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۳۰).

سوہا (۲) (و مج) امذ.
۱. **باریک قسم کا ریشمین یا سوتی سرخ رنگ کا کپڑا ، شاہان ، قند ، سالو ، مدرا.** پچاس کروڑ جو کھڑا چاندی کا جس کا منہ سوہے سے بندھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۹). ۲. (کنایۃً) **اچھا، خوب ، موزوں.**

تم سیں ہے سدا رنگ ان مرثیوں کا سوہا
کہنے کا سار تاجی پڑھنے کا حق تمہارا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۵). [سوہ + ا ، لاحقۂ فاعلی].

سوہا (۳) (و مج)-(الف) صف.
لال ، سرخ (تیز سرخ رنگ)، کسنبہ ، قرمزی. سوتے وقت یہ دعا پڑھو تمکو خواب میں شہیدوں کی فوج ، سفید پوش ، سیہ پوش ، سبز پوش ، سوہا پوش نظر آویگی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳). سوہاگنار .. سنہری پشوازیں دامن در دامن سوتی ٹکے ٹکائے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہارِ بیخزاں ، ۵۲). (ب) امذ. ۱. **سرخ رنگ کا ایک کپڑا جو زیادہ تر اوڑھنی کے کام آتا ہے.** سوہا بہ معنی چادرِ رنگین. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۳) . کانو کانو میں آمنے سامنے تو ہولیے بنابنا کے سوہے کپڑے اون پر لگا دو. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰). سوہے کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۶). ۲. **لباس عروسی ، شادی کا سرخ جوڑا ، شہانہ جوڑا.** وہ عروسی کی آراستگی سرخ سوہے کی بہار، بٹنے عطر کی خوشبو ، گلے میں پھولوں کے ہار. (۱۸۸۴ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۸). ۳. **گھوڑے کی ایک قسم جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے.**

سوہا بادامی اور کمیت اک رنگ
نور ہے اور بلوری اور ختنگ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۳). [س : شونڑ + ک शोण + कः].

---باگا امذ.
شادی کا سرخ جوڑا.

جا پڑا بحری پہ تو بہن کے سوہا باگا
چھانٹی جب اُن نے دولتی تو پھر ایسا بھاگا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۸). [سوہا + باگا (رک)].

---جوڑا امذ.
شادی کا سرخ جوڑا ، بیاہ کا جوڑا.

کہتی ہے کوئی مجکو جوڑا سوہا بنا دو
یا ٹاٹ باف جوتا یا کفشِ سرخ لا دو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۵۶).

تیری شادی نہ رچانے پائی
جوڑا سوہا نہ پنہانے پائی

(۱۸۷۳ ، گلزارِ خلیل ، ۳۳). دلہن کو سسرال کے کپڑے جو سوہا جوڑا تھا وہ پہنا کر اوپر سے تلک پہنائی گئی. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۱). [سوہا + جوڑا (رک)].

---لباس (---کس ل) امذ.
بیاہ کا جوڑا ، شادی کے کپڑے ، سرخ جوڑا.

عروسی وہ گہنا وہ سوہا لباس
وہ مہندی سوہاتی وہ پھولوں کی باس

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰).

راجا اندر بھرا تھا سوہا لباس
گاتے مطرب تھے شہانا اور بہباس

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰). [سوہا + لباس (رک)].

سوہا (۴) (و مج) امذ.
۱. **ایک ہندی راگ ، میگھ راگ کی پانچویں راگنی.**

سوہا گانے لگا ہر ایک مطرب
سکھرے بیچ سے ہوئے غائب

(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۳۵۸). ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ میں سوہا گا رہی ہوں ... میں نے اُستاد جی سے پوچھا "گندھار اس میں کومل ہے یا ات کومل؟" (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۴). ۲. **سوہا راگنی کے مطابق بنایا ہوا گیت.**

سمایا دیکھ ہی بن جب روندبانی
بنا کر دل سے سوہا رو کے گائی

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۷۷).

تری بزم میں زہرہ حاضر ہے آج
وہ گاتی ہے سوہا مبارک گھڑی

(۱۹۰۰ ، نیرنگِ قاف (حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۱۲۲)) . پھر سمدھنوں کی گالیاں شروع ہوئیں اس کے بعد سوہا گایا گیا . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۵۱). ۳. **بھیروں راگ کی بھارجا جو کنوار کاتک میں صبح کے وقت گاتے ہیں جیسے : "سوہے کی ریت نہیں مشرہ (مشروع) کی توفیق نہیں".** بھیروں راگ ... سوہا ، ایدابی اور مرہٹی بہار جائیں ... اس کے پتر ہیں . (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵). [س : شوبھک शोभक].

---بجانا محاورہ.
(ساز گری) شادیانے یا شادیوں کے باجے بجانا (ماخوذ : اپ و ، ۴ : ۱۵۷).

سوہات ہے فقرہ.
مناسب ہے ، زیب دیتا ہے ، سجتا ہے. ارے راجہ کو گونتر راجہ ای کو سوہات (زیب دیتا) ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۲).

سوہانجنہ (و مج ، سک ج ، فت ن) امذ.
(طب) سہجنہ ، سوجنا. اگر نیم (نیب) کی لکڑی کے ساتھ رگڑے تو بہتر ہے یا سوہانجنہ یا سینده یعنی ڈنڈہ تھوہر کی لکڑی سے رگڑے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۹). [رک : سوجنا].

سوہاس (و مج) امذ.
(کاشتکاری) دھان جس سے چاول ہوتا ہے ، اس کی بیشمار اقسام میں سے ایک جو خوشبودار بھی ہوتا ہے نیز کم قیمت بھی، اُسواس کا چاول. اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... سوہاس. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۳۷). [مقامی].

سُوہاگ (و مع) امذ (قدیم).
سہاگ.

غیر ہو ہو زرد رُو گلتا ہے سونے کی مثال
دیکھ کر کے عاشق اور معشوق کا باہم سُوہاگ
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۸). تم صحیح سلامت گھر میں پہونچے میرا نصیب جاگا میرا سُوہاگ بھرا . (۱۸۵۱ ، بہارِ دانش ، ولایت علی ، ۳۳). [سُہاگ (رک) کا قدیم اِملا].

سُوہاگا/سُوہاگہ (و مع/فت گ) امذ.
سُہاگا ، تلکن کھار ، تنکار. کندن سنار نے گھریا میں سُوہاگا ڈالا ، سونا گلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۸). سُوہاگہ ، کفِ دریا ... تمام دواؤں کو آبِ سُداب میں باریک کر کے شیاف بنائیں . (۱۹۳۹ ، ترجمۂ شرحِ اسباب ، ۲ : ۱۰۳). [رک : سہاگا/ سُہاگہ کا ایک اِملا].

سُوہاگن (و مع ، فت گ) امث (قدیم).
سُہاگن ، شادی شدہ عورت جس کا شوہر زندہ ہو.
پیا ملیں جس سو ہے سُوہاگن نہیں ملیں تس اہے دوہاگن
ملن پیا کا تمن ہوتا تو تم پیا سونج نہ لاؤ
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۵) . [سُہاگن (رک) کا قدیم اِملا].

سُوہال (و مع) امذ (قدیم).
سُہال ، ایک نمکین خستہ تلی ہوئی ٹکیہ جو ناشتے یا سہ پہر کی چائے کے ساتھ کھائی جاتی ہے. لطف یہ کہ مُربّا اور حلواسوہن اور سُوہال تک اور حضور پکوان تک ایسا پکاتا ہے کہ ہندو کیا پکائینگے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۱۹). نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان ، شاخیں ، سُوہال .. پُوریاں ، تلے انڈے سب تیّار کر لیے تھے. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶). [سُہال (رک) کا ایک اِملا].

سوہان (و مج) امذ.
۱. چیزوں کو گھس کر صاف کرنے کا خاردار یا دندانہ دار آلہ ، ریتی ، چھینی.
اسی وقت او شاہ مشکل کشائے
منگائے او سوہان پولاد سائے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۹۲).
اے گُلِ باغِ ادا ، سرو ترے قد انگے
دل پہ ہر آزاد کے ، صورتِ سوہان ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۳).
جو کڑی ہیں جھیل جاتے ہیں وہ کڑیاں عشق کی
دانۂ زنجیر کو دندانِ سوہان چاہیے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۷). سب سے بہتر اور خُوب وہ زمرد ہے جس کی سبزی زیادہ سبز ہو... اور سوہان سے ریتا جائے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۷). بجائے اوس گھوڑے سے کام لینے کے ... سوہان اوس پتھر کو رگڑا جو نال کے اوپر لگا ہوا تھا . (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ با فرہنگ ، ۳۱) .
۲. (کنایۃً) تکلیف ، پریشانی ، درد ، رنج ، دُکھ ، صدمہ ، آزار ، اذیّت ، ایذا.
طبع سخنداں ، گر ہو نہ ہموار
دل شعر تیرے اوس کو ہیں سوہان
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۹۷).
نالہ کر کر کے گا مُفت کہاں تک پھاڑوں
یہ ستایا ہے اب اس روح کے سوہان نے کہ بس
(۱۸۷۶ ، شہید(غلام امام) ، د ، ۸۵).
مطبع کے نہ ہونے سے جو تھے رُوح کو سوہان
یہ پرچہ اُن افکار سے آزاد ہوا آج
(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۳۶۰).
ہمارے ہی لئے ظالم ترے ہونٹوں پہ ہے پیدا
ہنسی ، سوہانِ دل اتنی ، سخن آزارِ جاں ایسے
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۵۵). **۳. مرہم ، باعثِ تسکین و تسلی.**
شمشیرِ نفس و آئینہ کو کرنے صاف
ذکر خدا ہے صیقل و سوہان ہے حُسنِ خلق
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۳). [ف].

---جاں کس اضا ، صف.
تکلیف دہ.
ٹکڑے ہوتا ہے جگر سُن کر نوائے عندلیب
ہو گئی سوہانِ جاں مجکو صدائے عندلیب
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۹).
کب دل میں دخل غیر کا سوہانِ جاں نہ تھا
کِس دن خیالِ یار مرا میہماں نہ تھا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۳۰). [سوہان + جاں (رک)].

---رُوح کس اضا(---و مع) امذ.
اذیّت نا ک ، درد نا ک ، وحشت نا ک ، پریشان کُن ، شدید تکلیف ، اِنتہائی تکلیف دہ.
کوئی چیز ایسی نہیں مجکو جو ہو سوہانِ رُوح
تیری دُوری میں مگر دل کو ہے جینے کا خراش
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۷۳). خط میں تُم نے اپنی علالت کا ذکر لکھا ہے اس خیال سے اور بھی تردد سوہانِ رُوح ہے . (۱۸۹۳ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۸۳) . ہمسایہ کی تکلیف دوسرے ہمسایہ کے لئے سوہانِ رُوح ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۷۱). اسکول کا ایک ایک لمحہ میرے لئے سوہانِ رُوح بن گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱). [سوہان + رُوح (رک)].

---رُوح بننا محاورہ.
اذیّت نا ک ہونا . بیگم کی غیر موجودگی میرے لیے جسمانی اور نفسیاتی دونوں اعتبار سے سوہانِ رُوح بننے لگی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۲).

---کرنا محاورہ.
ریتنا ، ہموار کرنا ، گھسنا ؛ رگڑ کر ریزہ ریزہ کرنا. موسیٰ علیہ السلام اُن کے بچھڑے کو سوہان کر کے اسکا بورا تمام ندی میں ڈال دے. (۱۹۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۶).

۔۔۔گر (۔۔۔فت گ) صف.
ریتنے والا ، ریتی سے رگڑ کر صاف کرنے یا دُرست کرنے والا. سوہان گر بندوق کے بیرونی حصّے کو حضرت کی فرمائش کے مُطابق تراشتا اور تیّار کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱ : ۲۰۸). [سوہان + گر ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ہونا محاورہ.
ریتا جانا ، رگڑا جانا.

ظالم کبھی ہمشکل کو ایذا نہیں دیتے
سوہاں کبھی ہوتا نہیں دندانہ سیں پر

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۴۵).

سُوہانا (ضم س ، غم و) ف ل.
سُہانا ، پسند آنا ، بھانا ، بھلا لگنا ، زیب دینا.

نبی کی غُلامی تھے ہے تاج تج سر
شہاں تاج پر تاج تیرا سوہایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۱).

وہ نانا پاس ایسا سُوہاوے
گویا نانا کو گودی میں کھِلاوے

(۱۸۳۱ ، معجزۂ نبویؐ ، ۱۳). مُجھے نہیں سُوہانا کہ جوانوں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کروں. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۲۰). [سوہاونا (رک) کا ایک املا].

سُوہانْجنا (ضم س ، غم و ، غنہ ، سک ج) امذ.
(سہجنا) ہندی درخت صنوبری شکل کے ، سونجھنا ، سہجنا ، سوجنا. چند درخت بڑھ اور ایک گوندی اور ایک کیکر اور ایک لسوڑھا اور ایک سوہانجھنا ... موجود ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۱۲۵). [رک : سوجنا].

سوہانی (۱) (و مج) امث.
سہانی ، پُرکشش ، دلکش.

جیا انجمن جھکجھانے لگیا
سو مجلس شوبان سوہانی لگیا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹۹).

بلند گھر پر یک سوہانی سو ہے
زمیں آسماں اوس کے درمیان ہے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ،شاہ عنایت ، ۱۷).

لوہا جل کر آتش پانی
ہے کسوت سوہانی

(۱۷۶۳ ، چھ سرہار ، ۸۷). گُنبدِ خضرا پر نظر پڑگئی جو چودھویں رات کے چاند سے اِشارہ بازی کر رہا تھا ، کیا سوہانی چاندنی ہے. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفرِ مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۱۸۲). [سُہانی (رک) کا ایک اِملا].

سوہانی (۲) (و مج) امث.
سوجنا ، دانت نِکالنے کا زنبور جو مُختلف شکل کا ہوتا ہے ، جنتر (اب و ، ۷ : ۱۱۵). [مقامی].

سوہانِیَہ (و مج ، کس ن ، فت ی) امذ.
(حیوانیات) حیوانوں کی زبان کے پچھلے حصّے میں چھوٹے چھوٹے دانتوں والا خمیدہ شکل کا ایک عضو جو جبڑوں کی مدد سے غذا کو پیسنے میں مدد دیتا ہے. سوہانیہ کا کام جبڑوں کی معاونت سے غذا کو پیسنا ہے ، سوہانیہ کے ساتھ درکش اور برانداز عضلات ہوتے جو اسے آگے اور پیچھے کی طرف حرکت دیتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۵۵). [سوہانی (۲) + ہ ، لاحقۂ صفت].

سُوہاؤنا (ضم س ، غم و ، سک و) صف (قدیم).
خُوبصورت ، سُہانا ، دل فریب.

پلکھا چھوڑے جان کمل
ناک سوہاوے انکھاتل

(۱۵۰۳ ، نو سرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۸)). [سُہانا (رک) کا قدیم املا].

سوہُر (و مع ، فت ہ) امث.
(کشتی بانی) کشتی کے اندر کا تہ فرش جو بانی کے رساؤ کی حفاظت کے لیے تیّار کیا جاتا ہے ، سُہار (اب و ، ۵ : ۱۷۷). [س : شوبھ + ر - शोभ+र].

سوہَر (و مج ، فت ہ) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خوشگوار ، سوہا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ب : स.हिहड़ो].

۔۔۔گانا محاورہ.
سُوہلے گانا ، وہ گیت جو عورتیں بیاہ یا زچّہ خانوں میں گاتی ہیں ، سوہلے گانا (ماخوذ : جامع اللغات).

سوہْرا (و مج ، سک ہ) امذ (امث : سوہری).
(گنی) سُسرا. ہم کرتے نوکری سوہری ، محنت بھی خوب کری. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۶۳). [س : श्वशुर+क:].

سوہْرَٹ (و مج ، سک ہ ، فت ر) امث.
سورٹھ ، ایک راگنی کا نام. جتنے راگ اور راگنیاں تھیں ... بہاگ ، سوہرٹ ... رُوپ پکڑے ہوئے سج سج کے جیسے گانے والے ہوتے ہیں اوسی روپ سے اپنے اپنے سمیں پر گانے لگے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۹). [سورٹھ (رک) کا محرّف].

سوہِل (و مج ، کس ہ) امذ.
خوشی کے گیت.

سُنو وہ سُر جو ندی کی لہریں ہنسی خوشی گارہی ہیں سوہل
بھی ہے جے رامچندر جی کی ہونی ہے سب کی مُراد حاصل

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۵). [رک : سوہلا (۱)].

سوہْلا (۱) (و مج ، سک ہ) امذ.
تعریف کا گیت ، شادی کا گیت ، سوہلہ (ماخوذ : قدیم اُردو کی لُغت ؛ جامع اللغات). [ب : सोह+इल्ल नओ].

سوہلا (۲) (و مج ، سک ہ) امذ.
۱. آزار ، دُکھ ، تکلیف ، اذیّت.

ہو الٰہا ہر طرح کا ہم کو آرام و سرور
دور کر دے سوہلا آلام اور اکراہ کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳). **۲. حادثہ ، سانحہ ، پُر آزار واقعہ.**

نیا یہ سوہلا سننے لگا ہے ٹوہ میں میری
موا دربان کا لڑکا تلینڈو منجھلے بھائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶). [مقامی].

سوہلہ (و مج ، سک ہ ، فت ل) امذ.
۱. امیر خسرو کا ایجاد کردہ ایک راگ ، سوہا. ان کے علاوہ قول ... سوہلہ بھی ... امیر خسرو کی ایجاد ہیں. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۳۹). «سوہلہ» ایک راگ ایجاد کیا گیا سوہلہ بعد میں بگڑ کر سوہے ہو گیا. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۰۲). **۲. شادی بیاہ میں گایا جانے والا گیت ، تعریف کا گیت ، خوشی کا گیت.** ڈومنیوں کے روپ میں سارنگیاں چھیڑ چھیڑ سوہلے گاؤ دونوں ہاتھ ہلاؤ ، اونگلیاں نچاؤ. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹). عورتیں اکثر دف اور ڈبلی بجا کر دھرپد اور سوہلہ شادی اور ولادت کے جشنوں میں خُوب گاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵). [سوہلا (۱) کا مُتبادل إملا].

سوہَن (۱) (و مج ، فت ہ) صف.
خُوبصورت ، حسین ، خُوشنما.

تج انگ باس من منے پھل ہو کھلے سوہن
سو باس ناسمن منے نامشک و ناعنبر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

رکھ یہ نسخے کا لقب جگ سوہن
ہر دل پاک کا ہے من سوہن

(۱۷۷۲ ، بشت بہشت ، ۳ : ۳۷). ملکہ دہلی بے پھبن حُسن کے حق میں خاصیت سوہن کی رکھتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۶۰). [س : شوبھن शोभन].

---حلوا (---فت ح ، سک ل) امذ.
حلوا سوہن. کسی نے ریوڑیاں لی ہیں ، کسی نے گُلاب جامن ، کسی نے سوہن حلوا. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۶۶). [سوہن + حلوا (رک)].

---مکھی (---ضم م) صف.
سون مکھی ، سونا مکھی. پوست درخت تاڑ ... سوہن مکھی تین ماشہ اس سب کو پیس کر بطور مسی کے ملے. (۱۷۷۳ ، مُفید الاجسام ، ۶۷). سوہن مکھی ، پوستِ انار ، سنگِ جراحت .. تمام دواؤں کو کُوٹ چھان کر صبح و شام دانتوں پر ملیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [سوہن + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سوہَن (۲) (و مج ، فت ہ) امث.
ریتی ، دھات کی چیزوں کی سطح گھِس کر صاف کرنے کا آہنی اوزار ، ریتی جو تکون اور چپٹی بنائی جاتی ہے.

دمندہ اتھا شیر جوں کہ نہنگ
رگڑتا تھا سوہن نمن دست و جنگ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۵۱). جو کوئی چاہے سوہن سے رگڑ کر مخلصی اپنی کر لے پر کرم اور احسان کی زنجیر میں جب دل اسیر ہوا تو وہ کِسو طرح نہیں گھِستی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۵). تھوڑا پیتل گلا کے ویسا ہی پُرزہ ڈھال لیا پھر سوہن سے صاف کرکے کل میں جڑ دیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۳). جس فولاد میں کاربن ہو ... عموماً ایسی اشیا کے بنانے میں کام آتا ہے جیسے مشینوں کے اوزار ، سوہن ، رُکھانی ، ٹھپّہ وغیرہ. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۰). [سوہان (رک) کی تخفیف].

---ٹک (---فت ٹ) امذ.
(سوہن سازی) سوہن ٹانکنے والا کاری گر ، ریتی میں کُھردرے نشان بنانے والا (اپ و ، ۸ : ۱۵). [سوہن + ٹک (ٹانکنا (رک) کا حالیۂ ناتمام)].

---ساز امذ.
(سوہن سازی) سوہن بنانے والا کاری گر ، ریتی بنانے والا (اپ و ، ۸ : ۱۵). [سوہن (سوہان کی تخفیف) + ساز ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
رتائی ، گِھسائی ، ریتی سے گِھسنے کا کام. دانتوں کا خط متواتر سوہن کاری کی وجہ سے غیر مساوی نہ ہو جائے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۹۰). [سوہن + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا گھِسّا امذ.
(زر دوزی) چاندی سونے کا کھرا کھوٹا پن دیکھنے کے لیے سوہن کی رگڑ (لغتِ کبیر).

---کَرانا محاورہ.
ریتی یا سوہن سے گِھسوانا ، ریتی سے صاف کرانا. افریقہ میں عورتیں دانتوں کو سوہن کرا کے آرے کا ہم شکل بناتی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳۹).

---کَرنا محاورہ.
سوہن سے کُھردرے نِشان بنانا. ساٹھ تولہ بھر خالص چاندی لے کر ایک شلاق ... تیّار کریں ... اور اس شلاق پر سوہن کریں کہ تمام سطح اس کا پُرخار ہو کر صفائی اس کی ایک قلم کافور ہو جائے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳).

---گر (---فت گ) امذ.
سوہن ساز. دورِ حاضر کی مشینی آلات کی ... سوہن گر مشینیں عملی اعتبار سے اُن سے مُختلف نہیں ہیں جن کے نمونے لیونارڈو ڈاونچی نے بنائے تھے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۴۴). [سوہن + گر ، لاحقۂ فاعلی].

سوہنا (۱) (و مج ، سک ہ). (الف) ف ل.
زیب دینا ، سجنا ، بھانا ، اچھا لگنا ، خُوبصورت دِکھائی دینا.

چہرے نے سُرخ تیرے سارے جگت کو موہا
اے لال تیرے سر پر یہ آج خُوب سوہا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).
پُھولوں کی سیج اُوپر سوتے ہیں کتنے بن بن
سوہیں گُلابی جوڑے ، پُھولوں کے ہار ابرن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۳۶). جیسا سمے ہو تیسا ہی سوہتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۲). اس پُرکار لڑائی سے منہ موڑنا آریوں کو نہیں سوہتا. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۲۳).
کسی کی نظر میں محبّت کے دوہے
سکھی ری یہ جیون پیا بن نہ سوہے
(۱۹۷۵ ، نذرِ بتاں ، ۳۸). (ب) صف. **خُوبصورت ، سجیلا ، حسین ، دلفریب ، پیارا.**
زنجیر توڑ بھاگا کیوں شہر سیں دوانا
کیا سوہنے لگے ہیں جنگل کے اوس کوں رُتنے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۶). عورت رُک رُک کر کہتی رہی ، اب تو کچھ بھی نہیں رہا ، پہلے اِتنا سوہن تھا ، ایسا رنگ رُوپ تھا ، ہاتھ لگاؤ تو میلا پڑ جائے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۵). [س : شوبھ + ق (ے) शोभ (ते)].

سوہنا (۲) (و مج ، سک ہ) ف م.
صاف کرنا ، نکالی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شودھیہ + ق ، शोधय (ति)].

سوہنڈی (و مج ، سک ہ ، ن) امث.
سرسُری اور سونڈی کی طرح کا ایک کیڑا جو فصلوں کو نُقصان پہنچاتا ہے ، سنڈی. یہ (مولا زرد) کرم خور پرندہ ہے سوہنڈی قسم کا کیڑا بہت کھاتا ہے اس کو چنے کے کھیت کی سوہنڈی بہت پسند ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۹۶). [رک : سونڈی / سُنڈی].

سوہَنگ (و مج ، فت ہ ، غنہ) امذ.
سانس ، لپٹ (خوشبوکی) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [श्वास + [illegible]].

سوہنی (۱) (و مج ، سک ہ) صف مث.
۱. **پیاری ، خُوبصورت ، سجیلی ، حسین ، دلفریب.** اور چھاتی جو اس کی سوہنی ہے ، سو کیسی ہی موہنی ہے اور بس کرتی ہے. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۱). آواز جادو طراز سوہنی سوہنی ایسی گُداز تھی کہ جس کی خوش الحانی پر الحان داؤدی سندھ کے جنگل میں وجد کرتی تھی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۲۸).
۲. **بھیروں راگ کی ایک راگنی.**
کبھی گوری کبھی تھا گن کلی رنگ
کبھی دھرپد کبھی سوہنی کا آہنگ
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۵ ب). میں نے سوہنی ... شروع کر دی ، اس راگنی کے بھیانک سروں نے دلوں پر اپنا اثر کیا تھا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۳۳).سوہنی کلاونتی سنگیت مال کوس کی ہے لیکن سوہنی قوالی امیر کی ایجاد ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۷۸). [سوہن (رک) کی تانیث].

سوہنی (۲) (و مج ، سک ہ) امث.
جھاڑو.
جاروب سوہنی و سبد پست ٹوکرا
بقراض کترنی کہ بود استرا چُھرا
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۱). [س : شودھنی शोधनी].

سوہی (و مج) امث.
سوہنی راگ. راگ دھناسری ، سوہی ، بلاول اور مارو کے ترانوں نے دلوں میں آگ بھڑکا دی. (۱۷۹۶ ، «پدماوت» ایک تفصیلی جائزہ (اُردو ، کراچی ، ۱۹۷۵ ، ۱۸۹)). [رک : سوہنی (۱)].

سوہے (و مج ، ی مج) امذ.
سوہا (رک) کی جمع یا مُغیّرہ حالت (تراکیب میں مُستعمل). ٹھاؤں ٹھاؤں سوہے کسمبھی جوڑے پہنے گوپی گوال جھولوں پر جُھول جُھول اُونچے اُونچے سُروں سے ملاویں گاتے تھے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۶).
سمدھن نہ خوفِ بدشگنی ہو تمہیں اگر
مردوں پہ سوہے جوڑے کو پھاڑے وہ خوش سیر
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۱۲۵). سوہے (سہاگ کے گیت) وہ ہیں جو عورتوں کی شادی شُدہ زندگی کی عکاسی کرتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۰۲).

---کی رِیت نَہیں (مَشرُوع) کی تَوفِیق نَہِیں کہاوت.
بہت غریب ہے. جب کوئی شخص کسی تقریب کے پُورا کرنے کی حیثیت نہ رکھتا ہو اُس کے متعلق کہتے ہیں . وضع کا لحاظ مگر حیثیت کے مطابق کام کرنے کی اِستطاعت نہیں (ماخوذ: فرہنگِ اثر ؛ خزینۃ الامثال).

سُوء (و مع) صف.
۱. **بدی ، خرابی ، فساد ، (اکثر تراکیب میں بطور سابقہ مُستعمل) مزاج کی تبدیلی یا خرابی.** بیشک وہ قوم تھی سُوء ، یعنی بدکار. (۱۸۹۵ ، مقالاتِ سرسید ، ۶ : ۵۳). سُوء جس کے معنی ہیں: بُرا ان دونوں میں ہمزہ باقی رہتا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو اِملا ، ۳۰۰).
۲. (طِب) **معدے کی خرابی ، غذا کا معدے میں خراب ہو جانا ، بدہضمی.** اگر درد زیادہ بڑھ جائے اور سُوء کی شِکایت بھی باقی رہے تو نمکِ سلیمانی جوارشِ کمونی کبیر میں مِلا کر پہلے کِھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۷). [ع].

---اِتِّفاق کس اضا(--- کس ا ، شد ت بکس) امذ.
بدقِسمتی ، حالات کی ناموافقت ، موقع محل کی ناسازگاری ؛ (کنایۃً) بدنصیبی. خوبیٔ بخت سمجھئے یا سوءِ اتفاق ، ایک شب ایک جلسے میں شریک ہوئے ، جس میں صاحبِ محفل کی آشنا بھی گانے آئی تھی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۶). نیوانگلش ڈِکشنری ... بہت سے نقائص کے باوجود جو سُوءِ اتفاق سے ہمارے سبھی منصوبوں میں رہ جاتے ہیں ... سب سے زیادہ جامع تالیف ہے. (۱۹۸۵ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۹). [سُوء + اِتّفاق (رک)].

ـــِ اَدَب کس اضا(ـــِ فت ا ، د) امذ.
بے ادبی ، گستاخی ، نامناسب بات ، غیر مستحسن روّیہ. اس آہ و زاری سے خُدا بُرا مانتا ہے ، یہ سُوءِ ادب ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۲۷). آپ کی موجودگی میں انہوں نے امامت کرنا سوءِ ادب خیال کیا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۳). خام ادب ہماری اذیتوں میں اِتنا اِضافہ کرنے لگ گیا تھا کہ لوگ چیخ اٹھے تھے ... کہ اگر ادب یہی ہے تو اس کا صحیح نام ، سُوءِ ادب ، ہو گا نہ کہ ادب. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۳۵۲). [سوء + ادب (رک)].

ـــِ اَدَبی کس صف(ـــِ فت ا ، د) امث.
گُستاخی ، آداب کے خِلاف کام. اگر مکتوب الیہ رُتبے میں بہت بڑا ہو تب تو اوس کا نام لِکھنا ایک گونہ سُوءِ ادبی ہے. (۱۸۶۹ ، انشاءِ خرد افروز (ترجمہ) ، ۷). سُوءِ ادبی کے خیال سے تمہارے نام میں ایک نُقطے کا تغیّر و تبدّل کر دیا ہے. (۱۹۰۵ ، انشائے داغ ، ۶۷). [سوءِ + ادب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ التَّدْبِیر سَبَبُ التَّدْبِیر کہاوت.
بُری تدبیر ہلاکت کا سبب ہے (جامع الامثال).

ـــُ الْعَذاب (ـــِ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ع) امذ.
عذابِ شدید. عذاب سب بُرے ہوتے ہیں سُوءُ العذاب وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، ۱۳). [سُوءُ + رک : ال (۱) + عذاب (رک)].

ـــُ الْقِنْیَہ (ـــِ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، کس ق ، سک ن ، فت ی) امذ.
فسادِ خون ، خون کی خرابی. وہ مرض سُوءُ القنیہ میں مُبتلا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۲۳). سُوءُ القنیہ اِستسقاء اور ذات الجنب میں ازحد مُفید ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۷). [سُوءِ + رک : ال (۱) + قنیہ (رک)].

ـــُ الْمِزاج (ـــِ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، کس م) امذ.
رک : سوءِ مزاج.

تو کروں میں تیری کوری کا عِلاج
جس سے بالکل جائے یہ سوءُ المزاج

(۱۷۸۶ ، میر حسن (لُغاتِ ہیرا)). [سوءُ + رک : ال (۱) + مزاج (رک)].

ـــِ تَدْبِیر کس اضا(ـــِ فت ت ، سک د ، ی مع) امث.
کسی کام کی انجام دہی میں غور و فکر کی کمی ، خرابی. مُخالفین نے اس واقعہ کو بھی نواب وقارالملک کی سُوءِ تدبیر کا نتیجہ قرار دیا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۰۱). [سوءِ + تدبیر (رک)].

ـــِ تَرْتِیب کس اضا(ـــِ فت ت ، سک ر ، ی مع) امث.
ترتیب میں خرابی ، غِذا وغیرہ کا ترتیب سے اِستعمال نہ کرنا ، ترتیب سے کام انجام نہ دینا. بعض اطبّاء کے نزدیک سوءِ ترتیب کا یہ مطلب ہے کہ ہلکی غذا کے بعد ثقیل اور غلیظ غِذا اِستعمال کر لی جائے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۱). [سوءِ + ترتیب (رک)].

ـــِ تَغْذِیَہ کس اضا(ـــِ فت ت ، سک غ ، کس ز ، فت ی) امذ.
غذا کی خرابی ، فاسد غذا کا استعمال. جگر اور گُردوں کا مزمن مرض ... ناکافی غذا سے پیدا شدہ سُوءِ تغذیہ ... اور خراب غذا اور پانی بھی یہی کام انجام دے سکتے ہیں. (۱۹۴۸ ، عملِ طب ، ۱ : ۳۸۱). [سُوءِ + تغذیہ (رک)].

ـــِ تَنَفُّس کس اضا(ـــِ فت ت ، ن ، شد ف بضم) امذ.
سانس کی خرابی ، سانس کی آمد و شُد میں بے قاعدگی؛ (کنایۃً) دم نزع سانس کا اُکھڑ جانا.

غم نے ہی کی نہ سُوءِ تنفس میں ہمدمی
یہ بھی رہا تو چند نفس میہماں رہا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا ہجو) ، د ، ۴۳). شب کو تین بجے سے حالتِ ردی طاری ہو گئی سُوءِ تنفس شروع ہو گیا. (۱۹۳۶ ، مقالاتِ شروانی ، ۵). [سُوءِ + تنفس (رک)].

ـــِ خِلْق کس اضا(ـــِ کس خ ، سک ل) امذ.
بد خلقی (نوراللغات). [سُوءِ + خِلق (رک)].

ـــِ دِماغ کس اضا(ـــِ کس د) امذ.
(طِب) **دماغ کی خرابی** (نوراللغات). [سوءِ + دِماغ (رک)].

ـــِ ظَن کس صف (ـــِ فت ظ) امث.
خیالِ بد ، خیالِ بے جا ، بدگُمانی.

کل کے لیے کر آج نہ خِسّت شراب میں
یہ سُوءِ ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). یہ سُوءِ ظن بھی دور ہو جانا چاہیے کہ فیلن نے فحاشی کو اپنی لُغت میں دل کھول کر راہ دی ہے. (۱۹۸۵ ، کُتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۲ : ۸). [سوءِ + ظن (رک)].

ـــِ ظَنّی کس صف(ـــِ فت ظ) امث.
بدگُمانی. وقارالملک کی نِسبت جو سُوءِ ظنی اسٹاف میں پہلے سے موجود تھی اس کے لحاظ سے خطرات بھی تھے. (۱۹۱۷ ، وقارالملک ، تذکرۂ وقار ، ۱۸۱). [سُوءِ + ظن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ عَقِیدَہ کس اضا(ـــِ فت ع ، ی مع ، فت د) امذ.
عقیدہ کی کمزوری ، اِیمان کی خرابی. دُنیا میں توحید اور نبوت کی اصل حقیقت اس اُستواری اور مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی کہ آئندہ فساد اور سُوءِ عقیدہ کے سیل و طوفان سے اس کو گزند پہنچنے کا خطرہ باقی نہ رہا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۸). [سوءِ + عقیدہ (رک)].

ـــِ مِزاج کس اضا (ـــِ کس م). (الف) امذ.
(طِب) **عناصر میں اعتدال باقی نہ رہنا ، اعضا کا حرارت یا برودت یا رطوبت یا یبوست کے غلبے کے سبب اپنے اعتدال سے خارج ہو جانا.** سوءِ مزاج کی وجہ سے جو بھاراپن پیدا ہو اس کا

علاج یہ ہے کہ دواؤں غذاؤں ... کے ذریعہ مزاج تبدیل کیا جائے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹)۔ ۲. **(کنایۃً) تُند خُوئی ، چڑچڑا پن ، بدمزاجی ، جھنجھلاہٹ۔**

جو کہ یکسو ہیں فلک ان سے رکھے سُوءِ مزاج
مضطرب کیونکہ نہ ہو قبلہ نما زنداں میں

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۳)۔ بیٹے کی علالت اور سُوءِ مزاج نے ... سرسیّد کو آرے کی طرح پٹھا دیا۔ (۱۸۹۸ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۰۲)۔ ایک ذرا سا سوءِ مزاج آدمی کو نڈھال کر دیتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۰۸)۔ (ب) صف۔ **تُند خُو ، بداخلاق ، بدمزاج۔**

اور تو کیا کہوں اے یار بقولِ شخصے
تو جو اس بندے کے ملنے سے ہوا سُوءِ مزاج

(۱۷۹۲ ، دیوانِ محب ، ۱۲۹)۔ [سُوء + مزاج (رک)]۔

---مِزاجی کس صف(---کس م) امث.
۱. **خفگی ، رنجش ، تُرش رُوئی ، بدمزاجی۔** والیٔ ہرات کی سُوءِ مزاجی سے عزمِ غربت مصمم فرما کر کشمیر جنّت نظیر میں تشریف لائے۔ (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۶)۔ قاسم نے کہا چچی جان میری اور اس کی بمقدمہ دنگل رستم ، نوعی سُوءِ مزاجی اور مناقشہ درپیش ہے۔ (۱۸۹۳ ، کُوچکِ باختر ، ۱۱)۔ تم تو بعض وقت کیسی ناسمجھی کی باتیں کرتی ہو۔ میں یہ کب کہتا ہوں کہ بڑی عُمر کے میاں بیوی میں سُوءِ مزاجی بُھول کر بھی نہیں ہوتی۔ (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۳۰)۔ ۲. **علالتِ ، بیماری ، روگ۔** بدن اور رُوح کے درمیان ازبسکہ علاقہ اور شِدّت سے رابطہ ہے۔ چنانچہ ... اگر کوئی مرض بدنی ہے جیسے سُوءِ مزاجی یا بدترکیبی تو دوا اسکی طبِّ جسمانی سے کرنا ضرور۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۱)۔ [سُوءِ مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---مَظِنّت/مَظِنّہ کس صف(---فت م ، ظ ، شد ن بفت) امث.
بدگمانی ، بدظنی ، سُوءِ ظن۔ اس سُوءِ مظنّہ کے دفع کرنے کو میں بے عذر آموجود ہوا۔ (۱۸۸۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۷۳)۔

سُنا بھی کرو گوشِ دل سے نصیحت
کہ سُوئے مظنّت ہے ممنوع بِنُکر

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۰)۔ [سوء + مظنّت/مظنّہ (رک)]۔

---ہَضم کس صف(---فت ہ ، سک ض) امذ.
(طب) غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ، بدہضمی ، کسی سبب سے نظامِ ہضم کا متاثر ہو جانا۔ ابھی فاقہ ہو یا سوءِ ہضم ہو اس سے کیا واسطہ سُنا نہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۶)۔ سُوءِ ہضم و فساد ہضم (بدہضمی) کے معنی یہ ہیں کہ غذا اچھی طرح ہضم نہو ، بلکہ ہضم خراب ہو کر غذا کی کیفیت بُری جانب تبدیل ہو جائے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۶)۔ [سوء + ہضم (رک)]۔

---ہَضمی کس صف(---فت ہ ، سک ض) امذ.
ہاضمے کی خرابی ، بدہضمی۔ بھائی صاحب و قبلہ کو کل کسی قدر سُوءِ ہضمی کا خلل ہو گیا تھا۔ (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۸)۔ [سوءِ ہضم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

سُوئِٹَر (و مج ، کس ء ، فت ٹ) امذ ؛ سویٹر.
سوتی یا اُونی سوتی بنیان۔ اِتنی سردی کہ بادل ہوں تو باقاعدہ سوئٹر اور چادر پہنو اور اگر دھوپ نکلے تو سارے کپڑوں میں بھی گرمی لگے۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۰۶)۔ [انگ : Sweater]۔

سُوئِچ (و مج ، کس ء) امذ ؛ سوِیچ.
بٹن جس سے برقی آلات چلانے یا روکے جاتے ہیں ، میکانکی آلات جن کی مدد سے ریلوے لائن کے دو نقاط جوڑے یا توڑے جاتے ہیں۔ ایک شخص کو سُوئچ کی حفاظت پر مامور کر دیتے۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۵)۔ بنگلے میں چوری کی نیت سے داخل ہوا تو بجائے سُوئچ کے خطرے کے الارم پر ہاتھ پڑا۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پُرانے افسانہ نگار ، ۱۶۱)۔ [انگ : Switch]۔

---بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
بٹن تختہ ، وہ تختہ جس میں بہت سے برقی رو کے جوڑ توڑ کے بٹن لگے ہوں۔ ٹیلیفون کے سُوئچ بورڈ سے باری باری گھر گھر اور ٹن ٹن کی آواز آتی رہتی ہے۔ (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۵)۔ [انگ : Switch Board]۔

---گِیر (---سک گ ، فت ی) امذ.
برقیاتی رو کے جوڑ توڑ کا پہیہ۔ برقیات کی صنعت میں ٹرانسفارمر ، سُوئچ گیر ... کنٹرول گیر جیسے بجلی کے بھاری ساز و سامان تیّار کئے جائیں گے۔ (۱۹۶۶ ، کارگر ، کراچی ، جولائی ، ۸)۔ [انگ : Switch Gear]۔

---مَین (---ی لین) امذ.
کانٹا بدلنے والا ، جو ریل کی پٹری کی قینچی لگاتا اور ہٹاتا ہے۔ ریل گاڑیاں کانوں کا ہر ممکن سامان لے کر اِدھر سے اُدھر دوڑ رہی ہیں ... اور سُوئچ مین کے بگل بج رہے تھے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶)۔ [انگ : Switch Man]۔

---یارڈ (---سک ر) امذ.
وہ کمرہ یا احاطہ جس میں برقی رو کے جوڑ توڑ کے بٹن یا کلیں لگی ہوں۔ یہ کام ایک خود بہ خود چلنے والی ریل کے سُوئچ یارڈ کے بنانے سے زیادہ مُشکل نہیں ہے۔ (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۸)۔ [انگ : Switch Yard]۔

سوئِڈ (و مج ، کس ء) امذ.
بکری یا بھیڑ کے بچے کی بن کمائی کھال۔ بلیک ڈائز ... رنگ زیادہ تر سوئڈ بنانے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۴۷)۔ [انگ : Sueue]۔

سُوئر بِیان (و مع ، کس ء ، کس ب) امذ.
(دائی گری) وہ عورت جس کے ہر سال بچہ ہو یعنی جس کو چلے میں حمل رہ جائے (ا پ و ، ۷ : ۶۷)۔ [سُوئر ۔ سُؤر + بیان (بیاہنا (رک) سے حاصلِ مصدر)]۔

سُوئر مُکھی (و مع ، فت ء ، ضم م) امذ.
(کاشت کاری) جوار کا بھٹا جو اوپر سے نکیلا اور نیچے سے

پھیلا ہوا ہو (ا پ و ، ۶ : ۷۸). [سُونر (سوریہ = سورج) + مکھی (رک)].

سُونر مُنڈی (و مع ، فت ، ، سک ر ، ضم م ، غنہ ، سک ڈ) امث. (کاشت کاری) **وہ جوار جس کے درخت کا بھٹا سیدھا رہنے کے بجائے زمین کی طرف جُھک جائے ، اس نقص کی وجہ سے اس کی تیاری دیر میں ہوتی ہے ، ہیریا** (ا پ و ، ۶ : ۷۶). [مقامی].

سُوئفٹ (ضم س ، غم و ، کس ، ، سک ف) امذ.
ابابیل کی قسم کا پرند جس کے بازو بہت لمبے ہوتے ہیں اور بہت تیز اُڑتا ہے اس پرند کی چونچ میں ننھے ننھے خار ہوتے ہیں **چونچ بہت دور تک کُھل سکتی ہے اور بڑے بڑے کیڑے مکوڑے نگل سکتی ہے.** ایک اور قسم کے پرند ... جن کی چونچ میں ننھے ننھے خار ہوتے ہیں ... ابابیل ، مارٹن ، سوئفٹ. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۷۵). [انگ : Swift].

سوئِم (و مج ، کس ،) صف.
تیسرا ؛ (کنایۃً) وفات کا تیسرا دن ، تیجا ، مُردے کا تیجا. سیتان کا سوئم گُزر گیا تب ایک رات زری سفید گاؤن پہنے ، سنہری بال بکھرائے اس کے کمرے میں داخل ہوئی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۱۹). [رک : سوم].

سوئمبر (و مج ، کس ، ، سک م ، فت ب) امذ ؛ ⟵ سویمور ،.
(ہندو) **اپنی پسند کا خاوند مُنتخب کرنے کا قاعدہ، ہندو راجاؤں اور عالی خاندان ہندووں میں یہ طریقہ رائج تھا کہ جب لڑکی کی شادی کرنا ہوتی تھی تو دن تاریخ مقرر کر کے اعلان کرایا جاتا تھا کہ شادی کے خواہش مند آ کر اپنے کرتب اور ہنر دکھائیں اور لڑکی جسے پسند کرے گی اُس سے شادی کی جائے گی یہ رسم اور تقریب سوئمبر کہلاتی تھی.** اس کی کنیا بیترا بندا جب بیاہنے جوگ ہوئی تب اس نے سوئمبر کیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۷).

نہ ہوتے تھے اس طرح ناطے ہمارے
سوئمبر سے ہوتے تھے یاں بیاہ سارے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۸). پروانوں کے بجّے ... شہزادی کا سوئمبر جیتنے کی غرض سے دھڑا دھڑ جلتے رہے. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۴۴). [س : स्वयंवर].

سُوئمنگ (و مع ، کس ، ، م ، غنہ) امث.
پیراکی ، انسان یا جاندار کا پانی کی سطح پر آگے بڑھنا. فری اسٹائل پیراک کیتھی وین رائٹ نے ... فری اسٹائل سُوئمنگ کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ ، جولائی ، ۷). [انگ : Swimming].

---پُول (---و مع) امذ.
نہانے کا تالاب. وہ ٹینس کھیلتے ، سُوئمنگ پُول میں نہاتے اور پھر گئی رات تک سڑکوں پر بڑی فراغت سے گھومتے تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۶۵). [Swimming Pool].

سُوئی (و مع) امث.
۱. (اَ) **کپڑے سینے کا آلہ ، وہ نوکدار آلہ جس میں تاگا پرو کر سینے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں ؛ سوزن.** جیتا تیز ہوتے سُوئی تو کیا شمشیر کے برابر ہوئی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). یہ سنگ ، سوئی کو اور دوسرے ریزۂ آہن کو کشش کرتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۰). اندر کھری چارپائی پر دلہن بیگم بیٹھی تھیں ، ... ایک پُرانی ساڑی کو پھاڑ کر اس کی فرا کیں سُوئی دھاگے سے سیتی ہوئی. (۱۹۸۱ ، چلتا مُسافر ، ۱۴۳). (اا) (جرّاحی) **جرّاحی کا سُوئی نما آلہ جس سے زخم میں ٹانکے لگاتے ہیں.** ایک باریک سوئی لے کر اُس میں ریشم کا باریک چکنا ڈورا ڈالو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۵۲). ۲. **ٹیکہ لگانے کا آلہ، انجکشن لگانے کی سُوئی.** اب ڈاکٹر نے چاہا کہ سُوئی کے ذریعہ سے دوا پہونچائی جائے ، کسی نے اس تکلیف کو گوارا نہ کیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۴۶). ۳. (اَ) **کلوں اور اوزاروں یا آلات میں وہ نوکدار آلہ یا پُرزہ جو کسی مُعیّن امر کو ظاہر کرے یا کسی معین نشان کو بتلائے.** کیا سب اجزا دقیقے کی سُوئی کے ۱۲ حِصّے زیادہ چلتے ہیں ، ساعت کی سُوئی سے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۳۲). ان سب آلات کے سوا ایک قطب نُما جس کی سُوئی شمال کی طرف بتلاتی ہے یا قبلہ نُما جس کی سُوئی مغرب کی طرف جتاتی ہے ، ضرور چاہیے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۵). ریڈیو کی آواز بڑھانے والے بٹن کو پُورا گُھما دیا اور سُوئی جاوا پر سے ہٹا دی. (۱۹۳۹ ، پھول ، ۱۵۲). (اا) **کل میں وہ نوکدار آلہ جس کی رگڑ سے مُقیّد و مخفی آواز ظاہر ہونے لگتی ہے.** ایک سوئی کی نوک ریکارڈ کی چکرانے والی تختی پر کھٹکے دار ضربیں لگاتی ہے اور سومی پیکر کی مخفی آواز کو عیاں کر دیتی ہے. (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۳). میں ایسی مشین کی گت پر ناچتا ہوں جس میں ایک فولاد کی سُوئی ربڑ کی پلیٹ پر حرکت کرتی رہتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۶). ۴. **کونپل یا بیج کے پُھوٹنے کی اِبتدائی شکل جو ایک نوکیلی نرم ڈنڈی کی سی ہوتی ہے ، پھٹاؤ ، آل.** سبز سوزن نما معمولی پتّے جنھیں عام طور پر سُوئیاں کہتے ہیں ، یہ محض بونی ٹہنیوں پر واقع ہوتے ہیں اور راست غیر محدود بالیدگی کی ٹہنیوں پر نہیں ہوتے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۲۹). ۵. **(کنایۃً) کانٹا ، خار ، پھانس.**

سو ساحر کے تن کے نمن دیک اب
سوئیاں ہو کو سلتے مرے بال سب

(۱۶۴۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۷۶).

نہ پُوچھ ان کو کہ یہ مژگاں تو کیا ہیں
یہ سُوئیاں منترے ہوئیں ظاہرا ہیں

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۲۱).

جب میں کرتا ہوں یاد مژگاں کی
دل میں سُوئیاں چُبھوتا ہے کوئی

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۱۶). اس کے اندر پھر کچھ چُبھ رہا تھا جیسے کوئی سُوئی ہے کہ کھٹک رہی ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵۹). ۶. **لوہے کے ترازو کا وسطی ، نوکدار آلہ جس سے وزن کی صحت معلوم ہوتی ہے** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [س : سُوچکا सूचिका].

---بَھر (---فت بھ) صف.
بہت ہی کم مقدار ، بالکل تھوڑا سا (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [سُوئی + بھر ، لاحقۂ صفت].

---پِرونا ف س.
سُوئی کے ناکے میں تاگا ڈالنا. خالہ اماں نے کوٹ پر چھپے ہوئے پِشانوں پر سنہرے گوٹے سے بنائی ہوئی پتی ٹانک کر دھاگا ختم کیا تو عینک لگا کر سُوئی پرونے لگیں ۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۶).

---پوتھ والی امث.
بساطی ، سینے پرونے سے متعلق سامان بیچنے والی. رامو کون ہے ، وہی سوئی پوتھ والی ... مُجھے اس عورت کا گھر میں آنا بُرا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۳۳).

---تاگا امذ.
ساز و سامان ، اسباب و اوزار. یہ سب ہنر بغیر تعلیم ماں باپ اور اُستاد کے جانتے ہیں، سُوئی تاگے کے محتاج نہیں ہوتے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۴۴). [سُوئی + تاگا (رک)].

---ٹُوٹی ، (میں) کَشیدَہ سے چُھوٹی کہاوت.
کام نہ کرنے کا بہانہ ملا ، کام چور اور بہانہ جُو کے متعلق کہتے ہیں (فرہنگ اثر ؛ نجم الامثال ؛ مہذب اللغات).

---جَہاں نَہ جاوے وَہاں سُوا گُھسیڑنا محاورہ.
زیادتی یا زبردستی کرنا ، بیجا دباؤ ڈالنا ، حیثیت سے زیادہ زیر کرنا (خزینۃ الامثال).

---چُبھونا محاورہ.
۱. **بے چین کرنا ، تکلیف پہنچانا ، ستانا ، اذیّت دینا.**

کِس دن خلش ہوئی نہ کلیجے میں پھانس کی
مِژگاں نے کب جگر میں چبھوئی سُوئی نہیں

(۱۸۷۸ ، سُخن بیمثال ، ۶۲). ۲. **چپکے سے اشتعال انگیز یا مخالفانہ بات کہہ دینا ، طعنہ دینا ، چُٹکی لینا ، طنز کرنا ، طنزیہ باتیں سنانا.** جہاں موقع پاتے تھے وہیں ایک سُوئی چبھو دیتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۴).

---چَلنا محاورہ.
سِلائی ہونا ، سینے پرونے کا کام ہونا. جب دیکھو زنازن سُوئی چل رہی ہے ، جب سنو مشین کی کھٹا کھٹ ہو رہی ہے. (۱۹۴۷، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۶۶).

---چور سو بَجَر چور کہاوت.
چوری تھوڑی ہو یا بہت پھر بھی چوری ہے ، چھوٹی چیزیں چرانے والا پکّا چور ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---چھیدنے سے پہلے خود چھدتی ہے کہاوت.
جیسی نیّت ہوتی ہے پہلے ویسا ہی پیش آتا ہے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ محاوراتِ ہند).

---خَیل (---ی لین) صف.
پست خاندان یا پیشہ والا ، پست گروہ یا جماعت والا ، نیچ. بہ مرض لادوا ہے تو درزی کا لونڈا سُوئی خیل ہے شاہزادی کا مقابلہ ہنسی کھیل ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۶۶). [سُوء (رک) کا بگاڑ + خیل (رک)].

---دھاگا/دھاگہ (---/فت گ) امذ.
سینے پرونے اور کشیدہ کاری کا سامان. معمولی برتنے کی چیزیں بھی مثلاً ڈول رسی ہنڈیا دیگچی کلھاڑی سُوئی دھاگا وغیرہ کسی کو مانگے نہیں دیتے. (۱۹۳۲ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۰۳۶). جب رشتہ کی بات پکّی ہو جاتی ہے تو لڑکے والیاں ... لڑکی کے گھر جاتی ہیں اور اپنے ساتھ «سُوئی دھاگہ» بھی لے جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۹). [سُوئی + دھاگا/دھاگہ (رک)].

---ساز صف.
(سوئی سازی) سوئی بنانے والا کاری گر (ا پ و ، ۲ : ۱۱۲). [سُوئی + ف : ساز ، لاحقۂ فاعلی].

---سازی امث.
(خیاطی) سِلائی کا کام اور پیشہ (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۱۱). [سوئی + ساز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا بھالا بَنانا محاورہ.
معمولی سی بات کو بڑھانا. اخباروں کو رائی کا پربت اور سُوئی کا بھالا بنانے میں ... مہارت حاصل تھی. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۰).

---کا بھالا/ پھاوڑا/ پھاوڑہ ہو جانا محاورہ.
یعنی ذرا سی بات سے غوغا برپا ہونا یا بات کا بتنگڑ بن جانا یا تھوڑی سی بات کا بہت بڑھ جانا ، معمولی بات پر ہنگامہ کھڑا ہو جانا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کا ٹانکا ٹُوٹنا فقرہ.
تازہ سِلا ہوا کپڑا ، نیا کپڑا جو سِلنے کے بعد پہنا نہ گیا ہو. نیا دوپٹہ سُوئی کا ٹانکا ٹوٹا ، یوں کا یوں دُھلنے بھیج دیا تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۵۵).

---کا کام امذ.
سوزن کاری ، کڑھائی ، کشیدہ کاری ، سِلائی. چوتھے کمرے میں ہندوستان کی ساخت کا کپڑا نظر آیا چھینٹیں ، سیلے ، مندیل ، زردوزی ، گوٹا اور سُوئی کے کام کے اعلٰی سے اعلٰی نمونے رکھے ہوئے تھے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۸).

---کا ناکا امذ.
۱. **سُوئی کا وہ سوراخ جو اس کے سرے پر ہوتا ہے اور جس میں تاگا پرویا جاتا ہے ، چشمِ سوزن.**

پھرتے ہوئے اُونٹ ڈر کر زبوں
بچے سُوئی کے ناکے کوں بھڑکل کا موں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸).

تارِ بخیہ کیوں ہمارے زخم تک آتا نہیں
سُوئی کے ناکے کو روکا کس گریباں چاک نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۵). سُوئی کے ناکے میں بال یا ریشم کا دھاگا ڈال کر دونوں سِروں کو کھینچ لیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳). ۲. **بہت چھوٹی یا مُشکل جگہ** (جامع اللغات).

---کَتَرنا گز ، اَنگلیتا رکھے سو دَرزی کا بیٹا ہے کہاوت
ہر شخص اپنی باتوں یا کرتوتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کو بھالا بَنانا محاورہ.
بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، بات کا بتنگڑ بنانا ، معمولی باتِ کا اہم بات بنانا. ناحق اس کو اِتنا طُول دیا ، رائی کا پہاڑ سوئی کو بھالا بنا دیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۱۳).

---کو پھاوڑَہ کَہنا محاورہ.
جُھوٹی تعریف کرنا ، تعریف میں مبالغہ کرنا ، مبالغے کے ساتھ توصیف و تعریف کرنا.

بنانا پر کا کبوتر تو ہے بہت آساں
سُوئی کو پھاوڑہ کہنا تو کچھ نہیں دشوار

(۱۹۱۱ ، کلّیاتِ اسمٰعیل ، ۱۶۸).

---کَہے میں چھیدتی ہوں اس میں پہلے چھید ہے کہاوت
جیسی نیت ہوتی ہے پہلے ویسا ہی پیش اتا ہے ، دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے پہلے خود تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ، بدکار آدمی پہلے بدکاری کراتا ہے (ماخوذ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی جَگہ بھالا گُھسیڑنا محاورہ.
معمولی سی بات یا چیز کو اہمیت دینا ؛ زبردستی کرنا (محاوراتِ ہند).

---کے ناکے سے اُونٹ کاڑنا / نِکالنا / نِکَلنا محاورہ
محال و ناممکن کام کرنا ، ناممکن العمل مہم سرانجام دینا.

صنعت کا نہ باریک باٹیاں ہوں تار
اُونٹاں سُوئی کے ناکے سوں کاڑھا ہوں بہار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۲). چنانچہ انجیل میں آتا ہے کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے نِکل جانا اِس سے آسان ہے. (۱۸۵۴ ، حیواناتِ قرآنی ، ۵۲).

---کے ناکے (میں) سے اُونٹ گُزَرجانا محاورہ.
ناممکن بات ممکن ہو جانا ، ناممکن بات کا وقوع پذیر ہونا. وکیل مختار مزے کرتے ہیں ، سُوئی کو بھالا بنا لیتے ہیں ، سُوئی کے ناکے سے اُونٹ نِکل جاتا ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۴). میں ... سوچتا ہوں کہ کیا وہ زمانہ آگیا کہ سُوئی کے ناکے میں سے اُونٹ گزر جائیں. (۱۹۲۴ ، روزنامچہ ، حسن نظامی ، ۲۳۳).

---کے ناکے سے خُدائی کو نِکالنا محاورہ.
ناممکن کام کر دِکھانا.

تھا کام یہ تیرا ہی خداوندِ تعالیٰ
لا سُوئی کے ناکے سے خُدائی کو نِکالا

(؟ ، ہدایت (فرہنگِ آصفیہ)).

---کے ناکے سے سَب کو نِکالا ہے کہاوت.
سب کو فرمانبردار بنایا ہے ، سب رحم مادر سے نکلے ہیں اور سب کا درجہ برابر ہے ، مُشکلات کا سامنا سب کو پڑا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے ناکے کے اَنْدَر اُونٹ سَمانا محاورہ.
انہونی بات ہونا ، دُشوار اور ناممکن کام واقع ہونا. نوجوانوں کا شتشقہ اور بعد شتشقہ ناکام ہونا ان نوجوانوں کے خیال کو اِتنا تاریک کر دے گا کہ خواب میں سُوئی کے ناکے کے اندر اُونٹ سماتے دیکھا کریں گے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴ : ۲).

---کے ناکے میں اُونٹ داخِل ہونا محاورہ.
کسی مُشکل اور ناممکن بات کا وقوع پذیر ہونا. اور وہ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے. تاآنکہ اُونٹ سُوئی کے ناکہ میں داخِل ہو جائے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۹۶).

---کے ناکے میں سے نِکالْنا محاورہ.
اِتنی تکلیف پہنچانا کہ جسم گل کر دھاگے کی طرح کمزور اور نحیف ہو جائے.

عشق نے سُوئی کے ناکے سے نِکالا ہم کو
شکر بِنْت کشِ درباں تنِ لاغر نہ ہوا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---گِرے تو دُور سے نَظَر آئے فقرہ.
صاف میدان کی تعریف میں کہتے ہیں (جامع اللغات).

---لَگانا محاورہ.
آلۂ پچکاری یا انجکشن لگانے کی سُوئی استعمال کرنا. سُوئی لگا کر آج صبح میرا ایک بوتل خُون لیا گیا تھا ، یہ خُون میں نے بھائی جان کے لئے دیا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۵۲).

---مُڑ کَنا محاورہ.
(نباتیات) بیج کے پُھٹاؤ کی نوک یا سِلائی کا اُلٹ کر کَکڑا جانا یعنی چکرا کر گھنڈی بن جانا جو اُوپر کی مٹی کے پڑاۓ یا پھٹاؤ کی راہ میں کنکر وغیرہ کے آ جانے سے ہوتا ہے اور اندر ہی اندر گھٹ کر خراب ہو جاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۸).

---مولکَہ (---و مج ، سک ل ، فت ک) امذ.
(حیوانیات) ہائیڈرا (Hydra) کے جسم کے ایک خاص خلیہ کا نام ہر ایک سُوئی مولکے کا چوڑا حِصّہ جسم میں ایک زائیدہ کے ذریعہ گڑا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۲۰۹).
[سُوئی + مولکہ (رک)].

---نُما (---ضم م) صف.
سُوئی کے مانند ، سُوئی کی طرح کا ؛ پتے کا بالائی نوکیلا حِصّہ ، پتے کا سِرا جو سُوئی کے مانند ہوتا ہے. پتے کا راس ... سُوئی نُما. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۱). چیڑ ... کے پتے سُوئی نما اور تقریباً ایک فٹ لمبے ہوتے ہیں. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۹۱). [سُوئی + ف : نما ، نمودن ـ دکھانا].

سُوئی (۲) (و مع) امث.
طوطا ، سوا کی مادہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सुइया].

سوئی (و مع) ضمیر.
رک : سوہی ، وہی ، جوہی ، ویسا ہی.
ہے اوہے ہے سینچے ہے تے راکھے بھول کلیاں ہے کوئی
انتے بھیس جو لیاوے دکھاوے ہارے سب کا مالی سوئی
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۲۲۲). گلرخ کے بھی دل میں جو چوٹ وزیر زادے کی تھی ، سو اس کے بھی آنسو آئے جاتے ہیں ، کیونکہ جس کسی چوٹ لگی ہوئی سوئی اس کا درد جانے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۸). [سوہی (رک) کا ایک اِملا].

سوئی (و مع) امث.
(بول چال) فال ، شگون (جامع اللغات).[س : شکونی शकुनी].

سونے (و مع) امذ.
ایک خوشبودار ساگ ، سویا (رک) کی مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل). سونے کے پتوں کو سبز دھنیے کے مانند خوشبو کے لئے نانخورش میں ڈالتے ہیں ، یہ کھانے کو ہضم کرتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۴۳).

--- کا تیل امذ.
سونے کے پتوں یا بیجوں سے نکلا ہوا تیل. سونے کا تیل. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۹۷).

سُوئیا (و مع ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **نوکدار ، سُوئی کی طرح کا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
۲. **(حیوانیات) ایک جنسی عضو جو کسی جوش یا جذبہ سے حرکت میں آتا ہے.** سونیا ایک جنسی عضوء ہے اس پر مہیج کا اثر پڑنے سے انقباضی پرت تھیلی کو دباتی ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۰۷). [سُوئی + یا ، لاحقۂ نِسبت].

سِوَئیاں (کس س ، فت و ، کس ء ، شد ی) امث ؛ ج.
سِوئی کی جمع (تراکیب میں مُستعمل). اس گھر کی عید محرم سے بدتر تھی ، ان باتوں کا کیا ذکر. دودھ آیا نہ سِوئیاں اُبلیں . (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۱۹). [سِوئی + اں ، لاحقۂ جمع].

سُوئیاں (و مع ، کس ء) امث.
سُوئی کی جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل.
دکھا کے غیر کو مژگاں کی سُوئیاں کیا کیا
مرے جگر میں وہ لیتا ہے چٹکیاں کیا کیا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۳). پہلے ہمارے کپڑے سینے کے اوزار سوئے اور کچی پکی سُوئیاں تھیں. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۳). [سُوئی + اں ، لاحقۂ جمع].

--- پَٹنا مُحاورہ.
کونپل کا پھوٹنا. جبکہ پودے مُرجھانا شروع کر دیں یا پانی مانگیں یا پھولوں کے نکلنے اور سُوئیاں پٹنے کے دن قریب ہوں. (۱۹۶۳ ، زراعت نامہ ، جون ، ۲۱۵).

--- بھونکنا محاورہ.
اُجرت پر سِلائی کرنا ، پیسے لیکر سِلائی کرنا. وہ دن بھول گئے جب دن بھر سُوئیاں بھونکتی تھیں تو رات کو روٹی نصیب ہوتی تھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۱۱).

--- چُبھنا محاورہ.
ایسی تکلیف محسوس کرنا جو سُوئی چُبھنے سے ہوتی ہے. راحت کے دل میں خود بخود سُوئیاں سی چُبھ رہی تھیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۹۰). اُس کی آنکھوں میں سُوئیاں سی چُبھنے لگیں. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۷۱).

--- مارنا محاورہ.
سِلائی کرنا ، سینا ، سِلائی کا کام کرنا. اور جہیز کی تو کہو کہ کچھ باقی تو نہیں رہا ، کبھی وقت پر سُوئیاں مارنے کو بیٹھو. (۱۹۲۷ ، رسومِ دہلی ، ایس بیگم صاحبہ دہلوی ، ۱۷).

سُوئیٹر (و مع ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
اُون یا موٹے سُوت کا بنا ہوا بنیان. بس اپنے ہی سائز کا سُوئیٹر دے دیں. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۸). [Sweater].

سوئے سَنسار اَور جاگے پا ک پَرْوَرْدِگار کہاوت.
رک : سووے سنسار جاگے پا ک پروردگار. سکتے میں در و دیوار ، سوئے سنسار ، جاگے پا ک پروردگار. (۱۸۵۳ ، اندر سبھا ، ۸۷). رات کا سناٹا ، پچھلا پہر ، سوئے سنسار اور جاگے پا ک پروردگار. اِنسان تو بہائم تک ... نیند کے مزے لے رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۰۳).

سُوئیکار (و مع ، ی مع) امذ.
قبول کرنا ، تسلیم کرنا ، مان لینا. سورج اس کی سیوا کے عادی ہو چکے تھے اور اسے اپنا حق سمجھ کر سُوئیکار کر لیا کرتے تھے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۱۱). [رک : سُویکار].

سوئیلہ (و مج ، ی مج ، فت ل) امذ (ج : سوئیلے).
رک : سویلہ.
گانا ، بجانا چھوڑ کر سنّا سٹی سُوکھ سوئیلے
سوگند خدا کی پیو بن بیزار ہوئی ہوں راگ سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۱). [سویلہ (رک) کا قدیم اِملا].

سِوَئیں (کس س ، فت و ، ی مع) امث ؛ ج.
۱. **گندھے میدے کا بٹا ہوا تار جس کو خشک کرکے بھون کر دودھ ، شکر وغیرہ ملا کر کھاتے ہیں .** ایک چیز ہمارے ہندوستان کی سِوئیں کی صُورت کی مگر نمکین اور ہندوستان کی موٹی سے موٹی سوئیں سے بھی بیس گُنی زیادہ موٹی رکابیوں میں بھر بھر کر لائی جاتی تھی. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۱۴). ۲. **آٹے کو گُوندھ کر بنائے جانے والے مُختلف شکل کے ٹکڑے جو بعد میں تل لیے جاتے ہیں ، نوڈل.** لڑکی گندھے ہوئے آٹے کو سگرٹ کے ڈبے میں ڈال کر زور سے دباتی نیچے پشت پہلو سوئیں برآمد ہوتی. (۱۹۸۳ ، سفرِ مینا ، ۵۴). [سِوئی + ں (زائد)].

---پُلاؤ (---ضم پ) امذ.
پُلاؤ کی طرح مسالے ڈال کر پکائی ہوئی سوَیّاں ، سویوں کا پُلاؤ. سوئیں پلاؤ بھی پکتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۵۰). [سوئیں + پُلاؤ (رک)].

سوئیوں ناچ پرونا محاورہ.
نہایت کنجوسی کرنا ، بہت ہی بُخل اور خِسّت سے کام لینا. ایسی کنتک اور دانہ زد بھی نہ بنو کہ سوئیوں ناچ پرونا اور کوئی صبح اٹھ کر تمھارا نام بھی نہ لے. (۱۹۱۱ ، چتر بھنیلی (فرہنگِ آصفیہ)).

سویا (۱) (و مج) امذ.
ایک خوشبودار ساگ لاط :- Anethum Sowa

کبھیں پنڈا کبھیں بکنی کبھیں ہم دڑبڑا پیویں
کبھیں قہوہ کبھیں سویا کبھیں بن پوست ناجیویں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۶).

پالک کی بھاجی باجری میریچ خاطر لاؤ ڈھونڈ
دیو سب کو چاول گوش گھیوں گھیو ساگ میتھی سونے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۴).

منگا کر میتھی یا سویا برابر
کھلادے سب کو دانے میں ملا کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱). پھر کُچھ سویا اور نمک ملا کر انگاروں پر رکھیں. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۵۲). وہ غذائیں جن میں فاسفورس بکثرت موجود ہوتا ہے یہ ہیں. دودھ ، چھاچھ ، انڈے ، سویا ... اور مچھلی. (۱۹۴۱ ، ہماری غذا ، ۳۴). ساگ پالک سویا ... نقمی پسندہ. (۱۹۶۷ ، اخبارِ جہاں ، کراچی ، ۲۹ نومبر ، ۳۲). [پ : सोया].

---پھلی (---فت پھ) امث.
سونے کی پھلیاں. ان کے علاوہ آج کل سبز گوارہ ، رواں Cowpea سویا پھلی اور سبز چنے بھی جانوروں کے کھلانے کے لیے کاشت کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایاتِ حیوانات ، ۲۲۱). [سویا + پھلی (رک)].

سویا (۲) (و مج) امذ.
سونا (رک) کا ماضی (تراکیب میں مستعمل).

---(سو) چُوکا کہاوت.
جس نے غفلت کی نُقصان اُٹھایا.

میں نے کہا ہو خواب کدو تیرے ساتھ
کہنے لگی ہنس کے وہ کہ سویا سو چُوکا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۶).

سدا بیدار رہ غفلت سے نیرنگ
مثل مشہور ہے سویا ، سو چُوکا

(۱۸۶۶ ، نیرنگ (مطالبِ غرا ، ۳۵)).

---سو چُوکا ، جاگا سو پایا کہاوت.
جس نے غفلت کی اُس نے نقصان اُٹھایا ، جو ہوشیار رہا وہ فائدہ میں رہا. سوتے کی کُتیا جاگتے کا کترا ، بہرحال سعی اور کوشش سے راحت ملتی ہے. غفلت بُری ، ہوشیاری اچھی (نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---سو کھویا کہاوت.
رک : سویا سو چُوکا. مارے تھکاوٹ کے نیند آ گئی ، سویا سو کھویا مثل مشہور ہے آنکھ کُھلی تو دونوں پانوں بندھے ہوئے اور گدھا غائب. (۱۸۹۳ ، خدائی فوجدار ، ۱۳۲).

---سو ، کھویا ، جاگا سو ، پایا کہاوت.
رک : سویا سو چُوکا جاگا سو پایا. وہ بات اس دانشمند نے ایک پُرزہ کاغذ پر لکھ کر دے دی ... سویا سو کھویا جاگا سو پایا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۹۰).

---مُوا/مویا برابَر ہے کہاوت.
نیند اور موت میں کوئی فرق نہیں دونوں حالتوں میں انسان بے خبر رہتا ہے ، سخت غفلت اور بے خبری کے موقع پر مُستعمل.

غفلت اپنی ، اجل سے ہمسر ہے
سچ ہے سویا مُوا برابر ہے

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۳۶۳). جوانی کی نیند ، سویا مُویا برابر ، ملکہ کا اس میں کُچھ قصور نہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۸۲). مُجھے آج کی رات سونا نہیں چاہئے سویا مویا برابر بے خبری میں تو نہیں مارا جانا چاہئے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۲۸).

---ہوا بھاگ جاگنا محاورہ.
قِسمت اچھی ہونا ، بُرے دن گُزر کر اچھے دن آنا. اے دیو پتر ، تیرے درشن سے آج میرا سویا ہوا بھاگ جاگ اٹھا. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۸۵).

---ہوا فِتنَہ جگانا محاورہ.
پُرانی باتوں ، لڑائی جھگڑوں کو تازہ کرنا ، بُھولی بِسری باتیں یاد دِلا کر جنگ کرانا ، دبے ہوئے ہنگامہ کو پھر کھڑا کرنا. میں خُوب جانتی ہوں کہ یہ فِتنہ سویا ہوا شہزادے نے جگایا ہے. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۲۶).

سَوَیّا (فت س ، و ، شد ی). صف مذ.
۱. سَوایا ، ۱¼ ؛ ایک اور چوتھائی. دیہات میں عام طور سے جو حساب لگانے کا طریقہ مروج ہے ، یعنی زبانی اور ڈیوڑھے ، سَوَیّے سے اس میں لڑکوں کو حسبِ استعداد دفعہ کے خُوب پُختہ اور مشّاق کرنا چاہیے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۲). ۲. سوا سیر کا وزن یا باٹ ، ۱¼ ، سوا کا پہاڑا ، سَوَیّا کا گنے والا (فرہنگِ آصفیہ). ۳. ایک ہندی بحر جس میں چار مصرعے اور ۳۱ ماترے ہوتے ہیں ، ہندی کی سویا بحر میں لکھا ہوا گیت.

نا مُجھے سورٹھا کہنا آیا نہ دوہا نہ سَوَیّا
اپنی ہی موج میں بہتی جائے میری کَوِتا نیّا

(۱۹۷۲ ، لاحاصل ، ۱۰۳). [سوا + یا ، لاحقۂ نسبت].

سِویّا (کس مج س ، و ، شد ی) امث.
خدمت گُزار ، سیوا اور خدمت کرنے والی عورت (عورتوں کی قسم میں سے ایک عورت جو پارسا ہوتی ہے). ہندی علما عورت کو نایکا

کہتے ہیں اور ان کی تین قسمیں ہیں ، سوِیا یہ عورت پارسا ہوتی ہے اور شوہر کی محبت کے لیے وقف ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۱). [سیوا + یا ، لاحقۂ نسبت].

سوِیاں (کسر س ، فت و ، شد ی) امث ؛ ج.
سوئیں (رک) کی جمع (تراکیب میں مُستعمل).

ہر یک قطرہ باریک سوِیاں بیٹال
لکن کا سو کہی ہور شکر تیہی کی کنہال

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۷). دوسرے قسم کی رسم جو کافروں سے لیا ہے بہت ہیں ... یہ رسم شرک ہے نیٹ جاہلوں نے رسم نکالی ہے اس سال کی عید سوِیاں نہ پینا نہ پکانا . (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۵). [سوئیں (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

--- اُٹھانا محاورہ.
سوِیاں بنانا ، سوِیاں تیار کرنا. سہری کھانا پکا رہی ہے دو عورتیں گھر کی مُلازم سوِیاں اُٹھا رہی ہیں ایک عورت کدن سے گھی تولوا رہی ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلھن ، ۵۴).

--- بٹنا محاورہ.
بڑے ، منکے ، گھڑے یا کسی اور برتن کو اوندھا کر کے اس پر میدے کو رکھ کر اس طرح بل دینا کہ باریک تار بنتا جائے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

--- بنانا محاورہ.
سوِیاں توڑنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- بن عید کیسی کہاوت.
خوشی ہی کی تقریب میں خوشی اچھی معلوم ہوتی ہے ، خوشی کی تقریب بغیر پکوان کے پھیکی معلوم ہوتی ہے (محاوراتِ نسواں ؛ نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگِ اثر).

--- توڑنا محاورہ.
سوِیاں بنانے کی چرخی ،گھوڑی میں سے نکلتے ہوئے تاروں کو جُدا کرنا ، سیل لینا ، سیل ڈالنا ، سیل پھیکنا (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- جھیلنا محاورہ.
سوِیوں کی چرخی ، گھوڑی سے جُدا کر کے احتیاط کے ساتھ سوکھنے کے لیے پھیلانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- کَرنا محاورہ.
سوِیاں بنانا ، سوِیاں توڑنا.

آؤ کٹتا نہیں رمضان میں یوں خالی وقت
عید کے واسطے تھوڑی سی سوِیاں کر لیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵۴).

سَوِیت (فت س ، ی مع) صف.
۱. سفید ، ابیض ، اُجلا. سوتیمبر مرکب ہے سویت اور امبر سے اور سویت سنسکرت میں سفید کو کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۲). **۲. ستارۂ زہرہ** (قدیم اُردو کی لُغت ؛ ہندی اُردو لغت). [س : श्वेत].

سوَیت (فت س ، کس و ، شد ی بفت) امث.
برابری ، اعتدال ، یکسانیت ، مساوات.

کیا قطرۂ آب کوں آدمی
کھیا نیں سوِیت میں ایسا کبی

(۱۶۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۴). بنی آدم کا قوام اور اس مُخالفتِ فطری کا رفع اور مخاصمتِ جبلّی کا دفع عدالت و سوِیتِ جری پر منوط ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۵۲). ہندوستان میں اس بےچینی کی وجہ سے کسی نہ کسی قسم کی سوِیت اُستوار ہو جائیگی. (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۸۴). [ع].

سُوِیَت (ضم س ، کس و ، شد ی بفت) امث.
رُوس کے مزدوروں کی مُنتخب مجلس ، رُوس کی مجلسِ قانون ساز اور مجلسِ منتظمہ ؛ (مجازاً) روس میں مروّج نظام ، کمیونزم ، سوشلزم.

لازم ہے یہاں غلبۂ آئینِ سوِیت
دو ایک برس میں ہو کہ دس بیس برس میں

(۱۹۳۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۶۶). [رک : سوویت].

سَوِیتَمبَری (فت س ، ی مع ، فت ت ، سک م ، فت ب) صف.
جینیوں کے ایک فرقے کا نام جس میں جائداد کی حفاظت کو بڑی اہمیت حاصل ہے. سویتمبری وہ جینی ہیں جو اپنے ٹھاکروں کو کپڑے تو نہیں پہناتے ... ان کے جتی بھی سفید لباس پہنتے ہیں اور اسی سبب سے اس فرقےکا نام سویتمبری ہے. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۲). [سویت + امبری (بحذف ا)].

سَویتھائی (فت س ، ی مع) امذ ؛ سویت ہائی.
(آب پاشی) وہ کُنواں جس میں چشمے کے پانی کی سوت آتی ہے (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱). [مقامی].

سُوِیٹَر (ضم س ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
اُون یا موٹے سُوت کا بنا ہوا بنیان. اس وقت ہوا میں خنکی ہے اس لیے میں نے سُویٹر پہن لیا ہے. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۳۹). [رک :سوئیٹر].

سَوِیج (فت س ، ی مع) صف.
وہ منتر یا عمل جس کے شروع میں پوتر لفظ ہو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : सवीज].

سُوِیچ (ضم س ، ی مع) امذ.
سوئیچ. ایک شخص کو سُویچ کی حفاظت پر مامور کر دیتے جس سے انہیں یہ موقع نہ ملتا کہ روشنی کو جب چاہیں بند کر دیں . (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۵). سُویچ (Switch) بجلی کا کھٹکا جس سے برق رو کا سلسلہ توڑا یا جوڑا جاتا ہے ... اردو افعال کے ساتھ استعمال ہوتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۲). [انگ Switch].

سوید (فت س ، ی مع) امذ.
پسینہ ، نمی ؛ بھاپ ؛ گرمی ؛ محنت ، جانفشانی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : स्वेद].

سُوَیدا (ضم س ، ی لین) امذ.
۱. **سیاہ کالا دانہ ، نُقطۂ سیاہ ، سیاہ دھبّا.**

آشفتگی سے نقشِ سُویدا کیا دُرست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایا دُود تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳). ۲. **وہ کالا نُقطہ جو دِل پر ہوتا ہے.**

یو پوتلی عین ہے سُویدا
جو دِل میں سیاہ نقط ہے پیدا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۲).

برنگِ لالہ اس گُل کا نہیں کچھ آج دیوانہ
ازل سے داغِ سودائی سُویدا ہے مرے دِل کا

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۵).

بہم یہیں یک جا رہیں یک رنگ ہو کر حُسن و عشق
خالِ سویدا ہو مرا رُخ پر تمہارے تِل کے پاس

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۶).

سُویدا سے مری نِسبت ہی کیا ہے سنگِ اسود کو
وہ اک پتھر ہے یہ ہے جلوہ گو نورِ ربّانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۶). ۳. **(تصوف) دِل کے چھٹے پردے کا نام جو شعاع علم و کشف ہے.**

کہتے ہیں ششم کو سب سُویدا غمگیں
ہوتے ہیں سر یہاں ہویدا غمگیں

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۷). [ع].

سُوَیدائی (ضم س ، ی لین) صف.
۱. **سیاہی ، کالک.**

دِل سُوں عاشق کے ہے جب حُسن کوں معشوق کے زیب
تب تو عارض میں صفا تِل میں سُویدائی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۶). ۲. **سیاہ ، کالا ؛ (کنایۃً) حبشی.**

عینِ چشمِ مصطفٰے ہے تیری عینیتو بلال
اے سویدائی ، ہماری آنکھ کا تارا ہے تُو

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۵۶). [سُویدا + ئی ، لاحقۂ نِسبت].

سُوَیڈ (و مع ، کس ی) امذ.
چمڑے کی ایک قسم جو اُوپر سے رُوئیں دار اور نرم ہوتی ہے ، سوئیٹ ، سامر. میرے سُویڈ کے بُوٹ رکھے تھے جو میں نے چنددن ہوئے بالکل نئے خریدے تھے. (۱۹۴۲ ، گرہن ، ۱۰۷).
[رک : سوئڈ].

سوَیر (فت س ، ی مج) صف.
۱. **صبح ، تڑکا ، اوّل وقت ، علی الصباح.**

آتے ہے مُجھ پاس یہ اٹھ کر سویر
گربۂ زردِ فلک نکلے ہے دیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۵). مُجھے پتہ نہیں کِس وقت سویر ہوئی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۸). ۲. **جلد ، بلا توقف ، بلاتاخیر.** سویر ہو تو اور بدیر ہو تو اور چونکہ آدمی مرنے سے معدوم نہیں ہوتا اور مرے پیچھے بھی اس کی روح باقی رہتی ہے. (۱۹۰۷ ، اِجتہاد، ۵۴). ہر کام مقررہ وقت پر کر ڈالنا ، یہ ناممکن تھا کہ اس میں دیر یا سویر ہو. (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۵۰). [س **स+वेला**].

سوَیرا (فت س ، ی مج) امذ.
۱. **صبح ، تڑکا ، سحر.**

ابھی ایک ہاتھ باقی ہے اے عباس
دیکھے مرنے کوں کیا سانج اور سویرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۱). جہاں سویرا ہوا چڑیاں بولیں اور اس نے کہنا شروع کیا اللہ ، حق اللہ ، پاک ذات اللہ . (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۴).

شام میری ہے سویرا تیرا
میرا بُتخانہ ہے کعبہ تیرا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۴۱) . ۲. **دن کا اُجالا ، روشنی ، نور .** آنحضرت صلی اللہ علیہِ وسلم ہمیشہ فوج کو صبح تڑکے روانہ فرماتے تھے اور تمام اُمّت کے لیے دعا کی تھی کہ « خداوندا میری اُمّت کو صبح کے سویرے میں برکت دے». (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۰).

نئے شہر کی وسعتوں میں اُبھرتا ہوا ترکمانوں کا رنگیں پھریرا
کراں تا کراں لہلہاتا ہوا ایک نا دیدہ و نا شنیدہ سویرا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۰). ۳. **وقت ، موقع.**

آرزو بوجھ بڑھتا جائے گا
چل کھڑا ہو ابھی سویرا ہے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۲۹). اس مٹی کی خوشبو انہیں ایک نئے سویرے کی نوید دیتی اور ایک نئی زندگی کی ڈھارس بندھاتی تھی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۲۷). [سویر + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
صبح کر دینا ، رات گُزار دینا.

کم سے کم اِتنا تو ہو اِیفائے وعدہ کا خیال
شام سے ہڑ کر جو وہ سونے سویرا کر دیا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶).

خفا ہے نیند آنکھوں میں سویرا کر لیا جائے
غزل کا رُوپ دیکر ذکر تیرا کر لیا جائے

(۱۹۷۹ ، قمرالدین احمد (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۱۵۴)).

ـــ ہو جانا محاورہ.
دماغی صدمے کی وجہ سے آنکھوں کے آگے چکاچوند کی سی کیفیت ہو جانا ، دن میں تارے نظر آ جانا.

کیا ضرورت قتل کی یوں ہی سویرا ہو گیا
تُم نے آنکھیں پھیر لیں ستھراؤ میرا ہوگیا

(۱۹۳۲ ، اعجازِ نوح ، ۴۰).

ـــ ہونا ف ل.
دن نِکلنا ، روشنی پھیلنا.

سو گئے اون کے قریب وعدہ سے شب کٹ گئی
ہائے اب چونکے کہ جب اپنا سویرا ہو گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۷). رات سناٹے میں آ گئی ... تاروں کے آنسو بہنے لگے ... صبح نے ٹھنڈی سانس کھینچی ... اور سویرا ہو گیا. (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۹۰).

ہونے لگا ہے اب تو سویرا
ابھرا وہ ابھرا مہر منور
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۱).

---ہے فقرہ.
۱. وقت ہے ، دیر نہیں ہوئی ، ابتدائی حالت، منزل یا درجہ میں ہے. خیر اب بھی سوچو تو سویرا ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۱). آخر آپ کے مزاج سے بچپن ابھی تک نہیں گیا ، یہ معاملات تسخیر ہیں اس کو مذاق نہ سمجھیے کا ابھی سویرا ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۶۳). **۲. دن نکلنے والا ہے ؛ (کنایۃً) موقع ہاتھ سے جانے والا ہے.**

کہاں تک کروٹیں بدلا کرے گا خوابِ ہستی میں
ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر میں سویرا ہے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۱۹).

سَویری (فت س ، ی مج) امث.
جلدی ، صبح.

بغیر لیلیٰ کے نہیں ہے موت میری
اے عزرائیل اب اٹھ جا سویری
(۱۷۸۱ ، قصۂ لیلیٰ و مجنوں (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۱۳۰)). [سویرا (رک) کی تانیث].

سَویرے (فت س ، ی مج) امذ.
سویرا (رک) کی مُغیّرہ حالت ، صبح ، تڑکے ، طلوع آفتاب سے پہلے (تراکیب میں مُستعمل). وقت سے ذرا پہلے لڑکے سویرے مدرسے میں آ پہنچتے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۴). سامان سب سویرے ہی چلا گیا تھا. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۰۲). **۲. جلد ، پہلے ، وقتِ مُقررہ سے پہلے.** شاہِ لشکرِ اسلام نے دربار سویرے برخاست فرمایا ، ہر ایک سردار اپنی اپنی بارگاہ میں آیا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۶۲۴).

ہم جوانی میں اجل کے ہو رہے
صبح اٹھنا تھا سویرے سو رہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۷).

---سَویرے (---فت س ، ی مج) م ف.
علی الصباح ، صبح صبح. سویرے سویرے کدھر کا رُخ ہے دوست؟ (۱۹۸۳ ، ڈنکو ، ۳۶).

---کا بُھولا سانْجھ کو گھر آئے تو اُسے بُھولا نہیں کَہتے کہاوت.
اگر غلطی کرنے والا جلد ہی اس کی تلافی کر دے تو قابلِ معافی ہے ، انسان گناہ کر کے توبہ کرے تو غنیمت ہے ، اگر بگڑنے کے بعد سُدھر جائے تو بُرا نہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کا ٹَہَلْنا دِن بَھر کی خوشی کہاوت.
صبح کی سیر سارا دِن اِنسان کو خوش رکھتی ہے (جامع اللغات).

---مُنْہ اَنْدھیرے فقرہ.
صبح صادق کے وقت ، فجر کے وقت ، تاروں کی چھانو میں. سویرے منھ اندھیرے بیگم صاحب نے کئی بار جگایا ، مگر وہ اس وقت سُنتے کس کی تھے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۶۷).

سَوِیق (فت س ، ی مع) امذ.
ستّو ، بُھنے ہوئے اناج کا آٹا. دیا مُجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے شربت سویق کہ ... پاتا تھا سیرابی اوس کی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۱).

ہمراہی چند ساتھ ، سفر کا یہ اِنتظام
کچھ چُھوارے کُچھ سویق بس آگے خُدا کا نام
(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۲۹). نخلستانوں کو تباہ کرتا چلا گیا ، اہلِ مکّہ اس مہم کے لیے سویق (ستّو) کے تھیلے لائے تھے. (۱۹۷۳ ، روحِ اسلام ، ۱۵۷). [ع].

سَوِیقِیَہ (فت س ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(طب) ایک شربت جو چاول ، گیہوں یا جوار اور جو یا پھر سُوکھی روٹی کو کُوٹ کر پانی میں پکا کر گاڑھا کر لیتے ہیں. اس میں انار کا رس یا شہد یا سویز یا شیرہ ، کھانڈ ملا کر ، خوشبو کے لیے دارچینی جوتری بھی شامل کرتے ہیں. گرمی میں دو دن ، جاڑے میں تین دن تک دھوپ میں رکھ کر ادویات کے طور پر استعمال کرتے ہیں. سویقیہ ... سینے اور پھیپھڑے سے بلغمِ خام نکالتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۴۹۹) [سویق + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَوِیکار (فت س ، ی مع) امذ.
منظور کرنا ، قبول کرنا ، مان لینا. اگر مل گئے ہیں تو انہوں نے آن بھی سویکار کر لیا ہے یا نہیں ، اصل میں تو مُجھے خود ہی جانا چاہیے تھا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۹). جمیبا اس کے لیے ضرور کوئی لڑکی ڈھونڈ نکالے گی جو آٹھویں درجہ پاس دفتر کے چپراسی کی بیوی بننا سویکار کرے گی. (۱۹۸۴ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۹۷). [س : स्वीकार].

سِوِیلائِزْڈ (کس س ، ی مع ، کس ء ، سک ز) صف ؛ ــ سِولائزڈ
مہذب ، متمدن. ان میں اِس کے سِوا کوئی عیب نہیں کہ وہ سِویلائزڈ (مہذب و تعلیم یافتہ) نہیں. (۱۸۹۳ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۷۱). [انگ : Civilised].

سِوِیلائِزیشَن (کس س ، ی مع ، کس ء ، ی مج ، فت ش) امث. ؛ ــ سِویلزیشن.
رک : تہذیب. وہ جس قدر ایجوکیشن اور سویلزیشن میں اعلیٰ درجہ حاصل کرتے ہیں اُسی قدر قوم کی ترقی سے زیادہ مایوس نظر آتے ہیں. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۳ : ۱۲۳). آپ کو یاد ہو گا کہ تیس چالیس برس پہلے سویلزیشن ، ریفارم ، پولیٹیکل ، سلف ریسپکٹ وغیرہ وغیرہ الفاظ ہماری زبان میں عام تھے. (۱۹۳۳ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۵). سرسیّد اور ان کے رفقاء نے مضامین لکھ کر قومی اصلاحِ نفس اور اجتماعی تہذیب سویلائزیشن کے لیے جد و جہد کی. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۳۸). [انگ : Civilisation].

سِوِیلِین (کس س ، ی مع ، سک ل ، فت ی) صف.
سِول (رک) سے متعلق ، شہری ، مُلکی نظم و نسق ، مال ،

دیوانی فوجداری محکموں سے متعلق. میں حضور کے روبرو ... اس رپورٹ کو پیش کرتا ہوں جو ایک سویلین کی لکھی ہوئی ہے۔ (۱۸۹۳، البرٹ بل ، ۱۲)۔ امیر کے بیٹے تھے ان کے باپ سویلین مگر نیکی کی شِدّت یا طبیعت کی نامناسبت سے سِول سروس کا امتحان پاس نہ کر سکے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۳۹)۔ اِتنی تنخواہ ایک ہندوستانی «سویلین» کو مُلازم ہوتے وقت بالعموم ملا کرتی تھی۔ (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۵۶)۔ [Civilian]

سویَم (و مج ، فت ی) صف.
۱. سوم ، تیسرا ، تیسرے نمبر کا. اوّل خدا ہے نبیؐ دویم ، سویم ہے ولی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶)۔ ۲. وہ رسم قل جو کسی کی وفات کے تیسرے روز کی جائے ، سونم. سویم اور دسویں ، بیسویں ، چالیسویں چھ ماہی اور برسی میں سیکڑوں روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۲ : ۳۶)۔ [رک : سوم]۔

سُویَمْبَر (فت مج س ، ی مج ، سک م ، فت ب) امذ.
(ہند) زمانۂ قدیم میں ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بھری مجلس میں اپنی پسند کے شخص کو مالا پہنا کر لڑکی اپنے شوہر کا اِنتخاب خود کرتی تھی (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [رک : سوئمبر]۔

ـــ رَچْنا محاورہ.
خاوند کے اِنتخاب کی مجلس جمع کرنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَویَمْبَرا (فت مج س ، ی مج ، سک م ، فت ب) امث.
اپنے آپ خاوند کو مُنتخب کرنے والی لڑکی (ماخوذ: جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سویمبر + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

سویَہ (و مج ، فت ی) امذ.
رک : سویا (۱). لونگ و گھی سے بگھار کر ہلدی و سویہ و نمک ڈال کر خُوب پکاوے۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۳)۔ [سویا (رک) کا ایک اِملا]۔

سَوَیّہ (فت س ، و ، شد ی بفت) امث.
ایک وزن یا بحر اصناف شعر ، سَوَیّا. سَوَیّہ: یہ قافیہ وار چار مصرعوں کا ہوتا ہے۔ (۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۳۷)۔ [سویا (رک) کا ایک اِملا]۔

سَہ (فت س) صف ؛ امذ.
ساتھ ، ہمراہ ، اِکھٹے ، ملا ہوا ؛ عام ؛ برداشت کرنے والا ، سہارا دینے والا ، قانع ، صابر ، لائق ، قابل ؛ قُوّت ، طاقت ، بل ، برداشت ، بُردباری ، تحمّل. آغا: اب وہ کیا بولے گا سہ بدا. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۳۳۵)۔ [س : सह]۔

سِہ (کس مج س) صف.
تین ، ایک اور دو کا مجموعہ ، دو کے بعد والا عدد ، ۳ ؛ ترا کیب میں مُستعمل ، جیسے: سہ روزہ ، سہ ماہی وغیرہ. عجائب یہ دیکھا کہ ایک مرکب سہ چشمی چرا ہے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۴۱۸)۔ [ف : سِہ]۔

ـــ اَبْعادی (ـــ فت ا ، سک ب) صف.
سہ طرفہ ، تین اطراف طول، عرض اور عمق سے متعلق ، طُول ، عرض اور عمق رکھنے والا۔ اگر ہم اپنے سہ ابعادی تجربہ کی روک سے آزادی حاصل کر لیں تو شاید ہمیں بھی ایسی کائنات کے تصوّر کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی جو لامحدود ہو تاہم لامتناہی نہ ہو. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۱۸)۔ معروضات سہ ابعادی مکان میں ایک دوسرے سے عام طور پر جُدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۶۰)۔ [سہ + ابعاد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اَبْعادِیَّت (ـــ فت ا ، سک ب ، کس د ، شد ی بفت) امث.
سہ اطراف ہونے کی کیفیت. اِنسانی عضویہ ... معروضاتِ مہیج کا ردِّعمل کرتا ہے اور اُس کی تمام سہ ابعادیت کے ساتھ اس سے پُوری طرح آگاہ ہوتا ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بُنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۵)۔ [سہ + ابعادی + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ اَرْواح (ـــ فت ا ، سک ر) امث ؛ ج.
تین رُوحیں ، موالیدِ ثلاثہ یعنی جماد ، نبات ، حیوان.

ہفت اختر و دہ عقل و سہ ارواح دو عالم
یہ سب تھے طفیلی جنابِ شہِ اکرم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۳)۔ [سہ + ارواح (رک)]۔

ـــ اَسْپَہ (ـــ فت ا ، سک س ، فت پ) امذ.
وہ فوج جس کے ہر سپاہی کے پاس تین گھوڑے یکے بعد دیگرے استعمال کے لیے ہوتے ہیں ، ایک پر سوار اور دو کوتل ، اس لیے اگر ایک گھوڑا تھک جائے تو دُوسرا بدل لیا جائے ، نہایت تیز چلنے والا . سہ اسپہ کے فی نفر کی تنخواہ چوبیس ہزار دام ہوتی ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۳)۔ [سہ + اسپ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اَنْگ (ـــ فت ا ، غنہ) امذ.
(حیوانیات) جاندار کے جسم کے تین خصوصی حصّے. تین بازو بطورِ مجموعی سہ انگ (Trivium') کہلاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے ، ۳۹۴))۔ [سہ + انگ (رک)]۔

ـــ اَیْٹمی (ـــ ی لین ، سک نیز فت ٹ) صف.
وہ شے جس کے ذرّات میں تین ایٹم ہوں. اسی طرح ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ایک سہ ایٹمی گیس کے مالیکول میں آزادی کے درجے چھ ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۹۱)۔ [سہ + ایٹمی (رک)]۔

ـــ آتِشَہ (ـــ کس ت ، فت ش) صف.
تین مرتبہ کشید کیا ہوا (عرق یا شراب) ، تین آنچ دیا ہوا (کُشتہ وغیرہ) ؛ (کنایۃً) پُرتاثیر ، زود اثر.

وہ اک جام مئے سہ آتشہ دے
کہ مثلِ شعلہ ساقی نشہ چمکے

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۲۱۸)۔ ان کے اختلاط سے شرابِ حُسن دو آتشہ سہ آتشہ بن گئی. (۱۹۱۲، شعرالعجم، ۴ : ۲۲۲)۔ [سہ + آتشہ (رک)]۔

---آغازی صف.
وہ جڑ جو تین موٹے حصّوں میں تقسیم ہو. بیشتر حالتوں میں ستون دو آغازی (Tri-Arch) یا سہ آغازی ہوتا ہے اور گودا نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۳۳). [سہ + آغاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بار امذ (قدیم).
تین دفع ، تین مرتبہ.

اول پاک کر دل کوں ہو رتن کوں سب
بزاں آب سہ بار سٹ تن پہ سب

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶). [سہ + بار (رک)].

---بارَہ (---فت ر) صف.
تیسری بار ، تیسری مرتبہ. اسی طور سے ایک دفعہ اور آگ میں جوش دیں تو سہ بارہ شورہ ہو جائے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). اس کے بعد ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ع کو سہ بارہ ان ہی کو لکھتے ہیں. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۷۰). دو بارہ سہ بارہ گرفتار ہو کر آئے تھے تو وہ آدھی ، پوری ہوتی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳). [سہ + بار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَرسَہ (---فت ب ، سک ر ، فت س) امذ.
(حیوانیات) **اونٹوں کی ایک بیماری جس میں مرض کی علامات ظاہر ہونے کا وقفہ چند دنوں سے تین ہفتوں تک یا زیادہ بھی ہوتا ہے ، خون میں سرخ ذرات کم ہوتے جاتے ہیں.** یہ بیماری اونٹوں میں دیرینہ صورت اختیار کر جاتی ہے اس لیے اس مرض کو سہ برسہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۷۳). [سہ + برس (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَرگَہ (---فت ب ، سک ر ، فت گ) امذ.
(نباتیات) **تین پنکھڑیوں والا ایک پھول ، تین پنکھڑیوں والے ایک پھول کا نام ، تِھتیا.** گُل و ریحان و ضمیران سبزہ و سہ برگہ آب رواں میوہ ہائے گوناگوں حد سے افزوں صبا نے ... چمن سے بندِ نقاب کھولا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۹).

ہیں جسکے بہارِ رُخ کی تمہید
اوراقِ سہ برگہِ موالید

(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیاتِ نعت ، ۱۳۱). [سہ + برگ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث ؛ امذ.
۱. **وہ قسط جو تیسرے مہینہ ادا کی جائے ، سہ ماہی خراج ، سہ ماہی** (نوراللغات). ۲. **وہ سپاہی یا مال کا چپراسی جو ہر سال لگان ، خراج یا محصول وصول کرنے کے لیے ملازم رکھا جائے.** جسوقت ضرورت ہوتی ہے تو روپیہ دیکر سپاہ کو ایک مدّت کے لئے نوکر رکھ لیتے ہیں اور ان آدمیوں کو سہ بندی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۷۶). ۳. **بندوق کی ایک قِسم.** دس بارہ تلنگے بانکی وردی ڈاٹے کاندھے پہ سہ بندیاں دھرے آئے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۲). [سہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---بَندی اُگاہنا محاورہ.
خراج وصول کرنا ، سہ ماہی اقساط وصول کرنا (پلیٹس).

---بَندی کے پیادے کا آگا پیچھا (سب) بَرابَر ہے کہاوت.
چند روزہ حاکم کی کوئی عزّت اور رعب و دبدبہ نہیں ہوتا ، ناپائدار کا عدم وجود برابر ہے (نور اللغات ؛ خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---بَنگڑی ڈاٹ (---فت ب ، غنہ ، سک گ) امث.
(تعمیرات) **وہ آدھے کی ڈاٹ جس میں تین نصف دائرے ہوں ، وہ محراب جس کے دہن میں تین قوسیں ہوں** (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [سہ + بنگڑی (رک) + ڈاٹ (رک)].

---بَنگڑی رَوشَندان (---فت ب ، غنہ ، سک گ ، و لین ، فت ش ، سک ن) امذ.
(تعمیرات) **چھت سے نیچے دیوار میں ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے لیے ایسا سوراخ جس کی ساخت میں تین قوسیں ڈاٹ کے ذریعہ بنائی گئی ہوں** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [سہ + بنگڑی (رک) + روشن دان (رک)].

---بِیستی (---ی مع ، سک س) امذ.
مغلیہ عہد کا ایک منصب ، اس منصب دار کو مقررہ ساز و سامان مہیا کرنا اور رکھنا پڑتا تھا. منصبداروں کا سلسلہ اس تفصیل سے چلتا تھا دہ باشی ... سہ بیستی ، چاربیستی ، صدی وغیرہ وغیرہ انہیں حسبِ تفصیل ذیل سامان رکھنے ہوتے تھے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۰). [سہ + بیست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پارِی امث ؛ ← سپاری.
(آہن گری) **لوہے کی سلاخ میں سوراخ کرنے کا برمہ ، بندوق کی نال میں اُتار چڑھاؤ والا سوراخ بنانے کا برمہ ، بندوق کی نال کی اندرونی سطح کو چھلے دار بنانے کا برمہ ، بندوق وغیرہ کی نال میں چُوڑیاں بنانے کا آلہ** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۹). [سہ + پار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پائی امث.
تپائی ، تین پایوں والا اِسٹول. اِس کے نیچے ایک «سہ پائی» چوبی اس ترکیب کی ہوتی ہے کہ ایک ٹکڑا لکڑی کا چار یا پانچ اِنچ مُدوّر یا سہ پہلو ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۱). [سہ + پا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---پائے امذ.
(حشریات). **تین پیروں والے.** سب سے پہلے سہ گوشیہ حیوانات پیدا ہوئے جو گلپھڑوں کے ذریعے سانس لیتے تھے ان کے بعد سہ پائے ، بازو پائے اور شکم پائے ظہور میں آئے . (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [سہ + پائے (رک)].

---پایا امذ ؛ ← سہ پایہ.
تپائی.

زمین آسمان بچ بارے کوں لیا کر
کیے ہیں پانی رکھنے کوں سہ پایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۱). اس پر ایک سہ پایہ تین اِنچ اونچا رکھ کے اوپر ایک بلغمی پیالہ چینی کا سوار کر دیں اور اسے گندھک سے پُر کر دیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت دہلی ، جولائی ، ۱۸۹). اُن کے کپڑے سہ پایہ پر رکھے ہوئے تھے. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۱۶۷). [سہ + پایا (رک)].

---پٹی (---فت پ ، سک ٹ) امث.
(کاشت کاری) کسی اراضی یا کھیت کا وہ چھوٹا حصّہ جو مقررہ لگان پر دوپٹی دار سے حاصل ہوا ہو یعنی زمیندار سے دوامی لگان پر لی ہوئی اراضی یا کھیت پٹی ، اس کا کچھ حِصّہ درپٹی اور درپٹی کا کچھ حِصّہ سہ پٹی کہلاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۷۸).
[سہ + پٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پَر (---فت پ) امذ.
جس میں تین پر لگے ہوں ؛ تیر کی تعریف (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[سہ + پر (رک)].

---پَردی (---فت پ ، سک ر) صف.
تین خانوں یا درجوں یا حِصّوں والا. ذیلی تصویر میں ایک پاؤ اِنچ موٹی سہ پردی میں لکڑی کا ٹکڑا دکھایا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۱۱۶). [سہ + پردی (پردہ (رک) کی تحریف)].

---پَنجی کَرنا محاورہ.
تین پانچ کرنا ، حیل و حُجّت کرنا. گلہائے مضامین چمن خاطرِ افسردہ وہ پژمُردہ سے شگفتگیِ مزاج یارانِ گلشن سہ پنجی کرے. (۱۸۸۰ ، طلسمِ فصاحت ، ۷).

---پَہَر (---فت مج پ ، فت ہ) امث.
دوپہر کے بعد اور شام سے پہلے کا وقت ، تیسرا پہر. خان زمان نے رعد اندازوں کو حکم دیا کہ تُفنگ و گجنال چلائیں سہ پہر سے دو گھڑی رات ہنگامہ زدو خورد گرم رہا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۵). صبح ہی صبح ہم پہنچتے تھے، اس کے بعد مولویوں کی جماعت آتی تھی. رحیم بخش صاحب کا نمبر سہ پہر میں آتا تھا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۲۰). معلوم ہوا کہ بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سہ پہر کو ہی افراتفری میں خالی کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۶۵). [سہ + پہر (رک)].

---پَہَری (---فت مج پ ، ہ) امث ؛ سہ سپہری.
رک : سہ پہر.

نہیں دیکھا جو کل سے دل مرا بےچین ہے لوگو
بلاؤ جان صاحب کو ہوئی اب تو سپہری ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۷). [سہ پہر+ ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَہَل (---فت مج پ ، فت ہ) صف.
تین پہلو والا ، وہ شے جس کے تین رُخ ہوں. ایک سفید شیشے کا سہ پہل ٹکڑا میرے پاس بھی ہے اس میں اور ہی خواص ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۲۸). [سہ + پہل (رک)].

---پَہلُو (---فت مج پ ، سک ہ ، و مع) صف.
تین طرف والا ، تین جانب والا ، تین رُخ والا. اِسی اثنا میں ایک تیرِ زہر آلود سہ پہلو سینۂ انور پر لگا. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۳ : ۶۷). کوئی ہیرا بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا، کوئی چو پہلو اور کوئی سہ پہلو اور کوئی دو پہلو. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳ : ۳۱۳). [سہ + پہلو (رک)].

---تار امذ.
(موسیقی) ایک سازکا نام جس میں پہلے تین تار ہواکرتے تھے اس کو امیر خسرو کی اِیجاد بتایا جاتا ہے.

بھی سازندے سروداں ہور سہ تار
سنیں آوازِ دلبر زخمہ پر بار

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳)).

عرس میں کُچھ ہاتھ لگ جاتا تھا مال
ڈھولکی سہ تار پر لاتے تھے حال

(۱۸۹۰ ، مثنوی نظم الموحد ، ۳۶). [سہ + تار (رک)].

---تاوی صف.
کاغذ کے تین تختوں سے بنائی جانے والی چیز. بڑے بڑے پتنگ دوتاوی اور سہ تاوی تکلیں ، ڈور کی چرخیاں لے کر شاہی پتنگ باز پہنچ گئے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۱۷). [سہ + تاو (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---تَختَہ (---فت ت ، سک خ ، فت ت) صف.
یکے بعد دیگرے تین تختوں کا بنا ہوا ؛ (کنایۃً) نہایت مضبوط اور مستحکم. نہایت زبردست سہ تختہ جنگی جہاز تعمیر کئے گئے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۹۷). [سہ + تختہ (رک)].

---تَہی (---فت ت) صف.
تین تہہ والی. اس طرح سہ تہی دکھائی دیتی ہے. (۱۹۶۸ ، بےتُخم نباتیات ، ۴۷). [سہ + تہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---جُزی (---ضم ج) امث، صف.
تین جُز کا ، تین حِصّوں میں مُنقسم. جب رنگ کی مساوات میں تین رقمیں استعمال کی جاتی ہیں تو رنگ سہ جُزی ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۷). [سہ + جُز (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---جِسْمَہ (---کس ج ، سک س ، فت م) صف.
(سائنس) تین جسموں والا. متبدلہ کرہ (Globe) ایک سہ جسمہ (Tri Somic) ہے.(۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۱۸).[سہ + جسم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---جِہاتی (---کس ج) صف.
(ارضیات) تین اطراف والا ، تین جہتوں والا. زمین کو سہ جہاتی (Three Dimensional) اہمیت حاصل ہوئی. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۶۸). [سہ + جہات (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---چَند (---فت چ ، سک ن) صف.
تگنا. ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں. (۱۹۸۳ ، ترجمہ قرآن مجید ، مولانا فتح محمد جالندھری ، ۱۰۳). [سہ + چند (رک)].

---حَدَّہ (---فت ح ، شد د بفت) صف.
وہ برجی ، پتھر ، ستون یا مربع چبوترہ جو تین علاقوں کی حدِّ فاصل ہو. صاحب نے حکم دیا کہ گاؤں کے سہ حدے ہرگز رکھواؤ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۳). عملۂ مال عجب تابعداری سے سر جھکاتا ہے سہ حدہ جو گاؤں کا مستقل نشان ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۹۹). [سہ + حد (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---حَرْفی (---فت ح ، سک ر) صف ؛ امث.
۱. رک : تین حرف کا لفظ (پلیٹس). **۲. پنجابی شاعری کی مخصوص صنفِ سخن. اس میں حروفِ تہجّی کے حساب اور ترتیب سے اشعار کہے جاتے ہیں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی لیکن یہ پابندی ضروری ہوتی ہے کہ ہر بند کے شروع میں آنے والے حرف کی آواز والے لفظ سے مصرع شروع ہوتا ہے اور ابتدا میں آنے والا یہ حرف باقاعدہ تقطیع میں شمار ہوتا ہے مصرع پڑھتے وقت اسے بھی پڑھا جاتا ہے.** دوسری جلد میں پنجابی اور سرائیکی زبان میں دس سہ حرفیاں اور ایک سو پچانوے دوہے ہیں. (۱۹۷۳ ، سچل سرمست ، ۲۳). [سہ + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَرْفی مادّہ (---فت ح ، سک ر ، شد د بفت) امذ.
وہ لفظ جس میں تین حرف اصلی ہوں ، عربی کے اکثر الفاظ کی اصل میں تین حرف ہوتے ہیں اسی لیے ان کو سہ حرفی مادہ والا کہتے ہیں. سہ حرفی مادوں میں دوسرے حرف کی حرکت ساکن ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۲۳). [سہ + حرفی + مادہ (رک)].

---دَرَہ (---فت د ، ر) صف مذ.
۱. وہ دالان جس میں تین در محراب دار ہوں ، تین دروازوں والا دالان. وہاں بھی نہ پایا تو سہ درے میں ڈھونڈتی پھری . (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۹۳). دیوار کو جس میں الماری لگی تھی ، اتروا کر بجائے اس کے سہ درہ کھڑا کرنا تجویز ہوا. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۱۵). سہ درے میں نعمت خانے کے برابر گُلاب کے پودے کا گملہ رکھا تھا . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۵۱) .
۲. تین محراب دار دروازے. باغ کے دروازے کے آگے اونسنے بازار بنایا تھا اور بازار کے سِروں پر سہ درے دروازے بنائے تھے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۸۹). [سہ + در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دَری (---فت د) صف ؛ مث.
معمول سے چھوٹا دالان جو عام طور سے بڑے دالان کی بغلوں، صحن یا چبوترے کے آمنے سامنے بنایا جاتا ہے. اس میں محراب دار در بغیر دروازوں کے ہوتے ہیں دروازوں والا کمرہ کہا جاتا ہے. دروازوں پر سہ دریاں بہت خوشنمائی سے بنائی جاتی ہیں. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۰). سب کاموں سے فراغت پا کر اپنی سہ دری میں منہ لپیٹ جا پڑی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۳). یہ سہ دری میں حکیم بطغا ، ہے جس کی چکمت بھی ایک چکمت یہ بورڈ ، وہ پوسٹر ، یہ اعلان ، سب گھربلو مطب کی نسبت (۱۹۶۷ ، اندھیرنگری ، ۸۸).[سہ + دری (درہ (رک) کی تصغیر)]

---دَہْنَہ (---فت د ، ہ ، ن) صف.
وہ عمارت جس میں تین طرف سے داخل ہوا جا سکتا ہو. راقم کی زوجۂ منکوحہ نے ایک مسجدِ سہ دہنہ ... بنوا کر شامل اس مکان کے کر دی ہوئی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۳۹). [سہ + دہن (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دھاری صف مث.
(وہ تلوار و شمشیر وغیرہ) جو تین دفعہ سان پر چڑھائی گئی ہو.

دو دھاری سہ دھاری وہ اون پر چڑھی
کہ دھار اون کی ہم پلہ تھی تیر کی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳۵). [سہ + دھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ڈَولَہ (---و لین ، فت ل) صف ؛ مذ (قدیم).
قطار اندر قطار ، قطار بہ قطار.

دو ڈولہ سہ ڈولہ کھڑے تھے جہاز
منوّر ولایت کے بھی سرفراز

(۱۸۶۰ ، گلشنِ مہوشاں ، ۳۹). [سہ + ڈول (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---راہا امذ ؛ = سہ راہہ.
تراہا ، وہ مقام جہاں پر تین راستے ملتے ہیں. سہ راہہ سے بائیں طرف ... مہندیوں کو راستہ جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۹۵). [سہ + راہ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---رُبْع (---ضم ر ، سک ب) صف.
۳/۴ ، تین چوتھائی ، پَون ، ایک میں پاؤ کم. ہم درّۂ کوہ کے اوپر کی طرف تقریباً سہ رُبع میل بلندی پر چڑھے. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۶۴). [سہ + رُبع (رک)].

---رُکْنی (---ضم ر ، سک ک) امذ.
تین ارکان پر مشتمل ، جس کے تین ممبر ہوں. کراچی میں قائدین کی گرفتاریوں کا اہتمام کرنے کے لیے ایک سہ رُکنی کمیٹی قائم کی گئی. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۶۴). [سہ + رُکن (رک) + ی، [لاحقۂ نسبت].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ایک ریشمی کپڑے کا نام ، ترنگ. ابوالفضل نے ان میں سے جن کپڑوں کے نام اور اون کی قیمتیں لکھی ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل حسبِ ذیل ہے ... سہ رنگ ، قطنی ، کتان فرنگی ، تافتہ ، انبری ، مطبق. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۰) . [سہ + رنگ (رک)].

ـــ رَنْگی (ـــ فت ر ، غنہ) صف.
تین رنگ والا ، ترنگی. تین شعروں کی تصویریں تیار کرائی گئی ہیں جن میں ایک سہ رنگی ہے اور دو یک رنگی ہیں. (۱۹۳۵ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۸۱) جواہرلال کا جسدِ خاکی ہندوستان کے سہ رنگی قومی جھنڈے میں لپٹا ہوا درشنوں کے لیے رکھا گیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۹۰۷). [سہ + رنگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رُوح (ـــ و مع) امث.
تین روحیں : روحِ جمادی ، نباتی ، حیوانی.

سہ رُوح ساتھ ہیں اور ستۂ ضروریہ
نہ ڈر کہ کشتیٔ تن کے یہ بادبان ہیں نو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ۹۵). [سہ + رُوح (رک)].

ـــ روزَہ (ـــ و مج ، فت ز) صف.
تین دن کے دورانیے کا ، تین دنوں میں ایک بار ، ہر تیسرے دن . جمعیتِ علماءِ ہند کا سہ روزہ اخبار بھی دہلی سے جاری ہونے والا ہے اسکا نام «الجمعیت» ہوگا (۱۹۲۴ ، روزنامچہ ، خواجہ حسن نظامی ، ۳۰۹). پہلے یہ اخبار ہفت روزہ تھا پھر سہ روزہ ہو گیا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۳۲) . [سہ + روز (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ ساگر (ـــ فت گ) صف ؛ امذ.
(موسیقی) ممن خان کا ایجاد کردہ ایک ساز. دلّی والے استاد ممن خاں نے ایک بڑی سارنگی بنائی تھی جو عام سارنگیوں سے ... ڈیوڑھی تھی ، اس کا نام انہوں نے سہ ساگر رکھا تھا. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۳). [سہ + ساگر (رک)].

ـــ سالَہ (ـــ فت ل) صف.
تین سال میں ایک بار ، تین سال بعد (نوراللغات ؛ پلیٹس) . [سہ + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ سَر (ـــ فت س) امذ.
۱. **تین شاخوں والا تیر.** لب سوفار کی گُفتار ، ہر بات پر تکرار چلے ، سہ سر کڑک کر چلاتے نیز دارِ ہر دشمن کو چڑھاتے. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۸۳۵). ۲. **تِکونیا ، تِکونا.** سہ سر یا مرفقہ جو لوح اور بازو ہڈی سے ابتداً کرتا ہے اور زند کے اوپر کے حصّے میں جما رہتا ہے وہ ہاتھ کو سیدھا کرتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵۳). ۳. **چوسر کی طرح کا ایک کھیل جس کے پاسے میں تین پہلو ہوتے ہیں.** ختی کھانا نیلی گھوڑی ، اگلے پچھلے ، شاوکٹ ، چانس ، مس ، رنگ بار ، کاؤنٹنگ ، سہ سر کھیلنے (۱۹۲۲ ، نقہ ظریف (ق) ، ۲۰). [سہ + سر (رک)].

ـــ شاخَہ (ـــ فت خ) صف.
۱. **تین شاخوں والا ، پہلو یا اطراف والی شے ، تین لمبی نوکوں والا ہتھیار ، تین کونوں والا.** پودا اُٹھانے کے لئے ایک سہ شاخہ کانٹا اِستعمال کیا جا سکتا ہے . (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۲۶۹). ۲. **شمع دان جس میں تین موم بتیاں لگانے کی جگہ بنی ہوتی ہے.** ایک جوڑ مور کا سفید کا سہ شاخہ جھاڑ. (۱۹۳۳ ، ایرانی افسانے ، ۱۱۱). [سہ + شاخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ شُعْبَہ (ـــ ضم ش ، سک ع ، فت ب) صف.
تین شاخوں والا ، سہ پہلو ، تین نوکوں والا.

خارِ غم تیرِ سہ شعبہ کی طرح بیٹھ گیا
دیکھ کر لاش کو فرزند کی دل بیٹھ گیا

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۸۸). [سہ + شعبہ (رک)].

ـــ شَنْبَہ (ـــ فت ش ، مغ ، فت ب) امذ.
منگل ، پیر کے بعد کا دِن.

سہ شنبہ کے دن سو ہزار ذِکر
قبا پہن آسمانی بند کر کمر

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۳). روزِ سہ شنبہ اس روز میں اصلاح حال اور حجامت کرنا خُوب ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ۱۰۷) . سہ شنبہ منگل کو ، چہارشنبہ بدھ کو ، پنج شنبہ جمعرات کو کہتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲۳۲) . [سہ + شنبہ (رک)].

ـــ طاقَتی (ـــ فت ق) صف.
(سیاسیات) تین بڑی طاقتوں یا عظیم ممالک سے متعلق . ایک سہ طاقتی معاہدے کی رُو سے برطانیہ و روس نے ایران کی سالمیت اور آزادی کی ... اجازت دے دی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۵). [سہ + طاقت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ طَرْفی (ـــ فت ط ، سک ر) صف.
(برقیات) تین رُخی ، تین سمتی ، جس میں تین اطراف ہوں. قلم کی ساخت سہ طرفی Three Dimensional ہوتی ہے (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۸). [سہ + طرف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ظُلْمَت (ـــ ضم ظ ، سک ل ، فت م) امذ.
تین اندھیری جگہیں ؛(کنایۃً) صُلبِ پدر جہاں نطفہ رہتا ہے ؛ ماں کا پیٹ یا شکمِ مادر ؛ رحم یعنی بچّہ دان (اسٹین گاس ؛ لغاتِ ہیرا) [سہ + ظُلمت (رک)].

ـــ غَزْلَہ (ـــ فت غ ، سک ز ، فت ل) امذ.
(شعریات) ایک ہی زمین میں دو تین غزلیں ، ایک ہی بحر اور قافیہ و ردیف میں کئی کئی غزلیں. مشّاق کے زور کا سلسلہ مصحفی کا خاصہ ہے ، دو غزلے ، سہ غزلے کہتے ہیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اِسلامیہ ، ۳ : ۲۷۷). [سہ + غزل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ فَصْلَہ (ـــ فت ف ، سک ص ، فت ل) صف.
وہ درخت یا کھیت جو سال میں تین مرتبہ پھل یا پیداوار دے ، وہ کھیت جو تینوں فصلوں میں بویا جا سکے (نوراللغات ؛ پلیٹس). [سہ + فصل (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ قِبْلَہ (ـــ کس ق ، سک ب ، فت ل) امذ.
قبلۂ یہود و نصاریٰ و مسلمانان یعنی خانۂ کعبہ ، بیت المقدس اور بیت المعمور جو فرشتوں کا قِبلہ ہے ، یہود سے مراد حضرت مُوسیٰ کی اُمّت ، اور نصاریٰ سے حضرت عیسیٰ کی اُمّت (لغاتِ ہیرا) [سہ + قِبلہ (رک)].

---قَدری شال (---فت ق ، سک ر) امث.
(شال باف) **شال کی اقسام میں سے وہ شال جس کے حاشیہ پر بہت عُمدہ و اعلیٰ بیل اور متن میں بڑے بڑے پُھول اور کونوں پر ترنج کڑھے ہوئے ہوں ، عُمدہ قِسم کی شال ، چہار باغ** (ا پ و ، ۲ : ۹۸). [سہ + قدری (رک) + شال (رک)].

---قلمَہ (---فت ق ، سک ل ، فت م) صف.
(خطاطی) **وہ کِتاب جس کی تحریر میں تین قلم اِستعمال ہوئے ہوں ، جلی ، خفی ، وسطی یا تین طرح کی روشنائیوں سے لکھاہو یا تین کاتبوں نے لِکھا ہو.** ایک اور قرآن شریف سہ قلمہ جو طلاء اور لاجورد سیاہی سے تحریر تھا. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۸). [سہ + قلم (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---کَرَّر (---فت ک ، شد ر بفت) م ف.
تیسری مرتبہ ، تہارا (مکرّر کے قیاس پر غلط ترکیب وضع کرلی گئی).

جب مکرّر اور سہ کرّر یوں ہوا
نازِ معشوق نے تب جذبے میں لا

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۳۹). اگر ایک بار سمجھ میں نہ آئے تو مکرّر سہ کرّر سمجھانا انسب و اولیٰ ہے. (۱۸۷۳ ، عقلِ و شعور ، ۳۵). حاضرینِ مشاعرہ نے ہر ایک شعر مکرّر سہ کرّر پڑھنے کی فرمائش کی. (۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۱۳). بازگشتِ ذکر کے اندر مناجات کرے اور مناجات کے بعد ذکر اس طرح مکرّر سہ کرّر. (۱۹۷۳ ، الماس العارفین ، ۶۵).

---گاما صف مذ.
گھوڑے کی رفتار کی ایک قِسم ، قدم کی ایک حالت. قدم قدم پر بموافق مرضی سوار کے قدم بدلتا ہے ، یعنی ایک قدم پر قدم دوسرے پر دوگما ، تیسرے پر سہ گما قدم چلتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۴). [سہ + گام (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---گانگی (---مغ) امث.
(لِسانیات) **تین اطراف ، تین مفہوم.** وہ اصوات کی گروہ بندی اور گرامر کی شِقوں میں سہ گانگی کی نِشاندہی کرتا ہے. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۶۵). [سہ گانہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---گانَہ (---فت ن) امذ.
۱. **تین پیالے شراب کے جو علی‌الصبح پیتے ہیں** (نوراللغات).
۲. **تین قِسم کا ، تین طرح کا.** فعلیت کے ہر دور میں یہ سہ گانہ پہلو ہوتے ہیں ... جس میں وقوف ، طلب اور تاثر ، باری باری غالب ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات (ترجمہ) ، ۳۵۲). حکیم صاحب مرحوم سے مہاراجہ کے سہ گانہ تعلقات تھے. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۲۴). [سہ + گانہ (رک)].

---گہ امذ.
(موسیقی) **موسیقی کی ایک راگنی کا نام.** چھٹا مقام حجاز ہے ، اول شعبہ اس کا سہ گہ ، تین نغموں سے مرکب ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۴). جسے تُم سہ گہ ، چہارگہ مایہ بستہ نگار ، زنگولہ ملغوب کہتے ہو ، ہم اسے ٹوری کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۰۶). [سہ + گہ (رک)].

---کَڈا (---فت ک ، شد ڈ) امذ.
وہ کانو جہاں تین دوسرے کانو کی سرحدیں مِلتی ہیں ، وہ کانو جو دوسرے تین کانو کی سرحدوں سے گِھرا ہو (پلیٹس) [سہ + کڈا (رک)].

---گوشَہ (---و مج ، فت ش) صف.
تِکونیا ، تین کونوں والا ، تِکون ، مُثلّث (پلیٹس) [سہ + گوشہ (رک)].

---گوشیَہ (---و مج ، سک ش ، فت ی) صف.
(حیوانیات) **تین اطراف کے ، ناک ، گلپھڑے ، مُنْھ** . پانی میں سب سے پہلے سہ گوشیہ حیوانات پیدا ہوئے جو گلپھڑوں کے ذریعے سانس لیتے تھے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [سہ + گوش (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---گَونگی (---و لین ، مغ) امث.
تین اقسام کا ، سہ رُخی. قبیلہ جن چھوٹے گروہوں میں منقسم تھا ان میں اعضائے حکومت کی معینہ سہ گونگی موجود تھی. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظمِ حکومتِ یورپ ، ۳۸). [رک : سہ گانگی].

---گونَہ (---و مج ، فت ن) صف.
تین اطراف میں ، سہ گانہ ، تین قِسم کا. یہ دوستی کی تمنّا و طلب اس سہ گونہ عشق کی آئینہ داری کرتی ہے جو شیر افضل جعفری کی شخصیت اور شاعری کی پہچان ہے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۴۵). [سہ + گون (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---گَہی (---فت گ) صف.
سہ منزلہ ، تین درجوں کا ، تین منزلوں کا. بہت بڑا بتخانہ نہایت نامی تھا ، چاروں طرف اس بُتخانہ کے دوگہے اور سہ گہے اور چوگہے دالان بنے ہوئے تھے (۱۹۰۵ ، یادگارِ دہلی ، ۲۲۴). [سہ + گہی (گاہی (رک) کی تخفیف)].

---لَختَہ (---فت ل ، سک خ ، فت ت) صف.
(ارضیات) **پرت دار رکازات کے تین تہہ.** قدیم حیاتی کے مشہور ترین رکازات یعنی عجیب و غریب قشریے شامل ہیں جو سہ لختے کے نام سے مشہور ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض الہند (ترجمہ) ، ۳۰). [سہ + لخت (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---لَڑا (---فت ل) امذ.
(زیورات) **تین لڑیوں والا** . بیگم صفدر کو ایک زمرد و یاقوت جڑا سہ لڑا نکلیس پہنایا. (۱۹۳۸ ، حرماں نصیب ، ۹۴). [سہ + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---ماہا صف.
تین مہینوں سے متعلق ، تین مہینوں پر مبنی ؛ (کنایۃً) **وہ تنخواہ جو تیسرے مہینے مِلتی ہو.**

سہ ماہا بنے پیشگی فوج کو
کہ ہر جنگ‌جُو جس سے آسودہ ہو

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۹). [سہ + ماہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

--- ماہی صف.
۱. **تین مہینوں والا ، تین مہینے کے عرصے پر مبنی ، تین مہینے کی مُدّت پر مُشتمل.** فِتنہ کی اِشاعت کو ابھی پُوری سہ ماہی بھی نہ گُزری تھی کہ ارا کین گورنمنٹ کو بدگمانی ہوئی۔ (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۵۳). ۲. **تین ماہ کی فاتحہ ، مُردے کی فاتحہ کی وہ رسم جو تین ماہ بعد ایصالِ ثواب کے لیے ادا کی جاتی ہے.** سہ ماہی ، چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسویں بیسویں کی طرح ہوئیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۹). سہ ماہی ، چھماہی اور برسی کی فاتحہ پر بھی ایک ایک جوڑا خیرات کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۱۱۹) ۳. **وہ رسالہ جو تین ماہ بعد شائع ہوتا ہے.** ماہناموں کی صورت میں ہر ماہ اور سہ ماہی کی صورت میں ہر تین ماہ بعد شائع ہوتے ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۸). ۴. **وہ رقم یا تنخواہ جو تیسرے مہینے مِلتی ہو، وہ رقم یا قسط جو تیسرے مہینے ادا کی جاتی ہو.**

مئے پلا خُوب رجب سے رمضان تک ساقی
دونی کر دوں گا میں تنخواہ سہ ماہی تیری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۳) اگر بینک میں جاؤ تو گزشتہ سہ ماہی کی تنخواہ کا بھی تقاضا کرتے آنا. (۱۹۰۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۰۲). [سہ + ماہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ماہی کے روزے واجِب ہونا محاورہ.
کسی نذر ، منّت یا کفّارہ کی ادائیگی کے لیے مسلسل تین ماہ تک روزے رکھنا. شعبان کے ہوش اُڑ گئے جی میں کہتا تھا اے شعبان سہ ماہی کے روزے واجب ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشرُبا ، ۵ : ۸۰۰).

--- مَرغُولَہ (---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ل) امذ.
(سنگ تراشی) **تین بنگڑی والی غول** (ا پ و ، ۱ : ۷۹). [سہ + مرغولہ (رک)].

--- مَنزِلَہ (---فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل) صف.
تین درجوں والا ، تین طبقاتی. بڑے بڑے سردار لاہور سے دومنزلہ سہ منزلہ کر کے پہنچے ان کے آتے ہی افغانوں نے خیمے ڈیرے اُکھیڑ اپنے اپنے گھروں کا رستہ لیا (۱۹۱۰ ، محمد حسین آزاد ، مقالات ، ۲ : ۳۲). [سہ + منزل (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- مَنی (---فت م) صف.
تین من والی بو علی شاہ قلندر کی نیاز جو کسی منّت کے پُورا ہونے پر دِلائی جاتی ہے اِبتدا میں یہ تین من جِنس پر مبنی ہوتی تھی. مالیدہ شاہ مدار کا سہ منی بُو علی قلندر کی توشہ شاہ عبدالحق کا. (۱۸۲۲ ، نصیحت المسلمین ، ۲۳). اس کھانے کا نام سہ منی رکھا ہے. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۱۷۷). [سہ + من (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُہری (---ضم م ، سک ہ) امذ.
مغلیہ عہد کے ایک سِکّہ کا نام. یار محمد کو ... ایک اشرفی پچاس سہ مہری اور اسکے رفیقوں کو چار ہزار روپیہ مرحمت ہوئے. ۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۷۳). [سہ + مہر رک + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- نالی صف.
(اسلحہ) **بندوق کی مختلف اقسام میں سے ایک جس میں فائر کرنے کی تین نالیاں ہوتی ہیں.** ہر ایک صنعتوں میں نئی نئی اِختراع کرتا چنانچہ انوٹھی انوٹھی شیر دہاں توپ دونالی سہ نالی ... ایسی کہ تیر اور گولی ان پر اثر نہ کرے. (۱۸۷۴ ، حملاتِ حیدری ، ۶۱۶). [سہ + نال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- نَفَری (---فت ن ، سک ف) امذ.
تین افراد پر مُشتمل. ۱۹۱۴ء میں سہ نفری وفد بھیجا گیا جس کے قائد سید صاحب تھے. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۳۱). [سہ + نفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- ہَزاری (---فت ہ) صف مث.
مُغلیہ عہد کے ایک عہدے کا نام ، اس کے ماتحت تین ہزار سپاہی ہوا کرتے تھے . وہ خانخاناں کے ہمراہ اکبر کے حضور میں حاضر ہوا منصب سہ ہزاری پا کر ٹھٹھہ میں جاگیر پائی. (۱۸۷۳ ، اخبار مفیدِ عام ، یکم ستمبر ، ۶). سید حسن پندرھویں صدی میں سنبھل کے منصب سہ ہزاری سے دستبردار ہوکر ... حجرے میں معتکف ہوئے تھے. (۱۹۷۸ ، کارجہاں دراز ہے ، ۱ : ۳۹). [سہ + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَہا (۱) (فت س) تابع.
رک : رہا سہا جس میں یہ بطور تابع آتا ہے . اس کا رہا سہا تردد اس کے دوست نے دور کر دیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲۸). [رک : سہنا].

سَہا (۲) (فت س) امث.
زمین ؛ سہیلی ؛ بہت سے ہودوں کا نام (جامع اللغات). [س : सहा].

سُہا (۱) (ضم س) امذ.
۱. **بنات النعش یا دُبِّ اکبر کے تین ستاروں میں سے دُوسرے ستارے کے قریب والا چھوٹا ستارہ ، باریک اور بلند ستارہ ، ایک نہایت ننھا مدّھم ستارہ.**

شہادت کے سُہا اوپر شہنشاہ جب گون کیتے
ملک لوہوں شفق کی پر گگن کی سب گگن کیتے

(۱۶۳۵ ، رمزی (قدیم اُردو مراثی ، ۶۵)).

تو آیا جب نظر آنجھو ہوئے بند
سراج انگے سُہا پنہاں ہے اے شوخ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۴۰).

اُس فِتنہ کی خوابگہ تک آیا
مانندِ سُہا وہ مہ تک آیا

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۵).

شب کو چمکے ترے چھپکے کے جو ہیرے اے ماہ
رہ گیا بدر سُہا بن کے فلک پر کیسا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۰). ایک بہت ہی چھوٹا ستارہ ہے... اس کا نام سُہا ہے. (۱۹۱۵ ، رموزِ فطرت ، ۲۳۵).

خُدافہ بنی سعد کی حُور صحرا
تجلّائے خور سے سُہیل و سُہا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۶۵). ۲. **بُھول ، غلطی ، غلط فہمی.**

کُھل گو سب پر اب ان کی سُہا ہے
مگر واعظ کی یہ اچھی کتھا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۷۲)۔[ع]۔

سُہا (۲) (ضم س) امذ۔
شادی کا منڈوا یا شادیاں ٹھہرانا (ا پ و ، ۷ : ۸۲)۔ [س : سُوہا ، सुवहा ـ بین]۔

ـــ منڈَل (ـــ فت م ، سک ن ، فت ڈ) امذ۔
شادی کا منڈوا ، لگن منڈپ. دیوانِ خاص کے میدان میں سُہا منڈل خیمہ استادہ ہوا۔ (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۱۰)۔[رک : سُہا (۲) + منڈل (رک)]۔

سُہا (۳) (ضم س) امذ۔
خرگوش ، ارنب.
آہو ، ہرن ، سُہا ، خرگوش
کال رات جو گُزری دوش
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۶))۔ [س : سونہا सवंहा]۔

سُہاتا (ضم س) صف۔
۱. **دل پسند ، پُرکشش ، خُوبصورت ، پیارا.** سُہاتا ـ خُوبصورت ، اچھا لگنے والا۔ (۱۹۷۱ ، جامع القواعد (حصّۂ صرف)' ابواللیث صدیقی ، ۹۳)۔ ۲. **سہتا سہتا ، نیم گرم.** گھر پہنچتے تو بیوی آنکھیں ملتی ہوئی اُٹھتی تام چینی کے تسلے میں سُہاتا سہاتا گرم پانی اور دو چمچے نمک ڈالتی اور ہم اس سلونے تسلے میں سانولے پاؤں ڈال کر بیٹھ جاتے۔ (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۰۶)۔ [رک : سہانا]۔

سُہاتے کی لات اَن سُہاتے کی بات کہاوت۔
محبوب کی بُری حالت بھی پسند ہوتی ہے اور جس کو نہیں چاہتے اس کی کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی (نجم الامثال ، ۲۵۷)۔

سَہادِرت (فت س ، د ، کس ر) امث۔
(سالوتر) گھوڑے کی ایک منحوس بھونری کا نام جو اس کے خصیے پر ہوتی ہے اس بھونری والے گھوڑے کا مالک سدا لاولد رہتا ہے. دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ اوس کی اولاد نہیں ہوتی تھی حالانکہ اوس نے کئی شادیاں بھی کیں جب اوس نے اسپِ سہادرت کو دور کیا ، صاحبِ اولاد ہو گیا۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱)۔[مقامی]۔

سُہادِشْٹ (ضم س ، کس د ، سک ش) صف۔
تیز نظر ؛ (مجازاً) بُری نظر رکھنے والا ، بدنظر ، بدمعاش. جوبن کا بھایے تو کیا مول لگائے کا کنگال ، بھک منگا پاپی ، سہادشٹ۔ (۱۹۳۰ ، چارچاند ، ۱۰۳)۔ [س : سُو درشٹری ، सदृष्टि ، (تیز نظر) کا مُخرّب]۔

سَہار (فت س) امث۔
۱. **برداشت ، صبر ، سہنے کا حوصلہ.**

کُنّے کی بلندی پر نہیں سوکن کی ہے سَہار
سچ کہتی ہوں کہ تاروں بھری سر پہ رات ہے
(۱۸۷۱ ، عبیرِ ہندی ، ۶۸)۔
گلے میں ڈال دے پھانسی اجل تو احساں ہو
کہ مُجھ میں زُلفوں کے جھٹکوں کی اب سہار نہیں
(۱۹۳۵ ، ناز (میر علی نواز)، ک ، ۱۳۳)۔ کسی دوسرے کو دکھ پہونچے تو وہ دکھ پہنچانے والے سے الگ خود میں دکھ کی سہار پیدا کرے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۳)۔ ۲. **قوت ، طاقت ، طمانیت ، ڈھارس.** اس وقت دل میں ایک طرح کی سہار اس کو معلوم ہوئی۔ (۱۹۱۳ ، غدر دہلی ، ۱ : ۱۶۲)۔ حرام کے لقمے کھا کھا کر تیرا دماغ بگڑ گیا ہے حلال کی روزی کھانے کی سہار نہیں رہی۔ (۱۹۳۳ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۹۶)۔[سہارنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

ـــ سکْنا ف ل۔
برداشت کرنا ، سہنا ، سہارنا (رک). ہوگا یہ خیال تھا کہ شاعری کسی بھی طرح کے خیالات کا بوجھ نہیں سہار سکتی۔ (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۲۷)۔

ـــ کَرْنا ف ل۔
رک : **سہار سکنا.** مزاج کو دیکھ لیجیے کہ ... سوکن کی سہار کر سکے گی۔ (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۸۹)۔

ـــ کَمان (ـــ فت ک) امث۔
دروازے کے محراب سے کُچھ اُوپر دوسری محراب جو دیوار یا چھت کے وزن کو دروازے کی محراب پر نہیں پڑنے دیتی. یہ کمان اپنے اوپر کی دیوار یا چھت کے بوجھ اٹھانے کے لیے موزوں و مناسب نہیں ہوتی اس لیے اس کی حفاظت سہار کمان سے کرنی چاہیے۔ (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۲۵)۔ [سہار + کمان (رک)]۔

ـــ لینا محاورہ۔
پڑتال کرنا ، سنبھالنا ، جائزہ لینا ، دیکھنا بھالنا ، جانچنا. سب چیزیں سہارلو ، دیکھو جو جو چیزیں تمہاری تھیں وہ سب آ گئیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۸۱)۔

سُہار (ضم م) امذ۔
(ملّاحی) کشتی کے اندر کا تہ فرش جو پانی کے رساؤ کی حفاظت کے لیے تیار کیا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۷۷)۔ [س : सोहार]۔

سَہارا (۱) (فت س)۔(الف) امذ۔
۱. **مدد ، اعانت ، بھروسہ.**
ہوتا جو نہ قول کا سہارا
بچتا نہ کہیں تو خیر ہارا
(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۷)۔
بھٹکتی پھرتی ہیں آہیں تباہ ہیں نالے
رفیقِ دل کے سہارے سے بے سہارے ہیں
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۲۱)۔ لہذا ... خانقاہ کے سہارے سے وہ اتر کر اس برآمدے میں آیا۔ (۱۹۱۹ ، جوہانے حق ، ۲ : ۴)۔

ہو گئی شمع محبت روشن
مِل گیا غم کو سہارا تیرا

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۲). ۲. (اَ) **ٹیک ، اڑواڑ ، روک ، موروں ، توڑا (پتھر یا لکڑی کے مثلث نما ٹکڑے جو دیوار سے آگے کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان پر چھجا یا سائبان رکھا جائے) نیز ستون ، آڑ ، رُوک**. اگر کوئی شے زمین میں سے کسی قدر اُونچی سہارے سے رکھی ہے ، سہارا ہٹانے سے زمین پر گر پڑے تو بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ اس شے میں وزن ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۲). خشتی عمارت میں جو قدرتی کمزوری ہوتی ہے اس کی بہت کچھ تلافی مضبوط سہاروں سے ہو گئی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۹۰). ان سہاروں کی چوڑائی ان کی اونچائی کے تناسب سے زیادہ ہوتی گئی ہے اس لیے ان پر چھت کو سہارا مل گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۵۱). ۳. **ڈھارس ، تقویت ، اِطمینان ، قوّت**. ان کے ہونے سے ہمیں بڑا سہارا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۲). ۴. **وسیلہ ، ذریعہ ، آسرا**.

عیش و آرام کے اسباب نظر آئے ولے
اپنے جینے کے نہ دُنیا میں سہارے دیکھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰). نواب محبت خان کی اولاد ... از راہِ حقِ برادری فی الجملہ روٹی کا بھی سہارا سمجھ کر بریلی گئی. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۳۲۲). اگر آپ رجعت پسندی کے سہارے ترقی کی طرف جانا چاہتے ہیں تو شروع ہی میں سیدھے راستے سے بھٹک جائیں گے. (۱۹۳۹ ، خُطباتِ عبدالحق ، ۱۷). ۵. امید ، توقع (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۶. **عورتوں کے کان کی بالیاں یا بُندے وغیرہ سہارنے کی ڈور جس میں موتی پروئے ہوتے ہیں یا سونے چاندی کی زنجیر جسے بُندے میں اٹکا کر کان کے حلقے میں پہنتے ہیں یا بالوں میں اٹکاتے ہیں ، نتھ کو سہارنے والی موتی پروئی ہوئی ڈور یا سونے چاندی کی زنجیر جسے نتھ میں اٹکا کر کان کے حلقے میں پہنتے ہیں**. بیٹے والوں کا کیا ہرج تھا جوڑا معمولی کر ، سہارے بڑھا دیتے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۳۴). کانوں میں جھمکے جڑاؤ ، بالی پتے جڑاؤ ، سہارے جڑاؤ ، بجلیاں سادی سونے کی. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۹۸). ۷. **نرمی ؛ صحت یابی** (پلیٹس). (ب) صف. **مدد کرنے والا ، مددگار و معاون ؛ حامی ، پشت پناہ ، حمایتی**. ابنِ حجر جیسے کمزور روایتوں کے سہارا اور پُشت پناہ بھی اس کو مرسل ماننے کو تیار ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۰). [ب : सहकारी, सहश्रा.रे. س : सह+कार:].

---بَتانا محاورہ.
رہنمائی کرنا ، راہ سمجھانا ، ڈھارس بندھانا. وہ ڈگمگاتے ہوئے اور کانپتے ہوئے پاؤں جو کوہستانی سلسلوں کے آوارہ گردوں کو ہر لحظہ گرا دینے کی دھمکی دیتے رہتے ہیں ، تیرے سہارا بتا دینے سے کس مضبوطی کے ساتھ اونچی اونچی چوٹیوں تک چڑھا لے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۷).

---بَنْدھنا ف ل ؛ محاورہ.
توقع قائم ہونا ، آسرا ہونا ، اِطمینان ہونا.

سہارا بندھتا جاتا ہے لہو ارمان ہونے سے
جو تُم پر مر مٹا وہ بچ گیا ہلکان ہونے سے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۱۵).

---بَنْنا ف ل ؛ محاورہ.
اعانت کرنا ، مددگار ہونا ، آسرا ہونا. تیری طرح کے دُوسرے نوجوان کام کر کے ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں. (۱۹۸۷ ، دُنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۳۵).

---پانا ف ل ؛ محاورہ.
تقویت حاصل کرنا ، مدد پانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پَکَڑْنا ف ل ؛ محاورہ.
آڑ لینا ، مدد حاصل کرنا ، پناہ لینا. کسی کا سہارا پکڑ کر نوکری کرنا کُچھ ٹھیک بات نہیں ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۲۸).

---تَکْنا محاورہ.
بھروسہ کرنا ، آسرا تلاش کرنا ، ڈُھونڈھنا ، مدد کی توقع رکھنا ، امید رکھنا ، آس لگانا.

ملے گا تُجھ کو کیا ہم سے خفا اور تند خُو ہو کر
سہارا تک کے آئے ہیں ترا ہم چار سُو ہو کر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خُمار ، ۵۰). جو دوسروں کا سہارا تکتا ہے وہ خود کبھی نہیں بڑھتا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۳).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
آس ٹُوٹنا ، نااُمید ہونا ، مایوس ہو جانا ، پناہ یا امداد وغیرہ کا ختم ہو جانا.

رِشتۂ عُمر سے وابستہ تھی مِلنے کی امید
وائے تقدیر کہ اِتنا بھی سہارا ٹُوٹا

(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۸).

تارا ٹُوٹتے سب نے دیکھا یہ نہیں دیکھا ایک نے بھی
کِس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا کِس کا سہارا ٹُوٹا ہے

(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۲۷).

---چھن جانا محاورہ.
پناہ یا اِمداد وغیرہ کا ختم ہو جانا ، بے یار و مددگار ہو جانا.

کِس کی امید پر جیوں ، سارے سہارے چھن گئے
موت کا آسرا تھا ایک ، وہ مُجھے پُوچھتی نہیں

(۱۹۸۰ ، جمیل مظہری ، فکرِ جمیل ، ۱۹۲).

---خَلْیَہ (---فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
ایک قِسم کا خلیہ جو لمبوترا اور اُستوانی ہوتا ہے. آخرالذکر خود کو سہارا خلیوں کی اندرونی انتہاؤں پر جمع کر لیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۶۱). [سہارا + خلیہ (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. **آس دِلانا ، اُمیدوار کرنا ، اُمید بندھانا ، تقویت دینا ، تھامنا**.

ہمیں یقین نہیں ان کے عہد و پیماں پر
یو نہیں وہ دے کے سہارے تباہ کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۸).

سہارا دے کے اس نے آنکھ پلٹی
گرایا ناؤ سے دھارے پہ لا کے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۱۷). ۲. **امداد کرنا ، مدد پہنچانا ، حوصلہ بڑھانا.**

کشتیٔ نوح سے بھی کُود پڑوں طُوفاں میں
دیں سہارا جو مُجھے پار اُترنے والے
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۵۴).

جس ڈھونڈنے والے کو سہارا وہ ذرا دے
ماتھے کا پسینہ بھی وہ ایڑی سے بہا دے
(۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۰۷). ۳. **سنبھالنا ، مدد کرنا ؛ (کنایۃً) پُشت پناہی کرنا ، حمایت کرنا.**

وہیں کشتیٔ نوح بھی ڈُوب جاتی
نہ دیتے جو اس کو سہارا محمدؐ
(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۸۹). او خدا ، اگر تیری ہی مرضی ان لڑکیوں کے دل کو سخت بنا رہی ہے تو مُجھے سہارا دے ، ضبط کا یارا دے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۹۴). اس نے علیم کا بازو پکڑ کر سہارا دیا. (۱۹۸۴ ، کیمیا گر ، ۳۲). ۴. **آرام پہنچانا ، ٹیک لگانا.**

دیتے ہیں دم ذبح کلائی کو سہارا
خنجر تہِ زانو ہے مرا سر تہِ خنجر
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۳۰) ٹھنڈے چشمہ کے کنارے تھک کر بیٹھنے اور پیٹھ کو مع سامان کے پہاڑ سے سہارا دے لیتے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۰).

---ڈھونڈنا/ڈھونڈھنا محاورہ.
اُمید لگانا ، آسرا تکنا ، وسیلہ تلاش کرنا ، مدد چاہنا.

قلزمِ عشق میں تِنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈھ
آسرا وہ نہیں لیتے جو خدا رکھتے ہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۶). امان خواہوں نے اس کا سہارا ڈھونڈا اور بادشاہ پاس اس کے ساتھ جانے کا قصد کیا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۲۹۲). اُن کا میلانِ طبع وہ سہارے ڈھونڈھتا ہے جن سے انسان کا مجبور و لاچار ہونا ثابت ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۵۵).

---کرنا محاورہ.
۱. **مدد لینا ، ٹیک لگانا.**

لڑکھڑا کر ذرا کاندھے پہ سہارا جو کیا
ہاتھ کٹوائے ہیں ظالم نے مرے شانوں سے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۳۰۲). ۲. **بھروسہ کرنا ، آس رکھنا.**

پار اُترے مددِ غیر سے کیا لُطف اے بحر
ڈُوب مریے پہ نہ کشتی کا سہارا کیجے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱). ۳. **گُزر اوقات کا اِنتظام کرنا ، جائداد وغیرہ خرید لینا ، نوکر رکھوانا** (فرہنگِ آصفیہ).

---کھانا محاورہ.
آرام پانا ؛ ٹھہرنا ، رُکنا ، مطمئن ہونا ، چین حاصل ہونا.

اللہ رے دل کی بے قراری کھاتا ہی نہیں کہیں سہارا
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۳۱).

---لگانا محاورہ.
۱. **مدد لینا ، تقویت حاصل کرنا ، ٹیک لگانا ، ٹِکانا.** ایک چھڑی کو ٹیکتے سہارا لگاتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵). ایک قسم کی کمان ایجاد ہوئی ... یا بندوق کی طرح کندھے سے سہارا لگا کر اس کی ڈوری کو کانٹے سے کھینچتے تھے (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگِ بافرہنگ ، ۶). ۲. **حوصلہ بڑھانا ، مدد پہنچانا ، امداد کرنا ، پُشت پناہی کرنا ، اِنتظام کرنا ، تقویت دینا** (پلیٹس).

---لینا محاورہ.
۱. **پناہ میں آنا ، تقویت پانا ، پناہ لینا.**

بیٹھے تکیہ بھی لگا کر نہ کبھی اُس دن سے
ہم فقیروں نے لیا جب سے سہارا تیرا
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳).

جُدا ہی نیا پنتھ ہو گا تمہارا
ہزاروں ہی لیں گے تمہارا سہارا
(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۷). ۲. **ٹیک لگانا.**

جڑیں جس کی اندر سے ہوں کھوکھلی
سہارا نہ لے ایسی دیوار کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۴). ۳. **سنبھالا لینا ، مریض کا دم آخر رُوبصحت نظر آنا ، مریض کا صحت یاب ہونا.**

انہیں جو منظور دیکھنا ہے تو آ کے ایسے میں دیکھ جائیں
لیا سہارا مریضِ غم نے چراغ کُچھ بُجھ کے جھلملایا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۲). ۴. **مدد لینا ، حمایت حاصل کرنا.** مقدمہ نگار اپنی بات میں وزن وقار پیدا کرنے کے لئے ان مفکرین کا سہارا لے رہا ہے. (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). ۵. **ذریعہ اپنانا ، وسیلہ اختیار کرنا.** عیسائی مُبلّغوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے اسی کا سہارا لیا. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۱۰۶۱). ۶. **(کنایۃً) جواز بنانا ، سبب ماننا.** ون یونٹ ٹوٹنے کا سہارا لے کر صوبۂ سندھ نے یہ موقف اختیار کر لیا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۰).

---مِلنا محاورہ.
تقویت حاصل ہونا ، قوّت پانا ، امید بندھنا. عابد حسین کی حالت سخت مایوسی کی تھی اِتنا سہارا جو ملا جان میں جان آئی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۳).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
تقویت پانا ، بچنا ، محفوظ ہونا ، مدد مِلنا ، اُمید بندھنا ، گُزر اوقات کا اِنتظام ہونا.

جل بُجھی ہوتی کبھی کی سوزِ غم سے ہجر میں
زندگی کا ٹھنڈی سانسوں سے سہارا ہو گیا
(۱۸۹۷ ، تاج الکلام ، ۱۰).

اشک کے قطرے غنیمت ہیں قفس میں بُلبلو
آب و دانہ بند تھا کُچھ تو سہارا ہو گیا
(۱۹۳۶ ، جلیل ، تاجِ سُخن ، ۲۵).

سَہارا (٢) (فت س) امذ.
برداشت ، ہِمّت ، سکت ، طاقت. جو مُصیبتیں ہم پر پڑتی ہیں وہ حقیقت میں ہمارے سہارے کے بموجب ہوتی ہیں. (١٨٨٠ ، نیرنگِ خیال ، ٧٠). [سہار (رک) + ا (زائد)].

سُہارَت (ضم س ، فت ر) امث.
نتیجہ خیز ، کامیاب ، فائدہ مند ، اکارت (رک) کا نقیض. میری تمنّا پوری...میری محنت سُہارت اور میری دیدہ ریزی کا صِلہ مجھ کو حاصل ہو گیا. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ١ : ١٢٦). [مقامی].

سَہارَک (فت س ، ر) امذ.
(نباتیات) **پھپوندی کے جال (فطری جال) کی شاخ کے گول پُھولے ہوئے سِرے پر نِکلی ہوئی شاخ جس کی نوک سے خا کچہ نِکلتا ہے.** اس عمل کے دہرانے کی وجہ سے سہارکوں کی نوکوں سے خا کچوں کی زنجیریں تیّار ہو جاتی ہیں. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ١٥٦) . اساسیہ بذرے نازک ڈنڈیوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں ان ڈنڈیوں کو سہارک کہتے ہیں. (١٩٨٠ ، مبادیٔ نباتیات ، ٢ : ٥٣٩). [انگ : Sterigmata].

سَہارْنا (١) (فت س ، سک ر) ف م.
١. **اٹھانا ، سہنا ، برداشت کرنا ، گوارا کرنا.**

ہم جتنے ہیں سب ساتھ تمہارے ہی چلیں گے
یہ درد تو اب ہم سے نجانے گا سہارا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٣ : ٦٨).

چوٹ کیا کیا نہ لگی دِل پہ ہمارے لیکن
درد پر درد محبّت کے سہارے ہم نے
(١٨٧٨ ، گُلزارِ داغ ، ٢٣٥) . اُونٹنی آپ کا بوجھ نہیں سہار سکتی. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ١٢). فارسی زبان بھی میر کے اس لہجے کو سہارنے کی قوّت نہیں رکھتی. (١٩٨٦ ، نئی تنقید ، ٢٠١). ٢. **سنبھالنا ، تھامنا ، روکنا ؛ برقرار رکھنا ؛ مدد دینا.** بغل میں ایک خاص بڑی پوٹلی سی تھی جسے ایک ایک دو دو منٹ کے بعد سہارتے سنبھالتے جاتے تھے. (١٩٤٣ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ٣٨).

چل شار مین ، اراسِ چلو سب مدد کو جائیں
اُن کو سہار کر اُسی منزل پہ لے کے آئیں
(١٩٨٤ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ٣٠٩).[سہار + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَہارْنا (٢) (فت س ، سک ر) ف م.
(پتنگ بازی) **ڈور روک کر پتنگ کو ہوا میں قائم کرنا ، ڈور تان کر پتنگ کو بلندی پر ٹھہرانا** (ا پ و ، ٨ : ١٣٢). [س : संहारयति].

سَہارْنی (فت س ، سک ر) امذ.
سیب کی ایک قسم کا نام. سیب کی ایک مقامی قسم سہارنی جلد پک جانے کی وجہ سے اس کیڑے کے حملے سے نسبتاً محفوظ رہی. (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جولائی ، ١٣). [مقامی].

سَہارے (فت س ، ی.مج) امذ.
سہارا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مُستعمل.

---سَہارے م ف.
آہستہ آہستہ ، آرام آرام سے ؛ دیکھ بھال کر ، بہت احتیاط سے ، دھیرے دھیرے. برگ نیب کو پانی میں جوش دیکر ٹونٹی سے پانی ڈالنا اور سہارے سہارے دھونا کمال مفید ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٧٩).

---سے م ف.
نرمی سے ، آرام سے (پلیٹس).

---سے لَگانا محاورہ.
نوکر رکھنا ، مُلازمت دینا ؛ ذریعۂ معاش مہیا کرنا. اپنے مُلازموں میں مُجھے جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے لگا دیجیے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشرُبا ، ١ : ٣٣٤).

سُہاگ (ضم س) امذ.
١. **خاوند ، شوہر ؛ (مجازاً) خاوند کی حیات کا زمانہ ، خاوند کا پیار ، زوجیت کی خوشگوار حالت ، شوہر کا زندہ ہونا.**

سُہاگاں کا کل سر ازل تھے بندے ہیں
کہ داُوں کا پُھندنا او باہان پہ ساجے
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٧).

ہے بھڑکتی عِشق کی تو دل میں آگ
کِس کا ہو گا ایسا دُنیا میں سُہاگ
(١٨١٣ ، عجائبِ رنگین ، ١ : ٧٥). دل دھک سے ہو گیا کہ اللہ سُہاگ کو قائم رکھے یہ کیا . (١٨٨٠ ، آبِ حیات ، ٢٩٠) . دُکھوں کی ماری کامنی جو اپنے چُھوٹے ہوئے سُہاگ کے دھیان میں آٹھوں پہر منہ لپیٹے ہوئے کونے میں رہتی تھی. (١٩٣٨ ، سُریلی بانسری ، ١٨٧). اللہ بٹیا کا سہاگ رکھے. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٢٩). ٢. **وہ تمام زیور اور چیزیں جو سُہاگن ہونے کی حالت میں تو پہنی جائیں اور بیوہ ہونے کے بعد ترک کر دی جائیں. جیسے چُوڑیاں ، مہندی، مسی، سُرخ کپڑے وغیرہ.** مُجھے سُہاگ کی چُوڑیاں پہناؤ اپنی لاڈلی کو بُھول نہ جاؤ. ((١٩١٣ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٢٥). نہ بٹیا سہاگ کی چیز کو ایسا نہیں کہتے یہ دیکھ (پوٹلی سے بانکیں نِکالتی ہے). (١٩٤٧ ، دھانی بانکیں ، ٩). خاتون کے طلائی مکھن سے چکنے چکنے ہاتھ ہیں جن میں سُہاگ کی چُوڑیاں جھنجھناتی ہیں. (١٩٨٦ ، جوالا مُکھ ، ٦٠). ٣. **دولہا دلہن کا پہلی رات ساتھ سونا ، صحبت ، مجامعت ، وصل ، ملاپ.**

کرتے ہو شِکوے تُم سُہاگ کے وقت
بھیرویں گاتے ہو بہاگ کے وقت
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٣٨). ٤. **خوشی ، خوش بختی ، عیش و آرام ، جشن.**

کنواتی گئی تھی سو پھر پانی بھاگ
سر یا دوکھ غم سر تے پانی سُہاگ
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٧٣). میرا تو گھر اجڑ گیا اور راج سُہاگ برباد ہوا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٤ : ٩٨٦). ٥. **محبّت ، لاڈ پیار، پیار بھری باتیں ؛ موافقت ؛ ناز و نیاز ؛ پاس و لحاظ ؛ ربط و ضبط ؛ میاں بیوی کا اخلاص ؛ چونچلا.**

شاید سُہاگ اُن کا کسی سے نیا ہوا
وہ عطر جو سُہاگ کا مل رات کو گئے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۶۵). ان دونوں میں سُہاگ نہ ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۳). سُہاگ میں ترقی سے بیماری گھٹتی ہے لیکن شوہر کی ادنیٰ مخالف مزاج سے پھر بڑھ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۳). لڑکیوں بالیوں سے اُن کا بڑا سُہاگ رہتا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۵۳). ۶. **حُسن ، خُوبصورتی ، جوبن ، آرائش ، بناؤ سنگار ، رونق.**

سو اُس سہیلی سیانی کوں سہاتا ہے سُہاگ یہ سب
جکونی خوش حال سوں شہ کا ہنس ہنس وقتاں گماتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۵).

چار دن کا ہے چاندنی کا سُہاگ
پھر جو دیکھو وہی اندھیرا پاک

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۷).

ہنوز کہتی ہے جمنا سُہاگ دِکھلا کر
کہ خُوب کھیلے مہاراج پھاگ پانی پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۰). ڈوبنی بوا چھوٹی دلہن ہنکی پڑے تمہارے سُہاگ پر بچاری بچی کی ناک لہولہان کر دی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۵). درد اور سوز کبھی ہماری ادبی دنیا میں حسنِ کلام کا سُہاگ سمجھا جاتا تھا. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۵).

قائم و دائم رہے میری زمیں کا سُہاگ
رقصِ بہاراں رہے میرے چمن کی فضا

(۱۹۸۷ ، سمندر ، ۱۷). ۷. **ایک عِطر کا نام جو زیادہ تر شادی بیاہ میں لگایا جاتا ہے اور عموماً سرخ رنگ کا ہوتا ہے.**

مٹی کا عِطر ہم کو ملے غیر کو سُہاگ
صاحب جتلائیں صل علی یوں کدورت آپ

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۷۷) . سُرخ رنگ عِطر جیسے موتیے کا یا سُہاگ کا ہوتا ہے شیشی میں بھرا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۳ : ۵۹). ۸.(اَ) **ایک راگ کا نام جو خوشی کے اظہار کے لیے گایا جاتا ہے.**

جس وقت سُہاگ وہ بجایا
زہرہ کو بھی چرخ پر غش آیا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۶). (اَا) **شادی بیاہ کے ایک گیت کی قسم جو دولھا والے گاتے ہیں ، شادی بیاہ کے گیت ، خوشی کے گیت.**

وہ عجب بیاہ ہے جس میں نہ کہیں رنگ و راگ
ورنہ ہر شادی میں سب گاتے ہیں دولہن کے سُہاگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سُہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷).

ہے بزمِ چمن میں راگ تیرا
گاتی ہے صبا سُہاگ تیرا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۲۱). سہرا سُہاگ ... برھا ، ہولی میں بھی قوالی کا انش ملتا ہے. (۱۹۷۳ ، صبح ، دہلی ، ستمبر ، ۵۶). ۹. **ناز ، فخر ، اِفتخار ، عزت.** والد مرحوم اکثر کہا کرتے تھے مہدی علی ہندوستانیوں کی ناک اور ہندوستانیوں کا سُہاگ ہے . (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۵). ۱۰. **مبارک ، بابرکت ہونا ، مبارک باد ، نیک خواہشات** (پلیٹس). [س : सौभाग्य].

---اُتارْنا محاورہ.

شوہر کی وفات پر چُوڑیاں توڑنا ، بناؤ سنگھار کی چیزیں دُور کرنا ، رنگین کپڑوں کو سفید یا سادہ کپڑوں سے بدلنا ، بیوہ بنانا(ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ).

---اُتَرْنا محاورہ.

سہاگ اُتارنا (رک) کا لازم ، بیوہ ہونا ، شوہر کا وفات پا جانا (ماخوذ : پلیٹس).

---اُجاڑْنا محاورہ.

کسی عورت کے شوہر کو قتل کر دینا ، رانڈ بنا دینا ، بیوہ کر دینا. سگی بیٹی کا سُہاگ اُجاڑ دیا باپ نے بیٹی کی چُوڑیاں اپنے ہاتھ سے توڑ دیں. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۳۰). سہاگ اُجاڑنے کا اِرادہ ہے تو برسو خوب برسو. (۱۹۷۰ ، غُبارِ کارواں ، ۵۴).

---اُجَڑْنا محاورہ.

۱. **شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہونا ، رانڈ ہو جانا.** میں ان بہنوں پر رو رہی ہوں ... جو رانڈیں ہو گئیں جن کا سُہاگ اُجڑ گیا جن کی کوک مانگ برباد ہو گئی. (۱۹۲۷ ، گلدستۂ عید ، ۵۰). ۲. **تباہ و برباد ہونا ، خوشحالی و آسائش کا زمانہ گزر جانا ؛ رونق و چہل پہل جاتی رہنا ؛ آرائش و زیبائش کا ختم ہو جانا.** دِلی کا سُہاگ اُجڑ چکا ہے ، اس کا ساجن بچھڑ چکا ہے. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۲۹). اس نوعیت کے تمام تخلیقی اِداروں کا سہاگ اُجڑ گیا. (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۴).

---بَتّا / بَتّہ (---فت ت ، شد ت/شد ت بفت) امذ.

ایک دوائی جو زچہ کو دُودھ میں مِلا کر بُخار میں دی جاتی ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سُہاگ + بَتّا/بَتّہ (رک)].

---بَڑھانا محاورہ.

رک : سُہاگ اُتارنا.

مِلتی ہے سُہاگ اپنا بڑھائے ہوئے صبح
جب دیر سے اُٹھتا ہوں تو رو دیتا ہوں

(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۹۰).

---بگَڑْنا محاورہ.

آرام و آسائش کا زمانہ ختم ہو جانا ، تباہ و برباد ہونا ، سُہاگ اُجڑنا ، رونق اُجڑنا . ہندوستان کا سُہاگ بگڑا جا رہا تھا . (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۳۰).

---بَنا رَہے فقرہ.

(عور) **شوہر کے زندہ رہنے ، عیش آرام باقی رہنے کی دُعا ، سُہاگ قائم رہنے کی دُعا ، مانگ بھری رہے ، شوہر زندہ رہے.** بیٹی تمہیں میں سچے دِل سے دعا دیتا ہوں کہ تمہارا سہاگ بنا رہے. (۱۹۲۳ ، قوم پرست ، ۱۴۳).

ـــ بھاگ امذ.
عیش آرام ، خوش بختی و خوشحالی ، خوشی و خرمی ، پیار ، اخلاص. جہانگیر مر گیا اور اس کے سُہاگ بھاگ کا زمانہ ختم ہوا. (۱۸۹۴ ، اُردو کی چوتھی کتاب ، محمد اسمٰعیل ، ۳۸) . [سہاگ + بھاگ (۲)].

ـــ بھاگ اَرزانی چُولھے آگ نہ گھڑے پانی کہاوت.
آؤ بھگت بہت زیادہ ، لینا دینا کُچھ نہیں (جامع الامثال ، ۲۷۲).

ـــ بھاگ گانا محاورہ.
خوشی کے گیت گانا ، عیش کرنا ، خوش و خُرّم رہنا ، مزے سے زندگی بسر کرنا. مری بُرائی سُننے میں تم شریک نہ ہوتی ہو کی خیر یہ صبر خالی نہ جائے گا ہم بھی سُہاگ بھاگ گاتے ہیں . (۱۸۸۶ ، زبانِ داغ ، ۲۶۸).

ـــ بَھری (ـــ فت بھ) صف.
خوش قِسمت ، خوش و خُرّم ، خاوند کے سُکھ اور گھر کے عیش میں مسرور ، محبّت اور پیار میں سرشار.

بنے مکھ دیکھ تیری بنّو ہے سہاگ بھری
تاروں بھینی رات رے رہیو جیسے چندر کی کرن کھڑی

(۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سید احمد ، ۹۷).[سُہاگ + بھری (رک)].

ـــ پِٹارا / پِٹارَہ (ـــ کس پ / فت ر) امذ.
وہ زیور کا ڈبّہ جو دولھا کی طرف سے دلہن کو دیا جاتا ہے اس میں کنگھی، سُرمہ ، مسی اور اُبٹنا وغیرہ ہوتا ہے. جوڑا سلامت رہے اور خوش نصیب ہو. پشپ پوجا کے بعد دولہن کے سنگھار پر بہت وقت خرچ ہوتا ہے جو سُہاگ پٹارہ کے سامان سے کیا جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۶). سہاگ پٹارے میں اندر سُہاگ پُڑا رکھا تھا . (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۵۵). [سُہاگ + پٹارا / پٹارَہ (رک)].

ـــ پُڑا / پُوڑا (ـــ ضم پ / و مع) امذ ؛ ← سُہاگ پُوڑہ.
ایک بہت بڑی کاغذ کی تھیلی جس میں دو سونے کی کنگھیاں ، سُہاگ کا عِطر اور پھلیل منقش شیشوں میں سرخ کاغذ کی کٹوریاں لگی ہوئی تھیلی جس کے اندر خوشبو کی چیزیں یعنی چھیل چھبیلا، ناگر موتھا ، بالچھڑ ، چھوٹی الانچیاں ، کھور کچری ، لونگیں ، چنّا کی جڑ ، ہلدی ، جوز ، جوتری ، تیزپات ، صندل ، زعفران ، مشک دانہ ، مسی کی دو پُڑیاں اور سوا روپے رکھے ہوتے ہیں جسے دولھا والے بری کے دیگر سامان کے ساتھ دلہن کے گھر لے جاتے ہیں (عموماً رُخصت کے دن ان چیزوں کو سُہاگنوں یا دولھا سے پِسوا کر دلہن کی مانگ میں بھرواتے ہیں).

سُہاگ پُوڑا تھا مُشکیں زعفران کا
عبیر و ارگجا بھی خوش وہاں تھا

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۱۸)).

دولھا دلہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی
آیا ہے اک سُہاگ پُڑا بن کر آسمان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۲). دِلوں میں ارمان ... گنگا جمنی ٹھلیاں ایک چھوڑ چار چار سُہاگ پُڑے ... دولہن والوں کی بھی دیکھ کر آنکھیں کُھل گئیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۴۳). سُہاگ پُڑا ... میں اکتالیس چیزیں بند تھیں . (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۵۵) . [سُہاگ + پُڑا / پُوڑا (رک)].

ـــ تارا امذ.
ماتھے کا ایک زیور جو دلہن کو پہناتے ہیں.

وہ سیج پہ جگمگاتی کرنوں کی چُھوٹ
وہ ماتھے پر سُہاگ تارے کی جھلک

(۱۹۳۶ ، رُوپ ، ۱۵۵). [سُہاگ + تارا (رک)].

ـــ جانا محاورہ.
بیوہ ہونا ، شوہر کا وفات پا جانا. ہزاروں خدا کی نیک بندیاں ایسی ہیں جن کے گلے میں شادی کے چند ہی روز بعد سُہاگ جا کر سوگ کا ہار پڑ جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۶۸).

ـــ جَلنا محاورہ.
شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہو جانا.

جل گیا رنگِ حنا کی طرح کُبرا کا سُہاگ
حوصلے دل کے کفِ افسوس ملتے ہی رہے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۳۸).

ـــ چڑھنا محاورہ.
خوشی حاصل ہونا ، رنگ رُوپ نِکھرنا ، شادی کرنا.

تُجھے اب چڑھا ہے میاں کا سُہاگ
بجی تانت اور میں سے بوجا ہے راگ

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۶).

ـــ چُوڑیاں (ـــ و مع ، سک ڑ ، غنہ) امث ؛ ج.
وہ چُوڑیاں جو دلہن کو رُخصت کے وقت پہناتے ہیں. ہاتھوں میں سُہاگ چُوڑیاں پہنتے ہیں. (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۵). [سُہاگ + چُوڑی (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ چھٹنا محاورہ.
رانڈ ہو جانا ، شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہو جانا (مخزن المحاورات).

ـــ چھیننا محاورہ.
شوہر کو مار دینا ، بیوہ بنا دینا ، رانڈ کر دینا. اُس نے ... ماؤں سے ان کے بچے عورتوں سے ان کے سُہاگ چھینے ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۲۳۷).

ـــ رات امث.
شبِ زفاف ، بیاہ کی پہلی رات ، شبِ عروسی.

کتنے ہی سُہاگ رات دیکھیں جو اسے
بڑھ جاتا ہے رُوپ کا کنوار پن اور

(۱۹۳۶، روپ ، ۸۷). وہ کیا جانے اسے لے جانے والے براتی آ گئے ہیں آج اس کی سُہاگ رات ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۷). [سُہاگ + رات (رک)].

ـــ سیج (ـــ ی مج) امث.
برات کا پلنگ ، مسہری ، چھپر کھٹ وغیرہ جس پر دولھا دلہن سوتے ہیں اور جسے تازہ اور مصنوعی پھولوں وغیرہ سے سجاتے ہیں.

پھولوں کی سُہاگ سیج یہ جوبن رَس
سوتے میں سُہاگنی لٹاتی ہوئی جَس
(۱۹۳۶ ، روپ ، ۱۰۷). [سُہاگ + سیج (رک)].

---قائِم رَکھے فقرہ.
شوہر کے زندہ رہنے کی دعا دیتے وقت بولتے ہیں ، خدا شوہر کو زندہ رکھے. خدا سہاگ قائم رکھے زبیدہ کا اور کسی نیک بخت سے پالا ڈالے ساجدہ کا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۱).

---کا سیندُور امذ.
لال رنگ جس کو دولھا اپنی دلہن کی مانگ میں بھرتا ہے اور بندی لگاتا ہے نیز سیندور کا ٹیکا جو سہاگن ماتھے پر لگاتی ہے ، بندی. میری لاش کو اپنے ہاتھوں سے نہلانا اپنے ہاتھ سے سُہاگ کا سیندور لگانا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۲۹).

---کا عِطر امذ.
وہ عطر جو بیاہ میں دلہن کے ملا جاتاہے اور خاص خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے. دو عطر کی شیشیاں جس میں سے ایک میں سُہاگ کا عطر ہو اور ایک میں موتیا کا ... یہ سب چیزیں موجود ہیں. (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النساء ، ۷۶). سُہاگ کے عِطر اور تیل کی نقاشی کی ہوئی شیشیاں ... بھی اس میں رکھی ہوئیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۶). [سُہاگ + عِطر (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
محبّت اور اخلاص جتانا ، ناز و انداز دِکھانا.
پاؤں پر ہاتھ میں رکھا تو کہا
کچھ بہت کرنے تم سُہاگ لگے
(۱۸۰۹ ، جرأت ک ، ۲۲۷).

---کی چُوڑی ٹھَنڈی ہونا محاورہ.
شوہر کا مر جانا ، بیوہ ہو جانا ، رانڈ ہو جانا. جہانگیر کے مرنے سے نورجہاں کے سُہاگ کی چوڑی ٹھنڈی ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۲۸).

---کی ڈِبیا امث.
زیورات اور سامانِ آرائش رکھنے کا وہ بکس یا ڈبا جو شادی کے موقع پر دولھا کی طرف سے دلہن کو دیا جاتا ہے. وعدہ کرو کہ اگر میں مر جاؤں تو میری سُہاگ کی ڈبیا پر تم دو پھول چڑھا دو گے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۲۹).

---کی ہَلْدی امث.
شادی کی اُبٹن. جب تک سُہاگ کے چاول اور سُہاگ کی ہلدی میں پردول کو حِصّہ نہ مِل جائے شادی کی رسم پوری نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۱۲۰).

---کے چاوَل امذ.
شادی بیاہ کا کھانا. جب تک سُہاگ کے چاول اور سُہاگ کی ہلدی میں پردول کو حِصّہ نہ مِل جائے شادی کی رسم پوری نہیں ہو سکتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۱۲۰).

---گَھرا ہونا محاورہ.
بہت زیادہ محبّت ہونا ، اخلاص اور پیار کا بڑھ جانا.
سارے محلوں میں جاگ ہے ہم سے
اب تو گہرا سہاگ ہے ہم سے
(۱۸۳۶ ، آتش (فرہنگِ آصفیہ)).

---گِیت (---ی مع) امذ.
شادی بیاہ کے گیت ، خوشی کے وہ گیت جو دولھا دلہن کے یہاں مانیوں کے دن سے گائے جاتے ہیں. پہلے دن نصیبا کا کتنا جی چلا تھا کہ وہ ڈھولک پکڑ کر ایک دفعہ تو گا کر بتا دے کہ سُہاگ گیت یوں گائے جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۹). [سُہاگ + گیت (رک)].

---گھوڑی / گھوڑیاں (---و مع) امث/ج. مث.
رک : سہاگ گیت. وہی گھر جو ماتم کی صورت بنا ہوا تھا اب اس میں مامائیں بھی سُہاگ گھوڑیاں گاتی پھرتی تھیں. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۱۲). جان جوان عورتیں آپس میں مل کر سُہاگ ، گھوڑیاں گاتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۶۲). ڈومینوں کی گائی ہوئی ایک سُہاگ گھوڑی کے شروع کے بول یہ ہیں « ناجوری » ناجو گھونگھٹ کھول. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۲۳). [سُہاگ + گھوڑی/گھوڑیاں (رک)].

---لُٹْنا محاورہ.
۱. **بیوہ ہونا ، شوہر کا مر جانا.** میرے وارث کو سامری جمشید نے بچا لیا راج سُہاگ لُٹ گیا ہوتا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشرُبا ، ۶ : ۶۱۰). دشمن نے دھوکے کی کٹاری خبر نہیں کہاں ماری میرا سہاگ لٹ گیا. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۵). اب عورت یہ کہنے لگی میرا سہاگ لُٹ گیا. (۱۹۸۷ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۳۶). ۲. **تباہ و برباد ہونا ، اُجڑ جانا ، رونق ختم ہونا ، رنگ رُوپ بگڑ جانا.**
لُٹتا ہے سُہاگ آج سیاست کا وطن میں
برپا نہ ہو کیوں ہند میں یہ شور یہ شیں آج
(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۵). مجید کی نظروں میں بوگن ویلیا کی بیل کا سُہاگ لُٹ گیا. (۱۹۸۷ ، اک محشرِ خیال ، ۱۲۹).

---لَہْر (---فت مع ل ، سک ہ) امث.
موافق ہوا ؛ خُوشگوار ہوا ، نسیم ؛ (کنایۃً) ، خُوشی کا زمانہ.
گُزر صبا نے کیا ہے جو اوس کے کُوچہ سے
سُہاگ لہر کی تاثیر کیجیے غور کہ جھٹ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۱). [سُہاگ + لہر (رک)].

---ہونا محاورہ.
جشن ہونا ، خُوشی منانا ، رنگ رلیاں منانا ، خُوشی کے مراسم ادا کرنا. شہر کے بہت سے محلوں میں جو اُن دِنوں کا سہاگ ہوا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں مرد باغوں میں جاتے ہیں جُھولے پڑتے ہیں لال سبز پیڑوں پر بیٹھ کر لمبی لمبی پینگیں بڑھائی جاتی ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۶).

سُہاگا (ضم س) امذ ؛ ← سہاگہ.
۱. **سفید رنگ کے ایک کھار کا نام جسے پہاڑوں سے لا کر**

پکاتے ہیں اور جو دھاتوں کے گلانے یا میل دُور کرنے کے کام آتا ہے نیز بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے ، تنکار ، سوڈیم بوریٹ.

تُو دے اس کو سُہاگا بُھون کر روز
ولے دو تین ماشے اے دل افروز

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱).

کیوں بگل پڑتیے نہ ہے رُوپ کُچھ ان کا تو
سونے روپے کو گلا دیوے سہاگا جیسے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۹). اور جو کہ حیوانات سے حاصل ہوتے ہیں وہ ہیں کیا ریشم اور معدنی اجناس شورہ قلمی و سُہاگہ اور نوشادر. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۱۹). سُہاگہ کو ... فارسی میں تنکار کہتے ہیں سفید رنگ کی رود شکن ڈلیاں ہوتی ہیں . (۱۹۲۹ ، کتاب‌الادویہ ، ۲ : ۲۴۴).اگر اُسے سُہاگہ سے گرمی پہنچائی جائے تو یہ شیشے کی طرح بے رنگ ہو جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۲). ۲ **مَیڑا ، لکڑی کا گول یا چپٹا کافی موٹا اور وزنی آلہ جس سے کِسان کھیت کی مٹی کے ڈلے توڑتے اور کھیت کو ہموار کرتے ہیں ، پٹیلا**. کھیت کے حِصّے کو خُوب اچھی طرح سُہاگہ سے ہموار کر لیتے ہیں . (۱۹۷۷ ، معاشی جعرافیۂ پاکستان ، ۹۹). [سہاگ (رک) + پ : सुहाग آن ، س : कन کان].

۔۔۔ پھیرنا ف مر ؛ محاورہ.
(کاشت‌کاری) **زمین ہموار کرنا ، کھیت کے ڈھیلے پھوڑ کر سطح کو ہموار کرنا نیز تباہ و برباد کرنا**. مُجھ میں ہل چلاؤ ... سُہاگہ پھیرو تو میں تمھیں فصل دوں گا. (۱۹۶۱ ، برف کے پُھول ، ۹).

۔۔۔ چَوکِیا (۔۔۔و لین ، سک ک) امذ.
ایک قِسم کا عُمدہ مصنوعی سُہاگا جسے نمک ، بورہ ارمنی اور سجّی سے بناتے ہیں ، اِس کی ڈلیاں چوکور ہوتی ہیں ؛ چوکیا سُہاگا. ککرونده مُولی کے بیج سُہاگہ چوکیا خام ... اُوپر اس عارضے کے لگائے . (۱۸۴۳ ، مُفیدالاجسام ، ۶۹) . سجی گلابی ، سُہاگہ چوکیا ، ہر ایک دو ماشے چونہ بقدر حاجت.(۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۵). [سُہاگا + چوکیا (رک)].

۔۔۔ چُھوانا / لَگانا محاورہ.
شادی کی رسموں میں سے ایک رسم جس میں سالیاں دولھا کے کان میں ٹوٹکے کے طور پر سُہاگا ملتی ہیں.

کتنی کان میں اک سہاگا لگا
کتنی کوئی دلہن کی جُوتی چُھوا

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۶). جب آرسی‌مُصحف کا وقت آیا تو ڈومنی نے دولھا کے کان میں بیسوا کا تکا ہلایا سالی نے کان میں سُہاگا چُھوایا. (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۸۸).

سُہاگچی (ضم س ، سک گ ، ی مع) امث.
ایک خوشبودار مرکب جس کے دھوئیں سے دلہن کے لباس اور بستر کو بساتے ہیں.

پُھول اگر نہ ہوں تو خیر ، کپڑے بسائے لیتی ہوں
کم ہے سُہاگچی میں رال سو میں منگائے لیتی ہوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۳۷). [مقامی].

سُہاگَن (ضم س ، فت گ) امث.
۱. وہ عورت جس کا خاوند زندہ ہو ، شوہر والی عورت.

جس تھے تو جہ سُہاگن ناوں
اونچی ییسک ہانی ٹھانوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۹).

جب نا ک میں مکرا سُہاگن ہین آئی جلوہ میں
قفل دے منجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۲).

سُن ری سُہاگن ، سُن ری سُن
یک یک بول چُپ دہر سن

(۱۶۸۳ ، شاہ راجو قتال ، سُہاگن نامہ ، ۱۱).سُہاگنیں نئی نئی کلیوں کی (کذا) جوڑے پنکھڑیوں کے پہنے ہوئے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۱). ان نئی سُہاگن نے میاں کے دل میں اچھی طرح جگہ کرلی.(۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۳).میرے آس پاس ، اڑوس ، پڑوس سُہاگنوں کے گھروں میں دیے جل رہے ہیں . (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۲۲). ۲. **خوش قسمت (عورت) ، چہیتی بیوی ، بھاگوان**.

ایک پل میں وہ سُہاگن ہووے
ایک پل میں وہ دوہاگن ہووے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹).

کیا خطا تھی میری جس کا یہ عوض تُم نے لیا
سچ یہ ہے وہ ہے سُہاگن کہ جسے چاہے پیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۱). ۳. **وہ عورت جو شوہر کی زندگی میں مر جائے**. ان کی فاتحہ کے بعد اُوتوں کی اور سُہاگنوں کی جُدا جُدا فاتحہ دِلوا کر باقی رشتہ‌داروں کی ایک ہی جگہ نیاز دلواتے ہیں . (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۱۲۷).بی‌بی زینب ... دنیا میں سُہاگن آئی تھیں اور سُہاگن ہی رُخصت ہوئیں. (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۴۴). ۴. **دلہن کی طرح ، سجی ہوئی ، بنی سنوری**.

سُرخ جوڑا جو پہن کر مرا قاتل آیا
موت تو آئی مگر خُوب سُہاگن آئی

(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادرشاہ) فرہنگِ آصفیہ). [سُہاگ + ن ، لاحقۂ تانیث].

۔۔۔ بَنانا ف مر ؛ محاورہ.
سنوارنا ، دلہن کی طرح سجانا ، آراستہ کرنا.

جوڑہ وہ پہنیں گے جو دیا ہے رقیب نے
وہ اپنی چُوڑیوں کو سُہاگن بنائینگے

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۷۲).

۔۔۔ بَننا محاورہ.
آراستہ ہونا ، دلہن کا سا سینگار کرنا ، خوش و خُرّم ہونا.

حجلۂ گور میں سامانِ عروسی ہو گا
لاش آرام سے سوئیگی سُہاگن بن کر

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۶۳).

۔۔۔ کا لڑکا پچھواڑے کھیلتا ہے کہاوت.
جب کسی سُہاگن کا بچّہ مر جاتا ہے تو یہ کہاوت کہتے ہیں

کیونکہ شوہر زندہ ہونے کی وجہ سے دُوسرا بچہ پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے اس لیے جو بچہ مرے گا اس کو ایسا سمجھو کہ بچھواڑے کھیلتا ہے، تھوڑی دیر میں آ جائے گا (نجم الامثال).

---کرْنا محاورہ.
خوش کرنا ، راحت دینا ، خوش قسمت بنانا.

تمہیں ملنے سوں گر اپنے سُہاگن نا کرو گے مجھ
• تو جوڑا گجکری کا اور کربلا دھار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۸).

--- کڑہی / کڑاہی (---فت ک ، سک نیز فت ڑ)امث؛ =کڑھی.
وہ کڑھی جس میں پھلکیاں تلی ہوں (ماخوذ : محاوراتِ ہند) .
[سُہاگن + کڑہی (رک)].

سُہاگنی (ضم س ، فت گ).(الف) امث.
۱. رک : سہاگن.

آنگن میں سُہاگنی نہا کے بیٹھی
راماٹن زانوؤں پہ رکھی ہے کُھلی

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۵۱). ۲. **شادی شُدہ عورت جو میکے میں رہتی ہو** (پلیٹس) . (ب) صف . **سُہاگن جیسی ، آراستہ ، سجی ہوئی ، سنوری ہوئی ، بھرپور** . سب اندر کے دالان میں آ بیٹھے آسمان پر سُہاگنی گھٹائیں جُھومنے لگیں. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۵۳). [سُہاگن + ی ، لاحقۂ نسبت].

سُہاگی (ضم س).(الف) امذ.
خوش قسمت آدمی (پلیٹس). (ب) امث. **خوش قسمت عورت ؛ وہ شادی شُدہ عورت جو اپنے میکے میں رہتی ہو** (پلیٹس) .
[سُہاگ (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سُہاگے کا تیزاب امذ.
ایک ضعیف تیزاب ہے. سُہاگے کے حل کیے ہوئے پانی میں گندھک کا تیزاب داخل کرنے سے حاصل ہوتا ہے. اس میں حیوانی و نباتی اشیا رکھنے سے سڑنے نہیں پاتیں ، بورک ایسڈ. جب پاؤں کے تلووں سے بدبودار پسینہ نکلتا ہو تو ان پر سُہاگے کا تیزاب چھڑکنے سے ... بہت فائدہ ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۰۳).

سُہال (ضم س) امذ.
ایک قسم کی خستہ ، روغنی ، تلی ہوئی میٹھی روٹی. وہ دوڑا گیا اور کئی تھالیاں طلائی جن میں پوریاں ، کچوریاں ... امرتیاں سہال وغیرہ لایا.(۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۹).اب کسی بڑی کڑھائی میں اتنا گھی ڈالیں کہ سُہال کے اُوپر رہے. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۳۱). [س : شُوبَھا ,शोभा آل आल].

سَہالک (فت س ، ل) امث.
۱. **(ہندو) شادی بیاہ کا زمانہ ، خوشی کے دن.** میں تو اپنی ذات سے رات دن حاضر ہوں ، ہاں ساتھیوں کے ملنے کی دیر ہے ، کیا کہوں آپ سے آج کل سہالک کے دن ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۱۴). ۲. **زمانہ ، ایام ، موسم.**

فصلِ گُل آئی کہ شادی کی سہالک آئی
ہر شجر پہنے ہوئے خلعتِ دامادی ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۲۱). ۳. **(مجازاً) آمدنی ، بافت ، عیش و آرام.** قوم کے حکم سے ترکِ موالات نہ کی ہوتی تو کیسے مزے میں رہتے ، خصوصاً یہ جھگڑے بکھیڑے کا زمانہ تو گویا سہالک کا زمانہ تھا. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۳ : ۴). [سہالگ (رک) کا ایک اِملا].

سَہالگ (فت س ، ل) امذ.
(ہندو) شادی بیاہ کا زمانہ ، مبارک زمانہ ، لگن ؛ ستاروں کا جمع ہونا. ناچ مُجرے اِکا دُکا ہی ہوتے تھے ، سہالگ تھے نہیں ، آخر ان لوگوں نے بمبئی جانے کا اِنتظام کیا. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجامِ عیش ، ۵۰). [ساہا (رک) + س : لگن लग्नः].

---چمکنا محاورہ.
شادی بیاہ کی کثرت کی وجہ سے اہلِ حرفہ کی گرم بازاری ہونا ، مانگ ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

سُہالی (ضم س) امث.
۱. **چھوٹی روغنی تلی ہوئی میٹھی روٹی ، پوری ، کچوری.**

سرسُتی کے پُوجنے کو سب لے لے آئیں بھر بھر تھالی
پُوری ، کچوری ، سموسا ، پاپڑی اور کریں ، نیکی، سُہالی

(۱۷۹۷ ، نادراتِ شاہی ، ۱۰۴).

دنے جاؤ بھوگ ہم کو جتنے کہ چاہو
ہے میٹھی سُہالی سے بہتر یہ گالی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲). یہ سیدھیاں سنا رہا ہے ، وہ گالیوں کو سُہالیاں سمجھ رہی ہے. (۱۹۷۴ ، کشف الاسرار ، ۶۵). ۲. **(مجازاً) عُمدہ ، خوش کُن ، مزیدار ، من پسند بات یا شے (گالی کی ضد).**

دے لے تُو جتنی چاہے مُجھے خُوب گالیاں
یہ گالیاں تری ہیں مُجھے سب سُہالیاں

(۱۸۴۴ ، گلستان (حسن علی) ، ۱۰۸). اس طرح کی گالیاں سہالیاں سمجھی جاتی ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ ، مضامین ، ۲ : ۱۵۳). [سُہال (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

سِہام (کس س) امذ ؛ ج.
۱. **تیر.**

کلام وہ کہ ہو وہ روحِ محمل سلما
کلام وہ کہ وہ حاسد کو ہو رماح و سہام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۶). اس قسمیہ بیان پر بھی اگر کوئی صاحب ہدفِ سہام ملام بنائیں تو میں معذور و مجبور ہوں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳). چُونکہ انتزاعِ سلطنت انہیں کے عہد میں ہوا اس لئے تمام اہل الرائے کے ہدفِ سہام اور نشانۂ ملامت وہی بن گئے. (۱۹۲۶ ، شرر، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۲۸). ۲. **حِصّہ ، ٹکڑا (جائداد کا) ؛ تقسیم.** اولاً مسئلہ میت اول کی تصحیح کریں اور اس کے ہر وارث کے سہام دے دیں. (۱۸۸۹ ، تسہیل الفرائض ، ۴۴).

رِشوت ہوتی ہے جمع جو کُچھ خاص و عام سے
زاہد بلی ہے تُم کو ہمارے سہام سے

(۱۹۲۲ ، شانِ فاروق ، ۴۳). وُرثا میں سے کوئی فوت ہو گیا ہو تو سِہام میں کسر واقع ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۵۶۱). [سِہم (رک) کی جمع].

ـــُ الغُراب (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم غ) امذ.
ایک قِسم ہے درختِ خرما کی جو لمبا اور موٹا ہوتا ہے اور جس پر دراز موٹا اور سُرخ رنگ پھل لگا ہوتا ہے ، مشہور ہے کہ یہ پھل کوؤں کو بہت مرغوب ہے (فلاحت النخل ، ۶۴). [سِہام + رک : ال (۱) + غُراب (رک)].

ـــُ اللّیل (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد ل ، ی لین) امذ.
بہت سے شہابِ ثاقب (ٹوٹے سِتارے).

چِلّہ کش زاہد ہوا مُشتاق ہو کر حُور کا
کیا سہام اللّیل سے تاکا نِشانہ دُور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹). [سہام + رک : ال (۱) + لیل (رک)].

ـــِ شَرْعی / شَرْعِیَہ کس صف (ـــفت ش ، سک ر / کس ع ، فت ی) امذ.
شریعت کے مُطابق مرنے والے کے ترکے کے حِصّے جو وارثوں پر تقسیم ہوں. میر قاسم علی کی بی بی الور کی تنخواہ میں سے بموجب سہام شرعیہ دو ثلث مظفر مرزا کو اور ایک ثلث اپنے کو تجویز کرتی ہے. (۱۸۵۹ ، خطوطِ غالب ، ۲ : ۳۹۹). حسبِ سہامِ شرعی اپنی دونوں حویلیوں پر تقسیم کر کے ہر ایک کے حوالے کر دئے اور آپ اس دولتِ دنیا سے سبکدوش ہو گیا. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۲۰۶). [سِہام + شرعی / شرعیہ (رک)].

ـــِ عُتُق (ـــضم ع ، ت) امذ.
آقا کی وفات کے بعد اس کے متروکہ غُلاموں میں سے ہر ایک کا حِصّہ جو اس کو بطور ورثہ مِلتا ہے. امام محمد کے نزدیک سِہام عُتُق چھ تھے اس کو ثلث مال بنا دیں گے اور ہر غلام کے چھ حِصے کریں گے تو خارج کے دو سدس آزاد ہوں گے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۹۹). [سِہام + عُتُق (رک)].

سُہان (ضم س) صف ؛ امذ.
رک : سہانا ، سوہن (پلیٹس). [رک : سوہن].

سَہانا (۱) (فت س) ف م.
برداشت کرنا ، جھیلنا.

سوری پیاری کہ اب ہو چکا جو تھا ہونا
سہیں گے اور بھی جو کچھ فلک سہاتا ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۰). درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دُکھ اپنے دل پر سہاتا تھا پر منھ سے کچھ نہ کہتا. (۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۹۷). [سہنا (رک) کا تعدیہ].

سَہانا (۲) (فت س) امث.
ایک راگنی کا نام (جامع اللغات). [شاہانہ (رک) کا بِگاڑ].

سُہانا (۱) (ضم س). (الف) صف ؛ امذ (مث سُہانی).
۱. حسین ، خُوبصورت ، دِلچسپ ، رنگین ، دِلکش ، پُرکشش ، عمدہ ، یادگار ، پُر کیف.

سُہانا اتھا قد سرو کے نمن
پشانی سوجیوں چاند تارے نمن

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۶۳)). تیریاں بھواں ، تیریاں انکھیاں خوب سُہانیاں تھیاں . (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸۸).

نین میں اشک ہیں ایسے سُہانے
گُلِ نرگس میں جُوں شبنم کے دانے

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۴۲). سُہانی سی امریاں تاک کے میں ان میں گیا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۶).

وہ نور اور وہ دشت سُہانا سا وہ فضا
دراج و کبک و تیہوں و طاؤس کی صدا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۷).

کل صبح راستے میں سُہانی حیا کے ساتھ
اُس نے مُجھے سلام کیا کس اِدا کے ساتھ

(۱۹۴۴ ، عرش و فرش ، ۳۲). ایسا سہانا دن ہے اسے تباہ مت کرو. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۲۰). **۲. آباد ، پُررونق.**

گھر سُہانا نظر آتا ہے مجھے
برکت یہ قدمِ یار کی ہے

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۲۵). اس کی سیج ایسی سُونی ہے جس کے سُہانے ہونے کی کوئی آس نہیں (۱۹۳۸ ، سُریلی بانسری ، ۱۹۸). (ب) ف ل. **چمکنا ؛ خُوبصورت ہونا ، دِلکش بننا** (پلیٹس). (ج) ف م. **دِلکش بنانا ، خُوبصورت کرنا ، چمکانا** (پلیٹس). [پ : سوہاو सोहाव (इ) ؛ س : شوبھیہ शोभय (ति)].

ـــ پَن (ـــفت پ) امذ.
خُوبصورتی ، لطافت ، عُمدگی. اس وقت جنگل پر وہ سُہانا پن برس رہا تھا جس کے روزانہ دیکھنے کا میں آرزو مند تو ہوں. (۱۹۴۰ ، مضامین رموزی ، ۷۵). [سُہانا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خواب (ـــو معد) امذ.
خُوبصورت خواب ؛ (کنایۃً) خیال کی رعنائی ، خوش فِکری.

ہائے وہ اک رات ساحل ، راگنی مہتاب تم
بن گئے میرے لئے کیسا سہانا خواب تم

(۱۹۷۶ ، اختر ، سکوتِ شب ، ۴۸). [سُہانا + خواب (رک)].

ـــ سا صف.
اچّھا سا ، خوش نُما سا ، مرغوبِ طبع ، دِل کے موافق.

ہوا ناگہاں اس کا اک جا گزر
سہانا سا اک باغ آیا نظر

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۵۹). [سُہانا + سا ، حرفِ تشبیہ].

ـــ سَماں (ـــفت س) امذ.
دل کش منظر ، اچّھا معلوم ہونے والا وقت (ماخوذ : مہذب اللغات). [سُہانا + سماں (رک)].

ــــ سُہانا وقت (ـــضم س ، فت و ، سک ق) امذ.
خوشگوار اور خوش آئند وقت ، دل کو خوش کرنے والا ؛ طبیعت میں تازگی پیدا کرنے والا وقت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ). [سُہانا + سہانا + وقت (رک)].

ــــ وقت (ـــفت و ، سک ق) امذ.
رک : سہانا سُہانا وقت.

ہے سُہانا وقت گُلزارِ جہاں ہے پُر فضا
آج کی یہ شام ہو بس میری شامِ مُدّعا

(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۲۳). [سُہانا + وقت (رک)].

سُہانا (۲) (ضم س) ف ل.
۱. **زیب دینا ، سجنا ، بھلا لگنا ، موزوں ہونا.**

خبر سب لے نیک ہور بد کی تج
سُہاتی ہے جاگا محمدؐ کی تج

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۱).

دیکھنا عاشقاں کی خواری ہر
اے سجن نیں تجے سُہاتا ہے

(۱۷۰۰ ، بحری ، ک ، ۲۰۶).

گئے وہ دن جو تلخ تمہارے منہ سے میٹھا لگتا تھا
سنو ہو پیارے اب وہ باتیں تُم کو نہیں سُہاتی ہیں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۶) . لوگ اگر کہیں کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں تو سُہاتا ہے نہ کہ تم یہود و نصاریٰ جو بولیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں.(۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، تفسیر قرآن العظیم ، ۲۹۳). ایسی کلی کا رنگ رُوپ کھیتوں میں ہی سُہاتا ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۲). ۲. **پسند آنا ، بھانا ، اچھا لگنا.**

مرتا ، گلتا ، فنا ہو جاتا
بن عجز نہ بھی کچھ سُہاتا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۵).

دل جن کے بجا ہیں ان کو آتی ہے خواب
آرام خوش آتا ہے سہاتی ہے خواب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۰). اب جو ان پر رام جی نے پیتا ڈالدی تو ان کی پاس بھی تمھیں نہیں سہاتی. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۶۳).

سُہاتے نہیں مُجھ کو دنیا کے دھندے
نہ ڈالو عبث میری گردن میں پھندے

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۱۹).

ہو محفوظ کیا اس سے قیدی غریب
یہ تبدیلِ موسم اسے کیا سہائے

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۱۸). ۳. (ہندو) **نیم گرم ہونا** (ماخوذ : نوراللغات). [س : شوبھیت शोभयति].

سُہانتا (ضم س ، سک ن) امث.
لطافت ، عمدگی ، خُوبصورتی ، دلکشی.

تُو صبا کا ہے وہ جھونکا جو گُزر گیا چمن سے
نہ وہ رونقیں ہیں باقی نہ کہیں سُہانتا ہے

(۱۹۵۷ ، روزن ، ۸۲). [سُہان (رک) + تا ، لاحقۂ کیفیت].

سُہانجنا (ضم س ، مغ ، فت ج) امذ.
رک : سونجھنا. جھونپڑے کے مُتّصل ہی ایک سُہانجنے کا درخت سایہ کئے ہوئے تھا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۰۵). چارے کے درخت (شیشم ، پیپل ، کیکر ، بیر ، سرین ، کٹھل ، کچنار سُہانجنا ، ڈھاک و زیتون) سبز چارہ کی فراہمی کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۷). [مقامی].

سُہانَہ (ضم س ، فت ن) امذ.
رک : سہانا (۱). سُہانہ جنگل ، شہانہ باغ دیکھ کر حد سے زیادہ مسرور ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۴). [سہانا (۱) کا ایک اِملا].

سُہانی (۱) (ضم س) صف مث.
۱. **سُہانا (۱) کی تانیث.** وہ سُہانی جگہ اور ٹھنڈی چھاؤں دیکھ کر شہزادہ ایک آن سو گیا. (۱۸۰۳ ، گُل بکاؤلی ، ۵۱). وہاں کی پیاری صبح ، سُہانی صبح ، نازک صبح صرف ۴۷ دن کی ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۳۲). یہاں کی راتیں تو انتہائی سُہانی اور خُنک ہوتی ہیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نکاو قدر شناس ، ۴۳). ۲. (مشاط گری) **اِصطلاحاً وہ گالی یا ملامت کا لفظ جو شادی کے موقع پر دلہن والے دولھا اور دولھا والوں کو چھیڑ چھاڑ اور مذاق کے طور پر دیں** (ا پ و ، ۷ : ۸۳). [سُہان (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ــــ سانی ڈَھلنا . محاورہ.
کنایہ ہے اس وقت سے جو قریبِ غروبِ آفتاب کے ہوتا ہے ، شام ہونا (نوراللغات).

سُہانی (۲) (ضم س) امث.
(چنائی کاری) **چمٹی ، باریک نوک کا چھوٹی قسم کا موچنا** (ا پ و ، ۳ : ۴۸). [ف : سوہان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

سُہانی (۳) (ضم س) امث.
(باغ بانی) **کیاری کی زمین ہموار کرنے کا تختہ ، پٹیلا** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۹). [غالباً ، سہا ـ سہاگا + نی ، لاحقۂ نسبت].

سُہانے (ضم س) صف.
سُہانا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. بجے کنجے کے نظر پڑے، جتنے اتنے بھوت سہانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۶). نکور نوبت کی لگ رہی شہنا نواز شہناؤں میں سُہانے بول بجا رہے ہیں. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۷).

ــــ سائے ڈَھلے م ف.
غروبِ آفتاب کے وقت (مخزن المحاورات ، ۵۳۶).

ــــ خواب (ـــو معد) امذ.
خُوبصورت اور دِلکش خواب؛ (کنایۃً) **رعنائی خیال ، دلکش سوچ ، خوش فہمی ، خوش کُن خیالات.** شہر میں آنے سے پہلے میں اس شہر کے سُہانے خواب دیکھا کرتا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۰). [سُہانے + خواب (رک)].

سَہاؤ(۱) (فت س ، و مج) صف.
برداشت کے قابل ، سہنے کے لائق، (شاذ) **نامعقول، بیہودہ، قابلِ نفرت** (پلیٹس). [سَہا (رک) + و ، لاحقۂ نسبت].

سَہاؤ(۲) (فت س ، و مج) امذ.
صبر ، تحمل (پلیٹس). [سَہانا (رک) کا حاصل مصدر].

سُہاوا (ضم س) امذ.
بناؤ سنگار ، آرائش ، زیب و زینت ، شان و شوکت.

کھن کاج بادل اوتری برسی سہاوامیہ
پیو پیو چنہوں اھنی پتوں سان میراھپ نلیہ

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود دریائی (ق) ، ۴۷).

مج اُس لگیا ہلاوا دو تن سو دیکھ سہاوا
اس گھر میں لانے لاواں گتاں سو جا اُچھالی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۶).

دیک اُس بزم کا خوش سہاوا وو نور
لگے بھیجنے مرحبا چاند سُورج

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۷). [سُہانا (۲) کا حاصلِ مصدر].

سُہاوَتی (ضم س ، و مج) امث.
(نجّاری) **چوکھٹ کے اترنگے کے اُوپر والی دہلیز کی جوابی لکڑی یا پتھر کی پٹی جو بطور پٹاؤ کے رکھی جاتی ہے اس میں کواڑ کی اوپر کی چُول کے سوراخ ہوتے ہیں** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۳۰).
[س : سہاوتی सहावती].

سَہاوَر (فت س ، و) امذ (قدیم).
برداشت ، صبر و تحمل.

ہو ایک خورد کوکب ، خورشید ایک خاور
جلدی بدن میں ملجا ، ہوتا نہیں سہاور

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۱۰۷). [سَہانا (۱) کا حاصلِ مصدر].

سَہاوَرت سُول (فت نیز کس س ، فت و ، سک ر ، و مع) امذ.
گھوڑوں کی ایک بیماری ، دردِ شکم ، گھوڑے کے پیٹ کا درد .
سہاورت سُول ، گھوڑا زمین پر گرتا ہے اور لوٹتا ہے اور ہاتھ پیر بلند کرتا اور کانپتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۶).
[رک : سہاورت + سُول - درد].

سَہاوَل (فت س ، و) امذ.
۱. **ساہل ، شاقول ، معماروں کا وہ آلہ جس سے عمارت ، دیوار وغیرہ کی راستی اور سیدھا پن معلوم کرتے ہیں.** ڈوری کے دوسرے سِرے میں سہاول کا حلقہ باندھے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۵۲). پھاوڑا ، کُدال ، کنی ، بسولی ، سہاول کو نیا سنبھال کے پُونچھے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۲۰ : ۳). مکانات کی دیواریں اوپر تک بالکل سیدھی چلی گئی ہیں ... وہ لوگ ضرور سہاول یا اسی جیسا کوئی اوزار ... اِستعمال کرتے ہوں گے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳). ۲. **سیدھ ، راستی.** سہاول کھڑی چیز کی سچی سیدھائی کو کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بُک ، ۵). [رک : ساہول].

سُہاوَن (ضم س ، فت و) صف.
دلکش ، عُمدہ ، خُوبصورت ، حسین.

دل بدکر او یار اُوم لکہ کا قطب شہ
یاری کہ تپاوے نہ سُہاون جو نا اچھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۵). [رک : سُہاونا (۱) کی تخفیف].

سُہاؤنا(۱) (ضم س ، سک و) صف.
رک : سہانا (۱) ، خُوبصورت. باغات بھی شہر کے پچھم طرف نپٹ سہاونے لگو ہیں کہ اِنسان کا جی وہاں کبھو اُداس نہ ہوا . (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۰۰). یہ سُہاونا شہر ایک ایسے پہاڑ کے مُتّصل واقع ہے جسکی چوٹی پر ایک قلعہ نہایت مضبوط اور مُستحکم بنا ہوا ہے. (۱۸۴۷ ، حملاتِ حیدری ، ۹۳). افسوس یہ سُندر تن یہ سُہاونا بدن یہ صُورت پاک ایک روز خاک ہو جائے گی. (۱۹۳۲ ، طالب بنارسی ، مہاراجہ گوپی چند ، ۲۸). [رک : سہانا (۱) کا ایک اِملا].

سُہاؤنا(۲) (ضم س ، سک و) ف ل (قدیم).
رک : سہانا (۲) ، اچّھا معلوم ہونا.

ویٹھ سُہاوے جیو سہمانے   ہونٹ سلونیں من لُبھانے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۷)).

جوبن سوں قد سُہاوے ٹپکے جو دھن اگن میں
دو پُھول پریاں سوں ڈال دستی ہے جیوں چمن میں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۱).

صدقے نبیؐ ملاوے تل تل قطب رجھاوے
ات چھند بندی سُہاوے ساریاں میں اس پری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۷).

صدا اچھی ہے جس کی گوشِ دل کو
سُہاویگی وہ گاوے یا نہ گاوے

(۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۹۲). [سُہانا کا قدیم اِملا].

سُہاؤنی (ضم س ، سک و) صف.
رک : سہانی. کہاروں کی زربفت و کمخاب کی کوڑتیاں اور ان کی سُہاونی ہوں ہوں اور دیے پاؤں کی بُھرتیاں. (۱۸۶۲ ، خطرِ تقدیر ، ۶۱). آپ کا محل میرے کام کا نہیں میری جھونپڑی اس سے کہیں زیادہ سُہاونی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۳۱). نئی حکومت کے لیڈروں کو اپنی تازہ کامیابی کے نشے میں یہ خوش خبری بڑی سُہاونی معلوم ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۷). [سُہانی (رک) کا ایک اِملا].

سَہایتا (فت س ، کس ہ) امث.
سہایتا ، مدد ، اعانت. جس طرح آپ کبھو سہایتا کرنے کو تیار ہوں اپنی طرف سے سارا زور لگاؤں گا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۳۷). ہمارے محافظ مترا دیوتا کے سامنے اپنے سر نگوں کر دیے وہی تمام دیوتاؤں کی سہایتا کرنے والا ہے. (۱۹۷۲ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۹۵). [سہایتا (رک) کا ایک اِملا].

سَہائی (فت س).(الف) صف ؛ امذ.
مدد کرنے والا ، پُشت پناہ ؛ ساتھ دینے والا (فرہنگ آصفیہ).

(ب) امث. **مدد ، سہارا ، پشت پناہی**. چند لوگ مکّہ میں اسلام کا کلمہ پڑھے لیکن مُشرکوں کی سہانی اور پُشتی لیتے تھے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۳۶). میں تیرے اوپر تشٹ واں ہو کے تیری سہانی (مدد) کرنے آئی ہوں . (۱۹۰۸ ، مخزن ، ۳۷). [س : سہاے सहाय].

سُہانی (ضم س) امث.
(کاشت کاری) **کھیت سے گھانس اور کٹی ہوئی فصل کی جڑیں نکالنے اور صفائی کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۶ : ۷۸). اف : کرنا ، ہونا. [سہا (سہاگا کی تخفیف) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہانے (فت س) امذ ؛ امث.
۱. **مدد ، اعانت**. جگت پرکاش اپنے گرو کو جو کیلاش پہاڑ پر رہتا تھا یوں لکھ بھیجتا ہے. کچھ ہماری سہانے کیجئے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۰). ۲. **رفاقت ، موافقت ، انس ، دوستی ، یارانہ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : ساہاین साहाय].

--- کَرْنا ف م.
مدد کرنا ، اعانت کرنا ، حِفاظت کرنا (پلیٹس).

سَہائِیک (فت س ، کس ء ، ی مغ) امذ.
رک : **سہایک**.

کیا سہائیک ہو سکے جو آپ ہی لاچار ہے
خشک سالی میں ہماری زندگی دشوار ہے

(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۸). [سہایک (رک) کا ایک اِملا].

سَہایَتا (فت س ، ی) امث.
مدد، اعانت، سہارا، تائید، یاوری ، حِمایت، ڈھارس. تم سہامانی یعنی پاربتی کا استوت کرو ، وہ تمھاری سہایتا کرے گی. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۹۵) . بھیتر سے بڑی سہایتا رہتی ہے . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷۲). یہ سماں میری سہایتا کا ہے یا مجھے اکیلے چھوڑنے کا. (۱۹۳۱ ، نہتا رانا ، ۱۹۰). گروجی ، بڑا کشٹ مجھ پر آیا ہے میری سہایتا کیجئے. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶۰). اف : کرنا ، ہونا. [س : सहायता].

---چاہْنا ف م.
تائید یا حمایت کا طالب ہونا ، مدد چاہنا ، کسی سے مدد طلب کرنا (ماخوذ : پلیٹس).

سَہایک (فت س ، ی) صف ؛ امذ.
مددگار ، حمایتی ، سہارا دینے والا ، سرپرستی کرنے والا . پُشت پناہ. پکار اپنے سہایک کو جو تُجھے میرے زبردست ہاتھ سے چھوڑائے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامایَن ، ۳ : ۳۰۹). [س : सहायक].

سَنْہتا (۱) (فت س ، سک ن) امث.
(زراعت) **چرخے کے کنارے پر ایک لکڑی سوا بالِشت کی لمبی اور پون بالِشت کی اُونچی گاڑی جاتی ہے اس کو سہتا کہتے ہیں** (توصیفِ زراعات ، ۵۸). [مقامی].

سَنْہتا (۲) (فت س ، سک ن). (الف) صف.
سہنے کے لائق ، قابلِ برداشت (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. (قواعد) **حالتِ مفعولی** (پلیٹس). [سہنا (رک) کا حالیۂ ناتمام].

--- پانی امذ.
(حمامی) **نیم گرم پانی ، معتدل گرم پانی جو نہانے کے لیے قابلِ برداشت ہو** (ا پ و ، ۴ : ۱۰۶). [سہتا + پانی (رک)].

--- سَنْہتا (---فت س ، سک ن) صف.
نیم گرم ، ایسا نیم گرم پانی جو قابلِ برداشت ہو ، کنگنا. خواص نے کنگھی کی سہتا سہتا گرم پانی ڈالا آہستہ آہستہ کھیسا کرنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۴ : ۱۲۸). نال کاٹنے کے بعد بچے کو سہتے سہتے پانی سے نہلا دھلا کر کپڑے پہنا ... بیگم کو دیا. (۱۹۶۴ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل).

--- سَہے ، اَنْ سَنْہتا / نَہ سَنْہتا ، چھاتی دہے کہاوت.
برداشت ہو سکے وہ برداشت کیا جاتا ہے جو ناقابلِ برداشت ہو وہ دل توڑ دیتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

--- سَہے اَنْ سَنْہتا چھاتی پَتّھر دَہے کہاوت.
رک : **سہتا سہے ان سہتا چھاتی دہے** (خزینۃ الامثال).

سَنْہتے سَنْہتے (فت س ، سک ن) م ف.
صبر سے ، صبر کے ساتھ ، تحمّل کے ساتھ ، برداشت کرتے ہوئے (ماخوذ : پلیٹس).

سَنْہٹوت (فت س ، سک ن ، و مج) امذ.
(ٹھگی) **مُسافر کو تلوار سے قتل کرنے کا عمل ، پھانسی دینے یا قتل کرنے والا ، ٹھگوں کا عہدے دار** (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵). [مقامی].

سَنْہج (فت س ، سک ن) صف.
۱. **اسان ، سہل**.

جان و راون و جیو تن کالبد کیا
عادت جو خوی سہج بداں عافیت میا

(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۷۲).

اِتنا نہ سمج بھیا جو بونہج
یک بار نجھانوں سب منے سہج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۲). باپ نے کہا مال جمع کرنا سہج ہے ، پر حفاظت اس کی اور اس سے فائدہ اٹھانا مشکل ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۳۹). نہیں تو سونے کی چڑیا کو پھنسانا کیا سہج ہے. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۹۱).

سہج کو کٹھن بنا رکھا تھا
سیدھ میں ٹیڑھ لگا رکھی تھی

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۴). ۲. **بات ، امر یا معاملہ جو ضروری نہ ہو ، معمولی ، غیراہم ، بے کار**.

نکلتی ہے جو سہج تُجھ مُکھ تی بات
وو علمِ لدُنی کے تھے سب نکات

(۱۶۵۷ ، گُلشنِ عشق ، ۲۲).

ترے عِشق میں جو ہے ثابت قدم
دمِ عیسوی سہج اوس کا ہے دم

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۲۶). اگر اس کا بیوپار سہج ہے ، اس کا لین دین تول مول ٹھیک ٹھاک ہے تو آپ نظرِ حقارت سے اسے نہیں دیکھ سکتے. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۷۵). ۳ **پسندیدہ ، مطبوع ، مذہم.** کانوں سے جو چاہتے کی آواز سہج سُنیئے تو خوشی سے اور شوق کے سوز سے پسینہ آجاتا ہے اور دل بے اِختیار ہو جاتا ہے. (۱۷۴۳؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۳). ۴. **بِلازحمت ، بغیرِ دِقّت ، آسانی سے.** سلیمان نے کہا کہ واقعی میں آپ نے دُرست فرمایا اور اس شخص سے کہا کہ سہج چُھٹی ملی. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۷۱). ۵. **آرام دہ ، سکون بخش.** ان کی بڑی شدید تمنّا تھی کہ وہ اپنے محبوب وطن کشمیر آ کر اس کے سہج اور شفیق آغوش میں ہمیشہ کے لیے سما جائیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۷۹۸). [س : सहज].

---پکّے سو میٹھا (ہو) کہاوت.
جس کام میں جلدی نہ کی جائے اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے. کاتا اور لے دوڑی ، میرا شیوہ نہیں ، میں سہج پکّے سو میٹھا ، کا قائل ہوں. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۳۲۸).

---دھاری امذ.
سِکھوں کے ایک فِرقہ کا نام، نادی سکھ ، مونا. نادی سِکھ جن کو مونا اور سہج دھاری بھی کہتے ہیں وہ حُقّہ پیتے ... ہیں. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۸۰۳). [سہج + دھاری (رک)].

---سا صف.
آسان ، دیکھنے میں سہل ، معمولی سا ، سادہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---سُہاگ پَر کَون گُندھائے سِیس کہاوت.
عارضی زندگی پر کیا بھروسہ کرنا.

چلنا ہے رہنا نہیں اور چلنا بسوے بیس
ایسے سہج سُہاگ پر کون گُندھائے سِیس

(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۶).

---سَہج م ف.
آہستہ آہستہ ، دِھیرے دِھیرے ، سُست رفتاری کے ساتھ ، نرمی ؛ آرام سے ، اِطمینان سے ؛ برائے نام. یہ اگلے وقتوں کی سواریاں ہیں ، سہج سہج چلتی ہیں ہچکولے بھی لگتے ہیں. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴۶). خانصاحب کے رُوبرو سہما سہما آیا ... اور بہت سہج سہج معانقہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۳۵). کھیر کی رسم ادا کر کے دلھا ، دلہن کے سہج سہج پھُولوں کی سات چھڑیاں لگاتا ہے . (۱۹۰۵ ، رسومِ دہلی ، سیّد احمد ، ۱۰۰). یوں سہج سہج کے قدم اٹھا رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ ہو کہ ان کی کمزور ٹانگیں ان کے اوپری جسم کا بوجھ سہار سکیں گی. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۶).

---کَرْنا ف م.
سہل بنانا ، آسان بنانا.

دل سے شرمندگی اور جور ترا ، طعنِ رقیب
عِشق نے سہج کیا مُجھ پہ جو ہموار نہ تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).

---میں م ف.
آسانی سے، آہستگی سے ، بِلازحمت، اِطمینان سے. جو اپنا نُقصان ہوتا ہوئے تو اسے سہج میں جواب دے. (۱۷۴۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۸) آواز سہج میں سُنی کہ اے کمبخت ، بدنصیب ڈور کا سِرا اپنے ہاتھ میں مضبوط باندھ. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۹). یہ سچ ہے کہ میرا محبوب سہج میں نہیں مِل سکتا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۶۰).

سَہَج (۱) (فت س ، ہ) امث.
آنتوں کی رِیاحی بیماری. اگر خُون کا رُکاؤ عارضۂ سہج کی وجہ سے ہو جو ایک قسم کی انتوں کی رِیاحی بیماری ہے تو یہ چیز اس عارضہ کے لیے نافع ہو گی. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۲۲۴). [ع].

سَہَج (۲) (فت س ، ہ) صف.
فِطری ، حقیقی ، اصلی ، پیدائشی.

ظاہر باطن اپنا رُوپ
ذات منزّہ سہج سروپ

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۰۰)). ہور تمام محو ہو کر سہجیں سہج ہے تو شِرک حسنہ ہے. (۱۷۶۴ ، چھ سرہار ، ورق ، ۷۲). [س : सहज].

---اَوَسْتھا (---فت ا ، و ، سک س) امث.
فِطری حالت ؛ (کنایۃً) سادہ زِندگی. میں ایک سادے انسان کی طرح چاہتا ہوں چاہنے کا مفہوم نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچنے کی تمنّا رکھتا ہوں، تمنا سے عادی ہو کر جسے ہم عُرفِ عام میں «سہج اوستھا» کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [سہج + اوستھا (رک)].

---کار صف.
خالقِ فطرت ، قُدرت والا. اٹھارہ ہزار عالم میرے پیٹ میں ، نہ منجے نشان نہ منجے مثل ، نہ آنا نہ جانا ، نہ کچ رُوپ نہ کچ مانند نہ نشان ، میں ہوں نرانکار سن ، سہجین سہجکار. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳). [سہج + ف : کار ، کردن = کرنا].

---ہِیجڑا ، بِرہَم چاری کہاوت.
ہیجڑے کو برہم چاری بننا آسان ہے ، **مجبوری کا نام صبر یعنی فطری یا مادرزاد نامرد کو مُجَرّد رہنا آسان ہے. نااہلیت چُھپانے کا اچّھا بہانا جو چیز کسی کے پاس نہ ہو اُسے چھوڑنا آسان ہے** (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

سُہْجَن (ضم نیز فت مع س ، سک ہ ، فت ج) امذ.
ایک درخت کا نام ، سہجنا (رک).

وہ سہجن کہ وہ سُرخ گھونگچی کے پُھول
املتاس اور سال کنگنی کے پُھول
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۹). [رک : سہجنا].

سُہَجْنا / سُہَجْنَہ (ضم نیز فت مع س ، فت ہ ، سک ج / فت ن) امذ.
(نباتیات) ایک درخت کا نام جس کی کلیاں اور پھلیاں پکائی جاتی ہیں نیز اس درخت کے پُھول ، پتّے ، پھل ، بیج ، چھال وغیرہ بطور دوا اِستعمال ہوتے ہیں. لاط :
مقرر کچھ سہجنے کی بھی ہو چھال
سبھوں کو لے کے تو جو کوب کر ڈال
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۰). سہجنا بہت بڑا درخت نہیں ہوتا ، پُھول کی ترکاری پکاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۰۰). سہجنہ کے پُھولوں ، پتوں ، پھلیوں اور گوند کو سرد بلغمی امراض میں اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۵). بعض جڑیں ایسی بھی ہیں جن کا تازہ رس عرق سے زیادہ مُفید ہے جیسے سہجنہ کی جڑ وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۸۱). [س सेहरञ्जो].

سَہْجِیْن (فت مع س ، سک ہ ، ی مع) صف.
رک : سہج (۲). اٹھارہ ہزار عالم میرے پیٹ میں نہ سنجے نشان نہ سنجے مثل ، نہ آنا نہ جانا ، نہ کچ رُوپ ، نہ کچ مانند نہ نشان ، میں ہوں نرانکارسن سہجین سہجکار. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳). [رک : سہج (۲) + ین ، لاحقۂ صفت].

سَہْجھ (فت مع س ، سک ہ ، جھ) صف.
آسان ، سہل.
دو عالم مُجھ نیں بھر جاتا ہے ظالم
ترے تئیں سہجھ ہے آنکھیں پھرانا
(۱۷۴۷ ، دیوان قاسم ، ۳۱). [سہج (رک) کا قدیم اِملا].

سَہدیوی (فت س ، سک ہ ، ی مع) امث ؛ سہدیئی.
(نباتیات) ایک دیسی بُوٹی کا نام جو بطور دوا اِستعمال کی جاتی ہے. اس کے پتّے تلسی کے پتّوں کی مانند ہوتے ہیں. مُسکّن حرارت ہونے کی وجہ سے سہدیوی کو صفراوی اور دموی بُخاروں میں ... اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۶). [مقامی].

سَہَر (فت س ، ہ) صف ؛ امذ.
(طب) بے خوابی کا مرض ، بیداری ، نیند نہ آنا ، جاگتے رہنا. سہر عربی میں بیداری کو ، جاگنے کو کہتے ہیں. (۱۷۷۱ ، تفسیر مُرادیہ ، ۵۶). سہر بے خوابی کے مرض کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). مُجھے سہر یعنی بے خوابی کی بیماری ہے تمام رات جاگتا رہتا ہوں. (۱۹۳۴ ، سمن پوش ، ۱۳۶). [ع].

سِہْر (کس س ، سک ہ) امذ.
چھلکے جو مچھلی کے اُوپر ہوتے ہیں ، کھپرا ، فلس ، سینے. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سُنہری مچھلی کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنہیں سہر کہتے ہیں لگی ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۹). [مقامی].

سِہْرا (کس مع س ، سک ہ) امذ.
۱. موتیوں یا پھولوں کی لڑیاں ، مقیش یا چاندی سونے کے تاروں کے ساتھ جو بیاہ کے وقت دُلہا دلہن کے سر پر باندھ کر مُنھ کی طرف چھوڑ دیتے ہیں جن سے چہرہ ڈھک جاتا ہے.
سو باراں معطر حمائل سوں میل
سو سہرا ثُریا و طُرّہ سہیل
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).
ایک پل میں ہووے سہرا سیس پر
ایک پل میں ہووے سر نیزے اوپر
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۸).
سر اُوپر موتیوں کے لڑکا سہرا
گلے میں ہار مقیشی سُنہرا
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نِگار ، ۱۷۹). پگڑی کے اوپر زری کا سرپیچ پھر سر پر موڑ اور ماتھے پر سہرا باندھا. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۸). شہزادوں میں موتیوں کا طُرّہ اور سہرا ، متوسط درجہ والوں میں پُھولوں کا سہرا ، پھولوں ہی کا طُرّہ. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷۷). **۲. وہ نظم جو شادی بیاہ کے موقع پر شعرا ، دولہا اور اس کے اعزہ کو خوش کرنے کے لیے لکھتے ہیں اور اس میں سہرے کی تعریف اور دولہا کے چہرے پر اس کی سجاوٹ کی شاعرانہ تمثیلیں اور تشبیہیں ہوتی ہیں.**
ہم سُخن فہم ہیں غالب کے طرف دار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہہ دے کوئی بڑھ کر سہرا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸). دونوں شاعروں نے یہ سہرا کہا تھا لیکن ذوق کا سہرا ایسا مقبول ہوا کہ تمام دہلی میں لوگ اسے پڑھ پڑھ کے جُھومنے لگے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۴). سہرا یہ ایک طرح کی فرمائشی نظم ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، اصناف سُخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۷). اف : پڑھنا ، کہنا ، گانا ، لکھنا. **۳. (قبر یا تعزیہ پر چڑھانے کا) پُھولوں کا ہار جو کسی چیز پر گولائی میں چپکا دیا جاتا ہے.** ہندو بیاہ میں مور باندھتے ہیں ، یہ لوگ سہرا اور مقنعہ باندھنے لگے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۳).
جنوں میں موت آئی ہے مُجھے پُھولوں سے کیا مطلب
مری تُربت پہ سہرا ہو مرے تارِ گریباں کا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۹). میں واپس آتے ہی بیاہ کر لوں گا ورنہ یہ سہرا میری قبر پر چڑھے گا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۱). اف : باندھنا ، ہونا. **۴. ایک طرح کی آتش بازی کہ جب اسے چھوڑتے ہیں تو اُس میں سے پُھول طرح جھڑتے ہیں کہ سہرے کی لڑیاں لٹکتی معلوم ہوتی ہیں.** اس میں پُھولجھڑی یا نسرین یا سہرے کی بارود بھی ٹُھکے دے کر بھر دیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۶۸). یہ سلسلہ ختم ہوتے ہی مہتابیوں ، آفتابیوں اناروں اور سہروں ، جائی جوہیوں بت پھلوں اور چرخیوں کا مُقابلہ شروع ہوا. (۱۹۴۷ ، فرحت اللہ بیگ ، مضامین ، ۲ : ۴۶). **۵. (سنگ تراشی) مرغول جو پتّھر کی پیشانی اور حاشیہ پر بطور سرکہ بنی ہو ، منبت کاری کی بیل** (اپ و ، ۱ : ۶۹). [शोभाञ्जन].

---اپنے سر باندھنا محاورہ.
خود کو کسی کام یا کارنامے کا حقدار قرار دینا. مولوی ... اس کا سہرا اپنے سر باندھ رہے ہیں جس کے لیے ہمیں لوگوں کو اصل صورتِ حال بتانا چاہیے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵).

---باندھنا ف م.
۱. دلہن یا دولھا کے سر پر سہرا سجانا ، شادی کرنا.

قدرتی پھولاں کا سہرا (باندھے) ہیں تج سیس اوپر
دیکھ مالیاں پات جوڑے نیں ہیں اے پھل بوستانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸).

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ ، شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷).خدا چچا میاں اور چچی بیگم کو سلامت رکھے وہ اپنے ہاتھ سے اس کا سہرا باندھیں گے. (۱۹۸۷، پھول پتھر ، ۱۶). **۲. بہنوئی یا بہن کا نیگ لینے کے لیے سہرے کو سالے یا بھائی کے سر پر رکھنا.**

رشک سے لڑتی ہیں آپس میں الجھ کر لڑیاں
باندھنے کے لیے جب سر پہ اٹھایا سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۸).

---بڑھانا محاورہ.
سہرا سر سے کھولنا ، سہرا اتار دینا ، سہرا ٹھنڈا کرنا.

تھی صبح شبِ عقد کہ پیکِ اجل آیا
دیکھا بھی نہ تھا ماں نے کہ سہرے کو بڑھایا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲: ۷۳).جھنن کے دلھا نے اپنا سہرا خود ہی بڑھا لیا تھا. (۱۹۸۳ ، درشن نین ، ۱۲۱).

---بنانا ف م.
موتیوں یا پھولوں کی مسلسل لڑیاں بنانا اس طرح سے کہ سہرے کی صورت ہو جائے.

دُرِ خوش آب مضامین سے بنا کر لایا
واسطے تیرے ترا ذوقِ ثناگر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۷).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
سہرا باندھنے کی رسم (علمی اردو لغت). [سہرا + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندھائی (---فت ب ، سک ن) امث.
سہرا باندھنے کا نیگ جو بہنوئی کا حق قرار دیا گیا ہے.

کہیں دیکھا کہ دولھا کی قضا نے
لیا ہو نیگ ، سر سہرا بندھائی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۱۹). ہمارا سہرا بندھائی کا حق دیجئے. (۱۹۶۴ ، نورِ مشرق ، ۷۳).

---بندھنا محاورہ.
کامیابی کا حق دار قرار پانا ، کامرانی کا مستحق ہونا. تین بت نصب کرا دیے گئے جن کے سروں پر فتح کے سہرے بندھے تھے.

(۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۲ ، ۱۷۲).ابھی تک لاشعور کی دریافت کا سہرا فرائڈ کے سر بندھتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۵).

---چڑھانا محاورہ.
عقیدۃً لوحِ مزار ؛ عَلَم یا تعزیوں وغیرہ پر پھول لٹکانا ؛ فوج کے نشان پر پھول چڑھانا.

نالے کے ساتھ منہ سے جو نکلیں گے لختِ دل
فوجِ الم چڑھائے گی سہرا نشان پر

(۱۸۴۷ ، صیدیہ ، ۴۲).

---دکھانا محاورہ.
کسی کا بیاہ رچانے کی تمنا یا آرزو پوری ہونا ، کسی کی شادی میں شریک ہونے کا موقع ملنا. خدا کا شکر ہے جس نے آج ہم کو دونوں لڑکوں کا سہرا دکھایا. (۱۹۲۴ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۲۶).

---دیکھنا محاورہ.
کسی کو دولھا بنا ہوا دیکھنا ، کسی کی شادی کی خوشی میں شریک ہونا. موت و حیات سب کو لگی پڑی ہے بھلا جیتے جی ان کا سہرا دیکھ لیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۵).خدا وہ دن دکھائے کہ ان دونوں کا سہرا دیکھوں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۰۹). جو کچھ ہونا تھا وہ کہاں ہوا؟ ماں باپ نے بیٹے کا سہرا کہاں دیکھا؟ (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۴۴).

---سر باندھنا محاورہ.
حق دار بنانا ، مستحق قرار دینا. ایسی مبالغہ آمیز رائے دیتے ہیں کہ سب کے سہرے اس کے سر باندھ دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۷۵).

---سر ہونا محاورہ.
سب سے اہم کردار ادا کرنا ، کسی ہر کام کا دارومدار یا کامیابی کا انحصار ہونا ، سرخرو ہونا. علم جراحت سے متعلق تحقیق و انکشاف کا سہرا زکریا رازی کے سر ہے ... عباس الزہراوی کو خاص امتیاز حاصل ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، جعفری ، ۸۱).

---گانا محاورہ.
شادی کا سہرا نظم یا گیت سنانا.

دھوم ہے گلشنِ آفاق میں اس سہرے کی
گائیں مرغانِ نواسنج نہ کیونکر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۶).جہاں ناچ رنگ ہوتا ہے وہاں رنڈی بھی پہلے سہرا ہی گاتی ہے.(۱۹۸۱ ، اترپردیش کے لوک گیت ، ۳۱۵).

---گوندھنا محاورہ.
۱. سہرا بنانا ، سہرا تیار کرنا ، پھولوں کو پرو کر لڑیاں تیار کر کے انہیں سہرے کی شکل دینا.

تھے براق وہاں آدم سے لگا تا احمدؐ
اور جبریل امین گوندھ کے سہرا لایا

(۱۷۰۷ ، ولی ، (اردو ، کراچی ، ۵۶)).

تا بنے اور بنی میں رہے اخلاص بہم
گُوندھیے سورۂ اِخلاص کو پڑھ کر سہرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۸).
شوخ ایسا ہے کہ چھوٹے سے اُلجھ پڑتا ہے
مُجھ کو حیرت ہے کہ گُوندھا گیا کیونکر سہرا
(۱۹۲۸ ، سرتاج سُخن ، ۱۲). ۲. (کنایۃً) **سہرا کہنا یا تحریر کرنا ، سہرا لکھنا.** ہماری طبع گلچیں نے جھٹ سہرا گُوندھ ڈالا . (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲۰ : ۱۰).

سُسرا (ضم مع س ، سک ہ) امذ.
خسر ، یعنی بیوی کا یا شوہر کا باپ ، عوام سہرا بھی بولتے ہیں (محاوراتِ ہند). [رک : سُسرا].

سُہراب (ضم مع س ، سک ہ) امذ.
ایران کے مشہور پہلوان کا نام؛(کنایۃً) بہادر ، جری ، طاقتور.
حیف ہے دستِ بلِ گردوں نے کیا کیا کر دیے
بہمن و اسفندیار و رستم و سہراب خاک
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۶۹).
فرامرز ، سہراب و اسفندیار
جو ہوتے مُقابل تو ہوتے فرار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۰۷). اس نے سب کو اٹھا اٹھا کر پھینک دیا اور کھڑے ہو کر ہنکارا کہ ہاں کہاں ہیں رستم و سہراب ، اسفندیار و گودرز. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷) . [ف : عَلَم].

سُہراٹ لَگانا ف م.
بھولی ہوئی بات یاد دلانا (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۱۰).

سَہرانا (فت س ، سک ہ) ف م.
۱. **ترتیب دینا ، آراستہ کرنا ، سجانا.** اس کی عرضی جو مضامین نیاز اور صدقِ دل کی دعاوں سے سہرائی ہوئی تھی ، درگاہ میں پڑھی گئی. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲۰). ۲. **کانپنا ، تھرّانا ، پھریری لینا.** بدن ہمارے سہرا گئے. (۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۳۵). ۳. **خوشی یا ڈر سے رونگٹے کھڑے ہونا ، سہلانا یا ہاتھ پھیرنا ، رونگٹے کھڑے ہونا ، پھریری لینا ، خوشی یا غم کے اظہار کے وقت ہلنا ، آہستہ آہستہ ملنا ، مارنا ، سہلانا ؛ تھکانا ، پریشان کرنا ، چھیڑنا ، گُدگُدانا ، تنگ کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سہلانا (رک) کا متبادل املا].

سِہرانا (کس س ، سک ہ) ف م.
مقدس چیز کو دریا میں بہانا (جامع اللغات). [رک : سیرانا].

سَہراوَن (فت مع س ، سک ہ ، فت و) امث.
گُدگُدی ، چھیڑچھاڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس) . [سہراونا (رک) سے حاصلِ مصدر].

سَہراوْنا ف م.
سہلانا ، سہرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : سہرانا].

سَہَرنا (فت س ، ہ) ف م.
ترتیب دینا ، سنوارنا ، سجانا ، آراستہ کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सहर ؛ س सहर (ति)].

سِہَڑنا (۱) (کس س ، فت ہ) ف ل.
کانپنا ، خوف زدہ ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शिखर].

سِہَرنا (۲) (کس س ، فت ہ) ف م.
پانی پگھلانا ، حل ہو جانا ، مائع بن جانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شیتھل शिथिल].

سُہَرنا (ضم س ، فت ہ) ف م.
کھینچنا ، گھسیٹنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سہارنا رک کا تعدیہ].

سُہْرْوَرْدی (ضم مع س ، سک ہ ، ر ، فت و ، سک ر) صف.
اِیران کے شہر سہرورد کے مشہور صوفی بُزرگ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی.
اور سیز دہم یہ سہروردی ہے عیاں
تو شیخ ابو نجیب سے اوس کو جان
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۴).
قادری اور سہروردی اور چشتی
چشمۂ فیض ہے جناب کا در
(۱۹۵۹ ، صد رنگ ، ۴۶). [سہرورد (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَہْرْوَرْدِیَہ (ضم مع س ، سک ہ ، ر ، فت و ، سک ر ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
مشہور صُوفی بُزرگ حضرت شیخ سہروردی کے مسلک کا پیروکار یا مُرید ، سہروردی سلسلۂ صوفیا . سہروردیے حالتِ جذب میں نعرے کرتے ، صابری صبر و شکر کا دم بھرتے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). پہلے دور کے خواجگانِ چشت ، بُزرگانِ قادریہ اور سہروردیہ بہت بلند رتبہ لوگ تھے. (۱۹۵۳ ، تاریخِ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۵۵). [سہروردی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

سَہْرُوسا (فت س ، سک ہ ، و مع) صف.
غُصّہ ور ، ناراض ، بھڑکا ہوا (جامع اللغات). [س : सह + रोष + क].

سِہْرَہ (کس مع س ، سک ہ ، فت ر) امذ.
رک : سہرا . اس موقع پر گویّوں نے سہرہ اور سہاگ گائے . (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۹۹). [سہرا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سُہرَہ (ضم س ، سک ہ ، فت ر) امذ.
برقش پرند جو ترکستان سے موسمِ سرما میں پاکستان آتا ہے. ترکستانی گلابی سُہرہ چھ انچ لمبا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، پاکستان کے دل چسپ پرندے ، ۱۳۱). [مقامی].

سَہْری (فت س ، سک ہ) امث.
ایک قسم کی مچھلی ، کاہور ، سیم ماہی Cyprinoschry Sopareius (فیلن ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : सहस्त्र].

سِہری (کس س ، سک ہ) امث.
کپکپاہٹ ، سردی ، تھرتھری (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[رک : سہرنا (۱) سے اسم کیفیت].

سِہرے (کس مج س ، سک ہ) امذ.
سہرا کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.
سہرے کہاں تک پڑیں ، آنسوؤں کے چہرے پر
گریہ گلے ہی کا ہار ، دیکھیے کب تک ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳).
ہو خیر دلہن دولہا کی ماتھا مرا ٹھنکا
اچھا نہیں ہی ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا
(۱۸۲۹ ، جان صاحب ، د ، ۷۶). یہ تو آج تک نہیں دیکھا کہ کوئی اپنے سہرے کی بی بی کو مرغی کی طرح ڈھابلی میں بند کرے .
(۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۵).

ـــ کے پُھول کِھلنا محاورہ.
بیاہ کا وقت آنا ، شادی کی مبارک نوبت آنا.
دونوں دولہا دلہن خوشی سے ملیں
کہیں سہرے کے پُھول جلد کھلیں
(۱۸۸۱ ، منیر (نوراللغات)).

ـــ کے پُھول نہ سُوکھنا محاورہ.
شادی ہوئے زیادہ زمانہ نہ ہونا ، بیاہ کو زیادہ مُدّت نہ گزرنا ، نئی نئی شادی ہونا.
سہرے کے پُھول بھی ابھی سُوکھے نہیں ہیں آہ
جو آگیا پیام رنڈاپے کا یا اِلٰہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۰).

سَہرِیا (فت س ، ہ ، سک ر) امذ.
نباتات کی ایک مخلوط نسل کی قسم جو زرد اور سبز ہوتی ہے .
مخلوط نسل کو جس میں مفرد معتاد ہوتی ہے سہریا ہریا ( ) کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۸۵۸). [سہر + یا ، لاحقۂ نِسبت].

سُہریز (ضم س ، سک ہ ، ی مج) امذ.
شہریز ، خُرما کی ایک مشہور قسم. اہلِ لُغت نے اس کو سینِ مہملہ کے ساتھ سُہریز لکھا ہے.(۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۳۴).[ع].

سَہڑی (فت س ، سک ہ) امث.
عام دیسی چڑیا کی ایک قسم جو عموماً مکانوں میں آباد ہو جاتی ہے. اس کی تین قسمیں ہیں... سہڑی (فارسی میں سہرہ کہتے ہیں). دونم بنیاہ ہے جو سہڑی کے گھونسلے میں انڈے دیتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۵۹). [مقامی].

سَہَس (۱) (فت س ، ہ) صف.
ایک ہزار ، ہزار.
خدا کی رضا سوں برس گانٹھ آیا
سہس شکر کر تُوں برس گانٹھ آیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۰).
سہس رنگوں اور ایک رنگیلا سہس چھبوں یک بام
ایک پنے کے پانوں پھسل گئے دوہی سر بدنام
(۱۷۱۴ ، بحری ، ک ، ۲۳۸). [سَہسَر (رک) کا قدیم املا].

ـــ موریَہ (ـــ و مج ، سک ر ، فت ی) امث.
ایک بُوٹی کا نام جو زخم کے کیڑوں کے مارنے میں بطور دوا استعمال کی جاتی ہے. برسات میں اُگتی ہے. پتے چوڑے ہوتے ہیں.
دوا کہ دیدان کے مارنے میں عدیم المثال ہے ... شریفہ کی تازہ پتی پیس کر بھرنا سہس موریہ جو ایک قسم کی گھاس چوڑی پتی زمین پر لپٹی ہوئی برسات میں جمتی ہے ، پیسکر بھرنا . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۴۸). [سہس + موریہ (رک)].

ـــ ناگنی (ـــ سک گ) امث.
(ہندو) پاتال کے ناگ لوک میں کالا ناگ رہتا ہے جس کے ہزار پھن ہوتے ہیں ، اس کی ناگنیں بھی ہزار ہیں ، ہندو دیو مالا میں یہ ناگ اور ناگنیاں مقدس مانی جاتی ہیں.
جوڑا نہیں گینڈ ہے کنھیا کی
یا سہس ناگنی ہے دریا کی
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۴). [سہس + ناگنی (رک)].

سَہَس (۲) (فت س ، ہ) صف.
۱. ہمت ، جُرأت ، حوصلہ.
جو سہس دل کمل پہ قایم ہے
اور اس لوک اس پہ دایم ہے
(۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۱). **۲. فتح ؛ روشنی ؛ ہندی مہینے ماگھ ، اگھن ؛ موسمِ سرما** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) .
[ساہس (رک) کی تخفیف].

ـــ برکھا (ـــ فت ب ، سک ر) امث.
جاڑوں کی بارش ، ماگھ کے جھلے. آسمان پر سہس برکھا کے بادل ... ڈٹے ہوئے تھے. (۱۹۸۳ ، ترک بہادر ، ۷۵). [سہس + برکھا (رک)].

سَہسَر (فت س ، سک ہ ، فت س) صف.
ہزار.
اٹھارہ سہسر عالم جن
ان نہیں سر جیاتا ہور کن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ورق ، ۱). [س : सहस्र].

ـــ ڈبکی میں لئی موتی لگا نہ ہاتھ ، ساگر کا کیا دوش ہے ، ہیں ہمارے بھاگ کہاوت.
میں نے ہزار غوطے لگائے مگر موتی نہ ملا. اس میں سمندر کا کوئی قصور نہیں ، ہماری قسمت ہی خراب ہے. قِسمت کے بغیر محض کوشش سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا (جامع الامثال).

ـــ گوپی ایک کَنھَیا کہاوت.
ایک چیز کے بہت طالب ، چیز ایک آرزومند بہت ، یک انار و صد بیمار (جامع الامثال).

ـــ ہاتھ ہیں جیسے چاہے دے کہاوت.
خدا کے دینے کے ہزار رستے ہیں ، جس طرح چاہے دے (جامع الامثال).

سَہَسَن (فت س ، سک ہ ، فت س) صف.
ہزار ، ہزار سے متعلق ، اکائی دہائی وغیرہ کی گنتی میں ہزار کی گنتی. یہاں اکائی اور دہائی اور سینکڑے اور ہزاروں کا ایکن ، دھن ، سین ، سہسن دہ سہسن . (۱۸۲۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۴). [رک : سہس + ن ، لاحقۂ نسبت].

سَہَسہ (فت س ، سک ہ ، فت س) امث.
تھیلی ، ٹاٹ کی تھیلی. بادشاہ کا حکم یہ بھی ہے کہ ہزار دام ایک ٹاٹ کی تھیلی میں رکھے جائیں اس کا نام سہسہ ہو . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۷). پلاس کی تھیلیوں ... کو زبانِ ہندی میں سہسہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱). [مقامی].

سِہَک (کس س ، فت ہ) م ف.
سِسک.

پیت سنگھاتین پکڑ رہ
رون لاگا سہک سہک

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۳). [رک : سِسکنا].

سُہک (ضم س ، سک ہ) امث.
رک : سوک ، سوگ. کامنی کو اس بہانے سے جگایا کہ ایک سہک دھوم کی نکلنے والی ہے . (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۸۷). [سوگ (۲) کا ایک املا].

سَہل (فت س ، سک ہ). (الف) صف.
۱. آسان ، مشکل کا نقیض.

کہے شہ کی تدبیر ہو سہل ہے
اگر نہ کریں تو بہوت جہل ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

بن تجھ کون تو آپگی ہو سچ ہے
ہے سہل تجھ اور کون کڑچ ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۷).

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳). میں تو اتنی فارسی نہیں جانتا کہ مشکل الفاظ لکھ سکوں ... اگر کیفیات کا احساس ہو تو مشکل زبان بھی سہل ہو جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۷۱).
۲. سرسری ، غیر اہم ، معمولی ، حقیر.

آلودگان گرد کو منعم نہ بوجھ سہل
اکثر سنا ہے گنج تو پنہاں ہے زیرِ خاک

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).

مت سہل ہمیں سمجھو پہنچے تھے بہم تب ہم
برسوں تئیں گردوں نے جب خاک کو چھانا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۴). یہ بات کہ کیسی بیماریاں کس طرح پر سہل اور خوشگوار علاج سے آرام پاتی ہیں ملاحظہ فرمایا کریں. (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۶۳).

سہل کہتا ہوں ممتنع حسرت
نغز گوئی مرا شعار نہیں

(۱۸۵۱ ، حسرت ، ک ، ۱۲۷). **۳. نرم زمین ، پولی زمین ، نرم اور ہموار زمین.** آبادی و یران ، ویرانہ آباد ، بر بحر ، سہل جبل ، جبل سہل ہو جاتا ہے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۳). (ب) م ف. **بآسانی ، سہولت سے ، بلا دقت.** شہسواری اور تیر اندازی تو بیشک سہل آ جاتی ہو گی ، لیکن کیا اچھی بات ہوتی اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ راست بازی کن کن طریقوں سے سکھاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۳۴). [ع].

ـــ اِعْتِقاد (ـــ کس ا ، سک ع ، کس ت) صف.
آسانی سے اعتقاد کرلینے والا ، آسانی سے معتقد ہو جانے والا. اس روش میں کوئی تغیر نہ ہوا وہ جیسے سہل اعتقاد جئے ویسے ہی سہل اعتقاد مرے. (۱۹۳۴ ، دودھ کی قیمت ، ۷۶). [سہل + اعتقاد (رک)].

ـــ اِعْتِقادی (ـــ کس ا ، سک ع ، کس ت) امث.
زود اعتقادی. آخر اسے اپنی سہل اعتقادی کا تاوان دینا پڑا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۴) . [سہل اعتقاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُ الْاِخْراج (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک خ) امذ.
رک : سہل الادا. انسان ہمیشہ سے سہل الاخراج الفاظ کا متلاشی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۳۵). [سہل + رک : ال (۱) + اخراج (رک)].

ـــُ الْاَدا (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ا) امذ.
ادائیگی میں آسان ، بولنے یا زبان سے ادا کرنے میں آسان. ادائی بول چال میں وہی الفاظ زبان پر آئیں گے جو سادہ صاف اور سہل الادا ہوں. (۱۹۰۷ ، موازنہ انیس و دبیر ، ۳۰). [سہل + رک : ال (۱) + ادا (رک)].

ـــُ الْاُصُول (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، و مع) صف.
آسان ، غیر اہم ، آسانی سے سمجھ میں آنے والا.

ہوا سہل الاصول وعدۂ وصل
کر رحم اہلِ حوصلہ ہو کر

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، مرزا ، ۲۹). مشکل سے مشکل مسئلہ ان کے سامنے سہل الاصول ہو جاتا ہے. بڑے ذہین آدمی ہیں. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵). [سہل + رک : ال (۱) + اصول (رک)].

ـــُ الْاِنْتِقاش (ـــ ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن ، کس ت) صف.
آسانی سے شکل اختیار کر لینے والا ، بلا زحمت کسی بھی شکل میں تبدیل کیا جانے والا. سیال کی تعریف یہ ہے کہ وہ سہل الانتقاش ہو. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۶) . [سہل + رک : ال (۱) + انتقاش (رک)].

---الْاِنْقِیاد (---ضم ل ، غم ا ، سک ل، کس ا ، سک ن ، کس ق) صف.
آسانی سے رک جانے یا بند ہو جانے والا ، جلد قابو میں آ جانے والا ، جسے آسانی سے روکا جاسکے ، آسانی سے قابو میں آنے والا. مثلاً پانی کہ ہم اس کا اتنا ہی حال جانتے ہیں کہ سیال ہے سہل الانقیاد ہے.(۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۵). [سہل + رک : ال (۱) + انقیاد (رک)].

---الْحُصُول (---ضم ل، غم ا، سک ل، ضم ح، ومع) صف.
آسانی سے دستیاب ، آسان ، عام ، معمولی ، آسانی سے مل جانے والا. دوا چونکہ سہل الحصول و کم قیمت ہے ایک عرصہ تک میری توجہ اس کی طرف نہیں ہوئی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۷). بنگال کے گیتوں کی تفصیل سہل الحصول ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۹۸). [سہل + رک : ال (ا) + اصول (رک)].

---الْخُرُوج (---ضم ل، غم ا، سک ل، ضم خ ، و مع) صف.
بآسانی ادا ہونے والے الفاظ ، حروف جو روانی سے ادا ہو سکیں. اپنے سہل الخروج ہونے کے سبب ہر ایک سے اپنے اپنے موقع پر بہ آسانی سرزد ہو جایا کرتی تھیں. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۳). اس کے لئے چند مفرد و سہل الخروج حروف ملکی و مقامی رنگ میں تجویز کئے گئے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۳۳). [سہل + رک : ال (ا) + خروج (رک)].

---الْعَمَل (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، فت م) صف.
عملاً آسان ، آسان ، بلاتکلیف ، بےزحمت ، وہ کام جس میں کوئی دشواری نہ ہو. ایک ہلکا سا سہل العمل قبض کشا اور معتدل حقنہ ، ارکان صاحب کے امعا کو تسکین دینے ، تر رکھنے اور تازگی بخشنے کے لئے. (۱۹۲۴ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۳۰) کام کی تکمیل اور اس کے سہل بنانے میں دو عنصر کام کرتے ہیں ... دوسرے فکر کو ناہمواریوں سے دور کرنا اور اس کو سہل العمل بنانا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸). [سہل + رک : ال (ا) + عمل (رک)].

---الْفَہْم (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت مج ف ، فت نیز سک ہ) صف.
آسان، آسانی سے سمجھ میں آجانے والا. نصیحت کو خود نہیں سمجھتے اور یے سہل الفہم تدبیرات جلد ثابت کرتی ہیں کہ طبیعت سے برعکس کرنا گویا خوشی سے برخلاف ہونا ہے . (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۲۳). اس کتاب میں ... خالد کے فکر و فن کی بہت جامع و سہل الفہم نمایندگی کرتی ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۲۶۴). [سہل + رک : ال (ا) + فہم (رک)].

---الْماخَذ (---ضم ل ، غم ا ، سک ل، فت خ)صف
جلد سمجھ میں آ جانے والا ، آسان ، جس کے ماخذ کی تلاش میں دشواری نہ ہو ، آسان ماخذ والا. علم تاریخ جس میں باوجود یہ کہ بہت سے فائدے ہیں سہل الماخذ ہے اور اس کے حاصل کرنے میں زیادہ کلفت اور مشقت نہیں پڑتی وہ حفظ پر مبنی ہے . (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۰). قدما آس پاس کی چیزوں سے سادہ سادہ تشبیہیں پیدا کرتے تھے استعارے بھی سادے اور سہل الماخذ ہوتے تھے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۱۶). [سہل + رک : ال (ا) + ماخذ (رک)].

---الْمَخْرَج (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، فت م ، سک خ ، فت ر) صف.
آسانی سے باہر نکلنے والا. اُردو اور ہندی پنجابی کے مقابلہ میں زیادہ سلیس اور سہل المخرج واقع ہوئی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۲۳۹). [سہل + رک : ال + مخرج (رک)].

---الْمُمْتَنِع (---ضم ل ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک م ، فت ت ، کس ن) صف.
ایک انہونی بات یا کام کو بالکل آسان ثابت کرنا ؛ آسان سے آسان عبارت لکھنا ، سہل ممتنع.

شعر معنی بند سے ہے کوئی شاد
کوئی سہل الممتنع رکھتا ہے یاد

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۲۰). [سہل + رک : ال (ا) + ممتنع (رک)].

---الْوُصُول (---ضم ل ، غم ا، سک ل، ضم و ، و مع) امذ.
آسانی سے ہاتھ آنے والا ، بآسانی وصول ہونے والا ، بلا زحمت مل جانے والا. مدرسین کو استعداد بڑھانے کا ذریعہ ، کتب خانہ اور اخبار بہت سہل الوصول ہے.(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۴). معاش کا کوئی ذریعہ نوکری سے زیادہ آسان اور سہل الوصول نہ تھا . (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۳۱). [سہل + رک : ال (ا) + وصول (رک)].

---اِنْگار (---کس ا ، سک ن) صف.
کاہل ، سُست ، حیلہ جو (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [سہل + انگار (رک)].

---اِنْگاری (---کس ا ، سک ن) امث.
۱. **سُستی ، کاہلی ، آلکسی.** مذہبی باتوں میں غفلت اور سہل انگاری سب ہی ہوتی ہے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵). سندوں میں سہل انگاری کرتے اور راویوں کے متعلق چشم پوشی کرتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۶۱). ۲. **تن آسانی ، آرام طلبی ، آسان طلبی ، تساہل.** یہ بات سہل انگاری اور مطلق العنان رہنے سے تو بہتر ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۴). ۳. **بے دلی ، عدم تُوجہ.** خاصے کا وقت گزر گیا ہے کچھ کھائیے ، تو سہل انگاری سے کہا کہ بہتر ہے ، منگوائیے . (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۸۵) . ۴. **ٹال مٹول ، حیلہ جوئی ، بہانہ تراشی.** مدرسین کو چاہیے کہ طلبہ کو کتاب خریدنے میں مستعدی کا عادی رکھیں اول تو بغیر کتاب ان کی تعلیم کا حرج ہو گا دوسرے ... سب سہل انگاری کریں گے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۹). [سہل انگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنْگار (---فت ا ، غنہ) صف.
کام سے جی چُرانے والا ، آرام طلب ، تن آسان ، بے پروا .

شرط تمہیں بدنا اور چونکہ وہ سُست اور سہل انگار اور حد درجہ کا سیدھا ہے ، بٹے کی نوک کو دیکھے بھالے کا تو ہے نہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، اسراؤ علی ، ۸۳). وہ بے حد سہل انگار اور تن آسان تھا. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۰۹). ۲. **سُست ، کاہل ، حیلہ جو ، بہانہ ساز.** یہ بہت مشکل کام ہے اور ہم ایسے سہل انگار اس سعی کے متحمل نہیں ہو سکتے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۴). [سہل + ف: انگار، انگاردن ـ سمجھنا، معلوم کرنا ، گمان کرنا].

---اَنْگاری (---فت ا ، غنہ) امث.
غفلت ، لاپروائی ، تساہل. تہیب کا لفظ کچھ میری سہل انگاری اور سہو کاتب سے رہ گیا ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۶۲). کیوں وہ اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دلواتے ... محض اپنی بے پروائی اور سہل انگاری کے سبب. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲۶۳). سچ تو یہ ہے کہ اپنی سہل انگاری اور تقلیدی ذہنیت سے ہم نے اپنی رسوائی کا سامان کیا اور بس. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹۱). [سہل انگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
مشکل پسند کا نقیض ، آسان پسند. دوسرا سبب یہ ہے کہ قارئین سہل پسند ہوگئے ہیں. (۱۹۸۵ ، بہ صورت گر کچھ خوابوں کے ، ۹۸). [سہل + پسند (رک)].

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
آسان پسندی ، محنت سے بھاگنا. ظاہر ہے کہ سہل پسندی ، نعرہ بازی اور جذباتیت فوراً لپک کر نمبر ۳ کا انتخاب کرتی ہے. (۱۹۷۳ ، صدا کرچلے ، ۱۸۹). [سہل پسند + ی، لاحقۂ کیفیت].

---سَمَجْھنا / جاننا ف م.
آسان جاننا ، سہل جاننا.

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۸).

سمجھو نہ سہل تم خفقان کو حکیم جی
حضرت اسے بھی جانیے ہمزادۂ جنوں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۴۹).

---کاری امث.
۱. **آسان بنانا.** اُردو میں بھی سہل کاری کا خیال رہا ، کوئی لفظ دشوار کہ جس کا جہاں موقع ہو ، نہ ڈال سکا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اُردو ، ۱۱). ۲. **آرام و سکون سے کام کرنا.** مالیکیولوں کے لیے کافی سہل کاری سے کام لینا پڑتا ہے. (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۳). [سہل + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوشی (---و مج) امث.
سستی ، آرام طلبی ، عدم توجہ ، غفلت. اس اعتراض میں مشرق اہل علم و دانش پر سہل کوشی یا کم نگاہی کا طعن بھی شامل ہے. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۱۱۰). [سہل + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گِیر (---ی مع) صف.
نرمی کا سلوک کرنے والا ، اچھا برتاؤ کرنے والا ، سخت گیر کا نقیض ، رحم دل. تم سہل گیر بھیجے گئے ہو نہ سخت گیر. (۱۸۸۰ ، تہذیب الایمان ، ۱ : ۱۳). ظاہر ہے جب سلطنت سہل گیر ہو گی ، رعایا کی امیدیں پھلیں پھولیں گی. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۲۲۳). [سہل + گیر ، لاحقۂ فاعلی].

---لَٹْکا (---فت ل ، سک ٹ) امذ.
آسان نُسخہ ، ایسا نُسخہ جس میں پیسے کم صرف ہوں اور فائدہ زیادہ ہو. آموں کو پہلے بھون لینا جب خُوب پلپلے ہوں ، گُودا نِکال کر پھینک دو اس سے سہل لٹکا ہی نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). [سہل + لٹکا (رک)].

---مُمْتَنِع کس صف(---ضم م ، سک م ، فت ت ، فت نیز کس ن) صف.
وہ نظم و نثر جو دیکھنے میں آسان نظر آئے لیکن اگر کوئی ویسی لکھنا چاہے تو بہت دشوار ہو. سُخن فہم اگر غور کرے گا تو نظیر کی نظم و نثر میں سہلِ مُمتنع پائے گا. (۱۸۶۶ ، خطوط غالب ، ۳۴۵). ایسے سہلِ مُمتنع کلام کا کہنا کھیل نہیں. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۹۸). اس میں سہلِ مُمتنع کا حُسن ہے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). [سہل + مُمتنع (رک)].

سِیہْلا (کس س ، سک ہ) امذ.
ریشمی چادر جس کا دکن میں زیادہ رِواج ہے ، سیلا. دوپٹے کے لیے بنارسی سہلا بچھتر روپے سے کم نہ ہو. (۱۹۰۳ ، انتخابِ فِتنہ ، ۹۸). [مقامی].

سُہْلا (ضم س ، سک ہ) امذ.
۱. **وہ گیت جو عورتیں بیاہوں یا بیٹھک وغیرہ میں یا پیغمبر یا جن و پری کی تعریف میں گاتی ہیں ، سوہلا.**

اِور تم ڈومنیاں ئل پلانے لگیاں
سہلے شہانے سو گانے لگیاں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷۰).

سُہلے یہ ڈومنیاں گاتی ہیں لے کر جب ڈھول
شیخ جی تم بھی سمجھتے ہو کچھ ان سہلوں کے بول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷). ان دونوں نے سہلے بھی گائے مگر اُن کی باہم مل کر گائی ہوئی غزل بہت پسند کی گئی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۸). ۲. **تعریف کا گیت ، سوہلا.**

عالم میں ترے منہ کو سب بدر سا کہتے ہیں
یہ بھی ہے عجب سُہلا کہہ کیا وہ ڈفالی ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۰).

سَہْلاً (فت مج س ، سک ہ ، تن ل بفت)م ف.
بآسانی ، بغیر دِقّت ، بے زحمت. بے شک یہ بات سہلاً حاصل ہوتی اگر ختائی ہر وقت ان کو نہ ستاتے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین ، ۲ : ۱۸۸). [سہل (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

سَہْلاپا (فت مج س ، سک ہ) امذ.
سہیلا پن ، سہیلی ہونا ، دوستی. میں تُجھے اس سہلاپے کی

قسم دیتی ہوں پیاری سہلی جس نے بچپن ہی سے ہم دونوں میں یک دلی پیدا کر دی ہے. (۱۹۶۶ ، دلہن کی سیج ، ۱۰۶). [سہل (سہیلی (رک) کی تخفیف) + آیا ، لاحقۂ کیفیت].

سہلانا (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف م.
آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا ، چمکارنا ، آہستہ آہستہ ملنا ، تھپکنا ، چاپلوسی کرنا ، خوشامد کرنا.

کفِ پا یار کا ہے پھول پکھڑی سیں بھی نازک تر
مرا دل نرم ہے اس کے ہوتے اس سیں مت سہلانا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

کوئی ہاتھ سہلاتی تھی کوئی پا
کوئی دل رُبا تھی کوئی مہ لقا

(۱۸۷۱ ، شوق (نواب مرزا)، بہارِ عشق ، ۵). وہ لوگ تم جیسے بدھووں کی طرح بیلوں کو سہلاتے نہیں ، کھلاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۰۵). فاخرہ کو کچھ یوں محسوس ہوتا کہ ماں کا وہ پیار ... اُس کے دل کو سہلانے لگا . (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۴۸). ۲. (طب) سُوتنا. اس کے پیٹ کو ذرا دبا کر سہلاؤ . (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۱۲۵) . [پ : सहलाना].

سہلاوَن (فت مع س ، سک ہ ، فت و) امث.
آہستہ سے ملنا ؛ گدگدانا ؛ پیار کرنا (پلیٹس ؛ عِلمی اُردو لُغت).
[سہلاونا ـ سہلانا کا حاصلِ مصدر].

سہلاہٹ (فت مع س ، سک ہ ، فت ہ) امث.
رک : **سہلاوَن** (پلیٹس). [سہلانا (رک) کا اسم کیفیت].

سَہلو (فت مع س ، سک ہ ، و مع) امذ.
ایک گیت جو بچّہ کے پیدا ہونے پر گایا جاتا ہے. سوہر ، سہلو اور سُریا وہ گیت ہیں جو بچّہ پیدا ہونے کے بعد یا کبھی کبھی اس سے پہلے بھی ہر دو گیتوں کے بجائے گائے جاتے ہیں . (۱۹۸۱ ، اُتر پردیش کے لوک گیت ، ۳۳۸). [رک : سوہلا].

سَہلَہ (فت مع س ، سک ہ ، فت ل) صف ؛ ترکیب میں سہلة.
آسان ، مشکل کا نقیض. امام ابو حنیفہ کے مسائل ایسے آسان اور نرم ہیں جو شریعتِ سہلة کی شان ہے. (۱۸۹۲ ، سیرۃ النعمان ، ۲۳۰). [رک : سہل].

ـــُ الحُصُول (ـــ ضم ت، غم ا، سک ل ، ضم ح ، و مع) امذ.
آسانی سے حاصل ہونے والا ، سہل الحصول. چونکہ کبریٰ سہلة الحصول اور بدیہی ہے اس لیے اس کو ذکر نہیں کرتے . (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۲۲). [رک : سہل الحصول].

سَہلی (فت مع س ، کس مع ہ) امث.
سہیلی.

سہلیاں جب تلک مجھ سُوں نہ بولیں گی ولی آکر
مُجھے تب لگ کسی سوں بات ہور گفتار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۴). [سہیلی (رک) کی قدیم شکل].

سَہم (۱) (فت مع س ، سک ہ) امذ ؛ امث.
خوف ، ترس ، ڈر. کہے ہیں اہلِ فہم کہ دل میں بادشاہاں کا بہت اچھا سہم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۹).

تیری نگہ کے تیر سوں زخمی ہوا شیرِ فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کمانِ آسماں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۸).

عاشقوں سے کُوچۂ قاتل میں گھما گھم ہے
اور وہ خنجر بکف پھرتا ہے مجھ کو سہم ہے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۹۳). بچّہ کو ولایت بھیج رہی ہوں ، لڑکی کی شادی کا سہم سوار ہے. (۱۹۳۵ ، خدائی راج ، ۱۱۱). شبراتی کی گرج پر خاتون تو سہم کر چپکی ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۱). [ف].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
سہم جانا ، خوف زدہ ہو جانا. حکومت متحدہ قومیت کی بنا پر ہماری قرارداد سے سہم اُٹھی تھی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۳۶).

ـــ آنا محاورہ.
ڈر لگنا ، گھبراہٹ ہونا ، وسواس ہونا . وقت قریب آ لگا ہے مُجھے وہم آتا ہے رہ رہ کر سہم آتا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی، عقدِ ثریا ، ۷۸).

ـــ بَیٹھنا محاورہ.
دل میں خوف بیٹھ جانا ، خوف زدہ رہنا. ایسا سہم ان کا بیٹھا ہے کہ اب تک ان کی نقل سے لرزتی ہے. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، ۶۷).

ـــ جانا محاورہ.
ڈر جانا ، خوف زدہ ہو جانا.

تڑپ گیا میں صنم نے نگاہ کی ایسے
پہ وہ بھی سہم گئے میں نے آہ کی ایسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳). جب کبھی زور سے ہوا چلتی آپؐ سہم جاتے .. اور فرماتے خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۶). بیوی کی چیخ و پکار سے میں سہم گیا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۱۹).

ـــ چڑھنا محاورہ.
خوف و ہراس غالب ہونا ، وہم بندھنا ، خوف زدہ ہو جانا ، متفکر ہونا، بد حواس ہونا ، خوف کا غلبہ ہونا ، پریشان ہونا ، خوف زدہ ہونا. بادشاہ نے حکیم صاحب کو قید میں رکھنے کو تو رکھا مگر موت کا ایسا سہم چڑھا کہ سب عیش و آرام یک لخت چھوڑ دیا. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۹۶). بیگم شہناز کو پھر وہی سہم چڑھا اور انہوں نے مسرور کے پھر چٹکی بھری وہ پھر جاگ گیا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۵۶۶).

سَہم (۲) (فت مع س ، سک ہ) امذ.
حصّہ ، وہ جُز جو تقسیم میں کسی کو پہنچے. فرمایا تم کو اجر اس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر میں اور سہم اوس کا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳۵).

ہورا بلا ہے سہم کسے باغِ دہر میں
بُو تک تو منقسم ہے دماغ و گُلاب میں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۶). خُمس کے چھ سہم (حِصّہ) ہوتے ہیں. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۲۰۲). ۲. **تیر ، پیکان.**

دل کی طرح ہدف نہیں کون اس کے تیر کا
دیکھا جسے وہ سہم میں میرا سہیم ہے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۰۷). اگر تیر خطا کرے گا خود نشانہ سہم قضا ہو جائے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۳). ۳.(i) **(اقلیدس) اُسطوانہ یا مخروط کا وہ خط جس کے سِروں کو ساکن رکھ کر دُوسری طرف کے خط کو حرکت دیتے ہیں تو خطِ ساکن اِصطلاحاً محور یا سہم کہلاتا ہے نیز قاعدہ اور راس کی تنصیف کرنے والا خط** ا ب س مثلث قائم الزاویہ ہے اور ب کو ساکن رکھ کر اس پر مثلث کو چکر دو تو اس چکر سے ایک مجسم پیدا ہو گا جس کو مخروط مستدیر کہتے ہیں ، نقطہ ا کو مخروط مستدیر کا راس اور ا ب کو اس کا محور اور سہم کہتے ہیں. (۱۸۹۸ ، رسالہ مساحت (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). (ii) **(اقلیدس) دائرہ کے نصف وتر کو نصف قوس تک ملانے والا خط.** جو خط کہ نصف وتر سے نصف قوس تک آتا ہے اس کو سہم کہتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۹۳). (iii) **(معماری) گُنبد کے نصف قوس کو ملانے والا خط.** ذیل کی شکل ایک بالکل چپٹے گُنبد کا خاکہ ہے جس کا قطر سو فیٹ اور سہم یا پشتاں دس دس فیٹ چوڑی ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۳). (iv) **مُثلّث کے زاویۂ نامعلوم کی دریافت کے لیے مفروضہ خط .** وہ مُشکل اور پیچیدہ اشکال جن میں زاویۂ نامعلوم کے جیب اور سہم ہوا کرتے تھے متروک ہوگئیں. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۳۱۷). (v) **پرند کے پروں کے نیچے کی نلکی جو اوپر چل کے ڈنٹھل کی صورت اِختیار کر لیتی ہے ان میں چھوٹی چھوٹی شاخیں یا نسیج نکلے ہوتے ہیں .** یہ نلکی اوپر چل کے ایک ڈنٹھل کی شکل اِختیار کرتی ہے اور سہم یا ڈنڈی (شیفٹ) کہلاتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۶۳). [ع].

ـــُـ العجیب (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، ی مج) امذ.
محراب ، قوس یا کمان کا منقسم شُدہ حِصّہ ، جیب زاویہ. اس کی منور سطح کا مری رقبہ جو زمین کے سامنے ہوتاہے وہ اس خارجی زاویہ کی سہمُ العجیب کے متناسب ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۶۵). ان چھ دائری تفاعلوں میں دو اور شامل کئے جا سکتے ہیں ... ایک سہمُ العجیب ہے جس کو سہہ لکھتے ہیں. (۱۹۳۶ ، علم مثلث (ترجمہ) ، ۲۵). [سہم + رک : ال (۱) + جیب (رک)].

ـــُـ الحَشَم (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، ش) امذ.
لشکر و فوج کا بخشی یا سردار، ایک عہدہ‌دار جس کا کام سپاہیوں کی صف بندی کرنا ہوتا تھا. بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں ... سہم الحشم نائب سہم الحشم. (۱۹۵۹ ، برق (سید حسن) مقالات ، ۲۲۸). [سہم + رک : ال (۱) + حشم (رک)].

ـــُـ الرّامی (ـــضم م ، غم ال ، شد ر) امذ.
(نجوم) ایک ستارہ کا نام ، جبال القوس. جبال القوس ایک ستارہ ہے کہ اس کو سہم الرامی بھی کہتے ہیں ، قوس سعد ذابح کے آگے واقع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۹). [سہم + رک : ال (۱) + رامی (رک)].

ـــُـ السّعادت (ـــضم م ، غم ال ، شد س بفت، فت د
(نجوم) کسی کے زائچۂ ولادت میں سیّارگان کا ایسے بروج میں واقع ہونا جو مال و دولت اور اقبال مندی پر دلالت کرتے ہوں ؛ دولت ؛ عزت ، نیک ، خوش قسمت.

بدل جائے گی آخر تیری عادت
مرے طالع میں ہے سہم السعادت

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۷). [سہم + رک: ال (۱) + سعادت].

ـــُـ الظّفَر (ـــضم م ، غم ال ، شد ظ بفت ، فت ت) امذ.
فتح مندی کا ستارہ ،کامیابی و کامرانی. وہ ایسا تیغ آزما بادشاہ ہے کہ اس کے طالع کے احکام میں ہم نے سہمُ الظفر خط جوڑا ہے لیا ہے. (۱۹۶۹ ، مہرِ نیم روز (ترجمہ) ، ۷۳). [سہم + رک : ال (۱) + ظفر (رک)].

ـــُـ الغائِب (ـــضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ء) امذ.
غیبی تیر ؛ (کنایۃً) موت ؛ قسمت (جامع اللغات). [سہم + رک : ال (۱) + غائب (رک)].

ـــ بٹوارَہ (ـــفت ب ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
(قانون) جائداد کا ایک حِصّہ جو بموجب کئی حِصّوں کے تقسیم ہو (اُردو قانونی ڈکشنری). [سہم + بٹوارہ (رک)].

ـــ پذِیری (ـــکس نیز فت پ ، ی مع) صف.
تقسیم ہونے کی صلاحیت. ان فلزات میں خاص قسم کی چمک ہوتی ہے ... ان میں ثبات پذیری ، یکسانیت ، ہم جنسی اور سہم پذیری کی خُوبیاں موجود ہیں. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳). [سہم + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا ، پکڑنا + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ خَطائی (ـــفت خ) امذ.
بان ، آتشیں تیر یا ہوائی جو لڑائیوں میں دُشمن پر آگ برسانے کے لیے اِستعمال کرتے تھے (ماخوذ : اورنٹیل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۲۶ ، ۳۱). [سہم + خطائی (رک)].

ـــ سَعادَت کس اضا(ـــفت س ، د) امذ.
رکَ : سہم السعادت.

تیرِ مژہ ہے سہمِ سعادت بِعینہ
چکّر میں کیوں نہ چرخ ہو مجھ سے سہیم سے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۵۸). [سہم + سعادت (رک)].

ـــِ شَرْعی کس صف(ـــفت ش ، سک ر) امذ.
شریعتِ اسلام کے قانونِ وراثت کے مطابق مالِ متروکہ میں سے مُقرّرہ حِصّہ. بیچارے کے پتھے اس رقم کا چھٹا حِصّہ چڑھا جو شریعتِ اسلام میں بعض بزرگوں کا سہمِ شرعی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۱۰). [سہم + شرعی (رک)].

ــــ شَرْعِیَّہ کس صف(ـــ فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) امذ.
رک : **سہم شرعی**. اولاد و ازواج نے بجہتِ تقسیم ترکہ جناب عالی سے نالش کی ، ارشاد کیا ، موافق ، سہم شرعیہ تقسیم کیا جائے . (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱۵۴). [سہم + شرعی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ــــ مُعَیَّن کس صف(ـــ ضم م ، فت ع ، شد ی بفت) امذ.
کسی معاہدے ؛ وصیت نامے ، تقسیم شرعی یا قانون کے بموجب مقررہ حصہ (اُردو قانونی ڈکشنری). [سہم + مُعَیّن (رک)].

سَہْما (فت مج س ، سک ہ) صف مذ.
خوفزدہ ، گھبرایا ہوا ، بدحواس ، پراساں. کُچھ دیر تک پلنگ پر سہما ہوا پڑا رہا اور جب دل زیادہ گھبرایا تو ... جا کے ٹہلنے لگا . (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۰۴). ہماری رائے میں ... بُزدلی کے سبب ، اندر سہما اور ڈرا چلا جاتا تھا . (۱۹۱۰ ، مولانا آزاد ، سوانحِ عمری مولانا آزاد ، ۴ : ۱۵۱). رحیم داد زیادہ سہما ہوتا تھا. (۱۹۸۱ ، جانگلوس ، ۱۷). [سہم (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ــــ دینا محاورہ.
ڈرا دینا ، خوفزدہ کرنا ، پراساں کرنا. ان لوگوں کو دھمکا دھمکا کے اس قدر سہما دیا ہے کہ نگاہ کی جرأت درکنار کسی کی زبان سے ایک لفظ بھی بہ دشواری نکلتا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲). ہم نے کیسی کیسی سہما دینے والی باتیں سُن رکھی تھیں. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۱۴).

ــــ سَہْما (ـــ فت مج س ، سک ہ) صف.
ڈرا ہوا ، خوفزدہ.

سہمے سہمے نظر پڑے ہیں میر
اس کے اطوار سے ڈرے کُچھ تو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۱۵).

سہما سہما دبل کے کالے پُل پر دیر سے بیٹھا ہوں
سوچ رہا ہوں سیر تو ہولی ، ٹھیروں یا گھر لوٹ چلوں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۵۵). [سہما + سہما (رک)].

سَہْمانا (فت مج س ، سک ہ) ف م.
ڈرانا ، خوف زدہ کرنا ، پراساں کرنا ، بدحواس کرنا.

جب ہوں گا گرفتار تو کیا حال کرے گا
سہماتا ہے تو مجھکو جو صیّاد ابھی سے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۰۱).[سہمنا (رک) کا تعدیہ].

سَہْمَک (فت س ، سک ہ ، فت م) امذ.
(نباتیات) **ایک خاص قِسم کے پودوں کے تنے کی بافت میں حزمہ کو سہارنے والا پتلا ریشہ ، پٹی.** ہر ایک حُزمہ ایک بڑی ہوائی فضا کے بیچ میں کئی نازک سہمکوں کے ذریعے لٹکا ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۶۱۰). [مقامی].

سَہْمَکی (فت س ، سک ہ ، فت م) صف.
(عصبیات) **آڑی شکل کی پتلی نازک ملی جُلی ، گنڈے دار رگوں کی طرح ، سہارک.** بیرونی دیوار صلبیہ کی مضبوط بافت سے بنتی ہے اور اندرونی دیوار سہمکی بافت کی تکونی پوٹ ہے. (۱۹۳۴ ، عصبیات (ترجمہ) ، ۳۵۵). [سہمک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَہْمْگِیں (فت مج س ، سک ہ ، م ، ی مع) صف ؛ سہم گیں.
۱. **ڈرا ڈرا ، سہما سہما ، خوفزدہ ، پراساں.**

وہ ہیبت تھی کہ جس پر آنکھ ڈالی رُوح گھبرائی
اجل مُشتاق بھی قاتل کے آگے سہمگیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۰). ڈیڑھ سو میل کے طولانی کیمپوں میں آندھی کی طرح دوڑا دوڑا پھرتا تھا کہ اپنی زبردست اور سہمگیں افواج کو ہشیار اور آمادۂ پیکار کر لے . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۵۶).

دوزخ ترا مقام ہے اے عبد بے اِلٰہ
نیّت مری بخیر ہے میں سہم گیں نہیں
(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۴۹). ۲. **ڈراؤنا، خوفنا ک، دہلا دینے والا.**

واں یک نعرۂ سہمگیں کھینچیا
جو اس ٹھار صورِ قیامت دِمیا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۱۲). صحرائے سہمگیں میں کوئی مُتنفّس نظر نہ آیا. (۱۸۳۸ ، بُستانِ حکمت ، ۳۴۴).

قدامت آ چکی ہے زد میں طُوفانِ تمدّن کی
مگر اس سہمگیں سیلِ بلا سے بے خبر تم ہو
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹). [سہم + گیں ، لاحقۂ نسبت].

ــــ ہونا ف ل.
ڈر جانا ، دہل جانا.

سنتے ہی جی ٹھرا گیا رُخسار پر اشک آ گیا
دل عبرتوں سے چھا گیا خاطر ہوئی بس سہمگیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

دل تو اوس سے سہمگیں ہے مدّعا کہتا نہیں
ہاں زباں لیکن دمِ تقریر کچھ کہتی تو ہے
(۱۸۹۷ ، کلّیاتِ راقم ، ۲۱۲).

سَہْمْگِینی (فت مج س ، سک ہ ، م ، ی مع) امث.
ڈر ، خوف ، وحشت زدگی ، پریشانی. سہمگینی کے ساتھ خدا جانے کن کن جذباتِ دلی کی خبر دے رہا تھا . (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۷۷). [سہمگیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہْمَلْنا (فت مج س ، سک ہ ، فت م ، سک ل) ف ل (قدیم).
سنبھلنا ، احتیاط کرنا ، ہوشیار ہونا. پھر کے سامنے آنے تو زمین پر سجدہ کرے اس جنس سوں کرے تا کے ہور پشمانی ای سہمل کر کرے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی(ترجمہ) ، ۴۶). [سنْبھلنا (رک) کا قدیم اِملا].

سَہَمْنا (فت مج س ، سک نیز فت ہ ، سک م) ف ل.
ڈرنا ، پراساں ہونا ، خوفزدہ ہونا ، گھبرانا ، خوف کھانا.

اوسے دیکھ کر کے سہم کر رہا
ذرا دیکھ کر سدھ کو کم کر رہا
(۱۷۵۶ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۱).

عرق کرتا ہے تیری زُلف سے جو دل سہمتا ہے
شب تاریک ہے پھر ٹوٹتے ہیں دم بدم تارے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱). بس ہم میں تم میں بھی تو فرق ہے یہاں سہمنا تو جانتے ہی نہیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۶). [سہم (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سہمناک (فت مع س ، ہ ، سک م) صف.
۱. **خوف زدہ ، ہراساں ، سہمگیں.**

تیر وہ کب لگنے ہے لیکن
خلق کو سہمناک کرتا ہے

(۱۷۸۵ ، حسرت لکھنوی (جعفر علی) ، ک ، ۲۵۲). ۲. **جسے دیکھ کر ڈر لگے ، خوفناک ، ڈراونا.** جلد جا کر آواز سہمناک سے پکار کر کہا اے نابکار کیا کرتا ہے خبردار بچے والی ہے. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۷).

روبہ کی جُون میں ہے مرعوب اب وہ ملّت
تھی سہمناک کل تک جو شیر کے بدن میں

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ...). منیر نیازی نے انسانی یادوں اور حقیقتوں کے سہمناک سے ٹکرا کر اگر ایک خوبصورت Curve تراشا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۷). [سہم + ناک ، لاحقۂ نسبت].

سَہن (۱) (فت س ، ہ) امذ.
برداشت ، صبر ، تحمّل (پلیٹس ؛ ہندی اُردو لُغت). [سہنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

--- **کرنا** محاورہ.
برداشت کرنا ، سہنا. میں کسی حالت میں بھی ان کو گرہن نہیں کر سکتا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنے و مہنے سہن نہیں کر سکتا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۵۰۹).

سِہن (۲) (فت نیز کس مع س ، فت ہ) امذ.
ایک قسم کا سُوتی کپڑا. واضح ہو کہ کپڑا یا تو رُوئی سے بنتا ہے جیسے ریشم اور ململ ... محمودی اور بافتہ اور سہن اور گزی ... وغیرہ یا ریشم سے بنتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۲۶). یہ سب ریشمی کپڑوں کے نام ہیں ، سُوتی کپڑوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے ، چوتار ، ململ ... سہرکل ، سہن، چھینٹ وغیرہ وغیرہ. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۰۰). [مقامی].

سِہن (۳) (فت نیز کس مع س ، فت ہ) امذ.
(ریاضی) سوواں ، سَو کی جگہ گنتی میں. اگرچہ تعدادِ مراتب اعداد غیر متناہی ہیں مگر اہلِ ہند نے چند مراتب کے نام بھی بتفصیلِ ذیل مقرر کیے ہیں ، اکن ، دھن ، سہن ، ہزارن. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵). [رک : سہسر].

سَہنا (۱) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف ل.
۱. **برداشت کرنا ، اُٹھانا ، جھیلنا (دُکھ ، تکلیف وغیرہ).**

یہ جیو تو رہنا نہیں
ہور من دُکھ سہنا نہیں

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۱۳).

نہ ملنے سیں تمہارے جو کہ ہم پر غم گزرتا ہے
سہے جو اور کوئی پیارے تو جانو اس کا دل گردا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶).

لاکھ تلوار کوئی کھائے تکلّف کیا ہے
جو کہ ابرُو کا سہے وار جگر اس کا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱). اور تمہاری پاکیزگی ابھی کامل نہیں ہوئی اس لیے ابھی دوسرے عالم کا عذاب بھی تُم کو سہنا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۶۳).

میں کہ ہر چوٹ سہ گیا چُپ چاپ
اپنے سینے پہ رکھ لیے پتھر

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱۱). ۲. **گوارا کرنا.** میں یہ نہیں سہ سکتی کہ لوگ میری طرف انگلیاں اُٹھائیں کہ وہ قاتل کی بیوی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۱۵۳). ۳. **بُھگتنا ، بھوگنا.** جو کروں گی وہ بُھگتیں گی جو کہوں وہ سہیں گی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی اِنشا ، ۴۵). ۴. **ماننا ، تسلیم کرنا.**

عاشق ہوا تو ذکر مخالف کا کیا رہا
خاطر میں یار کی وہ تُجھے جو کہے سو سہ

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۰۴).

ملا غیر سے وہ میں چُپ رہ گیا
نہ سہنی تھی جو بات وہ سہ گیا

(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۲). ۵. **جسم میں غذا ہضم کرنے یا اُس کے جُزوِ بدن ہونے کی طاقت ، صلاحیت ، سہارنا یا برداشت کرنا** (پلیٹس). [پ : सह (ह)].

سِہنا (۲) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) ف م.
پرندوں کی مادہ کا اپنے انڈوں پہ بیٹھنا (مطلوبہ گرمی پہنچانا). مُرغی مور کے انڈے سہ لیتی ہے. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۹). [رک : سینا].

سِہنا (۳) (فت نیز کس مع س ، سک ہ) امذ.
تلوار کی ایک قسم جو تیغ زنی کی مشق کے لیے ہوتی ہے (ماخوذ: نوراللغات). [مقامی].

سُہنا (۱) (ضم س ، سک ہ) ف ل (قدیم).
بھلا لگنا ، خوشنما دکھائی دینا ، سجنا ، زیب دینا.

ویسے جُوں دود چنداں اس میں موہن
سُہیا جوں کہ نرمل چند بالا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

سُہیں سبز صحرا میں یوں گُل گان
جڑے جیوں زمرد کی تختیاں پہ لال

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۶۲). [سوہنا (رک) کا قدیم اِملا].

سُہنا (۲) (ضم س ، سک ہ) صف.
عُمدہ ، بہتر ، اچّھا ، خُوبصورت.

وہ لڑکا پرانچہ کا کیا سُہنا ہے
پیارا پیارا ہے اور من مُہنا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۵۵).

سارے عالم پہ چمکتا ہے سہیلِ یمنی
اک جگہ ہوتی ادھوڑی کہیں چمڑا سہنا

(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خاں ، ۱۱۵).[سوہنا (رک) کا ایک اِملا].

سُہنا (۳) (ضم س ، سک ہ) ف ل (قدیم).
سونا ، نیند کرنا ، خواب.

مُکھ تجلّی دیکھیا بیداری یا سُہنے منے
نیر نیہہ کا منج پلا تیرے ادھر سمدور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱).[سونا (رک) کا قدیم اِملا].

سُہنا (۴) (ضم س ، سک ہ) امذ (قدیم).
سونا ، طلا ، زر.

سوہنی سُہنے کا بھری تاج ہے
پُوربی پُورب کا کرتی راج ہے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۰).[رک : سونا ـ دھات].

سَہَنڈرُمَگھ / مَہَنگ (فت س ، ہ ، سک ن ، فت د ، سک ڑ ، فت م ، سک گھ / فت م ، ہ ، غنہ) امذ.
بطخ کی ایک قِسم جو بڑی ہوتی ہے ، اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے اور فصلِ ربیع میں شمال کے برفانی پہاڑوں کی طرف سے آتی ہے. اسکو سہنڈرمگھ بھی کہتے ہیں بڑی بطخ کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۵۱). سہنگ گونگا یہ پیٹھ پر سے سیاہ ہوتا ہے اور سہنڈر سہنگ سے ذرا چھوٹا. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۲۵۷).[مقامی].

سَہَنسَر (فت س ، ہ ، غنہ ، فت س) صف.
۱. ایک ہزار.

ایک مندر سہنسر در ، ہر در میں تریا کا گھر
بیچ میں وا کے امرت تال ، اس کی بوجھ بڑی محال

(۱۸۷۳ ، انشا ہادی النسا ، ۱۳۱). خطا میری معاف کام تو ہے ایک پر کس کا؟ (اب توڑی کے) دس کام کر لیتی ، دو ہی ہاتھ ہیں سہنسر کاں سے لیاوں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۳). **۲. بہت سے، بافراط ، ہزاروں** (فرہنگِ آصفیہ).[پ : सहनसर].

---ڈُبکی میں لَئی موتی لَگا نَہ ہاتھ سَاگر کا کیا دوش ہے ہیں ہمارے بھاگ کہاوت.
میں نے ہزار غوطے کھائے مگر موتی نہ ہلا اس میں سمندر کا کوئی قصور نہیں ہم نے تو بہت کوشش کی مگر بدقسمتی سے کچھ نہیں ہلا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گوپی ایک کَنَھیا کہاوت.
ایک چیز کے بہت سے خواہشمند ، یک انار و صد بیمار (ماخوذ : نجم الامثال ، ۲۵۸).

---ہاتھ ہیں جِسے چاہے دے کہاوت.
خُدا کے دینے کے ہزار رستے ہیں جس طرح چاہے دے(ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سَہَنسکِرت (فت س ، ہ ، سک ن ، س ، کس ک ، سک ر) اسث.
سنسکرت.

سو اس میں سہنسکرت کا ہے مراد
کیا اس تے آسان کی کا سواد

(۱۶۴۵ ، قِصّۂ بے نظیر ، ۲۶).[سنسکرت (رک) کا قدیم اِملا].

سَہَنسَہ (فت س ، ہ ، غنہ ، فت س) امذ.
مغلیہ دور کے ایک طلائی سکّے کا نام جو وزن میں ۱۰۱ تولے ۹ ماشے اور سات سُرخ کے برابر ہے. سہنسہ یہ ایک گول سِکّہ ہے ... سِکّے میں ایک طرف بیچ میں قبلۂ عالم کا نام کندہ ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶).[رک : سہنسر].

سِہنک (کس مج س ، سک ہ ، فت ن) اسث ؛ سہ صحنک.
۱. طشتری ، پلیٹ (عموماً مٹی کی) (پلیٹس). ۲. صحنک ، حضرتِ فاطمہ کی نذر کا کھانا.

آج نوچندی ہے سودا مری سہنک کا تمام
چوک سے جاکے تمھیں لائیو ہی سیدانی

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین (ق) ، ۳۶).[صحنک (رک) کا غلط اِملا].

سَہَنَہ (فت س ، سک ہ ، فت ن) امذ (قدیم).
ہاتھیوں کی ڈار یا گلّا. گلّۂ فیل کو سنسکرت میں سہنہ کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۲). **۲. کوتوال.**

دیکھیا ہوں سہنہ کہ میخانہ کا ہوا در باز
کروں کا شکر گُزاروں کا سو دگانہ نماز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۳).[مقامی].

سَہو (فت مج س ، سک ہ) امذ ؛ اسث.
۱. فراموشی ، بُھول چُوک ، ذہن سے نِکل جانا. پیغمبر کا سہو ایمان تے زیاست ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ)، ۱۷۲). اپنے بھی گریبان میں منھ ڈالے کہ سہو و خطا سے کوئی بشر خالی نہیں. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶). شاہ صاحب نے فرمایا کہ برخوردار تُو سچ کہتا ہے مُجھ کو سہو ہوا تھا. (۱۸۸۲ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۵). میں سمجھتا ہوں کہ شاید کچھ سہو ہوا ہو ، وہ مُستعفی نہیں ہوئے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۷۷). یہ محض کاتب کا سہو ہے ورنہ اصل مثنوی ۱۱۶۰ اشعار پر مُشتمل ہے. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی شخصیت اور فکر و فن ، ۶۷). **۲. غفلت ، بے پروائی ، غلطی ، فروگُزاشت.**

کیا ہوا ہے سہو سائیں منج تھے کو
ناز چھند سوں کی لگ لاں رُسن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۳). میں نے یونہی وضو کرتے دیکھا تھا اب جب تک جیتا رہونگا تب تک ایسی سہو نہ کروں گا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مُختصر کہانیاں ، ۳۴).

ترا یہ حال ہے اب تو کہ آسماں تُجھ سے
کرے جو عیش کا وعدہ تو سہو ہو طاری

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۲). ارنی ارنی کا دعویٰ زبانِ حال و سہو و سکر و خاموشی سے کرتے دندناتے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۷).

اربابِ بصیرت سے امید یہ ہے کہ اگر اس رسالے میں کہیں کسی طرح کچھ سہو یا خطا دیکھیں تو اس کو دامنِ عفو سے چھپا دیں اور اصلاح سے نہ گزریں۔ (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۷)۔ [ع]۔

---ُالقلم (---ضم و ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ؛ سہو قلم۔

قلم کی لغزش ، لکھنے میں لاپروائی کے سبب کچھ فروگزاشت ہو جانا ، کتابت کی غلطی۔

تیری ہم چشم نرگس کیا صنم ہے
لکھا ہے گر کہیں سہوالقلم ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۳)۔ [سہو + ال : (ا) + قلم (رک)]۔

---قَلَم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ۔

رک : سہوالقلم (نوراللغات)۔ [سہو + قلم (رک)]۔

---کاتِب کس اضا(---کس ت) امذ۔

کِتابت کی غلطی ، نقل نویس کی غلطی۔

ہر ورق ہر ہے میر کی اِصلاح
لوگ کہتے ہیں سہو کاتب ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۸)۔

خط کا آغاز کہیں ہے کہیں رُخسار ہے صاف
سہو کاتب ہے غلط لکھا ہے قرآن نیا

(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۲۳)۔

بجز خطائے نظر اور سہو کاتب کے
کچھ اعتراض اگر ہیں تو سُود مند نہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۲۶)۔ [سہو + کاتب (رک)]۔

---کار صف۔

خطاکار ، غلطی کرنے والا ، جس کی عادت میں بُھول چُوک داخل ہو جائے۔ مطالعہ کے ضروری شعبے یہ ہیں .. اور نابالغ سہوکاروں کا مسئلہ۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۵۹۴)۔ [سہو+ کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

---کا سَجْدَہ امذ۔

سجدۂ سہو، نماز میں کسی رُکن کے بُھولنے سے چھوٹ جانے یا اِسمیں بے قاعدگی سرزد ہونے کی پاداش یا کفارے کا سجدہ۔

بُوجھے مُلّا سے جسے کرنا ہو سجدہ سہو کا
سیکھے گر اپنا بُھلانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۴)۔ غفلت نہ تو تاریخ معاف کرتی ہے اور نہ شریعت اس لیے کیا عجب کہ آئندہ کسی نسل کو اسی سڑک پر سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے۔ (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۴۱)۔

---کا نُقْطَہ امذ۔

وہ غلط نقطہ جسے چھیل کر یا مٹا کر صاف کیا جائے مگر ہلکا سا نِشان باقی رہے۔

عالم میں جب کہ نورِ سحر جلوہ گر ہوا
رُوئے فلک پہ سہو کا نقطہ قمر ہوا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۴ : ۵۹)۔

---کِتابَت کس اضا(---کس ک ، فت ب) امذ۔

نقل نویسی یا کاپی نگاری کی غلطی جس کا مصنف سے تعلق نہ ہو (نوراللغات)۔ [سہو + کِتابت (رک)]۔

---کَر (---فت ک) م ف (قدیم)۔

بُھول کر ، بُھولے سے۔

سہو کر بولتا تھا پتا سیں
بوجھ کر بات کو چبائے گیا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۹)۔

---کَرْنا محاورہ۔

بُھول جانا ، یاد نہ رکھنا ، بُھلا دینا۔

کیا ہوں سہو راہِ کُوچۂ غم
ہوا ہوں بسکہ تیرے لُطف سُوں شاد

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۵)۔ کہا اگر اپنا پیمانِ دیرینہ تُم نے سہو کیا تو ہم نے بھی سہو کیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶۶)۔ اپنی پُوری جنس کی طرح حال کے آگے ماضی کا سبق سہو کرگیا۔ (۱۹۳۲ ، رفیقِ تنہائی ، ۱۹)۔

---مَحْو (---فت مج م ، سک ح) م ف۔

مبہوت ، بدحواس ، مُستغرق۔ دل بیچارہ اشتیاق کا مارا ایسا خود رفتہ سہو محو تھا اگر آتشِ نمرود میں ڈالتے گُلزارِ ابراہیم سمجھ کے نِگہ نہ کرتا۔ (۱۸۵۷ ، گُلزارِ سرور (ترجمہ) ، ۵۲)۔ [سہو + محو (رک)]۔

---مَحْو بَنانا محاورہ۔

بدحواس یا مبہوت کرنا۔ اناڑی کھلاڑی کو سہو محو کون بناتا تھا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۵)۔

---مَحْو ہو جانا محاورہ۔

۱۔ **مبہوت یا مدہوش ہو جانا۔** بانسلی کو ہاتھ میں اُٹھا منہہ سے لگایا ایسی بجائی اورگائی کہ کنھیا کی یاد سب کے دلوں سے بُھلائی ابوالحسن سہو محو ہو گیا۔ (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور (ترجمہ) ، ۳ : ۳۶)۔ ایسی سُریلی نفیروں میں ملار گاتے ہیں کہ آدمی بےاِختیار اور سہو محو ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستانِ غدر ، ۵۹)۔ ۲۔ **مِٹ جانا ، فراموش ہو جانا ، یاد نہ رہنا ، ذہن میں نہ رہنا۔** ہائے ایسا بدحواس ہوا کہ یہ عمل دل سے سہو محو ہو گیا۔ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳۹)۔

---نَظَر کس اضا(---فت ن ، ظ) امذ۔

نِگاہ کی غلطی ، لغزشِ نگاہ ، نظر کی چُوک۔ ان کتابوں کے مولفین کے سہوِ نظر کے باعث ان کتابوں میں بعض ایسی اغلاط در آئی ہیں جو دوسروں کے لیے سند بنتی جا رہی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کتبِ لغت کا تحقیقی و لِسانی جائزہ ، ۲ : ۱۴)۔ [سہو + نظر (رک)]۔

---و خَطا (---و مع ، فت خ) امذ۔

غلطی ، بُھول چُوک۔ جو اصول اس کے مطابق ہیں وہ ہی سچّے اصول ہیں نہ وہ جن کی بنا ایک فانی قابلِ سہو و خطا وجود یعنی انسان کے اعتقاد پر منحصر ہو۔ (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵)۔

کاتبوں کے سہو و خطا سے ... بیشتر حِصّے مسخ ہو گئے تھے۔ (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۱۴)۔ وہ کب سہو و خطا سے اپنے کو آزاد سمجھتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۹۶)۔ [سہو + و (حرفِ عطف) + خطا (رک)]۔

ـــ و مَحْو (ـــ و مج ، فت مج م ، سک ح) صف.
رک : **سہو محو.**

یہ سہو و محو ہوں ، ہم سیرِ گل میں
ہر اک غُنچہ ہمارا دل ہو ہم ہوں

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۲۰۳)۔ [سہو + و (حرفِ عطف) + محو (رک)]۔

سَہواً (فت مج س ، سک ہ ، تن الف) م ف.
غفلت سے ، بلا اِرادہ ، بُھولے سے ، بے خیالی میں.

میں یوسفِ ثانی تُجھے سہواً کیا معذور رکھ
اس ماہِ نُورانی کنے وو ماہِ کنعانی کِدھر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۳)۔

ہے محو پاکیزگی و صلواۃ
نہ ہوں ترک سہواً کبھی واجبات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۵)۔ حضرت آدم اور حوّا نے فریب کھایا اور سہواً نہ عمداً اور قصداً مصدر شرک فی الاسم ہوئے۔ (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۱)۔ غلطی عمداً نہیں سہواً بھی ہو جانے تو مرد اُسے اُکٹ ڈالتے ہیں۔ (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۹۸)۔ چنے کھاتا ہوا جا رہا تھا۔ کہ کسی نے عمداً یا سہواً ٹانگ مار دی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۹)۔ [سہو + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

سَہواس (فت مج س ، ہ نیز سک ہ) امذ.
ایک جگہ رہنا ، پڑوس ، ہمسایگی (ہندی اُردو لُغت ؛ پلیٹس) .
[پ : सहवास]۔

سَہواسی (فت مج س ، ہ نیز سک ہ) صف ؛ امذ.
پڑوسی ، ہمسایہ ، صحبت والا (ماخوذ: ہندی اُردو لُغت ؛ پلیٹس)۔
[سہواس + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سِہوان (۱) (کس س ، سک ہ) امذ.
تیلیا بیجوں کی ایک ذیلی قِسم جو سرسوں کے ساتھ اُگ آتی ہے.
سرسوں اور رائی اور سہواں اور لاہا اور ارس یہ سب گیہوں کے شامل ایک ہی کھیت میں یک وقت بوئے جاتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۵)۔ [مقامی]۔

سِہوان (۲) (کس س ، سک ہ) امذ.
داد اور چھیپ کی ایک قِسم ، جو برص سے مشابہ ہوتی ہے ، سہواں کے بھول سے مشابہت رکھنے کے سبب اس کا یہ نام پڑ گیا. علاج سہواں کا اگر کسی کے چھرے پر یا چھاتی پر دھبّے مائل بہ سفیدی ہوں تو اس کو لوگ اکثر یہ کہتے ہیں کہ کچّا کوڑھ ہے۔ (۱۸۴۳ ، مُفیدالاجسام ، ۶۹)۔ [رک : سہواں]۔

سَہودَر (فت س ، و مج ، فت د) امث.
سگا بھائی ، حقیقی بھائی ، ہم زاد.

برہما نند سہودر کویتا
کو بیکار بنا رکھا تھا

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۳)۔ [س :]۔

سِہوڑ/ سِہوڑا (کس س ، و مع) امذ.
شیرِ گیاہ ، ایک پودا جس کا درخت بیس فٹ اُونچا ہوتا ہے. اس کی چھال آدھ اِنچ موٹی سفید ،ان پر چھوٹے چھوٹے اُلھے ہونے والے ہوتے ہیں، اس کا رس دودھیا ہوتا ہے،لاط : Antiquorum سہوڑا رکت پت (خُونِ صفراوی) بواسیر ، بادی بلغم اور دستوں کو مٹاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۰۹)۔ [س : سِہوڑ / سہوڑا सहोड़र]۔

ـــ باری امث ؛ ـــ باڑی.
شیر گیاہ کی باڑ (پلیٹس)۔ [سِہوڑ + باری (رک)]۔

سَہوڑھ (فت س ، و مج) امذ.
وہ لڑکا جو حاملہ عورت سے بیاہ کرنے کے بعد پیدا ہو ؛ چوری کا مال یا چور جو رنگے ہاتھوں پکڑا جائے (پلیٹس)۔ [सिहद]۔

سَہُول (۱) (فت س ، و مع) امذ.
معماروں کا آلہ جس سے دیوار کی سیدھ معلوم کی جاتی ہے ، پنسال ، لٹکن ، ساقول (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس) .
[رک : ساہل ، ساہول]۔

سَہُول (۲) (فت س ، و مع) امذ ؛ ج.
سہل ، نرم اور ہموار زمین.

شبستان و زِندان و ظِلّ و حرور
نشیب و فراز و سَہول و حزون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۲۲۴)۔ [ع]۔

سُہُولَت (ضم نیز فت س ، و مع ، فت ل) امث.
۱. آسانی ، دُشواری کا نقیض.

مُشکل میر نظر آتا تھا اُٹھنا بارِ امانت کا
آئے ہم تو سہولت سے وہ بوجھ اُٹھا کر بارے گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵)۔ جن کو ہماری سہولتوں میں سے کوئی سہولت بھی حاصل نہیں۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲)۔ مرحوم کو اکثر یہ خیال رہتا تھا کہ تحصیلِ علم کے لیے سہولتیں پیدا کی جائیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۸۳)۔ عربی میں میری کبھی بھی اِتنی اِستعداد نہ تھی کہ میں عربی کی کتابیں سہولت سے پڑھ سکتا. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۳۶)۔ **۲. نرمی ، کفایت.** ہمارے پاک باطن نے آواز دی اے شہریار سہولت کو کام نہ فرمایئے۔ (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ : ۹۰۹)۔ **۳. آہستگی ، تکلّف اور تکان کے بغیر ، اطمینان سے.** ہمیں اپنی تمام کارروائی سہولت اور خاموشی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۳)۔ ہر صِنفِ ادب میں اُن کا قلم سہولت اور روانی کے ساتھ چلتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۲۲)۔ **۴. آہستگی ، دھیما پن.** ہر چند کہ تاریک نے یہ سہولت کہا مگر گُنبد گُونج گیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۹۳)۔ [ع : (س ہ ل)]۔

ـــــ دہ (ـــــ کس د) صف.
آسانی پیدا کرنے والا ، آسانی پہنچانے والا. اکثر اوقات خشک کیے ہوئے دودھ کی کوئی ایک قسم استعمال کرنا سہولت دہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملِ طب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰).[سہولت + ف : دہ ، دادن ـ دینا].

سَہُولِیَّت (فت نیز ضم س ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : سہولت ، آسانی ، اطمینان. کشتی اور جہاز کی آمد و رفت کی نہایت سہولیّت ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). ورنہ فرخ سے ہرگز امید نہ تھی کہ اس سہولیّت سے بیٹھا رہتا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱٦۸). آپ کا مُدّعا پہلے ہی سے عرض کر دوں جس میں آپ کو سہولیّت ہو اور آپ کا استقبال بھی ٹھیک ٹھیک ہو. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳). میں نے سہولیّت کے لیے اس کا نام « دو ادبی اِسکول » رکھ لیا ہے . (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۱۹). [سہولت (رک) کی تحریف].

سَہْوَہ (فت بج س ، سک ہ ، فت و) امذ.
روشندان ، محدّب یا مقعر شیشے کا وہ مرکزی زاویہ جو مرکز پر قطر کے سِروں کے ملنے سے بنتا ہے ، فرجہ ، وہ درز جو مناظری آلات میں روشنی کے گُزر کے لیے ہوتی ہے. عدسہ کے دائری کنارے کا قطر ایک ماسکہ پر جو زاویہ بنائے اس کو عدسہ کا سہوہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۲۱ ، طبیعیاتِ عملی ، ۱ : ۹۳). [مقامی].

سَہْوَیَّا (فت بج س ، سک ہ ، فت و ، شد ی) صف.
مُتحمّل مزاج ، بُردبار (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : सहोढ].

سَہی (فت نیز کس س) صف.
سروِسہی (رک) کی تخفیف ، ایک سیدھے مخروطی ، خوشنما درخت کا نام اسکی قامت کو معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں.

گیا میں ہے ثمر آزاد دونوں عالم سے
سہی کا سایہ ہے میرے مزار کے لائق

(۱۸٦۳ ، دیوانِ حافظ ، ۵۳). [ف].

ـــــ بالا صف.
لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، حسین ، دلربا. ایک جوان رشکِ ماہِ کنعانِ سہیْ بالا ... نشّۂ شباب سے چور ہے. (۱۸٦۲ ، خطِ تقدیر ، ۳۰). [سہی + بالا (رک)].

ـــــ سَرْوْ (ـــــ فت س ، سک ر و) امذ.
(مجازاً) لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین.

ہم بھی اس واسطے بیٹھے ہیں کہ ہو رہتا ہے
تُجھ سہی سرو کے سایہ میں نہال ایک نہ ایک

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۷). جو شخص اس نونہالِ گُلشنِ رعنائی ، سہی سروِ بوستانِ زیبائی کو سحرِ ساحر سے نجات دے گا اس دُرِّ ناسفتہ صدف عصمت کو وہی غواص بحر آشنائی لے گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵). [سہی + سرو (رک)].

ـــــ قامَت (ـــــ فت م) صف.
لمبے قد والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین.

آمد آمد ہے مگر میرے سہی قامت کی
باغ میں ہر طرف استادہ جو شمشاد ہیں سب

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۷). [سہی + قامت (رک)].

ـــــ قَد (ـــــ فت ق) صف.
رک : سہی قامت.

لڑکے وہ سات آٹھ سہی قد سمن عذار
گیسو کسی کے چہرے پہ دو اور کسی کے چار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸).

وہ سہی قد لبِ ساحل جو نہ ہو گرمِ خرام
قامتِ سرو و خمِ آبِ رواں کچھ بھی نہیں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۳۷).

سرو کے بُوٹے ، سہی قد ، سر بلند
تیرے دلبر غیرتِ حُورانِ عین

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۸). [سہی + قد (رک)].

ـــــ قَدی (ـــــ فت ق) امث.
لمبے قد کی کیفیت و حالت، محبوبیت ، معشوق پن.

تُو وہ بہارِ باغِ حُسن ، جس پہ کرے نثار جان
لالہ رُخی ، سہی قدی ، گُلبدنی ، سمن بری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۵). [سہی + قد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سَہی (۱) (فت س) م ف ؛ فقرہ.
صحیح ، درست ، بجا.

پیچھیں شاہ نبی یوں کہیا ابابکر یہ بات سہی ہے
اُن کو گانے دے رے بجانیں آج ہماری عید یہی ہے

(۱۵٦۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱٦٦).

بڑا تیرا عبادت سو یہی ہے
غلط نیں یو غلط نیں یو سہی ہے

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹٦).

یہ کیا نصیب کہ پوچھے وہ ہم نشیں مجکو
سہی تو یوں ہے کہ یہ بات تیں بنائی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱).

آگے گماشتوں کی کُھلی ہر طرف بہی
پھر وہ جو کچھ کہیں تو وہی بات ہے سہی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۳).

کانٹے ہی کانٹے بچھیں بستر پہ مانی تو سہی
آرزو کا ایک کانٹا دل میں چُبھ جانے تو دو

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۹۳). [صحیح (رک) کا قدیم اِملا].

ـــــ شام م ف.
سرِشام ، جُھٹ پٹا ، سانجھ ، سنجھا ، سُورج ڈوبتے ہی (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
۱. **رسید کرنا ، مارنا ، جڑنا (طمانچہ یا وار).** بہن بیچاری کے ایک زور کا تھپڑ سہی کیا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الاُمّہ ، ۸٦). ۲. **درست کرنا ، صحیح کرنا.**

حرفِ غلط کو سُن کر درپے نہ خُوں کے ہو جا
جو کُچھ کیا ہے میں نے پہلے اسے سہی کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸)

---نہیں فقرہ.
قابلِ تسلیم نہیں ، بجا نہیں ، نہیں مانا جا سکتا . چنگیز نامہ کا چاہئے. اخلاقِ ناصری ، مکتوباتِ شیخ ، شرفِ منیری اور حدیقہ کی سہی نہیں . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری (مہذب اللغات)) . ہاں ناں کا کچھ تو جواب دو ، چُپ رہنے کی سہی نہیں ہے . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵٦).

---ہونا محاورہ.
واجب ہونا ، لازم آنا. اِدھر منزلِ فیل کا وِرد ختم ہوا اور اُدھر اُن کی پانچ پیسے کی مزدوری سہی ہوئی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۸).

سَہی (۲) (فت س) م ف ؛ فقرہ.
۱. مانا ، فرض کیا.

ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے
غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۲۰). یہ بات اپنی جگہ درست سہی لیکن یہ بات غلط نہیں کہ سمندر کو سمندر کی طرح پیش کرنے کا فن صرف نظم کو آتا ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸). **۲. اچھا چلو یہی سہی ، یہی منظور ، یوں ہی سہی.**

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۲۰). **۳. غنیمت ہے ، بہتر ہے.**

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی ، نغمۂ شادی نہ سہی
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹). **۴. ہاں مگر ، بیشک لیکن.**

اوس وقت دل پے کیونکہ کہوں کیا گُزر گیا
بوسہ لیتے لیا تو سہی لیک مر گیا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۳).

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تُجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا
(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۵).

بال کھولے ہوئے آتے تو سہی کوٹھے پر
تمکو کیا ، کوئیٔ سیہ بخت پریشان ہوتا
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۱). **۵. مزید ، اور.** جیسے اور بے ادبیاں معاف کرنے کا حُکم ہے ، ایک یہ بھی سہی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳٦). **٦. بے پروائی ظاہر کرنا ، کوئی توجہ نہ دینا ، خاطر میں نہ لانا.**

ہم بھی تسلیم کی خُو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱).

کُچھ دنوں دِل کو رہے ذوقِ وفا اور سہی
کچھ دنوں آپ کی یہ مشقِ جفا اور سہی
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۲۰).

دل کی تسکیں کے لئے کم نہیں سامانِ نشاط
شبِ مہتاب سہی صبحِ بہاراں نہ سہی
(۱۹٦۵ ، ایک خواب اور ، ۱۱۸). **۷. ضرور ، یقیناً.**

آئیں جو خط رقیبوں کو لکھ رکھوں میں جواب
مجکو بھی کوئی نامہ کرینگے رقم سہی
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۹۳).

سِیہی (کس س) امث.
سیہ ، ساہی ، ایک جانور جس کے تمام جسم پر کانٹے ہوتے ہیں. ادب کی کتابوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ عرب کھنکھجورا ، گوہ ، گِرگٹ ، سیہی اور جانوروں کا چمڑا کھاتے تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۱۳). [رک : سیہی].

سَہیّا (فت س ، ہ ، شد ی) صف.
سہارا دینے والا ، مددگار.
پیش چلتی نہیں ناتھ مجبور ہوں کوئی اس دم تمھارا سہیّا نہیں
تم پکارو ہو کِس کو مدد کے لئے رام کا کوئی دنیا میں بھیّا نہیں
(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۰۴). [سہ सह - ساتھ + ایّا ، لاحقۂ فاعلی].

سَہیٹ (فت س ، ی مج) امذ.
چراگہ ، گھاس کا میدان. پُلیا عبور کرکے کرم سنگھ کے گھر والے ... ایک وادی نما سہیٹ میں پہنچے. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۱۹۰). [پ : सहेट].

سَہیجا (فت س ، ی مج) امذ.
پنیر مایہ ، جامن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سَہیجْنا (فت س ، ی مج ، سک ج) ف م.
تفتیش کرنا ، پوچھ کچھ کرنا ، دریافت کرنا ؛ درست کرنا ، ٹھیک کرنا ؛ سونپنا ، سہیا کرنا ، حوالے کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : ؛ س :].

سَہیڑْیا (فت س ، ی مع ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) فصلِ ربیع کی وہ کھیتی جو بغیر آبپاشی صرف زمین کی سیل سے تیار ہو جائے (ا پ و ، ٦ : ۴۸). [مقامی].

سَہیڑْنا (فت ی ، ی مع ، سک ڑ) ف م.
۱. رفع دفع کرنا ، نمٹانا. اِنگلستان کو ہرگز واجب نہیں ہے اور اس کے لیے سخت مُضر ہے کہ وہ دنیا کے ہر ایک حِصّہ میں بکھیڑے سہیڑتا پھرے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۸۸).

ہمیں یہ چاہیے جو کُچھ ہوا سہیڑ ہیں سب
بُلائے ہیں جو یہ مہمان ان کو ہو نہ تعب
(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۸). **۲. برداشت کرنا ، سہنا.** اس آنے والی خرابی کو دیکھ کر ضرور اشکبار ہوں جو آپ سہیڑ رہے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۴ : ۳۱۸). ایک بات آپ میری مان لیں. پوچھا وہ کیا ؟ میں نے کہا وہ یہ کہ سپلائی کی وزارت کا چارج آپ خود لے لیں . کہنے لگے میں یہ مُصیبت کیوں سہیڑ لوں ؟ (۱۹۷۱ ، تحدیثِ نعمت ، ۴۳۲). [سہنا (رک) کی ایک صورت].

سَہِیس (فت س ، ی مع) امذ.
گھوڑے کا نگہبان. بعض سہیس ایسے نمک حرام دیکھے گئے کہ دیگر مکروہات دنیوی میں مشغول رہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۳۸). [سائیس (رک) کا بگاڑ].

سَہیل (۱) (فت س ، ی مج) امذ.
دوستی ، یاری ، رفاقت ، سنگت ، شمولیت ، ہمراہی ، میل ملاپ ، معیت ، ساتھ. صابرہ نے ایسا ہیل میل اِختلاط بڑھایا جیسے برسوں کی مُلاقات چھٹپن کا سہیل. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۱۳). [رک : سہیلی].

سَہیل (۲) (فت س ، ی مج) امذ.
۱. **(کاشت کاری) زمین ہموار کرنے کا بھاری تختہ جو ہل میں لگا دیا جاتا ہے ، سہاگا** (ا پ و ، ۶ : ۹۷). ۲. **(کاشت کاری) کھیت جوتنے کی بیگار ، زمیندار کا رواجا ، اپنی سیر میں اپنے کاشتکار سے ہل چلوانے کا کام** (ا پ و ، ۶ : ۹۷). [مقامی].

سُہَیل (ضم س ، ی لین) امذ.
۱. **جنوبی آسمان کا سب سے روشن سِتارہ جو حارس نامی جھرمٹ میں واقع ہے.**

سو یاراں معطر حمائل سوں میل
سو سہرا ثُریا و طُرّہ سُہیل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹).

صراحی سنبلہ ہور مشتری کا لے پیالا
سہیل ساقی ہو منج مد پلانے دھائے آج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۵۳). خوبرویوں سے حُسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۳۱). مشہور ہے کہ جن دِنوں میں سہیل ستارہ چڑھتا ہے اُن دنوں میں دریاؤں کی طُغیانی بھی موقوف ہو جاتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۱۳۵). ۲. **(کنایۃً) روشن سِتارہ.**

سپیدی صبح کی گردوں پہ چھائی
سُہیلِ صبح نے صُورت چھپائی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۳). ۳. **(مجازاً) نمایاں ، ممتاز.** جو شخص کسی قوم میں ایسی عزّت کا مُستحق ہو وہ درحقیقت اس قوم کا سُہیل ہے. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۳۷). [ع].

ــــِ یَمَن کس اضا(ـــ فت ی ، م) امذ.
رک: **سہیلِ یمنی.** آگے یہ فارسیوں کی آنکھوں کا کحل الجواہر تھا اب ہندیوں کی نظروں میں بھی سُہیلِ یمن سا تاباں ہوا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۳۲۱).

روشن ہوا یہ ہم کو رُخ و خالِ لب سے صاف
نِکلا ہے ماہتاب سُہیلِ یمن کے پاس

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی)، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲). [سُہیل + یمن (رک)].

ــــِ یَمَنی کس صف(ـــ فت ی ، م) امذ.
رک: **سہیل (چونکہ سُہیل جنوب کی طرف واقع ہے اس لیے اسے سہیلِ یمنی کہتے ہیں).**

جل گیا آتشِ غیرت سے سُہیلِ یمنی
شب ستارہ جو بنا گوشِ صنم کا چمکا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۱۰).

مُشتری ، زہرہ ، سُہیلِ یمنی ، صبحِ امید
یہ نہ کہتا تھا تُجھے رشکِ قمر کیا کہتا

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۴۴). [سُہیل + یمن (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَہیلا (فت س ، ی مج) امذ.
دوستی ، یاری ، رفاقت ، ہمراہی ، میل ملاپ ، ساتھ.

کونے بھریں میں نے سکھیاں جو چھوڑیں
تو چھوڑا سہیلا ساتھ رہے سُن بابل مورے

(۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۰۳). [رک : سہیلی].

سُہیلا (۱) (ضم س ، ی مج) امذ.
سوہلا' نغمہ ، تعریف کا گیت ، شادی کا گیت.

دُنیا آروس انند بالیاں سوں عشرت سے ہلاتی ہے
سُہیلا شاہ کا اِلحاں سوں زہرہ گانیا سر تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۲). اس کے بعد بہو کی بہن نے بہو کو اور دولہا کی بہن نے دولہا کو سُہیلے گاتے ہوئے نہلایا. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۴۱). [سوہلا (رک) کا ایک املا].

سُہیلا (۲) (ضم س ، ی مج) امذ.
جوگیوں کا رنگین رومال.

سُہیلے گلے میں ڈال کر
یک جھونپڑی باندھی وہاں

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصّہ ، ۲۷). [سیلا (رک) کی تحریف].

سَہیلی (فت س ، ی مج) امث.
۱. **سکھی ، ساتھ رہنے والی ، مصاحبہ ، ہمجولی.**

او لو سہلیاں تس جو اُجالے
جس نت پر تک دیکھے ہور کہیں نا پالے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۷۳).

پھرے ہیم میداں میں وو شہسوار
سہیلیاں سبھی چُومیں اُس کا رکاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

کسی خُوبصورت سہیلی کا ہات
کہ تھے اس میں کتنی سحر جادو کے گھات

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱). گرد و پیش اُس کے سو سوا سو انیس جلیسیں ... سکھیاں سہلیاں غنچہ کنے اوسی وقت باغ میں نظر آئیاں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۰۵).

طیورِ بزمِ سحر کے مُطرب لچکتی شاخوں پہ گا رہے ہیں
نسیمِ فردوس کی سہیلی گُلوں کو جُھولا جُھلا رہی ہے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۹۲). ۲. **لڑکی ، دوشیزہ.**

کہ تُوں کون ہے ہور کدھر کا اہے
جو عشق اس سہیلی سوں دھرتا اہے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۳). ۳. **ہم عمر ؛ کنیز**

(ماخوذ : دریائے لطافت ، ۱۰۲). ۳. (عموماً) **آویزے ، کسی بھی زیور کے لٹکتے ہوئے جز جو اصل زیور میں کنڈوں وغیرہ سے لٹکائے گئے ہوں ، کانوں ، گلے وغیرہ کے زیور کے لٹکتے ہوئے اجزا.** سہیلی دار بُندے وہ کہلاتے ہیں جن میں آویزے کے اوپر دو پتیاں دونوں طرف ہوں. اِن پتیوں کو اِصطلاحاً سہیلی کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۸). [رک : سہیل (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سہِیم (فت س ، ی مع) صف.

۱. **شریک ، حِصّہ دار.**

حق کے تئیں لاشریک کر کہنا
بس تو تیرا سہیم کر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲). دوسری قوموں میں یہ قابلیت اور انسانیت نہیں نہ قسیم اور سہیم ان لطیف چیزوں کی ہوویں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۵). اُن کی قوت و دولت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے میں اُن کے شریک و سہیم بن گئے. (۱۹۶۶ ، انسانی دُنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۳۸).

۲. **مثل ، نظیر ، مانند.**

ترے سُخن سے ہے قائم یہ واشدِ دلِ تنگ
گویا نہ ہے تُو اس آئین میں سہیمِ صبا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۷). کشتی گیری میں عدیل و سہیم اپنا نہ رکھتا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۶). بجز مدینہ کی مسجدِ نبوی کے نہ کوئی شریک رکھتا ہے نہ سہیم. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۱۳). مومن کی تنہا وہ خصوصیت جس میں اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں اُس کے اندازِ بیان کی بلاغت ہے. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پُوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۲۳). [ع].

سَہِینگا (فت س ، ی مع ، مغ) امذ.

ہُدہُد ، چک رایا پرندہ کی ایک قِسم جس کی نِسبت مشہور ہے کہ ہر ایک قِسم مدفونہ کو جان لیتا ہے. یہ دبی ہوئی عِمارتیں اور دبے ہوئے کنوئیں بھی خُوب جانتا ہے اسلئے پنجاب میں اسکو سہینگا بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۰۳). [مقامی].

سَئِیس (فت س ، ی مع) امذ.

سائیس ، مُلازم جو گھوڑے کی خِدمت کے لیے رکھا جائے.

لاکا سئیس سامنے اس کے پھر آونے
اور آنکھ اپنے گھوڑے کی اس کو دکھاونے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳).

انکے مرکب کے جلو میں ہے فلک مثلِ سئیس
کہکشاں ساتھ ہے باندھے ہوئے پُشتارہ کاہ

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۱۸).

بڑا ہو کے چنخانے کا جُوتیاں
بنے کا کسی ناسزا کا سئیس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۷). [سائیس (رک) کی تخفیف].

سَئِیسی (فت س ، ی مع) امث.

سائیسی ، سائیس کا کام یا پیشہ. رسالۂ شاہی کے ایک سوار عباس قلی بیگ کے یہاں سَئیسی پر نوکری کر لی. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۰۳). [سئیس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عِلْم دَرْیاؤ (ہے) کہاوت.

رک : سائیسی علم دریاؤ (ہے). خدا جانے کون اَلَم غَلَم فِقرے جو تُم نے کہے یہ تو بندۂ درگاہ کی سمجھ میں بھی نہ آئے. وکیل سئیسی عِلم دریاؤ ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۷۷). سئیسی علم ہے دریاؤ... کے بصداق یہ زبان سینہ بہ سینہ معصوم بچوں نے ایک دُوسرے کو دی ہے. (۱۹۶۵ ، اُردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱).

سی (۱) امذ.

شیر ، سنگھ ، اسد (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [سنہہ (رک) یا سیہ (رک) کا مُخفف].

سی (۲) امث.

۱. **درد یا دُکھن یا چُھبن کے اظہار کی آواز.**

سمجھے ہیں آپ تیرِ نظر دل میں چھد گیا
نِکلی نہیں ہے مُنّہ سے تو دشمن کے سی ہنوز

(۱۹۰۵ ، گُفتار بیخود ، ۱۰۵). کیسی چُپک بیٹھی رہیں بچّی نے سی نہیں کی. (۱۹۶۹ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۳۳ : ۲۹). ۲. **سردی کی شِدّت سے کپکپی کے ساتھ نِکلنے والی آواز.** سی! ہائے کتنی سردی ہے. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۹۵). ۳. **مرچ کی جلن محسوس ہونے پر مُنّھ سے نِکلنے والی آواز.** ایک گھونٹ کوک اور ایک نوالہ قورمہ ، اس کے بعد سِی سی اور ولندیزی گالیاں. (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۳۲۸). [حکایتُ الصّوت].

---کَر کے رَہ جانا محاورہ.

بے بسی اور مجبوری کے عالم میں ظُلم و ستم وغیرہ برداشت کرنا. منہ پوچھنے والی اِس زور سے شربت پینے والی کا منہ مسل دیتی کہ وہ سی کر کے رہ جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۷). لڑکی بِنّا چھین کر اُن کے ہاتھ کُچل دیتی اور یہ سی کر کے رہ جاتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۲).

---کَرْنا محاورہ.

اُف نہ کرنا ، تکلیف اور درد کو ظاہر نہ ہونے دینا. یہ تو بُت کی مانند جُوں کا تُوں قائم رہا ذرا نہ ہلا اور سِی نہ کی. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۲۹). اُس نے جس کو اپنا دشمن پایا دوستی کے پردے میں اُس کے کلیجے میں ایسی چُٹکی لی کہ اُس نے سی تک نہ کی. (۱۹۲۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۲۵).

سی (۳) حرفِ تشبیہ.

۱. **سا (رک) کی تانیث ، مانند ، مِثل ، نظیر ، مُشابہ.**

رگِ جاں پر ہے کون ناخن زن
کچھ صدا یاں رباب کی سی ہے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۸۷).

یہ کہہ کے بڑھے بہرِ وغا سرورِ عالی
غُصّے میں نظر شیر سی اس شیر نے ڈالی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۵۵). اردو سی کم مایہ زبان کا

ایسے شریفانہ قالب میں ڈھلنا جس پر کلاسیکس کا دھوکا ہو ... پہلے تسلیم کرنا ہو گا. (۱۹۰۱ ، افاداتِ مہدی ، ۳۱). **۲. کثرت و افراط کے اظہار کے لیے.**

کُچھ بھیڑ سی ہے بھیڑ کہ بےحدّ و بےشمار

خِلقت کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہیں ہندھے ہر طرف ہزار

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۳). اری یہ روٹیاں اتنی سی ، سب آپ تھور گئی. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نا اہل پڑوسی ، ۳۸). **۳. (قدیم) علامتِ فعلِ مستقبل ، گا کے معنوں میں.**

جو میں منگتی دارو سو دیسی نہ کوی

کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی

(۱۶۰۹ ، قُطب مُشتری ، ۸۰).

ہو جفا غم ازل تھے نیجا ہے

تا ابد لگ ذرہ نہ ہو سی کم

(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، ۱۲). تھوڑی سی دیر کے بعد ... دل کو شوہر کی محبت نے بے قرار کیا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۲۶).

سی (۴) امذ.
سینا (رک) کا امر (تراکیب میں مستعمل).

---سا / سِلا کَر م ف.
سی کر ، سی کے. میں بھی ایسے کپڑے سی سا کر ٹھیک ٹھاک پہناؤں کہ اس کا حُسن دونا نکلے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۰). سی سِلا کر لباس پوشیدنی کے ... قابل ہوگی. (۱۹۲۰ ، انتخابِ لا جواب ، ۲ اپریل ، ۳).

سی (۵) حرف.
انگریزی حُروفِ تہجّی کا تیسرا حرف (C) ، اُردو میں بعض انگریزی مُخففات میں ان الفاظ کا نمائندہ جو اس سے شروع ہوتے ہیں. مُنشی جی نے مُجھے ... بی اے ٹی بیٹ ، سی اے ٹی کیٹ کی طرز پر انگریزی پڑھانا شروع کیا. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۱۹). [انگ : C].

--- ، اَیس ، پی (---ی لین) صف.
سِول سروس آف پاکستان کا مُخفف ، اعلیٰ سرکاری مُلازم جو باقاعدہ اِمتحان پاس کر کے مُنتخب ہوتا ہے. میں مُقابلے کے اِمتحان میں شریک ہو کر سی ، ایس ، پی میں لے لیا گیا. (۱۹۸۷ ، اِک محشرِ خیال ، ۲۱۱). [انگ : C.S.P].

--- ، آئی ، ای امذ.
۱. کمپینین آف انڈین ایمپائر کا مُخفف ، ایک خطاب جو ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کے زمانے میں دیا جاتا تھا.

شیخ کو سی ، آئی ، ای. ہونے کی ہو گی کیا خوشی

تُجھ سے احمق بھی نہ پہنچے گر مُبارک باد کو

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۵۱). [انگ : .C.I.E].

--- ، آئی ، اے (---ی مج) امذ.
۱. کریمنل انویسٹیگیشن کا مُخفف ، خُفیہ پولیس کا ایک محکمہ جو پیچیدہ معاملات اور مقدمات کی تفتیش کرتا ہے. دوسرے نے خود کو سی ، آئی ، اے کا کانسٹیبل بتا کر ایک سولہ سالہ لڑکے جمیل احمد پر مجرمانہ حملہ کیا تھا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۱ : ۲). **۲. سینٹرل انٹلی جینس ایجنسی کا مُخفف ، امریکہ کا ایک وفاقی اِدارہ جو ۱۹۴۷ میں قائم کیا گیا تا کہ جاسوسی کی سرگرمیاں تیز کی جائیں.** جو لوگ جلسہ میں گڑ بڑ کر رہے ہیں وہ سی ، آئی ، اے کے دُشمن ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۳۴ ، ۳۴ : ۱). [انگ : C.I.A].

--- ، آئی ، ڈی امذ.
کریمنل انویسٹیگیشن ڈپارٹمنٹ کا مُخفف، خُفیہ پولیس. سی آئی ڈی ہمارے درپے ہے ہمارے تمام کاموں ... کی نگرانی کی جاتی ہے. (۱۹۴۷ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۳۰۴). [انگ : C.I.D].

--- ، آئی ، ڈی کَرْوانا محاورہ.
کسی شخص کی حرکات و سکنات پر چوری چوری نظر رکھنے کے لیے کسی کو مامور کرنا. ہوشیار بیویاں اپنے عزیز رشتے داروں کے ذریعے یا اپنے بھائی کے ذریعے اس کی سی ، آئی ، ڈی کرواتی ہیں کہ فرصت کے اوقات میں شوہر جی کہاں جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تصویرِ شوہر ، ۷۲).

--- ، ٹی امث.
سرٹیفکیٹ آف ٹیچنگ کی تخفیف ، ایک تعلیمی سند جو ایف اے کے بعد ایک سال کی مدت میں اور میٹرک کے بعد دو سال میں مکمل ہوتی ہے. اعلیٰ تعلیم کے لیے گراں‌قدر وظائف دیئے، چنانچہ اکثر ایل ایل بی اور سی ، ٹی اسی امداد کی وجہ سے کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۸). [انگ .C.T].

سی (۶) صف.
تیس ، تین دہائیاں ، بیس اور دس کا مجموعہ.

مسیحا کون ؟ سرسید پکارے سب میں کہتا ہوں

صد و سی سال اس کو اور رکھیو اے خدا باقی

(۱۸۹۲ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۳۶). [ف].

---پارَہ (---فت ر) امذ.
۱. کلام پاک کے تیس حِصّوں میں سے کوئی سا ایک حِصّہ ، سیپارہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. (مجازاً) ٹکڑے ٹکڑے.**

مُصحفِ رُخسارِ جاناں جب سے آیا ہے نظر

دل ہے سی پارہ بغل میں میری قرآں کی طرح

(۱۸۷۳ ، دیوانِ جرار ، ۳۴). [سی + پارہ (رک)].

---حَرْفی (---فت ح ، سک ر) امث.
ایک ایسی نظم جس کے (عموماً ۳۰) اشعار ، بہ اعتبار حروفِ تہجّی بالترتیب لکھے جاتے ہیں اس کا موضوع بالعموم تصوف یا محبت و فرقت کے مصائب ہوتا ہے (پنجابی شاعری سے مخصوص). آپ نے کافی ، اٹھوارہ ، سی حرفی ، بارہ ماسہ وغیرہ اصنافِ سُخن کو استعمال کیا. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۸۹). اس کو الف نامہ کے بجائے سی حرفی کا نام دیا گیا یعنی وہ نظم جو تیس حرفوں پر مشتمل ہو. (۱۹۸۸ ، اردو ، جنوری ، مارچ ، ۱۲۶). [سی + حرف (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

ـــ دانَہ (ـــ فت ن) امث.
ایک قِسم کی تسبیح جس میں عموماً ٣٣ دانے ہوتے ہیں(ماخوذ: نوراللغات). [سی + دانہ (رک)].

ـــ سالَہ (ـــ فت ل) صف.
تیس سال کا ، تیس برس کی عمر یا مُدّت کا. صفراوی منجمدات کا کرہ اقالیم میں ہونا اور ہے. سی سالہ اور چہل سالہ عمر کے درمیانی عمر والوں کو ہونا مشہور ہے. (١٨٦٠ ، نسخۂ عملِ طب ، ٥٨٩). [سی + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سی (٤) امث.
(کاشت کاری) کھیت میں ہل سے بنائی ہوئی وہ نالی یا نالیاں جن میں بیج بویا جاتا ہے (اپ و ، ٦ : ٧٩). [مقامی].

سَے (یٰ لین) امذ.
سو ، سیکڑہ.

سن ہجری حضرت جی کے جب گنتے سے ہو جاویں گے
ان کے پاچھے بڑے امام محمد مہدی آویں گے

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ١٠٥). آس پاس اس باغ کے ... دو سے پریاں کہ سکھیں اس کی تھیں ... سو باغ میں آئیں. (١٧٣٦؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر، ٢٨). سنہ ایک ہزار دو سو سترہ ہجری مطابق اٹھارہ سے دو عیسوی کے «باغ و بہار» کو تمام کر کے اس کو لکھنا شروع کیا. (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٥). عرض اس کا ... ایک ہزار پان سے میل انگریزی کی ہے. (١٨٤٧ ، حملاتِ حیدری ، ١٢). کئی سے ملک اس ملعون کے قبضے میں ہیں. (١٩٠٠ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ١ : ٨). [رک : سو].

سے (یٰ مج) حرفِ جار.
١. **کے ساتھ.** دادا نے مُجھے گلے لگا کہا ، اے پیغمبرانِ خدا دیکھو نہ ... اُمّت نے میرے بچّوں سے کیا کیا . (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٦٣).

سایے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قدِ دلکش سے جو گُلزار میں آوے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٣). میں ان کی مثال اس شخص سے دے سکتا ہوں جو ایک بہت بڑے مضبوط جانور کو کھلاتا اور اس کے مزاج اور خواہشات کا مطالعہ کرتا ہے. (١٩٣٢ ، ریاست (ترجمہ) ، ٣٦٦). ٢. **کو (علامتِ مفعول).** دو چار گھڑی رات رہے دیوار سے کود کر چلا گیا . (١٨٦٢ ، خطوطِ غالب ، ٤٣) . حرف «سے» بطور علامتِ مفعول بھی آتا ہے . (١٩٤٣ ، جامع القواعد (حصّۂ) ، ١٣٥). ٣. **کے باعث ، کے سبب.**

تن کو دھونے سے دل جو ہوتا پوک
پیش رو اصفیا کے ہوتے غوک

(١٢٦٥ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ١١)).

نہ کعبے کو دیکھا نہ بت خانہ ہم نے
بھلا میں کدھر جاؤں گمراہ دل سے

(١٧٩٨ ، سوز ، د ، ٣٤٠) . اس سے بہ پڑک بہتوں کو نہیں ابھرنے پاتی. (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٣١). ٤. **منجملہ ، میں سے ، برائے شمولیت و شرکت یا نسبت و تعلق.** اِنصاف واجبی کرتا ستم گاروں سے نہ ہوتے تو. (١٨٠١ ، ہفت گُلشن ، ٦٢). متقدمین سے صِرف فرشتہ مورخ نے اس قِصّہ کو اپنی مشہور فارسی تاریخ میں درج کیا ہے. (١٩٣٩ ، افسانۂ پدمنی ، ٣). ٥. **پر ، پہ ، اوپر.**

جو مسہری پر سدا سوتے تھے سو افلاس سے
خاک پر سونے لگے منہ سے دوپٹہ تان کے

(١٨٥٨ ، تراب ، ک ، ٢١٢). جب میاں کپڑے پہن چکے تو آئینہ وغیرہ سب جگہ سے رکھوا دیا کہ وقت پر تلاش نہ کرنی پڑے . (١٩٢٣ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ٨). ٦. **کے مُقابلے میں ، بہ نِسبت.**

صاف آئینے سے رُخسار ہے اُس دلبر کا
یہ خدا کا ہے بنایا تو وہ اِسکندر کا

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٥). اُس بے گناہ ملول لڑکے کی بلا کت سے مُجھے مرنا قبول ہے. (١٩٣٠ ، اُردو گلستان ، ٥٥). ٧. **کے ذریعے.**

وہ درد ہے مُجھے کہ مسیحا سے شخص سے
اس درد کا نہ ہو سکے درماں یک بیک

(١٧٨٢ ، دیوانِ محبت ، ١١٠). چنانچہ تجربوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام اجزائے ارض ایک میلان آپس میں رکھتے ہیں. (١٨٣٢ ، رسالہ ہیئت ، ٢٣٢).

پھر سُنائے مُجھے اللّٰہ اذانِ کعبہ
دِل میں پیوستہ ہوئے نعرۂ تکبیر سے تیر

(١٩١٩ ، دُرِّشہوار ، ٣١). اس مسئلہ کا حل کرنا نہایت دُشوار تھا ، کہ یہ دونوں کِس سے پیدا ہیں. (١٩٥٦ ، بیگماتِ اودھ ، ١٠٣). ٨. **کے مُطابق.**

معمول سے بزم میں ہوئی جمع
مینا و کباب و مجمر و شمع

(١٨٣٨ ، گُلزارِ نسیم ، ٣٦). ٩. **واسطے ، لیے ، کے لیے ، کے واسطے.** ملائک اون کوں تکلیف بہشت کی کریں اور وہ قبول نہ کر کہیں ہم مصاحبت وبجالستِ حسین کوں بہشت سے نہیں پہنچتے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٥٣).

دوبھر کسی کو یوں نہیں ہوتی ہے اپنی چیز
دل اس سے دیدیا کہ نہ تھا اِختیار میں

(١٩٢٦ ، فغانِ آرزو ، ١٣٠).

سیا (١) (کس س) امذ.
(ٹھگی) سونا ، طلا ، زرد رنگ کی قیمتی دھات (مصطلحاتِ ٹھگی، ١١١). [مقامی].

سیا (٢) (کس س) امث (قدیم).
لگن ، خواہش ، چاہت ، مطلب ، مُدّعا.

شکل دیکھ تیری میں بُلبل ہوا
ترے ساتھ لاگی ہے دل کی سیا

(١٨٥٢ ، قِصّۂ نازنین و پٹھان (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ١ : ١٤٣)). [مقامی].

سیا (۳) (کس س) صف.
سیاہ ، کالا ، اَسود (پلیٹس). [سیاہ (رک) کی تخفیف].

سَیّا (فت س ، شد ی) امذ.
مٹی کا ایک چھوٹا ظرف جس میں دستہ لگا ہوتا ہے ، بھٹی میں سے شراب نکالنے کا برتن. سیّا ایک چھوٹا ظرف مٹی کا ... ہے جب رس ناندی میں بھر جاتا ہے تب سنکی یعنی سیّا کو ... نکالتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۵۰). [مقامی].

سیاپا (کس س) امذ.
غم ، رنج ، سوگ ، ہائے، واویلا ، رونا پیٹنا ، آفت ، مُصیبت.

میں کاٹے تھی تُجھ سائے نیچے
رنڈاپے سوں قِسمت ہوا تُجھ سیاپا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۹).

ہے سیاپا اِدھر تو اُدھر سٹھنیاں ہیں
سراسم یہ شادی و غم کی یہاں ہیں

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۵۷). جلوس موڑ کاٹ کر مال روڈ پر آ نکلا وہ چلا رہے تھے، تلواریں لہرا رہے تھے، پیچھے عورتیں سیاپا کر رہی تھیں . (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۰). [مقامی].

سَیّاح (فت س ، شد ی) صف.
بہت زیادہ سیاحت کرنے والا ، بڑا سفر کرنے والا ، سیر و سیاحت کرنے والا ، جابجا پھرنے والا آدمی. اکثر سیّاح سیر کرنے آوتے سو اسی شہر میں رہتے اور جگہ پھر نہ جاتے تھے . (۱۷۳۶ ؟ ، قِصّۂ مہرافروزودلبر ، ۲). بعد ایک مُدّت کے کسی طرف سے ایک سیّاح وہاں آنکلا . (۱۸۳۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۱۲۰). دور دور کے سیّاح اور ملک ملک کے آدمی اُن کے مُشتاق آتے ہیں ، دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۵۵). اب رفتہ رفتہ میری سمجھ میں آتا ہے کہ اس قلعہ کے اندر ایک پُورا بازار ہے ، دفاتر ہیں سیّاحوں اور سیلانیوں کا ایک ہجوم ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۶). [ع].

---زَماں کس اضا (---فت ز) امذ.
دُنیا بھر کی سیر کرنے والا ، جہاں گشت. وہ تو سیّاحِ زماں بننا چاہتا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۶). [سیّاح + زماں (رک)].

سیاحَت (کس س ، فت ح) امث.
لمبا سفر ، گشت ، سیر کرنا ، زمین پر چلنا پھرنا ، گھومنا پھرنا. آخر تک دس کا ذکر ہے توبہ کرنا ، عبادت کرنا ، حمد کرنا ، سیاحت کرنا ، رکوع کرنا ، سجدہ کرنا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۷). بہتر ہے کہ ہم اپنی سیاحت بمبئی سے شروع کریں. (۱۹۰۳ ، مخزن، دسمبر ، ۱۶). مُختلف ضرورتوں سے ڈاکٹر صاحب نے دُنیا کے بیشتر ملکوں کی سیاحت کی. (۱۹۸۳ ، خطباتِ محمود ، ۱۱). [ع].

---نامَہ (---فت م) امذ.
دورانِ سفر لکھے جانے والے حالات ، سفری حالات پر مبنی مضمون ، سفرنامہ. یہ خطوط اگر آج سے بتیس برس پہلے شائع ہوتے تو ایک سیاحت نامہ کا کام دیتے. (۱۹۵۱ ، بریدِفرنگ ، ۱۵). [سیاحت + نامہ (رک)].

سَیّاحَہ (فت س ، شد ی ، فت ح) امث.
خاتون سیّاح. ”محبّت کے سچ“ ایک ہِپّی نُما سیّاحہ نے چونک کر پُوچھا لیکن اندازِ سوال میں اِستفسار کم تھا اور تائید زیادہ. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۵). [سیّاح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

سَیّاحی (فت س ، شد ی). (الف) امث.
سیاحت ، مسافرت ، سفر ، سیر ، گشت.

عُمر گُزری ہے اسی دشت کی سیّاحی میں
پانچویں پُشت ہے شبیر کی مدّاحی میں

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۳). اپنے والد کے اِنتقال کے بعد مُدّت تک سیّاحی کی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۴۴). (ب) صف. **سیاحت کرنے والا ، سیر و سیاحت سے تعلق رکھنے والا.** صدر ایوب کے ہمراہ جہاں جہاں ہماری پارٹی رُکتی تھی وہاں پر دوسرے سیّاحی گروہوں کی بہت سی خواتین باقی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایوب خان کے گرد جمع ہو جاتی تھیں . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۵۷). [سیّاح + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیّاحِین (فت س ، شد ی ، ی مع) صف ؛ ج.
بہت سے سیّاح ، متعدد سیاحت کرنے والے ، سفر کرنے والے. ملائکہ، سیّاحین ، یہ فرشتے بہ نسبت اوروں کے ذکر کی مجلسوں کو دُرست رکھتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۹). [سیّاح + ین ، لاحقۂ جمع].

سِیادَت (کس س ، فت د) امث.
۱. **قیادت ، بزرگی ، برتری ، شرافت ، سرداری.**

شرف ذاتی ہے تُجھ کُوں اے گُل و گُلزارِ معشوق
تجلّی مُکھ اوپر تیرے سیادت کی علامت ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰). اربابِ فراست اور اصحابِ کیاست آثارِ سیادت اور انوارِ سعادت بشرۂ ہمایوں اوس کے سے مشاہدہ کرتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۳۰).

میرے آقا وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے
جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۲) . مردان علی خان اپنی تاریخی سیادت کو چودھری کی وجہ سے اپنی مخصوص پارٹی میں مُمیّز کر رہے تھے اور بُت بنے ہوئے تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۴).
۲. **حضرت فاطمہ علیہ السلام کی نسل سے ہونے کا شرف.**

مُنکر نہیں ہے کوئی سیادت کا میر کی
ذاتِ مُقدّس ان کی یہی ذات ہو تو ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۰۹). کہیں سیادت کے دعوے سے امام ضامن کا روپیہ مانگنے کے لیے جا پہنچے کسی نے دعوت کی تو دعوت کے بدلے روپیہ وصول کر لیا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر، ۳۳۸).
۳. **حکومت ، سلطنت ، بالادستی.** اس کے بعد انگریزی بیڑے اور ڈچ اور پُرتگالی اور عربوں کے درمیان کئی لڑائیاں خلیج فارس میں سیادت قائم رکھنے کے متعلق ہوتی رہیں . (۱۹۱۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۴). عربوں نے پانچ سو سال تک اِسلام اور مُسلمانوں کی نمائندگی اور سیادت کی. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۲۹). [ع].

ــــ پناہ (ـــ فت پ) امث.
سرداری اور قیادت کا محافظ ، جسے سرداری پھبتی ہو.

وہی فضل احمد سیادت پناہ
یہ ہیں دونوں سرکاروں کے خیرخواہ

(۱۸۶۸، شکوۂ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور، ۱۹۷۳، ۶۲)).
[سیادت + پناہ (رک)].

سیار (کس س) امذ.
ایک صحرائی جانور جو لومڑی سے بڑا اور بھیڑیے سے چھوٹا ہوتا ہے ، گیدڑ. راستے میں سیار نہیں ، کتا ملا اور زور سے مجھ پر جھپٹا میں نے تلوار مار دی. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۱۹). مجھے لے جا کر ٹوٹی ہوئی مسجد میں بند کر دیا جائے ، جہاں مجھے سیار (گیدڑ) کہا جائے گا. (۱۹۵۶، شیخ نیازی، ۴۰۱).
[پ : سیال ؛ س : شرگال शृगाल ؛ قب : شغال].

ــــ اوروں کو شگون دے آپ کتوں سے (چھتوائے) ڈرے کہاوت.
گیدڑ کا راستے میں ملنا اچھا شگون سمجھا جاتا ہے مگر خود کتوں سے ڈرتا ہے یعنی دوسروں کو فائدہ پہنچائے مگر خود کو کوئی فائدہ نہ ہو (جامع الامثال).

ــــ کے منتری کوّا ، چھوڑ دہانے ہاڑ چام کھائے کہاوت.
گیدڑ کو کوے نے نصیحت کی تھی ، گوشت کھا لے ، چمڑا اور ہڈیاں چھوڑ دے ، اس کی نسبت کہتے ہیں جو کام کی چیز لے اور نکمی چیز چھوڑ دے ، اچھی چیز لینی چاہیے نکمی چیز نظرانداز کر دینی چاہیے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ــــ سینگی (ـــ ی مع ، مغ) امث.
گیدڑ کی ہڈیوں کا ڈھانچا ، سیار کی گڑیا مشہور ہے کہ جس شخص کے پاس سیار کی ہڈی ہوتی ہے اس پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا ، مضبوط ، کڑنگا ، بادھوائی (ماخوذ : جامع اللغات). [سیار + سینگی (رک)].

ــــ کی لاٹھی امث.
(کنایۃً) املتاس ، لاط : **Sassia Fistula** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

سَیّار (فت س ، شد ی). (الف) صف.
زیادہ سیر کرنے والا ، جابجا پھرنے یا گھومنے والا ، مسافر.

رکھیا خاک میں روح و سیار تن
سنواریا جگت کا سکل پھول بن

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۴).

تھے یار جس چمن کے سیار ہم نے اس میں
گلچیں تو کیا نشاں تک یک گل زمیں نہ دیکھا

(۱۷۹۳ ، محب ، د ، ۷۹).

کہ عدم میں گہ ہستی میں ہوا اپنا گزر
مثلِ ریگِ شیشۂ ساعت رہے سیار ہم

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱ : ۲۲۸).

وہ اتفاق سے سیارِ چرخِ مینا ہیں
نفاق ہم میں ہے ہم خوار زارِ دنیا ہیں

(۱۹۳۲ ، ذوالنورین ، ۲۶) . (ب) امذ . **پہیہ دار دخانی گاڑی (لوکو موٹیو) ؛ گردش کرنے والا سیارہ.**

ستارے ثابت و سیار تجھ سے
فلک کی گردش و رفتار تجھ سے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۷).

کہ ہوا مجھ سا ذرّۂ ناچیز
رو شناسِ ثوابت و سیار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵). بطلیموس کی اوس مشہور تصنیف کا ایک نسخہ بھی تھا جو اوس نے سیار و ثوابت کی مہندسانہ ساخت پر لکھی تھی. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۶۴).

فرش سے تا عرش تھی تیری مسافت بے گماں
ثابت و سیار بھی ٹھہرے ترے قدموں کی دھول

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۹). [ع].

ــــ گہ امث.
مصنوعی طور پر تیار کردہ آسمان اور سیاروں کا منظر جو بند کمرے میں پیش کیا جاتا ہے ، منظرگہ. پی ، آئی ، اے کی سیارگہ یکم مارچ سے کھول دی جائے گی. (۱۹۸۵ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۲). [سیار + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ــــ گلزار/گلشنِ جناں ہونا محاورہ.
مر جانا ، موت آ جانا ، جیتا نہ رہنا ، زندگی ختم ہو جانا. مجھ کو جلد باہر طلسم کے پہنچا دو کہ میرا آقا نہیں معلوم جیتا ہے یا سیارِ گلزارِ جناں ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۸۰۴). اگر وہ زندہ ہیں تو لا کر تم سے ملا دیں گے اگر خدانخواستہ سیارِ گلشنِ جناں ہوئے تو وہ مال لا کر تم کو دیں گے. (۱۹۰۰ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۲۲۶).

سَیارا (فت س) صف (قدیم).
سارے ، تمام ، کل.

پنکھی خوش مغز ہو سیارے آپس میں اپ لگے گانے
میوراں ناچتے ٹھارے بدل بردنگ بجایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۴). [سارا/سارے (رک) کا بگاڑ].

سیارا (کس س) امذ.
(کاشت کاری) وہ تختہ جس کو بونے کے بعد کھیت میں چاروں طرف پھیرا جائے تاکہ بیج پر مٹی آ جائے اور نالیاں پُر ہو جائیں (اپ و ، ۶ : ۷۹). [مقامی].

سَیّارات (فت س ، شد ی) امذ ؛ ج.
سیارہ (رک) کی جمع. بہ نظرِ ثوابت و سیارات بتایا ہے. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۷۰). کوپرنیکس نے جس وقت سیارات کی نسبت اپنی تحقیقات ظاہر کیں تو تمام کلیسا نے ایک زبان ہو کر اس کو مردود ٹھہرایا. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۳۹). [سیارہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

---اُولیٰ کس صف(---و لین نیز مع ، ا بشکل ی) امذ.
اجرامِ فلکی جو کسی ستارے کے گرد گھومتے ہیں بالخصوص وہ سیارے جو نظامِ شمسی میں سُورج کے گرد گھومتے ہیں . سب سیارے کہ آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں وہ تین قسم پر ہیں ، ایک سیاراتِ اُولیٰ کہ ان کی حرکاتِ دوری کا مرکز آفتاب ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۵). [سیارات + اُولیٰ (رک)].

---ثانی / ثانوی کس صف(---تک ن) امذ.
وہ چھوٹے اجرامِ فلکی جو کسی سیارے کے گرد گھومتے ہوں اور ان کی معیت میں آفتاب کے گرد بھی گردش کرتے ہوں. وہ اجرام جو گرد سیاراتِ اوّل کے حرکت کرتے ہیں سیاراتِ ثانی یا اقمار کہے جاتے ہیں . (۱۸۳۲ ، رسالہ علم ہیئت (ترجمہ) ، ۳۵) . [سیارات + ثانی / ثانوی (رک)].

---عُلوِیَہ کس صف(---ضم ع ، سک ل ، کس و ، فت ی) امذ.
سیارۂ عُلوی ، وہ سیارہ جس کا مدار زمین کے مدار سے باہر ہو. عقدتین وہ نقطے ہیں جہاں مداراتِ سیاراتِ عُلویہ منطق البروج کو قطع کرتے ہیں اور جہاں مداراتِ اقمار مدار کو اپنے سیارۂ اعظم کی قطع کرتے ہیں پس اس عقدے کو راس کہتے ہیں . (۱۸۳۲ ، رسالہ علمِ ہیئت (ترجمہ) ، ۲۹). [سیارات + عُلوی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

سَیّاراتی (فت س ، شد ی) صف.
سیارات سے منسوب، سیاروں سے متعلق. اب نئے سیاراتی دور میں داخل ہوتے ہوئے دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو اپنی وہ ذمہ داریاں محسوس کر لینی چاہئیں جو قیام امن کے بارے میں ان پر عاید ہوتی ہیں . (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ جولائی ، ۳) . [سیارات + ی ، لاحقۂ نِسبت].

سَیّاران (فت س ، شد ی) امث ؛ ج.
رک : سیار (۱) جس کی یہ جمع ہے . طیارانِ عروج اخیار اور سیاران بلندی آثار نے وقت وقوع معراج میں آپ کی روایاتِ متحدہ اور حِکایات لکھی ہیں. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۱۳). [سیار (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

سی اَرچِن (فت ا ، سک ر ، کس چ) امذ.
(سائنس) سمندر کے کنارے پایا جانے والا ایک جانور ، جس کی پُشت پر کانٹے ہوتے ہیں ، بحری خار پشت ، توتیتہ البحر. بحری خار پشت (سی ارچن) اسی قسم کے جانوروں میں سے ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۰). کیچوے اسٹارفش اور سی ارچن عموماً ایک سال کے اندر ہی اس دنیا کو خیرباد کہہ دیتے ہیں . (۱۹۳۱ ، حیواتی دنیا کے عجائبات ، ۷۶). [انگ : Sea Urchin].

سَیّارَچَہ (فت س ، شد ی ، سک ر ، فت چ) امذ.
۱. **چھوٹا سیارہ.** مریخ اور مُشتری کے مداروں کے مابین ہزاروں چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جن کو سیارچے یا نجیمات کہا جاتا ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۱۶۱) . ۲. **چھوٹا مصنوعی سیارہ .** آج کل فضا میں سے جو راکٹ اور سیارچے بھیجے جاتے ہیں کبھی کبھی وہ اپنے صحیح راستے سے مُنحرف ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳۵۵). [سیار + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَیّارگان (فت س ، شد ی ، سک ر) امذ.
سیارہ (رک) کی جمع. جس وقت سلطان سیارگان تہا خانۂ مغرب کا عزم کرے. (۱۸۳۵ ، بُستانِ حکمت ، ۱۰). خسروِ انجم سپاہ نے دربارِ سیارگان برخاست کیا. (۱۸۸۱ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹). بیچ میں وہ آفتابِ تاباں گرد کنیزیں مثلِ سیارگان ہنستی ہوئی آتی ہیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۶۳). تاریخ کے جبری عمل نے ان سیارگانِ ادب کو بھی آفتابِ درخشاں کی عکاسی کی مہلت نہ دی . (۱۹۸۶ ، میزانِ سخن ، ۸) . [سیارہ (بحذف ہ) + گان ، لاحقۂ جمع].

سَیّارگی (فت س ، شد ی ، فت ر) امث.
سیارے کا عمل. رُوسیوں نے جو بین السیارگی خودکار اسٹیشن کے ذریعے تصویر کی مُنتقلی کا تجربہ کیا ، اس اسٹیشن کا وزن اور سائز بہت مُختصر تھا. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۶۸). [سیارہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سَیّارَوی (فت س ، شد ی ، فت ر) صف.
سیارہ (رک) سے منسوب . سیاروی حرکت کی آئنسٹائن کی مساوات. (۱۹۴۴ ، تفرق مساواتیں ، ۲۹۰). اس میں کوئی شک نہیں سیاروی زمین کا تمام مادہ مُستقل ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۷). [سیارہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت].

سَیّارَہ (فت س ، شد ی ، فت ر) امذ.
گھومنے والا ؛ کوئی بھی بڑا جسم جو کسی مرکزی جسم کے چاروں طرف گھومے ، ہر وہ سیارہ جو کسی ستارے کے گرد گردش کرتا ہے ، ثابت کا نقیض ، حرکت کرنے والا تارہ.

تُجھے دیکھے جو کوئی پھر جگہ سے ہل سکے توبہ
ثوابت کی طرح گردوں پہ ہر سیارہ حیران ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، ک ، ۲۶۲).

مُنتظر تھا وہ تو جستجو میں یہ آوارہ تھا
شیفتہ تیرا ہی تھا جو ثابت و سیارہ تھا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۷) . آنکھ سے دکھائی دے سکتے ہیں ان کے نام یہ ہیں: عطارد ، زہرہ ... لیکن دوربین کی مدد سے دو اور بڑے سیارے اور چھ سو سے زیادہ چھوٹے چھوٹے سیارے اب دریافت ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ)، ۱ : ۳۰) . خلا میں کئی سیارے لاکھوں میلوں کی مسافت طے کرتے ہیں . (۱۹۸۹ ، رُوحانی دُنیا ، کراچی ، ستمبر ، ۹). [ع].

---اُولیٰ کس صف (---و لین نیز مع ، ا بشکل ی) امذ.
ہر وہ سیارہ جو سورج کے گرد گردش کرتا ہے. ایسی ہی تین قِسم کے سیارات یعنی سیارۂ اُولیٰ اور سیارات ثانوی اور سیاراتِ دنبالہ دار گردش کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۲۵). [سیارہ + اُولیٰ (رک)].

ـــ شَناس (ـــ فت ش) امذ.
منجم ، ہیئت دان ؛ ستاروں کی رفتار سے آئندہ کے حالات و واقعات کا اندازہ لگانے والا.

ملحوظ بدل تھا پردۂ راز
سیّارہ شناسوں کے کیا ساز

(۱۸۳۸ ، گُلزارِ نسیم ، ۱۵). [سیّارہ + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

ـــ عُلْوی کس صف (ـــ ضم ع ، سک ل) امذ.
سیّارہ جس کا مدار زمین کے مدار سے باہر ہو. مریخ کی طرف کوئی سیّارہ عُلوی نیم شب کے وقت عبور کرتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۹). [سیّارہ + عُلوی (رک)].

سیارَن / سیارَنی (کس س ، فت ر) امث.
مادہ گیدڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : س آلی सिमालिया].

سیاری (کس س) امث.
مادہ گیدڑ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [پ : س آلی सिमाली].

سَیّاری (فت س ، شد ی) امث.
سیر ، گلگشت.

تماشائی جو سیر لالہ زار ستاں کا ہے یارو وہ
وہ گُل رو دل کے داغستاں کی سیّاری کو کیا جانے

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۶۰). [سیّار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیاڑ (کس س) امث.
وہ نالی جس کی ڈولوں پر بعض اجناس کی کاشت میں بیج بوتے ہیں. دیکھتے ہی دیکھتے سیاڑوں سے ہتھیار بند مرد نکلنے شروع ہوگئے. (۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۹۱). اس طریقۂ کاشت میں سیاڑ میں جہاں بیج ڈالا جاتا ہے ولایتی کھاد ایک طرف تین اِنچ کے فاصلے پر ڈرل کرنی چاہئے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ لاہور ، یکم مارچ ، ۳). [س : سیت وَنْت सीत+वन्त].

سَیّاس (فت س ، شد ی) صف.
سیاست دان ، سیاست میں زیادہ شغف رکھنے والا. میں پولیٹشن کو سیّاس اور نفسیات یعنی سائیکولوجی کے ماہر کو نفّاس کہتا ہوں. (۱۹۳۳ ، منشوراتِ کیفی ، ۳۷). ہندوبین ، زعیم ، بطلِ حریت ... سیّاس ... حزب العمال کو کتنے اُردو جاننے والے سمجھ سکتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سلیمان ، ۵۰۳). [ع].

سِیاسات (کس س) امث.
سیاست سے متعلق علم. دُوسری قُوّت جب اس کے حافظے قرار اور مضبوط ہوں ... سیاسات وغیرہ کے واسطے جن کے فائدے انواع کی طرف رجوع کرتے ہیں سعی کرتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۲۳).

یہ رنگ ہیں تو سیاسات پر نظر پہنچی
حقوق لے چکے ہم ، جنگ سرہوئی ، ہولی ! !

(۱۹۲۳ ، ذوالنورین ، ۲۹). [سیاست (رک) کی جمع].

سِیاسَت (کس س ، فت س) امث.
۱. کسی مُلک کا نظامِ حکومت ، مُلکی تدبیر و اِنتظام ، طریقۂ حکمرانی ، احتسابِ حکومت کا قیام ، حکومت کرنے کی حکمتِ عملی.

ہے وہ بُنیاد بادشاہت کی
اصل مضبوط ہے سیاست کی

(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۶۵). اس کی افراط سے ہیبتِ ملوک اور سیاستِ ملک میں خلل عظیم واقع ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستانِ تہذیب (ترجمہ) ، ۳۳). نرمی اور خوشخوئی کی ضرورت تھی جنگی آمیزش سیاست اور حکومت کے اقتدار کے ساتھ تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۰). سیاست کے میدان میں بڑے بڑے اِنقلاب برپا ہونے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). **۲. کسی جُرم کی سزا ، سختی ، خوف ، قہر و غضب ، جسمانی یا روحانی تکلیف.**

سیاست کرو اور دھرو دار تن
نہ یک تل اوتن کو ذرہ دو امن

(۱۷۳۶ ، قِصّۂ فغفورِ چین ، ۱۲). اگر حُکم قتل کا میرے حق میں نہ ہوتا تو سب سیاستیں سہتا اور اپنا ماجرا نہ کہتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵). بادشاہ کو اظہارِ سیاست کی نوبت نہ آوے گی سزا و سختی کی کُچھ حاجت نہ رہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۷). اور ان کا قصور وار ہونا اگر اخیر میں ثابت ہو جاتا تب بھی سیاست کے وقت میں تو یہ فعل بِلا دلیل شرعی ہی ہوتا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۹). سیاست زیادہ تر سختی اور سزا دینے کے معنی میں اِستعمال ہوتا تھا. (۱۹۶۹ ، تاریخِ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۸۶). **۳. چالاکی ، سیاسی جوڑ توڑ ، ریشہ دوانی ؛ دانشمندی ، تدبیر.**

سیاست کی تروار سوں پاک کر
اسی ٹھار نابُود در خاک کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۹).

بولی پھر سیاست سوں ماروں اسے
نہ صورت مرد کی مکھ میں بسے

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۲). عرض کی میں سیّد ہوں مجھ سے سیاست نہ ہو سکے گی اور یہ اس کے انتظامِ سلطنت غیر ممکن ہے. (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۹). شروع کہاں سے کروں اس خطابت سے جسے کوئی نہ پہنچ سکا یا اس محبت سے جو ہر ایک کے حصّے میں آتی ہے ، اس سیاست سے جس میں آزردگی شامل ہے. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۱۹۰). **۴. عدالت** (ماخوذ : دکھنی اُردو کی لغت). **۵. ظُلم ، سختی ، سخت گیری.**

سو تس کے نوائے پہ ہونے یہ سیاست
گنہ لازم ہونے نیکی برباد جاتی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۳). [ع].

ـــ اُلْمَدینَہ (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع ، فت ن) امث.
رک : سیاستِ مَدَن. دُوسرے قِسم کے عِلم کو تدبیرالمنزل کہتے ہیں

اور تیسرے قِسم کے علم کو سیاست المدینہ کہتے ہیں. (۱۹۰۰ ، علومِ طبیعیہٗ شرق کی ابجد ، ۶). [سیاست + رک : ال(ا) + مدینہ (رک)].

---بازی اث.
امورِ مملکت سے متعلق کام ؛ جوڑ توڑ. (نوکر شاہی سے مِل کر سیاست بازی کرنا شروع کر دے. (۱۹۸۲ ، رُوداد چمن ، ۱۳۶). [سیاست + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشہ (---ی مج ، فت ش) صف.
سیاست‌دان ؛ سیاست کا ماہر ، عملی سیاست میں حصہ لینے والا. گدّی کے بائیں ہاتھ افسرانِ ضلع کی نشستیں ہیں دائیں جانب پیر بھائی ، رُؤسا اور سیاست پیشہ اصحاب براجمان ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۸۸). [سیاست + پیشہ (رک)].

---دان صف.
حکومت کے اِنتظامی امور کا جاننے والا ، ملکی و شہری حقوق و فرائض سے واقفیت رکھنے والا ، سیاسی امور و معاملات کو جاننے والا ، سیاسی مدبر. یہ وہ موقع تھا کہ ہر سیاست‌دان ، مُجرم کی سزا کا فتویٰ دیتا ، لیکن آنحضرتؐ نے اس لیے ان کو معاف فرما دیا کہ وہ شرکائے بدر میں تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ۲ : ۳۵۹). آزادی کے بعد ... قیادت خود غرض اور کوتاہ بیں سیاست دانوں کے ہاتھ میں چلی گئی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۷). [سیاست + ف : دان ، دانِستن - جاننا].

---دانی اث.
سیاست جاننے کا عمل ، سیاست برتنے کا عمل. اس سے قائداعظم کی عظمت اور بھی بڑھ گئی اور ان کی سیاست دانی اور دُور اندیشی کا ڈنکا بجنے لگا. (۱۹۷۵ ، ہمارے قائداعظم ، ۵۸). [سیاست + دان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
سزا دینا. بادشاہ نے اس سوار کو پکڑ کر خُوب سیاست دی اور اس کا گھوڑا گولی کو دِلوایا. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۵۳).

---فَرمانا محاورہ.
رک : **سیاست کرنا.** اُن کا عمل ان آٹھ خصلتوں پر تھا ... ساتواں یہ کہ غُصّے کے وقت کسی گنہگار پر سیاست نہ فرماتے. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۴۱).

---کار صف.
رک : **سیاست دان.** چینی سیاست‌کار اور سیّاح ... نے چار مرتبہ ہندوستان (مگدھ) کا سفر کیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶۵). اِس زمانہ میں سندھ کا چیف منسٹر ... دبنگ قِسم کا سیاست کار تھا. (۱۹۸۶ ، رُو دادِ چمن ، ۷۵). [سیاست + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری اث.
رک: **سیاست‌دانی.** اُن کی تصوّر پرستی میں میکاولی کی سیاست کاری اور شعبدہ بازی کے عناصر شامل ہوگئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۵۱). [سیاست + کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
سزا دینا ، سختی کرنا.

گرفتار ہوئے بھول دھن قہر میں
تو یوں ٹانگتے سیاست کر شہر میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

مبادا سن کے یہ میری خیانت
کرے میرے اوپر وہ کچھ سیاست

(۱۷۹۶ ، یوسف و زلیخا ، فگار ، ۵۵). یہ کیا انصاف ہے کہ میں اس کا ملک بھی لوں اور اس کے اعوان و انصار و امراء اور عزیز اقربا کو بھی سیاست کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۸).

---گاہ اث.
مُجرموں کو سزا دینے کی جگہ ، قتل گاہ. ایک بےادب کو سیاست گاہ میں کھڑا کر کے فَرّاش کوڑے مار رہے تھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۴). وہ مُنتظمِ کائنات جس نے ... اس کی سیاست گاہ قہر میں تین لڑکیوں کے سر پر قطب جنازہ تیغ غضب خوف سے صبح خندان لبو نیلی چادر اوڑھے گریباں دریدہ. (۱۹۰۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۱). [سیاست + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گر (---فت گ) صف.
خُونریز ، ظالم ، سفّاک (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سیاست + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) اث.
طرزِ حکومت ، مُلکی انتظام کا طریقہ ، قاعدہ.

پُرانی سیاست گری خوار ہے
زمیں میر و سلطاں سے بیزار ہے

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۷). اس میں ان کی فہم کا قصور تھا یا ان کی سیاست گری کے تقاضوں کا ، اس کا جواب ہمارے پاس نہیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۴۸۵). [سیاست گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُدُن کس اضا(---ضم م ، د) اث.
شہری اِنتظام ، شہری و ملکی اِنتظام ، فلاح و بہبود کا علم ، کسی ملک کے باشندوں اور حکومت کے حقوق و فرائض کا علم ، شہریت. اور قسم دوسری وہ ہے کہ جس سے مصالح مشارکتِ شہر اور ولایت بلکہ اقلیم و مملکت کے دریافت ہوں اس کو سیاستِ مُدُن کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۷). جس قدر وہ ریاضی میں کچّا تھا تاریخ جغرافیہ سیاستِ مُدُن اخلاق وغیرہ سے جن کا اس کو شوق تھا اس خامی کی تلافی بخوبی ہوتی رہتی تھی. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۴). وہ جن کا تعلق اِتنا وسیع ہوتا ہے کہ شہر و ملک و قوم کے افراد تک پہنچتا ہے یہ سیاستِ مُدُن کہلاتا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۳). گدھا چمار کی بات تاجر جیسی تھی جو سیاستِ مُدُن اور معاشیات کے اہم پہلو کو بھی چُھوتی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۶۲). [سیاست + مُدُن (رک)].

---مَدَنی کس صف(---ضم م ، د) امث.
سیاستِ مُدُن (رک) سے منسوب. مگر بعض فوائد تدبیرِ منزل اور سیاستِ مُدَنی کی اور جو کچھ تعلق تہذیبِ اخلاق سے رکھتا ہے اس میں مذکور نہیں. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۸). اس دوسرے قانون کو سیاست مدنی کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵). [سیاست + مُدُن + ی، لاحقۂ نسبت].

---مَدِینَہ کس اضا(---فت م ، ی مع ، فت ن) امث.
ان قواعد کو جن سے نفس و اخلاق کی اصلاح ہوسکے سیاستِ مدینہ کہتے ہیں (مقدمۂ تاریخ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۵).
[سیاست + مدینہ (رک)].

---میں حِصَّہ لینا محاورہ.
امورِ مملکت میں دخیل ہونا. ہونا تو یہ چاہیے جو حضرات سیاسی نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہوں ، وہی سیاست میں حصہ لیں. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۵۲).

سیاستاً .(کس س ، فت س ، تن ت بفت) م ف.
بطور سیاست ، بربنائے سیاست ، حکمتِ عملی کے طور پر. بعض تحصیلداروں کے پاس فوجداری کا کام ہے جس میں مجرموں کو سزا دی جاتی ہے وہ سزا سیاستاً(سیاست) ہوتی ہے. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۹۳). مجھ کو فصلِ ربیع کی تیاری کے وقت سیاستاً آنا پڑا. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جون ، جولائی ، ۱ ، ۲ : ۲۳۵). [سیاست + اً ، لاحقۂ تمیز].

سِیاسی (کس س) صف.
سیاست (رک) سے منسوب ، ماہرِ سیاست ، سیاست داں ، سیاست سے نسبت رکھنے والے امور.

ہم تو موسیٰ بن نہیں سکتے کسی تدبیر سے
پھر بھی خائف ہیں سیاسی خواب کی تعبیر سے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۵). یہ اگرچہ ایک ماہنامہ رسالہ تھا لیکن اس کی اہمیت اس لیے تھی کہ اس میں علم و ادب کے ساتھ سیاسی مضامین بھی چھپتے تھے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۵۳). [سیاست (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آزادی امث.
انسان کے شہری ، معاشی اور معاشرتی حقوق کے حصول کی آزادی ، سیاسی حقوق و مراعات. ایک آزادی ہے سیاسی آزادی ویسے تو اس سلسلے میں سیاستداں زیادہ بہتر طور پر بتا سکیں گے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱ ، ستمبر، ۶). [سیاسی + آزادی (رک)].

---بیداری (---ی مع) امث.
شہری حقوق کے حصول کا احساس. کسی کو گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ سیاسی بیداری کی لہر اس تیزی سے اٹھے گی کہ برطانوی حکومت کی بنیاد ہل جائے گی. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۳۰).
[سیاسی + بیداری (رک)].

---پارٹی (---سک ر) امث.
سیاسی جماعت ، منظم سیاسی گروہ. نوکر شاہی کی یہ کوشش رہی کہ سیاسی پارٹیاں اور جماعتیں ابھرنے نہ پائیں. (۱۹۸۲ ، رودادِ چمن ، ۱۳۲). [سیاسی + پارٹی (رک)].

---پَناہ (---فت پ) امث.
جانی تحفظ اور حقوق و مراعات جو سیاسی کشیدگی یا ہنگامی حالات کی صورت میں ایک ملک کے باشندہ کو کسی غیر ملک میں وہاں کی حکومت کی جانب سے ازراہِ مہمان نوازی و پاسداریِ حقوقِ انسانی بہم پہنچائے جاتے ہیں. سیاسی پناہ دنیا کے ہر ملک پر لازمی لابدی نہیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۶۳). [سیاسی + پناہ (رک)].

---پَنڈِت (---فت پ ، سک ن ، کس ڈ) امذ.
(کنایۃً) ملکی ، بین الاقوامی امور کا ماہر ، سیاست داں ، زمانہ شناس. بعض سیاسی پنڈتوں کا خیال تھا کہ ... اثر زائل کرنے کے لیے نیپ کو کامیاب اور فعال بنانا ضروری تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۷). [سیاسی + پنڈت (رک)].

---تَحرِیک (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
جدوجہد کی تحریک ، کسی ملک یا جماعتی مقصد کے لیے عملی اقدام. ہندوستان میں سیاسی تحریکات کا ایک طوفان آیا ... عدم تعاون کی ایک ملک گیر تحریک شروع ہوئی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۱). [سیاسی + تحریک (رک)].

---جُغرافِیَہ (---ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ.
علم جغرافیہ کی وہ شاخ جو کرۂ ارض پر ملکی و انتظامی حدبندیوں سے تعلق رکھتی ہے. دراصل علم جغرافیہ ہی کی مختلف شاخیں ہیں ... ان شاخوں کے نام انسانی جغرافیہ ... سیاسی جغرافیہ طبعی جغرافیہ ... اور علم اشکال ارض ہیں. (۱۹۸۲ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۶). [سیاسی + جُغرافیہ (رک)].

---جَماعَت (---فت ج ، ع) امث.
لوگوں کا ایسا گروہ جس کی تنظیم کا مقصد ملکی حکومت کے نظم و نسق میں حِصّہ لینا ہوتا ہے. مُختلف ممالک کی حکومتیں مختلف سیاسی جماعتوں کی کھینچا تانی سے اکثر بدلتی رہتی ہیں. (۱۹۶۲ ، اُردو انسائکلوپیڈیا ، ۸۶۴) [سیاسی + جماعت(رک)].

---غُلامی (---ضم غ) امث.
امورِ مملکت کے سلسلے میں بیرونی طاقتوں پر انحصار. خیال تھا کہ سیاسی غُلامی تمام خرابیوں کی جڑ ہے. (۱۹۶۷ ، افکارِ محروم ، ۲۱). [سیاسی + غُلامی (رک)].

---قَیدی (---ی لین) امذ.
وہ فرد یا افراد جو حکومت سے سیاسی اختلاف رکھنے کی بنا پر گرفتار کیے گئے ہوں. اس کے ساتھ ہی سب سیاسی قیدی رہا ہو گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۸۶). [سیاسی + قیدی(رک)].

---کارکُن (---سک ر ، ضم ک) امذ.
سیاسی جماعت کا رکن یا جماعت کے لیے کام کرنے والا فرد.

مُلاقات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ... تمام گرفتار طلبا اور سیاسی کارکنوں کو رہا کیا جائے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۹۸۶). [سیاسی + کارکن (رک)].

ـــ مَعاشِیات (ـــ فت م ، کس ش) امذ.
علم معیشت کی وہ شاخ جو حکومت کے معاشی امور و مسائل سے بحث کرتی ہے. اس نے سب سے پہلے دنیا کو سیاسی معاشیات سے رُوشناس کرایا. (۱۹۷۶ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۴). [سیاسی + معاشیات (رک)].

ـــ نَقشَہ (ـــ فت ن ، سک ق ، فت ش) امذ.
وہ نقشہ جس میں مُختلف ممالک اور ریاستوں کی حدود کو واضح کیا جاتا ہے ، سیاسی جُغرافیہ . سیاسی نقشہ ... ان نقشوں میں مُختلف ممالک اور ریاستیں مُختلف رنگوں سے واضح کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، علمی جغرافیہ ، ۳۳). [سیاسی + نقشہ (رک)].

سیاسِیات (کس س ، س) امث.
سیاست کا علم ، نظم حکومت سے تعلق رکھنے والا علم ، سیاسی مسائل ، سیاست سے متعلق بحث. اب انتظام معاش کے امور تین طرح کے ہوئے ... سوم متعلق تادیبات ، تعلیمات ، سیاسیات. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۱۱۱).

کسی کو بحث نہیں آج باپ اور بُن میں
سیاسیات کے نغمے ہیں دیس کی دھن میں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۵۹). کسی ادب پارے کی عظمت کا اندازہ کرنے میں ہمیں ، خلاقیات ، نفسیات ، عمرانیات اور سیاسیات کے پیمانوں سے بھی مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۶۵). [سیاسی + ات ، لاحقۂ جمع].

سَیّاسِین (فت س ، شد ی ، ی مع) صف.
سیاست میں مہارت اور شغف رکھنے والے. مُسلمان مُدبّرین اور سیاسین قرآن پر تدبر کرتے تو اِسلامی دنیا میں جمعیتِ اقوام کے بنے ہوئے آج صدیاں گُزر گئی ہوتیں. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۰۴). یہ ہندوستان کے سیاسین کا مرکز بن گیا تھا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱۴۴). [سَیّاس (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

سیاسِیَہ (کس س ، س ، فت ی) صف.
سیاست سے منسوب ، سیاست سے متعلق. جوں جوں جماعت ہائے سیاسیہ بتدریج بنتی گئیں اسی قدر سیاسیات کے اہم مسائل پر اختلافِ آراء بڑھتا گیا. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۵۱). علاوہ ازیں علوم سیاسیہ کا مکتب ... جنگل ، زراعت اور بیطاری کی فیکلٹیاں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۷۳). [سیاسی + ہ ، لاحقۂ صفت].

سَیّاف (فت س ، شد ی) امذ.
۱. تیغ زن ، تلوار چلانے میں ماہر ، شمشیرزن ، تلوارِیا ، بہادر ، جواںمرد ، پہلوان ، جنگجو. تین بار بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور سیّاف خوفِ جان سے اُسے بچا رکھتا تھا اور طلب کے وقت پھر حاضر کرتا تھا. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، ۳۸۳).

دستِ سیّاف سے کُچھ ربط عجب سیف کو ہے
یہ تو ہے قہر وہ افضالِ خدا عزّ و جل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۵). **۲. جواں مرد ، بہادر ، شجاع.**

دل افروز لشکر کوں آتا دیکھی
او سیّاف کوں دیکھ کر یوں کہی

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۶). فرمایا اوّل تو اب کے ہم کہ سیّاف عرصہ جواں مردی بات کرتے ہی چانٹا رسید کریں گے. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۵۱). **۳. (کنایۃً) کاٹ کرنے والی ، تیز سرد ہوا.** باپ تو رات کے وقت جب سیّاف پہاڑی ہوا چل رہی ہوتی ، دیر تک جاگتا رہتا. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۱۲۴). [غ].

سَیّافی (فت س ، شد ی) امث.
تیغ زنی. غربا سیّافی کا پیشہ اِختیار کرتے تھے . (۱۹۱۹ ، تاریخ اِخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). [سیّاف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سِیاق (کس س) امذ.
۱. علم حساب ، حساب کا قاعدہ.

سپہ گری میں تو گُزرا شباب کا عالم
نہیں وہ عمر کہ اب آؤں میں بکارِ سیاق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۳). اب اس جگہ بعض قاعدے فن سیاق کے جو محاسبوں کے روزمرّہ میں مُستعمل ہیں چند اصل پر بیان کرتا ہوں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۶۸). میں فن تاریخ و مساحت و سیاق سے اِتنا بیگانہ ہوں کہ ان فنون کو سمجھ بھی نہیں سکتا. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۵۹). ہاں سیاق میں مُجھ کو اچھی دستگاہ تھی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۰۲). ہر طالبِ علم کے لیے ضروری ہے کہ اخلاق ، حسابِ سیاق زراعت اور دنیا کی تاریخ وغیرہ علوم و فنون کی بتدریج تعلیم حاصل کرے. (۱۹۷۵ ، مُسلمانانِ پنجاب کی تعلیم ، ۳۱). **۲. موقع محل ، ربط ، سِلسلہ.** میں کہتا ہوں کہ سیاق اس روایت کا دلیل ضعف ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۲۱). حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں تعدد معراج کے قول کو بالکل لغو اور بے سند خلافِ سیاق احادیث ٹھہرایا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۹). فرد اور معاشرہ کے تعلق کے بارے میں اقبال نے جو کُچھ کہا ، اس کا فلسفیانہ سیاق واضح ہے . (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۴۹). **۳. کلام کی روش ، بات کا سِلسلہ ، فحوائے کلام ، کسی عبارت میں کسی لفظ یا قول کے آگے پیچھے کا متن.** قرآن مجید کا سیاقِ کلام یہی ہے کہ جب کسی گُزشتہ واقعہ پر متنبہ کرنا یا توجہ دِلانا چاہتا ہے تو گزشتہ واقعہ کو موجود قرار دے کر خطاب کے لفظوں سے مخاطب کرتا ہے. (۱۸۶۹ ، قصۂ اصحاب الکہف والرقیم ، ۴۰). جیسے حافظ ساق و مے سے طرح طرح کے معانی پیدا کرتا ہے جنھیں اربابِ نظر سیاقِ کلام سے سمجھ جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۲۵۷). غنی کا یہ شعر اپنے اس مخصوص سیاق میں معنی کی ایک نئی سطح یعنی ایک نئے علامتی مفہوم تک پہنچ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اِصطلاحات ، ۴۱). **۴. روانی ، گُزر ، سیلان.** عمارتوں اور باغوں میں آبہائے رواں نہیں ، ان کی عمارات میں نہ صفائی ہے نہ ہوا کا سیاق اچھا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۹). [ع].

---دان امذ.
ماہر حساب ، محاسب ، حساب جاننے والا.

دکھاتے ہیں رقم خال و مدِ ابرو کو
سر حساب ہے ان سے سیاق داں ہونا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱۱).

کھلی ہیں مالکِ دفتر کے سامنے فردیں
سیاق داں سے حساب و کتاب ہوتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۲). خوشنویس درست محاورہ ، سیاق دان معاملہ فہم ، مُلائم متواضع اور مردم شناس امیر تھا. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۵۱). دیوان جی بڑے سیاق دان اور ذی علم تھے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۳) . [سیاق + ف : دان ، دانستن ـ جاننا].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
حساب کتاب لکھنے والا ، آمد و خرچ کا حساب رکھنے والا.
اس محکمے کے دفتر میں بہت متصدی سیاق نویس نوکر ہیں . (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاستِ بھوپال ، ۶۳). مکھن لال بہت عمدہ سیاق نویس تھا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۳۴۷). [سیاق + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
حساب لکھنے کا کام

کرے سیاق نویسی کی مشق لاکھ وہ ترک
کبھی کی تیغ ہی مدِ حساب کے بدلے

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۳۴۷). [سیاق + نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و سَباق (---و مع ، کس نیز فت س) صف.
سلسلۂ کلام ، آگے پیچھے کی عبارت یا کلام جس سے مفہوم متعین ہو. سیاق و سباق آیۂ کریمہ ظاہر ہے ، اوس میں اور بعضے ... حمل کرتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۷). حقیقت یہ ہے کہ آیتوں کے سیاق و سباق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحیفہ سے بھی قرآنِ مجید مراد ہے.(۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۷) . خارجی سیاق و سباق کی مدد سے ادھوری بات پُوری کی جاتی ہے.(۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۱۸۹). [سیاق + و (حرفِ عطف) + سباق (رک)].

سِیاقَۃُ الْاَعْداد (کس س ، فت ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ع) امذ.
ایک صنعتِ شعری ، کلام میں ترتیب وار یا بے ترتیب ایک سے دس یا اس سے زیادہ تر اعداد کا ذکر کرنا. لف و نشر ، تقسیم ، سیاقۃ الاعداد کو بھی رواج ہوا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۷۰). بردہ کا دہ یعنی دس گویا صنعتِ سیاقۃ الاعداد کے تاش میں نہلے پر دہلا ہے. (۱۹۳۱ ، جزیرۂ سخنوراں ، ۸۹) . دوسری صنعت وہ رکھی ہے جس کو سیاقۃ الاعداد کہتے ہیں یعنی کلام منظوم میں اعداد کا لایا جانا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۵۴). [سیاقۃ ـ سیاق + رک : ال (۱) + اعداد (رک)].

سِیال (۱) (کس س) امذ.
سیار ، گیدڑ ، ایک جنگلی جانور کتوں کی شکل میں رہتا ہے اور رات کو سب مل کر وقفے وقفے سے شور مچاتے ہیں.

کہ آدھی رات تا کہ سیال بولے
سُن اُن کا شور آنسو اس نے ڈھولے

(۱۷۵۹ ، رتن مالا ، ۱۹). سیال بھی اس قبر کی تھانگ نہ لگا سکیں گے. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۱۰۵). [رک : سیار].

---کانٹا (---مغ) امذ.
گیدڑ کے ناخن کی نوک ؛ مُراد: پیلے دھتورے کے پتوں کی نوک ، لاط : Argemone Mexicona اور جنسِ عناب زیزفون لاط : Zizyphvs Scandens (پلیٹس). [سیار + کانٹا (رک)].

سِیال (۲) (کس س) امذ.
طبقات الارض میں جو کُرۂ حجری ہے اس کا سب سے اوپر والا کرّہ. سیال سیلیکان اور الومنیم کے ابتدائی دو دو حرف ... سے بنایا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۸۳). [انگ : Sial].

سِیال (۳) (کس س) امذ (قدیم).
موسم سرما ، جاڑا.

گھونگھٹ کالی زُلف کا
اندر دھوپ سیال کی

(۱۹۸۶ ، نیلی کے سو رنگ ، ۱۲۹). [رک : سیالا].

سَیّال (فت س ، شد ی) صف.
۱. بہنے والا ، رقیق ، پتلا.

سکیاں کے ہاتھ میں دیکھ پیالی مد کی
نہیں دیکھیا اگن کے تیں جو سیّال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۵).

آبداری میں تری تیغ کہ ہے برق کی موج
کیا تماشا ہے کہ ہے آب سے آتشِ سیّال

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۷). ایک شیشہ نکالا اور اُس کے اندر سے سُنہرے رنگ کی سیّال شے جام بلوریں میں بھر کر ملکہ کے سامنے پیش کی. (۱۹۱۵ ، شبنستان کا قطرۂ گوہریں ، ۹). ٹھوس بھی زرد ہے اور سیّال بھی زرد ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۱۸). **۲. جاری رہنے والا ، رواں رہنے والا.**

اُسی کی ذات ہے ہاں تاج بخشِ ہفت اقلیم
اُسی کے فیض کا دریا جہاں میں ہے سیّال

(۱۸۶۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱). حکما کہتے ہیں کہ زمانہ سیّال ہے کسی آن اس کو سکون نہیں. (۱۸۹۸ ، معارف ، اعظم گڑھ ، ستمبر ، ۸۶). **۳. (مجازاً) وہ لوگ جن کا درجہ بدلتا رہے ، نچلے طبقے کے لوگ.** تیسرا درجہ آتا ہے جن میں کمین ، کم اصل یا غریب سیّال کا ، یہ وہ طبقہ ہے جسمیں ڈوم مرہٹہ یا وہ لوگ شامل ہیں جو کہ پشتینی غُلام تھے . (۱۸۷۶ ، بلوچستان ، ۸۳) . **۴. (أ) (کنایۃً) دگرگوں ، بے ترتیب ، نامکمل.** آزادی کے اِتنے برس بعد بھی ہم خوداعتمادی کی نعمت سے بہت حد تک محروم ہیں ورنہ اِتنے اہم مسائل کو ہمیشہ سیّال حالت میں کیوں رکھتے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۸).**(اا) (مجازاً) ناپختہ ،**

ڈانواں ڈول ، غیر مستحکم . جانکی کی شخصیت اولنکا کی طرح بالکل نرم منفی انفعالی اور سیّال شخصیت نہیں تھی۔ (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو ، نوری نہ ناری ، ۹۳)۔ ۵. (کنایۃً) رواں دواں ، تیزرو. طبیعت اِس قدر سیّال تھی کہ شعر گوئی کے وقت قلم نہیں رُکتا تھا. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۲۸۵)۔ ہر لفظ پر غور کرتا رہا مناسب ہے نامناسب ، عبارت کے سیّال کو دیکھتا رہا. (۱۹۶۹ ، میلہ گھومنی ، ۱۱۶)۔ ۶. لچک دار ، متحرک رہنے والا. ہوا بدرجہ غایت سیّال اور لچک دار ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔ اس زمانے کی پراکرتیں سیّال حالت میں تھیں اور اِضطراب اور اِنتشار کے تمام اثر قبول رہی تھیں. (۱۹۳۸ ، مقدمۂ ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (ترجمہ) ، ۳۷)۔ ۷. پگھلنے کے قابل. ہر ایک چیز کے سیّال اور غیر سیّال اجزاء جُدا جُدا کئے ان کے لیے ظروف ، بھٹیاں ، متحلی آتشی شیشیاں ایجاد کیں. (۱۸۸۹ ، حسن ، مئی ، ۳۵)۔ سیّال کی تعریف یہ ہے کہ وہ سہل الانتقاش ہو. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۲۶)۔ [ع]۔

---اِیندھن (---ی مع ، مغ ، فت دھ) امذ.
تیل ، مائع گیس ، پٹرول وغیرہ. اس انجن میں ۳۷۵ ٹن سیّال اِیندھن ... اِستعمال کرنے سے تقریباً تین کروڑ گھوڑوں کی طاقت پیدا کی گئی تھی. (۱۹۶۲ ، مصنوعی سیّارے ، ۵۶)۔ [سیّال + اِیندھن (رک)]۔

---پذیری (---فت پ ، ی مع) امث.
پھیلاؤ ، تبدیلی ، بڑھوار. پچھلے چند سالوں میں قومی آمدنی میں متناسب اضافہ کے بغیر رسدِ زر کا اضافہ معیشت کی سیّال پذیری میں کس قدر اضافہ کا باعث ہوا ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۲۱)۔ [سیّال + ف : پذیری ، پذیرفتن ـ قبول کرنا]۔

---کامِل کس صف(---کس م) امذ.
ایسا سیّال جس میں مزاحمت یا رگڑ کی قوت بالکل مفقود ہو . ایسے فرضی سیّال کو سیّال کامل کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، سکونِ سیالات (ترجمہ) ، ۲)۔ [سیّال + کامِل (رک)]۔

سیالا (کس س) امذ.
موسم سرما ، جاڑا.

کدھیں تھر تھر برے میہوں
ٹھنڈا سیالا سیتل میہوں

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۲)۔ جھنکار جنگلوں میں سیالے کے مارے ہوئے گیدڑ واویلا کر رہے تھے. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۲۳)۔ [س : شیت + کال + ک : श्य म, श्यामक + क:]۔

---ہوکا (---و مج) امذ.
سُرخاب ، شمالی ہنس ؛ گھونگا (ماخوذ : پلیٹس)۔[سیالا + ہوکا (رک (۱))]۔

سیال بَنْد (کس س ، فت ب ، سک ن) امذ.
سہر شدہ ، سربمہر. مرہٹی کام کروانا ہے سو جو کوئی شخص کرنا چاہے اپنا اپنا بھاؤ تاریخ ۵ مئی سن رواں کو میگزین میں آ کر سیال بند پیش کر جاوے. (۱۹۳۸ ، جائزہ زبانِ اُردو ، ۱ : ۲۶۶)۔ [انگ : سیل Seal کا مورد + ف : بند ، بستن ـ بند کرنا]۔

سیّالوی (فت س ، شد ی) صف.
رقیق ، بہنے والا . سیّالوی لاوا کے بہاؤ اور متداخلہ سلیطی سینوں کو علی التسلسل ڈھونڈ نکالا ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۵۸)۔ [سیّال + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

سیّالہ (فت س ، شد ی ، فت ل) صف.
سیّال ، مائع. جب تُم گرم تیل ، قطورات ، عصادات اور اشیائے سیّالہ اس میں ڈالو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی (ترجمہ) ، ۶۳)۔ [سیّال + ہ ، لاحقہ نسبت]۔

سیالی (کس س) امذ.
ایک میوہ جسے پکا کر کھایا جاتا ہے ، دراز اور مخروطی ہوتا ہے اس کا پودا ایک قِسم کی بیل کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے. شقاقل بیخ درختی گرزدشتی است ، ہندوی کھیر ، کاکول ، سیالی و دودھیالی گویند. (۱۳۳۳ ، زفانِ گویا (سہ ماہی اُردو ، جولائی ، ۱۲۷))۔ لفظِ سیالی دو جگہ ... شقاقل کے معنی میں لکھا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵)۔ [مقامی]۔

سیّالی (فت س ، شد ی)۔(الف) امذ.
سیّال پیما ، سیّال کی رفتار کا پیمانہ. اُڑ پہیے کی ضرب سے پہلے اور بعد کی رفتار کو ایک سیّالی کے ذریعے مشاہدہ کیا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۹۱۲)۔
(ب) صف. (کیمیا) **پتلا پن ، رقیق ہونا ، مائع شکل.** اور خُون کی سیّالی اور کے حالات میں بعض مریض تبدلاتِ کنجیشن وغیرہ کے اسپنیل کارڈ. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۳۹۹)۔ ایتھر اور ہائیڈرو کاربن کی طیاری ، کثافت ، سیّالی نوعیت وغیرہ میں کافی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، نامیاتی کیمیا ، ۵۳۱)۔ [سیّال + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---واسِطَہ (---سک س ، فت ط) امذ.
(سائنس) **مائع ناپ ، رقیق اشیاء کی پیمائش کا خصوصی وسیلہ.** کوہن نے ۱۸۷۲ء میں میٹر کے خیال کی تقلید کرتے ہوئے ایک سیّالی واسطہ تیّار کیا جس کا نام کوہن کا سیّال رکھا گیا اس سیّالی واسطے میں شکر نہیں ڈالی گئی تھی. (۱۹۶۷ ، بُنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۶)۔ [سیّالی + واسطہ (رک)]۔

سیّالِیَت (فت س ، شد ی ، کس ل ، فت ی) امث.
۱. **رقیق ہونے کی حالت ، سیّالی.** چُونے کی سیّالیت (Fluidity) کو بڑھا دیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۳۷)۔ ۲. (مجازاً) **پھیلاؤ ، وسعت ، ترقی.** اس مسئلہ پر ایک اور پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ معیشت میں فاصل سیّالیت کا تعیّن کیا جائے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۱۲۲)۔ [سیّال + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیام (کس س) صف.
۱. **کالا ، سیاہ ، ملیح.**

کیا سات ہر تال سوں لاجورد
دھریا سیام ابرک میں منسیل زرد
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).
انچل سیام تل یوں جھمکتے گھر
کہ شبرات ہے آج دہن کے ابر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶). سو مسی تو مانوں سیام گھٹا ہے اور دانتوں کا جو چمچماہٹ ہے سو مانوں بجلی چمکتی ہے ، سیام گھٹا میں. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۹). بھاشا میں سیام ، سیاہ کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۹۷). ۲. **ایک راگنی کا نام جسے سلطان شرقی نے ایجاد کیا.** سیام ، یہ سُلطان حسین شرقی کا اِختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۴۳). اس نے ایک درجن سیام ایجاد کیے مثلاً ملہار ، سیام گور ، سیام بھوپال وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۱). ۳. **کالی کوئل ، کوئل ؛ کرشن جی کا لقب** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ دکنی اردو کی لغت). [س : شیام : श्याम].

---بَرَن (---فت ب ، ر) صف.
سیاہ جلد والا ، سیاہ فام ، کالا.
سیام برن اور دانت انیک لچک جیسے ناری
دونوں ہات سے خسرو کھینچے یوں کھوے تو آری
(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (فرہنگِ آصفیہ)) . [سیام + برن ؛ س : ورن वर्ण].

---چِڑی (---کس چ) امث.
ہندوستانی کوئل (پلیٹس). [سیام + چڑی (رک)].

---رُوپ (---و مع) صف.
کرشن جیسا سیاہی مائل نیلا ، سیاہ رنگ کا (ماخوذ : پلیٹس).
[سیام + رُوپ (رک)].

---سُنْدَر (---ضم س ، سک ن ، فت د) امث.
ایک قسم کی ہلکی خوبصورت کشتی جو سیر کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے. مور پنکھی ، سونا مکھی، سیام سُندر ، رام سُندر اور جتنی ڈھب کی ناویں تھیں ... لہراتیاں پڑی بھرتیاں تھیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). [سیام + سُندر (رک)].

---نہ چھوڑو ، چھوڑو نہ سیت ، دونوں مارو ایک ہی کھیت کہاوت.
دشمنوں کا لحاظ نہیں کرنا چاہیے اسے تباہ کرنا چاہیے خواہ وہ سیاہ ہو یا سفید (جامع الامثال ؛ جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

سَیاما (فت مج س) امذ ؛ امث.
کرشنا کا مجسمہ ؛ ہندوستانی بُلبل ؛ (ادبیات میں) سیاہ ، کالی دیوی کا بُت (پلیٹس). [س : شیام + ک : शीत+काल+क: نیز رک : شیاما श्यामा].

سیامتائی (کس س ، سک م) صف.
سیاہی ، کالا پن ، چمکیلا سیاہ رنگ. بال اس کے کیسے ہیں سیامتائی اس کی مثال نہیں رکھتی. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲). [سیام + تائی ، لاحقۂ صفت].

سیام تَمال (کس س ، فت ت) امذ.
(طب) **ایک درخت نیز اس کا پھل یہ کسیلا ، میٹھا ، سرد اور دیر ہضم ہونے میں بھاری ہے اس سے حاصل شدہ گوند کو ادویات میں استعمال کرتے ہیں ، بیج سے تیل حاصل ہوتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۰۹). [سیام (علم) + تمال (رک)].

سیام سِنْٹلو (کس س ، فت س ، ٹ ، شد ل ، و مع) صف مذ.
الکل پچّو کام کرنیوالا ، بھولا ، بُدھو ، بے تُکے کام کرنے والا.
اِدھر والے ارسطو اور اُدھر والے سیام سنٹلو مانگو جامن لے آئیں اناس. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۳۱۱). [سیام + سنٹلو (رک)].

سیامی (کس س) صف.
سیاہ ، کالا ؛ (کنایۃً) محبوب.
دو زُلف سیامی رنگ ہیں تج گال کیرے مال پر
جگ بس چڑانے تیں سو رین ہت مار پکڑی ہو روش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۳۱).
میرے سیامی کی بھی اک میرے پاس
رہ گئی ہے یادگاری یا رسول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۲). [سیام + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیامی بلّی (کس س ، ب ، شد ل) امث.
خُوبصورت بالوں والی سیاہی مائل بھورے رنگ کی بلّی جس کی نسل سیام میں پائی جاتی ہے. مسٹر کرافٹن کی بڑی ڈبل سیامی بلّی کے ساتھ آنکھ مچولی ہوا کرتی یہ چوہوں کے شکار میں بڑی ماہر تھی. (۱۹۵۸ ، انجانِ راہی (ترجمہ) ، ۱۰۳). [سیام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + بلّی (رک)].

سیامی توام / جُڑواں (کس س ، و لین ، فت ا / ضم ج ، سک ڑ) امث ؛ ج.
(طب) **جاننا توام ، شریان بند ، جڑواں بچے جن کے جسم آپس میں اس طرح جُڑے ہوں کہ جراحی کے بغیر انھیں الگ نہ کیا جاسکتا ہو اور بعض اوقات جراحی بھی ممکن نہیں ہوتی سب سے پہلے اس طرح کے بچوں کی ولادت سیام میں ۱۸۱۱ء میں ہوئی تھی.** سیامی توام کی طرح انہیں بڑی نازک سرجری کے ذریعے علیحدہ کرنے کی ضرورت تھی. (۱۹۸۷ ، محمد عمر میمن ، آوارگی ، ۳۹). [سیام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت + توام/جُڑواں (رک)].

سیان (۱) (کس مج س) امث.
ایک قِسم کی چڑیا (پلیٹس). [مقامی].

سیان (۲) (کس س) امذ.
ہوشیاری ، عقلمندی ، چالاکی ؛ خُودغرضی. جوکام کرے سو سیان سے اور تدبیر سے کر. (۱۷۴۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۵۰).
یہ دلبری کے فن و فریب اِتنی عُمر میں
جھنجھلاہٹ اب تو آوے ہے اس کے سیان پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۲). [س : س + گیان स+ज्ञान].

--- پت (---فت پ) اث ؛ سہ سیانپت.
دانائی ، ہوشیاری ، چالاکی ، زیرکی ، سمجھداری ، عقلمندی ، عیّاری ، خودغرضی. اُس کے سیان پت کا نتیجہ بھی معلوم ہے. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۵۸). جو لوگ شادی نہیں کرتے وہ سیان پت پر نازاں ہوتے ہیں، کہ ہم کیسے بال بال ان مخمصوں سے بچے ہیے. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۲۷).

کرتی ہے خراب سیان پت بھی
کچھ رنگِ خرد میں ہو ہوس کا

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۳۸). [سیان + پت ، لاحقۂ کیفیت].

--- پتی (---فت پ) صف ؛ سہ سیانپتی.
۱. **عقلمندی ، ہوشیاری.** زیادہ سیانپتی اس پر جتانا جو تمہیں جانتا نہ ہو اللہ جانے یہ موے بڑے چالباز ہوتے ہیں . (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۷) . ۲. **کنجوس ، بخیل** (فرہنگِ آصفیہ) . ۳. **دھوکا ، فریب ، دم ، جھانسا.** پیر جی بننے کے لئے بھی ایک خاص سیان پتی کی ضرورت ہے . (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۲) . [سیان + پت + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پن / پنا (---فت پ) امذ.
سمجھداری ، چالاکی ، ہوشیاری ؛ خودغرضی. اہلِ اسلام نے ان اسرارِ قدرتِ الٰہی کے بیان کرنے میں بڑا سیان پن دکھایا ہے . (۱۸۸۱ ، کشف الاسرار المشائخ ، ۱۳) . شامی جل کر بولے ، سالے لگے سیان پن کرنے . (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۷). [سیان + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

سَیّاں (۱) (فت س ، شد ی) امذ.
(عو) **شوہر ، خاوند ؛ (مجازاً) محبوب ، پیارا.**

دو نینوں سیں آنسو چلے زار زار
کہ سیّاں بلاوے کہے بار بار

(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ وکلاکام ، ۲۳).

سیّاں نے ہوئی کاکڑی ، ہم ہوئیں شہتوت
سیّاں رکھی جاٹنی ، ہم رکھیں راجپوت

(۱۸۹۴ ، کامنی ، ۹۷).

چھوڑوں نہ تیری بہیاں اجمیری سیّاں
پاس بلاؤ درس سکھاؤ پڑوں تمہارے پیّاں

(۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۷۴). [رک : سائیں].

---(بھیں) بھئے کوتوال اَب ڈر کاہے کا کہاوت.
قریبی تعلق والے کے ذی اختیار ہونے کے موقع پر بولا جاتا ہے. ملکہ کا یہ عالم ہے کہ محبوب مثل سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا فرطِ عشرت سے پُھولوں نہ سماتی تھی . (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۹۳۰). اب کیا غم ہے اماں کی اجازت مل گئی تھی سیّاں بھئے کوتوال (اب ڈر کاہے کا) اور آٹھ دن میں پانڈی غائب. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۶۷).

---تیرے کارنے جَلِ بَل ہو گئی راکھ ، پت سے میں بے پت بھئی بَنجَن میں گئی ساکھ کہاوت.
بے وفا عاشق سے معشوقہ کہتی ہے (جامع اللغات).

---کی کمائی بھائی (بھیّا) کا نام کہاوت.
خرچ کسی کا نام کسی کا ، پیسہ کسی کا خرچ ہوا اور نام کسی کا لیا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے اَرْجَن (برتی) بھیّا کا ناؤں بہن اوڑھ میں سامیں / ساسر جاؤں کہاوت.
خرچ خاوند کا ہوا اور نام بھائی کا ہوا ؛ خرچ کسی کا نام کسی کا ؛ بعض جگہ دولہا سے روپیہ لے کر شادی کرتے ہیں ، احسان فراموش بیوی کی نسبت کہتے ہیں ، لڑکی شرم کے مارے یہ الفاظ کہتی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گئے بَدیس میں تو کات موئی ، آگرے کا چرخہ بُرہان پُور کی رُوئی کہاوت.
جب کسی کا خاوند اُسے چھوڑ کر چلا جائے اور وہ بے چاری محنت مزدوری کر کے گزارا کرے تو کہتے ہیں (جامع الامثال).

-- گئے لدنی لدائیں جھڑا جھڑ ، سو کے پچاس کئے چلے آئے گھر کہاوت.
جب کوئی کھانا کھا کر واپس آئے تو کہتے ہیں کہ آدھا گنوا کر واپس آ گئے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---نے اس دنیا میں لاکھوں روپے بَٹے ، کدھی نہ لائے لَڈو پیڑے بیر کھلائے کھٹے کہاوت.
کنجوس آدمی کی عورت شکایت کرتی ہے (جامع اللغات).

سَیّاں (۲) (فت س ، شد ی) اث ؛ ج.
سہیلیاں ، سکھیاں.

سیّاں کہ ہزارہا بھری تھیں
ارمان سے سب وہاں سے نکلیں

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۳۳). [رک : سکھیاں].

سیانا (کس س) صف مذ ؛ سہ سیانہ.
۱. (i) **چالاک ، دانا ، ہوشیار.**

یو آن جانے کوئی دانا اچھے
بھلے ہور بُرے تھے سیانا اچھے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۱۲).

دستور دراصل تھا سیانا
کیا یک یو دیا جواب دانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶). لڑکا نیک بخت اور سیانا تھا اسی وقت اپنے باپ کے پیچھے ہو کے چلنے لگا. (۱۸۳۴ ، تعلیم نامہ ، ۳۵). برہم داس نام کاہی کا رہنے والا کہ ہنود کے گن گانے کا اس کا پیشہ تھا لیکن بڑا سرتا اور سیانا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۶۵).

من تھا مُورکھ تُو تھا سیانا
تُو تھا سیانا او پردیسی!

(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۱۲۸). کوّا بڑا سیانا تھا اُس نے ایسا سوانگ رچایا کہ میرے ہوش گم ہو گئے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۸۱). (ii) **سمجھ دار ، عقلمند.**

گیا قاضی کنے مجنوں دِوانا
وہ بیٹھا دُو بہ دو ہو کر سیانا

(۱۶۸۸ ، قِصّۂ لیلیٰ مجنوں (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۹۲)). اس واسطے سب سیانوں کوں اور خاص کر بادشاہوں کوں لازم ہے کہ بغیر صلاح عقل کے کوئی کام نہ کرے. (۱۷۴۶ ، قِصّۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۵۴). اپنے اہلکاروں سے کہنے لگا کہ بعد سیانوں کو بلاؤ. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۳). ہمارا مالک بڑا سیانا آدمی ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۰۲).

سَو سیانے ایک مست تُو نے سُنی ہو گی مثل
یہ سراسر بیوقوف ہے سیانوں کو نہ چھیڑ

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۴۲). کھتری بڑا سیانا تھا اُس نے تعویذ تو ڈھونڈ لیا مگر اس کی عبارت بھی پڑھ کر یاد کر لی. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۴۳). ۲. (i) **لڑکا ، نوجوان ، بالغ.**

کر رکھا تعویذِ طفلی میں جسے
اب سو وہ لڑکا سیانا ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۷). جب بڑا ہو کر سیانا ہو جاتا ہے تو احساس اور خواہش کا زور شروع ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۵۵). (ii) **بچّوں کا عہدِ شیرخوارگی سے طفلی میں آنا ، بڑا ہونا.** جب بچّہ اِتنا سیانا ہوا کہ وہ کھچڑی کھانے لگا ماں دُودھ بالکل چُھڑا دیتی ہے. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس (دیباچہ)، ۳۸). سیانا بیٹا ماشاالله جسکے چھ مہینے پورے ہونے بسم الله ہونی تھی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۲۳). ۳. **جھاڑ پھونک کرنے والا ، بھوت پریت اُتارنے والا ، گنڈا تعویذ کرنیوالا ، عامل ، کاہن.**

سیانا ہوں اپنے ٹھار میں لیکن مجھے یک چٹ لگی
ملا دیوانہ تو کتے ، عاشق کتے کامل ہوا

(۱۶۸۸ ، دیوانِ معظم ، ق ۱ ، ۶).

ہر آخر سایہ اس پر سب نے ٹھانا
کوئی مُلّا کوئی لایا سیانا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۷۰). سب سیانوں نے تعویذ اور پلیتے لکھ کر پلائے. (۱۸۴۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۴ : ۳۷۲). ہم نے خُدا کی طلب میں درویشی اِختیار کی تھی یہ معلوم نہ تھا کہ عامل اور سیانا بھی بننا پڑے گا. (۱۸۹۸ ، دیوانِ حالی ، ۲۰۹). ایک سے ایک بڑھ کے سیانا آپ کے یہاں مہجود (موجود) ہے ابھی اپنی ماں سے کہدوں بُلا دے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۶). (Cromaconon) کرومیگناں دور کا ساحر دواؤں کا سیانا ہوتا تھا ، جب کوئی بیمار ہوتا ... بُلایا جاتا تھا. (۱۹۵۹ ، مقدرِ انسانی ، ۲۶۵). [س : س + सत+ज्ञानिक].

---کوّا (---فت ک ، شد و) امذ.
(کنایۃً) **بڑا ہوشیار ، بڑا چالاک.** میں تو اُن کو سیانے کوّے سے بڑھ کر نہیں سمجھتا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۷۲). وہ بڑے سیانے کوّے تھے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۸). [سیانا + کوّا (رک)].

---کوّا گُو کھاتا ہے/ کھائے کہاوت.
زیادہ ہوشیاری دکھانے والا اکثر مصیبت کا شکار ہوتا ہے.

بیشتر گُو کھانے ہے کوّا سیانا ہے مثل

(۱۸۴۳ ، چرکین ، د ، ۳۳).

---کوّا گُو کھائے یانی بُلبُل گوندا کھائے کہاوت.
بعض چالاک و ہوشیار تباہ حال ہوتے ہیں اور بھولے بھالے کامیاب و آسودہ حال یا بعض ہوشیار بے توقیر ہوتے ہیں اور بھولے بھالے صاحبِ عزّت (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

سیاناں (کس س) امذ (قدیم).
جوان ، بالغ.

اِتنے میں توں سیاناں ہو
غفلت کیری نیند نہ سو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۵)). [سیانا (رک) کا قدیم اِملا].

سیانبر (کس نیز ضم س ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
سونمبر ، ہندوؤں میں شوہر کا اِنتخاب کرنے کی رسم. جس کو وہ لڑکی پسند کرے اس کے ساتھ اس کو بیاہ دیویں ہندوؤں میں اس طور کو سیانبر کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۵۰). [رک : سویمبر].

سیانْد (کس س ، غنہ) امذ.
دریائے سندھ. سِندھ ، سنسکرت کے لفظ سیانْد سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی بہنے کے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۴). [رک : سندھ].

سیانَہ (کس س ، فت ن) صف مذ ؛ = سیانا.
بالغ جوان ، ہوشیار ، سمجھدار.

نگر کے سیانہ سبھوں کو بُلاؤ
کنور کا مرد کا مرم کچھ بتاؤ

(۱۷۵۲ ، قِصّۂ کامروپ و کلاکام ، ۲۲). چار روز گھر یا چھتری یا اڈے پر بٹھا دے وہ کبوتری چُھٹ کر خود سیانہ کر دیگی. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۲۳). [سیانا (رک) کا محرف].

سِیانی (کس س) امث.
(عو) **دانا ، سمجھ دار ، ہوشیار ، چالاک ، عیّار.**

بولی وہ بکاولی سیانی
ہے موت مری بھی تو یہ رانی

(۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۴۴). سیانی بیٹی کو کہاں کہاں لیے پھروں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۹۱). بنّو ہے نادان سیانی ہونے دو. (۱۹۸۸ ، [illegible]ران ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱) [سیانا (رک) کی تانیث].

---ہونا محاورہ.
بالغ ہونا ، بلوغت کی عُمر کو پہنچنا. جہاں لڑکی ذرا سیانی ہوئی اور بیاہ برات سے چھٹی پائی. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۴۰). بچّی سِیانی ہو جائے تو ایک نیک شریف اثنا عشری کھرا مغل زادہ دیکھ کر اس کا عقد کر دینا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۳۶).

سیاؤ (کس س ، و مع) امث.
پھلوں کے باغات کی محافظ دیوی ، کانو کی سُرنی دیوی ؛ زیور کی ایک قسم جو عورتیں ہولی کے تہوار پر گلے میں پہنتی ہیں (پلیٹس).
[س : سیتا सीता].

سیاوڈھ (کس س ، فت و) امذ.
پلی بھر ، ہاتھ بھر اناج . تھوڑا تھوڑا غلہ جتنا دونوں ہاتھ میں آسکے ہندو اپنے پروہت اور دیبی...کے نام اور مُسلمان اپنے پیروں کے نام سے پانچ جگہ علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں اور اس کو انجری و سیاوڈھ بولتے ہیں. (۱۸۴۶ ، کھیت کرم ، ۱۵). [رک: سیاوڑھ].

سیاوَڑ (کس س ، فت و) امذ.
سیاہ کپڑے کا پُتلا یا گُڈا جو جنگلی جانوروں کے بھگانے کے لیے کھیت میں بنا دیا جائے (ا پ و ، ۶ : ۷۸). [مقامی].

سیاوَڑی / سیاوَڑھ / سیاوَڑھی (کس س ، فت و) امث.
تودۂ غلہ سے بقدر تین مُٹھی بھر کے اناج پنڈت برہمن یا پروہت کے واسطے ایک دفعہ نکالنا ، دوسری دفعہ دیوی کے نام جوگیوں کے واسطے ، تیسری دفعہ بھگوان یعنی خدا کے نام فقیروں کو دینا. مُسلمانوں کی مسجد کے امام یا خادم وغیرہ کو دیتے ہیں (اردو قانونی ڈکشنری). [س : सीत+वण्ट+इका].

سیاہ (کس س) صف.
۱. **سفید کی ضد ، کالا**. سیاہ قلم کی پانچوں لوحیں بھی اگر بن گئی ہوں تو عجب نہیں. (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۱۸). دفعتہً ایک شخص جس کے کپڑے نہایت اُجلے اور سر کے بال سخت سیاہ تھے یعنی جوان عمر تھا نمودار ہوا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹). اس کے ساتھ ساتھ سیاہ ڈاڑھی والا ایک لُنجا کائیڈ چل رہا تھا. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۱).
۲. **بے روشنی ، تاریک**.

کہوں شب اسے یا بلائے سیاہ
نظر کو بھی ہرگز نہ پاتی تھی راہ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۸۲).

گورِ سیاہ ہے غمِ فُرقت میں گھر نہیں
یہ مُنکر و نکیر ہیں دیوار و در نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک ، د (ق) ، ۸۱).

کیا رات کو پُوچھتے ہو انجم
دن بھی ہے یہاں سیاہ اپنا

(۱۹۸۳ ، کُوئے ملامت ، ۲۲). ۳. **بُرا ، منحوس ، زبوں ، خراب**.

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷). مگر تعصب کے سیاہ بھوت کے سر پر مُسلط ہوتے ہی اس کی حالت بالکل بدل جاتی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۶۵). ۴.(اُ) **باعثِ ننگ ، شرمناک**.

میں گو کہ حُسن سے ظاہر میں مثلِ ماہ نہیں
ہزار شکر کہ باطن مرا سیاہ نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۷) (اا) **گناہوں سے پُر ، داغدار**.

سخن بروں سے غنیمت ہے رسم و راہ بہے
اگر سیاہ ہے فردِ عمل سیاہ بہے

(۱۹۵۰ ، ماہِ نو ، خاص نمبر ، ۱۹۵). ۵. **کالے رنگ کے بچھو کی ایک قسم جو بہت زہریلا ہوتا ہے اور دم اٹھا کر چلتا ہے**. بچھو تین قسم پر ہوتا ہے ایک وہ جو دم اٹھا کر دوڑتا ہے ، اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور وہ نو طور پر ہے (۱) سکری (۲) زرد ... (۷) سیاہ (۸) دودنا ک. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۵).
۶. **کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ**. سیاہ اور زرد کے میل سے سُرمئی پیدا (ہوا). (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۶). ۷. **جمشید کے پیالے پر چوتھی لکیر** (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [ف].

ـــ باجْری (ـــ سک ج) امث.
(مُرغ بازی) **گہرا سیاہ ، بہت زیادہ کالا ، سیاہ باجرے سے مُشابہ ، باریک چتی دار مُرغی یا پرند وغیرہ** (ا پ و ، ۸ : ۱۲۰).
[سیاہ + باجری (رک)].

ـــ بادام امذ.
(کنایۃً) **محبوب کی آنکھ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات).
[سیاہ + بادام (رک)].

ـــ باطِن (ـــ کس ط) صف.
دل میں کھوٹ رکھنے والا ، مُنافق ، مکّار ، ریاکار ، کینہ پرور ، حاسد ، کپٹی.

سیاہ باطنو تیرہ دِلو خدا سے ڈرو
کلامِ حق کو سُنو جاہلو خُدا سے ڈرو

(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۸). [سیاہ + باطن (رک)].

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
بدقسمت ، بُرے نصیب والا.

رکھتے ہیں نالہ سینے میں ہم یوں سیاہ بخت
ہوتا ہے بال جیسے کہ پنہاں قلم کے بیچ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۷).

یہ ہے جُوں قمرِ منخسف سدا بے نُور
سیاہ بختوں کی بالیں پہ گور کی قندیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۹). یہ ملّاح گو پریشان روزگار و سیاہ بخت تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ باتصویر ، سرشار ، ۴۳). [سیاہ + بخت (رک)].

ـــ بَخْتی (ـــ فت ب ، سک خ) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی . سو میری شہروں یا شہری ریاستوں کی سیاہ بختی تباہی و بربادی اور افسوسناک مُصیبت و انجام کا رونا رویا گیا ہے . (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۴۳).
[سیاہ + بخت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بورْڈ (ـــ و مع ، سک ر) امذ.
تختۂ سیاہ ، کالا رنگ بھرا ہوا تختہ جس پر چاک سے لکھتے ہیں اور اسکول وغیرہ کے کمروں میں نصب ہوتا ہے. ایک بڑا سیاہ بورڈ دیوار پر بنا ہے. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۷۷). [سیاہ + بورڈ (رک)].

---بِیس (---ی مع) امذ.
زہریلے سانپ کی ایک قسم جو سیاہی مائل اور دو گز لمبا ہوتا ہے. سیاہ بیس چوتھی قسم بیس کی ہے ، آبی سا ہوتا ہے سیاہی مائل دو گز کا ... ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۲۹) . [سیاہ + بیس = بس (رک)].

---بُھجَنگ (---ضم بھ ، فت ج ، غنہ) صف.
بہت زیادہ کالا ، کالے رنگ کا ،گہرا کالا. اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے رنگ برنگ کے پھول پیدا کئے اور پہاڑوں میں سفید و سُرخ اور سیاہ بھجنگ رنگتیں نِکالیں.(۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۲۹۸). [سیاہ + بُھجنگ (رک)].

---پُلک (---ضم پ ، سک ل) امذ.
پُلک سانپ کی تیسری قِسم جو زہریلا نہیں ہوتا. سیاہ پُلک. تیسری قسم ، پتلا ہوتا ہے اور سفید گل کمر پر ... زہر نہیں رکھتا.(۱۸۷۳، تریاق مسموم ، ۳۲). [سیاہ + پُلک (۲)].

---پوش (---و مع) صف.
کالے کپڑوں میں ملبوس ، ماتمی ، سوگوار ، غمگین ، کالے کپڑے پہن کر غم کا اِظہار کرنے والا.

نہیں خِضاب سے مطلب مگر یہ مُونے سفید
سیاہ پوش ہوئے ماتمِ جوانی میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۱) . سیاہ پوش عزادار جوق در جوق عاشور خانہ میں آنے شروع ہو گئے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۴۴). [سیاہ + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

---پوشِش (---و مع ، کس ش) امث.
ماتمی لِباس ، سوگ کے کپڑے. میرا ماتمی لباس سیاہ پوشش ، گُشتہ سرد آہیں ... سچا رنج ظاہر ہو. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹). [سیاہ + پوشِش (رک)].

---پوشی (---و مع) امث.
سیاہ ماتمی لِباس پہننا ؛ (کنایۃً) ماتم کرنا ، غم منانا. دیکھا کہ سارے شہر میں رونا پیٹنا، سیاہ پوشی، دُکانیں بند ہیں.(۱۸۸۷، طلسمِ گوہر بار، ۲۰۵).[سیاہ + پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پیشاب (---ی مج) امذ.
(طب) الکاپٹون مادہ سے پیدا ہونے والا پیشاب کا مرض جس میں پیشاب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مریض الکاپٹون مادہ کو تحویل نہیں کر سکتے اور پیشاب کے ذریعہ خارج کر دیتے ہیں. الکاپٹونیور یا عینی سیاہ پیشاب کا مرض ایک شاذونادر مغلوب جین کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے . (۱۹۷۱، جینیات ، ۶۰۸). [سیاہ + پیشاب (رک)].

---تاب صف.
۱. گہرا بنفشی رنگ جو صیقل شُدہ لوہے کو لیموں کے عرق میں تر کر کے آنچ دینے سے حاصل ہوتا ہے،سیاہ نیلگوں رنگ لوہے کی لک. اس طرف کی دیوارِ قلعہ بھی سیاہ تاب کئے ہوئے فولاد کی ہے. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہر بار ، ۱۲). **۲. سفیدی ملے ہوئے کوئلے جو دُھواں دُور کرنے کے واسطے مکان پر پھیرے جائیں** (فرہنگِ آصفیہ ؛ سہذب اللغات). **۳. چمکدار سیاہ رنگ کا ، وہ چیز جس کی سیاہی میں چمک ہو.** جوشِ سرور کی بے تکلفی میں سیاہ تاب بالوں کا جوڑا کُھل گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۱۵). اف : دینا ، کرنا. [سیاہ + ف : تاب ، تافتن = چمکنا ، روشن ہونا].

---تابی امث.
چمکیلی سیاہی مائل رنگت. کالے کالے بالوں کی بڑی خُوشنمائی سے گُندھی ہوئی چوٹی،باریک ریشمی دھانی دوپٹے کے نیچے سے اپنی سیاہ تابی کی جھلک دِکھلا رہی تھی . (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۸۶). [سیاہ + تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تالُو (---و مع) صف.
(سالوتری) ایسا گھوڑا جس کا مُنھ کالا ہو اُسے منحوس خیال کیا جاتا ہے. سیاہ تالو ، سیاہ زبان کی صفت ... سیاہ تالو کی تقلید معیوب. (۱۸۸۱ ، زینت الخیل ، ۳۹). اُستاد ذرا اس کا منہ کھولنا ، یہ سالی سیاہ تالو بھی ہو گئی. (۱۹۶۳ ، اردو نامہ کراچی ، اپریل ، ۱۰). [سیاہ + تالو (رک)].

---تَختَہ (---فت ت ، سک خ ، فت ت) امذ.
تختۂ سیاہ ، سیاہ بورڈ. بچّے آج بھی ... سیاہ تختہ، دنیا کے گلوب اور خستہ اور مضمحل استادوں کے سامنے بالکل اسی طرح بیٹھتے ہیں جیسے پہلے بیٹھتے تھے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۸). [رک : تختۂ سیاہ].

---جِسْم (---کس ج ، سک س) امذ.
ایسا بدن جس پر اگر مختلف قسم کی شُعاعیں(روشنی کی شعاعیں اور حرارتی شعاعیں) پڑ رہی ہوں تو وہ ان کو پورے طور پر جذب کر لیتا ہے. ایسا جسم جس پر سے شعاعیں نہ منعکس ہو کر پہلی طرف کو پلٹتی ہیں اور نہ اس میں سے گُزر کر دوسری جانب کو جا سکتی ہیں. سیاہ جسم کو حاصل کرنے کے متعدد طریقے ہیں جن میں ایک سادہ طریقہ یہ ہے کہ مُناسب جسم لے کر اس کی بیرونی سطح پر کاجل کا روغن مل دیا جائے. (۱۹۶۶ ، جینیات ، ۸۸۰). [سیاہ + جسم (رک)].

---جُونْسَرا (---و مع ، سک ن ، فت س) امذ.
سانپ کی ایک قِسم جو زہریلا نہیں ہوتا ، اس کا سر جُوں سے مُشابہ بتایا جاتا ہے. سیاہ جونسرا آبی ہے ... سر اور آنکھ سیاہ اور زرد سا رنگ ، ساڑھے تین ہاتھ کا لنبا. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۳۴). [سیاہ + جُوں (رک) + سر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---جَھنڈی (---فت جھ ، سک ن) امث.
ماتمی جھنڈی ، کالی جھنڈی جو سوگ کی علامت سمجھی جاتی ہے. اس روز جو گاڑی سیاہ جھنڈی لہرائے بغیر باہر نِکلتی تھی ،اس پر پتھراؤ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا جاتا تھا.(۱۹۸۷ ، شہاب نامہ، ۹۸۶). [سیاہ + جھنڈی (رک)].

---چائے امث.
وہ چائے جس کی پتّیوں کو سُورج کی روشنی میں خُشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک کر سیاہ کیا جاتا ہے۔ جب چائے کی پتّیوں کو سورج کی روشنی میں خُشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک دیا جاتا ہے تو اس طرح سیاہ چائے تیّار ہو جاتی ہے۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۶۰)۔[سیاہ + چائے (رک)]۔

---چشم (---فت چ ، سک ش)۔ (الف) امذ.
شکاری پرندوں کی ایک قسم ، اس قسم میں کئی پرندے چرغ ترمتی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ جانور بادشاہ جانوران چنگیز سیاہ چشم کا ہے۔ (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۴۴)۔ تمام سیاہ چشم کی خوراک سوائے گوشت کے اور کچھ نہیں۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹۳)۔ (ب) صف. **بے مرّوت ، نامہربان ، ظالم۔**
پھیر جاتیں خُوبرو آنکھیں ، کریں ہیں جب بناؤ
دیکھ سُرمے کے تئیں ہو جائے ، ظالم سیاہ چشم
(؟ ، میرسجاد (طبقات الشعراء) ، ۴۴)۔[سیاہ + چشم (رک)]۔

---چشمہ (---فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
وہ عینک جو دُھوپ سے آنکھوں کی حفاظت کرتی ہے ، دُھوپ کی عینک ، رنگین عینک۔ ایک دفعہ دھوپ کا سیاہ چشمہ بھی خریدا تھا۔ (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۵۸)۔ [سیاہ + چشمہ (رک)]۔

---چشمی (---فت چ ، سک ش) امث.
آنکھ کالی ہونا ؛ (کنایۃً) بے مروّتی ، بے رُخی ، عدم توجہ۔
شکوہ سیاہ چشمی کا سُن ہم سے یہ کہا
سرمہ نہیں لگانے کا میں تُم خفا نہ ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۰)۔ معشوقِ نامعقول کو غزالِ رعنا سے تشبیہہ دے کر اس کے رم ، اس کے خرام ، اس کی سیاہ چشمی پر اکثر طبع آزمائی کی جاتی ہے۔(۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار، ۱ : ۱۵۳)۔ [سیاہ + چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خال امذ.
(سالوتری) **وہ گھوڑا جس کے جسم پر کالے نشان ہوں۔** جس گھوڑے پر سیاہ خط پڑ جائیں اس کو معیوب جانتے ہیں اور ... رنگ جب سیاہ خال ہوگا تو مُشابہت اسکی شیرکے ساتھ ہوگی۔ (۱۸۳۱ ، زینت الخیل (حاشیہ) ، ۲۸)۔ [سیاہ + خال (رک)]۔

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱. **ظُلمت کدہ ؛ (کنایۃً) نوحہ کرنے کی جگہ ، ماتم خانہ ، ماتم کدہ۔**
میرے سیاہ خانے میں شب کو وہ حُور تھا
بجلی کی طرح پردۂ ظلمت میں نور تھا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۴۹)۔
سیاہ خانۂ دنیا کی ظُلمتیں ہیں دو رنگ
ہے آج شامِ اسیری کہ شامِ آزادی
(۱۹۳۲ ، روح کائنات ، ۱۳۹)۔ ۲. **(کنایۃً) زنداں ، قید خانہ۔**
عالم سیاہ خانہ ہے کِس کا کہ روز و شب
یہ شور ہے کہ دیتی نہیں کچھ سُنائی بات
(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۲۱۰)۔
سیاہ خانۂ خوف و ہراس میں اک شخص
سُنا رہا ہے حدیثِ ظہورِ زینۂ خواب
(۱۹۸۸ ، ماہ نو ، لاہور ، جولائی ، ۸۳)۔ ۳. **وہ گھر جو برکت نہ رکھتا ہو ، منحوس گھر ؛ (کنایۃً) مُفلس کا گھر ، غریب خانہ۔**
اگر میرے سیاہ خانے میں آ جائے
سعادت ساری اُڑ جائے ہما کی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (مہذب اللغات))۔[سیاہ + خانہ (رک)]۔

---دانہ (---فت ن) امذ.
۱. **کالا دانہ جو نظرِ بد سے بچنے کے واسطے جلایا جاتا ہے، اسپند ، کلونجی۔**
خُدا کی مہر ہے تیرے جمال پر او بُت
سیاہ دانہ ہے تِل حاجتِ سپند نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۴)۔ ۲. **دھنیا ؛ سونف کا پھول ؛ کالے تِل** (جامع اللغات)۔ [سیاہ + دانہ (رک)]۔

---دَرُوں (---فت د ، و مع) صف.
سیاہ دل ، شقی القلب ، سنگدل ، گنہگار ، ظالم۔ سیاہ دروں ، سیہ دروں (گنہگار ، ظالم)۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۸)۔ [سیاہ + دروں (رک)]۔

---دَسْت (---فت د ، سک س) صف.
(کنایۃً) **کنجوس ، بخیل۔** سیاہ دست ، سیہ دست (بخیل)۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۸)۔ [سیاہ + دست (رک)]۔

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
(کنایۃً) **کنجوسی** (فرہنگ عامرہ ؛ علمی اردو لُغت)۔ [سیاہ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دِل (---کس د) صف.
۱. **بے رحم ، ظالم ، سخت دل ، سنگ دل۔** جب صبح ہوئی ، وہ تیرہ بخت ، سیاہ دل دونوں مظلوموں کو گھر سے نِکال ، دریائے فرات پر لے چلا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۵)۔ ۲. **بے وفا ، بے مروت ؛ عاصی ، گنہگار** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [سیاہ + دِل (رک)]۔

---دِلی (---کس د) امث.
ظلم ، سخت دلی ، بے رحمی۔ وہ ایسی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا بجلی گری اور اُس کافر کو جلا دیا۔ (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۳۰۱)۔ [سیاہ + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دِن (---کس د) امذ.
نحوست ادبار اور مُصیبت کا زمانہ۔
جب خُوبرو پہ آن کے پڑتا ہے دنِ سیاہ
پھرتا ہے بوسے دیتا ہر اک کو وہ خواہ مخواہ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷)۔ [سیاہ + دِن (رک)]۔

---دَھاری (---فت دھ) امث.
کالی لکیر ؛ مراد : رات کی سیاہ دھاری ، اندھیرے کی لکیر۔

کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے. (۱۹۰۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۳۱). [سیاہ + دھاری (رک)].

---دَھبّا (---فت دھ ، شد ب) امذ.
(کنایۃً) **کلنک کا ٹیکا ، بدنامی کا داغ.** وہ کُل اشکہائے غم جنہوں نے اس بدبخت سالک کی تاریخ پر ایسا سیاہ دھبّا چھوڑا ہے ، ہرگز واقع نہ ہوتے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۹). [سیاہ + دھبّا (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
۱. **کالا بھجنگ آدمی ، بدہیئت ، ڈراؤنا انسان ، کالا ، کالے چہرے والا ، کالے رنگ والا.** دو گھڑی رات رہے سے جلا دان، خرس طینت و میمون خصلت ... سیاہ رُو ، بدخُو ، تیرہ دروں حاضر ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش رُبا ، ۵ : ۶۳۷).

پھرے یہ کھڑے تھے ہر طرف بھیل
شہ زور ، سیاہ رُو ، گرانڈیل

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۶۴). ۲. **(مجازاً) ذلیل ، رُسوا ، خوار ، بدنام ، کلنک** (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سیاہ + رو (رک)].

---روز (---و مع) صف.
مُصیبت کا مارا ، پریشان حال ، بدنصیب ، منحوس.

غم خانہ تنگ و تار ہے اور ہم سیاہ روز
جلتے ہیں یعنی چاہیے آٹھوں پہر چراغ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۷۶).

اختر خُدا کی شان کہ وہ نوبہارِ ناز
مُجھ سے سیاہ روز کا مہماں ہوا ہے آج

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۶۱). [سیاہ + روز (رک)].

---روزگار (---و مع ، سک ز) صف.
مُفلس ، بدنصیب ، بدبخت (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [سیاہ + روزگار (رک)].

---روزی (---و مع) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی ، مُصیبت زدگی ، مُفلسی.

محاصرہ یہ کیا ہے سیاہ روزی نے
برنگِ ماہ مرے گھر میں ہے گہن میں چراغ

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۲) . [سیاہ + روز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---روگ (---و مع) امذ.
گندم کی فصل میں پیدا ہو جانے والا ایک وبائی مرض جس کے سبب گندم کی پُوری فصل کالی ہو جاتی ہے ، کالا روگ ، فلیگ. اس پودے میں وبائی امراض کی مدافعتی طاقت نہیں ہوتی اس لیے یہ بہ آسانی سیاہ روگ وغیرہ کا شکار ہو سکتا ہے . (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۸۳). [سیاہ + روگ (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
رُسوائی ، بدنامی ، ذِلت ، خجالت ، شرمندگی. سیاہ دل ، سیہ دل ، سیاہ رو ، سیہ رو ، سیاہ رُوئی ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۵۷). [سیاہ + رُو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---زُبان (---ضم نیز فت ز) صف.
۱. **وہ شخص جس کی زُبان کے نیچے نہایت گہری سیاہی ہو ، چنانچہ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی بددعا اور کوسنا بہت جلد اثر کرتا ہے ، بدگو ، بدفال ، ہندی میں اسے کلجبا یا کلجبھا بھی کہتے ہیں.**

سیاہ زبان ہے خامہ بچے گا کب دشمن
دعائے بد سے نکلا ہے اس نے دل کا بخار

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۴). سیاہ زبان رکھنے والی عورت بھی اپنے چہرے کو ایک عارضی مُسکراہٹ سے مُزیّن کرتی ہوئی کہہ رہی تھی. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۴۶). ۲. **وہ گھوڑا جس کی زبان کالی ہو منحوس خیال کیا جاتا ہے.** علاوہ مشکی کے جس کی کالی زبان ہو سِیاہ زبان بولا جاوے گا. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷). [سیاہ + زُبان (رک)].

---سڑانْد (---فت س ، سک ن) امذ.
(طب و نباتیات) **جراثیموں سے پودوں میں پیدا ہو جانے والا مرض یا بیماری جس میں چیز سیاہ ہو جاتی ہے اور تعفّن پیدا ہو جاتا ہے.** طفیلی جراثیم پودوں میں بھی کئی امراض پیدا کرتے ہیں مثلاً سیب اور ناشپاتی کا داغ ، آلو کا حلقی مرض گوبھی کی سیاہ سڑاند. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۳۶). [سیاہ + سڑاند (رک)].

---(و) سَفید (سپید) (---فت س ، ی مج) م ف.
۱. **بُرائی بھلائی ، نیک بدی.** نیک و بد ، سیاہ و سفید کا تجربہ کار ہوں. (۱۸۶۷ ، خطوطِ غالب ، ۶۰۸). اِن گورے انجنیئروں نے ہماری حکومت کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے ... سِیاہ و سفید کی تمیز نہیں رہی اس کو. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۶۶). ۲. **صبح و شام ، رات دن ؛ (کنایۃً) شادی و غم ، رنج و خوشی.**

مطلب نہیں جہاں کے سِیاہ و سفید سے
یکساں ہے شامِ غُربت و صبحِ وطن مُجھے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۵). ۳. **تعمیر و تخریب، بناؤ بگاڑ ؛ عدل و ظُلم.** پر ایک سُرخرو ہو کر ہو بیٹھا اور جو سیاہ سفید چاہا سو کرنے لگے. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط ، ۵). سُلطان المعظم نے عیسائی سلطنتوں سے دب کر یہ پالیسی اِختیار کر رکھی ہے اور ان کافرانِ نعمت کو سیاہ و سفید کا مالک بنایا ہوا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۶۶) . موجودہ دارالسلطنت کے اندر ایک چھوٹی سی خُودمختار ریاست ہے جس کے سِیاہ و سپید کا اِختیار پاپائے روم کے سِوا کسی کو نہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۶). میں ایسی دولت پر لعنت بھیجتا ہوں اور آنکھ کس کی بچاؤں سب سیاہ و سفید تو میرے ہاتھ میں ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۸). مہاراجا کو یقین تھا کہ انگریز ... ہندوستان کے سیاہ و سفید کے مختار بنے رہیں گے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۱۹). [سیاہ + سفید (رک)].

---سفید کَرْنا محاورہ.
تعمیر و تخریب کا اختیار رکھنا ، مُختارِ کُل ہونا ، جو چاہنا کرنا خواہ بُرا خواہ بھلا. مرتے وقت اولاد کو بھی یہی وصیت کر جائیں باقی جو چاہیں سیاہ سفید کیا کریں. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۳۹).

---طالِع (---کس ل) صف.
بدنصیب ، منحوس گھڑی میں پیدا ہونے والا ، منحوس.
یہ دل سیاہ طالع اٹکا ہے جا ہمارا
خورشید سے مُکھ اوپر یہ حال ہے پیارے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۵). [سیاہ + طالع (رک)].

---فام صف.
کالے رنگ والا ، کالی رنگت والا. بہت سے آدمی وہاں جمع تھے لیکن سب سیاہ فام ننگے مادرزاد. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰). جب ملکہ کے سرہانے گذر ہوا ، عجب ماجرا پیشِ نظر ہوا ، ایک مردِ سیاہ فام کریہہ منظر غلام سے ہم آغوش ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴). سیاہ فام ہٹا کٹا نوجوان بھکاری رنگ برنگے منکوں کی مالائیں ... پروں کا تاج پہنے ... نواہن کو گھورا کرتا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۹۲). [سیاہ + فام (رک)].

---قَلْب (---فت ق ، سک ل) صف.
ظالم ، شقی ، سنگدل ، بدطینت. ایسے لوگ جن کو جُرم کا اِرتکاب سیاہ قلب کر دیتا ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۹۴). سیاہ قلب مُنافقوں کے علاوہ یہ کام بعض وقت بڑے بڑے صاحبان عبا و قبا بھی کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۵۹). [سیاہ + قلب (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
ایک رُخی تصویر جو یا تو یک قلم بالکل سیاہ ہو یا اس کے نقوش ہلکے ہوں. سیاہ قلم کی پانچوں لوحیں بھی اگر بن گئی ہوں تو عجب نہیں ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۱۸). یورپ کے مشہور ایمبراٹ اور ہال بین نے ہندوستان کے سیاہ قلم اور رنگین تصاویر سے سبق حاصل کیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، اگست ، ۱۱۸).
[سیاہ + قلم (رک)].

---قَلَم کَرنا ف م.
(مصّوری) **تصویر کے خاکے یا چربے پر سیاہی کا ہاتھ پھیرنا تصویر کے پنسلی دھندلے نشانات کو روشن کرنا ، اُجاگر کرنا ، روشنائی سے پکا کرنا** (ا پ و ، ۴ : ۱۷۴).

---کار صف.
عاصی ، گنہ گار ، فاسق ، فاجر ، ظالم ، سنگدل.
رکھوں آرزو مئے کام کی ، کرو گفتگو خطر جام کی
کہ سیاہ کاروں سے حشر میں نہ حساب ہے نہ کتاب ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). اگر تُو نے مُجھ سیاہ کار کی نافرمانیوں پر نظر کی تو جہنم بھی اِنتقام کو کافی نہ ہو گا. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۶۹). خدا مُجرموں کو سزا دے سکتا ہے ... سیاہ کاروں کو ان کی گُستاخیوں کا مزہ چکھا سکتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۴۴). بلٹ فروش ، شرابی ، سیاہ کار جو پردے کے پیچھے سے ڈوریاں کھینچ رہے تھے بلٹ کے سفینے کو ڈبو کر ہی رہے. (۱۸۹۵ ، طوبیٰ ، ۵۸۳). [سیاہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کارانَہ (---فت ن) صف.
بدکاری کا ، ظُلم اور فِسق و فجور کا. ساری رات سجدے میں پڑا روتا رہا ... یا غفورالرحیم یہ اُسی سیاہ کارانہ خیال کی سزا ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۱۳). [سیاہ کار + انہ ، لاحقۂ نسبت].

---کاری اث.
بدکاری ، فِسق و فجور ، ظُلم ، گنہگاری.
زوالِ حُسن میں بندے کو یہ کمال ہوا
سیاہ کاری سے اپنا سفید بال ہوا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲). یہ خلش دل میں تھی کہ جو زندگی ابھی تک اس قسم کی آلودگیوں سے پاک و صاف تھی اب اس پر سیاہ کاری کے دھبے پڑ جائیں گے. (۱۹۴۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۳۴). افسوس کہ وہ پگڑی ہمارے ہاتھ نہ آ سکی جس کی ایک ایک سلوٹ میں رِیاکاری اور سیاہ کاری کے سانپ لہرا رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۹۱). [سیاہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ لکھنا (عموماً کاغذ ، دفتر ، دستہ ، ورق وغیرہ کے ساتھ).
یہ ہم کو سُوجھے ہیں زُلفِ سیاہ کے مضمون
کہ آج دستے پہ دستہ سیاہ کرتے ہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۱). یہاں صرف گِنتی کے چند شعر ہیں اور وہاں دفتر کا دفتر اسی سے سیاہ کیا ہے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۸۸). اِختصاصی حالات میں ایک لفظ اور ایک سطر بھی کام کر جاتی ہے اور بعض اوقات صفحے کے صفحے سیاہ کرنے بے کار جاتے ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷).

---گُل (---فت گ) امذ.
کالا دھبّا ، سیاہ نِشان. رسالدار کا قد ۴۱ مٹھی ۳ انچہ (انچ) کا تھا ، رنگ کمید سیاہ گل تھے. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، جون ، ۶۹).
[سیاہ + گُل (گال (رک) کی تخفیف)].

---گوش (---و مج) امذ.
سیار اور گیدڑ کی نسل سے تعلق رکھنے والا ایک درندہ جس کے کان سیاہ ہوتے ہیں ، ایک گوشت خور وحشی درندہ جو شکل و صُورت اور قد و قامت میں بلّی سے مُشابہ ہوتا ہے بینائی کی تیزی اور جست و خیز میں تیزی کے لیے مشہور ہے. سیاہ گوش شرزے کے بھالے مارے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸). کہتے ہیں کہ ایک بڑاکال درخت کی شاخ پر لٹکی ہوئی تھی کہ ایک سیاہ گوش اس درخت کے نیچے آیا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۲۷). اُس سیاہ گوش یا اُس گیڈر کو جو شیر کے ساتھ نقیب کی طرح آواز لگاتا چلتا ہے دکن میں بدبھالو کہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۱۰۰). [سیاہ + گوش (رک)].

---گھوڑا (---و مج) امذ.
(کنایۃً) آسمان. انہوں نے سیاہ گھوڑے (آسمان) کو موتیوں (تاروں) سے سنوارا ہے. (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۷۲). [سیاہ + گھوڑا (رک)].

---مِرچ (---کس م ، سک ر) امث.
فلفل سیاہ ، کالی مرچ.

تیزی میں سیاہ مرچ سی ہو
جھونک اسکی نکیلی کرچ سی ہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۴).

ہو گی سیاہ مرچ سہاے کو کیا مفید
ہوتا ہے صاف بھی کہیں فلفل سے آئینہ

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۸۵). اگر ضرورت سمجھیں تو ذرا سی سیاہ مرچ بھی پیس کر ملا لیں ہاضمہ ٹھیک رہے گا. (۱۹۵۶ ، طبیب مرغی خانہ ، ۵۲). [سیاہ + مرچ (رک)].

---مِرچ کا پتّھر امذ.
(طب) کالی مرچ میں پائے جانے والے پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو بطور دوا استعمال ہوتے ہیں. پودینہ ... سیاہ مرچ کا پتھر ... جو سیاہ مرچوں میں پایا جاتا ہے اور ہڑتال کا لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۶).

---مُرغابی (---ضم م ، سک ر) امث.
مرغابی کی ایک قسم جس کا رنگ پیٹھ پر سے سیاہ ، سینہ سفید ، چونچ اور پانو بھی سیاہ ہوتے ہیں (ماخوذ : سیر پرند ، ۲۶۴). [سیاہ + مرغابی (رک)].

---مَسْت (---فت م ، سک س) صف.
نشے میں چور ، گہرے نشہ کی حالت میں ، مدہوش.

دل کو سیاہ مست کر ، کچھ بھی تجھے جو ہوش ہے
کہتے ہیں کعبہ اس کو اور کعبہ سیاہ پوش ہے

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۹).

پیر فلک بنے ہے جوان سیاہ مست
ریش شعاع مہر پہ ہے ابر سے خضاب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۳).

بے خوف ہو کے پیتے ہیں راسخ سیاہ مست
کہتے ہیں محتسب جسے یاروں کا یار ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۲). [سیاہ + مست (رک)].

---مَسْتی (---فت م ، سک س) امث.
مستی ، بدمستی ، مدہوشی (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیاہ مست + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---مُنْھ کَرْنا محاورہ.
کالا منھ کرنا.

سیاہ منہ کرو زاہد کا اس طرح رندو
کہ ہو نہ ریش سے تاحشر یہ خضاب جدا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰).

---مَوت (---و لین) امذ.
(طب) ایک بیماری جو نمونیائی پلیگ کے بڑھتے ہوئے مرض سے پیدا ہوتی ہے اِس بیماری میں لے کے ساتھ خون کا اِخراج ہوتا ہے اور سانس کے رُکنے سے جسم پر سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں ، وبائی موت ، طاعونِ اعظم. سانس کے رُکنے سے سیاہ دھبے پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس بیماری کو سیاہ موت بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراض خُرد حیاتیات ، ۲۸۰). [سیاہ + موت (رک)].

---نامَہ (---فت م).(الف) امذ.
وہ کاغذ یا کتاب جس میں آدمی کے بُرے اعمال لکھے ہوں ، گنہگار کا اعمال نامہ ، نامۂ سیاہ.

دکھلائیں روز حشر کو بین‌السطور سے
اپنے سیاہ نامہ کو طُولانیوں میں ہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۳). (ب) صف. **گنہگار ، عاصی.**

لکھا ہے بس کہ پری رُو کی زُلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہوں کتاب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷). [سیاہ + نامہ (رک)].

---نَسْل (---فت ن ، سک س) امث.
مشرق باشندے ، افریقی یا ایشیائی اقوام جن کو مغربی اقوام حقارتاً سیاہ نسل کہتے ہیں. کل رات سیاہ نسل کے تین سو افراد کے ایک مظاہرے پر ڈنڈوں سے مسلح پولیس ٹوٹ پڑی. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۸۸ : ۶). [سیاہ + نسل (رک)].

---نَویسی (---فت ن ، ی مع) امث.
رجسٹر میں درج کرنے کا عمل ، کھاتے پر چڑھانے کا کام ، سیاہ نویسی. صدارت کے منصب پر کہ سیاہ نویسی سے زیادہ بات نہیں ہے اعزاز پایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۵). [سیاہ (سیاہہ کی تخفیف) + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و سَفید م ف.
شرق و غرب ، رات دن ؛ رُوپ اور رنگ ؛ بھلائی بُرائی ؛ کفر و اسلام (نوراللغات). [سیاہ + و (حرفِ عطف) + سفید (رک)].

---ہو جانا محاورہ.
کالک پھر جانا ، کالا پڑ جانا ، سیاہی سے ڈھک جانا. اس کی پاداش میں ممکن ہے کہ اُن کے تمام اعمال حسنہ کا دفتر دفعتہً سیاہ ہو جائے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۷).

---ہونا محاورہ.
لِکھائی سے بھرا ہونا ، اِتنا لکھا ہونا کہ کوئی جگہ خالی نہ ہو. اگلے نبیوں اور بُزرگوں کے قصے جن سے ہمارے ہاں کی تاریخیں تفسیریں سیاہ ہیں سب انہیں ذریعوں سے پیدا ہوئے ہیں. (۱۸۷۰ ، خُطبات احمدیہ ، ۳۶۰). ان دونوں مذہبوں میں جیسی خونریزیاں ہوتی رہیں ان سے تاریخ کے اوراق سیاہ ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۶۲).

سیاہا (۱) (کس س) امذ.
۱. کاپی یا کتاب جس میں روزانہ آمد و خرچ لکھا جائے ، روزنامچہ جس میں گانو یا جائداد کی رسیدیں درج ہوتی ہیں اور تمام رقوم وصول شدہ کی تشریح کی جاتی ہے کہ آیا وہ باقاعدہ ہیں یا متفرق اور تمام تقسیم کی جمع کہ آیا وہ رواجی ہیں یا اِتفاقیہ ، بہی کھاتا.

لاوے جو کچہری سے وہ داموں کا سیاہا
للچاوے موکل کو یہ کیا خُوب مکاں ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۵). اور اسناد بغیر درست کرنے کے وجوہ مطالبہ از روئے سیاہا معروض ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۲۲). انہوں نے فرمایا ماتا دین سپاہے میں اس مُراؤ کے لگان کی پُوری بیباق درج کر لو. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۶۶). **۲. اعمال نامہ.**

دی کلک نے آواز کہ ہاں عقل پناہا
لشکر کی سیاہی سے لِکھا جائے سیاہا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۶).[ف].

سیاہا (۲) (کس س) امذ.
(شِیر بازی) سیاہ دھاری دار شِیر جو کٹیلا سمجھا جاتا ہے (اپ و ، ۸ : ۱۲۰). [سیاہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

سیاہَہ (کس س ، فت ہ) امذ.
۱. احکامِ شاہی کا روزنامچہ. سیاہہ میں سند کی نقل کا برآمد ہونا حکمِ عطا کی تو دلیل ہے مگر تعمیلِ حکم اور قبضہ دلیل نہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۵۸). **۲. (مجازاً) سوادِ شہر یا سوادِ لشکر ؛ مراد : وہ سیاہی جو دور سے شہر یا لشکر کے وجود کی خبر دیتی ہے ، لشکر کا دستہ.** ایک جانب غور سے جو دیکھا کسی فوج کا سیاہہ نظر پڑا ، دانشمند سے کہا خبر تو منگواؤ یہ لشکر کس کا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۷). **۳. فہرست ، گوشوارہ ؛ کتاب جس میں روزانہ آمد و خرچ لکھا جائے ، بہی کھاتا.** سیاہہ ! وہ کاغذ مرتب ہے کہ جس میں ایک روز کا یا کئی روز کا آمد یا خرچ ... بضبط و ترتیب لکھے جاوے. (۱۸۶۸ ، اصول السیاق ، ۸). اگر ہم اپنے مطالعہ کا ایک سیاہہ تیار کریں ... اور ایک مدت کے بعد اُسے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ہم کیا کیا کر گُزرے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۶۵). [سیاہا (رک) کا مُتبادل اِملا].

---آمَدَنی کس اضا(---مد ا ، سک م ، فت د) امذ.
ایک خزانے کا روزانہ حِساب جو زمینداروں سے وصول کر کے جمع کیا جائے (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگِ آصفیہ). [سیاہۂ + آمدنی (رک)].

---بَہی (---فت ب) امث.
روزنامچہ . روکڑ بہی ، آمدنی کا کھاتہ ، وہ رجسٹر جس میں عدالت کے حکم اِحکام درج کیے جائیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سیاہہ + بہی (رک)].

---دِکھانا محاورہ.
پُوری طاقت سے سامنے آنا ، قوّت کی نُمائش کرنا ، طاقت کا مظاہرہ کرنا. ایک رِسالے کو اِشارہ کِیا ذرا نورالدہر کو سیاہہ دِکھاؤ ان پیجاؤں نے بھی کیا کئی پہلوان ... تلواریں چمکا کر بھاگے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۹). خارستان نے کہا فوج کی چنداں ضرورت نہیں ہے مگر فقط سیاہہ دِکھانا منظور ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۹۵).

---کَرْنا ف م.
رجسٹر میں درج کرنا ، کھاتے پر چڑھانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---مَوْجُودات کس اضا(---و لین ، و مع) امذ.
روزمرّہ کی آمد و خرچ اور ترسیلِ زر وغیرہ کا رجسٹر یا موجودہ اشیا روکڑ وغیرہ کا روزنامچہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [سیاہۂ + موجودات (رک)].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
روزنامچہ لِکھنے والا ، حساب کتاب رکھنے والا مُنشی ، چٹھی نویس. سیاہہ نویس ٹکے پر منہ کالا کرتا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳). آجکل کی زمینداری میں ... جس قدر عہدے اور مالی اِصطلاحات ہیں ... مثلاً سیاہہ نویس ، تحویلدار ... وغیرہ. (۱۹۳۹ ، نقوش سلیمانی ، ۲۷). [سیاہہ + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

---ہونا محاورہ.
رجسٹر میں لکھا جانا ، روزنامچہ میں درج ہونا.

فرد ہو تقسیمِ نعمت کی جو محشر میں دُرست
یا علی پہلے سیاہہ ہو مری تنخواہ کا

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۲). خزانہ سرکار میں مالگزاری تمہارے نام سے سیاہہ ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۵).

سیاہی (کس س) امث.
۱. کالک ، کالا پن ، سفیدی کی ضِد.

تُجھ زُلف ہور رُخسار کی سُرخی سیاہی چُک دیکھیا
مُنجھ صبح کے پروا نہیں ہور شام سیتی کام کیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

کئی دھن نے ہوینگے ہاشمی مشرق یا مغرب میں تمیں
سیاہی سفیدی ہونی تو مجھ گال اور کاجل کی بس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۶).

کیوں سفیدی اور سیاہی آشکار آنکھوں میں ہے
عکس افگن کیا یہ زُلف و رُوئے یار آنکھوں میں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۷). جتنا کہ فاصلہ آنکھ اور سیاہی کے آخری حِصے کے درمیان ہو جو کہ آنکھ کا اکلیل ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۶۱). **۲. تاریکی ، اندھیرا ، روشنی کا نہ ہونا ، اُجالے کی ضِد ، ظُلمت.**

محمدؐ دینِ قائم ہے ہندو بھاراں بھگاوو تُم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مکاوو تُم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

نظر آنے نہ مُجھے بعدِ فنا شکلِ عذاب
اِتنی گھری تو ہو اے قبر سیاہی تیری

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۳۸). **۳. (کنایۃً) گنہگاری ، عِصیاں.**

جواب نامہ سیاہی کا اپنی ہے وہ زُلف
کِسو نے حشر کو ہم سے اگر سوال کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶). ۴. **کسی چیز کے غیر واضح اور مبہم نقوش جو اُفق پر دُور سے دِکھائی دیتے ہیں ، مُبہم نقوش و آثار ، سواد.** قضارا قافلہ اُس وقت کُونچ کر گیا تھا اور سِیاہی اس کی نظر آتی تھی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۱). ابھی میدانِ جنگ کی سِیاہی نمودار نہ ہوئی کہ فتح کے نور اُڑتے نظر آنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۳). ۵. **(مجازاً) نحوست ، پریشانی ، مُصیبت ، ادبار ، بدبختی.**

کُچھ تو لی زُلف نے کُچھ شب نے سیاہی تیری
بٹ گئی بختِ سیہ خُوب تباہی تیری

(۱۸۷۸ ، گُلزارِ داغ ، ۲۳۷).

دورِ شاہی کی سِیاہی پہ پڑھوں یہ مصرع
شب کے دامن سے وہ کِرنوں کی ضِیا جا لپٹی

(۱۹۵۴ ، دونیم ، ۵۳). ۶. **کاجل** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۷. **داغ ، دھبّا ، سیاہی ؛ (کنایۃً) عیب ، نقص.**

سب عیب ایک اشکِ ندامت سے مِٹ گئے
ساری سِیاہی دھو گئی رُونے سیاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۶). ۸. **وہ مرکب جس سے لکھا جائے ، روشنائی.**

قلم کردن راس سب بانس کے
سیاہی دریا کاغذ آکاس کے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).

نین پُتلی لکھن ہارے سیاہی کاجل انکھیاں لے
اچھر تج حُسن کے اُس کوں سفیدی سو نین کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

صفحۂ نین پہ پُتلی کی سیاہی لے کر
نُقطۂ خالی کی تعریف کوں تحریر کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۸). شِکوہ کرنا سہل ہے سبز سیاہی کہیں سے مُفت ہاتھ آ گئی حضرت نے شِکوہ لکھا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۸۷). ایسا ہی ہوا کہ مسودے کی سیاہی سُوکھنے نہیں پاتی تھی کہ چھپنے کے لیے دے دیا جاتا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۸۲). اِس کے علاوہ چھاپے کی سیاہی ، وارنش اور پنٹس میں اِستعمال ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۱۲۳). ۹. **(تصوف) اِصطلاحاً مرتبۂ احدیت ، گنجِ مخفی ، تجلّیٔ ہُو** (مصباح التعرف). [سیاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پکڑنا محاورہ.
گھبرانا ، پریشان ہونا.

دِکھائی نہ دیتا تھا خوش قد نہال
سیاہی پکڑتے تھے چشمِ غزال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۴).

--- پھِرنا محاورہ.
کسی چیز کا اتنا سیاہ ہو جانا کہ اُس کے خد و خال نظر نہ آسکیں گُلمُلہ ہو جانا ، اپنی انفرادیت کھو دینا ، محو ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا. میرے ذہن میں اپنی ہونے والی بیوی کی جو تصویر تھی اس پر جیسے کالی سیاہی پھر گئی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۲).

--- پُھوٹنا ف م.
سیاہی کا کاغذ پر ایک طرف سے دُوسری طرف پُھوٹ کر نِکلنا ، نمود ہونا.

علامت پُھوٹ کی ہے یہ بھی قاصد
کہ پُھوٹی ہے سیاہی اُن کے خط کی

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۸۱).

--- چَٹ (--- فت چ) امذ.
رطوبت کو جذب کرنے والا خاص قسم کا کچّا کاغذ جو تازہ تحریر پر لگانے سے روشنائی کی نمی کو چوس لیتا ہے. جب سے بلاٹنگ پیپر یا سیاہی چٹ یا جاذب جو کُچھ کہو ایجاد ہوا ہے سٹی چھڑکنے کا دستور موقوف ہو گیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۴). [سیاہی + چٹ (چاٹنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

--- چڑھنا محاورہ.
تاریکی کا چھا جانا ، سیاہی کا غالب ہونا.

یہ رات اِتنی جو بڑھ گئی ہے سیاہی اِتنی جو چڑھ گئی ہے
کہیں کُھلا ہے ضرور جُوڑا کسی کے گیسوئے عنبریں کا

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۱۸).

--- چُوس (--- و مع) امذ.
سیاہی چَٹ. جاذب لے کر گول بیضوی یا کسی اور وضع کا کاٹ کر اس کے دونوں طرف کپڑا لگا کر بیل لگا دی جائے اندر سیاہی چوس ہے لیکن اس بات کا خیال رہے کہ بلاٹنگ پیپر کی دو تین تہہ ہوں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۶). جار کے اندر گیلے سیاہی چُوس یا گیلی روئی سے نمی کو برقرار رکھا جائے تو بیج اُگنے لگیں گے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۹۳). [سیاہی + چُوس (رک)].

--- دان امذ.
قلمدان ، دوات (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس ؛ پلیٹس). [سیاہی + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- دَوڑنا ف م ؛ محاورہ.
سیاہی تیزی سے پھیل جانا، سیاہی بڑھنا ، سیاہی زیادہ ہونا' سیاہی نمایاں ہونا. نِفاق اوّل ایک نقطۂ سیاہ کے برابر دل میں ظاہر ہوتا ہے پھر جتنا بڑھتا جاتا ہے اُتنا سیاہی دوڑتی ہے. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۶).

--- دھو جانا محاورہ.
داغ مِٹ جانا ، سیاہی دُور ہو جانا ، بد نصیبی دُور ہو جانا ، عیب دُور ہو جانا.

مرحبا اشکِ ندامت مرحبا
خطِ عصیاں کی سیاہی دھو گئی

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶۳).

---ڈالنا ف م.
دوات بنانا ، دوات میں روشنائی ڈال کر درست کرنا ، روشنائی کی دوات لکھائی کے لیے درست کرنا ، سیاہی بھرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---رواں ہونا محاورہ.
روشنائی کا گاڑھا پن دور ہونا ، روشنائی کا اتنا پتلا ہونا کہ قلم بلا تکلف چل سکے.

طولِ شبِ فراق کا قصّہ بیاں نہ ہو
خط یار کو لکھوں تو سیاہی رواں نہ ہو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۷).

---ساز صف.
سیاہی بنانے والا (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [سیاہی + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---فالیز کس اضا(---ی مع) امذ.
(کنایۃً) **نِکمّا یا بیکار آدمی** (ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [سیاہی + فالیز (رک)].

---کا دَبانا محاورہ.
کالی بلاؤں کا خواب میں آ کر ڈرانا ، بلاؤں کا مسلّط ہونا.

دھیان اس کاکُلِ مشکیں کا جو آیا مُجھ کو
خواب میں آ کے سیاہی نے دبایا مُجھ کو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۵).

تلواروں کو شمشیرِ الٰہی نے دبایا
اُٹھنے لگیں ڈھالیں تو سیاہی نے دبایا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۸).

---کھونا محاورہ.
کالا پن دور کرنا ، اندھیرا دفع کرنا.

رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوق
کھو سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۷).

---گِرانا محاورہ.
رک : سیاہی گِرنا جس کا یہ متعدی ہے (نوراللغات).

---گِرنا محاورہ.
روشنائی کا اس طرح ٹپک پڑنا کہ تحریر یا کاغذ خراب ہو جائے (ماخوذ : نوراللغات).

---مارنا محاورہ.
سیاہی دور کرنا. طوفان کی مُصیبت اُٹھائے جہاز کو دُور سے ساحل کی صورت ایک سیاہی مارنے والے خط کی وضع میں دکھائی دی. (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۲۹).

---مائل (---کس ء) صف.
کالا رنگ لیے ہوئے. قِسم قِسم کا گُلاب ، سُرخ ، زرد ، سیاہی مائل. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۹۵). [سیاہی + مائل (رک)].

---مِٹنا محاورہ.
داغ دھبّا دُور ہونا.

گو تُم نے صاف کی مرے خُونِ سیہ سے تیغ
ممکن نہیں سیاہیٔ رُوئے سپہر مٹے

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۲۳۹).

---(بالوں) مُو کی گئی آرزُو نہ گئی کہاوت.
بُڑھاپے کے باوجود قناعت نصیب نہیں ہوتی ، بڑھاپے میں بھی جوانی کے شوق ہیں (جامع الامثال ؛ خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---نے دَبایا ہے فقرہ.
کالی کالی چیزوں کو خواب میں دیکھ کر ڈر جانے اور بڑبڑانے کے موقع پر بولتے ہیں (یعنی خواب میں باتیں کرنا، اُٹھ اُٹھ کر آدمیوں سے دست وگریباں ہونا یہ اصل میں ایک مرض ہے مگر عوام اس کو جن و پری کا اثر خیال کرتے ہیں) (ماخوذ : دریائے لطافت ؛ فرہنگِ آصفیہ).

سیب (۱) (ی مج) امذ.
گیند کی طرح گول ایک مشہور اور خوشنما ، خوشبودار اور لذیذ پھل یہ مختلف رنگوں اور ذایقوں کا ہوتا ہے.

جھاڑاں باغ میانے بی بسیار تھے
تمام سیب رس نھار پر بار تھے

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۶).

خوشنما تھا اس کے پگ میں پانے زیب
ایڑی نارنگی و دو تلوے تھے سیب

(۱۷۱۳ ، فائزدہلوی ، د ، ۲۰۶).میوے کے اقسام میں ... سیب خُوبانی و شفتالو اور انگور ... ہوتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مزید الاموال ، ۲۸). سیب ... یہ مُقوّیٔ معدہ و جگر و دِل طحال و گردہ و آنت و مُصفّیٔ خون ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۵). کہیں آپ انگریزی کے مقولے « ہر روز ایک سیب ڈاکٹر کو دُور رکھتا ہے پر عمل تو نہیں کر رہیں. (۱۹۸۶ ، لندن لندن ، ۲۴۶). [ف : سیب ؛ س : سیو सेव].

---آدَم کس اضا(---مد ا ، فت د) امذ.
(مجازاً) **نرخرہ.** غدودِ ترشی جو ہمارے حنجرے یا سیبِ آدم کے ہر دو جانب واقع ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۱۸۳). [سیب + آدم (رک)].

---آفتابی کس صف(---سک ف) صف.
(پھل فروش) **داغ دار سیب ، وہ سیب جس پر مُختلف رنگوں کے دھبّے ، چتیاں یا نشان ہوں** (ماخوذ : نوراللغات). [سیب + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---ذَقَن کس اضا(---فت ذ ، ق) امذ.
چاہِ زنخداں ، محبوب کی ٹھوڑی ، ٹھوڑی.

ٹھوڈی پر خوی تو نیں ہے پرت کے راز نیناں کے
وو حرفاں ہیں جو دستے ہیں اُسی سیبِ ذقن کاغذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۲).

اے دل نہ چاہ چاہِ زنخداں کو شوخ کے
آسیب لکھوں اسکے ہیں سیبِ ذقن کے بیچ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبّت ، ۶۰).

نقش لکھ لکھ کے شجر میں باندھے
پر نہ وہ سیبِ زقن ہاتھ آیا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۴).

کبھی تو بوسۂ سیبِ ذقن عنایت ہو
نہالِ عیش کو اک دن تو بارور دیکھیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۶۶). [سیب + ذقن (رک)].

---زَنَخ کس اضا(---فت ز ، ن) امذ.
۱. رک : **سیبِ ذقن**.

دانۂ سیبِ جناں میں بھی نہیں ہے لُطف
جو لطافت ہے ترے سیبِ زنخ کے تِل میں

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۲۵). ۲. **(تصوف) فرحت اور مشاہدے کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۴۹). [سیب + زنخ (رک)].

---زَنَخْدان کس اضا(---فت ز ، ن ، سک خ) امذ.
رک : **سیبِ ذقن**.

جانتے ہیں جنھیں معلوم ہے اُلفت کا مزہ
سیبِ جنّت سے بھی وہ سیبِ زنخداں ہے لذیذ

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۵۷). [سیب + زنخ (رک) + داں ، لاحقۂ ظرفیت].

---بیخُوش کس صف(---ی مج ، و مع) امذ.
کھٹ مٹھا سیب. سیب بیخوش خلطِ صالح پیدا کرتا ہے پیاس بُجھاتا ہے ... کھٹا اور کھٹ مٹھا دونوں قابض ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۱). [سیب + بیخوش (رک)].

---میں تُھوہَڑ کی قَلَم کہاوت.
انمل بے جوڑ بات (فرہنگِ اثر).

سیب (۲) (ی مج) امذ.
(ٹھگی) مکر و فریب ، دھوکا ، ظاہری اور بناوٹی بات (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۵). [مقامی].

سیبار (ی مع) امذ.
(شکر سازی) **ایک لمبی اور گول پتّی کی خودرو گھانس جو اکثر دریاؤں کے کنارے کم پانی میں ہوتی ہے اس کو راب کے تھیلوں پر ڈال دیتے ہیں اس کی گرمی سے راب کا شیرا جلدی نتھرتا ہے، پتیلا** ، پتیرا (ا پ و ، ۳ : ۱۹۲). [سیوار (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیبَہ (ی مع ، فت ب) امذ.
حفاظتی دیوار ، دیوارِ پناہ ، مورچہ. مرحلہ و سیبہ ... مرتب و طیار کر ساتھ ضرب گولوں کے قلعہ نشینوں کو تباہ کرنا شروع کیا. (۱۸۴۹ ، حملاتِ حیدری ، ۱۴۸). اس نے اپنی چُستی و چالاکی و ہنرمندی سے کئی پرگنے فتح کر لیے اور قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور سیبہ خندقیں کھود کر اپنے سپاہیوں کو قلعہ کے قریب پہنچایا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۳۸۵). [ف].

سیبَنی (ی مج ، فت ب) صف ؛ ← سیبی.
سیب کی رنگت کا ، سُرخ مائل بہ سفیدی یا زردی. گُل انار ... سیبنی ... شربتی ، رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۰). [سیب (۱) + نی ، لاحقۂ نِسبت].

سیبِی (ی مج ، ی مع) صف.
۱. رک : **سیبنی ؛ سیب کے رنگ ، ذائقے یا شکل والا**.

تھے دھانی ، پیازی ، کپاسی کوئی
گُلابی تھے سیبی تھے آبی کوئی

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۴۳). ۲. **سیب کی شکل کا ، کُروی ، کرہ نما**. درحقیقت زمین کی شکل ایک ایسے جسم کے مُشابہ ہے جس کو سیبی کرہ نما کہتے ہیں. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۲۳). [سیب (۱) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
(رنگائی) سُرخی مائل ہلکا زرد رنگ (ا پ و ، ۲ : ۳۳). [سیبی + رنگ (رک)].

سِیپ (۱) (ی مع) امث.
۱. **ایک دریائی کیڑے کا گھر جو سیپ کے جوڑے کے اندر رہتا ہے بعض کے اندر سے موتی بھی نکلتے ہیں ، اس کا بالائی خول کُھردرا ، اندرونی چکنا ہوتا ہے جس سے مختلف نفیس چیزیں بنتی ہیں ، بطور دوا بھی اِستعمال کیا جاتا ہے ، شعرا کان سے تشبیہ دیتے ہیں ، سِپی ، صدف**.

لوک ادالی پلکیں بوجھیں پہلیں بات نہ سمجھیں
چھلتوں اوپر موتی ڈھونڈھیں سِپیاں کھول نہ دیکھیں

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اِسرار اللہ ، ۱۹۷). اور جو کانوں کوں مناسبت سیپ کی دیجئے تو سیپ میں اِتنی نرمائی کہاں. (۱۷۳۶؟ ، قِصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۷).

ہوتی بھلی وہ چشم جو آنسو سے تر نہیں
کس کام کا وہ سیپ کہ جس میں گُہر نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۱).

نخلِ تر کو پھل دیا اور پھل کو بخشا رنگ و بُو
سیپ کو موتی دیا موتی کو دی آب اور ضیا

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۹۶). مسیح سے چھ ہزار برس قبل بھی کوڑیوں اور سیپ وغیرہ کے ہار استعمال کرنے کا عام رواج عورتوں میں پایا جاتا تھا. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۵۲). تم نے سیپ کے پہلو سے موتی نِکال کر اپنی مُٹھی میں لے کر دھونا چاہا تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۵). ۲. (i) **آم کا پہلا ٹپکا جو شکل و شباہت میں سیپ جیسا ہوتا ہے**. اس درخت کے دو ایک پکّے آم سیپ ٹپکنے کے بعد توڑ کر پال ڈال دیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۹۶). (ii) **آم کی گُٹھلی**.

آم بھی سارے مُوس لیتے تھے
سیپ تک اُس کی چُوس لیتے تھے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۷۱). (iii) **پتلی گُٹھلی والا آم** (ماخوذ: پلیٹس ؛ مہذب اللغات). ۳. **گھوڑے کے سینے پر سیپ کی شکل کی بھونری**. اس کی چھاتی اور گلے میں دیومن اور کنٹھ من

رکھی ہوئی ہیں ساتھ ساتھ اور دیوس چھ انگل بڑھ کر سیپوں سے بیل گئی. (۱۹۶۳ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۱۲ : ۱۳). [پ : سِپ सिप्प ، س : شُکتی शुक्ति].

---سا مُنھ نِکَل آنا محاورہ.
چہرے پر جھُرّیاں پڑ جانا ، لاغر اور کمزور ہو جانا ، بہت زیادہ دُبلا ہونا. اے ہے! رات بھر میں میری بچی کا کیا حال ہوگیا ، دشمنوں کا رنگ زرد پڑ گیا ، آنکھیں پانی میں ڈبڈبانے لگیں. سیپ سا منہ نکل آیا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۴).

---کا سَر گُونْدھنا محاورہ.
(مغلانی گری) کُنواری لڑکیوں کے سر کے بالوں کی سیدھی اور صاف گُندھائی جس میں مانگ نکالنے کا لحاظ نہ رکھا جائے تا کہ جوانی سے قبل اور شادی سے پہلے مانگ پھٹ کر چوڑی نہ ہو جائے. اس قسم کا سر گُوندھتے ہیں کہ عام طور سے مانگ صاف اور سیدھی نہیں نکلی جاتی (ا پ و ، ۴ : ۱۲۷).

---کا کام امذ.
سیپوں کی مدد سے سجاوٹ ، سیپ سے پُھول پتّیاں بنانا . آپ کے مزار پر سیپ کے کام کا بہت نفیس چھپرکھٹ چڑھایا . (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۰۱).

---کا/کے موتی امذ.
سچّا موتی ، نایاب موتی ؛ نادر چیز. ہماری تحریک کے بطن میں جو اصول اور آدرش سیپ کے موتی کی طرح مُضمر تھے انہیں ہم نے سیکولر ازم ، سوشلزم اور جمہوریت کے نام دیئے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۷۲).

سِیپ (۲) (ی مع) اسث.
پرندوں کی بیماری جس میں وہ دُبلے ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر مر جاتے ہیں. چُونہ کھانے سے کبوتر کے سیپ لگ جاتی ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). [مقامی].

---لَگا بَگُلا امذ.
(مجازاً) بہت دُبلا ، سُوکھا انسان (مہذب اللغات).

---لَگنا ف ل.
پرند کا بیماری کی وجہ سے لاغر اور دُبلا ہونا ، سُوکھے کی بیماری میں مُبتلا ہونا. پرندے کے سینہ کا گوشت گُھل جاتا ہے اور گردن نیچے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہے ، اُس کو سیپ لگنا کہتے ہیں. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۵۶).

---نِکَلنا محاورہ.
(چڑی ماری) سیپ کی بیماری لگنا ، سیپ کی بیماری سے پرند کا سینہ سُوکھنا (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۷۱).

سِیپارا/سِیپارَہ (ی مع / فت ر) امذ.
۱. تیسواں حِصّہ ، تیس حِصّوں میں سے ایک ؛ (کنایۃً) پارہ ، ٹُکڑا ، جُزو.

دل کے سیپاروں کو ہیکل کر رکھے ہیں بر میں ہم
جدولِ زخمِ جفا سیں ہے اسے اسلوب خُوب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۰).

حالتِ دل کا بیاں کرتا کسی سے میں تو کیا
عشق میں اک مُصحفِ رُخسار کے سیپارہ تھا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۸).

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا
(۱۹۱۴ ، بانگ درا ، ۱۹۰) . **۲. قرآن مجید کا ایک جُزو ، پارہ (قرآن شریف تیس پاروں پر منقسم ہے).**

لٹاں جیوں مداں ہیں تلاجیوں ہیں نکتے
بھواں جیوں رحال ہے پیشانی سیپارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۶). اس کو تین سیپارے قرآن مجید ختم کرنے میں باقی ہیں. (۱۸۹۴ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۶).

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۲). اُردو کی تعلیم اُن کی والدہ ماجدہ نے دی کُچھ اِبتدائی سیپارے ان کے نانا محمد واعظ الحق مرحوم نے پڑھائے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۱۹). **۳. (مجازاً) مقدس ، عزیز.**

درسِ توحید کا کثرت میں طلبگار ہوں میں
دفترِ عالمِ امکاں مُجھے سیپارا ہے
(۱۹۳۹ ، متاع درد ، ۶). [ف : سی - تیس + پارہ (رک)].

---ٹھَنڈا ہونا محاورہ.
قرآن شریف یا پارے کا گر پڑنا ، بے حُرمتی ہونا.

لختِ گرمِ دل زمیں پر گر پڑا اشکوں کے ساتھ
ہو گیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷).

---ءِ دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
دل کا ایک حِصّہ ، ٹُکڑا ، جُز ، گوشہ . سیپارۂ دل میں اس کا مُصحف رُخسار عظمت رکھتا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸۵). [سیپارہ + دل (رک)].

---ءِ گُل کس اضا(--- ضم گ) امذ.
برگِ گُل ، پُھول کی پنکھڑی یا پتی.

رکھے سیپارۂ گل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پُھول نہیں تیرے شہیدوں کے
(۱۸۱۸ ، آبرو (مخزن نکات ، ۳)).

غلط نہیں ہے کہ بُلبل حافظِ سیپارۂ گُل ہے
سند رکھتا ہوں میں گل برگ کے رنگیں صحیفوں سیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۷). [سیپارہ + گُل (رک)].

سِیپٹِک (ی مع ، سک پ ، کس ٹ) امذ.
زہرباد کی بیماری ، عفونت ، پیپ پڑنا. بُخار کی تیزی کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی تھی مگر ڈاکٹر کو شُبہ تھا کہ ان کو کسی قِسم کا سیپٹک ہوگیا ہے. (۱۹۷۳ ، ماہم ، ۱۶۹). [انگ : Sceptic].

ـــ ڈائریا (ـــ کس ء ، سک ر) امذ.
(طب) **آنتوں کی سوزش.** اسہال کی شدّت سیپٹک ڈائریا کی شکل اختیار کرگئی۔(۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج، ۵۹)[Sceptic Diarrhoea]۔

سیپٹمبر (ی مج ، سک پ ، فت ٹ ، سک م ، فت ب) امذ.
رک: **ستمبر.** جہاز یہاں سے پانچ کوس پر ہے اور بارہویں سیپٹمبر ۱۸۳۶ عیسوی سے آج تک برف میں پھنسے ہوئے ہیں. (۱۸۶۱ ، تذکرۃ العاقلین ، ۵۲). [انگ : September].

سیپر (ی مع ، فت پ) امث (قدیم).
رک : **سپر.**

غنیم ہو آسماں مُجھ پر بندوقاں چاڑیاں چھانٹے
ہوئیں گولیاں صاف شبنم کیاں مرے سینے کے سیپر سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۳). [سپر (رک) کا قدیم اِملا].

سیپَل (ی مع ، فت پ) امذ.
غِلافی پتیاں جو پُھول کے اطراف میں نیچے کی جانب ہوتی ہیں ، پیالۂ گُل.

سیپل اور پنکھڑی کا رنگ ہے ایک
کیسا دِلکش ہے واہ وا صندل

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۲). ایک مکمل پُھول کے چار حِصّے ہوتے ہیں ، سیپل ، پنکھڑی ، زیرہ ، ریشہ اور مادیں . (۱۹۷۵ ، حرف و معانی ، ۲۳). [سیپ + ل ، لاحقۂ نِسبت ؛ قب : ف : سفال].

سیپُوں (ی مع ، و مع ، غنہ) امث.
گدھے کے رینکنے کی آواز ، ڈھینچوں (اکثر بہ تکرار استعمال کرتے ہیں). گدھے نے سیپُوں کی بانگ لگائی اور یہ سمجھے کہ توپوں کی باڑھ کی آواز آئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳). بچۂ سقا مسخ بصورت ایک گدھے کے اور نہیں رہا اب کابل میں کوئی سیپُوں سیپُوں کرنے والا . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۸ : ۱۰). [حِکایت الصوت].

سیپی (۱) (ی مع) امث.
رک : **سیپ (۱).** موتی سیپی میں ہوتا ہے موتی سوں کام ہے ، سیپی سوں کام نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۵۹).

سب بہنوں ماتیوں پاس اب اس کی اماں دائی
اک بوند دودھ خاطر لے سیپی کی گدائی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷). عجب طرح کا تماشا ہو رہا ہے کہ دریائی آدمی موتی کی سیپیاں اور مونگے کے درخت ہاتھ میں لئے ناچتے ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار، ۱۴۲). سفید دوپٹے میں اس کا چہرہ کیسا تاباں تھا جیسے سیپی میں موتی دمک رہا ہو. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۲۱۴). [سیپ (۱) + ی ، لاحقۂ نِسبت و تانیث].

ـــ آم (ـــ مد ا) امذ.
۱. وہ آم جو درخت سے سب سے پہلے گِرے ہوں (ماخوذ : جامع اللغات). **۲. نہایت پتلی گُٹھلی کا آم** (فرہنگ آصفیہ).
[سیپی + آم (رک)].

ـــ بھَن (ـــ فت بھ) امذ.
ایک آبی پرند جو ہنس کی قِسم میں سے ہے اور سیپیاں گھونگے وغیرہ کھاتا ہے. سیپی بھن مسافر فصل خریف قسم آبی ... یہ ساون کے مہینے میں آتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۹۰).
[سیپی + بھن (مقامی)].

ـــ سا مُنْھ نِکَل آنا محاورہ.
کمزور ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ محاوراتِ نسواں).

ـــ کَرْ دینا محاورہ.
کمزور کر دینا. فاقوں نے پتی جیسا ڈیل اور طباق جیسا چہرہ سیپی کر دیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸۲).

ـــ نوکھیا (ـــ و مج ، سک کھ) امذ.
(مُرغ بازی) **وہ مُرغ جس کے سینے کی ہڈی کا جوڑ معمول سے بڑا ہو اور باہر کو نِکلا ہوا دِکھائی دے** (ا پ و ، ۸ : ۱۲۰).
[سیپی + نوکھ ـ نوک + یا ، لاحقۂ نِسبت].

سیپِیا (ی مع ، کس پ) امذ.
۱. مچھلی کی ایک قِسم ، مداد ماہی ، اس کے دس بازو ہوتے ہیں اور ایک سیاہی کی تھیلی ہوتی ہے. ایک قِسم کی مداد ماہی جس کو سیپیا کہتے ہیں جس میں دس بازو ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات، ۷۵) . کئی قسم کے دوسرے جانور سمندر میں ملتے ہیں جو دوسرے ممالک میں کھائے جاتے ہیں لیکن پاکستان میں ان کو اِستعمال نہیں کیا جاتا مثال کے طور پر ایک قِسم کا سمندری کچھوا ، سیپیا وغیرہ. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۳). **۲. (اُ) سفید رنگ جس میں نیلاہٹ یا شفق جھلکتی ہو.**

صبح کی سیپیا روشنی چھوڑ کر
مدھ بھری شام کی کمسنی چھوڑ کر

(۱۹۷۰ ، مصطفیٰ زیدی ، ک، ۹۸). **(اا) ہلکا زردی مائل کتھئی رنگ ، کِشمشی رنگ ، بھورا ، یہ ایک آبی جانور کے جسم سے نِکلتا ہے.** اکثر حضرات اپنی تصویروں کو نیلا ، سنہرا ، ہرا یا سیپیا (ہلکا زردی مائل کتھئی رنگ) دینا چاہیں گے. (۱۹۷۱، فوٹو گراف ، ۷۰). [انگ : Sepia].

سیپِیائی (ی مع ، کس پ) صف.
رکَ : **سیپیا معنی نمبر ۲.(اا) ، چمکدار پیازی.** اُس رات بیگم نیڈو کا لِباس دوسرے رنگ کا تھا. ہلکی پیازی سیپیائی کریپ کی ساڑی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۷). [سیپی + ا ، لاحقۂ صفت + ئی ، لاحقۂ نِسبت].

سیت (۱) (ی مع) امث.
۱. پسینہ جو گرمی کے موسم میں اِنسان کی ہتھیلی اور کفِ پا سے نِکلتا ہے ، نمی ، رطوبت.

سیت ہاتھوں سے جو ٹپکی تو یہ خوشبو پھیلی
عِطر گویا کفِ رنگیں نے حِنا کا کھینچا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶) . پاوٗں سیت اور گرد و غبار دونوں مِل کر کیچڑ ہوگئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۱).

۲. (کاشتکاری) زمین کی سیل جو سطح سے کسی قدر نیچے کو قائم رہے جس سے پودا نشو و نما پاتا ہے (ا پ و، ۶:۹۷).
۳. (کاشتکاری) شروع جاڑے کی اوس جس سے زمین نم ہو جائے اور گیہوں چنے کی بوڑ پرورش پائے (ا پ و ، ۶ : ۹۷).
۴. اوس ، شبنم ، کہر ، دھند. رفتہ رفتہ فضا میں ہلکی ہلکی دھند بڑھ گئی اور سامنے کی جھاڑیاں کھاد کُوڑے کی ڈھیریاں نظر آنے لگیں ڈرائیور نے بتیاں روشن کر لیں ... سیت بڑھتی جا رہی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۳۶) . ۵. ٹھنڈی ہوا. اگھن کی پہلی ٹھنڈی سیت چلتے ہی فاقوں ، کوڑوں ... کی ساری کانھیا واڑی کھٹیا کی لگام ، دھنگنا ، باگ ڈور توڑ گئی. (۱۹۶۳ ، اُردو نامہ ، کراچی، اپریل، ۱۵). ۶. سردی کے دن، جاڑے کا موسم (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۷. ٹھنڈ ، خُنک (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ) .
[پ : سیتو ، سینت ؛ सीत س : सीतो شیت : शीत].

---جَوار (---فت ج) امذ.
پالے کا بُخار ، تپ لرزہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .
[سیت + جَوار (رک)].

---سِنڈی (---کس س ، سک ن) امذ.
کھیت کا رکھوالا ، نگراں. سیت سِنڈی مذکر دکھنی بہ مرہٹی زبان کا مرکب لفظ ہے کھیت کے خدمتی کو کہتے ہیں. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۷۶). [سیت + سِنڈی (رک)].

---کال امذ.
سردی کا موسم ، جاڑے کے دن. بارش کے چار ماہ برکھا کال اور جاڑے کے چار ماہ سیت کال کہلاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۱). [سیت + کال (رک)].

سیت (۲) (ی مع) امث.
چھاچھ ، مٹھا ؛ دہی (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [پ : सीतो].

---رابڑی (---سک ب) امث.
جوار، باجرے یا مکئی کا چھاچھ میں پکایا ہوا دلیا (چھاچھ اور دلیے کو ملا کر پہلے دُھوپ میں رکھتے ہیں پھر پکا کر رات بھر رکھ چھوڑتے ہیں ، صبح کو چھاچھ ملا کر کھاتے ہیں تا کہ جسم سرد رہے)، اسے صرف رابڑی بھی کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [سیت + رابڑی - ربڑی].

---دُودھ جیسے دے سائیں ، وا کو تو بیکنٹھ ہے یا نہیں (پہیں) کہاوت.
دودھ اور چھاچھ کی تعریف (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سیت (۳) (ی مع) امذ.
ایک درخت کا نام. سیت ، اس کے پُھول ہلکے گُلابی ہوتے ہیں .. دہرہ‌دون سے لے کر ٹراونکور تک اور آسام اور برما میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۶۶). [مقامی].

سیت (۱) (ی مع) صف.
اُجلا ، سفید ، دھولا (کالا کی ضد).

نین تھے سیت آسیت نیلم و موتی
ادھر تھے لعل رنگ مانک رتن خاص
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳). [س : श्वेत].

---اَنجَنی (---فت ا ، سک ن ، فت ج) امث.
گھوڑے کے عیبوں میں سے ایک عیب ، گھوڑے کی دُم کے سفید داغ. اگر اسپ کی دم پر سیت انجنی ہو ، صاحب اس کا مر جائے اور خانہ بربادی ظہور میں آئے اور جگہ کی سیت انجنی کم مذموم ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۷). [سیت + انجن (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---دُکھ (---ضم د) امث.
گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جو بلغم کے غلبے کی وجہ سے ہو جاتی ہے. سیت دُکھ ... دہنِ اسپ سے پانی جاری رہتا ہے اور اسپ دائماً خواب میں معلوم ہوتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱۰). [سیت + دُکھ (رک)].

---رَس (---فت ر) امذ.
پیچش ، ہیضہ ، کالرا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سیت + رس (رک)].

سیت (۲) (ی مع) امث.
دریا پار کرنے کی گُزرگاہ جو پانی کے اُوپر سے بنائی جاتی ہے اور دریا کے دونوں کناروں کو مِلاتی ہے ، پُل ، کنائے.

کریں فوج تو ہوئیں لنکا کوں سیت
چریں تاڑ بن بوج کانڈیاں کے کھیت
(۱۷۱۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۴). [سیت - سیل کا محرف].

---واری امث.
(کاشتکاری) دریا کے کنارے کی ایسی زمین جس میں سطح کے نیچے کے پانی کا اثر ہو (ا پ و ، ۶ : ۹۷). [سیت (۲) + واری - والی].

سیتا (ی مع) امث.
۱. ہل کی پھالی اور اُس سے کھیت کی جوتائی میں پڑنے والی لکیر. سیتاجی کو کھیت جوتنے کی دیوی سمجھا جاتا ہے ، سیتا کے معنی ہیں اُس لکیر کے جو زمین پر ہل چلانے سے پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۱۵). ۲. **(ہندو) شری رامچندرجی کی بیوی ؛ جانکی کا مشہور لقب جو متھرا کے راجہ کی بیٹی تھی.**

پر بول میں معرفت کی بانی
سیتا کی نہ رام کی کہانی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱).

رام پھل کو کر دیا ارسال رام
خلق میں باقی رہے سیتا کا نام
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲).

آ رہی ہے آگ گنگا کی طرف بڑھتی ہوئی
آج راون کا محل سیتا کا زِنداں ہے تو کیا
(۱۹۳۳ ، سیف‌وسبو ، ۳۱). سیتا دھرتی دیوی تھی جو جنک کے

ہل چلاتے وقت سیاڑ سے پیدا ہوتی تھی. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۳) . ۳. **زراعت کا پیشہ** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال). ۴. **شراب**.

دوا ہے رم نشیں ہے آہو نین جب سے (کذا)
سری وحشت کے زخمِ دل کو سیتا ہو کے سیتا ہے

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا ، سامی ۳۲۶). ۵. **(مجازاً) پاکباز ، پاک دامن ، پارسا ، باعصمت ، ستونتی ، (چونکہ سیتا جی ایک غیر شخص راون کے پاس رہتے ہوئے بھی ست پر قائم رہیں اس لیے یہ معنی لیے جانے لگے)** (فرہنگِ آصفیہ). [عَلَم].

---پَھل (---فت پھ) امذ.
۱. **امرود کی طرح گول ایک عمدہ خوش ذائقہ گُودے دار پھل جس کے بیج سیاہ اور چھلکا موٹا ہوتا ہے اور اس پر خانے بنے ہوتے ہیں رنگ سبز ہلکا زردی مائل ہوتا ہے ، شریفہ.**

نف نشران کو مرتب ہو جو کرنا ہو منظور
رام پور کی یہ کتاری لکھیں اور سیتا پھل

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۹).

انگور سنگترہ نارنگی ہر سیو سدا پھل سیتا پھل
نارنج جھنبیل اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھ کلگل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). میووں میں آم ، کیلا (موز)، امرود ، اناس اور شریفہ یا سیتا پھل خُوب پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۸). نوجوان دن بھر یہاں لکڑیاں کاٹتے بیر ، چرونجی ، اِملی ، سیتا پھل ، اور جنگلی پھل توڑ کر کھاتے. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۲). ۲. **میٹھا کھیا ، گول کھیا ، گول کدو.** ان پُوریوں کے اندر پسی ہوئی ماش کی دال بھری ہوتی تھی اور آلو یا سیتا پھل (میٹھا کدو) کی ترکاری اور کلکے کے ساتھ کھائی جاتی تھیں. (۱۹۸۹ ، افکار، کراچی ، فروری ، ۲۷). ۳. **آم کی ایک قِسم.** جابجا ناند رکھے ہوئے ہیں ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں موتی چور ... سیتا پھل غرض کہاں تک گِناؤں آموں کی قسمیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۷). [سیتا + پھل (رک)].

---پَھلی (---فت پھ) صف.
شریفے کے چھلکے کے چوخانے جال کی مانند جال یا ڈیزائن. ایک پُھول گُلاب نما ہے دوسرے پھول کی تین پتّیاں تو موربنکھی یکساں ہیں مگر چوتھی پنکھڑی کو کرن ماہی یا سیتا پھلی بنایا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۹). [سیتا پھل + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---چَھتی (---فت چھ) صف مث.
رک : **سیتاستی. جس کی یہ شکل مسلمان عورتوں میں رائج ہے** (فرہنگ آصفیہ). [سیتاستی (رک) کا بگاڑ].

---سَتی (---فت س) صف مث.
پاکدامن ، پارسا ، باعصمت ، ستونتی ، پاکباز عورت ، اپنی جگہ سچائی رکھنے والی.

دوسری مجھ سی نہیں سیتاستی
جو دعا مانگو وہی مقبول ہو

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۱۰).

---کی لَٹ اسٹ.
سیاہ رنگ کا ایک سانپ. سیتا کی لٹ اور برہمنی واقعی بڑے ہی خوش رنگ سانپ تھے. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳).

---ہَرَن (---فت ہ ، ر) امذ.
سیتا جی کو راون کے زبردستی اُٹھا لے جانے کا واقعہ اور عمل؛ جیتنا ، ہتیانا.

سیتا ہرن کی پھر گئی تصویر آنکھ میں
آنسو نہ رُک سکے کسی تدبیر آنکھ میں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۸). [سیتا + ہرن (رک)].

سِیتان (ی مع) اسٹ.
ہاتھ کی چھاپ جو نظرِبد سے حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے بالعموم زچہ اور بچہ کے لیے (ریشم کے کپڑے پر اپنے ہاتھ کا نشان بنا کر کاٹ لیتے ہیں اور اس پر کارچوب کا کام بناتے ہیں. یہ زچہ کے سرہانے نندیں رکھتی ہیں تا کہ وہ نظرِبد سے محفوظ رہے. غریب لوگ ہاتھ پر نیل لگا کر اس کا چھاپا دیوار پر اسی مقصد سے لگاتے ہیں) ، نِشان. یہ سیتان ... نندیں بنا کر لاتی ہیں اور زچہ کے پلنگ کے پاس دیوار پر لگا دیتی ہیں. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۳۰). اف : بنانا ، رکھنا ، لگانا. [مقامی].

---رَکْھنا محاورہ.
نظرِبد سے حفاظت کے لیے پنجہ کا نِشان لگانا. نندوں نے سیتان رکھیں اور اس کا بھی نیگ لیا. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۳۰).

سِیتانگ (ی مع ، غنہ) امذ.
وہ مرض جس میں جسم ناکارہ ہو جائے ، فالج ، جھولا ، لقوہ ، رعشہ (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

سِیتَل (ی مع ، فت ت) صف.
۱. **ٹھنڈا ، سرد ، خنک ، یخ.**

سرگ تھیں برسات باڑ بھوم سنوارے آہار
گرم کوں سیتل کرے جُھولے جُھلا پَوَن

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۱). چلتے چلتے یہ نزدیک شہر کے پہنچتے ہیں ، تو دلبر کی طرف کی سیتل ، مند ، سگندھ جو پون آوتی ہے ... سو گویا جان آوتی جاوتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قِصّۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۲). اے رُودبارِ گنگا تیرے پوتر جل نے پُجاریوں کو رام نام جپایا تیری سیتل لہروں نے مُسافرانِ عدم کو تھپک تھپک کے ابد کی نیند سُلایا. (۱۹۲۳ ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۳). ۲. **پُرسکون ، سُکھی ، مطمئن ، ٹھنڈی.**

گور تو ایسا چاہئے جیسے سیتل نیر
تاس میٹھے سانت دے نوشہ کہے فقیر

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۱). تو اپنے مہر کے فیض سے میرے جلے ہوئے دل کو ٹھنڈک پہونچا اور سیتل کر دے. (۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۶۲). ۳. **سُست ، ڈھیلا** (فرہنگ آصفیہ). ۴. **ایک نبات یا بید جس سے بوریے بنتے ہیں** (نوراللغات). ۵. **(ہندو) چیچک ماتا یا ماتا دیوی** (فرہنگِ آصفیہ). [س : شیتل शीतल:].

---پاٹی اسث.
۱. **ایک وضع کی چکنی چٹائی ؛ آسام کی چٹائی.** بوریا میں بھی اس نواح میں ... سیتل پاٹی اس کو بھا کہتے ہیں ، واقعی اسم بامسمّٰی ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳). آپ تخت پر بیٹھے تھے اس پر سیتل پاٹی کا بوریا بچھا تھا . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۶۳). مسجد میں بہت صاف فرش سیتل پاٹی بوریے کا ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۰۷). دھلے ہوئے فرش پر سیتل پاٹی بچھتی ، بیچ میں ایک تھالی رکھی جاتی جس میں چھوٹی چھوٹی پیتل کی کٹوریاں چنی ہوتیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۸). ۲. **گھاس جس سے چٹائی بنائی جائے.** اس ضلع کی خاص پیداوار چاول لٹھے ، بانس ، نارنگیاں، سونٹھ ، سیاہ مرچ ، چاہ ، سیتل پاٹی ہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲۹). [سیتل + پاٹی (رک)].

---تا / تائی اسث.
۱. **سردی ، خُنکی ، ٹھنڈ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .
۲. **حلم ، نرمی ، مُلائمت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[سیتل + تا / تائی ، لاحقۂ کیفیت].

---چیر (---ی مع) اسث.
ٹھنڈا کپڑا ، ایک قِسم کا کپڑا جس کی نِسبت مشہور ہے کہ اس پر آگ اثر نہیں کرتی (فرہنگ آصفیہ). [سیتل + چیر (رک)].

---چینی (---ی مع) اسث.
ایک دوا کا نام جو جاوا اور چین میں پیدا ہوتی ہے مگر چین کی عُمدہ مانی گئی ہے. اس کے درخت صوبۂ بہار میں بھی پائے جاتے ہیں. جس نے کباب چینی اور سیتل چینی کو ایک جانا غلطی کی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۵). [سیتل + چینی (۱)].

---رَکھ سنسار کو جو تُو بھی سیتَل ہو ، تفسی آگ دے بالکے پھونک دے جگہ کو کہاوت.
خوش رہنا چاہے تو دوسروں کو خوش رکھ ، آگ کی ایک چنگاری سارے جگ کو پھونک دیتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ستّی (---فت س) امذ.
رک : **سیتاستی.** اس کی عزّت کا ایک جلسہ کیا جاتا ہے جس کو سیتل ستی کہتے ہیں. (۱۸۹۲ ، اصول سراغ رسانی ، ۱۲۰).
[سیتاستی (رک) کا مُتبادل اِملا].

---مِرچ (---کس م ، سک ر) اسث.
رک : **سیتل چینی.** وید کہتے ہیں کہ سیتل مرچ ... گولی بنا کر مُنّہ میں رکھ کر ذرا ذرا عرق چوسنے سے ... نفع ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۱۵). [سیتل + مرچ (رک)].

سیتْلا (ی مع ، سک ت) اسث.
۱. **ایک متعدی بیماری جس میں تمام جسم پر پُھنسیاں نِکل آتی ہیں (عموماً اس سے موت واقع ہو جاتی ہے ، اب اس سے بچاؤ کا ٹیکا ایجاد ہو گیا ہے)، چیچک ، ماتا ، پھولوں والی بیماری.**

نیں سیتلا کے داغ ترے مکھ پر اے صنم
آئینہ تجھ جمال کا جوہر نما ہوا
(۱۷۵۴ ، داؤد (چمنستان شعرا ، ۹۰)).

جب نہ تب ہنڈے پر لئے پانے
سیتلا کے سے دانے مُرجھانے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۲). سیتلا کی بیماری موقوف ہونے کے لیے ٹیکا لگانے کا نہایت خوبی سے رواج دیا . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۷). خلیل خاں نے بائیں آنکھ دکھا کر کہا کہ یہ آنکھ سیتلا سے خراب ہو گئی ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۱). ۲. (ہندو) **ایک دیوی کا نام جس کو سیتلا کی بیماری کا مالک خیال کیا جاتا ہے.** اس زمانے میں بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ... لیکن دین کے کام انہوں نے چھوڑ دئے ہیں ، قبروں کو سجدہ کرتے ہیں کافروں کی رسمیں بجا لاتے ہیں سیتلا ... مالک پیر ، ست پیر وغیرہ کو پوجتے ہیں . (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۱۵). [س : شیتلا शीतला].

---آنا محاورہ.
جان لیوا بیماری کا شکار ہونا ، سیتلا کی وجہ سے موت واقع ہونا.

کیسی گھڑی میں آہ تُجھے آئی سیتلا
اے کاش کرتی رحم بھی کچھ مائی سیتلا
(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۹۳).

---پَھٹا (---فت پھ) صف.
بدہیئت ، بدصُورت ، بدنُما ، چیچک رُو ، سیتلا مُنھ داغ . لیکن یہ بد لگام پیچھا نہیں چھوڑتا سیتلا پھٹا ناک نہیں موڑتا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۹۴). [سیتلا + پھٹا (پھٹنا (رک) سے)].

---دیوی (---ی مج) اسث.
(ہندو) رک : **سیتلا معنی نمبر ۲.** سیتلا دیوی بن کر وہ ایک چیچک زدہ مریض کی بھیانک صورت میں نمودار ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۵). [سیتلا + دیوی (رک)].

---کا بَھوَن امذ.
(ہندو) **وہ چھوٹے چھوٹے برج نُما گھروندے جو آبادیوں کے باہر چیچک کی دیوی کی پُوجا کے لیے بنا دیتے ہیں انہیں سیتلا کا مٹھ بھی کہتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ).

---کا پُجاپا / پُوجاپا امذ.
۱. (ہندو) **سیتلا دیوی کی پُوجا کا ساز و سامان.** فیرنی کے خوانچے اور بورانی کے پیالے اور اچار مربے کی پیالیاں سیتلا کے پُوجاپے کی طرح سب اپنے آگے رکھ لیتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۱). ۲. (مجازاً) **بدہیئت ، بدصورت ، بدنما** (فرہنگ آصفیہ).

---کا تُخم امذ.
چیچک کا جرثومہ . سیتلا کے تخم اس تمام غذا کو کھا لیتے ہیں معمولی سیتلا کے تُخم کی زندگی کے لیے کچھ نہیں چھوڑتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۳۸).

---کا ٹُھرا امذ.
چیچک مُنھ ، جس کے مُنھ پر بہت سے چیچک کے داغ ہوں ، چیچک منھ داغ ، چیچک رُو (ماخوذ : جامع اللغات).

---کا ٹِیکا امذ.
(ہندو) **وہ نِشان جو بچّوں کی پیشانی یا دونوں کانوں کے نیچے لگا دیتے ہیں اور تصوّر کرتے ہیں کہ اب انھیں چیچک کا حملہ نہیں ہو گا.** وہاں کے بیدوں نے سیتلا کا ٹیکا ایجاد کیا اور مقام اس کا پیشانی کے بیچوں بیچ تجویز فرمایا اور ہزاروں برس یہ طریقہ جاری رہا. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۲۲).

---کا زَہْر امذ.
چیچک کے جراثیم. سیتلا کا زہر جذب ہونیکے بارہ روز بعد جسم پر اس کے آثار نمودار ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۴).

---کا کھاجا امذ.
(مجازاً) **کمسن بچّہ ، دُودھ پیتا بچّہ (چھوٹے بچّوں پر چیچک کا حملہ جلد اور سخت ہوتا ہے اس لیے انھیں سیتلا کا کھاجا کہا جاتا ہے)** . ایسے سیتلا کے کھاجے کم سِن بچّوں کی شادی کر کے اپنا ارمان نِکالا کرتی ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴۵).

---کا کھاجا ہونا محاورہ.
چیچک میں مُبتلا ہونا ، بدہیئت ہونا.

ہوا لڑکا جو کھاجا سیتلا کا
عجب احوال ہے ماتا پتا کا

(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۴۴)).

---کا مَٹھ امذ.
(ہندو) **وہ چھوٹے چھوٹے بُرج نُما گھرونَدے جو اکثر شہروں کے باہر سیتلا کی پُوجا کے لیے بنائے جاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ).

---کی پُھوٹی آنکھ امث.
(کنایۃً) **بہت بڑا نقصان، ایسا نقصان جس کی تلافی نہ ہوسکے (کیونکہ چیچک میں ضائع ہونے والی آنکھ لاعلاج ہوتی ہے)** (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کے داغ امذ ؛ ج.
وہ نشانات جو چیچک کے چھالوں کے کُھرنڈ جھڑنے کے بعد جسم پر رہ جاتے ہیں سیتلا نِکلنے سے جسم پر سیتلاکے داغ باقی نہ رہنے کے لیے تھوڑا بلو آینٹ منٹ لگا سکتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۴۸).

---کھایا صف.
چیچک رُو ، سیتلا منھ داغ ، جس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں ؛ (مجازاً) **بدہیئت** (فرہنگ آصفیہ). [سیتلا + کھایا (رک)].

---ماتا/مائی امث.
(ہندو) **چیچک کی دیوی.** بڑے بڑے شرفا اور عمائد ... ان کی خواتین سیتلا ماتا کی پرستش کرتی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، حیات طیبہ ، ۷).
[سیتلا + ماتا / مائی (رک)].

---مُنْھ داغ صف.
وہ شخص جس کے چہرے پر چیچک کے داغ ہوں ، سیتلا کھایا ، بدنُما چہرے والا. بھاری بھرکم فربہ اندام ، سیاہ رنگ ، سیتلا منھ داغ ، تیز تیز آنکھیں ، طباق سا چہرہ. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۱۲).
[سیتلا + منھ (رک) + داغ (رک)].

---نِکَلْنا محاورہ.
چیچک کے مرض میں مُبتلا ہونا ، چیچک کے دانے ظاہر ہونا.

دندان عاشقوں کے آنسو ہیں در نہیں ہیں
نِکلی جو سیتلا ہے وہ بھی تو موتیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۵۰). دو پیسے روز اس کے بندھے ہوئے تھے ، کوئی سوا چار برس کی ہو گی کہ سیتلا نِکلی اور اسی میں اس کا انتقال ہوا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱۴).

سیتی / سیتیں (ی مج ، ی مع) حرف (قدیم) ؛ سے سیں.
رک : سے.

حقیقی پیا سُوں ، مجازی سیتی
جو نسبت کرے گا سو پائے عتاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

عشق سیں دل میں کدورت کب رہے
آگ سیتی کیا چلے خاشاک کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴).

بےخود ہی ہو گیا میں تجھ ہاتھ سے جہاں دار
اس ناز سیتی دامن اس نازنین نے جھٹکا

(۱۷۸۸ ، جہاندار ، د ، ۷۲). [سے (رک) کا قدیم اِملا].

سیتھ (ی مع) امذ.
اُبلے ہوئے چاول کی پیچ (نوراللغات). [سیت رک کا متبادل اِملا.

سِیٹ (ی لین) امذ ؛ سے سیٹ.
۱. (i) **یکساں قِسم کی دو یا دو سے زائد چیزوں کا مجموعہ ، ہم‌جنس اشیا کا جوڑ.** اوزاروں کا سب سے سستا سیٹ ... ۲۵ روپے تک میں ملتا ہے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۶). میرے پاس اس مرتبہ تین سیٹ پرچوں کے آ گئے ہیں. (۱۹۴۷ ، حرف آشنا ، ۱۹۴). ان کی کُتب کے دو دو سیٹ ضرور خریدیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۶). (ii) **مُختلف چیزوں یا اجزا پر مبنی مجموعہ ، اکائی جس کی تکمیل کئی اجزا سے ہو.** ہم ان کے پاس کپڑوں کے تھان ، زیورات کے سیٹ ، موٹرگاڑی جس چیز کی بھی وہ بُھولے سے فرمائش کر دیں پہنچا دیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۰). ۲. **فلم یا ڈرامے کا کوئی منظر ، مصنوعی پس‌منظر کے ساتھ.** تیسری فِلموں میں چلی گئی اب ہوٹل کے سیٹ پر ویمپ بن کر ناچتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر درسفر ، ۳۲). ۳. (ٹینس) **ایک بازی.** باقاعدہ کھیل میں دو سیٹ جیتنے لازمی ہیں. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، ۱۶۰). ٹینس کے فقط دو سیٹ کھیل سکتے ہیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۵). ۴. **ریاضی کا ایک قاعدہ ،**

نظریۂ سیٹ. دورِ حاضر میں جدید ریاضی کے تقریباً تمام تصورات کو نظریۂ سیٹ کی زبان میں بیان کیا جا رہا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نظریۂ سیٹ ، ۵)۔ [انگ : Set]۔

--- کَرْنا محاورہ۔
جمانا ، ترتیب دینا ، سلیقے سے رکھنا. انہوں نے ایک درخت کے نیچے اپنا سامان سیٹ کیا۔ (۱۹۷۳ ، چہرے ، ۱۲)۔

---ہونا محاورہ۔
قدم جمانا ، مرتب ہونا. آپ کو ہندوستان سے ہجرت کیے ہوئے چند سال ہوئے تھے اورابھی آپ پوری طرح سیٹ بھی نہ ہونے پائے تھے۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۲)۔

سیٹ (۱) (ی مع) امث۔
۱. **نشست گاہ ، بیٹھنے کی جگہ ، کُرسی ، نشست**. دونوں بہنیں کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔(۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۷)۔ تُم پچھلے ہفتے اپنی سیٹ پر نہ تھے (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۷)۔ ۲. **رکنیت ، ممبری۔(ممبری کی) کرسی یا حکومت کا کوئی منصب**. تمام پنجاب کے قریب قریب کل رودار آدمی موجود تھے اور خود لاہور پنجاب گورنمنٹ کا سیٹ ہے اس میں کئی قسم کے کالج ہیں (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴۶)۔

ہے خانۂ دولت کی جو بُنیاد وہ ہل جائے
اک سیٹ کسی طرح گورنمنٹ میں مل جائے

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱ : ۴)۔ [انگ : Seat]۔

--- بُک کَرْنا ف مر۔
ریل یا ہوائی جہاز وغیرہ کی نشست پہلے سے مخصوص کرانا. اگر تُم جانا چاہو تو تمہاری سیٹیں بھی بُک کرا دوں گا۔ (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۳۵۴)۔

--- بیلْٹ (--- ی لین ، سک ل) امذ ؛ امث۔
حفاظتی بند یا پٹی جو کُرسی میں لگی ہوتی ہے (ہوائی جہاز یا کار وغیرہ میں). خواتین و حضرات۔ سگریٹیں بُجھا دیجئے اور سیٹ بیلٹ باندھ لیجئے۔(۱۹۶۹ ، جنگ ،کراچی ، ۱۸ جولائی ، ۳)۔ [انگ : Seat Belt]۔

---حاصِل کَرْنا محاورہ۔
اِنتخابی حلقے میں کامیاب ہونا. عوامی لیگ نے ... ۱۶۲ میں سے ۱۶۰ نشستیں ... مغربی پاکستان میں ایک بھی سیٹ حاصل نہ کر سکی۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۴۱)۔

---مِلْنا محاورہ۔
جگہ ملنا ؛ نشست حاصل ہونا ؛ کامیابی حاصل ہونا ، رائے شُماری میں مُنتخب قرار پانا۔اپوزیشن کانگریس کے خلاف اِنتخابی اتحاد میں ناکام رہی تو ... راجیو کی پارٹی کو ۳۱۴ سیٹیں مل جائیں گی۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ اگست ، ۳)۔

سیٹ (۲) (ی مع) امث۔
(چور) **کوئی پوشیدہ اور سُنسان جگہ جو چوری کے مشورے کے لیے جمع ہونے کو منتخب کر کے وہاں کوئی علامت بطورِ نشان بنا دی ہو ، پھول** (اپ و ، ۸ : ۱۹۵)۔ [مقامی]۔

سَیٹا (ی لین) امذ۔
ڈنٹھل. اس میں ایک لمبے ڈنٹھل کا حِصّہ یعنی سیٹا اور سپور پیدا کرنے والا گول پھولا ہوا حصہ یعنی کیپسول پیدا ہوجاتے ہیں۔ (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۹)۔[سیٹھا (سینٹھا) کا ایک اِملا]۔

سَیٹْلائِٹ (ی لین ، سک ٹ ، کس ء) امذ۔
رک : سیٹلائٹ. دونوں اسٹیشنوں کو ایک بین‌الاقوامی کمیونیکشن سَیٹلائٹ لائن کے ذریعہ ملایا گیا۔ (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اکتوبر ، III)۔ [سیٹلائٹ (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سَیٹِلْمِنْٹ (ی لین ، کس ٹ ، سک ل ، کس مج م ، سک ن) امذ۔
۱. **مالی بندوبست کا سرکاری شعبہ یا محکمہ**. رونیو اور سیٹلمنٹ (مالی بندوبست) سرشتوں میں مُلازم ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۵)۔ ۲. **آباد کاری ، محکمۂ آباد کاری**. سیٹلمنٹ وہ مقام ہے جہاں کولونی آباد ہو۔ (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۹)۔ [انگ : Setlement]۔

سَیٹِل ہونا ف مر ؛ محاورہ ؛ ← سیٹل ہونا۔
قیام اختیار کرنا ، آباد ہونا. اپنے باپ کو خط لکھا۔ کہ اب میں سیٹل ہو چکا ہوں اور خدا کی عنایات کا شُکر گُزار ہوں۔ (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۱۵)۔ وہ لندن میں سیٹل ہو رہے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۳)۔

سَیٹَن / سَیٹَھن (ی لین ، فت ٹ / فت ٹھ) امث۔
ایک قِسم کا موٹا کپڑا (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

سیٹْنا (ی مع ، سک ٹ) امذ۔
(ٹھگ) گلا گُھٹنے کی آواز ، خرانا (اپ و ، ۱۹۵)۔ [مقامی]۔

سَیٹِنْگ (ی لین ، کس ٹ ، غنہ) امث۔
۱. **جماؤ ، نشست**. درد کی موثر کیفیت ہے لیکن غالب کے شعر والی سیٹنگ اور موڑ نہیں۔ (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۲۴)۔ ۲. **ترتیب و تزئین ، سجاوٹ**. اس کمرے کی سیٹنگ وہی ہے جو سرلا نے کی تھی۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۸)۔ [انگ : Setting]۔

سیٹِنگ رُوم (ی مع ، کس ٹ ، غنہ ، و مع) امذ۔
بیٹھک ، مُلاقات کا کمرہ. ایک بڑا کمرہ آراستہ ہے جو سیٹنگ روم کہلاتا ہے ... اس میں ہم سب مل کر بیٹھتے ہیں۔ (۱۸۶۹ ، مکاتیب سرسید ، ۳۰)۔ [انگ : Sitting Room]۔

سیٹْنی (ی مع ، سک ٹ) امث۔
سیٹھ (رک) کی تانیث ، سیٹھنی ؛ سیٹھانی. تیسرے دن سے پیر جی سنگھاڑا کے بیٹے کے پاس دو چار برقعہ والیاں ، دو چار سیٹنیاں دو چار جوان بوڑھے مرد آنے لگے۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۵)۔ [سیٹھنی (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سیٹی (ی مع) امث۔
۱. **ہونٹوں کو گول کر کے یا دو انگلیاں مُنھ میں دے کر ایک خاص**

انداز سے نکلی جانے والی آواز جس میں سی کی آواز کا تسلسل ہوتا ہے.

سمجھوں گا سیٹی صدائے صُورِ اسرافیل کو
ہے قیامت مجھ کو اُلفت اس کبوتر باز سے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۵). اس کو شعر کے پڑھ دینے میں بھی باک نہ تھا سیٹی تو اس کی عادت تھی. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۲۲). اس بادشاہ کے درباری بھی سب ایک وضع و صورت کے تھے اور اس وقت ان سب کی سیٹیوں اور اِشارات نے ایک خاص قسم کا ہنگامہ پیدا کر دیا تھا. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز، ۹۹). ۲. ریل کے انجن یا کسی آلے وغیرہ کی علامتی آواز.

چلے سب جدھر تُو نے مائل عناں کی
نظر تیری سیٹی پہ ہے کارواں کی

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۸۵). تو سُن انجن کی سیٹی کان کو ناگوار ہے اور پیانو کے نغمے دلنواز. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۰). جب مجھے اپنے گھر کے اندر ریل کی سیٹی سُنائی دی تو میرا اندر بالکل خالی ہو گیا. (۱۹۸۱ ، سفردرسفر ، ۶۱). جس قسم کے حکم بولے جائیں گے یا سیٹی پر ادا کئے جائیں گے ان کے مطابق یا تو بجلی کا سرکٹ ٹوٹ جائے گا یا لیور حرکت کرنے لگیں گے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۹). ۳. مہین آواز نکالنے کا آلہ جو عام طور پر مختلف قسم اور مختلف ساخت کا ہوتا ہے.

سیٹی اک دے کے جانکی کو
بولا کام آئے گی یہ رکھ لو

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۴). سیٹیوں کی شکل چڑیوں کی سی ہوتی جو اندر سے خالی ہوتیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۴۸) .
[پ : सीटी ؛ س : शीत].

---باز امذ.
سیٹی بجانے والا زٹیریا ؛ (مجازاً) اوباش ، لفنگا ، بے فکر ، بے پروا (فرہنگ آصفیہ). [سیٹی + ف: باز ، باختن - کھیلنا].

---بجانا ف م.
۱. **مُنھ سے مہین آواز نکالنا.**

تُو تو سیٹی سی بجاتی ہے چمن میں بُلبل
برگِ گُل زیرِ زباں کیا تری منقار میں ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۰). ۲. **اِشارہ کرنا، علامتی آواز نکالنا ، اودھم مچانا ، بے پروائی دکھانا ، مست یا بے فکر ہونا ، غیر مہذب حرکت کرنا.**

اب یہ تہذیب ہے یوں چال بشر چلتے ہیں
سیٹیاں منہ سے بجاتے ہیں جدھر چلتے ہیں

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰). ایک مُستطیل شکل کا آدمی ... جو اپنے بازو کو اسی وقت اُٹھا لیتا ہے جب ٹیلیفون پر بہت دور سیٹی بجائی جاتی ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۸).

خلقت تمام ٹوٹ پڑی اس نظارے پر
سیٹی بجا رہے تھے ہوا میں جناب ادھر

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۲۴۳).

---بجنا ف ل ؛ محاورہ.
سیٹی بجانا (رک) کا لازم. کارخانوں میں صبح کی سیٹی بجی اور مرد و زن کے غول خوش خوش بڑی فیکٹریوں کی طرف روانہ ہوئے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۸۸).

---پہ دوڑنا محاورہ.
اِشارے پر چلنا یا کام کرنا ، مُطیع و فرماںبردار ہونا.

حکم میں اوس کے نہ لاتا ذرہ فرق
دوڑتا سیٹی پہ تھا مانندِ برق

(۱۸۱۴ ، مثنوی ایجاد رنگین ، ۱۶).

---دینا محاورہ.
گاڑی کو چلنے یا رُکنے کا اِشارہ کرنا ، کسی امر کے متعلق مخصوص آواز کے ذریعہ اعلان کرنا.

جو سگنل نظر آ گیا ایک بار
لگی سیٹیاں دینے بے اِختیار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۲).

---مارنا محاورہ
سیٹی دینا ، سیٹی بجانا.

کوٹھے اُوپر میں کھڑی اور سبز کبوتر جائے
سیٹی مار بُلائے لوں، موڑا بچھڑا جائے

(؟ ، لاعلم (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۵)). اس نے گھوڑے کو بھگانے کے لئے سیٹی ماری. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۲۷).

سیٹی (ی مج) امث.
رک : سیٹ. پروفیسر صاحب سفید دھوتی اور کُرتے میں ملبوس سیٹی پر چُپ چاپ بیٹھے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰۰).
[انگ : Sette].

سیٹھ (۱) (ی مج) صف.
غیر دلچسپ ، بے مزہ. میں ایسا سیٹھ گانا نہیں سُنتی کہ جس کا سُر درست نہ تال ٹھیک. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۹۱). [مقامی].

سیٹھ (۲) (ی مج) امث.
(لٹھک) چڑیا کی آواز کے شگون کا نام (ا پ و ، ۸ : ۱۹۵).
[سیٹھی (رک) کی تخفیف].

سیٹھ (۳) (ی مج) امث.
تلچھٹ ، پھوک ، نیل کا پھوک (جامع اللغات). [مقامی].

سیٹھ (ی مج) امذ.
۱. **بڑا سوداگر ، مہاجن ، صرّاف ، کوٹھی والا ، ساہوکار.**

رکھیں سیٹھ جن لوگوں سے لین دین
بیاج ان سے لے لے کے کرتے ہیں چین

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۰).

اک مُصیبت میں ہے سادھو ہے کوئی یا سیٹھ ہے
ہے تو یہ ساون مگر حکم خدا سے جیٹھ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۴۷). اہل معاملہ آپ کو سیٹھ سیٹھ کہہ کہہ کر آپ کے جگر پر آرے چلاتے. (۱۹٦۷ ، انشائیے ، ۲۸). ۲. **دولتمند ، رئیس ، مال دار ، امیر ، (احتراماً) کسی کے نام کے ساتھ مُستعمل.** سُنا ہے چار کروڑ روپئے کی شادی ہے بیٹی والا بڑا سیٹھ ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ۳۴). برہمنوں کے ناموں کے ساتھ بطور اعزاز ٹھا کر رائے اور سنگھ ویشوں کے ساتھ ساہ یا سیٹھ . (۱۹۳۴ ، خُطبات گارساں دتاسی ، ۲۰). یہ کہنا غلط کہ وہ ایسا دولتمند ... سیٹھ ساہوکار بننا چاہتا تھا جن کے ذکر قصّے کہانیوں میں آتے ہیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵۳٦). [س : شرشٹھ : श्रेष्ठ].

ـــ کیا جانے صابن کا بھاؤ کہاوت.
کسی چیز کی کیفیت یا کسی امر کی حقیقت غیر متعلق شخص نہیں جانتا. آپ ہم سے پوچھتے ہیں ، بھلا ہم کو کیا معلوم ، سیٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین، دھوکہ، ۱۷۳).

سیٹھا (ی مع) صف مذ.
۱. **پھیکا ، بے نمک مرچ کا ، بد مزہ.**

کھٹا کونی پھل اور کونی ہے میٹھا
پھیکا ہے کونی اور کونی ہے سیٹھا

(۱۸۳۵ ، چہار چمن ، رنگین ، ۹٦). مزا کیسا تھا کڑوا اور نمکین ، کھٹا اور سیٹھا...خدا اس دوا سے اپنے ہر بندے کو بچائے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۵۴). ۲. **غیر دلچسپ ، بے لُطف.** ناپ کر اور قواعد سے تول کر بات کہتے ہیں ، پھر بھی دیکھو تو کہیں پھیکے ہیں ، کہیں سیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۱۳). ایران کی شاعری میں خصوصاً کوئی مضمون مدح و ستائش سے زیادہ پھیکا، سیٹھا، ٹھنڈا اور بےلطف نہیں ہوتا. (۱۹۳۳ ، نقدالادب. ۱۸٦). ۳. **بے رونق ، بے رنگ.**

مزہ جاتا رہا لونڈے کا رنگ اب ہو گیا سیٹھا
کوئی گودی نہیں دیتا اسے ہر چند دے بیٹھا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱).

کہہ چکے ہیں دانت منھ کو خیرباد
ہونٹ سیٹھے پڑ گئے ، روڑھا ہوا رُونے ملیح

(۱۹۵۹ ، سرودِ رفتہ ، ۳۰). [سیٹھ (۱) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پھیکا (ـــ ی مع) امذ.
بے مزہ ، بد ذائقہ ، بغیر نمک مرچ کا. آج کل صرف ایک پُھلکا اور کدو گوشت کا سیٹھا پھیکا شوربا ہوتا ہے . (۱۹۴۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۴۲). [سیٹھا + پھیکا (رک)].

سیٹھا (ی مج) امذ ؛ سـ سیٹا.
ایک پودے کا ڈنٹھل جس سے قلم بنائے جاتے ہیں ، سرکنڈا ، نرکل. پھر اس پر گھاس بچھا کر سینٹھے کی پتیاں ڈالتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۹).

وہ کاغذ کی کشتی وہ سیٹھے کا چپّو
وہ مُٹھی کے شیشے وہ ٹوپی کے جُگنو

(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ٦۷). [سینٹھا (رک) کا مُتبادل املا].

ـــ سُتلی (ـــ ضم س ، سک ت) امث.
سامان ، پونجی ، جماجتھا. جس اعلان کی تمہید ایسی عجیب و غریب ہو اس کا صدق باور کرانے کے واسطے ابھی کچھ اور سیٹھے سُتلی کی ضرورت ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱٦ ، ۴ : ۳). [سیٹھا + سُتلی (رک)].

سیٹھانی (ی مج) امث.
سیٹھ کی تانیث ، سیٹھ کی بیوی. سیٹھانی نے اپنے خاوند کے پاس جا کر کہا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۱۹). مُسکراتی ہوئی سیٹھانی کے پاس کوچ پر بیٹھ گئیں . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳٦). [سیٹھ + انی ، لاحقۂ تانیث].

سیٹْھنی (ی مع ، سک ٹھ) امث.
ذو معنی والا فحش گیت جو شادی بیاہ کے موقع پر گایا جاتا ہے اس میں سمدھی سمدھن وغیرہ کو گالی دی جاتی ہے. اِسی طرح کی ہزاروں چیزیں تھیں ، ٹپے ، ٹھمریاں ... سیٹھنیاں کیا کیا لکھوں. (۱۹۱۰ ، آزاد ، دیوان ذوق ، ۴۵). نٹنیوں کو بھی مات کرنے والی سیٹھنیاں (گالیاں) سنائی گئیں. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۱۷). [مقامی].

سیٹھی (۱) (ی مع) امث.
رک : سیٹی. ان میں عجیب بات یہ ہے کہ یہ سیٹھی میں راگ اس خوبی سے نکالتے ہیں جس کا نظیر اقوام مشرق میں نہیں پایا جاتا. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۸۱). [سیٹی (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــ بجانا محاورہ.
رک : سیٹی بجانا. ٹونٹی سے پانی زمین پر گرانا اور منّہ سے سیٹھی بجاتے جانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۲).

سیٹھی (۲) (ی مع) امث.
رک : سیٹھنی. شادیانہ ختم کر کے گالیاں یعنی سیٹھنیں شروع ہوتی ہیں ... یہ گالیاں اکثر ذو معنی فقرے ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷۰). [سیٹھنی (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیٹھی (۳) (ی مع) صف مث.
۱. **بے ذائقہ ، بدمزہ ، پھیکی ، بے لذت.**

اگر دیویں گالی تو میٹھی لگے
کہ مصری بھی اوس وقت سیٹھی لگے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰). ان تین پاؤ مرچوں میں ہو گا کیا آج ہی کی ہنڈیا سیٹھی پھیکی بد مزہ رہے گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴ : ۹). ۲. **بے کیف ، بے لُطف ، بے اثر.** اس طرح سیٹھی زندگی سے کسی کے عشق میں موت آنا ہزار درجہ بہتر ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۴). اردو زبان کے مزاج ، روایت اور ادب سے کسی واقفیت کی پھیکی سیٹھی نثر کے انبار نظر آتے ہیں. (۱۹٦۱ ، نئی تنقید ، ۱٦٦). [سیٹھا (رک) کی تانیث].

سیٹھی (ی مج) امذ.
سرپنچ ، سردار ، سرغنہ. شرینی یا بیوپار منڈل کا ایک پردھان یا

سرپنچ ہوتا تھا جسے سیٹھی یا سریشٹھی کہتے تھے سیٹھی عام طور پر ایک اہم مقامی شخصیت ہوتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۴۶). [سیٹھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیٹھیا (ی مع ، کس ٹھ) صف مذ.
سیٹھ کا سا ، سیٹھ جیسا. صوفی پیر بخش صاحب سوفی پتی جو صرف اس نسخے کی بدولت خاصے سیٹھیے بنے ہوئے تھے مُجھے حاصل ہوا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۸). [سیٹھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

سیج (۱) (ی مع) امذ.
ایک خاردار زہریلا درخت جس میں سے دُودھ نکلتا ہے ، زقوم ، تھوہڑ ؛ دواءً مستعمل.

اگر تُو سیج کو سو طرح سے لگاوے گا
یہ یاد رکھ تو کبھی اس سے پھل نہ پاوے گا

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۹۷). سیج یہ نہایت کارآمد دوا ہے آٹھ نو انگل کی باریک ٹہنی کاٹی جاتی ہے اور اس پر پینک ملی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۰۳). [س : सीहुण्डः].

سیج (۲) (ی مع) امذ.
پودے کے نمو کی ایک حالت جس میں تخم یا انکھولے وغیرہ میں نمو کے ریشے اُبھرتے ہیں. اسکلیروشیئم یا ارگٹ یا بالآخر متعدد گزر نما سر والی ساختیں پیدا کر دیتا ہے جنھیں سیج (Stromata) کہتے ہیں ان میں تھیلیاں اور تھیلی بذرے تیار ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادیٔ نباتیات ، ۲ : ۸۰۳). [مقامی].

سیج (ی مج) امث.
۱. پلنگ ، مسہری ، چھپر کھٹ ، چارپائی ، سونے کا تخت ، خوابگاہ.

قطب شاہ کی سیج سنگرام پر
نول مل کے دو تن کُھجاتے رہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۶).

سیج اوپر غیر کی رہتا ہے اب لیٹا ہوا
زر کی لالچ اس قدر وہ سیمتن کھوٹا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۶).

یوں سیج پہ آ کے سوئی بیتاب
جس شکل سے آئے آنکھ میں خواب

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۶). جیسے کوئی سیج پر چادر تان کر بے خبر میٹھی نیند لیتا ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۹۵). ایک طرف ایک سیج قرینے سے بچھی ہوئی ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۶۲).

چھوڑ کے سکھ کی سیج کو کیا تو آئے گا میرے پاس
میرے الاؤ میں آگ نہیں ہے اور نہ چٹائی کی آس

(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز شخص اور شاعر ، ۱۰۳). **۲. پھولوں کا بچھونا جو بستر پر بچھاتے ہیں ، فرشِ خواب ، پھولوں کی چادر.**

نینوں کی کھلاتی سندری تب قطب شاہ کو بھاوتی
مل سیج میں رجھاوتی چوسار توں ہر باب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

سیج تیرے کے شوق میں چھوڑا
رات کو پھول میں چمن کا باس

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۳).

مخمل کی سیج پر بھی نہ آتا تھا جس کو خواب
سو اب وہ فرشِ خاک پہ ناچار سو گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۲۸۲). ندی کے کنارے پھولوں کی سیج پر لیٹ کر اس کے میٹھے اور سہانے گیت سُن رہا تھا. (۱۹۴۷ ، آخری چٹان ، ۲۶۶).

تیزی سے دریچے مُڑ رہے تھے
اور سیج کے پھول اُڑ رہے تھے

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۴۹). **۳. سجی ہوئی مسہری ، پھولوں بکھرا پلنگ یا بستر.**

کبھو کہے دل میں یا رب یار کو بھیج
کہ روشن ہوئے اندھیاری مری سیج

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸).

سیج پر تُو ہی جو نہو تو یہاں
چین مجھ کو نہیں کسی کروٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۰).

رین اندھیری سیج ہے سُونی
بپتا پڑی ہے آ کر دونی

(۱۹۴۶ ، طیور آوارہ ، ۱۷۶). اگنی کو مطلق احساس نہ ہوا کہ اس کی سیج اُڑن کھٹولا بن گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۰). **۴. مویشیوں کا گھاس پھوس یا پتوں وغیرہ کا بچھونا ، گھوڑے وغیرہ کی بچھالی.** زمین پر سے پتے فراہم کئے جاتے ہیں بہترین سیج چیڑ کے سوئی جیسے پتوں کا ہے جو ریشے دار جاذب رطوبات ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۸). [پ शय्या س : शय्या].

ـــ اُجَڑْنا محاورہ.
شوہر کا جدا ہو جانا یا مر جانا ، کسی عورت کا رانڈ ہونا ، عورت کا شادی شدہ نہ رہنا ، بیوہ ہونا. اب کی جو ملاقات ہو تو سیج اجڑنے کی تعزیت اور مانگ اور کوکھ کے نئے سرے سے آباد ہونے کی تہنیت ہماری طرف سے بھی دیدیجئے گا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴ : ۱۰).

ـــ بِچھانا محاورہ.
وصل کا اِنتظام کرنا ، سونے کے لیے آرام دہ بستر بچھانا ، اہتمام سے آرام دہ بستر بچھانا.

وہ دک باطن کس پر بار
سیج بچھائی پھول انگار

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۱۳)).

سن باندی میری بات پلنگ تو یہاں پر لا ری
دیجے سیج بچھانے ذرا نہیں دیر لگا ری

(۱۸۸۴ ، سانگ نوٹنکی ، ۱۸).

ـــ بَنْد (ـــ فت ب ، سک ن) امذ.
وہ ڈوری جس سے پلنگ کی چادر کو چاروں پایوں پر کس کر باندھتے ہیں ، پلنگ کی ڈوریاں.

غرض سونے کی جو تھی اس پری کی
کھنچی تھی سیج بند ان پر زری کی

(۱۸۲۹ ، پنجۂ رنگین ، ۲۵۲). سرہانے کا تکیہ ، پہلو تکیہ ، ران تکیہ وغیرہ ، بالا پوش پلنگ زریں سیج بند سے کسے ہوئے (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۹۲). [سیج + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---چڑھتے ہی رانڈ ہونا محاورہ.
شادی کے فوراً بعد بیوہ ہو جانا (جامع اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
سونے کی تیاری کرنا ، بستر لگانا ؛ سیج سجانا. اپنے گھر میں ہو یا کہیں سہمان گئی ہو ، شادی ہو یا غمی چراغ میں بتی پڑی اور بنو سیج چڑھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۷۹).

---ڈولنا محاورہ.
پلنگ ڈگمگانا، سوتے سوتے اُٹھ بیٹھنا. سنگھاسن جیسے کسی نے چخ چخا دیا سیج ڈولنے لگی آنکھیں مل کر بھرائی آواز حلق سے نکالی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۰۰).

---سجانا محاورہ.
سونے اور آرام کرنے کا انتظام کرنا ، پلنگ بستر دُرست کرنا.

تیرے پیماں کا دل میں چھیڑے ہوئے ساز
یوں سیج سجا رہا ہوں اے حیلہ طراز

(۱۹٦۷ ، نجوم و جواہر ، ۳۲۱). ہنی تار تار زلفوں کو میری محبوبہ بڑی ترتیب کے ساتھ سنوار رہی ہے میں نے سیج سجا رکھی ہے آ اور آ کر شمع محبت روشن کر. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۹۹).

---سجنا محاورہ.
سیج سجانا (رک) کا لازم (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سنوارنا محاورہ
رک : سیج سجانا (نوراللغات).

---کا سونے والا صف.
عیش و آرام ، ناز و نعم کی زندگی گزارنے والا ، مسرور زندگی بسر کرنے والا ، خوش باش ، بے غم ، بے فکرا ، نچنت. سیجوں کی سونے والی نے جنگل جا بسایا. (۱۹۲۳ ، وداع خاتون ، ۲۰).

---کی مکھی بھی بُری کہاوت.
خلوت کے وقت کسی دوسرے کی مداخلت بُری معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

سیج (۲) (ی مج) امث.
مختلف شکلوں کی کھلی گاڑی ، بالکی (پلیٹس). [مقامی].

---ٹرین (--- کس مج ٹ ، ی مج) امث.
کھلی گاڑی جس پر چیزیں بآسانی رکھی اور اُتاری جا سکیں. سیج ٹرین یعنی توپ خانہ قلعہ شکن بھی بہت دور تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۸٦). [سیج + ٹرین (رک)].

---گاڑی امث.
سواری کی کھلی گاڑی ، سیر و تفریح کی گاڑی ، بالکی ، پینس کی وضع کی گاڑی جس میں چار پہیے ہوتے ہیں اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں.

سیج گاڑی میں اِدھر بیٹھنے پاتے نہیں ہم
اُس طرف قیس کو ملتی نہیں محمل میں جگہ

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۸۲). دروازہ پر سواریاں آ لگیں ایک سیج گاڑی دو تین بہلیاں اور دو تین پینسیں تو بلند اقبال خاں کے گھر ہی تھیں. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۵۸). سارے شہر میں خاک چھانتے پھرے مگر سیج گاڑیاں نہ جُڑیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ٦٦). شہر میں دو چار سیج گاڑیاں آ گئی تھیں تو ان کا کرایہ زیادہ تھا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۲۷). [سیج + گاڑی (رک)].

سیجار (ی مج) صف.
محبوب ، معشوق.

جو کوئی عارف ہے تس کا دل نہ ہوسی مُشتمل بد سوں
جنے جاہل اچھے اس کوں وہی سیجار خوش لگتا

(۱٦۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۱).

سکھیاں کے ملنے کا چپ کنے بہانا کر کے گھر بہاڑا
رہی ہے آ کے کیوں اس کے دیکھو سیجار چوری سوں

(۱٦۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۴۴). [مقامی].

سیجڑی (ی مج ، سک ج) امث ؛ (ج : سیجڑیاں) (قدیم).
چھوٹا پلنگ ؛ کھٹیا ، کھٹولی ، پلنگڑی.

نہ سکھ سوں منجے نیند آتی اہے
نہ پھل سیجڑی منج بھاتی اہے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۵).

سونی سیجڑیاں اکیلے پڑے ہو
بلم تم ہم سے لڑے ہو

(؟ ، لا اعلم (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۴۵)). [سیج + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

سِیجنا (ی مع ، سک ج) ف ل.
پسینہ نکلنا ، رِسنا ؛ جاڑا لگنا ؛ پگھلنا ؛ قرض اترنا (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سیج (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سیجہ (ی مج ، فت ج) امث.
چھوٹی توپ ، گولہ.

آوے سکندر بے حیا
ماروں اسے میں سیجہ میں

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۱۳). [مقامی].

سِیجھنا (ی مع ، سک جھ) ف ل (قدیم).
رک : سیجنا ، پگھلنا.

کھوج کھوج کر طالب سیجھے
جب سیجھے تب رونا ریجھے

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۹۰). [سیجنا (رک) کا مُتبادل اِملا].

سیچرائن (ی مع ، سک چ ، کس ء) امث.
رک: سیکرین۔آج کل خانگی کاموں میں بجائے شکر کے سیچرائن کا استعمال آزمایش کے طور پر کیا جاتا ہے۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۲۱)۔ [سکرین کا مخرب]۔

سیچنا (ی مع ، سک چ) ف م ؛ سینچنا۔
پانی دینا ، آبپاشی کرنا ، آبیاری کرنا۔

نہ کھیتی کریں وہ نہ سیچیں ملا
بجز بھیک دیگر نہیں کچھ حیلا

(۱۶۸۵ ؟ ، معظم بیجا پوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۴))۔

خندۂ گل سے صدائے نالہ آتی ہے مجھے
خونِ بلبل سے مگر سیچی گئیں ہیں کیاریاں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۰)۔ یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک ہی زمین ہے جن میں سے وہ اُگتے ہیں ایک ہی پانی ہے جس سے وہ سیچے جاتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۶۶)۔ اس پودے کو سینچ سینچ کر سرسبز و شاداب رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۸۲)۔[سینچنا (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

سیخ (ی مع) امث.
۱. **لوہے یا کسی اور دھات کی سلاخ** . لوہے کی سیخیں اور سیخچیں جو پُرانے صندوقوں میں ہیں ، جمع کرکے لے آؤ۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۱)۔ دوسرے بنگلہ میں جو بستی سے متصل تھا ٹہر جاؤں اس میں چند کھڑکیاں تھیں اور لوہے کی سیخوں سے بند۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۲۰۶)۔ کمرے کے تو دونوں دروازے بند تھے سیخوں دار کھڑکیاں . (۱۹۶۹ ، سیپ ، کراچی ، ۱۳ : ۶۱)۔ ۲. **لوہے کی سلاخ جو کباب سیکنے میں کام آتی ہے ، لوہے کی تیلی یا سلائی۔**

گر تو عارف ہے تو اس دودس کے جینے میں منجے
فکر کر ایساچ جو نا سیخ جلئے نا کباب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷)۔

جب کباب دل سیں سیخ آہ کھنچوں بے حجاب
تب تنورِ چرخ میں چھپ جائے قرصِ آفتاب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۰۷)۔

پانی تھا آگ گرمیٔ روزِ حساب تھی
ماہی جو سیخِ موج تک آئی کباب تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۲)۔ جو کوئی سزا کے قابل ہو اس کو سزا نہ دے تو طاقتور ناتواں کو ایسا کباب کرے جیسے سیخ پر مچھلیاں۔ (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۳۰۴)۔ بس تو چار سیخیں ، چار بھیجے اور چار گھی کے بادنے کٹے دیتا ہوں۔ (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۴۹)۔ گوند کی ایک مروڑی بھی تھی اور اس میں سے سیخ کباب کی ڈھلی ہوئی سیخ کی مدّھم سی خوشبو آ رہی تھی۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۹)۔ [ف]۔

۔۔۔ بھرنا محاورہ.
کباب بنانے کے لیے سیخ پر قیمہ چڑھانا۔ میرا بھائی بیٹھتا ہے وس سے لے لو ، سیخ بھی بھاری بھرتا ہے فائدے میں رہو گے۔ (۱۹۶۲ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۴۹)۔

۔۔۔ پا ہونا محاورہ.
۱. **طیش میں آنا ، غُصّہ ہونا ، برہم ہونا۔** نہرو منصوبے کے متن کو دیکھ کر نہایت سیخ پا ہوا اور دوسرے دن علی الصباح اُس نے نہایت سخت نوٹ ماؤنٹ بیٹن کو بھیجا۔ (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۲۰۳)۔ ۲. **گھوڑے کا بدکنا ، الف ہونا یا بھڑکنا ، گھوڑے کا بگڑنا ، قابو میں نہ رہنا ، پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔** ایک شخص گھوڑے پر چلا جاتا تھا اتفاقاً گھوڑا سیخ پا ہوا ، وہ گر پڑا۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۲)۔ اِدھر جانور ازراہ انکسار و اطاعت خود ہی سبقت مناسب سمجھا زور سے ہنہنا سیخ پا ہوا۔ (۱۹۱۵ ، سجّادحسین ، حاجی بغلول ، ۶۴)۔ سوار نے ... گھوڑے کی باگ کھینچی اور گھوڑا دو تین بار سیخ پا ہونے کے بعد رُک گیا۔ (۱۹۴۹ ، خاک و خون ، ۵۰۱)۔

۔۔۔ پَر صف.
ایک مشہور پرند کا نام جو مُرغابی کے مانند ہوتا ہے ، اس کی دُم میں ایک لمبا سا پر نکلا ہوتا ہے۔

سون ، چینے ، لدکے ، چہے سیخ پر
چلے آئے کہسار کو چھوڑ کر

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۰۷)۔ [سیخ + پَر (رک)]۔

۔۔۔ پَر چڑھانا محاورہ.
کباب پکانے کے لیے سیخ میں گوشت پرُونا۔ جب ایک مرتبہ دیگ میں ڈال دو یا سیخ پر چڑھا لو تو پھر صابری اور ہندو کی طرح مہینوں واہ واہ ہی ہوتی رہے گی۔ (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۳)۔

۔۔۔ پَر لگانا محاورہ.
کباب بُھوننا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات)۔

۔۔۔ پَہنانا محاورہ (قدیم)۔
بیڑیاں ڈالنا ، مقیّد کرنا۔

جنھوں نے رشوتاں لی کیا جھوٹ تے نیائے
قیامت کوں سیخاں اونھیں دیں پہنائے

(۱۷۶۹ ، آخرگشت (ق) ، ۱۵۸)۔

۔۔۔ کَباب (۔۔۔فت ک) امذ ؛ ج.
کباب جو سیخ پر سینکے جائیں ، یہ عموماً گول اور لمبے ہوتے ہیں

اب ہے شاخِ نشیمن چاہیے سیخ کباب
مُرغ بسمل ہوں مجھے کیا آشیاں کی احتیاج

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۶۶)۔ شادی میں برات کو سات کھانے دینے کا اِرادہ تھا ... شاہی تکڑے ، سیخ کباب ... انہیں کھانوں کے گرم گرم بھبکے آنے لگے۔ (۱۹۶۲، معصومہ، ۳۰)۔ [سیخ + کباب (رک)]۔

۔۔۔ کَرنا محاورہ (قدیم)۔
بُھوننا ، کباب بنانا۔

ترپی خواب گھوڑے کے ان پیٹ پر
ہرن کی کھاویں ران اُن سیخ کر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰).

---کے کَباب امذ ؛ ج.
رک : **سیخ کباب. سیخ کے کباب** ، شامی کباب ... پیالیوں قابوں میں چیزیں قرینے سے چنی گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳) . سادہ قورمہ ، ترکاری دار قلیہ ... شامی کباب ، سیخ کے کباب اور طرح طرح پر استعمال ہوتا ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۳).

---میں پِرونا محاورہ.
کباب سینکنے کے لیے سلاخ میں لگانا. راوی نے پھر تخیُّل کا قلم سنبھالا اور دشمن کی بوٹیاں سیخ میں پرو کر آگ پر رکھ دیں. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۵۴).

سیخْچَہ (ی مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
چھوٹی سلاخ یا سلائی. ایک روز بیچ حویلی وزیر کے آیا ... ایک بدرُو دیکھا کہ چند سیخچے آہنی اس کے دہانے پر لگے ہیں. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۷۹).
کلس کلس نہیں ہے گُنبدِ منور کا
گُتھے ہیں سیخچے میں اس کے سبعۂ سیّار
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۲). جادو گرنیوں کو اس حال خراب سے مارا کہ شیشہ پلا کر اور مقام براز میں سیخچہ چلا چلا کر ہلاک کیا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۷۱). [سیخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سیخی کَباب (ی مع ، فت ک) امذ ؛ ج.
سیخ کے کباب ، سیخ کباب. اس روز میں نے دوپہر کے کھانے پر ایک دوست کو بُلایا ہوا تھا ، کھانے میں پلاؤ ، کوفتے اور سیخی کباب تھے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۴۰). [سیخ + ی ، لاحقۂ نسبت + کباب (رک)].

سیخْیَہ / سیخْیا کَباب (ی مع ، سک خ ، فت ی/ی مع ، سک خ ، فت ک) امذ ؛ ج.
سیخ کباب ، سیخ کے کباب ، وہ کباب جو سیخ پر سینکے جائیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سیخ + یہ/یا ، لاحقۂ نسبت + کباب (رک)].

سیِّد (فت س ، شد ی بفت نیز بکس) امذ.
۱. **سردار ، پیشوا ، رہبر ، بزرگ ؛ مراد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم.**
سیّد و سرورِ محمدؐ نورِ جاں
بہتر و مہتر شفیعِ مذنباں
(۱۴۷۳ ، جلال الدین رومی ، ارمغان نعت ، ۴۷). نبیؐ کہے میں سیّد آدمی کے فرزنداں میں پیدا ہوں ولے میں تُمنا ایسا نہیں . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۱).
بسکہ تھا رحمِ یتیم اسکو پیمبر جد کیا
لذت اس دنیا کی کم لی حق نے تب سیّد کیا
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۶۳).

یہ شرف کس میں جمع ہوتے ہیں
اشرف و حُر و سیّد و سردار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷).
افضل الناس حسن ابنِ علی سبطِ نبیؐ
سیّد و سرور و مولا و مطاع و مخدوم
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۸). حضورِ اکرم چونکہ سرورِ انبیا اور سیّدِ اولاد آدم تھے ... خطیرۂ قدس اور بارگہِ لامکاں میں آپؐ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزندِآدم کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷).
صادق امین ساقیِ کوثر بِلا تمہیں
آئینہ طبع سیّد و سرور بِلا تمہیں
(۱۹۷۳ ، دارین ، ۴۴). ۲. (کنایۃً) **حضرت امام حسن و امام حسین علیہ السلام.**
دریا کے خاک سر پر جو کچھ رہا کنارا
دُنیا سے خُشک لب یہ سیّد گیا ہمارا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲۵). ۳. **خاندانِ سادات سے نسبت رکھنے والوں کے نام کا جُزو.**
اتھے سیّد عرب ہور شیخ بھی واں
قریشیاں ہور افغاناں و مغلاں
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۳)). ایک عورت قوم برہمن سے مسلمان ہوئی اور ایک سیّد کے ساتھ اس نے اپنا عقد کیا. (۱۸۳۵ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۲). ماں کی جانب سے سیادت سے کوئی شخص نہیں ہو سکتا ایسے شخص کو فقہا شریف کہتے ہیں سیّد نہیں کہہ سکتے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۳۹۳). اب حال یہ ہے کہ مدعیانِ سیادت نے لفظ سیّد کو جُزوِ نام بنا لیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۴۴). اِشتراکی شعور کے ... حامی ہوتے ہوئے بھی اپنے نام کے ساتھ سیّد ضرور لگاتا ہے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۶۹). ۴. **آقا ، مالک ، خداوند.** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غلام نکاح کرے بغیر اذنِ سیّد کے تو وہ زانی ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۳۳). میرا باپ مجھ سے جُدا نہ ہو میرا سیّد آنکھ بند نہ کرے پروردگار. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۲۳). [ع : سیّد (س و د) ساند کی تفضیل].

---اَبْرار کس صف(---فت ا ، سک ب) صف.
نیکؔ لوگوں کے سردار ؛ مراد : رسولِ اکرمؐ.
اے ہم شبیہہ احمدِ مُختار الوداع
اے نورِ عین سیدِ ابرار الوداع
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۳۰). [سید + ابرار (رک)].

---اَحْمَد کَبِیر کی گائے امث.
وہ گائے جو کسی بزرگ کے نام پر بعض لوگ ذبح کرتے ہیں . ہندوستان میں رواج ہے کہ منّت مان کر سیّد احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدّو کا بکرا یا اجالا شاہ کا مُرغا ذبح کرتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴: ۵۹). شیخ سدّو کا بکرا سیّد احمد کبیر کی گائے ... وہ قابلِ تنفر رسمیں تھیں جنھوں نے ... اَن پڑھ مسلمانوں میں گھر کر رکھا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۱۱).

---ُ الاَنْبِیا (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
سردارِ انبیا ؛ مراد : رسول اللّٰہ. سُورۃ میں توحید پر عیسائیوں سے سیّد الانبیا کے ایک مباحثے کا ذکر تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۴). [سیّد + رک : ال (ا) + انبیا (رک)].

---ُ الاَوَّلِین وَالآخِرِین (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شدو بفت ، ی مع ، فت و ، غم ا ، سک ل ، مد ا ، کس خ ، ی مع) امذ.
حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب ، بنی آدم کے پہلے اور آخری سردار. شفیع المذنبین سیّد الاوّلین والآخرین آگے بڑھیں گے اور تسکین کا پیام سُنائیں گے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۹۰). [سیّد + رک : ال (ا) + اوّلین (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + آخرین (رک)].

---ُ الاَیّام (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، شد ی) **امذ**
دِنوں کا سردار ؛ جمعہ کا دن جو تمام دنوں سے افضل ہے . جمعہ کا دن سیّد الایّام ہے. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۸۸۴)[سیّد + رک : ال (ا) + ایّام (رک)].

---ُ البَشَر (---ضم د، غم ا، سک ل، فت ب، ش)صف
حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب.

آئے حُسین ہاتھ جو ننھے سے جوڑ کر
بے اختیار رونے لگے سیّد البشر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷). وہ انسانوں میں سیّد البشر اور پیغمبروں میں سردار الانبیا کہلایا. (۱۹۷۲ ، آواز دوست ، ۶۲). [سیّد + رک : ال (ا) + بشر (رک)].

---ُ الثَّقَلَین (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ث بفت ، فت ق ، ی لین) صف.
حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب.

بہرِ ترویح روح پاک حسین
نورِ عینین سیّد الثقلین

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵) [سیّد + رک: ال (ا) + ثقلین (رک)].

---ُ السّاجِدِین (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد س ، کس ج ی مع) صف.
عبادت گُزاروں کے سردار حضرت امام حسین کے صاحب زادے علی ابن الحسین (امام زین العابدین) کا لقب ؛ مراد : شوق اور کثرت سے عبادت کرنے والا.

یہ فرماتے تھے سیّد السّاجدین
سُوئے قبلہ از مُصر کوئی زمین

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۳۷). [سیّد + رک : ال (ا) + ساجدین (رک)].

---ُ السّادات (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد س) امذ.
سرداروں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمدؐ. اے سیّد السّادات تُو نے ٹاٹ چھوڑ کر ریشم اوڑھ لیا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۵). [سیّد + رک : ال (ا) + سادات (رک)].

---ُ الشُّہدا (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، فت ہ) صف.
شہیدوں کے سردار ؛ حضرت امام حسین کا لقب. مرثیہ کا اطلاق ہمارے ہاں ... شہدائے کربلا اور خاص کر جنابِ سیّد الشہدا کے مرثیہ پر ہوتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۷۹) : سیّد الشہدا آنحضرت کے نواسے اور جنابِ سیّدہ کے لختِ جگر ہیں. (۱۹۲۱ ، سیّدہ کا لال ، ۱۴). [سیّد + رک : ال (ا) + شہدا (رک)].

---ُ الطّائفہ (---ضم د، غم ا، ل، شد ط، کس ء، فت ف) امذ.
سالارِ کارواں ، پیشوا ، رہنما ؛ حضرت جنید بغدادی کا لقب.

سیّد الطائفہ کے حُجّت ہے
حال پر علم کو مزیت ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳۸). مولوی اگر نماز روزے کی سیدھی سیدھی تعلیم کریں تو ان کو پُوچھے ہی کون اور سیّد الطائفہ کیسے مانیں (۱۹۰۶، الحقوق والفرائض ، ۲:۸۳). سیّد الطائفہ نے فرمایا کہ عبادت میں سر سقطی سے زیادہ کامل میں کسی کو نہیں پایا. (۱۹۷۴ ، انفاس العارفین ، ۲۸۹). [سیّد + رک : ال (ا) + طائفہ (رک)].

---ُ الطَّرَفَین (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ر، ی لین) صف.
ماں اور باپ کی طرف سے سید ، کھرا. ہمارا نسب نامہ محفوظ ہے اور میں اس سے آپ کو اپنے سیّد الطرفین ہونے کا یقین دِلا سکتا ہوں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱). [سیّد + رک: ال (ا) + طرفین (رک)].

---ُ الطَّعام (---ضم د ، غم ا ، ل ، شد ط بضم نیز بفت) امذ.
کھانوں کا سردار ؛ مراد : گوشت ، لحم. گوشت میں چونکہ البیومن نائبرل روغن ، پانی ، نمک وغیرہ موجود ہیں ... درحقیقت یہ سیّد الطعام یعنی کھانوں کا سردار ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۷۵). [سیّد + رک : ال (ا) + طعام (رک)].

---ُ المُرْسَلِین (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ر ، فت س ، ی مع) صف.
رسولوں کے سردار ؛ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب.

ہے نامور سیّد المرسلیں
کہ آخر ہے وے شافع المذنبیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰).

حبیبِ خُدا سیّد المرسلیں
شفیع الوریٰ ہادیٔ راہِ دیں

(۱۸۳۱ ، اسمٰعیل شہید (ارمغان نعت ، ۹۲)).
وہ حبیبِ خدا ، سیّد المرسلیں ، خاتم الانبیا ، شاہِ دنیا و دیں بزم قوسین میں ہونگے مسند نشیں ، جشن معراج کا آج کی رات ہے (۱۹۲۴ ، میلادِ اکبر ، ۷). [سیّد + رک: ال (ا) + مُرسلین (رک)].

---ِ اُمَم کس اضا(---ضم ا ، فت م) صف.
اُمّتوں کے سردار ، پیشوا ، حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب.

آ کر قریب ڈیوڑھی کے شاہِ فلک حشم
رو کر پکارے اے حرمِ سیّدِ اُمم
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۲۳). [سیّد + اُمم (اُمّت (رک) کی جمع)].

---ِ اولادِ آدم کس اضا(---ولین ، کس مج د ، مد ا ، فت د) امذ.
بنی آدم کے سردار، انسانوں کے سردار؛ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب. حضور صلعم سرورِ انبیا اور سیّدِ اولادِ آدم تھے اس لیے خطیرۂ قدس اور بارگاہِ لامکاں میں آپ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزندِ آدم کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۵۷).
السّلام اے سیّدِ اولادِ آدم السّلام
السّلام اے فیضِ عام و رحمۃ اللعالمین
(۱۹۷۵ ، مینا زبیری (ارمغان نعت ، ۲۶۹)). [سیّد + اولاد (رک) + آدم (رک)].

---اَولیا کس اضا(---و لین ، کس ل) امذ.
اولیاء کے سردار ، ولیوں کے پیشوا ، بہت بلند مرتبہ ولی. ہمارے سیّد اولیا کی بیٹی کے ساتھ محبت کرنے سے کچھ اس نے اپنے نفس کو ذلیل نہیں کیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۶۳). [سیّد + اولیا (رک)].

---بَطْحا کس اضا(---فت ب ، سک ط) امذ.
بطحا کا سردار ؛ مراد : نواسۂ رسول حضرت امام حسین.
ساتھ اس کا میں دوں گا کہ جو ہے بیکس و تنہا
فرزندِ نبیؐ نورِ خدا سیّدِ بطحا
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲). [سیّد + بطحا (عَلَم)].

---جَلال کا کُونڈا امذ.
شیخ سدّو ، احمد کبیر وغیرہ کی طرح یہ بھی بُزرگ تھے ، عورتیں جن کی نذر نیاز کرتی ہیں.
ہسائی! میرے سر کی قسم آئیو ضرور
کُونڈا کروں گی جمعہ کو سیّد جلال کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۹۸).

---رُسُل کس اضا(---ضم ر ، س) امذ.
رسولوں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ. حقیقت سیّدِ رُسُل کی جو پاک زیادہ تمام پاکوں سے ہیں اور معصوم زیادہ تمام معصوموں سے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۶). [سیّد + رُسُل (رک)].

---زادگی (---فت د) امث.
سادات کی اولاد ہونا. اوسوقت سید زادگی ملک سلیمان کی ثابت ہوئی. (۱۸۷۳ ، طلسم ہند ، ۶۰). [سیّد + زادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زادہ (---فت د) امذ.
سادات کی نسل ، حسبی نسبی سیّد ، سادات کا بیٹا. چمپا بھی شادی کے نام سے کانپ جاتی ہے وہ سوچتی ہے کہ اس کی شادی چمار سے ہی ہو سکتی ہے سیّد زادے سے نہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۴۴). [سیّد + زادہ (رک)].

---زادی امث.
سادات کے خاندان کی بیٹی ، سادات کی نسل کی لڑکی. ہاں ہاں سید زادی تمہیں کوئی کومپلیکس کلپے کو ہونے لگا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۷۵). [سیّد زادہ (رک) (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---عالَم کس اضا(---فت ل) امذ.
دنیا کا سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ.
تُجھ باج دِسے کوں جو نہ دیکھی بہتر
تو خلق تجھے سیّدِ عالم کہتی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۰).
چلاتی تھی سر پیٹ کے وہ ثانیٔ مریم
بیٹی پہ چُھری چل گئی یا سیّدِ عالم
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹).
فریاد ہے فریاد ہے یا سیّدِ عالم
دُنیا میری برباد ہے یا سیّدِ عالم
(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۸۵). [سیّد + عالَم (رک)].

---کا جَنا ، کَبھی بِگڑا کَبھی بَنا کہاوت.
سیّد کو متلون المزاج تصوّر کر کے کہتے ہیں ، تنگ مزاج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کائنات کس اضا(---کس مج ء) امذ.
کائنات کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ. اس نے جو درود سیّدِ کائنات پر بھیجا اس کی برکتوں سے پروردگار جل شانہ لباس غفران کا اس بندۂ درود خواں کو پہنائے گا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷). [سیّد + کائنات (رک)].

---کَبِیر کی گائے امث.
رک : سیّد احمد کبیر کی گائے. اُستانی جی یہ جو شاہ عبدالحق کا توشہ یا سید کبیر کی گائے ... اور مسجد میں گلگلے چڑھانے کی رسم ہے تو یوں بھی منّت مانی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۶۹).

---کَونَین کس اضا(---و لین ، ی لین) امذ.
دونوں جہانوں کے سردار ؛ مراد : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم.
سیّدِ کونین ختم المرسلین
دورِ آخر میں ہے فخرالاولین
(۱۸۸۷ ، نساخ عظیم آبادی (ارمغان نعت ، ۱۱۹)).
وہ رحمتِ عالم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیّدِ کونین ہے آقائے امم ہے
(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۴۴). [سیّد + کونین (رک)].

---کی گائے امث.
وہ گائے جو سیّد سالار مسعود غازی وغیرہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں ، بطور منّت ذبح کی جانے والی گائے.

سیّد کی جہاں گائے ہو یا شیخ کا بکرا
تھتکارا سمجھنا اسے تم پیر نہ کہنا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۰).

--- لَولاک کس اضا(---و لین) امذ.
(کنایۃً) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم.
بڑھ کر مدد سیّدِ لولاک کرے گا
کفّار کے قضیے کو بھی پاک کرے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷).
جہاں میں سیّدِ لولاک ختم المُرسلیں آئے
رسول اللہ آئے رحمت اللعالمیں آئے
(۱۹۷۴ ، صد رنگ ، ۴۴). [سیّد + لولاک (رک)].

--- مُختار کس صف(---ضم م ، سک خ) صف.
صاحبِ اِختیار سردار ؛ مراد : حضرت محمد مصطفیٰؐ.
یہ احمد ہے کہ نبوت ہوئی اس پر ختم
یہ فاطمہ کہ وہ ہے بنت سیدِ مختار
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰). [سیّد + مُختار (رک)].

--- والا کس صف ؛ صف.
جنابِ سیّد ، سیّدِ محترم ؛ (احتراماً) خطاب کا ایک کلمہ.
کی عرض یہ حیدر نے کہ اے سیّدِ والا
سبقت کروں حضرت پہ یہ مقدور ہے میرا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸). [سیّد + والا (رک)].

سیدا (ی مع) صف (قدیم).
رک : سیدھا.
کبھی من میں کیا خُوب سیدا ہے جان
گرو را کتا کر ہوی پشیمان
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۴۳)).
نہ سیدا نہ ڈاوان پچھا اگا
نہ اپرال مل کا اوسے لا کلا
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۵). [سیدھا (رک) کا قدیم اِملا].

--- قَدَم (---فت ق ، د) امذ (قدیم).
سیدھا قدم ، دایاں پانو.
پہنے جب موزہ کوش جب
سیدے قدم کوں ہین اوّل
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۶۲). [سیدا + قدم (رک)].

سیدار (ی مع) امث.
سرخی مائل نرم لکڑی کا نام ، دیودار ، دیار. سیدار ... یہ سُرخی مائل نرم اور خاص خوشبو لئے ہوئے ہوتی ہے اس لکڑی کا نمبر مہوگنی کے بعد آتا ہے. (۱۹۸۵ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۲۸). [انگ : Cedar].

سَیدانی (ی لین) امث.
سیّد کی تانیث ، سیّد عورت ، سیّدہ. دلّی وال کی جگہ «دہلوی» بولتے ہیں ، اسی طرح اور الفاظ ہیں اور عورتوں میں شیخانی ، سیدانی ، اُستانی وغیرہ. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۲). تُو نے سجے دربار سے ایک ایسی سیدانی کو اٹھا دیا جو تجھ سے زیادہ حق دار ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۰).
پلٹ کر اک نظر پھر دیکھ لے اے چاند امامت کے
بھرا ہے خُون کچھ سیدانیوں کا چوبِ محمل میں
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۷). ان کے علاوہ باقی الفاظ کے لئے نی یا انی کا لاحقہ زیادہ کرتے ہیں جیسے کہ مرغ سے مرغی مور سے مورنی ... سیّد سے سیدانی وغیرہ. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۸۸). [سیّد + انی ، لاحقۂ تانیث].

سید کَرْنا محاورہ (قدیم).
نشانے پر بٹھانا ؛ سدھ کرنا ، صحیح طور پر اِستعمال کرنا ، لگانا. اُس نے کہا میاں صاحب میں ایک منتر سید کرتا ہوں ، ہم نے کہا جس روز تیرا منتر سیدھ ہو ہم کو بھی ساتھ لے چلنا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۴۴).

سَیِّدُنا (فت س ، شد ی بفت ، سک د) صف.
ہمارے سردار ، ہمارے راہبر ، انبیا ، خلفا ، ائمہ اور بزرگان دین کے نام کے ساتھ احتراماً مستعمل. حضرت سرورِ عالم سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان کا نام شیبۃ الحمد ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۷). حسبی سلسلہ ... سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تک جا پہنچتا ہے. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۳۲). یہاں پر مخدومنا و سیّدنا الشیخ ابوالرضا محمدؐ کے احوال و آثار جس قدر میں نے جمع کرنے کا اِرادہ کیا تھا ، ختم ہوئے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۳۰). [سیّد (رک) + ع : نا - ہمارا (ضمیر جمع متکلم)].

سَیِّدَہ (فت س ، شد ی بفت نیز بکس ، فت د) امث (تراکیب میں سیدۃ).
سیّد (رک) کی تانیث ، سیدانی ؛ جناب فاطمۃ الزہرا بنت حضرت محمد مصطفیٰؐ کا لقب.
الٰہی سیّدہ کو صبر دے دے سامنے اس کے
لہو میں ایک سر غلطاں ہے مثلِ دُرِّ غلطانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۶). ہارون کے خوف سے کانپنے لگا اور ... قدموں پر اپنا سر رکھ دیا اور عرض کیا کہ اے سیّدہ میری ہلاکت میں کوشش نہ کر. (۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۱۲۶). [سیّد (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ُ النِّسا (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
رک : سیّدہ ، خواتین کی سردار ، عورتوں کی راہنما. یا سیدۃ النسا یہ کیا حال اپنا بناتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵). یا سیدۃ النسا جناب الٰہی نے اس سے کہا کہ تو اپنی واردات ہر روز جناب علی علیہ السلام سے کہہ دیا کر. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۱). [سیدۃ + رک : ال (ا) نِسا (رک)].

سیدی (۱) (ی مع) امذ.
حبشی ، سوڈان کا باشندہ . دیکھو اس ملک میں آدمی سیدی قوم سوداگری کے لئے آتے ہیں. (۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۷۳)

ہاں ہی ہاں میں گئی ہوں وہاں بھی وہی سیدی عنبر کی جورو ہاں رحیمن پہچان گئی تو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۷۷).[رک: شیدی].

سِیدی (۲) (ی مع) صف مث (قدیم).
سیدا کی تانیث ، سیدھی ، دائیں ، (اُلٹی کی ضد).

روانہ ہوا واں تے شہ باند صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدی طرف

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).

جتنا ہے ہلید سچ ہلیدی
ہو باٹ ہے راست بات سیدی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۵). [سیدا (رک) کی تانیث].

سَیِّدی (فت س ، شد ی بفت) صف.
۱. میرے سردار ، میرے راہنما ، میرے قافلہ سالار.

سیّدی جانِ جہاں جانِ نگہبانِ جہاں
رحم کر رحم کہ اب جان پہ بن آئی ہے

(۱۹۵۲ ، رخت سفر ، ۱۰۹). **۲. سیادت ، سادات سے تعلق.** اس خاندان کے مُورثِ اعلیٰ خضر خان کو کسی بزرگ درویش نے سیّدی کے لفظ سے مخاطب کر لیا تھا یعنی سیدی بمعنی سردار. (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۱۴). [سیّد (رک) + ع: ی - میرے/میری (ضمیر متکلم واحد)].

سیدھ (ی مع) امث.
۱. سیدھا پن ، سیدھائی ، ٹیڑھ کی ضد ، (کجی کا نقیض). جب کسی موقعہ کی سیدھ دریافت کرنی ضرور ہو ، تو گول سوراخ پر آنکھ لگا کر سامنے کی جھری میں سے اس کو دیکھتے ہیں. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۴). لاٹھی کا ایک سرا عین ٹیٹوے کی سیدھ چارپائی کے سوکھے میں پھنسا کر ... دبایا. (۱۹۸۶ ، انصاف، ۲۲۱). **۲. رُخ ، سمت جو بالمقابل ہو، قطار میں خواہ فاصلے سے ہو ، متعالب ، آگے.** ان مقامات یا ان کی سیدھ پر پہنچے تو غسل یا صرف وضو کر کے نئے کپڑے پہنے. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر ، ۴۸).اس سیدھ میں جامع مسجد کے برج اور مینار دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۲). دیگر قبور .. قبلہ کے لحاظ کی وجہ سے ذرا آڑی بنی ہیں اور دوسری قبروں کی سیدھ میں نہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۶۰). **۳. ایک کے نیچے ایک ، اوپر تلے ، ایک سطح پر.** قاعدہ اوّل اعداد کو برعایت مراتب موافق جمع صحیح کے اوپر تلے لکھو اس طرح سے کہ علامت ہمزہ کی تمام مسطور میں ایک سیدھ پر واقع ہو. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۵۹). **۴. متوازی ، جواب میں.** بالکل اس کی سیدھ میں اوپر کا حصّہ تراشا جائے گا ، شگاف صحیح لگے گا اور آخر تک بدستور قائم رہے گا. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۲۰۳). **۵. سادگی ، بھولپن.**

پھر دیں عجب ادائیں اُس شوخ سیم تن میں
اک ٹیڑھ سادگی میں اک سیدھ بانکپن میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۱). [س : سیدھ सीध].

۔۔۔ باندھنا محاورہ.
۱. شست لگانا ، ہدف بنانا ، نشانہ بنانا. ایک بڑی سی ہڈی کسی نے ایسی سیدھ باندھ کر پھینکی کہ ٹھیک یفنوتوس کے ماتھے پر لگی. (۱۹۴۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۲۷۷). **۲. کسی طرف جانے کا رُخ یا مستقل اِرادہ کرنا ، کسی سمت چل دینا.** جس کام پر مامور ہوئے اسی کام کی نیّت اور اسی منزل کی سیدھ باندھی اور چلے گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۵). دلی سے نکل کر بنگالے کی سیدھ باندھی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۸).

۔۔۔ رُخَہ (۔۔۔ضم ر ، فت خ) امذ ؛ ۔۔۔سیدھ رُخا.
ایک ہی سیدھ میں ، ایک قطار میں. سیدھ رُخہ ... یعنی دان کا رُخ سیدھ ہوتا ہے یعنی ڈنڈی کلاز اور سورخچہ سب سیدھی لکیر میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۱۴۶). [سیدھ + رُخ (رک) + ہ/ا ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔ لینا محاورہ.
راست ہونا ، موافقت کرنا ، سیدھ پکڑنا.

اگر سیدھ لے کر کہیں ہو قوی
تو اس بات کو مان لے واقعی

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۷۵).

۔۔۔ میں م ف.
سامنے ، بالمقابل ، ہم رُخ ، برابر میں ، متوازی ، محاذی. گرمی کے موسم میں بہ نسبت جاڑے کے دنوں کے ہمارے سر پر آفتاب چڑھتا ہے اور زیادہ تر سر کی سیدھ میں ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۲۵). نشانے کی اس طرح شست لیں کہ ان کی آنکھ کسی قدر اوپر اور نشانے کی سیدھ میں رہے. (۱۹۳۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۱۹). سوراخ کی سیدھ میں کارک بورر کو گھمائیں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۴).

۔۔۔ میں ٹیڑھ لگانا محاورہ.
بنے بنائے کام کو بگاڑنا ، سہل کام کو مُشکل بنانا.

سہج کو کٹھن بنا رکھا تھا
سیدھ میں ٹیڑھ لگا رکھی تھی

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۰۴).

سِیدھا (۱) (ی مع).(الف) صف.
۱. راست ، جس میں کجی نہ ہو (ٹیڑھے کا نقیض).

تیرے اَبرو نے کماں کو تیر سا سیدھا کیا
پیشِ مژگاں تیر خم مثلِ کماں ہو جائے گا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۶). پٹی لگانی ہوتی ہے تو ڈورا دے کر اس کو کوکا ، کوک چکے تو پہلے یہ دیکھا کہ سیدھا ہے ، پھر بخیہ کیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۲). **۲. داہاں (بایاں یا الٹا کی ضد).** پیر کی مجلس میں بیس (بیٹھ) کر پیر کی طرف دیکھے یا اپنے سینے کی طرف سیدھے ، باویں نا دیکھے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۶).

اگر دشمن نے سیدھا ہاتھ میرا
کیا تن سے جُدا ، دکھ دے گھنیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰).اپنی ریش مبارک کو بائیں ہاتھ سے

تھام کے سیدھے ہاتھ سے اشارہ فرمائیں گے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵). اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سیدھے ہاتھ والے کھلے ہوئے دروازے پر پڑی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۶۵). **۳. سامنے کا رُخ ، بالائی سطح ، اوپری حصّہ ، بیرونی رُخ ، ابرا (اُلٹا کا نقیض).**

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں الٹا سیدھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۹). پھر کرتہ سیدھا کیا ایک انگل سے کم گھیر موڑا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۲). **۴. بھولا بھالا ، نیک، شریف ، نیک اطوار ، مسکین.**

دیکھو سیدھوں سے نہ ٹیڑھے ہو جئے
ہم سے تم ہر بات میں بل کر گئے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰).

اے آسماں صد مرحبا
سیدھوں سے اتنا خم رہا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۹۷). کچھ ایسا سیدھا اور نیک واقع ہوا تھا کہ تمام جھگڑوں سے الگ تھلگ ، مدرسہ اور کتاب کے سوا تیسری چیز سے واسطہ ہی نہ تھا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۱). تمہارا لڑکا لڑکیوں سے زیادہ سیدھا ، تم اگر اس کو دولت کے جال میں پھنساتی ہو تو بسم اللہ. (۱۹۲۴ ، وداع خاتون ، ۵). **۵. ٹھیک ، آسان ، ابہام سے پاک ، واضح.**

مرضِ عشق میں آرام کسی طور نہیں
کبھی سیدھا جو دم آیا تو کلیجا الٹا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۴).

بل پڑا اَبرو پہ اُمیدِ نگاہِ لُطف میں
کیا ہمارے سیدھے مطلب کا تھا یہ ٹیڑھا جواب

(۱۸۸۴ ، قدر ، ک ، ۱۵۳). اگر ہدایتوں پر پُوری طرح عمل کیا جائے تو رفتہ رفتہ سب کام سہل اور سیدھے ہو جائیں گے. (۱۹۴۰ ، معدنی دباغت ، ۱۶۵) **۶. سچّا ، مخلص ، کھرا.** آہ افسوس دل میں بوجے سولو کے نزدیک انو کا بولنا کیا سیدھا ہے؟ تو سوں ہور دھکر (دیکھ) انو اس کلمے کا کیا ذوق لیتے ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۷).

ٹیڑھی باتیں غیر لوگوں کو سُنایا کیجئے
ہم تو سیدھے آدمی ہیں ہم سے ہے بیکار کج

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۴). کریمن نے عرض کی کہ حضور وہ اپنی ذات کے واسطے ٹیڑھے سہی لیکن معاملات کے ایسے سیدھے کہ کسی بات میں عذر نہیں. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۹). **۷. غیرمتحرک ، جس میں ہلچل نہو ، ہموار ، سپاٹ.** سمندر ایسا سیدھا ، چپ چاپ تھا کہ ذرا بھی اس میں تموج نہ تھا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۲۱۱). **۸. (عو) موافق ، مہربان، حسب مرضی.** اب تو اس کا خاوند بیوی سے سیدھا ہے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۶). (ب) م ف. **۱. براہ راست، بغیر رُکے ؛ بغیر رکاوٹ کے ، بلا جھجک.**

کیا جذبِ عشق ہے کہ ہوا جس طرف کی ہو
سیدھا چلے غبار مرا کوئے یار کو

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸). مرشد زادے کی شان میں بے ادبی نہ کرنا ، نہ مانا آخر سیدھا جہنم کو روانہ ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۳). وہ سیدھے حضرت علی کے پاس پہنچے. (۱۹۴۰ ، فاطمہ کا لال ، ۳۳). **۲. عمودی ، استادہ ؛ عموداً.** پر ایک کوٹھری میں سوا ایک آدمی کے دوسرے کی جگہ نہ تھی اونچاؤ اس کا ایسا کہ کوئی آدمی سیدھا کھڑا نہ ہوسکتا. (۱۸۴۷ ، تاریخ یوسفی ، کمل پوش ، ۸۴). جیسے ہی خطرہ محسوس ہوتا ہے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۴ ، اساسی حیوانیات ، ۲۲۹). [سیدھ + ا ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

ـــ اُلٹا / اُولٹا (ـــ ضم ا ، سک ل) صف.
رک : اُلٹا سیدھا جو زیادہ مُستعمل ہے.

شاعری کا نہیں دعویٰ ہے سحر کو لیکن
نظم کر لیتا ہے مضمون کوئی سیدھا اولٹا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۵۱).

ـــ اَورْما (ـــ و مج ، سک ر) امذ.
دو کپڑوں کے درمیان بھیردار سلائی. پہلے میں تم کو سیدھا اورما بتاؤں ، ایک الٹا اورما کہلاتا ہے ، پھر وہ بتا دوں گی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۶۳). [سیدھا + اورْما (رک)].

ـــ آنا محاورہ.
۱. دو ٹوک آنا ، بغیر روک ٹوک کے آنا ، براہ راست آنا ، سامنے سے آنا ، اِدھر اُدھر نہ بھٹکنا.

سنگِ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا
سیدھے کعبے سے جو اوٹھے تو کلیسا آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۱). **۲. سامنا کرنا ، مارنے کو تیار ہو جانا ، مد مقابل آنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) امذ.
اچھا مقدر ، اچھی قسمت ، خوش نصیبی کا زمانہ ، بھلے دن.

بے بلائے گھر میں آ جائیگا وہ دلبر مگر
بخت سیدھے چاہیئیں اور اچھی قسمت چاہئے

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰۲). [سیدھا + بخت (رک)].

ـــ بَنانا (بَنا دینا) محاورہ.
۱. کجی دُور کرنا ، ٹیڑھ نِکالنا.

ناوک مژگاں برگشتہ سے کی تھی ہمسری
کیوں نہ سن کر تیرگر سیدھا بنائیں تیر کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸). **۲. بل نکال دینا ، اَکڑ دُور کر دینا ، اینٹھن دور کرنا.**

خط نے کیا سیدھا بنایا کاکُلِ خمدار کو
کر دیا بیکار مورِ ناتواں نے مار کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۱). **۳. درست کرنا ، ٹھیک بنانا ، سرزنش کرنا ، سزا دینا ، سرکشی دُور کرنا.**

اے آہ ذرا بنا دے سیدھا
ہے چرخ میں سخت کج ادائی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۳۳). ایسا سیدھا بناؤں کہ مدت تک یاد رہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۶۲). **۴. تربیت کرنا ، راہ پر لانا،**

اس شریر لڑکے کو کسی اچھے اُستاد کے سپرد کردو ، وہ چند روز میں سیدھا بنا دے گا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۴۳).

---پٹنا محاورہ.
سیدھا بنانا (رک) کا لازم ؛ کجی دُور ہونا، درست ہونا، اکڑ نکلنا؛ غرور ختم ہونا.

کیا اکڑ سکتا ہے ظالم تیری سج دھج کے حضور
خوب سا سیدھا پٹے کر دیکھ کر بل کھائے سرو

(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۶۲).

---بیٹھنا محاورہ.
کارگر ہونا ، درست ہونا ؛ موافق مطلب ہونا.

جب نہ سیدھا بیٹھا منصوبہ کوئی
التجا تب جانکی سے یہ ہوئی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۸۰).

---بھنڈارا (---فت بھ ، سک ن) امذ.
(تیغ زنی) بائیں جانب کولھے اور پسلی کے درمیان کی ضرب (فن تیغ زنی ، ۱۹). [سیدھا + بھنڈارا (رک)].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.
۱. معصومیت ، بھولا پن.

تم اور سر ظلم و بدعت و جور
میں اور مرا سیدھا پن ہمیشہ

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۸۳).

کسی ظالم کے اک ناز تبسم ہی کا کیا کہنا
نہ جانے کس قدر انداز سیدھے پن کے آتے ہیں

(۱۹۵۶ ، صدرنگ ، ۹۰). **۲. سادگی ، بے ساختگی.** حالی نے ... شاعری میں سیدھا پن اور فطری انداز نظیر سے حاصل کیا. (۱۹۸۶ ، اردوئیت ، ۳۲۹). [سیدھا + پن ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---جانا محاورہ.
بغیر روک ٹوک چلے جانا ، براہِ راست پہنچنا.

وہ جو چلے ہیں اتنی جلدی ، دیکھیں کدھر کو جاتے ہیں
ٹھہرتے ہیں رستے میں کہیں یا سیدھے گھر کو جاتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۸).

ترے کرم سے یہ اُمید ہے مجھے شاہا
کہ سیدھا جاؤنگا جنّت میں بے وساطتِ حور

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲).

یاد میں ساقیٔ کوثر کے موئے ہم ہی کہ
سیدھے جنّت میں گئے ، خاصے مسلمان رہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۸۶).

---جواب (---فت ج) امذ.
دو ٹوک جواب ، کھرا جواب.

کہہ دیا منہ پھیر کر مجھکو جواب آتا نہیں
کوئی کج بحثی کرے تو ہے یہی سیدھا جواب

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۴۳). [سیدھا + جواب (رک)].

---جواب دینا محاورہ.
صاف صاف جواب دینا ، واضح بات کہنا ، کھری بات کہنا.

کیوں آرزوئے وصل کروں اس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۸). جس کے گھر میں بیری ہوتی ہے ، پتھر تو آیا ہی کرتے ہیں ، نہیں کرنا منظور ، سیدھا جواب دیدینا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۹).

---چلنا محاورہ.
راہِ راست اختیار کرنا ، مخلص رہنا ، دوستانہ عمل کرنا ، شائستہ رویہ رکھنا. وہ مجھ سے ٹیڑھا بھی چلے تو میں سیدھا ہی چلوں گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۳۳).

---راستہ / رَستہ لینا محاورہ.
فوراً چلا جانا ، توقف نہ کرنا.

کچھ جواب اس نے دیا خط کا جو اُلٹا سیدھا
نامہ بر نے مرے رستہ لیا گھر کا سیدھا

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷).

---رہنا محاورہ.
موافقت کرنا ، ساتھ دینا ، عہد پر قائم رہنا ، وعدہ نبھانا. جب تک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں عہد پر قایم رہیں تم بھی ان سے سیدھے رہو. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۳۱).

---سا صف.
۱. آسان ، سہل ، معمولی ، غیرمبہم.

رہِ اُلفت کو اک سیدھا سا رستہ ہم نے جانا تھا
مگر دیکھا تو اس رستے میں صدہا پیچ و خم نکلے

(۱۸۷۸ ، گلزارداغ ، ۲۱۶). سیدھا سا مقدمہ اس کے سامنے بیان کرو تو سمجھ نہیں سکتا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۸). **۲. غریب ، مسکین ، بے کپٹ ، جس میں چھل فریب نہ ہو ، بے کینہ ، بے تکلف ، جس میں غرور و تکبر نہ ہو** (نوراللغات). [سیدھا + ف : سا ، حرف تشبیہ].

---سادا / سادھا صف.
بھولا بھالا ، سادگی پسند ، سادہ مزاج ، سادہ لوح.

نرے سیدھے سادے ہم تو بھلے آدمی ہیں یارو
ہمیں کج جو سمجھے سو خود ولدالحرام الٹا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵).

چل گئی چال آپ کی ہم پر
سیدھے سادے تھے آ گئے دم میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۴). وہ بے حد مستقل مزاج اصول کا پکا ، سیدھا سادا اور صاف سچّا آدمی تھا. (۱۹۸۷ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). یہ وہ حضرات تھے جو سیدھے سادے سچّے مسلمان تھے. (۱۹۷۲ ، صد رنگ ، ۱۰). **۲. معمولی ، واضح ، جس میں پیچیدگی اور اُلجھن نہ ہو ، غیر مبہم.** کبھی سیدھے سادے طور پر بھی کہہ دیتے ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، محمد حسین آزاد ، ۸۶). سیدھا سادا سبب یہ ہے کہ سوالات کا

جواب دینے سے پہلے ان سوالات کو متعیّن کرنے کی کوشش نہیں کی گئی. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۳). ۳. **سچّا ، تصنع اور بناوٹ سے پاک**. مذہبِ اسلام ایک سیدھا سادھا مذہب ہے جس کے لیے کلمۂ توحید پڑھنا کافی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۵۰). [سیدھا + سادا/سادھا (رک)].

ـــ سَچّا (ـــ فت س ، شد چ) صف مذ.
ایماندار ، راست گو (ماخوذ : علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).
[سیدھا + سچّا (رک)].

ـــ سُنْنا محاورہ.
بات ماننا ، رضا مند ہونا ، توجہ دینا. میں تو چڑھاونگی تو سیدھا سن یا اُلٹا ، میں تو چڑھاوں گی مجھے تو اب یہی چڑھی ہے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۵).

ـــ سَوال کَرْنا محاورہ.
واضح طور پر پوچھنا ، براہ راست دریافت کرنا.

جب نوٹ کر چکا وہ جو سنتا گیا تھا حال
تو جانکی سے اس نے یہ سیدھا کیا سوال

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۳).

ـــ سِیدھا (ـــ ی مع) صف.
آسان ، سہل ، تصنع سے پاک.

طرز ٹیڑھی ہے سخن کی ترے کس سے ہو ، ادا
ظفر انداز ہے یاروں کا تو سیدھا سیدھا

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۹). غزل میں گاوں شراب بھی میں ہی پلاوں پھر لطف حاصل ہو یہ کہہ کر ہی شگوفہ بیچ صحبت میں بیٹھیں ... سیدھا سیدھا ٹھیکہ بھی بجانے لگیں. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۹۸۴). [سیدھا + سیدھا (رک)].

ـــ کاٹ امذ.
(تیغ زنی) **گردن یا جسم کے کسی حصّہ پر سیدھا کیا جانے والا وار**. سیف و سپر کے ذکر میں جن کے ضربوں کے نام یہ ہیں سیدھا کاٹ اس کی گردش مثل طمانچہ کے ہے اور ضرب اس کی سر سے پاوں تک پڑتی ہے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۳۳). اول سیدھا کاٹ پھر الٹا کاٹ مارے پھر بائیں پاوں کی طرف کھڑا کاٹ مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۱). اف : لگانا ، مارنا. [سیدھا + کاٹ (رک)].

ـــ کاٹ مارْنا محاورہ.
(تیغ زنی) **وار کرنا ، حملہ کرنا ، ضرب لگانا**. دائیں ہاتھ اور پاوں کو آگے بڑھانے اور اندر کے چکر سے سیدھا کاٹ مار کے ہاتھ کو دائیں گردش سے پشت پر لانے اس کے بعد بایاں ہاتھ اور پاوں آگے بڑھانے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۱۹).

ـــ کَرْنا / کر لینا محاورہ.
۱. **راہِ راست پر لانا ، گمراہی سے بچانا**. تقدیر کی خبر نہ تھی کہ سید کاظم کو سیدھا کرنے جاتا ہوں ، اُلٹی میری کر کری ہو جائے گی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۲).

واسطے عبرت کے کیا سے کیا بنا دیتی ہے یہ
سیدھا کرنے کے لئے قدرت سزا دیتی ہے یہ

(۱۹۳۸ ، کسان کی آہ ، ۱۱). ۲. **غرور مٹانا ، قابو میں لانا ، سرکشی دور کرنا ، کس بل نکالنا**.

کرے گی دیکھنے کس کس کو سیدھا
یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۶۷).

کیا ہے اس نے بڑے سرکشوں کو یوں سیدھا
کہ جنتری سے کوئی جس طرح نکالے تار

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۷). اب لاٹھی مارنا ہو یا پھول کی چھڑی چلانا ، میں بے سیدھا کیے نہ رہوں گا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۲۲). ۳. **کجی دور کرنا ، خم نکالنا ، سنوارنا بنانا**.

کون یوں شانے سے ہر وقت کرے گا سیدھا
خوب بل کھائے گی وہ زلفِ دوتا میرے بعد

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۷). ۴. **مار پیٹ کر راہ راست پر لانا ، سزا دینا**. جن کو اپنے سے بل کرتے دیکھا اون کو سیدھا کرنے لگا. (۱۹۳۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۸).

سیدھا کروں گی آج رونے کو خوب سا
آڑا منگانے پر ہوا ترچھا ، کمال ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۶). ۵. **نشانہ لینا (عموماً تیر کے ساتھ) ، شست باندھنا**.

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت (وزیر) ، ۱۳۹).

آتشیں آہ نے بل خاک نکالے دیکھو
سیدھے کرتا ہے ادھر ناوکِ مژگاں کوئی

(۱۹۰۵ ، داغ ، مہتاب داغ ، ۱۷۱). ۶. (أ) **رُخ کو سامنے لانا ، درست و ہموار کرنا ، حالت ٹھیک کرنا**. یہ روئی رکھنے کی چنگیر جو ٹیڑھی ، بڑنگی پڑی ہوئی ہے ، سیدھی کر کے رکھو. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۶). اخبار کو موڑ توڑ کر پھینکنے والا تھا کہ کچھ خیال آ گیا ، اخبار کو سیدھا کیا. (۱۹۴۰ ، صید و صیاد ، ۲۴۰). (أأ) **استوار کرنا ، رخ ٹھیک کرنا ، پنجے پر کھڑا ہونا**. بائیں پاوں کا پنجہ سیدھا کر کے کھڑا کاٹ مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب ، ۳۶). ۷. **کمانا ، کھرا کر لینا ، حق الخدمت یا معاوضے کو حاصل کر لینا**. ایک وکیل گھنٹہ بھر بحث کرکے ایک ہزار سیدھا کر لیتا ہے. (۱۹۶۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۵).

ـــ گھاٹ امذ.
سیدھا باڑھ. آگ ہی تو لگ گئی تن بدن میں ، ہات میں سیدھے گھاٹ کا سوسن پتہ تھا. شپ سے کھینچ ، ایک انی جو دبتا ہوں ، دو انگل پیلا آنکھ میں اتر گیا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۴). [سیدھا + گھاٹ (رک)].

ـــ گھر خُدا کا کہاوت.
اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو آخر کار ہر مصیبت میں بار بار خدا کو یاد کرتا ہے ، سر جھکا کر خدا کو یاد کرنے میں نجات جانتا ہے یا بار بار کسی کے پاس مدد کے لیے جاتا ہے.

جُھکا جو سرو قد مسجد کو تاکا
مثل سچ ہے کہ سیدھا گھر خدا کا
(۱۸۴۰ ، دیوانِ اسیر (مظفر علی) ، ۳ : ۵۲).
مرے دل کو بتوں نے خوب تاکا
مثل سچ ہے کہ سیدھا گھر خدا کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۱).

---لے جانا نہ اُلٹا لینے جانا محاورہ.
کسی طرح قابو میں نہ آنا ، کسی بھی بات کو نہ ماننا ، کسی پہلو رضا مند نہ ہونا.
تم نہ سیدھے لے جاے ہو نہ صاحب اُلٹے
آپ ہی شکوے کرو آپ ہی شرماؤ بھی
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۹).

---مارگ (---سک ر) امذ.
سیدھی سڑک ، صراطِ مستقیم ، سیدھی راہ ، سیدھا رَستہ ، راہِ راست.
سیدھا مارگ دہرنا پاؤ
حق کو پاونے دیکھو جاؤ
(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۶)). [سیدھا + مارگ (رک)].

---مُسَلْمان (---ضم م ، فت س ، سک ل) امذ.
۱. **بھولا بھالا ، بے ضرر ، بے کپٹ ، جو شریر نہو.**
لُطف لازم ہے کہ ہیں سیدھے مسلماں آپ تو
بھول کر کعبے سے آئے جانبِ بُت خانہ ہم
(۱۸۵۴ ، دیوانِ اسیر (مظفر علی) ، ۲ : ۲۳۲).
جفا سیدھے مسلمانوں پہ ہر دم
بُتو کافر بہت اچھا بہت خُوب
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۶۹).
ستاتے ہیں یہ بُت سیدھا مسلماں جان کر مجھ کو
انہیں تو چاہنے والا بھی ان کی جوڑ کا ملتا
(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۵). ۲. **پرہیزگار ، متقی ، پختہ ایمان والا.**
الہیٰ حور حصّہ ہو کسی سیدھے مسلماں کا
ہمیں وہ چاہئے معشوق جو بانکے سے ہو بانکا
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۸). [سیدھا + مسلمان (رک)].

---نام نہ لینا محاورہ.
طعن و طنز پر مصر رہنا.
کتنا ٹیڑھا ہے وہ ظالم مجھ سے
نام لیتا نہیں میرا سیدھا
(۱۹۲۴ ، فیضان شوق ، ۳۵).

---نِکَل آنا محاورہ.
صاف بچ جانا ، مشکلوں میں نہ پھنسنا.
تسبیح و مصلے سے پڑے پھیر میں زاہد
دل سے جو گیا کعبہ میں سیدھا نکل آیا
(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۸۶).

---ہاتھ صف ، م ف.
دائیں جانب خدائے تعالیٰ انہو کے دلاں پر ایمان سیدھے ہات کی طرف لکھا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰). داخل ہوتے ہی ... نظر سیدھے ہاتھ والے ... دروازے پر پڑی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱۶۵). [سیدھا + ہاتھ].

---ہو جانا ف س ؛ محاورہ.
۱. **راہِ راست پر آنا ، اکڑ ختم ہو جانا ، سدھر جانا.** بہتیرے تک چڑھے ، منّہ پھولے ... بیوی سے آ کر سیدھے ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱۵). شہسوار منّہ زور گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو لگام زور سے کھینچتا ہے یہاں تک کہ گھوڑا سیدھا ہو جاتا ہے اور سوار کو اس کی مرضی کے مطابق لے چلتا ہے. (۱۹۶۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۵). ۲. **آمادہ ہونا.** وہ لاٹھیاں لے کر فوجداری کرنے کو سیدھے ہو گئے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۶) ۳. **موافق ہونا ، بہتر ہو جانا ، صحیح ہونا ، درست ہو جانا ، سازگار ہونا.**
سیدھا ہو جائے جو برگشتہ مقدر بھی ہو
حُر سا رہرو ہو تو شبیر سا رہبر بھی ہو
(۱۹۴۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۶).

---ہو لینا محاورہ.
چلا جانا ، روانہ ہونا ، راستہ اختیار کرنا ، چلتا بننا. ڈاکٹر صاحب تھوڑی دیر بیٹھ کر اور یہ کہہ کر سیدھے ہو لئے « اب انشاءاللہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہو گی ». (۱۹۰۰ ، مودہ ، ۱۵). یہ چُپکے سے برابر آیا ایک کی رسّی تلوار سے کاٹ پیٹھ پر بیٹھ سیدھا ہو لیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۶۶).

---ہونا محاورہ.
۱. **درست ہونا ، راہِ راست پر آنا.**
یو دیدے جو دن دن رسیدے ہوئے
سو دندے ہو کر مج ہو سیدے ہوئے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۳).
سیدھا ہے تُجھ سُوں ہاشمی تُوں بھی سیدھے ہو کے مل
ہٹ نت غصہ کینہ کپٹ دل میں سیں سُٹ دے کاڑ کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸). لیکن الف خان بڑی مشکل سے سیدھے ہوئے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۹). ۲. **روانہ ہونا ، چلا جانا ، بھاگ جانا ، چلتا بننا.** وہ ایک بے خطر رستہ لے کر متھرا کو سیدھا ہوا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۵). یہ مکار مجھے تہ خانہ میں لے گئی اور وہاں ادھر مجھ سے تو کچھ نہ کہا اور باہر نکل دروازہ بند کر کنڈی لگا ، سیدھی ہوئی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۰). ۳. **ادب و تمیز سے کام لینا.** دیکھو کوئی آ نہ جائے ، سیدھی ہو کر بیٹھو. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۳۵). ۴. **کام بننا ، درست ہونا ، کامیابی حاصل کرنا.** جو کوئی دبدے کوں دیکھیا سو دیدہ ہوا حق رسیدہ ہوا کام اسکا سیدھا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۲). ۵. **موافق ہونا ، قسمت کا یاوری کرنا.**
کچھ ہوئے طالع مرے سیدھے جو خط اُس نے لکھا
کہہ کے بسم اللہ بے تاخیر سیدھے ہاتھ میں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۰). ۶. **استادہ ہونا ، بلند ہونا.**

سرو قدوں سے اگر پالا پڑے
خوب سیدھا باغ میں شمشاد ہو
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۰).
باغ میں دیکھ کے قامت اس کا
ہو گیا آج صنوبر سیدھا
(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۱۴). ۷. **مہربان ہونا ، موافق ہونا**.
کیا کڈھب چرخِ کج نے پھیکا تھا
پر خدا کچھ ہمارا سیدھا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۷).
دنیائے منقلب کا میں قائل ہوں کس طرح
سیدھا ہوا فلک نہ کسی انقلاب میں
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۷).
ملیں وہ تو موافق ہے زمانہ
زمیں ہموار سیدھا آسماں ہے
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۵۸).

سیدھا (۲) (ی مع) امذ.
بھوجن یا کھانا تیار کر لینے کی اشیاء ، کھانے پینے کا سامان کچی خوراک (آٹا ، گھی ، گڑ ، نمک ، دال وغیرہ)، آزوقہ ، سوکھی چیزیں. بانی نے مادھوجی سے عرض کیا کہ سیدھا موجود ہے آپ رسوئی بنا لیویں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۸۰). عورتیں انھیں تھالیوں میں سیدھا اور نہ جانے کیا کیا بھینٹ کرتیں ، عقیدت ہی تو ہے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۷۲). [س : اَشدھ अशुद्ध].

۔۔۔ دینا محاورہ.
کچی خوراک کسی خوشی کے موقع پر برہمن یا ارباب نشاط وغیرہ کو دینا (فرہنگ آصفیہ).

۔۔۔ مَنسَن یا پُن کَرْنا محاورہ.
برہمنوں کے واسطے کچی خوراک نکال کر علیحدہ رکھنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

سیدھائی (ی مع) امث.
سیدھا ہونا ، سیدھ ، قطار میں ہونا ، سیدھا پن . سامنے کو ایک سو قدم تک اور وہاں کوئی نشان پکڑیں اور سیدھائی کے بیچ میں پچاس قدم اور ایک نشان پکڑیں. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول، ۱۰۸). راڈ کی سیدھائی دیکھنے کے لئے ایک خاص قسم کا فرما بنا ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۱۲۵). [سیدھا + ئی، لاحقۂ کیفیت].

سیدھی (ی مع) صف مث ؛ =سیدی.
سیدھا (رک) کی تانیث.
روانہ ہوا واں تے شہ بانْد صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدھی طرف
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).
مین جو کہیا تجہ اوپر
بوسن سیدی ، عبرت دہر
(۱۶۸۴ ، راجو قتال ، سہاگن نامہ ، ورق ۵ الف).

کروں میں بات الٹی یا کہ سیدھی لیک کیا حاصل
نہ ہے تاثیر الٹی میں نہ ہے تاثیر سیدھی میں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۰). میں ماما کی طرح سیدھی اور زاہدہ کی طرح بیوقوف نہیں ہوں کہ اس لفاظی میں آ جاوٴں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۴۴). [سیدھا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

۔۔۔ اُلٹی کَہْنا محاورہ.
الٹی سیدھی جو منہ میں آئے کہہ دینا.
وہ سیدھی الٹی اک منہ میں سو سو مجھ کو کہہ جانا
دم بوسہ وہ تیرا رُوٹھ جانا یاد آتا ہے
(۱۸۷۲ ، کلیات نظام ، ۴۳۵).

۔۔۔ اَلحَمْد بھی پَڑھنی نَہیں آتی کہاوت.
پیغمبرؐ کی امت ہیں مگر ناخواندہ ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ اُنگلی / اُنگلِیوں (سے) گھی نَہیں نِکَلْتا کہاوت.
نرمی سے کام نہیں چلتا ، سختی کئے بغیر بات نہیں بنتی.
مثل مشہور ہے مدّت سے سچی
کبھی نکلا نہ سیدھی انگلیوں گھی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۵۲۳). کفیل کو غصّہ آیا ، گینڈا چمکایا ، کہا «اے جوان تیری قضا آئی ہے سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۶۶۷). سبروں مٹھائی جو دن رات الفتے کھا رہے تھے مگر ان پر توجہ کرتا ، سیدھی انگلیوں گھی نہ نکلتا تو ٹیڑھی کرتا مگر اس کو ... دخل دینا ہی قسم ہو گیا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۷). سیدھی انگلی گھی نکلتا تو اس ہنگامے کا کیا مجھے شوق ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۸).

۔۔۔ اُنگلِیُوں گھی نِکَلے تو ٹیڑھی کیوں کیجئے کہاوت.
اگر نرمی سے کام نکلے تو سختی نہیں چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ آنکھ (۔۔۔غنہ) امث.
(کنایۃً) لطف ، مہربانی ، پیار ، عنایت.
وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہِ یار کج
(۱۸۳۱ ، کلیات ناسخ ، ۲ : ۴۹). [سیدھی + آنکھ (رک)].

۔۔۔ آنکھ سے دیکھنا محاورہ.
ملتفت ہونا ، عنایت کی نظر سے دیکھنا.
نگاہِ کج سے بھلا جس نے عمر بھر دیکھا
وہ سیدھی آنکھ سے سُونے مزار دیکھ چکے
(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۸۰).

۔۔۔ آنکھوں م ف.
ہنسی خوشی ، بغیر بگڑے ، سلوک سے . ان سے سیدھی آنکھوں روپیہ نہیں نکل سکتا. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۶).

۔۔۔ آنکھوں بات نہ کَرْنا محاورہ.
رک : سیدھے منہ بات نہ کرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بات امذ.

۱. صاف اور سچی بات ، معقول اور درست معاملہ.

لاکھ بل ڈالے ہے کافر ایک سیدھی بات میں
زلف تیری ہے بلا ، ڈرتے ہیں اس کے بل سے ہم

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۶۵).

اے شاد کسی سے ٹل کی لیں ہم کیوں کر
سیدھی تو یہ بات ہے کہ مرنا ہے ہمیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ۲۳). **۲. راست طریقہ ؛ اچھا ڈھنگ ، اُصول طرز یا چلن ؛ قاعدے کا کام.**

کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں
آپ کی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیئے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۸۳). [سیدھی + بات (رک)].

---بات کا اُلٹا جواب امذ ؛ فقرہ.

بے مروتی کا برتاؤ ، کج ادائی کا اظہار ، بے رُخی کا جواب.

حال سچ کہنے پہ یہ ترچھی نگہ
اتنی سیدھی بات کا الٹا جواب

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخاب وحید ، ۸۰). [سیدھی + بات (رک)].

---بات کرنا محاورہ.

محبت اور گرمجوشی سے پیش آنا ، پیار اور لگاؤ دکھانا.

تو نہیں کرتا ہے سیدھی ایک بات
کیا یہ خفی ہے تری گفتارِ کج

(۱۸۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۸۷).

ہوویں جب ہم خواب ہم وہ بات اگر سیدھی کریں
بسترِ راحت پہ یوں کیوں کر کمر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۱).

---باڑھ امث.

سیدھے ہاتھ کی روک ، بچاؤ کا ایک حربہ. دونوں ہاتھوں میں پٹہ جڑھا کے داہنا پاؤں آگے بڑھا کر ایک ساتھ سیدھی باڑھ بتاتا ہوا ... سیدھا کاٹ مارے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۳۷). [سیدھی + باڑھ (رک)].

---باندھنی (---غنہ ، سک دھ) امث.

بنوٹ کی ایک بندش کا نام ، جس سے دشمن کو بآسانی زیر کرلیا جاتا ہے. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی سیدھی باندھنی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [سیدھی + باندھ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---بھرنا محاورہ.

راہ لینا ، دوڑ لگانا ، روانہ ہونا ، تیز چلنا ، بے تحاشا بھاگنا. اب میاں پشو صاحب کا حال سنیئے کہ بوتل والے کی بوتلیں توڑ ، جھوٹا اونڈھا کر کے جو سیدھی بھری تو ایک کنواری خانے میں پہنچے. (۱۸۹۳ ، پشو ، ۸).

---تول تولنا محاورہ.

پورا پورا وزن کرنا ، تولنے میں کمی نہ کرنا. انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۵۰).

---چاک امث.

(تیغ زنی) دونوں پانو برابر کر کے سیدھے ہاتھ سے وار کرنا. ضرب سیدھی چاک سر کے جبڑے سے اور پانو کی ایڑی اور جو جگہ خالی دیکھے مارے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۹). [سیدھی + ف : چاک + ی ، لاحقۂ اسمیت بصیغۂ مونث].

---چال امث.

نیک راستہ ، درست طریقہ ، سلامت روی ، میانہ روی.

نیک ہے کوئی بساط دہر میں کوئی ہے بد
رخ کی سیدھی چال ہے فرزیں کی ہے رفتار کج

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۶). [سیدھی + چال (رک)].

---چال چلنا محاورہ.

سلامت روی اختیار کرنا ، درست اور میانہ روی سے کام لینا.

خیریت چاہیے تو سیدھی چال چل او مال مست
کرتے ہیں نشہ میں چلتے ہیں اگر میخوار کج

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۹).

نہ سیدھی چال چلتے ہیں نہ سیدھی بات کرتے ہیں
دکھاتے ہیں وہ کمزوروں کو تن کر بانکپن اپنا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۸).

---راہ امث.

راہِ راست ، بے خطر راستہ ، صحیح ، آسان ذریعہ.

بھول بھٹکنا ناں رہی لاگے سیدھی راہ
پہنچے پاک حضور موں کہہ کلمہ نوشاہ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۸۰).

نہ پستی و بلندی ہے نہ ایسے بھیڑ کے رستے
عدم کی راہ سب راہوں سے ہے اے بے خبر سیدھی

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۵۶). [سیدھی + راہ (رک)].

---راہ لینا محاورہ.

راستے میں قیام نہ کرنا ، تیزی سے راستہ طے کرنا.

سوغات حکیم کی وہ دینا
پھر واں سے وہ سیدھی راہ لینا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۰۲).

---زُبان (---فت نیز ضم ز) امث ؛ ف.

ملائمت ، مہربانی ، نرمی.

گالی ہوتی ہے اب تو تکیہ کلام تیرا
سیدھی زبان کسو سے گفتار ہے تعجب

(۱۷۹۲ ، دیوان محب ، ۹۵). [سیدھی + زبان (رک)].

---سادی/سادھی امث.

سیدھا سادھا کی تانیث.

سیدھی سادی کلیاں دیں آپ نے
کج ادائی کا مزا جاتا رہا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۴۱). یہی اسلام کی عملی اور سیدھی سادی عبادت تھی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۴۴).

شیخ علی حزیں کی قبر تو سیدھی سادی ہے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۱). [سیدھی + سادی (رک)].

---سڑک (---فت س ، ڑ) امث.
سیدھا راستہ ، سیدھی رہ ، محفوظ راستہ.

چھڑایا مانگ نے سودائیوں سے کوچۂ گیسو
چلے تھے ٹیڑھے رستے مگر سیدھی سڑک نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۶).

راستی سیدھی سڑک ہے جس میں کچھ کھٹکا نہیں
کوئی رہرو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۳۴۷). [سیدھی + سڑک (رک)].

---سُنانا محاورہ.
سخت سست کہنا ، برملا برا بھلا کہنا ، لعنت ملامت کرنا ، طعن و تشنیع سے کام لینا.

خدا کے واسطے دیکھو تو یہ کیا کج ادائی ہے
سوالِ بوسہ پر کہتے ہیں سیدھی سناؤں گا

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش ، ۷۵).

ہوئے عاشق تو بس کس بات کا ہے ننگ پھر ہم کو
کوئی ہم سے کہے ، سیدھی سناوے جس کا جی چاہے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگیں ، ۱۳۰).

لوگ سیدھی مجھے سناتے ہیں
پاس جب سے وہ کجکلاہ نہیں

(۱۸۶۶ ، دیوان فیض ، ۱۷۶).

---سی بات امث.
واضح بات ، آسان بات.

رونا فراقِ یار میں سیدھی سی بات ہے
اس کے علاوہ اور بھی ہیں کام خاص خاص

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۶۲).

---سیدھی سُنانا محاورہ.
رک : سیدھی سنانا.

سیدھی سیدھی ہمیں ہر وقت سنا بیٹھتے ہو
نام سن پایا ہے صاحب نے ہمارا سیدھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹).

---سیف (---ی لین) امث.
سیدھی تلوار جس میں خم نہیں ہوتا ، سروہی.

وہ سیدھی سیف بن جاتے ہیں جب سر کو اُٹھاتے ہیں
خم شمشیر ہیں جس دم جھکایا اپنی گردن کو

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۵۷). [سیدھی + سیف (رک)].

---طَرح (سے) م ف.
۱. آہستگی سے ، نرمی اور ملائمت سے ، بآسانی.

وہ کج رَوش نہ ملا راستے میں مجھ سے کبھی
نہ سیدھی طرح سے اُن نے مرا سلام لیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳).

سیدھی طرح نہ سرو سنے گا سخن درست
جب تک نہ بل کرے مرا سروِ سخن درست

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰۳). **۲. شرافت سے ، تہذیب سے ، بھلمنسائی سے.**

اے کج روش تو نامہ نہ لکھ بھیج مت پیام
قاصد کا میرے سیدھی طرح سے تو لے سلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۶).

آنکھ کیوں کرتا ہے ٹیڑھی رکھ نظر سیدھی طرح
ہم سے ملتا ہے تو مل ، اے عشوہ گر سیدھی طرح

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳). **۳. بغیر فتنہ و فساد ، خاموشی سے.** اس مرتبہ کوٹھے پر سے صاحبزادہ بلنداقبال نے فرمایا «اپے جا سیدھی طرح چلا جا، نہیں تو قسمیہ ایک کُتا ایسا دونگا ، مغز اللہ شریف کے دو ہو جائیں گے. (۱۹۵۴ ، پیرنابالغ ، ۶۰). **۴. صاف صاف ، کُھلم کُھلا ، بغیر اینچ پینچ کے.**

سیدھی طرح سے کیوں نہ کہو اب نہ آئیو
ٹیڑھے جو ہو رہے ہو تم اِس بانکپن سے کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰).

---قِسمَت (---کس ق ، سک س ، فت م) امث.
اچھی قسمت ، خوش بختی.

سیدھی قسمت ٹیڑھی قسمت
سب کا علاج دردِ محبت

(۱۹۳۶ ، رمز و کنایات ، ۸۳). [سیدھی + قسمت (رک)].

---کَہنا محاورہ.
سچ کہنا ، حق بات کہنا.

میں رند ، پارسا وہ ، ضد ہو گئی ہے باہم
سیدھی کہوں تو الٹی مجھکو سُنائے واعظ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۱).

---گالی امث.
صاف گالی ، برملا لعن طعن.

سیدھی سیدھی گالیاں دیں آپ نے
کج ادائی کا مزہ جاتا رہا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۱). [سیدھی + گالی (رک)]

---لَکیر (---فت ل ، ی مع) امث.
سیدھا خط ، خط منحنی کی ضد ، ہموار سطر. اس بارے میں مرتبین انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا بھی متفق ہیں کہ اعداد کے اظہار کا کام سیدھی سیدھی لکیروں سے لیا جاتا تھا. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۶). [سیدھی + لکیر (رک)].

---مانگ (---غنہ) امث.
(عور) ناک کی سیدھ میں نکلی ہوئی مانگ (آڑی مانگ کے بالمقابل جو ایک جانب کو نکالی جاتی ہے).

کیا دل نے سیدھی مانگ کے رستے کو چھوڑ کر
کی راہ کُوئے زُلفِ گرہ گیر میں غلط

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۹) . اس نے سیدھی مانگ نکال

رکھی تھی جو اس کے بیضوی چہرے پر بہت سجتی تھی۔(۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۳۶)۔ [سیدھی + مانگ (رک)]۔

---ملاقات (---ضم م) امث۔
رسمی ملاقات ، برائے نام ملنا جلنا۔

مدت ہوئی کہ ویسی ملاقات رہ گئی
اب گلہ کہ سیدھی ملاقات رہ گئی

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۳)۔ [سیدھی + ملاقات (رک)]۔

---نظر (---فت ن ، ظ) امث۔
(کنایۃً) پیار ، محبت یا مہربانی کا سلوک۔

فلک تو ٹیڑھ ہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۸)۔

نہ کچھ قدر ہم کو نہ زر چاہیے
فقط ایک سیدھی نظر چاہیے

(؟ ، لا اعلم (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۰۷))۔ اف : رکھنا ، ہونا ۔ [سیدھی + نظر (رک)]۔

---نظر کرنا محاورہ۔
مہربان ہونا ، پیار ، محبت اور عنایت سے پیش آنا۔

آنکھ رہتی ہے ہمیشہ ان کی ٹیڑھی ہمنشیں
دیکھئے کس روز وہ ہم سے نظر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۱)۔

---نگاہ/نگہ (---کس ن / کس ن ، فت مع گ) امث۔
رک : سیدھی نظر۔

وہ بھی اب موقوف ظالم نے رکھا میری طرف
دیکھنا سیدھی نگہ سے کہ اور بیگہ کا

(۱۷۹۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۰)۔

دشمن کی نہ جا ، سیدھی نگاہوں پہ کہ جوں تیغ
سیدھی ہے تو اک اس میں ہے خم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸)۔

قہر ہے ابروئے پرخم ہے ، غضب سیدھی نگہ
جان لینی ہے ، تو لو اس تیغ سے اس تیر سے

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۱۲۳)۔ سوتیلی ماں ... گھر کا کام کرانا چاہتی تھی ... مگر پھر بھی سیدھی نگاہ دیکھنے کو تیار نہ تھی۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۲)۔ اف : دیکھنا ، رکھنا ، کرنا ، ہونا۔ [سیدھی + نگاہ / نگہ (رک)]۔

---بانک (---غنہ) امث ؛ م ف۔
سیدھی طرح سے ، مناسب طریقے سے۔ جس جس نے منہ کھولا ، سیدھی بانک نہ بولا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲)۔ [سیدھی + بانک (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
۱. راہ راست پر آنا ، نیکی کا راستہ اختیار کرنا ، بے راہ روی چھوڑنا ، کج روی ترک کر دینا۔

ٹیڑھی ہے جنوں کی راہ چھوڑو
سیدھی ہو جاؤ آہ چھوڑو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۱۵)۔ **۲. مڑ جانا ، روانہ ہونا ، فوراً واپس چلے جانا۔** کھڑے کھڑے آنی بیل کا روپیہ دے الٹے پاؤں سیدھی ہو لی۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶)۔ **۳. اصلی حالت پر آنا ، کجی و خامی دور ہونا ، درست ہونا ، بہتر ہونا۔**

بھائی وہ مر چکا ہے کہ تھا جس کے دم سے گھر
سیدھی ابھی ہوئی نہیں ٹوٹی ہوئی کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲۳۸)۔

سیدھے (ی مع ، ی مج) صف۔
سیدھا (رک) کی جمع اور مغیرہ صورت ؛ مرکبات میں مستعمل۔ دل میں یہ بڑا خوش تھا کہ من موہن کو سیدھے ڈھرے پر لے آیا۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۲)۔ [سیدھا (بحذف ا) + ے ، لاحقۂ ظرف]۔

---جی (سے) م ف۔
پیار ، محبت ، ہنسی خوشی سے۔

کٹی عمر سنتے ہوئے ٹیڑھی بات
کبھی سیدھے جی سے پکارا نہیں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۲۴۲)۔

---چلے آنا محاورہ۔
بلاتامل چلے آنا ، بغیر کسی پس و پیش کے آنا۔ وہ میرے دل کے سچے سچے حال سے واقف ہو جائیں توسیدھے چلےآئیں۔ (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۶۰)۔

---دل سے م ف۔
رک : سیدھے جی سے۔

کبھی ٹیڑھی باتوں سے مارا اسے
کبھی سیدھے دل سے پکارا اسے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۰۷)۔

---دن آنا محاورہ۔
برے دن آنا ، شامت آنا۔ کیا تو نے باؤلے کتے کو کاٹا ہے یا تجھے قضا نے پکارا ہے یا تیرے دن سیدھے آئے ہیں جو ایسا سوال کرتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۸۵)۔

---دن ہونا محاورہ۔
دن سیدھے ہونا ، قسمت اچھی ہونا۔ سیدھے دن تھے جو گئی چیز مل گئی۔ (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۷)۔

---ڈھرے پر آنا محاورہ۔
مطلب کی بات پر آنا (مہذب اللغات)۔

---سبھاؤ (---ضم س ، و مع)۔(الف) امذ۔
۱. **رک : سیدھی طرح۔** سیدھے سبھاؤ اپنا نام ایسا کھلا کھلا لکھو کہ پڑھنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷)۔تم سیدھے سبھاؤ مجھ سے پوچھ کیوں نہیں لیتی ہو

(۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۶). ۲. **بھولپن سے ، بغیر کپٹ کے ، صاف دلی سے ، سادگی سے.** میں تو سیدھے سبھاو کی آدمی چھل پانچ کیا جانوں.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۶) . کہیں کہیں حالات پر ان کا طنز اپنے سیدھے سبھاؤ کے باوجود کاٹ کیے بغیر نہیں رہتا.(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۴۳).(ب) م ف. ۱. **بے خیالی میں ، بے خبری میں ، بلاتامل.** اتنا لمبا چوڑا پردہ لگانا کیا ضرور تھا سیدھے سبھاؤ چلی آئی ہوتیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۱). اصلا جو مجھے خبر ہو ، میں سیدھے سبھاؤ چلا آتا تھا ، پولیس کے ایک سپاہی نے کاغذ دکھلایا ، اور نکال کے ہتھکڑی ڈالدی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۶۵). ربل کا موجد ایک شخص تھا ... اس نے سیدھے سبھاو ڈھکنے پر ایک چھٹنک رکھ دی جو اتفاق سے اس کے پاس پڑی تھی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۸۲). بےچارہ کیا کرتا سیدھے سبھاو چلنے لگا. (۱۹۸۹ ، خیمے سے دور، ۱۰۴). ۲. **باتوں باتوں میں.** ان کے منہ سے سیدھے سبھاؤ ایسے فقرے کہلواتا ہے کہ رازدار اور ہی مطلب نکال لیتے ہیں. (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۱۳۳). [سیدھے + سبھاؤ (رک)].

---سے م ف.
رک : سیدھی طرح. ارے بھونرے ! اگر تو سیدھے سے میرا کہنا نہ مانے گا تو پھر سمجھ لے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۵۸).

---کا مُنھ کُتّا چاٹے/چاٹتا ہے کہاوت.
غریب ہر سب کا زور چلتا ہے ؛ کمزور کو ہر کوئی ستاتا ہے. اتنی جربت (جرات) ہوتی تو کسی کی گاڑی پکڑی ہی نہ جاتی، سیدھے کا منہ کتے چاٹتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۵).

دب سَٹھ سے کب کام چلا ہے ، لوہا ہی لوہے کو کاٹے
ساتھی سنا نہیں کیا تو نے سیدھے کا منھ کتا چاٹے

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، ۳۰۳).

---مُنھ م ف.
نرمی سے ، ملائمت سے خندہ پیشانی سے. کیسے افسوس کی بات ہے کہ اگر تم میاں کو سیدھے منہ اپنی اماں سے بات بھی کرتے دیکھو تو مزاج بگڑ جائے. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر، ۲۲۹). [سیدھے + منھ (رک)].

---مُنھ (سے) بات کَرنا محاورہ.
متوجہ ہونا ، خلوص یا دلچسپی سے ملنا ، ہم کلام ہونا. ہم اس انعام سے باز آئے ، یہ سیدھے منہ بات ہی کرے اور وہ ہرگز ان کی طرف آنکھ نہ ملاتا تھا اس واسطے کہ موتی دینے پڑیں گے. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۵). مراری ... سوشی تو آج سیدھے منہ بات نہ کرے گی کتابیں تو اچھی معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۱۷ ، مُراری دادا ، ۱۱).

---مُنھ بولنا محاورہ.
رک : سیدھے منھ بات کرنا. دیورانی کبھی سیدھے منھ بولتی ہی نہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹).

---مُنھ سُنانا محاورہ.
صحیح صحیح بتانا ، ہیر پھیر کے بغیر واضح کرنا. راگ نہ گا ، بیٹھ جا پہلے تو یہ بتا ، سیدھے منہ سُنا میرا جوڑا بھی لائی ہے یا خالی ہاتھ چلی آئی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۳).

---ہاتھ سے م ف.
بِلا حِیل و حُجّت ، بآسانی ، ہنسی خوشی ، سیدھے سبھاؤ. پہیلیاں میں بُوجھتی ہوں ، سیدھے ہاتھ سے دونوں کتابیں اِدھر رکھ دو. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۳). بس اب بہانہ نہ کیجئے، شرط تم ہار چکیں ، وہ انگوٹھی لائیے ، سیدھے ہاتھ سے. (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۷). ہر شخص دعویدار تھا کہ اب جو کُچھ بچا ہے اس میں سے ہمارا حصّہ بھی سیدھے ہاتھ سے رکھ دو. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۵۹).

سیدھیاں بَھرْنا محاورہ.
اُڑان بھرنا ، تیزی سے روانہ ہونا. میں نے بولیورسینٹ جیمس کی طرف سیدھیاں بھریں اور آپ کے پاس آ ہی دھمکا. (۱۹۱۳ ، دوارکا پرشاد افق ، کرشمۂ تقدیر ، ۱۲).

سیدھیاں سُنانا محاورہ.
رک : سیدھی سُنانا.

کجی اس کی جو میں جتانے لگا
مجھے سیدھیاں وہ سُنانے لگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۵).

بانکپن کا شکوہ سُن کر اور بھی برہم ہوئے
سیدھیاں لاکھوں سنائیں کج ادائی کے عوض

(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۱۳۶). یہ سیدھیاں سنا رہا ہے وہ گالیوں کو سُہالیاں سمجھ رہی ہے.(۱۹۷۴،کاشف الاسرار، ۶۵).

سیدھیاں ہونا محاورہ.
تیاریاں ہونا ، ارادے ہونا. کہو یار جی اب کدھر کی سیدھیاں ہیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۳).

سِیڈار (ی مع) امذ.
تِکونا چنار جیسا درخت جو عرب کے بعض علاقوں میں پایاجاتا ہے. سیڈار پیغمبروں کا پسندیدہ ... جسے ارض الرّب بھی کہتے ہیں یعنی خدا کا درخت. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷۳). [انگ: Cedar].

سَیڈ ازم (ی لین ، سک ڈ ، کس ا ، سک ز) امذ.
ذوقِ ایذا رسانی ، سادیت. آغا کی طبیعت میں سیڈازم کا جاندار شائبہ تھا بلکہ وہ زیادتی اپنے آپ سے بھی روا رکھتے تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۴۴). [انگ : Sadism].

سِیڈی (ی مع) امث (قدیم).
رک : سیڑھی.

کہے لاو سِیڈی میں اوتروں تلے
کہیں لوگ تم کوں آے چلے

(۱۶۶۹ ، آخرگشت (ق) ، ۵). [سیڑھی (رک) کا قدیم اِملا].

سیڈھی (ی مع) امث (قدیم).
رک : سیڑھی. جیسے ہی دو تین سیڈھی پر قدم رکھا کسی نے اٹھا کر نیچے پھینک دیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۹) .
[سیڑھی (رک) کا قدیم اِملا].

سیر (۱) (ی لین) امث.
۱. **چلنا پھرنا ، روانگی ، رفتار ، چال ، حرکت ، گردش.**

باطن تو بت اس کی پاک ظاہر میلا بھیس
سیر طیریں برتن اچھے رات بوجھے نا دیس

(۱۵۸۲ ، جانم ، وصیت الہادی (ق) ، ۱۳).

میں اس کی سیر و طیر کا اب کیا کروں بیاں
دریا میں جو نہنگ ہوا میں عقاب ہے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۶۵) . غور کرو کہ سیر ان ستاروں کی کیسی ہے اور کس کثرت سے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳). یہ اُبھار برآمدگی اس قدر زیادہ ہوگی جس قدر اس کی سُرعتِ حرکت زیادہ ہو گی یعنی ... سُرعت سیر کے متناسب ہو گی. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۵). ۲. **تفریح ، گشت ، ہوا خوری ، ٹہلنا ، چہل قدمی.**

ہر تار میں زُلف کی تیری سیر جا کروں
بادِ صبا کا ساتھ لیا ہوں چمن میں جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷).

سیر کو گھر سے تک نِکلتی ہے
تال کو شکلِ آب چلتی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۴).

اوٹھی برائے سیر عجب آن بان سے
نِکلی بنا سنوار کے جوبن مکان سے

(۱۸۶۸ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۲)). عظیم آباد کے روسا ... تفریح و سیر کے لیے کلکتہ جاتے . (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۶). ۳. **تماشا ، دل لگی ، کیفیت ، پرلطف واقعہ ، ہنسی مذاق.** یارب سرنامہ میرے نام کا آغاز تحریر میں القاب میرا پھر سارے خط میں میرن صاحب کا جھگڑا یہ کیا سیر ہے. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۱ : ۳۰۳).

دونوں کھوٹے ہیں باہم ردّ و بدل ہوتی ہے
سیر ہے مرحب و مرکب میں جدل ہوتی ہے

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۵۴). ۴. **لطف ، مزہ ، خوبی.**

ملے دوستاں آج چوندھیر تے
انند عیش کرتے ہیں واں سیر تھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۷).

تھا شوخ سے کل رات عجب سیر کا کھٹکا
بوسوں کی مدارات کا سینوں کی لپٹ کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۹).

حور کے واسطے زاہد نے عبادت کی ہے
سیر تو جب ہے کہ جنّت میں نہ جانے پائے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۲). ۵. (اَ) **نظارہ ، منظر ، سین.**

بسکہ پونچھوں ہوں میں اپنی چشمِ خوں آلودہ کو
جاہے کا ہر ایک تختہ سیر ہے گلزار کا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲).

گر ذوقِ سیر ہے تو آوارہ اس چمن میں
مانند عندلیبِ گُم کردہ آشیاں ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۶). محبوبہ نے لکھا کہ میں سیر ماہ کے بہانے فلاں باغ جاؤں گی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۳۱) .
(اا) **دید بازی ، بہار ، جوبن.**

دِلّی میں پھول والوں کا میلا پھر آئے داغ
بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۷۷).

دیکھی یہ سیر بھی اے نغمہ سرایانِ چمن
سروِ آزاد بھی ہے قیدیٔ زنجیر بہار

(۱۹۱۹ ، دُرشہوار ، بے خود ، ۳۹). ۶. (اَ) **دیکھنا ، دید.**

سیر قابل ہیں اس کے دیوانے
سننے کے گوں ہیں اس کے افسانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹).

قابلِ سیر ہے پھر حالِ جنوں
گھر ترا دشت میں گر یاد آیا

(۱۹۰۷ ، گل کدۂ عزیز ، ۵). (اا) **مطالعہ ، کُتب بینی ، مُلاحظہ .** یہ کتاب ... الٰہی خوب ہے کہ اگر سیر میں رکھیں اور اس پر عمل کریں تو بہت سے فائدے حاصل ہوں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵).

ہے مجکو اِستفادہ حدیثوں کی سیر سے
واللہ ننگ و عار ہے مضمونِ غیر سے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۹۱). میں بھی ان دونوں بزرگوں کے ساتھ اس غرض سے وہاں گیا کہ اپنے مذاق کی کتابوں کی سیر کروں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۵۰). ۷. (اَ) **دہلی میں برسات کا ایک میلا جس میں پُھول بیچنے والے بکثرت ہوتے ہیں ، پُھول والوں کی سیر** (ماخوذ : نوراللغات). (اا) **نمائش ، پینٹھ ، میلا ٹھیلا.**

نہ کُھلتا ہے دل گشتِ گلزار میں
نہ لگتا ہے جی سیرِ بازار میں

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱). حضور ... تشریف لے چلیں چکر کے میدان میں ایک سیر حضور کو دکھاؤں گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱). ۸. (تصوف) **جذبۂ الٰہی جس سے مراد ہے نقل کرنا ، سالک کا ایک حال سے دُوسرے حال میں اور ایک عقل سے دُوسری عقل اور ایک تجلّی سے دُوسری تجلّی اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف** (مصباح التعرف).

ملکوت و مثال کی نہو جس کی سیر
کیا خواب کا اعتبار اوس کی غمگین

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۵). سیر ملکوت ، مکالمۂ الٰہی ، رویتِ ملائکہ ... نفس عیسیٰ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے کیفیات و حالات کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶). [ع : (س ی ر)].

ـــُ الذِّہن (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ہ) **(مسمریزم) معمول کی رُوح کا عامل سے جسم کو چھوڑ کر مُختلف مقامات پر پہنچ کر حالات و کوائف معلوم کرنا.** انتہائی غفلت میں حسب معمول دوسرے مقامات کے حالات یہ دیکھے بتانے

لگتا ہے ... حد درجہ کی بیہوشی ہوتی ہے جس کو اِصطلاح میں سیرالذہن کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی بقاعدۂ طاقت مقناطیسی ، ۹۲). [سیر + رک : ال (ا) + ذہن (رک)].

---باز صف.
سیّاح ، شوقین ، رنگین مزاج ، تماش بین ، گھومنے پھرنے والا. انصار بھائی بہت ہی سیر باز .. آدمی ہیں (۱۹۶۵ ، حرف آشنا، ۲۲). [سیر + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

---بازی کَرْنا محاورہ.
تماشا دیکھنا ، کرتبوں سے لُطف اٹھانا.

فراقِ یار میں وہ دل کا میرے لوٹنا دیکھے
جسے منظور ہوے سیر بازی گر کبوتر کی

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۱۳).

---بِین (---ی مع) صف.
۱. **تماشا دیکھنے والا ، مشاہدہ و مطالعہ کرنے والا.** تو سیربین لوبین و سردفتر دارین ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، جنوری ، ۴۴). بالآخر ہماری بس ... مینار کے سایہ میں جا کھڑی ہوئی پھر جملہ سیربین بس سے اُترے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۴). ۲. **ایک کھلونا یا نظر کی تفریح کا آلہ جو مختلف نوعیتوں کا ہوتا ہے اور جس میں تصاویر یا پھول وغیرہ ہلانے جُلانے سے بدلتے رہتے ہیں ، طلسم ، بائیسکوپ ، سلیمانی شیشہ ، فانوس خیال.** جلدی جلدی سیربین شیشے بدلے نہ بھولے نواب بچے کی طرح منہ پھیلائے دیکھتے رہ گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۸۲). انسان کا ذہن تو ایک سیربین ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۶۱). [سیر + ف : بِین (رک)].

---تَماشا امذ.
کھیل کُود ، گھومنا پھرنا ، رنگ رلیاں ، ناچ گانا.

نہ رہی دل میں کچھ اب سیر تماشے کی ہوس
خانہ بےیار نظر آتے ہے مانندِ قفس

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۷).

واں تو یہ حال کہ مرنے میں بھی کچھ دیر نہیں
آپ اِدھر سیر تماشے سے ابھی سیر نہیں

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۲۵). [سیر + تماشا (رک)].

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
سیر دیکھنا (رک) کا تعدیہ.

یہ تو ان کا سر پہ ہے احسان مرے اے حسن
مجھ کو کس کس ملک کی سیریں دِکھاتے ہیں قدم

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۶۰).

خفقانی ہوں مجھے سیر چمن دِکھلاؤ
اب رہا کرتی ہے اکثر میرے ہر دوش میں آگ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۴۶۴). افضل بچی کو برقعہ اُڑھا کر باہر نکل جاتا ، تازہ ہوا کھلاتا ، سیر دِکھاتا اور چلا آتا. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۴).

---دیکھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **لُطف اُٹھانا ، نظارہ کرنا ، محظوظ ہونا.** دو چار گھڑی یہاں بیٹھ کر سبزے کی بھی سیر دیکھیے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۰). اس نے مادھو سے کہا کل مدن دیو کے مندر میں بڑا بھاری میلا لگیگا تم بھی جانا اور کہیں بیٹھ کر سیر دیکھنا. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۳۷). ۲. **مزہ چکھنا ، سزا بھگتنا.** کوئی برسوں تک جیل خانوں کی سیر دیکھ چکا تھا اور کوئی سائبریا کی آفتوں کا مزا اُٹھا چکا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۲۳).

---سَپاٹا / سَپَٹّا (---فت س/فت س ، پ ، شد ٹ) امذ.
گھومنا پھرنا ، ہوا خوری ، سیر گشتی ، تفریح. سیر سپٹوں ، میلوں ٹھیلوں ، دیسی کرتبوں اور تماشوں نے اب دوسرا رنگ پکڑا . (۱۹۱۳ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۷). دن بھر کے کام پیام سے فارغ ہونے کے بعد گھر آتے نہاتے دھوتے اُجلے کپڑے پہنے اور دوستوں کو ساتھ لے کر کسی طرف سیر سپاٹے کو نکل گئے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۴). گھر بار مالن بی کے حوالے کر اطمینان سے سہیلیوں کے ساتھ سیر سپاٹے کرتیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۹۴). [سیر + سپاٹا/سپٹّا (رک)].

---کَرانا محاورہ.
سیر کرنا (رک) کا تعدیہ ؛ مزہ چکھانا. میں تم کو زنبیل کی سیر کراتا ٹوکری ڈھوتے مرجاتے بہت سے تمہارے بھائی بند قید ہیں (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۲ : ۵۶۶).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **گھومنا پھرنا ، ہوا خوری کرنا ، سیر گشت کرنا.**

چلیا شاہزادہ وزیراں سگل
کئے آ کر سب سیر واں کا محل

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۲) . اوس کے مختلف اضلاع کی ... سیر کریں اور حال اپنی سیر کا لکھیں. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۷). میں ایک بالا خانے پر چڑھا ہر طرف سیر کی اور میں نے دیکھا کہ اگر کوئی پھاندنے کی کوشش کرے تو ہر جگہ سے پھاند سکتا ہے. (۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۱۳۶). ۲. **تماشا دیکھنا ، نظارہ کرنا.** کھڑکی کی راہ سے خندق اور میدان کی سیر کیا کرتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۲).

جلوہ فرما ہے وہی انجمن آرا ہو کر
سیر وہ آپ ہی کرتا ہے تماشا ہو کر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۸).

میں نے گھر بیٹھے ہی دیکھی کائنات
میں نے کی ہے یاں سے سیر شش جہات

(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۶۲). ۳. **لُطف اُٹھانا ، محظوظ ہونا.** آج دو گھڑی بیٹھ کے اسی کے حسن کی سیر کر لینا چاہیے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۲). استانی کا دھرم کرم دکھا ، اترے کی سیر کی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۱۱۷). ۴. **مطالعہ کرنا ، پڑھنا.** سب خوشی سے اپنی اپنی کتابیں سیر کرنے لگے اور بہت فکر سے نیک ساعت ٹھہرائی. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۴۴ الف).

دریمی حال کی ہے سارے مرے دیوان میں
سیر کو تو بھی یہ مجموعہ پریشانی کا

(۱۸۱۰ ، میر ک ، ۱۰۳).

اس نامے کی سیر کر کے حضرت
اونکو ہمیں سنائیں وقتِ فرصت

(۱۸۵۴ ، مینا بازار اردو ، ۵۲). ۵. **تصوف، سالک کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا.**

کرتا سالک دل میں سیر
میں ہی اپنا دور کر غیر

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)).

اول سیر کرتے ہیں ناسوت کا
وہ تب ذوق لیتے ہیں ملکوت کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۱)).

---کُناں (---ضم ک) صف ؛ م ف.
سیر کرتے ہوئے. ایک روز شہر کے کسی بازار میں سیر کناں اسی خیال میں غلطاں پیچاں تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). [سیر + ف : کناں ، کردن - (کرنا) سے حالیہ].

---گہ اث.
۱. **پُر فضا مقام ، تفریح کی جگہ ، باغ ، باغیچہ.**

آٹھویں دن ان کے ارواح
اکٹھے ہوئے پھریں سیرگہ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۸). باب الکوفہ کے مقابل ایک بڑی سیرگہ (پارک) تھی. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۳۷).

جدھر قدم بڑھاؤں میں ، کھلی ہوئی ہے راہ اُدھر
جدھر نظر اٹھاؤں میں ، ہے میری سیرگہ اُدھر

(۱۹۲۵ ، عالمِ خیال ، شوق قدوائی ، ۲۴). اس پر بھی گھنے جنگل اُگ کر اُسے سرسبز سیرگہ بنا دیں گے. (۱۹۵۲ ، گوری ہو گوری ، ۱۲۳). ہر سمت وہی حیرت افزا (چہرہ) نظر آتا ہے کبھی چودھویں کے چاند کی طرح سامنے ، کبھی سیرگہ دل میں محو خرام. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). ۲. **وہ قندیل جس میں کاغذ کے ہاتھی گھوڑے چلتے نظر آتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [سیر + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گَری (---فت گ) امث.
سیر ، تماشا.

یک آن میں ہوتا ہے فنا اور بقا سب
مُرشد کے تفضل سے یہی سیر گری ہے

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، نورتین ، ۸۸). [سیر + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لُوٹنا محاورہ.
خوب سیر و تفریح کرنا . لطف اُٹھانا. سندھ کی سیریں لُوٹیں لیکن تنہا. (۱۹۰۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۶۶).

---و تَفْرِیح (---و مع . فت ت ، سک ف ، ی مع) امث.
دل بہلاوا . ہنسی دل لگی . خوشی . خوشدلی . گھومنا پھرنا. کسی زمانے میں ہارون الرشید اور مامون اعظم کی سیر و تفریح کا بڑا ذریعہ یہی تھی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۲۷). [سیر + و (حرفِ عطف) + تفریح (رک)].

---وسیاحَت (---و مع ، کس س ، فت ح) امذ.
گھومنا پھرنا ، سیر و تفریح ، سیاحی. اور جس طرح ملکی فرائض انجام دیتے اسی شوق کے ساتھ سیر و سیاحت کی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۴۷۴). سیر و سیاحت کا اجنبی کو بڑا شوق تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۸۸). [سیر + و (حرفِ عطف) + سیاحت].

---و شِکار (---و مع ، کس ش) امذ.
تفریحی مشاغل . کھیل کود . لہو و لعب. سیر و شکار کی خواہش میں ہمراہیوں سے جدا ہو کے غریب دیار ہو. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی) ، شگوفۂ محبت ، ۲۹). ان میں بادشاہوں کے سیر و شکار کی جھلک نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ لاہور ، اپریل ، ۳۹). [سیر + و (حرفِ عطف) + شکار (رک)].

سِیَر (کس س ، فت ی) امث ؛ ج.
سوانح حیات ، حالاتِ زندگی ، سیرتیں ، سوانحات. تواریخ اور سیر کا ذوق گلوگیر ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱۳). آپ کے سیر و مغازی اور احادیث و تعلیمات مرتب و مدوّن ہو کر ہر مسلمان کے سامنے آ گئیں. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۷۸). [ع : سیرۃ (رک) کی جمع].

سِیر(۱) (ی مع) امث.
۱. **(کاشت کاری) زمیندار کی نج جوت یا خود کاشت اراضی جو بے لگان ہو یا وہ اراضی جس کو زمیندار بارہ برس تک خود یا اپنے غلام سے کاشت کراتا رہا ہو نج جوت یا خود کاشت کو بارہ برس کے بعد سرکاری کاغذات میں سیر لکھا جانے لگتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۸۰). ملکہ نے میرے گاؤں پر لگان زیادہ کر دیا ہے ، سیر ضبط کر کے نان کاری کا حق بھی لے لیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۳). کچھ بسوے زمین بڑوں کی چلی آتی ہے اس میں سے کچھ تہائی بٹاولی پر دے دی جاتی ہے کچھ سیر رکھتے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۸۷). باپ کی زمینداری سیر خود کاشت ، اثاث البیت ، دولت سب کچھ باپ کی زندگی ہی میں ختم ہو گئی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۷). ۲. **شامل ، شریک ، ساتھ** (فرہنگِ آصفیہ). ۳. **وہ زمین جو بعض اوقات خاص اقرار پر مقررہ مدت تک مالک کی پرورش کے لیے چھوڑی جاتی ہے اور اس سے کچھ وصول ہوتا رہتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری). اور اس کی گزر کے واسطے برائے نام چند بیگھہ اراضی بطور خود سیر کاشت ایک لگان معینہ پر چھوڑ دی گئی. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۱ : ۷). پولو مطمئن تھا کہ جتنا حصّہ معاوضہ دینے کے بعد حکومت اسے سیر کے لیے دے گی وہ اس پر قناعت اور صبر شکر کیساتھ گزر کرسکے گا. (۱۹۴۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۰۹). ۴. **ریاست کی وہ زراعت شدہ زمین جس کا معاملہ بغیر ذریعۂ گماشتہ کے زمینداروں سے وصول ہوتا ہے** (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). ۵. **وہ زمین جو بروئے رواج بطورِ خاص کسی شریک کا حقِ قبضہ تسلیم ہو کر مابینِ شرکاء تقسیم منافع یا اخراجات میں**

ایسی ہی متصوّر ہوتی رہی ہو (اُردو قانونی ڈکشنری). سیر ... مقبوضہ کسی شریک کی تسلیم کی گئی ہو اور درمیان شرکا کے منافع یا اخراجات کی تقسیم میں اسی طور پر متصور ہوتی رہی ہو. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ۱۸۷۳ء ، ۳). ۹. **(کاشت کاری) وہ چوڑا تختہ جسے بوائی کے بعد ہل میں لگا کر کھیت میں چاروں طرف پھیرا جاتا ہے تا کہ بیج پر مٹی آ جائے ، پہال.** سیر ایک آلے کا نام ہے ہل میں پہال کے پاس لگایا جاتا ہے . (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۵۷). [س : **सीर**].

---جوتا (---و مج) امذ.
(کاشت کاری) وہ کاشت کار جو اپنی زمین آپ جوتتا ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سیر + جوتا (جوتنا (رک) سے صفت)].

---دار امذ.
(کاشت کاری) نج جوت یا خود کاشت اراضیات کا مُنتظم (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [سیر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- کَرْنا محاورہ.
اپنی زمین آپ جوتنا ، بونا ، اپنی زمین کو اپنی کاشت میں لے لینا. چالیس پچاس بیگھہ سیر کرکے نیل بو لیا تھا ، وہ سب گیا گُزرا ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۸).

---و نانْکار (---و مج ، سک ن) امث.
انتفاع رعایتی ، وہ رعایت جو بلحاظِ قوم نہیں بلکہ قدامت ملکیت کی وجہ سے حاصل ہو مگر اس سے ماتحت کا حق بندوبست پیدا نہیں ہوتا. اگر مالکِ سابق ایسی زمین پر قابض ہو جس کا لگان اپنی قوم سے شرح لگان سے کم لیتا ہو تو وہ سیر کہلائیگی (اردوقانونی ڈکشنری). [سیر + و(حرفِ عطف) + ف : نانکار (رک)].

سِیر(۲) (ی مع) امذ.
۱. لہسن ، ثوم ، تھوم.

بے ہنر اہلِ ہنر کو نہ دبائیں کیونکر
مُشک کی بُو کو بٹا دیتی ہے ہاں سیر کی بُو

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۳۰).

بنا تھا سیر کا بھی ایک سالن
نہ اس کے عیب کو سمجھا وہ کودن

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۸).

سیر و انگوزہ کی بُو پر تھے نثار
کہ نہ سونگھا تھا کبھی مُشکِ تتار

(۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق (حالی) ، ۲۶۳). تجارت کے تو بہت سے کام ایسے ہیں جن میں مصروف ہو کر ہم اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں مثلاً سیر کی کاشت ، میوہ کے باغات ، گھر کے اندر رہ کر دستکاری. (۱۹۲۷ ، خطبۂ صدارت شاہ سلیمان ، ۴۷). **۲. لہسن اور دہی سے بنا ہوا سالن.** ایک تشتری میں دم پخت سیر سے تھوڑا نکال کر اس جوان کے آگے رکھا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲ : ۱۶۳). [ف].

سِیر(۳) (ی مع) امذ.
رک : سر.

اُڑانے میں اس کو چونڈھیر تے
فضیحت کریں پانو لگ سیر تے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۸).

پڑیا کہو میں غفلت سوں تل سیر پانوں
ہوا لہو میں کھرے نِکل ٹھاوں ٹھاوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۱).

کروں مدح اب میں بڑے پیر کا
قلم ان کا سایہ ہے مجھ سیر کا

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور ، ۸۳). [سر (رک) کا قدیم اِملا].

---سُوں م ف (قدیم).
نئے سرے سے ، ازسرنو ، دوبارہ.

نکالی اسے قید زنجیر سوں
منوچہر زندہ ہوا سیر سوں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۳).

سِیر(۴) (ی مع) امذ.
رک : شیرا. اگر سیر میں رکھیں اور اس پر عمل کریں تو بہت سے فائدے حاصل ہوں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۵). جب ہوا کی یہ حالت ہوئی کہ بُخارات اس میں نہیں سما سکتے تو ہم اس کو سیر یا شبنم سیر کہا کرتے ہیں. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۳۳). [سیرا - شیرا (رک) کی تخفیف].

سیر(۱) (ی مج) امذ.
۱. اسی (۸۰) تولے یا سولہ (۱۶) چھٹانک وزن کا پیمانہ. اپنے ملازموں میں جگہ دیجیے آدھ سیر آٹے کے سہارے سے لگا دیجیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۳۳۴). گوشت آدھ سیر ، بھنڈی ڈیڑھ پاؤ ، ایک پاؤ گھی ... بھنڈی کو صاف کرکے ، ثابت ہی رہنے دیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۰). **۲. کوئی بھی مقررہ یا معینہ وزن جس پر اتفاق کر لیا گیا ہو.** آپ سیر بھر پانی شرعی سے نہاتے تھے ، وہ سیر پانچ مد کا ہے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۱). [غالباً س : سینک **सेरक**].

---بَھر (---فت بھ) صف.
ایک سیر ، پُورا سیر ، سیر کے وزن کی مقدار.

چار پیسے کا سیر بھر ٹھہرا
ہی کے رکھتے ہیں جی میں یہ غرا

(۱۸۳۳ ، خواجہ امین الدین امین ، د ، ۲۴۷). سیر بھر کھانے والا ایک ہی پیالے میں سیر ہوا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۶). گوشت ہرن سیر بھر ، گھی پاؤ بھر ... سب مصالحے نیم کوب کرکے گوشت میں ملا دیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۸۶). [سیر + بھر (۱)].

---چُون مانگ کنگا لایا ، سو چھین پَڑوسَن نے پتھیایا کہاوت.
کسی کی مشقت کی کمائی مفت خوروں کے ہاتھ لگنا ؛ غریب اگر ذرا سی چیز حاصل کر بھی لیتا ہے تو دوسرے چھین لیتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

--- دودھ ادھوان / ادھونکھ ، کو پانی ، گھر گھر بھرے متھانی کہاوت.
معمولی بات کو بڑا کر کے دکھانے پر کہتے ہیں (جامع اللغات).

--- سے سوا سیر ہونا محاورہ.
(کسی عمل میں) پہلے سے زیادہ ہو جانا ، حد سے آگے بڑھتے جانا ، اعتدال سے تجاوز کرتے جانا. اڈورڈ صاحب اور ان کی بڑھیا میم صاحب کو طاس کی حرکتوں کا قلق تھا اور ہزاروں تدبیریں کر کے ہار گئے مگر طاس سیر سے سوا سیر ہوتے گئے. (۱۹۳۳ ، عزیمی ، انجام عیش ، ۳۹).

--- کو سوا سیر (موجود ہے) کہاوت.
زبردست کے لیے اس سے زیادہ زبردست موجود ہے ، ایک سے بڑھ کر ایک ، ہر فرعونے را موسیٰ. بچاری نے اپنی عقل تو پوری صرف کر دی مگر سیر کو سوا سیر والا معاملہ ہوا مسٹر مجید کی تجربہ کاری نے بی شمیمہ کی ہوشیاری کی دھجیاں اُڑا دیں. (۱۹۳۷، فرحت، مضامین، ۵ : ۶۵) ان کے اُستاد تو ہم جیسے پُرانے تحصیلدار ہیں سیر کو سوا سیر. (۱۹۷۱، ذکر یار چلے، ۲۷۱).

--- کو سوا سیر سے پالا پڑنا محاورہ.
زیادہ طاقتور کا سامنا ہونا. جواباً سیر کو سوا سیر سے پالا پڑا اور اونٹ کو پہاڑ کی عظمت کا احساس ہوا تو ... صلح صفائی کی گئی. (۱۹۸۳ ، بُت خانہ شکستم من ، ۱۱۶).

--- کی ہانڈی/ ہنڈیا میں سوا سیر پڑا (اور اُبلا) کہاوت.
کمینے کو حیثیت اور مرتبے سے زیادہ ملا اور وہ آپے سے باہر ہوا. لوگوں کی تو ہزاروں لا کھوں کی املاک کھڑی ہے ، تم ایک دو ہزار روپلی ہی میں پھوٹ نکلیں بڑوں کی مثل ہے کہ سیر کی ہنڈیا میں سوا سیر پڑا اور ابلی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۴). کہاں پندرہ بیس ماہوار کی مغلانی اور کہاں چار پانچ لاکھ روپے کا تعلقہ ... سیرکی ہنڈیا میں سوا سیر پڑا وہ بڑھ بڑھ کر بولتی اور چڑھ چڑھ کر کہتی کہ سُننے والے دنگ رہ جاتے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳).

--- کے واسطے سوا سیر موجود ہے کہاوت.
سب برابر نہیں ہوتے (جامع اللغات).

--- مرد پنیر بردہ سیکھ سیکھ پڑوسن تیرے لچھن کہاوت.
جو فضول کام کرے اسے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- میں پنسیری کا دھوکا کہاوت.
چھوٹی چیز میں سے زیادہ غبن ، زیادتی کے ساتھ خیانت.

دام نہیں اس کا کوئی چوکھا
سیر میں پنسیری کا دھوکا

(۱۸۲۹ ، داستان رنگین ، ۱۲۴).

یہ اُلٹا دھڑا سیر میں پنسیری کا دھوکا
بھاتی نہیں باتیں مجھے کھوٹوں کے چلن کی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، ۲ : ۱۸۳).

--- میں ہونی ہی نہیں کہاوت.
جتنی مقدار درکار ہے اس کا قلیل سے قلیل حصہ بھی نہ ہونے کی جگہ (مُستعمل) (نوراللغات).

سیر (۲) (ی مج) امث.
۱. (گوٹا سازی) گوٹے کی بنائی میں بانے کے بھر یا بھر کے نشانات (ا پ و ، ۲ : ۲۰۳). ۲. (کاشتکاری) لمبا چوڑا تختہ جو ہل میں لگا کر بُوائی کے بعد کھیت میں پھیرا جائے (ا پ و ، ۶ : ۹۷). ۳. (گوٹا سازی) وہ سلائی جس کے ذریعہ بانے کا بھر ڈالا جاتا ہے اور جو برابر حرکت میں رہتی ہے (ا پ و ، ۲ : ۲۰۳). [مقامی].

سیر (۳) (ی مج) صف.
۱. (ا) چھکا ہوا ، پیٹ بھرا سودہ (کھانے پینے سے).

کیا ہے بھوکے نے کھایا پانچ سیر
سیر وہ جس کی نیت ہونے سیر

(۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۳۷). رات دن میں ایک دفعہ کھاتا ہے اور سیر ہونے سے پہلے ہاتھ کھینچ لیتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۳). ۲. مطمئن ، سیراب ، آسودہ (کسی چیز یا کسی عمل سے). کبھی تنگ ہوا اور کبھی سیر ہوا تمام شدائدِ زمانہ کے اور آرام اوس پر گُزر چکے. (۱۸۸۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۹). ہر شخص کے دل میں اس کی زیارت کا شوق ایسا ڈالا کہ اس کے دیکھنے سے دل سیر نہیں ہوتا. (۱۸۵۴ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۴). یہ دونوں سیر اور آسودہ ہو چکے ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۴۲). وہ لوگ جو اس نئی تہذیب کا پھل دو تین سال سے خُوب چکھ چکے ہیں بلکہ اس سے سیر نہیں بیزار ہی ہو گئے ہیں. (۱۹۱۷، خطوط محمد علی ، ۸). [ف].

--- آنا محاورہ.
بیزار ہونا ، تنگ ہونا.

عُمرِ دراز کیوں کر مُختارِ خضر ہے یاں
ایک آدھ دن میں ہم تو جینے سے سیر آئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۷).

--- چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
۱. **فراخ دل ، کُشادہ طبیعت ، حوصلے والا ، دل والا.** عرب ہمیشہ جنگجو ، بہادر ، مہمان نواز ، سیر چشم ، غیور اور بلند ہمّت تھے. (۱۹۰۹ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۳۱). سرسید بڑے فیّاض اور سیر چشم تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۹۷). ۲. **مُستغنی ، غنی الطبع ، بے پروا ، آسودہ طبع ، طبعاً مُطمئن.**

بنایا صانع عالم نے سیر چشم مجھے
مری نظر میں تو قاروں کا گنج مال نہیں

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۶۳). شیخ خدا کے فضل سے جیسے دولتمند ہیں ، سیر چشم بھی ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ۸۴). ۳. **قانع ، صابر.** اس کے ملک میں بڑی دولت و حشمت ہو گی جو یہ ایسا مُستغنی اور سیر چشم ہے. (۱۹۰۳ ، خالد (ترجمہ)، ۳۰). ۴. **چھکا ہوا ، نیت بھرا (ندیدہ کا نقیض).** بڑی نیک نیت اور

خدا پرست اور سیر چشم بی بی تھیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۲). دل دونوں کے ایک تھے دونوں سیر چشم دونوں خندہ رُو. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۱). ایک کو آپ ندیدہ کہتے ہیں اور دوسرے کو سیر چشم دونوں کی دعوت کیجیے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۸). [سیر + چشم (رک)].

ـــ چَشْمی (ـــ فت چ ، سک ش) امث.
سیر چشم ہونا ، سیری ، اِستغنیٰ ، قناعت.

یہ سیرِ چشمیاں یہ مروت نہیں سُنی
سب کُچھ سُنا پہ دی کی محبت نہیں سُنی

(۱۸۶۸ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۸)). قایم مزاجی اور اِستغنا اور سیر چشمی جیسی علم سے حاصل ہوتی ہے نہ دولت سے ہوتی ہے نہ حکومت سے (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۶۲).

محفل میں سیر چشمیٔ ساقی کا دور ہے
منہ سے لگا رہے مرے ساغر شراب کا

(۱۸۹۰ ، دیوان صفی ، ۱۲). [سیر + چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ حاصِل (ـــ کس ص) صف.
تسلّی بخش ، اطمینان بخش ، نفع بخش ، مفید ، فائدہ مند ؛ زرخیز ، سرسبز و شاداب ، جس میں اچھی پیداوار ہو.

منصبِ عشق میں زرِ رُخ زرد
مجکوں جاگیر سیر حاصل ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۴). یقین ہے کہ بسببِ وسیع اور سیر حاصل اور خوش آب و ہوا ہونے میدانوں ہندوستان کے جن کے بیچ کئی دریا واقع ہیں وہاں کے باشندوں کو بہت قوت بآسانی حاصل ہوئی ہو گی. (۱۸۴۵ ، مزید الاحوال ، ۸).

ہمیں جو منفعت ہے اس زمینِ شعر سے اکبر
نہیں دہقاں کو وہ حاصل زمینِ سیر حاصل ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۹۴). سیاہ بادلوں میں سے بوندیں کچھ اس طرح گر رہی تھیں جیسے سیر حاصل دم لگانے کے بعد جبینِ گناہ سے پسینہ ٹپکے. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۴۵). [سیر + حاصل (رک)].

ـــ حاصِلی (ـــ کس ص) امث.
سرسبزی ، شادابی ، زرخیزی. ہر سال رُودِ نیل طُغیانی میں آتا ہے اور یہ طُغیانی اس کی زمین کی سیر حاصلی کا سبب ہوتی ہے. (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۶۵) اگر اس وقت حضرت مراجعت کریں اور اکبرآباد کے پرگنے جمنا پار کے لیں کہ معموری اور سیرِ حاصلی میں مشہور ہیں تو بہتر ہو گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۵). [سیر + حاصل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) صف.
(سائنس) **کسی محصور جگہ میں کسی شے کا اِتنی مقدار میں موجود ہونا ، جتنی زیادہ سے زیادہ وہ اس جگہ میں سما سکے.** یہ ایک عام قاعدے کی بات ہے کہ ہر مائع اس ٹمپریچر (حرارت) پر اُبلتا ہے جس پر اس کا سیر شُدہ بخاراتی دباؤ اس کی سطح پر کے دباؤ کے برابر ہو. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۴۵۸). جب پانی کو معمول کے مطابق اُبالا جاتا ہے تو ۱۰۰ سی پر جو بھاپ بنتی ہے اسے سیر شُدہ بھاپ کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۳۰۳). [سیر + شُدہ (رک)].

ـــ کَرْنا (کَرْ دینا) محاورہ.
۱. چھکا دینا ، پیٹ بھرانا ، کِھلانا.

گرسنگی میں قناعت جو کی ، شرف پایا
ہما نے سیر کیا اپنے استخواں سے ہمیں

(۱۸۵۴ ، غنچہ آرزو ، ۱۱۰). اس کے ہاتھوں کی دی ہوئی چند خشک روٹیاں ایک عالم کو سیر کر دیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲). **۲. بھرنا ؛ خواہش بر لانا ، پورا کرنا ؛ مُستغنی بنانا.**

لے شمشیر او مرد بازوے شیر
کیا جیو جھگڑے تے ساریاں کے سیر

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۹۴).

نیت کو عاشقوں کی کیا سیر حُسن نے
آنکھوں کے جام شربتِ دیدار لے چلے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۳). حضرتِ عیسیٰؑ نے تھوڑی سی روٹی اور مچھلی سے کئی سو آدمیوں کو شکم سیر کر دیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۲).

سِیرا (ی مع) امذ.
۱. حلوہ سوہن ، سوہن ، موہن بھوگ. گھیور ، پاپڑ ... مٹھری ، سیرا ، پوری ... اور بھانت بھانت کے بھوجن ... چن رکھ دیئے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۴۳). **۲. مٹکے کا پتلا گُڑھ جو تما کو میں ڈالا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ). [ف : شیرہ].

سیراب (ی لین) صف.
۱. پانی سے بھرا ہوا ، پُر آب ، لبریز ؛ جل تھل.

کیا نقصان ہے ابر سیراب کوں
جو پیاسے پہ برسیگا تک آب کوں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۷).

دیکھو نہ چشمِ کم سے یہ آنکھ ڈبڈبانی
سیراب ابر ہوتے دیکھے ہیں چشمِ تر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۵). **۲. پانی سے چھکا ہوا ، جس کی پیاس بُجھ جائے (پیاسا کا نقیض).** لعنت خدا تجھ پر! دعوا مسلمانی کا کرتا اور اپنے گھوڑوں کوں سیراب رکھتا ، فرزندانِ رسول اللہ ... پیاس سے جان بلب پہنچے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۴). آدمی کنویں میں ڈول ڈالتا ہے تا کہ اس سے سیراب ہو. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۳۵). بادیہ گرد تشنہ لب خوش ہو کے دوڑتا ہے کہ وہاں تک پہنچے اور آتشِ تشنگی بُجھا لے اور جی بھر کے سیراب ہو لے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ : ۵۵۰). **۳. شاداب ، سرسبز ، تازہ ، ہرا بھرا ؛ پھلا پھولا.**

بلبل ہو کے نالے بھرے ، چمنے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں ابر بے تاب ہو

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵).

خشک کانٹے ہیں فقط باغ میں آئی ہے خزاں
گُلِ شاداب کہاں ؟ لالۂ سیراب کہاں

(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۱۷۲).

سبزہ زار مخملیں کمخواب ہے
جو شجر ہے باغ میں سیراب ہے

(۱۹۱۸ ، سحر بھوپالی ، بیاضِ سحر ، ۹۵). **۳. (i) تر ، نم ، شاداب ، گیلا (خشک کا نقیض).**

لہو سوں بالو اس کی سیراب ہوئی
زمیں جتنی سب لہو میں غرقاب ہوئی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۲). البتہ یہاں پانی ہو گا ، جگہ سیراب معلوم ہوتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵). **(ii) (مجازاً) زرخیز ، نفع بخش ، پیداوار والا.** آخر کوں طلسم کی ایک حویلی اسی شہر میں بنائی ، تہاں ندی بھی طلسم ہی کی تھی اور زمین بہت سیراب تھی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۲). **۵. (مجازاً) آبدار ، چمکیلا ، پُر آب ، روشن.**

لب اس کے سُرخ جیوں یاقوت سیراب
کہاں ہے لعل اور مرجاں کو یہ آب

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۳۱). **۶. فیضیاب ، بافیض.** بادشاہ اپنے چشمۂ اقبال سے ان چار چیزوں کو سیراب رکھتا ہے. (۱۸۵۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۱۸). اس نے دوپہر کی بادشاہت میں تمام بھائی بندوں کو زر و جواہر سے مالا مال اور انعام و اکرام سے سیراب کر دیا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۷). [ف : (سیر + آب)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. آبیاری کرنا ، سرسبز و شاداب بنانا.

ابرِ رحمت سے ہو تا مزرعِ اُمید دوچار
اوّل اس کشت کو ہم اشک سے سیراب کریں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷). وہ آبی سرمایہ جو بادل میں ہوتا ہے خشک زمین پر نزول کر کے اس کو سیراب کرتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۵۷). آراضی جس کو آب پاشی کے ذریعہ سیراب کیا جاتا تھا اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصّہ لیا جاتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۹). جنھیں پہلے پنجاب کے تینوں جنوبی دریاؤں ستلج ، بیاس اور راوی کے پانی سیراب کرتے تھے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۴۳). **۲. خوش کرنا ؛ آسودہ حال بنانا ، مُستغنی کرنا ؛ فیض پہنچانا.**

چمنِ اُمید کا گرمی سوں گُنہ کی جو سکھا
ابرِ رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۸). چند روز میں منتہی ہو کر خود علم کے پیاسوں کو سیراب کرنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸۰۴). ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے اور اس ابدی سرچشمۂ حقیقت سے ... اپنے آپ کو پوری طرح سیراب کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۱). **۳. پیاس بُجھانا ، تشنگی دور کرنا.** چھ گھنٹوں کے بعد کوئی نخلستان یا کوئی ایسا چشمہ مل جائے جو ساری فوج کو سیراب کر سکے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۸۲).

--- گاہ امث.
ہرا بھرا علاقہ ، سرسبز میدان. رہنمائے جہاز رانی تھی جس میں بڑی نشانات ، لنگر گاہیں پُر خطر یا پایاب مقامات قعرِ دریا یا خلیج کے انتہائی کونے میں سیراب گاہیں وغیرہ مندرج ہوتی ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳) [سیراب + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- ہونا محاورہ.
۱. تشنگی دور ہونا ، آسودۂ آب ہونا ، پیاس بُجھنا ، سرسبز و شاداب ہونا. وہاں تمام کھیتیاں اوس سے سینچی جاتی ہیں اور خوب سیراب ہوتی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۵۷).

جتنے سیراب ہیں اتنے تشنہ بھی ہیں
زندگی اپنی مانندِ پیمانہ ہے

(۱۹۸۱ ، چراغِ صحرا ، ۹۴). **۲. شوق ، آرزو ، تمنّا ، نیت بھرنا ، خواہش کا پُورا ہونا.**

نگہِ شوق ابھی سیراب ہوئی تھی نہ ذرا
کہ تصوّر کی کرامات نے بدلا انداز

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۵۴). **۳. فیضیاب ہونا ، ہدایت و رہنمائی حاصل کرنا.** اس سرچشمۂ نبوت سے سیراب ہو کے یہ جتنا سونا آپ کی رہائی کے لیے لایا ہوں آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دوں. (۱۹۲۰ ، جویانِ حق ، ۲ : ۱۲۷).

سیرابی (ی مج) امث.
۱. رفعِ تشنگی ، آسودگی و تسکین ؛ تر و تازگی.

بُخل اِتنا نہ کر اے چرخ کہ لاغر ہوں بہت
قطرۂ آب ہے کافی مِری سیرابی کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۰). ایک تشنۂ لب ، محض نظارۂ آب سے کب تک سیرابی حاصل کر سکتا ہے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۸). **۲. شادابی ، ہریالی ، حسن آفرینی.**

نگہ کے جھاڑ کا پھل تُو ہے اے بہارِ کرم
ترے جمال کے گلشن میں نت ہے سیرابی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۴). **۳. پانی کا اثر ؛ خُنکی ، طراوت.**

وہ پانی کی سیرابی ، ٹھنڈی ہوا
جہاں بیٹھ جاؤ وہیں دل لگا

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۴). شریانیں ... سکڑ جایا کرتی ہیں ... اعضا میں خُون و رُوح کی سیرابی کم ہوجاتی ہے. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۹). **۴. سیر حاصل ، تکملہ.** آپ کے حالات ... وضاحتی سیرابی کے ساتھ معرضِ بیان میں آچکے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۳۱۶). [سیراب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیرارَبَر (یٰ مع ، فت ر ، فت ب) امذ.
ربڑ کے درختوں کی ایک قِسم (Ceara Rubber). تیسرا سنی ہوٹ (سیرارَبر) ہے جو تخم سے بآسانی پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۰۰). [سیرا + ربر (رک)].

سَیرانی (ی لین) صف.
رک : سیلانی.

کہا پیر زن نے میں صدقے گئی
ہے سیرانی میرا یہ کم بخت جی

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۵۳). وہ سرِ شام ... چہل پہل آدمیوں کا ہجوم سیرانی جیوڑوں کا اِدھر سے اُدھر ابلاگیلا پھرنا. (۱۹۶۳ ، یہ دلی ہے ، ۱۷). [سیلانی (رک) کا محرّف].

سیِرَت (ی مع ، فت ر) امث ؛ ← سیرۃ.
۱. **عادت ، خصلت ، خُو.**

صورت میں توں ہے پادشہ سیرت منے درویش جیوں
یوسف سا تجہ میں کیوں کہوں ہن ہے توں یوسف سار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۹).

دیکھیا صورت و سیرتِ دل پذیر
جو اس دیکھنے تھے جواں ہوے پیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۳).

براس روزِ محشر کیا ، محمد مصطفےٰؐ بس ہے
کرم خصلت وفا سیرت علیٰ مرتضیٰ بس ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۷). آپؐ نہایت نرم مزاج ، خوش اخلاق اور نِکو سیرت تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۱). ۲. **کردار کی پاکیزگی ، حالتِ باطنی ، ذاتی وصف ، خُوبی.**

ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۸). کتاب کی صورت اور سیرت کو مقبولِ عام بنانے کی کوشش کی گئی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۱). اس کی زیرکی اور عیّاری بددیانت سرمایہ داروں کی سیرت کا آئینہ ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۰). ۳. (أ) **سوانح عمری ، زندگی کے حالات و واقعات کا تذکرہ ؛ سوانح نگاری.** ایک شعبۂ تاریخ کا تذکرہ ہے جس کو یونانی میں بیوگرافی ، انگریزی میں لائف ، عربی میں سیرت اور اردو میں سوانح عمری کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۳۵). «سیرتِ نبویہ» کا ایک ایک حرف نبوت پر شاہدِ عدل ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۸۶). (اأ) **حضرت محمد مصطفےٰؐ کے حالات و واقعاتِ زندگی کا تذکرہ ، سیرتِ نبویؐ.** مدینہ کے مسلمانوں کی مالی حالت جیسی کُچھ تھی وہ سیرت کے ہر ہر صفحہ سے ظاہر ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۶). پھر پورب کے سفر سے واپسی کے کچھ عرصے کے بعد سیرت کی ایک مُختصر سی کتاب میرے ہاتھ لگ گئی. (۱۹۶۲ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۶). [ع].

ـــُ النّبی (ـــ ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امث.
نبی کی سیرت ؛ مراد : سیرتِ محمد مصطفےٰؐ. بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ تحقیقی دیانت کے ساتھ ساتھ سیرت النبیؐ ، سیرتِ الصحابہ اور تاریخ اسلام پر کام کیا جائے. (۱۹۸۴ ، تجلی ، ۶). [سیرت + رک : ال (۱) + نبی (رک)].

ـــِ پاک کس صف ؛ امث.
سیرتِ مبارکہ ؛ مراد : حضرت محمدؐ کی سیرت. قرآن عبارتوں کا ایک ذخیرہ اور سیرتِ پاک واقعات و حوادث کا ایک مجموعہ ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرورعالم ، ۳۶). [سیرت + پاک (رک)].

ـــ کَشی (ـــ فت ک) امث.
رک : **سیرت نگاری.** پلاٹ کی فنّی اور موثر ترتیب اور سیرت کشی کے مُختلف تقاضوں کو پُورا کرنے ... کی طرف بھی دھیان رکھنا پڑتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۰). [سیرت + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ مُحَمَّدی کسِ صف(ـــ ضم م ، فت ح ، شد م بفت)امث.
حضرت محمد مصطفےٰؐ کی سیرت ، سیرتِ مطہرہ. یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن اور سیرت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام دونوں ہی بحر نا پیدا کنار ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۳۶). [سیرت + محمدؐ (عَلَم) + ی ، **لاحقۂ نسبت**].

ـــِ نَبَوی کس صف(ـــ فت ن ، سک نیز فت ب) امث.
رکَ : **سیرت النبی ، نبی کی سیرت ؛ مراد : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ ، سیرتِ مطہرہ.** سیرتِ نبوی کا یہ حصّہ ان کے حالات مشاہدات اور کیفیات کے بیان میں ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱). عربی فارسی میں بھی سیرتِ نبوی ، سیَرالصّحابہ اسی نقطۂ نظر سے لکھے گئے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۶۲). [سیرت + نبی (ی مبدل بہ و) + ی ، **لاحقۂ نسبت**].

ـــ نِگار (ـــ کس ن) صف.
کردار و شخصیت کے بارے میں لکھنے والا ، سیرت تحریر کرنے والا ، کردار نگار. بقول آپ کے میری امت کی طرف سے لکھنے کا وقت آتا تو میرے سیرت نگار کو سخت مشکل کا سامنا ہوتا. (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۵). اردو میں سیرتِ پاک پر کتابیں تو بہت ملتی ہیں لیکن زیادہ تر ترجمے ہیں جو ترجمے نہیں ہیں وہ پُرانے سیرت نگاروں کی کتابوں کے خُلاصے ہیں. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۶). [سیرت + ف : نِگار + نگاشتن ـ لکھنا].

ـــ نِگاری (ـــ کس ن) امث.
سیرت نگار کا کام ، حالاتِ زندگی لکھنا. بُزرگانِ ملّت کی سیرت نگاری اور ان کے صفات و عادات کا ضبطِ تحریر میں لانا اگر دُشوار نہیں تو آسان بھی نہیں. (۱۹۲۵ ، تجلّیات ، ۲ : ۱). ان تصانیف میں براہ‌راست سیرت نگاری نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۶۲). [سیرت + نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیِرَتیات (ی مع ، فت ر ، سک ت) اِمث ؛ ج.
(**نفسیات) فرد کی نفسیات** . یہ اِتّحاد بلحاظِ ذاتی خصوصیات کے ہو ... اس کی فردی نفسیات جس کو سیرتیاتِ متقابلہ بھی کہا جا سکتا ہے ہم سے کوئی تعلق نہیں رکھتی. (۱۹۳۱ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۶۱۸). [سیرت + یات ، لاحقۂ جمع].

سیرگی (ی مج ، سک ر) صف مث.
سیرابی ؛ سَیری. زمین کی سیرگی ختم نہ ہونے پائے. (۱۹۶۵ ، چاول دستور کاشت ، ۷۶). [سیر (۱) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

سیِرَن (ی مع ، فت ر) امذ.
ایک درخت اور اس کی لکڑی کا نام ، سرس ، کسیر ، سام سنڈرا. ڈونگیوں کے کام میں جو بعض مخصوص لکڑیاں اِستعمال کی جاتی ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں ... سہاگہ ، نیبل ، سیرن ، کلم. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۳۰). [رک : شیرن].

سیرُو (ی مج ، و مع) امذ.
(گاڑی بانی) گاڑی کی بھیڑ (بم) کے پُشتی وال یعنی عرض میں جڑی ہوئی پٹیوں کی آخری پٹی (اپ و ، ۵ : ۱۳۵). [رک : سیروا].

سیرُوا (ی مج ، سک ر) امذ.
پلنگ ، چارپائی اور مسہری وغیرہ کے سرہانے اور پائنتی کی لکڑی ؛ چوڑائی والی لکڑی.

سہرے کے تئیں سیروے سے کھاٹ کے باندھے
اس طرح چڑھا بیاہنے شہزادہ مدن کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴).

اور پلنگوں میں جتنے سیروے ہیں
رکھنے اپنا لباس گیروے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۵). پلنگ کے پائے ، پٹی ، سیروا جو چیز ٹوٹ گئی ، ترت بھیج کر درست کرا منگائی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۸۸).

چارپائی کی کھول کر ادوان
باندھنا سیروے سے تھا آسان

(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۲۶). [س : शिरः+पाद+कः].

سیروں (ی مج ، و مج ، غنہ) امذ ؛ ج.
کئی سیر ، کثیر ، زیادہ ، بہت زیادہ ؛ تراکیب میں مستعمل.

جوش جنوں سے قصدوں سے مطلق کمی نہ کی
سیروں لہو ہمارے بدن سے نکل گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶).

خشک سیروں تن شاعر کا لہو ہوتا ہے
تب نظر آتی ہے اک مصرع تر کی صورت

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۵).

آنسوں نہیں آنکھوں میں یہ ہیں ہیرے کی کنیاں
پی جانے یہ دو بوند لہو سیروں ہی تھوکا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۶). [سیر (۱) + وں ، لاحقۂ جمع].

---لہو بڑھنا محاورہ.
بہت خوش ہونا ، خوشی کی وجہ سے چہرے پر رونق آنا.

بڑھ گیا سیروں لہو ان کو جو آتے دیکھا
خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۹۵).

سَیری (ی لین) امث.
تفریح ، چہل قدمی ؛ دیکھنا ، گھومنا پھرنا.

سرک کے سیری منے لال کنول بیج کا
زرد کیا جیوں سربر چھرہ کاکل شکن

(۱۵۱۸ ، لطفی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۰ ، ۳۵)).

دو پتلیاں راوتاں تیری بندی اپ اسپ کوں اسیری
سو چوگان کھیلتے پھیرے ہمن دل گیند کر گھیرے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۰). [سیر (۲) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیری (ی مج) امث.
۱. کسی خدمت کے عوض ملی ہوئی خودکاشت زمین ، سیر. زمین دار بہترین زمین خودکاشت کے لیے منتخب کرتے تھے اور وہ اون کو بعوض ادائی خدمت عطا کی جاتی تھی ، ایسی آراضی سیری کہلاتی تھی. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۱۳). **۲. بٹائی دار ، ساجھی ، شریک** (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیر (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیری (ی مج) امث.
۱. تسکین ، سیرابی ، بھوک پیاس مٹ جانا. یہ اعتقاد کہ کھانے پینے کی چیزوں سے آسودگی اور سیری پیدا ہوتی ہے اور زہر قاتل سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۹).

دریا نوشی پہ ایک چلو بھی نہیں
اس پر گفتگوئے سیری کیا خوب

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳). **۲. ذرا اطمینان سے ، دم لے کر ، آسانی ، بے فکری.**

آتے ہیں گھر کو بہوت دیری سے
کھانا پانی ملنے کا سیری سے

(۱۸۱۳؟ ، شاہ ندا کی کہانی (اردو ادب ، ۱ : ۱۲۲)). **۳. شوق کا پورا ہونا ، تسکین ذوق ، تکملۂ شوق.**

دل میں پریت تیری
دیکھے سے ناہیں سیری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۵).

موسیٰ تو ہوئے سیر پر انکو نہیں سیری
اے جان ترے طالب دیدار ہیں کیسے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۱). علم سے کبھی اس کی سیری نہیں ہوتی تھی (۱۹۱۴ ، حالی ، مقالات ، ۱ : ۲۹۸) انہیں کبھی ایک دوسرے سے سیری ہی نہیں ہوئی. (۱۹۸۷ ، اِک محشر خیال ، ۱۹۶). **۴. جی بھرنا ، نیت بھرنا.** نہ بہت نرمی کہ نرمی باعث دلیری ہے ، اور نہ زیادتی غصہ سبب سیری. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب اردو ، ۶). افسوس کہ آپ کو بھرتی کے الفاظ استعمال کرنے سے سیری ہی نہیں. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۰۶). مختلف اشیاء کے تیار کرنے میں کسی شے کی افراط بغیر تغیر یا تنوع کے یہ معنی رکھتی ہے کہ سیری کی منزل بہت جلد طے ہو جائیگی. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۶). غم حسین سے دل کا بوجھ ہلکا ہونے نہیں پاتا کہ ماہ محرم ہی تمام ہو جاتا ہے اس طرح ذکر حسین سے سیری ہو سکتی ہے نہ جی بھر سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ اگست ، ۱۳). **۵. پانی کے مکمل انجذاب کی حالت ، رساؤ.** کسی پشتہ کی آڑی تراش میں سیری کا مستوی ... ایک خط بن جاتا ہے اور اس کو سیری خط کہتے ہیں اور اس کی سلامی کو "سیری کا ڈھال". (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۱۰۱). [ف : سیر (۳) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پذیر (---فت پ ، ی مع) صف.
تکملۂ پذیر ، پورا ہونے کی صلاحیت رکھنے والا ، پورا ہونے والا. احتیاجات اول الذکر اصطلاحاً سیری پذیر اور دوم غیر سیری پذیر کہلائیں گی. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۹۲). [سیری + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

---ہونا محاورہ.
۱. رک : سیر ہونا.

نہ ہوئی یک صبح تاں گرم سورج سوں اسے سیری
تمھارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵).

ہوتی ہی نہیں شربتِ دیدار سے سیری
پیاسا ہے بہت تشنۂ دیدار تمھارا
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۲).

طالبِ وصل کو سودے سے یہ سیری ہو گی
قصۂ وصل سے پھر حُسن کا مطلوب ہوا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷).

ہر اس سے کہ دادا کو تخمہ ہوا تھا
بھلا بھوکے پوتوں کو سیری ہو کیوں کر
(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بینظیر ، ۳۸). **۲. اِطمینان ہونا راضی ہونا ، خوش ہونا ، تسکین ہونا.** اس تفسیر کی روایت سے بھی اگر سیری نہ ہو ایسی کتاب کی روایت سنیں جو ہر جگہ مِل سکتی ہے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۳۱). ایک دفعہ کے پڑھنے سے اس کی کیا سیری ہوتی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۰۰).

سیرِیز (ی مع ، ی مع) امث ؛ امذ.
۱. سلسلہ ، کڑی. اس واقعہ یہ ہے کہ ہائیڈروجن کے اسپیکٹرم میں لائنوں کے سلسلے یعنی سیریز ... ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۵). **۲. تسلسل ، سلسلہ واریت.**

شکست و فتح کی اک ٹیسٹ سے ہو کیا تمیز
مشاعرہ میں بھی جاری ہوئی ہے اب سیریز
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۰۴). [انگ : Series].

سیرِیَس ہونا محاورہ.
کسی کام کے لیے مستعد ہونا ، سنجیدہ ہونا ، کسی عمل میں پورا انہماک ہونا. تم سیریس نہیں تھے ہاں تم تو ایم اے کے بعد ولایت جانے کا اِرادہ رکھتے ہو. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۲۱۵). میں اپنے کزن کی طرح سیریس تو ہوتا نہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۹).

سیرِیَل (ی مع ، کس ر ، فت ی) امذ.
سلسلہ وار ، تسلسل ، ترتیب . داستانوں پر مبنی بعض فلمیں سیریل کی صورت میں بھی بنائی جا چکی تھیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۸). [انگ : Serial].

ــــ نَمْبَر (ــــ فت ن ، سک م ، فت ب) امذ.
ترتیب کا نمبر ، سلسلہ وار نمبر. اِس عنوان کے تحت کھولی جانے والی ہر فائل پر ایک علیحدہ سیریل نمبر ڈالا جائے گا. (۱۹۸۴ ، دفتری طریقۂ کار ، ۶). [انگ : Serial Number].

سیڑا / سیڑہ (ی مع / فت ڑ). (الف) امذ.
(کاشت کاری) جُوا. کوئی کاشت کار بیلوں کو ہل میں جوتنے کے لیے سیڑا سیڑی لیے آ رہا تھا. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۱۲۷). (ب) امث. **وہ ندی یا نالہ جس سے آس پاس کے کھیت سیراب کیے جائیں** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [پ : सेड़ा].

سیڑی / سیڑھی (ی مع) امث.
۱. اوپر یا نیچے اترنے چڑھنے کا آلہ جس میں قدم رکھنے کی جگہ بنی ہو ، یہ خواہ لکڑی کا ہو یا پختہ سنگ ، خشتی یا گلی ہو ، زینہ ، نردبان.

کئے عشق اولی نے یوں عشق باز
کہ مندھر حقیقت ہے سیڑی مجاز
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). دروازے کے پٹ اور سیڑیاں وغیرہ اس میں ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵۳). وہ دوبارہ جمع ہوئے اور اس مرتبہ وہ اپنے ہمراہ سیڑھیاں بھی لے آئے تھے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۶۶). جہاز کی سیڑھی کچھ ٹھیک نہ تھی چڑھتے چڑھتے وہ گر گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۱۶). **۲ زِینے کا وہ حِصّہ جس پر قدم رکھا جائے ، قدم گہ ، پایہ ، قدمچہ.** فرمایا ، اس منبر کی سیڑھیوں پر جو کوئی پڑھیگا آیۃ الکرسی بعد ہر نماز کے ، نہ منع کریں اوسکو اندر آنے سے بہشت کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۸). اِتّفاق سے کسی سیڑھی پر بلّی پڑی سوتی تھی ، اس پر جو پڑا زور سے پاؤں وہ ایک بھیانک آواز سے چلائی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳). اب ایک زینہ پر سے کوئی سولہ سترہ سیڑھیوں پہ گزر کے کوٹھے پر ایک ہوا دار کمرے میں پہنچے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۹). **۳. درجہ ، منزل ، مرحلہ.** ترقی کی پہلی سیڑھی تمدنی حالت کی طرف مائل ہونا تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مقالات ، ۱۷۰). عربی زبان کی خصوصیات کے تحت میں اوّل مخارج سے بحث کی ہے جو کلام کی سب سے پہلی منزل یا اوّل سیڑھی ہے. (۱۹۳۰ ، مقالات شروانی ، ۲۶۶). **۴. ذریعہ ، وسیلہ ، واسطہ ، راستہ.** حدیث میں آیا ہے مجاز سیڑی ہے حقیقت کی. (؟ ، رسالہ معرفت ، ۳). حقیقت کی سیڑی ہے مجاز سیڑی پر جاویں گے تو پاویں گے حقیقت کا راز. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳). زراعت کالج کے طلبہ کم کامیاب ہوتے ہیں ان کے طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس (ملازمت سرکاری) کو نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۵). [پ : सिढ़ी ؛ س : شڑھی श्रधी].

ــــ باندْھنا محاورہ.
سیڑھی لگانا ، باڑ قائم کرنا.

فلک قلاب سوں باندھیا ہے سیڑی
معانی تو دے شاہِ یگانہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۳).

ــــ بَہ سیڑھی م ف.
درجہ بدرجہ ، بتدریج. ہر قطار ایک دُوسرے سے سیڑھی بہ سیڑھی بلند ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۷).

ــــ (پَر) چَڑْھنا / چَڑْنا محاورہ.
اُوپر پہنچنا ، ترقی پانا ، منزلِ مقصود کو پا لینا.

محل مجلس کا پتا اُونچا کہ پہلی سیڑھی پر
کھن نہ چڑ سکا اپس کوں لرزاں پانیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳).

سیڑھی خوش مرتبے کی میں چڑیا ہوں
جہاں مقصود تھا وہاں اتریا ہوں
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). تین سال میں عہدۂ منصفی پر فائز ہونے کی اجازت ملی اور اس کے لیے پہلی سیڑھی چڑھنے

یعنی عہدہ پر تیور حاصل کرنے کی شرائط اُٹھائی گئیں۔ (۱۹۲۹ء، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۲۰۲)۔

---کا ڈنڈا امذ.
لکڑی کی سیڑھی کا ہر پایہ جس پر پانو رکھ کر چڑھتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---لگانا محاورہ۔
کسی چیز سے بلا کر سیڑھی کھڑی کرنا ، کسی جگہ پہنچنے کے لیے وسیلہ سہیا کرنا ، رسائی حاصل کرنا۔

قلم کیوں صفت لک سکے نین بجال
گگن تیں لگانا ہے سیڑھی محال

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ ، ۷۷ ، الف)۔ ان کو چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھیں۔ (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۷۵)۔ دو بھاٹکوں نے تو یہاں تک ستایا کہ سیڑھی لگا کر کُودنا اور انہیں اندر سے کھولنا پڑا۔ (۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۱۳)۔

---لگنا محاورہ۔
سیڑھی لگانا (رک) کا لازم۔

بیعتو پیر مغاں سے مل گیا بام مراد
سلسلہ پیدا ہوا رفعت کا سیڑھی لگ گئی

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۱)۔ میں نے جو خواب میں دیکھا کہ اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی لگی تھی۔ (۱۹۲۳ء، تذکرۃ الاولیا ، ۶۲۱)۔

سیڑھیاں (ی مع ، کس ڑھ ، غنہ) امث ؛ ج۔
سیڑھی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس (ملازمت سرکاری) کی نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۲۱۵)۔

---پھلانگنا محاورہ۔
بہت تیزی سے کسی مقصد یا منزل کی طرف بڑھنا ، جلدی جلدی مدارج طے کرنا۔ متواتر منزلیں طے کیں ، زندگی کی لگاتار سیڑھیاں پھلانگیں۔ (۱۹۳۶ء ، گرداب حیات ، ۱۴)۔

سیزدہ (ی مع ، سک ز ، فت د) صف۔
تیرہ۔ دس اور تین کا مجموعہ۔ جس نے سیزدہ صدسالہ تاریخ اسلام کے چہرے سے تعصب و عدم مساوات کے ہر داغ کو ایک ایک کر کے دھونے میں اپنی عمر صرف کر دی۔ (۱۹۱۵ء ، فلسفۂ اجتماع ، ۵)۔ سیزدہ صد سالہ تاریخ کا کوئی باب ایسا نہیں ہے جس کی عبارت انصاف کے خون سے لکھی ہوئی سطریں نہ ہوں ۔ (۱۹۷۳ء ، مقام عدالت ، ۳)۔ [ف]۔

سیزدہم (ی مع ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) صف۔
تیرھواں ، تیرھویں ، سیزدہ سے متعلق یا منسوب۔ دائرہ سیزدہم منعکسہ اس کی بنیاد مفاعلین فاع لاتن فاع لاتن متشابہ مخالف بکیف پر ہے۔ (۱۸۷۱ء ، قواعدالعروض ، ۳۸)۔ [ف : سیزدہ + م ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

سیزن (ی مع ، فت ز) امذ.
موسم ، رُت ، فصل ، زمانہ۔ صرف سیزن کا لطف اٹھانے شہر میں کوئی والیٔ ملک آئے ہوئے تھے۔ (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸۰ : ۳۸)۔ ان کے دیہاتی اور شہری دوست شکار کے مخصوص سیزن میں پارٹیاں بنابنا کر ان کے یہاں آتے۔ (۱۹۸۹ء، انصاف ، ۱۹)۔ [انگ : Season]۔

---ٹکٹ (--- کس ٹ ، فت نیز کس ک) امذ.
کسی جگہ ہر وقت داخلے کا میعادی اجازت نامہ ، جس کی وجہ سے مُدّتِ معیّنہ میں ہر وقت آنے جانے کا حق حاصل ہو۔ سیزن ٹکٹ یعنی اس ٹکٹ کا کام دے جو نمائش گہ مذکور میں برابر ہر وقت اور ہر دروازے سے آنے جانے کے لیے کافی تھا ۔ (۱۸۸۵ء، خیالاتِ آزاد ، ۲۳۹)۔ اٹھانویں مسافر اس میں بیٹھے اور آٹھ سو پچاس سیزن ٹکٹ والے اس تعداد کے علاوہ تھے۔ (۱۹۰۳ء، چراغ دہلی، ۳۵۶)۔ سیزن ٹکٹ پر ایک لاکھ روپئے کے انعامات دیئے جائیں۔ (۱۹۷۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۳/دسمبر ، ۱)۔ [انگ : Season Ticket]۔

سئیس (فت س ، ی مع) امذ.
رک : سائیس۔ زریق نے کہا سئیس کے بھیس میں بھی تیری چال مجھ پر نہ چل سکی۔ (۱۹۴۴ء ، الف لیلہ ، ۵ : ۲۹۸)۔ [سائیس (رک) کی تخفیف]۔

سیس(۱) (ی مع) امذ.
۱. سر ، پیشانی ، ماتھا۔

خلل تھا کُفر کا دیا جس خدا
کیا رام کا سیس تن تے جُدا

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰)۔

نبی صدقے قطب شاہ کوں سہے جم عید مستانہ
کہ میرے سیس اُپر دایم چتر شاہی سہایا ہے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۱۶)۔

ہے سیس پہ سالکاں کے باراں
اس میم کے مِنتاں ہزاراں

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۲)۔

کون ہے ایسا جو کوئی اب تن سے تیرا سیس لگانے
درس ترا تیرے نبی کو ان سے لے جا کر دکھلانے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۹۰)۔

کلمہ پڑھیں رسول کا
کاٹیں سیس حسین

(۱۸۱۳ء ، امالائمہ ، ۱۲۵)۔ یا رحمٰن یا سبحان تیری سمرن جیون آگے سیس دھروں کیسے بھگتی کروں۔ (۱۹۱۳ء، انتخاب توحید،)۔

دور اور سے آیا بھکاری
سیس جُھکانے کو چرنن میں

(۱۹۸۵ء ، رخت سفر ، ۱۱۵)۔ **۲. سر کا ایک زیور ، سیس پھول ۔** کانوں میں آویزے ، بالوں میں سیس ، ہاتھ میں رومال ، کندھے پر شال ، بےفکری کے دن ، جوانی کا سِن۔ (۱۹۱۲ء، شہیدمغرب، ۸)۔

سونے کا ہر اسے سیس مکٹ
روپے کا نکہت پر بیٹھ نہ ڈر
(۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۳۰۷)۔ ۳. (زین سازی) **گھوڑے کے چہرے کے ساز میں ماتھے پر لٹکنے والا مخروطی شکل کا چمڑے کا آویزہ** (اپ و ، ۵ : ۳۵)۔ [س : شیرش शीर्ष]۔

---اُوپَر م ف (قدیم)۔
رک : سر آنکھوں پر۔
تمہارا مرا گھر سو ہے ایک گھر
تلہار کہیا ہے مرے سیس اوپر
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۳)۔

---پانْو/چَرَن/قَدَم پَر دَھرنا محاورہ (قدیم)۔
قدموں میں سر رکھنا ، عاجزی کرنا۔
سر یوں کہہ ادب سوں نوڑ کر اونے
دھریا سیس اس کے چرن پر اونے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۹)۔
روپا کروں گی سیس قدم پر دھرے ہوئے
جب تک نہ کہدیں آپ کہ جی اٹھ مرے ہوئے
(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۹۹)۔

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث۔
(زرگری) **مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور جو زنجیر کی لڑی یا پٹری کی شکل کا ہوتا ہے اور مانگ کے دونوں طرف کنپٹیوں تک جھالر کی طرح لٹکا رہتا ہے، اس کے بیچ میں ایک ٹیکا ہوتا ہے۔ چھپکا** (اپ و ، ۳ : ۳۷)۔ [سیس + پٹی (رک)]۔

---پَر ڈھونا محاورہ۔
سر پر اٹھانا ، بوجھا ڈھونا۔
تج عیش و عشرت خواب توں معشوق کے ناسوز سوں
نس دن برہ کے بھار کوں لے سیس پر ڈھونا بھلا
(۱۶۷۹، دیوان سلطان شاہ ، ۵)۔

---پَر/پَہ ہات دَھرنا محاورہ (قدیم)۔
سر پر ہاتھ دھرنا ، سر پر ہاتھ رکھنا ، سرپرستی کرنا۔
جیو مانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر
ہات میرے سیس پر رکھکر کرو سب میں گھنبھیر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰)۔
ہے دو جگ میں سُرخ رُو جس سیس پہ تو دھرتا ہے ہات
بولتے ہیں خلق سب اس تے تجے بندے نواز
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۹۶)۔

---پَگ پَر رَکْھنا محاورہ (قدیم)۔
قدموں میں سر رکھنا ، عاجزی کرنا۔
چلیا بعد ازاں دیں گھر اوس یار کے
رکھیا سیس جا پگ پر اوس یار کے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳)۔

---پُھول (---و مع) امذ۔
۱. سر کا ایک زیور ، چوٹی کی جڑ کے اُوپر لگانے کا کٹوری نما یا کسی پھول کی شکل کا زیور۔
وو سوتی گگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵)۔
ہر اک کو مرصع کا ہے سیس پُھول
کہ سورج کرے جوت کا واں حصول
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳)۔
دکھلاتا تھا سیس پُھول سر پر
جگنو شب تار میں شجر پر
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۲)۔ پُھولوں کی چادریں ہیں سیس پُھول ہیں۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۰)۔ ۲. **خاوند ، پتی ، سرتاج** (فرہنگ آصفیہ)۔ [سیس + پُھول (رک)]۔

---تاج امذ (قدیم)۔
رک : سرتاج۔
اچاے عرش چوکی بی بی کے تائیں
کہ حضرت بی بی بیبیاں سیس تاجے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷)۔ [سیس + تاج (رک)]۔

---تِلَک (---کس ت ، فت ل) امذ۔
ٹیکے کی وضع کا ماتھے کا زیور (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۳۳)۔ [سیس + تلک (رک)]۔

---تَل ہونا محاورہ (قدیم)۔
رک : سر نیچا ہونا۔
خطا منج کدھن تیج آیا اول
ہوا سب منے تو میرا سیس تل
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۲)۔

---جال امذ۔
چوٹی باندھنے کے بعد بالوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک خاص انداز کی جالی ، سونے یا چاندی وغیرہ کی لڑیاں جو سر پر بطورجال پھیلا دی جاتی ہیں۔ کرن پُھول ہیں ، ٹیکے ہیں ، مانگ پٹیاں ہیں ، سیس جال ہیں۔ (۱۹۶۵ ، ساقی ، کراچی، جولائی ، ۲۹)۔ [سیس + جال (رک)]۔

---جُھکانا محاورہ۔
رک : سر جُھکانا۔
پروانگی کا حکم دیا ہنس کے وام نے
چرنوں پر اپنا سیس جُھکایا غُلام نے
(۱۹۲۴ ، مطلع انوار ، ۱۰۶)۔

---چَنگیر (---فت چ ، مغ ، ی مع) امث۔
رک : سیس پُھول (اپ و ، ۳ : ۳۷)۔ [سیس + چنگیر (رک)]۔

---دُھنّا محاورہ (قدیم)۔
رک : سر دُھننا۔

وہ خود بولے تھا نغمہ جس کے سُنتے
کھڑے رہ جائیں حیوان سیس دھنتے
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۹).

ـــ رَگَڑنا محاورہ (قدیم).
نہایت عاجزی کرنا ، منت سماجت کرنا ، خوشامد کرنا ، پانو پڑنا ، پانو پر سر رکھنا.
فقیر حقیر سید علی اکبر
سیس رگڑیا تم چرنو پر
(۱۷۶۳ ، چھ سر ہار ، ۸۰).

ـــ سوبھا / شوبھا (ـــ و مج) امذ.
سر کی زینت ، سر کی آرائش ؛ مراد : ٹوپی ، کلاہ. بادشاہ نے پوشنوں کے نام بدل دیے ہیں ... برقع کا نام چترگپت ، کلاہ کا نام سیس سوبھا ... اور ایسے ہی بہت سے نام. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۶). سرب کاتی ، جس سے تمام بدن چُھپ سکے ... سیس سوبھا ، ٹوپی کلاہ ؛ کیس گھن ، سوبان. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۷۲). [سیس + سوبھا / شوبھا (رک)].

ـــ سُوں چَلْنا محاورہ (قدیم).
سر کے بَل چلنا.
سجن ملنے بلاوے جو چلوں گی پاوں کر سیس سوں
پرت لا پیوتے رمنے نہ بوجھوں گی کدھیں کیس سوں
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۱).
سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اس کر شوق ہے تجھ آستاں پر جبہ سائی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲).

ـــ گُندھانا (گوندھانا) محاورہ.
مانگ پٹی کرانا ، بناؤ سنگار کرانا.
مرنا اور جینا نہیں اور مرنا بسوا بیس
ایسے سہل سہاگ کو کون گوندھاوے سیس
(۱۸۴۴ ، مفید الاجسام ، ۷).
چلتا ہے رہنا نہیں اور چلنا بسوے بیس
ایسے سہج سہاگ پر کون گندھائے سیس
(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۶).

ـــ لینا محاورہ (قدیم).
رک : سر لینا.
کہ اس کے بدل میں جفا سیس لے
جیا جا لیا ہور سینا پیس لے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۴۴).

ـــ نِوانا محاورہ.
رک : سر جُھکانا.
نِوا کے سیس لگا رکھ سدا تو ہر کے دوار
کہ دور بارہ صدی کا ہے سخت ناہنجار
(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۵)).

کہا فرشتوں ایدھر آؤ
آدم آگے سیس نواؤ
(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے (دہلی اخبار) ، ۳).
انہوں نے قدم حوصلے کا بڑھایا
چرن چومے سیس اس کے آگے نوایا
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، کیفی ، ۹). میں نے ہاتھ جوڑ کر اور سیس نوا کر عرض کیا کہ وہ ہے ہی آپ کا غلام. (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۸۰). بڑے بڑے ادیب فنکار اس کے آگے سیس نوائے بیٹھے تھے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۹۴).

سِیس (۲) (ی مع) امذ.
سانپوں کی نسلوں کا بادشاہ جسے شیش اننت بھی کہتے ہیں (پلیٹس). [رک : شیش].

ـــ ناگ امذ ؛ رک : شیش ناگ.
۱. سانپوں کا بادشاہ ؛ ہندوؤں کا ایک اوتار ، کہتے ہیں اس کے ہزار پھن ہیں اور اس کے پھن پر زمین ٹھہری ہوئی ہے یہ وشنوں کا بستر خیال کیا جاتا ہے اس کا پھن اس کا چتر مانا جاتا ہے. ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ لچھمن اور بلدیوجی نے انہیں کا اتار لیا تھا ، پاتال کا راجہ (فرہنگِ آصفیہ).
چوٹی جو دکھاؤں میں تو کیا ہو
شبہ تمہیں سیس ناگ کا ہو
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳۵). سیس ناگ ہندوؤں کے ایک مشہور اوتار ہوئے ہیں. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۴۴). **۲. زمین کے نیچے وہ جگہ جو سیس ناگ کا مسکن ہے ، پاتال.** اس ٹیلے میں ایک بہت ہی گہرا غار یا کنواں تھا جس کی کسی کو تھاہ نہ ملتی تھی اور لوگوں میں مشہور تھا کہ وہ سیس ناگ تک چلا گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۴۷). [سیس + ناگ (رک)].

سِیس (۳) (ی مع) امذ.
ایک دھات ، رانگ ، رانگا سرب ، آنک ، سکّا. سیس میل نہیں چھوڑتا ، نال کی چمک دمک پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور صاف کرنے میں دقت نہیں ہوتی. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۵۶). [مقامی].

ـــ فِشارَہ (ـــ کس ف ، فت ر) امذ.
سیسے کا بنا ہوا دباؤ ڈالنے اور کھینچنے کا ایک آلہ. اس ڈھکن کے اوپر ڈھلواں لوہے کا ایک چھوٹا اسطوانہ ایک فٹ لمبا اور دس انچ قطر کا ہوتا ہے جس میں سیس فشارہ رہتا ہے جو آسانی سے اوپر نیچے کام کرتا ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چُنائی (ترجمہ) ، ۱۲۴). [سیس + ف : فشارہ].

سِیسا / سِیسَہ (ی مع / فت س) امذ.
ایک دھات کا نام جو رانگ کی قسم سے ہے ، سکّا ، سرب.
دیا سیسے کا اک موٹا کڑا ڈال
کہ اس کے بوجھ سے تا ہو وہ پامال
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲). وہ اینٹیں سرخ رنگ ہوئیں پھر ان پر سیسہ اور رانگ پگھلا کر ڈالا کہ سوراخ بند ہو گئے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۸۷). قیامت کے دن آنک یعنی

گلا ہوا سیسا پلایا جاوے گا۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان، ۲۷۳)۔ سیسہ (سکّہ) ۳ (تین) تولہ کو آہنی کڑھائی میں پگھلا کر شورہ باریک شدہ کی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے چٹکی دیں۔ (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۳۲)۔ [س : سیسک सीसक]۔

--- پلانا محاورہ۔
۱. مضبوط و مستحکم بنانا۔

لگے سیسہ پلانے مجھکو آنسو
کہ ہو بنیادِ غم محکم ابھی سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۱)۔ **۲. سیسہ پگھلا کر ڈالنا، بیکار و معطل کرنا۔** وعظ و نصیحت کی باتیں سنیں اور ان پر عمل کریں، یہ بہتر یا یہ کہ کانوں میں سیسہ پلا دیں۔ (۱۸۹۸، لیکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۲۰۸)۔ **۳. سیسے کے ذریعہ بھاری بنانا۔** وزن تو ایسا ہو جاتا ہے جیسے سیسہ پلا دیا ہو۔ (۱۹۲۸، آخری شمع، ۳۰)۔

--- پلائی (ہوئی) دیوار امث۔
انتہائی مضبوط، پائیدار، ناقابلِ شکست۔ زاہد جو اللہ کی محبت رکھتے تھے وہ تو اللہ کی راہ میں ایسے لڑے کہ گویا سیسا پلائی ہوئی دیوار ہے۔ (۱۸۶۵، مذاق العارفین، ۳ : ۳۰۰)۔

اگر اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوتے
تو وہ اس عہد میں پنجاب کے احرار ہوتے

(۱۹۳۱، بہارستان، ۸۲۷)۔

سیسارُوں (ی مع، و مع) امذ۔
سوسن کی جڑ، کلونجی کی لکڑی، اس کو جوش دیتے ہیں تو خوب سزبدار ہو جاتی ہے؛ بعض اس کو مُلیٹھی کے درخت کی لکڑی بھی بتاتے ہیں (خزائن الادویہ، ۴ : ۵۱۵)۔ [مقامی]۔

سیسالی (ی مع) امذ۔
خود رو پودا جو درختوں اور گھاس کے درمیان پیدا ہو جاتا ہے اس کی بلندی دو گز کے قریب ہوتی ہے بیج سیاہ موٹا گیہوں کے دانے کی طرح نہایت خوش ذائقہ خوشبودار ہوتا ہے، ساسالیوس (خزائن الادویہ، ۴ : ۵۱۶)۔ [مقامی]۔

سیسَر (ی مج، فت س) امث (قدیم : امذ)۔
۱. وہ رسّی وغیرہ جس میں تیر رکھ کر چلاتے ہیں، کمان کا چلّہ۔

سام سیسر اس بھنواں کا چک اچانے نا سکے
منج اپر کیوں کھینچے ہیں غصے سوں زوریں کمان

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۹۲)۔

کتنوں کو دور بیٹھے ہی خاطر نشاں ہوئی
سیسر تری کماں کی نہ کوئی اٹھا سکا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۶۵)۔

سیسر کو کاٹ کاٹ کے بے سر بنا دیا
نیزوں کو تیر تیغوں کو خنجر بنا دیا

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۴ : ۳۲)۔ بادشاہ نے کمان کاندھے سے اُتاری جیسے ہی سیسر کڑکا دیو نے چاہا جست کر کے نکل جاؤں۔ (۱۹۰۱، طلسم نوخیز جمشیدی، ۲ : ۵۰۲)۔ **۲. تاش کے ایک کھیل کا نام** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۳. مکان وغیرہ کی منڈیر، کنارہ، کُرسی، کنگنی وغیرہ۔** دکانوں کو سیسر سے بلند کیا، صفائی سے ان پر جوبن تھا۔ (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۱۳۹)۔ [پ : सेसर]۔

--- اُٹھانا محاورہ۔
کمان کا چلّہ کھینچنا، تیر کمان کو نشانے کے لیے رُخ پر کرنا۔

کس زور کش کی قوسِ قزح ہے کمانِ پاک
جس کی اُٹھا سکا نہ کبھو سیسر آفتاب

(۱۸۱۰، میر، ک، ۸۵۷)۔

--- اُٹھنا محاورہ۔
کمان کا چلّہ کھینچنا، کمان کا نشانے کے رُخ پر آنا۔

سیسر اِدھر اٹھی تھی کہ چمکی ادھر سناں
بھالے کی نوک جھونک نئی تھی نئی تکاں

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۲۵۹)۔

--- کڑکنا محاورہ۔
کمان کھنچنے یا تیر چھوٹنے کی آواز نکلنا۔ اِدھر سیسر کڑکا زاغ نے پرواز کی مگر تیر بعنایت پروردگار خال سفید پر جا کر پڑا۔ (۱۸۹۶، طلسم ہوش ربا، ۷ : ۵۰۹)۔ تیر مارا، سیسر جو کڑکا ساحر الگ ہو گیا۔ (۱۹۰۰، طلسم نوخیز جمشیدی، ۱ : ۳۰)۔

سیسَم (ی مع، فت س) امذ۔
رک : شیشم۔ ان پتروں پر سیسم کا تیل ملتے ہیں۔ (۱۹۳۸، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۳۳)۔ [شیشم (رک) کا متبادل املا]۔

سیسموگراف (ی مج، سک س، و مع، کس گ) امذ۔
زلزلہ پیما۔ اور ہم ہمہ وقت سیسموگراف کی طرح لرزتے رہتے تھے۔ (۱۹۷۶، زرگزشت، ۱۷۹)۔ [انگ : Sesmo Graph]۔

سیسَہ (ی مع، فت س) امذ۔
رک : سیسا مع تحتی الفاظ۔ وہ اینٹیں سرخ رنگ ہوئیں پھر ان پر سیسہ اور رانگ پگھلا کر ڈالا کہ سوراخ بند ہو گئے۔ (۱۸۳۵، احوال الانبیا، ۶۸۷)۔ منہ سے لاوا بہا کر راجہ کے کانوں میں پگھلا سیسہ بھر دیا۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۱۷)۔ [سیسا (رک) کا مُتبادل اِملا]۔

--- پلانا محاورہ۔
۱. رک : سیسا پلانا، مضبوط کرنا، پائیدار بنانا۔

لگے سیسہ پلانے مُجھ کو آنسو
کہ ہو بُنیادِ غم محکم ابھی سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۲۱)۔ **۲. وزنی کرنا۔** وزن تو ایسا ہو جاتا ہے جیسے سیسہ پلا دیا ہو۔ (۱۹۲۹، آخری شمع، ۳۰)۔

--- پلائی (ہوئی) دیوار امث۔
رک : سیسا پلائی (ہوئی) دیوار۔ اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔ (۱۹۱۷، القرآن الحکیم (ترجمہ)، محمود الحسن، ۹۳۵)۔ فولادی ہتھیاروں اور سونے کی چمک دمک سے اپنی

دانست میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑا کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، آتش چنار ، ۷۳۰).

سیسے کی دیوار صف.
سیسہ پلائی دیوار ، مضبوط و مستحکم دیوار ، ناقابلِ تسخیر روک. اس نے پیادہ فوج کو رفتہ رفتہ اس مضبوط پیمانہ پر کر دیا کہ اس کی صفیں مثل سیسے کی دیواروں کے میدانِ جنگ میں قائم ہو جاتی تھیں. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۴۲).

سیشَن (ی مج ، فتِ ش) امذ.
۱. **اجلاس ، جلسہ.** اردو کے متعلق اگر لیگ کے کُھلے سیشن میں کوئی قرارداد منظور ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ اس کا اثر بہت اچھا ہو گا. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۸۶). میں ان کے ساتھ اسمبلی سیشن میں شرکت کروں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ۵۶).
۲. **دور ، دورانیہ.** لیکچراروں کی جماعت کا کنونشن ہو گا جس کے دو سیشن ہوں گے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ جنوری ، ۵). ۱۹۳۰ سے ۱۹۳۳ تک لندن میں گول میز کانفرنس ہوتی رہی. تین سال کے دوران کانفرنس کے تین سیشن ہوئے. (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا کردار ، ۲۱).
۳. **فوجداری عدالت.** ابتدائی کارروائی کے بعد مقدمہ سیشن سپرد ہو گیا. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۶۱). [انگ : Session].

ـــــ جَج (ـــــ فت ج) امذ.
فوجداری عدالت کا جج. کیس اس قدر کمزور تھا کہ سیشن جج کو چلانے کے لیے کمٹ کرنے کے قابل نہ تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۲۲). [انگ : Session Judge].

سیغچَہ (ی مج ، سک غ ، فت چ) امذ.
چھوٹی سیخ ، چھوٹی سلاخ. درانی سوار اس کے پیچھے تھے ایک جست میں سرائے کے دروازے پر پہنچ گیا مگر اوپر کے سیغچوں میں الجھ کر مر گیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۱۷۰). [سیخچہ (رک) کا بگاڑ].

سیف (ی لین) امث.
تلوار ، تیغ ، لمبی تلوار.

اگر سیف عنبل اتھاہ بد سگال
بھلا تیں کیا جو دیا گوشمال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

دُلدل گھوڑا تلے رکھیں گے سیف گلے لٹکاویں گے
بھاگ بڑے ان کے جن کو اپنا دیدار دکھاویں گے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۰۵).

مرا اژدھا سیف جگ تھاپ ہے
ترنگ بل میں عفریت کا باپ ہے

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۵۶).

نہ دینا ہاتھ سے تم راستی کہ عالم میں
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لیے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۱). تاجر نے سیف خون آشام سے اس مرد ... کا کام تمام کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۸). [ع].

ـــــ اَبرُو کس اضا (ـــــ فت ا ، سک ب ، و مع) امث.
تلوار نما ابرو ، بھویں جو تلوار کا روپ اور اثر رکھتی ہوں.

سیفِ ابرو کے ذکر کرنے پر
لگے عاشق کے دل پہ بھالے ہیں

(۱۹۸۴ ، سندھ میں اُردو شاعری ، ۲۴۳). [سیف + ابرو (رک)].

ـــــ اُللّٰہ (ـــــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
اللہ کی تلوار ، حضرت خالد بن ولید کا لقب. ہر مسلمان لڑنے والے نے اپنے تئیں سیف‌اللہ سمجھا. (۱۸۹۸ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۶۳). [سیف + اللہ (رک)].

ـــــ اِلٰہی کس صف (ـــــ کس ا ، ل بمد) امث.
اللہ کی تلوار ؛ مراد : حضرت امام حسین کی تلوار.

ہاں سیفِ زباں سیفِ الٰہی نے علم کی
فرمایا مرے آگے یہ تقریر ستم کی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۷۴). [سیف + الٰہی (رک)].

ـــــ اُلجَبار (ـــــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ج) امذ.
تین ستاروں کے ایک مجموعے کا نام جو کوکبۃالجبار یعنی جوزا کے حلقہ میں شامل ہے. تین ستارے جو بہم نزدیک صف کشیدہ ہیں ان کا نام سیف‌الجبار ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب‌المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۲). ایک بہت بڑا سدیم سیف البجار میں ہے جو ستاروں کا مشہور مجموعہ ہے. (۱۸۹۸ ، مضامینِ سلیم ، ۳ : ۱۲۹). [سیف + رک : ال (۱) + جبار (رک)].

ـــــ بازی امث.
(سیف بازی) پھکیتی ؛ تلوار چلانے کا کرتب یا تلوار کی جنگ (ا پ و ، ۸ : ۵۸). [سیف + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بُرہان (ـــــ ضم ب ، سک ر) امث.
ایسی دلیل جس کا رد نہ ہو سکے ، لاجواب کر دینے والی دلیل.

نظر میں انو کے وہ سبحان ہے
زباں میں کتے سیف برہان ہے

(۱۸۱۰ ، گنج مخفی ، معظم بیجاپوری (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۶۹)). [سیف + بُرہان (رک)].

ـــــ بَیانی (ـــــ فت ب) صف.
پُر اثر گفتگو ، تقریر کی تیزی.

ہوئی تقویم کہن نالہ فشانی میری
زنگ آلود ہے اب سیف بیانی میری

(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۶۲). [سیف + بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پھینکنا محاورہ.
تلوار چلانا ، وار کرنا.

نگہ کی سیف کوں کیوں پھینکتے ہو بے وسواس
نہیں ہے خوف مگر قتلِ عام ہونے کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۴).

---تو پٹ پڑی تھی مگر/پر ، نیمچہ کاٹ کر گیا کہاوت.
جس پر بھروسا تھا اس سے تو کام نہ نکلا بلکہ ایک ادنیٰ وسیلے سے نکل آیا ؛ جس سے امید نہ تھی اس سے مطلب برآری ہوئی. خلافِ توقع کام بن جانے کے موقع پر بولتے ہیں سیف تو پٹ پڑی تھی ، نیمچہ کام کر گیا. (۱۹۳۵ ، اردو ، اپریل ، ۳۳۶).

---خانی صف ؛ امث.
۱. **ایک وضع کی جُوتی ، پاپوش.**

ستاری نک پہ دھرے موچیوں کے ہو دنے
پشوری ہونے لگے سیف خانی سج بنے

(۱۷۸۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۳۳)).

خرام ناز میں شمشیرِ براں کی روانی ہے
تری پاپوش اے ترکِ ستمگر سیف خانی ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۳). ۲. **(مجازاً) تیزی ، کاٹ.**

طبیعت کی تیغ اصفہانی جو تھی
مضامین کی سیف خانی جو تھی

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۱۲۶). [سیف خاں (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دودم کس صف (---و مج ، فت د) امث.
دو دھاری تلوار.

قرابین و بلم کٹار اور عَلَم
وہ جمدھر وہ پوچی وہ سیفِ دودم

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۴). [سیف + ف : دو (رک) + دم (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
۱. **وہ شخص جس کے کلام میں اثر ہو ، جس کی بات میں تاثیر ہو ، ایسا شخص جس کی کہی ہوئی بات پُوری ہوتی ہو.**

نگہِ شوخ نے دل ایک کرشمے میں لیا
کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۱).

مر گیا غیر جو کوسے سے ہمارے تو کہا
اُس سے ڈریے کہ یہ ہے سیف زباں ایک ہی شخص

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۶۲).

بُت بنے بیٹھے ہیں خاموش ہیں چُپ ہیں لیکن
وصل میں سیف زباں سے خمِ گردن ان کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳). شاہ صاحب سیف زبان تھے جو کہہ دیتے تھے وہ ہو جاتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۲۴). ۲. **کلام میں تلوار جیسی کاٹ رکھنے والا ، بلند پایہ سخن ور ، سخن گو.**

خلق کہتی ہے ہمیں سیف زباں اے نساخ
وصف جو ابروے قاتل کا رقم کرتے ہیں

(۱۸۵۹ ، دفتر بیمثال ، ۱۱۲).

مذکور کرامات میں اعجاز بیاں ہوں
گر تیغ کی تعریف کروں سیف زباں ہوں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵). ۳. **منہ پھٹ ، دریدہ دہن.**

گرچہ خود ہے تراب سیف زبان
بات کہتا ہے ان سے ڈر ڈر کے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۵۷). ۴. **بہت تیزی سے بولنے والا ، وہ شخص جو دوسرے کو اپنی گفتگو سے خاموش کردے ، چرب زبان.**

ہم کہیں کیوں نہ تمکو سیف زبان
دیتی ہو ہر کسی کی بات کو کاٹ

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۱۸). [سیف + زبان (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
زبان کا تلوار کی طرح چلنا ، زبان میں تلوار کا سا اثر ہونا ، سیف زبان ہونا ، سیف زبان کی خاصیت.

دریائے غضب تیغ کے پانی نے دکھایا
خنجر کا مزا سیف زبانی نے دکھایا

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہینِ غم ، ۲۲). [سیف + زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَلْطَنَت کس اضا (---فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امث
مراد : **وزارتِ دفاع ، محکمۂ حرب و ضرب.** ہمارے قبضے میں نہ قلم تعلیم ہے نہ سیفِ سلطنت. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۹). [سیف + سلطنت (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
بے باک ، صاف گو ، قلم میں تلوار کی تیزی رکھنے والا. اس صف میں مولانا ظفر علی خاں بھی آتے ہیں جو صحافت کی دنیا میں سیف قلم اور بدیہہ گوئی میں اپنا جواب خود تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۴۳). [سیف + قلم (رک)].

سیف (ی مج) امذ.
۱. **لوہے کی الماری جس میں زر و جواہر وغیرہ رکھے جاتیں ، تجوری.** ڈاکٹر صاحب نے لپک کر اپنا سیف کھولا اور کنّیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکال لائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱). اس کی میز کی درازیں اور الماریوں کے سیف نوٹوں سے بھر گئے. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۴). ۲. **نعمت خانہ.** ایک ٹیبل سیٹ ، سیف ، ہاٹ کیس اور معمولی اسٹینڈ وغیرہ پینٹری بھی کھانے کے کمرے کا ایک جُزو ہے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۵۷). [انگ : Safe].

سیفٹی (ی مج ، سک ف) امث.
تحفظ ، حفاظت ، بچاؤ. سیفٹی تنہا غیر مستعمل ہے لیکن مرکبات میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۸۳). [انگ : Safety].

---اَفْسَر (---فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
حفاظتی اقدامات کا نگران ، محافظ ، پہرےدار. مسٹر فصیح ... عرصۂ دراز سے ویلفیر اینڈ سیفٹی افسر کے عہدے پر فائز تھے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۷۶). [انگ : Safety Officer].

---پن (---کس پ) امذ ؛ امث.
کنڈی یا کھٹکے دار بند سیفٹی ، وہ سُوئی جس میں نوک سے

بچاؤ کا اہتمام ہو ، کانٹا ، محفوظ پن ، بند پن ، اس کے استعمالات اور شکلیں مختلف ہوتی ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی خوبصورت ڈبیوں کو دیکھا کسی میں سیفٹی پن تھا کسی میں خوبصورت سا بروچ تھا (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۲۳). کوٹ کے کندھے پر گریبان کھلا ہوا جسے انہوں نے سیفٹی پن سے بند کرنے کی کوشش کی تھی. (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳٦). [انگ : Safety Pin].

ـــ ریزر (ـــ ی مج ، فت ز) امذ.
شیو کرنے کا آلہ جس میں بلیڈ لگایا جاتا ہے.

ہو جائے کاش سیفٹی ریزر کا دور ختم
دیکھیں پھر ایک بار پھندر نئے نئے

(۱۹۷۳ ، ہزلیات ، ۱۲۳). [انگ : Safety Razor].

ـــ والو (ـــ سک ل) امذ.
حفاظتی سوراخ. انجن کی حفاظت کے لیے سیفٹی والو یا سوراخ حفاظت ہے ، ایسے ہی اس زمین کی حفاظت کے لیے آتش فشاں ہے. (۱۹۰٦ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۲۸). جذباتی سطح پر اُس کی اعصابیت کے لئے سیفٹی والو کا کام کرتی رہیں. (۱۹۸۳، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۸۵). [انگ : Safety Volve].

سَیفَہ (ی لین ، فت ف) امذ.
۱. جلد ساز کا وہ اوزار جس سے کاغذ کاٹتے ہیں یا کتاب کے کنارے تراشے اور ہموار کیے جاتے ہیں. شاید جلدگر نے تُجھ پر ستم کیا ہے کہ سیفے سے تُغ کو کاٹا اجزا جُدا جُدا کیے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۵٦). **۲. تلوار کا ایک ٹکڑا ، چُھرا ، ایک قسم کا بُغدا نما ہتھیار ، چھوٹی تلوار.** مرد ہو تو شمشیر زنی کا جوہر دِکھاؤ اور ساتھ ہی بڑھ کے سیفے کا ایک زبردست ہاتھ مارا. (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۱۱). [سیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ کَرْنا محاورہ.
کسی کتاب کے صفحات کے کناروں کو برابر اور ہموار کاٹنا ، چورس کرنا ، چوکور کرنا (ماخوذ : پلیٹس).

سَیفی (ی لین) (الف) امذ.
۱. سیفی ایک دُعا ہے ، اگر اس کا چلّہ کھینچا جائے یعنی چالیس دن تک بلا ناغہ کسی خاص ترکیب سے پڑھی جائے تو بہت زود اثر ہوتی ہے. اس کا وِرد دشمنوں کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے لیکن چلّے میں کسر رہ جائے تو سیفی اُلٹ جاتی ہے یعنی خود عمل کرنے والے پر بُرے اثرات مرتب ہونے لگتے ہیں.

اب نہیں سیفی کی کُچھ حاجت تُجھے
ترکِ دُنیا خُوب دستا ہے مُجھے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ٦۳).

نہ جادو سے کم ہیں یہ باتیں تمہاری
نہ سیفی سے کم ہے رسالہ ہمارا

(۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۳۲).

سیفی سے تیز ہے کہیں سیف اس جوان کی
بولی اجل کہ فکر کرو اپنی جان کی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱٦۳). **۲.(أ) ایک مخصوص جلالی دعا کا نام.** غمزا شراب پیا اٹھا کیفی ، اپنے لشکر پر پڑ پھونکیا دعائے سیفی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱٦٦).

پیری میں رُخ اِن ابروؤں کا اپنی طرف چاہ
سیفی کا سا ہے حال دعائے سحری کا

(۱۸۳٦ ، آتش ، ک ، ۲۲۰).

اس سیف کا تھا وار کہ سیفی کی دُعا تھی
اک ایک گرہ نیزے کی دیکھی تو جُدا تھی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۸۷). **(اا) بد دعا ، کوسنا ، نفرین ، کُفر بکنا.**

تیغِ بُراں کے برابر ہے اثر سیفی کا
کارِ شمشیر زبانِ فقرا کرتی ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱:۱۸۰). **(ااا) (مجازاً) سفر جادو، ٹونا.**

بچے کیوں کر دلِ عاشق کہ دونوں جان لیتے ہیں
لقب ہے سیفی و جادو تمہاری چشم و ابرو کا

(۱۸۵۳ ، دیوان برق ، ۲۵). **۳. وظیفہ ، تسبیح ، تسبیح کرنا** (علمی اردو لغت ؛ پلیٹس). (ب) صف. **۱.(أ) منسوب بہ‌سیف ، تلوار کا دھنی ؛ (مجازاً) فوجی ، لشکری.** میرے آباؤ اجداد سیفی اور قلمی معزّز عہدوں پر رہ چکے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی، ۱۰). **(اا) شمشیر نُما ، تلوار کے مانند ، تلوار کی شکل کا** (پلیٹس). **۲. (نباتیات) متراکب ، وہ پتے جو ایک دُوسرے کو جُزوی طور پر ڈھکے ہوئے ہوں** (پلیٹس). [سیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اُلٹ (اُلٹی) پَڑْنا / جانا محاورہ.
سیفی کے عمل کا بگڑ جانا یا تاثیر کا برعکس ہونا.

حیراں ہوں اُس کی ابروئے پُرچیں کوں دیکھ کر
تقصیر کچھ نہ تھی کہ یہ سیفی اُلٹ گئی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۳).

خُونِ عدو سے کھیت کبھی یوں سینچا نہ تھا
سیفی اُلٹ پڑی ابھی چلّہ کھینچا نہ تھا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳٦۳). بعض پیرجی صاحبوں نے ... مرحوم پر سیفیاں پڑھوائیں مگر سب اُلٹی پڑیں . (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹۷).

ـــ پَڑْھنا محاورہ.
سیفی کا عمل کرنا ، دعائے سیفی کا وِرد کرنا.

تسخیر کو کسی کے سیفی نہ پڑھ تُو رنگیں
ایسا نہ ہو کہیں وہ خانہ خراب اُلٹے

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، ۱۵۵).

عدو پڑھتے ہیں سیفی حضرتِ داغ
پڑھو اب فاتحہ تُم اپنے دم کی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۸).

ـــ پَڑْھوانا محاورہ.
سیفی کا عمل کرانا. بعض پیرجی صاحبوں نے جو نواب سرسالار جنگ مرحوم کے دُشمن ہو گئے تھے مرحوم پر سیفیاں پڑھوائیں. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۹۷).

ـــ پھیرنا محاورہ۔
دعائے سیفی کا تسبیح پر وِرد کرنا ، کسی کا وظیفہ پڑھنا ، کسی کے نام کی مالا جپنا (ماخوذ : پلیٹس)۔

ـــ چلْنا محاورہ۔
سیفی کے عمل کا اثر ہونا ، سیفی کا کارگر ہونا۔

اوس جُنبشِ ابرو سے چلی سیف پہ سیفی
مژگاں وہ کریں نشترِ فولاد پہ جادو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۴)۔

شور تھا دیکھیے کیونکر یہ بلا ٹلتی ہے
اس قدر جلد تو سیفی بھی نہیں چلتی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۹)۔

ـــ قَص (ـــ فت ق) امث۔
(حیوانیات) **ایک بڑی ہڈی ، ایک شمشیر نُما لمبی باریک ہڈی جو مینڈک کی پُشت پر ہوتی ہے۔** پیچھے کی طرف ایک ایک بڑی ہڈی ہے جو سیفی قص کہلاتی ہے۔ (۱۹۴۹ ، اِبتدائی حیوانیات ، ۳۴۹)۔
[سیف ـ تلوار + ی ، لاحقۂ نسبت + قص (رک)]۔

سَیقْلون (ی لین ، سک ق ، و مج) امذ۔
رک : سائکلون۔ پاکستان میں رومی سیقلونوں کی پے در پے آمد موجب بارانِ رحمت ہوتی ہے۔ (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۴)۔ [انگ : Cyclone (رک) کا ایک املا]۔

سیک (۱) (ی مع) (قدیم)۔(الف) امث۔
رک : سیکھ ، ہدایت ، تعلیم ، نصیحت۔

وقت کے بُزرگاں دِنے ہے یو سِیک
کہ سو دیس جورے ہے پردیس نیک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹)۔ (ب) صف۔ **سیکھنے والا ، شاگرد ، چیلا ، مُرید۔**

ہو گیاں گرو ہو گیاں ہے سیک
ہو گیاں ہے تیج بلکہ تاریک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۱)۔ [سیکھ (رک) کا قدیم اِملا]۔

سیک (۲) (ی مع) امث ؛ سیِنک۔
تنکا ، سرکی ، جھاڑو۔ سرکی کی پتلی پتلی سیکوں سے دونے میں ٹانکے لگا دیے۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۵)۔
[سینک (رک) کا بگاڑ]۔

سیک (ی مج) امث ؛ امذ (قدیم)۔
رک : سینک ، گرمی ، تپش۔

پرت کی اگن کی بڑی کچ ہے سیک
اگر تُوں ہے عارف تو اندیش دیک
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰)۔

تُج عشق کی آتشِ مہرے تن کو جلاوے یک طرف
ہور سیک تیرے لطف کا وہ اگ بجاوے یک طرف
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، (الف) ۵۸)۔ [سینک (رک) کا قدیم اِملا]۔

ـــ پُہنچنا محاورہ۔
گرمائی پہنچنا ؛ آرام آنا (فرہنگِ آصفیہ)۔

سیکا (۱) (ی مع) امذ۔
سونے کا زیور جو سر پر پہنا جاتا ہے۔

سب جوہراں کا کہاں سکھ یک ہے عجب
پھلری کا موتی ناک پر سیکا دے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۲)۔ [مقامی]۔

سیکا (۲) (ی مع) امذ۔
گندم کی زرعی زمین جس کو کنویں وغیرہ کا پانی دیتے ہیں ، گیہوں کا کھیت جو کنویں کے قریب ہو۔ گیہوں کا کھیت جو کوا (کنواں) پر ہو اس کو سیکا کہتے ہیں۔ (۱۸۴۶ ، کھیت کرم ، ۹)۔ [مقامی]۔

سَیکالوجی (ی لین ، و مج) امث۔
علم نفسیات ، سائیکالوجی (رک)۔ الیکٹریسٹی کی سُرعت کاری ، الکیمیا سیمیا ریمیا کے کرتب ، بیالوجی ، سَیکالوجی کے سب کرشمے مات تھے۔ (۱۹۰۵ ، پیاری دنیا ، ۹) [انگ: Psychology]۔

سیکمور (ی مع ، و مج) امذ۔
ایک قِسم کا انجیر جو بصر و شام میں ہوتا ہے ، جمیز نیز اس کا درخت (لاط : Sycomorus Antiouorum)۔ بعد میں بصریوں نے لکڑی کی کشتیاں بنانی شروع کیں اس کے لیے انھوں نے ببول اور سیکمور کی لکڑی کو اِستعمال کیا۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۸۱)۔ [انگ : Sycamore]۔

سیکانا (کس س ، غم ی) ف م (قدیم)۔
رک : سِکھانا ، سِکھلانا۔

سیکانی چاک کج ہنس کوں بُھلانی بُھول ہنسی میں
جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جاتی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷)۔ [سکھانا (رک) کا قدیم اِملا]۔

سیکٹے پھرنا محاورہ۔
(بازاری) **چارہ جوئی کرتے پھرنا ، رفع تکلیف کے واسطے مددگار یا معاون ڈھونڈنا** (فرہنگِ آصفیہ)۔

سَیکٹر (ی مج نیز لین ، سک ک ، فت ٹ) امذ۔
۱. **لکڑی کا بنا ہوا دو فٹ کا پیمانہ جو دوہرا اور چوہرا کیا جا سکتا ہے ، آلۂ ہندسی۔** ان کے سِوا ایک آلہ اور ہوتا ہے جسے سیکٹر کہتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۰۳)۔ ۲. **دائرے کا ایک قطعہ ، مقبوضہ علاقے کا کوئی حصّہ۔** دوسرے سیکٹروں کی طرح یہاں بھی جنگ ۳ دسمبر سے پہلے شروع ہو چکی تھی۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۶۸)۔ [انگ : Sector]۔

سَیکرٹری (ی لین ، سک ک ، کس مج ر ، فت ٹ نیز سک) امث ؛ سیکریٹری۔
کسی جماعت یا سرکار کا عہدے دار جو اس کی طرف سے کاروبار انجام دیتا ہے۔ محکمۂ مال کے سیکرٹری راجہ محمد یعقوب تھے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۰۳)۔ [انگ : Secretary]۔

---جنرل (---فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
معتمدِ عمومی ، کسی جماعت یا ادارے کا وہ شخص جسے مکمل اختیارات حاصل ہوں. سیکریٹری جنرل ادارے کے کام کی سالانہ روئداد جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرے گا. (۱۹۶۱ ، اقوام متحدہ کا چارٹر ، ۵۷). اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل ... دو روزہ دورے پر آسٹریا پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ، مئی ، ۲). [Secretary General].

سیکرٹریٹ (ی لین ، سک ک ، کس مج ر ، فت ٹ ، کس ر ، فت ی) امذ.
سیکریٹری کا دفتر ، کسی حکومت کے عمال کا صدر دفتر یا دفتر کی عمارت. اڑیسہ سیکرٹریٹ میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری کی حیثیت سے پاسپورٹ جاری کرنے کا کام میری تحویل میں تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۶۳). [انگ : Secretariat].

سیکرٹ سروس (ی مع ، سک ک ، کس مج ر ، فت س ، سک ر ، کس و) امث.
پوشیدہ راز یا معاملات کی چھان بین کا کام یا اس کا ادارہ ، جاسوسی یا جاسوسی کا ادارہ . سالار جنگ سیکرٹ سروس فنڈ سے برابر تنخواہ دیتے ہیں . (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۱ ، ج). [انگ : Secret Service].

سیکرم (ی لین ، سک ک ، فت ر) امث.
مقعد کی ہڈی جو تکونی شکل کی ہوتی ہے ، پٹرو. کم و بیش بخار چہرہ زردی مائل بھوک کم زیریں حصہ شکم سیکرم اور جنگاسہ پر درد. (۱۹۱۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۹۶۵). [انگ : Secrum].

سیکرین (فت س ، ی غم ، سک نیز فت ک ، ی مع) امذ.
شکر نما مادہ جو کوئلے سے نکالا جاتا ہے اور کھیا اور ذیابیطس کے مریض کو شکر کے بجائے دیا جاتا ہے ، شکرین. سیکرین کو نوکِ زبان پر رکھیے تو شیریں کا احساس ہو گا ، اندرِ جڑ کے قریب بھی تلخ محسوس ہو گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۷۶). [انگ : Saccharim].

سیکڑا (ی لین ، سک ک).(الف) امذ ؛ سے سینکڑا ، سیکڑہ
ایک سو ، دس ضرب دس کا حاصل ، ننانوے کے بعد کا عدد . جانتا ہوں کہ وہ سیکڑا پورا کرنے کی فکر میں ہوں گے. (۱۸۵۳ ، خطوط غالب ، ۱۳۳). دوسری صبح کو ایک معتمدِ خاص کے ہاتھ ایک پورا سیکڑہ چپ چپاتے اسی بیوہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۲۰۷). اس وقت دس بارہ آنے سے زیادہ قیمت کا ٹوکرا آتا تھا یا دو ڈھائی آنے سے زیادہ کا سیکڑا بکتا تھا . (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۷۱) . (ب) م ف. **فی صدی ، ہر سو پر.** اور سینکیوں کی اجرت کا یہ معمول ہے کہ بغیر بجھنے کی سینکیاں تکہ سیکڑا . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). اور کیا یوں ہی نقشے بنوا لایا ہوں اٹھ آنے والے مکان کی لاگت دو سو ہو گی ... چار آنہ سیکڑہ سود پڑتا ہے . (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲۸۰) . [سیکڑہ (رک) کا متبادل املا].

سیکڑوں (ی لین ، سک ک ، و مع) صف ؛ سے سینکڑوں.
سیکڑا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت اظہارِ کثرت کے لیے مستعمل، بہت زیادہ (تراکیب میں مستعمل).

اجیا کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر
کہ مٹی دے کے ناحق بوجھ ڈالا سیکڑوں من کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۹). جو معبود سیکڑوں برس سے عرب کے حاجت روائے عام تھے ... اسلام ان کا نام و نشان مٹاتا تھا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۰۳).

سیکڑوں اور بھی دنیا میں زبانیں ہیں مگر
جس پہ مرتی ہے فصاحت وہ زباں ہے اردو

(۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۴).

---پر بھاری ہونا محاورہ.
بہت زیادہ بہادر ہونا ، بہت بڑے مجمع یا لشکر پر غالب ہونا.

تیغ ہے تیر ہے کٹاری ہے
وہ نظر سیکڑوں پہ بھاری ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۱۳).

---سنانا محاورہ.
بہت برا بھلا کہنا ، لعنت ملامت کرنا.

بلبل ہو تیرے سامنے گر مدح سنج گل
میں سیکڑوں سناوں چمن میں ہزار کو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۹).

---سننا محاورہ.
کسی کی بری بھلی باتیں برداشت کرنا ، لعن طعن سہنا.

آخر انسان ہوں میں صبر و تحمل کب تک
سیکڑوں سن کے بھی دو چار کہوں یا نہ کہوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹).

---کنووں کا پانی پیا ہے فقرہ.
بہت تجربہ کار ہے (فرہنگ اثر).

---کوس (---و مج) امذ ؛ م ف.
بہت زیادہ فاصلہ ، بہت دور ، دور دور تک .

وحشتِ دل نے دکھایا ہے وہ صحرا ہم کو
سیکڑوں کوس نہیں جس میں بشر کی صورت

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۲). [سیکڑوں + کوس (رک)].

---گھڑے پانی پڑنا محاورہ.
بہت زیادہ شرمندہ ہونا ، بہت ندامت ہونا.

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
پڑ گئے سیکڑوں بس ہم پہ گھڑے پانی کے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۰۲).

---ہاتھ پر م ف.
بہت اونچا ، بہت لمبا . تعجب نہیں جو اس سے بیژن کنوئیں جھانکے دریائے حرب کا چڑھاؤ چڑھتا ہے سیکڑوں ہاتھ پر اسکا بادبا اترتا ہے . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷) .

سَیکس (ی لین ، سک ک) امث ؛ امذ.
جنس ، جنسی لذّت یا احساس. اکثر عورتوں کو ایسے ہی طریقے اختیار کرنے سے سیکس سے قطعی نفرت ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۱۹۲). ان ضروریات میں خوراک ، لباس ، سیکس ، محبت ، تفریح ، ڈھول ڈھپا سب کچھ شامل ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۸). [انگ : Sex].

ـــ کُروموسوم (ـــضم مع ک ، و مج ، و مج) امذ.
جنسی واصلے جو دونوں جنسوں میں مختلف ہوں. کروموسوم دونوں جنسوں میں ایک جیسے نہیں ہوتے سیکس کروموسوم کہلاتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۱۸).

سَیکسوفون (ی لین ، سک ک ، و مج) امذ.
(موسیقی) **ایک بلند آواز باجا جو انگریزی باجے کا جُزو ہے ، ایک یورپی ساز.** یورپی سازوں میں سیکسوفون ... اور ڈبل بیس عمومیت حاصل کر چکے ہیں . (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۵۵). [انگ : Saxo Phone].

سَیکسی (ی لین ، سک ک) صف ؛ امث.
شہوت انگیز ، شہوانی ، شہوت پیدا کرنے والی ، جنسی طور پر پُرکشش. تصویر کی پہلی اور آخری شرط یہ تھی کہ سیکسی ہو. (۱۹۶۴ ، خاکم بدہن ، ۲۱۱). [انگ : Sexy].

سَیکشَن (ی لین ، سک ک ، فت ش) امث ؛ امذ.
۱. **کسی کلاس ، درجے یا جماعت کے تقسیم شدہ حِصّوں یا شعبوں میں سے ایک.** میں اور رفیق عموماً اِسکول ساتھ جاتے تھے ہم جماعت تھے اگرچہ سیکشن الگ الگ تھے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۳۰). ۲. (فوجی) **گروہ ، جتھا ، دستہ ، بٹالین کا ایک حِصّہ ، فوجی دستہ.** میں سمجھتا ہوں کہ جو فوج انگریزوں پر حملہ کرنے کی غرض سے لگائی گئی تھی ... لڑنے والی رجمنٹوں کے موافق تین یا چار سیکشن میں تقسیم ہوا کرتی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۶۰). ۳. (قانون) **دفعہ ، شِق.** پُورے ملک میں سیکشن نمبر ۱۴۴ نافذ کر دیا گیا ہے . (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۴۴) . [انگ : Sickman].

ـــ اَفسَر / آفِیسَر (ـــفت ا ، سک ف ، فت س / مدا ، ی مع ، فت س) امذ.
کسی محکمے کے کسی خاص شعبہ کا عہدہ دار.

کہا سیکشن آفیسر ہے یہ ایجاد دیکھنا
کیسی پڑی شریفوں پہ اُفتاد دیکھنا

(۱۹۸۵ ، شوخیٔ تحریر ، ۹۷). ایک حکم کے مطابق وہ محکمۂ قانون میں سیکشن افسر نواب دین سہگل کی جگہ کام کریں گے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، جنوری ، ۳۴). [انگ : Section].

سَیکَل (ی لین ، فت ک) امث.
رک : **بائسکل ، سائیکل.** یہ ٹیکس گاڑیوں ، گھوڑوں ، سیکلوں ، موٹروں ، وزن اور نپان کے پیمانوں ... پر عائد ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۶۹). بلدیہ کے کارکن یا پولیس والے جب سیکل کی سیٹ اِس طرح اتار لیتے تو ظاہر ہے سیکل کے مالک اس پر بیٹھ نہیں سکتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۱۸۶). [انگ : Cycle].

ـــ موٹر (ـــو مج ، فت ٹ) امث.
موٹر سائیکل ، دو پہیوں والی سائیکل جو انجن سے چلتی ہے. سیکل ... کے مرکبّات مثلاً سیکل موٹر ، موٹر سیکل ، بائیسکل ، ٹرائیسکل ... مروج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۱). [انگ : Cycle Motor].

سیکَل (ی مج ، فت ک) صف.
تمام.

جتے مفسداں بات یک دھات کند
اچانے سیکل ملک میں پیٹ دھند

(۱۶۶۵ ، علی نامہ (دکھنی اردو کی لغت)). [رک : سگل].

سیکْمان (ی مع ، سک ک) صف.
روگی ، بیمار آدمی ؛ (مجازاً) ضعیف ، لاغر.

نحیف زار ہوں ایسا میں ناتوانی سے
اُٹھا لیا کوئی تِنکا تو سیکمان ہوا

(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۳۶). ایک شاعر نے سیکمان ضعیف کے معنی میں اِستعمال کیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۰). [انگ : Sickman (رک) کا بگاڑ].

سیکْنا (ی مع ، سک ک) ف ل (قدیم).
رک : **سیکھنا.**

سُنیا جوں کہ احوال ہو سب وہ خر
کہیا سیک میں سکلاوں گا یک ہنر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۱).

نکوئی ہی سکے تیری حکمت کوں سیک
نہ کوئی تجھ ہنر کا سکے سو شریک

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴).

بو علی ہو آشنا قانون سے
سیکنا تھا بوقِ افلاطون سے

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۲). [سیکھنا (رک) کا قدیم اِملا].

سیکْنا (ی مج ، سک ک) ف م.
رک : **سینکنا.** گرم پانی کے شیشوں سے پاوں پنڈلیاں ... اور فم معدہ کو سیکتے رہو. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ، ۳۱۱) . گھوڑے پر چڑھا ہوا بھالے کی نوک سے جوک باٹیاں سیکتا ہے. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۸۱). [سینکنا (رک) کا قدیم اِملا].

سَیکَنْڈ (ی لین ، کس نیز فت ک ، سک ن).(الف) امذ.
۱. **ایک منٹ کا ساٹھواں حِصّہ ، ایک گھنٹہ کا تین سو ساٹھواں حِصّہ ، وقت کے پیمانہ کی اِکائی.** برطانوی نظام میں وقت کی اِکائی بھی سیکنڈ ہی ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱۱). ۲. (کنایۃً) **پل ، لمحہ.** پھر دستک ہوئی اور چند سیکنڈ بعد زور زور

سے ملکے بڑے لگے دروازہ کُھل گیا۔ (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ۱ : ۳۲۵)۔ (ب) صف. **دوسرا ، ثانی ، ایک کے بعد والا**. رابرٹس ہیڈ ماسٹر اسٹوارٹ سیکنڈ ماسٹر اسٹیز تھرڈ ماسٹر ہو کہلاتے ہوئے بھاگے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۰)۔ [انگ : Second]۔

---اِن کَمانڈ (--- کس ا ، فت ک ، سک ن) امذ.
(فوجی) نائب کمانڈنگ افسر ، کمانڈر کے بعد کا عہدہ دار. ایک دفعہ سرکاری انداز میں کیمپ کے سیکنڈ ان کمانڈ کی معیت میں بیرکوں کا معائنہ کر رہا تھا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۲۱۷)۔ [انگ : Second In Command]۔

---اِیَر (--- کس مع ا ، فت ی) امذ.
یونیورسٹی یا کالج میں ڈگری کلاسوں کی پڑھائی کا دوسرا سال.

نہیں اب مری جاں خوف و خطر میں
تمہاری دعا سے ہوں سیکنڈ ایر میں

(۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۷۰)۔ [انگ : Second Year]۔

---ڈِویژَن (--- کس ڈ ، ی مع ، فت ژ) امذ.
امتحان میں کامیابی کا دوسرا درجہ ، سیکنڈ کلاس. وہ نو عمر کند ذہن سا لاابالی لڑکا جو شاید سیکنڈ ڈویژن سے ایم - اے بھی نہ کر سکے آج کچھ ہو کر رہے گا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۲)۔ [انگ : Second Division]۔

---شو (--- و مع) امذ.
کسی تماشا یا فلم کی نمائش کا وہ وقت جو عموماً دوپہر کے بعد کسی وقت شام کو شروع ہوتا ہے. ہم تو بھئی جا رہے ہیں جیمس میسن کی فلم سیکنڈ شو کیوں سلیم ڈارلنگ چلو گے۔(۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۱۹)۔ [انگ : Second Show]۔

--- کِلاس (--- کس مع ک) صف ؛ امذ.
سکنڈ ڈویژن ، دوسرے درجے کا گھٹیا استعمال شدہ ، سکنڈ ہینڈ ، پرانا نیز دوسرا درجہ (ریل کا). سیکنڈ اور فرسٹ کلاسوں کے گدوں شیشوں اور دوسرے سامان کا یہ عالم تھا کہ سمجھ ہی نہ آتا تھا کہ اس کی اصلاح کیونکر ہو سکے گی. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۲۳۶)۔ [انگ : Second Class]۔

---لِفٹیننٹ / لیفٹیننٹ (---کس مع ل ، سک ف ، ی مع ، فت ن ، سک ن / ی مع) امذ.
(فوجی) فوج کا سب سے ادنیٰ کمیشنڈ افسر. سیکنڈ لفٹیننٹ سے لے کر میجری کے دس برسوں میں ان کے باہمی تعلقات کئی مرحلے طے کر چکے تھے. (۱۹۵۰ ، میراث ، ۲۰) . سیکنڈ لیفٹیننٹ نعیم نے اخباری کاغذ لئی سے جوڑ کر پتنگ بنالی تھی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۹۱)۔ [انگ : Second Lieutenant]

---ہینڈ (---ی لین ، سک ن) صف.
دوسرے درجہ کا ، گھٹیا ، پرانا ، استعمال شُدہ (عموماً مال و اسباب). ایے تو مجھے سیکنڈ ہینڈ مال دلاتا ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۱) . اس سیکنڈ ہینڈ پائی کو اپنے استعمال میں لانے کے لیے مسلمانوں کو کھُلی چھٹی تھی . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۳)۔ [انگ : Second Hand]۔

سَیکِنڈَری (ی لین ، کس ک ، سک ن ، فت ڈ) صف.
دوسرے درجے کا ثانوی ؛ جزوی ، ضمنی اس طرح الکحلز کی بھی پرائمری سیکنڈری اور ٹرشری لکحلز میں جماعت بندی کی جاسکتی ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۲)۔ [انگ : Secondary]۔

---اِسکُول (---کس ا ، سک س ، و مع) امذ.
ثانوی مدرسہ ، ہائی اسکول سنڈیکیٹ کے ہم ممبر تھے اور پھر اِس یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی جو سیکنڈری اسکولوں کے انسپکٹر رہ کر ڈائرکٹر ہوئے تھے (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۵۷)۔ [انگ : Secondary School]۔

سیکورِٹی (ی مع ، و مع ، کس ر) امث.
حفاظت ، بچاؤ ، سلامتی ؛ رازداری. سیکورٹی کی ضروریات کو نظرانداز کرتے ہوئے اِنکشاف کیا کہ تُم سی - ایم - ایچ کلکتہ میں ہو. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۲۷)۔ [انگ: Security]۔

---سَروِس (---فت س ، سک ر ، کس و) امث.
حفاظت کا کام نیز اس کا سرکاری محکمہ. یوگوسلاویہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے سیکورٹی سروس سے نکالے جانے والے تمام افراد پر اِلزام لگایا ہے۔(۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۱۹۵ : ۱)۔ [انگ : Security Service]۔

--- کَونسِل (---و لین ، سک ن ، کس س) امث.
اقوام متحدہ کا ایک اِدارہ جو دُنیا بھر کی سلامتی اور حفاظت کے لیے کام کرتا ہے. اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل سال بھر دنیا کے امن کا جائزہ لیتی رہتی ہے. (۱۹۵۲ ، امن کے منصوبے ، ۱۵)۔ [انگ : Security Council]۔

سَیکُولَر (ی لین ، و مع ، فت ل) صف.
عقیدے کی مداخلت سے پاک ، دین یا مذہب سے غیر متعلق ، لادینی ، غیر مذہبی. انگریزوں کا نظام تعلیم اگرچہ سیکولر تھا اس پر کسی مذہب اور تہذیب کی چھاپ نہیں تھی. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۵۵۱)۔ [انگ : Secular]۔

---اِزْم (زم) (---کس ا ، سک ز) امذ.
لادینیت ، مذہبی عقیدے سے بریت ، ایسا نظریۂ حیات جو عقاید کی مداخلت سے پاک ہو. وہاں ان کا خون پانی کی طرح بہتا ہے اور پھر سیکولر ازم کا نام لینے والے کامیاب ہورہے ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۷) . ہندوستان کی قومی سیاست میں سیکولرزم کی اِصطلاح نووارد سہی ... ہمارا ان کے ساتھ صدیوں پُرانا تعارف ہے. (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد : شخصیت اور کارنامے ، ۲۲)۔ [انگ : Secularism]۔

سیکویا (کس مع س ، ی غم ، و مع) امذ.
امریکی دیودار ، امریکہ کا ایک لمبا صنوبری خاندان کا درخت. کیلیفورنیا میں پائے جانے والے سیکویا ۳۰۰ تا ۴۰۰ فٹ بلند ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱)۔[انگ : Sequoia

سیکہ (ی مج ، فت ک) امذ.
رک : سیک ، تپش ، گرمی. بانس پُشت کو اینٹ وغیرہ کا سیکہ دینا اس سے زیادہ علاج ضروری نہیں. (۱۸۶۹ ، مطالبات بخار، ۱۸). [رک : سیک + ہ (زاید)].

سیکیا (ی مع ، سک ک) صف.
تنکے کی طرح ، دبلا پتلا ؛ ایک قسم کا باریک کپڑا جس میں باریک لکیریں ہوتی ہیں. باجی تم پلنگ پر اپنی توشک بچھاؤ چکن سیکیا باہر لیٹ سے کہا کہ باجی ہم تم سب ساتھ ہی رہیں گے. (۱۹۲۲، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۹). [رک : سیک (۲) + یا ، لاحقۂ صفت].

---پہلوان (---فت مج پ، فت نیزسک ہ ،سک نیز فت ل) امذ.
دبلا پتلا شخص جو پہلوانی کا دعویٰ کرے (فرہنگ اثر). [سیکیا + پہلوان (رک)].

سیکیورٹی (کس س ، غم ی ، ک ی مخ ، و مج ، کس ر) امث.
رک: سیکورٹی. آگے سیکیورٹی کی گاڑی . پیچھے نذرالاسلام اور وزیراعظم تاج‌الدین کی گاڑی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر، ۵۶۹). [انگ : Security].

سیکھ (۱) (ی مع) امث.
نصیحت ، پند ، ہدایت ، سوجھ بوجھ کی بات ، اچھی صلاح ، نیک مشورہ (پلیٹس). [س : शिक्षा].

---اُسی کو دینی اچھی جو تیری سکشا مانے اچھی کہاوت.
نصیحت اسی کو دینی اچھی جو نصیحت کو سُنے اور اس پر عمل کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دیت اَوروں کو پانڈا آپ بھرے پاپوں کا بھانڈ کہاوت
پنڈت اوروں کو تو نصیحت کرے اور خود گناہ کرے ، اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو خود گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن دوسروں کو متقی بننے کی تلقین کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دینا محاورہ.
نصیحت کرنا ، بھلائی بُرائی سمجھانا.

کوئی نانو اللہ لیوے نہیں
بھلی بات کی سیکھ دیوے نہیں

(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۵۷). باہم ایک جگہ رہنا اور آپس میں کسی طرح کا لڑائی جھگڑا نہ کرنا اور پرائے گھر کبھی نہ جانا اتنی سیکھ دے وہ تیرتھ جاترا کو گیا. (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۳۲). میری بچی اب تمہیں ایک دو سیکھ دینا ہے ، بن باسی ہوتے ہوئے بھی ہم دنیاداری کو سمجھتے ہیں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۱۱).

---سُہانا محاورہ.
نصیحت ماننا ، نصیحت اچھی سمجھنا ، قبول کرنا ، مشورہ لینا (ماخوذ : جامع اللغات).

---سِیکھ پڑوسَن تیرے لچھن کہاوت.
صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے (خزینۃ الامثال).

---سِیکھ پڑوسَن کو گھر میں سِیکھ جٹھالی (جٹھانی) کو کہاوت.
ہر ایک کا ہنر اس طرح سے اُڑانا کہ اس کو معلوم نہ ہو (نجم الامثال).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
عبرت حاصل کرنا ، سیکھنا ، مشورہ لینا (جامع اللغات).

---ماننا محاورہ.
رک : سیکھ سُہانا (فرہنگ آصفیہ).

---وا کو دیجئے جا کو سیکھ سُہائے سیکھ نہ دیجیے باندرا جو (بئے کا گھر بھی) گھر بئے کا جائے کہاوت.
صرف سعادت‌مند کو نصیحت دینا مفید ہے (ماخوذ : نجم الامثال؛ جامع الامثال).

سیکھ (۲) (ی مع) امث.
پتلی سلاخ ، تنکا ، تیلی ، سلائی ، سینک. دودھ ایسا گاڑھا ہوتا تھا کہ اس میں سیکھ کھڑی کرلو. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۶). [سیخ (رک) کا بگاڑ].

سِیکھا (ی مع) صف.
تعلیم یافتہ ، پڑھا ہوا (جامع اللغات). [رک : سیکھ (۱) + ا ، لاحقۂ صفت].

---پڑھا (---فت پ) صف ؛ امذ.
تعلیم یافتہ ، وہ جسے سکھا پڑھا کر ہوشیار کر دیا گیا ہو ، چالاک ، تربیت یافتہ.

آغازِ خطِ سبز ہے وجہ سکوتِ لب
توتے ہنوز بچے ہیں سیکھے پڑھے نہیں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). [رک: سیکھا + پڑھا (پڑھنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

---سِکھایا / سِکھلایا (---کس س / سک کھ) صف ؛ امذ (مث : سیکھی سِکھائی).
۱. **رک : سیکھا پڑھا.**

کیا سِکھائے گا ان کو ظلم فلک
خود وہ سیکھے سِکھائے بیٹھے ہیں

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۵۳). ایسے سیکھے سِکھلائے نوکروں چاکروں کا ایک جھنڈ ... چرن چھونے کو ہر وقت تیار رہتا. (۱۹۶۹ ، نگار خانہ ، ۲۲). ۲. **حاصل کردہ ، جانا ہوا ، سمجھا ہوا.** کئی سو برس کے بعد جو سیکھی سکھائی زبان چھوڑ کر اپنے عزیز بزرگوں کی بولی بولنے اور لکھنے کا موقع پایا تو طبعی آوازیں پھر نکلنے لگیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۳۶). [سیکھا (رک) + سِکھایا / سِکھلایا (سِکھنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

سیکھنڑ (ی مع ، سک کھ ، فت ت) صف.
نوآموز ، مبتدی ، جس نے ابھی سیکھنا شروع کیا ہو. موسیقی کی بڑی محفلیں شاہد کے گھر پر ہونے لگی تھیں جن میں استاد شاگرد نے سیکھنڑ اور سننے والوں میں مجھ جیسے بدذوق سبھی شامل ہوتے تھے. (۱۹۶۸ ، یاد شاہد ، ۲۹۷).
[سیکھت (سیکھنا) + ڑ ، لاحقۂ صفت].

سَیکَھڑ (ی لین ، فت کھ) امذ.
(باغ بانی) **پھلے ہوئے درخت کی کمزور شاخوں کو سہارے والی لکڑی جو بطور آڑ لگائی جائے ، لوٹے خشک کرنے کا منڈوا جس پر وہ پھیلا دیے جائیں** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۹). [مقامی].

سیکَھن (ی مع ، فت کھ) امث.
گھوڑے کی بھونری کی ایک قسم جو ماتھے پر ہوتی ہے.

ایک یا دو جو اس سے زائد ہو
پھر تو سیکھن سمجھ لے تُو اس کو

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۵). [سیگَن (رک) کا محرف].

---(سیکھم) سیکھ پڑوسَن سیکھ کہاوت.
صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے، کسی کو دوسرے کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرتے دیکھ کر یہ کہا کرتے ہیں. مثل مشہور ہے سیکھن سیکھ پڑوسن سیکھ ، بنگال کے ڈاکوؤں نے بھی ہتکھنڈے اختیار کئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲ : ۹).

سیکھنا (ی مع ، سک کھ) ف م.
تعلیم پانا ، تربیت حاصل کرنا ، معلوم کرنا ، پڑھنا.

بناں بھیکھ وہ کہاں ابھیکھ
دیکھا ہو تو کہہ رے سیکھ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۳).

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۵).

کھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم خوابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰).

سیکھے ہیں مہ رُخوں کے لئے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). یہ انگریزی زبان کے صرف تین الفاظ تھے جو ان میں سے بہت‌سوں نے عمر بھر میں سیکھے تھے. (۱۹۶۳ ، اداس نسلیں ، ۳۳۷). [رک : سیکھ (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سیکھنے ہارا (ی مع ، سک کھ) امذ.
سیکھن ہارا ، سیکھنے والا ، طالبِ علم ، مبتدی (پلیٹس).
[سیکھنے ـ سیکھنا + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

سیکھے (گا) ناوکا بنے گا بٹاوکا ، کٹے کاوکا سیکھے ناوکا کہاوت.
نقصان کسی کا ہو اور تجربہ کسی کو ہو (نجم الامثال).

سیگارا (ی مع) امذ.
ایک قسم کا موٹا کپڑا (پلیٹس). [رک : گاڑھا].

سیگُتّا (ی مع ، ضم گ ، شد ت) امذ.
گہرائی ، عُمق. ایک چھوٹے دائری قوس کا انحنا قوس کے سیگتا یعنی عمق کا متناسب ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [مقامی].

سیگَن (ی مع ، فت گ) امث ؛ ← سینگن.
رک : سیکھن. سیگن کے متعلق بھی سالوتری یوں بھی فرماتے ہیں کہ مخصوص مادہ کے واسطے یہ بھونری معیوب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر (حاشیہ) ، ۲ : ۱۶). [س : सीखन سیکھن].

سیگُن / سیگون (ی مع ، ضم گ/و لین) امذ.
رک : ساگون ، مشہور مضبوط لکڑی جس سے جہاز وغیرہ بنائے ہیں (پلیٹس). [ساگون (رک) کا ایک اِملا].

سیگوَن (ی مع ، سک گ ، فت و) امذ.
رک : ساگون (پلیٹس). [ساگون (رک) کا مقامی تلفظ].

سیگھاڑا (ی مع) امذ.
بھیڑیا اور گیدڑ کی طرح کا ایک جانور. بندروں کے علاوہ ... سیگھاڑا، خرگوش باغوں میں آ کر پھلوں کو خراب کر دیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۲۳). [مقامی].

سیگَھر (ی مع ، فت گھ) م ف.
جلد ، جلدی سے ، فوراً ، جھٹ پٹ. دن بھر برت کے سانجھ کو دہی بھات کھا بھوم پر سوئیں اسلیے کے ہمارے برت کا پھل سیگھر ملے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۷). [س : सीखर].

سَیل (۱) (ی لین) امذ ؛ امث.
۱. **پانی کا تیز بہاؤ ، سیلاب ، طُغیانی ، بہاؤ.**

گیا نیں جو تِس پر بی جس دل تے سیل
ڈوبایا رواں کر کھرگ جل سے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱).

روئے سیں اون دوانے نین کیا سیانوں کا کام
سیل سے انجھواں کے سارا شہر ویران ہو گیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۸). ایک روز عجب ایک سیل نمود ہوئی تمام شہر ڈوبا راجا وہاں کا ناؤ پر چڑھ کر بھاگا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۷).

ایک ایک قصر تن کو زمیں پر گرا گئی
سیل آئی زور و شور سے جب گھر گرا گئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۴).

ہر اک وجود کو سیلِ زماں بہاتا ہے
مگر زمیں سے ٹکرا کے لوٹ جاتا ہے

(۱۹۳۹ ، لاحاصل ، ۱۳۸). ان کے وجود کی مٹی میں تشنگی کا ایک ایسا سیل موج زن ہے جو ان کو برابر سوچنے پر ... اور بولنے پر مجبور کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۳۶).
۲. **غلبۂ احوال دلی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۳۹). [ع].

---اُمڈنا محاورہ.
طوفان اُٹھنا ؛ سیلاب آنا ؛ سطحِ آب کا حد سے بلند ہو جانا.
ہاتھ اور پانوں رہے جاتے ہیں
سیل امڈی ہے بہے جاتے ہیں
(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۱۲۶).

---آب کس اضا(---مد آ) امذ ؛ رک سیلاب.
پانی کا تیز بہاؤ ، طُغیانی ، پانی کا طوفان.
موجوں میں اضطراب ہے جوش پہ سیلِ آب ہے
تیرے جمال میں کشش اے مہِ جلوہ تاب ہے
(۱۹۳۲ ، مطلعِ انوار ، ۴۵). [سیل + آب (رک)].

---آتِش (---فت نیز کس ت) امث.
آگ کا تیز بہاؤ ؛ (کنایۃً) لاوا کوہ سووئیس کی عظیم آتش فشانی واقع ہوئی جس نے شہروں کو سیلِ آتش کی نذر کر دیا.(۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۵۸۱). [سیل + آتش (رک)].

---بَلا کس اضا(---فت ب) امث.
مصیبت کا ریلا ؛ مراد :سخت مصیبت ، بہت بڑی مصیبت.
بہا کر لے گئی جو موج رنگا رنگ کابل کو
خبر بھی ہے تمہیں اٹھی وہ کس سیلِ بلا سے ہے
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۲۸).
زندگی سیلِ بلا ہے یوں سہی
سر سے گزرے تو وہ موجِ خوں سہی
(۱۹۸۱ ، چراغ صحرا ، ۷۵). [سیل + بلا (رک)].

---بَلا اَنگیز کس صف(---فت ب ، ا ، غنہ ، ی مج) امذ.
مُصیبت ڈھانے والا سیلاب ، شدید طوفان ، بڑا سیلاب ؛ (کنایۃً) بہت بڑی مصیبت ، سخت آزمائش.
وہ جو اس غم سے زیادہ جاں گسل قاتل رہا
وہ جو اک سیلِ بلاانگیز تھا اپنے لیے
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۹۷). [سیلِ بلا + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھنا ، اُٹھانا].

---بَہانا محاورہ.
کسی کام وغیرہ کی شدّت ، کثرت یا بہتات ظاہر کرنا. میں نے معذرت کے سیل بہا دئے. (۱۹۲۵ ، معاشرت ، ۶۱).

---بَہنا محاورہ.
جاری ہونا ، رواں ہونا.
کہتے تو کہدیا اونھیں حاتم پہ کیا کہوں
اک سیل بہ گئی عرقِ انفعال کی
(۱۸۷۹ ، سالک (قربان علی) ، ک ، ۳۴۱).

---حَوادِث کس اضا(---فت ح ، کس د) امذ ؛ ج.
(مجازاً) حادثات کا تسلسل ، مصیبتوں کی یلغار.
راہ میں سیلِ حوادث سے گزرنا ہو گا
ساق بریا زدہ اور برزدہ داماں نکلو
(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۲۰۸).
غمِ جہاں نہ غمِ جاں کوئی نہیں جانکہ
کچھ اور سیلِ حوادث کو تُندخو کرتے
(۱۹۸۱ ، چراغ صحرا ، ۵۸). [سیل + حوادث (رک)].

---حَوادِثِ دُنیَوی کس اضا(---فت ح ، کس د ، ث ، ضم د ، سک ن ، فت ی) امذ.
(سیاسیات) دُنیا کے حادثات کا تسلسل یا بہاؤ ، زمانے کی سختی ، حالات کی سنگینی (اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۳۳). [سیلِ حوادث + دنیوی (رک)].

---حَیات کس اضا(---فت ح) امث.
زندگی کا بہاؤ ؛ (مجازاً) زندہ رہنے کی اُمنگ ، جوش و جذبہ. ان کے اجسام میں سیلِ حیات زقندیں مار سکے تو ہم کس منظر کا مشاہدہ کریں گے (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۷).[سیل + حیات (رک)].

---دَوڑنا محاورہ.
۱. پانی کا تیزی سے بہنا ، بہاؤ کا تیز ہونا.
جو جُھکا تجھ سے فیض اسے پہنچا
سیل دوڑی جدھر کو ڈھال ہوا
(۱۸۷۸ ، سُخنِ بیمثال ، ۱۲).

---رَواں کس صف(---فت ر) امذ.
ایسا سیلاب جس میں روانی ہو ؛ (استعارۃً) وہ ہجوم جو سیلاب کی طرح آگے بڑھتا جائے.
ناخداؤں کو بدل دیں ، لنگروں کو توڑ دیں
پہلوئے ساحل سے اک سیلِ رواں پیدا کریں
(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۰۱). اللہ کے بندوں کا ایک سیلِ رواں تھا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۱۰). [سیل + رواں (رک)].

---عَرِم کس صف(---فت ع ، کس ر) امذ.
شدید بارش ، تباہ کن سیلاب ، زور کا سیلاب. انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر سیلِ عرم (زور کا سیلاب) بھیجا. (۱۹۱۷ ، تاریخ عرب قدیم ، ۸۵). [سیل + ع : عرم - پانی کی روک].

---یَخ کس صف(---فت ی) امذ ؛ امث.
برف کا بہاؤ ، برف کے تودے جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے ہوں. سیلِ آب کے چلنے میں اور سیلِ یخ کے چلنے میں رفتار کا فرق ہے. پانی زیادہ تیز چلتا ہے سیلِ یخ سہج سہج چلتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۶۹). برف کے بڑے بڑے تودے یا سیلِ یخ منجمد حالت میں پھیل پھیل کر نیچے آتے ہیں اور گرمی سے پگھل جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۴). [سیل + یخ (رک)].

سَیل (۲) (ی لین) صف ؛ امذ (قدیم).
کمزور ، لاغر ؛ نِکما (قدیم اُردو کی لُغت). [مقامی].

سَیل (۳) (ی لین) امث.
رک : سیر.

برس سات کا جب ہوا کامروپ
بھرے سیل کرتا چندر ماں کی روپ
(۱۷۵۶ء، قصۂ کامروپ و کلاکام، ۱۶).
حال ہم ڈوبتوں کا کیا جانے
جس کو دریا پہ سیل ساحل ہے
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۸۳۳). اف: کرنا، ہونا. [سیر (رک) کا بگاڑ].

سیل (۱) (ی مج) امث.
(پنواگری) لاکھ کی چوڑی کو بڑھانے کا چوبی بنا ہوا فرما ؛ چوڑیوں کا اُتار چڑھاؤدار جوڑ ، لال باؤ (اپ و ، ۳ : ۸۵). [مقامی].

سیل (۱) (ی مج) امث.
مہر ، خاتم ، نیز لاکھ وغیرہ لگا کر سربند کرنے کے لیے مقررہ نشان راز کے کاغذوں پر جو مہر لگائی جاتی ہے اسے انگریزی میں سیل کہتے ہیں. (۱۹۵۵ء، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۷۷).
[انگ : Seal].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. **سیل یا مہر لگا ہوا ؛ (مجازاً) مستحکم ، مضبوط ، محفوظ ، جس میں تغیّر یا مداخلت نہ کی جا سکے** . سیل بند لفافہ یا سیل بند دستاویزات تحریر میں داخل ہے.(۱۹۵۵ء، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۷۷). ۲. **جس میں ہوا کا گزر نہ ہو ، ایئرٹائٹ** . بختی کی سیل بند نلکی کے اندر پلیگ کے جراثیم ۲۵ سال تک زندہ پائے گئے ہیں. (۱۹۶۹ء، امراضِ خُرد حیاتیات، ۲۷۶).
[سیل + ف : بند ، بستن - بندھنا ، باندھنا].

---توڑنا ف م.
مہر توڑنا ، قفل وغیرہ پر لگی ہوئی مہر کو توڑنا ، ختم کرنا نیز پابندی ختم کرنا. مولانا کے مسودے کی سیل توڑنے کی خبریں ایسے وقت میں شائع کی جا رہی ہیں جبکہ مولانا کے حقیقی مسودے کی سیل کھولی جا چکی ہے. (۱۹۸۸ء، جنگ ، کراچی ، ۱۸ نومبر ، ۱۷)

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **بند کرنا ، مقفل کر کے مہر لگانا ، لاکھ وغیرہ لگا کر مہر چھاپنا ، ممنوعہ قرار دینا**. ہلوں کے سیل کرنے کی بھی دھمکی دی ہے . (۱۹۶۹ء، جنگ ، کراچی، ۱۳ جنوری، ۲). ۲. **مضبوط و مستحکم بنانا، لاکھ لگا کر جمانا**. یہی وہ مقام ہے جہاں پر بعد کو نلی کا منہ بند کر کے تھرمامیٹر سیل کیا جاتا ہے اسی مقام سے ... جوف بنا دیا جاتا ہے . (۱۹۶۶ء، حرارت، ۹).

---کھولْنا ف م ؛ محاورہ.
رک : **سیل توڑنا** . مولانا کے حقیقی مسودے کی سیل کھولی جا چکی ہے. (۱۹۸۸ء، جنگ، کراچی، ۱۸ نومبر،).

---لگْنا ف م ؛ محاورہ.
قفل لگنا ، دکان وغیرہ کا بند ہونا ، پابندی ہونا. شہر کی جن دکانوں پر سیل لگی تھی وہ الاٹ ہونے والی ہیں . (۱۹۶۰ء، **گل کدہ** ، رئیس احمد جعفری ، ۸۸).

سیل (۳) (ی مج) امث.
آبی جانوروں کا وہ گروہ جس کی غذا گوشت ہے ، دریائی بچھڑا ، سگ ماہی. کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو اکثر گوشت کھاتے ہیں کہ جیسے سیل والرَ، ریچھ ، بجّو ، بلی ، کُتّا. (۱۹۱۶ء، سائنس و فلسفہ ، ۲۳). سیل (دریائی بچھڑے) اور وہیل ہزاروں میل کا سفر کر کے نقل مکانی کرتی ہیں. (۱۹۶۹ء، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۳۷). [انگ : Seal]

سیل (۴) (ی مج) امث.
چٹان. کہا کہ او سیل اچاو تو حضرت علیؓ او سیل اوچانے اوس تلے تے پانی چلیا (۱۶۰۳ء، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۶۰).
[سِل (رک) کا قدیم اِملا].

سیل (۵) (ی مج) امث.
۱. **نمی ، تری ، سیلن**.
غم سے ہوئے ہیں بال ہمارے سفید بحر
سر کو بھنبھودی لگ گئی آنکھوں کی سیل سے
(۱۸۳۹ء، ریاض البحر ، ۲۰۸). ایک تہ خانہ جس کی اونچی اونچی دیواریں سیل کی وجہ سے شور آلود ہیں . (۱۹۲۲ء، انارکلی ، ۱۰۲). وہاں کی آب و ہوا خراب تھی تمام دیواروں میں شور اور سیل. (۱۹۶۸ء، باؤ شاہد ، ۲۷). ۲. **رطوبت ، رقیق مادہ**. حیض وہ لال سیل یعنی رس ہے جو رحم کے جوف میں سے تفریق ہوتا ہے. (۱۸۳۸ء، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۷) [پ : سی ال सीअल ؛ س : شیتَل शीतल].

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
تر ہونا ، نم ہونا ، گیلا ہو جانا. اس بارش سے ... تمام مکان سیل گیا ہے. (۱۹۰۳ء، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۴). کُچھ کتابیں ایسی بھی لایا جو سیل گئی تھیں. (۱۹۳۸ء، مکتوبات عبدالحق ، ۴۳۵). جمیلہ ہاشمی کے افسانوں ... اور ... شادی ... کے بارے میں میری معلومات ناقص ہیں مگر واجدہ تبسم کے پٹاخے شادی کے بعد واقعی سیل گئے . (۱۹۸۲ء، برش قلم ، ۱۲۳).

---گَرْم (---فت گ ، سک ر) صف.
نیم گرم ، شیر گرم ، کُنکُنا ، کُنگُنا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس) .
[سیل + گرم (رک)].

سیل (۶) (ی مج) امث.
۱. **شرم ، حیا ، مروت ، لحاظ ، پاس**.
رس ہی رس جن میں ہے اور سیل ذرا سی بھی نہیں
مانگتا ہے کہیں ان آنکھوں کا مارا ——— پانی
(۱۹۳۸ء، سریلی بانسری ، ۹۰). ۲. **فطرت ، مزاج ؛ خوش اخلاق، فیض ؛ صبر ؛ قناعت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : سیل सील ؛ س : شِیل ، शील].

---واں / وَنْت (---فت و / سک ن) صف (مث : سیل ونتی).
اچھے مزاج کا ؛ پاک دامن ؛ حلیم ، قانع ، صابر (ماخوذ: پلیٹس).
[سیل + وان / ونت ، لاحقۂ صفت].

سیل (۱) (ی مج) امث.
(آب پاشی) **چرس کا رسّا ، لاو ، بارا** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱).
[مقامی].

سیل (۲) (ی مج) امث.
(کاشت کاری) **بیج بونے کا قیف نُما ظرف ، اکری ، بانسا ، مالا** (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [مقامی].

سیل (۳) (ی مج) امث.
۱. **سوّیوں کی لمبی لڑ ، جو گھوڑی (دستی کل) کی داب یا ہاتھ کی بٹائی سے پتلا اور لمبا ہوتا جائے ، لمبی ڈوری ، تار.**

کرے تس کے توڑیاں نے بھیجیا میں کھیل
سنے کاٹ جیوں دہیں میں سیویاں کے سیل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۷). یہ نیاز سوئیوں پر اس غرض سے ہوتی ہے کہ جس طرح سوئیوں کی سیل بڑھتی ہے اسی طرح موچھوں کی بیل بڑھے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۲). ۲. (**گجک سازی**) **گڑ یا شکر کی تار بند چاشنی کی لمبی لڑ** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۳). ۳. (**کنایۃً**) **لڑکوں کے مُونچھوں کے بال** (نوراللغات). [مقامی].

--- کا کُونڈا امذ ؛ ←سیل کے کونڈے.
مُونچھوں کا کونڈا ، عورتوں میں یہ رسم ہے کہ جب کسی لڑکے کی مسیں بھیگنے لگتی ہیں تو اس کو بالغ ہونے اور آغاز جوانی کی علامت قرار دیتی ہیں ، اس خوشی میں سوّیاں دودھ شکر ڈال کر پکاتی ہیں اور کونڈے میں رکھ کر نیاز دلاتی ہیں ، غرض یہ ہوتی ہے کہ سوّیوں کی لڑیوں کے طرح مونچھیں بڑھیں ، اس رسم کو سیل کا کونڈا کہتے ہیں ، بطور جمع بھی استعمال ہوتا ہے.

سیل کے کُونڈے اوسی کے آج ہیں کیا اے ددا
ہے چھوٹا سا جو لڑکا تیری گودی کا پلا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۹).

--- کا کُونڈا کَرْنا محاورہ.
مسیں بھیگنے پر نیاز دِلانا ، لڑکے کے جوان ہونے کی خوشی میں نیاز دِلانا.

اب مسیں بھیگی ہیں صاحب سیل کے کُونڈے کرو
انتظامِ حُسن کے کب تک خط آتے جائیں گے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۱۵). ذا کر (بڑے لڑکے کا نام تھا) کو پندرھواں سال ہے ماشاللہ مسیں بھیگتی ہیں ، اس کا سیل کا کونڈا کرنا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۳).

سیل (۴) (ی مج) امث.
(کشتی بانی) **کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کی موٹی رسّی ، پتوار ، کشتی کا ہتّھا ، کموا ، کشتی میں سے پانی نکالنے کا چوبی ظرف** (ا پ و ، ۵ : ۱۷۷). [مقامی].

سیل (۵) (ی مج) امث.
(گاڑی بانی) **جوئے کے سروں کے نیچے بالشت سوا بالشت لمبی لگی ہوئی کھونٹیاں جو بیل کی گردن کو جوئے کے نیچے روکے رکھتی ہیں ؛ بٹنا ؛ گل تاڑ** (ا پ و ، ۵ : ۱۳۶). [مقامی].

سیل (۶) (ی مج) امذ.
برچھا ، بھالا ، نیزہ.

جو مارا سُرمۂ دُنبالہ دار نے نیزہ
مژہ نے ان پہ لگا اور زخم سیل دیا

(۱۸۵۶ ، کلّیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۷). [س : شَل शल्य].

سیل (۷) (ی مج) امذ.
۱. (اَ) **کوٹھڑی ، چھوٹا کمرہ ، حُجرہ.** سیل میں واپس آ کر پہلی بار شیشے میں اپنی شکل دیکھی تو دہشت سے کانپ اٹھا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۵). (اَاَ) **خفیہ مرکز.** یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ حزبِ اختلاف کے خلاف ہر قصبے اور ضلع میں افواہیں پھیلانے کے سیل اور سراغرسانی کے مرکز کھولے اور چلائے جانے چاہیئں. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۲). ۲. (**برقیات**) **خانہ ، خول ، ایسا ڈبّہ یا ظرف جس میں کیمیائی طریقہ سے برقِ رو پیدا کی جاتی ہے نیز برق رو کے محفوظ ذخیرہ کا گول بیلن نما ڈبّہ جو بیٹریوں اور ٹرانسسٹرز وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے.** سلفیٹ آف زنک بننے کے سبب سے سیل کے اندر کا سولیوشن بگڑ جاتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۸۶). منیر نے کہا اس ٹارچ میں سیل تو رکھوالو. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۸). ۳. (**حیاتیات**) **خلیہ ، جسمانی ساخت کی اِکائی.** دریائی گھاس میں چھوٹے چھوٹے صرّے یا تھیلیاں (سیل) ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۰). اُن کا جسم ایک سیل کا بنا ہوا ہوتا ہے اس لیے انہیں ایک سیل کے جانور کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، جنرل سائنس ، ۲۳). ۴. (**نباتیات**) **خانہ ، مسام ، وہ خلا یا وہ خانہ جو نباتیوں میں پایا جاتا ہے.** اگر لکڑی کو غور سے دیکھیں تو اس میں چھوٹے چھوٹے مسام نظر آئیں گے جو کہ سیل کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳). [انگ : Cell].

--- قائِم کَرْنا ف مر.
شعبہ بنانا ، محکمہ قائم کرنا. خواتین ڈویژن میں جائزے اور نگرانی کا ایک سیل قائم کرنے کی تجویز کا جو مسودہ جناب نے ... ذاتی طور پر پیش کیا. (۱۹۸۴ ، دفتری مراسلات ، ۳۶).

--- مِمْبرِین (--- کس م ، سک م ، فت ب ، ی مج) امث.
(حیاتیات) **خلیے کی جھلّی ، ایک پتلی سی جھلّی جو خلیے کو تمام اطراف سے گھیرتی ہے ، یہ جھلّی جاندار ہوتی ہے اور سیل میں مختلف چیزوں کے دخول اور اخراج کو کنٹرول کرتی ہے** (جنرل سائنس ، ۲۴). [انگ : Cell Membrane].

سیل (۸) (ی مج) امث.
۱. **بِکری ، روپیہ جو کسی چیز کی فروخت سے حاصل ہو.** سیل بِکری یا فروخت کے معنی میں بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۵۹). ان نقاد صاحب کے اصول نقد کی بنیاد ڈیمانڈ اور سیل کے اصول پر قائم ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۷۲). ۲. **کسی چیز کو رعایتی قیمت پر فروخت کرنا. یہ سیل مختلف موقعوں پر لگائی جاتی ہے جیسے دیوالی سیل ، رمضان سیل وغیرہ.** پردوں اور صوفے کے کپڑوں کی عظیم سیل جاری ہے. (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۹ / دسمبر ، ۸). [انگ : Sale].

---گرل (---فت گ ، سک ر) امث.
کسی دکان کی ملازمہ ، چیزیں بیچنے والی لڑکی. بھائی جان کے منع کرنے کے باوجود میں ایک میڈیکل اسٹور میں سیل گرل ہوگئی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۸) [انگ : Sale Girl].

سیل (۹) (ی مج) حرفِ ندا.
ایک کلمہ ہاتھی کے چلانے کے واسطے (ا پ و ، منیر ، ۵۹). [حکایتُ الصّوت].

سیل (۱۰) (ی مج) امذ ؛ امث.
بحری سفر یا سیر ، بحری جہاز کا چلنا ، روانہ ہونا. کرسٹابل ... اگلے روز ہوم کے لیے سیل کر رہی تھی. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۴۳). [ف : کرنا ، ہونا. [انگ : Sail].

سیل (۱۱) (ی مج) امذ ؛ ← شیل.
ایک قسم کا آہنی گولا جس کے اندر بارود اور چھرّے وغیرہ بھر کر توپ کے ذریعہ چلاتے ہیں.

اب جو ہیں اسلحۂ جنگ یہ آگے تھے کہاں
نہ یہ توپیں نہ یہ گولے تھے نہ یہ سیل نہ بم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵).

بہائے خون کے دریا یہ سیل ملکوں میں
یہ آگ کر دے علاقے جلا کے خاکستر

(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۰۲).[انگ : Shell کا بگاڑ].

---کا گولا امذ.
ایک قسم کا آہنی گولا جس کے اندر بارود یا چھوٹے چھوٹے ہتھیار بارود کے ساتھ بھر کر توپ کے ذریعے چلاتے ہیں ، جب یہ گولا سرخ ہو جاتا ہے تو دفعۃً اندر کی بارود میں آگ لگ کر پھٹ جاتا ہے ، بمی گولا ، پھٹنے والا گولا (نوراللغات).

سیلا (۱) (ی مع) صف.
ٹھنڈا ؛ (کنایۃً) نرم ، پُرامن ، نرم مزاج و خوش اخلاق.

سیلے تھے مرجا جی تم ہم سے کرج لینے میں
تتّے ہونے جاتے ہو کلیجے کو اب دینے میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۳). ظاہر کا مقام خوف و خطر کا ہے ، باطن کا مقام ٹھنڈا سیلا ، بے فکری اور بے ضرر کا ہے. (۱۸۳۵ ، پچین مثال ، ۴).[رک : سیل (۶) + ا ، لاحقۂ صفت].

---سے بولنا ف ل ؛ محاورہ.
بڑی نرمی یا ملائمت سے بات کرنا ، اخلاق سے پیش آنا (مخزن المحاورات).

---کر کے کھانا ف م ؛ محاورہ.
کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھانا ؛ جلدی نہ کرنا ، آہستگی سے اپنا کام نکالنا (مخزن المحاورات).

سیلا (۲) (ی مع) صف ؛ امذ.
گیلا ، بھیگا ہوا ، نم ، تر.

بچھڑے کی آگ کی دھک نیں جانتیاں ہو اجڑیاں
ستیاں ہیں آنگ پر جب سیلا ہوا گیلا کر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷۷).

ہماری بارشِ عصیاں سے عضوِ تن بھی سیلے ہیں
ہنے بخشش مگر دو بھائی عقبیٰ میں وسیلے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۱). گیہوں بھی سیلے معلوم ہوتے ہیں پہلے ان کو اچھی طرح سکھا لینا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۸۹). کٹہرے پر سفید پینٹ ابھی اچھی طرح سُوکھا نہ تھا فرش سیلا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۵). [رک : سیل (۵) + ا ، لاحقۂ صفت].

سیلا (۳) (ی مع) امذ.
(کاشت کاری) اناج کی بالیں جو کٹائی کے بعد کھیت میں گری پڑی رہ جائیں اور بعد میں سمیٹی جائیں ؛ ناگل اور برس میں جڑی ہوئی چوبی میخ (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [سلّا (رک) کا ایک اِملا].

---چُننا ف ل ؛ محاورہ.
کھیت میں سے گری پڑی اناج کی بالیاں جمع کرنا.

اپنی کھیتی جو کہ کنجی کھانے کا
سیلا چُننے اور جاگہ جانے کا

(۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۹). ملکی جانوروں کو صرف سیلا چُننے پر قناعت کرنی پڑتی ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۵).

سیلا (۱) (ی مج) امذ.
سنہرے کناروں کا باریک ریشمی کپڑا جو مقررہ ناپ کا تیار کیا جاتا ہے عموماً دوپٹوں ، پگڑیوں اور پٹکوں میں استعمال کرتے ہیں. دکن کا سیلا مشہور ہے ؛ (کنایۃً) چادر ، پگڑی ، عمامہ ، پٹکا.

پہنے سونیں کسنیا نہو عاشقاں کا لے کر
اُجلا کئے ہیں سیلا رنگ دار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱).

گرہ سیلے میں دیتی ہوں میں ناشاد
کہ دیکھ اس گانٹھ کو کیجو مجھے یاد

(۱۷۹۶ ، پدماوت منظوم ، ۲۸).

ہے دل میں کروں یار کے کُوچے میں گدائی
سیلے کے تئیں ڈال کے اک بار گلے میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲۸۳). اگر گھر کی سی بات ہے تو اپنا سیلا اُتار کر اسے دیدیجیے آخرکار سردار صاحب کو سرِ دربار دینا پڑا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۵ جولائی ، ۱۱). نفیری والوں کو سیلے اور روپے پھینکے جاتے تھے. (۱۹۳۴ ، عزمی ، انجام عیش ، ۴۸). [غالباً ، س : چَیل चेल चैल].

سیلا (۲) (ی مج) امذ.
چاول کی ایک قسم ، وہ چاول جو دھانوں کو ابال کر سکھانے کے بعد نکالتے ہیں. جنھیں باسمتی کا سیلا نہ ملے وہ کھنڈا ہی کھا لیتے ہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲). چاول سیلا تھا اسی لئے پلاؤ پھریرا نہیں ہوا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۸۳). [غالباً ، س : شالی शालि].

---بَنانا ف م.
سیلا چاول بنانے کا ایک طریقہ جس میں مونجی کو پانی میں بھگونا ، پانی نتھار کر بھگوئی ہوئی مونجی کو بھاپ سے گُزارنا یا کسی دوسرے طریقے سے گرم کرنا نیز دھوپ میں سکھانا اور عام طریقہ سے چھڑائی کرنا شامل ہے. سیلا بنانا ایک بہت ہی پرانا طریقہ ہے. (۱۹۷۰ ، چاول ، دستور کاشت ، ۱۳۶).

---چاوَل (---فت و) امذ.
اُبلے دھانوں سے نِکالا ہوا چاول ، جوشی چاول. مہربانی کر کے دو تین روپے کے باریک چاول (شاید سیلا چاول بہتر ہو گا) کسی واقف‌کار آدمی سے منگوا کر ان کے ساتھ کر دینا. (۱۹۱۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۸۵). جب دھان کا سیلا چاول یا گیہوں کا میدہ بنایا جاتا ہے تو کیلشیم ، فاسفورس ، لوہے ... معدنی نمکوں کا بیشتر حصہ ضائع ہو جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۳۰). [رک : سیلا (۲) + چاول (رک)].

سیلا (۳) (ی مج) امذ.
شیر ، ببر شیر (پلیٹس). [غالباً ، س : شیلے शैलेय].

سیلا (۴) (ی مج) امذ.
برچھی ، نیزہ ، جسے پھینک کر مارتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس). [س : شَلیک शल्यक].

سَیلاب (ی لین) امذ.
۱. پانی کا تیز بہاؤ ، پانی کا طوفان ، طُغیانی ، دریا کا چڑھاؤ ، پانی کا ریلا.

بہت مرد جنگی ہوئے سرنگوں
جنگل میں ندی ہوئی ز سیلابِ خُوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۰).

کن نیندوں اب تو سوتی ہے اے چشمِ گریہ ناک
مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵). بارش کی کثرت و سیلاب کی شورش سے جس زمیں میں کھیتی نہ ہوتی اور بونے جوتنے میں کسانوں کو مشکل پڑتی ہو تو اس کے لیے یہ دستور مقرر ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۳). پھر ان پر آبِ حیات چھڑکا جائے گا تو وہ اس طرح اُگیں گے جس طرح سیلاب کے بہاؤ میں جنگلی دانہ اُگتا ہے (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۷۶). ہم سیلاب اور سائیکلون جیسے قوی سانحوں سے گُزر چکے تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۶). ۲. **(کنایۃً) کثرت ، ہجوم ، بھیڑ.**

دُکھ کے دریا سوں نیر انکھیاں میں ابھال ہو
سیلاب ہو انجو کے بچر ہائے ہائے ہائے

(۱۶۷۳ ، بیاضِ مراثی (قطبی) ، ۱۰۷).

تمہاری پردہ گردی کا خیال آتا ہے جب دل میں
ڈُبو دیتا ہے سیلابِ ندامت مجھ کو گردن تک

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۵). فوجیں بالکل ناکافی ثابت ہوئیں اور پارتھی لشکر کے بڑھتے سیلاب میں بہہ گئیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۳۸۳).

ضبط کی شہر پناہوں کے مزے مالک خیر
غم کا سیلاب اگر مجھ کو بہانے آئے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۳۳). ۳. **(مجازاً) سخت پریشانی ، بڑی مصیبت.** ممکن ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیم یافتہ مسلمان ان تجاویز کی تائید یا مخالفت کے واسطے جو تجویز کی گئی ہیں سیلاب میں پھنس جائیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۶۱). [رک : سیل (۱) + آب (رک)].

---اُمَڈ/اُمَنڈ آنا محاورہ.
سیلاب میں اچانک شدت آ جانا ، کسی مضرت رساں چیز کا کثرت سے یکایک جمع ہونا. غزوۂ احزاب جس میں دفعۃً متحدہ‌عرب قبائل کا سیلاب مدینے کے چاروں طرف امنڈ آیا تھا واقعہ سے بہت پہلے آنحضرت صلعم کو عالمِ رویا میں اس کی اطلاع دی جا چکی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۳۱). آجکل ضرورتوں کا سیلاب امڈ آیا ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۸).

---آنا ف م ؛ محاورہ.
۱. شدت پیدا ہونا ، بھرمار ہونا (جذبہ وغیرہ میں). وفاق کی اکائیوں میں قوم پرستی کا سیلاب آیا ہوا ہے. (۱۹۸۹ ، افکار، اگست ، ۱۳). ۲. **ہجوم در ہجوم یا بڑی تعداد میں پہنچنا (آدمیوں وغیرہ کا).** آدمیوں کا وہ سیلاب جو تمہارے پیچھے آ رہا ہے تم کو اپنے ساتھ بہا لے جائے گا. (۱۹۲۳ ، نگار ، فروری ، ۸۵).

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
سیلاب کی روک تھام. آبپاشی ، نکاسی اور سیلاب بندی کے کاموں کے لیے گنجائش فراہم کی گئی ہے. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۶۱۲). [سیلاب + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چی امث ؛ ---سیلابچی.
ہاتھ مُنہ دھونے کا ایک خاص وضع کا برتن ، لگن ، سلپچی ، چلمچی ، سلفچی.

ماہِ کامل تیرے منہ دھونے کی ہے سیلابچی
آفتاب اے ماہِ تاباں آفتابہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۲). کسی کے ہاتھ میں سیلابچی آفتابہ. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۳۳). رانی صاحبہ کے آگے سیلاب چی آفتابہ آیا ہے کُلی کر کے دستِ پاک سے ہاتھ پونچھ رہی ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶۹). سیلابچی ، آفتابہ بیسن دانی لئے نائن سب کے ہاتھ دھلا رہی تھی. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۸۰). [سیلاب + چی ، لاحقۂ تصغیر].

---حَوادِث کس اضا(---فت ح ، کس د) امذ.
رک : **سیلِ حوادث.**

جسے تعبیر سیلابِ حوادث سے کیا تُو نے
حقیقت میں وہ اک امڈا ہوا دریا ہے رحمت کا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۶). [سیلاب + حوادث (رک)].

---رُخی (---ضم ر) امث.
(نفسیات) پانی کے بہاؤ کی طرف رُخ کرنے کا رُجحان ، بہاؤ کے

ساتھ بہنا. بہت سے جانور جو پانی میں رہتے ہیں سیلاب رُخی کا مظاہرہ کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۴۷). [سیلاب + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---زَدگی (---فت ز ، د) امث.
سیلاب سے متاثر ہونا ، طُغیانی ، پانی کا چڑھاؤ ، پانی کا تیز بہنا (پلیٹس). [سیلاب + زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف ؛ امذ.
وہ جسے سیلاب نے نقصان پہنچایا ہو ، سیلاب میں تباہ ہونے والا ، سیلاب سے متاثر.

سیلاب زدوں کی خدمت میں
مصروف ہیں اپو روز و شب

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۷). [سیلاب + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---صِفت (--- کس ص ، فت ف) صف.
سیلاب جیسا ، سیلاب کی خصوصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) رواں دواں ، متحرک ، تند و تیز.

کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گُم
کیا سمندر تھے کہ صحرا نظر آنے لگے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۵). [سیلاب + صفت (رک)].

---کے آگے بَنْدھ بانْدھنا محاورہ.
کسی بڑی مصیبت کو روکنے کی سعی کرنا ، دُشواریوں کو ہٹانے کی کوشش کرنا. اُس کو اب نوشتۂ دیوار نظر آ رہا تھا کہ میں ہی آنے والے سیلاب کے آگے بندھ باندھنے کا کام کر سکتا ہوں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۶).

سیلاب (ی مج) امذ.
(پشتو ادب) لفظ کا وہ ٹکڑا جو ایک بار میں ادا ہو سکے ، سلیبل. ان اصناف کو ... جو اپنے ملی اوزان کے پابند ہیں جنھیں سیلاب کہا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۱۳۲). [انگ : Syllable کا بگاڑ].

سَیلانچی (ی لین ، سک ب) امث.
رک : سیلاب چی ، طشت ، لگن. جب فراش سیلابچی آفتابہ لائے تو آہستہ منہ میں پانی لے کر منہ صاف کرے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۲ : ۵). ایک ہلکی سیلابچی کھانے پکانے کا مختصر سامان ایک ٹوکرے میں مجھے ساتھ لینے کو دے دیا. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۴). [سیلاب چی (رک) کا ایک اِملا].

سَیلابَہ (ی لین ، فت ب) امث.
۱. وہ زرعی زمین جو دریا کی طُغیانی یا بارش کے سیلاب سے سیراب ہوتی ہے ، بٹھار. گیہوں اور جَو جیسی سستی جنسوں کا جو نہری اور سیلابہ زمین میں بھی ہو سکتی ہیں چاہی زمینوں میں بونا پانی محنت اور روپے کا برباد کرنا ہے . (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۰). پاکستان کے قابل کاشت رقبوں کی جن میں کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کی سیلابہ (کاشت) بھی شامل ہے ترقی کی غرض سے زمین کی بحالی اور بجلی کے پمپ نصب کرنا خاص طور پر اہم ہیں. (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۳۶). **۲. پانی کے بہاؤ یا نکاس کی جگہ ، موری ، نالی.** کمرہ کے اندر کئی سیلابے ہوں اور پانی اور گیس کا انتظام بھی ہونا چاہیے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۶۹). [رک : سیلاب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---مَٹّی (--- کس نیز فت م ، شد ٹ) امث.
وہ مٹی ، ریت وغیرہ جو سیلاب کے ذریعے سے آ کر جمع ہو گئی ہو ، دریا برآمد. پہلی قسم کی زمین میں چکنی مٹی زیادہ ہے اور زمین بھاری ہے دوسری قسم کی زمین میں سیلابہ مٹی زیادہ اور زمین درمیانہ ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۱۱۳). [سیلابہ + مٹی (رک)].

سَیلابی (ی لین). (الف) صف.
۱. سیلاب سے منسوب ، سیلاب کا ، طُوفانی.

غمگین نہ پوچھ شب کی بات بیخوابی کی
اور اشک کی میری آہ سیلابی کی

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۲). حیات کا چڑھا ہوا بہانا ... پھر بہار میں چڑھنا شروع ہوتا ہے کبھی آہستہ خرامی سے کبھی سیلابی تیزی سے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۱۳۲). انھیں دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کے باور سیلابی پانی کو ... نالوں کے ذریعے دور دور تک پہنچانا پڑتا ہے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۵۳). **۲. وہ جس پر سیلاب آنے کا امکان ہو** (پلیٹس). (ب) امث. ۱. **(کاشت کاری) غرق ، وہ قطعۂ اراضی جس پر دریا کا پانی چڑھ آیا کرے نیز وہ زمین جو سیلاب کی زد میں ہو** (پلیٹس ؛ اپ و ، ۶ : ۸۰). **۲. طُغیانی ، دریا کا چڑھاؤ ، طُوفان ، باڑھ.** باشندوں کے گھر اونچے چبوتروں پر بناتے ہیں تا کہ سیلابی سالانہ سے محفوظ رہیں. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲۶). [سیلاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَٹّی (--- کس نیز فت م ، شد ٹ) امث.
رک : سیلابہ مٹی. مشرقی پاکستان کا بیشتر حصہ حیواتی ہے اور وہ سیلابی مٹی سے تشکیل ہوا ہے. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیواتی جغرافیہ ، ۳۴). [سیلابی + مٹی (رک)].

---نَہر (---فت مع ن ، سک ہ) امث.
(کاشتکاری) وہ نہر جو سیلاب کی تباہ کاریوں کو کم کرنے یا کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے عارضی طور پر نکالی جاتی ہے . شاہانِ مغلیہ کے زمانے میں سیلابوں سے محفوظ رہنے کی غرض سے ایسی نہریں نکالی گئی ہیں ... لیکن اب انھیں سیلابی نہروں کو مستقل آب پاشی کے لیے دوامی نہروں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستانی معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۴). [سیلابی + نہر (رک)].

سیلابی (ی مع). (الف) امث.
نمی ، رطوبت ، سیلاپن. کوہ ہمالیہ کے جنوب میں جنگل ہے اس کی آب و ہوا خراب ہے اور اس کو ترائی اس واسطے کہتے ہیں کہ یہاں سیلابی زیادہ ہے . (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۲).

(ب) صف. تر ، نم ، غدار (شبد ساگر). [رک : سیل (۵) + آبی (رک)].

سَیلان (۱) (ی لین) امذ.
۱. **بہاؤ ، روانی ، رو ، دوران.** ان دلیلوں کو کہ جن سے اثبات ان سیالوں کے سیلان کا ہوا ہے چاہئے کہ تم خوب یاد رکھو. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰). جب پارہ پک جاتا ہے تو معدن کبریت اس کو جذب کرلیتی ہے ... کہ اس پر سیل رطوبات کا سیلان نہ ہو سکے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۳ : ۲۸۱). چاند کی کرنوں کے سیلان سے بچا ہوا سایہ سوچ رہا ہے. (۱۹۳۰ ، سجاد حسین یلدرم ، خیالستان ، ۱۳). ۲. (طب) **جسم کی رطوبت کا غیر طبعی طور پر بہنا** (مخزن الجواہر ، ۳۶۸). [رک : سَیل (۳) + ان ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَبْیَض کس صف(--- فت ا ، سک ب ، فت ی) امذ.
(طب) **ایک نسائی مرض جس میں عورت کے رحم اور اندام نہانی سے سفید یا زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے ، سیلانِ رحم ، پُرسوت ، لیوکوریا.** حکتتالبرز ... مسہل ہر ، سیلان ابیض میں معاء مستقیم پر قبض اور نزف میں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [سیلان + ابیض (رک)].

--- اُلرَّحْم (--- ضم ن ، غم ا ، ل ، کس مع ر بشد ، سک ح) امذ.
(طب) رک : **سیلانِ ابیض** (مخزن الجواہر ، ۳۶۸). [سیلان + رک : الِ (ا) + رحم (رک)].

--- اُلطَّمْث (--- ضم ن ، غم ا ، ل ، فت ط بشد ، سک م) امذ.
(طب) **حیض انا ، حیض کا جاری ہونا (کبھی بہ اصطلاح کثرت طمث (حیض) کے معنی میں بھی آتی ہے).** اس دوا کے استعمال سے عورت بار بار انزال کرتی ہے ... تو سیلان الطمث کا عارضہ ہو جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۳۶). [سیلان + رک : ال (ا) + ع : طمث].

--- اُلاُذُن (--- ضم ن ، غم ا ، ل ، ضم ا ، ذ) امذ.
(طب) **کان کی ایک بیماری ، کان بہنا.** سیلان الاذن وغیرہ میں مواد کم کرنے کے لیے بطور ایک شراب کے استعمال کیا جا سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [سیلان + رک : ال (ا) + اُذن (رک)].

--- اُللُّعاب (--- ضم ن ، غم ا ، ل ، ضم ل بشد) امذ.
(طب) **ایک بیماری جس میں رال بکثرت بہتی رہتی ہے.** اس کے ساتھ قروح ، عفونت اور سیلان اللعاب وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۷۳). [سیلان + رک : ال (ا) + لعاب (رک)].

--- خُون کس اضا(--- و مع) امذ.
(طب) **ایک بیماری جس میں خون جسم کے کسی طبعی یا غیر طبعی منفذ (گزر گاہ) سے بکثرت بہتا ہے ، نذف مفرط ، جریانِ خون.** البومینس اجزاء کی زیادتی سے پلیتھورا یعنی زیادتیٔ خون ، بُخار سیلانِ خون و سوزشی امراض پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۶۹). [سیلان + خُون (رک)].

--- دُہْنی کس صف(--- ضم د ، سک ہ) امذ.
(طب) **ایک مرض جس میں جسم سے چربی بہتی یا خارج ہوتی ہے.** دستوں کے اندر چربی کی ایک بڑی بقدار بھی شامل ہوتی ہے اس قسم کی حالت کو سیلان دہنی صادق کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۵۲). [سیلان + دہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- رِحْم کس اضا(--- کس مع ر ، سک ح) امذ.
رک : **سیلان الرحم.** عورت کے سیلانِ رحم کے مرض میں اس کا تیل اِستعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳). [سیلان + رحم (رک)].

--- رِیم کس اضا(--- ی مع) امذ.
(طب) **دانتوں سے پیپ بہنے کی بیماری.** دانتوں کے اطراف میں پیپ جمع ہونے لگتی ہے اور ایک ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جسے سیلانِ ریم کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۱۲۸). [سیلان + رِیم (رک)].

--- لُعابِ دَہَن کس اضا(--- ضم ل ، کس ب ، فت د ، ہ)امذ.
(طب) **زیادہ رال بہنا ، لُعاب دہن بکثرت خارج ہونا ، مُنھ سے رطوبت کا بکثرت خارج ہونا.** جوارش کمونیٔ کبیر ... سیلانِ لعابِ دہن کو فائدہ بخشتی ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰۵). [سیلان + لُعاب (رک) + دہن (رک)].

سَیلانا (ی لین) ف م.
رک : **سہلانا ، جسم کے کسی حِصّے پر آہستہ آہستہ مُسلسل ہاتھ پھیرنا.** کئی دفعہ رویا ، چیخا ، مچلا ، چلایا مگر اس نے کبھی پانی پلا کر کبھی سر سیلا کر سُلا دیا. (۱۹۱۹ ، نِسوانی زندگی ، ۱۲). [سہلانا (رک) کا ایک اِملا].

سَیلانی (ی لین) صف.
۱. **سیر کا شوقین ، گھومنے پھرنے والا ، وہ شخص جو ایک جگہ نہ ٹِکے ، جہاں گرد ، سیّاح ، رمتا.**

کل سیل سا جوشاں جو ادھر آیا میر
سب بولے کہ یہ فقیر سیلانی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۶). اسی زمانے میں ہزاروں سیّاح اور سیلانی یہاں پہنچتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۹). اس قلعہ کے اندر ایک پُورا بازار ہے دفاتر ہیں اور سیّاحوں اور سیلانیوں کا ایک ہجوم ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۲۶). ۲. **آوارہ گرد ، سڑکوں پر مارا مارا پھرنے والا ، سیر و تفریح کا شوقین.** دو ایک بگڑے دل سیلانی جوان کمر کس کس کے لیس ہو گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۶). بردہ ہوتے ہی دو تین اہلکار پندرہ بیس سیلانی گھر میں داخل ہوگئے. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۵۳). ۳. **گشتی ، بہنے والا ، رواں.**

چشم کم سے اشکِ خُونیں کو نہ دیکھو زینہار
ڈھونڈتے ہیں مردم اس یاقوتِ سیلانی کے تئیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). ہائی بانڈ ... اس پانی میں موجود الیکٹران زیادہ سیلانی ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۲۰).

۳. (مجازاً) حق کی جستجو کرنے والا ، سالک. چند سیلانی جو دلدادۂ حقیقت تھے ان یورشوں کی تاب نہ لا سکے عبادت چھوڑ دی اور سریلی صداؤں میں مست ہوگئے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی، ۵۶). [سیلان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پن (---فت پ) امذ.
سیر و تفریح ، گھومنے پھرنے کی کیفیت ، آوارہ گردی ، سیاحت. اس کی صحبت کے فیض سے زندگی میں کچھ کر سکوں گا اب تک میری زندگی سیلانی پن میں گزری ہے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۳۶). [سیلانی (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---جیوڑا (---ی مع ، سک و) صف.
۱. **موجی ، لہری ، من موجی ، سیر و سیاحت کا شوقین ، تماش بینی کا رسیا ، سیر و تماشا میں مصروف و مشغول رہنے والا.** دلی کے سیلانی جیوڑے دو گھڑی دن رہے سے چاندنی چوک میں یا ان دنوں کے آزاد مزاج انگریزی خواں سمجھیں یا نہ سمجھیں تھیٹر میں. (۱۸۸۷ ، موعظۂ حسنہ ، ۱۷۲). ساون بھادوں میں دلی کے سیلانی جیوڑوں کی وجہ سے یہ ویرانے آباد ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۵۹). ۲. **اوباش ، آوارہ مزاج ، آوارہ گرد.** سیلانی جیوڑوں نے یہ خبر اڑائی کہ نہر پر ایک مسلمان لڑکے کا قیمہ کر دیا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۷). ان کا دل کام میں لگتا ہی نہ تھا ایسے سیلانی جیوڑے تھے کہ اللہ دے اور بندہ لے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ اکتوبر: ب).[سیلانی + جیوڑا (رک)].

---فقیر (---فت ف ، ی مع) امذ.
جوگی ، درویش ، جہاں گرد ، مردِ سیاح ، گھومتے پھرتے رہنے والا فقیر یا جوگی (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیلانی + فقیر (رک)].

سیلانیت (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
۱. **بہاؤ کی خاصیت ، روانی ، بہنے کا عمل.** اس صورت میں پارا ، اپنا « پارا پن » کھو دیتا ہے اور اس میں ایک سستی پیدا ہو جاتی ہے جو اس کی سیلانیت سے بالکل مختلف ہے. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی (ترجمہ) ، وحیدالرحمن ، ۱ : ۲۹۳). ۲. (برقیات) **رفتار کی ایک اکائی.** سیلانیت سے مراد .... حاصل کی رفتار فی اکائی میدانی طاقت ہے. (۱۹۷۰ ، برقی کیمیا ، ۹). [سیلان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

سیلانی (ی مع) امث.
(زراعت) **ایک کیڑا ہوتا ہے جو اناج کی بالیوں یا ایکھ کو خراب کرتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۵). [رک : سیلا (۳) + نی ، لاحقۂ نسبت].

سیلبچی (ی لین ، فت ل ، سک ب) امث.
رک : **سیلابچی ، طشت ، ہاتھ دھونے کا برتن.** ہم دونوں نے کھانا کھایا ، پھر لوگ سیلبچی اور لوٹا لائے اور میں نے اپنے ہاتھ دھوئے. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۷۲). [سیلابچی (رک) کی تخفیف].

سیلتانی (ی مع ، سک ل) امذ.
ٹھنڈک ، سیل. چاہے کا نانو جو رات دن رہیے تو بھی دل نہ بھرے اور نصیبوں سے کوئی طرح وہ نزدیک آوے تو اس کے رس کی سیلتانی سے رومانچ ہو آوے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر، ۱۲۳). [شیتل تانی (رک) کا بگاڑ].

سیل جڑک (ی مع ، سک ل ، فت ج ، ڑ) امث.
(جڑائی) **نگ کو زیور میں جڑنے کا ایک دوسرا طریقہ جس میں نگ کے گھر کی باڑ یا زہ کی کور کو نگ کے پہل پر موڑ کر جڑائی کرتے ہیں ، بچی کاری ، سادہ کاری** (ا پ و ، ۳ : ۷۲). [مقامی].

سیلر (ی مع ، فت ل) امذ.
کشتی بان ، ملاح ، بحری جہاز چلانے والا. ڈارلنگ میں سیلر بنوں گا میں تمہیں اپنے ساتھ ساری دنیا گھماؤں گا. (۱۹۶۰ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۲۴). [انگ : Sailor].

سیلری (ی لین ، سک ل) امث.
وہ طے شدہ رقم جو کسی ملازم کو اس کی خدمات کے صلے میں ہفتہ وار یا ماہوار ادا کی جاتی ہے ، تنخواہ. کچھ نہ کہا « اچھا سیلری سے مطلب ہے » اور ہنستے ہنستے لوٹ گئیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶۱). [انگ : Salary].

سیلڑا (ی مع ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا سانپ. سیلڑا پیازی رنگ سر آسمانی ہوتا ہے خط دراز گردن سے تا دم اس کے کاٹے کو جمائیاں اور نیند بہت آتی ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۶). [مقامی].

سیلڑہ (ی مع نیز مع ، سک ل ، فت ڑ) امذ ؛ سیلڑا.
نیزے یا برچھے کی چھڑ ؛ بغیر پھل کا تیر. سیلڑہ ، دس دام سے بارہ آنے تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۱). [غالباً ، رک : سیلا (۳) کا بگاڑ].

سیلز (ی مع ، سک ل) امث ؛ سیلس.
فروخت ، سیل (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.[انگ: Sales].

---ٹیکس (---ی لین ، سک ک) امذ.
وہ محصول جو فروخت کی جانے والی چیزوں پر لگایا جائے. حکومت نے سیلز ٹیکس کی جگہ فیکٹریوں پر گنجائش ٹیکس یا فکسڈ ٹیکس کی تجاویز پر غور شروع کر دیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جون ، ۱۲). [انگ : Sales Tax].

---گرل (---فت گ ، سک ر) امث.
چیزیں بیچنے والی ، دست فروش لڑکی. سیلز گرل کوئی پارسی لڑکی تھی. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۰۱). [انگ : Sales Girl].

---مین (---ی لین) امذ.
دوکان کے مالک کا معاون ، گاہکوں کو مال دکھانے اور بیچنے والا. منٹو صاحب ، میں بہترین سیلزمین ہوں. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۸). میں اپنے چچا کے سٹور میں سیلزمین کی حیثیت سے کام کرتا تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۲۱). [انگ: Sales Man].

---مین شپ (---ی لین ، کس ش) امث.
خرید و فروخت کی صلاحیت ، دست فروشی ، دوکان داری کی صلاحیت . ہم نے اتنی جارحانہ سیلز مین شپ کبھی نہیں دیکھی . (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۶۸). [انگ : Sales Manship].

سیلس (ی مج ، سک ل) امذ.
رک : سیلز . سیلس تنہا استعمال نہیں ہے البتہ مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلس مین ، دیوالی سیل سیلس ٹیکس وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۳). [انگ : Sales].

---ٹیکس (---ی لین ، سک ک) امذ.
رک : سیلز ٹیکس. سیلس ... مرکبات کے ساتھ مروج ہے جیسے سیلس مین ، دیوالی سیل ، عید سیل ، ہول سیل ، سیلس ٹیکس وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۳) [انگ Sales Tax].

سیلف (ی لین ، سک ل) امذ.
رک : سلف ، اپنے آپ ، بذاتِ خود (عموماً مرکبات میں بطور سابقہ مستعمل) . ان میں خودبخود چلنے والے یا سیلف ایڈجسٹنگ سیل ... فٹ کیے ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنیرز ، ۲ : ۱۸). [انگ : Self].

---رسپکٹ/ ریسپکٹ (---کس مج ر ، سک س ، کس مج پ ، سک ک / ی مج) امث.
عزتِ نفس ، ذاتی وقار. اگر ہندوستانی اپنی سیلف رسپکٹ کو جو مقتضائے شرافت اور ایمانداری ہے قائم رکھے تو زندگی تلخ رہتی ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات سرسید ، ۶۳۶). تیس چالیس برس پہلے سوبلزیشن ، ریفارم ، پولٹیکل ، سیلف ریسپکٹ وغیرہ وغیرہ الفاظ ہماری زبان میں عام تھے. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۵) [انگ : Self Respect].

---سٹارٹر (---کس مج س ، سک ر ، فت ٹ) امذ.
موٹر کا پرزہ جو بجلی کی قوت سے موٹر کو چلا دیتا ہے. سیلف سٹارٹر سے اسٹارٹ کرتے وقت پسٹن کے دانتے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے ... کم رفتار میں پسٹن نوکنگ کرنا شروع کر دے گا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۵۳). [انگ : Self Starter].

---سروس (---فت س ، سک ر ، کس و) امث.
اپنا کام خود کرنا ، اپنی مدد آپ. بھلا ہو خدا کے اس برگزیدہ بندے کا جس نے یورپ میں سیلف سروس ایجاد کی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۸۶). [انگ : Self Service].

---گورنمنٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) امذ.
خود حکمرانی ، اپنے اوپر اپنی حکومت ، کسی ملک پر اسی کے باشندوں کا راج ، حکومتِ خود اختیاری. کیا سیلف گورنمنٹ ... کا اصول اس کے اپنے ملک میں نفع کے ساتھ بکار آمد نہیں ہو سکتا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۴). کیا وجہ ہے کہ جب مردوں کو سیلف گورنمنٹ کا لقمۂ تر ہاتھ لگے تو ہم ان کا منہ تکتے رہ جائیں. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۳۰). [انگ : Self Government].

---مارنا محاورہ.
موٹر گاڑی کو چلانے کے لیے سوئچ آن کرنے کے بعد پٹرول پور (فراہمیٔ ایندھن) کے پیڈل کو حرکت میں لانا ، سلف اسٹارٹر کو چالو کرنا. اکثر انہیں یہ یاد دلانا پڑتا کہ سیلف مارنے سے پہلے سوئچ آن کرنا ضروری ہے. (۱۹۸۸ ، احوال دوستاں ، ۲۹).

---میڈ (---ی مج) امذ.
خودساختہ ، جس نے خود ترقی کی ہو. ہر سیلف میڈ انسان کی مانند نذیر احمد کی شخصیت کی اساس بھی محنت پر استوار تھی . (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، جنوری ، مارچ ، ۷). [انگ : Self Made].

سیلفچی (ی لین ، فت ل ، سک ف) امث.
رک : سیلچی. تو اٹھ کام شروع کر دے سب سے پہلے بابا کی پھالیاں دھو دے ، پھر سیلفچی صاف کر کے کمرے میں رکھ ... اور دودھ کی بوتلیں گرم پانی سے دھونا . (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۱۹۹). [سیلچی (رک) کا بگاڑ].

سیلک (ی مع ، فت ل) امث.
ٹھنڈک ؛ (مجازاً) سکون ، خوشی و خرمی ، اطمینان. خاصی اچھی طرح اچھن صاحب کا رقعہ آیا اوایا پھیر دیا ، آگ لگے اس سمجھ کو کمبخت امن چین ہو جاتا ٹھنڈک سیلک سے گزرنے لگتی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱). سسرال میں ایک دن بلکہ ایک گھڑی ٹھنڈک سیلک سے نہیں کٹ سکتی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۷۰). [سیلا ک (رک) کی تخفیف].

سیلکٹر (ی مع ، فت ل ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
سلائی مشین کا ایک پرزہ یا آلہ جو سوئی کی جگہ کا تعین کرتا ہے ، سیلکٹر (رک) . سیلکٹر کی پوزیشن بدلنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھیے کہ سوئی کپڑے سے باہر ہو. (۱۹۷۶ ، سنگر زگ زیگ سلائی مشین ، ماڈل ۲۴۱ کے استعمال کے متعلق ہدایات ، ۱۳). [انگ : Selector].

سیل کھڑی/ کھری (ی مج ، فت کھ) امث.
(کمہار) ایک قسم کا چکنا ، چمکدار ، نرم اور نیلگوں سفید پتھر جس کو باریک پیس کر اور سفیدی کے ساتھ پانی میں ملا کر برتنوں پر بیل بوٹے بناتے ہیں ، سنگ جراحت (ا پ و ، ۳ : ۱۲) . دیکھو تو نہ سرِ ہے نہ سیل کھڑی پھر بھی اس قدر ٹھنڈی بےجان واہ کیا نازک اور باریک کام ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۵). [پ : سیل + کھڑا सैल + खाड़आ ؛ س : شَیل + کھٹکا शैल + खटिका].

سیل گھڑی (ی مج ، فت گھ) امث.
رک : سیل کھری (جامع اللغات). [سیل کھری (رک) کا غلط اِملا]

سیلن (ی مع ، فت ل) امث.
تری ، رطوبت ، نمی. سیلن کی جگہ میں موتی بھی سیل جاتا ہے . (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶).

سیلن غضب کی اور کثافت کا کیا شمار
پاخانہ جس کے سامنے شفاف و آبدار

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ظریف ، ۳ : ۲۲). سیلن اور کائی نے دیواروں پر وحشتناک شبیہیں بنا رکھی تھیں. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۳۲). [سیلنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

سِیلْنا (ی مع ، سک ل) ف ل.
بھیگنا ، تر ہونا ، نم ہونا ، گیلا ہونا. یہاں اگر چھاؤں بھی تھی تو نہ بارش کی سیرابی سے بلکہ گھٹاؤ کے بسنے سے سیل رہی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۷۶). یہ تل دھار اوپر دھار مینہ برسا ہے ، ساری سیل گئی ہوں گی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۳). لمبی لمبی گھاس سیلی ہوئی تھی. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۶۷) . [رک : سیل (۵) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سِیلِنْڈَر (ی مج ، کس نیز فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ.
بیلن ، استوانہ. جس چیز میں کہ پٹرول جلایا جاتا' ہے اس کا نام سیلنڈر ہے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۷) [انگ: Cylinder].

---نُما (---ضم ن) صف.
بیلن جیسا ، بیلن کی شکل کا ، استوانی . ڈسکوور یازدہم ... سیلنڈرنما تھا اور اس کی نوک دوبارہ فضا میں داخل ہونے والی بنائی گئی تھی. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۱۹۲). [سیلنڈر + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

سِیلِنْگ (ی مع ، کس ل ، غنہ) امذ.
چھت. وینتا ... چھت دیکھنے لگی ، کتنی خوبصورت سیلنگ ہے ہم بھی اپنے گھر میں ایسی ہی چھت لگوائیں گے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۱۹). [انگ : Ceiling].

---فَین (---ی لین) امذ.
چھت کا پنکھا . سردیوں میں غلطی سے غلط بٹن دب جانے پر کرسیوں کا رکا ہوا سیلنگ فین گھومنے لگتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۵). [انگ : Ceiling Fan].

سِیلُوٹ (ی مج ، و مع) امذ ؛ ← سلیوٹ.
سلام ، فوجی انداز کا سلام ، پولیس یا فوج سے متعلق فرد کا سلام. وہ جیپ سے کود پڑا ، کپتان نے سیلوٹ کیا اور جنرل نے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱۱۳). [انگ : Salute].

---مارْنا محاورہ.
سپاہیانہ اور فوجی انداز کا سلام کرنا ، سلام کرنا. گھر کے بچے کُھچے نوکر سیلوٹ مارنے کے انداز میں اسکے سامنے کھڑے ہو گئے. (۱۹۶۸ ، فنون ، لاہور ، اپریل ، ۵۶).

سِیلُولائِڈ/سیلولائیڈ (ی مع ، و مج ، کسِ ء ، ی مج) امذ.
رک : سلولائڈ. سعیدہ اپنی سیلولائیڈ کی گڑیا لے کر ان کے پاس پہنچی. وہاں تھوڑی دیر کھیلتی رہی اور اس کے بعد گڑیا وہیں چھوڑ کر دالان میں چلی گئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۹۱). موٹر میں صرف سیلولائڈ کے پردے لگے رہتے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۲۱۷). [انگ : Celluloid].

سِیلُولوز (ی مع ، و مج) امذ.
(کیمیا) **وہ شے جس سے پودوں کے ٹھوس حصے (خلیے کی دیوار وغیرہ) بناتے ہیں ، کیسلین** . بنفشی یا نیلے رنگ کو دیکھو یہ سیلولوز کی خلوی دیوار کی تشخیص ہے . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۰). ہر خلیے کے اطراف ایک پتلی خلوی دیوار پائی جاتی ہے جو سیلولوز اور پیکٹک مرکبات پر مشتمل ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۰۳). [انگ : Cellulose].

سِیلُولوس (ی مج ، و مج) امذ.
رک : سیلولوز. اس صفت کی وجہ سے خالص سیلولوس کے تار پانی کے اندر آزادی کے ساتھ تیرتے رہتے اور باہم گتھ اور گوندھے جا کر جمدہ نما شکل بنا لیتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۵۹). جب ایندھن مائع ہو تو اسے سیلولوس میں تر کر کے کٹھالی میں رکھا جاتا ہے . (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۳۱). [انگ : Cellulose].

سِیلُون (ی مج ، و مع) امذ.
۱. **کمرہ ، ہال ، استقبالیہ کمرہ**. میں پھر قمار خانے کے بڑے بڑے کمروں سے گزرتا ہوا لانگھتا پھاندتا بڑے سیلون میں پہنچ گیا. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۱). علم و فلسفہ عالموں کی الماریوں سے نکل کر کافی ہاؤسوں اور سیلونوں میں چلا آیا. (۱۹۷۰ ، نئی تنقید ، ۳۵۸). ۲. **ایک خاص قسم کی گاڑی یا ریل کا ڈبہ ، بحری جہاز کے مسافروں کے لیے بڑا کیبن ، ریل گاڑی جس میں ایک ہی ڈبہ ہو**. جس سیلون میں سوار تھا اس سیلون کو خود میں نے تیار کروایا تھا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ۲ جولائی ، ۳۲). فوراً ریل کے سیلون کا انتظام کر کے ... شادی ملتوی کر دی جائے. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۷). ۳. **حجام کی دوکان ، حجامت خانہ**.

کوئی آیا اور فوراً ہی حجامت ہو گئی
آپ کا گھر بھی کسی حجام کا سیلون ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۶۶). [انگ : Saloon].

---کار امث.
بند موٹر جس میں ڈرائیور کے پیچھے کوئی اوٹ نہیں ہوتی؛ ریل کی گاڑی جس میں درجوں کی تقسیم نہ ہو بلکہ جو ایک وسیع کمرے کی طرح آراستہ ہو. ایک سیاہ سیلون کار کھڑی ہے اس میں دو تین نوجوان انگریزی سوٹ پہنے بیٹھے ہیں . (۱۹۳۰ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۵۳). ایک پرانے طرز کی کوٹھی کی برساتی میں ایک لمبی چوڑی ... سیلون کار تیزی سے آن کر رکی. (۱۹۶۷ ، ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۳۱). [انگ : Saloon Car].

سِیلَہ (ی مع ، فت ل) امث.
نمی ، رطوبت ، گیلاپن. عام خرابیاں اور نقائص جو چمڑوں میں پائے جاتے ہوں جیسے بان کا چلا ہوا پوکا اور کوئی داغ اور میرد داغ یا سیلہ وغیرہ سے پاک ہو . (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۹۰) . [رک : سیل (۵) + ہ ، لاحقۂ کیفیت].

سِیلَہ (۱) (ی مج ، فت ل) امذ.
رک : سیلا (۱) ، ایک قسم کا کپڑا . لندھور بن سعد ان کئی

لا کھ روپے کا سیلہ سر پر باندھے ہوئے تھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۰). ساقی خود بھی سفید کپڑے سبز بنارسی سیلہ لال پٹکا لپیٹے کھڑے حقہ پلا رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۸). [رک : سیلا (۱) کا ایک اِملا].

سیلَہ (۲) (ی مج ، فت ل) امذ.
برچھی ، بھالا ؛ (کنایۃً) اثر کرنے والا ، پُرتاثیر.

او آواز تھا آرت سیلہ نپت
دلاں اُس کے سنے سو جاتے تھے کٹ

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۶). [رک : سیلا (۳) کا ایک املا].

سیلْہا (ی مج ، سک ل) امذ.
رک : سیلا (۲) ، دھان کی ایک قسم. اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... سیلہا .... (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۷۳). [رک : سیلا (۲) کا بگاڑ].

سَیلی (ی لین) امذ.
سیل (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ تراکیب میں مستعمل. [رک : سیل (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَط (---فت خ) امذ.
(طبیعیات) دھارا ، بہاؤ کا رُخ (ہوا یا پانی کا). اس بہاؤ میں مائع کا ایک ذرّہ جس خط کے ساتھ بہتا ہے اسے سیلی خط (Stream Line) کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱۷۳). [سیلی + خط (رک)].

---خَطی بَہاؤ (---فت خ ، ب) امذ.
(طبیعیات) مائع کا ہموار بہاؤ جس میں نہ کوئی بُلبلہ پیدا ہوتا ہے نہ کوئی لہر اُٹھتی ہے. مائع کا اس قسم کا ہموار بہاؤ سائنس کی زبان میں سیلی خطی بہاؤ کہلاتا ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱۷۳) [سیلی + خط + ی ، لاحقۂ صفت + بہاؤ (رک)].

سِیلی (ی مع) است.
۱. **سیلا (رک) کی تانیث ، تر ، نم ، گیلی.** دِیا سلائی نہیں جلتی ، برسات کی سیلی ہوا ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۷). سیلاب اُترنے کے بعد بھی خاصے عرصے تک زمین اِتنی سیلی سیلی رہتی کہ وہاں ... نقل و حرکت ناممکن سمجھی جاتی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۳۱) . ۲. **(کنایۃً) ٹھنڈی ، بُجھی ہوئی.** اب سیلی ہوئی بارود کو آگ دینی کیا ضرور تھی . (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۱۰).

کہنے کو شاعر کا دل ہے لیکن کِتنا ٹھنڈا ہے
سیلی راکھ اور گیلی لکڑی پہ چولہا سلگائے کون

(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۱).[رک: سیلا (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پیلی (---ی مع) صف مذ.
نرم ، گیلا ، مرطوب.

کیا وہ پنجیری سیلی پیلی اچھی
جو کہ ہونٹوں میں بھربھری نہ لگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۱).[سیلی (رک) + پیلی(تابع مہمل)].

سِیلی (ی مع نیز مج) است.
ہاتھ کی انگلیوں کو سیدھا کر کے اور ملا کر تلوار کی طرح مارنا ، طمانچہ ، تھپڑ.

کھیل زُلف دیدیاں کے نظر کوں پیچ بھاتورے
کہ بھورے کشتی جیوں موجاں طمانچے اور سیلی سوں

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو سہ ماہی ، اکتوبر (۱۹۵۰) ، ۳۶)).

سہر استاد ہے اطفال کے حق میں سیلی
ورنہ کیا چرخ کو کینا ہے ترے کینے میں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۷).

دعویٰ کیا تھا گُل نے ترے رُخ سے باغ میں
سیلی لگی صبا کی سو منہ لال ہو گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).

لشکر یزید کا دمِ غارت نہ ٹل سکا
سیلی لگائی جب تو مرا بس نہ چل سکا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷۳).

ہم نے تو نہ کھائی تھی کبھی سیلی استاد
اے حضرتِ عشق آج یہ پہلی ہوئی افتاد

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۵۵). سیلی : عام طور پر تھپڑ سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے مارنے کا طریقہ تھپڑ سے مختلف ہوتا ہے یعنی انگلیوں کو سیدھا کر کے باہم ملا کر تلوار کی طرح مارتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (حاشیہ) ، ۵۷۷). [ف].

---جَڑْنا محاورہ.
تھپڑ مارنا ؛ سزا دینا.

نہانے میں جب آنکھ اوس سے لڑی ہے
جیالوں پہ موجوں نے سیلی جڑی ہے

(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۱۰۲).

---سے سُلانا ف م.
تھپڑ مار مار کر بے دم کر دینا ، بہت مارنا ، ادھ موا کر دینا.

سوئے ہوئے فِتنوں کو جگایا ہے جنھوں نے
آغوشِ عدم میں انھیں سیلی سے سُلا دوں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۵۷).

سیلی (۱) (ی مج) است.
سہیلی (رک) کی قدیم شکل ، ہم جولی.

دیکھاوے کہ اپنے حُسن کی ادا
دیوے بھیک سیل الگ اس گدا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۴۰ الف). [سہیل (رک) کا قدیم اِملا].

سیلی (۲) (ی مج) است.
۱. **بالوں ، سیاہ ریشم یا کلاوا (تاگوں) کی ڈوری جسے اکثر جوگی گردن میں اور عورتیں آرائش کے لیے گلے یا ہاتھوں میں پہنتی ہیں ، ڈوری ، تار.**

تن چڑھا راکھ گل میں سٹ سیلی
قمری اس سرو کی ہے اک چیلی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۴).

گلے میں سُرخ سیلی اشک کی ڈال
گدا بن کر چلا ہنکے طرف لال

(۱۷۸۱ ، قصۂ لال و گوہر ، ۱۰). پھر اک سیلی گلے میں پہنی اور گیروا کھیس اوڑھ لیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۲).

جوگی کے بناؤ کا وہاں ڈھنگ
سیلی کی بہار کا یہاں رنگ

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۳). یکایک حضرت جوگی کے بھیس میں نمودار ہوئے ... گلے میں موتیوں کا مالا اور لال ڈوروں کی سیلی ، سر پر سلطان بند ، کانوں میں ہیرے کی بجلیاں. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۷۷). **۲. جال ، جالی ، جھلملی.**

سیلیاں باریک ، رولے منہ پہ موج در دل
گر ہوا سے رُخ پہ زلف عنبریں ہل جائیگی

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۶).

وہ نور کی سیلیاں گلے میں
خورشید کی جسطرح شعاعیں

(۱۸۷۱ ، دربانے تعشق ، ۲۶). ۳.(i) **پیٹ پر سینے سے ناف تک بالوں کی سیدھی لکیر جو طُول میں ہوتی ہے.**

سیلی تمہارے پیٹ کی دیکھی ہے جب سے جان
اس دن سے اس لکیر کے اوپر فقیر ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳). ایک بالوں کی سیلی سینۂ مبارک سے ناف شریف تک مُتّصل تھی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۶۵). (ii) **جانور کی گردن سے دم تک بالوں کی سیدھی لکیر.**

ایک سیلی سیاہ جس کے ہو
سر سے دم تک برابر اے خوش خو

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۶). گورخر باضافت مقلوب ، خورشتی ... سیال بال و دم پیت پُشت پر دم تک ایک سیاہ سیلی بدشکل تیز رنگ. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۳۷). مجھکو تو یہ سمندِ سیاہ زانو بہت پسند ہے ، دیکھئے تو کیسی سیاہ سیلی اس کی گردن سے دم تک پڑی ہوئی ہے. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۱۲). اس کا رنگ سیاہی مائل سُرخ یا کمید گھوڑے کے رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے کمر کی سیلی یعنی سر سے دم تک زیادہ سیاہی مائل ہوتی ہے (۱۹۳۲، قطب یارجنگ ، شکار، ۱ : ۱۸۰). ۴. **(مجازاً) سیدھی لکیر.** بارش اور وجوہ سے سنگریزے جُدا ہوتے ہیں وہ سب اس یخ پر اپنی ایک سیلی بنا دیتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۸۱). [مقامی].

ـــ تاگہ (تاگے) سے دُرُست فقرہ.
ٹھیک ٹھاک ، چاق و چوبند ، تیار ، مُستعد. منڈھی کے دروازے پر آپ سیلی تاگے ٹھنکے منکے سے درست... تلک پیشانی پر لے کر بیٹھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵). جب اندر آئے شاہ صاحب کو گبرو جوان پایا ، جسم سُرخ بانات ، سیلی تاگہ سے درست ، من کا بھید بتانا ان کا ادنیٰ کھیل . (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۳).

سیلی (۳) (ی مج) امث.
رک : سیلا (۱) ، عمامہ ، پگڑی ، دستار. مُرشد بالکے کو ... اون کی دستار جس کو سیلی کہتے ہیں ، دیتا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۱۳). [رک : سیلا (۱) کی تصغیر].

سِیلْیا (ی مع ، سک ل) امذ.
(نباتیات) بڑگاں ، پتوں کے رونیں جو بڑگاں سے مُشابہ ہوں. اسپرم کے اگلے سِروں پر سیلیا ہوتے ہیں جن کی مدد سے پانی میں تیرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۹۳). [انگ : Silica]

ـــ دار صف.
(حیاتیات) پلک دار ، مُوحاشیہ ، پدبی ، رونیں رکھنے والا. فائیکو مائیسی ٹیز میں نم‌دار ماحول میں عریاں اور سیلیادار حرکی قسم کے اینڈوسپور بنتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۳۱). [رک : سیلیا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

سَیْلَاْبِی (ی لین ، سک ل) صف.
سیل سے متعلق ، بہاؤ یا سیلاب سے تعلق و نسبت رکھنے والا. پھسلنیں روکنے کے لیے سیلاتی عمل کا یہ مقصد ہے کہ پانی کی رسد کے منبع کی تلاش کی جائے. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام، ۱۰۹). [رک : سیل (۱) + یاتی ، لاحقۂ صفت].

سِیلْیاٹا (ی مع ، سک ل) صف ؛ امذ سیلیٹا.
(حیوانیات) حرکی رونیں رکھنے والے آبی جانور نیز ان کی جماعت. جماعت سیلیٹا یعنی وہ پروٹوزوآ جو پدبوں کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۴۳). سیلیاٹا ... میں پدبے دار حیوانات مثلاً پیرامیشیم شامل ہیں. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ۲۵). [انگ : Ciliata].

سِیلِیکا (ی مع ، ی مع) امث.
رک : سلیکا ، ایک بے رنگ معدنی شے . مختلف اقسام کے قدرتی نمک ، شورہ میگنیشیم سیلیکا کا نمک گندھک ، توتیا ، سرمہ ، پھٹکری اور کہربا بھی بڑی مقدار میں موجود ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۶). [انگ : Cilia].

سِیلیکٹ (ی مع ، ی مج ، سک ک) صف.
رک : سلیکٹ. مگر بھئی ، تُم نے یہی مضمون کیوں سیلیکٹ کیا. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۷۳). [انگ : Select].

سِیلیکون (ی مع ، ی مع ، و مج) امذ.
(طبیعیات) سلیکون ، ایک غیر فلزاتی عنصر، معدنیات کی ایک قسم. سائنس دانوں نے دریافت کیا کہ سیلیکون کی بجائے جرمینیم استعمال کرنے سے کارکردگی زیادہ بہتر ہو سکتی ہے. (۱۹۸۰، ٹرانسسٹرز ، ۱۱). [انگ : Silicon].

سیلے کے ہاتھ امذ.
(پہلوانی) مکدروں کی ایک خاص طریقے کی ورزش کا اِصطلاحی نام جس میں ورزش کرنے والا مکدروں کو اپنے سامنے اور پیچھے ہوتے ہاتھ کھول کر اس طرح گھماتا ہے جیسے کوئی ملاح اکیلا دائیں بائیں باری باری چپو چلائے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے (ا پ و ، ۸ : ۳۰).

سیلولوز (ی مع ، ی مع ، و مج ، و مج) امذ.
رک : **سیلولوز**. یہ ڈھانچہ نشاستہ کی ایک متبدل شکل پر مُشتمل ہوتا ہے جسے سیلولوز کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳). [انگ : Cellulose].

سیلے مینڈَر/سیلیمَنڈَر (ی مج ، ی مج ، سک ن ، فت ڈ / فت م) امذ.
(حیوانیات) **ایک قِسم کا دُم دار دو عنصری جانور نیز سمندر (آگ کا کیڑا)**. وہ جل تھلیے جن کے جوارح چھوٹے ہوتے ہیں ... مثلاً سولگی ، نیوٹ یا سیلیمنڈر (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۴۷). اس جماعت میں مینڈک ، ٹوڈ اور سیلے مینڈر جیسے جانور شامل ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۲۱). [انگ : Salamander].

سیلے نائِٹ (ی مج ، کس ء) امث.
رک : **سلانیط ، ایک قِسم کی شفاف کھریا مٹی ، حجرالقمر**. جپس بکثرت حالت اصلی میں پایا جاتا ہے اس کے خوبصورت بجلا بلور ہوتی ہیں جنھیں سلانیط (سیلے نائٹ) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۷). [انگ : Selenite].

سیلِیَم (ی مع ، کس ل ، فت ی) امث.
(حیوانیات) رک : **سگِ ماہی**. غضروفی مچھلیاں جن میں ہوائی پھکنے نہیں ہوتے مثلاً سیلیم ، یعنی سگِ ماہی . (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۴۷). [انگ : Seyllium].

سیلین ڈائِن (ی مع ، ی مج ، کس مج ء) امذ.
ایک دودھ پلانے والا جانور جس کے دانتوں پر ہلال نُما دندانے ہوتے ہیں. سیلین ڈائن کے دودھ سے بیماری اچھی ہو سکتی ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۱۳). [انگ : Selendont].

سیلھنا (ی مع ، سک لھ) ف ل (قدیم).
رک : **سیلنا ، نم ہونا ، گیلا ہونا**. گیہوں سیلھے ہوئے تھے پہلے ہی گلے میں دلیا نکلنے لگا . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۵).
[سیلنا (رک) کا قدیم اِملا].

سِیُم (کس س ، ضم ی) صف.
تیسرا (جامع اللغات). [ف].

سِیم (۱) (ی مع) امث.
۱. **چاندی ، نقرہ (سفید رنگ کی ایک قیمتی دھات)**.

ایک ایک بول مانک مول
سیم ترازو سین تھیں تول

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲۰۶ ، ۵۱)).

چلا زیچ دے بیگ مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴). ہو سیم ہور زر صدقہ ہے ایک تل کی خوشی پر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

سیم چونے کی جگہ اس کی تھا اینٹوں سے لگا
واہ وا کر کے کہا میں نے ، یہ ہو گا کس کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵).

پھیلی ہے روئے خاک پر ، سیم رقیق کی بساط
وقت ہے میکشی کا یہ ، ساعتِ گرمیٔ نشاط

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۴۵). چند اہم دھاتوں کے نام یہ ہیں ... جرمینیم ، بھوریم ، سیم وغیرہ. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۳۹).
۲. **ساز کا تار** ؛ **ایک مچھلی** ؛ **اِشارہ** (جامع اللغات). ۳. (**تصوف**) **تصفیہ ظاہر و باطن کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۴۹). [ف].

ـــ اَندام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
گورا چٹا ، خوبصورت ؛ (**کنایۃً**) **معشوق ، محبوب**. اگر اہلِ دنیا اوس سیم اندام کو دیکھتے تو بنظر بوالہوسی اوس کے ساتھ سونے کی طمع میں دل کے مثل سیماب بیقرار ہو جاتے. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سُخن سنج ، ۶۸).

خود فروشی پر ہے مصروف اب وہ سیم اندام کیا
ہے متاعِ حُسن کا منظور اسے نیلام کیا

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۲۶). [سیم + اندام (رک)].

ـــ اَندُود (ـــ فت ا ، سک ن ، و مع) صف.
چاندی چڑھا ہوا ، چاندی کا ملمع کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات). [سیم + ف : اندود ، اندودن ـ لیپنا ، ملمع کرنا].

ـــ اَندُودگی (ـــ فت ا ، سک ن ، و مع ، فت نیز سک د) امث.
چاندی چڑھانا ، چاندی کی ملمع کاری. ان تاروں کی بار بار سیم اندودگی کر لی جائے . (۱۹۸۱ ، تجربی فعلیات ، ۲۰). [رک : سیم اندود + گی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ باف صف.
چاندی کے تار لگا کر بُنائی کرنے والا. سیم باف سونے اور چاندی کے تار کھینچ کر تلوار اور چُھریوں کے بند گوندھتے ہیں . (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹). [سیم + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

ـــ بافی امث.
چاندی کے تار سے بُنائی کا کام کرنا.

سیم بافی کی جلوں اور پردے
پر تصاویر سے تمام بھرے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). [سیم + باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَدَن (ـــ فت ب ، د) صف.
رک : **سیم اندام ، ایک خوشبودار پھول**.

حُوراں نہ کریں خُلد کے گلبن کا نظارا
جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تُو

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰).

جائی جوئی شبو نرگس ، سنگار ، چنبیلی ، سیم بدن
کیا پھول گُلابی گُل طرہ کیا ڈیلا بانسہ سکھ درشن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

خوش ہوئے ہم جو کوئی سیم بدن آ بیٹھا
ہم کو دنیا کا مزا اوٹھا تو زر سے اٹھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۳). ہر سیم بدن کی انکھیں ایک ایک

غلام دیو سیرت سے لڑی ہوئی تھیں . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷). [سیم + بدن (رک)].

---بَر (---فت ب) صف ؛سیمبر.
رک : سیم اندام.

لباسِ خسروانی کر چھندوں نے سیم بر نکلے
سراسر ناز کا لشکر برابر بہار کر نکلے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۷).
افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۵).
غریبوں کی تو پگڑی جائے تک لے ہے اُتروا تُو
تُجھے اے سیم بر لے بر میں جو زردار عاشق ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۷).
سونلا گئے تھے چاند سے منہ سیم بروں کے
ثابت تھا کہ خورشید برابر ہے سروں کے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۲).
معمورۂ خیال میں ہنگامِ ناؤ نوش
کرتے ہیں رقص زہرہ وش و سیمبر یہاں
(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۲۸). [سیم + رک : بَر (۹)].

---بَری (---فت ب) امث.
گورا چٹّا ہونا ، سیم بدن ہونا ؛ (کنایۃً) محبوبیت ، معشوق پن.
لتے ہیں اِدھر اپنی کساوٹ کو دکھاتے
چیتے ہیں اُدھر سیم بری اپنی جتاتے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۸۶) . [سیم + بر (رک) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف ؛ امذ.
دولت کا پُجاری ، مال و دولت کا حریص ، روپے کا لالچی ، خود غرض (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [سیم + ف: پرست، پرستیدن ـ پُوجنا].

---تَن (---فت ت) صف.
رک : سیم اندام.
مُجھ حال اُپر ہالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھ آغوش میں وو سیم تن آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۰).
کنور کا ہوا سیم تن خار خار
چوبے خاریگ میں ہزاراں ہزار
(۱۷۵۶ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).
مہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مُشتری رُو ، مہ جبیں
سیم بر ، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴).
مُجھے اے سیم تن یہ ضعف سے چکّر نہیں آتا
نگاہیں طوف کرتی ہیں ترے طوقِ طلائی کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹). یہ سمندر کی وہ لہریں ہیں جو ساحل پر پھیل کر اور پھسل کر ، سیم تنوں کے پاؤں چھو کر دامن بھگو کر اپنے اصل سے وصل کے لیے لوٹ جاتی ہیں (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷/نومبر ، ۱۱). [سیم + تن (رک)].

---تَناں (---فت ت) صف.
سیم تن (رک) کی جمع ، معشوقانیں.
وہ سیم تناں برہمن زاد
بُت خانے کا غم ، حرم کی فریاد
(۱۹۵۵ ، نبض دوراں ، ۶۷).[سیم + تن(رک)+ اں ، لاحقۂ جمع].

---تَنی (---فت ت) امث.
سیم بر ہونا ، سیم بدن ہونا ، سیم بدنی.
ہوائے صُبح سے روشن چراغ سیم تنی
شگفتہ غُسلِ سحر سے مزاجِ گُل بدنی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۹).
عطا ہوئی تھی سحر کو تمہاری سیم تنی
ملی تھی شام و شفق کو تمہاری گُل بدنی
(۱۹۶۶ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۸).[سیم + تن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خالِص کس صف(--- کس ل) صف.
خالص چاندی ؛ (کنایۃً) گورا چٹّا ، نرم.
غم کی اکسیر کے اثر میں سراج
سیم خالص ہوا ہے قلب و صاص
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۹). [سیم + خالِص (رک)].

---خام کس صف ؛ امث.
کچّی چاندی ، خالص چاندی ، سیم خالِص.
لگی تیغ بر پشت بانوے فام
ہوا زخمی او تختۂ سیم خام
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۱). [سیم + خام (رک)].

---دوز (---و مج) صف.
چاندی کے تاروں سے سِلا ہوا.
جُوں دیبائے زربفت دِکھلایا روز
چُھپایا فلک اطلسِ سیم دوز
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۰). [سیم + ف : دوز ، دوختن ـ سینا].

---ذَقَن (---فت ذ ، ق) صف.
رک : سیم بدن (نوراللغات). [سیم + ذقن (رک)].

---سارا صف.
خالص چاندی ؛ (کنایۃً) بہت گورا چٹّا محبوب.
تازہ رس رُوئے مورد جس طرح ممزوج ہے
مشک و بڑہ ، زر ساوی ، سیم سارا ، خوش گلی
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۴۳). [سیم + سارا (رک)].

---ساعِد (---کس ع) صف.
گوری کلائیوں یا بازوؤں والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، خوبرو.
لُعبتانِ سیم ساعد ، لولیانِ سیم ساق
نوبرو بیجادہ عارض ، زندہ صُنعِ آزری
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۴۳). [سیم + ساعِد (رک)].

---سُختہ کس صف(---ضم س ، سک خ ، فت ت) امذ.
سیم سختہ وہ مرکب ہے جو چاندی سیسے اور لوہے سے تیار کیا جاتا ہے اس کا رنگ سیاہ اور چمکدار ہوتا ہے اور اس کو نقاشی میں استعمال کرتے ہیں (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۶۶). [سیم + ف : سُختہ ، سختن ـ تولنا].

---سیما (---ی مع) صف.
چاندی کی طرح روشن چہرے والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق.

سیم سیما مری پکھراج پری زرّیں تاج

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۱۷۱). [سیم + سیما (رک)].

---غَبغَب (---فت غ ، سک ب ، فت غ) صف.
گوری ٹھوڑی والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، معشوق ، حسین ، خوبرو. وہ جمیلہ ، سیم غبغب شکر لب ... نظر سے اوجھل ہوگئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۷). [سیم + غبغب (رک)].

---قَدَم (---فت ق ، د) صف.
گورے پانوں والا ؛ (کنایۃً) محبوب ، خوبرو.

جھپیٹا تھا بھری محفل میں کب اے سیم قدم
ٹھوکریں مارتا تھا ناچ میں دل کو پیہم

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۲۰). [سیم + قدم (رک)].

---کوب (---و مع) امذ.
چاندی کا ورق بنانے والا ، چاندی کُوٹنے والا (جامع اللغات). [سیم + ف : کوب ، کوفتن ـ کُوٹنا].

---گَر (---فت گ) امذ.
سُنار (جامع اللغات). [سیم + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گُوں (---و مع) صف.
چاندی کے رنگ کا ؛ (مجازاً) گورا ، صاف ، چمکیلا ، سفید.

لباس سیم گُوں میں حُسن کا جوش
پری گویا ہوئی ہے آئنہ پوش

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۳۷).

کوئی کہتا ہے وہ زانو عجب ہے صاف آئینہ
کوئی کہتا ہے ساق سیم گُوں شمع منور ہے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۵۷).

چاند کے سیم گُوں جزیرے کو
دوش پر لے کے جا رہی ہے رات

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۷). [سیم + گُوں (رک)].

---ماہی امث.
چاندی جیسی سفید مچھلی جو عموماً تالابوں میں پائی جاتی ہے، ایک قسم کا کیڑا جو سفید ماہی نما ہوتا ہے اور کپڑوں کو نقصان پہنچاتا ہے. سیم ماہی کی عمر ۱۵۰ سے ۲۰۰ برس تک بھی ہو سکتی ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۰). بعض حشرات مثلاً سیم ماہی کے پر بالکل نہیں ہوتے. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۳۷). [سیم + ماہی (رک)].

---ناسَرَہ کس صف(---فت س ، ر) امث.
کھوٹی چاندی. سوداگر ... اگر سیم ناسرہ کو اپنے گھر میں پاک صاف کرتا ہے تو بہت فائدہ اٹھاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۳۰). [سیم + ناسرہ (رک)].

---و زَر (---و مع ، فت ز) امذ.
چاندی سونا ، مال و دولت ، روپیہ پیسہ.

کتنے شے سیم و زر کے بھی کیے تھے
ادک ترتیب سوں لیا کر دھرے تھے

(۱۶۶۵ ، تتمۂ پھول بن ، (اُردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ء ، ۲۰). کل سوبشی تیرے حوالے کر دونگا سیم و زر سے جیب و دامن بھر دونگا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶). پس ثابت ہوا کہ ... سیم و زر میں وہ حقیقت نہیں. (۱۹۷۶ ، مرحباالحاج ، ۳۵). [سیم + و (حرفِ عطف) + زر (رک)].

سیم (۲) (ی مع) امذ (قدیم).
کھیت.

چلے یک یک سیم سنے آیٹھے
اپس میں کے یک پارکوں بول اٹھے

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، ۱۵۰). [مقامی].

سیم (ی مع) امث.
۱. **ایک سبزی کا نام جسکی پھلیاں اور بیج پکا کر کھاتے ہیں ، اس کی پھلیاں چوڑی، اور چپٹی ہوتی ہیں.**

ہر یک انگلی تو چنپے کی کلی ہے
ملایم سیم کی جیسی پھلی ہے

(۱۷۷۳ ، تصویرِ جاناں ، ۳۰).

ان سیم کے بیجوں کو کوئی کیا جانے
بھیجے ہیں جو ارمغاں شہ والا نے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳). ہر شخص سیم کی پھلی کو خُوب جانتا پہچانتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۶). سیم بطور سبزی استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات، ۲۱۷). ۲. **زمین کی کھار جو زمین کے اندر پانی کی سطح بلند ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے اور زمین کو ناقابلِ کاشت بنا دیتی ہے.** وہ محض استعمال کی شرح زیادہ دکھانے کے لیے پانی کچی سڑکوں ، چراگاہوں اور شکار گاہوں میں ڈال کر اپنے لیے خوامخواہ سیم کا مسئلہ کھڑا کر لے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۳). [پ : سیمْوا शिमवा ؛ س : شِمْبا सिम्बा].

---(و) تھور (---و مع) امث.
زیرِ زمین سطحِ آب کا بلند ہو جانا اور نمکیات زدہ پانی کا نکلنا جس سے زمین ناقابلِ کاشت ہو جاتی ہے. ان تمام مسائل کے علاوہ سیم تھور اور پانی کی کمی وغیرہ کے دائمی خطرات زمیندار کی جان ہلکان کر دیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۲۲). سیم و تھور کے سبب ملکی معیشت کو شدید خطرات لاحق ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جولائی ، ۲). [سیم + تھور (۱)].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف ؛ امذ.
ناقابلِ کاشت زمین ، وہ زمین جسے کھار نے خراب کر دیا ہو یا

جس پر مستقل پانی جمع رہتا ہو. اس زمین میں یہ نقص ہوتا ہے کہ پانی کی فراوانی پر یہ سیم زدہ ہو جاتی ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۰۵). [سیم + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

سیما (۱) (ی مع) امذ.
۱. ماتھا ، پیشانی ، جبیں.

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقشِ قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، کّ ، ۱۵۲).

ہے وہ سیمائے مبارک کی تجلی جس سے
رونقِ روضۂ رضوان ہے سبحان اللہ

(۱۸۵۳ ، داستانِ صادقان ، ۱۵).

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا
رُوبرو کوئی بُتِ آئینہ سیما نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۲).

پردۂ شب سے جو نکلا رُخِ زیبائے سحر
عکس افگن ہوا آئینۂ سیمائے سحر

(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)، گلزارِ رشید ، ۳۹). **۲. چہرہ ، مُنھ ، صورت ، حُلیہ ، حالت.**

جلوہ آرا بسکہ تھا وہ شمع سیما رات کو
ہم بھی مر کر رہ گئے مجلس میں پروانے کے پاس

(۱۸۵۵؟ ، کلیات شیفتہ ، ۳۷).

مگر یہ کون ، جو سیما و قد و قامت میں
ملائکہ سے ممیّز بھی ہے مماثل بھی

(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۲۹). **۳. مُشابہت ، مماثلت ، چہرے یا بدن کا رنگ** (پلیٹس). [ف].

سیما (۲) (ی مع) اسث.
حد ، انتہا ، سرحد. سب پدارتھوں کی سیما (حد) وہی ہے . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸).

دیا وہ راج ایشور نے نہیں سیما کوئی جس کی
حکومت ہاتھ آئی آج قسمت سے زمانے کی

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۱۹۲). ایسا تجربہ جس کی کوئی حد نہیں ، ایسا سودا جس کی کوئی سیما نہیں . (۱۹۶۶ ، لاجونتی ، ۵۱). [س : सीमा].

سیما (۳) (ی مع) اسث.
علامت ، نشانی. آیا یہ علامت دنیا میں ہے یا آخرت میں پس دو قول ہیں ایک وہ کہ یہ سیما دنیا میں ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۴). [ع].

سیماب (ی مع) امذ.
۱. پارہ ، ایک سیّال دھات جس کا رنگ چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے ، آگ پر نہیں ٹھہرتا جلد اُڑ جاتا ہے جُدا کرنے سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور پھر ملانے سے مِل جاتا ہے.

نکہ اصل میں کیا بو سیماب ہے
رویا گُل کے تس تی ہوا آب ہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۰).

تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے
دلِ سیماب میں مقام کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۳). دو قطرے سیماب کے جب ایک بعد مناسب پر ہوں تو دوڑ دوڑ کر ایک قطرہ ہو جاتے ہیں . (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲۵).

تپِ غم سے یہ فزوں ہو گئی بیتابیٔ دل
آگ پر صُورتِ سیماب ٹھہرتا ہی نہیں

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۴۴).

میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا سیماب تھا
ارتکابِ جُرمِ الفت کے لیے بیتاب تھا

(۱۹۰۹ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۱۲۸).

سیماب ، جبینِ مشتری پر
قطرہ جو کوئی گرے پھسل کر

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۲). **۲. (کنایۃً) بیقرار ، مُضطرب ، بیچین.**

تجھ ہجر کی اگن میں ، ہے اب سراج بےکل
آتش میں دیکھ آکر ، سیماب کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹).

دلِ بیتاب کو ہم سینے میں ٹھہرا نہ سکے
شعلہ خود دیکھتے ہی تُجھ کو وہ سیماب بنا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۲). **۳. (طِب) ایک مرہم کا نام جس میں جُزوِاعظم پارہ ہوتا ہے** (عِلم الادویہ ، ۱ : ۸۰). [ف].

ـــُـ الطّبع (ـــضم ب ، غما ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف.
(ادویات) وہ روغن جو پُھولوں ، پتّوں اور چھال وغیرہ میں سے نکالے جاتے ہیں اور بہت خُوشبودار ہوتے ہیں ، حرارت سے ابخرات میں تحلیل ہو جاتے ہیں ان کو عطریات کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ روغن فراری اور اُڑ جانے والے ہوتے ہیں ، گرم ہو کر اُڑ جانے والا ، بےقرار ، بےتاب. دواؤں کے ذائقے اور بدبو دفعہ کرنے کے واسطے کوئی روغن سیماب الطّبع ملاتے ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۶۵). [سیماب + رک : ال (۱) + طبع (رک)].

ـــِـ ایمونیائی کس صف (ـــی مج ، و مج ، سک ن) امذ.
(طِب) ایک مرہم کا نام جو پارہ اور ایمونیا سے مرکب ہوتا ہے اور جوئیں تلف کرتا ہے ، طفیلیہ کش (ماخوذ : علم الادویہ ، ۱ : ۸۰). [سیماب + انگ : Ammonia + ئی ، لاحقۂ صفت].

ـــ آگ پَر ٹھہرنا / ٹھیرنا محاورہ.
بےچینی ختم ہونا ، بیتابی مِٹنا ، ناممکن کا ممکن ہونا.

جب اضطراب نے دل کو بنا دیا سیماب
تو سوزِ عشق کا ایسا ہوا کہ آگ پہ ٹھیر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۶).

ـــ آگ پَر قائِم ہونا محاورہ.
رک : سیماب آگ پر ٹھہرنا.

سیماب ہر طرح سے ہوا قائم آگ پر
دل عشق کی جلن سے نہ ٹھہرا کسی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲).

۔۔۔آگ پَر ہونا محاورہ.
تڑپنا ، بہت زیادہ بیکلی میں بسر کرنا ، بیچین و مضطرب ہونا.
رات ایسا اِنتظارِ یار میں بیتاب تھا
بسترِ گُل پر نہ تھا میں آگ پر سیماب تھا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۵).

۔۔۔پا صف.
نہ ٹکنے والا ، نہ ٹھیرنے والا ، بےچین ، بےقرار ، مضطرب.
آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظُلمت رات کی سیماب پا ہو جائیگی
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۱۴). [سیماب + پا (رک)].

۔۔۔پائی امث.
بےچینی ، بےقراری ، بھاگ دوڑ.
کس کے لئے ہیں برق کی سیماب پائیاں
بیتاب و بیقرار شراروں میں کون ہے
(۱۹۸۱ ، باد سبک دست ، ۲۴). [سیماب + پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔خُو (۔۔۔و مع) صف.
شوخ ، چنچل (مہذب اللغات). [سیماب + خُو (رک)].

۔۔۔شِیریں کس صف(۔۔۔ی مع) امذ.
(طب) مرکیورس کلورائیڈ جو مسہل ہے ، کلومل ، زیبق ، قبض رفع کرنے کی ایک دوا. مریض کی قوّت کے مطابق رات کے وقت تین قمحہ سے پانچ قمحہ تک سیماب شیریں (کیلومل) کھلائیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۱۶). [سیماب + شیریں (رک)].

۔۔۔صِفَت (۔۔۔کس ص ، فت ف) صف.
سیماب کی طرح بےقرار ؛ (کنایۃً) آوارہ ، غیر مستقل مزاج ، سیلانی ، بےچین طبیعت رکھنے والا. تم طبعاً سیماب صفت ہو ، زندگی بھر یہاں سے وہاں بھرتے رہو گے مگر میرے ادارے میں تمہاری جگہ برقرار رہے گی. (۱۹۸۴ ، گردراہ ، ۶۹). [سیماب + صفت (رک)].

۔۔۔طَبْع (۔۔۔فت ط ، سک ب) صف.
۱. رک : سیماب صفت ؛ (کنایۃً) چُلبلا ، شوخ ، چنچل.
مہر طلعت ، زہرہ پیکر ، مُشتری رُو ، مہ جبیں
سیم بر ، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۴۴). **۲. سیماب کی سی خاصیت والا ، بےچین طبیعت ، بےقرار** (ماخوذ : مہذب اللغات). [سیماب + طبع (رک)].

۔۔۔فِطْرَت (۔۔۔کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
رک : **سیماب صفت** . دمشق نہ صرف کشش سے خالی بلکہ خطروں سے پُر تھا رہے بصرہ اور کُوفہ ، سو وہ اپنے سیماب فطرت اور ناقابلِ اعتبار باشندوں کی بدولت دارالخلافہ بننے کے قابل نہ تھے . (۱۹۷۲ ، رُوحِ اِسلام ، ۵۸۰) . [سیماب + فطرت (رک)].

۔۔۔قائِم ہونا محاورہ.
پارے کا آگ پر ٹھہرنا ، پارے میں کوئی ایسی چیز ملانا کہ وہ آگ کی گرمی سے اُڑ نہ سکے اور آسانی سے کُشتہ ہو جائے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

۔۔۔کاری امث.
پارہ چڑھانے کا کامْ ؛ (کنایۃً) بیچینی ، بیقراری ، بیتابی ، بیکلی.
غالب آئی ضبط پر سیماب کاری درد کی
رنگِ رُخ آئینہ دارِ رازِ پنہاں ہو گیا
(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۵۴). [سیماب + ف : کار ، کردن ۔ کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔کی خاصِیّت رَکْھنا محاورہ.
ایک جگہ قرار نہ پکڑنا، بہت چُلبلا ہونا (مہذب اللغات؛جامع اللغات).

۔۔۔گُوں (۔۔۔و مع) صف.
پارے کے رنگ کا ، پارے کی خاصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) بےقرار ، مُضطرب.
ہو جوں کہ او خرقہ آبگوں
بھی خورشید سوں ریکھر سیماب گُوں
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۳). [سیماب + گُوں ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔مارْنا محاورہ.
پارے کو کُشتہ کرنا (نوراللغات).

۔۔۔مَرْنا محاورہ.
پارے کا کُشتہ ہونا (مہذب اللغات).

۔۔۔وار (الف) صف.
پارے کے مانند ، پارے کی خاصیت رکھنے والا ؛ (کنایۃً) بیقرار ، مُضطرب ، بیکل.
کرتا ہے خاک کیوں دلِ سیماب وار کو
اکسیر تُجھ کو کیا فلکِ پیر چاہیئے
(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۵۱). (ب) م ف. **بےتابانہ ، بیقراری کے ساتھ ، مضطربانہ.** ازحد مضطرب تھے اور سیماب وار گھڑی اس کھڑکی سے جھانکتے اور گھڑی اس کھڑکی سے. (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۱). [سیماب + وار ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔وَش (۔۔۔فت و) صف.
رک : **سیماب صِفت ، مُضطرب ، بےچین.** سیماب وش ملکہ عقل کے غصے کی اب کوئی انتہا نہ تھی. (۱۹۲۳ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۲۳۷). [سیماب + وش ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔وَشی (۔۔۔فت و) امث.
سیماب کی سی کیفیت و حالت ، بےچینی. پارے کے قائم النار بنانے کی دُھن بہت تھی امرا و روسا کے درباروں میں سیماب وشی کے ساتھ جاتے اور اعانت کا رنگ جماتے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۳). اس کے دل میں ایک کھلاوٹ فِطرتاً موجود تھی ہمجولیوں کے ساتھ آسمان کی بہار دیکھنے کی

عادت تھی۔ رگوں میں ایک سیماب وشی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۸۳)۔ [سیماب + وش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

سیمابی (ی مع) صف۔

۱. **پارے کے رنگ کا، پارے جیسا ؛ (کنایۃً) بےقرار ، مُضطرب۔**

مزرعِ ادب کو ہے ، آرزوئے سیرابی
نقش آپ کا لیکن ، ہے تو وہ بھی سیمابی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۳۳)۔ ۲. **کبوتر کے ایک رنگ کا نام جو کاسنی یا سُرمئی رنگ سے ملتا ہوا ہوتا ہے۔** رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... سیمابی ... پہاڑی یاہو وغیرہ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔ ۳. **مرہم کی ایک قِسم جس میں پارہ جُزوِ اعظم ہوتا ہے۔** برطانوی قرابادین میں انیس مرہم ہیں ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) عمومی اور (۲) سیمابی۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۷۸)۔ ۴. **الماس کی ایک قِسم جس میں چاندی کی سی جھلک ہوتی ہے اور رنگ پارے کی طرح ہوتا ہے۔** الماس ... تیسرے پارہ کے رنگ پر ہوتا ہے اس کو سیمابی کہتے ہیں۔ (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸)۔ فارسی کے حکماء اس کی پانچ قسمیں بتاتے ہیں، سیمابی : جس میں پارے جیسی چمک دمک ہو۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۴)۔ [سیماب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ اَلماس (ـــ فت ا ، سک ل) امذ۔

(نگینہ گری) **وہ ہیرا جس کی چمک میں چاندی کی سی جھلک ہو** (اپ و ، ۴ : ۶۰)۔ [سیمابی + الماس (رک)]۔

ـــ باد پَیما (ـــ ی لین) امذ۔

(کیمیا) **پارے دار مقیاس الہوا۔** ایک سیمابی باد پیما کی نلی کا قطر ، سینٹی میٹر ہے۔ (۱۹۲۱ ، سکون سیالات ، ۱۹۸)۔ [سیمابی + باد پیما (رک)]۔

ـــ طَبِیعَت (ـــ فت ط ، ی مع ، فت ع) صف۔

بےچین رہنے والا ، چُلبلا۔ سیمابی طبیعت کا یہ انسان بے حد استقامت کے ساتھ یہ کوشش کرتا رہا۔ (۱۹۸۸ ، سائنسی انقلاب ، ۳۲)۔ [سیمابی + طبیعت (رک)]۔

ـــ کَبُوتَر (ـــ فت ک ، و مع ، فت ت) امذ۔

رک : **سیمابی ، ۲۔**

ہیں یہ بےتابی کے مضمون کہ کس رنگ کا ہو
نامے کے بندھتے ہی سیمابی کبوتر ہو جائے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۹)۔

وقتِ بیتابی نکل جاتا ہے قابو سے مگر
طائرِ دل اپنا سیمابی کبوتر ہو گیا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۹)۔ [سیمابی + کبوتر (رک)]۔

سیمابیا (ی مع ، سک ب) امذ ؛ ــ سیمابیہ۔

کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ۔

سیمابئے اور کھاگھرے ، تنبولیے پان لال
کچھ اگرئی اور سرمئی اور عنبری اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۸۶)۔ کسی جا کبوتر گرہ باز شاہجہانپور کے بلند پرواز کہیں شیرازی ، گلی نگار ، ایک طرف مکھی تیلے ، بھورے ، سیمابئے ، بوے ، بھورے گلےدار۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، سرور ، ۳۲)۔ [سیمابی + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

سیمابِیَّت (ی مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث۔

سیماب (رک) **کا اسم کیفیت ، بے چینی ، بیقراری۔** ان کے طنز میں کہیں کہیں وہ سیمابیت اور تیزی بھی پیدا ہوتی ہے جس نے انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۲۱۶)۔ ان کے اندر نہ اضطراب تھا اور نہ سیمابیت تھی وہ سب کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی سب سے الگ تھی۔ (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۵۴)۔ [سیماب + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

سیماطِیقی (ی مج ، ی مع) امذ۔

رک : **سامی۔** آرین نسل کا رنگ سفید ہوتا ہے تورانی نسل کا رنگ زرد ہوتا ہے سیماطیقی نسل کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۱۹۱)۔ [سیماطیق (انگ Sematic) کا معرب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

سیمانَہ (ی مع ، فت ن) صف نیز امث۔

رک : **سیما (۲) سے منسوب یا متعلق ، حد بندی** (پلیٹس)۔ [سیما (۲) + نہ ، لاحقۂ صفت]۔

سیمْپِل (ی مج ، سک م ، کس پ) امذ۔

نمونہ ، مثال ، نظیر۔ بہرحال یوں سمجھیے "سیمپل بائل" ہے انگریزی مذاق کی رعایت سے سرپ زیادہ شیریں نہیں ہے۔ (۱۸۹۶ ، مکاتیب مہدی ، ۲۹۵)۔ ہم بھی دوسرے لوگوں کی طرح دواؤں کے سیمپل میڈیکل اسٹوروں پر چوری چھپے بیچ کر تنخواہ کی کمی پوری کر سکتے تھے۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۷۰)۔ [انگ : Sample]۔

سیمُرْغ (ی مع ، ضم م ، سک ر) امذ۔

ایک خیالی پرندہ جو قد و قامت میں بہت بڑا سمجھا جاتا ہے نیز بعض کا یہ خیال ہے کہ اس میں تیس چڑیوں کے رنگ ملتے ہیں اور اس کا جُثہ ، تیس پرندوں کے برابر ہوتا ہے۔

لگا الماس تب کہنے کو دل میں
کہ رہتی سیمرغ ہے اس مکاں میں

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، ۵۴)۔

بنایا مشک مرگ کی ناف میں
دیا رزق سیمرغ کوں قاف میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲)۔

تو اپنے داغ سے قائم نہ ہو ملول کہ یاں
بہت ہوا ہے کہ سیمرغ زاغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲)۔

ہوا سیمرغ دل سینہ میں پرکٹ
گئی سونے کی چڑیا ہاتھ سے چھٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۸)۔

سمٹے پہاڑ منہ کو جو دامن سے ڈھانپ کے
سیمرغ نے گرا دیے پر کانپ کانپ کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۰)۔ آج ہم جو دہلی کالج کو دوبارہ

جوان بنا رہے ہیں سینٹرل انڈیا کے رئیسوں کی فیاضی اور گرم جوشی سے پھر اپنی خاکستر سے سیمرغ کی طرح زندہ ہوا ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۰۵)۔ اس نے دیکھا سیمرغ کے بچے فریاد کر رہے ہیں ۔ (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۵) ۔ ۲. **(تصوف) مرتبہ بقا بعدالفنا** (مصباح التعرف ، ۱۳۹)۔ [ف]۔

سیمسٹر (ی مج ، کس خف م ، سک س ، فت ٹ) امذ.
(تعلیمات) نصابوں کا معیّن وقت ، میقات ، نصاب مکمل کرنے کا مقررہ وقت. پہلے سیمسٹر میں کچھ ایسے لڑکے بھی فیل ہونے جن کے نمبر سیکشن میں اوّل آنے والے طالب علم سے بھی زیادہ تھے ۔ (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ستمبر ، ۳)۔ [انگ : Semester]۔

سیمَل (۱) (ی مج ، فت م) امث.
جوتے کے سروں پر نیچے کے رُخ کھڑی جڑی ہوئی بالشت سوا بالشت لمبی کھونٹیاں جو جوتے کو بیل کی گردن پر سنبھالے رہتی ہیں (ا پ و ، ۵ : ۱۳۶)۔ [مقامی]۔

سیمَل (۲) (ی مج ، فت م) امذ ؛ ← سینبَل.
ایک درخت ہے جس کی اونچائی ڈیڑھ سو فٹ اور تنے کی گولائی چالیس فٹ تک ہوتی ہے اس کے پھول کی کلی ابتدا میں لمبی بکائن کے پھل کی طرح ہوتی ہے اور درمیان میں گولر کی طرح ہو جاتی ہے ، رنگ جسکا سرخ مائل بہ سیاہ ہوتا ہے اس کے پھل سے چکنی روئی نکلتی ہے ، سینبل. سفید سیمل سنی بل کتان (ہندی)۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، فہرست ، ۱۲۹)۔ سیمل ، (ریشمی کپاس) اور سنکونا کے پودے منگوا کر وسیع پیمانے پر ان کی کاشت کی گئی. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۴)۔ [س : شالملی शाल्मलि]۔

---کی رُوئی (---ضم ر) امث.
سیمل کا پھل جب پک کر پھٹ جاتا ہے تو اس سے روئی کی طرح ایک چیز نکل آتی ہے جسے سیمل روئی کہتے ہیں. سیمل کی روئی کا بن تھا درخت خشک کھڑے تھے. (۱۹۷۴ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۴۹ : ۹۴)۔

سیملو (ی مج ، سک م ، و مع) امذ.
سیمل ، ایک درخت کا نام ، جس سے نرم ریشہ نکلتا ہے . سینبل ... پنجابی میں سیمر اور گجراتی میں سیملو اور مارواڑی میں سالملو کہتے ہیں اور سینبھل بھی بولتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۵۲۳)۔ [رک : سیمل + و ، لاحقۂ صفت]۔

سیمَلَہ (ی مج ، فت م ، ل) امذ.
ایک درخت کا نام جس سے ایک صاف ستھرا گوند نکلتا ہے . تیربہ سے سیملہ گوند نکلتا ہے جو صمغ عربی کی طرح صاف ہوتا ہے لیکن اس کی طرح کارآمد نہیں ہے.(۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۵)۔ [رک : سیمل + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

سیمِنٹ (ی مع ، کس م ، سک ن) امذ نیز امث.
ایک خاص قسم کے پتھر کا کیمیاوی عمل سے بنا ہوا سفوف ، جو تعمیرات میں استعمال ہوتا ہے اور چونے سے زیادہ مضبوط و پائدار ہوتا ہے. سیمنٹ اور شیشے کی بڑی بڑی دیواریں کھڑی کر دی جائیں گی. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۲)۔ سیمنٹ کے دو کارخانے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۱)۔ [انگ : Cement]۔

سیمنٹیڈ (ی مع ، کس م ، سک ن ، ی مج) صف.
سیمنٹ کا ، سیمنٹ سے بنایا ہوا ، پختہ. آبائی مکان سے الگ معقول قسم کا سیمنٹیڈ دو منزلہ مکان بن گیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۵۷۴)۔ [انگ : Cemented]۔

سیموسیلو (ی مع ، و مج ، ی مج ، و مج) امث.
زنانِ بازاری ؛ سبزی فروش (دریائے لطافت ، ۸۱)۔ [مقامی]۔

سیمول (ی مج ، و مج) امذ.
رک: سیمل ؛ کپاس کا ایک درخت. جس کے حُسن میں سرو ، شیشم اور سیمول کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اضافہ کر رہی ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ۱۳۶) ۔ [سیمل (رک) کا ایک املا]۔

سیمی (ی مع) صف.
سیم (رک) سے منسوب ، چاندی کا یا چاندی کے رنگ کا ، سفید (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ [سیمیں (رک) کی تخفیف]۔

سیمی (۱) (ی مج) امث.
سیم (رک) کی ایک قسم ؛ چھوٹی سیم. بڑی سیم کو کٹار سیم بھی کہتے ہیں اور چھوٹی سیم کو گھیا سیم اور مکھن سیم اور سیمی سے بھی موسوم کرتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۳۷)۔ [رک : سیم (۱) + ی ، لاحقۂ تصغیر]۔

سیمی (۲) (ی مج) صف.
نصف ، آدھا ، نیم ؛ تراکیب میں مستعمل. اس لیئے ایسے بانڈ کو نصف قطبی یا سیمی پولر یا نصف آئنی ... بانڈ بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۷۶)۔ [انگ : Semi]۔

---فائنَل (---کس ء ، فت ن) امذ.
(میچ) آخری میچ سے قبل کا کھیل. سیمی فائنل میں ملک کی مشہور ٹیم نیوی نے پہلا گیم ... جیتا . (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ مارچ ، ۷)۔ [انگ : Semi Final]۔

---کولَن (---و مج ، فت ن) امذ.
وقفِ ناقص جسے ایک نقطے اور واؤ سے ظاہر کرتے ہیں. نصف وقفی نیز اس کی علامت (؛). فل اسٹاپ نہیں تو سیمی کولن لگاؤ. (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۵۷)۔ [انگ : Semi Colon]۔

سیمیا (ی مع ، سک م) امث.
وہ علم جس کے ذریعہ سے اشیائے موہوم دکھائی جا سکتی ہیں اور روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا جا سکتا ہے ؛ شعبدہ بازی ؛ (مجازاً) دھوکا ، فریب ، وہم ، خیال.

جہاں ہے سیمیا کا نقش اس تھے
کہے ہیں عارفاں سب اس کوں تمثال
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۵).
جتنے علم دنیا میں تھے اتنے بھی علماں جانتا
کیا سیمیا کیا ہیمیا کیا ریمیا کیا کیمیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۹).
کشش دل کی قیامت ہے بلا ہے
یہی کچھ کیمیا اور سیمیا ہے
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۴).
مشاطہ نے مگر عمل سیمیا کیا
گل برگ کو جو غنچہ سوسن بنا دیا
(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، ک ، ۲۳).
یہ نور عالم اسرار تو نہیں ہے کہیں
ہمارے جام میں کچھ شے ہے سیمیا کی طرح
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۰). [ف].

سیمیاوی (ی مع ، سک م) صف.
سیمیا کا علم رکھنے والا ، فن سیمیا کا ماہر ، شعبدہ‌گر. ہم تو شمس آباد میں ہیں. اور یہ گھر اس سیمیاوی کا ہے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردہ ، ۲۹). [سیمیا + وی ، لاحقۂ صفت].

سیمیائی (ی مع ، سک م) صف.
سیمیا (رک) سے منسوب ، سیمیا کا ، سیمیا کے متعلق ، خیالی ، طلسماتی. یہ تمام نظر فریب سیمیائی جلوے تھے جنکو محض وہم نے اختراع کیا تھا. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۳۲۰). البتہ شدھی اور تبلیغ کے سیمیائی جلووں نے آنکھیں چوندھیا دیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۱). ہر فنکار کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ... ان تمام تبدیلیوں کو غور سے دیکھے جو زندگی کے ہر موڑ پر سیمیائی انداز میں نمودار ہو کر سماج پر اپنا دیرپا سایہ ڈالتی ہوئی کشاں کشاں گزر جاتی ہیں. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۳۶). [رک : سیمیا + ئی ، لاحقۂ صفت].

سیمیں (ی مع) صف (اضافت کے ساتھ باعلان ن).
روپہلا ، چاندی کا ؛ (مجازاً) سفید ، براق ؛ حسین ، خوبصورت.
منگا بھیج دے کوس سیمیں بہوت
منگا بھیج دے تائے زریں بہوت
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).
کانداں کا چندر ہر رین سیمیں گلاوا آ کرے
نت اٹ کو بھیں لیے سورج ہائی چھڑک بھنکار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، نصرتی ، ۱۳۰).
صفا رخسارۂ سیمیں پے مارا زلف نیں کنڈل
کیا ہے اژدھا نیں چھین یارو مال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲).
کس کو اسباب یہ میسر ہیں
ظرفِ سیمیں جبۂ زر ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۹).

اور ساعدِ سیمیں کی ذرا دیکھیو تکریم
جُز آب زر اس کے نہ چلا ہو کبھی ترقیم
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۷۷).
نثارِ جلوۂ سیمیں ہے چشمِ نظارہ
فدائے شوکت تزئیں ہے چشمِ نظارہ
(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۸). پاؤں کی زنجیر ... کی طلائی اور سیمیں ، جھنکار اور امتزاج آپ کے دل کو بے اختیار اپنی طرف کھینچے گا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۵۳). [سیم (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

ـــ بَدَن (ـــ فت ب ، فت د) صف.
روپہلے جسم والا ؛ (کنایۃً) حسین ؛ محبوب ، معشوق.
ندی پر نمایاں ہیں سیمیں بدن
جیوں روپے کی تھالی میں ڈھلتے رتن
(۱۶۱۳ ، قائز ، د ، ۲۲۰).
ساتھ سونا غیر کے چھوڑ اب تو اے سیمیں بدن
خاک میری ہو گئی نایاب تر اکسیر سے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۰). [سیمیں + بدن (رک)].

ـــ پَیرَہَن (ـــ ی لین ، فت ر ، ہ) صف.
روپہلے لباس والا ، قیمتی کپڑے پہننے والا ، خوش پوشاک.
گل برگ سے نازک بدن سر پاؤں سے رشکِ چمن
زریں و سیمیں پیرہن دلکش مکانوں کے مکیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۶۷). [سیمیں + پیرہن (رک)].

ـــ تَن (ـــ فت ت) صف.
رک : سیمیں بدن.
بادام انکھیاں دانت رتن
زیبا صورت سیمیں تن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۸)).
کروڑوں بار آزمائے ہیں اپنے بخت یہ کھوٹے
نہیں سیمیں تناں سیں آبرو ہرگز ہمیں لہنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). [سیمیں + تن (رک)].

ـــ ساق صف (قدیم).
گوری پنڈلیوں والا ؛ (کنایۃً) حسین ؛ خوبصورت ، محبوب.
دل مست جام بیخودی اس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موج لے ہے ہر ادا ساقِ سیمیں ساق میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۷). [سیمیں + ساق (رک)].

ـــ کاری امث.
چاندی چڑھانے کا کام ، روپہلی بنانا ، سفید یا چمکیلا کرنا.
کی سر خاک جو تھی برف نے سیمیں کاری
خون بے جرم سے کرتا ہے اُسے گلناری
(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۹). [سیمیں + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سیمینار (ی مع ، ی مع) امذ.
کسی خاص موضوع پر مجلس مذاکرہ و مباحثہ ، ادبی و علمی اجتماع،

مطالعاتی مرکز. چند سال ہوئے کابل میں ترجمے پر ایک سیمینار ہوا تھا۔(۱۹۸۵، ترجمہ: روایت اورفن ، ۱۷۲)۔[انگ: Seminar]۔

سیمینہ (ی مع ، ی مع ، فت ن) صف.
رک : سیمیں.

تو سمجھتا ہے کہ سیمینہ کبودی جلوے
پیکر خاک کے انوار سے روشن تر ہیں
(۱۹۷۴ ، برگ خزاں ، ۹۹). [رک : سیمیں + ہ (زائد)].

سَیَن (فت س ، فت ی) امذ.
سینگڑا. ایکن ، دہن ، سین ، سہن ، دہ سہن ، لکھن ، دہ لکھن .
(۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۴). [سینگڑا (رک) کا بگاڑ اور مخفف].

سَیَن (فت س ، ی لین نیز سک) امث (قدیم).
۱. نیند ، آرام ، سکون.

نبی صدقے قطبا اس چھوکری
سین کی سرک میں سو پلکاونا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸).
جا گرت ہور سین یو دونوں چھوڑ
بحر تیا اختیار کو سکھ سین
(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۲) . ۲. بستر (قدیم اردو کی لغت) .
[س : شَین शयनं].

--- کَرنا محاورہ.
سونا ، آرام کرنا ، سستانا (پلیٹس).

سَین(۱) (ی لین) امذ ؛ امث.
۱. چشمک ، آنکھ مارنا.

بابل کے سحر تیری نین سیناں ہیں
استاد ان سحر کا تج نیناں ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۹).
دیکھیں نہ تو روتی ہیں آنکھیں دن رین
اور چلتی ہیں ساتھ اورونکے دیکھ اس کے سین
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۴).
لے چلے غیر کو گھر اپنے بلا سین سے تم
انکھڑیوں سے کبھی یوں ہم کو اشارا نہوا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۲۰) . ۲. نشان ، اشارہ ، نشانی ، علامت (ماخوذ : پلیٹس). [پ : سین सैन].

--- بَتانا محاورہ.
آنکھوں سے اشارہ کرنا. تہاں ہر ایک طرف ناچتے ناچتے سین بتا کے روبرو آ کر بیٹھ گیا. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۵۶).

--- بُجھانا محاورہ.
اشاروں سے سمجھانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

--- پانا محاورہ.
اشارہ پانا ، مطلب سمجھ لینا ، دلی مدعا معلوم کر لینا.

میں سین تیری پائی
وو آن دل کو بھائی
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۹۶).

--- چَلانا محاورہ.
اشارہ کنایہ کرنا ، آنکھوں سے اشارہ کرنا ، آنکھ مارنا.

یہ صورتیں دیکھی ہیں بہت کم میں نے
حوروں کے لیے چلا ہے ہو سنے
(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۱۴).

--- دینا محاورہ.
رک : سین چلانا (مخزن المحاورات).

--- کَرنا محاورہ.
رک : سین چلانا.

سب سے کرتا ہے سین نظروں میں
ہم کیا اس کو بین نظروں میں
(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۱۵۷).

--- مارنا محاورہ.
۱. اشارہ سے منع کرنا ، جتلا دینا (محاورات ہند) . ۲. اشارہ کنایہ کرنا. برابر کی بیبیاں مجکو نظر حقارت سے دیکھیں گی سینیں ماریں گی مسکرائیں گی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۳).

سَین(۲) (ی لین) امث.
علامت ، نشان ، دستخط (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [انگ : Sign].

--- بورڈ (---و مج ، سک ر) امذ.
سائن بورڈ ، لکڑی وغیرہ کا تختہ جس پر دوکان وغیرہ کا نام ہوتا ہے (جامع اللغات). [انگ : Sign Board].

--- پوسٹ (---و مج ، سک س) امذ.
وہ نشان جو رستہ دکھانے کے لئے لگا ہوتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات). [انگ : Sign Post].

سَین(۳) (ی لین) امذ.
بھکیتوں کی اصطلاح ؛ مراد : اڑنگا (ا پ و ، ۸ : ۳۰). [مقامی].

سِین(۱) (ی مع) امذ.
حرف س (رک) کی ملفوظی شکل.

دسیں تجہ منے سب سیادت کی سین
کہ دادا حسن تجہ نانا حسین
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ / ۹۷)).
نہیں ابرو کی بسم اللہ میں چین
نظر کر دیکھ میں دندانۂ سین
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۹).
نظر آئے مسی آلودہ وہ دندان اس کے
حُسن کے سین کے دندانے بوجہ احسن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۵).

ظالم کبھی ہم شکل کو ایذا نہیں دیتے
سوہان کبھی ہوتا نہیں دندانۂ سین پر

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۳۵). بعض صفیریہ ہیں جو ... سامنے کے نیچے والے دونوں دانتوں کے کنارے سے نکلتے ہیں جیسے صاد ، زا ، سین. (۱۹۷۶ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۸۲). [حرف س (رک) کی ملفوظی شکل].

--- سَعْفَص (--- فت س ، سک ع ، فت ف) امذ.
رک : **سین (۱) بغیر نقطے کا سین ، حساب جُمل میں جس کی عددی قیمت ساٹھ ہے.** انگشبہ (سین سعفص اور ب سے) اور انگشتہ (شین قرشت اور ت سے). (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب) ، ۱۵۳). [سین + سعفص (رک)].

--- مُہْمَلَہ (--- ضم مع م ، سک ہ ، فت م ، ل) امذ.
رک : **ہ س ہ بغیر نقطہ کا سین.**

موجد ہے نعّام کا وہ محی
ہے موجد سین سہملہ بھی

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر، ۲۳).[سین + مُہملہ (رک)].

سِین (۲) (ی مع) امذ.
۱. (اا) **منظر ، نظارہ.**

خوشاہ وہ دن! کہ جب تُو مہرباں تھا
وہ سین آنکھوں میں اب تک پھر رہا ہے

(۱۸۹۸ ، معارف جمیل ، ۱۲۵). وہی لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے سین جیسے کوئی کھلنڈرا فرشتہ قدرت کی ٹیکنی کلر قلم چرا کر ... دکھلائے چلا جا رہا ہو. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۶۳). (ii) **تماشا ، دلچسپ واقعہ ، حجّت و تکرار.** شیخا اور مشتاق میں کھینچا تانی شروع ہوئی ... یہ سین ہو رہا تھا کہ سامنے سے شیخ فخرالدین ... دیکھتے مُسکراتے گزر گئے . (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۶۶). ۲. (اا) **واقعہ ، حادثہ.** پیمبر کی عین وفات کے وقت جو ناگوار سین اکابر صحابہ کے درمیان پیش آیا اس نے تو ظاہری اتفاق خلوص و یکجہتی کی اچھی پردہ دری کر دی. (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۲۰۹). تھیٹر میں کوئی خوفناک سین دیکھا ہوگا (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۴۴). (ii) **ڈراما یا داستان وغیرہ کے مختلف حصّوں میں سے کسی ایک حصے کا بیان یا منظر ، ایکٹ کا وہ حصّہ جس کے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور میں آئیں.** بچھلے پرچوں میں رامائن کے جو سین دکھائے گئے ہیں انہوں نے بھی اکثر کو بے تاب کر دیا ہوگا. (۱۸۹۰ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۱). یہ ممکن نہیں کہ کاونٹ کیلس کی نظر الیڈ کے اس سین پر نہ پڑی ہو. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۸۷). بعض اوقات کسی اہم کردار کا داخلہ کسی سین کا آغاز قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۶) (iii) **اس کیفیت کا نام جو متعدد واقعات یا واقعہ کی جزئیات سے پیدا ہو** (موازنہ انیس و دبیر ، ۱۳۷). ۳. (اا) **تھیٹر وغیرہ کے پردوں پر مکان ، پہاڑ ، دریا باغ یا کسی واقعہ وغیرہ کی جو تصاویر یا مناظر بنے ہوں ، سنیما (بائسکوپ) کے پردۂ سیمیں پر یا تھیٹر کے اسٹیج پر جو واقعات و مناظر دکھائے جاتے ہیں نیز تاریخ کے صفحات پر بذریعۂ تحریر جو واقعات اور ان کی منظر کشی کی گئی ہو.** میجک لین ٹرن بائسکوپ کے سین برق اور الیکٹریسٹی کی سرعت کاری. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۹). یہ پورا قصہ سنسنی خیز سا ہے اس کے واقعات اس نوعیت کے ہیں کہ پردہ سیمیں پر اچھا سین ثابت ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۱). (اا) **فضا ، فطرت کے مناظر.**

جلوہ عیاں ہے قدرتِ پروردگار کا
کیا دلکشا یہ سین ہے فصلِ بہار کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۹۵).

نظارۂ دلکشا ہے ہرسو جو سین ہے جاذبِ نظر ہے
بسنت رت کے ہیں سب کرشمے بہار ذروں میں جلوہ گر ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۲). ۴. **محل وقوع.** سین اردو میں انگریزی کی طرح مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے (۱) نظارہ ، منظر (۲) محل وقوع (۳) ڈرامہ کے ایکٹ کا حصّہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۵). [انگ : Scene].

--- اُتارْنا محاورہ.
کسی واقعہ یا کیفیت وغیرہ کو اس طرح بیان کرنا کہ اس کی صحیح تصویر آنکھوں کے سامنے آ جائے ؛ مرقع نگاری ، منظر کشی کرنا. اس لفظ کی بدولت اردو میں کئی اصطلاحیں عام ہو گئی ہیں جیسے سین اُتارنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۶).

--- پَیدا کَرْنا محاورہ.
رک : **سین اُتارنا.** اس لفظ کی بدولت اُردو میں کئی اصطلاحیں عام ہو گئی ہیں جیسے سین اُتارنا ، سین کھینچنا ، سین پیدا کرنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۶).

--- دِکھانا محاورہ.
رک : **سین اُتارنا.** واقعہ نگاری جب اس حد تک پہنچ جاتی ہے تو اس کو مرقع نگاری یعنی آجکل کے محاورہ میں سین دکھانا کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۶۳).

--- ڈراپ کَرْنا محاورہ.
ڈرامے یا واقع میں کسی حصّے (ایکٹ) یا منظر کا خاتمہ کر دینا. جب موجودہ زمانے نے پُرانا سین بالکل ڈراپ کر دیا تو کیا وہ شمع جو رات کے وقت جلائی گئی تھی روز روشن میں بھی رہنمائی کا کام دے گی. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۵۸).

--- سِینَری (--- ی مع ، سک ن) امث.
منظر ، نظارہ. سین اور سینری کے ملنے سے ایک مرکب سین سینری بن گیا ہے جو مفرد معنی (منظر) دیتا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۸۵). [انگ : Scene Scenery].

--- کھینْچْنا محاورہ.
رک : **سین اتارنا.** ایک اپنی مقفیٰ نظمیں سُنا کر خوشی اور غم کا سین کھینچ دیتا تھا اور دوسرا اپنی مسجع عبارتیں پڑھ کر. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفٰی ، ۱۲).

سِین (۳) (ی مع) امذ (قدیم).
سن (رک) کی اشباعی شکل.

کہے بو خدا کا ہے حکمت سگل
کہ اس سین میں بو بھرے کوئی نکل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹۰).
او رضوان شاہ راج ہے چین کا
بہت خوبصورت ننھے سین کا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و رُوح افزا، ۶۳). [سن (رک) کا قدیم املا].

سِیں (۱) (ی مع ، غنہ) امث (قدیم).
رک : سی.
اری یہ عشق ہے ہے کیا بلا ہے
کہ جس کی ایک سین تن من جلاوے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱). [سی (رک) کا قدیم املا].

سِیں (۲) (ی مع ، مغ) حرف (قدیم).
رک : سے.
اپس سیں دکھلا کے وو شوخ ناز
سورج چاند تارے ملا ایک نھار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).
عشق سیں دل میں کدورت کب ہے
آگ سینی کیا چلے خاشا ک کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳).
دردِ دل کس سیں کہیں گوشۂ تنہائی میں
کوئی غمخوار ہے اپنا نہ کوئی یار اپنا
(۱۸۹۰ ، جرات ، د ، ۷۷). [سے (رک) کی قدیم شکل].

سین (۱) (ی مع) امث.
فوج (پلیٹس). [س : سینا **शयन**].

سین (۲) (ی مع) امذ.
باز ، شکرہ (پلیٹس). [س : شین **सेना**].

سَینا (ی لین) امذ.
(پہلوانی) لڑائی کے وقت پہلوان کا اپنے حریف کو گرانے کے لیے اس کی ٹانگوں میں ٹانگ ڈال دینے یا ٹانگ کی آڑ لگا کر دھکا دینے کا داؤ ، اڑنگا. اور سامنے کے آٹھ پیچ یہ ہیں ، شیر زد ... دھوبی پاٹا ، سینا ، چکر سلطانی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۶). [رک : سَین (۳) + ا (زائد)].

سِینا (۱) (ی مع).(الف) ف م.
سُوئی دھاگے وغیرہ کے ذریعے کپڑے وغیرہ کے ٹکڑوں کو جوڑنا سلائی کرنا ، ٹانکنا.
بھی یوں سیوں کا اس یہ پیکان تیر
جو سوئی سات سینا ہے درزی حریر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۳).
میرے جنوں کے ہاتھ سے ناصح نے یوں کہا
کب تک ترا میں ہانے گریباں سیا کروں
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محب (ق) ، ۱۲۷).
گو خارِ غم ہیں سوزن و آہ و فغاں ہے تار
لیکن جگر کے تار کو کب سینی جان ہے
(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۳). ایک کپاس ہوتا ہے دوسرا اسے کاتتا ہے تیسرا بُنتا ہے چوتھا سیتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۷۰).
ایک تن پہ ہو ریشمی پوشاک
ایک سیتا ہو اپنے جیب کے چاک
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۱).(ب) امذ. **سینے کا کام ، سلائی ، سیون ، سینا سلانا ، سلائی کا کام.** فارغ ہوتی ہے تو کبھی سینا لے بیٹھتی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۴). سپاہیوں کی عورتیں بڑی کارگزار ہوتی تھیں ، کاتنا ، سینا ، پرونا اور ہر قسم کی دستکاریاں جانتی تھیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۶). [س : سیو **श्येन:**].

--- پرونا (--- کس پ ، و مع).(الف) امذ.
سلائی کا کام ، سینے سلانے کی چیز. کچھ نہیں تو گھر اس طرح کا ہو گا کہ جب کوئی آیا مستورات کو ایک طرف کر دیا وہ وہاں اپنے سینے پرونے کا کام کرتی رہیں ... جب وہ گیا تو پھر نکل بیٹھیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۶۰).
سینا پرونا عورتوں کا خاص ہے ہنر
درزی کی چوریوں سے حفاظت پہ ہو نظر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۴). نظر کمزور ہو گئی تو سینے پرونے کا کام بند ہو گیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۷). (ب) ف م. **سلائی کا کام کرنا ، سینا سلانا.** محمودہ نے حسن آرا کے تمام تر تعجب کا یہی جواب دیا کہ یہ سب کچھ میرا ہی کیا دھرا ہے اور میرا ہی سیا پرویا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۶). [سینا + پرونا (رک)].

سِینا (۲) (ی مع) امذ.
۱. رک : سینہ.
پن موکہ اپس نہ دس کر آیا
سینا اس دکھ سوں بھر کر آیا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵۸).
ناوکو بیداد سے غربال سینا ہو چکا
اے فلک بہرِ خدا اب رحم کینا ہو چکا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۴۳). [سینہ (رک) کا ایک اِملا].

--- بَھر بَھر کے آنا محاورہ (قدیم).
دل بھر آنا ، غمگین ہو جانا ، رنجیدہ ہونا.
فلک نا دیکھ سکہ بھکوں کیا ہے چھل سوں بو گھاتاں
سینا بھر بھر کہ آیا ہے اتا کر یاد وو باتاں
(۱۷۳۶ ، قادر ، قدیم بیاض ، ۳۲).

--- پیسنا محاورہ (قدیم).
زحمت اٹھانا (دکنی اُردو کی لغت ، ۲۵۲).

--- پھٹنا / پھوٹنا محاورہ (قدیم).
نہایت صدمہ ہونا ، بہت ملال ہونا.

سو چوندھیر تھیں شور ایسا اٹھا
برغ جا دھرت کا سو سینا پھوٹا
(۱۵٦۳ ، شوق حسن ، د ، ۱۰۹).

سنی سو کیا سب سینا پھوٹ کر
فکر سوں کلیجہ پڑیا ٹوٹ کر
(۱٦۷۵ ، سینا ستونتی ، ۱۲۳).

دیکھا جو حد سیں گزرا ان کوفیوں کا کینہ
کیوں کر کہوں شہادت پھٹتا ہے غم سیں سینا
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۳).

ـــ سخت کرنا محاورہ (قدیم).
دل کو مضبوط کرنا (دکنی اردو کی لغت ، ۲۵۲).

ـــ کوٹنا محاورہ.
ماتم کرنا ، صدمے سے چھاتی پیٹنا.

سینا غم سیتی کوٹ لینے لگیا
کر اوس نار کوں یاد رونے لگیا
(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴۴).

ہوا دل تکڑے تکڑے پھوٹ تیوں پھوٹ
لگی پڑنے کوں سر اپنا سینا کوٹ
(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۷۸).

ـــ گھٹ رہنا محاورہ.
بہت رنجیدہ رہنا ، غمگین ہونا.

کیوں کر رہوں سینا گھٹ
روتی لاگے یوں سپٹ
(۱٦۹۰ ، جنگ نامہ شاہ محمد ، اردو شہ پارے ، ۲٦۳).

ـــ مارنا محاورہ.
رک : سینا کوٹنا.

یکیلا دیکھی اس کو چشمے کنار
ہلا لے کو روتی سینا مار مار
(۱٦۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۲۷).

سینا (۳) (ی مع) امذ.
۱. **ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام جیسے طُور اور طُورِ سینا بھی کہتے ہیں اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خاطر تجلی ربانی ہوئی جس سے پہاڑ جل کر سرمہ ہو گیا اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ خداوند عالم سے ہم کلام ہوئے.** توریت میں ہے کہ اللہ آیا سینا سے اور چمکا ساعیر سے اور بلند ہوا جبل فاران سے پس آنا اللہ کا سینا سے بعث حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۰).

شررِ عشق جو تھا سینۂ سوزاں میں نہاں
عالم افروز ہوا جلوۂ سینا ہو کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۸۱). [ع : سینا].

سینا (۴) (ی مع) امذ.
سانپ کی ایک قسم جو بہت زہریلا ہوتا ہے اور جس کا کاٹا پانی نہیں مانگتا. سینا اور سبزا آتشی سرخ رنگ دس گرہ کا لنبا (لمبا) ہوتا ہے ... **اچھل** کر کاٹا کرتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۴۲). [مقامی].

سَینا (ی مج نیز ی لین) امث.
فوج ، گروہ ، جتھا ، سپاہ. سری کرشن چندر آنند کند کے ہستانا پور پہنچتے پہنچتے ہی وے سب راجہ بھی اپنی اپنی سینا لے بھیٹ سہت آ پہونچے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۴). سوام کاد تک پیر بھدر اور بھوت پریت ساری سینا موجود ہے . (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۲۳۹).

کالی سینا کے ہیں سپاہی
ایک سی صورت ایک سیاہی
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۳).

اپنی ذات میں راجا تھے ہم ، اپنی ذات میں سینا تھے
طوفانوں کا ریلا تھے ہم ، بلوانوں کی سینا تھے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۲۰). [س : सेना].

ـــ پت / پتی (ـــ فت پ) امذ.
سپہ سالار ، فوج کا سردار ، کماندار ، کمانڈر. کسی کو سینا پت بنائے راجہ ہو راج ریت سے کھیل کھیلنے لگے اور پچھے آنکھ پھولا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ٦۳). میواڑ کے سورما اپنے سینا پتی کی مدد میں ایسے جان توڑ کر لڑے کہ ہلدی گھاٹ کے پتھر شنگرف ہوگئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ٦٦۲). مہامنتری جھوٹ بولتا ہے سینا پتی جھوٹ بولتا ہے اخبارات جھوٹ بولتے ہیں آل انڈیا ریڈیو جھوٹ بولتا ہے. (۱۹٦٦ ، ساقی ، ستمبر ، ۱۳۵). [رک : سینا + س : پتِ पति].

ـــ پلٹنا محاورہ.
حالت بدل جانا ، تلپٹ ہو جانا. دلہن جان اپتو سینا ہی پلٹ گئی ہمن ہائے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۲۲۸).

سینا (۱) (ی مج) ف م ، سِسہنا.
۱. **پرندوں کا انڈوں کو پروں سے گرمی پہنچانا.** جب یہ مرغ انڈا دیتا ہے اور سینا ہے تب چودہ روز تک دریا تھما رہتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱٦۹). کوئل کی طرح بئیا اس کے گھونسلے میں چالاکی سے انڈے دیجاتا ہے یہ بچاری اپنے سمجھ کر ان کو سیتی اور بچوں کو پرورش کرتی ہے . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۷۴).

انڈے دیتے اور انہیں سیتے ہیں یہ
اور اپنے بچوں پر ہیں مہرباں
(۱۹۱٦ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۹). اے انڈوں پر بیٹھنا بھی ہو گا یا یہ کہ انڈے سیے جائینگے. (۱۹٦۳ ، تجزیۂ نفس ، ۲٦).
۲. **پالنا ، پرورش کرنا ، حفاظت کرنا.** ہم کہاں کے ایسے آئے ہیں کہ پرائے جھمیلوں کو سیتے رہیں . (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۲٦). ۳. **پوجنا ، پرستش کرنا ، عبادت کرنا.**

سچے رام کو چھاڑ کر سیویں ستی اُوت
آپ بچارے مر گئے جن سے مانگیں پُوت
(؟ ، کبیر (فرہنگ آصفیہ)). [رک : سیونا].

سینا (۲) (ی مج) امذ. امذ.
فوجی افسر ، سپہ سالار ، گاؤں میں محاصل جمع کرنے والا افسر (پلیٹس). [س : سَینک सैनिक].

سینا (۳) (ی مج) ف م (قدیم).
رک : سہنا.

سنے نیں کے مجنوں دکھیں تب سینا
سو لیلیٰ کی خاطر وہ کیا کیا کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵). [سہنا (رک) کا قدیم اِملا].

سیناَبینی/ سَینی (ی لین / ی لین) امث.
اشارہ و کنایہ ، باہم آنکھیں لڑنا ، آنکھ مارنا ، عشوہ سازی کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [رک : سین (۱) + ا ، حرفِ اتصال + بینی / سَینی (تابع)].

سِینائی (ی مع نیز مج) امث.
منہ سے بجانے کا ایک ساز ، نفیری ، سرنائی ، شہنائی. یہ ساز سینائی ہے کہ جو ہمراہ نوبت کے بجتی ہے. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۲). شہنائی:- اصل میں سینائی ہے اور بوعلی سینا کی ایجاد ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۷). [شہنائی (رک) کا بگاڑ].

سینْب (ی مج ، غنہ) امذ.
رک : سیب. سینْب ... ڈیڑھ دام. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۸). [سیب (رک) کا ایک اِملا].

سُوَیْنْبَر (ضم س ، فت ی ، مغ ، فت ب) امذ.
رک : سویمبر. جب راجا چاہتے تھے ... موتی یا پُھول کا ہار اس کی گردن میں ڈال دیتی اس رسم کو سُیُنْبر کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۲). [سُویمبر (رک) کا ایک تلفظ].

سینْبَل (ی مج ، مغ ، فت ب) امذ.
۱. **سیمل (رک) کے درخت کا سُرخ تیرگی مائل پُھول.** سینْبل پنج برگ ہر برگ کی درازی دس اور چوڑائی تین انگشت ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵). ۲. رک : **سیمل ، ایک بڑے کانٹے دار درخت کا نام جس سے ریشمی کپاس حاصل کرتے ہیں اسے بطور دوا بھی استعمال کیا کرتے ہیں.** سینْبل بڑا درخت ہوتا ہے ... روئی بہت گرم اور نرم ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۲۱۳). بہت مشہور کتان وہ ہیں جو کنلہ کو گو ، سینْبل پتیاں اور مدار کے پھلوں میں سے نکلتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۶۳). [رک : سیمل].

ـــ کا مُوسْلَہ امذ.
سیمل (رک) کی جڑ. سینْبل کا مُوسلہ ، سیمل کی جڑ ہے جس طرح سیمل کی دو قسمیں ہیں اسی طرح ان دونوں کے مُوسلے بھی الگ ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۳۳).

سینْبَھر (ی مج ، مغ ، فت بھ) امذ.
ایک درخت، سینبھل ، سیمل ، سنبل. تو میرے حق میں ایسا نکلا جیسے طوطے کے حق میں سینبھر. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۶) [سینبھل (رک) کا ایک اِملا].

سینْبَھل (ی مج ، غنہ ، فت بھ) امذ.
۱. **رک : سینبل ، ایک درخت نیز اس کا پُھول.**

پیلو ، پاکھر ، ترما ، سینبھل ، کچنار ، سنبھالو ، بڑ ، پیپل
کیا ابر ، ہوا ، کیا برق گھٹا ، کیا بادل ، کیا جل اور تھل

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸).

وہ سُرخی میں سینْبھل کے گل بے عدیل
دکھاتے ہیں لطفِ ریاضِ خلیل

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۱۶۳). خُشک ہونے پر جب پھٹتا ہے تو اس کے اندر سے سینبھل کی رُوئی کے مانند رُوئی نکلتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰). کیفیت کا یہ عالم تھا کہ جیسے کوئی دل کے چاروں طرف نرم پروں سے سہلا رہا ہو یا سینبھل کی بنی ہوئی روئی کے گالے سینے سے گُزر رہے ہوں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۹). ۲. **کپاس ، رُوئی ، ریشمی کپاس.** ابو ! اس تکیے کی سینبھل میں سے پاکستانی کرنسی نکلی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۲۰). [سینْبل (رک) کا ایک اِملا].

سینْپ (ی مع ، غنہ) امث (قدیم).
رک : سیپ.

ہمیں سیو کاں توں گسائیں اچھے
ہمیں سینْپ تو ابر سائیں اچھے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۲). [سیپ (رک) کا قدیم املا].

سَیْنْپ ہُور (ی لین ، غنہ ، سک پ ، و مع) صف. صف.
رک : سنہور. سینْپ ہُور (سنہور) نرنکار درشت اگوچر سینا کا راس میں میرا یوں ہے رُوپ ، جیوں کی خش خش دریا میں چوب. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۲). [سنْہور (رک) کا ایک املا].

سینْہی (ی مع ، مغ) امث.
رک : سیپی.

سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سینْہی کوں سو موتی بدل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

اچھے تُج سمد بیچ سینْپیاں سماں
دھرت سات بلونڈ نو آسماں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

رتن تعریف کے تیرے بکھیر دیکھ نادر میں
دراں سمدر کے جالا جوں سوں سینْپیاں کے گھراں پکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۹). سینْہی واجب ہے موتی ہونے کوں. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۱۵). کہیں سینْپیاں پک رہی ہیں کہیں چاٹ والوں کی آوازیں گُونج رہی ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۹). [سیپی (رک) کا قدیم اِملا].

سینْت (ی مع ، غنہ) م ف.
۱. **مُفت ، بلا قیمت ، پھوکٹ میں ، بن داموں** (فرہنگِ آصفیہ). ۲. **بے وجہ ، ناحق.**

تمہارا ہو باڑہاں سینٹ بھے مت ڈراؤ
میرے مہاپُرس اس لیکھے سے تم اس کو کہاؤ
(۱۸۲۹ ، نظم رنگین ، ۵۳).

اے رشکِ چمن سینٹ اسے میں نہ کہوں گا
برگِ گُلِ تر تیرے کفِ پا کو بنایا
(۱۸۶۷ ، رشک ، ک ، ۷۶). [مقامی].

سینٹ (ی مع ، غنہ) امث.
سینٹنا (رک) سے ماخوذ (تراکیب میں مستعمل) . اپنے آپ کو سینٹ سینٹ کر نہ جانے کس دن کے لئے بچا رہے ہیں . (۱۹۸۰ ، حرف حق ، ۱۳).

---رَکھنا محاورہ.
بچانا ، بچا کر رکھنا ، جُگا کر رکھنا ، حفاظت سے رکھنا. کون بات سہری سے کہی جانے کون معشوقہ کے واسطے سینٹ رکھی جائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۹).

---سانت کَر رَکھنا محاورہ.
حفاظت سے رکھنا ، علیحدہ کر کے رکھنا ، بچا کر رکھنا ، جمع کر کے رکھنا. صبح کا بچا بچایا روٹی کا ٹکڑا جو ماں سینٹ سانت کر رکھتی ہے وہ کھایا پیا اور تختی لے کر بیٹھی ، چراغ جلے تک لکھتی رہی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۱).

---سینٹ کَر م ف.
حفاظت سے ، الگ الگ ، جوڑ جوڑ کر. اپن نے تو سینٹ سینٹ کر ایک ایک کاگج جُرور پڑھ لیا ہو گا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۶۵).

---سینٹ کر رَکھنا محاورہ.
رک : سینٹ رکھنا. یوں تو جس دن سے بھتیجی بیٹی بنی اُسی دن سے گلہری کے گودڑ کی طرح ایک ایک چیز سنجیدہ نے سینٹ سینٹ کر رکھنی شروع کر دی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۴). ہمارے ملک کی ماؤں نے اپنے بچّوں کی خاطر انہیں سینٹ سینٹ کر رکھا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۹۸).

--- کَر/کے رَکھنا محاورہ.
رک : سینٹ رکھنا ، حفاظت سے رکھنا.

طاقِ ابرو میں ترے سجدے کیے ہیں ہم نے
سینٹ کر رکھا ہے ایمان بڑی مشکل سے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۶۰). میری دلائی بھی لے گئے خیر سینٹ کر رکھ دیجیے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۵۸). لوگ خُوبصورت سمجھ کر سینٹ کر رکھ لیتے ہیں اور کبھی اپنے درمیان سے جُدا نہیں کرتے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۴).

---میں م ف.
مُفت ، بلا قیمت (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---مینٹ (میں) م ف.
سینٹ میں (رک) کی تکرار (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

سَینتالیس (ی لین ، مغ ، ی مع) صف ؛ امذ.
چالیس اور سات کا مجموعہ (۴۷). گیارہ سو سینتالیس ہجری میں ... شیخ محمد علی حزیں علیہ الرحمۃ ایران سے ... تشریف لائے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۲۳). سینتالیس گز فی منٹ کے حساب سے چار میل مسافت ڈھائی گھنٹے میں طے کرتے تھے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۳۵). [پ : ستانالیس सततालीस].

سَینتالیسواں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س) صف.
بلحاظِ ترتیب چھیالیس کے بعد کا (عدد) (پلیٹس). [سینتالیس (رک) + واں ، لاحقۂ ترتیبِ عددی].

سَینتالیسویں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س ، ی مع نیز مع) صف.
جو بلحاظِ ترتیب چھیالیس کے بعد آئے. سینتالیس ویں تعریف حقیقی دوپہر کی. (۱۸۳۹ ، رسالہ اعمال کُرہ (فہرست) ، ۹). بعض مُفسدوں کی سرکشی سے قصبہ مذکور (سہالی) میں سینتالیسویں سال جلوس عالم گیری میں شہید ہوئے. (۱۹۷۲ ، فرحت النّاظرین ، ۱۲۱). [سینتالیس + ویں ، لاحقۂ ترتیبِ عددی].

سَینتنا (ی لین نیز مع ، غنہ ، سک ت) ف م.
۱. **حفاظت اور ترتیب سے رکھنا ، سنگوانا ، اکٹھا کرنا**. جہیز صندوقوں میں سینٹ دیا. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرداب حیات ، ۴۳). ۲. **بچا کر رکھنا ، استعمال سے پرہیز کرنا ، جوڑنا ، الگ کرنا ، سنبھالنا.**

گُلابی سینٹ مت ساقی کہ سارا کام بہ جاوے
پیالہ تشنگی سے مے کی مونہہ کو کھول رہ جاوے
(۱۷۸۰ ، کل عجائب (ضیا برہانپوری) ، ۸۰). اسباب کا اٹھانا بٹھانا ، سینتنا ، سنبھالنا ... گھر والی کے سُگھڑاپے پر منحصر ہے. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۵). ۳. **سنبھال کر جتن سے رکھنا**. ان کی لاشیں دو طرح سے سینتی سنواری جاتی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۹). ۴. **جمع کرنا ، یک جا کرنا ، سمیٹنا**. اُدھر تُم سدھارے اور میں نے چیز بست کو سینتنا شروع کیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۱). [سینٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سَینتیس (ی لین ، مغ ، ی مع) صف.
تیس اور سات کا مجموعہ (۳۷) ، تین کم چالیس. سورت جاثیہ مکی ہے سینتیس آیت کی . (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۹۴). سینتیس کیے خالی جمع کرو. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۴ : ۴۴۹). جوانی سے لے کر چھتیس سینتیس سال کے اندر اندر کے مزدور کام کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۹۶). [پ : سنتیس सत्रत्ता ीस].

سَینتیسواں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س) صف.
وہ جو بلحاظِ ترتیب چھتیس کے بعد آئے. سینتیسواں لکچر ... ایجوکیشنل کانفرنس کے پندھرویں سالانہ جلسے میں بمقام کلکتہ ... دیا گیا. (۱۸۹۹ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۱۲). [سینتیس (رک) + واں ، لاحقۂ ترتیبِ عددی].

سِینْتِیسْوِیں (ی لین ، مغ ، ی مع ، سک س ، ی مع) صف.
بلحاظِ ترتیب چھتیس کے بعد کی، سینتیس سے منسوب یا متعلق. سینتیسویں فصل. (؟ ، رسالہ مساحت ، ۱۶۲). [سینتیس (رک) + وِیں ، لاحقۂ ترتیب عددی].

سَینْ ٹِیفِک (ی لین ، سک ن ، کس ت ، ی مغ ، کس ف) صف.
سائنٹفک ، سائنس کا ، سائنس کے متعلق ، سائنسی ، سائنسیاتی. متعلقہ سین ٹیفک سوسائٹی بہار از مطبع چشمہ نور. (۱۸۶۸ ، اخبارالاخبار ، ۹). [انگ : Scientific].

سَینْٹی مِیٹَر (ی لین، سک ن، ی مع ، فت ت) امذ ؛ ← سینٹی میٹر.
لمبائی ناپنے کا ایک انگریزی پیمانہ جو میٹر کے سویں حصے کے برابر ہوتا ہے ، اعشاری پیمانہ اگر (ٹ) ڈائنون میں محسوب ہو اور (ک) گرام فی سینٹی میٹر ہو تو رفتار سینٹی میٹر فی ثانیہ حاصل ہو گی. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [انگ : Centimetre].

سینْتھیٹِک (ی مج ، سک ن ، ی مج ، کس ٹ) صف.
مصنوعی ، کیمیاوی طریقے سے تیار کیا ہوا. اس وقت دنیا میں سینتھیٹک ریشے کی مختلف مصنوعات بنائی جارہی ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، ۲۴ فروری (خواتین کا صفحہ)). [انگ : Synthetic].

سینیٹ (ی مج ، کس مج ن) امث ؛ ← سینیٹ ؛ سینات.
۱. **قدیم روما کی مجلسِ عمائد یا اکابر جسے قانون سازی اور فیصلۂ خصومات کے بھی اِختیارات حاصل تھے.** کُل اختیارات سینیٹ یعنی مجلسِ شرفاء اور رعیت کو حاصل تھے. (۱۸۷۴ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۱۱). سینیٹ میں ایتھنز کی دس قوتوں کے پچاس پچاس نمایندے شریک تھے. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹۹). ۲. **مجلسِ قانون ساز کا ایوانِ بالا.** ملکی معاملات کے متعلق عملی اختیارات ایک عیسائی مجلس سینات کے ہاتھ میں رہنے دے. (۱۹۲۹ ، ارتقائے نظم یورپ ، ۱ : ۲۰). امریکہ میں سینیٹ جوابدہی (Accountiability) کا اعلیٰ ترین اِدارہ ہے. (۱۹۸۷ ، دردِ آگہی ، ۶۸). ۳. **یونیورسٹی کی مجلس منتظمہ یا مجلس عاملہ.** ڈاکٹر صاحب رجسٹرار کمیٹیٔ کارکن میں منظور ہو گئے ، مگر سینیٹ میں ہوے باقی ہیں. (۱۸۷۶ ، مکتوبات آزاد ، ۱۶۳). ہندوستان کے تمام صوبوں میں صرف تین مسلمان جج بنائے گئے تھے یونیورسٹیوں کی سنڈیکیٹ اور سینیٹ کی مجالس کا تو گویا دروازہ ہی بند تھا. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۱۷۷). ۶ ستمبر ۱۹۵۰ کو جامعۂ عثمانیہ کی نئی تنظیم یافتہ سینیٹ کو بحیثیت چانسلر مخاطب کرتے ہوئے ... فرمایا تھا. (۱۹۶۹ ، اُردو حقیقت کے آئینے میں ، ۵۶). [انگ : Senate].

سِینْٹ (ی مع ، غنہ) امذ.
ٹھگوں کی زبان میں بُھول کو کہتے ہیں (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۱۱). [مقامی].

سینْٹ (۱) (ی مج ، سک ن) امذ.
خوشبو ، باس ، بُو ؛ (کنایۃً) ولایتی طرز کا عطر. مُنہ پر لگایا پوڈر بالوں میں سینٹ ڈالا. (۱۹۰۹ ، خُوبصورت بلا ، ۲۱).

گئے وہ دن کہ چمپا اور نرگس کی بہاریں تھیں
بس اب یا سینٹ ہے اس انجمن میں یا لونڈر ہے
(۱۹۳۲ ، سنگ و خِشت ، ۳۹۲). سینٹ کی شیشی نکالنے کے لیے سنگھار میز کی ایک دراز کھولی تو اس کے کونے میں پڑے ہیرے کے پری چھم چمک اٹھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۲۸). [انگ : Scent].

سینْٹ (۲) (ی مج ، سک ن) امذ.
۱. **امریکہ کے ایک کم قیمت سکّے کا نام ، ڈالر کا سواں حصہ.** ۱. ملس = ۱ سینٹ س ، ۱۰ سینٹ = ۱ فلورن ف ، ۱۰ فلورن = ۱ پونڈ کے پ. (۱۸۵۶ ، علمِ حساب ، ۱۶۴). [انگ : Cent].

سینْٹ (ی مج ، غنہ) امذ.
ولی ، بُزرگ ، خدا رسیدہ. جو اس مبارک شہادت کو گوارا کرے گا اس کا نام سینٹ لوگوں کی فہرست میں لکھا جائے گا. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۱). اُسی نے مقام میلاپور میں سینٹ تھامس کی قبر بھی دیکھی. (۱۹۳۵ ، خطباتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲۸). [انگ : Saint].

سینْٹا (ی مج ، مغ). امذ ؛ ← سینٹھا.
سرکنڈا ، ایک قِسم کی پتاور ، سرا. سرکنڈا جس کو سینٹا کہتے ہیں اس کے جُھنڈ مشہور ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶۱). ایک ہاتھ میں بستہ اور بغل میں تختی تھی دوسرے ہاتھ میں مٹی کی دوات اور سینٹے کا قلم. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۲۹). [مقامی].

سینیٹَر (ی مج ، کس مج ن ، فت ٹ) امذ ؛ ← سینیٹر.
سینیٹ کا رکن ، رکنِ سینیٹ. وہ اپنے آبائی وطن سے سینیٹر کی حیثیت سے مُنتخب ہوئے (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، ۵). [انگ : Senator].

سینْٹَر (ی مج ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ ← سنٹر.
مرکز ، اجتماع گاہ. دورانِ امتحان ... سینٹر تک آتے وقت ان کا چہرۂ مبارک نظر آ گیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ اگست ، ۵). [انگ : Centre].

--- فارْوَرْڈ (--- سک ر ، فت و ، سک ر) امذ.
فٹبال اور ہاکی وغیرہ کے کھیلوں میں اگلی لائن کے بیچ کا کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے اپنے سینٹر فارورڈ حسن سردار ... کو تبدیل کر دیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre-Forward].

--- ہاف امذ.
فٹ بال اور ہاکی وغیرہ کے کھیلوں میں درمیانی لائن کے بیچ میں کھیلنے والا کھلاڑی. وقفہ کے بعد پاکستان نے اپنے سینٹر فارورڈ حسن سردار اور سینٹر ہاف ایاز محمود کی جگہ فرحت اور اشتیاق کو تبدیل کردیا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اکتوبر ، ۱۰). [انگ : Centre-Half].

سینٹرل (ی مج ، سک ن ، ٹ ، فت ر) صف ؛ سینٹرل.
مرکزی ، درمیانی ، متوسط (نوراللغات). [انگ : Central].

سینٹیفک (ی لین ، سک ن ، کس ٹ ، ف) صف ؛ اسسائنٹیفک.
سائنس سے متعلق ، سائنسی. بہت سے مضامین پُرزور عبارت میں اخبار سینٹفک سوسائٹی میں درج ہوتے ہیں. (۱۸۶۸ ، مقالات محمد حسین آزاد ، ۶ : ۳۰). [انگ : Scientific].

سینٹنا (ی مج ، مغ ، سک ٹ) امذ.
(ٹھگی) **وہ آواز جو سوتے میں یا گلا گھونٹتے وقت آدمی کے منہ سے نکلے** (مصطلحات ٹھگی ، ۱۱۱). [مقامی].

سینٹوریَم (ی مج ، کس مج ن ، و مج ، کس ر ، فت ی) امذ.
دارالصحت ، تپ دق وغیرہ کے مریضوں کے علاج کا مرکز. سینیٹوریم کا بڈھا سپرنٹنڈنٹ میرا دوست ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۷۰). [انگ : Sanatorium].

سینٹی (ی مج ، مغ) است.
رک : سیٹی. اور ایک مکر اوس دشمن خدا کا جس سے اوس نے ... جاہلوں اور باطل والوں کو شکار کیا ہے سینٹی اور راگ کا سُننا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۷). [سیٹی (رک) کا ایک اِملا].

سینٹی گریڈ (ی مج ، سک ن ، کس مج گ ، ی مج) صف.
جس میں سو درجے ہوں یعنی سیلسیَس (Celsius) تپش پیما کے درجے جن میں نقطۂ انجماد صفر اور نقطۂ جوش ۱۰۰ درجہ ہوتا ہے. حرارت .. ہر سونیٹ میں ایک درجہ سینٹی گریڈ سے کچھ زیادہ پانی جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۵۲). یہ وائرس درجۂ حرارت ۸۰ سینٹی گریڈ پر ۱۵ سے ۳۰ منٹ میں ہلاک ہو جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، بستۂ معلومات مرغبانی ، ۶). [انگ : Centigrade].

سینٹی میٹر (ی مج ، سک ن ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
رک : سنٹی میٹر. کنارک کے مندر میں ایک کڑی سات میٹر اور بیس سے بچیس سینٹی میٹر گہری پائی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۶۷). ایک میٹر میں ایک سو سینٹی میٹر ہوتے ہیں (۱۹۸۸ ، ریاضی ، ۲۳). [انگ : Centimeter].

سینٹھا (ی مج ، مغ) امذ ؛ سیٹھا.
سرکنڈا ، سیرا ، ایک قسم کی بتاور. ایک بالشت یا زیادہ کے فرق سے پھر اس پر گھاس بچھا کر سینٹھے کی بتیاں ڈالتے ہیں اور بدستور بندش باندھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۹). گاڑھے خاں چونکہ گھر میں کچھ نہ تھا ، تازیانہ کی جگہ سینٹھا ہاتھ میں لے کر سوار ہوئے. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۱۲). اسے سینٹھوں کی طرح توڑ ڈالا گیا. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۸۹). [سینٹا (رک) کا ایک اِملا].

--- سُتلی پاس نہیں ، چلے چھپّر بنوانے کہاوت.
جب کسی کام کا متعلقہ ساز و سامان موجود نہ ہو اور اس کو شروع کرنے کا تہیہ کیا جائے تو اس موقع پر یہ کہاوت استعمال کرتے ہیں ، بغیر مال و اسباب کوئی کام نہیں ہو سکتا ، پہلے ضروری چیزیں مہیا کی جائیں پھر کام کا ارادہ کیا جائے. یہ خیرائی وقف نہیں ہے لہذا مداخلت خلافِ قانون ہے ، چلیے ہوا کھانے بڑی مشکل سے اجازت ملی تو سینٹھا ستلی پاس نہیں چلے چھپر بنوانے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۲ : ۶).

سینٹھی (ی مج ، مغ) امث.
رک : سینٹھا (پلیٹس). [مقامی].

سَیَنجَلی (فت س ، ی ، سک ن ، فت ج) صف.
روشن ، واضح (یہ لفظ " ناد علی " کے ایک مصرعے میں استعمال ہوا ہے جہاں اس کے یہ معنی ہیں).

مردی جو پوچھے تو علی تھے جا پوچھ
اسرار چھپے سینجلی تھے جا پوچھ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۳).

لاسیف تیغ تیرا رُتبہ ہو لافتیٰ تجھ
یا مظہرالعجائب درجہ سینجلی ہے

(۱۶۳۵ ، بیاض مراثی ، ۲۱۸). [ع : (ج ل ل)].

سینجی (ی مج ، مغ) امث.
ایک قِسم کا پھلی دار پودا جو مویشیوں کو چارے کے طور پر دیا جاتا ہے. سوڈان گھاس کی بجائے پھلی دار چارہ از قسم سینجی ... بوئی جائے. (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۳۲). سینجی ، برسیم اور شفتل یا دیگر پھلی دار اجناس کے بعد کپاس کی کاشت کرتے وقت نائٹروجنی کھاد کی مقدار میں کمی ہو سکتی ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۳). [مقامی].

سِینْچائی (ی مع ، مغ) امث ؛ سینچائی.
۱. **کھیت یا باغ وغیرہ میں پودوں اور درختوں کو پانی دینے کا کام ، آبپاشی**. آبپاشی یا سینچائی کے وقت درختوں کی قِسموں کا لحاظ رکھنا بھی ضرور ہے. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۳ : ۳۳) . ۲. (کاشت کاری) **کھیت میں پانی پہنچانے کی اُجرت** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱). [سینچنا (رک) کا حاصل مصدر].

سینچَری (ی مج ، سک ن ، فت چ) امث.
سو سال ، صدی ؛ (کرکٹ) سو رن ، سو کا کوئی سٹ. حنیف محمد پاکستان کا واحد کھلاڑی ہے جس نے ہر ملک کے خلاف سینچری بنائی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ نومبر ، ۵).

جب سینچری کے موڑ میں آیا کوئی غریب
بدلے ستم شعار نے بولر نئے نئے

(۱۹۷۳ ، ہزلیات ، ۱۲۳). [انگ : Century].

سینچنا (ی مع ، مغ ، سک چ) ف م ؛ سینچنا.
کھیت یا باغ میں پودوں اور درختوں کو پانی دینا ، آبپاشی کرنا.
جے او ہی جے سینچی جی تی را کھے پھول کلیاں جی کوئی
انتے بھیس جو لیاوے دکھاوے بارے سب کا مالی سوئی
(۱۵۶۵ ، جواہرالاسرار اللہ ، ۲۱۲). سینچی دھرتی: یعنی زمینے کہ آں را آبدادہ باشند (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۸).

سِینچا کروں گا کیاریاں گلزارِ دہر میں
قاتل گماں ہے زخم پہ چاہِ عمیق کا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸). اُس کے اُجڑے ہوئے گلزار میں بھی ایک پودا بچ رہا تھا اسے وہ خونِ جگر سے سینچتی رہی . (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۹۳). غالباً یہ «بید» ... کا درخت تھا، اسے دریا کا پانی سینچتا تھا. (۱۹۸۹ ، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۳۷۱). [س : سِنچ (ت) (सिच (ति)].

سِینچَن ہار (ی مج ، مغ ، فت چ) صف مذ ؛ (مث: سینچن ہاری).
سینچنے والا ، درختوں اور پودوں کو پانی دینے والا.

ایسی کھیتی کیونکہ ہری ہو
جس کی سینچن ہاری مری ہو

(۱۹۴۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۲۶۵). [سینچَن (سِینچنا (رک) سے) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سِینچُونی (ی مج ، مغ ، و مع) امذ.
(آب پاشی) کھیت میں پانی دینے والا مزدور (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱). [سِینچ (سِینچنا (رک) سے) + ونی ، لاحقۂ فاعلی].

سِینْخیا خَط (ی مج ، مغ ، سک خ ، فت خ) امذ.
(رنگ کاری) جھاڑُو کی سینک (سینخ) کے مانند رنگ کی بنائی ہوئی باریک لکیر (ا پ و ، ۱ : ۱۵۹). [سِینخ (سِینک (رک) کا بگاڑ) + یا ، لاحقۂ صفت + خَط (رک)].

سینْد (۱) (ی مج ، مغ) امث ؛ ـــ سینْدھ.
وہ کناؤ جو چوری کرنے کے لیے دیوار میں ڈالا جائے ، نقب. جہاں چور ہے وہاں سیند بھی موجود ہے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۶۷). جب گھر کی جمع پُونجی سیند کے راستے نِکل جائے تب قرض بانٹنا ابھی نہیں. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲). [سینْدھ (رک) کا مُتبادل اِملا].

ـــ پڑْنا محاورہ.
چوری کے لیے دیوار میں سُوراخ کیا جانا ، نقب زنی ہونا ، نقب کے ذریعے مال چوری ہو جانا. کئی آدمی باہر سے بولے: کہاں ہے پنڈت جی؟ کوئی سیند پڑی ہے کیا؟ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۳۱).

ـــ دینا / لگانا محاورہ.
چوری کرنے کے لیے دیوار میں سُوراخ کرنا ، نقب زنی کرنا ، نقب لگانا.

تری دیوار میں ہم سیند دیکر اندر آ جاتے
بھلا شب کو اگر در بند ہو جاتا تو کیا ہوتا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۳۶). شب کو ڈاکوؤں نے بھاپا اور دوسری کوٹھری سے سیند دے کر چاہا کہ زیور نِکالیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳۱). نقب ، سوراخ ؛ سیند لگانا دیوار پھوڑ کر سُوراخ کرنے کو کہتے ہیں اس کا بھروپ سور ہے جس میں «انگ» لگا کر سرنگ (سورنگ) بنایا گیا ہے. (۱۹۷۱، اُردو کا رُوپ ، ۳۳۶).

ـــ لگْنا محاورہ.
رک : **سیند پڑنا.** اگر مرزا علی رضا کو نہ کوتوالی ہوتی تو دن کو سیند لگتی. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۵).

ـــ مارْنا محاورہ.
رک : **سیند دینا / لگانا.**

گھروں میں اندھیرے میں ماریں وہ سیند
عُصاۃٌ قُساۃٌ وَلا یَرْحَمُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۳).

سینْد (۲) (ی مج ، مغ) امث ؛ ـــ سینْدھ.
ایک قِسم کی کھجری یا ککڑی (نوراللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

سینْدا (ی مج ، مغ) امذ ؛ ـــ سینْدھا.
ایک قِسم کا نمک جوکان سے نِکلتا ہے، پہاڑی نمک ، لاہوری نمک. اگر اسی رنگ میں کپڑے دھونے کا سوڈا اور سینْدا نمک ڈال کر آگ پر گرم کر کے اِستعمال کیا جائے تو رنگ پُختہ ہو جائے گا. (۱۹۴۶ ، کاغذ بنانا ، ۹۱). لال : سُرخ ، سینْدا نمک (لال نمک) سیندُور (لال رنگ کا ایک بُرادہ). (۱۹۷۱ ، اُردو کا رُوپ ، ۳۳۶). [س : سیندھو सैंधव].

سِینْدُر (ی مج ، مغ ، ضم د) امذ.
رک : **سینْدُور.**

دیکھ پڑتا ہے کہیں رستہ اندھیری رات میں
اوس پری کی مانگ میں البتہ سیندُر چاہیے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۸۹). [سینْدُور (رک) کی تخفیف].

سینْدُری (ی مج ، سک ن ، ضم د) امث.
(ٹھگی) مونگا (دکنی ٹھگوں کی اِصطلاح) (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۱۹۵). [مقامی].

سینْدْنا (ی مج ، غنہ ، سک د) ف م ؛ ـــ سینْدھنا.
پانی نِکالنا ، پانی کھینچنا ؛ چُھپی ہوئی چیز برآمد کرنا. اِستنباط کا لفظ مشتق نبط سے ہے ، نبط پانی کو جو باؤلی کھودنے بعد اوّل نِکلتا ہے کہتے ہیں وہ پانی سیندنے کو استنباط کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۲۱). [س : سِیَنّدَی (ت) स्यन्दय (ति)].

سینْدُور (ی مج ، مغ ، و مع) امذ ؛ ـــ سِنْدُور.
کیمیاوی طریقے سے سِیسے کا تیّار کیا ہوا سرخ رنگ کا سفوف جسے عام طور پر ہندو عورتیں مانگ میں بھرتی ہیں ، ہندو ماتھے پر اس کا ٹیکا لگاتے ہیں ، اس کے کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے.

پلک کانٹے نین باندیا نجاوے خیال تیرے کن
رقم اس خیال مو پیشانی کوں سیندُور کر ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۵).

قشقہ صندل کا بیچ میں سیندُور
برسے ماتھے پہ جس سے نُور پہ نور

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۴).

سر کے بالوں میں وہ سیندور بھری مانگ ہے یوں
جس طرح ابر میں گردوں پہ کماں نکلے ہے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۳).
سیسے سے بنتا ہے سفیدہ بھی
اور سیندور بنتا ہے اس کا
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۵۶). اس نے مُنہ پر سیندور مل رکھا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۱) .
[س : سِندُور सिन्दूर].

---چڑھانا محاورہ.
سیندُور بھینٹ کرنا ، پُوجا پاٹ کے رسوم ادا کرنا.
ہم نے سیندور چڑھایا ہے بُتوں پر اتنا
اب کے لال آندھیاں اُٹھنے کو ہیں بُتخانے سے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۳۰).

---دینا محاورہ.
سیندور کھلانا جس سے آواز بیٹھ جائے ، آواز بند کرنا.
کس نے سیندُور دے دیا شاعر
بیٹھی جاتی ہے آپ ہی آواز
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۶).

---کھانا محاورہ.
آواز بیٹھ جانا ، خاموش ہو جانا ، چُپ رہنا.
لُطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا
خونِ دل پینا ہے یہ کھانا مُجھے سیندُور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰).

---کِھلانا محاورہ.
سیندُور دینا ، زبان بند کر دینا ، خاموش کر دینا.
کیوں نہیں بولتے سحر کے طیور
کیا شفق نے کِھلا دیا سیندُور
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۱).
کِھلایا ان کو جب سیندُور افضل حق کے منطق نے
تو دینے لگ گئے کھسیانے ہو کر طعنہ چندوں کا
(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۷۵۷). کسی نے ہاں میں سیندُور کھلا دیا. (۱۹۸۴ ، کیمیاگر ، ۲۹).

---نہ لگائیں تو بھتار کا مَن کیسے رکھیں کہاوت.
اگر بناؤ سنگار نہ کریں تو خاوند کو کیسے خوش کریں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

سیندُورا (ی مج ، مغ ، و مع) امذ ؛ ~ سینڈُھورا.
(موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جو ہنڈول راگ کا پُتر مانا جاتا ہے. کھماج ، جھنجھوٹی ، بھیرویں ، سیندورا ، تلک کامود ، پیلو وغیرہ چھوٹی چھوٹی مزیدار راگنیاں اہل مذاق کے تفنّن کے لئے منتخب کی گئیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۸۳). [س : سِنڈُھر सिन्दूर].

سیندُوری (ی مج ، مغ ، و مع) صف.
سیندور کے رنگ کا ، سرخ ، تراکیب میں مُستعمل.

---آم امذ.
ایک قسم کا آم جس کا بالائی حصہ سُرخ ہوتا ہے ، سُرخا ، سیندوریا. ناک کے اِدھر اُدھر سیندوری آموں کے سے دو لال لال داغ تھے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۱۹). مالی نے جواب دیا ، جی ، گولے اور سیندوری آم تو میں نے صبح اُتار کر گھر بھیج دیئے تھے اب کسی اور درخت سے اُتار دیتا ہوں. (۱۹۴۹ ، خاک اور خون ، ۱۶۳). [سیندُوری + آم (رک)].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سیندور سے تیار کیا ہوا رنگ ، سُرخ رنگ (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۴۳). [سیندُوری + رَنگ (رک)].

سینڈُوریا / سینڈُورِیَہ (ی مج ، مغ ، و مع ، کس نیز سک ر / فت ی). (الف) امذ.
آم کی ایک قسم جس کا بالائی حصہ سُرخ ہوتا ہے.
کبھی سینڈُوریے کی سائل تھی
کوّا بگلے پہ جان مائل تھی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۱).
جو سینڈُوریہ ان میں ہیں بے شُمار
ہیں لعل بدخشاں بھی اُن پر نثار
(۱۹۳۲ ، بےنظیرشاہ ، کلام بےنظیر ، ۲۹۸). (ب) صف. سُرخ. خشخاشی ، فالسی ، ملاگیری ، سیندوریا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۱۳). [سینڈُور + یا / یہ ، لاحقۂ صفت].

سینڈَہ (ی مج ، مغ ، فت د) امذ.
رک : سینڈا.
وہاں تھے پلیلہ و سینڈہ نمک
دوبہ کھانے جن مرد دیسے جھمک
(۱۶۱۴ ، بھوگ بل ، ۸۹). [سینڈا (رک) کا متبادل اِملا].

سینڈی (ی مج ، مغ) امث ؛ ~ سینڈھی.
جنگلی کھجور ؛ کھجور کے درخت کا رس جس کے پینے سے سرور ہوتا ہے ، کھجور کی شراب. فصل اول سو حقائق علف ہور درختاں بھنگ اور سینڈی. (۱۵۸۲ ، پنج گنج ، جانم ، ۲۹).
ماڑی سینڈی کھجوری تاڑی و بھنگ و بوزا
کیا ہے مجھے سو لب سوں کرتی ہے بس سندر مست
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۵).
عاشقِ بیتاب کیا سینڈی کا اب نیرا پیئے
کیوں نہ اوس سیں خونِ دل کا کھینچ کر شیرا پیئے
(۱۷۷۲ ، دیوان قاسم ، ۱۸۳). شراب یا سینڈی یا گانجہ بھنگ وغیرہ کا نام لینا ہووے تو یہ نام صریح نہ لیوے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۶). مُلزم نے متوفی کے اوپر سینڈی کے درخت کاٹنے کی چُھری لے کر حملہ کیا. (۱۸۹۵ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۵). [سینڈ ~ سنڈھ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانہ (---فت ن) امذ.
شراب خانہ ، کلال کی دوکان. اس کے آگے ایک سینڈی خانہ تھا جس کے سامنے سرِ شام ایک ہجوم رہتا تھا. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، گریز ، ۹). [سینڈی + خانہ (رک)].

سینڈھ (۱) (ی مج ، غنہ) امث.
کھجری کی قسموں میں سے ایک کا نام جسے سونڈھی بھی کہتے ہیں ، بھونٹ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

سینڈھ (۲) (ی مج ، غنہ) امث؛ ← سینڈ.
۱. وہ سوراخ جسے چور مکان کے اندر گھسنے کے لیے دیوار پھوڑ کر بنا لیتے ہیں ، نقب ، کونبھل ، کوبل. ٹھا کر صاحب سر پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے ، بولے کہیں سینڈھ نہیں ، ... سمجھ میں نہیں آتا چور آیا کدھر سے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۲۷). ۲. **(کاشت کاری) سوت ، کنُوئیں کے اندر پانی کے رساؤ کی نالی** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۱). [س : سَنْدِھ सन्धि].

---چور (---و مج) امذ.
نقب زن (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینڈھ + چور (رک)].

---چوری (---و مج) امث.
نقب زنی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [سینڈھ + چوری (رک)].

---دینا محاورہ.
نقب لگانا ، نقب لگا کر چوری کرنا.

شب سینڈھ جو دی داغ کی اک چور نے اِنشا
تو ہو گئی سب صبر کے اسباب کی چوری

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۸). آخرکار ہم نے چوکیدار کو اسی دم کچھ چٹا کر سینڈ دی ، گھر میں گھسے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲). وہ چوروں کی اعانت کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ کیونکر وہ گھروں میں سینڈ دے کے لوگوں کا مال غائب کریں اور پولیس والوں سے بچ کر نکل جائیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۸۸).

---کٹ جانا محاورہ.
نقب کے ذریعے مال کا نکل جانا. جہاں کوئی بھاری گٹھری بوڑھی گرہ ہوئی بجھواڑے سے سینڈھ کٹ گئی. (؟، اودھ پنچ لکھنؤ (نوراللغات)).

---لگانا محاورہ.
رک : سینڈھ دینا. اس کوٹھری میں سینڈھ لگاؤ اوس کی ساری پونجی اس میں رہتی ہے. (۱۸۸۴ ، پولیس ڈراما ، ۶). کسی جوہری کی دکان میں سینڈھ لگانے کی علت میں ... سزا بھگت رہے تھے. (۱۹۳۵ ، لنڈن کے اسرار ، ۸۹). مجھے ایسے لگ رہا تھا ، جیسے وہ میرے دل میں سینڈھ لگانا چاہتا ہو. (۱۹۷۹ ، ربت کی دیوار ، ۳۶).

---مار امذ.
نقب زن ، سینڈھ چور (پلیٹس). [سینڈھ + مار (مارنا) ، لاحقۂ فاعلی].

---مارنا محاورہ.
رک : سینڈھ دینا. اگر چور سینڈھ مارتے ہوئے دیکھا جائے اور کوئی اُسے مار بیٹھے اور وہ مرجائے تو اس کے لیے خُون کیا نہ جاوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۹۵). جیسے کوئی آدمی اس وقت چور کے کندھے پر ہاتھ رکھ دے جب وہ سینڈھ مار رہا ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۰۷).

---ماری امث.
نقب زنی ؛ سینڈھ چوری (پلیٹس). [سینڈھ مار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

سینڈھ (۳) (ی مج ، غنہ) امث.
سینڈھی (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.

---بَن (---فت ب) امذ.
سینڈھی کے درختوں کا جنگل. سینڈھ بن میں صبح سے شام تک سینڈھی کے درختوں پر کوئی نہ کوئی چڑھا ہوا دکھائی دیتا. (۱۹۷۳ ، بھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳). [سینڈھ + بَن (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ ؛ ← سینڈھی خانہ.
وہ جگہ جہاں سینڈھی فروخت ہوتی ہو ، کلال خانہ. سینڈھ خانے میں ... غریب اور غریب تر اور ہندو مسلمان کی کوئی تخصیص نہ تھی. (۱۹۷۳ ، بھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۵). [سینڈھ + خانہ (رک)].

سینڈھا (۱) (ی مج ، مغ) امذ ؛ ← سینڈا.
پہاڑی نمک ، معدنی نمک خواہ کسی رنگ کا ہو ، سفید پہاڑی نمک. اس کی بلندی تین ہزار فیٹ سے زیادہ نہیں ہے ، سینڈھا نمک اسی پہاڑ سے آتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیہ گیتی ، ۲ : ۳). سب ہانڈیوں میں سینڈھا نمک ڈالا گیا. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۱). [س : سَیندھو सैन्धव].

---لون / نون (---و مج / و مج) امذ.
پہاڑی نمک ، معدنی نمک. سینڈھا لون ، نمکِ سنگ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۲۹۹). سینڈھا نون اور سفید کھانڈ ہم وزن لے کر پھا کنے سے چوٹ کا درد زائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵۴). [سینڈھا + لون/نون (رک)].

سینڈھا (۲) (ی مج ، مغ) امذ.
رک : سیند ، ایک قسم کی کھجری ، سینڈھ. سینڈھا اور کھجری گرم و خشک ہیں. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۵). سینڈھا اور کھجری ، مکا اور کپاس اور جوار وغیرہ اجناس خریف کے ساتھ بوئی بھی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۰۷). [سینڈھ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سینڈھنا (۱) (ی مج ، غنہ ، سک دھ) ف م.
سادھنا ، برقرار رکھنا ، روکنا ، تھامنا. تجویز کی کہ بازار کو جا کر میّت کا سامان لاؤں اور تجھکو غُسل دے کر کفنا کر تیرا جنازہ تیّار کروں تو اپنا دم سینڈھا رہ. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۶۸). [سادھنا (رک) کی ایک شکل].

سینڈھنا (۲) (ی مج، غنه ، سک دھ) ف م.
سوراخ کرنا ، کھودنا (ماخوذ : پلیٹس). [سینڈھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سینڈُھور (ی مج ، مغ ، و مع) امذ.
رک : سینڈور جیسے اس کے ماتھے پر سینڈھور کی بندی صاف نظر آتی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۸). [سینڈُور (رک) کا متبادل املا].

سینڈھی (۱) (ی مج ، مغ) امث ؛ ←سینڈی.
۱. **جنگلی کھجور کا درخت ، یہ درخت تاڑ سے چھوٹا مگر اس سے ملتا جلتا ہوتا ہے ، اس کی ڈالیاں پتلی لمبی اور لڑھی اور زمین کی طرف جھک ہوئی ہوتی ہیں ، اس کے پھل کا مزہ ، چھلکا ، رنگ ، شکل اور گٹھلی دیسی کھجور کی طرح ہوتی ہے.** ایک بیخ نرم لکڑی کی جس کے واسطے سینڈھی یا تاڑ کی نرم لکڑی زیادہ پسند کی جاتی ہے. (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۱۲۸). اکثر جنس تاڑ سے شیریں عرق نکلتا ہے ، جن میں سے مخصوص ناریل ، تاڑ ... اور سینڈھی ہیں (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۲). اس پھڑے سے جھاڑو بھی بنائی جاتی جیسے سینڈھی کی جھاڑو کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۲).
۲. **سینڈھی درخت کا رس جو نشہ آور ہوتا ہے.**

کہو کیا عیب ہے بولو بٹھی تاڑی سینڈھی پینا
کبھی اونی عیب کو گے نیں موی عورت کوں پینے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۲). بانکے والوں کو ... تھوڑی سی سینڈھی منگا دی. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جون ، ۹۷). یہ نہ کسی سے لڑتا جھگڑتا نہ سینڈھی شراب پیتا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳). حیدرآباد کی سینڈھی : شراب اور تاڑی سے بالکل مُختلف چیز ہے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۲).
[رک : سینڈی].

--- بَن (---فت ب) امذ.
سینڈھی کے درختوں کا جنگل. جہاں سینڈھی کے درختوں کا جنگل ہوتا اسے سینڈھی بن یا سینڈھ بَن کہتے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۲) [سینڈھی + بن (رک)].

--- خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں سینڈھی فروخت ہوتی ہے ، سینڈھ خانہ ، کلال خانہ. سینڈھ خانہ یا سینڈھی خانہ اس جگہ کا نام تھا جہاں سینڈھی فروخت ہوتی تھی ، اسے کلال خانہ بھی کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳). [سینڈھی + خانہ (رک)].

سینڈھی (۲) (ی مج ، مغ) امث.
ایک قِسم کی پھوٹ جو بہت خوشبودار ہوتی ہے ، چھوٹی ککڑی جو مُختلف خوشنما رنگ اور ذائقے کی ہوتی ہے. ککڑیاں ! جن کا خوشگوار خوشبو کے سبب سینڈھیاں نام پڑ گیا ہے ، میٹھی بھی ہیں ، کھٹ مٹھی بھی. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۳۵).
[سونڈھی (رک) کا محرف].

سینڈھی (۳) (ی مج ، مغ) امث.
(جرائم پیشہ) سینڈھ ، نقب زنی ، کومل (اپ و ۸ : ۱۹۵).
[سینڈھ (۱) + ی ، لاحقۂ تانیث].

سینڈھی (۴) (ی مج ، مغ) امذ.
سینڈھ لگانے والا ، نقب زن (پلیٹس). [سینڈھ (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سینڈِھیا (ی مج ، مغ ، کس دھ) امذ.
رک : سینڈھی (۴) (پلیٹس). [سینڈھ + یا ، لاحقۂ نسبت].

سینڈھیا (ی مج ، غنہ ، سک دھ) امذ.
چتراولا سانپ کی ایک قِسم جس کا رنگ آسمانی ہوتا ہے. سینڈھیا چتراولا : یہ آسمانی ہے اور خطِ سیاہ اور سفید و سرخ و سبز و زرد متوازی پُشت پر رکھتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۰). [مقامی].

سَینڈ (ی لین ، سک ن) امث.
ریت ، بالو ، ترا کیب میں مستعمل. [انگ : Sand].

--- اِسٹون/سٹون (---کس ا ، سک س ، و مج ، سک س ، و مج) امذ.
ریتیلا پتھر ، بُھربُھرا پتھر. پتھر کا وزن اور حجم : سینڈ سٹون ، ۳۹۰۰. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ہینڈ بک ، ۲ : ۵۸۲). حجرالرمل (سینڈ اِسٹون) ، یہ ایک عام نام ہے جس کا اطلاق ان تمام صخور پر ہوتا ہے جو ریت سے بنتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۹). [انگ : Sand Stone].

--- باتھ امذ.
۱. (کیمیا) **گرم ریت کا برتن جو یکساں حرارت پہنچانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے.** مقطر شدہ نمک کے محلول کو چینی کی پیالی میں لے کر سینڈ باتھ پر گرم کریں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۱۷).
۲. (طِب) **ریگ کا حمام ، اس قسم کے حمام میں کسی ماؤف عضو یا سارے بدن کو تابہ گردن گرم اور خشک ریگ میں کچھ دیر کے لیے دبا دیتے ہیں** (مخزن الجواہر ، ۳۰۹) [انگ : Sand Bath].

--- پیپَر (---ی مج ، فت پ) امذ.
ریت یا کونی اور کُھردرا مادہ ، چپکا ہوا کاغذ جس سے لکڑی اور دھات وغیرہ صاف کرتے ہیں ، ریگ مال. مناسب ہو گا کہ عدالت مسٹر کولی کو ہدایت کر دے کہ وہ آئندہ جب اجلاس پر آئیں تو اپنے سر پر اچھی طرح سینڈ پیپر (ریگمال) مل کر آیا کریں. (۱۹۲۸ ، فرحت ، مضامین ، ۱ : ۸۸). [انگ : Sand Paper].

--- فِلائی فِیوَر (---کس مج ف ، ی مع ، فت و) امذ.
(طب) **ریت مکھی کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا بخار جس میں جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے.** ریت مکھی کا بُخار...گرم ممالک مثلاً ہندوستان ، سیستان اور مصر وغیرہ میں ایک قسم کی چھوٹی سی مکھی کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے ، سینڈ فلائی فیور. (۱۹۲۳ ، مخزن الجواہر ، ۳۲۲). [انگ : Sand Fly Fever].

سینڈ (ی مج ، مغ) امذ؛ ← سیہنڈ ، سینڈھ ، سینڈھا ، سینہڑ.
ایک خاردار پودا جس میں سے دودھ نکلتا ہے ، تھوہر ، زقوم.

بھی لے سینڈ ہندی کیرا رس اجال
بچھیں دود چھیلی کا بھی اس میں گھال

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۹۱).

منگی کھان تو سینڈ لیا کر کِھلائیں
منگی نیر تو خوی انکو پِلائیں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۳۶). مارے بُھوک کے سینڈ کھا جاویں گے. (۱۸۷۳ ، کرامت علی ، مفتاح الجنت ، ۶). یک جاتی پھولوں کی مثالوں کے لیے سیہنڈ ، سینڈ ، کاندوری ، کھیرا کے پھولوں کا مطالعہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۶۹). [س : سیہنڈَ ، سیہنڈَ सीहुण्ड सेहुण्ड:].

سَینڈل (ی لین ، سک ن ، کس ڈ) امذ نیز امث.
کھلا جوتا جس میں ایڑی کی طرف پٹا لگا ہوتا ہے اور بکلس سے بند کیا جاتا ہے ، پٹے دار چپل. پاؤں میں چھوٹے چھوٹے سبز سوید کے سینڈل تھے. (۱۹۷۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۶). میں نے اپنا پاؤں چپّل سے باہر نکالا اور اس کے پاؤں پر رکھ دیا اس نے بھی اپنی سینڈل اتار دی. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۹). [انگ : Sandal].

سینڈو (ی مج ، سک ن ، و مع) امذ.
(کاشتکاری) **گہری کھود کرنے والا بھاری قسم کا ہل** (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۸۰). [مقامی].

سَینڈوچ (ی لین ، سک ن ، ڈ ، کس و) امث ؛ امذ.
ڈبل روٹی کے دو بلے ہوئے توس جن کے بیچ میں انڈا ، قیمہ یا سبزی وغیرہ رکھ دی گئی ہو. مُختلف قِسم کی چھوٹی سینڈوچ بھی ہونی چاہئیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معاشرت)، ۱۱۹). یہ سینڈوچ امی کی والدہ نے بنا کر دیے تھے. (۱۹۶۶، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۴۳). اپنی تھرموس ، شراب ، گلاس اور سینڈوچ نکال کر پکنک منانے لگے. (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۴۳) [Sandwich].

سَینڈی (ی لین ، مغ) امث (قدیم).
نیزہ ، بھالا.

بڑے سخت ماراں میں سینڈی و بیخ
ہوا حال بد جیوں بھتر بر کے میخ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۶). [مقامی].

سینڈھ (ی مج ، غنہ) امذ.
سینڈ ، تھوہر کا درخت. ایسی چیزوں کے واسطے چاہئے محنت کریں محنت کرنے والے ، بھلا یہ بہتر مہمانی یا درخت سینڈھ کا . (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۳۱). [سینڈ (رک) کا ایک اِملا].

سینڈھا (ی مج ، مغ) امذ.
سینڈ ، تھوہر ، سینڈھ. کھانے کو سینڈھے کا پھل ملے گا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۰۸). [سینڈھ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

سینڈھی (ی مج ، مغ) امث.
ایک قسم کا پتھر ، انجنی ، جو بادنجانی رنگ بنانے کے کام آتا ہے. انجنی نام ایک پتھر ہے مشہور اور معروف کہ اس کو سینڈھی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۶). [مقامی].

سینَری (ی مع ، سک ن) امث.
۱. **منظر ، مناظر فطرت ، مظاہر قُدرت.** اس وقت عجب سینری پیش نظر ہے. ایک طرف تو حاضرین جلسہ بُت بنے ہوئے اور ایک سمت نواب ہیں کہ ایک ہاتھ قبضہ پر ہے دُوسرا حکیم صاحب کی کلائی پر.(۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۷). ۲. **قُدرتی مظاہرات کا منظر ، فطرت کا نظارہ.** لوسرن اور اس کے قُرب و جوار کو یہاں کی سینری کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں.(۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۶). کتاب فطرت کے مطالعہ کرنے والوں نے بہت سی دل لبھانے والی سینریاں دیکھی ہوں گی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۹۶). ۳. **تماشاگاہ یا تھیٹر کا پردہ جس پر مناظر فطرت بنے ہوں.** سین کے مرکبات مثلاً سینری (فضا ، بہار یا سامان جس سے تھیٹر کا اسٹیج سجایا جائے) ڈرامائی سِین، ڈراپ سین (آخری سین). بھی اردو میں رائج ہیں.(۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۸۵). [انگ : Scenery].

سینڑی (ی مع ، مغ) امث.
کھیت کے ڈھیلے توڑنے اور زمین ہموار کرنے کا ہل ، سراون. سینی (چوکی) بھی اس دیار کی مطابق ہل کے ناقص ہے یعنی چھوٹی سی بانس کی سینڑی یا چھوٹا سا تختہ. (۱۸۴۵ ، دولت ہند ، ۲۱). [س : سیر सीर ـ ہل + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَینز/سَینس (ی لین ، سک ن) امث.
رک : **سائنس.** جہاں تک ہم سے ہو سکے یورپین لٹریچر اور یورپین سینز میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجے کی ترقی کریں. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۳۸). عربی ... کو میں دل سے مقدس سمجھتا ہوں اور جو اس قابل بھی ہے کہ تمام علوم اور سینس اس میں لائے جا سکتے ہیں. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۴۲). [انگ : Science].

سَینس (ی لین ، سک ن) امذ ؛ امث ؛ ← سنس.
مفہوم ؛ احساس ، عقل ، سمجھ. یہاں کے جانوروں میں تو ذرا روڈ سینس نہیں ہے. (۱۹۶۴ ، آبلہ پا ، ۱۸۳). یہ سب قصے پرانے ہو چکے ہیں . اب سینس اور سمجھداری کا مفہوم بدل گیا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۷). [انگ : Sense].

سِینسار (ی لین ، مغ) امذ (قدیم).
دُنیا ، عالم ، کائنات.

جتے پادشاہاں ہیں سینسار کے
بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹).

اُچھو کیوں نہ او جھاڑیوں باردار
کہ ہے جس سوں آرام سینسار کار

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۹). [سنّسار (رک) کا قدیم اِملا].

سینسر (ی لین ، سک ن ، فت س) امذ ۔سسنسر.
سرکاری طور پر کتابوں ، اخباروں یا فلموں وغیرہ کی جانچ پڑتال کر کے انہیں کلّی یا جزوی طور پر مخربِ الاخلاق ، باغیانہ یا خلافِ مفادِ عامہ قرار دیتے ہوئے ان پر پابندی لگانا نیز کتابوں وغیرہ کی سرکاری جانچ پڑتال. ہم سب سے پہلے اس کے خلاف آواز اٹھاتے بلکہ اس سینسر کی بھی مخالفت کرتے جو ہماری آزادی کے لئے خطرہ پیدا کر رہا ہے (۱۹۸۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۵). [انگ : Censor].

سینک (ی لین ، فت ن)
۱. (کمھار) **صحنک** (عربی)، **چھوٹی رکابی ، عربی لفظ ہے اردو میں شامل ہو کر مٹی کی بڑی رکابی کے لیے جو نیاز نذر کے موقع پر استعمال کی جائے مخصوص ہو گیا ہے** (ا پ و ، ۳ : ۱۳). ۲. **نیاز ، نذر ، فاتحہ ، خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز.** بھتیجی کے ہاں جائیں گی نیاز میں شریک ہوں گی نماز میں شریک ہوں گی. کیا بیگم وہاں سِنک ہے ، ہاں بی ہاں سینک ہے. (۱۹۰۱ ، راقم، عقدِ ثریا ، ۷۷). [رک : صحنک].

سَینک (ی لین ، کس ن) صف ؛ امذ.
سینا (فوج) سے متعلق یا منسوب ؛ گارڈ ، سنتری ؛ طلایہ؛ فوجی ملٹری ، سپاہی ؛ صف بند سپاہیوں کا دستہ (ماخوذ : پلیٹس). [س : सैनिक].

سینک (ی مع ، غنہ) امث ۔سیک.
۱. **(مونج وغیرہ کی) تیلی ، لمبا تنکا جیسے جھاڑو کی تیلی.** پکڑ اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر، ۴۳۹). خیر بڑی مشکل سے ایک خشخاش کے برابر راکھ سینک سے اس کو کھلا دی. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۱). جب کہ اسلام کی جھاڑو کا بندھن ٹوٹ کر ساری سینکیں بکھری ہوئی ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۵). اس بوڑھے نیم کی سینک سوگوار ماں نے کانوں میں پہن لی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۶۷). ۲. (اَ) **(کاشتکاری) کانس کے طرّے کی سرکی یا سلائی** (ا پ و ، ۶ : ۸۰) (اَا) **(ٹوکری سازی) ایک قسم کی گھانس کی سرکی یعنی طرّے کا ڈنٹھل جو عمدہ قسم کی ٹوکریاں وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے** (ا پ و ، ۳ : ۶).

بھی سینک یا کانس پانی کی گھانس
زمین و ہوا آب و آتش اداس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳). سینکوں کی بنی ہوئی ٹوپی سر پر تھی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۶). ۳. **وہ روئی یا روئی میں لپٹی ہوئی تیلی جسے عطر میں ڈبو کر کان کے اوپر رکھ لیتے ہیں.**

جو کوئی سونگھے وہ سمجھے عطر کی یہ سینک ہے
کوئی تنکا بھیر لے گر وہ سجن پر کان میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۲). سڑک پر خوانچے والے پھرتے تھے ... کان میں سینکیں گھُرسی کمر بندھی تھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۴۸). ۴. **خلال ، دانت کریدنے کی سلائی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۵. **ناک یا کان چھید کر اس میں تنکا یا سینک رکھ دیتے ہیں تا کہ سوراخ بند نہ ہونے پائے.**

سینک تیری ناک کی عطار نے پائی مگر
عطرِ خس میں صاف خود بینی کی ہے بو ان دنوں

(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۱۷۵). ۶. **تنور سے روٹی نکالنے کی جوڑی کا ایک گز ، طوطا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۷. **(مجازاً) دھاری ، لکیر** (پلیٹس). [غالباً س : شنکھا یا شنکھنی शङ्खिनी ' शङ्खिका].

---(کا) سا صف.
دبلا پتلا ، نحیف ، کمزور. جھاڑو کو بدن سے نہ لگنے دو نہیں تو بدن سینک سا ہو جائے گا. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۵۸). ادھر آپ نے کپڑے اتارے ادھر مجھے رونا آیا سینک کے سے تو آپ کے ہاتھ پانوں ہیں پلی پلی انسان گن لے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۷۴).

---سڑپّے (---ضم س ، فت ڑ ، شد پ) امذ ؛ ج.
(طنزاً) **فضول خرچی ، اسراف ، بیجا صرف** (فرہنگ آصفیہ). [سینک + سڑپّے (سڑپا ، سڑپنا کا حاصل مصدر کی جمع)].

---سڑپّے تو لالہ جی کے ساتھ گئے ، اب تو دیکھو اور کھاؤ کہاوت.
اب آگے سے بھی زیادہ کفایت کے عادی ہو جاؤ ، پہلے سے زیادہ جز رسی پر کمر باندھو. کہتے ہیں کہ ایک کنجوس بنیا اپنے **گھر والوں کو اتنا گھی کھانے کو دیتا تھا جتنا جھاڑو کی سینک میں لگ جاتا تھا. جب وہ مرا تو بیٹا اس پر بھی سبقت لے گیا. وہ گھی کی ہنڈیا کھانے کے وقت لے بیٹھتا اور گھر والوں سے یہ کہتا ، سینک سڑپّے ... دیکھو اور کھاؤ یعنی صرف گھی کی ہنڈیا کو دیکھ دیکھ کر کھانا کھاؤ. جب سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل بخیل کی نسبت بولا جانے لگا.** سینک سڑپّے تو لالہ جی کے ساتھ گئے اب تو دیکھو اور کھاؤ: یہ مثل ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں یہ نسبت پہلے کے اور زیادہ کفایت شعاری کرنے کی تاکید کی جائے. (۱۹۳۵ ، اردو ، اپریل ، ۳۳۹).

---سلائی (---فت س) صف.
دبلا پتلا ، نحیف ، کمزور. اِتنی بڑی پچھتا عورت کے ہاتھ سینک سلائی اور پیٹ قدحہ. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۹). یہ دونوں وہی لڑکے تھے جنھیں اس روز تانیا نے گھاٹ پر دیکھا تھا ایک سینک سلائی لم ڈھینگ اور دوسرا گول مٹول. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۴۳). [سینک + سلائی (رک)].

---کھڑی رکھنا محاورہ.
اپنا چاہا ہوا کرنا (جامع اللغات).

---کھڑی رہنا/ہونا محاورہ.
۱. **عموماً بھنگ کے گاڑھے پن کے لیے استعمال کرتے ہیں ، بہت گاڑھا ہونا.**

مِژگانِ سبزہ رنگ جگر میں گڑی رہے
گاڑھی چھنے وہ ، سینک بھی جس میں کھڑی رہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۶). وہ ایسی بھنگ پیتا ہے کہ

جس میں گاڑھے بن کے سبب سینک کھڑی ہے۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۷۶)۔ ۲. **دھاک بیٹھنا ، رعب و دبدبہ قائم ہونا.** یہ دیکھیے ایک تھانے کے یہ مہتمم ہیں ، علاقے بھر میں سینک کھڑی ہوتی ہے۔ (۱۹۵۹ ، گناہ کا خوف ، ۹۰)۔

---ماں صف.
سینک کی مانند ؛ دبلا پتلا.

چاہت کا بوجھ بیچ میں ہے دیکھیں کون اٹھائے
وہ دھان پان سا ہے تو میں سینک ماں سا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳۹)۔ [سینک + س : ماں (رک)]۔

سینک (۲) (ی مع ، غنہ) امث.
رک : سیخ. کسی نے کہا میاں شہدے صاحب پیسے کے سینک کے کباب لاؤ . (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۱۱) .
[سیخ (رک) کا بگاڑ]۔

سینک (ی مع ، غنہ) امث ؛ =سیک.
۱. **تپش ، گرمی ، آنچ ، حدت.**

سینے میں میرے کب سے اک سینک سی بہی ہے
قلب و کبد نہ ہوویں دونوں کباب کیوں کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۱)۔

پتھر بھی جس کی سینک سے دم میں پگھل چلے
کیا کیا اکڑ ہے تھے کہ اب سر کے بل چلے

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۱ : ۴۹)۔ ۲. **کسی مرض سے نجات دلانے کے لیے گرمی پہنچانا ، حرارت پہنچانا ، تڑیڑا ، ٹکور .** پنڈلیوں پر رائی کا ضماد یا پلستر یا گرم بوتل سے سینک کرائیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۵۰۳)۔ باوجود سینک اور مالش کے چلنے پھرنے سے معذور ہوں. (۱۹۱۱ ، مکاتیب اکبر، ۶۴)

میری قسمت میں تو مت پوچھو ہوا
لیپ ہیں یا سینک یا پاشوئیاں

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۲۷)۔ اف : کرنا. [رک : سینکنا]۔

---پہنچانا محاورہ.
گرمی کا اثر پہنچانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---پہنچنا محاورہ.
گرمی کا اثر ہونا. اس احتیاط سے کہ بیگم کی کلائیوں کو سینک نہیں پہنچی. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۶)۔ اماں کے تکیے کے نیچے ہاتھ ٹھونس دیے تاکہ انہیں بھی سینک پہنچے. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۳۰)۔

---دینا محاورہ.
گرم کرنا ؛ **خوب مارنا** (جامع اللغات)۔

---کر بجانا محاورہ.
توقف سے کام کرنا.

بول چپ رہنے منہ کی کھائیے گا
اک ذرا سینک کر بجائیے گا

(۱۸۷۱ ، مرزا شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۲۵)۔

---لگنا محاورہ.
رک : سینک پہنچنا. خلیل خاں کیچڑ میں گر کر لتھ پتھ ہو گئے ... حلوائی نے آواز دی کہ دولہا میاں کو بھٹی کے پاس لے آؤ کہ ذرا سینک لگ جائے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۳)۔

---لینا محاورہ.
۱. **گرم کرنا ، سکھانا ، نمی دور کرنا.** دو سطریں لکھیں اور کاغذ کو آگ سینک لینا ، کیا کروں؟ تمہارے خط کا جواب ضرور. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۷۷)۔ ۲. **پختہ کرنا ، پکانا (کباب وغیرہ کا)، بھوننا.** کوئلوں کی آگ پر سینک لیتے ہیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۳)۔

سینکا (ی مع ، مغ) امذ.
لکیر ، دھاری ، لہر دار لکیر ، جھری ، نالی (ماخوذ: جامع اللغات).
[سینک (رک) + ا ، (زائد)]۔

سینکا دینا ف م.
ٹکور کرنا. یعنی شکم پر بتیس جونک تک لگانا اور وہ جدا ہونے پر گرم سینکا دینا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۵۵۴)۔

سینکا ڈھال (ی مع ، مغ) امذ.
(فیل بانی) ہاتھی کا وصفی نام (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۷۵) .
[رک : سینگا ڈھال]۔

سینکٹے پھرنا محاورہ.
رفع تکلیف کے واسطے مددگار یا معاون ڈھونڈتے پھرنا ، پناہ تلاش کرنا. ہمارا کوئی وار چل گیا تو پھر سینکٹے پھرو گے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۰)۔

سینکچوتری (ی لین ، غنہ ، سک ک ، و مع ، فت ہ) امث.
مقدس مقام ؛ مامن ، جائے پناہ ؛ وہ مخصوص جگہ جہاں جانوروں کا شکار ممنوع ہو. شہر کی بڑی جھیل کی دوسری جانب نیا شہر بسایا گیا ہے ، اطراف میں چند پہاڑیاں ہیں ... ایک پہاڑی پر کافی بڑے رقبے میں سینکچوتری (Sanctuary) بنائی گئی ہے جس میں ہرن ، چیتے وغیرہ رکھے گئے ہیں. (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۸۳)۔ [انگ : Sanctuary]۔

سینکر (ی مع ، مغ ، ضم نیز فت ک) امذ.
سینک کا پھول ؛ اناج جو وغیرہ کی بالی کے اوپر والے مہین ریشے ؛ پودوں کے سخت ریشے. (پلیٹس). [سینک (رک) + ر ، لاحقۂ صفت]۔

---دار صف.
سینکر والا ، جس کے سینکر ہوں. گیہوں ، گندم یا کنک ، یہ گھاس کی قسم کا پودا ہے ... پودے کے لحاظ سے اس کی صرف دو قسمیں ہیں ، ایک سینکر دار دوسرا سوڑنیا. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۱۲۸)۔ [سینکر + ف ، دار ، داشتن = رکھنا]۔

سینکڑا (ی لین، غنہ، سک ک)= سینکڑہ ، سیکڑا. (الف) امذ.
ایک سو ، سو ، دس کا دس گنا ، صد ، ننانوے کے بعد کا عدد (۱۰۰) جس کے بعد ایک سو ایک آتا ہے.

ہر سینکڑے کو ایک گرہ فرض کریں
ایسی گرہیں ہزار ہوں ، بلکہ سوا

(۱۸۶۹ ، غالب، د ، ۲۵۳). ہیں ۹ سینکڑے اور ایک دہائی مل کر ۹۱ دہائیاں ہوئیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لیے ، ۲۶). (ب) م ف. **فی صد ، فی صدی.** مگر جائز ہے کہ بربہن سے انتہا دو روپیہ سینکڑا اور علی العموم پانچ روپیہ سینکڑا تک لیا جاوے. (۱۸۶۷ ،مقالات محمد حسین آزاد ، ۲۷۷). اپنی قیمتو خرید پر تیس روپے سینکڑا کا منافع پیدا کر لیتا ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶۷). [سینکڑا (رک) کا متبادل املا].

سَینکڑوں (ی لین ، غنہ ، سک ک ، و مج) امذ صف ؛ سہ سیکڑوں. **سینکڑا** (رک) **کی جمع ، کئی سو ؛ (مجازاً) بہت زیادہ ، بکثرت.** سینکڑوں تمہارے طریقے ہیں . (۱۹۲۳ ، ویدک ہند ، ۲۸۷) . [سینکڑا (بحذف ا) + وں ، لاحقۂ جمع].

سَینکڑہ (ی لین ، غنہ ، سک ک ، فت ڑ) امذ ؛ م ف. رک: **سینکڑا.** اسباب انگریزی دستکاروں کا بنا ہوا جیسا کہ روئی کے تھان وغیرہ جو ہندوستان میں بعد ادائے محصول علی القدر ساڑھے تین روپیہ سینکڑہ کے آتا ہے. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال، ۱۲۳). علاوہ جمع مالگزاری کے ایک روپیہ سینکڑہ ہم سے لیا جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، کلیات نثر حالی ، ۲ ; ۹۳). یہی عمل سینکڑہ اور ہزار والے ہندسہ کے ساتھ بھی دہرائیں. (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۷۶). [سینکڑا (رک) کا متبادل املا].

سینکنا (ی مج ، غنہ ، سک ک) ف م ؛ سہ سیکنا.
۱. **(آگ یا آنچ وغیرہ سے) گرم کرنا ، حرارت پہنچانا.**

سورج کے چشمے کا رواں آب آتشیں ہو جم رہیا
کیوں سینکنے ہس آنے کا اتنیاں کوں یک انگار آج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۸).

شمع ہر سینک کے تکیے بھی بغل میں دابے
گرم جب بھی تو شب ہجر میں پہلو نہ ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۴۴). بچے ہوئے خانوں کو ایک اُون کے ٹکڑے پر ڈال کر مضبوطی سے باندھو اور آگ کے سامنے تھوڑی دیر سینکو تا کہ پھول جائے. (۱۹۳۵ ، اُونی کام سلائیوں سے ، ۱۳). چائے کی پتیوں کو سورج کی روشنی میں خشک کر کے ہلکے درجۂ حرارت پر سینک دیا جاتا ہے تو اس طرح سیاہ چائے تیار ہوتی ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۳۱). ۲.(اُ) **بھوننا ، بریاں کرنا.**

جلتا ہے محتسب مرے جام شراب سے
اب میں کباب سینکتا ہوں آفتاب سے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۱۰). جب یہ لوگ (کباب کی طرح) آگ پر سینکے جائیں گے .(۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد، ۷۷۸). **(اا) روٹی کو توے یا ہلکی آنچ پر پختہ کرنا ، پکانا.** پیڑے بنا لیتے ہیں پھر چکلہ پر بیل کر کاغذ کے برابر پتلا کر لیتے ہیں اور ... کوئلوں کی آگ پر سینک لیتے ہیں.(۱۹۳۰ ، جامع الفنون، ۲ : ۷۳). ۳. **چوٹ درد یا ورم کی حالت میں کسی عضو کو گرمی پہنچانا ، سکائی کرنا ، ٹکور دینا.**

آتشِ گُل سے جو اس کو سینک دے اے باغباں
دور ہو جائیں ابھی سب درد ہائے عندلیب

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۲).

لے ذرا سینک دے تُو ہی مرے دل کی چوٹیں
کہ ترے پاس تو ہے شعلۂ رُخسار کی آنچ

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۸). کبھی ... آگ میں کسی چیز کو ڈال کر چاہا جاتا ہے کہ ایسے مریض کو اس سے سینکا یا داغا جائے جو براہ راست آگ کی حرارت برداشت نہیں کر سکتا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۸۵). ۴. **تانت یا چمڑے سے منڈھے ہوئے ساز کو گرمی پہنچا کر سخت کرنا.**

کبھی ابرو کی جب غصے سے دیکھے
کماں چڑھتی ہے جیوں آتش کے سینکے

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۹).

جلوۂ حسن سے یوں دل ہے ہمارا سوزاں
جس طرح سینکتے ہیں آگ پہ نقارے کو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹۲). ۵. **لکڑی کو نرم کرنے کے لیے آنچ دینا.**

اوس کی مژگاں ہو نہ سیدھی لاکھ دل اپنا جلے
یہ نہیں وہ چوب جس کو سینک کر سیدھی کریں

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۹۱). ۶. **تاپنا ، اپنے جسم کو گرماہٹ پہنچانا.** ایک دن اپنے محلے میں بیٹھے دھوپ سینک رہے تھے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۳). ممکن ہے پڑوس کی چھت پر خواتین میری طرح بیٹھی دھوپ سینک رہی ہوں. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۱۱). ۷. **چارہ جُوئی کرنا ؛ حمایتی تلاش کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [سینک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

ــــ سانکنا ف م.
گرم کرنا ، گرماہٹ پہنچانا ، آنچ دے کر سکھانا یا سخت بنانا.

غلاف ان پہ باناتِ پُر زر کے ٹانک
شتابی سے نقاروں کو سینک سانک

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۵). [سینکنا + سانکنا (تابع)].

سینکیا (ی مع ، غنہ ، سک ک). (الف) امذ.
ایک دھاری دار کپڑا . چوڑیا ، ڈوریا ، کھنجری. ایک چراغ اندر ٹمٹما رہا ہے اور ٹٹیوں کی درزوں سے اُس کی زرد زرد روشنی نکلتی ہے ، اور باہر کی اُونچی نیچی غیر مُسَطّح زمین پر ایک سنہرے سینکیے کی وضع بنا دیتی ہے.(۱۹۱۳ ، مضامین شرر، ۱ : ۱۲۱). (ب) صف. ۱. **دھاری دار، مخطط، جیسے: سینکیا گلبدن** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(مجازاً) دبلا پتلا ، کمزور ، نحیف.** افیونی جوان سینکیا پہلوان.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی، ۴۴). [سینک (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

سینک (ی مع ، غنہ) امذ ؛ (شاذ : امث).
۱.(اُ) **حیوانوں کے سر پر نکلی ہوئی نوکیلی شاخ ، قرن.**

ہرنیہ کالا ابرن اوڑ
جنگل لیتا سینگ مروڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).

لپٹے جو بہم تو پھر نہ چھُوٹے
بارہ سنگوں کے سینگ ٹوٹے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کُ ، ۳۷۹). پانچ چیزیں مُردے کی پاک ہوتی ہیں ، بال اور ہڈی اور کُھر اور سینگ اور پٹھے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵۳). ہمارے دیس کے سادہ لوح عوام یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا گائے کے ایک سینگ پر قائم ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشرخیال ، ۸۸). سینگ والے ڈائنو سور کی عُمدہ مثال ٹرائسرٹیوس ہے ... اس کے سر پر نتھنوں کے نزدیک دو چھوٹے سینگ تھے. (۱۹۶۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰۴). **(اا) حیوانات کے سینگ جن سے استعمال کی چیزیں مثلاً کنگھی وغیرہ بنائی جاتی.** کہیں کنگھی ہاتھی دانت اور سینگ کی نایاب ... کہیں انگریزی چیزیں لاجواب تھیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۳۹). اس کے دانت سونے کے تھے ، آواز عورتوں جیسی تھی اور آنکھوں پر سینگ کے فریم کی عینک لگی رہتی تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۳۵). ۲. (اُ) **سینگ کی شکل کے ایک باجے کا نام.** سینگ: یہ باجا تانبے کا گائے کی سینگ کی شکل کا بنتا ہے یہ دو مل کر بجتے ہیں . (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶) . (اا) **(ہرن وغیرہ کا) کھوکھلا سینگ ، سینگ جسے کھوکھلا کر کے سنکھ کی طرح استعمال کرتے ہیں.** سینگ مار خور بجانے کے واسطے جس سے بوقت بجانے کے تین دفعہ آواز قطب قطب نکالتے ہیں ... دیتا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۱۳). ۳. (بازاری) **عُضو تناسل** (فرہنگ آصفیہ) . ۴. **علامت خاص ، ٹیکا ، جیسے : کیا تمہارے ہی سر پر سینگ ہیں** (فرہنگ آصفیہ). ۵. **ٹھینگا ، انگوٹھا ، جیسے : کھا گئی لڈوا دِکھا گئی سینگ** (فرہنگ آصفیہ) ۶. (حشریات) **کیڑے مکوڑوں کے پیٹ کے آخر میں باہر نِکلا ہوا نوکیلا حِصّہ.** آخری شکمی قطعہ کے زائدہ میں یا تو دو لانبے سینگ یا چمٹے نُما شکل میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۷). [س : شِرنگ शृंग]

---پھُوٹنا محاورہ.
رک : سینگ نِکلنا (جامع اللغات).

---ٹُڑا کے بَچھیرا بَنْنا/بَچھیروں میں شامِل ہونا محاورہ.
رک : سینگ کٹا کر بچھڑوں میں مِلنا جو زیادہ مُستعمل ہے. کِس بے وقوف نے مولنا حسرت کو سینگ ٹُڑا کے بچھیروں میں شامل ہونے کا مشورہ دیا تھا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۵۰ : ۱۰). بڑے میاں سینگ توڑوا کے بچھیرے بنے اور وہ لونڈا جس کے پیٹ میں بُوڑھی روح سما گئی ، ماسوا اس کے باپ اور بیٹے میں فرق ہی کیا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۷ : ۹).

---دار صف.
سینگ والا ، جس کے سر پر سینگ ہوں. نسل ایک ہی قسم کی حاصل ہوتی یعنی مینڈھے سینگ دار اور بھیڑیں بلا سینگ تھیں. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۶۸). [سینگ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار پَودا (---و لین) امذ.
(نباتیات) ایسا تخم پودا جو سخت بالوں کے ایک گُچھے یا سینگ کی طرح دِکھائی دیتا ہے. ایک حلقے میں کئی سپوروفائیٹ پیدا ہوتے ہیں ... انہیں عام زبان میں سینگ دار (Hornworts) پودوں کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۰۵). [سینگ دار + پودا (رک)].

---دارغوک (---و مج) امذ.
(حیوانات) ایک قِسم کا مینڈک جس کے جسم میں کانٹے نُما اُبھار پائے جاتے ہیں. بعض حیوانوں کے جسم میں کانٹے نما اُبھار (شوکے) پائے جاتے ہیں مثلاً ... سینگ دار غوک (یعنی بھدا مینڈک) مچھلیاں وغیرہ. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۷۴). [سینگ دار + غوک (رک)].

---دِکھانا محاورہ.
انگوٹھا دِکھانا نیز ٹھوسا دِکھانا.

زور و قوّت سے حریفوں کے ہیں ڈھینگ
آ ہونے جنگ کو دِکھلاتے ہیں سینگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۶).

---سَمانا محاورہ.
پناہ مِلنا ، موقع مِلنا ، حفاظت کی جگہ پانا. جدھر کو جس کے سینگ سمائے چلا گیا ، سب اس کے یارومددگار تتر بتر ہو گئے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۴۶۳).

رات کاٹی جہاں سمائے سینگ
عیش و عشرت پہ لات ماری ہے

(۱۹۱۱ ، کلّیات اسمٰعیل ، ۲۵۸) . چھوڑ دیا کہ جس طرح اور جس طرف ان کے سینگ سمائیں وہ بڑی خوشی سے تشریف لے جا سکتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۶۴).

---سِنگڑا (---ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
ذُریات ، طوائف کے ہاں طبلہ اور سارنگی وغیرہ بجانے والے. اپنے «سفردا» یعنی ذُریات سینگ سینگڑے کو ہم بستر نہیں کر سکتی ، اگر ایسا ہو تو برادری سے خارج کی جائے گی. (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۶۸). [سینگ + سینگڑا (رک)].

---کَٹا کَر بَچھڑا بَنْنا / بَچھڑوں میں داخِل ہونا / میں مِلنا محاورہ.
بڑی عمر کے آدمی کا چھوٹوں کی صحبت میں شریک ہونا ، بڑا ہو کر بچّوں کی سی حرکتیں کرنا. صرف ادائے رسم کے لیے سینگ کٹا کر بچھڑا بننا پڑتا ہے . (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۸۲) . کیوں صاحب یہ توسن، بال کچھڑی ہو گئے ہیں مگر میلے کی سیر نہیں چھُوٹتی سینگ کٹا کے بچھڑوں میں داخل ہوں گے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲۹). میں ... ایک مُختصر سی انشاء لکھوں اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں مِلوں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۶) . ساتھی تو قریب ختم ہو چکے پھلے کو ہم نے اپنے سے کم سن لوگوں سے رسم بڑھائی تھی گویا سینگ کٹا کے بچھڑوں میں داخل ہو گئے تھے. (۱۹۵۱ ، گویا دبستان کُھل گیا ، ۶۳)

---کی مَکّھی امث.
ایک مکّھی جو عموماً جانور کے سینگ کی جڑ میں بیٹھ کر خُون

مُوستی ہے. سینگ کی مکھی (Lyperosia Irritans): یہ مکھی دیکھنے میں اصطبل کی مکھی سے ملتی جلتی مگر جسامت میں اس سے نصف ہوتی ہے اورگوبر پر انڈے دیتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۳۷).

---لڑانا محاورہ.
جانوروں کا ایک دُوسرے سے سینگ لکرانا ؛ (مجازاً) ٹکر لینا، زور آزمائی کرنا. تو یہ باتر سہدی ہیں جو ایک راجندر سنگھ بیدی کو چھوڑ کر سب سے سینگ لڑانے کے لئے مستعد رہتے ہیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۶).

---لگنا محاورہ.
سینگ نمودار ہونا ، عنقا بات ہونا ؛ عجیب شکل ہو جانا ، عجوبہ ہونا. مجھے کیوں دیکھتا ہے ، میرے کیا سینگ لگے ہوئے ہیں. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۲۷).

---مارنا محاورہ.
سینگ بھونکنا ، سینگ چبھونا، سینگ گھسیڑنا (فرہنگ آصفیہ).

---نکالنا محاورہ.
۱. **کسی جانور کے سینگ نمایاں ہونا جو جوان ہونے کی علامت ہے** (نوراللغات). ۲. **امتیازی شان یا خوبی پیدا کرنا.** آج تک گزر گاؤ سر گاؤ سار گاؤ پیکر گاؤ چہر سے فصحا اپنے کلام پر شوکت کے سینگ نکالتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سُخندان فارس ، ۲ : ۱۰۶). ۳. **پاگل ہونا** (نوراللغات).

---نکل آنا محاورہ.
عجیب و غریب شکل ہو جانا ، مضحکہ خیز صورت بن جانا. ایک تیز جواب ملا ، کیوں نہیں کھیلو گے؟ بڑے ہو گئے ہو؟ لو اور سنو ، شاید سینگ نکل آئے ہیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۲۸).

---نکلنا محاورہ.
۱. **شاخ کا نمودار ہونا ، ماتھے پر قرن نکلنا ؛ جانوروں کا جوان ہونا ، جوانی پر آنا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **خصوصیت یا خُوبی پیدا ہونا ، امتیازی حیثیت حاصل ہونا.** مجھ میں کیا کوئی لعل لگے ہیں یا کوئی سینگ نکلے ہیں جس کو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۶۷). یہ ان دنوں کا ماجرا ہے ، جب روزی جاتی بندۂ بے زر تھا اور جب اس کے سینگ نہ نکلے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۶۹).

سینگا (ی مع ، مغ) امذ.
۱. **بڑا سینگ.** لومڑی نے جو دیکھا کہ اس کے سینگے بڑے ہیں ، ان پر بیٹھ ... کنویں کے باہر آئی. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۴۳). ۲. (بیل بانی) **خوش وضع اور بڑے سینگوں والا بیل جو نہ صرف خُوبصورت بلکہ مضبوط بھی سمجھا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۵۹). [سینگ + ا ، لاحقۂ تکبیر و نسبت].

سینگا ڈھال (ی مع ، مغ) امذ.
ہاتھی کا ایک وصفی نام (ہاتھی کی کنپٹیوں کے درمیان یا ایک ہی شقیقے سے مستی کی حالت میں ایک سیاہ عرق ٹپکتا ہے. اس کی تراوش کے لحاظ سے ہاتھیوں کی قسمیں کی گئی ہیں ، انہی میں سے ایک سینگا ڈھال ہے. اگر ایک ہی شقیقے کے قدرے بالائی حصّے سے عرق ٹپکتا ہے تو جانور (ہاتھی) کو سینگا ڈھال کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ)، ۲ : ۲۲۳). [سینگ + ا ، لاحقۂ نسبت + ڈھال (ڈھلکنا)].

سینگار (ی مع ، مغ) امذ (قدیم).
رک : سِنگار.

ہر یک بار سینگار سنسار کا
سورج ہو ڈیے جوت ہر بار کا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۸).
ہر عالم کا وہی مدار
دنیا ، عقبیٰ کا سینگار

(۱۷۶۲ ، غلام قادر شاہ ، رمزالعاشقین ، ۴۳). [سنگار (رک) کا قدیم إملا].

سینِگال (ی مع ، کس ن) امذ.
کیکر کی ایک قسم جو افریقہ کے مقام سینگال سے منسوب ہے. ببول اور سینگال کے پودے گوند اور لکڑی کی وجہ سے اہمیت رکھتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲۲۳). [ع : عَلَم].

سینگالا (ی مع ، مغ) صف مذ.
رک : سینگا ، معنی نمبر۲ ، مثل ہے سینگالا مرد موچھالا (ا پ و، ۵ : ۵۹). [سینگ + الا ، لاحقۂ صفت].

سینگچَہ (ی مع ، غنہ ، سک گ ، فت چ) امذ.
۱. **بارود سے بھرا ہوا سینگ جسے بطور ہتھیار استعمال کرتے تھے ، سینگ سے بنا ہوا ہتھیار.** سینگچہ سحر گردن کی تیوڑی میں کوئی چار اُنگل اُتر گیا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۷۷). ۲. **چھوٹا سینگ یا سینگ جیسا اُبھار.** شکم کے آخری زائدہ میں جوڑدار سینگچہ (Cerci) ہوتے ہیں . (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۹). [سینگ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

سَینگَر (ی لین ، مغ ، فت گ) امذ.
رک : سینگری (پلیٹس). [س : شِرنگار शृङ्गार].

---سا صف مذ.
دُبلا پتلا ؛ کانٹا سا ؛ سُوکھا سہما ؛ قاق (فرہنگ آصفیہ). [سینگر + سا ، حرف تشبیہ].

سینگڑا (ی مع نیز مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
(کاشت کاری) زرعی پیداوار کی پھلی یا پھلیاں (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [سینگر + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

سینگری (ی مع ، غنہ ، سک گ) امث.
ایک پھلی ، مولی کی پھلی ، موگری. پھلیاں مولی کی پھلیوں کی طرح ہوتی ہیں جو سینگری کے نام سے مشہور ہے ، اس پھل میں گول گول بیج ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۰). [سینگر + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

سینگڑا (ی مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
۱. **کھوکھلا کیا ہوا سینگ جس میں بارود رکھی جائے ، بارود دان؛** (مجازاً) **آلۂ حرب و ضرب.** ہلکے ہلکے رفل کندھوں پر ساز و سینگڑے درست انتہا کے چالاک و چست. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۲۳). خود بھی سر سے پاؤں تک نئے نئے کپڑے پہنے اور پھر زُبِھل کام کیے ہوئے کمربند باندھے ان میں سینگڑے اور توسدان. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۶۱). فوج طفلان کنکر پتھر کے ساز سینگڑے سے آراستہ ساتھ ہو گئی . (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۲ : ۱۰). ۲. **سینگ کا بنا ہوا باجا جسے مُنھ سے بگل کی طرح بجاتے ہیں.** نابھا نے سات ہاتھی بھیجے... جنید نے سوار جو جھنڈیاں اور طنبور لئے ہوئے تھے اور تُرہی جو بے اصول سینگڑے بجاتے چلے جاتے تھے. (۱۹۲۱ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۳۲۱). [سینگ (رک) + ڑا ، **لاحقۂ تصغیر و تحقیر**].

ـــــ ساز امذ.
بارود دان وغیرہ ، آلات حرب. سینگڑے ساز مطلا جھلا جھل کے. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶). [سینگڑا + ساز (رک)].

سِینگڑی / سِینگڑھی (ی مع نیز مع، غنہ، سک گ) امث.
۱. **ببول کی پھلی.** بار ہا ببول کی سینگڑھیاں بوئیں اور کرنب کلہ کاٹا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۵ : ۱۰). ۲. **مولی کی پھلی.** مولیاں کچّی بھی کھائی جاتی ہیں سینگڑیاں بھی مولی ہی سے پیدا ہوتی ہیں اور ترکاری کے کام میں لائی جاتی ہیں. (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۷۸). [رک : سینگری].

سینگَن (ی مع ، مغ ، فت گ) امث.
(سواری) **گھوڑے کی پیشانی پر کی بھونریاں جو تعداد میں دو سے زائد اور پانچ تک ایک گُچھے کی شکل میں ہوں** (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۲۳).

کوئی کہتا ہے چھٹا سینگن اُس کو
کوئی کہتا ہے قینچی اے نکوخُو

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۴). [مقامی].

سینگنا (ی مع ، غنہ ، سک گ) ف م.
(گنوار) **شاخ دار حیوان کی چوری پہچاننا ، مویشیوں کی چوری کا سراغ لگانا ، چوری کے مویشی پکڑنا ، چوری کا مال پہچاننا** (فرہنگ آصفیہ). [سینگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

سینگَوٹی (ی مع ، مغ ، و لین نیز مع) امث ؛ ← سنگوٹی.
۱. **چھوٹا سا سینگ ، ننھا سا سینگ** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **ہرن کے سینگ کا بنا ہوا ہتھیار جس سے اکثر پٹے باز کھیلا کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **پیتل کا خول یا شام جو بیلوں کے سینگ پر خوبصورتی کے واسطے چڑھاتے ہیں، سینگوں کا غلاف ؛ راس کا محصول ، حیوانات کا محصول** (فرہنگ آصفیہ). [سینگ + وٹی ، لاحقۂ تانیث].

سینگ(۱) (ی مع ، مغ) امث.
۱. **وہ کھوکھلا سینگ جس کے ذریعہ بدن کی گرمی چوستے ہیں اس عمل کو خالی سینگ کہا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بدن کو اُبھار کر اور نشتر لگا کر فاسد خُون نکالتے ہیں جسے بھری سینگ یا پچھنے کہتے ہیں ، پچھنہ لگانے کا آلہ جو ایک کھوکھلا سینگ ہوتا ہے.** شاخ یا سینگ کہ حجام اس کو جسم پر رکھ کر کے چُوستے ہیں اس لیے کہ خون ایک جگہ جمع ہو جائے بعد اس کے اس مقام پر استرا مار کر خُون نکالتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). تڑبڑے اور بھپارے اور پچھنے اور جونکیں اور خالی بھری سینگیاں اور بارے اور مالش جس نے جو بتایا سب کچھ کر دیکھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۸). دماغ آنکھوں اور ذہن کی صفائی کے لیے سینگ سے بہتر کوئی چیز نہیں. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۰). ۲. **سینگ کا بنا ہوا باجا جسے مُنہ سے بجاتے ہیں ، شنکھ ، سنکھ.** گورکھ ناتھ کے جوگی شیر کی کھالیں اوڑھے کانوں میں کنڈل ڈالے اور سینگی اور نرسنگھے بجاتے جسم پر بھبھوت ملے ان جنگلوں میں گھومتے تھے . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۹۰). وہ مست ہو کر سینگی بجاتا پھرتا ہے. (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۱۱۹). [سینگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ کار امذ.
(جرّاحی) **سینگی لگانے والا پیشہ ور یا سینگی کا عمل کرنے والا** (ا پ و ، ۷ : ۱۲۹). [سینگی + کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ لَگانا محاورہ.
پچھنے لگانا جو فصد کھولنے کی طرح سوداویت کم کرنے کا ایک عمل ہے ، کھوکھلے سینگ کے ذریعے بدن کی گرمی چُوس لینا یا فاسد خُون خارج کرنا. اس نے کہا سینگی لگانے کے بارے میں تیری کیا رائے ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴). فصد کھولنے سینگی لگانے وغیرہ کا بیان بھی بالتفصیل موجود ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۴).

ـــــ لَگوانا محاورہ.
کھوکھلے سینگ کے ذریعے فاسد خون خارج کرانا ، سینگی لگانا (رک) کا متعدی. فصد کھولنا اور سینگی لگوانا ان تمام باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۱۸).

ـــــ والی امث.
۱. **کنجری جو سینگیاں لگانے کا کام کرتی ہو.** ہندوستان میں ... عورتوں کا ایک گروہ ہے کہ پیشہ حجامی کا رکھتی ہیں اہل ہند اس کو سینگی والیاں کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۷). جس طرح جرّاح اور دائیاں اور سینگی والیاں اس قسم کے پیشہ ور طبیب کے زیر حکم رہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۷). ۲. (کنایۃً) **بدصورت اور بدہیئت عورت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سینگی + والی ، لاحقۂ صفت].

سینگی(۲) (ی مع ، مغ) امث.
مچھلی کی قسم جس کے مُنہ کے دونوں طرف سینگ نکلے ہوئے ہیں ؛ مَلّی کی نسل کی چھوٹی ذات والی زردی مائل سیاہ رنگ اور بے چھلکار مچھلی. بڑی سے بڑی دو سیر تک وزنی ہوتی ہے.

پھلیوں کے ذکر میں بڑھن ، روہو ، سدری ، ٹینگرا ، سینگی ، بتھری ، بام ، ہنگری ، چرکھ ، چالھ کے نام گنا جاتا ہے . (۱۹۶۷ ، پدماوت ، ایک تفصیل جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۱۸۶) . [سینک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سینک(۳) (ی مع ، مغ) امث.
ہڈی یا ہڈیوں کا ڈھانچہ.

فیلِ گردوں کرے دونوں کو مسل کر پامال
سیار سینک اسے دے لا کے جو گیدڑیا کھٹ

(۱۸۷۲ ، مرآة الغیب ، ۱۳). [سینک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سینگیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک گ) امذ.
زہر کی ایک قسم. (پلیٹس). [رک : سنکھیا].

سینگیاں (ی مع ، غنہ ، سک گ) امث.
سینگ (رک) **کی جمع یا مُغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مُستعمل.**

--- توڑنا محاورہ.
رک : **سینگیاں کھینچنا** ، **پچھنے لگانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کِھنچنا محاورہ.
سینگیاں کھینچنا (رک) **کا لازم.** قبلہ نے اپنا دست مبارک سہری کے اندر خود ہی بڑھایا دو چار سینگیاں کھنچنے کی آواز آئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۵).

--- کِھنچوانا محاورہ.
سینگ لگوانا ، **پچھنے لگوانا.** رسول اللہ صلعم نے بھری ہوئی سینگیاں کھنچوائیں حالت احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی. (۱۹۵۶ ، مشکوٰة شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷۳).

--- کھینچنا محاورہ.
۱. رک : **سینگ لگانا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **متواتر بوسے لینا ، چمیاں لینا.** مجمع عام میں گالوں پر چٹاخ چٹاخ سینگیاں نہ کھینچیں. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۲ : ۳).

سینگھ (ی مع ، غنہ ، سک گھ) امذ.
رک: سینگ. سیکھ سیکھ پڑوسن تیرے لچھن ... سینگھ کتا کے **بچھروں میں ملے.** (۱۸۰۰ ، خزینة الامثال ، ۱۱۵).

بھریں کھاڑو کھاڑو وہ سارس وہاں
کہ سینگھ ان کے ہیں سربسر نیزہ ساں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۰). جس کا جہاں سینگھ سمایا نکل گیا جس کو جہاں پناہ ملی جا چُھپا. (۱۹۴۰ ، ہم اور وہ ، ۳۶). [سینگ (رک) کا ایک اِملا].

سینگھاڑا(۱) (ی مع ، مغ) امذ.
ایک تکھونٹا کانٹے دار پھل جو اکثر تالابوں میں ہوتا ہے. وہ تالاب جس میں سینگھاڑا بویا ہوا ہو. (۱۹۴۲ ، اپ و ، ۶ : ۸۰). [رک : سینگھاڑا].

سینگھاڑا(۲) (ی مع ، مغ) امث.
بڑی ذات کی بے چھلکار چھنے اور چوڑے مُنہ کی مچھلی . اُوپر کا جسم سیاہ اور نیچے کا سُرخی مائل سفید ، پیٹھ پر جھانویں کی طرح کی سخت ٹکیا اور ایک لمبا موٹے سوئے جیسا کانٹا ہوتا ہے ، بڑی سے بڑی بیس پچیس سیر وزن ، گوشت بے کانٹا اور بغلی پروں کے ساتھ کانٹے ہوئے ہیں (ماخوذ : ا پ و ۳۰:۵۸). [سینگھ (رک) + اڑا ، لاحقۂ صفت].

سینگھاڑی / سینگھاڑیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک ڑ) امذ.
(کاشت کاری) **وہ تالاب جس میں سینگھاڑا بویا ہوا ہو**(ا پ و ، ۶ : ۸۰). [سینگھاڑا + ی / یا ، لاحقۂ ظرفیت].

سینگھڑی (ی مع ، غنہ ، سک گھ) امث.
(تُفنگ بازی) **بارود رکھنے کی کُپی جو قدیم زمانے میں سینگ کی بنائی جانے کی وجہ سے سینگھڑی کہلاتی تھی** (ماخوذ: ا پ و ، ۸ : ۸۸). [سینگڑا (رک) کی تصغیر].

سِینگھی (ی مع ، مغ) امث.
رک : سینگی. فصد کریں اسہال لائیں ہلکے درجہ کی سینگھیاں کھنچوائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۶).

کانچ کی چمنی چڑھا کر پمپ سے کھینچے ہوا
جس طرح سینگھی لگاتے ہیں یہی تدبیر ہو

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳۵). [سینگی (رک) کا ایک اِملا].

سینگھیا (ی مع ، مغ ، کس نیز سک گھ) امذ.
ایک قسم کا زہر. بچھناگ کی مشہور قسمیں یہ ہیں ، ایک قسم کا نام سینگھیا ہے ، اس لئے کہ یہ قسم ہرنوٹے کے سینگ کے مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۸). [سینگیا (رک) کا ایک اِملا].

سینلی (ی مع ، مغ) امث.
رک : سیلی (پلیٹس).

سَینَما (ی لین نیز مع ، سک ن) امذ ؛ امث.
متحرک فلم جو پردہ سیمیں پر دکھائی جاتی ہے. پکچر (Picture) اردو میں عام ہے اور کئی معنوں میں مثلاً تصویر ، مصوری ... شبیہ ، سینما وغیرہ مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸). لاہور کے قیام میں ہی میں نے سب سے پہلی سینما دیکھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۴۰). [انگ : Cinema].

--- پُروجیکٹر (--- ضم مع پ ، و مع ، ی مع ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
وہ مشین جس کے ذریعے فلم پردے پر دکھائی جاتی ہے. سینما پروجیکٹر ... مشینوں کا ایک سمندر ہے جو بہتا ہوا نظر آتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۹). [انگ : Cinema Projector].

--- سکوپ (--- سک س ، و مع) صف.
(متحرک فلم) **جو اس طریقے سے فلمائی گئی ہو کہ اس کے دکھانے کے لیے زیادہ چوڑے پردے کی ضرورت ہو ، ایسے کیمرے سے بنائی فلم جو زیادہ وسیع منظر کو سمیٹ سکتی ہو.**

اسی مقابلے کی وجہ سے فلموں میں نئے نئے تجربات کیے گئے ، رنگین اور سینما سکوپ فلمیں بننے لگیں . (١٩٦٨ ، ابلاغ عام ، ٩٣). [انگ : Cinema Scope].

ـــ گَھر (ـــ فت گھ) امذ.
وہ عمارت یا ہال جس میں فلموں کی نمائش ہوتی ہو. صرف لاہور کے چالیس سینما گھروں میں ہر روز تقریباً ساٹھ ہزار افراد فلم دیکھتے ہیں. (١٩٦٨ ، ابلاغ عام ، ٨٧). [سینما + گھر (رک)].

ـــ ہال امذ.
رک : **سینما گھر.** کل رات گھپ اندھیرے میں سینما ہال میں انٹرول (جسے مرزا وقفہ تا ک جھانک کہتے ہیں) کے بعد شانے پر ہاتھ رکھے. (١٩٦٨ ، خاکم بدہن ، ١٧٧). تمام سینما ہال پولیس چھاؤنی کا منظر پیش کرتے تھے. (١٩٨٩ ، جنگ ، کراچی ، مڈویک میگزین ، ٢٧ ستمبر ، ١٦). [انگ : Cinema Hall].

ـــ ہاؤس (ـــ و مج) امذ.
رک : **سینما گھر.** کالج کے تمام طلبا اس شوق سے اور اس کثرت سے یونین میں جمع ہوتے جیسے آج کل کسی مشہور فلم کے دیکھنے کے لیے سینما ہاؤس (Cinema House) پہنچتے ہیں. (١٩٥٦ ، آشفتہ بیانی میری ، ١٠٦). [انگ Cinema House].

سِینُو (ی لین ، و مع) امذ.
ایک قِسم کا کپڑا.

بنی نینو سینو کی گُلشن کی ہیں
ہے نئی نئی قطع ان کی تو کوٹ میں

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٦٢). پہلے تافتہ و بافتہ و نینو و سینو و گیگم و ملتانی اور فرخ آبادی و مدراسی چھینٹیں عمدہ کپڑے گنے جاتے تھے. (١٩٠٣ ، آئین قیصری ، ٥). [مقامی].

سَیْوال (ی لین ، مغ) امث.
کائی ، بالوں کے لچھوں کی طرح پانی میں پھیلنے والی ایک گھاس. شمال کی جانب فقط سبز رنگ کی سیوال اور گھاس پیدا ہوتی ہے. (١٨٧٠ ، خلاصہ علم جغرافیہ ، ٧٣). [س : شَیوال शैवाल].

سِیْنوتی (ی مج ، غنہ ، سک و) امث (قدیم).
رک : **سیوتی (ایک قسم کا سفید گلاب).**

پیراہن سینوتی سو چاک کیتی
چھنبیلی ریوتی سر پھاڑ لیتی

(١٥٩٢ ، ولایت نامہ ، قریشی ، ٣٠٥).

کھلے مکھ ہو ارگند سوں سینوتی
پھلے جائے جوئی سو مل رینوتی

(١٦٣٥ ، قصہ بے نظیر ، ١٠٢).

فجر ایسی کہ گویا پنبۂ داغ
سنواری سینوتی کاو کدن باغ

(١٧٣٢ ، طالب و موہنی ، ٢٨). [سیوتی (رک) کا قدیم اِملا].

سِیْنوَل (ی مج ، مغ ، فت و) امذ ؛ سیمَل.
ایک بہت بڑا خاردار درخت جس میں بڑے بڑے اور موٹے دلوں کے پھول لگتے ہیں اور جس کے پھلوں یا ڈوڈوں میں صرف رُوئی ہوتی ہے اور گودا نہیں ہوتا. اس کا دل اتنا ہلکا تھا جیسے سینول کی رُوئی کا وہ ننھا سا گالا جو ہلکی سی ہوا کے ساتھ میلوں اُڑتا پھرتا ہے. (١٩٦٣ ، آبلہ پا ، ١٨٩). [س : شِمبَل शिम्बल].

سَینُوں (ی لین ، و مع ، غنہ) امذ.
رک : **سینو.** سونی پت کا سینوں بنارس کا مشروع دیسی سوتی کپڑے میں اول نمبر رکھتا تھا. (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٣١). [سینو کا ایک اِملا].

سِیْنوی (ی مج ، مغ) امث (قدیم).
رک : **سویاں.**

رات کو میں عید کا تھا دن ککر
دیگ بھر سینوی پکایا اپنے گھر

(١٧٧٣ ، رموزالعارفین ، ٢٣). [سویاں (رک) کا قدیم اِملا].

سِینَہ (ی مع ، فت ن) امذ ؛ سینا (قدیم).
١. گردن سے لے کر پیٹ تک کا وہ حصّہ جس میں پسلیاں ہوتی ہیں ، چھاتی ، صدر.

تو لک معاوے بھی ڈر ڈر
بیٹا سینے سات پکڑ

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٥٢)). بُرا ہے عورت اور سینے کا درد ، جکوئی یاں اپس کوں سنبھالیا سو بڑا مرد . (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧٣).

مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٣).

عشق کا یہ زخم ہے آئے کسی کو کیا نظر
سینہ ثابت دل نشانہ ہے خدنگِ ناز کا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٨١). پیٹھ اور سینہ وغیرہ ان کی پٹیاں چوڑی اور سخت ہونا چاہئیں. (١٩٣٧ ، جراحیات زہراوی ، ١٩١).

سینۂ نوریں خرمنِ زرّیں
کاکلِ مشکیں طرّۂ بیدیں

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٥٩). **٢. دل ، قلب ، باطن.**

کدھر تھیں چک نکل آؤ سینے کیری آگ بجھاؤ

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٦٩)).

درویش ہو دل کوں صاف رکھ صاف
سیمرغ کوں ہو سینہ کے قاف

(١٧٠٠ ، منِ لگن ، ٣٧).

نورِ حق نے محل اپنا کوئی دیکھا نہ مگر
سینہ آئینۂ کردارِ محمدؐ دیکھا

(١٨٧٧ ، انور دہلوی ، د ، ٥). خان دوراں کے سینے سے ایک آہ نکلی اور بے اختیار ہو کر بولا کہ تو میرے قابو سے نکل گیا. (١٩٣٣ ، زندگی ، ٥٦). **٣. پستان ، چُوچی.**

کھڑے قد کی بلا لیونگی نظر بھر دیکھونگی جس دیس
ترے نیناں ترے سیناں ترا گفتار یاد آتا

(١٦٣٥ ، سب رس ، ٩١).

غیر کو سینہ کیسے سیم بر دکھلا دیا
تم نے کیا کچھ کس کو اپنی بات پر دکھلا دیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۷). اس نے ایک انگڑائی لی سینے پر آبِ رواں کا ہلکا سا ڈوپٹہ لہریں لے رہا تھا۔ (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۱). **۴. حیوانات کا اگلا دھڑ جس میں اگلی ٹانگیں (دست) یا بازو ہوتے ہیں.**

سینہ چوڑا ہے نلی چوڑی ہے سم چوڑے ہیں
جتنی چھوٹی ہے کمر اتنی بڑی ہے گردن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۱). **۵. (مجازاً) کسی شے کا وسطی حصّہ یا اُبھار یا اندرونی حصّہ.**

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

ناقوس کے سینے سے صدائیں وہ فغاں کی
وہ حمد میں ڈوبی ہوئی آواز اذاں کی

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۲۵). **۶. (حشریات) حشرے کا وہ حصّہ جو زمین سے ملحق رہتا ہے.** ایک صدری قطعہ ایک چار پہلو خانہ کی ساخت رکھتا ہے اس کی چھت کو پشتک یا ملبک Notum کہتے ہیں فرش کو سینہ (Sternum) اور پہلوؤں کو جانبہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۳۵). **۷. (مستورات) جمپر وغیرہ کا سامنے کا حصّہ.**

کاٹ سینے کی مثلث ہے عجب
چلمن جلوۂ حُسن و خوبی

(۱۹۷۰ ، تراہا (ماہ نو ، جنوری ، ۱۳)). **۸. حوصلہ ، ہمّت.**

کہ تیغ سینہ کو تہ درازی ہے راہ
کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ (کذا)

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۵). **۹. حافظہ ، ذہن.** ایک بڑا بھاری ذخیرہ میرے سینہ اور سفینہ میں جمع کر دیا ہے۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱). **۱۰. (مجازاً) پھیلی ہوئی سطح.**

رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینہ تیز
ہوا ہے موج سے ملّاح جس کا گرم ستیز

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۹۷).

جس نے مٹی کے سینے کے ہر چاک سے
روحِ زراعت کو ہویدا کیا

(۱۹۷۷ ، سر کشیدہ ، ۹۸). [ف].

---اُبھار کَر چَلْنا محاورہ.

سینہ تان کر چلنا ، اکڑ کر چلنا ، اِترا کر چلنا ، عورت کا چھاتیوں کا اُبھار دکھاتے ہوئے چلنا. جہاں کسی نے آوازہ کسا اور میں اور اکڑ گئی اور تن کے سینہ اُبھار کے چلی۔ (۱۹۰۳ ، سرشار ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۵۵).

---اُبھارنا محاورہ.

۱. چھاتیوں کا اُبھار دکھانا ، جوبن دکھانا.

مشتاق ہمکناری ملتے ہیں ہاتھ کیا کیا
تن تن کے جب وہ اپنا سینہ اُبھارتے ہیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۸). **۲. تن کر کھڑا ہونا.** جب غسل کرتے تو گھر کی سب سے اندر کی کوٹھری میں تشریف لے جاتے اور دروازہ بند کر دیتے مگر پھر بھی ان کی حیا سینہ اُبھارنے... سے مانع ہوتی تھی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲۹).

---اَفْگار (---فت ا ، سک ف) صف.

غمگین ، رنجیدہ ، دُکھی ؛ (مجازاً) عاشق.

ہو گیا تاثیر مضمون سے قلم کا سینہ چاک
کیا لکھا اس نے تمھارے سینہ افگاروں کو خط

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۴۸).

بولا دل سے وہ سینہ افگار
انشاء اللہ اے دل زار

(۱۸۶۸ ، اختر (واجد علی شاہ) ، (نوراللغات)). [سینہ + افگار (رک)].

---اَفْگاری (---فت ا ، سک ف) امث.

رنج ، غم ، افسوس (ماخوذ : جامع اللغات). [سینہ افگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باز امذ.

ایک پرندے کا نام.

ہوا پر وہ ہر سمت قازوں کے غول
وہ لالوں کا غٹ سینہ بازوں کا غول

(۱۸۴۷ ، صیدیہ ، ۱۴۷). ابھی سنے جاؤ لال چرکوے، سینہ باز ، تیتر بٹیر ، لوے ، مرغابیاں ... سفید کوڑیالے کالے سانپ. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۲۳). [مقامی].

---باسینَہ (---ی مع ، فت ن) م ف.

رک : سینہ بسینہ (معنی نمبر۳).

تو نے خُم سے ہمیں کبھی ساقی
سینہ باسینہ لب بہ لب نہ کیا

(۱۹۲۴ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۳۹). [سینہ + با (حرفِ جار) + سینہ (رک)].

---باف امذ.

بنگال کے سُوتی کپڑوں میں سے ایک قسم کا کپڑا. عرب تاجر اپنے یہاں سینہ باف بکثرت لے جاتے ہیں جن سے وہاں کے لوگ کُرتے بناتے ہیں۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۱). [سینہ + ف : باف ، بافتن ـ بُننا].

---بِرْیاں (---کس ب ، سک ر) صف.

غمزدہ، رنجیدہ ، غمگین.

برہنہ سر ہو کر باچشمِ گریاں
دعا کرتی تھی یوں وہ سینہ بریاں

(؟ ، زلیخائے اُردو (مہذب اللغات)). [سینہ + بریاں (رک)].

---ٔ بِرْیاں کس صف(---کس ب ، سک ر) امذ.

درد و غم سے بھرا ہوا دل.

بولتا ہے سینۂ بریاں میں — بولتا ہے دیدۂ گریاں میں

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۱۶). [سینہ + بریاں (رک)].

--- بَستہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف ؛ امذ.
سینے میں بند ؛ رازدارانہ ؛ راز (پلیٹس). [سینہ + ف : بَست ، بَستن - باندھنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- بَسِینَہ / بَہ سِینَہ (---فت ب ، ی مع ، فت ن) م ف.
۱. (زبانی روایت) **ایک سے دوسرے تک نسلاً بعد نسلٍ پہنچتے ہوئے ؛ تحریر میں آئے یا عام ہوئے بغیر ؛ رازدارانہ ایک سے دوسرے یا ایک نسل سے دوسری تک منتقل ہوتے ہوئے.** تمام اشغال و اذکار جو آنحضرتؐ کے زمانے سے اس وقت تک سینہ بسینہ یا سفینہ بسفینہ چلے آتے ہیں ایک جگہ جمع کیے ہیں. (۱۸۵۱ ، نادر خطوط غالب ، ۲۸). کچھ لٹکے فقیروں میں بھی سینہ بسینہ چلے آتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۵۱۲). گیتوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کی اور سینہ بہ سینہ منتقل کرتی رہیں. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۲۹). ۲. **بالمقابل ؛ آمنے سامنے.** حریف کے ایک مہرے کو اپنے کسی مہرے پر آتا دیکھتا ہے تو اسی مہرے سے سینہ بسینہ لڑ کر نہیں مار سکتا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۰۸). انہوں نے گوارا نہیں کیا کہ ایسے زبردست ... کے مقابلے میں سینہ بسینہ اور کلہ بہ کلہ ہو کر لڑیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۹).

کھانڈوں پہ رکھ لیں قلبِ سپاہِ غنیم کو
سینہ بسینہ ہو کے کریں دل جگر فگار

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۸۶). ۳. **چھاتی سے چھاتی ملی ہوئی ؛ ہمکنار ، ہم آغوش.**

ہو جاؤ آ کے سینہ بہ سینہ کہاں تلک
پھڑکا کرے مرا دلِ مضطر تمام رات

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۶).

ہوئے سینہ بہ سینہ ان سے ہم جو شب کو چوری سے
نکالے صبح تک ارمان دل کے سینہ زوری سے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۹). ۴. **(راز) جسے دل میں چھپا کر رکھا جائے ؛ مخفی ؛ پوشیدہ.**

ہنوز سینہ بہ سینہ تھے جو نکاتِ سخن
ہم ان نکات کو اے شاد عام کر کے چلے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، بادہ عرفاں ، ۱۸۱). ہم یہ چھوٹا سا نسخہ بڑے خلوص سے بتاتے ہیں ، یہ چند آپ بیتیوں سے اخذ شدہ ہے پہلے پہل ہمارا ارادہ تھا کہ اسے سینہ بہ سینہ رکھا جائے ، لیکن اب چونکہ اس کی ضرورت نہیں اس لیے اسے شائع کرانے میں چنداں مضائقہ نہیں سمجھتے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۶۷). [سینہ + ب / بہ (حرف جار) + سینہ (رک)].

--- بَسِینَہ پہنچنا محاورہ.
خاموشی سے نسلاً بعد نسلٍ حاصل ہونا ایک سے دوسرے کو زبانی منتقل ہونا ، وراثۃً ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتے رہنا.

اس طفلِ سبق خواں کی ہے نت کینہ بہ سینہ
پہونچا ہے یہ علم اس کو مگر سینہ بہ سینہ

(۱۸۲۷ ، کلیات پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۳۳۳). ہماری بہت سی ایسی عزیز چیزیں ہیں جو سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچتی ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۴۴). یہ کہانیاں سینہ بہ سینہ ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچتی رہی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۸).

--- بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. (اَ) **ایسا لباس جسے عورتیں چھاتیاں ڈھکنے کے لیے استعمال کرتی ہیں ، انگیا ؛ محرم ؛ چولی ؛ چھوٹا کپڑا.** ساماخچہ ... عورتوں کے سینہ بند کو کہتے ہیں اور ہندی میں انگیا. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶).

ہزار آنکھ سے اوجھل وہ سینہ بند ہوا
نگو شوق کا لیکن نہ کام بند ہوا

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۳۲). تنگ کارسٹ (سینہ بند) استعمال کرنیوالی عورتوں میں ... ایک غیر طبعی لختہ پیدا کر سکتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۲۲). (اا) **عورت کے کفن میں وہ زائد کپڑا جس سے اس کی چھاتیاں باندھی جاتی ہیں.**

کپڑے عورت کوں دو اور دے
دامنی ، سینہ بند زیادہ دے

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۶).

میت اگر عورت اچھے   دے سینہ بند ایک دامنی

(۱۷۸۱ ، چارکرسی ، ۶۹). اور سینہ بند جس سے چھاتیاں عورت کی باندھ دی جاتی ہیں. (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۷).

عورتوں کو پانچ ہیں اے ہوشمند
تین وہ اور دامنی اور سینہ بند

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۸۸). یہ کفن کا نظارہ ہے پہلے سینہ بند باندھا جائے گا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۳۴). ۲. **وہ لباس جو سردیوں میں چھاتی کو گرم رکھنے کے لیے پہنا جاتا ہے ؛ صدری ؛ بنڈی.** درست ہے کہ خود کو ایک خیالی سینہ بند میں کسا جا سکتا ہے ، مگر خیالی سینہ بندوں کے فیشن بھی تو بدلتے رہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ (ترجمہ) ، ۳۸). ۳. **میدان جنگ میں سینے کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والا لباس ؛ زرہ.** خود و سینہ بند پہنے جھلملاتے اور نہایت قوی گھوڑوں پر سوار ... رسالے سامنے کی بلندیوں پر نمودار ہوئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۵۲۱). اسی خانے میں ٹیپو کا سینہ بند ہے جس سے سینے اور پشت کی حفاظت مقصود ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۹۱). ۴. **سواری یا باربرداری کے جانوروں کی پٹی جو خوگیر کے اوپر کسی جاتی ہے ؛ ہنسلا ؛ گھوڑے کی چھاتی کا ساز.**

غرض اوڑ چلے وہ سمندِ ہوا
کھلا یک بیک سینہ بندِ ہوا

(۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۳۰). لکڑی کی ایک چھوٹی زین جس کے نیچے گدی دی ہوئی ہوتی ہے اور جس کے اوپر سے ایک رسی گزرتی ہے جو سینہ بند اور زنجیر کو اپنے موقعوں پر قائم رکھتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۱۴). آپ کے بوجھ سے گھوڑے کا سینہ بند وغیرہ ٹوٹ جائے گا. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۶۰). ۵. **وہ کپڑا جو بچوں کی رال ٹپکنے کے سبب کپڑے بچانے کے لیے سینے تک باندھ دیتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) ۶. **گھوڑے کی ایک بیماری جو گرم حالت میں ٹھنڈ لگ جانے سے لاحق ہوتی ہے اسے سینہ بھرجانا اور جکڑ جانا بھی کہتے ہیں**

ہاتھ کو پیشانیٔ اسپ پر رکھ کر قدرے زور سے پیچھے کو ہٹائے اگر صاف ہٹ جائے سینہ بند نہیں ہے (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۲). [سینہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا].

---بیں (---ی مع) امذ.
وہ آلہ جسے سینے پر لگا کر پھیپھڑوں یا دل وغیرہ کی حرکت معلوم کرتے ہیں. ان بیچاروں کے ہاتھ میں سینہ بیں (Stethoscope) کے سوا کچھ نہ تھا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۱۳). [سینہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

---بھر آنا محاورہ.
شدتِ غم سے آنسو آ جانا ، دل اُمنڈ آنا. چھیدا کا سینہ ان کی محبت سے بھر آیا وہ ان کے درمیان جا کر ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہو گیا. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۱۲۸).

---بھر جانا محاورہ.
رک : سینہ بھر آنا.

خیر ہو بائل وہ دل میں چٹکیاں لینے کو ہیں
درد بھر اُٹھنے کو ہے پھر سینہ بھر جانے کو ہے

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۱۹۲).

---بھر کر آنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ بھر آنا.

سنی یو خبر شاہزادے کی دائی
سینا بھر کر آیا ادک تلملائی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۶).

---پک جانا محاورہ.
تکلیف سہتے سہتے عاجز آنا ، دق ہونا ، تنگ آ جانا.

اے دل بہت ستا مت ، جاتا ہے تو نکل جا
سینہ تو پک گیا بس تکرا نہ او دوانے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۴۴۶).

---پلٹ جانا محاورہ.
حالت بدل جانا ، اِنقلاب ہو جانا (فرہنگ اثر).

---پناہ (---فت پ) امذ.
(فوجی) چند فٹ اونچا پشتہ ، دھس ، Breast-Work ـ سینہ پناہ (انگریزی اردو فوجی فرہنگ ، ۱۲) [سینہ + پناہ (رک)].

---پوش (---و مج) امذ.
رک : سینہ بند. اِن میں ، خود ، ڈھالیں ، سینہ پوش ، تلواریں اور خنجر شامل ہیں. (۱۹۶۴ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۲۹). [سینہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا ؛ چھپانا].

---پیٹنا محاورہ.
رنج و غم کی حالت میں چھاتی پر زور سے ہاتھ مارنا ، چھاتی کوٹنا . سینہ کوبی کرنا ، ماتم کرنا.

پیٹا اس درجہ سینہ و سر   نیلی وہ جگہ ہوئی سراسر

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۴۱).

---پھاڑنا محاورہ (قدیم).
شدتِ غم سے گریبان چاک کرنا ، بہت زیادہ رنج و غم کا اظہار کرنا.

فراق ہو باول بلا سر لیے
سینا پھاڑ دُک سوں جگر چر لیے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و میہار ، ۹۰).

---پھٹ جانا / پھٹنا محاورہ.
سینہ شق ہونا ، دل پر سخت صدمہ گزرنا ، دل بے قابو ہونا.

اپس میں اپس کل کلا یوں اٹھیا
کہ سُن سب جناور کا سینا پھٹیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲).

نہ لاگا زخم تو ایسا کبھو شمشیر سے تیری
کہ جس کی حسرتوں سے سینۂ زخم کہن پھٹتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹).

مری سینہ زنی کا شور سُن کر
پھٹے جاتے تھے ہمسایوں کے سینے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲).

کیا گراں خاطر ہے رنجِ انکشافِ رازِ دوست
سینہ پھٹ جاتا ہے غُنچے کا صبا کو دیکھ کر

(۱۹۲۵ ، نغمۂ زار ، ۹۶).

---پُھلا کر چلنا محاورہ.
سینہ تان کر چلنا ، اکڑ کر چلنا ، اِترا کر چلنا. پھلک کے سامنے اپنی زخم خوردہ انا کو تسکین دینے کے لیے سینہ پُھلا کر چلنے لگے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۹۵).

---پُھلانا محاورہ.
۱. چھاتی کو اُبھارنا ؛ (مجازاً) غرور و تکبر کا مظاہرہ کرنا ، شان و شوکت ظاہر کرنا. انہوں نے فخر سے سینہ پُھلا لیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۷). **۲. غُصّہ میں بھر جانا ، غضب و غیظ کی حالت ظاہر کرنا.** سینہ پُھلا کر شکاریوں کی طرف بڑھتی ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۲۲).

---پُھوٹنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پھٹنا. رقیب گمراہ ، روسیاہ ، بدکار نابرخوردار کے دل میں بھڑکا اُٹھیا سینہ پُھوٹیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۵).

بچھڑنے سُوں ہوا ہے تلخ جینا
کمر بیٹھی ہے اور پُھوٹیا ہے سینا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۰).

---پھوڑنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پھاڑنا. سینہ پھوڑیا کیوں جاتا ہے ، فرزند کوں چھوڑیا کیوں جاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۲).

خدا کے کرم سوں درست ہونے کا
سینا پھوڑ بابا کیتا رونے کا

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۸۴).

---پُھولنا محاورہ.
دل خوش ہونا، خوشی سے پُھولے نہ سمانا. جب کوئی مجھے

بادشاہ کہہ کر بُلاتا ہے تو میرا جی خوشی سے بھر جاتا ہے سینہ پُھول جاتا ہے گردن میں خود بخود ایک اکڑن آ جاتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۵).

---تان کَر چَلنا محاورہ.
اکڑ کر چلنا ، اِترا کر چلنا ، بے خوفی کے ساتھ چلنا.
دن کو وادیوں میں سینہ تان چلنا
رات مشعلوں میں تیل ڈال چلنا
(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۶۸).

---تاننا محاورہ.
۱. اکڑنا ، غرور کرنا ، چھاتیوں کو اُبھارنا ، چھاتیوں کا اُبھار دکھانا.
عاشق کہیں نہ اور سِوا بے قرار ہوں
سینہ اسی خیال سے وہ تانتے نہیں
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۹۹).
تیرِ نظر چلائیے شوق سے سینہ تان کے
کھیل نہ جائے جان پر کوئی شکست مان کے
(۱۹۴۳ ، عروسِ فطرت ، ۳۴). وہ ایک خوشگوار مُوڈ میں سینہ تان کر بیٹھ گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۸). **۲. مقابلے کے لیے بے خوفی کے ساتھ کھڑا ہو جانا ، دلیری سے سامنا کرنا.** میں نے اس تنظیم کے قائد کی حیثیت سے ... نفرت کے جَھکڑوں کے آگے اپنا سینہ تان دیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۵۷۳).

---تَننا محاورہ.
سینہ تاننا (رک) کا فعل لازم.
ہاتھ اُٹھا پانْو بڑھا سینہ تنا آنکھ بھری
ناچ میں تیرے قیامت کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۵۶).

---توڑ (---و مج) صف.
مُشکل ، دُشوار. پہلو اس کے جس طرف سے دیکھو ایسے سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہیں کہ کسی مخلوق کے پاؤں نہیں جمنے دیتے. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۰۰). [سینہ + توڑ (توڑنا (رک) سے)].

---توڑنا محاورہ (قدیم).
بہت زیادہ محنت کرنا ، مُشکل کام انجام دینا.
کشش میں اُن سات سینا نہ توڑ
خجل ہو چلے وانتے بتخانہ چھوڑ
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷).

---جکڑنا محاورہ.
(طب) **ٹھنڈ لگنے یا بلغم کی زیادتی کی وجہ سے چھاتی کا بوجھل ہو جانا جس میں سانس لیتے وقت تکلیف ہوتی ہے.** دورانِ سر ، گلے درد سر ، سینہ کا جکڑنا ، آنکھ کا سُرخ ہونا ، پیشاب رقیق زیادہ مقدار میں بار بار یا قطرہ قطرہ ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۵۳۰).

---جَلنا محاورہ.
دل پر صدمہ ہونا ، بہت دکھ ہونا.
آہ و نالہ سے سینہ جلتا ہے
آہ کیوں دم نہیں نکلتا ہے
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۲).

---جھاڑنا محاورہ.
ہر چیز سے بے تعلق ہو کر کسی ایک طرف دھیان لگا لینا.
سینا جھاڑ سو لے اُٹھی منج ہو گھات
دنی شہ کوں تصدیع لئی مکر سات
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰).

---چاک صف.
(کنایۃً) غمگین ، مُصیبت زدہ ، محبت میں دیوانہ ، عاشق. القصہ وو رقیب ناپاک ، ہو نظر سینا چاک ، اس مصفا دلکشا قامت کے بستان میں ، ایسے نادر مکان میں ، بارے دونو آئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷).
صفحۂ دل پہ سینہ چاکوں کے
نقش ہے اس نگاہ کی صورت
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۸).
صیاد نے جو دیکھا ہرن اُٹھ چلا جھپاک
جلدی سے دوڑا پیچھے ہرن کے وہ سینہ چاک
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۷۱۸).
آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائے گی
(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۱۵). تقریباً ایک سال کے بچھڑے ہوئے سینہ چاک گلے ملے ، کوئی کسی کو چُوم رہا تھا. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۶۶). [سینہ + چاک (رک)].

---چاک کَرنا ف م.
سینے میں شِگاف دینا ، سینہ شق کرنا. جب دیکھا ان کی رُوح پرواز کر گئی ہے تو نِکل کے آبا آپ کا سینہ چاک کر کے کلیجہ نکال لیا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۱۶۶).

---چاک ہونا محاورہ.
بہت زیادہ صدمہ ہونا ، غمگین و ملول ہونا.
یکس یک کا غم سُن کے ہویں سینہ چاک
یکس یک کوں دھیرگ دیویں لاک لاک
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۶).
کس کے ماتم میں ہوتے ہیں گُل ہزاروں سینہ چاک
بُلبلیں کرتی ہیں کس کشتہ پہ شیون اے صبا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۶).
آرام سے ہے کون جہانِ خراب میں
گُل سینہ چاک اور صبا اضطراب میں
(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۱).

---چاکی امث.
۱. سینہ شق ہونا.
سحر کے جو انتظار میں ہیں ، پکار کر کوئی ان سے کہہ دے
کہ صرف ظُلمت کی سینہ چاکی ، کوئی دلیلِ سحر نہیں ہے
(۱۹۳۹ ، فکرِ جمیل ، ۵۵). **۲. غم ، اندوہ ، پریشانی.**

ہوتی ہے توتے منجھ میں دردناک
گئی نیں توتے اوس کی سینہ چاک
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۹). [سینہ چاک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چُرانا محاورہ.
بچنا ، دبکنا ، چھپنا.
مریخ نے منہ اپنا چھپایا تھا خوف سے
سینے کو آسماں نے چُرایا تھا خوف سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۸).
ہے کہکشاں بھی ڈر سے خمیدہ کماں کی طرح
سینہ چُرا رہی ہے زمیں آسماں کی طرح
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵).
اس قدر ہے ڈر تری تلوار کا
ہٹ گیا سینہ چُرا کر آسماں
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۹).

---چیر کَر رَکھنا محاورہ.
دل کا راز ظاہر کرنا، دل کی بات کہنا. جواہر لال نے پچھلے برسوں میں ہمیشہ میرے سامنے اپنا سینہ چیر کر رکھا تھا اور میرے ساتھ بڑی اپنائیت اور شگفتگی سے راز و نیازکا تبادلہ کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۸).

---چیرْنا ف س ؛ محاورہ.
سینہ شق کرنا ، سخت صدمہ پہنچانا.
یہ ہوا جب بھی سنسناتی ہے
کتنے سینوں کو چیر جاتی ہے
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۵۲).
اندھیاروں کا سینہ چیرے
اب وہ جوت جگاتا ہو گا
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۲).

---چھانْنا محاورہ.
رک : سینہ چھلنی کرنا.
خط اگر لکھنے لگا طعنوں سے چھانا سینا
جب قلم اس نے لیا ہاتھ میں نیزا مارا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۳).

---چَھلْنی کَرْنا محاورہ.
بہت زیادہ زخم لگانا ، بہت زیادہ تکلیف پہنچانا.
سینہ چھلنی کیے دیتی ہیں نگاہیں اُن کی
ڈھونڈتے پھرتے ہیں یہ تیر ٹھکانا دل کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲).

---چَھلْنی ہونا محاورہ.
صدموں کے باعث چھاتی کا پُرداغ ہونا ؛ (کنایۃً) سخت زخمی ہونا ، بہت رنج یا تکلیف پہنچنا. مگر ایک ہی وار میں سینہ چھلنی ہو گیا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۲). نت نئے طعنوں سے ورشا کا سینہ چھلنی ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۱۹).

---چَھنْنا محاورہ.
رک : سینہ چھلنی ہونا.
تیروں کی جو بوچھار ہوئی چھن گیا سینہ
روزن ہوئے اتنے کہ زرہ بن گیا سینہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۳).

---خَراش (---فت خ) صف.
سینے میں زخم ڈالنے والا ، جانکاہ ، تکلیف دہ.
جو صدا آتی ہے اُس وادی سے ہے سینہ خراش
یہ کوئی دل روتا جاتا ہے نہیں بانگِ جرس
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا ، (محمد حسین) ، ۳۶).
پھر آیا نظر ہلالِ ماتم
ہے سینہ خراش ناخنِ غم
(۱۸۰۵ ، آگہ (مہذب اللغات) ، ۸۲).
یہ عقد ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیضِ عشق سے ناخن مِرا ہے سینہ خراش
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۶۹). [سینہ + خراش (رک)].

---خَراشی (---فت خ) امث.
جانکاہی ، سخت تکلیف یا محنت.
تیشۂ آہ سیں مجھ سینہ خراشی کوں دیکھ
کوہکن لاف محبت ستی انکار کرے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۴۴).
دل جہاں پھوٹ بہا ، سینہ خراشی نہ رہی
ناخنوں سے جو گیا آبلہ چھل بیٹھ گیا
(۱۸۷۸ ، سُخن بے مثال ، ۳۰).

---خُنَک ہونا محاورہ.
دل خوش ہونا ، تسلّی ہونا.
ہوئے سینے خُنک اعدائے دیں کے
ہوئے قربان وہ رُوئے زمیں کے
(۱۸۳۸ ، ناسخ ، شہادت نامۂ آلِ نبیؐ ، ۶).

---دَرْسِینَہ (---فت د ، سک ر ، ی مع ، فت ن) م ف.
سینہ بسینہ ، (وہ بات) جو خاندان میں ایک دوسرے کی بتائی ہوئی برابر چلی آئے ؛ نسلاً بعد نسلِ منتقل ہوتا ہوا. بہت سے سومیری مقولے تحریری صورت میں یکجا ہونے سے قبل صدیوں تک زبانی (سینہ درسینہ) منتقل ہوتے آئے تھے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۱۳). [سینہ + در (حرفِ جار) + سینہ (رک)].

---دَرِیدَہ (---فت د ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جس کا سینہ مجروح ہو ؛ (مجازاً) عاشق زار.
دِکھلا کے کہکشاں سے فلک چاکِ سینہ رات
اُس ماہ وش کے سینہ دریدوں میں مل گیا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۹). [سینہ + دَرِیدہ (رک)].

---دَل ڈالْنا محاورہ.
چھاتی مسل دینا ، چھاتی دبانا ، چھاتی مَلنا.

کوئی پیٹ پکڑ کر بھاگی ہو ، یوں کہتی مجھ سے مل ڈالا
کوئی دھوم مچا کر کہتی ہو ، کم بخت نے سینہ دَل ڈالا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۵).

---دُودکَش (---و مع ، سک د ، فت ک) امذ.
چمنی کا باہر کو نِکلا ہوا حِصّہ. ستونچہ یا باہر نِکلا حِصّہ بنانا پڑتا ... جو سِینہ دُودکَش کہلاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت (ترجمہ) ، ۲۱). [سینہ + دودکش (رک)].

---دوز (---و مج) صف.
چھاتی میں اُتر جانے والا ، چھاتی میں سوراخ کرنے والا ، جو سینے میں ترازو ہو جائے. لیکن عتاب و عناد سلیم کا تیر سرا پردہ چیر کر سینہ دوز ہو گا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۸۵). [سینہ + ف : دوز ، دوختَن - سینا].

---دَھڑَکنا محاورہ.
دل کا خوف و اضطراب کی حالت میں زور سے حرکت کرنا ، گھبرانا.
سِسکیاں رات نے لیں صبح کے بازو پھڑکے
قصر تھرّائے ، شبستانوں کے سینے دھڑکے
(۱۹۳۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳۰).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
پاک باطن ہونا ، بُغض و کینہ سے پاک ہونا ، پُرخلوص ہونا.
سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن ، تو سُخن مرگِ دوام اے ساقی !
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۸).

---ریش (---ی مج) صف.
۱. **جس کا دل زخمی ہو ، رنجیدہ ، غمگین ، ملول.**
تھے رزالے اور چکورے گرد و پیش
پا کباز اس دیکھ کے تھے سینہ ریش
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷).
اسی گھات میں تھا وہ رہتا ہمیش
جگر تفتہ دل رفتہ و سینہ ریش
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۳۱).
ہوا خواہ زُلفِ پریشاں ہے
شہیدِ غم سینہ ریشاں ہے
(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۳). ۲. **سینے پر زخم ڈالنے والا ، دردناک.**
وہ سینہ ریش روایت ہے اہلِ زنداں کی
زباں پہ لا سکے طاقت نہیں یہ اِنساں کی
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [سینہ + ریش (رک)].

---زَن (---فت ز) صف.
رنج و غم سے نڈھال ہو کر چھاتی پیٹنے والا ، ماتم کرنے والا ، مُحرم میں سینہ زنی کرنے والا.
وہ رشکِ چمن گُل جو زیبِ چمن تھا
چمن جُنبشِ شاخ سے سینہ زن تھا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۳).
بولے ، فلک نے خاک میں ہم کو ملا دیا
پھر سامنے سے سینہ زنوں کو ہٹا دیا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۰۲). صبح کو صحنِ تقدس میں سینہ زنوں کے دستے ... ماتم کرتے ہوئے آتے جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۹). [سینہ + ف : زن ، زدن - مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
رنج و غم کی وجہ سے سینے پر ہاتھ مارنا ، چھاتی پیٹنا ، ماتم کرنا. بمقتضائے حدیث ... امید ثواب دہر ایک رات بعد کتاب خوانی اور سینہ زنی کے ایک فاتحہ و مخفی اس کام بانظام کے لیے بھی پڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).
چشم کہتی ہے تری جُنبشِ مژگاں سے کہ دیکھ
سر پہ بیمار کے یہ سینہ زنی خُوب نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۴). اس کے بعد تعزیہ داری اور سینہ زنی ہوتی تھی. (۱۹۰۶ ، حیاتِ ماہ لقا ، ۲۷). نوحہ بنیادی طور پر ماتم یا سینہ زنی کے ساتھ پڑھے جانے کی چیز ہے. (۱۹۸۵ ، کشافِ تنقیدی اِصطلاحات ، ۲۰۳). اف : کرنا ، ہونا. [سینہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زور (---و مج) صف.
سرکش ، زورآور ، دھینگا مُشتی کرنے والا ؛ ہیکڑی کرنے والا ، اپنی طاقت پر مغرور. لوگ بلند و بالا اور مضبوط ہیں اور تُند مزاج اور سینہ زور. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الآقالیم ، ۷۰). اسپِ مُنہ زور اور سینہ زور اکثر جہاں چاہتا ہے لے بھاگتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۲). غریبوں کے ہاں چوری کرتا تھا دیکھ پاتے تو سینہ زوری کرتا تھا اس طرح میں علاقہ میں سینہ زور چور مشہور ہوا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۲۰۱). [سینہ + زور (رک)].

---زوری (---و مج) امث.
۱. **سرکشی ، زبردستی ، دھینگا مُشتی ، ہیکڑی ، اکڑبکڑ ، جبر.**
ہووے گھوڑا اگر کوئی منہ زور
سینہ زوری کا اس کے یا ہو شور
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۱۱). ان کی بے لیاقتی اور جاہلانہ سینہ زوری ترقیٔ سلطنت میں خلل انداز ہے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۵۵).
نہیں چلتی تِری کی سینہ زوری
زمیں اک روز رہ جائے گی کوری
(۱۹۱۱ ، کلّیات اسمٰعیل ، ۳۶). جس کا جواب میں نے بھی اسی طرح دیا کہ میں بھی اپنے لیے ہرگز گوارا نہیں کرسکتا کہ سینہ زوری کے ساتھ مُجھے دبایا جائے. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۳۰۸). ۲. **دلاوری ، بہادری ، دلیری.** مہاراج نے پہلوانی یعنی سینہ زوری تو بہت کی آخر جو ہار تھی آخر ہار ہی رہی. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۰). اور نہ اس دلاور کا تم کو خیال آیا جو سینہ زوری سے وہیں ڈٹا رہا. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۳).
یہ دولت مانگنے سے آدمی کو مل نہیں سکتی
گر آزادی کی خواہش ہے تو چھینو سینہ زوری سے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۸۶). [سینہ زور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سپر (--- کس س ، فت پ). (الف) م ف.
سینے کو ڈھال بنا کر ، مقابل ہو کر ، ڈٹ کر.

کرے گا تو جہاں تیغ آزمائی
تو واں سینہ سپر ہم بھی چلیں گے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۵۰۳). جب اُن کے سبّت کا دن ہوتا تو مچھلیاں سینہ سپر ان کے سامنے آ جمع ہوتیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۳۱). (ب) صف. **معرکہ میں ڈٹنے والا ، خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ، مدِّمقابل.**

دیکھنے کے ہیں یہ سب سینہ سپر میری طرح
کھانے والا آپ کا تیر نظر کوئی نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان تسلیم ، ۲۱۴).

جب خطا کرتی ہے دل میں شور و شر
تو ہی بن جاتی ہے واں سینہ سپر

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۸). [سینہ + سپر (رک)].

---سپر رَہْنا محاورہ.
۱. **خوف و خطر کے موقع پر یا جنگ وغیرہ میں ڈٹا رہنا ، مقابل رہنا ، سامنے رہنا ، مقابلے میں جما رہنا.**

رہی سینہ سپر ہر دم یہ جوہر ہے محبّت کا
کبھی لوہا نہ مانا یار کی تیغ عداوت کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶).

دیکھیں گے تری برشِ شمشیر نظر ہم
جوں آئینہ رہتے ہیں سدا سینہ سپر ہم

(۱۸۳۸ ، چمنستانِ سخن ، ۱۱۳). ۲. **محافظ ہونا ، پُشت پناہ ہونا ، مددگار ہونا.** محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے خاندان میں معزز اور محترم ہیں دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ہمیشہ ان کے سینہ سپر رہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۳۵). ریاستوں کے حقوق کی حفاظت میں بھی سینہ سپر رہتے تھے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۳۳).

---سپر کَرْنا محاورہ.
۱. **وار جھیلنا ، سینے پر لینا ، حملہ سہنا.**

دیکھیں کرتا ہے کون سینہ سپر
جب وہ تیغ امتحان پر آئے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۲).

کیا لُطف ہے وگرنہ جس دم وہ تیغ کھینچے
سینہ سپر کریں ہم قطعِ نظر کرو تُم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۶).

چل دِلا وقت ہے اب سینہ سپر کرنے کا
برچھیاں تانے ہوئے ہیں صفِ مژگاں تیّار

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۷۶). ۲. **بے جگری ، بہادری اور جرأت سے مدِّمقابل ہونا ، خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ، میدان جنگ میں ڈٹ کر کھڑا ہونا.**

سگل سور سِینا سپر کر کھڑے
اٹل بھیں ہو کہن تے جیکچہ سر کھڑے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۳).

ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۲۳). عین گرمیٔ جنگ میں افراسیاب پامال کرتا ہوا جاتا ہے ... مہ رخ و بہار کبھی بھاگتی ہیں کبھی سینہ سپر کر کے لڑتی ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۱). ۳. **جاں نثاری دکھانا (حمایت یا حفاظت کے موقع پر).** جو لوگ اپنا سینہ سپر کر دیتے اور حضرت کو بچاتے ... ان کی اس اعانت کی کیا کُچھ قدر و منزلت حضرت کے نزدیک ہوئی ہو گی. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۵۶).

---سپر ہونا محاورہ.
۱. **وار جھیلنا ، خوف و خطر کے موقع پر ڈٹ کر کھڑا ہونا ، مقابل ہونا ، ڈٹ کر مقابلے میں آنا ، بے جگری اور بہادری دکھانا.**

تاب کیا غیر کی جو تیرِ نگہ کو جھیلے
وہ ہمیں ہیں کہ جو یاں سینہ سپر ہوتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳).

تیغِ غم سے ہو نہ کیوں سینہ سپر مردِ وفا
کثرتِ زخم بدن پر نہیں کم جوشن سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۸).

ہوئے سینہ سپر جانباز دو دو ہاتھ کرنے کو
کھنچی تیغ دو دم چلنے لگیں چوٹیں برابر سے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۷۸). وہ حالات سے سمجھوتہ کرتے رہے جب کہ میر سینہ سپر ہو کر ان کا مقابلہ کرتے رہے. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۳۱). ۲. **حمایتی بننا ، مدد کرنا ، آڑے وقت میں کام آنا ، مشکل حالات میں ساتھ دینا.**

بوسۂ ابرو ہے مشکل جی میں رُعبِ حُسن ہے
دل جو ہو سینہ سپر قبضہ ہے پھر شمشیر پر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۵). ان کی عشیرہ پروری ، قومی ہمدردی اور قوم کی مشکلات اور مصائب میں سینہ سپر ہونے کی تعریف کی گئی ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۸۷). مُشکل کے وقت ان کے دوست انہیں آ گھیرتے تھے وہ بلا تامّل سینہ سپر ہو جاتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۲). ۳. **محافظ ہونا ، پُشت پناہ ہونا ، بچاؤ کرنا.**

کھینچتی فوج خط جو حسن پہ تیغ
سینہ میرا وہاں سپر ہوتا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۶).

اِن چھوٹے سے ہاتھوں کا ہمیں زور دکھاؤ
ہم سینہ سپر تم پہ ہوں تم ہم کو بچاؤ

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۰).

سینہ سپر اُمید تھی ، ورنہ میں سخت جاں نہ تھا
تیغ فراق مُڑ گئی رُوح سنبھل کے رہ گئی

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۲). سرسید احمد اس طرح مسلمانانِ ہند کے حقوق کے لئے سینہ سپر ہوئے تو انہیں لازماً تنگ نظر ہندوؤں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بننا پڑا. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۴۴).

---سپری (---کس س ، فت پ) امث.
(خطرہ یا جنگ وغیرہ میں) ثابت قدمی ، جانبازی ، بہادری.

آپ کی تیغ سے جب دو پر جبریل کٹیں
کیوں نہ بیکار ہو کفار کی سینہ سپری

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۶).

میری الفت نے انھیں کر تو لیا ہے اپنا
اب فقط شرم کی سینہ سپری باقی ہے

(۱۹۶۹ ، جوئے شیر ، ۱۵). یہ جرأت یہ سینہ سپری اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کا سودا ... طرۂ امتیاز ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۹). [سینہ سپر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سخت (---فت س ، سک خ) صف (قدیم).
سنگدل ، بے رحم.

مجھ دل مجروح کے حق میں سجن
مت ہو جیوں الماس ہرگز سینہ سخت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۹). [سینہ + سخت (رک)].

---سکنا محاورہ (قدیم).
دل جلنا ، سخت تکلیف ہونا.

سینا سکہ (سک) رہیا ہے انیر آب تے
جلیا بھی میرا دل یو بےتاب تے

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ (عکسی) ، ۳۱).

---سوختہ (---و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
رنجیدہ ، غمگین ، مصیبت زدہ (پلیٹس). [سینہ + سوختہ (رک)].

---سوراخ ہونا محاورہ.
رک : سینہ چھلنی ہونا.

ایک ہے پرخور آشنا بےپیر
سینہ سوراخ جس سے ہے کفگیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۲).

---سوز (---و مج) صف.
۱. **رک : سینہ سوختہ.**

جو گزریا وہاں زور تھے نیم روز
سپہ آیا اس ٹھار یک سینہ سوز

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۲). ۲. **دل کو جلا دینے والا ، دردانگیز ، نہایت تکلیف دہ.**

اے آہِ سینہ سوز نہ برباد ہو یہ گھر
رونق جہان کی مرے بیت الحزن سے ہے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۷۷).[سینہ + ف : سوز ، سوختن - جلنا ، جلانا].

---سوزاں کس صف (---و مج) امذ.
غم سے جلتا ہوا سینہ ، درد بھرا دل.

کہتے پھریں دشمن کہ ترے غم سے ہمارا
آتشکدہ و سینۂ سوزاں ہے برابر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۱).

ہر نفس اقبال تیرا آہ میں مستور ہے
سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۱۶).

ہمارے سینۂ سوزاں سے آہِ سرد نکل
یہ دل بنا ہے محبت کی آگ ہی کے لئے

(۱۹۷۸ ، صدرنگ ، ۱۳۶). [سینہ + ف : سوزاں ، سوختن - جلنا ، جلانا کا حالیۂ ناتمام].

---سیاہ (---کس س) صف.
سیاہ دل ، کپٹی ، بدباطن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [سینہ + سیاہ (رک)].

---سیاہی (---کس س) امث.
بدباطنی ، سیاہ دلی ، مکاری ، منافقت. ان علمائے زرپرست کی سینہ سیاہی اور بدنفسی نے کس قدر جلد انھیں اور ان کے ہاتھوں اسلام کو ذلیل و خوار کر دکھایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹). [سینہ سیاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شاد صف (قدیم).
خوش و خرم ، بشاش بشاش.

توں آج ہے سینہ شاد دستا
مطلب ہے کہ بامراد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴). [سینہ + شاد (رک)].

---شق ہونا محاورہ.
سخت صدمہ پہنچنا ، سینہ پھٹنا.

کیا لکھوں بس حال مہجوری بھلا
جب قلم کا سینہ شق ہونے لگا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۸۱). ایک دو ستم رسیدہ مظلوم ہزاروں ظالم شوم کیونکر سینہ نہ شق ہو. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۳). قلم اٹھاتے ہی ... کاغذ کا رنگ فق قلم کا سینہ شق ہوا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲).

---شگافی (---کس ش) امث.
سینے میں شگاف پڑنا ، چھاتی چیر دینا ، سخت صدمہ اٹھانا.

شکر کی جا ہے پڑی سینہ شگافی کی امید
جذب دل سے ٹوٹ کر قاتل کا پیکاں رہ گیا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۶).

سامنے مہر کے دل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۲۳) [سینہ + ف : شگاف ، شگافتن - چیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صاف صف.
مخلص ، پاک باطن ، صاف دل ، جس کے دل میں کھوٹ نہ ہو.

وسوسے سوں دل کے مت کر زرقلب
سینہ صافوں کی نظر صراف ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).

رہتا نہیں دل میں سینہ صافوں کے غبار
آئینے میں گرد کیا اثر خاک کرے
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۵۳). ایسے شخص نہ تھے کہ کوئی سینہ صاف آدمی اُن کی مدد کر سکے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۸۷). [سینہ + صاف (رک)].

--- صاف کرنا محاورہ.
دل میں کینہ اور دشمنی نہ رکھنا ، دل سے ملال و کدورت نکال دینا.
ہم سوں نہ راکھ کینہ
کر صاف اپنا سینہ
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹).

--- صاف ہونا محاورہ.
مخلص بننا ، دل سے ملال و کدورت رفع کرنا ، دل میں میل نہ رکھنا.
آ مثالِ آئینہ تُو ہم سے ہو جا سینہ صاف
دُور کر دل سے کدورت ، ہے صفائی میں مزا
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷).

--- صافی اسث.
پاک باطنی ، اخلاص ، ملال و کدورت سے پاک ہونا.
سینہ صافی سیں سنتے میری ہم آغوشی کی عرض
صبح کوں ہوتی ہے حاصل جو کوئی مانگے مراد
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۷).
سینہ صافی اس قدر معدوم ہے دُنیا کے بیچ
چاہیے ہووے اب آئینے کے بھی دل میں غبار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۶۶). [رک : سینہ صاف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- صَندُوق (--- فت ص ، سک ن ، و مع) صف.
اُبھرے ہوئے سینے والا، چوڑے چکلے سینے والا، صندوق جیسے چوڑے چکلے سینے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
[سینہ + صندوق (رک)].

--- فِگار (--- کس ف) صف.
رک : سینہ اَفگار. تُو نے مجھ سینہ فگار کے زخم پر مرہم لگایا ہے. (۱۸۰۳ ، گل بکاولی ، ۵۷).
سرزمینِ باغِ اُلفت میں ترے اے فتنہ گر
نخلِ قامت جب ترے سینہ فگاروں کے لگے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۵).
سینہ فگار و خستہ جگر ہیں ارے میاں
پامالِ دورِ شام و سحر ہیں ارے میاں
(۱۹۸۸ ، رئیس امروہوی (جنگ ، کراچی ، ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء ، ۳)).
[سینہ + فگار (رک)].

--- فِگاری (--- کس ف) امذ.
سینہ زخمی کرنا یا ہونا ، رنجیدہ ہونا ، غمگین ہونا ، دُکھ سہنا.
تمہاری سینہ فگاری کوئی تو دیکھے گا
نہ دیکھے اب تو نہ دیکھے کبھی تو دیکھے گا
(۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹).
بقدرِ ظرفِ طلب ہے بہار کا فیضان
کسی کو سینہ فگاری کسی کو غنچہ لبی
(۱۹۵۴ ، فکر جمیل ، ۸۷).
اور کچھ روز سینہ فگاری کرو ، بزم خاموش ، بزمِ سخن ہونے کی
(۱۹۶۸ ، جاناں جاناں ، ۱۷۱). [سینہ فگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کاوی اسث.
۱. رک : سینہ خراشی.
غم جدائی میں تیری ظالم ، کہوں میں کیا ، مجھ پہ کیا بنی ہے
جگر گُدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷).
ہم اور سینہ کاوی باناخنِ شکستہ
بیکاریٔ جنوں کا اک یہ بھی مشغلہ تھا
(۱۸۹۶ ، دیوان صفی ، ۹۱).
مُجھے اے ہمنشیں! رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں
کہ میں داغِ محبت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۶۷). **۲. سخت محنت ، بہت زیادہ کوشش ؛ اِنتہائی مشقت.**
سینہ کاوی ہے کام ہی کُچھ اور
کوہکن بود مردِ سنگ تراش
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۷).
اے ظفر کس طرح بیٹھے خُوب نقشِ مدّعا
سینہ کاوی تا نہو مثلِ نگیں اچھی طرح
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۸۲). [سینہ + کاو ، کاویدن - کھودنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَباب (--- فت ک) صف.
رک : سینہ چاک (نوراللغات). [سینہ + کباب (رک)].

--- کَرنا محاورہ.
(فن سپہ گری) مقابلہ کرنا ؛ وار کرنا ؛ سامنے سے ضرب لگانا.
سینہ کرے تو اپنے گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو جاوے ... اوس کے گلے پر چُھری رکھ کے اوس کو چت کرے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۸۰). جب حریف سینہ کرنے کو اپنے سیدھے گُھٹنے پر کھڑا ہو تو خود بھی دائیں گھٹنے پر کھڑا ہو جائے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۷).

--- کوب / کوباں (--- و مج) صف.
رک : سینہ زن.
چمن کو خُونِ جگر دے کے جس نے سینچا تھا
وہ باغبان سیہ بخت سینہ کوباں ہے
(۱۹۱۳ ، فردوس تخیل ، ۵۷).[سینہ + ف : کوب ، کوبیدن - کوٹنا].

--- کوبی (--- و مج) اسث.
رک : سینہ زنی.
سینہ کوبی دل خراشی گریہ و آہ و فغاں
ہم نے عشقِ پنج تن میں دیکھنا کیا کیا کیا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲). ہر سمت سے

سینہ کوبی کی آوازیں آنے لگیں. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، ۹۶). پرسوز مرثیہ پڑھنا اور سینہ کوبی کرنا ، اِنسان کے ... قدرتی جذبات کے اظہار کا ایک خارجی طریقہ ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۶۳). اف : کرنا ، ہونا. [سینہ کوب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کُوٹنا محاورہ.
رنج و غم کی وجہ سے اپنی چھاتی پر ہاتھ مارنا ، ہاتھوں سے اپنی چھاتی پیٹنا ، ماتم کرنا.

سر تو پٹکا ہے کبھو ، سینہ کبھو کُوٹا ہے
رات ہم ہجر کی دولت سے مزا لُوٹا ہے

(۱۷۴۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۹۲).

بے درد ، سینہ کُوٹنا خالی نہیں مرا
دل میں بھرا ہے درد مرے کُوٹ کُوٹ کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۳). اور یہ فرقہ پرستی کے فرزندوں کے غم میں سینہ کُوٹ چکا ہے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۳۰). جن پر جِنّا اور بُدھو شام سے صبح تک سینہ کُوٹتے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۶۳).

--- کُھلا ہونا محاورہ.
عالی ظرف ہونا ؛ دل والا ہونا ؛ دل صاف ہونا (مہذب اللغات).

--- کُھلنا محاورہ.
۱. دل کے حجابات دُور ہونا ، معرفت حاصل ہونا.

بوالم نشرح سے جو سینہ کُھلا
شرح اُن کے علم کی کب ہو بھلا

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۸). **۲. رنج و غم حاصل ہونا ؛ خوش ہونا ، فرحت حاصل ہونا.**

چاروں طرف کُھلیا ہے گُلزار رنگ و رس کا
اس سیر جانفزا سوں سینہ کُھلیا ہوس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱).

--- کھول کَر/کے تلوار کے پاس جانا محاورہ.
نہایت دلیر ہونا.

پھر گیا منہ تری ابرو کی طرف سے اون کا
سینے کو کھول کے جاتے تھے جو تلوار کے پاس

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۴).

--- کَھولنا محاورہ.
بہت زیادہ غمگین ہونا ، کسی جذبے کی شدت کا اثر ہونا ، دل جلنا. میں ماستا کی ماری ہوں میرا سینہ کھول رہا ہے ، میرا کلیجہ پھٹ رہا ہے. (۱۹۱۹ ، شب زندگی ، ۲ : ۸۱).

--- کھولنا / کھول دینا محاورہ.
دل کے حجابات دُور کرنا ، معرفت عطا کرنا. خداے تعالیٰ جس کا سینہ کھولیا ہے روشنائی سوں یعنی خدا کی پچھانیت سوں او پچھانتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۱۴). وجود کوں فنا کیے اور تیرا سینہ کھولے یعنی ایس سوں تجھے بقا عطا کرے. (۱۷۷۲ ، سید محمد شاہ نصیر ، انتباہ الطالبین ، ۹۴). عمر فاروقؓ اس بارے میں مجھ سے کچھ گفت و شنید کرتے اور معقول جواب دیتے یہے یہاں تک کہ خدا نے میرا سینہ کھول دیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲). جس شخص کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، کشف المحجوب (ترجمہ) ، ۳۶).

--- گیتی کس اضا(--- ی مج نیز مع) امذ.
رُوئے زمین.

وقت کے رُخسار سے ڈھلنے کو ہے ظُلمت کی دُھول
سینۂ گیتی پہ ہو گا تازہ کرنوں کا نزول !

(۱۹۵۱ ، نبض دوراں ، ۱۳۶). دورِ خزاں کا آغاز ہوتے ہی ، سُورج ایک خاص انداز سے سینۂ گیتی پر روشنی ڈالتا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۶۶).[سینہ +گیتی (رک)].

--- گیر (--- ی مع) امذ.
۱. رک : سینہ بند معنی نمبر ۶ (گھوڑے کی ایک بیماری).

سینہ گیر آب گیر اور جو گیر
ان سبھوں کی ہے ایک ہی تدبیر

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۵). **۲. رک : سینہ بند معنی نمبر ۲ (ایک لباس جو چھاتی کو گرم رکھنے کے لیے پہنا جاتا ہے ، صدری).** نذرانہ ایک چاندی کی کشتی میں پھیلا ہوا تھا جس کے ساتھ چھ عرق گیر بھی رکھے ہوئے تھے ... چھ سینہ گیر تھے کہ جو شال کے بنے ہوئے تھے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۹۵). [سینہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

--- گیرَہ (--- ی مع ، فت ر) صف.
رک : سینہ گیر (گھوڑے کا ایک مرض). سینہ گیرہ : چلنے پھرنے میں تکلیف ظاہر ہوتی ہے اور اسپ درد کی جہت سے ... سُست اور پریشان رہتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۵). [سینہ گیر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- گیری (--- ی مع) امث.
(گھوڑے کے) سینہ گیر مرض میں مُبتلا ہونے کی حالت. فصدان کے امراض پاؤں حرارت مفرط و سینہ گیری کو عجیب النفع متصور ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۸). [سینہ گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- لبریز ہونا محاورہ.
دل میں کسی جذبے کا جوش ہونا (مہذب اللغات).

--- مارنا محاورہ (قدیم).
رک : سینہ پیٹنا.

نہ آزار ہوئے تیوں سینا مار لے
کیتی گھر منے تے ییک اس بھار لے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۷).

یکیلا دیکھی اس کو چشمے کنار
بلا لے کو روئی سینا مار مار

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۷).

---مَلْنا محاورہ.
رنج و غم کرنا ، دل پکڑ کر رہ جانا ، افسوس کرنا. آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی ... کُڑھا کرتی تھی کڑھا کرتی تھی ہر دم سینہ ملتی تھی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۰).

سینْھُڑ (ی مج ، مغ ، ضم ہ) امذ.
خراب ، بدبُودار ، سڑا ہوا. پھر ان کے کھانے کو دیکھو کہ سینھڑ ہو گا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۸۶). [س : सेहड].

سینْھَن (ی مج ، مغ ، ضم ہ) امذ.
(کاشت کاری) گیہوں کا دانہ جو پُورا نہ بنے اور بال کے اندر سُوکھ کر کالا ہو جائے ، زمین کی کمزوری کے سبب دانے میں نمو کی قوت باقی نہیں رہتی اور وہ کچا ہی سُوکھ جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۸۱). [مقامی].

سینْھی (ی مج ، مغ) صف.
خیر خواہ ، خبر گیر.
راج بھی آپ کا جان بھی آپ کی میں نے دونوں کو اپنا بتایا نہیں آپ کے بن نہ کوئی سینھی میرا میرے سر پر کوئی اور سایہ نہیں (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۵۰).

بھیجوں تیری مہما ، کروں تیری اِستُت
تو اُتم پُرشُ ہے سینھی سکھا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۰). [س : سنیہی : स्नेही].

سِینی (۱) (ی مع) امث.
ہموار سطح کا ، اُبھرے ہوئے کناروں والا ؛ گول برتن ، تھال ؛ خوانچہ ؛ ایک طرح کی گول کشتی. اور جتنا اسباب اس کے مکان میں تھا ... سرپوش ، سینی ، خوان پوش ... آفتابہ چلمچی سب میرے حوالے کئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۶). سینی سلپچی خاصدان ، اگال دان سب چیزیں منجوائیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۷). سینی پر ہاتھ سے روٹی بڑھائیے اور توے پر لگا دے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۷). دائی تھی تو کھانا کھا کر جائے ، نذر کی سینی اٹھاتے ہوئے کہنے لگیں. (۱۹۸۷ ، گردش رنگِ چمن ، ۵۸۳). [ف].

سِینی (۲) (ی مع) امث.
(ٹھگی) جھِرنی ، جھونی ، مُسافر کے قتل کرنے کا کلمہ جس کو سُن کر قاتل تعمیل کرتا ہے (ا پ و ، ۸ : ۱۸۵). اف : دینا. [مقامی].

سِینے (ی مع) امذ.
سینہ (رک) کی مُغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مُستعمل.

کالیک سینے کی دھوے جس میں نہ ہوئی
خورشید کے چشمے کوں اگر شام کروں

(۱۶۴۸ ، غواصی ، نادر دکنی رباعیات (قدیم اُردو ، ۱ : ۵۲۵)).

حسرت دل میں ، داغ جگر میں ، سینے میں درد ، آنکھ میں اشک
ہر جا ایک نئی صُورت میں عکسِ رُخ جانا نہ تھا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۰). ایک فرشتہ ظاہر ہوا ... اس نے اپنا ایک پیر اس خُشک زمین کے سینے پر مارا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سے پانی کا ایک چشمہ پُھوٹ بہا ، یہی چشمہ زمزم ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۵۲).

---پر آرے چلْنا محاورہ.
تکلیف پہنچنا ، سخت اذیت ہونا.

ہے کشاکش سانس کی یا سینے پر آرے چلے
سات ہے ابرو کا یہ پردہ ہمارے راگ میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۵).

---پر بَرچھیاں چلْنا محاورہ.
حد سے زیادہ ناگوار گزرنا ، سخت دل آزاری ہونا.

پھر وہی دن پھر وہی عشرت کی راتیں آئیں گی
دشمنوں کے سینوں پر پھر برچھیاں چل جائیں گی

(۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۳).

---پر (پہ) پتّھر رَکْھنا محاورہ.
صبر کر لینا ، برداشت کر جانا. ہم کو یقین تھا کہ دونوں طاقتیں اس معاملے میں ہمارے برخلاف ہوں گی ہم نے اپنے سینے پر صبر کا پتھر رکھا اور خاموش ہو گئے. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۹۳).

پھر سبک غنچوں سے نکہت اڑ چلی
رکھ کے پھر سینے پہ پتھر سو رہو

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۳۳۸).

---پر چڑْھنا محاورہ.
بدزبانی کرنا ؛ مارنے مرنے پر تیار ہونا. یہ لوگ سامنے دیکھ کر بات نہیں کر سکتے تھے ، ایک آج کا دن ہے کہ سینے پر چڑھے آتے ہیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۳۵)

---پر چُھرِیاں چلْنا محاورہ.
سخت اذیت یا تکلیف پہنچنا. مداری لال کے سینے پر چُھریاں سی چل رہی تھیں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۶۶).

---پر داغ کھانا محاورہ.
سخت تکلیف پہنچنا ، مُصیبت اُٹھانا. سینے پر داغ کھایا ، اس کی حرارت جگر تک پہنچی حکیم حسن کا مسہل ہوا دو دن میں واصلِ حق ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۵۷).

---پر رَکْھا ہونا محاورہ.
بوجھ محسوس ہونا. کھانا کھایا ہے ، کسی طرح ہضم نہیں ہوتا سینے پر رکھا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۴۰).

---پر سانپ لوٹْنا محاورہ.
جلنا ، حسد سے جلنا ، غیض و غضب میں بھڑک اُٹھنا.

لوٹیں عُشّاقِ تہِ خاک کے سینوں پہ بھی سانپ
یہ اِشارہ ہے تِری زُلف کی لٹکانے سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۲).

وہ جُوڑا کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں بزمِ دُشمن میں
مرے سینے پہ کیا کیا لوٹتے ہیں سانپ رہ رہ کر

(۱۹۳۵ ، ناز (میر علی نواز) ، ک ، ۷۶) . بڑی ہی کانگرس کے

سینے پر بھی اس پمفلٹ سے سانپ لوٹ رہے ہیں. (۱۹۸۶ ، تحریک پاکستان بلوچستان میں ، ۱۴۴).

--- پر سِل دَھرنا محاورہ.
چھاتی پر پتھر رکھنا.

سینے پر سِل دھری گئی پس مرگ
نہ ہوا دل کے اِضطراب میں فرق

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۳۸).

--- پر سِل رَکھنا محاورہ.
سہنا ، صبر کرنا ، برداشت کرنا.

جو ان ظالموں کو دیا اپنا دِل
رکھا جان بوجھ اپنے سینے پہ سِل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۵). میں نے بہ ہزار خرابی سینے پر سِل رکھے اس کو بھی رُخصت کیا. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۰).

--- پر سِل لینا محاورہ.
مُصیبت میں پھنسنا ، غم و الم میں مُبتلا ہونا ، مُصیبت مول لینا ، جان بُوجھ کر پریشانی میں پڑنا ، خود مصیبت مُول لینا.

آہ سنگیں دِلاں کا شوق نہ کر
مت بہ سینے پہ اپنے سِل لے شیخ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۶).

--- پر/پہ سِل ہونا محاورہ (قدیم).
بارِ خاطر ہونا ، سوہانِ رُوح ہونا.

سیویا کون بی تھا گڑاو سینے پہ سل
نہ دل کہ اس طرف سک جنم تھا خجل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۵).

--- پر سَنگ رَکھنا محاورہ.
رک : چھاتی پر پتھر رکھنا.

نہیں لوحِ مزارِ خُفتگانِ شہرِ خاموشاں
غمِ فرقت کا رکھ کر سو رہے ہیں سنگ سینے پر

(۱۸۳۶ ، دیوان سہر (آغا علی) ، ۱۰۲).

--- پر صَندَل کے پھائے رَکھنا محاورہ.
اختلاجِ قلب کا علاج کرنا ، تسلّی دینا ، جھوٹی تسلّی دینا (ماخوذ: فرہنگ اثر).

--- پر گُل کھانا محاورہ.
گل کھانا ، داغ لگنا ، تکلیف اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

--- پر مَچَلنا محاورہ.
تیزی سے بہنا ، اُودھم مچانا ، زور دِکھانا. سندھ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دریا اٹک سے رحیم یار خان تک پنجاب کے سینے پر مچلتا ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۲).

--- پر مُونگ دَلنا محاورہ.
جان بوجھ کر تکلیف پہنچانا.

شوخی سے چل کہ ناز و ادا سے سنبھل کے چل
عاشق کے سینے پر نہ کبھی مُونگ دَل کے چل

(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال، ۵۳). پرندوں کا ایک جوڑا بھی عرصے سے ہمارے سینوں پر مُونگ دَل رہا ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۱۴).

--- پر نَعل جَڑنا محاورہ.
تکلیف پہنچانا.

نعل سینوں پر جڑیں گے اور سر پھوڑیں گے لوگ
کھینچیں گے کتنے الف داغ اور کتنے لیں گے جوگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۱۶).

--- پر/پہ ہاتھ دَھرنا محاورہ.
دل کی بیچینی دور کرنا ، اِضطراب دُور کرنا.

ہاتھ سینے پہ میں دھر دھر کے بہت بیٹھ گیا
راہ میں تیری کیا دل نے پہ ہر گام قلق

(۱۸۴۴ ، ممنون (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۵۳)).

--- پر/پہ ہاتھ رَکھنا محاورہ.
اِضطرابِ خاطر کو روکنا ؛ دل کو تسلّی دینا.

رکھا ہے ہاتھ شفقت کا اب اوس نے میرے سینے پر
اوسے اب آتشِ رنگِ حنا سے دل جلانا ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۲).

ہاتھ سینے پر نہ رکھنا تھا نہ رکھا یار نے
دل ہمارا مفت پامالِ تمنّا ہو گیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۸).

--- پر ہاتھ مارنا محاورہ.
اپنی دلیری کا اظہار کرنا ، چیلنج قبول کرنے کا اظہار کرنا ، سینے پر ہاتھ مار کر شرط منظور کرنا. سینے پر ہاتھ مار کر اس کڑی شرط کو منظور کر لیا. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۱۴).

--- سے چمٹانا محاورہ.
معانقہ کرنا ، گلے مِلنا ، محبّت و شفقت سے گلے لگانا.

اپنے سینے سے اس کو چمٹا
ہمّت کا ثبوت خود وہ دیگا

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۱۵). اپنی ذات کو مٹا کر کسی اور ذات کو سینے سے چمٹائے ہوئے مِلتا ہے. (۱۹۷۰، توازن، ۷۳).

--- سے لِپَٹ جانا محاورہ.
بیتاب ہو کر چمٹا لینا یا چمٹنا. بیتاب ہو کر دوڑیں اور بیٹے کے سینے سے لپٹ گئیں. (۱۹۱۵ ، گرادبِ حیات ، ۳۰).

--- سے لگانا محاورہ.
پیار سے لپٹا لینا ، عزیز رکھنا ، احترام کا اظہار کرنا ، پیار کرنا.

راحت کسی طرح آئے تُم کو
سینے سے لِلہ لگائے تُم کو

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۲۵). جس کو دن رات آنکھوں پر بٹھائے اور سینے سے لگائے پھرتے وہ آج کالے کوسوں وِلی جا رہی ہے. (۱۹۲۴ ، وداعِ خاتون ، ۶).

تری لہروں نے سینے سے لگایا
میں جب رویا ترے ساحل پہ آ کر
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۳).

---سے لَگْنا محاورہ.
پیار کرنا ، گلے ملنا ، بغل گیر ہونا.
سینے سے جب رقیب کے تُو اے صنم لگا
پتھر کو غم کے رہ گئے چھاتی سے ہم لگا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۳).
میں ترے تیر کے قُربان کہ کماں سے تیری
جب چُھٹا دوڑ کے سینے سے مرے آن لگا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۳).

---کا اُبھار امذ.
چھاتیوں کا اُبھار ، عورتوں کی چھاتیوں کا نمو ، علامتِ بلوغ.
ہاتھ ملتا ہوں جو میں دیکھ کے سینے کا ابھار
کہتے ہیں توڑیے جن کو یہ وہ نارنج نہیں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۷۴).

---کا بُخار نِکَلْنا محاورہ.
رنج و ملال کا اظہار ہونا ، غم و غُصّہ کا ظاہر ہونا ، دل کا بُخار نکلنا.
گر فغاں اچھی نہیں تو چُپ بھی رہنا ہے بُرا
کچھ تو سینے کا بُخار اے دل کبھو نِکلا کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲).

---کا تھال بَیٹھنا محاورہ (قدیم).
(غم سے) نڈھال ہونا ؛ (خوف سے) ہمّت ، حوصلہ ختم ہونا.
ہوا جنبش میں بال بال میرا
بیٹھا سارا سینے کا تھال میرا
(۱۹۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ، ۶).

---کا سَر امذ.
سینے پر چھاتی کا اُبھار ، پستان کے اُوپر کا نِشان ، بھٹنی ، گھنڈی. اوس کے سینے کا سر ورم کر آیا تنگ کی جگہ سُوجھ گئی. (۱۸۸۸ ، تثنیف الاسماع ، ۷۶).

---کو چیرْنا محاورہ.
دل کا حال معلوم کرنا ؛ باطن کا حال کُھلنا یا کھولنا.
گریباں کی تو قائم مُدّتوں دھجّیں اُڑائی ہیں
یہ خاطر جمع اس دن ہوئے جب سینے کو ہم چیریں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵).

---کو دوہرا کَرْنا محاورہ.
جُھکنا ؛ رکوع میں جانا. (اے پیغمبرؐ) سنو کہ یہ کافر (جُھک جُھک کر) اپنے سینوں کو دوہرا کئے ڈالتے ہیں تا کہ خدا سے چُھپے رہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر ، ۳۰۳).

---کی طَیّاری امث.
سینے کا اُبھار.
جو میں بھی دیکھتا سینے کی طیّاری تو کیا ہوتا
مرے آنے ہی پر بندِ قبا کیوں مہرباں باندھا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۰).

---لَگْنا محاورہ.
رک : سینے سے لگنا.
اپنی ماں کے رات دن سینے لگے
پانچوں بچے دُودھ کچھ پینے لگے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۶۶).

---میں آگ لَگْنا محاورہ.
سینے میں جلن ہونا ؛ دل پر بہت زیادہ صدمہ ہونا ، غمگین ہونا (مہذب اللغات).

---میں پَرکھانا محاورہ.
رشک حسد وغیرہ کی وجہ سے پیچ و تاب میں ہونا ؛ جلنا.
سُخنِ گرم وہ سُن جائیں ہمارے اے شاد
آتشِ رشک سے جو سینے میں پرکھاتے ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۹).

---میں پَنکھے لَگْنا محاورہ.
دل کا زور زور سے دھڑکنا ؛ (کنایۃً) بہت زیادہ بےچینی ہونا ، بیکلی ہونا.
دل و جگر کے دھڑکنے سے خاک تسکیں ہو
لگے ہیں سینے میں پنکھے ہوا نہیں آتی
(۱۹۱۰ ، تاج سُخن ، ۱ : ۲۵۴).

---میں چھاج لَگْنا محاورہ.
بہت بےچینی ہونا ؛ بہت زیادہ اِضطراب ہونا. قاصد کہیں نہ کہیں پھنسا ہے میرا دل بِلّیوں اُچھل رہا ہے ، سینے میں چھاج لگے ہیں. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۲۵).

---میں دَفْن کَرْنا محاورہ.
چُھپانا ، پوشیدہ رکھنا ، راز میں رکھنا ، کسی پر ظاہر نہ کرنا . ہر کسی نے اپنے اپنے دُکھ اپنے اپنے سینے میں دفن کر رکھے تھے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۳۶).

---میں دِل ہونا محاورہ.
احساس و جذبات کا ہونا یا پایا جانا ، حسّاس ہونا.
عشق تھا مجلسِ فطرت میں شریکِ شوریٔ
ورنہ یہ کیا تھی خبر سینے میں دِل بھی ہو گا
(۱۹۱۳ ، گلکدۂ عزیز لکھنوی ، ۳۹).

---میں دَم اَٹَکْنا محاورہ.
نزع کا عالم ، سانس کا سارے جسم سے نِکل کر صرف چھاتی میں رہ جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---میں دَم اُلَجْھنا محاورہ.
گھبراہٹ یا پریشانی ہونا.

سینے میں الجھتا ہے دم اے گیسوؤں والو
واری مجھے خدمت کے لئے پاس بلا لو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۷).

---میں دَم چلنا محاورہ.
سانس چلنا.
کہو صیّاد سے گر ذبح کرنا ہے تو جلدی کر
ابھی کچھ دم مرے سینے میں زیرِ دام چلتا ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۹).

---میں دَم رُکنا محاورہ.
طبیعت گھبرانا ؛ سانس گھٹنا.
شبِ غم فرقت ہمیں کیا کیا مزے دکھلاتے تھا
دم رُکے تھا سینے میں کم بخت جی گھبرائے تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۶).

---میں دَم گھبرانا محاورہ.
جینے سے بیزاری ہونا.
گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

---میں دَم گھٹنا محاورہ.
گھبراہٹ طاری ہونا ، سانس رُکنا.
دم گھٹتا ہے سینے میں دمِ شدّتِ گریہ
باراں کی علامت ہے جو ہو جائے ہوا بند
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۴).

---میں دَم ہونا محاورہ.
زندہ ہونا ، حوصلہ پست نہ ہونا.
دم بھی مرے سینے میں ہے اور دوش پہ سر بھی
کیا ہو گئی قاتل وہ تری مشق و مہارت
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰).

---میں رَکھنا محاورہ.
چھپانا ؛ ظاہر نہ کرنا ؛ حفاظت کرنا ؛ راز رکھنا.
ازبس کہ ترا جمال سینے میں رکھا
پایا ہے مرے خیال نے دیدہ وری
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۷۰).
کوئی دم گر دیکھنا ہو تجکو لُطفِ زندگی
دل کی جا سینے میں رکھنا اوس کا پیکاں چاہیے
(۱۸۲۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۱). اس بھید کو اپنے ہی سینے میں رکھو. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۵۵).

---میں سانس اڑنا محاورہ.
دم رُکنا ، سانس گھٹنا ، گھبراہٹ طاری ہونا.
ڈر سے سینے میں کسی بی بی کے سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لیے گر پڑتی تھی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۹۱).

---میں سانس سَمانا محاورہ.
اطمینان حاصل ہونا ، سکون ہونا ، ہانپنا ختم ہو جانا ؛ دم لینا.
کرو طے رفتہ رفتہ اے شرف منزل محبّت کی
سمائے سانس سینے میں ذرا جان آئے دم ٹھہرے
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۹۳).

---میں مُکّا/مُکّی مارْنا محاورہ.
صدمہ پہنچانا ، رنجیدہ کرنا ، دل دُکھانا ؛ (کنایۃً) ایسی بات کہنا جس سے اچانک صدمہ پہنچے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---میں ناسُور پڑنا محاورہ.
سخت تکلیف کے سبب دل میں دُکھن ہونا ؛ مُسلسل دل دُکھنا.
اگر مصرع ہوتا ع «مرہم سے میرے داغ میں ناسور پڑ گیا» یا «مرہم سے میرے سینے میں ناسور پڑ گیا» تو اس دور ازکار تاویل کی گنجائش بھی تھی. (۱۹۸۲ ، اثبات و نفی ، ۱۰۲).

---میں ہُوک اٹھنا محاورہ.
بے چین ہونا ، بے قرار ہونا ، وحشت ہونا.
ہوک سی سینے میں اٹھی ، چوٹ سی دل پر پڑی
اے غمِ دل کیا کروں ، اے وحشتِ دل کیا کروں
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۹۱).

سینیارِٹی (ی مع ، کس مج ن ، کس ر) امث.
عُمر ، تعلیم ، تنخواہ یا عہدے کے لحاظ سے دُوسروں پر برتری ؛ فضیلت ؛ بزرگی. بلحاظ سینیارٹی ایسا گریڈ ملا جو یہاں سے زیادہ ہے ، تو یا تو آپ کو وہی گریڈ یونیورسٹی سے دلایا جائے گا ، ورنہ آپ کو اختیار ہوگا. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، خطوط ، ۱۴۹).
[انگ : Seneiority].

سینیٹ (ی مج ، ی مج) امذ ؛ امث.
مُدبّران ملک کی جماعت ؛ جماعت فضلا ؛ مجلس قانون ساز ؛ ایوانِ بالا. اسی پر کسی نے اس کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے سینیٹ میں کہا کہ ایسے افراد کی تعداد بہت بڑی ہے. (۱۹۳۵ ، بادشاہ ، ۹۱). اہم عوامی مسائل کے لیے سینیٹ کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کر سکتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ نومبر ، ۱).
[رک : سنٹ].

سینیٹَر (ی مج ، ی مج ، فت ٹ) امذ.
سینٹ کا رکن ، سینیٹ کا ممبر. الیکسی کوسیجن نے کل امریکی سینیٹروں سے ملاقات کی. (۱۹۶۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳۲ ، ۱۳ ، ۸).
[انگ : Senator].

سینی ٹوریَم (ی لین ، و مع ، سک ر ، فت ی) امذ.
دِق اور سِل کے علاج کے لیے مخصوص اسپتال جو آبادی سے دُور ، کُھلے اور پُرفضا مقام پر بنایا جاتا ہے. سینی ٹوریم کوئنس روڈ پر چرنی روڈ اسٹیشن کے بالکل سامنے ساحل پر واقع ہے. (۱۹۳۲ ، مشاہدات ، ۳۲). ہم نے ہڈیوں کی تپ دق کے نوجوان مریضوں کا سینی ٹوریم بھی دیکھا. (۱۹۷۰ ، تحدیث نعمت ، ۶۸۳). [انگ : Sanatorium].

سینئر (ی مع ، سک ن ، فت ی) صف.
۱. افضل ، اعلیٰ ، (بلحاظ عمر ، تعلیم ، مدت ملازمت تنخواہ یا عہدہ وغیرہ). برخوردار مقبول حسین باعتبار استحقاق کے سب پٹواریوں میں سینئر ہے. (۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۸). شبیر محمد خاں سے آپ نے جائزہ لیا تھا اور وہ (۲۵۰) پا رہے تھے پھر آپ سینئر کیوں کر ہوئے. (۱۹۲۱ ، خطوط عبدالحق ، ۱۵۲) . تربیت پانے والے سینئر سرکاری افسران کا ردعمل میرے بہت کام آیا. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۲۰). **۲. قدیم طالب علم کی اصطلاح.** عموماً ہر سینئر لڑکا جونیر لڑکے کا نگراں ہوتا تھا . (۱۹۵۶ ، آشفتہ بیانی میری، ۱) میں ماہر لسانیات ہوں، اُس نے خوش‌دلی سے کہا اور ... سینئر تم کیا کر رہے ہو؟ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴). **۳. قدیم علوم و فنون.** اس زمانے میں ہر قسم کی ترقی کا ذریعہ جو علوم ہیں وہ یورپ کے علم و ہنر ہیں جو یورپین لٹریچر اور سینیر کہلاتے ہیں. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۹۶). [انگ : Senior].

سینیکا (ی مج ، ی مع) امذ.
(طب) مفردات میں سے ایک خشک جڑ یالی کیلا سینیکا، بھوری یا خاکستری ، اس پر ایک گرہ‌دار تاج ہوتا ہے ، ذائقہ پہلے میٹھا پھر چرپرا ، جوہر اس کا فعال ہے ، بہ تازہ ، مانع اور مرتکز شکل میں ادویات میں محتاط طریقہ سے مستعمل ہے ، اس کو سینیگین بھی کہتے ہیں Chatean . سینیکا کا خاص استعمال یہ ہے کہ یہ حاد اور مزمن شعبتی الھتاب میں اور ذات الریہ میں ... دیا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۱۳). [یو].

سیو (۱) (ی مج) امذ.
۱. بیسن کی نمکین موٹی سِویاں جو تیل یا گھی میں تلی ہوتی ہیں. افطاری کے وقت چند آدمیوں نے کھجوریں اور دال‌سیو بانٹ دئے (۱۹۱۴ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۲۵). کھانے میں سیو ، دال ، چنے ... سیٹیاں ، گیند ، گولیاں ، غرض کیا کیا بیان کروں . (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۱). **۲. بیسن یا میدے کے میٹھے سیو جن پر شکر چڑھی ہوتی ہے.**

کروں میں صفت سیو کی کا بیاں
خجل اس سے لچھے کی ہے زعفراں

(۱۸۷۳ ، بے خود موہانی (ہادی علی) ، د ، ۱۲۹). سیو نمکین شیریں ہر قسم کی شیرینی لیے ہوئے لشکر میں پھر رہے ہیں. (۱۹۰۱ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۰۰۱). **۳.(تلن ہاری) معمول سے موٹی بنی ہوئی سِویّاں ، موٹی سویّاں ، عام سویوں سے قدرے مختلف** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۷۷) [س : سیوکا सेविका].

سیو (۲) (ی مج) امذ.
سیب کو گجراتی ، میمنی اور مقامی بولیوں کے اثر سے یہ نام دیا گیا، تفاح ؛ توپھا. جو بدی کرے گا سو بدی پاوے گا جیسے دنیا میں بھی ظاہر ہے کہ جو کوئی اندراین بووے گا سو سیو کہاں سے کھانے گا. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۹).

شیدا کیا ہے مجکو تیرا قامت و ذقن
دیکھا ہے سر پہ سرو کے کوئی بار سیو کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳). [س : सेव].

سیو (۳) (ی مج) صف.
۱. خادم ، خدمتگار ، غلام ، مُرید.

یا کم ہے ادک تو کون نامی
کن ان منے سیو کون سامی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۸). **۲. پُوجا ، عبادت.**

کرے آگا ، تجہ کریں سو کوئے
کہ جب نہ کرے سیو ، تج کم نہوئے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۷).

کریں راج پُوجا اسی دیو کا
تماشا عجائب دسے سیو کا

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۴). [س : سیوا सेवि (رک) کی تخفیف].

سیو (۴) (ی مج) امث.
(کاشت کاری) ہلکے ہل سے کھیت کی معمولی کھود جس میں سطح کی مٹی پلٹ جائے (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [مقامی].

سیو (۵) (ی مج) امذ.
چھٹا ، سات سے پہلے ، چھ.

چھٹا سیو سیت ہے کہوں ساتواں
اسی ناؤں رو دیتہ ہے اے جواں

(۱۶۱۴ ، بھوگ بل (ق) ، ۳۹). [مقامی].

سیو (۶) (ی مج) امذ.
سخت سردی.

اک رنگ ہے برکھا رت میں کھلتے سیو کا
اک رنگ ہے برہارت میں ٹپکے آنسو کا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۷). [مقامی].

سیوا (ی مج) امذ ؛ امث.
۱. خدمت.

کرے سیوا پرم کا رات دن وہ
برہ کی رین جن کوئی بہانے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۱۲). اس کے سامنے چھ راگ ... اوس کی سیوا میں ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۲۲). سنیاسیوں اور سادھوؤں کی سیوا کی طرف راغب ہوئے. (۱۹۳۷ ، سلک‌الدرر ، ۱۲۴). جو کچھ میں آشا کرتا ہوں کہ ہم کچھ نہ کچھ سیوا کریں گے. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۹۵). **۲. نگہداشت ، دیکھ بھال ، رکھوالی ، حفاظت.**

نونہالاں کا ہے زنخ میوا
چاہتا ہے یہ پھل تو کر سیوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴). ان میں بڑا پادری وہ شخص ہے جو گایوں کی داشت اور سیوا میں ید طولیٰ رکھتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۱۲). **۳. فرمانبرداری ، اطاعت.**

پتا باج گر بھیج توں مجھ دیا
سیوا سا کہ احمد نگر تجہ دیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶).

اسے نانو جگ میں محمدؐ کہیں
جتے تازیاں سیوا اس کا کریں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۹۲). ۳. **پرستش ، پُوجا ، عبادت.**

سنیا ہوں جو جس گھر کوں دیوا نہیں
تج آنگے قبول اس کی سیوا نہیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۲۰).

ہوتے ہیں رام اوسی کے سیوا کرے جو کوئی
پُوجے ہے آس اوس کی جن میں بتاں کو ارچا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). بُتوں کو جو پتھر کی تراشی ہوئی مُورت ہے، جسکی سیوا سے رتی بھر بھی فائدہ نہیں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۳۸). ۵. **ذکر ، یاد.**

حضور نبی دشٹی کرے ، دل قطب نت تج سوں دھرے
نس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سو کہاں توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰). آؤ عرب دیس کے مہاراجہ ... بتی کی سیوا اور مہمنا کریں. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۳). ۶. **بُزرگ ، برتر ، قابلِ اطاعت.** مُسلمان لوگ حضرت مسیح کو عیسیٰ کہتے ہیں ، اور ہندو لوگ عیسیٰ کو سیوا (مہادیو) سے تعبیر کرتے ہیں. (۱۸۶۱ ، خُطبات گارساں دتاسی ، ۳۱۷). [س : **सेवा**].

---ٹہل (---فت مج ٹ ، کس ہ) امث.
خِدمت ؛ نگہداشت. اس کی اچھی طرح سے سیوا ٹہل کی تب وہ وہاں رہنے لگا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۰). [سیوا + ٹہل (ٹہلنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---سَمِتی (---فت س ، سک م) امث ؛ ~ سَمِتی.
رضاکاروں کا گروہ ؛ بِلا معاوضہ خِدمت کرنے والوں کی جماعت یا انجمن. یونیورسٹی کے سیلاب زدوں کی اِمداد کے لیے ایک سیوا سمتی بھیجی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۲۰). گرام سدھار کے کارکنوں اور کچھ سیوا سمتی وغیرہ قسم کے سماجی اِداروں کے ذریعہ ان کے علم میں کچھ ایسی بات آئی تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۲). [سیوا + سمتی (رک)].

---سے میوہ مِلتا ہے کہاوت.
خِدمت سے عظمت الخ. صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور سیوا سے میوہ ملتا ہے. (۱۹۷۶ ، اخبارجہاں ، کراچی ، ۱۵ ستمبر ، ۹).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **خِدمت بجا لانا ، خِدمت کرنا.**

ہوتے ہیں رام اوسی کے سیوا کرے جو کوئی.
پُوجے ہے آس اوس کی جن میں بتاں کو ارچا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷).

پلکوں سے راہِ دشت کو جھاڑا کروں گی میں
داسی ہوں لے چلو مُجھے سیوا کروں گی میں

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۶۰). کاستو ، کانسو کو اُٹھا لائی ، شراب کی آگ نے اسے جلا ڈالا تھا. پُورے دس دن اس کی سیوا کرتی رہی. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹). ۲. **عبادت کرنا ، پُوجا کرنا.**

اس نور کے اوتار کو میں رات دن سیوا کروں
نبیؐ و علی دولت سیتی دم دم سبھی ایمان کرو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۷۱)

جب بولے پکار لیو سیوا
سیوا کریں اس کی رام و دیوا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۹).

اسی دین کی کرتے سیوا ہیں ہم بھی
اسی شخص کے نام لیوا ہیں ہم بھی

(۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۳). ہندو گائے کی فائدہ کے خیال سے نہیں بلکہ تقدیس کے خیال سے سیوا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، ملفوظاتِ ناظر ، ۲۲). ۳. **حِفاظت ، رکھوالی ، دیکھ بھال ، نگہداشت.** جہاں سپاہی چھوڑ آیا تھا وہ بیٹھے اس کی سیوا کر رہے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۲). اس پودے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز بیمار کی کرتا ہے ہزار جتن کرتا اور اسے بچا لیتا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۲۷). سبزیوں کی سیوا تو میں جا کر کر ہی لوں گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۸).

سَیوار (ی لین) امث.
(کاشت کاری) بہت زیادہ سیلی ہوئی زمین جو پانی کی رو چڑھنے سے سیل گئی ہو اور اس میں ریت بھی آ گئی ہو ، ایسی زمین پانی کی ٹھنڈ بیٹھ جانے سے عام کھیتی کے لائق نہیں رہتی (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [رک : سیوال].

سِیوار (ی مع) امذ.
ایک قِسم کی گھانس جس سے شکر صاف ہوتی ہے. اس طرح اِبتدائی ساکت نباتات یعنی بحری سِیوار کی بُنیاد پڑی. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۳۵). سِیوار ایک چھوٹا سا جھاڑی دار پودا ہے مغربی ایشیا کے علاقوں میں بکثرت اُگتا ہے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس (ترجمہ) ، ۲ ، ۳ : ۱۰۷). [رک : سیوڑا (۲)].

سِیواری (ی مع) امث.
ایک قِسم کی شکر جو سیوار گھانس سے صاف کی جاتی ہے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [سیوار + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیوال (ی لین) امذ.
کائی جو تالابوں وغیرہ میں پانی کے اُوپر نیچے یا کناروں پر اُگ آتی ہے یا برسات میں دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے.

گوال ہمیں توں برم گیانی
سیوال ہمیں تو پاک پانی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). [پ : **सैवाल**].

سِیوال (ی مع) امذ.
رک : سیوار.

کدم کیچ سیوال بالا ہوا
بتی عود کی سولھوالا ہوا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲). [رک : سیوار].

سیوالِک (ی مع ، کس ل) صف.
(ارضیات) زمین کے طبقات میں سے ایک طبق اور پہاڑوں کے پتھر اور چٹانوں کی ایک تہہ کا نام جس پر کائی کی سوتی تہہ ہوتی ہے . سوائے چند حوضوں کے جو ایک دوسرے سے علحدہ تھے جن میں سیوالک نام کے مشہور طبقات خاص کر چکنی مٹی... کچھ بھی باقی نہ رہا۔ (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۶۷). [سیوال + ک ، لاحقۂ نسبت].

سیوالِکی (ی مع ، سک ل) صف.
سیوالک سے منسوب. بعض سیوالکی طبقات کو فوقانی قریب تر ... زمانے سے ... متعلق کرنے کے لیے بڑی بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند (ترجمہ) ، ۳) . [سیوالک + ی ، لاحقۂ نسبت].

سَیوان (ی لین) صف.
سو . سوان ، تعداد میں سو (پلیٹس). [پ : सयद्वमझो].

سیوان (ی مع) امذ.
حد ؛ سرحد ؛ میدان ؛ احاطہ. یہ ارادہ کر لینے کے بعد اب صرف اپنی تحقیقات کے لیے مضمون اور اپنے تجربات کے لیے کسی شہر کا انتخاب باقی تھا اس سیوان میں بھی حکیم سوزاں نے کچھ کم کاوش نہیں کی . (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۳۳) . [س : सीवा].

سَیوانا (ی لین) امث.
لمبی خاردار سوانا گھاس کی قسم جو سوانا نام کے جنگلات میں ملتی ہے جہاں بارش کی کمی کے سبب پیڑ پرورش نہیں پاتے. یہاں کی نباتات میں لمبی اور خاردار گھاس شامل ہے جس کو عُرفِ عام میں سیوانا کہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۶۲). [انگ : سوانا Savanna].

سیوانا/سیوانَہ (ی مع / فت ن) امذ.
سوانا ، حد. نہر سے جو نہر فرات ہے لیکے دریائے غربی تک تمہارا سیوانا ہو گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۳۲) .
۲. **(پٹواریاں) قیمت کا ایک کوڈ ، پوشیدہ لفظ** . خرید کاغذ اسٹام واسطے سوال جوکیداری ۸ آنے مرمت سیوانہ بارہ روپے ۸ آنے (۱۸۸۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۶). [رک : سوانا].

سیوائے (ی مع) حرف (قدیم).
سوائے ، علاوہ ، بغیر. پرہیز اس کا ہیر سیوائے ہور نا دیکھتا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱).

سیوائے گر لبِ شیریں مجھے خوش نئیں شکر پارے
حلاوت فہم دل کھاتا ہے میٹھے جگ کے سب کھارے

(۱۷۸۰ ، مظہرجانجاناں ، کلام مظہر ، ۲۰۶). دریا نہایت طغیانی پر ہونے کے باعث سیوائے ہاتھی کے عبور مشکل تھا. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۲۱). [رک : سوائے جس کا یہ غلط اِملا ہے].

سیوِت (ی مع ، کسِ و) صف.
۱. **(قصابی) نرم ، گُداز ، گوشت والا ، فربہ اور چکنا گوشت** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. **محفوظ ؛ مامون ؛ معزز ؛ پوجنے کے قابل** (پلیٹس). [س : सेवित].

سیوُتا (ی مع ، سک و) امذ.
(کشتی بانی) کشتی سے پانی نکالنے کا چوبی ظرف ؛ کٹھوتا (اپ و ، ۵ : ۱۷۷). [مقامی].

سیوتی (ی مع ، سک و) امث.
ایک پُھول اور اس کے پودے کا نام گُل داؤدی ، پُھول سفید ؛ زعفرانی ؛ زرد اور صندلی مائل رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں ، پُھول گیندے اور گلاب کی طرح ہوتے ہیں ، پنکھڑیاں خاصی لمبی ہوتی ہیں ، جنگلی پودا خاردار ہوتا ہے : گُلِ نسرین و نسترن ، لاط : **Rosaglandulifera**

بہار جا کہ جو آتا ہے اس خزاں کا وقت
تو موگرا ہے نہ چنپا نہ سیوتی مخمل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۶). جوہی و سیوتی ، انار ... اور اقسام اقسام طرح کے جو کچھ ہے کہ گویا وہی ہے . (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروزودلبر ، ۱۵۹). سیوتی کا پھول سو سو رنگ سے ہو قرباں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۵۹). سیوتی ، صدمالتی ، مولسری کے پھولوں سے سارا باغ مہک رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۲).

پھر بھی اس رت کے ہیں انداز سراپا دلکش
سیوتی ہے گلِ خوش رنگ سے کیا کیا دلکش

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۶۶). [س : سیمنتی सेमन्ती].

سیوَٹ (ی مع ، فت و) امذ (قدیم).
۱. **آخر ، ختم ، انجام**.

قیامت کے آنے کا سیوٹ نشان
سو اس کا نکلنا ہے سچ دل میں جان

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۹۵).

او عین جو ابجد اس کوں فرزند
سیوٹ کوں اپس دکھاوے چھند

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). ۲. **کمال**.

پانی کیاں صد راں یوں ہموار کیتا اب جھٹک
لینے ہوا ہو معتدل دکھلائی سیوٹ دلبری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۰).

بحری میں بحروبر ہے ہور بحر و بر میں بحری
اس بات کو عزیزاں سیوٹ نہ کیں تو کیا کیں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۶). ۳. **آخرکار**.

مجازی جو وُنی عشق سیوٹ پہ آئے
اپن ہو کے مجنو نچہ لیلیٰ کرائے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲). ۴. **انتہا ، تمام ہونا**.

دریں وقت ماہی مری پانی وفات
جو سیوٹ محر ہو قضا سو نجات

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، ۳۰).

کام کرتار و جو کچھ بن آئے سو
دیکھ لے سیوٹ کو کیا ہو جائے او

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۹۰). [س : سیمنت सीमन्त].

سیوٹا (کس س ، و مج) امذ.
(ارضیات) زرعی زمین. جس میں ریت اور چکنی مٹی ملی ہوئی ہو اسکے نام یہ ہیں مسن ، روسلی ، دوسٹ ، سوائی ، سیوٹا ، سیگون ، پڑوا ، کابر اور اس قسم میں سب جنس اچھی پیدا ہوتی ہے. (۱۸۸۶ ، کھیت کرم ، ۲). [مقامی].

سیوْرا (۱) (ی مج ، سک و) صف.
۱. مٹی کا برتن جو ظاہر میں پک گیا ہو مگر اندر سے کچّا ہو ؛ ادھ پکا. کوئی برتن سیورا ہے کوئی کچا کسی کے پیندے میں چھید کسی میں دڑاڑ. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۱ : ۳). **۲. (کنایۃً) وہ آدمی جس کا ظاہر کُچھ اور ہو اور باطن کُچھ اور ، منافق ، دوغلا.** آدمی سیورے ضرور ہیں اور ڈھیٹ بندی کر کے انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنا مطلب ضرور پورا کیا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۱ : ۵). [س : سام + **सामि+कृत**].

--- پَن (---فت پ) امذ.
منافقت ، دوغلاپن. نہایت ہی سیورے پن سے بلا لحاظ اس کے کہ میری ناراضی کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرو میری طرف سے اقرار کر دیا. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۲۰). [سیورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

سیوْرا (۲) (ی مج ، سک و) امذ.
فقیر ، جین فرقے کا جوگی.

سنیاسی بیراگی پرسن
جنگم جوگی سیورے گھٹ درسن

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۷). [رک : سیوڑا (۱)].

سیوْرات (ی مج ، سک و) امث.
شوْراتری ؛ ہندوؤں کا ایک مذہبی تیوہار. پھاگن کے مہینے میں دو تیوہار ہیں ... اسی مہینے کی انتیس تاریخ کے دن اور رات کو متبرک سمجھتے ہیں اور اس رات کو سیورات کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۳). [رک : شیوراتری].

سیوْرائی (ی مج ، سک و) صف (قدیم).
شعبدہ بازی کرنے والا.

تنے تن ترے رنگ بھرے پھول ہیں
توں سیورائی ہو ناں منے ہے کھڑی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب ، ک ، ۱ : ۲۴۶). [سیورا + ئی ، لاحقۂ صفت].

سُیورْغال (ضم س ، و مع ، سک ر) امث.
۱. جاگیر ؛ علاقہ یا زمین وغیرہ جو بطور انعام دی جائے ؛ انعام ؛ مدد ؛ مدد معاش و انعام ، روزینہ. حوالی ٹھٹہ میں ایک موضع بطور سُیورغال کے دلوا دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۳۸). نوسو روپئے کی جمع بندی کا ایک گاؤں بطور سُیورغال انعام میں پایا. (۱۹۷۲ ، فرحت الناظرین ، ۱۳۴). **۲. (عسکری) فوج کے رفاہی کاموں سے متعلق کوئی ادارہ ، فوجی جاگیر** (اسٹین گاس؛ پلیٹس). [ف].

سیوْڑا (۱) (ی مج ، سک و) امذ ؛ سیوڑہ.
جینی سادھو ؛ سراوگیوں کا فقیر؛ ہندو فقیروں کی ایک قسم جو کپڑے سے اپنا مُنہ بند رکھتا ہے.

عشق میں ہندو ترک کا کچھ نہیں ہے پورا
یہاں منڈائیں سدھ کیا آزاد ہو گیا سیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۷). **ان لوگوں کی بھی کئی قسمیں ہیں اور منہ بندھے بھی جنھیں سیوڑے اور ڈھونڈھیے کہتے ہیں.** (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۲). رفتہ رفتہ ہر قسم کے فقیر سنیاسی و جوگی و سیوڑہ و قلندر... حاضر ہونے لگے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۰۷). [س : سو + ر **सेव+र**].

سیوْڑا (۲) (ی مج ، سک و) امذ ؛ سیوڑھا.
(نباتیات) حَبّ ریزہ اور مایہ ، غذا کے خاندان سے ایک پودا.

سونی ابنول دیکھے سیوڑا سرجھول دیکھے
کرت کلول دیکھے بَن کھنڈی بَن میں

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). [س : **शेव शिव+ल**].

سیوڑَن (ی مج ، سک و ، فت ڑ) امث.
سیوڑا (رک) کی تانیث ، جینی فقیرنی. منہ بندھی سیوڑن نام رکھ لیا فہیمن، ایسی کا دھرم نہ ایمان نگوڑی ہندو نہ مسلمان. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲۵). [سیوڑا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

سیوْڑھا (ی مج ، سک و) امذ.
چاولوں کی بے شمار اقسام میں سے ایک درمیانی قِسم جس کا چاول پتلا اور چھڑنے سے قبل سُرخ ہوتا ہے چھلکا اس کا سیاہ ہوتا ہے. سیوڑھے کا دانہ پتلا ہوتا ہے اور سٹھی کا چوڑا اندر سے دونوں کے مغز کا رنگ لال نکلتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۲۴). [مقامی].

سیوْڑھی (ی مج ، سک و) امذ.
رک : سیوڑن. ہزاروں جوگی جتی سیوڑھی جمع ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، ۲۴۱). [سیوڑا (۱) کی تانیث].

سیوِستان (ی مج ، کس و ، سک س) امذ.
سندھ کا ایک قصبہ جو حضرت شیخ عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر قدس سرہ کی درگاہ کے سبب مشہور ہے. سیوستان اس کو سیوہن اور سہون بھی کہتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۳۲۷). [رک : سہون].

سُیُوف (ضم س ، و مع) امث ؛ ج.
تلواریں. قائم کیا اپنی ذاتوں کو مقابلہ سیوف میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳).

خوشا کہ زیر سُیُوف برہنہ فقہا
کھڑی ہوئی ہے بصد عزم جراتِ انکار

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۱۱۸). [سیف (رک) کی جمع].

سیوَک (ی مج ، فت و) امذ.
۱. خادم ، خِدمت گار ، نوکر چاکر ، غلام.

کبھیں بالے ، کبھیں بوڑے ، کبھیں سیوک ، کبھیں سیامی
کبھیں گرھو ، کبھیں چیلے ، کبھیں پختے ، کبھیں خامی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۵).

خبر جو سُنی شہ نے اس دیو کی
سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵). جگت کے اوپشٹھاتا (سردار) اور مالو ... سب سیوک اور ٹہلوے آ کر جتھا جوگ اپنے اپنے آسن پر بیٹھے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۶). یہ کتاب بھارت کے سیوک ... مہاتما گاندھی کے اسم مبارک کے ساتھ ... معنون کرتا ہوں. (۱۹۱۹ ، کرشن بیتی ، ۱) کون کون سے دلفریب نباتاتی مظاہر دعوت نظارہ دیتے ہیں یہ کوئی سانڈل بار کے سیوک اور چترکار سے پوچھے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۵۳). ۲. **مُرید ، چیلا ، پیروکار ، معتقد.** ان کے سیوک میں رنگ لال پیدا شد نہ تقسیم پیلی کی نہ اُجلی کی قضا درمیان پر دو موقوف شد. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۲). بابا نانک کے چیلے اور سیوک وہاں اکثر جمع ہوتے ہیں اور جپ تپ میں مشغول رہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۷۹). سیوا جی کے سیوک دن رات بیٹھے ، ان کی سیوا کر رہے تھے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۵۶). پہلے دن سے سکھوں اور سخی سرور کے سیوکوں میں رشتے ناتے چلے آتے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۸۱). ۳. **پُجاری ، پرستش کرنے والا ، پُوجنے والا ، پرستار.** جو شخص مواتی کا سیوک یا اور طور پر قابض ہو وہ اس سے مُستفید نہیں ہوسکتا. (۱۸۹۹ ، اصول دھرم شاستر ، ۷۵). لیکن خدا نے اپنے سیوک کو بچا لیا اور زندہ سلامت پایا گیا. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۸).

میں تیرا نیا میش ہوں تو میرا سائیں
ہے ناتھ میں سیوک تو سوامی تیرا

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۶۰). [س : سیوک सेवक].

سیوکائی (ی مج ، سک و) امث.
خدمت ؛ اِطاعت ؛ غلامی ؛ نوکری. جس کسی کو بُزرگی حاصل ہوئی ... تو سب کو بعنایت و غلامی و سیوکائی برہمنان کے ملا (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۲۲). [سیوک + ائی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

سیوکی (ی مج ، سک و) صف.
۱. **خادم ؛ غلام ، چیلا ؛ مُرید.**

سدا اس کے دربار کا سیوکی ہو
کیا حلقہ درگوش بدرِ منیرا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰).

جو کچھ ہٹ دل سوں دہو ، سٹ سب ، کروں من بھاوتا پیو کا
رہوں گی سیوکی ہو میں پیا کی ریج ہے جس سوں

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۰).

استری کے واسطے بھائی کی جس نے جان لی
بیحیا تُو نے بھی اس کی سیوکی کی ٹھان لی

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۳۷). [سیوک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

سیوگ (ی مج ، فت و) امذ.
غلام ، خدمت گار.

ایک اچھید ، ابھید ، اکھنڈ
ایک سجیو ، سیوک سماج

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۳۰۹). [رک : سیوک].

--- سَنگھ (--- فت س ، غنہ) امث.
سماجی خدمت گاروں کی جماعت. یہ پارٹی تو سیوک سنگھ سے کُچھ تعلق رکھتی ہے ورزش کے پروگرام کے تحت صبح کی سیر کو نکلتی ہے قہقہہ پارٹی کہلاتی ہے. (۱۹۹۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۶). [سیوک + سنگھ (رک)].

سیوگنی (فت س ، و مج ، سک گ) امث.
بت (گڑ یا شکر کا قوام) کی بنائی ہوئی ایک قِسم کی مٹھائی بت کو پھینٹ کر قلموں کی شکل کے ٹکڑے بنا کر اور ان پر تل چڑھا کر تیار کر لیتے ہیں ، پٹی ، گتا (ماخوذ : اپ و ، ۳ : ۲۰۴). [سیو (۱) (رک) کا غلط تلفظ].

سیوَل (ی مج ، فت و) امث.
(ہندو) آٹے کا بنا ہوا چراغ ، دولھا ، دلھن ، براتیوں یا دُور سے آنے والے مُسافروں کے سر پر اُتارنے نیز دروازے پر پہنچنے پر پانی بہانے کی رسم (پلیٹس). [س :].

سیُول (ضم س ، و مع) امذ.
بہاؤ ؛ بہنے کا عمل ؛ جوشِ طغیانی. اس کا طلوع سیول لاتا ہے اس کے غروب ہوتے زمین کا پانی خشک ہو جاتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷۷). موسم خوشگوار اور معتدل ہے ، کیونکہ سمندر کی سرد سیول سے ٹھنڈی نسیم بحر یہاں چلتی رہتی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۸). [ع].

سیُوم (ی مع ، ضم و) صف.
۱. **سوم ، سوبم ، تیسرا.**

جو یک رود نیل ہور دسرا فرات
سیوم دجل چارم سو جیحوں نبات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۶). سخت حالات میں مرض اس درجے کو پہنچتا ہے جسکو درجہ سیوم کہا جائے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۴۸). ۲. **موت کا تیسرا دن جس میں خصوصی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی وغیرہ کی جاتی ہے ، تیجا.**

سیوم کر کے ماتم نہ اس کا کیا
تمام اس سفر کردہ کا غم کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۱). نصاب الاحتساب میں سیوم کی منع کی اکیس وجہیں ذکر کیں. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۰). مراسم سیوم کے ادا ہوتے ہی مریدان با اخلاص نے مجھے گدی پر بٹھایا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۵ : ۶). [رک : سوم].

سیُون (کس مج س ، و مع) امذ.
اناج کے پودوں کا کیڑا جو پودے کے ڈنٹھل میں پیدا ہوتا اور اس کو اندر سے خراب کردیتا ہے. یہ حملہ سیون دس فیصد دھوڑاپابی اپچ سی بارہ فیصد دھوڑا بحساب ۲۰ پونڈ ... روکا جا سکتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، مئی ، ۱۷۵). [مقامی].

سیوَن (ی مع ، فت و) امث.
۱.(اَ) **کپڑے کے دو ٹکڑوں کو سوئی تاگے سے ٹانکے لگا کر جوڑنے کا عمل ، سلائی ؛ ڈوب ٹانکا.** میں نے کہا کہ ٹانکا ٹوٹا ہو گا ارشاد ہوا وہاں سیون بھی ادھڑ گئی ہو گی. (۱۷۹۷ ، لطائف السعادت ، ۳۹). درزی کو سیون اودھیڑنے والے سے تاوان لینے کا اختیار ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۴). سلیم شاہی جوتی اس پر جو یہ رگڑ پڑی ، کنا چر گیا ، کھری الگ ہو گئی اڈی کی سیون نے جدا دانت نکوسے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۸). (اا) **عمل جراحی کے ذریعے بچے کی پیدائش کے بعد رحم اور بطن مادر کی خصوصی سلائی.** ان سیونوں میں سے فقط تین سیون کی کیفیت خوب یاد رکھنا ضرور ہے. (۱۸۴۸ ، اصول فن قبالت ، ۱۵). ۲. **آلۂ تناسل کے نچلے حصے میں گوشت یا کھال کا جوڑ جو دونوں خصیوں کے درمیان ہوتا ہوا مقعد تک پہنچتا ہے ایک لکیر کا نشان محسوس ہوتا ہے.** دو قطرہ روغن کی مالش کریں سیون اور حشفہ کو محفوظ رکھیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۸۹). ۳. **دو حصوں کے ملنے کی جگہ ؛ درز ؛ جوڑ.** "رو" (Current) کی جانب جو جوڑ ہوں ان کو "گولائی" یا سیون دے کر بنایا جاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۶۶). ۴. **(نباتیات) پھل پھول یا شاخ کا جوڑ.** ڈنڈی کا جڑا ہوا حصہ سیون کہلاتا ہے . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۶۷). میں نے ایک کیلا چھیل کر درمیان سے توڑا ، تو اس کے اندر جو سیون سی ہوتی ہے. اس میں بھی ریت اس طرح جمی ہوئی تھی جیسے تھرمامیٹر کی نالی میں پارہ بھرا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۵۲). ۵. **(حیوانیات) جسم میں رگ پٹھوں کے ذریعہ ایک دوسرے کا جڑا ہونا** اس سیون (Raphe) کا بالائی کنارہ ٹیڑھا خطافچہ مضبوطی سے چسپاں ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۳۶۱). ۶. **گاؤں کی حد.** یو شاہدی بھی نہیں کہ گاؤنچھ (دیہی) نہیں وہاں سیون کیا ، جو گھر نہیں وہاں انگن کہاں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۳۱). [सीवन]

--- بٹھانا محاورہ.
ابھری ہوئی سلائی کو دبا دینا ؛ ترپنا ، ترپائی. جن کپڑوں کی سیونیں بٹھائی ہوتی ہیں ان پر استری کر دیتا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۷۴).

سیوَن (ی مع ، فت و) امث.
خدمت ؛ عبادت ؛ عمل ؛ استعمال. اگیانی راگ رویش سے شامل ہو کر اندریوں کے ذریعہ بشیون کا سیون کرتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۱۰۵). [پ : सेवा].

--- کرنا محاورہ.
عمل کرنا ، استعمال کرنا ، کام میں لانا. بشے بھوگ دنیا کے مزے ہیں ... جو ان کو سیون (استعمال) کرے گا وہ ناش ہو گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۵). بس دوا کے بنے بھر کی دیر ہے دوا تیار ہو جائے اور آپ سیون کرنے لگیے . (۱۹۱۶ ، کمسن بی بی مُسن شوہر ، ۱۱).

سیوَنا (ی مع ، سک و) ف م.
رک : سینا.

بڑا شاہ وہ شاہ جس شاہ جگ
رہیں سیوتے جرم تس پانے لگ
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۳).
جگ اس نانو شاہ عبد قادر کہیں
اسے سیوتے دوئی جگ جم رہیں
(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۷ء ، ۹۷)).
جیوں میں جا گئے میں تج ، سیوں سپنے نے بھی تج
جنم تج دھیان میں گھٹیا نہیں ہوں تج تھے خالی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۵). ۲. **خدمت کرنا ؛ دیکھ بھال کرنا ؛ نگہداشت کرنا ؛ حفاظت کرنا ؛ رکھنا.**
کہیا تجکوں او مال سب دیونگا
ہور اخلاس سوں تجکوں نت سیونگا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۵).
نتیجہ حسنِ خدمت کا اگر یہ بے دماغی ہے
بجا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ پھل پاوے ہے جو سیوے
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (بیرنگ) ، ۳۸). رام جی جنھوں نے ادم کر کے بن کی سیونا کی تھی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۱). سیونا : سیوا کرنا. (۱۹۷۱ ، جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۹۴). ۳. **محبت کرنا ؛ چاہنا ، عقیدت کا اظہار کرنا ، ارادت رکھنا ، عقیدت رکھنا.**
جو کچھ توں کرے سو سرجم تجھے
سدا سیوے مُل سات عالم تجھے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲). ۴. **سہنا ، انڈے سینا. غور و فکر کرنا ، توجہ دینا ، بے پروا پھرنا** (ماخوذ : پلیٹس) .
[س : سیو (ت) सेव (ति)].
سیوی نہ کہ جھوٹ موٹ یو سچھ
سچھ پچھ رہے جل میں سچھ کے جوں پچھ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸). [سینا (رک) کا قدیم املا].

سیوَنا (ی مج ، سک و) ف م.
۱. **پوجنا ، عبادت کرنا ، سیوا کرنا.**

سیونتی (کس س ، ی مخ ، مغ) امث.
رک : سیوتی.
کہیں رائی چنبا کہیں سیونتی
کہیں موگرہ ہور کہیں رینوتی
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۷). [سیوتی (رک) کا قدیم اِملا].

سیونگ بنک / بَینک (ی مج ، کس و ، غنہ ، کس مج ب ، غنہ ، ی لین ، غنہ) امذ.
بنک کا وہ شعبہ جہاں بچت کا روپیہ امانۃً جمع کیا جاتا ہے. اگر روپے کی ضرورت ہو تو برخوردار تصدق حسین کی معرفت سیونگ بنک بنگال سے نکلوا لینا. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۰). عزیز اللہ خاں نے بہ نظر احتیاط اپنا سیونگ بنک اکاونٹ جس میں مبلغ تیرہ روپے تھے دوسرے بینک میں منتقل کر دیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۳۲۸). [انگ : Saving Bank].

سیوْنہار (ی مع ، فت و ، سک ن) امذ (قدیم).
سینے والے ؛ درزی ؛ (کنایۃً) مددگار.

سیونہارے اپس یسے سو جاگے
لے منجھ انکھیاں پروویں سوئی میں دھاگے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۲). [سیون (سینا) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

سیوی (ی مع) امذ.
غلام ، خادم ، چیلا ، مرید ، سیوک (پلیٹس). [رک : سیوک].

سیوْیاں (ی مع ، فت و ، شد ی،غنہ) امث ؛ ج.
سوئی کی جمع.

خرم خوشیاں سوں شیوے کی سیویاں بھری ہری
ساقی پلا پیالہ کہ آیا ہلالِ عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۷).

روز روشن جب ہوا سیویاں پکا
چاہیے پھر وعدہ کرے اپنا ادا

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۲۳).

سیویک (ی مع ، ی مع) امذ.
پجاری ؛ چیلا ؛ نوکرچاکر.

کروں سیویک چت سوں مد پیر کا میں
کہ میخانہ کا منج اجارت دکھایا

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۱ : ۱۰۲). [سیوک کا ایک قدیم اِملا].

سیویکا (ی مع ، ی مع) امث.
رک : سیوکا.

ستی نے کر دیا گوپاں گیت کو زندہ
یہ موت کیا ہوئی اک سیویکا ہوئی گھر کی

(۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۰۷). [سیوکا کا ایک قدیم اِملا].

سیویلزیشَن (ی مع ، ی مع ، کس مج ل ، ی مج ، فت ش) امذ.
تہذیب ، تمدن ، سولزیشن. وہ جس قدر ایجوکیشن اور سیویلزیشن (تعلیم و تہذیب) میں اعلیٰ درجہ حاصل کرتے ہیں اسی قدر قوم کی ترقی سے مایوس نظر آتے ہیں. (۱۸۸۰، مقالاتِ حالی، ۱ : ۱۳۷).
[انگ : Civilization].

سیَہ (کس س ، فت ی) صف.
کالا ، اسود.

سنگل دیپ کیاں پدمنیاں بیشمار
سیہ نیشکر قد و جوبن انار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲).

کیا تھا دھنواں تس سیہ آسمان
حرارت میں تھا سب زمیں و زماں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).

سیستر نہ نیر خورشید
کالا اُجلا سیہ سفید

(۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۱۰۸). سیہ مخفف ہے سیاہ کا اور زبان فارسی کا لغت ہے. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۹۹).

میرے گھر کے نزدیک ، سب مکانوں کی نیلی چھتوں پر
سیہ رات کی ڈائنیں سو رہی ہیں

(۱۹۸۱، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر، ۱۸). [سیاہ (رک) کی تخفیف].

---بخت (---فت ب ، سک خ) صف.
سیاہ بخت ؛ بدنصیب.

دل پہ نقش اس کے ہو جب مجھ سے سیہ بخت کا نام
پھر سیاہی میں نہ کیوں نقش نگیں جاوے ڈوب

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۵).

ظلمتِ شب میں سیہ بختوں کی آنکھیں سو گئیں
جو سکندر کی طرح اس زلف کا بینا ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵). آج ہم سیہ بختوں کے عہد میں ایک غاصب اس کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تمام دبدبۂ عظمتِ اسلامی کا خون کر رہا ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۲۶).

وہ سیہ بخت سہی حسن میں کچھ کم بھی نہیں
اے بجوں کے سوا اور کوئی غم بھی نہیں

(۱۹۸۶، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ، ۲۲۶). [سیہ + بخت (رک)].

---بَختی (---فت ب ، سک خ) امث.
سیاہ بختی ؛ بدنصیبی.

سیہ بختی کا عاشق کی مخالف پیچ اگر پاوے
نہ ہو ایک زلف سیں جب لگ وہ ہے حال اس اوپر طاری

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۲). آنکھوں میں چھائی ہوئی وہی سیہ بختی کی شام. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۶).

مل گئی میری سیہ بختی میں
دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۰). عروج و زوالِ اُمم کے سلسلے میں جن امور کو وجۂ سیہ بختی و بربادی قرار دیا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۴۳). [سیہ بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَلا (---فت ب) امث.
رک : کالی بَلا جو زیادہ مستعمل ہے.

رونے میں وہ پہاڑ دن جب ہوا تمام
آئی سیہ بلا کی طرح شام تیرہ فام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۴). [سیہ + بلا (رک)].

---پوش (---و مع) صف.
رک : سیاہ پوش.

تجھ زلف کی خوبی جو سنا باغ میں سنبل
کھا پیچ اسی غم سیں سیہ پوش ہوا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶۰).

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۶). جب ایسے شخص کو موت آئے تو سارا عالم اسلام شرق سے غرب تک اس کی عزاداری میں سیہ پوش ہو جائے. (۱۹۴۴ ، مقالات ماجد ، ۲۳۸). وہ عورت سیہ پوش تھی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۶۰). [سیہ + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

---پوشی (---و مج) امث.
سیاہ پوش ہونا.

ماتم حالِ پریشاں سیں مرے اے ظالم
زلف تیری نے لیا رسم سیہ پوشی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۸) . [سیہ پوش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تاب صف.
سیاہ تاب ؛ جس پر رنگ چڑھ گیا ہو ، چمکدار سیاہ رنگ کا.

ترے نیناں وو قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۵).

سنگِ سرمہ میں سیہ تاب تھی وہ تیغ نگاہ
گردشِ چشم نے پر دی ہے غضب سان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۱).

جس کو اس زلفِ سیہ تاب کا سودا ہو گا
گر بلالِ حبشی ہے تو وہ دارا ہو گا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۷). اف : کرنا. [سیہ + تاب ، لاحقۂ صفت].

---تابی امث.
سیہ تاب ہونا ، سیاہ رنگ چڑھنا.

جب دو تیغ چشم سرمے سیں سیہ تابی ہوا
رنگِ خاموشی صدائے حلقِ بےتابی ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۶). [سیہ تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَرْدَہ (---فت چ ، سک ر ، فت د) صف.
کالا کلوٹا ؛ گہرے تیز کالے رنگ کا ؛ سیاہ فام ، کالی کلوٹی ، گہرے کالے رنگ کی ؛ پکا رنگ . سامنے سے ایک ساحرہ سیہ چردہ کریہہ منظر اہرمن صورت ... آ کر پہنچی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). [سیہ + چردہ (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
سیاہ چشم ؛ (کنایۃً) بے مروت.
تم یوں سیہ‌چشم اے سجن مکھڑے کے جھمکوں سیں ہوئے
خورشید نیں گرمی کرے تب تو ہرن کالا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). فصل سوم گال چشم جانوروں اور سیہ چشم جانوروں کے کھولنے میں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۵۶). [سیہ + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
(کنایۃً) بے مروتی ؛ بے اتفاقی.

خدا سیں ڈراتا بھی مت نہ دے سرمہ تغافل کا
سیہ چشمی سیں ہو جاتا ہے ظالم کال عاشق کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). [سیہ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خال امذ.
کالا تل ؛ (کنایۃً) کالی چتیوں والا گھوڑا یا جانور . شغار ... کی چار قسم ہیں ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال تیسرا سرخ خال ، چوتھی قسم سیاہ یکرنگ. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۴۵). [سیہ + خال (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
سیاہ خانہ ؛ غیر آباد جگہ ؛ غیر آباد مکان ، ویران گھر.

سنگِ اسود دیکھ کر خالِ صنم یاد آ گیا
طوف تو دوران سر کعبہ سیہ خانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۷).

خدایا دے کوئی فرزند جس سے نام روشن ہو
کہ بے اولاد میرا گھر سیہ خانہ سے بدتر ہے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۱۲). ان کا جو جوہر انقلاب زمانہ کے بعد بچ رہتا ہے وہ انسانیت کے سیہ خانے کو اُجالتا اور آگے کا راستہ سمجھاتا ہے. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۱۳۹). [سیہ + خانہ (رک)].

---دانَہ (---فت ن) صف.
(کنایۃً) داغا ہوا ، جلایا ہوا ، داغدار ؛ اذیت رسیدہ.

جب یار کے بناؤ کا افسانہ کیجئے
لا کھوں دلوں کو پہلے سیاہ دانہ کیجئے

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۳۰۳). [سیہ + دانہ (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
بدبخت ؛ بدشگون.

نت اس نحس سیرت کی صورت اکل
خجالت سوں تھا نت سیہ رو زحل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۲۳).

اس چرخ سیہ‌رو نے اک فتنے کو سنکارا
اس ظلم رسیدہ کو کس سختیوں سے مارا

(۱۸۱۰ ، میر (نئے ذائقے ، ۲۸)).

تھا سیہ‌رُو جو عدو اُس کو کیا خون میں تر
کیا تماشا ہے کہ اسود کو بنایا ارقم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷). [سیہ + رُو (رک)].

---روز (---و مج) امذ.
سیاہ روز ؛ مصیبت زدہ.

سیہ روز ان کے ماتم کی سیاہی رفع کرنے کوں
اگر یک نس تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۶).

ہوں وہ سیہ روز چلوں جس طرف
شام رہے ساتھ قلم کی طرح

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۷۱).

سورج نکل آیا ہے سراپردۂ شب سے
پھر خیرہ ہوا دیدۂ خفاش سیہ روز

(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۳۶۶). [سیہ + روز (رک)].

---روزی (---و مج) صف.
سیاہ روزی ، بدنصیبی.

جی یہ ریتی ہے چڑھی زلف کسو کی میرے
اور تو کیا کہوں میں اپنی سیہ روزی کی
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳).
موجد اس کی ہے سیہ روزی ہماری آتش
ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی شبِ ہجراں پیدا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۱). [سیہ روز + ی ، لاحقۂ صفت].

--- طالع (--- کس ل) صف.
سیاہ طالع ؛ بدقسمت.
سیہ طالع تو ہوں پر ہیں دو عالم مجھ سے یوں روشن
کہ نورِ آنکھوں میں ہے جس طرح پتلی کی سیاہی سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۷). [سیہ + طالع (رک)].

--- فام صف.
وہ لوگ جن کی رنگت سیاہ ہو ؛ سیاہ فام ؛ حبشی نژاد ، کالے.
میں جب ستی دیکھا ہوں سیہ فام دکن کے
مجھ دل میں طلوع نشۂ تریاک ہوا ہے
(۱۷۵۴ ، داؤد ، د ، ۸۹).
بالوں کا کچھ اثر بغلِ یار میں نہیں
پڑتا ہے عکس زلفِ سیہ فام دوش پر
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۹). خلیج فارس کے عرب خوش پشت ہوتے ہیں اور طویل القامت اور سیہ فام ہونے میں مشہور ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳) . باغ کے قریب پہنچے تو قبیلۂ عرب کا ایک سیہ فام لڑکا نکل آیا . (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (خلیل الرحمن) ، ۸۹). [سیہ + فام ، لاحقۂ صفت].

--- قلب (--- فت ق ، سک ل) صف.
سیاہ قلب ؛ سخت دل ، گنہگار ، ظالم ، شقی القلب. سبز پوش کی طرف مخاطب ہوئے ، یہ بھی سیہ قلب تھی ، اس نے بھی قبول نہ کیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۸۵). [سیہ + قلب (رک)].

--- کار صف.
سیاہ کار ، گنہگار ؛ بدعمل ، بدکار ؛ فاسق و فاجر.
وابستہ نصیر اوس کی یہ زلفوں سے یہ ہے
دل سو تو کوئی ہم نے سیہ کار نہ پایا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۳۰). وہ اپنے گنہگار و سیہ کار بندوں سے ہمیشہ کے لئے اپنا منہ موڑ لے گا . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۶۸).
مجھ سے عاصی کا مجھ سے سیہ کار کا
کون غمخوار ہوتا مگر آپؐ ہیں
(۱۹۸۲ ، ذکرِ خیرالانام ، ۸۲). [سیہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

--- کاری امث.
بد عملی ، گنہ گاری ؛ فسق و فجور اور بدکاری ؛ ظلم.
ہائے قائم نہ تری آنکھ پسیجی اک دن
ابر روتا ہے سدا خوفِ سیہ کاری سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷۰).
خود بخود دوست کی دستی ہوئی جاتی ہے سیاہ
کیا لکھوں حال میں ناسخ کی سیہ کاری کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸).
سیہ کاری سے میری کاتبِ اعمال حیراں ہے
کہ اس کا نامۂ اعمال لکھیں کس سیاہی سے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۳).
حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجے ابنِ جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلہ ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۷). [سیہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کاسَہ (--- فت س) صف.
(کنایۃً) آسمان جیسے شعرا ، کج رفتار اور بخیل اور بے فیض گردانتے ہیں.
کب ہوئی صبح کہ اس چرخ سیہ کاسہ نے یاں
بھر کے لوہو سے نہ جوں لالہ مجھے جام دیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۸).
جام خوں بن نہیں ملتا ہے ہمیں صبح کو آب
جب سے اس چرخ سیہ کاسہ کے مہمان ہوئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۰). [سیہ + کاسہ (رک)].

--- گِلیم (--- کس گ ، ی مع) صف.
کالا کمبل اوڑھنے والا ؛ (کنایۃً) بدبخت ، قلاش ، مفلس ، نادار.
سیہ گلیم ہوں لازم ہے میرا نام نہ لے
جہاں میں جو کوئی فتح و ظفر کا طالب ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۸). [سیہ + گلیم (رک)].

--- گوش (--- و مج) امذ.
سیاہ گوش ، ایک قسم کا چیتا ، تیندوا.
کہہ لے دل منے آپنے اس طریق
جو تھا ایک سیہ گوش اوس کا رفیق
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۵).
سیہ گوش اور یوز و شاہین و باز   بہ عہدِ شہنشاہ گردن فراز
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۴).
سب کوہ کے دامن میں درندے ہوئے روپوش
تھرّانے لگے کان کھڑے کر کے سیہ گوش
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۶). [سیہ + گوش (رک)].

--- مار امذ.
مارِ سیاہ ، کالا سانپ ؛ (کنایۃً) زلف محبوب.
فردوس میں پہنچ کے جو یاد آ گئی وہ زلف
گیسوئے حور مجکو سیہ مار ہو گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۴). [سیہ + مار (رک)].

--- مَسْت (--- فت م ، سک س) صف.
سیاہ مست ، مدہوش ، بدمست ، غافل.
اے سیہ مست میری آنکھوں کی
لال بادل کی تجھ جھری ہے یاد
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۷۷).

ہے فیل سیہ مست ترا رشکِ شبِ تار
تو نامِ خدا ہے مہِ تاباں کے برابر
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۱۰).
بندھے ناچ گانے کا پھر واں سماں
ہوں جس سے سیہ مست اور شادماں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۷). [سیہ + مست (رک)].

---مَستی (---فت م ، سک س) امث.
بدمستی ، مدہوشی.
جو کیفیت سیہ مستی کی تجھ انکھیاں میں ہے ظالم
نہیں وو رنگ وو مستی شرابِ پرتگالی میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۸).
دونوں پیچیدہ بہم ایسے سیہ مستی میں
کوئی مَشّاطہ بھی یوں گوندھے نہ جعدۂ پُرخم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸).
ہم آغوشِ صبا تھی نکہتو گل کی سیہ مستی
جنوں پرور تھے نغمے طائروں کے شاخساروں میں
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۶۶۹).
اس کوچہ گردی و سیہ مستی کو چھوڑیے
بدصحبتی و بادہ پرستی کو چھوڑیے
(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۷۱). [سیہ مست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ (---فت م) صف.
گنہگار آدمی کا اعمال نامہ ، فاسق و فاجر کی فرد اعمال.
سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیائے فانی سوں
سیہ نامے کو دھو اے بے خبر انجھواں کے پانی سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۴). [سیہ + نامہ (رک)].

---نُموں (---ضم ن ، و مع) صف.
سیاہی مائل ، دیکھنے میں کالا.
کپڑے جہاں تلک ہیں سپید و سیہ نموں
کمخواب ، تاش بادلہ ، کس کس کا نام لوں
(۱۸۳۰ ، نظیر، ک، ۲:۲۷۵).[سیہ + ف: نموں، نمودن ـ ظاہرہونا].

سَیِّہ (فت س ، شد ی بفت) امث.
گناہ ، بُرا کام ؛ برائی ، ناپسندیدہ امر. اللہ تعالیٰ نے فرمایا «قُل کُلٌ مِّن عِندِ اللہ» یعنی ہر حسنہ اور سیّہ اللہ ہی کی جانب سے ہے اس صورت میں سیۂ حجت ہو جائے گی. (۱۹۷۳ ، فتنۂ انکار حدیث ، ۲۸). [ع].

سیہُنڈ (ی مع ، ضم ہ ، سک ن) امذ.
سینڈ ؛ سیہنڈ ، زقوم ؛ تھوہڑ کا درخت. کنٹیلا درخت اور سیہنڈ کا درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور دھوون سچ ہے . (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۳) . بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت سیہنڈ کا ہم نے اس کو رکھا ہے ایک بلاظالموں کے واسطے وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، مولانا محمود الحسن ، ۶۸۷). [رک : سینڈ].

سیہُوتی (ی مع ، و مع) امث.
سیوتی ؛ نسترن ؛ نسرین.
کوئی سیہوتی اور ہنس مکھ کوئی
کوئی دل لگن اور تن سکھ کوئی
(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۰). [سیوتی (رک) کا قدیم اِملا].

سیہُوں (ی مع ، و مع) امذ ؛ ــ سین ھن.
۱. **(کاشتکاری) گیہوں کا دانہ جو پورا نہ بنے اور بال کے اندر سوکھ کر کالا ہو جائے ، زمین کی کمزوری سے دانے میں نمو کی قوت نہیں رہتی اور وہ کچّا ہی سوکھ جاتا ہے** (ا پ و ، ۶ : ۸۱) . ۲ **وہ سیاہ رنگ کا دانہ جو گیہوں کے ساتھ اُگ آتا ہے** (ماخوذ : پلیٹس). [س : सीहीं].

سِیہہ (ی مع ، سک ہ) امث.
سیہی ، خارموش. ایک سیہہ نے آکر سانپ کی دم کو اپنے منہ میں لے اپنے سر کو بدن کے کانٹوں میں چھپا لیا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز، ۲۶۸). ہاتھی کا میکلمیر مارے تیروں کے سیہہ جانور کا نمونہ بن گیا تھا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۱۸) . سیہہ نے اپنے دل میں کہا کہ قمری کا جوڑا اس درخت کی کھجوریں کھاتا ہے اور میری رسائی وہاں تک نہیں ہوتی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۰۲) . [س : सीह].

سیہی (ی مج) امذ ؛ ــ سیہہ.
ایک جانور جس کے جسم پر سخت بالوں کے ساتھ ساتھ لمبے چکنے لہریے دار کانٹے ہوتے ہیں ؛ سیہہ.
گج ، گینڈا ، ارنا ، شیر ، پلنگ ، آہو ، ہرن ، روبہ ، گیدڑ
سیہی ، نیولا ، سانڈا ، بچھو ، افعی ، چیتل ، چتی ، اژدر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹). عورتوں کی نسبت مسٹر ہرن لکھتے ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لیے چمڑے کے تسموں پر خارپشت (سیہی) کے کانٹوں کا کنگن اور سربند تیار کرتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۶۷). [رک : سیہہ (بحذف ہ) + ی (زائد)].

---کا کانٹا امذ.
رک : سیہہ کا کانٹا. وہ تو حیران ہوتے رہتے ہیں کہ ان راستہ دکھانے والوں کے دلوں میں کس نے سیہی کے کانٹے گاڑ دئے ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ ، اگست ، ۳).

سیئی (ی مج) امث.
(بیوپاری) ۳۳ تولے یا قریب تین سیر وزن ناپنے کا پیمانہ جو ڈبے کی شکل کا لکڑی یا کسی دھات کا بنا لیا جاتا تھا ، تولا (ا پ و ، ۷ : ۱۲). [ع : ساع کا بگاڑ].

سِیانا / سِیانَہ (ی مع / فت ن) صف مذ (قدیم).
سیانا ، ہوشیار.
اری جس شخص کو یہ دیوں لاگے
سیانہ دور سوں اس دیکھ بھاگے
(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱). [سیانا (رک) کا قدیم اِملا].

ش

ش حرف ، مذ.
اردو میں صوتی اعتبار سے حروفِ تہجّی کا انتیسواں، فارسی میں سولھواں اور عربی کی ترتیب ابتث میں تیرھواں ، اور ترتیب ابجد میں اکیسواں حرف . «شین» سے موسوم ، بہ سینِ منقوطہ ، سینِ معجمہ اور شینِ قرشت بھی کہلاتا ہے ، اس کا تلفظ زبان کی نوک کو تالو کے ابتدائی حصے کو دانتوں کے نزدیک مسوڑوں پر لگا کر ادا کیا جاتا ہے ، تین شوشوں کے ساتھ یا کشش کے ساتھ دائرہ بنا کر بحالت مفرد لکھا جاتا ہے. تین شوشوں یا کشیدہ حصے پر تین نقطے ہوتے ہیں یعنی مرکب صورت میں تین شوشے یا کشیدہ حصے مع نقاط لکھا جاتا ہے. یہ حرف ہیرو غلیفی رسم الخط سے فنیقی و عبرانی کے ذریعے عربی میں آیا ، عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں منتقل ہوا ، عبرانی میں اس کے معنی دندان (دانت) ہیں. حساب جُمل میں اس کی عددی قیمت ۳۰۰ (تین سو) مقرر ہے. حروفِ شمسی میں شمار کیا جاتا ہے یعنی عربی الفاظ میں اس حرف سے پہلے الِ آئے گا تو غیر ملفوظ رہے گا اور ش پر تشدید آ جائے گی جیسے: الشّمس ، الشّرک ، الشّعر وغیرہ میں ، فارسی میں علامت حاصلِ مصدر کے طور پر بھی مستعمل ہے جیسے: دانش ، بینش اور شورش و کوشش وغیرہ میں.

---ق دُرست ہونا / کی دُرُستگی کے ساتھ بولنا محاورہ.
صحیح تلفظ کے ساتھ بولنا ، لب و لہجہ کا درست ہونا ، الفاظ کا صحتِ تلفظ کے ساتھ ادا ہونا . صحیح تلفظ اور درست لب و لہجے میں بولنے کا مفہوم یہ ہے کہ بچے جو کچھ بولتے ہوں ش ، ق کی درستگی کے ساتھ بولتے ہیں. (۱۹۶۲، تدریس اردو، ۱۱۱).

شا امذ.
۱. **شہنشاہ یا بادشاہ کا مخفف.**

وہ پریزاد نہ آیا دینے پریوں کے طبق
شاسکندر میں نہ عظمت ہے نہ شادریا میں

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ۱۰۱). ۲. **صاحب** (بطور ادب و احترام کسی کے نام کے بعد لگایا جاتا ہے). عام طور پر جب مارواڑ کا کوئی شخص کسی شخص کو پکارے گا تو نام کے آخر میں لفظ «جی» یا «شا» ضرور استعمال کریگا . (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۸). [رک : شاہ/جس کی یہ تخفیف ہے].

شاب (۱). (الف) صف.
جوان ، نوخیز.

نہیں ہم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

یارو بسو ہو تم اسی دیرِ خراب میں
بیٹھا اٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۵۵).

ہرچند تکلف سے مخضب ہوا زاہد
پر اس پہ نہیں کھلنے کے ہم شاب کی بھبتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۵). ہر شیخ و شاب اس کا دیوانہ ہو رہا تھا. (۱۹۳۲ ، انور ، ۳۵). (ب) امذ. **چالاکی ، فریب.**

طرح صحبتِ باغ میں کیتی ہے توں وضعی نوا
جانتی توں کج ہوجا ہوں تیرے سب چالے و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۱). [ع].

شاب (۲) امث ؛ امذ (قدیم).
تجلّی ، چمک ، تیز روشنی.

اگر نور تیرا سٹے جگ پہ شاب
عجب نیں جو کنکر ہوے آفتاب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴).

چھپیا سور بھی شاب لے نور کا
کھڑیا آ چندا تاب لے نور کا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۷۶). [رک : شہاب ، جس کی یہ تخفیف ہے].

شاب (۳) امذ.
صاحب. کوچبان کہ مرد ظریف تھا بولا آر بولو نا شاب ... گھوڑا ہنس پڑے گا. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۶۳). [صاحب (رک) کا بگاڑ].

شاب (۴) امث.
پھٹکری لاط : **Sulphate of Alumina** (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات). [ف].

---ِ رُومی (---و مع) امث.
سفید مرچ (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات).[شاب + رومی(رک)].

---ِ فَرَنگی (---فت ف ، ر ، غنہ) امث.
یورپ کی پھٹکری (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات) . [شاب + فرنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شاباش کلمۂ تحسین نیز امث.

۱. **مرحبا ، واہ واہ ، سبحان اللہ.**

شاباش اشرف تجہ رحمت

لیکھی بارے خوب صفت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)). ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت ، یہی اپسکوں سنبھالیا ہے شاباش. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۷).

اہلِ غفلت کوں خبر نئیں مونہہ سیں جو نکلے صحیح

جمع خاطر جنکی ہے محتاج نئیں شاباش کے

(۱۷۸۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۵۹).

منقضی ہووے کب مری ہمت

صاحبانِ کرم کے تئیں شاباش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۷). اس نے شاباش اور انعام کا کام کیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۵۷). اختر حسن (شمع سے) شاباش ، آج تم نے بہت کام کیا. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۶). شاباش میرے بیٹے اچھا بتاؤ تم نے کیا کیا. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کہانیاں ، ۱۰۲). ۲. **کیا کہنے ، بہت خوب ؛ طنزاً بطور کلمۂ توبیخ بھی مستعمل ہے.** تم بہت بھسڈی ہے اچھا پروپیگنڈا کرتے چلے تھے ، اپنوں کو بھی کانگریس کے حوالے کر دیا شاباش. (۱۹۳۶ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۷۲). [شادباد / باش (رک) کی تخفیف].

ـــ بُوا/میاں/تُجھ کو ، تُو نے موہ لیا مجھ کو کہاوت.
طنزاً کہتے ہیں جب کوئی اپنے آپ کو بہت بانکا سمجھنے لگے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بی بی ترے دَھڑکے کو ، پادے آپ لگاوے لڑکے کو کہاوت.
کیا حوصلہ ہے کہ قصور آپ کرے اور دُوسرے کے سر تھوپے (خزینۃ الامثال ؛ مہذب اللغات).

ـــ دینا محاورہ.
تعریف کرنا ، حوصلہ بڑھانا ، ہمت افزائی کرنا. اتنی تھوڑی مدت میں جو تم نے عبارت پڑھنے کی استعداد حاصل کی میں سب لڑکیوں کے روبرو تم کو شاباش دیتی ہوں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰۰). ابا نے ایسے تھپ تھپایا جیسے کسی کو شاباش دے رہے ہوں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۵۸).

ـــ کَہنا محاورہ.
حوصلہ بڑھانا ، ہمت افزائی کرنا.

دیوانی تیری مشتری نار ہے

سو شاباش کہنے کی منج ٹھار ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). ان کی جرات و ہمت تھی کوئی اور شخص ان کے پاس کھڑے ہوئے ان کو شاباش شاباش کہہ رہے تھے. (۱۸۸۰ ، تصانیف احمدیہ ، ۲ : ۱۳).

ـــ لینا محاورہ.
قابل تعریف کام کرنا (جامع اللغات).

شابا شابا کلمۂ تحسین.
شاباش ، مرحبا ، داد و تحسین ، ہمت افزائی کے موقع پر بولتے ہیں. کہنے لگا ... شابا شابا ہمت کرو ہماری ہمت بندھ گئی. (۱۹۸۲ ، میری داستانِ حیات ، ۳۲). [شابا (شاباش (رک) کی تخفیف)].

شاباشی امث.
تحسین و آفرین ، واہ واہ ، مرحبا ، سراہنا. سرخ رو ہو آنے بہت شاباشی پائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۳). کاروبار مفت مل سکتا تھا اور پیٹھ پر شاباشی کی تھپکی بھی. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۲۷). [شاباش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
رک : شاباش دینا ، آفرین کہنا ، تعریف کرنا. ہزار ہزار شاباشی دیا ، گلے لگایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۱). خوش ہو کر اوسے بہت سی شاباشی دی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۴). ہم کو بہت کچھ شاباشی دی اور ہم سمجھے کہ چلو چھٹی ہوئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۶).

شابالا امذ.
شاہ بالا ، شہ بالا (فرہنگ آصفیہ). [رک : شاہ بالا].

شابان صف (قدیم).
چمکیلا ، بھڑکیلا ، چمکدار.

گل کے رنگ کیاں چمن میں شابان ہیں

لالے نیں جانو آفتابان ہیں

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵). [رک : شاب].

شابَش (فت ب) کلمۂ تحسین ، امث.
رک : شاباش.

پہلے ان باتوں پہ شابش کر گئے

پھر تو روئی اس قدر غش کر گئے

(۱۷۷۳ ، رموزالعارفین ، ۱۱). شابش ہے آپ کو جو اس عمر میں چلے آؤ ہو. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۸۷). میں تو پھر بھی یہی کہوں گی کہ تم کو شابش ہے صد رحمت اس پر جس نے تم کو دودھ پلایا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۹). [شاباش (رک) کی تخفیف].

ـــ مُلّا تیرے تَعْوِیذ کو باندھتے ہی لَڑکا ہُھدکا کہاوت.
تعویذ اتنا پر تاثیر ہے کہ باندھتے ہی کام ہو گیا ؛ طنزاً بھی مُستعمل ہے یعنی بات نہیں بنی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

شابَشی (فت ب) امث.
رک : شاباشی. کبھی لیاقت کا کوئی ثبوت دے دینے پر شابشی پاتے تھے. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامۂ ہستی ، ۸۲). [شابش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا محاورہ.
شاباش دینا. لڑنے والوں کو شابشی دینے کا مقام ہے کہ وہ

اتنی ہوشیاری ضرور کرتے ہیں کہ کسی کے چوٹ نہ آئے. (۱۸۸۹ ، گل گشت فرنگ ، ۲۱). ایسی خدمت کی کہ محلے والے شاباشی دیتے تھے. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۱۳).

شابی صف ، مث نیز مذ (قدیم).
چمک دمک ، رونق ، روشنی ، نور.

ابھتا ہے ترے مکھ تھے جے شابی
او شابی تھے سدا تج سروری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۱).

سہے موں ہو کی لال شابی گئی
مری بھوک بھوتیج شتابی گئی

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۵). [شہابی (رک) کی تخفیف].

شاپ امذ.
بددعا. جو ہم کو شاپ دیا اس سے ہمارا کیا ہو گا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۸). اسی وقت کشف سے میں نے معلوم کر لیا کہ تم نے درواسا کے شاپ کے کارن اس ستی کو تج دیا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا ، ۱۸۹). [س : شاپ शाप].

شاپ امث.
دکان : تراکیب میں مستعمل. اتنی بات کے لیے کہ چیزوں میں حسن پیدا ہو کسی انگریزی شاپ میں میرے ساتھ چلیے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۵۰). تمہارا کام بڑی بڑی شاپوں میں جانا اور دل کھول کر اچھا اچھا قیمتی مال خریدنا ہے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۴). [انگ : Shop].

--- کیپر (---ی مع ، فت پ) صف.
دکاندار ، سوداگر ، خردہ فروش (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [انگ : Shop-Keeper].

شاہُو (و مع) امذ.
چھوٹی قسم کی جنگلی پہاڑی بھیڑ. بڑے بھیڑ و کوتیانگ یا نابو اور چھوٹی قسم کے بھیڑ کو شاہو کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۵۲). اس کی غذا کی فہرست میں بالعموم چھوٹے چھوٹے چرند مثل خرگوش مشک کا ہرن ، بہارل ، شاہو ، آرگلی ... وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۳۶۷). پہاڑی بھیڑ جس کو شاہو کہتے ہیں وہ مارخور کی وسعت سے زیریں علاقوں میں پائی جاتی ہے. یعنی گلگت ، ہزارہ ، سوات ، چترال اور دیر. (۱۹۷۷ ، کرہ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۵۰). [مقامی].

شاہُور (و مع) امذ.
بادشاہ کا بیٹا ، شہزادہ. شاہور بمعنی شہزادہ. (۱۹۲۵ ، تاریخ الاسما (فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۷)). [شاہ + پور (رک)].

شات امث.
بکری ، بُز ، غنم ، گوسپند (گوسفند).

دیتا تھا گالیاں وہ کھڑا آج راہ پر
کھا لی ہے جس کی شیخ نے کر ذبح شات رات

(۱۸۶۴ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۶). [ع].

شات پَلا (فت پ) امذ.
ایک روئیدگی جس کے پتے سفیدی مائل ہوتے ہیں ، کچے پتوں سے ساگ پکا کر کھاتے ہیں ، بھوکلا ، نونہ کورہ. بھوکلا ... اہل ہند اس کو نونہ کورہ یا شات پلا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱۰۶). [مقامی].

شاتِم (کس ت) صف.
سب و شتم کرنے والا ، گالی دینے والا ، برا بھلا کہنے والا ، گستاخ. راجپال شاتِم رسول میرے سامنے قتل ہوا. (۱۹۷۲ ، ہونے کل نالۂ دل دود چراغ محفل ، ۲۲). [ع].

شاتُو (و مع) امذ.
فرانس کے قصبات کا مکان نیز اس طرز کا کوئی مکان. میں شہر سے بہت دور ایک شاتو میں تھی. (۱۹۴۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسینان ، ۷۵). [فرانسیسی : Seneega].

شاخ امث.
۱. ٹہنی ، ڈالی.

مجے بار نیں ہور تجے دوستاں
مجے شاخ نیں ہور تجے بوستاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).

پڑوں بلبل کے نمن حسن کا قصا سب شاخ
جن نہ سمجھے یہ قصا سینہ ہے اس کا سنگلاخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۲).

قبضے میں تیرے شاخِ کماں بھی ہے نہ خشک
پیکاں کے آب سیں تو اسے سبز و تر کرے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۲).

تیغِ نگاہِ یار کا جب سے ہوا ہے غلغلہ
خوف سے مثلِ شاخِ بید رہتی ہے بیقرار تیغ

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵). آنحضرتؐ نے بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا اور تلوار درخت کی شاخ سے لٹکا دی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۷۵). ایک چڑیا اوپر درخت کی شاخ سے اڑ کر اُسکے اوپر بیٹھ گئی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۳). **۲.(أ) سینگ یا سینگ نُما شے:**

کیتاں کے سراں یوں ہرن سار شاخ
کیتاں کے شکم فیل جیسے فراخ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۳۶). اسی طرح بعضے گھوڑوں کے سر پر ... بکری کے سینگ کی طرح یا مثل دانۂ جَو کے ایک شاخِ نرم یا سخت نکل آتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳). دو تین گھونسے ایسے مارے کہ دیو کی پسلیاں ٹوٹ گئیں ، شاخ کو توڑ ڈالا خون کا پرنالہ منہ پر دیو کے بہا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۵۰). **(أأ) سوراخ کیا ہوا سینگ جو رفع درد کے لیے انسان کے جسم پر لگاتے ہیں ، سینگی.** شاخ یعنی سینگی کا حجام اس کو جسم پر رکھ کر چوستے ہیں اس لیے

نہ خون ایک جگہ جمع ہو جائے۔ (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷)۔ **۳۔ کسی بڑے خاندان ، قبیلہ یا قوم کا ذیلی حصہ یا ٹکڑا ، اولاد ، نسل۔** ہم حتی المقدور ان شعبوں اور شاخوں کی تفصیل بیان کریں گے جو ان قوموں سے پیدا ہوئیں۔ (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۴۶)۔ بنی حمیر کی شاخ ایک اور قبیلے سے ملتی تھی جسے قبیلہ عمالیق کہتے تھے۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۸)۔ امیہ کی اولاد نے اپنی کجرائی سے آپ کی برتری کو مخالف شاخ کی برتری کا مترادف سمجھا۔ (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۶۶)۔ **۴۔ علم و فن وغیرہ کی ذیلی قسم یا سلسلہ۔** اس زبان کی ہندو شاخ سنسکرت کی ایک سادہ اور سلیس صورت ہے۔ (۱۸۵۲ ، تمہیدی خطبے ، ۵)۔ یہ فن لغت کی ایک شاخ بن گئی ہے۔ (۱۹۰۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۲۲۸)۔ نفسیات کبھی فلسفے کی شاخ تھی۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۳)۔ **۵۔ کسی بڑے ادارے یا تنظیم وغیرہ کا ذیلی ادارہ یا حصہ ، برانچ۔** ازسر نو قائم شدہ فارم ... اس زراعتی اسکول کی جڑ ہے جس کی شاخیں بہت جلد سلطنت کے ہر ایک حصہ میں پھیل جانے والی ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳)۔ اسلامیہ کالج کی زنانہ شاخ میں اس کا لکچر آج تک ... معروف و مشہور ہے۔ (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۷)۔ ہانگ کانگ میں بھی ایک شاخ قائم کرنے آیا ہوں۔ (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۹۴)۔ **۶۔ مٹھائی کی ایک قسم ، میدے میں میٹھا ملا کر گوندھتے ہیں اور اس کے لمبے قتلے بنا کر تلتے ہیں ، میٹھا سموسا۔** سموسے سلونے میٹھے ، شاخیں ، کھجلے ... وغیرہ یہ سب چیزیں طشتریوں میں قرینے سے چنی گئیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۳)۔ نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان شاخیں ... پوریاں تلے انڈے سب تیار کر لیے۔ (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶)۔
۷۔ انوکھی بات ، ہنر ، خوبی ، طرہ۔

قدرت خدا کی ہے جو ہم اٹھیں در سے بیٹھے وہ
جز چوبِ دستی تم کہو کیا شاخ ہے درباں میں

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۵۸)۔

قادر ہے وہ شاہوں کا اجارا کیا ہے
جمشید میں کیا شاخ ہے دارا کیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۶)۔ **۸۔ ٹکڑا ، قاش ، بادام یا پستے کی ہوائی۔** باداموں اور پستوں کی موٹی موٹی شاخیں کاٹ لیں۔ (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۵۰)۔ **۹۔ پیشانی ، جبین ، ماتھا۔**

وہی نامور ہو لیے بدسگال
جو صلصال کا دہرتا ہے شاخ و یال

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۶۲)۔ **۱۰۔ اظہار تعداد کے واسطے جو خاص ہرن سے مخصوص ہے جیسے چار شاخ ہرن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ **۱۱۔ کسی دریا یا نہر کا ذیلی حصہ جو اس سے نکل کر الگ ہو جائے ، دریا سے نکلی ہوئی نہر۔** شاخ اور صدر نہر کی ہر ایک لمبائی کے پانی کے سماو کو نکالنا چاہیے۔ (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۹۵۴)۔ **۱۲۔ (أ) کمان کی لکڑی۔**

ہر صید کی کمر سی گئی ٹوٹ جس گھڑی
ٹوٹی کمان دلبر ناوک فگن کی شاخ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۰)۔ **(اا) تلوار کا پھل یا خم۔**

دہنِ زخمِ شہیداں نے جو تر خندہ کئے
شاخِ شمشیر سے کیا پھول نکالے تم نے

(۱۸۶۵ ، دیوان نسیم لکھنوی ، ۳۴)۔ **۱۳۔ انگلی سے کہنی تک یا چلے سے پانو تک کا حصہ ، ہاتھ ، ٹانگ** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۱۴۔ ایک قسم کا بارود رکھنے کا ظرف (سینگ) جس کو کمر میں باندھتے ہیں** (نوراللغات)۔ **۱۵۔ بخ ، جھگڑا ، ٹنٹا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ **۱۶۔ گھوڑے کے سم کی سامنے کی کور جس پر نعل ٹھونکا جاتا ہے** (ا پ و ، ۵ : ۶۵)۔ **۱۷۔ قسم ، نوع ، فرع۔** جناب پیغمبر خدا ... نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۸۷)۔ **۱۸۔ امتیاز ، طرہ ، اضافی خصوصیت۔**

دیکھا تو سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں
جب سے لگائی آپ نے یہ بانکپن کی شاخ

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۲)۔ **۱۹۔ مرغ کا کانٹا ؛ شراب کا پیالہ ؛ گھر کا بڑا شہتیر ؛ خوشبو ؛ مشک بلاو ؛ لکڑی یا شاخ جس میں مٹھائی کی ہنڈی بندھی ہو ؛ تھوڑے بال ؛ گیہوں کی بال ، مصری کے کوزے کے ساتھ لگی ہوئی لکڑی مثلاً شاخ نبات ۔ مصری** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [ف : شاخ ؛ قب : س : شا کھا]۔

---آفتابی کس اضا(---مد ا ، سک ف) امث۔
سورج کی کرنیں یا شعاعیں (اسٹین گاس ؛ علمی اردو لغت)۔ [شاخ + آفتابی (رک)]۔

---آہُو کس اضا(---مد ا ، و مع) امذ۔
۱۔ ہرن کا سینگ۔

لکھوں گر موج تجھ چینِ بھواں کا
قلم جیوں شاخِ آہو پیچ کھاوے

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۹۰)۔

کہاں ابروئے یار اور مرغِ دل کچھ بھی ٹھکانا ہے
بناتا شاخِ آہو پر یہ وحشی آشیانا ہے

(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۴۳)۔

شاخِ آہو یہ کماں پیچ و خمِ کاکل کا
سبزہ و دشت میں ہے سبزۂ نو خط کی پھبن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷)۔ **۲۔ (کنایۃً) جھوٹا وعدہ ؛ گمان ؛ ناپائیدار شے ، معدوم چیز۔**

اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دار حیلہ گر
شاخِ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۹۷)۔ [شاخ + آہو (رک)]۔

---بُرِیدَہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف۔
سینگ کٹا ، جس کے سینگ کاٹ دیے گئے ہوں۔ یہ آدمی ہے یا کوئی دیو شاخ بریدہ ہے۔ (۱۸۹۲ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۸)۔

---بُرِیدَہ کس صف(---ضم ب ، ی مع ، فت د) امث۔
کٹا ہوا سینگ ؛ کٹی ہوئی ٹہنی یا نرسل۔

جو تان ہے وہ ولولہ انگیز جنوں ہے
کیا جانے کیا شاخِ بریدہ میں فسوں ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۷)۔ [شاخ + ف : بریدہ ، بریدن ـ کاٹنا]۔

---بندی کَرنا محاورہ.
درختوں کی ٹہنیاں لگانا ، درختوں کی ٹہنیوں سے سجانا. اس دلکشا جگہ کو شاخ بندی (درختوں کی ٹہنی لگا کے) کر کے استوار کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۶۶).

---ہَرْ شاخ نِکالْنا محاورہ.
مسلسل عیب جوئی کرنا.

دعویٰ کرے حسن کا تو ہر شاخ
ابرو میں نکالے شاخ ہر شاخ

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۵).

---پھوٹْنا محاورہ.
۱. **ٹہنی نکلنا.** جب وہ چھ سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی شاخیں کاٹ دیتے ہیں تا کہ اس کی شاخیں ازسرنو زمین سے سیدھی پھوٹیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۷۰). ۲. **نیا سلسلہ جاری ہونا ، نئی بات ہونا.**

دل میں تھا زخم اب آنکھوں سے لہو بہنے لگا
اک نئی اور یہ پھوٹی مرے ناسور کی شاخ

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۹).

جو دل کہ نہیں دلیر و گستاخ
اس سے اس کی نہ پھوٹیگی شاخ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۱۴). ثقافت درخت کی طرح ہے ... اگر اس کی کوئی شاخ ٹوٹ جائے تو اس مقام سے جہاں سے شاخ ٹوٹی تھی ایک نئی شاخ پھوٹ نکلتی ہے. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۵۱۰).

---تَراش (---فت ت) صف.
ٹہنیوں کو قطع کر کے ہموار کرنیوالا (آلہ)، شاخ کاٹنے والی (بڑی قینچی). اول کوئی شاخ تراش قینچی لیں جس سے اس کو صاف اور حسب منشا سطح تراش لیں. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۳۷). [شاخ + ف : تراش ، تراشیدن - کاٹنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
پودوں کو کاٹ چھانٹ کر کے درست کرنے کا کام ، پیراستگی کا عمل. پودے کو حسب منشا کسی خوبصورت شکل میں تبدیل کرنا شاخ تراشی کے بغیر نا ممکن ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۵۵). شاخ تراشی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ پودے کی قدرتی شکل بگڑنے نہ پائے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، فروری ، ۱۲). [شاخ تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹُھونْٹ (---و مع ، غنہ) امذ؛ ← ٹھنٹ.
وہ شاخ جو ٹھنٹھ سے پھوٹے. شاخ ٹھونٹ یعنی اسٹول شوٹ اس شاخ کو کہتے ہیں کہ جو ٹھونٹ سے پھوٹتی ہے. (۱۹۰۳ ، علم الصحرا ، ۴). [شاخ + ٹھونٹ (رک)].

---چھانْٹنا/چھانْٹْنا ف م ؛ محاورہ.
آراستگی یا بڑھوتری کے لیے درخت کو چھانٹنا (تراشنا) ، بڑھی ہوئی ٹہنیوں کو برابر کرنے کے لیے تراشنا.

شاخوں کو چھانٹتے ہیں کہ تا نخل ہو ہرا
یاں چھانٹنا کہاں کا نشان تک نہیں رکھا

(۱۸۵۷ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۲۵).

---خَنظَل سے انگُور مِلْنا نامُمکِن ہے کہاوت.
برے کام کا برا پھل ، برے سے اچھائی کی امید فضول ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---دار صف ؛ ← شاخدار.
۱. **وہ گھوڑا جس کی پیشانی یا گردن یا چہرہ پر مثل سینگ کے غدود کے قسم کی چیز ابھری ہوئی ہو (ایسا گھوڑا معیوب و منحوس خیال کیا جاتا ہے).** شاخ دار کی صفت .. گردن پر شاخ کا نکلنا شاخ دار کی توضیح . (۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۳۰). شاخ دار ... جس فرس کے فرق پر یا زیر ایال شاخ ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۹). ۲. **سینگ والا.**

نہیں پیوستہ ابرو عیش چشم مست جاناں پر
لڑایا ہے کسی نے شاخ دار آہو سے آہو کو

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۴۴). ۳. **ٹہنی والا ، ڈنڈی والا.** نرم بال نما شو کے اون یا پشم کی طرح کے ہوتے ہیں اور شاخدار مورچھل کے نمونے کے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۱). اس پودے کی جڑ نہیں ہوتی اور تنہ کثیر شاخدار ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۳۶). ۴. **جسم پر نکلا ہوا یا ابھرا ہوا کوئی عضو جو نوک دار ہو.** سر کے دنوں جانب شاخدار گلپھڑے ہوتے ہیں جنھیں بیرونی گلپھڑے کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۹۲). ۵. **خالص (سونا ، چاندی) ؛ بھڑوا ، دیُوث ؛ شیخی خورہ** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ نوراللغات). [شاخ + ف: دار ، داشتن - رکھنا].

---دار سِینگ (---ی مع ، غنہ) امذ.
خاص قسم کا سینگ جو شمالی امریکہ کے ہرنوں میں پایا جاتا ہے ، کھوکھلے سینگ کے برعکس اس سینگ کے خول سے دو یا تین شاخیں نکلتی ہیں اور یہ ہر سال مکمل طور پر اکھڑ جاتا ہے اور پرانے کی جگہ نیا خول پیدا ہوتا ہے. شاخ دار سینگ:۔ یہ بناوٹ کے لحاظ سے کھوکھلے سینگ اور بارہ سنگے کے بین بین ہے. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۱۳۴). [شاخ دار + سینگ (رک)].

---داری امث.
ٹہنیاں نکالنے کی صلاحیت ، ٹہنی والا ہونا؛ (مجازاً) ایک نسل سے کئی سلسلے نکلنا. اس جنس کا نام لاطینی لفظ سے لیا گیا ہے جس کے معنی ایک شاخ کے ہیں چونکہ ان جراثیم میں کاذب شاخ داری پائی جاتی ہے اس لیے یہ نام ان کے لیے موزوں ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۸۳) . جس کی شاخ داری دو فرعی ہوتی ہے غصنے کی زیریں سطح سے متعدد یک خلوی بیخ نما نکلتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۴۹۶). [شاخ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْشاخ صف ؛ م ف.
۱. **مسلسل ، سلسلہ وار ، یکے بعد دیگرے ، پےدرپے.** اتنے میں مجرموں کو اندھیریاں شاخ در شاخ آ گھیریں گی اور ان پر

آتش شعلہ انگیز چھا جاوے گی۔ (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۸۴). یہ ایک عجیب اسرار ہے جس کا سلسلہ شاخ در شاخ دور دور تک پہنچتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۳۱). زبان اثر پذیر ہو گئی اور شاخ در شاخ ہو گئی۔ (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۳). **دور تک پھیلا ہوا ، سلسلہ در سلسلہ ؛ حکایت در حکایت.**

کہوں کیا کلیجے میں سوراخ ہے
مری داستاں شاخ در شاخ ہے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱).

فسانہ شاخ در شاخ اس نہال حسن کے غم کا
کہاں اے میر بے برگ و نوا اتمام کرے اب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷).

یا خدا زیرِ سمک سے ترا قبضہ پھیلے
شاخ در شاخ رہے تیرا گل تا بہ حمل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۲). منّو بھائی کو اٹھایا اور دونوں نکل کھڑے ہوئے کبھی شاہراہ پر کبھی شاخ در شاخ راہوں پر. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۵).

---دَر شاخ ہونا محاورہ.
شاخوں سے کئی کئی شاخیں پھوٹنا ، کثرت سے شاخیں نکالنا ؛ متفرع ہونا ؛ پھلنا پھولنا ، مختلف سمتوں میں نشو و نما پانا. اور کس وقت سینچنے سے شاخ در شاخ ہوتا ہوا کونپل سے پودا اور پودے سے ایک تناور درخت بن کر چاروں طرف پھیل گیا. (۱۹۳۰ ، مقدمہ تاریخِ نثر اردو ، ۱ : ۱).

---دَرِیا کس اضا(---فت د ، سک ر) امث.
دریا کا وہ حصّہ جو اصل دھارے سے علیحدہ ہو کر الگ بہتا چلا جائے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [شاخ + دریا (رک)].

---ِ زَر کس اضا(---فت ز ، سک ر) امث.
سونے کی سلاخ جو خزانے میں رہتی ہے (ماخوذ : اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [شاخ + زر (رک)].

---ِ زَعفَران کس اضا(---فت ز ، سک ع ، فت ف) امث.
۱. زعفران کی ٹہنی ؛ (کنایۃً) خاص خوبی ، نمایاں خصوصیت ، سُرخاب کا پر.

صرف گر اس کے تصدق میں نہ ہو ہنگامِ صبح
پھر گلِ خورشید میں ہے کون شاخِ زعفران
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۸). اس زمانے میں کسی کا رقعہ نہ آیا اب کیا مجھ میں شاخ زعفران ہے کہ میری شادی کے پیام روزمرہ آتے ہیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۳۹). یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے سوچو تو سہی مجھ میں کونسی شاخِ زعفران لگی ہوئی ہے جو کوئی اپنی بیٹی مجھے تھمادے گا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۵۶). **۲. وہ چیز جسے دیکھ کر انسان ہنسنے لگے ، خندہ آور شے ، عجیب یا انوکھی چیز.**

فغاں وہ میری سن کے ہنستے ہنستے لوٹ گئے
نکل کے منہ سے بنی شاخ زعفران فریاد
(۱۸۵۳ ، وزیر (نوراللغات)). **۳. (کنایۃً) زرد رنگ.** گلشن جمال نے گل ارغواں کی جاہ شاخ زعفران پیدا کی. (۱۸۳۵ ، بستانِ حکمت ، گویا ، ۳۴۷). **۴.(طنزاً) کبر و نخوت ؛ مغرور ، خود بین آدمی** (محاورات نسواں ؛ فرہنگ آصفیہ). [شاخ + زعفران (رک)].

---ِ زَعفَران سَمَجھنا محاورہ.
افضل و اعلیٰ خیال کرنا ، بے مثل و یگانہ شمار کرنا.

بھلا یہ یہ دماغ سمجھا ہے
آپ کو شاخِ زعفران تو نے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۴۴).

---ِ زیتُون دکھانا محاورہ.
لالچ دینا ؛ دم دلاسا دینا. اس کو شاخِ زیتون کی ہلکی سی جھلک دکھا کر ہی شیشے میں اتارا جا سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۱).

---ِ سِدْرَہ کس اضا(---کس س ، سک د ، فت ر) امث.
(روایۃً) بیری کے اس درخت کی شاخ جو ساتویں آسمان پر ہے اور جس سے آگے کوئی فرشتہ نہیں جا سکتا.

شاخِ سدرہ سے تو گزری ہے مری آہِ رسا
ایک دو نالوں میں پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے
(۱۸۶۱ ، قمر ، عروس الاذکار ، ۱۳۹).

میں حرم سے اڑ کے جا بیٹھوں گا شاخِ سدرہ پر
میرے پر تثلیث کی قینچی کتر سکتی نہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۰). [شاخ + سدرہ (رک)].

---شاخ م ف.
ہر شاخ پر ، الگ الگ ، ٹہنی ٹہنی ، جزو جزو.

اون کے روضے پر جہاں ہیں اور چڑیاں شاخ شاخ
مرنے والوں کے بھی ہوتے طائرِ جاں شاخ شاخ
(۱۹۱۶ ، نغمۂ جگر دوز ، ۳۸).

---شاخ کَرنا محاورہ.
تجزیہ کرنا ؛ حصہ بخرے کرنا ، ٹکڑے ٹکڑے کرنا.

سپہ کوں مارے لانڈگے اپنی شاخ
کیے سینہ لشکر کا سب شاخ شاخ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۴). سخن کو شاخ شاخ کرے اور گواہوں سے جدا جدا پوچھکر ان کا بیان لکھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۱۷).

---غَزال کس اضا(---فت غ) امث.
ہرن کا سینگ ؛ (کنایۃً) کمان ؛ نیا چاند ، ہلال (فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [شاخ + غزال (رک)].

---کَش (---فت ک) صف.
سینگ لگانے والا ، سینگ کھینچنے والا. شاخیں کھینچنا بھی اسی کلیے سے متعلق ہے چنانچہ شاخ کش گمان کرتا ہے کہ میں گوشت کو اوپر کھینچتا ہوں لیکن فی الحقیقت وہ جسم کی کسی جانے سے باہر کی ہوا کو نکالتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۸). [شاخ + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---کماں کس اضا(---فت ک) امث.
کماں کی لکڑی جو خمدار ہوتی ہے ؛ (کنایۃً) بڑھاپے کے باعث جھک ہوئی کمر ، خمیدہ کمر.

قدِ خمیدہ راست ہو کیا تیر کی طرح
پیری کے بارِ سخت سے شاخِ کماں ہوں میں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۶۵). [شاخ + کماں (رک)].

---گوزن کس اضا(---و لین ، فت ز) امذ.
(طب) بارہ سنگے کا سینگ جو نہایت سخت اور ٹھوس ہوتا ہے اور بعض امراض میں مفید خیال کیا جاتا ہے. شاخ گوزن کو پتھر پر گھس کر ... استعمال کراتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳۹). [شاخ + گوزن (رک)].

---لگانا محاورہ.
۱. ٹہنی کو زمین میں اُگنے کے لیے دبانا ، ابتدا کرنا ، بنیاد رکھنا. کوئی شخص شاخ لگاتا ہے تو کسی امید پر لگاتا ہے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۳۱). **۲. کسی کام کے ساتھ کوئی اور کام متعلق کر دینا ، بخ لگانا.**

کوتاہیٔ وصال ہی مرنے کو کم نہ تھی
گردوں نے ایک اور لگا دی سحر کی شاخ

(۱۸۲۹ ، توقیع سخن ، ۱۸). **۳. اضافہ کرنا ، حسن بڑھانا ، فخر بخشنا.**

چوٹی ایڑی سے مری جان بڑھاتے ہو عبث
بوٹے سے قد کو یہ شاخ اور لگاتے ہو عبث

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۹).

دیکھا تو سادگی میں بھی لاکھوں بناؤ ہیں
جب سے لگائی آپ نے یہ بانکپن کی شاخ

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۲۲). **۴. سینگ لگانا** (فرہنگ آصفیہ).

---لگنا محاورہ.
۱. کوئی تکلف یا عمدگی کی بات کسی چیز میں ہونا ، کوئی خاص خصوصیت ہونا.

سرمہ لگا کے آنکھ وہ دکھلائیں تو کہاں
خوش چشمی کی یہ شاخ لگی جو ہرن میں ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۴). **۲. کوئی نئی بات ہونا ، عیب ہونا.**

گل ہو کہ ثمر ہو نہیں یا بدمزگی ہے
ہر شے میں غرض ایک نہ اک شاخ لگی ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۸). **۳. دن لگنا ؛ سینگ لگنا ؛ اترانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---مَرجان کس اضا(---فت م ، سک ر) امث.
مونگے کے درخت کی شاخ.

لہوا لہو سوں ہے لال شہ جان کا
کہ یا ہت میں ہے شاخِ مرجان کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۸).

مہندی ہاتھوں میں ملی تو نے جو اے دریائے حسن
انگلیاں رنگ حنا سے شاخِ مرجاں ہو گئیں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۸). شاخ مرجان تین دفعہ گرم کر کے آب برگ بانسہ میں سرد کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۷). [شاخ + مرجان (رک)].

---میں شاخ لگانا محاورہ.
بات سے بات پیدا کرنا ، الجھاؤ ڈالنا.

یوں ہی کیا کم تھے وہ ہاتھ اور نیا گل پھولا
شاخ میں شاخ لگانے کو حنا بھی آئی

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۳۲).

---نازُک کس صف(---ضم ز) امث.
کمزور ٹہنی ؛ (کنایۃً) کمزور سہارا ، ناقابل اعتماد سہارا.

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپایدار ہو گا

(۱۹۰۷ ، بانگ درا ، ۱۵۰). [شاخ + نازک (رک)].

---نَبات کس اضا(---فت ن) امث.
۱. مصری کے کوزہ کی وہ لکڑی جو کوزہ بنانے کے واسطے اس کے آبخورے میں لگا دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) مصری کی ڈلی ، شیرینی ، مٹھاس ، میٹھی چیز.

تجھ سا نہ شکریں دہن ہو گا حسین کوہکن
شاخِ نبات ہونٹ ہیں ، بات نبات کی ڈلی

(۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، ۱۳۵). حلوائی سینیوں میں رنگین مٹھائی ... مغزی جلیبیاں ، شاخ نبات ، امرتی لیے منتظر تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶۳).

ساحر الموط نے تجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تو اے بیخبر سمجھا اسے شاخِ نبات

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۹۷). **۲. (کنایۃً) حسینہ.** جہاز کے اندر داخل ہوتے تو ایک دوسری شاخ نبات ہمارے بورڈنگ کارڈ کا بارگراں اٹھائے ، اپنی مخصوص نشست تک لے گئی. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۴۷). **۳. گنا ، نے شکر** (علمی اردو لغت). [شاخ + نبات (رک)].

---نِکالنا محاورہ.
۱. نکتہ چینی کرنا ، حرف گیری کرنا ، عیب نکالنا.

مردم کی ہے نگہ میں ہر عیب سے بری
چشمِ صنم میں شاخ نکالے غزال کیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، ۶). خواجہ عمرو نے جس وقت سے نخل بدعت کو دیکھا ہے باتوں میں شاخ نکال رہا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۴۲). **۲. بات پیدا کرنا.**

پھر اس سے طرح کچھ جو دعوی کی سی ڈالی ہے
کیا تازہ کوئی گل نے اب شاخ نکالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳).

---نِکَلنا محاورہ.
جھگڑا کھڑا ہونا ، فتنہ برپا ہونا ، تکرار ہونا.

گلہائے جراحت کو عجب حسن سے بانٹا
نکلی نہ کوئی شاخ نہ الجھا کوئی کانٹا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۱).

---و بَرگ دینا محاورہ (قدیم).
پھیلانا ، اضافہ کرنا ، بڑھانا ، مزیّن کرنا.

دسیا فارسی مختصر بات کوں
دیا شاخ و برگ اس حکایات کوں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰).

---و بُن پَیدا ہونا محاورہ (قدیم).
حقیقت ظاہر ہونا ؛ کسی معاملے کا صورت پذیر ہونا.

بھیجا سو سنیا جوں کہ ادیو سخن
کہ پیدا ہوئی بات کوں شاخ و بُن

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۵۳).

شاخچَہ (سک خ ، فت چ) امذ.
۱. **چھوٹی ٹہنی ، چھوٹی شاخ ، چھڑی.** ایک شاخچہ ہموار زمین پر کھڑا کرتے ہیں اور سایہ کا اندازہ کر لیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۳).

بڑوں کے شاخچوں پہ چہکتے ہوئے طیور
تاکا جنھیں کبھی نہ شکاری کی گھات نے

(۱۹۷۳ ، لوح دل ، ۷۰). ۲. **طب (حیاتیات) انسانی بدن میں چھوٹی رگوں کا جال جو دل سے بدن میں خون پہنچانے کا کام کرتا ہے.** یہ شعری جال ایک چھوٹے شریانی شاخچہ سے اخذ ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، احشائیات ، ۲۲۹). ۳. **(نباتیات) پھول کے اندر بیج میں پایا جانے والا چھوٹی چھوٹی شاخوں کا جال.** پھول کے بیج میں زرد ریشہ‌دار تولیدی شاخچہ ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۶۳). ۴. **(کنایۃً) تہمت ، افترا** (نوراللغات). [شاخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
درخت میں قلم لگانا ؛ (مجازاً) تہمت لگانا ، الزام دھرنا.

اس گل تو لگے ہے شاخ گل کب
یہ شاخچہ بندی چمن ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۵). [رک : شاخچہ + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاخچی (سک خ) امث.
چھوٹی شاخ. ان جڑوں کی شاخوں میں وہ شاخچیاں شامل ہیں جو طویل عنقی ... کو رسد پہنچاتی ہیں. (۱۹۲۱ ، پریکٹیکل اناٹمی، ۳ : ۶۳). [شاخ + چی ، لاحقۂ تصغیر].

شاخسار (سک خ) امذ.
۱. **ٹہنیاں ، شاخیں ، گھنی شاخوں کا جھنڈ.**

ہرے لال مرغاں سوں سب شاخسار
دسیں سبز ہور سرخ ، جوں نوبہار

(۱۶۴۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۰۳). کبھی شاخسار حریقہ گلزار میں خوشہ لگاتا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۰۲).

کسی خیال میں کھوئے ہوئے ہمیشہ تمھیں
سحر نے محو گل و شاخسار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۷۷).

گل بن کے پھوٹتا ہے لہو شاخسار سے
زخمِ رگِ بہار ہیں پتے ہرے ہرے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۷). ۲. **جہاں کثرت سے ٹہنیاں یا ٹہنیوں والے درخت ہوں.**

جو ہم اُجڑے ہوؤں پر مہرباں ہو چرخ اے گلچیں
بجائے برگ پیدا ہوں نشیمن شاخساروں میں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۵).

اس دامگاہِ دہر میں کیوں ہو گیا اسیر
میں شاخسارِ خلد کا مرغ پریدہ ہوں

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۸۲).

شاخساروں میں کچھ سرسراتی ہوا
تنگ دروں میں سیٹی بجاتی ہوا

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۵۵). [شاخ + سار ، لاحقۂ ظرفیت].

شاخساز (سک خ) صف.
بڑھئی ، لکڑی کا سامان بنانے والا. پچھم کی طرف شالباف رہتے تھے شمال کی طرف شاخسازوں اور محنت کشوں کی جھونپڑیاں تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳). [شاخ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

شاخسانَہ (سک خ ، فت ن) امذ.
۱. **جھگڑے کی بات یا قصہ ، (تلمیح) قدیم ایران میں فقیروں کے ایک گروہ کی طرف ، جو بھیڑ کے شانے کی ہڈی سے مکروہ آواز نکالتے اور کچھ نہ ملنے پر اپنے آپ کو لہولہان کر لیتے تھے اس لئے فارسی میں شاخسانہ بمعنی دھمکی مستعمل ہو گیا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. **جھگڑا ، بحث ، فتنہ ، بات میں بات ، بات کا سلسلہ ، ایسی گفتگو جس میں فساد پیدا ہو.**

وصل کا ہی یہ سب ستانا ہے
ہجر اوس کا بھی شاخسانہ ہے

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۲۹).

ایک عالم کو پریشاں کر دیا
شاخسانے ہیں یہ زلفِ یار کے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی)، قصائد سحر ، ۳۶۴). سنسر بورڈ اور انتظامیہ نے یہ فلم پاس نہیں کی ، یہ سارا شاخسانہ اسرائیلی اور امریکی لابی کا تھا.(۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۵۲). ۳. **عیب ، برائی ، رخنہ.**

نہ زلفِ یار کا خا کہ بھی کرسکا مانی
ہر ایک بال میں کیا کیا نہ شاخسانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵) . شاعری شاعر کی مریض شخصیت کا ایک شاخسانہ بن کر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف، ۷۳). ۴. **ڈھکوسلا ، دھوکا ؛ بے سروپا بات ، من گھڑت بات ، بے بنیاد فسانہ جو زیبِ داستان کے لیے ہو.**

مشک و سنبل کہاں وہ زلف کہاں
شاعروں کے یہ شاخسانے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۳).

قامتِ یار کا سایہ ہی نہیں اے واعظ
شاخسانے ہیں ترے سدرہ و طوبیٰ کیسے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۴) . خیر ڈاک کا معاملہ تو یہ ہے کہ انٹرنیشنل فرینڈزشپ کا شاخسانہ ہے (۱۹۶۴ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۰). ۵. **بدگمانی ، بدظنی.**

کب دیا دل میں تیری زلفوں کو
یہ بھی لوگوں کا شاخسانہ ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۶).

زلف مقصود کہاں بے نظر لطفِ جناب
شاخسانے کے سوا ہم نے نہ دیکھا شانہ

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۴). فیض کے مصائب اسی کا شاخسانہ تھے . (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۶۸). ۶. **عجیب و غریب بات ، انوکھا کام.**

ہر کج نہاد تیرِ اجل کا نشانہ تھا
شانے بھی تھے قلم یہ نیا شاخسانہ تھا

(۱۸۷۴ ، مراثی ، انیس ، ۱ : ۲۸۶).

بڑھنے لگی ہے اب جو مسلماں سے رسم و راہ
شُدھی کا ہو نہ ہو یہ نیا شاخسانہ ہے

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۷). تاریخی عمل کا ایک شاخسانہ ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۸). ۷. **ٹہنی ، ڈالی.**

وہ بلبل ہوں تمہارا گاؤں کی راگ
میرا گردار بھی ہو شاخسانہ

(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۵۶). ۸. **شعبہ ، حصّہ ، سلسلہ.**

حدیثِ سرِ زلف کیا کوئی سمجھے
کہ اس بات کے شاخسانے بہت ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۲) . ناسخ کی مضمون آفرینی ہی کا ایک شاخسانہ ان کا تمثیلی انداز بھی ہے علامہ ندوی نے اسے جائز طور پر ... لکھا ہے . (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۱۱۶). [رک : شاخشانہ].

--- پیدا کَرْنا محاورہ.
نئی بات نکالنا، جھگڑا پیدا کرنا، پخ لگانا. ہندوؤں نے انگریزوں کی سرپرستی میں اور انہی کے اشارے پر ہندی کا شاخسانہ پیدا کیا تھا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۳).

--- پُھوٹْنا محاورہ.
فتنہ برپا ہونا ، جھگڑا پیدا ہونا. اس طرف سے اطمینان ہوا اور اصلاح کے وہ شاخسانے جن کا پھوٹنا لازمی تھا نکلنے شروع ہوئے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۲۶).

--- کَھڑا کَرْنا محاورہ.
فتنے اُٹھانا ، جھمیلا پیدا کرنا ، فساد برپا کرنا. لوگوں نے اسے ہندی اردو سے متعلق کر کے جھگڑے کھڑے کئے ایک نیا شاخسانہ کھڑا کر لیا ہے. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۱).

--- نِکالْنا محاورہ.
۱. **جھگڑا پیدا کرنا ، تکرار کرنا ، فتنہ کھڑا کرنا .** سمجھ گیا ان کی گلزار صحبت میں ندامت کا شگوفہ پھولیگا، وہ شاخسانے نکالیں گے کہ گلچیں خرد راہ بھولیگا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۸۳). اب یوں ٹالتے ہو ذرا ذرا سی بات میں شاخسانے نکالتے ہو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷۲). ۲. **پنچھلا لگانا ، پخ لگانا.** اس طائفہ نے بھی جو تاخیر کے درپے تھا خواہی نخواہی اسے قبول کر کے یہ شاخسانہ نکالا کہ کارشناس آدمیوں کو بھیج کر پہلے لشکر بنگالہ سے عہد و پیمان استوار کرنے چاہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۰۵). ۳. **نکتہ چینی کرنا ، برائی ظاہر کرنا ، عیب جوئی کرنا.**

اشارہ دیکھ کر کہتے ہیں عاشق چشم و ابرو کا
نکالا شاخسانہ خوب تم نے شاخِ آہو کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۴). مسلمانوں نے دہلی کی نشرگاہ (یعنی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن) کی زبان کے متعلق ایک شاخسانہ نکالا ہے . (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۶). ۴. **عجیب و غریب بات پیدا کرنا ، انوکھا کام کر دکھانا ، خوبی ظاہر کرنا.**

دکھائیں کھل کے کلیوں نے بہاریں اپنی اب دیکھیں
نکالیں کیا نرالے شاخسانے پھول سہرے کے

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، ۱۸۹).

--- نِکَلْنا محاورہ.
۱. **عیب پیدا ہونا ، برائی ظاہر ہونا.**

گفتگو ہونے تو دو اپنے قدِ آزاد میں
شاخسانے سو نکل آئیں گے اب شمشاد میں

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۷۶). ۲. **فتنہ برپا ہونا.**

شاخسانے ہزار نکلیں گے
جو گیا اس کی زلف کا اک تار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۱). اسلام میں نئے نئے شاخسانے اور انوکھے خرخشے نکلنے شروع ہوئے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۷). ۳. **حجت ہونا ، تکرار ہونا** (نوراللغات). ۴. **سلسلہ پیدا ہونا ، شعبہ قائم ہونا.** رسول خدا کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کے قصے سے عداوت کا ایک نیا شاخسانہ نکلا . (۱۹۱۶ ، محرم نامہ ، ۴).

شاخْشانَہ (سک خ ، فت ن) امذ.
بات میں بات ، بات کا سلسلہ.

بے عیب ذات اُس گلِ شیریں دہن کی ہے
لاکھوں ہی شاخشانے ہیں شاخِ نبات میں

(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۲۳۰). [شاخ + شانہ (رک)].

--- نِکالْنا محاورہ.
رک : شاخسانہ نکالنا.

کیا نکالے شاخشانے دیکھو اس کاکل کی قطع
شاخ کی جو باغباں نے یک قلم سنبل کی قطع

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۲۴).

شاخِص (کس خ) امذ.
۱. **وہ سلاخ یا لکڑی وغیرہ جو دھوپ میں وقت یا سمت کی پہچان**

کے لئے کھڑی کی جائے . ایک شاخص کو عمود وار اوس پر نصب کراؤ اور ساہول کی ڈور کو اوس سے لٹکاؤ ... اگر ظلِ شاخص اوس ساہول کی ڈور سے مل جائیگا تو دیوار بعینہ مقابل جنوب میں ہوگی. (۱۸۴۲ ، رسالہ علمِ ہیئت اردو ، ۱۱۶).

شاخصِ قامت سے تیرے قبلۂ ایماں ملا
اور خمِ ابرو کو پایا طاقِ کعبہ کا جواب

(۱۹۱۰ ، صحیفۂ وَلا ، ۱۵۵). جب لکڑی یا کوئی اور سیدھی چیز (جسے شاخص کہتے ہیں) کسی ہموار زمین میں گاڑیں تو صبح کو طلوع کے وقت کا سایہ مغرب کی طرف پڑے گا. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۲۷). ۲. **مجرّد ، خالص ؛ (منطق) وہ مفہوم لفظ کا جس میں شرکت کا اصلاً تصور نہ ہو سکے وہ معنی شاخص ہے اور اس اعتبار سے جولفظ اس پر دلالت کرے وہ لفظ شاخص ہے** (حکمۃ الاشراق ، ۱۵). ۳. **کُھلی آنکھ والا، متحیر آدمی ، حیران ، مبہوت** (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

شاخَہ (فت خ) امذ.
۱. **ٹہنی ، شاخ** (جامع اللغات). ۲. **(نباتیات) جسم نباتی جس میں جڑ تنہ اور پتہ نہ ہو، مثلاً کائی وغیرہ ، مضغہ**. وہ ایک ممتاز خود پرور پودا ہے ، جس کا نباتی جسم شاخہ ہے . (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۹۲). ۳. **وہ لکڑی جس میں مجرم کا سر اور ہاتھ دیکر سزا دیتے ہیں ؛ سینگ کی شکل کا پیالہ ، سینگ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ف].

• • • شاخہ صف.
بطور لاحقہ مستعمل ، بمعنی شاخ والا. البتہ ان میں سے بعض حشرات میں زیریں لب کے دو شاخہ ... کی صلاحیت ایک ایسی خصوصیت ہے جو قدیم انواع میں مفقود تھی. (۱۹۷۱ ، حشریات، ۱۱۳). [شاخ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شاخی امث.
پنجہ جس سے اناج صاف کرتے ہیں (جامع اللغات). [شاخ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

شاخیں (ی مج) امث.
شاخ کی جمع ، ٹہنیاں ، ڈالیاں ؛ تراکیب میں مستعمل.

سارے نہال فیضِ قدم سے ہوئے نہال
اختر بنے جو پھول تو شاخیں بنیں ہلال

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). ۲. **سینگ، خصوصاً ہرن کے سینگ**. ان سب میں ایک ہرن بہت زبردست ہوگا اس کی دونوں شاخیں بالائے سر مائل بسرخی ہوں گی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۹۱). ۳. **ایک طرح کا پکوان جو میدے اور کھانڈ کو ملا کر بناتے ہیں**. نسیمہ نے جلدی جلدی سب طرح کا پکوان شاخیں ... پوریاں تلے انڈے سب تیار کر لئے. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۵۶). [شاخ (رک) کی جمع].

--- کِھچْوانا محاورہ.
سینگیاں لگوانا ، پچھنے لگوانا.

صدمہ ایسا کمرِ گوٗ زمین کو پہنچے
شاخیں ہر چند وہ کھچوائے تو نکلے نہ کسک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۷۲). گو زمین کی کمر میں وہ کسک آئی ہے کہ اگر وہ شاخیں بھی کھچوائے جب بھی یہ کسک نہ جائے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۴ : ۹۵۳).

--- کِھینْچْنا محاورہ.
سینگیاں لگانا. شاخیں کھینچنا بھی اسی کلیے سے متعلق ہے ، چنانچہ شاخ کش گمان کرتا ہے کہ میں گوشت کو اوپر کھینچتا ہوں لیکن فی الحقیقت وہ جسم سے باہر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۳۸).

--- لگانا محاورہ.
۱. **قلمیں لگانا ، درخت کی ٹہنیاں بونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲. **سینگیاں لگانا ، انسان کے جسم پر پچھنے لگا کر سینگ کے ذریعہ خون چوسنا ، جونکیں لگانا**. حضرت جس وقت شاخ کش نے آپ کو شاخیں لگائی تھیں ، تو بدلے ابر ہپ کے چھوٹے چھوٹے ظروف زجاجی سے گوشت کو بلند کیا تھا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۳۸).

--- نِکالْنا محاورہ ؛ ف س.
۱. **درخت کا ٹہنیاں نکالنا** (نوراللغات). ۲. **دُم دار سُرمہ لگانا ، سرمہ کے دنبالے نکالنا**.

دنبالوں نے جو شاخیں نکالی ہیں شوخ چشم
نرگس کے پاس ہیں نہ وہ شاخیں ہرن کے پاس

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ ، ۱۱۶). ۳. **عیب نکالنا ، نقص ظاہر کرنا ، حجت کرنا ، تکرار کرنا**. تم تو ہو نامعقول ، سمجھتے نہیں اور ہر بات میں شاخیں نکالتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۰).

بولے غزال چشم جو میں نے کہا انہیں
شاخیں نکالتے ہو عبث کیوں سخن میں تم

(۱۹۰۴ ، کلیات رعب ، ۹۳).

پھیلا کے پانو کر دے ٹکڑے تو اے جنوں
اب اور کیا نکالینگے شاخیں کفن میں ہم

(۱۹۳۵ ، میر علی نواز ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱۱۲).

شاخِینَہ (ی مع ، فت ن) صف.
شاخ (رک) سے منسوب ؛ (نباتیات) پتے کی شکل کا چپٹا تنا ، وہ تنا جس میں پتے کی سی خصوصیات پائی جاتی ہیں. شاخینہ (سرو) شاخیں سبز اور استوانہ نما ہوتی ہیں. (۱۹۳۸، علمی نباتیات ، ۳۷). شاخینے میں تنا چپٹا گول اور لحمی ہو جاتا ہے اور سبز ہونے کی وجہ سے شعاعی ترکیب میں کام آتا ہے. (۱۹۶۴ ، ابتدائی نباتیات ، ۳۰). [شاخ + ینہ ، لاحقۂ صفت].

شاد صف.
خوش ، مسرور.

بازاں معاوے ہوا شاد
پائی جیوکی خورست مراد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب، ۶ ، ۲ : ۷۱)).

سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب میں وہ ہے تو سب میں ہے بہ سواد
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵).
بن سیر میں ہے سلوک کے شاد
نکسیانہ بکن سوں وحدی داد
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۷).
تھا رونے زمیں یہ شاد و خرم
کیا جانوں فلک کے جی میں کیا تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۱).
لگ کے چھاتی سے وہ سوتا تھا کلیجا شاد تھا
کیا وہ دن تھے دل سے پہلو جب مرا آباد تھا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۱). دست بدعا ہوا کہ اے خالقِ ارض و سما ... اور پشت پناہ خاص و عام رکھ دوست شاد دشمن خراب رہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳).
ہو رہا تھا شاد میں سرجن کے اس اخلاق پر
وارڈ میں کر لی جو بھرتی اس نے ایک قلاش کی
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰). ۲. پُر ، بھرا ہوا ، لبریز (فرہنگ آصفیہ). [ف].

---(و) آباد صف.

خوش حال ، خوش و خرم ، فارغ البال. ارمان ہے تو یہ ہے کہ ہمیں شاد آباد چھوڑ کر سدھاریں اور ہم اپنے ہاتھوں ان کو زمین کے سپرد کردیں. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۴). وہ دونوں دولھا دولھن نہایت شاد و آباد ایک دوسرے کو دیکھ کر جینے لگے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، لیلیٰ دمشق ، ۳۰). [شاد + آباد (رک)].

---باد کلمۂ دعائیہ.

خوش رہے ، خوشحال رہے ، سرسبز و آباد رہے. کارواں نے راہ میں ہی رختِ سفر کھول دیا، لوگ شاد باد کے ترانے گانے لگے. (۱۹۷۲ ، آوازِ دوست ، ۵۰). [شادآباد (رک) کی تحریف].

---باش کلمۂ تحسین.

رک : شاباش.
کیا شاد کو خفیف ہے کرتی زبانِ خلق
شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شادباش ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). استاد ، شادباش تمھارا ذہن بہت رسا ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۱۰). [شاد + ف : باش ، شدن - ہونا].

---باید زیستن ناشاد باید زیستن کہاوت.

فارسی ضرب المثل اُردو میں مستعمل ؛ زندگی اچھی ہو یا بری گزارنی پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---خوار/خور (---و معد / و مج) صف.

خوش قسمت ، صاحب نصیب ، خوش و خرم ؛ رنڈی ، طوائف ؛ زانیہ (جامع اللغات). [شاد + خوار / خور ، لاحقۂ فاعلی].

---رَہنا محاورہ.

خوش و خرم رہنا.
ہمیں ہیں جو تغافل میں سدا شاد رہتے ہیں
اگر ایک دن نہ پاوے موہنہ تو پیارے بوالہوس ہو جا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). آرام پسند شاعر اور تساہل پسند قاری اپنی اپنی جگہ دونوں ہی شاد رہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷).

---شاد . ف.

ہنسی خوشی ، بامراد. سب ساتھی اپنے رنگین کر کے شاد شاد وہاں سے پھرے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۷).
وہ وقت ، ہائے وقت وہ چہلیں وہ قہقہے
جن سے کبھی وہ تنگ کبھی شاد شاد تھے
(۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۱۴۳).

---شاد ہونا محاورہ.

بہت مسرور ہونا ، بہت خوش ہونا ، باغ باغ ہونا.
دل میں کیسا تو تو ہوتا ہوگا اپنے شاد شاد
عاشقوں کے دمبدم چاک گریبان دیکھ کر
(۱۷۸۴ ، میر حسن ، د ، ۴۳). ماموں ... اپنے لڑکے ... کی شہرت سے شاد شاد ہوتے رہیں گے. (۱۹۳۶ ، تربیت نسواں ، ۴۸).

---کام صف.

کامیاب ، خوش حال ، خوش ، خرم.
بداندیش ہوگا اگر شاد کام
دینا ہات کس آگہ دیکھوں تمام
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹).
یعنی سب وحشی تو ہوویں شاد کام
یاد میں خالق کے ہر دم صبح و شام
(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۴۴).
میں شاد کامِ دید بھی محرومِ دید بھی
ہوتا ہے جب وہ سامنے کچھ سوجھتا نہیں
(۱۹۸۲ ، فراق (نیاز فتح پوری شخصیت فکر و فن ، ۳۳۰)).
[شاد + ف : کام - مراد ، مطلب].

---کام ہونا محاورہ.

لطف اٹھانا ، لذت پانا ، کامیاب ہونا. حیرت نے مجھے گالیاں دی ہیں جو اسے جا کر بذلت تمام قتل کرے وہ میرے وصل سے شاد کام ہو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۸۹). ان کی خوشی سے رعیت بھی شاد کام ہو گئی. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰۲). ڈوگروں کے تبصرے سے شاد کام ہو کر میں نے گھر کی راہ لی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۴۱).

---کامی امث.

کامیابی ، خوش حالی ، خوشی ، مسرت.
کیا سب سپہ شاد کامی و ناز
چلے اس وضع ساتھ راز دراز
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸۲۸). جلوس طنطنہائے شادکامی کے ساتھ عالم بالا کا عازم ہوا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۳۴). گرمی محفل ... کا تعلق شاد کامی سے باغ باغ ہوتا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۰). [شاد کام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کرنا محاورہ.
خوش کرنا ؛ مراد پوری کرنا.

مجے داں دے دین دل شاد کر
دنیاں کے گناہاں تے آزاد کر

(۱۵۶۴ ، پرت نامہ (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۱۰۲)).

بھی بولے جو اس نار کوں شاد کر
میرے دل بیتی یاد کر

(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۲۹).

جلتا ہے سراج آتشِ ہجراں میں صنم کی
کس دن دلِ غمگیں کوں مرے شاد کرے گا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۴۳).

محبوبِ الٰہی تری امداد کرینگے
ہم نعمتِ عقبیٰ سے تجھے شاد کرینگے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶). میں نے تجھے ... آزاد کیا رنج کے عوض خوش و شاد کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴۶).

خوگر ہوں میں رنج ستم کا
دیکھو مجھ کو شاد نہ کرنا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰).

ـــ نامَہ (ـــ فت م) امذ.
ایک نغمہ جو نوبت بجانے والے شاہانہ جشن کے روز بجاتے تھے ، خوشی کا گیت. خریجی بینی دین بینی دین با اللہ دین دین کتا دین کت گھنا گھن چھاتا ، اور شاد نامہ شروع کریں. (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۲۹۸). [شاد + نامہ (رک)].

ـــ (و) ناشاد م ف.
بہرحال ، ہر حالت میں ، بیدلی سے ، مجبوراً. محض (۵۰) سال کا گزر جانا کوئی خوشی کی بات نہیں، وقت تو جوں توں بیتتا ہی ہے زمانہ شاد و ناشاد کٹتا ہی ہے. (۱۹۳۷ ، تعلیمی خطبات، ۳۹). [شاد + و (حرف عطف) + ناشاد (رک)].

ـــ نَگَر (ـــ فت ن ، گ) امذ.
عیش و عشرت کی جگہ ، آرام و آسائش کا مقام، (کنایۃً) ، میکہ. میرا بھی کنوار پت عیش منڈل شادنگر تھا. (۱۹۲۳ ، نگار ، مئی ، ۳۷۶). [شاد + نگر (رک)].

شاداب صف.
۱. **سرسبز ، ہرا بھرا ، تروتازہ.** صحنِ مسجد میں ایک شاداب چمن تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۲۶۷). افلاطون جو فلسفہ کے گلدستے میں سب سے زیادہ لطیف اور شاداب پھول ہے. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۴۷). باہر باغ کا شاداب منظر واضح طور پر نظر آ رہا ہے. (۱۹۷۹ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۸).
۲. **خوش و خرم ، آباد ، پُر رونق ، گہما گہمی سے پُر.** رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا اس شخص کو شاداب کرے جس نے ہم سے کچھ سنا اور اس کو اسی طرح پہنچایا. (۱۸۹۰ ، سیرت النعمان ، ۱۶۶). انجام کے اعتبار سے سیر حاصل شاداب ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۶۲).

وقت تو ایک بگولہ ہے کہ اڑتا ہی چلا جاتا ہے
زندگانی میں کوئی لمحۂ شاداب نہیں

(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۶۷). [شاد + آب (رک)].

شادابی امث.
سرسبزی ، تروتازگی. ایران آب و ہوا اور زمین کی شادابی کی وجہ سے بہشت کا چمن زار ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۵۶). شادابی اور سیرابی کے لحاظ سے بڑا خوب صورت اور دلکش ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۶). [شاداب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاداں صف.
خوش حال ، خوش و خرم ، مسرور.

دیکھن شہ بزم کی تماشا رواں ہو
ملک لک لک افلاک تھے آویں شاداں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۲).

مرا دل دیکھتے ہی اس صنم کو ہو گیا شاداں
نگاہیں دم بدم سو عیش و عشرت سے لگیں چلنے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۹).

ہر نظارہ ہے اک فریبِ نظر
دلِ عشاق تو نہ ہو شاداں

(۱۹۸۳ ، حصارِانا ، ۱۹۳). [شاد + اں ، لاحقۂ صفت].

ـــ شاداں م ف.
شاد شاد ، خوش و خرم ، مسرور ، خوشی خوشی. بالآخر لوکل باندا شاداں شاداں اپنی منزل یعنی اَرَتّا پہنچ گیا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۳۹).

ـــ و خَنْداں (ـــ و مج ، فت خ ، سک ن) صف ؛ م ف.
خوش و خرم ، ہنسی خوشی. لیکن دفتری اس وقت ایسا شاداں و خنداں تھا گویا قید تاریک سے نکل آیا ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۲).

ـــ و فَرْحاں (ـــ و مج ، فت ف ، سک ر) صف.
خوش و خرم ، خوش خوش ، بہت زیادہ خوش. شہزادہ بڑے ٹھاٹھ سے شاداں و فرحاں آیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۸۹). نہایت شاداں و فرحاں سفر کی تیاری کی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۳). یہ فیصلہ چونکہ مریم کی مرضی کے عین مطابق تھا وہ شاداں و فرحاں گھر میں داخل ہوا. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۳). پروگریسو پیپر لمیٹڈ کا قلعہ سر کرکے بریگیڈیر ایف آر خان اس قدر شاداں و فرحاں تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۸۵).

شادَم اَز زِندَگی خویش کہ کارے کَرْدَم کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) میں اپنی زندگی سے خوش ہوں کہ میں نے ایک کام کیا ، کوئی بڑا کام کرکے یہ مصرع پڑھتے ہیں. شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم کے احساس کے ساتھ نہیں بلکہ تغزل سے انحراف کی تحریک کے پھیلتے اثرات سے مضطرب ہو کر. (۱۹۶۵ ، انداز نظر ، ۷۷).

شادماں (سک د) صف.
خوش و خرم ، مسرور.

او صلصال کون بولیا اے شاہ بخت
اچھو تجھ سیتی شادماں روئے تخت
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۱۶).

نوید جاں فزا ہے کیا خبر قاتل کے آنے کی
بتاؤ تو سہی تم داغ ایسے شادماں کیوں ہو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۲).

کبھی لطفِ خداوندی سے مغموم
کبھی جورِ بُتاں سے شادماں ہے
(۱۹۲۶ ، فکر و نشاط ، ۴۴). چولستانی اپنے مویشی فروخت کرنے میانوالی اور دیگر مقامات پر چلے جاتے ہیں واپسی پر ان کی جبیں پُر اور چہرے شادماں ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۱۵۱). [شاد + ماں ، لاحقۂ صفت].

شادمانی (سک د) امث.
خوشی ، خرمی.

کہ جم جم تجے شادمانی اچھو
مبارک تخت آرزانی اچھو
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷). اگر یہ دونوں حاصل ہیں تو نہے سعادت تمام شادمانی ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵)

آج اس شہ کی شادمانی میں
کی ہے پیدا خوش اعتبار خوشی
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۱).

روٹھ کر یاد آ (گیا) آپ ہی
کرو نقارہ شادمانی کا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۵). اچھی نظم پڑھ کر تسکین اور شادمانی کے دریچے وا ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۲۵). [شادمان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کے نقّارے بجانا محاورہ.
بہت زیادہ خوشی منانا ، بے حد مسرور ہونا ، خوشیاں منانا. اس کے رنج کے ساتھ مسلمانوں کو ملال ہونا اور اس کی خوشی کے ساتھ شادمانی کے نقارے بجانا اک قدرتی بات ہے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۲).

شادَم شاد (فت د ، سک م) م ف.
بہت خوش ، بہت خوش و خرم ، بے حد مسرور. چار روز کے بعد جہانگیر کو مجرا عرض کیا وہ دیکھ کر شادم شاد ہو گیا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۹۲).

شادَنج (فت د ، سک ن) امذ.
(طب) **پتھر کی ایک قسم جو آنکھوں کی تکیف میں بطور دوا استعمال ہوتا ہے ، شکل عدسی اور رنگ مختلف ہوتے ہیں مگر سرخ رنگ بہتر مانا گیا ہے . ہندوستان میں اور ایران کے بعض پہاڑوں میں ملتا ہے . حجر ہندی.** سن سوختہ شادنج ... صلابہ کریں (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۵). شادنج زیادہ تر امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ خارش اور زخم چشم وغیرہ (ڈھلکا). (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۰). [ف].

شادی امث.
۱. خوشی ، انبساط ، مسرت.

نبیؐ مولود خوشیاں تھے ہوئی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں و شادی تھے ہوئے ہیں روزگاراں خوش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۹).

غم کے پچھو راست کہتے ہیں کہ شادی ہو یہ ہو
حضرت رمضان گئے تشریف لے اب عید ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۸).

غم و شادی کے لیے شرط ہے الفت تیری
نالہ بلبل مجھے دے غنچہ تبسم مجھ کو
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۷).

سب کی آنکھوں میں جھلکتے ہیں جو اشکِ شادی
نذر کے واسطے لایا ہے یہ گوہر نو روز
(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۲۴). فارسی میں شادی بمعنی خوشی تھا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۵). **۲. بیاہ ، تقریبِ عقدونکاح.** شادی دہ چند ہوئی یکمین متعدد تھیں ، ہر ایک کو امید فرزند ہوئی. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۵). خدا بخیروخوبی بہن صفیہ کی شادی سے آپ کو فارغ کرے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۳۶). اس نے عذر کیا سیوتی کی شادی بیساکھ تک ہو جائے گی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۱). **۳. خوشی کی تقریب یا جلسہ ، جشن.**

خوشی حد سے باہر ہوئی خلق پر
سبھوں کے ہوئیں شادیاں گھر بہ گھر
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۱). عزت اوس میں سمجھ رکھی ہے کہ بیٹے کی بسم اللہ اور ختنہ کی شادی میں وہ کچھ کیا کہ آج تک کسی نے نہیں کیا تھا. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ جون ، ۱۵). جب لڑکوں کا ختنہ ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کا غسل صحت ہو تو ایک شادی ہوتی ہے جس کا نام گھوڑے چڑھنے کی شادی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۲۶).

اس منظر شادی پر جس وقت گرا پردا
اک ولولۂ مدحت تھا دل میں مرے پیدا
(۱۹۳۰ ، بیخود ، ک ، ۱۴۴). **۴. بچے کی پیدائش کی خوشی.**

شادی ہے ولادت کی یداللہ کے گھر میں
خورشید اترتا ہے شہنشاہ کے گھر میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴). [شاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اور غمی کا چولی دامَن کا ساتھ ہے کہاوت.
جہاں خوشی ہو وہاں غم بھی ضرور ہوتا ہے (جامع اللغات).

---بیاہ (---کس ب) امذ.
عروسی تقریبات ، رشتہ داری کا سلسلہ ، معاشرتی تعلقات. ان کے ساتھ شادی بیاہ ، کھانا پینا موقوف کر دیا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳). شادی بیاہ کی بہت سی رسوم پچھلے بیس پچیس سالوں میں نابود ہو چکی ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۶). [شادی + بیاہ (رک)].

--- پٹی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
دیہاتی جاگیرداروں کا اختیار کردہ ایک طریقہ جس میں وہ اپنے متعلقہ اضلاع میں شادی بیاہ کے قرار پانے کے وقت نذرانہ وصول کرتے تھے. جب شادی قرار پاتی تو اولاً شادی پٹی کے عنوان سے نذرانہ جاگیردار یا دیسمکھ و دیسپانڈیاں مقامی حاصل کرتے تھے.(۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۱۰). [شادی + پٹی (رک)].

--- توڑنا محاورہ.
بیاہ کا سلسلہ ختم کرنا ، رشتہ توڑنا ، رشتہ ختم کرنا. اس کو ہوتی ہواتی شادی کے توڑ دینے کا ایک خاص ملکہ تھا. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۱۹).

--- ٹھہرانا محاورہ.
بیاہ کی بات پکی کرنا ، عقد کا معاملہ طے کرنا.
اس کی شادی بھی کہیں شاہ نے ٹھہرائی ہے
ابھی بن بیاہا ہے یا گھر میں دلھن آئی ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۲۹۲).

--- ٹھہرنا محاورہ.
بیاہ کی بات پکی ہونا ، عقد کا معاملہ طے ہونا ، شادی ٹھہرانا (رک) کا لازم. کنبہ میں ایک شادی ٹھہری.(۱۹۲۳ ، گرداب حیات، ۶۸). میری شادی بچپن ہی سے میری چچا زاد بہن سے ٹھہری تھی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶).

--- خانہ آبادی (---فت ن) امث.
بیاہ گھر بسنے کا ذریعہ ہے، شادی گھرکی آبادی کا سبب بنتی ہے. لڑکی پڑھی لکھی ... اگر ہاتھ آ گئی تو شادی خانہ آبادی، ورنہ بربادی. (۱۹۲۴ ، وداع خاتون ، ۵).

--- خانہ بَرْبادی (---فت ن ، ب ، سک ر) امث ؛ فقرہ.
وہ شادی جس کے نتائج اچھے نہ ہوں (مہذب اللغات).

--- دِلانا محاورہ (قدیم).
بیاہ طے کرانا ، شادی کرانا. قیصر خوزان کے بادشاہ کو خط لکھ کر کے گل کو منگا لیا اور ہرمز کے ساتھ شادی دلایا . (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۸).

--- دینا محاورہ (قدیم).
بیاہ کرنا. ما باپ چھوٹی لڑکیوں پر مالک ہوتے ہیں اور اپنی خوشی مافق شادی دینی سکتے ہیں ، سیانی لڑکیوں پر ما اور باپ کا اختیار نہیں چلتا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۲).

--- رَچانا محاورہ.
۱. بیاہ کرنا.
ایک پل بیچ گھر موں شادی رچا
ایک پل میں بنا وو مردہ بنا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰).
قاسم کی شادی اس دن رچائی
جس دن کہ شہ سے کچھ بن نہ آئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۱). ڈاکٹر صاحب نے... کوئی ریت رسم نہیں کی اور نہ شادی کی طرح شادی رچائی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۱). انہوں نے اسلام قبول کر کے ... ایک گوجر لڑکی میر جان سے شادی رچائی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۳). **۲. خوشی منانا ، جشن مسرت بپا کرنا ، خوشی کا جلسہ منعقد کرنا.**
جو عاشق ہو خوش ہو کے دھومیں مچائے
وہ ماتم نشیں ہو بہ شادی رچائے
(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۴۷). کونسا مہینہ ایسا جاتا تھا جو وہ دو ایک شادیاں نہ رچا بیٹھتی ہوں.(۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۳). اور اس کی بھی ایک چھوٹی سی شادی رچا دیتے ہیں. (۱۹۰۵، رسوم دہلی ، ۳۲).

--- رَچنا محاورہ.
۱. بیاہ کا سامان ہونا ، تقریب منعقد ہونا.
شادی اگر رچی تھی تو اس طرح اپنے ہاں
قاسم شہید آن کے جوں کد خدا ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۴۳). ان کے ہاں شادی رچ رہی ہے . (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۲۸).
شادی رچی ہے کیسی دھومیں مچی ہوئی ہیں
پردیس میں ہے شادی اور اتنی شان و شوکت
(۱۹۶۳ ، صدرنگ ، ۱۵۴). **۲. خوشی کی تقریب ہونا.** بیت اللہ سے لوٹے تو کنبے بھر میں دھوم مچ گئی ، خاصی چھوٹی سی شادی رچی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۷).

--- شُد (---ضم ش نیز فت) امث.
بیاہ یا خوشی کی تقریب وغیرہ. رئیسوں اور امراء کی شادی شد میں اس وقت شریک ہوتے جب پہلے نذر کھول لیتے کہ کتنا روپیہ ملے گا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۰۴). [شادی + شد (تابع)].

--- شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
وہ جس کا بیاہ ہو چکا ہو. بولی میں شادی شدہ ہوں. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۶۳). [شادی + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

--- غَمی (---فت غ) امذ.
خوشی اور غم کے مواقع یا تقریبات. شادی غمی اور گھروں کے بڑے بڑے معاملات بغیر ان کے سرانجام نہ ہوتے تھے.(۱۸۷۲، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۰). دوستوں کی شادی غمی میں مذہبی پابندی کے ساتھ شریک ہوتے تھے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۱۱). [شادی + غمی (رک)].

--- کا بَنْدَھن (---فت ب ، سک ن ، فت د ھ) امذ.
رشتۂ ازدواج. اپنی سیاسی مصروفیات کی وجہ سے شادی کے بندھن میں قید نہ ہونا چاہتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار، ۱۹۳)

--- کا پان امذ.
رک : شادی کا تنبول.
لب لعلیں پہ ترے لال رہی صورتِ لعل
روز شادی کا تجھے پان مبارک ہووے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۵).

---کا تَنبول (---فت ت ، سک م بشکل ن ، و مج) امذ.
عورتوں کی ایک رسم جس میں شب زفاف کی صبح کو سنہورے کے ساتھ پان کے مرکب عرق کا شیشہ دلہن کے پینے کے واسطے آتا ہے .

شفق نہیں ہے یہ افلاک نے تری شبِ وصل
بھرا ہے شادی کا تنبول آبگینوں میں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۶۴).

---کا دِن امذ.
بیاہ کا دن ، بہت خوشی کا دن.

روزِ مرگِ عاشقِ ناشاد ہے شادی کا دن
ہے بجائے شورِ ماتم غل مبارک باد کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۲).

---کَرنا محاورہ.
۱. بیاہنا ، نکاح کرنا. غمگین مت ہو ، اسی سے تیری شادی کر دیں گے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۳). تم بنو زہرہ کی کسی لڑکی سے جا کر شادی کرو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۷۸). میرا جی چاہے گا تو دن دہاڑے جا کر کسی سیاہ فام آدمی سے شادی کر لوں گی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۱). **۲. جشن منانا ، خوشی منانا ، رنگ رلیاں منانا ، خوشیاں منانا.** میں کہتا سبحان اللہ سر امام حسینؓ کا لاتے اور لوگ شادیاں کر نقارے بجاتے . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۴).

ایسا نہ ہوا کہ ہم نے شادی کی ہو
یا سیرِ بہار و باغ و وادی کی ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۶). مریض کا غسل صحت ہو تو رتجگا بڑی دھوم سے کیا جائے اور اچھے ہونے کی شادی کریں . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰). یہاں تو روساء اور زمیندار بھی اپنی مسند نشینی کی شادی کرتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۵۴). **۳. نئے گھر میں جا کر رہنے سے پیشتر اس گھر میں مستحقوں اور غریبوں کو خواہ رشتے داروں کو کھانا کھلانا ؛ گھوڑا بیچنا ، گھوڑے کو فروخت کرنا ؛ مکان کو فروخت کر ڈالنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---گَندَرب (---فت گ ، سک ن ، فت د ، سک ر) امث.
اہل ہنود میں ایک قسم کی شادی ہوتی ہے ، عشقیہ شادی (اردو قانونی ڈکشنری). [شادی + گندرب (گندھرب (رک) کا بگاڑ)].

---مُبارَک (---ضم م ، فت ر) دعائیہ کلمہ.
ایسا کلمہ جو بیاہ یا ولادت وغیرہ کی مبارکباد دینے کے وقت کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---مَچنا محاورہ.
دھوم ہونا ، خوشی ہونا.

فغاں بھی دے رہی ہے شادیانے
مچی ہے دل میں شادی کس کے غم کی

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۲۸).

---مَرگ (---فت م ، سک ر) م ف.
۱. وہ موت جو کسی غیرمتوقع اور غیرمعمولی خوشی کے سبب واقع ہو جائے .

عاشقوں کو کیوں نہ شادی مرگ ہو تیرا وصال
عید اگر دیکھے ترے مکھڑے کوں تو قربان جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵). بادشاہ کو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ شاید شادی مرگ ہو جائے (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۹)

ہے یہ کھٹکا دیکھ کر گل کو نہ شادی مرگ ہو
جب قفس سے چھوٹ کر گلشن میں بلبل جائیگی

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۱).

جانِ عاشق نثارِ دوست ہوئی
شادیِ مرگ کا بہانہ ہوا

(۱۹۱۵ ، کلیات حسرت ، ۵۴) . اور شادی مرگ کے حادثے ایسے ہی واقعات کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۷۶). **۲. فرطِ خوشی سے مر جانے والا ، شخص جو غیر متوقع اور غیر معمولی خوشی حاصل ہونے کی وجہ سے مر جائے .**

یہ تھا نزدیک جی کھووے زلیخا
کہ شادی مرگ پھر ہووے زلیخا

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۲۷).

چمن میں دہر کے خوش ہو کے جو ہنسا وویں
برنگِ گل اسے گردوں نے شادی مرگ کیا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۵۲). اس وقت یہ عالم ہوا کہ شادی مرگ ہو جاؤں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۴). عابد حسین آٹھویں دن نوکر ہو جانے کی خوشخبری سن کر قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۴). شاعر کہتا ہے ... جو تمنا کی تھی وہ آج شبِ وصل میں دعاے بد بن کر میرے آگے آئی کہ میں فرط شوق سے شادی مرگ ہو گیا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۱۵۰). [شادی + مرگ (رک) فک اضافت مقلوب].

---مَنانا محاورہ.
خوش ہونا ، خوشی کی تقریب کرنا ، جشن کرنا.

منائیں کیوں نہ شادی آج ہم اس کی ولادت کی
نہ ہرگز ایسی نعمت کا ہمیں کفران بہتر ہے

(۱۹۱۱ ، گلزار بادشاہ ، ۵۵).

---ہے کُچھ گُڑیوں کا بیاہ تھوڑا ہی ہے کہاوت.
جب کوئی بیاہ پر بہت کم خرچ کرنا چاہے تو کہتے ہیں ، بیاہ پر بہت خرچ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

شادیاں (سک د) امذ.
شادی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ) . [شادی + اں ، لاحقۂ جمع].

---گِنانا محاورہ (قدیم).
خوشی منانا. اور دونوں اپس میں پڑے گمت سوں شادیاں گناتے تھے . (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکنی اردو کی لغت)).

شادِیانَہ (کسِ د ، فت ن) امذ.

۱. باجا جو بیاہ ، فتح یا کسی اور خوشی کے موقع پر بجایا جائے، وہ ساز جو خوشی کے موقع پر بجایا جائے اور اسکی آواز سے خوشی کا اظہار ہو.

لگے شادیانے وہاں باجنے
کہ مستحکمین پائی اب راج نے

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ آصف الدولہ ، ۲۳). سکھپال میں سوار ہو کر بڑی دھوم دھام سے شادیانہ بجواتا دولت خانہ میں داخل ہوا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰).

خوشی نہ سُن کے ہو غافل ٹکور نوبت کی
صدا یہ آتی ہے ڈنکے کے شادیانے سے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۴۴). شادیانوں نے تمام قلعہ سر پر اٹھا رکھا ہے. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۰۴). اور جب چاروں طرف شادیانوں کی بجائے ماتم کا سا سماں نظر آتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۵). **۲. خوشی یا مبارکباد کا گیت جو فتح و شادمانی کے موقع پر گایا جائے.** یہ جنگ کے نقارے بجاتے گئے تھے صلح کے شادیانے گاتے چلے آئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۹۰).

کچھ جانور ہوا سے پانی پہ تھے اترتے
چونچیں ڈبو ڈبو کر گاتے تھے شادیانے

(۱۹۰۰ ، افکار سلیم ، ۶۴). دوسرا طائفہ بسم اللہ جان کا تھا ... زیور پہنے بیٹھی ابھی صرف شادیانے گا رہی تھی. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۳۰). **۳. بدھاوا ، بدھائی ، مبارک باد** (فرہنگِ آصفیہ). **۴. شادی بیاہ کے موقع کی نذر جو کاشتکار اپنے زمیندار کو نقدی یا غلے کی صورت میں پیش کرتے** (ا پ و ، ۶ : ۸۰). [شادی + انہ ، لاحقۂ اسمیت].

--- بَجانا محاورہ.

خوشی کی نوبت بجانا ، فتح کا نقارہ بجانا ، ساز پر خوشی کے نغمے بجانا. شہنا نوازوں نے دروازہ پر آ کر شادیانہ بجایا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۸). شاہی روشن چوکی کا شہنائی نواز چاندی کی طشتری ہاتھ میں لیے حاضر ہوا نفیری پر شادیانہ بجایا. (۱۹۸۷ ، فرحت، مضامین ، ۲ : ۱۲). اقبال کائنات میں حرکت و تغیر کی موجودگی پر شادیانے بجاتے نظر آتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۶۹).

--- بَجْنا محاورہ.

خوشی کے موقع کی مخصوص گت یا گیت یا مبارکبادی کا مخصوص راگ یا بول خاص انداز سے ادا کیا جانا.

لگیں سب گائنیں گانے شہانا
لگا طبلوں میں بجنے شادیانہ

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، ۱۷۷). نوبت خانے میں شادیانے بجنے لگے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴). جس شام انصاری صاحب کے ... پہلوٹھی کے بچے نے پہلا سانس لیا ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے ، بنگلے کے در و دیوار روشنیوں کے سیلاب میں ڈوب گئے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۱۰).

--- دینا محاورہ.

خوشی کے موقع پر نذرانہ یا مبارکباد پیش کرنا ، مبارکباد دینا.

رنگین بدل زمانہ تعجب نہیں گر اب
شادی کا زہرہ رنگ سے دے شادیانہ آج

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۱۱).

شاذ (الف) م ف.

کم کم ، کمی کے ساتھ ، بہت کم ؛ اتفاقیہ. مدرسہ میں ان لوگوں کے لڑکے شاذ ہی پڑھتے ہیں. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۶). ایسا دن خوش قسمتی سے شاذ ہی آتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم‌عصر ، ۳۳۳). بانگِ درا میں ایک اہم نظم جسکا ذکر شاذ ہی کیا گیا ہے «ارتقاء» کے عنوان سے ہے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۴۹). (ب) صف. **۱. وہ لفظ جو خلاف قیاس ہونے کے علاوہ قواعد کلیہ کے مطابق اور قوانین مقررہ کے موافق نہ ہو** قاعدہ زبان کا محکوم ہے ، کچھ اس پر حا کم نہیں ، جہاں قاعدہ نہ چل سکا شاذ کہہ دیا. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۰). خلاف فطرت شاذ ہے اور فطرت اکثر ، اکثر چھوڑ کر میں شاذ کا سہارا کیوں ڈھونڈوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۹). **۲. انوکھا ، عجیب ، تعجب انگیز.**

جان کر اوس غذا کو کھائے وہ
شاذ ہے یہ کہ مر نہ جائے وہ

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۸). **۳. مختصر ، کم.**

ہشیار کہ سکھ چین کی ساعت ہے مگر شاذ
راحت ہے مگر شاذ ، فراغت ہے مگر شاذ

(۱۹۲۶ ، معارف جمیل ، ۵۹). اُردو سندھی کے جو اثرات قبول کر رہی ہے اس کی مثالیں اگرچہ ابھی شاذ ہیں.* (۱۹۷۰ ، اردو سندھی روابط ، ۹۹). **۴. معدوم ، ناپید ، نایاب.**

کھل گیا تیرے دہن تیری کمر سے مدعا
شاذ و عنقا و غریب و نادر و نایاب کا

(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ۶۸). ردیف بازی کا شوق جو بہت ہی شاذ ہے ... اس اثر سے کمال کو شعوری طور پر گریز کرتا ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۲۱). **۵. (فقہ) وہ روایت جس میں ثقہ راوی اپنے سے قوی تر راوی کی مخالفت کرتا ہے.** اب اگر یہ کہو کہ یہ حدیث شاذ ہے اور اس کا ادنیٰ حال یہ ہے کہ ہم اس میں توقف کریں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۳۴۱).

اس کے خلاف کچھ جو کہیں وہ شاذ ہے
یا جبر یا وہ مصلحتوں کا نفاذ ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۱۸). [ع].

--- رَواں کسِ صف(--- فت ر) امذ.

طواف کرتے وقت خانۂ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم کے درمیان کی جگہ ، خانۂ کعبہ کا چھوٹا چکر. جو کچھ خانۂ کعبہ میں محسوب ہے اس سے باہر نکل جانا ، وہ صفر کوچک ہے اطراف خانۂ کعبہ میں جو شاذ رواں کے نام سے موسوم ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام کامل جدید ، ۲۲۴). [شاذ + رواں (رک)].

ـــ شاذ م ف.
کبھی کبھی ، بہت کم ، کم کم.

آزادیوں کی تیری شفا دل لگی نہیں
بچتے ہیں درد عشق کے بیمار شاذ شاذ

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۱۰۸) . اکثر و بیشتر شعراء کا عشق ... شاذ شاذ حقیقی اور دوسرا نصب العین آدرش ... وطن کا عشق. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۳).

ـــ و نادِر(ـــ و مج ، کس د)۱(الف) م ف.
کبھی کبھی ، گاہے گاہے . ان کے سوا اور نئی صورت کے مقدمہ کا پیش ہونا شاذ و نادر معلوم ہوتا ہے. (۱۸۴۹ ، مکتوبات سرسیّد ، ۴). تجربہ ثابت کرتا ہے کہ ایسی سفارشات شاذ و نادر ہی کارگر ہوتی ہیں. (۱۹۲۴ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۸). شاذ و نادر ہی اس علاقے میں مجھے اپنا کوئی ہم جماعت نظر آتا . (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۶۱). (ب) صف. ۱. **کم ، بہت کم** . محکموں اور دفتروں میں شاذ و نادر خدا کے بندے ایسے ہیں جو حرام و حلال میں فرق کرتے ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۸) . ایسے دماغ شاذ و نادر ہوتے ہیں ... اعلیٰ درجے کا ترجمہ کر لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایات اور فن ، ۱۳۱). ایک بات تمہارے خیال میں رہے کہ میری غزل پندرہ سو بیت کی بہت شاذ و نادر ہے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۴). ۲. **منفرد ، کمیاب و نایاب**. ہم کو اس باب میں ان شاذ و نادر مثالوں پر نظر کرنی نہیں چاہیے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۶۹). ایسی شاذ و نادر مثال سے وہ استدلال کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری، ۲۷). [شاذ + و (حرف عطف) + نادر (رک)].

ـــ ہی م ف.
شاذ (رک) کی تاکید ، بہت کمی کے ساتھ ، اتفاقاً ، کبھی کبھی. وہ اپنی ذہنی سوجھ بوجھ کی حدود میں رہتے ہوئے حقائق کو وہمیات یا مفروضوں کے ساتھ شاذ ہی گڈمڈ کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب، ۱ : ۵۸).

شاذّہ (سک ذ نیز شد بفت) صف.
رک : شاذ. کوئی مذہب کم خالی ہو گا جس میں روایات شاذہ و ضعیفہ پائی نہ جائیں . (؟ ، عجالہ بادیہ ، ۱۸) . میں اس کو قرآن مجید سے جائز سمجھتا ہوں نہ روایت شاذہ ہے.(۱۸۶۹، خطوط سرسیّد ، ۴۵). [شاذ (رک) کی تانیث].

شار امذ.
۱. شہر ، بستی ، مدینہ.

انو میں یک جلد پکہ سار ہار
ترت جا کو انپڑیا وو بغداد شار

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۲۹). ۲. **بلند عمارت**. شار کا معنی عمارت ہے اور شارستان اس کی جمع ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [شہر (رک) کا بگاڑ].

• • • شار لاحقہ.
شاریدن (پانی گرانا ، ٹپکانا) سے امر جو بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے ، جیسے : آبشار ، سرشار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : شار ، قب : س : شر शर].

شارِب (کس ر)۱(الف) صف.
پینے والا.

آبو ساقی آبو شارب آبو مُل
آبو بلبل آبو گل بن آبو گل

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۷).

وصل شہود حق کے شراب و طعام کے
اس شاربو اکول پہ صلواۃ الف الف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۷). شوارب جمع ہے شارب کی اور شارب کے معنی پینے والا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۶).(ب) امذ. **مونچھ** . حضرت بوعلی قلندر کے شارب کے بال حد شرع سے زیادہ تھے. (۱۸۱۹ ، اخبارِ رنگین ، ۷۰). [ع].

ـــِ خَمْر کس اضا(ـــ ضم خ ، سک م) صف.
شراب پینے والا ، شرابی. اوس کی خصلت میں یہ امر داخل تھا کہ شاربِ خمر کو قتل کرواتا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲۸۷). یزید کا شاربِ خمر ہونا سب نے بیان کیا ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۱۵۶). [شارب + خمر (رک)].

شارْٹ سَرکِٹ (سک ر ، فت س ، سک ر ، کس ک) امذ.
دو موصلوں میں کم مزاحمت کا تعلق. جب کہ ان پٹ اوپن سرکٹ اور آوٹ پٹ شارٹ سرکٹ ہے. (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۱۹۸) . [انگ : شارٹ سرکٹ Short Circuit].

شارْٹ گَنْدُم (سک ر ، فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
گندم کی ایک قسم جس کا دانہ چھوٹا اورگول ہوتا ہے. شارٹ گندم: شاٹ کا لفظ اس بات کا غماز ہے کہ اس کا دانہ چہرہ کی طرح چھوٹا اور گول ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۴۲). [انگ: شارٹ + ف : گندم (رک)].

شارْٹ ہَینْڈ (سک ر ، ی لین ، سک ن) امذ.
مختصر نویسی ، تقریر وغیرہ کو جلد سے جلد قلمبند کرنے کا فن. پروفیسر قطرب ... کی تقریر کو آغا صادق لنگرانی اردو شارٹ ہینڈ میں حرفاً حرفاً نوٹ کرتے گئے. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۱۱۲). [انگ : Short Hand].

شارِح (کس ر) صف.
شرح لکھنے والا ، تفصیل سے بیان کرنے والا.

اسرارِ حقیقت کا ہوا شعار میں شارح
کیا حوصلہ ہے ناظمِ آشفتہ نوا کا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳). بوعلی سینا صرف ارسطو کا شارح تھا. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۴۷) . ملا ہادی سبزواری مشہور صوفی و عارف باللہ شارح زیارت عاشورہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستدعی ہوئے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۴۲).

پُتلے روحانیت کے یہ ہیں شارح انسانیت کے یہ ہیں

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۲). حسن و قبح کا جائزہ ... کوئی بھی شارح یہ کام کرسکتا ہے.(۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید، ۳۳۰).[ع].

شارِد (فت ر) صف ؛ امذ.
خزاں کا ، خزاں میں اُگنے والا یا پیدا شدہ ؛ سالانہ ؛ ہمیشہ رہنے والا ، سدا بہار ؛ اناج ؛ چاول یا میوہ جو خزاں میں پکے ؛ ایک قسم کی پھلی ؛ خزاں کی بیماری ؛ خزاں کی دھوپ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शारद].

شارِدہ (کس ر ، فت د) صف مث.
بھاگنے والی ، رمیدہ خُو ، چلنے والی ؛ پریشان ؛ بھاگنے والی شیرنی. مثل وحوش شاردہ صاحب طباع متنافرہ ... تھے (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۲). [ع : شارد – بھاگنے والا ، پریشان + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شارْساں (سک ر) امذ.
شارستان ، شہرستان ، شہر ؛ (کنایۃً) کچھار.

سگ آئے جو اوس کا سونے صحرا
پھر شیر کی شارساں میں ہو جا

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۵۸). [رک: شارستان ؛ قب : کچھار].

شارِستان (کس ر ، سک س) امذ.
۱. وہ مقام جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی ملحق ہوں اور جس کے گرد باغات کثرت سے ہوں.

لکھنؤ تھا کبھی بہارستان
اب بھی ہے یادگارِ شارستان

(۱۸۷۳ ، فدا (لغات پیرا)). ۲. بلند عمارت جس کے گردا گرد باغ ہو ، محل ، کوٹھی.

اُکھیڑوں دم میں شارستانِ خسرو
جو یوں ہی مر گیا وہ کوہکن تھا

(۱۸۶۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۳۸). [شار (شہر) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شارِع (کس ر). (الف) امث.
راستہ ؛ بڑی سڑک ؛ چوڑا راستہ ؛ شاہراہ ؛ بازار ؛ راہ راست ؛ راہ بزرگ.

اس سے ناخوش ہو ، نہ خوش اس سے کہ تا تُو ہے مدام
شارعِ دل ہے گزرگہِ غم و شادی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳). سب سے چوڑی سڑک شارع کوفہ چالیس ہاتھ تقریباً ستر فٹ تھی . (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۱۲۳) . شاید اس کے بعد توجہ کسی اور طرف ہو اور کوئی شارع تلاش کی جائے ، سکون سے جنبش بہتر ہے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۲۲۸) . آئندہ سڑکوں کے ناموں کے ساتھ روڈ کے بجائے شارع استعمال کیا جائے گا. (۱۹۵۱ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جون ، ۳).
(ب) امذ ۱. شریعت قائم کرنے والا ، مذہب لانے اور پھیلانے والا ، صاحب شرع نبی یا پیغمبر ، عالم شریعت. جب شارع نے حکم فرمایا دھونے کا تو ملنا اس سے لازم نہ آویگا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۳۵).

فرائض کا ہے احساس عالم کے مذاہب میں
یہی عارف کا مقصد ہے یہی شارع کا ایما ہے

(۱۹۲۵ ، سرود زندگی ، ۳۵). بزعم خود شارع بن کر کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے لیے ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۳). ۲. قانون تمدن بنانے والے (فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷). [ع].

---اِسْلام کس اضا (---کس ا ، سک س) امذ.
پیغمبرِ اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. شارع اسلام نے جو کچھ کہا وہ الہام اور وحی ہے. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۸).
[شارع + اسلام (رک)].

---عام کس صف ؛ امث.
۱. وہ راستہ جس پر ہر شخص کو چلنے کی اجازت ہو ، شاہراہ . گنگا کے کنارے ایک مسجد تھی اس میں قیام کیا ، ایک طرف گھاٹ دوسری جانب شارع عام. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۶) . ہر شخص کو حق بالتعمیم حاصل ہے کہ وہ شارع عام کو استعمال کر سکے. (۱۹۳۲ ، علم اصول قانون ، ۷۶). اس پر جلی حروف میں لکھ دیتا ہے کہ یہ شارع عام نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۶۶). ۲. شریعت کا راستہ.

شرعِ شریعت شارعِ عام
شاہ راہا شاہاں شہ کام

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۹).

شریعت کا جہاں ہے شارعِ عام
یہ تن کا وہانچہ کر آغاز و انجام

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲۳). [شارع + عام (رک)].

شارِف (۱) (کس ر) امث.
بوڑھی اونٹنی ؛ شتر مادۂ کلاں. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شارف یعنی اونٹنی ، مجھ کو خمس میں سے اس روز عطا کی جب میں نے ارادہ کیا حضرت فاطمہ کو اپنے گھر لاؤں. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۳۷). [ع].

شارِف (۲) (کس ر) امث.
(طب) پاک و ہند میں پائی جانے والی چوبی ڈنڈی جو بدھارا (درخت بدھارا کی ٹہنی) یا ملیٹھی کے مانند ہوتی ہے ادویات میں مستعمل ہے. کہتے ہیں کہ عربی میں جس کو شارف ... بولتے ہیں وہ یہی بدھارا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۱). [ع].

شارِق (کس ر) صف.
چمکیلا ، روشن ، منوّر ؛ (کنایۃً) سورج.

شیشہ و دیوار سے قطع نظر ذاتی صفت
نورِ شارق کے جز اطلاق و ورائیت نہیں

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۴۴). ان کی اولاد امجاد نور خدا سے شارق اور زبانیں ان کی کلام حق سے ناطق ہیں . (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۹). شاہق :- بلند پہاڑ اور شارق :- روشن و تاباں. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۸). [ع].

شارِقہ (کس ر ، فت ق) صف.
روشن چیز ؛ آفتاب کی روشنی. شارقہ :- روشن چیز اور روشن آفتاب. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۹) .
[شارق + ہ ، لاحقۂ جمع تانیث].

شارَک (فت ر) اث ، امذ.
مَینا ؛ سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ جو انسان کی بولی خوب نقل کرتا ہے ، پس پردہ سننے سے انسان کے بولنے کا شُبہہ ہوتا ہے.

صفا طبع کا طوطیٔ خوش کلام
ادا ہور مخرج میں شارک تمام

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۱).

کر کے طوطیاں شارکاں خوش آواز
کبھی قمریاں لوریاں سات راز

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۶۳).

کہا تب یہ طوطی نے اے بے نَوا
مجھے ایک شارک کہیں تھا ملا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۶). طوطی اور شارک (مینا) حال آں کہ جانور ہیں مگر انسانی کلام کی نقالی کی بدولت قدر پاتے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شروانی ، ۹۵). طوطوں اور شارکوں کا ایک متحدہ محاذ ... تھا. (۱۹۵۴ ، صلیبیں میرے دریچے میں ، ۱۹۲). [ف : شارک ؛ قب : س : شارکا शारिका].

شارِک (کس ر) صف (شاذ).
شرکت کرنے والا ؛ ساجھی ؛ شریک.

اپنے جعفر کو تُو در در نہ پھرا صاحبِ جود
تیری دولت میں نمک کا ترے شارک ہووے

(۱۷۹۱ ، جعفر علی (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۵۵)). [ع].

شارْک (سک ر) اث.
سگِ ماہی کی قسم کی لمبے جسم اور چپٹے بھیھڑے والی بڑی سنہری مچھلی. شارک مچھلی کے تین چار دانت بید کے ایک ٹکڑے میں باندھ دیئے جاتے تھے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۰۷). شارک مچھلی اس کی دوست تھی. (۱۹۸۳ ، جاپانی لوک کتھائیں (ترجمہ) ، ۱۵۲). [انگ : Shark].

---اِسْکِن (---کس ا ، سک س ، کس ک) امذ.
ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو شیروانی اور کوٹ پتلون کے لئے استعمال ہوتا ہے (اس کی وضع شارک مچھلی کے پشت سے مشابہ ہوتی ہے). میرے لباس میں بھی کوئی خاص شوکت نہیں ، وہ طنطنہ نہیں جو کالی اچکن اور سرخ گلاب کے پھول میں ہوتا ہے یا شارک اسکن کے سوٹ میں ہوتا ہے. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۹۶). [انگ : Shark Skin].

شارَنْگی (فت ر ، غنہ) اث.
سارنگی کی طرح کا ایک باجا نیز سارنگی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [سارنگی (رک) کا محرف].

شارُو (و مع) اث.
رک : شارک ، مینا.

وہ شارُو کے موں تے سنے جوں یو بین
نصیحت پر اس کی غضب میں ہو عین

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸).

شور شارُو کا سر ہو شوق کوں
دل کی بنی نت جلاوے ذوق سوں

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۳۹۰). [ف].

شارَہ (فت ر) امذ.
منقش پگڑی ، شار. شارہ ہندوستان کی پگڑی ہے جس کو اہل ہند چیرہ کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

شارِیدَہ (ی مع ، فت د) صف.
گرا ، پڑا ہوا.

نہیں مصرف کا باغ دہر میں جوں چوبِ شاریدہ
خجالت ہے مجھے اس اپنی بیکاری کے جینے سے

(۱۸۳۳ ، مجالس رنگین ، ۸۹). [ف : شاریدن کا حاصل مصدر].

شاسْتَر (سک س ، فت ت) امذ.
۱. **ہندوؤں کی مقدس کتاب جو دیوتاؤں کی طرف منسوب ہے جس میں ہندو دھرم کے اصول و قوانین اور فلسفے وغیرہ کی باتیں لکھی ہوتی ہیں. میمانسا ، نیائے ، ویشیشک ، پاتنجل ، سانکھیہ ، ویدانت وغیرہ.**

کہیں شاستر بید پوران
ایک مان ایکی پچھان

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۹۲).

رات دن انجھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برہمن دیکھ تجھکوں بید خواں مجنوں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴). پنڈت رام سینھی صاحب نے ، جو پدر رضاعی تھے ، نرنکار کا نام لے کر شاستر کا آرنبھ کیا. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۷). اس سے بہتر بیان حسن نسواں کے بلند معیار ... کا خود شاستروں میں موجود نہ ہوگا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳۲) . سامعین کی استعداد کے مطابق چلموں کے دھوئیں میں خبریں اور اپنی اسکرپٹ گڑھ گڑھ کر سناتے ہیں ... جیسے شاستریں پڑھ رہے ہیں . (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۲). ۲. (مجازاً) **قانون ہنود ، قواعد و ضوابط.** کچہریوں اور عدالتوں میں شرع و شاستر پر کونسا پورا پورا عمل ہو رہا ہے. (۱۸۹۴ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۴۴). حالانکہ ازروئے شاستر دس طرح کے مختلف وارث فرایاب سلطنت ہو سکتے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۰۷) . ۳. (مجازاً) **کسی علم یا فن کی کتاب یا مدون ضابطہ.** فن مصوری کی دوسری تصانیف قرونِ وسطیٰ میں شلپ شاستر ہیں. (۱۹۳۲ ، ہندوستانی مصوری کا ارتقاء ، ۱۸). [س : शास्त्र].

---اَرْتھ (---فت ا ، سک ر) امذ.
علمی مباحثہ ؛ مذہبی مناظرہ ؛ قانونی دلائل. ندیا شانتی پور سے ایک بڑا پنڈت یہ بچار کر آیا کہ گروجی سے شاستر ارتھ کروں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۶۵). [س : शास्त्रार्थ].

شاسْتَراً (سک س ، فت ت ، تن ا بفت) م ف.
شاستر کے مطابق ، قانون کی رو سے . کوئی ہندو شاستراً شادی دوسری کرنے سے مانع نہیں ہے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۷۷). [شاستر + اً ، لاحقۂ تمیز].

شاسٹری (۱) (سک س ، فت ت) امث.
۱. **سنسکرت زبان.** تمام پستک گور بزبان شاستری ، جس میں وہ دراصل لکھی گئی ہے اور ایک حصّہ دوسرے راماَئن کا یورپ میں چھاپا گیا ہے. (۱۸۵۸ ، وقائع راجپندر ، ۲). ۲. **ہندی (سنسکرت رسم الخط ، سنسکرت حروف).** سکھوں کا گرنتھ گور مکھی میں تحریر ہوتا ہے اور انکا گرنتھ شاستری میں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۸۷). وہ ستون آہنی جس کو کیلی کہتے ہیں وہ نصب ہے اور اس پر بخطِ شاستری کچھ عبارت کندہ ہے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۵۵). ۳. **سنسکرت کی ایک علمی سند جو باقاعدہ امتحان کے بعد دی جاتی ہے.** یہی تو وہ لڑکی ہے ، جس نے اب کے شاستری کا امتحان پاس کیا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۲۷). اورینٹل کالج لاہور سے جو امیدوار کامیاب ہوئے انکی تفصیل درج ذیل ہے ، شاستری ۱۰، مولوی فاضل ۴ ..... (۱۹۷۵ ، مسلمانان پنجاب کی تعلیم ، ۱۸۴).
[س : शास्त्रीय].

شاسٹری (۲) (سک س ، فت ت) صف.
شاستروں کا عالم ، پنڈت ؛ برہمنوں کا ایک گروہ ؛ ہندو قانون کا عالم. پرانشچت کی خوب کہی آپ نے شاستری جی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۶). [س : शास्त्री].

شاسَک (فت س) امذ.
حکمران ، بادشاہ ، منصف (پلیٹس). [س : शासक].

شاسَن (فت س) امذ.
حکومت ، حکمرانی ، نظم ؛ حکم ؛ مستقل ؛ عطیہ. تو ہی بتا یہ شودر کیا کریں کیا اونچوں کا جب شاسن ہو اس بھیڑ میں کیسے درشن ہو. (۱۹۳۷ ، دونیم ، ۱۵۵).

کوئی لاٹھی پیسہ شاسن دھن والوں کے لاکھ سہارے
وقت پڑے پر کس کو پکاریں جنم جنم کے بھوک کے مارے

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳۰). [س : शासन].

--- پَتر (---فت پ ، سک ت) امذ.
ایک تانبے کا تختہ یا پتر یا کاغذ وغیرہ جس پر ایک اشتہار یا اعلام لکھا جائے یا مشتہر کیا جائے یا چسپاں کیا جائے (اردو قانونی ڈکشنری ؛ پلیٹس). [شاسن + پتر (رک)].

شاسْنا (سک س) ف م.
اصلاح کرنا ، صحیح کرنا ؛ پاک کرنا ؛ سزا دینا (پلیٹس). [س : शास (ति) شاس + نا].

شاسْیَہ (سک س ، فت ی) صف.
محکوم ؛ (کنایۃً) غلامی کی نشانی وغیرہ. ہاتھی کے آگے غلام اور مملوک پیادہ پا چلتے ہیں ، ان میں سے ہر ایک کے سر پر چاچی ٹوپی یعنی شاسیہ ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۵۷). [س : शास्य].

شاش (۱) امث.
پگڑی یا پٹکے میں استعمال کیا جانے والا کپڑا ، ململ کا کپڑا ، ململ. شاش (یعنی پٹکے) کی ایک قسم سربند بنگال میں تیار ہوتی ہے. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۹۱). [مقامی].

شاش (۲) (فت ش) امذ.
پیشاب ، مُوت ، بول ، ادرار ، کمیز.

بے مروت سفیہ مدِّنظر
قابل صد ہزار شاش و تراش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۶). [ف].

شاش (۳) امذ.
سانس ؛ دم. شاش ، ساس ، تنفس. (۱۹۸۲ ، پراچین اردو ، ۲۸). [رک : سانس].

شاشا امذ.
پیشاب. اپنے آقا کے منہ میں شاشا کرتے رہو. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۶). شاشا نے زور کیا ، دھار دھوتی کا قلعہ نانگھتی پھاندتی سیدھی تھالی میں «رقص مرتعش» دکھلانے لگی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۹ : ۳). [شاش (۲) + ا ، (زائد)].

شاشَنگ (فت ش ، غنہ) امذ.
ایک قسم کا باجا ؛ رباب ، سارنگی.

سُنا ہے روتے ہیں بت آج ان کی فرقت میں
گھروں میں بجتے تھے کل جن کے بربط و شاشنگ

(۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۶ ، ۱۳ : ۳). [رک : سارنگی].

شاشَہ (فت ش) امذ ؛ =شاشا.
پیشاب ، مُوت ، بول ، کمیز ، ادرار.

آبرو سیں نہیں ہے معطی خوش
وہ پیاسا ہوا ہے شاشے کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱). بس اے شمس الدین غول اب شاشہ کرنا موقوف کر. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۵۷۳).
باز آئے ہم ایسے جلسوں سے سرشار کرو انصاف ذرا
کس طرح بھلا انسان ہو کر «شاشہ» سے نہائیں ہولی میں
(۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۸ : ۹). [شاش (۲) + ہ ، (زائد)].

--- خطا ہونا محاورہ.
پیشاب خطا ہونا.

پلانی گر مسلماں نے بھی اک ڈانٹ
خطا ہو گا سہاشے جی کا شاشا

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۰).

شاشِیَّہ (کس ش ، شد ی بفت) امث.
ململ ، باریک سوتی کپڑا. شاشیہ کی نہایت کامیاب اور منظم صنعت ... کو ایسی شکل دیتے میں کامیاب ہو گئے کہ "امین الشواشۃ" قانوناً امین تجارت بن گیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۴۷). [مقامی].

شاطِر (کس ط) صف.
۱. شطرنج باز، کھلاڑی، استاد.

اے شاطرِ زمانہ تصدق ہو ہیل چرخ
شطرنجِ عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۹۹). تم اناڑی شاطر ہو حریف اور چال سوچ لے گا. (۱۹۲۲، انارکلی، ۸۱).

شاطرِ گردوں نے دو چالوں میں ان کو زچ کیا
کر بچے تھے جو بساطِ عمرِ فانی پر گھمنڈ

(۱۹۸۳، سرمایۂ تغزل، ۶۱). **۲. چالاک، مکّار، عیّار، چالباز.** بڑا کاہن شاطر اپنے علم میں ماہر تھا. (۱۸۴۵، احوال الانبیا، ۲ : ۱۱). نازک لمحات، مقابلے پر صاحب جبروت اور شاطر حکومت ... دشواریاں ایسی کہ حوصلوں کو بھی پسینہ آ جائے. (۱۹۸۸، صحیفہ، لاہور، اپریل، جون، ۶۴). **۳. چور؛ گرہ کٹ؛ جاسوس.** خواجہ کے شاطر نے اسے آگے بلایا. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۱۳۱). میرا منصب یہ نہیں کہ ایک ایسی کتاب کی نسبت جس کا موضوع فنِ شطرنج بازی ہو اس کے مضمون کی حیثیت سے چون و چرا کر سکوں کیونکہ یہ درحقیقت ایک ماہر و مشاق شاطر کا کام ہے. (۱۹۰۱، مقالات حالی، ۲ : ۱۲۸).
۴. حیلہ ساز؛ شوخ؛ بے باک.

چمکتے آئے ہیں شاطر کسی جزیرے سے
تم اپنے شہر کو بدلو نہ ان کے ہیرے سے

(۱۹۲۱، اکبر، ۴ : ۶۸). وہ ذاتی طور پر اپنے سیاسی حریف میاں ممتاز دولتانہ کی طرح ذہین، شاطر اور سیاسی جوڑ توڑ کے ماہر نہیں تھے. (۱۹۸۶، پاکستان میں مسلم لیگ کا دورِ حکومت، ۱۷۰). **۵. ماہرِ فن؛ لائق.** انگریز بڑا شاطر حکمران تھا اور دفتری کام کاج اور فائل بندی میں بے مثال مہارت رکھتا تھا. (۱۹۸۹، اردو نامہ، لاہور، مئی، ۹). **۶. پسندیدہ، گوارا، وہ شخص جو کسی پر بار نہ ہو؛ (کنایۃً) محبوب، ہمدرد.**

درد سے محفوظ ہوں درماں سے مجکو کام کیا
بارِ خاطر تھا مری سو بار شاطر ہو گیا

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۳). اور جو کچھ تامل ہو تو بار شاطر نہ بار خاطر، بہت نہیں بارا ہوں. (۱۸۶۳، انشاء بہار بے خزاں، ۶۸). میں بار شاطر ہوں یہ نہیں چاہتا کہ بار خاطر ہوں. (۱۹۰۱، الف لیلہ، سرشار، ۱۴۷). بہت سی اخلاق کمزوریوں نے بھی ان کو گھیر رکھا تھا، لیکن تھے بڑے زمانہ ساز اور شاطر. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۳۰). **۷. ایلچی، پیغام بر، دوڑ بھاگ کرنے والا، قاصد، ہرکارہ.**

ہو پا امر شاطر سگل کر سلام
چلے واں تی نوکھنڈ ڈھونڈتے تمام

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۸۷).

ایسے منے ایک شاطر آیا
او تاں اوٹھاں خاطر آیا

(۱۷۰۰، من لگن، ۶۳).

جو کیا ہے ان دونوں ضدوں کو عین یک دگر
عرصۂ عرفاں میں خنگِ فہم کو شاطر کیا

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د، ۱۴). [ع].

شاطِرانَہ (کس ط، فت ن) صف؛ م ف.
شاطر (رک) سے منسوب. برطانیہ کی بساط سیاست پر ایک شاطرانہ چال بنیاد ہے شاہان اودھ کے وجود کی. (۱۹۲۴، مذاکرات نیاز، ۱۲۷). غرض وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جو خود ... اپنی شاطرانہ کامیابی پر مسرور ہوتا. (۱۹۸۶، حیات سلیمان، ۳۸۰). [شاطر + انہ، لاحقۂ تمیز و صفت].

شاعِر (کس ع) صف مذ.
۱. شعر کہنے والا، وہ شخص جو کسی جذبے، خیال، واقعے یا حادثے وغیرہ کو موثر انداز میں نظم کرے.

کہ مکتب میں شہ بیٹ سب دیس بیس
ہوا عالم و شاعر و خوش نویس

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۲۳).

مگر شاعروں سے جو صحبت ہوئی
سو نظم مائل طبیعت ہوئی

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین، ۲). یہ آج کل کا وہ مروج طرز نقد ہے جس میں ناقد ادیب و شاعر سے تقریبا بے نیاز ہو کر صرف اپنی جانب متوجہ رہتا ہے. (۱۹۳۳، سیف و سبو، ۷). میں نے انھیں یاد دلایا کہ میں نہ غزل گو ہوں، نہ شاعر، نہ ناقد. (۱۹۸۷، اک محشرخیال، ۱۰۱). **۲. (نفسیات) دماغ کے وہ حصے جن میں وقوف کی صلاحیت ہوتی ہے، صاحب شعور، حسّاس.** کیا کل شعور اسی قدر ہوتا ہے جس قدر کہ اس کو قشر کی فعلیت کے ساتھ ہوتا ہے یا اس کے ادنیٰ مرکز بھی شاعر ہوتے ہیں. (۱۹۳۷، اصول نفسیات (ترجمہ)، ۱ : ۷۷). گویا ہم وجودِ محض کو شاعر یعنی شعور کامل قرار دیتے ہیں. (۱۹۷۴، تاریخ اور کائنات، میرا نظریہ، ۲۹). [ع].

---اَزَل کس اضا (--- فت ا، ز) امذ.
(کنایۃً) **خُدا.** اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا، صرف شاعرِ ازل تیرے کلام کی داد دے سکتا ہے. (۱۹۶۸، مغربی شعریات (ترجمہ)، ۱۳۴). [شاعر + ازل (رک)].

---اِنْقِلاب کس اضا (--- کس ا، سک ن، کس ق) امذ.
وہ شعر کہنے والا جو اپنی شاعری کے ذریعہ عوام الناس کے خیالات میں تبدیلی لا سکے.

شاعرِ انقلاب بن بیٹھے
لو فضیلت مآب بن بیٹھے

(۱۹۴۵، نبض دوراں، ۱۳۵). [شاعر + انقلاب (رک)].

---بِالذّات کس صف (--- کس ب، غما، ل، شدذ) امذ.
(نفسیات) شعور کی کیفیت کا مالک؛ خود آگاہ؛ بجائے خود ذی شعور؛ ذمہ دار. ہم میں تفصیلات و جزئیات کی جو سوجھ بوجھ ہے ... انھی جزئیات کے شاعر بالذات ہو جانے کا نام ذہن ہے. (۱۹۶۶، افکار حاضرہ، ۵۳). [شاعر + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + ذات (رک)].

---غَرّا کس صف (--- فت غ، شد ر) صف.
بزعم خود بڑا شاعر بننے والا؛ بڑا شاعر؛ اُستادِ فنِ شاعری.

گو پست ہے زمینِ سحر ہو غزل بلند
پڑھتے ہیں شعر شاعرِ غرّا کے سامنے

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۱۳). التماس کیا کہ ہمارے شاعر غرّا فردوسی نے شاہ نامہ تصنیف کیا ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۵). ایک شاعر غرّا نے اس طائفے کی اور بھی ملامت کی ہے اور یہ صلاح نیک دی ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶۲).

بے ربطی و تکرار محل عیبِ سخن ہے
فن ندرت و ابداع ہے اے شاعرِ غرّا

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۳۶). [شاعر + غرّا (رک)].

ـــ گَر (ـــفت گ) صف مذ.
اُستادِ فن شاعری ، شعر و شاعری کی تعلیم دینے والا. سید عابد علی اپنے زمانے کے بے مثال معلم ، شاعر ، شاعرگر ، نقاد ، نقاد گر ... اور موسیقی کا شیدائی . (۱۹۷۹ ، کھونے ہوؤں کی جستجو ، ۲۰۳). [شاعر + گر ، لاحقۂ فاعلی].

شاعِرات (کس ع) امث ؛ ج.
شاعرہ کی جمع ، شاعر عورتیں. شاعرات کے ان تمام تذکروں میں دو باتیں خصوصیت کے ساتھ مشترک ہیں. (۱۹۴۴ ، تذکرہ شاعرات اردو ، ۴). شاعرات اور افسانہ نگار جو اپنے شوہروں سے اپنے شاعر دوستوں کی دوستی استوار کر کے ہی ان سے مل سکتی تھیں . (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۳۹). [شاعر + ات ، لاحقۂ جمع].

شاعِرانَہ (کس ع ، فت ن) م ف ؛ صف.
شعر و شاعری سے متعلق ، شاعرکی طرح ، شاعری سے نسبت رکھنے والی، خلاف حقیقت. میلاد شریف جس میں تکلفات شاعزانہ و منشیانہ کو ... دخل نہیں دیا گیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱). سنگدیپ کی دلچسپ شاعرانہ وطنیت ملک محمد جائسی کی مثنوی سے لے کر دختر ہمیر سنگھ چوان سے منسوب کر دی. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۲۸). بائبل کی نثر شاعرانہ تھی ، جو قدیم انگریزی اور رومن نثر سے مختلف تھی. (۱۹۸۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۴). [شاعر + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

ـــ تَعَلّی (ـــفت ت ، ع ، شد ل) امث.
(ادبیات) حقیقت سے بعید دعویٰ، شاعرانہ جواز ، بڑائی کا دعویٰ، شاعرانہ بڑائی. جو اعتراضات خود تذکرہ نگاروں کی طرف سے وارد کئے گئے ہیں ، وہ عموماً رشک و رقابت ، معاصرانہ چشمک ، شاعرانہ تعلی اور علاقائی تعصبات کا نتیجہ ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۸۶). [شاعرانہ + تعلی (رک)].

ـــ چَشمَک (ـــفت چ ، سک ش ، فت م) امث.
ہم عصر شاعروں کے درمیان باہمی طنز و نکتہ چینی ، شاعروں کی آپس کی نوک جھونک ، چوٹیں. سائیں مرحوم ہمہ گیر طبیعت رکھتے تھے ... شاعرانہ چشمک اور معرکہ آرائی میں بھی وہ کبھی نچلے نہیں بیٹھے ... ان کے بے شمار شعر سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۸). [شاعرانہ + چشمک (رک)].

ـــ نَثر (ـــفت ن ، سک ث) امث.
مُرصّع و مسجع نثر جس پر شاعری کا گمان ہو ، ایسا کلام جو موزوں نہ ہو لیکن اس کا انداز یا لہجہ شاعرانہ ہو ، انشائے لطیف ؛ شاعرانہ عبارت. جس کو شعر منثور یا شاعرانہ نثر کہتے ہیں . (۱۹۲۹ ، نیاز فتح پوری: شخصیت اور فکر و فن ، ۱۸۵). وہ نثر جس میں تخیّل اور جذبات کی فراوانی ہو شاعرانہ نثر کہلاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۸). [شاعرانہ + نثر (رک)].

شاعِرُلّا (کس ع ، ضم ر ، شد ل) امذ.
کسی شاعر کے لیے کلمۂ تحقیر ، کمتر درجے کا شعر کہنے والا ، شاعر کی دم. سودا نے ایک جگہ شاعر کو حقارت سے شاعرلا لکھا ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۹۰). [شاعر + لا ، لاحقۂ تحقیر].

شاعِرَہ (کس ع ، فت ر) صف مث.
خاتون شاعر ، شاعر عورت. سلیمہ بیگم ... شاعرہ تھی ، مخفی اس کا تخلص تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۶۷).

روشن چراغِ بزمِ سخن جس کے دم سے تھا
مشہور تھی جو شاعرۂ فیض ترجماں

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۲). فارسی شاعری کی تاریخ کی پہلی شاعرہ رابعہ بنت کعب خضراری . وہ شاعرہ ہے جس نے شاعری کی مختلف اصناف میں اپنی استادی کا لوہا منوا لیا ہے. (۱۹۷۵ ، انداز بیان ، ۲۲۱). [شاعر + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شاعِری (کس ع) امث.
فنون لطیفہ کی ایک لطیف شاخ ، شعر کہنا ، شاعر کا کام ، نظم یا غزل کہنا ، وہ منظوم ادب پارہ جو ردیف ، قافیہ اور بحر کے التزام یا بغیر اس کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتا ہو ، تصنیف کرنا.

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۷).

شہ کی مداحی کا ہے فخر تقی کو یاراں
نہ دمِ شاعری نہ دعوئے استادی ہے

(۱۷۱۳ ، بیاض مراثی (مرثیہ تقی) ، ۱۹). شعر و شاعری ، انشا پردازی میں عدیم العدیل فقیدالمثال تھا. (۱۸۹۰ ، فسانہ دلفریب ، ۳۲). فارسی شاعری عرب کی دست پرور ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۴۹). احمد فراز نے اردو میں مزاحمتی شاعری پر تقریر کرتے ہوئے اپنے خاص انداز میں ... شاعروں کے بارے میں بتایا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۴۷). [شاعر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا محاورہ.
باتوں کو بڑھا چڑھا کر کہنا ، مبالغہ سے کام لینا ، جھوٹ بولنا (مخزن المحاورات).

شاغِل (کس غ) صف.
۱. کسی کام میں مشغول ، مصروف ؛ متوجہ ؛ کسی کام میں لگا ہوا ؛ شوق اور لگن میں مبتلا.

حذر کرتے ہیں شغلِ عاشقی سے وہ جو عاقل ہیں
پری رُویوں کے اکثر عشق کا شاغل ہے دیوانا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۶۲).
دل شاغل ہے مرا محو خیالِ رخ و زلف
رات دن رہتا ہے اس شغل میں مشغول بڑا
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵). **۲. (أ) خُدا کے کسی نام کا ورد کرنے والا ، خُدا کے ذکر و اذکار میں مصروف.**
گوشۂ خلوت میں کر جاگا مرا
تا رہوں میں روز و شب شاغل ترا
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۸۹).
دربدر و رسوا و عاشق ، شاعر ، شاغل ، کامل میر
کہ کعبے میں دیر میں گیے کیا کافر ہرجائی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۳۲). چونکہ آپ شاغل و کاسب ہیں ، لہٰذا دعا کیجیے کہ بارش میں تخفیف ہو. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۲۲). بعض ان میں سے تہجد گزار اور ذاکر و شاغل بھی نکلیں گے . (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، ۱۳). **(أأ) کسی اچھے کلمے کا ورد کرنے والا ؛ وظیفہ پڑھنے والا ؛ نام جپنے والا .** رات و دن ذکر حبیب میں شاغل. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۳۵).
طلبِ دوست کے صدقے کہ زباں کو دن رات
دوست کے نام کی تسبیح میں شاغل دیکھا
(۱۹۱۸ ، معارف جمیل ، ۲۱). [ع].

شاغِلی (کس غ) امث.
شغل رکھنا ؛ شغل.
من حیث ذات کلّ خلائق ہے عین حق
ہر شے میں اوس کو دیکھ کے رکھ اس سے شاغلی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۳). [شاغل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شافا امذ.
(جراحی) رک: شافہ (ماخوذ: ا پ و ، ۷ : ۱۲۹).[شافہ (رک) کا متبادل اِملا].

شافات امذ ؛ ج.
شافہ (رک) کی جمع. یہ عمل ہم لصفات ، مرہموں ، شافات ، کاوی سلائیوں وغیرہ کے تیار کرنے میں استعمال کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۶). [شافہ + (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

شافِع (کس ف) صف مذ.
سفارش کرنے والا ، مددگار ؛ بخشش کے لیے سفارش کرنے والا ؛ یہ لقب نبی کریم سرور کائنات سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے.
کیا دور جو بخشش پہ کریں ناز جرائم
جس روز کہ شافع ہو تو اعمالِ امم کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳).
شفیع جمجمہ عیسیٰ ہوئے ہیں
مرے شافع محمد مصطفےٰ ہیں
(۱۸۷۳ ، قصہ شاہ جمجمہ ، ۱۰) . طلب اجازت کی درخواست بھیجنے کے بعد شافع اور مشفوع دونوں ... جواب کے منتظر کھڑے ہیں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۳۱۷). شافع ... شفاعت کنندہ اور امام شافعی کا لقب. (۱۹۸۲ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷). [ع].

---المُذنِبِین (---ضم ع ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ذ ، کس ن ، ی مع) امذ ؛ سہ شافع مذنبین.
گناہگاروں کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ؛ مراد: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
ہے نامور سیدالمرسلین
کہ آخر ہے وہ شافع المذنبین
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰).
رسول خدا سیدالمرسلین قیامت کے دن شافع المذنبین
(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲۸).
اے شافع مذنبین بغفار
کرتا ہوں بہ راست راست گفتار
(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۷۷). [شافع + رک : ال (۱) + مذنب (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

---اُمَّت کس اضا (---ضم ا ، شد م بفت) امذ.
اُمَّت کی بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : حضور صلی اللہ علیہ وسلم.
تو بندہ صالح ہے تو ہم صادق الاقرار
تو شافع امت ہے تو ہم راحم و غفار
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۴۴).
تیری خدمت میں شافعِ امت
عرضِ حاجت کی کچھ نہیں حاجت
(۱۹۲۴ ، نذیر ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۲۴).[شافع + امت (رک)].

---حَشْر کس اضا (---فت ح ، سک ش) امذ.
اکٹھا ہونے کے دن یعنی روز قیامت بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
شافع حشر ، خیرالبشر او بادشاہ آخرزمان
(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۴۹).
درود آل پر اس کے ہر صبح و شام
وہ ہے شافعِ حشر خیرالانام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۱). [شافع + حشر (رک)].

---روزِ جزا/مَحشَر کس اضا (---و مج ، کس ز ، فت ج/ فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ.
قیامت کے دن بخشش کی سفارش کرنے والا ؛ مراد : حضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
وہی پھر راہ دکھلانے امین‌الدین ہو آیا
او شافع روزِ محشر میں او ساقی حوضِ کوثر میں
(۱۶۸۸ ، معظم ، د (ق)، ۷).
مخبر صادق ہو تم اور حضرت خیرالورا
سرورِ ہر دوسرا اور شافعِ روزِ جزا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱).

اس رسالت کے مصدر پہ لاکھوں سلام
شافعِ روزِ محشر پہ لاکھوں سلام
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۵۵) . [شافع + روز (رک) + جزا (رک) / محشر (رک)].

---عِصْیاں کس اضا(---کس ع ، سک ص) امذ.
گناہوں کی بخشش کرانے والا.
محشر میں تہی دستیٔ اُمّت کا گلہ کیا
کیا کم ہے کہ وہ شافعِ عِصیاں ہے ہمارا
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۶). [شافع + عصیاں (رک)].

---قِیامت کس اضا(---فت ق ، م) امث.
روزِ حساب سفارش کرنے والا/والی.
رہیں خیرالنسا شافعِ قیامت
وہ بخشا کر لیوینگی اپنی امت
(۱۵۹۱ ، قصۂ گل و صنوبر ، عاجز ، ۵).[شافع + قیامت (رک)].

---مَحْشَر کس اضا(---فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ
قیامت کے دن گناہوں کی بخشش کے لیے شفاعت کرنے والا.
شافعِ محشر کا یاں دیکھو جمالِ نقشِ پا
تا نہ ہے خوابِ عدم میں بھی خیالِ نقشِ پا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱). شافعِ محشر قیامت کے دن نارِ جہنم سے بچائیں گے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۲۲) . [شافع + محشر (رک)].

---مُشَفَّع کس صف(---ضم م ، فت ش ، شد ف بکس)امذ
سفارش کرنے والا ؛ شفاعت کیا ہوا.
یہی ہے قول اس محبوبِ رب کا
کہ میں شافعِ مشفع بس ہوں سب کا
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۵۸۸). [شافع + مشفع (رک)].

---یَومُ الْحِساب کس اضا(---ولین ، ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس ح) امذ.
اعمال نامے کے حساب کتاب کے دن بخشش کرانے والا.
یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب
حلِّ مشکل سرورِ دیں شافعِ یوم الحساب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۵).
اندیشۂ گناہ ہے مجھ کو نہ خوفِ حشر
مَدّاح ہوں میں شافعِ یوم الحساب کا
(۱۸۹۳ ، زیبا (بندے علی)، مرقع ، ۱).
روزِ محشر پیشِ حق وہ شافعِ یوم الحساب
ہم گنہ گاروں کا حامی بے گماں ہو جائے گا
(۱۹۳۰ ، منشور ، ۳). [شافع + یوم (رک) + رک : ال (ا) + حساب (رک)].

شافِعی (کس ف) امذ.
۱. **اہل سنت والجماعت کے چار اماموں میں سے ایک امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی ؛ حدیث و فقہ کے امام اور مسلک شافعیہ کے بانی ہیں.** شافعی ... جو تیسرے مذہب فقہ کے بانی تھے اہلِ حدیث کے گروہ میں شمار کئے جاتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۳۶) . ۲. **امام شافعی کے مسلک کا پیرو ، امام شافعی کے اجتہاد کی پیروی کرنے والے.** ای ظاہر کے دیکھن ہارے کہتے ہیں کہ ہمیں بی شافعی تھے ہور حنفیہ تھے. (۱۵۸۲ ، جانم ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۶۹). اس مسئلہ میں چند دنوں کے لیے میں شافعی بن گیا تھا ، جن کے ہاں ہر طرح کا ذبیحہ جائز ہے . (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۳).
حنفی ہیں نہ مالکی ، نہ ہمیں
حنبلی سے نہ شافعی سے غرض
(۱۹۲۳ ،کلیات حسرت موہانی، ۲۱۳). امام بخاری مذہباً شافعی تھے ، اور بعض نے کہا وہ مجتہد تھے. (۱۹۶۷ ، مقالات کاظمی ، ۲۳۷). ۳. **امام شافعی کے مسلک کی طرف منسوب.** علمائے مذہب جعفری و فضلاً حنفی و شافعی شیر و شکر کی طرح ملے رہتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۲۰). ہمارے صوفی نے مذہب صوفیہ سے اس جواب میں صاف گریز کیا ہے اور حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی کی طرف آجھکا ہے .(۱۹۲۸، مرزا حیرت ، حیات طیبہ ، ۱۱۵). شافعی فقہ پر ہندوستان میں دو کتابیں لکھی گئی تھیں.(۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ۳۵). [شافع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شافِعِیَّت (کس ف ، ع ، شد ی بفت) امث.
شافعی مسلک کا رنگ یا اثر یا پیروی. مشکوٰۃ پر شافعیت کا رنگ زیادہ اجاگر محسوس ہوتا ہے.(۱۹۵۳ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ۲۸۵). [شافعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شافِعِیَّہ (کس ف ، ع ، شد ی بفت) صف.
شافعی مسلک کے پیرو. شیخ امام رضی‌الدین قزوینی جو گروہ شافعیہ کے پیشوا خیال کیے جاتے ہیں. (۱۸۹۸ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۳۵). [شافعی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شافَہ (فت ف) امذ.
دواؤں میں لت پت کی ہوئی روئی یا کپڑے کی بتی جو زخم میں اور فرج میں رکھی جاتی ہے نیز دوا یا صابون کی بتی جو قبض دور کرنے یا پاخانہ لانے کے لئے مقعد میں رکھی جاتی ہے.
دیا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہے کھل کر
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). اگر بلوط کے سیاہ دانے کُوٹ کر شراب عتیق میں گوندھیں اور عورت شافع لسے ہرگز حیض سے نہ ہو گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲). دافع و کاسر ریاح شافہ حضور کے نفخ کو دور کرنے کے لئے . (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۲۳۲). [شیاف (رک) کی تصحیف].

شافی صف.
۱. **شفا دینے والا ، تندرست کرنے والا ؛ مُراد : اللہ تعالیٰ ، خداوندِ عالم کا صفاتی نام.**

عاقلوں کے واسطے کافی ہے یہ
ہر مرض کے واسطے شافی ہے یہ
(۱۷۷۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۵).
گو میر کہ احوال نہایت ہے سقیم
کہتے ہیں اسے شافی و کافی و حکیم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۱).
پھر غضب یہ کہ حفاظت کو بھی ناکافی ہے
کہتی ہوں اوپری دل سے کہ خدا شافی ہے
(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیل ، ۱۳۳). شافی ، شفا دینے والا . (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۹) .
۲. سنبھالنے والا ، ٹھیک کرنے والا.
دیکھیں ہیں اس کے اور جو ہم ہوتے ہیں سقیم
یاں کا وہی ہے شافی و کافی وہی حکیم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).
اپنا سے کیا مغلوب استبداد کو جس نے
جو بن کر شافیِ آزادیِ تہذیبِ جدید آیا
(۱۹۴۷ ، کاروان وطن ، ۳۴۳). **۳. تسلی بخش ؛ مکمل ؛ پورا ؛ اطمینان بخش.** درمیان ملاءِ اعلیٰ کے چند مسائل میں گفتگو تھی اور جواب شافی حاصل نہیں ہوتا تھا. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۳۹). ان میں بہت سے اعتراضات تفسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن جوابات جو دئیے ہیں وہ شافی نہیں. (۱۹۰۳ ، الکلام ، ۲ : ۱۱۵). بیخود موہانی میں زیادہ بالغ نظری ہے اور انھوں نے نظم کر بعض اعتراضات کا شافی جواب لکھا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۹). [ع].

---ِ حقیقی کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.
فی الواقع تندرستی بخشنے والا ؛ مراد : خداوندِ عالم جو شفا بخشنے والا ہے. بعد کتنے دنوں کے شافیِ حقیقی نے شفا دی. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۰). شافیِ حقیقی نے اپنے حبیب کے طفیل میں اس تکلیف دہ مرض سے اسی وقت نجات دی ، جب سارے معالج جواب دے چکے تھے. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکرِ حبیب ، ۵۸). [شافی + حقیقی (رک)].

---ِ مُطْلَق کس صف(---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
اصلی صحت دینے والا ؛ مراد : خداوندِ عالم. جناب والا ... عنایت نامہ آیا مزاج مبارک کی صحت سے شکرِ شافیِ مطلق کا سجدہ بجا لایا. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی) انشائے سرور ، ۲۵). شافیِ مطلق تو خدا ہے مگر اس کا فوراً استعمال شروع کر دینا چاہیے ، ایک معقول میعاد تک اس کو پینا چاہیے. (۱۹۱۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۶). شافیِ مطلق نے کرم فرمایا کہ پانی جسے تم میری آنکھوں کے لیے زہر سمجھ رہے تھے تریاق ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸). [شافی + مطلق (رک)].

---و کافی (---و مع) امذ.
تسلی بخش اور مکمل. گھنٹہ کے اندر آپ جو بات پوچھئے اس کا شافی و کافی جواب دیں گے. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۲۳۹). [شافی + و (حرفِ عطف) + کافی (رک)].

شافِیَہ (کس ف ، فت ی) صف.
شفا دینے والی ؛ شفا بخش. سورۂ فاتحہ کے اسماء ، اس سورۃ کے متعدد نام ہیں ، فاتحہ ... شافیہ ... سورۃ الصلوٰۃ . (۱۹۱۱ ، تفسیرالقرآن الحکیم (مولانا نعیم الدین مراد آبادی) ، ۲). [شافی + ہ ، لاحقۂ صفت].

شاق صف.
۱. دشوار ، مشکل ، سخت ، دوبھر.
کیا کرے محراب سربازی میں سر رکھنا ہے شاق
دیکھ وہ شمشیرِ ابرو غیر کی طاقت ہے طاق
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰۱). دلی میں آ کر اس کی خدمت میں مشرف ہوا پھر ریاضتیں سخت سخت عبادتیں شاق شاق بجا لایا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۹). اوّل اوّل روزہ شاق ہوا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۷).
یہ رات خسروِ دوراں پہ شاق گزرے گی
اِک اہلِ تیشہ ہے مختار خلوتِ شیریں
(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۵۲). **۲. جو ناگوار گزرے ؛ بار خاطر ؛ بُرا محسوس ہونے والا ، طبیعت پر بار ہونے والا.**
کروں ہوں کشت میں جس کل زمیں پہ تخمِ امید
تو چرخ نیلوفری کو بھی سبز کرنا شاق
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۲).
ہے دیدِ داغ تپ عشق زلف میں یوں شاق
ہو جیسے گرمی کی راتوں میں ناگوار چراغ
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹۰).
مردانِ راہِ حق نہیں کرتے تھے کوئی کام
جو انکے دشمنوں کے بھی دل پر ذرا ہو شاق
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۷۴). [ع].

---گُزَرْنا محاورہ.
۱. بُرا لگنا ، گوارا نہ ہونا ؛ تکلیف دہ ہونا. سرور کو اپنے حبیب کی جدائی بہت شاق گزری. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۱۱۹). کعب بن مالک کہتے ہیں کہ وہ زمانہ مجھ پر بڑا شاق گزرا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۹۳). **۲. دوبھر ہونا ؛ پریشانی کا سبب ہونا.** خود ملازمان جمشید جلاد پر یہ امر شاق گزر رہا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۲۶). کسی خاندان کے ممبروں کو اپنے مربی اور سرپرست کا مر جانا شاق گزرتا ہے. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۲۷۴). اُردو کی یہ مقبولیت اور ہردل عزیزی ان ہندوؤں کو بہت شاق گزری جنھوں نے انیسویں صدی کے آغاز میں ہندو قومیت کی جارحانہ تحریکوں کو جنم دیا. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۹).

---ہونا محاورہ.
دشوار گزرنا ؛ بُرا لگنا ؛ دشوار ہونا.
اگر ناچ کا ہووے کبھی اتفاق (کذا)
تو وہاں بیٹھنا مجھ کو ہوتا ہے شاق
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳). خواجہ کو جدائی اسکی ازبسکہ شاق ہوئی ، بے اختیار ہوکر کوچ کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۱).

ہے شاق مجھ کو خلق میں جینا حسین کا
کیا شاد ہوں ہدف ہو جو سینہ حسین کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۱). یہ جواب صاف ہیڈ کلرک کو بہت ہی شاق ہوا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۶).

شاقُول (و مع) امذ.
(معماری) **ایک ڈوری کے سرے پر بندھا ہوا لٹو جس کو لٹکا کر دیوار وغیرہ کی عمودی سیدھ دیکھی جاتی ہے نیز افقی طور پر تان کر چنائی کی سیدھ درست رکھی جاتی ہے ، ساہول ، سہاول ، پنسال.** ایک ڈوری کہ جس میں شاقول ب کا لگا ہے ، بے اتصال جسم کے لٹکاؤ وہ ڈوری مرکز ثقل ہر سے گزرے گی. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۰). زاویہ کا راس وہ نقطہ ہے جو آلہ کے مرکز سے شاقول لٹکانے سے معلوم ہوتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۲۸). اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک شاقول کو ایک پہاڑ کے قریب لٹکایا جائے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱ : ۳۰۸). [ساہول (رک) کا معرّب].

شاقُولی (و مع) صف.
لٹکے ہوئے. یہ پتھر بالکل ہم سطح رکھے جاتے ہیں اور اس طرح پر کہ دیوار کے چہرہ پر شاقولی رہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائیِ ، ۳۱). [شاقول + ی ، لاحقۂ نِسبت].

شاقّہ (شد ق بفت) صف.
سخت ، مشکل ، دشوار. عقوبت اور تعذیب اور تکلیفات شاقہ اختیار کرنا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۴۲). چونکہ آپ گناہوں سے پاک کر دیے گئے تھے اس لیے آپ کو ریاضاتِ شاقہ کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۷۰). اس اخبار کو انہوں نے جس محنت شاقہ کے ساتھ چلایا ... وہ اردو صحافت کی تاریخ میں ایک یادگار مثال ہے، (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۸۱). [شاق + ہ ، لاحقۂ جمع تانیث].

شا ک (۱) صف.
شک کرنے والا.

اے سراپا نور نخلِ وادیِ ایمن ہے تو
بولتا ہے ہر جہاں تیرے دہن میں شا ک ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۳). خدا خوب جانتا ہے کہ اوس کا رسول مقبولؐ شا ک یعنی شک کرنے والا نہیں ہے. (1851 ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۴). [ع].

شا ک (۲) امذ.
ساگ ؛ ترکاری ؛ نباتات ؛ سبزی. بھگوت نے ٹوکنی لے کر دیکھا تو ایک پتا شا ک کا اس میں لگا پایا.(۱۸۵۵ ، بھگت مال، ۳۱۰). شا ک ، تمام ساگوں میں برائیاں اور خرابیاں ہوتی ہیں وہ ہی بدن کو خراب کرتی ہیں اور بیماری کا موجب بنتی ہیں.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۴ : ۲۹۵). [سا ک (رک) کا ایک املا].

شا ک (۳) امذ.
درخت ساگوان ، ساج ؛ لاط : Tectona Grandis ؛ طاقت ؛ بل ، زور ، شکتی ؛ سات اقلیم جزائر دنیا میں سے چھٹی اقلیم ؛ راجہ سالباہن سے منسوب دور؛ زمانہ یا عرصہ ؛ سمت(ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : शाक].

شاکا امذ.
ہندوؤں کی جنتری کا ایک سنہ جسے راجہ سالباہن نے جاری کیا تھا اسے شا کھا بھی کہتے ہیں. اولاد بکرماؔ جیت سے ایک راجہ سلوان بڑا نامی ہوا، اس نے بجائے سمت بُکرما جیت اپنا سمت جس کا نام شاستروں میں شاکا مشہور ہے مقرر کیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۷۵). [رک : شا ک (۳)].

شاکار امذ.
بیگاری ؛ بیگار. شاکار بے مزدوری کے مزدور کو کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [ف].

شا کْت (سک ک) صف.
شکتی دیوی کا معتقد یا پجاری ؛ طاقت ، قوت ، ہمت ، حوصلہ. اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی شا کت بڑھ گئی اور جو خوف ان پر غالبْ ہو گیا تھا وہ دور ہو گیا. (۱۹۱۲ ، محاربات صلیب ، ۷۲). [س : शाक्त].

ــــمَت (ــــفت م) امذ.
وہ مذہب جس میں شکتی دیوی کی پوجا کی جاتی ہے. شام بھٹا چارج شا کت مت کے پیرو تھے، (۱۸۱۰ ، ادیب ، جولائی ، ۳۰). [شا کت + مت (رک)].

شا کِر (کس ک) صف.
۱. شکر کرنے والا ، نیک برتاؤ اور اچھے سلوک پر کسی کے احسان کو ظاہر کرنے والا ، احسان مند ، شکر بجا لانے والا.

تج لٹاں کا ہے سدا عنبر سارا شا کر
لاک حصے عنبر سارا تھے ہے بارا شا کر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۸).

اس آن نہ شکر ہے نہ شا کر
اس ٹھان نہ ذکر ہے نہ ذا کر

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹۸).

کسو کو فکر کوئی ذا کر ہے
کوئی صابر ہے کوئی شا کر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹). مصیبت پر صابر اور نعمت پر شا کر ہے. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم مرادآبادی ، ۳۵۶). شا کر، تعریف و ثنا کرنے والا. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). **۲. صبر کرنے والا ؛ خواہش و ضرورت کے مطابق نہ ہونے پر بھی اظہار احسان کرنے والا.**

یو عالم تو شا کر ہے گزران پر
وہ معبود شا کر ہے ایمان پر

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۸).

لکھی ہے کی جو اور سو سب سہوں گی
نصیبوں کے لکھے پہ شا کر رہوں گی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۲).

شاکر نہیں ہے آدمی یوں ہی اسی مدام
اندوہ حزّ و دغدغۂ برد ہے سو ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳). مسلمان شریف خاندان کی عورتیں جیسی نیک اور ایماندار اور خدا پر شاکر اور رنج و مصیبت میں صابر ہیں شاید تمام دنیا کی عورتوں سے سبقت رکھتی ہیں . (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۷۲). [ع].

---کو شکّر مُوذی کو ٹکّر کہاوت.
شاکر کو خدا کی طرف سے نعمتیں ملتی ہیں اور موذی کو تکلیفیں پہنچتی ہیں (نوراللغات).

شاکِلَہ (کس ک ، فت ل) امث ؛ - شاکلۃ.
شکل ؛ طور طریق ؛ عادت ؛ خصلت. لغات قرآن میں شاکلہ کے ایک معنی طبیعت خلقت اور جبلت کے بیان کئے ہیں . (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۶۲). [ع].

شاکی صف.
شک کرنے والا ، کسی ناروا سلوک یا بات کے خلاف بیزاری یا افسوس ظاہر کرنے والا ؛ شکوہ کرنے والا ؛ گلہ مند ؛ فریادی ؛ شکایت کرنے والا ؛ گلہ کرنے والا.

تجھ ہجر میں دامان و گریباں و زُہالاں
شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱). رعیّت پر تعدی اور سپاہ کے حق میں نادہندی شروع کی سردار تو اس کی بدسلوکیوں سے شاکی تھے ہی منحرف ہو گئے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱۳).

قیامت بن چلا یہ فتنہ اور خاموش بیٹھے ہو
نہیں اے عالمانِ دیں میں تم سے بے سبب شاکی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۶). شاعر نے یہ سنا تو زمانے کا بہت شاکی ہوا کہ سخن کی قدر دنیا سے اٹھ گئی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۲). [ع].

شاکِیانَہ (کس ک ، فت ن) صف.
شکوہ سے بھرا ہوا ، شکایت آمیز. کلموں کے تقابل و تناسب وغیرہ کے بارے میں موصوف کا شاکیانہ لہجہ بھی قابل غور ہے. (۱۹۳۰ ، منشورات کیفی ، ۵۳). [شاکی + انہ ، لاحقۂ صفت].

شاکھا امث.
۱. **شاخ ، ڈال ، ٹہنی.** انباشی اشوتھ برکش ... کی جڑ اوپر اور شاکھائیں نیچے کی طرف ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۳۱۳). ۲. **قسم ، نوع ؛ طرز.** دکھ روپی اس کی شاکھا ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۳۰۴). مختلف مذاہب خاص خاص شاکھوں (جیسے اتریہ کوشتکی) کے ناموں سے مشہور ہوئے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۴۵). ۳. **بازو ؛ جماعت ؛ فرقہ ؛ ذیل ؛ شق ؛ تقسیم ؛ جانور کے جسم کا کوئی بےحس حصہ، جیسے: سینگ** (پلیٹس). [شاخ (رک) کا محرّف].

شاکُھو (و مع) امذ.
بانسوں یا شہتیر کا بنایا ہوا ایک طرح کا عارضی پُل. دونوں ٹیلوں کے درمیان ایک شاکھو تھا ، پل کی قسم کی ایک چیز بانس کی بنی ہوئی. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۴). [رک : ساکھو].

شاگِرْد (کس گ ، سک ر) امذ.
۱. **علم و ہنر سیکھنے والا ؛ چیلا ؛ طالب علم ؛ تلمیذ.** بے جان کوں دیوں گا جان ، شاگرد ہے میرا افلاطون ، ارسطو ، بو علی ہور لقمان. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۰).

مارے گنہ سے شیطان ہر وقت راہِ مرداں
لیک حیلہ مکّر اندر شاگرد عورتوں کا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵).

تعلیمِ ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا
جبریلؑ سا استاد ہے شاگرد ہمارا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹). باعتبار قیمت رسالہ مفت ہے ، عوام سے تین روپیہ سالانہ شاگردانِ مدارس سے ڈھائی روپیہ سالانہ. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۴۲ : ۱۰). کالج کا ماحول خدمت کے جذبے سے معمور تھا اس میں ایک مقصدیت اور لگن تھی جس کی جھلک استادوں اور شاگردوں میں دیکھی جا سکتی تھی. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۲). ۲. **خادم ؛ خادمہ ، ملازمہ.** قدیم ترکی میں حرم میں ... داخل ہونے والی کنیز کو شاگرد کے نام سے پکارا جاتا تھا ... برصغیر کے شمالی حصے کی زبانوں میں مستعمل لفظ چاکر (پنجابی چاک) بمعنی ملازم ، خادم (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۷۵). [ف].

---بازی امث.
شاگرد بنانا ، استادی شاگردی کرنا. استادی اور شاگرد بازی کے کارخانوں نے اکثر کو صاحبِ دیوان کر دیا. (۱۹۵۴ ، تحقیق و تنقید ، ۵۶). [شاگرد + ف : بازی ، باختن - کھیلنا].

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) امذ.
۱. **نوکر چاکر ، خدمتگار اور اوپر کا کام کاج کرنے والے ، طائفۂ ملازمین.** دونوں طرف دست راست اور دست چپ شاگرد پیشے اور مجرائی دست بستہ باادب آنکھیں نیچی کئے ہوئے حاضر تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۷). اینٹ کی چنائی عموماً کوارٹر یا شاگرد پیشہ کے مکانوں میں کی جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۴). شاگرد پیشہ اور خادمانِ محل بھی مارے بھوک اور افلاس کے نڈھال ہیں. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۲۲۱). ۲. **عملہ ؛ ماتحتین.** اپنے دوال بند نوکروں اور شاگرد پیشہ کو بھی فرمایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۲). امیر فقیر وضیع و شریف ، اہلِ حرفہ و شاگرد پیشہ سب رخصت کرنے آئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۳۵). اساتذہ رخصت ہو چکے تھے شاگرد پیشہ بھی چھٹی منا رہے تھے. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۷۴). ۳. **ادنیٰ ملازمین کے رہنے کا مکان جو کسی کوٹھی یا بنگلے سے ملحق ہو ؛ سرونٹ کوارٹر.** میرے رہنے کا مقام علیحدہ اور شاگرد پیشہ اور باروچی خانہ وغیرہ علیحدہ ہو. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳۴). میں نے منشی سے کہہ دیا ہے کہ اسے اپنی کوٹھی کے شاگرد پیشے میں جگہ دیدیں اور پکی کوٹھری جلدی سے جلدی بنوا دیں. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۴). [شاگرد + پیشہ (رک)].

ـــِ رَشِید کس صف(ــِ فت ر ، ی مع) امذ.
ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد.

تھا جو پروانہ ہمارے دل کا شاگردِ رشید
لے گیا کیوں شمع سیتی رات جلنے میں سبق

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۶).

جب ہوا ثابت وہ ان کا مستفید
سب نے جانا اس کو شاگردِ رشید

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۴).

عودِ ہندی بن کے پھیلی تیرے نغموں کی صدا
تو ہے شاگردِ رشیدِ بلبلِ ہندوستان

(۱۹۴۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۱۹۹). کالج کے ایک فاضل استاد ... ہیں ، انور مسعود ان کا شاگرد رشید ہے . (۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۱۳). [شاگرد + رشید (رک)].

ـــ سازی اسث.
استاد کی حیثیت سے تربیت دینا ؛ شاگرد بنانا. سائیں مرحوم اپنی افتادِ طبع کے باعث ... شاگرد سازی کے معاملے میں کوئی اچھی شہرت نہ رکھتے تھے. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۱۴). [شاگرد + ف : سازی ، ساختن ـ بنانا].

شاگِردانَہ (کس گ ، سک ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
وہ رقم جو استاد کو اپنے شاگرد سے بطور نذرانہ ملے (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ فرہنگ آنند راج). [شاگرد + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

شاگِردْنی (کس گ ، سک ر ، د) اسث.
رک : شاگرد ، جس کی یہ اردو تانیث ہے ، وہ جو گھریلو استانیوں سے پڑھتی ہے. اپنی شاگردنیوں کو پان ہوئی نے خوب تربیت کیا اور ایک کتاب مستورات کے لیے نصیحت کی. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۵۷). [شاگرد + نی ، لاحقۂ تانیث].

شاگِردی (کس گ ، سک ر) اسث.
کسی سے علم سیکھنا ؛ پیشہ یا ہنر کی تربیت لینا ؛ متعلمی ، تلمذ. اگر چاہے کہ سب باتوں میں ہنرمند ہو تو ہر ایک کی شاگردی کر. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۴). یونان اور انگلستان دونوں کو ان کی شاگردی سے فخر حاصل ہوا. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۴۴۲). درخواست کی کہ ہمیں بٹیر بازی کا فن سکھا دیا جائے شاگردی کی شیرینی تقسیم کی. (۱۹۳۴ ، بہادرشاہ کا روزنامچہ ، ۸۲). ۲. **شاگرد پیشہ یا خدمت گار کے بیٹھنے کا ٹھکانا ؛ محافظ کی چوکی ؛ جہاں وہ حاضر رہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۱۰۵). ۳. **(معماری) تاجدار دروازے کی بغلی نشست گاہوں (چوکیوں) کے آثارکار و کاری پتھر جو چوکی کی دونوں بغلیوں کے لیے الگ الگ ہوتا ہے ، سامنے کی طرف دونوں پتھر ایک ستون نما مٹکے میں ، جو چوکی کے پٹاؤ کے سامنے کی نوک کے نیچے کھڑا کیا جاتا ہے جڑے رہتے ہیں** (ا پ و ، ۱ : ۹۹). ۴. **وہ رقم جو استاد کو شاگرد سے بطور انعام یا نذرانہ ملے** (ماخوذ : نوراللغات).[شاگرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شاگَرمَٹھ (فت گ ، سک ر ، فت م) امذ.
ایک پودے کا نام جو باڑھ کے لیے لگایا جاتا ہے اس کے پتوں سے سن بنایا جاتا ہے اور باڑھ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. ان میں کمتر اہم شاگرمٹھ ہے جو بطور آرائش باغوں میں لگایا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۶۵). [ساگر (رک) + مٹھا (رک)].

شال (۱) اسث.
وہ چادر جو کشمیر میں دنبے کے بالوں سے بنائی جاتی ہے ؛ جامۂ پشمین کی ایک قسم ، دوشالہ ؛ سادہ یا کڑھی ہوئی ، اونی ریشمی چادر.

تم شال انبر شفق رنگ کے اوڑ اپ بغل تھے
دیتا صدے ثریا دیکھ سیج اتال ساؤ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱).

شال نہیں یہ مولوی کیجیے جس کو شُست و شو
یاں تو پھٹا ہے آسماں ہووے سو کس طرح رفو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۳).

ہم اپنے فقر میں بھی ہیں اک آن بان سے
کملی ہماری رنگ دکھاتی ہے شال کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۰۱). ٹیپو نے اس کو اپنا اتحادی بنانے کے لیے ... ایک کشمیری شال بھی سوغات کے طور پر اس کی خدمت میں روانہ کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳). [ف].

ـــ باف امذ ؛ مـ شالباف.
۱. **شال بُننے والا**

کہیں ہے شال باف ایسا جو جاڑوں تک بنا دیوے
ہمیں ایک اس صنم کے مونہے ہانے جعد کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۳). روئی اس نے نہیں پیدا کی وہ قدرتی شے ہے ، جس سے کپڑا بنا ہے ، دوشالہ کشمیر میں شال باف نے بنایا. (۱۹۰۰ ، غریبی طبیعیات کی ابجد ، ۱۲). نودولتیوں نے شالبافوں اور شال بیوپاریوں سے بھی بے تحاشا محصولات وصول کرنا شروع کر دیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳). ۲. **ایک قسم کا کپڑا جو عموماً سرخ ہوتا ہے.** ایک پچواں ہے ... اور پھوج ہتر اور شال باف اور ریشم سے بنایا جاتا ہے اس طرح کے نیچہ کو سادہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۱). عملے والیوں کو ایک ایک ہانڈی جن پر شال باف منڈھی ہوئی تھی گلوریوں سے بھری ہوئی پیش کی. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۵). [شال + بافت (رک) کی تخفیف].

ـــ بافی اسث.
شال بُننے یا تیار کرنے کی صنعت یا پیشہ. توجہ شاہی سے نہ صرف کشمیر ہی میں شال باف کو ترقی ہوئی بلکہ لاہور میں ایک ہزار سے زائد کارخانے قائم ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شروانی ، ۲۱۴). بیسیوں نئی صنعتیں مثلاً کاغذسازی ، پشمینہ سازی ، زین سازی نعل بندی ، باغبانی ... دارو سازی ، کشتی گیری ، شال بافی وغیرہ کی ترویج دی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۴۹۶). [شال باف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باف امذ.
(پارچہ باف) **قند ، سوہا ، ہلکے سرخ رنگ کا ململ کی قسم کا کپڑا** (اب و ، ۲ : ۷۸). [رک : شال باف].

---دوز (---و مج) صف.
۱. (پارچہ باف) **شال کی درستی اور مرمت کرنے والا کاریگر** (اپ و ، ۲ : ۱۶۲). ۲. **شال پر بیل بوٹے بنانے والا ؛ شال پر کام بنانے والا** (نوراللغات). [شال + ف: دوز، دوختن ـ سینا].

---عزا کس اضا(---فت ع) اسث.
کالی چادر جو سوگ میں استعمال کرتے ہیں.

ہیں سوگوار ہاتھ میں رومال دیجیے
گردن میں لا کے شالِ عزا ڈال دیجیے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶). [شال + عزاء (رک)].

---میں ٹاٹ کا پیوند فقرہ.
کسی بلند درجے والی شے کے ساتھ پست درجے والی شے کا جمع ہونا ؛ بے تکا اور بے جوڑ ہونا.

کس کو ہو گی بھلا یہ بات پسند
شال میں دیدیں ٹاٹ کا پیوند

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (سہذب اللغات)).

---وال اسث.
(پارچہ باف) **پھول دار اطلس ؛ گلبدن ؛ مشجر ؛ پھلام** (ماخوذ : اب و ، ۲ : ۷۸). [مقامی].

شال (۲) امذ.
۱. **درخت سال اور اس کی ذیلی اقسام ، لاط : Shorea Robusta** ہندی میں سکھوہا اور پنجابی میں شال ... اور سال کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۷۸). ۲. **ایک قسم کی مچھلی ؛ مارواسہ ، مارسر ، لاط : Ophiocephaluswrahl** (پلیٹس). [س : शाल].

---پرنی (---فت پ ، سک ر) امذ.
(طب) **سال کے سے پتے نیز اس کی جھاڑی ، لاط Hedysarum Gangeticum** . شال پرنی ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے پہاڑوں اور جنگلوں میں سب جگہ ہوتی ہے اس کا پیڑ سیاہ اور ملایم اور خوبصورت ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۹۹). [شال + پرنی ـ پرن].

شالا امذ.
۱. **کلمۂ تحسین ، واہ کیا کہنے.**

شالا مسافر ، کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں تھیں بھارے ہو

(؟ ، بابا باہو (بسلامت روی ، ۱۳)).

تو نے دلِ ویراں کو عطا کی ہیں بہاریں
اے دوست تری جھوک بھی آباد ہو شالا

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۳۸). ۲. **درخت کی بڑی شاخ ؛ بڑا کمرہ ؛ مکان ؛ وسیع جگہ** (پلیٹس). [س : शाला].

شالی (۱) صف.
۱. **شال (رک) سے منسوب ، شال کا** (جیسے شالی رومال). میاں تخنوں تک کوٹ سے نیچے قمیض ہے اور اس پر شالی پٹکہ سے کمر بندھی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۰۵).

میاں بیچوں تمہیں کھدّر میاں کاتو تمہیں چرخا
گون ڈائننگ اور اوڑھے کی بندی چادریں شالی

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۰ : ۹). ۲. (کنایۃً) **منقش ، رنگین ، پھولدار.**

خون کے چھینٹوں سے کیا نقصان قاتل کا ہوا
سادہ تھا شمشیر کا رومال شالی ہوگیا

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۳۲). [شال + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رُومال (---و مع) امذ.
کندھے پر ڈالنے والا اونی رومال . شالی رومال کاندھے سے اُتار کر ، ہاتھ بڑھا کر جوگن کو دینے لگا. (۱۸۵۳ ، اندرسبھا ، امانت لکھنوی ، ۱۰۴) . ایک نفیس شالی رومال بردوش ڈنے ہوئے ہیں ان کو اس ہیئت و شکل میں دیکھ کر اور بھی غصہ ہوا. (۱۹۰۵ ، عصرجدید ، لاہور ، جون ، ۲۳۲). [شالی + رومال (رک)].

شالی (۲) امذ ؛ اسث.
دھان ، سفید چاول ، گہرے پانی میں اُگنے والا دھان. اکثر اقسام شراب کی اور جلپائی کا تیل اور گندم اور شالی اور ہر قسم کے لیموں اور نارنگی اور میوہ جات اور شہد اور ریشم اور چینی اور کپاس وغیرہ وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الآقالیم ، ۵۷).

منتظر بارش کے ہیں مکی کے اور شالی کے کھیت
تشنگی سے خوشہ کی صورت ہے مرجھائی ہوئی

(۱۹۱۷ ، جذبات ہمایوں ، ۱۲۰). پتھر مسجد ... سکھ عہد میں ایک اصطبل کے طور پر استعمال کی جاتی رہی بعد میں ڈوگروں نے اسے شالی (دھان) کا گودام بنا دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۵). [س : शालि].

---سادَہ (---فت د) امذ.
معمولی قسم کا دھان. شالی سادہ: یہ دھان اتنا عمدہ نہیں ہوتا اعلیٰ میں سترہ من اوسط میں ساڑھے بارہ من. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + سادہ (رک)].

--- کور (---و مج) امذ.
موٹے اور جھوٹے چاول کا دھان. شالی کور ، یہ دھان کی ادنیٰ ترین قسم ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + کور (رک)].

---مُشکیں (---ضم م ، سک ش ، ی مع) امذ.
چاول کی اعلیٰ اقسام ، باسمتی وغیرہ کے ہم پلہ ایک اعلیٰ دھان جس سے نہایت خوشبودار چاول ملتا ہے. شالی مشکیں ، اس کے چاول چھوٹے اور بہت سفید خوشبودار اور جلد پکنے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں اعلیٰ میں چوبیس من اوسط میں چودہ من. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰). [شالی + مشک (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شالِینَہ (ی مع ، فت ن) صف.
شال کا ، اونی.
یوں جھلکتا ہے بدن اوس کا قبائے شال سے
جس طرح لگتی ہے یارو رختر شالینہ میں آگ
(۱۷۸۰ ، گل عجائب (بلیغ) ، ۲۳). [شال + ینہ ، لاحقۂ صفت]

شام (۱) امث.
۱. **سورج غروب ہونے کا وقت ، مغرب کا وقت ، دن کا آخری اور رات کی ابتدا سے پہلے کا حصہ (صبح کے بالمقابل):**
پھر صبح کوں پڑھ توں پانچوں پُران
پھر شام کو پانچ پانچوں بکھان
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).
دھڑک دھک ادک آگ کی ہر صبح و شام
لگے سرخ تانبے نمن بھونیں تمام
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).
شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ مفلس کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸).
اس کو بھولا نہ چاہیے کہنا
صبح جو جاوے اور آوے شام
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۶).
گذاریں خرابات میں آؤ چل کر
یہ کل بار صبحیں یہ رنگین شامیں
(۱۹۴۳ ، عرش و فرش ، ۱۱۹).
شام کے آنکھ چراتے ہوئے منظر کے قریب
ایک خورشید نکلتا ہے مرے گھر کے قریب
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۳۳). ۲. **(تصوف) مراد کثرت تعینات مظاہرین ، خفائے حسن** (مصباح التعرف ، ۱۵). [ف : شام : قب : س : شیاما ــ رات श्याम]

ـــ اَبَد کس اضا (ـــ فت ا ، ب) امذ.
وہ شام جس کی کبھی صبح نہ ہو ؛ (کنایۃً) انتہائے زماں.
نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل
(۱۸۹۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۵۷).
خالی نہ ہمیں غم سے ملا ایک بھی لحظہ
لے شامِ ابد دیکھ چکے صبحِ ازل تک
(۱۹۲۴ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۱۷). [شام + ابد (رک)].

ـــ اَوَدھ کس اضا (ـــ فت ا ، و) امث.
اودھ کی شام کی چہل پہل (اودھ میں غروبِ آفتاب کے بعد گلیوں، بازاروں اور چوک کا خوشگوار منظر مشہور ہے).
لطف وہ شامِ اودھ کا دیکھیے جا کر دوستو
ہو جو فیض آباد میں نوکر میاں داراب کا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۷).
دراز زلف میں جادو سیاہ آنکھ میں مدھ
نسیمِ صبحِ بنارس ہلالِ شامِ اودھ
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۷۹) . لکھنؤ ... اپنی نوعیت کا واحد شہر تھا جس میں صبحِ بنارس کی تازگی شام اودھ کی ملاحت اور شب مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [شام + اودھ (رک)].

ـــ پڑْنا محاورہ.
شام کا وقت ہونا . تھوڑی سی دور رہا تھا جو شام پڑ گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۷). مور نے شاہانہ طبیعت پائی ہے ، نازک مزاج ہے ، آرام پسند ہے ... دوپہر کو آرام کیا ، شام پڑے پھر باہر آئے ، سیرِ چمن کی ، اندھیرا ہوا اور پھر اپنے گوشے میں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۳).

ـــ پڑے م ف.
مغرب کے وقت، دن چھپنے پر.
کیا شام پڑے گلیوں میں وہی
دلچسپ اندھیرا ہوتا ہے
(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۴۴).

ـــ پکڑْنا محاورہ.
مریض کا شام تک زندہ رہنا.
شام بھی پکڑی تو پھر کیونکر کٹے گی غم کی رات
دن تو یہ ہر طرح سے رنج و محن کا ڈھل گیا
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳). دل کے ارمان دل میں رہ جائیں گے، شام پکڑنی مشکل ہے، رحم کیجیے. (۱۹۳۲، بیلہ میں میلہ ، ۳۲).

ـــ (و) پَگاہ م ف.
صبح و شام ، شام کو بھی اور صبح کو بھی.
(ہیں) اس فلک کے ہاتھ سے شاید کہ یہ بھی داد خواہ
جو نکلتے سر کھلے ہیں مہر و مہ شام و پگاہ
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۴). باپ کے ہمراہ شام پگاہ رہتا تھا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۵۱).
ہے ان کی جبیں اور بتوں کی درگہ
ہیں شرکِ خفی میں مبتلا شام و پگہ
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۳).
کر کے اے شہباز اپنے قلبِ صافی پر نظر
مضطرب رہتا ہوں میں اس خوف سے شام و پگہ
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۶). [شام + و (حرفِ عطف) + پگاہ (رک)].

ـــ پُھولْنا محاورہ.
شفق پھولنا ، سورج غروب ہونے کے وقت سرخی کا نمودار ہونا ، منظر کا دلکش ہونا ، سرخی و سیاہی کا ملا ہونا.
سحر عید خجل جس سے ہو اے ساولقا
وصل کی پھولی ہے یہ شام ترے آنے سے
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۵۶).
جس کو سمجھے لبہائے خوردہ وہ مالیدہ مسّی
مردماں دیکھیو پھولی وہ کہیں شام نہو
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۷).

---تار کس صف ؛ امث.
تاریک شام ، اندھیری شام ؛ (کنایۃً) غمگین شام.

مجکو ہر صبحِ فروزاں مثلِ شامِ تار ہے
کیا تری زلفِ سیہ کے غم کی مارامار ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۲۶). [شام + تار (رک)].

---جَوانی کس اضا(---فت ج) امث.
جوانی کے آخری ایام ، آخر شباب.

یہ دن گزر کے اسیری ہے نے فقیری ہے
نہ پھر ہے شامِ جوانی نہ صبحِ پیری ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شام + جوانی (رک)].

---دیکھنا نہ (سَویرا) دوپہر دیکھنا محاورہ.
وقت بے وقت ، موقع و محل کا لحاظ نہ کرنا.

کام پھرنے سے ہے تمہیں گھر گھر
شام دیکھو نہ دوپہر دیکھو

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۶).

گھر سے ہر وقت نکل آتے ہو کھولے ہوئے بال
شام دیکھو نہ مری جان سویرا دیکھو

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۳۳).

---سَویرا بَتانا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.

دل کو لے بھاگے ہیں جب مانگوں ہوں دکھلا رخ و زلف
بس بتاتے ہیں یونہیں شام سویرا مجکو

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۳۵).

---صُبْح لَگانا محاورہ.
حیلہ حوالہ کرنا ؛ ٹالنا.

لیل و نہارِ وصل دکھانا ہے تو دکھائے
کیسی یہ آسماں نے لگائی ہے شام صبح

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۹).

---غُرْبَت کس اضا(---ضم غ ، سک ر ، فت ب) امث.
مسافرت کی شام ؛ وہ شام جو وطن سے دوری کے عالم میں آئے ؛ (کنایۃً) مصیبت کا عالم ، بیکسی کی شام.

سدا صبحِ طرب تھی بیکسوں کو شامِ غربت میں
دل اون کا سمت سے تیری جو اے حب الوطن پھٹتا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۱).

روح نے لطف بیاں میں جو چمن کا پایا
شامِ غربت میں مزہ صبحِ وطن کا پایا

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی (نوراللغات)). دیکھو وہ شام غربت کے مسافر جنھیں پیاری امید نے پچھلی رات ہی جگا دیا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۷).

اس رنج بے کسی کی یارب خبر نہ پہنچے
جانے نہ شامِ غربت سرپیٹتی وطن سے

(۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۷). [شام + غربت (رک)].

---غَرِیب / غَرِیبی کس اضا(---فت غ ، ی مع) امث.
مسافر کی شام ، بیکس کی شام.

خیر ہم شامِ غریبی کی منائے ہیں جلیل
جس کے سائے میں غریبوں کی بسر ہوتی ہے

(۱۹۴۶ ، جلیل (نوراللغات)). [شام + غریب / غریبی (رک)].

---غَرِیباں کس اضا(---فت غ ، ی مع) امث.
۱. مصیبت و بیکسی کی شام ، وہ شام جو وطن سے دور عالمِ بے کسی میں آئے.

تری یہ زلف ہے شامِ غریباں
جبیں تیری مجھے صبحِ وطن ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۱).

شب تیرہ ہے یہ یا اے ظفر شامِ غریباں ہے
گھٹا ہے یا دھواں یا شعلہ ہے شمعِ شبستاں کا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲).

ناگہ نمودار ہوئی شامِ غریباں
آیا غضب آلود وہاں شمرِ بدایماں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۷۳). شام غریباں کی تیرگی تیرے سانولے پن کو یاد دلا دلا کے ان کا دل بہلایا کرتی ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۵۵). **۲. محرم کی دسویں تاریخ کی شام کو برپا ہونے والی مجلس جس میں فرش اور روشنی وغیرہ کا اہتمام نہیں ہوتا ، یہ مجلس حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا کے غم میں برپا کی جاتی ہے نیز دسویں محرم کی شام.** ایک اور مجلس منعقد کی گئی ہے ، اسے شام غریباں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۸۳). [شام + غریب + اں ، لاحقۂ جمع].

---کا صُبْح کَرْنا محاورہ.
رات بسر کرنا ، رات گزارنا.

کاو کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

---کَرْنا محاورہ.
۱. دن گزارنا ، دن بسر کرنا ؛ بے چینی میں وقت کاٹنا.

تیری زلفوں کی یاد میں اے ماہ
نالے کر کر کے شام کرتے ہیں

(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۷۰).

وصل کی شب تو صبح کردی فلک
سحرِ ہجر کو نہ شام کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۴۷). **۲. سیاہ کرنا ؛ تباہ کرنا ؛ دلکشی ختم کر دینا.**

اپنے اعمالِ سیہ سے مجھے اندیشہ ہے
صبحِ فردوس بریں کو نہ کہیں شام کریں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۰).

---کَلْیان (---فت ک ، شد ل بکس) امذ.
(موسیقی) کلیان ٹھاٹھ سے مرتب ایک راگ جو شام کے وقت یا

اول شب گایا جاتا ہے اس کے سب سُر تیور ہیں اس کی کئی راگنیاں ہیں ؛ ایمن ؛ شدھ کلیان ہنڈول وغیرہ. کبھی گوری شام کلیان کی تانیں اڑا رہی ہیں. (۱۸۷۷ ، منیر ، طلسم گوہربار ، ۱۲۲) . صبح کا وقت اور شام کلیان کی فرمائش. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹). شام کلیان کے لہلہاتے ہوئے سُر بھیرویں کی حدوں کو چھونے لگے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۰). [شام + کلیان (رک)].

---کو شام اَور سحَر کو سحَر نہ گِننا محاورہ.

رات دن کسی کام میں مشغول رہنا ؛ بہت زیادہ مصروفیت کی وجہ سے وقت کا احساس نہ رہنا ، مصروفیت کی وجہ سے وقت کی طرف دھیان نہ دینا ؛ محنت کرنا (مخزن المحاورات).

---کی پُوچھنا سحَر کی کَہنا محاورہ.

بے تکا جواب دینا.

معشوقوں کے برعکس ہے ہر بات سحر کی
وہ شام کی پوچھیں تو یہ کہتا ہے سحر کی

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۱۵).

---کے مُردے کو/کا ، کَب تَک/کَہاں تَک ، رونے شیوَن کریں کہاوت.

۱. عمر بھر کے جھگڑے کی کہاں تک شکایت کی جائے.

دلِ سودائی موا پھنس کے تری زلفوں میں
شام کا مردہ ہے کب تک کریں شیون اس کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱).

گر نہ سمجھے کوئی تو سمجھائیں کیا
شام کے مردے کو کب تک روئیے

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۱۶). ۲. ہندو اپنے مردے کو شام کو آگ نہیں دیتے ، صبح جلاتے ہیں (نوراللغات).

---گاہ امذ.

شام کا وقت (نوراللغات). [شام + گاہ (رک)].

---گاہی صف.

شام کا. زہرہ کو ستارۂ شام گاہی اور ستارۂ صبحگاہی کہتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۲۳). [شام گاہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لینا محاورہ.

رک : شام پکڑنا.

ہاں تمنا سے ہمیں شام بھی لینی مشکل
وان یہ مقصد کوئی دن اور بھی ارماں کیجیے

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۲۲۸).

ایسے بیمار کو بچاتا ہے
وہ جو مشکل سے شام لیتا ہے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۲۲۷).

---مَنانا ف م.

۱. (ادبیات) کسی شاعر ادیب ، مفکر یا دانشور کے اعزاز میں شام کے وقت کوئی ادبی مجلس منعقد کرنا. آپ کبھی لاہور تشریف لائیں ، ہم آپ کے ساتھ شایانِ شان شام منائیں گے آپ کی مدح سرائی میں ٹھیکے پر کالم لکھوائیں گے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۵۶). ۲. تفریح کے لیے شام کے وقت گھر سے باہر کسی پُر فضا مقام پر جانا. یہ باسفورس کے کنارے چھوٹا سا فردوس ہے جہاں استنبول کے پری وش شام منانے آتے ہیں . (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۹۰).

---نَہ دیکھنا محاورہ.

شام تک زندہ نہ رہنا ، شام ہونے سے پہلے ہی مر جانا.

غل تھا کہ آرزو ہے شہادت کے تاج کی
زہرہ کا چاند شام نہ دیکھے گا آج کی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---نَہ ہونا محاورہ.

رک : شام نہ دیکھنا.

وہ دھوپ پڑے جس پہ نہ پھر شام ہو اس کو
نکلے کوئی سائے سے تو سرِشام ہو اس کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۱).

---و سَحَر (---و سح ، فت س ، ح) م ف.

ہر وقت ، ہمیشہ ؛ دونوں وقت ، سارا دن.

عشق کے دھوکے میں کٹ جاتے ہیں ہر شام و سحر
کہ وہ اب کرتے ہیں اب کرتے ہیں اب کرتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۷۰). گنگاپور کا نام مجھے پسند نہیں مگر اس کے شام و سحر میرا دل برماتے ہیں . (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۳). [شام + و (حرفِ عطف) + سحر (رک)].

---و سَحَر کَرْنا محاورہ.

حیلہ حوالہ کرنا، ٹالنا. جس سے جو جی چاہتا ہے شام و سحر کرتا ہوں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور (ترجمہ) ، ۱۲).

---و سَحَر ہونا محاورہ.

حیلہ حوالہ کیا جانا ، ٹال مٹول ہونا.

چاند سورج کی طرح پھرتے ہیں ہوں تو گھر گھر
ہم سے ملنے کے لیے شام و سحر ہوتی ہے

(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات)).

---ہونا محاورہ.

خاتمے کا وقت قریب ہونا ، آخری وقت ہونا. کہتا تھا عید تو ہوئی مگر شام ہوتے ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۲۷). نومبر ۱۸۸۸ء میں لارڈلٹن نے جب جنگِ افغانستان کی شام ہونے کو تھی سکریٹری آف اسٹیٹ کو لکھا کہ ... انڈیا میں سکہ کے مسکوک ہونے کو محدود کر دے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۶).

---ہونے آئی فقرہ.

عمر ڈھل چکی.

چونک غافل شام ہونے آئی شاد
نوجوانی جا چکی دن ڈھل گیا

(۱۸۲۸ ، سخن بیمثال ، ۲۱).

شام (۲) اسث.
۱. (آہن گری) دھات کا بنا ہوا کڑا یا حلقہ (ا پ و ، ۸ : ۹).
۲. (قفل سازی) کنجی کے مُنْھ کے گھر کا بنا ہوا پتر جو قفل کے سوراخ پر اس کی حفاظت اور مضبوطی کے لیے چڑھا دیا جاتا ہے (ا پ و ، ۷ : ۳). ۳. لکڑی یا چھڑی وغیرہ کے سروں پر چڑھایا جانیوالا لوہے یا کسی اور دھات کا چھلّے کی طرح کا خول ، بعض خول نوکدار بھی ہوتے ہیں. بلم کی ساخت ایک لمبی نوکدار شام یا بوری ہے جو لٹھ پر لگائی جاتی ہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۵). جس میں بہت نوک دار شام لگی ہوئی پہاڑ کے چڑھنے اترنے میں تیسری ٹانگ کا کام دیتی ہے.(۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۱۹۵). [س : شمیا शम्या].

---بَرْن (---فت ب ، سک ر) اسث.
(سپہ گری) ایک داؤں کا نام یا ایک گھائی. دسویں گھائی اس کا نام شام برن ہے پہلے گھائی چار کی چل کر چوکا چلیں اور بائیں ٹیک داہنی ٹیک دونوں کی برابر. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۸۲). [شام + برن (رک)].

---دار صف.
وہ لکڑی یا اوزار وغیرہ جس کے سرے پر شام لگی ہو. چوکیدار اپنا موٹا شام دار لٹھ ... کواڑوں پر آہستہ آہستہ بجاتا اور چیختا ہوا سنائی دیتا ہے. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۲۸). ٹھا کر ناہر سنگھ ساری شیریت بھول گئے اور ان کی کان سے اونچی شام دار لاٹھی ہاتھ سے چھوٹ پڑی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۱). [شام + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---گھات اسث.
(سپہ گری) ایک داؤں کا نام یا ایک گھائی ، شام برن.

بخشیں پھکیتوں کو زرِ انعام گھاتیاں
ہوں شام گھات کی جو سرشام گھاتیاں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰). [شام + گھات (رک)].

شام (۳) امذ.
کالا ، سانولا ، کرشن کا ایک لقب.

وہاں بیٹھی تھی مہ رُو شام سو ایک
زری مسند پہ تکیہ ناز کا ٹیک

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۴۷). شام کی مرلی بجائیں ، گھر گھر دہائی مچائیں ، روتوں کو ہنسائیں. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۵). [شیام (رک) کی تخفیف].

---بَرَن (---فت ب ، ر) صف مث.
سانولی رنگت والا یا والی.

گوری گوری تھی جبیں برج کی مسند کوئی نار
زلف تھی یا کوئی متھرا کی سکھی شام برن

(۱۹۱۰ ، سرور ، خمکدۂ سرور ، ۱۴۴). [شام + برن (رک)].

---وید (---ی لین) اسث.
ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں سے ایک کتاب. شام وید کے بھجن گا کے ادا کیے جاتے ہیں. (۱۹۰۹ ، ہندوستان کی موسیقی ، ۳). [س : سام وید کا بگاڑ].

شام (۴) صف.
سونگھنے والا. یہ نہیں بولا جاتا کہ وہ ذائق (چکھنے والا) یا شام (سونگھنے والا) یا لامس (چھونے والا) ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱۶۱۷). [ع].

شاما اسث.
ایک سیاہ رنگ کا خوش آواز پرندہ ، ایک صحرائی پرندہ جو ہر وقت دُم ہلاتا رہتا ہے جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے.

چل ہوائے باغ جا ، یاں سے کہ تھے آگے سو اب
گل ہی وہ گلشن میں باقی ہیں نہ وہ شامے ہیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹). کوئیے کی ٹمنی پر شاما نے بولنا شروع کیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸). کوئی نیل کنٹھ ، کوئی شاما چڑیا ، کوئی دھوبن چڑیا اڑتے اڑتے دم لینے کے لیے کسی تار پر اتر آتی. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۲۲). [س : شیاما श्यामा].

---بولی بَن کَھنکَھنایا/مَن سَنْسَنایا خالَہ جان کا کَہْنا آگے آیا کہاوت.
برے وقت کے آثار ظاہر ہونا. شاما بولی من سنسنایا ، خالہ جان کا کہنا آگے آیا یعنی برے وقت کے آثار نمایاں ہوئے. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۱).

شامّا (شد م) اسث.
شامّہ : سونگھنے کی قوت یا حس.

پہونچ کے ناک میں بو دیتی ہے پتہ اپنا
عجیب بات ہے دیتی ہے شامّا آواز

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۹۷). [شامّہ (رک) کا متبادل املا].

شاماک اسث.
انگیا ، عورتوں کا سینہ بند.

نذر کی جاں اپنی بحرِ عشق کے پیراک نے
گھاٹ پر بیڑا چڑھایا یار کی شاماک نے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۳). [ف].

شامان (۱) اسث.
رک : شاما. دھاواں ... پدّا ، کوئیل ، دہیڑ ، شامان درختوں کی شاخوں پر جھولا جھولتے نہال نہال ہو کر جھومتے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵). کوؤں ، چڑیوں ، شامان ، طوطوں وغیرہ کی تو ہم آوازیں پہچان سکتے ہیں لیکن بعض ایسی انوکھی ہیں کہ ہم رائے نہیں قائم کر سکتے کہ وہ کن کی ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، ارمان ، ۹۷). [شاما (رک) کا ایک املا].

شامان (۲) امذ.
۱. بدھ مت کا رہنما. دنیادار اپنا فرض سمجھتے تھے کہ راہبوں اور شامانوں کی سرپرستی کریں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۹۸).
۲. نیم متمدن قبائل کا کوئی فرد جو بیک وقت کاہن اور طبیب ہو اور

جادو کے زور سے بیماروں کا علاج کرے، غیبی باتوں کا پتہ چلائے اور قبیلے کی فلاح کا خیال رکھے. شاماں قبیلے کو آنے والی ممکنہ تباہی سے بھی آگہ کرتا تھا اور علاج بھی کرتا تھا. (۱۹۸۲ ، طرزیں ، ۸۳). [مقامی].

--- پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
شاماں لوگوں پر اعتقاد رکھنا. شاماں پرستی میں معبود عام طور سے اپنے ایک جداگانہ عالم میں رہتے ہیں. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن (ترجمہ) ، ۶۰). [شاماں + ف : پرست ، پرستن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شامانیت (کس ن ، فت ی) امث.
شمالی ایشیا اور شمالی یورپ کے التائی قبائل اور شمالی اور جنوبی امریکہ کے نیم متمدن قبائل کا یہ عقیدہ کہ دیوتاؤں ، راکشسوں اور اجداد کی روحوں کی غیر مرئی دنیا سے صرف شاماں ہی خودی کے عالم میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور وہی اس پر اثرانداز ہو سکتے ہیں. شامانیت کے بارے میں بہت سا مواد مختلف زبانوں میں دستیاب ہے (۱۹۸۷ ، داستانوں کی علامتی کائنات ، ۱۱). [شاماں + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شام پرتی (فت پ ، سک ر) امث.
(قانون) اس شرط پر مقدمہ لینا کہ جس میں ڈگری کا کچھ حصہ وکیل بھی لے (فرہنگ آصفیہ). [انگ : Champerty].

شامپین (سک م ، کس مج پ ، فت ی نیز ی مج) امث ؛ سہ شیمپین.
شراب کی ایک سفید شفاف قسم جو فرانس میں تیار کی جاتی ہے ، عمدہ قسم کی فرانسیسی شراب.

سر پر سفیدی آ گئی ساقی معاف رکھ
اس صبح کی بہار نہ کھو شامپین سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۰). جب کوئی لیڈی شامپین کا گلاس دیتی ہے تو اخلاقاً اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا. (۱۸۷۹ ، خیالات آزاد ، ۸۹). بھول تھا یا دل میں چبھنے والا کانٹا ، نہیں کانٹا نہیں ، یہ بھول ہے ، وہ شامپین وحدت کا لبریز گلاس تھا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۶). یہ پرتگال کی سہ آتشہ ہے ، اسے پئے تو پیر جوان ہو جائے ، یہ فرانس کا شامپین ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۳۷۸). [Champagne].

شامت (فت م) امث.
۱. پریشانی ، مصیبت ، وبال ، الجھن.

محشر کے بھی دن یار نہ دکھلائے گا دیدار
کیا کہیے کہ اس بخت کی شامت ہے قیامت

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۳۹). بوزینہ نے دل سے کہا ، اے دل دیکھی تو نے شامت غفلت کی کہ کس ورطۂ غنا ک میں پڑا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۰). اس سبب سے طائر کا لفظ بھی وبال اور شامت پر اطلاق ہونے لگا. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۸).

پالا شبِ فرقت سے پڑا عشق میں اے شوق
پھیلی مرے اعمال کی شامت مرے گھر میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۶). جب توقع پوری نہ ہوتی تو جھنجھلاتے اور شاگرد کی شامت آ جاتی. (۱۹۶۷ ، بزم خوش نفساں ، ۵۰). **۲. برائی ، خرابی ، نحوست.**

پڑی ہیں دن سیہ کرنے کوں میرے گو تری زلفیں
نہیں کم ان سیتی کچھ یہ مرے بختوں کی شامت بھی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۶).

عجب کیا ہے تری خشکی کی شامت سے جو تو زاہد
نہالِ تاک بٹھلاوے تو وہ مسواک ہو جائے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۷).

یہ وہ جگہ ہے کہ آفت پہ آفت آتی ہے
یہ وہ جگہ ہے کہ شامت پہ شامت آتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۱). مذہب کا نام بہت قربانیاں لیتا ہے، مذہب ہی تو اس ملک کی شامت ہے. (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۶۷). **۳. بدبختی ، بدنصیبی ، عذاب یا مصیبت میں مبتلا ہونے کی کیفیت.** عہد شکنی اور خلافِ وعدگی ہرگز نہ کریو کہ سزا اور شامت اس کی جلد ملتی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۱۲).

مرے سر پر جو اڑنے کا کیا قصد
مری شامت نے پر باندھے ہما کے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۰). پھر آسان کر دیا اس کے لیے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل کو پھر ... ہو گیا شامت والوں میں سے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۳ : ۱۹۷).

یہی سیہ کاریاں اگر ہیں تو نورِ صبحِ امید کیسا
یہی ہے زلفِ بتاں کا سودا تو میری شامت بھی ہے گی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۵). [ع].

---اعمال کس اضا(---فت ا ، سک ع) امث.
بداعمالیوں کا پھل ، تباہی و بربادی جو اپنے اعمال کا نتیجہ ہو ، کیے کی سزا.

کہیں سو کیا کہیں سر پر ہمارے
قیامت شامتِ اعمال لائی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۸).

شامتِ اعمال سے جلتا ہے نارِ قہر میں
تیرہ بختی اس کی ہے اس کو جہنم کا دھواں

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۹). یہاں سے ہم دونوں کے بچپن کے ساتھ کے کھیلے ہوئے ایک دوست سوار ہوئے جو ہماری شامتِ اعمال سے ... محکمۂ سائیر میں ملازم ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۵۶). جو شامتِ اعمال کہیں بول پڑتیں تو وہ بھی کھمبے سے باندھ دی جاتیں. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۶). [شامت + اعمال (رک)].

---اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) ہمارے گناہوں کی سزا نے نادر کی صورت اختیار کی ، جب کوئی آفت اپنی غفلت سے سر پر آ جائے تو یہ مقولہ دہراتے ہیں (جامع الامثال).

--- آ جانا محاورہ.
مصیبت یا آفت میں مبتلا ہو جانا ، کم بختی آ جانا.

کچھ شامتیں آپ کی نہ آ جائیں
سورت یہ نہ اپنی آپ اترائیں
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۶۰).
جا کر اس بزم میں آ جاتی ہے شامت کیسی
میرے اللہ نے رکھ لی مری عزت کیسی
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۵). جب کسی کی شامت آ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ نحوست نے زور کیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳). خلاصہ ، گیس پیپر یا اشاقی کتاب برآمد ہو جاتی تھی تو اسے استاد اپنی توہین سمجھتا تھا اور طالب علم کی جو شامت آ جاتی تھی وہ ایک الگ بات تھی. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷).

---آنا محاورہ.
بدبختی اور خرابی کے آثار ظاہر ہونا ، بُرے دن آنا ، مصیبت کا دور دورہ ہونا.
ہر کہیں کہتا ہے قصہ تو جو زلفِ یار کا
کیا دلِ ناداں تری آئی ہے شامت ان دنوں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۹۳). دیکھئے یہ قہر کس پر ٹوٹتا ہے کس کی شامت آتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۵۲). شوہر کی کیا شامت آئی ہے کہ حرفِ شکایت زبان پر لائے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر، ۲۸۶). میرے کو بولتا کہ میں بھی اس کے ساتھ آؤں ، میری شامت آئی ہے کیا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۲۲۱).

---بُلانا / بُلوانا محاورہ.
مُصیبت مول لینا ، بدبختی کو دعوت دینا. جس قسمت نے کہ ایسا عمدہ اور زریں زین کا گھوڑا دلوا دیا ، اسی قسمت نے مجھے میرے ملک سے نکلا اب میں نہیں چاہتا کہ یہیں رہ کر اپنی شامت بلواؤں. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۶۰).

---بھُگتنا محاورہ.
مُصیبت برداشت کرنا ، سزا بھگتنا. مگر مبتلا کو تو اپنے اعمال کی شامت بھگتنی تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۷).

---پھیلنا محاورہ.
بدبختی کا چھا جانا ، نحوست طاری ہونا.
بالا شبِ فرقت سے پڑا عشق میں اے شوق
پھیلی مرے اعمال کی شامت مرے گھر میں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۶).

---جو آئی / آئے فقرہ.
جو شامت آئے ، کم بختی آئی ، بُرا وقت آیا.
گدا سمجھ کے وہ چپ تھا ، مری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم ، میں نے پاسباں کے لیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۶). بھارت کی جو شامت آئی تو اس نے پاکستان کا رُخ کیا. (۱۹۶۶ ، نقش ، (جنگ نمبر) ، کراچی ، ۳۹).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
بدبختی میں مُبتلا کرنا ، مُصیبت میں پھنسانا.
دکھلائی برے دنوں نے شامت
سردی کی رہی نہ کچھ علامت
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲۶).

---زَدگی (---فت ز ، د) امث.
نحوست ادبار ، بُرا زمانہ. لارڈ ہارڈنگ نے اس شامت زدگی کو دور کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۱۱). [شامت زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
بدنصیب ، کم بخت ، مُصیبت کا مارا.
بے وجہ یہ دل زلفِ گرہ گیر میں اُلجھا
دیوانۂ شامت زدہ زنجیر میں اُلجھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۹۹). ان کی رائے متین میں تعلیم کا تجربہ غلط اور اس کا نتیجہ منحوس و شامت زدہ ہوا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۹۵).
شامت زدہ ہے کھانے کا تو کوڑے دیکھیو
حاضر ہو ، کونی ہے! ابے آخور ، لو سنو
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۰۱). [شامت + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

---زَدی (---فت ز) صف مث.
شامت زدہ (رک) کی تانیث ، شامت زدگی. اے بہن اس سہرخ حرام زادی کی قضا آئی ہے شامت زدی نے ملازمان شہنشاہ کے ساتھ بغاوت اختیار کی ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۰). کہیں امیر کی شامت زدی سے اَن‌بن ہوگئی تھی. (۱۹۱۵ ، سجادحسین ، احمق الذین ، ۲۲). [شامت + ف : زدہ (بحذف ہ)، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ تانیث ، بقاعدۂ اردو].

---سَر پَر منڈلانا محاورہ.
نحوست ، ادبار ، مُصیبت کا چھانا ، بدبختی کے آثار نمایاں ہونا.
پھر خیر کہاں جب آ گیا شر
منڈلاتی تھیں شامتیں سروں پر
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۱۹).

---سَوار ہونا محاورہ.
بُرے دن آنا ، ادبار و نحوست میں مبتلا ہو جانا. تم پر کچھ ایسی شامت سوار تھی کہ تم خیرخواہی کو بھی (اپنا) دوست نہیں سمجھتے تھے. (۱۸۹۵ ، قرآن مجید (ترجمہ)، نذیر احمد ، ۲۱۶). غصہ اپنوں پر آتا ہے ان پر یہ کیا شامت سوار ہے کہ آسمانوں کے ہوتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور گرتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۵۳).

---کا سَر پَر کھیلنا محاورہ.
ادبار یا بد اقبالی یا مُصیبت کا سر پر آنا ، بُرے دن آنا(ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

---کا گھیرنا محاورہ.
شامت آنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا مارا صف مذ (مث : شامت کی ماری).
بدبخت ، بدنصیب ، خراب حال ، آفت زدہ.

تری زلفوں کو چھیڑا ہو گا جس شامت کے مارے نے
یقیں ہے اے بتِ کافر اسے سودا ہوا ہو گا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۰).

پھنسائی جان زلفوں میں کھلایا سانپ ہاتھوں میں
خطا آفت کے ماروں کی گنہ شامت کے ماروں کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۱). اگر شامت کا مارا اہلِ زبان ایسے مصنفین و موجدین زبان کے گھیرے میں جا کے نکو بن گیا ... تو اس کا صبر معزز ہمعصر مدینہ کی جان پر پڑے گا . (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۶ : ۵). ادیب بےچارا شامت کا مارا اپنی ٹوٹی پھوٹی شخصیت کے تلے اپنی ذات کا بوجھ بھی اٹھائے پھرتا ہے. (۱۹۶۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۵۷).

---کَبھ کے نَہیں آتی کہاوت.
مصیبت یا آفت یکایک نازل ہو جاتی ہے (مہذب اللغات).

---کی مار امث.
قسمت کی خرابی ، بدنصیبی ، کم بختی.

دل سے کیا چھوٹے خیالِ زلف ہے شامت کی مار
لکھی ہے اس کی تو قسمت میں پریشانی کچھ اور

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۸). آپ بدھنی لے کر پیشاب کو گئی شامت کی مار کہاں جانے مفلسی میں آٹا گیلا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۲).

---کے دِن امذ.
مصیبت کا زمانہ ، برے دن.

الٰہیٰ خیر پھر آنکھوں کے آگے شامِ گیسو ہے
مری شامت کے دن میری بری مت بن کے آتے ہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۵۸).

---گھیرا (---ی مج) صف مذ.
رک : **شامت زدہ.** شامت گھیرے ننھوا نے کئی بال نوچ کر سامنے رکھ دیئے اور کہا ان میں سے جو پسند ہو رکھ لو. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۶۳). [شامت + گھیرا (رک)].

---لانا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، نحوست و ادبار کو دعوت دینا.

مقصد کو حیات کے بھلایا
اپنی شامت یہ آپ لایا

(۱۹۴۴ ، عروس فطرت ، ۶۷).

---مارا صف مذ.
کم بخت ، بدنصیب ، مصیبت میں گرفتار.

زلف کا پیچ جو وہ کانِ ملاحت مارے
ہوں گرفتارِ بلا سیکڑوں شامت مارے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۱). [شامت + مارا (رک)].

---ماری صف مث.
شامت مارا (رک) کی تانیث. چار روپے مہینہ ایسا بہت نہ تھا ، مجھ شامت ماری نے ہاں کرلی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۹). [شامت + مارا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---میں پَھنْسنا محاورہ.
آفت میں مبتلا ہونا ، مصیبت میں گرفتار ہونا (مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
قسمت کی خرابی ہونا ، کم بختی ہونا.

شامت ہے کیا کہ شیخ سے کوئی ملے کہ واں
روزہ وبالِ جان ہے سدا یا نماز ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶).

سبھوں سے ملتا ہے وہ شوخ مجھ سے ہے بیزار
یہ اور کچھ نہیں طالع کی میرے شامت ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۸۲).

اٹھ جاتے ہیں پہلو سے وہ بجتے ہی گجر کے
آتی ہے سحر ، ہوتی ہے شامت مرے دل کی

(۱۸۷۵ ، آئینۂ ناظرین ، ۱۸۷).

شامَتی (سک نیز فت م) صف.
شامت زدہ ، بدنصیب ، کم بخت ، شامت کا مارا. میں کہتی تھی موئے شامتی غارت گئے سے کہ عیاروں سے لڑنے نہ جا . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۳۶).

چل چخے دور ہو ، نگوڑے نکل
شامتی ، نامراد ، بے اوسان

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۸۴). [شامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شامَتیں آنا/آ جانا محاورہ.
رک : شامت آ جانا/آنا.

کچھ شامتیں آپ کی نہ آ جائیں
صورت یہ نہ اپنی آپ اترائیں

(۱۸۷۱ ، دربانِ تعشق ، ۶۰). سنگپاش نے آواز دی کہ او بدخو کیا بیہودہ بکتا ہے ، کیوں شامتیں آئی ہیں. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۱۶۶).

شامِخ (کس م) صف.
بلند ، اونچا ؛ متکبر ، مغرور. شعرائے آفاق و صاحبِ فکر شامخ ... نے نہایت دلسوزی و جانکاہی اور غایت فکر کو عرق ریزی سے تحریر فرمائے. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۳).

کلی حیا میں ، نزاکت میں پنکھڑی گل کی
یہ پیش کو وغا ، طودِ شامخ و ابہم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۹). [ع].

شام دان امذ.
(آہن گری) لوہے اور دیگر دھات کی اشیا کی گھڑائی کا لہا ، نہائی۔ یہ چوکور اور چپٹی ہوتی ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۹). [سندان (رک) کا بگاڑ].

شامِل (کس م) صف.
۱. محیط ، پھیلا ہوا ، گھیرے ہوئے ، چھایا ہوا.

رات دن تجھ جمال روشن سوں
فضل پروردگار شامل ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۸).
لو کے ساتھ اب آتا ہے بھبھے یوں رونا
باد و باراں کبھی جس طور سے شامل آئے
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳۶). اس لیے بسبب اپنے مفہوم عام ہونے کے چرند و پرند دونوں کو شامل ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۲). وہ قضیہ جس کا موضوع کل کو شامل ہو اور جس میں حکم کا تعین ہر ایک فرد پر ہو. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۰). جو عقلی اور عملی زندگی کے تمام مطالب و معانی کو شامل ہے. (۱۹۵۳ ، حکماء اسلام ، ۱ : ۶۰). ۲. **شریک ، ساتھ ، اکٹھا ، ملا ہوا ، یکجا.**
سو سہار بھی ان میں شامل اتھا
کہ سب عاشقاں میں وہ کامل اتھا
(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۵).
کنور کو سہاراج تب ساتھ لے
چھنوں یار کنور کے شامل چلے
(۱۷۵۲ ، قصہ کام روپ و کلاکام ، ۱۶). دھویں کے شامل کچھ دھنیت بھی ہے تو وہ سبب سے گرمی کے ... حرکت سخت کے مشتعل ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۳).
حرملہ بھی جو اسی غول کے شامل آیا
ناوک اندازوں سے ہنستا ہوا جاہل آیا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۹۶).
ہم نے مانی تجزیہ عنصر محبت کا کیا
عنصر کاہش ہے اس کم بخت میں شامل بہت
(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۴۷). میرے لیٹر بکس میں کوئی پرچہ ڈال گیا کہ ہولی پارٹی میں شامل ہونا ہے تو چندہ بھیج دیجئے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۶). [ع : (ش م ل)].

---حال کس اضا ، امذ ؛ م ف.
۱. **ہر امر اور ہر حالت میں ساتھ.**
اللہ کی اگر جو مدد شامل حال ہے
دیباچۂ کتاب کا دل موں خیال ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹).
ہو جشن عید مبارک تجھے شہا ہر سال
خدا کا فضل سدا رہوے تیرے شامل حال
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۵). خدا کارساز ہے آپ کا چچا بزرگ ابو طالب ایک بڑا کنبہ پرور شخص تھا اس نے نہ صرف بچہ کی بچپن ہی میں پرورش کی بلکہ جوانی میں بھی پورا پورا ساتھ دیا اور بڑھاپے تک برابر شامل حال رہا. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۷). ۲. **مل کر ، باہم ؛ ساجھے میں ، شراکت میں** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).
[شامل + حال (رک)].

---حال رہنا محاورہ.
رک : **شامل حال ہونا.** حکیم صاحب کی ہمت افزائیاں ، عنایتیں میرے بھی شامل حال رہی ہیں. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۶).

---حال ہونا محاورہ.
شریک ہونا ، ملنا.
اللہ کی اگر جو مدد شامل حال ہے
دیباچۂ کتاب کا دل موں خیال ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹). بے نیاز کی ذات غفور رحیم ہے فضل خدا تیرے بھی شامل حال ہو گا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۳). تیرے دیوتا ننّا کی مہربانیاں تیرے شامل حال ہوں. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۳۹).

---کرلینا/کرنا محاورہ.
۱. **ملانا ، شریک کرنا.**
خوبیِ قسمت تو دیکھو عاشقوں کے کن کے نام
مجھ کو بھی اغیار میں اس شوخ نے شامل کیا
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۲۰). کھمان راسا کی تدوین میں بالآخر اس کو شامل کر لیا گیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۲۸). ۲. **پیوند کرنا ، لگانا ، وصل کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
۱. **ملنا ، شریک ہونا ؛ داخل ہونا ؛ محیط ہونا.**
اب تو مرتا تھا تغافل میں قسم تیری سجن
مہربانی تک بھلے وقت آئے کہ شامل ہوئی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۱).
کیومرث کے فتح شامل ہوئی
تمنائے دل اس کی حاصل ہوئی
(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۱۲). عوام کی عورتوں کے حفظ و آبرو کی خاطر شامل ہو جانے سے یہ جلوس ایک انبوہ کثیر ہو گیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۸). ۲. **گھیرے میں لینا ؛ چھا جانا ، منطبق ہونا ؛ لاگو ہونا.** جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۹۲). ۳. **حصہ لینا ، ساجھی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

شاملات (کس م) صف.
۱. (ا) **وہ زمین جو بہت سے لوگوں میں مشترک ہو یا جس کے کئی حصہ دار ہوں ، جائیداد غیر تقسیم شدہ ، گانو کی مشترکہ اراضی.** اہل پانی پت سے معلوم ہوا کہ یہ زمین لاوارث ہے بجز ذات پروردگار کے کوئی اس کا والی نہیں مگر یہاں شاملات طرف افغاناں کہلاتی ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳۴). (اا) **مضافات ، وہ علاقہ جو کسی آبادی سے ملحق ہو.** آس پاس کے دیہات ایک زمانے میں شہر قدیم کے محلوں اور شاملات میں تھے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۱). اس شہر کو شاملات کہا جاتا تھا کہ ریاست جے پور اور جودھپور کی سرحد پر واقع تھا. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۹). ۲. **کسی چیز کے اجزا یا وہ شے جو کسی کے اجزا میں شریک ہو.** سو روپیہ جو آپ کے بھائی صاحب نے دینے کہے تھے ... وہ سیالکوٹ کے چندے کی شاملات میں آویں گے. (۱۸۹۴ ، مکتوبات سرسید ، ۳۲۴). اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ رومال جرابیں سلیپر وغیرہ وغیرہ شاملات لباس سے ہیں. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۵۸).

۳. **(سپہ گری) طرفین کا وار کے بدلے وار اور بچاؤ کے بدلے بچاؤ کرنے کا عمل.** شاملات ، اس کو دوہری کھائی بھی کہتے ہیں یعنی جب طرفین سے ضرب کے مقابل ضرب اور روک کے مقابل روک برابر جاری رہے. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۷). [شامل + ات ، لاحقۂ جمع].

---پٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(کاشت کاری) **گانو کی مشترکہ پٹی ، پورے گانو کا کوئی حصّہ** (ا پ و ، ۶ : ۸۱). [شاملات + پٹی (رک)].

---دِہ کس اضا(---فت د) امث.
آبادی کی وہ مشترکہ زمین جو مفادِ عامّہ میں مستعمل ہو. ملکیت شاملات دہ کے متعلق... اس حدیث کا ذکر میں نے مضمون اجتہاد میں بھی کیا ہے. (۱۹۲۶ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۵۲). (پٹواری کی زبان میں) شاملات دہ بن جاتا ہے یعنی جس نے چاہا ، بڑھ کر ہاتھ میں اٹھا لیا. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۱۶۴). [شاملات + دہ (رک)].

---میں م ف.
اکٹھا ، یک جا ، مشترکہ ، کسی کام میں چند چیزوں یا لوگوں کے شریک ہو جانے یا مل کر اسے مکمل کرنے کا عمل. ایسے جرائم کی بابت فرد قرارداد جرم اور تجویز مقدمۂ شاملات میں ہو. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری ، ۱۰۰).

شامِلاتی (کس م) صف.
مشترکہ (نوراللغات). [شاملات + ی ، لاحقۂ نسبت].

شامِلَہ (کس م ، فت ل) صف.
شامل (رک) کی تانیث. خداوندِ ذوالجلال نے اپنی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ شاملہ سے انسان کو پیدا کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۰۹). اللہ تعالیٰ... نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ شاملہ سے انسان کو زندگی دی ہے. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۳۲). [شامل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شامو شام / شاموں شام م ف.
رات ہونے سے پہلے ہی ، غروبِ آفتاب کے قبل ہی ، سورج ڈوبنے سے پہلے ہی. اتفاق سے ہریالی پڑی بیمار ، شاموں شام سر دھویا سردی کھائی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۰). ماما نے کہا میاں کل شامو شام اس گھر میں کوئی آکر رہا ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۲). ہم نے کہا تھا کہ دن رہے سے آنا مگر تم وہی شامو شام آئے . (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۵).

شامَہ (فت م) امث ؛ امذ.
رک : شاما . چاہتا تھا کہ گھر چلوں کہ پیپل کے بے برگ درخت پر ایک شامہ نے نغمۂ حمد شروع کیا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۰). [شاما (رک) کا متبادل املا].

شامّہ (۱) (شد م بفت) امث.
سونگھنے کی قوت ، وہ حس جس کے ذریعے بو کا احساس ہو.

دوانہ ہوں میں اربابِ جہاں کی حسِ شامّہ کا
کہ جیسا عنبر ان کے روبرو ویسا ہی سرگیں ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۰). قوائے مدرکۂ انسانی بھی سات ہیں، باصرہ ، سامعہ ، شامّہ ، ذائقہ، لامسہ ، واہمہ ... عاقلہ. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۶).

قوتِ باصرہ و شامہ تم کو ہو نوید
باغ کی مدح میں گل کھلتے ہیں گلشن گلشن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷) عورت کی قوتِ شامہ سے یہ امر باہر ہے کہ وہ ایک خاص فاصلے سے عطر لیمو کی خوشبو محسوس کر سکے (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت (ترجمہ) ۳۴). سانس کی خوشبو سے راجہ کا شامہ معطر ہوا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷). [ف].

---پَیما (---ی لین) امذ.
قوتِ شامّہ ناپنے کا آلہ . اس قسم کی پیمائشوں کے لیے شامہ پیما استعمال ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۱). [شامہ + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا ، تولنا].

شامّہ (۲) (شد م بفت) امذ.
(طب) عنبر کی ایک قسم ، مشک کا ایک اہم عُنصر. عنبر اشہب قسمِ اعلیٰ جس کا ایک شامہ پانچ ہزار قیمت پاتا ہے. (۱۹۲۷ ، اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور ، اگست، ۷۹).[شمّہ (رک) کا اشباع].

شامی (۱) صف.
۱. **ملک شام کا رہنے والا یا رہنے والی.**

اماماں تھے منگے قولاں سو شامی شومی کافر
ہونے بے قول تو ان تیں خدا دوزخ بنایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵۶).

تمہارا عارضِ روشن حلب میں ساغر دے
کریں گے زلف میں شامی نہ جستجوئے کباب

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۶۶) . عرب ان اٹھائیس منازل میں سے چودہ کو شامی اور چودہ کو یمانی کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۹).

حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۵). دورِ حاضر کے شامی موسیقار بلند ضربوں کے لیے دایاں اور مدھم کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۱۵).
۲. **ملکِ شام کی زبان.** ان تصانیف کی اشاعت کا طریقہ یہ ہوا کہ اول سنسکرت یا پراکرت سے فارسی میں آئیں، فارسی سے عربی میں آئیں ... عربی سے شامی و ایرانی میں. (۱۹۲۳ ، نگار ، مارچ ، ۱۷۴). [شام (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نِسبت].

شامی (۲) امذ.
رک : شامی کباب.

حسینی وہ کباب ، اعلیٰ و جامی
ہوئے مردود جس کے آگے شامی

(۱۷۸۳ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۲۷۲).

تھے کباب ایسے حسینی نامور
کھائے جس کے رشک سے شامی جگر
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۸). آلو کے بڑے ہیں کہ شامی کو ہرے بٹھاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۱۵). اس نے صرف ایک پلیٹ ، شامی اور چائے پر گزارہ کرنے کا تہیّہ کیا تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۷). [مقامی].

---کَباب/ کَواب (---فت ک) امذ.
مسالہ اور دال وغیرہ ملا کر اور ابال کر پیسے ہوئے قیمے کی ٹکیا جسے کسی روغن میں تلا جاتا ہے. شامی کبابوں کا مزہ صبح تک منہ سے نہیں جاتا تھا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۶). میں نے اس سے کہا کہ «ایک ذرا سیدھی طرف جھک جا» یہ شاید بھوک ہو گی کہنی کیا ہے «شامی کواب» ... اور کہنے لگی پھلی کے؟ ہاں کھا لوں گی. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۱۸). (بکری کا) گوشت ... بہترین گوشت ہے .. سادہ قورمہ ... کوفتے، شامی کباب ، سیخ کباب اور طرح طرح پر استعمال ہوتا ہے . (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۱۲۳).[شامی + کباب/ کواب (رک)].

شامی(۳) امذ.
(کاشتکاری) کھیت کا شریک ، شاملات کا حصہ دار ، بعض مقام پر شمالی کہتے ہیں (ا پ و ، ۶ : ۸۱). [مقامی].

شامّی (شد م) صف.
شامّہ (رک) سے منسوب. شامّی حسی اعضا، یہ کسی کیمیاوی شے سے نکلتے ہوئے روح یا بھاپ سے اثر پکڑتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۵۳). [ف].

---عَصَب (---فت ع ، ص) امث.
پہلی دماغی عصب شامی عصب کہلاتی ہے یہ شامی فص کے سرے سے نکلتی ہے (معیاری حیوانیات ، ۱ : ۹۶). [شامّی + عصب (رک)].

شامْیاں (سک م) امذ (قدیم).
رک : شامیانہ.
چتر زر رکھتے تھے جو شاہِ زماں بالائے سر
خاک جائے تخت ، گردوں شامیاں بالائے سر
(۱۸۵۰ ،گویا، سراپا سخن ، ۱۰).[شامیانہ (رک)کا قدیم املا].

شامْیانا/ شامْیانَہ (سک م / فت ن) امذ.
۱. دھوپ ، اوس یا دیگر فضائی اثرات سے بچاؤ کرنے والا ، خصوصاً بانسوں رسیوں وغیرہ کے ذریعے اوپر تانا ہوا کپڑا ، کپڑے کا سائبان جو چاروں طرف سے کھلا ہوا بارہ‌دری کی وضع کا ہوتا ہے ، کپڑے کا سایہ بان ؛ آسمانہ.
شامیانہ بھی نہیں قبر پر ان کے پسِ مرگ
تیرے مارے ہوئے اے چرخِ کہن جتنے ہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۶۱). خضر خاں کے سر پر چتر لعل جو مثل سایہ بان ... تھا شامیانہ کیا گیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۳). آدھی بارات کو شامیانے کے نیچے اور آدھی بارات کو ایک بہت بڑے سجے سجائے ڈرائنگ روم میں لایا جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، ماس اور مٹی ، ۱۳۱). **۲. پتوں کے گچھے جو درختوں کے تاجوں سے بنتے ہیں** (تربیت جنگلات ، ۴). [شامی + انہ ، لاحقۂ نسبت].

---اُٹھانا محاورہ.
سائبان دُور کرنا ، شامیانہ ہٹا دینا. کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی ، اوپر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اٹھا دیا گیا. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳۱).

---بَرگ کس اضا(---فت ب ، سک ر) امذ.
درخت کی چھتری ، یعنی پتّے کا شامیانہ. طویل اور صاف تنے حاصل کرنے کے لیے اس وقت تک کہ درخت اپنی نشو و نمائے طولانی حاصل نہ کر لیں شامیانۂ برگ کو زیادہ چھدرا نہ ہونے دینا چاہیے (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۱۶).[شامیانہ + برگ (رک)].

---تاننا محاورہ ؛ ف م.
رک : شامیانہ لگانا.
عازمِ گلگشت وہ میکش ہے کیا جو آسماں
تانتا ہے شامیانہ ابر کا گلزار پر
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۱).
کچھ فکرِ سائبانِ تربت بھی تو نے کی ہے
منعم جو شامیانہ تو گھر میں تانتا ہے
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۳۰۶).

---کِھچْوانا محاورہ.
شامیانہ تنوانا ، شامیانہ لگوانا. کرسیوں کی ایک لین تو اس مقام پر لگائی اور اس پر ایک شامیانہ بھی جس سے دھوپ کی روک ہو کھچوا دیا. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۲).

---لَگانا محاورہ.
(عموماً کسی تقریب کے موقع پر) شامیانے کو بانسوں اور رسیوں کے ذریعے تان کر قابلِ استعمال بنانا.
واسطے سایے کے حافظ خیمۂ گردوں ہے بس
قبر پر میری لگانا شامیانہ کیا ضرور
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۳۱).

شاں امث.
ہوا کے تیز چلنے کی آواز ، ہوا میں کسی چیز کے تیزی سے گزرنے کی آواز. چڑیوں کا ایک غول آیا اور شاں کی آواز کے ساتھ کھڑکی کے پاس سے گزر کر اوپر اٹھ گیا . (۱۹۶۹ ، کپاس کا پھول ، ۲۷۲). [حکایت الصوت].

---شاں امث.
شاں (رک) کی تکرار. پانی کی تلاش میں نکلتے تو نلکے «شاں شاں» کی صدائیں بلند کر کے خود شدت پیاس سے نڈھال ہونے کا اعلان کرتے. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۳۴). [رک : شاں + شاں].

شان (۱) امث ؛ امذ (قدیم).
۱. **قدرت . طاقت.**

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۷). حق تعالیٰ جلّ شانہ کی شان ایسی نہیں کہ سوا اس کے کوئی اسے پہچان سکے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲). ۲. **وقار . توقیر.** مدرسے کی شان اچھی ہے مگر طرزِ تعلیم ترمیم کے قابل ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۲۸) . ۳. **آن بان ؛ سج دھج ، شان و شوکت ، ٹھاٹھ باٹ.**

ادب سے پوچھا جا کے دیوان سے
کدھر جانا ہو گا ایسی شان سے

(۱۷۵۶ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ۶۲). ایک بارہ سنگھے نے چشمۂ آب میں اپنا عکس دیکھا تو اپنے سینگوں کی شان اور خوبصورتی دیکھ کر بہت خوش ہوا. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۱۷).

کس شان سے سناتے ہیں وہ مجھ کو گالیاں
نواب تو بھی چل کے ذرا اقتدار دیکھ

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۷). استانی جی اس شان کی عورت کہ کبھی ناک پہ مکھی نہ بیٹھنے دی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۰۳). ۴. **مرتبہ ، عظمت ، قدر و منزلت ، شکوہ.**

حق کے نام سوں جن کوں شان
وہ ہی سر سلطاناں سلطان

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۸۸).

وے بولتے کھول شیخ کا شان
کیا پوجتے ہم بڑے سو پاشان

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵).

حاملانِ عرشِ اعلیٰ کے یہاں اُوڑتے ہیں ہوش
عرشِ اعلیٰ سے کہیں بالا ہے شانِ کوئے دوست

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۳).

سکندر کو شانِ کئی تو نے بخشی
کلمبس کو دنیا نئی تو نے بخشی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۸۵).

کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(۱۹۱۲ ، بانگِ درا ، ۲۲۲). آپ سے گزارش ہے کہ شانِ ماضی کے جذبات سے لطف اندوز ہونے کے بجائے پندرھویں صدی کے متعلق میرے تردّد آمیز افکار کو سننے کی زحمت گوارا فرمائیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۶۶). ۵. **غرور و تمکنت ، دبدبہ ، رعب.**

جس کو یوں جانیے کہ فدوی ہے
اس سے لازم نہیں ہے شان میاں

(۱۷۷۳ ، فدوی ، انتخاب فدوی ، ۲۶).

اسی کرّوفر سے اسی شان سے
بڑھے جب کہ باڑی کے میدان سے

(۱۸۸۷ ، صیدیہ ، ۱۳۲). بنو تمیم کے وفود بڑی شوکت و شان سے آئے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵). ۶. **رونق ؛ بہار ؛ چہل پہل.**

اس زمانے میں بڑائی عید اب کیوں نا کرے
کہ نہیں دیکھے ہیں جم جمشید اے شان عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۷).

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
ہوریں پہلے اڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۲۸). ۷. **انداز ، طرز ، وضع.**

سجی جن لہے توں نہ انسان ہے
نہ انسان کی تجھ میں کچھ شان ہے

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۲). کاغذ کی کہنگی یا خط کی شان سے کتابت کا ٹھیک زمانہ متعین ہو سکتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۷۰). ۸. **فطرت ، عادت ، مزاج.** قابلِ سہو و خطا ہونا انسان کی شان سے ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳). اس کی شان سے یہ ہے کہ زود اعتقاد اور سریع التصدیق ہو. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۷۷) رطوبات کو خشک کرنے والی معجونیں جن میں گرمی پیدا کرنے کی شان نہ ہو کہلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۹). ۹. **امر عظیم ، کارِ بزرگ ، بڑی مہم.** کودک کو شانِ عظیم درپیش ہے اور عنقریب بہ معارج سروری اور مدارجِ نیک اختری ترقی کرے گا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ۲ : ۳۸). ۱۰. **محلِ استعمال ، موقع کے مطابق استعمال کرنا.** کوئی ذخیرہ مثلوں اور شان امثال کا ملے تو بڑا کام نکلے. (۱۸۹۲ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۱۷۱). [ع].

--- اَحَدِیَّت کس اضا (--- فت ا ، سک ح ، کس د ، شد ی بفت) امث.
یکتائی کی آن بان ، یکتائی. کلمۂ طیب کے بعد رسالت میں بھی شانِ احدیت کا پرتو آ گیا. (۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۴۵). [شان + احدیت (رک)].

--- اِستِغنا کس اضا (--- کس ا ، سک س ، کس ت ، سک غ) امث.
بے نیازی اور بے پروائی کی حالت.

کہیں دنیا میں ایسی شانِ استغنا نہیں دیکھی
بتوں کی بے نیازی ہے مقام اللہ اکبر کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵). ان میں پہنتے اور اوڑھنے کی طرف سے ایک شانِ استغنا پائی جاتی تھی. (۱۹۸۴ ، حیاتِ مستعار ، ۴۰). [شان + استغنا (رک)].

--- اِلٰہی کس اضا (--- کس ا ، ل بمد) امث. رک : **شانِ خدا.**

جمالِ گل رخاں دیکھو گلستانِ الٰہی ہے
جدا ہے رنگ ہر گل کا عجب شانِ الٰہی ہے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۸۶). [شان + الٰہی (رک)].

--- اِیزَدی کس اضا (--- ی مع ، فت ز) امث.
خدا کی قدرت و طاقت. شانِ ایزدی کہ ستادھو صاحب کو بھی کسی

مولوی نما عامل کی ضرورت تھی. (۱۹۳۲ ، سلک الدرر ، ۱۰۹).
[شان + ایزدی (رک)].

---بَرَسْنا محاورہ.
رعب و دبدبہ ظاہر ہونا ، سج دھج نمایاں ہونا.

کس کی محفل میں یہ ہوئی عزت
کیا برستی ہے شان دشمن پر

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۷).

---بڑھانا محاورہ.
عزت افزائی کرنا ، وقعت بڑھانا.

لایا بعد فتح جب ایمان او
کیوں بڑھایا دیکھ اس کی شان او

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۹). خدا بندے کی جو جو شان بڑھاتا جائے بندے کا فرض ہے کہ اس کے آگے سر جھکاتا جائے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۶).

---بڑھنا محاورہ.
عزت بڑھنا ، وقعت بڑھنا.

ڈھلی سانچے میں ڈھل کر ان کی جوانی
بڑھی اور بھی تھی جو شان اول اول

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۳).

---بے نیازی کس اضا(---کس ن) امث.
بے رخی کی ادا ؛ شان استغنا.

انہیں ملی نہ کبھی التفات کی فرصت
وفا کا خون ہوا شانِ بے نیازی سے

(۱۹۲۲ ، انجم کدہ ، ۵۵) . کسی سرفروش شمشیر زن کی طرح شانِ بے نیازی سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کر دیا. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۸۱). [شان + بے (حرفِ نفی) + نیاز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پانا محاورہ.
انداز پانا ؛ خاصیت پائی جانا.

میں نے بلائیں لیں شبِ فرقت کی بار بار
پائی جو شان کچھ تری زلفِ سیاہ کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۵).

---تَوّابی کس صف(---فت ت ، شد و) امث.
بخشش دینے کی قدرت ، خیرات دینے کی مقدرت. اللہ تعالیٰ کی شانِ توابی ، ستاری ، غفاری اور بے نیازی کا سہارا لے کر ان تمام جرائم کا اقرار کرتا ہوں جن کا مجھے علم ہے اور جن کا مجھے علم نہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹). [شان + تواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹپکنا محاورہ.
جاہ و جلال ظاہر ہونا. بعض (الفاظ) سے جلالت اور شان ٹپکتی ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۸).

---جانا محاورہ.
بے عزتی ہونا ، ذلت ہونا ، رسوائی ہونا ، ذلیل ہونا ، رتبہ گھٹنا.

وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگیں
اس میں کیا تیری شان جاتی ہے

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)).

مجکو ذلت نہ دیجیے سر بزم
سوچیے کس کی شان جاتی ہے

(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۱۲۲).

---جَمانا محاورہ.
اکڑنا ، رعب و دبدبہ دکھانا ، آن بان ظاہر کرنا.

دستار پہ کل طرّہ کیا شان جماتا ہے
کلگا بھی ادھر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸). بیوی کی کمائی کھاتا ہے بیوی کی کمائی پر شان جماتا ہے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۳۹).

---چوٹّا صف مذ.
۱. **دوسرے کی طرز اور انداز اڑانے والا شخص** (مہذب اللغات).
۲. **دماغ چوٹا ، متکبر اور مغرور آدمی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).
۳. **دوسرے کے لباس اور وضع قطع کی نقل کرنے والا** (پلیٹس).
[شان + چوٹّا (رک)].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) امث.
خدا کی قدرت. اے تیری قدرت خوجی اور عورتیں ان پر ریجھیں شانِ خدا خوجی تماشا بن گئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۲۳).

ذکر محشر پہ یہ فرماتے ہیں مجھ سے منکر
آپ بھی شانِ خدا قابلِ فریاد ہوئے

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۰۳). [شان + خدا (رک)].

---خَط کس اضا(---فت خ) امث.
تحریر یعنی خط کا انداز ، روشِ خط.

مدعا کاتبِ قدرت کو تکلف سے نہیں
خطِ تقدیر میں شانِ خطِ گلزار نہ ہو

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)). اُن کی شانِ خط سے جو اسی مجموعہ میں ہے ظاہر ہوگی. (۱۹۵۳ ، دیوان صفی (مقدمہ)، ۶). [شان + خط (رک)].

---دار صف ؛ رک شاندار.
۱. **عالی شان ، بہت بڑا ؛ آراستہ و پیراستہ ، خوشنما ؛ عظیم ؛ قیمتی.** دوسری اسکیم یہ آتی ہے کہ ایک شان دار سنیما تعمیر کیا جائے. (۱۹۶۱ ، سود ، ۹۸). شاندار ہوٹل میں ٹھہرنے کے باوجود میرا سیاہ فام جسم سفید رنگ انسانوں کے ہجوم میں تنہا تھا. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۸۷). ۲. **وجیہہ ، ذی وجاہت.** ایک شان دار جثہ یا ایک البیلی چال ڈھال انتہائی درجے کے وحشیانہ اور بھونڈے لباس سے بھی چھپائے نہیں چھپ سکتی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۳). [شان + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث ؛ ~ شانداری.
عظمت ، رعب و دبدبہ ، سج دھج ، شان و شوکت. اس کی شانداری ایسی ہو جیسے اس کے بیل کے پہلوٹھے کی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۸۲۷). شہر درونا کے میدان میں دونوں فوجوں میں لڑائی ہوئی اور صلیب کی شانداری نے رومیوں کو فاش شکست دی. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳۱). [شان دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---داری دِکھانا محاورہ.
شان و شوکت کا مظاہرہ کرنا. عشائے ربانی میں شانداری دکھانے کی غرض سے سونے چاندی کے برتن فراہم کر لئے گئے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۱۹).

---دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
۱. **تجمل و شوکت ظاہر کرنا ، عظمت و قدرت کا مظاہرہ کرنا.**

دکھلائی شان طالعِ بیدار حسن نے
یوسف عزیز خواب کی تعبیر سے ہوا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۵). یہاں شاہی فرمانروائی کی شان دکھائی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲). ۲. **سج دھج ظاہر کرنا.**

اللہ کی قدرت نظر آ جاتی ہے مجھ کو
جب شان خودآرائی کی دکھلاتے ہیں معشوق

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۹). آج میں یا تو کسی گلبدن کے گلے کا گلوبند ہوتی یا کسی سہاگن کے ... ہاتھوں میں کنگن ہو کر شان دکھاتی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۳).

---رُبُوبِیَّت کس اضا(---فت ر ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
پروردگاری ، شانِ خداوندی ، رب ہونا. رزق کے معاملے میں وہ کافر و مشرک ، مرتد اور متقی میں کوئی تمیز نہیں کرتا ، وہ تو کہتا ہے جو محنت کرے گا پھل پائے گا. یہ بات اس کی شانِ ربوبیت کی مظہر ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۵۳). [شان + ربوبیت (رک)].

---رَزّاق کس اضا(---فت ر ، شد ز) امث.
رزق پہنچانے کی صفت ، روزی رسانی.

ہاں مگر صدقہ میں اپنی شانِ رزّاق کے تو
بخش دے مجھ کو صدارت میونسپل بورڈ کی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۱). [شان + رزّاق + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَکھنا محاورہ.
حیثیت و مرتبہ کا مالک ہونا ، بارتبہ ہونا ، صاحبِ حیثیت ہونا.

آبرو میں خوار ہو کر پختگی حاصل کری
شان جو رکھتے ہیں انکا اب تلک ہے خام عشق

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۶). رومہ اپنے لوگوں میں ایک مشخص دیوتا کی شان رکھتا تھا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳۳).

---رَہْنا محاورہ.
عزت ، مرتبہ یا وضع میں فرق نہ آنا ، دھاک رہنا ، بات رہنا.

شان آگے خاکسار کے سرکش کی کب رہے
پیدا ہو بوتراب تو کیا بولہب رہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۵).

---عَبْدِیَّت کس اضا(---فت ع ، سک ب ، کس د ، فت ی) امث.
خدا کے حکم پر سر تسلیم خم کرنا ، راضی بہ رضا ہونا ، بندگی. نعت کہنے والے کو ... یہ شعور ہی نہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان رسالت اور شانِ عبدیت ہے کیا. (۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۱۴). [شان + عبدیت (رک)].

---کا مارا جانا محاورہ.
عزت یا عظمت میں فرق آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---کِبْرِیائی کس اضا(---کس ک ، سک ب ، کس ر) امث.
عظمت ، بزرگی ، درجہ کا اونچا ہونا ، اللہ تعالیٰ کی عظمت. وہ تمام لوگ روزگار پیشہ نہیں ہیں اور یہ ایک خاص شانِ کبریائی ہے". (۱۸۶۹ ، اخبار سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ (ہندی اردو کا تنازع ، ۱۲۰)). [شان + کبریائی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
ناز و انداز دکھانا ، غرور سے پیش آنا.

دیارِ حسن کے سلطان ساق
نہ کر اپنوں سے اتنی شان ساق

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ ، ۲۱۶).

---کو / میں ، بَٹّہ لَگانا محاورہ.
عزت و مرتبہ میں فرق آنا ، بے عزتی ہونا. ظلِّ الٰہی کا حسبِ ذیل فرمان ان عاشقوں کو پہنچا دے جن کی محبت جناب کی شانِ عالم آرائی میں بٹہ لگاتی ہے. (۱۹۰۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱). کسی غیر کے آگے اپنا ہاتھ پھیلا کر تیری شان کو بٹہ لگائیں. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۵).

---کی لینا محاورہ.
احترام کرنا ، عزت بڑھانا. انگریز ان سے شان کی لیتے تو وہ بھی ان سے مربیانہ طرزِ عمل اختیار کرتے. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۲۰۷).

---کے مارے کی دَوا دارُو کہاوت.
ہر شخص سے اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرنا چاہیے (جامع الامثال).

---گھَٹْنا محاورہ.
عزت میں فرق آنا ، وقار میں کمی آنا ، رتبے میں کمتر ہو جانا.

جس میں تیری شان گھٹ جا سو سخن مت کر قبول
طرف اپنے ناز کے بھی دیکھ ٹک مت مان جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۵).

کڑوے نہ ہو مثال اگر انگبیں سے دی
فرماؤ شان کیا لبِ شیریں کی گھٹ گئی

(۱۸۵۳ ، دفتر فصاحت ، ۲۰۵).

کچھ شان خدائی کی نہ گھٹ جائے الٰہی
شب ہجر کی ہو جائے اگر چار پہر کم

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۶). لاڈ میں تعلیم نہ حاصل کی ، کوئی اور ہنر شان گھٹنے کے خیال سے نہ سیکھ سکے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۱۲۰).

--- لگنا محاورہ.
عزت و شہرت ملنا ؛ اترانے کا موقع ہاتھ آنا.

ہنسو نہ تم تو مرے حال پر میں ہوں وہ ذلیل
کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۲).

--- ماری جانا محاورہ.
مرتبے پر زوال آ جانا ، عزت چلی جانا ، رتبہ زائل ہو جانا. آپ تھوڑی دیر کے لیے یہاں چلے آنے میں کیوں تامل کرتے ہیں کیا مجھ سے ملنے میں آپ کی شان ماری جائے گی. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۵۳).

--- مارے غیر کو بے شان مارے آپ کو کہاوت.
شان و شوکت سے دوسرا مرعوب ہو جاتا ہے اور سادگی اور عاجزی سے اپنے آپ کو نقصان پہنچتا ہے (جامع الامثال).

--- محبوبیت کس اضا(--- فت مع م ، سک ح ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
دلفریب و دلکش انداز ، محبوبی کی ادا ، پسندیدہ ادا. اس لفظ جان کی دل فریب شان محبوبیت سے قیاس ہوتا ہے کہ وہ بے حد خوبصورت اور حسین و جمیل لڑکی تھی. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۸۰). اسلام لے آئے تو اس شانِ محبوبیت سے کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا مانگی. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۲). [شان + محبوب (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- میں م ف.
(میں کے ساتھ) حق میں ؛ متعلق ، بارے میں.

جو دیکھیا کہ بیٹھی او غوغا سمیت
سو شانیاں میں دس پانچ کھنچا جو بیت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۴). کیسی دیکھی قدرت خدا کی اپنی اور اپنے بھائی کی شان میں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰).

نہیں وہ آیتیں محتاجِ تاویل
انہیں کی شان میں لایا ہے جبریل

(۱۸۳۸ ، شہادت نامۂ آل نبیؐ ، ۴). دیکھو وہ میری شان میں کیا کہے گا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۶).

--- میں جفتے آنا / پڑنا محاورہ.
مرتبے میں فرق آنا ، سبکی ہونا ، عزت کم ہونا.

یاں تک آتے ہوئے ہو جائیگا اک آن میں کیا
جفتے پڑ جائیں گے کچھ آپ کی اب شان میں کیا

(۱۸۳۸ ، نصیر (نوراللغات)).

مر چکا ہوں کیوں کلپتے ہو عبث میرے لیے
آئیے اب تو اگر جفتے نہ آئیں شان میں

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۳۰۳).

--- میں فرق آنا محاورہ.
شان میں جفتے آنا / پڑنا ، عزت کم ہونا.

اپنے بیمارِ محبت کی عیادت کے لیے
تو جو آتا تو نہ آتا تری کچھ شان میں فرق

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۴).

--- میں کیا جفتے پڑیں / پڑ جائیں گے فقرہ.
کیا شیخی یا عزت بگڑ جائے گی.

زیست سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے گر اس پاس بھی
آ پھروگے تم تو کیا جفتے پڑیں گے شان میں

(۱۸۰۹ ، جرات (فرہنگ آصفیہ)).

--- نُزول کس اضا(--- ضم ن ، و مع) امث.
۱. **(آیات قرآنی) اترنے کا سبب ، نازل ہونے کا موقع و محل یا پس منظر.**

نامے میں لکھا جو ان کے خط پشتِ لب کا وصف
خط میرا شانِ نزولِ سورۂ کوثر ہوا

(۱۸۷۲ ، دیوان بے خود (ہادی علی) ، ۹). شانِ نزول - یہ سورۃ مکۂ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن مجید ، ۲). ۲. **(مجازاً) وجہ ، علت ، سبب ، محرک.** اس امر سے بحث نہیں کہ منظور کرنے کا شان نزول کیا تھا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۲۳). ان کی شانِ نزول یا عقبی زمین خود ہندوستان سپیکولیٹر کے اپنے تخیل کی ساختہ و پرداختہ ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی مقالات ، ۱۱۰). دیہات میں ملاقاتی اور مہمان سے شانِ نزول دریافت کرنا ایک ذرا معیوب خیال کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۸). [شان + نزول (رک)].

--- نکالنا محاورہ.
شان پیدا کرنا ، رکھ رکھاؤ سے کام لینا ؛ شاندار بننا ، شان و شوکت یا رعب و دبدبہ دکھانا.

سرِ بازار نہ بیٹھا کرو تم
کچھ تو اب شان نکالو صاحب

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۸۰).

--- نکلنا محاورہ.
ادا نکلنا ، ناز و انداز ظاہر ہونا ، شان و شوکت نمایاں ہونا.

سو حسن ابلتے ہیں سو ناز برستے ہیں
اے صلی علیٰ تجھ میں کیا شان نکلتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۱).

--- و شکوہ (--- و مع ، کس ش ، و مع) امذ.
رک : شان و شوکت. فیروز شاہ کے انتقال کے بعد ہی گجرات بالکل آزاد ہو گیا اور یہ سلطنت کوئی دو سو برس تک بڑی شان و شکوہ سے قائم رہی. (۱۹۶۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱). ادبی طرز کا ایک اسلوب شان و شکوہ کا تھا ، ایسے بلند آہنگ جملے ، قواعد اور علمیت کے مظاہرے اس طرز کے اسلوب سے پیدا ہوتے تھے. (۱۹۶۳ ، روایت اور فن (ترجمہ) ، ۲۳). [شان + و (حرفِ عطف) + شکوہ (رک)].

ـــ و شَوکَت (ـــ و مع ، و لین ، فت ک) امذ.
رعب و دبدبہ ، ٹھاٹھ ، احتشام ، سج دھج. مگر اس نے مصریوں کے دربار کی شان و شوکت اور جاہ و حشمت بھی خوب دیکھی ہے. (۱۸٦۷ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچیز ، ٦۸). اس شان و شوکت کا وجود اور آدمی جیسے گورے چٹے خوش وضع پیاری ادا کی دشمنی ، بے عقلی اور جہالت اسی کو کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵٦). عوام تو اسلام کی شان و شوکت کے لیے زندہ رہنا اور مرنا چاہتے تھے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۴۸). [شان + و (حرفِ عطف) + شوکت (رک)].

ـــ و شَوکَت سے رَہْنا ف مر.
کروفر سے رہنا ، ٹھاٹھ باٹھ سے رہنا ، جاہ و جلال اور جاہ و حشم کے ساتھ رہنا. دورانِ ملازمت میں ہم جہاں بھی رہے شان و شوکت سے رہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۷).

ـــ (و) گُمان (ـــ (و مع) ، ضم گ) امذ.
رک : سان گمان ، غیر متوقع ، غیر یقینی ، جس کا پہلے سے اندازہ نہ ہو. شان نہ گمان ، جان نہ پہچان ایکس کوں دیکھ ایکس پر ایک حیران. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳). گزشتہ زمانۂ روسیہ کی حکمتِ عملی ترکوں کو برباد کرنے اور ستانے کی تھی لیکن اب اس کا شان و گمان بھی باقی نہیں رہا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۹۰). اتنے بلند بانگ دعووں کے بعد ایسی پست ہمتی تو کسی کے شان و گمان میں نہ تھی. (۱۹۵٦ ، چنگیز ، ٦۸). [شان + و (حرفِ عطف) + گمان (رک)].

ـــ ہونا محاورہ.
مرتبہ پانا ، عزت ملنا.

ہوتی ہے شان غمازوں کی تیرے منہ لگانے میں
سخن چینی اب ان کو دولتِ فغفور ہے گویا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ٦).

شان (۲) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتّا ، سہال.

تجھ نگہ سوں بشکلِ شانِ عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

اس کی شیریں لبی کی حسرت میں
شہد پانی ہو شان سے نکلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰).

جب سے کی تیرے لبوں نے کسرِ شانِ انگبیں
ہو گیا ہے مکھیوں کا رزق شانِ انگبیں

(۱۸٦٦ ، فیض ، د ، ۴۴). [ف].

ـــ عَسَل کس اضا (ـــ فت ع ، سک س) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا.

دو ادھر تیرے ہیں جیوں امرت پھل
شیرینی میں ہیں مگر شانِ عسل

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۲).

سینہ میرے میں ، ترے عشق سے ، جوں شانِ عسل
کون ناسور ہے نیش سے معمور نہیں

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۲). [شان + عسل (رک)].

شان (۳) امذ.
رک : سان ، وہ پتھر جس پر اوزار کو رگڑ کر تیز کرتے اور زنگ کو دور کرتے ہیں (پلیٹس). [س : شان शाण].

شانا (۱) امذ (قدیم).
شان و شوکت.

دے چھوڑ ایس شہی کے شانا
پکڑیا ہے تو ہٹ پاجیانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴). [شان (۱) + ا (زائد)].

شانا (۲) صف مذ (قدیم).
سیانا ، باتمیز ، باشعور ، ہوشیار ، بڑا.

دل بادشاہ چتر جوہری بہت شانا
پیندھیا ان پیندھا سوتی کا دانا

(۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳). بڑا ہکا ہور شانا ہے. (۱۷٦۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اُردو کی لغت)). [سیانا (رک) کا قدیم املا].

شانا (۳) امذ.
رک : شانہ (بدن کا ایک حصّہ ، کھوا).

واہ کیا نورِ مجسّم تھا وہ اندامِ لطیف
بازوئے قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۴۲). [شانہ (رک) کا متبادل املا].

شانْت (سک ن). (الف) صف ؛ امذ.
پُرامن ، مطمئن ، پُرسکون ؛ صابر ، قانع ؛ سادھو ؛ لائق. شانت یعنی لائق کو نالائق کہنے والے شخص ناحق تکلیف اٹھاتے ہیں. (۱۸۸٦ ، لال چندرکا ، ۱۵).

سنسار کے تپتے ہوئے ویرانے میں
سکھ شانت کی گویا تو پری کہتی ہے

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۴۵). ایک طرف جمنا کا شانت پانی ، دوسری طرف گینڈے کے کھیت پندروں کی پوری برادری آباد ہے. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۴۱). اس کا چور دل شانت ہو گیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۷۵). [س : शान्त].

ـــ رَس (ـــ فت ر) صف.
اطمینان ، سکونِ قلب ؛ تسکین ، جمع خاطر. ہندو ادب ان کی مدح و ثنا سے لبریز ہے شرنگار رس اور شانت رس سنسکرت شاعری پر چھائے ہوئے ہیں. (۱۹۴۳ ، ادب اور انقلاب ، ۳۹). سارا ملک ان کی شخصیت و شاعری کا ارادت مند تھا اور سارے بنگلہ ادب میں ان کا «شانت رس» رچا ہوا تھا. (۱۹۵۷ ، نکتۂ راز ، ۱٦۱). [شانت + رس (رک)].

ـــ رُوپ (ـــ و مع) صف.
قانع ، صابر ؛ جس نے خواہشاتِ نفسانی پر قابو پا لیا ہو.

اے پرمیشر ہم آزاد اور خواہشاتِ دنیاوی سے پاک شانت روپ بھی قانع ... برہنہ اور حواس پر قادر کب ہوں گے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۱۰۲). [شانت + روپ (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
سکون پہنچانا ، اطمینان بخشنا . یہ پوتر گنگا کی لہریں ہیں جو لکشمی کے کہنے پر مجھے اپنی ہواؤں سے شانت کر رہی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، ۴۳ ، ۲ : ۳۹). اگر کوئی مصلح عوام کے جذبات کو شانت کرتا ہوا ملتا ہے ... تو اسے طبقاتی جدوجہد کے وسیع پس منظر میں بہ نظرِ استحسان نہیں دیکھا جائے گا. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۱۳۳).

شانْتی (سک ن) امث.
۱. **اطمینان ، سکون ، امن ، آرام ، چین ، سکھ**. یونیورسٹی کی کتابوں میں صبر و سنتوش، شانتی و اطمینان کا راستہ ڈھونڈھتا ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۰). یہ شانتی ، یہ سکون اور یہ اطمینان ان کی شخصیتوں کے اندر بہت کچھ چھپل دیتا ... ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۶) . ۲. **صبر ؛ تسلی ؛ ڈھارس** . بیٹی شانتی سے کام لو. (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۵۳). شانتی کا اپدیش میری کوتا ہے ، جنتا کی سیوا میرا دھرم ہے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۶۱). ۳. **ضبطِ نفس ، خواہشاتِ نفسانی پر قابو پانے کی حالت ؛ ترکِ دنیا**. جس وقت یہاں صرف عفت اور محبت کی کارفرمائی تھی ، شانتی اور بھگتی اس کا طرۂ امتیاز تھا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۹۳). [س शान्ति].

--- بَھوَن (--- فت بھ ، و) امذ.
آرام کی جگہ ، دارالامان. وہاں ایک سیمرغ کا شانتی بھون ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۷). [شانتی + بھون (رک)].

--- سَرُوپ (--- فت س ، و مع) امذ.
سکون و صبر ، اطمینان. سرخاب نے سرکاری وکیل کی حیثیت سے شانتی سروپ کہا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۳۰). [شانتی + سروپ (رک)].

--- نِکیتَن (--- کس ن ، ی مج ، فت ت) امذ.
پُرسکون مقام ، آرام کی جگہ ؛ ٹیگور کا قائم کردہ مدرسہ جو بنگال کے ایک مقام بیل پور میں واقع ہے. جب وہ شانتی نکیتن سے کلکتہ آتے تو شیام بازار میں اپنے آبائی ٹیگور پیلس میں ٹھہرتے تھے. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۸۵). [شانتی + نکیتن (رک)].

شانْد (غنہ) امذ.
فکر ؛ خیال.

اپس میں اپے آہ بھرتا رہے
دیوانا ہو کر شاند کرتا رہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

مری عقل اس وقت کیوں گم ہوئی
مجھے کاں تے یو شاند پیدا ہوئی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۰). [سانْد (رک) کا متبادل اِملا].

شانْدْنا (غنہ ، سک د) ف ل.
سوچنا ، خیال کرنا ، غور کرنا.

پھسلا کے خوبی سونچ لجاتا بلائے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر منجے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۱).

مندا سا پھرا پانچو پر باندویں
سو لے پڑ مڑی کا اٹھیا شاندویں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).

شانْزْدَہ (غنہ ، سک ز ، فت د) صف.
پندرہ کے بعد کا عدد ، پندرہ اور ایک کا مجموعہ ، سولہ. ان کو دو گنا کر کے شانزدہ رکنی بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [ف].

شانْزْدَہُم (غنہ ، سک ز ، فت د ، ضم ہ) صف.
شانزدہ (رک) سے منسوب یا متعلق ، سولھواں ، سولھویں. لوئی شانزدہم کے مشہور و معروف دستور کو اہل فرانس اس قدر عزیز جانتے ہیں. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۲۳). [شانزدہ (رک) + م ، لاحقۂ کیفیت].

شانَہ (۱) (فت ن) امذ.
۱. **کندھا ، مونڈھا ، کھوا ، ہاتھ کا بالائی حصہ جو سینے کے اوپر گردن سے ملا ہوتا ہے**.

مرا تک ہات چھوڑو جی ہے کل سوں درد شانے کا
تمھارے پاؤں پڑتی ہوں مجھے حاجت ہے نہانے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۵) عکاشہ نے دوشِ مبارک اور مہر نبوت کو دیکھا بوسہ اس مہر نبوت پر دے مونہ دونوں شانوں میں رکھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۳).

لچک سی آ گئی ہے شاخِ گل کے شانے میں
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰). پھر بخار آ گیا بعدہ شانے پر ایک دنبل ہوا. (۱۸۶۹ ، انشاء خرد افروز ، ۸).

تو کون و مکاں کو رکھ دے شانے پہ مرے
اور میں کہوں رکھ مذاق کرتا کیوں ہے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۶۲) . جب دعا مانگنے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھاؤ تو بہتر صورت یہ ہے کہ ہاتھ شانوں تک اٹھے ہوئے ہوں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۷). ۲. **ابھار ، دو چیزوں کے درمیان ابھرا ہوا سہارا ، کسی شے کا عرضی حصہ جو طول پر قائم ہو**. شانہ : پشت اور چوٹی کے افقی مماس کے درمیان کی جگہ کو کہتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۰۹). یہ بغلی اوزار ہے جو ہنسلی ، شانے اور سرے بنانے کے کام آتا ہے. (۱۹۴۸ ، انجینری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۱۲). ۳. **کرتے ، انگرکھے وغیرہ کا وہ حصہ جو مونڈھے پر رہتا ہے**.

انگڑائیاں جو لیں مرے اس تنگ پوش نے
چولی نکل نکل گئی شانہ مسک گیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۰). [ف].

---اُتَر جانا/ اُتَرْنا ف م ؛ محاورہ.
مونڈھے کی ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ یا سرک جانا.

بار دامن سے اکھڑ جائے نہ کیوں میری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اترا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳).

ڈرتا ہوں نازکی سے شانہ اتر نہ جائے
اللہ جلد اتارو بازو سے نورتن کو

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۱۸۲). جب وہ سر کے بل کھڑے ہونے تو شانہ اتر گیا اور ہم لوگوں نے انھیں اٹھا کر پلنگ پر لٹا دیا. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۹۴).

---اُکھاڑْنا ف م ؛ محاورہ.
شانے کی ہڈی کا جوڑ سے الگ کرنا ؛ مراد : بری طرح شکست دینا (نوراللغات).

---اُکَھڑْنا ف م.
شانے کی ہڈی کا جوڑ سے الگ ہونا ؛ مراد : بُری طرح شکست کھانا. تم بہت بری طرح کشتی لڑتے ہو. اس طرح اندری چڑھائی کہ غریب کا شانہ اکھڑ گیا. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۰۸).

---آویزی (---ی مع) امث.
ایک سزا جس میں مجرم کو اس کے کندھے میں رسی باندھ کر لٹکا دیتے ہیں.

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کر شانہ آویزی
اگر انصاف کوں وو نازنیں ٹک کام فرماوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۳).[شانہ + آویز (۲) + ی.لاحقۂ کیفیت].

---بِٹھانا ف م ؛ محاورہ.
مونڈھے کی اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہڈی کو اپنی جگہ پر لے آنا
شانہ اتر جانے کی صورت میں اسے بٹھانے کے لیے وہ بھی وہی طریقہ استعمال کرتے تھے جو آجکل رائج ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد ، ۸۱).

---بَشانَہ (---فت ب ، ن) م ف.
ساتھ ساتھ ، ہمراہ. ہندوستان زمانۂ تبدیلی سے بہت جلد گزر کر اپنی جگہ یورپ کے ملکوں کے شانہ بشانہ لے رہا ہے. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۷).ان دونوں کا شانہ بشانہ رہنا بہت ضروری ہے. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۲۸۱). [شانہ + ب (حرفِ جار) + شانہ (رک)].

---بیں (---ی مع) صف.
شگونیا (**ایران میں بکری یا بھیڑ کے مونڈھے کی ہڈی پر کچھ نقش بنا کر یا لکھ کر فال نکالتے ہیں) ،فال دیکھنے والا.**

کب تک رہیں گے پہلو لگائے زمیں سے ہم
یہ درد اب کہیں گے کسو شانہ بیں سے ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۴).

ہم کسی شانہ بیں سے پوچھیں گے
سبب آشفتگی کاکل کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹).

یہ کہ کر شانہ بیں نے دل شکستہ کر دیا میرا
حسین قسمت سے جو تجھ کو ملے گا بدزبان ہو گا

(۱۹۲۴ ، ثمرۂ فصاحت ، ۹۹)[شانہ + ف : بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

---بِینی (---ی مع) امث.
فال نکالنا ، شگون لینا. ایک ہزارہ بھی اس سواری میں ساتھ تھا ، معلوم ہوا کہ شانہ بینی کے فن میں ماہر ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۴). [شانہ + بیں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَھڑْکْنا محاورہ.
۱. **مونڈھے مٹکنا ، تھرکنا ، کندھے اچکنا.** بہزار خرابی باہر نکالے گئے تو کبھی شانہ پھڑکتا ہے ... خواہ مخواہ تھرک رہی ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۶ : ۶). ۲. **دوست کی ملاقات یا کسی خوشی کا موقع ضائع ہونا ؛ بدشگونی ظاہر ہونا.**

یہ کس رقیب نے زلفوں میں اس کی کنگھی کی
کہ آج رات سے شانہ مرا پھڑکتا ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۷).

---تَھپْتَھپانا ف م ؛ محاورہ.
تسلی دینے کے لئے شانے پر ہاتھ رکھنا ، ہمت افزائی کرنا. ہم اس گومگو کی حالت میں کھڑے تھے کہ ایک صاحب نے ہمارا شانہ تھپتھپایا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ جنوری ، ۱۱).

---جُھولْنا محاورہ.
مونڈھا اتر جانا ، مونڈھے کا جوڑ سے الگ ہو جانا. دوسرا ہاتھ جو لگایا شانہ جھول پڑا تیسرا کنپٹی کا پورا بیٹھا عدم کے کجلی بن کو روانہ ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۱۸).

---رَہ جانا محاورہ.
زیادہ کام کرنے سے مونڈھے کا شل ہو جانا.

شب کو جو میرے گھر میں وہ جانا نہ رہ گیا
زلفوں میں ایسا شانہ کیا شانہ رہ گیا

(۱۸۹۶ ، خلیل لکھنوی (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)).

---سَر (---فت س) امذ.
ہُد ہُد جس کے سر پر شانہ نما کلغی ہوتی ہے.

کیا جنوں مجھے آشفتگیٔ زلف نے کس کی
کہ میرے سر پہ مرغ شانہ سر نے آشیاں باندھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷). [شانہ + سر (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) امذ.
(سپہ گری) **ایک داؤ کا نام جس میں مونڈھے پر وار کیا جاتا ہے.** پہلا شانہ شکن کرے تو اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اور اٹھ کر چھری مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۱۰). جب حریف شانہ شکن کرے اور جست کر کے سیدھے پہلو کی جانب آئے تو فوراً چت ہو کر اپنا دایاں پاؤں حریف کے سینے پر مار کے گرا دے اور چھری مارے.(۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۶). [شانہ + شکن (رک)].

--- لَگانا محاورہ.
شانہ مار کے اشارہ کرنا.

ابر نے شانہ لگایا سپہر کو
سپہر نے سر سے اتارا تاجِ زر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۱).

--- ہِلانا محاورہ.
۱. میت کو قبر میں اُتارنے کے بعد تلقین پڑھتے وقت میت کے کاندھے کو آہستہ سے حرکت دینا.

دیکھ لوں میں آخری دیدار آنکھیں کھول کر
آپ اتریں قبر میں شانہ ہلانے کے لیے

(۱۸۹۱ ، گلزار تعشق ، ۳۷). **۲. کاندھے کو حرکت دے کر جگانا، بیدار کرنا.**

وہیں چونک اٹھتا میں خوابِ لحد سے
مرا شانہ تو نے ہلایا تو ہوتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۲).

وہ شبِ وصل یہ سوئے کہ نہ چونکے ہرگز
تلوے سہلائے بہت ہم نے ہلایا شانہ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۷۳).

سونی ہوئی فضا کا شانہ ہلا رہی ہے
ہر جنبشِ زباں سے مردے جلا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۳).

شانَہ (۲) (فت ن) امذ.
بال سُلجھانے کا دندانے دار آلہ ، کنگھا ، کنگھی.

ہر زباں پر ہے مثلِ شانہ مدام
ذکر تجھ زلف کی درازی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸).

شانے کی کشمکش سے اگر زلف کھل گئی
اے دل نکل شتاب ترا دام وا ہوا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۸).

فقط ہوں سلسلۂ مو کا تیرے دیوانہ
کبھی تو تیل میں میں ہاتھ ڈالوں جوں شانہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸).

جو پوچھا جائے شانے سے تو کھل جائے
یہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۳۶). [ف].

--- پیچ (---ی مج) امذ.
کنگھی رکھنے کا غلاف جس میں کنگھی کو لپیٹ کر رکھا جا سکے تاکہ اس کے دانتے ہوا کے اثر سے خراب نہ ہوں. کنگھی کو شانہ پیچ میں رکھ رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۱). [شانہ + پیچ (رک)].

--- پھرانا محاورہ.
بالوں میں کنگھی کرنا ؛ بال سنْوارنا ، آراستہ کرنا ؛ ہموار کرنا ، راہ پر لانا.

کیا تب میں زباں کو بی بہانہ
خوشی کا میں پھرایا اوس پہ شانہ

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد سورتی ، ۱۵).

--- کاری امث.
سنوارنا ، بنانا ، کنگھی کرنا ، مشاطہ گری ؛ (کنایۃً) خوشامد ؛ ریاکاری.

کبھی ایسی زلفوں کو شانہ کیا ہے
صبا تیری نت شانہ‌کاری میں گزری

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۴۹۸). [شانہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
بالوں کو درست کرنا ، کنگھی کرنا.

ہوا پھر مبتلا عالم کہاں تھے
ہوں آ تج لٹاں کو شانہ کیتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۵). عورات بنی ہاشم مدت لگ سرمہ ندے اور شانہ نہ کیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۷). اس نے بنا بر سرور خاطر آنجناب علی‌الصباح منہ ہاتھ دھلائے شانہ بالوں میں کر پوشاک بدل سرمہ لگا اپنے بیٹوں کے ساتھ کیا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۸).

یہ کیسی دنیا ہے جس میں حکمت ، بنی ہے مشاطۂ جہالت
سیاہی زلفیں بڑھا رہی ہے تجلیاں کر رہی ہیں شانہ

(۱۹۵۱ ، فکر جمیل ، ۱۶۳).

--- کَش (---فت ک) صف.
کنگھی کرنے والا ، بال سنْوارنے والا.

غیر شاید شانہ کش تھا گیسوئے دلدار میں
شب مجھے شدت سے لاحق یوں جو دردِ شانہ تھا

(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۱۰).

شاید کہ دستِ غیر رہا رات شانہ کش
اس زلفِ تاب دادہ میں کچھ آج خم نہ تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶). اگر شاعری اور شعر کو مصور حسن دلاویز سے تشبیہ دی جائے تو فنِ عروض ایک چابکدست شانہ کش زلف محبوب سے کم نہیں قرار پا سکتا. (۱۹۴۳ ، میزان سخن ، ۱۱). [شانہ + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

--- کَشی (---فت ک) امث.
کنگھی کرنے کا عمل ، بال سنْوارنے اور سنگار کرنے کا کام.

اے دستِ مشاطہ توں جب سیں پہنچا ہے
اس زلفِ مشکیں کی شانہ کشی کو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۴۴).

شانہ کشی فاطمہ زہرا کا جو تھا دھیان
تھے گیسوئے سر جمع مگر دل تھا پریشان

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۶).

شانہ کشی سے میرا مقدر نہ بن سکا
سنوری تو زلفِ دوست مگر پیچ و خم کے ساتھ

(۱۹۷۸ ، دامن یوسف ، ۸۴). [شانہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کھینچنا محاورہ.
کنگھی کرنا ، بال سنوارنا.
چیں بر جبیں تو ہونے ہے شانے کے کھینچنے
حیف اس پہ جس کی جان پر اک تار ساتھ ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۸۸).

شانَہ (۳) (فت ن) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا ، مہال ، عسالہ. شان اور شانۂ زنبور عسل کے گھر کو کہتے ہیں کہ جس میں سے شہد نکلتا ہے زبان ہندی میں اسے مہال کہتے ہیں . (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). [رک : شان (۳) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شانی (۱) صف.
۱. **رک : آشیانی ، جس کی یہ عوامی شکل ہے.** مشہور شانی ہے مگر اصل میں آشیانی ہے یہ اس شکاری پرندے کو کہتے ہیں کہ ... اسنے گھونسلے سے نکل کر پرواز نہ کی ہو . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۱). ۲. **شان والا.**
نہ ایسا ظفر کیں یو شانی ہوا
یو شہ کوں فتح آسمانی ہوا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶). [شان + ی ، لاحقۂ نسبت].

شانی (۲) امث.
سورۂ شعرا سے سورۂ فتح تک کی آیتیں. سورۂ شعرا سے سورۂ فتح تک کو شانی کہتے ہیں ... ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لیے ان کا نام شانی ہوا. (۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۲). [ع].

شانی (۳) امذ.
انسان دشمن ؛ بدخواہ.
دوستان خدا کا ہے مقبول
یہ سخن رد کرے اگر شانی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۷۱). [ع].

شانے امذ.
شانہ (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ (تراکیب میں مستعمل).
شانے تلک چڑھے بن اب آنسو کوکب ہے چین
سچ ہے کہ ہووے طفل کو آرام دوش پر
(۱۷۹۱ ، بقا ، تذکرۃ الشعرا ، ۶).

---اُچکانا محاورہ.
کندھے اٹھا کر لاپروائی یا لاعلمی کا اظہار کرنا. شاید بھرم رکھنے کو شانے اچکا کر کہہ دیں. ع :
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو
(۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۲۷).

---اُکھڑنا محاورہ.
سزا پانا ، سزا ملنا.
کنگھی کرتی ہے ان کی آنکھوں سے
شانے مشاطہ کے اکھڑتے ہیں
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۵).

---بَندھنا محاورہ.
گرفتار ہونا.
ہوا یہ دیار محبت کی بگڑی
کہ سب رہنے والوں کے شانے بندھے
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۶۵).

---بھاری ہونا محاورہ.
(عور) آسیب زدہ ہونا. ہنستے ہنستے کہا کہ میرے دونوں شانے بھاری معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۶).

---سے شانہ بھڑانا محاورہ.
دھکا لگانا ، دھکیلنا ، کھوا مارنا. رستے میں ایک خوش پوش نوجوان نے خواہ مخواہ میرے شانے سے شانہ بھڑایا اور کچھ ہتک آمیز کلمے کہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۹).

---سے شانہ بھڑنا محاورہ.
دھکے لگنا ، آپس میں ٹکرانا.
شانے سے شانہ بھڑ رہا ہے یہاں
نغمے سے نغمہ چھڑ رہا ہے یہاں
(۱۹۷۴ ، کلیات مجید امجد ، ۱۰۴).

---سے شانہ چھلنا محاورہ.
بہت زیادہ بھیڑ ہونا ، آدمیوں کا اتنا مجمع ہونا کہ گزرنا دشوار ہو جائے. راہ میں وہ بھیڑ وہ ریل پیل کہ عیاذاً باللہ شانے سے شانہ چھلتا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۷).
ہجوم حشر میں چھٹ جاؤ تم مجھ سے تو مشکل ہو
یہی وہ بزم ہے شانے جہاں شانے سے چھلتے ہیں
(۱۹۲۴ ، دیوان بشیر ، ۵۶).

---سے شانہ مِلا کَر م ف.
ساتھ ساتھ ، قریب قریب ، متحد ہو کر ، یک جا ہو کر. نصاریٰ اور بت پرست سب ہی آتے تھے اور مسلمانوں کے شانے سے شانہ ملا کر بیٹھتے تھے. (۱۹۰۲ ، خطبات مشران ، ۱ : ۲۸۵). صدر نے مجھے شانے سے شانہ ملا کر بٹھایا. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۱۸۵).

شاہ (سہ شہ) (الف) امذ.
۱ **کسی ملک ، سلطنت یا مملکت کا خودمختار فرمانروا (خصوصاً جسے حکمرانی وراثت میں ملی ہو) ، سلطان ، بادشاہ.**
اگر شاو ترکاں منے اصل ہے
سلاطین پیشیں کیرا نسل ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).
گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اس دن ہے
فقیر و شاہ سب مل کر کرو دکھ عرض پکارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸). جب اپنے شاہ پاس جاؤں ، یہ خبر اوسے بھی پہونچاؤں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۶۳). بجائے ملک بادشاہ کے پکارا جاوے کہ ملک ملکہ وکٹوریہ شاہ لندن کا. (۱۸۵۸ ، سرکشیٔ ضلع بجنور ، ۲۰۶).

خوابگہ شاہوں کی ہے یہ منزلِ حسرت فزا
دیدۂ عبرت خراجِ اشکِ گلگوں کر ادا

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۶۱). خدا کے حضور میں شاہ و گدا ، محمود و ایاز ایک ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۳). **۲. آقا ، سردار ، مالک ، حاکم.**

وہ شاہ جس کا عدو جیتے جی جہنم میں
عداوت اس کی عذابِ الیم جاں کے لیے

(۱۸۶۷ ، دیوان حالی ، ۱۳۷).

فلک کے دور میں ہارے ہیں بازیٔ اقبال
اگرچہ شاہ تھے بدتر ہیں اب غلام سے ہم

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ۱ : ۱۳۶). **۳. آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (خصوصیت کے ساتھ امام حسینؓ) کا لقب ؛ سیّد.**

ہمچوں　سکندر　ذوالقرنین
شہدا　کربلا　شاہ　حسین

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)).

کام آئیں گے محشر میں امیر اشکِ غمِ شاہ
قیمت میں یہ قطرے در و گوہر سے بڑھیں گے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۵) . **۴. خدا رسیدہ ، بزرگ (فقیروں کا لقب).**

کسی کے دل میں رہے تا نہ حسرتِ شاہی
فقیر اس لیے نام اپنا شاہ کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۷). ان لوگوں کے لیے مسلمان فقرا کی طرح «شاہ» کا لقب استعمال کرنا ٹھیک ہوگا کیونکہ واقعی یہ سب لوگ روحانی بادشاہ ہیں. (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۳۱۳). **۵. شہد کی مکھی یا بھڑ وغیرہ کا سربراہ جو عظیم الجثہ ہوتا ہے.**

پٹھا کافراں پر توں زنبور دل
کدایا نہیں شاہ زنبور اَل

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸). دیمک ... حکمراں طبقے میں ملکہ اور شاہ شامل ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۸۹). **۶. ساہ ، تاجر ، مہاجن ، ساہوکار.**

کہیں چور سے مال لے بھاگ تو
کہیں شاہ سے رات بھر جاگ تو

(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۵۶). فرض کر لیا کہ تم چور نہیں ہو شاہ ہو مگر پرائے ناموس کو دیکھنا کس مذہب و ملت میں جائز ہے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۱۷). اگر شاہ واپس آکر دریافت کرے تو وہ اسے یہ واقعہ نہ بتائے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۲۶). **۷. ساہ ؛ کھرا ، دیانتدار ، امانت دار.**

بس تو ہی ایک شاہ ہے چھوٹی بری ڈکیت
آنکھوں میں گھس رہی ہے اری جوتیوں سمیت

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۷۵). **۸. (اَ) تاش یا گنجفے کا میر.**

عوامی گنجفے میں کھیل کے انداز انوکھے ہیں
کرے شاہوں کو سر ہوتی ہے قوت اتنی دگی میں

(۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ جنوری ، ۵). **(اَاَ) شطرنج کا میر ؛ شطرنج کی کشت.** جو شاہ وہ آگے لاتا میں فرزین سے اسکا رستہ بند کر دیتا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۵۵۸). **۹. نوشہ ، دولھا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . **۱۰. داماد** (نوراللغات) .

(ب) صف. (بطور سابقہ) . **بڑا ، بزرگ ، عظیم تر ، برتر ، قوی ؛ بہترین ، عُمدہ ؛ اچھا ، معیاری (کمیت یا کیفیت میں).** شاہ ، شہ : شاہراہ ، شاہرگ ، شاہ نشین ، شہتیر ، شہ باز ، شہسوار وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۹۰). [ف].

---اَبْرار کس اضا (---فت ا ، سک ب) امذ.
نیک اور پرہیزگار لوگوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

اے صنم چاہیے مومن کی فراست سے حذر
کیا نہیں تو نے سُنا قصۂ شاہِ ابرار

(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعہ قصائد مومن ، ۵۰). [شاہ + ابرار (رک)].

---اَمْرُود (---فت ا ، سک م ، و مع) امذ.
ناشپاتی کی ایک قسم جو بڑی اور گول اور باریک چھلکے والی ہوتی ہے ، اس میں خوشبو بہت ہوتی ہے ، خراسانی ناشپاتی. ہمارے شہروں میں ایک قسم کی ناشپاتی ہوتی ہے جس کو شاہ امرود کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۰۳). [شاہ + امرود (رک)].

---اُمَم کس اضا (---ضم ا ، فت م) امذ.
اُمتوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

غل ہے معراج کی شب شاہِ اُمم آتے ہیں
مالکِ مہر و مہ و لوح و قلم آتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۹۲).

کیا کہیے حضورِ شاہِ اُمم کیا قلب کی حالت ہوتی ہے
چلیے تو قدم تھراتے ہیں رکیے تو ندامت ہوتی ہے

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۳۱). [شاہ + اُمم (رک)].

---اَنْبِیا کس اضا (---فت ا ، سک م بشکل ن ، کس ب) امذ.
نبیوں کا بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. جب نعتیہ مسدّسات ذکر شاہِ انبیا ، صبحِ ازل ، لیلۃ القدر ، شامِ ابد بار بار چھپے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱).

اے شاہِ انبیا و شہنشاہِ کائنات
زینت طرازِ عرش ہیں تیری تجلیات

(۱۹۵۹ ، عبدالمجید سالک (ارمغان نعت ، ۱۸۶)). [شاہ + انبیا (رک)].

---اَنْجُم کس اضا (---فت ا ، سک ن ، ضم ج) امذ.
سورج ، آفتاب (جامع اللغات). [شاہ + انجم (رک)].

---آلُو (---و مع) امذ.
بڑا آلوچہ ، آلوچے کی ایک قسم. سب سے پہلے اکبر کے زمانے میں محمد قلی افشار نے جو کشمیر میں داروغہ باغات تھا ، کابل سے شاہ آلو منگوا کر پیوند لگایا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۹۷). سوا شاہ آلو اور شہتوت کے دوسرے میوے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۶۱). [شاہ + آلو (رک)].

--- آملہ (--- سک م ، فت ل) امذ.
ایک آملہ جو گول اور بہت چپٹا ہوتا ہے اور زیادہ کڑوا اور بکسا نہیں ہوتا ، رائے آملہ. اس کو شاہ آملہ اور املج الملوک کہتے ہیں ہندی میں رائے آملہ بولتے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۴۰۵). [شاہ + آملہ (رک)].

--- باز امذ ؛ = شاہباز ، شہباز.
سفید اور بڑا باز (شکاری پرندہ) ، شاہین.
اگر تج زلف میں غواص سنپڑیا تو عجب کیا ہے
کہ تیرا زلف جالا ہو رہیا ہے شاہ بازاں کا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۳).
چنگل سیں تجھ نگہ کے زخمی ہوا ہے دل
پنجہ لگا ہے صید کوں جیوں شاہباز کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۲).
زخمی ہوں ناوکِ نگہِ چشمِ ناز کا
یہ مرغِ دل شکار ہے ایک شاہ باز کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹۱). شاہین شاہ باز و برگت تمام جانوروں کو پالتے اور ان کی تربیت فرماتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۴۴۴). اسموں کے ساتھ جو سابقے آتے ہیں ، ان میں سے اکثر کو علاحدہ لکھا جائے گا ... شاہ نواز ، شاہ جہاں ، شاہ باز ، شاہ رخ ، شاہ کار ، شاہ راہ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۹۹). (ب) صف. **الوالعزم ، عالی مرتبہ ، عالی مقام.** حقیقت میں مخدوم سیّد محمد گیسو دراز ، حسینی شاہ باز محرم راز ... وہاں تے یوں فرماتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۸). [شاہ + باز (رک)].

--- بازِ کوہی کس صف (--- و مج) امذ.
پہاڑی شاہباز.
تیرے غیرت مند فرزندوں کا نام
شاہبازِ کوہی و شیرِ عرب
(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۹). [شاہ باز + کوہی (رک)].

--- بازی امث.
شاہباز کی طرح شکار پر حملہ کرنا ؛ (مجازاً) بہادری ، دلیری.
وہ فریب خوردہ شاہیں کہ پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷۲). [شاہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بال امذ.
پرند کے بازو کا سب سے لمبا پر ، لمبا پر ، بڑا پر.
ہاتھ آ جائے اگر لیلیٰ کا ہم کو تارِ زلف
بے تکلف شاہ بالِ مرغِ مجنوں باندھیے
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۶۴). [شاہ + بال (رک)].

--- بالا امذ.
وہ قریبی رشتہ دار لڑکا جس کو برات میں دولھا کے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا گیا ہو ، شہ بالا. اس کے بعد دولھا کو آویزاں لکڑی کے پرندوں کے نیچے لایا جاتا ہے ساتھ اس کا شہ بالا ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۱۵). [شاہ + بالا (رک)].

--- بانو (--- و مع) امث.
بادشاہ کی بیوی ، ملکہ.
گو بہت دنیا میں شاہ و شاہ بانو ہیں مگر
بانوے برطانیہ کا سب سے بالا ہے چلن
(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۲). [شاہ + بانو (رک)].

--- برہنہ (--- فت ب ، ر ، سک ہ ، فت ن) امذ.
(عور) ایک فرضی جن.
کہیں طبق کوئی پریوں ہی کے اٹھاتی ہے
کہے ہے شاہ برہنہ سے کوئی دل کا غم
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۸۹).[شاہ + برہنہ (رک)].

--- بطحا کس اضا (--- فت ب ، سک ط) امذ.
(مجازاً) جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم.
کیوں نہ قسمت پہ ناز ہو مجھ کو
شاہِ بطحاً کا ہوں توَلائی
(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۵۵). [شاہ + بطحا (رک)].

--- بلوط (--- فت ب ، و مع) امذ.
بلوط کی ایک قسم جس کی شکل گول اور چپٹی ہوتی ہے اور جو زیادہ شیریں اور لذیذ ہوتی ہے ، اس کا درخت دو قد آدم کے برابر اونچا ہوتا ہے. شاہ بلوط یہ درخت سرزمین شام میں ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۶). یہ تختے شاہ بلوط کی لکڑی سے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات، ۵۰). زمین پر بسنے والا پہلا انسان ، شاہ بلوط کے پُروقار اور سایہ دار درخت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا تھا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدرشناس ، ۶۱).[شاہ + بلوط (رک)].

--- بُن (--- ضم ب) امذ.
ایک پھل جو خوشبودار ہوتا ہے اور خوشوں میں ہوتا ہے. اس کا اندرونی چھلکا جب خشک ہو جاتا ہے تو پھٹ کر مینگ ظاہر ہوتی ہے جس کا رنگ سبز پستئی ہوتا ہے ، مزہ شیریں اور چکنا ہوتا ہے ، حبۃ الخضرا (رک) کی ایک قسم (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۶). [شاہ + ف : بُن = حبۃ الخضرا (رک)].

--- بندر (--- فت ب ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. **بندرگاہ کا افسر اعلیٰ ، بندرگاہ پر محصول یا خراج وصول کرنے والا بڑا افسر.** جہاز کو لنگر کیا اور آپس میں چرچا ہونے لگا کہ کیا شاہبندر کچھ دغا کریگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار، ۱۶۵). عہد مغلیہ میں بندرگاہ کے سب سے بڑے افسر کو شاہبندر کہا جاتا تھا. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۶۶۶). ۲. **کسی ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شاہ + بندر (رک)].

--- بیت (--- ی لین) امث.
قصیدے یا غزل کا بہترین شعر ، سب سے اچھا شعر.
شاہ بیتِ کلیاتِ کائنات   مطلعِ بسم اللہ سرِ لوحِ نجات
(۱۸۰۱ ، گلشن پند ، ۲).

اوس شاہِ حسن کا جو لکھا وصف نظم میں
ہر بیت شاہ بیت ہوئی انتخاب میں

(۱۸۵۳ ، **گلستانِ سخن** ، ۲۷۷). ٹنی سن اپنے جس شعر کو اپنے کلام بھر میں شاہ بیت یعنی بہترین سمجھتا تھا بعد کا زمانہ متفقہ رائے اس کے خلاف رکھتا ہے. (۱۹۳۳ ، منشورات ، ۲۷۴). کسی قصیدہ نعت یا حمد کے بہترین شعر کو شاہ بیت کہہ سکتے ہیں لیکن بیت الغزل نہیں کہہ سکتے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۸). [شاہ + بَیت (رک)].

--- پارَہ (---فت ر) امذ ؛ سہ شہپارہ.
فن کار کی بہترین تخلیق ، شاہکار. جب کوئی نیا ادبی شاہ پارہ سامنے آتا ہے تو اپنے ساتھ کئی پرانے شاہ پاروں کو جگا کے لاتا ہے. (۱۹۴۴ ، جھلکیاں ، ۲). پاکستان کے ان لکھنے والوں کی خدمات کا ذکر نہیں کیا جاتا جنھوں نے اردو زبان و ادب کی ترقی میں حصہ لیا اور اسے علم و ادب کے بیش قیمت شاہ پاروں سے مالا مال کیا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جنوری ، ۲۹). [شاہ + پارَہ (رک)].

--- پَر (---فت پ) امذ ؛ سہ شہپَر.
پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر ، بڑے پروں والا ، بلند پرواز . شاہ پر یا پر پر کہ بازو سے اکھاڑیں نہ اکھڑے . (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۲). دم کے سب پروں کو روغن لگا لیا تو پھر اپنی سرائی کے شاہ پروں کو ایک ایک کر کے روغن لگایا. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵۶). [شاہ + پَر (رک)].

--- پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بادشاہ کا حامی ، بادشاہت کا طرفدار. میری پاول ... رچرڈ پاول کی سب سے بڑی بیٹی تھی جو ایک شاہ پرست جاگیردار تھا. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۲۳). [شاہ + ف : پَرَسْت ، پَرَسْتِیدَن - پوجنا ، بندگی کرنا].

--- پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
بادشاہ کی حمایت کا جذبہ ، بادشاہ کی طرفداری. میری کے مزاج میں شاہ پرستی تھی اور سلطنت باغی تھا. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۲۳). [شاہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَری (---فت پ) امث.
پریوں کی ملکہ.

تو وہ ہے شہِ حسن اگر باج طلب ہو
لے حور سے گلدستہ ، طبق شاہ پری سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۴). [شاہ + پَری (رک)].

--- پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) (الف) امذ ؛ امث.
۱. ایک بیل جو دوسری چیزوں پر چڑھتی ہے ، اس کے پتے لوبیے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے چوڑے اور پھول سفید خوش منظر ہوتا ہے ، جب پھول سوکھتا ہے تو اس کے تلے گھنڈی بندھتی ہے جس کے اندر دو تین دانے ہوتے ہیں ، شاید حب النیل کی قسم سے ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵). شاہ پسند ایک بیلدار بوٹی ہے ... بطور دوا استعمال ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۰). (ب) امذ. **ایک لذیذ میٹھا آم.** رفتہ رفتہ بمبئی ، لنگڑا ، ثمر بہشت فجری اور شاہ پسند ہو گئے. (۱۹۱۳ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۵۳). ریاست کا بہترین باغ تھا جس میں صدہا قسم کے شاہ پسند آم کے درخت تھے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۰). جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں، موتی چور، کافوری ، زعفرانی ... شاہ پسند ، لنگڑا ، فجری ، طوطا پری ، سینا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں؟. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۴۳). (ج) صف. ۱. **بادشاہ کا پسندیدہ.** من جملہ دیگر ساز و سامان حرب کے کئی چھکڑے مہندی سے لدے جلو میں تھے تا کہ سپاہی اور سپہ سالار اپنے ہاتھ پیروں اور بالوں کو رن میں جانے سے پہلے شاہ پسند رنگ میں رنگ سکیں. (۱۹۶۳ ، خاکم بدہن ، ۱۳۸). ۲. **رک : شاہ پرست.** اس شاہ پسند خاندان نے کرامویل اور چارلس اول کی خانہ جنگی میں شاہ کی مدد کی تھی. (۱۹۸۶ ، سلک اوک ٹاون ، ۲). [شاہ + پسند (رک)].

--- پَسَنْد دال (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
معمول سے زیادہ پر تکلف امرا کے کھانے کے لائق پکائی ہوئی دال (اپ و ، ۳ : ۱۵۸). [شاہ پسند + دال (رک)].

--- تِتْلی (---کس ت ، سک ت) امث.
(حشریات) ایک تتلی جس کے جھلی نما پر ہوتے ہیں جو رنگ برنگ کے سفنوں سے ڈھکے ہوتے ہیں. لیپی ڈاپٹرا حشروں کی مثال حسب ذیل ہیں: شاہ تتلی (Danais) موتلی سا (Vangssa) گوبھی تتلی (Pieris) اور ریشم پروانہ ، چاند پروانہ ، کاڈلنگ پروانہ جن کے حشرے سیب کے پھل میں ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۱۴). [شاہ + تِتْلی (رک)].

--- تَرَہ / تُرَہ (---فت ت ، ر/شد ر بفت) امذ.
ایک نہایت تیز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا میں کام آتا اور مصفیٰ خون خیال کیا جاتا ہے ، پت پاپڑہ. حرف بابلی اسی سے مراد ہے ، مازندران میں شاہ ترہ اور کورترہ اور تنکا بن میں خاص ترہ کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۵۵) . [شاہ + تَرَہ (رک)].

--- تُوت (---و مع) امذ.
شہتوت کی ایک قسم ، بڑا توت ، شہتوت. ان میں سے اکثر کو علاحدہ لکھا جائے گا ... شاہ رگ ، شاہ توت ، شاہ زادہ . (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۴۶۹). [شاہ + توت (رک)].

--- تِیر (---ی مع) امذ ؛ سہ شہتیر.
بڑی کڑی جس پر چھوٹی کڑیاں دھرتے ہیں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شاہ + تیر (رک)].

--- ٹِیک (---ی مج) امذ.
(آرا کشی) رک : شہتیر (ماخوذ : اپ و ، ۱ : ۲۰). [شاہ + ٹیک (رک)].

---ٹیَم ٹیَا (---ضمہ ٹ، شدی بفت، ضمہ ٹ، شدی)امذ.
ایک قسم کے گداگر اور فقیر جو گلے میں کوڑیاں ڈالے ، بدھائی دیتے پھرتے تھے. اب شہر کے بھنڈیلے ، زنانے ، ہیجڑے شاہ ٹیم ٹیا ... آنے شروع ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۵، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۶). [مقامی].

---جِنّات کس اضا(---کس ج ، شد ن) امذ.
جنوں کا بادشاہ.

چڑھا شاہِ جنات کو بھی بخار
اُڑا سارے دریا میں گرد و غبار

(۱۸۹۳، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر، ۲۶).[شاہ + جِنّات (رک)].

---جَہاں (---فت ج) امذ ؛ نیز شاہجَہاں.
دنیا کا بادشاہ ؛ مشہور بادشاہ کا لقب.

فخر ہے مدح کا اوس شاہ جہاں کے مجھکو
ذات سے جس کی منوّر ہے سپہر اخضر

(۱۸۵۸ ، سحر ، قصائد سحر ، ۳). بچارے شاہجہاں بادشاہ نے بڑی محنت سے ایک نئی محراب نکالی تھی جو اس کے نام سے اب تک شاہجہانی آرچ کہلاتی تھی . (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۰). علاحدہ لکھا جائے گا ... شاہجہاں . (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۶۹). [شاہ + جَہاں (رک)].

---جَہاں آباد (---فت ج) امذ.
شہر دہلی کا ایک نام. پُرانا قلعہ ... شہر شاہجہاں آباد کے جنوب کو مائل بشرق دلی دروازے کے باہر دو میل کے فاصلے پر واقع ہے. (۱۸۴۶، آثارالصنادید ، ۹). خاص شہر شاہجہاں آباد کی عمارتوں وغیرہ کے بیان میں. (۱۹۳۸، حالاتِ سرسید، ۱۰). [شاہجہاں + آباد (رک)].

---جَہانی (---فت ج) صف ؛ نیز شاہجَہانی.
شاہجہاں (بادشاہ ہند) یا اس کے دور سے متعلق یا منسوب؛ مرکبات میں مستعمل. [شاہجہاں + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَہانی اِینٹ (---فت ج ، ی مع ، مغ) امث.
(خشت سازی) **چوہال ، پُرانی وضع کی بڑی اینٹ جو تقریباً آٹھ یا نو اِنچ لمبی چھے یا سات اِنچ چوڑی اور ڈیڑھ اِنچ موٹی ہوتی ہے** (ا پ و ، ۱ : ۸۱). [شاہجہانی + اِینٹ (رک)].

---جَہانی آرْچ (---فت ج ، سک ر) امث.
رک : **شاہجَہانی ڈاٹ.** بچارے شاہجہاں بادشاہ نے بڑی محنت سے ایک نئی محراب نکالی تھی جو اس کے نام سے اب تک شاہجہانی آرچ کہلاتی تھی. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۸۰). [شاہجہانی + انگ : آرْچ (Arch) ـ محراب].

---جَہانی ڈاٹ (---فت ج) امث.
(معماری) **وہ ادھے کی ڈاٹ (محراب) جس کے دہن میں ادھر ادھر تین‌تین قوسیں اور میانہ میں مانگ‌دار قوس ہو جس کو اصطلاحاً چُکّا کہتے ہیں** (ا پ و ، ۱ : ۱۰۶). [شاہجہانی + ڈاٹ (رک)].

---جَہانی مَرْغُول (---فت ج ، م، سک ر، ومع نیز مج)امث.
(معماری) **شاہجہانی مرغول ... اس کو ہنگڑی‌دار مرغول بھی کہتے ہیں (مرغول ، سنگ بستہ محراب کی سنگین تُرشی ہوئی پیشانی یا روکار کو کہتے ہیں ، دہن کی بناوٹ سے محراب کا جو نام ہوتا ہے اسی نام سے مرغول موسوم کیا جاتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۶۹ ، ۷۳). [شاہجہانی + مَرغول (رک)].

---چینی (---ی مع) امذ.
چینی حنا کا عصارہ . درحقیقت ... تنزوے خطائی زہر مہرے کی مٹی ہے ، شاہ‌چینی مہندی کے پسے ہوئے پتے یا ان کا جما ہوا عصارہ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن‌الادویہ ، ۵ : ۷). [شاہ + چین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چھَڑا (---فت چھ) امذ.
پانو میں پہننے کا بڑا چھڑا ، پانو میں پہنے کا ایک بھاری زیور.

زیور کے ناز اُٹھائیں ہم اتنے کڑے نہیں
پائے بُتاں میں شاہ چھڑا ہیں چھڑے نہیں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [شاہ + چھَڑا (رک)].

---حِجاز/ حِجازی کس اضا / صف(---کس ح) امذ.
مراد : **رسول خدا صلعم** (مہذب‌اللغات). [شاہ + حِجاز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانَم (---فت ن) امث.
(طنزاً) **بڑے گھر کی عورت ؛ متکبر عورت** (ماخوذ: فرہنگ‌آصفیہ). [شاہ + خانَم (رک)].

---خانَم کی آنکھیں دُکھتی ہیں شَہر کے چراغ دیئے گُل کر دو کہاوت.
ایسی نازک مزاج اور متکبر ہیں کہ اپنی تکلیف کے ساتھ اوروں کو بھی تکلیف دینے سے پرہیز نہیں کرتیں ، اپنی تکلیف اور مصیبت میں اوروں کو مبتلا کرنا (فرہنگ‌آصفیہ ؛ نجم‌الامثال).

---خاوَر کس اضا(---فت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ ؛ مراد : آفتاب ، سورج. چلتے چلتے مشرق سے شاہ خاور بھی سوار ہوا اور نیزۂ خط شعاع لیے ہوئے کوہ فلک پر نمودار ہوا ظلمتِ شب کافور ہوئی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷). [شاہ + خاوَر (رک)].

---خَرْچ (---فت خ ، سک ر) صف.
بہت خرچ کرنے والا ، خرچیلا ، بے دریغ خرچ کرنے والا ، حد سے زیادہ سخی. جس کا جُود و سخا اور شاہ خرچ ہونا زبان زد عوام ہے. (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۳ : ۱۰). خوش مذاق ، تعلیم یافتہ اور شاہ خرچ رئیس ہیں . (۱۹۳۲ ، انور ، ۲۵۰). وہ اسراف کی حد تک سخی ، مہمان‌نواز اور شاہ خرچ تھے. (۱۹۸۲، ماہنامہ اوراق ، لاہور ، دسمبر ، ۱۱۹). [شاہ + خرچ (رک)].

---خَرْچی (---فت خ ، سک ر) امث.
بے دریغ خرچ کرنا، بہت خرچ کرنا، فضول خرچی. میں شاہ‌خرچی سے

ہمیشہ نالاں رہے. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۶ / جنوری ، ۳). [شاہ خرچ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خُورْدی (---و معد ، سک ر) امث.
بڑے بڑے مولعوں پر استعمال ہونے والی ایک وضع کی مٹھائی (پلیٹس). [شاہ + خورد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دارُو (---و مع) امذ.
شراب کا نام جو ازروئے روایت جمشید بادشاہ ایران نے رکھا. جمشید نے ... اس کا نام شاہ دارو رکھا اکثر پر ایک مرض و علت پر اسے عمل میں لاتے اور فائدہ اس سے اٹھاتے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۰۹). [شاہ + دارُو (رک)].

---دامی امث.
مُغلیہ عہد کا ایک ٹیکس جسے اورنگ زیب نے ممنوع قرار دیا. شاہ دامی یعنی ٹیسٹ کرنے کا ٹیکس. (۱۹۷۵ ، شاہراہِ انقلاب، ۸). [شاہ + دام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دانَہ (---فت ن) امذ.
۱. **بھنگ کا تخم ، بھنگ کا بیج** (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). ۲. **ایک قسم کا چھوٹا گٹھلی دار پھل ، آلو بالو ، چیری.** کھیت میں یہاں جَو ، گیہوں ... شاہ دانہ ، شفتالو ... وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں. (۱۸۵۹ ، جامِ جہاں نما ، ۵۵). ان میں سے شاہ دانے (Cherry) ، سیب ، ناشپاتی ، بادام ، انار اور سب سے بڑھ کر انجیر کی بہت سی اقسام سپین میں موجود تھیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۶). ۳. **بڑا موتی ، تسبیح کا بڑا دانہ** (فیروزاللغات ؛ علمی اُردو لغت). [شاہ + دانہ (رک)].

---دَرَہ (---فت د ، ر) امذ ؛ ← شہدَرَہ.
وہ آبادی یا گاؤں جو شاہی جھروکوں یا محل ، خواہ قلعے کے نیچے واقع ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شاہ + در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---دَرْیا (---فت د ، سک ر) امذ.
(عو) **ایک فرضی جن جو سات پریوں کا لاڈلا بھائی اور سکندر شاہ سے چھوٹا مانا گیا ہے.** اگر شیخ سدّو یا شاہ دریا ٹیک خُو ہو تو مجھے دریائے ہراس میں نہ ڈباؤ میں تمھارا بکرا اور پنھک پیشک دونگی. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۹۷).

بحر کی سُن کے عارفانہ غزل
شاہ دریا کو حال آتا ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۷). [شاہ + دریا (رک)].

---دُلْدُلْ سَوار کس صف(---ضم د ، سک ل ، ضم د ، سک ل ، فت س) امذ.
دُلدُل پر سوار ہونے والا بادشاہ ؛ مراد : حضرت علی.

اونو بعد ہیں شاہِ دُلدُل سوار
شجاعت علیؓ کی ہے دو جگ تھے بار

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰) [شاہ + دُلدُل + سَوار(رک)].

---دوجَہاں / دوسَرا کس اضا(---و مع ، فت ج / و مع ، فت س) امذ.
دنیا اور آخرت کے بادشاہ ؛ مُراد : آنحضرتؐ. اُم المومنین عائشہ صدیقہ اس سے باتیں کرتی تھیں کہ اتنے میں شاہِ دوجہاں تشریف لے آئے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۹۱).

پھر یاد جو آتی ہے مدینے کی بُلانے
کیا یاد کیا پھر مجھے شاہِ دوسَرا نے

(۱۹۳۹ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۳۹). [شاہ + دوجہاں / دوسرا (رک)].

---دَولَہ (---و لین ، فت ل) امذ.
پنجاب کے ایک مشہور بزرگ کا نام جن کا انتقال ۱۰۸۷ ہجری میں ہوا. شاہ دولہ کا نسب بہلول لودی سے ملایا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، فرحت الناظرین ، ۸۸). [شاہ + دولَہ (رک)].

---دَولَہ کا چُوہا امذ.
شاہ دولہ کے مزار پر چڑھائے جانے والے بچوں میں سے کوئی بچہ (ان بچوں کے سر بہت چھوٹے ہوتے ہیں) ؛ (مجازاً) ناقص الخلقت چھوٹے سر اور تنگ پیشانی والا بچہ. لیکن کبھی آدمی ناقص الخلقت بھی پیدا ہوتے ہیں ، جیسے تمھاری گجرات کے شاہ دولہ کے چوہے. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۹۰). شاہ دولہ کا چوہا اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاصا قدرت کا تماشا تھا. ننھا سا سر ، تنگ پیشانی. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۰۲). پنجاب میں شاہ دولہ کے مزار پر بطورِ عقیدت جو بچے چڑھائے جاتے ہیں اُن کے سر بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور انھیں شاہ دولہ کے چوہے کہا جاتا ہے. (۱۹۷۴ ، نفسیات و مابعدالنفسیات ، ۲ : ۸۹).

---دولھا کا چُوہا امذ.
رک : شاہ دولہ کا چوہا. بچہ بونا ، موٹا سا ، بھولا بھولا اور بدھو دکھائی دیتا ہے ، «شاہ دولھا کے چُوہے» بھی عام ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۵۳۱).

---ذِہن (---کس مع ذ ، سک ہ) امذ.
غیر معمولی ذہن ، بڑا ذہن ، غیرمعمولی دماغ. یہ ہمارے ٹیوٹانک بھائیوں میں سے «شاہ ذہنوں» کی خصوصیت امتیازی ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۰۰). [شاہ + ذہن (رک)].

---راہ امث ؛ ← شاہراہ.
۱. **بڑی سڑک ، بڑا راستہ ، شارعِ عام.**

کہا میں مسافر ہوں بھولا ہوں راہ
مگر توں بتا دے مجھے شاہ راہ

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۱).

تھا بنایا بشاہ راہ مکان
دلفریبی میں روضۂ رضوان

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۶۳). بیچ میں فراخ اور سیدھا شاہ راہ ہے ، کہیں دو طرفہ ، کہیں دائیں ، کہیں بائیں دو منزلہ ،

سہ منزلہ مکانوں کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۸)۔ یہاں سے نکل کے ہم اس سڑک پر ہوئے جو اس گمنام قصبہ کی صدر شاہراہ ہے۔ (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۹)۔ کوٹھی اور آبادی نہ تھی اور نہ کوئی شاہراہ تھی۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۵)۔ ۲. **(مجازاً) روش ، طریقہ ، قاعدہ**. فارسی نثر لکھنا اگرچہ ایک مدت کے بعد شروع ہو گیا لیکن شیخ کے زمانہ تک اس کی کوئی عام شاہراہ مقرر نہیں ہوئی. (۱۸۸۶، حیات سعدی ، ۸۳)۔ پردہ کے بارہ میں سراسر عدل اور میانہ روی کی شاہراہ پر چلنا ہے۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۸۸)۔ [شاہ + راہ (رک)].

---راہِ عام (---کس ہ) امث.
عام راستہ ، (مجازاً) عام روش یا طریقہ. شیخ آلوسی اگرچہ بظاہر شاہ راہ عام سے الگ نہیں ہونے تھے. (۱۹۳۰ ،کاروان خیال ، ۷۶)۔ [شاہ راہ + عام (رک)].

---رایاں کس اضا ؛ امذ (قدیم).
راجاؤں کا بادشاہ.

باٹ تیرا دور اگر ہے عشق پنتھ دکھلانیگا
شاہِ رایاں توں ہے رایاں میں زرایاں غم نکھا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰)۔ [شاہ + رایاں ، رائے (رک) کی جمع].

---رُخی (---ضم ر) امث.
اشرفی ؛ ایک سکہ جو شاہرخ مرزا امیر تیمور کے بیٹے کے نام سے شاہ رخی کہلاتا تھا ، مقدار میں سات آنے کے قریب ہوتا تھا. کابل کی رعایا میں بچے بچے تک ایک ایک شاہ رخی بٹی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، رامداس ، ۲ : ۵۵)۔ جمعرات کے دن بائیس تاریخ کو بھیرے کے بڑوں کو اپنے حضور طلب کیا ، اور ان کے مشورے سے چار لاکھ شاہرخی، سالانہ خرچ مقرر کیا۔ (۱۹۶۵، تزک بابری (ترجمہ)، ۱۵۲)۔[شاہ رخ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---رُسُل کس اضا(---ضم ر ، س) امذ.
رسولوں کے بادشاہ ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم.

شاہِ رُسل پر صلواۃ تجھ سے
بامنزل الف الف لک لک

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۵۸)۔ [شاہ + رُسُل (رک)].

---رَگ (---فت ر) امث ؛ سہ شہ رگ.
گردن کی بڑی رگ ، رگِ جاں ، حبل الورید.

منع غواصی کوں توں باطن میں نہ دیکھ اس تھے جدا
شاہ رگ تمنے ہے نزدیک اگرچہ ہے بعید

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷)۔ اگر موت کا ہاتھ اپنی شاہ رگ کے قریب دیکھ کر میرے پاؤں متزلزل نہ ہوں تو سمجھ لینا کہ میں مسلمان ہوں. (۱۹۴۷ ، آخری چٹان ، ۳۱۱)۔

جو نہ پہچانے تجھے وہ آدمی ہے بد نصیب
کیا خبر اس کو کہ تو ہے شاہ رگ سے بھی قریب

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۶۳)۔ [شاہ + رگ (رک)].

---زاد امذ ؛ سہ شاہزاد.
رک : شاہ زادہ.

توکل کرا باند توشہ و زاد
رضا لے چلیا وو شاہزاد (کذا)

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری(ضمیمہ)، ۷)۔ [شاہ + ف : زاد ، زادن - جننا ، تخلیق کرنا].

---زادگانہ (---فت د ، ن) صف.
شاہزادہ جیسا ، شاہزادے کے قابل ، امیرانہ. خود اعتماد حسینہ کی ادائیں ہیں جو زندگی سے نہایت شاہزادگانہ سلوک کرنا چاہتی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۵۳)۔ [شاہ + زادہ (رک) (ہ مبدل بہ گ) + انہ ، لاحقۂ صفت].

---زادگی (---فت د) امث.
۱. **شاہزادے کی خرد سالی (یا تخت نشینی سے پہلے) کا زمانہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **شاہزادے کی شان ، امیری ، میرزائی.** فن کے یہ شہزادے آزاد پاکستان میں بھی اپنی شاہزادگی کی روایت پر قائم ہیں. (۱۹۶۹ ، تہذیب و فن ، ۱ : ۱۶۳)۔ ۳. **بیوقوفانہ غرور** (فرہنگ آصفیہ). [شاہ زادہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زادَہ (---فت د) امذ ؛ سہ شاہزادہ ؛ شہزادہ.
۱. **بادشاہ زادہ ، بادشاہ کا بیٹا ؛ شاہی خاندان کا لڑکا.** اس دل شاہ‌زادے کوں ، اس ماہ زادے کوں ... تن کے ملک کی بادشاہی دیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶)۔

کھلی آنکھ جو ایک کی واں کہیں
تو دیکھا کہ وہ شاہزادہ نہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۱)۔ راجا مان سنگھ شاہزادے کے ہمراہ الہ‌آباد میں آیا.(۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۳۱۱)۔

چند لفظوں میں ہماری داستاں ہے اس قدر
اُڑ گئی نیلم پری اور شاہ زادہ رہ گیا

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۴۷)۔ ۲ **(مجازاً) (عو) پیارا بیٹا** (ماخوذ : نوراللغات). [شاہ + زادہ (رک)].

---زادی امث ؛ سہ شاہزادی ، شہزادی.
۱. **بادشاہ کی بیٹی ، بادشاہ زادی ؛ شاہی خاندان کی لڑکی.**

شتابی سے جا کر کہا واں کا حال
کہ اے شاہزادیٔ صاحب جمال

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۶۷)۔ میں نے شاہزادی عالی نسب لکھے پالی ہے. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۰۵)۔

دل کو ہو شاہزادیٔ مقصد کی دھن لگی
حیران سراغ جادۂ منزل میں ہم بھی ہوں

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۸۳)۔ ۲. **کنول کے پھول کے اندر کا زرد زیرہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شاہ زادہ (رک) کی تانیث بقاعدہ اردو].

---زَماں کس اضا(---فت ز) امذ.
۱. **زمانے کا بادشاہ ، بہت بڑا بادشاہ.**

کوئی ہے شاہِ زماں ، تنگدست ہے کوئی
کسی کا مرتبہ بالا ہے ، پست ہے کوئی
(۱۹۱۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۶). ۲. مُراد : **آنحضرتؐ.**
جب دیکھ کر باغِ جناں آگے بڑھے شاہِ زماں
جبریل بھی تھے ہم عناں تا آسمانِ ہفت میں
(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۱۵). ۳. **مرثیہ گویوں کی اصطلاح میں زیادہ تر امام حسین علیہ السلام سے مُراد ہوتی ہے** (ماخوذ : مہذب اللغات). [شاہ + زماں (رک)].

---زَمَن کس اضا (---فت ز ، م) امذ.
زمانے کے بادشاہ ؛ مُراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم.
شیخین دامانِ عبا تھامے ہوئے ہیں حشر میں
ہیں بیچ میں شاہِ زمن ایک اِس طرف ایک اُس طرف
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۰۷). [شاہ + زمن (رک)].

---زَناں کس اضا (---فت ز) امث.
(کنایۃً) امام حسینؓ کی زوجہ جو یزدگرد شاہ ایران کی بیٹی تھیں.
آمادۂ نبرد تھی دونوں طرف کی فوج
نرغہ میں بے قرار تھا شاہِ زناں کا زوج
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)). [شاہ + زناں ، زن (رک) کی جمع].

---سِفَرَم (--- کس س ، فت ف ، ر) امذ.
ریحان اسے باغوں میں ہوتے ہیں ، اس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں جو ایک جڑ سے نکلتی ہیں، خوشبو تیز ہوتی ہے اس کے خوشے کے اندر تخمِ ریحان پیدا ہوتے ہیں. تخم ریحان ... ریحان کے بیج ہیں اس کے درخت کو نازبو اور شاہ سفرم اور ریحان الملک اور سلطان الریاحین کہتے ہیں. (۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۱٦۱). [شاہ + سفرم ـ سپرم ـ ریحان].

---سَوار (---فت س) امذ ؛ ــ شہ سَوار ، شہسَوار.
گھوڑے کی سواری کا ماہر.
اے شاہ سوار اندکے جھہ
زخمی ہے نپٹ شکار میرا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳).
عرصۂ معرکہ میں کر تجھے اے شاہسوار
اس سبک سیر سے منظور ہو کارِ تعجیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۱). اس دورے میں مجھے پنڈت جی کی ذات میں ایک اچھا شاہ سوار ملا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲٦۲). [شاہ + سَوار (رک)].

---سَواری (---فت س) امث ؛ ــ شہ سَواری ،
گھڑ سواری کی مہارت ، ماہرانہ سواری.
میداں میں اون کی شاہ سواری کا تھا یہ رنگ
تھیں پڑیاں جمی ہوئی قابو میں تھے سُرنگ
(۱۸۷۵ ، مونس ، د ، ۱ : ٦۲). سب نے بے اختیار تحسین و آفرین کی اور اس کی شاہ سواری کی داد دی. (۱۸۸۴ ، قصصِ ہند ، ۱ : ۴۴). [شاہ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شاہاں کس اضا ؛ امذ.
بادشاہوں کا بادشاہ ، شہنشاہ ؛ مراد : آنحضرتؐ.
کوئی علماً ، کوئی فضلا فقراً ، کوئی امراً ، کوئی شاہِ شاہاں ہے
(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۹۲). [شاہ + شاہاں (شاہ کی جمع)].

---شَطْرَنج کس اضا (---فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ)
شطرنج کا بادشاہ یا مرکزی مہرہ ؛ (مجازاً) برائے نام بادشاہ جسے کچھ اختیار حاصل نہ ہو ، شطرنج کے مہرے کی طرح دوسروں کے ہاتھ میں کھیلنے والا بے اختیار بادشاہ.
سلطانِ قلمرو غم و رنج
رَج تھا مانندِ شاہِ شطرنج
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۱). بہادرشاہ کو بادشاہ کہوں یا شاہِ شطرنج. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۱۸۴). دوسری جنگ عظیم کے بعد وہاں جب پارلیمانی جمہوریت قائم ہوئی تو شہنشاہ کی حیثیت شاہ شطرنج کی ہو گئی . (۱۹۸۲ ، نویدِ فکر ، ۲۰). [شاہ + شطرنج (رک)].

---شَہاں کس اضا (---فت ش) امذ.
رک : شاہِ شاہاں.
لکھوں پہلی حمدِ خدائے جہاں
وہ ہی مالک اُلملک شاہِ شہاں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲). [شاہ + شہاں ـ شاہاں].

---صاحِب (--- کس ح) امذ.
(احتراماً) جناب ، صاحب ، محترم ؛ بزرگ یا بڑے مرتبے والے درویشوں کا لقب ؛ سیدوں کا لقب. اس فقیر کو کہا کہ شاہ صاحب! آپ ہمارے پاس تشریف لائیں (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۳). رُستم کو دعائیں دے رہا ہے کہتا ہے اے شہر یار میں شہنشاہ جنات ہوں مجھ سے کچھ خطا ہوئی تو ایک شاہ صاحب نے مجھکو سحر کر کے بند کردیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۸۹۱). کہتے ہیں سرحد کے صوبے میں کوئی شاہ صاحب یعنی سیّد بادشاہ گئے تھے. (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۱۱ دسمبر ، ۵). [شاہ + صاحب (رک)].

---صَفا کس اضا (---فت ص) امذ.
ایک پرانے زمانے کے فقیر کا لقب.
میرا گھر فقر و خرابی نے کیا ایسا صاف
کہ نہوگی یہ صفا شاہِ صفا کے گھر میں
(۱۸٦۷ ، رشک (نوراللغات)). [شاہ + صفا (رک)].

---عَبّاس کا عَلَم ٹُوٹے فقرہ.
(عور) حضرت عباس ابن علی کے عَلَم کی مار پڑے ، تباہ ہو ، برباد ہو (کلمۂ بددعا).
جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے
شاہ عباس کا عَلَم ٹوٹے
(۱۸٦۹ ، بہار عیش ، ۱٦).

---عَبدُالحَق کا توشہ امذ.
(عور) شاہ عبدالحق (ایک بزرگ) کے نام کا کھانا. اُستانی جی

یہ جو شاہ عبدالحق کا توشہ یا سید کبیر کی گائے یا اللہ میاں کا طاق بھرنے یا مسجد میں کلگے چڑھانے کی رسم ہے تو یوں بھی منت مانی جاتی ہے ... ایسی مَنّتوں کا ماننا اور ادا کرنا دونوں نادرست ہیں۔ (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۶۹).

---کار صف ؛ امذ؛ نیز شَہ کار ، شہکار.
بڑا کارنامہ ، عظیم تخلیقی کارنامہ ، بہترین کام ، استادانہ کام .
سر سے لے کر پانوں تک ایک فنی شاہکار تھی . (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز ، ۱۳). ہندوستان کا شاہ کار تاج محل ہے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۶۶). دوسری زبانوں کی شاہکار کتابوں کے ترجمے بھی اردو میں کروائے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۶) . [شاہ + کار (رک)].

---کاسَہ (---فت س) امذ.
بڑا پیالہ ، کٹورا ، چوڑے منھ اور چپٹے پیندے کا پینے کا ظرف.
سفوف نمبر ۱ کو سرد یا گرم پانی کے ٹُمبلر (شاہ کاسہ) میں حل کرو. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۶۷۵) . ایک ایک چوکی پر سفید چار چار شاہ کاسوں میں برف رکھی ہوئی. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۷۶). [شاہ + کاسہ (رک)].

---کا مال بُھوئیں پڑے دُونا کہاوت.
زراعت سے بادشاہ کی آمدنی زیادہ ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کَرْبَلا کس اضا(---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ.
(کنایۃً) حضرت امام حسینؑ.

ظلم مت کر سجن! ولی اوپر
تجھ کوں ہے شاہِ کربلا کی قسم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۳).

ہر دل پہ تھا محیط غمِ شاہِ کربلا
بالاتفاق تھی دلِ عالم کی یہ صدا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۲۸). [شاہ + کربلا (رک)].

---کَلِید (---فت ک ، ی مع) امث.
وہ کُنجی جس سے بہت سارے قفل کھولے جا سکیں . توحید اور آخرت اور رسالت پر ایمان ہی وہ شاہ کلید ہے جس سے انسانی زندگی کے ہر بگاڑ کا قفل کھولا جا سکتا ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۳۳۰). [شاہ + کلید (رک)].

---گام امث ؛ م ف ؛ شاہگام.
گھوڑے کی ایک عمدہ چال ، گھوڑے کی شاہانہ چال ، شاہی جلوس میں حسب ضرورت گھوڑے کی رفتار.

کہ سرپٹ کہ اُڑان اور کہ میٹھا پوئیہ
کہ دُلکی ایبیہ اور کہ جائے شاہ گام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۷). جنگل اور پہاڑوں کے پر پیچیدہ نشیب و فراز پر سمند قلم بجز آہستہ شاہگام ہونے کے کسی قسم کی تیز رفتاری نہیں کرسکتا نہ پر راستہ کے عبور کرنے پر قادر ہوسکتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار، ۱ : ۲۷۵). معزز مہمان کی موٹر اہستہ آہستہ چل رہی تھی اور گھوڑے شاہگام چل رہے تھے. (۱۹۷۲ ، آواز دوست ، ۱۸۱). [شاہ + گام (رک)].

---گمی امث.
لھمکتے ہوئے چلنا ، ناز و ادا سے چلنا.

اس لٹک اس شاہ گمی سے نہ کوئے دل میں چل
تیز ہے گردش لہو کی اے صنم آہستہ تر

(۱۹۷۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۳) . [شاہ گام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَر (---فت گ) امذ.
بادشاہ بنانے والا ؛ ایسا شخص جو اپنے اثر و طاقت سے جسے چاہے بادشاہ یا حکمران بنائے ؛ بہت بااثر ، بااقتدار.

بزرگ اپنے تھے وہ شاہ گر ، خدا کے ولی
ہوا کو بھانپتے تھے ہر گھڑی زمانے کی

(۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۴). [شاہ + گَر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَرْدُوں کس اضا(---فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
(کنایۃً) سورج (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شاہ + گردوں (رک)].

---گَڑ (---فت گ) امذ.
شاہی قلعہ یا محل.

شاہِ خیبر کشا کی یاد ستی
دل میرا شاہ گڑ ہوا یارو

(۱۷۵۴ ، داوٗد ، د ، ۱۰۲). [شاہ + گڑ (گڑھ (رک) کا مخفف)].

---لافَتا / لافَتیٰ کس صف (---فت ف / فت ف ، ا بشکلِ ی) امذ.
(کنایۃً) حضرت علی کرم اللہ وجہہ.

یا مرتضیٰ علی ولی شاہِ لافتا
مجھکو بتا دیں آپ نکیرین کا جواب

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۷۵). [شاہ + لافتا/لافتیٰ (رک)].

---لَولا ک کس اضا(---و لین) امذ.
(کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

اس قدر سادگی شاہ لَولا ک میں
عرش قدموں میں ، پیوند پوشا ک میں

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۱۵۰). [شاہ + لَولا ک (رک)].

---مات امث ؛ نیز شہ مات.
۱. شطرنج میں بادشاہ کو کشت دے کر مات کرنا ؛ (مجازاً) شکست فاش دینا ، زبان بند کرنا . کوئی شطرنجیا اس کے مقابلے میں شطرنج کھیلتا تو فوراً شاہ مات ہو جاتا. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۹).

تُو نے ناممکن کو ممکن کر دیا
یعنی دی اہلِ زباں کو شاہ مات

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۱۱). اف : دینا ، کرنا ، ہونا. [شاہ + مات (رک)].

---مارگ (---سک نیز فت ر) امذ.
بڑا راستہ ، بڑی سڑک ، شاہراہ.

سو ناگہ یک شاہ مارگ منے
ہوا جوان ایک لشکری سامنے

(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۵۹). [شاہ + س: مارگ मार्ग].

---مَچھیرا (---فت م، ی مج) امذ.
لمبی چونچ والا ایک آبی پرندہ. موٹ موٹ اور شاہ مچھیرا کے پَر شوخ اور چونچ نرالی ہوتی ہے. (۱۹۷۵ء، حرف و معنی، ۱۸). [شاہ + مچھیرا (رک)].

---مَدار (---فت م) امذ.
ایک بزرگ کا نام جن کا مزار مکھن پور میں ہے. شاہ مدار کی ریوڑیاں بنانے کی کیا حاجت ہے. (۱۸۷۸ء، تاریخ نثر اردو، ۱: ۵۴۴). ناظرین کی بدمذاق و سرد مہری شاہ مدار کا حکم رکھتی ہے. (۱۹۳۵ء، معاشرت، ظفر علی خاں، ۹۱). [شاہ + مَدار (عَلَم)].

---مَرْدان کس اضا (---فت م، سک ر) امذ.
۱. مردوں کا تاجدار، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب.

شاہِ مرداں و محمدؐ ہیں ہمارے سرتاج
خدا باتاں حبیب اپنے سوں کیا شبِ معراج

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۱: ۵۲). کہا، یا ابن رسول اللہ، میں سردار پریوں کا ہوں، اور صاحب میرا سیّد آخرالزماں ہے، اور غلام شاہِ مرداں کا، نام میرا غفرائیل. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۰۱).

آرزوِ دل ہے عشقی دین دنیا میں یہی
سایۂ دستِ جنابِ شاہِ مرداں پیٹھ پر

(۱۸۶۱ء، سراپا سخن، ۳۳۱).

میں سب کچھ ہوں مگر کچھ بھی نہیں المختصر سُنئے
صفی یہ فخر کیا کم ہے غلامِ شاہِ مرداں ہوں

(۱۹۱۷ء، دیوان صفی، ۸۸). صاحبقران کے واسطے کئی چیزیں لازمی ہیں، اوّل نظر کردۂ شاہ مرداں ہو. (۱۹۴۳ء، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۱۹۴). **۲. دہلی کے قریب ایک مقام کا نام جہاں تعزیے دفن ہوتے اور اسے علی گنج بھی کہتے ہیں، یہاں کی گکڑیاں بڑی میٹھی ہوتی ہیں، اس وجہ سے ترکاری فروش ان کو "شاہ مرداں کی لاڈلیاں" کہہ کر فروخت کرتے ہیں** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [شاہ + مَردان (مرد (رک) کی جمع)].

---مَردان کی لاڈلیاں امث.
(کنایۃً) **گکڑیاں (سودا بیچنے والوں کی آواز).** شاہ مرداں کی لاڈلیاں، بمعنی زرد ککڑیاں. (۱۸۰۸ء، دریائے لطافت، ۹۵).

---مَشْرِق کس اضا (---فت م، سک ش، کس ر) امذ.
(کنایۃً) **آفتاب** (نوراللغات). [شاہ + مَشرق (رک)].

---مَغْرِب کس اضا (---فت م، سک غ، کس ر) امذ.
(کنایۃً) **ہلال، ماہِ نو، پہلی رات کا چاند** (ماخوذ: نوراللغات). [شاہ + مغرب (رک)].

---ناز امث.
(موسیقی) **ایک قسم کی گت.**

مغنی شہانہ ہو یا شاہناز
کوئی دھن بطرزِ عراق و حجاز

(۱۹۶۱ء، ہماری موسیقی، ۷۹). [شاہ + ناز (رک)].

---ناگ امذ.
بڑا ناگ، بڑا زہریلا سانپ. ناگ سانپ، شاہ ناگ، چڑگو، کرائٹ وغیرہ بہت زہریلے ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ء، حیوانیات، ۳۲). [شاہ + ناگ (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. وہ تاریخ یا دستاویز جس میں بادشاہوں کے حالات لکھے جائیں، تاریخِ سلاطین.

انقلاب آیا نئی دنیا، نیا ہنگامہ ہے
شاہ نامہ ہو چکا، اب وقتِ گاندھی نامہ ہے

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۳: ۳۶). **۲.** (کنایۃً) **فردوسی کی وہ رزمیہ نظم جس میں شاہانِ ایران کے حالات بیان کیے گئے ہیں.**

کسو سے ہوئی شاہ نامے کی فکر
کہ محمود کا لوگ کرتے ہیں ذکر

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۱۱۵).

شاہنامہ نہیں کیا تیری نظر سے گُزرا
آپ کہتا ہے یہ فردوسیِ اعجاز رقم

(۱۸۷۲ء، مرآۃ الغیب، ۴). [شاہ + نامہ (رک)].

---نائے (---ی لین) امذ.
بڑی نلی؛ (مجازاً) **بڑا بگل؛ شہنائی، نفیری** (فرہنگِ آصفیہ). [شاہ + نائے (رک)].

---نَجَف کس اضا (---فت ن، ج) امذ.
(کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ.**

امام اب ولایت کا صف کا سچا
خلف نیک شاہِ نجف کا سچا

(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۲۰).

یہ مجلس ہے کی تیسری جس میں شہادت اب
شاہِ نجف کی ہے جسے سونا محال ہے

(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۸۱).

مجکو ہے سخت رنج و تعب یا علی مدد
شاہِ نجف امیرِ عرب یا علی مدد

(۱۸۷۰ء، الماس درخشاں، ۸۷).

اے مرے دلبر ماہِ منوّر
شاہِ نجف کا سایہ ہو سر پر

(۱۹۱۹ء، خواب راحت، ۲۴). [شاہ + نَجَف (رک)].

---نِشِیں (---کس نیز فت ن، ی مع) امث؛ ~ شہ نِشیں
۱. بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ؛ (مجازاً) **وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو جس پر اکثر بادشاہ بیٹھ کر لوگوں کو درشن دیا کرتے تھے، بادشاہ کی نشست کے طرز پر بنا ہوا ایک بڑا محراب دار طاق، اونچی جگہ یا نشست.**

تیرے در ہیں ترے ایوان ہیں ترے شاہ نشیں
نہ تو گرجے نہ مساجد نہ دھرم سالے ہیں
(١٨٣٦ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ٢١٢) . «شاہ نشین» اور «شہہ نشین» میں بڑائی کے معنے کہاں ہیں؟ **وہ جگہ جہاں بادشاہ بیٹھے**. (١٩٧٣، اردونامہ ، کراچی ، ٤٤ : ١٥). **٢. دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے ہیں ، بیٹھنے کی کوئی اونچی جگہ یا چبوترہ.** یہ شاہ نشیں اس کی بچپن کی ساتھی تھی شام کے قریب اپنے دوستوں کے ساتھ وہ یہیں بیٹھ کر ... باتیں کیا کرتا تھا. (١٩٨٧ ، گلی گلی کہانیاں ، ٢٠٠). **٣. بساطِ گرانمایہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شاہ + ف : نشین ، نِشَسْتَن - بیٹھنا].

---وار صف ؛ ← شاہْوار ، شَہْوار.
بادشاہوں کے لائق ؛ نہایت شاندار ، نہایت نفیس اور عمدہ .
ایک خزینۂ ہنر ہے کہ گُہرہائے شاہوار مضامین سے پُر کیا ہے. (١٨٧١ ، علمِ طبیعیات ، ٣ : ٥١).
وہ آج دن ہے مبارک وہ ساعتِ مسعود
شہِ دکن کی ہوئی شاہوار سالگرہ
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٧٧). [شاہ + وار ، لاحقۂ صفت].

---وِلایَت کس اضا(---کس و ، فت ی) امذ.
(کِنایۃً) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ.
کنائے ہیں مَلک منگل ، عرش پر کا جتے منڈل
غدیر خُم ہے یہ دن ، مگر شاہِ ولایت کا
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٧٥).
سُن سُن کے شوق بڑھ گیا ، سیری ہو جب شرر
دیکھوں جو قبر شاہِ ولایت کی آنکھ سے
(١٨٦١ ، سراپا سخن ، ٦٠). [شاہ + ولایت (رک)].

شاہا ندائیہ.
اے بادشاہ ، اے مالک ، اے آقا.
وہ مردِ خدا بہت کراہا
سلطاں سے ملا کہا کہ شاہا
(١٨٣٨ ، گلزارِ نسیم ، ٣). ایک بادشاہ تھا ... اس نے حکم دیا کہ ایک قلعہ بناو ، بہت مضبوط اور بہت پائیدار ہو! عرض کیا گیا کہ ، شاہا! اس میں تو بہت خرچہ ہوگا. (١٩٨٥، روشنی، ٣٣). [شاہ + ف : ا ، حرف ندا].

شاہاں امذ ؛ ج.
شاہ (رک) کی جمع ؛ مرکبات میں مستعمل.
براہیم قُطب شاہ راجا دھراج
شہنشاہ ہے شاہ شاہاں میں آج
(١٦٠٩ ، قُطب مُشتری ، ١٩). شاہان دہلی سے بغاوت کا نام حکومت اودھ ہے. (١٩٢٣، مذاکرات نیاز، ١٢٧). اُس نے بہتیرے بادشاہ دیکھے تھے ، بڑے عالیشان ذی وقار شاہان عالیجاہ مگر یہاں تو حال ہی کچھ نرالا تھا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ٧٣). [شاہ + ان ، لاحقۂ جمع].

---چہ عَجَب گَر بِنَو ازَنْد گَدارا کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) بادشاہ اگر فقیر پر مہربانی کریں تو کیا تعجب ، کسی ذی رتبہ آدمی کے سامنے کوئی درخواست پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سَلَف کس صف(---فت س ، ل) امذ.
گُزرے ہوئے زمانے کے بادشاہ ، عہد ماضی کے بادشاہ .
حا کیانِ حکایت شاہانِ سلف نے شاہد دلربائے سخن اور ... افسانہائے کہن کو یوں سہر ہفت آرایش سے مزین ... کیا ہے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ١). جو طاقت کے نشے میں شاہانِ سَلف کی لاشوں کو عجائب گھر کی زینت بنا رہی ہیں. (١٩٧٨، اقبال سب کے لئے، ٥٦٣). [شاہان + سَلَف (رک)].

---کَم اِلْتِفات بَہ حالِ گَدا کُنَنْد کہاوت.
(فارسی ضرب المثل اردو میں مستعمل) بادشاہ غریبوں کے حال پر کم التفات کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

شاہانَہ (فت ن) ؛ ← شَہانَہ . (الف) صف ؛ م ف.
١. بادشاہوں کے مرتبہ اور ان کی شان کے لائق ، بادشاہوں کے مانند ؛ نہایت شاندار.
شاہانہ چلے وہ لے کے ہمراہ
لشکر اسباب خیمہ خرگاہ
(١٨٣٨ ، گلزار نسیم ، ٣). فریدوں شوکت ایک دن بعزم سیر و شکار بہ کروفر شاہانہ محل سرا سے باہر تشریف لایا. (١٨٩٠، فسانۂ دلفریب ، ٣٨) . جناح صاحب سرینگر میں وارد ہوئے تو نیشنل کانفرنس نے اُن کا شاہانہ استقبال کیا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣١٢). **٢. متکبرانہ، پُرغرور.** مجھ سے بڑے شاہانہ انداز میں ہمکلام ہوا. (١٩٨٣ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ٢٣). (ب) امذ. **(موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جس میں سب شُدّھ سُر لگتے ہیں ؛ یہ راگ فرودست اور کانڑہ کو ملا کر بنایا گیا ہے.** اس کے بعد جب برہمنوں کو راجاوں کے دربار میں اُن کی مدح کے قصائد گانا پڑے تو ان کے مناسب رعب داب اور سطوت و شوکت کے راگ ایجاد ہوئے جیسے مالکوس ، درباری شاہانہ (اڈانہ) وغیرہ. (١٩٢٦، شرر، مشرق تمدن کا آخری نمونہ، ٢٧٣). اسلامی کلچر کے مصنف نے امیر کے ایجاد کردہ راگوں میں ضلع ... نگار ، شاہانہ ، بسیط ، خیال ، دھرپد اور قوالی کی طرزوں کا بھی اضافہ کیا ہے. (١٩٦٠ ، حیات امیرخسرو ، ٢٠٧). [شاہ + انہ ، لاحقۂ صفت].

---جوڑا (---و مج) امذ.
دولھا کا سُرخ جوڑا ، سُرخ پوشاک (نوراللغات). [شاہانہ + جوڑا (رک)].

---طَبِیعَت (---فت ط ، ی مع ، فت ع) امث.
لااُبالی طبیعت ، نازک طبعی. سور نے شاہانہ طبیعت پائی ہے ، نازک مزاج ہے، آرام پسند ہے. (١٩٨٣، زمیں اور فلک اور، ١٦٣). [شاہانہ + طبیعت (رک)].

ـــــ مزاج (ـــــ کس م) صف.
نازک مزاج (نوراللغات). [شاہانہ + مزاج (رک)].

ـــــ وقت (ـــــ فت و ، سک ق) امذ.
(**عو**) **شام کا وقت**. ساچق کا نشان شاہانہ وقت پر چڑھتا ہے اور برات کا صبح کو. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۵۳). [شاہانہ + وقت (رک)].

شاہانی صف (قدیم).
رک : شاہانہ کی تانیث.

بسنت کا رُت بُجھایا ہے برہ اگ کوں خوشیاں سینی
نویلیاں مل کرو مجلس نویلا آج شاہانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۴).

بھوگ بور بھاگ آج شاہانی جتے ہیں جگ منے
سب عطا کیتا اللہ اس شاہ کوں کر انتخاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۰). [شاہ + انی (انہ،لاحقۂ ظرفیت کی تانیث)].

شاہبانج / شاہ بانگ (سک ہ ، فت ن) امث.
ایک گھاس ہے جو بطور دوا استعمال ہوتی ہے ، یہ محلل ہے اور تنقیہ کرتی ہے. شہمانج ... دراصل شاہبانج اور شاہ بانگ ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۸). [ع / ف].

شاہترج (سک ہ ، فت ت ، ر) امذ.
رک : شاہ ترہ. شاہترج : ایک گھاس مشہور ہے نہایت تلخ . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۷). [شاہ ترہ کا معرب].

شاہترہ / شاہتّرہ (سک ہ ، فت ت ، ر / شد ر بفت) امذ.
رک : شاہ ترہ. شاہترہ ترپھلا مساوی الوزن سفوف کرکے پاؤ بھر قبل دانہ کے کھلانا . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲۱) . شاہترہ ... عود خام ہر ایک ایک قیراط (دو جَو بھر) سفوف بنا کر بقدرِ ضرورت شراب کے ساتھ دیں. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳). [شاہ + ترہ (رک)].

شاہد (کس ہ) صف ؛ امذ.
۱. (i) **گواہ (جو کسی امر یا وعدے کی تصدیق یا تکذیب کرے)**. حضرت کہیں خدا شاہد ، انا و علی من نور واحد . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶). شاہد رہنا ، پہلے جن نے کہ تیر حسین بن علی پر چلایا میں تھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۳).

ہماری چوری جو ثابت ہووے دلیل بھی کچھ
مقر نہیں کوئی شاہد نہیں گواہ نہیں

(۱۸۱۸ ، انشا، ک، ۱۰۷). قیدی نے جرح سے انکار کیا اور شاہد کو عدالت سے جانے کا حکم ملا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۱۸).

اس زمانے میں میرے گنہ کا شاہد
بس میرا خدا ہوتا تھا

(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۳۷). (ii) **دیکھنے والا ، مبصر ، ناظر**. آئن سٹائن (Einstein) کی رائے کے مطابق وقت مطلق نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک شاہد (Observer) کے لیے کچھ اور، دوسرے شاہد کے لیے کچھ اور ہوسکتا ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۳۵۲). ۲. (**مجازاً**) **خوبصورت معشوق ، محبوب.**

نہیں جب سیں پاس شاہدِ گلگوں قبا سراج
جی پر ہے تنگ جسم کا جامہ سیا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۳).

کون سی بزم ہے جس جا گذرِ شمع نہیں
طور سیکھا ہے کسی شاہدِ ہرجائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۹).

شاہدِ یکتائے عالم کا نظر میں نور تھا
سربسر کیفِ مئے توحید سے مخمور تھا

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۱۶).

ہے شاہدِ حسن ہر جگہ پردے میں
ملتی نہیں کسی کو وہ پردے میں

(۱۹۵۵ ، رباعیات امجد ، ۳ : ۱۴). ۳. (**تصوف**) **وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس کا ذکر اس پر غالب ہو ؛ حق باعتبار ظہور اور حضور کے کیونکہ حق بصورِ اشیاء ظاہر ہوا ہے ؛ فروغ نور تجلی جو ارواح کے ساتھ مخصوص ہے** (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۴۹).

محب محبوب عاشق معشوق شاہد مشہود آپیں
صانع مصنوع آپ اپی انتی تان تب کیوں تھر تھر کاپیں

(۱۵۳۴ ، دیوان محمود دریائی ، ۸۵).

آپیں عابد ہے معبود آپیں شاہد ہے مشہود

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود ، سید داول (قدیم اردو ، ۱ : ۳۶۶)).

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں ، پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

وہی منظور ہے اس وقت وہی ناظر ہے
وہی شاہد وہی مشہود عجب یہ سر ہے

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۵۶).

یہ آسمان یہ زمیں یہ مہ و نجوم نہ تھے
وہ جب بھی شاہد و عالِم تھا جب علوم نہ تھے

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۱۱). ۵. **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے شریف میں سے ایک اسم.** اے شاہد ، اے مبشر ، اے نذیر ، اے داعی ، اے سراج منیر ، سات ناموں سے اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا. (۱۹۷۵ ، انداز بیاں ، ۱۲۱) . ۶. (**حدیث**) **وہ حدیث جسے ایک راوی نے دوسرے راوی کے موافق روایت کیا ہو ، متابع**. متابع اوس کو کہتے ہیں کہ ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی کے موافق روایت کی اور اسی کو شاہد بھی کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶). ۷. **وہ پتھر جو میت کو دفن کرنے کے بعد تازہ قبر کے سرہانے بطور نشانی لگا دیا جائے تا کہ اُس جگہ قبر کا ہونا معلوم ہو** (ا پ و ، ۷ : ۱۴۶). [ع : (ش ہ د)].

ـــــ ُالشاہد (ـــــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ش ، کس ہ) امذ.
گواہ کا گواہ ، گواہ کی گواہی دینے والا. بندہ ہے سو شاہد ذات شاہدالشاہد جان. (۱۵۹۱ ، جانم ، رسالہ وجودیہ (ق) ، ۳). [شاہد + رک : ال (ا) + شاہد].

ـــــ ُالقول (ـــــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
بات کا سچا ، صادق القول.

اگر تم کو اس بات میں ہول ہے
یہی داستان شاہد القول ہے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۹۱)[شاہد + رک : ال (ا) + قول(رک)]۔

---الوُجُود (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، و مع) امذ.
(تصوف) نور محمدی کو کہتے ہیں جو اصل کائنات ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰)۔[شاہد + رک : ال (ا) + وُجود (رک)]۔

---باز صف.
عاشق ، حسینوں سے صحبت رکھنے والا ، حسن پرست.

تسبیح نہ دے مجھ ہات میں خرقہ نہ رکھ لا سیس توں
فرہاد سیں نسبت نہ دے مجھ رندِ شاہد باز کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱)۔

اگر مسجد سے آوٗں میر تو بھی لوگ کہتے ہیں
کہ میخانے سے پھر دیکھو وہ شاہد باز آتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۷)۔

اسد اللہ خاں تمام ہوا
اے دریغا وہ رندِ شاہد باز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۲)۔

ہوا ہے تو تو شاہد باز اے دل
بچاوٗں تجھ کو کس کس خوب رو سے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۸۱)۔ داغ کس درجہ شاہد باز تھے اور جناب امیر کتنے پاک باز ، اس کا فیصلہ بھی آپ ہی فرمائیے۔ (۱۹۵۵ ، زبان داغ (مقدمہ) ، ۱۵)۔ [شاہد + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

---بازار/بازاری کس اضا / صف ؛ امث.
بازاری معشوق ، طوائف.

ساقیا بنت العنب وہ لا کہ ہو
دلربا تر شاہدِ بازار سے

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۱۱۰)۔

ایسے اخبار ہیں کس طرح نمائندۂ ملک
جو نہیں بڑھ کے کسی شاہدِ بازاری سے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۴۳)۔ [شاہد + بازار (رک) / + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---بازی امث.
حسینوں سے صحبت رکھنا ، حسن پرستی ، عشق و عاشقی.

ایسے قماری سے دل کو لگا کر جیتے رہنا ہو نہ سکا
رفتۂ شاہد بازی اُس کے جی بھی اپنے ہارے گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۵)۔ خواجہ حافظ کے دیوان میں عشق و جوانی اور رندی اور شاہد بازی کے مضامین کے سوا ... اور کوئی مضمون ہی نہ تھا۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۷۵)۔ ایک دن شجاع نے خواجہ صاحب سے کہا کہ اپ کی کوئی غزل یکساں اور ہموار نہیں ہوتی ایک شعر میں تصوف ، دوسرے میں مے پرستی تیسرے میں شاہد بازی۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۶)۔ [شاہد باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَرَست(---فت پ ، ر ، سک س) صف.
حسینوں کا شیدائی ، عاشق مزاج ، حسن پرست۔اوپی دیکھ ہے شاہد پرست۔ (۱۸۱۵ ، مثنوی سمجھ دیکھ (اردو نامہ ، کراچی ، ۴۹ : ۵))۔ [شاہ + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا]۔

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
حسینوں سے رغبت ، عشق و عاشقی ، حسن پرستی.

کہیں سُنی ہیں یہ شاہد پرستیاں نواب
کہ اپنی آنکھ جہاں لڑ گئی وہیں کے ہوئے

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۷۹)۔ مزیدار خاں ... خوبصورت تھے ، شاہد پرستی اور علم مجلس میں طاق تھے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۳)۔ [شاہد پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پَنا (---فت پ) امذ.
حاضر یا موجود ہونے کی حالت.

شاہد پنا حق ہوا تمھارا
مشہود ہوا وہ کلمہ سارا

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۱۶)۔ [شاہد + پَنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---حال کس اضا ، امذ.
چشم دید گواہ.

شبوں کو تیرا تصوّر دنوں کو تیرا خیال
مریضِ دل ہو مرا عابدیں ہے شاہدِ حال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷)۔ جملہ ممنوعات مستان شاہ کے گرو گھنٹال ہونے کے شاہد حال۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۰)۔ [شاہد + حال (رک)]۔

---حقیقی کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.
اصل محبوب یا گواہ ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. لیکن وقت آئیگا کہ شاہدِ حقیقی کی صدا واقعات سے تاریکی کا پردہ اُٹھا دے گی اور دُنیا دیکھے گی کہ زاہدہ بے گناہ تھی۔(۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱۱)۔ [شاہد + حقیقی (رک)]۔

---رَعْنا کس صف(---فت ر ، سک ع) امذ.
حسین و جمیل معشوق ، طرحدار معشوق. اس طرح اُن کی غزل ایک شاہد رعنا بن جاتی تھی۔ (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۳۲)۔ [شاہد + رعنا (رک)]۔

---زُور کس اضا(---و مع) امذ.
جھوٹا گواہ ، جھوٹی گواہی دینے والا. حضرت عمر نے مارے شاہد زور کو چالیس کوڑے اور سیاہ کیا مُنہ اوس کا۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۷)۔ [شاہد + زور (رک)]۔

---زیبا کس صف(---ی مج) امذ.
رک : شاہدِ رعنا.

منظور جو اُس شاہدِ زیبا کا ہے دیدار
جو جلوہ سے خیرہ نہ ہو وہ عین تو بن جا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۱)۔ [شاہد + زیبا (رک)]۔

ـــــ عادِل کس صف (ـــــ کس د) امذ.
سچّا گواہ. صنم کدۂ گیتی میں جو صورت زیبا تمثال نظر آتی اس صناعِ حقیقی کی صفت بےمثال پر شاہدِ عادل ہاتی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲).

ہم نشیں مسلم ہوں میں ، توحید کا حامل ہوں میں
اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں میں

(۱۹۱۲ ، بانگ‌درا ، ۲۱۷). ان میں ایسے مشترک اجزاء صاف نظر آتے تھے جو ان کے متحدالاصل ہونے پر شاہدِ عادل تھے. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی لسانی روابط ، ۲۳۱). [شاہد + عادل (ر ک)].

ـــــ عَدْل کس اضا (ـــــ فت ع ، سک د) امذ.
رک : شاہدِ عادل. پوری انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہدِ عدل ہے ان ہی افراد اور قوموں پر فوز و فلاح اور کامیابی کے دروازے کھلے ہیں ... یقین تھا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۸). ان اکابر علم و فضل کی شاندار زندگیاں شاہد عدل ہیں. (۱۹۵۳ ، طب‌العرب ، ۱۷۰). [شاہد + عدل (رک)].

ـــــ عِلْم کس اضا (ـــــ کس ع ، سک ل) امذ.
(تصوف) وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس پر علم غالب ہو (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۳۹). [شاہد + علم (رک)].

ـــــ عَلَی الشّاہِد (ـــــ فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، ل ، شد ش ، کس ہ) امذ.
گواہ کی شہادت سن کر گواہی دینے والا. ایک شاہد دوسرے شخص کو اپنی شہادت سنا کر گواہ کر رہا تھا اس کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ اصل شاہد سے گواہی سن کر یہ بھی شاہد علی الشاہد ہو جاوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۸۳). [شاہد + ع : عَلیٰ (حرف جار) + رک : ال (۱) + شاہد].

ـــــ عَینی کس صف (ـــــ ی لین) امذ.
چشم دید گواہ ، عینی شاہد. پروفیسر آرنلڈ اور مولٰنا شبلی کے تعلقات کی دلچسپ داستان ایک «ایک شاہدِ عینی» کی زبان سے سننے کے لائق ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۱۳۹).

ہم اکیلے بھی نہ تھے شاہدِ عینی تھا کوئی
شک نے اس بات کو بھی جبر کا سمجھا اقدام

(۱۹۸۳ ، نخل گماں ، ۶۰). [شاہد + عین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ غَیب کس اضا (ـــــ ی لین) امذ.
(کنایۃً) خدائے تعالیٰ.

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا
ہے شاہدِ غیب کا سراپا

(۱۹۰۵ ، محسن ، کلیات نعت ، ۱۳۲). [شاہد + غیب (رک)].

ـــــ کامِل کس صف (ـــــ کس م) امذ.
پکا گواہ ؛ (مجازاً) روشن دلیل ، واضح ثبوت. جوالا مکھ کی تہ پر مادہ گداختہ اور اس کے اوپر ہوائے گرم اور بھاپ شاہد کامل اس امر پر ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۳). [شاہد + کامل (رک)].

ـــــ لَمْ یَزَل کس صف (ـــــ فت ل ، سک م ، فت ی ، ز) امذ.
(کنایۃً) خدائے تعالیٰ.

جہاں تا جہاں از ابد تا ازل
کشش مظہر شاہدِ لم یزل

(۱۸۹۳ ، کلیات نعت ، محسن ، ۱۵۸). [شاہد + لَم یَزَل (رک)].

ـــــ مَجازی کس صف (ـــــ فت م) امذ.
دُنیوی معشوق یا محبوب.

اے ولی عیشِ ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہدِ مجازی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).

الفتِ شاہدِ مجازی میں
چھوڑ بیٹھا محبتِ یزداں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۱۸). [شاہد + مَجازی (رک)].

ـــــ مَسْتُورِ اَزَل کس صف (ـــــ فت م ، سک س ، و مع ، کس ر ، فت ا ، ز) امذ.
وہ محبوب جو ازل سے پردے میں ہو ؛ (کنایۃً) خدائے تعالیٰ. حضرت جبریل اپنی اصلی کمالی صورت میں آپ کے سامنے نمودار ہوئے ، پھر شاہدِ مستورِ ازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۳). [شاہد + مستور (رک) + اَزَل (رک)].

ـــــ وار وار ، مُقدمے والے پار پار کہاوت.
گواہ کچھ کہتے ہیں مدعی کچھ کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ وَجْد کس اضا (ـــــ فت و ، سک ج) امذ.
(تصوف) وہ چیز جو دل میں حاضر ہو اور اس پر وجد غالب ہو (مصباح التعرف ، ۱۳۹). [شاہد + وَجْد (رک)].

شاہْدانہ (سک ہ ، فت ن) امذ.
رک : شاہ‌دانہ. شاہ بلوط کے پھل ، ولائتی گوندنیاں اور شاہدانہ اس کی مرغوب و محبوب غذائیں ہیں. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج (ترجمہ) ، ۱۲). [شاہ (رک) + دانہ (رک)].

شاہِدانی (کس ہ) امث.
محبوبیت ، دلربائی.

زبور و زمزمہ و بزم جلوس
شاہدانی تجھے مبارک ہو

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۷). [شاہد (رک) + انی ، لاحقۂ کیفیت].

شاہِدَہ (کس ہ ، فت د) امث.
شاہد (رک) کی تانیث ؛ گواہی دینے والی عورت (مہذب اللغات).
[شاہد + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شاہِدی (کس ہ) امث.
۱. شہادت ، گواہی.

ہر مذہب سوں حق کا ڈھ لیں   ناحق پر شاہدی نہ دیں
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸).
خیانت امانت نہ کرتے کبھی
خدا سیں ڈریں سچ کہیں شاہدی
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۲۹). شریعت میں ایک گواہی کی شاہدی پر عمل نہیں کرتے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۳). تمام مجمع ایک ایک کر کے بازپرس کے خوف ، پولیس کی تحقیقات ، گواہی ، شاہدی کے خیال سے چھنٹ گیا. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۱۰). اس نے حوالات میں اپنے دانت اکھاڑ ڈالے ، میرے پاس گواہی شاہدی مستعد ہے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۱۱۶). اف : دینا. ۲. **دلربائی ، محبوبی.**
دلرُبا اور زمانے میں ہیں اک تم ہی سہی
شاہدی کا تمھیں انداز سکھایا کس نے
(۱۸۹۷ ، کلیاتِ راقم ، ۱۶۷). [شاہد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَھرنا محاورہ.
گواہی دینا.
پتھر سہنے بچی ہو سر بسر
شاہدی بھری نبی یو ککر
(۱۶۶۷ ، قصہ حضرت بی بی مریم (رسائل متفرق ، ۱۳)).
یہ جو رات اندھیری ہے تاروں بھری
یہی شاہدی اپنی بھرے گی ابھی
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۸).

شاہِدَین (کس ہ ، ی لین) امذ.
دو گواہ.
چاند کے ٹکڑے رسالت کے لئے ہیں شاہدین
جلوۂ بے سایگی سے مظہرِ حق ہے عیاں
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ۲۷۲) [شاہد(رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شاہْراہ (سک ہ) امث ؛ =شاہ راہ.
شاہ راہ ، بڑا اور کشادہ راستہ ، بڑی سڑک. فرخندہ نگر کی شاہراہ پر زندگی ساکت و صامت ہوگئی ہے.(۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۲). [رک : شاہ + راہ (رک)].

--- عام کس صف ؛ امث ؛ =شاہ راہِ عام.
عام راستہ. علم کو کُتب خانوں اور مکتبوں سے باہر لا کر شاہراہ عام پر کھڑا کیا . (۱۹۶۸ ، رئیس احمد جعفری ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ۴۹). [شاہراہ + عام (رک)].

شاہْرُود (سک ہ ، و مع نیز مج) امذ.
۱. **بانسری کی طرح کا ایک ساز.** مُسلمان اپنے ساتھ بہت سے باجے مثلاً قانون ، عود ، چنگ ... شاہرود ، قطار ... کمان جاہ ساتھ لائے.(۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۳). ۲. **بڑا دریا ؛ ساز میں لگا ہوا پیتل کا تار (اسٹین گاس).** [شاہ + رُود (رک)].

شاہِق (کس ہ) صف.
۱. **اونچا ، رفیع ، بلند (عمارت ، پہاڑ وغیرہ) (پلیٹس). ۲. (طب)** **نبض کی ایک قسم جس میں نبض کے اجزا کی بلندی زیادہ محسوس ہوتی ہے ، وہ نبض جس کے اجزا ابھرے ہوئے ہوں.**
کہے عظیم و شاہق و کہے سریع ہے
جنبش سے اس کی رکھ خبر ، انگشت کے تلے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۲). شاہق ... مراد ہے کہ احساس اجزائے نبضی کا ارتفاع یعنی بلندی میں زیادہ ہوتا ہے.(۱۸۳۵، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۰). نبض مشرف (شاہق یعنی بلند) وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل سے زیادہ بلندی میں محسوس ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۹). [ع : (ش ہ ق)].

شاہْکار (سک ہ) امذ ؛ =شاہ کار.
عظیم ، سب سے زیادہ اہم ، قابلِ قدر ، بلند رتبہ. وہ مرثیہ اس عہد کا سب سے بڑا شاہکار ہے.(۱۹۳۹ ، اِک محشرِ خیال ، ۵۸). مجھے یقین ہے میرا شاہکار ضرور مکمل ہو گا. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۱۰۲). [شاہ (رک) + کار (رک)].

شاہَلْمَت (فت ہ ، سک ل ، فت م) امث.
(بازاری) شامت ، بدنصیبی ، کم بختی. اے میری شاہلمت (شامت) میں نے پیاری کے ابّا سے پوچھا کہ یہ کیا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۲). [شامت (رک) کا بگاڑ].

شاہَلُوج (سک ہ ، و مع) امذ.
ایک زرد رنگ کا میوہ جو زرد آلو سے مشابہ ہے ، سفید آلو بخارا. شاہلوج میں جو پھل زرد ہے وہ نہایت عمدہ ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۹۱). [ف].

شاہَنْشاہ (فت ہ ، سک ن) امذ ؛ =شاہنشہ ، شہنشاہ.
بڑا بادشاہ جس کے ماتحت اور کئی بادشاہ ہوں ، بادشاہوں کا بادشاہ ، سلطانِ اعظم ، مہاراج ادھیراج.
بڑی دولت ہے جس کا نام ہے عالم میں استغنا
گدا اس کوچے میں آتا تو شاہنشاہ ہو جاتا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۷). خدا کا خیال ایک شاہنشاہ مطلق کی حیثیت سے آیا تو ضرور تھا.(۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۳).
نام لیوا جس کے شاہنشاہ عالم کے ہوئے
جانشیں قیصر کے ، وارث مسند جم کے ہوئے
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۵۷). [ف].

شاہَنْشاہی (فت ہ ، سک ن)۱.(الف) امث.
بادشاہی ، سلطنت ، حکومت ، شہنشاہیت ، بادشاہی نظامِ حکومت. انسان ہوس کو جتنا بڑھائے بڑھتی ہے شاہنشاہی ہونے کے بعد بھی یہ بس نہیں کرتی ہے . (۱۹۰۵ ، بے خبر (غلام غوث) ، انشائے بیخبر ، ۶۵). ایک موقع پر ہوس آف لارڈس میں ، بہت سچ کہا کہ آپ حضرات کی ایک ہی شاہنشاہی(امپائر) ہے اور وہ ہندوستان ہے.(۱۹۱۲، افتتاحی ایڈریس ، سیّد حسین بلگرامی ، ۵۵). (ب) صف. **شاہنشاہ سے متعلق یا منسوب ، شاہنشاہ کا.** ازبس کہ اقبال شاہنشاہی غالب ہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۶۶). [شاہنشاہ + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شاہنشاہیت (فت ہ، سک ن، کس ہ، شد ی بفت) امث ؛ ــــ شہنشاہیت.
شاہنشاہی نظام، حکومت، ملوکیت، سامراج (ماخوذ : انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ۲۴۶). [شاہنشاہی + یت، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پسندی (ـــ فت پ، س، سک ن) امث.
ملوکیت کی حمایت، بادشاہت کی طرفداری. رومیوں کا ایک بڑا امتیاز و خصوصیت اُن کی شاہنشاہیت پسندی اور ... مادہ پرستانہ نقطہ نگہ ہے. (۱۹۵۳، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، ۲۴۶). [شاہنشاہیت + پسند (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

شاہنشہ (فت ہ، سک ن، فت ش) امذ ؛ ــــ شاہنشاہ.
بڑا بادشاہ، بادشاہوں کا بادشاہ، حکمرانِ اعلیٰ.

شاہنشہِ جہاں ہے یا کوئی بے نوا ہے
جس کو بقا ملی آخر اسے فنا ہے

(۱۹۲۵، مطلعِ انوار، ۱۴۳).

خوف سے کیوں تھرتھراؤں ڈر سے کیوں کانپوں جمیل
پیش شاہنشہ نہیں پیش خدا جاتا ہوں میں

(۱۹۷۸، فکر جمیل، ۱۳۰). [شاہنشاہ (رک) کا مخفف].

ـــ لَولاک کس اضا(ـــ و لین) امذ.
(کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قدسی لولاک کما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے).

حسرت ہے کہ یثرب مجھے اللہ دکھائے
خاکو درِ شاہنشہِ لولاک بتائے

(۱۹۰۰، دیوانِ تسلیم، ۳۴۹). [شاہنشہ + لَولاک (رک)].

شاہنشہی (فت ہ، سک ن، فت ش) امث.
شاہنشاہت، بادشاہت، حکمرانی، حاکمیت.

دریغا جواز بخت شاہنشہی
ہوا دور بھی میں زفرماں دہی

(۱۶۳۹، خاور نامہ، ۸۰۴).

خوشی کے ہما کو ہے ظلِ الٰہی
کہ اوس کے ہے سائے میں شاہنشہی

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۸).

شاہی یہ ہے کہ اور کا غم چشمِ تر میں ہو
شاہنشہی یہ شانِ غریبی نظر میں ہو

(۱۹۳۸، اقبال (باقیات اقبال)، ۷۸). [شاہنشاہی (رک) کا مخفف].

شاہو (و مع) امذ.
مہاجن، ساہوکار. خواص و عوام، علماء و مشائخ، صوفی، قلندر، حیدری، دوکاندار، سوداگر، مہتر، شاہو، صراف اور برہمن شہر سے جوق در جوق اور گروہ در گروہ درگہ میں حاضر ہوتے(۱۹۶۸، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ)، ۶۸). [ساہو (رک) کا بگاڑ].

شاہوار (سک ہ) صف ؛ ــــ شاہ وار.
بادشاہوں کے لائق، نہایت عمدہ اور نفیس، بیش قیمت.

شہنشاہِ خاور درم یک ہزار
دیا ہور کپڑے اسے شاہوار

(۱۶۴۹، خاور نامہ، ۲۹۲). مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... آسمان گون، شاہوار، نجمی شلغمی. (۱۷۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۲۸۶).

وہ شاہزادے کے ہونے کا جشنِ شاہی تھا
یہ شاہزادی کی ہے شاہوار سالگرہ

(۱۹۳۶، شعاعِ مہر، ۱۸۰). ان لاحقوں سے مُرکّب الفاظ کو ملا کر ہی لکھا جائے گا. بزرگوار، سوگوار، شاہوار، راہوار (وغیرہ). (۱۹۷۳، اردو املا، ۴۷۲). [شاہ (رک) + وار، لاحقۂ صفت].

ـــ موتی (ـــ و مج) امذ.
اعلیٰ درجے کا موتی. پھر ان بچی کاریوں پر رمانی یاقوت، شاہوار موتی اور سلطانی لعل جڑے ہوئے ہیں. (۱۹۲۸، مرزا حیرت، مضامین، ۱۹). [شاہوار + موتی (رک)].

شاہی (الف) امث.
۱. بادشاہی، سلطنت، حکومت، بادشاہت.

سزاوار شاہی کوں ہے سازوار
ہنرمند چوسار ہور راز دار

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۴۴).

قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوئی
کہ باپ ہور بیٹے میں نئیں کچھ دوئی

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۰۴).

دیکھ کر شکل شاہی کے لائق
ہوئی اک جی سے لاکھ جی عاشق

(۱۷۹۱، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۳۹).

شاہی سے کم نہیں ہے درویشی اپنے پاں تو
اب عیب کچھ جہاں میں ناداری ہو گئی ہے

(۱۸۱۰، میر، ک، ۵۴۰).

عاشقوں کے بھی معیّن ہو گئے ہیں اب حقوق
عہدِ انگریزی ہے یہ اے جانِ جاں شاہی گئی

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۲ : ۱۴۲).

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر

(۱۹۳۸، ارمغانِ حجاز، ۲۱۷). **۲. بادشاہت کا زمانہ، خصوصاً ہندوستان میں مُغلیہ عہدِ حکومت.** شاہی میں کئی خانہ جنگیاں لڑا تھا اور کئی مرتبہ گڑھی فتح کر چکا ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۷۱). کہتے ہیں کہ شاہی میں ان کے والد اپنے وقت کے بڑے بانکے تھے. (۱۹۷۰، غبارِ کارواں، ۲۵). **۳. ایران کا چھوٹا سکہ (دھیلے کے برابر).** عمرو نے کہا کہ ایک شاہی سے کیا ہو گا پانچ شاہی کا کھانا معقول قابل کھانے کے اچھا ہو گا. (۱۸۸۷، داستان امیر حمزہ، بلگرامی، ۱۹۵). چھوٹا سکہ جو عموماً چلتا ہے وہ پول یا شاہی ہے، اصل میں ایران کا سکہ ہے اور ہمارے دھیلے کے برابر ہے. (۱۹۱۲، روزنامچۂ سیاحت، ۱ : ۷۷). (ب) صف. **شاہ سے متعلق یا**

منسوب ، بادشاہی ، بادشاہ کا. واجد علی شاہ کے زمانے کو شاہی زمانہ کہتے ہیں کہ نہیں.(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۹). اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے عالمِ تصوّر کی سیر کرنا چاہیں تو اپنے کو لکھنؤ کے شاہی دور میں فرض کر لیجیے . (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم، ۳۹). دیمک میں شاہی خاندان کے علاوہ کوئی اور کیڑے انڈے دیں تو تر ہی پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۴۲). [شاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---پَنٹ (---فت پ ، کس ء ، سک ن) امذ.
برطانوی پائنٹ جو مائعات کی مقدار ناپنے کا ایک پیمانہ ہے (ایک گیلن کے آٹھویں حصّے کے مساوی). ایک شاہی پنٹ سوا پونڈ کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۵) . [شاہی + پنٹ ـ انگ : Pint].

---ٹُکڑے (---ضم ٹ ، سک ک) امذ ؛ ج.
ڈبل روٹی کے ٹکڑے جو گھی میں تل کر دودھ میں بھگوئے جاتے ہیں ، اسکے بعد چینی (شکر) کا شیرہ بنا کر (جس میں زعفران یا رنگ بھی ملایا جاتا ہے) ان کو شیرے میں ڈبو دیتے ہیں اور اُوپر سے خُشک میوہ ڈال دیتے ہیں. شاہی ٹکڑے ... روٹی کے ٹکڑے کاٹ لیں ، قند کا شیرہ کر لیں ، روٹی کے ٹکڑوں کو گھی میں تل لیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۲۲۷). شاہی ٹکڑے، سیخ کباب ... کے گرم گرم بھپکے آنے لگے . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۴۰). [شاہی + ٹکڑے (ٹکڑا (رک) کی جمع)].

---زَرْد (---فت ز ، سک ر) امذ.
ایک طرح کا زرد رنگ جو ہڑتال سے بنایا جاتا ہے. ہڑتال ایک زرد رنگ کی معدنی شے ہے ... مصنوعی ہڑتال بھی ہوتی ہے اور اصلی اور مصنوعی دونوں سے وہ رنگ بنایا جاتا ہے جو عام طور پر شاہی زرد (Kings Yellow) کہلاتا ہے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۰۱). [شاہی + زرد (رک)].

---فالُودَہ (---و مع ، فت د) امذ.
(حشریات) **ایک قسم کی خوراک جو کارکن شہد کی مکھیاں بناتی ہیں اور ملکہ اور شہزادیوں کو دیتی ہیں.** یہ (شہد کی مکھیاں) ایک اور قسم کی خوراک بھی بنانا جانتی ہیں جس کو «شاہی فالودہ» کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۷۷). [شاہی + فالودہ (رک)].

---فَرامِین (---فت ف ، ی مع) امذ ؛ ج.
بادشاہ کے حکم نامے ، بادشاہی احکام. ایک علمی نمایش کا انتظام ، جس میں شاہی فرامین ، قطعات ، نادر قلمی نسخے ، تصاویر ... وغیرہ اسلامی علمی یادگاروں کی نمایش کی گئی تھی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۳۹). [شاہی + فرامین (رک)].

---فَرْمانْ نَوِیس (---فت ف ، سک ر ، سک ن ، فت ن ، ی مع) امذ.
شاہی احکام لکھنے والا ، منشی. یہ شاہی فرمان نویس بھی تھے . (۱۹۶۳ ، صحیفہ خوشنویساں ، ۱۵۰) . [شاہی + فرمان (رک) + ف : نَویس ، نوِشتَن ـ لکھنا].

---قَیدی (---ی لین) امذ.
وہ شخص جسے سیاسی وجوہ سے قید کیا گیا ہو ، سیاسی قیدی. شاہی قیدی کی حیثیت میں اگر ہمارے الاؤنس کا کچھ پیسہ بچا ہو تو تمہیں بھجوا دیں.(۱۹۵۱ ، صلیبیں میرے دریچے میں ، ۵). [شاہی + قیدی (رک)].

--- کوس (---و مج) امذ.
پانچ ہزار گز کا فاصلہ . سلطنت ... طول میں لہاری بندر سے سلہٹ تک دو ہزار شاہی کوس تھی . (۱۹۴۵ ، ذرایع محاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۵۳). [شاہی + کوس (رک)].

---گَیلَن (---ی لین ، فت ل) امذ.
برطانوی گیلن جو غلہ یا مائعات کی مقدار ناپنے کا ایک پیمانہ ہے (یہ ۲۷۷ ¼ مکعب انچ کا ہوتا ہے). ایک شاہی گیلن میں دس پونڈ وزن ہوتا ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۵). [شاہی + انگ : Gallon].

---مُرَبَّہ (---ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ.
(حشریات) **رک : شاہی فالُودہ.** اسے (ملکہ کو) کھانے کے لئے شاہی مربہ (Royal Jelly) دیا جاتا ہے. (۱۹۶۳، حشرات الارض اور وھیل ، ۴۲). [شاہی + مُرَبّہ (رک)].

شاہِیَّت (کس ہ ، شد ی بفت) امث.
بادشاہی نظام حکومت ، بادشاہت. بادشاہ کے اختیارات کا دائرہ عملاً بڑے محدود حلقے تک پھیلتا تھا اور اکثریت شاہیت کے دباؤ سے محفوظ رہ جاتی تھی. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۱۱۹). ادارۂ خلافت ، شاہیت اور آمریت ، ان سارے اداروں کو رد کیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۲۲۳). [شاہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شاہِین (ی مع) امذ.
۱. باز کی طرح کا ایک سفید رنگ شکاری پرندہ جس کی آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں ، یہ بڑا بہادر اور تیز پرواز پرندہ مشہور ہے ؛ یہ اکثر بڑے بڑے پرندوں کو خود مار لیتا ہے ، اسے شکار کے لیے سدھایا بھی جاتا ہے.

وہ شاہیں یوں چلے پنکھیانکے دُنبال
دعا جیئوں کاسلانگ جاوے اُپرال

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

ناخنِ جور سیں مجھ دل کوں کیا ہے پرخوں
نیں ہے مژگاں اوسے تم پنجۂ شاہین کہو

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۹۶). بحری اور شاہین ایک جانور ہے کہ شکل و شباہت اور چالاکی و تیز پری میں کچھ فرق درمیان بحری و شاہین کے نہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۳).

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۱۹) پرندوں میں عقاب (Eagles) شاہین (Falcon) ... ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ، ۲۲). ۲. **ترازو کی ڈنڈی جو ڈنڈی کے بیچوں بیچ سوراخ میں باندھ دی**

جاتی ہے ؛ تولنے کے کانٹے کی سوئی ؛ نیز ترازو کی ڈنڈی. کفہ نیچے کی طرف جُھکا تھا جیسا وقت تساوی کے جھکتا ہے اور زبانہ شاہین پر عمود ہوا تھا. (۱۸۳۷ء، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۸۶). ڈنڈی کے بیچوں بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں شاہین یا بتھی لگی ہوتی ہے. (۱۹۰۰ ، غربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۰).

یوں تھا وہ مہ پر ایک جفاجو کے بیچ میں
شاہیں ہو جس طرح سے ترازو کے بیچ میں

(۱۹۳۳، عروج ، عروجِ سُخن ، ۳۸۱). **۳. ایک وضع کا باجا.** شافعیہ کے نزدیک شاہین بھی جایز ، کیونکہ ... اس کی آواز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں گئی اور آپ نے انگشت مبارک بگوش حق نیوش رکھ لی ، مگر منع نہ فرمایا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۶۷). **۴. عہد مغلیہ کی ایک قسم کی بندوق جو ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی.** گجنال یا ہتھنال ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی ، شترنال یا شاہین سے بھی یہی ہتیار مُراد ہے ، یہ بندوق چول پر گھومتی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰). [ف].

---بَحری کس صف(---فت مج ب ، سک ح) امذ.
شاہین کی وہ قسم جو اکثر آبی پرندوں خصوصاً مرغابیوں کا شکار کرتی ہے. شاہین بحری اور شاہین کوہی ، یہ دونوں بادشاہی جانور ہیں. (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۱۰۳). [شاہین + بَحری (رک)].

---تَرازُو کس اضا(---فت ت ، و مع) امذ.
رک : شاہین (معنی نمبر۲).

نظر اک کودکِ بقّال پر ہے طائر دل کی
شکار اک روز ہو جانے کا شاہینِ ترازو کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۷۵).

وہ شاہِ حُسن تُل بیٹھے تو یہ اوجِ شرف بخشے
کہ صدقے ہو ہما بھر بھر کے شاہینِ ترازو پر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۱). [شاہین + ترازو (رک)].

---تیتری (---ی مع ، سک ت) امث.
(حشریات) **لمبی سونڈ والی ایک قسم کی تتلی .** شاہین تیتریوں (**Hawk Moths**) جن کا تعلق خاندان اسفنجیلی **Sphin Gidae** سے ہے کی سونڈ جسم سے بھی زیادہ طویل ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۸). [شاہین + تیتری (رک)].

---چور (---و مج) امذ.
چوری کے فن میں طاق ، شاطر چور. میں تو خود ہی سُن سُن کے بدحواس ہوا جاتا ہوں کہ یہ نیا شاہین چور کون پیدا ہوا جو گورنمنٹ سے مقابلہ کر رہا ہے. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۹۲). [شاہین + چور (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
شاہین کا بچہ . اقبال شاہین اور شاہین زادے کی تمثیل کے ذریعے یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ مسلمان زاغ و زغن یا کرگس نہیں بلکہ بلند پرواز شاہین ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۳۰). [شاہین + زادہ (رک)].

---کافُوری کس صف(---و مع) امذ.
بالکل سفید رنگ کا نایاب شاہین.

فقیرانِ حَرم کے ہاتھ اقبال آ گیا کیونکر
میسّر میر و سُلطاں کو نہیں شاہینِ کافوری

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۸). [شاہین + کافوری (رک)].

---کوہی کس صف(---و مج) امذ.
شاہین کی وہ قسم جو اکثر خُشکی اور پہاڑوں پر رہتی ہے ، اس کی جسامت بحری سے چھوٹی ہوتی ہے. شاہین بحری اور شاہین کوہی ، یہ دونوں بادشاہی جانور ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۳). [شاہین + کوہی (رک)].

---مِزاج (--- کس م) صف.
بادشاہوں کا سا مزاج رکھنے والا (ماخوذ : مہذب اللغات) . [شاہین + مزاج (رک)].

---مِیزان کس اضا(---ی مع) امذ.
تین ستاروں کا ایک گُچھا جس کی شکل ایک گدھ کی طرح ہے جو پر پھیلائے اوپر کی طرف اُڑتا ہو ، نسرطائر. تین کوکب ہیں کہ انکا نسر طائر نام ہے اس لیے کہ نسر واقع کے مقابل ہیں اور نسر طائر کو عوام شاہینِ میزان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۲). [شاہین + میزان (رک)].

شاہِینچَہ (ی مع ، سک ن ، فت چ) امذ.
شاہین کا نر جو مادہ سے چھوٹا ہوتا ہے. شاہینچہ یا کوہیلہ شاہین کا نر ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے . (۱۸۹۷ ، سیرپرند ، ۶). [شاہین + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شاہِینی (ی مع). (الف) امث.
(مجازاً) **شاہین جیسی دلیری ، طاقت اور بلند ہمتی.**

یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بیباکی نہیں ہے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۱۷). (ب) صف. **شاہین (رک) سے منسوب یا متعلق ، شاہین کی خصوصیات کا حامل.** وہ انہیں سخت کوشی ... کی تعلیم دے کر ان میں شاہینی بصیرت و خصوصیات پیدا کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ / اپریل ، ۱۳). [شاہین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

شائِبَہ (کس ء ، فت ب) امذ.
۱. ملاوٹ ، آمیزش ، آلودگی. مجلس میں یہاں کی شائبہ ریا کا نہیں سوائے گریہ و زاری اہل مجلس کو کام دوسرا نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱۹). توحید کو کامل یعنی شرکت کی ہر قسم کے شائبوں سے پاک کر دیا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۶۱). اس میں کسی اساطیری خصوصیت کا کوئی شائبہ نہیں. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۸۷). **۲. خفیف سی مقدار ، ہلکا سا نشان ؛ معمولی سا حصّہ ، ایک جُزو.**

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبۂ خوبئ تقدیر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). تمام بڑے بڑے کالجوں کے ساتھ

بورڈنگ ہیں اور ان میں ... یہ التزام ہے کہ ... طالبعلموں کی حالتوں میں فرق مراتب کا کوئی شائبہ نہو. (۱۸۹۲ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۵۲) . دس منٹ کے انکشاف کے بعد نشاستہ کے شائبے پائے جائیں گے . (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۹۹). ان جبلی فعلیتوں کے شائبے آدمی میں اکثر دیکھے جا سکتے ہیں ، مگر آموزش عادت ، ذہانت اور ثقافت نے انہیں اس قدر دبا دیا ہے کہ آدمی میں جبلی کردار کا ذکر کرنا شاذ و نادر ہی مناسب ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۵۲). ۳. **شک ، احتمال.** اس امر میں امکان کا شائبہ ہے کہ یہ روایت بنی اُمیّہ کے فریق مخالف نے ابوسفیان کو بدنام کرنے کی غرض سے وضع کی ہو. (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۸۹). خدا اور غیر کی مشیئت کے درمیان عطف کا واو (اور) نہ لایا جائے کہ اس سے برابری کا شائبہ نکلے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۵۲). اولادِ ذکور کی محرومی کا شائبہ بھی اس کے شعور کے اندر کبھی نہ اُبھرنے دیا تھا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۲۸). [ع : (ش و ب)].

شائِسْتَگی (کس ء ، سک س ، فت ت) امث. ؛ ← شایستگی.
۱. **درستی ، اصلاح ، تربیت.** اصل چیز ہے عادات کی درستی ، مزاج کی شائستگی طبیعت کی اصلاح . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲). دوسرے یہ کہ تصوف اگرچہ باطنی شائستگی ہی پر زور دیتا ہے... لیکن اسے اپنے اظہار کے لیے بہرحال ظواہر ہی سے مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۳۹). ۲. **تمیز ، اخلاق ، تہذیب.** پہلے ایک بات کا ذکر کرنا جو خوف ہے کہ ناگوار خاطر ہوگی ، پھر کہتے کہتے رک جانا ، واہ شائستگی بھی آپ ہی ختم ہے. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۵۸). کس شائستگی سے سوال کرتے ہیں اور کتنا میٹھا اور نرم بولتے ہیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۱۸). ۴. **تہذیب و تمدن .** سویلیزیشن (شائستگی) اور اسراف لازم و ملزوم ہیں پس جس قدر ہندوستانیوں میں سویلیزیشن کی ترقی ہوگی ضرور ہے کہ ان کا خرچ بڑھے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت، ۱۵۵). ۵. **(گھوڑے وغیرہ کا) سیدھا چلنا ، شرارت نہ کرنا.**

کہوں شائستگی اس بادیہ پیما کی میں کیا
تازیانہ ہے بکار اس کو نہ درکار عناں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶). [شائستہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شائِسْتَہ (کس ء ، سک س ، فت ت) صف ؛ ← شایَسْتَہ.
۱. **مستحق ، لائق ، سزاوار.**

افسوس ہے نہیں تُو اِنصاف دوست ورنہ
شایاں لطف دشمن شائستہ میں غضب کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۱).

آہ میں افسردہ دل کس سے کہوں یہ واردات
کس قدر شائستۂ رحمت ہے انسانی حیات

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۱۱۳). ہر شائستۂ ادب شاعر کو میں اپنے لیے قابل احترام اور سب کے لیے قابل قدر سمجھتا ہوں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اپریل ، ۱۳). ۲. **معقول ، با اخلاق ، مہذب.** اہل لکھنؤ کی گفتگو یقیناً اہل دہلی سے زیادہ شائستہ ، شگفتہ ، نرم اور دلچسپ ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۱۲۳). اسلام جب ذہن کی تربیت کرتا ہے تو فکر و نظر کو شائستہ بنا دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۹۹). [ف : شائستہ، شائستن ـ لائق ہونا].

---خاں کا پوتا امذ.
مُراد : از شخص متکبر (دریائے لطافت ، ۸۶).

---خانی امذ.
دولت آباد (دکن) میں بنائے جانے والے کاغذ کے ناموں میں سے ایک نام. دولت آباد کا محلہ کاغذی پورہ کاغذ کے لئے ہوئے ہندوستان میں مشہور تھا جہاں شائستہ خانی ، نظام خانی ، بہادر خانی ، رحمان خوانی ، شربتی ، بھرہ دار اور دولت آبادی نام کے کاغذ تیار ہوتے تھے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰). [شائستہ خان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شائع (کس ء) صف.
۱. **آشکارا ، ظاہر.** کسی امر بد کو جو احیاناً واقع ہو گیا ہو شائع نہ ہونے دے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۰۸). ہم اس تغیر کی ماہیت سے واقف نہیں ، جو نام نہاد عصبی ہیجان کی صورت میں عصبی ریشوں میں شائع ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۵). ۲. **عام ، پھیلا ہوا.**

جو کہ ہیں اصحاب رسولِ خدا
دین سعی اون کی سے شائع ہوا

(۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۱). تاانکہ مرادن کی بھی حاضر دربار تھی بصدقِ دل مسلمان ہوئی تمام شہر میں اسلام شائع ہوا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۷۵). اسلام کے ساتھ عربی زبان ایران میں شائع ہوئی. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۶۳). ۳ **مشتہر ، چھاپ کر مشتہر کیا ہوا ، چھاپا ہوا.** اشتہار میں شائع کیا گیا ہے کہ شبلی مسلمانوں کی گزشتہ تعلیم پرایک وسیع مضمون پڑھے گا. (۱۸۸۷ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۸۳). وقتاً بتگ وقت جناب مرحوم کے خطوط مجھ سے لے کر شائع کیے. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۹). اس مجموعے کو بہت پہلے شائع ہو جانا چاہیے تھا. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۵). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ش ی ع)].

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د)
چھاپ کر مشتہر کرنے والا ، چھاپنے والا ، ناشر. کتاب کے شائع کنندہ کا بیان مل سکے تو اس سے فائدہ اٹھایا جائے . (۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۲۹۸). [شائع + کنندہ (رک)].

---(و) ذائع (---(و مج) ، کس مج ء) صف.
آشکارا ، بہت پھیلا ہوا ، عام. اُس کا مذہب بہت شائع ذائع ہوا تو حاکم وقت نے نصیر مذکور کو پکڑ کے قید کیا. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۲۸). اس قسم کی حرکتیں کبھی تو صرف بعض افراد تک محدود رہتی ہیں اور کبھی پوری ایک جماعت میں شائع و ذائع ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۹۵). [شائع + و (حرف عطف) + ع : ذائع ـ پھیلا ہوا].

شائِق (کس ء) صف.
شوق رکھنے والا ، شوقین ، مشتاق ، آرزو مند ، طلبگار.

جو شائق شمع رو کا ہے اسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پروانے کفن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲). جو صاحب کہ شائق اور خریدار اس اخبار کے ہووں اپنی درخواستیں ... روانہ کر دیں. (۱۸۶۳ ، اردو دہلی گزٹ ، ۳ ، ۸ : ۱). عرب جنگ و جدل اور لوٹ مار کے شائق تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۴۲). یہ کوئی علمی اجتماع نہیں ہے محض ایک جشن ہے اور لوگ کھانے پینے کے زیادہ شائق ہیں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۳۶). [ع : (ش و ق)].

شائِقِین (کس ء ، ی مع) صف ؛ امذ ، ج.
شائق (رک) کی جمع. میں ان شائقین علم کا دل سے شکرگزار ہوں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (دیباچہ) ، ۵). اس لیے شائقین کی فرمائشیں آتی رہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۴۹). [شائق + ـــِین ، لاحقۂ جمع].

شائِگاں (کس مع ء) ؛ نیز شایگاں. (الف) صف.
وہ چیز جو بادشاہوں کے لائق ہو ؛ بہت بڑا (خزانہ) ، شاہی خزانہ ، گنجِ شایگاں.

ہم نے تو قیل و قال میں کی عمر رائگاں
یورپ نے ہائے لوٹ لیا گنجِ شائگاں

(۱۸۸۸ ، نظم بے نظیر ، ۱۷۷).

گنجِ شائگاں پاتا ، اس کے گنجِ معنی کو
خاک گنج سے آتا ، اٹھ کے گر نظامی بھی

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۸۰۴). (ب) امذ. ۱. (عروض) ایطاء ، **قافیے کا ایک عیب کہ قافیے میں حرف روی مختلف ہو اور اس کے بعد حرف یا حروفِ زائد کی تکرار ہو جیسے. دانا اور بینا یا چاہنا اور مانگنا.**

قوافی اس غزل کے شائگاں ہیں
یہ نکتہ ان کو سمجھایا تو ہوتا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۵). ۲. **وہ کام جو بادشاہ کے حکم سے بغیر اُجرت کریں ، بیگار** (نوراللغات). [ف: شایگاں ـ شاہگاں (شاہ + گاں ، لاحقۂ نسبت)].

ـــِ جَلی کس صف (ـــ فت ج) امذ.
(قافیہ) ایطائے جلی ، قافیے میں مختلف حرفِ روی کے بعد حرفِ زائد کی تکرار خوب واضح ہو ، جیسے جانے والا اور رونے والا رضا قلی خان ہدایت انجمن آرائے ناصری میں لکھتا ہے کہ مفرد کو جمع کے ساتھ قافیہ کرنے کو شائگان جلی کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۴۸). [شائگان + جلی (رک)].

ـــِ خَفی کس صف (ـــ فت خ) امذ.
(قافیہ) ایطائے خفی ، قافیے میں مختلف حرف روی کے بعد حرفِ زائد کی تکرار بہت ظاہر نہ ہو بلکہ کثرت استعمال کے سبب سے جزوِ کلمہ معلوم ہوتا ہو ، جیسے : دانا اور بینا نیز مفرد کو اسم فاعل کے ساتھ قافیہ کرنا ، مثلاً سحنا کو بینا کے ساتھ. رضا قلی خان ہدایت انجمن آرائے ناصری میں لکھتا ہے کہ ... مفرد کو اسمِ فاعل کے ساتھ قافیہ کرنے کو شائگان خفی کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۳۴۸). [شائگان + خفی (رک)].

شائِلاک (کس مع ء) امذ.
اسمِ علم ؛ شیکسپیر کے ڈرامے مرچنٹ آف وینس میں ایک سنگدل یہودی سود خوار کا کردار ؛ (مجازاً) سنگدل سود خوار. مگر کسب کی اختیاری راہوں اور آزادیوں ہی کی بدولت انسان یہودی شائلا کوں اور مہاجنی سود خواروں کی حرصی کسب تک جا پہونچتا ہے. (۱۹۶۲ ، تجدید معاشیات ، ۳۴۹). [انگ : Shylock (عَلَم)].

شائیں (ی مع) امث.
کسی چیز کے تیزی سے ہوا میں سے گزرنے کی آواز ، پھنکار. ابھی بیٹھے ہیں شائیں سے گولی نکل گئی دَن سے گولہ آ پڑا. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۳).

نہ کوئی محاذ اور نہ فوجوں کا مرکز
نہ پھٹ پھٹ نہ دھوں دھوں نہ شائیں نہ دھائیں

(۱۹۶۰ ، آتش خنداں ، ۱۰۳). [حکایت الصوت].

ـــ شائیں کَرْنا ف ل ؛ محاورہ.
ہوا میں کسی چیز کے تیزی سے گزرنے کی آواز پیدا ہونا. دفعۃً سر پر سے تختِ سلیمان کی طرح کوئی شائیں شائیں کرتا ہوا گزر گیا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۷). یہ سنتا تھا کہ وہ دونوں اژدر شائیں شائیں کرتے ہوئے سامری کی طرف چلے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۲۹۷).

یکسار گھری ہوئی گھٹائیں
ہر سمت بلا کی شائیں شائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۹).

شایاں صف.
لائق ، مناسب ، موزوں ، زیبا ، سزاوار.

جس کا ثانی اور مقابل ہے نہ ہوویگا کبھو
ایسے یکتا کو خدائی سب طرح شایاں ہے

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۲). یہ کام ان عالموں کو شایاں ہے جو قدیم علوم مگر نئے اسکول کے عالم اور اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۴).

نہ فلک اور نہ کیا دل نے پریشاں مجکو
تجھ کو بدنام کروں یہ نہیں شایاں مجکو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۲).

ایک بھی حرف نہیں عرصۂ گویائی میں
آپ کی شان کے شایان رسولِ عربی

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۶). [ف].

ـــِ شان کس اضا ؛ صف.
عظمت یا مرتبے کے مطابق ، منصب اور درجے کے لیے موزوں ، پھبتا ، سجتا ہوا. حضور نے صحیح فرمایا اور یہی خیالات ایسی رئیسہ کے شایان شان ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۳۹).

ہاں خدا سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی ذات کے شایانِ شان ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۴۲)۔ قومی زبان کو نظامِ تعلیم میں اس کے شایانِ شان مقام دینا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۱۴)۔ [شایان + شان (رک)].

شاید (فت ی) کلمۂ شک.
۱. **احتمال یا امکان ہے ، ممکن ہے.** شاید یوں تو ہی نماز کے وقت دنیا تک فراموش ہوئے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۱).

دعا یاں مرن کی کبھی توں نہ مانگ
کہ شاید کبھی ہوئے نیک کا سانگ

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۴).

ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول
کہ اس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۴). شاید وہ کوئی اور تدبیر کرے کہ جس کا علاج پھر نہ ہوئے. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۱۳).

اس جگہ شاید کبھی اس کا بسیرا ہو سلیم
ایک چڑیا دیر تک بیٹھی رہی دیوار پر

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، چراغ نیم شب ، ۹۰). ۲. **غالباً، ظنِ غالب یہ ہے ، ہو سکتا ہے.**

بلبلوں سے پھر اٹھا شور چمن میں شاید
سیر کو آج گیا ہے گلِ خنداں میرا

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۴۳).

کچھ موجِ ہوا پیچاں اے میر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۲) [ف: شایستن - لائق ہونا کا مضارع].

--- کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) شاید یہی انڈا بال و پر نکالے ، ممکن ہے کہ یہی تدبیر کارگر ہو جائے. کبھی کبھی یہ واہمہ ہوتا تھا کہ شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۷). یار لوگوں نے ... کان پکڑنے کی کوشش کی ہے شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال. (۱۹۷٦ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۳ جولائی ، ۳).

--- و باید (--- و مع ، فت ی) م ف ؛ صف.
جیسا چاہیے تھا ، جیسا شایاں اور زیبا تھا، مناسب و موزوں، بخوبی. مفہوم کی ادائیگی کے لئے لفظوں کا انتخاب وہ اس مہارت کے ساتھ کرتے ہیں کہ شاید و باید ، مترادفات کے استعمال میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲٦ فروری ، ایڈیشن ، ۱۲). [شاید + و (حرف عطف) + ف : باید ، بایستن - لائق ہونا ، ضروری ہونا].

شایستگی (فت ی ، سک س ، فت ت) امث.
رک : شائستگی.

شایستگی کو پوچھیے دل سے سوار کے
چابک تو ایک طفل چڑھے باگ اتار کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۹). مغربی ملکوں کی شایستگی کے عجیب و غریب نتیجوں اور اسکی ترقی کو بچشمِ خود مشاہدہ کریں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۴۹). حمایتِ قوم کے جوش کو ... شایستگی کے ساتھ دکھا دیا. (۱۹۲٦ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳۳). [شائستگی (رک) کا متبادل املا].

شایستہ (فت ی ، سک س ، فت ت) صف.
رک : شائستہ.

او جھگڑے کے مرداں تھے لشکر چُنیا
جسے دیکھیا شایستہ اس کوں لیا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۷۴).

لکھوں میں کیا صفتِ ملک و سلطنت کہ جہاں
ہنر سے علم سے شایستہ ہو ہر ایک بشر

(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ۲۴). جو کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا تھا وہی گھوڑا کیا شایستہ کھڑا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۵۴). [شائستہ (رک) کا متبادل املا].

شایع (کس ی) صف.
چھاپنا ، مشتہر کرنا ، اشتہار دینا ، فاش ، آشکارا.

مجھ شعر کو کر جگ میں کہ مداح ہوں تیرا
تجھ شرع کے مانند پسندیدہ و شایع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۴). ایسے موسم میں جب کہ ہیضہ شایع ہے معدہ میں لینت کا پیدا ہونا انسان کی طبیعت کو ہیضہ کے قبول کرنے کے لئے مستعد کر دیتا ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۳۰). پنجاب میں ایک ٹکیل افسانہ نویس نے جن کا لقب "جادو نگار" بقلمِ خود سرورق پر مرقوم ہے، ایک ناول اردو میں پدمنی نام مرتب کر کے شایع کیا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۳). [شائع (رک) کا متبادل املا].

شایعات (کس ی) امث ؛ ج.
شائع کردہ چیزیں ، چھپی ہوئی کتابیں. دارالمصنفین بلکہ ملک کے دوسرے اہلِ قلم کی تصانیف بھی شائع کرتا رہتا ہے اور حقیقت سے انکار ہو گا اگر اس کی بعض "شایعات" کی خوبی کا اعتراف نہ کیا جائے. (۱۹۳٦ ، نگار ، اکتوبر ، ۹). [شایع + ات ، لاحقۂ جمع].

شایق (کس ی) صف.
رک : شائق.

مُنہ چڑھنا آج کل نہ کہیں شایقانِ مرگ
بگڑی ہوئی ہے قاتلِ خونخوار کی زباں

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹).

شایق ہوا ہے بوسۂ دامانِ یار کا
اللہ رے حوصلہ مرے مُشتِ غبار کا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۵). [شائق (رک) کا متبادل املا].

شایقین (کس ی ، ی مع) صف ؛ ج.
رک : شائقین. آج سات سال کے بعد اُس کی پہلی جلد شایقین کے ہاتھ میں جاتی ہے. (۱۹۱۷ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچہ) ، ۱ : ۱). [شائقین (رک) کا متبادل املا].

شاہِگان (کس مج ی) صف ؛ امذ.
رک : شاہگان.

دامن چھٹا گیا جو بتِ شاہگانِ حسن
گنجِ گہر ہیں اب مرے داماں میں رہگیا

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۱۰۰).

کبھی ٹانک آسماں پر چاند تارے
کبھی مٹی سے دُرِ شاہگاں چن !

(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۲۳). کیفی کے نزدیک ایطا اور شایگاں ہم معنی اصطلاحات ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰). [شائگان (رک) کا متبادل املا].

شَب (فت ش) امث.
۱. **غروبِ آفتاب سے صبح تک کا وقت ، رات ، لیل ، رَین.**

برحق ولی توں رب کا صاحب سچا ہے سب کا
معراج کی سو شب کا جھلکار باعلی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳).

ہر شب ترا تصوّر آرامِ جان و دل ہے
آنکھوں کوں خوش لگے ہے جیوں خواب کا تماشا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۹).

یہ شبِ بزمِ جاناں میں تھی دل کی صورت
جلا صبح تک شمعِ محفل کی صورت

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۸۱). ہجرت کے بعد سے اطمینان و سکون کے ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا تھا تو وہ شبِ مبارک آئی اور اس شبِ مبارک میں وہ ساعتِ ہمایوں آئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۶).

کل شب ہمہ سکوت فضا جب سخن میں تھی
اک جانِ ماہتاب مری انجمن میں تھی

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۲۵۷). ۲. **(تصوف) عالمِ غیب اور عالمِ ربوبیت اور عالمِ حروف کو کہتے ہیں اور شب کو شب بوجہ تفرقہ اور ظلمت ہونے کی کہتے ہیں جس سے ، مراد : کثرت ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰). [ف : شب ؛ پہلو : شپ ؛ ژند : خشپ].

---اَسْرا / اَسْریٰ کس اضا(---فت ا ، سک س / ا بشکل ی) امث.
معراج کی رات.

شبِ اسریٰ میں تیری سرعت کو
بادِ پا برق یا نظر کہنا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۲).

جگایا آپ کو روح الامیں نے کیا شبِ اسریٰ
نصیبہ سوتے سوتے جاگ اٹھا اک بار امّت کا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۷۶).

دیکھو دیکھو طلبِ خاص کا منشا ہیں یہی
آنکھیں روشن کرو ماہِ شبِ اسرا ہیں یہی

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۵۲).

انسان کی عظمت کا سفر ہے شبِ اسریٰ
معراج اضافہ ہے مہمّاتِ بشر میں

(۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۷۱).[شب + اسرا/اسریٰ (رک)].

---اَفْروز (---فت ا ، سک ف ، و مج).(الف) صف.
رات کو روشن کرنے والا ؛ باعثِ رونق.

رقیبِ روسیہ بھی رات بھر پھرتا ہے سرگرداں
خدا جانے کہاں وہ شمع شب افروز رہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰). چار مہینے تک وہ کل شب افروز نت نئے انداز دکھاتا ... رہا. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۷). (ب) امذ. **چاند ؛ جگنو** (نوراللغات).[شب + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا].

---اُمِّید کس اضا(---ضم ا ، شد م ، ی مع) امث.
وہ رات جو کسی بات کی اُمید میں کٹے.

ماں باپ سے طولِ شبِ اُمید کو پوچھو
مضطر سے اس ارمان کی تمہید کو پوچھو

(۱۹۲۳ ، فروغ ہستی ، ۳۸). [شب + امید (رک)].

---اِنْتِظار کس اضا(---کس ا ، سک ن ، کس ت) امث.
وہ رات جو کسی کے انتظار میں کٹے ، وہ رات جس میں کسی کا انتظار کیا جائے نیز مدتِ انتظار.

شاہد ہے آسماں ستارے گواہ ہیں
آنکھوں میں کاٹتے ہیں شبِ انتظار روز

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۶).

تم آئے ہو ، نہ شبِ انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر ، بار بار گزری ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۳۶).اہل نظر سے اس کی تفسیر پوچھی تو ... چنانچہ ہم سب انتظار کرنے لگے کہ ابھی کوئی درِ زنداں پر دستک دے کر شبِ انتظار بیت جانے کا مژدہ سنائے گا. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۶۳). [شب + انتظار (رک)].

---آدِیْنَہ کس اضا(---ی مع ، فت ن) امث.
جمعہ کی رات ، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات.

شبِ آدینہ چلیے اپنے کشتوں کے مزاروں پر
چراغِ حسن روشن کیجیے گنجِ شہیداں میں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۰).

شبِ آدینہ پڑھتے ہیں جو دعا
روتے ہیں کیا سمجھ کے مردِ خدا

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شقشقیہ ، ۵).

شبِ آدینہ جب سر جان پتنگ آتے تھے گھر اس کے
کئی کوٹھوں سے اڑ اڑ کر پتنگ آتے تھے گھر اس کے

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۵۵). [شب + آدینہ (رک)].

---آسا صف.
رات کی مانند ، رات جیسا ؛ مُراد : سیاہ ، کالا.

حلقۂ زلفِ شب آسا میں ترا روئے سفید
طرفہ چوگاں ہے سیہ تاب و عجب گوئے سفید

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱).

خوشنما دانت برنگِ درِ انجم ہیں سفید
رنگ جو اوس کی مسّی کا ہے شب آسا کالا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۹).[شب + ف: آسا (حرف تشبیہ)].

---آویز (---ی مج) امذ.
ایک پرندہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ایک پنجے کے سہارے درخت سے لٹک جاتا ہے اور "حق حق" کہتا ہے۔

پیڑوں پہ وہ طائر شب آویز
ارگن کی طرح سے نغمہ انگیز

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲۶)۔ [شب + ف : آویز ، آویختن - لٹکنا ، ٹانگنا]۔

---باز امذ.
رات کو تماشا دکھانے والا ؛ (خصوصاً) کٹھ پتلی نچانے والا۔

شب باز کا تماشا یہ ہے جہاں جو دیکھو
پردے میں آپ بیٹھے وے تار کھینچتے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۷)۔ [شب + باز ، لاحقۂ فاعلی]۔

---باش صف.
رات کی رات رہنے والا ؛ (کسی جگہ) رات گزارنے والا۔

ہی کے ہے غیر کے یہے شب باش
واہ وا ، رحمت ، آفریں ، شاباش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۷)۔ [شب + ف : باش ، بودن - ہونا]۔

---باش ہونا ف مر.
۱. **رات گزارنا ، (کسی جگہ) رات کو قیام کرنا.** ایسا اتفاق کبھو نہ ہوا تھا کہ اسے تنہا چھوڑ کر شب باش کہیں ہوا ہوں۔(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳)۔ بابا کوہی کے یہاں ایک درویش شب باش ہوئے تمام رات عبادت میں کاٹی۔(۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۵۲)۔ اس غریبانہ ہوٹل کو جہاں شب باش ہونے کے لئے پانچ چھ پنس سے زیادہ ادا نہیں کرنے پڑتے ... خاص شہرت حاصل ہے۔ (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۱)۔ ۲. **رات کو ہم صحبت ہونے کے واسطے رہنا.** اگر نابالغ لڑکی کا نکاح کسی ولی نے کر دیا اور جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اس نکاح کو نامنظور کر دیا تو نکاح ٹوٹ جائیگا ، اگر لڑکی اس مرد کے پاس شب باش نہ ہوئی ہو۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۳)۔

---باشی امث.
رات کا قیام ، شب گزاری.

ہم نشیں کیجیو تقریب تو شب باشی کی
آج کر نشہ کا حیلہ میں مچل جاؤں گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱) . اجازت شب باشی حاصل کی . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۸)۔ شب باشی کرنے والے کتنے مصروف ہیں ، ریستورانوں میں ، عشرت کدوں میں ، سڑکوں پر ، رات کا انتظار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۷۸)۔ [شب باش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بتانا ف مر.
رات گزارنا ؛ رات گزرنے دینا.

جو زلفیں مکھڑے پہ کھول دیتا صنم ہمارا تو پھر یہ گردوں
نہ دن دکھاتا ، نہ شب بتاتا ، نہ صبح لاتا ، نہ شام کرتا

(۱۸۳۰ ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ۶)۔

---بخیر فقرہ.
رات خیرت سے گزرے ، رات کا رخصتی سلام.

زلف کھولا جب کہا میں شب بخیر
شکر للہ پیچ کوں پانے لگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۹)۔

خوش ہو اے بلبل مبارک ہو یہ مژدہ شب بخیر
صبح کو دکھلانے صیاد آشیاں لے جائیگا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۵۲)۔ نیچے آئے تو تینوں لڑکیاں شب بخیر کہہ کر سونے چلی گئیں۔(۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۱۰)۔

الوداع اے سمن ! شب بخیر اے بہن !

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۲)۔[شب + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)]۔

---برات کس اضا نیز بلا اضا(---فت ب) امث.
ماہِ شعبان کی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کی درمیانی رات (بعض لوگوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم سے اس رات عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام ہوتا ہے اس شب کو لوگ آتش بازی چھوڑتے اور بعض لوگ روٹی حلوے پر بزرگوں کا فاتحہ کرکے تقسیم کرتے ہیں) یہ خوشی کا تہوار ہے۔

شبِ برات خوشی شادی سوں کیا روشن
موالیاں کا ہوا جیو کا دیا روشن

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳)۔

یہ اب کی شب برات اے یار تجھ بن ہم پہ یوں گزری
ہوائی تو ہماری آہ تھی ، اور اشک پھلجڑیاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲)۔

شبِ برات کی وہ روشنی کہ صلِّ علیٰ
ہو روزِ عید اگر آئے سامنے شبِ تار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷)۔

شبِ برات اچھی ہے اے جان نہ اچھی شبِ قدر
آپ حصّہ میں مرے آئیں وہی رات اچھی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷۵)۔ شبِ برات آتی تو آتش بازیاں چھوٹتیں ، میں اپنے گھر میں خود انار بناتا . (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳)۔ [شب + برات (رک)]۔

---برات کا چاند امذ.
(عور) **ماہِ شعبان** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---برات کا گھڑا امذ.
مسلمانوں میں رسم ہے کہ شب برات کے دن مُردوں کا فاتحہ پڑھ کر مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہیں (فیروزاللغات)۔

---بسر آنا محاورہ.
رات گزر جانا ، رات تمام ہونا.

اے گریہ دعا کر کہ شبِ غم بسر آوے
تا چند ہر اک اشک کی تہ میں جگر آوے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۶)۔

---بسر کرنا محاورہ.
رات گزارنا ، رات کاٹنا.

شام سے حال عجب تابسحر ہم نے کیا
کس خرابی سے شبِ غم کو بسر ہم نے کیا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۱).
خیالِ دوست یہ کہتا ہے کیوں ہمارے بغیر
شبِ فراق کو تنہا کبھی بسر نکیا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۰).

---بَسَر ہونا محاورہ.
رات گزرنا ، رات تمام ہونا.
کیا کہوں کیسے شبِ ہجر بسر ہوتی ہے
اوٹھ کے پڑھتا ہوں دوگانہ جو سحر ہوتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۴).

---بَسے کی راہ امث.
رات بسے کا رستہ یعنی وہ رستہ جس کے طے کرنے میں ایک رات بیچ میں رہنا پڑے ، چار پہر بھر کا رستہ.
شب بسے کی راہ ہے اے شاد ہستی و عدم
جو مسافر اس سرا میں آج آیا کل گیا
(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۲۵).

---بُو (---و مع نیز مج) امث ؛ سہ شبُّو.
ایک قسم کا سفید پھول جس کی خوشبو رات کو پھیلتی ہے ، نیز اس کا درخت ، لاط : Polianthis Tuberosa .
تجھے ہے مسندِ گل فرشِ میرہن شب بو
گلے میں اس کے گلِ چاندنی نے ڈالے ہار
(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۶). شب بو ، فتح اول ... ایک نہایت خوشبودار پھول کا نام جو نہایت سفید ہوتا ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸). [شب + بو (رک)].

---بیدار (---ی مع) صف.
۱. رات بھر جاگنے والا ، جاگ کر رات گزارنے والا ، شب زندہ دار.
نوجوانی کھو کے یوں پیری میں غفلت بڑھ گئی
صبح کو آتی ہے جیسے نیند شب بیدار کو
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ۱۹۶).
اس عالم میں یہ ہے نام نہیں چوری کا
غیر طالع نہیں دنیا میں کوئی شب بیدار
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۵). **۲. رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا ، تہجد گزار** . وہ ہمیشہ روزے رکھتی ہے اور شب بیدار رہتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۵۸) نماز عیدین بھی آپ ہی پڑھاتے تھے ، نہایت پرہیزگار اور شب بیدار تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۳۹). [شب + بیدار (رک)].

---بیداری (---ی مع) امث.
۱. رات کا جاگنا ، رتجگا ، بے خوابی. اس کا لشکر خندق کے کھودنے میں اور خاربند و شب بیداری میں متقاعد ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۸۸) لیکن اس شب بیداری سے اس کی تندرستی بگڑنے لگی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۵۲). **۲. رات کو جاگ کر عبادت کرنا.** اے اللہ میرے کر تو اپنی رحمت سے اوپر فلاں شخص کے نزولِ رحمت ایسی قوم سے جو شب بیداری کرتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۳) . ارشاد کیا شب بیداری اور عبادت گزاری کی اس قدر مشقت نہ اٹھاؤ. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۳۸). [شب بیدار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھاری ہونا محاورہ.
مصیبت اور تکلیف کی رات کا کاٹے نہ کٹنا ، بیمار کے لیے رات کو جان کا خطرہ ہونا.
راحتِ جاں کہتے ہیں عشاق زلفِ یار کو
یہ وہ شب ہے جو نہیں بھاری کسی بیمار کو
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۶۸).
یہ شب نگاہ کے گھائل پہ سخت بھاری ہے
سنا ہے چارہ گروں سے کہ زخم کاری ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۲۰).

---بَھر (---فت بھ) م ف.
تمام رات ، ساری رات ، رات بھر.
شبِ بہار میں تاروں سے کھیلنے والے
کسی کی آنکھ بھی شب بھر ستارہ بار رہی
(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۱۰۸). [شب + بھر (رک)].

---پَر (---فت پ) امذ ؛ سہ شپر.
چمگادڑ ، خفاش. تہ خانہ میں گھستے ہی «شب پرہ نے خیرمقدم کیا. (۱۹۳۳ ، ید قدرت ، ۳۷). [شب + ف : پر ، پریدن ـ اڑنا].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
دن کی بہ نسبت رات پسند کرنے والا ؛ (مجازاً) علم و ترقی اور روشن خیالی کا مخالف ، قدامت پسند. لیکن پس ماندہ طبقے کے لیے ان اجارہ داروں کے یہاں آج بھی رحم و انصاف نہیں ملتا اور یہ شب پرست آج بھی تعلیم کو عام نہیں کرتے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۷). [شب + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا].

---پَرَک / پَرَہ (---فت پ ، ر) امذ.
رک : شب پر ، چمگادڑ ، خفاش.
سبی کوں کہاں ہاک سنمک کا تاب
کہاں شب پرک ہور کہاں آفتاب
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۱).
گردشِ چرخ نے دکھلائی ہے الٹی تاثیر
عاشق شب پرہ ہے دشمن حربا خورشید
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۲۰). [شب + ف : پر ، پریدن ـ اڑنا + ک / ہ ، لاحقۂ تصغیر].

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
شب پرست (حیوانیات) ایسا جانور یا کیڑا جو رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلتا ہے. بجھو ایک شب پسند (Nocturnal) حیوان ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۸۹). اس نوع کے حشرات شب پسند (Nocturnal) ہوتے ہیں اور سبھی کچھ کھا ہی لیتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۱). [شب + پسند (رک)].

--- پلٹ جانا محاورہ.
رات کا لوٹ جانا ، رات جلدی گزر جانا.

کل رات اوس کے ساتھ مری نیند اوچٹ گئی
باتوں میں صبح ہو گئی اور شب پلٹ گئی

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۱).

--- تاب . (الف) صف.
شب افروز ، رات کو چمکا دینے والا ، رات کو روشن کر دینے والا.

یہ موتی یہ جبیں یا انجم و مہتاب کا عالم
پریشاں خواب کا سا گیسوئے شب تاب کا عالم

(۱۹۴۶ ، اخترستان ، ۱۴۳). (ب) امذ. ۱. **رات کو چمکنے اور اُڑنے والا کیڑا ، جگنو.** شب تاب اس کیڑے کو کہتے ہیں کہ رات کو دُم اس کی مثل چراغ کے چمکتی ہے . (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۶). چمکتے کرمک شب تاب کی صورت دمکتے . (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۶۱). ۲. **آبدار موتی.**

جب ناک میں مکرا سہاگن پہن آئی جلوہ میں
وو قفل دے مُنجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۲). [شب + ف : تاب ، تابیدن ـ چمکنا].

--- تابی امث.
شب افروزی ، رات کو چمکا دینا ، رات کے وقت کو روشن بنانا.

اور زنداں کی سلاخوں سے کروں
اُٹھ کے دیدارِ سپہر آزاد
(اس کی شب تابیاں دائم آباد)

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۱۱۵). [شب تاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ تار کس صف ؛ امث.
اندھیری رات.

شادی سے تو اماں ہے غم اس دہر میں کہ دیکھ
جو روز خوش ہے اوس کو شبِ تار ساتھ ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹) . گوشۂ مغرب و شمال سے کالی آندھی ایسی اٹھی کہ دن شبِ تار ہو گیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷۵). روشنی کی پوری قدر شبِ تار ہی میں ہوتی ہے . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۱۰).

روزِ روشن بھی شبِ تار بھی تو
سامنے تو پسِ دیوار بھی تو

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۳۳). [شب + ف : تار].

---ِ تاری کس صف ، امث.
اندھیری رات.

اگر نہ ہوئے منجے راہبر ترا توفیق
تو زندگی دسے تاریک جیوں شبِ تاری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۴). [شب تار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---ِ تاریک کس صف(---ی مع) امث.
اندھیری رات ، تاریک شب.

شبِ تاریکِ جدائی ہے فقط اور ہم ہیں
کوئی مونس ہے نہ غمخوار نہ یار آج کی رات

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۳۵).

گماں آباد ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی!

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۳۰۸).

جو اسیری کی شبِ تاریک میں
خونِ مژگاں کی جلائے مشعلیں

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۳). [شب + تاریک (رک)].

---ِ تنہائی کس اضا(---فت ت ، سک ن) امث.
رات جو تنہا گزاری جائے ، فراق کی رات.

ہوں وہ عاشق مجھے سوزِ غمِ فرقت ہے پسند
دل ہے پروانہ چراغِ شبِ تنہائی کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸).

دل ہے پابندِ ادب ، ورنہ کوئی بات نہ تھی
ایک ہی سانس تو حدِّ شبِ تنہائی ہے

(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۴۸). [شب + تنہائی (رک)].

---ِ تیرہ کس صف(---ی مع ، فت ر) امث.
اندھیری رات ، شب تار ، تاریک رات.

زندگی حظرِ حوادث پر سنبھل !
اے شبِ تیرہ اجالا منہ پہ مل !

(۱۹۳۸ ، نبضِ دوراں ، ۵۸).

شبِ تیرہ میں ان کا نام تو لے کر ذرا دیکھو
مرا ذِمّہ نہ بختِ خفتہ گر بیدار ہو جائے

(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۳۸). [شب + تیرہ (رک)].

--- جامَہ (---فت م) امذ.
رات کو سوتے وقت پہننے کے کپڑے ، رات کو پہننے کا لباس.

کچھ شب جامے ؛ درکے ، درکے
کچھ نیم شلوکے یونانی

(۱۹۸۲ ، ضمیریات ، ۹۳). [شب + جامہ (رک)].

--- جھیلْنا محاورہ.
تکلیف میں رات بسر کرنا ، مصیبت اُٹھاتے ہوئے رات گزارنا.

آفتاب آیا حمل میں کاٹ کر یک سالہ راہ
ماہِ نو چمکا اُفق میں جھیل کر شبہائے تار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۰).

---ِ چارْدَہ کس اضا(---سک ر ، فت د) امث.
قمری مہینے کی چودھویں رات جب پورا چاند ہوتا ہے (پلیٹس).
[شب + چاردہ (رک)].

--- چَراغ (--- کس نیز فت چ) امذ.
رات کو چراغ کی طرح چمکنے والا ایک قیمتی لعل یا موتی.

دکھن نت ہے اس فخر تے باغ باغ
کہ تس گھر ہے تجھ سا گھر شب چراغ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳).

تجھ لب کا آب و رنگ جو کچھ خط سوں ہے عیاں
ہرگز وو آب و رنگ نہیں شب چراغ میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۶).
آئی ہوا بہ کس لبِ لعلیں کی اے امیر
ہیں لعلِ شب چراغ کے جوہر چراغ میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۸).
جلوہ افروزِ شب چراغ ہیں یہ
فرح بخشِ دل و دماغ ہیں یہ
(۱۹۲۴ ، مطلعِ انوار ، ۳۰).
دلیلِ راہ دلِ شب چراغ تھا تنہا
بلند و پست میں گزری ہے جستجو کرتے
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۷۵). [شب + چراغ (رک)].

---چراغک (---کس چ ، فت غ) امذ.
رات کو چمکنے والا کیڑا، جگنو (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آنند راج).
[شب + چراغ (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

---چک کس اضا (---فت چ) امث.
شب برات.
ہوا سے بال اُڑ کر چہرۂ روشن پر آنے دو
چھٹے عارض کی مہتابی شبِ گیسو شبِ چک ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۵).
شبِ چک میں یہ لطف ممکن نہیں
دوالی کی شب سے دوچنداں کہیں
(۱۸۴۷ ، مثنوی صیدیہ ، ۱۴۹).[شب + ف: چک ـ سند، تقسیم].

---خلوت کس اضا (---فت خ ، سک ل ، فت و) امث.
محبوب سے تنہائی میں ملنے کی رات، وصل کی رات ، شبِ زفاف.
عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گرو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۵).
دولہن دولہ کا اب سنیے فسانہ
شبِ خلوت کا جب آیا زمانہ
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۸۸). [شب + خلوت (رک)].

---خوابی (---و معد) امث.
۱. رات کی پوشاک ، رات کو سوتے وقت پہننے کے کپڑے ؛ رات کی نیند ، استراحتِ شب.
چیکنِ بھولام سے جو گلبدن ہوتا ہے تنگ
نیند کب آوے اوسے شب خوابی کمخاب میں
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۳۲).
اوڑھ کے سوتی ہوں شبنم کا دوپٹا باغ میں
مجھ کو شب خوابی بھی اے گل چمن مرغوب ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۳). **۲. رات کا سونا.**
خوابِ اجل یہاں ہے وہاں خوابِ ناز ہے
شب خوابی کے لباس میں وہ ہیں کفن میں ہم
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۳۲) . کام کرنے سے فارغ ہو کر بیٹھنے اور شب خوابی کا لباس جدا جدا ہونا چاہیے (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۲۶) . کمرے میں پہنچ کر شب خوابی کا لباس پہنا. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۱۱۳). [شب + خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوابی تھیلا (---و معد ، ی لین) امذ.
تھیلے کی شکل کی گرم پوشش. بڑے نے اپنا شب خوابی تھیلا (گرم تھیلا جس کے اندر گھس کر سوتے ہیں) زمین پر ڈالا اور گھٹنے ٹیک کر خدا کا شکر ادا کیا. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان (ترجمہ) ، ۱۸۱). [شب خوابی + تھیلا (رک)].

---خوانی (---و معد) امث.
رات کو سنائی جانے والی، رات کو پڑھی جانے والی، وہ داستان یا کہانی جو رات کو داستان گو پڑھا کرتے ہیں.
نیند آنی جاتی ہے آنکھیں ہوئی جاتی ہیں بند
ہو گئی یسین شب خوانی کہانی وقتِ نزع
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۳). [شب + ف : خوان ، خواندن ـ پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خون (---و مع) امذ ؛ = شبخون.
رات کا حملہ ، چھاپہ ، رات کے وقت بے خبری میں دشمن پر حملہ .
تسرے دیس رات کوں زلف جا کر شب خون پڑی ، کوتی تھی سو ہوئی بڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۹).
دھڑی مسی کی جما پھر کہ پان کھاتے ہو
کسی شہید کے شب خوں کا ہے مگر قابو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۵).
فلک لاتا نہیں کب ڈور اپنی جانِ محزوں پر
کمر باندھے ہوئے رہتی ہے فوجِ نجم شب خوں پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۰). تو اس پر ربیع بولے کہ تمہارے ابا کو شب خون کا اندیشہ ہے. (۱۹۲۸ ، معارف ، مئی ، ۳۵۸). کوئی یار میں شب خون کے خواب دیکھنے والے کسی رجزخواں کا اس داستان میں بھی کہیں ذکر نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۳۶). [شب + خون (رک)].

---خون پڑنا محاورہ.
رات کے وقت حملہ کیا جانا.
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
اک شب جب شب خون پڑا
(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۰۸).

---خون لانا محاورہ.
رک : شب خون مارنا.
کس پہ شب خوں لائے گا کھلتا نہیں کچھ اے امیر
آج کل کیوں قرمزی وہ شوخ رنگواتا ہے رنگ
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۱۲).

---خون مارنا محاورہ.
رات کو حملہ کرنا ، بے خبری میں دشمن پر حملہ کرنا ، چھاپہ مارنا.

راتوں کو آ کر وہ شب خون مارونگا کہ ان بے حیاؤں کے جی چھڑوا دونگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۱۶). اس شکست کے بعد دشمنوں نے ارادہ کیا تھا کہ پچھلی رات کو خندق کے پار آ کر لشکر خدا پر شب خون ماریں. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۴۴). توجہ ... مرکوز رکھی اور تعزیری شب خون مارنے کا منصوبہ تیار کیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۲).

---خُونی (---و مع) امث.
۱. **شب خون مارنا.** خفیہ شب خونی کے ارادے سے دشمن کی فوج میں جانا بہتر ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۳۱۹).
۲. **رات کو کشت و خون کرکے ڈاکا ڈالنا** (پلیٹس). [شب خون + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مج) صف.
رات کو اٹھنے والا ، شب بیدار ، رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا.

وجد کرتے ہیں ہی کے سے صوفی
مست سوتے ہیں صبح تک شب خیز

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۷). ایک دن شکار کھیلتے ہوئے صحرائے سبزہ زار سے نکل کر قریب ایک درۂ کوہ کے پہنچے دیکھا ایک درویش جگر ریش لباس شب خیز پہنے ہوئے ... عبادت خدا میں مصروف. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۲۱). [شب + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا].

---خیزی (---ی مج) امث.
شب بیداری ، رات کو اٹھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات) . [شب خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز یا (---ی مج ، کس ز) امذ.
قزاق جو رات کو لوٹے (نوراللغات). [شب خیز (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---داج کس صف ؛ امث.
تاریک رات.

کہ آیا ہے مسافر اک عجب آج
خجل ہو جس کی رنگت سے شبِ داج

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۲۹). [شب + ع : داج ـ تاریک ؛ تاریکی].

---داری امث.
(شکار) شکاری پرندے کو رات کے وقت روشنی میں مجمع کے سامنے ہاتھ پر پہر رات تک بٹھانا تا کہ اس کا خوف دور ہوجائے اور وہ شکار کے لیے دلیر ہوجائے. جانور کو ... ساتھ چالاکی اور ہوشیاری کے طعمہ داری اور دست داری اور شب داری اور طماغہ داری کرے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۱۱۷). [شب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دامادی کس اضا ؛ امث.
دولھا بننے کی رات ، شادی کی رات.

ہجر کے رنج و الم بھول گئے شادی سے
وصل کا روز نہیں کم شبِ دامادی سے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۸۹). [شب + داماد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَراز کس صف (---فت د) امث.
لمبی رات ؛ مراد : فراق ، جدائی.

تا نہ پڑے خلل کہیں آپ کے خوابِ ناز میں
ہم نہیں چاہتے کمی اپنی شبِ دراز میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۲). [شب + دراز (رک)].

---دَرمِیان (---فت د ، سک ر ، کس م) م ف.
سفر کے بیچ میں ایک رات کی مسافت طے کر کے.

آیا جو وقتِ نزع کسی زلف کا خیال
ہستی سے نیستی کو میں شب درمیاں گیا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۹۷). [شب + درمیان (رک)].

---دَرمِیان ہونا محاورہ.
بیچ میں ایک رات کا وقفہ ہونا.

سحر کو ہم ہیں اور وہ جانِ جاں ہے
وصالِ یار میں شب درمیاں ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۹).

---دَیجُور کس صف (---ی لین ، و مع) امث.
اندھیری رات.

گھنگٹ کے بیچ تیرا مکھ دسے جوں صبحِ صادقاں
سیہ تج بال سو گویا شبِ دیجور ہے جانو

(۱۶۹۷ ، احمد (بیاضِ قدیم ، ۱۹)).

مہتاب رو مرے کوں کبھو دن ہے وصل کا
ظلماتِ ہجر میں شبِ دیجور مت کرو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۸).

اپنی تاریکی سے کیا دہشت دلاتی ہے لحد
اس نے منہ دیکھا نہیں میری شبِ دیجور کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۸).

نامرادی محفلِ گل میں مری مشہور تھی
صبح میری آئینہ دارِ شبِ دیجور تھی

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۲۶). قدسیہ چاہتی تو پچھلے پہر رات گئے اونچی چٹان سے دریا میں چھلانگ لگا کر اس شبِ دیجور کا خاتمہ کر سکتی تھی . (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۲۶) . [شب + دیجور (رک)].

---دیز (---ی مج) امذ ؛ = شبدیز.
۱. **کالے رنگ کا گھوڑا ، مشکی گھوڑا.**

زمیں خستہ ہوئی نعلِ شبدیز تھے
فلک لعل ہے تیغِ خوں ریز تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۵).

کوڑے نالوں کے لگاتا ہوں قدم اٹھتا نہیں
کیا ہی شبدیزِ شبِ فرقت بھی اڑیل ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۷).

نر کارِ ثواب میں شتاب و تعجیل
شبدیزِ حیات بادپا ہے غافل

(۱۹۶۷ء ، لحن صریر ، ۲۰۳). ۲. خسرو پرویز کے سیاہ رنگ گھوڑے **کا نام** (ماخوذ : نوراللغات). [شب + ف : دیز ـ رنگ یا دیز ، لاحقۂ نسبت].

ـــ دیگ/دیغ (ـــ ی مج) امث.
وہ سالن جو رات بھر دم دے کر پکایا جائے، اس سے مراد ایک خوش ذائقہ سالن ہوتا ہے جس کو زیادہ سلونا اور خوشبودار بنانے کے لیے شلجم کی قتلیاں اور قیمے کے مسالے دار کباب بھی شریک کر دیے جاتے ہیں.

خاک لذّت دیتی ہے جب دیگ میں
کیا مزا شب دیگ دے شب دیگ میں

(۱۸۳۹ء ، مثنوی خزانیہ ، ۱۹). شلجم تو وہ ترکاری ہے کہ گوشت کی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے شب دیگ سے بڑھ کر اور کیا ہے. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳). رامپور کی طرز کی شب دیگ بڑی مشہور و معروف ہے. (۱۹۴۷ء ، شاہی دسترخوان ، ۴۷). جب کبھی ہمارے یہاں شب دیگ کا اہتمام ہوتا تو میں شاہ جی کو اپنے ساتھ لے آتا. (۱۹۸۳ء ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۶). [شب + دیگ/دیغ (رک)].

ـــ دیگی (ـــ ی مج) امث.
رک : شب دیگ. بھئی واللہ شب دیگی تو ہم نے ایک دفعہ کھائی تھی باریک استعمال چاولوں کے ساتھ. (۱۸۸۹ء ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳). [شب دیگ + ی ، (زائد)].

ـــ رات امث ؛ ـــ شبرات.
رک : شب برات.

انچل سیام تل یوں جھمکتے کبھر
کہ شبرات ہے آج دہن کے اپر

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۶).

بغیر از خرمی کے کچھ نہ تھی بات
ہر اک دن عید تھی ہر رات شبرات

(۱۷۹۷ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۶).

پڑا ہے قحط بشر مر رہے ہیں فاقوں سے
خوشی ہو کیا مجھے شبرات کے پڑاقوں سے

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۵). [شب + رات (برات (رک) کی تخفیف)].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) ؛ ـــ شبرنگ. (الف) صف.
رات کے رنگ کا ؛ مراد : سیاہ ، کالا.

ترنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاو ہے
کہ ما آگ ہور باپ سو باو ہے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۳).

گل کباب کی جیوں آس پاس ریحان ہے
عیاں ہوا ترے رخسار پر خطِ شب رنگ

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۳).

کیوں بنائی ہجر کی شب تو نے اے بختِ سیاہ
گیسوے شب رنگ کیا کم تھا تباہی کے لیے

(۱۸۷۳ء ، نشیدِ خسروانی ، ۲۳۶).

سچ بتا تو بھی ہے کیا، اے کشتۂ صد حرص و آز
رازدانِ کاکلِ شب رنگ و چشمِ نیم باز

(۱۹۳۳ء ، فکر و نشاط ، ۱۰).

کیا بتاؤں دوستوں کو اب کہاں رہتا ہوں میں
شیخ کی شب رنگ موٹر میں رواں رہتا ہوں میں

(۱۹۸۷ء ، ضمیریات ، ۳۰) (ب) امذ. **کالا گھوڑا ؛ مشکی گھوڑا.**

منگانی ترنگ ناتوں شبرنگ اس
کہ بھایا اتھا اس کے تیں سنگ اس

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۳).

لیتی ہے تعلیم واں ہر روز آ کر گرد باد
جس جگہ سرگرم کاوے پر ترا شبرنگ ہے

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰).

ہو صفِ مژگاں میں آہو دشت میں دستِ دعا
دیکھ کر شبرنگ کا تیرے ہلال نقشِ پا

(۱۸۲۶ء ، معروف ، د ، ۱).

لکھوں جو بیانِ ریزشِ خوں
شبرنگِ قلم ابھی ہو گلگوں

(۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۹۳). [شب + رنگ (رک)].

ـــ رَو (ـــ و لین) ؛ ـــ شبرو. (الف) صف.
۱. **رات کو چلنے والا ، رات کو سفر کرنے والا.**

سراغ تَفِ نالہ لے داغ دل سے
کہ شبرو کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۹). بالو کے ٹیلوں پر کالی رات کی جو سیاہ چادر پڑی ہے اسے تُم نے سلگجا کر دیا ہے ، انہیں اس وقت کے بھورے بھورے تودھائے ریگ میں سے شب رو قافلوں کے اونٹوں کی قطاریں نکلتی ہیں. (۱۹۲۳ء ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۳۳۱). ۲. **(تصوف) شب بیدار کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۰). (ب) امذ. ۱. **رات کو سفر کرنے والا مسافر ، رات کا راہی.**

صحرا میں لیے پلنگ سر پر
جاتے تھے وہ شب روانِ مضطر

(۱۸۹۳ء ، دل و جان ، ۳۴). ۲. **(مجازاً) چور.**

دو شب رو کے ناماں زمام و رخام
وہ عیّار تھے شب روی میں تمام

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۹۰). دن دوپہر ایسی ڈنڈی مارتا ہے کہ شب رو الاماں پکارتا ہے. (۱۸۳۵ء ، پالی گاٹ ، ۳۷). ۳. **حاکم، کوتوال** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [شب + ف : رو ، رفتن ـ چلنا ، جانا].

ـــ رَوی (ـــ فت ر) امث.
۱. **رات کا سفر ، رات کو چلنا پھرنا.** علم عباسی بلند فرمایا ... عمرو لباس شب روی پہن کر غار سے باہر نکلا. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۸۳). ۲. **چوری چکاری.**

یکس نانو ان میں بھی سہار تھا
جو او شب روی میں بھی عیار تھا

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۱۰). شب روی ، چوری کے لئے راتوں کو پھرنا . (۱۸۹۷ ، یاد گار غالب ، ۲۱۲) . [شب رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زاد / زادہ (---/فت د) صف ؛ امذ.
رات کا زائیدہ ؛ (مجازاً) ظلم و جہالت کا پرستار یا حامی.

داؤ چل جائے نہ شب زادوں کا
لو چراغوں کی بڑھائے رکھنا

(۱۹۵۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۷).

سفینہ اہلِ زر کا ڈوبنے والا ہے شب زادو
کوئی فتویٰ بچا سکتا نہیں جاگیرداروں کو

(۱۹۸۷ ، حرف سردار ، ۱۸۳). [شب + ف : زاد ، زادہ ، زادن - جننا ، پیدا کرنا ، تخلیق کرنا].

--- زِفاف کس اضا(--- کس ز) امث.
دولھا دلھن کی پہلی رات ، سہاگ رات. آج رات کٹ جائے تو پھر شبِ زفاف آئے یہ رات مجھے تم پر بھاری نظر آتی ہے . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۹۲). یہ میری شبِ زفاف ہے یہ دھماکے کیسے ہیں . (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۱۳۲) . [شب + زفاف (رک)].

--- زِندَہ دار (--- کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
رات بھر جاگنے والا ، شب بیدار ، رات بھر عبادت کرنے والا.

جکوئی پاکاں اچھتے ہیں شب زندہ دار
او پرہیز سوں اچھتے پرہیزگار

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۹۸).

نالے وہ کیا سنے کسی شب زندہ دار کے
ہے جس کی گوش و چشم میں آوازِ چنگ و خواب

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن، ۴۲). سلطان اتابک زنگی جو ایک بڑا عابد و زاہد اور شب زندہ دار فرمانروا تھا. (۱۹۰۵ ، شوقین ملکہ ، ۶۶). مولانا شرع کے پابند تھے کیا مجال جو نماز قضا ہو جائے وہ عابد شب زندہ دار تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳). [شب + زندہ (رک) + ف : دار (۲)].

--- زِندَہ داری (--- کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
رات بھر جاگنا ، رات بھر عبادت کرنا ، شب بیداری. آپ گرسنگی اور شب زندہ داری میں شانِ عالی رکھتے تھے . (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۰۷). میری آنکھیں اس قدر سرخ اور خمار آلودہ ہوتیں کہ آنکھیں دیکھ کر کسی کو شب زندہ داری اور عبادت کا گمان ہوا ہو حالانکہ ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی کسی اور شے کی تھی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۸۲). [شب زندہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- سُرخاب کس اضا(--- ضم س ، سک ر) امث.
جدائی کی رات، ہجر کی رات ، فرقت و دوری کی رات (کیونکہ سرخاب کا جوڑا رات کو جُدا رہتا ہے).

آئی خزاں ہزار کا دل آب ہو گیا
روزِ وصالِ گل شبِ سرخاب ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵). [شب + سرخاب (رک)].

--- سَوار (--- فت س) امذ.
رات کو پہرہ دینے والا ، رات کا گھڑ سوار سپاہی.

وہ تیرہ بخت ہوں لکھا ہے چہرہ شب سواروں میں
سیاہی پر گماں ہوتا ہے اوس کو میرے مرکب کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۷). [شب + سوار (رک)].

--- سِیاہ کس صف(--- کس س) امث.
اندھیری رات. شبِ سیاہ و شبِ ماہ میں برابر دیکھنے والے آقا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۴).

رواں ہے خونِ شفقِ صبح کا رگوں میں مری
شبِ سیاہ کی زنجیر توڑ سکتا ہوں

(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۳۱). آخر یہ شبِ سیاہ بھی گزر گئی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۶۷).[شب + سیاہ(رک)].

--- شَہادَت کس اضا (--- فت ش ، د) امث.
ماہِ محرم کی نویں رات جس کی صبح کو حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے (نوراللغات). [شب + شہادت (رک)].

--- ضَربَت کس اضا(--- فت ض ، سک ر، فت ب)امث.
حرب و ضرب کی رات ، لڑائی کی رات ؛ (کنایۃً) وہ رات جس کی صبح حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ضربت لگی.

ناموسِ مصطفیٰؐ کی مصیبت کا ذکر ہے
بالاختصار کچھ شبِ ضربت کا ذکر ہے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷). [شب + ضربت (رک)].

--- ظُلمَت/ظُلُمات کس اضا(--- ضم ظ ، سک ل فت م) امث.
اندھیری رات. تیرا لطف و کرم شاملِ حال ہو جائے تو بے شک ہماری تاریک راتیں صبحِ نور سے بدل سکتی ہیں اور غلامی کی شبِ ظلمت کافور ہو سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۷۹). [شب + ظلمت/ظلمات (رک)].

--- عاشور/عاشورَہ کس اضا(--- و مع/فت ر) امث.
محرم کی نویں رات ، حضرت امام حسین کی شہادت کی رات. محرم کی یہ رات جو شبِ عاشورہ کہلاتی ہے قیامت کی رات تھی. (۱۹۳۳، سیدہ کی بیٹی ، ۱۳۰). ہر شبِ عاشور کو اس باغ میں کیلے کا پتہ توڑنے جاتی تھیں. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ ، روایت اور مسائل، ۴۶۳). [شب + عاشور/عاشورہ (رک)].

--- عَرَق (--- فت ع ، ر) امث.
(طب) رات کو پسینہ آنا جیسے کہ مرضِ سل و دق میں آیا کرتا ہے ، عرق لیلی. یہ سل رئوی کی شب عرقوں کو روک دیتی ہے . (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۵۶). [شب + عرق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَرُوسی کس صف(---فت ع ، و مع) امث.
شادی کی رات ، شادی کی پہلی رات ، شبِ زفاف. شبِ عروسی کے دن اسے قولنج ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۰). میں تیری شکل و صورت پر شیدا ... ہوں ، شبِ عروسی میں تجھے اٹھا لایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳). [شب + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عَیش کس اضا(---ی لین) امث.
آرام و عشرت کی رات ؛ (کنایۃً) وصل کی رات ، محبوب سے ملاقات کی رات.

واہ اے طالعِ خفتہ کہ شبِ عیش میں بھی
وہم ہے خوابیٔ اغیار نے سونے نہ دیا
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۱۶). [شب + عیش (رک)].

---غَرِیب کس اضا(---فت غ ، ی مع) امث.
نان اور حلوا وغیرہ جو موت کی پہلی رات محتاجوں کو تقسیم کیا جاتا ہے. شبِ غریب ، نان اور حلوے کو کہتے ہیں جو موت کی پہلی رات مرنے کی روح کو خوش ہونے کے واسطے محتاجوں کو تقسیم کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ، ۱۹۷). [شب + غریب (رک)].

---غَم کس اضا(---فت غ) امث.
رنج و افسوس کی رات ؛ (کنایۃً) محبوب سے جدائی کی رات ، شبِ فراق.

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا ، اگر ایک بار ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).

نہ سہی خیر سکونِ دلِ مانی کا خیال
سخت جانی ، تجھے پاسِ شبِ غم بھی نہ رہا
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۱).

جو جگا دے اپنے نغموں سے تری حسین دُنیا
شبِ غم کو میرے حاصل وہ سحر ابھی نہیں ہے
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۷۲). [شب + غم (رک)].

---فِراق کس اضا(---کس ف) امث.
جدائی کی رات ، ہجر کی رات.

تڑپا شبِ فراق سے تا صبحِ روزِ حشر
اللہ رے اضطرار ترے بیقرار کا
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۴).

شبِ فراق میں ہوئی ہے کا ختم اے دل
اب اِس قدر تو فسانہ ترا درازِ نہیں
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۶).

میں اک نگہ کی روشنی میں اتنی دور تک گئی
غبارِ ہجر چھٹ گیا شبِ فراق تھک گئی
(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۱۸). [شب + فراق (رک)].

---فُرقَت کس اضا(---ضم ف ، سک ر ، فت ق) امث.
جدائی کی رات ، شبِ فراق.

ہے شبِ فُرقت کی تاریکی میں بھی تو کیا عجب
ہو اگر مشعل کی حاجت نالۂ شب گیر کو
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۸۸).

جھگڑا ہی چکا ، میں بھی چلا ، دردِ جگر بھی
اب کیا ہے اگر ہو شبِ فرقت کی سحر بھی
(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۴۰).

شبِ فرقت کے جاگنے والے
اتنے جاگے کہ پھر سحر نہ ہوئی
(۱۹۸۲ ، چراغِ صحرا ، ۷۳). [شب + فرقت (رک)].

---فُروزی (---ضم ف ، و مج) امث.
رات کو روشن کرنا.

قانونِ شب فروزی لے کر ہلال نکلا
پیوستہ ابروؤں نے جسدم کیا اشارا
(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۳۱۴). [شب + ف : فروز ، فروختن - روشن کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدْر کس اضا(---فت ق ، سک د) امث.
۱. **لیلۃ القدر، ایک نہایت متبرک رات، اس شب کے تعین میں اختلاف ہے ، مگر اکثر کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے ، اس شب کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ بابرکت خیال کی جاتی ہے.**

جو آج رات تجھ قدر کی رات ہے
شبِ قدر اس رات کے سات ہے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸۳۲).

کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شبِ قدرِ حیات
ہے نگہِ گرمِ گل رویاں چراغِ زندگی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۱).

تھی شبِ قدر سے بھی قدرِ شبِ وعدہ سوا
کیا بتاؤں میں کس اُمید پہ بیدار رہا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۶). اس نے سوچا کہ یہ شبِ قدر ہے عبادت کی رات ہے. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۶۹). بارہ وفات ، شبِ قدر ، شبِ معراج اور عشرۂ محرم میں شب بیداریاں اور نوافل. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۲۵). ۲. **(تصوف) بقائے سالک کو کہتے ہیں عین استہلاک میں وجود حق کے ساتھ** (مصباح التعرف). [شب + قدر (رک)].

---قِیر کس صف(---ی مع) امث.
تاریک رات ، سیاہ رات.

یہ بات جُدی ہے کہ وہ مہر آپ کو سمجھے
دم کرمکِ شب تاب کی چمکے جو شبِ قیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۶).

جو کاغذِ فلک کہکشاں ہو قلم
سیاہی شبِ قیر کی ہو بہم
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۷۴). [شب + قیر (رک)].

---کاٹنا محاورہ.
(تکلیف سے) رات بسر کرنا ، مصیبت کی رات گزارنا.

شب کاٹتے ہیں ہم قلق و اضطراب میں
سوتے ہیں آپ چین سے کیونکر تمام رات
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۵).

--- کٹنا محاورہ.
کسی طرح سے رات بسر ہونا ، رات تمام ہونا.
کل کی شب اوس طرح کٹی قائم
آج کا روز پھیر شام ہوا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰).
وصل کی شب کٹ گئی وہ مہروش گھر کو چلا
لیکے آئی ہے ہماری موت کا پیغام صبح
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۲).

--- کور (---و مج).(الف) صف.
وہ جسے رات میں دکھائی نہ دے ، رتوندھیا.
رکھے روشنی سٹ اندھارے میں موں
کرے کیا نفا چاند شب کور کوں
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷).
یہ جو ہے موشک دوان و شور چشم
موش دشتی چہرہ و شب کور چشم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳).
صاف بین ہے من الامس کہ شب کور ہے تو
شبِ تیرہ میں تجھے کچھ نہیں آتا ہے نظر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳). (ب) امذ. **وہ گھوڑا جس کو رات میں سیاہ اور سفید چیز میں تمیز نہ ہو ، یہ گھوڑے کا ایک عیب ہے.**
نہ پوچھ اب مجھ سے تو شب کور کیا ہے
یہی پہچاننا شب کور کا ہے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۸).
ایک کمری ہے دوسرا کمخور
ایک ہے کہنہ لنگ اک شب کور
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۵۳). [شب + کور (رک)].

--- کوری (---و مج) امث.
آنکھ کی ایک بیماری جس سے رات کو دکھائی نہیں دیتا، رتوندھا رتوندھی. اسکا خون بصارت زیادہ کرتا ہے اور شب کوری کو زائل کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۵). شب کوری (Night Blindness) غذا میں وٹامن A کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے. (۱۹۶۰ ، اصول حفظان صحت ، ۳۷) [شب کور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کوش (---و مج) امذ (قدیم).
ایک قسم کا پھول.
سنکسیر او نسریں گل نسترن
رنگا رنگ شب کوش ادک من ہرن
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰۰). [مقامی].

--- کی شب م ف.
رات کی رات ، صرف ایک رات میں ، رات بھر میں.
کہ ہے ماندگی راہ کی تم کو اب
گزر جائے گی آن میں شب کی شب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۹).
ایک شب کی شب تو یہ مہماں ہے لیکن اے قلق
ہے فروغِ عارضی پر کسقدر مغرور شمع
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۸۹).

--- کی نِیّت حَرام فقرہ.
(عو) رات کو کسی کام کا ارادہ کرنا منحوس خیال کیا جاتا ہے.
صبح ہونے تو دو چلے جانا
شب کی نیت حرام ہوتی ہے
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۲). انشاءاللہ شب کی نیت حرام کل پھر ملینگے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۷).

--- گہ امث.
رات کو کوئی چیز رکھنے کی جگہ ؛ رات کا وقت (پلیٹس). [شب + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- گِراں ہونا محاورہ.
رات بھاری ہونا ، تکلیف اور مصیبت کی رات کا کاٹے نہ کٹنا ، مشکل میں رات گزرنا.
نیند اڑ گئی گراں ہے یہ شب رشک ماہ پر
بجلی نہ کیوں فلک سے گرے میری آہ پر
(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۱۰).

--- گَرْد (---فت گ ، سک ر).(الف) صف.
رات کو گھومنے پھرنے والا ، رات کو گشت کرنے والا. یے تینوں سردار اپنے اپنے رستے چڑھ دوڑے اور سلطانی فوج کے چور پھیرے والے شب گرد سواروں تک جو لشکر کے چاروں طرف برنگو شعلۂ جوالہ ہاتھوں میں بان لیے پھر رہے تھے پہنچکر آگے بڑھے. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۶۳۰).
بسکہ چھائی ہے مرے روز سیہ کی تیرگی
اختر شب گرد ہے مہر درخشاں آج کل
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۰۶).
پتہ ملتا نہیں راتوں کو اب خوابِ پریدہ کا
غرض کیا طائرِ شب گرد کو فکر شبستاں سے
(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۷۶). (ب) امذ. ۱. **کوتوال ، شحنہ ؛ پہرہ دار ، محافظ ، نگراں.**
کمند اس واسطے لایا تھا ہمراہ
نہ پھر دزدی اے شب گرد ذیجاہ
(۱۹۱۱ ، تسلیم ، نالۂ تسلیم ، ۲۶۰). ۲. **رات کو چوری کرنے والا ، رات کو جرم کرنے والا ، چور ، ڈا کو.** چوروں ، اچکوں ، ڈاکوؤں ، جیب کتروں ، قزاقوں ، شب گردوں اور صبح خیزوں کو وہ سزا دوں کہ شہر میں لفظ ' جرم ' کے ہجے تک کرنے والے نہ ملیں. (۱۹۷۵ ، اچھی سزا ، ۷۰). [شب + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا].

--- گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
۱. **رات کا گشت ، پہرہ داری.**

سک سکل داری کریں گے اور شب گردی شغال
کرگ ہر در پر بجائے پاسباں ہو جائے گا
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر (آغا علی خاں) ، ۹۳). پولس افسر کی شب گردی اور بیداری سے اور لوگ آسائش سے سوتے تھے اور بدگوہر و بدمعاش ناپید ہوتے تھے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۵). ۲. **رات کی سیر و تفریح ، آوارگی.**
میری شب گردی کے طوفانوں میں اے شمعِ حرم
نوح کی کشتی سے بڑھ کر تو رہی ثابت قدم
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۱۹). [شب گرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گز (--- فت گ) امذ.
رات کے وقت کاٹنے والا کیڑا یعنی پسو یا کھٹمل.
ہاتھ پنڈوں پہ سب چلے جاتے
شب گزوں سے بدن جلے جاتے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). [شب + ف : گز ، گزیدن ـ کاٹنا].

--- گُزاری (--- ضم گ) امث.
رات بسر کرنا ، رات کاٹنا.
سوز ہجراں سے گھٹے جاتے ہیں ہم شمع صفت
شب گزاری ہمیں دشوار ہے کیا ہونا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۱).
انکا ادھر نہ آنا غمزے ادھر اجل کے
اور اپنی شب گزاری وہ کروٹیں بدل کے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۸۳).
شہر میں بود و باش ہے اپنی
شب گزاری کو گھر میں رہتے ہیں
(۱۹۷۶ ، ماجرا ، ۳۹). [شب + ف : گزار ، گزاردن یا گزاشتن ـ گزارنا ، بتانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گَشت (--- فت گ ، سک ش). (الف) امث ؛ امذ.
۱. **رات کا گشت ، طلایہ** (پلیٹس). ۲. **(رات کے وقت) بارات کا جلوس ، رات کی سواری.**
کری تھی یتا بہوت شب گشت نکال
کہ آسماں اپنی لے کو آیا ہلال
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۶).
عالی تجمّل شان سے شب گشت چڑھایا بے بہا
پھر آن کر اترے محل باندھو نکاح جلدی کہا
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ (قصۂ روشن میاں سوداگر و شمسو دادا) ، ۴۷). صرف نکاحوں کے موقعوں پر میری اہلیہ نے کچھ خوشی منائی ، وہ بھی نہ اس طرح کہ ناچ و رنگ ہوا ہو یا شب گشت ہوئی ہو. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۱۳). (ب) صف. **رات کو گشت کرنے والا** (ماخوذ : نوراللغات). [شب + ف : گشت ، گشتن ـ پھرنا].

--- گشتی (--- فت گ ، سک ش) امث.
رات کو گشت کرنا. خلیفہ کی شب گشتی جسے صرف گالاں Gallond نے نقل کیا ہے تین طویل محاضرات پر مشتمل ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۸). [شب گشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- گُوں (--- و مع) صف.
رات کے مانند ؛ مراد : سیاہ ، کالا.
نہ شب آنکھوں میں خواب آیا خیالِ خالِ شبگوں سے
رہے بیدار ساری رات ہم اک حبِ افیوں سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۶).
سیہ بخت ہے کون دنیا میں ایسا
جو آشفتۂ زلفِ شب گوں نہ ہوگا
(۱۹۰۹ ، دیوانِ صفی ، ۲۶).
آپ کی کاکلِ شب گوں کو مری قسمت کو
معجزہ کوئی کبھی ہو تو سنوارے دونوں
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۹۷). [شب + ف : گُوں ـ رنگ ؛ طرز].

--- گیر (--- ی مع) ؛ ـــ شبگیر. (الف) صف.
۱. **آخر شب سے متعلق ، آخر شب کا ، پچھلی رات کا.**
اے جانِ سراج آ کہ پتنگوں کی خبر لیو
سن جاؤ مرے نالۂ شبگیر کی آواز
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۲).
کس طرح دل میں نہ رکھوں سوچ تو اے ہم نشیں
رونقِ عشقِ بتاں ہے نالۂ شبگیر سے
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۵۰).
نالۂ شب گیر کیا تو نے تو کیا مارا تیر
نالہ وہ ہے جو گریبانِ سحر سے گزرے
(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۲۱۰).
ظلم پروردہ غلامو! بھاگ جاؤ
پردۂ شب گیر میں اپنی سلاسل توڑ کر
(۱۹۸۶ ، ن ـ م ـ راشد ، ایک مطالعہ ، ۸۸). ۲. **رات کو کام یا سفر کرنے والا.**
انے بولیا اے چور شبگیر خیز
تمیں منگتے ہیں یاں تھے کرنے گریز
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۹۳). (ب) امذ. ۱. **پہر چھ گھڑی رات رہے شروع کرنے والا سفر** (نوراللغات). ۲. **رات کو چہچہانے یا گانے والا کوئی پرندہ ؛ بلبل.**
اے دل تجھے ہوس ہے گر شمع رو کا درشن
محفل میں دین کی کر شب گیر کا تماشا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۸). ۳. **شبخون** (پلیٹس). [شب + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا ، لینا].

--- گیر کَرْنا محاورہ.
(پچھلی رات) سفر کرنا.
وہ بجھ خشکی رواں کی سختیٔ منزل کو کیا جانے
جو ماہی کی طرح کرتا ہو نت شب گیر پانی میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

--- گیر ہونا محاورہ.
(پچھلی رات) سفر درپیش ہونا.

تعریفِ پیلِ مست جو تحریر ہو ابھی
فکرِ بلند عرش پہ شب گیر ہو ابھی
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۹).

---گھڑی (---فت گھ) امث.
پرانے زمانے کی ایک گھڑی جو رات کو قُطبی تارے سے ہم خط ، دُبِ اکبر کے دو ستاروں "دلیلین" کی گردش کے مشاہدے سے وقت بتانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی. شب گھڑی کی وضاحت کرنے والی ایک تصویر نقل کی ہے جو چودھویں صدی کے انگلستان میں ... استعمال کی جاتی تھی. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵). [شب + گھڑی (رک)].

---مالْوَہ کس اضا(---سک ل ، فت و) امث.
مالوہ (وسطی ہندوستان کے ایک علاقے کا نام) کی رات ، حسین اور دلکش رات. وہ اپنی نوعیت کا واحد شہر تھا جس میں صبحِ بنارس کی تازگی ، شامِ اودھ کی ملاحت اور شبِ مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [شب + مالوہ (عَلَم)].

---مانْدَہ (---سک ن ، فت د) صف.
رات کی باسی چیز (نوراللغات). [شب + ماندہ (رک)].

---ماہ کس اضا ؛ امث.
چاندنی رات.
مثلِ خورشید ہے داغ آٹھ پہر دن ہے کہاں
شبِ ماہ و شبِ دیجور سے کچھ کام نہیں
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۱). ایک دن وہ غارت گر دین و ایمان ماں باپ کی روح تمام گھر کی جان شب ماہ میں بالائے بام مُنہ کھولے سو رہی تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۵).
یا دور سے ہوتا ہے شبِ ماہ میں دھوکا
یا پارۂ آتش ہے عذارِ گلِ ٹیسُو
(۱۹۲۲ ، مطلع انوار ، ۹۹). [شب + ماہ (رک)].

---ماہْتاب کس اضا(---سک ہ) امث ؛ =شبِ مَہتاب.
چاندنی رات ، شب ماہ.
غالب چُھٹی شراب ، پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).
آیا وہ رشکِ مہر شبِ ماہتاب میں
سورج کی روشنی بھی ملی چاندنی کے ساتھ
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۱۰۰). [شب + ماہتاب (رک)].

---مِعْراج کس اضا(---کس مج م ، سک ع) امث.
ماہِ رجب کی ۲۶ اور ۲۷ تاریخ کی درمیانی رات جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی.
شاہ مردان و محمدؐ ہیں ہمارے سرتاج
خدا باتاں حبیب اپنے سوں کیا شبِ معراج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۲).
مُحمدؐ حادی (ہادی) ہے سرتاج
جس کوں ہوا شبِ معراج
(۱۷۶۵ ، چھ سرپار (ق) ، ۳). شبِ معراج میں اس نور نے ایسی بلندی اور روشنی مقامِ قابَ قوسین میں پائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نور میں آپ مستغرق ہو گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۳). بارہ وفات ، شبِ قدر ، شبِ معراج اور عشرہ مُحرّم میں خصوصی شب بیداریاں اور نوافل. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۲۵). [شب + معراج (رک)].

---مَہتاب کس اضا(---فت مج م ، سک ہ) امث.
چاندنی رات ، شب ماہ.
کیا ہی شبِ مہتاب کی ہے کیفیت اس وقت
چل دیکھیں تماشا تو ذرا یار چمن کا
(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۲۰).
جب رُخِ پُرنور یاد آیا شبِ مہتاب میں
حلقۂ چشمِ تصور مہ کا ہالا ہو گیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰).
جو تبسّم چھین لیتے ہیں شبِ مہتاب سے
جن کی برنائی جگاتی ہے دلوں کو خواب سے
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۰). [شب + مہتاب (رک)].

---مِیثاق کس اضا(---ی مع) امث.
ازل کی رات یعنی آفرینشِ کائنات سے پہلے کا زمانہ جبکہ ارواح نے اقرار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے.
تھا شبِ میثاق میں میں تیرے جلوے پر فدا
شمع جس محفل میں روشن تھی وہیں پروانہ تھا
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۲). [شب + میثاق (رک)].

---مِیغ کس اضا(---ی مع) امث.
ابرآلود رات.
میں لہو پیوں ہوں غم میں عوضِ شراب ساقی
شبِ میغ ہو گئی ہے شبِ ماہتاب تجھ بن
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱). [شب + میغ (رک)].

---مِیلاد کس اضا(---ی مع) امث.
ولادت کی رات.
اٹھیں گے خوابِ گرانِ عدم سے محشر میں
وہ دن ہے اپنے لیے یا کہ ہے شبِ میلاد
(۱۹۳۱ ، رسوا ، مرزا رسوا کے تنقیدی مراسلات ، ۱۳۹). [شب + میلاد (رک)].

---نِکَل جانا محاورہ.
رات گزر جانا ، رات بیت جانا ، رات کا عرصہ گزرنا ، ساری رات کٹ جانا.
وہ لے گئے وہاں کہ جہاں دوڑ کل گئی
اک گندی کوٹھری میں شب اس کی نکل گئی
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۰).

---ِ نگاربَندان کس اضا(--- کس ن ، سک ر ، فت ب ، سک ن) امث.
وہ رات جس میں دلہن کے مہندی لگائی جاتی ہے (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [شب + نگار (رک) + ف : بندان ، بستن ـ باندھنا کا حالیہ ناتمام].

---نَم (--- فت ن) امث ؛ ـہ شبنم.
رات کی نمی ، اوس ؛ ایک سفید اور باریک کپڑا ؛ اسناد اور مرکبات کے لیے (پلیٹس). [شب + نم (رک)].

---نَوَردی (--- فت ن ، و ، سک ر) امث.
رات کو گھومنا پھرنا ، رات کو سفر کرنا.

وہ اس کی آوارہ گردیاں ، شب نوردیاں
بادیہ نشینوں کے ساتھ نغمہ سرائیاں

(۱۹٦۲ ، ہفت کشور ، ۳۲۲). [شب + ف : نورد ، نوردیدن ـ پھرنا ، سفر کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و روز (--- و مج ، و مج). (الف) م ف.
رات دن ، ہر وقت.

جہاں سنتے تھے شب و روز طنبورا ڈھولک
تہاں اب مرد ہیں مانندِ زناں نوحہ کناں

(۱۷۵۸ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۵۲). گفتگو معقول نشست و برخاست پسندیدہ ... یہی شوق شب و روز تھا کہ قابلوں کی صحبت میں قصے ہر ایک ملک کے اور احوال اولوالعزم بادشاہوں اور نام آوروں کا سنا کروں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ٦۸).

بازیچۂ اطفال ہے ، دنیا ، مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). جو لوگ شب و روز نئی اسکیموں کا خواب دیکھتے ہیں ان کو یہ پیام پہنچا دو. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۵). دماغ شب و روز پھر موزوں رہنے لگا . (۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۲۷). (ب) امذ. ۱. **رات اور دن ، لیل و نہار.**

کیے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے
شب و روزِ آشنائی مہ و سال تک نہ پہنچے

(۱۹۷۱ ، سرِ وادیٔ سینا ، ٦۲). ۲. **(تصوف) کنایہ ہے کفر و دین کی طرف اور اس سے حضرت شیخ اکبر نے فص نوحی میں بطون اور ظہورِ انسانی مُراد لیا ہے یعنی رات سے عقول و روحانیت اور دن سے صور و اجسام** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۰) . [شب + و (حرفِ عطف) + روز (رک)].

---ِ وِصال کس اضا(--- کس و) امث.
۱. **محبوب سے ملنے کی رات ، وصل کی رات.**

صبحِ شبِ وصال ہے دم توڑتا ہوں میں
نالاں ہیں میرے غم میں موذن اذاں نہیں

(۱۸۱٦ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۳).

شبِ وصال میں مونس گیا ہے بن ، تکیہ
ہوا ہے مُوجبِ آرامِ جان و تن ، تکیہ

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۳۰۳).

وہ دعوتِ سُخن ایجاد ، پھر نہیں آئی
شبِ وصال ، ترے بعد ، پھر نہیں آئی

(۱۹۸۱ ، سلامتوں کے درمیان ، ۱۳). ۲. **وہ شب جس میں کسی کامل فقیر یا بزرگ کا اِنتقال ہو** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) . [شب + وصال (رک)].

---ِ وَصْل کس اضا(--- فت و ، سک ص) امث.
محبوب سے ملنے کی رات ، صحبت کی رات ، شبِ وصال.

شبِ وصل لیں اون کی اتنی بلائیں
کہ ہمدم مرے ہاتھ ہی جانتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۳).

اب تک نہ ملے ہم سے وہ حالانکہ اسی میں
لیلائے شبِ وصل کی زلف آئی کمر تک

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۰۷).

پھر دمِ دید رہے چشم و نظر دید طلب
پھر شبِ وصل ملاقات نہ ہونے پائی

(۱۹۷۱ ، سرِ وادیٔ سینا ، ۱۱۸). [شب + وصل (رک)].

---ِ وَعْدَہ کس اضا(--- فت و ، سک ع ، فت د) امث.
وہ رات جس میں محبوب نے ملنے کا وعدہ کیا ہو.

صبح تو آخر کو ماتم ہے تمہارا اور میں
حسرتو! ٹھہرو ، شبِ وعدہ گزر جانے تو دو

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۹۳) جس کے لئے کوئی شب وعدہ نہ ہو ، نہ تم آئے نہ نیند آئی نہ موت آئی شبِ وعدہ. (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۱۱٦). [شب + وعدہ (رک)].

---ِ ہِجْر / ہِجْراں کس اضا(--- کس ہ ، سک ج) امث.
جدائی کی رات ، فراق کی رات.

کُشتہ ہوں درازیٔ شبِ ہجر کا یارب
بیٹھا ہوا تکتا ہوں کہیں ہونے سحر بھی

(۱۷۷۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۷٦).

ہے شبِ ہجر تا ابد نہیں صبح
نہ رہا خوف روزِ محشر کا

(۱۸۱٦ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۱).

خوش ہوتے ہیں ، پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے
آئی شبِ ہجراں کی تمنا مرے آگے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).

گراں شبِ ہجراں دو چند کیا کرتے
علاج درد ترے دردمند کیا کرتے

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ٦٦). کچھ ثانیوں کے لئے ، جو مجھے شب ہجر کی طرح بہت طویل لگے.(۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش لفظ) ، ح). [شب ہجر / ہجراں (رک)].

---ِ ہِجْرَت کس اضا(--- کس ہ ، سک ج ، فت ر) امث.
۱. **وہ رات جس میں پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی** (مہذب اللغات). ۲. **جدائی کی رات ، فراق کی رات.**

شبِ ہجرت میں اُس مہتاب رُو کی
ہر ایک آنسو ہوا روشن ستارا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۷). [شب + ہجرت (رک)].

---ِ یاس کس اضا ؛ امث.
مایوسی کی رات ؛ (کنایۃً) ہجر کی رات.
میرے محبوب کہاں ہو ، مجھے آواز تو دو
کب ہٹیں گے یہ شبِ یاس کے گہرے سائے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۰). [شب + یاس (رک)].

---ِ یلدا کس اضا (--- فت ی ، سک ل) امث.
موسمِ سرما کی طویل ترین رات ، پوس مہینے کی اندھیری رات ؛ (مجازاً) تاریک اور طویل رات.
شبِ یلدا ولی اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
کہ اس کوں حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ اوّل) ، ۷).
شبِ یلدا تھی روشن اس کے آگے
نہ لائے تاب ہرگز غضر بھاگے
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۸۸). دامن کوہ میں جنگل اس قدر گھنا ہے کہ روز روشن میں شب یلدا کا جلوہ نظر آتا ہے .
(۱۹۱۳ ، سیر پنجاب ، ۳۹).
دل جلاتے تو روشنی ہوتی
شبِ یلدا کی بات کرتے ہو
(۱۹۷۸ ، دامن یوسف ، ۸۲). [شب + یلدا (رک)].

شَبّ (فت ش ، مرکبات میں شد ب) امذ.
پھٹکری. کوئی شخص ان آفات کو اس سے دور کرے نمک اور شب اور قریشنا اور ذراریح و نوشادر سے تو چاندی ہو جائے.
(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۷۹). [ع : شَبّ].

---ُ الْقِلی / الْمُعَصْفَر (--- شد بضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ق / غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ع ، سک ص ، فت ف) امذ.
سجی کا نمک جو بہت لطیف اور تیز ہوتا ہے. سجی سے ایک چیز اُڑائی جاتی ہے اسے شب القلی اور شب المعصفر کہتے ہیں.
(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۲۵). [شب + رک : ال (ا) + ع : قلی ـ سجی / معصفر ـ کُسم کے رنگ کا].

--- دادہ (--- فت د) صف.
پھٹکری لگائی ہوئی (چیز). بیست و ششم گلناری ، گل انار کو کوٹ کر صاف کرے اور کاغذ شب دادہ کو اس میں رنگے. (۱۸۷۳ ، ارژنگ چین ، ۱۱). [شب + ف : دادہ ، دادن ـ دینا].

---ِ یمانی کس صف (--- شد ب بکس ، فت ی) امذ.
اعلیٰ قسم کی پھٹکری جو یمن سے منسوب ہے. سہاگہ و شب یمانی و کاہ پھل ... باندھیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۹۶). شب یمانی (پھٹکری) اور مصری دونوں ہموزن کو کوٹ کر چھان کر ایک ماشہ سے دو ماشہ تک سرد پانی کے ساتھ کھلائیں .
(۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۸۳). [شب + یمان ـ یمن (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبا (فت ش) امذ (قدیم).
شب خون.
کھیا بھائی میری کی عورت ہو نار
سو چوراں شبا ہر جیواں اس کوں مار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).
صبر کا دھرتا اتھا میں آج لگ سامان لے
لُوٹ کر شب لے گیا برہا سو تیرا ہو شبا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۲). کونسے وقت تمہارے پر آ کر شبا پڑتے ہیں کی معلوم نیں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۸۳). [شبانہ (رک) کی تخفیف].

شَباب (فت ش) امذ.
۱. سنِ بلوغ سے تیس یا چالیس برس کی عمر تک کا زمانہ ، جوانی ، جوبن.
فیض کا ساقی دیا دل کے تئیں حب کا شراب
طبع دیا ہو نسیم فہم کے گل کوں شباب
(۱۵۲۸ ، مشتاق بیدری (اردو ، اکتوبر ۱۹۵۰ء ، ۳۰)).
تم بہشتی کر ندا آتا ہے یے خانہ میں تھے
خوش طہورا سے تمی پیوو کہ ہے وقتِ شباب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۸).
جوں شرر ہو ہے تُو کس جینے پہ اتنا سنگیں
ایک چشمک میں گزر جاہے یہ سب شیب و شباب
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۱).
وقتِ پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹). یہ قطعاً ثابت ہے کہ آپ بچپن اور شباب میں بھی جب کہ منصب پیغمبری سے ممتاز نہ ہوئے تھے مراسم شرک سے ہمیشہ مجتنب رہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۷۸).
ایسا گزرا شباب کا عالم
اے اثر جیسے خواب کا عالم
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۸۰). ۲. **نقطۂ عروج ، درجۂ کمال ، عروج کا زمانہ.** ابھی اسلام کی ترقی کا شباب تھا ، ابھی سے اس فتنۂ خوابیدہ کے جگانے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۹). یہ چاروں اصحاب ساق کے شباب تک شاہد صاحب کے ساتھ رہے. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۳). ۳. **(تصوف) سرعت سیر کو کہتے ہیں مقامات پر اور تصفیہ باطن کو بھی نیز شباب سے مراد حدِ بلوغ کو پہنچنا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۰).
[ع : (ش ب ب)].

--- اُٹھنا محاورہ.
جوانی کا آغاز ہونا.
نام ہے ستّار تیرا شرم رکھنا حشر میں
تجھ کو ہے معلوم کیا کیا کچھ شباب اٹھ کر ہوا
(۱۹۳۵ ، عبان ، د ، ۲۰۳).

--- آور (--- فت و) صف.
جوانی لانے والا ، جوانی کی امنگ اور قوت پیدا کرنے والی (دوا).

وہ معجون شباب آور کا کام کر گیا۔ (۱۹۸۴، کیمیا گر، ۱۹)۔
[شباب + ف : آور، آوَرْدَن ـ لانا]۔

---پر ہونا محاورہ۔
جوانی پر ہونا، عروج پر ہونا۔ اب اقبال کا آفتاب زندگی پورے شباب پر تھا۔ (۱۹۳۶، ستونتی، ۸)۔

تم بھی ہو ساتھ میرے قدرت بھی مہرباں ہے
ہر شے شباب پر ہے اور رات بھی جواں ہے

(۱۹۷۵، نظمانے، ۱۰۰)۔

---پھٹ پڑنا / پھٹا پڑنا محاورہ۔
جوانی کا زوروں پر ہونا۔ شباب پھٹا پڑتا ہے اور بانکپن اور بھی غضب ڈھاتا ہے۔ (۱۸۸۷، جام سرشار، ۷)۔

---پھرنا محاورہ۔
جوانی دوبارہ آنا۔

ہیں آپ یوسفِ کنعان شرع عالم میں
عروس دیں ہے زُلیخا پھرا ہے اس کا شباب

(۱۸۷۴، کلیات منیر، ۱ : ۱۷)۔

---ڈھلنا محاورہ۔
جوانی کا زوال پذیر ہونا، عمر سے اُترنا۔

ڈھلتے ہی شبابِ عمر فانی
ہو جائیگی تلخ زندگانی

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۱۸۰)۔

دَرد ہوں، دیدۂ پُر آب ہوں میں
اپنا ڈھلتا ہوا شباب ہوں میں

(۱۹۸۱، باد سبک دست، ۱۷۷)۔

---کی اُمنگ امث۔
جوانی کا ولولہ، جوانی کی ترنگ، جوشِ جوانی۔

یہ شباب کی اُمنگ اب کسے دکھاؤں میں
رُخ کا لال لال رنگ اب کسے دکھاؤں میں

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالمِ خیال، ۳)۔

---ِ گُریزاں کس صف(---ضم گ، ی مج) امذ۔
تیزی سے گزرتی ہوئی جوانی، ڈھلتی ہوئی جوانی۔ دولت کی فراوانی سے فشار میں مُبتلا اوباش بڈھے اور شبابِ گریزاں کو روکنے کے غم میں دبلے ہونے والے۔ (۱۹۶۳، انداز نظر، ۳۵)۔
[شباب + ف : گریزاں، گریختن ـ بھاگنا کا حالیہ ناتمام]۔

شَبّابَہ (فت ش، شد ب، فت ب) امذ۔
بانسری، نے۔ شبابہ کی بمعنی نَے ہے اور عود کہ اوس کو بربط بھی کہیں اوس میں بھی اختلاف ہے۔ (۱۸۵۱، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۵۱۵)۔ صحیح بانسلی کی حرمت ہی ہے جس کو شبابہ کہتے ہیں۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان، ۲۶۰)۔ [ع]۔

شَبابیات (فت ش، کس ب) امث ؛ ج۔
جوانی سے متعلق باتیں، رومانی ادب۔ ہمارا آرٹ شبابیات کا شیدائی ہے۔ (۱۹۳۶، پریم چند، مضامین پریم چند، ۲۸۷)۔ کیا غزل کے وجود میں آنے کے بعد قصیدہ کی تشبیب ترک کر دی گئی تھی یا اس میں شبابیات کا بیان مفقود ہو گیا تھا۔ (۱۹۷۳، تعصبات، ۱۳۳)۔ [شباب + ی، لاحقۂ نسبت + ات، لاحقۂ جمع بطور اسمیت]۔

شَبا روز (فت ش، و مج) م ف۔
شب و روز، رات دن۔ یہ حرف کئی خواص رکھتا ہے جیسے کبھی فاعل کے واسطے چنانچہ دانا و بینا وغیرہ اور کبھی عطف کے واسطے جیسے تکاپو اور شبا روز وغیرہ۔ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۸۱)۔ [شب + ا (حرف اتصال و عطف) + روز (رک)]۔

شَباشَب (فت ش، ش) م ف۔
راتوں رات، تمام رات، رات بھر۔

کیتے آب بخ سوں لبالب بھرے
کیتے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۱۲۲)۔

شباشب اُترنے لگے لشکری
نہ جوش آب کا وہ نہ وَیسی تری

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۸۰)۔ ایک آدمی عرفات میں اپنا بھرا ہوا کیسۂ زر مثلِ اعمال بھول گیا ... شباشب پلٹا۔ (۱۹۳۵، اودھ پنچ لکھنؤ، ۲۰، ۱۲ : ۹)۔ [شب + ا (حرف اتصال و عطف) + شَب (رک)]۔

شُباط (ضم ش) امذ۔
رومی تقویم کے مطابق جاڑے کے آخری مہینے کا نام، ماہ فروری کے مطابق۔ طالع سعید اس رسول مجید کا بیسویں شباط رومی یا اٹھائیسویں نیسان کی تھی۔ (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۱۷)۔ رومیوں کے مہینوں کے مطابق آپؐ کی ولادت بیس شباط (فروری) کو ہرمز بن انوشروان کی حکومت کے بارہویں سال ہوئی۔ (۱۹۶۶، بلوغ الارب، ۵۵۳)۔ [ع]۔

شُباعَہ (ضم ش، فت ع) امذ۔
وہ کھانا جو سیر ہونے کے بعد بچ رہے ؛ چاہ زمزم کا ایک نام۔ ہم نام رکھتے تھے زمزم کا شباعہ بمعنی سیر کرنے والا۔ (۱۸۶۷، نورالہدایہ، ۱ : ۲۲۵)۔ [ع : (ش ب ع)]۔

شِباک (کس ش) امذ ؛ ج۔
جال ؛ جالیاں۔

قیامت تک شباک کو روضہ بن کر دیدۂ کونین
دکھا سکتے ہیں کب محویتِ دیدار تھوڑی سی

(۱۸۶۶، تیغ فقیر برگردن شریر، ۱۳۱)۔ [ع : شبکہ + ا، بطور اتّباع (بحذف ہ)]۔

شَبان (فت نیز ضم ش) امذ۔
گلہ با، چرواہا، راعی۔ ایک چوبدستی بہت موٹی کہ جسے لٹھ کہتے ہیں شبان کے ہاتھ میں تھی اسے تھوڑا چیرا۔ (۱۸۳۸، بستان حکمت، ۵۰۲)۔

لاٹھی شبان اُٹھائے اگر ذیب کے خلاف
ہے ظلم اس کو کہنے جو تہذیب کے خلاف
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۲).
وٹیکن کا تو ہے فتووں کی تجارت پہ مدار
کیا ہونے وہ تری بھٹکی ہوئی بھیڑوں کے شبان
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۵۷). [ف].

شُبّان (ضم ش ، شد ب) امذ ؛ ج.
جوان لوگ.
ذکی و سیدِ شبّان جنت الفردوس
تقی و سبطِ امین عرب امام حسن
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۵). [شباب (رک) کی جمع].

شَبانگاہ / شَبانگہ (فت ش ، مغ / فت گ ، مغ ، فت مج گ)
شام کا وقت ؛ رات کے وقت.
ہر زسا (زماں) رکھتا ہے تو اے دلربا کچھ اور طور
آج کچھ ، کل کچھ ، شبانگہ کچھ ، صبا کچھ اور طور
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۷) . اکثر راتیں برابر بھوکے سو رہتے تھے اور طعامِ شبانگاہ میسر نہ ہوتا تھا . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۸).
آتشِ جاوید روزگارِ جوانی
فن کو شبانگاہ و بامداد تپائے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۱۳). [شب + ان ، لاحقۂ نسبت + گاہ/ گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

شَبانَہ (فت ش ، ن) صف.
رات سے متعلق ، رات کا.
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).
میں کہاں گریۂ شبانہ کہاں
سر کہاں سنگِ آستانہ کہاں
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۸).
نقشِ حیات تیرا زمانہ مٹا چکا
رنگِ نشاطِ بزمِ شبانہ مٹا چکا
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸۷).
اے راحتِ شبانہ دامن نہ کھینچ میرا
دو گام کے سفر میں کیا شام کیا سویرا
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۹۹). ۲. (حیوانیات) **رات کو غذا کی تلاش میں باہر نکلنے والا (جانور).** مختلف حیوانات میں ان کا کردار ان ضروریات سے متاثر ہوتا نظر آتا ہے ، جیسا کہ مختلف ریگستانی حیوانات کا شبانہ Nocturnal ہونا . (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۳). [شب + انہ ، لاحقۂ نسبت و صفت].

--- روز (---و مج). (الف) امذ.
ایک دن اور رات ، چوبیس گھنٹے کا وقت . اگر کسی شخص کو ہاتھی کے کان کا مَیل کھلا دیں سات شبانہ روز اس کو نیند نہ آئے گی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۸۵). تین شبانہ روز روتے تڑپتے جاگتے کٹے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۲).
(ب) م ف. **شب و روز ، رات دن ، ہر وقت ، لگاتار.** ملاحوں کو دم لینے کی فرصت نہ دی ، شبانہ روز چلے ہی جاتے تھے . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۳۱). کسی محتاج پر یہ لازم نہ تھا کہ وہ شبانہ روز محتاج خانہ میں قیام کرے . (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۸). قریباً تین سال کی شبانہ روز محنت اور دس سال کے مسلسل مطالعے کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریکیں ، ۳۸) . [شبانہ + روز (رک)].

شَبانی (فت ش) امث.
بھیڑ بکریاں چرانے کا کام ، گلہ بانی.
نہ تجھ شیر کی کرنے بانی شبانی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۵). مدبر عدل نے اس کے گرگ کو شبانی سکھلائی اور دزد کو پاسبانی. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۵۰) ہم بعضی قوموں کو بیشتر شبانی میں مصروف پاتے ہیں اور بعض کو طرف زراعت کی مصروف. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۷).
یہی ہے سِرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیٔ شب و روز!
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۷۳).
چپ ہیں نوا فروشِ چمن مرغزارو بن میں
ہے ریوڑوں کا ہمہمہ نے نغمۂ شبانی
(۱۹۶۲ ، گُلِ نغمہ ، خالد ، ۱۶۳). [شبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَباہات (فت ش) امث ؛ ج.
شباہتیں ، متشابہات ، مماثلتیں. ہم کو فقط اُن شباہات یا اختلافات کو شمار میں لانا چاہیے ، جن کی بابت اُس خاصیت سے تعلق رکھنے کا شبہہ ہو. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۱۲۰). [شباہت (رک) کی جمع].

شَباہَت (فت ش ، ہ) امث.
۱. **شکل و صورت کی مماثلت ، مشابہت.**
بن یوں ہے او حضرت خدا
مانند شباہت نا دھرے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۶).
تیرے عارض کی شباہت نے یہ دن دکھلایا
ورنہ خورشید بھی ایک ستارہ ہوتا
(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۲۸). کیا مجھ میں اس کی کچھ شباہت ہے. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۵۲). ۲. **صورت ، شکل ، روپ.**
شباہت اندھارے میں ناقام کر
ہوا واتلا اون تو خوش کام کر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۶).
آنے سے خط کے اور ہی کچھ رنگ ہو گیا
وہ شکل اوس کی اور وہ شباہت کہاں رہی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۲). لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس کی عام شکل شباہت میرے لڑکے سے ملتی جلتی ہے . (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۳۸).

بیداریوں کا خواب حقیقت دکھائی دے
ہر شکل میں اسی کی شباہت دکھائی دے
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳۳). ۳. مثل ، عکس.
نہ لکھ سکے تیری صورت کی شباہت
عطارد قلم لے اگر ہونے چتارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۵). ۳. شُبہہ ، شک (شاذ).
اُنھوں سے جس نے جو مانگی ہے حاجت
تو ہر آئی وہ حاجت بے شباہت
(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۲۳۸). [ع : (ش ب ہ)].

---دینا ف م.
مماثل قرار دینا ، تشبیہ دینا.
اے سحر کیوں کر شباہت دوں میں چشمِ یار کو
یہ شرارت اور شوخی چشمِ آہو میں نہیں
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی)، بیاضِ سحر ، ۲۳۱).

---مِلنا ف م.
صورت میں مشابہت ہونا ، شکل و صورت میں ملتا جُلتا ہونا.
ہوں مضامین جدا حُسن طبیعت مل جائے
کھینچ دے ایسا مُرقع کہ شباہت مل جائے
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۵ : ۷).

شَباہَنگ (فت ش ، ہ ، غنہ) امذ ؛ امث.
خوش آواز پرندہ. بُلبل.
چُن لئے گردوں نے دانہ ہائے گوا کب
مرغِ شباہنگ کے لبوں پر ہیں نالے
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۱۱۰). [شب + آہنگ (رک)].

شَبَّپَر / شَبْ پَرَہ (فت ش ، سک ب ، فت پ ، ر) امذ.
چمگادڑ ، خفاش ، شپرہ. اگر شبپر آفتاب سے آنکھ چرائے گا تو شاید اور کسی کو بھی آفتاب نظر نہ آئے گا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۱۸). [شَب (رک) + ف : پَر ، پَریدَن - اُڑنا].

شِبِت (کس ش ، ب) امث.
سونے کا ساگ ، سویا. اور اقسام ساگ مثل حلبہ اور شبت کے یعنی میتھی اور سویہ اور پالک اور پودینہ ... ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۳). شبت۔ ایک گھاس مشہور ہے تخم اس کا ظلمتِ چشم کو پیدا کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۷). [ع : شِبِتّ].

شَبَح (فت ش ، ب نیز سک ب) امذ.
وجود ، روح ، ہیولا ، مدھم نقش.
میں ہوں صحرا کے بگولوں کی طرح سرگرداں
تو مجسّم شَبح و طیف و خیال و رویا
(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۶۹). [ع : (ش ب ح)].

شَبْخی (فت ش ، سک ب) صف.
دودھ دوہنے کی آواز جیسا. تنفسی صرصرہ یا پُرشور یا دشوار تنفس اور دمہ کے شبخی حملے (تیموسی دمہ Thymic Asthma پیدا کر سکتی ہے). (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۳۱) [ف : شَبْخ - دودھ دوہنے کی آواز + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبَّد (فت ش ، سک نیز فت ب) امذ.
۱. **لفظ ، بول ، الفاظ.**
بُوجا کتھا بکھانی کیا کیا شبد نکالا
کُچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا
(۱۸۳۰ ، نظیر اکبر آبادی ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۸۷). شبد (لفظ) کے ساتھ ارتھ (معنی) رہتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۶). خبردار ان کے سامنے ایک شبد بھی نہ بولنا. (۱۹۲۱ ، ہتی پرتاب ، ۳۳). مُنہ اچھا نہ ہو تو شبد تو اچھے نکالنے چاہئیں. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۱۶). ۲. **کسی سادھو ، مہاتما یا بُزرگ کا تصنیف کردہ شعر یا گیت ، دوہا ، بھجن.** گورو صاحب نے جواباً یہ شبد مصنفہ گورو ارجن صاحب کا سنایا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۸). کبیر کے شبد اور دوہے بپتا میں غم گُسار اور ہمدرد ، شانتی میں دوست ، سونچ میں رہبر اور سچ کی جستجو میں چراغِ ہدایت ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۷۱).
۳. **آواز ، صوت.**
کُوکتی کویل تھی تو شبد سُریلا تیرا
(۱۹۲۷ ، سُریلے بول ، ۶۶). پانچویں کیفیت شبد (آواز) ہے جو آکاش کا عرض ہے اگر آکاش نہوتا تو آواز بھی نہ ہوتی. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۶۶). [س : शब्द].

---خواں (---و معد) صف.
بزرگوں کے اقوال پڑھنے والا ، بھجن گانے والا. یہ ہر دو شبد خواں ہیں اور دو روپیہ ماہواری مع نان و پارچہ آمدنی دربار سے ماہ بماہ ملتا ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۳۵). [شبد + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---شاسْتَر (---سک س ، فت ت) امذ.
لسانیات ، قواعدِ زبان ، علم صرف و نحو (فیروزاللغات ؛ پلیٹس).
[شبد + شاسْتَر (رک)].

--- کوش (---و مج) امذ.
فرہنگ ، ڈکشنری ، لغت (پلیٹس). [شبد + کوش - خزانہ وغیرہ].

شِبْدِع (کس ش ، سک ب ، کس نیز فت د) امذ.
بچھو ، کژدم. شبدع ، بچھو کو کہتے ہیں جمع اس کی شبادع ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ : ۶۰). [ع].

شَبْدیز (فت ش ، سک ب ، ی مج) امذ.
۱. **مشکی گھوڑا ، گھوڑا.**
وو آفتاب آج مرے قتل پر سراج
شبدیز پر سوار ہوا ، کیا بجا ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۲).
پیاسے نہ اب اشتر ہیں نہ شبدیز ہیں مولا
دو چار پکھالیں ابھی لبریز ہیں مولا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۱).

ہو کیا بیاں کہ کیا تھا وہ شبدیز وقتِ جنگ
چیتا کسی جگہ کہیں ضیغم کہیں پلنگ

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۶۳).

سپر و جوشن و تیغ و مغفر
ڈھال گینڈے کی ہو شبدیز نگاریں پیکر

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۸). ۲. **خسرو پرویز کے گھوڑے کا نام.**

شبدیز سوار ہو پاشان خسروی
شیریں نے بے ستوں کی طرف دی زمام چھوڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۲). رخش رستم شبدیز خسرو گرد تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۰). خسرو پرویز ... اس بادشاہ کے گھوڑے کا نام شبدیز تھا جو ایک اعلیٰ درجہ کا مشکی گھوڑا تھا. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افادات سلیم ، ۱۳۷). [شب + دیز - رنگ].

شِبْر (کس ش ، سک ب) امذ.
کھلے ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک سے چھنگلی کی نوک تک کا فاصلہ ، بالشت ، وجب.

مری بات رکھ یاد اے نیک خو
لحد اس میں دو ذرع یک شبر ہو

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۲۱۷). اس کا نام اسلحہ ساز ، مقام صنعت یا بالشتوں (شبر) میں توپ کی لمبائی سے اخذ کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۳)۔[ع].

شَبّر (فت ش ، شد ب بفت) امذ.
حضرت امام حسن کا لقب.

شبر و شبیر نبیؐ کے عزیز
جن سے کیا اہل حسد نے ستیز

(۱۸۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۰).

پہلو میں جو تھی فاطمہ کے تربتِ شبّر
اُس قبر سے لپٹے بہ محبّت شہِ صفدر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵).

ان کے دُلارے ان کے پیارے
زہرا کے جائے شبیر و شبر

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۲). [ع : شبّر ؛ سریانی : شبّر - خوش شکل].

شَبُرات (فت نیز ضم ش ، سک ب) امث.
شعبان کی پندرھویں شب ، شب برات (رک).

شبرات رات آئی یاراں کوں خوش مناتی
بُھوکن کنچن بنا کر سب رین جگمگاتی

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۶۹)،

بغیر از خرمی کے کچھ نہ تھی بات
ہر ایک دن عید تھی ہر رات شبرات

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۸۶).

بڑا ہے قحط بشر مر رہے ہیں فاقوں سے
خوشی ہو کیا مجھے شبرات کے پڑاقوں سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۸۵). شبرات کے بعض حلوے نرم ہوتے ہیں ، بعض لزج ، بعض بھربھرے.(۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۲۲۶). [شبِ برات (رک) کا مخفف].

شَبْراتی (فت نیز ضم ش ، سک ب) امث.
شب برات کے متعلق ، شب برات کا تحفہ یا انعام. شب برات کے تہوار پر تو ماں نے شبراتی میں بیس سیر سوجی ، بیس سیر شکر اور پانچ سیر میوہ اور سو روپیہ آتشبازی کے لئے بھیج دیے تھے ، مگر عید کا تہوار بڑا تہوار تھا. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۱۶). [شبرات + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِبْرَق (کس ش ، سک ب ، فت ر) امث.
یہ ایک روئیدگی ہے جو دریا کی تہ میں پیدا ہوتی ہے ، اس کا پتا گول مائل بزردی اور تلخ مزہ ہوتا ہے. اس روئیدگی کو دریا کی موج کناروں پر ڈال دیتی ہے اور اسے اونٹ کھاتے ہیں. بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک خاردار گھاس ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۸)۔[ع].

شُبْرُم/شِبْرِم (ضم ش ، سک ب ، ضم ر / کس ش ، سک ب ، کس ر) امث.
ایک روئیدگی ہے گرہ دار ، ہاتھ بھر تک لمبی ہوتی ہے اور نے کی طرح اسکا درخت ہوتا ہے ، باغوں اور کھیتوں میں جمتی ہے ، رونگٹے اُسپر ہوتے ہیں ، اُسمیں سے دودھ نکلتا ہے ، پتے طبرخون کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور دانے مسور کی طرح ہوتے ہیں اور منتہی الارب میں چنے کی طرح بتاتے ہیں ، رنگ سپیدی و زردی مائل ہوتا ہے پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے ، جڑ اُسکی موٹی اور پُرشیر ہوتی ہے ، اس کو گائے کھاتی ہے تو مر جاتی ہے بکری نہیں مرتی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹)۔[ع].

شِبْرَہ (کس ش ، سک ب ، فت ر) امذ.
عطیہ. جگر سے غذا مقرر کی اور گوشت شیلان یعنی عشا کے لئے رکھ دیا کہ معاودت کے بعد اپنے خواص کے ساتھ تناول کرے حالانکہ مالک دوزخ نے اُسکے اور اس کے لشکریوں کے لیئے شبرۂ زقوم سے ماحضر ترتیب دیا تھا. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۱۲)۔[ع].

شَبْری (فت ش ، سک ب) امث.
ایک قسم کا محمل جو حجاز میں رائج ہے. اونٹوں پر برات آتی ہے ... نہ کسی اونٹ پر شغدف ہے ، نہ شَبری ، نہ کجاوہ ہے ، نہ محمل. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۵)۔[ف].

شَبِسْتان (فت ش ، کس ب ، سک س) امذ.
شب باشی کی جگہ ، رات بسر کرنے کا پرتکلف آراستہ ٹھکانا؛ خوابگاہ ، خلوت خانہ ، حرم سرا.

ولے فائدہ کیا ازیں درد و داغ
رہیا نیں شبستاں میں میرے چراغ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۱). تو شمع کس شبستان کی اور مشتری کس آسمان کی ہے. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۵۰).

شبستاں میں ہوا پھر جلوہ افروز
چلا جامِ شراب فرحت اندوز

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۸۱). جو دوشیزہ لڑکی بیاہی

جانے پہلے اس کے شبستان عیش میں آئے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۲۳۱).
دیوار یار ہو کہ شبستان شہریار
دو پل کو بھی کسی کے نہ سائے میں تھم یہاں
(۱۹۸۷ ، حرف سردار ، ۳۷). ۲. **گھر ، مکان ، قیام گاہ ، مسکن.**
آ کے آنکھوں کا شبستاں مرا روشن کر دے
وہ دن آتا ہے کب اے نور بصر دیکھیں تو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۸). بغیر ان کے شبستان خلافت سُونا سمجھا جاتا تھا. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۲۰).
یہ محلات و شبستان بہاراں ہر سو
موج در موج رواں سیل نگاراں ہر سو
(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۸۲). ۳. **مسجد کی وہ جگہ جہاں رات کو عبادت کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شب (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَبِسْتانی (فت ش ، کس ب ، سک س) صف.
شبستان سے متعلق ، حرم سرا کا. شبستانی کاروان کے واسطے ایک خاص مہر جُدا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۹). [شبستان + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبَق (فت ش ، ب) امث.
جنسی خواہش ، خواہش جماع ، حد سے زیادہ جنسی خواہش ، خواہش جو شہوت کی طرح تُند و تیز ہو.
ژند و اوستا کے ورق کھول کے سب گبرو مجوس
ذکر زرتشت سنا کرتے ہیں بافرط شبق
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲). حیوانات کو صرف یہ باتیں سکھائی گئی ہیں ... پیاس کے وقت پانی پینا شبق کی حالت میں اپنی مادہ کے ساتھ نزدیکی کرنی وغیرہ. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۲).
سنگ شرارت سے چور شیشۂ عصمت
آتش سوزندہ چہرہ فرط شبق سے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۹). [ع].

--- الرِّجُل (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ضم ج) امث.
مردوں کی شدید شہوانی خواہش مردوں کی نامردی اور اس کی ضد شبق الرجل بعض اوقات ہارمونی افراز کے زیریں اور بالائی درجوں کے ساتھ علی الترتیب ہم ضاق ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۱). [شبق + رک : ال (۱) + رجل (رک)].

--- النِّسا (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن بکس) امث.
عورتوں کی شدید شہوانی خواہش. اسی طرح عورتوں میں معیار سے بڑھ کر قوی جنسی خواہش (شبق النسا) ہمیشہ ہارمونوں کے بہت زیادہ افراز کا نتیجہ نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۱). [شبق + رک : ال (رک) + نسا (رک)].

شَبَقی (فت ش ، ب) صف.
شبق (رک) سے متعلق ، شبق کا ، شدید شہوانی. مادہ پستانوں میں ایک شبقی (**Estrus**) دور بھی ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۰). [شبق + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبَک (فت ش ، ب) امذ ؛ ج.
ہر وہ چیز جس میں کثرت سے شگاف ، سوراخ یا چھید ہوں ، جیسے جال ، جالی دار کھڑکی یا کپڑا وغیرہ ؛ (مجازاً) متعدد سوراخ.
ڈھیلے پیچ اس کے نے گردن کا بڑھایا یہ حسن
جلوہ گر شمع ہو جیسے تہ دامان شبک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲۷). [شبکہ (رک) کی جمع].

شَبَکّا (فت ش ، ب ، شد ک) امذ.
جالی دار روشن دان ، جالی ، بڑا جال ، بڑے سوراخوں کا جال.
نہ دیکھی ایک جھلک بھی آپ کے تن بیچ اندھوں نیں
اگرچہ ہر بن مو سے بدن سارا شبکا ہے
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (اسد یار خان) ، ۱۳۰). ہوا آنے اور اپنے نہ گھبرانے کے خیال سے سیکڑوں روزن ہزاروں شبکے بنانے پھیل پھیل کر رہنا شروع کردیا. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۲ : ۵۷). اگر گھر کی بند کوٹھریوں میں روشن دان اور چھتوں میں شبکے نہ رکھو گے ... تو تمہاری آنکھیں دکھیں گی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۰۲ : ۶). [شبک (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

شَبَکات (فت ش ، فت نیز سک ب) امذ ؛ ج.
سوراخ ، جالیاں ، جال. وہ حقیقی مرجان ہیں ... ایک مشترک جسم بناتے ہیں جس میں مفردہ خانے یا شبکات گڑھے ہوتے ہیں. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۶۶). [شبکہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

شَبَکَہ (فت ش ، فت نیز سک ب ، فت ک) امذ.
۱. (i) **لوہے یا جست وغیرہ کے تاروں کا جال ، شکاری کا جال**
شص و شبکہ سے بیگانہ ، ناآشنائے شنا ہیں
پہلوؤں میں دل پاک و بے مدعا ہیں
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۵۰). (ii) **کبوتروں کے پکڑنے کا جال جو لکڑی میں بندھا ہوا اور بشکل مثلث ہوتا ہے ، چھپکا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **جالی جس میں باریک باریک سوراخ ہوں ، سوراخ دار جالی.**
حلقوں میں ستاروں کی طرح جلوہ گری ہے
اس کا شبکہ جو ہے وہ اِک چشم پری ہے
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۹). وہی گل بوٹے ہوں ، وہی شبکہ ہوں ، ویسی ہی چوکھٹ. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۲). ۳. **خانے دار نقش جس میں اعداد وغیرہ لکھے جائیں.** اعداد مطلوب و متعلقات کو شبکہ میں ضرب کیا اور حاصل ضرب اعداد اصلی طرفین بقاعدہ اسرار قطبیہ لفظوں کے حروف بنائے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۴۲). ۴. (جدید) **خلیہ.** مادۂ حیاتی کے ننھے ننھے ذرات جنھیں اصطلاح میں خلایا یا شبکات جمع خلیہ یا شبکہ یعنی سیل کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۹۱). [ع : شَبَکَہ].

---(شَبْکے) دار (---فت ش ، سک ب) صف.
(دیوار یا سائبان وغیرہ) **جس میں سوراخدار جالیاں بنی یا لگی ہوں ، سوراخدار جالیوں والا.** شبکے دار سائبان میں تمام گھر چار پہر چھنی ہوئی دھوپ کھاتا تھا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹۲).

ایک دروازہ یاقوت نگار اور ایک طرف کی دیوار شبکہ دار ، کیسی جالیاں کاٹی ہیں جنکی خوبی سے حلقہائے چشم محبوب شرمندہ. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۸). لنگڑی کرسیاں ، شبکے دار کشتیاں ... ٹوٹے گملے سب کچھ خریدنے پر مستعد ہو گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۳). [شبکہ/شبکے (شبکہ کی جمع یا مغیرہ حالت) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

شَبَکی (فت ش ، فت نیز سک ب) (الف) صف.
آنکھ کے پردۂ شبکیہ (رک) سے متعلق ، شبکیہ کا. ہر پیالے کا کہف شبکی (Retinal) خلیوں سے پُر ہوتا ہے، ان خلیوں کے بیرونی سرے عصبی ریشوں سے مسلسل ملے ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، قشریہ ، ۲۵). (ب) امث. **شبکہ (رک) کی تصغیر** (پلیٹس). [شَبکَہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت نیز تصغیر].

---اِختِلاف (---کس ا ، سک خ ، کس ت) امذ.
دونوں آنکھوں کے پردۂ شبکیہ پر منعکس تصویروں کا مختلف ہونا. دو شبکی تمثالوں کے درمیان جو اختلاف ہوتا ہے وہ شبکی اختلاف کہلاتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۳۰). [شبکی + اختلاف (رک)].

---تِمثال (---کس ت ، سک م) امث.
آنکھ کے پردۂ شبکیہ پر منعکس ہونے والی تصویر. دوسری مرتبہ جب شمع کا ادراک ہو گا تو یہ ایتلاف کے ذریعہ سے اس رجحان کو دبا دیگا اور ہاتھ کے کھینچنے کو پیدا کریگا ، جس سے شبکی تمثال کے ساتھ ابتدائی حرکی شریک الم ملجاتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات ، ۹۱). [شبکی + تمثال (رک)].

شَبَکِیاں (فت ش ، سک ب ، کس ک) امث ؛ ج.
جالیاں (عمارت میں) ، جھلملیاں (پلیٹس). [شَبکی + اں ، لاحقۂ جمع].

شَبَکِیائی (فت ش ، ب ، نیز سک ب، کس ک) صف.
شبکیہ (رک) سے متعلق یا منسوب ، آنکھ کے پردۂ شبکیہ کا. واقعتاً ، شبکیائی تمثال کی خطّی جسامت میں تغیر فاصلے میں تغیر کے بالکل متناسب ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں، ۲۶۳). [شَبکیہ (رک) + ائی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شَبَکِیچَہ (فت ش ، ب ، نیز سک ب ، ی مع ، فت چ) امث.
بصری خلیہ. یہ خلیے جو تعداد میں چار سے آٹھ تک ہوتے ہیں مل کر شبکیچہ (Retinula) بناتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۷). [شبکیہ (رک) + چَہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَبَکِیَّہ (فت ش،ب ، کس ک ، شد ی بفت) امذ.
آنکھ کا جالدار پردہ جو عصبہ مجوفہ کا پھیلاؤ ہوتا ہے اور سب چیزوں کا عکس اسی پردے پر منعکس ہوتا ہے ، (انگ Retina) طبقہ شبکیہ طبقہ مشیمیہ سے غذا لیتا ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۷۹). رٹنا Retina یعنی آنکھ کے پردۂ شبکیہ کی حس جاتی رہے اور روشنی کا اثر اس پر نہ ہو تو انگریزی میں اس کو ایموروسس Amaurosis ... کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۳۹). ہماری آنکھ کے مختلف حصے ، قانون روشنی کے بالکل مطابق ہیں ، جس کی شعاعوں سے شبکیہ پر تصویر صاف اتر آتی ہے. (۱۹۳۷ ، فلسفہ نتائجیت ، ۵۶). اس روشنی کے عمل سے آنکھ کے شبکیے یعنی (Retina) پر کچھ برق تبدیلیاں (Electric Changes)وجود میں آتی ہیں. (۱۹۷۱، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۱۸۸). [شَبکی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

شِبْل (کس ش ، سک ب) امذ.
شیر کا بچہ جو شکار کرنے کے قابل ہو. پس وجہ تسمیہ حضرت شبلی کی یہ ہے کہ شبل بچۂ شیر کو کہتے ہیں.(۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۶۲). شبل ، شیر کا بچّہ جب شکار کرنے لگے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۶۰).

لی تھیں جو انگڑائیاں اس شبل ابن اللیث نے
اب وہ تمہید کتاب نفس ایماں ہو گئیں

(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۲۰۷). [ع].

شَبّن (فت ش ، سک ب) امذ.
گدبدا اور خوب صورت لڑکا.

وہ دونوں شبن جو ہیں تیرے پالے
خداوندا وہ ہیں تیرے حوالے

(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات)). [ع].

شَبّنا (فت ش ، سک ب) امذ.
خواب ، سپنا. ایک روز متقی برہمن نے شبنا دیکھا کہ ٹھا کر جی کہتے ہیں کہ یا تو اپنے بھائی کو اس فعل سے روک ورنہ ہم تیری گردن توڑ دیں گے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۴). [سپنا (رک) کا بگاڑ].

شَبْنَم (فت ش ، سک ب ، فت ن) امث.
رات کی نمی ، وہ رطوبت جو پانی یا پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندوں کی شکل میں رات کو ہوا میں سے زمین پر نمودار ہوتی ہے ، اوس. انکھیاں میں تے انجوں کا بند پڑتا پھول تے جانو شبنم جھڑتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۶).

مسندِ گل منزلِ شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

چھڑکے ہے شبنم ، آئنۂ برگِ گُل پہ آب
اے عندلیب ، وقتِ وداعِ بہار ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۷).

شبنم کے کر رہے ہیں تجھ پر گُہر نچھاور
کھلتا نہیں معمہ تو کیا ہے اے گُلِ ترا!

(۱۹۲۰ ، مطلع انوار ، ۱۱۸).

یہاں نہ کوئی درخت ہو گا
نہ پھول پتے ، نہ گھاس شبنم

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰۰). **۲. ایک وضع کا سفید اور نہایت مہین کپڑا ، ایک باریک ململ.**

کبھی چادر اک اس پہ شبنم کی صاف
کہ ہو چاندنی جس صفا کی غلاف

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۹). ہندوستانی اور ولایتی کپڑے کہ اصل اُنکی روئی سے ہے سادہ اور نقش دار جیسے شبنم اور ململ. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). سرخ کامدانی کا شبنم کا بغیر چُنا دوپٹہ. (۱۹۶۳ ، نورمشرق ، ۵۳) ۳ **(تصوف) شبنم فیض حق کو کہتے ہیں جس سے تصفیہ ظاہری اور باطنی ہوتا ہے اور شگفتگی قلب حاصل ہوتی ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شب (رک) + نم (رک)].

ـــــ اَفْشاں (ــــ فت ا ، سک ف) صف.
شبنم چھڑکنے والا.

گریہ ساماں میں ، کہ میرے دل میں ہے طوفانِ اشک
شبنم افشاں تو ، کہ بزمِ گُل میں ہو چرچا ترا

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۰۳). [شبنم + ف : اَفشاں ، افشاندَن - چھڑکنا ، برسانا ، بکھیرنا].

ـــــ اَفْشانی (ــــ فت ا ، سک ف) امث.
شبنم چھڑکنا.

اُدھر بُلبلوں کی غزل خوانیاں
اِدھر پھول کی شبنم افشانیاں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۶۶). [شبنم افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ آسا صف.
اوس کی مانند ؛ (مجازاً) بہت کم ، نہایت قلیل ، تھوڑا سا.

فیضِ ساقی شبنم آسا ، ظرفِ دل دریا طلب
تشنۂ دائم ہوں ، آتش زیرپا رکھتا ہوں میں

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۳۰). [شبنم + آسا (حرف تشبیہ)].

ـــــ بَرَسْنا / پَڑْنا ف ل.
شبنم گرنا ، اوس ٹپکنا.

یوں عرق خطِ سیہ میں ہے رُخِ دلدار پر
رات کو پڑتی ہے شبنم جس طرح گُلزار پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۰). عزیز خاں (خاک پر) محوِ خواب تھا اس کے چہرے پر شبنم سحر برس رہی تھی ، وہ چودھویں کے چاند کی طرح دمک رہا تھا. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۲۹).

ـــــ سیر (ــــ ی مع) صف.
(جغرافیہ طبیعی) ہوا کی وہ حالت جب اس کا مزاج سرد ہوتا ہے اور وہ بخارات اٹھانے کی زیادہ متحمل نہیں ہوتی ، اس لیے اپنی سردی سے ان میں کثافت پیدا کردیتی ہے اتنی سرد ہوا جس میں مزید ابخرات سما نہ سکیں. جب ہوا کی یہ حالت ہوتی کہ بخارات اس میں نہیں سما سکتے تو ہم اس کو سیر یا شبنم سیر کہا کرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳۳) . [شبنم + ف : سیر (رک)].

ـــــ کا رونا محاورہ.
(کنایۃً) شبنم گرنا.

چمن میں رونق ہے شبنم تو پھول ہنستے ہیں
تجھے تو یہ بھی مِری چشمِ تر نہیں آتا

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۹).

ـــــ گِرْنا محاورہ.
اوس ٹپکنا.

شبنم جو گرتی ہے تو اوٹھاتا ہے آفتاب
پُرساں نہیں وہ عاشقِ گریاں کے حال کا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱).

ـــــ نَمَط (ــــ فت ن ، م) م ف.
شبنم کی مانند ، شبنم کی طرح. دیکھا کہ چشمِ نرگسی میں اشک شبنم نمط بھرے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶۲) . [شبنم + نمط (رک)].

شَبْنَمِسْتان (فت ش ، سک ب ، فت ن ، کس م ، سک س) امذ.
۱. **وہ جگہ جہاں بہت اوس پڑی ہو.**

کیا آئینہ خانے کا وہ نقشا ، تیرے جلوے نے
کرے جو پرتوِ خُورشید ، عالم شبنمستاں کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶).

یہ افشاں کس نے چھڑکی ہے طلسمی شبنمستاں میں
کہ ہر خوشہ جواہر کی دکاں معلوم ہوتا ہے

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۱۳۴).

چٹخ چٹخ گئے آئینے شبنمستاں کے
طلوعِ سحر تھا یا مشقِ سنگباری تھی

(۱۹۸۱ ، نا تمام ، ۱۵۸). ۲. **(کنایۃً) آنسوؤں سے تربتر جگہ.**

ابھی مجھ دل جلے کو ہم صفیرو ، اور رونے دو
کہ میں سارے چمن کو شبنمستاں کر کے چھوڑوں گا

(۱۹۰۳ ، باقیات اقبال ، ۳۲۶). [شبنم + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَبْنَمی (فت ش ، سک ب ، فت ن). (الف) صف.
شبنم کی طرف منسوب ، شبنم جیسا نرم اور سفید ، شبنم کا ؛ شبنم آلود.

وہ اک جُلوسِ نکلا ، گردوں وہ مُسکرایا
وہ شبنمی افق پر رنگیں غبار چھایا

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۱۵).

کبھی کبھی ترے لہجے کی شبنمی ٹھنڈک
سماعتوں کے دریچوں پہ خواب خواب اترے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۹۸). (ب) امث. ۱. **وہ کپڑا جو اوس سے بچنے کے لیے مسہری یا پلنگ پر تان دیا جاتا ہے.**

اپنی شبِ وصال کا اللہ رے اہتمام
شبنم کی شبنمی تھی فلک شامیانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۸). مسہری پر شبنمی لگائی جاتی. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۶۱). ۲. **مسہری** (نوراللغات). ۳. رک : شبنم (کپڑا). بیگم صاحب مُنہ پر شبنمی کا دوپٹہ ڈالے سبات نخری میں مبتلا ہیں . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۵) . [شبنم + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رُطُوبات (ـــضم ر ، و.مع) امذ ؛ ج.
(طب) وہ رطوبات جو عروق شعریہ سے خارج ہو کر اعضا پر شبنم کی طرح پڑی رہتی ہیں. یہ (۱) مرض ایسے مریضوں میں پیدا ہوتا ہے جن کو ایک عرصہ تک صفراوی دست آتے رہتے ہوں اور ان کے ساتھ اعضاء کی شبنمی رطوبات اور اعضاء کی شکل کو قبول کرنے والی رطوبات بھی خارج ہو گئی ہوں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۸). [شبنمی + رطوبات (رک)].

شَبْنَمیں (فت ش ، سک ب ، فت ن) صف.
عرق آلود ، شبنم کی طرح نرم اور سفید. حیران آنکھوں ، شبنمیں رُخساروں اور اُداس مُسکراہٹ والی اس لڑکی کو اعتراف ہے کہ یہ کہانی نئی نہیں ہے. (۱۹۷۶ ، خوشبو (دیباچہ) ، ۱۸).
[شبنم + یں ، لاحقۂ صفت].

شَبّو (فت ش ، شد ب ، و مع) امذ.
ایک سفید پھول ، جو رات کو خوشبو دیتا ہے ، نیز اس کا درخت.

گُل بدن تجھ زلفِ مشکیں کا خیال
دل کوں سیرِ نکہتِ شبّو ہوا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۲۰).

فقط دیوانہ میرا دل نہیں زلفِ پری رو کا
گریباں چاک ہے جو پھول ہے گلشن میں شبّو کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵).

وہ پھول معطر جو کریں مغز دل و جاں
شبو و گُلِ ناروں و سوسن و ریحاں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم‌ابادی ، مراثی ، ۲ : ۹۹). [شب + بُو (رک)].

ـــ خانیاں (ـــ کس ن) امث.
(پارچہ بافی) جامہ وار ، مشجّر کی قسم کا اونی پھولدار کپڑا (اِ پ و ، ۲ : ۷۸). [شبّو خاں (عَلَم) سے منسوب].

شَبُّوط (فت ش ، شد بضم نیز بلا شد) امث.
شاذ مچھلی کی ایک قسم جس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے. شبوط ، یہ مچھلی ایک گز سے کچھ طویل ہے اور بالشت بھر کی چوڑی ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۸). [ع].

شِبولِت (کس ش ، و مج ، کس مج ل) امث.
لفظ یا کلمۂ امتیازی ، کسی گروہ یا جتھے کا مخصوص لفظ یا کلمہ. وہ امتیازی لفظ یا کلمہ جو کسی کی قومیت وغیرہ پرکھنے کے لیے استعمال کیا جائے. یہ (نسیج حیات) تجویز کرتی ہے بقا ان جانوروں کی جو شبولت کہہ سکتے ہیں اور فنا ان جانوروں کی جو یہ شبولت نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲۲۳).
[انگ : شیبولیتھ Shibboleth].

شَبَہ (فت ش ، ب) امذ.
ایک سیاہ چمکدار پتھر ؛ سیاہ کم قیمت مونگا ؛ پوت ، شیشے کا گول ٹکڑا ، شیشے کا موتی.

بدینی یہ آوں تو ابھی اہل صفا کے
ہو جاویں شبہ گوں دُرِ مکنوں مرے آگے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۶۸). ہم نے بدقسمتی سے شبہ کو گوہر اور ذرّے کو آفتاب مان لیا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳ : ۱۷). [ف].

شِبْہ (کس ش ، سک نیز فت ب) امذ.
۱. مثل ، نظیر. وو تو بے چون بے چگون ہے ، بے شبہ بے نمون ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۸).

فضول خرچ تھا ہستی میں ایک دولت مند
کہ جس کا تھا کوئی اسراف میں نہ شبہ و نظیر

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۷۴). **۲. تصویر ، عکس ، شبیہ.**

چلیا مار گھوڑا میانِ سپاہ
کیا شبہ گھوڑے کا بھی تاہماہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۱). [ع].

ـــ اَہلِ کِتاب کس اضا (ـــ فت مج ا ، سک ہ ، کس ل ، ک) امذ.
اہلِ کتاب سے مشابہ یا ملتے جُلتے. شبہ اہلِ کتاب ، یعنی وہ لوگ جو قرآن اور توراۃ و انجیل و زبور کو نہیں مانتے ، مگر وہ خود اپنے لئے کسی آسمانی کتاب پر ایمان لانے کے مدعی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۰۰). [شبہ + اہل کتاب (رک)].

ـــ عَمْد کس اضا (ـــ فت ع ، سک م) امذ.
انسان کا قتل کرنا جس پر سزا لازم ہو لیکن جو قتلِ عمد کی حد تک نہ پہنچا ہو. خون تین قسم پر ہے ایک عمد ، دوسرا شبہ عمد تیسرا خطا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۳۶). [شبہ + عَمد (رک)].

شُبُہات (ضم ش ، سک ب) امذ ؛ ج.
شُبہہ (رک) کی جمع ، شکوک ، خدشات. اصل یہ ہے کہ اس کی زندگی ہی شبہات و اوہام کا مجموعہ ہے. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۳۱). خط کا آخری پیرا گراف شبہات پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۹). [شبہہ + ات ، لاحقۂ جمع].

شُبْہَہ / شُبْہ (ضم ش ، سک ب ، فت ہ / ضم ش ، فت نیز سک ب) امذ.
۱. شک ، اشتباہ ، گمان ، احتمال.

ورق سیں دل کے کئے ہم نے دور داغِ ہوس
جتے تھے شبہ کے نقطے سو چھیل ڈالے ہیں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۵۶).

ہر ایک داغ بدن پر ہے شبہۂ دینار
فقیر کیوں نہ مرے گرد اژدہام کریں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۱۵). ان کی رہبری اُن بے بنیاد شبہوں کی طرف کی جن کا ابھی اُنھوں نے اظہار کیا. (۱۹۳۹ ، اِک محشر خیال ، ۱۳). میں نے محسوس کیا کہ میرے اردگرد شبہے کی فضا ہے. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۹۳). **۲. قانونی سقم یا قانونی پیچیدگی** (پلیٹس ؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
شک دُور کرنا.

ظہور کیجیے اب اے امامِ مہدیِ دیں
بٹھا کے اپنی حکومت اُٹھائیے شُبہہ

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---اُٹھنا محاورہ.
شک دور ہونا (جامع اللغات).

---بَیٹھنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، شک کا جڑ پکڑنا. مسلمانوں کا اقتدار بڑھتا دیکھ کر قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے سرداروں کو یہ شبہہ بیٹھتا گیا کہ مسلم نے سکّہ تو لے لیا ہے، اب باری ہماری ہے ، ہماری اب خیر نہیں. (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۱۴).

---پَڑنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، بدگمانی ہونا. میرے خلیفوں کی سنت پر لوگوں کو شبہ پڑیگا. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۶۹). سیلا کے متعلق تیرے دل میں جو شبہ پڑ گیا ہے ، آج میری موجودگی میں اس کی جانچ پڑتال کر لے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۲۴۳).

---دار صف.
وہ جس کے متعلق شک ہو ، مشکوک ، مبہم. ایک شبہہ دار چیز ہے یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور حرام سے بھی ... بہت لوگ نہیں جانتے. (۱۹۰۲ ، ہدایت المسلمین ، ۲۲). [شبہہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
وسوسہ پیدا کرنا ، شک پیدا کرنا. شیطان ... نماز میں شُبہ ڈالتا ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۶۴). برطانوی طریقہ ہائے کار کے بارے میں مسلمانان ہندوستان کے دلوں میں شُبہ ڈال دیا ہے. (۱۹۳۱ ، خطباتِ اقبال ، ۷۰).

---رَہنا محاورہ.
بدگمانی قائم رہنا ، شک دل سے نہ نکلنا (جامع اللغات).

---ءِ شَدِید کس صف(---فت ش ، ی مع) امذ.
(قانون) سخت شبہہ (جُرم کا) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شبہہ + شَدِید (رک)].

---ءِ قَوی کس صف(---فت ق) امذ.
(قانون) سخت شُبہہ (جُرم کا) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شبہہ + قَوی (رک)].

---کاری امث.
وسواس پیدا کرنا ، دھوکے میں ڈالنا. ایک جگہ نہ ٹھہروں اس لئے دھوکہ بازی اور شبہ کاری کو حکم دیا کہ ہمارے چلنے پھرنے کے لیے ایک سڑک تیار کرو. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۳۹). [شبہ + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کا فائدَہ امذ.
(قانون) ارتکاب جُرم کے بارے میں شک ہونے کی بنا پر بے گناہ قرار دیا جانا. «شبہہ کا فائدہ» اگر کبھی کسی نے حاصل کیا تو وہ ملزم نہیں بلکہ اُسکے وکیل مختار ہوتے تھے. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۱۶۴).

--- کَرنا ف م.
شک کرنا ، بدگمانی کرنا. وہ اُس کتاب کے مطلب میں بہت شُبہہ کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۴). آپ اس سے شبہ کرتے ہیں کہ وہ نقاب پوش تھی. (۱۹۲۴ ، حرفِ راز ، ۹۰).

---گُزَرنا محاورہ.
شک ہونا ، بدگمانی ہونا ، وقتی طور سے شبہ پیدا ہونا. معشوق کا خط جو نہیں آتا تو عاشق کے دل میں یہ بھی شبہہ گزرتا ہے. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۱۱). ایسی صورت میں یہ شبہ گزرتا ہے کہ متاخر نے متقدم کا مضمون چُرا لیا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۱).

---مِٹانا محاورہ.
شک دور کرنا ، شُبہہ نکالنا (فیروزاللغات).

---میں ڈالنا محاورہ.
شک یا بدگمانی میں مبتلا کرنا.

نکل گیا کوئی اس جال سے تو جا پہنچا
وہ ڈال دیتے ہیں شبہوں میں اعتبار کے بعد
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۶۵).

---ہونا ف م.
شک ہونا ، گمان ہونا. بعض لفظوں کی املا اس طرح کی گئی ہے کہ جن پر شبہہ ہوتا ہے کہ غالب ان کا تلفظ بھی اس طرح کیا کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۶).

شِبْہی (کس ش ، سک نیز فت ب) صف.
شبہ(رک) سے متعلق ، مثل کا،نظیر کا. وجود شبہی یعنی وہ شے خود موجود نہیں لیکن اس کے مشابہ ایک چیز موجود ہے. (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹۳). [شِبْہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَبی (۱) (فت ش) امث.
شبیہ ، تصویر ، صورت ، شباہت.

شبی اس کی کر دل کے شیشہ میں نہار
تماشا ہوئی نت نظر کے تلار
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۸۰).

چتر من مگر یک فکر ہی کرو
کنور کی شبی کھینچ کے رنگ بھرو
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۴۸).

حقیقت میں ہے صورتِ ذاتِ حق
او تیری منور شبی یا نبی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۰). [شبیہ (رک) کی تخفیف].

شَبی (۲) (فت ش) صف.
شَب (رک) سے منسوب یا متعلق ، رات کا یا رات کی. ناگہاں اس کی نگاہ ایک ستارے پر پڑی جو اس طرح نظرآرہا تھا جیسے کوئی عروس یک شبی بسترِ عروسی میں پڑی ہوئی جھانک رہی ہو. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۱۳). دماغی استلاء ، بچوں کی شبی چیخ پکار ، بچوں اور بڑوں کے ڈراؤنے خوابوں میں بروماِئیڈز

کو ... استعمال کرنے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۹۱۹). [شَب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گولی (ـــو مج) امث.
رات کو سوتے وقت کھانے کی دوا کی گولی. مسہلات ... مثلاً شبی گولیاں (Bed Pills) جن میں ایلوا وغیرہ ہو ، رات کو سونے سے پہلے دینے چاہئیں . (۱۹۳۸، علم الادویہ، ۱ : ۱۲۸).
[شبی + گولی (رک)].

شَبْیار (فت ش ، سک ب) امذ.
گھیکوار کے گودے کا خشک کیا ہوا رس جو بہت کڑوا ہوتا ہے ، ایلوا ، یہ عموماً بطور مسہل استعمال ہوتا ہے. ادویہ مسہلہ میں جو دوائیں بطی العمل ہیں مثلاً ایلوا اور ... حب شبیار حب ایارج ... کھلائی جاتی ہیں . (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۳۰۰). [ف : (شَب + یار (رک))].

شَبِیخُون (فت ش ، ی مع ، و مع) امذ.
شبخون ، رات کا حملہ یا چھاپہ.

بیمِ شبیخونِ چرخ شاملِ خلوت
عاشق و معشوق کب مُراد کو پہنچے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۹). [شَبْخون (رک) کا ایک املا].

شَبِّیر (فت ش ، شد ب ، ی مع) امذ.
حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کا نام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھوٹے نواسے حضرت امام حسین کو اسی نام سے پکارتے تھے.

شبر و شبّیر نبیؐ کے عزیز
جن سے کیا اہلِ حسد نے ستیز

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۰).

مشہور ہیں جہاں میں جو اکسیر کے خواص
وہ سب ہیں خاکِ روضۂ شبیر کے خواص

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۸).

ان کے دلارے ان کے پیارے
زہرا کے جائے شبّیر و شبر

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۲). [ع : شبیر ؛ سریانی : شہر - خوش شکل کی تصغیر].

شَبِّیری (فت ش ، شد ب ، ی مع) صف.
شبیر یعنی حضرت امام حسین سے منسوب ، راہِ حق میں حضرت امام حسین جیسی قربانی دینے سے متعلق.

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

(۱۹۳۸، ارمغان حجاز، ۳۶۲). [شبیر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

شَبِینَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن).(الف) صف.
۱. **شب کی طرف منسوب ، رات کا ؛ (مجازاً) باسی**.

مہیا تھا شبینہ جملہ ساماں
صراحی پہ کیا ساغر نے احساں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، شایاں ، ۲ : ۳۹۳). کوئی چیز گرم یا سرد مثل سیر و آب شبینہ کے کھائی ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۹). بدر فوراً سوار ہو کر عبداللہ کے پاس آیا ماجرائے شبینہ مفصل سنایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۸). (ب) امذ. **حافظ کا تراویح میں ایک رات (یا چند راتوں) کے اندر پورا قرآن شریف ختم کرنا**. ارشاد فرمایا میں نے کبھی شبینہ نہیں سنایا. (۱۹۱۲ ، حیاۃ النذیر ، ۹۵).

دل میں وہ صاحب قرآن آیا
آج کعبہ میں شبینہ ہوگا

(۱۹۷۰ ، ضیاء القادری (تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۳۵)) .
۲. **(قدیم) رات کا وقت**.

کیا جوں سور نوبت کر وہیں چندر شبینے کوں
لے کر آ فوج تازیاں کی کیا پارہ جو ہل چل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۶). [شب (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کَرْنا محاورہ.
(طب) کسی چیز کو رات بھر اوس میں رکھنا تا کہ صبح استعمال کی جاسکے. آنبہ ہلدی لعاب دہن شبینہ کرنا ، ازاں بعد ... آنکھ میں لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۱).

شَبِیہ (فت ش ، ی مع) امث ؛ سہ شبیھہ.
۱. **مثل ، نظیر ، ہم شکل (شخص یا شے)**.

آپے آپ تشبیھہ کا باسی آپ بسے تنزیہ
آپے آپ بے شبہ نمونہ اپنا آپ شبیہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۷۰).

اے دل بتا یہ کس دُرِ دنداں کی یاد میں
مژگاں تر ہے ابرِ گہربار کی شبیہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۶۵). تیرے مرنے سے کمر ہماری ٹوٹ گئی اور کبھی اپنے فرزند نوجوان شبیہ پیغمبر جناب علی اکبر کی لاش پر روتے تھے . (۱۸۸۷ ، نہر المصائب ، ۲۲۱). اسکی شبیہ و مثال کوئی نہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۷۸) .
۲. (أ) **شکل و صورت کا نقشہ ، پورٹریٹ**. میرے تئیں دکھلایا اور کہا یہ جس شخص کی شبیہ ہے اسے جہاں سے جانے تلاش کرکے میری خاطر پیدا کرکے لا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۹).

خسرو کو شبیہ و نامہ دینا
کہنا سننا جواب لینا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۲). ایک وسیع کمرے میں اور بھی حیرت انگیز چیز جس نے ہمیں سخت ششدر بنا دیا پچیس سلاطین کی شبیہیں (محمد ثانی ۱۴۵۱ء سے محمود ثانی ۱۸۰۸ء تک کی) رکھی دیکھیں. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت ، مضامین ، ۲۲). سکوں پر حکمرانوں کی شبیہیں اتاری جانے لگیں. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۵۵).
(اا) **مشابہت ، شباہت**.

ناخن کی شبیہ اس کو جو کچھ کچھ ہے میسر
ہے فخر سے بالیدہ ہلال اپنے شرف پر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۴). ۳. **شکل ، صورت**.

جو کچھ حسن اس کو ہوا تھا عطا
نہ تھی بال اتنی شبیہ میں خطا

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۰) . آج تلک اس

صورت و شبیہ کا انسان نظر نہیں آیا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۳). ڈرامے کی صنف اس لیے منتخب کی کہ یہی وہ صنفِ ادب ہے جس کے آنگن میں زندگی کے گلاب ، اپنی اورجنل شبیہ اپنے جیتے رنگوں اور جاگتے اطوار کے ساتھ کِھل اُٹھتے ہیں . (۱۹۷۸ ، کیسے کیسے لوگ ، ۱۰). **۳. پیکر ، مجسمہ.**

دیکھا جو شبیہ بے نیازی کو سلیم
آئینۂ حرص و آز توڑا ہم نے

(۱۹۲۳ ، سلیم اللہ بدایونی (تذکرہ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۲۵). کوئی بُت تراش پتھر کی سِل پر سے فاضل بوجھ اُتار کر اس کے اندر سے وہ شبیہ برآمد کرے جو ظاہری آنکھ سے تو پوشیدہ تھی لیکن جیسے بُت تراش کی باطنی آنکھ نے گرفت میں لے لیا تھا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارا ، ۸). **۵. عکس.** ہرچند متجسس اور جویا رہی مگر شبیہ دلدار آئینہ نظر میں جلوہ گر نہ ہوئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۴۴).

نظر میں آ گئی اپنے ہی دوستوں کی شبیہ
جو سنگ مجھ پہ گرا آئنا دکھائی دیا

(۱۹۶۹ ، زخم ہنر ، ۲۶۱). **۶. الفاظ میں بیان کیا ہوا نقشہ ، لفظی تصویر.** منٹو کے ہاں طوائف کی شبیہ موپاساں کی طوائف سے ملتی جلتی ہے.(۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو ، نوری نہ ناری ، ۱۰۷). **۷. کسی کی سیرت و کردار کا نقشہ جو لوگوں کے تصور میں ہو ، اِمیج.** یہ بُزدلانہ فرار سہاراجا کی اس شبیہ کو ریزہ ریزہ کرنے کا باعث بن گیا جو اس نے بڑی محنت اور لاگت سے بنائی تھی . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱۲). **۸. لکڑی اور سونے چاندی کی بنی ہوئی تربت کی تصویر.**

فراقِ یار میں روتا ہوں میں یوں باندھ کر مضموں
شبیہیں پھر ماتم جیسے بنتی ہیں مُحَرّم میں

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۲۹۷). [ع : (ش ب ہ)].

--- بِالمُعَیَّن (---کس ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ع ، شد ی بفت) امث.
(اقلیدس) وہ شکل جس کے مقابل کے دو دو اضلاع تو برابر ہوں لیکن چاروں ضلع برابر نہ ہوں اور نہ چاروں زاویے ہی قائمہ ہوں. شبیہ بالمعین ، جس کے دو دو ضلعے مقابل کے برابر ہوں اور نہ اوس کے سب ضلعے برابر ہوں اور نہ سب زاویے قائمہ ہوں. (۱۸۵۵ ، تحریر اقلیدس ، ۴). [شبیہ + ب (حرف جار) + رک : ال (ا) + مُعَیَّن (رک)].

--- بَدائِرَہ (---فت ب ، کس ء ، فت ر) امث.
(اقلیدس) بیضوی سی شکل (فرق یہ ہے کہ شبیہ بدائرہ میں قطر اکبر یا قطر اصغر کے کھنچے جانے سے سطح محاط کے دو حصے متساوی ہوتے ہیں اور بیضوی میں قطر اکبر سے دو نصف متساوی ہوتے ہیں). زمین کا مدار شبیہ بدائرہ ہے اس باعث سے زمین کبھو آفتاب کے نزدیک آتی ہے اور کبھو دور ہو جاتی ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۲). شبیہ بدایرہ میں قطرِ اکبر یا قطر اصغر کے کھچے جانے سے سطح محاط کے دو حصہ متساوی ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۲۷). [شبیہ + ب (حرف جار) + دائرہ (رک)].

--- بکُرَہ (---فت ب ، ضم ک ، فت ر) امث.
(اقلیدس) بیضوی شکل کا جسم. ونہوں نے زمین کے شبیہ بکرہ ہونے پر بھی دلیل ثابت کی. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۲۰۸). [شبیہ + ب (حرف جار) + کرہ (رک)].

--- بمُعَیَّن (---فت ب ، ضم م ، فت ع ، شد ی بفت) امث.
رک : شبیہ بالمعین. اگر مربع کی دبا کرکان نکال دو تو معین ہے اور جو مستطیل کی کان نکال دو تو شبیہ بمعین. (۱۸۹۴ ، تسہیل الحساب ، ۶۸). [شبیہ + ب (حرف جار) + معین (رک)].

--- سازی امث.
۱. عکس بنانا ، آنکھ کے پردے پر کسی چیز کے عکس کی تشکیل. شبیہ سازی (Image Formation) صرف تیز روشنی میں ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے) ، ۳۷۶). **۲. تصویر بنانا ، تصویر کشی.** انہیں شبیہ سازی کا جدید ترین انداز بھی قبول نہیں جس میں آدمی کی شکل پہچانی بھی نہیں جاتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۳۶). [شبیہ + ف : ساز ، ساختَن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَش (---فت ک) صف.
تصویر کھینچنے والا ، تصویر بنانے والا. اسی وقت ایک مصوّر شبیہ کش چالاک دست کو بلا کر شہزادے کی تصویر کھچوا کر گلستان ارم میں لے گئی . (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۹۹) . آلہ شبیہ کش جس کو انگریزی میں فوٹو گراف کہتے ہیں اس سے عُمدہ شبیہ ہر شے کی بنتی ہے. (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۳ : ۱۲). [شبیہ + ف : کَش ، کشیدَن ـ کھینچنا].

--- کَشی (---فت ک) امث.
تصویر کھینچنے کا کام یا فن ، مصوری. پس ایسا مصور چاہیے کہ اُس کے قلم سے یہ فرق ظاہر ہووے اور شبیہ کشی اس کو کہتے ہیں یعنی نقل مطابق اصل کے ہووے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۷). شبیہ کشی میں اتنے کامل تھے کہ نقل کو اصل کر دکھاتے تھے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ۱۴۳). [شبیہ کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کِھنْچنا محاورہ.
تصویر بننا .

اس شکل سے کھنچی ترے بیمار کی شبیہ
بالیں پہ شکلِ مردہ ہے غمخوار کی شبیہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۲۵).

فروغِ حسن سے ہو منزلِ قمر ارژنگ
شبیہ تیری جو اے رشکِ ماہتاب کھنچے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱).

--- کِھنْچوانا محاورہ.
تصویر بنوانا ، تصویر اتروانا.

پوچھی خبر جو دل کی تو بھجوا دی اوس نے آہ
کھنچوا کے ایک مرغِ گرفتار کی شبیہ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۲۵).

مشتری کی اُوس سے کھنچوانی شبیہ
یہ نئی قسمت سے ہاتھ آئی شبیہ
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۵۲).

--- کھینچنا محاورہ.
تصویر بنانا ، تصویر اتارنا.
وہ تفتہ جاں ہوں گر کوئی کھینچے میری شبیہ
ہو جل کے خاک خامۂ تصویر ہات میں
(۱۸۷۹ ، آغا جان عیش ، د ، ۱۲۰).

--- گَری (--- فت گ) امث.
تصویر کشی. وہ بت تراش بہترین ہے جو قلب کے اندرونی افعال کی بہترین شبیہ گری کرسکتا ہے. (۱۹۶۱ ، تاریخ جمالیات ، ۵۵). [شبیہ + گَر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نِکالنا محاورہ.
تصویر بنانا ؛ شباہت پیدا کرنا.
زلفِ جاناں کی سلاسل میں نکالی ہے شبیہ
ایک زنجیر میں جکڑے ہوئے حدّاد ہیں سب
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۳).

--- نِگار (--- کس ن) امذ.
تصویر بنانے والا ، مصور. اس زمانے کے مشہور شبیہ نگار عین‌الدولہ کو مولانا موصوف کی خدمت میں بھیجا تا کہ یہ مصور مولانا کی تصویر بنا کر لائے. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۸). [شبیہ + ف : نِگار ، نِگاریدَن نیز نِگاشتَن - لکھنا ، نقش بنانا].

--- نِگاری (--- کس ن) امث.
تصویر بنانا ، مصوری. ان کا زیادہ تر کام شبیہ نگاری سے متعلق تھا. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۶۵). [شبیہ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَبِیہِیَّت (فت ش ، ی مع ، کس ہ ، شد ی بفت) امث.
۱. **مشابہت ، تصوراتی شباہت ، تمثال.** خالص تصورات کے ساتھ خود سپردگی شبیہیت (Iconism) اور مشابہیت (Anthropomorphism) پر نظر رکھنے میں صفائی و صحت. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۷۸). ۲. **(نفسیات) ذہن میں اشیا کی صورت گری کی قوت متخیلہ.** کسی شاعر یا تخلیقی ادیب کی عظمت کا تخمینہ کم ازکم بعض پہلوؤں سے اس کی شبیہیت کا انفرادیت پردازی کی شبیہیت سے مقابلہ کر کے لگایا جا سکتا ہے. (۱۹۶۶ ، سویرا ، لاہور ، ۳۷ : ۱۲). [شبیہ + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُبھ (ضم ش) صف.
۱. **اچھا ، نیک ، مبارک ، مسعود.** اس گیان کی سات بھومکا ہیں ... وہ یہ ہیں شبھ اچھا ، بچارنا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). میں نے اس شُبھ کام کا خود ہی آغاز کر دیا. (۱۹۸۲ ، دوسرا کنارہ ، ۱۱۱). ۲. **خوبصورت ، حسین ، منوّر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : शुभ].

--- اَشُبھ (--- فت ا ، ضم ش) صف.
اچھا بُرا ، نیک و بد ، سعد و نحس. اُسی میں شبھ اشبھ کرم رہے ہیں اور ان سے نیت رہی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). [شُبھ + اَ (سابقۂ نفی) + شُبھ].

--- بول (--- و مج) امذ.
اچھے الفاظ ، اچھی بات. بڑے بوڑھے کہتے ہیں ، نئے نئے شادی شدہ لوگوں کو سدا مونہہ سے شُبھ شُبھ بول نکالنے چاہئیں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۱۳). [شبھ + بول (رک)].

--- جاتی صف.
اعلیٰ نسب ، حسب نسب کے اعتبار سے عالی مرتبت ، اچھی ذات سے متعلق. پدمنی تو استریوں کی سب سے شبھ جاتی ہے. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۹۲). [شبھ + جاتی (رک)].

--- کارْیَہ (--- سک ر ، فت ی) امذ.
نیک کام. ایشور اس شبھ کاریہ میں آپ کی سہایتا کریں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۹). [شبھ + س : کارْیَہ कार्य - کام].

--- گُن (--- ضم ک) امذ.
اچھی عادتیں ، نیک خصائل. جیسے بجلی اِستھر (قائم) نہیں رہتی تیسے ہی بھوک بھی اِستھر نہیں رہتے پُرش میں شبھ گن تب ہی تک ہیں جب تک اُسمیں ترشنا (ہوس) کا لگاؤ نہیں ہے. (۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے ، ۳). اس شبھ گھڑی میں لاج

--- گھَڑی (--- فت گھ) امث.
مبارک وقت ، نیک ساعت.
شبھ گھڑی میں آدم کینا
تاج خلافت وا کو دینا
(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے، ۳). اس شبھ گھڑی میں لاج شرم کیسی. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۸۶). فروری کی کوئی شبھ گھڑی تھی. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۶۷). [شبھ + گھڑی (رک)].

--- لَگَن (--- فت ل ، گ) امذ ؛ امث.
رک : شبھ گھڑی. اور وہ شبھ لگن آ گیا جسکا وعدہ تھا. (۱۹۲۴ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۰). [شبھ + لگن (رک)].

--- مَہُورَت (--- فت م ، و مع ، فت ر) امث.
کام کے کرنے کا ستاروں کی چال کے مطابق اچھا اور مناسب وقت. سرکار نے دھرم شالا کے نیو رکھنے کی شُبھ مہورت پوچھی تھی وہ میں نے بچارلی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۰). [شبھ + مہورت (رک)].

--- نام امذ.
(تعظیماً) اسم شریف ، اسم گرامی.
جن کے پڑوسی بھی نہیں جانیں ہیں ان کے شبھ نام
لندن ، بمبئی ، بالی وڈ میں وہ سب کویتا رام
(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۲۳). [شبھ + نام (رک)].

شَپ (فت ش) امث.
لچی مارنے کی آواز ، تلوار مارنے کی آواز ، تیر چلنے کی آواز (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [حکایت الصوت].

---سے م ف.
تیزی سے ، جھٹ سے ، آواز کے ساتھ.

دو کر چک سینے کو تو شپ سے نکل آئی
دینے کو چلی پہلوے چپ سے نکل آئی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۲).

پڑ گئی شپ سے یہ تلوار کسی پر جو کہیں
ہے یہ زندہ ابھی پہلے یہ ہوا سب کو یقیں

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروج سخن ، ۳۵۷). بڑی پھرتی سے گیند کو کھیلا ، لیکن گیند اونچی رہ گئی اور شپ سے سلپ میں پکڑ لی گئی. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۱۰).

---شَپ (---فت ش) (الف) امث.
۱. **تیر اور تلوار وغیرہ چلنے کی متواتر آواز.**

چل ہٹ بھی پرے بجلی دل بادلوں کو لے کر
دہلا ہی دیا تیری تلواروں کی شپ شپ نے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳). (ب) م ف. **آواز کے ساتھ ؛ جلد جلد ، جھپ جھپ.**

ہے ستم پڑنے بھر لگی شپ شپ
ڈھول پر ڈھول اور ڈھب پر ڈھب

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۳). [شپ + شپ].

---شَپ کَرْنا ف ل.
آواز کے ساتھ ؛ تیز تیز چلنا ، جلدی جلدی کوئی کام کرنا ، تیزی دکھانا. سواری کو بسیں موجود ورنہ پیدل شپ شپ کرتے پہنچ گئے. (۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ اپریل ، ۵).

شِپ (کس ش) امذ. امذ.
بحری جہاز (فیروزاللغات). [انگ : Ship].

---یارڈ (---سک ر) امذ.
بحری جہاز بنانے کا کارخانہ ، کارخانۂ جہاز سازی. شپ یارڈ کا پہلا جہاز یوگوسلاویہ کی فنی امداد سے تیار ہوا تھا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جنوری ، ۷). [انگ : Ship Yard].

• • • **شِپ** است.
انگریزی کا لاحقۂ اسم کیفیت جو صرف انگریزی الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے ، جیسے لیکچرار شپ ، اسکالر شپ. ہزلارڈ شپ کا یہ منشا نہیں ہے کہ دیسی تعلیم کے کسی ایسے کالج یا مدرسے کو توڑ دیا جائے جس کے فوائد سے دیسی لوگوں میں تمتع حاصل کرنے کا شوق پایا جاتا ہو. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۷). چیئرمین شپ میں انٹرویوز کے نمبر دے کر اپنی رائے کا اظہار کریں گے. (۱۹۶۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۹۰). [انگ : Ship...].

شَپّا (فت ش ، شد پ) امذ.
تیر اندازوں کا نشانہ یا ہدف (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : کَشْپ ، کَشْیپ क्षप, क्षिप].

شِپّا (کس ش ، شد پ) امذ.
سیپ ، کوڑی (پلیٹس). [سپّا (رک) کا ایک املا].

---لڑانا / لگانا محاورہ.
لپس جمانا ، مقصد برآری کا ڈھنگ ڈالنا ، ڈھب لگانا. دیکھو کہاں جا کے شپا لگایا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۳۶). آپ ایک ”شپا“ چیمسفورڈ اور لارڈ ریڈنگ سے بھی لڑنے پر آمادہ تھے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۷۳ : ۶). ٹھا کر میں تو آتا جاتا ہی رہتا ہوں ، کہیے تو آج تیرا شپا بھی لڑا دوں. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۷۷).

شَپاشاب / شَپاشاپ (فت ش) امث.
تیر چلنے کی متواتر آواز. شمشیروں کی چکاچک تیروں کی شپاشاب سے شورِ قیامت برپا کیا. (۱۸۸۷ ، حملات حیدری ، ۲۱۸). [شپ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شاب/شاپ (تابع)].

شَپاشَپ (فت ش ، فت ش). (الف) امث.
۱. **تیر اور تلوار وغیرہ چلنے کی متواتر آواز.**

شپاشپ تھی آواز واں تیر کی
جوانوں نے بڑھ بڑھ کے شمشیر کی

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۷). اسلحہ کی چقاچق اور شپاشپ کھال کٹنے کی تڑاق تڑاق آوازیں آ رہی تھیں. (۱۹۱۳ ، سلیمان عذرا ، ۶۹). ۲. (i) **پانی کے چھپکے یا پانی میں گھسنے کی آواز.** کشتی ڈگمگانے لگی ، چپو کی شپاشپ میں بھی تیزی آ گئی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۵). (ii) **پانی ابلنے کی آواز.**

یہ کتلیوں میں شپاشپ یہ توون پر تڑتڑ
اور وہ اک تھال میں کچھ پر جلی چاپیں باق

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل (کلیات مجید امجد) ، ۸۸). (ب) م ف.
پے در پے ، متواتر آواز کے ساتھ (تیر اور تلوار کا چلنا).

تیغ چلتی تھی شپاشپ تو فنا تھے ناری
شمع شمشیر کے پروانے تھے باری باری

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۶۰). شپاشپ تلوار چلے دل کھول کر غنیم سے لڑیں. (۱۹۶۹ ، روایات فلسفہ ، ۳۳). ۲. **چپڑ چپڑ ، کھانے خصوصاً چاٹنے کی آواز کے ساتھ.** بھیا بھابھی کو گھورنے لگے ، مگر وہ شپاشپ مُربہ اڑاتی رہیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۸۸). ۳. **پانی سے اتنا بھرا ہوا کہ چلنے میں آواز پیدا ہو.** فرش شپاشپ گیلا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۸۸). [شپ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شپ].

شَپْتَل (فت ش ، سک پ ، فت ت) امث.
بیہودہ ، نالائق ، بدکار عورت. شپتل کو دیکھا میرا پاؤں کچل دیا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۰۲). [شَفْتَل (رک) کا ایک املا].

شَپَّر (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ) امذ ؛ ج شَپَّرَک ، شَپَّرہ.
چمگادڑ ، خفاش.

جدا نیں روز سے خورشید ہر گہ
عبث شپّر صفت کیوں کور رہنا
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶). یہ پرندے دن کو ہرگز نہیں کھاتے رات ہی کو نکلتے ہیں اور اسی وقت کھاتے پیتے ہیں ، ان کی دو قومیں ہیں (۱) قوم بُوم یعنی الّو (۲) قوم شپّر یعنی چمگادڑ . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۸). شپّر یعنی چمگادڑ: پہلے پہل یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیوں چمگادڑ کو ذات‌الثدایا میں شمار کیا گیا. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۷). [رک : شب پَر].

شَپَرّک (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ ، فت ر) امذ ؛ امث.
چمگادڑ ، خفاش ، شپّرہ.

بو بد فعل پر اسکوں پروردگار
و شپرک کیا دنکوں نکلے نہ بھار
(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہی (ق) ، ۱۶).

کان پھیلے ہیں جوں پر شپرک
ہے بنا گوش جوں سر شپّرک
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۶۹).

زلف کو جنباں ہوا سے دیکھ اپنے رخ پہ تو
شپّرک مہتاب میں دیکھی اگر اڑتی نہیں
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۶۳).

زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر
شپّرک کہتی ہے تجھ کو کورچشم و بے ہنر
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۲). [شب پرک (رک) کا ایک املا].

شَپَرّہ (فت ش ، شد پ بفت نیز خف پ ، فت ر) امذ.
رک : **شپرک**.

شپّرہ ہے مدعی روسیہ میں آفتاب
مجھ میں اور اس میں ہے فرق اے یار صبح و شام کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰).

زلفیں عذارِ یار سے ہوتیں نہیں جدا
اِن شپّروں کو عشق ہے اس آفتاب سے
(۱۸۹۶ ، تجلیّات عشق ، ۳۶۶). [شب پرہ (رک) کا ایک املا].

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
سورج کی روشنی میں آنکھیں بند رکھنے والا ؛ چمگادڑ جیسی آنکھیں رکھنے والا ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو صاف اور واضح حقیقت کو تعصب کے باعث نہ دیکھ سکے. شوخی و ظرافت جو اس شخص کا ایک خلقی جوہر ہے وہ بھی اس آزادی کے زمانے میں بے چمکے نہ رہی اور اس کی چمک دمک اس غضب کی ہوتی کہ اکثر شپرہ چشم گھبرائے اور بہت سے صاحب نظر چکر میں آئے . (۱۸۸۷ ، خیالات آزاد ، ۷) . سرشار کی طبع نورانی باوجود اکثر خفیف عیوب کے قدر دانان سخن کی آنکھوں کو ہمیشہ نور بخشتی رہیگی ہاں جو لوگ تعصب سے شپرہ چشم ہو رہے ہیں وہ چاہے کچھ سمجھیں. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۹۳).

ہوں شپّرہ چشم اس سے نہ کیونکر خائف
چڑھتے ہوئے سورج کی کرن ہے اُردو
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۲۲). [شپرہ + چشم (رک)].

---مزاج (---کس م) صف.
رک : **شپرہ چشم**. چمک آفتاب جمال ذوالجلال بیزوال کی یہ روشن ہے مجال نہیں کہ شپرہ مزاج دنیا کے اندھیرے میں لٹکنے والے میدان تعریف میں پر ماریں. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۲). [شپرہ + مزاج (رک)].

شَپَڑ شَپَڑ (فت ش ، پ ، سک ڑ ، فت ش ، پ) امث.
۱. **جلد جلد پینے کی آواز.** زرینہ کھڑی شپڑ شپڑ نیبو کا شربت گھول گھول کر پی رہی تھی. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۹۰).
۲. **تیز تیز چلنے کی آواز.** بڑے میاں شپڑ شپڑ کرتے چلے آ رہے ہیں ، علامہ راشدالخیری ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۸۳). [حکایت الصوت].

شَپکے مارْنا محاورہ.
تیزی سے راستہ طے کرنا ؛ سلائی میں لمبے لمبے ٹانکے ڈالنا (مہذب اللغات).

شِپّہ لڑانا / لگانا محاورہ.
رک : **شپا لڑانا / لگانا**. اس طماچی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کے شپّہ لڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۲۸). تمہارا ایک ایسی جگہ شپّہ لگا دیا ہے کہ جہاں تم خوش ہو گے. (۱۹۱۶ ، کمسن بی بی مُسن شوہر ، ۱۷).

شَت (فت ش) صف.
سو ، صد ، سیکڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [س : شتَ शत].

---پَدی (---فت پ) امث.
ایک جنگلی خاردار درخت کی جڑ. اس کا کانٹا ، شاخیں اور خار باریک ہوتے ہیں ، پتے باریک ریشم کے تاروں کی طرح اور پھول باریک اور قدرے سیاہی مائل سرخ ہوتے ہیں ، درخت کی بلندی کم و بیش تین گز ہوتی ہے ، ستاور ، شتاور (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۸). [شت + س : پَد पद - پانو + ی ، لاحقۂ صفت].

---پَرْوا (---فت پ ، سک ر) امث.
ایک نبات جو برصغیر میں سب جگہ پیدا ہوتی ہے. جھیلوں اور تالابوں میں یہ بارہ مہینے پائی جاتی ہے ، اس میں سفید پھول لگتے ہیں اس کی ڈالیاں کھوکھلی ہوتی ہیں اور جڑ میٹھی ہوتی ہے، کلی شاک (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ۵ : ۲۶۷). [شت + س : پَرْوَ पर्व - گرہ].

---مُولی (---و مع) امث.
رک : **شت پدی** (خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۱۸). [شت + س : مُول मूल - جڑ + ی ، لاحقۂ صفت].

شِتا / شِتاء (کس ش) امذ ؛ امث.
سردی کا موسم ، زمستان ، جاڑا. شتا ساڑھے چار مہینے تک رہتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۹۶).

ہے گرمی کی فصل بہار ابتدا
یہ موسم ہے مابین صیف و شتا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۵).

ہے اضداد سے رونقِ بزم عالم
بہار و خزاں ہے تموز و شتا ہے
(۱۹۶۳ ، **فارقلیط** ، ۱۳۶). [ع : شِتاء].

شتّا (۱) (فت ش ، شد ت) امث ؛ =شتاہ.
بدوضع ؛ چالباز ، آوارہ ، گستاخ ، بے حیا ، حرّافہ.
پکڑ کر بھولے پن سے ہات اوس کا
گئی بستر پے لے کر آپ شتا
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۲۸۳). تھی تو گیارہ برس کی پر تھی بڑی **شتا اچھے اچھوں کے کان کاٹتی تھی.** (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۵). عورتیں ان کی بلا کی شتا وہ شور مچایا کہ الامان **بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ** کرایا. (۱۹۷۰ ، غبار کاروان ، ۱۶۶). [ع : شَطّاح کا مورِّد].

شتّا (۲) (فت ش ، شد ت) امذ.
چانٹا ، تھپڑ ، لپڑ ، دھول (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

شتّا (۳) (فت ش ، شد ت) صف.
جو دوسروں سے ممیز ہو ، دوسروں سے مختلف ، جو بآسانی دوسروں سے الگ کیا جا سکے.
کر کے یوں اعمال شتا کا بیاں
پھر جزا بھی اس کی فرمائی عیاں
(۱۷۸۰ ، **تفسیر مرتضوی** ، ۱۷۳). [ع : شَتّیٰ سے مفرس].

شِتاب (کس ش).(الف) م ف.
جلد ، بعجلت ، بلا توقف ، فوراً.
اگر کوئی کہے تو لجاؤں شتاب
لجانا اسے منج بڑا ہے ثواب
(۱۶۳۸ ، **چندر بدن و مہیار** ، ۹۷).
انھوں کوں قبر ماں بہت ہو عذاب
مسلمان توبہ کرو تم شتاب
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۲۳). لوح کو دیکھا لکھا پایا شتاب اب **حوض میں کودو نہیں.** (۱۸۹۰ ، **بوستان خیال** ، ۶ : ۳۱۳).
ہاں ساقیا وہ جام حقیقت شتاب دے
پھر تازہ دم بنانے قوا جب جواب دے
(۱۹۲۷ ، **شاد** ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶).
لازم ہے ہم یہاں سے روانہ شتاب ہوں
کہہ دو سب افسروں سے کہ پا در رکاب ہوں
(۱۹۸۳ ، **قہر عشق** ، ۵۳). (ب) امث. **جلدی ، عجلت ، تیزی.**
یہ کیوں شتاب ہے اے قاصدان اشک کہو
مگر مرے دلِ گم گشتہ کی خبر کو چلے
(۱۸۲۴ ، **مصحفی** ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۶۳).
تیروں نے اُس سے رَو میں نہ کی ہم سری کہیں
نرمی کہیں شتاب کہیں صفدری کہیں
(۱۸۷۴ ، **انیس** ، مراثی ، ۱ : ۲۲۶).
وہ روارو وہ دوادو وہ تکاپو وہ شتاب
ایسے شایستہ ہیں طے کرتے ہیں جو راہِ صواب
(۱۹۳۲ ، **خمسۂ متحیرہ** ، ۱ : ۶۱).

---باز صف.
جلدی کرنے والا ، جلد باز ، پھرتیلا ، مستعد (ماخوذ : پلیٹس).
[شتاب + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---دَسْتی (---فت د ، سک س) امث.
جلد جلد ہاتھ چلانا ، ہاتھ سے کام کرنے میں پھرتی ، تیز دستی.
اور باقی چوٹیں ان نو چوٹوں کے قرب و جوار میں ہیں جو کہ کمال شتاب دستی سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۶). [شتاب + دَست (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رِکاب (---کس ر) صف.
جلد سوار ہونے والا ، سوار ہونے میں پھرتیلا. ایک شاعر کا قول ہے کہ ضرورت ایک ایسی شتاب رکاب سوار ہے کہ بعض وقت ماندہ اور تھکے ہوئے ناکارہ گھوڑے سے وہ کام لے لیتی ہے. (۱۸۹۱ ، قصّہ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۳۶).

---رَو (---و لین) صف.
تیز چلنے والا ، تیز رفتار ، تیز رو.
آبِ رواں ہے حاصلِ عمر شتاب رو
لوحِ فنا میں نقش نہیں ہے ثبات کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱). امراء اسے قبول کر کے قصبہ مالیسہ میں شتاب رو ہوئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۷). [شتاب + ف : رو ، رفتن - جانا ، چلنا].

---رَوی (---فت ر) امث.
جلد چلنا ، تیز چلنا ، تیز رفتاری ، عجلت. نواب بہادر شتاب روی کر ایسا ان کے لگ بھگ آ پہنچا. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۳۳۶). قتلو بیمار تھا ، شتاب روی سے دس روز میں پیمانہ عمر اس کا لبریز ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۶). [شتاب رو + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَدَگی (---فت ز ، د) امث.
جلدی ، عجلت ، جلد بازی. پڑھنے میں شتاب زدگی نہ کرو اور جو پڑھو خوب سمجھ لو. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۸). پہلی گفتگو کو فصاحت سے ادا کیا اور شتاب زدگی کی نفرین اور اپنی بہ دید کو خوب بیان کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۲). [شتاب + ف : زَدہ (ہ مبدل بہ گ) ، زدن - مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُوں (---و مج نیز مع) م ف (قدیم).
جلدی سے.
داؤد کوں ہے تم ستی امید ہر مراد
یا مرتضیٰ شتاب سوں حاجت روا کرو
(۱۷۵۳ ، داؤد ، د ، ۶۶).

---کار صف.
۱. **پُھرتیلا ، چست ، تُرتُریا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. **جلد باز** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شتاب + کار (رک)].

---کارانَہ (---فت ن) صف.
عاجلانہ ، جلدی کا. گنجلکوں کو صاف کرنے کی شتاب کارانہ کوشش

کا اور اس میں خود حسیت کی اصطلاح کا ابہام بہت مدد کرتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۶۷)۔ [شتاب کار + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

---کاری امث۔
جلد بازی ، تیزی ، عجلت۔ باب چھٹا آفت تعجیل اور ضرر شتاب کاری میں ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹)۔ اب یہ کارروائی تیقن ، خودرائی اور شتاب کاری کے ساتھ ہو رہی تھی۔ (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۱۷)۔ [شتاب کار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شِتابا (کس ش) امذ ؛ = شِتابَہ۔
بارود میں تر کیا ہوا کاغذ جس میں آگ لگا کر بارود کو اڑایا جاتا ہے ، فتیلہ ، بتی۔ بہت بڑا میگزین جمع ہو گیا تھا ، صرف اس کے شتابے میں آگ لگانی باقی تھی۔ (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۹۷)۔ شتابہ میں آگ دیدو۔ (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۱)۔ جن فارسی عربی لفظوں نے اردو میں کوئی نیا روپ دھار لیا ہے ... زنانا ، شیتابا ، غُبارا ، شُہدا ، وغیرہ کہ یہ سب اردو کی ایجادات میں سے ہیں۔ (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۹۸)۔ [شتاب (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

---اُڑانا محاورہ۔
بارود کے فتیلے میں آگ لگانا۔ صاحب موصوف نے یہ شتابہ اُڑایا مگر اس وقت جبکہ ایک ایک گولہ غبارہ کا چل چکا تھا۔ (۱۹۱۷ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۲ : ۲۱)۔

---لگانا محاورہ۔
۱. **بارود کے فتیلے میں آگ لگانا ؛ (بھڑکانے کے لیے) بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ، نمک مرچ لگانا۔**

کر لگائے گا شتابا عشق تو عاشق کی جان
دیکھنا بارود سے بھی کچھ شتاب اڑ جائے گی

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۹)۔ خافی خاں اس واقعہ میں یہ اور شتابہ لگاتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۶)۔ ادھر سہری نے شتابہ لگایا اور اودھر حیا و غفلت کا برج اڑ اڑ اڑا اڑا دھڑیم ہو گیا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۸۰)۔

شِتاباں (کس ش) صف ؛ م ف۔
بہت عجلت کرنے والا ، لپک جھپک ، رواں دواں۔

تہمتن سونے شاہ مازندراں
شتاباں ہوا مثل پیل دماں

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی (ترجمہ) ، ۱۶۷)۔

جبریل رکاب میں شتاباں
پرواز میں مرکبو صبا دم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۲۰)۔

تم راہ طلب میں ہو اگر اب بھی شتاباں
ہو کوکبۂ عزت اُفق دہر پہ تاباں

(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۱۳۹)۔ [ف : شتابیدن ـ جلدی کرنا ، سے حالیہ ناتمام]۔

شِتابَندگی (کس ش ، فت ب ، سک ن ، فت د) امث۔
جلدی ، عجلت ، تیزی۔

میں آنے کروں کا شتابندگی
جو آزادگی پانو از بندگی

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۳۱)۔ [شِتابَندَہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شِتابَندَہ (کس ش ، فت ب ، سک ن ، فت د) صف۔
عجلت کرنے والا ، تیز رو ، (جمع : شتابَندگان)۔ مسافران منازل محبت ... شتابندگان دیار محبوب خامۂ جگر چاک سے تحریر کرتے ہیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۲۳)۔ [ف : شتابِیدن ـ جلدی کرنا ، سے اسم فاعل]۔

شِتابَہ (کس ش ، فت ب) امذ۔
۱. **رک : شتابا۔**

تو شتابہ سے بھی جل اُٹھے زیادہ وہ شتاب
آگ لگ جانے میں دیر اس کے نہووے مطلق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲)۔ اس سے پہلے شتابہ کا ایک ٹکڑا .. رکھ لینا چاہئے۔ (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۱۵)۔ خط کیا ایک شتابہ تھا جس نے رشاد کے بارود مزاج میں آگ لگا دی۔ (۱۹۱۶ ، گردابِ حیات ، ۴۲)۔ ۲. **(مجازاً) آگ بگولا ، شعلہ۔** بیگم شتابہ بن گئیں پرطرف چنگاریاں برسنے لگیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲)۔

شِتابی (کس ش)۔(الف) امث۔
۱. **جلدی، عجلت ، تیزی۔** مرد ایچہ نزدیک آتا ہے ، ایچہ منگتا ہے شتابی کیا خاطر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹)۔

اے شاہِ دیں پناہ شتابی سے کر ظہور
تا دوست ہوویں شاد تو دشمن ہو پائمال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۳)۔ میرے مرکب نے چلنے میں شتابی کی۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۷)۔ مگر آپ نے وعدہ کرنے میں شتابی کی۔ (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۶۸)۔ اف ؛ کرنا۔ ۲. **اضطراب ، بےچینی ، گھبراہٹ۔**

برابر ہووے درد دونو کے تن
ایسی ہو شتابی اوسے دیر من

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۲۹)۔ (ب) م ف۔ **جلد ، بعجلت ، بلا توقف۔**

دیدار دے شتابی جلنے کی تاب نیں ہے
اس ہجر کی اگن سیں دوزخ کی آگ اولا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۶)۔ شتابی بھاگے باضطرابی جس قدر پانو میں طاقت پائیے۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۸۷)۔

دل میرا ہے بیتاب شتابی کہو کیا ہے
رو کر کہا اکبر نے تمنائے قضا ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۶۵)۔ حکیم احمد شجاع صاحب محفل حیات سے شتابی اٹھے اور ایک کبھی پُر نہ ہونے والا خلا چھوڑ گئے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۵۱)۔ [شتاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَتّاح (فت ش ، شد ت) امث۔
رک : شتّا (۱)۔

شوخ و شتاح ہے وہ کافر بیدیں عیار
رام اوس بت نے کیے زاہد و مومن دیندار
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (رعنا) ، ۲ : ۳۳۲). [ع : شَطّاح کا بگاڑ].

شِتال (کس ش) صف ؛ م ف (قدیم).
نڈھال ، مضطرب ، بے چین ؛ مضطربانہ.
کیا یوں اُسے عشق تیرا شتال
نظر سو تیری بخت اس کے اُتال
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۱).
لیکن ہو چرخ جو ضرر اس کا سدا ہے کام
سنگتا ہے آشکار کرن جور کوں شتال
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۳). [مقامی].

شِتالا (کس ش) امذ.
اضطراب ، بے چینی.
مجے اس کُدن سوں شتالا ہوا
اتا جیو میرا اُتالا ہوا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۰).[شتال + ا ، لاحقۂ نسبت].

شِتالْنا (کس ش ، سک ل) ف م (قدیم).
۱. **بے چین کرنا ، مضطرب کرنا.**
کیا ختم اس دھات جوں بات کوں
شتالیا غضب شاہ کی ذات کوں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۰).
شتالتا ہے منجے دل اسی طرف دن کوں
نہ جانو کیا وو شتالت شتال جاتی ہے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۵۸). ۲. **ہلانا ، چھیڑنا.**
او سور او سوز لیا نسکہ تاب
جوں تار شتالنے سوں مضراب
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۳). [شتال + نا ، لاحقۂ مصدر].

شِتالَنگ (کس ش ، فت ل ، غنہ) امث.
پیر اور پنڈلی کے جوڑ کی اُبھری ہوئی ہڈی ، ٹخنہ.
بلے جوں نہ موسیٰ بہ آہنگ او
عصا مارے ان پر شتالنگ او
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۲۲). آب قلیل کہ زمین مغاک میں جمع ہو اور شتالنگ تک ہو. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۵۳). اہل عرب کا قول ہے کہ اس کی شتالنگ کو باندھنا جادو سے محفوظ رکھتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۸). [ف].

شَتاوَر/شَتاوَری (فت ش ، و) امذ / امث.
رک : **شت بدی (شت کے تحت).** ستاور (مارواڑی) ... ہندی میں شتاور (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۸). ستاور (مارواڑی) : سنسکرت میں شت بدی اور نارائنی اور شتاوری نام ہیں گجراتی میں بھی شتاوری کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۱۸). [س : شتاوری शतावरी].

شَتّاہ (فت ش ، شد ت) امث ؛ ← شتّا.
بدکردار ؛ بے حیا ، آوارہ ، بیسوا.
راہ خوبی کی بتا کر اسے گمراہ کریں
تو سبھی ضد سے تری ایسا ہی شتاہ کریں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). بہو بیٹوں کو ایسی ہی شتاہیں تو خراب کرتی ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۹). شتاہ شطاحی سے پیدا ہوا ، شطاحی کے معنی ہیں بےحیائی اور شوخی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۶۸). [ع : شَطّاح کا بگاڑ].

شَتّاہی (فت ش ، شد ت) امث.
بےحیائی ، شوخی (نوراللغات). [شتاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِتائی (کس ش) صف.
جاڑے کا ، موسم سرما کا ، زمستانی. صیفی و شتائی ، یوسی و لیلی اور اُن کے حروف وکلمات یا بحث مجاز وغیرہ کے کوئی ایسے اصول نہیں بتائے ہیں. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اُصول التفسیر ، ۲). [ع : شِتاء (رک : شتا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَتَر (فت ش ، ت) امذ.
قطع و برید ؛ پلکوں کا الٹاؤ ؛ (عروض) زحافات مفاعیلن میں سے ایک زحاف جس میں اجتماع خرم و قبض کی وجہ سے مفاعیلن ، فاعلن ہو جاتا ہے. شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول و ثالث کہتے ہیں. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۵۲). [ع : (ش ت ر)].

شَتْرُو (فت ش ، سک ت ، ضم ر) امذ ؛ ← شترُو.
دشمن ، مخالف.
آنند سوں شاہ عالم کے گھر کلول کے سب سامان کروں
حج کے دن سب شتر تمہارے جیوں اشتر قربان کروں
(۱۷۹۷ ، نادرات شاہی ، ۷۷). تو ہمارا شتر (دشمن) ہے تجھ سے ہم ناش ہوتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰). [س : शत्रु].

شُتُر (ضم ش ، ت نیز فت ت) امذ.
اونٹ.
جو رکھیں ہیں ڈنگر و گھوڑے شتر
نہ کھانے نہ دانہ کا رکھتے فکر
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۷۸). ایک وادی پر از شتر و گوسپند عطا فرمایا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳) ایک دفعہ آپؐ صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے ایک بدّو آیا اور آپ کی چادر کا گوشہ زور سے کھینچکر بولا "محمد! یہ مال نہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا ہے ایک بار شتر دے" آپؐ نے اس کے اونٹ کو جَو اور کھجوروں سے لدوا دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۹). [ف].

ـــ اَسْوار (ـــ فت ا ، سک س) امذ ؛ ← شتُر سَوار.
اونٹ پر سواری کرنے والا ، سانڈنی سوار ، وہ سانڈنی سوار جو چٹھیاں پہنچاتا ہے.
ہے روایت شتر اسوار کسی کا تھا رسول
ان دنوں شہر مدینہ میں ہوا اس کا نزول
(۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۲۷). [شُتر + اسوار (رک)].

---بار امذ.
اونٹ کی پشت پر لدا ہوا سامان ؛ سامان کی وہ مقدار جو اونٹ پر لادی جاسکے. جب وہ دہلی میں پہنچا اور شتر باروں کو کھولا تو ان سے بجائے شکر نمک نکلا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۱۹). علی قلی خان کے آدمیوں کو دو شتربار زر ہاتھ آئے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۱۹). [شتر + بار (رک)].

---بان امذ.
اونٹ ہانکنے والا ، اونٹ والا ، اونٹ کا رکھوالا ، ساربان.
وہاں بیٹھا اتھا چیتا شتربان
کب آویگی خیر محبوبِ سہمان
(۱۶۳۰ ، جنت سنگار ، ۶۰). آفتاب برج حمل یا ثور میں آتا ہے تو اونٹوں کے بال شتربان تراشتے ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۴۶).
تمدن آفریں ، خلاقِ آئینِ جہانداری
وہ صحرائے عرب ، یعنی شتربانوں کا گہوارا
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۸). شتربان سے آپ ہوائی جہاز نہیں چلوا سکتے . (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۵۹). [شتر + ف : بان ، لاحقۂ صفت].

---بانی اث.
اونٹ ہانکنے کا کام ، اونٹ کی رکھوالی ، ساربانی . وہ خود شتربانی کرتا ہے اور اپنی ماں کے لیے روٹی کپڑا اُس سے حاصل کرتا ہے . (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱).
مبارک تجھ کو اے قنبر ہو اپنا مالکِ باذل
قطارِ ناقہ دے سائل کو تاکے بہ شتربانی
(۱۹۳۵ ، عزیز ، صحیفۂ ولا ، ۸۷). [شتربان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُخْتی (---ضم ب ، سک خ) امذ.
دو کوہانوں والا بڑا اونٹ. وہاں اتنا لشکر آس پاس جمع ہو گیا کہ چھ ہزار سوار ، چھ ہزار جمازہ تین ہزار شتر بختی بارکش تھے . (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۸۸). [شتر + بُختی (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
کُشتی کا ایک داؤں. شتربند:- جب حریف نیچے لیٹا ہو تو ظفر کو چاہئے کہ اپنا داہنا گھٹنا حریف کے بائیں گھٹنے پر رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کے اوسی پیر کو پکڑ کر پشت کی طرف لاوے اور حریف کے اوسی پیر کو بازو سے روک کر ہاتھ سے حریف کی پشت کا جانگھیا پکڑ لے اور چت کردے. (۱۹۰۷ ، رموزِ فن کشتی ، ۱۱۵). [شتر + بند (رک)].

---بے مِہار کس صف(---فت نیز ضم م). (الف) امذ.
بے نکیل کا اونٹ جو آزاد اور بے قابو ہوتا ہے. جہاں جس کا مُنھ پڑا شتر بے مہار کی طرح چلے گئے. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۹۸). ان میں سے ایک یورپی فوج کے بعض افسر اور سپاہی کندۂ ناتراش شتر بے مہار کی طرح منہ اٹھائے بادشاہ سلامت کی خدمت میں پہونچے . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۰) (ب) صف (مجازاً) **ہر قسم کی پابندی سے آزاد، مطلق العنان ، بے لگام ، بے قابو ، خود سر.**
آنا تھا میکدے پہ گیا کعبے کی طرف
پیلِ سحاب بھی شتر بے مہار ہے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۹۲). اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم خود رائے یا خود بین یا ضدی ہو جاؤ ، لڑکپن میں زیادہ مغرور اور شتر بے مہار ہو جانے سے زیادہ بدتر و مضر کوئی بات نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۶۷). سیاست شتر بے مہار تھی. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۰۳).[شتر + بے (حرف نفی) + مہار (رک)].

---پا امذ.
سورج مکھی کا پھول (فرہنگ آصفیہ). [شتر + پا (رک)].

---پائے امذ.
رقع یمانی ، ایک درخت ہے کہ اخروٹ کے درخت کے برابر ہوتا ہے، پتے چیڑ کے پتوں کی طرح، پھل چھوٹے ہے، انار کے برابر اور صورت میں انجیر کی طرح ، برہان میں کہا ہے کہ اُس کو شتر پائے اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے پتے اونٹ کے پاؤں سے مشابہت رکھتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۱۰) . [شترپا + ے (بطور امالہ)].

---خار امذ.
اونٹ کٹارا ، بھٹ کٹیا (جامع اللغات). [شتر + خار (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
اونٹوں کا طویلہ ، وہ احاطہ جس میں اونٹ رکھے جائیں.
تھا جو سُونے شمال قصرِ رفیع
تھا شتر خانہ اس کے پیچھے وسیع
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۶۹) . شتر خانہ بادشاہی میں گرمی جاڑہ برسات دو سو اونٹ بدستت رکھے جاتے تھے. (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین فراق ، ۱۵۵) . داروغۂ شتر خانہ کو حاضر کیا جائے . (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۹۱). [شتر + خانَہ (رک)].

---خُو (---و مج نیز مع) صف.
(کنایۃً) **پُرکینہ ، کینہ ور** (جامع اللغات). [شتر + خو (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
ڈرپوک ، بزدل ، بے حوصلہ ، تھُڑدلا.
حوصلہ کس قدر حواصل کا
ذکر کیا کرگسِ شتر دل کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۹). [شتر + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) اث.
بزدلی ، نامردی ، کم ہمتی. ہمیں آپ کی شتردلی ... اور بیٹے بن پر اتنا غصہ آیا. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۷۸). [شتردل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَنْدان (---فت د ، سک ن).(الف) صف.
(گھوڑا) جس کے دانت اونٹ کی طرح بہت بڑے ہوں.

بڑے ہوں دانت جس کے حد سے پیارے
شتر دنداں اسے کہتے ہیں سارے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگیں ، ۶). جس کے دانت ... بڑے ہوں وہی فرس شتر دندان ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۸). (ب) امذ. **ایک قسم کا کسیس ہے اور وہ مصری ہے اور اونٹ کے دانتوں سے مشابہت رکھتا ہے ، کہتے ہیں کہ یہ کسیس کی تمام قسموں سے معتدل ہے** (خزائن الادویہ ، ۷ : ۳۳۸). [شتر + دندان (رک)].

---سُرخ کس صف(---ضم س ، سک ر) امذ.
سرخ رنگ کا اونٹ جو کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے.

پہنے ہوئے زرہ شتر سرخ پر سوار
تھا کوہ پر شرار دھواں تھا شرار میں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶۱). [شتر + سرخ (رک)].

---سوار (---فت س) امذ.
رک : **شتراسوار.** دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۲). استفانوس نے شتر سوار کو خانقاہ میں جگہ دی. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۸). [شتر + سوار (رک)].

---صالح بہ از مَردُمِ طالِح کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ نیک اونٹ بدکردار آدمی سے اچھا ہے (فرہنگ امثال ؛ مہذب اللغات).

---غَمزَہ (---فت غ ، سک م ، فت ز) امذ.
۱. **نخرا ، ناز بے جا ، الھلاہٹ ، ناز و ادا.**

ایک جا آیا شتر قد گھر گیا
واں شتر غمزہ سا مجھ سے کر گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۳). باوا باوا کہتی ہوئی شتر غمزے سے گردن مبارک میں ہاتھ ڈال قلادے کی طرح لٹکنے لگی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۵۳).

فلکِ پیر کے شتر غمزے
یہ ابھی تک جوان ہے گویا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۹). غور سے انہوں نے محمود علی کی طرف دیکھا اور شتر غمزہ کرتے ہوئے اس کی طرف لپکے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۰۱). ۲. **مکر ، فریب ، چالاکی ، شرارت.**

شتر غمزے کئے چرخِ خمیدہ پشت نے کیا کیا
شتر آسا مرے نالہ نے اس کی ناک چھیدی پر

(۱۸۵۳ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۶). اف : کرنا. [شتر + غمزہ (رک)].

---غمزے اُٹھانا محاورہ.
ناز بیجا برداشت کرنا.

اٹھائے ہیں مجنوں نے لیلیٰ کی خاطر
شتر غمزۂ ساربان کیسے کیسے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۳).

---غمزے دِکھانا محاورہ.
نازِ بے جا دکھانا (مہذب اللغات).

---قِطار (---فت ق) امث.
اونٹوں کی قطار (پلیٹس). [شتر + قطار (رک)].

---کوہان (---و مع) صف.
(گھوڑا) جس کی ریڑھ کی ہڈی بہت اٹھی ہوئی ہو. گھوڑے کے دونو ہونٹ سرخ ... نہ شتر کوہان ہو نہ کچھی ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۵).

---کی کَونسی کَل سیدھی ہے کہاوت.
ہر بات بے ڈھنگ ہے ، ہر کام میں خامی ہے (مشہور کہاوت یوں ہے : اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی).

مشہور ہے کل کون سی سیدھی ہے شتر کی
کج وضع نہیں رکھتے کبھو پشت برابر

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۷۳).

---کینَہ (---ی مع ، فت ن). (الف) صف.
(کنایۃً) **اونٹ جیسا کینہ پرور ، منتقم مزاج ، سخت کینہ پرور ، جس کے دل سے کینہ اور کپٹ کبھی نہ نکلے.** یہ آدمی شتر کینہ ہے. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۷).

ہم شترباں تھے مگر ہرگز شتر کینہ نہ تھے
شیر ہو کر بھیڑ کی سی ساری خصلت ہم میں تھی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰۹).

وہ بغداد میں ہیں میں مندر میں گم ہوں
شتر کینہ وہ ہیں تو میں گاؤ دم ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۶۱). یہ بھی مری کی "تنقیدی سوانح" کی طرح ایک شتر کینہ سابق نیاز مند کی ذہنی کمتری کا ایک بے مثال نمونہ ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۲۷). اف : ہونا. (ب) امث. **گہری عداوت ، دلی دشمنی.** شتر کینہ تو مشہور ہے لیکن ہاتھی اور بھینسا یہ دونوں انسان کے سخت دشمن ہیں. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ بادشاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۷). دشمن کے بغض پر اونٹ کو بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا شتر کینہ ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۹۱). [شتر + کینہ (رک)].

---گام امث ؛ صف.
اونٹ کی چال ، اونٹ کی سی چال والا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[شتر + گام (رک)].

---گاؤ (---و مع نیز سک و) امذ.
ایک چوپایہ جس کی گردن اونٹ کی سی اور کھُر بیل کے سے ہوتے ہیں ، زرافہ. زراف یا شتر گاؤ دنیا میں سب سے دراز قامت حیوان ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۱۵۳). [شتر + گاؤ (رک)].

---گاؤ پلنگ (---و مع ، کس پ ، فت ل ، غنہ) امذ.
رک : **شتر گاؤ (اس کے رنگ کی وجہ سے لفظ "پلنگ" کا بھی اضافہ کرتے ہیں).** شتر گاؤ پلنگ جس کا سر اونٹ سے مُشابہ سینگ گائے کے سینگوں کے مانند کھال اور رنگ پلنگ یعنی تیندوے کا سا ہوتا ہے ، عربی میں اس کا نام زراف ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۹). [شتر گاؤ + ف : پلنگ ـ تیندوا].

---گُربگی (---ضم گ ، سک ر ، فت ب) امث.
۱. دو غیر متناسب یا ناموافق چیزوں کو یکجا کرنا ، رطب و یابس یا بلند و پست کو جمع کرنا ، قول یا فعل میں ناہمواری اور عدم توازن. اشاعرہ کی یہ شترگربگی حقیقت میں نہایت تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے. (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۲ : ۸۳). ان نقائص اور شترگربگی کے باوجود یہ اردو کے چند بہترین ناولوں میں شمار ہونے کے لائق ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۵). **۲. ایک جملے یا شعر میں تعظیم اور تحقیر دونوں کے کلمات کے ساتھ کسی کا ذکر یا کسی سے خطاب کرنا جو ایک طرح کا عیب مانا جاتا ہے.** اگلے شعرا شترگربگی کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۸). [شترگُربہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُربَہ (---ضم گ ، سک ر ، فت ب) امذ.
رک : شترگربگی معنی نمبر۱. میں کہتا تھا کہ اس میں شتر و گُربہ (رطب و یابس) بہت ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شروانی ، ۴۳). یہ ناول نثر میں شتر گربہ کی بڑی اچھی مثال پیش کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸۱). **۲. رک : شترگربگی (معنی ۲).**

ایک مصرع میں ہو تم دوسرے مصرع میں کہو تو
یہ شتر گربہ ہوا میں نے اسے ترک کیا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹۵). اس شعر میں شتر گربہ کا عیب بتایا گیا ہے. (۱۹۵۰ ، کیفیہ ، ۲۱۷). [شتر + گربہ (رک)].

---گَردَنا (---فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ.
لمبی گردن والا. شتر گردنے لم ننگے اونڈھے سیدھے ننگے دھڑنگے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۳). [شتر + گردن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---گُلُو (---ضم گ ، و مع) امث.
کتار کی شکل کی خم دار چیزوں کی سطح صاف کرنے کی سوہن (اپ و ، ۸ : ۱۵). [شتر + گُلو (رک)].

---مُرغ (---ضم م ، سک ر) امذ.
قوت پرواز سے محروم ایک عظیم الجثہ پرند جس کے بعض اعضا اونٹ سے بہت مشابہ ہوتے ہیں ، اس کی گردن بہت لمبی ہوتی ہے ، یہ بہت تیز دوڑتا ہے اس کی خوراک غلہ اور نباتات ہے ، کنکر پتھر بھی کھا کر ہضم کر لینے میں مشہور ہے ، اس کے بازوؤں اور دم کے پر بڑے قیمتی ہوتے ہیں ، یہ اکثر عرب اور افریقہ میں پایا جاتا ہے.

بیٹھاویں سمندر خراسان تے — بیٹھاویں شترمرغ الوان تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۸).

کتیاں زاغ سیاں ہور کتیاں جوں زغن
شتر مرغ کوئی کوئی عنقا نمن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۵).

نہیں فیل مُرغ اور شتر مُرغ آب
کہ بعضوں کے طعموں کے کام آئے سب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۸).

ساتویں میں ہے شتر مرغ اور وہ
اڑ نہیں سکتا ہے رہتا ہے دواں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۰). شتر مرغ افریقہ اور جنوب مغربی ایشیا میں ... پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۲ : ۲۲۴). [شتر + مُرغ (رک)].

---مُرغانَہ (---ضم م ، سک ر ، فت ن) صف.
شتر مرغ جیسا ، (مجازاً) حقائق سے گریز کرنے کا (انداز نظر). شہر آشوب تصنیف ہونے کے ساتھ ساتھ حقائق کی چشم پوشی اور شتر مرغانہ اندازِ نظر کی جبریت کے سامنے گردن خم ہوتی دکھائی دیتی. (۱۹۷۴ ، توازن ، ۱۶۱). [شتر مرغ + انہ ، لاحقۂ صفت].

---مُرغ کی طَرح ریت میں سَر دَبانا محاورہ.
حقائق کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا ، (شتر مرغ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ریت میں سر چھپا کر یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح وہ تعاقب کرنے والے کی نظروں سے پوشیدہ ہو گیا ہے). اُس وقت ہندوستانی اخبارات کس طرح شُتر مرغ کی طرح ریت میں سر دبا کر حقائق سے آنکھیں چرا رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹۰).

---ناری امث.
چھوٹی توپ جو کسی زمانے میں اونٹ کی پشت پر رکھ کر چلائی جاتی تھی.

برسنے لگے شہ پوہت نالیاں
تفنگ تیر کوں گولیاں شتر ناریاں

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳). [شتر + ناری ـ نالی (رک)].

---نال امث.
توپ جو کبھی اونٹ کی پشت پر رکھ کر چلائی جاتی تھی.

زنبوری ہور شترنال ہور پتنال
گھٹا چھائے ہو دلکی ابھال (کذا)

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۲۰).

کہیں کھڑی ہیں سلامی کے واسطے توپیں
کہیں کھڑی ہیں شترنال اور کہیں گھڑنال

(۱۸۷۹ ، عیش (آغا جان) ، د ، ۱۳). گجنال یا ہتھنال ہاتھی کی پشت سے چلائی جاتی تھی، شترنال یا شاہین سے بھی یہی ہتھیار مراد ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۰). [شتر + نال (رک)].

---وار امذ.
اونٹ پر لادنے کا بوجھ ؛ ایک وزن یا پیمانہ جو ساٹھ صاع کے برابر ہے. شترواز : وسق اور وہ ساٹھ صاع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۷). [شتر + ف : وار ـ بوجھ].

شتَرَنجا (فت ش ، سک ت ، فت ر ، غنہ) امث (قدیم).
مختلف غلوں یا اناجوں کو ملا کر بنائی جانے والی ایک قسم کی روٹی ، سترنجا ، ست نجا.

کرسک چین راحت خوشی نیک انگ
کنا کر ہکائی شتر نجا ید رنگ

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۱۱۸).[ف : شطرنجی (رک)کا مورد].

شَتْرُو (فت ش ، سک ت ، و مع) امذ.
دشمن ، مخالف. اِس جک میں کام ہی ہمارا شترو ہے. (۱۹۲۸ ، **بھگوت گیتا اُردو** ، ۱۲۵).

دیس ، سماج سبھی ہیں شترو
کوئی ابھاگی کا نہیں لاگو

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۴۳). [س : شتْرُ शत्रु].

شَتْرُوتا (فت ش ، سک ت ، و مع) امث.
دشمنی ، مخالفت ، عدمِ موافقت. لگن کی سوا میں اور سورج سے جو اُن شتروتا ہو الپ آیو جانا چاہئے. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱۳۹). [س : شتْرُتا शत्रुता].

شَتْرَہ (فت ش ، سک ت ، فت ر) امذ.
(طب) آنکھ کی ایک بیماری جس میں ایک یا دونوں پلکیں سکڑ جاتی ہیں اور بخوبی مل نہیں سکتیں (انگ : Lagophthalmos). کبھی مرض شترہ سر اور پیشانی پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۴۴). [ع].

شُتُرنی (ضم ش ، ت نیز سک ت ، فت ر) صف.
شُتر جیسا رنگ ، بادامی. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شترنی ... پیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [شُتُر (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شُتُری (ضم ش ، ت نیز سک ت). (الف) صف.
۱. اونٹ سے متعلق ؛ مراد : اونٹ پر لادا جانے والا. یکایک آواز شتری فیل نقاروں کی کان میں آئی اور ہاتھی نشان کا نمودار ہوا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۶). شاہی چتر ماہی مراتب شتری زنبورکیں ، اگرنی اور کالی پلٹنیں جلوس میں ساتھ تھیں. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جان کنی ، ۹۶). **۲. اونٹ کے رنگ کا ، ہلکا بھورا ، بادامی.** ان رنگوں کے مرکبات سے شُتری رنگ یا پتھر کا رنگ وغیرہ وغیرہ بنائے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۱۰۱).
(ب) امث. **نقارہ جو اونٹ پر رکھا جاتا ہے.** بڑے نقارے اور شتریاں اونٹوں پر لاد کر ہمراہ لیں اور شہر میں گردش کے لیے داخل ہوئے. (۱۸۷۷ ، تاریخ پنجاب ، ۱۹۸). [شُتُر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَتْم (فت ش ، سک ت) امث.مث.
گالی ، دُشنام ، بدکلامی. تحقیر و استہزاً سبّ و شتم ... کے ساتھ جواب دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۳). اسمٰعیلی شدید سبّ و شتم کا نشانہ بنتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۷). [ع].

شَتَوی (فت ش ، ت) صف.
جاڑے کا ، موسم سرما کا ، زمستانی. جب نقطۂ انقلاب شتوی یعنی برج جدی میں آتا ہے تو آدھی رات ہوتی ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۱). [ع : شتاء (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت].

ـــالنُّوم (ـــ شد ی بفتح ، ضم ا ، ل ، شد ن ، و لین) صف.
ہوئے موسم سرما میں بے حس و حرکت پڑے رہنے والے یا سوئے رہنے والے (جانور). جاڑے کے زمانہ میں چمگادڑ اپنے سراخوں میں رہتی ہیں اور تمام موسم سوتی رہتی ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں ، اس لیے انھیں شتوی النوم (ہیرنیٹنگ کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۲۹). [شتوی + رک : ال (۱) + نوم (رک)].

شَتَّہ (فت ش ، شد ت بفت) صف.
متفرق ، مختلف ؛ پراگندہ. جب دلایل بازی میں کام پڑ جاتا ہے اور ایزاد براہین شتہ پر انحصار کرتے ہیں تو عملی قوتیں رخصت ہو جاتی ہیں. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، نومبر ، ۴۹۷). [ع].

شَتّیٰ (فت ش ، شد ت ، ا شکل ی) صف.
مختلف ، متفرق ؛ پراگندہ. زمانے کا حال علیٰ انحاء شتیٰ ہے ، یہ بات کچھ عقل سلیم اور ذہن مستقیم کے نزدیک استحسان نہیں رکھتی. (۱۸۰۸ ، دربائے لطافت ، ۵۸). ایسا کامل کہ جامع فنون شتیٰ اور مستجمع علوم بے منتہا ہو. (۱۸۳۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۵۸).

خیالاتِ شتّیٰ سے کیا فائدہ
پھر اوس پر بھی مقصد سے انجان ہم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بینظیر ، ۱۰۶). [ع].

شَٹ اَپ (فت ش ، سک ٹ ، فت ا) امذ ؛ رک شٹپ.
(تحقیراً) چپ رہو ، خاموش رہو. صاحب یہ کیا ضابطہ اخلاق ہے ، بس شٹ اپ. ضابطہ اخلاق ہماری پاور ہے. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۵۸). « شٹ اَپ » ، زری کا دل چاہا ، کہے ، مگر وہ فون رکھ کر چُپ چاپ چلی آئی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۸۹). [انگ :].

شَٹاشَٹ (فت ش ، ش) م ف ؛ امث (قدیم).
پے در پے ، جلد جلد ، پے در پے چومنے کی آواز.

شٹاشٹ سب چٹاچٹ سب جھٹاپٹ میں کیا سر سوں
ٹوٹے ہاراں بدھیاں بنگڑیاں کھلی چوٹی سو انچل ڈھل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۱). [شٹ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ تسلسل + شٹ].

شَٹَّر (فت ش ، ٹ) امذ.
۱. جھلملی ، کواڑ ، تختہ. شٹر (Shutter) کواڑ یا تختہ یا ڈھکنے کے مفہوم میں رایج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۷). اس کے قلب کا شٹر بند ہو جاتا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۱۵). **۲. کیمرے کے عدسے کا ڈھکنا.** مناسب موقع پر شٹر دبا دیجیے. (۱۹۷۱ ، فوٹو گرافی ، ۹۷). جدید کیمرا روشنی کا ایک بند ڈبا ہے جس کے اہم جزو یہ ہیں عدسہ ، اپرچر ، شٹر اور روشنی کی حِس رکھنے والا مادہ. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۷۳). [انگ : Shutter].

ـــ گرانا محاورہ نیز ف مر.
کواڑ یا تختے کو گرا کر بند کرنا. ماسٹر اپنی دوکان کا شٹر گرا کر اسے بند کر رہا تھا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۸).

شَٹْرَس (فت ش ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
چھ طرح کے مزے یا ذائقے ؛ (مجازاً) نہایت پُرتکلف اور لذیذ کھانا. جب کوئی مہمان یا مسافر کہیں پہنچا ہے تو اُس کی تعظیم و تواضع کے سامانوں میں کھٹرس بھوجن یا شٹرس بھوجن ضرور کھلایا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۷۹). [س : षटरस (شٹ - چھ - رَس - مزا)].

شَٹَل (فت ش ، ٹ) امذ ؛ امث.
کم فاصلے کے سفر پر چلنے والی ریل یا بس وغیرہ.

دنیا ہے جائے آمد و شد ریلوے کی شکل
پنجاب میل آیا تو بھیے شٹل گیا

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۳). [انگ : Shuttle].

ـــ ٹْرین (ـــ کس خف ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریل جو کم فاصلے کے سفر پر آتی جاتی ہو. دوپہر میں جو شٹل ٹرینیں چلتی ہیں ان میں ڈبوں کی تعداد مسافروں سے بھی زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۷۶ ، مشرق ، کراچی ، ۲۲ جون (ضمیمہ) ، ۱). [انگ : Shuttle Train].

ـــ کاک امذ.
پر لگی ہوئی گیند جو بیڈمنٹن (چڑیا بلے) کے کھیل میں استعمال ہوتی ہے ، چڑیا . شٹل (Shuttle) تنہا استعمال میں نہیں آتا ، البتہ اس کے مرکبات شٹل سروس ، شٹل ٹرین ، اور شٹل کاک اردو میں مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۶۷). کھیلوں کے جو نام یاد آنے گنا دیتا ہوں ... والی بال ، شٹل کاک ، کیرم ، ٹینس ، بلیرڈ وغیرہ. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). [انگ : Shuttle-Cock].

شَٹ (فت ش) امث.
ایک قسم کی خوشبودار اور تلخ مزہ والی گھاس جو چمڑے کی دباغت میں کام آتی ہے. شٹ ... ایک خوشبودار روئیدگی ہے کہ اُس سے کھالوں کو دباغت دیتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۱). [ع : شَٹ].

شَجّ (فت ش ، شد ج) امذ.
زخم ؛ ضرر ؛ اس طرح مارنا کہ چمڑا پھٹ جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : (ش ج ج)].

شُجات (ضم ش) امث ؛ امذ (قدیم).
بہادری ، دلیری.

اپتا میں کہوں نیک مرداں کی بات
دیا تھا خدا نے جنن کو شجات

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۷۱). [شجاعت (رک) کا بگاڑ].

شِجاج (کس ش) امذ ؛ ج.
ایسے زخم جن کی گہرائی صرف گوشت تک ہو اور جن کا اثر ہڈی یا کسی نازک عضو پر نہ ہوا ہو ، بہت سے زخم ، ضربات (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع : شَجّہ - شجّ (رک) کی جمع].

شُجاع (ضم ش). (الف) صف.
بہادر ، دلیر ، جری ، سورما. شجاع اپنے ناموں کا عاشق ہے وو سیم و زر کیا کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

شجاعِ عرب صاحبِ ذوالفقار
بزیرِ خدا شاو دُلدل سوار

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۲۷). اے محمدؐ! بشارت ہو کہ کسی نبی کو کوئی ایسا علم عطا نہیں کیا گیا جو تم کو نہیں بتا دیا گیا ، تم سب پیغمبروں سے زیادہ شجاع بنائے گئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۸). (ب) امذ. ۱. **ایک قسم کا بڑا سانپ جو سوار اور پیادہ پر حملہ کرتا ہے اور اپنی دُم پر کھڑا ہو جاتا ہے.** اب نام سانپوں کے جس قدر یاد آتے ہیں حوالۂ قلم کئے جاتے ہیں ... ثعبان ، شجاع ، ارزب ... طبق. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۴). ۲. **ستاروں کے ایک جھرمٹ کا نام جو نصف جنوب میں واقع ہے اور سانپ کی شکل کا ہے.** آٹھواں شجاع وہ بڑے سانپ کی صورت ہے اور پچیس ستارہ اس صورت میں داخل ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۸). سرطان کو شجاع یا حیّہ اور سنبلہ کے ایک حصہ کے ساتھ بیک وقت ایک جھرمٹ کی صورت دی جاتی ہے (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). [ع : شجاع (تینوں حرکتوں سے)].

شُجاعانَہ (ضم ش ، فت ن) صف.
بہادرانہ ، دلیرانہ ، جرأتمندانہ. اپنے موجودہ رتبہ پر شجاعانہ جنگ آزمائیوں ہی سے پہونچا تھا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۲۸). ہمارا دور شاید تاریخ کا سب سے شجاعانہ اور ولولہ انگیز دور ہے. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۵۰). [شجاع (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

شُجاعَت (ضم نیز فت ش ، ع) امث.
دلیری ، بہادری ، مردانگی.

دیوے زیب ذاتی صلابت تجے
سہاتی ہے نامی شجاعت تجے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۴).

زبانی ہے شجاعت ان سبھوں کی
اسیر اس جگ کے ہیں سب شیر قالی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰).

لڑنے میں آگئی جو شجاعت کی ان کو لہر
لاکھوں سے ایک وار میں یہ چھین لیں گے نہر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۶). عین اس وقت جب ... سپاہی شجاعت کے فخر و غرور سے پیشانیوں پر بل ڈالے ہوئے دشمنوں کے مقابلہ میں ہوتے لیکن خود سپہ سالار کی پیشانی زمین نیاز پر ہوتی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۶۲). حکم آیا کہ کچھ لوگ محاذوں پر دشمن کے آگے داد شجاعت دینے کے لئے نکل کھڑے ہوں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۵۸). [ع : (ش ج ع)].

ـــ پَناہ (ـــ فت پ) صف.
شجاعت اور دلیری کا علمبردار ، بہادر اور بہادروں کا قدردان .

فصل سیوم سو موجودات عاشقاں ہور شوربدگاں ہور شجاعت پناہ ہور لشکریاں دلاوراں ہے۔ (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، ۳۸)۔ [شجاعت + پناہ (رک)]۔

---کا دھنی صف۔
نہایت بہادر ، سورما۔

غل تھا کہ شجاعت کا دھنی کہتے ہیں اس کو
تلوار بہ ہے تیغ زنی کہتے ہیں اس کو

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲) . بعض دلیر جو شجاعت کے دھنی ، جرأت کے قدردان تھے وہ شہنشاہ کے شریک ہوئے . (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۲۳۳)۔

---کیش (---ی مج) صف۔
طبعاً بہادر ، مزاجاً دلیر۔

شجاعت کیش عمدے بھی تھے اور رانے زن ایسے
لجاویں پنجۂ بد بل سوں سو رستم سار کے بل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۳)۔ [شجاعت + کیش (رک)]۔

---گھر کی کنیز ہے فقرہ۔
بہادری اور جرأت میراث میں ہے ، خاندانی بہادر ہے (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---مآب (---فت م) صف۔
رک : شجاعت پناہ ، مرکزِ شجاعت۔

کہ تھا مجھ پدر سو شجاعت مآب
قدیم یک سلحدار جمع رکاب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰)۔ [شجاعت + مآب (رک)]۔

شَجَر (فت ش ، ج) امذ۔
۱. درخت ، پیڑ ، روکھ۔

عشق ناگر کیا زمیں دل کا
سٹوں انجھو کہ ہوئے شجر دربار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۹)۔

دوجگ کر ہوئیں کاغذ ہوئیں دریا مداد
قلم سب شجر ہوویں تو بھی زیاد

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵)۔

گھٹ کے یوں خواہشِ دل شام و سحر بڑھتی ہے
جس طرح ہو کے قلم شاخِ شجر بڑھتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۷)۔

ہے نقش بدیوار ملک ہے کہ بشر ہے
آئینۂ حیرت ہے شجر ہے کہ حجر ہے

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۳۸)۔

تیز سورج میں چلے آتے ہیں، میری جانب
دوستوں نے مجھے صحرا کا شجر جانا ہے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۹۱) . **۲. (تصوف) وجود ظاہری یعنی جسم ظاہر کو کہتے ہیں جو اربع عناصر سے مرکب ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۱)۔ [ع]۔

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث۔
درخت لگانا۔ گویا زمین پر ایک ہی وقت میں باغبانی ، شجربندی اور حکمی زراعت بھی کی جا سکتی ہے اور جنگلی سوٗر ، ہرن اور خرگوش بھی پالے جا سکتے ہیں. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی ، ۱۲۹)۔ [شجر + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَہار کس اضا(---فت ب) امذ۔
بہار کا درخت ؛ (مجازاً) پھولوں سے سجایا ہوا وہ مصنوعی درخت جو اہل یورپ آمد بہار کے موقع پر تیار کرتے ہیں. یورپ میں شجر بہار یا بیسا کھی (May-Pole) یہ ایک بانس یا بلی ہوتی ہے جسے یوم بہار پر یعنی مئی کی پہلی تاریخ کو پھولوں سے سجا کر اس کے گرد رقص کیا جاتا ہے . (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۴۳)۔ [شجر + بہار (رک)]۔

---پیدا ہونا محاورہ۔
درخت اُگنا۔

دفن ہے جس جا پہ کشتہ سرد مہری کا تری
بیشتر ہوتا ہے پیدا واں شجر کافور کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۱)۔

---ثَمَرْدار کس صف(---فت ث ، م ، سک ر) امذ۔
پھلدار درخت۔ اپنی تمام عظمتوں کے باوجود وہ شجر ثمردار کی طرح ہر طالب ثمر کے سامنے جھک جاتے تھے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ اکتوبر ، ۱۱)۔ [شجر + ثمر (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---حَیات کس اضا(---فت ح) امذ۔
زندگی کا درخت ، جنت کا وہ درخت جس کے پاس جانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو منع کیا تھا۔ توریت میں جس شجرحیات کا ذکر ہے اسی کو شجر علم بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۶۲)۔ [شجر + حیات (رک)]۔

---خُلْد کس اضا(---ضم خ ، سک ل) امذ۔
ہمیشگی یا جنت کا درخت ، رک : شجرحیات۔ شیطان نے کسی طرح حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجر خلد بتلا دوں. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر ، مولانا نعیم مراد آبادی ، ۱۲)۔ [شجر + خُلد (رک)]۔

---دار امذ۔
وہ نگینہ جس میں پیڑ سے بنے ہوئے ہوں ، سنگ شجر (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شجر + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---زار امذ۔
درختوں کا جھنڈ ؛ وہ جگہ جہاں درختوں کی بہتات ہو . ان کا خیال تھا کہ ایسے کسی شجرزار کی ٹہنی توڑنے والے کی یا تو اچانک موت واقع ہو جاتی ہے یا اس کے کسی عضو میں نقص آ جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۲۷)۔ [شجر + زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---زقّوم کس اضا(---فت ز ، شد نیز خف ق ، و مع) امذ.
تھوہڑ کا درخت.

کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوق ورنہ
شجرِ زقومِ دوزخ میں بھی خشک دود ہوتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۸). [شجر + زقوم (رک)].

---سایہ دار کس صف(---فت ی) امذ.
چھاؤں والا درخت ، (مجازاً) مشفق و مہربان ہستی.

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۴). پیر حسام الدین راشدی ایک شجر سایہ دار تھے . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل ، ۱۴) . [شجر + سایہ (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---طُور کس اضا(---و مع) امذ.
وادیِ ایمن میں کوہِ طور کا درخت جس پر حضرت موسیٰؑ نے تجلّیِ الٰہی دیکھی تھی.

شجرِ طور کا جوں وادیٔ ایمن میں ہو نور
شمع ابرک کے کنول میں ہے دکھاتی عالم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

شجرِ طور کی مانند منوّر ہر نخل
ملگیا کیا کہیں اس دشت سے دشتِ ایمن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۷). [شجر + طُور (رک)].

---کاری امث.
درخت لگانا ، درخت لگانے کا کام. شجر کاری کی اور ہمیشہ رہنے والے آثار چھوڑے. (۱۹۶۹ ، اندلس ، تاریخ و ادب ، ۵۰).

آج تک شاخِ تمنا کبھی پُھولی نہ پَھلی
کچھ کسر رَہ گئی مالی سے شجر کاری میں

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۸۹). [شجر + ف : کار ، کاشتن - بونا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کافور کس اضا(---و مع) امذ.
ریحان الکافور ... اسے کافور بہودی بھی کہتے ہیں ، گیلانی کہتا ہے کہ سوسن یہی ہے ، یہ ایک روئیدگی ہے جس کی ماہیت میں اختلاف ہے (۱) بعض کہتے ہیں کہ اس کی شکل خیری جیسی ہوتی ہے اور پھول بھی خیری کے پھول کی طرح معلوم ہوتا ہے ، پتا جنگلی کاسنی کے پتے کی طرح اور چھوٹا ہوتا ہے ، (۲) بعض کہتے ہیں کہ اس کے پتے انار کے پتوں کی طرح مگر ان سے کچھ چھوٹے اور پھول سفیدی مائل نیلا ہوتا ہے ، اس کے تمام اجزا کو ملنے سے کافور کی سی خوشبو آتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۳۶). [شجر + کافور (رک)].

---مَرجان کس اضا(---فت م ، سک ر) امذ.
مونگے کا درخت (کہا جاتا ہے کہ مونگا سمندر میں نباتات کی مانند اُگتا ہے لیکن جب اسے پانی سے باہر لاتے ہیں تو وہ پتھر بن جاتا ہے اور کبھی دیمک لگی ہوئی لکڑی کی طرح ہو جاتا ہے). یہاں وہ ایک چپٹے پتھر پر تین قسم کے پودے اور ان کے برابر ایک ٹہنی شجر مرجان کی رکھ دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۶۱). [شجر + مرجان (رک)].

---مَمْنُوع کس صف(---فت م ، سک م ، و مع) امذ.
رک : شجر ممنوعہ. اس لئے ایسی کھلی ہوئی روشنی میں مردوں کیلئے ناممکن تھا کہ وہ تمام ثمرات ترق کو صرف اپنے ہی لئے مخصوص رکھتے اور عورتوں کو اس شجر ممنوع تک پہونچنے سے زیادہ عرصہ تک باز رکھ سکتے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۲۲۴). انگریزی الفاظ مسلمانوں کے لیے شجر ممنوع تھے. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۱ : ۳۰۶). [شجر + ممنوع (رک)].

---مَمْنُوعَہ کس صف(---فت م ، سک م ، و مع ، فت ع) امذ.
۱. بہشت کا وہ درخت جس کے قریب جانے سے حضرت آدم علیہ السلام کو منع کیا گیا. اگر آپ نے اس شجرِ ممنوعہ کو کھایا تو آپ ظالموں میں داخل ہو جائیں گے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۴۴). حوا کی ترغیب پر جنّت میں آدم کو شجر ممنوعہ کھانے کا لمحہ فکر پیدا ہوا ، اور کھانا ہی پڑا تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۲۶). **۲. (مجازاً) وہ چیز یا کام جس سے روک دیا گیا ہو یا منع کیا گیا ہو.** چونکہ استادوں کا کلام ان سے خالی ہے اس لئے ہمارے لئے بھی وہ شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتے ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۳۰۵). محبت ایک طرح سے گویا شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۷). [شجر ممنوع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---نامَہ (---فت م) امذ.
وہ کاغذ جس پر پیر عموماً پیری مریدی کا سلسلہ لکھ کر دیتے ہیں (جامع اللغات). [شجر + نامہ (رک)].

---و حَجَر (---و مع ، فت ح ، ج) امذ.
درخت اور پتھر ، مراد ، نباتات و جمادات. جب اُن کی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور ہر شجر و حجر اُن کے لیے روتا ہے کہ نعمت عظمیٰ ہم سے اٹھ گئی . (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۷۹). دیکھتا ہوں کہ شجر و حجر آپ کو سجدہ کرتے ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۸). یہ ایسے زمانے کی بات ہے جب آدمی کی برادری میں دوسری مخلوقات بھی شامل تھیں گل ، پھول ، شجر و حجر اور چرند و پرند. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۹). [شجر + و (حرف عطف) + حَجَر (رک)].

شَجْر (فت ش ، سک ج) امذ.
ٹھوڑی ، جبڑوں کے درمیان کا حصہ. شجْر دونوں جبڑوں کے درمیانی خلا کو کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸). [ع].

شَجَرَہ (فت ش ، سک ج نیز فت ، فت ر) امذ.
۱. درخت ، شجر ، پیڑ ، ایک درخت. وہ آپ کے شجرۂ پرستش کا گلِ نورس ہے. (۱۸۸۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۴).

حلۂ نور بنے شجرۂ طوبیٰ کے ورق
ہوئی آراستہ زیور سے ہر اک حورالعین

(۱۸۸۱ ، اسیر (میر مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹).

۲. (i) **نقشہ یا تحریر جس میں کسی خاندان کے سب سے بزرگ شخص اور اس کی اولاد کا ترتیب وار نام اور بعض اوقات مختصر حالات بھی درج ہوں ، نسب نامہ جو عموماً درخت کی شکل میں بھی بنایا جاتا ہے۔**

یار نے زلف کی سیلی جو گلے میں ڈالی
سرو قد سے شجرہ مانگنے آزاد آیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸). نانیھال اور دادیھال دونوں خاندانوں کے شجرے اور نسب نامے ... حضرت کے پاس محفوظ تھے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۳). یہی نہیں ان سب کا گروپ فوٹو فریم شدہ اور شجرہ بھی ملے گا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۰). (ii) **وہ تحریر جس میں کسی سلسلۂ طریقت کے مشائخ کے نام سلسلہ وار درج ہوں (عموماً ہر مرید کو بیعت ہونے کے بعد دیا جاتا ہے تاکہ بیعت ہونے والا پورے سلسلہ کے بزرگوں سے واقف ہو جائے).** ہم تمہارے لڑکے کو اپنے استاد میاں شیخ عزیزاللہ صاحب کی طرف سے بھی کلاہ اور شجرہ دیتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۲۴). مغرب کے بعد مستورات کی بیعت اور پھر مردوں کی بیعت کا سلسلہ جاری رہا شجرے ختم ہو گئے اگرچہ زائد مقدار میں آئے تھے. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۹) (iii) **(عروض) وہ نقشہ جس میں رباعی کے بارہ بارہ اور ان میں علیحدہ علیحدہ مفعول کو ایک کی بیخ اور مفعولن کو دوسرے کی جڑ قائم کر کے باقی فروع کو شاخوں کی مثل لکھ کر درخت کی شکل بناتے ہیں.**

نظر آتا ہے مجکو غیرتِ شمشاد کیوں شجرہ
رباعی میں مگر موزوں ترے قامت کا مضموں ہے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۲). عروضیوں نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈ نکالے ... ان سب کے دو شجرے بنائے اور ہر شجرے میں بارہ وزن ٹھہرائے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۱۲۸). ۳. **نقشہ جو کسی معیّن پیمانے کے مطابق نہ بنایا گیا ہوا لیکن ہر قطعۂ زمین جس کا اندراج خسرے میں ہوتا ہے اس میں مل جاتا ہے ، نقشۂ کشت وار جس کو شجرہ کہتے ہیں (پٹواری کی کتاب).** صاحب کلکٹر نے پٹواریوں پر واجب و لازم کر دیا تھا کہ ہندی یا اُردو کے صرف و نحو کا قاعدہ اور پیمائش سیکھیں اور اپنے اپنے گانو کا شجرہ بناویں. (۱۸۵۰ ، کوائفِ تعلیم ، ۱۱۶) . دو چار دن میرا کام اور رجحان دیکھ کر مجھ سے اصل شجروں کے خطوط ملوانے لگے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷) [شجر + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---ۂ اِنسان کس اضا(---کس ا ، سک ن) امذ.
انسان کامل ، جامع حقایق ، منتشر الدقایق (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شجرہ + انسان (رک)].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
شجرہ بنانا ، ابتدا و ترقی کا کھوج نکالنا ، سلسلہ بندی. اس کا جریدہ فلالوجی کے اصولوں پر زبانوں کی شجرہ بندی اور نشو و نما کو جانچ رہا تھا. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۲۳). [شجرہ + بندی (رک)].

---ۂ حَقِیقَت کس اضا(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
سچائی کا درخت یا اصل و اساس. باب نے اپنے آپ کو «شجرۂ حقیقت» بھی قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۵). [شجرہ + حقیقت (رک)].

---ۂ خَبِیثَہ کس اضا(---فت خ ، ی مع ، فت ث) امث.
برائیوں کی جڑ و بنیاد ؛ (مجازاً) شیطان. ان کے مقابلے میں کلمۂ خبیثہ ہے شجرۂ خبیثہ کی طرح جسے قرار نہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۲). [شجرہ + خبیثہ (رک)].

---ۂ طُور کس اضا(---و مع) امث.
رک : شجرِ طور یا نخلِ طور جو اُردو میں زیادہ مستعمل ہے.

اللہ اللہ وہ تنویر ہے شاخوں سے عیاں
شجرۂ طور کا ایک ایک شجر پر ہے گماں

(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض ، ۱۳). [شجرہ + طور (رک)].

---ۂ طَیِّبَہ کس صف(---فت ط ، شد ی بکس ، فت ب) امذ.
پاکیزہ درخت ؛ (کنایۃً) نسلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. اپنے نحیف و نزار کندھوں پر پانی ڈھو ڈھو کر علومِ نبوت کے شجرۂ طیّبہ کی آبیاری کر رہے ہوں. (۱۹۷۳ ، بینات ، کراچی ، مارچ ، ۹). [شجرہ + طیّب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---قُلّا / کُلاہ (---ضم ق ، شد ل / ضم ک) امذ.
۱. **شجرہ اور کلاہ جو پیر تبرکاً اپنے مریدوں کو دیتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(مجازاً) چیز بست ، بوریا بدھنا ، گھر کا سازو سامان** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). [شجرہ + قُلّا / کلاہ (رک)].

---قُلّا اُٹھانا محاورہ.
بستر اور سامان باندھ کر کہیں چلنے کی تیاری کرنا ، بوریا بستر باندھنا (فرہنگ آصفیہ).

---کَش (---فت ک) صف.
شجرہ لکھنے والا ، شجرہ بنانے والا.

بندوبستی بھی ہیں دیہات میں سرگرمِ نشاط
جھنڈیاں شجرہ کشوں کی ہیں علمدارِ بسنت

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، مئی ، ۵۹). [شجرہ + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، بنانا].

---ۂ مَرْیَم کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ی) امث.
ایک گھاس جس کی جڑ انگلی کی طرح ہوتی ہے اور بہت زیادہ خوشبودار ہوتی ہے ، بخور مریم ، حضرت مریم کا پنجہ ، ہاتھا جوڑی. شجرۂ مریم :- اس کو بخورِ مریم بھی کہتے ہیں ... زکام بارد اور نزول ما کو نافع ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸). [شجرہ + مریم (عَلَم)].

---مِلانا ف مر.
اپنے نسب نامے کا کسی دوسرے نسب نامے سے پیوند لگانا ، اپنے خاندان کو کسی اعلیٰ خاندان سے جوڑنا یا

نسبت دینا . ایک بات اور دیکھیے تیمور لنگ ہی سے شجرہ ملائیے گا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۵۲).

---مَلعُونَہ کس صف(---فت م ، سک ل ، و مع ، فت ن)امذ.
لعنت کیا ہوا شجرہ ، جھوٹا شجرہ.

سرو قد اس نوجوان کا بس ہے مجھ آزاد کو
شجرۂ ملعونہ مانگوں زاہدا کس پیر سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۱).[شجرہ + ملعون (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---نَسَب کس اضا(---فت ن ، س) امذ.
نسل اور خاندان کی اولاد کی ترتیب ، سلسلۂ خاندان ، اولاد در اولاد پیڑھیوں کی تفصیل ، اصل و فروع. وہ اپنے باپ کی طرف سے حسینی سید ہیں ان کا سلسلۂ نسب ۳۶ واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے ... شجرۂ نسب مندرجہ خطباتِ احمدیہ سے پایا جاتا ہے.(۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۶). شجرۂ نسب سے پتا چل سکتا ہے کہ اُردو کس اصل کی زبان ہے . (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۵) . [شجرہ + نسب (رک)].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
رک : شجرہ کش. منشی محمود علی صاحب کے والد ... شجرہ نویس تھے . (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷). [شجرہ + ف : نویس ، نوشتن - لکھنا].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
شجرہ لکھنے کا عمل ، شجرہ لکھنا. چونکہ ان کے گھر آنا جانا تھا اس لیے رفتہ رفتہ مجھے شجرہ نویسی سے دلچسپی ہو گئی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷). [شجرہ نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و کُلَہ (---و مج ، ضم ک ، فت ل) امذ.
پیروں کے ناموں کا سلسلہ اور پیر کی ٹوپی جو تبرکاً کسی مریدِ خاص یا سجادہ نشین کو دی جائے (فرہنگ آصفیہ). [شجرہ + و (حرفِ عطف) + کلہ (رک)].

شَجَرْیے (فت ش ، ج ، سک ر) امذ.
وہ ریشے جو انگیزوں کو عصبانیے تک لے جاتے ہیں (نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰). [شجریہ (رک) کی جمع].

شَجْرے ملانا ف مر.
درختوں ، کھیتوں وغیرہ کے نقشے بنانا. رفتہ رفتہ مجھے پنسال لکھنا ، شجرے ملانا اور آبپاشی و آبِ ضائع کا اندراج آ گیا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۷۷).

شَجَرِینَہ (فت ش ، ج ، ی مع ، فت ن) امذ.
شاخ. خلیات کے مجموعے اور ایسے عصبانیے موجود ہوتے ہیں جو دوسرے شجرینوں سے تعلق پیدا کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عابلہ اے کانیو ڈرمیٹا ، ۱۱). [شجر + ینہ ، لاحقۂ صفت].

شَجَرْیَہ (فت ش ، ج ، سک ر ، فت ی) صف.
شجر یا درخت سے منسوب. دوسرے ابھار جو عموماً چھوٹے متعدد اور زیادہ شاخدار ہوتے ہیں شجریے کہلاتے ہیں جس میں خلیہ کو تحریک پہنچتی ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۱۱۷). [شجر + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

شَجْرِیَہ (فت ش ، سک ج ، کس ر ، فت ی) امذ.
وسط زبان اور وسط تالو سے نکلنے والے حروف. بعض شجریہ ہیں جو وسط زبان اور وسط تالو سے نکلتے ہیں جیسے ج ، چ ، ش اور یائے ساکن غیر مدہ.(۱۹۷۷ ، بنیادی اسالیبِ بیان ، ۸۲). [شجر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَجَن (فت ش ، ج) امذ.
غم و رنج.

آغاز کباب و گزک و بوس و کنار
انجامِ دل آشوبی و اندوہ و شجن

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۲۲). [ع].

شَجْنَہ (فت ش ، سک ج ، فت ن) امذ ؛ امث.
شعبہ ، شاخ ؛ (مجازاً) مشتق. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ رحم شجنہ ہے رحمن سے یعنی مشتق ہے رحمن کے اسم سے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۲۹). [ع].

شَجِیر (فت ش ، ی مع) امذ.
۱. **گھنی جھاڑی .** پھول دار اور زیبائشی اشجار ، دیدہ زیب شجیرات اور دوسرے دائمی پودے ، عام طور سے بیج سے پیدا کئے جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۱۵ فروری ، ۱۱).
۲. **پیڑوں کے جھرمٹ والی زمین** (فرہنگ عامرہ ؛ اسٹین گاس).[ع].

شَجِیع (فت ش ، ی مع) صف.
دلاور ، دلیر ، بہادر.

بانبیٔ رزمین کے میدان میں
کون ہے تجھ سا دلاور اور شجیع

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۴). وہ بڑا شجیع اور نہایت ہی رحم دل تھا. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۴۰).

مردانگی میں کوئی مقابل مرا نہیں
میں شیر ہوں شجیع و حریفِ نبرد ہوں

(۱۹۵۷ ، دربن دربن ، ۱۲۰). [ع].

شُحّ (ضم ش ، تراکیب میں شد ح) صف.
بخل ، کنجوسی ، سخاوت کی ضد ؛ حرص و ہوس. اور شح سے ڈرو کہا واسطے کہ شح تمہارے آگے کے لوگوں کو ہلاک کیا شح نے ان کو خون بہنے پر اور حرام کو حرام جانے پر لایا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰۳). شح یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۳۵). نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ. شُح سے بچو ، شح یعنی حرص سے بچو ، بخل خود غرضی اور استحصال بھی اس میں شامل ہیں. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۶۰۶). [ع].

---ِ نفس کس اضا(---فت ن ، سک ف) صف.
بخل ، کنجوسی . ایک بادشاہ کے شحِ نفس کا یہ حال ہے . (۱۹۵۶ ، مقالات احسانی ، ۱۳۸). [شح + نفس (رک)].

شَحامت (فت ش ، م) امث.
موٹاپا ، موٹاپن ، موٹا ہونا ؛ موٹائی ، فربہی (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ عامرہ). [ع].

شُحرُور (ضم مع ش ، سک ح ، و مع) امث.
چڑیا سے بڑا ایک پرندہ سیاہ رنگ اور خوش آواز. بھانت بھانت کی چڑیاں بیٹھی گا رہی ہیں مثلاً بلبلیں ، فاختائیں ، شحروریں ، قمریاں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۵). [غ].

شَحْم (فت مع ش ، سک ح) امذ.
۱. چربی.

سہرے لحم سے مرتضیٰ کا ہے لحم
سہرے شحم سے مرتضیٰ کا ہے شحم

(۱۸۳۳ ، مثنوی ناسخ ، ۳۰). **۲. گودا ، مغز.** بچوں میں ... شحم یعنی مغز پیدا ہو جائے تو ان کی بارآوری کے زمانہ میں ان کو کوئی مرض لاحق نہ ہوگا. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۹۸). [ع].

---ُ النَّخل (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک خ) امذ.
کھجور کے درخت کا گودا جو کھانے میں آتا ہے ، جمار. اس کا جمارہ یعنی شحم النخل جس سے مغز میانہ درخت مراد ہے کم اور زرد ہو چلا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۵۰). [شحم + رک : ال (۱) + نخل (رک)].

---ِ حَنظَل کس اضا(---فت ح ، سک ن ، فت ظ) امذ.
اندرائن کے پھل کا گودا جو بلغم کے اخراج کے لیے بالعموم بطور مسہل استعمال کیا جاتا ہے . شحمِ حنظل ... کوفتہ بیختہ کر کے سلایہ کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۵).

گر فسانہ مری شیریں سخنی کا چھڑ جائے
شحمِ حنظل مگسِ شہد کا بن جائے لعاب

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۲۸۷). [شحم + حنظل (رک)].

شَحْمی (فت مع ش ، سک ح) صف.
منسوب بہ شحم ، چربی کا یا چربی سے متعلق ، چربیلا ، موٹا تازہ. یہ سہین جھلی شحمی و لحمی (لپڈ اور پروٹین) مادوں سے مل کر بنتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۸). [شحم + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَحْمِیات (فت ش ، سک ح ، کس م) امذ ؛ ج.
رک : شحمیہ جس کی یہ جمع ہے. پروٹینز کاربوہائیڈریٹس اور شحمیات •نامیاتی• مرکبات میں شامل ہیں جو طبعی حالت میں صرف پودوں اور جانوروں کے اجسام اور ان کے پس ماندہ حصوں میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۷). [ع].

شَحْمِیَّہ (فت ش ، سک ح ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
چربیلا ، موٹا ، تازہ. جب کبھی سمانت اور فربہی کے آثار کا مظاہرہ شروع ہوگا تو انساج شحمیہ غیر معمولی طور پر نشو و نما پانے لگتی ہیں. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ۱۰۰). [شحمی + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَحْنا (فت ش ، سک ح) امذ.
نفرت ، دشمنی ؛ (مجازاً) لوہے کا ہتھیار. عمود اور ... شحنا اور سیلا ... دونوں طرف سے ایسے چلتے ہیں کہ گویا بجلی اور مینہ برستا ہے. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۹۹). [ع : شحناء].

شِحْنَگی (کس نیز فت ش ، سک ح ، فت ن) امث.
شحنہ (رک) کا کام یا عہدہ. مجکو مقبروں کی شحنگی عنایت ہو . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۰). جب سلطان کو طغرل کی تلاش میں آگے جانا پڑا تو اس نے وہاں کی شحنگی پر اس کو مقرر کیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق ، مقدمہ) ، ۲). [شحنہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شِحْنَہ (کس نیز فت ش ، سک ح ، فت ن) امذ.
۱. شہر کا محافظ (حکومت یا حاکم کی طرف سے) ، کوتوال . شحنہ نے تو رشوت کھائی تھی جو یہ کہتے تھے سو کرتا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۵). اگر تیرے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہیں ہوا تو شحنہ اور کوتوال سے کیوں ڈرتا ہے پاک رہ بےباک رہ. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۷۶).

جس رستے سے شحنہ آئے وہ رستہ ہی کیوں رکھو
بیٹھ کے اندر چن لو رندو دروازہ میخانے کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵). اس ... رقص و سرود کی محفل میں کیا شحنہ اور کیا محتسب دونوں کی زبان گنگ تھی. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۳۰۱). **۲. نگہبان ، محافظ ، چوکیدار ، پاسبان ، پولیس.**

نگہبان ہر برج اوپر رکھیا
ہر یک برج پر شحنہ دسرا دیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲).

شحنہ کہتا ہے یہ شب کو کہ خبردار رہو
سو کے غفلت سے نہ کھو وقت کو ہشیار رہو

(۱۸۲۳ ، دیوان شاداں ، ۱ : ۷۲). **۳. سرائے کا ناظمِ اعلیٰ.** ہر سرا میں ایک شحنہ اور کئی چوکیدار مقرر تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۰). سرائے کے ناظمِ اعلیٰ کو شحنہ کہا جاتا تھا ان سراؤں کے اخراجات کی کفالت کے لیے ملحقہ دیہات کی آمدنی الگ کر دی جاتی تھی. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۵۱). **۴. محافظ جو کھیت کی حفاظت کرتا ہے** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). **۵. ایک راگ کا نام جس کے موجد خسرو بتائے جاتے ہیں** . خسرو کا نام کئی راگوں کی ایجاد کے سلسلہ میں بھی لیا جاتا ہے مثلاً سرپردہ ... شحنہ اور بسیط وغیرہ. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۶۲). [ع].

---ٔ پیل کس اضا(---ی مع) امذ.
ہاتھیوں کی نگہبانی کرنے والا عہدہ دار. بعض فوجی عہدہ داروں کے نام یہ ہیں ... شحنۂ پیل ... آخر بک. (۱۹۵۹ ، برنی ۔ سید حسن ، مقالات ، ۲۲۸). [شحنہ + پیل (رک)].

---چھپا پیال میں ، کَون کہہ کر / کے بَیری ہو کہاوت.
کوتوال پیال میں چھپا ہے کون کہہ کے دشمنی مول لے (اشارے ہے ، اپنا پہلو بچاتے ہوئے یا محض حماقت سے راز فاش کرنا) (جامع الامثال).

---دَہْر کس اضا(---فت مج د ، سک ہ) امذ.
(کنایۃً) **دنیا**. دیکھیں کون سستا چھوٹتا ہے ، کس کی دکان تن شحنۂ دہر لوٹتا ہے ، کس نے نیزے کی سنان پر سینہ تانا ، کس نے لوہا مانا ، باڑہیے تلواروں پر باڑہیں رکھ رہے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۱). [شحنہ + دہر (رک)].

---رے شُحْنَہ مُجھے تیرے گانْو رَہنا اُونٹ بلیاں لے گئیں تو ہاں جی ہاں جی کَہنا کہاوت.
جس کے دباؤ میں رہتا ہو اس کی سی کہنا ، جس کے زیر اثر یا ماتحت ہو اس کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری ہے. یہ نہیں جانتے کہ وقت پر گدھے کو باپ بناتے ہیں اپنا ہاتھ دبا ہوا ہے ، شحنہ رے شحنہ مجھے تیرے گاؤں رہنا ، اونٹ بلیاں لے گئیں تو ہاں جی ہاں جی کہنا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۶۵).

---شَب کس اضا(---فت ش) امذ.
چوکیدار ، نقب زن ؛ عاشق ؛ قیدی (ماخوذ : علمی اردو لغت) . [شحنہ + شب (رک)].

---عَدْل کس اضا(---فت ع ، سک د) امذ.
۱. **کوتوال**. شحنۂ عدل ضبطِ احوال رعیت میں اہتمام نہ کرے تو یہ فتنۂ دہر ... بنیاد عالم کو برباد کر ڈالے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۱).
شحنۂ عدل کا وہ خوف ہے بازاروں میں
نہیں ممکن کہ جو برتن سے بھی کھڑکے برتن
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۸). ۲. **بادشاہ** (علمی اردو لغت) . [شحنہ + عدل (رک)].

---مَنڈی کس اضا(---فت م ، سک ن) امذ.
بازار کا چودھری. منڈی کے نرخ اور دوسرے حالات کی کیفیت شحنۂ منڈی خود بھیجتا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، معین الحق ، ۳۵۲). [شحنہ + منڈی (رک)].

---نَجَف کس اضا(---فت ن ، ج) امذ.
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ.
جو ہے مرا امیر عرب شحنۂ نجف
ضرغامِ دیں معینِ رسولان ماسلف
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۶۹). [شحنہ + نجف (عَلَم)].

---نَفَر کس اضا(---فت ن ، ف) امذ.
اونٹوں کی نگہبانی کرنے والا عہدہ‌دار (ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۲). [شحنہ + نفر (رک)].

شُحُوب (ضم ش ، و مع) امذ.
مرض یا سفر یا بھوک وغیرہ کی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا. چہرے کی کبودی ، شحوب ، پیشانی اور سر پر ٹھنڈا پسینہ. (۱۹۳۶ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۱). [ع : (ش ح ب)].

شُحُوم (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
شحم (رک) کی جمع. فصل اول ادویۂ نباتیہ ، فصل دوم لحوم اور شحوم. (۱۹۸۸ ، خدا بخش لائبریری جرنل ، ۴۵ ، ۱ : ۱۲۸). [ع].

شَحِیح (فت ش ، ی مع) صف.
نہایت بخیل ، کنجوس ، حریص ، خسیس. ایسے لوگ شحیح ہوتے ہیں یعنی بخیل سے بھی بدتر. (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین، ۳: ۲۱۴). [ع : (ش ح ح)].

شَحِیم (فت ش ، ی مع) صف.
موٹا ، فربہ (عموماً لحیم کے ساتھ مستعمل ، چربیلا ، چربی والا ، موٹا تازہ). میاں آزاد نے ان پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ ایک شحیم آدمی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۵). دوپہر کے وقت بھی « صاحب » جلسہ گہ میں داخل ہوتے ہیں. لحیم شحیم ، گراں ڈیل ، رنگ سرخ و سفید ، وضع و صورت میں بالکل انگریز ہیں. (۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۰۸).
جی رہے ہیں ترے سہارے پر
سوز ہے سایہ ہو کہ فیل شحیم
(۱۹۸۷ ، شب چراغ ، ۱۶). [ع : (ش ح م)].

شَخ (فت ش) صف.
۱. **مضبوط ، پہاڑ کی چوٹی ؛ شاخ کا مخفف** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) ۲. **(قدیم) سخت ، منجمد**.
ہوا سردی تھے سارا ڈونگر او شخ
جو مکھ میں کا پانی بندیا او بھی یخ
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۷۶۲). [ف].

شَخْص (فت ش ، سک خ) امذ.
۱.(أ) **جسم (جو دکھائی دے) ، بدنِ انسان**.
مطہر شخص میں سبحان آ ہے
منور روح میں رحمان آ ہے
(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (مومن) ، ۱۵۴).
کر پارہ پارہ آئینۂ نظر
جھگڑا ہی شخص و عکس کا پھر درمیان نہ ہو
(۱۹۳۸ ، بستان تجلیات ، ۸۴). (اا) **وجود**.
نہ واجب ہی کہا جاوے نہ صادق ممتنع اس پر
کیا تشخیص کچھ ہم نے نہ ہرگز شخصِ امکاں کو
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۶۴).
بیچارہ ہوں پر اک فعل ہے مہمل میرا
ہیمۂ باویہ ہے شخصِ معطّل میرا
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۴). ۲.(أ) **آدمی ، بشر**.
کوئی سورۂ یٰسین پڑھ بخش دے
خدا ان دونوں شخص کوں بخش دے
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳).
واقف ہیں ہم کہ حضرتِ غم ایسے شخص ہیں
اور پھر ہم ان کے یار ہیں ہم ایسے شخص ہیں
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۷۷) . واقعی یہ شخص شیر ہے ،

فرق اس قدر ہے کہ اس وقت شیر اصلی ہو گا اور اب شیر کی تصویر رہ گیا ہے. (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۳۸). (ii) **فرد ، متنفس ، ایک آدمی ، اسی طرح دو چار چھ وغیرہ (جہاں شمار مقصود ہو اور کوئی خاص آدمی ذہن میں نہ ہو)**. عشق کدھیں صاحب ، کدھیں غلام ، ایک شخص کے ہو دو نام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۳). اس نے پانچ شخص کا نام بتایا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۴) . شخص کی جدائی سے شخصیت کی جدائی زیادہ شخصی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، اقبال: شخصیت اور شاعری ، ۱). ۳. **(قانون) افراد کی جماعت یا کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ جو انسان تو نہیں ہے مگر وظائف و واجبات کا اطلاق اس پر اس طرح ہوتا ہے جس طرح کسی عام انسان پر ، عدالت میں ایسے ادارے یا جماعت کی طرف سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص جواب دہی یا چارہ جوئی کرسکتے ہیں، شخصِ قانونی ، شخصِ مجازی** (اردو قانونی ڈکشنری). [ع].

---اَجْنَبی کس صف(---فت ا ، سک ج ، فت ن) امذ.
یگانہ شخص ، ناواقف شخص ، پردیسی شخص ، کسی اور دیس کا رہنے والا شخص (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شخص + اجنبی (رک)].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
کسی آدمی کے ساتھ اس کے کمال یا تقدس وغیرہ کی وجہ سے حد سے زیادہ عقیدت رکھنا. ایشیا میں چونکہ شخص پرستی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی اس لیے لوگ اہلِ کمال کی خدمت گزاری اور نذر و نیاز پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے . (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۲۰۳). [شخص + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ثالِث کس صف(---کس ل) امذ ؛ صف.
رک : ثالث ، وہ شخص جو دو (۲) میں فیصلہ کرائے ، حَکَم . جب شخصِ ثالث مالِ اماتنی کو مضرت پہنچائے ... تو امانت دہندہ اور امین دونوں کو چارہ‌کار اختیار کرنے کا موقع دیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۸۴). [شخص + ثالث (رک)].

---حَقِیقَت دار کس صف(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امذ.
(قانون) حاوی تمام اشخاصِ دعوے داران استحقاق معاوضہ پر ہے ، بہ ایکٹ حصول اراضی میں درج ہے ، حقیقت رکھنے والا شخص (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شخص + حقیقت (رک) + دار (۲)].

---خانگی کس صف(---سک ن) صف.
ایسا آدمی جو سرکاری ملازم نہ ہو . وہ اہلکار پولیس جس کو شخص خانگی شخصِ گرفتار شدہ کو سپرد کرے مجاز ہوگا کہ ایسے شخص کی تلاشی لے. (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید ، ۲۳). [شخص + خانگی (رک)].

---غَیر (---ی لین) امذ.
اجنبی آدمی ، غیر متعلق آدمی. شخصِ غیر کو بات چیت میں شریک کرنے کا نتیجہ ہے کہ ٹھہری ہوئی شادی اجڑ گئی. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۰). [شخص + غیر (رک)].

---واحِد کس صف(---کس ح) صف.
ایک آدمی یا فرد ، تنہا آدمی. شخصِ واحد کی گواہی شرعاً قابلِ قبول نہیں . (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۰). مسلمان پاکستان کے حق میں شخصِ واحد کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۱۴). [شخص + واحد (رک)].

شَخْصاً (فت ش ، سک خ ، تن ص بفت) م ف.
ذاتی طور پر. میں ان سے شخصاً تو نہیں واقف لیکن ان کی تحریروں سے خوب واقف ہوں. (۱۹۱۶ ، خطوط اکبر ، ۹۳). تشبیب محض رسماً عشق و محبت کے کوائف کا بیان ہے اور تشبیب واقعی بیتے ہوئے کوائف اور نیاز و ناز کے ان واقعات کی تصویر جن سے شاعر شخصاً متاثر ہوا ہے . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۴۲). [شخص (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَخْصانا (فت ش ، سک خ) ف م.
کسی شے یا جانور کو آدمی فرض کر لینا. ناگ سے « ناگن » ، « آم » سے « آمن » یہ دونوں مؤنث اس بنا پر ہیں کہ « ناگ » اور « آم » کو شخص فرض کر لیا یعنی ان کو « شخصایا » ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۲۱). [شخص + انا ، لاحقۂ مصدر].

شَخْصی (فت ش ، سک خ) صف.
۱.(i) **کسی شخص کی ذات سے متعلق ، ذات کا ، نج کا ، ذاتی ، جسمی.** یہ شخصی فائدے تھے اور وہ بھی شاذ و نادر اور اتفاق. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۰). (ii) **نجی ، خانگی یا کسی کی زندگی یا معاملات سے متعلق (جن کا دائرۂ اثر کسی خاندان گروہ یا فرقہ تک محدود رہے ، جیسے شخصی قانون).** اس کو اسلام پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا ، وہ قوانین سلطنت کا پابند ہوتا تھا اور شخصی قانون مثلاً «نکاح» طلاق ، وراثت میں اس کے مذہب کے موافق عمل کیا جاتا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۸). ۲. **شخصِ واحد کا ، کسی ایک فرد یا آدمی کا.** بادشاہی شخصی ہے مگر چند مدت سے محض پریشان اور مشوش رہتی ہے. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الاقالیم ، ۵۷) . ۳. **جسم سے متعلق ، مادی ، جسمانی ، جسم رکھنے والا ، (روحانی کے مقابل).**

نام وہ نام کہ موجود ہے موجود نہیں
ذات وہ ذات کہ شخصی نہیں پیکر تیرا

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۲). [شخص + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِحْضار (---کس مع ا ، سک ح) امث.
کسی مجرد خیال یا شے کو انسانی یا جسمانی صفات سے متصف کرنا . پڑھنے والے دیکھیں گے کہ ان نظموں میں مجرد افکار کے شخصی احضار یعنی انہیں اشخاص کی صفات سے متصف کرنے کی بہت کم مثالیں پائی جائیں گی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۴۶). [شخصی + احضار (رک)].

---آزادی امث.
وہ آزادی جس میں ایک شخص اپنے نجی معاملات اور عقائد میں آزاد ہو. شخصی آزادی ... کے تحت کسی بھی فردِ بشر کا یہ فطری حق ہے کہ اسے جو بھی عقیدہ یا مسلک پسند ہو اسے اختیار کرے۔ (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۳۱) . [شخصی + آزادی (رک)] .

---حکُومَت (---ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
جمہوری حکومت کا نقیض ، مطلق العنان حکومت جس میں بادشاہ یا حکمران کو ہر امر کا کلّی اختیار حاصل ہو. ایک زمانہ تھا کہ تمام دنیا میں شخصی حکومت کا دور دورہ تھا. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۸). ہم کو ابھی مہاراجا کی شخصی حکومت کے چنگل سے آزاد ہونے کا موقع فراہم کیا جائے. (۱۹۸۲، آتش چنار ، ۳۹۳). [شخصی + حکومت (رک)] .

---راج امذ.
رک : **شخصی حکومت.** اللّٰہ تعالیٰ آپ کو فتحِ پاکستان اور اس پر آپ کا شخصی راج مبارک کرے. (۱۹۸۲ ، رودادِ چمن ، ۸۳). [شخصی + راج (رک)] .

---رائے امث.
ذاتی رائے. یہ خط اقبال کے بارے میں نواب صاحب بھوپال کی شخصی رائے کے ساتھ ساتھ اقبال کی شہرت اور ان خدمات کے بارے میں جو عمومی رائے تھی اس کو پیش کرتا ہے.(۱۹۸۷، فاران ، کراچی ، اپریل ، ۳۰). [شخصی + رائے (رک)] .

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ذاتی رنگ ، ذاتی خیالات کا اثر . مجنوں کے افسانوں میں ان کا شخصی رنگ بہت نمایاں رہتا ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۸). [شخصی + رنگ (رک)] .

---سَلْطَنَت (---فت س ، سک ل ، فت ط ، ن) امث.
رک : **شخصی حکومت .** امیر معاویہ نے جمہوریت کے بجائے شخصی سلطنت قائم کرکے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین کیا اور پھر شخصی سلطنت کا وہ دیرپا سلسلہ قائم ہوگیا جو آج تک قائم ہے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۲۹). [شخصی + سلطنت] .

---قانُون (---و مع) امذ.
لوگوں کے ذاتی یا نجی معاملات مثلاً نکاح یا طلاق وغیرہ سے متعلق قانون. (ذمّی) کو اسلام پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا وہ قوانین سلطنت کا پابند ہوتا تھا اور شخصی قانون مثلاً طلاق ، وراثت میں اس کے مذہب کے موافق عمل کیا جاتا تھا.(۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۴۸). [شخصی + قانون (رک)] .

---قِیادَت (---کس ق ، فت د) امث.
کسی ایک شخص کی رہنمائی یا رہبری . ہماری ایک عادت یہ ہے شخصی قیادت مشکل سے قبول کرتے ہیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۸). [شخصی + قیادت (رک)] .

---کَیٹلاگ (---ی لین ، سک ٹ) امث.
وہ فہرست جس میں بہت سی اسمی فہرستوں کی طرح ایسی تمام کتابیں جو کسی شخص کی ذاتی تصنیف ہوں یا اس کے متعلق لکھی گئی ہوں ، ان کو اس کے منفرد نام کے ماتحت درج کیا جائے اور ترتیب دیا جائے (ماخوذ : نظام کتب خانہ ، ۳۵۸). [شخصی + انگ : Catalogue] .

---گَوَرْنْمِنْٹ (---فت گ ، وُ بک ر ، ن ، کس مُ سک ن) امث.
رک : **شخصی حکومت.** میرا مذہب یعنی اسلام پر پورا اور پکا یقین ہے وہ بھی ریڈیکل اصولوں کو سکھلاتا ہے اور شخصی گورنمنٹ سے موافق نہیں. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۷). [شخصی + انگ : Government] .

---مُرَقَّع (---ضم م ، فت ر ، شد ق بفت) امذ.
کسی شخص کا تحریری خاکہ یا قلمی تصویر، چہرہ. شخصی مرقع کی اصطلاح خاکہ کے مترادف ... بھی استعمال ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۷۱). [شخصی + مرقع (رک)] .

---مُطابَقَت (---ضم م ، فت ب ، ق) امث.
وہ عملیہ جس سے ایک زندہ عضویہ اپنی حاجتوں اور ان حالات کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے جو ان حاجتوں کی تکمیل پر اثرانداز ہوتے ہیں ، فرد کا اپنے مخصوص ماحول سے ذہنی سمجھوتا کرنا. شخصی مطابقتوں کا نفسیاتی مطالعہ ان عملیوں کی جانچ پڑتال ہوتا ہے جن سے لوگ اپنی حاجتوں ، تحریروں اور ناکامیوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۵۶۹). [شخصی + مطابقت (رک)] .

---مُعامَلات (---ضم م ، فت م) امذ.
نجی امور ، کسی ایک ذات سے تعلق رکھنے والے معاملات.

لیکن یہ امر اے دلِ حق بیں و عرش سیر
شخصی معاملات کی حد تک ہے امرِ خیر

(۱۹۸۲ ، جوش (مہذب اللغات) [شخصی + معاملات (معاملہ (رک) کی جمع)] .

---مَعِیشَت (---فت م ، ی مع ، فت ش) امث.
ذاتی کاروبار ، شخصی اجارہ داری. شخصی معیشت کا بے روک ٹوک چلنے دینا بھی بس اس وقت معقول بات ہے جب تک کہ یہ قومی خوشحالی کے ساتھ ساتھ ممکن ہو. (۱۹۳۹ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۲۵۶). [شخصی + معیشت (رک)] .

---نام امذ.
ایسا ذاتی نام جس سے کوئی شخص پہچانا جائے. وہ اپنے غیرمسلم شخصی نام رکھتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۶۸). علامت سکتہ لگانے کے بعد ابتدائی یا شخصی نام لکھ دیا جاتا ہے.(۱۹۷۰ ، نظام کتب خانہ ، ۱۹۶). [شخصی + نام (رک)] .

شَخْصے (فت ش ، سک خ) امذ.
ایک شخص ، کوئی شخص.

کل حرص نام شخصے سودا یہ مہرباں ہو
بولا نصیب تیرے سب دولتِ جہاں ہو
(۱۷۸۰ء، سودا، ک ، ۱ : ۳۱۳)۔[شخص + ے، (بطوراماله)]۔

شَخْصِیات (فت ش ، سک خ ، کس ص) امث.
اشخاص ، مختلف لوگ ۔ بجائے متعدد انفرادی شخصیات کے ایک واحد سلطنت قائم ہو گئی تھی۔ (۱۹۲۷ء ، تاریخ یونان قدیم (ترجمہ) ، ۱۱۰)۔ [شخص (رک) + یات ، لاحقۂ جمع].

شَخْصِیَّت (فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) امث.
۱. **انفرادی وجود ، ذات ، فرد ، ہستی۔**
شخصیت ایسی کس کی تھی ختمِ رسل کے بعد
تھا مشورت شریکِ حق لایزال کا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۵۳)۔
نہ نعمتوں کے لیے کوئی امتیازِ صفت
نہ موصلوں کے لیے کوئی قیدِ شخصیت
(۱۹۳۱ء ، نقوش مانی ، ۱۵۹) ۔ ۲. **ذاتی خصوصیات یا کردار ، عادات و صفات کا مجموعہ**۔ ایک ایسی اخلاق شخصیت بناؤ جسے بھارت ماتا کے سامنے پیش کرنے جاؤ تو تمہیں خود شرم نہ آئے۔ (۱۹۳۵ء ، تعلیمی خطبات ، ۳۵)۔ شخصیت طاقت کی جان ہے۔ (۱۹۸۳ء ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۷)۔ ۳. **ذاتی عزت ، وقار ، حرمت ، وقعت ، شان ، بزرگی ، مرتبہ۔**
ہے کی شخصیت خدا کی اور سے
ہاتھ کب آوے بزرگی زور سے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۲۲)۔ یہاں آنے سے آپ کی شخصیت نہ جاتی رہے گی۔ (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۴۷)۔ اگر ہم اپنی شخصیت کنوا بیٹھتے تو ہمیں کوئی کوڑی کے مول بھی نہ پوچھتا۔ (۱۹۱۳ء ، راج دلاری ، ۱۶۲)۔ ۴. **شیخی ، غرور ، شان** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۵. **شرافت ، اصالت ، خوبی ، بھلائی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [شخص (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بگھارْنا محاورہ.
شیخی مارنا ، ڈینگ کی لینا ، اترانا ، تعلّی کرنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات)۔

ـــــ جَتانا محاورہ.
شیخی مارنا ، اترانا ، ڈینگ کی لینا ، ڈینگ مارنا ، اہمیت جتانا ۔ خواہی نخواہی شخصیت جتانے سے آدمی ذلیل ہوتا ہے۔ (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات))۔

ـــــ سازی امث.
کردار کا بنانا ، کردار کا ڈھالنا۔ تحریک دلّی کالج ... نے طلبہ کی شخصیت سازی میں نمایاں کردار سرانجام دیا۔ (۱۹۸۳ء ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۳۰۶)۔ [شخصیت + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ شِکَنی (ـــــ کس ش فت ک) امث.
کردار کشی۔ تحریک پاکستان کی تاریخ مسخ کرنے اور اپنے قومی رہنماؤں کی شخصیت شکنی کے رجحان کی مذمت میں قلم اٹھاتے وقت مجھے یہ احساس تھا کہ میں بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ (۱۹۷۳ء ، انداز نظر ، ۱۲۳)۔ [شخصیت + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، برباد کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَخْصِیَّہ (فت ش ، سک خ ، کس ص ، شد ی بفت) صف مث.
رک: **شخصی**۔ جو سلجوقی ضعیف پیر تھے وہ اس کی اطاعت کرتے تھے مگر جو ان کی اولاد نوجوان ہوئی وہ ایران کی حکومتِ شخصیہ کو مانتی نہ تھی۔ (۱۸۸۰ء ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۱۹)۔ [شخص + یہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ـــــ نِگاری (ـــــ کس ن) امث.
کسی کی شخصیت کے بارے میں لکھنا ، قلمی مرقع یا خاکہ ، شخصیت نگاری۔ سوانح نگاری ، شخصیہ نگاری ، تاریخ نگاری ، ترجمہ ، ناول ، اقبالیات اور متعدد موضوعات پر ان کا قلم رواں رہا۔ (۱۹۸۷ء ، دید و شنید ، ۱۷)۔[شخصیہ + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُخُوص (ضم ش ، و مع) صف.
آنکھ کھلی رہ جانا ، ٹکٹکی لگا کر دیکھنا ، نظر جما کر دیکھنا۔
مر چکا خیر یا سسکتا ہے
یا کہ اس کو شخوص و سکتا ہے
(۱۷۷۶ء ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۹۸)۔ [ع].

شَخِیر (فت ش ، ی مع) امذ.
خرّاٹا (فرہنگ عامرہ)۔ [ع].

شَخِیری (فت ش ، ی مع) صف.
خرّاٹے دار۔ سانس شخیری ہو کر اس کے ساتھ زراقی ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض تنفسی شلل سے مر جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ء ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۳)۔ [شخیر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَدّ (فت ش ، شد د) امذ.
۱. **حروف کی دوہری آواز ادا کرنا ؛ تشدید لگانا ، آواز کا اتار چڑھاؤ**۔ شدّ ، مدّ ، حرکات ثلاثہ اور حروف کے مل کر لکھے جانے کے باعث یہ رسم الخط کم جگہ گھیرتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۸۰)۔ ۲. **سختی ، مضبوطی ، استواری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [ع : شد (ش د د)].

ـــــ وَمَد (ـــــ و مج ، فت م) امذ.
۱. **حروف کی دوہری آواز ادا کرنا یا کھینچ کر پڑھنا۔**
یہ حسنِ صوت اور یہ قرأت یہ شدّ و مد
حقّا کہ افصح الفصحا ہے انہیں کا جد
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸)۔ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے مثلاً دورانِ قرأت زیر کی جگہ زبر ، زبر کی جگہ زیر اور زیر و زبر کی جگہ پیش ، واو کا زائد استعمال یا حروف واو چھوڑ جانا ، شدّ و مد کا خیال نہ کرنا۔ (۱۹۸۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ اکتوبر ، ۱۲)۔ ۲. **زور شور ، شدّت۔**

لطفِ سخن بھی پیری میں رہتا نہیں ہے میر
اب شعر ہم پڑھیں ہیں تو وہ شدّ و مد نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳). وہی آپ کی حالت کہ پہلے تو وہ شدّ و مد اور جب وقت آیا تو کچھ بھی نہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۱۱۳). بڑی شدّ و مد سے لوگ ان کی مدد کرتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۵). ۳. **دھوم دھام ، جوش و خروش**. ایک کتاب بڑے شدّ و مد کے ساتھ تصنیف کی تھی. (۱۸۷۳ ، مفید عام ، یکم اپریل ، ۲). جس شدّ و مد سے میں نے آج ڈھائی گھنٹہ تک مجلس پڑھی ہے اور جیسی مجلس ہوئی ہے واللہ میر انیس کی چوٹی کی مجلسیں بھی ویسی نہیں دیکھیں. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۹۸). ۴. **شان و شوکت ، کرّوفر ، تکلّف**.

تعریفِ جور اور پھر اس شدّ و مد کے ساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۶). جام بھرے جا رہے ہیں اور رکھے جا رہے ہیں نہایت شدّ و مد سے. (۱۹۳۶ ، فلک پیما ، مضامین ، ۴۰). [شدّ + و (حرف عطف) + مد (رک)].

---و مَد سے م ف.

زور سے ، تیزی سے ، سختی سے. کس قدر شدّ و مد سے آپ نے اس جنگ کو سر کیا، واقعی یہ آپ ہی کا کام تھا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۵۰۴). تائید کے لئے مولانا سے اصرار کیا اور مولانا نے شد و مد سے انکار کیا. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۹). اپنے ہی پسندیدہ موضوع کے خلاف اس شدّ و مد سے بولنے لگتے کہ مخاطب دریائے حیرت میں بار بار غوطے لگاتا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۰).

---و مَد کَرْنا محاورہ.

زور لگانا ، کوشش کرنا.

برگشتہ بختو شوق کی ہمّت کو آفریں
اپنی سی کر رہے ہیں بہت شدّ و مد نصیب

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۶۲).

شُد (ضم ش) امث.

۱. **آغاز ، ابتدا (کسی کام کی خصوصاً جنگ و مقابلہ کے لیے مستعمل)**. دس سال کے کریز سے دودو ہزار کی بازی بہ شُد کرا دیجیے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۱). ۲. **رفت و گزشت** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [ف : شد ، شدن ـ جانا ، ہونا].

---آمَد (---فت م) امث (شاذ).

۱. **ابتدا ، آغاز ، ازل**.

شد آمد ہی سے اس سرا میں تھی رونق
کسی روز کوئی مسافر نہ ہو گا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۱). ۲. رک : **آمد و شد جو زیادہ مستعمل ہے ، آنا جانا ، آر جار**.

کہیں آراستہ پیراستہ ہے اسٹیشن
کہیں ریلوں کی شد آمد سے ہجومِ لشکر

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۶). ۳. **میل جول ، رسم و راہ**.

بہم شد آمد و گفت و شنید سے باز آئے
ہم ایسے دوستوں کی باز دید سے باز آئے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شد + آمد (رک)].

---آمَد سے م ف.

قدامت سے ، ابتدا سے ، اوّل سے ، پرانی رسم و رواج کے موافق (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---بُد (---ضم ب). (الف) امث.

معمولی علم یا قابلیت ، معمولی واقفیت ، معمولی حرف شناسی. جب لڑکا شد بد سے آگاہ ہو جائے تب ڈپٹی کمشنر سے ترقی کی درخواست کرنا. (۱۸۶۸ ، خطوط غالب ، ۵۷۲). اس تمہاری لاڈو کو تھوڑی سی شد بد ہوتی تو یہ کچھ مشکل بت نہ تھی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷). تمام طلبہ کے لیے لازم ہے کہ وہ بنیادی معلومات اور فنی شد بد پیدا کرنے کے لیے کم از کم کسی ایک قسم کی فنی مہارت سیکھیں. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۲۰۰). (ب) صف. ۱. **معمولی ، تھوڑا بہت**. مرزا صاحب جہاں جانیں گنوار ہی سمجھے جائیں حالانکہ شد بد پڑھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۵). ندوہ میں جو شد بد انگریزی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اس سے اسلامی علوم کا اعلیٰ درجہ کی انگریزی میں ترجمہ کرنے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے. (۱۹۱۲ ، مقالات شبلی ، ۸ ، ۱۱۳). ۲. **معمولی تعلیم یافتہ ، بہت کم پڑھا لکھا**. طلبا عموماً کچھ شد بد ہونے کے بعد تلاشِ معاش کی خاطر کالج کو خیر باد کہہ دیتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۲۸). [شُد + ف: بُد ، بودن ـ ہونا (ابتدائی الفاظ جن سے پڑھائی کا آغاز ہوتا ہے)].

---بُد آنا محاورہ.

پڑھنا لکھنا آنا. ذرا شد بد آئی اور تصنیف کا خبط پیدا ہوا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۹).

---بُد پَڑھانا ف م.

معمولی تعلیم دینا ، ابتدائی سبق پڑھانا.

یہ چونڈے پہ سہرے کرم کیجئے
ذرا اس کو شد بد پڑھا دیجئے

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۳۹).

---بُد پَڑْھنا محاورہ.

ابتدائی تعلیم حاصل کرنا. مرزا صاحب جہاں جانیں گنوار ہی سمجھے جائیں حالانکہ شد بد پڑھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۵). کچھ عربی شد بد پڑھی ہے اور شکیات نماز اور مسائلِ روزمرہ سے واقف ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۱). شیخ بھو بڑی اللہ آمین سے ... چھوٹے سے بڑے اور بڑے سے جوان ہوئے ، کچھ شد بد پڑھ بھی گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹).

---بُد جاننا محاورہ.

قدرے قلیل واقفیت رکھنا. مولانا ... پڑھے لکھے بھی واجبی ہی تھے ، کچھ شد بد جانتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۹).

ـــ بُد رَکھنا محاورہ.
معمولی واقفیت رکھنا ، تھوڑا علم ہونا ، تھوڑا بہت پڑھا لکھا ہونا. جن لوگوں نے اب تک غالب پر کام کیا ہے وہ نفسیات سے یا تو یکسر نابلد ہیں یا پھر بہت معمولی شد بد رکھنے والے لوگ ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۲۸).

ـــ بُد کَرْ دینا محاورہ.
واقف کر دینا ، سکھا دینا. خدا کو منظور تھا کہ کچھ لکھ پڑھ جاؤں ، ایک بیگم صاحب میرے حال پر مہربان ہو گئیں اور انھیں نے مجھ کو فارسی میں شد بد کر دیا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳).

ـــ بُد ہونا محاورہ.
تھوڑا سا علم ہونا ، حرف شناسی ہونا. ایک برس میں تو راحت اردو اچھی طرح پڑھنے لگی اور انگریزی میں بھی شد بد ہو گئی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۳۷). وہ گوّیا نہ تھا ، نہ اس کو موسیقی کی شد بد تھی اور نہ اس کی آواز میں ریاضت کا شائبہ. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۰۳).

ـــ(و) بُود (ـــ و مع) امث.
رک : **شد بد ، معمولی واقفیت ، معمولی علم.** اکثر یہ دیکھو گے کہ ان خاندانوں کے لوگ یا تو کچھ شد بود جانتے ہیں یا بالکل جاہل محض ہیں. (۱۸۷۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۳۷).

شاہی خراج پر ہے دوکاندار کا سود
پھر اہل کار کا ہے اس سود پر شد و بود

(۱۹۰۶ ، مخزن ، لاہور ، ستمبر ، ۵۸).

ـــ ہو جانا محاورہ.
مقابلے کی شرط قرار پا جانا ، بَد جانا. توبہ توبہ کر کے کہتا ہوں چاہے کسی بات میں شُد ہو جائے برس دو برس اکیلا سارے شہر کو جواب دوں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۶۳). بڑے نواب صاحب سے چار اتواریں شد ہو گئیں ہیں کنکوا لڑے گا تمھارا جی چاہے تم بھی چلو. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۳).

شَدّا (فت ش ، شد د) امذ.
وہ جھنڈا جو شہدائے کربلا کی یادگار میں محرم میں نکالتے ہیں یا تعزیوں کے ساتھ رکھتے ہیں (چاندی کا پنجہ ایک لکڑی پر لگاتے اور لال سبز کپڑے باندھتے ہیں اور اس کو شدّا کہتے ہیں). کوئی تو پیروں کو اور شدّوں کو اور قبروں کو سجدہ کرتا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰۱). [ف].

شُدّا (ضم ش ، شد د) امذ.
(مشعلچی) پنجی کی قسم کا پنج شاخہ جس میں موم بتیاں روشن کی جاتی ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۹۳). [مقامی].

شِداد (کس ش) صف.
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک کمان کا نام. توشہ خانۂ مبارک میں ... چھ کمانیں تھیں ... کتوم ، شِداد. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۰). [ع : شدید (رک) کی جمع].

شَدّاد (فت ش ، شد د) امذ.
۱. **قوم عاد کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت کے مقابلے میں ایک باغ تعمیر کرایا تھا جو باغ ارم کے نام سے مشہور ہے (روایت ہے کہ جب یہ باغ بن کر تیار ہو گیا تو وہ اسے دیکھنے گیا اور جوں ہی دروازے پر قدم رکھا اس کی روح جسمِ خاک سے پرواز کر گئی).**

توں شدّاد ہور عاد و نمرود کوں
جدا کر نہ بوجے توں معبود کوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).

دشمن جہنمی ہے تیرا نئیں اسے بہشت
شدّاد کو بچائے اگر ہو سزا شدید

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۱).

بر آئے کیا مراد نہ چاہے اگر خدا
نکلی ارم بنا کے نہ شدّاد کی ہوس

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۷۴). بالکل اسی حالت میں بمبئی سے نکلا جس طرح مرحوم شدّاد نے بہشتِ عدن کو خیرباد کہا تھا. (۱۹۰۸ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۶۹). فرعون ، نمرود اور شدّاد بھی اسی طرح خدائی کے دعوے کرتے تھے مگر ان کا عبرتناک انجام دنیا کے سامنے ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ مارچ ، ۱۰). ۲. **ظالم ، بے رحم.** بڑی ظالم ، بڑی شدّاد ہے ، تو بھائی جان کو دیکھنے اندر بھی نہیں گئی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۷۳). [ع].

ـــ کی بَہِشْت امث.
شدّاد کی جنت.

طلا و نقرہ بہ عنوانِ سنگ و خشت کہاں
بساطِ ارض پہ شدّاد کی بہشت کہاں

(۱۹۳۱ ، نقوش مانی ، ۱۶۵).

شَدائِد (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
تکلیفیں ، مصیبتیں ، سختیاں ؛ غم ، اندوہ ، رنج.

خاک ہونے ، برباد ہونے ، پامال ہونے ، سب محو ہونے
اور شدائد عشق کی رہ کے کیسے ہم ہموار کریں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۱).

شدائد کے دریائے خوں میں شناور
جہاں کی پُرآشوب کشتی کے لنگر

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۱۰۵). آپ سرورِ انبیاء تھے ، اس بنا پر دنیا کے شدائد اور مصائب کا بار اس مقدس گروہ میں سب سے زیادہ آپ کے دوشِ مبارک پر تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۱). یہ مکتب میرے اردگرد پھیلی ہوئی وسیع مگر شدائد سے پُر زندگی کا دور تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳). [ع].

شِدَّت (کس ش ، شد د بفت) امث.
۱. **زور ، زیادتی ، کثرت ، افراط.**

شدّتِ گریہ سے سویا نہ محبت کلھے
آے کس کے تئیں طغیانیٔ سیلاب میں خواب

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۳۴).

شدّت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائیں طبقِ نعمتِ الوان مرے آگے

(۱۸۷۲ ، مجامد خاتم النبیینؐ ، ۱۱۲). بعض صحابہ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض کی شدّت ہے (غلبۃ الوجوع) اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے جو ہمارے لیے کافی ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۴). اس شہر کی یاد شدّت سے آرہی ہے جس کی خاک سے ان کا ضمیر گندھا ہے. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷). ۲. **سختی ، ظلم ، زیادتی.** یہ خبر سن کر چوکیداروں پر شدت کی. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگر گل ، ۲۹).

غریبوں پر کرے وہ ظلم و شدّت
اٹھایا ہو نہ جس نے رنجِ غربت

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۰). ۳. **سخت پابندی ، قید ، تاکید.** سیرت ایک جداگانہ فن ہے ... اس بنا پر اس کی روایتوں میں اس درجہ کی شدّت احتیاط ملحوظ نہیں رکھی جاتی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۹). زمانۂ حمل میں عورت کو نہایت شدّت کے ساتھ اپنے خیالات مزاج اور افعال کی نگہداشت کرنی چاہیے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۸). ۴. **سخت کلامی.**

نہ لڑ ، ناصح سے غالب ، کیا ہوا ، گر اس نے شدّت کی؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۷). [ع : (ش د د)].

--- کَرْنا محاورہ.

۱. **زور پکڑنا ، سختی کرنا ، ظلم یا زیادتی کرنا.** مرض حضرت کے نے شدّت کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲). کسی مسلمان نے ان پر کچھ شدّت کی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۶). ۲. **(سختی سے) پابند کرنا ، ہدایت کرنا ، سختی کرنا (پر کے ساتھ).** اس قاعدے کے بعد بچوں کے ولی پر شدّت کی گئی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۶ : ۱۰).

---ِ گِرْیَہ کس اضا(--- کس گ ، سک ر ، فت ی) امذ.

بہت زیادہ رونا ، آہ و بکا کرنا. آپ نے شدّتِ گریہ سے تڑپنے والے سے پوچھا کہ ... کیا میں دعا کروں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۵۶). [شدّت + گریہ (رک)].

---ہونا محاورہ.

زیادتی ہونا ، کثرت ہونا.

یہ تپِ غم کی ہے شدّت اس ترے بیمار کو
یومِ راحت بھی ہے حق میں اس کے دن بحران کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۵).

بسر ہو گی کیوں کر شبِ ہجر حسرت
ابھی تک تپِ غم کی شدّت وہی ہے

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۹۶).

شِدّتی (کس ش ، شد د بفت) صف.

شدّت سے منسوب. دونوں کان آواز کی مختلف شدّتیں محسوس کرتے ہیں ... اور شدّتی فرق کا ذکر کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۸۰). [شدّت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُدْر (ضم ش ، سک د) امذ.

رک : شودر (ہندو) ، اچھوت ، پست طبقے کا ہندو جس کے ہاتھ کا کھانا یا پینا پاپ سمجھا جاتا ہے ، ملعون.

برہمن کا بنے اگر شدر پانا
تو اس پر نہیں کوئی اب تازیانا

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۱۱۶).

نہ امتیاز رہے ذات پات کا کچھ بھی
ہر ایک شدر کی لڑکی برہمنی ہو جائے

(۱۹۱۶ ، بہارستان ، ۳۲۲). (ہندوستان میں) قدیم باشندے جو شدر کہلاتے تھے وہ غلاموں کی حیثیت سے ہندوؤں کی خدمت کرتے تھے اور اچھوت سمجھے جاتے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۹). [س : شودر].

شَدِّ رِحال (فت ش ، شد د بکس ، کس ر) امث.

کجاوے کسنا ؛ (کنایۃً) دینی فریضہ سمجھتے ہوئے کسی خاص مقام کا سفر کرنا ، سفر کی تیاری ، سفر ، زیارت.

آستانوں کی زیارت کے لیے شدِّ رحال
اس میں کیا شانِ پرستاریٔ اصنام نہیں

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۵۱). شیخ الحدیث کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ میں حج و تبلیغ و دعوت کی نیت سے حجاز کے لیے شدِّ رحال کروں. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۳۲۸). [ع].

شُدْکار (ضم ش ، سک د) امذ.

۱. **(کاشتکاری) کھیت کے بجائے کھیتی کی پیداوار پر لگان لینے کا طریقہ جو خالی زمین پر نہ لیا جائے** (اپ و ، ۶ : ۸۱). ۲. **وہ شخص جس کا کام کھلیان کی حالت اور کیفیت کو جانچنا اور اس کی قیمت لگانا ہوتا ہے** (پلیٹس). ۳. **ناپ تول ، تخمینہ** (پلیٹس). [ف].

شُدَنی (ضم ش ، فت د) امث ؛ صف.

۱. **ہونے والا (امر) ، ہونے والی بات ، قسمت کا لکھا ، ہونی ، جس کا وقوع لازمی ہو نیز ہونے والی بات یا وہ بات جو وقوع میں آ چکی ہو ، ہونے کے لائق.** اے راجا باوجود اس کے کہ میں نے تجھ کو اس بات سے آگاہ کیا تھا پھر اس شدنی کو تونے کیوں نہ روکا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۹۶). جتنی باتیں تم نے کہیں سوچ کر ایسی ہی کہیں کہ ایک بھی مجھ سے شدنی نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۱۳). شدنی کو کیوں روؤں جو کچھ کیا میں نے دیدہ و دانستہ کیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۶). ۲. **اتفاق یا ناگہانی آفت.**

غیر محفوظ ہے ہر آفت سے
شدنی بھی تو عمر بھر نہ ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۶). ۳. **ایسا شخص جو کسی بڑے مقصد یا خاص کام کے واسطے پیدا ہوا ہو.** ہم لوگوں نے اوس روز سے جانا کہ یہ شخص شدنی ہے اس کی برابری کوئی نہ کرسکے گا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۷). میں نے جان لیا کہ یہ شخص شدنی ہے. (۱۸۹۶ ، تحفۃ السعادت ، ۳۷). [ف : شدن - ہونا + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اَمْر (ـــ فت ا ، سک م) امذ.
ہونے والی بات ، اتفاقیہ بات.

شدنی امر میں یہ وہم و گماں کیا معنی
موت کے نام سے اتنا خفقان کیا معنی

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۹). شدنی امر کا خیال یک لخت قطع کر دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۲۳۳). [شدنی + امر (رک)].

ـــ شُد ، دِگَر چہ خواہَد شُد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **جو ہونا تھا وہ ہوگیا ، اب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا** (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

شُدَہ (ضم ش ، فت د) لاحقہ.
کیا ہوا ، جیسے: فیصل شدہ ، منظور شدہ ، طے شدہ وغیرہ ، ترکیبات میں بطور جزو آخر مستعمل.

ہوا دل سے بندہ جو حسن کا اسے لطفِ ہر دو جہاں ملا
ترے چشم و ابروِ خم شدہ تہِ کعبہ سے کی دوکاں ہے

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۲۲۲). [ف : شدن ـ ہونا کا حالیۂ تمام].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) م ف.
ہوتے ہوتے ، آہستہ آہستہ ، رفتہ رفتہ. شدہ شدہ سرحدِ بلوغ پہونچا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۳). خردہ گیری اور طعن و تعریض سدِّراہ نہ ہوتی تو وہ شدہ شدہ منزلِ مقصود سے بہت دور جا پڑتے. (۱۸۹۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۱۳). شدہ شدہ یہ خبر اہلِ ذوق کو پہنچی تو وہ بھی شرکت کرنے لگے اور یوں شدہ شدہ ادبی صحبتوں کا چرچا ہونے لگا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹). [شدہ + شدہ (رک)].

شَدَّہ (فت ش ، شد د بفت) امذ.
رک : شدّا. شرک دو طرح کا ہوتا ہے، ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے ... دوسرے یہ کہ کسی تھان کو مانے ... تعزیہ اور علم اور شدّہ ... اور پیروں کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اس کی تعظیم کرتے ہیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۴۹). [شدّا (رک) کا ایک املا].

شَدّے (فت ش ، شد د) امذ ؛ ج.
شدّہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

وہسے میں عاشور آئے سو ایسے محل میں نامور
کیتے شدے کرنے کھڑے رونق کیتے بستار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۹).

نام کو شدّے محرم میں کھڑے کرتے ہیں لیک
غم کی ہر اک دل پہ گاڑے ہے الم یہ چاند رات

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۴). جتنے تعزیے دار ہیں شدّے اور علم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیرن کرتے ہوئے لے جاتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۴۷).

یہ ہے کی تعزیہ داری شہہِ دیں کی قیامت تک
بھی ذا کر ، بھی منبر ، بھی شدّے علم ہوں گے

(۱۸۷۲ ، لذۃ الافہام ، ۷۷). خورجہ کے پٹھانوں ، مرد ، عورتوں کی زبان پر دیہاتی زبان کا اثر غالب تھا مثلاً ... ڈھنڈورا (منادی کرنا) شدّے (محرم کے علم). (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۱). اف : اٹھنا ، نکالنا ، نکلنا.

شَدْیانَہ (فت ش ، سک د ، فت ن) امذ (قدیم).
رک : شادیانہ.

کہو کیا شاد ہوے کوئی آ کر
جہاں شدیانہ فریاد و فغاں ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۰). [شادیانہ (رک) کی تخفیف].

شَدِید (فت ش ، ی مع) صف.
۱. بہت زیادہ ، زور کا ، محکم ، مضبوط.

دشمن جہنمی ہے ترا نئیں اسے بہشت
شدّاد کو بجا ہے اگر ہو سزا شدید

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۱). بارسوخ احباب ... جناب امیر کے درپے ہوئے کہ آپ کچہری میں چل کر جج صاحب سے مل لیجیے ، استاد کو انکار شدید تھا. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، مکاتیب ، ۱۵). برف باری شدید ہوگئی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۳).
۲. سخت گیر ، سختی کرنے والا.

تہیں ہے حلیم ہور تونہیں شدید
تہیں ہے قوی ہور تونہیں مجید

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱).

جو داغ ہجر کا سہہ کر ہوا میں اوس سے وداع
کہا یہ تجھ پہ سزاول شدید ہے میرا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۷). وہ جس طرح دوستی میں پکا تھا اسی طرح نفرت میں بھی شدید تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۶۷). [ع : (ش د د)].

ـــ اُلْبَطْش (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ط) صف.
سخت حملہ کرنے والا ، سخت سزا دینے والا. وہ عقوبت میں دھیما ہے لیکن مظلوم کی فریاد کو سنتا اور آخر ظالم کو پکڑتا ہے وہ شدید البطش ہے ، اس کی گرفت بہت سخت ہے. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۵۵۰). [شدید + رک : ال (۱) + بطش (رک)].

ـــ اُلتَّعَصُّب (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، فت ع ، شد ص بضم) صف.
بے جا طرف داری میں شدت کرنے والا ، سخت متعصب. احکامِ طلاق اور ان بد رسموں کی اصلاح اور تہذیب میں صادر ہوئے ہیں جن کی حرکتیں بہائم اور درندوں کی مانند تھیں یا ان شدید التعصب کے وہم باطل کی درستی کے لئے جو وقوع زنا پر بھی طلاق کو جائز سمجھتے تھے. (۱۸۹۵ ، اسلام کی دنیوی برکتیں ، ۳۷). [شدید + رک : ال (۱) + تعصب (رک)].

ـــ اُلْحِس (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ح) صف.
جس کی حس تیز ہو ، بہت حسّاس. کزن کہتا ہے ایک حقیقی صناع شدید الحس ہوتا ہے اور قدرتی موجودات کا بڑا قدردان اور حسن شناس ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، نقد الادب ، ۹۶). [شدید + رک : ال (۱) + حس (رک)].

ـــُ الحَیل (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ی لین) صف.
بہت طاقت ور ، بہت توانا. وہ شخص قوی البدن شدید الحیل تندرست معمار کاریگر تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۵)۔ [شدید + رک : ال (۱) + حیل (رک)].

ـــُ الذِّہن (ـــ ضم د ، غم ا ل ، شد ذ بکس مج ، سک ہ) صف.
تیزفہم ، ذہن کا تیز و طرار، ذہین. معلوم نہیں یہ چہل سالہ شدید الذہن ... اس وقت کیا سوچ رہا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۲)۔ [شدید + رک : ال (۱) + ذہن (رک)].

ـــُ العَداوَت (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، و) صف.
عداوت میں سخت ، سخت عداوت رکھنے والا ، کینہ پرور ، کینہ رکھنے والا ، سختی کرنے والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [شدید + رک : ال (۱) + عداوت (رک)].

ـــُ الغَضَب (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، فت غ ، ض) صف.
غصے کا تیز ، غضبناک.

تھرّاتے ہیں فلک وہ شدید الغضب ہوں میں
خیبر کشا ہوں لختِ دلِ شیرِ رب ہوں میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۳)۔ [شدید + رک : ال (۱) + غضب (رک)].

ـــُ القُوٰی (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، ا بشکل ی) صف
بہت زیادہ طاقتور ، بڑی قوتیں رکھنے والا. شدید القویٰ نے اس کا ذخیرہ اپنے ایک بندہ کے دل میں ، دماغ میں پیدا کیا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، الف ، ۷). اس کو کوئی انسان یا جن یا شیطان نہیں پڑھاتا بلکہ وہ معلم سبق دیتا ہے جو شدید القویٰ ہے. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالم ، ۱ : ۲۴۳). [شدید + رک : ال (۱) + قویٰ (رک)].

ـــُ الکِبْر (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس ک ، سک ب) صف.
بہت مغرور ، نخوت والا ، متکبر. یزد جرد نہایت سخت زبان ، سخت دل ، ظالم ، شدید الکبر ... تھا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۳۸)۔ [شدید + رک : ال (۱) + کبر (رک)].

ـــُ المِحال (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
تدبیر کرنے والا.

یارب تو ذوالجلال و شدید المحال ہے
کب تک رہے گی تاخت و تاراجِ راہزن ؟

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۴۰)۔ [شدید + رک: ال (۱) + محال (رک)]۔

ـــُ المِزاج (ـــ ضم د ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف.
غصے کا تیز ، غصہ ور. وہ سادہ لوح مجرموں ، اتفاق گنہ گاروں کو اپنی سختی سے اور بھی قاضی القلب اور شدید المزاج بنا دیتا ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۵۷۳). [شدید + رک : ال (۱) + مزاج (رک)].

ـــ آبی چُونا (ـــ و مع) امذ.
وہ چونا جس میں مٹی میگنیشیا لوہا اس کے جلانے سے پیشتر شامل رہے ہوں ، یہ چُونا جلد تربستہ ہو جاتا ہے اور ذرا سی مہلت میں زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے. شدید آبی چُونا دقت سے بجھتا ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۶۷)۔ [شدید + آبی (رک) + چونا (رک)].

ـــ مَوسِم (ـــ و لین ، کس س نیز فت) امذ.
موسم کی تیزی ، آب و ہوا کی شدت. ہم نے تمھیں شدید موسموں سے محفوظ رکھا ہے ، تمھیں سکھ دئے ہیں ، تمھارے دکھوں میں شریک رہے ہیں. (۱۹۷۹ ، بدن کا طواف ، ۲۹). [شدید + موسم (رک)].

شَدِیدَہ (فت ش ، ی مع ، فت د) امذ ؛ صف.
(لسانیات) وہ حروف جن کو ادا کرتے وقت آواز ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہو جاتی ہے اور اس میں ایک قسم کی سختی پائی جاتی ہے. ا ، چا ، جا ، دا ، ک ، گ ، ق ، پا ، تا ، ٹا ، ڈا ، ان کو شدیدہ کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، بنیادی اسالیب بیان ، ۱۱). [شدید + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شُدھ (ضم ش) صف.
صاف پاک ، خالص ، بےمحل ، صحیح. بھئی واہ تم بھی بڑے زود رنج ہو تمھیں شدھ کر کے ملائے لیتے ہیں برہمن بنا دیں گے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۸ : ۳). پھر دونوں شدھ فارسی میں گفتگو کرنے لگے۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۳)۔ [س : शुद्ध].

ـــ بِرَہم (ـــ کس ب ، فت ر ، سک ہ) صف.
ہندو عقیدے کے مطابق ایشور کا پاک اور اعلیٰ روپ. ہم دیکھتے ہیں کہ اس پاک حصّہ یعنی شدھ برہم کو بھی جلد ہی زمین پر اتار لیا گیا اور اسے انسانی روپ دے دیا گیا. (۱۹۳۹ ، رام راج ، ۷۲)۔ [شدھ + برہم (رک)].

ـــ بِلاوَل (ـــ کس ب ، فت و) امذ.
(موسیقی) بلال راگ کی ایک قسم جو اپنے خالص سُروں میں گایا جائے. میں نے لڑکیوں کو اکاوٗنسمنٹ کے ساتھ راگ شدھ بلاول سنایا۔ (۱۹۸۳ ، سفرمینا ، ۱۹۲)۔ [شدھ + بلاول (رک)]۔

ـــ بولی (ـــ و مج) امث.
شستہ زبان ، صاف بول. جی چاہتا ہے میں جالندھر دیکھوں وہاں کا گڑ کھاؤں وہاں کی شدھ بولی سنوں. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۰۱)۔ [شدھ + بولی (رک)].

ـــ ٹوڑی (ـــ و مج) امث.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. ایرانی عربی موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی مثلاً ... گوشۂ ازل اور شدھ ٹوڑی میں بڑی مماثلت تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۳۵۴). [شدھ + ٹوڑی (رک)].

ـــ سارَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) ایک راگ کا نام. کافی ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... شدھ سارنگ ، بردا ، سلاونت. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [شدھ + سارنگ (رک)].

---سُر (---ضم س) امذ.
(موسیقی) وہ سُر جو اپنی اصلی حالت پر قائم رہتا ہے. گنتاری آوازوں سے کوئی آواز بھی ایک سیدھے سادے شدھ سُر پر مشتمل نہیں ہوتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۹۰). [شدھ + سر (رک)].

---سَنگِیت (---فت س ، مغ ، ی مع) امذ.
کلاسکی موسیقی. تابش موسیقی کا دیوانہ ہے ، شدھ سنگیت اس پر بہت اثر رکھتا ہے . (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۸۰) . [شدھ + سنگیت (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
ہندو عقیدے کے مطابق کسی چیز کو پاک و صاف کرنا ؛ ہندو دھرم میں داخل کر لینا ، ہندو بنانا ، دوبارہ ہندو کرنا. اپنی اپنی بھول کی پیالیوں میں گنو ، متر شدھ کرنے کو موجود ہو گئے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۳).

--- کَلْیان (---فت ک ، سک ل) امذ.
(موسیقی) راگ کی ایک قسم. اس کے سب تیور ہیں. اس میں جو راگ راگنیاں شامل ہیں یہ ہیں : ایمن ، شدھ کلیان ... جیت کلیان. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶) . [شدھ + کلیان (رک)].

---گیان (--- نس ی) امذ.
علم حقیقت . علمِ تصوف . وحدانیت. تم شدھ گیان اور سرب آتک یعنی معرفت خاص اور کیت ذاتی کو نہیں پہنچے ہو . (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۱۳۱). [شدھ + گیان (رک)].

شُدھ بُدھ (ضم ش ، ب) امث.
رک: شدبد. جن بچوں کو اردو کی ذرا بھی شدھ بدھ ہے وہ اس کتاب کو دوچار دفعہ پڑھ جائیں تو مجھے یقین ہے کہ ان کو خط لکھنا آ جائے گا. (۱۹۱۶ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۳). موٹر کے پرزوں سے بس شدھ بدھ سی ہی واقفیت تھی. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۳۲). [شُد بُد (رک) کا بگاڑ].

شُدْھتائی (ضم ش ، شد دھ بفت) صف.
صفائی . پاکیزگی . صحت. صحت یا شدھتائی کا پاس ، زبان کو مضرتوں سے بچانے اور پاکیزگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۹۶).[शुद्धतायी].

شُدْھی (ضم ش ، شد دھ) امث.
ہندو بنانے کی تحریک ، ہندو مذہب میں داخل کرنا ، ہندو مذہب کی تبلیغ. شدھی کا فتنہ بلاشبہ جلد سے جلد روکا جائے اور ہرممکن اصلاح ملکانہ راجپوتوں کی جلد سے جلد کی جائے. (۱۹۲۳ ، احیائے ملت ، ۵۱) . شدھی سے مراد یہ تھی کہ جن لوگوں کے باپ دادا مسلمان ہو گئے تھے انہیں دوبارہ شدھی یعنی پاک کرے کے ہندو بنایا جائے . (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۹۹) . [س : شُدھی ، शुद्ध].

---سَنگَٹھن / سَنگھٹن (---فت ش ، غنہ ، سک گ / گھ ، فت ٹھ / ٹ) امث.
(ہندو) ہندو بنانے کی متحدہ تحریک ، ہندوؤں کی مذہبی تبلیغ. شدھی سنگھٹن اور تبلیغ نے اس مخالفت میں چار چاند لگا دیے ہیں. (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۱۸). شدھی سنگٹھن نے زور پکڑا اس وقت ہندوستان میں ایسا کوئی مخلص اور سربر آوردہ لیڈر آزاد نہ تھا جو اس تحریک کا انسداد کرتا. (۱۹۵۸ ، آشفتہ بیانی میری ، ۳۷). [شدھی + سنگٹھن / سنگٹن (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
ہندو یا ہندوانی بنانا، ہندو مذہب میں داخل کرنا. علی میر کے نام کی شدھی کر دی گئی اور وہ اس فلم میں کمار کے نام سے پیش ہوا. (۱۹۳۵ ، تلخ ، ترش ، شیریں ، ۳۹). ہندو رام نام کی مالا جپتے ہیں ، انہوں نے اس کی جو شدھی کی تو نام تھوڑا سا بدل کر موسیٰ رام کی ٹیکری ہوگیا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۷).

--- کَرْوانا ف م.
پاک کرنا ، ہندو بنانا. آریہ سماجی جسے شدھی کرواتے ہیں اسے پہلے پانچ غلاظتیں کھلاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رام راج ، ۳۰).

---ہونا محاورہ.
شدھی کرنا (رک) کا لازم ، ہندو ہونا. اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک بہت بڑے عالم مولوی کی شدھی ہوئی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۸۵).

شِڈ (کس مج ش) امذ.
سائبان ، چھپّر. شڈ سائبان یا چھپّر کے معنی میں اردو میں رائج ہے. اس کا مرکب ٹین شڈ بھی مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۵). [انگ : Shed].

شَذْرات (فت ش ، ذ نیز سک ذ) امذ ؛ ج.
۱. **شذرہ (رک) کی جمع.** ہاں شذرات ضرور ہونا چاہیے. (۱۹۰۹ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۷۳) . ایسی تشریحات ، شذرات ... جو کسی وجہ سے متن میں شامل نہ کئے جا سکتے ہوں تو ضیمی فٹ نوٹ میں جگہ پا سکتے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۳۳). ۲. **پراگندہ ، بکھرے ہوئے ، بکھری ہوئی چیزیں ، منتشر شے .** زمانۂ مابعد کے مصنفین نے ایّام کے بارے میں جو معلومات محفوظ کی ہیں ان میں سے بعض منتشر شذرات کی صورت میں ہیں اور بعض صحیح ترتیب کے ساتھ مکمل ابواب کی شکل میں ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۶) . [شذرہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

شَذْرَہ (---فت ش ، ذ نیز سک ذ ، فت ر) امذ.
ماہ نامے وغیرہ کے مدیر کی مختصر رائے جسے وہ اداریے کے علاوہ مختلف موضوعاتِ حاضرہ پر قلمبند کرے. مولانا نے اس جلسے کے سلسلے میں الندوہ کے ایک شذرہ میں لکھ دیا تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۹۶). حسن عسکری کی موت کے فوراً بعد میں نے اولیاتِ حسن عسکری کے عنوان سے ایک شذرہ لکھا تھا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۳۹). [ع : (ش ذ ر)].

شُذُوذ (ضم ش ، و مع) امذ.
شاذ ہونا ، نایاب ہونا ، متفرق اور الگ الگ ہونا ؛ اتفاق. عربی میں جس قدر افعال ہیں سب قیاس کے موافق ہیں بہت کم الفاظ ہیں جن میں خلافِ قاعدگی اور شذوذ پایا جاتا ہے. (١٩١٣ ، شبلی ، مقالات ، ٢ : ٢). [ع : (ش ذ ذ)].

شَر (فت ش) امذ.
١. **بدی ، شرارت ، فساد ، فتنہ ، خرابی (خیر کی ضد).**
خدایا منجے خیر دے شر ستی
نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٥). ان کے شر و بلیات مجھ پر نہ روا کر. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٣٣).
ہے روح کو جیسے کفر و ایمان عارض
ہے جسم کو عارض عملِ خیر و شر
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٢٥). آپ کی بیوی کے شر سے ہرگز نجات نہ پاؤں گی. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٦). حکیم صاحب خیر کو بہرحال فاتح اور شر کو بہرحال مفتوح دکھانا پسند نہیں کرتے. (١٩٨٢ ، اردو افسانہ اور افسانہ نگار ، ٢٣) .
٢. **تکرار ، حجت ، جھگڑا.**
ہمیں در گزر کر گئے خیر گزری
ابھی رہ گئی اون سے شر ہوتے ہوتے
(١٨٩٩ ، دیوان ظہیر ، ١ : ٢٥٥).
ہم نے نالے کیے یا تم نے ستایا دل کو
خود ہی منصف ہو کہ شر پہلے نکالا کس نے
(١٩٠٧ ، انتخاب گرامی ، ١٣٣). ٣. **شور ، ہنگامہ ، غل.**
کر شہرک آ جو شر منڈیگا
خورشید کے نقی پر کھنڈیگا
(١٧٠٠ ، من لگن ، ٩٧). اسی فتنہ گر کے شر سے بہ مادر پدر آزاد ادب پیدا ہوا ہے. (١٩٨٧ ، اک محشر خیال ، ٦٧). ٤. **(تصوف) وہ برائی جو غیراللہ کی طرف راجع ہو** (مصباح التعرف). شر کے معنی غربت ، تکلیف اور مصیبت کے ہیں . (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٤ : ٨٧٧). [ع : (ش ر ر)].

--- اُٹھانا محاورہ.
جھگڑا برپا کرنا ، فساد یا فتنے کی ابتدا کرنا ، فتنہ برپا کرنا. تم جب تک یہاں رہتے ہو روز ایک نیا شر اٹھاتے ہو. (١٩٧٠ ، مہذب اللغات ، ٧ : ١٣٦).

--- اُٹھنا محاورہ.
جھگڑا یا ہنگامہ ہونا ، فتنہ کھڑا ہونا ، فساد ہونا. آپس میں جھگڑنے لگے اور غل ہو کر شور سے شر اٹھے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٤٧).

--- اُڑنا محاورہ (شاذ).
جھگڑا یا فتنہ مٹ جانا.
رشک نے مرنے سے پائی زیست عالم سے نجات
رہ گیا افسانہ قصہ مٹ گیا شر اڑ گیا
(١٨٦٧ ، رشک (نوراللغات)).

--- اَلَم کس اضا (--- فت ا ، ل) امذ.
جھگڑا ، فتنہ. ان کوششوں کو دیکھو جو مسئلہ شر یا شرِ الم کے خلاف کی گئی ہیں ، خیر کے لیے اس قسم کا کوئی مسئلہ در پیش نہیں ہوتا. (١٩٣٠ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ٣١). [شر + الم (رک)].

--- اَنگیز (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
بدی یا فساد پیدا کرنے والا ، شری ، شریر ، مفسد.
اٹھیا ات شر انگیز باتاں تے شور
پڑیا بھویں پہ بجلیاں بھک ڈر سوں زور
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٦٣).
کہتے اس آبِ شر انگیز کو ہیں آج بشر
کہ یہ روغن ہے سر آتش شرِ خناس
(١٨٥٤ ، ذوق ، ٣٢٩). [شر + انگیز (رک)].

--- اَنگیزی (--- فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
فتنہ و فساد ، شرارت ، فتنہ پردازی. میرے ہم وطنوں دیکھو اپنی شر انگیزیوں سے اس جنت نشان ملک کو جہنم نہ بناؤ ورنہ پچھتاؤ گے. (١٩٧٠ ، مہذب اللغات ، ٧ : ١٣٨). [شر + انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَد کس صف (--- فت ب) امذ.
ظلم ، فساد ، زیادتی. ہندوستان کے غلاموں کے لیے دروازہ نہ ہو گا اسی دروازے کی دہلیز ہو گی اور ان غلاموں کے ساتھ ہوں گے کیا اس شرِ بد سے بچنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے . (١٩٢٨ ، حیات جوہر ، ٢٩٢). [شر + بد (رک)].

--- بڑھانا محاورہ.
جھگڑے یا فتنہ و فساد کو طول دینا ، جھگڑا بڑھانا.
الجھی الجھی نہ شبِ وصل میں تقریر کرو
خیر ہے تم کو بھی شر کتنی بڑھا آتی ہے
(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٢٠٥).

--- بڑھنا محاورہ.
شر بڑھانا (رک) کا لازم.
منہ سنبھالو یہ گالیاں کیا خوب
خیر سے بڑھ چلا ہے شر دیکھو
(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ٢٠٦).

--- پَسَنْد (--- فت پ ، س ، سک ن) صف.
شریر ، مفسد. ان میں شرپسند عناصر نے شامل ہو کر بے گناہوں کو نہیں مارا. (١٩٧٦ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ٣٩١). [شر + پسند (رک)].

--- شور (--- و مع) امذ (قدیم).
ہنگامہ ، شور و غل. اس ناؤں میں اپنا زور ہے تو دل کے دل میں ہو شر شور ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٣٧). [شر + شور (رک)].

--- شَیطان تے مکر زَنان تے کہاوت.
شیطان سے شر اور عورتوں سے مکر کی توقع کی جاسکتی ہے.

شر شیطان تے مکر زناں تے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۸).

---کرْنا محاورہ.

جھگڑا کرنا ، لڑائی یا جنگ کرنا ، فتنہ و فساد برپا کرنا ، شور و غل مچانا. میں حبیب خاص خداوند عظیم ہوں اگر مجھ سے شر کرو گے کہیں خیر نہ پاؤ گے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۰۰).

بخیر وصل میں گزرےگی دل سے کہتا ہوں
ارے شریر اگر تونے کوئی شر نہ کیا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۲۰).

---نِکالْنا محاورہ.

جان بوجھ کر لڑائی جھگڑے یا فتنے کی ابتدا کرنا.

شر تم نے نکالی خیر بہتر
اب بگڑیگی جان من ہمیشہ

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۸۵).

---نِکَلْنا محاورہ.

شر نکالنا (رک) جس کا لازم.

غیر کا ذکر مرے سامنے کچھ خیر تو ہے
کہیں ایسا نہ ہو ان باتوں میں پھر شر نکلے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبر آبادی ، د ، ۱۳۰).

---و فَساد (---و مج ، فت ف) امذ.

بُرائی اور جھگڑا فساد ، دنگا فساد ، لڑائی جھگڑا. جہاد کا مقصد نوع انسانی کو شر و فساد سے بچانا ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۲۷). [شر + و (حرفِ عطف) + فساد (رک)].

---ہونا محاورہ.

شر کرنا (رک) کا لازم. مجکو بھی وہ ترکیب سکھا دے کہ ان کی باتیں سمجھ جاؤں دل بہلاؤں نہیں تو شر ہو گا برباد گھر ہو گا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۲).

شَرا (فت نیز کس ش) امث.

(جراحی) جلد کا ایک مرض جو خون میں صفرا کے اثر سے کھال پر ددوڑوں کی شکل میں پیدا ہوتا ہے اس میں کھجلی اور جلن بھی پیدا ہوتی ہے ، زیادتی کی حالت میں پانی رسنے لگتا ہے ، پتی ، پتی اچھلنا (ا پ و ، ۷ : ۱۱۹). [ف : شرا (ع : شریٰ)].

شِرا (کس ش) امث ؛ ---شریٰ.

خریداری ، خریدنا ، بیع کی ضد (عموماً بیع کے ساتھ مستعمل). فائدے بھی اس کی بیع و شرا میں اٹھاتے ہیں . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۷). محکمۂ احتساب ... قوم کے اخلاق و عادات بیع و شرا اور معاملات داد و ستد کی نگرانی کرتا تھا. (۱۹۱۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۶۲).

یہی فرق ہے جالب و محتکر میں
یہ ربو و ربیٰ ہے وہ بیع و شرا ہے

(۱۹۶۳ ، فار قلیط ، ۱۵۹). [ع : شراء (ش ر ی)].

شَراب (۱) (فت ش) امث.

۱. (اصلاً) پینے کی چیز ، وہ خمیر کیا ہوا مشروب جس کے پینے سے انسان میں سرور اور نشہ پیدا ہوتا ہے ، نشہ آور عرق جو بیشتر انگور ، کھجور یا جو وغیرہ سے کشید کیا جاتا ہے ، بادہ ، صہبا ، گلابی ، خمر ، دارو.

شراب اس بهوت تند ہور تیز تھا
عجب آب وو آتش آمیز تھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۵).

کریں ہیں زنا اور پیویں شراب
ستاویں ہیں ما باپ اپنے خراب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۲۳).

بہت سہی غمِ گیتی ، شراب کم کیا ہے
غلامِ ساقیِ کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۱). شراب نجس ہے ... اس کو خدا نے نجس اور عمل شیطان فرمایا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۳). اس میں شراب کی سی بو پائی جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا (ظہیر احمد) ، ۲۰۵). ۲. **(تصوف) نشۂ عشق ، عشقِ حقیقی وغیرہ کے معنوں میں بھی شعراً استعمال کرتے ہیں** (مصباح التعرف). [ع : (ش ر ب)].

---اُتارْنا محاورہ.

شراب اُترنا (رک) کا تعدیہ.

مے کو جی میں بچارتے ہیں
ہر گھر میں شراب اتارتے ہیں

(۱۸۶۶ ، فیض ، میر شمس الدین (تذکرۂ عروس الاذکار ، ۱۳۲)).

---اُتَرْنا محاورہ (قدیم).

شراب کا نشہ اترنا.

جو اترے گا اس سر منیں تھے شراب
مرے کینہ پر آوے گا او شتاب

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۳).

---اَحْمَر کس صف (---فت مج ا ، سک ح ، فت م) امث.

سرخ رنگ کی شراب جو عمدہ سمجھی جاتی ہے.

عشقِ رخ میں شرابِ احمر دے
کینِ (انگبیں) لب سے جامِ دل بھر دے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۱۷).

کچھ کم نہیں میکدے سے تیرے ، ساقی !
تھوڑی سی مجھے شرابِ احمر دیدے

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۸۶). [شراب + احمر (رک)].

---اَرْغَوانی کس صف (---فت ا ، سک ر ، فت غ) امث.

سرخ شراب ، شرابِ احمر.

بے تکلّف ہو گیا پیکر مرا گل پیرہن
رنگ دکھلانے شرابِ ارغوانی نے مجھے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۵). [شراب + ارغوانی (رک)].

---اُڑانا محاورہ.

خوب شراب پینا ، شراب نوشی کرنا. یاروں کے جلسے جماتا اور خوب شرابیں اڑاتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۲۲).

۔۔۔اُڑنا محاورہ.
شراب کا خوب پیا جانا ، شراب نوشی ہونا.

یہ بزم میں نہیں ساقی شراب اڑتی ہے
ہماری دولتِ عمرِ شباب اڑتی ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۴۲).

رندوں کو وعظ پند نہ کر فصلِ گل میں شیخ
ایسا نہ ہو شراب اڑے خانقاہ میں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۸۲). شراب اڑتی تھی ... گپ شپ کی پھلجھڑیاں چھوٹتی تھیں. (۱۹۶۶ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۱۱۴).

۔۔۔اَلَسْت کس اضا(۔۔۔فت ا ، ل ، سک س) امث.
مراد ، روزِ الست کا اقرار (اَلَسْتُ بِرَبِّکُم ۔ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں ؟ یہ فقرہ ازل میں اللہ تعالیٰ نے روحوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا. روحوں نے اس کے جواب میں اقرار عبودیت کیا تھا (قالوا بلیٰ)) ؛ (مجازاً) عشقِ حقیقی کی شراب.

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۴). [شراب + الست (رک)].

۔۔۔الصَّالِحِین (۔۔۔ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ص ، کس ل ، ی مع) امث.
ایک طرح کا شربت ، شرابِ صالحین. اس لیے عرق اور شربت سے اس کی نبیذ جیسے شراب الصالحین کہتے ہیں اقوی اور سریع الفعل ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۴) [شراب + رک : ال (ا) + صالحین (رک)].

۔۔۔اَنْگُور/اَنْگُوری کس اضا / کس صف(۔۔۔فت ا ، غنہ ، و مع) امث.
شراب جو انگوروں سے بنائی جاتی ہے. پانی میں وہاں کے شرابِ انگوری کا اثر ہے. (۱۸۴۰ ، سیاحت نامہ ، ۱۱۳).

کچھ زہر نہ تھی شرابِ انگور
کیا چیز حرام ہو گئی ہے

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۱۴). [شراب + انگور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔آلُود/آلُودَہ (۔۔۔و مع / فت د) صف.
شراب میں ڈوبا ہوا ، جس پر شراب لگی ہو ؛ (مجازاً) شراب کی تاثیر رکھنے والا.

اب مجھے وامی دے اس لعل شراب آلود اب
یا ہدف تُو کر او تیر نین شاب آلود اب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۴).

رقص کرتی رہی میخانے کے در پر میرے ساتھ
شب کہ تھی گردشِ دوراں بھی شراب آلودہ

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۲). [شراب + ف : آلود ، آلودن ۔ ملنا ، لتھیڑنا + ہ ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔بادَہ خوار کس صف(۔۔۔فت د ، و معد) امث.
(تصوّف) **تجلّیٰ ذاتی کو کہتے ہیں** (ماخوذ مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + بادہ خوار (رک)].

۔۔۔بازی امث.
کثرت سے شراب خواری کرنا ، شراب نوشی کا مشغلہ ، شراب پینے کا عادی ہو جانا (ماخوذ : پلیٹس). [شراب + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔بَرْدار (۔۔۔فت ب ، سک ر) صف.
ساقی ، شراب پلانے والا. مہاراج کو ہوش آ گیا. فوراً حکم دیا کہ شراب برداروں کو کہیں چھپا دیا جائے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۲۰۲). [شراب + ف : بردار ، برداشتن ۔ اٹھانا].

۔۔۔بَنْدی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث.
شراب پینے یا بیچنے پر پابندی ، بندشِ شراب ، شراب پر قدغن. یہ بھی ان لوگوں میں تھا جن کو شراب بندی سے اذیت پہنچی تھی. (؟ ، دیوان حافظ (قاضی سجاد حسین) ، ۱۲). [شراب + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔بیخودی کس اضا(۔۔۔ی مج ، غم و) امث.
(تصوّف) **محویت اور فنائیت.**

شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بو رہنا

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۷). [شراب + بیخودی (رک)].

۔۔۔بے ساغَر و جام کس صف(۔۔۔فت غ ، و مج)
(تصوّف) **سرورِ حقیقی کو کہتے ہیں ؛ شرابِ طہور** (مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + بے (حرفِ نفی) + ساغر (رک) + و (حرفِ عطف) + جام (رک)].

۔۔۔پُخْتَہ کس صف(۔۔۔ضم پ ، سک خ ، فت ت) امث.
پکی شراب ؛ (تصوف) کمالِ شوق اور ذوقِ الہیٰ اور عیش صرف جو اعتبار عبودیت سے مجرّد ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + پختہ (رک)].

۔۔۔پُرْتُگالی کس صف(۔۔۔ض پ ، سک ر ، ضم نیز سک ت) امث.
ملکِ پرتگال کی شراب جو اپنی تیزی اور عمدگی کی وجہ سے بہت مشہور ہے ، پورٹ وائن.

جو بیخود ہیں تری چشمِ سیہ کے
وے نہیں پیتے شرابِ پرتگالی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰).

وفورِ مے سے حالت غش کی ہے انشا کو اے ساقی
شرابِ پرتگالی کے دبئے مونھہ پر تڑیڑے جا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷).

فنا کے بعد بھی شوقِ شراب پرتگالی ہے
پیالے کے عوض پھولوں میں بھی مے کی پیالی ہے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۳۴). یہ لفظ اردو میں خاصا عام ہے ، چنانچہ اردو کے بعض شعراء نے اسے «شرابِ پرتگالی» سے موسوم کیا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۱۸). [شراب + پرتگال (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پُشت کس صف(---ضم پ ، سک ش) امث.
(طب) مقوی شربت جس میں مفید دوائیں ملی ہوئی ہوں. وہ اس کے پاس شرابِ پشت ہی کر آیا تھا جو اسکاٹ لینڈ کی ساختہ ہوتی تھی. (۱۹۸۳ ، درشن رین ، ۳۵). [شراب + پشت (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
بہت شراب پینا ، بے نوشی کرنا. برسات صرف ان تین باتوں کے لیے آتی ہے اور اس موسم کے پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہیں ہے شراب چڑھانے ، آم کھانے اور برف کا پانی پئے. (۱۹۶۶ ، نیاز فتحپوری (نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۲)).

---چڑھنا محاورہ.
شراب کا نشہ چڑھنا ، سکر کی کیفیت ہونا ، نشہ کی کیفیت ہونا.

دوانے ہو گئے سب دیکھ وہ گل کا سا کھل جانا
بہار آتی ہے گویا جب کہ چڑھتی ہے شراب اوس کوں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۳). مارے خوشی کے اس کی باچھیں کھل گئیں ، وزیر کو خوب شراب چڑھ گئی اور اس کی زبان بہکنے لگی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۶۶).

---چلنا محاورہ.
کسی جگہ چند آدمیوں کا بیٹھ کر شراب پینا ، شراب کا پیالہ ایک کے پاس سے دوسرے کے پاس اور دوسرے کے پاس سے تیسرے کے پاس جانا ، دور چلنا.

صباح عید ہوئی ساقیا شراب چلے
نہ پیشتر کہیں ساغر سے آفتاب چلے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۲).

چلی وصل کی شب شراب اوّل اوّل
اسی نے اٹھایا حجاب اوّل اوّل

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۹۷).

---چیدہ کس صف(---ی مع ، فت د) امث.
عمدہ شراب ، منتخب شراب.

وہ میرزا منش آ نکلے شاید اے ساقی
شرابِ چیدہ ہے انتخاب شیشے میں

(۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۸۷). [شراب + چیدہ (رک)].

---چُھٹنا / چُھوٹنا محاورہ.
شراب پینے کی عادت ترک ہونا.

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

---چھلکنا محاورہ.
شراب کے جام کا لبریز ہونا یا لبریز ہو کر شراب گرنا.

ترا خیال کہ صہبا ہو جیسے ناخوردہ
تری نگہ کہ جیسے شراب چھلک سی

(۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۳۹).

---چھوڑنا محاورہ.
شراب کی عادت ترک کرنا ، بے نوشی سے تائب ہونا. تم سے کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ شراب چھوڑ دو ، ورنہ زندگی بے کار ہو جائے گی. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۳).

---حقیقت کس اضا(---فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
(کنایۃً) کائنات کی اصل و ماہیت کی تحقیق.

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند
سب فلسفی ہیں خطۂ مغرب کے رامِ ہند

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۹۵). [شراب + حقیقت (رک)].

---خام کس صف ، امث.
کچی شراب ، ایسی شراب جو ابھی پختہ نہ ہوئی ہو اور کشید نہ کی گئی ہو ؛ (تصوف) مرتبۂ عبودیت یعنی ابتدائے سلوک کی وہ کیفیات جو سالک پر وارد ہوتی ہیں (ماخوذ: مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + خام (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱. **وہ جگہ جہاں شراب بنتی ، فروخت ہوتی یا محفل سی جما کر پی جاتی ہے ، بے خانہ ، بے کدہ.** اس صحبت اور جلسے پر خدا کی مار اور شراب خانے پر شیطان کی پھٹکار ، یارو اخلاق سیکھو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸). پھر وہ چراغ بت خانے ، شراب خانے یا قمار خانے کا نہیں ہے بلکہ خانۂ خدا میں جل رہا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲۱). لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا ... شراب خانہ. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۷۱).
۲. **(تصوف) پیر کامل اور عاشق اور عارفِ کامل کو کہتے ہیں جو معدنِ اسرارِ الٰہی ہوتے ہیں نیز بت کدہ اور عالمِ ملکوت** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۲). [شراب + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خانہ خراب کس صف(---فت ن ، خ) امث.
شراب کی مذمت میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پینے والے عموماً تباہ و برباد ہوتے ہیں. خدا اس شراب خانہ خراب کو غارت کرے آمین ! آمین. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۳). [شراب + خانہ خراب (رک)].

---خانہ ساز کس صف(---فت ن) امث.
گھر کی بنی ہوئی یا کشید کی ہوئی شراب.

پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۸). [شراب + خانہ (رک) + ف: ساز ، ساختن - بنانا].

---خوار (---و معد) صف ؛ امذ.
عام طور پر عادتاً شراب پینے والا ، بادہ نوش ، شرابی.

شراب ، نقل ، پیالہ لیو سب تو حاضر ہیں
چتر سجان میرا وو شراب خوار کہاں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۵).

کیا وعدۂ یزید جفا جُو کا اعتبار
کاذب ، قمارباز ، منافق ، شراب خوار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۷). ان لوگوں نے خواجہ کے اشعار کو دیکھ کر اور ان کو واقعی سمجھ کر خواجہ کو شراب خوار اور رند لکھا ہے. (۱۹۰۹ ، حیات حافظ ، ۲۹). [شراب + ف : خوار ، خواردن یا خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خوار ہَمیشَہ خوار کہاوت.
شراب پینے والا ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
عام طور پر عادتاً شراب پینا ، مے نوشی ، شراب نوشی. خبردار شراب نہ پینا ورنہ دھوبن کان پکڑے گی کلوارن دھپیں جڑے گی ... شراب خواری ستم ڈھائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۴). تیری روشنی میں شراب خواری ہو ، زناکاری ہو یا عبادت الٰہیٰ ، تجھے روشنی دینے سے کام. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۸). [شراب خوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ خور (ـــ و مج) صف ؛ امذ.
رک : شراب خوار ، شراب کا عادی ، رسیا. خیر اب شراب خور بنائے یا زناکار ٹھہرائے. (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۶۲). شراب خوروں اور شراب فروشوں کو میں کنووں والے قید خانوں میں ڈلوا دیتا ہوں. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۴۳۲). [شراب + ف : خور ، خوردن ـ کھانا ، پینا].

ـــ خوری (ـــ و مج) امث.
شراب پینا ، مے نوشی.

یہ حکم ہے کہ خبردار دیکھنا نہ رہے
شراب خوری سے اس دور میں کوئی ناکام

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۳۶). ایک شخص بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے کی عمر تک برابر شراب خوری سے روکا جاتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۱۵۱). شراب خوری بری ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۴۲). [شراب خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دو آتِشَہ کس صف (ـــ و مع ، مد ا ، کس ت ، فت ش) امذ ؛ امث.
دو بار کشید کی ہوئی شراب جس کا نشہ زیادہ تیز ہو جاتا ہے ، مے دو آتشہ ، تیز شراب. اسی شراب دو آتشہ کے دو چار پیالے بھر بھر کر آپ بھی پیے اور مجھے بھی دیئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۷).

مجھ کو نہیں ہے شوق شراب دو آتشہ
میں کیا کروں جو خانۂ خمار سرد ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۴۷). ساز و نغمے شیریں تر ہو گئے ، رقص و سرود میں شراب دو آتشہ کی مستی دوڑ گئی. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۳). [شراب + دو (رک) + آتش (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــ ڈھالْنا محاورہ.
شراب خواری یا مے نوشی کرنا.

زماں سکاں کو ہے لرزش کہ ساغروں میں یہاں
شراب ڈھالتے جاتے ہیں لوگ اے ساقی

(۱۹۳۸ ، روح کائنات ، ۱۰۴).

ـــ ڈھَلْنا محاورہ.
شراب پی جانا ، شراب کا دور چلنا.

آفتاب اب نہیں نکلنے کا
دور آیا شراب ڈھلنے کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱). ہر جام میں بیدل ہی کی شراب ڈھل رہی تھی اور اس کے نشہ نے ہر صاحب ذوق کو مست و سرشار بنا رکھا تھا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری (نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۱۴)).

ـــ رَیحانی کس صف (ـــ ی لین) امث.
(طِب) ایک مقوی دوا ؛ خوشبودار شراب ، پھولوں سے کشید کی ہوئی شراب. اگر فصد کے وقت غشی طاری ہو جائے جو خون کے اخراج کے سبب سے ہو تو ماءاللحم اور رقیق شراب ریحانی دی جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۸۰). [شراب + ریحان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سازی امث.
شراب بنانے کا عمل ، شراب کشید کرنا. آج کل شراب سازی کے ہر ملک میں کارخانے ہیں. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۸۹). [شراب + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا ، تیار کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سے جَوہَر کُھل جاتا ہے کہاوت.
نشے میں اصل حال ظاہر ہو جاتا ہے (جامع الامثال).

ـــ سے سَب نَشے نِیچے ہیں کہاوت.
نشہ آور اشیا میں شراب سب سے بڑھ کر ہے (جامع الامثال).

ـــ صالِحِین کس اضا (ـــ کس ل ، ی مع) امث ؛ =ع شرابُ الصّالحین.
ایسا شربت جس میں نشہ نہ ہو گڑھل اور منقیٰ سے بہ ترکیب خاص بنایا ہوا شربت جو نشہ آور نہیں ہوتا (اس کا ابتدائی نسخہ امام رضا سے منسوب ہے جو انہوں نے خلیفہ ہارون الرشید کو بتایا تھا) ، حضرت امام رضا علیہ السلام کے مجوزہ نسخے کے مطابق مویز منقیٰ سے تیار کیا ہوا شربت جو نشہ سے پاک ہوتا ہے. اہل محفل خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہوں گے دور شراب صالحین و مثلث ہوگا. (۱۸۷۵ ، نسیم میسوری (نوائے ادب ، جولائی ۶۲ ، ۵۱)). شربت گڑھل جس کو شراب صالحین بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۸). [شراب + صالحین (رک)].

ـــ طَہُور کس صف (ـــ فت ط ، و مع) امث.
۱. جنّت کا وہ پاک ، لطیف ، شیریں اور کیف آور مشروب جس کا

قرآن میں ذکر ہے ، جنت کی بے نشہ اور پاک شراب ، مشروبِ پاک.

ساقیٔ کوثر ہے وہ روزِ نشور
وسقیٰ ربہم شرابِ طہور
(۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۳).

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۳). میں تو محمدیؐ خالص ہوں اور حضور کی شرابِ طہور سے مست ہوں . (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، ستمبر ، ۳۲). ۲. (تصوف) **فیضِ الہیٰ جو صدیقین کے قلوب پر وارد ہو** (مصباح التعرف ، ۱۵۳). [شراب + طہور (رک)].

---طَہُورا کس صف(---فت ط ، و مع) امث.
رک : **شرابِ طہور**.

ہیں گے شرابِ طہورا کے جام
اگر حُبِ ساقیٔ کوثر ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۳۰). [شراب + طہور (رک) + ا (حرف زائد)].

---عَتیق کس صف(---فت ع ، ی مع) امث.
(طب) وہ شراب جس کو تیار ہوئے ایک سال سے کم اور چار سال سے زائد عرصہ نہ ہوا ہو (ماخوذ : انتخابِ لاجواب ، ۳۰ اپریل ، ۱۹۲۰). [شراب + عتیق (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) صف.
شراب بیچنے والا. میرا عابد فریب غمزہ زاہد صد سالہ کو بھی پیشانی کے بال پکڑ کر شراب فروش کے پاس کھینچ لاتا ہے. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (معین الحق) ، ۲۵۶). [شراب + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---فَروشی (---فت ف ، و مج) امث.
شراب بیچنا ، شراب کا کاروبار کرنا . کام برا نہ ہو ... جیسے شراب فروشی ، سٹا ، جوا ، چور بازاری ، ملاوٹ ، ذخیرہ اندوزی وغیرہ. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۲). [شراب فروش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَدیم کس صف(---فت ق ، ی مع) امث.
پرانی شراب ؛ (طب) وہ شراب جسے تیار ہوئے چار سال گزر گئے ہوں (ماخوذ : انتخابِ لاجواب ، ۳۰ اپریل ، ۱۹۲۰). [شراب + قدیم (رک)].

---کا بَھبَکا امذ.
۱. **شراب کشید کرنے کا آلہ، ظرف جس میں نلی رکھ کر عرق لیتے ہیں.**

رو رو کے آپیں کھینچیں ہیں اک مست کے لیے
تھیں دیگ آنکھیں بن گئیں بھبکا شراب کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰). ۲. **شراب کی تیز بُو** (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا بَھبکا (بَھپکا) آنا محاورہ.
شراب کے ظرف سے یا شراب خانے کے قریب سے ہو کر گزرنے پر یا شرابی کے منہ سے شراب کی تیز بو آنا ؛ شراب کی بدبو آنا. مجھے بالکل نہیں معلوم تھا کہ وہ شراب پیتے ہیں ایک دن میں ان سے باتیں کرنے لگا تو ان کے منہ سے شراب کا بھبکا آیا . (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۵).

---کا پَھندا امذ.
وہ اُچھو جو شراب پینے سے لگے ، شراب کا کانٹا (یہ عموماً جان لیوا ہوتا ہے).

مستانی سوت پر پڑے خالق مرا وبال
پڑ جائے اس کے حلق میں پھندا شراب کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---کا کانْٹا امذ.
شراب کا ایسا نشہ جو مہلک ہو.

چھوتے ہی گال خارِ مژہ ، دل میں چبھ گئے
پیتے ہی پھول لگ گیا کانٹا شراب کا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۹). اف : لگنا.

---کَش (---فت ک) امذ.
شراب بنانے والا ، شراب کھینچنے والا. شراب کشوں کا آلہ کس طور سے عمل کرتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۵۸). [شراب + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، نکالنا].

---کَشی (---فت ک) امث.
مے خواری ، شراب پینا ؛ شراب کھینچنا.

بدن شراب کشی سے خمِ شراب بنا
ہے اپنی روح بدن میں بہ رنگِ بوئے شراب
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۴).[شراب کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشِید کَرْنا ف م.
شراب کھینچنا ، شراب بنانا (مہذب اللغات).

---کو خَراب کَرْنا محاورہ.
(عو) **شراب پینا ، شراب سے شغل کرنا.** خواجہ سے خانے میں آئے شراب کو خراب کیا چند گلابیاں آراستہ کر کے محفل میں لائے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۹۹).

---کُہَن کس صف(---ضم ک ، فت ہ) امث.
پرانی شراب ، قدیمی شراب جو تیز ہوتی ہے ؛ شرابِ عشقِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم.

پھر وہ شرابِ کہن مجھکو عطا کر کہ میں
ڈھونڈ رہا ہوں اسے توڑ کے جام و سبو
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۴).

یہ ہے کشوں کو اشارہ ہے چشمِ ساقی کا
پیو لہو تو شرابِ کہن کی بات کرو
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۱۵۴). [شراب + کہن (رک)].

---کے ساتھ خُمار ہے کہاوت.
آرام کے ساتھ تکلیف بھی ہے ، لازم و ملزوم چیز کے متعلق کہتے ہیں (جامع الامثال).

--- کِھنچنا محاورہ.
شراب بننا ، شراب تیار ہونا.

ساقی امیدوار ہوں تیرے کرم سے آج
جتنی کھنچے شراب ملے سب کی سب مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۳).

--- کھینچنا محاورہ.
مقرر ترکیب سے اجزائے شراب کو جوش دے کر بھبکے سے قطرہ قطرہ ٹپکانا. جاننا چاہیے کہ شراب پینا اور کھینچنا اور بیچنا اس کا اہلِ اسلام کے نزدیک منہیات شرع میں داخل ہے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۰).

--- لُنڈھانا محاورہ.
بہت شراب پینا اور پلانا. خوب شراب لنڈھائی ، خود بھی پی اوروں کو بھی پلائی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸).

--- مُثَلَّث کس صف(---ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امث.
انگور کا شیرہ جو آگ پر جوش دینے کے بعد دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے ، اس میں شراب کی طرح نشہ نہیں ہوتا. فتیلہ بنا کر شرابِ مثلث میں تر کریں . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۸). [شراب + مثلث (رک)].

--- مُقَطَّر کس صف(---ضم م ، فت ق ، شد ط بفت) امث.
قطرہ قطرہ کشید کی ہوئی شراب جو زیادہ تیز ہوتی ہے ، ٹپکائی ہوئی شراب ، چوائی ہوئی شراب جس میں روحِ شراب ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات). [شراب + مقطر (رک)].

--- مَمْزُوج کس صف(---فت م ، سک م ، و مع) امث.
(طب) وہ شراب جس کے ساتھ پانی ملا دیا گیا ہو (ماخوذ : انتخاب لاجواب ، ۳۰ ، اپریل ، ۱۹۲۰ء). [شراب + ممزوج (رک)].

--- ناب کس صف ، امث.
خالص شراب ، بادہ ناب (شاعری میں مستعمل).

ساقیا آ شرابِ ناب کہاں
چند کے پیالے میں آفتاب کہاں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۴).

گندم جو خلد میں تو یہاں تھی شرابِ ناب
اک میں تھا دو جگہ پہ مرا آب و دانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۹). خم کے خم شراب ناب اور بادہ گلگوں کے لنڈھائے دیر تک محفلِ رقص و سرور آراستہ رہی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۳).

مرنے پہ شرابِ ناب سے نہلانا
تلقین مے ناب بھی پڑھتے جانا

(۱۹۸۲ ، دستِ زرفشاں ، ۱۳۱). [شراب + ناب (رک)].

--- نوش (---و مع) صف.
شراب پینے والا ، شرابی ، بادہ خوار. بادہ نوش ، مے نوش ، شراب نوش. (۱۹۸۶ ، قاموسِ مترادفات ، ۷۵۳). [شراب + ف : نوش ← نوشیدن - پینا].

--- نوشی (---و مع) امث.
شراب پینا ، مے خواری. سابق شراب نوشی کا رواج نہ تھا. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۹۳). قانون نہ ہندوستان میں ، نہ امریکہ میں اور نہ پاکستان ہی میں شراب نوشی کو بند کر سکا. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۹). [شراب نوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و کَباب (---و مع ، فت ک) امذ.
شراب اور لوازماتِ شراب جو بعد شراب نوشی کھاتے ہیں.

واعظا چھوڑ ذکر نعمتِ خلد
کر شراب و کباب کی باتیں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹).

ہے تو کچھ اکھڑا ہوا ، بزمِ حریفاں کا رنگ
اب یہ شراب و کباب دیکھیے کب تک رہے

(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۳۹). [شراب + و (حرفِ عطف) + کباب (رک)].

شَراباً طَہُور/طَہُورا (فت ش ، تن ب بفت ، فت ط ، و مع) امث.
رک : شرابِ طہور.

مۓ ارغوانی نے ہٹ تٹ کرے
شراباً طہورا سوں کھٹ پٹ کرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲). جکوئی پاک پورا ہوتا ، اسی بوجھ شراباً طہورا ہوتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲).

کیا کام اس کوں بھر کے شراباً طہور سوں
پی جس نے تجھہ لباں سوں شراب دو آتشہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹۱).

پلا مجھ کو اے ساقیٔ لالہ فام
شراباً طہورا کا اک بھر کے جام

(۱۸۶۹ ، بہار عشق ، ۲). پہلے تو بہار کی سرشاریوں کا ذکر پھر ساقی سے شراب پلانے کا مطالبہ اور اسے مجبور کرنے کے لیے طول طویل قسمیں جس کا اختتام شراباً طہورا پر ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۲۴۹). [شراب + اً ، لاحقۂ تمیز + طہور / طہورا (رک)].

شَرابور (فت ش ، و مج) صف.
۱. سر تا پا تربتر ، سر سے پانو تک بھیگا یا ڈوبا ہوا ، لت پت.

خم سے برسات میں اس درجہ ہوا جوشِ شراب
ہو گئی بادۂ گلگوں سے شرابور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۹).

یوں شرابور ہیں بارانِ بہاری سے سرو
جیسے چوٹی کے شوالے میں چڑھے گنگا جل

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱). پوشاک رزم اتاری تمام خون میں شرابور تھی. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۱۰۱۵). اس کے جسم پر لرزہ سا تھا اور پسینہ سے شرابور تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۱۹۴). **۲. بکثرت ، بہت زیادہ ، لگاتار ، مسلسل ، متواتر (آنسو وغیرہ کی صفت کے طور پر مستعمل).** غصے سے آگ بہولا اور آنکھوں سے شرابور آنسو جاری (۱۸۷۴ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۴۳). [س : सव°+क+वोद].

شَرابی (فت ش) صف ؛ امذ.
شراب پینے والا ، نشے میں مست ، متوالا.
ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشمِ شرابی کا
خراباتی اہر آیا ہے شاید دن خرابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دلِ پُر خون کی اک گلابی سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰).
شرابی ، زانی و معلم ہیں ہم راز
جواری اور بازی گر بھی دم ساز
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۴۸). شرابی ملزموں نے راولپنڈی جانے والی کار کو اغوا کر لیا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ اکتوبر ، ۳). [شراب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَبابی (---فت ک) صف ؛ امذ.
آوارہ ، نشہ باز ، شراب خور ، بدکار ، برے افعال میں مبتلا شخص
لڑکا شرابی کبابی ، جواری ، ڈھنڈاری ، نشے میں دھوت نالائقی میں مست. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۴۴). [شرابی + کباب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرابیوں سے دُوری بَھلی کہاوت.
بدکار اور برے لوگوں سے بچنا ہی بہتر ہے (خزینۃ الامثال).

شَراپ (فت ش) امذ.
(ہندو) بددعا ، کوسنا ، لعنت. وہیں کھڑی رہ گئی گویا سارے اعضا مفلوج ہوگئے ہوں گویا کسی رشی کے شراپ نے اس کے پران کھینچ لیے ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۸۳). اس نے شراپ دے دیا تو بڑی مشکل سے بات بنائی کہ دیو رشی میں تمہاری داسی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۶۷).
[پ : शराप].

شَرّاٹا (فت ش ، شد ر) امذ.
۱. زور سے مینھ برسنے یا ہوا چلنے کی آواز.
شرّاٹے مینہ کے ہیں یاں بادل گرج رہے ہیں
نقارے سے فلک پر کچھ آج بج رہے ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۱). پانی کے شرّاٹوں کا وہ شور اٹھا کہ نیند حرام ہو گئی. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۱۰۱). **۲. پسینہ ، خون یا آنسوؤں وغیرہ کی دھار نیز زور کا بہاؤ ، سیلاب.**
سلطانِ جہاں پہ غم تھا طاری
شرّاٹے تھے آنسوؤں کے جاری
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۶). بدن سے چنگاریاں اڑ رہی ہیں ، پسینے کے شرّاٹے جاری ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۷۶). [حکایت الصوت].

شَرّاٹے (فت ش ، شد ر) امذ.
شراٹا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل) . یہاں زخموں سے خون کے شرّاٹے جاری ہوتے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۲).

---بَہنا محاورہ.
پسینے یا خون کی زیادتی ہونا ، بہت زیادہ پسینہ آنا یا بہت خون نکلنا ، خون ، پسینہ یا پانی کا تیزی سے بہنا. اور پسینوں کے شرّاٹے بہنے لگتے ہیں بڑی اونچی چڑھائی ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۷). ان کے مرتے ہی زمین پر سر دے مارا جس سے خون کے شرّاٹے بہنے لگے. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۴۲).

شُرّاح (ضم ش ، شد ر) امذ ؛ ج.
شارح کا اسم مبالغہ ، وضاحت کرنے والے. ہمارے متکلمین اور شرّاحِ حدیث نے اس باب میں بیسود مباحث کا ایک انبار لگا دیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۸۴). [ع : (ش رح)].

شَرادھ (فت ش ، سک دھ) امذ.
(ہندو) بزرگوں کی ارواح کو شاستر کے طور پر پانی اور پنڈ دینے کی رسم ، اس موقع پر برہمنوں کو کھانا بھی کھلایا جاتا ہے ، مُردوں کی ارواح کو ایصالِ ثواب کا ہندوانہ طریقہ ، کریا کرم کرنا.
جو شردھاہیں سبھ سمیت شرادھ کرتے ہیں . (۱۸۰۴ ، بیتال پچیسی ، ۵۴). ہر روز شرادھ کرتا ہے وہ برہمن رشی کہلاتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۲۸). میں تو اپنے مرنے کے بعد شرادھ کا انتظام کر رہا ہوں اولاد نہ ہوئی تو کناگتوں کا مہینہ خالی جائے گا. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۲۷). شادی بیاہ ، شرادھ ، تاج پوشی ... وغیرہ کی تقاریب برہمن ہی انجام دیتے تھے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۲۱۱). اف : کرنا. [س : श्राद्ध]

شَرار (فت ش) امذ ؛ ج.
چنگاری ، آگ کی چنگاری.
کیوں نہ جل جاوے گھر خرد کا سراج
عشق و دل پنبہ و شرار ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۰).
رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۰).
شرارِ جستہ کی شکل اس کے وہم کا پرتو
تڑپ رہا مری خاکستر شعور میں ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۱).
بس اک شرارِ عشق میرا پیرہن
مرا نصیب ایک حرفِ آرزو
(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ، ۶۰). [شرارہ (رک) کی جمع].

---چَمکنا محاورہ.
چنگاری چمکنا.
شیشۂ دل میں ہے کیا چمکا شرارِ عشقِ یار
شیشہ گر رکھ تو بھی شیشے کو نہ اخگر سے جدا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۴).

---نِکَلنا محاورہ.
چنگاری نکلنا ، چنگاری اڑنا.

ہر بُنِ مُو سے نکلتے ہیں شرارِ آتش
بن گیا ہوں میں سراپا اک انارِ آتش
(۱۸۵۴ ، ذوق (مہذب اللغات)).

شَرارا (فت ش) امذ.
رک : شرارہ.
شرارا ہے مگر گلگوں کمند اس کی سواری کا
جلو میں کام نہیں جس کے نسیمِ نوبہاری کا
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۵۸).
ہجرِ ساقی میں مجھے گردنِ مینا ہے تفنگ
آتشِ مے کا ہے ہر ایک شرارا توڑا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷).
گردوں پہ وہ دور اک ستارا چمکا
ظلمات میں تابندہ شرارا چمکا
(۱۹۶۲ ، بوئے رسیدہ ، ۳۰۴). [شرارہ (رک) کا ایک املا].

شَرارَت (فت ش ، ر) امث.
۱. **بدی ، بدنیتی ؛ ایذا رسانی ؛ برائی**. ملعون سنگدل وہ معجزے دیکھ دیکھ ڈرتے ، لیکن اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۳).
بتوں کی ذات سے کیا کیا شرارتیں پائیں
کہ پانی پانی پہ سنگیں عمارتیں پائیں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۸). اہلِ کاروں کی شرارت سے ... مظلوموں کی رسائی بادشاہ تک نہ ہوتی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۱۳).
کوتہ نظرانِ پست فطرت
سر گرمِ شرارت و عداوت
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۸۲). ۲. **سرکشی ، فتنہ ، فساد** . آرمینا والوں نے بغاوت اور شرارت کی . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۴). ۳. **شوخی ، چلبلا پن ، بیباکی ، کوئی ایسی حرکت کرنا جس کا مقصد محض چھیڑنا یا پریشان کرنا ہو.**
زلف میں حلقے بنائے ہیں شرارت دیکھنا
طوق پہنائے ہیں کیا اس شوخ نے زنجیر کو
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۲۳). بے کار بیٹھے بیٹھے وہ اکتا جاتا تو شرارت کی سوجھتی. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۶۵).
یہ شرارت ترے گیسو کی ہے میں جانتا ہوں
آ نہ سکتی تھیں بلائیں مرے گھر آپ سے آپ
(۱۹۸۳ ، سرمایۂ تغزل ، ۵۲). [ع : (ش ر ر)].

---آمیز (---ی مج) صف.
بدنیتی پر مبنی ، شرارت آلود. بعض تنگ نظر لوگ کشمیر کے متعلق شرارت آمیز پروپیگنڈا میں مصروف ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۷۳). [شرارت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---بَھری ہونا محاورہ.
برائی ہونا ، خرابی ہونا. آدمی کے پور پور میں شرارت بھری ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳).

---پانا محاورہ.
برائی ملنا ، تکلیف ملنا.
بتوں کی ذات سے کیا کیا شرارتیں پائیں
کہ پانی پانی پہ سنگیں عمارتیں پائیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۸).

---سُوجْھنا محاورہ.
کوئی ایسی بات سوجھنا جس سے جھگڑا پیدا ہو جائے . ان ہی دنوں انھیں ایک اور شرارت سوجھی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۱).

---کَرْنا ف ل.
۱. **شوخی کرنا.**
عشووں کو چین ہی نہیں آفت کیے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کیے بغیر
(۱۹۸۲ ، جوش (مہذب اللغات)). ۲. **فساد کرنا ؛ شورش برپا کرنا ، بُرائی کرنا ؛ دغا کرنا** (مہذب اللغات).

---کی نَظَر امث.
شوخی کی نگاہ ؛ (کنایۃً) معشوق کی نگاہ.
ناصح کو بلاؤ مرا ایمان سنبھالے
پھر دیکھ لیا اس نے شرارت کی نظر سے
(۱۹۸۲ ، حفیظ جالندھری (مہذب اللغات)).

---ناک صف.
شرارت سے بھری ، پُر فریب. شرارت ناک نگاہیں ڈالتے ہوئے کیوپڈ نے کہا. (۱۹۲۳ ، نگار ، جنوری ، ۶۱). [شرارت + ناک].

شَرارَتاً (فت ش ، ر ، تن ت بفت) م ف.
شرارت کے طور پر ، شیطنت سے ، بدذاتی سے. چند لڑکوں نے شرارتاً ان کو ایک آسیب زدہ کمرے میں سلا دیا. (۱۹۳۸ ، پرواز، ۴). کسی نے شرارتاً صدرِ محفل محترم رئیس امروہوی کے کان میں کچھ کہا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اکتوبر ، ۱۱). [شرارت + اً لاحقۂ تمیز].

شَرارَتی (فت ش ، ر) صف.
شرارت سے منسوب ، شریر. جسودا جی نے بہ سبب ظہور چند قصور کے اس شوخ اور شرارتی کو اوکھل سے باندھنا تجویز کیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۵۸). ان کا دھیان رکھنا یہ ذرا شرارتی ہے. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۸). [شرارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرارَہ(۱) (فت ش ، ر) امذ ؛ سـ شرارا.
آگ کا پتنگا ، چنگاری.
شرارا آہ کا تیری تو عرش تک پہنچا
کہاں تلک تو مرا دل جگر جلاوے گا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸۵).
عیاں ہو شان سے کیونکر نہ کوہِ طور کا عالم
برنگِ صاعقہ ہے ہر شرارہ تیغِ قاتل کا
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۵).

که دل میں زمیں کے اٹھا اک جوارہ
رگوں میں گیا دوڑ ایسا شرارہ
(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۶). جنوں نے اسے ہوا دی شرارہ الاؤ بن گیا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۵). [ع].

---بار صف.
آگ برسانے والا ، شرر بار. ہوا شرارہ بار ہے. (۱۸۶۵ ، مکاتیب غالب ، ۳۹). [شرارہ + ف : بار ، باریدن - برسنا].

---بیز (---ی مج) صف.
چنگاری رکھنے یا دکھانے والا ، چنگاری برسانے والا. غالب نے سوزِ غمِ عشق کو اتنا بڑا درجہ دیا تھا کہ نفسِ شرارہ بیز کی آرزو رکھتے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۹) . [شرارہ + ف : بیز ، بیختن - چھاننا].

---ریز (---ی مج) صف.
آگ برسانے والا ، شرر بار.
آواز دی یہ تول کے تیغ شرارہ ریز
کرتے ہیں ان میں دیو مری ضرب سے گریز
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۹۱). [شرارہ + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا].

---خیز (---ی مج) صف.
چنگاریاں پیدا کرنے والا.
شرارہ خیز تھے جوہر تو نایں صاعقہ زا
سپاہِ شام تھی چاروں طرف جو شقہ کشا
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [شرارہ + ف : خیز (رک)].

شَرارَہ (۲) (فت ش ، ر) امذ.
ایک پائنچے کا زنانہ پاجامہ ، لہنگا ، گھاگھرا. شرارے کی مقبولیت کا اندازہ کرنا ہو تو کسی شادی کی تقریب میں خواتین کے لباس پر نظر ڈالیے. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، نومبر ، ۸). دوسری لڑکی نے ... جواب دیا نہیں یہ تو شرارہ ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۸۶). [مقامی].

شَرارے (فت ش) امذ ؛ ج.
شرارہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).
میرے ہی قلب و جگر تھے جو سبے سوزشِ عشق
کانپ کانپ اٹھتے جو دوزخ کے شرارے ہوتے
(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۸۹). شرارے اور چنگاریاں مدت ہوئی کہ فنا ہو چکی تھیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۵۱).
خونِ ناحق کے انگنت بے شمار قطرے
تبسموں کی بجھی ہوئی آگ کے شرارے
(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۲۳).

---دینا محاورہ.
چنگاریاں دینا تا کہ آگ جل اٹھے ؛ دل میں اشتعال پیدا کرنا ، جذبات برانگیختہ کرنا یا ابھارنا.

بیان کروں تپشِ عشق کو تو آتشِ دل
شرارے دے پئے تمہیدِ داستاں مجھ کو
(۱۹۰۵ ، باقیاتِ اقبال ، ۳۴۷).

شَراسیف (فت ش ، ی مع) امذ.
۱. (علم الاعضا) **پسلیاں جن کے کنارے پیٹ کی جانب ہوتے ہیں ، پہلو کی ہڈیاں** (مخزن الجواہر). ۲. (علم الاعضا) **پیٹ کا وہ بالائی حصہ جو دونوں جانب پسلیوں کے کناروں کے درمیان ہوتا ہے.** سینہ کو برہنہ کر کے پُرسکون تنفس کے دوران میں اس کا امتحان کرو اور ... ان تغیرات کو دیکھو جو پسلیوں ... اور شراسیف کی وضع میں رونما ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۳۶). ۳. (فلکیات) **ایک ستارے کا نام.** فرد اور حباہ کے درمیان میں ایک طویل ستارہ ہے جس کا شراسیف نام ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۵). [ع].

شَراسیفی (فت ش ، ی مع) صف.
شراسیف (رک) سے منسوب. جب شراسیفی درد ، سوزشِ سینہ یا ترش ڈکاریں ہوں تو ان کو بہترین طور پر غذا کے بعد دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۲). [شراسیف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرافَت (فت ش ، ف) امث.
۱. **عزت ، وقار ، بزرگی ، نیک منشی.**
شرافت میں گرد اوس نعلین کا
ہے سرما چندر سور کی نین کا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).
شرف کون قدر اس کی ہے شرافت
علی کی اوس کے اوپر نت عنایت
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷). اس سے عقل کی شرافت اور شجاعت کی فضیلت میں کچھ فرق ہو سکتا ہے؟ ، ہر گز نہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۹). وضع داری اور شرافت نے ان کے مزاج میں خوشگوار رنگ پیدا کیا تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۶۶۱). ۲. **اصالت ، اعلیٰ نسبی ، وصف ، خوبی.**
یہ ایک حسن لاکھ شرافت سے بڑھ کے ہے
نادان ہے دے کے دل جو کرے ذات کی تلاش
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۱۳۶). ۳. **بڑائی ، مروت ، اظہارِ بزرگی.** انسان کو حیوانوں پر شرافت ہے اور بادشاہ کو انسانوں پر فضیلت. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳) ان کا قصور از راہِ رافت و شرافت معاف کیجیے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰).
آ نہیں سکتا عدو رستے پہ ڈنڈے کے بغیر
اس کمینے سے شرافت کا قرینا ہو چکا
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۴۴). [ع : (ش ر ف)].

---پناہ (---فت پ) صف (شاذ).
دفاتر میں یہ کلمہ ماتحت افسروں کے واسطے بطور القاب پروانوں میں رائج تھا ، ماتحت افسر (نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شراف + پناہ (رک)].

---ڈبونا محاورہ.
بدنام ہونا یا کرنا ، ذلیل و رسوا ہونا یا کرنا .

موتی سی آبرو بھی یہاں رہ کے کھوتی ہے
اس آب و گل میں آ کے شرافت ڈبوتی ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۴).

---کرنا محاورہ.
شریفوں کا سا عمل کرنا ، بھلمنساہت یا نیکی سے پیش آنا ، اچھا برتاؤ کرنا. اگر وہ جاہل بے سمجھ عورت تھی ، تو تم ہی نے عالم فاضل ہوکر کون سی شرافت کی. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۲۰۷).

---مِزاجی (---کس مج م) صف.
نیکی ، پارسائی. لیکن ایسے حضرات کی شرافت مزاجی کا حال خود ہی کھل گیا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۰). [شرافت + مزاج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَنْدانَہ (---فت م ، سک ن ، فت ن) صف.
صحیح ، درست ، شرافت کے ساتھ. موجودہ حکومت کا رویہ ... کم از کم ماضی کے مقابلہ میں بدرجہا شرافت مندانہ ضرور قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۴ فروری ، ۳). [شرافت + مند ، لاحقۂ صفت + انہ ، لاحقۂ تمیز].

---نَفْس کس اضا (---فت ن ، سک ف) صف.
نیکِ طبعی ، طبعی نیکی ، فطری پاک نفسی. جب کسی ادب کی حالت اس نوبت کو پہنچ جائے تو اس کا معیار تخلیقی صداقت ، ادبی جوہر .... شرافت نفس ، خودداری اور معیارِ آدمیت سب مشکوک ہو جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۲۴۳). [شرافت + نفس (رک)].

---نَفْسی کس صف (---فت ن ، سک ف) امث.
طبعی نیکی ، طبیعت کی فطری سادگی و پاکیزگی. شرافتِ نفسی کے لحاظ سے تو انہیں سرسید پر بھی فوقیت دی گئی ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۸۷). [شرافت نفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و نَجابَت (---و مع ، فت ن ، ب) امث.
اعلیٰ نسبی ، اصالت ، خاندانی بزرگی. اے بہادر صاحب ننگ حسین جوان عزیز خان ! تم کو یہ حسین موت مبارک ہو ، تیری شرافت و نجابت ساری دنیا میں مشہور ہے. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۴۲۹). [شرافت + و (حرفِ عطف) + نجابت (رک)].

شَراق شَراق م ف.
زور سے ، آواز کے ساتھ (کوڑا وغیرہ کھینچ کر مارنے کے لیے). گاڑیاں جن کے کوچبان گھوڑوں کو شراق شراق مار رہے تھے . (۱۹۳۱ ، زہرا ، ۵۳). [حکایتُ الصّوت].

شِراک (کس ش) امذ.
جوتی یا کھڑاؤں کا تسمہ ، جوتی کا ڈورا .

رگِ جاں رشتۂ دل سے ہوں شراکِ نعلین
کفشِ پا ازسرِ عینین ہوں کیں کہ ان کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۱ ، ۶۴). ایک درّہ ہے جو نہایت تنگ ہے ایسا جیسے شراک یہ لوگ زمین کے ایک گوشے میں ہیں . (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتاب (ترجمہ) ، ۱۰۵). [ع].

شِراکَت (کس ش ، فت ک) امث.
۱. حصّہ داری ، ساجھا ، اشتراک.

دل خانہ خراب اوسکی شراکت میں جگر کا
ویران ہے گھر کیوں نہ ہو صحبت کا اثر ہے

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۷۹). بشراکت ہمدگر ایک ڈنر کرنا چاہتے ہیں . (۱۸۹۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۷). گازیدیز کی نظر میں یکتائی کی سلطنت یہی ہے جس میں کسی کو شراکت نہیں. (۱۹۰۸ ، رسالہ صلائے عام ، نومبر ، ۱۳). **۲. شریک یا شامل ہونے کا عمل ، شمولیت ، شریک ہونا.** مجھ کو شہنشاہ نے طرف چاہ بابل کے برائے شراکت جلسہ بھیجا تھا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۶۵). **۳. (قانون) کاروباری کی ایسی تنظیم جس میں دو یا زیادہ اشخاص بہ حیثیتِ مجموعی کاروبار کرتے ہیں . سب افراد مقررہ شرائط اور معاہدے کے مطابق ایک خاص نسبت سے زمین ، محنت اور سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور باہمی طور پر کاروبار کے انتظامی امور سنبھالتے ہیں نفع یا نقصان حصص کے تناسب سے تقسیم ہوتا ہے .** شراکت ہمیشہ فریقین کی قرارداد سے قائم ہوتی ہے. (۱۹۲۱ ، قانون معاہدۂ سرکارِ عالی ، ۹۱). کاروبار میں برابر کی شراکت مرد کی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۵). **۴. کمپنی ، شرکا کی جماعت.** اس کا ٹھیکہ انڈین ٹریڈنگ کمپنی نامی ایک ہندوستانی شراکت کو دیا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۳۰). **۵. (کرکٹ) جیت کے لیے دو بلے بازوں کی متفقہ کوشش.** دوسری بڑی شراکت جاوید میاں داد اور آصف اقبال کے درمیان تھی. (۱۹۸۴ ، اقبال قاسم اور کرکٹ ، ۱۷۳). [ع].

---کاروباری کس صف (---و مج) امث.
کاروباری سمجھوتا ، کاروبار میں حصہ داری . ابتدائی زمانے میں شراکت کاروباری اور سرمایہ مشترک کی بڑی کاروباری انجمن کے مابین قانون نے...امتیاز قائم کیا تھا. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [شراکت + کاروباری (رک)].

---کرنا محاورہ.
کسی مشترکہ کاروبار وغیرہ میں شریک بننا ؛ حصہ لینا ، شریک کرنا ، حصہ دار یا ساجھی بنانا. افراسیاب نے کہا اے برق محشر تم جا کر شراکت ملکہ حیرت کی کرو اور فوج مخالف سے لڑو. (۱۸۸۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۶۱).

---مُخْتَلِفَہ کس صف (---ضم م ، سک خ ، فت ت ، کس مج ل ، فت ف) امث.
وہ شرکت جس میں شریکوں کی رقموں یا مدتِ شرکت میں اختلاف ہو ، غیر مساوی شرکت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شراکت + مختلف (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مُساوی کس صف (---ضم م) امث.
وہ شرکت جس میں شریکوں کی رقمیں اور مدتِ شرکت یکساں ہو ، برابر کی پتی (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شراکت + نامہ (رک)].

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
تحریری دستاویز جس میں ساجھے کی کیفیت اور شرائط وغیرہ درج ہوں ، پٹہ ، حصّہ داری (فرہنگ آصفیہ ؛ اردو قانونی ڈکشنری).
[شراکت + نامہ (رک)].

شِراکَتی (کس ش ، فت ک) صف.
شرکت کا ، مشترکہ. دیوار جس پر باہم تنازعہ ہے شراکتی ہے . (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۱۲۳). اگر کاروبار شراکتی ہے تو ایک شریک کی موت سے پورا کاروبار چوپٹ ہو سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، بیمۂ حیات ، ۱۲۶). [شراکت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرائِط (فت ش ، کس ء) امث ؛ ج ؛ = شرایط .
پابندیاں ، وعدے ، قول و قرار ، عہد و پیمان ، قیود ، شرطیں. شرعِ محمدیؐ کی حدود کو بموجب شرائط کے بجا لاوے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۱۱). اس وزارت میں لوئر ڈویژن کلرک کی عارضی اسامی مندرجہ ذیل شرائط پر پیش کی جا رہی ہے . (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۵۴). [شرط (رک) کی جمع].

ـــــ مَظْہَرَہ کس صف(ـــــ فت م ، سک ظ ، فت ہ ، ر) امث.
ظاہر کرنے والی شرطیں ، صاف شرطیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرائط + مظہر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ نَوِیس (ـــــ فت ن ، ی مع) امذ.
شرائط لکھنے والا. اس واسطے شرایط نویس یعنی حراست اور حفاظت اور خبرگیری موضع مسطور اور بجا آوری احکام ... لاکلام قبول کیا. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۸۶). [شرائط + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

شَرائِع / شرایع (فت ش ، کس مع ء) امث ؛ امذ ، ج.
۱. **شریعتیں ، مذاہب ، شریعت کی جمع ، مسلمانوں کی ہدایت کے لیے دینی قانون.** اس نے قصص اوائل و شرائع سابقہ سے مطلع کیا ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۱). شرایع : جمع شرع جس کے معنی اس کے ہیں جو خداوند عالم نے عباد کے لیے بذریعۂ نبی کے بتلایا ہو. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۷). ۲. **شریعت کے فروعی مسائل ، دینی احکام.** شرائع ملکی اور وقتی ضرورتوں کے لحاظ سے بدلتی بھی رہتی ہیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۲). [ع].

شَرائِف (فت ش ، کس ء) صف ؛ = شرایف.
اعلیٰ درجے کے ، شریفانہ ڈھنگ کے ، اچھے ، عمدہ ، نیک لوگ . بجلائلِ الطاف پادشاہانہ وشرائف اعطعاف شاہنشاہانہ مفتخر و مسطہر. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۹۵). انسانی شرائف اوصاف پرنظر کرنے کے بعد ذاتِ انسانی کی یہ انتہائی توہین سمجھتے ہیں کہ اس کو بوزینہ زادگی کی جانب نسبت دیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۱ : ۳). [ع : شریفہ (رک) کی جمع].

شَرائِین (فت ش ، ی مع) امث ؛ ج.
شریان (رک) کی جمع.

کھینچ کر اپنی شرائیں سے شرابِ خورد کو
دانۂ انگور کے شیشے میں کر دیں ہے کشاں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۰). اگر غور سے نگاہ کرو تو عروق اور شرائین بھی نظر آ سکتی ہیں. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۷۳). شرائین اور اوردہ کا اوس خاص مقام پر سوکڑ جانا ایک بہت بڑی علامت ایسے زخم کی ہے جو حالتِ زندگی میں لگایا گیا ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۲۵). اس کے شرائین اور رگوں کے اندر یہی کیفیت دوڑ رہی ہو. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۱۲). [ع].

ـــــ صَغِیرَہ کس صف(ـــــ فت ص ی مع ، فت ر) امث.
شرائیں کی آخری تقسیم. شرائین کی آخری تقسیم کو شرائینِ صغیرہ کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۵۷۱). [شرائین + صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

شُرْب (ضم ش ، سک ر) امذ.
۱. **کسی رقیق شے کو حلق سے اتارنے کا عمل ، پینا ، کسی چیز کا پینا.**

زاہد مریضِ عشق پہ ہو شرب مے حرام
بارے یہ مسئلہ ہے تری کس کتاب کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳). ذی حیات کو اکل و شرب سے گریز نہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۱).

کر مائل اکل و شرب کیوں دل
خطرہ ہے سخت اس میں غافل

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۳). وہ اس کا بھی فیصلہ کرتا ہے کہ ایک شخص کو اکل و شرب میں ، لباس میں ، صنفی تعلقات میں ... غرض زندگی کے ہر معاملہ میں کن حدود کو ملحوظ رکھنا چاہیے . (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۱ : ۳۳۲). ۲. **(تصوف) اوسط** (مصباح التعرف ، ۱۵۲). [ع : (ش ر ب)].

ـــــ اُلْیَہُود (ـــــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ی ، و مع) امذ.
یہودیوں کے شراب پینے کا طریقہ ، خفیہ مے خوری ، پوشیدہ شراب نوشی.

پردہ میں چشمِ مست کے سر خوش ہیں جو مدام
شرب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲). قید خانے کا احتساب عمداً چشم پوشی کرتا ، بعض شرب الیہود کا طریقہ کام میں لاتے تھے. (۱۹۴۲ ، غبار خاطر ، ۴۲).

شرب الیہود حارث مزاج بس
اہلِ حرم کو جان کا دشمن بنا لیا

(۱۹۷۵ ، جنگ ، کراچی ، ۱۴ اگست ، ۵). [شرب + رک : ال (۱) + یہود (رک)].

ـــــ مُدام کس صف(ـــــ ضم م) امذ.
شراب خوری کا مشغلہ ، شراب کا مستقل نشہ ، دائمی کیف ، مستقل پینا ، ہمیشہ پینا.

دشمن کو نہ کیوں شربِ مدام آوے میسر
رہتی ہے اودھر ہی نگہِ یار ہمیشہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۳). زیارتِ صبح و شام گویا شربِ مدام تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵).

میں اہلِ ظرف و ذوق بھی ہوں تشنہ کام بھی
میرے لیے حلال ہے شربِ مدام بھی

(۱۹۵۱ ، لوح محفوظ ، ۲۵۱). [شرب + مدام (رک)].

شَرَبا (فت ش ، ر) امذ.
سفید اور سبز دمدار صراحی جس میں پانی سرد رہتا ہے. پانی فروخت کرنے کے شربے لئے ہوئے سقے ہر وقت پھرتے رہتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۸۷). [شربہ (رک) کا ایک املا].

شُرْبا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : شوربا.

جو شربے تھے سو اپنے شور میں تھے
جو قلیے تھے سو اپنی قور میں تھے

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲۰)). [شوربا (رک) کی تخفیف].

شُرْباً (ضم ش ، سک ر ، تن ب بفت) م ف.
بہ طور رقیق. قیاس بھی نہ تھا کہ اس آسان طرز سے علاج ہو گا ... نہ ٹھنڈائی نہ دوائی ، شرباً نہ سفوفاً. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۳). [شربا + اً ، لاحقۂ تمیز].

شُرْبات (ضم ش ، سک ر) امذ ؛ ج.
شرب (رک) کی جمع. یہ اہلِ محبت و عشق اور اہلِ شوق سے خطاب ہے جن کو قد و سیت کے انوار ، قیومیت کے اسرار عظمت کے سطوات بجا رازلئیت کے شربات اور مکاشفات قدم کے لطائف نے مدہوش کر دیا ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۸۲). [شرب + ات ، لاحقۂ جمع].

شَرْبَت (فت ش ، سک ر ، فت ب) امذ.
۱. بعض دوسرے اجزا کے ساتھ مصری یا قند میں قوام کی ہوئی دوا کے طور پر پینے کی چیز ، شکر یا قند گھلا ہوا پانی ، میٹھی رقیق چیز.

شربت اپس ادھر کر مجھ پلاؤ پیارے
بے سد ہوا ہے شوق تجہ عشق کے اثر تے

(۱۵۳۶ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۶). شربت میں نمک گھلے تو کیا سواد دے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۷).

تُرش کوئی نے لبِ شیریں کو دی ہے چاشنی
قند کے شربت میں یا نیبو نچوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۹).

درِ جنت پہ جو پہنچا ترا مخمور مزاج
ہاتھ میں حور لیے کاسۂ شربت نکلی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۰۷). شربت کا موجد بطلیموس ہے اور یہ دو طرح کے اجزا سے بنتا ہے ایک خشک دوسرے تر. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۹۹). چائے کو شربت بنا کر پینا چاہتی ہو کیا؟ (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، مرزا ادیب ، ۵).
۲. پھلوں کا میٹھا رس (انگور وغیرہ کا). کالے بال اجلے ہوتے ہیں ہور پھل پکتا ہور دا ک میں شربت بھرتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۰). **۳. شراب.**

شربت کے طبق دور نہ مجلس میں پھراؤ
مج جام منے پھو کی نظر تھے سرا بھر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵). جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اور شربت پلاتا ہے وہ مست ہو کر ناچنے لگتا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۲۳). ساغر شراب سے بھر کر کہا لو میاں یہ شربت ہی لو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۷۷). [ع : (ش ر ب)].

ـــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.
قند ، شکر یا پانی میں گھولنا یا گھول کے قوام کر لینا.

جب افانے بیچ آتا ہے وہ نیک
واسطے اس کے بنائے شربت ایک

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۷۰).

رفتہ رفتہ راہ پر لاتا ہے واعظ کو ضرور
لے چلوں شربت بنا کر نذر کو انگور کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۶۷).

ـــ پانی امذ.
رک : شربت پلائی. شربت پانی کی رسم کو مرزا بہت ہی برا جانتے تھے. اس لئے اکثر عزیزوں اور دوستوں سے بگڑ گئی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۶). [شربت + پانی (رک)].

ـــ پِلانا ف م.
۱. حجّام کا نکاح سے پیشتر براتیوں کو شربت تقسیم کرنا، بعض شہروں میں نکاح کے بعد دیا جاتا ہے (نوراللغات). **۲. (مجازاً) سگائی کرنا ، بات ٹھہرانا** (مخزن المحاورات).

ـــ پِلائی (ـــ کس پ) امث.
وہ نقدی جو ساچق یا برات کے دن دولہا اور دولھا کے رشتہ دار شربت کی تھالی میں ڈالتے ہیں یا اس کی رسم. اندر باہر محفل ہوئی ، شربت پلائی کی رسم ادا کی گئی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۴۷). بعض خاندانوں میں شربت پلائی کے وقت ہار اور صندل کی رسم ادا کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی (سید احمد) ، ۶۹). [شربت + پلائی (پلانا (رک) سے)].

ـــ چَٹانا ف م ؛ محاورہ.
(طب) طبّی اصول سے بنایا ہوا شربت (جو گاڑھا ہوتا ہے) مریض کو دینا ، علاج کرنا.

ہوں خاک چاٹ کے کہتا ابھی شفا ہو جائے
جو شربتِ لب سے گوں ، ذرا چٹاتے ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، ۱۶۲).

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
دوا خانہ ، ڈسپنسری. بادشاہ نے اس کو اپنے حضور طلب کیا

اور فرمایا کہ تو شربت خانے کو جا اور جو جو دوائیں درکار ہوں لا کر وہ خورا ک جو حکیم نے کہی ہے تیار کر ۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۳۲)۔ [شربت + خانہ (رک)]۔

---خِضَر کس اضا(---کس خ ، سک نیز فت ض) امذ.
آبِ حیات.

یاد آ جاتے ہیں جب زخمِ محبت کے مزے
شربتِ خضر بھی حق میں میرے سم ہوتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۹)۔ [شربت + خضر (عَلَم)]۔

---خوری (---و مع) اث (قدیم).
شربت پلانے کی رسم ، منگنی ، سگائی.

ترے دل میں ہوے گا کہ تھی ہو مری
ہونی ہے مری اس کی شربت خوری
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۶۳)۔ [شربت + خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دار امذ.
ساقی ، داروغۂ آبدارخانہ (پلیٹس)۔ [شربت + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دِیدار کس اضا(---ی مع) امذ.
(شعرا کے یہاں مجاز کے طور پر) دیدار جو شربت کی طرح کیف آور شیریں ہو (یہاں دیدار سے مراد دیدارِ محبوب ہے).

اے طبیبِ عاشقاں اب شربتِ دیدار دے
ہے مجھے دردِ جگر ظاہر کی بیماری نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۹)۔

تشنگانِ شوق ہیں شیریں لبوں کے میہماں
بٹ رہا ہے شربتِ دیدار قیصر باغ میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۸)۔ [شربت + دیدار (رک)]۔

---دِینار کس اضا (---ی مع) امذ.
(طب) ایک قسم کا شربت جس کا جزوِ اعظم تخم کثوث یعنی دینار ہے جو طبیعت کو نرم اور ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرتا ہے (شعرا نے دینار سے جو ذومعنین ہے فائدہ اٹھا کر اسے اکثر نظم کیا ہے).

جو دنیادار کھینچے عشق زر سیں آو بیماری
اے مغز فلوس اور شربتِ دینار ہے نافع
(۱۷۶۳ ، عاجز (چمنستان شعرا ، ۳۷۲))۔

اس کی دولت سے عجب کیا دلِ مفلس ہو غنی
کہ یہ ہے شربتِ دینار علاجِ افلاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸)۔ شربتِ دینار جو طبیعت کو نرم اور ہر قسم کے بخاروں کو دفع کرتا ہے ، سدوں کو کھولتا ہے ۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۰)۔ طوائف کی ... چھوکری پر پنجاہ سالہ حکیم صاحب ریشہ خطمی ہو رہے ، شربت وصل کے طالب ہیں ، شربتِ دینار لنڈھایا جا رہا ہے۔ (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۱۰)۔ [شربت + دینار (رک)]۔

---شَہادَت کس اضا(---فت ش ، د) امذ.
(مجازاً) شہادت کی موت ، شہید ہونا. شربتِ شہادت پینے وقت سپہ سالاری کا علم حضیر بن عبداللہ فہری کے ہاتھ میں دے دیا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۳۱)۔ ہزاروں مسلمانوں نے ان کے ساتھ ہو کر ... جہاد کیا اور میدان جنگ میں شربتِ شہادت نوش کیا۔(۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۵۹)۔ [شربت + شہادت (رک)]۔

---کا گھونٹ امذ.
مزیدار چیز ؛ (مجازاً) شیریں بات.

ہوش میں آ کس کو سمجھا ہے تو یاں شربت کا گھونٹ
کیا سمجھ کر ہر گھڑی ہوتا ہے او خودکام تلخ
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۳)۔ مگر پیش کس کی جاتی ... بادشاہ دیکھتے تھے۔اور شربت کے گھونٹ پیتے جاتے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱۱)۔ اف : پینا.

---کے پیالے پَر نِکاح پَڑھا دینا / کَر دینا محاورہ.
غریبوں کی طرح صرف شربت پلا کر نکاح کر دینا ، برات یا مہمانوں کو خالی شربت پلا کر رخصت کر دینا ، کھانا نہ کھلانا ، نکاح پر کچھ خرچ نہ کرنا ، سادگی سے نکاح کرنا. محمد کامل کی ماں نے کہا "آخر تمہاری مرضی کیا ہے ؟ شربت کے پیالے پر نکاح پڑھا دوں ، اصغری نے کہا یہ تو میرا مطلب نہیں. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۶۹)۔ اگر میں شربت کے پیالے پر بھی نکاح کر دوں تو وہی شربت کا پیالہ آپ سب کو نوش کرنا ہوگا. (۱۹۷۳ ، غم دل کہا نہ جائے ، ۲۷)۔

---کے سے گھونٹ پینا محاورہ.
(کسی سختی یا تلخی وغیرہ کو) خاموشی سے برداشت کرنا ، جھیلنا. کیسے جوابِ سخت سنے شربت کے سے گھونٹ پی لیے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰)۔ میں نے تم کو پہلے لکھا تھا کہ کیا منگنی چھوٹ جانا کوئی بیجا بات نہیں تم نے اس کا جواب نہیں دیا اور شربت کے سے گھونٹ پی کر رہ گئیں. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۶۷)۔

شَرْبَتی (۱) (فت ش ، سک ر ، فت ب) صف ؛ امذ.
۱. شربت کے رنگ کا ، ہلکا زرد رنگ جو کسی قدر سرخی مائل ہو یا اس رنگ کا ، ہار سنگار اور شہاب ملایا ہوا رنگ. نارنجی ... بادامی ، شربتی ، رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۱) ۔ ۲. (اَ) **(آنکھوں کی صفت) شربت کے رنگ سے مشابہ.**

کون ان کو سیاہ کہتا ہے
واہ ہر آنکھ شربتی ہی تو ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۹)۔ گھنی داڑھی ، چھوٹی چھوٹی اور شربتی آنکھیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۶۷)۔ آفتاب بھول تھا ، گورا چٹا کشمیری جس کی شربتی آنکھیں براؤن بال اور بڑی چوڑی چکلی کاٹھی تھی ۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۴۰) .
(اَا) **(کاغذ کی صفت) ایسے پیلے رنگ کا جو شربت کے رنگ سے مشابہ ہو.**

شربتی کاغذ پہ وصفِ داغِ چیچک جب لکھوں
تب بنے ہر حرف میرا تخمِ ریحان کی مثال
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (ہوش) ، ۱۰۰).
ہے یہی مضمون گھل گھل کر تم اپنی جان دو
خط جو ہم کو شربتی کاغذ پہ لکھواتے ہیں آپ
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، شمع فیض ، ۱۰۷) دولت آباد کا محلہ کاغذی پورہ ... ہندوستان میں مشہور تھا جہاں شائستہ خانی ، نظام خانی ... شربتی ، پہرہ دار اور دولت آبادی نام کے کاغذ تیار ہوتے تھے۔ (۱۹۷۳ ، بھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰). **(iii) ململ کی قسم جو نہایت باریک اور سبک ہوتی ہے۔** شربتی کی تن کمر، توئی ... چولی کے انگرکھے بھڑکانے ہوے جمانے جا رہے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸). آپ کے جسم پر وہی شربتی انگرکھا تھا جو لکھنؤ کے چوک میں اکثر موسمِ گرما کی راتوں میں نظر آ جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۱۷). یہ لوگ ... شربتی کے چنے ہوئے انگرکھے اور گلبدن مشروع کے کلیوں دار پاجامے ... پہنے ... اطمینان سے گاؤ تکیوں کے سہارے بیٹھے تھے۔ (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۴۹) **(۴) عقیق کی ایک قسم جو شربت کے رنگ کا ہوتا ہے۔** پنجابی جوہری اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں ... شربتی۔ (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۳). **۳. جس میں میٹھا رس بھرا ہو ، رسیلا.**

ہر ایک بوالہوس کا یہاں کام نیں
مے عشق ہے شربتی جام نیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۷۹).
کیا دور ہے شربت پہ اگر قند کے تھوکے
تک جن نے ترے شربتی ان ہونٹھوں کو چوسا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۰). **۴. ایک قسم کا میٹھا لیموں جو میٹھا بھی کہلاتا ہے** (مہذب اللغات). **۵. ایک قسم کا چھوٹا ، سیاہی مائل کھٹا فالسہ جس کا لوگ آبِ شورہ بنا کر پیتے ہیں.**
یہ آب آب خالِ رخِ یار سے ہوئے
شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۹). **۶. ایک قسم کا کبوتر** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [شربت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---انار (---فت ا) امذ.
رسیلا انار ، سرخ انار ، قندھاری انار (ماخوذ : مہذب اللغات).
[شربتی + انار (رک)].

---لیمو/لیموں (---ی مع ، و مع) امذ.
میٹھا نیبو جسے میٹھا بھی کہتے ہیں . شربتی لیموں کو بھی جسے ہندوستانی میٹھا کہتے ہیں اسی ترکیب سے ہوتے ہیں. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۱۰۷). چاشنی دار میووں کی ضرورت ہے جیسے لوکاٹ ، رنگترے شربتی لیموں . (۱۸۹۵ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۰۳). میٹھا لیمو جسے شربتی لیمو کہتے ہیں فوائد میں کھٹے سے کم ہے مگر پٹھوں کو مضر نہیں ہے ... افعال میں ضعیف ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۹). [شربتی + لیمو (رک)].

شَرْبَتی (۲) (فت ش ، سک ر ، فت ب) امث ؛ امذ.
گیہوں کی ایک عمدہ قسم جس کا دانہ بھورا اور آب دار ہوتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۸۱). [مقامی].

شَرْبور (فت ش ، سک ر ، و مع) صف.
رک : شرابور.
رات دن رنگ میں رہتا ہے تو شربور بنے
عرش تک پیاہ کا پہنچا ہے ترے شور بنے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).
نئے رنگ اپنی نیرنگ کے دکھلاتی ہے روز اس کو
جسے کر دیتی اپنے رنگ میں شربور دنیا ہے
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳۳). [شرابور (رک) کی تخفیف].

شُرْبَہ (ضم ش ، سک ر ، فت ب) امذ.
۱. پانی یا عرق وغیرہ کی تھوڑی سی مقدار جس کے کُل یا جزو سے پیاس بجھ جائے ، گُھونٹ ، جرعہ ، دوا کا ایک گھونٹ یا خوراک. مریض کو یہ یقین دلایا جا سکے کہ ایک خاص شربہ سے اس کو نیند آ جائے گی. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۰۹). **۲. مشکیزہ، چھوٹی مشک.**
مولا سے ہاتھ جوڑ کے بولا وہ دل کباب
لے آؤں دوڑ کر مرے شربہ میں کچھ ہے آب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۴۹۳).
ہر ایک خیمے میں رکھے ہوئے تھے نام بہ نام
پکھالیں ، چھاگلیں ، شربے ، سبو ، صراحی ، جام
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [ع : (ش ر ب)].

شَرَت (فت ش ، ر) امث.
ہندو سال کا چوتھا موسم جو کنوار اور کاتک کے ہندی مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے. تمہاری پیشانی پر شرت پورنما کا چندرما دمکتا ہے ... اور خیرہ خیرہ سی آنکھیں پھر آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۸). [س : शरत].

شُرْتی (۱) (ضم ش ، سک ر) امذ.
(ہندو) مقدس کتاب جیسے: وید ، اُپنشد وغیرہ. اون کے اصلاح اور فلاح میں بحث کرے اور اون کے سناتن دھرم حقیقی کو اپنے اپنے موقعوں پر بحوالہ صحایف قدیم سنسکرت یعنی شرتی اور سمرتی وغیرہ کے ظاہر کرے. (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۳۸۶).
کہا ہے تجھے وید میں نیتی نیتی
نہیں نام شرتی کوئی اور لیتی
(۱۹۱۰ ، کلام سہر ، ۱۵۴). [س : श्रुति].

شُرْتی (۲) (ضم ش ، سک ر) امث.
(موسیقی) سُر کا ایک چھوٹا حصہ ، سُرتی . بھرت نے نٹ ساستر کے نام سے ایک بسیط کتاب ڈرامہ، ناچ اور سنگیت کے فن پر تصنیف کی تھی اور جس میں سر ، شرتی ، سپتک ، گرام اور مورچھنا پر بھی بحث کی گئی تھی. (؟، ہندوستانی موسیقی، ۳۶).
[سر (رک) کی تصغیر].

شَرٹ (فت ش ، سک ر) امث.
رک : **قمیص**. کاہی شرٹ پر انگوری بیل کس قدر خوشنما معلوم ہوگی. (۱۹۳۶ ، تربیتِ نسواں ، ۲). شرٹ قمیص کے معنی میں عام ہے (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۶۵). [انگ : Shirt].

شَرَج (فت ش ، ر) امث.
(موسیقی) رک : **کھرج**. جسے تم لوگ پشد کہتے ہو اسے یہاں والے شرج یا کھرج کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین، ۱۱۶). یہ سمپورن ہے جس میں شرج اور پنچم شدھ اور رکھپ اور دھیوت تیور ہیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۹). [کھرج (رک) کا ایک قدیم املا].

شَرح (فت ش ، ر) امث.
۱. **تشریح ، توضیح ؛ (مجازاً) وہ کتاب جس میں کسی کتاب کے معانی و مطالب کی تشریح کی گئی ہو.**

نہ لکھ سکے گا کنے شرح منج کتاباں کا
ہمارا علم ہے سب عالماں میں جیوں اعجاز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۲۴).

بجہ چشمِ اشکبار کی جس نے لکھی ہے شرح
ہر نقطہ اس کے کلک سیں گوہر فشاں ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۲).

خط ہے اس رخ کا حل ہوا مطلب
شرح ہے متن کا کھلا مطلب

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۶۳). مغربی زبانوں میں انگریزی زبان کا اثر و نفوذ اتنا واضح ہے کہ مزید شرح کا محتاج نہیں. (۱۹۸۵ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۳۲). ۲. (i) **نرخ ، در ، بھاؤ ، مال گزاری یا تنخواہ وغیرہ کا نرخ**. مطالبۂ زر و خرچۂ عدالت سے باز آ کر اسی شرح سے راضی ہوئے. (۱۸۳۸ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۶۸). جو شخص ہماری مقررہ شرح سے زیادہ لے گا وہ خیانت مالی ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۷) . (ii) **اوسط ، تناسب** . مسلمانوں میں خواندگی کی شرح افسوس ناک حد تک پست تھی. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۶). [ع : (ش ر ح)].

ـــ اِرْتِباط کس اضا(ـــ کس ا ، سک ر ، کس ت) امث.
(**نفسیات**) **میل جول یا میل ملاقات کی تفصیل ، ربط و ضبط کی وضاحت**. ان تعلقات کو اور اس طرح معتبری کو ناپنے کے لئے شرح ہم شافیت یا شرح ارتباط استعمال کی جا سکتی ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۳۳). [شرح + ارتباط (رک)].

ـــ اُلْغامِض (ـــ ضم ح ، غم ا ، سک ل ، کس م) امث.
مشکل نکتے کی وضاحت ، دقیق بات کی تشریح. شرح الغامض کے معنی ہیں کسی پیچیدہ بات کو واضح اور معمے کو حل کر دینا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳۱۰). [شرح + رک : ال (۱) + غامض (رک)].

ـــ بِگاڑْنا محاورہ.
بھاؤ بگاڑنا ، نرخ خراب کرنا. ہائیں ! ہائیں ! کیا شرح بگاڑتے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰۹).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
نرخ نامہ ، وہ نقشہ یا فہرست جس میں نرخ دیے ہوتے ہیں ، نرخ کی میزان. امتحان کے محصلہ نمبروں کو ... شرح بندیوں سے مضایف کیا جائے جنھیں ... معمولوں کے مشاہدے کا موقع مل چکا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۶۳). [شرح + بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْک کس اضا(ـــ فت ب ، غنہ) امث.
وہ شرح سود جس پر مرکزی بنک عام تجارتی بنکوں کو روپیہ قرض دیتا ہے. اگر زر کی مقدار کم ہو اور بڑھانا مقصود ہو تو شرح بنک کم کر دی جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۸۹). [شرح + انگ : بنک Bank].

ـــ پَیدائِش کس اضا(ـــ ی لین ، کس ء) امث.
کسی علاقہ کی آبادی میں خاص عددی تناسب اور ایک مدت مقررہ میں پیدائش کے ذریعے جو اضافہ ہو ، کسی آبادی میں بچوں کے پیدا ہونے کی فیصد شرح. افرادی قوت کا بڑھنا یا گھٹنا ... شرح پیدائش اور شرح اموات کو متاثر کرتا ہے. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۳۵). [شرح + پیدائش (رک)].

ـــ تَبادَلہ کس اضا(ـــ فت ت ، ضم د ، فت ل) امث.
مبادلہ زر کی شرح ، دو ملکوں کے سکوں کے باہمی تبادلہ کی شرح. شرح تبادلہ تجارتی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق بدلتی رہتی ہے. (۱۹۶۲ ، اردو انسائیکلوپیڈیا ، ۸۹۰). [شرح (رک) + تبادلہ (رک)].

ـــ جِنْسی کس اضا(ـــ کس ج ، سک ن) امث.
لگان وصول کرنے کی ایک ترکیب ، اس میں از روئے تجربہ و واسطہ گزشتہ سالوں کے ، مطالبہ مقرری نقدی کے واسطے بنیاد تحقیق شدہ زیر کاشت ایک فصل خاص کی سطح پر قائم کی جاتی ہے. اور تعلق آمدنی فصل خاص کا بالکل چھوڑ دیا جاتا ہے (ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری)۰[شرح + جنس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ چَڑھانا محاورہ.
شرح لکھنا ، کسی کتاب پر نوٹ لکھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

ـــ ذِہانَت کس اضا(ـــ فت ذ ، ن) امث.
(**نفسیات**) **ذہنی عمر کی زمانی عمر سے نسبت**. ایک شخص میں، جو ... ہر شہرکی آبادی بتا سکتا تھا شرح ذہانت صرف ۷۰ تھی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۹۰) . [شرح + ذہانت (رک)].

سود کا بھاؤ. بنکوں کا رواج نکلا ... دوسری طرف مناسب شرح سود پر معتبر لوگوں کو قرض ملنا شروع ہوا. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۶۴۲). [شرح + سود (رک)].

ـــ صَدْر کس اضا(ـــ فت ص ، سک د) امذ.
سینہ کو کھول دینا یا کھل جانا .(مراد). **حقیقت واضح کر دینا ،**

نورِ ایمان سے سینہ کو بھر دینا ، عالمِ بالا کے فیضان یا علم لدنی کے لیے طبیعت کو مستعد اور آمادہ بنا دینا ، انشراحِ قلب. محمدؐ خدا سوں خدا کوں پچھانے اور دیکھے اور اپس میں خدا کوں پاتے ہور آپس کوں خدا میں گم کیے اسی کو شرح صدر کر کر حق تعالیٰ نے فرمایا. (۱۷۷۲ ، شاہ منیر حسینی ، انتباہ الطالبین، ۴۹). ہم کو شرح صدر پر جس کو آخرکار لوگ شق صدر کہنے لگے اور نفس معراج کی صحت اور صداقت پر بغیر کسی شبہ کے ایمان لانا چاہیے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۲۱). یہی حالت ہے جس کو قرآن مجید نے «شرحِ صدر» اور انشراحِ قلب سے تعبیر کیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۳۰). **۲. دل کا کھلا ہونا ، شک و شبہ سے دور ہونا ، فراخدلی (شاذ).** یہ اسلامی تاریخ کا نہایت ہی اہم واقعہ ہے جو «بیعت رضوان» کے نام سے مشہور ہے جس میں صحابہ نے پورے شرح صدر اور رضامندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں دے دینے کا عہد کیا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۲). میں نے پھر خدا سے دعا کی کہ اس معاملہ میں مجھے شرح صدر عطا کر. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۳۵۱). [شرح + صدر (رک)].

--- کاری اسث.

رک : شرح نگاری. شعر کی درستگی اور مکمل تفہیم اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کے کلّی نظام کو دریافت کیا جائے اور اس کی خوبی یا خامی قاری پر ظاہر کی جائے کیوں کہ اسی طرح شرح کاری اور شعر فہمی کا حق ادا کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری : ۱۷). [شرح + کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.

۱. کسی بات کو وضاحت کے ساتھ یا کھول کر بیان کرنا ، معنی و مطالب کی تشریح کرنا. تیسری بار جو شرح کی تو حضرت بھی نہ سمجھ سکے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۲۸). شروع و آخر یا درمیان میں جو مجھے شرح کرنا پڑی ہے بعرض مرتب کے عنوان سے کر دی ہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵). **۲. کسی کتاب پر وضاحت کے لیے نوٹ لکھنا ، اس کے مطالب کی توضیح کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- مُبادَلہ کس اضا(---ضم م ، فت د ، ل) امث.

کسی ایک ملک کے سکّے کی کسی دوسرے ملک کے سکّے سے باہمی تبادلہ کے لئے ہر دو سکوں کی قیمت یا نرخ . ہمارے روپیہ کی انگلینڈ میں قیمت کم ہو گئی پس یوں سیم و زر کے سکوں کی شرح مبادلہ میں کمی آ گئی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۶۴). بنک کے ذریعے ایک امریکی ڈالر کے لیے ۳۰۳.۰۹ پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ قائم ہوئی ہے. (۱۹۵۲، امن کے منصوبے، ۵۹). [شرح + مبادلہ (رک)].

--- مَعْمُولی کس صف(---فت م ، سک ع ، و مع) امث.

رواجی شرح ، رسمی نرخ (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شرح + معمولی (رک)].

--- نِگاری (---کس ن) امث.

توضیح و تفصیل ، کسی بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا . ہر شخص کا اپنا نقطۂ نظر ہوتا ہے اور وہ اس نقطۂ نظر اور ماحول کے حوالے سے شرح نگاری کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، فروری، ۱۷). [شرح + ف : نگار ، نگاریدن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- وار صف نیز م ف.

تفصیل وار ، وضاحت اور صراحت کے ساتھ. فائدہ اس کے تیل کا یہاں کے لوگوں پر ظاہر ہے اس سبب سے شرح وار نہیں لکھا. (۱۸۴۵ ، دولت ہند ، ۸۴). [شرح + وار (رک)].

--- و بَسْط (---و مع ، فت ب ، سک س) امث نیز امذ.

توضیح اور تفصیل.

پوشیدہ کیا رہا ہے حاجت جو ہو بیاں کی
کیا شرح و بسط کرے اس خارجی ادا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۳). اس اٹھوارے میں ایک روز ایک معاملہ وقوع پذیر ہوا جس کا حال مورخ نے بشرح و بسط بیان کیا ہے . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۵۹). ہندوستان کے فرمان روایان سلف میں شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس پر مورخوں اور محققوں نے اس قدر شرح و بسط سے بحث کی ہو. (۱۹۲۹ ، با کمالوں کے درشن ، ۹۷). عالمی پریس خصوصاً بی بی سی ... نقطۂ نظر کو شرح و بسط کے ساتھ پوری دنیا کے سامنے لا رہا ہے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۹). [شرح + و (حرفِ عطف) + بسط (رک)].

--- و بَیان (---و مع ، فت ب) امذ.

رک : شرح و بسط.

حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی
تصویر ہمارے دل پر خوں کی ہے لالہ

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۷۴). [شرح + و (حرفِ عطف) + بیان (رک)].

--- ہونا محاورہ.

ظاہر یا واضح ہو جانا ، روشن ہو جانا ، منکشف ہو جانا ، کُھل جانا (معنی وغیرہ).

ان لفظوں کے معنی آگے چل کر
ہو جائیں گے شرح آپ تم پر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۹).

شَرَد (فت ش ، ر) امث ؛ =شرت.

(ہندو) آغاز سرما کا موسم. شرد رت کی بیل سوکھ جاتی ہے اور اس کی صورت ہی دیکھ پڑتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۹) . اس میں آ کر من کے سنکلپ اس طرح غائب ہوتے ہیں جیسے شرد رت کے بادل ہوا کے جھونکوں سے اڑ جاتے ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۲۷). اس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے شرد رت کے پورے چاند کو دیکھ کر طبیعت مسرور ہو جاتی ہے. (۱۹۵۵ ، مدرا را کھشس ، ۲۸). [س : शरद].

شَرْدھا (فت ش ، سک ر) امث.
ایمان ، اعتقاد ، یقین ؛ آرزو.
شردھا کے اندھیرے گھاٹ پہ بھی اب بھگتوں کی بھگتی وہ نہیں
ٹھاکر جی سنبھالو ٹھکرائی ججمان بدلتے جاتے ہیں
(۱۹۳۹ ، جوئے شیر ، ۲۳۲). [س : श्रद्धा].

شَرْدھالو (فت ش ، سک ر ، و مج) امذ.
مذہب سے لگاؤ رکھنے والا ، دھرماتما ، دیندار. مندر کے باہر پیپل کے ایک پیڑ کے اردگرد سیمنٹ کے تھڑے پر کئی شردھالو بیٹھے تھے اور رامائن کی کتھا ہو رہی تھی. (۱۹۶۶، لاجونتی ، ۱۲۸). [س : श्रद्धालु].

شَرَر (فت ش ، ر) امذ.
چنگاری ، شرارہ ، شرار.
شکر خوابی مجھ انکھیوں میں شرر کا کام کرتی ہے
انجھو گرمی کے مارے شیر کے سے جوں ابلتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۲).
گرمی تو کر اے صنم کہ آخر
پتھر کے جگر میں بھی شرر ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۷).
آتشِ عشق ہے برسوں سے تہِ گردِ ملال
دودِ آہ و دلِ سوزاں سے شرر کیا اٹھے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۰).
آج وہ زخمِ جگر پھوٹ بہا ہے اے دوست
اک شرر ، شعلۂ جوالہ ہوا ہے اے دوست
(۱۹۸۱ ، تشنگی کا سفر ، ۶۷). [ع : (ش ر ر)].

ـــ اَفْشاں (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
۱. چنگاریاں اُڑانے یا بکھیرنے والا، جس سے چنگاریاں نکلیں.
کیا خبر تھی کہ مرے ہوش کا لمحہ لمحہ
عالمِ فرصتِ آہ و شرر افشاں ہوگا
(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۶۶). **۲. کُشتی کا ایک داؤ.** دوسری گھاتی اس کا نام شرر افشاں ہے. (۱۸۹۸، آئین حرب و قوانین ضرب، ۱۰۰). [شرر + ف : افشاں ، افشاندن ـ بکھیرنا].

ـــ اَفْشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
کیفیت ، چنگاریاں اُڑانا.
کس طرح کیجے فکرِ شرر افشانیٔ اشک
جب کہ پانی میں لگی آگ بجھانا مشکل
(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۰).
خشک سالی کا یہ موسم یہ شرر افشانی
قحطِ باراں سے مری جاں ہے عاجز ، جانی
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ اپریل ، ۳). [شرر افشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْگَن (ـــ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
رک : شرر افشاں.
شرر افگن نہ ہوں کس طرح ہماری آہیں
آتشِ عشقِ بتاں دل میں نہاں رکھتے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۰۵). [شرر + ف : افگن ، افگندن ـ ڈالنا ، گرانا].

ـــ اَنْداز (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
رک : شرر افگن. شرر انداز کے معنی شرار برسانے والی بھی ہیں اور شرر کا انداز یعنی خو رکھنے والی بھی. (۱۹۷۹، اثبات و نفی ، ۷۷). [شرر + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

ـــ اَنْگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
چنگاریاں اٹھانے والا ؛ فتنہ بڑھانے والا ، جھگڑا اٹھانے والا ؛ شریر ، مفسد. فریقین کی طرف سے نہایت شرر انگیز مضامین اور رسالے شائع ہوئے. (۱۹۲۵ ، وقارحیات ، ۳۹۲). [شرر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا].

ـــ آباد صف.
چنگاریوں سے بھرا ہوا ، شرر سے بسا ہوا ؛ حرارت سے پُر.
آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں تجھے یاد نہیں
(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۸۳). [شرر + ف : آباد (رک)].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
حرارت بھری ، حدت سے بھری ہوئی ، جس میں چنگاری جیسی تاثیر ہو ؛ گرم.
اس کے نفسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستاں شرر آمیز
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۵۱). [شرر + ف: آمیز، آمیختن ـ ملنا].

ـــ بار صف.
۱. آگ برسانے والا.
ہوا ہے آہ شرر بار سے تری ثابت
فغاں تجھے تو کسی شعلہ رو سے ہے اخلاص
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۰۳).
آتش پرست کہتے ہیں اہلِ جہاں مجھے
سرگرمِ نالہ ہائے شرربار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۸). ان بڑے الاؤں سے اٹھنے والی چنگاریاں کبھی کبھی کشمیر میں آن گرتیں اور یہاں کے خرمن کو شرربار کر دیتیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۹). **۲. چوٹ مارنے کی چوتھی گھاتی.** چوتھی گھاتی ، اس کا نام شرربار ہے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰۱). [شرر + ف : بار ، باریدن ـ برسنا ، برسانا].

ـــ باری امث.
آگ برسانا ، چنگاری برسانا. غالب ہوں یا اقبال دونوں عشق کی تخلیقی اور وجدانی تاثیر ، اس کی آرزو مندی ، شرر باری ، دلگدازی ، آتش نفسی اور سیماب پائی کے قائل ہیں. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور، اکتوبر، دسمبر، ۱۰۷). [شرر + بار(رک)+ ی، لاحقۂ کیفیت].

--- بَرسانا محاورہ.
شرر باری ، شعلے اُگلنا ، الفاظ و بیان سے تہلکا مچا دینا.
اور عدالت سے سماعت کا اشارہ پا کر
اس طرح مقرر نے شرر برسائے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۷).

--- بیز (---ی مج) صف.
رک : شرر بار.
ضد ریز و شرر بیز اجالوں کے لیے
کرنوں سے ترا شیدہ پیالوں کے لیے
(۱۹۷۷ ، سرکیشدہ ، ۳۷۹).[شرر + ف : بیز ، بیختن ـ چھاننا].

--- بھڑکانا ف م ؛ محاورہ.
آگ بھڑکانا ؛ غصہ دلانا.
میری اس سوچ نے کتنے ہی شرر بھڑکائے
اک دیوار گرانے کے کئی بھید بتائے
(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۷۰).

--- پیدا ہونا محاورہ.
چنگاریاں نکلنا.
تپِ فرقت نے آگ ایسی لگائی میرے اعضا میں
عرق کے بدلے ہوتے ہیں مسانوں سے شرر پیدا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷).

--- جَستَہ کس صف(---فت ج ، سک س ، فت ت) امذ.
اُڑتی ہوئی چنگاری.
شررِ جستہ ہیں بے تابی سوزِ غم سے
اے صبا آپ کو ہم سوختہ تن کیا روکیں
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۸۸).[شرر + ف : جستہ ، جستن ـ کودنا].

--- خیز (---ی مج) صف.
آگ بھڑکانے والی.
پردۂ چشم میں ہے کون میرے گرم آغوش
کہ میرے اشک کو اس طرح شرر خیز کیا
(۱۸۰۵ ، آکلہ ، د ، ۸۴).
ہماری را کھ اب بھی ہے شرر خیز
کربھے گی اسے ہندو سبھا کیا
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۴۹۴). [شرر + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا].

--- ریز (---ی مج) صف.
چنگاریاں گرانے والا ، جس سے چنگاریاں نکلیں یا اُڑیں . آسمان شرر ریز زمین شعلہ خیز تھی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۸). بس ایک ہوا کا جھونکا پا کر شرر ریز ہو سکتا تھا . (۱۹۰۱ ، سیتا (ترجمہ) ، ۳ : ۳۰).
کچھ تو فریاد مری خود ہی شرر ریز بھی ہے
اور کچھ اے صبح دکن تیری ہوا تیز بھی ہے
(۱۹۶۶ ، بوئے رسیدہ ، ۳۲۴).[شرر + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا].

--- زا صف.
چنگاریاں پیدا کرنے والا ، جس سے چنگاریاں نکلیں.
صبح ہو جائے جو میں آہ شرر زا کھینچوں
کیا ڈراتی ہے شبِ فرقت جاناں مجھکو
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۸۶).
آہیں رہیں جو یوہیں شرر زا جنابِ دل
آگ ایک دن لگاؤ گے چرخِ کہن میں تم
(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۹۳). [شرر + ف : زا ، زائیدن ـ پیدا کرنا].

--- زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
شرر باری سے متاثر . شرر زدہ آکسیجن دو چیزوں کا آمیزہ ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیۓ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۸). [شرر + ف : زدہ ، زدن ـ مارنا].

--- زَنی (---فت ز) امث.
شرر باری کر کے کسی چیز کو حدت پہنچانا یا کسی اور طرح سے متاثر کرنا . آکسیجن کا ابتدائی حجم ... شرر زنی اور تارین آمیزی سے پہلے موجود تھا. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۴۲۸). [شرر + ف : زن ، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- فِشان (---کس ف) صف.
چنگاریاں بکھیرنے والا.
ہیں شمع رو کی یاد میں آنسو شرر فشاں
فانوسِ چشمِ زار میں ہیں بےشمار شمع
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۸).
سوزِ دروں کی اے دل اس کو خبر نہیں ہے
آہیں شرر فشاں ہیں لیکن اثر نہیں ہے
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۷۸۸).
میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے در ماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہو گی آہ میری ، نفس مرا شعلہ بار ہو گا
(۱۹۰۷ ، بانگ درا ، ۱۵۲). [شرر + ف : فشاں ، فشاندن ـ جھاڑنا ، گرانا].

--- فِشانی (---کس ف) امث.
چنگاریاں بکھیرنا . تمام رات میں مصیبت میں رہا رنج و غم سہا برق جھنڈہ کی شرر فشانی تھی. مینھ اس قدر موسلا دھار برسا کہ سخت پریشانی تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷). [شرر فشاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَرَری (فت ش ، ر) صف.
شرر (رک) سے منسوب ، چنگاری کی خاصیت رکھنے والا.
ہوئی بچشم زدن داستانِ حسن تمام
کہ جلوہ زا جہاں تھا تبسمِ شرری
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۷۱). [شرر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُرزا (ضم ش ، سک ر) صف نیز امذ.
زعفرانی رنگ کا مرغ ، کیسری. فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ... انار ... شرزے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۲۷). [مقامی].

شَرْزَہ (فت ش ، سک ر ، فت ز) صف ؛ امذ ؛ سے شرزا.
طاقت ور ، تند ، غضبناک.

دیکھا شہزادہ جب وہ شیر شرزا
نکالا اون نے تب رومال زر کا

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۳۷).

دسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں
کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۳). قوت میں فیل مست سے زور آور شجاعت میں شیر شرزہ سے بالا تر ، تلوار جن کی عرش میں جھولتی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۶۰).

شرزہ شیر بیشہ حیدر حسن ابن علی
سرورِ عالم فروغِ دودۂ ختمی مآب

(۱۹۱۰ ، صحیفۂ ولا ، ۱۵۵).

گرسنہ ہے شیر شرزہ ، بیشہ ہے خالی
بچ کے غزالو! کہ خون منہ کو لگا ہے

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۷). [ع : (ش ر ز)].

--- خانی صف.
بہادر ، سورما ، طاقت ور.

عشق کے میدان میں جب سیں ہوا ثابت قدم
دل نے میرے تب سیں پایا شرزہ خانی کا خطاب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۷). [شرزہ + خان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کام صف.
خوفناک جبڑوں والا ، شیردہاں. شیران شرزہ کام ، نام اس ناکام کا خوف سے نہ لیتے تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۸).
[شرزہ + کام (رک)].

شَرْزی (فت ش ، سک ر) امذ.
قہوہ کی ایک اعلیٰ اور عمدہ قسم. قہوہ کی اقسام کئی ہوتی ہیں مگر شرزی سب سے افضل ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۱۰۲). [مقامی].

شَرْشَر (فت ش ، سک ر ، فت ش) امث ؛ م ف.
(کسی رقیق شے خصوصاً خون یا پیشاب وغیرہ کے بہاؤ کی آواز) زور سے ، اس طرح کہ تلتلی بندھ جائے. ابلیس ایک پتھر پر آ پڑا ، اس کا سر پھٹ گیا اور شرشر خون جاری ہوگیا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۸). آبشار کا پانی چٹانوں کے حائل ہونے کی وجہ سے رک رک کر کئی چھوٹی چھوٹی آبشاروں کی شکل میں گرتا ہے اسے آبِ شرشر کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۳۹). [حکایت الصوت].

--- شَراق (--- فت ش) امث.
تیزی سے پانی گرنے کی آواز ، شور ، زناٹا. غوں غوں ، سرسر سراہٹ ، دھم دھم دھماک تڑتڑ تڑاق اور شرشر شراق سے دور دور تک ایک قیامت خیز ہنگامہ برپا ہو جایا کرتا تھا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۶). [حکایت الصوت].

شَرْشَری (فت ش ، سک ر ، فت ش) امث.
ایک وضع کی آتش بازی جس کو چھچھوندر بھی کہتے ہیں. آتش بازی کی ایک قسم وہ ہے جسے بعض لوگ شرشری اور بعض لوگ «شرانا» کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۷).
[شرشر (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرْط (فت ش ، سک ر)۰(الف) امث نیز امذ (قدیم).
۱. وہ چیز یا بات جس پر کسی امر کا انحصار ہو.

خیال ابروئے قبلہ رویاں ، ہوا ہے محراب سجدہ دل
نماز شرطِ نیاز کی پڑھ ، صفِ جنوں کا امام ہے کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۳). اس کے بعد شرط طہارت بجا لایا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۳). آپ کی نبوت جس میں تبلیغ شرط نہیں رسالت سے مقدم ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲۲).

اکبر کے واسطے بھی وہی شرط پاس کی
ہر ایک پر نہ لادیئے بے امتیاز بوجھ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۶۹). **۲. جو بات موقع و محل کے لحاظ سے ضروری ، لازمی یا مناسب ہو.**

خام رہتا ہے آدمی گھر میں
پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۲).

حسن کے واسطے ہے دل لازم
عشق کے واسطے جگر ہے شرط

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۲۸).

آدمی کو ہے آدمیت شرط آدمیت کو ہے مروت شرط

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۶۰). **۳. قول و قرار ، عہد ، پیمان.**

اے موہنی اس دیس کے شرطاں و باتاں کیا ہوے
منج من رجھانے کیاں تریاں مٹھیاں حکاتاں کیا ہوے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۹).

وہ بولی یہ یاد رکھنا بی بی
اب شرط یہی ہے جیتے جی کی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۸). **۴. قاعدہ ، ادب.** جوں عاشقی کرنے کا شرط ہے تیوں عاشقی کرتے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳). جو شرطیں مہمان داری کی تھیں سو وہ بجا لایا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۵۰). شرط مروت صاف جواب دینے کی مقتضی نہ ہوئی. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۳۹). **۵. (اُ) بازی جس میں ہار جیت کی قید ہو.**

عشقِ مولود میں پیالے دیوؤ شرطاں سوں بھر بھر کر
پلا منج یاد کی مستی نہیں ہے منج خماراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰). **(اُا) فریقین کے درمیان یہ معاہدہ کہ کسی بات یا واقعے کے انجام کے بارے میں صحیح پیش گوئی کرے گا ہارنے والا اسے پہلے سے طے شدہ رقم یا چیز ادا کرنے کا پابند ہوگا نیز جو رقم یا چیز اس اصول کے تحت داؤ پر لگائی گئی ہو وہ بھی شرط ہے جیسے «سو روپے کی شرط ہے».** «اب یہ جھیل تک کوئی شرط نہیں لگائیں گے». (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۸۲). **۶. (قواعد) حرف شرط** ، جیسے : اگر ،

جو وغیرہ جملہ شرطیہ کا وہ جزو جو حرف شرط سے شروع ہوتا ہے، مثلاً اگر وہ آیا تو میں اس سے بات کروں گا اس جملے میں اگر حرف شرط ، وہ آیا ۔ شرط ، میں اس سے بات کروں گا ۔ جزا جملہ کا وہ جزو ہے اور تو حرف جزا. شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۵۴). ایک جملہ ہے ناتمام جس میں مبتدا کی خبر نہیں شرط کی جزا نہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۵۴) .
(ب) صف. **ضروری ، لازمی.**

دن تو کٹا ہزار خرابی سے دوستاں
اب رات سر پر آئی ہے ، تدبیر شرط ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۳۰۶). عمرو نے کہا اب ہے شرط بادشاہ سے کہدوں کہ یہاں جو عورتیں ہیں وہ اجلال جادو سے اشارے کرتی ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳). [ع : (ش ر ط)].

--- اَدا کَرْنا محاورہ.
شرط پوری کرنا.

وہیں جو شرط تھی اوسکو ادا کی
مراد دل بر آئی مہ لقا کی

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۲۱).

--- اَدا ہونا محاورہ.
اس کام کا ہونا جس پر کوئی دوسرا کام منحصر ہو.

ہمدموں عشق کی نہ پوچھو شرط
جان دیجے تو کچھ ادا ہو شرط

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۹۳).

--- اَوَّل کس صف (--- فت ا ، شد و بفت) امث.
بنیادی شرط. اس نثری نمونے کی صحیح قرات شرط اول ہے . (۱۹۸۸ ، اردونامہ ، لاہور ، جون ، ۱۷). [شرط + اول (رک)].

--- اِیفا کرنا محاورہ.
شرط پوری کرنا ، شرط بجا لانا ، جس بات پر کسی امر کی تکمیل منحصر ہو اسے پورا کرنا.

جب آؤ گے دل دیں گے تمہیں نذر یہ تھی شرط
تم نے وہ ابھی تک مگر ایفا ہی نہ کی شرط

(۱۹۳۸ ، دیوان صفی ، ۶۱).

--- بازی امث.
بازی لگانے کا عمل.

او سے پرواز دل بیتاب کیتا
طپش کی شرط بازی سوں وو جیتا

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۳۹). [شرط + بازی (رک)].

--- باندْھ / بَد کَر / کے م ف.
دوسروں سے بازی لگا کر ، دوسرے یا دوسروں کے مقابلے میں برابر اتنا ہی یا بڑھ چڑھ کر.

یا وہ ڈبوئیگا زمیں یا ہم ڈبوئیں گے فلک
آ جائے تو روتے ہیں ہم شرط ابرتر سے باندھکر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۲).

شرط بد کر غول صحرا سے بھرا ہوں رات بھر
آج لینا ہے اہوسفیان سے اونٹوں کی قطار

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲).

--- باندْھنا محاورہ.
بازی لگانا ، شرط بدنا. اس پر کچھ شرط باندھئے . (۱۸۳۶ ، قصہ اگرگل ، ۴۸).

لے تو چلا ہے ناصح ناداں پیام وصل
میں شرط باندھتا ہوں جو بے آبرو نہ ہو

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۷۰).

--- بَجا لانا محاورہ.
حق ادا کرنا ، کسی امر کے لیے جو چیز ضروری یا لازمی ہے اسے انجام دینا.

سو حرمت کیاں شرطاں بجالیا تمام
کہا میں ہی اس کوں علیک السلام

(۱۶۶۵ ، قصۂ بےنظیر ، ۴۴). کیوں جی خوب شرط بجا لائے . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷). برقع پہننے میں وہ شرط ہے کہ محمد ذکری رحمۃ اللہ علیہ سفید پیراہن میں بجا لاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۶۶).

--- بَدْنا محاورہ.
شرط باندھنا ، شرط لگانا ، بازی لگانا.

بدی شرط اب دیکھیے کون جیتے
الٰہی نہ کرنا تو دشمن کے چیتے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳).

لیتا ہے دل انداز تغافل سے وہ عیار
ہم نے نگہ ناز کی کیوں شرط بدی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۱۶۵).

جس شخص کا شیوہ ہے صفی وعدہ خلاق
فرمائیے پھر آپ نے کیوں ان سے بدی شرط

(۱۹۳۸ ، دیوان صفی ، ۶۲). موتی چور کے لڈو ... سکھ جاٹ شرطیں بد بد کر سیروں ... کھڑے کھڑے چٹ کر جاتے تھے . (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۹).

--- بَدْھنا محاورہ.
رک : شرط بدنا. گھڑ دوڑ میں بھی منظم اور باقاعدہ شرط بدھنے کے طریق کو روکنے کی قانون حتی الوسع کوشش کرتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷).

--- پُوری کَرْنا محاورہ.
رک : شرط بجا لانا.

اب تو ہم نے زبان ہاری ہے
پوری کر جائیں گے تمہاری شرط

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۸). ادب پر تخلیقی کارنامہ اپنے قاری کے سامنے کوئی شرط ضرور رکھتا ہے وہ شرط پوری کی جائے تب ہی آپ اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۰).

---پُوری ہونا محاورہ.
رک : شرط ادا ہونا.

کام عشاق کا تمام کیا
خوب پوری ہوئی تمھاری شرط

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹۰).

---توڑْنا محاورہ.
قول و قرار یا عہد و پیمان سے پھر جانا ، شرط پوری نہ کرنا.

علی بولے توں شرط اپنی توڑیا
جزا اس کا یوں انکھیاں تیرہاں پھوڑیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۷۷۲).

---ٹَھْہرنا محاورہ.
قول و قرار ہونا ، بازی لگنا یا لگائی جانا.

یہ دعویٰ مجھے دل پر ہے زباں پر ہے تمھیں ناز
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۳). رانی کو آئینے میں دکھانے کی شرط ٹھہری. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۳۷).

---جِیتْنا محاورہ.
بازی جیتنا ، بدی ہوئی شرط کی رقم حاصل کرنا. اس مصیبت میں ان کو دیکھ کر شرط پوری کی ، کثورہاں اڑائیں شرط جیتی ہمارے قبلہ و کعبہ کا عقد ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۷۵۷).

---خارِجی کس صف (--- کس ر) امث.
بیرونی اور غیر متعلق شرط ، الگ یا باہر کی شرط ، اجنبی شرط ، اُوپری شرط ، پرائیویٹ شرط (اردو قانونی ڈکشنری). [شرط + خارجی (رک)].

---خِدْمَت بَجا لانا محاورہ.
مہمانداری کے لوازم پورے کرنا ، مہمانوں کی اچھی طرح خدمت انجام دینا (ماخوذ : فیروزاللغات).

---رَفاقَت کس صف (--- فت ر ، ق) امث.
وہ فعل جو رفیق ہونے کے لیے لازمی ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [شرط + رفاقت (رک)].

---(و) شُرُوط (--- ضم ش ، و مع) امث.
رک : شرط.

یہاں سے وہاں جاتے ہیں خط خطوط
انھیں کی زبانی ہیں شرط و شروط

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، لاہور ، جون ۱۹۷۳ ، ۱۲۶)). چونکہ تم ایک ترک ہو اس لیے اس کے بارے میں تم سے کوئی شرط شروط یا حیل حجت نہیں کرتا. (۱۹۷۰ ، اردونامہ ، کراچی ، ۳۵ : ۸۸). [شرط + شروط (تابع)].

---عُبُودِیَت کس صف (--- ضم ع ، و مع ، کس د ، فت ی) امث.
اطاعت کی شرط ، بندگی. جہاد تو وہ عبادت ہے جو شرط عبودیت ہے. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۹۱). [شرط + عبودیت (رک)].

---کا گھوڑا امذ.
جس گھوڑے پر بازی بدی جائے. ان ہتھیوں کو مثل شرطوں کے گھوڑوں کے تربیت دی جاتی ہے ، دانہ زیادہ کھلایا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۳۵).

---کَرْنا محاورہ.
۱. عہد و پیمان کرنا.

شرط کر اُنے بات دی ہات میں
کہ شک نیں ہے میں کی سو اس بات میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶). شرط کرتا ہوں کہ فرد اے قیامت تم سے دشمنی اور دعوا نہ کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۷).

یہ کر لے شرط تو اے یار پہلے
کہ ہوگا حشر سے دیدار پہلے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).

ہاتھ پر ہاتھ مار کر وہ آج
ہم سے ملنے کی شرط کرتے ہیں

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۲۱۷). **۲. بازی لگانا.**

بزم ساقی میں چلیں بھی تو کہیں حضرتِ شیخ
شرط ہم کرتے ہیں رہ جائے جو ایماں کا ہوش

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت ، ۷۰). **۳. کسی معاملے میں کوئی پابندی یا قید لگانا.** پھلوں کے توڑنے کی شرط کر لے گا. (۱۸۶۶ ؛ تہذیب الایمان ، ۳۹۶).

---گاہ امث.
وہ جگہ جہاں شرط کے ساتھ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں. پونے پانچ کو میں مع ہمراہیاں شرط گاہ جانے سوار ہوا. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۳۸). [شرط + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---لَگانا محاورہ.
۱. بازی لگانا. سوار نے شرط لگائی تو اس نے جلدی دوڑ کر اپنے ہی سوار کو آگے لے پہنچایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۲۷). باورچی سے کہا کہ ہم نے تیرے کھانے پر شرط لگائی کیوں کہ ہمارے آقا کے گھر بھی آج انار دانے پکے ہیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۴۳). میں نے ہمیشہ ایسے گھوڑوں پر شرط لگائی جنھوں نے کبھی ریس نہ جیتی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۴۴). **۲. قید لگانا.** اس مقام پر میں نے شرط مذکور بے فائدہ لگائی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۵۳). مسرت انگیز ہونے کی شرط لگا دی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۰).

---لَگْنا محاورہ.
۱. بازی لگنا ، شرط بدنا ، شرط لگانا کا لازم. بارہا تبادلہ خیالات ہو چکا تھا شرطیں لگ چکی تھیں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۴).
۲. قید لگنا ، پابندی ہونا.

کسبِ ہر فن میں لگی ہے شرط استعداد کی
کب خاک کھلیں سرمے سے آنکھیں کورِ مادرزاد کی

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۷۷).

---مُظْہَرَہ کس اضا (---فت م ، سک ظ ، فت ہ ، ر) امث.
بیانی شرط ، ظاہر کرنے والی شرط ، صاف شرط (اردو قانونی ڈکشنری). [شر + مظہر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---وَفا کَرْنا محاورہ (شاذ).
رک : **شرط پوری کرنا.**

کون کہتا ہے جفا کرتے ہو تم
شرط معشوق وفا کرتے ہو تم

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱۹).

---ہارْنا محاورہ.
بازی ہارنا.

ہوش ہو گا تو تیر مارے گا
آخر آپ ہی وہ شرط ہارے گا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۲).

---ہونا محاورہ.
رک : **بازی بدنا.**

محشر میں توبہ توڑ کے میں جیت جاؤں گا
زاہد سے مجھ سے شرط ہوئی ہے شراب کی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۹).

شرط ہو جائے کہ ہم پھر نہ چھپیں گے ہرگز
اپنے آپے میں اگر طالب دیدار رہا

(۱۹۰۵ ، گفتار بے خود ، ۴۴).

---ہے فقرہ.
تب بات ہے ، لازم ہے ، واجب ہے.

شاگرد ہو کے گلشن نامی کا اے ولی
سب شاعران میں دھوم مچاؤں تو شرط ہے

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ ، ۴۹)).

دن تو کٹا ہزار خرابی سے دوستاں
اب رات سر پر آئی ہے تدبیر شرط ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۳۰۶).

شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں
عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۱). لیجیے آج دم کے دم میں اتنے کام کئے ، قدردانی شرط ہے.(۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد (مہذب اللغات).

دوستو شرط ہے کہ میرے بعد
میری رسوائیوں کو بھول نہ جاؤ

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۱).

---یہ ہے فقرہ.
اس شرط پر ، اس اقرار پر ؛ لازم یہ ہے. میں خدا سے دعا کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تم اونٹنی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۱۰۱).

شُرْط (ضم ش ، سک ر) صف ، امذ.
۱. **سازگار ، موافق.**

باہم آیا ساتھ لے کر بادِ شرط
کشتیوں کو ہو گئی راحت کی شرط

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۰).

جیسے بادِ شرط سے ہو کج روی کشتی کی دور
انتقالِ ذہن سے لیتا ہے جانے غم سرور

(۱۹۱۹ ، فردوس تخیل ، ۱۵۳). ۲. (جراحی) **کسی جلدی بیماری کی وجہ سے خون نکالنے کے لئے جلد پر نشتر سے کچوکے دینے کا عمل** (ا پ و ، ۷ : ۱۲۸). [ع].

شَرْطَم شَرْطیں کَرْنا محاورہ.
رک : **شرط بدنا ، باہم شرطیں لگانا یا باندھنا.** زبان ایسی فرفرانے لگی تھی کہ پڑوسنیں کُھسر پھسر میں شرطم شرطیں کرتیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، اُلٹی قبر ، ۳۷).

شُرْطَہ (ضم ش ، سک ر ، فت ط).(الف) امث.
جدھر کشتی جا رہی ہو اس کے موافق ہوا ، باد موافق.

صبح روشن ہو تو پھر شامِ غریباں مانگوں
داؤ شرطہ سے لگے چلنے تو طوفاں مانگوں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیات ، ۷۵). (ب) امذ. **سپاہی ، سرہنگ** (فرہنگ عامرہ). [ع : (ش ر ط)].

شَرْطی (فت ش ، سک ر). (الف) صف.
شرط سے منسوب ، جس میں شرط یا کوئی قید پائی جائے ، مشروط. ڈپٹی انسپکٹر جو فہرست ترقیوں کی کتاب کیفیت امتحان میں لکھ دیں گے اس میں بعض ترقیوں کو قطعی اور بعض کو شرطی کر کے لکھ دیں گے.(۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳). شرطی حجت میں ایک مقدمہ قضیۂ شرطیہ ہوتا ہے جو کہ تالی کو شرط یا مقدم کے ساتھ ملاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۸). (ب) م ف. **یقینی طور پر ، شرطیہ ، ضرور.**

ہاتھ اب جان سے دھو بندی ملے گی شرطی
ہوئی جو ہونے سو ہو بندی ملے گی شرطی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۸۴)). میں اپنی تو نہیں کہتی پر تیری بہنوں کو شرطی (شرطیہ) بھیج دوں گی. (۱۸۷۳ ، انشا ہادی النسا ، ۷۹). [شرط + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُرْطی (ضم ش ، سک ر) امذ.
پولیس کے محکمے کا سپاہی ، پولیس کے محکمہ والا ، شُرطہ ، پولیس مین (فرہنگ عامرہ). [ع].

شَرْطِیّات (فت ش ، سک ر ، ی مع بشد) امث.
(منطق) **وہ قضیے جن میں ایک شے کے ہونے کی شرط پر دوسری شے کے ہونے یا نہ ہونے کا حکم لگایا جائے یا جن میں منافات یا عدم منافات کا حکم ہو.** اسی طرح شرطیات میں جیسے کہا جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر زید دریا میں ہو پس وہ غریق ہے (ڈوبا ہوا) متعین ہو جائے گا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق (ترجمہ) ، ۴۲). شیخ نے شرطیات کو بھی اس میں شامل کر لیا. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۳۳). [شرطی + ات ، لاحقۂ نسبت].

شَرْطِیَّت (فت ش ، سک ر ، کس ط ، شد ی بفت) امث.
مشروط ہونا ، کسی دوسری شے پر مبنی ہونا . پہلی قسم ان احکام کی مناسبت کے رنگ کو اپنے اندر رکھتی ہے مثلاً اعداد ، شرطیت ، علیت .... (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ)، ۳۸). [شرط + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْطَین (فت ش ، سک ر ، ی لین) امذ.
دو چمک دار ستارے جو منازلِ قمر میں سے پہلی منزل پر ہیں . دو ستارے جو اس کی شاخ پر ہیں ان کو شرطین کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۵). شرطین بھی جو برج حمل کی پہلی قمری منزل کو ظاہر کرتا ہے ۲۶.۰ ڈگری مکمل ہونے کے بعد (:) صفر ڈگری سے شروع ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ نومبر ، ۵). [ع].

شَرْطِیَه (فت ش ، سک ر ، کس ط ، شد ی بفت). (الف) صف.
شرط لگا کر ، از روئے شرط ، یقینی ، لازمی. اکثر مقام پر لفظ اگر شرطیہ کی جگہ لفظ جو لکھنا معنی میں شبہ ڈالتا ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳). سل اور دق کے امراض کا دنیا میں کوئی علاج نہیں یعنی شرطیہ اور حکمیہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا . (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۹۳). آپ کے پاس کسی مرض کا کوئی ایسا نسخہ بھی ہے جو سینٹ پرسنٹ (سو فیصدی) کامیاب اور شرطیہ ہو. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۶۷). (ب) م ف. **ضرور ، یقینا .** وہ آج شرطیہ جائیں گے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۶۹). مہنگی شَے کے ساتھ سرٹیفیکٹ ملتا ہو گا کہ شرطیہ دو ہزار سال تک چلے گی ورنہ دام واپس. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۳۷). **۲. (منطق) وہ قضیہ جس میں موضوع شرط ہو اور محمول اس کی جزا (یہ موضوع اور محمول علی الترتیب مقدم و تالی کہلاتا ہے، جیسے : اگر آفتاب نکل آیا ہے تو دن ہے).** قضیے کو حملیہ کہتے ہیں ورنہ شرطیہ. (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۳۵). شرطیہ کی صحت نہ تو مقدم کے صدق کے ساتھ یہاں وابستہ ہے اور نہ تالی کے صدق کے ساتھ. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۱۸). **۳. قصیدے کے ایسے اختتامی اشعار جن میں مشروط دعا ہو ، مثلاً ممدوح کے لیے درازی عمر کی اس طرح دعا کرنا کہ جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہیں تب تک تو زندہ و سلامت رہے.** شرطیہ قصیدے میں اختتام کے ایسے اشعار جن میں مشروط دعا ہو. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۹۷). **۴. جملے کی ایک قسم جس میں شرط و جزا دونوں موجود ہوں.** فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں فعل ختم ہو چکا تھا ، باقی شرطیہ صورت وہی ہے لیکن ایسے واقعے کا اظہار ہے جس کا ہونا گذشتہ زمانے میں ممکن تھا لیکن وقوع میں نہ آیا. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۲۶۷). [شرط + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---علاج (---کس ع) صف.
یقینی علاج ، مجرب علاج ، تیر بہدف نسخے سے علاج کرنا. ایک ڈاکٹر کے علاج کے لئے پرتاب گڑھ جانے کا قصد ہے جو شرطیہ علاج صرع کا کرتا ہے. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۲۵). [شرطیہ + علاج (رک)].

---مُتَّصِلَه (---ضم م ، شد ت بفت ، کس ص ، فت ل) امذ.
دو قضیوں سے ایک قضیہ حاصل کیا جاتا ہے اس طرح کہ ہر ایک ان میں قضیہ نہ رہے اور ان میں ربط دے دیا جائے . اگر ربط لزوم کا ہو تو اس کو شرطیہ متصلہ کہتے ہیں (حکمۃ الاشراق (ترجمہ) ، ۳۶). [شرطیہ + متصلہ (رک)].

---مُنْفَصِلَه (---ضم م ، سک ن ، فت ف ، کس ص ، فت ل) امذ.
(منطق) اگر دو جملوں میں ربط عناد کے ساتھ ہو تو شرطیہ منفصلہ کہلاتا ہے. وہ قیاس استثنائی اور شرطیۂ منفصلہ کو ... ترجیح دیتا تھا. (۱۹۷۲ ، تین مسلمان فیلسوف ، ۱۸). [شرطیہ + منفصلہ (رک)].

شَرْع (فت ش ، سک ر) امث.
۱. (i) رسول یا نبی پر خدا کا بھیجا ہوا دین ، خصوصاً دین محمدیؐ. مذہب اسلام.

ظاہر ہوا ہے شرع کا احکام تیرے خط منے
ترکاں کا ترکی نا چلے آیا ہے ترکاں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳).

شمشیر لے شرع کا اپس ہت   یکبار کیا جگت کوں دعوت

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء سابق کی شرع کے ساتھ عبادت فرماتے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۷).

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵). **(ii) دین یا مذہب کے احکام ، خصوصاً دین محمدیؐ کے.** جیکچھ پلنا چلنا سو بی شرع میں فرمائے تیوں چلنا. (۱۶۰۳ ، تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۲۳). ایمان شرع میں کہتے ہیں قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲). سلطان شرع کے پابند بڑے پاک باز مسلمان تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۹۷). **۲. قانون ، آئین ، مسلک.**

کہ مستی مری شرع کے ساتھ ہے
مرا دین و ایمان ترے ہاتھ ہے

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۳). سارے مصر کی زمین کے لئے یہ شرع جو آج کے دن تک ہے مقرر کیا کہ فرعون پانچواں حصہ لے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۵).

یہ شرع عشق کی جاری ہے کوئے قاتل میں
کہ حکم خونِ رواں پر ہے آبِ جاری کا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۳۷). عام مفاد کے لئے انفرادی کاروبار میں اسلامی مملکت شرع کی رو سے مداخلت کر سکتی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹۱). **۳. (قدیم) راستہ.**

اگر چور ہور ڈر تھے رہ پاک نیں
توں اچھ شرع پر تجھ کوں کچھ باک نیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲). [ع : (ش ر ع)].

---اَحْمَدی کس صف (---فت ا ، سک ح ، فت م) امث.
شریعت محمدی ، اسلامی قانون.

تج عاشقاں میں ہوتا جنگ و جدل سو سب دن
ہے شرع احمدی تج انصاف کر خدارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲). [شرع + احمدی (رک)].

--- پر چلنا محاورہ.
شرع محمدی کے موافق کرنا ، احکام شرعی کی تعمیل کرنا (ماخوذ مخزن المحاورات).

--- پر عمل کرنا محاورہ.
شریعت کے مطابق کام کرنا.
ظاہرا شرع پہ واجب ہے عمل
تا کہ باطن میں نہ کچھ آئے خلل
(۱۹۳۱ ، مرزا رسوا (مہذب اللغات)).

--- پیغمبر کس اضا(---ی لین ، فت غ ، سک م ، فت ب)امث.
اسلامی قوانین.
عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۵).

--- ترع / ترہ (---ضم ت ، فت ر) امث.
رک : شرع تورہ. اب آپ یہ شرع ترع کے مسئلے تو میرے سامنے نہ بگھاریے کہ مجھے حرامکاری سے نفرت ہے اور زنا کرنا گناہ ہے. (۱۹۲۳ ، دور فلک ، ۸۷). وہ خود تو بڑے شرع ترہ کے پابند ہیں مگر ان کے صاحبزادے بالکل انگریز ہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۴۵). [شرع + ترع (تابع)].

--- تورہ (---و مع ، فت ر) امث.
(عو) شریعت اور اس کا قانون. کہیں شرع تورے کا پاس کیا ، کہیں ریت رسم کا وسواس کیا. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۴). [شرع + تورہ (رک)].

--- تورے والا صف.
شریعت کا پابند. شرع تورے والے نہ ہوتے تو آرائش کے آگے باجا گاجا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۸).

--- تورے والی امث.
وہ عورت جو پابند شرع اور قواعد اسلام کی نہایت پابند ہو (طنزاً بھی کہتے ہیں). آمنہ خانم شرع تورے والی ہیں وہ ڈھول میں کیوں بیٹھنے لگیں. (۱۹۰۷ ، لغات الخواتین ، ۱۵۶). انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا برا کیا ، تو ہی شرع تورے والی تھی تو کھڑکی سے ہٹ کیوں نہ گئی. (۱۹۷۹ ، عورت اور اردو زبان ، ۱۰۰).

--- شریف کس صف(---فت ش ، ی مع) امث.
دین محمدی نیز اس کے احکام. ہم کو شرع شریف کا پاس و لحاظ رکھنا ضروری ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۹۳). شرع شریف میں جانداد منقولہ اور غیر منقولہ ... میں بھی کوئی فرق یا امتیاز نہیں ہے. (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۱۲). [شرع + شریف (رک)].

--- کی تکلیف جاری ہونا محاورہ.
حیض کا جاری ہونا.
برس دس اور جب گزریں گے بہاری
تو ہوگی شرع کی تکلیف جاری
(۱۸۰۵ ، نظم رنگیں ، ۱۰).

--- محمدی کس صف(---ضم م ، فتح ، شد م بفت) امث.
دین اسلام ، اسلامی شریعت ، قانون محمدی.
تو توں نفس سوں زہد و تقوا را کھیں شرع محمدی آوے
ہو نت مشغول ذکر جلی سوں منزل ناسوت پاوے
(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی ، ۱۳). اس بی بی سے موافق شرع محمدی نکاح کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳). علم کے بغیر شرع محمدی کو مرد ہو یا عورت کوئی بخوبی سمجھ نہیں سکتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۵). [شرع + محمد (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- محمدی مہر امذ.
وہ مہر جو نکاح کے وقت شرع محمدی کے موافق مقرر کیا جائے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرع + محمدی (رک) + مہر (رک)].

--- محمدی میں رخنہ ڈالنا / نکالنا محاورہ.
مذہب میں کوئی نئی بات داخل کرکے خلل انداز ہونا ، مذہبی امور میں جھگڑا نکالنا ، بدعت کرنا (فرہنگ آصفیہ).

--- محمدی نکاح پڑھانا محاورہ.
قانون اسلام کے موافق نکاح کر دینا جس میں کسی قسم کی دھوم دھام اور باجا گاجا نہ ہو. شرع محمدی نکاح پڑھا دیا اللہ خیرصلاح دان دہیز جم ہی جم دیا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۷۳).

--- میں خلل ڈالنا محاورہ.
شرع محمدی میں کوئی نئی بات نکال کر کھڑی کر دینا ، بدعت کرنا (مخزن المحاورات).

--- میں شرم کیا / کلبے کی / نہیں کہاوت.
صاف بات کہنے یا جائز کام کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے. اپنا اونٹ لے اور میری کھلائی مجھے دے ، شرع میں شرم نہیں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۳). کون سی گتھی ان کے دل میں ہے جو منہ سے نکال نہیں سکتے حالانکہ شرع میں شرم کلبے کی. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱۶ : ۹).

شرع (کس ش ، سک ر) امث ؛ ج.
وہ رسی جس سے بادبان مستول میں باندھا جاتا ہے.
ساحل پہ ابھی تھا کہ ادھر جا اترا
نے شرع چڑھی کوئی نہ پردا اترا
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۰۳). [ع : (ش ر ع)].

شرعاً (فت ش ، سک ر ، تن ع بفت) م ف.
اسلامی شرع کی رو سے ، شریعت کے لحاظ سے.

قتل موذی کا تو شرعاً درست
ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۰۷). شراب پیتا بھی تھا تو رندانہ نہیں بلکہ حکیمانہ پیتا تھا اگرچہ شرعاً یہ بھی ممنوع اور حرام ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۴۷). ایک قرارداد پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ برطانوی حکومت کی فوج میں مسلمانوں کے لیے ملازمت کرنا شرعاً حرام ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۶۲).[شرع + اً ، لاحقۂ تمیز].

---و عُرفاً (---و مع ، ضم ع ، سک ر ، تن ف بفت) م ف.
قاعدے قانون اور رواج کی رو سے ، شرع اور رسم و رواج دونوں کے لحاظ سے. اہل جہاں کو کیا چھوٹے یا بڑے پیروی بادشاہ زماں کے حکم کی شرعاً و عرفاً لازم ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۸۳).[شرعاً + و (حرف عطف) + عرف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَرْعی (فت ش ، سک ر) صف.
شرع سے منسوب ، شرع کے حکم کے مطابق ، شریعت میں جس طرح مذکور موجود یا مقرر ہے.

اک کپڑا آنگ جھانکے سا ہوا تو بس شرعی بجھ کوں
زرینہ زر کی کسوت تو سٹی ہوں کھاڑ جیو پر سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۵۴). فصل پہلی میں بدائی تعزیہ کی دلیل عقلی اور شرعی سے مذکور ہے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۶). آج کل کے علماء صرف اس لیے سلاطین سے ملتے ہیں کہ ان کے اغراض و مقاصد کے لیے شرعی حیلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالیں. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۳۵). لبیں ترشی ہوئی نہیں اور مونچھیں شرعی اور چھوٹی چھوٹی نہیں. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۳). ۲. **شرع کا پابند.** یہاں کے امیرزادوں میں کیسا ہی شرعی آدمی کیوں نہو عورتیں ایک نہ مانینگی. (۱۸۸۰ ، فسانہ ازاد ، ۴ : ۹۳۴). [شرع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَحکام (---فت ا ، سک ح) امذ.
شریعت محمدیؐ کے احکام، قوانین اسلامی. تم عجیب عقیدے کے انسان ہو شرعی احکام بہرحال قابل عمل ہیں عقل قبول کرے یا نہ کرے.(۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۵) [شرعی + احکام (رک)].

---پائِجامہ / پاجامَا / پاجامَہ (---کس ء ، فت م) امذ.
ایک خاص بناوٹ کا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ جس میں شلوار کی طرح کلی پڑتی ہے مگر اس کا گھیر کم ہوتا ہے. کسی جگہ شرعی پائجامہ اور کرتا شاہی وضع ہے تو کسی مقام پر بڑے گھیردار جاموں اور چھجے دار پگڑیوں سے تخت کو رونق دیجاتی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۴۲). اچکن اور شرعی پاجامہ دیکھ کر انہوں نے یہ اندازہ تو لگا لیا کہ میں برصغیر کا باشندہ ہوں. (۱۹۸۰ ، ماہ و روز ، ۳۴۰). [شرعی + پائجامہ / پاجامہ].

---حِیلَہ (---ی مع ، فت ل) امذ.
وہ بہانہ یا حیلہ جس سے دینی نقطہ نظر سے کام کا جواز یا عدم جواز پیدا کیا جائے . کام کے جواز کی بناوٹی دلیل . کسی دینی فریضے سے جان بچانے کی بھونڈی ترکیب. بدگوئی اور غیبت میں مصروف رہتا ہے وقف کے مال پر شرعی حیلوں سے تصرف کرتا ہے.(۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۴۸).[شرعی + حیلہ (رک)].

---داڑھی امث.
ایسی داڑھی جو شریعت کے مطابق ہو یعنی اس کی لمبائی کم از کم ایک مٹھی ہو ، مٹھی بھر لمبی ڈاڑھی. اس کی شرعی داڑھی اور سر کے بال نوچ لیے گئے تھے.(۱۹۴۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۱۳). درمیانہ قامت ، سانولی رنگت ، بیضوی آنکھیں ، دہرا بدن شرعی داڑھی جس میں صبح و شام کا حسین امتزاج. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۱). [شرعی + داڑھی (رک)].

---ڈھَڑَکّا (---فت ڈھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
ڈھونگ ، ڈھکوسلا.

نہ آ زاہد کے دم میں تو اگر کچھ ذہن کا پکا ہے
بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک شرعی ڈھڑکا ہے

(۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۸۷۸). [شرعی + ڈھڑکا (رک)].

---عَدالَت (---فت ع ، ل) امث.
وہ کچہری جس میں شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں. وفاقی شرعی عدالت نے اسکول ٹیچر ... کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱ جنوری ، ۱). [شرعی + عدالت (رک)].

---عُذْر (---ضم ع ، سک ذ) امذ.
وہ عذر جسے شرع جائز قرار دے. جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نماز ہر فرد پر سنت موکدہ ہے جو بغیر شرعی عذر کے چھوڑی نہیں جا سکتی.(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۳۸).[شرعی + عذر (رک)].

---عَیب (---ی لین) امذ.
وہ افعال جو شرع کی رو سے معیوب و ممنوع ہیں ، جیسے.چوری ، قمار بازی وغیرہ. بقول غالب ... حضور نے تو شرعی عیب ہی کو پیشہ بنا لیا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۴۸). [شرعی + عیب (رک)].

---قَسَم (---فت ق ، س) امث.
قانون فقہ کے مطابق قسم جو حاکم شرع کے نزدیک معتبر ہے ، وہ قسم جو لفظ اللہ پر «و» اور «ب» کے اضافہ کے ساتھ کھائی جائے ، وہ قسم جو قانون اسلام کے مطابق کھائی جائے. جہاں آرا نے کہا دیکھو شرعی قسم کھائی ہے یاد رکھنا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۳۴۳). میں نے بھی شرعی قسم کھا لی کہ وعدے پورے نہ کئے گئے تو میں بھی ہرگز قید سلاطینی میں نہ رہوں گا . (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۴). [شرعی + قسم (رک)].

---قَلْتَبان (---فت ق ، سک ل ، فت ت) امذ.
(کنایۃً) **نکاح پڑھانے والا قاضی** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرعی + قلتبان (رک)].

---کُٹّن (---ضم ک ، شد ٹ بفت) امذ.
(بازاری) **عقد نکاح باندھنے والا ، قاضی ؛ ماں باپ ، والدین** (مخزن المحاورات). [مقامی].

---مَہر (---فت م ، سک ہ) امذ.
اسلامی قانون کے مطابق دین مہر. دیکھا یہ گیا ہے کہ جب لڑکی والوں سے مہر کی بات کریں تو وہ شرعی مہر ۳۲ روپے آٹھ آنے کی بات کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، ۱۱) . [شرعی + مہر (رک)].

شَرْعِیات (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی) امث.
علوم دین اور ان کے معاون علوم یعنی منطق وغیرہ. تعلیم کے عمومی شعبے دو تھے ، جن پر توجہ ہوتی (۱) شرعیات اور (۲) فضلیات. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۳). [شرع + یات ، لاحقۂ تانیث و جمع].

شَرْعِیَّت (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
شرع کی پابندی ، شرع کی طرف رجحان. کسی قدر شرعیت مزاج میں تھی اس لیے داڑھی منڈوائی تو نہ جاتی تھی مگر اس قدر باریک کترواتے تھے کہ اگر خوردبین سے دیکھی جائے تو بھی بمشکل نظر آئے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۴). دل میں ہر وقت خدا کا خوف رسول کا ادب شرعیت کا پاس ہے . (۱۹۲۰ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۹۸) .[شرع + یت ، لاحقۂ تانیث واسمیت].

شَرْعِیَّہ (فت ش ، سک ر ، کس ع ، شد ی بفت) صف.
شرعی ، شریعت کے مطابق. اس بیان سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ... والدین اپنے بچوں کی شادی پر حدود شرعیہ کے اندر اندر خرچ نہ کریں. (۱۹۴۷، اصلاح حال، ۱۷۰). [شرعی + ہ، لاحقۂ تانیث].

شِرغا (کس نیز فت ش ، سک ر) صف ؛ سہ شرغہ.
بادامی یا صندلی جلد کا گھوڑا (چاہے دم اور ایال ہم رنگ ہو یا زردی مائل). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ، ترکی ، کمیت ، لاکھوری مکسی ، ابلق ، سرنگ ، شرغا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال، ۶ : ۸). [شرغہ (رک) کا ایک املا].

شِرْغَہ (کس فت نیز ش ، سک ر ، فت غ) صف.
رک : شرغا.

سرنگ ان سب سے گو کہ کچھ دیے ہے
نمود اس سے ادھر شرغہ کرے ہے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۸). فصل چوتھی اقسام شرغہ وغیرہ کی تعریف میں. (۱۸۷۱ ، زینت الخیل ، ۱۵) . ایک ٹٹو دبلا پتلا شرغہ ، دوسرا گھوڑا مرا ہوا ، ہڈیاں ہڈیاں گن لیجئے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۸). سرکاری گھوڑوں میں ... منہ زور بدلگام ایک شرغہ تھا. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۵). [ع].

شَرَف (فت ش ، فت نیز سک ر) امذ.
۱. بزرگی ، بڑائی ؛ خوبی ، بھلائی.

سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سیپی کوں سو موتی بدل

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

دینداری کا شرف اے یار اگر منگتا ہے تو
مصطفےٰ کی پیروی کر توں کہ ہوگا کامیاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).

مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وو نقش پاک زینتِ روئے زمیں ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۴).

شخصیت ایسی کس کی تھی کس کو تھا یہ شرف
اس قدر سا تھا کون بغیر از شہِ نجف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۹).

وہ ایک عفت ایسی جس سے حاصل ان کو سو شرف
وہ ایک عصمت اک طرف ہزار پہرے اک طرف

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۵). کسی دوسرے اردو شاعر کو وہ شرف ، شہرت اور وہ ہر دلعزیزی نصیب نہیں ہوئی جو اقبال مرحوم کے حصے میں آئی ہے.(۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور، جنوری ، ۱۲). **۲. عزت ، فخر.**

انجو جو ہو دوڑیں تری بزم میں
توں سکھ دھونے تو ہوگا شرف منج کوں جم

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹).

دیا مجلسِ کبریا کا ہے وہ
شرف دودمانِ قضا کا ہے وہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۰). یہ شرف یعنی خلیفۂ وقت کا مرثیہ لکھنا عمرو بن عبید کے سوا دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوا. (۱۹۱۴ ، شبلی، مقالات ، ۵ : ۱۱). انہیں اللہ کے رسول کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۲۱). **۳. (مقابلۃً) برتری، ترجیح ، فوقیت.** اس جیونے پر یو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

میں اگر ہستی کے اوپر نیستی کو دوں شرف
دیں مجھے دشنام کھینچ کر مردمانِ روزگار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۶).

کثرتِ پیکاں سے تیرے ہو گئی پشت ہی اور
اب شرف دل کو ہمارے پارۂ آہن پہ ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۷). قدیم الاسلام ہونے کا شرف بھی حاصل ہے.(۱۹۱۴ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۳۰۲). **۴. کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں داخلہ (جو کام کے آغاز کے لئے مبارک اور نیک سمجھا گیا ہے).**

تاچند بہار آتی نہیں دیکھیے آتش
کب تک شرفِ نیر اعظم نہیں ہوتا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۱). ہبوط برج حمل کے ۲۱ درجے پر ہے اور مشتری کو شرف برج سرطان میں ۱۵ درجے پر ہے. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۹۸). **۵. بلندی ، عروج ، صعود.**

آفتابِ شرف و اوجِ مہ عز و علا
شمع کاشانۂ دیں اخترِ بختو روشن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹).

روشن ہوئی بزم کو امید
نکلا افقِ شرف سے خورشید

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۱۸). [ع : (ش ر ف)].

---اَفْزا (---فت ا ، سک ف) صف.
عزت بڑھانے والا ، توقیر بخشنے والا.

اے رسولِ عربی! اے شرف افزائے رسل
جلوہ گر اب بھی دلوں میں ہے محبت تیری
(۱۹۱۱ ، فردوس تخیل ، ۳۰). [شرف + ف : افزا ، افزودن ـ بڑھانا ، بڑھنا].

---امتیاز کس اضا(---کس ا ، سک م ، کس ت) امذ.
بزرگی ، برتری یا بڑائی حاصل کرنے کی عزت پس صاحب علم بھی ہر اہل فن پر خواہی نخواہی شرف امتیاز زیادہ رکھتا ہے۔(۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳). [شرف + امتیاز (رک)].

---اندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
عزت حاصل کرنے والا ، مشرف ، بلند مرتبہ پانے والا.
خدمت دیر و حرم کی جو میں یک عمر تو کیا
دزگہِ دل میں تو اب تک شرف اندوز نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۱). آپ دولت ایمان سے بہرہ یاب اور نور عرفان سے شرف اندوز ہو گئے . (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۲۰). حج سے شرف اندوز ہو کر اس نے مثنوی تحفۃ العراقین لکھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۷۹). [شرف + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا].

---اندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
عزت حاصل ہونا ، مرتبہ پانا ، مشرف ہونا. آپ کے خاندان میں ... آپ کے پردادا ابو عامر عہد نبوی میں مشرف با اسلام ہوئے غالباً اس شرف اندوزی کی تاریخ نہایت قدیم ہے . (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۱). [شرف اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آفتاب کس اضا(---سک ف) امذ.
آفتاب کا برج حمل میں آنا ، یہ ہر سال ۲۱ مارچ کو ہوتا ہے.
کس کس کے دل میں نقش ہوا روئے یار کا
کیا کیا نگیں نہ ٹھہرے شرفِ آفتاب میں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۱).
جا پائی خط نے اس کے رخ بے نقاب میں
سورج گہن پڑا شرفِ آفتاب میں
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۸۱). شرف آفتاب کا برج حمل میں ۱۹ درجے پر ہے (۱۹۵۱ ، مفتاح الجفر ، ۹۸). [شرف + آفتاب (رک)].

---باریابی کس صف(---سک ر) امذ.
کسی کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت اور سعادت. زوبی صاحب کی خدمت میں شرف باریابی کب اور کیسے حاصل ہوا کچھ یاد نہیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۹۰). [شرف + بار (رک) + یاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باریابی پانا محاورہ.
حضوری میں داخل ہونا ، ملاقات کی اجازت ملنا. طویل انتظار کے بعد میجر شاہ نے میجر ملک کے حضور شرف باریابی پایا.(۱۹۷۵ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۷۳).

---بخشنا محاورہ.
عزت عطا کرنا ، ترجیح دینا ، فوقیت عطا کرنا.
شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمدؐ کو
فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یاں موخر کی
(۱۸۴۶ ، آتش (مہذب اللغات)).

---پابوسی کس اضا(---و مج) امذ.
قدم چومنے کا اعزاز ، ملاقات کی عزت. اب کے آرزو پوری ہوئی اور شرف پابوسی موجب سر بلندی ہوا. (۱۸۸۷ ، مقالات شروانی ، ۱۹). [شرف + پا (رک) + بوسی (رک)].

---پانا محاورہ.
عزت پانا ، رتبہ پانا.
چندا سورج لیتے جھلک اس دور میں
پائے شرف ہر جاں سب ہی اس عید میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۳۶). اگر اس کو قتل کرتا تو کیا شرف پاتا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۱۸).

---پکڑنا محاورہ.
شرف پانا ، عزت پانا ، بلند مرتبہ ملنا.
ہو کافر سگلے ہوئے برطرف
نبی کا سو ہے دیں ، پکڑیا شرف
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳).

---تلمذ کس اضا(---فت ت ، ل ، شد م بضم) امذ.
شاگردی کا اعزاز. صبا کو حضرت آتش سے شرف تلمذ حاصل تھا جو مصحفی کے شاگرد رشید تھے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۴۰). [شرف + تلمذ (رک)].

---حاصل ہونا محاورہ.
عزت حاصل ہونا ، مشرف ہونا. جب وہ درگاہوں پر حاضر ہوتی ہیں تو ایسا محسوس کرتی ہیں جیسے انہیں قربت الہیٰ کا شرف حاصل ہو گیا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۶).

---حضوری کس صف(---ضم ح ، و مع) امث.
رک : **شرف باریابی.** دو تین بار کم کم وقت میں حسب الطلب شرف حضوری حاصل کرنا پڑا. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۴۸). [شرف + حضور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دار/دارا صف.
۱. **سورج کے برج حمل میں داخلے کا دن یا وقت وغیرہ.**
شرف دار دن کے سورج تھے اپار
خوشی کا سگر جگ پہ تھا نوبہار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۸). ۲. **شرف رکھنے والا** (قدیم اردو کی لغت). [شرف + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + ا (زائد)].

---دینا محاورہ.
عزت دینا ، بزرگی دینا ؛ فوقیت دینا.
او سبحان مرداں کوں دیتا شرف
لکھیا ہے برا عورتاں کا حرف
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۶)).

منجھ جیو کوں جم اپس طرف رک
بل منج کوں شرف دے جوں شرف رک
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۵).

میں اگر ہستی کے اوپر نیستی کو دوں شرف
دیں مجھے دشنام کھینچ کر مردمانِ روزگار
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۶).

---دَھرنا محاورہ.
رک: **شرف رکھنا**. اس جیونے پر یو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵).

---رَکھنا محاورہ.
فوقیت رکھنا ، ترجیح رکھنا. قاضی صاحب معتزلی تھے اور صرف ایک واسطے سے واصل بن عطا کی شاگردی کا شرف رکھتے تھے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۵). انسان اسی اعتبار سے تمام مخلوقات پر یہاں تک کہ فرشتوں پر شرف رکھتا ہے . (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۵۱).

---عَدالَت کس اضا (---فت ع ، ل) امذ.
ناظر ، ایک خاص عدالتی عہدے کا نام (اردو قانونی ڈکشنری) . [شرف + عدالت (رک)].

---قَبُول کس اضا (---فت ق ، و مع) امذ.
قبولیت کا مرتبہ ، پسندیدگی ، مقبولیت کا اعزاز. ممکن ہے صحبت شعر و سخن میں ہماری زبان سے نکلے ہوئے اشعار نے کچھ زیادہ شرف قبول پایا ہو. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۱۹۰). [شرف + قبول (رک)].

---قَبُولِیَت کس اضا (---فت ق ، و مع ، کس ل ، شد ی بفت) اث.
منظوری کی عزت. آپ انھیں اپنے اسکول میں لگا لیں ، انھوں نے میری التجا کو شرف قبولیت بخشا اور اپنے اسکول میں معقول مشاہرہ پر لگالیا (۱۹۸۲ ، میری داستان حیات ، ۱۴۳). [شرف + قبول (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---کا روز امذ.
کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں داخل ہونے کا دن.
گلزار سے جو گال کوں دیکھا شرف کے روز
سٹ دے شفق کوں اوٹ کے چلیا سور ہر کدھر
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۶).

---کَرنا محاورہ.
بلند ہونا ، عروج کی طرف جانا.
شرف گھر سے کرتا ہے وہ اتصال
ہے مشہور خانہ جدی میں کمال
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۷).

---لے جانا محاورہ.
فوقیت لے جانا ، مقابلۃً بڑھ جانا ، آگے نکل جانا.

گل پر شرف ترا رخِ خوش رنگ لے گیا
قد کا بلند مرتبہ شمشاد سے ہوا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۴۶).

---مُلازَمَت کس اضا (---ضم م ، کس ز ، فت م) امذ.
نوکری کا اعزاز ، کسی کی خدمت میں ہمیشہ رہنے کا اعزاز. دو برس پہلے حدیبیہ میں وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ملازمت حاصل کر چکے تھے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۵۳). قائم چاند پوری نے جو اس وقت بسولی میں تھے ، ٹانڈہ آ کر شرف ملازمت حاصل کیا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۶۵۲). [شرف + ملازمت (رک)].

---میں آنا محاورہ.
کسی سیارے کا اپنے اصلی برج میں آنا ؛ اوج پر آنا.
جتنے کوکب تھے وہ سب آئے شرف میں سو بار
پر مرے اخترِ طالع کی نہ تحویل ہوئی
(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۲۲۲).

بارگہ ، پسر شاہ نجف میں آیا
شبیہ روشن ہوا خورشید شرف میں آیا
(۱۹۱۲ ، شمیم ، بیاض (ق) ، ۱۱).

---نا ک صف (قدیم) ؛ ← شرفناک.
عزت والا ، مفتخر ، معزز.
بطوفاں آتش سمدر اہے
شرفناک جس ہاتے بندر اہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶).

قدم تی تیرے ناموَر فرش ہے
شرفناک تجھ گرد تی عرش ہے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳).

کہ اے خاتون عصمت خواہر پاک
معلیٰ معدنِ دُرِّ شرفناک
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۷۹). [شرف + نا ک ، لاحقۂ صفت].

---ہونا محاورہ.
۱. ترجیح ہونا ، بزرگی حاصل ہونا.
سدا ہے سو بھرپور دریا کوں جل
شرف ہے سیپی کوں سو موتی بدل
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۳).

تجھ خوشنما دیدار کوں میرے نین سوں ہے شرف
تجھ میٹھی گفتار کوں میرے کرن سوں ہے شرف
(۱۶۷۹ ، دیوان سلطان (ق) ، ۵۷).

ہے مکیں ہی سے مکانوں کو شرف
قرب گوہر ہی سے اچھی ہے صدف
(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۱۸).

حیوان پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
شکرِ خدا کرے جو زبانِ بشر کھلے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۷).

خاتم کو شرف ہے بس نگیں سے
بہتر کب ہے مکاں مکیں سے
(۱۹۳۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۲). ۲. **کسی سیارے کا اپنے اصلی گھر میں داخل ہونا.**

ساقی نے منھ لگایا نہ جامِ شراب کو
اس چاند میں شرف ہوا آفتاب کو
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۰).

---یاب صف ؛ رک شرفیاب.
(باریابی وغیرہ یا کسی کام کی) عزت حاصل کرنے والا ، مشرف ، بزرگی پانے والا. حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شرف قرب اتم سے شرف یاب ہوئے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۱). ذرا بن اور ثعلبہ بن منقذ کے لوگ حاضر ہوئے اور دولت ایمان سے شرفیاب ہو کر واپس گئے. (۱۹۲۰ ، جوبائے حق ، ۲ : ۲۱). ایک وکیل ... مہاراجہ کی خدمت میں روانہ کیا جو عین راہ میں خدمت میں شرف یاب ہوا. (۱۹۸۱ ، تاریخ پنجاب ، ۱۹۲). [شرف + ف : یاب ، یافتن - پانا].

---یابی امث.
شرف حاصل ہونا ، عزت و بزرگی حاصل ہونا ، ملاقات ہونا. مدت سے شرف یابی کی حسرت تھی آج پوری ہو گئی. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۱۳۷).[شرف + یاب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِرِف (کس ش ، ر) امذ.
ضلع کا افسر اعلیٰ جس کے ذمے امن قائم رکھنا اور عدالتوں کی نگرانی میں عدل و انصاف عمل میں لانا وغیرہ ہوتا ہے. Sherife بنگال ، مدراس اور بمبئی تینوں پریزیڈنسیوں میں ایک شرف بھی مسلمان نہیں. (۱۸۹۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۶۷). جب شہنشاہ بانو قیصر ہند نے اس دنیا سے سفر کیا تو شرف کلکتہ نے ٹون ہال میں ... ایک پبلک میٹنگ کو منعقد کیا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۹۵). [انگ : Sherife].

شُرَفا (ضم ش ، فت ر) امذ ؛ ج.
رک : شریف جس کی یہ جمع ہے ، شریف لوگ ، اچھے لوگ. یہ دیکھیے واللہ ہے کہ یہ جتنے حضرات نظر آتے ہیں سب شرفا کے صاحبزادے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). اس صوبہ میں دس دس پانچ پانچ میل پر شرفا اور نجبا کے دیہات آباد تھے. (۱۹۱۰ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۰۳). صدیوں سے شرفا کا چلن رہا ہے کہ شہر کے ہجوم سے باہر ... آسائش کا سامان رکھا جائے. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۱۲). [ع : (شریف (رک) کی جمع)].

شَرِق (فت ش ، ر). (الف) صف.
سرخ ، لال ، خونیں. آنکھیں نرگسیں بڑی بڑی اور شرق تھیں. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۲ : ۱۲۹). (ب) امذ. ۱. **سورج کا غروب کے قریب ہونا** (بیان اللسان). ۲. **اچھو نیز اچھو لگنا.** اعضا ... اچھی طرح پھیلتے اور سکڑتے نہیں لہذا ان میں شرق (اچھو) جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی اور سانس کھڑا ہو جاتا ہے (۱۹۳۶ ، (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۲). [ع : (ش ر ق)].

شَرْق (فت ش ، سک ر).(الف) امذ.
۱. **مشرق ، پورب.**

دنیا کے اپس بند تے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ بار ہو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

شام غربت میں نہ ہو ناجی کیوں چشمِ فلاح
مونہہ سر سیں غرب ہو تو پل میں ہو جاتا ہے شرق
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۱۳۳).

تشبیہ میں تنزیہ میں غمگین نہیں فرق
جیسا کہ وہاں ہے غرب ویسا ہے شرق
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۱).

سیاہی گئی جانبِ زنگبار
ہوئی روشنی شرق سے آشکار
(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۱۷). یہ قصبہ تحصیل ہے اور رام پور سے شرق کو بارہ کوس کے فاصلہ پر ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۳۶۷). دو دروازے جانب غرب ہیں اور ایک جانب شرق ہے. (۱۹۸۵ ، ماہ و روز ، ۶۶). ۲. **خورشید تاباں ، چمک دار یا روشن سورج** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. **چمک دمک ، تابناکی ، رخشندگی ، تابش.**

وہ رنگ روپ تیغ کا وہ حسن وہ کجی
وہ برق و شرق برقِ فلک جس سے ملتجی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۵۷).

اللہ رے برق و شرق تری خاک راہِ دوست
ذرے بھی اپنی اپنی جگہ آفتاب ہیں
(۱۹۲۷ ، بادۂ عرفاں ، ۱۱۷). [ع].

---تے غَرْب م ف (قدیم).
شرق سے غرب تک ، مشرق تا مغرب ، ہر طرف ، ہر جگہ.

دنیا کے اپس بندرے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).

---رَوِیَہ (---و لین ، فت ی) م ف.
مشرق جانب ، پورب کی سمت ؛ جس کا رخ مشرق کی طرف ہو. وہ درہ شرق رویہ تھا اور یہ درہ غرب رویہ ہے. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۱۶۲). [شرق + رویہ (رک)].

---سے تا غَرْب م ف.
پورب سے پچھم تک ؛ پوری دنیا میں ، ہر جگہ.

کس کو دکھلاتا ہے اپنا جامہ حسن آفتاب
شرق سے تا غرب ہے پھیلائے داماں کس لیے
(۱۸۷۰ ، شرف ، د ، ۲۹۰).

---سے غَرْب تک م ف.
رک : شرق سے تا غرب.

ہے شرق سے غرب تک پریشاں
نورِ عینین پیر کنعاں
(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی (نوراللغات)).

---و غرب میں م ف.
رک : شرق سے تا غرب.
تم کو بھی اہلِ یورپ شاید ہوں یاد وہ دن
تھا شرق و غرب میں جب سکہ رواں ہمارا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۳).

شرقاً (فت ش ، سک ر ، تن ق بفت) م ف.
مشرق کی جانب ، مشرق میں ، مشرق سے ، مشرق تک. باغ غرباً شرقاً ۱۸۶۰ فٹ اور شمال جنوب میں ۱۰۰۰ فٹ ہے. (۱۹۳۲ ، تخت طاؤس ، ۲۹). سلسلہ کوہ ہمالیہ بہ سلسلہ شرقاً غرباً واقع ہوا ہے. (؟ ، نقشہ نمبر ، (تمتہ ب) ۱). [شرق + ــــاً ، لاحقۂ تمیز].

---غرباً (---فت غ ، سک ر ، تن ب بفت) صف.
پورب سے پچھم تک ، مشرق سے مغرب تک. اسی طرح اسی ترتیب سے اہلِ زمیں پر شرقاً اور غرباً فرض عین ہوگا. (۱۸۵۷ ، فتوائے جہاد (اخبارالظفر) ، ۲۰) . امین کا علاقہ شرقاً غرباً چارسو میل تک پھیلا ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۳ : ۲۵۸). [شرقاً (رک) + غرب + اً ، لاحقۂ تمیز].

شرقستان (فت ش ، سک ر ، کس ق ، سک س) امذ.
آفتاب طلوع ہونے کی جگہ ، مشرق. صبح کی ملکہ نے نور کا تاج سر پر دھر کر تجلی کا لباس پہن کر شرقستان کے کمرے سے منہ نکالا . (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۲۳). [شرق + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شرقہ (فت ش ، سک ر ، فت ق) امذ.
پرتو ، جھلک ، عکس ، دھوپ.
اشراقیہ تیسرا ہے فرقہ
جو پائے خدا کو ہیں بہ شرقہ
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۸). [شرق + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شرقی (فت ش ، سک ر) صف.
شرق سے منسوب ، مشرق کا ، مشرق کی جانب ، مشرق ، پوربی.
منارہ ہے شرقی سفید اوس کا رنگ
کنارہ ہے مسجد جمعہ کی نسنگ
(۱۶۹ا ، آخری گشت (ق) ، ۵۰). یہواہ نے بسبب شدّت کی شرقی آندھی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۶۶). شہنشاہ ... نے دیارِ شرقی کی فتح کو مقدم جانا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۴۳). اجرام فلکی دو متضاد اور مختلف حرکتیں کرتے ہیں یعنی غربی اور شرقی. (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۵).
یہ رندِ خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند
(۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۶). [شرق + ی ، لاحقۂ صفت].

---زبان (---فت ز) امث.
وہ زبان جو مشرق میں بولی جاتی ہے، خصوصاً یورپ کے مشرق میں جیسے: ایشیائی زبان مثل عربی ، چینی، فارسی، سنسکرت وغیرہ (فرہنگ آصفیہ). [شرق + زبان (رک)].

---علوم (---ضم ع ، و مع) امذ.
وہ علوم شرق جو ایشیا میں رائج ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [شرق + علوم (رک)].

شرقیہ (---فت ش ، سک ر ، کسِ ق ، شد ی بفت) صف.
مشرق سے منسوب ، مشرق ، مشرق سے متعلق ، پورب سے وابستہ . شہنشاہ مہمات شرقیہ میں مصروف تھا . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۶۷). [شرق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شرک (کس ش ، سک ر) امذ.
۱. خدا کی ذات یا صفات میں کسی اور کو شریک کرنا ، ایک سے زیادہ خدا کے ماننے کا عقیدہ ، کثرت پرستی.
ہو دیہ ہو دل ہو جیو ہو جوت
کثرت کی شریک شرک کی کوت
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰).
توت ملّت و دیں قامع کفر و الحاد
حامیِ شرعِ نبی ماحی شرک و بدعت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۶). وہ اسی شرک و بدعت ... میں الجھے ہیں. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۲۱۰). وہ شیخ کی تعلیم سے متاثر تھے اور کہتے تھے کہ چھت کے نیچے رہنا شرک ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۲۸). **۲. (تصوف) سوائے حق تعالیٰ کے دوسرے کو موجود جاننا اور ضد حق تعالیٰ کی ثابت کرنا** (مصباح التعرف ، ۱۵۱) . **۳. ساجھا ، حصّہ داری ؛ صحبت ، رفاقت** (پلیٹس). [ع].

---اخفیٰ کسِ صف(---فت ا ، سک خ ، ا بشکل ی)
۱. سب سے زیادہ چھپا ہوا شرک ، وہ شرک جو دل میں رہے اور قول فعل سے بھی ظاہر نہ ہو. پیران مریدان کو شرک جلی اور شرک خفی اور شرک اخفی سوں پاک کرتے ہیں . (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۱۶). **۲. (تصوف) سالک اپنے کو سوائے حق موجود جانے** (مصباح التعرف ، ۱۵۱). [شرک + اخفیٰ (رک)].

---اصغر کسِ صف(---فت ا ، سک ص ، فت غ) امذ.
چھوٹا شرک. آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ مجھ کو سب سے زیادہ جس کا تم پر خوف ہے وہ شرک اصغر ہے . (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۵۷). [شرک + اصغر (رک)].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
ذات باری کے ساتھ اور لغویات کو شامل کر لینا ، توحید باری سے انکار. آج مسلمانوں میں جس شرک پرستی و بداعتقادی ، لغویات و توہمات نے گھر کرلیا ہے تقریباً یہی سب چیزیں جاہلی دور کے لوگوں میں بھی موجود تھیں . (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہل حدیث ، کراچی، ۳ ستمبر، ۴). [شرک + پرست (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ جَلی کس صف(ـــــ فت ج) امذ.
۱. **کھلا ہوا شرک جیسے بت پرستی.** پیران مریدان کو شرکِ جلی اور شرک خفی .. سوں پاک کرتے ہیں. (۱۷۷۲، انتباہ الطالبین، ۱۶).

کافر فقط وہ ہے جو کرے اس سے انحراف
شرکِ جلی خدا نہیں کرتا کبھی معاف

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میراثی، ۲ : ۱۰). یہ ایک شرکِ جلی تھا جو ایک کھلی بت پرستی کی شکل میں تمام پیروان توحید پر مسلط ہو گیا. (۱۹۰۹، آثارابوالکلام، ۲۳۶). ۲. **(تصوف) صفات حق میں دوسرے کو شریک کرنا یا صفات حق کو ذات سے منسلک اور جدا ماننا** (مصباح التعرف، ۱۵۱). [شرک + جلی (رک)].

ـــــ خَفی کس صف(ـــــ فت خ) امذ.
۱. **ایسا قول یا عمل جس کے نتیجے میں انکار وحدت یا صفات باری میں غیر کی شرکت لازم آئے، غیر محسوس شرک، جیسے: کسی کے آگے رکوع یا سجدے کی طرح جھک جانا.**

زاہدا شرکِ خفی کی بھی خبر ٹک لینا
ساتھ ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہے

(۱۷۸۳، درد، د، ۹۳).

بے عینیت عقائد شرکِ خفی ہیں لیکن
بے غیریت حقائق کفر صریح و یاوہ

(۱۸۰۹، شاہ کمال، د (ق)، ۱۷۳). ۲. **وہ شرک جو کسی کے دل میں چھپا ہوا ہو مگر زبان سے ظاہر نہ کرے** (کسی مصلحت کی بنا پر)، **جو شرک واضح نہ ہو یا جو شرک ظاہر نہ ہو.**

کچھ کچھ جو طینتوں میں کجی ہے ابھی تلک
باقی دلوں میں شرک خفی ہے ابھی تلک

(۱۹۲۷، شاد، میراثی، ۲ : ۱۲). ۳. **(تصوف)** سوائے **حق تعالیٰ کے دوسری شے کو موجود فی نفسہ گمان کرنا، جیسے: کہ شہودیہ معنویہ کہتے ہیں کہ اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ حضرت علم میں بنفسہا موجود ہونے نہ ذات حق سے** (مصباح التعرف، ۱۵۱). [شرک + خفی (رک)].

ـــــ رَکھنا محاورہ.
شریک کار ہونا، برابری یا ہمسری کرنا.

آج حاتم سے مخالف شرک رکھتا ہے اگر
کل کو مر جاویں گے مرنے میں کہاں ہو گا شریک

(۱۷۴۴، **دیوان زادہ حاتم**، ۷۳).

ـــــ فی الْاَسْماء (ـــــ غم ا، سک ل، فت ا، سک س) امذ.
خدائے تعالیٰ کے اسمائے صفاتیہ اور ثبوتیہ میں کسی کو شریک ٹھہرانا. شرک فی الاسماء حقیقت میں شرک فی الصفات ہے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۴۹). [شرک + فی (حرف جار) + رک : ال (ا) + اسماء (رک)].

ـــــ فی الذات (ـــــ غم ال، شد ذ) امذ.
کئی خداؤں پر یقین رکھنا؛ توحید باری سے منحرف ہونا. شرک فی الذات تو یہ ہے کہ کئی خدا مانے جائیں. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۴۹). پچھلی سوات کا اختتام عقیدہ تثلیث کے ابطال سے ہوا تھا اس کا آغاز شرک فی الذات کے عقیدہ ثنویہ سے کیا ہے. (۱۹۶۸، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۳۴۲). [شرک + فی (حرف جار) + رک : ال (ا) + ذات (رک)].

ـــــ فی الصِّفات (ـــــ غم ال، شد ص بکس) امذ.
(فقہ) شرک فی الصفات یہ ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے کو ان صفات سے متصف مانا جائے(الحقوق و الفرائض، ۱ : ۴۹). [شرک + فی (حرف جار) + رک: ال (ا) + صفات (رک)].

ـــــ کَرنا ف م.
ایسا مسلک اختیار کرنا جس سے شرک لازم آئے، بت پرستی کرنا. جو لوگ کہ شرک کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کو پوجتے نہ ہمارے باپ دادا. (۱۸۹۷، دعوت اسلام، ۷).

ـــــ مَحْض کس صف(ـــــ فت مع م، سک ح) امذ.
(فقہ) جو محبت خدا کے واسطے لازم ہے وہ والدین کے حق میں مرعی رکھنا شرک محض ہے (تہذیب الخصائل، ۲ : ۶۵). [شرک + محض (رک)].

شُرَکا / شُرَکاء (ضم ش، فت ر) امذ ؛ ج.
کسی کام میں شرکت کرنے والے، کسی تقریب میں شریک ہونے والے. کام یہ ہے کہ شرکا کے مابین تبادلے کرا دیں. (۱۹۳۷، اصول نفسیات، ۳۴). [شریک (رک) کی جمع].

شِرکَت (کس ش، سک ر، فت ک) امث.
۱. **ساجھا، حصہ داری، شریک ہونا، شمولیت، شامل ہونا.**

ازل میں تھی ہمیں بلبل کے ساتھ شرکت بحث
چمن قبول کیا اون نے میں نے دام لیا

(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۹).

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شبِ فرقت میری

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۲۵۵). اپنی رائے کے مطابق ... شرکت یا غیر شرکت ... کا فیصلہ کرنا چاہیے. (۱۹۱۱، باقیات بجنوری، ۸۶).

اک ڈنر میں کل ہوا شرکت کا مجھ کو اتفاق
کیا بتاؤں میں نے اے شہباز کیا دیکھا وہاں

(۱۹۸۲، ط ظ، ۶۰). ۲. رک : **شرک، خدا کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا.** اصل یک نشان کہ دوئی و شرکت و بعضی ہوا حرص و حسد بغض و کینہ کبر، جنگ و جدل میرا تیرا در عمل نفسانی کرنہار باشد. (۱۵۸۲، جانم، کلمۃ الحقائق، ۹۰).

پاک ہے شرکت سے جو ذاتِ خدا
کب محمدؐ کا ہے ثانی دوسرا

(۱۸۹۱، فغان بے خبر، ۱۳). ۳. **صحبت، سنگت، رفاقت.**

شرکتِ شیخ و برہمن سے میں نکلا جب سے
کعبہ سونا ہے جُدا، خالی ہے بتخانہ جُدا

(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۶).

اب گوارا ہوئی کیوں غیر کی صحبت تجھ کو
کیوں پسند آ گئی ناجنس کی شرکت تجھکو
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۳۰). [ع : (ش ر ک)].

---بملکیت (---فت ب ، کس م ، سک ل ، کس ک ، شد ی بفت) امث.
(قانون) ملکیت میں شراکت یا ساجھا (اُردو قانونی ڈکشنری).
[شرکت + ف : بہ (حرفِ جار) + ملکیت (رک)].

---تُجّار کس اضا(---ضم ت ، شد ج) امث.
تاجروں کی جماعت یا کمپنی جو اجتماعی مفادات کی خاطر تشکیل دی جائے. تاجروں کے درمیان تنازعوں کے تصفیے اور دھوکا بازی کی روک تھام کی خاطر انہوں نے شرکت تجار قائم کی . (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۳۳۹). [شرکت + تجار (رک)].

---صَنائع کس اضا(---فت ص ، کس ء) امث ؛ ج.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دو کاریگر اس شرط پر شریک ہوں کہ دونوں مشترکہ کام کیا کریں اور مزدوری جو کچھ ملے اس کو دونوں بانٹ لیں یا کام دونوں برابر کریں لیکن مال اُجرت ایک کو زیادہ ملے اور دوسرے کو کم. تیسری قِسم شرکت عقد کی شرکت صنائع اور تقبل ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸). [شرکت + ع : صنیعہ (رک) کی جمع].

---عَقد کس اضا(---فت ع ، سک ق) امث.
(فقہ) دو شخص وراثت کی وجہ یا خریداری سے ایک چیز کے سے فلاں فلاں چیز میں شرکت کی اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا. دوسری قسم شرکت عقد ہے اور اوس میں ایجاب و قبول ضرور ہیں.(۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷).[شرکت + عقد (رک)].

---عِنان کس اضا(---کس ع) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں جو شخص کوئی چیز مول لے گا تو مطالبہ قیمت کا صرف اسی گاہک سے کیا جائے گا دوسرے شریک سے نہ ہو گا اس لیے کہ اس شرکت میں کفالت نہیں ہوتی. دوسری قسم اس کی شرکت عنان ہے جس میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷) . [شرکت + عنان (رک)].

---قَبلِ وُقُوعِ جُرم (---فت ق ، سک ب ، کس ل ، ضم و ، و مع ، کس مع ع ، ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) وہ شرکت ہے کہ کوئی شخص بشورہ اور تدبیر وقوع جرم میں شریک ہو گو بوقت جرم حاضر نہ ہو (اُردو قانونی ڈکشنری ۲۷۷).
[شرکت + قبل (رک) + وقوع (رک) + جرم (رک)].

---مابَعدِ وُقُوعِ جُرم (---فت ب ، سک ع ، کس مع د ، ضم و ، و مع ، کس مع ع ، ضم ج ، سک ر) امث.
(قانون) وہ شرکت ہے جو کوئی شخص باوجود اس علم کے کہ فلاں شخص نے جرم کیا ہے ، جرم یا مجرم کو چھپانے کی کوشش کرے (اُردو قانونی ڈکشنری ، ۲۷۷). [شرکت + مابعد (رک) + وقوع (رک) + جرم (رک)].

---مَحْدُودَہ کس صف(---فت مع م ، سک ح ، و مع ، فت د) امث
وہ کمپنی جو محدود مقدار قرض کی ذمہ دار ہو ، محدود کمپنی. "ایوان اشاعت" کو فی الحال شرکت محدودہ کی صورت دینا مناسب نہیں سمجھا گیا. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۳۷۸). [شرکت + محدود (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُشاعی کس صف(---ضم م) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں مال مشترکہ ہو اور منقسم نہ ہو. جو ان میں کہا گیا ہے کہ ان دونوں میں ایک شے میں مشارکت ہے اور اس شرکت کا سبب شرکت مشاعی ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم ، (ترجمہ) ، ۱۹۱). [شرکت + ع : مُشاع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُفاوَضَہ کس صف(---ضم م ، فت و ، ض) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دونوں شریک مال ، عمر ، حیثیت اور دین میں برابر ہوں مثلاً مسلمان اور کافر ، آزاد اور غلام میں شرکت جائز نہیں. شرکت مفاوضہ صحیح نہیں ہے مسلمان اور کافر میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷). [شرکت + ع : مفاوضہ].

---مِلْک کس اضا(--- کس م ، سک ل) امث.
(فقہ) دو شخص وراثت کی وجہ یا خریداری سے ایک چیز کے مالک ہو جاویں اور اس شرکت میں ہر ایک ان میں سے اجنبی ہوتا ہے یعنی ہر ایک کو دوسرے کے حصّے میں تصرف جائز نہیں بغیر اس کی اجازت کے (نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۷).[شرکت + ملک (رک)].

---میں ہونا محاورہ.
ساتھ ہونا ، صحبت میں ہونا ، شریک ہونا ، حصہ دار ہونا.
درد کہتا ہے مرا خواہاں جگر بھی دل بھی ہے
کس کی ہمدردی کروں دونوں کی میں شرکت میں ہوں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۲).

---وُجُوہ کس اضا(---ضم و ، و مع) امث.
(فقہ) وہ حصّہ داری جس میں دونوں شرکت دار مال بطور قرض خریدیں اور بیچیں اور نقد کچھ نہ لگائیں اور اصل قیمت مالک کے حوالے کر کے منافع آپس میں بانٹ لیں اور اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے. چوتھی قسم شرکت عقد کی شرکت وجوہ ہے ، اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہوں اسطرح کہ اپنے اعتبار سے مال خریدیں اور بیچیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۸). [شرکت + وجوہ (رک)].

شِرکَتی (کس ش ، سک ر ، فت ک) صف.
شرکت سے منسوب ، وہ چیز جس میں دو یا دو سے زائد آدمیوں کی شرکت ہو ، شاجھے کا (پلیٹس).[شرکت + ی ، لاحقۂ صفت].

---مَرَض (---فت م ، ر) امذ.
(طب) وہ بیماری جو کسی اور بیماری کی شرکت کے سبب پیدا ہوتی ہے. پس اس کی معمولی قسم کو جسکے ساتھ شرکتی مرض نہو بیان کر کے بعضے سخت اقسام اور شرکتی امراض کا بیان کرنے میں آوے گا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۸۲). [شرکتی + مرض (رک)].

شَرکوٹ (فت ش ، سک ر ، و مج) امذ.
(بنائی) اڈے کی بغلی کھڑی لکڑیاں ، ساز (ا پ و ، ۲ : ۹٦).
[مقامی].

شِرکی (کس ش) صف.
جو اصل شے کا جز نہ ہو بلکہ عارضی ہو جیسے رنگ کہ جسم کا جز نہیں نیز وہ مرض جو کسی اور مرض کے سبب پیدا ہو جائے. مرض اصلی و شرکی. ہر ایک مرض یا اصلی ہوتا ہے یا کسی دوسرے مرض کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۱٦ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۳۱). شرکی بخاروں کو جو دوسرے امراض کی وجہ سے بطور مرض کے پیدا ہوتے ہیں حمیات عرض کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۳۵). [شرکت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ عُقْدے (ـــ ضم ع ، سک ق) امذ.
(حیوانیات) اعصاب مشارکت ، عصبی خلیوں اور ریشوں پر مشتمل پھولے ہوئے عصبی نسیج. عقدے ... جنہیں مشارکتی یا شرکتی عقدے کہتے ہیں. (۱۹٦۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۲ : ۸۹۹).
[شرکی + عقدہ (رک)].

شِرکِیَہ (کس ش ، سک ر ، کس ک ، شد ی بفت) صف.
شرک سے منسوب ، جس میں شرک پایا جائے. جاہل مسلمان کسی ولی یا شہید کو اس جگہ کا صاحب ولایت قرار دے کر افعال شرکیہ اس کی قبر کے ساتھ کرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۵۰). شرکیہ مذہبوں نے کثرت سے ان جانوروں کی تعظیم بلکہ تقدیس روا رکھی ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۳۷).
[شرک (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَرلاٹے بَھرنا محاورہ.
تیزی سے چلنا (تلوار وغیرہ کا) ، فراٹے بھرنا. میرے بالوں اور شرلاٹے بھرتی تلوار کے درمیان واجبی سا فاصلہ تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۱۹).

شَرْم (فت ش ، سک ر (قدیم : فت ر)) امث.
۱. (ا) وہ ندامت جو خلاف مروت بات یا اپنی کسی کوتاہی یا جرم وغیرہ پر محسوس ہو (خصوصاً کسی کی نگاہوں میں ذلیل ہونے کے خیال سے) ، خجالت ، غیرت ، انفعال.

خراماں ہے کمر پر رکھ کوئی ہاتھ
پھرے ہے شرم سے کوئی کسی ساتھ

(۱۷۷۸ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۰۷).

پھر مارے شرم کے نہ چلے کارزار میں
تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۳۷). علم کا دعویٰ تو درکنار جہالت کی شرم ... نہ تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۸).

رہ شرم سے خجل ہو کر
بے بسی سے شکستہ دل ہو کر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۸۳). **(ا) وہ ہچکچاہٹ یا تکلف جو کسی نئے شخص سے یا محبوب سے آنکھیں چار کرنے یا کلام کرنے میں محسوس ہو ، حیا ، حجاب ، جھجک.**

میں عورت شرم کی ہوں اور مرد توں
نہ میں تجکوں جانوں نہ توں منج کوں

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۲۸). نوکر جو یہ جانے کہ **مجھے** خاوند پہچانتا ہے تو اسے کام میں شرم ہوتی ہے. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۹۳).

دوڑتا آتا ہے مجنوں دور سے ناقے کے ساتھ
شرم اے لیلا کہاں تک پردۂ محمل اٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱). **۲. عزت ، بھرم.**

مری بات سن یو پند ہو راست ہے
بھلے کوں شرم جیوتے زیاست ہے

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ٦۵).

نظر شرم پر جو کہ دوسریاں کی بہائے
خدا شرم پھر اس کی کیوں نہ گنوائے

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۸).

شرم بندے کی ترے ہاتھ ہے اے رب کریم
نہ کھلے خاک کے پردے میں بھی پردا اپنا

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۳٦).

کیونکر رہے گی اب مری فاقہ کشی کی شرم
سب کو خوشی ہے اور مجھے غم ہے عید کا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۵٦). **۳. پاس و لحاظ ، خیال ، مروت.** بعضے لوکاں ہیں اور ہر دم انوں کوں خدا کی بھی نہیں شرم. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۴).

اچھے برے لکھے کی تجے شرم ہے خدا
ہم مفت مارے جاتے ہیں تحریر کے عوض

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۹۷). **۴. عصمت.**

شرم نہیں تو کہا تاج تھا ادھری
یو کس دہات کی کہہ کمائی تری

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٦۷). **۵. رک : شرم گاہ.**

پانی توں لیکر ہاتھ سو
دہو پاک اپنے شرم کوں

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ٦۵). ججا کا لباس فقط شرم چھپے سر بکا ہونا اور کوٹھری میں آگ کبھی نہیں رکھنا اور ... نہیں رہنے دینا. (۱۸۳۸ ، اُصول فن قبالت ، ۱۳۹). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
ہچکچاہٹ یا تکلف ختم کرنا ، بے حجاب ہوجانا ، بے تکلف ہوجانا.

عاشق کی اور پھر کے نظر دیکھنے لگے
اس قدر تم نے شرم دی یکبارگی اٹھا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹٦).

اجی بس شرم اٹھاؤ تم
مری نینوں میں سماؤ تم

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۷۲).

ـــ اُٹھ جانا / اُٹھنا محاورہ.
تکلف یا حجاب ختم ہو جانا.

عشق نے بے باک آخر کر دیا
اب وہ شرم آہ و زاری اٹھ گئی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۲).

---اُڑا دینا محاورہ.
رک : شرم اُٹھانا.
بھلے برے کی ترے عشق نے اُڑا دی شرم
ہمارے حق میں کوئی کچھ کہو ہوا سو ہوا
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۴).

---آگیں (---مد ا ، ی مع) صف.
شرم سے بھرا ہوا ، شرمندہ ، خجل.
وہ رخ کہ جس سے ہو خورشید چرخ شرم آگیں
وہ رخ کہ تاب سے ہو جس کی ماہ شرمندا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۵).
جی اٹھا دیکھی جو شرم آگیں وہ آنکھ
مجکو اک بیمار نے اچھا کیا
(۱۹۱۵ ، احسن الکلام ، ۶۶). [شرم + آگیں ، لاحقۂ صفت].

---آلُود / آلُودَہ (---مد ا ، و مع / فت د) صف.
۱. حیادار ، شرمیلا ، حیا اور شرم سے بھرا ہوا.
بنا لیں شرم آلودہ نگاہیں
تغافل میں یہ ہشیاری تو دیکھو
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۷۹). اس کی شادی کا ذکر کیا اور اس نے شرم آلود بشاشت سے سنا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۷).
۲. خجل ، شرمندہ. چاند جس کی روشنی یہ لطف دکھا رہی ہے خود ایک شرم آلود حیرت کے ساتھ گھور رہا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۲۰) [شرم + ف: آلود/آلودہ ، آلودن ـ لتھڑنا].

---آنا محاورہ.
۱. حیا آنا ، حجاب آنا ، شرمانا.
یہ بے حجاب ہوئے بزم غیر میں صاحب
تمھیں تو شرم نہ آئی مجھے حیا آئی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱۳۲) . حسن آرا: استانی جی سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے محمودہ: شرم کی کیا بات ہے میں کہدوں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۸).
جب آئی شرم تو وہ تر ہوئے پسینے میں
پسینہ آیا تو پھر دوسرا حجاب آیا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۶۷). کم از کم ریاض کو تو لے لو مجھے شرم آتی ہے زیبا نے کہا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۹۳). **۲. جھجکنا ، شرمندہ ہونا ، نظریں نیچی ہونا.** عرب کی شاعری کے آگے ، دوسری قوموں کو اپنی زبان میں شاعری کرتے شرم آتی ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۹). بچپن میں بھی کبھی نہیں رویا روتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۳۲). **۳. خیال آنا ؛ پاس ہونا ، لحاظ مدِنظر ہونا.**
دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۱).

---بُھون کھانا محاورہ.
بے غیرت ہو جانا ، بے حیائی کی باتیں کرنا (مہذب اللغات).

---پکڑنا محاورہ.
حیا کرنا ، شرم اختیار کرنا.
مصور تج لکھے صورت نہ لکھ سک نور کی مورت
اپن میں آپ ہٹ جوڑت قلم سٹ کر شرم پکڑے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷۹). اب حیا و شرم پکڑ اور صبر و قناعت کو کام فرما. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۳).

---ٹُوٹنا محاورہ.
حجاب ٹوٹنا ، شرمیلا پن جاتا رہنا (مہذب اللغات).

---چڑھنا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، شرمسار ہونا.
اپنا گھر چھوڑ کے وہ غیر کے گھر رہنے لگے
ہائے کیا شرم چڑھی ہے انہیں رسوا ہو کر
(۱۸۷۹ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۶۲).

---حُضُور (---ضم ح ، و مع). (الف) صف.
آنکھ کا لحاظ ، سامنا ہونے پر شرمانے والا ، مروت یا شرم رکھنے والا ، شرمیلا ، حیا کوش. اس کفر نے آنکھیں چلے گا تو خدا کوں دیکھے گا تو توں خجل ہور شرم حضور ہوے گا (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۸۳). پہلے تو اس شرم حضور لڑکی نے اس طفل کے لب لعلین کی غنچہ چینی کی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۸). (ب) امث. **آنکھ کی مروت یا لحاظ ، سامنے کی شرم یا خجالت.** تو لوگوں کے شرم حضور یا دکھاوے یا اتباع رسم کی وجہ سے مصروف عبادت ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۴) . [شرم + حضور (رک)].

---حُضُوری (---ضم ح ، و مع) امث.
رک: شرم حضور (ب). بعضے لوکاں ... ہر کسی کی شرم حضوری کرتے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۳).
بخشنے ہی جائیں شرم حضوری سے لاکھ جرم
دنیا میں کیا کریں جو خدا روبرو نہ ہو
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۷۰). خاطر یا مروت یا شرم حضوری کے سبب لفظ نہیں زبان سے نہ نکال سکے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۳۰). [شرم + حضور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
شرم و حیا والا ، حیا دار ، غیرت مند. کنویں میں گر کے جان دی کیا کرتا شرم دار تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۵). [شرم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دامَن گیر ہونا محاورہ.
شرم آنا ، ندامت محسوس ہونا ، پشیمانی کا احساس ہونا.
الہی کیسے ہوتے ہیں جنہیں ہے بندگی خواہش
ہمیں تو شرم دامن گیر ہوتی ہے خدا ہوتے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۰).

اے جنوں ہم وضعداروں سے نہ کر گستاخیاں
کیا گریباں اپنا پھاڑیں شرم دامن گیر ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۸).

---دِلانا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، کسی غلطی یا کوتاہی پر نادم ہونے کی تلقین کرنا . جھڑکو ، گھڑکو ، بُرا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۱۲۸). کئی دوستوں کے ساتھ ... وکیل صاحب کے پاس گیا اور بدتمیزی کی حد تک پہنچ کر انھیں شرم دلائی. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۹۶).

---ڈھرنا محاورہ.
رک : **شرم پکڑنا**. شرم کا کوئی سنگے تو وہاں کیے ہیں دھر شرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

---رَکھ لینا / رَکھنا محاورہ.
عزت رکھنا ، آبرو یا بھرم قائم رکھنا. اپتال خدا شرم رکھے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۳).
شب دردِ دل نے شرم رکھی ورنہ مثلِ شمع
بے طرح جوشِ گریہ علی الاتصال تھا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).
مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے بے کسی کی شرم
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۳).
تو نے رکھ لی گناہ گار کی شرم
کام آیا نہ انفعال اپنا
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۵۴).
شرم رکھ لی ہے اک تیرے غم نے
ورنہ آساں نہیں تھا جینا بھی
(۱۹۷۵ ، زخم ہنر ، ۱۱۵).

---رَہ جانا / رَہنا محاورہ.
عزت باقی رہنا ؛ بھرم برقرار رہنا.
کیوں کر نہ بہے شرم مری شہر میں جب آہ
ناموس کہاں اتریں جو دریا پہ ازاریں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۷).
حُسن اور اس پہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے اور کو آزمائے کیوں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۳).
بے بسی میں بھی حالِ دل نہ کھلا
رہ گئی شرم پردہ داری کی
(۱۹۵۰ ، کلیات حسرت ، ۳۴۵).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
شرم کا مارا ، شرمندہ ، خجل ، نادم ، پشیمان. کانٹ کی مافوق وحدت کو شرم زدہ جوہریت ... روح کی سستی اور گندی ایڈیشن کہنا ایک سنگین جرم ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۵۱۴). [شرم + ف : زدہ ، زدن - مارنا].

---سار امذ ؛ رک شرمسار.
نادم ، شرمندہ ، خجل ، پشیمان. بڑا گناہ کری ہوں تم دونوں کی شرم سار ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).
اس روز مقابل اس کے خورشید
نکلا بھی تو شرمسار نکلا
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۸).
ایسا چمک رہا ہے تجلی سے یہ مکاں
جس سے بلور کی بھی چمک شرمسار ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۶).
کسی طرح جو نہ اوس بت نے اعتبار کیا
مری وفا نے مجھے خوب شرمسار کیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶).
یارب فنا ہو روح مری قبل قتل کے
دیکھوں نہ آنکھ سے نگہِ شرمسارِ دوست
(۱۹۲۷ ، میخانۂ الہام ، ۱۳۴). میں اتنا بڑا پاپ کیوں کروں کہ جیتے جی جیل میں سڑوں اور مرنے کے بعد بھگوان سے شرم سار ہوں. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [شرم + سار ، لاحقۂ صفت].

---ساری امث ؛ رک شرمساری.
شرم سار ہونے کی حالت یا کیفیت ، شرمندگی ، خجالت. بند پکڑ کر لے جاتے ، وو عاجزی وو شرم ساری ، توبہالہی ہو بڑی خواری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵) . پانی کا وعدہ کیا تھا وفا نہ کر سکے اس شرمساری سے منھ بھی ان کے سامنے نہ کیا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۹۰).
موت آتی جو ہجر میں نواب
ہوتی کلپے کو شرمساری آج
(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۲۷). ازسرنو خدا کے سامنے اپنی شرمساری کے اظہار کا موقع ملے گا.(۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۱۳). میرے پاس سوائے شرمساری ، خاموشی یا روپوشی کے کوئی چارہ نہیں ہوتا.(۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۲). [شرمسار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
۱. حیا کے باعث ، حجاب کی وجہ سے.
شرم سے آنکھ ملاتے نہیں دیکھا اون کو
ہار ہوتی ہیں کلیجے کے نگاہیں کیوں کر
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۳۷). **۲. بے عزتی کے خیال سے ، بھرم کھل جانے کے ڈر سے ، پشیمانی کے سبب.**
جو آہو گیر ہیں وہ شرم سے آنکھیں چراتے ہیں
کیا ہے میں نے جو موزوں تری آنکھوں کے مضموں کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۳).

---سے آب آب ہونا محاورہ.
خجالت کے باعث پسینے میں تر ہو جانا ، نہایت شرمندہ ہونا ، بہت پشیمان ہونا.

زندہ رہا فراق میں تری میں سخت جان
اے بحرِ حسن شرم سے اب آب آب ہوں
(۱۸۵۸ ، سحر (امان علی)، بیاض سحر ، ۲۱۳).

--- سے (پانی) پانی ہونا محاورہ.
رک : شرم سے آب آب ہونا.
کیوں بلائی بھیڑ میں یہ ہم سیں نادانی ہوئی
دخترِ رز شرم سیں مجلس میں آ پانی ہوئی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰).
بن گیا اشکِ ندامت دیدۂ زنجیر میں
شرم سے پانی ہوا ایسا ترا دیوانہ آج
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۲).
آئینہ پانی پانی کیوں کر نہ شرم سے ہو
دیکھی ہے اس نے صورت اس حسنِ باوفا کی
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۷). گاؤں کے لڑکے اسے ف پیرو کہہ کر چھیڑتے اور وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتا .
(۱۹۸۵ ، ماس اور مٹی ، ۸۲۳).

--- سے تَر ہونا محاورہ.
رک : شرم سے پانی ہونا.
ترے گالوں میں اے شیریں ادا طوفان نرمی ہے
مقابل جن کے آگے شرم سیں ہوتا ہے تر حلوا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).
ہماری چشم سے سیکھے کرم کوئی کہ سدا
گہر یہ بخشے ہے تس پر بھی شرمسے تر ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۲).

--- سے ڈُوب مَرْنا محاورہ.
غیرت کے مارے پانی میں ڈوب کے جان دینا ، نہایت شرمندہ ہونا.
روئے صاف اپنا دکھا دیتا مِرا یوسف اگر
ڈوب مرتا شرم سے چاہِ ذقن میں آئینہ
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۹).

--- سے زَمِین میں گَڑْ جانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا، نہایت پشیمان ہونا، شرمندگی سے منہ چھپانا.
مُوا نہیں وہ مرے صیتو شعر کو سن کر
زمیں میں شرم سے اب گڑ گیا ہے خاقانی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۹).
گڑ گیا شرم سے اتنا جو زمیں میں شمشاد
کیا ترا قد کہیں اے سروِ رواں دیکھا تھا
(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸). تمھیں بتاؤ کیا میں شرم سے زمین میں گڑ نہ جاؤں گا. (۱۹۳۷ ، اشارات جوش ، ۱۰۲).

--- سے عَرَق آ جانا محاورہ.
شرم سے پسینہ پسینہ ہونا ، بہت شرمانا.
کیا کہوں ساقیِ بلوریں کی صفائی اس کی
شمع گر دیکھے اسے شرم سے آ جائے عرق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۱).

--- سے کَٹْنا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا ، نہایت پشیمان ہونا.
دیکھ کر مجھ کو تو پروانہ جلا مرتا ہے
شرم سے شمع ترے آگے یہاں کٹتی ہے
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۱۰).
کٹتے تھے شرم سے وہ لے کے جو دوڑے تھے کمند
یہ چھلاوا تھا کہ آندھی یہ فرس تھا کہ پرند
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۳).
تیغ جفائے یار پہ سر کیوں نہ رکھ دیا
یہ شرم ہے کہ جس سے کٹا جا رہا ہوں میں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۸۸).

--- سے گَڑ جانا محاورہ.
رک : شرم سے زمین میں گڑ جانا ، جو زیادہ مستعمل ہے.
ہائے جنازہ کیوں اٹھا شرم سے میں تو گڑ گیا
وہ جو ہوے پیادہ پا مجھ کو سوار دیکھ کر
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۶۵). میں اپنی حالت پر شرم سے گڑا جا رہا تھا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۴۷).

--- سے گَٹھری ہو جانا محاورہ.
نہایت شرمندہ ہونا (مہذب اللغات).

--- سے گَلْنا محاورہ (قدیم).
رک : شرم سے کٹنا.
لگیاں ہے جیئو کو بے سد ہن غصے سوں ہٹ بھرا سونا
پلوچپ سوں پہ لینا اور ترا شرموں سوں گل پڑنا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹).

--- سے (مَر) مَر جانا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا ، شرم کے مارے بے حال ہو جانا.
جب مجلس حاکم میں کھلے سر گئی زینب
نامحرموں میں شرم سے مرمر گئی زینب
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۰۵).

--- شَرْم میں کام ہو گیا فقرہ.
لحاظ مروت میں نقصان اٹھانا پڑا (نجم الامثال).

--- کا آدَم اسم.
باحیا انسان ، بامروت یا لحاظ دار آدمی.
گراں ہے شرم کے آدم کوں رکھنی مکر کی تسبی
ہر اک دانا ہوا ہے آبرو کے دل پہ سو من کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰).

--- کا پانی جانا محاورہ (قدیم).
بے شرم بن جانا ، بے حیا ہو جانا ، اوچھا ہو جانا.
گیا شرم کا پانی پاسبان کا
او یو حال دیکھ کر بی حیران تھا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۲).

---کا پُتلا امذ.
رک : شرم کا آدم.

تیری صورت سے پری شرم کا پتلا نکلے
آنکھ سے آنکھ چرائی ہوئی حورا نکلے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢١).

--- کَرنا محاورہ.
١. لحاظ کرنا ، پاس کرنا ، بھرم رکھنا ، لاج رکھنا.

اے تم اللہ پاس ڈرو
پیغمبر کی شرم کرو

(١٥٠٣ ، نوسرہار ، ٣٠). **٢. شرمانا ، حجاب کرنا ، عار کرنا.**

محبت تولئی گرم دھرتا اہے
ولے کہنے کوں شرم کرتا اہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٢).

قدِ خمیدہ سے کر شرم تا کجا قائم
بھرے گا حلقہ صفت یاں تو دربدر ہوتا

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٢٢). اپنے خدا سے اس معاملہ میں نہیں شرم کرتے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٣٨).

---کی بات ہے فقرہ.
غیرت کا مقام ہے ، افسوس کی بات ہے ، تف ہے ، لعنت ہے (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی بھونت بوکی مری / مرے کہاوت.
بے موقع تکلف اور شرم اکثر باعث تکلیف ہوتے ہیں ، غیرت مند ہمیشہ نقصان اُٹھاتا ہے. جیسی میری جٹھانی «شرم کی بھونت بھوک مری» بڑی بہو بھی یہ باتیں ساس بہو کی سن رہی تھی. (١٩٣٧ ، قصص الامثال ، ٢٢٠).

---کی عَورَت امث (قدیم).
شرمیلی ، باحیا عورت ، باعصمت عورت.

میں عورت شرم کی ہوں ہور مرد توں
نہ میں تجکوں جانوں نہ توں مجکوں

(١٦٣٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٢٨).

---کی لینا محاورہ.
شرم کرنا ، شرمانا ؛ شرمیلا بننا ، دکھاوے کی شرم کرنا.

شرم کی سب سے وہ خورشید لقا لیتا ہے
آئینہ دیکھ کے چہرے کو چھپا لیتا ہے

(١٨٨٨ ، گوہر انتخاب ، ٣٢٨).

---کی ماں کوڑے رَگَڑتی ہے کہاوت.
شرم کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے (نجم الامثال).

---کے مارے م ف.
حیا سے ، شرم کی وجہ سے ، غیرت کے مارے.

چھپی ہے کان کے پردے میں شرم کے مارے
جو بے اثر کبھی آتی ہے تا زبان فریاد

(١٨٤٣ ، وزیر لکھنوی (مہذب اللغات)). کونٹ اندرسی شرم کے مارے خود اپنی زبان سے اپنے ملک کی اغراض کی تائید نہ کر سکا. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٣٩). مہاجن صاحب شرم کے مارے لال بھبھوکا ہو گئے اور کچھ نہ کہہ سکے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٣٤٠).

---کے مارے آب آب ہونا محاورہ.
شرم سے پسینے پسینے ہو جانا ، بہت شرمانا.

یک بوسہ اور لوں گا عرق منھ سے پوچھ کر
وہ آب آب شرم کے مارے ہوئے تو کیا

(١٨٩٧ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ٣٦).

---کے مارے دوہرا ہونا محاورہ.
شرما کے سمٹ جانا ، شرم سے سکڑ جانا. مہ پارہ شرم کے مارے اور دوہری ہو گئیں. (١٩٥٤ ، محلسرا ، ٧٣).

--- کھانا محاورہ.
شرمانا ، حجاب کرنا.

جھمک کھن میں جھمکا کے مکھ نور کا
شرم کھائے خوبی میں دہن حور کا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٦).

منھ انچل سے اپنا چھپائے ہوئے
لجائے ہوئے شرم کھائے ہوئے

(١٧٨٤ ، سحرالبیان ، ٧١). میں شرم کھا کر چپ ہو رہا اور سر نیچا کر کے بیٹھا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٨١).

آئینے سے نظر چرا جانا
آپ اپنے سے شرم کھا جانا

(١٨٨٢ ، فریاد داغ ، ١٠٣).

---گاہ امث ؛ سہ شرمگاہ.
جسم کا وہ حصّہ جس کا چھپانا اور پردے میں رکھنا واجب ہے ، اندامِ نہانی. بغلاں کے بال ناپاک ہیں ہور شرمگاہ کے بال ناپاک ہیں. (١٨١٠ ، چونسٹھ گھر ، ١٩). شرم گاہ کے پھاٹک کو ویران کر تلوار نے زمین پر بوسہ دیا. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٢٧١). آدم اور حوا اپنی شرمگاہوں کو پتوں سے چھپائیں. (١٩٢٤ ، نانک ساگر ، نورالٰہی ، ٩١). [شرم + گاہ (رک)].

---گِریباں گِیر ہونا محاورہ.
شرم دامن گیر ہونا ، شرمندگی آڑے آنا ، خجالت درمیان ہونا. آخر کیوں نہ ہو پیدا کرنے کی شرم گریباں گیر ہوئی رحم آیا دامان عفو سے چھپایا. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ٣٥٢).

---گَنوانا محاورہ.
عزّت برباد کرنا ، آبرو کھونا.

تجھے گھربار کے لوگ اور لوکائی
تمامی شرم عالم کی گنوائی

(١٦٢٥ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ٢).

---گَہ (---فت گ) امث (قدیم).
رک : شرم گاہ.

دیکھے شرم گہ ماں کی جوں
انکھیاں سوں او بھر کر نظر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۸).
پھرایا داؤ ہیں بے شرم اوپر
جو را کھیا ہات اوس کی شرم گہ پر
(؟ ، کفن چور ، ضعیفی ، ۳). [شرم + گہ ، گاہ (رک) کا مخفف].

---گیں (---ی مع) صف ؛ رک شرمگیں.
۱. **خجل . شرمندہ.**
اے ولی دل کوں آب کرتی ہے
نگہ چشم شرمگیں کی ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).
تصور عاشقِ بیتاب نے دل میں جہاں باندھا
نقاب اس شرمگیں نے اپنے چہرے پر وہاں باندھا
(۱۸۴۰ ، شہیدی ، د ، ۸). ان لاحقوں سے مرکب الفاظ کو ، ملا کر ہی لکھا جائے گا ، ان کی تفصیل یہ ہے بازیچہ ، باغیچہ ، سرمگیں ، شرمگیں ، غمگیں . (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۴۷۲) .
۲. **شرمیلا ، باحیا ، حیادار ، حیا کوش.** متواضع ہو ، حلیم ہو ، لہو و لعب سے بالکل محترز ہو شرمگیں ہو ، قناعت پسند ہو. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۴۷). [شرم + گیں ، لاحقۂ صفت].

---گینی (---ی مع) امث.
شرم گیں ہونا ؛ شرمندگی ، ندامت ؛ حیا.
جرم کی کھو شرم گینی یا رسول
اور خاطر کی حزینی یا رسول
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۸۷).جو صاحب شرم ہے اس کی شرم گینی کو ... زور قلم کاری سے اس طور پر دکھاوے کہ ذرہ بھر بھی تقاضے فطرت کے خلاف نہ ہو . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۴۴). [شرمگیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لینا محاورہ (قدیم).
رک : شرم کی لینا.
عجب کوچ کٹنی توں ہوں بے دھرم
نہ رکھتی بھرم ہور لیتی شرم
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو، ۱ : ۱۴۹)).

---میں ڈوبنا محاورہ (قدیم).
بہت زیادہ شرمندہ ہونا ، شرم سے گڑ جانا. شرم میں ڈوب جاؤ . (۱۷۳۸ ، ہدایت المومنین ، ۱۷).

---ناک صف ؛ رک شرمناک.
۱. **ایسا فعل جس سے خجالت اور شرم لاحق ہو.** اپنی بیویوں کی زناکاری کا دعویٰ کرتے ہیں اور سیکڑوں ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں اس شرمناک واقعہ کی شہادت پیش کرتے ہیں . (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۵۵). اس سلسلے کے دو لفظ جانور اور تاجور اسی طرح لکھے جائیں گے ، خوف ناک ، ہیبت ناک ... شرم ناک ، خواب ناک ، وحشت ناک ، ہول ناک. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۰۷) .
۲. **خجل . شرمندہ.**

سرمہ ہے چشمِ عرش کا پائے علی کی خاک
قدر بلند دیکھ کے گردوں ہے شرمناک
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۲۰). ۳. **شرمیلا ، شرمگیں ، باحیا.** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت شرمناک اور کریم ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۲۲).
خلوت نہیں مجال بتِ شرمناک ہے
دورِ زمانہ حلقۂ بیرونِ در تو ہو
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۴۲). [شرم + ناک ، لاحقۂ صفت].

---(بھی) نہیں آتی فقرہ.
خفیف کرنے کے موقع پر کہتے ہیں. شرم بھی نہیں آتی ، دل میں تو سمجھو کبھی شرمایا تو کرو. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۷۵).

---و حِجاب (---و مج ، کس ح) امث.
حیا ، لاج ، پردہ.
جامِ مے لب سے تو لگا اپنے
چھوڑ شرم و حجاب کی باتیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹). [شرم + و (حرف عطف) + حجاب].

---و حَیا (---و مج ، فت ح) امث.
حیا ، لاج اور لحاظ. دو نوجوان لڑکیوں نے اس وقت شرم و حیا کو تلانجلی دے کر اپنے عاشقوں کے نام لے کر بھی پکارا (۱۹۳۸ ، اور انسان مر گیا ، ۱۱). [شرم + و (حرف عطف) + حیا(رک)].

---و حیا اُٹھ جانا محاورہ.
غیرت جاتی رہنا ، ادب و لحاظ کا خاتمہ ہو جانا.
عشق میں کیوں ہے مجھے ننگ سے عار
اٹھ گئی شرم و حیا کیا باعث
(۱۸۴۳ ، دفتر فصاحت ، ۶۶).

---و حَیا کا دامَن چاک کَرْنا/ہونا محاورہ.
بے حیا ہونا ، بے شرم ہونا (جامع اللغات).

---وَرْم (---فت و ، سک نیز فت ر) امث.
شرمیلا پن ، شرم و حیا. میری شرم ورم سب جاتی رہی دیدہ ہوائی ہو گیا. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۴۸). وہ اپنے نام کا قلتامن ہے سب شرم ورم دم بھر میں نکال کر رکھ دی ہوگی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۰). [شرم + ورم (تابع)].

شَرْما حُضُوری (فت ش ، سک ر ، ضم ح ، و مع) امث.
شرم حضوری . لحاظ ، پاس. قیدوں کی پابندی شرماحضوری ، اس کے پاس خاطر سے کرنا پڑی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۵۱). وہ شرماحضوری میں جھوٹ بول کر دوسرا گناہ کرے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۳۸). [شرم + ا (حرف اتصال) + حضوری (رک)].

شَرْما شَرْم (فت ش ، سک ر ، فت ش ، سک ر) م ف.
شرم کے ساتھ ، حیا سے ، شرما کر. بی خانم جان کو بھی یاد دلاؤں گی کہ تم بھی یاد کرو تب تو شرما شرم آپکا ذکر کرینگی . (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۱۲۵). [شرم + ا (حرف اتصال) + شرم].

شَرْما شَرْمی (فت ش ، سک ر ، فت ش ، سک ر)(الف) امث.
شرم و لحاظ ، دوسروں کی مروت ، لحاظ ، پاس.

آج کل ہے جہاں میں موسمِ غم
شرما شرمی سے کیوں نہ روئیں ہم

(١٨٩٩ ، دیوان جی ، ١٨٨). یہ بھی شرما شرمی میں کہہ گیا ہوں. (١٩٦٧ ، صدا کر چلے ، ٣٣٢). (ب) م ف. ۲. **شرم و لحاظ میں ، مروت یا پاس خاطر سے ، بات نبھانے کے لیے** . ہمارے منھ سے ایک بات نکل گئی تھی اس سبب سے شرما شرمی لڑتے ہیں ورنہ کیا مقدور کسی کا کہ تم سے لڑ سکے. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٤ : ١١٠٣). نادری سل چکی تو جعفری نے بھی ہاتھ بڑھا کے گلے ملنے کی رسم شرما شرمی ادا کی. (١٩٢٤ ، اختری بیگم ، ٤٤). [شرما شرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْمالُو (فت ش ، سک ر ، و مع) صف.
رک : شرمیلا. ایسے شرمالو لڑکے کو سہمل نہیں چھوڑنا چاہیے. (١٨٦٣ ، مذاق العارفین ، ٣ : ٨٠). وہ بڑے شرمالو تھے یہاں تک کہ اکیلے مکان میں بھی برہنہ غسل نہیں کرتے تھے. (١٩٢٠ ، لخت جگر ، ٢ : ١٥٤). [شرم + الو ، لاحقۂ صفت].

شَرْمانا (فت ش ، سک ر) ف ل.
شرم کرنا ، شرمندہ ہونا.

اگر بات سچی کوں بتلاوتے
کہاں لگ نہ دنیا میں شرماوتے

(١٦٧٩ ، آخرگشت (ق) ، ٤١).

نہیں پہچانتے چاہت کی کر آنکھ
ظفر کو دیکھ کر شرماتے کیوں ہو

(١٨٤٥ ، کلیات ظفر ، ١ : ٢٠٦).

خاک ڈالو مری الفت پہ عداوت ہی سہی
کاش تم غیر سمجھ کر مجھے شرماو بھی

(١٩١١ ، ظہیر ، د ، ٢ : ١٦٩). اس نے توجہ سے تصویر کو دیکھا بھی نہیں بلکہ شرما کر نگاہیں موڑ لیں. (١٩٨٧ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ٢ : ٢٣٣). [شرم + انا ، لاحقۂ مصدر].

---لَجانا ف ل.
شرمندہ ہونا ، خجل ہونا ، پشیمان ہونا. کئی دن گھر میں منہ لپیٹے لیٹے رہے لیکن کب تک بالآخر شرماتے لجاتے باہر نکلے. (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ٩ اکتوبر ، ١١١). [شرمانا + لجانا (رک)].

شَرْماہَٹ (فت ش ، سک ر ، فت ہ) امث.
شرم کی کیفیت یا حالت ، حیا.

وہ دھواں دھار دھڑی دانت سو سوق کی لڑی
تہ میں انداز تبسم کے رچی شرماہٹ

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٣٤٧). عورتوں کی طرف ہم دیکھتے ہی نہیں ... اپنی طبعی شرماہٹ اور شرافت کی وجہ سے . (١٩٧٣ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ٢١). [شرم + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

شَرْمْسار (فت ش ، سک ر ، م) صف.
رک : شرم سار. جس میں ایک حسین تر معاشرے کا عکس دیکھ کر زندگی اپنی ناتمامی پر شرمسار ہو جائے. (١٩٤٩ ، اک محشر خیال ، ٩٢). [شرم سار (رک) کا متبادل].

شَرْمْساری (فت ش ، سک ر ، فت م) امث.
رک : شرم ساری. بچے کے برعکس بالغ بیداری کے ان خوابوں پر شرمساری محسوس کرتا ہے. (١٩٨٢ ، نفسیاتی تنقید ، ٥٩). [شرم ساری (رک) کا متبادل املا].

شَرْمْگیں (فت ش ، سک ر ، م ، ی مع) صف.
رک : شرم گیں.

بہار دیکھی جو اس صنم کی تو وصف اس کا کہوں میں کیا کیا
پری بھی دیکھے تو شرمگیں ہو وہ حسن و خوبی بھرے سراپا

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٩١). [شرم گیں (رک) کا متبادل املا].

شَرْمْناک (فت ش ، سک ر ، م) صف.
رک : شرم ناک. میاں بیوی کے رشتے تک کو تو شرمناک سمجھتے ہیں. (١٩٨٧ ، آ جاؤ افریقہ ، ٣٣). [شرم ناک (رک) کا ایک املا].

شَرْمِنْدا (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن) صف. قدیم.
رک : شرمندہ.

لگیا خدمت اوس کی کرن روز جا
کیا شرمندا اس شرن روز جا

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٨٣).

وہ رخ کہ جس سے ہو خورشید چرخ شرم آگیں
وہ رخ کہ تاب سے ہو جس کی ماہ شرمندا

(١٨٧٩ ، دیوان عیش ، ٥). [شرمندہ (رک) کا قدیم املا].

شَرْمِنْدَگی (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن ، فت د) امث.
شرمندہ ہونے کی حالت ، خجالت ، ندامت ، شرم.

اچھی آبرو مرد کی زندگی
کہ جیتے کوں ہونے موت شرمندگی

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣٢٣).

آب ہو خجلت سیں اپنا عکس دیکھا دوسرا
کیا دوئی سیتی مجھے شرمندگی حاصل ہوئی

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٨١).

مفلسوں کے منہ سے ہوتی ہے بہت شرمندگی
زرد یہ اے منعموں بے وجہ رونے زر نہیں

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٦١). شرمندگی کے ٹالنے کو وہیں تھوڑی سی جگہ میں ٹہلنا شروع کیا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٧٥). اپنی شرمندگی کو اپنی خفت کو اپنے احساس جرم کو چھپانے کے لئے کسی کو فرصت نہ تھی . (١٩٨٨ ، نشیب ، ٧٣) . [شرمندہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---اُتارْنا محاورہ.
خجالت یا ندامت مٹانا (نوراللغات).

---اُٹھانا محاورہ.
شرمندہ ہونا ، خجالت اٹھانا.

ایسے تمہارے منہ سے شرمندگی اوٹھائی
ٹٹی لگا کے بیٹھا آئنہ اپنے گھر میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۸). اور مجھے تیرے آگے شرمندگی اٹھانی پڑے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۱۶).

---سے پانی ہونا محاورہ.
بہت شرمندہ ہونا.

کرم میں اس کا نہیں ہے ثانی
ہے ابر شرمندگی سے پانی

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۱).

---کے مارے گڑ جانا محاورہ.
بہت نادم ہونا ، نہایت شرمندہ ہونا ، خجالت محسوس کرنا ، ندامت ہونا. اس نے محفل کو قہقہہ زار بنا دیا اور میں شرمندگی کے مارے گڑ گیا. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۳۷).

---کھینچنا محاورہ.
خجل ہونا ، نادم ہونا. تب شہزادے نے سانپ سے شرمندگی کھینچی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۶).

شَرْمَنْدَہ (فت ش ، سک ر ، فت نیز کس م ، سک ن ، فت د) صف.
نادم ، خجل ، محجوب.

اپن قد سرو دکھلا کر کیے شرمندہ سرواں کوں
توں اپنی چال دکھلا کر ہنساں کی چال بسرائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳۳).

شرمندہ ترے رخ سے ہے رخسار پری کا
چلتا نہیں کچھ آگے ترے کبک دری کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷). نوج کیسی بے سری اولاد اٹھانی ہے ناحق شرمندہ ہونا پڑتا ہے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۴۴). یہ تو امریکی اور مغربی معاشرے کا احوال ہے ہم کیوں شرمندہ ہوں. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۷۹).

کس کو دیتا ہے پیالے بادۂ گلفام کے
ہم تو شرمندہ نہیں ساقی ترے اک جام کے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۷۲). کبھی پیسے کے شرمندہ ان کے نہیں ہوئے. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۳). وہ ... اسی طرح بہت سا کھانے کا سامان لے کر آنے لگا میں شرمندہ ہو کر کہتا ، ناراضنا بھائی اتنا تکلف کیوں. (۱۹۸۴ ، پرایا گھر ، ۱۵۱). [شرم + ندہ ، لاحقۂ صفت].

---ٔ اِحْسان کس اضا (---کس مج ا ، سک ح) صف.
احسان مند ، شکرگزار.

دم نکل جائے گا اگر ہاتھ لگا اے جراح
وہ نہیں زخم جو شرمندۂ احسان ہوں گے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۱). [شرمندہ + احسان (رک)].

---رَکْھنا محاورہ.
شرمسار رکھنا ، منفعل رکھنا ، محجوب رکھنا ، جھینپانا ، پشیمان کرنا ، خجل کرنا.

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے باد بہار سے
مینائے بے شراب و دل بے ہوائے گل

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۶).

---صُورَت (---و مع ، فت ر) صف.
وہ شخص جس کے چہرے اور ہیئت ظاہری سے حیا ، پشیمانی ، شرمندگی ٹپکے (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شرمندہ + صورت (رک)].

---کَرنا محاورہ.
۱. جھینپانا ، خفیف کرنا ، شرمسار کرنا.

تب صنعت و حرفت کو بھی تم زندہ کرو گے
جرمن کے حکیموں کو بھی شرمندہ کرو گے

(۱۹۲۳ ، فروغ ہستی ، ۵۱). **۲. ذلیل کرنا ، رسوا کرنا.**

یہ عورت پاپ کو شرمندہ کرنے والی پاپن ہے
یہ عورت اپنے بچے کو نگلنے والی ناگن ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۴۷). **۳. ممنون احسان کرنا ، احسان مند کرنا.**

لکھا ہے جو تقدیر میں ہو گا وہی اے دل
شرمندہ نہ کرنا تو مجھے دست دعا کا

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۲).

---ہونا محاورہ.
۱. شرمسار ہونا ، نادم ہونا. لاج سٹ کر منگتا منگنہارا ، دینہارا نیں دیا تو شرمندہ ہوتا بچارا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴).

چاہیے حاکم کو ہو محکوم سے وہ اتحاد
جس سے ہو شرمندہ مہر مادر و لطفِ پدر

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۲۷).

میں شرمندہ ہوں وہ کلموہی
لمبی کار میں کوہ مری کو چلی گئی

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۱۰۱). **۲. ممنون ہونا ، احسان مند ہونا.**

دہر میں نقش وفا وجہِ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۴).

شَرْمِنْدی (فت ش ، سک ر ، کس م ، سک ن) صف.
شرمندہ (رک) کی تانیث ، شرمسار.

اے مکر سوں رند کر او دندی
کیا آج تج تے مجھے شرمندی

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۴).

مبادا کرے شرمندی دے جواب
بھی فکر آ کر لگی ہے شتاب

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۵۱). [شرمندہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

شَرْموں (فت ش ، سک ر ، ومج) م ف (قدیم).
شرم کے مارے ، شرم سے.

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے شرموں پانی ہوا ہے زم زم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

---عرق میں غرق ہونا محاورہ (قدیم).
شرم کے مارے ڈوب مرنا ، نہایت شرمندہ ہونا.

تجہ لال لب کے موج میں اہلوج کوں کم بوج کر
شرموں عرق میں غرق ہو شربت ہو گل جاتی شکر

(۱۶۵۳ ، قدیم بیاض (یوسف زلیخا ، امین) ، ۳۹).

شرمیلا (فت ش ، سک ر ، ی مع) صف مذ.
شرمگیں ، شرم آلود ، حیا دار.

حیا اس کی اسے عاشق کے ملنے سے بچاتی ہے
وہ شرمیلا ہے ہمچشموں سے اس کو شرم آتی ہے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۹۲). وہ بھرتیلا ضرور تھا لیکن اس قدر نہیں وہ فطرتاً شرمیلا ہے. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۱۳۶). [شرم + ---یلا ، لاحقۂ صفت].

---پن (---فت پ) امذ.
شرمیلا (رک) کا اسم کیفیت ، **شرمیلا ہونا**. وہ چھوٹی بہو کے شرمیلے پن پر زیر لب مسکراتے بھی رہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۶۹). [شرمیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

شرمیلی (فت ش ، سک ر ، ی مع) صف مث.
شرمیلا (رک) کی تانیث. شرمیلی ترکن نے مسکرا کر دھیمی مگر سمجھ میں آنیوالی آواز سے بسر و چشم کہا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۷). کتنی شرمیلی ہے آنکھ اٹھا کر بھی میری طرف نہیں دیکھا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۹۹). [شرمیلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بلّی (---کس ب ، شد ل) امث.
درختوں پر رہنے والا چوپایوں کی نوع کا ایک چھوٹا سا جانور جو مشرقی بنگال میں پایا جاتا ہے اسکا رنگ دھندلا ، دم چھوٹی اور جسم چھریرا ہوتا ہے آنکھیں بڑی بڑی ، انگوٹھے انگلیوں سے فاصلے پر اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی دوسری انگلیوں سے بہت چھوٹی ہوتی ہے ننھے تھوتھنی سے آگے نکلے ہوئے ہیں ، زبان لمبی ، باریک اور کھر کھری ہوتی ہے اور رات ہی باہر نکلتا ہے اور پھل پتے اور کیڑے مکوڑے وغیرہ کھاتا ہے (عالم حیوانی ، ۵۷۲). [شرمیلی + بلّی (رک)].

شرن (فت ش ، ر).(الف) امذ.
۱. مکان ، جائے پناہ ، مامن.

لگیا خدمت اوس کی کرن روز جا
کیا شرمندا اس شرن روز جا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۳). **۲. محافظ ، مددگار شخص** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). (ب) امث. **۱. پناہ ، حفاظت.** بہت سارے قصے ہم جیسے دکھیاروں پر میاں کی کرپا کے سنائے تو ہم ان کی شرن میں پہنچے لکھنؤ. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۶۰). **۲. مدد ، امداد** (جامع اللغات). (ج) صف. **بچانے والا ، حفاظت کرنے والا** (پلیٹس). [س : शरण].

---آنا محاورہ.
پناہ میں آنا ، پناہ لینا ، حفاظت میں ہونا ، سرپرستی میں آ جانا. میں آپ کا شاگرد ہوں آپ کی شرن آیا ہوں مجھے اپدیش دیجیے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۶).

---گرنا محاورہ.
پناہ لینا ، حفاظت میں آنا.

کیا آ کو شہ کے چرن پر شرن
مشیب خاقا سو او تیغ زن (کذا)

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۱۳۶). **۲. حفاظت کرنا ، پناہ دینا.**

کیے تھے برہ کی بجھ دل قلب سو
مدارا کر کو کرتے ہیں شرن آج

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۴ (الف)).

---گرو کی آئیکے جو سمرے سیتا رام ، یہاں رہے آنند سے انت بسے ہری دھام کہاوت.
جو گرو کا چیلہ بن کر خدا کو یاد کرے دنیا میں خوش رہے اور مر کر سرگ میں جائے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لینا محاورہ.
پناہ لینا ، حفاظت میں آنا.

گزارینگے کسی صورت یہاں گزریگی جو ہم پر
شرن لو تم شری بھگوان کی اب دوارکا جا کر

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۴).

---ہونا محاورہ.
پناہ میں ہونا ، حفاظت میں ہونا ، گھر میں ہونا. میں اب آپ کی شرن ہوں جو مناسب سمجھیے کیجیے. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۶۱).

شُرنا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : سرنا ، **ایک قسم کی نفیری ، بانسری.** نقارے ہزاروں بجنے لگے ناقوس پھنکے ، قرناوں شرناوں کو دم ملا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۳۶). [سرنا (رک) کا مقامی تلفظ].

شرنارتھی (فت ش ، سک ر) صف نیز امذ.
اپنا گھربار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ پناہ لینے والا ، پناہ گزین. یہ وہ لوگ تھے جنہیں شرنارتھی بھی کہا جاتا تھا. (۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۸۱). موہن ... سندھ کا شرنارتھی تھا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲). [شرن (رک) + س : शरथी ، ارتھی = طلبگار].

شِرناق (کس نیز فت ش ، سک ر) امذ.
وہ چربی دار ابھار جو بالائی پپوٹے میں پیدا ہو جاتا ہے ، وہ پھنسی جو پلک کے نیچے نکل آتی ہے ، کوہانی. جب شحمی غشاء موٹی ہو جاتی ہے تو شرناق پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹). [ع].

شِرناقی (کس نیز فت ش ، سک ر) صف.
شرناق (رک) **سے منسوب یا متعلق کوئی شے.** اگر ان تدابیر سے شرناقی ورم تحلیل ہوجائے تو ہمارا مقصود حاصل ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹). [شرناق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرْنا گت (فت ش ، فت نیز سک ر ، فت گ) صف ؛ امذ. امذ.
۱. وہ شخص جو کسی کی حفاظت یا پناہ میں ہو ، پناہ چاہنے والا ، پناہ گزین. وشنو نے کہا «تم میرے شرنا گت ہو گھبراؤ نہیں میں ان کو برباد کردوں گا». (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۳۶).
۲. شکایت کرنے والا ، فریادی ؛ التجا کرنے والا ، ملتجی (ماخوذ: پلیٹس). [شرن (رک) + س : گَت ، गत].

شَرْنَقَہ (فت ش ، سک ر ، فت ن ، ق) امذ.
(حیوانیات) **کیڑا جو پیدائش کی تیسری حالت میں ہو ، پتنگا وغیرہ جو پر نکلنے سے پہلے کی حالت میں ہو نیز اس کا خول.** کیچلی اتارنے کے بعد شرنقہ اپنے لعاف کو پھاڑ کر باہر منہ نکالتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۱۰). بعض مکھیاں ... میزبان انڈے یا شرنقے کو پہچانتی ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۵۷). [ع].

ـــ دان امذ.
کیڑے کا ثانوی حفاظتی خول. ان میں آخری سروی جلد ایک شرنقہ دان کی حیثیت سے محفوظ رہتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۷). [شرنقہ (رک) + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَرْنَقی (فت ش ، سک ر ، فت ن) صف.
شرنقہ کا ، شرنقہ (رک) سے منسوب یا متعلق. ایسی مکھیوں کو بالغ حالت میں برآمد ہونے کے لیے اپنی شرنقی جلد کے علاوہ ثانوی حفاظتی خول سے بھی آزاد ہونا پڑتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۷). [شرنقہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ وقْفَہ (ـــ فت و ، سک ق ، فت ف) امذ.
(حیوانیات) **کیڑے کی پیدائش کی تیسری حالت کا وقفہ ، منجھ روپا پن.** اگر یہ سروہ مادہ بننے والا ہو تو شرنقی وقفہ تبدیل ہو جاتا ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۹). [شرنقی (رک) + وقفہ (رک)].

شِرِنْک ہونا ف ل.
سکڑنا ، سمٹنا (عموماً کپڑے وغیرہ کا). تمہاری بلاؤز شرنک ہو کر اوپر جا رہی ہے. (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۵۹).

شَرَنْگ (فت ش ، ر ، غنہ) امذ.
ایک نہایت تلخ اور بدذائقہ پھل ، حنظل ، اندرائن ، زہر.

شکر نہ شرنگ سوں ملا گھول
فرحت کوں نہ فکر سوں ملا تول

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۹).

ہو نیک و بد میں اہلِ جہاں کو اگر تمیز
ہووے نہ مول شہد سے زیادہ شرنگ کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸).

غم خانۂ جہاں میں ہوں چرکیں وہ تلخ کام
جلاب گر پیوں تو وہ جامِ شرنگ ہو

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۲۷).

میں بجھتی آگ ہوں مقسوم میرا
شرنگِ انتظار و زہرِ حسرت

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۸۰). [ف].

شِرِنْگار (کس نیز فت ش ، کس ر ، غنہ) امذ.
محبت ، عشق ، جنسی جذبات ؛ جماع ، ہمبستری ؛ سیندور ، سیندور کا نشان یا نشانات جو ہاتھی کے سر اور سونڈ پر زیب و زینت کے لیے لگائے جائیں ؛ نشان ؛ آدمی یا لباس کے لیے ایک خوشبودار سفوف ؛ سنگھار ؛ لونگ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शृंगार].

ـــ رَس (ـــ فت ر) امذ.
(ہنود) **سنسکرت کے علم بلاغت کی رو سے رس یا کیفیت کی نو قسموں میں سے ایک . وصل و ہجر ، حسن و عشق کے جذبات.** شرنگار رس یہاں ملے گا؟ گھاس تو نہیں کھا گئے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۷۹). [شرنگار (رک) + رَس (رک)].

شِرِنْگی (کس ش ، ر ، غنہ). (الف) صف.
سینگوں والا ، چوٹی دار ، نوکیلا (پلیٹس). (ب) امذ. (جراحی) **ایک آلہ جس کا منہ تین انگل اور لمبائی اٹھارہ انگل کے برابر ہوتی ہے اور جو خون پیشاب خراب دودھ وغیرہ نکالنے کے کام آتا ہے اس کے آدھے حصے میں سرسوں کے دانے کے برابر سوراخ ہوتا ہے اور اس کا آدھا حصہ عورت کے پستانوں کے آدھے حصہ کے مانند ہوتا ہے** (استاد جراحی ، ۲ : ۱۱۰). [س : شرنگ (शृङ्ग) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِیْرِنی (کس ش ، سک ر) امث.
شیرینی ، مٹھائی. قبر پر چادر شرنی چڑھانا ... سب شرک ہے. (۱۶۷۰؟ ، صراط المستقیم ، عماد ، ۴). [شیرینی (رک) کا مخفف].

ـــ فَروش (ـــ فت ف ، و مج) امذ.
مٹھائی بیچنے والا ، حلوائی.

شرنی فروش سارے حیراں ہے بچارے
دیکھ سُدا پس ہسارے تجھ نرم گال حلوا

(۱۶۳۸؟ ، مرزا دولت شاہ (دکنی ادب تاریخ ، ۴۲)). [شرنی (رک) + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

شِیرو (کس ش ، و مج) امذ.
چوٹی ، سرا ، منتہا ، سر ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : پلیٹس). [س : شِرو शिरो].

ـــ ریکھا (ـــ ی مج) امث.
بالائی خط ، دیونا گری حروف کے اوپری سرے پر کھینچا جانے والا خط. دیونا گری کے حروف کے بالائی خط (شرو ریکھا) سے زود نویسی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۶۴). [شرو (رک) + ریکھا (رک)].

شُرْوا (ضم ش ، سک ر) امذ.
رک : «شوربا».

کہے بعضوں نے گوشت کو دے ابال
پکانے اسے اس کے شروے میں ڈال

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۷۶). ہنڈیا میں شروا کرلیا جائے تا کہ نمک برابر کا ہو جائے. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۳). مصالحہ چھڑکا اور

اپنے دھندے سے لگ گئے سورج نکلتے نکلتے سالن ، نہاری شروا جو کچھ درست کر لیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۶۵). [شوربا (رک) کا بگاڑ].

---پھُلکا (---ضم پھ ، سک ل) امذ.
شوربا اور پھلکا جو بیماروں کی غذا ہے (ماخوذ : مہذب اللغات).
[شروا + پھُلکا (رک)].

---چَٹ (---فت چ) صف ، امذ.
شوربا چاٹنے والا ؛ (کنایۃً) مفت خور ، حریص ، خود غرض. دونوں طرف کے روٹی توڑ اور شروے چٹ ملّانوں نے دوطرفہ دھڑے باندھ رکھے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰). مرکب وصفی ، بہ موصوف بہ صفت یعنی صفت والی ذات بتاتا ہے جیسے ... شروا چٹ، کھال اپاڑ ، تھڑدلا. (۱۹۷۳ ، اردو قواعد ، شوکت سبزواری ، ۹۴). [شروا (رک) + چٹ ـ چاٹنا (رک)].

شَرْوار (فت ش ، سک ر) امث.
رک : شلوار.

لکن کیج پشواز پہنے نگار
سوہی سککی شروار خوش زیب دار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱). [شلوار (رک) کا قدیم املا].

شَرْوال (فت ش ، سک ر) امث.
رک : شلوار. ٹوپی تو ترکی تھی اور ریشم کا کالا نیا کوٹ تھا اور ٹانگوں میں شروال. (۱۹۲۸ ، خطوط محمد علی ، ۱۹۶). [شلوار (رک) کا ایک املا].

شیرْوانی (کس ش ، سک ر) امث.
۱. **شیروانی، اچکن.** سفید شروانی، خوب پھنسا ہوا آڑا پاجامہ پاؤں میں سیاہ انگریزی لنڈا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۲۸). ۲. (پارچہ باف) **کشمیری ساخت کا اونی کپڑا جس میں ریشم یا زری کے پھول بوٹے ہیں** (ا پ و ، ۲ : ۷۹). [شیروانی (رک) کی تخفیف].

شُرُوح (ضم ش ، و مع) امث.
شرحیں ، تشریحات ، وضاحتیں. گلستاں کے مروجہ نسخوں میں نہیں پائی جاتیں مگر بعض قدیم نسخوں اور شروح میں ہیں (۱۹۳۰ ، اردوگلستاں ، ۵). الایجی کی متعدد تصانیف ہیں جن میں ... شروح حواشی اور ضمیموں کا اضافہ بھی کیا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۱). [شرح (رک) کی جمع].

---نِگاری (---کس ن) امث.
تشریح نگاری ، شرحیں لکھنا ، شرح لکھنے کا فن. اردو میں شروح نگاری کی روایت کا آغاز ہی دیوان غالب کی شروح سے ہوتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵). [شروح + ف : نگار ، نگارشتن ـ لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَرُور (فت ش ، و مع) صف ، امذ.
جن کی طبیعت میں شر ہو ، شری ، فسادی.

چھپا میکدے میں جا کر جو شرور ظالموں سے
تو وہاں بھی لے کے قاضی ورقِ کتاب آیا

(۱۸۶۴ ، دیوان حافظ ہندی ، ۹). [ع : (ش ر ر)].

شُرُور (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
فسادات ، فتنے ، شرارتیں.

بری شرور و فتن سے رہے وہ باطن میں
نہ ظاہر ان کا کوئی فعلِ باغیانہ ہوا

(۱۹۱۸ ، فردوس تخیل ، ۲۲۶). آزمائش ہے کہ کون سحر کی تعلیم حاصل کر کے آفات و شرور سے بچتا ہے. (۱۹۶۴ ، کمالین ، ۲ : ۱۴). [شرّ (رک) کی جمع].

شُرُوط (ضم ش ، و مع) امث نیز امذ ؛ ج.
عہدوپیمان ، معاہدے ، شرطیں. منجملہ اور شروط یہ شرط بھی حوالہ قلم کی کہ حضرت علی کو بُرا نہ کہا کرو. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۷۹). اس کے بعد متعدد قبائل یہود کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ شروط وغیرہ ذکر کی گئی. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۶۵). [شرط (رک) کی جمع].

---ادا ہونا محاورہ.
شرطیں پوری ہونا. اگر شہادت کے شروط ادا ہوں ، روزہ واجب ہو جاتا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد ، آرمغان آزاد ، ۱۷۰).

شُرُوع (ضم ش ، و مع) امث.
کسی کام کی ابتدا ، آغاز ، اٹھان.

مزے وصال کے دشمن سے پوچھنے ہم تو
شروعِ عشق سے اب تک ہیں مبتلائے فراق

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۱۱۷).

شروعِ عشق میں سمجھے تھے ہم بھی
فراغت مل گئی کارِ جہاں سے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۵۴). [ع : (ش ر ع)].

---پَنْج / پَنْچ (---فت پ ، سک ن) امذ.
(گھوڑ بانی) چار سال سے اوپر کی عمر کا گھوڑا جس کے دودھ کے سب دانت ٹوٹ کر اور دو بڑے دانت نکل آئیں اور اس عمر کے لحاظ سے شروع پنج یا پنچ کہلاتا اور پورے پانچ سال کا شمار کیا جاتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۲۴). دیکھیے تو کیسی سیاہ سیلی اسکی گردن سے دم تک پڑی ہوئی ہے ... دونوں میں شروع پنج معلوم ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲). [شروع + رک : پنج / پنچ].

---شُرُوع میں م ف.
ابتدا میں ، آغاز میں ، پہلے پہل. شروع شروع میں کچھ ایسا غم نہیں ہوا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۹۰).

---کَرنا محاورہ.
۱. **کسی کام کی ابتدا کرنا ، آغاز کرنا.**

اللہ نام سیتیں ذکر پنج نوع نبیؐ جگ مانیا کیا ہے شروع

(۱۴۹۶ ، میراں جی شمس العشاق ، بشارت الذکر (ق) ، ۲ : ۲۶).

از خفی مکھ سورج جب تے ہوا ظاہر طلوع
ہم نین کا کھل کر کنول تب تے پرت کیتا شروع

(۱۶۷۹ ؟ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۳).

کس سے سیکھیں صبر سوزِ ہجر ہیں
شمع نے تو کر دیا رونا شروع

(۱۹۳۵ ، فغانِ آرزو ، ۱۰۹). دو معرکے ایسے ہیں کہ نہ شروع کرنے سے شروع ہوتے ہیں نہ ختم کرنے سے ختم ہوتے ہیں. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۶). **۲. نیو رکھنا ، بنیاد ڈالنا** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

ـــــ ہونا محاورہ.
شروع کرنا (رک) کا لازم ، آغاز ہونا.

کہ جس نیت اوپر شروع ہو عمل
وہی معتبر ہے کہ جب ہو عمل

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۸).

ابھی عشقِ زلف شروع تھا ہوئی گل جو شمع حیات کی
وہ چراغِ اول شب ہوں میں کہ جلاکے جس کو بجھا دیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۷). دھوپ دھیرے دھیرے پیپل کی چوٹی سے اترنی شروع ہوئی. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۲۶).

شُرُوعات (ضم ش ، و مع) امث.
ابتدا ، آغاز کار. ہنسی مذاق کی شروعات ہو گئی تو ... میں نے مرزا صاحب سے پوچھا . (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۷۷) . شروعات تو ان کی جانب سے ہوئی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۷۶). اردو میں مضمون نگاری ... کی شروعات سرسید احمد خاں نے کی. (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۳۰). اف : کرنا ، ہونا. [شروع (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــــ لانا محاورہ.
شروع کرنا ، آغاز کرنا.

لاتی ہے جب اپنا یہ شروعات اندھیری
کرتی ہے اجالے کی تئیں مات اندھیری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

شُرُوق (ضم ش ، و مع) امذ.
طلوع ہونا (سورج کا) ، پڑنا (شعاع وغیرہ کا). آنکھ مشاہدہ کرتی ہے ... اور آنکھ پر شروق (وقوع) شعاع کا ہوتا ہے . (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۲۸۶). [ع : (ش ر ق)].

شَرَوَلی (فت ش ، و لین) امث.
(جوتا سازی) جوڑے پنجے کی بھلی جو عام طوز سے سرہانے برہمن پہنتے ہیں ، مرہٹواڑی جوتی ، گھیتلی (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۲۲۲). [مقامی].

شَرَوَن (فت ش ، ر ، و) امذ.
۱. ذہن نشین کرنا ، سننا. دس سال تو اسی طرح بتوں میں بھر من کرتے رہے اور آپ جیسے مہاتماؤں کے اپدیش شرون کرتے رہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۲۶۳). **۲. تعلیم ، ہدایت.** اس نے ... ہری شنکر سے پوچھا تم شرون کا زمانہ کہاں گزارو گے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰). **۳. کان ، گوش ، سماعت.** شرون (کان) روپی جڑیں میں نہیں کیونکہ جو شبد سنتے ہیں وہ شون سے اپجا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۸). [س : श्रवण].

ـــــ اِنْدْری (ـــــ کس ا ، سک ن ، د) امث.
قوتِ سامعہ. اسکی شرون اندری ... من کے ساتھ گئی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳). [شرون (رک) + س : اِندریہ इन्द्रिय (حِس)].

شَرَوَن (فت ش ، سک نیز فت ر ، فت و) امذ.
(فلکیات) چاندکی تیئیسویں منزل جو تین خاص ستاروں پر مشتمل ہے. شرون تین ستارہ ... ربوتی بتیس ستارہ ، یہ تمام دو سو اکیس ستارے ہوئے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۱۹). [شرونا (رک) کا مخفف].

شَرَوَنا (فت ش ، سک نیز فت ر ، و مع) امث.
رک : شرون ، چاند کی تیئسویں منزل (پلیٹس). [س: श्रवणा].

شُرُوَہ (ضم ش ، سک ر ، فت و) امذ.
رک : شروا. بیوی نے کم مسالہ پتلے شروہ کا قلیہ اپنے ہاتھ سے پکایا تھا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۲۹). [رک : شوربا].

ـــــ چَٹ (ـــــ فت چ) صف،امذ.
رک : شروا چٹ. ہر طرف ہے شروہ چٹ ، لیموں نچوڑ ، نوالہ حاضر. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۲۹). [رک : شروا چٹ].

شَرَہ (فت ش ، ر) امذ.
۱. لالچ ، حرص ، ہوس. اگر ہر ایک حظ نفسانی سے قدر قلیل پر صبر ہو تو اس کو قناعت کہتے ہیں اس کا مقابل شرہ ہے (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۸۸). **۲. (نفسیات) شہوت پرستی.** لذات اور آلام کے متعلق ... بہ نسبت لذات کے درمیانی حالت عفت ہے جس کی افراط شہوت پرستی ہے (جس کو شرہ کہتے ہیں) . (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس ، ۵۷). [ع].

شیری (کس خف ش) امث.
سفید رنگ کی ایک عمدہ شراب کا نام. پورٹ تو بیمار پیتے ہیں ... شیم پین اور شری البتہ اڑے گی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۳). [انگ : Sherry].

شری (کس ش) امث.
۱.(اَ) احتراماً دیوتاؤں ، بزرگوں اور مقدس کتابوں کے نام سے پہلے لگایا جاتا ہے جیسے شری بھگوان. چندا کا دھاری شری بھوانی شنکر پرشن ہو کر آئے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳).

تھا وردِ زباں نام شری رام کا ہر دم
ہر تارِ نفس پر تھا یہی نغمۂ بہم

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۸۲) . اپنی تباہی کے لیے ... اُس کا

شری نارائن نے کوئی خیال نہیں کیا. (۱۹۸۰، آتش چنار، ۸۲۹).
(ii) عام لوگوں کے نام سے پہلے جن کا احترام درکار ہوتا ہے جناب یا صاحب کی جگہ استعمال کرتے ہیں.

سہاراجہ جہاں چکتے تھے موتی ہنس کے جوڑے
وہاں کا اب شری تھا کر بنا ہے کاگ کا جوڑا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۲۳).

دوڑا رخ، فسردہ پہ جب زندگی کا نور
دی موت نے صدا کہ نمستے شری حضور

(۱۹۳۷، سرود و خروش، ۲۳). ۲. **چھ بنیادی راگوں میں سے پانچواں راگ. پوربی ٹھاٹھ کا راگ جو موسم سرما میں دن کے درمیان اور بعض کے مطابق دن کے آخری حصے میں گایا جاتا ہے.** ان کی نظم نعرہ شباب کی مختلف دھنوں میں اٹھی. راگ راگنیاں برق گئی ہیں یعنی مالکوس، بھیروں، میگھ ملار، بسنت، ہنڈول، شری، پنچم اور نٹ راجن. (۱۹۵۷، نکتۂ راز، ۱۷۰). ۳. **کامیابی، اقبال مندی؛ دولت؛ خوبصورتی؛ روشنی. چمک دمک؛ اعلیٰ درجہ؛ طاقت؛ شان و شوکت؛ تجلی؛ زیبائش. آرائش؛ عقل. فراست** (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : श्री].

---پھل (---فت پھ) امذ.
ناریل؛ بیل (شبد ساگر). [شری + پھل (رک)].

---تاڑ امذ.
ایک دوائی کا نام جو بہت شیریں اور کسی قدر تلخی ہوتی ہے بلغم بڑھاتی ہے اور صفرا دفع کرتی ہے (خزائن الادویہ، ۵:۲۷)
[شری + تاڑ (رک)].

---راگ امذ.
رک : **شری معنی نمبر۲.** شری راگ ... اس کے گانے سے سیاہ آندھی آتی ہے. (۱۹۱۳، ہندوستانی موسیقی، ۸۲). دوپہر کو جب ساری دنیا سونے کے رنگ میں رنگ جاتی تب میں اس سے دیپک اور شری راگ سنتا. (۱۹۵۶، آگ کا دریا، ۲۲). [شری + راگ (رک)].

---رَس (---فت ر) امذ.
روغنی رال جو بعض صنوبری درختوں خصوصاً تارپین کے درخت سے نکلتی ہے، تارپین (پلیٹس). [شری + رس (رک)].

---کھَنڈ (---فت کھ، سک ن) امذ.
صندل کی لکڑی. کسی کو یقین بھی نہ آ سکتا تھا کہ جوگیا دال ... شری کھنڈ سے اتنی تندرست ہو سکتی تھی. (۱۹۶۶، لاجونتی، ۹۵). [شری + کھنڈ (رک)].

---مان صف مذ؛ امذ؛ ← شریمان.
۱. **(تعظیماً) جناب. قبلہ. حضور.** اس وقت گاندھی جی نے شریمان گوکھلے آنجہانی کو وہاں آنے کی دعوت دی. (۱۹۲۱، رپورٹ نیشنل کانگریس، ۱۲۷). ۲. **صاحب دولت. اقبال مند. حسین. سجیلا؛ بزرگوں اور رشی منیوں کے نام سے پہلے احتراماً استعمال کرتے ہیں.** نہیں اس میں شریمان گرہستھوں کا قصور نہیں ہمارا ہی قصور ہے. (۱۹۲۱، پتنی پرتاپ، ۳). [شری + س : मान مان - عزت، فخر].

---مَت/مَنْت (---فت م/سک ن) صف مذ؛ امذ.
رک : **شری مان** (جامع اللغات؛ پلیٹس). [شری + س : मति].

---مَتی (---فت م) صف مث؛ امث.
شری مت (رک) کی تانیث، محترمہ. شری متی نائیڈو صاحبہ کو ... میری نظم نہ دکھائیے. (۱۹۱۱، اقبال نامہ، ۲ : ۱۵۰). شری متی انیلا دیوی ذرا ادھر نظر ڈالئے (۱۹۵۳، شاید کہ بہار آئی، ۱۷)
[شری مت + ی، لاحقۂ تانیث].

---یُت (---ضم ی) صف؛ امذ.
۱. **دھن دولت والا، صاحب اقبال، متمول.**

البتہ ضمانت کسی دیندار کی لے کر
کر دیجئے چالان کسی اک شری یُت کا

(۱۹۳۱، بہارستان، ۷۲۸). ۲. **(تعظیماً) جناب، قبلہ، محترم.** عام اس سے کہ وہ اپنا ہو یا پرایا وہ اسے شری یت، جناب، پیارے دوست کہہ کر یاد کرتا ہے. (۱۹۳۶، ہمارا قائد، ۸۱).
[شری + س : युत یُت - جُڑا ہوا].

شَرّی (فت ش، شد ر) صف.
فساد کرنے والا، فسادی، جھگڑالو. پھر ددا نے کہا کہ یہ تم سردار ولی کو کیا جانو یہ تو بڑا شَرّی شخص ہے. (۱۹۸۳، قلمرو، ۲۷). [شرّ (رک) + ی، لاحقۂ صفت].

شَریٰ (فت ش، ا بشکل ی) امث.
(طب) **پتی، ایک بیماری جس میں جسم پر سرخ چٹھے پڑ جاتے ہیں اور جن میں خارش ہوتی ہے، لاط : Urticaria** شریٰ : تمام بدن پر ددوڑے پڑتے ہیں اور اس میں خارش ہوتی ہے. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲ : ۱۹۵) اسفنج سے لگانے سے شریٰ، حزاز اور خشک اکزیما میں کھجلی رفع ہو جاتی ہے. (۱۹۳۸، علم الادویہ، ۱ : ۶۶۳). [ع].

شِریٰ (۱) (کس ش، ا بشکل ی) امث.
خریدنا، بیچنا، خریداری، بیشتر بیع کے ساتھ مستعمل. شریٰ کی بنا ہی اس پر ہوتی کہ خود مشتری اس کا ذمہ دار ہوگا. (۱۹۳۳، جنایات بر جانداد، ۱۲۵). [ع : (ش ر ی)].

شِریٰ (۲) (کس ش، ا بشکل ی) امذ.
کشتی کا بادبان. جاشووں نے شور کیا، لنگر ڈالدیے شریٰ کو گرا دیا جہاز کروٹیں لینے لگا. (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۳۱۳).
[ع : شراع کا بگاڑ].

شِرْیا (کس ش، سک ر) امذ.
(سلانی بٹائی) ریشم، ایک کیڑے کے منہ کے رس کا تار جو نہایت مضبوط نرم اور چکنا ہوتا ہے اس کا تیار کیا ہوا کپڑا اول درجہ میں شمار ہوتا ہے، آسام کا ایک خاص قسم کا ریشم (اپ و، ۲ : ۲۳). [ینگ].

شَرْیان (کس نیز فت ش ، سک ر) اسث.
(طب) **متحرک یا جہندہ رگ، وہ رگ جو دل سے بدن میں خون پہنچاتی ہے وہ چھوٹی چھوٹی رگیں جو ہر ایک رگ کے نیچے ہوتی ہیں اور ان میں خون سے زیادہ روح ہوتی ہے۔**

جس کی شریان میں فر و نشتر مژگاں ہووے
اس کا ہر قطرہ خوں کیونکہ نہ رقصاں ہووے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیات مصحفی ، ۲۴).

تیز ہے ان کا نشتر مژگاں
اپنی شریان کا خدا حافظ

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۱۵). زور سے کھانسی آئی اور ایک شریان پھٹ گئی۔ (۱۹۲۴ ، ناٹک ساگر ، ۶۰). جسم کے ہر عضو میں ایک شریان اور ایک ورید ہوتی ہے ۔ (۱۹۸۴ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۷۵). [ع].

شَرْیانْچَہ (کس نیز فت ش ، سک ر ، ن ، فت چ) امذ.
ایک چھوٹی متحرک رگ ، چھوٹی شریان. جب شریان کسی عضو میں داخل ہوتی ہے تو شاخ در شاخ تقسیم ہوتی جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی نالیاں یا شریانچے بناتی ہیں۔ (۱۹۶۷ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۷۵). [شریان (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شِرْیانَک (کس ش ، سک ر ، فت ن) اسث.
چھوٹی شریان ، شریانچہ. محیط کی طرف نسبتاً گنجان ہوتا ہے شریانکیں طحالی گُودے کے اندر آزادانہ طور پر کھل کر ختم ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۴۲). ادمہ کی بہت چھوٹی چھوٹی دموی رگوں یعنی شریانکوں کی دیواروں کے اندر عصبی مختتے گرمی اور سردی دونوں پیدا کرتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۴۱۵). [شریان + ک ، لاحقۂ تصغیر].

شَرْیانی (کس نیز فت ش ، سک ر) صف.
۱. **شریان کا، شریان (رک) سے منسوب یا متعلق**۔ازانجملہ اولاً لازم ہے کہ شریانی ہرج کو کم کریں۔ (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۵). دیگر ڈاکٹروں نے بیان کیا ہے کہ اس سے صلابت شریانی میں، مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۴، ہمدرد صحت۔ جولائی، ۲۳).
۲. (مجازاً) **خاص ، اہم ، غیر معمولی**. شہری طیارگی ، ٹیلی فون اور دیگر مواصلاتی ذرائع کو ملک کی معیشت میں شریانی اہمیت حاصل ہے ۔ (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۴۷) . [شریان + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَرِّیَت (فت ش ، شد ر بکس ، شد ی بفت) اسث.
شرارت ، فساد ، فتنہ انگیزی. اگر شر کی شریت تیر و نشتر کی طرح رگِ احساس پر نہ پڑے تو خیریت و شریت کی دوئی کا تصور بھی نہ اُبھرے۔ (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات ، ۵۵) . [شر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَرِیح (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ (قدیم).
شرح کرنے والا ، شارح.

یا نبی تو فصلِ بابِ علمِ حق
تو ہے بطنِ متنِ قرآں کا شریح

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۵۱). ۲. **گوشت کا ٹکڑا ، لوتھڑا ، مضغہ**. شریح ... پارۂ گوشت۔ (۱۹۸۴، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). [ع : (ش ر ح)].

شَرِیحَہ (فت ش ، ی مع ، فت ح) امذ.
گوشت کا لمبا ٹکڑا ؛ (مجازاً) کسی چیز کا مستطیل ٹکڑا ؛ خوردبین وغیرہ کا شیشہ ، سلائیڈ. ایک حصّہ کو ایک شریحہ پر رکھ کر پانی میں خوب کھرچ کر پھیلا دیں اور پھر خردبین کے نیچے رکھ کر اس کا امتحان کریں۔ (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۸۶) . [شریح (رک)+ ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَرِیر (۱) (فت ش ، ی مع) صف.
۱. **شرارت کرنے والا ، چھیڑ چھاڑ کرنے والا ، فسادی ، شوخ بے لگام ، بے باک**.

ابتر ہوا ہے صحبتِ مردم میں طفلِ اشک
جاتا ہے نہ گھر سے یہ لڑکا شریر ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۴).

آگے یہ بے ادائیاں کب تھیں
ان دنوں تم بہت شریر ہوئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸).

غریب عاشقوں پر رحم کھا کے بولے وہ
غریب ان کو نہ سمجھو بڑے شریر ہیں یہ

(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۲۲). یہ ہاتھی شریر ہے ، فیلبان کی روزی کا مدار اس کے زندہ رہنے پر ہے۔(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی، افادات سلیم ، ۶۳). بھول سیدھے سادے ہرگز نہیں ہوتے وہ انتہا سے زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۷؟ ، مد و جزر ، ۹) .
۲. **بدطینت ، بدذات ، سرکش**. اقوام بنجارہ ہندو اور مسلمان ... جو نہایت شریر اور اکثر ظاہراً نمک کی سوداگری اپنا پیشہ قرار دیتے ہیں ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۶۶). آپ نے اسامہ بن زید کو مامور کیا کہ وہ فوج لے کر جائیں اور ان شریروں سے اپنے باپ کا انتقام لیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرت النبیؐ ، ۲ : ۱۷۰).

ـــُـ النَّفْس (ـــضم ر ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) صف.
طبعاً شریر ، بدباطن ، بدذات. ایک شریرالنفس کوفی کے ہاتھ سے حضرت علی شہید ہو گئے۔ (۱۹۲۰ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳: ۱۶۷) جیسے شریرالنفس ہم ہیں ویسے ہی ہماری حکومت عالیہ بھی ہے۔ (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۱۲۷). [شریر + رک : اَل (۱) + نفس (رک)].

شَرِیر (۲) (ـــفت ش ، ی مع) امذ.
بدن ، جسم ، قالبِ خاکی. ہمارا انت آن پہنچا ہے برسوں ہم اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، آشوب دہلوی ، ۶۳) کس کو کہیں یہ شریر بھی تو اپنا نہیں ہوتا۔ (۱۹۲۰ ، بوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۳). باپ کی کوڑھ نے اس کے چٹان سے بنے کے شریر میں بغیر ہی کوڑھ کے کیڑے ڈال دیئے تھے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۹). [س : शरीर].

شَرِیری (۱) (فت ش ، ی مع) اسث (قدیم).
شرارت ، چلبلا پن.

نوی رُت کی شریری کر کھندلنے ہنا اٹھتی ہے
نشانیاں مست باقی کیاں جو ہیں جوبن میں با حافظ

(۱۶۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۱۰۲). [رک : شریر (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَرِیری (۲) (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
جسم رکھنے والا ، (مجازاً) انسان ، بشر. یہ سب میرے شریر ہیں اور میں ہی ان میں رہنے والا شریری ہوں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۰۷). [رک : شریر (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِرِیش (کس ش ، ی مع) امذ.
ببول کا مشہور درخت اور اس کے پھول ، سرس؛ لاط : Acacia (پلیٹس). [س : शिरीष].

---کَچھ امذ.
رک : سرس ، ایک درخت کا نام. بنگالی شریش کچھ بانے معروف ہے ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۳۹). [رک : شریش + بنگ : کچھ (رک)].

شَریشٹ/شَریشٹھ (فت ش ، ی مع ، سک ش) صف.
بہترین ، نہایت اعلیٰ ، نہایت اچھا ، سب سے بڑا ، درجے میں بڑا. آریہ لوگ اپنے بچوں کا نام ... نہایت اوتم اور شریشٹ رکھتے تھے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۴۸). گیتا سب شاستروں سے شریشٹھ ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۳). [س : श्रेष्ठ شریشٹھ].

شَریشٹھتا (فت ش ، ی مع ، سک ش ، فت ٹھ) امث.
بڑائی ، برتری ، بہتری ، اچھائی اوربکیوں سے اُس کی شریشٹھتا دکھانے کے لئے بھگوان اور گیارہ یگیوں کا ذکر کرتے ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۳۵). [شریشٹھ (رک) + تا ، لاحقۂ کیفیت].

شَرِیط (فت ش ، ی مع) امذ.
(شعر) **قصیدے کے آخر میں ممدوح کے لیے شاعر کی دعا جو شرط و جزا پر مشتمل ہو.** جب شاعر دعا کے لیے یہ پیرایہ اختیار کرتا ہے کہ جب تک یہ ہے ... تیرے دوست مسرور و مطمئن اور تیرے دشمن ذلیل و خوار رہیں تو اسے شریط ... کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۹). [ع : (ش ر ط)].

شَرِیطَہ (فت ش ، ی مع ، فت ط) امث.
۱. **نشتر مارنا ، گوشت گودنا.** جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطۂ شیطان سے منع فرمایا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۶۱). ۲. **رک : شریط معنی نمبر ۱.** شاعر دعا کے لیے یہ پیرایہ اختیار کرتا ہے کہ جب تک یہ ہے ، وہ ہے ، ایسا ہے ، ویسا ہے اس وقت تک تو فاتح و حاکم تیرے دوست مسرور و مطمئن اور تیرے دشمن ذلیل و خوار رہیں تو اسے ... شریطہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۹). ۳. **شرط** (اسٹین گاس). [شریط (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَرِیعَت/شَرِیعَۃ (فت ش ، ی مع ، فت ع) امث.
۱. **وہ قانون جو خدا نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا ، قانونِ الٰہی.** اول گھر شریعت. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکارنامہ (شہباز ، فروری ، ۱۹۶۲)). مقام شیطانی اگر اس مقام کوں چھوڑے تو راہ شریعت میں آوے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقایق ، ۹۰).

شرع شریعت شارع عام
شاہ راہ شاہاں شہ کام

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۹).

عشق کے مستوں کوں آدابِ شریعت ہے معاف
دشمنی مت کر ارے نااہل بے ہوشوں ستی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۶۰). نبیؐ برحق نے گمراہوں کو شریعت کی راہ دکھلائی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۶). شریعت کا پابند رہنا اس کے فرائض منصبی میں تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴). لوگ مستقل طریقہ سے مدینہ میں رہتے تھے اور عقائد شریعت اور اخلاق کی تعلیم پاتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۸۷). ۲. (تصوف) **رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کو کہتے ہیں جو ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کہ نماز اور روزہ ، حج اور زکوٰۃ** (مصباح التعرف ، ۱۵۲). یوں شریعت میں پہلے پاؤں رکھ کہ طریقت شریعت میں سنج ہے. (۱۴۹۶ ، میراں جی ، شمس العشاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۵)). تمہارے مزاج میں تو بڑی صلاحیت معلوم ہوتی ہے شریعت اور طریقت کے سب اعمال کرتے ہو. (۱۸۸۴ ، تذکرہ غوثیہ ، ۱۱۰).

شریعت کو کیا تازہ طریقت کو کیا زندہ
مسیحائی میں لاثانی محی الدین جیلانی

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۹۰). ۳. **قانون ، دستور ، دین ، مذہب ، سیدھا اور کھلا ہوا راستہ.** حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ کی جانب سے شریعت عطا ہوئی. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۷۶). لاٹ صاحب عیسوی شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۶ : ۵). بلکہ میم کے کسرے سے شریعۃ یا دین ہے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۳۴). ۴. **انصاف ، عدل** (پلیٹس). ۵. **دہلیز ، چوکھٹ ، دریا کے کنارے بسنے والوں کا گھاٹ جہاں سب سیراب ہوں.** شریعت ، اصل میں گھاٹ ، ندی کا کنارہ ہے جہاں سے لوگ اور جانور آ کر پانی پئیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۹۲). شریعۃ ... چشمہ جاری جس سے لوگ سیراب ہوں. (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵). [ع : (ش ر ع)].

---ِ حَقَّہ کس صف (---فت ح ، شد ق بفت) امث.
حضرت امام ابو حنیفہ کے احکام و اقوال ، فقہ حنفی. مسلمانوں کو خاص توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ شریعت حقہ (فقہ حنفی) کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۷). [شریعت + حق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ خُدا. کس اضا (---ضم خ) امذ.
قانونِ الٰہی ؛ قانونِ اسلام (ماخوذ : جامع اللغات). [شریعت + خدا (رک)].

---رَسُولؐ کس اضا(---فت ر ، و مع) امذ.
قانون جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج کیا ، اسلامی قانون (جامع اللغات). [شریعت + رسولؐ (رک)].

---کُبریٰ کس صف(---ضم ک ، سک ب ، ی بشکل ا) امث
بڑا قانون ، قانون الہیٰ ، دین اسلام. ایک شریعت کبریٰ کی تاسیس، ایک مذہب کامل کی تشئید اور رہنمائی کونین کے منصب عظیم کے لیے کچھ اور درکار تھا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۸۶) . [شریعت + کبریٰ (رک)].

---کورٹ (---و مج ، سک ر) امذ.
شرعی عدالت جس میں مذہبی قانون کے مطابق فیصلے ہوں. اس طرح حدود آرڈیننس میں بھی حدود کی سزا دینے کے لئے عورت کی گواہی مانی نہیں جاتی ہے اس کو ہم نے شریعت کورٹ میں چیلنج کیا ہوا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، II). [شریعت + انگ : Court].

---مَآب (---ضم م ، مد ا) صف امذ.
شریعت کا مرکز یعنی جید عالم دین.

اور اس خُم کے منہ کو بھی باندھا شتاب
تھے جس میں کہ حضرت شریعت مآب

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۶۶). [شریعت + مآب (رک)].

شَریعَہ (فت ش ، ی مع ، فت ع) امث.
رک : شریعت ، فقہ دینی ، مذہبی قانون. میں نے کہا قرآن میں تو کوئی ایسی آیت نہیں ، بولیں شریعہ میں ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۶). [شریعت (رک) کا ایک املا].

شَریف (فت ش ، ی مع). (الف) صف.
۱. **بڑے رتبے کا ، بلند مرتبہ ، معزز ، گرامی قدر.** جنازہ بادشاہ کا گورستان کو لے چلے اور سب وضیع و شریف ساتھ ہوئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۵). راجپوت راجاؤں میں میواڑ کا رانا سب سے بڑا اور شریف سمجھا جاتا تھا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶۱).

قول ہم ان کو دے چکے عشق میں اب جو ہو سو ہو
ایک زبان سے شریف کیسے کہے کلام دو

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ،کلام بے نظیر ، ۱۳۹).شریف ... مرد بزرگ قدر. (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۷). ۲. **اعلیٰ، ارفع ، محترم.** ان طالبعلموں کے لیے جو حکمت الہیٰ اور صنعت شریف فلسفی کو سیکھنا چاہتے ہیں نصیحت کا کرنا اپنے اوپر فرض جانا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۳). ۳. **معتبر ، قابل اعتبار.** یہ الفاظ ہم کو ایک شریف قول معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۰۶). ۴. **(حیاتیات) اہم ، خاص ، مرکزی (عضو وغیرہ).** قدرت نے ... دماغ جیسے شریف عضو کو زیادہ بیٹھنوں میں نہیں رکھا. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو، کاناباتی ، ۲۰). بدن کا تنقیہ کر لیا جائے تا کہ مادہ پھیپھڑہ قصبۃ الریہ جیسے شریف عضو کی طرف رجوع نہ ہو جائے. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۴). ۵. **نیک طبیعت ، بھلا مانس.**

صحیح ہیں روایات سب اے شریف
نہیں کوئی روایت ہے اس میں ضعیف

(۱۷۷۱؟ ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۶۳). بہت سے شریف طالب علم تعلیمی اخراجات کی ترقی کی وجہ سے دوسروں سے مدد چاہنے پر مجبور ہوتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۲). ۶. **مقدس ، قابل احترام.**

اول دین ضعیف تھا آخر بھی ضعیف
نوشہ دیں کے ضعف موں فرض کلمہ شریف

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۳۷). بعینہ مانند عمارت حضرت قدیم شریف ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۹).مولود شریف کی سینکڑوں کتابیں شائع ہو چکیں اور ہو رہی ہیں. (۱۹۳۰ ، آمنہ کا لال ، ۲). ۷. **حلالی ، جائز اولاد** (ماخوذ : پلیٹس). (ب) امذ. ۱. **حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل کے کسی بھی فرد کا لقب** (پلیٹس)

ہو شیخ ہے او شریف سیّد
ہو چھوٹ ہے ہور او مقیّد

(۱۷۰۰؟ ، من لگن ، ۱۰۲) . ۲.(i) **مکّہ کے حاکم کا لقب ، حاکم مکّہ ، شریفِ مکّہ.**

شریف مکہ رہا ہے تمام عمر اے شیخ!
یہ میر اب جو گدا ہے شراب خانے کا!

(۱۸۱۰ ، میر، ک ، ۱۳۳). آج کل شریف مکہ نے حاجیوں پر سختی شروع کر دی ہے. (۱۹۵۶ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۸۳). (ii) **سربراہ ، سردار ، حاکم ، افسر.** آخر تیسرے روز شہر کے شریف کو آواز آئی کہ کل اس شیرنی کا واقعہ سب کو معلوم ہو جائے گا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۰۹) جو بغاوتیں ... رونما ہوئیں وہ تمام تر ایک طاقت اور سلسلے درقاوہ کا کام تھیں جن کی حمایت فاس کے شریف کر رہے تھے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹). (iii) **مالک ، آقا.**

نبیرا تھا اس کا جو نصر قتیب
شریف اس مکاں کا تھا وہ خوش نصیب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۵۶۵). [ع : (ش ر ف)].

---ُ الجانِبَین (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ن ، ی لین) صف ، امذ.
جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے اصیل ہو نجیب الطرفین تم ذرا حسب و نسب دریافت کرو کہ نجیب الطرفین اور شریف الجانبین ہے کہ نہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳۱). [شریف + رک : ال (ا) + جانب + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---ُ الطَّبع (---ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف.
طبعاً نیک ، نیک خصلت. اونٹ ایک شریف الطبع ... اور مہمان نواز جانور ہے. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۲۱). [شریف + رک : ال (ا) + طبع (رک)].

---ُ النَّسل (---ضم ف ، غم ال ، شد ن بفت ، سک س) صف ، امذ.
اچھے اور اعلیٰ خاندان کا فرد ، نسلاً شریف. «عامل قرآن» یعنی قرآن کا نہ صرف پڑھ لینے والا بلکہ اس پر عمل کرنے والا

عرب یا شریف النسل (۱۹۱۰ ، زبور اسلام ، ۴). وہ آدمی کس قماش اور مزاج کا ہے ... شریف النسل ہے یا رذیل ... آدمی کے گفتار سے ظاہر ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۸ ، اُردو کا افسانوی ادب ، ۴۹). [شریف + رک : ال (۱) + نسل (رک)].

---النَّفْس (---ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) صف.
طبعاً نیک ، بزرگ ، بھلا مانس ، نیک دل آدمی یا عورت.

سیّد برحق شریف النفس فخر روزگار
باعث عزّ سپہر و موجب و فر زمین

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲۷). زیاد بن زائدہ کا ایسا شریف النفس صاحب علم و فضل اور مقبول عام سردار بھی اس کے ظلم سے نہ بچ سکا. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۴۳). معلمہ کو باعصمت اور شریف النفس ہونے کی ضرورت ہے (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۸۰). سنگھ بابو کبھی کو بیٹھے اور ٹھنڈے ٹھا کر تھے اور عام طور پر سیدھے اور شریف النفس. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۳). [شریف + رک : ال (۱) + نفس (رک)].

---النَّفْسی (---ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ف) امث.
نیک دلی ، بزرگی ، شرافت. شریف النفسی کا بہتر سے بہتر معیار انھیں کے اخلاق و عادات سے قائم ہو سکتا ہے. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۳۱۹). یہ دونوں نامور باپ بیٹے دنیائے ادب میں اتنے ہی ممتاز اور منفرد ہیں جتنا کہ اپنے غیرمتعصبانہ رویے ، شریف النفسی اور وسیع ظرف کے لئے مشہور ہیں. (۱۹۸۲ ، آنکھیں ترستیاں ہیں ، ۱۱). [شریف النفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آدمی (---مد ا ، سک د) امذ.
بھلا مانس ، نیک طینت آدمی. شریف آدمی کا ادھر کوئی کام نہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۵). [شریف + آدمی (رک)].

---بَنْنا ف م.
اپنے کو شریف ظاہر کرنا جبکہ ایسا نہ ہو یا افعال و کردار شرافت کے منافی ہوں (مہذب اللغات).

---خُون (---و مع) امذ.
۱. جو نسلی طور پر نجیب یا اصیل ہو ، اعلیٰ خاندان کا فرد ، خاندانی. کیا تو واقعی اب کسی شریف خون اور سچی محبت کرنے والے کی قدر نہیں کرے گا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲). شریف ہڈی اور شریف خون کی بہت تلاش کرتے ہیں خون اور ہڈی کی شرافت ذات سے بھی دیکھی جاتی ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶). **۲. شریف آدمی کا خون ؛ (مجازاً) شرافت ، نجابت.** آخر وہ میرا بیٹا ہے اس کی رگوں میں میرا خون دوڑ رہا ہے شریف خون. (۱۹۷۹ ، نیلا پتھر ، ۴۳). [شریف + خون (رک)].

---زادَہ (---فت د) صف ؛ امذ.
شریف باپ کا بیٹا ، نسلی طور پر اعلیٰ خاندان کا ؛ طبعاً نیک ، بھلا مانس ، نیک کردار ، نیک چلن. آپ کلے کو تکلیف کیجئے کا ہم کو خود یقین ہے کہ آپ واقعی شریف زادے اور سپاہی ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوج دار ، ۲ : ۲۰۰).

ایک شریف زادے پر یہ تہمت؟
(۱۹۶۳ ، بزم آرائیاں ، ۳). [شریف + ف : زادہ ، زادن - جننا].

---طَبْع (---فت ط ، سک ب) صف.
رک : **شریف الطبع.** اس کالونی میں ایک بنگالی بابو رہتا تھا بڑا خوش خلق اور شریف طبع کالونی میں اس کا بڑا مان تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۲۱). [شریف + طبع (رک)].

---قوم کس اضا (---و لین) امذ.
کسی قوم یا برادری کا سربراہ ، قوم کا سردار ، سردارِ قوم (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [شریف + قوم (رک)].

---کی دَس اور باجی کی ایک بَرابَر ہے کہاوت.
باجی کی ایک گالی شریف کی دس گالیوں کے برابر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
(مجازاً) کسی معزز کا مارا مارا پھرنا ، معزز یا اعلیٰ خاندان والوں کی بے آبروئی ، شریفوں کی ناقدری. ایک آنے کے روٹی نان بائی کی دوکان پر ا کڑوں بیٹھکر کھا لی ، غرض کہ شریف گردی کا زمانہ ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۷). [شریف + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَنِش (---فت م ، کس ن) صف.
رک : **شریف طبع.** خاتمے پر ہم اُن شریف منش حضرات کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ ، ۱ : ۳۰). [شریف + مَنِش (رک)].

---و رَذِیل (---و مج ، فت ر ، ی مع) صف ؛ امذ.
ادنیٰ و اعلیٰ ، وضیع و شریف ، نیک و بد ، ہر قسم کے لوگ (ماخوذ : جامع اللغات). [شریف + و (حرفِ عطف) + رذیل (رک)].

---ہَڈّی (---فت ہ ، شد ڈ) صف.
رک : **شریف خون.** شریف ہڈی اور شریف خون کی بہت تلاش کرتے ہیں خون اور ہڈی کی شرافت ذات سے بھی دیکھی جاتی ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶). [شریف + ہڈی (رک)].

شَرِیفانَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن) صف.
شریفوں کا سا ، شریف آدمی کا ، اچھا ، عمدہ ، ستھرا وغیرہ. ڈاکٹر ہنٹر نے سرسیّد اور مسلمانوں کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کیا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۳۸). میرے کالج کے مرد اور خواتین کالج کے اس شریفانہ طریقہ عمل سے بخوبی واقف تھے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۳). [شریف + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت].

شریفوں کے دانے سر دکھتے پہ کھانے کہاوت.
شرفاء کا پاس خاطر ضرور ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

شَرِیفَہ (۱) (فت ش ، ی مع ، فت ف) امث.
مقدس ، معظم ، بزرگ (عموماً آیت وغیرہ کے لیے مستعمل).

ہم اس حقیقت کو پا لیتے ہیں جو اس آیۂ شریفہ میں مضمر ہے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۷۴) [شریف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَرِیفَہ (۲) (فت ش ، ی مع ، فت ف) امذ۔
گودے دار ایک میٹھا پھل جس کا چھلکا پختہ ہونے پر بھی ہرا رہتا ہے چھلکے پر ابھرے ہوئے بڑے بڑے سے دانے ہوتے ہیں گودے کے اندر ہر تہ میں سیاہ بیج ہوتے ہیں عموماً امرود سے بڑا یا اس کے برابر ہوتا ہے ، سیتا پھل۔

فی الحقیقت میں شریفہ تھی (تھا) شریف
ہو گئے تھے سب شریفہ کھا شریف

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۲)۔ رنگترے ... شریفہ ، امرود ، سیب ، جو چاہے خرید لیجیے۔ (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۲۰۹)۔ شریفہ بطور ایک میوہ کے کھایا جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۳)۔ محمد علی شریفہ کھا کر بیج زمین میں گرا رہے تھے۔ (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۵۹)۔ [مقامی]۔

شَرِیفَین (فت ش ، ی مع ، ی لین) امذ ؛ ج۔
مقدس ، بزرگ (مقامات وغیرہ)؛ عموماً حرمین کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسا تم نے عرضداشت میں درخواست کی ہے کہ حرمین شریفین کے طواف کا ارادہ ہے پس اس نیت پر عازم جازم ہو کر متوجہ ہوا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸)۔ [شریف + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

شَرِیک (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ۔
۱. حاکمیت و اختیار یا فائدے اور نقصان کے ساتھ کسی چیز میں حصہ دار ، ساجھی ، شامل۔

جو رانی اچھی شاہ کے تخت کی
شریک اس کے اقبال اور بخت کی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۴۷)۔ جس طرح نفع میں شریک ہوتا ہے اس طرح ضرر میں بھی شریک ہونے تو جانیے کہ دوست ہیں۔ (۱۷۴۶? ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰)۔ بھائیوں اور شریکوں اور بڑے داروں ہمارے کچھ دعویٰ تحصیلدار ... کرے محض باطل اور کاذب ہوئیگا۔ (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۵۷)۔ اب ان کی ایسی شریک پیدا ہو گئی جس کا حصہ ان سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱۱)۔ **۲. کسی فعل میں شرکت کرنے والا ، کسی کام (خصوصاً خدائی کاروبار) کے چلانے یا انجام دینے میں ساجھی ، ہمسر ، برابر کا۔** جدہاں کچھ نہ تھا بھی تھا تہیں دوجا شریک کوئی نہیں۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۱)۔

حسنِ لاثانی کا تیرے دوسرا ہو گا شریک
دیکھ پانے گا کہیں گر تیرے منہ کو آئینہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۴۴)۔ خدا کو خدا سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کا شریک کسی کو نہ سمجھے۔ (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۱۱)۔ مجھ کو پوجیں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۴)۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربیؐ ، ۳۱)۔
۳. (۱) شامل ، ملا ہوا ، جڑا ہوا ، ملحق۔

میرے افسانے میں شکوہ غیر کا بھی ہے شریک
دوستوں کہتے ہو کیوں غصہ انھیں آ جائے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۷)۔ بیشتر عضلات میں شریک تکیاں نہیں نظر آتیں۔ (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۳۱)۔ ہماری طرح متحرک نہیں وہ بھی ہمارا جزو ہیں سورج ، زمین ، آسمان ، تارے ، دریا اور سمندر یہ سب ہمارے شریک ہیں۔ (۱۹۸۲ ، انسانی تماشہ ، ۲۳)۔ **(۲) داخل۔** انہیں تو اب تک کسی کلینک میں شریک کر دیا گیا ہو گا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۴۲)۔ **۴. رفیق ، ساتھی ، معین و معاون ، مددگار ، ہم نوا** تمہیں یہ کب گوارا ہو گا کہ میں چار شریکوں میں نکلوں تو بچوں کے گلے میں دو عزت کے کپڑے بھی نہ ہوں۔ (۱۸۷۵ ، انشاء ہادی النساء ، ۷۵)۔ جسٹس مسٹر امیرعلی ... نے اپنے شریک ججوں سے مشورہ کر کے اس مسئلے کو طے کیا تھا۔ (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۳۸)۔ نظام الدین پلٹا اور ان «شریکوں» کی مدد سے شہر فتح کر کے عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۱۸)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [ع : (ش ر ک)]۔

ـــُ الرّائے (ـــ ضم ک ، غم ا ، ل ، شد ر) صف ؛ امذ۔
اتفاق کرنے والا ، وہ شخص جو دوسرے کی رائے میں شامل ہو۔ (پلیٹس)۔ [شریک + رک : ال (۱) + رائے (رک)]۔

ـــِ بستر کس اضا (ـــ کس ب ، سک س ، فت ت) صف۔
ساتھ سونے والا ، ہم بستری کرنے والا۔ آج تک کسی نے اس کے لبوں کو چوما نہیں کوئی اس کا شریکِ بستر نہیں ہوا۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۲۴۵)۔ [شریک + بستر (رک)]۔

ـــِ جُرم کس اضا (ـــ ضم ج ، سک ر) صف ؛ امذ۔
(قانون) جرم میں شامل ، جرم کے ارتکاب میں مدد دینے والا ، وہ شخص جس نے جرم میں کسی کا ساتھ دیا ہو۔ میں نے کسی طرح کا جرم نہیں کیا کیوں کہ کل عالم شریکِ جرم ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۳)۔ [شریک + جرم (رک)]۔

ـــِ حال کس اضا ؛ صف۔
دکھ درد میں ساتھ دینے والا ، ہمدرد ، دوست۔

یہ ہم جلیس یہ ہمدم ہیں بزمِ ہستی تک
لحد میں کوئی کسی کا شریکِ حال نہیں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۰۵)۔

شریکِ حال میرا کون ہوتا اس مصیبت میں
وہ ناخوش دم خفا قسمت مخالف چرخ دشمن تھا

(۱۹۲۶ ، دیوانِ قمر ، ۲ : ۱۹)۔ [شریک + حال (رک)]۔

ـــِ حیات کس اضا (ـــ فت ح) امث ؛ امذ۔
زندگی کا رفیق یا ساتھی ؛ مراد : عموماً بیوی یا شوہر۔ شہاب کو بڑی خوشی ہوئی کہ دنیائے حسن کی بہترین گل رو ان کی شریکِ حیات بن گئی۔ (۱۹۴۳ ، فتح بیت المقدس ، ۲۶۴)۔ مجھے فخر ہے کہ رئیس فاطمہ عرف چندہ بیگم میری شریکِ حیات بنیں۔ (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۶)۔ [شریک + حیات (رک)]۔

---دَرد کس اضا(---فت د ، سک ر) صف ؛ امذ.
رک : شریکِ حال.

میرا شریکِ درد رضا جُو تھا تو مرا
سچ تو یہ ہے کہ قوتِ بازو تھا تو مرا
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۱۰۳). [شریک + درد (رک)].

---راہ کس اضا ؛ صف.
ہمسفر ، سفر کا ساتھی.

شوّر کوئی شریکِ راہ نہیں
میں ہوں اور رہ گزر کی تنہائی
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۸۶). [شریک + راہ (رک)].

---رائے کس اضا ؛ صف.
رک : شریک الرائے (نوراللغات). [شریک + رائے (رک)].

---رَنج و راحَت کسِ اضا(---فت ر ، غنہ ، و مج ، فت ح) صف.
دُکھ سُکھ کا ساتھی (نوراللغات). [شریک + رنج (رک) + و (حرفِ عطف) + راحت (رک)].

---رَہنا ف مر.
ساتھ رہنا ، اکٹھا رہنا.

شریکِ آہ و فغاں بھی سخن سخن میں ہے
جو میں رہوں تو بڑی دھوم انجمن میں ہے
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۱).

---زِندَگی کس اضا(--- کس ز ، سک ن ، فت د) امث ؛ امذ.
شریکِ حیات ؛ مراد : شوہر یا بیوی. اس سے اگلے برس ہی مینو نے آنو کو شریکِ زندگی چن لیا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۱) [شریک + زندگی (رک)].

---سَفَر کس اضا(---فت س ، ف) صف.
ہم سفر ، ہمراہی ، شریکِ راہ ، کسی سفر میں شامل فرد. میرا ذہن میری نگاہوں کا شریک سفر بن جاتا ہے . (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہِ قدرشناس ، ۱۸). [شریک + سفر (رک)].

---شِکمی کس صف(--- کس ش ، فت نیز سک ک) امذ.
(کاشت کاری) وہ شخص جو اندرونی طور پر کاشتکاری میں شریک ہو اور جس کے نام زمیندار کی طرف سے پٹا نہ ہو ؛ شریک وراثت ، پٹی دار ، حصّہ دار (ماخوذ : نوراللغات ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شریک + شکمی (رک)].

---غالِب کس صف(--- کس ل) صف.
چھایا ہوا ، حاوی ، جس کا حصہ زیادہ ہو.

وہ شوخ چالاک کس قدر ہے ، کیا ہے یہ انتظام اس نے
کہ خود ہے کا شریکِ غالب ، عدو سے جب ہم دغا کریں گے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۱۷). شریک غالب وہ درخت کہ جنگل کا شامیانہ برگ بنانے میں جن کے تاج شریک غالب ہوں. (۱۹۰۳ ، علم الصحرا ، ۱۶۱). ذات کے چھوٹے موٹے المیہ میں ہی گم رہنے کا رجحان ... اب بھی باقی تھے لیکن یہ عناصر اب شریک غالب نہیں تھے. (۱۹۸۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۶). [شریک + غالب (رک)].

---غَم کس اضا(---فت غ) صف.
شریکِ حال ، غم خوار ، ہمدرد ، دکھ درد کا ساتھی. کچھ نہیں تو ہر کوئی ایک دوسرے کا شریکِ غم ضرور تھا. (۱۹۸۳ ، اور انسان مر گیا ، ۸۶). [شریک + غم (رک)].

---کار کس اضا ، صف ؛ امذ.
ساتھ کام کرنے والا ، رفیقِ کار ، مددگار ، معاون. افراسیاب خان ... محمد بیگ ہمدانی کا شریک کار ہو کر سلطنت سنبھالنے کے بجائے اس نے مادھو راؤ سیندھیا کو اپنی مدد کے لئے بلایا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۰۵). فرائڈ کے شریک‌کار جوزف بروور نے سب سے پہلے ... نفسیاتی نقطہ عیاں کیا. (۱۹۸۲ ، نفسیاتی تنقید ، ۶۳). [شریک + کار ، لاحقۂ صفت].

---گِرِفت کس اضا(--- کس گ ، ر ، سک ف) امث.
(کیمیا) گرفت کی وہ اکائی جو کسی ایٹم وغیرہ میں شامل ہو. کسی ایٹم سے وابستہ بندوں کی تعداد اس کی شریک گرفت کے برابر ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۶۰). [شریک + گرفت (رک)].

---مُعتَمَد کس صف(---ضم مج م ، سک ع ، فت ت ، م) امذ.
ایک عہدہ‌دار جو معتمد (سکرٹری) سے ذرا نیچے ہوتا ہے ، جوائنٹ سکریٹری. مولوی سید حسین ان کے شریکِ معتمد تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۸۹). [شریک + معتمد (رک)].

---والا صف.
شرک کرنے والا ، مُشرک. ہم نے پکڑی راہ ابراہیم کی جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا شریک والوں میں. (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۱۹). [شریک + والا ، لاحقۂ فاعلی].

---و سَہِیم (---و مج ، فت س ، ی مع) صف ؛ امذ.
ساجھی ، ساتھی ، حصّہ دار. رجحانات کی تشکیل میں انھیں بھی ان اساتذہ کا شریک و سہیم قرار دیا ہے. (۱۹۸۸ ، دوادبی اسکول ، ۱۵۲). [شریک + و (حرف عطف) + سہیم (رک)].

شَرِیکا (فت ش ، ی مع) امذ.
(عو) رفیق ، ساتھی ، عزیز و اقارب. آس پاس کے کسی پنڈ میں تمہارا کوئی شریکا یا رشتہ دار ہے ، ماما ... کوئی نہ کوئی تو ہوگا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۱۱۶). [شریک + ا ، لاحقۂ نسبت].

شِرِیکا/شِرِیکَہ (کس س ، ی مع / فت ک) امذ.
شریکا ایک دیسی دوا ہے سریع الهضم اور مسہل ہے، صفرا کو جس میں خون ملا ہوا ہو نکالتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۲۹). [مقامی].

شِرِیمان (کس ش ، ی مع) امذ.
۱. رک : شری مان. شریمان سردار جسونت سنگھ جی کو بدھائی دیتا ہوں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲). شریمتی جی نے

اپنے شریمان جی کو پریشان نظروں سے دیکھا. (۱۹۵۸ء ، خون جگر ہونے تک ، ۸۵). ۲. ایک رونیدگی ہے اس کے پتے گائے کے ہانو سے مشابہ اور رنگ سبز و تیرہ ہوتا ہے ، پھول زرد اور بہت خوشنما کاہو کے پھول کی طرح ہوتا ہے ، ورشانی. ورشانی ... اس کو درشبھو ... اور شریمان بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۱۶ : ۳۸۹). [رک : شری مان].

شریمتی (کس ش ، ی مع ، فت م) امث.
شری مت (رک) کی تانیث ، محترمہ. شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ میری جو ملاقات ہوئی ہے اس میں ہم اس بات پر متفق ہو گئے ہیں. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۸۳۶). [رک : شری متی].

شرین (کس ش ، ی مع) امذ.
ایک درخت کا نام ، سرین ، سرس (رک). بعض پودوں کے بیج اور پھل ... ہوا کے جھونکوں سے کافی دور فاصلوں تک پہنچ جاتے ہیں مثلاً شیشم اور شرین کی پھلیاں. (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۲۷۳). سڑک کے دونوں جانب ٹاہلی اور شرین کے درخت تھے. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۱۲۶). [سرس (رک) کا ایک تلفظ].

شِرْیَنات (کس نیز فت ش ، سک ر ، فت ی) امث ؛ ج.
چھوٹی شریانیں. یہ شرینات کے انقباض یا انبساط کے معادل ہے. (۱۹۳۱ء ، تجربی فعلیات ، ۱۸۳). [شرین - شریان + ات ، لاحقۂ جمع].

شرینه (کس ش ، ی مع ، فت ن) امذ.
رک : شرین. درخت گنجان و کیکر و پھروانہ و گوندی و شرینہ بکثرت کھڑے ہیں. (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۵۱۵). [شرین (رک) + ہ (حرف زائد)].

شرینی (کس ش ، ی مع) امث.
مٹھائی ، حلوہ. تو جو لوگ توشہ گیارہوں ... مجالس شہادت وغیرہ کی شرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں. (۱۹۱۱ء ، تفسیر القرآن الحکیم (مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۲۴۸). [شیرینی (رک) کی تخفیف].

شَرِّیَہ (فت ش ، شد ر بکس ، فت ی) صف.
(فلسفہ) قنوطی ، یاسیت پسند. فلاسفہ ... کو زیادہ سنجیدہ اصطلاح میں علی الترتیب شریہ اور خیریہ کہا جاتا ہے. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۹). [شر (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

شرھی (کس ش) امذ (قدیم).
بزرگ ، دیوتا.

توں ایسا رشی شرھی نہیں کوئی آج
دریا پار ہونے کا کر کچ علاج

(۱۶۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۴). [رک : شری (۱) کا قدیم املا].

شڑاپ شڑاپ / شڑاق شڑاق (فت ش ، ش) امث.
کوڑوں کی آواز. ایک یکہ والا گھوڑے کو شڑاق شڑاق ہنٹر مارتا ہے بے تحاشا بھگاتا ... کا رہا تھا. (۱۹۰۷ء ، مخزن ، ۱ کتوبر ، ۰۰). اس کی پیٹھ پر سردار کا پتلا چابک شڑاپ شڑاپ پڑ رہا تھا. (۱۹۶۷ء ، بگولے ، ۱۶۳). [حکایت الصوت].

شڑاک / شڑاکا (فت ش) امذ ؛ امث.
تیز آواز ، زوردار آواز (کوڑے یا بجلی کی).

مجھ کو شرابِ تند کا حاصل ہوا مزا
کوڑا جو محتسب نے جڑا اک شڑاک سے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۶۱). اس لمحے ... تمام پرندے شڑاکے کی بجلی سے دم بخود تھے. (۱۹۸۱ء ، راجہ گدھ ، ۲۷). [حکایت الصوت].

شڑپا (فت ش ، ڑ ، شد پ) امذ.
کھانے کے دوران چسکی لگانے یا گھونٹ بھرنے کی آواز نکالنا (پلیٹس). [مقامی].

--- لگانا / مارنا محاورہ.
چسکی کی آواز نکالنا ، ہڑپ کر جانا ، بہت بہت سا پینا ؛ اندھے بگلے کی طرح نگلنا ؛ شین کے لفظ کا بہت استعمال کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

شڑپ شڑپ (فت ش،ڑ ، ش ، ڑ) امث.
پانی پر ہاتھ یا پانو مارنے کی آواز. شڑپ شڑپ چھپ چھپ پانی کا سینہ چرچر کٹتا جا رہا تھا. (۱۹۶۱ء ، سات سمندر پار ، ۱۳۳). [حکایت الصوت].

شڑپ مارنا محاورہ.
فضول بحث کرنا ، لایعنی باتیں کرنا ، بکواس کرنا ، ادھر ادھر کی ہانکنا. آئیے ذرا سائنس کی رو سے بات کریں اور شڑپ مارنا ترک کر دیں. (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۱۳۹).

شڑکنا (فت ش ، ڑ ، سک ک) ف م (شاذ).
کوڑا ، تلوار یا چھڑی وغیرہ زور سے کھینچ کر مارنا.

مثال برق رہے قتل پر غضب سے کڑک
چڑھا کے گوشۂ ابرو نگہ کی سیف شڑک

(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۵۵۳). [شڑک - شڑاک + نا ، لاحقۂ مصدر].

شڑنگے مارنا محاورہ.
لمبے لمبے ہاتھ مار کر تیرنا ، تیز تیز تیرنا.

ہنسی کھیلی مرے ہونٹوں پہ طوفانی دریڑوں میں
شڑنگے مارتا گزرا ہوں سیلابی تھپیڑوں میں

(۱۹۶۷ء ، اندھیر نگری ، ۹۲).

شڑھ لگان (فت ش ، سک ڑھ ، فت ل) امذ.
(کاشت کاری) شرح لگان (ا پ و ، ۶ : ۸۱). [شڑھ - شرح (رک) کا بگاڑ + لگان (رک)].

شَشْت (فت ش ، سک س) امث (شاذ).
رک : نشست.

انھی خیمے میں چوں کہ آواز شست
مالک خواب اس تھے وہاں ہی بجست
(١٦٨٩ ، خاور نامہ ، ٥٩٩). [نشست (رک) کی تخفیف].

شِبَشْت (فت نیز کس ش ، سک س) اث.

١. **نشانہ ، سیدھ ، ہدف.**

پٹھاناں رکھے زور لیا دست میں
نظر کا بھرے جیو سب شست میں
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٣٣٠).

ہے دل ہی میں تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر
غرض شست بت ناوک فگن کی آزمائش ہے
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٠).

عدو کی شست سے بچتے نہیں ہیں
یہ کالے ہیں مگر کوّے نہیں ہیں
(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٣٣). ٢. **مچھلی پکڑنے کا ایک لمبا کانٹا (ڈوری سمیت).**

تجھ زلف کج کا دل منیں بیٹھا ہے یوں خیال
ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٩٠). مالکو جہاز عرشے پر ... مچھلیوں کو شست سے کھینچتا تھا. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٣٢٣). بھولی نے تاڑ لیا کہ مچھلی چارہ کترنے لگی اب شست کو کڑے کرنے کی ضرورت ہے. (١٩١٦ ، بازار حسن ، ٥٧). ٣. **تیر کے پچھلے سرے کی گرفت ، زہ ، چلہ کمان یا کمان.**

یہ تیر ہجر شست قضا سے لگا مجھے
پڑھتا ہوں دیکھ دم کو تمھارے زمار میت
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١٥).

بے صدا آ کر لگا اور ہو گیا سینے کے پار
یہ خدنگ صاف تھا کس بے نشاں کی شست کا
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ١٣). اس کمان کیانی کو دوش سے اتار کر چلہ چڑھایا تیر شست میں جوڑ کر ... مارا. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ١٥٦). ٣. **کمان کا قبضہ.**

ملتا نہ تھا صفوں میں علم کا نشاں کہیں
چلے کہیں تھے شست کہیں اور کماں کہیں
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٨٥). ٥. **وہ چھلا جو تیر انداز یا درزی انگوٹھے کی حفاظت کے لیے پہنتے ہیں ، زہ گیر.**

نہ شرمگیں ہو تو اے ترک چشم میرے حضور
لگا نہ تیر نگہ دل پہ میرے پہن کے شست
(١٨٥٨ ، تراب ، ک ، ٧٦). ٦. **مضراب جس سے ساز بجاتے ہیں** (مہذب اللغات). ٧. **(کنایۃً) حلقۂ کمند ، دام (زلف ، زنار وغیرہ کا).**

زلف کی شست میں پھنس جانے سے معلوم ہوا
دل بے تاب نہ ہو گا کوئی مچھلی ہو گا
(١٩٣٧ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ١ : ١١). ٨. **پیمائش کا وہ آلہ جو بشکل دوربین ہوتا ہے اور اس سے جگہ کی سیدھ رکھتے ہیں ، سطح مسطح کے نشان کا مسطر.** شست کے چوبیس انچ سے کم لمبا نہ رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ تختہ کا عرض اور طول اٹھارہ اٹھارہ انچ کا ہے. (١٨٧٦ ، مصباح المساحت ، ٢ : ٣). شست کے تار کی سیدھ میں سے دیکھا نہ جا سکے تو ایک سہاول لے کر اس طور سے لگاؤ کہ اس جھنڈی کو کاٹے. (١٩٠٣ ، مساحت پٹواریاں ، ٦٨). ٩. **زمین کی مالگزاری ، بقایا مالگزاری جو وصول نہ ہوئی ہو** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). ١٠. **سائھ** (فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس). ١١. **(قدیم) دنیا.**

نہ وو بشن برما نہ وو شست ہے
جو کونچے بش ہر اوے دشٹ ہے
(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٧٩).

بندیا جیو کی باری کماں سات دست
رہیا ہو کہ کلجوڑ چلی سوں شست
(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٦٧). [ف]

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.
نشانہ لگانے والا ؛ (کنایۃً) معشوقہ ، دلبر.

خون دل ان شست اندازوں نے یہ میرا پیا
تیر اگر پیکاں ہو تو سوفار منہ کھولے رہے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٦٦٨).

ماہی دل پہ مرے ہو جیو مت شست انداز
عشق کے بحر کو تو دریا میں ڈوبا بیٹھے تم
(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ١ : ٣١٢). [شست + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا].

---اَنْدازی (---فت ا ، سک ن) امث.
نشانہ باندھنا ؛ (کنایۃً) دلبری کرنا.

شست اندازی سے تیری ہو عدو کب جانبر
دائم انگشت قضا تیر کے تیرے ہے بحال
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٨٠). [شست انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندْھنا محاورہ.
١. **سیدھ باندھنا ، نشانہ درست کرنا ؛ (کنایۃً) نظر جمانا ، ٹکٹکی باندھنا.**

دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہوں
اس کماندار نے کیا شست ادھر باندھی ہے
(١٨٢٣ ، مصحفی (نوراللغات)). چلا چڑھا کر شست باندھ کر ... تیر مارا. (١٨٨٣ ، قصص ہند ، ١ : ٣٣). دوسرے روز ہمارا چھیلا صبح ہی در محبوب کی شست باندھ دور ہو بیٹھا. (١٩٦٧ ، عشق جہانگیر ، ٣١). ٢. **(مساحت) سطح مسطح کے مسطر سے نشان لینا.** اگر زمین سے کسی ثابتے کی سیدھ پر نقطۂ ط کی شست باندھی جاوے تو نقطہ ط ہمیشہ درمیان زمین اور اس ثابتے کے رہے گا. (١٨٣٣ ، مفتاح الافلا ک ، ١٣٨).

---بِین (---ی مع) امذ.
(مساحت) سیدھ دیکھنے والا ، پیمائش کا ایک آلہ. اگر تم ایک مصوار کے شست بین سے تصویر لینے سے پہلے دیکھو تو تم کو ایسی ہی ایک تصویر نظر آئے گی. (١٩١٥ ، رموز فطرت ، ٥٧). [شست + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

---پَٹری (---فت پ ، سک ٹ) امذ.
سطح مسطح کے ذریعے پیمائش ؛ تختۂ مسطح (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [شست + پٹری (رک)].

---جَستَہ کس صف(---فت ج ، سک س ، فت ت)صف.
کمان سے نکلا ہوا (تیر). راجا اس سانحے سے بہت مغموم ہوا تیر شستِ جستہ کا اور دستِ رفتہ کا چارہ نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۴۲) . [شست + ف : جستہ ، جستن ـ کودنا].

---سُوراخ (---و مع) امذ.
(مساحت) **سیدھ دیکھنے کی جھری** (**Sighting Hole**). ایک دوسرا سہل طریقہ یہ ہوگا کہ ... ایک آڑا تار اور ایک شست سوراخ تا کہ اختلاف منظر کی غلطیاں واقع نہ ہوں. (۱۹۴۱ ، مضبوطیٔ اشیا (ترجمہ) ، ۲ : ۸۷۴). [شست + سوراخ (رک)].

---سِیدھی کَرْنا محاورہ.
(بندوق یا تیر کمان وغیرہ کا) **نشانہ درست کرنا**. خان زمان نے شست سیدھی کی چاروں طرف دھند پھیلی ہوئی تھی اور چاروں طرف برف گر رہی تھی. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۱۷۵).

---کھولْنا محاورہ (قدیم).
تیر چلانا ، تیر برسانا.

که جوں شست کھولیگا یو کینہ خواہ
رکھو تیر تھے اس کے اپسیں نگاہ

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۲).

---لَگانا محاورہ.
۱. **رک : شست باندھنا**. شاہ نے بھی جانور کے شبہ پر شست لگا تیر اسی طرف چھوڑا. (۱۸۲۴ ، سیرِ عشرت ، ۱۲). آنکھوں کو چندھیا کر ذرا شست لگائی جب یوں کام نہ چلا تو آنکھوں کے سامنے ہاتھ کا چھجا بنا کر غور سے دیکھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۷). ۲. **مچھلی پکڑنے کے لیے ڈور میں کانٹا باندھ کر دریا میں ڈالنا اس طرح کہ ڈور کا سرا ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں یا کسی چیز سے باندھ دیتے ہیں.**

کوئی مچھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزک ہوتے
لگا کر شست بیٹھے ہم کنارِ آبِ جو برسوں

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۵). ۳. (مساحت) **سطحِ مسطح کے مسطر سے نشان لینا**. جس جگہ کوئی اصلی نشان نہ ہو وہاں جھنڈی کھڑی کر کے شست لگانی پڑتی ہے . (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۶).

---لینا محاورہ.
نشانہ لینا ، سیدھ باندھنا. آپ کو چاہیے کہ اس کے منھ سے آٹھ فٹ آگے شست لے کر بندوق فیر کی جائے. (۱۹۳۲ ، اسپورٹس ، ۷۹).

---(و) مُشْت بَرابَر کَرْنا محاورہ.
کمان پر تیر چڑھا کر نشانہ درست کرنا. یہ سوچ لبِ سوفار چلے سے جوڑ شست و مشت برابر کر اسمِ شروع کیا . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۴۳). جب طاؤس نے آواز دینے کو منقار کھولی اس نے شست مشت برابر کرکے تیر کو چلہ کمان سے رہا کیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۲).

شِسْت (کس ش ، سک س) امث.
پرت دار چٹان ، طبقاتی چٹان. ناقص چکنی مٹی کی زمینات شست سے بنتی ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۴۴). [انگ **Schist**].

شُسْت (ضم ش ، سک س) امث.
دھونا ، دھلائی ، شو کے ساتھ مستعمل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف : شُستن ـ دھونا ؛ ژند : شد].

---رُو (---و مع) امذ ؛ ـــ شسترو.
کتھئی مائل کاسنی رنگ کا ایک کبوتر نیز اس کا رنگ.

دکھلا مکھی کا پٹھا یا شسترو کا جوڑا
کیسا ہی پر گھڑا تھا پر موتھ سے نہ چھوڑا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۶) . رنگ کبوتروں کے یہ ہیں روپہلا ، سنہرا ، چھیکا ، زاغ رنگ ، شست رو ... پیازی ، یاہو وغیرہ . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [شست + رو (رک)].

---شُو (---و مع نیز مج) امث.
دھلائی اور صفائی ، نہانا دھونا ، دھو کر صاف کرنا.

ہزاراں طالباں ہیں جستجو میں
یہ راہ میں کور دل ہیں شست شو میں

(۱۷۷۱ ، منصور نامہ ، ۱۱۴).

ہوا نہ جبّہ و دستار پاک زاہد کا
اگرچہ آب سے زمزم کے شست شو تھی رات

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۷). ایک طرف سے بحیرہ ماسورا اپنے پانی سے اس کی شست شو کرتا ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰). [شست + ف : شو ، شستن ـ دھونا].

---وشُو (---و مع ، و مج نیز مع) امث.
۱. **رک : شست شو ، نہانا ، دھونا.**

اندرونِ سینہ و ناف و گلو
مثل آئینہ کیا کر شست و شو

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۹۱).

کوئی دم اور ہی رہنے دے شست و شو مت کر
مرا لہو تری تیغِ دو دم سے ہے مخطوط

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۴۷).

کوثر کے پانی سے بھی مٹیں گے نہ داغِ دل
اگر کوئی رنگ ہو تو اسے شست و شو کریں

(۱۸۸۴ ، مضامینِ رفیع ، ۴۵) . یہ گل رخسار اپنے وجودِ رنگیں کے ساتھ بہ غرض شست و شو پانی میں داخل ہوتے ہیں . (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۲۸۱). ۲. (تصوف) **صفائی و حضور عاشق و معشوق کو کہتے ہیں جو نفسانیت سے معرّا ہوں اس سے مراد دل کا ماسوا اللہ سے پاک ہونا** (مصباح التعرف ، ۱۵۴) اف: کرنا ، ہونا. [شست + و (حرف عطف) + شو (رک)].

---وشو میں لانا محاورہ (قدیم).
دھونا . دھو کر صاف کرنا.

دیکھیو قاتل اسے مت شست و شو میں لائیو
خوں مرا ثابت ترے دامن کے بھر جانے سے نئیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۷).

شَستر (فت ش ، سک س ، فت نیز سک ت) امذ.
۱. **ہتھیار . جنگی اسلحہ.** انہوں نے شستر اور آستر بدّیا بھی نہیں سیکھی. (۱۹۰۱ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). آپ کا دھرم ہے کہ جس کے برخلاف شستر اٹھایا اس کے ساتھ پوری طاقت سے لڑیں. (۱۹۶۵ ، نقش دریا ، ۱۶۳). ۲. **کاٹنے یا گھاؤ ڈالنے کا ایک آلہ ؛ تلوار ؛ لوہا ؛ حمد . بھجن** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : शस्त्र].

---باندھنا محاورہ.
جسم پر جنگی ہتھیار لگانا. لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مسلّح ہونا. اگر راجہ کی طبیعت کا رجحان بدھ مت کے عقائد کی جانب ہوتا تو وہ شستر باندھ کر اپنی رعایا کی حفاظت کے ... فرض سے غافل ہو جاتا. (۱۹۵۵ ، عبداللہ یوسف ، ازمنہ وسطیٰ ، ۳۸).

---بَنْدھ (---فت ب ، سک ن) صف.
اسلحہ سے لیس ، مسلّح (ماخوذ : جامع اللغات). [شستر + بندھ (باندھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

شُستَری (ضم ش ، سک س ، فت ت) امذ.
ایک وضع کا مہین کپڑا ، دیبا. شستری دیبا ایران کے شہر شوستر سے نامزد ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشتِ الفاظ ، ۱۵۸). [شستر (شوستر (عَلَم) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُستَگی (ضم ش ، سک س ، فت ت) امث.
صفائی ستھرائی . سلاست . عمدگی . اچھائی . خوبی . خالص ہونا. شستگی الفاظ کے لحاظ سے یہ خطبہ بھی اور خطبوں سے کم نہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۸). بولی میں زبان کی شستگی نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۲۷). [شستہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شُستَنی (ضم ش ، سک س ، فت ت) صف.
تیار ، درست ، صحیح ، دھلا ہوا (پلیٹس). [شُست (رک) + نی ، لاحقۂ صفت].

شُستَہ (ضم ش ، سک س ، فت ت) صف.
۱. **دھلا ہوا . پاکیزہ . صاف ستھرا . خالص . صاف . شفاف.**

جوں عورت نوں یوں خستہ پستہ دیکھیا
لہو سات او مکھ کوں شستہ دیکھیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۷۳۶).

شستہ و صاف تراز آبِ گہر ہے وہ بدن
سبب روشنیِ چشمِ بشر ہے وہ بدن

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۳). اس زمین کو بالکل رفتہ اور شستہ کیے دیتا ہوں. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۲۰). کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوّت زیادہ شستہ حالت میں ساکن اور پھر مزید شستہ اور ستھری حالت میں وجود محض بن جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۱۶۳). ۲. (ا) (مجازاً) **سلیس ، رواں (تحریر یا تقریر وغیرہ).** الفاظ بھی دو قسم کے ہیں بعض شستہ سبک شیریں اور بعض ثقیل بھدّے ناگوار. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۷). مرحوم ... شستہ اردو میں بڑی فصیح و بلیغ تقریر کرتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۵۶). (اا) **مہذب. اعلیٰ (لوگ یا ان کا طرزِ عمل یا ذوق).** ان کا برتاؤ نہایت شستہ تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۳۶). ثقات اور شستہ لوگ اس طرح نہیں بولتے. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۷). [ف : شُست (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---(و) رُفْتَہ (---ضم ر ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. **صاف ، ستھرا ، عُمدہ.** مکانات خوش قطع مستحکم خوب صحن وسیع شستہ و رفتہ. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۴). ایک طالب علم نے عربی میں نہایت شستہ رفتہ تقریر کی. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۴۸۶). ۲. (مجازاً) **سلیس ، رواں ، پاکیزہ (زبان وغیرہ).**

غزل ایک شستہ و رفتہ پڑھ ایسی اور اے جرأت
کہ جس سے نام ہو ملکِ سخن میں تجھ غزل خواں کا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۵). شعر آپس کی باتیں اور زبان شستہ و رفتہ ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۱۶). اور ایسی دلکش اور شستہ و رفتہ زبان میں شیر و شکر کی حلاوت محسوس ہونے لگی. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۰۷). [شستہ + ف : رُفتہ ، رفتن - صاف کرنا].

---زَبان (---فت نیز ضم ز) امث.
سلیس زبان ، رواں اور پاکیزہ زبان ، صاف اور خالص بولی. سب شستہ زبان میں بطرزِ خوب لکھے ہوئے دیکھے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۶). طوائفیں شستہ زبان بولتیں لب و لہجہ کی نزاکتوں میں طاق ہوتیں. (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۹۵). [شستہ + زبان (رک)].

---گُفْتَگُو (---ضم گ ، سک ف ، سک نیز فت ت ، و مع) امث.
رک : **شستہ زبان** (پلیٹس). [شستہ + گفتگو (رک)].

شَش (۱) (فت نیز کس ش) صف عددی.
چھے (عموماً جزو اول کے طور پر تراکیب میں مستعمل). یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مستعمل ہیں ، شش ، شش جہت ، شش ماہی ، ششدر وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، مولوی عبدالحق ، ۱۹۰). [ف].

---اِمامِیَہ (---کس ا ، م ، فت ی) امذ.
ایک فرقہ جس میں چھ امام مانے جاتے ہیں. حسن بن علی سے اسماعیل بن جعفر صادق تک ان کے چھ امام ہونے اس وجہ سے بعض علماء قدیم نے اس فرقے کو شش امامیہ بھی لکھا ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۹۹). [شش + امام (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَر (---فت ب) امذ ؛ (سپاہ گری) گلاب کی کلی کی شکل کا گرز جس کے منھ پر ہتیوں کی وضع کے چھے خار یا پھل ہوتے ہیں (ا پ و ، ۸ : ۵۸). [شش + بر (رک)].

---بَنْدان (---فت ب ، سک ن) امذ ؛ ج.
عید کے بعد چھ روزے جو شوال کی دو تاریخ سے سات تاریخ تک رکھے جاتے ہیں (جامع اللغات). [شش + بند (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---پایَہ (---فت ی) صف ؛ امذ.
چھ پانو کا ، چھ پانو والا (جانور) ؛ حشرات. سائنس دانوں کے حامل ایسے شش پائے ... حشرات کہلاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱). [شش + پا (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---پَر (---فت پ) امذ.
رک : شش بَر. شش پر ، نصف روپے سے تین مہر تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۱). [شش + پر (رک)].

---پَنْج (---فت پ ، سک ن) امذ ؛ امث (قدیم).
رک : شش و پنج.
نہ کی دل میں شش پنج اور سات پانچ
شرح کر دی شش پنج اور سات پانچ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵). [شش + پنج (رک)].

---پَہَل (---فت مع پ ، فت ہ) صف.
چھ رُخ کا ، چھ پہلو والا.
مربع کوئی اور کوئی شش پہل
کسی کی بنا بھی بشکلِ کنول
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۶). مسدس کے شش پہل حصار میں رہ کر ، قافیے ردیف کی پابندی کے ساتھ ساتھ مکالموں کو اس فصاحت روانی اور بے ساختگی کے ساتھ نبھانا. (۱۹۷۱ ، نکتۂ راز ، ۲۴۸). [شش + پہل (رک)].

---پَہْلُو (---فت مع پ ، سک ہ ، و مع) صف.
جس کے چھے رُخ ہوں ، چھے کونے والا. دیکھیے کہ شہد کی مکھیاں بغیر ہتھیاروں کے کیسے چوگوشے تخت اور شش پہلو خانہ موم کے بناتی ہیں. (۱۸۰۳ ، خرد افروز ، ۱). چوپڑ ... میں سولہ گوٹیں اور تین پانسے شش پہلو ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۴). [شش + پہلو (رک)].

---جِہات (---فت مع ج) امث ؛ امذ.
چھ اطراف ؛ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم ، ہر طرف.
بات مرنے کی جو پھیلی شش جہات
رفتہ رفتہ گریہ تک پہنچی یہ بات
(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۲). سب سے اہم اور شش جہات کی وسعتوں پر پھیلا ہوا سوال کہ ... جسے انسان کہتے ہیں فانی کیوں ہے. (۱۹۸۷ ، لوح دل ، ۲۰). [شش + جہات (جہت (رک) کی جمع)].

---جِہَت (---فت مع ج ، فت ہ)(الف) امث. ۱. **چھے اطراف یعنی مشرق ، مغرب ، شمال ، جنوب ، اوپر ، نیچے؛ (مجازاً) ہر طرف ؛ کنایۃً دنیا ، تمام عالم ، اطراف عالم.**
جب توں لکھیا قطب شہ مہر محمد اپ دل
ہے شش جہت میں تجکوں حیدر کہ تو ادہارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲).
پنجۂ عشق کے شکنجے میں
میں ہوا شش جہت میں بارہ باٹ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۶).
اوس کی بیتابی پہ عرصہ شش جہت کا تنگ ہے
دست و پا مارے تگو تاز کا بسمل کہاں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور)، ۱۶۹). یہاں چند فارسی سابقے لکھے جاتے ہیں جو عام طور پر مستعمل ہیں ، شش ، شش جہت ، شش ماہی ، ششدر وغیرہ. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۹۰). اقبال کے نزدیک آزادی کائناتی اور شش جہت ہے. (۱۹۸۴ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۲). ۲. **نرد کے چھوں خانے ، جن پر کھیل کھیلتے ہیں.**
نرد بازوں کو عہد میں تیرے
شش جہت جیسے عہدۂ ششدر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵). (ب) صف. ۳. **چھے رُخ والا ، جس کی چھے سمتیں یا کونے ہوں.** اس شش جہت بساط میں رخ و فرزین بلیات سے نہ لر ششدر. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۴). [شش + جہت (رک)].

---جِہَتی (---فت مع ج ، فت ہ) امث. **چھے کونوں والا ہونا ، چھ رخی حالت.** گھر آنگن کی شش جہتی کو اس کی کندی کیفیتوں کے ساتھ اس طرح آشکار کیا ہے کہ اس کی آواز ہیرے کا ایک ترشا ہوا نگینہ بن گئی ہے. (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۱۱). [شش جہت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَنْد (---فت چ ، سک ن) صف. **(حساب) چھ گنا.** ضلع ۳ کے مجذور کو جو ۹ ہے شش چند یعنی ۶ میں ضرب دیا. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۵۸). [رک : شش + چند (رک)].

---دانْگ (---غنہ) صف. ۱. **چھ اطراف ؛ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم** (نوراللغات). ۲. **دنیا کا ساز و سامان ، مال و دولت ، کُل جائداد.**
انداز کرم بتانے والا
شش دانگو جہاں لٹانے والا
(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۶). اس کی رو سے ہر زمیندار شش دانگ (= کل جائداد) کا دسواں حصہ اپنے پاس رکھ سکتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۷). [شش + دانگ (رک)].

---دَر (---فت د) = ششدر. (الف) صف.
مبہوت ، حیران ، پریشان.

چھ گھر تک جب نہ دیکھا آنکھ اٹھا کر
زلیخا تب ہوئی ازبسکہ شش در

(۱۷۹۸ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۱۲). (ب) امذ. ۱. **چھ دروازے ، چھ دروازے کا مکان ، دنیا کی چھ طرفیں ، دنیا.**

جسم سے حیرت کے پیدا کی نکل جانے کی راہ
اب تو ششدر ہے سرائے بے در و بے بام روح

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۶۹) . ۲. **پاسہ وغیرہ ، وہ جگہ جہاں سے رہائی مشکل ہو ؛ نرد کے کھیل میں جس وقت نرد تختے کے آخری گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے اس وقت کھیلنے والا عاجز اور پریشان ہو جاتا ہے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ مہذب اللغات). [شش + در (رک)].

ـــــ دَرَہ (ـــــ فت د ، ر) صف.
چھ دروازے کا ؛ پاسہ ؛ نرد کے کھیل میں ایک جگہ جہاں نرد بند ہو جاتی ہے اور کھیلنے والا خود کو رہا نہیں کرا سکتا اور حیران ہو جاتا ہے (اسٹین گاس). [شش در (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ دَری (ـــــ فت د) ؛ =ششدری. (الف) امث.
حیرت ، تفکر ، تردد.

ہو گیا شش رنگا اب شش رنگ ہے
شش جہت میں شش دری کا رنگ ہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). (ب) امذ. **چھ دروازوں والا گھر ؛ (کنایۃً) دنیا** (ماخوذ : اسٹین گاس). [شش در (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ رُخی (ـــــ ضم ر) صف.
چھ سمتوں یا کونوں والی ، شش پہلو. یہ عمارت چو رخی ہے جس پر شش رخی برجیاں چہار کونوں پر بنی ہوئی ہیں. (۱۸۸۹ ، حسن ، مئی ، ۷). [شش + رخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ رَنْگ (ـــــ فت ر ، غنہ) صف.
چھ رنگ کا ، رنگوں والا.

ہو گیا شش رنگا اب شش رنگ ہے
شش جہت میں ششدری کا رنگ ہے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). [شش + رنگ (رک)].

ـــــ رَنْگا (ـــــ فت ر ، غنہ) صف ؛ امذ.
چھ رنگوں والا ؛ ایک قسم کا حلوہ جو انڈوں اور شکر سے بناتے ہیں نیز ایک قسم کی روٹی.

کو کنی باورچیوں کی تھی ہجوم
شش جہت میں تھی جو شش رنگے کی دھوم

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۷). اناناس والا مزعفر ، نارنجی زردہ ، شش رنگا ، یاقوتی مٹی کی ورق ہنڈیوں میں لگی ہوئی. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۱۰). [شش رنگ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ روز (ـــــ و مج) امذ.
چھ دن ، وہ چھے دن جس میں خدا تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا ، ایام ستہ.

وہ روز طلوع صبح بینش
صبح شش روز آفرینش

(۱۸۸۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۶). [شش + روز (رک)].

ـــــ رُویَہ (ـــــ و مع ، فت ی) صف.
چھ سمت یا رخ والا ؛ (کنایۃً) دنیا ، تمام عالم.

رواں کس کا رہا سکہ حکومت وہ گئی کس کی
یہ ہفت اقلیم شش رویہ نہیں تسخیر کے قابل

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۹۳). [شش + رُو (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ سالَہ (ـــــ فت ل) صف.
چھ سال کا. ۱۰ نبوی میں آنحضرت صلعم کے ساتھ نکاح ہوا اسوقت (عائشہ) شش سالہ تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴۰۵). [شش + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ضَرْبی (ـــــ فت ض ، سک ر) امذ.
۱. **(ہن یاسی) جوگیوں کے یہاں ذکر الٰہی کا طریقہ جس میں چھے کلمے بطور معما ورد کرتے ہیں. اسمائے ستہ** (ا پ و ، ۷ : ۱۵۸). ۲. **وہ بندوق وغیرہ جس میں چھ کارتوس ہوں** (معیار فصاحت ، ۱۷۷). [شش + ضرب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ طاق امذ.
ایک قسم کا شاہی خیمہ (جامع اللغات). [شش + طاق (رک)].

ـــــ عِید (ـــــ ی مع) امث.
وہ چھ روزے جو عیدالفطر کے دوسرے دن متواتر رکھے جاتے ہیں اور متواتر رکھنے سے مکروہ نہیں ہوتے. شش عید یعنی چھ روزے جو شوال میں رکھتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۲۰۵). افضل بہتر یہی ہے کہ شش عید کے یہ روزے عید کے دوسرے دن سے لے کر شروع کر دیئے جائیں. (۱۹۸۹ ، صحیفۂ اہلحدیث ، کراچی ، مئی ، ۹ ، ۱۹ : ۶). [شش + عید (رک)].

ـــــ کا داؤں امذ.
(چوسر) چوسر کا ایک داؤ (مہذب اللغات).

ـــــ گانَہ (ـــــ فت ن) صف.
چھ طرح کا ، چھ قسموں کا. ان شش گانہ اصطلاحات کے اجرا کے بعد شاہنشاہ نے ایک اور فرمان جاری کیا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۵۸). [شش + گانہ ، لاحقۂ صفت].

ـــــ گانی امذ.
سونے یا چاندی کا ایک سکہ. وہ سب ان تانبے کے سکوں کو خزانے میں داخل کر کے ان کے بدلے میں سونے اور چاندی کے تنکے اور شش گانیاں اور دو گانیاں لے گئے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۶۷۶). [شش گانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ گوشَہ (ـــــ و مج ، فت ش) صف ؛ امذ.
مسدس ، شش پہلو ، وہ شکل جس کے چھ کونے برابر ہوں (جامع اللغات). [شش + گوشہ (رک)].

---لڑا (---فت ل) صف ؛ امذ.
چھ لڑوں والا ؛ سونے یا چاندی کی زنجیروں کے بنے ہوئے ہار کی قسم کا زیور جو زنجیروں کی تعداد کے لحاظ سے پنج لڑا، ست لڑا یا شش لڑا کہلاتا ہے.

کنکھجورا یہ نہیں ہے کیوں ڈراتے ہو مجھے
شش لڑے میں توڑ کر دو چار خس کی تیلیاں

(۱۸۳۰ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۱۳۱). [شش + لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---ماہا صف ؛ امذ.
چھ ماہ کی مدت کا ؛ وہ اُجرت یا وظیفہ وغیرہ جو ہر چھ ماہ بعد وصول کیا جائے. بعض یومیہ چوماہا یا شش ماہا کے نام سے موسوم ہے جو چار ماہ اور چھ ماہ کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۷۹). [شش + ماہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---ماہگی (---فت ہ) امث ؛ = ششماہگی.
چھ ماہ کا ہونا.

ششماہگی کی عمر میں گور اب سنبھالی اے بچے
ڈھونڈوں کہاں تیرے تئیں لوگو ڈھنڈاوں اب کیسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱). [شش + ماہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---ماہہ (---فت ہ) صف ؛ امذ.
۱. چھ مہینے کا ، جس کی عمر صرف چھ ماہ ہو ؛ چھ مہینے کا بچّہ.

بھایی آمادہ ہیں شش ماہے کی قربانی پر
رحم کر رحم میری بے سرو سامانی پر

(۱۹۶۵ ، آئینِ وفا ، ۹۷). **۲. رک : شش ماہا.** جب رنجیت سنگھ نے لاہور کو لوٹنا بند کر دیا ... تو فوج ناراض ہو گئی اور شش ماہہ تنخواہ کا سوال کیا. (۱۸۷۷ ، تاریخِ پنجاب ، ۱۴۸). [شش + ماہ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---ماہی امث ؛ = ششماہی. (الف) امث.
چھ ماہ کی مدّت ، نصف سال. قلعے کے دستور کے مطابق غالب کو تنخواہ ہر ششماہی کے خاتمے پر ملا کرتی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۲). (ب) صف. **(وہ تنخواہ یا وظیفہ لگان وغیرہ) جو ہر چھ ماہ کے بعد وصول ہو.** آخر جون میں حکم ہوگیا کہ پنشن دار علی العموم ششماہی پایا کریں ماہ بماہ پنشن تقسیم نہ ہوا کرے. (۱۸۶۰ ، خطوط غالب ، ۵۷). [شش + ماہ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---و پنج (---و مع ، فت پ ، سک ن) امذ ؛ امث (قدیم):
حیرانی ، ادھیڑبن ، تردد ، اندیشہ ، دبدھا.

بھن نے دل میں کی سن کر شش و پنج
کہ کیوں کر دیجیے ہاتھوں سے یہ گنج

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۶). وزرا نے ششدر ہو کر عرض کیا کہ حضرت کا شش و پنج بجا ہے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۸۰). کئی دن اسی تفتیش اور شش و پنج میں گزرے. (۱۹۲۲ ، چوروں کا کلب ، ۶۶). میں اس شش و پنج میں مبتلا رہ گیا اور پہلوں کو تکتا رہا ... آواز نے مجھے چونکا دیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۹). [شش + و (حرف عطف) + پنج (رک)].

---و پنج کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. فکر کرنا ، تردد میں مبتلا ہونا ، پریشان ہونا. دل ہی دل میں شش و پنج کر کے یہ بات ٹھہرائی کہ ... شاید وہ تیسری بات ان دونوں سے بہتر ہو. (۱۸۱۱ ، چارگلشن ، ۶۷).

فکر دنیا میں شش و پنج اس قدر مونس نہ کر
زیست کے دس دن بھر صورت بسر ہو جائیں گے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۲۹۲). **۲. حیلے بہانے کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، تاخیر کرنا (قرض وغیرہ کی ادائی میں).** خدا دیر لگانے والوں کا ستیاناس کرے اور ان تمام لوگوں کا جو اوروں کا مال لے کر اس کی ادائیگی میں شش و پنج کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۹).

---و پنج میں پڑ جانا / پڑنا محاورہ.
متردد ہونا ، فکر میں مبتلا ہو جانا ، پریشان ہو جانا. چند لمحوں کے لیے میں شش و پنج میں پڑ گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۹).

---و پنج میں رکھنا محاورہ.
فکر یا تردد میں مبتلا رکھنا ، پریشان کرنا.

نت شش و پنج میں رکھا مجکو
جائیے ان نہہ فلک کا ستیاناس

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۳).

رکھتا ہے مجھکو یہ جو شش و پنج میں مدام
پہلو میں مرے دل ہے کہ چوسر کی نرد ہے

(۱۷۹۵ ، دیوانِ فدا ، ۳۵۷).

---و پنج میں رہنا محاورہ.
ہر وقت فکرمند رہنا ، تردد میں رہنا ، الجھن اور پریشانی میں مبتلا رہنا. کبھی کبھی ... وہ شش و پنج میں رہتا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶ : ۲).

---و پنج میں گزرنا محاورہ.
الجھن اور پریشانی میں بسر ہونا.

رات دن رنج میں گزرتی ہے
اک شش و پنج میں گزرتی ہے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۷).

---و پنج میں (مبتلا) ہونا محاورہ.
فکر و اندیشہ یا ادھیڑبن میں رہنا ، الجھن کا شکار ہونا ، پریشان ہونا. بھائی یہ نہ پوچھو میں کئی دن سے شش و پنج میں ہوں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۰). عجب شش و پنج میں مبتلا ہوں. (۱۹۶۹ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۹).

---ہزاری (---فت ہ) امذ ؛ = ششہزاری.
ایک منصب دار جس کے ماتحت چھ ہزار سپاہی ہوا کرتے تھے. راجہ مرزاج سنگھ ششہزاری کر دیئے گئے. (۱۹۳۲ ، تخت طاؤس ، ۱۳۳). [شش + ہزار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---یک (---فت ی) صف ؛ امذ.
چھٹا حصہ (محصول یا لگان وغیرہ کا). رعایا کی بہ رعایت کی کہ ان پر محصول شش یک یعنی چھٹا حصہ مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۴ : ۹۳). [شش + یک (رک)].

شِش (۲) (فت نیز کس ش) امذ.
سانپوں کا بادشاہ ، ناگ دیوتا جو پاتال میں رہتا ہے. سانپ دیوتا یا سانپوں کا بادشاہ شش ہے . (۱۹۲۳ ، ویدکو ہند ، ۲۲۵). [شیش (رک) کی تخفیف].

شِش (کس ش) امث.
کسی کو خاموش یا مخاطب کرنے کی آواز. شش ... اس نے اپنی گندی انگلیاں بہن کے ہونٹوں پر رکھ دیں .(۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۲۷). [حکایتُ الصّوت].

شُش (۱) (ضم ش) امذ.
پھیپھڑا. اکیسویں شکل شش کی دَم لینے کی حالت اور بائیسویں شکل دم کے باہر آنے کی صورت کو ظاہر کرتی ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۵۷). شش میں اجتماعِ خون سے تنفس جلد جلد ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیاتِ علم طب ، ۲ : ۳۴۲). تنفسی نالی کے ذریعے جراثیم شعبوں اور شش میں داخل ہوتے ہیں اور ان اعضاء پر زخم پیدا کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں کا دق ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۲۲). [ف].

---دار صف ؛ امث.
پھیپھڑا رکھنے والا ؛ ایک قسم کی مچھلی کا نام. سب سے پہلا ریڑھ دار جانور مچھلی تھی جس کی ایک قسم شش دار مچھلی کہلاتی ہے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [شش + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

شُش (۲) (ضم ش) امث.
ایک آواز جس سے کتّے سے کسی پر حملہ کرایا جاتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [حکایتُ الصّوت].

--- کَرْنا محاورہ.
شش کہہ کے کتّے کو کسی شکار پر دوڑانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).

شَشْدَر (فت ش ، سک ش ، فت د). (الف) صف.
۱. عاجز ، حیران ، متحیّر ، پریشان.

وہ ہے روضہ زمیں اپر تیرا
شش جہت جس کوں دیکھ ہے ششدر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۲).

اظفری کے تو ہیں کچھ ہاتھوں کے طوطے سے اڑے
کیسا بیٹھا ہے اپے لوگو یہ ششدر دیکھو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۰). ایک آ کے فوجدار کے قدموں پر گر پڑی اور با دل پردرد آہ سرد بھرنے لگی. سب ششدر کہ یہ کیسا ماجرا ہے .(۱۸۹۲، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۷۸). میں ششدر بیٹھا ... اس کی باتیں سنتا رہا. (۱۹۸۶ ، دریا کے سنگ ، ۲۲۱) .

(ب) امذ. **۱. نرد کے چھ خانوں میں سے وہ خانہ جہاں مہرہ اس طرح پھنس جائے کہ اس کا نکلنا مشکل ہو یا اس طرح پھنس جانے کی حالت کہ رہائی دشوار ہو.**

ششدر میں آ پھنسا ہے اول جو دل تھا بے غم
شطرنج میں بِرہ کی آیا ہے شاہ شہ میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۶۶).

عشق بازی ہم نے کی بازی سمجھ
پڑ گئی ششدر میں جوششِ نرد دل

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۸۹). ۲. (کنایۃً) **وہ جگہ جہاں سے نکلنا مشکل ہو ؛ دنیا.** ششدر اس مقام سے کنایہ ہے جہاں سے رہائی دشوار ہو. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۴۷). [ف].

---رَہ جانا محاورہ.
حیران پریشان ہوجانا. میں کچھ ایسا کر بیٹھوں گا کہ فطرت ششدر رہ جائے گی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۶). اس کی صاف گوئی پر سیما ششدر رہ گئی. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیر ، ۱۸۲).

--- کَرْنا محاورہ.
حیران کر دینا ، حیرت میں مبتلا کرنا. کمہار نے عجب بے حسی کے عالم میں سب کو ششدر کر دیا ہے. (۱۹۸۶ ، سہ حدہ ، ۴۹).

---ہونا محاورہ.
حیران و پریشان ہونا ، حیرت زدہ ہو جانا. میری آنکھوں کو اپنے دیدار سے منور کر دو ، جب یہ فرمان آیا تو وہ ششدر و متحیر و اندیشہ مند ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۹۷).

شَشْدَرَہ (فت ش ، سک ش ، فت د ، ر) امذ.
۱. نرد کے کھیل میں جس وقت نرد تختے کے آخری گھر میں جا کر بند ہو جاتی ہے اس وقت کھیلنے والا عاجز اور پریشان ہو جاتا ہے ؛ ششدر. یہ عاجز بندہ گویا اپنی بے بسی میں ششدرہ کا مہرہ ہے.(۱۹۷۵ ، حریت ، کراچی ، ۳۰ / اپریل ، ۳). ۲. **چھ خانوں کی الماری.** اس کے صندوق ، آرائشی سامان ، ششدرے اور کپڑے رکھنے کی الماریاں وغیرہ بناتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۰۵). [شش (رک) + در ـ دروازہ + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَشْدَری (فت ش ، سک ش ، فت د). (الف) امث.
۱. مکان جس کے چھ دروازے ہوں.

ششدری رکھتا فلک ہے یک مکاں
شش جہت سے سب کو ہے ایذا رساں

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۸). ۲. **حیرانی ، پریشانی.**

سٹیا دل میں اس دھات سوں ششدری
لگی تن میں البرز کے تھرتھری

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۵).

کسی کا کب ترا سا روئے زیبا ہے زمانے میں
نگہ جس کے مقابل ششدری سے ہو نہیں سکتی

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۲۶۶). (ب) صف. ششدر (رک) سے **منسوب ، وہ مہرہ جو تختۂ نرد میں ایسے گھر میں پھنسا ہوا ہو**

جہاں سے نکلنا دشوار ہو ؛ (کنایۃً) عاجز ، حیران.
سب دہرت کے تختے ہوتوں جب شش جہت کوں بند کیا
دندی معطل ہو پڑیا یک یک ہو مہرہ ششدری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۱). [ششدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِشِیر (کس ش ، ش) صف ؛ امذ.
۱. جاڑے کا موسم جو ماگھ اور پھاگن کے دو مہینوں پر مشتمل ہوتا ہے (تقریباً وسط جنوری سے وسط مارچ تک).
جو ماگھ اور پھاگن کی رُت آتی ہے
تو پھر وہ ششر رُت کہی جاتی ہے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹). جدی اور دلو کے زمانے میں موسم سرما و گرما کے درمیان یعنی معتدل سمجھا جاتا ہے اور موسم کو ششر کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۱). **۲. ٹھنڈا ، یخ ، سرد ، بہت زیادہ سرد ؛ خنک ؛ سرد مہری ؛ پالا ؛ جمی ہوئی شبنم** (پلیٹس). [س : शिशिर].

شُشُرنْت (ضم ش ، سک ش ، ضم ر ، سک ن) امذ.
ایک روئیدگی جس کی جڑ دوا میں کام آتی ہے انگلی کے برابر موٹی پھیکی اور زردی مائل ہوتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱). [مقامی].

شُشکار (ضم نیز کس ش ، سک ش) امث.
۱. کتے یا گھوڑے وغیرہ کو متوجہ کرنے کی آواز ، شش (رک). سائیں گھوڑے کو پانی ششکار یا سیٹی کی سی آواز منھ سے نکال کے پلاتے ہیں تا کہ گھوڑا متوجہ ہو جائے. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ : ۶). **۲. آواز ، آواز کی تکرار.** اندیشہ ہے کہ خوشامد خورے ... کہیں آگے چل کے طالبین کی طرح شُل شُل کی شُشکار نہ سنائیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۱ : ۱۰). [شش (حکایت الصوت) + کار ، لاحقۂ نسبت].

---بَتانا محاورہ.
رک : ششکارنا.
نہ کہیں کوئی لڑائی وہ بکر کود مچائی
ذری ششکار بتائی ہوئی گلے کی صفائی
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۷۰).

شِش کارپَتھڑا (کس ش ، سک ش ، ر ، فت پ ، سک تھ) امذ.
پتھڑا (سانپ) کی تیسری قسم ہے ، نیلے رنگ کا ہوتا ہے ، گز بھر لمبا لب اس کے سفیدی اور پیٹ زردی مائل ہوتا ہے ، اکثر زمین میں دیکھا گیا ہے ، جہاں کاٹتا ہے وہ جگہ ورم کر آتی ہے اور چار گھنٹے کے بعد پتھڑے کا کاٹا مرجاتا ہے (تریاق مسموم ، ۲۶). [مقامی].

شُشکارنا (ضم نیز کس ش ، سک ش) ف م.
۱.(i) شش کہہ کر کتے کو شکار کی طرف متوجہ کرنا یا دوڑانا . اپنے کھڑے ہوئے اسٹیشن کو دیکھا اسے آہستہ آہستہ ششکارا کتا غرایا. (۱۹۲۸ ، جانگلوس ، ۱۵۹). **(ii) (کنایۃً) لوگوں کو اُکسانا یا شہ دینا (خصوصاً کسی حملے یا سازشی کام کے لیے).** بعض جگہ انگریزوں کے ششکارنے پر اور امیروں کے زیر اثر مزاحمت بھی ہوئی. (۱۹۷۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲ ستمبر ، ۳) . **۲. بچے کو پیشاب کراتے ہوئے منھ سے سیٹی کی خفیف سی آواز نکالنا ، منھ سے شش کہتے ہوئے بچے کو پیشاب کرانا** (ماخوذ : مہذب اللغات). [ششکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

شُشکاری (ضم نیز کس ش ، سک ش) امث.
رک : ششکار. بچے کی تربیت اس وقت سے ہونی چاہیے جب وہ ششکاری کے جواب میں مسکرانا شروع کر دے. (۱۹۵۳ ، حیات عبدالحق محدث دہلوی ، ۷۷). [ششکار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
رک : ششکارنا ، اُکسانا. جب لوگ لڑنے لگے تو ان کو اور اُکسایا گیا لڑتے کتوں کو ششکاریاں دینے لگے. (۱۹۴۳ ، تائیس (ترجمہ) ، ۲۸۰).

شَشگانی (فت ش ، سک ش) امذ.
رک : شش گانی ، ایک سکہ. علاوہ ششگانی کے محمد تغلق ہی کی ایجاد دوگانی بھی تھا. (۱۹۵۹ ، برنی (سید حسن)، مقالات ، ۲۳۱). [رک : شش گانی].

شَشُم (فت ش ، ضم ش) صف ترتیبی.
چھٹا. سات واں اول دل دوم کلیجا سوم پھیسا چہارم پتا ، پنجم بھیجا ، ششم اوجھڑی ہفتم انٹڑی . (۱۷۳۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۶۲)).
کیا خط لکھیں اس کو حرکت ہاتھ سے کم ہے
خامہ مرے اب ہاتھ میں انگشت ششم ہے
(۱۷۹۱ ، گلشن ہند (بقا) ، ۵۸). ششم عادل اور صاحب سیاست ہو. (۱۸۸۶ ، دستور العمل مدرسین دیہاتی ، ۳۲). ششم دونوں تار اور جست کی موسلی اور دھاتی تیرہ ہمیشہ زنگ وغیرہ سے پاک و صاف رہیں. (۱۹۰۸ ، رسالہ کلٹ سازی ، ۲). [شش + م ، لاحقۂ صفت].

شَشماہگی (فت ش ، سک ش ، فت نیز سک ہ) امث.
چھ ماہ کی مدت ہونا.
ششماہگی کی عمر میں گور اب سنبھالی اے بچے
ڈھونڈھوں کہاں تیرے تئیں لوگو ڈھنڈاوں اب کسے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱). [شش + ماہ (رک) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَشماہی (فت ش ، سک ش) امث.
نصف سال ، چھ مہینے کی مدت نیز وہ رسالہ یا جریدہ جو ہر چھ ماہ بعد شائع ہو. چالیسواں ، ششماہی اور نہ ماہی برسی وغیرہ کو ... طریق مسنون سمجھے. (۱۸۴۳ ، سعادت دارین ، ۷). قلعے کے دستور کے مطابق غالب کو تنخواہ ہر ششماہی کے خاتمے پر ملا کرتی تھی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۲).

ایک سطر چھوڑ کر دوسری عمودی لکیر سے رسالہ یا جریدہ کی مدتِ طباعت یعنی ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی کا اندراج کیا جاتا ہے۔ (۱۹۷۰، کتب خانہ، ۲۱۲)۔ [رک: شش ماہی]۔

---کے روزے امذ۔
(تصوف) **تزکیۂ نفس یا منت کے لیے رکھے جانے والے روزے۔** انہوں نے حج کر لیا ششماہی کے روزے رکھ لئے شاہ عبدالغنی صاحب کے مرید ہو کر خلیفہ ہوگئے۔ (۱۸۶۹، خطوط سرسید، ۹۳۔

شَشُمی (فت ش، ضم ش) صفِ ترتیبی
ششم (رک) سے منسوب؛ چھٹا، چھٹی۔

جعفر امامِ ششمی استاد ہے ہر علم کا
جیتے معلم دین کے اس تے ہوے سارے بڑے

(۱۶۷۲، شاہی، ک، ۱۲۰)۔

ششمی عرض پذیرا ہو یہ اس خادم کی
وسعتِ رزق پہے ہوں نہ میں بے دانہ و آب

(۱۸۵۴، دیوان اسیر، ۲: ۹۰) [ششم (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

شَشُمِین (فت ش، ضم نیز سک ش، ی مع) صفِ ترتیبی۔
رک: **ششمی۔** جد ششمین ... شیخ فریدالمخاطب ششم خاں امرائے جلیل‌الشان عہد جہاں گیری شاہ جہاں سے تھے۔ (۱۸۳۶، تذکرۂ اہلِ دہلی، ۴۷)۔ [ششم + ین، لاحقۂ نسبت]۔

شِشَن (کس مع ش، فت ش) امذ۔
رک: **سشن، عدالت کا اجلاس۔** تم کو کل ششن کی عدالت جانا ہو گا آج کل ایک بڑا مقدمہ دائر ہے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۴۳)۔ [انگ: Session]۔

---جج (---فت ج) امذ۔
رک: **سشن جج؛ اعلیٰ حاکم عدالت۔** تاریخ معینہ کو صاحب ششن جج کے روبرو مقدمہ پیش ہوا۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۱۰۸)۔ [انگ: Session Judge (رک) کا عوامی تلفظ]۔

شَشَہ عید (فت ش، ش، ی مع) امث۔
رک: **شش عید۔** ششہ عید کا بھی زمانہ گزر گیا۔ (۱۸۵۸، خطوطِ غالب، ۱۵۰)۔ [شش (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث + عید (رک)]۔

شَشی (فت ش) امذ؛ سسی۔
چاند، چندرماں، ماہ۔

کھونگٹ میں اپنا موں چھپا پھندے میں یوں باڑے مجھے
جیوں یا روہی مارے ہرن چھپ کر ششی کے اوٹ سوں

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۳۲)۔

دے سور ہور ششی کوں تری بندگی کوں بانٹ
تا صبح ان دعا کرے ان شام کوں سلام

(۱۷۱۷، بحری، ک، ۱۶۵)۔ [س: शशी]۔

شُشی (ضم ش) صف۔
(حیوانیات) **پھیپھڑے کا، شش (رک) سے منسوب یا متعلق۔** قلب سے ششی شریانوں کے ذریعے پھیپھڑے کے ششی شعریوں میں پہنچتے ہیں۔ (۱۹۶۳، حیوانی نمونے (غیر فقاریے)، ۳: ۲۵۷)۔ [شش (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---خانہ (---فت ن) امذ۔
پھیپھڑے کا جوف۔ جسم میں دائیں جانب ایک بڑا خانہ ہوتا ہے جسے ششی خانہ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۷، معیاری حیوانیات، ۲: ۱۸۷)۔ [ششی + خانہ (رک)]۔

شِشیا (کس ش، سک ش) امث۔
چھوٹی شیشی۔ خط اور دوا کا پارسل پہنچا دو میں سے ایک ششیا ٹوٹ گئی تھی۔ (۱۹۰۸، مکتوبات حالی، ۲: ۴۱۶)۔ [شیشی (رک) کی تصغیر]۔

شِشْیَہ (کس ش، سک ش، فت ی) امذ۔
۱. **شاگرد، طالبِ علم۔** ادھکاری ششیہ کے ادھکار کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ (۱۹۲۰، یوگ واشسٹ (ترجمہ)، ۴۷)۔
۲. (کنایۃً) **ماننے والا، عقیدت مند۔** ہے کرشن آپ بزرگ ہیں آپ گیانی ہیں میں تو آپکا ششیہ ہوں۔ (۱۹۲۸، بھگوت گیتا اردو، ۲۹)۔ [س:]۔

شِصّ (کس ش، شد ص) امث۔
مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔

شص و شبکہ سے بیگانہ ناآشنائے شنا ہیں
پہلوؤں میں دل پاک و بے مدعا ہیں

(۱۹۶۲، گلِ نغمہ، خالد، ۱۵۰)۔ [ع]۔

شَصْت (فت نیز کس ش، سک ص)۔ (الف) امث۔
۱. **نشانہ، چلہ۔**

ترک آنکھ کا اس کماں گیر تھا
تو غمزے تھے اس شصت میں تیر تھا

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۳۱۱)۔

سمجھے صفائی شصت تری چشم کا وہی
جس کے جگر سے تیرِ نگہ پار ہو گیا

(۱۷۵۴، مخزنِ نکات (وفا)، ۲۳۷)۔ عبداللہ خاں کو بجائے خود قائم رکھا کہ شصتِ غیب سے تفنگ راجہ کے لگا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۶: ۱۷۷)۔ اچھی شصت جما کر بندوق چلانی چاہیے۔ (۱۹۰۴، ہندوستان کے بڑے شکار، ۶)۔ ۲. رک: شست، **انگشتانہ جو تیر انداز اپنے انگوٹھے کی حفاظت کے لیے پہنتا ہے۔ نیز مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔**

ہنر سوں نزاکت کیرے دست کی
انگارے کوں برما کیا شصت کی

(۱۶۵۷، گلشنِ عشق، ۱۹۳)۔

مت ایک شصت اوپر انگلی کسی کے چبکا
قبضے میں مت ہو ایسے ہم دبی ہیں شصت اسی

(۱۷۳۱، شاکرناجی، د، ۲۸۱)۔ ہیروں کی و مرواریدوں کی جہانگیری و انگوٹھی اور شصت ہاتھ میں پہنتا ہے۔ (۱۷۴۶، قصہ مہرافروز و دلبر، ۱۸۶)۔ مہرخ کو کچھ چارہ نہ ہوا وہ چارہ کھا کر شصت میں پھنسی شاہ جادوان کھینچ کر کنارے لایا۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱: ۷۱۵)۔ (ب) صف عددی۔ **ساٹھ۔**

جو چودا بدیا ہور چو شصت کلا
دبانی دے مجکوں کیا نرملا

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۹۷) یہ نظم ڈائمنڈ جوبلی شصت سالہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر دہلی کے جلسۂ عام میں پڑھی گئی تھی۔ (۱۹۱۲، نذیر احمد، مجموعۂ نظم بے نظیر، ۱۰۰)۔ ساٹھ کے عدد کے لیے شصت اور نشانے یا مچھلی کے شکار کے کانٹے وغیرہ معانی کے لیے شست لکھا جائے۔ (۱۹۷۳، اردو املا، ۱۶۶)۔ [ف]۔

---آویز (---ی مج)۔ (الف) امث۔
رک : **ڈھال**۔ شصت آویز دو دام سے ایک روپے تک۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۲۰۱)۔ (ب) امذ۔ **ترکش**۔ افغان مرزا ہند ان کا خاص شصت آویز (ترکش) مرزا کامران کے روبرو لے گیا۔ (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۳۶۸)۔ [رک : شصت + آویز (رک)]۔

---باندھنا محاورہ۔
رک : **شست باندھنا**۔ مختلف زاویوں سے آنکھ کی شصت باندھ کر ہر چیز کو چیک کرتے۔ (۱۹۸۵، تخلیقات و نگارشات، ۲۸)۔

---سالَہ (---فت ل) صف۔
ساٹھ سال کا۔ والی جموں و کشمیر نے اپنی شصت سالہ سالگرہ کی مبارک تقریب پر یہ حکم نافذ فرمایا۔ (۱۹۱۰، مضامین محفوظ علی، ۸۷)۔ [شصت + سال (رک) + ہ، لاحقۂ صفت]۔

---گانَہ (---فت ن) صف۔
ساٹھ عددوں کا، ساٹھ عددوں میں۔ دن میں بارہ بارہ گھنٹوں کے دو دوَر زاویے کی شصت گانہ تقسیم ... کا پتہ چلتا ہے۔ (۱۹۲۷، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۱۵۵)۔ [شصت + گانہ، لاحقۂ صفت]۔

شَطّ (فت ش، شد نیز بلا شد ط) امث نیز امذ۔
۱۔ **ندی، نہر، نالا، دریا؛ دریا جو سمندر میں گرتا ہو۔**

نہنگ دلاور ہے در شطِ آب
او کشتی ہرانی کوں کرتے شتاب

(۱۶۳۹، خاور نامہ، ۵۳۰)۔

از بس جدائی میں ترے دل پر ہجومِ غم ہوا
جاری ہیں نت انکھاں سوں میرے سیل انجھوں مثلِ شط

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۰۳)۔

لا شتاب اس جگہ شراب کی بط
طے کروں جو کہ میں بھی غم کا شط

(۱۷۹۱، حسرت لکھنوی، طوطی نامہ، ۹۳)۔

ٹکڑے شطِ الفت میں ہوئے لاکھوں سفینے
تختہ نہ لگا ایک بھی ساحل کے برابر

(۱۸۳۰، شہیدی، د، ۳۸)۔

لڑنے ایسا علمدار جری ساحل پہ دریا کے
کمر تک آگئے بہتا شط خوں کی روانی سے

(۱۹۳۱، محب، مراثی محب، ۱۹۸)۔

ادب شرط ہے روبروئے سبو
نہ پی جُرعہ آب شط کی طرح

(۱۹۶۸، غزال و غزل، ۹۶)۔ ۲۔ **سمندر یا دریا کا کنارہ، ساحل۔**

روتا ہوا جو میں شطِ بغداد تک گیا
واں کے بھی ساکنانِ سرپل نے غش کیا

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۵)۔

بڑھ کے ہے سورو ملخ سے سہ شوخ و شخ
آج آراستہ پیراستہ ہے شطِ فرات

(۱۹۷۳، برگ خزاں، ۱۸۱)۔ [ع]۔

---خون کس اضا؛ امذ۔
خونَ کا دریا؛ (مجازاً) خون خرابہ۔

اس وقت اگر میں ڈھیل دے دوں
بہنے لگے ہر طرف شطِ خوں

(۱۸۸۲، مادرِ ہند، ۳۵)۔ [شط + خون (رک)]۔

---رَنج کس اضا (---فت ر، سک ن) امذ۔
رنج کا دریا؛ (مجازاً) انتہائی دُکھ تکلیف۔

غرق ہونا ہیکا شطِ رنج کا
کب ہے آساں کھیلنا شطرنج کا

(۱۸۳۹، مثنوی خزانیہ، ۸)۔ [شط + رنج (رک)]۔

شَطّاح (فت ش، شد ط) صف۔
(عو) نہایت بے حیا، نہایت شوخ، حرافہ، چالاک، مکّار۔

کیتکی آفت ہے چنپا ظلم او نرگس ہے سحر
گل چمن ہے ایک شطاح اور چنبیلی قہر ہے

(۱۸۳۵، رنگین (فرہنگ آصفیہ))۔ بیوی اس کی ایسی شطاح ہے ایسا اسے اپنے جال میں پھانسا ہے کہ موا ہر وقت اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا ہے۔ (۱۹۸۶، جانگلوس، ۳۵۱)۔ [ع : (ش ط ح)]۔

شَطّار (فت ش، شد ط نیز بلا شد) صف۔
۱۔ **ذہین، تیز، چالاک**۔ یہ لوگ دوسرے سلسلوں کے مقابلے میں زیادہ تیز اور سرگرم شطار ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۵، تاریخ پاک و ہند، ۲۳۹)۔ ۲۔(ا) **آتش خوار**۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ عبداللہ بانی سلسلہ نے حالتِ جذب میں ایک جلتا ہوا انگارہ منہ میں رکھ لیا اور کچھ ضرر نہ پہنچا لوگ ان کو آتش خوار یعنی شطار کہنے لگے۔ (۱۹۷۵، اردو نامہ، کراچی، ۵۰ : ۱۷۲)۔ (اا) **تیز دوڑنے والا**۔ دو قسمیں تھیں وجہی اور غیر وجہی مختلف کاموں کے لحاظ سے وہ مختلف ناموں سے موسوم ہوتے تھے بعض پہلوانی کرتے تھے بعض تیر انداز بعض شطار۔ (۱۹۸۶، مقالات برنی، ۲۲۹)۔ [ع : (ش ط ر)]۔

شَطّارَہ (فت ش، شد ط، فت ر) امث۔
بڑی شاطر، چالاک، عیارہ، حرافہ، بے باک۔ یہ ملعونہ جادوگرنیوں کی جادوگرنی تھی اور سحر اور فریب میں شطارہ، پتریا اور مکارہ فاجرہ اور غدارہ۔ (۱۹۳۱، الف لیلہ و لیلہ، ۱ : ۱۲۹)۔ [شطار (رک) + ہ، لاحقۂ تانیث]۔

شَطّاری (فت ش ، شد ط) صف.
(تصوف) **عبداللہ الشطار رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب سلسلہ شطاریہ ؛ شطاریہ سلسلے کا مرید.** اس احاطے میں بہت سے حضرات رحمۃاللہ علیہم آرام کرتے ہیں جیسے خواجہ شمس الدین ماہرو و حضرت شیخ بہاءالدین قادری شطاری کے مرید وغیرہ. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۲۰۳). الا اللہ شطاری کے اصل نام اور حالات کا پتہ نہیں چلتا. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۱۷۲). [شطار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَطّارِیّہ (فت ش ، سک ط ، کس ح ، شد ی) امذ ؛ ج.
(تصوّف) **ایک سلسلہ جسے بایزید بسطامی سے منسوب کیا جاتا ہے اس سلسلے کے لوگ خود کو اس لیے شطاری کہتے ہیں کہ سلوک اور طریقت میں وہ دوسروں سے زیادہ سرگرم ہوتے ہیں اور جنگلوں میں رہ کر سخت ریاضتیں کرتے ہیں. یہ اپنا سلسلہ شیخ شہاب الدین سہروردی (کی اولاد میں عبداللہ الشطار) سے ملاتے ہیں.** ان کی توجہ سے سلسلہ شطاریہ میں ولی کامل ہوئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۲۳). یہ بھی معقول درگاہ ہے حضرتِ شاہ صاحب بڑے عالم اور فقیہہ تھے سلسلہ شطاریہ سے تعلق تھا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۷۹). صوفیا میں شطاریہ بھی ایک اہم فرقہ گزرا. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۸۶). [شطار (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شُطَب (ضم ش ، فت ط) امث.
کھجور کی شراب.

ساقی پلا دے چانے کا فنجان اب مجھے
یکسام دے جگارہ پلا ، یا شطب مجھے

(۱۹۰۵ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۲۱۶). [ع : (ش ط ب)].

شَطَت (فت ش ، ط) امذ (قدیم).
ظلم کرنا ، حد سے بڑھ جانا.

یک سال او باغی سیوا جگ میں شطت پیدا کیا
ہے طفلِ مکتب مکر میں شیطان جس مکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۸). [ع : شطط (رک) کا بگاڑ].

شَطْح (فت ش ، سک ط) امذ.
ایسا کلمہ جو ذوق اور جوش مستی میں کسی واصل کی زبان سے نکل جاے جو بظاہر خلافِ شرع ہو جیسے منصور حلاج نے اناالحق کہا تھا. بعض واعظ و ناصح یہ رائے رکھتے ہیں کہ یہ کام قصہ گوئی و شعر خوانی شطح و طلامات سے خوب حاصل ہو سکتا ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۲۳۹).

سالک سے شطح ہوتے ہیں یاں اظہار
ملکوت الٰہی اس کو کہتے ہیں ہم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۲). [ع : (ش ط ح)].

شَطْحِیّات (فت ش ، شد ط ، کس ر ، شدِ ی بفت) صف ؛ امذ.
شطح (رک) کی جمع. ساری رات اہل تصوف کے شطحیات و ترہات سنتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۳). کلیسا کے معتقدات کو ہزلیات و شطحیات سمجھنے لگے ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکہ مذہب و سائنس ، ۳۷۸). حدیث مجموعہ شطحیات سمجھی جانے لگی. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۰). [شطح (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث + ات ، لاحقۂ جمع].

شَطْر (فت ش ، سک ط) امذ.
۱. **طرف ، جانب ، نواح.** یوسف علیہ السلام بشطر حسن شہرت رکھتے ہیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۰). شطر دو معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے ایک نصف نے دوسرے سمت. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۳۲۵). ۲. **نصف ، آدھا.** قرآن کے سطر تو شطر ایمان ہے اس سے دل و جان کو راحت ہوتی ہے. (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۵۳). ان کو متمم ایمان کہا جا سکتا ہے لیکن ان کو شرط یا شطر ایمان نہیں کہا جا سکتا ہے. (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۱ : ۳۱). [ع].

ـــُــ الْغِب (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس غ) امذ.
(طب) **ایک بخار جو صفرا و بلغم کے باعث ہوتا ہے اور ایک دن شدت سے آتا ہے اور دوسرے دن کمی کے ساتھ ، صفراوی و بلغمی بخار.** اسی ذیل میں شطرالغب کا ذکر بھی کیا جاتا ہے جس کی باری اگرچہ روزانہ آتی ہے مگر ایک دن باری تیز ہوتی ہے اور دوسرے دن خفیف. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۳۹). [شطر + رک : ال (ا) + غب (رک)].

شَطْرَج (فت ش ، سک ط ، فت ر) امذ.
(طب) **ایک پہاڑی درخت کے پھل (پھلانواں) کی چیپ یا رطوبت ؛ دواءً مستعمل نیز پھلاواں** (رک). اگر سبز شطرج مل جائے تو بہتر ہے ورنہ خشک لیا جائے اور اس میں کچھ چربی ملائی جائے پھر اس کو کولھے پر درد والی جگہ رکھ دیا جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۸). [ع].

شَطْرَنْج (فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ) امث.
ایک کھیل جو چونسٹھ چوکور خانوں کی بساط پر دو رنگ کے ۳۲ مہروں سے کھیلا جاتا ہے. ہر رنگ میں آٹھ پیادے (پیدل) دو رُخ ، دو فیل (ہاتھی) دو اسپ (گھوڑے) ایک وزیر (فرزین) اور ایک بادشاہ ہوتا ہے. ہر مہرے کا اپنا خانہ مقرّر ہے اور چال کا طریقہ بھی مقرّر ہے. شطرنج وغیرہ کھیلتا ہے (تو) کبیر گنہ گار ہے. (۱۵۶۳ ، رسالہ فقہ ، ۱۳).

کوئی نرد یا شطرنج جوں
کھیلے جو اس میں ہات سٹ

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۹۸).

تا باغ بہار ، بہہ نہ تارنج
نا کھیل کھلاڑ ، شہ نہ شطرنج

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲). جتنے کھیل ہیں کیا گنجفہ کیا شطرنج کیا پچیسی کیا چوسر کیا کعبتیں کیا نرد ؟ سب حرام ہیں. (۱۸۳۵ ، عجالہ بادیہ ، ۱۰). سردار نامہ شطرنج میں ایمان نے فن شطرنج کے رموز و نکات واضح کیے ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۱۷۹). [ع : شطرنج ؛ ف : شترنگ ؛ پہلو : چترنگ ؛ س : چتر ــ چار (فیل ، رُخ ، اسپ اور پیادہ) + انگ ــ حصّہ].

---باز صف.
شطرنج کھیلنے والا ، شطرنج کا کھلاڑی.
وزیر شہنشاہ گردن فراز (کذا)
ہوا تھا او عرصے کا شطرنج باز
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۲).
زنہار اختیار نہیں صلح و جنگ میں
عالم تمام بازیٔ شطرنج باز ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱۵). [شطرنج + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

---بازی امث.
۱. **شطرنج کھیلنا ، شطرنج باز ہونا ، شطرنج کا کھیل ؛ (مجازاً) ذہانت ، چالاکی.**
تیں پیو ماندی شطرنج بازی
آپیں کھیلوں ہو کر رازی
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۳۲).
شطرنج بازی کتنہ سوں جو کھلالوں رون
یک من یک جہت ہوے کر شہ رخ جوروں
(۱۶۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیا کرام کا کام ، ۱۲)) . میرا یہ منصب نہیں کہ ایسی کتاب کی نسبت جس کا موضوع فن شطرنج بازی ہو ، اس کے مضمون کی حیثیت سے کچھ چون و چرا کر سکوں . (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۶۸) . ۲. **جوڑ توڑ ، چال بازی ، عیّاری ، مکاری.** پتا چلا کہ یہ داؤں سر ظفراللہ خان کی شطرنج بازی کا نتیجہ تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۳). [شطرنج باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بچھانا محاورہ.
شطرنج کے مہروں کو اس کی بساط پر جمانا یا رکھنا ، کھیل شروع کرنا ، بساط بچھانا.
یہ کیسا کھیل ہے مہروں کے بدلے دل کے ٹکڑے ہیں
نئی شطرنج ظالم نے بچھائی جاں نثاروں میں
(۱۸۹۷ ، ڈاکٹر مائل ، د ، ۱۲۷).

---بچھنا محاورہ.
شطرنج بچھانا (رک) کا لازم. عصر کے بعد سے پھر کوٹھا ہے اورکنکوا ہے شام ہوئی اور شطرنج بچھا اتوارکو مدرسے سے چھٹی ملی تو بٹیریں لڑیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۶۲).

---کا پیادہ امذ.
شطرنج کا ایک کمزور مہرہ ، پیدل.
آتے ہیں کود کود کر لڑنے کو مدعی
شطرنج کے پیادے ہیں یہ جن میں دم نہیں
(۱۸۹۷ ، ڈاکٹر مائل ، د ، ۱۵۱).

---کبیر کس صف (---فت ک ، ی مع) امث.
بہت بڑے خانوں کی شطرنج جس میں بادشاہ مہروں کے بجائے انسانوں کو استعمال کرتے تھے. قبلۂ عالم گنجفہ مشہور و تیز شطرنج صغیر و کبیر سے بھی شوق فرماتے ہیں جہاں پناہ کا مقصد صرف یہی ہے کہ بنی نوع انسان کے جوہر طبیعت کا اندازہ فرمائیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۳). [شطرنج + کبیر (رک)].

---کٹنا محاورہ.
شطرنج کا کھیلا جانا ، شطرنج کا کھیل ہونا. خان صاحب کے یہاں شطرنج دیکھنے لگا بڑے کانٹے کی شطرنج کٹ رہی تھی. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۱۲۳).

---کھیلنا ف س ؛ محاورہ.
شطرنج کے کھیل سے لطف اندوز ہونا، تصوراتی ، خیالی گھوڑے دوڑانا ، توڑ جوڑ لگانا.
صادق جو محی الدین سے اوستاد ہے تجکوں
ہاں عشق کی شطرنج تو آ کھیل ڈرے مت
(۱۷۲۷ ، دیوان صادق ، ۱). ہم سب یہاں بیٹھے لفظوں کی شطرنج کیوں کھیل رہے ہیں. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۱۲).

---کی چال / چالبازی امث.
(مجازاً) چالاکی اور عیاری کے اقدام. بخدا اس شطرنج کی چالوں میں مزا آ گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۲). قبائلی اپنی دھن میں مست سیاسی شطرنج کی اس چالبازی سے بالکل ناواقف تھے. (۱۹۸۶ ، آتش چنار ، ۸۷).

---نہیں صدرنج فقرہ ؛ کہاوت.
شطرنج میں وقت ضائع کرنے میں تکلیفیں ہوتی ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

شَطْرَنْجی (فت ش ، سک ط ، فت ر ، غنہ). (الف) صف.
شطرنج باز(نوراللغات). (ب) امث. **چو خانے والی موٹی دری یا فرش جس میں کئی رنگ ہوں مگر روئیں دار نہ ہو.**
سٹ کر تمہیں چلے کرنھیالی پلنگ پہ کیوں سوون
بوریا ہوا تو بس ہے کیا کام شطرنجی کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۷).
اے تکلف میں اپنا سہرا پھیر
بوچھ کملی کوں فرش شطرنجی
(۱۷۸۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۹). شطرنجیاں اور قالینیں بھی گلزار وہاں کی مشہور ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۶). شطرنجی اور نہایت عمدہ دھوئی ہوئی سفید چاندنی بچھی تھی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۱). شطرنجی کے بھیجنے کی سردست ضرورت نہیں معلوم ہوتی. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۹) . ۳. **شطرنج کے چوخانے والا گتہ یا بساط جس پر شطرنج کھیلی جاتی ہے.** موسم گرما تھا چاندنی کھلی ہوئی تھی چار طرف طرفہ بہار خوشبو سے دماغ طبلۂ عطار لخلاخ شطرنجی پے منصوبہ بازی میں مشغول تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۶). شطرنجی کسی دبیز دفتی یا چوبی تختے پر بنی ہوتی ہے. (۱۹۳۹ ، کتاب العلم ، ۳۵). [شطرنج + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٹائل (---کس ء) امذ.
شطرنج کے خانوں کی طرح ایک سیاہ اور ایک سفید کی ترتیب

سے لگائے گئے ٹائل کا فرش ، کالے اور سفید چوکور ٹائل. وہ برآمدے میں کھڑے شطرنجی ٹائلوں کو دم بدم شکلیں بدلتے دیکھ رہے تھے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۲۳). [شطرنجی + ٹائل (رک)].

شَطْرِیَہ (فت ش ، سک ط ، کس ر ، فت ی) امذ.
(حیاتیات) تولیدی مرکزے. اگر یہ صراحیہ ایک مثبت بذرے میں سے تیار ہوا ہے تو اس کے نتیجے ایک مرکزی شطریہ مثبت مرکزے پر مشتمل ہوں گے.(۱۹۶۹، امراضی خرد حیاتیات، ۶۰۰). [ع : شطر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شِطَل (کس ش ، فت ط) صف (قدیم).
لھنڈا ، شیتل.

دیکھت اس زمیں کوں کڑاہی مثال
شطل کھیو بھریا دھوپ کا تس پہ ڈال

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲). [شیتل (رک) کا ایک قدیم املا].

شَطَن (فت ش ، ط) صف.
لمبی رسّی ، بُعد ، دوری ، فاصلہ ، چھٹاؤ. شیطان کا مادہ شطن ہے اور اس کے لغوی معنی بُعد اور حرمان کے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۶). [ع : (ش ط ن)].

شُطُون (ضم ش ، و مع) صف.
دور ہونا ، بُعد.

ہے عاشق کی قسمت میں صوم الوصال
ہے منزل کہہ دوست دار شطون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۴۶). [ع : شطن (ش ط ن) کی جمع].

شَطُونگڑا (فت ش ، و مع ، غنہ ، سک گ) امذ.
شیطان کا بچّہ ، چھوٹا شیطان ، شیطان کا چیلا ، ہاں میں ہاں ملانے والا. یاد رکھیں یہ نام نہاد سیاسی زن مرید اور ان کے پالتو شطونگڑے کہ ہمارے احتساب اور تمہیں تمہارے فردجرم سنانے کا وقت آ چکا ہے. (۱۹۸۶ ، تصوف ، کراچی ، ۱۰). [شطون + گڑا ، لاحقۂ تصغیر].

شَطّی پَودے (فت ش ، شد ط ، و لین) امذ ؛ ج.
آبی پودوں کا ایک حیاتیاتی گروہ ساحلوں پر اُگنے والے پودے (Strand Plants). اکثر ان کا پھیلاؤ ایسے بیجوں سے ہوتا ہے جو سمندر میں دور تک تیرتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۰۳). [شط + ی ، لاحقۂ نسبت + پودے (پودا (رک) کی جمع)].

شَظَایَہ (فت ش ، ی) امذ ؛ ج : شظایا.
دندانے دار غدود، آنت. جسم ... کے طول و عرض میں شظایا ہیں اور ان شظایا میں جاتی ہے غذا بعد ہضم ہونے کے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۷۰). [شظیہ (رک) کی جمع].

شَظّی (فت ش ، ظ) امث.
ریڑھ کی ہڈی. قطار میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں ہنسی جوڑ یا کعبیہ شظّی یا ریڑھ یہ ہڈیاں ایک کری کے ٹکڑے سے ہر ایک کنارے پر جڑی ہیں (۱۹۳۶، ابتدائی حیوانیات ، ۳۸).[شظ + ی ،لاحقۂ اسمیت].

شَظِیَہ (فت ش ، سک ظ ، فت ی) صف.
دندانے دار ، سہرے دار. پیر کی ہڈیاں ہاتھ کی ہڈیوں سے مطابقت رکھتی ہیں ... ایک چوڑا سنکا پنڈلی کی ہڈی یا قصبی شظیہ سے جڑتا ہے. (۱۹۳۶ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۸). [ع].

شِعَاب (کس ش) امذ ؛ ج.
دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرنے والے راستے ، درّے. مگر ملک تو ہموار نہیں ہوتا کہیں گھاٹی کہیں شعاب کہیں تالاب.(۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۶۶). [ع : شعب (رک) کی جمع].

شَعَابِد (فت ش ، کس ب) امذ ؛ ج.
شعبدہ بازیاں ، دھوکے ، فریب ، گورکھ دھندے.

مکاید سے شعابد سے دغا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶۴).[ف: شعبدہ (رک) کی جمع].

شُعَابی (ضم ش) صف.
پوری طرح دھوپ نہ نکلی ہو مگر اس میں خفیف سی تیزی ہو(ماخوذ: مہذب اللغات). [غالباً ع : شعاع سے موزد].

شِعَار (کس ش) امذ.
۱. (أ) **نشان ، پہچان**. یہ مجسمہ اس ہوٹل کے سامنے ہے اس لیے یہ اس ہوٹل کا شعار یعنی مارکہ ہے.(۱۹۲۰، بریدفرنگ، ۹۱). (أأ) **وہ لفظ جس سے جنگی سپاہی اپنی فوج کے آدمی کو سوال کر کے پہچان لیتے ہیں ، خفیہ نشانی یا خفیہ علامت ، کوڈ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات) . ۲. (أ) **وہ کپڑا جو جسم سے چپکا رہے جیسے کرتہ یا بنیان قبا و کلاہ وغیرہ ، جس کے اوپر دوسرا کپڑا (دثار) پہنتے ہیں**. گرم کپڑوں کے نیچے شعار کے طور پر استعمال ہوتے ہیں. (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۳۶). (أأ) **لباس ، ظاہری وضع قطع**. فاطمی خلافت کے بعد سیاہ لباس عباسیوں کا شعار سرکاری لباس ہوگیا. (۱۸۹۷، البرامکہ، ۱۱۱). کسی کے ظاہر کو شعار اسلام کے خلاف دیکھ کر اس کو کافر سمجھنا یا کافر کہہ دینا بڑی خطرناک بات ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۶). ۳. **عادت ، خصلت ، چلن ، طریقہ**.

لگے ہے خوش اس میاں میں کنار
کہ خنجر گزاری ہے اس کوں شعار

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۱۰).

عجلت ہر ایک امر میں بچوں کا ہے شعار
بہلا کے روکے رہنا انہیں تم پہ میں نثار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۱). ناجائز طریقہ سے روپیہ پیدا کرنا ان کا شعار نہ تھا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۴).

شعار اپنا بنا لے اس کو خوش حال
صداقت میں نہیں کوئی تباہی

(۱۹۸۰ ، خوش حال خاں خٹک ، ۱۱۹). ۴. **رسم ، دستور**.

زیادہ اس تھے کہوں کیا کہ ہے تجے سب فام
مرا مراد ، مرا رمز ہور میرا شعار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۶).

ہے شرع کے شعار حقیقت ہے زندقہ
توں بدج ہے شعار شریعت شعار فیض

(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۲۳).

مدت تئیں دید کر جہاں کا
طرز و وضع و شعار دیکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۸).

دیکھیے ان سے چاہ کا ہووے نباہ کس طرح
اپنا طریق اور ہے اُن کا شعار اور ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۳). ان کے متبعین کو موقع ملا کہ شعار ابراہیمی کو پھر زندہ کیا جائے۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲۱). جب کلمۂ توحید تمام دنیا میں ایک الگ اسلامی شعار کا مالک ہے تو اس برادری میں سب شامل ہیں۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۸۷). [ع : (ش ع ر)].

---بَنانا ف م.
شعار کرنا ، وطیرہ بنانا ، دستور بنانا ، عادت بنانا. انگریزوں کو آئیڈیل بنانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتی تھی ... وہ اس پر فخر کرنا اپنا شعار بنا چکی تھی۔ (۱۹۸۷ ، زاویہ نظر ، ۳۰).

---زِیسْت کس اضا(---ی مع ، سک س) امث.
طریقِ زندگی ، دستور زندگی. ایسا بحران جو شعارِ زیست کو یوں تبدیل کردے کہ شعور زیست وہ نہ رہے جو کبھی تھا اس ضمن میں بحران کی نوعیت طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). [شعار + زیست (رک)].

---مَذْہَبی کس صف(---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
طریقہ ؛ دستور مذہبی ؛ سنت. حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کا شعار مذہبی قرار پایا۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۳۷) . [شعار + مذہبی (رک)].

شِعاری (کس ش) امث.
شعار ، بطور لاحقہ مستعمل. ولے نکو کاری اور افعال حسنہ پر کمر ہمت باندھ کر پاداش بدفعلی اور عصیاں شعاری کا کریں۔ (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۱۶). [شعار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِعارِیَت (کس ش ، سک ر ، فت ی) امث.
شعار (رک) کا اسمِ کیفیت. دوسرے رکوع کا مضمون ہجرت کی شعاریت اور غیرشعاریت کے لحاظ سے ہے۔ (۱۹۶۳ ، کمالین ، ۵ : ۸۷). [شعار + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعاع (ضم ش) امث.
۱. **(سورج کی) روشنی ، کرن ، تجلّی.** شاہد جوں آرسی و آفتاب ذات و آفتاب کے شعاع تھے ، آرسی کا بنب کنارے ہوا . (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۳).

خطِ شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفّاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). شعاع سے گرمی پڑے تو ہوا چلے گرد وغبار چڑھے کہ پانی ہوکر برسے اور چار عنصر زمین پر جمع ہوں اور مخلوقات پیدا ہوں۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸).

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن
ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِّ علیٰ

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۳۶). دوسرے دن کی شعاعِ آفتاب نے اس کے شانے کو جنبش دی۔ (۱۹۲۵ ، فلسفیانہ مضامین ، ۵۶). سورج کی تیز شعاعیں جہاز پر پڑ رہی تھیں ، سمندر کا پانی ساکت تھا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۳). ۲. **کسی چیز کی چمک کا انعکاس ، آب و تاب ، چمک دمک.**

شاع دانتوں کی تھی اُس میں ہویدا
شفق میں تھی گویا عقدِ ثریا

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۷۰) . آنکھوں کی بصارت ان کی اپنی شعاعوں کے چیزوں پر منعکس ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱). ۳. **(مجازاً) فیضان ، روشنی.**

خورشید دیں کا عکس تھا جب کول پر شعاع
بھاؤ کے پاس جا کے مفصل کی اطلاع

(۱۷۶۱ ، جنگ نامہ پانی پت ، ۷). علوم و فنون کی وہ شعاعیں جن کے ذریعہ سے عام جہالت کی تاریکی دور ہوتی ہے خاص وسط ہندوستان سے ہی پہونچی ہیں (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ۷۶).

ہے تب و تابِ شعاعِ آگہی
عشق کہیے جس کو وہ شعلہ بھی کیا

(۱۹۶۷ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۱۰). ۴. (أ) **برق رو یا ایٹمی طاقت جو دھاتوں کو کاٹنے کے لیے استعمال ہو.** اگر دوہری آئن شدہ شعاعوں کو زیر استعمال لایا جا رہا ہو تو ایٹمی ماس میں سے نیکلنس کا صحیح ماس نکالنے کے لیے الیکٹرانوں کے ماس کو منہا کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱۹۷۳ ، تکلیانی توانائی ، ۴۴). (أأ) **تاب کاری یا برق رو جس سے انتہائی مہلک زخموں کو خشک یا مندمل کیا جاتا ہے.** مرض سرطان میں مقام مالوف کو شعاعوں سے جلا دینے کا طریقہ آج بھی آخری علاج سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳). ۵. **(موسیقی) ستار یا سارنگی کی طربوں کی گونج یا جھنکار جو تاروں کے چھیڑنے سے پیدا ہو** (ا پ و ، ۳ : ۱۶۲). [ع].

---اِنْحِراقی کس صف(---کس ا ، سک ن ، کس ح) امث.
(طبیعیات) منحرف شعاع ، منعطف شعاع ، خمیدہ کرن . جسم شفاف میں روشنی کی شعاعیں بطور خط مستقیم کے پار نہیں جاتی ... اس واسطے ان کو شعاع انحراقی کہتے ہیں . (۱۹۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۱۳). [شعاع + انحراف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آفتابی کس صف(---سک ف) امث.
آفتاب کی شعاعیں ، سورج کی کرن.

خطِ شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسنِ خوباں سے
کہ جیوں خفّاش ہے دشمن شعاعِ آفتابی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶) . [شعاع + آفتاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بیز (---ی مج) صف.
کرنیں پھیلانے والا ، شعاعیں ڈالنے والا آلہ. اگرچہ شعاع بیزوں کے ذریعے جو رہنما آزمائشی تجربات کئے گئے ان کے فوراً بعد لاگت کا تخمینہ نہیں لگایا گیا ہے. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۸۸). [شعاع + ف : بیز ، بیختن - بکھیرنا ، چھاننا].

--- بیزی (---ی مج) امث.
شعاعیں ڈالنا یا پھیلانا ، اثر اندازی. اگر ہائیڈروجن کی شعاع بیزی ایسی ماورا بنفشی روشنی یعنی الٹرا وائلٹ لائٹ سے کی جائے ... ان کی یہ واپسی ایک قدم میں ہو سکتی ہے. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ماڈل ، ۱۰۰). [شعاع بیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پاشی امث.
رک : شعاع بیزی. زمین کی عمر تاب کاری یا شعاع پاشی کے مطالعہ سے کافی صحت کے ساتھ محسوب کی جا سکتی ہے. (۱۹۵۹ ، مقدر انسانی ، ۱۳۱). [شعاع + ف : پاش ؛ پاشیدن - چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پیما (---ی لین) امذ.
حرارتی توانائی ناپنے کا آلہ. موجد نے اسے بولومیٹر کا نام دیا تھا جس کے لفظی معنی شعاع پیما کے ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۸۸۹). [شعاع + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

--- پُھوٹنا محاورہ.
کرنیں ، تجلی پیدا ہونا ، روشنی پھیلنا ، ضیا پاش ہونا. معرفت کی شعاعیں ان کے مطلع قلب سے اس نورانیت کے ساتھ پھوٹیں کہ تماشائیوں کی آنکھوں کو قریب تھا کہ چکا چوند لگ جائے. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۲).

--- ریز (---ی مج) صف.
رک : شعاع بیز. ایک اچھا شعاع ریز اچھا جاذب اور ناقص شعاع ریز ناقص جاذب ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۸۸۰). [شعاع + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بکھرنا].

--- ریزی (---ی مج) امث.
رک : شعاع بیزی. موسم گرما میں جبکہ آفتاب خط سرطان پر عموداً شعاع ریزی کرتا ہے. (۱۹۷۹ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۵). [شعاع ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- شَمسی کس صف(---فت ش ، سک م) امث.
سورج کی کرن ، شعاعِ آفتابی. شعاع شمسی اسی شفاف فضا سے گزر کر زمین تک پہونچتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۵۰). [شعاع + شمس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کَش (---فت ک) صف.
(طبیعیات) شعاعیں جذب کرنے والا ایک آلہ. عاکسہ (ریفلیکٹر) کا اصول شعاع کش ریفرکٹرم کے اصول کے مشابہ ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۶۰). [رک : شعاع + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا ، جذب کرنا].

--- مُنعکِس کس صف(---ضم م ، سک ن ، فت ع ، کس ک) امث.
(طبیعیات) منعکس شعاع ، کسی شے سے ٹکرا کر واپس آنے والی شعاع. روشنی کی شعاع جو کسی شے یا سطح کی جانب سفر کر رہی ہو ... "شعاع منعکس" کہلاتی ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۶۰). [شعاع + منعکس (رک)].

--- مِہر کس اضا(---کس مج م ، سک ہ) امث.
سورج کی کرن ، شعاعِ آفتابی.

شعاعِ مہر کی ضیا سے تھے ، جگر جگر بدن
قمر جمال جن کے عکس روشنی کے باب تھے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۴۴). [شعاع + مہر (رک)].

--- نَظَر کس اضا(---فت ن ، ظ) امث.
آنکھ کی روشنی ، بصارت ؛ مراد : نظر ، نگاہ.

کیا تھا اس نے شعاعِ نظر سے جو پیدا
وہ آج آنکھ سے تصویر عکس میں دیکھا

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۳۰). [شعاع + نظر (رک)].

--- واقِع کس صف(---کس مج ق) امث.
کسی شے سے ٹکرانے والی شعاع جو ابھی منعکس نہ ہوئی ہو. روشنی کی شعاع جو کسی شے یا سطح کی جانب سفر کر رہی ہو شعاع واقع کہلاتی ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے ، ۶۰). [شعاع + واقع (رک)].

شُعاعی (ضم ش) صف.
شعاع (رک) سے منسوب یا متعلق ، نوری.

شفق سے اس ایوان کو رنگیں کیا
طلائے شعاعی سے تزئیں کیا

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۰).

مل خطِ شعاعی سے جو پھولوں کا پڑا عکس
پانی میں تو ہم نے کبھی کمخواب کی پھبتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۵). خورشید خاور اپنا شعاعی نیزہ تانے کبھی کبھی ہر دریچے میں جھلکا دکھا جاتا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۹). میرا قیاس یہ ہے کہ آج کی کائنات ۱۲ کروڑ سال شعاعی کا قطر رکھتی ہے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، ۲۱۱). [شعاع + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اِمتِحان (---کس ا ، سک م ، کس مج ت) امذ.
ایکسرے یا کوبٹی اور متحرک فوٹو کے ذریعے جانچ ؛ ای سی جی اور الٹرا ساونڈ وغیرہ کے ذریعے کسی چیز کی تصدیق. ہم کو یا تو اس جانور کو چیر پھاڑ کر اس کا مغز باہر نکال کر دیکھنا ہو گا یا اس کا شعاعی امتحان کروانا پڑے گا. (۱۹۸۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۴۳). [شعاعی + امتحان (رک)].

--- اِنتِشار (---کس ا ، سک ن ، کس ت) امذ.
(طبیعیات) انتشارِ نور ، روشنی کی شعاعوں کا پھیلنا Diffraction طبعی اسباب کئی ایک طبعی ساختوں کی موجودگی سے پیدا ہوتے ہیں ان میں پہلے سبب کو شعاعی انتشار کہہ سکتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۲). [شعاعی + انتشار (رک)].

---بَرَنْدَہ (---فت ب ، ر ، سک ن ، فت د) امذ.
(معماری) **کھلی جگہ پر نصب کیا ہوا کانٹا یا چرخی جو کسی چیز کو حرکت دینے یا لانے لے جانے میں مدد کرے (عموماً وزن اٹھانے یا لٹکانے کے لیے مستعمل).** ٹل کے زیریں نکلے ہوئے حصّہ پر شعاعی برندے بالعموم نصب کئے جاتے ہیں. (۱۹۴۱ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۲۴)۔[شعاعی + برندہ (رک)]۔

---تَعَدُّد (---فت ت ، ع ، شد د بضم) امذ.
نوری پیمائش ، شعاع کی تعداد ارتعاش (Frequency) . کوانٹم کی توانائی جو کہ ... شعاعی تعدد اور پلانک کا مستقلہ کہلاتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ٦). [شعاعی + تعداد (رک)].

---تَوانائی (---فت ت) امث.
حرارت ، شمسی توانائی. جانداروں کی زندگی کا انحصار بالآخر شعاعی توانائی کے کیمیائی توانائی میں تبدیلی پر ہوتا ہے. (۱۹٦۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۹٦)۔[شعاعی + توانائی (رک)]۔

---حَرارَت (---فت ح ، ر) امث.
(طبیعیات) **شعاعوں یا کرنوں کے ذریعے پہنچنے والی حرارت.** گو آفتاب کی شعاعیں پہلے ہوا میں گزرتی ہیں لیکن یہ شعاعی حرارت زمیں پر خوب پڑتی ہے. (۱۹۰٦ ، جغرافیہ طبعیٰ ، کدار ناتھ ، ۴۲). [شعاعی + حرارت (رک)].

---حَرارَت پَیما (---فت ح ، ر ، ی لین) امث.
رک : **شعاع پیما.** لانگے نے ایسا آلہ ایجاد کیا جس کو شعاعی حرارت پیما کہتے ہیں. (۱۹۴۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۳۴۴). [شعاعی حرارت (رک) + پَیما (رک)].

---خُطُوط (---ضم خ ، و مع) امذ ؛ ج.
سورج کی کرنیں ، روشنی کی شعاعیں. علمی صورت شعاعی خطوط مخصوص اشیاء کے ساتھ ان کے جو تعلقات ہوتے ہیں ... ان کے تشخص و تعین کا رنگ وابستہ ہے. (۱۹۵٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۲٦۱). [شعاعی + خطوط (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
روشنی کی شعاعیں ، کرنیں. چند شعاعیں جو ایک جسم منور سے نکلتی ہیں اس کو شعاعی قلم کہتے ہیں. (۱۸۴۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۳٦). [شعاعی + قلم (رک)].

---نِگارِش (---کس ن ، ر) صف.
نوری عکس ، ایکسرے وغیرہ (Radiograms) . اشراب کے ۳ اور ٦ گھنٹہ بعد شعاعی نگارشیں لی جاتی ہیں. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۴۷). [شعاعی + نگارش (رک)].

شُعاعِیَّت (ضم ش ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
برق یا روشنی کی کرنیں کسی چیز پر ڈالنے کا عمل. یہاں پر بیان کردہ تمام جیومیٹریکل کمپوزیشن کی آخری شکل شعاعیت سے عبارت ہے. (۱۹۷۱ ، فوٹو گرافی ، ۸۳). [شعاعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعاعِیَہ (ضم ش ، کس ع ، فت ی) صف.
(نباتیات) **شعاع سے منسوب یا متعلق ، ستارے سے مشابہ پودوں کی ایک قسم کا نام.** جسم تارے کی مانند ہوتا ہے ... کھوکلے بازو ستارہ کے کرنوں کے مانند باہر نکلتے رہتے ہیں اس قسم کے حیوانوں کو اسی وجہ سے شعاعیہ یعنی کرندنور بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی نباتیات ، ۱۰). [شعاع + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَعائِر (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **نشانیاں ، علامتیں.** (ہم) چاہتے ہیں کہ اپنے خسیس اور ذلیل کاموں میں خدا کی عظمت اور اس کے شعائر کی حرمت کو بھول جائیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۵۴۱). یہ مقام شعائر الٰہی کے ظہور کا مکان ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۳). علامہ اقبال کو صرف مسلمانوں کا شاعر قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلامی شعائر کا پرچار شدت سے کیا ہے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۵۳)۔ ۲. **عبادتیں ، قربانیاں.** مذہبی شعائر قوموں کی حیات اجتماعی میں زبردست اثر رکھتے ہیں. (۱۹۱۸ ، مسئلہ شرقیہ ، ۱۵۴). شعائر...۵۸۱ عبادتیں و قربانیاں. (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱٦). ۳. **دستور ، طور طریق ، رسوم.** ان شعائر اور ان روایات کو نظر انداز نہ کریں جو اس ادارے کی پسندیدہ امتیازی خصوصیات رہی ہیں. (۱۹۵٦ ، آشفتہ بیانی میری ، ۱۳۸). [شعار (رک) کی جمع].

شَعَب (فت ش ، ع) امذ.
۱. **قبیلہ ، گروہ.** اگر ایک شعب ایک اُمت یا ایک مملکت یا ایک شہر یا ایک شخص کا حال بیان کریں تو اس کو تاریخ خاص کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۲). اتحاد شعب امت اور وحدت مسلمین کے لئے ہندوستان کو بھی حروف عربیہ و ترکیہ کے سلسلے میں منسلک کر دیا جائے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، جنوری ، ۱۲۰). ۲. (طب) **بندِ سر ، سر کی ہڈیوں کی درز ، سر کی ہڈیوں کا جوڑ** (مخزن الجواہر ، ۳۱۹). [ع].

شِعْب (کس ش ، سک ع) امث.
گھاٹی ، درّہ ، پہاڑی راستہ. ایک شعب میں شعاب مکہ سے یہ شخص حضرت کے سامنے آیا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲٦). ابو طالب مجبور ہو کر تمام خاندان ہاشم کے ساتھ شعب ابو طالب میں پناہ گزیں ہوئے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۲۸). شعب ابی طالب سے نکلے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے کہ آپ کے غم خوار چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا. (۱۹٦۴ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۳٦). [ع].

شُعَب (ضم ش ، فت ع) امث ؛ ج.
۱. **شاخیں فروع.** فروع متکثرہ اور شعب متوافرہ اس سے اس قدر متفرع اور منشعب ہیں کہ ظرف حصر و شمار اس کی گنجائش سے عاجز و زبوں ہے. (۱۸۳٦ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۳۹). **اقتصادی اور معاشرتی وحدت جو خانہ بدوشوں میں قبیلے یا اس کی شاخ (شعب) پر موقوف تھی** ان نیم خانہ بدوش لوگوں میں خورد تر شاخ پر مبنی ہے. (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۸).

۲. (طب) قصبہ ریہ کی باریک باریک شاخیں جو پھیپھڑوں میں جاتی ہیں (مخزن الجواہر). [ع].

شَعْبان (فت ش، سک ع) امذ.
آٹھواں اسلامی یا قمری مہینہ جو رجب کے بعد اور رمضان المبارک سے پہلے آتا ہے۔

میکشی کی قید نئیں رمضان و شعبان میں مجھے
بس ہے تاجی کی شفاعت کوں جناب احمد نبیؐ

(۱۷۳۱، شاکر ناجی، د، ۲۹۵). شروع شعبان سے ریاست میں رمضان کی تیاریاں ہونے لگیں. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۷۶). ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرے. (۱۹۰۹، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۱۷۴). بدایوں میں ... شعبان کے دوسرے یا تیسرے ہفتے سے ہی رمضان کے خیرمقدم کی تیاریاں شروع ہو جاتیں. (۱۹۸۹، افکار، کراچی، جون، ۲۱). [ع].

شُعْبَد (ضم ش، سک ع، فت ب) صف (شاذ).
رک : شعبدہ.

خلق خالق نے زمیں پر بھی کئے ہیں وہ لوگ
توڑتے ہیں جو در چرخ شعبد کا قفل

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۸۲). [شعبدہ (رک) کی تخفیف].

شُعْبَدَہ (ضم ش، سک ع، فت ب، د) امذ.
ایسی بازی یا تماشا جس میں سحر جادو مکر و فن یا ہاتھوں کی صفائی شامل ہو، نظربندی ؛ دھوکا، فریب گری. کہنے لگے معاملہ کیا ہے شعلہ نور کہاں سے پیدا ہوا کیا عجب ہے اگر کسی عیار نے یہ شعبدہ کیا ہو. (۱۸۹۱، بوستان خیال، ۸ : ۵۳۵).

شعبدہ تھا آفتاب حسن عالمگیر کا
شیشۂ دل میں اتر آنا تری تصویر کا

(۱۹۱۰، صفی، د، ۲۸).

یہ شعبدہ ہے دل جل کے خاک ہوتا ہے
یہ معجزہ ہے نہ اٹھے دھواں نہ بو آئے

(۱۹۸۷، تذکرہ شعرائے بدایوں، ۱ : ۲۱۵).

--- باز صف.
۱. کرتب دکھانے والا، نظر بندی کرنے والا، بازی گر. یہ کہہ کر شعبدہ باز جو ایک خوبرو جوان طناز تھا شعبدہ دکھانے کے لئے آمادہ ہوا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۱۹). ایسی صورت میں پیغمبر و ساحر و شعبدہ باز اور مسمرائزر کے درمیان کیا فرق ہوگا. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۸۶). ادب اگر اس طرح پیدا ہونے لگتا تو ہر شعبدہ باز اپنی تاریخ خود بنا لیتا. (۱۹۷۰، برش قلم، ۱۸).
۲. (مجازاً) مکار، عیار، فسوں گر.

کچھ کم نہیں ہیں شعبدہ بازوں سے مے گسار
دارو پلا کے شیخ کو آدم سے خر کیا

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۳۶).

فسوں ہے ساز یہ ہر ڈھنگ میں
یہ ہے شعبدہ باز ہر رنگ میں

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۷۳).

مجھے دیکھ لیجئے اک نظر، میں یہ چاہتا ہوں کہ دیکھ لوں
سیہ و سپید زمانہ آپ کی چشم شعبدہ باز میں

(۱۹۲۸، نقوش مانی، ۱۳۲). یہاں مغربی مُدبر سیاسی مدبروں سے ملتے، یہ محل دجالوں، شعبدہ بازوں معلموں اور فسادیوں کی آماجگاہ تھا. (۱۹۷۹، سرگزشت حیات، ۲۱۸). [شعبدہ + ف : باز، بازیدن - کھیلنا].

--- بازی امث.
شعبدہ باز (رک) کا کام یا پیشہ، بازی گری، چالاکی، عیاری.

زنِ شعبدہ بازی آغاز کی
حقہ شعبدہ بازی کا ساز کی

(۱۶۳۹، خاورنامہ، ۳۹۱).

آ جائیں اپنی شعبدہ بازی پہ گر کبھی
ہم وہ کریں کہ تجھ سے بھی چرخ کہن نہ ہو

(۱۸۲۴، مصحفی، د (انتخاب رامپور)، ۱۹۱).

نہ ہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیینؐ، ۱۸). ایک یہودی نے ان کے سامنے شعبدہ بازی کے تماشے دکھائے. (۱۹۰۴، مقالات شبلی، ۱ : ۱۹۵). ایسا نہیں ہوتا کہ عمل تخلیق میں شاعر مفاہیم کو اکٹھا کرنے کی شعبدہ بازی کرتا ہے. (۱۹۸۹، قومی زبان، کراچی، فروری، ۲۰). [شعبدہ باز + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرْداز (--- فت پ، سک ر) صف.
رک : شعبدہ باز.

سن کے یہ باگ جو لے اسپ سبک تاز اڑا
ڈر سے رنگ عمر شعبدہ پرداز اڑا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۸۲). [شعبدہ + ف : پرداز، لاحقۂ فاعلی].

--- پَرْدازی (--- فت پ، سک ر) امث.
شعبدہ پرداز (رک) کا کام، شعبدہ بازی. بعد عربدہ سازی و شعبدہ پردازی جادوگری دکھانے کے للکارا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۳۳۹). بے جان اشیا میں جان ڈالنا اور ان سے ہم کلام ہونا نسیم کا رنگ تھا یہاں طوالت نے اس شعبدہ پردازی کی قلعی کھول دی. (۱۹۶۳، تحقیق و تنقید، ۲۱۷). [شعبدہ پرداز + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- جات امذ ؛ ج.
شعبدے، تماشے، کرتب، نیرنگیاں. ان امور کے علاوہ شعبدہ جات، نیرنگجات اور مسمریزم وغیرہ سے نہایت عجیب و غریب امور سرزد ہوتے ہیں. (۱۹۰۶، الکلام، ۲ : ۷۰). [شعبدہ + جات، لاحقۂ جمع].

--- دِکھانا / دِکھلانا محاورہ.
تماشا یا کرتب دکھانا، نیرنگیاں دکھانا، نظربندی کرنا. یہ کہہ کر شعبدہ باز جو ایک خوبرو جوان طناز تھا شعبدہ دکھانے کے لئے آمادہ ہوا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲ : ۱۱۹).

ہائے دنیا کی یہ زال سحر فن
شعبدے کیا کیا نہ دکھلاتی رہی
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۰).

---دیکھنا محاورہ.
شعبدہ دکھانا (رک) کا لازم.
دیکھے ہیں حسن و عشق کے ہم نے نرالے شعبدے
موسیٰ کی جو مٹھی میں تھا وہ داغ نکلا دل کے پاس
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۷).

---کاری اسث.
رک : شعبدہ گری.
نگہ کی شعبدہ کاری سے دھوکے میں نہ آجائیں
یہ موجیں ہیں جنھیں غفلت سے ہم ساحل سمجھتے ہیں
(۱۹۲۹ ، متاع درد ، ۱۰۲).
صیادِ ازل کی شعبدہ کاری ہے
آزادی کیا عین گرفتاری ہے
(۱۹۵۷ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰۷). [شعبدہ + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرْنا محاورہ.
شعبدے کے ذریعہ بے اصل بات کو اصل کر دکھانا ، کرتب دکھانا ، شعبدہ گری.
ٹھہرے نہ ٹھہرے وصل کی تدبیر دیکھئے
کیا شعبدہ کرے فلکِ پیر دیکھئے
(۱۸۵۸ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۶).

---گَر (---فت گ) امذ.
شعبدہ باز ، وہ بازی گر جو حیرت انگیز کرتب دکھائے ، فسوں ساز.
تیری زلفوں پہ بلائیں جو بلا گرداں ہیں
فتنے قربان ہیں اے شعبدہ گر آنکھوں پر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۳).
نقش ہے دل پہ ہر اک شخص کے صورت جس کی
کم ہے تاثیر میں اُس شعبدہ گر سے تعویذ
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۹۰).
نہ ملتا درس اگر دنیا کو عرفانِ الٰہی کا
خد روز اک نیا ڈھلتا جہانِ شعبدہ گر میں
(۱۹۸۶ ، ساز حجاز ، ۶۳). [شعبدہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) اسث.
شعبدہ بازی ، کرتب دکھانا ، نظر بندی. ہمارے پڑھے لکھے لوگوں کو ان الفاظ کی تعریف اور تشریح پڑھ کر اپنے صنایع لفظی و معنوی اور اپنے معانی و بیان پر خواہ مخواہ کے طمطراقِ لفظی اور شعبدہ گری کا خیال آتا ہے. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۳۷). [شعبدہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُعْبَدے (ضم ش ، سک ع ، فت ب) امذ ؛ ج.
شعبدہ (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

یہ نمائش یہ گزرگہ مہ و مہر و نجوم
شعبدے صنعت و حرفت کے بچھائے ہوئے دھوم
(۱۹۸۵ ، شوخی تحریر ، ۱۳۹).

---اُٹھانا محاورہ.
مسائل کھڑے کرنا ، پیچیدگیاں پیدا کرنا.
کیا شعبدے اُٹھائیں گی یہ بدگمانیاں
لکھے ہیں میں نے ان کو گِلے سربسر خلاف
(۱۸۷۷ ، گلزار داغ ، ۱۱۵).

---اِیجاد کَرْنا محاورہ.
عجائبات دکھانا ، نئی اور عجیب چیز اختراع کرنا. یونان میں غالباً اوّل اسی نے نیرنگ جات اور شعبدے ایجاد کئے اور ان پر کتابیں لکھیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۸۳).

---دِکھانا محاورہ.
رک : شعبدہ دکھانا.
ہائے دنیا کی یہ زال سحر فن
شعبدے کیا کیا نہ دکھلاتی رہی
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۸۰).

---دیکھنا محاورہ.
رک : شعبدہ دیکھنا.
دیکھے ہیں حسن و عشق کے ہم نے نرالے شعبدے
موسیٰ کی جو مٹھی میں تھا وہ داغ نکلا دل کے پاس
(۱۸۷۷ ، گلزار داغ ، ۱۰۷).

شِعْبَہ (کس ش ، سک ع ، فت ب) امذ.
گھاٹی ، درّہ ، پہاڑی راستہ.
کوئی شعبہ آیا اگر درمیاں
ہوا شورِ لشکر سے محشریاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۱). تجھ کو تیرا باپ کہاں لے جاتا ہے فرمایا کہ اس شعبۂ پہاڑ میں اپنے کام کو لے جاتا ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۷). [ع].

شُعْبَہ (ضم ش ، سک ع ، فت ب) امذ.
۱. **شاخ ، جزو ، حصّہ ، ٹکڑا.** تمام انسان اصل میں ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں اور ایک ہی دریا کے مختلف شعبے ہیں. (۱۸۷۶ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱). ہماری زندگی کا کوئی شعبہ اس کی نظر سے نہ بچا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۲). آج کے معاشرے میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں اعداد و شمار کا دخل نہ ہو. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱).
۲. **کسی ادارے کا کوئی حصہ یا ذیلی دفتر ، محکمہ ، صیغہ.** وہاں کے ہر شعبۂ ملازمت سے علیحدہ کر دئے گئے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۳۵). پروفیسر امیرالحسن عابدی کہ اس یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی کے سربراہ ہیں. (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۷).
۳. **(موسیقی) نغمہ جو کسی دوسرے نغمے سے پیدا ہو ، راگنی جو کسی راگ سے نکلی ہو.**

شعبے صدا میں پنکھڑیاں جیسے پھول میں
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسولؐ میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۸).
پھر بجا بینڈ کے شعبوں سے نیا ایک سرود
پھر کھڑے ہو گئے یہ صاحبِ عزت اُٹھ کر
(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۰). عربی موسیقی میں بارہ راگ چوبیس شعبے اور ایکسو بائیس راگنیوں سے کچھ زیادہ ہیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۶۰). ۴. **خاندانی شجرے کی شاخ ، کسی خاندان یا قبیلے کی شاخ.** سیّدوں کا ایک شعبہ جو ایک باپ اور ماں سے پیدا ہوا ہے رضوی کہلاتا ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۲۰). یہ قبیلہ ذوالقدر اناطولیہ کے ذوالقدر ... کا ایک شعبہ تھا جہاں سے وہ ایران میں نقل مکانی کر کے آ گیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۷). ۵. **پھیپھڑوں کی باریک نالیاں.** تنفسی نالی کے ذریعہ جراثیم شعبوں اور شش میں داخل ہوتے ہیں اور ان اعضاء پر زخم پیدا کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں کا دق ہو جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۲۲). [ع].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
درجہ بندی بلحاظ اقسام یا نوعیت. اس نے شعبۂ آثار قدیمہ کے ذخائر میں معتد بہ اضافہ کیا اور ان کی شعبہ بندی کی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۲۳). [شعبہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِیں (---ی مع) امذ.
(طب) پھیپھڑوں کی تشخیص کا ایک آلہ (Bronchossope). قصبۃالریہہ کے زیریں حصے اور شعبات کے بالائی حصوں کے اندرون کی مزید تفتیش شعبہ بین کے ذریعہ سے عمل میں لائی جا سکتی ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۶۲). [شعبہ + ف : بیں ، لاحقۂ فاعلی].

---جاتی امذ.
کسی شعبہ سے متعلق ، شعبہ وار ، ذیلی. ایک شعبہ جاتی پبلک لائبریری اور علامہ سیماب میموریل کالج کا قیام بھی زیر عمل ہے . (۱۹۸۳ ، لوح محفوظ ، ۱۴). [شعبہ + جات ، لاحقۂ جمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُعْبی (ضم ش ، سک ع) صف.
شعب (رک) سے منسوب ، (طب) پھیپھڑوں کی باریک شاخوں سے متعلق (مخزن الجواہر). [شعب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَرائِیں (---فت ش ، ی مع) امث ؛ ج.
(طب) تنفسی شاخیں یا نالیاں ، شفاف خون لے جانے والی نالیاں. شعبی شرائین پھیپھڑے کی پرورش کے لیے خون بہم پہنچاتی ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۵۰). [رک : شعبی + شرائین (رک)].

---عُضْلَہ (---ضم ع ، سک ض ، فت ل) امذ.
(طب) تنفسی بافتہ (Brochial Muscle). اندر کی طرف مدوّر ترتیب رکھنے والے چکنے عضلی ریشوں کی ایک تہ یعنی شعبی عضلہ سب سے اندر کی طرف غشائے مخاطی جو اسطوانی پدبی سرحلمہ کا استر رکھتی ہے (۱۹۳۴ ، احشائیات ۴۹). [شعبی + عضلہ (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
(نباتیات) شعبی نظم و نسق ، شعبی طریق (Shootsystem). شعبی نظام کے جو ایسے تنوں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں سے کثرت سے شاخیں نکلی ہوتی ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۳۱). [شعبی + نظام (رک)].

---نُور (---و مع) امذ.
(طبیعیات) نور کی شعاعیں ، برق شعاعیں (Ultravoilet Rays). الٹرا بول چال اور تحریر دونوں میں رائج ہیں لیکن اس کا مرکب الٹرا وائلٹ (شعاع) سائنس میں شعبی نور کی ایک خاص اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۴). [شعبی + نور (رک)].

---وَرِیدیں (---فت و ، ی مع ، ی مج) امث ؛ ج.
(طب) گندہ خون پھیپھڑوں میں لے جانے والی باریک نالیاں. شعبی وریدیں عموماً ہر دو جانب پھیپھڑے کی جڑ میں بن جاتی ہیں اور ان میں اوپری اور عمیق وریدیں پہنچتی ہیں.(۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۵۱). [شعبی + ورید (رک)].

شُعْبے (ضم ش ، سک ع) امذ ؛ ج.
شعبہ (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب و مرکبات میں مستعمل. چپے چپے پر نہر جاری ہے اور نہر میں سے بیسیوں شعبے نکلے ہیں. (۱۸۶۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲۰۳).
وہ اعلیٰ طبقہ سے ہوتی ہے ہڈی ریڑھ کی جن کے
اور ان میں بھی بہت انواع ہیں اور پانچ شعبے ہیں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۰).

شَعْر (فت ش ، سک ع) امذ.
بال ، مُو.
نبیؐ کے جو سر میں اتھے خوب بال
اتھے شعر ایسے بھی ریشم مثال
(۱۶۹۹ ، نور نامہ ، ۲۵). [ع].

---اُلْغُول (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ.
باریک سیاہ بالوں کی مانند ایک روئیدگی. شعرالغول ... اس میں پیاز کے سے پرت ہوتے ہیں ، باریک تار سیاہ رنگ بالوں کی طرح زمین پر بچھے ہوتے ہیں اس میں نہ پھول ہوتے ہیں نہ پتے نہ شاخیں. (۱۹۲۹ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱). [شعر + رک : ال (ا) + غول (رک)].

---باف صف.
اون بُننے والا ؛ (مجازاً) باریک کام کرنے والا ، باریک بیں ، بال کی کھال نکالنے والا.

وہی جانیں جو اہلِ انصاف ہوں
سدا مو شگاف اور شعر باف ہوں

(١٨٣٥ ، تحفۂ اعظم ، ٢٦). [شعر + ف : باف ، بافتن ۔ بُنتا].

۔۔۔باف اسث.
بالوں کی بنائی ، اون کی بنائی. اُس ملک کے آدمیوں نے بھی شعر باف (بالوں کا بننا) اور ابریشم طرازی میں کمال حاصل کیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٦٣٥). [شعر باف + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِعْر (کس ش ، سک ع) امذ.
(بالقصد موزوں کیا ہوا) سخن جس میں وزن اور قافیہ ہو اور دو ہم وزن مصرعوں پر مشتمل ہو ، موزوں کلام ، بیت.

اگر اس شعر میرے کوں جا کر سنا دیوے
تو اس کے سوز کوں سن کر دیکھو شوق حُسن لرزے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٦٨).

کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں
کہیں چشمے امرت کے بہتے اہیں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٧٣).

ترے وہ نور محبت ہے شعرِ ہندی میں
کہ جس سے پاتے ہیں اشعارِ فارسی رونق

(١٧٨٢ ، محبت ، د ، ١٠٨).

کن رس بھی حیف اس کو تھا نہ کہا تو کیا کیا
قطعہ ، لطیفہ ، بذلہ و شعر و غزل و ترانہ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٧١٨).

کل وصفِ رُخ و زُلف کی شعریں جو سُنائیں
اک بوسہ لبوں کا دیا انعام کسی نے

(١٨٦٣ ، حافظ ہندی ، د ، ٨٠). شعر ... وسیع ترین اور ہمہ گیر ذریعہ اظہار شعور ہے. (١٩٧٥ ، شعر و سخن ، ٣). [ع].

۔۔۔آفرینی (۔۔۔سک ف ، ی مع) امث.
شعر کی تخلیق ، شعر گوئی ، شعر کہنا ، شاعری کرنا. عالم سخن اور شعر آفرینیوں یا حسن پرستوں کی دنیا میں جس قدر مرنا آسان ہے اسی قدر جینا. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ ، ٣ : ٣٣). [شعر + ف : آفریں ، آفریدن ۔ پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔آگیں (۔۔۔ی مع) صف.
لطافتِ شعر سے معمور ، شعریت آمیز ، شعر کی طرح لطیف ، خوش آہنگ. سجّاد حیدر کے شعر آگیں افسانوں سے الگ ہٹ کر کہانی کی اس صنف کا تجربہ شروع کرتے ہیں. (١٩٨٦ ، نیاز فتح پوری، شخصیت اور فکر و فن ، ٢٢٥). [شعر + ف : آگیں ، آگندن ۔ بھرنا ، سے صفت].

۔۔۔باْنْدھنا محاورہ (قدیم).
شعر موزوں کرنا ، شعر کہنا.

نبیؐ صدقے قطب کے شعر کی بحراں میں سب بازی
اگرچہ شاعراں باندھے ہیں شعراں کئی بحوراں میں

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٧٩).

۔۔۔بَنانا محاورہ.
شعر موزوں کرنا ، شعر کہنا ، شاعری کرنا ؛ شعر کی اصلاح کرنا.

یہ شعر و غزل اب جو بناتے ہیں زبانی
آگے بھی بہت چھوڑ گئے اپنی نشانی

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٣٠٣). محمد اعظم نے کہا ہاں کئی شعر آپ نے بنا دئیے ہیں. (١٨٩٣ ، نشتر ، ٩).

۔۔۔بَنْدْھنا محاورہ.
شعر باْنْدھنا (رک) کا لازم.

جتے بحر میں بحر میٹھا ہو وے ہے مشکل اگر بندھے کوئی
بندھیا ہے شاہی شعر یو تازہ مدد ہو کے جب امام بارا

(١٦٧٢ ، عادل شاہ ثانی ، ک ، ٩٧).

۔۔۔بولْنا محاورہ (قدیم).
شعر کہنا.

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہتے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا ہے کوئی ایک شعر خوشتر زیں نمط

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٠٣).

۔۔۔تَر کس صف(۔۔۔فت ت) امذ.
لطافت و تازگی سے بھرپور شعر ، پُرلُطف شعر ، ترو تازہ شعر.

اے طبع رواں تیری مدد ہووے تو شاید
اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تر آوے

(١٧٨٣ ، درد ، د ، ٧٢).

شعر تر اتنے نکالے کہ بہانے دریا
اے ظفر طبع رواں نے تری طوفاں اٹھا

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٣). [شعر + تر (رک)].

۔۔۔تَصْنِیف کَرْنا محاورہ.
شعر کہنا ، شعر بنانا ، شعر موزوں کرنا.

تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر میں لذّتِ شہد و شکر آوے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٩٩).

۔۔۔جوڑْنا محاورہ.
تُک بندی کرنا ، شعر موزوں کرنا ، شعر بنانا.

شعر گرچہ کئی لوگ جوڑے اہیں
بُرے بہوت ہور خوب تھوڑے اہیں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ١٥). سنا ہے کوئی لڑکی بسم اللہ ہے اس کے باپ نے اپنی بیٹی پر یہ شعر جوڑے ہیں. (١٩١٠ ، راحت زمانی کی مزیدار کہانی ، ١٣).

۔۔۔خواں (۔۔۔و معد) صف.
شعر پڑھنے والا ؛ (کنایۃً) شعر گو ، شاعر.

خدمت میں اس کی جا کے جو کل یہ غزل پڑھی
بولا کہ چل بے یاں سے بڑا شعر خواں ہوا

(١٧٧٣ ، بہت ، طبقات الشعرا ، ٥٣٨). سقراط کا روئے سخن اپن کی طرف ہے جو ایک داستان گو شعر خواں تھا جو شاعروں کا

کلام لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا. (۱۹۶۹ ، مغربی شعریات ، ۲). [شعر + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---خوانی (---و معد) امث.
شعر کہکر یا پڑھ کر سنانے کا عمل ، شعر پڑھنا.

کبھی شعر خوانی کرے برمحل
کبت دوہرہ و بیت و فرد و غزل

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹).

جا پڑے چپ ہو کے جب شہر خموشاں میں نظیر
یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پھر کہاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۳۳). اب ہمارے شاعر کو بھی شعر خوانی کی اجازت دو. (۱۹۲۰؟ ، جوبانے حق ، ۳ : ۱۳). ان کی فرمایش پر میں نے کشتی پر ضیافت اور شعر خوانی کا ایسا انتظام کیا کہ وہ ہمیشہ یاد کرتے رہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۸). [شعر + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈھلْنا محاورہ.
آورد سے پاک شعر ، شعر موزوں ہونا یا تصنیف ہونا ، شعر کا بےساختگی کے ساتھ موزوں ہو جانا.

شعر ڈھلتے ہیں مری فکر سے آج اے آتش
سر کے کل گور کے سانچے میں میں ڈھل جاؤں گا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۲).

تری نگاہوں سے پھول کھلتے ہیں شعر ڈھلتے ہیں
دور چلتے ہیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۰۸).

---فَہم (---فت ف ، سک ہ) صف.
شعر کو سمجھنے والا ، سخن فہم. وہ شعر فہم اور کتب بین بھی تھے لیکن ان کے مزاج میں آمریت کو بھی دخل تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۶۷). [شعر + ف : فہم ، فہمیدن - سمجھنا].

---فَہمی (---فت ف ، سک ہ) امث.
شعر سمجھنا ، شعر کی پرکھ ہونا ، سخن فہمی.

بلند شعر فہمی کے ہم کا سحاب
میری طبع کے رکھ کوں تھا جس تی آب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۱). وہ مجھ سے شعر فہمی کے طالب ہوں گے جو یقیناً معقول بات ہے. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۱). [شعر فہم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فَہمی عالَمِ بالا مَعْلوم شُد کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) سخن فہمی کا حال معلوم ہو گیا کسی اچھے شعر یا کلام وغیرہ کی داد نہ ملے تو طنزاً اس موقع پر کہتے ہیں اس نے نہایت حقارت سے کہا، واجی بس شعر فہمی عالم بالا معلوم شدہ آواز دہل دور چوں دم برداشتم مادہ خر برآمد. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۵). شعر فہمی عالم بالا معلوم شد کے بعد میں نے ... کو ہوا تک بھی نہ لگنے دی. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۰).

--- کَرْنا محاورہ.
شعر کے قالب میں ڈھالنا ، مصرع لگا کے شعر مکمل کرنا ، شعر کی طرح پُرلطف بنا دینا.

ہے عجب مصرعۂ برجستہ ترا قد اے گل
شعر کر لیں گے اسے ہم جو قیامت ہو گی

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۶۸). تجربات اور مشاہدات کو ڈائری کی صورت شعر کرنا ایک قابل قدر اور لائق ستائش عمل ہے. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۲).

--- کَہْنا محاورہ.
شعر تصنیف کرنا ، شاعری کرنا ، شعر تخلیق کرنا.

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی
لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۳).

بحر یہ مضموں یہ بندش یہ صحت ہے کہاں
شعر کہیے نام لے کر ناسخ مغفور کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹).

صفتو لب میں شعر کہتے ہیں
اب ارادہ ہے لعل اگلنے کا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱). قید خانے کے اندر اس نے تین شعر کہے. (۱۹۲۰ ، جُوبانے حق ، ۳ : ۲۳). ایک مرتبہ ٹونک میں ایک پنواڑی نے اختر سے کہا : «میاں تم بھی شعر کہتے ہو». (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۹۵).

---گانٹھنا محاورہ.
شعر جوڑنا ، تُک بندی کرنا ، شاعری کرنا. مشغلہ بیکاری یعنی اردو شعر گانٹھنے کا شوق. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۷).

---گُفْتَن بَہ زور سُفْتَن بُود لیک فَہمیدَن بَہ اَز گُفْتَن بُود کہاوت.
شعر کہنا موتی بندھنے سے اچھا ہے مگر شعر سمجھنا شعر کہنے سے اچھا ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---گُفْتَن چِہ ضَرُور کہاوت.
(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) جب اصول و قواعد کی پابندی نہ کی جائے تو کہتے ہیں (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---گو (---و مج) صف.
شعر کہنے والا ، شاعر.

خاور خس دل کے جلیں تب جانیں
شعر گو شعلہ فشاں ہے یارو

(۱۹۷۵ ، شعر و سخن ، ۲۳). [شعر + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امذ.
شعر کہنا ، شاعری کرنا. جو شعر گوئی اور زندہ دلی کا سامان اور ادب کی خدمت تصور کرتے تھے. (۱۹۲۱ ، تذکرہ شعرائے اردو (مقدمہ) ، ۱۳). مرزا فدوی فطری شاعر تھے کم عمری سے شعر گوئی کا ذوق تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). [شعر گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھڑنا محاورہ.
تک بندی کرنا ، شعر کہنا ، شاعری کرنا. اگر کسی نے الفاظ کو توڑ مروڑ کر کچھ شعر گھڑ لیے تو اس پر آنسو بہانے یا بے قابو ہو جانے کی کیا ضرورت ہے. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۰۱).

---لڑانا محاورہ.
ایک دوسرے کو شعر سنانا ، شعر خوانی کرنا ، بیت بازی کرنا . نواب صاحب بشیر اور شاعر حضرات شعر لڑانے لگے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۲۹۷).

---لڑنا محاورہ.
شعر کا مضمون کسی دوسرے شاعر کے مضمون کے مطابق ہو جانا ، توارد ہونا ، اشعار کا ہم معنی ہونا ، دو شعر کا مضمون یکساں ہو جانا. میرے شاگردوں کے مضامین سے کوئی شعر لڑے تو اس شاگرد کا وہ شعر نہ چھپے (۱۸۹۷ ، زبان داغ ، ۳۹).

---مرا بہ مدرسہ کہ بُرد کہاوت.
میرا شعر مدرسے میں کون لے گیا، یعنی مولوی لوگ شاعرانہ طبیعت نہیں رکھتے اس لیے شعر کا مطلب وہ لوگ صحیح نہیں سمجھتے اور شعر کو برا سمجھتے ہیں اور شاعر کو بھی (مہذب اللغات).

---منثور کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
رومانی طرز کی نثر ، نثری نظم ، مقفیٰ و مسجع نثر (منظوم کے بالمقابل). مجنوں کے ادبی سفر کی تاریخ میں یہ وہ زمانہ ہے جب بقول مجنوں «شعر منثور» رومانی نثر کی تحریک زوروں پر تھی. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۸۳). [شعر + منثور (رک)].

---موزوں کرنا ف م ؛ محاورہ.
تک بندی کرنا ، کسی وزن کے مطابق شعر کہنا.

غرض میرے دل میں یہ آیا خیال
کہ کچھ شعر موزوں کروں حسبِ حال

(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق (مہذب اللغات)).

---موزوں ہونا ف م ؛ محاورہ.
شعر موزوں کرنا (رک) کا لازم.

وہ حسرت زدہ ہوں کہ ہنگام نظم
جو موزوں ہو شعر کہتا رہا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹).

---می گویم بہ از قند و نبات ، من نہ دانم فاعلاتن فاعلات کہاوت.
عروض سے عدم واقفیت کے باوجود طبع موزوں کے فیض سے کلام لطیف و شیریں ہوتا ہے (مہذب اللغات).

---نکالنا محاورہ.
شعر کہنا ، شعر تصنیف کرنا. اس وقت طبیعت نہایت محظوظ ہوئی ، کیا کیا شعر نکالے ہیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰). جناب نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل اور سید وحید الدین صاحب بیخود نے خوب خوب شعر نکالے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۶۸). شاعری کی اصطلاح میں سنگلاخ زمین سے مراد ایسی زمین ہے جس میں شعر نکالنا آسان نہ ہو. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۳).

---نکلنا محاورہ.
شعر نکالنا (رک) کا لازم.

مدنظر ہوئی جب توصیفِ بیتِ ابرو
جو شعر ہم سے نکلا وہ انتخاب نکلا

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۵۹).

---نوائی (---فت ن) امث.
شعر پڑھنا ، شعر الاپنا ، خوش الحانی سے شعر پڑھنا.

اعجازِ نوا سنجیٔ مُطرب سے چمن میں
ہر خار کی ہے نوک زبان شعر نوائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). [شعر+ نوا(رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---وسُخَن (---ومج ، ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) امذ.
شعر و شاعری ، شاعری. باوجود انہماکِ اشغال خدا پرستی اور کم فرصتی کے شعر و سخن کی اصلاح بھی جاری تھی. (۱۹۵۱ ، دیوان درد (مقدمہ) ، ۱۲). [شعر+و(حرف عطف)+ سخن (رک)].

---ہِجائی کس صف(---کس ہ) صف.
ابتدائی شاعری ، قدیم ترین شاعری، ہجا یا تہجی سے منسوب یا متعلق شعر. مغربی مستشرقین اپنی تحقیقات کو اوستا کے عہد تک پہنچا چکے ہیں ان کا بیان ہے کہ خود اوستا میں نظم جس کو شعر ہجائی کہنا مناسب ہوگا موجود ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۳۱). [شعر + ہجا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---ہونا محاورہ.
شعر تصنیف کیا جانا ، شعر موزوں ہونا ، شعر ڈھلنا.

بندھ گیا اس مو کمر کا جب کہ مضمونِ کمر
ہو گئی مضمون میں دفترِ شعر پر اچھا ہوا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷).

شُعَرا (ضم ش ، فت ع) امذ ؛ ج.
سخن گو ، بہت سے شاعر ، شاعری کرنے والے لوگ. اس کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے دبیر و شعرا کی زبان لال ہے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). گزشتہ تیس برسوں میں ہمارے شعرا اور افسانہ نویس بالخصوص، اپنے معاشرے سے جس قسم کا خام مواد (موضوعات) لیتے رہے ہیں اس پر نظر ڈالئے تو کم عیار نہیں ٹھہرتا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰). [شاعر (رک) کی جمع].

شِعرِستان (کس مع ش ، سک ع ، کس ر ، سک س) امذ.
اشعار کا مخزن ،ایسی جگہ جہاں اشعار کہے جاسکیں ، شعر و شعریت کا مرکز ، مراد خوبصورت اور پرسکون جگہ.

جب وادیٔ گل کے شعرستان پر خاموشی چھا جاتی ہے
جب لیلیٰ شب کی زلفِ سیاہ سینے تک لہرا جاتی ہے

(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۲۵). [شعر + ف : ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَعْری (فت ش ، سک ع) صف.
۱. **شعر (رک) سے منسوب یا متعلق ، بال جیسی باریک ، اونی ، روئیں‌دار.** موصل جڑوں کے علاوہ دوسری شعری جڑیں زیادہ بڑھنے والی نہیں ہوتیں۔ (۱۹۰۲ ، علم الصحرا ، ۶۵). جلد پر خون کی جو شعری نالیاں موجود ہوتی ہیں وہ پھیل جاتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۹۸) . ۲. **مروارید کی ایک قسم.** مروارید کی کئی قسمیں ہیں ... شعری نبتی عمانی زجاجی‌حصبی اور سب سے بہتر اور خوب‌نجمی ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [شعر + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- بَرْق پیما (--- فت ب ، سک ر ، ی مج) امذ.
(طبیعیات) **Capillary Electrometer کا اردو ترجمہ** . شعری برق پیما کی نسبت خیطی برق رو پیما زیادہ سہولت بخش ہوتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۱۴). [شعری + برق (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

--- خَلْیے (--- فت خ ، سک ل) امذ ؛ ج.
بہت باریک خلیے. جیسے کہ آنکھ کے عصائے اور مخروطی کام کرتے ہیں وہ اندرونی اور بیرونی شعری خلیے ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۵). [شعری + خلیے (رک)].

--- عَمَل (--- فت ع ، م) امذ.
(تعمیرات) **باریک رگوں یا نالیوں کے جذب اور دفاع کا کام.** مرطوب زمین میں شعری عمل سے دیواروں پر نمی کو چڑھنے سے روکنے کی خاطر مرطوب ممالک میں یہ طریقہ عام ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۳۲). غذا ان حشرات میں شعری عمل کے ذریعہ زبان کے بطنی خانوں سے اوپر کی طرف کھینچی جا سکتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۱۴). [شعری + عمل (رک)].

--- قُوَّت (--- ضم ق ، شد و بفت) امث.
(نباتیات) **شعریت ، شعری جذب و دفع کی طاقت.** اس قسم کی زمین مسامدار ہونے کی وجہ سے پانی رس کر نچلی تہوں میں پہنچ جاتا ہے ایسی زمین میں شعری قوت بھی گھٹ جاتی ہے۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، معین الدین ، ۲ : ۸۰۵). [شعری¹ + قوت (رک)].

--- مِسہاد (--- کس م) امث.
(فعلیات) **شریانی جال** . شعری مسہاد کی نمایندگی ربر کی نلیوں سے کی جاسکتی ہے جو نظام کی شریانی اور وریدی جانبوں کے درمیان حائل کر دی جاتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۸۳) . [شعری + مسہاد (رک)].

--- نَلی (--- فت ن) امث.
(کیمیا) **شیشے کی نہایت باریک نلی یا ٹیوب.** اگر شعری نلی کی دیوار کو موٹا رکھنا منظور ہو نلی کو اس کے نرم ہو جانے کے بعد بھی شعلے ہی میں رکھنا چاہیے۔ (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا ، برکت علی ، ۳) . اگر شعری نلی بنانی ہو تو نلی کو چاروں طرف سے اچھی طرح گرم کر کے کافی لمبا کھینچیں۔ (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۳). [شعری + نلی (رک)].

شِعْری (کس مج ش ، سک ع) صف.
شعر سے متعلق یا منسوب ، شاعری کا ، منظوم. جلیل کا شعری محبوب "سلمائے اختر" کی طرح محض ایک تصور ، ایک چھلاوہ، ایک سراب نہیں۔ (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۱۳۳). [شعر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اَدَب (--- فت ا ، د) امذ.
شعری سرمایہ ، شاعری ، منظوم ادب ، منظوم تصانیف. اس کے عہد سے پہلے دکن میں بیشتر شعری ادب مذہبی نوعیت کا تھا . (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۵۲). [شعری + ادب (رک)].

--- رُجْحان (--- ضم ر ، سک ج) امذ.
شاعری کا ذوق ، شاعری سے رغبت یا لگاؤ. ہر چند کہ وہ ممتاز سائنس داں بنے لیکن ان کا شعری رجحان قابل رشک تھا . (۱۹۷۹ ، رسالہ جدید سائنس ، ۹۵). [شعری + رجحان (رک)].

--- رَوِیَّہ (--- فت ر ، و ، شد ی بفت) امذ.
شعر کہنے کا اسلوب ، اندازِ شاعری. افسر ماہ پوری کے شعری رویّہ میں ... اپنے عہد کی پہچان ملتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۳۵). [شعری + رویہ (رک)].

--- سَرْمایَہ (--- فت س ، سک ر ، فت ی) امذ.
شعری ادب کا ذخیرہ ، منظوم تصانیف کا اثاثہ. پرانی بیاضوں کے مقابلے میں یوں اہم ہو جاتی ہیں کہ وہ ہمارے شعری سرمائے کا اہم و قیمتی ماخذ ہیں۔ (۱۹۷۵ ، اردو شعرا کے تذکرے ، ۳۸). [شعری + سرمایہ (رک)].

--- مَسْلَک (--- فت م ، سک س ، فت ل) امذ.
شاعری کا مکتبۂ فکر ، شاعری کا اسکول یا سلسلہ . ایک شعری مسلک اور فنی تصور کے اوّلین ظہورات اور انکشافات کی حیثیت سے ... ایک مستقل مضمون کا متقاضی ہے۔ (۱۹۸۷ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۲). [شعری + مسلک (رک)].

--- نَشِسْت (--- فت ن ، کس ش ، سک س) امث.
محفل مشاعرہ ؛ شعرخوانی کی گھریلو محفل ، مشاعرہ. سینکڑوں شعری نشستوں میں میں نے اپنی آواز کا جادو جگایا. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۵). [شعری + نشست (رک)].

شِعْریٰ (کس مج ش ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ ؛ ــ شعراء.
ایک ستارہ جو جوزا کے بعد نکلتا ہے شعریٰ دو ہیں ایک عبور دوسرا غمیصا جو خواہر سہیل ہے ، اوّل الذکر زیادہ روشن ہوتا ہے جاڑے کے موسم میں سرِ شام آسمان پر نظر آتا ہے۔

کھلا لے بانس گل ڈالیا ثریا کا بندھیا سہرا
لگن ہیرا ہوا شعریٰ لگن اپنا گنایا ہے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۰۳).

گردش سیارہ ہے طرزِ خیال
شعر کے نقطے میں شعریٰ کی مثال

(۱۸۲۸، مہر و مشتری ، ۱۲۱). وہی شعریٰ ستارے کا مالک ہے (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۸۴۴).

وہی ربِ کعبہ وہی ، ربِ شعریٰ
جہاں دیکھتا ہوں وہی رُونما ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۳۲). [ع].

---شامی امذ.
ایک ستارہ جو شمال (ملک شام) **کی جانب غروب ہوتا ہے ، زیادہ روشن نہیں ہوتا.** عرب اس کا نام شعریٰ شامی کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جانب شام میں غروب ہوتا ہے .(۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۶۳). [شعریٰ + شامی (رک)].

---یَمانی (---فت ی) امذ.
ایک ستارہ جو زیادہ روشن ہوتا اور جنوب (ملک یمن) کی جانب نمودار ہوتا ہے اسے شعریٰ عبور بھی کہتے ہیں. وہ ستارے اور صنور سماوی جو انگلستان میں موسمِ سرما میں رات کے گیارہ بجے نظر آتے ہیں جیسے شعرائے یمانی ، دبران ثریا ، جبّار وغیرہ. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۶۶). ستاروں کو دیکھئے. شمالی نصف کرہ میں نظر آنے والا سب سے چمک دار ستارہ شعریٰ یمانی ہے جو ساڑھے آٹھ نوری سال دور ہے. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۹۳). [شعریٰ + یمانی (رک)].

شِعْرِیات (کس مع ش ، سک ع ، کس ر) امث ؛ ج.
شاعری کا علم ، اجزائے شعری ، بہتر شاعری. اس طرح ہم غالب کی شعریات کو مختصراً یوں بیان کر سکتے ہیں کہ رواں اور خرد یعنی فیضان اور قوت فیصلہ شاعری کے بنیادی اجزا ہیں. (۱۹۶۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۳۳۱). یہ بات قرینِ قیاس نہیں کہ جس چیز کا تصور بھی ہماری شعریات میں نہ رہا ہو ... ہمارے شعرا اس سے واقف بھی ہوں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۵). [شعر + یات ، لاحقۂ جمع].

شِعْرِیَت (کس مع ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
شعر کی لطافت ، دلآویزی ، خوبی. آج روز کے نظاروں میں بھی ایک قسم کی شعریت محسوس ہو رہی ہے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۳۴). اقبال کا ذہن اپنے تحرک کی اعلیٰ ترین سطح کو چھو رہا ہے یہ تحرک ہی اس نظم کو وہ «شعریت» بخشتا ہے جس کے بغیر یہ نظم نظم نہ ہوتی. (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۳۳). [شعر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَعْرِیہ (فت ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
۱. **وہ باریک رگیں جو اعضاء کو سیراب کرتی ہیں.** ہائی پٹاسس بوسیدگی سے پہلے ہوتا ہے اور اس کی وجہ عروق شعریہ میں خون کا رک جانا ہے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۹۷). خون ... چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ میں روانہ ہوتا ہے . (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۷). ۲. **زمینی نالیوں یا مسامات سے متعلق یا منسوب ، نالیوں کا.** زمین دوز پانی کی سطحِ آب اونچی ہونی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ یہ زمین دوز پانی عمل شعریہ کے ذریعہ ... زرخیزی سے محروم کر دیتا ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۸). [شعر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شِعْرِیَّہ (کس ش ، سک ع ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
شعر سے متعلق ، شاعری سے منسوب ، شعری. علوم شعریہ کے مطالعے کے سلسلے میں جو بات قاری کو سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ متقدمین کے ہاں معانی ، بیان اور بدیع سے یوں بحث کی گئی ہے. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۱). [شعر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَعْشَعَہ (فت ش ، سک ع ، فت ش ، ع) امذ ؛ = شعشہ.
۱. **چمک ، آب و تاب ، سورج کی روشنی.**
چند نانہ تھا بل شرم تے گل گل کر پڑتا تھا چندر
ناویک سک سک شعشعہ اُس سُور کی جھلکار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۳). چند فرسخ راہ اور طے کی تھی کہ گنبد شعشعہ مثل آفتاب عالمتاب نظر آیا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۹). ۲. **(طب) وہ پینک جو افیون کھانے والوں کو ہوتی ہے ، افیون کا نشہ** (مخزن الجواہر). [ع].

شَعْشَہ (فت ش ، سک ع ، فت ش) امذ.
آفتاب کی روشنی ؛ شعاع ، کرن. اوس کے پرتو جمال با کمال سے انبیاء مرسل نے شعشہ نور کا اٹھایا. (۱۸۵۱ ، بہاردانش ، ۳). نور جمال و شعشہ حسن خداداد سے ظلمت کدہ ایجاد و تکوین کو روشن و منور فرمایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳).
تنویر جبیں ، خورشید مبیں ، تقدیس حسیں تنویر قدم
اے لمحۂ دل ، اے شعشۂ دل ، اے شعلۂ دل اے ماہ شیم
(۱۹۳۳ ، آئینۂ جمال ، ۱ : ۷). [شعشعہ (رک) کی تخفیف].

شُعْلا (ضم ش ، سک ع) امذ.
رک : شعلہ.
نہیں گرچہ شعلہ اپے کولتے
نگہ راکھنا آپ نے وولتے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).
تصویر میں ہماری صورت گروں نے دیکھو
دل کے عوض بغل میں شعلا بنا دیا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۸۱). [شعلہ (رک) کا ایک اِملا].

شُعْلَگی (ضم ش ، سک ع ، فت ل) امث.
شعلہ بھڑکنا ، شعلے کی خاصیت ، گرمی ، تپش ؛ (مجازاً) ولولہ.
رگوں میں بھر کے فروغِ جمال الااللہ
نظر میں شعلگی لاالہ پیدا کر
(۱۹۵۴ ، آتش گل ، جگر ، ۲۰۷). تشنہ کامان مے حیرت کے سینوں میں شعلگی تیزتر ہو رہی تھی . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ دسمبر ، ۱۱). [شعلہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شُعْلوں کا رَقْص امذ.
رقص کی صورت میں شعلوں کی لپک ، شعلوں کا اس طرح بھڑکنا جیسے وہ ناچ رہے ہوں. پہلے جس تحریر کی سطح میں کہیں کہیں شعلوں کا رقص نظر آتا تھا وہ رقص آپ کے تازہ مکتوب میں بڑھتے بڑھتے اچھے خاصے التہاب و اشتعال کی صورت اختیار کر چکا ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۲۳۱).

شُعْلَہ (ضم ش ، سک ع ، فت ل) امذ.
آگ کی لپٹ ، روشنی ، آنچ ، لو کا ، لو.

نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا
کہ بادل برستا ہے مہینوں آگ کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

انجھو انکھیاں کے روغن ہیں ہمارے شعلۂ دل کوں
بجھانا عشق کی آتش نہیں ہے کام پانی کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا چمک جائے ہے آواز تو دیکھو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲۱). میں اس ماں کی امانت ست کو لیے ہوئے بھڑکتے شعلوں میں جیتے جی جل کے راکھ ہو جاؤں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۶۶). آبادی میں لگی ہوئی فلک بوس لوہے کی چمنیوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۹۳). [ع : (ش ع ل)].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
شعلہ بلند ہونا ، آگ میں لپٹ پیدا ہونا.

تجھ مکھ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رہس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱).

آہ کیوں منہ سے ترے نکلی اب اس وقت نصیر
ہم نے جانا کہ کوئی شعلہ اُٹھا آتش کا

(۱۸۳۰ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷). ایک شعلہ اُٹھا اور سارا ہندوستان اس سے روشن اور منوّر ہو گیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸).

ـــ اَفْروز (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) صف.
شعلہ کو روشن کرنے والا ، شعلہ بھڑکانے والا ؛ (مجازاً) شعلہ کی مانند ؛ گرم و سرخ. اس کے رخسارے آگ کے کندنی رنگ میں شعلہ افروز تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۷). [شعلہ + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا].

ـــ اَفْرُوزی (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
شعلہ بھڑکانا ؛ (مجازاً) جذبات بھڑکانا ، خواہش پیدا کرنا. اتنے میں شہوت کی آگ نے اس ناپاک کے مغز میں شعلہ افروزی کی. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۷۵). [شعلہ افروز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَفْشاں (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
شعلہ برسانے والا ، آتش باز ؛ (مجازاً) گرم ، تپا ہوا ، برہم ، غصہ ور.

جگر میں شوق کی آتش کہو کیوں کر رکھے پنہاں
یہ آہ شعلہ افشاں پردۂ دل واز کرتا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵۷) . [شعلہ + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا].

ـــ اَفْشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
آگ برسانا ، آگ اُگلنا ؛ (مجازاً) غصّہ سے بولنا. شعبہ کی ضرورت پر شعلہ افشانی کرتے ہوئے ... فرمایا. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۶۵). [شعلہ افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُگَلْنا (ـــ ضم ا ، فت گ ، سک ل) صف (مث : شعلہ اگلتی).
آگ برساتا ؛ (مجازاً) غصّہ ور ، برہم. وہ شہاب ثاقب اس کی شعلے اگلتی ہوئی آنکھیں تھیں. (۱۹۸۲ ، جاپانی لوک کتھائیں ، ۹۹). [شعلہ + اگلنا (اگلنا (رک) سے صفت)].

ـــ اَنْگاری (ـــ فت ا ، غنہ) امث.
گرمی خیال ، حرارت فکر و گمان ، فکر و خیال کی حرارت. اسٹیج کی اداکاری ہو کہ فلم کی شعلہ انگاری ہمیں ہم تھے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹۰). [شعلہ + انگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اِینْچْنا / کِھینْچْنا محاورہ.
شعلہ بلند کرنا ، لپٹ پیدا کرنا. حر پیادہ لڑائی میں مشغول ہوا اس کے غصّے کی آگ نے شعلہ اینچا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۶).

ـــ آتِشِیں کس صف (ـــ فت نیز کس ت ، ی مع). الف (مجازاً) **جلانے یا جھلسانے والا ، نہایت گرم.**

ہر اک آہ ہے شعلۂ آتشیں
ہر اک دم ہے مجھ پر دمِ واپسیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲). (ب) امذ. **آگ کا شعلہ.**

شعلۂ آتشیں سے الجھے ہیں
کُلہِ اطلس و قبائے حریر

(۱۹۵۸ ، نبضِ دوراں ، ۱۶۸). [شعلہ + آتش (رک) + یں ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ آشام صف.
(مجازاً) شراب پینے والا ، مے آشام ، شرابی ؛ عاشق.

انجمن سے وہ پرانے شعلہ آشام اٹھ گئے
ساقیا محفل میں تو آتش بجام آیا تو کیا آیا

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۰۳). [شعلہ + ف : آشام ، آشامیدن ـ پینا].

ـــ آشامی امث. ۷). ؛
(مجازاً) مے نوشی ، میخواری ؛ عشق ، لگن ، دیوانگی ، سوزوگداز.

وہ جگر سوزی نہیں وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانہ رہے

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۰۶). ترقی پسند تحریک کی شعلہ آشامی کا تدارک کرنے اور اپنی دانست میں ادب اور تخلیق کا حق ادا کرنے کوں سے لوگ اٹھے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۱۸۳). [شعلہ و آشام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــٔ آواز امذ.
پُرسوز آواز ، گرمی گفتار ؛ آواز کا سوز و گداز جو دلوں پر اثر کرے.

صبح نالوں سے ہوئی شب کو یہ چلّایا میں
شمع خورشید میرا شعلۂ آواز ہوا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۹۶). آواز اٹھتی ہے کہ ایک شاعر کی مانند

معنی آتشیں نفس کے شعلہ آواز میں بھسم ہو جانے کا تمنائی نہیں بلکہ ایک انقلابی پیغمبر کی طرح پکار رہا ہے ۔ (١٩٣٣ ، خطبات آزاد ، ١٠) ۔ [شعلہ + آواز (رک)] ۔

---بار صف۔
١. **آگ برسانے والا ، شعلہ برسانے والا ، جلا دینے والا ؛ (مجازاً) تیز و تند۔**

جو دی ہے آنکھ تو دی ہے مجھے وہ طوفان خیز
دیا ہے دل تو دیا ہے وہ شعلہ بار مجھے

(١٨٦٩ ، دیوان عیش ، ٢٠١) ۔ ٢. **(مجازاً) تیز گفتار ، شعلہ بیاں۔** مرحوم ایک زوردار اور شعلہ بار مقرر تھے۔ (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٥٦) ۔ ٣. **(مجازاً) غضبناک ، غصہ ور۔** ضمیر نے اسے شعلہ بار نظروں سے دیکھا کمبل زور سے دیوار پر دے مارا ۔ (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ٢٩) ۔ ٤. **(مجازاً) دل دہلا دینے والا۔**

برق آواز ہے دو عالم سوز
نعرۂ شعلہ بار ہیں ہم لوگ

(١٩٣٦ ، روح کائنات ، ٨٦) ۔[شعلہ + ف : بار ، باریدن - برسانا]۔

---باف امث۔
شعلہ بُننا ، شعلہ تیار کرنا؛ (مجازاً) آتش افشانی، حرارت زائی۔

رشتۂ آہ آتشیں سیں سراج
مجھ کوں ہر رات شعلہ باف ہے

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٩١) ۔ [ف : باف ، بافتن - بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---بٹھانا محاورہ۔
آگ کو ٹھنڈا کرنا۔

اشک سے سوزِ غمِ عشق بجھایا نہ گیا
شعلہ اس آگ کا پانی سے بٹھاد نہ گیا

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٩) ۔

---بداماں (---فت ب) صف۔
(مجازاً) مشتعل ، غضبناک ، آپے سے باہر ، آگ بگولہ۔ اس کے جذبات شعلہ بداماں ہو جائیں گے اور وہ محبت کی تاب نہ لا کر آتشیں جذبات میں جل جائے گی۔ (١٩٦١، جدید شاعری ، ٣١) ۔ [شعلہ + ب (حرفِ جار) + داماں (رک)] ۔

---برق کس اضا(---فت ب ، سک ر) امذ۔
بجلی کا کوندا (جامع اللغات) ۔ [شعلہ + برق (رک)] ۔

---بیاں (---فت ب) صف۔
گرم گفتار ، آتش بیاں ، جس کے کلام میں جوش و خروش بہت زیادہ ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات) ۔ [شعلہ + بیاں (رک)] ۔

---بیانی (---فت ب) امث۔
شعلہ بیاں (رک) کا اسم کیفیت ، شوخیٔ بیاں ، گرم گفتاری ؛ جوشیلے انداز میں تقریر کرنا۔

دور ہو پنبہ دہانی میری لطف دے شعلہ بیانی میری

(١٨٨٥ ، نغمۂ راز ، شوق نیموی ، ٩) ۔

توبہ توبہ اے اثر کشمکش مرگ و حیات
دیکھ لی ہم نے بہت شعلہ بیانی اپنی

(١٩٨٣ ، حصار انا ، ٩٦) ۔ [شعلہ بیاں + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

---بیدار کس صف(---ی مج) امذ۔
لپک دار شعلہ ، بھڑکتا ہوا شعلہ ؛ (مجازاً) غضبناک شخصیت۔

خیبر کی ہواؤں کی طرح تُند و تنک خُو
یہ نغمۂ دلدار کبھی ، شعلۂ بیدار

(١٩٧٨ ، جاناں جاناں ، ١٢٧) ۔ [شعلہ + بیدار (رک)] ۔

---بَھبُوکا/ بَھبھوکا ہونا محاورہ۔
١. **بہت زیادہ غصہ ہونا ، بہت زیادہ غضبناک ہونا ، آگ بگولہ ہونا ، غصہ میں سُرخ ہو جانا۔**

یہ سُن کر وہ شُعلہ بھبھوکا ہوئی
لگی کہنے ہیں یہ بلا کیا ہوئی

(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٨٠) ۔

شمسہ چڑھا جو قصر فلک قدر یار پر
شعلہ بھبوکا اور ہوا جل کر آفتاب

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٦٧) ۔ ٢. **سرخ و سفید ، نہایت حسین، گورا چٹا ہونا** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ جامع اللغات) ۔

---بَھڑک اُٹھنا محاورہ۔
آگ لگ جانا ؛ مشتعل ہو جانا۔ خبر کے پھیلتے ہی عناد و فساد کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ (١٩٣٣ ، میرے بہترین افسانے ، ٨٥) ۔

---بَھڑکانا محاورہ۔
جذبات مشتعل کرنا۔ سنگھٹن نے وہ شعلے بھڑکائے جن کی آنچ اب تک کم نہیں ہوئی ہے۔ (١٩٣٧ ، خطبات عبدالحق ، ١١١) ۔ ان کا اخبار آگ برساتا رہا اور وہ خود شعلے بھڑکاتے رہے۔ (١٩٨١ ، آسماں کیسے کیسے ، ١٨٧) ۔

---بَھڑکنا محاورہ۔
رک : شعلہ بھڑکانا جس کا یہ لازم ہے۔

کب سینۂ سوزاں میں بھڑکتے نہیں شعلے
کس روز میں کیفیتِ گلخن نہیں رکھتا

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ٦٥) ۔

---پوش (---و مج) صف۔
شعلہ صفت ، آگ جیسا ، نہایت سُرخ اور چمکدار۔

کس سے کہتے راز اپنا لالہ ہائے شعلہ پوش
کس پہ کرتے دردِ دل اپنا عنادل آشکار

(١٩١٠ ، باقیات اقبال ، ٢٠١) ۔[شعلہ + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، چھپانا] ۔

---تاب صف۔
شعلے کو روشن کرنے والا ؛ (مجازاً) شعلہ کی طرح روشن۔

وہ روئے شعلہ تاب ہے یہ جس کے سامنے
سوزاں ہو نور دیدۂ بینائے آفتاب

(١٧٩٣ ، بیدار ، د ، ٢٥) ۔ [شعلہ + تاب (رک)] ۔

---تاک امث.
انگوری شراب (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [شعلہ + تا ک (رک)]۔

---جام کس اضا ؛ امذ.
(مجازاً) **شراب** (نوراللغات)۔ [شعلہ + جام (رک)]۔

---جوّالہ کس اضا(---فت ج ، شد و ، فت ل) امذ.
چکّر کھانے والا شعلہ ، آگ کی گیند کی طرح پھرنے والا شعلہ ، اگیا بیتال ؛ بنیٹی (وہ لکڑی جو دونوں طرف سے جلا کر گھماتے یا پھرتے ہیں)۔

نظر آتا ہے پھرتے شانہ سب کو
کہ جیسے شعلۂ جوّالہ شب کو
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۰)۔

صورتِ شعلۂ جوالہ نظر آتا ہے
رقص کے وقت ترا اے مہِ تاباں دامن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۷۴)۔ آتشبازی مثل شعلہ جوالہ چھٹی ہزارہا باڑ بندھی بلیاں گڑیں ٹٹیاں اس میں بندھیں۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۵)۔

ٹمٹاتی ہوئی ننھی سی خودی کی قندیل
لیکن اتنی بھی توانائی نہیں
بڑھ کے ان میں سے کوئی شعلہ جوّالہ بنے
(۱۹۳۱ ، ماوراء ، ۹۷)۔ [شعلہ + جوالہ (رک)]۔

---خُو (---و مع) صف.
بدمزاج ، تیز و تُند خُو ، تنک مزاج ؛ مراد : معشوق ، محبوب.

شعلہ خو جب سوں نظر آتا نہیں
تب سوں انگاروں پہ لوٹے ہے ولی
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۲)۔

شعلہ خو اپنے سے جوں شمع گرفتہ تو ہوں لیک
سر پہ جب آن کھڑا ہوں گا پگھل جاؤں گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰)۔

گرمِ جوابِ شکوۂ جورِ عدو رہا
اس شعلہ خو نے جان جلائی تمام شب
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۱)۔

کیا کیا بھڑک رہی ہے دلِ پُر شرر میں آگ
اے شعلہ خو لگاتا ہے تو کس کے گھر میں آگ
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق میرٹھی ، ۹۲)۔

گرا رہا ہے بجلیاں چنارِ شعلہ خو کہیں
ضیا فگن ہے نیلوفر میانِ آب جو کہیں
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۲۹)۔ [شعلہ + خُو (رک)]۔

---خُوئی (---و مع) امث.
شعلہ جیسی عادت ؛ (مجازاً) طبیعت کی تیزی طراری ، گرم مزاجی. (نرم خوئی کے بالمقابل)۔

شعلہ خوئی سوچ تیری آج تک
پکتی ہے چھاتی مری کھل کھل پڑی
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰)۔

شعلہ خوئی پر تری مٹتے ہیں سو جان سے
گرد پھر پھر کر ہوے صدقے ہزار ارمان سے
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۶۲)۔ [شعلہ خو + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خیز (---ی مع) صف.
جلا دینے والا ، آگ لگا دینے والا ، شعلہ فگن.

دل تجھ نگہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷)۔ [شعلہ + ف: خیز ، خاستن - اٹھنا]۔

---دَم (---فت د) امذ:
رک : آتش نفس.

ہرگز نہ چہچہانے چمن زارِ عشق میں
جو مرغ آتشیں نفس شعلہ دم نہیں
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۶۳)۔ [شعلہ + دم (رک)]۔

---دینا ف م.
آگ بھڑکانا ، سلگانا.

سرد مہری سے سوزِ دل نہ بجھا
شعلہ دیتی ہے آگ تسکیں پر
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۶۷)۔

---رُخ کس اضا(---ضم ر) امذ.
(مجازاً) **گالوں کی سرخی ، چہرے کی تابانی.**

شعلۂ رُخ سرخ پوش منکر و کافر ادا
رنگلہ جنکا سدا رشک ہو ناقوس کا
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۸۰)۔ [شعلہ + رخ (رک)]۔

---رُخسار کس اضا(---ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : شعلۂ رخ.

نگہِ بوالہوس آندھی ہے تیری خاک اڑانے کو
چھپالے اے پریرُو شعلۂ رخسار دامن سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۴)۔

---رُخسار (---ضم ر ، سک خ) صف.
خوب رو ، سرخ گالوں والا.

ہیں نظر میں کتنے مہ پاروں کے خواب
کیسے کیسے شعلہ رخساروں کے خواب
(۱۹۴۴ ، نبض دوراں ، ۳۸)۔ [شعلہ + رخسار (رک)]۔

---رُخی (---ضم ر) امث.
چہرہ سرخ ہونا ، لال بھبوکا ہونا ؛ (کنایۃً) خوبصورتی ، دلکشی ، جاذبیت ، محبوبیت.

اوس برق وش کی شعلہ رخی کا اثر یہ ہے
تن میں زیادہ ہو گئے امراض حار کچھ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۴۴)۔ نصف گھنٹہ اپنے محبوب ، بھارت، کی شعلہ رخی کی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۲۳)۔ [شعلہ رخ + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رُو (---و مع) صف.
جس کا چہرہ شعلہ کی طرح روشن ہو ، حسین ؛ مراد : سرخ گال والا محبوب ، معشوق.

ہوا ہے آہ شرربار سے تری ثابت
فغاں تجھے تو کسی شعلہ رو سے ہے اخلاص

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۰۳).

اس شعلہ رو کے وصل کی شب یاد آ گئی
دیکھ اضطراب شمع پہ جوشش پتنگ کا

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۷).

رنج کس شعلہ رو کا کھاتے ہو
شمع کی طرح پگھلے جاتے ہو

(۱۸۶۸ ، زہر عشق (مثنوی) ، ۷). [شعلہ + ف : رُو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
شعلہ رُو (رک) کا اسم کیفیت چہرے کا لال بھبوکا ہونا (ماخوذ : وضع اصطلاحات). [شعلہ رو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---زا صف.
شعلہ پیدا کرنے والا ؛ لو دینے والا ، شعلہ زن.

اس سرد مہر کو ہو اثر پر جو ہو سکے
کام و دہاں کو میرے دمِ شعلہ زا سے ربط

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۰).

مانی مبتلا کا دل ، کس لیے شعلہ زا ہے اب
ایک امید تھی سو وہ پہلے ہی جل کے رہ گئی

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۲) . [شعلہ + ف : زا ، زائیدن ـ پیدا کرنا].

---زار صف.
جہاں شعلے ہوں ، آتش کدہ ؛ (کنایۃً) دوزخ ، جہنم.

غم کی بجلی پڑی ہے جب سیتے
تب سوں ہے شعلہ زار میرا دل

(؟ ، مراثی رضی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۳۰۸)) . [شعلہ + ف : زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
جس کے کلام یا تقریر میں جوش و خروش بھرا ہو ، اشتعال پیدا کرنے والا ، آتش بیان ، پرجوش تقریر کرنے والا ، تیز زبان. مولانا ظفر علی خان ... شعلہ زباں مقرر ، سیماب صفت صحافی ، ادیب ، انشاء پرداز سب کچھ تھے .(۱۹۷۰ ، آج کا اردو ادب ، ۲۶۰). [شعلہ + زباں (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
تیز زبانی ، شعلہ بیانی.

بھرا ہے آبِ آتش رنگ سے جام
زبان شعلہ زبانی کا کرے کام

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۱) . [شعلہ زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زَن (---فت ز) صف.
جس سے شعلے نکلیں ، آگ برسانے والا ، بھڑکنے والا ؛ (مجازاً) تیزی پکڑنے والا ، تیز ، پُرجوش.

یہاں بیم کے دریا میں گرداں ہے کشتیٔ عقل
اس موجِ شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱).

موج زن ہو کیوں نہ آنسو شعلہ زن جب تک ہے داغ
دست و پا مارے ہے لڑکا دیکھ کر روشن چراغ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۳).

ہر حرف تیرے منہ سے نکلتا ہے شعلہ زن
سینے میں دوستوں کا ہوا جائے دل گداز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۳).

طعنہ زن ہو گا ہرکَس و نا کس
شُعلہ زن ہو گا ہرکَس و نا کس

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، ۲۵). پورا قصہ سننے بھی نہ پائی کہ مارے غصّے کے آگ بھبوکا ہو گئی اور آتش انتقام اور بھی شعلہ زن ہوئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰).

غُرورِ حُسن شُعلہ زن ہے آج تک رہینِ شوق
جو بات حسن میں نہیں وہ عشق معتبر میں ہے

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۷۲). [شعلہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا].

---زَنی (---فت ز) امث.
شُعلہ برسانا ؛ تیزی ، پُرجوشی.

یہ چشمۂ دل معدن گو گرد ہے شاید
کرتی ہے جو یاں شعلہ زنی دم بدم آتش

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۱). [شعلہ زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سا / ساں صف.
شعلہ کی طرح ، شعلہ کی مانند ، شعلہ صفت.

عشق سے تو نہیں ہوں میں واقف
دل کو شعلہ سا کچھ لپٹتا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۷). آسمان سے شعلہ ساں ایک پنجہ گرا. (۱۹۳۶ ، مضامینِ فلک پیما ، ۲۰). [شعلہ + سا/ساں ، حرفِ تشبیہ].

---سامانی امث.
خاک ہو جانے کی صورت ، شعلہ کا سا دہکنا ، سامانِ تباہی.

یہ لرزش یہ تموّج یہ دہک یہ شعلہ سامانی
حیاتِ ناشکیبا کی یہ سے تصویر ہے ساقی

(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۶۹). ہزار دل چسپیوں کے ساتھ لاتعداد شعلہ سامانیاں موجود ہیں جنھیں سمجھنے کی ضرورت ہے . (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۹۶). [شعلہ + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سوزاں کس صف(---و مج) صف.
بھڑکتا ہوا شعلہ ، دہکتا ہوا شعلہ ، جلتا ہوا شعلہ.

دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دود

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۳۳). [شعلہ + ف : سوزاں ، سوختن ۔ جلانا سے صفت].

---سینائی کس صف(---ی مع) امذ.
رک : شعلۂ طور.

خالی ہے کلیموں سے یہ کوہ و کمر ورنہ
تو شعلۂ سینائی ! میں شعلۂ سینائی !

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۶۴). [شعلہ + سینا (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شمائل (---فت ش ، کس ء) صف.
شعلے جیسا ، شعلے کے مانند ؛ (مجازاً) جلا دینے والا.

کیا کیا جلی ہے بزم میں تجھ سے نہ جب بھرے
پروانے شمع شعلہ شمائل کے آس پاس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱ : ۹۸). [شعلہ + شمائل (رک)].

---طراز (---کس ط) صف.
شعلہ پیدا کرنے والا ، شعلہ صفت ، شعلے جیسا ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین ، محبوب.

نثار تیری خاموشی کے اے نگارِ جواں
نگارِ شعلہ طراز و نگارِ نغمہ نواز

(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۱۰۹). [شعلہ + ف : طراز ، طرازیدن ۔ نقش کرنا].

---طلبی (---فت ط ، ل) امث.
جوش و خروش ، ولولہ انگیزی ، حوصلہ مندی.

دوستو جرأتِ شعلہ طلبی لے کے اٹھو
آج پھر آرزوئے تشنہ لبی لے کے اٹھو

(۱۹۸۳ ، لہو پکارتا ہے ، ۱۴). [شعلہ + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طور کس اضا(---و مع) امذ.
طور کا جلوہ ، نور یا جلوہ جو حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر دیکھا ؛ مراد : برقِ تجلی.

الٰہی مجھ کوں دکھلا جلوۂ نور
مرا دل کر بہارِ شعلۂ طور

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۸).

تنک گرم تو سنگریزے کو دیکھا
نہاں اس میں بھی شعلۂ طور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷).

شعلۂ طور ہے ہر ایک انداز
اللہ اللہ نگہِ فتنہ طراز

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۵). [شعلہ + طور (رک)].

---عارض کس اضا(---کس ر) امذ.
رخساروں کی سرخی ، چہرے کی لالی.

کیا خوب تھا چنور کے ہلانے کا طور بھی
دیکھا نہ تھے شعلۂ عارض کو اور بھی

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق ، ۱۲۷). [شعلہ + عارض (رک)].

---عذار (---کس ع) صف.
شعلہ رخسار ، شعلے جیسے گال والا یا والی.

جو تھی تو افعی کاکل کے زہر کی گرمی
جو تھی تو شعلہ عذاراں شہر کی گرمی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۲).

نہا رہا ہے وہ شعلہ عذار دریا میں
کہ جل رہی ہے یہ دامانِ موجِ آب میں آگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۹۳).

تجھ سے کیا میری بہاروں نے کہا
میرے غنچوں نے ، مرے شعلہ عذاروں نے کہا

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۵).[شعلہ + عذار (رک)].

---فام صف.
شعلے جیسے رنگ والا ، شعلہ کی مانند ، بھڑکیلا.

گل ، بنفشہ ، لالہ ، نسرین ، یاسمین
کوئی شعلہ فام کوئی سیم تن

(۱۹۴۴ ، نبضِ دوراں ، ۴۷). [شعلہ + فام (رک)].

---فساد کس اضا(---کس ف) امذ.
(مجازاً) فساد کی آگ ، لڑائی جھگڑا ، دنگا فساد. پھر کارتوس سے شعلۂ فساد بھڑکا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۵). [شعلہ + فساد (رک)].

---فشاں (---کس ف) صف.
۱. آگ برسانے والا ، جس میں سے آگ نکلے ، آگ اُگلنے والا ؛ تُند و تیز ، گرمی و حرارت سے پُر.

اوسی آگ میں کا ہوں میں یک زباں
تو کرتا ہوں اس دھات شعلہ فشاں

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۸).

اگن کیں ولے تس اگن کی زباں
ہوئے کیں کے کیں پیش شعلہ فشاں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۲).

مجھ سا بھی زمانے میں کوئی سوختہ جاں ہے
ہے برقِ جہاں جو نفسِ شعلہ فشاں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۱).

زہرِ احساس نس نس میں شُعلہ فشاں ہو تو پھر
میرے مغرور فن کا ہر اک معجزہ

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۶۹). ۲. **(بانک بنوٹ) ایک گھائی کا نام جس میں سر پر سر انی پر انی مارتے ہیں.** پندرھویں گھائی اس کا نام شعلہ فشاں ہے پہلے گھائی چار کی چل کر چوکا چلیں اور شیر گھورو کر کے انی شعلہ فشاں ... ماریں. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۸۳) [شعلہ + ف : فشاں ، فشاندن ۔ بکھیرنا].

---فشاں پہاڑ (---کس ف ، فت پ) امذ.
رک : آتش فشاں پہاڑ. زمین کی حرارتِ غریزی جس کی وجہ سے

ابھی تک شعلہ فشاں پہاڑوں سے پگھلی ہوئی دھاتیں و گرم بخارات نکلتے ہیں روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے. (۱۹۲۱ ، القمر ، ۵۵). [شعلہ فشاں + پہاڑ (رک)].

---فِشانی (---کس ف) امث.
شعلے برسانا ، آگ اُگلنا. ماموں کے چہرے کا اتار چڑھاؤ ان کی آنکھوں کی شعلہ فشانی ان کے لبوں کی تھرتھراہٹ پر نظر نہ کی. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۱۹). [شعلہ فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قَد (---فت ق) صف.
(مجازاً) سرتاپا حسین ، خوبصورت ، شعلہ بدن.

نگاہ گرم سوں اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۸).

لچک ہے چال کی کس شعلہ قد کے مدِّ نظر
کہ پوجتا ہے برہمن کنشت میں آتش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶). [شعلہ + قد (رک)].

---کار صف ، امذ.
شعلے برسانے والا ، شعلے اُگلنے والا.

اٹھو کہ رزمگہ ہے پھر تمہارے انتظار میں
تڑپ رہی ہیں بجلیاں فضائے شعلہ کار میں

(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۷۴).

آنکھ مل کر جاگ اُٹھے آخری جنگِ عظیم
پھر سکھا دے شعلہ کاروں کو بہاروں کے اصول

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۲۴). [شعلہ + ف : کار ، کاشتن - بونا].

---کی طَرَح بَھڑَک اُٹْھنا محاورہ.
چراغ پا ہو جانا. اس کی بات سن کر حیات شعلہ کی طرح بھڑک اٹھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۵۶).

---گُوں (---و مع) صف.
شعلہ صفت ، آگ جیسا ، شعلہ کی صورت میں ، دہکا ہوا.

فضائے کاکلِ مشکیں میں شعلہ گوں عارض
سوادِ شام میں آتش کدے جلاتے ہوئے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۸۹). [شعلہ + ف : گوں ، لاحقۂ صفت].

---گِیر (---ی مع) صف.
فوراً بھڑک اٹھنے والا ، آگ لگانے والا ، آتش گیر.

تصادمِ نگہ سے برس پڑیں نہ بجلیاں
بچو کہ سخت شعلہ گیر ہیں یہ خشک کھیتیاں

(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۱۳۹). [شعلہ + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا ، لینا ، قبول کرنا].

---لَپَکْنا محاورہ.
تیز آگ نکلنا ، آگ اُگلنا. لیکن یہ آتش فشاں کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا اور ایک نہ ایک دن اس سے شعلے لپکنے لگتے ہیں. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۸۵).

---لَگْنا محاورہ.
آگ لگنا ، آگ بگولا ہونا ، جلنا بھننا ، جل جانا.

شعلہ لگے زبانِ قلم کوں مثالِ شمع
قصّہ لکھوں جو دل کے میں سوز و گداز کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سُراج ، ۱۸۲). کیسری کو تو دن رات شعلے لگے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

---مارْنا محاورہ.
رک : **شعلہ لپکنا.** دل مضطرب و بیقرار بے چین تھا اور غم و اندوہ شعلہ مار رہا تھا اور بابک اوسی دم نکلا سیر و سیاحت کو چل دیا. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۰۹).

---مِزاج (---کس م) صف.
غصہ ور ، تیز مزاج ، جلد طیش میں آ جانے والا ، تُندخُو. لا کھ لا کھ ملازماں صنعت نے پکارا آتش باراں شعلہ مزاج کس کو جواب دیتے ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۳۵).

بزم ہے شعلہ مزاجوں کی سنبھل اے اکبر
برقِ خرمن کہیں یہ گرمیٔ گفتار نہ ہو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۳). [شعلہ + مزاج (رک)].

---مِزاجی (---کس م) امث.
تیز مزاج ہونا ، مزاج میں تیزی ، تندیٔ مزاج. نالائق جوانا مرگ ہم اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں ہم سے زبان لڑاتا ہے ، اس گرمی میں شعلہ مزاجی دکھاتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۳۷).

انہیں کی گرم نظر سے لگی نقاب میں آگ
وہ اور شعلہ مزاجی سے ہوں عتاب میں آگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۹۳). [شعلہ مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ مُسْتَعْجِل کس صف (---ضم م ، سک س ، کس مج ت ، سک ع ، کس ج) صف.
تیز جلنے والا ، جلد بھڑکنے والا شعلہ ؛ (مجازاً) جل کر جلد بجھ جانے والا ، ناپائیدار. انہوں نے ایک ادبی ماہنامہ معلومات نکالا جو «شعلہ مستعجل» ہونے کے باوجود اردو ادب پر اپنے ان مٹ اثرات چھوڑ گیا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۷). [شلعہ + مستعجل (رک)].

---مِقالی (---کس م) امث.
رک : **شعلہ بیانی.**

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۲۵) . [شعلہ + مقال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ مُلْتَہِب کس صف (---ضم م ، سک ل ، فت ت ، کس ہ) صف.
بھڑکنے والا شعلہ ، بھڑک کر ختم ہو جانے والا شعلہ. وہ عصبیت جو ان کی اردو افسانہ نگاری میں کبھی ایک افسردہ چنگاری سے زیادہ نمودار نہیں ہوتی تھی ... کس طرح شعلۂ ملتہب بن گئی . (۱۹۴۲ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۵۷). [شعلہ + ملتہب (رک)].

---ٔ نار کس اضا ، امذ.
آگ کا شعلہ.

ان کی وابستگی بھی سوزِ جحیم
ان کی یکانگی بھی شعلۂ نار

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۹۳). [شعلہ + ف : نار (رک)].

---ناک صف.
غضب ناک ، غصہ ور. راحیل اس کی طرف شعلہ ناک نظروں سے دیکھتا ہے. (۱۹۶۷ ، پس پردہ ، ۱۷۱). [شعلہ + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف.
شعلہ بیان ، آتش نوا ، گرمیٔ زورِ بیان. اپنے زمانے کے نامی گرامی شعلہ نفس خطیب تھے پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ انہوں نے خطاب کرنا یکسر ترک کر دیا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۲۷). [شعلہ + نفس (رک)].

---نَفَسی (---فت ن ، ف) امث.
شعلہ نفس ہونا ، شعلہ بیانی ، آتش نوائی ، جوشِ خطابت. ان کا رہ رہ کر اضطراب اور باتوں باتوں میں شعلہ نفسی مجھ کو اچھی طرح یاد ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۹۹). [شعلہ نفس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ نَمْرُود کس اضا(---فت ن ، سک م ، و مع) امذ.
آتشِ نمرود.

آتشِ غم سیں مرے باغ میں گر دود اوٹھے
برگِ گل سیں شررِ شعلۂ نمرود اوٹھے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۶).

خلیل جب بھی اٹھے وقت کی صدا بن کر
قدم قدم پہ بھڑک اٹھا شعلۂ نمرود

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۷۶). [شعلہ + نمرود (عَلَم)].

---نَوا (---فت ن) صف.
آتش نوا ، شعلہ بیان ، آواز کی گرمی و حرارت. مولانا ظفر علی خاں شعلہ نوا شاعر ... صحافی ادیب ، انشا پرداز سب کچھ تھے. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۲۶۰). [شعلہ + نوا (رک)].

---نَوائی (---فت ن) امث.
آتش بیانی ، شعلہ بیانی. ایوان میں بھی ان کی شعلہ نوائی نہیں سنی گئی. (۱۹۷۵ ، انداز بیاں ، ۱۵۷). [شعلہ نوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---وار/وَر (---/ فت و) صف.
جو شعلہ رکھتا ہو ، شعلہ جیسا ، شعلہ کی طرح کا ، جلا دینے والا.

چلے فوج کے ساتھ سب فوجدار
کہ دو پلٹنیں ان کی تھیں شعلہ وار

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۴).

کیا شعلہ ور ہے آتشِ رنگِ حنائے یار
نقشِ قدم کو اس نے سمندر بنا دیا

(۱۸۵۲ ، برق ، د ، ۱۳۵). [شعلہ + ف : وار ، لاحقۂ صفت].

---وَش (---فت و) صف.
شعلے جیسا ، شعلہ صفت ؛ (مجازاً) محبوب.

طبع کشیدہ رنج کشوں سے
گرمی صحبت شعلہ وشوں سے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۲).

آتشِ سیال وہ اس شعلہ وش کے ہاتھ سے
لے کے بافراطِ ادب کہنے لگا میں تشنہ کام

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۸۱). [شعلہ + ف : وش ، حرف تشبیہہ].

---ہائے فَساد بَھڑَکْنا محاورہ.
فساد کی آگ لگنا (جامع اللغات).

شُعْلے (ضم ش ، سک ع) امذ ، ج.
شعلہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. مداری ... ناک کے نتھنوں سے دھواں کیا شعلے نکالتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۷).

مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۹۲). رن کچھ کے میدان سے شعلے بلند ہونے لگے اور آگ مشرکوں کا گورو کفن بن گئی. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۵۵۳).

---اُٹھنا/اُوٹھنا محاورہ.
آگ لگنا ؛ جذبات برانگیختہ ہونا.

آتش کے شعلے دل منے اوٹھتے ہیں تجھ بن اے بجے
اس کے بجھانے کوں گلے اپنے لگاوں کس کے تئیں

(۱۵۳۸ ، اشرف (اُردو شہ پارے ، ۲۷۰)).

اوٹھتے سر کے داغ شعلے برنگِ شمع
ثابت ہیں ہر ہمارے قدم تیرے عشق میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵).

شعلے اٹھنے لگیں جیسے ہی کے
آگ جو بھیس میں ہے پانی کے

(۱۹۱۹ ، نظم طباطبائی ، ۴).

---اُگَلْنا محاورہ.
۱. آگ برسانا.

کچھ سوز ہے بیاں میں کچھ درد داستاں میں
شعلے اگل رہی ہے چھریاں چلا رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۸). **۲. بے تکی باتیں کرنا ، غلط بیانی کرنا ، زہر افشانی کرنا.** عجیب شعلے اگل رہے تھے ان کے الفاظ نفرت کے گولے بن کر پھٹ رہے تھے اور ہم ... چھاؤنی میں فکر مند بیٹھے تھے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۵۴).

---بُلَنْد ہونا محاورہ.
آگ تیز ہونا. رن کچھ کے میدان سے شعلے بلند ہونے لگے اور آگ مشرکوں کا گور و کفن بن گئی. (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۵۵۳).

---بَھڑکانا محاورہ.
آگ لگانا ، ہوا دینا ، جذبات برانگیختہ کرنا.

آگ پیدا کی شعاعِ عشوہ و انداز سے
آگ میں بھڑکا دیئے شعلے ہوائے ناز سے

(۱۹۲۹ ، نقوشِ مانی ، ۱۳۱).

---چُننا محاورہ.
صدمے اُٹھانا ، دُکھ اُٹھانا ، اذیت سہنا.
نہیں نہیں اس خوشی کی ساعت میں ایسے شعلے نہیں چنونگی میں آج موسیقیت کی حوروں سے نغمۂ آرزو ــــــــ سنوں گی (۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳۱).

---کا بھٹا امذ.
(معماری) وہ بھٹا جس میں تیز آگ جلا کر اینٹیں پکائی جائیں. پزاوہ کی ... اینٹیں شعلے کے بھٹے کی ... اینٹوں سے نسبتاً زیادہ اینھونک ہوتی ہیں. (۱۹۶۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۸).

---کو ہَوا دینا محاورہ.
آگ بھڑکانا ، ہوا دینا. مسلمانوں کے دو گروہوں میں بڑے خوفناک فسادات ہوئے ... حکومت بھی شعلوں کو ہوا دیتی رہی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۸۱).

---لَگنا محاورہ.
حسد کرنا ، حسد کی آگ میں جلنا. سیکڑوں حاسد بہ اوج موج دیکھ کر کوئلوں پر لوٹ رہے ہیں خصوصاً کیسری کے تو دن و رات شعلے لگے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

---نِگَلنا محاورہ.
تلخ بات برداشت کرنا.

میں کیسے شعلے نگل سکوں گا
میں کیسے زہر اب پی سکوں گا

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳۹).

شُعُوب (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
خاندان ، قبیلے ، قومیں.

بتانِ شعوب و قبائل کو توڑ
رسومِ کہن کے سلاسل کو توڑ

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۲۰۳). انسانوں کو شعوب و قبائل اور نسل و رنگ کے امتیازات سے اونچا اوٹھا کر ایک ہیئت اجتماعیہ انسانیہ کا جزو بنا دیا جائے. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۸۳). [ع : (ش ع ب)].

شُعُوبی (ضم ش ، و مع) صف.
گروہ پرست ، قبیلہ پرست.

جو داعیِ عَصبیّت ہے ہم سے خارج ہے
عدوئے دینِ خدا ہے شعوبی و ملحم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۶۶). [شعوب + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُعُوبِیّت (ضم ش ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث. **قبیلوں میں بٹا رہنا ؛ قبیلہ پرستی.**

شعوبیت کے سانچے میں ڈھلے جب تب تشت کا
کہ ہر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی اس لعبت سے تزئین ہو

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۱). [شعوب + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُعُور (ضم ش ، و مع) امذ.
۱. کسی کام کو انجام دینے کا سلیقہ ، تمیز ؛ کسی کام کا ملکہ.

مج تربیت کر توں ظاہر کیا
شعور اس ہنر کا دے شاعر کیا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۹). بڑی ذی فہم و ذکی صاحبِ سلیقہ و شعور تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۶).

احمق بے وقوف کو گرچہ نہیں کوئی شعور
کچھ بھی سہی مگر وہ ہے آدمی آن بان کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵).

خود اپنے فائدے کا نہیں جس کو کچھ شعور
امید اس سے کیا ہو فلاحِ عوام کی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۶). **۲. ہوشیاری ، سمجھ بوجھ ، احساس ، دانائی.** اس عشویاں کے گلزار میں مست پھرتا تھا ، ولے شعور دھرتا تھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۷).

باہر نہ آ سکی تو قیدِ خودی سے اپنی
اے عقلِ بے حقیقت دیکھا شعور تیرا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۹).

مدہوشِ عشق ہو کر جا بزمِ معرفت میں
پردہ نہ بیچ میں ہو غافل شعور تیرا

(۱۸۸۸ ، صنم‌خانۂ عشق ، ۶). کتاب کے مطالعے سے آپ کے علم اور آپ کے شعور میں اضافہ ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۶). **۳. پہچان ، آگاہی ، پہچاننا ہر چیز کا ، عقل ، جاننا ؛ علم حاصل کرنا.**

ہم کو وہ دیکھتا ہے جو ہے صاحبِ خرد
اے خالی از شعور و ہنر تک رہے نگہ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۱۵۲). ان کو اپنی ہستی اور تنزل کا شعور مطلق نہیں ہوتا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۳). انسان نے جب اپنی زندگی فطری ماحول میں گزارنی شروع کی تو اس وقت اس میں شعور بیدار نہیں ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱). **۴. عمر کی وہ ابتدائی منزل جب انسان میں سمجھ اور احساس بیدار ہو یا شروع ہوا ہو ، بلوغ.** اس ہیچمدان کو ابتدائے سنِ شعور سے علم فقہ و تفسیر و اصول و احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق دامنگیر ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳). ابتدائے شعور سے جب میں نے کسی جانور کو خورش کے لئے پکوایا تو اس میں دلخواہ مزہ نہ پایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۹۱). سنِ شعور کو پہنچ کر دوبارہ پڑھا تو بے ساختہ اعتراف پر مجبور ہو گئیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۹). **۵ (تصوّف) ذات و صفات الہیٰ سے واقف ہونا جو محمود ہے اور غیریت کا شعور مذموم ہے.** اس صفتِ شعور اور صحو کو غیبت اور سکر سے اتم اور اکمل بیان کیا ہے. (۱۸۹۳ ، ترجمۂ رشحات ، ۶۱). **۶. (نفسیات) نفس کی وسیع ترین کیفیت جس کے ماتحت تمام کیفیاتِ نفسی وقوف احساس ارادہ ہیں.** ایک دن اس

پری نے اپنے شعور سے دریافت کر کے کہا. (١٨٠١ ، باغ و بہار ، ٢٩). اگر انسان کا شعور اپنے افعال کے تمام نتائج محسوس کرتا تو ہم یہ کہہ سکتے کہ وہ اس طرح عمل کرے گا. (١٩٣٥ ، علم الاخلاق ، ٢٠). اس کے شعور سے وہ خوش گوار احساس بھی معدوم ہو گیا. (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٣٢). [ع].

---ِ آگہی کس اضا(---فت گ) امذ.
سمجھ ، تمیز ؛ فہم و فراست ، سوجھ بوجھ کا احساس ، واقفیت یا علم کا احساس.

مل گیا ہم کو شعورِ آگہی
ہم کلامِ قدسیاں کیسے ہوئے

(١٩٨٣ ، چاند پر بادل ، ٨٠). [شعور + آگہی (رک)].

--- آنا محاورہ.
سلیقہ یا سمجھ بوجھ پیدا ہونا ، واقفیت ہونا ، آگاہی ہونا.

مری گردن پہ تم آہستہ آہستہ چھری پھیرو
نئے قاتل ہو آنے کا شعور آہستہ آہستہ

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ٢٢٣).

--- بیدار ہونا محاورہ.
ادراک پیدا ہونا ، سمجھدار ہونا ، سمجھنے کے قابل ہونا.

اور جب پوری طرح بیدار ہوتا ہے شعور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضور

(١٩٧٧ ، سرکشیدہ ، ٣٩).

--- پکَڑنا محاورہ.
ہوش سنبھالنا ، ہوشیار ہونا ، آگاہی حاصل کرنا ، شناسائی ہونا. ممکن تھیں شعور پکڑا کر واجب لکوں اپڑیا. (١٦٥٩ ، میراں جی خدا نما ، وجودیہ ، ١).

--- پَیدا کَرنا محاورہ.
آگاہی دلانا ، احساس پیدا کرنا ، واقفیت حاصل کرنا. ان کا شمار ہندوستان کے ان مشاہیر اہلِ قلم میں ہوتا تھا جنہوں نے مسلمانوں میں اپنے شاندار ماضی کے بارے میں نہ صرف شعور پیدا کیا بلکہ اس پر فخر کرنا بھی سکھایا. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ٨ ، جنوری ، ١١).

--- پَیدا ہونا محاورہ.
احساس پیدا ہونا. غریب آدمیوں میں طبقاتی امتیاز اور امیری و غریبی کے فرق کا شعور کس شدت سے پیدا ہوتا جا رہا ہے. (١٩٧٧ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٦٦).

---ِ تَسَلسُل کس صف(---فت ت ، س ، سک ل ، ضم س) امذ.
(فلسفہ) **وہ قوتِ شعور جو مسلسل ماضی کے تمام (اچھے بُرے) مشاہدات اور تجربات کو حافظے میں محفوظ رکھتی ہے.** پانچواں نام شعورِ تسلسل ہے جس میں مسلسل توجہ کی جاتی ہے اور من سب تجربات محفوظ رکھتا ہے. (١٩٣٥ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ١ : ٢٠٠). [شعور + تسلسل (رک)].

---ِ تَمَدُّن کس اضا(---فت ت ، م ، شد د بضم) امذ.
رہن سہن کا سلیقہ ، احساسِ معاشرت ، تہذیب و تمدن سے آگاہی ، طرزِ زندگی.

کسے شعورِ تمدّن تھا آپؐ سے پہلے
نہ زندگی کو خبر تھی کہ زندگی کیا ہے

(١٩٨٣ ، ذکرِ خیرالانام ، ٦٧). [شعور + تمدن (رک)].

--- دار صف.
١. **سمجھ رکھنے والا ، ہوشیار ، ذہین.**

شعور دار ہو تم بھی بڑے بتاؤ تو تم
یہ کیا سبب ہے کہ دل اس کا پھر گیا ہم سے

(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ١٣٠). ٢. **ہنرمند ، تمیزدار ، اچھی نسل کا** (نوراللغات ؛ پلیٹس). [شعور + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

--- داری امث.
تمیزداری ، سلیقہ مندی ، شائستگی. شعور داری سے بولی اور اس کے غنچۂ دل سے گرہ کھولی. (١٩٣٨ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ٥٦). [شعوردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ ذات کس اضا ؛ امذ.
(نفسیات) **اپنا ادراک ، احساسِ ذات ، عرفانِ ذات.** اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر کہ شعورِ ذات شعورِ غیر ہے ، سماجی شعور ہے ، وہ اس کی پرزور حمایت کرتا ہے. (١٩٨٥ ، نقد حرف ، ١٣٣). [شعور + ذات (رک)].

--- رَکھنا محاورہ.
سمجھ اور تمیز رکھنا ، محسوس کرنا ، جان پہچان رکھنا. کہا جاتا ہے کہ ایک سپاہی اکثر اپنے زخموں کا شعور نہیں رکھتا. (١٩٣١ ، نفسیاتی اصول (ترجمہ) ، ١٢٨).

---ِ زِیسْت کس اضا(---ی مع ، سک س) امذ.
احساسِ زندگی. ایسا بحران جو شعار زیست کو یوں تبدیل کر دے کہ شعورِ زیست وہ نہ رہے جو کبھی تھا. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ١٩). [شعور + زیست (رک)].

--- سَنْبھالْنا محاورہ.
ہوش سنبھالنا ، باشعور ہونا ، سمجھ دار ہونا.

کچھ یک میں سنبھالیا جب اپنا شعور
گیا کر کتاباں پر اکثر عبور

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٠).

---ِ عامّہ (---شد م بفت) امذ.
رائے عامّہ ، عوام کی سوچ ؛ (مجازاً) عوام ، رعایا. خود فرانس کا شعورِ عامّہ اپنی حکومت کے خلاف صف آرا ہو گیا. (١٩٦٥ ، گوریلہ جنگ ، ٢٢). [شعور + عامّہ (رک)].

--- کی رَو امث.
(نفسیات) **خیالات و احساسات کا تسلسل اور اس کی لہر.** (ماخوذ : کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ١١٠).

---مُطلَق کس صف(---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
(نفسیات) **کُلّی شعور ، لاشعور اور تحت الشعور کا مجموعہ** .
عملِ تغیّر کے بغیر عرفان ممکن نہیں. لیکن جس طرح کہ شعورِ مطلق سمجھا جاتا ہے ، یہ وہی قسم ہے جو نیوٹن نے پیش کی .
(۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۳). [شعور + مطلق (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
ہوشیار ، سلیقہ مند ، باہوش. وہ شخص نہایت شعور مند تھا .
(۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵). [شعور + مند (رک)].

---نُبوّت کس اضا(---فت ن ، و مع ، شد و بفت) امذ.
عرفانِ نبوت ، نبوت حاصل ہونے کا احساس یا ادراک. اقبال نے ... شعورِ ولایت اور شعورِ نبوت کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صوفی ... خدا تک پہنچتا ہے اور وہیں رہ جاتا ہے .
(۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۱۹). [شعور + نبوت (رک)].

---وِلایَت کس اضا(--- کس و ، فت ی) امذ.
(تصوّف) **ولایت کا عرفان ، ولایت حاصل ہونے کا ادراک** .
صوفی اور نبیؐ کے شعورِ ولایت اور شعورِ نبوت کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صوفی انسانی درجے سے مختلف مراحل طے کرتا ہوا خدا تک پہنچتا ہے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۱۹).
[شعور + ولایت (رک)].

---ہونا محاورہ.
احساس نیز سلیقہ ہونا ، تمیز ہونا ، سمجھ ہونا.

بھول مت اس کو گر تجھے ہے شعور
یاد خاطر ہے ضرور ضرور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۷).

میرا دل لیکے جو سیکھے ہو سلیقہ اے جان
پہلے یوں ظلم و ستم کا تھا شعور آپ کو کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۹).

شُعُوراً (ضم ش ، و مع ، تن ر بفت) صف ؛ م ف.
شعوری طور پر ، جان بوجھ کر ، احساس کے ساتھ. ہم شعوراً قائم کئے ہوئے مقاصد کو ... پورا کرنے پر کس قدر اعتماد کرتے ہیں.
(۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۷۴). [شعور + اً ، لاحقۂ تمیز].

شُعُوری (ضم ش ، و مع) صف.
شعور (رک) سے منسوب یا متعلق ، جس میں شعور کا عمل دخل ہو. خواہشِ فہم کی طرح سے ذات اور ایک عالم کے مابین شعوری اضافت کی اہم خصوصیت رکھتی ہے .(۱۹۴۷ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ۱۹۰). بغیر کسی شعوری جدوجہد کے استقلال ، فرض شناسی اور ٹھہراؤ میں بہ تدریج تبدیلی ہوتی رہی. (۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۳).
[شعور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِبْتِذال (--- کس ا ، سک ب ، کس ت) امذ.
(نفسیات) **فطری پستی ، احساسِ کمتری ، عادت کی خرابی**. نفس پرستی کی لذّت اور وطن کی محبّت یا خوف دوزخ یا شعوری ابتذال کی نفرت میں تصادم ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، علم الاخلاق ، ۷۲).
[شعوری + ابتذال (رک)].

---آگَہی (---فت گ) امث.
(نفسیات) **پیش بینی ؛ خواہشات و محرکات کا احساس ، قبل از وقت کوئی بات معلوم ہونا** . ہم اپنی حاجتوں کی شعوری آگہی مختلف درجات میں رکھ سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۵۲). [شعوری + آگہی (رک)].

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
وہ کام جو بالقصد یا سوچ سمجھ کر کیا جائے. مصنف نے نوبہار کو ناول میں دیر سے داخل کیا ہے اور پھر اس کے کافی دیر بعد سارے قصے کا مرکز بنایا ہے یہ بھی شعوری عمل ہے.
(۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۶۱). [شعوری + عمل (رک)].

---کاوِش (--- کس و) امث.
رک : **شعوری عمل**. جذبات و احساسات بیدار کرنے کی شعوری کاوش کی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۹).
[شعوری + کاوش (رک)].

---ہَدَف (---فت ہ ، د) امذ.
طے شدہ نتیجہ یا مقصد. مابعد الطبیعیات کو ہمیشہ فنکار کے شعوری ہدف کے ماورا فنی مقصد کا ساتھ دینا چاہئے ورنہ ناول ایک مقالہ بن کے رہ جائے گا. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳). [شعوری + ہدف (رک)].

شُعُورِیَت (ضم ش ، و مع ، کس ر ، فت ی) امث.
شعور ہونا ، ہوشیاری ، سمجھداری ، سلیقہ مندی. کیونکہ شعوریت کے تغیّر کا ، عملِ تغیر کے بغیر عرفان ممکن نہیں ... یہ وہی قسم ہے جو نیوٹن نے پیش کی.(۱۹۸۷ ، صحیفہ ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳).
[شعور + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَعِیب (فت ش ، ی مع) امث.
نرخرے کی دو نالیاں. انڈوں سے جنین ... شعیبوں میں اور شعیبوں سے شعبوں اور نرخرے کے ذریعہ مری میں داخل ہو جاتے ہیں.
(۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۵۷). [ع].

شُعَیب (ضم ش ، ی لین) امذ.
مشہور پیغمبر کا نام حضرت شعیب علیہ السلام. ذکر حضرت شعیبؑ کا اور ان کی قوم کا سورۂ اعراف اور ہود اور شعرا اور عنکبوت اور صاد میں ہے.(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۹). [ع : (عَلَم)].

شَعِیر (فت ش ، ی مع) امذ.
جَو ، اناج کی ایک قسم ، معمولی قسم کا ایک اناج. شعیر ، فارسی میں جو کو کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸).

تری راکھ میں ہے اگر شرر ، تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

(۱۹۱۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۸۳). [ع].

---اُلعُرْیان (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، سک ر) امذ.
بغیر چھلکے کا جَو (ماخوذ : کلید عطاری). [شعیر + رک : ال (ا)+عریان (رک)].

شَعِیرَہ (فت ش ، ی مع ، فت ر) امذ.
۱. **چھوٹا جَو ، کم وزن کا جو ، جو کا ایک دانہ ، ایک وزن.** شعیرہ ... دو چاول یا چار رائی کے برابر ہو . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۵). ۲. **مکے میں قربانی کا جانور ؛ مذہبی رسم** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [شعیر + ہ ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

شِغار(۱) (کس ش) امذ.
اپنی بہن یا بیٹی دے کر دوسرے کی بہن یا بیٹی سے بغیر مہر کے نکاح کرنا. شغاریہ ہے کہ نکاح کرے کوئی اپنی بیٹی کا کسی سے اس بات پر کہ وہ بھی اوس سے اپنی بیٹی کا نکاح کردے اور کچھ مہر مقرر نہ ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۲۵). [ع].

شِغار(۲) (کس ش) امذ.
چرغ سے مشابہ ایک شکاری پرند جس کے سینے پر سیاہ خال ہوتے ہیں اس کی پیدائش چرغ کے گھونسلے میں ہوتی ہے یہ اپنے سے بڑے پرندے کو شکار کرتا اوز اسے دور سے دیکھ لیتا ہے ، بوداغ. صورت پیدائش شغار کی یہ ہے چرغ کے آشیانہ میں چار بچے پیدا ہوتے ہیں منجملہ اون کے ایک بچہ شغار ہُوتا ہے . (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۶). شغار اور شاہین اور بحری اور باز اور باشہ جس طرح جانور کو گرفتار کرتے ہیں اسی طرح چرغ بھی گرفتار کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۵۴). [ف].

شَغاف (فت ش) امذ.
پسلیوں کے نیچے کا درد خواہ وہ دائیں جانب ہو یا بائیں جانب ، درد حوالی. مارے غم کے حرارتِ غریزی شغافِ قلب میں ہو گئی ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۹). [ع].

شَغال (فت نیز کس ش) امذ.
گیدڑ ، شکال ، سیال ، سیار.

سنیا ہوں جو تھا ایک جنگلی شغال
بھرنہار تھا حرص کوں لے دنبال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۲).

جہاں تک تھے روباہ و گرگ و شغال
شکاری سگ ان کے جنوں کے تھے کال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۲). بارہ دریوں میں کرگ اور شغال کے مسکن. (۱۸۴۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۱).

فطرت میں جو ہیں شیر وہ بن جائیں یُوں شغال
اے ربِّ کعبہ کیا ہے نرالا یہ انقلاب

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۹۳). اغلب یہی ہے کہ شغال کا لفظ ترکی سے فارسی میں آیا اور فارسی سے اردو میں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۸۴). [ف].

شَغالی (فت نیز کس ش). (الف) امث.
(مجازاً) بزدلی.

کوئی کی مکر چال ہے ہے یہ کیا بلا ہے
روباہی یا شغالی ہے ہے یہ کیا بلا ہے

(۱۸۱۷ ، نورالحق تپاں (صوفیائے بہار اور اردو ، ۱۰۹)).

(ب) امذ . **ایک قسم کا انگور جس کو گیدڑ بہت کھاتے ہیں** (نوراللغات). [شغال + ی ، لاحقۂ نسبت].

شغالے را مُیَسَّر نیست اَنگُور کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) گیدڑ کو انگور میسر نہیں ، جب کوئی کسی چیز کا اہل نہ ہو تو بولتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

شَغَب (فت ش ، غ) امذ.
شور و غل ، فساد ، ہلڑبازی. گھر شور و شغب سے پاک اور لڑائی جھگڑے سے صاف ہوگیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۲). چند ہی دنوں کے بعد محسوس ہونے لگا کہ باوجود اتنی چہل پہل اور شور و شغب کے وہ احساسِ تنہائی کم نہیں ہوا جو مجھے وہاں کھینچ کر لایا تھا. (۱۹۸۲ ، بجھتاوے ، ۱۶۶). [ع].

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف.
شور شرابے سے مانوس. ہمارے شغب آشنا کان گریز کو عجز بیاں کا نام دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). [شغب + آشنا (رک)].

ـــ نا ک صف.
پُرشور ، ہنگامہ خیز.

شغَب نا ک ہے خستۂ غم گزیدہ!
شہیدِ بیاں ہے قتیلِ نوا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۹۵). [شغب + نا ک ، لاحقۂ صفت].

شُغْدُف (ضم ش ، سک غ ، ضم د) امذ.
محمل ، کجاوہ ، ہودج. انتظام یہ تھا کہ وہ شغدف میں بیٹھ جایا کرتی تھیں اور چاروں طرف شغدف کے پردے باندھ دئیے جاتے تھے. (۱۹۱۸ ، اُمت کی مائیں ، ۴۷). اس شخص کے اونٹ پر شغدف کس کر اس میں اس کو لٹا دیا اور روانہ ہوئے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۸۶). آپ کا شغدف جس کو عرفِ عام میں محمل کہتے ہیں لوگوں نے اٹھا کر اونٹ پر کس دیا. (۱۹۷۵ ، عصمت ، کراچی ، ۳۳). [ع].

شَغَف (فت ش ، غ) امذ.
۱. **کمالِ رغبت ، بہت زیادہ لگاؤ یا دلچسپی ، لگاؤ ، لگن ، پسندیدگی.**

کچھ تسلّی نہ ہو گی جینے سے
جس کو مرجانے سے شغف ہو گا

(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۵۶). جس شغف ، جس شوق ، جس بیخودی ، جس بےاختیاریٔ جوش سے شراب کا نام لیتا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت شراب پیتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۶). کلاسیکیت سے شغف ، اپنی فکر کی آرائش اور اپنے پُرکشش بیان کی نشان‌دہی کرتے ہیں. (۱۹۸۱ ، قرضِ دوستاں ، ۹۴). ۲. **مسرت ، دل بستگی ، شگفتگی.**

جب اس باغ میں جاکے داخل ہوا
شغف سا ذرا دل کو حاصل ہوا

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۳۶). [ع].

---رَکھنا محاورہ.
دلچسپی رکھنا ، شوق رکھنا. فیض صاحب کے شیدائیوں میں سے ہیں اردو صاف نہیں بولتے مگر شاعری سے خاص شغف رکھتے ہیں. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ٢٢).

---ہونا محاورہ.
لگاؤ ہونا ، دلچسپی ہونا. خوب جانتا تھا کہ اس کو بیٹے کے ساتھ بلا کا شغف ہے. (١٨٨٥ ، محصنات ، ٢٨). عربوں کو اسلام سے پہلے بھی جہازرانی سے شغف تھا. (١٩٣٥ ، عربوں کی جہازرانی ، ١٩). مولوی عبدالحق صاحب کو میر کی شاعری سے بڑا شغف تھا. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ١٥).

شَغل (فت نیز ضم ش ، سک غ) امذ.
١. (أ) **پیشہ ، کام دھندا ، کام کاج ، مصروفیت ، ملازمت.**

پیا کا شغل مستی کس نہیں سر
انوں تھے ہے بگانہ آشنا روح

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٨١). بعض ایسے بھی شغل اور پیشے ہیں جو ملک کے واسطے بہت مفید ہیں . (١٨٨٠ ، رام چندر دہلوی ، ماسٹر رام چندر اور اردو نثر کے ارتقاء میں ان کا حصّہ ، ١٢٧). شغل یا پیشہ سے انسان کے اخلاق اصول متاثر ہوتے ہیں . (١٩٣٣ ، افسانچے ، ٣١) . شہری شغلوں (پیشوں) کو سالہا سال سے مردم شماری کے بیوریو نے قسم بند کیا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٦١٥).
(ii) **تفریح یا دل بہلانے کا مشغلہ ، کوئی کام جو دلچسپی ، وقت گزاری یا مصروف رہنے کے لیے کیا جائے ، شوق ، تفریح ، دل بہلاوا ، وقت گزاری.**

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٨).

بلا سے سنا کوئی مجھے داستاں
کہ ہو شغلِ خاطر مرا اک زماں

(١٨٠٢ ، بہار دانش ، طپش ، ٣٧). دلِ غمگیں کو اسی شغل سے بہلائیے شاید طبیعت اپنا رنگ تازہ جمائے . (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣). نظامی کو شاعری کے سوا کوئی شغل نہ تھا. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٢٢٣). ٢. **(تصوف) ذات و صفات کا تصور ، مراقبہ ، ذکر و فکر ، تصور.** پردے میں تی یوں آئی بات کہ صبور کرو خدا نماز کرتا ہے یعنی اپنا شغل اپس سوں دھرتا ہے . (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٠٥).

اے سراج اپنی خودی کوں بیخودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر ایک دم میں ہوالرّحمٰن کا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣٥). میر صاحب نے تم کو شغل عطا کیا ہے وہی کافی ہے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٥٣٣). آواز سنی تنم تنم تن تن ، سمجھا شغل کے سبب صدائے دماغی ہے. (١٩٢٣ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ٩). ٣. **شراب نوشی ، شراب پینے کا مشغلہ .** صادقین نے شغل قطعی ترک کر دیا تھا کیوں کہ کاظمین صاحب ان سے بڑے تھے اور مذہبی حفظِ مراتب کا معاملہ تھا. (١٩٨٨ ، غالب ، کراچی ، ١ ، ٢ : ٢١٠). [ع].

---اَشغال (---فت ا ، سک ش) امذ ؛ ج.
ذکر و فکر ، ورد و وظائف ، مراقبے.

جتنے کہ مراقبے ہیں اور شغل اشغال
جتنے کہ تصورات ہیں اور خیال

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ١٦). سیاسیات میں پڑ کر درویشی کے شغل. اشغال دھیان گیان وغیرہ پھر کہاں. (١٩٣٩ ، مطالعۂ حافظ ، ٢١). [شغل + اشغال (شغل (رک) کی جمع)].

---اَصل کس صف(---فت ا ، سک ص) امذ.
(معاشیات) اصل سرمایہ جو تجارت میں لگایا جائے اور جسے کسی وقت بھی شراکت دار واپس لے سکتا ہو . شغل اصل کرنے والوں کی پس اندازی سے پیشتر کام آغاز کرنے کا عمل خطرات سے خالی نہیں ہوتا اور اس عمل کی بھی ایک حد ہوتی ہے. (١٩٣٧ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ١ : ٥٣٥). [شغل + اصل (رک)].

---باطِن کس صف(---کس ط) امذ.
(تصوف) ذکرِ الٰہی ، روحانی ذکر و خیر. حضرت محبوب الٰہی تقریباً تمام عمر دائم الصوم رہے شغلِ باطن سے آپ کی آنکھیں سرخ رہا کرتی تھیں . (١٩٦٠ ، حیات امیر خسرو ، ١٠٣) . [شغل + باطن (رک)].

---بَرْزَخ کس اضا(---فت ب ، سک ر ، فت ز) امذ.
(تصوف) ایک طرح کا مراقبہ ، تصور باندھنے کا عمل ، حضوریٔ دل سے خدا کا دھیان کرنا ، گردن جھکا کر ذکر و فکر میں مشغول ہونا. شغل برزخ کا جو حال لکھا ہے کہ گردن جھکا کر صفحہ قلب پر تصویر دیکھ لیتا ہوں خدا ترقی عطا کرے. (١٨٩١ ، فغان بے خبر ، ١٠٣). [شغل + برزخ (رک)].

---بَسیط کس اضا(---فت ب ، ی مع) امذ.
رک : شغلِ باطن.

بہتر نہیں کوئی ذکر و فکر اس سے اور
ہرگز کبھی کیجیو نہ جز شغلِ بسیط

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ١٧). [شغل + بسیط (رک)].

---بے کاری کس اضا ؛ امذ.
وہ کام جو محض وقت گزاری کے لیے کیا جائے.

کھنچ رہا ہے اس لئے مجھ سے ترا دامانِ وصل
تا کفِ افسوس کو پھر شغل بے کاری نہ ہو

(١٧٧٢ ، فغاں ، د ، ١٢٠). [شغل + بیکاری (رک)].

---چھوٹنا محاورہ.
مشغلہ یا مصروفیت ترک ہونا.

شغل رونے کا نہ چھوٹا مجھسے بعد از مرگ بھی
ابرساں دوشِ ہوا پر قطرہ افشاں خاک ہے

(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ١٢٢).

---رَکیک کس صف(---فت ر ، ی مع) امذ.
بُرا کام ، غیر اخلاق مشغلہ.

ترک کر بیٹھی ادا و ناز کا «شغلِ رکیک»
اب ہے وہ دنیا کی ہر مردانہ ورزش میں شریک
(١٩٣٢ ، فکر و نشاط ، ١١٠). [شغل + رکیک (رک)].

---رکھنا محاورہ.
شوق رکھنا ، دلچسپی رکھنا (عموماً شراب و شباب سے). شیم ہین اور عورتوں کے طائفہ کے ساتھ شغل رکھتے ہیں اور اپنی ریاست اور رعیت سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ٣١٣). رات دن شراب سے شغل رکھتا ہے. (١٩٤٣ ، انطونی اور کلاپطرہ ، ٢ : ٣٩).

---فرمانا محاورہ.
شغل کرنا ، مشغلہ اختیار کرنا. شیخ صاحب نے دوسرا چمچہ اٹھا کر سامنے رکھ دیا اور کہا اب اس سے شغل فرمائیے. (١٨٩٨ ، آب حیات ، ٣٦٤).

--- کرانا محاورہ.
شراب پلانا. ایک مرتبہ شام کو اسلام آباد کلب لے جا کر ان کو شغل کرایا ... جلدی جلدی ایک دو جرعے پیے اور واپس آگئے. (١٩٨٧ ، غالب ، کراچی ، جولائی ، ٢١١).

--- کرنا محاورہ.
١. تفریح طبع کے لیے کوئی کام اختیار کرنا ، بے کاری کے خیال سے کوئی مشغلہ اپنانا ، دل بہلانا.
آو کچھ شغل کریں بیٹھیں ہیں عریاں اتنے
پھاڑیں سینے ہی کو ہاتھ آئے گریباں اتنے
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٣٢). اے بی ، پھر تمہیں کچھ شغل کرو اس نے کہا حضور یوں تو کون بشر ہے کہ جس کو گانا رونا یاد نہیں. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٢٩١). **٢. (تصوف) مراقبہ کرنا یا ذکر کرنا ، یادِ الٰہی میں مصروف ہونا ، (وظیفہ وغیرہ کا) ورد کرنا.** درود شریف کا شغل کرنا اہل سموات کی موافقت ہے. (١٨٤٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ١٤). شغل کرنے والے لوگ اس کیفیت کو جانتے ہیں کہ پہلے ہی مبتدی کو ذکر شغل میں کیسی کیسی جسمانی تکالیف ہوتی ہیں. (١٩١١ ، روزنامہ سفر ، ١٧). عصر اور مغرب کے درمیان اکثر شیدائیوں کی نظریں گنبدِ خضرا سے شغل کرتی ہیں. (١٩٧٤ ، میاں کی اڑیا تلے ، ٧٤). **٣. کوئی کام یا پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنا ، عمل کرنا ، عامل ہونا ، کاربند ہونا.**
ہمیں ہور تمیں آج کی رات میں
کریں شغل اپنا عبادات میں
(١٦٤٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٣١). علم اصول کا شغل کر کے اصُول فقہ میں کئی کتابیں تصنیف کیں. (١٨٣٧ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٥١٤). **٤. مے نوشی کرنا ، شراب پینا.** انگریز خواتین چھتریوں کے سائے میں گارڈن چیرز پر بیٹھی الکحل سے شغل کرتیں. (١٩٥٢ ، سفینۂ غم دل ، ٢٩). راستے بھر صادقین صرف مرحوم بھائی کی بات کرتا رہا اور شغل کرتا رہا. (١٩٨٨ ، غالب ، کراچی ، ١ ، ٢ : ٢١١).

---مے کس اضا (---ی لین) امذ.
شراب نوشی.
فانی اب اٹھ کہ مست ہیں جھونکے نسیم کے
چل کر چمن میں شغلِ مے بے سبو کریں
(١٩٣١ ، فانی ، ک ، ١٣٥).
شغلِ مے خوش گوار کرنا ہو گا
خونِ توبہ میں ہاتھ بھرنا ہو گا
(١٩٨٦ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٢٠).

---میلہ (---ی مع ، فت ل) امذ.
کھیل تماشا. باؤ جی آپ آرام سے بیٹھیں ہم تو شغل میلہ کر رہے تھے. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ١٣٢). [شغل + میلہ (رک)].

---ہاتھ آنا محاورہ.
١. مصروفیت ہونا ، مشغلہ ہاتھ لگنا ، کام مل جانا. ڈاکٹروں نے بہت سے علاج اور آرام کا مشورہ دیا سب لوگ فکر مند ، حسن میاں کو ایک شغل ہاتھ آ گیا. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، جون ، ٦١). **٢. دلچسپی کا سامان ہونا.** دونوں میں سے جس کسی کو وقت ملتا خط نکال کر پڑھنے لگتا ایک شغل سا ہاتھ آ گیا تھا. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٣٢٣).

---ہونا محاورہ.
١. (کسی چیز سے) لطف ، تفریح یا فائدہ حاصل کرنا.
جس کوں ہے ذوق مے ساغرِ مدہوشی کا
ہے اسے شغل تری چشم سیں مے نوشی کا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٧٧).
اچھا یہ شغل ہے تیرا اچھی یہ سیر ہے
میرا سرِ نیاز ہے اور تیرا پیر ہے
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ٥٩). **٢. مصروفیت ہونا.**
سو شغل ہوں پر دھیان لگا رہتا ہے گھر میں
پھرتی ہے سدا شکل عزیزوں کی نظر میں
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٩٩).

شَغلدار (فت نیز ضم ش ، فت غ ، سک ل) صف.
خدمت گار ، منصبی ، کارگزار. سلطنت کے اعوان و انصار اور شغلدار اور ولایتوں کے والی اور مقطع سب کا تقرر نیک ، اچھائی کرنے والے اور عادل لوگوں میں سے کیا گیا ہے. (١٩٦٨ ، تاریخ فیروز شاہی ، ٨٠٣). [شغل + ف دار ، داشتن - رکھنا].

شَغلی (فت نیز ضم ش ، سک نیز فت غ) امث.
(نفسیات) ملازمتی ، روزگار سے متعلق ؛ تجرباتی ، بلحاظ پیشہ. یہ قسم بندی صرف شغلی اور صنعتی عنوانات کو استعمال کرتی ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٦١٥). [شغل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سلسلہ (---کس س ، سک ل ، کس س ، فت ل) امذ.
(نفسیات) ملازمتی ، روزگار سے متعلق ؛ تجرباتی ، بلحاظ پیشہ. گروہ بندیاں بعض اوقات شغلی سلسلے کہلاتی ہیں. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں ، ٦١٦). [شغلی + سلسلہ (رک)].

شِفا (کس ش) امذ.

۱. **صحت ، تندرستی ، بیماری کے بعد تندرست ہونا.**

چلا زیچ دے یک مصری حکیم
شفا ہور قانون سترلاب سیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۴).

عاشق شفا کے تانیں تج لب کا پانی پیوے
پان تھے مگر ہے زم زم کے آب کا طلوع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۸).

کسی کے دوا سیں نہووے شفا
سبھی طرف سیں آس تجھ ٹوٹ جا

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰).

شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور بھر تو دوا کر چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴).

شفا کا جو حمام میں نے کیا
مہینہ وہ شوال کا تھا لکھا

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۳۳).

بیمارِ عشق کو جو شفا بھی ہوئی تو کیا
ہے پھر وہی مرض کا تسلط شفا کے بعد

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۵). ان کی افادیت ذہنی امراض سے شفا کے ذریعہ ثابت ہو چکی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۵۱). ۲. **علاج ، بیماری کی دوا.**

تیرے ہونٹاں کے حقے میں تھے دلا منج کوں دوا
میرے درد ان کوں سدا تیری شفا تھی ہے شفا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱).

ہے شفا بادۂ عشرت میری
ہے دوا جام محبّت میری

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلٰی مجنوں ، ۲۶). ۳. **سورۂ فاتحہ کا ایک نام.** اٹھواں نام «شفاء» ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحہ شفا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱ : ۱۳۶). ۴. **شیخ بو علی سینا کی کتاب کا نام جو علوم عقلیہ مثلاً منطق حکمت اور طب وغیرہ کی جامع ہے.** اسفار اربعہ اس کی فصاحت و بلاغت کو نہیں پہنچتی اور شفا اس کی عبارت کی خوبی کو نہیں لگتی . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۶).

اب اس فلسفہ پر جو ہیں مرنے والے
شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۸). [ع].

ـــــ بَخْش (ـــــ فت ب ، سک خ) صف.

شفا دینے والا ، اچھا کرنے والا . ادب کے سلسلے میں ارسطو نے بھی یہی کہا تھا کہ اس کے اثرات دراصل ذہنی صحت کے لیے نہایت شفا بخش ہیں. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۸۰۵). [شفا + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا].

ـــــ بَخْشنا محاورہ.

صحت دینا.

صدقے نبیؐ کے قطب کوں اب لطف سیا تھے
دکھ درد سبھی دور کر ہور سکھ ، شفا بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴).

ـــــ پانا ف م.

بیماری سے صحتیاب ہونا ، تندرستی پانا. نرگن ہوا تو شفا پاوے گا. (۱۵۰۰ ، معراج العاشقین ، ۱۹).

لا مُجھے تُو دے کہ پی جاؤں شتاب
اُس کے پینے سے شفا پاؤں شتاب

(۱۷۷۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۱۳۴).

ہزار شکر کہ نواب کو ہوئی صحت
پر ایک دور بلا ہو گئی شفا پائی

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۴). طبیب نے ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر دیا حقیر نے گلے میں باندھ لیا اور شفا پائی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۷۷).

ـــــ خانَہ (ـــــ فت ن) امذ.

مریضوں کے علاج کی جگہ ، دارالشفا ، ہسپتال.

تمن خواہش ہیں زردی نہ پایا سکھ بچارا سو
دکھیے عاشق شفاخانہ تمن لا ہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

شفاخانے سے اپنے بخش صحت
سرافرازی کی جگ میں بھیج خلعت

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۹۹). الو پیتھی کے متعدد شفاخانہ تھے اور ایک ہومیا پیتھی کا شفاخانہ تھا . (۱۸۶۷ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپچز ، ۵۸). اپنی بی بی کی یادگار میں ایک لاکھ روپے سے زنانہ شفاخانہ جاری کیا. (۱۹۰۳ ، انتخاب فتنہ ، ۷۳). زندگی کی فلاح و بہبود کے لئے شفاخانے ، دائی خانے اور اسی قبیل کے دیگر مراکز قائم کئے جائیں. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ۳۸). [شفا + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ داں صف.

علم طب کا ماہر ، شفا کا علم جاننے والا ، شفا نامی کتاب کو سمجھنے والا ، علاج و معالجے کا ماہر.

قانون بو علی سے نہیں کم کسی طرح
میرا کلام مردِ شفاداں کے سامنے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۸). [شفا + ف داں ، دانستن ـ جاننا].

ـــــ دینا ف م.

صحت دینا ، بیماری سے نجات دلانا.

بیماری میں اپنی ہیں اطبا حیران
دے جلد شفا مجھ کو طفیلِ حسنین

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۲۵). تُو چاہے تو تجھے شفا دوں ... مرض دفع ہوجائے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۳).

ـــــئے کامِل کس صف (ـــــ کس م) امذ.

مکمل صحت ، صحت کاملہ ، کُلی صحت و تندرستی. امید قوی ہے کہ جلد شفائے کامل ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۶). [شفا + ے (حرف اضافت) + کامل (رک)].

---مانگنا محاورہ.

صحت طلب کرنا ، صحت کے لئے دعا کرنا ، تندرستی مانگنا . اوس مکان میں آتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں اور شفا مانگتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۵۸۲).

---ملنا ف ل.

صحت ملنا ، بیماری سے صحتیاب ہونا.

جیتا ہوں اور نہ مرتا ہوں دردِ فراق سے
اب موت آئے یا مجھے عیسیٰ شفا ملے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۶).

---ہونا ف ل.

صحت ہونا ، بیماری کے بعد تندرستی ہونا. اس سے بادشاہ کو شفا ہو گئی. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۱۲۸). چند یوم میں شفا ہو گئی. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲).

---یاب صف.

صحت یاب ، تندرست. وہ بے چارے ہمیں شفا یاب کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۷۷). اف: کرنا ، ہونا. [شفا + ف: یاب ، یافتن - پانا].

---یابی است.

صحت یابی ، تندرستی ، بیماری سے نجات پانا. کوئی بچہ بیماری بیمار لڑکی کی شفا یابی کے لیے دعا کرے. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۱۷). [شفا یاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَفاختی (فت ش ، سک خ) صف.

کبوتر کی ایک قسم نیز اس کا رنگ؛ رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شفاختی ... پیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [مقامی].

شَفاعَت (فت ش ، ع) امث.

۱. (أ) **سفارش ؛ معافی کی سفارش.** ایک دانہ یاقوتِ بے بہا کا نذر گزرانا اور ان کی شفاعت کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۳). منظور علی خاں کی سفارش اور شمرو کی بیگم کی شفاعت سے اس کے قصور معاف ہو گئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۳۳۶). نہ میں نے کبھی سنا کہ کسی نے بادشاہ کے پاس ان کی شفاعت کی ہو. (۱۹۱۹ ، بہادر شاہ کا مقدمہ ، ۷۸). ہمیں اپنے جرم کا اعتراف ہے لیکن ... ہم اس عُذر کو اپنی شفاعت میں پیش کر سکتے تھے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۱۳۳) . (أأ) **اللہ تعالیٰ سے گنہ گار کے بخشش کی سفارش** (**مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق خاتم النبیینؐ مسلمانوں کی بخشش کی سفارش کریں گے**).

جمع ہوونگے سب نبی ہور رسول
خدا نے شفاعت کر اس کی قبول

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ ، عاجز ، ۱۰). ووں عبادت کیے تو خدا کا دیدار ، رسول کی شفاعت ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۰).

حشر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے واللہ
ہے شفاعت یہ وہاں احمدؐ مختار کے ہاتھ

(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، جنوری ، ۶۷ : ۵۷)).

نامِ عاصی داخلِ فردِ شفاعت ہو گیا
خاتمہ بالخیر احمد کی بدولت ہو گیا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۲) . ہر کلمہ گو یہیں جو حبیب خدا کی شفاعت پر ایمان رکھتی ہے. (۱۹۱۱ ، شہید مغرب ، ۳۳) . اور قیامت کے روز حضورؐ اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۵۵). ۲. **بخشش ، معافی.** اس قسم میں مریض خایف زدہ رہتا اور اپنے خالق کے فرایض کے بہ نسبت غمگین خیالات پیدا کرتا ہے کہ کوئی صورت شفاعت کی نہیں ہے. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۲۸۳). [ع].

---خواہ (---و معد) صف.

سفارش چاہنے والا ، معافی یا بخشش کا طلب گار.

شفاعت خواہ امت عسنہ شیموں کی ہوتی ہے
ذرا اب تو بھی ہو آراستہ اے باغِ رضوانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۷). [شفاعت + ف : خواہ ، خواستن - چاہنا].

---دینا محاورہ.

بخشش دینا ، معاف کر دینا.

منور کیا جس نے اسلام کوں
شفاعت دیا خاص ہور عام کوں

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۰)).

---کَرْنا ف ل.

سفارش کرنا ، بخشش کرنا ، معاف کرنا.

گناہاں کوں تیرے شفاعت کروں
شفاعت تجے میں نہایت کروں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۴۳).

قیامت کوں قرآن امانت رحم
شفاعت کریں گے عرش تل بہم

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۷). ممکن نہیں کہ اس روحانی دربار اور مسیح کی آسمانی بادشاہی میں ہماری شفاعت نہ کر سکے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۸۲). بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں. (۱۹۱۱ ، القرآن الحکیم ، ترجمہ احمد رضا خاں ، ۲۵۳).

---کَھڑی ہونا محاورہ.

سفارش آڑے آنا ، سفارش کام آنا. محل میں بادشاہ بیگم کی شفاعت کھڑی ہو گئی اور بیچ بچاؤ کر کے سیف خاں کو عتاب شاہی سے بچا لیا. (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۲۱).

---گَر (---فت ک) صف.

سفارش کرنے والا (نوراللغات). [شفاعت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---نامَہ (---فت م) امذ.

سفارشی چٹھی ، سفارشی خط (جامع اللغات). [شفاعت + نامَہ (رک)].

شَفّاف (فت ش ، شد ف) صف.

۱. جس میں سے روشنی کی شعاعیں گزر جائیں ، وہ چیز جس کے آر پار نظر آوے ، مُنزّہ. اجزا یا شعاعیں روشنی کی اگر شفاف مادوں میں سے جو وضع خاص کی ہوں گزریں تو وے ایک نقطے پر میل کرتی ہیں. (۱۸۴۱ ، مقاصد علوم ، ۷۶). وہ اشیاء شفاف کہلاتی ہیں جن کے درمیان سے نہ صرف روشنی بلکہ دوسری اشیاء بھی صاف طور پر نظر آتی ہے. (۱۹۶۵ ، روشنی کیا ہے (ترجمہ) ، ۳۱). جھیل میں صاف شفاف پانی دکھائی دیا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۸). **۲.(i) صاف ، اس قدر صاف کہ اس میں چمک پیدا ہو جائے ، گرد و غبار غلاظت سے صاف اور پاک.**

بلندی میں کھم رنگ میں جوں شفاف
کہ کوتہ دسے جس انگے کوہ قاف

(۱۶۴۵ ، **قصۂ بےنظیر** ، ۵۵).

واں کے دیوار و سقف سب شفاف
کہیں نقاشی اور کہیں تھے صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۳۲).

ہر صدف بلّور سے شفاف تھی
ریگ بھی آبِ گہر سے صاف تھی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۲). نئی دلی کی شفاف سڑکیں گھومتے دوڑتے پہیوں کو جانتی ہیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۵۹) . **(ii) کدورت یا بغض سے پاک.** دونوں کو ایک دوسرے کے لیے شفاف ہونا چاہیے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۷). [ع].

شَفّافی (فت ش ، شد ف) است.

۱. صفائی ، چمکیلا پن ، عکس ریزی. اس باغ کی بلور کی تو دیواریں ہیں ایسی چاند ہیں کہ بے جرم اور شفاف ہیں کہ شفافی آئینے کی عکس سے جنگا. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۹).

شفافی و صفائی یہاں تک ہے جس سے نت
نورِ صفائے صبح کو رہتا ہے انفعال

(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۴۳). اس کے لبوں کی ننھی لرزش ، اس کی جلد کی شفافی ، ... شوق اور تشنگی سے دیکھا کرتا ہوں . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۶۶) . **۲. (مجازاً) پاکیزگی.** روح کی اس پراسرار شفافی میں جو کبھی کبھی چند لمحوں کے لئے انسان کو میسر آتی ہے. (۱۹۴۴ ، پھانس ، ۱۲۲). [شفاف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفّافِیّت (فت ش ، شد ف ، کس ف ، شد ی بفت) است.

کسی چیز کا شفاف ہونا ، شفافی. شفافیت آئینے کی کامل نہیں ہے. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۶۶). اس کی صیقل (قلعی) اور شفافیت زائل ہو جاتی ہے.(۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶). بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ ساتھ شفافیت کم ہوتی چلی جاتی ہے. (۱۹۷۴ ، ہمدرد صحت ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵). [شفاف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شِفائی (کس ش) صف.

شفا دینے والا. ادیب ... نیوراتی الجھنوں سے چھٹکارے کے لئے تحریر کا سہارا لیتا ہے ، لیکن وہ تحریر کی شفائی تاثیر کو تسلیم نہیں کرتا. (۱۹۸۳ ، **تخلیق اور لاشعوری محرکات** ، ۴۴). [شفا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

شَفَت (فت ش ، ف) امذ.

ہونٹ. شَفَت (ہونٹ) سے ادا ہونے والی آوازوں کا نام شفوی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸). [ف].

شَفْتالو (فت ش ، سک ف). (الف) امذ.

ایک قسم کا بڑا آڑو ، جسے چکیا آڑو بھی کہتے ہیں.

عجب امرود و شفتالو و بادام
کہ پاوے اشتہا جن سب سے آرام

(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳). میوہ کے اقسام میں خربوزہ اور تربوزہ ... و خوبانی و شفتالو اور انگور وہاں ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۲۸). میوہ یہاں کثرت سے پیدا ہوتا ہے ، انگور ، انار ، سیب ... شفتالو ، کھجور وغیرہ بوئے جاتے ہیں: (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۲۵۷). آپ نے ازراہ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں. (۱۹۸۶ ، تصوف ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). (ب) صف. **شفتالو کے رنگ کا ، سرخ سیاہی مائل رنگ کا.** ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا گابی ... دھوانلا ، پستئی ، شفتالو ... اتنے رنگ تو یاد ہیں. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۵). [ع].

شَفْتالْوا (فت ش ، سک ف ، ل) امذ.

کبوتر کا ایک رنگ (نوراللغات). [شفتالو + ا ، لاحقۂ نسبت].

شَفْتالْوی (فت ش ، سک ف ، ل) صف.

شفتالو کے رنگ کا جو سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے ، سرخ رنگ جو مائل بہ سیاہی ہو اور شفتالو کے رنگ سے مشابہ ہو. اودے اور کپاسی اور عباسی اور بیجنی اور شفتالوی رنگ کے پھول کھلے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۲۴۶). [شفتالو + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفْتِکا (فت ش ، سک ف ، کس ت) امذ.

ایک وضع کا درخت جو موسم خریف میں بہار پر آتا ہے اور خوب پھلتا پھولتا ہے.

شفتکا کے ہے گلوں سے چمن آراستہ اب
اک عجب پھولوں کی ہے انجمن آراستہ اب

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، شاکر (پیارے لال) ، ۴۷). [مقامی].

شَفْتَل (۱) (فت ش ، سک ف ، فت ت) صف مث.

بدکار ، پلید اور آوارہ عورت.

جو پری مہندی لگاوے اوس کے باندھے ہاتھ پاؤں
لوٹتی کیا کیا مزے ہے یہ موئی شفتل ارنڈ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۴). یہ موئی شفتل کہاں سے پہونچ گئی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۳۸).

میٹھی ہے وہ زبان کی ، دل کی کٹھور ہے
قطامہ ہے ، چڑیل ہے ، شفتل ہے ، چور ہے

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۵۱). [مقامی].

شَفتَل (۲) (فت ش ، سک ف ، فت ت) امذ.
ایک تنہا پودا جس میں پھلیاں لگتی ہیں نیز ایک پودا جو مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، چپری. موسمِ ربیع میں شفتل بوئیں اور خریف میں کماد. (۱۹۶۳ ، راہِ عمل ، ۷۰). اکثر اپھارہ بغیر کتری ہوئی برسیم یا شفتل کے کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۴). [ف].

شَفتَه (فت ش ، سک ف ، فت ت) امذ.
(حشریات) درخت کا کیڑا، روکھ جوں. اور بعض جوں کی طرح رینگتے ہیں مشہور مثالیں سکاڈہ (Cicada) آم کا تیلا ... شفتہ اور سفنہ اور لاکھ کا حشرہ. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۰۵). [ف].

شَفَتی (فت ش ، ف) صف.
شفت سے منسوب یا متعلق، ہونٹ یا لب کا ، ہونٹ سے ادا ہونے والا (لفظ) وغیرہ.

حَلقی وَسطی حروف شفتی
الفاظ ہیں جن سے ہشتی ہفتی

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۴۵). حروف حلقی و وسطی و شفتی کو نہایت جانچ جانچ کر بلا کسی بناوٹ کے ... ادا کئے جائیں. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۷۷). [شفت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفَتَین (فت ش ، ف ، ی لین) امذ ؛ ج.
۱. **دونوں ہونٹ ، اوپر نیچے کے دونوں لب.**

سیبِ دوحۂ طوبیٰ کے ذقن ہور غبغب
پستۂ روضۂ فردوس ہیں شفتین تیرے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۷). انار پستان کا جو دیکھتا سینے میں جوش محبت ضرور ہوتا ، شفتالو بوسۂ شفتین کی رغبت دلاتے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۱۹). ۲. **(بانک) حریف کے ہونٹوں کی ضرب** (ا پ و ، ۸ : ۵۸). [شفت + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شِفٹ (کس ش ، سک ف) امث.
۱. **تبدیلی ، انتقالِ مکان ، منتقلی** . وہ لوگ تمہارے ہاں شفٹ ہو گئے ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۸). ۲. **دفتر ، کارخانے یا اسکول وغیرہ کے عملے کی دو یا دو سے زیادہ ٹولیوں کے یکے بعد دیگرے کام کرنے کا مقررہ وقت ، نیز اس قسم کے عملے کی ہر ٹولی ، اوقات کار کی تقسیم یا درجہ بندی.** باقاعدہ انتظام ہونا چاہیے جو کارخانے کی تین شفٹوں کی ضرورت کو پورا کر سکے. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، ۳ ، ۷ ، ۸ : ۹). [انگ Shift].

---اِنچارج (---کس ا ، سک ن ، ر) امذ.
ملازمتوں کے مختلف اوقات کار کا نگراں. آرٹ ایڈیٹروں کی موجودگی میں متعلقہ شفٹ انچارج ... بالکل بری الذمہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، فنِ ادارت ، ۲۰۴). [شفٹ + انچارج (رک)].

شَفر (فت نیز ضم ش ، سک ف) امذ.
۱. **آنکھ کے پپوٹے کا کنارہ جو پلکوں کے نمودار ہونے کی جگہ پر ہوتا ہے ، پلک کی جڑ.** شفر کے وسیلے سے پلک کھلتی اور بند ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۵۵). ۲. **(طب) عورت کی شرم گاہ کا کنارہ ، لبِ فرج** (مخزن الجواہر). [ع].

شُفْران (فت نیز ضم ش ، سک ف) امذ ؛ ج.
عورت کی شرم گاہ کے دونوں کنارے ، دونوں بڑے لب اور دونوں چھوٹے لب ، پتے. شفران سامنے کو نسبۃً موٹے ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۱۳). [شفر + ان ، لاحقۂ جمع].

---صَغِیر کس صف(---فت ص ، ی مع) امذ.
فرج کے دونوں اندرونی کنارے ، چھوٹے لب. شفرانِ صغیر (لیبیا مائنورا) دو چھوٹے دہراؤ ہیں جو شفرانِ کبیر کے درمیان واقع ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۱۳). [شفران + صغیر (رک)].

---کَبِیر کس صف(---فت ک ، ی مع) امذ.
فرج کے دونوں بڑے لب جو بیرونی کنارے پر ہوتے ہیں. شفرانِ کبیر (لیبیا میجورا) دو ابھرے ہوئے طولی جلدی دہراو ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۱۳). [شفران + کبیر (رک)].

شَفرُوق (فت ش ، سک ف ، و مع) امذ.
پنجاب میں پایا جانے والا ایک پرندہ جو قد و قامت میں کوّے کے برابر ہوتا ہے ، سینے کا رنگ سفید اور پشت کا خاکی سیاہی مائل ہوتا ہے ، شیر کنجشک ، سفید لاٹ. سفید لاٹ دیسی قسم خشک ... اس کو شیر کنجشک اور شفروق بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۱۲). [مقامی].

شَفشاہَنگ (فت ش ، سک ف ، فت ہ ، غنہ) امذ.
تار کشی کا جنتر ، ایک آلہ جس سے تار کھینچنے کا کام کیا جاتا ہے.

گویا تارِ زر ہے میری موشگافیٔ سخن
مسطرِ دیواں نہیں تختہ ہے شفشاہنگ کا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۹۸). [ف].

شَفْع (فت ش ، سک ف) امذ.
۱. **جوڑا ، جُفت ؛ دو رکعت کی نماز.** اوپر بیان کر چکے ہم سنت ظہر میں آپؐ نے چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی تھیں اور اوس حدیث سے مراد یہ ہے کہ دو رکعت کا ایک ایک شفع علیحدہ ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۸). ۲. **گناہوں کی معافی اور شفاعت کے لیے پڑھی جانے والی دو رکعت نماز جو تہجد کی نماز میں پڑھی جاتی ہے.** نافلۂ مغرب و نمازِ شفع و وتر ... کسی حالت میں آپؐ سے فوت نہ ہوتی. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۳۶). نافلۂ شب (یعنی تہجد) کی گیارہ رکعتوں میں ... دو رکعتیں شفع کی نیت سے اور ایک رکعت وتر کی نیت سے پڑھی جاتی ہیں. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۷۶). [ع].

شُفْعَه (ضم ش ، سک ف ، ف ع) امذ.
(قانون) وہ حق جو گھر یا زمین کی ہمسایگی سے حاصل ہوتا ہے. واجب ہوتا ہے شفعہ بعد بیع کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۳۶). حقِ شفعہ کے معنی حقِ ہمسائیگی کے ہیں. (۱۹۰۴ ، حقوقِ اسلام (ترجمہ) ، ۶۱). پہلا پانسہ یہ پھینکا کہ ایک تو جھوٹ سچ شفعہ کا مقدمہ کسی پر چلانا چاہا. (۱۹۲۴ ، سرابِ عیش ، ۳۶). [ع].

شَفْعی (فت ش ، سک ف) امث.
(نباتیات) وہ پودے جن کی تولید صنفی طریقے پر یعنی نر اور مادہ کے ملاپ سے ہوتی ہے ، ان پودوں پر صنفی تولیدی اعضا پائے جاتے ہیں. خلویاتی طور پر بھی دونوں نسلوں میں اختلاف پایا جاتا ہے بذری پودے شفعی ہوتے ہیں. (١٩٨٠ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٩٧٤). [شفع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَفْعِیَہ (فت ش ، سک ف ، کس ع ، فت ی) صف.
(نباتیات) جفت خلوی ، جنسی تقسیم کا نظام ، نباتیات کی وہ تقسیم جو جنس پر مبنی ہو. بعض میں کئی ایک نر مرکزے کئی مادہ مرکزوں سے مل کر کئی شفعیہ مرکزے بناتے ہیں. (١٩٦٧ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ٨٨). [شفعی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَفَق (فت ش ، ف) امث.
١. سُرخی جو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اُفق پر نمودار ہوتی ہے ، آسمانی سرخی.

سورج چانْد جھمکیں طبق سار کے
سو سرپوش رتڑے شفق سار کے

(١٥٦٤ ، حسن شوق ، د ، ١٢٧).

شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا
بڑا حَظ اسے دیکھنا شہ کوں تھا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٦٥).

شفق نہ بوجھ کہ مجھ آہِ آتشیں نے ولی
فلک کوں جا کے کیا ہے برنگِ منقل سرخ

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٧٤).

تیرے غصے سے رخِ چرخ پر اڑ جائے شفق
سرخیٔ رنگ سے کس طرح نہ شرمائے شفق

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٣٤٧). صبح جس چیز کا نام ہے وہ دراصل بادِ نسیم کی وہ موج ہے ... جیسے شفق کہتے ہیں وہ درحقیقت ہوا کا ایک جھونکا ہے جو اس کے لالہ زار سے چھو کر گزر گیا ہے. (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ٢٣).
٢. (کنایۃً) سرخی ، ہونٹوں کی یا رخسار کی لالی.

وہ ہونٹوں کی شفق وہ صبحِ رخسار
وہ زلفوں کی گھٹائیں تیرہ و تار

(١٩٤٩ ، نبضِ دوراں ، ٣٧). **٣. مہربانی ، ہمدردی.** شفق :- مہربان ہونا. (١٩٨٢ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ١١٨). [ع].

---آلود/آلُودَہ (---و مع / فت د) صف.
شفق کی رنگت لیے ہوئے ، لال رنگ کا.

ابر ہے لیکن شفق آلود ہے
زلف اس کی سُرخیِ رخسار سے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٤٣).

شفق آلودہ ماہِ نو کو پا کر یار کہتا ہے
خجل کر دوں اشارہ کر کے انگشتِ حنائی کا

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات)). [شفق + ف : آلود ، آلودن - لتھڑنا ، آلودہ ہونا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---آمیز (---ی مج) صف.
سرخی لیے ہوئے.

شفق آمیز تھی اس کی سفیدی
صدا آتی کہ میں ہوں روحِ تیمور

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ٢٠٧). [شفق + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---پوش (---و مج) صف.
لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے ، شفق کی رنگت لیے ہوئے.

ہوا شفق پوش باغ و صحرا محیط ہے رنگِ لالۂ و گل
غبار گلگوں ہے آب رنگیں زمیں ہے سرخ اور ہوا شہابی

(١٨٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣١١). [شفق + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، پہنانا].

---پُھولْنا محاورہ.
١. شفق کا آسمان پر نمودار ہونا. سرخی پھولوں کی اس ابر میں ایسی چھچھی لگتی ہے جیسے شام کو شفق پھولی ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٤).

شفق شام و سحر پھولی فلک پر جس کی سرخی سے
مرے نالوں سے ایسی آگ ساری رات میں پھلی

(١٨٥٤ ، کلیات ظفر ، ٣ : ١٦٩). شفق پھولنے کے وقت قلعہ سے دریا پار کی کیفیت تصویر نما حالت رکھتی تھی. (١٩٠٧ ، انتخاب فتنہ ، ١٧٧).

تھی دامنِ مشرق پہ شفق پھولنے والی
جھولے میں تھی ناہیدِ سحر جھولنے والی

(١٩٨١ ، شہادت ، ٢١٧). **٢. چہرے پر خوشی کی سرخی جھلکنا.**

شفق پھولی ہوئی ہے مشرقِ چرخِ امامت پر
ٹپکتی ہے مسرت رنگ بنکر روئے حیدر سے

(١٩٣٥ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ٣٠٧).

---زار صف.
شفق کی جگہ ، لالہ زار ؛ (کنایۃً) بھرپور جوانی.

یہ شبابوں کے شفق زار یہ سینوں کی سحر
عارض و رخ کے یہ سورج یہ جبینوں کے قمر

(١٩٤٤ ، نبضِ دوراں ، ٥٣). [شفق + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---شُمالی کس صف (---ضم نیز کس ش) امث.
ایک روشنی جو شمالی ملکوں میں رات کو اکثر نظر آتی ہے. دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سُنہرے رنگ کا ایک محراب نما آتشی کرہ ہے جو مشرق کی طرف دکھائی دیتا ہے. بعض وقت یہ روشنی کافی تیز ہو جاتی ہے اور تمام آسمان روشن ہو جاتا ہے. فطرتی اشیا میں قابلِ مشاہدہ ایسی ایسی چیزیں ہیں ، مثلاً ... ژالہ باری ، برق و باران ، قوس قزح ، آرورا بوریا لس (یعنی شفقِ شمالی). (١٨٩٧ ، کاشف الحقائق ، ١ : ٥٤). آسمان کا یہ منظر بہت خوشنما دکھائی دیتا ہے مگر اسے شفقِ شمالی نہیں کہہ سکتے. (١٩١٥ ، رموزِ فطرت ، ٢٣٢). [شفق + شمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کا ٹُکْڑا امذ.
(کنایۃً) نہایت حسین و جمیل (نوراللغات).

---کِھلنا محاورہ.
سرخی پھیل جانا.

شفق کھلی ہے زمیں پر بھی اشکو خوں سے مرے
یہ رنگ تو نے دکھایا ہے چشمِ تر کیسا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱).

---گُوں (---و مع) صف.
شفق کے رنگ کی طرح سرخ ، بہت سرخ.

دی عشق نے حرارتِ سوزِ دروں تجھے
اور گل فروشِ اشکِ شفق گوں کیا مجھے

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۲). [شفق + گوں ، لاحقۂ صفت].

شَفَقَت (فت ش ، سک ف ، فت ق) اث.
مہربانی ، کرم ، نوازش ، غم خواری ، رحم ، کسی پر مہربانی کرنا.

دھرو منج اپر تک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشفقت تمیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۴).

ہوا تھا شفقت میں سب کا پدر
برابر تھے سب اُس کنے جوں پسر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۲).

آتے ہیں ہنستے روتے ہوئے گھر میں جاتے ہیں
شفقت بھی آپ ہی کرتے ہیں آپ ہی رلاتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶). حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب آپؐ کی آنکھوں سے اشکِ محبت جاری ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا « یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے» فرمایا یہ رحمت و شفقت ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸۳). مگر ایک نہ ایک بچے پر شفقت و عنایات زیادہ ہوتی ہیں (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۲). [ع].

---نامَہ کس صف(---شد م بفت) صف.
بھرپور خلوص ، پوری ہمدردی ، الطافِ فراواں. مشکور ہوں کہ آپ نے میرے ساتھ اس درجہ ہمدردی فرمائی اور اس شفقتِ تامّہ سے پیش آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱:۱۸۷). [شفقت + تامّہ (رک)].

شَفَقی (فت ش ، ف) صف.
شفق سے منسوب یا متعلق ، شفق کے رنگ کا یا رنگ والا ، آتشی رنگ کا.

شام کے وقت نہ باغمزہ و ناز آیا تھا
شفقی جامہ پہن بہر طلب گاریٔ دل

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۴۹).

گلرنگ لہو سے جو ہر اک جسمِ شقی تھا
تھی دوپہر اور دامنِ صحرا شفقی تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹). شبستانِ مغرب کی شفقی توشک اور لحاف سنجاف میں کروٹیں لے رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۱۰). [شفق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سرخ رنگ ، شفق کی طرح کا رنگ.

مے نہیں برقِ مینا میں مگر جلوہ فروز
کوئی خورشید لقا ہے شفقی رنگ لباس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۸). [شفقی + رنگ (رک)].

شِفَنین (کس نیز فت ش ، سک ف ، ی مع) امذ.
۱. ایک دریائی جانور جس کا رنگ اور بازو چمگادڑ کا سا ہوتا ہے ، دم میں نیش ہوتاہے، حوت‌الشر. شفنین، یہ ایک دریائی جانور ہے اسکی دم میں ڈنک ہوتا ہے (۱۸۷۷ ، عجائب‌المخلوقات (ترجمہ)، ۲۰۹). **۲. ایک پرندہ جو کبوتر کے برابر خاکی رنگ کا ہوتا ہے یا بعض لوگ بگلے کی قسم سے بھی بتاتے ہیں ، کہتے ہیں کہ جب اس کی مادہ مر جاتی ہے تو وہ کسی دوسری مادہ سے جفتی نہیں کرتا اور اگر نر مرجائے تو مادہ بھی دوسرے سے ہم‌صحبت نہیں ہوتی ، اسکا گوشت گرم اور خشک ہوتا ہے ، بوتیمار ، بگلا ، تیرک.** شفنین ، فارسی میں اس کو تیرک کہتے ہیں یہ مرغ کبوتر کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب‌المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۸). شفنین ، ایک پرندہ ہے ... جاحظ نے اسکو کبوتر کی اقسام میں شمار کیا ہے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۶۵). [ع].

---بَحْری کس صف(---فت مج ب ، سک ح) امذ.
(طب) مچھلی کی شکل کا شفنین جو سمندر یا پانی میں رہتا ہے. شفنین بحری ایک دریائی جانور ہے رنگ اور بازو اور شکل چمگادڑ کی سی ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن‌الادویہ ، ۵ : ۳۱). [شفنین + بحری (رک)].

---بَرّی کس صف(---فت ب ، شد ر) امذ.
(طب) شفنین جنگلی کبوتر کی قسم سے تعلق رکھنے والا ایک پرندہ. شفنین برّی ، مشہور یہ ہے کہ وہ بگلا ہے بعض کہتے ہیں کہ جنگلی کبوتر ہے ... دم چھوٹی اور نیلی ہوتی ہے پاوٗں زرد و سیاہ ہوتے ہیں گوشت میں بساندھ آتی ہے ، کیفیات میں معتدل ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن‌الادویہ ، ۵ : ۳۲). [شفنین + برّی (رک)].

شُفُون (ضم ش ، و مع) صف.
کن‌انکھیوں سے دیکھنے والا ، دزدیدہ نظر سے دیکھنے والا، تیز نگاہ ؛ غیور.

لبیقہ ، نشیطہ ، رشیقہ ، نزور
الوف و عیوف و شموع و شفوف

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵). [ع].

شَفَوی (فت نیز کس ش ، فت ف) صف.
۱. شفہ سے منسوب ، ہونٹوں سے متعلق یا ہونٹوں کا ، لبی. دانت کی مختلف سطحوں کو ظاہر کرنے کے لیے خاص خاص اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں اس سطح کو جو لبوں یا گالوں کے رخ پر ہے ، شفوی یا خدّی کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۷۲). **۲. (لسانیات) دونوں ہونٹوں کی مدد سے ادا ہونے والے حروف .** ان چاروں حرفوں کو شفوی کہتے ہیں کیونکہ یہ حرف لبوں سے ادا ہوتے ہیں . (۱۹۰۶ ، معین القرا ، ۸) .

کشمیری زبان میں ... ہم شفوی یا دندانی حروف کی شناخت کر لیتے ہیں . (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۲۰۰).
[ع : شفہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت].

شِفَوِیَّہ (فت نیز کس ش ، فت ف ، کس و ، شد ی بفت) صف.
شفوی. حروفِ شَفَوِیَّہ ، جو حروف ہونٹوں سے ادا ہوں ب ، م ، و ، ف. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۱۳). [شفوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شِفَہ (فت نیز کس ش ، فت ف) امذ.
لب ، ہونٹ (المنجد ؛ اسٹین گاس). [ع].

شُفَہ (ضم ش ، فت ف) امذ.
(قانون) ایسے قواعد و ضوابط جو ہم سایگی کے قانون کا تعین کرتے ہیں. کس شخص سے شفہ کا کوئی مقدمہ ایسا پیش آیا کہ اگر کوتوال صاحب جیت جائیں تو اَڈْوَرْڈ صاحب کے بعض مفاد بھی محفوظ ہو جائیں. (۱۹۳۴ ، عزمی (سرفراز حسین دہلوی) ، انجام عیش ، ۳۲). [رک : شفعہ].

شَفی (فت ش) صف (قدیم).
شفاعت کرنے والا.

نکو دھر عذر کچ صادق گزر گئے سو گناہاں کا
محمدؐ شفی تجکو دو عالم میں حمایت ہے

(۱۷۲۷ ، دیوان صادق ، ۱۵).[شفیع (رک) کا قدیم اور غلط املا].

شَفِیع (فت ش ، ی مع) صف.
شفاعت کرنے والا.

یہی حبیبِ خدا کا رسول ہے برحق
یہی طبیب یہی ہے شفیعِ روزِ شمار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۴).

بہرِ ترویحِ روحِ خیر نِسا
داد خواہ و شفیعِ روزِ جزا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴). امید وار بخشش کا ہوں اور یقین ہے کہ آپ بھی میرے شفیع ہوں گے.(۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۷۶). زید جن سے آنحضرتؐ نہایت محبت رکھتے تھے لوگوں نے ان کو شفیع بنا کر خدمت نبوی میں بھیجا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳۳۱). شفیع ، وکالت و سفارش کرنے والا یا بیع میں اپنے حق کو ظاہر کرنے والا (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۷). [ع].

ـــُــ الْاُمَم (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، فت م) صف.
اُمتوں کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب. یہ ردائے مبارک جمیلُ الشِّیَم ، شفیع الامم ، صاحب اجود و الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹). [شفیع + رک : ال (ا) + اُمم (رک)].

ـــُــ الْمُذْنِبِین (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ضم م ، سک ذ ، کس ن ، ی مع) صف.
جناب رب العزت میں گنہگاروں کی سفارش کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب.

فقط اب ہم گنہگاروں کو معروف
بھروسا ہے شفیع المذنبین کا

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱).

کیا ہوا لیکن دل اس امید سے مسرور ہے
تم شفیع المذنبیں ہو یا محمدؐ مصطفے

(۱۸۳۰ ، نظیر، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۱).

ہجومِ کفر کی پروانہ کرتے تھے کبھی حضرت
شفیع المذنبیں شاہِ رسالت پیکرِ ربانی

(۱۹۱۹ ، نظم طباطبائی ، ۳۰). شفیع المذنبیں ، سید الاوّلین و الآخرین آگے بڑھینگے اور تسکین کا پیام سنائیں گے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۹۰). [شفیع + رک : ال (ا) + مذنبیں (رک)].

ـــُــ الْوَرا (ـــضم ع ، غم ا ، سک ل ، فت و) صف اسے شفیع الوریٰ.
مخلوق کی بخشش کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرتؐ کا ایک لقب.

کرم کر برائے خدا غوثِ اعظم
بحق شفیع الورا غوثِ اعظم

(۱۸۷۶ ، شہید (غلام امام) ، گلدستۂ شہید ، ۸). [شفیع + رک : ال (ا) + ورا (رک)].

ـــِــ اُمَم کس اضا(ـــضم ا ، فت م) صف.
رک : شفیع الامم.

عشقی کیا خدا نے شفیعِ امم او نہیں
بخشش گناہگاروں کی ہے مصطفیٰ کے ہاتھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۹۱). [شفیع + امم (رک)].

ـــِــ جار کس صف ، صف.
(قانون) ایسا شفیع جو پڑوس میں دوسری ملکیت رکھتا ہو ، پڑوس کی زمین کا شفعہ کرنے والا. شفیع جار جس کی جائداد مبیعہ سے ملحق ہو. (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۸۳). [شفیع + جار (رک)].

ـــِــ حَشْر / مَحْشَر کس اضا(ـــفت ح ، سک ش / فت مع م ، سک ح ، فت ش) صف.
حشر میں گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب.

سیدانیاں تڑپنے لگیں گر کے جا بجا
گھر میں شفیعِ حشر کے محشر ہوا بپا

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۱۱).

تسلیم سے سر جھکا کے دختر
کہنے لگی اے شفیعِ محشر

(۱۸۸۶ ،کلیات اردو ، ترکی ، ۸۵).[شفیع + حشر/ محشر (رک)].

ـــِــ خَلَط / خَلِیط کس صف(ـــفت خ ، ل ، فت خ ی مع)امذ.
(قانون) ایسا شخص جس کو جائداد مبیعہ میں کسی قسم کا حق آسائش حاصل ہو یا اس کی ملکیت میں شریک ہو ، شرکت کی زمین (مشترکہ) کا شفعہ رکھنے والا. (قانون) شفیع خلط ، جس کو جائداد مبیعہ میں کسی قسم کا حق آسائش حاصل ہو. (۱۹۲۲ ، قانون وراثت ، ۸۲).(قانون) شفیع خلیط ملا ہوا شفیع ،

ساجھی شفیع جو واقعی ملا ہوا ہو. (؟ ، اُردو قانونی ڈکشنری ، ۳۷۸). [شفیع خلط / خلیط (رک)].

--- شَریک کس صف (--- فت ش ، ی مع) صف.
(قانون) شفیع شریک یعنی جو جائداد مبیعہ میں حصّہ دار ہو خواہ کسی جزو کا (قانون وراثت ، ۸۲). [شفیع + شریک (رک)].

شَفیعا (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
خطِ شکستہ یا دیوانی کی ایک باقرینہ طرزِ تحریر. نواب جعفر حسن خان ... خطِ نستعلیق و شفیعا کے استادِ بےمثل تھے. (۱۹۲۶ء ، حیاتِ فریاد ، ۷۸) . شفیعا ایک قسم کا خط ہے جسے ملّا شفیعا نے ایجاد کیا. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۶۷). [رک : شفیعہ].

شَفیعائی (فت ش ، ی مع) صف.
شفیعا (رک) سے متعلق یا منسوب ؛ خط شفیعہ. خوش نویس ہر خط کے مثل نسخ و نستعلیق ... رقاع اور شکستہ اور شفیعائی اور خطِ گلزار کے اس قدر ہوئے کہ ... جو دیکھتا تھا مثلِ بلبل والہ و شیدا ہوتا تھا. (۱۷۹۵ء ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۵۰). [شفیعا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

شَفیعَہ (۱) (فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
رک : شفیعا. اخوند عبدالرسول قندھاری ... خطِ نستعلیق و شفیعہ میں بےنظیر ہیں. (۱۸۴۶ء ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۲۷). عربی و فارسی اور ترکی کے کچھ لفظوں کے آخر میں الف ہے مگر لوگ ان کے آخر میں ہ لکھ دیا کرتے ہیں جیسے ... پچلکہ ، شفیعہ ، بقایہ. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۶۶). [شفیع (عَلَم) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَفیعَہ (۲) (فت ش ، ی مع ، فت ع) صف مث.
گناہوں کی شفاعت کرنے والی ، شفاعت چاہنے والی ؛ مراد : سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرا علیہ السلام. وہ خاتونِ جنت کہ سیدۃ النساء العالمین ... شفیعۂ روزِ جزا ، حبیبۂ خدا . (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۹).

جو زوجہ پوچھیے خاتونِ جنّت
شفیعہ خلق کی روزِ قیامت

(۱۸۵۵ء ، ریاض المسلمین ، ۴۷). [شفیع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَفیف (فت ش ، ی مع) امذ.
صاف ستھرا پن ، شفاف ہونا. اس کا شفیف ، جھینکوں میں زیادہ واضح ہوتا ہے جن کا خون سرخ نہیں ہوتا . (۱۹۲۹ء ، جدید سائنس ، ۱۷۳). [ع].

شَفیق (فت ش ، ی مع) صف.
شفقت کرنے والا ، مہربان ، دوست ، ہمدرد.

عالم شفقت سوں کہے کیا ڈر تجھے موہن شفیق
توں سن دیا دل شاہد کی نہیں سچ بھی کوئی تج سا رفیق

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳).

اے ولی آرزو سدا ہے یہی
کہ ملے مجھ سوں وو رفیق شفیق

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۱۲). اور کبھی وہ غریبِ وطنِ محبت شفیقِ بادیۂ غربت لبِ دریا بیٹھ کر اشک کا دریا بہاتا. (۱۸۱۳ء ، نورتن ، ۹۰). دنیا میں سوائے پھوپھی اماں کے اور کوئی اپنا شفیق نظر نہیں آتا. (۱۹۳۹ء ، شمع ، ۱۳) . میرے باپ کی کمر بھی آخر میں بالکل اسی طرح جھک گئی تھی کتنی پیاری اور شفیق کمر ہے آپ کی. (۱۹۸۷ء ، اک محشر خیال ، ۱۶۲). [ع : (ش ف ق)].

شَفیقانَہ (فت ش ، ی مع ، فت ن) صف.
شفقت اور محبت کا ، ہمدردی کا. کہانی نویس کی حیثیت سے انکا رویہ سب کے ساتھ ایک جیسا شفیقانہ ہے. (۱۹۸۷ء ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۲) [شفیق + انہ ، لاحقۂ صفت].

شَفیقی (فت ش ، ی مع) صف مذ.
میرے دوست ، میرے شفیق. شفیقی و محبی تسلیم آپکی علالت نے بہت طول کھینچا مجھے اس سے بہت تشویش ہے. (۱۹۵۷ء ، خطوط عبدالحق ، ۲۴۸). [شفیق + ع : ی ، ضمیر واحد متکلم].

شَقّ (فت ش ، شد ق). (الف) صف.
شگاف دار ، پھٹا ہوا ، شگاف پڑا ہوا.

وہی شب تھی کہ جس شب محلِ کسرا
ہوا شق اور گرے ہیں برج چودا

(۱۸۵۷ء ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۲۸). بیل ... جن کے کھروں کی دھمک سے زمین کا کلیجہ شق ہوکر ارضی خزانوں کے دہانے کھل جایا کرتے تھے. (۱۹۸۶ء ، جوالامکھ ، ۲۴۱). (ب) امذ.
۱. **شگاف ، دراڑ .** جس میں بیشمار چھوٹے چھوٹے شق یا شگاف ہوا کرتے ہیں. (۱۹۰۵ء ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ۱۴). ہم بھاری ڈھلائی کے سامان کا معائنہ کر سکتے ہیں تاکہ یہ اطمینان ہو جائے کہ ان کے اندر کسی قسم کا شق یا تُرخ یا سوراخ نہیں ہے. (۱۹۶۷ء ، برقیات ، ۸۴). ۲. (طب) **ایسا مرض جس میں اعصاب و عروق کی ساخت میں فرق آ جاتا ہے اور رگیں پٹھے لمبائی میں پھٹ جاتے ہیں.** پٹھوں اور رگوں (اعصاب و عروق) کا تفرق اتصال ... اگر ان کے طول میں ہو تو اسے شق کہتے ہیں. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۳۸). ۳. (اَ) **کُرتے یا قمیض وغیرہ کا گریبان ، کُرتے وغیرہ کا آگے سے کھلا ہوا حصّہ ، گریبان.** کرتوں کے گریبان کی دو صورتیں معروف و مشہور ہیں ایک آجکل عام طور پر مروج ہے کہ گریبان کا شق سینہ پر رہتا ہے . (۱۹۶۰ء ، کشکول ، ۲۷). (اا) **کرتے ، قمیص ، شیروانی وغیرہ کے اطراف کا کھلا ہوا حصّہ ، چاک.** عرب کے کرتے طویل نصف ساق تک ہوتے تھے اور ان میں دائیں بائیں شق (چانپ) بھی نہیں ہوتی تھی. (۱۹۶۰ء ، کشکول ، ۲۸). [ع : (ش ق ق)].

--- اُلبَرق (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، سک ر) امذ.
(برقیات) ایک آلہ جو برق سازی میں بجلی کی تقسیم کرتا ہے . چونکہ آلۂ شق البرق بہ نسبت مستول کے زمین کے زیادہ قریب ہے ، برق اہزازات یہاں سے دو حصّوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، برقابی ، ۱۶). [شق + رک : ال (ا) + برق (رک)].

--- اُلقَمَر (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، م) امذ.
چاند کا دو ٹکڑے ہونا ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک

مشہور معجزہ جس میں آپ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے.

تیرا معجزا معجزیاں کے اوپر
کہ کیتا گگن پر توں شق القمر

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۲).

مرا دل چاند ہور تیری نگہ اعجاز کی انگلی
کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شقّ القمر دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

خندۂ دنداں نما سے دو ہلال آنے نظر
رات مجکو شبہۂ شقّ القمر ہونے لگا

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۵). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے مشہور ہیں ، شقّ القمر کے حال سے آگہ سب نزدیک و دور ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۱۴).

کیا شقّ القمر تم نے تو اک اعجاز دکھلایا
مرا دل توڑ کر تم نے بھلا کیا بات دکھلائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸). معجزۂ شقّ القمر کی بھی کوئی اصلیت نہیں یہ بھی عالمِ خواب میں واقع ہوا. (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۲۴۴) [شق + رک : ال (۱) + قمر (رک)].

---بَحْر کس اضا(---فت مج ب ، سک ح) امذ.
سمندر کے پانی کو چیرنا ، ایک معجزہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوا جس کے سبب انھوں نے اللہ کے حکم سے دریا میں اپنا عصا مارا جس کے سبب دریا دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے لیے راستہ بن گیا لیکن پھر فرعون کے لیے بھی راستہ بند ہو گیا اور فرعون کا تمام لشکر دریا میں غرق ہو گیا. حضرتِ موسیٰؑ کو شقِّ بحر کی آیت پاک عنایت ہوئی اور رودِ احمر کی لہریں فرعون کو اس کے سارے ساز و سامان اور امرائے دربار کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نگل گئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۴). [شقّ + بحر (رک)].

---جَفْنی کس صف(---فت ج ، سک ف) امذ.
(طب) آنکھ کے پپوٹے کی باریک اور تنگ سی درز. شق جفنی یا فتحہ جفنی Palpebral Fissure کی شکل اہلیلجی ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۶۲). [شقّ + جفن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ذِہْنی کس صف(---کس مج ذ ، سک ہ) امذ.
(طب و نفسیات) ایک ذہنی مرض جس میں خیالات ، احساسات اور اعمال کے درمیان ربط ٹوٹ جاتا ہے اور مریض اکثر وہموں میں مبتلا رہتا ہے. شقِّ ذہنی کا عارضہ یعنی سالم شخصیت اور اس کے نظام ہائے حقیقت کا انشقاق. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ)، ۲۲۲).[شقّ + ذہن (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---صَدْر کس اضا(---فت ص ، سک د) امذ.
اس سے مراد وہ واقعہ ہے جب فرشتے نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک چاک کرکے تمام لوث و کدورتِ بشری سے پاک و صاف کیا تھا ، شرح صدر. جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین یا چار برس کی ہوئی تو معاملۂ شقِّ صدر و غسلِ قلبِ اطہر پیش آیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۸). شرحِ صدر اور سینہ کھولنے کی جو تشریح احادیثِ صحیحہ میں مذکور ہے ، اس کے لیے عام اصطلاح شقِّ صدر ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۷۳). [شقّ + صدر (رک)].

---قَمَر کس اضا(---فت ق ، م) امذ.
رک : شق القمر.

حکم سے جس کے رَدِّ شمس ہوا
اوس اشارے سیتی ہے شقِّ قمر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳).

قائل ہے گماں معجزۂ شقِّ قمر کا
جوزا کی طرح تیغِ دو پیکر تو نہیں ہے

(۱۸۳۶ ، دفترِ فصاحت ، ۲۱۹). [شقّ + قمر (رک)].

---کَرْنا ف م.
۱. پھاڑنا ، درز ڈالنا ، ٹکڑے کرنا ، چاک کرنا.

لال تکمہ وہ اور ادھر فندق
غنچہ و گل کے دل کو کرتا شق

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفرعلی) ، طوطی نامہ ، ۵۵). جس نے انگشتِ شہادت سے ماہ کو شق کیا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۲). یہ تو مسلمانوں کے عقائد کی کیفیت تھی لیکن انکے ساتھ سکھوں کا برتاؤ اور بھی زہرہ شق کرنے والا تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۱۰۸). **۲. (سائنس) بھاری تیل کو توڑ کر ہلکا بنانا ، ایک طریقہ جس میں بھاری تیل کو بہت دباؤ کے تحت سخت حرارت پہنچائی جاتی ہے جس سے بھاری تیل شق ہو کر ہلکے تیلوں میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر یہ تیل پٹرول کی طرح اندرونی احتراق انجنوں میں چلانے کے کام آتا ہے اور پٹرول کا کام دیتا ہے.** عموماً بھاری تیلوں کو شق کرنے کے لیے ایک ہزار درجہ فارن ہیٹ حرارت اور سات سو پچاس پاؤنڈ کے دباؤ کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱۳۲).

---ہونا ف م.
پھٹنا ، شگاف پڑنا.

اوہی اوس پر ہوا عاشق سو ہی ہوا اپ سوں دو شق
ونو شق تے کیا رونق شاہد اللہ واحد اللہ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۸).

لکھے کچھ شرحِ غم شاید تمہارے دل فگاروں کی
جگر جو ہو گیا ہے یک قلم خامے کا شق کیا ہے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷۹). کہیں دیواریں شق ہوگئی تھیں اور کہیں محرابیں دھنسی پڑتی تھیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۲).

شِقّ (کس ش ، شد ق) امث.
۱. (أ) ٹکڑا ، حصّہ ، جزو ، شاخ. میں نے شقِ ثانی کو قبول کیا سارا سال لیا شام تک اس کے ہمراہ رہا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳). اگر ہمارا رجحان تاریخ نگاری کی طرف ہے تو ہم اسی

شقِ ادب کو اپنا حصّہ بنا لیں۔ (۱۹۰۸ء ، مخزن ، اگست ، ۲۵)۔ (اا) **کسی ریاست یا صوبے وغیرہ کا حصہ ، ضلع یا تحصیل وغیرہ**۔ بادشاہ نے انتظام کے لیے دکن کی چار شقیں قرار دیں۔ (۱۹۱۰ء ، ادیب ، اگست ، ۹۷) ۔ ۲۔ **سمت ، طرف ، جانب** ۔ الف خاں کے سپہانوں نے دیکھا دولہا کی ایک شق کیچڑ میں لتھ پتھ اور دوسری طرف بھی دھبے لگے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۳)۔ ۳۔ **قسم ، صنف**۔

یہ ہے مسئلہ فقہ کا اے برادر
کہ ننانوے ہوں شقیں کفر کی گر

(۱۸۹۶ء ، تجلیات عشق ، ۳۲۱)۔ اردو کا واقعی اور اصلی مفہوم ہندوستانی زبان کی وہ شق ہے جس کو ہم چھنی چھنائی مغربی ہندی کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۱۹ء ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۷)۔ اردو شاعری کو موٹے طور پر ہم دو شقوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱۹۸۳ء ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۱)۔ ۴۔ **مقابل یا متبادل صورت ، جواب**۔ آریوی زبان میں ہر ایک لفظ ایک ہی طرح پڑھا جا سکتا ہے اور اس کے تلفظ میں دوسری کوئی شق نہیں ہوتی۔ (۱۸۹۷ء ، تمدن عرب ، ۶۱)۔ ۵۔ **بخ ، جھگڑا ، دقت**۔ ہماری الفت کا ذکر سن کر عدو نکالے بھی شق تو کیونکر کہ لفظ شق میں بھی تو یہ شق ہے کہ ہے یہ عاشق کا نام آدھا (۱۹۰۵ء ، دیوانِ انجم ، ۱۳)۔ ۶۔ (قانون) **قانون میں دفعہ کا ایک حصّہ**۔کوئی ایسا قانون، اس کی کوئی دفعہ یا کوئی شق صرف اس وجہ سے کالعدم نہیں سمجھی جائے گی۔ (۱۹۷۳ء ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۳۷)۔ ۷۔ **نصف کسی چیز کا ، اس قدر جتنا کہ جانور ایک طرف بوجھ اٹھاتا ہے ؛ پہاڑ کی ایک طرف ؛ بھائی ، دوست ؛ مشکل ، تکلیف ، محنت ، تھکاوٹ ؛ فکر ، ایک بلا جو نصف انسان کے برابر ہوتی ہے** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ پلیٹس)۔ [ع]۔

ـــ دار اسث ؛ نیز شقدار۔ (الف) امذ۔
ایک عہدے دار جو عہدِ شیر شاہی میں مالگزاری کا محصول وصول کرنے پر متعین ہوتا تھا ، تحصیل دار۔ (اصل بات یہ تھی کہ) اس کے شق دار (تحصیل دار) نے بطور تغلب کے بیواؤں اور یتیمان نامراد کے حق میں ... ظلم و تندی سے بجائے تھے۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۸۰۹)۔ ہر موضع میں ایک «شقدار» رکھا جائے۔ (۱۹۳۶ء، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۳ : ۴)۔ (ب)صف۔ **مشکل، تکلیف دہ ؛ غیر معین ؛ نامعلوم ؛ حیران یا پریشان کرنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [شق + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ داری اسث ؛ نیز شقداری۔
شق دار کا کام یا عہدہ۔ دہلی کی شقداری کا منصب ولی بیگ قزل کو دیا۔ (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۸۱)۔ [شق دار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ لَگانا محاورہ۔
بخ لگنا ، جھگڑا نکالنا۔ گاندھی جی نے لفظ ہندوستانی میں «اتھوا ہندی» کی شق لگا کر ان کے اس عزم کو ناکام بنا دیا۔ (۱۹۸۸ء ، قومی زبان ، کراچی (بابائے اردو نمبر) ، اگست ، ۱۶)۔

ـــ لَگْنا محاورہ۔
بخ لگنا. اب اس کے ساتھ گزارہ کی ایک بڑی شق لگ گئی تھی۔ (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۹)۔

ـــ نِکالْنا محاورہ۔
جھگڑا نکالنا؛ شبہہ کرنا ؛کوئی نئی بات جھگڑا شروع کرنے کے لیے نکالنا؛ عیب نکالنا. اس سے حد درجہ ناراض رہتے تھے اور اسی سے اس کے بگاڑنے کے کام میں شقیں نکالتے تھے۔ (؟ ، خود نوشت ، ممتاز جہاں ، ۲ : ۲۹)۔

ـــ وار م ف۔
ترتیب وار. ان نظریات کو میں یہاں شق وار پیش کرتا ہوں۔ (۱۹۸۴ء ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۹)۔[شق + وار، لاحقۂ تمیز]۔

شِقاق (کس ش) امذ۔
اختلاف ، گروہ بندی ، مخالفت ، دشمنی ، نفاق۔

اٹھ گیا مدرسۂ دہر سے یہ شرّ و شقاق
زید سے عمر کے دل میں نہیں باقی ہے نفاق

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۸۰)۔ مولوی سمیع اللہ خاں جن کی کوششیں کالج کے قائم کرنے میں سنگِ بنیاد اور مسالۂ تعمیر تھیں ہمیشہ کے لیے بے تعلق ہو گئے ، قوم میں نفاق و شقاق پھیل گیا۔ (۱۹۳۴ء ، حیات محسن، ۹۷)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ شِقاق و اختلاف کی یہی صورت ہے کہ ... احادیث شریفہ کے ساتھ اختلاف کیا جائے۔ (۱۹۷۶ء ، مقالات کاظمی ، ۲۸۸)۔ [ع]۔

شُقاق (ضم ش) امذ۔
۱. **کنارہائے مقعد کا پھٹنا ؛ بالوں کا جھڑنا ؛ بال جھڑنے کی بیماری** (مخزن الجواہر)۔ ۲. (طب) **گھوڑے کے پانو کا ایک مرض جس میں جگہ جگہ سے سُم پھٹ جاتا ہے اور گھوڑا چلنے سے تقریباً معذور ہو جاتا ہے**. اسپ اکثر عارضہ شقاقِ سم میں مبتلا رہتا ہے۔ (۱۸۷۲ء، رسالہ سالوتر، ۲ : ۳۱)۔ ۳. (جراحی) **عضو کی باریک اور تنگ سی درز خاص کر دماغ کے پردوں کا درمیانی نشیب**. حرکی رقبہ تک کھوپری کو رولینڈو کے شقاق کے عین سامنے سے کھولنے سے پہنچا جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ء ، جراحی اطلاقی تشریح ، ۲۸)۔ [ع]۔

ـــ الرَّحِم کس اضا(ـــ ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ر بفت مج ، سک ح) امذ۔
(قبالت) **رحم کا شگاف ، رحم کی ساخت میں شگاف پڑنا ، رحم کی پھٹن**. اسی طرح علم امراض النسا (گائنی کالوجی) کے ضمن میں احکام طمث ... شقاق الرحم .. وغیرہ تمام امراض نسواں پر نہایت قابل قدر فنی ذخیرہ موجود ہے ۔ (۱۹۵۴ء ، طب العرب (ترجمہ) ، ۳۰۶)۔ [شقاق + رک : ال (ا) + رحم (رک)]۔

شَقاقُل (فت ش ، ضم ق) اسث۔
(طب) **شلجم یا جنگلی گاجر کے قسم کی ایک جڑ جو چھوٹی گاجر کے مشابہ سفید مائل بہ زردی اور لیسدار ہوتی ہے مزہ قدرے**

شیریں ہوتا ہے قدیم سے دوا کے طور مستعمل ہے ، دو دھالی ؛ لاط : (Anemone Coronaria). شقاقل کو ضعفِ باہ اور جریان کے ازالہ کے لئے سفوفات اور معاجین میں شامل کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۴). قلیل تعداد ایسی جڑوں کی ہے جن میں گوند کی بڑی مقدار ہے جیسے ثعلب، شقاقل وغیرہ. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۱). [ع].

شَقاوَت (فت ش ، و) امث.
۱. **بدبختی ، نحوست (سعادت کی ضد).**

سعادت سوں کس سرخ کینا کلاہ
شقاوت سوں سوں زرد یک کا سیاہ

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۵). مجھے لازم ہے کہ اس امر کو میں اپنی شقاوت نہ جانوں بلکہ صبر کروں اور سعادت جانوں. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۲۰). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں سستی اور تغافل کرنا شقاوت اور بدبختی ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب ، ۱۵). اپنے افسانے «نیا قانون» میں منٹو نے ... برطانوی راج میں دائم رہنے والی شقاوت کے تضاد کا نقش بہت خوبی سے ابھارا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲). ۲. **سختی ، سنگدلی.**

دل عدو نے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت
زیرپا پامال ہوتا تھا برنگ سنگِ پا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۹). اس شقی القلب کی شقاوت پر شیطان کی پھٹکار. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۸۹).

اللہ رے شقاوتِ افواج نابکار
گھوڑوں کے سُم سے لاشِ مقدس ہوئی فگار

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۱). اسلام کے مقدر پر یقین نے ظلم و شقاوت کی تاریکیوں میں بھی شمعِ امید کو روشن رکھا. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۳۴). [ع].

شَقائِق (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ← شایق.
۱. **لالۂ صحرائی ، گلِ لالہ ، سرخ رنگ کا خوبصورت پھول.**

ہر یک ٹھار میں ہور در اطراف باغ
جو روشن کرے از شقایق چراغ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳).

اوراقِ دل کو دے کر آتش مری زباں کو
جوں غنچۂ شقائق خاموش کر دیا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک (نسخۂ مجلس)، ۳۵۴).

سو سنوں نے لبِ غنچہ پہ ملی ہے مِسّی
چشمِ نرگس میں شقائق نے لگایا کاجل

(۱۸۴۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۳) . شقائق : لالۂ صحرائی جو بہت خوبصورت ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۸). ۲. (کنایۃً) **لالی ، سرخی.**

ہے یوں لیڈیا کی شقائق رخوں میں
نمایاں وہ روئے سنا برق منظر

(۱۹۵۹ ، سرود رفتہ ، ۳۹). ۳. **شگاف** (پلیٹس ؛ اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [شقیقہ (رک) کی جمع].

--- النُّعمان (--- ضم ق، غما، ل، شد ن بضم، سک ع) امذ.
۱. **لالے کی ایک قسم جو بہت سرخ ہوتا ہے ، لالۂ حمراء لاط : Asparagus Racemosus** شقائق النعمان : فارسی میں لالہ کہتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۸۸) . بابونہ ، شقائق النعمان ، بنفشہ ،گلنار اور نسرین خرید کر سب چیزیں حمال کے ٹوکرے میں ڈال دیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۸۲). ۲. **حیواناتِ جوفیہ کی ایک قسم جس کے جسم میں ایک جوف ہوتا ہے اور اس میں غذا رہتی ہے اس کا پورا نام شقائق النعمان بحری ہے.** جوفیہ (سیلنٹراٹا) اس میں شقائق النعمان بحری (یعنی بحری اینی مون) گھونگھے مرجانی (کورلز) اور قریص البحر داخل ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۱). [شقائق + رک : ال (۱) + نعمان (رک)].

--- نُعمان کس اضا(--- ضم ن ، سک ع) امذ.
رک : **شقائق النعمان.** نشیب و فراز میں جہاں جہاں روئیدگی ہے شقائقِ نعمان کھل رہے ہیں. (۱۸۹۷ ، ایّام عرب ، ۱ : ۱۶۰).

موتیے کی کلی ، گلاب کے پھول
تیرے عارض شقائقِ نعمان

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۳۶). [شقائق + نعمان (رک)].

شَقِر (فت ش ، کس ق) امذ.
سر سے پانو تک سرخ گھوڑا (جس کی سرخی تیزی میں مائل بہ سیاہی ہو).

اور سوا اس کے یہ ہوا معلوم
شقر کہتے ہیں جس کو اہلِ علوم

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۵). [ع].

شُقْرَت (ضم ش ، سک ق ، فت ر) امث.
سرخ زردی مائل رنگ ، شنگرفی. مخشوش اس کے خلاف ہوتا ہے جب اسے کچلتے ہیں تو اس کی سرخی میں تھوڑی سی شقرت پائی جاتی ہے.(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳۵). [ع].

شَقْشَقَہ (فت نیز کس ش ، سک ق ، فت ش ، ق) امذ.
۱. **اونٹ کا بلبلانا.** شقشقہ شُتر مست کی آواز کو کہتے ہیں . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). ۲. **بھیپھڑے کی شکل کا گوشت کا وہ لوتھڑا جو اونٹ مستی میں بلبلاتے ہوئے منھ سے نکالتا ہے.** شقشقہ : لغت میں اسے کہتے ہیں جو اونٹ حالتِ مستی میں بکری کے بھیپھڑے کے مانند ایک چیز اپنے منہ سے نکال کر چبایا کرتا ہے اور اس وقت ایک عجیب آواز بھی اس کے گلے سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، نیرنگِ فصاحت ، ۱۰) . ۳. (مجازاً) **جوش و جذبہ.** یاد ہے کہ نوجوانوں کا شقشقہ اور بعد شقشقہ ناکام ہونا ان نوجوانوں کے خیال کو اتنا باریک کر دے گا کہ خواب میں سوئی کے ناکے کے اندر اونٹ سماتے دیکھا کریں گے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۳). [ع].

شَقْشَقِیَّہ (فت نیز کس ش ، سک ق ، فت نیز کس ش ، کس ق ، شد ی بفت) صف ؛ امذ.
۱. **خطبہ جو امیرالمومنین علی ابن ابی طالب سے منسوب ہے**

جناب امیرالمومنین خطبہ دے رہے تھے کہ درمیان میں ایک شخص بول اٹھا اور آپ نے اس کے سوال کا جواب دیا اور اس خطبہ کو جاری نہ رکھا. اس پر ابنِ عباس نے فرمایا کہ کاش یہ خطبہ اتمام تک پہنچتا. جناب امیرالمومنینؑ نے اس پر فرمایا کہ یہ شقشقۂ شتر کی آواز تھی جو اب خاموش ہوگیا (نیرنگِ فصاحت ، ١٠) .
٢. (مجازاً) پُرجوش خطبہ ، تقریر ، خطاب. مرحوم سید کے جوش کے تفاخرانہ شقشقیہ کو پالیٹکل اصول کی بنیاد نہیں قرار دے سکتے. (١٩٠٣ ، عصر جدید ، جولائی ، ١٨٧). [ع : شقشقہ (بحذف ہ) + یہ ، لاحقۂ نسبت] .

شقْوَت (فت ش ، سک ق ، فت و) امث.
بدبختی ، سنگدلی. لہٰذا یہ طرز شقوت کا ان کی رائے بد اور سوء تدبیر سے وقوع میں آیا (١٩٠١ ، سفرنامۂ ابنِ بطوطہ ، ١ : ٣٧٠). [ع].

شُقُوق (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
١. **شق ہونا ، کفِ پا کا شق ہونا ، بوائی.** فلوق اور شقوق یہ دونوں لفظ عربی ہیں یعنی شق ہونا کفِ پا کا ہندی میں اسکو بوائی کہتے ہیں. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ١٩٧). ٢. **شق (رک) کی جمع.** امرا میرے گھر آئیں گے اور تمام شقوق و تدابیر کو بیان کریں گے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣١١). [ع].

شِقْوی (کس ش ، سک ق) صف.
شق دار ، کاٹ یا تقسیم سے متعلق. اس دن نصف النہار کے وقت کسی ایک نقطۂ انقلاب صیفی یا شقوی پر آفتاب آ جائے ورنہ دائرہ کا خط ... نصف النہار پر واقع نہ ہوگا. (١٩٦٠ ، علم و عمل ، ٥١٢). [شق (رک) + وی ، لاحقۂ نسبت] .

شُقَّہ (ضم ش ، شد ق بفت) امذ.
١. **چٹھی ، خط ، رقعہ ، پرزہ ، پرچہ ، ٹکڑا.** مگر ایسے شقے تعریف اور دل جوئی کے آئے کہ ان کا شکر ادا نہیں ہو سکا. (١٨٩٨ ، انشائے داغ ، ٩٩). اس سے یہ منت التجا کی گئی تھی کہ مغرق کا ایک شقہ بواپسی مجھے بھیج دے. (١٩٢٦ ، میری عینک ، ٢٣). میر کاظم حسین نے اس عہدے پر سفارش کے لیے ولی عہد سے شقہ چاہا. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ٢٠). ٢. **کسی حکمران ، امیر ، حاکم کی نوشت ، رقعہ ، پروانہ ، حکم ، وہ رقعہ جو کسی بادشاہ کی طرف سے امرائے شاہی کو لکھا جاتا ہے.**

تو لکھ شقۂ خاص راجا ڈکیٹ
دیا جلد جا کر بدستِ ڈکیٹ

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ١٣). دربان کو شقہ لکھ کر حوالے کرو. (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدربخش حیدری ، ١٨٢). اس واقعہ کے بعد نواب فردوس مکاں نے ایک شقہ علی بخش خاں کو لکھا. (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ٥١٢). ٣. **علم اور جھنڈے کے سرے پر باندھنے کا کپڑا ، پھریرا.** ہر شقہ پر بعد حمد خدا و نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... منقوش تھا. (١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٧٨٧). رحمت اور محافظت کے اسی پیام کا مظاہرہ وہ سفید لواء بھی تھا جس کا شقہ کلمۂ طیبہ سے مزیّن تھا. (١٩٤٣ ، علمی نقوش ، ٨٢).
٤. **شمار کے لیے قنات اور سراپردہ اور درپردہ کو شقہ کے لفظ کے ساتھ لکھتے ہیں.** ہر ایک قسم کی شے کے رقم کے ساتھ الفاظ تمیز کا لانا ضرور ہوتا ہے ... شقہ ، قنات و دیوارگیری پردہ. (١٨٦٨ ، اصول السیاق ، ٣٨). ٥. **گنبد کا آخری سرا ، کنارہ ، پھننگ.** اور زہ سے گنبد کے شقہ تک جو عمارت کی سطح سے ٣٢ گز ہے سنگ امرودی کو قالب کاری کے طور پر تراش کر کام میں لایا گیا ہے. (١٩٦٣ ، تاج محل ، ٩٠). [ع].

ـــِٔ حُضُوری کس اضا (ـــ ضم ح ، و مع) امذ.
دربار شاہی میں حضوری کا فرمان (جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور (فرہنگ)، ١٠٩). [شقہ + حضوری (رک)].

ـــ کُشا (ـــ ضم ک) صف.
علم بردار ، پرچم لہرانے والا.

ہو اُدھر قلعۂ آہن تو سرک جائے وہیں
ہو جدھر شقہ کشا پرچمِ نصرت عنواں

(١٨٩٩ ، دیوان مجروح ، ١٨) [شقہ + ف : کشا ، کشادن ـ کھولنا].

ـــِٔ نُور کس اضا (ـــ و مع) امذ.
نور کا ٹکڑا ؛ (کنایۃً) صبح کا اجالا ، صبح کی سفیدی.

ہوا جاری جہاں میں شقۂ نور
ضیا سے خانۂ عالم تھا پُرنور

(١٨٦١ ، الف لیلہ نو منظوم ، ٢ : ٥٠٨). [شقہ + نور (رک)].

شَقی (فت ش) صف.
١. **بدبخت ، بدنصیب.**

کروں گا میں اس امر کا پا شرف
شقی یک طرف ہور سعید یک طرف

(١٦٤٥ ، قصۂ بے نظیر ، ٦٤).

کہے توں تو دجّال ہے اے شقی
کہے اوس کوں آرہ سے چیرو ابھی

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٤٦).

جو شخص ازل سے ہو شقی وائے براں
اور جو کہ سعید ہو وہ ہے شاداں

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٤٢). رحم میں نطفہ قرار پا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ خداوند ، اس کو مبارک بنائیو اور شقی نہ کیجیو. (١٩٤١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ٤٩). ٢. **ظالم ، سنگدل.**

ایک ایک شقی دشمنِ اولادِ علی ہے
شمشیرستم واں سرِ حیدر پہ چلی ہے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ١٥). یہود جس درجہ شقی اور دشمن اسلام تھے اس کا اندازہ گزشتہ واقعات سے ہو چکا ہوگا. (١٩١٤ ، سیرۃ النبیؐ ، ٤ : ٢٩٧).

شقی جو سن لے تو اس کا بھی دل تڑپ جائے
قبول وہ ہے جو پڑھتا ہے اشکبار سلام

(١٩٨٥ ، رختِ سفر ، ٨٦). [ع].

ـــُ القَلب (ـــ ضم ی ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، سک ل) صف.
سنگدل ، ظالم و جابر ، ستم گر. فوجدار بگڑ گئے کہا او سنگدل

شقی القلب اے احسان فراموش نمک حرام . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۳). تم ایسی شقی القلب کہ ایک بے وارث بچی تمہارے قدموں میں گر رہی ہے اور دل نہیں پسیجتا . (۱۹۲۱ ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۲۷). وہ کون شقی القلب تھا جس نے رئیس جیسے انسان کو نشانہ بنایا . (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ نومبر ، ۱۱).[شقی + رک : ال (ا) + قلب (رک)].

شَقِیق (فت ش ، ی مع) امذ (شاذ).
لالہ ، گلِ لالہ.

پھول کیا کیا کچھ کھلے ہیں خوشنما چاروں طرف
نرگس و گل سنبل و ریحان شقیق و یاسمین

(۱۹۰۵ ، کلیات رعب ، ۲۸۰).

آگ کے پھولوں میں نسرین ، یاسمن ، سنبُل ، شقیق و نسترن
آگ آرائش کا زیبائش کا نام

(۱۹۶۹ ، لا ـ انسان ، ۵۷).[ع].

شَقِیقَةُ الْعَین (فت ش ، ی مع ، فت ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امذ.
(طب) **آنکھ کا درد ، آنکھ کے ڈھیلے کا درد ، صداعِ حدقہ.** آنکھ کی چوتھی بیماری صداعِ حدقہ اور شقیقة العین ہے ... جسے مریض اپنی آنکھ کی گہرائی میں محسوس کرتا ہے . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۹).[ع].

شَقِیقَہ (فت ش ، ی مع ، فت ق) امذ.
۱. **آدھے سر کا درد ، آدھا سیسی.** گائے کا پتّہ چنبیلی کے تیل میں کھاوے تو یہ عارضہ دور ہوگا اور دردِ شقیقہ بھی دور ہو جاوے گا. (۱۸۴۴ ، مفیدالاجسام ، ۸۱). شقیقہ وغیرہ کے لیے یہ بہت سے قیمتی نسخوں سے بہتر ہے. (۱۹۳۷، سلک الدرر، ۱۱). ۲. **پیشانی اور کان کے درمیان کی نرم جگہ ، کنپٹی.** ایک مشت سخت بایں وقت و زور اس غولکہ کے سر اور شقیقہ پر ماری . (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۶۱) . ۳. **حقیقی یا سگی بہن .** جب کوئی عورت حسبِ ذیل وارث چھوڑ جائے ، شوہر ، ماں ، دادا اور بہن خواہ وہ حقیقی بہن (شقیقہ) ہو یا سوتیلی (اخت الاب) ... اس کے وارث ہو جاتے ہیں . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵). ۴. **وہ حصّۂ زمین جو ریت کے دو قطعات کے درمیان واقع ہو ، حدِّفاصل .** یہ پھول اوسکے واسطے بمنزلہ لباس کے ہو گئے تھے اور شقیقہ ریتِ طویل لنبے کو کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸۳). جو زمین ریت کے دو قطعوں کے درمیان واقع ہو وہ شقیقہ کہلاتی ہے. (۱۹۸۴ ، جزیرۃ العرب ، ۱۰۲).[شقیق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَک (۱) (فت ش) امذ.
۱. **کسی چیز کے ماننے یا قبول کرنے میں تذبذب کی حالت ، عدمِ یقین ، شبہہ ، ریب.** مسلماناں کا دل اس وقت روشن ہوے گا مسلماناں کے دل کا شک جائے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸).

ان لباں کو یقین مصری جان
راست کہتا ہوں اس میں مت شک کر

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۲۳). اور شک نہیں ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کو کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی رہے تھے ان کو نصرت عطا کی. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۳۶).

ایک شخص نے اپنی بیوی ،
اور عاشق کو شک کی بنا پر
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۸). ۲. **گمان ، احتمال ، دھوکا.**

دکھلائی برق نے جو ترے دانتوں کی چمک
مسّی کا شک ہوا مجھے ابر سیاہ پر

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۸۰).

تُو بول اٹھا ورنہ چہرے کے چمکنے سے
شک مجھ کو ترے گھر پر آئینے کے گھر کا تھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۷). ۳. (فلسفہ) **وہ کیفیت جس کے حق میں اور جس کے خلاف برابر شہادتیں ہوں یا جس کے جانبین میں موافق اور مخالف برابر ہوں.** شک وہ ہے جہاں سلب و ایجاب دونوں کا پلہ برابر ہو. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ (حاشیہ) ، ۳۷) . [ع : (شکّ)].

ـــــ اُٹھنا محاورہ.
شبہہ پیدا ہونا.

کافر ہوں گر کلام تری دوستی میں ہو
اتنی ہی بس خلش ہے کہ کیوں دل میں شک اٹھا

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۴۷).

ـــــ آنا محاورہ.
شبہہ ہونا ، دھوکا ہونا ، اعتبار نہ آنا.

پھر بھی چکے شمشیر گلے پر کہیں آتش
جلّاد کو شک آتا ہے تقصیر میں میری

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۸).

ابروِ مژہ دیکھ کے دل میں یہ شک آئے
ہے تیغ تہِ تیغ کہ خنجر تہِ خنجر

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۵۳).

ـــــ آوَر (ـــــ فت و) صف.
شبہہ پیدا کرنے والا. یہ بات شک آور ہے کہ اس موقع کے لیے جو ذرائع اختیار کیے گئے ہیں وہ بھی اتنے موزوں اور قابل ستائش ہیں یا نہیں. (۱۹۴۴ ، آتش چنار ، ۹۱۵).[شک + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــــ بَھرا (ـــــ فت بھ) صف مذ.
وہ شخص جو ذرا ذرا سی بات پر بدگمان ہو.

صحبت برار ہونے کی صورت نہیں کوئی
میں بدگماں ہوں اور مرا یار شک بھرا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۷۸).[شک + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

ـــــ پَڑنا محاورہ.
شُبہہ ہونا ، گمان ہونا ، بدگمانی ہونا.

دیکھ کر تجھ دہن کی تنگی کوں
عاماں کے پڑا ہے دل میں شک
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۳).
پڑے گا تیرے جی میں شک نہ سن غمّاز کی باتیں
ہزار آئینہ ہو دل پر کدورت آ ہی جاتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۱). رانی یہ الفاظ سن کر اٹھی تا کہ دروازہ کھولے مگر کُتّے بھونکنے لگے جس سے رانی کو شک پڑ گیا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵).

---جانا محاورہ.
۱. شبہہ پیدا ہونا ، بدگمانی ہونا. لڑکی کے دل میں شک گیا. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).
کس درجہ بدگمان وہ بتِ بدگمان ہوا
ہم نے خدا کا نام لیا اوس کو شک گئے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۵).
دل لیا ہے تو خدا کے لیے کہدو صاحب
مسکراتے ہو تمھیں پر مرا شک جاتا ہے
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۰۶). **۲. شک مٹنا ، شبہہ دور ہونا ، بدگمانی رفع ہونا.**
گالیاں دیں آپ نے اچھا کیا
تھا جو ہونے میں ذہن کے شک گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰).

---دار صف (شاذ).
(کوئی چیز یا علامت یا امر) شک پیدا کرنے والا شُبہہ میں ڈالنے والا. ایسی شک دار اور ہلکی علامتیں ... نمود ہوتیں کہ جن بیماروں کی ہمّت اور جان کی قوت یک بیک ٹوٹ جاتی. (۱۸۴۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۸۵). [شک + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---ڈالنا محاورہ.
بدگمانی یا شُبہہ پیدا کرنا ، تذبذب میں ڈالنا. آخرت میں اون کو شک ڈالوں گا اور اس کو ان سے دور کروں گا.(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۲۳). مرقس کی انجیل کی طرح اس انجیل کے متعلق بھی لوگوں نے یہ شک ڈال دیا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۸۳).

---رَفع کَرْنا محاورہ.
بدگمانی دور کرنا ، شُبہہ دور کرنا. کوئی بات تم کو تسلیم نہ ہو تو بیان کرو کہ میں تمھارا شک رفع کروں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۰۹).

---گُزَرْنا محاورہ.
شک پیدا ہونا ، شُبہہ ہونا ، بدگمانی ہونا.
مجھے انکارِ وصلِ غیر پر کیوں کر نہ شک گزرے
زباں کچھ اور بولے پیرہن کچھ اور کہتی ہے
(۱۸۹۷ ، کلام جوہر (مولانا محمد علی) ، ۳۳).

---لانا محاورہ.
شک کرنا ، شُبہہ کرنا ، بدگمانی کرنا. اس ٹھار عاشقوں کو شک لیانا کافری ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

ڈھونڈے نیا وہ آسماں تیرا شریک جو بنائے
چھوڑ دے وہ تری زمیں تجھ میں ذرا جو لائے شک
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹).

---نِکَلْنا محاورہ.
شُبہہ پیدا ہونا.
بہت مضموں ترے موئے کمر کے میں نے باندھے ہیں
عجب کیا ہے مرے اشعار میں گر کوئی شک نکلے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۵۶).

---واقع ہونا محاورہ.
شُبہہ یا گمان ہو جانا ، بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جانا ، دُبدھا. اگر شک ہو جائے وضو کے بعض اعضا کے تر ہونے میں ... تو رفع شک کرے اس عضو سے جس میں شک واقع ہوا تھا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۲).

---و شُبْہَہ (---و مع ، ضم ش ، سک ب ، فت ہ) امذ.
بے یقینی ، بدگمانی ، بے اعتباری. حکم کا مقصد مخلوق کو شک و شبہ کے فساد سے محفوظ رہنا ہے. (۱۹۸۴، مقاصد ومسائل پاکستان ، ۱۶۰). [شک + و (حرفِ عطف) + شُبہہ (رک)].

شَک (۲) (فت ش) امذ.
راجہ شالیواہن کا چلایا ہوا سنہ جو عیسوی سنہ سے ۷۶ یا ۷۸ سال بعد شروع ہوا. پنچ سِدّھا منتکا میں صاف لکھا ہے کہ میں نے اسے شک ۴۲۷ یعنی ۵۰۵ء میں ختم کیا. (۱۹۱۳ ، اکسیر سخن (مقدمہ) ، ۶). [س : شاکیہ शाक्य].

شَک (۳) (فت ش) امذ.
(طب) ایک دیسی دوا جو سونٹھ کی طرح ہوتی ہے. شک:- ایک ہندوستانی دوا ہے سونٹھ کی طرح ہوتی ہے مزہ کڑوا ، قابض ، چرپرا ہے عمدہ ہندی قسم ہے ، طبیعت گرم و خشک دوسرے درجے میں ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۵). [ع].

شِکار (کس ش) امذ.
۱. جانوروں ، مچھلیوں اور پرندوں کو ان کا گوشت کھانے کے لیے یا کسی اور غرض سے مارنے یا پکڑنے کا عمل.
آوے ولی ہماری طرف - تیغ ناز لے
اس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷).
یوں خاک پر گرا کہ لعینوں کے سر پھرے
جیسے شکار کھیلے ہوئے شیر نر پھرے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۴۴). جس طرح سواری ، شکار ، ہوا خوری اسی طرح یہ (جُوا) بھی ایک شوق ہے. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۸۳). **۲. وہ پرندہ یا جانور وغیرہ جسے شکار کیا جائے یا کیا جاتا ہو ، صید ، نخچیر.**
کہ مج سار کا آج لگ کئیں شکار
نہیں سنپڑیا تج دریں روزگار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۲).

شکاریں پھریں وہاں سبھی بے شمار
کرزن و ہرن مثل خرگوش دار

(۱۷۵۲، قصہ کامروپ وکلاکام، ۱۶). به صورت ایسی ہے جیسے کوئی حلال شخص، شکار پکڑے اور محرم کے لیے اس کو ذبح کرے. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان، ۳۱۷). شکار کو حاصل کر لینے کے بعد وہ اپنے سوراخ کی طرف لوٹتی ہے. (۱۹۳۲، اساس نفسیات، ۱۰۰). ۳ (کنایۃً) **جو کسی شخص یا چیز سے مغلوب ہو، مطیع.** محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پھاندے میں پڑیگا تو توں میرا شکار ہے. (۱۶۰۳، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۲۳۹).

ہشیار جان غم کہ دمِ کار زار ہے
جاتا ہے اب کہاں یہ تمہارا شکار ہے

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۲ : ۱۰۱).

دیکھتا تھا آدمی کو جب وناثت کا شکار
اینٹھنے لگتی تھیں گردن کی رگیں بے اختیار

(۱۹۳۳، فکر و نشاط، ۱۱۲). ۴. **مفت کا مال، وکیلوں کا موکل، سونے کی چڑیا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **بطور لاحقۂ فاعلی مستعمل ؛ جیسے یزدان شکار، دل شکار.** دل ربا، شوخ چشم، دل شکار. (۱۶۳۵، سب رس، ۸۶).

اے شیرِ مرد! معرکہ آرائے کار زار
اے صف شکن! دلاور یکتا! عدو شکار

(۱۹۲۶، مطلع انوار، ۸۶). ۶. **بادشاہوں کا کام، قدیم زمانے میں رعایا کی جان و مال کو جنگلی درندوں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بادشاہ اپنے فرزندوں یا اراکین سلطنت میں سے کسی کو انتخاب کر کے رعایا کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے روانہ کرتے تھے اور اس کو مہم کہتے تھے اور اس سفر کو شکار سے منسوب کرتے تھے** (شکار). [ف].

---افگن (---ف ا، سک ف، فت گ) صف.
شکاری، شکار کرنے والا، شکار کھیلنے والا، صیاد.

نہ بچا اس شکار افگن سے
صید کوئی سوائے صیدِ حرم

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۴۷). میں نے اوسی دن ... کہہ دیا تھا کہ شکار افگن خود شکار ہو گا. (۱۹۰۱، جنگل میں منگل، ۱۹۰).

کر دیا شیروں کو تو نے گو سفند اے خاکِ ہند
جو شکار افگن تھے آ کر ہو گئے یاں خود شکار

(۱۹۲۶، ہندی اردو تنازع، ۱۹۸). [شکار + ف : افگن، افگندن - گرانا].

---افگنی (---فت ا، سک ف، فت گ) امث.
کسی پرند یا جانور وغیرہ کو تیر اور بندوق وغیرہ کا نشانہ بنانا، شکار کرنا، شکار کھیلنا. نواب آصف الدولہ کی شکار افگنی کے حالات رقم فرماتے ہیں. (۱۸۹۷، کاشف الحقائق، ۲ : ۳۳۲). [شکار افگن + ی، لاحقۂ کیفیت].

---انداز (---فت ا، سک ن) صف.
رک : **شکار افگن.**

شکار انداز دل وو من ہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نین ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۳۲).

دل تڑپتا ہی نہیں کیا جانیے
کس شکار انداز کا بسمل ہے میاں

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۷۰).

کشتۂ تیر مژہ ہر تیغ ابرو بھی چلے
اے شکار انداز ہو چو رنگ اس نخچیر کا

(۱۸۳۶، آتش، ک، ۱۴). [رک : شکار + ف : انداز، انداختن - ڈالنا، گرانا].

---اندازی (---فت ا، سک ن) امث.
رک : **شکار افگنی.**

شکل دیکھ اس کی بہ ہنگامِ شکار اندازی
زخم ناخوردہ ہر اک لوٹنے نخچیر لگا

(۱۸۰۹، جرات، ک، ۶۵). [شکار انداز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
شکار پھنسنا، شکار ہاتھ لگنا.

لگا جو تیر تیرا سینۂ مُشبّک میں
میں خوش ہوا کہ مرے دام میں شکار آیا

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۳).

---باز صف.
شکاری، شکار کھیلنے والا. شکار بازوں کو طرفہ تماشا اور اہلِ داد کے دلوں کا عجب عالم ہوتا تھا. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۱۷۱). [شکار + ف : باز، باختن - کھیلنا].

---بند (---فت ب، سک ن) امذ.
شکار باندھنے کی چیز، تسمہ جو گھوڑے کی دُم کے قریب چار جامہ کے پیچھے یا چپ و راست شکار یا ضروری سامان باندھنے کے لیے لگا ہوا ہوتا ہے، فتراک.

دل کوں تمہاری زلف کی لٹ کا خیال ہے
ڈالو شکار بند گلے میں شکار کے

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۳۰۰). اس نے اوسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چاروں پانوں باندھ کر اپنے ... پاس رکھ لیا. (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۷۴). شکاربند میں ہرن بندھا چقماق ولایتی ہاتھ میں. (۱۸۹۰، فسانۂ دلفریب، ۷۷). [شکار + ف : بند، بستن - باندھنا].

---بننا محاورہ.
کسی مرض یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو جانا، گرفتار ہو جانا. ہارون رشید ... کچھ عرصے کے بعد کسی سخت مرض کا شکار بن گیا. (۱۹۴۳، تاریخ الحکما (ترجمہ)، ۱۵۶).

---پر جانا ف مر ؛ محاورہ.
جانور کو صید کرنے کے ارادے سے اس مقام پر جانا جہاں شکار ہاتھ آتا ہو (مہذب اللغات).

---پیشَہ (---ی مج ، فت ش) صف.
وہ جس کا کام شکار کرنا یا شکار کھیلنا اور کھلانا ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [شکار + پیشہ (رک)].

---پھانسْنا محاورہ.
کسی کو دھوکا فریب دے کر اپنا موافق بنا لینا ، مطیع کر لینا . اب میں روزی کماؤں اپنی دوکان داری چلاؤں ، موٹے موٹے شکار پھانسوں. (۱۹۳۰ ، ساحر محبت ، ۱۲).

---پھَنْسْنا محاورہ.
کسی شخص کا کسی کے فریب میں آنا. یہاں آئے دن ایسے ہی شکار پھنسا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۳).

---جَسْتَہ کس صف(---فت ج ، سک س ، فت ت)صف.
بھاگا ہوا شکار جو ہاتھ نہ آیا ہو یا شکاری کی زد سے بچ کر نکل جانے والا جانور. بکرماجیت تقصیر گزشتہ کی تلافی کے لیے پہلے شکارِ جستہ کے انتظار میں بیٹھا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۷). [شکار + ف : جستہ ، جستن - کودنا ، چھلانگ لگانا ، بھاگنا].

---جِرگَہ کس اضا(---کس ج ، سک ر ، فت گ) امذ.
ایران اور توران کے بادشاہوں کا قدیمی شوق جس میں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے جنگل میں دور دور سے جانوروں کو گھیر کر لاتے تھے اور نکاس کے راستے بند کر دیتے تھے بیچ میں کئی بلند مقام بادشاہ اور شہزادوں کے بیٹھنے کے لیے بناتے تھے ، پہلے بادشاہ سوار ہو کر خود شکار مارتا تھا پھر شہزادے اور امراء روز بروز دائرے کو تنگ اور جانوروں کو سمیٹتے لاتے تھے. تیس تیس چالیس چالیس کوس سے جانوروں کو گھیر کر لاتے تھے .. اسی کو شکارِ قمرغہ اور شکارِ جرگہ بھی کہتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷۱). [شکار + جرگہ (رک)].

---دوسْت (---و مج ، سک س) صف.
شکارکا شائق ، شکاری ، شکارکھیلنے والا. میں نے اپنے اکثر شکار دوست یوروپین احباب سے سنا ہے کہ ... ایسی بندوق نکلے گی جو دس نئی ارزاں بندوقوں سے زیادہ کام دے سکے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرنگ ، ۷۹). [شکار + دوست (رک)].

---رَہْنا محاورہ.
کسی مصیبت ، پریشانی ، دُکھ درد یا تکلیف میں گرفتار رہنا . ہمیشہ رنج و غم و غیظ و غضب کا شکار رہا کرتی تھی. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱۳۳).

---زِنْدَہ کس صف(---کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
صیدِ زندہ ، شاہین یا باز مرا ہوا جانور یا پرند نہیں کھاتا ہے بلکہ زندہ پکڑ کر کھاتا ہے.

پھرا فضاؤں میں کرگس اگرچہ شاہیں وار
شکارِ زندہ کی لذت سے بے نصیب رہا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۱۸). [شکار + زندہ (رک)].

---قَمَرْغَہ کس اضا(---فت ق ، م ، سک ر ، فت غ) امذ.
رک : شکارِ جرگہ. اکبر نے لاہور میں آ کر قیام کیا اور شکار قمرغہ کا حکم دیا.(۱۸۸۳ ، دربار اکبری، ۱۷۱).[شکار+ قمرغہ (رک)].

---کارِ بیکاراں اَسْت کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بیکار آدمی شکار کے لیے جنگلوں میں مارا مارا پھرتا ہے ؛ شکار بیکاروں کا کام ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **کسی جانور کو کسی مقصد کے تحت عموماً غذا کے لیے مارنا یا جال وغیرہ کی مدد سے پھانسنا اور پکڑنا ؛ گرفت میں لینا.**

جو شاخِ سدرہ پہ بیٹھا ہو طائرِ مضموں
تو اڑ کے صورتِ شاہیں کرے یہ اُس کو شکار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۵). اس کا شکار بندوق سے بھی کیا جاتا ہے . (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۵) . ۲. **(مجازاً) قابو میں لانا ، موہ لینا ، پھانسنا ، فریب دینا ، فریفتہ کرنا ، مطیع کرنا.**

اسیر زلف و رخِ لالہ فام کر لینا
اونہیں شکار نیا صبح و شام کر لینا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲). جوانی بھر وہ اسلم پور کے خاندانوں کا شکار کرتی رہی. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۱۹). ۳. **مار ڈالنا، تباہ و برباد کرنا.** کیا پرویز کے ساتھ مل کر تُو بھی مجھے شکار کیا چاہتا ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲۳).

کتنے جم و کے چلے گئے ہیں تہہِ خاک
کس کس کو شکار کر چکا ہے یہ ہلال

(۱۹۸۲ ، دست زرفشاں ، ۱۲۳).

---کو جانا محاورہ.
جانوروں کو مارنے کے ارادے سے جنگل میں جانا (ماخوذ : جامع اللغات).

---کو گئے خود شِکار ہو گئے کہاوت.
دوسرے کا نقصان کرنے کی خواہش کی تھی اپنا ہی نقصان ہوا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی ٹَٹّی امث.
ایک چھوٹی سی ٹٹی جس پرگھاس بچھاکر شکاری اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ اس کی آڑ میں آسانی سے شکار کر سکیں ؛ (مجاز) پردۂ حجاب ، آڑ ، اوٹ.

نیچی نگاہ ان کی ہے صیاد کی کمیں
ٹٹی شکار کی ہے حجابِ ستاں نہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۰).

درپردہ صید کرتی ہیں آنکھیں نگار کی
چہرے پہ ہے نقاب کہ ٹٹی شکار کی

(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۲۲۱).

---کی ٹَٹّی بَنانا محاورہ.
آڑ لینا ، کسی سے درپردہ کوئی کام لینا. مجھے یقین ہے کہ

بھی کو ایک بڑے شکار کی ٹٹی بنایا گیا ہے۔ (۱۹۲۴ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۱۰۹)۔

---کیمپ (---ی لین ، سک م) امذ.
شکار گہ میں وہ جگہ جہاں شکاری گھات میں بیٹھتے یا اپنا ساز و سامان رکھتے ہیں۔ شکار کیمپ میں بکارآمد آدمیوں کی تعداد ہونے کا لازمی نتیجہ کامیابی اور جلد کامیابی ہے۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۶۷)۔

---کے وقت کُتیا ہگاسی کہاوت.
اہم کام کے وقت حیلہ بہانہ کرنے والے یا عین موقع پر ٹل جانے والے کی بابت یہ مثل کہتے ہیں۔ تم عین وقت پر ضرورت کے لیے بھاگے بموجب مثل شکار کے وقت کُتیا ہگاسی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۲ : ۱۱۳۵)۔

---کِھلوانا محاورہ.
دوسروں کو شکار کی تعلیم دینا ، طور طریقہ بتانا۔ شہر کے باہر شکار کھلوانا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۸)۔

---کھیلنا محاورہ.
۱. **کسی جانور کو مارنا یا پکڑنا ؛ (مجازاً) کسی کو گرفتار کرنا یا گرفت میں لانا۔** شاہین کا سب سے پہلے قسطنطین نے شکار کھیلا۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۶)۔

کھیلنا چاہے جو تُو گھر میں شکار
ہوں گے مکڑی کے سے تیرے ہاتھ پیر

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۱)۔ ۲. **پھندے میں پھنسانا ، فریب دینا۔** موجودہ خلفیہ سخت بدچلن ہے ، یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۵۲)۔

---گاہ امث.
۱. **شکار کھیلنے کا مقام ، رمنا۔** شکار گہ ہے اس کا حقیقت ہور مجاز۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷)۔ اکثر شیر ببر شکار گاہوں یا عالم سفر میں اس کے سامنے آئے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۶۸)۔ انگریز افسروں میں یہاں کی شکار گاہ بڑی مقبول تھی۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰۳)۔ ۲. **کاغذ کی قندیل جس میں کاغذ کے گھوڑے ہاتھی وغیرہ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ ۳. (آرائش و زیبائش) **وہ شال جس کے متن میں صحرائی جانوروں کی شکلیں کڑھی ہوئی ہوں** (ا پ و ، ۲ : ۹۸)۔ [شکار + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---گیری (---ی مع) امث.
شکار کرنا ، شکار پکڑنا۔ ایک جانور ہے زور آور کہ طریق شکار گیری اوس کا مانند بحری کے ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۳۳)۔ [شکار + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا]۔

---مارنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **رک : شکار کرنا۔** نر مادہ مل کر دونوں شکار مارتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹۶)۔ ۲. **دھوکا دے کر فائدہ حاصل کر لینا** (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات)۔

---مُردَہ کس صف (---ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
طبعی موت مرا ہوا جانور یا پرند۔

نگہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۹)۔ [شکار + مردہ (رک)]۔

---نامَہ (---فت م) امذ.
وہ منظوم یا منثور تحریر جس میں شکار کی کسی مہم کے حالات قلمبند کیے جائیں۔ وھیل کے ان شکار ناموں میں دراصل کوئی بے حد قوی قسم کی چیز پائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۷۲)۔ [شکار + نامہ (رک)]۔

---ہاتھ آنا محاورہ.
حسبِ مراد کوئی شخص ہاتھ آنا ؛ مفت کوئی چیز دستیاب ہونا۔

برہم نہ ہو پھنسا کے مرے دل کو زلفِ یار
خوش قسمتوں کو آتے ہیں ایسے شکار ہاتھ

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳۰)۔

---ہاتھ سے جانا محاورہ.
کسی پسندیدہ یا نفع بخش چیز کا قبضے میں آ کر نکل جانا (مہذب اللغات)۔

---ہونا محاورہ.
۱. **مطیع ہونا ، مغلوب ہونا۔**

دل رسیدہ میرا یک جہاں سے اے صیاد
تو فخر کر کہ ہوا ہے شکار تیرے ہات

(۱۷۹۸ ، میر سوز د ، ۹۵)۔ عجائب نگار جادو نے کہا اے یاقوت میں بچ گیا نہیں خود شکار ہو جاتا۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۳۵)۔

سرمستیاں ہیں دورِ قدح ہائے راز کی
ہر شخص «حکمتِ علی» کا شکار ہے

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹۴)۔ ۲. **قابو میں آنا ؛ مصیبت میں گرفتار ہونا ؛ پنجے میں پھنسنا۔** مجھے اعتراف ہے کہ جبلت پر جو بحثیں میں نے اس سے قبل کی ہیں ان میں میں بھی اس غلط مبحث کا شکار ہوا۔ (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۲۲۶)۔ سوسائٹی کے بنیادی اثاثے لازماً ناقص استعمال کا شکار ہوں گے۔ (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۸)۔

شِکارا (کس ش) امذ.
ایک وضع کی لمبی اور پتلی کشتی۔ چھوٹے سے خوبصورت پل کے نیچے کسی بڑے آبی پرندے کی طرح کوئی شکارا گزر جاتا۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۶۶)۔ [مقامی]۔

شکارْچی (کس ش ، سک ر) صف.
شکار کرنے والا ، شکاری۔ میر سیارہ فتح علی شکارچی اس سے علیحدہ ہو گئے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۸۹)۔ [شکار + چی ، لاحقۂ صفت]۔

شِکارِسْتان (کس ش ، ر ، سک س) امذ.
شکار گاہ۔

ست نین کی شمشیر کے اوبھڑ ولی کے دل اہر
تیرے شکارستاں میں یو نخچیر ہے پالا ہوا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۳۰). ہندوستان کے شکارستانوں میں آج جو قبیلے نظر آتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں. (۱۹۳۰، مضامین رموزی، ۳۸). [شکار + ستان، لاحقۂ ظرفیت].

شِکارَن (کس ش، فت ر) امث.
شکار کرنے والی. اسے خاص طور پر ایک شکارن ... اور زچگی میں عورتوں کی مشکل آسان کرنے والی دیوی تصور کیا جاتا تھا. (۱۹۶۵، شاخِ زریں، ۱ : ۱۳). [شکاری (رک) کی تانیث].

شِکاری (۱) (کس ش). (الف) امذ.
۱. **شکار مارنے یا کھیلنے والا، صیّاد، شکار کرنے والا.**

اگر عزم آہو شکاری کرے
کسی سمت حکمِ سواری کرے

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۰).

ہزاروں طائر رنگِ حنا دل چھین لیتا ہے
بنایا ہے شکاری تم نے مرغِ دست پرور کو

(۱۸۷۰ء، دیوانِ اسیر، ۳ : ۲۹۰). جب شکاری درخت پر بیٹھ جائے تو اس کے ہمراہی ... اس قدر بلند آواز سے باتیں کریں. (۱۹۳۲ء، قطب یار جنگ، شکار، ۲ : ۲۱۹). سانپوں کے شوقین شکاری ... کو اس کے پالتو سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا. (۱۹۸۹ء، جنگ، کراچی، ۱۲ جولائی، ۹). ۲. **وہ جانور جو شکار ہوا ہو؛ (مجازاً) مغلوب، گرفتار.**

مدن بان ساندے ہے چھنداں سوں موہن
ہوئے عاشقاں دل کے اس تھے شکاری

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۲۲۶). (ب) صف. **شکار کا کام دینے والا یا مدد دینے والا، شکار سے نسبت رکھنے والا.** خشکی کے پرندے علیحدہ ہیں آبی علیحدہ اور شکاری جدا ہیں. (۱۸۹۷ء، سیر پرند، ۳). [شکار + ی، لاحقِ نسبت].

---پَرِنْد (---فت پ، کس ر، سک ن) امذ.
وہ پرند جو دوسرے پرندوں کو کھائے، وہ پرند جسے شکار کے لیے سدھایا جائے. سونکار قسم کا چرغ عمدہ اور بہادر ہوتا ہے اور کل شکاری پرندوں سے مارا ہوا شکار چھین لیتا ہے. (۱۸۹۷ء، سیر پرند، ۹۳). [شکاری + پرند (رک)].

---جانْوَر (---سک ن، فت و) امذ.
شکار کرنے والا جانور، وہ پرند یا درندہ جو شکار کرے. عقاب ... بڑا مشہور شکاری جانور ہے. (۱۸۹۷ء، سیر پرند، ۱۲۹). اور جو شکاری جانور تم نے سدھالئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے. (۱۹۲۱ء، مولانا احمد رضا خاں، ترجمہ القرآن الحکیم، ۱۷۱). [شکاری + جانور (رک)].

---دَسْتَک (---فت د، سک س، فت ت) امذ.
جب جنگلی درندہ اپنی شکارگاہ کی حدود کے باہر شکار کرتا ہے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ باآوازِ بلند کہے کہ چونکہ میں بھوکا ہوں اس لیے مجھ کو یہاں شکار کرنے کی اجازت دی جائے، شکار کرنے کے لیے مطلع کرنا. اس کے علاوہ راجہ مینڈک کو ریچھ نے اجنبیوں کی شکاری دستک سکھائی. (۱۹۰۱ء، جنگل میں منگل، ۷۱). [شکاری + دستک (رک)].

---شکار کریں احمق/چُوتیا ساتھ پِھریں کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ خوامخواہ مارا مارا پھرتا ہے، جب کام والے لوگوں کے ساتھ بیکار لوگ اپنا وقت خراب کرنے کے لیے ساتھ ہو لیتے ہیں تو ایسے موقع پر بولتے ہیں (جامع الامثال؛ جامع اللغات).

---کُتّا (---ضم ک، شد ت) امذ.
وہ کتا جو شکار مارے، تازی. یہ لوگ شکاری کتے پالتے تھے اور ان سے شکار کرتے تھے. (۱۹۱۴ء، سیرۃ النبیؐ، ۲: ۱۳۹). پیچھے پیچھے شکاری کتوں کا ایک غول چلا آ رہا تھا. (۱۹۲۲ء، گوشۂ عافیت، ۱ : ۲۱۵). [شکاری + کتا (رک)].

---کُتّا شیر سے مُنْہ نَہیں پھیرْتا کہاوت
تجربہ کار آدمی مشکل کاموں سے نہیں ڈرتا (جامع اللغات).

---کوٹ (---و مج) امذ.
جودھپوری وضع کا کوٹ جو شکار کھیلتے وقت پہنا جاتا ہے. عادات کے اعتبار سے تربیت یافتہ معلوم ہوتا تھا ... مسعود خاکی زین کا شکاری کوٹ پہنے ہوئے تھا. (۱۹۷۳ء، جہان دانش، ۱۱۳). [شکاری + کوٹ (رک)].

شِکاری (۲) (کس ش) امث.
(موسیقی) **مدھم سروں پر مشتمل دھیما راگ.** (۳) اتیکومل : وہ سر ہے جو شدھ سُر سے دو درجے نیچے اترا ہوا ہو. (۴) شکاری، وہ سُر جو شدھ سُر سے تین درجے نیچے اترا ہوا ہو. (۱۹۳۶ء، تحفۂ موسیقی، ۲ : ۷). [مقامی].

شَکاعی (فت نیز ضم ش) امث.
(طب) **ایک رونیدگی جو سبز و زرد و خاردار سیستان میں پیدا ہوتی ہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کا پھول سفید ہوتا ہے دوسری کا پھول نیلا زردی مائل ہوتا ہے اور بیج باریک، گرم و خشک ہے، معدے اور جگر کی سرد بیماریوں میں فائدہ‌مند ہے، دھمـــاسا؛ لاط : Onopordon Acant-Hium** خاص اسی دوسری قسم پر شکاعی کا اطلاق ہوتا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ پھول نیلا زردی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۵ : ۳۶). (۹) شاخ۔ جیسے عودِ بلساں، بادآورد، شکاعی، چرائتہ، عشبہ. (۱۹۵۱ء، یونانی دواسازی، ۱۲۸). [ع].

شِکال (۱) (کس ش) صف.
ایسا گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پانو یا داہنا پانو اور بایاں ہاتھ سفید ہو جو معیوب سمجھا جاتا ہے.

دست و پا مختلف ہوں جس کے سفید
کہہ اسی کو شکال نا امید

(۱۸۳۱ء، زینت الخیل، ۲۸). [ع].

شِکال (۲) (کسِ ش) اسث.
مکر ، حیلہ ؛ اونٹ اور گھوڑے کے ہاتھ پانو باندھنے کی رسّی (لغاتِ ہیرا ؛ اسٹین گاس). [ف].

شکایات (کسِ ش) امث ؛ ج.
گلے شکوے ، حیلے بہانے.

نہیں میرے لئے زیبا شکایات
کہ ہیں بدلے ہوئے دنیا کے حالات

(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۳۱). [شکایت (رک) کی جمع].

شکایَت (کسِ ش ، فت ی) امث.
۱. (اُ) **گلہ ، شکوہ.** ہو خدا کی عنایت یاں کیا شکایت ، خدا بہوت بڑا ہے نہایت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

ہر طرف بحث تجھ سے ہے اے عشق
شکر تیرا تری شکایت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۲).

واں شکایت پہ وہ حکایت ہے
کہ نہیں جائے گفتگو مجھ کو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۶۸).

اِدھر رہ گئی یا اُدھر رہ گئی
وفا کی شکایت مگر رہ گئی

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۷۲). کہنے لگی ماں مجھے ظفر سے کوئی شکایت نہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۵).
(اا) **بدی ، برائی ، غیبت.** اس روز میں نے اپنا سر پیٹ لیا شوہر کے خلاف کوئی شکایت سننے کو تیّار نہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۶). ۲. **مرض ، بیماری ، جسمانی تکلیف ، دکھ.** جب تک میں اپنا حال تم کو لکھ کر بھیجوں اور تم کوئی دوا تجویز کرکے مجھے لکھو ... ایک دو نئی شکایتیں پیدا ہو جائیں. (۱۸۹۲ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۱۲). دو سال گزرے تھے کہ دردِ زانو کی شکایت پیدا ہوئی. (۱۹۰۳ ، مضامینِ چکبست ، ۲۰). دل بڑھنے کی شکایت پر مجھے ... ہسپتال میں ایک عام بیمار کی حیثیت سے داخل کر دیا گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۲). [ع].

--- آمیز (--- ی مج) صف.
پُرشکوہ ، شکایت کا پہلو لیے ہوئے. سامنا ہوا تو انہوں نے شکایت آمیز بلکہ کچھ طعن آمیز فقرے کہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۳۳). [شکایت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- رَفع کَرنا / ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **مرض دور ہونا.** گلے کی شکایت ابھی رفع نہیں ہوئی. (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۸۳). ۲. **شکایت یا گلے کی تلافی کرنا ، تکلیف مٹانا ، مرض دور کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کا امذ.
شکایتی ، شکایت کرنے والا ، گلہ کرنے والا.

داغ کیوں تم کو بے وفا کہتا
وہ شکایت کا آدمی ہی نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۵۰).

--- کا دفتر کھولنا محاورہ.
بہت زیادہ شکوہ کرنا. پہلو میں بیٹھ گیا اور جفائے فلک رفتار کی شکایت کا دفتر کھولا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۱۸۶).

--- کَرنا محاورہ.
دکھڑا رونا ، گِلہ کرنا ، شکوہ کرنا.

حکایت کیا شہنشہ رام تے   شکایت کیا چرخ بدرام تے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۰).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

--- کُنِنْدَہ (--- ضم ک ، کسر ن ، سک ن ، فت د) صف.
شکایت کرنے والا ، شکایتی. مذکورہ معاوضے کی رقم شکایت کنندہ سے مالیہ اراضی کے بقایا کے طور پر قابل وصولی ہوگی. (۱۹۸۳ ، وفاق محتسب کی رپورٹ برائے ۱۹۸۳ ، ۸۶). [شکایت + کنندہ ، لاحقۂ فاعلی].

--- گُزار (--- ضم گ) صف.
شکایت بیان کرنے والا ، دادخواہ.

گر نہ تھی اے دل اس کے رنج کی تاب
کیوں شکایت گزار ہوتا تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۴). [شکایت + ف : گزار ، گزاردن - پیش کرنا].

--- مَنْد (--- فت م ، سک ن) صف.
شکایت کرنے والا ، شکوہ سنج (نوراللغات). [شکایت + مند ، لاحقۂ صفت].

--- نا ک صف.
شکایت کنندہ ، شکایتی ، گلہ کرنے والا. مرزا عسکری کہ شکایت ناک تھا معاتب ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۸۲). [شکایت + نا ک ، لاحقۂ صفت].

--- ہونا ف م.
گلہ ہونا ، شکوہ ہونا.

کچھ اگر عرض کروں گا تو شکایت ہوگی
ماحصل مجھ سے نہ پوچھو مری فریادوں کا

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۰).

شکایَتاً (کسِ ش ، فت ی ، تن ت بفت) م ف.
گِلہ یا شکوہ کرنے کے لیے ، شکایت کے طور پر وہ نگاہیں اُٹھے بھر کے لئے شکایتاً انھیں جی میں سمجھا سہ پہر کی چاشت تو میں دیر سے اٹھتا ہوں. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۶۹). [شکایت + اً ؛ لاحقۂ تمیز (اصل شکایۃ)].

شِکایَتی (کس ش ، فت ی) صف.
شکایت کرنے والا ، جو شکایت کرنے کا عادی ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شکایت + ی ، لاحقۂ صفت].

شَکپُو (فت ش ، سک کِ ، و مع) امث.
پانو کی آہٹ ، چلنے کی آواز. شکپو اور شلپو اور شپو پاؤں کی آواز وغیرہ کو کہتے ہیں اس کا نام ہندی میں آہٹ ہے.(۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). [مقامی].

شَکْت (فت ش ، سک نیز فت ک) امث.
شکتی ، طاقت ، قدرت ، قوت. اس کو بولنے کی شکت نہیں (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲).

اب سہنے کی شکت نہیں ہے
یوں رہنے کی شکت نہیں ہے

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۳). [س : شکت शक्ति].

شَکْتی (فت ش ، سک ک) امث.
۱. طاقت ، قدرت ، تاب و تواں ، قوت.

تج بہوت دیکھنے دھن ، من کوں سکھیاں سمجھیاں
لوگاں کی شکتی کو لگ چت آپنا چرانا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۸). میرا چنچل لوبھی من مجھے پریشان کر رہا ہے ، مجھے شکتی دو کہ اس کو قابو میں رکھ سکوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۶۷). قہار اعظم شیوشنکر قادرِ کل اندر کو اپنے ہاتھ میں حلول کر کے بھرپور شکتیوں کے ساتھ تباہ کاریوں پر آ گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۶). ۲. **ہندو دیوتا کا نسوانی نصف اور فعّال تخلیقی پہلو ، ہندوؤں کی دیوی جو مختلف ناموں سے ہوتی ہے مثلاً بھوانی ، کالی ، مہاکالی ، درگا جس کی پوجا کی جاتی ہے.** شوجی کی شکتی یا استری وہ بھیانک دیوی ہے جو ... دوسرے ناموں سے پکاری جاتی ہے. (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام ، ۱۵). [س : शक्ति].

---پُوجا (---و مع) امث.
(ہند) ہندوؤں کی شکتی دیوی کی پرستش. شکتی پوجا نے بہت سے ہندوؤں کے دلوں پر جو سکہ جما رکھا ہے وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ یہ سکہ اس نے کب جمایا. (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۱۳). [شکتی + پوجا (رک)].

---مان صف مذ.
بلوان ، زورآور ، صاحبِ قدرت ، طاقت‌ور ، پہلوان. تو بڑے سے بڑے شکتی مان سے جب چاہے اپنا بھوگ لے لے. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۱۶۷). [شکتی + مان ، لاحقۂ صفت].

---مَت (---فت م) صف.
طاقت‌ور ، قوی وہ جسے دولت حاصل ہو گئی ہو ؛ نیزے سے مسلح (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شکتی + مت (رک)].

---ناچ امذ.
(ہند) ایک قسم کا رقص جس میں لکشمی کا بھیس دھار کر پوجا کی جاتی ہے. پاروتی نے اس کے لائے ہوئے کپڑے پہن کر شکتی ناچ ناچا. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۳۱). [شکتی + ناچ (رک)].

شَکَر (فت ش ، ک نیز شد ک) امذ.
۱. ایسی مٹھاس جو مختلف نباتات خصوصاً گنے سے تیار کی جاتی ہے اور مختلف قسم کی مٹھائیوں ، شربتوں اور کھانوں میں استعمال ہوتی ہے ، بورا ، کھانڈ ، چینی. ذکر سیری کی سوجی ، سگن کے شکر نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۱).

شہد و شکر نبات تھے ہے تج اَدھر لذیذ
لاگے تو قدِ سرو کوں سو جوبن ثمر لذیذ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

لال نے اپنے ہاتھ پاس لیا
پانی شکر بہن پہ ڈال دیا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳).

شیریں لبوں کے گرد پھریں کیوں نہ بوالہوس
مجمع مگس کا ہوتا ہے شکر کے آس پاس

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۱۲۳). انگلینڈ میں ایسی جلد اس شکر کی درآمد کی ترقی ہوئی کہ اس پر ایسا محصول لگا دیا کہ دونوں شکروں کی قیمتوں میں برابری ہوئی. (۱۹۰۳ ، آئینِ قیصری ، ۱۳۸). جب تک انسان نے شکر کی تیاری کے طریقے سے واقفیت حاصل نہ کرلی اس وقت تک راب کو معمولی حیثیت حاصل رہی. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشرتی جغرافیہ ، ۳۶). ۲. **شیرینی ، مٹھاس ، میٹھا ہونا.** خوشبوی در گل یا شیرین جیوں کی شکر یا ہوئی. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۶).

شکر شکر کی خلق کوں ہر گلی
لگے بانٹنے راو راج ات بلی

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۶۰). ۳. **(مجازاً) دل پسند اداؤں والی ، شیریں.** عورت عجب ہے شکر ولے اس شکر میں تمام بھرے ہیں مکر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۴۸). ۴. **ایک کھجور جس میں شیرینی زیادہ پائی جاتی ہے.** شکر ، شکری ... اس خرما کے اقسام ہیں جن میں شکر زیادہ ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۵۰). [ف].

---اَفْشاں (---فت ا ، سک ف) صف.
شیرینی بکھیرنے والا ؛ مراد : شیریں کلام ، شیریں سخن.

کبھیں مکھ تے رتن جھڑتے کبھیں لعل درآمیزی
کبھیں کرتے شکر افشاں کبھیں کرتے نمک ریزی

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۷۷).

لذتِ دشنام کی مجھ کوں چکھا جا چاشنی
شور ہے دل میں دو لعلِ شکر افشاں کے طفیل

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۱). [شکر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا].

---اَفْشانی (---فت ا ، سک ف) امث.
شیریں کلامی.

لبوں میں ہیں شکر کی کئی پانیاں
سخن سے کریں شکر افشانیاں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۱).

طوطی وَمایَنطِق تیری شکر افشانی
قند ہے لذیذ ایسا اور نہ انگبیں ایسا
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت ، ۲۱). [شکرافشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آب امذ.
(کنایۃً) تلخی جو دو دوستوں یا عزیزوں کے مابین پیدا ہو جائے ، رنجش ، آزردگی.
طلبِ بوسہ پہ اس لب سے شکر آب لذیذ
تُند ہے ، تلخ ہے لیکن ہے مئے ناب لذیذ
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۲). [شکر + آب (رک)].

---آبی امث.
دوستوں کے درمیان ہلکاسا بگاڑ ، تلخی ، رنجش ، شکر رنجی ، عارضی رنجش.
چشمِ تر دشوار بہ غم میں
سو شکر آبی ایک ایک دم میں
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳۲). [شکرآب ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمیختہ (---ی مع ، سک خ ، فت ت) صف.
وہ چیز جس میں شیرینی ملی ہوئی ہو.
شکر آمیختہ بادام مقشر دندان
سیب فردوس زنخداں لب خنداں فتق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰). [شکر + ف: آمیختہ ـ ملنا ، ملانا].

---آمیز (---ی مع) صف.
شکر ملا ہوا ، جس میں مٹھاس ملی ہوئی ہو.
درپردہ اس میں زہر کی آمیزشیں بھی ہیں
بادِ شکر لباں شکر آمیز ہی سہی
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۴) . [شکر + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

---بار صف.
شکر بکھیرنے والا ، شکر افشاں ؛ (مجازاً) شیریں کلام.
شکر بار شیریں نمک ریز کوں
سمن زار پرویں دل آویز کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۵).
مسیحا کا دے منج کوں آثار جم
میری جیب کوں کر شکر بار جم
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۴).
خال وہ خال ہے جو خال ہو لب کے نزدیک
لب بھی کیا لب ہے وہ جو لب کہ شکر بار نہیں
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۸۳).
منہ سے نکلے کوہکن مارے خجالت کے نبات
کر دے شیریں کے لبوں کو لعلِ شکر بار بند
(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۶۴). [شکر + بار ، لاحقۂ صفت].

---بَچَن (---فت ب ، ج) صف (قدیم).
شیریں سخن ، میٹھی زبان والا.
خوش الحان مرغاں دیکھ اندر چمن
زباں باندھے طوطئ شکر بچن
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۱۳۱).
ترشی اہس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳). [شکر + بچن (رک)].

---بھتّا (---فت بھ ، شد ت) امذ.
ایک مٹھائی جو چاولوں کے آٹے گھی اور قند کی بنی ہوئی ہوتی ہے (جامع اللغات). [شکر + بھتّا (رک)].

---پارَہ (---فت ر) امذ.
۱. لمبوتری شکل کی تلی ہوئی مٹھائی جس پر شکر چڑھائی ہوئی ہوتی ہے ؛ لوزات یا برفی کا ٹکڑا.
لگے ہر بے سمع کوں نت مٹھائی شعر کی ناخوش
شکر پارہ نہ بھاوے ہوے لذت جس بیل کوں کھل کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۵).
شکر پارے سموے کہ پرباد
شکم کا جس سے ہووے خانہ آباد
(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۷۸). سنگ ریزے منہ میں جاتے ہی شکر ہو گئے اور شکرپارے معلوم ہوئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۱۹). نوجوان کسان اور لڑکے ... بناسپتی گھی کی مٹھائی خرید رہے تھے ... شکرپارے ، جلیبیاں ، میدے کی کھجوریں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۲۳۹). ۲. (مجازاً) محبوب ، پیارا (فرہنگ اثر). ۳. کپڑے کا ایسا نمونہ جس میں کپڑے پر چھپائی کی صورت میں یا کٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے مربع لٹکے ہوئے ہیں. بندکی یا شکرپارہ کا ڈیزائن بھی موزہ پر خوبصورت رہے گا. (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۳۴). ۴. (پتنگ بازی) ایک قسم کی پتنگ جو چھوٹے چھوٹے مربع ٹکڑوں کی شکل میں بنائی جاتی ہے. آسمان پر پتنگوں کا اژدہام تھا ، کالی ، سفید ... بھیڑئیے ، چاند تارے ، شکرپارے ... سب ہی طرح کی پتنگیں تھیں. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵). [شکر + پارہ (رک)].

---پارَہ فَروش (---فت ر ، ف ، و مج) صف.
شکرپارہ فروخت کرنے والا ، شکرپارے کی مٹھائی بیچنے والے (جو (مٹھائی دکھا کر سیدھے سادھے اور بھولے بھالے بچوں کو بڑی آسانی سے بہلا لیتے ہیں)؛ (کنایۃً) دھوکے باز.
مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۵). [شکرپارہ + ف : فروش ، فروختن ـ بیچنا ، فروخت کرنا].

---پاشیدگی (---ی مع ، فت د) امث.
(حیاتیات) کاربوہائیڈریٹ کی ناہوا باش تخریب میں لبنی ترشے کے بننے کا عمل. شکر پاشیدگی ... اور تخمیر ، دونوں اصطلاحیں کاربوہائیڈریٹ کی ناہوا باش تخریب میں لبنی ترشے کے بننے کے عمل کو ظاہر کرتی ہیں. (۱۹۷۶ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۹۷). [شکر + ف : پاشیدہ ، پاشیدن ـ چھڑکنا + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پالا امذ.
(طباخی) قند اور دودھ ملا کر بنائے ہوئے بڑے ۔ کڑھی اور پھلواری آراستہ کی گئی اور شکرپالا بڑوری تیار کی گئی۔ (۱۷۹۶، پدماوت ایک تنقیدی جائزہ (اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۱)) . [شکر + پالا (رک)].

--- پسند (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
(حیاتیات) وہ جراثیم جو شکر کے کثیر محلول میں پرورش پاتے ہیں بعض جراثیم شکر کے کثیف محلول میں اُگنے کے عادی ہوتے ہیں، ایسے جراثیم کو شکرپسند کہا جاتا ہے (بنیادی خرد حیاتیات، ۳۳۹). [شکر + پسند (رک)].

--- پھٹانا (---ضم پھ) امذ.
چنے یا مٹر کا دانہ جس پر شکر لپٹی ہوئی ہو.

شکر پھٹانے کا طبق گویا گگن تارے بھرے
چندر سے کالیاں میں سے شربت کینے پرکار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۳۳). [شکر + پھٹانا (رک)].

--- تری (---فت ت) امث.
سفید شکر ، سفید بورا ، چینی.

ہنگامِ بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے
شکر تو تھے پسینہ سے شکرتری ہوئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۵). ہزار ہندوستانی من میدہ اور پانچ سو من گوشت دو تین سو من شکرتری و سو دو سو من نبات اور کئی من گھی اس کے ہاں مطبخ میں پکتا اور خانقاہ میں خرچ ہو جاتا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۵). دو چند شکرتری ملا کر ٹھنڈے پانی سے پئیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲). [شکر+ تَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- تیغال (---ی مع) امث.
(طب) منّ النبات ، تیغال ایک قسم کی مکھی کا گھر جس کو یہ اپنے لعاب سے اکثر درختوں پر بناتی ہے ، یہ مکھی زنبور سے مشابہ ہوتی ہے یہ گھر (شکرتیغال) تازہ ہونے کی حالت میں شیریں ہوتا ہے لیکن پرانا ہونے کی حالت میں اس کی شیرینی کم ہو جاتی ہے،ادویات میں مستعمل. کاکڑہ سنگی، زنجبیل ، پیپلا مول، شکرتیغال ہر ایک ایک ماشہ ، باریک کر کے شہد ۲ تولہ میں ملائیں اور دن میں چند بار چٹائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۵). [شکر + تیغال - منّ النبات ، مکھی کا گھر].

--- خا صف.
شکر کھانے والا ، شکر چبانے والا ؛ (مجازاً) شیریں نیز شیریں کلام.

سن کے شور اس لبِ شکرخا کا
ہو گیا بند دم مسیحا کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲).

تمہارے لعلِ شکرخا سے گالیاں کھائیں
مجھے نبات مبارک مجھے یہ قند پسند

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۰). [شکر + خا (رک)].

--- خام کس صف امذ.
کچی شکر ، کچی کھانڈ جو بادامی رنگ کی ہوتی ہے ، پیشر. کھانڈ ، اسکو شکرتری و شکر سفید و بورہ چینی بھی کہتے ہیں ... گھولنے سے مائل بہ زردی ہو جاتا ہے ، تب اس کو شکرخام اور پیشر کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۳۹). [شکر + خام (رک)].

--- خانہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں شکر بنے ؛ تھال میں لگی ہوئی مٹھائی (ماخوذ : جامع اللغات). [شکر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- خائی امث.
شیریں کلامی ، خوش گفتاری.

دلِ آگہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں
نواگر کے لیے زہر اب ہوتی ہے شکرخائی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۵).

اس لبِ لعل پر ہنگامِ خطاب
ختم ہے وصف شکرخائی کا

(۱۹۳۵ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۲۵). [شکرخا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- خند (---فت خ ، سک ن).(الف) امذ.
مسکراہٹ ، تبسّم (جو میٹھا ، ہلکا اور پُرکشش ہو).

سبھی رسمیں ہیں اولٹی ان بتوں کی
نمک ہے زخم پر ان کا شکرخند

(۱۶۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۷).

تلخ کام آہ یہ ناکام نہ ہوتا ہرگز
تلخ کامی کا سبب تیرا شکرخند ہوا

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳).

شکرخند زہرِ ہلاہل ہوا
مزا تلخ کامی سے حاصل ہوا

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۵۲). نظیری لکھتا ہے کہ کس حسن کی دراز دستی نے میری نگہ کے سامنے پھول ہی پھول کھلا دئے ہیں کہ جیب سے لے کر دامن تک شکرخند نظر آتا ہے،شکرخند تبسم کو کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۵۲). (ب) صف. جس کی مسکراہٹ میں مٹھاس اور کشش ہو ، دل لبھانے والا ، دلکش ، نازک و شیریں (پلیٹس). [شکر + ف : خند ، خندیدن - ہنسنا].

--- خندگی (---فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
مُسکرانا ، متبسم ہونا ، ہنسنا. زمانے کی نیرنگی اور روزگار کی شکرخندگی سے جواہر گراں بہا سراچۂ اقبال کے سنگریزے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۶). [شکرخند + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- خندہ (---فت خ ، سک ن ، فت د) صف.
رک : شکر خند.

اٹھیاں او شکر خندہ ہور نوش لب
اٹھیاں چانْد نمنے او در تیرہ شب
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۲۵).
کرے ہے صبح شکر خندہ اس مزے کے ساتھ
کہ جس طرح بہم آمیختہ ہوں شکر و شیر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۰).
شکر خندہ برق و رشح سحاب
بخارِ بحار و تف آفتاب
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۳). [شکر + خندہ (رک)].

---خواب (---و معد) امذ.
میٹھی نیند ، خوابِ شریں خصوصاً صبح کی نیند جو پُرسکون ہوتی ہے ، خوابِ نوشیں.
منور محل مکھ کی کرتاب میں
سرنگ سیج پر ہے شکر خواب میں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۱).
نہ کیجو غل اے خوشنوایانِ صبح
یہ ہے وقت ان کے شکر خواب کا
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲۰).
کچھ بھی نہیں ہے فقط شکر خواب
یعنی موہوم و نقشِ برآب
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۹۲). [شکر + خواب (رک)].

---خوابی (---و معد) امث.
میٹھی نیند ، پُرسکون نیند ، شکر خواب ہونا.
شکر خوابی مجھ آنکھوں میں شرر کا کام کرتی ہے
انجھو گرمی کے مارے شیر کے سے جوں اُبلتا ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۲).
شربتی ہو گئی چتون جو وہ سو کر اوٹھے
ڈھیلے آنکھوں کے بنے نقل شکر خوابی سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲).
جمال اپنا اگر خواب میں بھی تو دیکھے
ہزار ہوش سے خوشتر تری شکر خوابی
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷۷). [شکر خواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خوار (---و معد) صف.
شکرخا ، شیریں سخن.
جاناں خطِ پشت لبِ شیریں کو ترے دیکھ
کیا بن گئی طوطیِ شکر خوار کے سر پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۷۲). [شکر + ف : خوار ، خوردن - کھانا].

---خوارا (---و معد) امذ ، صف.
شکر خورا ، نعمت کا خوگر.
او شکر لب تلِ عرق آلودہ عارض پر نہیں
پی رہا ہے رس شکر خوارا گلِ رخسار کا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۳). [شکر خورا (رک) کا ایک املا].

---خورا / خورہ (---و مج / فت ر). (الف) صف مذ.
شکر کھانے والا ، مٹھائیوں اور مزے دار چیزوں کا دل دادہ ، تر مال کھانے والا.
مجھ کوں پہنچی اس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ہے شکر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۱).
ملے گا وہ پری رو مجکو میں دیوانہ ہوں جس کا
شکر خورے کو رزق اللہ پہونچاتا ہے شکر سے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۹). شکر خورے مولانا نے موقع پا کر پلیٹ صاف کر دی. (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۱۰۰). (ب) امذ.
ایک پرند ، کہتے ہیں کہ جو شیرینی نہایت شوق سے کھاتا ہے جس کا رنگ کبوتر کی گردن کے رنگ کی طرح چمکدار اور نیلگوں ہوتا ہے. جوڑا طاؤس گا قمری بچن میں طوطی (کے) تورے ، تل بھونرا چال کیک ادھر عین شکر خورے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۵).
لعل پڑھے ہے صُمٌ بُکمٌ ، جب پہنے پوشاک سونی
پدڑی ، پدی ، پودنے ، شکر خورے بولیں توتی توتی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۳۰). وہ پرندہ جسے شکر خورہ کہتے ہیں شتر مرغ کی آنکھ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، پرندے ، ۳). [شکر + ف : خوردن - کھانا + ا ، لاحقۂ نسبت].

---خوری (---و مج) امث.
میٹھا کھانے کی عادت. شکر خوری کی انتہا تو ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ... میٹھی چیز نہ ہو تو حلق تک پیٹ بھر لینے کے بعد بھی آپ گویا بھوکے رہ جائیں گے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۱۲). [شکر خور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خورے کو شکر مِل رَہتی/ہی جاتی ہے کہاوت.
جو جس چیز کا شائق ہوتا ہے اس کے لیے ویسا ہی سامان مہیا ہو جاتا ہے.
خدا کی دین کا کیا پوچھنا ہے
شکر خورے کو مل رہتی ہے شکر
(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۲۰). شکر خورے کو شکر مل ہی جاتی ہے اور پرجا پربشد کو بھی جس حیلے کی تلاش تھی وہ اس کو مل گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۵).

---خورے کو شَکَّر ، مُوذی کو ٹُکَّر کہاوت.
نیک آدمی کو نیکی کا اچھا پھل اور بُرے کو بُرائی کی سزا ملتی ہے. ہم غم کیوں پالیں ؟ پالیں ہمارے دشمن بیری ، شکر خورے کو شکر اور موذی کو ٹکر. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۴۳).

---دان / دانی امذ.
شکر یا چینی رکھنے کا چھوٹا برتن. شکردان اور شیردان وغیرہ پہلو میں رکھے رہیں. (۱۹۱۶ ، معاشرت ، ۱۲۲). عبداللہ اسپورٹ کا چولھا اور پانی کی کیتلی ... ٹیبل پر رکھ دیتا ہے چائے دانی اس کے پہلو میں جگہ پاتی ہے مگر فنجان اور شکر دانی کے لیے اس کا قرب ضروری نہ ہوا. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۳۸). [شکر + دان / دانی ، لاحقۂ ظرفیت].

---دہاں (---فت د) صف.
میٹھی بات کرنے والا ، شکر دہن ، شیریں گفتار ، شیریں سخن ، خوش گفتار ، خوش اخلاق.

نازنیں ، ناز آفریں ، نازک بدن ، نازک مزاج
غنچہ لب ، رنگیں ادا ، شکر دہاں ، شیریں سخن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۳). [شکر + دہاں (رک)].

---دیے مرے تو زہر کیوں دیجے کہاوت.
کام سہولت سے نکلے تو سختی کرنے کی ضرورت نہیں (ماخوذ: فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات).

---رنج (---فت ر ، غنہ) امذ.
بدگمان ، معمولی رنجش جو کبھی اتفاق سے دوستوں میں پیدا ہو جاتی ہے. اُس حضرت کے جدامجد اپنے پدر مشفق سے ایک امر سہل پر قدرے شکر رنج باہم پہنچا کر ہند میں تشریف لائے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰۶). [شکر + رنج (رک)].

---رنجی (---فت ر ، غنہ) امث.
بدگمانی ، رنجش ، دوستوں میں عارضی رنجش.

ہم ڈرتے شکر رنجی سے کہتے نہیں یہ بھی
خجلت سے ترے ہونٹوں کی ہیں شہد و شکر آب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۹). چاہتے ہیں کہ مولوی س ، ا ، خ صاحب اور مجھ میں جو شکر رنجی ہے وہ دور ہو جاوے. (۱۸۹۵ ، خطوط سرسید ، ۱۹۵). امید ہے ان کی کوشش اور رسوخ سے یہ سب شکر رنجی دور ہو جائے گی. (۱۹۱۴ ، راج دلاری ، ۳۵). دونوں صوبوں کے درمیان بدگمانی اور شکر رنجی کی مستقل فضا پیدا کرنے میں ... اہم کردار ادا کیا. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۹). [شکر رنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مج) صف.
۱. **(مجازاً) میٹھی باتیں کرنے والا ، شیریں سخن ، شیریں مقال.**

اول کیتا لب کوں شکر ریز او
وہاں تھے قلم کوں کیتا تیز او
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).

دل خریدارِ جاہ اب کروں گا
جاں شکر ریز شاہ اب کروں گا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

بزم افسانہ میں واں خسروِ پرویز بھی ہے
باربد زمزمہ سے اپنے شکر ریز بھی ہے
(۱۹۸۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۵). ۲. **حلوائی ؛ وہ روپیہ جو شادی کے موقع پر دولھا دلھن پر سے نچھاور کیا جائے ؛ تحفہ جات جو دولھا کی طرف سے دلھن کو بھیجے جائیں ؛ نقل ؛ گانا ؛ خوشی کے آنسو ؛ معشوق کے ہونٹ** (جامع اللغات). [شکر + ف : ریز ، ریختن ـ گرانا ، بہانا].

---ریزی (---ی مج) امث.
خوش کلامی ، شیریں گفتاری. ان کے کان اسی کی شکر ریزیوں کے مشتاق رہتے ہیں ، اسکے حسن و انداز کا لطف اٹھانا ہی انکا مقصود ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۶۷). [شکر ریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
کھنسار ، کھنڈساز ، کھانڈ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بنانے والا پیشہ ور کاریگر یا اجارے دار (ا پ و ، ۳ : ۱۹۸). [شکر + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---سازی امث.
شکر بنانے کا کام ، گنے اور چقندر وغیرہ کے رس یا عرق سے شکر ، گڑ ، کھانڈ وغیرہ بنانے کا کام. دوسری جنگ عظیم تک شکر سازی کے کارخانے معدودے چند لوگوں کی ملکیت تھے. (۱۹۶۰ ، درِ دلکشا ، ۹۶). شکرسازی کی صنعت پہلے ہی مالی مشکلات سے دو چار ضرور ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ دسمبر ، ۳). [شکر ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرخ کس صف (---ضم س ، سک ر) امث.
گڑ کی راب سے سجی ملا کر بنائی ہوئی شکر ، کھانڈ ، کچی شکر جو سفوف یا دانوں کی بجائے بھنکیوں کی شکل کی ہوتی ہے. اگر خون میں بھی کوئی خرابی ہو تو معجون عُشبہ ہمراہ عرق پودینہ و شکرسرخ کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۸). [شکر + سرخ (رک)].

---سفید کس صف (---فت س ، ی مج) امذ.
شکر کی وہ قسم جو اس طرح بنائی جاتی ہے کہ شکر خام کو تھوڑا پانی ڈال کر دودھ اور پانی چھڑک کر اس کا میل اتارتے ہیں اور پانی جلا کر گھونٹ کر خشک کرتے ہیں تو دانہ دار اور سفید ہو جاتی ہے. جب شکر سفید کو جوش دیں اور صاف کر کے جمالیں تو اس کو نبات سفید کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۳۹). [شکر + سفید (رک)].

---سلیمانی کس صف (---ضم س ، ی لین) امذ.
(طب) شکر کی وہ قسم جس میں شکر سفید (رک) کو دوبارہ صاف کر کے برتن میں ڈال کر جما لیا جائے. انزاروت ، شکر سلیمانی ... تمام دواؤں کو باریک کر کے سفوف بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸). [شکر + سلیمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سے منّہ بھرنا محاورہ.
کسی خوش خبری کے شکریے میں مٹھائی کھلانا ، شیرینی کھلانا ، منہ میٹھا کرنا.

خبر اتنی خوشی کی دے کہ وہ آتے ہیں خود مہماں
ہم اے قاصد اسی دم تیرا منہ شکر سے بھرتے ہیں
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شایق ، ۱۹۵).

---شکن (---کس ش ، فت ک) صف.
(کنایۃً) شیریں زبان ، خوش کلام. وہ طوطی شکر شکن گویا اون غریبوں کی طائر روح تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۳۹). [شکر + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا].

۔۔۔شیدَہ (۔۔۔ی مج ، فت د) امذ.
(فقیروں کی ایک صدا) میٹھی چیز ، چمکدار چیز ، مراد : روپیہ پیسہ اللہ ہی دینے والا ہے. شکر شیدہ اللہ ہی دے گا دیہم قلندر اللہ ہی دے گا. (١٩٦٣ ، دلّی کی شام ، ٣٦). [شکر + ف : شیرہ کا عوامی تلفظ].

۔۔۔فَروش (۔۔۔فت ف ، و مج) صف.
شکر بیچنے والا ؛ (مجازاً) شیریں زبان ، محبوب.

شکر فروشاں کرتے کتا نرخ شکر کا
پُرسول شکر کا لذتاں پایہ ہمن کام

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ١٨١). [شکر + ف : فروش ، فروختن ۔ بیچنا].

۔۔۔فِشاں (۔۔۔کس ف) صف ؛ ← شکر افشاں.
(مجازاً) شیریں بیاں ، شیریں سخن ، خوش گفتار.

دیکھا جو لبِ شکر فشاں کو
سمجھے اوسے چشمۂ بقا ہم

(١٨٤٣ ، دیوان فدا ، ١٩٦).

نرم لعل شکر فشاں کی طرح
دلنشیں مرگِ ناگہاں کی طرح

(١٩٦١ ، جدید شاعری ، ٢٢٩). [شکر + ف : فشاں ، فشاندن ۔ جھاڑنا ، بکھیرنا].

۔۔۔فِشانی (۔۔۔کس ف) امث ؛ ← شکر افشانی.
شیریں زبانی ، خوش گفتاری.

کر یاد تری شکر فشانی
بنی ہے مجھے تلخ زندگانی

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١١٦).

زباں کو دے خدا شیریں بیانی
کہ ہے مدِّنظر شکر فشانی

(١٨٦٢ ، طلسمِ شاہاں ، ٢). [شکر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔قَنْد/قَنْدی (۔۔۔فت ق ، سک ن) امث.
ایک ترکاری جو بیل دار بوٹی کی جڑ ہے ، سرخ اور زردی مائل سفید دو طرح کی ہوتی ہے زیادہ تر ابال کر یا بھوبھل میں بھون کر کھاتے ہیں ، شیریں اور لذیز ہوتی ہے. اس کی کھیر بھی پکائی جاتی ہے ، لاط : Convolvulus Batatas.

بوسہ جو لب کا مانگا مکرر تو بول اوٹھے
فالودہ ہے اجی یہ شکر قند کچھ نہیں

(١٨٨٩ ، اسیر (اکبر آبادی) ، د ، ٩٨). شکر قند ، کیوڑا ، جوار ، پان کی بیل ، ... کی جڑوں کا مطالعہ کرو. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ١٥). شمال مغربی یورپ کی ملی جلی کاشت میں ... رائی شکر قندی اور گاجر وغیرہ کی بھی کاشت کی جاتی ہے. (١٩٦٧ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ١٢٥). شکر قند ابال کر چھیل لیں. (١٩٨٥ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ١٥٣). [شکر + قند / قندی (رک)].

۔۔۔کَدُو (۔۔۔فت ک ، و مع) امذ.
(طب) کدو کی ایک قسم جو گول ہوتا ہے اور جس میں پختہ ہو کر شیرینی پیدا ہو جاتی ہے اس کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے ، میٹھا کدو بہ ثقیل ہے صفرا دور کرتا ہے ، ہاتھ پانو کی سوزش رفع کرتا ہے. پختہ کے مزے میں کچھ شرینی آ جاتی ہے اس لئے ... عوام میٹھا کدو بولتے ہیں ... اسی طرح شکر کدو اور کدوے شیریں بھی مصنوعی نام ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٥ : ٣٢٠). [شکر + کدو (رک)].

۔۔۔کے کِھلَونے امذ.
سوجی ، قند اور رنگ وغیرہ ڈال کر تیار کی گئی مٹھائی سے بنائے جانے والے چھوٹے چھوٹے کھلونے جو بچے شوق سے کھاتے ہیں. مٹھائیوں کی سجی ہوئی دوکانوں سے ہماری پسند کے شکر کے کھلونے اور مٹھائیاں دلواتے. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ٢٥).

۔۔۔کی چُھری امث.
وہ جو بظاہر دوست مگر باطن میں دشمن ہو ، مارِ آستین ، دوست نما دشمن ، میٹھی چھری. وہ بہت بری ہے ، شکر کی چھری ہے. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٤١).

۔۔۔گَتّا (۔۔۔فت گ ، شد ت) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی ، تل چڑھے شکر کے گول چپٹے بتاشے.

وہ دھانوں کے کھیلوں کے انبار ہوں
شکر گتّے بھی ذائقہ دار ہوں

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٨١). [شکر + گتّا (رک)].

۔۔۔گُفْتار (۔۔۔ضم گ ، سک ف) صف.
شیریں مقال ، میٹھی گفتگو والا ، مزیدار باتیں کرنے والا.

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٥٣). [شکر + گُفتار (رک)].

۔۔۔گھولْنا محاورہ.
میٹھی میٹھی باتیں کرنا ، شیریں سخنی سے کام لینا.

جتیاں بولتیاں تہاں مٹھیاں بولیاں
مٹھیا بولیاں ہور شکر گھولیاں

(١٦٤٥ ، قصہ بے نظیر ، ٣٧).

سورانوں کے نغمے جی اب بولتے
وو تج حمد میں نت شکر گھولتے

(١٧٩٥ ، دیپک پتنگ (ق) ، ٣).

۔۔۔لَب (۔۔۔فت ل) صف.
شیریں گفتار ، میٹھی گفتگو کرنے والا.

ہمہ ناز پستاں و شکر لباں
تھڈی سیب و نارنج یہ غبغباں

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٣٣).

یو سن موہنی کئی شکر لب کوں کھول
لئے ہوں خبر اوستے کہتی ہوں کھول

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ٩٨).

گویا ہیں نزاکت سے دو برگ گل تر لب
بے مثل ہیں شیریں سخنی میں یہ شکر لب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۱۱). [شکر + لب (رک)].

---لَبی (---فت ل) امث.
خوش گفتاری ، شکر ریزی.
حالِ شکر لبی تو کھلے گا وصال میں
وعدے سے ہاں سمجھتے ہیں شیریں زباں ہو آج
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۷). [شکر لب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لِپٹی (---فت ل ، ی مج) امث.
میٹھی چیز ؛ (کنایۃً) بہت عزیز ، قیمتی.
خدا کی ہے رحمت جو بیٹی ہے تو
حقیقت میں شکر لپیٹی ہے تو
(۱۹۶۲ ، نکتۂ راز ، ۳۸۰). [شکر + لپیٹی (لپیٹا)].

---مَقال (---فت م) صف.
شیریں سخن ، شیریں گفتار.
اے قلم قل قل کا فرما قیل و قال
طبع کون کر (اپنے تون) شکر مقال
(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۸). ابھی کل کی بات ہے کہ یہ طوطی شکر مقال اور سحبان ہند اپنی زبان فیض ترجمان کے کرشمے دکھا رہا تھا. (۱۹۱۸ ، لکچروں کا مجموعہ (دیباچہ) ، ۱ : ۱۳).
[شکر + مقال (رک)].

شَکْر (فت ش ، سک ک) امذ.
طالتور ؛ ایک درخت ، لاط : **Pentaptera Arjuna** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : شکر शक्र].

---چِڑی (---کس چ) امث.
ایک چڑیا جس کا رنگ بالکل زرد اور قد لالڑی کے برابر ہوتا ہے ، یہ بیساکھ کے مہینے میں پنجاب آتی ہے اور یہیں سکڑی کے جالے کی طرح گھونسلا بنا کر رہتی ہے ، اس کے بچے جب اڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں ، تو یہاں سے چلے جاتے ہیں جو شخص بیماری سے اٹھے اور بہت دبلا اور کمزور ہو جائے تو چند روز ان چڑیوں کا گوشت کھانے سے اس میں خوب طاقت آ جاتی ہے یہ ہڈی سمیت کھائی جاتی ہے کیونکہ اسکی ہڈی بہت نرم ہوتی ہے (سیر پرند ، ۳۵۴). [شکر + چڑی (رک)].

شُکْر (ضم ش ، سک ک) امذ.
۱. کسی عنایت اور نوازش کے سلسلے میں احسان ماننا.
کئے شکر یک بار عالم تمام — محمد نبی پر درود و سلام
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۸).
ترا شکر واجب ہے ہر دم اپار
کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴).
کیتا ہوں ترے ناؤں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳). شکر و سپاس تقدس اساس اُس منعم کریم کارساز کو لائق ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱). خدا کو تمہارے عذاب سے کیا کام ، اگر تم شکر کرو. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۶۷۳). شکر منعم کی نعمت پر اقرار نعمت کرنا ، احسان مندی. (۱۹۸۴ ، فنِ تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). **۲. خدا کا شکر ہے ، کلمۂ تشکر.**
شکر پردہ ہی میں اس بت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۰). **۳. (تصوف) اپنے آپ کو نابود اور حق تعالیٰ کو موجود جاننا اور تمام افعال اور صفات و کمالات حق ہی کی طرف منسوب کرنا** (مصباح التعرف ، ۱۵۴). **۴. قرآن کی پہلی سورت ، سورہ فاتحہ ، سورہ الحمد ، چونکہ اس سورۃ شریفہ میں شکر لسانی کے بعض فرد کو بیان فرمایا گیا ہے ، خدا کا احسان مانا گیا ہے اسکا شکر ادا کیا گیا ہے.** سورۃ فاتحہ کے علاوہ اس کو سورۃ شفاء ... اُمّ القرآن ، الحمد ... شکر ، دعا ، صلوٰۃ بھی کہتے. (۱۹۷۴ ، کاشف الاسرار ، ۱۸). [ع].

---اَدا کرنا ف م ؛ محاورہ.
احسان ماننا ، شکریہ ادا کرنا.
کس منہ سے شکرِ بندہ نوازی کروں ادا
مدِّنظر رہی ہے میری پرورش صدا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۶).
ترے کرم کا ادا شکر کس طرح سے کریں
ترے ستم کا بھی جب ہم سے شکر ادا نہ ہوا
(۱۹۵۹ ، بوئے رسیدہ ، ۲۵۴).

---اَلْحَمْدُلِلّٰہ (---فت ا ، سک ل ، فت ح ، سک م ، ضم د ، کس ل ، شد ل بمد) فقرہ.
عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ؛ اللہ کا شکر و احسان ہے (عموماً کامیابی ، خوشی ، یا اقرارِ نعمت کے موقع پر نیز مزاج پرسی کے جواب میں یا چھینک آنے کے بعد بھی بولا جاتا ہے). نظر بولیا کہ شکر الحمد لِلّٰہ اپنا دکھ دیکھے سر دھن ہارے انپڑے ہمت لگی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳).

---اَللّٰہ (---فت ا ، شد ل بمد) فقرہ.
اللہ کا احسان ہے ، خدا کا شکر ہے.
شکر اللہ ان دنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و ستم فی الجملہ کم ہونے لگا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۷).

---بجا آر کہ مِہمانِ تُو ، روزی خود می خُورَد اَزْ خوانِ تو کہاوت.
شکر بجا لا کہ تیرا مہمان اپنا کھانا تیرے دسترخوان پر کھاتا ہے یعنی مہمان اپنی قسمت کا رزق کھاتا ہے مگر نام میزبان کا ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بَجا لانا محاورہ.
احسان ماننا ، شکر ادا کرنا.

سر ترے آگے جھک جائیں ہر حال میں
شکر تیرا بجا لائیں ہر حال میں
(١٩٨٣ ، الحمد ، ٢٩).

ـــ سَرائی (ـــ فت س) امث.
شکریہ ادا کرنا ، تعریف و توصیف کرنا. اگر زبان مانند بلبل ہزار داستان اقسام لغات کر مشغول شکر سرائی ہو تو بھی یک رگِ گل ادا نہ کر سکے. (١٨٣٧ ، ستۂ شمسیہ ، ١ : ١١٧). [شکر + ف : سرا ، سرائیدن - گانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ قُدُوم کس اضا (ـــ ضم ق ، و مع) امذ.
کسی تقریب وغیرہ میں لوگوں کے قدم رنجہ کرنے (آنے اور شرکت) کا شکریہ ادا کرنے کی رسم ، خوش آمدید کہنا. زیب النساء نے ضیافت کل امرا کی کی اور آپ اوپر بالائے بام بیٹھ کر ہر ایک سے شکرِ قدوم کہتی. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٩٣٣). اس واسطے شکر قدوم پر تقریر کرتا ہوں. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ١٢٦). [شکر + قدوم (رک)].

ـــ کا سَجْدَہ امذ.
وہ سجدہ جو خُدا کے حضور کسی بات کے شکرانے کے لیے کیا جائے.
مژدہ یہ سنا احمدِ مختار نے جس دم
پس شکر کے سجدے کو جھکے قبلۂ عالم
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٧).

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
شکر ادا کرنے والا ، احسان ماننے والا ، ممنون.
آبرو دل سیں ہوا جان تیرا شکر گزار
تشنۂ شوق کوں آ شربتِ دیدار دیا
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٣). لوگوں کو مجھ سے بڑھ کر مولوی بشیرالدین احمد کا شکر گزار ہونا چاہیے. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا (دیباچہ) ، ٣). میں ان صاحبوں کا دل سے شکر گزار ہوں. (١٩١٠ ، مکاتیب امیرمینائی ، ٩). بہت سے رہبر ہماری قوم و ملت میں پیدا ہونے اور ہم ان کی خدمات اور کارگزاریوں کے دل سے ممنون و شکرگزار ہیں. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٩٣). [شکر + ف : گزار ، گزاردن - ادا کرنا].

ـــ گُزاری (ـــ ضم گ) امث.
احسان مندی. جس قدر ... شکر گزاری کی جاوے ، کم ہے. (١٨٩٨ ، دعوتِ اسلام ، ٩). وہ ہماری شکر گزاری کے مستحق ہیں. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٣). ہم نے ... اپنی شکر گزاری کے اظہار کی ایک حقیر سی کوشش کی ہے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٦٠٧). [شکرگزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لِلّٰہ (ـــ کس ل ، شد ل بفت) امذ.
اللہ کا احسان ، اللہ کا شکر.
شکر لِلّٰہ سروِ رعنا کے تصور کے طفیل
رفتہ رفتہ دل مرا باغِ ارم ہونے لگا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٥٦).
لِلّٰہ الحمد لبالب ہے مے عیش سے جام
شکر لِلّٰہ زرِ گل سے چمن مالا مال
(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ٣٣٥). [شکر + لِلّٰہ (رک)].

ـــ نِعْمَت کس اضا (ـــ کس ن ، سک ع ، فت م) امذ.
عطیات کا شکریہ ، لطف و کرم ، احسان ماننا ، شکریہ.
کہا کے ابراہیم نے بانی بنا
شکرِ نعمت کا پھر اک سجدہ کیا
(١٧٧٣ ، مثنویات حسن ، ١ : ٩٠).
کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٥٢). موقع سے فائدہ اٹھانا شکرِنعمت اور اس طرف سے غفلت برتنا کفرانِ نعمت ہے. (١٩٣٥ ، سفرنامہ مخلص (دیباچہ) ، ٩٥).

ـــ نِعْمَت ہائے تو چَنْداں کہ نِعْمَت ہائے تو ، عُذْرِ تَقْصِیراتِ ما چَنْداں کہ تَقْصِیراتِ ما کہاوت.
تیری نعمتوں کا اتنا شکر کرتا ہوں کہ جتنی تیری نعمتیں ہیں اور اپنی خطاؤں کا اتنا عذر کرتا ہوں کہ جتنی میری خطائیں ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ ہے فقرہ.
خُدا کا شکر ہے ، شکرِ خدا.
دشمنِ جانی بنایا اس بتِ دل خواہ کو
شکر ہے بہتر ہے یوں منظور تھا اللہ کو
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ١١٣). شکر ہے آپ خیریت سے گھر پہنچیں ، رنگ علی نے کہا. (١٩٣٥ ، زندگی نقاب چہرے ، ١٠٥).

شُکْر (ضم ش ، سک نیز فت ک) امذ.
١. **روشن ، درخشاں ، منوّر ، چمکدار ؛ سفید ؛ خالص ، بے داغ ؛ قمری مہینے کا روشن حصہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ٢. **جمعہ کا دن.** بدھ شکر اور سنیچر ، اکٹھے چلنے کا درشنانت ، شکر سنیچر اور بدھ کا نہیں ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششھ (ترجمہ) ، ١ : ٢١٣). ٣. **زہرہ.** عطارد کا دیکھنا بہت مشکل ہے کیوں کہ ہر وقت آفتاب کے سامنے رہتا ہے مگر زہرہ کو جسے شکر بھی کہتے ہیں دیکھنا بہت آسان ہے. (١٩٢١ ، القمر ، ٣٢). [س : شکر शुक्र].

ـــ سَنِیچَر (ـــ فت س ، ی مع ، فت چ) امذ.
بہت کھانے والا ، پیٹو (مخزن المحاورات) [شکر + سنیچر (رک)].

ـــ وار امذ.
جمعہ کا دن. اسی دن سے ہفتے کا آغاز کرتے ہیں دوشنبہ سوموار ... آدینہ شکروار ، شنبہ ، سنیچر. (١٩٣٩ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ١٥). [شکر + س : वार - وقت ، دن].

ـــ وار کی بادلی رَہے سَنِیچَر چھائے ، ایسا بولے بھڈری بِن برسے نہیں جائے کہاوت.
جو بدلی جمعہ کو آئے اور سنیچر وار کو رہے وہ ضرور برستی ہے. (جامع اللغات).

شِکْرا (کس ش ، سک ک) امذ.
ایک شکاری پرند جو باشے کی طرح ہوتا ہے ، اکثر شہپر اس کے کوتاہ ہوتے ہیں ، مگر محنت و مشقت اٹھانے میں بڑا قوی ہوتا ہے.

ترمتیاں ہور شکریاں کوں سنے موٹھ
ہونے جا کر ہنکھیانکے سات جھٹ ہوٹھ

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۶).

ہو گئے جرّوں کے دل غم سے دونیم
باشہ و شاہیں و شکرے بھی یتیم

(۱۷۸۰، سودا، ک، ۳۹۳) باز شکرا چیخ بہری ، لگڑجھگڑ ، چرغ جرا کوہی ترمتی یعنی کل جانور شکاری پردارہ (۱۸۶۶، جادۂ تسخیر، ۳۴). گلاب چشم میں حسب ذیل پرند شامل ہیں ... شکرہ اس کے نر کو چیخہ کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷۹) . بہت سے ... پیادے آتے دکھائی دیے جن کے ساتھ شکرے اور شکاری کتوں کی جوڑیاں تھیں. (۱۹۳۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۵). سفید بھوؤں کے نیچے سوکھے حلقوں میں ہمہ وقت شکرے کی طرح متحرک آنکھیں ٹھہرا سی گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۶). [شکرہ (رک) کا متبادل املا].

--- پالنا محاورہ.
۱. اپنے سر بار لینا ، خود کو الجھن میں گرفتار کرنا ، پریشانی مول لینا. جس کے محل میں ڈھونڈو ماما کلچڑی خالا ہے ، اوس نے البتہ شکرا پالا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۹). **۲. بھروسا کرنا** (فرہنگ آصفیہ).

--- خانہ (---فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں شکرے رکھے جائیں. شاہی شکرہ خانے میں بہت بڑی تعداد میں نہایت ہوشیار (کامگار) شکرے جمع ہو گئے تھے ... شکاریوں کو ملازم رکھ لیا گیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۱۱۶). [شکرہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

--- دار صف.
شکروں کی دیکھ بھال کرنے والا. بہت سے شکرہ داروں اور شکاریوں کو ملازم رکھ لیا گیا تھا. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (ترجمہ) ، ۱۱۶). [شکرہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

شُکْراً (ضم ش ، سک ک ، تن ر بفت) کلمۂ تشکر.
شکر ہے. پھول اچھے نہ سہی مگر رنگ تو ہے ... کامنی کا کیا کہنا بار الہا شکراً شکراً. (۱۹۳۸ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۳۲). [ع].

شَکْران (فت ش ، سک ک) امذ.
ایک تلخ زہریلا درخت جس کا رس مُسکّن ہوتا ہے ، شوکران ، شکران. شکران کے استعمال سے مذکورۂ بالا بچاری کی رجولیت کچھ عرصے کے لیے گم ہو جاتی تھی. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۹۰). [رک : شوکران].

شُکْران (ضم ش ، سک ک) امذ.
شکرگزاری ، شکر.

کروں کیا کیا ترا شکرانِ نعمت
کرامت کی مجھے الوانِ نعمت

(۱۷۷۸ ، مثنوی گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۷۵)). [ع].

شَکْرانہ (فت ش ، سک ک ، فت ن) امذ ہمشکرانا.
اُبالے ہوئے چاول جن میں گھی ، شکر اور ناریل وغیرہ ڈال کر نذر نیاز دلاتے ہیں (پرانے لوگ دعوت میں بھی کھلاتے تھے).

پھر ڈیرہ ایک دن جس وقت آیا
اونھیں تب لاکے شکرانا کھلایا

(۱۸۲۹ ، پنجۂ رنگین ، ۲۷۷). اس کے نام کی نیاز جلیبیوں کے کونڈے ، خواہ شکرانہ ، خواہ زردے یا میٹھے چاولوں پر دلائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۵). سنا ہے کہ شکرانہ کھلایا جاتا ہے تو بعض بگڑے دل کھانے کے برتن میں سوراخ کر دیتے ہیں. (۱۹۷۰ ، تاثرات ، ۳۲۲). [شکر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شُکْرانہ (ضم ش ، سک ک ، فت ن) امذ.
۱. شکر ، شکر گزاری ، نماز ، روزے یا کسی اور شکل میں کسی احسان کا شکریہ ادا کرنا.

سائیں کا رازِ مستی تج پر چڑیا دعا کو
شکرانے کا دو رکعت کرتا ہوں میں ہوا صبح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶). ہر دم جناب باری میں شکرانہ کرنا ، اور آرام سے رہنا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۷).

زلفیں ہیں رخ کی حاجب شکرانہ ہے مناسب
پڑھے نمازِ واجب چاند آ گیا گہن میں

(۱۸۲۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۹). شکرانے کی جتنی نفلیں پڑھتیں کم تھا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۲۲). ۲. (ا) **وہ رقم جو کامیابی کے بعد حقِ محنت کے علاوہ وکیل ، اس کے محرر یا پیروکار کو دی جائے.** وہ جب اپنی انگوٹھی وکیل کے محتانے میں دے چکے تو میری انگوٹھی محرر کے شکرانہ میں دیدی. (۱۸۲۸ ، دل فروش ، ۹۳). بڑی حیثیت کا جوہری اور صنعت کار ، کارخانہ دار موکل ... مقدمہ ہائی کورٹ سے جیتنے پر شکرانہ میں منوں مٹھائی ... بطور تحفہ لے کر آیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۷). (اا) **وہ روپیہ پیسہ جو بغیر کسی محنت کے ، کسی احسان کے بدلے میں لیا جائے ، رشوت ، ناجائز مطالبہ.** ان سے الٹا رشوت میں مال لیتے تھے جس کا نام ہدیہ اور نذرانہ اور شکرانہ رکھ چھوڑا تھا. (۱۹۳۲ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۴۵).اپنی تاریخی غداری کے شکرانے میں ... ڈیڑھ لاکھ روپے کا سونا کلائو کے لیے ان القابات کے ساتھ چھوڑا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۷). [شکر + انہ ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

--- اَدا کرنا محاورہ.
شکر ادا کرنا. ابراہیم علیہ السلام نے شکرانہ ادا کرنے کے بعد اس گیہوں کا کچھ حصہ زمین میں بو دیا ... بہت بڑی جماعت خلیل الرحمن کے گھر جمع ہو گئی. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتو ، ۱۲۲).

--- بَجا لانا محاورہ.
شکرانہ ادا کرنا.

بجا لائے شکرانہ کرتار کا
تماشا دیکھے نادر اس نہار کا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۴).

ہم کو یہی شایاں ہے ، جب تک بدن میں جان ہے
ہر آن میں لاویں بجا شکرانہ و فرمانبری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶).

---کا سَجْدَہ امذ.
شکر کا سجدہ ، وہ سجدہ جو خدا کے حضور کسی بات کے شکرانے کے لیے کیا جائے.

کیا سجدہ اس وقت شکرانے کا
سو پایا جو تھا مدعا پانے کا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۳).

---کی نَماز امث.
وہ نماز جو کسی منت یا مراد کے پورا ہونے پر پڑھی جائے. قریبی مسجد میں لے جاتیں ... وہاں بچے کی ماں دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھتی اور صندوقچی میں چراغی کی رقم ڈالتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۰).

شَکَرِسْتان (فت ش ، فت نیز شد ک ، کس ر ، سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں شکر کثرت سے پائی جائے ؛ (مجازاً) وفورِ حلاوت.

پُھلیا نہنواو نمنے جیو میرا شکرستان سوں
کہ جیوں ہلجے مگس کے پر محبت شہدراساں سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۷). طوطیانِ شکرستان ... سے سنا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۲).

تیرے مداحوں میں جب سے نام میرا درج ہے
شکرستان تو بنا میں طوطیِ ہندوستان

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۶). خوش خوش اس جانور کو گھر لایا اور اُس طوطیِ شکرستانِ جمال کو دکھایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). مرزا جعفر زٹلی ... اور مرزا پھویا علی اللہ مقامہ کے گھرانے کے برخوردار سعادت آثار ، طوطیِ شکرستان معانی و بلبل ہزارداستان ہمہ دانی ... نواب اچھے مرزا صاحب قبلہ بالقابہ و مدظلّہ تھے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳). [شکر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شِکْرَم (کس ش ، سک ک ، فت ر) امث.
بگھی کی وضع کی بند گاڑی جس میں بیل اور بعض جگہ گھوڑے بھی جوتے جاتے ہیں اس میں دو پہیے اور بعض میں چار پہیے ہوتے ہیں ، یہ بند گاڑی پالکی کی شکل کی ہوتی ہے عام طور پر عورتوں کے لیے مخصوص ہے. دونوں نے مصافحہ کیا بغل گیر ہوئے ، شکرم گھڑ گھڑ کرتی ہوئی چلی انور نے کہا الوداع آزاد بولے فی امان اللہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۷). عورتیں پالکیوں ، میانوں ، چوپہلوں اور شکرموں میں ، جس میں گھوڑے جتے ہوئے تھے سوار ہو گئیں. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۳۱). کوئی شکرم مل گئی تو ٹھیک ہے ورنہ پیدل. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۱۳). [انگ : **Sedan**].

شَکْرَن (فت ش ، سک ک ، فت ر) امث.
کچی امچورکی پرتکلف چٹنی جس میں نمک مرچ اور دوسرے مسالوں کے ساتھ کشمش چھوارے اور ادرک کا اضافہ کر کے قند اور سرکے کی چاشنی میں رچاتے ہیں چونکہ یہ چٹنی دوسری ہونے کی وجہ سے بہت خوش ذائقہ اور عام پسند ہوتی ہے اس لیے اس کا نام نورتن رکھ لیا گیا ہے(ا پ و ، ۳ : ۱۸۴). [مقامی].

شِکْرَن (کس ش ، سک ک ، فت ر) امث.
شکرے کی مادہ. مادہ اس کی بہت خوبصورت ہم نے دی ، وہ شکرن نہیں. (۱۹۱۰ ، آزاد ، جانورستان ، ۲۳). [شکرا (رک) کی تانیث].

شِکْرَہ (فت نیز کس ش ، سک ک ، فت ر) امذ.
رک : شکرا. بحری بچہ و شکرہ ... کو بھی بادشاہ دیکھتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۳۲). پرندوں میں ہمالیائی ، پہاڑی لٹورہ ، زاغنے ، غوغائی ، مرغ زریں ، عقاب ، شاہین ... شکرہ ملتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۲). [ف].

شَکَّری (فت ش ، شد ک بفت) صف.
۱. شکر سے منسوب ، شکر کا ، جس میں شکر کا جزو شامل ہو ، میٹھا.

آیا سو چنچل پاتراں جان بخش ہر یک بول توں
امرت میں لاگیاں کھولنے کھولیں لباں جب شکری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۴). سوزشی قسم کا درد ہوا کرتا ہے اور ہر وقت موجود رہتا ہے دبانے یا سیال یا شکری اقسام کھانے سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۸۲۴). **۲. خرما کی ایک قسم جس میں مٹھاس زیادہ ہوتی ہے.** شکر ، شکری ، یہ دونوں اس خرما کی اقسام ہیں جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۵۰). **۳. ایک فالسہ جو کہ نہایت شیریں اور بڑا ہوتا ہے ؛ لاط : Grawia Asiatica** (پلیٹس ؛ نوراللغات). **۴. ناشپاتی کی ایک قسم جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے. ملک چین میں پیدا ہوتی ہے.** اعلیٰ درجے کی ناشپاتی ملک چین میں پیدا ہوتی ہے اور یہ شکری کے نام سے مشہور ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۰۳). [شکر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَکَرِیّات (فت ش ، ک ، کس ر ، شد ی) امث.
مختلف قسم کی مٹھاس ، وہ چیزیں جو شکر یا مٹھاس کے ذیل میں آتی ہیں. الڈیہائڈ یا کیٹون کے بعض تعاملات ایسے بھی ہیں جن کی یہ شکریات مرتکب نہیں ہوتی. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۱۸۱). [شکری + یات ، لاحقۂ جمع].

شَکْرِیلا (فت ش ، سک ک ، ی مع) صف.
شکر ملا ہوا ، میٹھا. گوشت کے برابر ... شکریلے اجزا بدن میں شامل کرنے کے لیے اسے (پنیر کو) خوب چبا چبا کر کھالیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ مارچ ،). [شکر + یلا ، لاحقۂ صفت].

شَکَّرِیں (فت ش ، شد ک بفت ، ی مع) صف.
میٹھا ، شکر سے منسوب ، شیریں.

وجد کرتے ہیں شجر ان دل نشیں آیات پر
رقص کرتی ہے ہوا ان شکریں نغمات پر
(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوسِ تخیل ، ۲۰۲).
شکریں شب بہ گلِ و رنگ بہ میٹھا کُہرا
چاند کے سینے میں لو دیتا ہے سنگیت کنول
(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۵۰). [شکر + یں ، لاحقۂ صفت].

---سُخَن (---ضم س ، فت خ) صف.
شیریں گفتار ، شیریں سخن.

شور ڈالے ہیں سارے عالم میں
دلبر شکریں سخن کے نین
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۳). [شکریں + سخن (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) امذ.
(طباعت) عبارت کی خوبصورتی ، نفاست ، رسم الخط جو صاف اور خوبصورت ہوتا ہے. یاقوت و جواہر رقم اور زریں و شکریں قلم اسی کے کمال نے بنائے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوش نویساں ، ۲). [شکریں + قلم (رک)].

---گُفتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
شیریں سخن.

حروف ہیں کہ مٹھائی پہ چیونٹیاں دوڑیں
قلم ہے یا کوئی طوطیٔ شکریں گفتار
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۴). [شکریں + گفتار (رک)].

شِکَرِین (کس ش ، فت ک ، ی مع) امذ.
ایک کیمیائی سفید سفوف ، پانی میں کم گھلنے والا، ۵۵۰ گنا شکر سے میٹھا ، عام طور پر شکر والے مریضوں کو بچانے شکر کے دبا جانے والا غذائیت نہ رکھنے والا ، سکرین (مہذب اللغات). [رک : سیکرین Saccharin].

شُکْرِیَہ (ضم ش ، سک ک ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
شکر ، سپاس (یہ خدا کے لیے نہیں صرف اس کے بندوں کا احسان ماننے کے موقع پر مستعمل ہے). منت پذیری کا اظہار ، احسان ماننے کا اعتراف اور محسن کی تعریف. سید صاحب نے ان کشمیری صاحبان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا. (۱۸۸۴ ، سفرنامہ سرسید احمد خان ، ۶). اگر رپورٹ میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو بھی کارگزاری آپ کے شکریہ ادا کرنے کے واسطے کافی تھی. (۱۹۰۷ ، محسن الملک ، مکاتیب ، ۵۳). تمہارا بھی شکریہ. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸). [ع : شکریۃ].

---بِھجْوانا محاورہ.
شکریہ ادا کرنا. کنگ جارج نے کتاب کا شکریہ بھجوایا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی (خواجہ حسن نظامی) ، ۷۸).

---کَرْنا محاورہ.
احسان ماننا ، کسی کے احسان کا تعریف کے ساتھ اظہار کرنا. انہوں نے ایک مختصر و برجستہ تقریر میں سید صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ کیا. (۱۸۸۴ ، سفرنامہ سرسید احمد خان ، ۶).

اے برقِ فرنگ تیری میرے دل میں بڑی جگہ ہے ، برق نے کہا ... میں شکریہ کرتا ہوں کہ آپ میری قدر دان تو بچ گئیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۹۳).

شِکَسْت (کس ش ، فت ک ، سک س). (الف) امث.
۱. **ٹوٹ پھوٹ ، بھناؤ ، شکستگی.** جو جسم روح ہو کر آسمان پر چڑے ، اس جسم کوں شکست ترکیب نیں وو کیوں خاک میں پڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۷).

ٹک پرے گلشن سے میرے شور کر ابر بہار
یاں صدائے رعد آوازِ شکستِ سنگ ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۵۹). مکان کی شکست اور ریخت کے سوائے اور جتنے خرچ ہیں ، میرے ذمے ہیں. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۶). طبقات کے تسلسل میں یکایک ایک شکست پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۱۶).

ٹوٹا تو ہوں مگر ابھی بکھرا نہیں فراز
میرے بدن پہ جیسے شکستوں کا جال ہو
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۸۰). ۲. **نقصان ، زیاں ، مُضر اثر.**

صانع نے کر دیا صفِ مژگاں کا بندوبست
عین الکمال سے انہیں پہنچے نہ تا شکست
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۸). عام مجلسوں اور انجمنوں کی شکست کے جو اسباب عموماً بیان کیے جاتے ہیں ... یہاں کوئی سبب موجود نہ تھا. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع (الف)).
۳. **ہزیمت ، پسپائی ، فتح کی ضد.**

رہا جو پیشِ نظر رنگِ بے ثباتیِ دہر
سرورِ فتح نہ ہم نے غمِ شکست کیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۴). مخالفین کی شکست اور ہزیمت میں صلحاء کو مزید ایمان اور تسکین کے حصول میں عجیب و غریب مافوقِ فہم نشانات ظہور پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۲). ۴. **خطِ شکستہ ، خاص طرز تحریر میں مختلف مقررہ الفاظ کی شکل میں لکھا جاتا ہے.** مسودہ نویسی اور شکست پڑھنا. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۲۶). (ب) صف.
۵. **شکستہ ، ٹوٹی پھوٹی ، خستہ حال.**

دیواریں بھی شکست تھیں در بھی جھکے ہوئے
جانیں بھی غم سے تنگ تھیں دل بھی رکے ہوئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶۵). [شکست : ف : شکستن - ٹوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

---اُٹھانا محاورہ.
زک اٹھانا ، زیر ہونا ، ہار جانا. افغانوں نے نواح جالندھر میں بڑی شکست اٹھائی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱). میں اپنی سہیلی کی بہن کے مسئلے پر نہ کوئی بات کر کے شکست اُٹھانے کو تیار ہوں اور نہ ایسی سبکی مجھ سے برداشت ہوگی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۵۰).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
ایک قسم کا چھلّا جو ٹوٹتا ہے اور بند ہو جاتا ہے.

مثل شکست بند کرے شانہ کیا درست
بہتر نہ مومیائی سے ہووے شکستِ زلف
(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۳۰). [شکست + ف : بند ، بستن - باندھنا ، منسلک کرنا ، نتھی کرنا].

--- پانا محاورہ.
زک اُٹھانا ، زیر ہونا ، ہار جانا.
بس کہ پایا ہے تجھ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئینہ دار
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۱). بظاہر پہلی جماعت نے شکست پائی کیونکہ قتل کر دی گئی. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۱۲۹).

--- پَذِیر (---فت پ ، ی مع) صف.
کچا ، نازک ، ٹوٹ جانے والا (جامع اللغات). [شکست + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

--- پَڑنا محاورہ.
ہار ہونا ، ہزیمت ہونا.
مثالِ زلف پڑی دل کی فوج بیچ شکست
تری نگاہ نے جب آ کے ترک تاز کیا
(۱۷۰۷، ولی ،ک، ۵۲). فوج پر شکست پڑی بائیس ہزار راج پوت میں سے فقط آٹھ ہزار جیتے بچے.(۱۸۸۳، دربارا کبری، ۶۶۲).

---ِ تَوبَہ کس اضا(---و لین ، فت ب) امث.
توبہ توڑنا ، کسی چیز سے توبہ کر کے اس پر باقی نہ رہنا.
سلیقہ بادہ کشی کا اگر ہو یاروں کو
شکستِ توبہ کا بھی اہتمام ہو جائے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۲۴). [شکست + توبہ (رک)].

--- خورْدَگی (---و معد ، سک ر ، فت د) امث.
ہارا ہوا ہونا ، ہار کر جی چھوڑ بیٹھنا. اس کو تم فراریت سمجھو یا شکست خوردگی، مگر حقیقت یہ ہے.(۱۹۵۸ ، پردیسی کے خطوط، ۳۸). شاعر ... کی شخصیت میں شکست خوردگی اور جان لیوا اضمحلال کا سرائیت کر جانا ایک فطری امر ہے . (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۳۴). [شکست خوردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

--- خورْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
ہارا ہوا ، پسپا ، مایوس. شکست خوردہ فوج کے بقیہ السیف لوگ ٹھنڈی سانسیں بھربھر کے کہتے ہیں کہ آہ زمانے نے دغا دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۶۳). زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آپ کو شکست خوردہ محسوس کیا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۸۹). [شکست + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا].

---ِ دل کس اضا(---کس د) امث.
دلی رنج ، دل کا ٹوٹ جانا.
شکستِ دل پئے خونِ تمنا کم نہ تھی یارب
سکھایا اوس بلا کو توڑنا کیوں عہد و پیماں کا
(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۴).
شکستِ دل پہ اتنا دکھ نہیں ، جتنا کہ یہ دکھ ہے
کہ اپنا آئینہ ، آئینہ گر کے رُوبرو ٹوٹا
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۱۰۳). [شکست + دل (رک)].

--- دینا محاورہ.
ہرا دینا ، ہرانا ، زک پہنچانا.
اولیتا ہے جس وقت شمشیر دست
تو دیتا ہے لشکر کوں سارے شکست
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۸).
ناحق اس سنگ دل سیں مجھے دیتے ہیں شکست
میں تو آئینہ سرکار ہوں ، کن کا ، ان کا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۵). سلیم ... کو شکست دیکر اس کی بیٹی سے بیا نے بیاہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۶۲). ہندوستان کو تسخیر کی نگاہ سے دیکھا ، اور جیپال کو بار بار سخت شکستیں دیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۵۷). میں نے اقبال شاہی سے جم کو شکست دے دی ہے ، اور وہ میری تیغ کے خوف سے سمندر میں جا چھپا ہے . (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۹).

---ِ رَنْگ کس اضا(---فت ر ، غنہ) امث.
رنگ اڑ جانا ، پھیکا پڑ جانا.
ہیں جو کوئی کہ نالہ نیوش شکستِ رنگ
سنتے ہیں گوشِ جاں سے خروشِ شکستِ رنگ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۹).
ہوئے پوشیدہ ہم نظروں سے ایسی ناتوانی ہے
شکستِ رنگ کی آواز بانگو لن ترانی ہے
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۷۶).
شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بُو رہنا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۷۱). [شکست + رنگ (رک)].

--- رِیخْت (---ی مع ، سک خ) امث.
رک : شکست و ریخت. منعم خاں ... نے ... قلعہ کابل کی شکست ریخت و برج بارہ کی مرمت کرائی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۶). [شکست + ف : ریخت ، ریختن - بٹنا ، بٹ جانا].

---ِ شِیشَہ کس اضا(---ی مع ، فت ش) صف.
وہ آواز جو شیشہ ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے (نوراللغات).
[شکست + شیشہ (رک)].

---ِ فاحِش کس صف(---کس ح) امث.
بُری طرح کی ہار ، سخت زک ، بھاری شکست . یوسف زئی کو شکستِ فاش ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۷۱).
[شکست + فاحش (رک)].

---ِ فاش کس صف ، امث.
کھلی ہوئی ہار ، ایسی شکست جس میں کسی کو کلام نہ ہو ، بھاری شکست.

شکستہ قاش دے اے چشمِ مستِ یار ایسی
کہ مے پرست کہیں ہائے جام وائے قدح

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۱۲۰). دو ہزار سال پیشتر ڈلی چمار کو دائمی شکستہ قاش دے کر سونے چاندی سے ان کا رشتہ منقطع کر دیا گیا تھا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۷). [شکستہ + قاش (رک)].

ـــــ قیمَت کس اضا(ـــــ ی مع ، فت م) امث.
قیمت کا گرنا ، قیمت گھٹنا.

سن اے غارت گرِ جنسِ وفا سن
شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۷). [شکست + قیمت (رک)].

ـــــ کَرنا ف م.
توڑنا ، توڑ ڈالنا. اندر حصار سحر کے بلالے کی اپنے حصار کو شکست کر دے گی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶).

وہ اپنے پیماں رفاقتوں کے محبتوں کے ؛ شکست کر کے
نہ جانے اب کس رہ گزر کا منارۂ روشنی ہوئے ہیں

(۱۹۶۶ ، چاند چہرہ ستارہ آنکھیں ، ۳۲).

ـــــ کھانا محاورہ.
ہارنا ، پسپا ہونا. القصہ کہ جس وقت توبہ غمزے کے لشکر تی شکست کھایا ، سو بدن کے شہر کے ادھر روانہ ہو کر عقل کنے آیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۷).

شکستوں پر شکستیں چوٹ پر کھائی ہے چوٹ اس نے
کھلونا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم ، کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۰).

تو نے ظاہر میں رعایا سے جو کھائی ہے شکست
یہ حقیقت میں ظفر مندیِ سلطانی ہے

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۸۹).

انبوہِ خواہشات نے پسپا کیا مجھے
میں نے شکست کھائی ہے اپنی سپاہ سے

(۱۹۸۷ ، ثبات ، ۳۷).

ـــــ مِلنا محاورہ.
ہارنا ، پسپا ہونا. انہیں آخر شکست ملی اور آخیر حملہ میں آپ کی شہادت ہوئی. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۸).

ـــــ نارَوا کس صف(ـــــ فت ر) امث.
شاعری کا ایک عیب جس کی توضیح ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے ، کہ فارسی اور اردو کی شاعری میں جو بحریں مروج ہیں ان میں سے بعض کی خصوصیت یہ ہے کہ پڑھنے میں مصرع کے دو ٹکڑے ہو جایا کرتے ہیں ، ایسے تمام اشعار میں اگر مصرعوں کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ نہ ہوں بلکہ ایسا ہو کہ کسی لفظ یا فقرے کا ایک حصہ ایک ٹکڑے میں اور دوسرا حصہ دوسرے ٹکڑے میں لازمی طور پر آتا ہو تو یہ بات یقیناً معیوب سمجھی جائے گی اور شاعر کی کمزوری پر دلالت کرے گی شکست ناروا اسی عیب کا نام ہے ، مثلاً :-

نہ گیا خیال زلف سیہ جفا شعاراں
نہ ہوا کہ صبح ہووے شب تیرہ روزگاراں(میر)

یہاں ، زلف سیہ ، کا پہلا حصہ یعنی زلف مصرعہ اول کے پہلے ٹکڑے میں اور دوسرا حصہ یعنی ، سیہ ، مصرعے کے دوسرے ٹکڑے میں واقع ہے (ماخوذ : نکات سخن). کم از کم صوتی زیر و بم کی ناموزونیت اور شکست ناروا ہی کی شناخت کرا دی جائے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۵۳). [شکست + ناروا (رک)].

ـــــ و ریخْت (ـــــ و مع ، ی مج ، سک خ) امث.
۱. **ٹوٹ پھوٹ ، نقصان.**

دل کی شکست و ریخت کی میرے تو لے خبر
ہر گھر کی دیرپائی کو تعمیر شرط ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱۶).

ہو کیوں نہ قصرِ فریدوں مقام عبرت کا
شکست و ریخت ہے نقش و نگار کے بدلے

(۱۸۸۳ ، مرزا انس ، د (ق) ، ۸۳). وہاں جو کچھ شکست و ریخت ہوئی تھی اس کی مرمت کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۵۷). عہد نامہ کی شکست و ریخت کا وبال خود ان کی اپنی گردن پر ہو گا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷). ۲. **انتشار ، بربادی.** اتحادی فتح کے غرور کے نشہ میں صلح کی صورت میں خدا کی خدائی کی شکست و ریخت میں مصروف تھے. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۸). ایک نظامِ شکست و ریخت کا شکار ہونے لگتا ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۴۳). [شکست + و (حرف عطف) + ف : ریخت ، ریختن ـ ٹوٹنا].

ـــــ ہونا محاورہ.
ٹوٹ جانا ، ختم ہو جانا. جب تک یہ رجسٹر قایم رہے گا نمبر سلسلہ نہ شکست ہوگا نہ بدلا جاوے گا (۱۸۸۶، دستورالعمل مدرسین دیہاتی، ۱). چلہ ہمارا شکست ہوچکا تھا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۶۷).

ـــــ یاب صف.
شکست کھانے والا ، ہار جانے والا. بہت سے شکست یابوں کو جو ان کے آگے گرتے پڑتے آ رہے تھے اپنے خون آشام نیزوں سے کونچتے اور دھارتے چلے جاتے تھے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۱۲). [شکست + ف : یاب ، یافتن ـ پانا ، حاصل کرنا].

شِکَسْتَگی (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) امث.
۱. **ٹوٹ پھوٹ ، خستگی.**

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھ زلف کی شکن نے دیا مجھ شکستگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰).

ہوا وصال تو صدمہ ہوا جدائی کا
شکستگی نے کیا کام مومیائی کا

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۸۳). اس شکستگی و کہنگی کے باوجود

وہ ایسے قابل دید اور خوشنما ہیں کہ ان کی عیب جوئی کرنا سخت گراں گزرتا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۲۴).

ہے دل کی موت عہد و وفا کی شکستگی
پھر بھی جو کوئی ترکِ محبت کرے کرے

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۶). ۲. **رنجیدگی ، آزردگی ، افسردگی ، طبیعت کے مرجھانے کی کیفیت.** امام حسنؑ نے اشارہ کیا کہ اگر یوں کہو گے تو اس کے دل کو شکستگی پہنچے گی. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۴۴). یہی تاتاریوں کا ہنگامہ تھا جس نے سعدی کی طبیعت میں افسردگی و شکستگی پیدا کی. (۱۹۰۴ ، مقالات شروانی ، ۷۷).

جو ذوقِ درد ہے تجھے تو دل کو خستہ تر بنا
گداز کا مزا کہاں اگر شکستگی نہ ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۵). ۳. **بُردباری ، عاجزی ، انکساری.** مسکینی اور شکستگی بدرجہ کمال حاصل تھی. (۱۸۸۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۱). ۴. **زخمی ہونا ، زخم آنا.** اور آپؐ کے سر میں شکستگی واقع ہوئی تو پیغمبر صاحب چہرے مبارک سے خون سونتے جاتے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۳۷).

ـــِ شَخْصِیَّت کس اضا (ـــِ فت ش ، سک خ ، کس ص شد ی بفت) امث.

(نفسیات) **پراگندہ ذہنی، ایک مرض جس میں مریض سماجی ماحول سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگتا ہے اس کے ادراک اور فکر میں نمایاں انحطاط اور پراگندگی محسوس ہونے لگتی ہے ، انفرادیت کی پراگندگی.** اکثر شکستگی شخصیت کے مریضوں کی ابتدا اسی طرح تخلیہ پسندی سے ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۳۴۳). [شکستگی + شخصیت (رک)].

شِکَسْتَنی (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.

ٹوٹنے والا ، ٹوٹنے پھوٹنے والا ، برباد ہونے والا یا ہونے کے لائق ، ناپائیدار.

لگا نہ دل بت کدہ میں تو دل یہ ہے طلسمِ شکست غافل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے آخر شکستنی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷). تیسرے نے کہا آپ اس (شکستنی مال) کی ڈلیوری لینے آئے ہیں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۷۰). [ف : شکستن + ی ، لاحقۂ صفت].

شِکَسْتَہ (کس ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.

۱.(أ) **بوسیدہ ، پرانا.** قلعہ کی دیوار ایک جگہ شکستہ تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۴۶). تمہارے طفیل مجھے ورثے میں شکستہ کھنڈر ملے. (۱۹۸۹ ، افکار، کراچی ، مئی ، ۶۳). (أأ) **ناکارہ ، بیکار.** انہوں نے توکل کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ دست و پا شکستہ ہو کر خود کچھ نہ کریں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶۱). تنہائی کی پرچھائیاں جسم و جاں کو شکستہ اور تھکن زدہ بناتی رہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۷۵). (أأأ) **پھٹا ہوا ، مجروح ، زخمی.** بہن کا سر شکستہ اور روئے خون آلودہ دیکھا تو بےاختیار رحم آ گیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۰). ۲. **باریک کیا ہوا ، کوٹا ہوا** (ماخوذ : جامع اللغات) . ۳. **جھکا ہوا.**

کمر شکستہ تو صغرا ہی کے فراق میں ہے
وصالِ مسلم بیکس کے اشتیاق میں ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۳۷) . ۴. **پھیکا ، اڑا ہوا ، بے رونق (رنگ).**

ہر موجِ صبا عناں گستہ
رنگِ رخِ یاسمن شکستہ

(۱۹۲۸، تنظیم الحیات، ۲) ۵. (أ) **پریشان، خستہ، پارا ہوا ؛ آوارہ ، تھکا ہارا.**

شکستہ دیکھیا میں سبہ کوں تری
دیکھیا نیں قرار تا جگہ کوں تری

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۹۵). ایک طرف کئی شہدے شکستے سُلفے کے دم مارتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۶۸). (أأ) **رنجیدہ ، دکھا ہوا.** کوئی ان بیچاروں کے شکستہ دل سے پوچھے جن کو وہ دنیا سے جانے والا ہمیشہ کیلئے بیقرار کر گیا. (۱۸۸۵ ، مقالات شروانی ، ۳). ۶. **وضع کیا ہوا خط جو دراصل نستعلیق کی مختصر صورت ہے اور جس کا منشا زود نویسی ہے ، اس کے دائرے اور شوشے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں ، لیکن ان ٹوٹے ہوئے حروف میں بھی خاصی دلکشی ہوتی ہے.** لکھنے میں بھی یہ دست رس پیدا کیا کہ ... شکستہ و نستعلیق و خط غبار و خط گلزار پر ایک بہ خوبی لکھنے لگا. (۱۸۰۲، نثر بے نظیر ، ۴۴). زیب النساء علوم عربیہ اور فارسی زبان دانی میں کمال رکھتی تھی ، نستعلیق ، نسخ اور شکستہ خط نہایت عمدہ لکھتی تھی. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۱۰). الجزائر کے یہودی اپنی «یہودی عربی» کو ایک خاص قسم کے شکستہ عبرانی رسمِ خط میں لکھتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۸). ۷. **ٹکڑا ، حصّہ ، جزو.** آب پاشیدگی کے تحت پروٹین مالیکیول کے بڑے بڑے شکستے ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۷) [شکست + ہ ، لاحقۂ صفت].

ـــ آمیز (ـــِ ی مج) امذ نیز صف.

(خطاطی) **خط شکستہ اور نستعلیق سے ایجاد کیا گیا ایک نیا خط ، خط شفیعہ.** خط شکستہ اور نستعلیق سے ایک نیا خط ایجاد کیا جسے شکستہ آمیز یا شفیعہ کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۲۱).[شکستہ + ف: آمیز، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــ بازُو (ـــِ و مع) صف.

بے بس ، بیکس ، بے قوت . ایسا دھکیلا کہ پیشرو پیروؤں کو ساتھ لے کر زمین پر سرخرو اور شکستہ بازو پہونچے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۸). [شکستہ + بازو (رک)].

ـــ بال صف.

(پرندہ) **جس کے پر و بال ٹوٹ گئے ہوں ؛ (مجازاً) ناتواں ، کمزور بے کس ، عاجز ، مجبور.**

صیدِ شکستہ بال کو حب الوطن سے کیا
ہوں بلبلِ قفس مجھے مرغِ چمن سے کیا

(۱۷۷۲ ، فغان ، د ، ۷۶).

خود شکستہ بال ہوں طاقت کہاں پرواز کی
کوئی طائر بھی نہیں دیتا ہے مجھ کو وام پر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاضِ سحر ، ۱۶۶).
خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر
قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۰). [شکستہ + بال (رک)].

---بالی اث.
خستہ حالی ، بے کسی ، بے چارگی.
زباں ہے شکر میں قاصر شکستہ بالی کے
کہ جن نے دل سے مٹایا خلش رہائی کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵). [شکستہ بال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
(جراحیات) **ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے والا.** ایک روز وہ شکستہ بند مجھ کو ملا تو میں نے اس سے پوچھا کہ کہو جی اس کتے کے پاؤں کی خبر. (۱۸۶۴ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۲۰). [شکستہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پا صف.
جس کے پانو ٹوٹے ہوئے ہوں ، چلنے سے معذور ؛ (مجازاً) **عاجز ، معذور ، ناطاقتور ، بے قوت.**
دلکشی صحرا کی کم ہوتی تو گھر کی سوچتے
ہم شکستہ پا بھی انجامِ سفر کی سوچتے
(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۰۴). [شکستہ + پا (رک)].

---پائی اث.
چلنے سے معذوری ، بے بسی.
اٹھو امیر نہیں مانتے کی وحشتِ دل
یہ عذرِ لنگ تمہاری شکستہ پائی کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳).
اپنی شکستہ پائی کا احوال کیا کہیں
ہم کچھ چلے تو آپ کے اسرار سے چلے
(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۹۷). [شکستہ پا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر (---فت پ) صف.
رک : شکستہ بال.
ہم سایہ اس چمن کے کتنے شکستہ پر ہیں
اتنے لیے کہ شاید اک باؤ گل فشاں ہو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).
ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو
صنعت میں جو تم شکستہ پر ہو
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۹). [شکستہ + پر (رک)].

---حال صف.
پریشان ، خستہ حال. اس شکتہ حال قافلہ میں نوکر چاکر مل کر ۷۰ آدمی سے زیادہ نہ تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷). ۵۱۰ھ میں ہرات سے سنجر کے دربار میں گیا تو نہایت شکستہ حال تھا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۲۶۴).

اجل نے گھیر لیا ہو تو راہ کیسے ملے
شکستہ حالوں کو آخر پناہ کیسے ملے
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۸۵). [شکستہ + حال (رک)].

---حالی اث.
خستہ حالی ، محتاجی ، پریشانی. اس عالی حوصلہ اور زندہ دل شاعر کی جس شکستہ حالی میں بسر ہوئی سب پر ظاہر ہے. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۶۶). [شکستہ حال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خاطر (---کس ط) صف.
پژمردہ طبیعت ، افسردہ خاطر ، مایوس ، شکستہ دل ، رنجیدہ. اچھے اچھے باہمت ، شکستہ خاطر ہو جاتے ہیں. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۸۸). [شکستہ + خاطر (رک)].

---دل (---کس د) صف.
جس کا دل ٹوٹا یعنی دُکھا ہوا ہو ، غمگین ، رنجیدہ ؛ مایوس ، بددل ، نااُمید.
شکستہ دلاں کوں شفا تجھ تھے ہے
دردمند دل کوں دوا تجھ تھے ہے
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۰).
ازبس کہ شکستہ دل ہوں غم سوں
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۱). مسلمان آج کس درجہ پریشان حال ، شکستہ دل ، افسردہ صورت نظر آتے ہیں. (۱۸۸۸ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۸). میں شکستہ دل ، بی بی اینڈ سی آئی ... دیکھتا ہوا دلّی لوٹ آیا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۵۵). [شکستہ + دل (رک)].

---دلی (---کس د) اث.
مایوسی ، رنجیدہ دلی. انہوں نے نادم ہو کر شکستہ دلی سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس ... صرف خدا اور رسول کی محبت ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۵۳۶). میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر غیرمعمولی شکستہ دلی کے آثار نمایاں ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۸۳). [شکستہ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رقم (---فت ر ، ق) امذ.
(ریاضی) وہ رقم جو طاق عدد میں ہو ، وہ عدد جو دو پر تقسیم نہ ہو. کوئی چاہے تو شکستہ رقمیں مثلاً ۹۳ ، ۲۲۱ ، ۵۲۳ روپیہ کمپنی میں داخل کر کے اسی قدر رقم کا اسٹاک خریدے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۲۴۱). [شکستہ + رقم (رک)].

---میک اَپ (---ی مج ، سک ک ، فت ا) امذ.
(صحافت) اخبار میں خبروں فیچروں تصویروں اور دوسری چیزوں کو **صفحات پر اس انداز سے ترتیب دینا ، کہ وہ خوبصورت بھی معلوم ہوں اور آسانی سے پڑھی بھی جا سکیں اور ہر سُرخی یا خبر قاری کی توجہ کا مرکز بنے ، سرکس میک اپ.** اس قسم کے میک اپ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اخبار کے ہر حصے اور ہر گوشے کو

پُرکشش اور جاذبِ نظر بنایا جائے اسے شکستہ میک اپ بھی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۱۱)۔ [شکستہ + انگ Make-Up]۔

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
خط شکستہ لکھنے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [شکستہ + ف ، نویس ، نوشتن - لکھنا]۔

شَکْل (فت ش ، سک ک) امث.
۱. (i) **چہرہ ، صورت.**

جو بھوتیج انکے دھس کر آنے لگیا
شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۷)۔

نظر آئی اک شکل مہتاب میں
کمی آئی جس سے خور و خواب میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۵)۔

پہچاننا بھی شکل کا اشکال ہو گیا
ایک ایک عضو قرعۂ رمّال ہو گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۳)۔ کیسی بھولی بھولی شکل تھی کہ دیکھ کر دل خوش ہوتا تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶)۔ میری شکل تبدیل ہو گئی۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۷)۔ (ii) **شبیہ ، حُلیہ ، سراپا.**

نازگر بنتا مشکل شکل تجھ سے چاہتا
حُسن گر ہوتا مصور تیری صورت مانگتا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۱۲)۔ ابو معبد نے کہا ذرا اس شخص کی صورت و شکل تو بیان کرو۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۷)۔ (iii) **نقشہ ، خاکہ ، ڈھانچا.**

شکلِ وطن نہ صورتِ اہلِ وطن ہے یاد
مدت ہوئی کہ وادیٔ غربت ، وطن ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۲)۔

کھنچ جائے شکلِ حرب ، وہ تدبیر چاہیئے
دشمن بھی سب مقر ہوں وہ تقریر چاہیئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۱)۔ زیبائشی کام ٹھیک ان شکلوں کے مطابق ہوگا جو عملی نقشوں سے بنائے گئے ہوں گے۔ (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۰۰)۔ ۲. **جسم ، ہیکل ، پتلا ، پیکر (ہیولا کے مقابل).**

یہ زہد ہے تجھے مبارک زاہد
پھرتا ہے بنا ہوا نحوست کی شکل

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۳)۔ ہیولٰے شکل کا محتاج ہے اور شکل ہیولٰے کی۔ (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۸۲)۔ اس کا رنگ اجزائے ترکیبی اور شکل مخصوص قسم کی ہے۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۰)۔ ۳. **ڈھنگ ، طور ، طرح ، عنوان.**

نکلے نالوں کی ہوس دل سے ہمارے کس شکل
تیرے سوفاروں میں گر صورت منقار نہ ہو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۷)۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۴)۔ ۴. **تدبیر ، طریقہ.**

کیا اختیار ، خیر دغا دیجیئے ہمیں
جینے کی کوئی شکل بتا دیجیئے ہمیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۸)۔

وعدہ خلاف ان کو سمجھ لوں تو چارہ گر
جینے کی شکل کیا ہو غمِ انتظار میں

(۱۹۲۷ ، قمر بدایونی ، د ، ۲ : ۳۴)۔ ۵. **انداز ، وضع ، رنگ ڈھنگ.**

آئینہ میں آب و خواب میں ، پُتلی میں
یا رب ہر شکل سے دکھا روئے علی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۲۱)۔ ۶. **رُخ ، طور.** مضمون آفرینی کے اعتبار سے بھی چنداں شکل امتیاز نہیں رکھتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۸۱)۔ ۷. **حالت ، گت ، کیفیت.**

میاں جو شکل ستم کی تھی سو ، تو سب دیکھی
امیدوار ہے اب یہ غلام رخصت کا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۳)۔

حیرت سے تیرے دیکھنے والے کی یہ ہے شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اسے دیکھا

(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۲۹)۔ ۸. **(موسیقی) عکس ، آمیزش ، میل ، جھلک ، سروں کا تال میل.** اسروہی میں بلاول کی شکل کا ظاہر ہونا ضروری ہے بیہاگ کی بھی شکل نظر آتی ہے۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۲۲۳)۔ راگ راگنیوں کی شکلیں امراؤ بندو خاں اور دوسرے گانے والوں اور گانے والیوں کو بتا کر ان سے گواتیں۔ (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۱۸)۔ ۹. **نوع ، قسم.** انہوں نے تجارت کی خاص شکلوں اور سہاجنی کو اپنا کام بنا لیا۔ (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۰۹)۔ ۱۰. **مثل ، مانند.**

جلوہ فروز جیسے ہے گھر میں وہ مہروش
اپنا مکاں مقام مسیحا کی شکل ہے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۹۰)۔ خاص کتنے ماروں کی شکل اِدھر اُدھر پلس کی آنکھ بچا کے اینڈتے پھرتے ہیں۔ (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۶۶)۔ ۱۱. **خاکہ ، خطوط سے گھری ہوئی شکل.** شکل مستقیمہ الاضلاع اس کو کہتے ہیں کہ اس کی ترکیب خطوط مستقیمہ سے ہو۔ (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۳۲)۔ ان ضروری شکلوں کے جس کی چھٹے مقالہ میں ضرورت ہے چند ہی روز میں یاد کر لیا۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳۸)۔ ۱۲. **وہ نقش جو نجومی یا رمّال زائچہ بنانے کے لئے کھینچتا ہے.**

جو پھینکیں تو شکلیں کئی بیٹھیں ہیں
کئی شکل سے دل گیا ان کا کھل

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۲)۔

کھینچ یوں رمال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱)۔ آپ اختر شناسوں رمالوں کو طلب فرمائیں شکلیں زائچے کھچوائیں۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷)۔ ۱۳. **(عروض) کف اور خبن کا ایک رکن میں جمع ہونا.** شکل معنی اوس کی لغت میں صورت بگاڑنا اور اصطلاحمیں جمع ہونا (۱۸۳۹ ، تقویت الشعراء ، ۱۰)۔ ۱۴. **(تصوف) وجود اور ہستیٔ حق ، عین ثابت کی کمیت کو کہتے ہیں جو جوہر ہبا میں صورت پکڑتی ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۴)۔ [ع]۔

---اَوّل کس صف(---فت ا ، شد و بفت) است.
(منطق) وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو. ایک اعتراض المقول علیٰ کل شے و لاشے پر ملتا ہے کیونکہ اگر ان کی تحویل شکل اول میں غیر ضروری ہے تو یہ مقولہ جو صرف شکل اول پر حاوی ہے کل قیاسی استدلال کا اصول نہیں ہے. (۱۹۲۴ ، مفتاح المنطق ، ۱ : ۳۱۳). یہ مثالیں بالترتیب شکل اول ، دوم ، سوم اور چہارم کی ہیں. (۱۹۶۳ ، تعارف منطق جدید ، ۱۰۷). [شکل + اوّل (رک)].

---اِہْلِیلَجِی کس اضا(---فت مع ا ، سک ہ ، ی مع ، فت ل) است.
(سائنس) شکل اہلیلجی یعنی وہ شکل جو کسی جسم مخروطی کو ترچھا تراشنے سے پیدا ہوتی ہے (Ellipse) (معرکۂ مذہب و سائنس ، ۱۳). [شکل + اہلیلجی (رک)].

---آنکھوں میں پھرنا محاورہ.
یاد آنا ، تصور بندھنا.

نظر آیا جو کوئی گھر ویراں
شکل آنکھوں میں پھر گئی دل کی
(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۲).

---بَدَلْنا محاورہ.
صورت یا صورتِ حال تبدیل کرنا ، وضع قطع بدل دینا.

اب تو بیزار نہ رہئے کہ قیامت آئی
لیجیے شکل بدل دی مری رسوائی نے
(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱۷۶).

میں ہزار شکل بدل چکا ، چمنِ جہاں میں سن اے صبا
کہ جو پھول ہے ترے ہاتھ میں ، یہ مرا ہی لختِ جگر نہ ہو
(۱۹۵۱ ، غزل ، مجروح سلطان پوری ، ۸۲).

---بَدِیہِیُ الْاِنْتاج کس صف(---فت ب ، ی مع ، ضم ہ ، غم ی ، ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) است.
(ریاضی و ہیئت) اقلیدس کی پہلی شکل جو نتیجہ نکالنے میں زیادہ غور کی محتاج نہیں ہوتی (ماخوذ : نوراللغات). [شکل + بدیہی + رک : ال (۱) + انتاج (رک)].

---بِگاڑْنا محاورہ.
صورت خراب کرنا ، چہرے کو بدروپ بنانا ، بُری تصویر کھینچنا؛ مار پیٹ کر حلیہ خراب کرنا ، بے عزتی یا آبرو ریزی کرنا. (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بِگَڑْنا محاورہ.
صورت خراب ہونا. دیکھیے ہاتھ کانپ گیا ، ہندسہ کی شکل بگڑ گئی. (۱۹۱۹ ، خطوط اکبر ، ۹۰). **۲. بدصورت ہو جانا.**

میری بنی بنائی شکل شکل گرد ہوئی بگڑ گئی
روپ پہ خاک اڑ گئی ، رنگ پہ اوس پڑ گئی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۹).

---بَنانا محاورہ.
۱. خاکہ کھینچنا ، نقشہ بنانا. ایک کاغذ پر مکان کی شکل بناؤ. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۸۴). **۲. دوسرے کی نقل کرنا ، کسی اور کا بھیس اختیار کرنا ، روپ دھارنا ، وضع بنانا ، انداز اختیار کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۳. چہرے سے کسی غم یا غصے وغیرہ کا اظہار کرنا ، چہرہ بگاڑنا ، منہ بنانا.**

بگڑ گیا ، ہوا معلوم ، تجھ سے یار ترا
زنانی شکل بنانے جو سوگوار آئی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۸۳).

یہ کیا شکل بنائی
دیوانے سودائی
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۸۳). **۴. ڈول ڈالنا ، خاکہ ڈالنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---بَنْدھنا محاورہ.
۱. صورت یا صورتِ حال پیدا ہونا.

جب دیکھا میں کہ جنگ کی یاں اب بندھی ہے شکل
لے جوتیوں کو ہاتھ میں گھوڑا بغل میں مار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۴). راجپوتانہ میں سر رشتۂ تعلیم کی باضابطہ شکل بندھنی چاہیے. (؟ وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۲۰۳).

۲. تصویر کھنچنا.

تیرے زنان پن کی نازک ہے شکل بندھنی
تصویر پدمنی کی یاں چاہیے چترنی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۴).

---بَنْنا محاورہ.
صورت نکلنا ، راستہ نکلنا ، تدبیر سوجھنا.

شکل چلنے کی آہ کچھ نہ بنی
وضع تھی سدِّ راہ کچھ نہ بنی
(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۷).

---بَنْواؤ/بَنْوائیے فقرہ.
پہلے اس قابل تو ہو جاؤ ، لیاقت یا اہلیت تو پیدا کر لو.

شکل بنواؤ یہ غمزہ ہے نیا سچ کہنا
رونہ دینا کہیں اے واہ ذرا سچ کہنا
(۱۸۶۸ ، واسوخت عاشق (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۶۶)).

شکل بنواؤ یہ حسنِ رخ انور کیا ہے
تم سے بے مہر کو دل دوں مجھے دوبھر کیا ہے
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۳۴۱).

---بَیْضَوی کس صف(---ی لین ، فت ض) است.
(ریاضی و اقلیدس) انڈے کی طرح کا کوئی خاکہ. شکلِ بیضوی میں دونوں قطر معلوم ہیں. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۲۶). [شکل + بیضوی (رک)].

---بُھوت کی سی نام اَلْبیلی لال کہاوت.
سیرت اگر صورت کے خلاف ہو تو کہتے ہیں (نجم الامثال).

---پَذِیر (---کس پ ، ی مع) امذ.
شکل قبول کرنے والا ، (کسی) شکل میں نمودار ہونے والا.

لا محالہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست خطاب ہی کی صورت میں شکل پذیر ہو گی. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۸۸). [شکل + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

---پذیری (---کس پ ، ی مع) امث.
(نفسیات) مکمل صورت میں سامنے آنا. تینوں مل کر وہ چیز بناتے ہیں جسے احضاری سلسلہ کی شکل پذیری کہا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۱۱۵). [شکل پذیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر نور برسنا محاورہ.
حسین و جمیل ہونا، چہرے پر رونق ہونا. ستواں ناک ، بڑی آنکھیں ، شکل پر نور برستا تھا. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۸۰).

---پڑنا محاورہ.
صورت درپیش آنا ، معاملہ آ پڑنا.

پیش آئی جو امتحان میں نہ تھی
وہ پڑی شکل جو گماں میں نہ تھی

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۱۲۱).

---پکڑنا محاورہ.
صورت اختیار کرنا.

شکل ہر شے نے پکڑی سونے کی
واقعی ہے جہان سونے کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۶).

کیا عجب لالہ نمایاں ہو مرے مرقد سے
شکل پکڑے جو مرے داغ جگر کی صورت

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۴۴).

اوپر سے جو کوئی بوند پڑتی
انگارے کی شکل وہ پکڑتی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳۹).

---پیدا کرنا محاورہ.
صورت بنانا ، اہل ہونا.

شریر آنکھ نگہ بیقرار چتون شوخ
تم اپنی شکل تو پیدا کرو حیا کے لئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۱).

---تو دیکھو! فقرہ.
ہمت تو دیکھو ، حوصلہ تو دیکھو ، احمقانہ اقدام تو دیکھو.

شکل تو دیکھو مصور کھینچے گا تصویر یار
آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر ہو جائے گا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۸).

---ٹھہرانا محاورہ.
ذہن میں ہیولا تیار کرنا ، ذہن میں رکھنا ، منصوبہ بنانا.

ایک نے صورت نہ پکڑی پیشِ یار
دل میں شکلیں سیکڑوں ٹھہرائیاں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۵).

---ثابت کس صف(---کس ب) امث.
(رمل) چار شکلوں میں ایک شکل جس سے آتش اور خاک دونوں بستہ ہیں (محبوب الرمل ، ۱۸). [شکل + ثابت (رک)].

---جبّار کس صف(---فت ج ، شد ب) امذ.
(ہیئت) ستاروں کی ایک شکل جو کمر باندھے ہوئے مسلح انسان سے مشابہت رکھتی ہے.

خون کے مرے ارادے سے ہوا ذابح سعد
قتل پر میرے کمر باندھے ہے شکلِ جبّار

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۰۸). [شکل + جبار (رک)].

---جمنا محاورہ.
صورت قائم ہونا.

نہ جمے پر نہ جمے شکل جو ہو ذہن نشیں
نہ مٹے پر نہ مٹے بال پڑے دل میں اگر

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۳).

---جواز کس اضا(---فت ج) امث.
جائز ہونے کی صورت ، حلال ہونے کی سند.

جناب مفتیِ قبلہ کو مفت کی مل جائے
نکل ہی آئے گی قرآن سے بھی شکلِ جواز

(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۲). [شکل + جواز (رک)].

---چڑیلوں کی مزاج / دماغ / ناز ، پریوں کا کہاوت.
(عو) بدصورتی پر یہ دماغ اور نازک مزاجی (جب کوئی بدصورت عورت ناز نخرے کرے تو کہتے ہیں). بیوی شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا یہ تو ہزار باری آئیں گے کسو کا اجارہ نہیں ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۶). ہم تو چوٹی ایڑی پر قربان کر دیں ایسی ایسی بہتر ہزار کو ، ... شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۹۷).

---حماری کس صف(---کس ح) امث.
(اقلیدس) پہلے مقالے کی بیسویں شکل جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مثلث کے کوئی دو ضلعے تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں (یہ اتنی آسان ہے کہ اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ نہایت احمق ہے).

ہے دشت بزمِ طرب کثرتِ نتائج سے
نہ کیوں ہو شکلِ حماری کو ناز شکلِ عروس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۵).

رٹی شکلِ حماری تو نے اقلیدس میں اس درجہ
ہوئے جاتے ہیں تجھ سے سلب خاصیاتِ انسانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷۲). شکلِ حماری میں ثابت ہو چکا کہ کوئی سے دو ضلعے مثلث کے تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۷۵). [شکل + حمار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خارج کس صف(---کس ر) امث.
(رمل) چار قسم کی اشکال میں سے ایک شکل کا نام ، جس کی خاک بستہ اور آتش کشادہ ہے.

خانۂ کلیسہ سے خارج کبھی شکلِ داخل
شکلِ خارج تھی کبھی داخل بیتِ غربت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [شکل + خارج (رک)].

---داخِل کس صف (--- کس خ) امذ.
(رمل) چار شکلوں میں سے ایک شکل جس کی آتش بستہ اور خاک کشادہ ہے.

خانۂ کلیسہ سے خارج کبھی شکلِ داخل
شکلِ خارج تھی کبھی داخل بیتِ غربت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [شکل + داخل (رک)].

---دَرْوَیش صُورَت سَوال اَسْت کہاوت.
فارسی مقولہ اردو میں مستعمل ، فقیر کی صورت ہی سوال ہے
(خزینۃ الامثال).

---دِکھانا / دکھلانا محاورہ.
۱. صورت حال واضح کرنا.

اس لیے شان سے تاریخ کے اجمال ہے دور
شکلِ آبادی و بربادی دکھانا ہے ضرور
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۱). **۲. سامنا کرنا.**

ہجر کی شب تو نہ آئی وعدہ کر کے اے اجل
صبح دم اس بدگماں کو شکل دکھلائیں گے کیا
(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، تسلیم ، ۷).

---دوم کس صف (--- و مج) امث.
(منطق) استدلال کا دوسرا درجہ جہاں اصول و ضوابط کی بدلی ہوئی صورت درپیش ہوتی ہے. یہ ملاحظہ ہو گا کہ قیاسات شکلِ دوم اور سوم میں حقیقتاً درپردہ شکل کی صورت نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۱۳). [شکل + دوم (رک)].

---دِیکھا کَرے فقرہ.
حیران ہو جائے.

ہو دمِ قتل وہ تصویر کا عالم ہم پر
شکل دیکھا کرے جلاد ہماری یا رب
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۵۸).

---دیکھنا ف مر نیز محاورہ.
جانا ؛ صورت دیکھنا ؛ اندازہ لگانا ؛ حوصلہ معلوم کرنا.

مجھ سے بھی بڑھ کے یہ دے سکتے ہیں کیا قیمتِ حسن
شکل دیکھے کوئی یوسف کے خریداروں کی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۲). گھر والی کی شکل تو میں نے دیکھی نہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۲۲).

---دینا محاورہ.
صورت گری کرنا ، (کسی) صورت میں پیش کرنا ؛ طرز نکالنا ، معنی پہنانا.

ثواب کو نئی شکلیں جو دے رہا ہے تو
گناہ کے نئے سانچے بنا رہا ہوں میں
(۱۹۳۲ ، فکرِ جمیل ، ۷۷). انکے نزدیک وطن سے محبت مکان سے زمان کی طرف ایک سفر ہے ، یعنی مادی حقائق کو بالآخر تجریدی شکل دینے کو ضروری خیال کرتے تھے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۲).

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).
صورت بنانا ، بھیس بدلنا.

عجب بد اصل شکل دھرنا اتھا
پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵).

---ذُوارْبَعَۃِ الْاَضْلاع کس صف (--- و مع ، فت ا ، سک ر ، فت ب ، ع ، کس ت ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ض) امذ.
(ریاضی) مربع منحرف کی صورت. شکل ذوارلبعۃ الاضلاع. (؟ ، انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۹۳). [شکل + ذو (رک) + اربعہ (رک) + رک : ال (ا) + اضلاع (رک)].

---ذُوعَدَدَیں کس صف (--- و مع ، فت ع ، د ، ی لین) امث.
(ہندسہ) دو اعداد سے بنائی گئی ریاضی کے اصولوں پر مبنی کھری ہوئی تحریر. شکل ذو عددین پر جس کا اکتشاف نیوٹن سابق میں کر چکا تھا ، ٹیلر نے ۱۷۱۵ء میں اپنے مشہور طریقہ اضافات کا اضافہ کیا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۱۴). [شکل + ذو (رک) + عدد (رک) + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

---زَہْر مَعْلُوم ہونا محاورہ.
صورت سے نفرت ہونا ، سخت برا لگنا ، ناقابلِ برداشت ہونا.
ان کی شکل زہر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۶۱).

---زیبا کس صف (--- ی مج) امث.
اچھی صورت ، خوبصورت.

اگر دیکھی تری یہ شکلِ زیبا
فرشتے ہوں مثالِ نقشِ دیبا
(؟ ، زلیخائے اردو (مہذب اللغات)). [شکل + زیبا (رک)].

---سِوُم کس صف (--- کس س ، ضم و) امث.
(منطق) استدلال کے ذریعہ نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کا تیسرا کلمہ جس کی بنیاد شکلِ اول میں موجود ہوتی ہے. اسکا اثبات شکل دوم میں بذریعہ دلیلِ خلف کے اور شکل سوم میں اس طریق سے ہوتا ہے جسکو ارسطاطالیس نے افتراض کے نام سے نامزد کیا تھا. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۱۳). [رک : شکل + سوم (رک)].

---سے بَرَسْنا محاورہ.
صورت سے ظاہر ہونا.

جو تمہارے لیے ترستی ہے
بے کسی شکل سے برستی ہے
(؟ ، فسانۂ لذت (مہذب اللغات)).

---سے بیزار ہونا محاورہ.
صورت سے بیزار ہونا ، سخت نفرت ہونا (کسی سے).

ہو کر ایسے ہی مری شکل سے بیزار بہت
تم سلامت رہو بندے کے خریدار بہت
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۲).
اچھا اثر کیا مری الفت نے یار پر
لیتے ہی دل کے شکل سے بیزار ہو گیا
(؟ ، سلیم ، (فرہنگ آصفیہ)).

--- سے عِیاں ہونا محاورہ.
صورت سے ظاہر ہونا.
شکل سے ہے عیاں پریشانی
چشمِ حیراں ہے چشمِ قربانی
(؟ ، فسانہ لذت (مہذب اللغات)).

--- سے نَفرت ہونا محاورہ.
کسی کی صورت سے بیزار ہونا ، کسی سے ملنے کو جی نہ چاہنا. اکثر لوگوں سے پوچھا کہ بھئی صاحبزادے مدرسہ کیوں چھوڑ بیٹھے ، تو جواب یہی پایا کہ اقلیدس کی شکل سے نفرت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ : ۳۸).

--- صَلیبی کس صف(---فت ص ، ی مع) امث.
(ریاضی) **سولی کا سا نشان جو اوپر سے نیچے (مقررہ ناپ میں) ایک لمبی لکیر پر اوپر کی طرف ایک حصہ چھوڑ کر افقی خط کھینچ کر بنایا جاتا ہے ، چلیپا.** جن گھوڑوں کی ... چال ایسی منحرف ہو کہ خط ایک قدم کی رفتار کا دوسرے قدم کی رفتار کے خط کو کاٹ کر شکل صلیبی پیدا کرے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۱۳). [شکل + صلیب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- عَرُوس/عَرُوسی کس اضا(---فت ع ، و مع) صف.
اقلیدس کی ایک کثیر النتائج شکل ، مثلث قائمۃ الزاویہ ہے ، جو پہلے مقالے کی سینتالیسویں شکل ہے اور حجلہ عروسی سے مشابہ ہے.
گواہ عصمتو مریم ہو کثرتِ اولاد
عقیمہ مجھ سے سنے گریباں شکلِ عروس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۹). شکلِ عروس کے دلائل کو اقلیدس میں سمجھو گے حقیقت میں یہ شکل تمام علم ہندسہ کی جان ہے. (۱۹۰۷ ، تشریح المساحت ، ۷). [شکل + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- عَینی کس صف(---ی لین) امث.
(فلسفہ) **مشاہدۂ چشم خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا.**
بدیہیاتِ عالم میں کبھی شک ہو نہیں سکتا
خلافِ شکلِ عینی کوئی مسلک ہو نہیں سکتا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۳۲).[شکل + عینی (رک)].

--- کچھ کی کچھ ہو جانا محاورہ.
صورت بدل جانا.
بار جو ناز کرے سبزۂ خط پر کم ہے
کچھ کی کچھ ہو گئی اوس آئینہ رخسار کی شکل
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۴).

--- کَھڑی ہونا محاورہ.
صورت سامنے آنا.
آنکھوں کے آگے کھڑی ہو گئی وہ شکل
دم بھر جہاں پلک سے پلک آشنا ہوئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۵).

--- کِھنْچنا ف ل نیز محاورہ.
صورت کا نقش ہونا.
مرآتِ دل پہ کھنچتی نہ کیونکر تمہاری شکل
روزِ الست ہی سے تھا خاکہ جما ہوا
(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، میکش ، ۳۴).

--- کَھینْچنا ف م نیز محاورہ.
۱. (رمل) **نقش بنانا ؛ نقشہ تیار کرنا.** بسکہ رمل میں یدطولیٰ تھا ، قرعہ پھینکا شکلیں کھینچکے اس کا حل دیکھنے لگا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱). ۲. **تصویر بنانا ، خاکہ تیار کرنا.**
کھینچی تھی جب مُصَوِّرِ قدرت نے دل کی شکل
کہتا یہ کون تو نہ اسے بے خیال کھینچ
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۸۱).

--- مامُونی کس صف(---و مع) امث.
(اقلیدس) پہلے مقالے کی پانچویں شکل ، یہ شکل خلیفہ مامون الرشید کو اس قدر پسند تھی کہ وہ اپنی پوشاک پر اس کو بنواتا تھا (نوراللغات). [رک : شکل + مامون (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُثَلَّثی کس صف(---ضم م ، فت ث ، شد ل بفت) امث.
(اقلیدس) مثلث ، تکون. شکل مثلثی اور مثلث وہ شکل ہے جس کو گھیرا ہو تین مستقیم خطوں نے. (۱۸۵۵ ، تحریر اقلیدس ، محمد ذکاءاللہ ، ۳). [شکل + مثلث (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مُنْحَرِف کس صف(---ضم م ، سک ن ، فت ح ، کس ر) امث.
(ریاضی وغیرہ) یہ ایک شکل منحرف یعنی ذواربعۃ الاضلاع ہے (تشریح المساحت ، ۲۵). [شکل + منحرف (رک)].

--- مُنْقَلِب کس صف(---ضم م ، سک ن ، فت ق ، کس ل) امث.
(رمل) چار شکلوں میں سے ایک شکل جس کی خاک اور آتش دونوں کشادہ ہیں (محبوب الرمل ، ۱۸). [شکل + منقلب (رک)].

--- میں لال لگے ہونا محاورہ.
کوئی خاص خوبی ہونا ، کسی امتیازی وصف سے متصف ہونا.
کون سے لال لگے شکل میں یاقوت کی ہیں
یہ جواہر کو جو کولاسی یہ بھائی صورت
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۳).

--- نظر نہ آنا محاورہ.
دستیاب نہ ہونا ، نایاب ہونا ، قحط ہونا.
یا رب میں کہوں کس سے جو کچھ کہ ستم دیکھا
کھانے کی نہ پانی کی اک شکل نظر آئی
(۱۸۰۹ ، جرات ، مراقی ، ۶۳).

---نکالنا محاورہ.
۱. تدبیر کرنا ، کسی کام کے انجام دینے یا کسی چیز کے تدارک کی صورت پیدا کرنا.

پردے کی شکل خوب نکالی یہ آپ نے
آیا جو سامنے اسے دیوانہ کر دیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳). محبت تدبیر پر چھا جاتی ہے ، تم ہی کوئی شکل نکالو. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۱۳). **۲. خوشنمائی اور خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہونا یا سامنے آنا.**

چمن میں ٹہنیاں مہندی کی وہ شکلیں نکالیں گی
کہ رائے باغباں پر ختم ہو گی ہندسہ دانی

(۱۸۷۳ ، قدر ، ک ، ۵۲).

---نکلنا محاورہ.
۱. رک : تدبیر ہاتھ آنا ، طریقہ معلوم ہونا.

شکل کوئی تو تری تسخیر کی آوے نکل
میں اگر یکچند مشقِ کسبِ رمّالی کروں

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۰۰).

شکلِ مطلب تو نہ نکلی اس سے کیا مطلب اگر
نالۂ دل سے ہزاروں مرتبہ محشر ہوا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۳۲).

---نگاہوں میں پھرنا محاورہ.
تصوّر میں بسا رہنا ، اکثر یاد آنا.

آنکھیں لڑانے کا وہ زمانہ گزر گیا
پھرتی ہے اب نگاہوں میں رنج و محن کی شکل

(۱۸۷۳ ، نشیدِ خسروانی ، نواب ، ۱۲۵).

---و شباہَت (---و مع ، فت ش ، ہ) امث (قدیم : مذ).
صورت ، وضع قطع ، رنگ ڈھنگ ، نقشہ.

دکھاؤں نقل کا شکل و شباہت
جو کچھ ہے حسن ہور اوس کا لطافت

(۱۶۸۸ ، قصہ کفن چور (ق) ، ۱). اسلامی شکل و شباہت دھار کر ، دوسرے الفاظ میں محض مسلمان ہو کر مکہ شریف میں تشریف لے گئے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۱۲). انعام پانے والے کی شکل و شباہت مسٹر فصیح سے ملتی جلتی تھی. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۵). [شکل + و (حرفِ عطف) + شباہت (رک)].

---و شمائِل (---و مع ، فت ش ، کس ء) امث.
صورت اور اطوار ، اخلاق و عادات ، ناک نقشہ ، وضع قطع.

عجب شیخ جی کی ہے شکل و شمائل
ملے گا تو صورت سے بیزار ہوگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷).

خوبی سے نہیں رونقِ بازار کہ یوسف
اس شکل و شمائل پہ بکا چند درم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). اس کی موہنی اور دلکش شکل و شمائل ... ممتاز کرتی تھی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۰). جواب میں اس کے رنگ و روغن شکل و شمائل وضع قطع وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۶۸). [شکل + و (حرفِ عطف) + شمائل (رک)].

---و صُورَت (---و مع ، و مع ، فت ر) امث.
ظاہری شکل ، ہیئت. ہمیں لفظوں کی شکل و صورت ، ان کے تلفظ اور ان کے حسن اور موسیقی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی. (۱۹۸۴ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۲۱). [شکل + و (حرفِ عطف) + صورت (رک)].

شَکْلاً (فت ش ، سک ک ، تن ل بفت) م ف.
ظاہری صورت کے لحاظ سے ، شکل کے اعتبار سے ، جہاں تک شکل کا تعلق ہے. عورت کے بھیجے اور مرد کے بھیجے میں مادۃً اور شکلاً سخت اختلاف ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد ، (ابوالکلام) ، مسلمان عورت (ترجمہ) ، ۳۵). چگی باریک داڑھی والے مولانا بھی شکلاً منگول معلوم ہوتے تھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۳۲). [شکل + ا ، لاحقۂ تمیز].

شکْلَہ (فت ش ، سک ک ، فت ل) امث.
کسی چیز کا ٹکڑا ؛ (معماری) لکڑی یا پتھر کا ٹکڑا جو دیوار میں یا شہتیر کے نیچے وزن تقسیم کرنے کی غرض سے لگاتے ہیں. چولھوں کے درمیان ابتدائی اینٹوں کے رکھنے کے شکلہ کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر ، ۴۳). [ف].

شکْلِیات (فت ش ، سک ک ، کس ل) امث ؛ ج.
(سائنس) شکلیات وہ حصۂ علم ہے جس میں پودوں کی پہچان اور بیرونی شکل پر بحث کی جاتی ہے. شکلیات- کلاڈوفورا کا نباتی جسم شاخ دار رشتکوں پر مشتمل ہوتا ہے اس کے پودے شاخ دار بیخ نما کے ذریعے کسی سطح سے چپکے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۶۲). [شکل + یات ، لاحقۂ جمع].

شکْلِیاتی (فت ش ، سک ک ، کس ل) صف.
شکلیات سے منسوب، ظاہری شکل یا جسمانی ساخت سے متعلق. ان کی ان شکلیاتی اور نموئی مشابہتوں (یعنی ہم ترکیبوں) کی جانچ کے لیے ، جو ان کے زہراوی پودوں کے درمیان ہوتے ہیں متعدد تمثیلوں کا مطالعہ کرنا چاہیے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۷۱). ہیئت لاگ میں رکھی جا سکتی ہیں ان میں شکلیاتی اور فعلیاتی تبدیلیاں نہیں ہوتیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۶۵). [شکلیات + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَیدائِش (---ی لین ، کس ء) امث.
(سائنس) نسل کشی میں صورت پذیر ہونا. یہاں پر شکلیاتی پیدائش (Morphogenesis) ، کا انحصار واحد خلیے پر ہوتا ہے ، جس پر مرکزیے کا قابو ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۵۹۰). [شکلیاتی + پیدائش (رک)].

---پیمانَہ (---ی لین ، فت ن) امذ.
(سائنس) صورت پذیری ناپنے یا جانچنے کا آلہ وغیرہ. یہ ایک شکلیاتی پیمانہ (Allometry) کا عام مظہر ہے. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۵۰). [شکلیاتی + پیمانہ (رک)].

۔۔۔طَرِیقَہ (۔۔۔فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
(جینیات) **سائنسی بنیادوں پر منحصر وہ عمل جس سے کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے.** معکوس یا پیچھے کی طرف مشاہدات کرتے چلے جانے سے فینو ٹائپ میں ہم اختلافات کے ان مدارج تک پہنچ سکتے ہیں ، جہاں پر کہ عضویے میں ان اختلافات کی ابتدا یا پیدائش ہوئی ، ان کو صرف شکلیاتی طریقہ **Morphological Method**) سے غور کر سکتے ہیں. (۱۹۷۱، جینیات ، ۵۸۹). [شکلیاتی + طریقہ (رک)].

شَکْلِیَّت (فت ش ، سک ک ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
(سائنس) **صورت پذیری ، صورت گری.** ہم صنف کی مجموعی عام اسکیم میں ایسے ادنیٰ جانوروں کے گروہ بھی شامل کر سکتے ہیں ، جن میں کارآمد خِنثی شکلیت عام ہے. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۱۱۸). [شکل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شِکَم (کس ش ، فت ک) امذ.
۱. (اَ) **پیٹ ، بطن.**

سو بجلیاں سو دہن سم ہو آتی اہیں
شکم درد تے تلملاتی اہیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

صد منی دیگ ہے شکم اس کا
نفس اژدھا ہے دم اس کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۳).

رخ نور ، جبہ نور ، شکم نور ، ساق نور
تو اے صنم ہے نورِ خُدا ، سر سے پانوں تک

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۶۲) . اس کا شکم نہ اس قدر پر ہو کہ بوجھل ہو رہا ہو. (۱۹۳۲ ، رسالہ نبض ، ۱۳). کشمیر کے لوگ سیاست بہت کم جانتے ہیں انھیں تو بس پیٹ بھر کر خوراک چاہیے اس لیے ہمیں بھی شکم کے راستے سے پُل باندھ کر انھیں اپنی طرف مائل کرنا چاہیے . (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۱) . (ii) **رحمِ مادر.** آپ کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے شکم میں تمام عالم کا سردار ہے . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۹) . ۲. **جھول ، حمل ، بارِ زچگی.** آدم کے زمانے میں ہر شکم سے ایک دختر ایک پسر پیدا ہوئے.(۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۳). ۳. **جوف ، اندرونی خلاء ، کھوکھلی جگہ.** سڑک ، راستے ، آگ کی پٹیاں نہروں کے شکم. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۵۹) . باؤلی کے شکم میں اب اس قدر جنگل اور جھاڑیاں ہو گئی ہیں کہ سوائے ایک گڑھے کے باؤلی کی صورت بھی پہچاننا مشکل ہے.(۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ اپریل، ۳). ۴. **درمیانی ، زیریں حصہ.** ایک پل کا فصل ۳۰ فٹ ہے شکم تک ارتفاع ۷ فٹ ۶ انچ ، کمان کی دبازت ۳ فٹ.(۱۹۲۹ ، مساحت، ۲ : ۵۳). ۵. (موسیقی) **ساز کا خول ، جس پر کھال یا کوئی پردہ چڑھایا جاتا ہے.** اکتارے کا شکم ایک بند گول تونبہ ہوتا ہے . (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۵). ۶. **گنبد کی شکل کی بنی ہوئی** ڈاٹ (اپ و ، ۱ : ۱۳۰). [ف].

۔۔۔اُبَھْرْنا محاورہ ؛ ف س.
پیٹ پھول جانا ، نفخ شکم کا عارضہ ہو جانا.

جو پیٹ کے ہلکے ہیں بچے بات کب ان سے
روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

۔۔۔بَنْدَگی کس اضا(۔۔۔فت ب ، سک ن ، فت د) امث.
پیٹ پوجا، شکم پروری. آج یہ دوسرا کارڈ تن پروری اور شکم بندگی لکھواتی ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۹۹). عام لوگوں کی طرح اپنا حلیہ باپ دادا کا نام لکھوانے شکم بندگی کے خیال سے میں نہ گیا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [شکم + بندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت (اضافت مقلوب)].

۔۔۔بَنْدَہ (۔۔۔فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
پیٹ کا غلام ، بہت کھانے والا ، لالچی ، جو صرف پیٹ کی خاطر جی رہا ہو ، پیٹو ، کھاؤ پیر.

دل ہمارا تو فقط روٹی کا اب رنجور ہے
ہم شکم بندوں کا تو یارو یہی دستور ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹). [شکم + بندہ (رک)].

۔۔۔پا / پایَہ (۔۔۔/ فت ی) صف مذ.
پیٹ کے بل چلنے والا یا رینگنے والا. اکثر چپٹا چوڑا سا پیر ہوتا ہے جس کی مدد سے زمین پر رینگتے ہیں اسی وجہ سے انھیں شکم پا کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۰۴). ان کے بعد سہ پائے ، بازو پائے اور شکم پائے ظہور میں آئے. (۱۹۶۷ ، زمین اور زراعت ، ۳۷). [شکم + پا / پایہ (رک)].

۔۔۔پُر (۔۔۔ضم پ) صف.
پیٹ بھرا (شخص) ، پُرشکم ، شکم سیر. غذا سے شکم پُر ، غموں اور مسرتوں سے بے بہرہ. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۷۴). [شکم + پُر (رک)].

۔۔۔پُر کَباب (۔۔۔ضم پ ، فت ک) امذ.
قیمہ کے بھرے ہوئے کباب ، ایسے کباب جن میں ہرا مصالحہ ، دھنیا ، ادرک وغیرہ کتر کر بھر دیتے ہیں (مہذب اللغات). [شکم + پُر (رک) + کباب (رک)].

۔۔۔پُر کَرْنا محاورہ.
پیٹ بھرنا ، روزی کمانا ، گزارہ کرنا. وہ کئی برس تک گانوں کے گانوں ٹھیک کر اپنا شکم پُر کرتا رہا.(۱۸۵۹ ، مرات الصدق ، ۱۸).

۔۔۔پَرَسْت (۔۔۔فت پ ، ر ، سک س) صف.
رک: **شکم پرور** (پلیٹس). [شکم + ف : پرست ، پرستن - پوجنا].

۔۔۔پَرَسْتی (۔۔۔فت پ ، ر ، سک س) امث.
پیٹ پوجا. ان کی شکم پرستی کو ابھارا جا رہا ہے. ۱۹۸۳ء آتش چنار ، ۵۰۱). [شکم پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔پَرْوَر (۔۔۔فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
پیٹ پالنے والا ، پیٹو ، بسیار خور.

لیکن وہ زر و مال نہیں قابلِ تحسین
انسان کو بنا دے جو شکم پرور و خودبیں

(۱۸۹۸ ، صبحِ وطن ، چکبست ، ۱۷۰). خود ہی اپنی اس طرح تحقیر فرماتے ہے کہ بھائی ہم تو شکم پرور ہیں ہمارا کیا پوچھتے ہو. (۱۹۲۹ ، حیات جوہر ، ۳۲۳). [شکم + ف : پرور ، پروردن - پالنا ، پرورش کرنا].

--- پَرْوَری (--- فت پ ، سک ر ، فت و) امث.
پیٹ پالنا ، پیٹ بھرنا ، تن پروری. پیری کوں کسب شکم پروری کاتا کرے. (۱۷۷۲ ، انتباہ الطالبین ، ۵۳). ایک پکا مسلمان بہ نسبت شکم پروری کے زیادہ تر پارسائی کی عادت ظاہر کرتا ہے . (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۷). نقد حیات کسی اور قابل نہیں سمجھا جاتا ہے ، سوائے اس کے جسمانی آسائش اور شکم پروری پر لٹایا جائے. (۱۹۰۳ مضامین چکبست ، ۱). [شکم پرور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پُری (--- ضم پ) امث.
۱. **پیٹ بھرنا ، کھالینا.** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی شکم پری پر حاضر رہتا تھا ، یعنی کچھ فکر تجارت اور زراعت نہیں رکھتا تھا روٹی جو ملی کھالی. (۱۸۵۳ الکلام المبین ، ۹۲). اس کے بعد بھی شیرمالوں ، مرغن قورمہ اور فرینی کے پیالوں سے شکم پری جرمانے کا مستوجب بنائے گی. (۱۹۲۵ ، حیات جوہر ، ۱۸٦). اپنے ہی قلم سے اس کی شکم پُری کرتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ ، ۱۰۲). [شکم پر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پُور (--- و مع) امذ.
مسالہ بھرا کباب. سوڈا لیمن ، برف ، لقمی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک ، بسکٹ ، پیسٹری ، جو چاہو خرید لو. (۱۹۷٦ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۵۳ : ۱۳۸). [شکم + پور - پُر].

--- پُوری (--- و مع) امث.
پیٹ بھرنا ، روزی کمانا ، گزر اوقات کرنا. مزدوری کر کے کچھ نہ کچھ تدبیر اپنی اور تمھاری شکم پوری کی کر لوں گی. (۱۸۸۷ ، گلدستۂ حکایات ، ۱۳۵). مزدور رات دن محنت کے باوجود شکم پوری کا سامان نہیں پاتے. (۱۹٦۰ ، آب رفتہ ، ۱۲۱). [شکم پُور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پُھولنا محاورہ.
پیٹ پھولنا ، پیٹ کا ابھرنا.

کہتا ہر دم ہے بہ نقارچی پیر فلک
کہ تھا مدت سے دمامے کا مرے پھولا شکم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹).

--- حَرْف کس اضا (--- فت ح ، سک ر) امذ.
کسی حرف کا وسطی حصہ یعنی سر حرف اور دامن ، حرف کے درمیان کی کشش (ا پ و ، ۳ : ۲۱۷). [شکم + حرف (رک)].

--- دار صف.
حاملہ ، پیٹ والی.

چھٹی میں چھوڑ گھوڑا اُس پر اے یار
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۲). [شکم + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

--- دَرْ شِکَم (--- فت د ، سک ر ، کس ش ، فت ک) م ف.
نسل در نسل ، ایک پیڑھی سے دوسری پیڑھی تک ، پشت در پشت. شکم در شکم (جس طرح حلال کی اولاد میں پشت در پشت کہا جاتا ہے) اس کے مقابلے میں ہم یہ اختراع کرتے ہیں کہ ان کے ہاں شکم در شکم فلاں بات چلی آتی ہے کہ معصیت کے پوشیدہ جوہر چمکنے لگے. (۱۹۲۹ خمار عیش ، ۵۰). [شکم + در (حرفِ جار) + شکم (رک)].

--- زاد صف.
پیٹ سے پیدا ہونے والا ؛ (مجازاً) خود ساختہ ، اپنے دماغ کی اُپج کا ، بے ثبوت. ینگ اوربن کی دونی کا تصور چینی علم الاصنام سے لے کر اسے بندر کی طرح کھینچ تان کر اپنے شکم زاد مفروضات پر بڑی بے دردی سے منڈھ دیا ہے. (۱۹٦۹ ، برش قلم ، ۲۴۴). [شکم + ف : زاد ، زادن - جننا].

--- سیر (--- ی مج) صف.
پیٹ بھرا ، آسودہ. دوست آشناؤں کی دعوت کی ، غریب غربا کو کھانے کھلانے ، بھوکوں کا شکم سیر کیا. (۱۸٦۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۴). دیوانی ہنڈیا کو بھی مزے لے لے کر کھایا اور خوب شکم سیر ہو کر کھایا. (۱۹۱۷ ، خطوط محمد علی ، ٦). چائے ناشتہ ہو یا شکم سیر کھانا ، ہمارے قیمتی وقت کی بربادی کا بدل ہرگز نہیں ہو سکتا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۰). [شکم + سیر (رک)].

--- سَیر ہونا محاورہ.
پیٹ بھرا ہونا ، آسودہ ہونا.

اوس سیم تن سے سیر شکم کس طرح سے ہوں
کیسہ ہمارا دل ہے لہو ہے غذائے حرص

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۱۷). ان کی حکومت میں انسان بھوکوں مرتے اور ان کے جانور اور کُتّے شکم سیر ہوتے. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۷۹).

--- شِگافی (--- کس ش) امث.
(جراحی) **آلات جراحی سے پیٹ چیرنا ، پیٹ کا آپریشن کرنا ، عمل جراحی.** علامات سے زندگی کا خطرہ ظاہر ہو تو شکم شگافی (Laparotomy) کا عطیہ کر کے طحال کو نکال ڈالنا چاہیے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۴۳) [شکم + ف . شگاف ، شگافتن - کھولنا ، چیرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کا بَنْدَہ امذ.
رک : شکم بندہ.

وہ گھی کے تار پر پسندے
جن کے گویا ، شکم کے بندے
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۳).

---مادَر کس اضا(---فت د) امذ.
بچہ دان ، رحم ، جوف جنین. ڈاکٹر محمود حسین شکمِ مادر ہی میں تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا. (۱۹۷۵ ، خطبات محمود ، ٦).
[شکم + مادر (رک)].

---ِمحْراب کس اضا(---کس مج م ، سک ح) امذ.
(معماری) کمان کی زیرین یا مقعر طرف کو شکم محراب کہتے ہیں (رسالہ رڑکی چنائی ، ۹). [شکم + محراب (رک)].

---میں پانی نہ پَچْنا محاورہ.
پیٹ میں پانی نہ پچنا ، پیٹ کا ہلکا ہونا.
سنی ہے وہ مثل سب کی زبانی
نہیں پچتا شکم میں ان کے پانی
(۱۸٦۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۳).

شِکَمْبَہ (کس ش ، فت کِ ، سک م ، فت ب) امذ.
(سائنس) شکنبہ ، معدۂ اوّل. لعاب دہن (Saliva) کی خاصی مقدار متعلقہ غدودوں سے خارج ہوتی ہے جو کہ خوراک کے ساتھ ساتھ شکمبہ (Rumen) میں جمع ہوتی رہتی ہے. (۱۹٦۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۳۹). [رک : شکنبہ].

شِکْمی (کس ش ، فت نیز سک ک).(الف) صف.
۱. شکم سے منسوب ، پیٹ کا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). **۲ مادر زاد ، پیدائشی جیسے شکمی دیوانہ یا اندھا.** رنڈیوں کے شکمی تعلقے کا پٹواری ، آتشک ، سوزاک اور جملہ امراض سوداویہ کا بیوپاری. (۱۸۸۷ ، خیالات آزاد ، ۱۳). **۳. (قانون) تابع ، تابع دستور مالگذاری ، کاشت کار کو معاوضہ دینے کا طریقہ جس میں کہ قابض اپنے لگان کو بالوساطت دوسرے کے گورنمنٹ میں ادا کرے ؛ خفیہ ، پوشیدہ ، شامل ، مشتمل ، وہ ادنیٰ معاملے کے ادا کا طریقہ جو مالک زمین شرکاء کو اپنے حصہ کی نسبت کسی اور شخص کی معرفت ادا کرتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۷۹). **۴. (أ) ذیلی ، تحتی ، ضمنی.** انگریز گورنمنٹ اپنے تئیں ان شکمی گورنمنٹوں کا. مربی اور حامی اور محافظ سمجھتی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳۳). قریش کی اور بھی شکمی شاخیں تھیں سب میں شریف ترین بنی ہاشم. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۲). **(أأ) ایسا کاشتکار جو اراضی کو اصل کاشتکار سے لے کر جوتے بُوئے.** وہ زمیندار ہوں گے یہ کاشتکار اور کاشتکار بھی غیر موروثی یا شکمی. (۱۸۹٦ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۲ : ۹۷). بہ حیثیت آسامی شکمی کے قابض ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۹۱). **۵. برخور ، پیٹو ، بڑے پیٹ کا ، جانور کے پیٹ کا پوست جو پوستین بنانے کے کام آتا ہے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [شکم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِجارَہ دار (---کس ا ، فت ر) امذ.
(قانون) ضمنی اجارہ دار ، تابع اجارہ دار ، ادنیٰ کاشت کار (اردو قانونی ڈکشنری). [شکمی + اجارہ (رک) + دار (۲)].

---اَسامی (---فت ا) امث.
(قانون) ضمنی یا تابع اسامی یا رعیت یا کاشتکار ، ایک تابع یا ضمنی کاشتکار ، کسی گاؤں کی زمین کے حصے کا ایسا قابض جو بطور تابع یا منحصر قابض کے حصے رکھتا ہو اور لگان سرکاری نمبر دار وغیرہ کی معرفت دیتا ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری).
[شکمی + اسامی].

---بَنْدوبَسْت (---فت ب ، سک ن ، و مج ، فت ب ، سک س) امذ.
(کاشت کاری) زمین کی ملکیت یا پٹہ داری. عہدہ دار بندوبست کو جائز ہے کہ مالکِ اعلیٰ کی طرف سے شکمی بندوبست مالک ادنیٰ کے ساتھ کرے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۸۷۳ء ، ۳۱).
[شکمی + بندوبست (رک)].

---پَٹّہ (---فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
(کاشت کاری) خاص مدت کے لیے معاہدے پر زمین کی ملکیت. جائداد غیر منقولہ کے پٹہ کی صریح یا معنوی دست برداری سے جائداد مذکور یا اوس کے جزو کے شکمی پٹہ پر مضر اثر نہ پڑے گا. (۱۹۳۵ ، قانون انتقال جائداد ، ۸۸). [شکمی + پٹہ (رک)].

---داری امث.
ذیلی زمین ، زمین کا ضمنی قبضہ جو صرف فصل کاشت کرنے کی حد تک ہو. پٹہ داروں میں سے بعض نے اپنی شکمی داریاں میز کرا لی ہیں. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۹۱).
[شکمی + داری (رک)].

---دِیوانہ (---ی مع ، فت ن) امذ.
(قانون) جنم پاگل ، پیدائشی پاگل ، مادری پاگل (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [شکمی + دیوانہ (رک)].

---رَعِیَّت (---فت ر ، کس ع ، شد ی بفت) امث.
(قانون) شکمی رعیت ، شکمی اسامی ، مُوروثی کاشتکار جو باوجود موروثی ہو جانے کے زیادہ لگان دینے والے کے مقابلہ میں بےدخل کیا جاسکتا ہے جبکہ اس کا سوائے کاشتکاری کے دوسرا کوئی حق زمین پر نہ ہو (ماخوذ : ا پ و ، ٦ : ۸۱).
[شکمی + رعیت (رک)].

---کاشْتکار (---سک ش ، ت) امذ.
ذیلی کاشتکار ، وہ کسان جو پرائی زمین کو بونے جوتنے میں تو شریک ہو مگر اس کا نام پٹواری کے کاغذات یا بندوبست میں نہ ہو ، اجارہ دار ، اسامی ، پٹہ دار. جہاں کے پرچوئے ، ساہوکاروں کے شکمی کاشتکار. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۸۳). شکمی کاشتکاروں کو براہ راست پٹہ پر دیا جائے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ جنوری ، ۷). [شکمی + کاشتکار (رک)].

شَکُن (فت ش ، ضم ک) امذ.
۱. وہ علم جس کے ذریعے جانوروں کے حالات سے سوانح عالم سے واقفیت پیدا کی جاتی ہے جانوروں کی گویائی اور خوشی ،

جنبش اور آرام ، خوشی اور غمگینی وغیرہ سے موجودہ اور آئندہ زمانے کا حال بیان کرتے ہیں (آئینِ اکبری ، ۲ : ۲۰۷). ۲. پرند ، چیل ، عقاب ، گدھ ؛ کوئی نیک نشان ؛ سعد شگون (پلیٹس). [س : شکن शकुन].

شِکَن (کس ش ، فت ک) امث نیز امذ.
۱. چنٹ ؛ سلوٹ (کاغذ یا کپڑے وغیرہ کی) ؛ جُھرّی ؛ چین (جسم کے کسی حصے خصوصاً پیشانی کی) ؛ پیچ ، بل (زلف کا).

که گل لعل کے پھانک پر دیکھ جوں ہے
سو تیوں تج ادھر میں شکن ہے متابع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۲).

تجھ زلف کی شکن ہے مانند دام گویا
یا صبح پر ہماری آتی ہے شام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۴).

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے
نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). ثانی کا رنگ موزے کی وضع ، دستانوں کی قطع کالر کی اونچائی پتلون کی شکن ہر چیز کانٹے میں تلی. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۳). پیشانی کی چھوٹی بڑی متعدد شکنیں تاریک سمندر کی لہروں سے ملتی ہوئی. (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۷۲). **۲. شکست ، ہراس ، یاس.**

یہ تحتر دل جو شہ مذکور آیا
شکن نے آہ کا دھونسا بجایا

(۱۶۲۵ ، بکٹ کہانی ، ۲). **۳. (طب) وہ جسمانی بناوٹ کی خصوصی چنٹ یا جھول وغیرہ جو بعض عضو پر ہوتا ہے.** ان میں عرصاً پھیلی ہوئی شکنوں کا جال سا بچھا رہتا ہے. (۱۹۸۴ ، اساسی حیوانیات ، ۸۷). **۴. جھول ، ناہمواری ، شتر گربگی.** وحشت کی ہموار شاعری میں ہلکی سے ہلکی شکن بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۳). **۵. (کنایۃً) فرق ، کمی ، تبدیلی .** فرانس بعض عالمگیر کساد بازاریوں سے کیونکر بال بال بچا رہا ... تباہی نے یہاں کی پُرسکون سطح میں ذرا سی شکن یا ناہمواری بھی پیدا نہ کی. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۵۳۰). **۶. بستر کی سلوٹ ، چادر یا پلنگ پوش کا سکڑ جانا .** فرشِ خواب پر جابجا شکنیں نمایاں . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰).

کچھ اپنے منہ سے بولیں یا نہ بولیں سیج کی کلیاں
شکن بستر کی کہتی ہے کہ نیند آتی نہ عذرا کو

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۳۳). **۷. مرکبات میں جزو آخر کے طور پر توڑنے والا کے معنوں میں جیسے : بت شکن ، عہد شکن وغیرہ.**

یاس دیدار سی ہے جب سے تجھے چاہا ہے
ہم اوسی وقت سے اے عہد شکن ہیں مایوس

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۵). بت شکن ، بت شکنی ، ہیت شکن ، طاقت شکن. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۱). یہ افواہ بہت عام تھی کہ سیالکوٹ کے محاذ پر لوگ ہاتھ میں ٹینک شکن بم لیکر ٹینکوں کے سامنے لیٹ رہے ہیں. (۱۹۶۸ ، ابلاغ عام ، ۵۶). [ف].

--- آلُود (---و مع) صف.
سلوٹ پڑا ہوا. چہرے پر روکھا پن تھا اور لباس ملگجا اور شکن آلود تھا. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۴۷). [شکن + ف : آلود ، آلودن - ملا ہونا].

--- آنا محاورہ.
سلوٹ یا جھول پیدا ہو جانا ، بل آنا.

بولیا جو اب او یوں کہ ایمانِ من
وہی ہے نہیں آیا اس میں شکن

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۱). خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی جبیں پر شکن نہیں آتی. (۱۹۱۹ ، جوہرِ حق ، ۲ : ۳۲۲).

--- پَڑنا محاورہ.
(پیشانی یا چہرے پر) بل پڑنا یا کسی چیز میں جھول یا سلوٹ پیدا ہو جانا.

ظالم کے ہوش سر سے اڑے کچھ نہ بن پڑی
یاں ہاتھ کج ہوا نہ جبیں پر شکن پڑی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۸۱). ان تمام حالات کے ساتھ بھی آپ صلعم کی جبینِ خلق پر شکن نہیں پڑتی تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۴).

--- دار صف.
(نباتیات) پتوں کا سکڑاؤ یا قدرتی جھول ، تہ داری. باہر سے فجوہ دار ، شکن دار اور چھوٹے چھوٹے مستعرض ندبات بھی موجود ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). شکن دار (Crumpled) جب ورقہ تمام سمتوں میں غیر منظم طور پر مڑا ہوا ہو ، مثلاً گوبھی اور سلاد. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، سید معین الدین ، ۱ : ۱۱۱). [شکن + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- دَرْشِکَن (---فت د ، سک ر ، کس ش ، فت ک) صف.
(عموماً زلف یا گیسو کی صفت کے طور پر) پیچ دار ، بل دار ، خم بہ خم.

اس من ہرن کی زلفِ شکن در شکن کوں دیکھ
ہر ایک شکن میں نافۂ مشکِ ختن کوں دیکھ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۵).

ہوگی تمام رات بسر پیچ و تاب میں
دل پھنس گیا ہے زلفِ شکن در شکن میں آج

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۴).

افلاک کی جبیں بھی شکن در شکن سی ہے
تیوری زمین کی بھی چڑھی جا رہی ہے آج

(۱۹۴۲ ، روح کائنات ، ۱۲۶).

اس زلف سے کسی کی بر آئے گی کیا مراد
کھلنے کی دیر تھی کہ شکن در شکن ہوئی

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۲۴). [رک : شکن + در (حرف جار) + شکن (رک)].

--- دینا محاورہ.
بل دینا ، مڑوڑنا ؛ دُکھ پہنچانا ، پریشان کرنا.

اے آہ سنا اس کوں مرے حال کی عرضی
تجھ زلف کے پیچوں نے دیا مجکوں شکن بول
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۴).
کیا کیا شکن دیے ہیں دلِ زار کو مگر
اس کے خیال میں ورقِ انتخاب تھا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳).

--- ڈالنا محاورہ.
نشان ڈالنا ، کاغذ موڑ کر نشان کرنا ، تہ کرنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- نکالنا محاورہ.
سلوٹ ، جھول یا بل دور کرنا ، شکن مٹانا. ابھی فراش نمگیرے شامیانے کی ڈوریاں کھینچ رہے ہیں ، فرش کی شکن نکال رہے ہیں اور آپ کی سواری ڈھیکلی کرتی آ پہونچی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۶). فرش پر جھاڑو لگائی اور برش پھیر کر دری کی ایک ایک شکن نکالی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۵۱).

--- نکلنا محاورہ.
تدبیر ہو جانا ، موقع ملنا ؛ صورت خوشنما معلوم ہونا ، جوبن آنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

شَکّن (فت ش ، شد ک بفت) صف مث.
(عو) عورت جس کے مزاج میں بدظنی اور بدگمانی ہو دوسروں کی طرف سے کسی پر بھروسہ نہ کرتی ہو ، شک کرنے والی (ماخوذ : مہذب اللغات). [شک + ن ، لاحقۂ صفت].

شَکْنا (۱) (فت ش ، سک ک) ف ل (قدیم).
سکنا.
ہمیں جھگڑے کوں نیں شکتے ہیں ذرہ
نظر میں کس کو نیں رکھتے ہیں ذرہ
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۸۷).
ہم جو جس بولتے کوں شکتے ہیں
سو قلندر تمام بکتے ہیں
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۷۰). [رک : سکنا].

شَکْنا (۲) (فت ش ، سک ک) ف ل.
ڈرنا ، خوف کھانا ، جھجکنا ، پس و پیش کرنا.
اکیلی ہو جنگل میں کا گھر رکھوں
پری جن اگر آئے تو نہ شکوں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۷).
دیکھ میری اے سمدھن دیوانگی
دیو دہشت کھائے ہور شیطان شکے
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۳). انے اپنے دل میں شکیا. (۱۷۶۵ ، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [رک : شوکنا].

شِکَنْبَه (کس ش ، فت ک ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
جانور کے پیٹ کا وہ حصّہ جس میں پانی اور غذا پہنے اور کھانے کے بعد جمع ہو ، اوجھ ، اوجھڑی ؛ کرش ؛ معدہ. کوئی ایسا ہے کہ فلاں جگہ سے اونٹ کا شِکَنْبَہ یعنی اوجھ اٹھا لائے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۳). [ف].

شِکَنْج (کس ش ، فت ک ، غنہ) امث ؛ امذ.
پیچ ، شکن ، پیچ و تاب ، ایذا.
کاکلِ خم بہ خم نے ظالم کے
دلِ عشاق کوں دیا ہے شکنج
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۹).
بادۂ جوشِ جوانی کی ہے گویا اک موج
تنِ پیرانِ کہن سال پہ ہر چین شکنج
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۸). [ف].

شِکَنْجَبِین (کس ش ، فت ک ، غنہ ، سک ج ، ی مع) امث.
رک : سکنجبین. شکنجبین ، اگرچہ ماخذ کے لحاظ سے سرکہ اور انگبین کا مرکب ہے مگر لیموں اور شیرہ کے مرکب کو بھی اسی نام سے جانتے اور پکارتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۱۶۸). [سکنجبین (رک) کا ایک اِملا].

شِکَنْجَه (کس ش ، فت ک ، غنہ ، فت ج) امذ ؛ ـــ شکنجا.
۱. **کسی چیز کو پھنسا کر کسنے یا دبانے والا ، ایک پیچ دار آلہ جس میں کاغذ ، گتہ یا لکڑی وغیرہ دبا کر کاٹتے یا پشتہ دبا کر پتلا کرتے ہیں ؛ گیرا ؛ بھینچنے کا وہ آلہ جس میں کوئی چیز رکھ کر دبائی جائے.** آلہ جس وقت امتحانی ٹکڑے سے علیحدہ ہو تو آگے کو ایک شکنجہ (Clamp) کے ذریعے جڑا ہوا رکھا جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیاء ، ۲ ، ۸۶۱). اس کے بعد جلد کو شکنجہ میں دے دو. (۱۹۴۷ ، حرفتی کام ، ۱۶۰). ۲. (مہر کنی) **بڑی مہر کے حروف کو برمانے کے لیے مہر کے پتر کو مضبوط پکڑنے کا اوزار.** قبلہ ایک شکنجہ اس قسم کا میرے بھی دیکھنے میں آیا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷). ۳. **ایک آہنی اوزار جو حسب ضرورت چھوٹا بڑا مختلف قسم کا ہوتا ہے اور کسی چیز کو پکڑ کر کسنے کے کام آتا ہے ؛ سنسی** (ا پ و ، ۸ : ۹). لیکن چمڑا کھینچنے یا تاننے کے لیے ان کے پاس کوئی شکنجہ یا سنسی نہیں ہوتی تھی بلکہ صرف اپنے دانتوں سے کام لیتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارہ تمدن ، ۸۷). ۴. **لکڑی کے کسی چوکٹے کی چولیں بھی کرنے یعنی مضبوط بٹھانے کا اوزار.** لکڑی کو بانک کی گرفت میں لیں یا شکنجہ کے نیچے دبا لیں. (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳ : ۷۰). ۵. **روئی دبانے کی کل ؛ کولھو ، پیلنے کا آلہ** (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۱ : ۳۰). ۶. **مجرموں کو سخت سزا دینے کا آلہ جس میں ان کی ٹانگیں کس دی جاتی ہیں.**
کبھی آ کورا نوبی کوں اے ہوش مند
شکنجا کیا منج برہ کا کمند
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۱). تردی بیگ صندوق دار تھے کفایت شعاری کے انعام میں شکنجہ پر سوار کیے گئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸). بی بی آسیہ کو شکنجہ میں ڈالا تو انھوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کی. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۶۳). ۷. **گھانس کو دبانے اور اس کے گٹھے بنانے**

کا اوزار یا کل. جُزثقیل شکنجے خواہ کسی نمونہ کے ہوں ان کی طاقت کے لحاظ سے قیمتوں میں اختلاف ہے. (١٩٠٧ ، مصرفِ جنگات ، ٣٨٩). ٨. **گرفت ، جکڑ ، پھنساؤ ، دباؤ.**

دو تین چابک ماریا اس سر اُپر
شکنجہ کیا تن کوں اس سربسر

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٥٠٩).

پنجۂ عشق کے شکنجہ سیں
میں ہوا شش جہت میں بارہ باٹ

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٢٦). ٩. **کُشتی کا ایک داؤں جس میں حریف کو چت کرنے کے لیے جب وہ نیچے ہو اس کے اُوپر بیٹھ کر اپنی داہنی ٹانگ اس کی بائیں ٹانگ میں ڈال کر باہر نکال لیتے اور اپنے بائیں گھٹنے میں ڈال دیتے ہیں اور اپنا بایاں پنجہ حریف کی بائیں ٹانگ کی پنڈلی میں اڑا دیتے ہیں ، حریف مجبور ہو کر چت ہو جاتا ہے** (رموزِ فنِ کشتی ، ١ : ١١٣). ١٠. **(مجازاً) عذاب ، الجھن ، دُکھ ، اذیّت ، مصیبت ، پریشانی.** ہر چند اس قحبہ نے زور کیا اور علیحدہ ہونا چاہا ، مگر ہاتھ اس کا شاہزادہ کے ہاتھ سے نہ چھوٹا گویا دستِ نجس اس ملعونہ کا شکنجہ میں آ گیا تھا. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ٣٣٥). یورپ نے مذہبی اشخاص کے شکنجہ سے نجات پائی اور اس کے مذہبی اور سیاسی امور الگ الگ ہو گئے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٨٥). اب ہمارا احساس اور ہماری فکر مغرب کے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں ، اس میں بھی کوئی برائی نہیں تھی ، اگر ہم شعور کے ساتھ اس عمل کو قبول کرتے. (١٩٨٣ ، نئی تنقید ، ١٧). ١١. **(نباتیات) الجی میں وہ خلیہ یا عضو جو پودے کو اس کی جگہ پر قائم کرتا ہے.** زوسپور ، پودے کے ہر خلیے میں سوائے لنگر یعنی شکنجہ (Hold Fast) کے بن سکتے ہیں. (١٩٦٨ ، بے تخم نباتیات ، ١ : ١٦١). ١٢. **رسّی ، موٹے تاگے یا کسی ڈور وغیرہ سے ہاتھوں میں پھنسا کر یا لکڑیوں کی گرفت سے کھیلا جانے والا ایک کھیل.** گڈریے مینڈھوں کو لڑاتے ہیں شرطیں بدتے ہیں ، ہارتے ہیں الغوزے بجاتے ہیں شکنجہ کھیلتے ہیں. (١٩٦٣ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ١٣٤). ١٣. **کسی چیز کو پکڑ کر رکھنے کا آلہ.** حرقفی ہڈی (ایلئیم) کے ذریعے تجہیز کو مینڈک کے تختے پر شکنجہ (چٹخنی) لگا کر کس دیا جاتا ہے. (١٩٣١ ، تجربی نعلیات ، ٣٣). ١٤. **(قانون) عقوبت ، سختی ، تعذیب ، سزا.** اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہاؤس بھی یہی سمجھتا ہے ، کہ کوئی بھی ترمیم کم اور شکنجہ زیادہ ہونی چاہیے. (١٩٨٠ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ١٩١). ١٥. **گناہگار کے لیے ایک خاص قسم کا عذاب کہ اس کی بوٹیاں ایک خاص صورت سے تراش کر زخموں پر نمک بھرتے ہیں (یہ عہدِقدیم کی بات ہے)** (مہذب اللغات). [ف].

ـــ آبی کس صف ، امذ.
روئی دبانے کی ایک کل کا نام جو پانی داب کے ذریعے سے نہایت کم حجم کر دیتا ہے اس کا موجد ایک شخص برا ماناٸے بورپین تھا ، اس لیے اس کا نام ہی شکنجہ براما مشہور ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [شکنجہ + آبی (رک)].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
سخت پابندی ، روایت کی پابندی. ہمیں بحروں ، قافیے ، ردیف ، مروّجہ اصنافِ سخن کی شکنجہ بندی وغیرہ سے بھی خاصا آزاد ہونا پڑے گا. (١٩٧٣ ، نظر اور نظریے ، ٣١) [شکنجہ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ ڈالْنا ف م.
(جوڈو کراٹے) حریف یا مدِمقابل کو پھنسانا. یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ مدمقابل پر کسی بھی پہلو سے شکنجہ ڈالا جا سکتا ہے. (١٩٧٣ ، آسان جوڈو ، عبدالقیوم شاد ، ١٣٦).

ـــ ڈھیلا پَڑْنا/ہونا محاورہ.
چولیں ہل جانا ، گرفت کمزور ہونا ، تسلّط ختم ہونا. حبش والوں کے ایک ہی حملے میں اس کے شکنجے ڈھیلے پڑ گئے ہیں. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ٢٨٧).

کسو گے تم نہ جب تک پیچ پُرزے شرع کی کل کے
شکنجہ مغربی تہذیب کا ڈھیلا نہیں ہوگا

((١٩٣١ ، بہارستان ، ٩٣).

ـــ کَرْنا محاورہ.
شکنجے کے ذریعہ سخت سزا دینا.

بزاں بولے اس کوں شکنجہ کرو
مارو بیتاں ہور اس کوں رنجہ کرو

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٨٢١).

کرے جو پریشاں کرنے کا قصد
وہ ابتر شکنجہ کیا جائے گا

(١٨٩٠ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ٣٣٢).

ـــ میں دَھرْنا محاورہ.
شکنجے میں رکھنا ؛ اذیّت دینا ، تعذیب کرنا. شیبان کو معلوم ہوگیا تو اس نے مُلّا کو شکنجہ میں دھرا اور زمین میں آدھا گاڑ کر ساری عمر کا جمع کیا ہوا روپیہ اس سے اوگلوایا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٢٧).

شِکَنْجے (کس ش ، فت ک ، سک ن ، ی مج) امذ ؛ ج.
شکنجہ کی جمع یا حالت مغیرہ (محاورات میں مستعمل).

شکنجہ کیے ہیں اسے بند میں
پڑیا ہے شکنجے کے او پھند میں

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٥٦).

زخمی سسک رہا ہوں شکنجے میں موت کے
ایک ہاتھ اور چھوڑئیے احسان کیجئے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٦٣).

اس تن کے شکنجے سے نکل جلد اے روح
تو کرتی ہے دیر ، میں گُھٹا جاتا ہوں

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، رباعیات ، ٢٦). اکثر تمہاری یاد اچانک میرے اندر باہر کو اپنے شکنجے میں لپیٹے کھڑی ہوتی ہے. (١٩٨٩ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ٦٥).

---میں آنا محاورہ۔

۱. سخت دکھ ، تکلیف یا اذیت میں گرفتار ہونا (مہذب اللغات)۔
۲. کسی کی گرفت ، پکڑ یا دباؤ میں آنا ، پھنسنا۔

گھبرا کے خود اجل کے شکنجے میں آ گیا
عصفور شاہباز کے پنجے میں آ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۶)۔

---میں باندھنا ف م۔

شکنجے میں رکھ کر دبا دینا یا کَس دینا . دونوں چولوں پر سریش لگا کر جوڑ بٹھائیں اور شکنجے میں باندھ دیں۔ (۱۹۶۷ ، لکڑی کا کام ، ۳ : ۹۹)۔

---میں جکڑ دینا/جکڑنا محاورہ۔

سزا دینے کے شکنجے میں باندھنا ، شکنجے میں ڈالنا ؛ (مجازاً) گرفت میں لینا ، مجبور کرنا ، سخت قواعد و ضوابط کے تحت لانا۔

تمام ملک ہے جکڑا ہوا شکنجے میں
پھر اس پہ کہتے ہیں ہندوستان غلام نہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۱۰)۔ اب کی ایک ٹانگ بھی اتبلا کے دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اسے بالکل شکنجے میں جکڑ دیا . (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶۷)۔

---میں ڈالنا محاورہ۔

۱. سزا دینے کے شکنجے میں بٹھانا یا دھرنا (مہذب اللغات)۔
۲. دکھ ، تکلیف یا ایذا پہنچانا۔

دل شکنجے میں نہ ڈالو میرا
زلف کو گوندھ بنایا نہ کرو

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۸)۔

---میں رَکھنا محاورہ۔

عذاب میں رکھنا ، اذیت میں رکھنا۔

ہوا شہ کے تن سوں رتن غمزدا
شکنجے میں نسدن رکھیا اس خدا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۹۳ ب)۔

---میں رَہنا محاورہ۔

مجبور ہونا ، عذاب میں گرفتار رہنا۔

شکنجے میں رہتا ہے دل آدمی کا
خدا بند رکھے نہ حاجت کسی کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹)۔

---میں کَسنا محاورہ۔

۱. شکنجے کے ذریعے سے سزا دینا ، سخت سزا دینا ، بے قابو کر دینا . کمال کو پکڑ کر اور روپیہ مانگا اس نے انکار کیا ان لوگوں نے نہایت سختی کی شکنجے میں کس دیا. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستان فارس ، ۱۲۰) . **۲. گرفت میں لینا ، پکڑنا ، جکڑنا ، پھانسنا۔**

دنیا نے جسے اپنے شکنجے میں کَسا
چھوٹا نہ کبھی موت کے پنجے میں پھنسا

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یگانہ ، ۲۷)۔ ایک نہ ایک دن پنڈت یا مہاجن کے ہتھے چڑھتا ہے ، تو استحصال کے شکنجے میں ایسا کسا جاتا ہے کہ زندگی بھر محنت کرتا اور خون تھوکتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۵۷)۔ **۳. (مجازاً) قواعد و ضوابط کا پابند کر دینا .** اب رہی یہ بات کہ مولنا کی نظمیں شاعری کے شکنجے میں بھی ٹھیک کسی ہوئی ہیں یا نہیں. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۹)۔

---میں کِھنچنا محاورہ۔

سزا پانا ، مصیبت میں گرفتار ہو جانا۔

عجب نہیں ہے اگر سرنوشت کے باعث
شکنجے میں مرے اعمال کی کتاب کھنچے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۲)۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہاتھ پاؤں بندھا ایک شکنجے میں کھنچا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۲۵)۔

---میں کِھنچوانا محاورہ۔

عقوبت میں گرفتار کرنا ؛ سزا دینا ، تکلیف پہنچانا۔

نام جس نے عشق کا روئے کتابی کے لیا
اوس کو زلفوں کے شکنجے میں وہ کھنچوانے لگے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲)۔ طرح طرح کے شکنجے عذاب میں ان کو کھنچوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۹۲)۔

---میں کِھینچنا محاورہ۔

۱. شکنجے کے ذریعے سخت سزا دینا ؛ ہر طرف سے جکڑ دینا ؛ (مجازاً) اذیت پہنچانا ، نہایت تنگ کرنا ، پریشان کرنا۔

ہیل آیا نہ لات آیا بچانے
شکنجے میں انہیں کھینچا قضا نے

(؟ ، معراج المضامین (مہذب اللغات))۔

کس قدر بزم میں اغیار سے مل کر بیٹھے
کیا شکنجے میں مجھے آپ نے بے جا کھینچا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸) . **۲. قواعد و ضوابط کی سختی میں پھنسانا ؛ پابند کر دینا .** فقہا کی تکلیفات نے عاجز بندوں کو ایسا شکنجے میں کھینچا کہ ان میں دنیا کے بڑے بڑے کام کرنے کا دم باقی نہیں رہا. (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۵۷)۔ آپ خیر کو خاتر کہنا چاہیں تو ویسے ہی کہنا شروع کر دیجیے ، اس کے لیے زبان کو رومن حروف کے شکنجے میں کھینچنا کیا ضرور ہے. (۱۹۳۹ ، نکتۂ راز ، ۵۱)۔

---میں لانا محاورہ۔

گرفت میں لانا ، پکڑ میں لانا ، پھنسانا . یہ ساری کوشش صرف بلراج کو شکنجے میں لانے کے لیے کی جا رہی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۶)۔

شِکَنِندَہ (کس ش ، سک ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **ٹوٹنے والا ، کمزور.** اس قدر اس کا لوہا شکنندہ تھا کہ کھیرے کے کاٹنے میں ٹوٹ گئی (۱۸۰۲ رسالہ کائنات جو ، خلیل خاں ، ۳۴). ۲. **توڑنے والا.** شاہ نے کہا بابا یہ شکنندہ طلسم ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۹۳). [شکنندہ ، ف: شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا].

۔۔۔ شِکَنی (کس ش ، سک نیز فت ک) امث.
بطور لاحقہ مستعمل ، توڑنا.

کیوں عاشق غمناک سے ہے آنکھ چرائی
کیوں لیتی ہے سر پر کہ دل شکنی آنکھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۰۸). شیو کی پوجا ہندوستان کا سب سے فائق مذہب تھا ، مسلک شکنی کی اہمیت بڑھتی جا رہی تھی. (۱۹۵۸ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۷). [ف : شکنی ، شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا].

شَکو (فت ش ، و مج) امث نیز امذ.
(عسکری) تقریباً اسطوانی شکل کی فوجی ٹوپی. ''شکو'' بہت بھاری تھا اور اس سے میرے سر میں درد ہو جاتا تھا . (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۷). [ہنگرین: Esako کی تحریف].

شِکْوا (کس ش ، سک ک) امذ.
شکوہ ، شکایت ، گلہ.

آپس کے بیچ شکوا بیجا ہے بے کشوں کا
عالم میں بےخودی کے کس کی خبر کسے تھی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

آشنا ذکر سے رہتی ہے فقط اپنی زبان
دوستانہ بھی کسی دوست سے شکوا کیسا

(۱۸۴۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۸). [شکوہ (رک) کا ایک املا].

شِکْوَۃً (کس ش ، سک ک ، فت و ، تن ت بفت) م ف.
شکایت کے طور پر ، بطور گلہ ، شکایۃً. شاید چسٹرٹن نے تو یہ شکوۃً کہا ہو ، لیکن باربرا ہمنشیں ہو ... تو یہ مقام شکوے کا نہیں ، شکر کا ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۳۷). [ع : شکوۃ + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَکُور (فت ش ، و مع) صف نیز امذ.
۱. **کثرت سے شکر کرنے والا.**

سلاماں سات لکھ لیا با خضر ہنے محمد تیں
دنیا میں رو سلامت کر ذکر لایا شکوراں کے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۸).

پھر بھی ہم کو چاہیئے اتنا ضرور
اپنے لائق ہم رہیں اس کے شکور

(۱۸۲۸ ، تذکیرالاخوان ، ۲). منشائے الٰہی یوں ہے کہ تنگی و عُسرت کے عالم میں صبور و شکور رہیں. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲). صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مغفرت تو خدا کر چکا ہے آپ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہیں ؟ ارشاد ہوا کہ ''کیا میں عبد شکور نہ بنوں''. (۱۹۱۱ ، سیرۃالنبیؐ ، ۲ : ۲۶۹). ۲. **اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.**

علیم و عظیم و علی و غفور
مقدم موخر ولی و شکور

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۴).

تُہیں ہے لطیف ہور تُونہیں غفور
تُہیں ہے حفیظ ہور تُونہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱) ایسے صبور بےملال ایسا شکور بےزوال کہ عالم ہیں عطیات اوس کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).

ہے اسم شکور وجد اس کا
بھی اس کا مربی اور آقا

(۱۸۷۴ ، جامع المظاہر ، ۳۵). اگرچہ رکوع کے ایک حصے میں موج و طوفان کا بھی ذکر تھا ، لیکن ساتھ ہی اخلاص کامل اور صبار و شکور کے خطابات سے تسلی بھی تھی. (۱۹۱۱ ، روز نامۂ سفر (مصر و شام و حجاز) ، ۳) .

تو غفور و باسط و حق واسع و قابض ہے تُو
تو شکور و عفو ہے اور رافع خافض ہے تو

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۸۴). [ع].

شَکورا (فت ش ، و مج) امذ ؛ سکورا.
مٹی کا پیالہ کلھڑ ، سکورا ، صبورہ ، آبخورہ. کونی دہی کھا کے زبان چٹخارتا تھا ، لیکن دوسرا شکورا مانگتے ہوئے شرماتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۵۷). [رک : سکورا جس کا یہ غلط املا ہے].

شُکُوک (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
شک کی جمع. اپنے مذہب کی ترقی سے غافل ہیں اور بد اعتقادی اور مذہبی شکوک میں مبتلا ہو گئے ہیں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۷۲). وہ تو ایک مقصد کا اسیر تھا اور شکوک پر چلمن ڈالتا تھا اور کفر کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸۹). [ع].

۔۔۔ پَیدا کرنا محاورہ.
شک ڈالنا ، شک میں مبتلا کرنا. کسی نئی ادبی تحریک کا آغاز خواہ‌مخواہ قاری کے دل میں یہ شکوک پیدا کرتا ہے کہ یہ نئی ادبی تحریک ، دراصل ترقی پسند تحریک کا ردِ عمل ہو گا. (۱۹۷۳ ، حلقۂ اربابِ ذوق ، ۳).

۔۔۔ و شُبْہات (۔۔۔ و مج ، ضم ش ، سک ب) امذ ؛ ج.
شک اور شبہے ، بدگمانیاں. تمہارے شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸۶). [شکوک + و (حرف عطف) + شبہات (رک)].

شَکْوَہ (فت ش ، سک ک ، فت و) امذ ؛ ج شکوات.
دودھ یا پانی کا چھوٹا برتن یا چھوٹی مشک. شکوہ چھوٹے مشکیزے کو کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۶۰). [ع].

شِکْوَہ (کس ش نیز فت ش ، سک ک ، فت و) امذ.
شکایت ، گلہ.

کر یاد تجھ کپٹ کوں پڑتے ہیں اشک ٹپ ٹپ
سکھ بات بولتا ہوں شکوہ تری کپٹ کا

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٦). ان سے ظلم کا شکوہ کریں گے ، شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھڑا دے . (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ٣٧).

آشنا ذکر سے رہتی ہے فقط اپنی زبان
دوستانہ بھی کسی دوست سے شکوہ کیسا

(١٨٧٢ ، مراۃ الغیب ، ٣٨).

صیاد کا شکوہ بھول کے بھی آ جائے جو بلبل کے لب پر
قانونِ قفس کی رو سے ہے گویا اقدام بغاوت کا

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ١٢). گھوڑا مخصوص میٹھی میٹھی آواز میں شکوہ کر رہا تھا. (١٩٨٦ ، انصاف ، ١٣٣). **٢. بیماری ، تکلیف (شاذ).**

تیسویں شوال کی تھی یک بیک آئی بلا
شکوۂ ہیضہ میں یعنی ہو گیا وہ مبتلا

(١٩١٩ ، گلزار بادشاہ ، ٢٣٧). [ف].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
شکایت بھرا ، شکایت کا. پٹھانی نے شکوہ آمیز لہجے میں کہا «میں تو روز آتی ہوں بیٹا»! (١٩٣٢ ، میدان عمل ، ٧٠). [شکوہ + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

ـــ بَندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
شکوہ قلمبند کرنا ، کسی کا گلہ کرنا. مسدس سے قطع نظر حالی کی شکوہ بندی میں بصیرت رکھنے والوں کو وہ چیز نظر آئے گی جو مسلمانوں سے نہیں انسانیت سے اُوجھل ہو گئی تھی. (١٩٧٦ ، اقبال شخصیت اور شاعری ، ٨١). [شکوہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ زَبان پر لانا محاورہ.
گلہ و شکایت کرنا (عموماً نفی میں مستعمل).

خدنگ دنبالہ کھایا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زبان پر
کہ بوسہ اُس چشمِ سرمہ سا کا ہے مہر گویا مری زبان پر

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١١٢).

ـــ سَنج (ـــ فت س ، غنہ) صف.
شکایت کرنے والا ، شاکی ، شکوہ گزار.

شکوہ سنج رشک ہم دیگر نہ رہنا چاہیے
میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٣٩).

رات اک محفل میں تھے لاہور والے شکوہ سنج
شہر پر ایروپلین آ آ کے منڈلانے لگے

(١٩٣١ ، بہارستان ، ٦٨٩). قبروں کا وہی حال تھا جو بڑے شہروں میں مسلمانوں کا ہوتا ہے ، بیری کے اجاڑ درخت ، ڈھتی ہوئی دیواریں اور اوندھے پڑے ہوئے تعویذ مردوں کی بے بسی اور زندوں کی بے تعلقی کے شکوہ سنج تھے. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٦٣). [شکوہ + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا].

ـــ سَنجی (ـــ فت س ، غنہ) امث.
شکوہ شکایت کرنا. خاکسار کو گنجائش شکوہ سنجی ہے یا نہیں. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٢٩١). مؤلف کتاب کا اخلاق ذوقِ شکوہ سنجی و نکتہ چینی سے زیادہ آشنا معلوم ہوتا ہے. (١٩٨٧ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ١٦٩). [شکوہ سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ شکایَت (ـــ کس ش ، فت ی) امث.
گلہ ، شکایت. کم مرتبہ والے کا شکوہ شکایت یا غیبت نہ کرے. (١٨٥٦ ، فوائدالصبیان ، ٨).

پنجاب کے ہٹ والے آئے
شکوہ شکایت والے آئے

(١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٢ : ٣). [شکوہ + شکایت].

ـــ طَرازی (ـــ فت ط) امث.
گلے شکوے کرنے کا عمل. کسی طرح کی توقع نہ رہی تو شکوہ طرازی کا موقع ہاتھ آیا. (١٨٦٣ ، خطوط غالب ، ٩٥). [شکوہ + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَرنا محاورہ.
شکایت کرنا ، گلہ کرنا.

رنج پر رنج دیتے ہیں ہمیں ان دونوں نے
شکوۂ خاص کریں یا گلۂ عام کریں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٦٠). شکوہ کرنے والے بھول جاتے ہیں کہ دنیا کسی اور ہی اصول پر چلتی ہے وعدوں پر نہیں چلتی. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ٢٥).

ـــ کُناں (ـــ ضم ک) صف.
شکایت کرتا ہوا ؛ شکایت کرنے والا. جب اس کے ارمان نہیں نکلتے تو وہ شکوہ کُناں ہوتا ہے. (١٩٨٧ ، صحیفہ لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ١٠٥). [شکوہ + ف : کردن ـ کرنا سے اسم حالیہ].

ـــ گُزار (ـــ ضم گ) صف.
شکایت کرنے والا ، شکوہ سنج ، گلہ کرنے والا. گروہ مست قلندر جناب کُن کا بہت شکوہ گزار ہے. (١٩٠٩ ، سی پارۂ دل ، ١١٣). [شکوہ + ف : گزار ، گزاردن ـ کرنا].

ـــ گُزاری (ـــ ضم گ) امث.
شکوہ و شکایت کرنا ، گلہ کرنا.

اس سے گلہ کیا کبھی اوس سے گلہ کیا
اوقات یوہیں شکوہ گزاری میں کٹ گئے

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ٣٢٨). [شکوہ گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَند (ـــ فت م ، سک ن) صف.
شکوہ گزار ، شکایت کرنے والا.

لے کے کشکولِ گدائی ہاتھ میں راہی ہوا
ہر قدم پر شکوہ مندِ بخت و جورِ آسمان

(١٨٨٥ ، حکایت سخن سنج ، ١٠٣). [شکوہمند ، لاحقۂ صفت].

شُکوہ (ضم ش ، و مج) امذ نیز امث.
شان و شوکت ، دبدبہ ، وقار.

کہوں قلعہ کی اس کی میں کیا شکوہ
گئے دب بلندی کو دیکھ اس کی کوہ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۳۰).

یکتائے جہاں ہے وہ خرد میں
ہے اس کا شکوہ چار حد میں

(۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲).

نقار خانہ کی ہے چراغاں سے وہ شکوہ
گویا ہے اک زمیں پہ پُر از اختر آسمان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲).

یہ حکومت یہ قوّت یہ جلالت یہ شکوہ
آن زیبا ہے تمھیں شان ہے شایاں تم کو

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ٦۰). خاموش سڑک کتنی پروقار نظر آتی تھی ، اور اس اندھیرے میں کتنا شکوہ تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳٦). [ف : شکوہ ، اوستا : کَشُپ].

شِکْوِیس (کس ش ، سک ک ، ی مع) امذ.
(خیّاطی) پیالہ نما ستارے جن میں تھوڑا سا گڑھا ہوتا ہے پلاسٹک ، موم ، سونے چاندی کے بترے بھی بنائے جاتے ہیں ، بیچ میں یا کنارے پر سوراخ ہوتا ہے ،لٹکواں ستارے. گول نشانات پر شکویس ستارے ٹانکئے. (۱۹۷۴ ، گلستان خیّاطی ، ۸۲). [ف : شکویس].

شِکْھری (کس ش ، سک ک ، فت ھ) امذ.
(جوہری) پُلک یا تامڑا کی چوتھی قسم جس کے بے شمار رنگ ہوتے ہیں یہ قسم پرتگال میں دریافت کی گئی، زیورات اور ادویات میں بھی مستعمل. انڈر ڈائیٹ (Andradite) جسے ہندی میں شکھری کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۷۵).
[رک : شکھر].

شَکّی (فت ش ، شد ک) صف.
شک و شبہ کرنے والا ، عدم اعتماد کی بنا پر بات بات میں ل نکالنے والا آدمی.

برحق کبھی مومن ہوں میں
ہرگز نیں تو ہے شکِ کفر

(۱٦۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰). شکی ، محتی ، حلیم اور خوش اخلاق ہیں.(۱۸٦۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۳). خدا اس شخص کو گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور شکی ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۵۱). ۲. **جسکو طہارت کی طرف سے اطمینان نہو ، مراق ، وہمی** (مہذب اللغات). ۳. **بدظن ، بدگمان.** اگر ان کے کہنے کے مطابق کوئی بات ہو بھی جاتی ، تو دوسرے حیلے نکال کھڑے کرتے طبیعتیں ہی خدا نے شکی پیدا کی تھیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد (حاشیہ) ، ۳). [رک : شک + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مِزاج (---کس م) امذ.
ہر ایک پر شک کرنے والا ، وہمی. وہ تو میری بیوی کے پاس ہے بڑی شکی مزاج ہے اکثر اسی کے پاس رہتا ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۸۳). [شکی + مزاج (رک)].

شَکِّیات (فت ش ، شد ک بکس ، شد ی) امذ ؛ ج.
شکوک ، بھول چوک ، سہو. مولوی صاحب قبلہ کے پاس گیا تھا. شکیات نماز میں کچھ دریافت کرنا تھا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۳٦). شکیات : نماز میں شک کی تیئس صورتیں ہیں. (۱۹۷۲ ، توضیح المسائل ، ۱۱۳). [شک + یات ، لاحقۂ جمع].

شِکیب (کس ش ، ی مج) امذ.
برداشت ، تحمل ، صبر.

ہر سطر میں لفظ زیبا فریب
ہر لفظ معنی شکیبا شکیب

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳). تیرے پاس ہی صبر و شکیب ، طاقت و قرار ... بہت خوب وزیراں ہیں. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳).

تھیں انیندی آنکھیں اس کی دلفریب
جس کے دیکھے دل لے جاتا تھا شکیب

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۵).

ہر آن شکیب میں کمی ہے
بے تابی زماں زماں بہت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۰).

عاشق کو کہاں شکیب شیدا ہو کر
دل زندۂ جاوید ہے مردہ ہو کر

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۳۲).

آج تک دیتے رہے دل کو فریب
اب نہیں ممکن ذرا تابِ شکیب

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۳). [ف].

---آموز (---و مج) صف.
صبر کا سبق دینے والا ، تحمل و برداشت سکھانے والا.

ذرا اتنا رہے دھیان اے شکیب آموزِ محرومی
کہ محرومی ہی افتادِ طبیعت ہونے والی ہے

(۱۹۳٦ ، نوبہاراں ، ۹۲). [شکیب + ف : آموز ، آموختن - سیکھنا ، سکھانا].

---بَر (---فت ب) صف.
صبر و سکون ختم کرنے والا.

آج اس پہ تھی کمیں تو لگائی کل اس پہ گھات
حسرت فزا و ہوش رُبا و شکیب بر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۸). [شکیب + ف : بَر ، بُردن - لے جانا ، اچک لینا].

شِکیبا (کس ش ، ی مج) صف.
برداشت کرنے والا ، صبر کرنے والا.

ہر سطر میں لفظ زیبا فریب
ہر لفظ معنی شکیبا شکیب

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

ان دو میں کوئی نہ تھا شکیبا
لڑنے کو سمجھ بے تھے زیبا
(١٨٨٢ ، مادر ہند ، شاد عظیم آبادی ، ١٩).
آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا
آج ہی خاطر بیمار شکیبا بھی نہیں
(١٩٥٩ ، گل نغمہ ، ١٧٣). [شکیب + ا (حرف ندا)].

شِکیبائی (کس ش ، ی مج) امث.
صبر و ضبط ، برداشت کرنا ، تحمّل سے کام لینا.
دل بیتاب فغاں امتر ایوب نہیں
نہ اسے صبر ہے ہرگز نہ شکیبائی ہے
(١٧٧٢ ، فغاں ، د ، ١٣٩). صبر کے سوا اور کچھ چارا نہیں دیکھا ، ناچار شکیبائی اختیار کی اور ایک جگہ شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا. (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٥٢).
شرم سے دور شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں
یوسفِ دل سے شکیبائی بھی ہوگی کہ نہیں
(١٩٣١ ، صبح بہار ، ٣٠).
خودی کے دیدۂ بینا میں دوربینی ہے
خودی کے قلبِ مُصفّا میں ہے شکیبائی
(١٩٨٧ ، فاران ، کراچی ، اپریل ، ٢٦) . [شکیبا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَکِّیَت (فت ش ، شد ک بکس ، شد ی بفت) امث.
(فلسفہ) ارتیاب ، بات کو جانچ تول میں رکھنا. مطلق شکیّت کا یہ اقرار ہے کہ کوئی بات ماننے کے لائق نہیں ہے. (١٩٢٩ ، مفتاح الفلسفہ ، ٢٦٣). [شک + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَکِیل (فت ش ، ی مع) صف.
١. **اچھی شکل والا ، خوبصورت ؛ خوش وضع ، حسین.**
زیب دیتا ہے تن اوسکے پر کرے جیسا لباس
خوشنما ہر شکل میں دیکھا نہیں ایسا شکیل
(١٧٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ١٣٧). دیکھا تو ایک جوان شکیل زعفرانی جوڑا پہنے گدی پر بیٹھا ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٣٠).
نامِ خدا ہیں عون و محمد بھی کیا شکیل
ایک مہر بے نظیر ہے اک بدر بے عدیل
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٧٠). لڑکا سمجھدار تھا ، تاڑ گیا اور باپ سے کہنے لگا ، بدصورت عقیل ، احمق شکیل سے بہتر ہے. (١٩٣١ ، اردوگلستان ، ٣٠). شکیل ، حسین و جمیل ، لائق و سزاوار. (١٩٨٣ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ١١٨).
٢. **وہ گھوڑا جس کے ماتھے پر سفید رنگ کا تلک نا ک تک ہو اور بقیہ جسم میں کہیں سفیدی نہ ہو (یہ منحوس خیال کیا جاتا ہے).**
دست و پا میں نہ ہو جواب اس کا
ہے وہی بس شکیل تیغ بلا
(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ٢٠). جس اسپ کی جبیں سے قشقہ سفید نا ک تک ہووے وہی اسپ شکیل ہے شکیل بالاتفاق بدنما عیب ہے. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٣٥). [ع].

شَکِیلا (فت ش ، ی مع) امذ ؛ صف.
اچھی شکل و صورت والا ، حسین ، خوبصورت ؛ مراد : دل لبھا لینے والا.
اک سمت ہیں کثر نین شکیلا
صورت میں حسین اور جمیلا
(١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٦٠٧).
اس کے کیا حسن کی تعریف کروں تم سے جلال
بھا گیا سارے حسینوں کو شکیلا میرا
(١٩٣٨ ، ترانۂ مسرت ، ٣). [شکیل + ا ، لاحقۂ تکبیر].

شَکِیلَہ (فت ش ، ی مع ، فت ل) امث.
اچھی شکل والی ، خوبصورت ، حسین عورت. اتنے میں ایک عورت نازنین شکیلہ سر سے پاؤں تک ننگی اسی تالاب سے نکلی. (١٨٠١ ، آرائش محفل ، حیدری ، ٣٣). ایک گوشے میں ٹھہر کر موم بیچ روشن کیا اور آئینہ سامنے رکھ کر ایک عورت نہایت شکیلہ کی ایسی صورت بنا طرۂ زلف مشک فام نے بہ طرہ کیا. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٩٢٢). شکیلہ خوبصورت عورت . (١٩٢٦ ، نوراللغات ، ٣ : ٣٨٦). [شکیل + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شِکھ (کس ش) امذ.
١. **سیکھنے والا ، شاگرد ، چیلا.** تم ہمارے شکھ تھے اور ہم تمہارے گرو تھے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ٢ : ٥٦٩).
٢. **سکھ فرقہ کا فرد ، گرونانک کا پیرو** (پلیٹس) [رک : सिख].

شِکھا (کس ش) امث.
پہاڑ کی چوٹی ، نوک ، نوک دار سرا ؛ ہلالی شکل ، تاج کے اوپر بالوں کے گُچھے کی نکیلی چوٹی ؛ پرندوں کے سر کی چوٹی ؛ شعلہ کی لو ؛ روشنی کی کرن ؛ کوئی خاردار جھاڑی کی نوک ، شاخ (پلیٹس). [س : شکھا शिखा].

ـــ والا تارا امذ.
دم دار ستارہ . کلجگ میں شکھا والا تارا یعنی دمدار ستارہ نکلتا ہے اور کلجگ کے نہ ہونے میں نہیں نکلتا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٧٨).

شِکَھر (کس ش ، فت کھ) امذ.
١. **پہاڑ کی چوٹی.** وہ راچھسی کا شریر دھارن کر کے ان سب کو لیکر ، ہمالے کے شکھر کو چلی جیسے کوئی دریدری سونا پا کر پرسن ہوتا ہے. (١٨٩٠ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ١ : ١٨٨).
نبھ چمبی شکھروں پر ساتھی
ہم بے کھٹکے چڑھ جاتے تھے
(١٩٥٩ ، گل نغمہ ، فراق ، ٣٣١). ٢. **نوک ، سرا ، کنارا ، پہاڑ وغیرہ کا نوکیلا بلند کونا ، بال کی نوک ؛ قشعریرہ ، جاندار کے کھڑے ہونے رونگٹے ؛ بغل ؛ تانڑا ، پلک** (پلیٹس). [س : शिखर].

شِکُھری (کس ش ، سک کھ) امذ ؛ صف.
نوکیلا ، نوکدار ؛ ہلال نما ؛ شیام لھکا ہوا ؛ پہاڑ ؛ مضبوط پہاڑی قلعہ ؛ درخت (بانبل) ؛ بدبد (پلیٹس). [س : शिखरी].

شِگھشا (کس ش ، سک کھ) امث ؛ سے شکشا ، سکشا.
تعلیم ، تربیت. پنجاب کے جاتیہ شکھشا پریشد کے لئے ... پہلا قدم یہ تھا کہ مختلف علوم پر ہندوستانی زبان میں کتابیں مہیا کی جائیں. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی (دیباچہ) ، ج). [رک : شکشا].

شِگاف (کس ش). (الف) امذ.
۱. **درز ، دراڑ ، دراز ، جھری ، دو چیزوں کا درمیانی تنگ فاصلہ.**

شگافیں کی جو میرے موہو کوں ہیو بن کچ نہیں
ازل تھے خاک میری کوں گھڑے ہیں عشق فرماں سوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۸۸).

جان چلی جاتی ہے ہماری اس کی اور نظر کے ساتھ
یعنی چشمِ شوق لگی رہتی ہے شگافِ در کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۱). لکڑیوں کو باہم اس طرح پیوست کیا ہے کہ ان کے درمیان میں شگاف بالکل نہیں معلوم ہوتا. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۱۶) . تین چار فیٹ لمبے چوڑے شگاف یا نقب میں سے جو کچھ بھی کہیے رسیوں میں بندھی ہوئی ٹوکری اوپر آ جاتی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۷۱). ۲. **چیرا (جو زخم کو صاف کرنے یا خون نکالنے کے لیے دیا جائے) نشتر لگانے کا عمل.** ایک پھنسی نکلی ہے جس سے سخت تکلیف ہے ، آج شگاف دلوانے کا ارادہ ہے. (۱۸۹۰ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۲۸).شگاف ہونے پر ریم نکلی (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رامپور ، ۳۵۳) . درد کی جگہ کاف چوڑا شگاف دو. (۱۹۴۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۷). ۳. **زخم.**

بن دوست اس متاع کا کوئی مشتری نہیں
یاقوتِ دل میں آ کے موسیں ہوا شگاف

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۲).

ہاں تو شگاف در سے لڑا آنکھ غیر سے
تیری بلا سے دل میں کسی کے شگاف ہو

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۷۵) . ان میں شگاف اور زخم پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۶).

اک عمر سے زہر پی رہا ہوں اے دوست
سینے کے شگاف سی رہا ہوں اے دوست

(۱۹۴۸ ، سرود و خروش ، ۷). ۴. **چراؤ جو قلم میں دیتے ہیں ، وہ خط جو قلم میں ڈالتے ہیں.**

ایک دن میں نے لکھا تھا اس کو اپنا دردِ دل
آج تک جاتا نہیں سینے سے خامے کے شگاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۵).

تجھ بن ہے میرا حال یہ وعدہ خلاف تنگ
لکھوں جو خط تو ہووے قلم کا شگاف تنگ

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۶۱). ۵. **(کنایۃً) خامی ، نقص ، کمی.** اپنے موضوع کے روزنوں اور شگافوں کو زندہ تمثالوں سے آباد کر کے ، اس کی حسب دل خواہ تلافی کر دی. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۷۱). ۶. (أ) **مانگ ، سر کے بالوں کی بالکل وسط یا قدرے ہٹ کر آڑی مانگ کے ذریعہ تقسیم.** زلفوں میں شگاف کی طرف ، شگاف رہتا جس کو مانگ کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، تذکرۃالکرام ، ۶۳). (ii) **کنگھا یا کنگھی کے دندانوں کا فاصلہ.**

شگاف کنگھی میں بیجا نہیں بناتے ہیں
تتارِ رشک سے بالوں پہ تار تار ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۳۶) . ۷. **(خیاطی) مشین کی سوئی کے گرد ایک گول کانٹا جس میں تاکہ گزار کر سوئی میں ڈالا جاتا ہے.** دھاگے کو شگاف میں ڈالئے اسپرنگ کے نیچے سے گزار کر آخر میں سوراخ سے نکال لیجے. (؟ ، سنگر زگ زیگ مشین کی ہدایات ، ۱۴۷) . ۸. **قطار میں کھڑے ہوئے والوں کے درمیان فاصلہ ، خالی جگہ ، دوری.** نہ چھوڑو صفوں میں شگاف کو شیطان کے لئے. (۱۹۵۶ ، مشکوۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۴). ۹. (کیمیا) **انشقاق ، انفلاق ، شورہ ، نمک وغیرہ یا کسی الکلی کا بیچ سے دو ٹکڑے ہونا ، بال پڑنا.** جب کسی قسم پر بیرونی دباؤ ڈالا جاتا ہے تو یہ ٹوٹ کر اصل قلم کے مشابہ شکلوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ... یہ مظہر شگاف کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۲۰۵). (ب) صف. ۱. **شگاف دیا ہوا ، پھٹا ہوا ، زخمی.**

اس وقت تھی یہ شکلِ سرِ سرورِ اُمم
ماتھا شگاف عارضِ پرنور پر ورم

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). ۲. **مرکبات میں عموماً جزو آخر کے طور پر ، پھاڑنے والا ، چیرنے والا کے معنوں میں مستعمل ہے ، جیسے : خارا شگاف ، زہرہ شگاف وغیرہ.**

جس گل کو دیکھیے وہ جگر پارہ پارہ ہے
تیغِ جگر شگاف لگے کیا صبا کے ہاتھ

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۱۹۱). خارا شگاف ، زہرا شگاف ، موشگاف. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۰۱). زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی تھی.(۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی، جولائی ، ۶۱). [ف].

---پڑ جانا / پَڑْنا محاورہ.
پھٹ جانا ، دراڑ پڑ جانا.

الحذر میری کڑک کا زور ہنگامِ مصاف
صاف پڑ جاتا ہے ایوان حکومت میں شگاف

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۱). اس قلعے میں ہزار جگہ سے شگاف پڑ چکے ہیں. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۵).

---حِیوانِیَہ کس صف(---ی لین ، کس ن ، فت ی) امذ.
(حیوانیات) جراثیم کی بالیدگی کے عمل میں فاصلہ یا دوری پر جراثیم کا وجود. اب خلیہ مایہ کا زیادہ حصہ اطراف جمع ہوکر چھوٹے ایک مرکز حوالے افراد کا ایک گچھا بناتا ہے ، ان افراد کو جز حیوانیے یا شگاف حیوانیے کہتے ہیں.(۱۹۳۹، ابتدائی حیوانیات ۱۹۳). [شگاف + حیوان (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---دار صف.
(سائنس) شگاف والے وہ نشان جو پیمائش کو ظاہر کرتے ہیں. پہلے مسطرے کی جس جانب شگاف دار نشان ہے اس میں اس دوسرے مسطرے کو اچھی طرح فٹ کر دیا جائے. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیشم ، ۲۴). [شگاف + دار (۲)].

---دینا ف م.
نشتر لگانا ، چیرا دینا ، مواد نکالنے کے لئے زخم کو چیرنا.

کبھی بیمار کے زخم کو شگاف دینا اور کبھی شاید اس کے عضو کو کاٹ بھی ڈالنا ہے. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۵۵). فصد کرنے والے نشتر کے ذریعہ یا کسی دوسرے آلے کے ذریعہ .. شگاف دے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰).

---ڈالنا محاورہ.
پھاڑنا ، چیرنا ، چاک کرنا. یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑوں میں بجلی شگاف ڈال رہی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۶۰).

مرا قلم نہیں اوزار اس نقب زن کا
جو اپنے گھر کی ہی چھت میں شگاف ڈالتا ہے

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۱۵).

---قَلَم کس اضا(---فت ق ، ل) امذ.
وہ چیر جو قلم میں ڈالتے ہیں تا کہ روانی سے چلے.

جوابِ خطِ شوق لکھنا ہے مشکل
وہ گھڑیوں شگافِ قلم دیکھتے ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۰). [شگاف + قلم (رک)].

---کَرنا محاورہ.
پھاڑنا ، دراڑیں ڈالنا ؛ صفوں میں رخنہ پیدا کرنا.

شگاف و چاک کیا ہے جگر جو بلبل کا
کرے گا کیا رگِ گل سے اسے رفو صیاد

(۱۸۶۸ ، شرف (آغا حجو)، د ، ۱۰۳). سلیم کی آخری چیخیں آسمان میں شگاف کرتی رہیں . (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۸۴) . دشمن ہماری دفاعی لائن میں شگاف کر چکا تھا . (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھا کہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۱).

---لَگانا محاورہ.
۱. **چیرنا ، چاک کرنا** . ٹنڈوں کو چھیل کر ان میں اس طرح کا ایک شگاف لگاؤ جس طرح کدو میں لگاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۴۳). ۲. **نشتر لگانا ، چیرا دینا.** بعض پودوں میں شگاف لگا کر سم الفار داخل کی جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۵۹). آخر ڈاکٹر قدرت نے ... مشورہ دیا کہ اس کو فوراً شگاف لگانا چاہیے تا کہ یہ ٹھیک ہو جائے ۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارہ ، ۱۰

---ہونا ف مر نیز محاورہ.
پھٹنا ، چِرنا. ٹھہر کر گرد کو دیکھنے لگا کہ دامنہ کوہ گرد شگاف ہوا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲).

وہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبولِ شب بھی نہ ہوں
مگر حصارِ فلک میں شگاف اب بھی نہ ہوں

(۱۹۸۶ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۶۳).

شِگُفتگی (کس ش ، سک ف ، فت ت) امث.
کھلنا ، پھٹنا. جس کا پوست پوشیدہ ہو کر شگافتگی کی علامت ظاہر کرتا ہے اس کو کیاری میں لگا دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۷). [شگافتہ (رک) (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شِگافتہ (کس ش ، سک ف ، فت ت) صف.
پھٹا ہوا ، چِرا ہوا ، شگاف دار. دیوار شگافتہ ہونے سے ڈر گئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۹۹) . ہزاروں کے سر پتھروں سے شگافتہ ہوئے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۳). یہ دونوں جسم بسہولت شگافتہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۲۰ ، رسائل عماد الملک ، ۸۱). نتیجہ ... اینٹوں اور گارے کے شگافتہ ہونے کی صورت میں ظاہر ہو گا. (۱۹۷۰ ، فولاد پر عمل حرارت ، ۳۰). [ف : شگافتن ـ شگاف دینا سے حالیہ تمام].

شِگافَندہ (کس ش ، فت نیز کس ف ، سک ن ، فت د) صف.
پھاڑنے والا ، چیرنے والا.

معنے باقر کے ہیں شگافندہ دبیر
برحق یہ شگافندۂ علمِ دیں ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۱۳۸). [شگافتن (رک) سے اسم فاعل].

شگافی (کس ش) امث.
پھاڑنا ، چیرنا ، چیرپھاڑ ، بیشتر بطور لاحقہ مستعمل.

کہی زسہری سوں او کیا بول سرد
معما شگافی سوں کر دور درد

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۳۸). اقبال کے یہاں حرکت اور خارا شگافی کا انداز زیادہ واضح اور روشن ہے. (۱۹۶۸ ، مثبت قدریں ، ۲۹۹). [شگاف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَہاڑ (---فت پ) امذ.
(ارضیات) وہ پہاڑ جو زمین کے قشر میں پڑی ہوئی دراڑوں کی ایک جانب کی زمین کے اوپر کی طرف اٹھ جانے سے نمودار ہوتے ہیں. شگافی پہاڑوں کے ظہور میں آنے کے لیے قشرالارض میں مختلف نوعیت کے شگافوں کا ہونا نہایت ضروری ہے. (۱۹۶۴ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۷). [شگافی + پہاڑ (رک)].

---تَولید (---و لین ، ی مع) امث.
(حیاتیات) شقاق تولید. اگر اس عمل سے دو سے زیادہ ناسیے تیار ہوں تو اسے شگافی تولید (Schzogory) کہا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۴۱). [شگافی + تولید (رک)].

---وادی امث.
(ارضیات) ایسی وادی جو قشرالارض کی متوازی دراڑوں کے درمیان کی جگہ کے نیچے کی جانب دھنس جانے سے وجود میں آتی ہے وادی کی دونوں جانب ایسی پہاڑیاں پائی جاتی ہیں جو ایک طرف سے بہت بلند اور دوسری طرف سے کم بلند ہوتی ہیں. مشرقی افریقہ دراصل ایک شگافی وادی (Rift Valley) ہے جو تقریباً چار ہزار میل لمبائی پر پھیلی ہوئی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۴۰). [شگافی + وادی (رک)].

شِگافِیَت (کس ش ، ف ، شد ی بفت) امث.
(سائنس) پھٹنے ، شق ہو جانے یا دو ٹکڑے ہونے کی کیفیت. بارور شدہ بیضے میں نمو کے بعد شگافیت شروع ہو جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے (غیر فقارئیے) ، ۱۳۹). [شگاف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شِگَرف (کس ش ، فت گ ، سک ر) صف نیز امذ.
۱. عجیب ، نادر ، تعجب خیز ، حیرت انگیز.

پردۂ قید اوٹھا کر درِ اطلاق سے دیکھ
بل میں کھلتا ہے یہ اعیاں کا طلسماتِ شگرف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۸).

مصیبت جو گزری تھی سب حرف حرف
کہی مہ لقا سے بطرزِ شگرف

(۱۸۷۷ ، صبحِ خنداں ، ۶۵). حکایات شگرف اور لطائف ظرائف سے جادو طرازی کرنے لگے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۶).

معلوم نہیں کون ہوں اور کیا ہوں میں
فطرت کا شگرف اک معمّا ہوں میں

(۱۹۳۷ ، لالۂ و گل ، ۱۰۳). **۲. (تصوف) بزرگ ، بلند مرتبت شخص ، رندِ خدا مست ، صوفیِ صافی.**

ہو جائے کاسہ لیس شگرفانِ میکدہ
جس کو کہ اشتیاق ہے حالِ عجیب کا

(۱۸۵۵ ، کلیاتِ شیفتہ ، ۷).

ان کے حسبِ آرزو مظروف بن جاتا ہے ظرف
قطرہ بنتا ہے عجوبہ ذرہ بنتا ہے شگرف

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۷۷). [ف : شگرف ؛ اوستا . کَشُونْدَر].

--- کار صف.
نادرہ کار ، عجیب و غریب کام کر دکھانے والا.

وہ مدرسہ وہ مرکزِ حکمت وہ کانِ فن
بانی ہے جس کا ایسا حکیم شگرف کار

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۲۴). [شگرف + کار (رک)].

--- کاری امث.
شگرف کار ہونا ، عجیب و غریب ہونا ، انوکھا ہونا. نیرنگ روزگار بوقلمون غریب ہے ، اور شگرف کاری کہنِ دیرِ پیستوں عجیب. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۶). اس کی شگرف کاری کو دیکھ کر پھڑک جاتے ہیں. (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی (مقدمہ)، و).

غافل ہے شگرف کاریِ دوراں سے
تہذیبِ جدید کے سر و ساماں سے

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱۸۰). [شگرف کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نوا (--- فت ن) امذ.
عجیب و غریب آواز والا ؛ نادرالکلام.

اک شاعر شگرف نوا کا سلام لو
اے خوش گماں معرکہ آرا و تیغ زن

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۳۵). [شگرف + نوا (رک)].

شِگَرفی (کس ش ، فت گ ، سک ر) صف.
موزوں ، مناسب ؛ عمدہ ، اچھا آپ کی مثنوی راقم نے دیکھی ہے بدر منیر کے بےوزن اور شگرفی موزوں رکھی ہے. (۱۸۷۵ ، ارمغان گوکل پرشاد (اردو ، ۵۱ ، ۱ : ۳۲)). چنانچہ خلقت کو شگرفی لباس پہن کر میلے کے بہانے سے اپنے بادشاہ کے محل کی شان و شوکت ... دیکھنے کا موقع مل جاتا تھا. (۱۹۷۵ ، لکھنو کی تہذیبی میراث ، ۱۱۰). [شگرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شِگُفْت (کس ش ، ضم گ ، سک ف) امث.
۱. شگفتگی ، کھلنے کی حالت ، کشادگی.

لیموں ترے سرو میں لگے ہیں
کیا پھول شگفت کے کھلے ہیں

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۰۳).

آوازۂ فنا ہے نوائے شگفتِ گل
سنتے ہیں انتہا کی خبر ابتدا سے ہم

(۱۹۳۹ ، نگارستان ، مانی ، ۱۲۵).

شگفت دل کے لیے اہتزاز جاں کے لیے
نوائے قلقل و آواز ہر نیاں کے لیے

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۸۳). **۲. فرحت ، تفریح ، انشراح.**

شگفتِ روح کو دل کو بحال کرتی ہے
ہوا وہ ہوتی ہے ابرِ بہار سے پیدا

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۱۸).

فتادگی میں مری تھی شگفت فطرت کی
کہ میں مزاجِ چمن پر کبھی گراں نہ ہوا

(۱۹۴۳ ، لوحِ محفوظ ، ۸۶). [ف : شگفت ؛ ژ : خشب - تعجب کرنا ، قب : س : کشبُھ].

--- بہار کس اضا (--- فت ب) امث.
بہار کی رونق یا تازگی.

تجھ سے گل و برگ و بار تجھ سے شگفتِ بہار
تجھ سے سرِ ہر چمن ، گل نفسیِ صبا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). [شگفت + بہار (رک)].

--- گل کس اضا (--- ضم گ) امذ.
پھول کا کھلنا.

بہاروں سے جنوں کو ہر طرح نسبت سہی لیکن
شگفتِ گل کو عاشق کا گریباں ہم نہیں کہتے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۹۰). [شگفت + گل].

--- ہونا محاورہ.
شگفتہ ہونا ؛ کھل جانا.

بسورتے تھے چمن میں غنچے شگفت ہونا نہ جانتے تھے
سکھا دیا ان کو مسکرانا ہمارے زخموں نے مسکرا کر

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۱۱۰).

شِگُفْتا (کس ش ، ضم گ ، سک ف) صف (قدیم) ؛ شگفتہ.
کھلا ہوا.

سراسر دل کوں میں اس ذوق پر تھے
شگفتا جیوں گلِ سیراب دیکھیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۰). [رک : شگفتہ].

شِگُفْتَگی (کس ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) امث.
(پھول وغیرہ کا) کھلنا ، کھلنے کی حالت یا عمل ، شگفتہ ہونا.

جز ہوئے یار دل کو نہ ہو کی شگفتگی
تجھ سے صبا یہ غنچہ کھلایا نہ جائے گا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۹).

شگفتگی میں بھی میری فسردگی ہے عیاں
شرارِ سنگِ لحد ہوں اگر شرار ہوں میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۲). شوکت میں شگفتگی ضرور ہے ، لیکن ابھی شگفتہ نگاری پر پوری قدرت حاصل نہیں ہوئی ہے. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۱۸۹). جب زردان پختہ ہو جاتے ہیں ، تو ان کی شگفتگی عمل میں آتی ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید ، ۱۳۶). ۲. (کنایۃً) **تازگی ، خوش مزاجی.** اس کی آواز میں وہ اگلی سی شگفتگی نہیں رہی. (۱۹۸۸ ، افکار، کراچی ، مارچ ، ۳۸) [شگفتہ (بحذف ہ)+گی ، لاحقۂ کیفیت.

شِگُفتَنی (کس ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
کھلنے کے قابل ، شگفتہ ہونے کے لائق. قلمیں سوڈیہ فاسفیٹ کے ساتھ متشاکل‌التراکیب ہیں اور شگفتنی بھی ہیں. (۱۹۲۵ ، عمل کیمیا ، ۱۲۰). [شگفتہ (بحذف ہ) + نی ، لاحقۂ صفت].

شِگُفتَہ (۱) (کس ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. **کھلا ہوا ، پھولا ہوا ، کھلی ہوئی چیز (پھول ، کلی وغیرہ).**

پان بھی کھا ، کیا تھا سرخ دہن
جس طرح بھر کے ہو شگفتہ چمن

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۹۱).

ہنسا جب ناز سے میرا سمن اندام گلشن میں
شگفتہ ہو گئے گل اور غنچے رہ گئے کھل کے

(۱۸۸۹ ، دیوانِ یاس ، ۱۷۰). ۲. **جس کے جزو جدا جدا ہوں ، پھٹا ہوا.** ہوا نے رنگ باندھا گل سحر شگفتہ ہوئے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۷۶۱). حسب ذیل چند وہ طریقے ہیں جس سے زردان شگفتہ ہوتے یا پھٹتے ہیں (۱۹۶۲، مبادی نباتیات عبدالرشید ، ۱۳۶) . ۳. (مجازاً) **خوش ، مسرور ، تر و تازہ ، شاداب (پژمردہ کے مقابل).**

شگفتا ہو تب چلبلی او نگار
لٹکتی چلی چھب سوں رانوں کے ٹھار

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۳).

کیجیے شگفتہ اپنے دلِ بے قرار کو
کرتا شگفتہ قطرۂ سیماب کیا ضرور

(۱۸۲۸ ، ہوس ، د ، ۸۹) . ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کے ہونے پر راضی ہو . (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۱۲). کیسی نازک مزاج ہے ، ہر بات پر پہروں رویا کرتی ہے وہاں جا کر شگفتہ ہو جاتی ہے. (۱۹۰۰ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۱ : ۶۳۲). ایک خوشگوار لمحہ آیا جس کی وجہ سے ادیب صاحب کا موڈ بہت شگفتہ ہوگیا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۰۱). ۴. **پُرکشش (تحریر ، تقریر وغیرہ) جس سے طبیعت کو تفریح ہو ، آسان اور خوش کن ، دلچسپ** . ان سب کے بعد شگفتہ اور سلیس پیرائے میں اظہارِ مطلب کے درپے ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۳). وہ خود ایک سادہ اور شگفتہ تحریر کے مالک تھے. (۱۹۸۰ ، محمد تقی میر ، ۱۱). ۵. (**کباب وغیرہ) زیادہ خستہ ، بکھرا ہوا ، جو بستہ نہ ہو.** ہر قسم کے کھانے کی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہو گئے ہیں). (۱۸۸۹ ، سیر کہسار، ۱ : ۹۲). ۵. **پھٹنے سے پھولا ہوا ، ہلکا ، پھوکا ، پھپھن دار.** جس قدر بیسن پھلکی کا زیادہ پھینٹا جاوے گا اوسی قدر عمدہ طور سے شگفتہ ہوکر دہی بنے گی ورنہ ٹھوس ہو گی. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۰). [ف : شگفتن سے حالیۂ تمام].

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) امذ.
۱. **دلکش طرز ، خوبصورت مخاطبہ ، موثر تکلم ، دل آویز اسلوب.** ان کے پڑھانے کا انداز نہایت شگفتہ تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ، ۹۸). ۲. **تحریر کی شگفتگی.** اس مثنوی میں قائم نے شگفتہ انداز میں ظاہر و باطن کے فرق کو واضح کر کے اخلاق درس دیا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۷). [شگفتہ + انداز (رک)].

---بَحْر (---فت ب ، سک ح) امث.
(عروض) وہ بحر جو اشعار کہنے کے سلسلے میں دلبستگی اور طبیعت کی روانی کے موافق ہو (ماخوذ : نوراللغات). [شگفتہ + بحر (رک)].

---بَیانی (---فت ب) امث.
خوش گوئی ، خوش بیانی ، شائستہ گوئی. جب کبھی یہ چاروں دوست یکجا ہو جاتے ، تو ان کی شگفتہ بیانی بذلہ سنجی اور علمی و ادبی چٹکلوں سے محفل زعفران زار ہو جاتی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۱). [شگفتہ + بیانی (رک)].

---پَیرایَہ (---ی لین ، فت ی) امذ.
دلکش انداز، خوبصورت اُسلوب ، دلکش طرزِ ادا یا بیان، ہلکے پھلکے انداز. لوگوں کے سچے سچے حالات کس قدر شگفتہ پرایہ میں لکھے گئے ہیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین، ۶ : ۲۵). [شگفتہ + پیرایہ (رک)].

---جَبِین (---فت ج ، ی مع) صف.
مسکراتا چہرہ ، کھِلا ہوا چہرہ ، خوش و خرم.

شگفتہ جبیں ، رنگ ہلکا سا ہے
یہ رخ کیا ہے پھول اک کنول کا سا ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۲). [شگفتہ + جبیں (رک)].

---خاطِر (---کس ط) صف.
خوش طبع ، خوش دل ، خوش مزاج ، خوش و خرم. مس کری نے جود کو شگفتہ خاطر کرنے کی کوشش کی. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، جنوری، ۶۱). [شگفتہ + خاطر (رک)].

---خاطِری (---کس ط) امث.
خوش و خرمی ، خوش دلی ، خوش مزاجی. شگفتہ خاطری کسی تحریر میں ہنسنے یا رونے بغیر جذب ہو جانے کی کیفیت. (۱۹۸۰ ، بزم آرائیاں ، ۱۰). [شگفتہ خاطر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل (---کس د) صف.
خوش و خرم ، باغ و بہار.

وہ عبارہ جو تھی مکّار و پُرفن
شگفتہ دل ہوئی مانندِ گلشن
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ ، نومنظوم ، ۲ : ۳۶۰).
شگفتہ دل ہیں کہ غم بھی عطا بہار کی ہے
گُلِ حباب ہیں سر میں ہوا بہار کی ہے
(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۳۸). [شگفتہ + دل (رک)].

---دلی (---کس د) امث.
شگفتہ دل ہونا ، باغ و بہار ہونا. دنیا بھر کی خوشیاں اور شگفتہ دلیاں اسے دھندلی دکھائی دیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۵۰). [شگفتہ دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رُو (---و مع) صف.
کھلا ہوا یا مسکراتا ہوا چہرہ، جس کے چہرہ پر خوشی و مسرت کے آثار نمایاں ہوں.
ہر چند رنگِ زردی حاصل ہے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رُو ہیں گلِ جعفری کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۸). منشی مکند لال میرے بڑے پرانے یار ہیں خوش خو ، شگفتہ رو بذلہ گو. (۱۸۶۸ ، خطوط غالب ، ۵۷۳).
نہ مسکراؤ شگفتہ روبو کہ آ گیا پھر خزاں کا موسم
چکاؤ قرض اب شگفتگی کا حساب دو اب ہنسی ہنسی کا
(۱۹۸۰ ، فکرِ جمیل ، ۱۱۱). [شگفتہ + رو (رک)].

---رُوئی (---و مع) امث.
شگفتہ رُو ہونا ، چہرے پر شگفتگی ہونا. وزیراعظم کی طرف مخاطب ہو کر بکمالِ خندہ پیشانی و شگفتہ روئی فرمایا کہ میں تہِ دل سے تم دونوں صاحبوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۰). [شگفتہ رو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَبعی (---فت ط ، ب) امث.
خوش مزاجی ، تازگی طبع ، شگفتگیِ مزاج. اس اپلی مسرت میں اس کی شگفتہ طبعی کا راز پوشیدہ تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۰۷). [شگفتہ + طبعی (رک)].

---کاری امث.
شگفتگی ، خوش دلی.
شباب نام ہے دل کی شگفتہ کاری کا
وہ کیا جوان ہے جس کا دل جواں نہ رہے
(۱۹۳۳ لوح محفوظ ۷۵) [شگفتہ +کار(رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مزاج (---کس م) امذ.
خوش دل ، شگفتہ ، خوش طبع. حاجی صاحب محلے کے سب سے شگفتہ مزاج بزرگ ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۵). [شگفتہ + مزاج (رک)].

---مزاجی (---کس م) امث.
خوش دلی ، شگفتگی ، خوش طبعی. بہرحال جواہر لال کی معاملہ فہمی اور شگفتہ مزاجی سے معاملہ رفع دفع ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۱۳). [شگفتہ مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت (رک)].

---نِگاری (---کس ن) امث.
ہلکی پھلکی دل خوش کُن تحریر ، سادہ و دل نشیں تحریر ، دل فریبی سے معمور تحریر. شوکت میں شگفتگی ضرور ہے ، لیکن ابھی شگفتہ نگاری پر پوری قدرت حاصل نہیں ہوئی. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مضحکات ، ۱۸۹).ان کے یہاں شگفتگی تو ملتی ہے مگر جسے شگفتہ نگاری کہتے ہیں وہ مفقود ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ۲۲). [شگفتہ + ف : نگاری ، نگاشتن ـ لکھنا].

---ہونا محاورہ.
خوش ہونا ، کِھلنا ، خوش مزاج ہونا.
تج لطف کا پون جو بہے آک پر کدھیں
چنگیاں شگفتہ ہویں کھل آپس میں جیوں گلال
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۲).
خورشید رُو وہ سر پر آوے ہو ہو شگفتہ
ہے شوق کے چمن کا یہ دل گلِ دوپہری
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۶).
اکبر شگفتہ ہو گئے صحرا کو دیکھ کر
عباس جھومنے لگے دریا کو دیکھ کر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲). اس وقت ان کا مزاج شگفتہ ہوتا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۹).

شگُن (ضم نیز فت ش ، فت گ نیز ضم) امذ.
۱. **سعد یا نحس حالات کا شُگون.**
جنگل کے جناور تے یا خوش شگن
عطارد ستی بات اس دھات سن
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).
بلک کر سندر روپ نے تب کہی
لے آویں کنور کی شگن کے دہی
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۹). پرندے کی آواز سے شگن لے کر حقیقت حال سے اور اس کے مآل سے اطلاع بخشتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۴۳). عرب والے پرند جانوروں کے اُڑنے سے شگن و بد شگن لیا کرتے تھے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۸). اگر غلط آدمی سے خرید کیا جائے تو برا شگن سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۱۱). ۲. **منگنی ، رشتہ طے ہوجانا، نسبت قرار پانا.** شگن بڑے ٹھاٹھ سے ہو گا اور گاؤں بھر کی عورتیں وہاں جمع ہوں گی.(۱۹۳۲ ، شکست ، ۳۸۲).[رک: شگون].

---لے جانا محاورہ.
(ہند) اہلِ ہنود کی ایک رسم جس میں تلک لگانے کا سامان لے کر جاتے ہیں اور رشتہ طے کرتے ہیں. لاکیوں کو کہا کہ تم شگن لے جاؤ اور حسبِ دستور اہلِ ہنود ، تلک لگا کر ناطہ کر آؤ. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۴).

شگُنی (ضم ش ، گ) امث.
(بیلوں وغیرہ کے) جوئے کی پیشانی پر جڑی ہوئی کسی پرند کی مورت ، جو بطور شگون نظر بد سے بچانے کے لئے لگائی جاتی ہے (اپ و ، ۵ : ۱۳۶). [شگُن + ی ، لاحقۂ تصغیر].

شگُنیا (ضم ش ، گ ، سک ن) امذ.
شگون لینے والا ، شگون نکالنے والا.
بلا شگنیوں کو بتا سال و سن
مقرر کیا نیک ساعت کا دن
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۶). [شگونیا (رک) کی تخفیف].

شُگُوفائی (ضم نیز کسر ش ، و مع) امث.
(نَباتیات) **شگوفگی ، پودے میں کلیوں سے پھول بننے کا عمل.** شگوفائی (Budding) کے طریقے سے تھیلس سے کئی ایستادہ شاخیں بن جاتی ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۲۳۲). [شگوفہ (بحذف ہ) + ای ، لاحقۂ کیفیت].

شِگُوفَگی (کسر نیز ضم ش ، و مع ، فت ف) امذ.
شگوفہ ہونے کی حالت ، کلاؤ.
چشم و چراغ خود ہے مستو بہار خود ہے
وہ گل جو ہے سدا سے عہدِ شگوفگی میں
(۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۶۳). کلاؤ یا شگوفگی (Budding) ... میں مادہ پودے سے شگوفوں کی طرح ابھار سے پیدا ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۲۸). [شگوفہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شِگُوفَہ (کسر نیز ضم ش ، و مع ، فت ف) امث (شاذ).
۱. (اَ) **ان کھلا پھول ، کلی ، غنچہ.** چھوٹے اجتماع ان کے پتوں کے بیشتر ان کے شگوفہ ہونے کے معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۴۱ ، مقاصدِ علوم ، ۹۱).
بوسے لیتا ہے شگوفے کے شگوفہ کھِل کر
شاخ سے شاخ گلے ملتی ہے کیا کیا باہم
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۸).
حیرت سے شگوفوں کی جھپکتی نہیں آنکھیں
کس آن سے کانٹوں کا خریدار چلے ہے
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۲۰). (اا) **پھول (خصوصاً میوہ دار درخت کا).** شگوفے جھڑ کر اس قدر ڈھیر ہو گئے ہیں کہ قبر ڈھک گئی ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۳۱). شگوفۂ بادام کے باغات میں ناچ اور نغمے کی محفلیں منعقد ہوئیں. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۶۳۸). ۲. **کونپل (شاذ).** درخت پر جس جگہ پیوند کرنا منظور ہو ... چاقو کی نوک سے سست کر کے اس شگوفہ کو یعنی کونپل کو درمیان اس پوست کے پُر کر دیں اور سرا کونپل کا چھوڑ کر دونوں طرف ڈورے سے باندھ دیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۱). تھیلی کی شکل کے سبز حصّے سے ایک شگوفہ پھوٹتا ہے ... اس طرح ایک نیا پودا بن جاتا ہے. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتات ، ۱ : ۲۹۹). ۳. (اَ) (مجازاً) **انوکھی یا نئی بات ، ہنسی یا تفریح کا سامان.**
اوس نے تو گلِ ارم بتایا
لوگوں کو شگوفہ ہاتھ آیا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳). انھیں شگوفوں میں سے ایک شگوفہ تھا جو اوپر بیان ہوئے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۸).
تم سیر کو جانے لگے ہر روز چمن میں
ہاتھ آئے شگوفہ نہ کوئی بادِ صبا کو
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۰۰). آج نیا شگوفہ کھلا تھا نیچے آتے ہی تجاہلِ عارفانہ سے دو طرفہ سوالات و جوابات کا روغن چھڑکا اور بھٹیاں پھر بھڑک اٹھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۵). (اا) **افواہ ، جھوٹی خبر ، بے بنیاد بات.** ان ہی لوگوں کی کوشش کا ایک شگوفہ تھا جو فدوی کو ہٹانا چاہتے تھے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۳۴۷). نہ یہ کوئی گپ یا شگوفہ ہے یہ ایک زندہ حقیقت ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ ، اگست ، Viii). ۴. **عجیب بات ، کمال فن ، طرفہ تماشا.**
بے دہنی اور شگوفہ ہوئی
عیب بھی صاحب میں ہنر ہو گیا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۳۸).
نہ پھول فصلِ بہار پر تو ، قریب ہنگام ہے خزاں کا
کہاں کے نقش و نگارِ گلشن ، یہ اک شگوفہ ہے باغباں کا
(۱۹۳۵ ، ناز (میرعلی نواز) ، ک ، ۵۶). ۵. **چابیوں کا چھلّا ، کنجیوں کا گچھا ، چاندی سونے یا اسٹیل وغیرہ کا کلیوں کی شکل کا چابیوں کا خوبصورت چھلّا.** اری نجبیا لانا شگوفہ تو لانا دیکھ پیاری پاجامے کے کمر بند میں تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۵۷). [ف].

---باز صف.
نیا گُل کھلانے والا ، کوئی نئی یا عجیب بات کہنے والا ، شگوفہ چھوڑنے والا ، فتنہ انگیز ، مفسد.
شگوفہ بازو نہ تم قبولو یہ باد بندی ہے سب فضولو
جو مثلِ برقِ آسماں کو چھولو تو پیل مستِ سحاب ہولو
(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۵۶). [شگوفہ + باز ، لاحقۂ فاعلی].

---پھُلانا محاورہ ؛ --- پھولانا.
شگوفہ چھوڑنا.
دکھلا کے یہ بہار شگوفہ پھولائیں گے
اوڑھا نہیں دو شالہ گلنار بے سبب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۰). باغ میں گئے تھے یہ شگوفہ پھُلا کے پھر محل میں آئے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۸).

---پھوٹنا محاورہ.
شگوفہ نکلنا ؛ بات میں بات پیدا ہونا.
وہ پھوٹے شگوفے نئے پلا اے ساقی
اعمال سے زہد کے بچا اے ساقی
(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۳۱۶).

---پھولنا محاورہ.
۱. **گُل کھلنا ، پُھول کھِلنا.**
پھولا شگوفہ عیش کا سو رنگ لاوئنگی
گل اشرفی کے وار کے ان پر لٹاؤں گی
(۱۸۶۷ ، مسدس بے نظیر ، ۵). ۲. **نئی یا عجیب بات پیدا ہونا ، انوکھا واقعہ پیش آنا.**

کہا یہ جو شگوفہ ہے پھولا
یار کا اس میں ہے پتہ ملتا

(۱۸۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۸۱). واہ واہ یہ اچھا شگوفہ پھولا. (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۱۹).

روز تازہ شگوفہ پھولتا تھا
دین و دنیا کو دل سے بھولتا تھا

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۹۵). یہ تازہ شگوفہ جو پھولا تو شاہ زماں اپنا رنج یک قلم بھولا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷). **۳. فتنہ ظاہر ہونا ، فساد پیدا ہونا.**

شگوفہ کوئی پھولے گا یہ صحبت رنگ لائے گی
اسیر اچھا نہیں ہے بیٹھنا ان گلعذاروں میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۰). یہ تازہ شگوفہ جو پھولا تو یہ ناچیز ساری چوکڑی یک دم بھولا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۹۱).
۴. (کنایۃً) مضمون تازہ رقم ہونا.

شگافِ تخم سے پھولے شگوفہ کوئی مضموں کا
زمینِ شعر ہر اے آسماں بدلی نظر خالی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۸۴).

---چھوڑنا محاورہ.
کوئی نئی بات (خصوصاً اپنے جی سے) کہنا یا کرنا جو ہنسی تفریح یا فتنہ کا باعث ہو.

دل خوں ہوئے اکدم میں ہزاروں کے ستمگر
کیا تو نے شگوفہ یہ نیا آن کے چھوڑا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۵). دیکھوں یہ لوگ کیا شگوفہ چھوڑتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۱ : ۹).

سنتے ہیں لہجوں کی رقابت ، دیکھتے ہیں رنگوں کا نفاق
محفلِ خوباں میں اے شبنم ایک شگوفہ چھوڑ کے ہم

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۸۸).

---دِکھانا محاورہ.
مصیبت دکھانا ، آفت پیش لانا ، بلا میں پھنسانا ، ناگہانی فتنہ میں مبتلا کرنا ، امرِ عجیب و غریب پیش آنا.

تخمِ الفت نے شگوفہ یہ دکھایا مجھ کو
دشتِ پر خار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھ کو

(۱۸۶۸ ، واسوخت بحر (شعلہ جوالہ ، ۱ : ۲۹۶)).

---ذائِقَہ کس اضا(---کس ء ، فت ق) امث.
کلی کی شکل کے ننھے خلیے جو زیادہ تر زبان میں اور کچھ منہ کے دوسرے حصوں میں ہوتے ہیں. ٹھوس چیز جب تک پانی میں حل نہ کی جائے ... اور شگوفہ ذائقہ سے مس نہ کرے کوئی ذائقہ نہیں دے سکتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۱۷۴). [شگوفہ + ذائقہ (رک)].

---ریز (---ی مج) امذ.
کلیاں بکھیرنے والا ، گل پاشی کرنے والا.

ہوا کی جنبشوں سے گل برس رہے ہیں بے بہ بَے
شگوفہ ریز ہیں شجر کہ ڈھل رہے ہیں جامِ مَے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۰). [شگوفہ + ف : ریز ، ریختن - بہانا ، پھیلانا].

---زار امذ.
پھول اور کلیوں سے بھرا باغ ، جہاں پھول اور کلیوں سے لدے ہوئے پودے کثرت سے اُگے ہوں. یہ زمانہ نشو و نما درختوں اور نباتات اور شگوفہ زار کا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۳). بہار آئی تو یہ شگوفہ زار رنگ کے چھینٹے اڑاتے ہوئے آئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۴). [شگوفہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---کاری امث.
۱. گل کاری ، کلی اور پھولوں کی سجاوٹ.

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمدِ باری

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲).

شگوفہ کاریِ فطرت کا ہر طرف ہے ظہور
شگفتگی سے چمن زارِ دہر ہے معمور

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۶). **۲. فتنہ انگیزی ، ایسی بات کہنا جس سے فساد برپا ہو.** معتمد اور ابن عمار میں جو باتیں ہوئی تھیں اگر دشمن ان میں شگوفہ کاری نہ بھی کرتے تب بھی معتمد کو اس بات پر غصہ آتا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۱۱۰۵). [شگوفہ کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَھڑا ہونا محاورہ.
کوئی نئی بات خصوصاً فتنہ یا فساد برپا ہوجانا ، شاخ نکلنا، شگوفہ کھلنا. کہیں کسی موقع پر ... کوئی شگوفہ نہ کھڑا ہو جائے. (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۶۷).

---کِھلانا محاورہ.
پھول کھلانا ، بہار دکھانا.

کیا فصلِ بہاری نے شگوفے ہیں کھلائے
معشوق ہیں پھرتے سر بازار بسنتی

(۱۸۵۴ ، اندرسبھا ، ۱۱۶).

اچھوتی کلیوں کے بھی لبوں پر تبسم بےقرار آیا
نئے شگوفے کھلانے گویا موسم خوشگوار آیا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۳۱). **۲. نئی بات کہنا ، عجیب بات کرنا ، انوکھی چیز ظاہر کرنا(عموماً عجیب بات جو فتنہ و فساد کا باعث ہو).** جنگِ یورپ کے ایام میں یہ شگوفہ کھلایا کہ خاص مکہ معظمہ میں شریف صاحب نے ترکوں سے آزادی کا اعلان کر دیا. (۱۹۲۰ ، گورنمنٹ اور خلافت ، ۴۴).

---کِھلنامحاورہ.
۱. کلی کھلنا.

شگوفہ کھلا ہے لبِ لعل کا
کہوں گیسو مُشکِ خُتن ہے خطا

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۷۷). **۲. فتنہ اُٹھنا ، نئی بات نکلنا ، کوئی جھگڑا پیدا ہونا.**

سمجھوں تو کہ ہے یہ کیا شگوفہ
کیا کوئی کھلا نیا شگوفہ

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۳). خیال تھا کہ آج رات کو بھی کوئی نہ کوئی شگوفہ کھلے گا۔(۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۰). ملک کی سیاست میں ایک نیا شگوفہ کھلا. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۳۱۸).

---گاہ شِگُفت سَت گاہ خوشیدَہ ، درخت گاہ برہنہ ست گاہ پوشیدہ کہاوت.
فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل ، یعنی زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ، کبھی راحت کبھی رنج کبھی تونگری کبھی مفلسی (محاورات ہند).

---لانا محاورہ.
کسی درخت کا کلیاں نکالنا ، بہار پر آنا ؛ فتنہ یا آفت برپا کرنا.

کہ کیوں دوسری بار آیا ہے تو
شگوفہ مگر اور لایا ہے تو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۲).

روپ ہر ہے بار کا باغِ جوانی دیکھیے
کیا شگوفہ لائے سینے کا ابھار ابکے برس

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۶۸).

---نِکالْنا محاورہ.
عیب نکالنا (نوراللغات).

---نِکَلْنا محاورہ.
کوئی انہونی بات ہونا ، عجیب بات پیدا ہونا ؛ فتنہ یا عیب ظاہر ہونا.

اپنی قسمت کی برائی کسی صورت نہ گئی
اک نہ اک وصلت جانا میں شگوفا نکلا

(۱۸۹۳، معیارِنظم ، اشک ، ۴۷). اس صورت میں ایک اور خطرنا ک شگوفہ نکلتا ہے اور وہ ہماری اطمینان بخش زندگی کا بالکل خاتمہ کرنے والا ہوگا. (۱۹۰۰ ، ساغرِ محبّت ، ۳۰).

---ہاتھ آنا محاورہ.
معمولی سی بات کو وجہ عذر بنا لینا ، بہانہ مل جانا ، بےسروپا بات کی مدد سے بہانا بنانا ؛ استہزا کا موقع ملنا. یہود تو بات بات میں کھڑپنچ نکالا ہی کرتے تھے ان کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد (حاشیہ) ، ۱ : ۳۱).

شَگُوفے (فت ش ، و مع) امذ ؛ ج.
شگوفہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، ترکیبات میں مستعمل.

جو شگوفے نقشِ حیرت بن گئے ان کے حضور
کیوں انہیں ضد ہے کہ یہ بھی مسکرائیں میرے ساتھ

(۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۳).

---چَٹَکْنا محاورہ.
کلیوں کا کِھلنا.

پوچھو نہ بات حسنِ سراپا بہار کی
بندِ قبا کھلا کہ شگوفے چٹک گئے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۹).

---میں دَبا دینا محاورہ.
بات باہر نہ آنے دینا ، کوئی فتنہ بپا ہونے سے قبل کچل دینا. اسی جگہ گولی سے مار دینے سے اس بغاوت کو شگوفے ہی میں دبا دیتا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۰۲).

شُگُون (ضم ش ، و مع) امذ.
۱. (اَ) نیک و بد ساعت دیکھنے کا عمل ، فال.

فال گنڈا فعل شیطانوں کا جان
استخارہ کر شگون ہرگز نہ مان

(۱۸۴۷ ، خارق الاشرار ، ۱۶). بتوں کے سامنے شگون کے تیر رہتے تھے ، ان میں سے ایک پر ہاں ، ایک پر ناں لکھا رہتا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۵۳). درگاہ کے قریب ایستادہ کھرنی کے درخت پر رہ رہ کر دو الّو کڑکڑا پڑتے تھے اور یہ سب بدشگون تھے ویسے ہم شگون کے قائل نہیں ہیں . (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۰۱). **(اَا) فال نیک کے طور پر رسم اور اس کی ادائیگی.** یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۲). رباعی روپ کی ان رباعیوں کا شگون تھی اسے کہنے کے دو ہفتے کے اندر اندازاً سو رباعیاں ہوگئیں. (۱۹۳۶، روپ ، ۵). مگر سنا ہے وہ یہ شگون کے طور پر کرتے ہیں اور نیل کا ماتھ سنور جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۸). **۲. نیگ ، نذرانہ ؛ منگنی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۳. اچھا اثر، آثار.** ایزد تجے دیکھنے ہیں ، تیرے نورانی شگون نہیں دیکھنے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۶۳). جدید مغربی رجحانات جو ایک سیلاب کی طرح ہماری موجودہ شاعری میں در آتے ہیں ... اچھا شگون نہیں ہے . (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز شخص اور شاعر ، ۳۲). [ف : شگون ؛ س : شکن].

---اَچّھا ہونا محاورہ.
ابتدا نیک ہونا ، وقت مناسب ہونا ، ساعت اچھی ہونا.

اے اسیرانِ قفس کچھ تو شگون اچھا ہے
ہاتھ جاتا ہے گریباں کو جو پیہم اپنا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶). اپنے خواب کو یاد کر کے دل میں خوش ہوتے جاتے تھے کہ شگون اچھا ہے. (۱۹۵۲ ، اک محشر خیال ، ۱۸۲).

---بِچارْنا محاورہ.
(ہندو) **فال دیکھنا ، اچھی بری ساعت دیکھنا** (نوراللغات).

---بَد کس صف (---فت ب) امذ.
نحس یا بری گھڑی ، بری فال.

کانٹوں میں جو اوڑ کے دامن اٹکا
دل اوس کا شگونِ بد سے کھٹکا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۸۵). [شگون + بد (رک)].

---دیکْھنا محاورہ.
شگون بچارنا ، فال دیکھنا.

دیکھ اس نے غرض کچھ اپنا شگون
اور کچھ دل میں باندھ کر مضمون

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۲۸). اس نے گویا کوئی اچھا شگون دیکھا. (۱۹۰۳ ، مخزن ، نومبر ، ۱۱).

---رَکھنا محاورہ.
فال نیک ثابت ہونا.

لگ جاوے دل کہیں تو اسے جی میں اپنے رکھ
رکھتا نہیں شگون کچھ اظہارِ عشق کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۸).

---کَرْنا محاورہ.
۱. اچھی گھڑی میں کوئی کام شروع کرنا ، اچھی ساعت میں ابتدا کرنا یا پہل کرنا.

اسیر اچھا شگوند ہے کیا ساق کی فرقت میں
جو برسا ابر رحمت جانے ہے شیشوں میں بھر رکھا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۵۶). ہاں بیوی ہاں آؤ. شگون کرو. (۱۹۱۹ ، شہید مغرب ، ۳۶). **۲. برائے نام کوئی عمل کرنا.** بھئی تم دونوں بھی تو کچھ کھاؤ ، ایمان سے تم تو صرف کھانے کا شگون ہی کرتے ہو. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۶۱).

---لینا محاورہ.
فال نکالنا.

غم سے شگون تازہ لیا پھر
مشورہ دل سے میں نے کیا پھر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵۱). ہندو ان کو قطب اور ولی سمجھتے ہیں اور ان کے اقوال سے شگون لیتے ہیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۲). جو لوگ توہمات کے مارے اور شگون لینے کے عادی ہوتے ہیں ... اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کو نہیں پہچانتے. (۱۹۸۰ ، تجلّی ، ۳۳۸).

---نظَر آنا محاورہ.
آثار و قرائن سے فالِ بد مراد لینا ، بُرا شگون لینا. معتضد کو سلطنت کے متعلق بُرے بُرے شگون نظر آنے لگے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۰۵۸).

---نِکالْنا محاورہ.
شگون لینا. (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---نِکَلْنا محاورہ.
فال سعد آنا. بندر کی وجہ سے اس کا شگون اچھا نکلا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۱۶).

---ِنیک کس صف (---ی مج) امذ.
فالِ نیک ، اچھی ابتدا.

بلا سے دل اگر زندوں کے ٹوٹے رنج کیا اسکا
شگوند نیک ہے شیشے کا ساق چور ہو جانا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۳).

---ہونا محاورہ.
۱. کسی کام کا آغاز ہونا. آج تو بڑا اچھا شگون ہو گیا. (۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۷۱). **۲. آئندہ کے لئے نیک یا بد فال بننا.**

جی میں تھا خوب جا کے خرابے میں رونیے
سیلاب آیا آگے چلا ، کیا شگون ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۰).

اندیشہ مرگ کا کہیں بدتر ہے مرگ سے
مرنے کے واسطے مرے یارب شگون نہ ہو
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۸۵). **۳. کسی مبارک رسم کا ادا ہونا ؛ منگنی ہو جانا.** آج کل بڑی بہو بھی آئی ہوئی ہیں ، ان کے سامنے شگون ہو جائے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۱).

شُگُونی (ضم ش ، و مع) امذ.
فال نکالنے والا. شگونی نے تعبیر بتلائی (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۱۱۳). [شگون + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

شُگُونیا (ضم ش ، و مع ، کس ن) امذ.
ایسا شخص جو شگون دیکھ کر مستقبل کی بات بتائے یا کوئی حکم لگائے ، نجومی ، رمال. غیب کی بات بتاوے یا برائی بھلائی کا شگونیا یا جادوگر ، بتاوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۵۹). [رک : شگنیا].

شَلّ (فت ش ، شد ل) صف ؛ امذ.
۱. (اُ) پورا جسم یا جسم کا کوئی عضو (ہاتھ پانو وغیرہ) جو کسی عارضے کی وجہ سے سوکھ گیا ہو یا بے حس و حرکت ہو گیا ہو ، مفلوج ، لنجا ، اپاہج ، مفلوج آدمی.

تجھ قد و قامت آگے سرو ہوا سرنگو
تجھ سے رواں سرو آگے سرو کو شل ہولنا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

شل ہے ہر چند پنجۂ مژگاں
پر کلیجا نکال آتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۶).

محروم پھرا واں سے نہ جا کر کوئی مخلوق
پاتے ہیں شفا کور و شل و ابرص و مدقوق
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۹). اس مرض میں اعضا شل اور استسقا کی وجہ سے متورم بھی ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ہماری غذا ، ۶۴). شل ... کے معنی سوکھے ہونے اور بے کار شدہ کے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۲ : ۱۵). **(اا) (کنایۃً) بے بس ، تھکا ہوا ، بے جان ، سست ، نڈھال (محنت یا مسافت کی وجہ سے).** یہ نہایت ماندہ ہوا ہاتھ پاؤں شل ہو گئے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، ۱۸۵). دن بھر کے سفر اور کوچ در کوچ نے ازبس مضمحل اور شل کر دیا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۷). اس پتھر کو تراشتے تراشتے میری ہمت کے بازو شل ہو گئے تھے. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۷). **(ااا) (کنایۃً) بے کار ، جذبات سے عاری (دل وغیرہ).** تیس برس تک اس کا دل شل رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۰۹). **۲. (دُھلائی پارچہ) شکن ، سلوٹ ، چنٹ ، کپڑے کی سطح کی ہمواری کے بگاڑ کے نشان.** اوپر سے صفائی کی ساتھ کندھوں پر سی دی جائے اور نیچے خوب تان کر اور شل نکال کر عجان (سیون) پر ٹانک دیا جائے. (۱۹۳۱ ، جیبریات ، ۱۳۴).

۳. ایک قسم کا رنگین یا داغدار چمڑا جو جوتے یا زین کے نیچے سیا جاتا ہے ؛ نرم ، پلپلا ، ڈھیلا ڈھالا (پلیٹس). اف : رہنا ، کرنا ، ہونا. [ع : (ش ل ل)].

شِل (کسں ش) امذ ؛ = شیل.
پھٹنے والا آہنی گولا ، توپ کا گولا ، بم کا گولا. اول الذکر سے ایک گولہ آنے پر مابعدالذکر سے ایک شل (پھٹنے والا آہنی گولہ) پھینکا جاتا تھا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۵).

شل کے گولوں سے حریفوں پہ کریں وہ بوچھاڑ
ہو گماں ان کو برستے ہیں فضا کے ژالے

(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۳۳). معلوم ہوا کہ یا تو بم چلے ہی نہیں یا سمندر میں گرے دو چار شل البتہ آبادی پر گرے. (۱۹۶۶ ، ساق ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۶). [انگ : Shell].

---باری امث.
گولے برسانا ، گولے پھینکنا ، بمباری کرنا. شل ... گولے کیلئے مستعمل ہے اس کا مرکب شل باری بھی اردو میں رائج ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۷). [شل + ف : بار ، باریدن = برسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُلّ (ضم نیز فت نیز کسں ش ، شد ل) امث.
سخت چھلکے کا ایک گول پھل جس کے اندر لعاب دار زرد رنگ کا گودا اور اسی میں لپٹے ہوئے بیج ہوتے ہیں (کچے کا رنگ ہرا اور پکے کا زرد) ؛ اس پھل کا درخت ، بہی کی ایک قسم . شل ... ہندوستانی دوا ہے سونٹھ کی طرح ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۸). [مقامی].

شِلا (کسں ش) امث.
۱. **سل ؛ پتھر کا بڑا ٹکڑا.** وہاں ایک شلا پڑی تھی اس پر وے دونوں بیٹھ گئے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۶۲). کسی پتھر کی شلا پر بیٹھے ہوئے بادلوں کی بھاگ دوڑ کا تماشہ دیکھ رہے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۳). ۲. **وہ سل جس پر مسالہ رگڑتے ہیں ؛ اولا ؛ دروازے کی چوکھٹ کی نچلی لکڑی ، چوکھٹ ؛ وہ لکڑی یا پتھر جو ستون کے اوپر رکھتے ہیں ؛ بڑا شہتیر ؛ مشک ؛ کافور** (جامع اللغات). [س : शिला].

شَلاجیت (کسں نیز فت ش ، ی مع) امث.
رک : سلاجیت جو زیادہ مستعمل ہے.

روکشِ آئینہ تھی تابشِ گوہر جس پر
اور چھڑکے تھے شلاجیت کے جوہر جس پر

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۲۰). زائر عقیدتوں کے سہارے چلتے ہیں تو مُشک ، شلاجیت ... بیچتے بیچتے اپنی زندگی کو کشتی نگر ... لا ڈالتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۱۳). [سلاجیت (رک) کا ایک املا].

شَلاق (فت ش) امث.
رک : سلاخ. جاننا چاہیے کہ چاندی کی شلاق پر سونے کے ورق کی ملمع کرنے کو کندلہ کشی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). بھٹی کے نزدیک ہی ایک دروازہ ہوتا ہے جس میں کاریگر لمبی لوہے کی شلاق ڈال کر دھات کو حرکت دیتا رہتا ہے. (۱۹۱۹ ، کارخانہ عالم ، ۵۷). [سلاخ (رک) کا بگاڑ].

شَلّاق (فت ش ، شد نیز بلا شد ل) امث.
۱. **قمچی ، تازیانہ ، کوڑا ، چابک ، ہنٹر.**

برق وش میرے گناہوں پہ جو مارے چشمک
ہووے گردن زدنی لائق شلاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۱).

بسر کرے جو تیرا دوست ہو بعشرت و عیش
عدو ترا ہو زمانے کا موردِ شلاق

(۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۰۳۲). آخر چوب و چماق ، درّہ و شلاق کے خوف سے کہنے لگا کہ صاحبو! مجھ غریب کا حال نہایت عجیب ہے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۸ : ۹).

جاں سپاری کا صلہ دنیا میں
طعن و دشنام ہے زنجیر و شلاق

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۶۵). ۲. **تھپڑ ، دھول** (ماخوذ : فرہنگ آنند راج). [ت].

---خواری (---و معد) امث.
کوڑے کھانا ، درّے کی ضرب برداشت کرنا (ماخوذ : جامع اللغات؛ پلیٹس). [شلاق (رک) + ف : خوار ، خوردن = کھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا / کَرانا محاورہ.
مارنا پیٹنا / پٹوانا ، زد و کوب کرنا / کرانا ، کوڑے وغیرہ لگانا / لگوانا. ان دنوں بے رحم ستمگار نے میرے تئیں بعد زجر و توبیخ خوب شلاق کیا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، ۳۶۰). اس کو گرفتار کر منگوایا اور ضرب و شلاق کرائی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۱). اس قدر ضرب و شلاق کرنا کہ جانور کو درد و اذیت پہنچے نہایت ظلم اور بے رحمی کی بات ہے. (۱۸۹۴ ، اردو کی پانچویں کتاب ، ۵۹).

شَلاکا (فت ش) امث.
۱. **چھوٹی چھڑی ، پتلی سلاخ ، لکڑی کا باریک گول سرے کا ٹکڑا جو کئی مقاصد میں کام آتا ہے ، پن وغیرہ.** خار اور کلید وغیرہ دور کرنے کے لیے ۶ قسم کی شلاکا کام میں آتی ہے. (؟ ، استاد جراحی ، ۱۱۱). ۲. **بھالا ؛ تیر ؛ تیلی (چھتری کی) ؛ پتلی سلاخ (پنجرے وغیرہ کی)** (پلیٹس). [س].

شَلّالہ (فت ش ، شد ل ، فت ل) امذ.
(مجازاً) دھارا ، تیز دھار ، بہاؤ. اس سے ایک لمحہ کے لیے ایک شلالۂ خون نکلتا ہے اور پھر سیاہی میں غائب ہو جاتا ہے. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۲۲). [ع : شلّال = آبشار + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شَلائین / شَلاین (فت ش ، ی مع) صف (شاذ).
بہت زیادہ اصرار کرنے والا ؛ (مجازاً) اڑیل ، ضدی ، ہٹی ، شوخ.

ڈھال تلوار اس جواں کے ساتھ اب رہتی نہیں
وہ جفاآئین شلائیں لڑکا ہی بیباک تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۱). [ف].

شِلتاق (کس ش ، سک ل) امذ.
۱. خوامخواہ کا جھگڑا ، فتنہ و فساد ، ہنگامہ.

چرخ کے گنبد بے در میں رہیں گے محبوس
دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلتاق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۰). **۲. تکلیف ، دکھ ، اذیت ، خلجان ، الجھن.**

اپنے مولا کی محبت میں ہوں میں مثلِ خلیل
کونی ممکن ہے کہ دیوے مجھے شلتاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲۲). [ف].

شَلتاق (کس ش ، سک ل). (الف) امث.
زبردستی کی لڑائی ، ڈھول دھپا ؛ ہنگامہ آرائی.

موذب ہوویے جو معشوق ہم تو اس کے بندے ہیں
اگرچہ دلکش اس فرقے کی ہے شوخی و شلتاق

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۳).

ہے ذوقِ خودی حسن کی شلتاق و شوخی
کیوں پردے میں روپوش ہے طلعتِ عزا

(۱۹۶۵ ، دشتِ شام ، ۴۷). (ب) صف. **خوامخواہ جھگڑے والا ، جھگڑالو ، شوخ و بیباک.**

مایہ فتنہ و پُرخاش ہوئے ہو اب تو
شوخ و شلتاق و اوباش ہوئے ہو اب تو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۹). [شلتاق (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

شَلجَم (فت ش ، سک ل ، فت ج) امذ ؛ =شلغم.
ایک پودا اور اس کی جڑ جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے ، ترکاری کے طور پر شلجم کثرت سے مستعمل ہے ، لوگ جڑ کے ساتھ پتے بھی ڈال کر پکاتے ہیں ، بعض اس کا اچار ڈالتے ہیں.

جور سے گردوں کی شلجم شل ہوا
دم گزرنے کا گزر کو بل ہوا

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). شلجم تو وہ ترکاری ہے کہ گوشت کی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۳۳). ترکاری پلاؤ : وزن ، چاول ایک سیر ، آلو ایک پاؤ ، گاجر آدھ پاؤ ، شلجم ایک پاؤ ، بیگن آدھ پاؤ. (۱۹۷۰ ، خوش ذائقہ ، ۱۷). [شلغم (رک) کا معرب].

شَلجَمی (فت ش ، سک ل ، فت ج) صف.
۱ (أ) شلجم سے منسوب ، مخروطی شکل کا ، شلجم کی طرح کا. یونانیوں کو کروی اور شلجمی آئینوں کا علم تھا. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۱ : ۳۰). **(أأ) (معماری) ایسا گنبد یا گمٹی وغیرہ جو شلجم کی شکل سے مشابہ ہو.** دوسرے اسی سرے کو شلجمی وضع پر ڈھالا ہے جو کافی قدامت کا پتہ دیتی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ، ۳۱). **۲. (نباتیات) جڑ کی ایک قسم (جیسے شلجم) جس کا قرصی تنا سبز ہوتا ہے جس سے پتوں کا آغاز ہوتا ہے اور نچلے حصے سے جڑ نکلتی ہے ، گیند نما جڑ.** شلجمی ... سروں کی طرف یکایک کوتاہ ہو جاتی ہے. (۱۹۳۱ ، پودے اور ان کی زندگی ، ۱۳). **۳. (مساحت) نصف دائرے سے بڑی قوس یا خط جو شلجم سے مشابہ ہو ، قطع مکافی.** ہر ایک قوس نصف دائرے سے کم ہو تو شکل پلیجی ... اور اگر ایک قوس نصف سے بڑی ہو تو شلجمی. (۱۸۹۳ ، تسہیل الحساب ، ۷۵). ماسکہ سے مرتب پر عمود نکالا جائے تو وہ شلجمی کا محور تشاکل ہوگا. (۱۹۲۰ ، ہندسی مخروطات ، ۲). [شلجم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---آنکھیں (---مغ ، ی مج) امث.
بڑی بڑی آنکھیں (نوراللغات). [شلجمی + آنکھیں (رک)].

---گُنبد (---ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
(معماری) شلجم کی شکل کا گنبد (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). [شلجمی + گنبد (رک)].

شَلجَمیَہ (فت ش ، سک ل ، فت ج ، کس م ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : شلجمی. جملہ مخروطات دراصل ایک ہی مخروط کے مختلف قطعے ہیں شلجمیہ پلیجیہ اور بدلولیہ. (۱۹۵۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس ، ۱ : ۳۶۹). [شلجمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَلَخ (فت ش ، سک نیز فت ل ، شد ل نیز بلا شد) امث.
۱. بندوقوں یا توپوں کی باڑ جو سلامی کے واسطے یا کسی خوشی کے موقع پر چھوڑی جائے ، شلک. نوبت خانوں میں اور توپ خانوں میں خبر دو کہ شادیانے بجائیں اور شلخ ہو. (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۳۶). یہ گویا شاہ صاحب کی تعظیم کے لیے سلامی کی شلخ ہوتی جاتی تھی. (۱۸۷۵ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۳۸). نوبت کی ٹکور ، جھانج کا زمزمہ ، توپوں کی شلخیں اور وہ اکبری نورتن با کمالوں کا مجمع. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کاناباتی ، ۳۳). **۲. عورت کی شرمگاہ ، اندام نہانی** (پلیٹس). [ع].

شَلَخی (فت ش ، سک نیز فت ل ، شد ل نیز بلا شد) امث.
کارتوس کا فیر جس میں گولی نہ ہو ، ہوائی فیر. مرزا مطب میں پہنچے اور سلام علیک کی ایک شلخی سر کی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۹). [شلخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رونڈ (---و مج ، سک ن) امذ.
(فوج) رک : شلخی (انگلش اردو ملٹری گلاسری ، ۱۴). [شلخی (رک) + رونڈ (رک)].

شِلڈی (کس ش ، سک ل) صف (قدیم).
دیوانہ ، سڑی ، باؤلا. یکایک ایک ریچ اور ڈھنگا نبھاگی بداصول شلڈی اور بھی یکیلے پنے سوں اڑ چک ہو کر اوس پہاڑ ہو سوں اترتا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۴۹). [شلڑی (رک) کا قدیم اِملا].

شِلڑی (کس ش ، سک ل) صف.
رک : شلڈی (پلیٹس). [سڑی (رک) کا مقامی تلفظ].

شَلشاق (فت ش ، سک ل) امذ.
ہوا سے بجایا جانے والا ایک وضع کا باجا چنگِ رومی. شلشاق. ایک صورت ہے شمالی چنگ رومی کی یعنی ایک قسم کا باجا ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرہ ، ۳۲۷). [مقامی].

شُلْ شُل (ضم ش ، سک ل ، ضم ش) امث.
کسی کو بُرے کام پر اُکسانے کی آواز. اندیشہ ہے کہ خوشامد خورے عبدالمطلب صالحین بھی کہیں آگے چل کے طالحین کی طرح شل شل کی ششکار نہ سنائیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۷ : ۹). [حکایت الصوت].

شُلْشُلانا (ضم ش ، سک ل ، ضم ش) ف ل.
۱. **ہلکی آواز کے ساتھ کسی پتلی دھار کا گرنا یا بہنا.** شفاف پانی ... ننّی منّی نالیوں میں شلشلاتا اور جھلملاتا ہے. (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۷۵). ۲. **جگمگانا ، چمکنا.** اس کے قدیم تختوں میں ایک برابر پتلی ہوتی ہوئی دھار اب بھی شُلشُلا رہی ہے. (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۶۶). [شُلْشُل ، ع شَلْشَلْ پانی کا بہنا یا ٹپکنا سے ماخوذ + انا ، لاحقۂ مصدر].

شَلَغ (فت ش ، ل) امث.
سر پھٹول ، مارپیٹ ، دنگا فساد.

لٹ گئے مارے گئے بھاگے تبہ جب ہو چکے
تب حکومت کو خبر پہنچی شلغ ہے کچھ وہاں

(۱۹۰۶ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۶۰). [مقامی].

شَلْغَم (فت ش ، سک ل ، فت غ) امذ.
رک : شلجم.

سوکا ٹکڑا ہوا تو بس بھوکی ہوئی پرسنگاتی بن
برنج اخنی قلیا ترشی ہوا ، خوں شولا شلغم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۸).

وہ شلغم جس کے کتلے ماہ پارے
اور اُس میں رائی کے چھنکے ستارے

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاض ، ۲۰)). شلغم کا پوست دور کریں اور قاشیں اس کی اور ملائم پتے لے کر پانی میں جوش دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۸).

کیا ترے چہرۂ گلگوں کو کہوں صورتِ ماہ
پھیکا شلغم ہے کہیں نام نہیں لالی کا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲۵). شلغم کی چار قسمیں زیادہ مشہور ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۰). [ف].

--- پُخْتَہ بِہ (--- زِ) کہ نُقْرَۂ خام کہاوت.
پکا ہوا شلجم چاندی سے اچھا ہے یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ چیز جو ضرورت کے وقت کام آئے اس اعلیٰ سے اعلیٰ چیز سے بہتر ہے جس کی اس وقت ضرورت نہ ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

--- خور (--- و مج) صف ؛ امذ.
(مجازاً) **حریص ، لالچی شخص.** سناتے وقت کیا کیا اعتراض نہ سنے حرام خور ، شلغم خور کیا تھا وہ بھی اشارے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵). [شلغم + ف : خور ، خوردن - کھانا ، نوش کرنا].

--- نُما گُنْبَد (--- ضم ن ، گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
رک : شلجمی گنبد. شلغم نما گنبد جو مغلی طرز میں خاص ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۸۶). [شلغم + ف : نما (نمودن - دیکھنا ، دکھانا + گنبد (رک)].

شَلْغَمانِیَّہ (فت ش ، سک ل ، فت غ ، کس ن ، فت ی بشد نیز بلا شد) امذ.
ایک فرقہ کا نام جس کا بانی ابن ابی العزاقہ تھا جو قصبہ شلغمان کا رہنے والا تھا (فرقے اور مسالک ، ۲۴۴). [شلغمان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَلْغَمی (فت ش ، سک ل ، فت غ) امذ.
مرواریدکی ایک قسم ، وہ موتی جو ایک طرف سے نکیلا یا لمبوترا اور دوسری طرف سے لُھپک دار ہو. مروارید کی کئی قسمیں اس تفصیل سے ہیں ... آسمان گوں ، شاہوار ، نجمی ، شلغمی ... سب سے بہتر اور خوب نجمی ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [شلغم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مَرْوارِید (--- فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
رک : شلغمی (ا پ و ، ۴ : ۶۰). [شلغمی + مروارید (رک)].

شِلْف (کس مج ش ، سک ل) امذ.
الماری یا الماری کے اندر کا تختہ نیز وہ الماری جس میں کتابیں رکھی جاتی ہیں. چیزیں شلفوں سے باہر نکل آئیں اور مجھ سے گویا آنکھ مچولی کھیلنے لگیں. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۲۷۳). [انگ : Shelf].

شَلْق (فت ش سک نیز فت ل بشد نیز بلا شد) امث.
۱. **دغنا (بندوق یا توپ وغیرہ کی) ، گولی چلنا ، فائر ہونا ، (گولی یا گولے وغیرہ کا) سر ہونا.**

بھرا ہے دل میں مرے توپ خانہ آہوں کا
کہو یہ قلعہ سیں شلق اب ایک دم چھوٹے

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۲۱۱).

بجے شادیانہ بحسن و کمال
سلامی کی شلق ہوئی پُر جلال

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷۸).

دھڑا دھڑ ہوئیں وو ہیں توپیں شلق
ہوا تب زمیں اور فلک کو قلق

(۱۸۳۴ ، مثنوی اپورب کشن کنور ، ۳۰). بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا ورنہ کوتوالی میں ... شلقیں اڑ جاتیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۶). ۲. **اخراج ، نکاس (پانی ، بجلی ، مواد وغیرہ کا).** جس سمت میں وہ شلق منتقل ہو اثر یکساں ہوتا ہے خواہ سیل مثبت الیکٹریسٹی کا داہنے سے بائیں طرف کو گزرے یا بائیں طرف سے دہنی طرف کو. (۱۸۴۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۲۹). اف : اڑنا ، چھوڑنا ، ہونا. [ف].

شَلَّق (فت ش ، شد ل بفت) امث.
(بنوٹ) **بانس کی پتلی چھڑی ، کئی گز یا سوا گز لمبی لکڑی جس سے مبتدیوں کو سیف بازی کی مشق کراتے ہیں** ، ڈانڈ (ا پ و ، ۸ : ۵۴). [شلاق (رک) کا معرب].

شَلَک (فت ش ، سک نیز شد ل بفت) صف.
رک : **شلکی**. جب ڈرل میں شلک کارتوس سے فیر کرنا سکھایا جاوے تب فیر کرنے کے واسطے اچھی شست لیں. (١٨٧٧ ، رائیفلنگ اسکول ، ٢٥٥). [شلکی (رک) کا ایک املا].

شَلَل (فت ش ، ل) امذ.
جسم کے کسی عضو کا شل ہو جانا ، ایک مرض جس میں جسم یا اس کے کسی حصے کی حس و حرکت زایل یا ناقص ہوجاتی ہے، فالج ؛ استرخا ؛ لقوہ. نرم تالو کا شلل اکثر ڈفتھیریا کے بعد واقع ہو جاتا ہے. (١٩٣٣ ، احشائیات ، ٦٢). عضلات باسطہ کا شلل ، ہذیان ، مانیا اور فتور دماغ تک پیدا ہو جاتا ہے. (١٩٦٠ ، مبادی صحیات ، ١٥١). [ع].

---رِخْو کس صف(---کس نیز فت ر ، سک خ ، و) امذ.
(طب) فالج کی ایک قسم جس میں عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں. شلل رخو ... ہذیان ، کوما اور فشل قلب سمی علامت ہیں. (١٩٣٨ ، علم الادویہ ، ١ : ٦٠٣). [شل + رخو (رک)].

---نِصْفی کس صف(---کس ن ، سک ص) امذ.
آدھے جسم (نچلے حصے) کا فالج. اس قسم کی رکاوٹ بالخصوص مردوں میں شلل نصفی (ادھرنگ) کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ ہوتی ہے.(١٩٦٣ ، ماہیت الامراض ، ١ : ٥٧٧) [شلل + نصف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَلَلی (فت ش ، ل) صف.
شلل (رک) سے منسوب یا متعلق ، فالج زدہ. ان سے ایک شللی افراز یا افراط پیدا ہوتا ہے. (١٩٣٧ ، جراحی اطلاق تشریح ، ٣٦٦). [شلل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

شِلَنْگ (فت نیز کس ش ل ، غنہ) امث.
چھلانگ ، جست ، زقند ، اچھلنا کودنا ، پھلانگنا.

جاتا ہے کس طرف کو چلا کاروانِ عمر
لے کر بقا سے تابہ فنا یک شلنگ ہے

(١٧٧٢ ، فغاں ، د ، ١٣٦).

اے جنوں تیری مدد ہو تو ابھی طے ہو جائے
دو شلنگوں میں یہ صحرائے مغیلاں ہم سے

(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٣١٣). غزال اور غزل کے کسی صفحے کو کھول لیجیے آپ کو شلنگ و زقند ، قبا و عبا ... جیسے الفاظ اور اصطلاحیں اتنی بہتات سے ملیں گی. (١٩٧٠ ، برش قلم ، ٥٣). [مقامی].

---بھرنا محاورہ.
جست لگانا ، چھلانگ مارنا نیز اچھلنا کودنا.

مجھے صراط سے کیا کام ہے کہ روزِ جزا
لحد سے جاؤں گا باغ جناں میں بھر کے شلنگ

(١٨٨١ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ٢ : ٧٥).

شُلْک (ضم ش ، سک ل) امذ.
(قانون ہنود) وہ مال و دولت جو لڑکی بیاہنے کے معاوضے میں لڑکی کا وارث لڑکے سے وصول کرے ، جہیز ؛ محصول ، کرایہ ، اُجرت. اس کا تعلق اس صورت سے ہے جس کو شلک پہنچا نہ کہ اس عورت کی ماں سے. (١٨٩٩ ، دھرم شاستر ، ١١١٥). [سَ : शुल्क].

شَلَّک (فت ش ، شد ل بفت نیز بکس) امث.
توپوں یا بندوقوں کی باڑ جو سلامی یا کسی تقریب کے موقع پر چھوڑتے ہیں ، چند بندوقیں ایک ہی مرتبہ سر کرنا.

تھے اتنے شتر نال گنج نال بان
سنے کوئی شلک تو جاوے پران

(١٧١٩ ، جنگ نامہ ، عالم علی خاں ، ١٣). ایک بندر سے آواز توپوں کی شلک کی آئی. (١٨٠٣ ، باغ و بہار ، ١٦٥). سکھوں کے شلک کے اول اور دوم کے تمام ہونے کے بعد فوج اسلام آگے بڑھی. (١٨٩٧ ، شام سلطنت تیموریہ ، ٦٣). شق ، شلاق کی تصغیر بھی ہو سکتی ہے اور شلک بھی. (١٩٧٠ ، غبار کارواں ، ١٦٨). [ت].

---اُڑانا محاورہ.
١. توپوں کی سلامی دینا ، باڑھ چھوڑنا ، بندوق یا توپ چلانا. دیکھو وہ سواری آئی گولہ اندازوں نے شلکیں اڑائیں نوبتیوں نے نوبتیں بجائیں. (١٨٦٦ ، جادۂ تسخیر ، ٢٧١). **٢. ایسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے ؛ گوز کرنا ، پاد مارنا ؛ گپ اڑانا ، شگوفہ چھوڑنا** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
باڑ چلنا ، توپیں یا بندوقیں پے در پے چلنا ، بندوقوں یا توپوں کی سلامی دی جانا.

چلنے لگیں شلکیں جو یک بار
تھرا اٹھا سپہر دوار

(١٨٧١ ، دریائے تعشق ، ٨).

---چھوڑْنا ف م ؛ محاورہ.
١. بندوق کا فیر کرنا ، باڑھ مارنا ، سلامی اتارنا. توپیں بہت ہیں لیکن ان سے ایک گولہ زد پر بغیر نیاز مانتے کے نہیں پہنچتا اور سوا شلک چھوڑنے کے خونریزی سے وہ بیچاریاں باز رہتی ہیں. (١٨٣٨ ، تاریخ ممالک چین ، ١ : ٩٩). **٢. ایسی بات کہنا جو سخت ناگوار گزرے** (مہذب اللغات).

---سَر ہونا محاورہ.
توپ یا بندوق چلنا (سلامی یا خوشی کے موقع پر). توپ خانوں میں شلک تہنیت سر ہوئی. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣ : ١١٩). پہلے اٹھارہ انچ کے اکتیس گولوں سے شلک سلامی سر ہوئی. (١٩٣٦ ، انتخاب فتنہ ، ١٧٧).

---ہونا محاورہ.
بندوقوں اور توپوں کی سلامی دی جانا.

آئے ہیں کس بادشاہِ ملکِ وحشت کے قدم
ہوتی ہے نالوں کی شلک خانۂ زنجیر میں

(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ١٩٣).

---کَرنا محاورہ.
رک : **شلنگ بھرنا**.

جس جگہ تو شلنگ کرتا ہے
سرو بھی عذرِ لنگ کرتا ہے

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۰۷).

---لگانا محاورہ.
رک : **شلنگ بھرنا ، اُچھلنا ، کودنا**. جھن جھنے ہاتھ میں شلنگیں لگا رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۱۵). آپس میں باتیں کرتے ہوئے شلنگیں لگاتے ہوئے ... آئے. (۱۹۰۱ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹۴).

---مارنا محاورہ.
رک : **شلنگ بھرنا**.

چھٹا دانتوں سے ہاتھوں کو چبا کر
شلنگیں مارتا دوڑا برابر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۳۴).

سنوریا سنکاڑ اور سنگن سلنگ
یہ دریا میں ماریں اچھل کر شلنگ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۴۵).

شِلِنگ (کس ش ، ل ، غنہ) امذ.
برطانوی سکّہ جو کہ پونڈ کا بیسواں حصّہ ہے. قیمت ایک روپیہ کی اکثریت دو شلنگ کے برابر فرض کرلیتے ہیں روپیہ جو یہاں ہندوستان میں رائج تھا. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۰۷).

ایک ماماں جس کو دس ملتے ہیں ہفتے میں شلنگ
جس کے کنبے کا سب اس تنخواہ پر ہے آسرا

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۱۷). لڑکی کاف کے بیجوں کی فیکٹری میں کام کرتی ہے اور ہفتے کے ۸۰ شلنگ کماتی ہے. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۶۱). [انگ : Shilling].

شِلَنگا (فت نیز کس ش ، ل ، غنہ) امذ.
رک : **شلنگ؛(سلائی) دور دور کا ٹانکا ، لمبا ٹانکا**. یا تو رومال گٹا ہوا تھا یا محض ... لٹھے کا ٹکڑا شلنگوں سے رومال میں سی دیا تھا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۱۷۸). [شلنگ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---بَھرنا محاورہ.
رک : **شلنگ بھرنا**. اس نے جی داری کر کے ایک طرف شلنگا بھرا اور چاہا کہ اس طرف سے دو چار ہاتھ خنجر کر کے نکل جاؤں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۵۰).

---مارنا محاورہ.
رک : **شلنگ مارنا**. میں نے تجکو پہچان لیا ... کہ اس کی جانب شلنگے مارتا ہوا جھپٹا. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۵۱۳).

شَلِنگی (فت نیز کس ش ، ل ، غنہ) صف.
کود پھاند کرنے والا.

فراشاں سو جاوے و زنگی کیتے
رسن تاب کیتے شلنگی کیتے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۴). [شلنگ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

شِلَنگے (کس ش ، فت ل ، غنہ) امذ ؛ ج.
شلنگا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---بَھرنا محاورہ.
رک : **شلنگ بھرنا ؛ دور دور ٹانکے لگانا ، موٹا موٹا سینا**. شلنگے بھر کر کچھ سی لیتی ہیں یا ہنڈکلیا پکاتی ہیں. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۷).

---ڈالنا محاورہ.
کچا کرنا ، سلائی میں دور دور ٹانکے لگانا (مہذب اللغات).

---مارنا محاورہ.
رک : **شلنگے بھرنا** (نوراللغات).

شَلْوار (فت ش ، سک ل) امث.
کمر سے نیچے کے حصے تک کا لباس جو ایک گھیردار پاجامے کی صورت میں ہوتا ہے اور جس کی موری پہننے والے کی پسند کے مطابق چھوٹی یا بڑی ہوتی ہے اسے مرد اور عورتیں دونوں استعمال کرتے ہیں.

پوچھیں گے تو چھپا رکھتی نکٹ کی اوڑھنی زر کی
انپڑ پشواز کل ہی تھی پری شلوار چوری سوں

(۱۶۹۷ ، دیوان ہاشمی ، ۱۳۶).

پا میں تھی شلوار زربفت طلا
کرتا فانوس دوشاخہ پُرجلا

(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۶).

بند شلوار سے چسپیدہ ، سو اس روپ کے ساتھ
موم پر مہر کوئی گول سی جوں آوے اچٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸). پاجامہ کو سروال کہتے ہیں ، جو شلوار کی بگڑی ہوئی صورت ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۱۲). اس موٹے آدمی نے ... شلوار کے ساتھ کوٹ پہن رکھا تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۷). [ف].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
وہ بند جس سے شلوار کو باندھیں ، کمربند ، ازاربند.

سو تسری ہے آواز شلوار بند
سو چوتھی ہے آواز بوسے کے چھند

(۱۶۱۴ ، بھوگ بل ، ۲۰).

مغرق زری کا وہ شلواربند
ثریا سے تابندگی میں دوچند

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۷۵).

آیا نیچے پاؤں کے شلوار بند
پہنچی اس کے اٹھنے سے اس کو گزند

(۱۸۱۴ ، عجائب رنگین (ق) ، ۴).

کیف شرابِ ناب کا انجام ہو بخیر
شلوار بند ساق رشک قمر کھلے
(۱۸۴۶، آتش، ک، ۲۰۷)۔[شلوار + ف: بند، بستن ـ باندھنا]۔

--- شَم کس اضا (--- فت ش) امث (قدیم)۔
ریشم کی شلوار (قدیم اُردو کی لغت)۔ [شلوار + شم (غالباً : ریشم کی تخفیف)]۔

شُلوک (ضم خف ش ، و مع) امذ۔
رزمیہ نظم کے چار مصرعوں کا بند جس کا ہر شعر ارکان تہجی پر مشتمل ہوتا ہے۔سب سے بڑے پُران کے شلوکوں کی تعداد ... ۱۸ ہے۔ (۱۹۲۳، ویدک ہند، ۵۸)۔ شلوک کا ماخذ ہندی لفظ شہ لوک ہے۔(۱۹۸۵، کشاف تنقیدی اصطلاحات، ۱۱۲)۔ **۲. حمد ، نعت ؛ کہاوت ؛ ضرب المثل ؛ شہرت ؛ ناموری** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س]۔

شَلُوکا / شَلُوکَہ (فت ش ، و مع / فت ک) امذ۔
۱. ایک وضع کا چھوٹا کرتا جو کمر تک لمبا اور اس کی آستینیں عموماً کہنی تک ہوتی ہیں ، نیم آستین۔ دیکھا تو کرتا آب رواں کا موتیوں کا در دامن ٹکا ہوا گلے میں ہے اور اس پر شلوکا تمامی کا پہنایا ہے۔ (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۵۱)۔ ایک دفعہ کسی نے ریشم کا شلوکہ ہدیۃً بھیجا ، آپ نے پہن لیا۔(۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ ۲ : ۳۲۹)۔دھندلی دھندلی روشنی میں وہ شلوکے جیسے آدھی آستینوں کے کرتے اور گھٹنوں تک ... پائجامے پہنے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۶، جانگلوس، ۲۱)۔ **۲. (عورتوں کے پہننے کا) کمری کی وضع کی چولی ، سینہ بند۔**
پیکل گلے میں کس کے اب ڈالوں میا سے اس گھڑی
کرتا شلوکا سب پنہا اسپند کراؤں اب کسے
(۱۷۳۲، کربل کتھا، ۱۹۲)۔
بال اس کے جھنڈولے تھے بدن میں تھا شلوکا
ہونٹوں سے زبان نکلی تھی اور منہ بھی کھلا تھا
(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱ : ۲۲)۔ سبز کریپ کا شلوکا نانی انجم کی بہو کا کیسا خوبصورت سیا ہے کل کا سا بخیہ کیا ہے۔ (۱۹۰۱، راقم، عقد ثریا، ۳۷)۔
کون در آیا رگ گل کا شلوکا پہنے
خواب کے کھیتوں میں نیلم کے نگینے موتی
(۱۹۸۱، ورق انتخاب، ۱۱)۔ **۳. کپڑا جو بچوں کے گلے میں باندھ دیا جاتا ہے تاکہ رال اور خوراک سے لباس خراب نہ ہو**(پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

شُلَّہ (ضم ش ، فت ل) امذ۔
۱. ایک قسم کا کھانا جو چاولوں اور دال کو (عموماً گوشت کے شوربے میں) ہریسے کی طرح خوب گلا کر تیار کرتے ہیں۔ شلہ جہانگیری ... نمک تین دام گھی میں پیاز کو بریاں کر کے گوشت کو اس میں بگھار دیں اور پانی دھنیہ کا اور نمک کا دے کر پانی موافق کھچڑی کے ڈال کر گداز کریں۔ (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۵۹)۔ شلہ ، دس سیر گوشت ۲/۱ ۳ سیر چاول ، دو سیر روغن زرد ، ایک سیر چنا ... ایک ایک دام دارچینی لونگ الائچی سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۳)۔ **۲. پتلی کھچڑی جس میں دو حصہ دال اور ایک حصہ چاول ہوتے ہیں۔** آب انار شیریں اور شلہ مونگ پر بسر اوقات ہے۔ (۱۹۵۳، زیرلب، ۲۷۰)۔ [ف]۔

--- کِھچڑی (--- کس کھ ، سک چ) امث۔
یخنی میں پکائی ہوئی پتلی کھچڑی جس میں دو حصے دال اور ایک حصہ چاول ہوتے ہیں۔ جو یخنی میں پکاتے ہیں اس کو شلہ کھچڑی کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۵ : ۵۵۲)۔ [شُلَّہ (رک) + کھچڑی (رک)]۔

شَلَّہ فت ش ، شد ل بفت) امذ۔
کپڑے کی دھجی۔
دیکھا پری وشوں کو تو ان کے سروں پر آج
کچھ طرفہ طرفہ رنگ کے شلّے نظر پڑے
(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۶۴)۔ [ف]۔

شُلّہ (ضم ش ، شد ل بفت) امذ۔
حیض کا کپڑا (نوراللغات ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

شَلمی (فت ش ، ل ، کس م) امذ۔
رک : سالر ، ایک درخت کا نام۔اہل پنجاب ... سلمی اور اہل بنگال شلمی شین نقطہ دار سے بولتے ہیں۔ (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۴ : ۳۰۲)۔ [بنگ]۔

شِلیاق (فت ش ، کس ل) امذ۔
ایک ستارے کا نام۔شلیاق کا چمکدار ستارہ تقریباً ..... ۱۰ سال کے بعد اس نقطہ سے ... تقریباً ۵ کے فاصلہ پر ہوگا۔(۱۹۳۰، علم ہیئت (ترجمہ)، ۱۴۷)۔
برج شلیاق کی طرف سورج
اپنی رفتار رکھتا ہے جاری
(۱۹۱۶، سائنس و فلسفہ، ۱۱۷)۔

شَلِیتا / شَلِیتَہ (فت ش ، ی مع / فت ت) امذ ؛ = شلیطہ۔
ٹاٹ وغیرہ کا بڑا تھیلا جس میں سامان بھر کر اونٹ پر لادا جائے ؛ خیمہ و لوازماتِ خیمہ رکھنے کا تھیلا ؛ خریطہ۔
یوں کہا خدام سے کس کو شلیتوں کے تئیں
ہو جو اسباب سفر دو پیٹھ پر اونٹوں کے ڈال
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۲ : ۲۶۸)۔ جس جس نے میرے ہاتھ اونٹ بیچے ہیں آوے اور معہ کجاوے اور شلیتے اپنا اپنا پہچان کر لے جاوے۔ (۱۸۰۳، گنج خوبی، ۸۸)۔ غرض کہ کٹورہ اپنے بھائی کی سازش سے اس کے شلیتے میں رکھ دیا۔ (۱۸۶۶، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۵۱۵)۔ **۲. ٹاٹ کا ٹکڑا ، ٹاٹ۔**
سخت جانی سے مری تیری نزاکت ہے سوا
تھان تنزیب کا تو ہے تو شلیتا ہوں میں
(۱۹۳۵، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ۲۰، ۳۲ : ۲)۔ [خریطہ (رک) کا بگاڑ]۔

---ٹاٹ امث.
ٹاٹ یا چمڑے کا تھیلا جس میں دانہ بھر کر گھوڑے یا خچر وغیرہ کے منہ پر چڑھا دیتے ہیں ، توبڑا نیز وہ ٹاٹ جس پر دانہ رکھ کر گھوڑوں وغیرہ کو کھلاتے ہیں. شلیتہ ٹاٹ ، دانہ کھلانے کے لیے دیا جاتا ہے ہر قطار میں ایک مقرر ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۷۵). [شلیتہ (رک) + ٹاٹ (رک)].

---میں میخ (نہ رکھیے) لشکر میں شیخ (نہ رکھیے) کہاوت.
میخ تھیلے کو پھاڑ دیتی ہے اور شیخ جنگ کے موقع پر بزدلی دکھاتا ہے (یہ دونوں ان دونوں مقاموں میں فساد کی چیزیں ہیں) ، دونوں فساد کرنے والے ہیں (محاورات ہندوستان ؛ جامع اللغات).

---ہو جانا محاورہ.
بہت بھیگ جانا ، شرابور ہو جانا (مہذب اللغات).

شَلیطَہ (فت ش ، ی مع ، فت ط) امذ.
رک : شلیتہ. اونٹ خالی کس طرح لیجائیں ... اس واسطے اونٹوں کے شلیطے ریگ بیابان سے بھرلیے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۲۵۸). کچھ دری قالین جاجم کے مکلف فرش پر کچھ ٹاٹ کے شلیطوں پر. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۶۵).

شَلِیک اَندازی (فت ش ، ی مع ، فت ا ، سک ن) امث.
گولی چلانا ؛ فیر کرنا ؛ گولے پھینکنا. تین سو آدمی جو گھروں میں خفیہ شلیک اندازی کی مشق کرتے تھے . (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۲۲۹). [شلیک - شلک (رک) + ف: انداز ، انداختن - پھینکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَلِیل (فت ش ، ی مع) امذ.
شفتالو کی ایک قسم جس میں بعض تمام سرخ یا سفید اور بعض زرد یا مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں. آلو و شفتالو اور زرد آلو اور شلیل کھا کر اُن کے اوپر کوئی اور چیز نہ کھانی چاہیئے. (۱۲۰۹ ، ابوعبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار ، ۱۶۴). [ف].

شَم (۱) (فت ش) امذ.
۱. ضبطِ نفس، اپنے قوائے جسمانی کو قابو میں رکھنا، بےپروائی، بے اعتنائی . پہلے شم اور دم کو اختیار کرو . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۰).

تم اپنی اور نہارو نہ الجھو اوروں سے
کہ گن ہیں گیانی کے سنجم شم آتھناسَتِیم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۸۲). ۲. آرام ؛ سکونِ دل ؛ نجات ؛ آخری خوشی ؛ درد کا بند ہو جانا ؛ بیماری سے صحت ؛ ہاتھ ؛ گالی ؛ سراب ؛ لعنت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शम].

شَم (۲) (فت ش) امذ.
۱. سونگھنے کی قوت ؛ شامہ.

سمع و ذوق و بصر و لمس و شم و وہم و خیال
بن کہے تو نے دیے ہم کو ، کریمِ مطلق

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۹۰).

تیری محبت کا مزا کل قوتوں میں دے خدا
کیا ذائقہ کیا باصرہ کیا لامسہ کیا سمع و شم

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۰۱). ۲. سونگھنا.

بوئے کاکلِ مشکیں سونگھنے ہیں جو ہر دم
مشکناب کو مٹی جانتے ہیں شم کے بعد

(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۲۳).

چہار سو ہے نگارانِ لالہ رُو کا ہجوم
بریدہ گیسو و بالا بلند و عنبر شم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۱۲). [ع].

شَماتَت (فت ش ، ت) امث.
(کسی کی برائی ، خرابی یا نقصان پر) اظہار خوشی ، استہزا یا ہنسنا ، (عموماً دشمن پر) خندہ زنی.

فراقِ یار جفائے شماتتِ اعدا
غمِ دل و ستمِ پندِ ناصحاں دیکھا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۶). وہ مامون دشت کیں میں خشمگیں پھرتا تھا اور مومنین پر شماتت کرتا تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۶۸). وہ گروہ جو تقلید پرستی یا خود غرضی کی وجہ سے پہلے ہی سے مخالف تھا اس کو اور بھی شماتت کا موقع ہاتھ آیا. (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۰۷). نقصان گراں مایہ تو ہوا ہی تھا، شماتت ہمسایہ سے بچ گئے.(۱۹۸۶، جوالا مکھ ، ۲۰۹).

شُمار (ضم ش).(الف) امذ.
۱. گنتی ، تعداد.

اتنے کافر سٹے مار کرنسکے کوئی شمار

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۵۵).

دیدہ اوپر جب دیدہ ہووے ہے غنیمت دو گھڑی
سب گھڑیاں کوں نا بوجھوں ہے وہ گھڑی منج کوں شمار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۰).

ہجر کی رات میں شمار نہیں
اے سراج اشک کی قطاروں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۸).

مارا ہو ایک دو کو تو ہو مُدّعی کوئی
کشتوں کا اس کے روزِ جزا میں شمار کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۱). وحشی اور موذی جانور بھی شمار میں کم تھے. (۱۸۶۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۲). علم انسان ان کے احصا و شمار سے عاجز ہے. (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصول علاج ، ۵). میں چپ ہو گیا اور نوٹس کی رقم کی بجائے کتابوں اور کاپیوں کو شمار کرنے لگا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۹۶). ۲. شمولیت، شامل ہونا ، گردانا جانا ، کسی زمرے میں شامل کرنا. نادان کا وجود عدم ہے نہیچ میں شمار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). راویوں کا ایک ثقہ گروہ ان کو صحابہ میں شمار کرتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۶). ایکس ریز ... کا شمار مفید ترین عملی دریافتوں میں ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۲۳). ۳.(ا) حساب.

نہ آیا وعدۂ فردا پہ لو قیامت تک
قدم شماری ہی میں دن شمار کا پہونچا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۰۸).

ہر اُمتی پہ اس کی عنایت کا کیا شمار
سرتا بہ پا جو شان کرم کا ظہور تھا
(۱۹۱۹ ، درشہوار بے خود ، ۲).

تری نگہِ کرم کی امید ہے یا رب
سرے گناہوں کا ورنہ کوئی شمار نہیں
(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۷۰). (iii) (نجوم) حساب کتاب ، قیاس.

کہیں پوتھیوں سے وہ کر کے بچار
ہے سورج کے چکر پہ اس کا شمار
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۳) . ۴.لاحقۂ فاعلی ، تراکیب میں مستعمل ، جیسے سبحہ شمار ، اختر شمار وغیرہ میں (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : شمردن (گننا)].

---بَندْھنا محاورہ.
خیال رہنا ، رہ رہ کے کسی ایک بات کا خیال آنا (مہذب اللغات).

---(اور) بچار کرنا محاورہ.
(نجوم) علم نجوم کی رُو سے حساب کتاب کرنا. نجومی رمال پنڈت جفار اپنے اپنے قاعدوں کے موافق دیکھتے بھالتے شمار اور بچار کرتے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۳).

---دان امذ.
(شماری اطلاقیات) ماہر اعداد و شمار (انگریزی اردو فوجی فرہنگ). [شمار + ف : دان ، دانستن ـ جاننا].

---دانَہ / (کے) دانے (---فت ن) امذ.
تسبیح میں گیارہ دانوں کی ایک لڑی جو ذکر کی تعداد شمار کرنے کو ہوتی ہے.

رو رو کے داغ گنتے ہیں ہم ہجرِ یار کے
یہ قطرہ ہائے اشک ہیں دانے شمار کے
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۶۷). ہم شمار دانوں سے نہیں کھیل رہے ہیں بلکہ آئندہ نسلوں کی زندگی کی نبض شناسی کر رہے ہیں (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۲۱). [شمار + دانہ (رک)].

---سے باہر م ف.
بے شمار ، بے حساب ، ان گنت.

دو چار بوسے دیجیئے دو چار لیجیئے
آپس کا لین دین ہے باہر شمار سے
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۷۰).

میں ہوں تیرے دیار سے باہر
غم ہوئے ہیں شمار سے باہر
(۱۹۸۹ ، سورج زمین پر ، ۵۳).

---(و) قِطار میں م ف.
صاحب حیثیت کے لیے مستعمل ، کسی قابل ہونا ، گنتی میں ، حساب میں ، زمرے میں.

کیا نام لیں مرا وہ رقیبوں کے ساتھ ساتھ
میں کون ہوں جو آؤں شمار و قطار میں
(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۱۷). یہ بے چارے کس شمار و قطار میں تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۹). اف : آنا ، ہونا.

---کُنَنْدَہ (---ضم ک ، فت نیز کس ن ، سک ن ، فت د) صف ، امذ.
۱. گننے والا ، گنتی کرنے والا (جامع اللغات). ۲. (ریاضی) کسر میں دو عدد ہوتے ہیں ایک خط کھینچ کر ایک عدد اوپر لکھا جاتا ہے دوسرا نیچے اوپر کے عدد کو شمار کنندہ اور نیچے کے عدد کو نسب نما کہتے ہیں جیسے ۲/۵ میں ۲ کے عدد کو شمار کنندہ اور ۵ کے عدد کو نسب نما کہیں گے. مخرج کسر کو عدد صحیح میں ضرب دو اور حاصل پر اس کسر کو بڑھا کر ایک نیا شمار کنندہ مقرر کرو اور مخرج اس کا وہ ہے جو پہلے کسر کا تھا. (۱۸۵۲ ، تسہیل الحساب ، ۲۷). کسر میں شمار کنندہ اور نسب نما کو اوپر اور نیچے لکھنے کا طریقہ رائج کیا. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۱۵۸). مندرجہ ذیل کسروں کے شمار کنندے اور مخرج علیحدہ علیحدہ لکھیں. (۱۹۸۸ ، ریاضی (چوتھی جماعت کے لیے) ، ۲۵). [شمار + ف : کُنَنْدَہ (کن + ندہ ، لاحقۂ فاعلی)].

---میں آنا محاورہ.
گنا جانا.

بہت میں سرا پردہ واں کے گنیا
شمار میں نہیں آیا لشکر کھیا
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۰۰).

میرے گناہ آتے ہیں کوئی شمار میں
اے درد میں نے جی میں کیا تھا حساب رات
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۸).

آئیں شمار میں نہ کبھی دل کی حسرتیں
نواب اگر خدا کے یہاں بھی حساب ہو
(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۰).

---میں رَہْنا محاورہ.
فکر میں رہنا ، خیال میں رہنا (مہذب اللغات).

---میں لانا محاورہ.
گننا ، خاطر میں لانا ، اہمیت یا وقعت دینا.

فرقت میں ایسے دیکھ چکے بیشمار دن
کیا لائیں ہم شمار میں روزِ شمار کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۹).

---نُما (---ضم ن) امذ.
۱. (طبیعیات) ہوا کی نمی اور خشکی کو شمار کرنے والا آلہ. اس مقالے میں ایک انڈکس یعنی ... شمار نما لگا ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۱۳۳). ۲. عدد نما ، شمار کرنے والا ، حساب رکھنے والا آلہ. میکانی شمار نما اندراجات کو محفوظ رکھتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۱۳۰) . [شمار + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) امذ.
حساب کرنے والا شخص (ماخوذ : جامع اللغات). [شمار + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

شُمارِنْدَہ (ضم ش ، کس ر ، سک ن ، فت د) امذ.
شمار کرنے والا ، حساب رکھنے والا آلہ. اس چرخ کی گردشوں کی تعداد ایک چھوٹے گردش شمارندہ پر معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی ، ۵۰). یہ پرزہ شمارندے کو چلاتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۳۱). [شمار + ندہ ، لاحقۂ صفت].

شُمارَہ (ضم ش ، فت ر) امذ.
۱. **گنتی ، حساب ؛ (مجازاً) حد.**

نہ اس کی بیدلی کا تھا کنارہ
نہ اس کی آرزو کا تھا شمارہ

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳). ۲ (اً) **ترتیب وار نمبر.** اس تین انچ میں کھونٹی کے شمارے کا نشان ڈالنا چاہیے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۳۰). (اًا) **کسی اخبار یا رسالے کا علی الترتیب نمبر وار پرچہ.** بھارت میں میرے متعلق چار خاص شمارے شائع ہوئے ہیں. (۱۹۶۱ ، خطوط عبدالحق ، ۲۳۷). [شمار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---لَگانا محاورہ.
ترتیب کے حساب سے نمبر لگانا. کھیل کی ترتیب دینے والا ، اپنی فٹ بال کی جماعت کے کھلاڑیوں پر شمارہ لگاتا ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۲۹۲).

شُماری (ضم ش).(الف) لاحقہ.
جزو دوم کے طور پر مرکبات میں مستعمل : جیسے اختر شماری ، مردم شماری وغیرہ. مردم شماری کی آسانی کے لئے پاکستان کو مختلف حصّوں میں تقسیم کرنا تاکہ شماریاتی کام آسان ہو جائے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۶). (ب) امث.
۱. **گنتی ، حساب ؛ زمرہ (قدیم).**

حشمت اسے تب ایسے اکبار
کہ آوے وہ شماری میں نہ زنہار

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۵۹). ۲. **یاد داشت جس سے روزمرہ کے حسابات اور معاملات کی تعداد اور کارروائی معلوم ہو** (اردو قانونی ڈکشنری). (ج) صف. **گنا ہوا ، گنتی کا ، اہم ، خاص ، گنے چنے.** ہیرو بھی لکھنؤ کے شماری لوگوں میں سمجھا جانے لگا. (۱۹۱۲ ، شباب لکھنؤ ، ۶۲). [شمار + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُمارِیات (ضم ش ، سک ر) امث.
علم اعداد ، اعداد جمع کرنے اور تجزیہ کرکے انھیں کارآمد بنانے کا علم ، اعداد و شمار. عدم مطابقت یا عدم یکسانیت وغیرہ کے معیار کا تجزیہ شماریات کی تکنیک کے ذریعے کرتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۲۳). [شمار + یات ، لاحقۂ جمع].

---دان امذ.
ماہر اعداد و شمار ، اعداد و شمار جمع کرنے والا. عیاری ذہانت کی طرح ، عیاری سماعت بھی ایک ایسی چیز ہوتی ہے جس کا وجود صرف شماریات‌دان کے اوسطوں میں ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۸۲). [شماریات + ف : دان ، دانستن ـ جاننا].

شُمارِیاتی (ضم ش ، سک ر) صف.
شماریات سے منسوب یا متعلق ، اعداد و شمار کے متعلق. آج کی دنیا میں اقتصادیاتی اور شماریاتی مطالعوں نے روز افزوں اہمیت حاصل کی ہے. (۱۹۶۹ ، برقاب ، ۲ : ۲). [شماریات + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بیُورو (---کس ب ، ی مخت ، و مج ، و مج) امذ.
اعداد و شمار کا سرکاری محکمہ یا دفتر. شماریاتی بیوریو کے تحت ان دونوں محکموں کو مدغم کر دیا گیا. (۱۹۶۸ ، اطلاق شماریات ، ۲۰۳). [شماریاتی (رک) + انگ : Bureau].

شَمارِیخ (فت ش ، ی مع) امذ.
کھجوروں کا جھنڈ ؛ (کنایۃً) ستاروں کا ایک جُھرمٹ. عرب کواکب قیطورس اور سبع کو شماریخ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٦٧). [ع : شمراخ کی جمع].

شَمّاس (فت ش ، شد م) امذ.
۱. **سورج کی پرستش کرنے والا ، آفتاب پرست ؛ آتش پرست.** اس بادشاہ کے مذہب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ شماس تھا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۱). سبا واقع ملک عرب کی ملکہ و سلطانہ تھی یہ ملکہ جو شماس اور کافرہ تھی. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۲۷۹). ۲. **سورج کا دیوتا ، سورج دیوتا.** اس کی تمام عزت و عصمت زیادہ تر اس معبد سے وابستہ تھی جو شماس (سورج کا دیوتا) کے نام سے منسوب تھا. (۱۹۱۵ ، شبستان کا قطرۂ گوہریں ، ۸). ۳. **وہ شخص جس نے آتش پرستی کا طریقہ ایجاد کیا تھا ، قوم ترسا کا سردار یا پُجاری جو بیچ میں سے سر منڈا کر معبد میں بیٹھا رہتا ہے ، گبر ، ترسا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [ع].

شَمّاسَہ (فت ش ، شد م ، فت س) امث.
شماس (رک) کی تانیث ، آفتاب پرست عورت.

ٹھہرتا نہیں گھر میں سیلانی جوڑا
پر ادساق شمّاسہ و کافرہ ہے

(۱۹۶۴ ، فارقلیط ، ۱۹۸). [شمّاس + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَمّاسی (فت ش ، شد م) صف ؛ امذ.
شماس سے منسوب ، آتش پرست. آفتاب پرستی پر نہ اتر پڑو تو یہ شک بھی شمّاسی خیال کرو. (۱۹۱۱ ، محاکمہ مرکز اردو ، ۳۴). [شماس + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَمّاع (فت ش ، شد م) امذ.
موم بتیاں بنانے والا کاریگر ، موم بتیاں بنانے والا.

ہو گیا روشن حسینوں کی ہے بس بنیاد ظلم
گر نہ ہو زنبور اے شماع ہو پیدا نہ شمع

(۱۸۵۳ ، دفتر فصاحت ، ۹۶). [ع : (ش م ع)].

شُعاعی (فت ش ، شد م) امذ.
شماع (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (کنایۃً) آتش پرست . شماعی اور اس کے مقلدوں کی یہ رائے تھی کہ صرف فعل قبیح کے ارتکاب پر یا فاحشت مبینہ پر طلاق دی جاوے. (۱۸۹۵ ، اسلام کی دنیاوی برکتیں ، ۲۸). [شماع + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَما کَرنا ف مر.
معاف کرنا ، معاف دینا ، درگزر کرنا ، چھما کرنا. اے او ما دیوی ! ہمیں شما کر دیجیو. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۳۳).

شِمال (کس نیز ضم ش) امذ.
۱. جنوب کے مقابل سمت ، قطب شمالی کی سمت (چونکہ عرب لوگ کعبہ کو ایک شخص قرار دے کر یہ تصور کرتے ہیں کہ اس کا منھ مشرق اور پشت مغرب کی طرف ہے اس لیے قطب شمالی کی سمت جو کعبہ سے بائیں جانب ہے شمال کہنے لگے)، اُتر.

کر سکھ سوں بیس تخت اُپر خسروی مدام
جو لگ جنوب و مشرق و مغرب ہے ہور شمال

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۶۳). چوڑائی شمال سے جنوب تک . (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۴۷).

مخلوق شرق و غرب و شمال و جنوب میں
بھرتی ہے اعتقاد سے دم چار یار کا

(۱۹۱۳ ، دیوان پروین ، ۷). دائیں ہاتھ کو شمال کی جانب کیا . (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۳). ۲. شمال (اُتر) سے جنوب کی طرف چلنے والی ہوا.

تیرے شعلے تے باس پا کر شمال
نسیم و صبا کوں دیوے گوشمال

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۵).

وہ خستہ جگر ہوں کہ جس نے تمام عمر
بادِ سموم کو بھی شمال و صبا کہا

(۱۸۲۹ ، سالک ، ک ، ۵۳).
عطر میں بس رہی ہے آج نسیم — اور شمال و صبا ہیں عنبر بیز
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۸۶). ۳. بایاں ہاتھ ، بائیں جانب.

نہیں دستِ شمال یار زیبِ آستیں شاید
معطر بوئے گل سے دامنِ باد شمالی ہے

(۱۸۶۷ ، رشک ، ک (ق) ، ۱۵۳). ۴. عادت ، خُو (نوراللغات).
[ع : (ش م ل)].

---رُو (---و مع) صف.
وہ جس کا رُخ یا سامنا شمال کی جانب ہو (نوراللغات ؛ پلیٹس).
[شمال + رُو (رک)].

---رُویَہ (---و مع ، فت ی) صف.
رک : **شمال رو.** پندرہ نہریں شمال رویہ ہو کر بحر شمال رویہ میں جاملی ہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۸). [شمال رو + یہ ، لاحقۂ صفت].

---رُویَہ عِمارَت (---و مع ، فت ی ، کس ع ، فت ر) امث.
(معماری) وہ عمارت جس کا صدر رخ شمال کی جانب ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). [شمال رویہ + عمارت (رک)].

شُمالاً (ضم نیز کس ش تن ل بفت) م ف.
شمال کی سمت ، اُتر کی جانب یا رُخ پر. ہر شہر میں تین سڑکیں شرقاً غرباً تین شمالاً جنوباً ہونا چاہئیں. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۵۹). [شمال + اً ، لاحقۂ تمیز].

شَمالی (فت ش) امذ.
(کاشتکاری) کھیتی کا شریک ، شاملات کا حصہ دار ، شامی (ا پ و ، ۶ : ۸۱). [ع : (شامل) کا بگاڑ].

شُمالی (ضم نیز کس ش) صف.
شمال کا ، شمال سے منسوب یا متعلق.

دو قبطی فراست میں ہیں زوردر
شمالی جتے ہے فہم کو خر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۳). دریائے شمالی . (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۵۱). [شمال + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
بادِ شمال (نوراللغات). [شمالی + ہوا (رک)].

شُمالِیَہ (ضم نیز کس ش ، کس ل ، فت ی) صف.
رک : **شمالی.** ہر دو شمالئے رومال کھنڈیئے اور اوڑھنے بڑے تو بڑے چھوٹے سبحان اللہ. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۱). [شمال (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَمّام (فت ش ، شد م) امذ.
کچری ، ایک پھل ، سبز اور زرد دھاریوں کا چھوٹا سا خربوزہ (کلیۂ عطاری ، ۸۳). [ع].

شَمّامَۃُ الْعَنْبَر (فت ش ، شد م بفت ، فت م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
ایک عطر جس کا جزو اعظم عنبر ہے ، عطر کی ایک قسم جو عنبر کی خُوشبو سے بنایا جاتا ہے. ایک دم سے شمامۃ العنبر کی تیز اور مست کر دینے والی خوشبو کا ایک بھبکا میرے دماغ میں ... پہنچا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۴۴). نو سال کا ہو گا اسی اجرک میں پھولوں کی چادر ، اگربتی ، گلاب جل اور شمامۃ العنبر باندھے بے خبر پیچھے چل رہا تھا. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۷۸). [شمامۃ۔ شمامہ (رک) + رک : ال (ا) + عنبر (رک)].

شَمّامَہ (فت ش ، شد م ، فت م). (الف) امذ.
۱. سونگھنے کی چیز ، ایک کلولہ جس کو خوشبودار چیزوں سے ترکیب دے کر گول بنا لیتے ہیں . اور ہاتھ میں رکھ کر سونگھتے ہیں ، دستنبو.

بتی عود کی بید مشک اذفری
سو ریحان شمامہ ہوا عنبری

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳۸). ۲. (طب) وہ ٹیوب وغیرہ جس میں سونگھنے کے لیے کسی قسم کی تیز بودار دوا پسی یا رکھی ہوئی ہو ، سانس کے ساتھ دوا پہنچانے کا ایک آلہ. اس غرض کے لئے یہ ایک شمامہ کی صورت میں دستیاب ہو سکتی ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۵۷۳). (ب) لاحقہ. مرکبات میں جزو دوم

کے طور پر بو دینے والا کے معنی میں مستعمل. اس نامہ معصیت شمامہ کا جواب فکر و تامل سے دیا جائے گا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۵۷). اس لیے خامۂ الطاف شمامہ سے لکھا جاتا ہے کہ ہم کو ... مسرور کرتی رہیں. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۳۶). [ع : شَمّام + ہ ، لاحقۂ نسبت].

--- عَنْبَر کس اضا(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
عنبر کی خوشبو والی گولیاں. ایک دن ایک شمامہ عنبر نذر گزرا جو قندیل نما ... اور دس ہزار روپیہ کا تھا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۱۳۶). [شمامہ + عنبر (رک)].

شَمّامی (فت ش ، شد م) امذ.
عطّار.

شمامی عنبر پٹیاں بھرائے
شربت کھول امرت پلائے

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۱۲). [شمامہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَمائِل (فت ش ، کس ء) امذ؛ ج.
۱. **عادات و خصائل ، اخلاق ، خصلتیں ، عادتیں.**

کرو ظاہر محاسن اور فضائل
بیان صورت و وصف شمائل

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۴۳). جب ایک مدت اسی طرح گزر جاتی ہے اُس کے شمائل و خصائل نامرضیہ اطفال کے طبائع میں متمکن ہو جاتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵).

نہ بارِ قرض سے کیوں کر وہ دے سبکدوشی
شمائل اس کے ہیں شیریں وہ ہے کریم نہاد

(۱۹۰۸ ، صحیفۂ ولا ، ۱۸۳). ایک قوم اور اس ملک کے افراد اپنے طرز زندگی ، رسم و رواج اخلاق و شمائل ... سے سامان عیش و راحت فراہم کرتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۳). ۲. **حلیہ، شکل ، وضع قطع ، صورت.**

لے مہ دلربا تے شمایل نہ ہوے
اور دلبر بجز قلب بابل نہ ہوے

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۶). ایک بوڑھا سوار اس شکل اور شمائل کا یہاں آیا.(۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۳).

جس کے جاری کے قصّے تھے زبان زد وہ عمر
زینت ذی و شمائل میں لگے جو ساربان

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۲۲۵). ۳. **(تصوف) تجلی جمالی کا ظہور** (مصباح التعرف ، ۱۵۴). ۴. **شمال کی جانب سے چلنے والی ہوائیں ؛ شمالی علاقہ جات** (پلیٹس). [شمیلہ (رک) کی جمع].

--- نامَہ (---فت م) امذ.
مرقع ، البم. سلطان محمد فاتح کی ایلبموں یعنی شمائل ناموں میں اس سلطان کی کئی اور تصویریں بھی ملتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اُردو ، کراچی ، جولائی ، ۲۱). [شمائل + نامہ (رک)].

شَمائِم (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
خوشبوئیں ، شمیمہ (رک) کی جمع. شمائم اُس کے مفرح دل و دماغ انس و جان ہیں. (۱۹۰۵ ، بوستان خیال ، ۳ : ۳۰). شمائم بمعنی بو ہائے خوش. (۱۹۸۳ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۸). [شمیمہ (رک) کی جمع].

شِمْپَنْزی (کس ش ، سک م ، فت پ، سک ن) امذ.
افریقہ کا ایک بے دم بندر جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے. گوریلا اور شمپنزی افریقی ، اور گبن ... ان میں گوریلا سب سے بڑا جانور ہے. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۷۸). [انگ : Chimpanzee].

شِمْپَنی (کس نیز فت ش ، سک م ، فت پ) امث.
ایک قسم کی گاڑی جسے بیل کھینچتے ہیں. یکایک باغ کا بڑا پھاٹک کھلا اور بیلوں کی بند گاڑی جسے وہاں شمپنی کہتے ہیں چھم چھم کرتی اندر داخل ہوئی.(۱۹۳۰ ، آغاشاعر ، خمارستان، ۳۷). [مقامی].

شَمْپُو (فت بع ش ، سک م ، و مع) امذ.
بالوں یا سر کو دھونے کا ایک مرکب مائع جو مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے اور عموماً خوشبودار ہوتا ہے. حال ہی میں ایسے مرکبات تیار کیے گئے ہیں جو ... شمپو اور دیگر آرائش سنگھار کی چیزوں میں ملائے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۵۳). [انگ : Shampoo].

--- کَرْنا ف م.
دھونا ، بالوں کی صفائی کرنا. تمھارے بال خشک ہو کر بڑی مشکل سے قابو میں آتے ہیں دیکھو تو بھلا دو مرتبہ میں نے اپنے ہاتھ سے شمپو کیے ہیں. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۳).

شِمْپِین (کس خف ش ، سک م ، ی مج) امث اِسشم ہین.
فرانس کی اعلیٰ قسم کی مشہور شراب جو عموماً سفید چمکدار ہوتی ہے.

شم پین سدا سبو چین چلا غم رم رم

(۱۸۹۲ ، نگہ غفلت ، ۶۵). انہوں نے ہمیں شمپین کی بوتل نکال کر دکھائی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۳۱). [انگ : Champagne]

شَمَّتاً (فت ش ، شد م بفت ، تن ت بفت) م ف.
سونگھ کر ، اندازے سے ، اندازاً ؛ ذراسا. اگر پھر کسی عورت نے اس کا تذکرہ کیا اور شمتاً مجھ کو معلوم ہو گیا تو میں اپنے نام کا ہوں. (۱۸۸۲ ، صورت الخیال ، ۲۳). [ع : شَمَّۃ].

شَمَر (فت ش ، شد م بفت ، تن ت بفت) م ف.
تالاب ، حوض خورد ، جس گڑھے میں مینہ کا پانی جمع ہو جاتا ہے (مہذب اللغات). [ف].

شِمْر (کس ش ، سک م) امذ.
۱. **یزید بن امیر معاویہ کی فوج کے پیادوں کے سردار کا نام جو قاتل قاتل امام حسین تھا.**

یزید و شمر کے کامان نہ کرسیں کوئی شیطان بھی
ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا ہوت جایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۵۶).

کتنا ہے سخت قلب رقیبِ سیاہ رو
نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا
(۱۸۵۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵۳).
شمر و بوجہل و کوفی و شامی
بوذر و بایزید و بسطامی
(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۳۹). ۲. (کنایۃً) شقی ، ظالم ، مردود ، حرامی ، ملعون ، رذیل ، نابکار (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . [ع : عَلَم].

--- کی ہنڈی گڑی ہے فقرہ.
کسی مکان یا کسی جگہ پر جہاں مجلس ہوتی ہوں اور گریہ نہ ہو یا کم ہو تو کہتے ہیں (مہذب اللغات).

شُمَر (ضم ش ، فت م) صف.
گنتی ، شمار ، مرکبات میں جزو دوم کے طور پر آ کر صفت فاعلی کے معنی دیتا ہے یعنی گننے والا ، جیسے : ستارہ‌شمر (نجومی). اگر سب مراتب یک شمر جانا تو خطا ہے ... یعنی محمد ہور خدا باج دوسرا کوئی نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۷). [ف : شمردن - گننا سے امر حاضر].

شَمْرَخ (فت ش ، سک م ، فت ر) امذ.
شیرا ، لعاب. ناگ پھنی کے پھل ... میں شمرخ (شیرا ، لعاب) بھرا ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، ہماری پہیلیاں ، ۲۵۵). [مقامی].

شُمُردَگی (ضم ش ، م ، سک ر ، فت د) امث.
گننا ، شمار کرنا ، تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل ، جیسے : دم شمردگی ، مردم شمردگی.
اب دم شمردگی سے مجھے کاروبار ہے
ہر دم مرے حساب میں روزِ شمار ہے
(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا (کلیم شاہجہاں پوری) ، ۴۸). [شمردہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شُمُردَہ (ضم ش ، م ، سک ر ، فت د) صف.
گنا ہوا ، شمار کیا ہوا ؛ گنتی کے ، تھوڑے سے ، چند. اُس نے خبر دی کہ قیصر باغ میں بہت شمردہ لوگ رہ گئے ہیں. (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۲۸۸). [ف : شمردن - گننا + ہ ، لاحقۂ صفت].

--- صُحْبَت کس اضا (--- ضم بج ص ، سک ح ، فت ب) امذ.
مصاحب خاص. نظام علی خان نے اپنا خدمت‌گار بھیج کر کمی خان کالے خان ، سرور خان وغیرہ کو کہ جو شمردہ‌صحبت تھے طلب کیا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۵۳). [شمردہ (رک) + صحبت (رک)].

شَمْرُور (فت ش ، سک م ، و مع) امث.
صبح کے وقت چہچہانے والے ایک پرندے کا نام. بلبل اپنے گانوں سے سوتوں کو جگا دیتی ، شمرور انسانوں کی طرح بولیاں بولتی. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۸۹). [مقامی].

شِمْرِیَہ (کس ش ، سک م ، کس ر ، فت ی) امذ.
ایک فرقے کا نام جس کا بانی حبیب بن عون الشمری تھا. شمریہ ... یہ بھی مرجئیہ ہی کی شاخ ہے اس کے بانی کا نام حبیب بن عون الشمری ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۰۰). [شمر (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَمْس (فت ش ، سک م) امذ.
۱. سورج ، آفتاب ، مہر ، خورشید ، نیّراعظم.
تیری گلی کی خاک اس ترکیب شمس ہے اے قمر
اکسیرِ اعظم سامنے نوشادرِ کاف کدھر
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۵۱۹). شمس کا پرتو قمر جیسا دستا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۷).
یعنی نہ یو شمس نا قمر ہے
اللہ کے امر سوں امر ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۴) . چوتھا شمس فلک چہارم کا افسر سردار ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۰).
تو تو بس صرف ایک شمس ہی ہے
مجھ سے شمس الشموس ہے رخشاں
(۱۹۴۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۲). **۲. ایک وضع کا گلے کا ہار ؛ چشمہ** (جامع اللغات). [ع].

--- الْاُمَرا (--- ضم س ، غما ، سک ل ، ضما ، فت م) امذ.
نواب ، امیر ، کبیر (جامع اللغات). [شمس + رک : ال (ا) + اُمرا (رک)].

--- الثَّقَلَین (--- ضم س ، غما ، ل ، شد ث بفت ، فت ق ، ی لین) امذ.
آدمیوں اور جنوں کا سورج ؛ (کنایۃً) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (جامع اللغات). [شمس + رک : ال (ا) + ثقلین (رک)].

--- الضُّحیٰ (--- ضم س ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امذ.
۱. دن چڑھے کا سورج ، چمکتا سورج.
چو چرخ کالی قدر کا شمس الضحا بدرالدجا
او تجہ بھوان کے دور میں جوں ماونو گھٹ گھٹ ہوا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۷).
ترا رخ صبح کوں شمس الضحیٰ ہے
شبِ تاریک میں بدرالدجا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۰).
لگتا تھا زخم جب تو وہ کہتا تھا یا علی
بدرالدجیٰ حسین ہیں شمس الضحیٰ علی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۶). **۲. (کنایۃً) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم.**
اُمیدِ اہلِ دل نے ہر دور کے اُفق پر
شمس الضحیٰ کے جلوے دیکھے کرن کرن میں
(۱۹۸۴ ، میرے آقا ، ۵). [شمس + رک: ال (ا) + ضحیٰ رک)].

--- الْعُلَما (--- ضم س ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، فت ل) امذ.
علما میں مثل آفتاب ، برطانوی حکومت ہند کا ایجاد کردہ خطاب جو عالموں کو دیا جاتا تھا . ایک جلسے میں جناب شمس العلما

مولانا مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے لٹریچر نثر کا ذکر خیر ہو رہا تھا. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۷). اہل علم کو انگریزی حکومت شمس العلما کے خطاب سے نوازتی تھی. (۱۹۸۶ ، فاران (کراچی) ، جولائی ، ۵۰). [رک : شمس + رک : ال (ا) + عُلما (رک)].

ـــُ العُلَمائی (ـــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، فت ل) امث.
شمس العلما ہونا ، علمیت کا رعب و داب. اکثر لوگ ... خان بہادر و شمس العلمائی کے نشہ میں چور ہو کر اس وعید کے مستحق ہوتے ہیں. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۵). [شمس العلما + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــُ العُلیٰ / العُلےٰ (ـــ ضم س ، غم ا ، سک ل ، فت نیز ضم ع ، ا بشکل ی) امذ.
بلندی کا سورج ؛ (کنایۃً) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم.

عرش رفعت ہو تم تم ہو شمس العلےٰ
یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

(۱۸۹۹ ، کلیاتِ رعب ، ۱۳). [رک : شمس + رک : ال (ا) + علیٰ (رک)].

ـــُ النَّہار (ـــ ضم س ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
دن چڑھے کا سورج ، چمکتا سورج.

سارے مذاہب کا حق جس کی نظر میں ہے ایک
عدل ہے جس کا عیاں صورتِ شمس النہار

(۱۹۱۹ ، گلزار بادشاہ ، ۱۵۲). [رک : شمس + رک : ال (ا) + نہار (رک)].

ـــ پَیما (ـــ ی لین) امذ.
(ہیئت) سورج یا شعاع کا زاویہ یا سمت ناپنے کا آلہ. مشاہدہ کنندہ ا پر خردہ پیما یا شمس پیما سے زاویہ کو ... ناپ لیتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت (ترجمہ) ، ۱۳۸). [رک : شمس + پیما (رک)].

ـــ رُخی (ـــ ضم ر) صف.
(نباتیات) سورج کی طرف رخ کرنے والا ، سورج مکھی. پودے کے اعضا کی حرکت جس کا تعین واقع شعاعوں کی سمت سے ہوتا ہے شمس رخی کہلاتا ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۹۱). [شمس + رُخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رُخِیَّت (ـــ ضم ر ، کس خ ، شد ی بفت) امث.
(نباتیات) رک : شمس رُخی ہونے کا تعین کرنا. وہ پودوں کی مثبت اور منفی شمس رخیت سے واقف تھا. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۵۳). [شمس رخی + ت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ وَالضُّحیٰ (ـــ فت و ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امذ.
چمکدار سورج ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

پیغمبری تخت پر بیسے ہیں جیو پیمبر
تب پگ لگے تو انبر اس شمس وَالضُّحیٰ کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). [شمس + و (حرف جار) + رک : ال (ا) ضحیٰ (رک)].

شَمْشان (فت ش ، سک نیز فت م) امذ.
(ہنود) وہ جگہ جہاں مردے جلائے جاتے ہیں ، نیز وہ جگہ جہاں مردے کو رکھ کر مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہیں ، قبرستان. ریت دیہہ روپی گھرا شمسان کے سمان سدا آشدھ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۴۹۲). [شمشان (رک) کا قدیم املا].

شَمْشُو (فت ش ، سک م ، و مع) امث ؛ امذ ؛ = شمشو.
(عور) دال یا چاول میں پانی ڈال کر نیچے بیٹھے ہوئے کنکر نکالنے کا عمل. دال کیسی شمسو اور کس کا دھونا ، آدھی سے زیادہ تو کبوتروں نے کھائی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۳). [شمشو (رک) کا ایک تلفظ].

شَمْسَہ (فت ش ، سک م ، فت س) امذ.
۱. بیضوی شکل کا کسی قدر لمبائی لیے ہوئے نگینہ جو کنٹھے کے لیے قیمتی پتھر اور جواہرات کا تیار کیا جاتا ہے.

گلے میں تمہارے بہت زیب دیں گے
ستاروں کے بنواو کنٹھے کے شمسے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۸۶). شاہ ... ملک و رئیس ، شمسہ ... قرص ذراندود ، شمسیہ ... متعلق بہ شمس. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۹). **۲. (معماری) روشن دان ، تاب دان** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). **۳. چھوٹا سا پھندنا جو تسبیح میں لگاتے ہیں.**

آتے ہیں دام میں کب خورشید رو کسو کے
اے شیخ یہ نہیں ہیں تسبیح کے سے شمسے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۰).

جو کہ رٹتا ہے ترا نام لحد پر اس کے
بدلے لالے کے ہوں تسبیح کے شمسہ پیدا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۳۵).

ایک تسبیح امانت کے یہ سب دانے ہیں
اس تسبیح کے شمسے میں جو یکدانے ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲:۳۳). **۴. سنہرا قرص جو لپے یا کلس میں لگاتے ہیں نیز چمکدار کلس.** پھاٹک بہت بلند شمسہ اس کا مثل آفتاب ... چمک رہا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۵۹).

شمسہ قصر ہنر پر جھلجھلائیں گے حُروف
تاجِ دولت کی دمک پر مُسکرائیں گے حروف

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۱۲۳). **۵. ریشمی کپڑے وغیرہ پر بنائی ہوئی تصویریں یا اشکال ؛ نقش و نگار.** لوح کتاب پر طلائی شمسے میں عبارت ذیل خط نسخ شنگرف جلی میں لکھی ہوئی ہے. (۱۹۳۷ ، مقالات شروانی ، ۳۰۸). [شمس (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَمْسی (فت ش ، سک م). (الف) صف.
شمس سے منسوب ، آفتاب سے متعلق.

منظور شمسی و قمری کا ہو کر حساب
ہاں دیکھ لیں رُخِ خلفِ ابن بو تراب
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۹). (ب) امث. **رخصت جو چھ ماہ بعد شاہی زمانے میں دی جاتی تھی نیز ششماہی کی تنخواہ.**

بی سہرنسا باقی ہیں ششماہی کی شمسی
اک سال میں ہیں دیکھتی دو بار گھر اپنا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۳). (ب) امذ. **یاقوت کی ایک قسم.** یاقوت سرخ مثل کسم کے رنگ کے ہوتا ہے ... ان سب میں بہتر شمسی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۶). [شمس + ی ، لاحقۂ نسبت].

---توانائی (---فت ت) امث.
سورج کی حرارت سے حاصل کی ہوئی توانائی. پودے اس بات میں جانوروں پر فوقیت رکھتے ہیں کہ وہ شمسی توانائی کو اپنے کلوروفل کی مدد سے جذب کر کے ... غذا میں مقید کر سکتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۳۸). [شمسی + توانائی (رک)].

---حرارت پیما (---فت ح ، ر ، ی لین) امذ.
سورج کی گرمی کو ناپنے کا ایک آلہ. سورج کے سلسلے میں شمسی حرارت پیما ... سے سب سے پہلے اس رفتار کی پیمائش کی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۷۲). [شمسی + حرارت (رک) + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

---خانہ (---فت ن) امذ.
وہ بیٹری جو سورج کی یا مصنوعی روشنی سے کام کرتی ہے. جو روشنی سے خواہ وہ سورج کی ہو مصنوعی کام کرتی ہیں ایسی بیٹریوں کو شمسی خانے کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، ٹرانسسٹر کے کرشمے ، ۱۱۳). [شمسی + خانہ (رک)].

---دِن / روز (---کس د/و مج) امذ.
وقت کی ایک اکائی جس کا تعین آفتاب کے نصف النہاری عبور کے ذریعہ کیا جاتا ہے ، وہ دن جو ایک اصلی دوپہر سے لے کر دوسرے دن کی اصلی دوپہر تک محدود ہو. گھڑیاں ... شمسی دن کے مطابق منظم کی جاتی ہیں. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱۷). سال بھر کے یہ شمسی روز تمام کے تمام بالکل برابر نہیں ہوتے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۸). [شمسی + دن / روز (رک)].

---سال امذ.
وہ عرصہ جس میں زمین اپنا چکر سورج کے گرد پورا کرتی ہے ، یہ ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ ثانیہ کا ہوتا ہے مگر عام طور پر ۳۶۵ دن کا شمار ہوتا ہے ، آفتابی سال ، سورج کے حساب کے مطابق سال.

مگر میں پورے ساڑھے نو سو شمسی سال گن لوں گا
کہ کوئی نیچری کچھ کم نہ کر دے وقت مُمتد کو

(۱۸۹۵ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۸۳). [شمسی + سال (رک)].

---طَیف (---ی لین) امذ.
سورج کی شعاعوں یا کسی اور روشن قوت کی تصویر جس میں مختلف حصے اپنی انحراف پذیری کے لحاظ سے ترتیب وار نظر آتے ہیں ، مختلف رنگوں پر مشتمل وہ پٹی جو منشور سے گزرنے والی سورج کی روشنی دیوار وغیرہ پر منعکس کرتی ہے. شمسی طیف ... کے سات رنگوں کے آرپار بہت سی باریک سیاہ لکیریں نظر آتی ہیں. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۹۲۹). [شمسی + ع : طیف].

---عِلاج (---کس ع) امذ.
سورج کی شعاعوں سے علاج. ایسے مریضوں کو زیادہ گرم و زیادہ سرد مقامات اور بلند علاقوں میں رہنے سے احتراز کرنا چاہیے (دیکھو شمسی علاج). (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۴۰). [شمسی + علاج (رک)].

---قَمَری (---فت ق ، م) صف ؛ امث.
(لفظاً) سورج اور چاند کا ، مراد : وہ نقدی جو افسران سرکار شمسی اور قمری مہینے کا فرق نکال کر لیا کرتے تھے ، تین چار دن کی رخصت جو ملازمہ عورتوں کو شاہی محلوں میں ملا کرتی تھی ؛ دو تین چیزوں کو جو مختلف المقدار ہوں برابر کر دینا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [شمسی + قمری (رک)].

---مَہینَہ (---فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
شمسی سال کا مہینہ ، شمسی سال کے ۱۲ مہینے گنے گئے ہیں ، انگریزی سال میں اپریل جون ستمبر اور نومبر ۳۰ دن ، فروری ۲۸ دن (فروری لیپ کے سال کا ۲۹) اور باقی مہینے ۳۱ دن کے ہوتے ہیں (جامع اللغات). [شمسی + مہینہ (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
سورج اور سیاروں کی گردش کا نظام ، سورج کے گرد سیاروں کی گردش کا طریقہ. لمبے سفر کے دوران ... شمسی نظام کے تباہ کن مشاہیوں اور ذرات کا مقابلہ بھی کرنا پڑے. (۱۹۷۳ ، خلا میں پرواز ، ۱۳). [شمسی + نظام (رک)].

شَمْسِیَّہ (فت ش ، سک م ، کس س ، شد ی بفت). (الف) صف.
شمس (رک) سے منسوب یا متعلق. اور دوسرا قصیدہ فارسی شمسیہ ہے جس کے ہر شعر کی ردیف آفتاب ہے. (۱۸۶۳ ، انشاء بہار بے خزاں ، ۵). (ب) امذ. **چھاتا ، چھتری ؛ مسلمان درویشوں کا ایک فرقہ** (جامع اللغات). [شمسی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

شِمْشاد (فت نیز کس ش ، سک م) امذ.
۱. ایک خوش قد درخت جس کے پتے آس اور انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، شاخیں پریشان پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ، اس کی لکڑی سخت اور مضبوط ہوتی ہے جس کی کنگھیاں بھی بناتے ہیں جو بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہیں.

اتھے قدِ دلبر سے شمشاد کئی
الف سار کے سروِ آزاد کئی

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۱۰۳).

گل رو کے قد مقابل ہو باادب کھڑا ہے
شمشاد ہے چمن میں اس کا غلام گویا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۵).

ہوا صد برگ کا رنگ تعشق
ہوا شمشاد کے پاؤں کا فندق

(١٦٩٧ ، عشق نامہ ، فگار ، ٩٣).

یارو نہ مجھے سرو نہ شمشاد دکھا دو
جس قامتِ موزوں کی ہے اب یاد دکھا دو

(١٨٣٥ ،کلیات ظفر ، ١ : ١٩٣)۔ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا اونچے اونچے صنوبر شمشاد. (١٩٣٣ ، اختری بیگم ، ٣٩). سرو و شمشاد کے پاسبان اس چمن کی نگہبانی کرتے ہوئے معلوم ہوئے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٥٧). ٢. (کنایۃً) **معشوق خوش قامت نیز کسی خاتون کا پُروقار قد و قامت.**

نہ کم مان دے دولت آباد کوں
نہ سر پار کر دیکھ شمشاد کوں

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ٨٣).

---اَنْدام (---فت ا ، سک ن) امذ.
محبوب خوش اندام (مہذب اللغات). [شمشاد + اندام (رک)].

---قامَت (---فت م) صف ، امذ.
لمبے قد کا ، محبوب خوش نما و زیبا قد (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [شمشاد + قامت (رک)].

---قَد (---فت ق) امذ.
رک : شمشاد قامت.

پکڑنا زکی نازکی بیعدد
لٹکتے چلے شاد شمشاد قد

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٣٩). [شمشاد + قد (رک)].

شَمْشان (فت ش ، سک م) امذ.
(ہنود) **مرگھٹ ، جہاں ہندو اپنے مُردے جلاتے ہیں.** تو نہ تھا تو یہ زندگی شمشان کی طرح سنسان اور اجاڑ تھی. (١٩٢٢، انارکلی، ١٣٠). شمشان کے اردگرد ... ایک چاردیواری بنا دی گئی تھی. (١٩٨٦ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ٢٦٢). [س : श्मशान].

---بُھومی (---و مع) امث.
(ہندو) **مردہ رکھنے یا جلانے کی جگہ ، مرگھٹ.** ہُو کا عالم تھا ... جب مادھو نے شمشان بھومی میں قدم رکھا. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٣٣). میں نے ہندوؤں کی ارتھیاں بھی شمشان بھومی کی طرف جاتے دیکھی تھیں. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٦٣). [شمشان + بھومی (رک)].

---گھاٹ امذ.
رک : شمشان بھومی. مندر سے ذرا پرے شمشان گھاٹ کے کچھ آثار بھی تھے. (١٩٨٧ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ٣٨٢). [شمشان + گھاٹ (رک)].

شَمْشُو (فت ش ، سک م ، و مع) امث.
رک : شمسو.

آتے ہیں ہر نوالے میں کنکر میں کھاؤں کیا
شمشو نہیں کیا ہے جو دھونی ہے تم نے دال

(١٨٧١ ، عبیر ہندی ، ٨٢). [ف : سنگ شو کا مقامی تلفظ].

شَمْشِیر (فت ش ، سک م ، ی مع نیز مج) امث.
١. **شیر کے ناخُن کی شکل کا ایک آہنی ہتھیار ، خمیدہ تلوار ، تلوار جو بیچ سے خمدار ہو ، کٹار.**

اگر مرتضیٰ شاہ ذوالحال ہے
خداوند شمشیر کوپال ہے

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٠٠).

بھواں تیری شمشیر زلفاں کمند
پلک تیری جیسے کٹاری لگے

(١٧١٣ ، فائز ، د ، ١٨١).

خیمے کو جلاتے تھے آشوب اٹھاتے تھے
شمشیریں علم کرتے ہے وسوسہ آتے تھے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣١٠).

طالب ہیں کہ گردن پہ بھرا دے کوئی شمشیر
فرماتے ہیں اے موت اب آنے میں ہے کیا دیر

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٣٩٠).

شمشیرِ حوادث سے نہ ہوں قلب دو پارا
پھر اوج پر اے برق ہو بھارت کا ستارا

(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ١٦١). ایک برہنہ آدمی شمشیر لیے ہوئے مجھ پر وار کرنے کے لیے لپکا. (١٩٧٨ ، براہوی لوک کہانیاں ، ١١٣). ٢. **گنجفہ کی بڑی بازیوں میں سے ایک بازی کا نام اس کے پتّے کا رنگ سبز اور علامت تلوار کی ہوتی ہے ، اس کا میر شمس کہلاتا ہے** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ ا پ و ، ٦ : ١٦٠). [ف : شم ــ ناخن + شیر (رک)].

---اُتَرْنا محاورہ.
تلوار کی نوک کا کسی جسم میں گھسنا.

دیکھو تو ذرا جھک کے مرے زخمِ جگر کو
اتری ہے کہاں گزری ہے شمشیر کہاں سے

(١٨٦٨ ، شرف ، د ، ٢٩٧).

---اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
کوئی ہتھیار یا شمشیر ہاتھ میں لینا ، لڑنے پر آمادہ ہونا ، جنگ کے لیے تیار ہونا.

دیکھ شمشیر ہے یہ، ساز ہے یہ ، جام ہے یہ
تو جو شمشیر اٹھا لے تو بڑا کام ہے یہ

(١٩٥٥ ، مجاز ، آہنگ ، ٧).

---اَجَل کا شِکار (طُعْمَہ) ہونا محاورہ.
مرنا (جامع اللغات).

---اَدا کس اضا(---فت ا) امث.
(استعارۃً) **شوخی ، غمزہ ، انداز.**

اکبراعظم کا وہ فرزند شہزادہ سلیم
میری شمشیر ادا نے دل کیا جس کا دو نیم

(١٩١٦ ، نقوشِ مانی ، ٣٣). [شمشیر + ادا (رک)].

---اُگَلنا محاورہ.
شمشیر کا نیام سے نکل پڑنا.

کس قہر سے دیکھا طرفِ لشکر بے پیر
بل آ گیا ابرو پہ اُکنے لگی شمشیر
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---آبدار کس صف(---سک ب) امث.
وہ تلوار جس پر صیقل کیا گیا ہو ، تیز یا چمک دار تلوار.

بجھی نہ آتشِ شوقِ شہادت اے ظالم
لگی رہی تری شمشیر آبدار میں روح

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰). شمشیر آبدار نیام سے نکال کر ایسا اک ہاتھ لگایا دونوں کے چار ٹکڑے کر کے چورنگ بنایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴).

ایک شمشیر آبدار کی طرح
ہر خدا ناخدا پہ چل جاؤں

(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۳۲). [شمشیر + ف : آبدار - چمک رکھنے والی].

---باز امذ.
تلوار چلانے والا ، شمشیر بازی کے فن کا ماہر ، پیشہ ور تیغ زن ، تلوریا. بعض شمشیر باز ایسے ہیں جو ایک ہاتھ خالی حریف سے مقابلہ کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۷۰). وہ ... ایک شمشیر باز کے مقابلے میں سب کے سامنے تلوار سے لڑنے آئے گا. (۱۹۴۳ ، انطونی اور کلوپیٹرا (ترجمہ) ، ۱۳۳). [شمشیر + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

---بازی امث.
تلوار سے لڑنا نیز اس کا فن. عرصہ قریب میں سواری اسپ ... و شمشیر بازی و برق اندازی اور بانک اور پٹا ... کوئی عدیل و نظیر ان کا نہ تھا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، ۵۱). [شمشیر باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندھنا ف م ، نیز محاورہ.
شمشیر کو کمر سے باندھنا ، لڑنے کو تیار ہونا.

خوں ریزئ عشاق ہے موقوف اُسی پر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی موئے کمر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰).

---بَدَست (---فت ب ، د ، سک س) صف ؛ امذ.
جس کے ہاتھ میں کھنچی ہوئی تلوار ہو ، مقابلہ پر آمادہ. حمایت پر کمربستہ یا مخالفت میں شمشیر بدست نظر آتے ہیں. (۱۹۶۲ ، میزان ، ۱۱). [شمشیر + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---بُرّاں کس صف(---ضم ب ، شد ر) امث.
۱. **وہ تلوار جس کی کاٹ عمدہ ہو ، تیز تلوار.** صیاد نے شمشیر براں سے سر دونوں کا کاٹ کے اور پوست کھینچ کے راہ لی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰۷). ماہ عید میں شمشیر براں کی صورت نظر آتی تھی. (۱۹۱۹ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۱۵۶).
۲. **سیف بازی کے ایک کارگر داؤ کا نام.** تیرھویں گھاتی اس کا نام شمشیر براں ہے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۰۴). [شمشیر + بُرّاں (رک)].

---بَردار (---فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
شمشیر بدست ، تلوار لئے ہوئے. چاند بی بی اور جھانسی کی رانی جیسے سیاسی قبیلے کی شمشیر بردار نمائندہ خاتون ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۸ / دسمبر ، ۳). [شمشیر + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---بَرَہنَہ کس صف(---فتِ ب ، فت مع ر ، سک ہ ، فت ن)صف.
برہنہ تلوار ، ننگی تلوار ؛ (مجازاً) لڑنے مرنے پر تیار ؛ بے دھڑک بات کہنے والا ، تیز زبان ، چرب زبان. جس تنازعے کو ختم کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کریں گے وہ ایک شمشیر برہنہ کی طرح ہمارے سروں پر بدستور لٹکتا رہے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۴۶). [شمشیر + برہنہ (رک)].

---بکَف (---فت ب ، ک) امذ.
رک : شمشیر بدست.

شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

(۱۸۷۵ ، دبیر (مہذب اللغات)). اگر کوئی نیا بوجھ ہم پر ڈالا گیا تو ہم اپنی آزادی کے واسطے شمشیر بکف ہو جائیں گے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ ، ۲۷۵). نوجوان افسانہ نگاروں کا قافلہ تو شمشیر بکف آیا تھا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۶۵). [شمشیر + ب (حرفِ جار) + کف (رک)].

---بَند (---فت ب ، سک ن) صف.
وہ جس نے کمر سے تلوار باندھ رکھی ہو ، جنگ کے لیے تیار.

خراساں کے شاہاں ہیں شمشیر بند
روہیلے پٹھاناں و گرزے کمند

(۱۵۶۴ ، شوق ، د ، ۳ ، ۷۳). [شمشیر + ف : بند ، بستن - بندھنا ، باندھنا].

---بَندی (---فت ب ، سک ن) امث.
تلوار سے لڑنا نیز اس کا فن. عرصہ قریب میں سواری اسپ ... و شمشیر بازی و برق اندازی اور بانک اور پٹا ... کوئی عدیل و نظیر ان کا نہ تھا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۵۱) . [شمشیر باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بہ دَسْت (---فت ب ، د ، سک س) صف.
رک : شمشیر بدست. دنیا کی اخلاق جدوجہد میں شمشیر بہ دست ہو کر صداقت کی فتح کے لئے ایک بھرپور وار کیا جائے. (۱۹۶۴ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۳۸). [شمشیر + بہ (حرفِ جار) + دست (رک)].

---پَہَن کس صف(---فت پ ، سک ہ) امث.
چوڑی تلوار (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [شمشیر + ف : پہن].

---پھرنا ف م.
تلوار چلنا (گلے وغیرہ پر).

ارے بول تانی ہیں کیسی بھنویں
گلے پر بھی شمشیر کیا پھر گئی

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۶۳).

---تابدار کس صف(---سک ب) امث.
چمکنے والی تلوار (جامع اللغات). [شمشیر + تاب (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---تولنا محاورہ.
شمشیر زنی کا ارادہ کرنا ، تلوار کو ہاتھ میں لے کر جانچنا تا کہ وار پورا پڑے ، تلوار سنبھالنا ، وار کرنے کے لئے تیار ہونا.

جہاں تولے وہ اپنی شمشیر کو
تو روباہ سمجھے ہے وہ تیر کو
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۲۱).

تھا تماشا دیدنی شمشیر کو تولا کیا
ساتھ میرے جب تلک وہ گنجفہ کھیلا کیا
(۱۸۶۶ ، فیض ، د ، ۸۷).

حضرت بھی بڑھے تول کے شمشیر شرربار
تلوار سے تلوار لڑی مل گئے رہوار
(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۱۱۲).

---تیز کس صف(---ی مج) امث.
باریک دھار کی تلوار ، تیز تلوار (ماخوذ : جامع اللغات). [شمشیر + تیز (رک)].

---جانِستاں کس صف(---مغ ، کس س) امث.
جان لینے والی تلوار ، قتل کرنے والی تلوار.

ہنگامِ رزم معرکۂ کارزار میں
چمکے اگر حریف پہ شمشیر جانستاں
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).[شمشیر + جنگ (رک)].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
ایک خطاب جو نوابوں اور امیروں کو دیا جاتا تھا.

سن کے یہ بولا خدا کے واسطے کیجے معاف
میں تو ہوں شاعر غریب اور آپ ہیں شمشیر جنگ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۸۹). [شمشیر + جنگ (رک)].

---جَوہَردار کس صف(---و لین ، فت ہ ، سک ر) امث.
وہ تلوار جس پر ایسے قدرتی نقوش ہوں جن سے اس کی عمدگی ظاہر ہو ، آبدار تلوار.

جگر ہوتے رہیں ٹکڑے بقولِ ذوق اعدا کے
تری شمشیرِ جوہردار میں نصرت کا جوہر ہو
(۱۹۱۶ ، سرتاج سخن ، ۳۹). [شمشیر + جوہر (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---چلانا محاورہ.
شمشیر زنی کرنا ، تلوار سے وار کرنا. شیث لعین نے شمشیر چلائی ، طاق مسجد پر لگی اور ٹوٹی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲).

---چلنا محاورہ.
تلوار کا وار ہونا ؛ لڑائی ہو جانا ، جنگ ہونا ؛ تلوار چلانا (رک) کا لازم.

دیکھ کر بازو تمہارے وقتِ غسل
پھلیوں میں چل گئی شمشیرِ موج
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۷).

---چمکنا محاورہ.
تلوار چلنا.

ہنگامِ رزم معرکۂ کارزار میں
چمکے اگر حریف پہ شمشیرِ جانستاں
(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

کہاں ذوقِ نظر ہے بے دلی کا آسرا حق
چمک جاتی ہیں شمشیریں خبر ہوتی ہے کیا دل کو
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۱۰۵).

---حِضرِمی کس صف(---کس ح ، سک ض ، کس ر) امث
وہ مخصوص تلوار جس کے لوہے میں ہلکی سی سبز جھلک ہو.

پیشِ نظر ہے جوہرِ شمشیر حضرمی
رہتے ہیں یہ غزال اسی سبزہ زار میں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶۳). [شمشیر + ع : حضرم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) صف ، مذ.
خدا کی تلوار ؛ (کنایۃً) حضرت امام حُسین.

بھاگو بھاگو جگرِ شیرِ خدا آتا ہے
بارو ہشیار کہ شمشیرِ خدا آتا ہے
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۱). [شمشیر + خدا (رک)].

---دَم (---فت د) صف.
شمشیر کی باڑھ رکھنے والا ؛ (کنایۃً) تیز و طرار.

کیا ابھی دن سن ہیں اس محبوب کے نامِ خدا
باڑھ پر آنے دو قد شمشیر دم ہو جانے کا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲). [شمشیر + دم (رک)].

---دو پیکَر کس صف(---و مج ، ی لین ، فت ک) امث.
دو دھاری تلوار ، دو نوکیں رکھنے والی تلوار.

ابروؤں کے وصف لکھنے سے یہ تیزی آ گئی
بن گیا خامہ بھی شمشیرِ دو پیکر ہاتھ میں
(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۲۵۷).

بھرا منہ نوک سے برچھی کی تیغ اصفہانی کا
روانی چھین لی کھانڈے نے شمشیر دو پیکر سے
(۱۹۱۵ ، مطلعِ انوار ، ۹۷).[شمشیر + دو (رک) + پیکر (رک)].

---دو دم کس صف(---و مج ، فت د) امث.
دو باڑھوں والی تلوار ، دو دھاری تلوار.

سزا دیوانگی کا زیر شمشیر دو دم نکلا
کہ زنجیر ہوا بن کر مرے سینے سے دم نکلا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۳).

کافروں نے یہ کیا جنگِ اُحد میں مشہور
کہ پیمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۱۸). [شمشیر + دو (رک) + دم (رک)].

---دوست (---و مع ، سک س) صف ؛ امذ.
تلوار سے گہرا تعلق رکھنے والا ، تلوار سے لڑنے کا شوقین ؛ جنگجو ۔ اہل عرب ہمیشہ سے شمشیر دوست رہے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۲۹۸). [شمشیر + دوست (رک)].

---دوسر کس اضا(---و مع ، فت س) امث.
دو نوکیں رکھنے والی تلوار.
سر مرا کاٹ کے تلوار گلے پر رکھ دی
دی ہے شمشیر دوسر یار نے اک سر کے عوض
(۱۸۸۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۹۳). [شمشیر + دو (رک) + سر (رک)].

---رانی امث.
تلوار چلانا ، تلوار چلانے کا فن.
الٰہی خیر ہو مکتب نہ بنجائے کہیں مقتل
معلم سے سبق پڑھتے ہیں وہ شمشیر رانی کا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳). [شمشیر + ران (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زن (---فت ز) صف.
تلوار چلانے والا ، تلوار چلانے کا ماہر.
دلاور جیتے رن میں باول اتھے سو شمشیرزن او تاول اتھے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).
بےجا نہ کر توں لاف دلیری کی اے سراج
اس تندخو کے ابروئے شمشیر زن کوں دیکھ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۶). فن تلوار کا جو ایک مشہور حربہ ہے اس کے جاننے والے کو شمشیر زن یا پھنکیت کہتے ہیں. (۱۸۸۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۳). اسلام کی صف میں ہر حوصلہ مند شمشیر زن نے کل کی توقع پر بیقراری میں رات بسر کی. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳). وہ بلا کے جری اور شمشیر زن بھی تھے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۳). [شمشیر + ف : زن ، زدن ـ مارنا ، مار ڈالنا].

---زنی (---فت ز) امث.
تلوار مارنا ، تلوار چلانا ، تلوار سے لڑنے جھگڑنے کا فن.
کسی جگہ شمشیر زنی و نیزہ بازی کی مشق ہو رہی ہے. (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۶). وہاں میلہ لگتا اور شہسواری و شمشیر زنی کے مقابلے ہوتے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۶۲). [شمشیر زن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَرانداز کس صف(---فت س،سک ر ، فت ا ، سک ن) امث.
سر کاٹنے والی تلوار.
چمکی صفت برق جو شمشیر سرانداز
اندازِ وغا بھول گئے سب قدر انداز
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱). [شمشیر + سر (رک) + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا].

---صاعِقہ خِصال کس صف(---کس ع ، فت ق ، کس خ) امث
بجلی کی سی خاصیت رکھنے والی تلوار ، بہت چمکنے یا فوراً قتل کرنے والی تلوار (ماخوذ : جامع اللغات). [رک : شمشیر + صاعقہ (رک) + خصال (رک)].

---عُرْیاں کس صف(---ضم ع ، سک ر) امث.
ننگی تلوار ، نیام سے باہر نکلی ہوئی تلوار.
عدو جب دیکھتے ہیں بندشِ الفاظ کہتے ہیں
اثر ہے مصرع برجستہ میں شمشیر عریاں کا
(۱۹۱۱ ، تسلیم (مہذب اللغات)). [شمشیر + عریاں (رک)].

---عُرْیاں کرنا محاورہ.
تلوار نیام سے باہر نکالنا ، لڑنے پر تیار ہونا.
جب دن ہوا تو ظالم شمشیر کر کے عُریاں
بچوں کوں گھر سے کاڑھا باندھے ہوئے دو زلفاں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۶).

---عَلَم رَہْنا محاورہ.
تلوار کا اونچا ہونا ، تلوار بلند رہنا ، لڑنے پر آمادہ ہونا.
اسلیے پھرتا ہے سر پر خود کو رکھکر حباب
عرصۂ دریا میں رہتی ہے علم شمشیر موج
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷۹).

---عَلَم کرنا محاورہ.
شمشیر کو مارنے کے واسطے اٹھانا ؛ جنگ کی غرض سے تلوار کو اس طرح بلند کرنا کہ اس کا رخ آسمان کی طرف ہو.
اب میں بھی علم کرتا ہوں شمشیر علی کی
(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات)).

---کا اُگلا پڑنا محاورہ.
شمشیر کا نیام سے نکلا پڑنا (مہذب اللغات).

---کا پانی امذ (قدیم).
تلوار کی آب یا چمک.
تج قہر کی آتش کنے اسپند ہوئے حاسد جتے
شمشیر کے پانی منے دشمن کے سر ہیں بڑے بڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

---کا دَھنی صف.
تلوار چلانے میں ماہر (جامع اللغات).

---کا کھیت امذ.
میدان جنگ جہاں بہت سے کُشتوں کی لاشیں پڑی ہوں.
جو کہ ظالم ہو وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶).

---کُرنا محاورہ.
تلوار سے جنگ کرنا (مہذب اللغات).

---کَشِیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
وہ شخص جو کسی کو قتل کرنے کے لئے تلوار کھینچے ہوئے ہو.

فریاد ستم کش ہے وہ شمشیر کشیدہ
جس کا نہ رکے وار فلک کی بھی سپر سے
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ١٨٥). [شمشیر + ف : کشیدہ ، کشیدن ۔ کھینچنا ، گھسیٹنا].

--- کھانا محاورہ.
تلوار کا وار کھانا ، تلوار کا زخم لگنا.
ملعون نے تھی زہر میں شمشیر بجھائی
غل پڑ گیا شمشیر یداللہ نے کھائی
(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ٣).

--- کِھنچنا محاورہ.
تلوار کا میان سے نکلنا.
میں ہوں معشوق سے بیزار عیاذاً باللہ
نہ کشیدہ ہوں جو سر پر مرے شمشیر کھنچے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٠٢).
جیسے شمشیریں کھنچیں جٹی بھووں کا وہ تناؤ
راگنی جیسے کھڑی ہو جسم کا ایسا رچاؤ
(١٩٤٣ ، روحِ کائنات ، ١٧٤).

--- کھینچنا محاورہ.
تلوار میان سے نکالنا.
آئے بہار بھرے تھے او دس دلیر
انو کھینچے شمشیر برونے دلیر
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٦٤٤).
شمشیر کھینچ جبکہ لگائے ننگی اُوٹھا
سر کٹ گیا پہ دل میں نئے سر سیں جی اوٹھا
(١٧١٨ ، دیوانِ آبرو ، ٩٦).
سنگِ مقناطیس ہیں ہم سخت جان
کھنچکے اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ
(١٨٧٨ ، گلزارِ داغ ، ٨٢).

--- گِلی کس صف(--- کس گ) امث.
مٹی کی تلوار.
اثر ظلم سے تیار ہو شمشیرِ گلی
خاک ہو جائے ستمگر تو بنے گل قاتل
(١٨٤٣ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ١٠٨). [شمشیر + گل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- گیر (--- ی مع) صف ؛ امذ.
وہ جس نے تلوار پکڑ رکھی ہو ، لڑنے پر آمادہ شخص.
کیا زاری اس وقت پر او بھی پیر
بولیا یوں کہ اے شیرِ شمشیر گیر
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ١٣٩).[شمشیر + ف گیر گرفتن ۔ پکڑنا].

--- لگانا محاورہ (قدیم).
تلوار مارنا ، تلوار چبھونا. ہر سمت سے پتھر و تیر اور نیزہ و شمشیر لگانے لگے. (١٨٨٧ ، نہر المصائب ، ٣٨).

--- میں بَل پڑ جانا محاورہ.
تلوار میں کجی آنا ، تلوار لیڑھی ہو جانا.
جوہرِ قاتل ہماری سخت جانی سے کھلے
ہاتھ جھوٹا ہو گیا بل پڑ گئے شمشیر میں
(١٨٥٤ ، غنچۂ آرزو ، ١٠٦).

--- نیام کرنا محاورہ (قدیم).
تلوار نیام میں رکھنا ، لڑنے کا ارادہ ملتوی کرنا ، شکست ماننا.
او گڑداں علی کا سنے جوں کہ نام
کئے اپنی شمشیر کوں سب نیام
(١٦٤٩ ، خاورنامہ ، ٣١٥).

--- ہِلالی کس صف(--- کس ہ) امث.
وہ تلوار جو بیچ میں سے خم دار ہوتی ہے.
وصف ابرو میں کہا جو شعر تر   آب شمشیرِ ہلالی ہو گیا
(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٦١). [شمشیر + ہلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَمْع (فت ش ، سک م) امث.
١. موم ، کافور یا چربی کی بنی ہوئی بتی جسے روشنی کے لیے جلاتے ہیں ، موم بتی ؛ چراغ.
ہما جم رہیا تجھ چھتہ چھانوں تل
سو جیوں چھانوں جم شمع کے پانوں تل
(١٥٦٤ ، حسن شوقی ، د ، ١٢٩).
شمع تم مجلس میں قصّا آپ زبان سو بولیا
رشک آتا ہے منجے کیوں بولتا ہے تو حدیث
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٦٥).
تجھے شمع کے برابر سو کہہ سکوں کیوں میں
کہ نخل موم جدا سر و سر بلند جدا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١١).
انصاف کی چھوٹے دمِ انشا نہ رعایت
پروا نہ کروں میں قلمِ شمع سے تحریر
(١٨٧٢ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ١١).
بعد مسافت رات اندھیری شمع نہ مشعل میں تنہا ضعف سے گرنا ، سانس کا چڑھنا ، شدتِ وحشت ہائے ستم (١٩٢٧ ، شاد ، میخانۂ الہام ، ١٧٧). شمع ، طرح ، صبح وغیرہ کہ عربی میں ان کا درمیانی حرف ساکن اور آخری متحرک ہوتا ہے اور اردو کا لہجہ اس کو قبول نہیں کرتا.(١٩٨٩ ، اردونامہ ، لاہور ، جون ، ٢٣). ٢. **(تصوف) نورِ عرفان ، نورالٰہی** (مصباح التعرف ، ١٥٤).
٣. **موم** (پلیٹس). [ع : (ش م ع)].

--- اَفروختہ کس صف(--- فت ا ، سک ف ، و مع ، سک خ ، فت ت) امث.
روشن کی ہوئی شمع.
اہلِ حیرت پہ نہ ہو گرمِ غضب جانِ سراج
شمعِ افروختۂ مجلسِ تصویر نہ ہو
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٩٠). [شمع + ف : افروختہ ، افروختن ۔ روشن کرنا].

---افروزی (---فت ا ، سک ف ، و مج) امث.
شمع جلانا ، دیا روشن کرنا. شمع افروزی ... کا اعلان ہوا ، باری باری شمعیں جلائی گئیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اپریل ، ۱۱). [شمع + ف : افروز ، افروختن - روشن کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ الٰہی کس اضا(---کس ا ، ل بمد) امث.
نورِ خدا ، نورانی روشنی. وہ شمع الٰہی بجھنے کے بجائے رفتہ رفتہ اپنے دائرۂ نورانی کو وسیع کرتی جاتی ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۰). [شمع + الٰہی (رک)].

---ِ انجمن کس اضا(---فت ا ، سک ن ، ضم ج ، فت م) امث.
محفل کی رونق ، محفل کی جان ؛ (کنایۃً) محبوب.

رفع ہوئے کس طرح تاریکیِ غم اے سراج
دیدۂ حیراں کا شمع انجمن آیا نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۳). وہ بھی اکبر کی طرح اسے شمع انجمن نہیں بلکہ چراغ خانہ دیکھنا پسند کرتے تھے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۰۹). [شمع + انجمن (رک)].

---ِ ایمن کس اضا(---ی لین ، فت م) امث.
نورِ حق کی تجلی جو موسیٰؑ کو وادی ایمن میں ایک درخت پر نظر آتی تھی (نوراللغات). [شمع + ایمن (رک)].

---ِ بالیں کس اضا(---ی مع) امث.
وہ شمع جو قبر کے سرہانے جلاتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [شمع + بالیں (رک)].

---بجھانا محاورہ.
مایوس کرنا ، ناامید کرنا ، مار دینا.

محرابِ جاں میں شمع جلانے کے بعد خود
محرابِ جاں کی شمع بجھا کر چلے گئے

(۱۹۸۷ ، ہونے رسیدہ ، ۱۶۸).

---بجھ جانا محاورہ.
شمع بجھانا (رک) کا لازم ، مایوس ہونا.

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے
شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

(۱۸۶۹ ، غالب ، ۱۶۶). میرے دل کی ساری شمعیں بجھ گئی تھیں. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۷).

---بردار (---فت ب ، سک ر) صف.
شمع اٹھانے والا (کنایۃً) روشنی پھیلانے والا. (انگلش اردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۱۵). [شمع + ف : بردار ، برداشتن - اٹھانا].

---برداری (---فت ب ، سک ر) امث.
شمع اٹھانا (مجازاً) اندھیرے میں دوسرے شخص کو روشنی کے لیے شمع جلا کر کھڑے ہونا یا ساتھ ساتھ چلنا ، روشنی کرنا. مجسمہ سازوں نے احیاء العلوم کی شمع برداری کا فریضہ سرانجام دیا. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۸۹). [شمع بردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بڑھانا محاورہ.
شمع گل کرنا ، بتی بجھانا.

کسی مہرو سے رہی ہے تمہیں صحبت مسرور
شام سے شمع جو تم گھر کی بڑھا دیتے ہو

(۱۸۹۲ ، مسرور کاکوروی ، د ، ۱۴).

---بڑھنا محاورہ.
شمع بڑھانا (رک) کا لازم ، شمع بجھنا.

خدا حافظ ہے تیرا ، یار نے برخاست کی اے دل
بڑھی جاتی ہیں شمعیں لوگ اوٹھے جاتے ہیں محفل سے

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۲۳۳).

---بھڑک اٹھنا ف س ؛ محاورہ.
شمع کا جل اٹھنا. میرے دل کے طاق میں بجھی ہوئی شمع ایک دم بھڑک اٹھی ہے. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ۱۸۳).

---ِ تربت کس اضا(---ضم ت ، سک ر ، فت ب) امث.
وہ چراغ جو قبر پر جلایا جاتا ہے.

اے تو کہ پُر ضیا ہے تجھ سے تمام عالم
آ جا ادھر کہ میں ہوں محتاجِ شمعِ تربت

(۱۹۱۸ ، نقوش مانی ، ۵۳). [شمع + تربت (رک)].

---ِ توحید کس اضا(---و لین ، ی مع) امث.
ایمان کا نور ؛ (کنایۃً) مذہب اسلام.

مدینے والے کے دم سے روشن ہے شمعِ توحید دو جہاں میں
زباں پہ بعد از خدا جب آیا مدینے والے کا نام آیا

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۳۱). [شمع + توحید (رک)].

---ٹھنڈی کرنا محاورہ.
شمع گُل کرنا ، بتی بجھانا.

منتیں ماں کے پروانے جلے ہیں تجھ سے
ٹھنڈا کیجئے تجھے اے شمع لگنِ دریا میں

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۱۹۰).

مجھ کو بے خود نہ سمجھ خوب سمجھتا ہوں تجھے
شمع میرے ہی جلانے کو ٹھنڈی کر دی

(۱۹۰۵ ، بیخود دہلوی ، گفتار بیخود ، ۲۷۷).

---جلانا ف م.
بتی روشن کرنا ، اجالا کرنا.

روح میں شمع جلاتا ہے تو
ڈھونڈو تو مل جاتا ہے تو

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۲۲).

---جلتی کرنا محاورہ.
منت کے لیے شمع یا چراغ روشن کرنا ، منت ماننا.

کچھ نہیں اب سوجھتا دھگڑے پہ یہ پروانہ ہے
شمع جلتی میں کروں گی اس تری تقصیر پر

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)).

---جَلْنا ف ل ؛ محاورہ۔
١۔ دیا جلنا ، موم بتی روشن ہونا ، محبوب کا تڑپنا۔

لوگ خود فیصلہ کر دیں کہ سحر ہونے تک
کتنا پروانہ جلا ، شمع جلی ہے کتنی

(١٩٨٦ ، غبارِ ماہ ، ٦٩)۔

---جِھلْملانا محاورہ۔
شمع کا کم کم جلنا ، ٹمٹمانا ، رک رک کر جلنا ، چراغ بجھنے کے قریب ہونا۔ انجمن انجم برخاست ہونے ماہ کا منہ سفید ہوا شمع لگن میں جھلملانے لگی۔ (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣ : ٧٥)۔ جب شہرزاد صوفی دلریش کی داستان ختم کرچکی تو شمع جھلملا رہی تھی (١٩٢٦ ، شہیدِ مغرب ، ٧٨) میں نے محسوس کیا کہ میرے دل کے طاق میں جلتی ہوئی شمع جھلملا رہی ہے۔ (١٩٧٨ ، ابراہیم جلیس ، الٹی قبر ، ١٨٣)۔

---چَڑْھانا محاورہ۔
کسی مزار پر شمع چڑھانے کی منت ماننا اور مراد پوری ہونے پر شمع جلانا۔

درگہوں میں جو شمع چڑھاتا ہوں کہتے ہیں
روشن ہے حال آپ کے سوز و گداز کا

(١٨٥٢ ، تنویرالاشعار ، ٨)۔

---حَیات گُل کَرْنا محاورہ۔
جان سے مار دینا ، ہلاک کرنا (جامع اللغات)۔

---حَیات گُل ہونا محاورہ۔
شمعِ حیات گل کرنا (رک) کا لازم ، مرنا (جامع اللغات)۔

---خاموش کَرْنا محاورہ۔
چراغ گل کرنا ، چراغ بجھانا۔

داغِ دل اپنا چھپانے سے عیاں اور ہوا
شمعِ خاموش جو کی ہم نے دھواں اور ہوا

(١٨٥٣ ، ریاضِ مصنف ، ٣٣)۔

---خاموش / خَموش ہونا محاورہ۔
شمع کا بُجھنا ، چراغ گُل ہونا۔

تاب دم مارنے کی کس کو ہوئی تیرے حضور
ہو گئی شمعِ تجلی مع موسیٰ خاموش

(١٨٣٦ ، آتش (نوراللغات))۔

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٠)۔

---خاوَری کس صف (---فت و) امذ۔
مراد : آفتاب۔

صبح ہوئی تو کیا ہوا ہے وہی تیرہ اختری
کثرتِ دود سے سیاہ شعلۂ شمعِ خاوری

(١٨٥١ ، مومن مجموعۂ قصائد ، ٨٨)۔ [شمع + خاور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---دان امذ ؛ رک شمعدان۔
وہ ظرف جس میں موم بتی لگا کر روشن کرتے ہیں ، بتی دان ، ڈیوٹ۔

ستارے شمع دانان کرالا وہ شور کاتس پر
ثریا کے قندیلاں بھر چندر ماتم بنایا ہے

(١٦٧٢ ، شاہی ، ک ، ٢١٢)۔

کوئی سل کوئی سل کے بٹھر کو لے
کوئی شمعدان کوئی گل‌گیر کو لے

(١٧٩٣ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ٢٣)۔ طلائی شمع دانوں پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں۔ (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٣٥)۔ پروانوں کے پرلگن میں شمعدانوں کے ڈھیر تھے۔ (١٨٨٢ ، طلسم ہوش‌ربا ، ١ : ٦٣٣)۔

جدھر جدھر سے بھی گزارا جلوسِ رسوائی
کھڑے تھے لوگ دریچوں میں شمعداں کی طرح

(١٩٦٩ ، کوہ ندا (کلیات) ، ٦١)۔ [شمع + دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---دانی امث۔
(نباتیات) ایک قسم کا پودا جس پر سارس کی چونچ سا پھل آتا ہے نیز ایک قسم کا پھول‌دار درخت (لاط Geranium ازیو: Geranion)۔ کچھ مقبول عام پودوں کے نام وائیلٹ یا بنفشہ ... جرینیم یا شمع دانی ، ڈھلیا ... وغیرہ ہیں۔ (١٩٧٣ ، زراعت نامہ ، فروری ، ١٣)۔ [شمع دان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---دِکھانا ف ل ؛ محاورہ۔
اندھیرے میں دوسرے شخص کو روشنی کے لیے شمع جلا کر کھڑے ہونا یا ساتھ ساتھ چلنا ، راستہ دکھانا۔

جستجوئے یار میں نکلوں اندھیرے میں اگر
راہ بتلا دے پری مجھکو دکھا دے حور شمع

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٨٦)۔

---ڈھالْنا ف ل۔
پگھلی ہوئی چربی یا پگھلا ہوا موم قالب میں ڈال کر ترکیب معینہ کے ساتھ سرد کر لینا کہ شمع کی صورت ہو جائے۔

روشنی دیکھے گا یارب کون سا رشکِ پری
ڈھالتا ہے اپنی چربی سے ہر اک دیوانہ شمع

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٨٧)۔

---راہ کس اضا ؛ امث۔
راستے کی شمع ؛ (کنایۃً) راستہ دِکھانے والا ، رہبر ، رہنما۔ اس میں متعدد واقعات نہایت سبق آموز ہیں جو مطالعہ کرنے والوں کے لیئے شمع راہ کا کام دیتے ہیں۔ (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٣٢٦)۔ [شمع + راہ (رک)]۔

---رُخْسار (---ضم ر ، سک خ) صف ؛ امذ۔
وہ جس کا گال شمع کی طرح دمکتا ہو ؛ (کنایۃً) معشوق (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [شمع + رخسار (رک)]۔

---رِسالَت کس اضا (---کس ر ، فت ل) امث۔
وہ ذات جس نے دین کی روشنی پہنچائی ؛ (کنایۃً) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سلام خانۂ زہرا ترے چراغوں پر
بجھے ہیں شمعِ رسالت کی روشنی کے لیئے
(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۰۱). [شمع + رسالت (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
روشن یا نورانی چہرے والا ؛ (کنایۃً) معشوق.

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).

جب ہم سے خفا ہو کے ہے وہ شمع رو جاتا
خاموش ہو رہ جاتا ہوں پروانہ سا جل کر
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۷).

شمع رو آپ گو ہوئے لیکن
لطفِ سوز و گداز کیا جانیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۲).

بستی کی لڑکیوں میں بدنام ہو رہا ہوں
اس شمع رو کا جب سے پروانہ بن گیا ہوں
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۱۰۸). [شمع + رُو (رک)].

---ِ رَوشَن کس صف(---و لین ، فت ش) امث.
جلتی ہوئی موم بتی ، روشن دیا.

عید خوشیاں سیتی قرباں ہونے دھرتا ہے ہوس
او انداں ہے جگت میں شمع روشن عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹). [شمع + روشن (رک)].

---رَوشَن کرنا محاورہ.
شمع جلانا ، روشنی پھیلانا . کسی نیک کام کی ابتدا کرنا.

جو شہ شمع روشن کیے سور کا
ملک تیل لیا کر سٹے نور کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۲). اس کا اعتراف تمام یورپی مورخین بھی کرتے ہیں کہ مغرب میں علم کی شمع روشن کرنے والے اہل عرب ہی تھے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱۳).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
شمع روشن کرنا (رک) کا لازم.

سچ کہتی چٹ لگن ہے نہیں لیتے اس کا گل
روشن جو ہو مراد کی اے نوبہار شمع
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۸۷). طارق بن زیاد ... کی شجاعت کے طفیل یورپ کی ظلمتوں میں اسلام کی شمع روشن ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۰۱).

---ساز امذ.
شمع بنانے والا شخص. یہ بی بی ایک شمع ساز کی بیٹی تھی جو اس کی دکان کے پڑوس میں ہی رہتا ہے. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱). [شمع + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا].

---ساں م ف.
شمع کی طرح ،شمع کے مانند.

ہوئی صبحِ پیری کٹی اب جواں
یہ جلنا فقط شمع ساں شب کی شب ہے
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۸).

تپِ غم شمع ساں ہوتی نہ تھی کم
اور آتے تھے پسینوں پر پسینے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۱).

---ِ سَحَر / سَحَری کس اضا(---فت س ، ح) امث.
۱. صبح کا چراغ ؛ جسکی زندگی بہت تھوڑی رہ گئی ہو ، جو عمر طبعی کو پہنچ چکا ہو.

رخصت میں گفتگو جو شبِ وصل اس نے کی
شمع سحر کی طرح میں خاموش ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۸).

انداز جوانوں کا بھی پیرانہ سری بھی
پراونۂ جانباز بھی شمعِ سحری بھی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۱).

واں ڈھیر ہے پھولوں کا بستر پہ اگر ہمدم
گل ہونے کو آمادہ یاں شمعِ سحر بھی ہے
(۱۹۳۹ ، حیرت بدایونی ، ک ، ۵۵) . **۲. صبح کاذب ، آفتاب** (مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [شمع + سحر/سحری (رک)].

---ِ شَبِستان کس اضا(---فت ش ، کس ب ، سک س)امث.
خواب گہ کی شمع.

تری زلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اسے شمعِ شبستاں یاد آوے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۸).

ہر روز تو اے مہرِ درخشاں ہے کہیں اور
ہر رات تو اے شمع شبستاں ہے کہیں اور
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۴۴).

---عالَمتاب کس صف(---فت ل ، سک م) امث.
(کنایۃً) **آفتاب** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [شمع + عالمتاب (رک)].

---عِذار (---کس ع) صف.
وہ جس کے گال شمع جیسے ہوں ؛ جگمگاتے چہرے والا ؛ (کنایۃً) محبوبِ خوش رو (مہذب اللغات). [شمع + عذار (رک)].

---ِ قَبر کس اضا(---فت ق ، سک ب) امث.
رک : شمع تربت.

ڈریو نہ سن کے فاطمہ زہرا کی آہ کو
گل کر دے شمعِ قبرِ رسالت پناہ کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱). [شمع + قبر (رک)].

---قَد (---فت ق) صف.
شمع کے قد والا ؛ دبلا پتلا ، نازک بدن. بادشاہ بیگم ... حسن و جمال میں سب سے زیادہ ... گلرو قوس ابرو شمع قد عنبر مو کامنی نازنین. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۶).[شمع + قد (رک)].

---کا آنسو امذ.
مراد : جلتی ہوئی موم بتی سے گرنے والے موم کے قطرے (نوراللغات).

---کا آنسو دینا محاورہ.
شمع کی موم یا چربی وغیرہ کا پگھل کر بوند بن کر ٹپکنا (نوراللغات)

---کا چور امذ.
وہ رخنہ جو جلتے وقت شمع میں ایک طرف موم گھل جانے سے پڑ جائے.

عدل کا تھا یہ اس کے زور یہ شور
قیدِ فانوس میں تھا شمع کا چور

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۱۰). وہ گڑھا جس سے موم پگھل کر بہنے لگتا ہے شمع کا چور کہلاتا ہے. (۱۹۸۹ ، روزنامہ جنگ ، کراچی (مڈ ویک میگزین) ، ۹ ، مئی ، ۸).

---کا رُو پُشت بَرابَر ہے کہاوت.
صاف باطن آگے اور پیچھے یکساں ہوتے ہیں (نوراللغات).

---ِ کافُور / کافُوری کس اضا(---و مع) امث.
موم بتی جو خوشبو کے لئے کافور کی ملاوٹ سے تیار کی جائے.

عرق کے جوش سے رخسار پر نور
گہر ریزاں برنگِ شمع کافور

(۱۷۷۴ ، تصویرِ جاناں ، ۲۹).

کیا یہ سوختہ جاں تو نے مجھکو سرد مہری سے
کہ آو سرد مہری شمع کافوری سے ہمسر ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). شمع کافوری جھلملا کر صحبت شب کو الوداع کرچکی تھی. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۸). اس سلسلے میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی کہ جیسے برنجی چراغ اور پھر شمع کافوری اور شمع موسی نے مٹی کے چراغ کی جگہ لے لی تھی. (۱۹۶۴ ، پاکستانی کلچر ، ۲۰۵).[شمع + کافور/کافوری (رک)].

---ِ کُشْتَہ کس صف(---ضم ک ، سک ش ، فت ت)امث.
بجھی ہوئی شمع ، چراغ جو ٹھنڈا ہو چکا ہو ، بجھا ہوا چراغ : (کنایۃً) مُردہ ، بے جان.

شمع کشتہ کے لیے ہے دمِ عیسیٰ آتش
سوزشِ عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۹).

فروغِ زندگی کیا روشنی ہو بزمِ امکاں کی
مثالِ شمعِ کشتہ ، بجھ گئی ہے روح انساں کی

(۱۹۳۴ ، لوح محفوظ ، ۶۴). [شمع + ف : کشتہ ، کشتن ـ مارنا].

---کی رُو پُشت یَکْساں ہوتی ہے کہاوت.
رک : شمع کا رو پشت الخ (محاورات ہند ، سبحان بخش ، ۱۳۵).

---کی رَوشنی جَلْتے تَلَک ، اَور دیئے کی رَوشنی مَحْشَر تَلَک کہاوت.
شمع کی روشنی جلنے تک ہے اور دیئے (خیرات) کی روشنی قیامت کے دن بھی کام دے گی (جامع الامثال).

---کے سامْنے چراغ کی کیا ضَرُورَت فقرہ.
اچھی چیز کی موجودگی میں معمولی چیز کی ضرورت نہیں رہتی (ماخوذ : جامع الامثال).

---گَرْدِش میں آنا ف س ؛ محاورہ.
بزمِ مشاعرہ میں شمع کا باری باری ہر شاعر کے سامنے رکھا جانا تا کہ اس کی روشنی میں اپنا کلام سنائے (مہذب اللغات).

---گُل کَرنا محاورہ.
موم بتی بجھانا ، اندھیرا کرنا ؛ (مجازاً) مٹا دینا ، نیست و نابود کرنا ، مار دینا.

جی جلتا ہے آہ کے جھونکو شمعِ محبت کو گل کر دو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹). تھوڑی دیر بعد جب الاؤ کی آگ ٹھنڈی کر دی جائے تو شمع گل کرنے کا حکم ہونا چاہیے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۳۹).

---گُل ہونا محاورہ.
شمع گل کرنا (رک) کا لازم ، شمع بجھنا.

وہ اوٹھ کے چلا تو لوگ بولے
گل ہو گئی شمع انجمن کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۶).

---لے کَر ڈُھونڈْنا محاورہ.
بہت تلاش کرنا ، کمال جستجو کرنا.

سوزشِ دل سے مرے رکھتا اگر کچھ بھی خبر
شمع لے کر ڈھونڈتا پھرتا مجھے پروانہ رات

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۵۰).

---لے کر ڈُھونڈْھیے تو پَتا نَہیں کہاوت.
کمال جستجو کے بعد بھی دستیاب نہیں ہوتا ، کمیاب چیز یا شخص کی نسبت کہتے ہیں (مہذب اللغات).

---ِ مَجْلِس کس اضا(---فت م ، سک ج ، کس ل) امث.
موم بتی جو محفل میں روشن ہو ؛ (کنایۃً) محفل کی رونق ، معشوق.

کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جیوں ٹوکریاں کے جھیلے
منج شمعِ مجلس اوپر او شمع کوں ہوائے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳).

ایسے ہنس مکھ کو شمع سے تشبیہ
شمعِ مجلس کی روئی صورت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). [شمع + مجلس (رک)].

---ِ مَحْفِل کس اضا(---فت مج م ، سک ح ، کس ف) امث.
۱. وہ موم بتی جو کسی محفل میں روشن ہو.

بام و در بھی پھک رہے تھے اس بلا کی تھی تپش
شمعِ محفل آپ کی تھی اور پروانہ مرا

(۱۹۸۲ ، حصارانا ، ۳۹). ۲. رک : شمع مجلس. ۲. چالیس سے گزر چکا ہے مگر بچوں میں بچہ اور بڈھوں میں بڈھا ہے اور جہاں جاتا ہے وہاں یہ اللہ کا بندہ شمع محفل بن جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۳).

مغنیہ اور سامعین ، محفل اور شمعِ محفل پر یہ والہانہ کیفیت شاید ہی کبھی دیکھنے میں آئی ہو. (۱۹۸٦ ، فیضانِ فیض ، ۱۱).
[شمع + محفل (رک)].

---مُردَہ کسِ صف(---ضم م ، سک ر ، فت د) امث.
رک : شمعِ کشتہ ، بجھا ہوا چراغ.

جوں شمعِ مردہ کشتۂ زلفِ سیاہ کو
گر دے کفن تو دامنِ شبہائے تار دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷). [شمع + مردہ (رک)].

---مَزار کسِ اضا(---فت م) امث.
وہ شمع جو مزار پر جلائی جاتی ہے.

خاک پر ہم بیکسوں کی کون لاوے گا چراغ
اے دلِ سوزاں تو ہی ہوتا مرا شمعِ مزار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ٦۷).

ہے خبر اپنے جلوۂ نورِ فزائے خلق سے
آنے تھے وہ بجھی ہوئی شمعِ مزار دیکھ کر

(۱۹۱۷ ، نقوشِ مانی ، ۳۹). [شمع + مزار (رک)].

---مومی کسِ صف(---و مع) امث.
موم کی بنائی ہوئی شمع. جڑاؤ سینیوں میں حنا شمعِ مومی و کافوری ... اور آتش بازی ہمراہ. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۷). اس سلسلے میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ جیسے برنجی چراغ اور پھر شمعِ کافوری اور شمعِ مومی نے مٹی کے چراغ کی جگہ لے لی تھی. (۱۹٦۳ ، پاکستانی کلچر ، ۲۰۵). [شمع + موم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---ہدایَت کسِ اضا(---کس ہ ، فت ی) امث.
ہدایت کی شمع ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

مشعلِ نور ہے وہ ذات یہ سب جانتے ہیں
میں تو اس نام کو بھی شمعِ ہدایت لکھوں

(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۱۱۱). **۲. رہنما ، پیروی کے لائق ، رہبر.** اس انجمن نے ... جو اصول ملحوظ رکھے تھے وہ آج بھی ہمارے لئے شمعِ ہدایت ہیں. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۴۹). [شمع + ہدایت (رک)].

---ہُدیٰ/ہُدا کسِ اضا(---ضم ہ ، ی بشکل ا) امث.
ہدایت کا چراغ ؛ مراد : رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم.

وہ اُس کا نام کہ مشکل کشا کہیں جس کو
وہ اُس کا خلق کہ شمعِ ہُدا کہیں جس کو

(۱۹۳٦ ، اخترستان ، ۱۱۵).

مثالِ شمع ہیں ، شمعِ ہدیٰ کے پروانے
خدا کے حکم پر دوڑے ، خدا کے دیوانے

(۱۹٦۵ ، شہرِ درد ، ۱٦۹). [شمع + ہدیٰ / ہدا (رک)].

شَمْعَہ (فت ش ، سک م ، فت ع)امث.
(جراحی) سلائی ، ایک پتلا آلہ جس میں دوا بھر کر جسم یا زخم میں داخل کیا جاتا ہے. اگر ... زخم ہو تو ایک کند شمعہ احتیاط کے ساتھ داخل کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۷ ، طب قانونی اور سمومیات ، ۱ : ۳۸۸). [ع].

شَمْعی (فت ش ، سک م). (الف) صف.
۱. شمع سے منسوب ، شمع کا ، شمع کی طرح کا. ایک نازنین مہ پارہ جس کی شمعی انگلیوں نے ایک نوجوان کے دل پر چھاپا مارا (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۲۴). **۲. شمع (زردی مائل یا سبزی) کے رنگ کا ، سیاہی مائل سبز رنگ.**

کچھ نہیں جان ان کی پیش تار ہو
گھر میں شمعی رنگوں کے اندھیر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸). (ب) امث. **شمع دان.** (ا پ و ، ۱ : ۱۹۳). (ج) امذ. **موتی کی ایک قسم ، جس کا رنگ دھانی ہوتا ہے.** ایک قسم ہے کہ زردی اور سبزی اس کی مثل موم کے ہوتی ہے اس کو شمعی کہتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۵). جوہری مقیم کیا کیا دریتیم ... عدسی ، شمعی ، یاقوت سرخ ... ستاروں کے ڈھیر پڑے ہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ٦ : ۳۵۸). [شمع + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَرْوارِید (---فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
(نگینہ گری) دھانی رنگ کی جھلک کا موتی (ا پ و ، ۳ : ٦۰).
[شمعی + مروارید (رک)].

شَمْلا (فت ش ، سک م) امذ (قدیم).
رک : شملہ جس کا یہ ایک قدیم اِملا ہے.

کبھیں بھبوت ہم لادیں کبھیں جبا کبھیں شملا
کبھیں سانگے نہ ننگ آوے کبھیں پورا کبھیں کملا

(۱۵٦۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷٦).

بندیا ہے چھوڑ شملا سر ہو دستار
عصا پکڑیا ہے یک رنگین طرحدار

(۱٦٦۵ ، پھول بن ، ۱۸). [شملہ (رک) کا قدیم املا].

شَمْلَہ (فت ش ، سک م ، فت ل) امذ.
۱. سر سے باندھنے کی شال ، عمامہ ، پگڑی. شملہ سر پر ... پیچھے گوشوارہ آگے موتیوں کا گچھا. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاولی ، ٦۱).

شملۂ زرّیں عطا فرما کے ازراہِ کرم
تو نے شاہا سر بلندی کا مجھے رتبہ دیا

(۱۹۱۰ ، جانِ سخن ، ۲۲۳). مولانا وارث علی چشتی ... سر کے شملہ سے لے کر پاؤں کے جوتے تک زہد و تقدس کی تصویر تھے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۵۹). **۲. کمر پٹکا جو درباری لوگ شاہی یا نوابی دربار میں اس کے پلو لٹکا کر کمر سے باندھتے تھے.** کوئی پٹکا شملہ سنبھال کر پکارا خدمت‌گار کو بلاتا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۸). **۳. طرہ ؛ عمامے کا سرا جو پیچھے کی طرف لٹکا رہتا ہے.**

ہے قبائے چرخِ اطلس چست جسمِ پاک پر
کہکشاں بھی ایک شملہ ہے تری دستار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۳). عمامہ کا شملہ کبھی دوشِ مبارک پر کبھی دونوں شانوں کے بیچ میں پڑا رہتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۹۹). سر پر عمامہ ، جس کا شملہ پیچھے

ے اٹھا کر خاص طریقے سے اڑس رکھا تھا۔ (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۰۱)۔ [ف]۔

--- بمقدار علم کہاوت۔
جتنا علم ہو اس کی قابلیت سے دعوئ زیب دیتا ہے ، جیسا آدمی ویسا ساز و سامان یا جتنا بڑا کام ویسا ہی اس کے لیے انتظام ، دو چیزوں کے درمیان جن میں کوئی ربط پایا جائے ، تناسب ضروری ہے (اکثر طنزاً یا مزاحاً بھی بولتے ہیں)۔ ساون کے اندھے کو ہرا سوجھے شملہ بمقدار علم شہر میں اونٹ بدنام۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۶)۔ شملہ بمقدار علم کے لحاظ سے کئی کئی سیر کے پگڑ لمبی لمبی داڑھیاں۔ (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۹)۔ شاید سر بھی شملہ بمقدار علم معمول سروں سے بڑا ہو۔ (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳۶)۔

--- چھٹنا محاورہ۔
شملہ چھوڑنا (رک) کا لازم ، شملہ پڑا ہونا۔
جرات نثار ہوتی تھی اس سرفروش پر
شملہ چھٹا تھا سبز عمامے کا دوش پر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۰)۔

--- چھوڑنا محاورہ۔
شملہ لٹکانا ، عمامے کے دونوں سرے دونوں کاندھوں پر چھوڑنا۔
چھوڑا ہے تم نے شملۂ زر تار اب اگر
آؤ سمند ناز کو چمکا کے سامنے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

--- حَشَم (--- فت ح ، ش) صف۔
رعب دار ، صاحبِ مقدور ، شان و شوکت والا ، ٹھاٹ باٹ والا ؛ ایک لقب۔ سپہ الحشم اور شملہ حشم غالباً پیادوں کے نگراں ہوتے۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۱)۔ [شملہ (رک) + حَشَم (رک)]۔

شِمْلَہ مِرْچ (کس ش ، سک م ، فت ل ، کس م ، سک نیز فت ر) امث۔
مرچ کی ایک قسم جو موٹی اور گول ہوتی ہے اور سبزی کی طرح پکا کر کھاتے ہیں۔ شملہ مرچ ایک موٹی قسم ہے جس کو بطور سبزی پکا کر کھایا جاتا ہے۔ (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۷)۔ [شملہ (علَم) + مرچ (رک)]۔

شَمْلِیَت (فت نیز کس ش ، سک م ، کس ل ، فت ی) امث۔
ایک سبزی ، میتھی۔ شملیت ہندی میں اس کو میتھی کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۱۰)۔ [ف]۔

شَمَنی (فت ش ، م) امذ۔
بت پرست ، پتھروں کو پوجنے والا۔ یہ منگول ابھی تک شمنی یا بدھ مذہب پر قائم تھے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۰)۔ [ف : شمن (بت) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَمَنِیَّت (فت ش ، م ، کس ن ، شد ی بفت) امث۔
بت پرستی ، پتھروں کو پوجنا۔ باشقرت کامل طور پر شمنیت کے پیرو تھے۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۴)۔ [شمنی + ت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَمُوز (فت ش ، و مع) امذ۔
ایک ریشمی کپڑا۔ دل کی پیاس ، شموز ، شفون ، جارجٹ ، نہیں میاں نہیں ہمارا حال پتلا ہے گاڑھے کے سوا کچھ نہیں پہن سکتے۔ (۱۹۶۹ ، اردو کی آخری کتاب ، ۳۷)۔ [مقامی]۔

شَمُوس (فت ش ، و مع) صف ، امذ۔
منہ زور ، سرکش (عموماً گھوڑے کے لیے مستعمل) ؛ سخت مزاج آدمی ، تُرش رو۔
رشوف و انوف و رسوف و قطوف
شموس و عسوس و مصوص و ہجون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۳)۔ [ع : (ش م س)]۔

شُمُوس (ضم ش ، و مع) امذ (ج)۔
شمس (رک) کی جمع ، بہت سے سورج۔
غبارِ صحنِ چمن کیمیائے عیش و نشاط
بہارِ لالہ و گل سیمیائے عرشِ شموس
(۱۸۵۱ ، مومن ، مجموعۂ قصائد ، ۹)۔
بتاتی ہیں کہ ہو سکتے ہیں ہم بھی
شموسِ آسمانِ عظمت و شان
(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۱۳۹)۔ [شمس (رک) کی جمع]۔

--- بازغہ کس صف (--- کس ز ، فت غ) امذ (ج)۔
چمکتے ہوئے سورج ، روشن سورج ، بڑے بڑے روشن اجرام فلکی جن کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔ روشنی کی رفتار دو لاکھ چھتیس ہزار میل فی ثانیہ ہے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان شموس بازغہ کا فاصلہ زمین سے کس قدر ہو گا۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۴۴)۔ [شمس (رک) + ع : بازغہ]۔

شَمُوع (فت ش ، و مع) صف ؛ امث۔
خوش طبع ، پر مذاق ، ہنسوڑ نیز بہت ہنسنے والی عورت۔
لبیقہ نشیطہ رشیقہ نزور
الوف و عبوف و شموع و شفون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۵)۔ [ع]۔

شُمُوع (ضم ش ، و مع) امث (ج)۔
شمع (رک) کی جمع ، چراغ۔
ترے رخسارِ انور کے مقابل
شموعِ شمس و مہ بھی مضمحل ہیں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۷)۔ شموع جمع شمع بمعنی قندیل و چراغ۔ (۱۹۸۴ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۷۷)۔ [شمع (رک) کی جمع]۔

شُمُول (ضم ش ، و مع) امذ۔
۱۔ شامل یا شریک ہونا ، شمولیت ، شرکت ، چھا جانا۔ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں نے اپنے شمول سے صاف انکار کیا۔ (۱۸۶۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۷)۔

واحد تو ہے یہ اس بیس عدد کا نہیں شمول
دس بیس میں کا ایک نہ کر لو اسے قبول

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میراث ، ۲ : ۱۰). ان کے اشعار... اس تاثیر سے محروم ہیں جن کا شمول غزل کے ایک شعر کو صحیح معنوں میں غزل کا شعر بناتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۳). ۲. (قدیم) **اون سے بُنا ہوا کپڑا ، اونی کپڑا** . قدیم زمانے میں ریشمی کپڑے کو لوگ تاریبہ اور اونی کپڑے کو شمول کہتے تھے . (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۸۲) . [ع : (ش م ل)].

--- کَرْنا محاورہ.
شامل کرنا ، شریک کرنا.

صلا ملا یہ رسائی سے ان کی محفل میں
انہوں نے ہم کو بھی اغیار میں شمول کیا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۳۹).

شَن (۱) (فت ش) امث.
کسی چیز کے تیزی سے نکل جانے یا چلنے کی آواز، زن ، سن؛ تراکیب میں مستعمل. [حکایت الصوت].

--- سے م ف.
زور اور تیزی کے ساتھ ، سن سے ، زن سے ، تیز آواز سے.

تیرِ نگاہِ ناز کسی کا اگر نہ تھا
پہلو کو توڑتا ہوا نکلا یہ شن سے کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰). ہیرو کی گاڑی سفیدے کے دو رویہ درختوں کے درمیان سے غیر قانونی رفتار سے شن سے گزر جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، اپریل ، ۵).

شَن (۲) (فت ش) امذ.
سن کا پودا جس کے ریشوں سے رسی اور مضبوط کپڑا بنایا جاتا ہے، لاط : Cannabis Sativa . ہندی میں سن بولتے ہیں اور آخر میں بانے معروف سے سنی پنجاب کے آدمیوں کا محاورہ ہے اور ش نقطہ دار سے شن اہل گجرات وغیرہ کا لہجہ ہے . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۸). [س : شن शन].

شِنا (کس ش) امث.
پیراکی ، پیرنا.

یہ وہ دریا نہیں تو جس میں کرے آ کے شِنا
یہ تو ہے بحرِ انوار و یقیں صدق و صفا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۹).

بحرِالفت میں شنا کو جو شناور اترا
غوطے یہ کھائے کہ سر تک نہ اٹھا بیٹھ گیا

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۱۷).

جب بحرِ مصائب کو شنا کر کے ہوئے پار
تب دہرِ مخالف بھی ہوا غاشیہ بردار

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۳۲). [ف].

--- پا امذ.
(حیوانیات) جھینگے وغیرہ کے وہ اعضا جو تیراکی میں مدد دیتے ہیں. جھینگا جب پانی میں ہوتا ہے تو اپنے تیراکی اعضا کی مدد سے جنہیں شناپا کہتے ہیں تیرتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۲۹). [شنا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

شِنَاخْت (فت نیز کس ش ، سک خ) امث.
۱. **پہچان ، آگاہی ، واقفیت.** یہی فطرۃ ذہن کے کھوٹے کھرے غلط صحیح کی شناخت کی کسوٹی ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۷). باغوں میں رہتے ... اسے جڑی بوٹیوں کی بھی شناخت ہو گئی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۲۷). وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو جو کچھ ملا ہے وہ پاکستان کی وجہ سے ملا ہے پاکستان ان کی شناخت ہے. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جنوری ، ۲۲۳). ۲. **شناسائی ، جان پہچان.** سیمیں کے چہرے پر بھی شناخت کا تاثر آتا ہے حیرت سے اس کی طرف دیکھتی ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۰۶). [ف].

--- پَذِیری (---فت نیز کس پ ، ی مع) امث.
(معاشیات) **چیز کی خوبی یا مقبولیت کا اندازہ . کسی چیز کی خوبی جس سے اسکی شناخت ہو سکے.** شناخت پذیری: اس چیز کی خوبی میں ایسا تعین اور یکسانی ہونی چاہئے کہ اس کے مدارج قرار پا سکیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۳۰۲). [شناخت + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَریڈ (---فت پ ، ی مج) امث.
(قانون) **ملزم کی پہچان کے لئے صف بندی یا قطار.** شناخت پریڈ میں انہوں نے جن چہروں کی نشان زدگی کی ہے ... میں اس کی داد ... پیش کر رہا ہوں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۹۷). [شناخت + پریڈ (رک)].

--- کَرانا ف م.
جان پہچان کرانا ، تمیز کرانا. اکثر مقامی لب و لہجے محاورے اور روزمرہ کے استعمال سے اپنی شناخت کراتی ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۰).

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **منسوب کرنا ، تمیز کرنا.** بعض اُردو نگاروں نے اسے مُلا عبدالقادر بدایونی کے ساتھ شناخت کیا ہے. (۱۹۴۶ ، شیرانی ، مقالات، ۸۱). ۲. **آگاہی حاصل کرنا.** پہلے اپنے نفس کی شناخت بھی کر لی ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۳). ۳. **پہچاننا ، تمیز کرنا ، جاننا ، امتیاز کرنا ، شناسا ہونا.** اور تمہاری شاخیں اور قبیلے مقرر کئے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو . (۱۸۸۴ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۱۱۸). اس انبار سے رطب کو یابس سے اور درست کو نادرست سے شناخت کرنا بہت مشکل ہو گیا . (۱۹۴۶ ، محمود شیرانی ، مقالات ، ۱۲۵).

--- کھونا محاورہ.
پہچان ، تمیز یا اہمیت ختم ہو جانا. دونوں میں سے کسی ایک کے فقدان سے یہ صنف اپنی شناخت کھو دیتی ہے . (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۴۳).

شَناختی (فت ش ، سک خ) صف.
شناخت کا ، پہچان کا. دفتر ... انھی متعدد برانچ دفتروں میں سے ایک تھا اور شہر شناختی کے علاقائی دفتر کے تحت میں تھا . (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۳۴۷). [شناخت + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پَریڈ (---فت پ ، ی مج) امث.
رک : **شناخت پریڈ.** کئی دن گھر میں منہ لپیٹے لیٹے رہے لیکن کب تک بالآخر شرماتے لجاتے باہر نکلے اور ہفتوں شناختی پریڈ کرتے رہے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اکتوبر ، iii) . [شناختی + پریڈ (رک)].

--- علاَمت (---فت ع ، م) امث.
وہ امتیازی نشان یا نشانی جس سے کوئی شخص یا چیز پہچانی جا سکے. وزیرستان کے قبائل جن قبیلوں کے ذیلی ناموں کے علاوہ مزید ایک اجتماعی شناختی علامت بھی ہے . (۱۹۸۱ ، رزمیہ داستانیں ، ۳۲۸). [شناختی + علامت (رک)].

--- کارڈ (---سک ر) امذ.
۱. **وہ کارڈ جس سے کسی شخص کی شناخت یا تصدیق ہو سکے اس کارڈ میں اس شخص کا نام اور فوٹو کے علاوہ کچھ اور ضروری باتیں بھی درج ہوتی ہیں ،کارڈ جاری کرنے والے افسر یا بااختیار شخص یا ادارے کی جانب سے تصدیق اور اجرا کی تاریخ ہوتی ہے.** اجلاس میں صرف ممبران اپنے شناختی کارڈوں کے ذریعے داخل ہو سکتے ہیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ اکتوبر ، ۱۲) . صرف شناختی کارڈ کافی نہیں شناخت کے لئے حاکم کی وفاداری شرط ہے . (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۱۳۹) . ۲. **کسی عمارت کے اوپر لگا ہوا بورڈ یا تختہ وغیرہ جس پر اس عمارت کا نام لکھا ہوتا ہے.** یہ عمارتیں اپنی بلندی اور وسعت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں ان کی پیشانیوں پر بڑے بڑے شناختی کارڈ آویزاں ہیں. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۹). [شناختی + کارڈ (رک)].

شَناس (فت ش) امث.
معرفت ، عرفان و آگاہی ، پہچان ، شناخت. پس کیا کین شناس ہوے ذات کا . (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۳). عارف کی شناس وونچہ ہے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۸).

بقا کا بنا عارفاں کوں لباس
دیا معرفت کے سخن کا شناس

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۸).

جلد لاؤ بلا کے میرے پاس
تا کہ پہچانے فیل فیں شناس

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۷).

اپنی شناس نے مجھے کی اس قدر رجوع
آنکھوں کی سمت ہو گئی میری نظر رجوع

(۱۹۳۸ ، بستان تجلیات ، ۵۲). [ف : شناس ، شناختن - پہچاننا سے حاصل مصدر].

--- کَرنا محاورہ.
(تصوف) **پہچان کرنا ، عرفان و آگاہی حاصل کرنا ، شناخت کرنا.**

اول اپنے تن کی وہ کرتے شناس
کتنے تو چہ ہوتے ہیں وہ حق شناس

(۱۴۳۸ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۷)).

غافل بھی ہے من عَرَفَ نَفْسَہٗ کا بھید
پہچان حق کی چاہیے تو اپنی کر شناس

(۱۹۳۸ ، کلیات بے تاب ، ۳۶).

--- نامَہ (---فت م) امذ.
شجرۂ نسب ، نسل اور خاندان کی اولاد کی ترتیب کا کاغذ. کتوں کے مالکوں اور مالک خواتین نے جو پسندیدہ نسل کے کتے پال رکھے ہیں ان کا شناس نامہ بھی وہ رکھتے ہیں. (۱۹۷۶ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۲۲ جولائی ، ۲). [شناس + نامہ (رک)].

• • • شَناس (فت ش) لاحقہ.
جاننے والا ، پہچاننے والا ، بطور لاحقہ مستعمل. چونکہ آدمی کی طبیعت احسان شناس واقع ہوئی ہے. (۱۹۰۶، الحقوق و الفرائض، ۱ : ۴۴). ان حرفوں کو یورپ کے زبان شناسوں نے رومن خطوں میں لکھ ڈالا ہے . (۱۹۵۸ ، اردو ادب ، ۹۷) . [ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

شَناسا (فت ش) صف.
۱. **جان پہچان والا ، دوست ، واقف کار ، پہچاننے والا.**

اس نے دیکھا کہ چھب ہے رعنا سی
میری صورت ہے کچھ شناسا سی

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۱۶).

بزمِ اغیار سبھی بھر کے ادھر تو دیکھو
یارِ انجان بنو تم نہ شناسا ہو کر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰۹) . وہ میرے ایک قدیم بے تکلف شناسا ہیں. (۱۹۲۱ ، اکبر ، مکاتیب اکبر ، ۲ : ۱۳). وہاں ایک انگریز جو ان کا شناسا تھا غالباً جان شیکسپئیر یا ہاران کو دیکھ کر حیران ہوا . (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۲) . ۲. **کسی چیز کو جاننے یا سمجھنے والا.** بھائی کی اس مکاری اور دنیا داری اور اس کے کام کی طرح و طرز سے خوب شناسا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۴۳).

بھول کیا ہیں؟ دلِ مایوس کی امیدیں ہیں
یہ وہ الفاظ ہیں ہجے ہیں شناسا جن کے

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۹۱). جو ہیرا جی کے رُوحانی تصرفات کے شناسا ہیں. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۶۷). [شناس + ا ، لاحقۂ صفت].

شَناسائی (فت ش) امث.
جان پہچان ، واقفیت ، صاحب سلامت.

اک شناسائی ہمیں بھی تھی طرب سے قائم
لیکن ایسی کہ جسے کہتے کہیں دیکھا ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۸).

تیرے رتبہ کی کسی نے نہ شناسائی کی
یہ نہ سمجھے کہ ہے قرآں کی تفسیر حسین

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۰) . میری اس سے خوب شناسائی تھی (۱۹۳۰، اردوگلستان ، ۶۴). میری نہ کوئی ذاتی شناسائی تھی نہ کوئی رابطہ تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۴). [شناسا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَناسِنْدَہ (فت ش ، کس س ، سک ن ، فت د) صف.
۱. پہچاننے والا.

ینابیعِ حکمت مصابیحِ علم
شناسندۂ کیفیات و شئُوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۷). **۲. (برقیات) دریافت کرنے والا ، گرفت کرنے والا.** صوتی موجوں کا پتا لگانے کے لیے کنڈ ٹیوب ، حساس شعلے اور حرارتی شناسندے استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۷۰۱). [شناس + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

شَناسی (فت ش) امث.
پہچان ، شناخت ؛ بطور لاحقہ مستعمل. بادشاہ کو اُس کی حق شناسی نہایت پسند آئی. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، ۱۹۱). جب اپنی زبان حاصلہ معلومہ کی حرف شناسی ایسے مضامین فضول خیالی سے ہوئی تو اُن کو سوائے حرف شناسی کے اور کیا فائدہ حاصل ہوا. (۱۸۹۲ ، فوائدالنسا ، ۱۶۷).

شوق سے موقع شناسی کی توقع بھی غلط
میں نے ان کی شکل بھی مشکل سے پہچانی ہے آج

(۱۹۵۵ ، مجاز، آہنگ ، ۱۴۴). [شناس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَناعَت (فت ش ، ع) امث.
۱. لعن طعن ، ملامت ، طعنہ ، بدخوئی.

فہم کے ساتھ جو شناعت ہے
اپنے آئین میں وہ طاعت ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۲).

کوئی آمادۂ ملامت ہے
کوئی نشتر زن شناعت ہے

(۱۸۱۰ ، بحرالمحبت ، ۵۰). شناعت سے بچیے اور پہلے گھر کی دقیانوسی خیال رکھنے والی خواتین کو پردہ سے باہر نکال کے ہوا کھلائیے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۴۸ : ۳). **۲. بدی ، برائی ، قباحت ، بدکرداری.** لونڈیاں بلا تعداد و بلا نکاح جائز کر دی گئیں تھیں اور اس سے بڑھ کر کوئی قباحت و شناعت نہیں ہوسکتی. (۱۸۷۵ ، رسائل چراغ علی ، ۱ : ۲۸). کچھ کلمات اس کی شناعت و ردائت میں بیان کر کے اسے فوراً الاؤ میں ڈال دیتے تھے. (۱۹۲۰ ، رسائل عمادالملک ، ۲۵) اس سے تکبر کی شناعت اور اکبر کبار ہونا بلکہ سارے گناہوں کی جڑ ہونا معلوم ہوا. (۱۹۶۴ ، کمالین ، ۱ : ۵۱). [ع].

شِناوَر (کس نیز فت ش ، فت و) صف ؛ امذ.
۱. پیرنے والا ، پیراک.

پرت کے دریا کا شناور ہوں میں
پرت کیچ غوطے میں باور ہوں میں

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱).

اس کے بہتر اگر شناور ہوں
روزِ محشر تلک سکوں نہ نکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۴). ہزاروں غوطہ خور اور سیکڑوں شناور اوس دریا میں تلاش کر کے شل ہو گئے پر ہاتھ نہ آئی. (۱۸۴۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹۹).

سمندروں کی ضعیفی نہ آسمان سے چُھپی
شناوروں کو بھی تائیدِ قدسیانہ نہیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۴۰). **۲. (أ) کسی بات کا جاننے والا ، آگاہ.** وہ اس حقیقت کا شناور ہوگا کہ نوکر شاہی نے ہمیشہ اس کی پنچایت پر ضربِ کاری لگائی ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۹۸) **(أأ) (کنایۃً) ماہر ، استاد (کسی فن یا علم کا).** سمندرِ سخن کے شناور میرزا دبیر کو میر انیس کے بعد دنیا کا رہنا پسند نہ آیا. (۱۸۷۵ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۲۰۰). اقبال مشرق اور مغربی دونوں علوم کے بحر کے شناور تھے. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۲۷). **۳. (کیمیا) ایک بند نلی جو ظرفک (شیشے کی ایک نلی جس کے پیندے کے قریب ڈانٹ لگی ہوتی ہے اور اس کے رستے مائع نکالا جاتا ہے) میں بہ آسانی آ جاتی ہے اس کے اوپر ایک مدور خط کھدا ہوتا ہے اس میں ذرا سا پارا ڈال کر اس کو بھاری کر دیا جاتا ہے تا کہ وہ مائع میں تیرتا رہے اور اس کی چوٹی مائع کی سطح سے باہر نکلی رہے** (ماخوذ : عملی کیمیا ، ۳۰۳). [شنا + ور ، لاحقۂ صفت].

شِناوَری (کس نیز فت ش ، و) امث.
پیراکی ، پیرنے کا عمل. ہر ایک نہنگ اس دریا میں شناوری کرتا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۰). فن شناوری سے کچھ آشنائی تھی خدا خدا کر کے کنارے پر آیا. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۷۶).

یہ ناچتی کھیلتی سی موجیں ، تری کشا کش پہ ہنس رہی ہیں
جو ڈوبنے سے تھی اتنی وحشت ، تو کیوں بھرا دم شناوری کا

(۱۹۴۴ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۱۷ أ). اگر سلسبیل سے مراد محض چشمۂ جاری ہو تو بھی وہ ایسی چیز نہیں جس میں سوا مچھلی کے کوئی اور شناوری نہ کر سکے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲۸). [شناور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کَرْنا محاورہ.
مہارت دکھانا ، اُستادانہ کام کرنا ، مشاقی دکھانا. چھوٹی بحروں میں تو شناوری بہت ہی خوب کی ہے. (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۴). تخلیق شعری کے ضمن میں مرزا جعفر ... بحرِ غزل کی صرف شناوری کرتے ہیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی، فروری ، ۲۰).

شِناہ (کس ش) امث.
تیرنا ، پانی میں ہاتھ پاؤں مارنا ، تیراکی.

جو مشترِ فیض تو کھولے کسی پہ مثلِ صدف
تو موج آب گہر سے وہ نکلے کر کے شناہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۷).

فلک بھی پست ہے جن سے ہم محبت میں
حباب سیکڑوں ایسے دم شناہ ملے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۳۷). [شِنا (رک) کا ایک املا].

شِناہی (کس ش) صف (شاذ).
تیرنے والا ، تیراک.
ہم وحدت میں ہر دم ماہی آسا
شناہی ہوں شناہی ہوں شناہی
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۲). [شِناہ + ی ، لاحقۂ صفت].

شَنائع (فت ش ، کس ء) صف ؛ ج
برائیاں ، باعث شرم باتیں ، خباثتیں. صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوئے اور... ایسے شنائع اور قبائع واقع ہوئے کہ زبان قلم پر نہیں آ سکتے. (۱۸۵۳ ، الکلام المبین ، ۲ ، ۷۲).
[شناعت (رک) کی جمع].

شَنائل (فت ش ، کس ء) امث.
۱. مخمل ، ریشم. بس سیّد نے شنائل کا ہلکا گلابی جوڑا پہن رکھا تھا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۹۷). **۲. ریشمی یا مخملی ڈور.** شنائل ریشمی مخملی ہر رنگ کی ڈوری کو کہتے ہیں . (۱۹۳۲ ، کڑہت کی قسمیں ، ۷۵). [انگ : Chenille].

شَنائی (فت ش) امث (قدیم).
رک : شہنائی.
ڈھولک ڈف پڑگ تال بردنگ
شنائی یا وائے خالو اہنگ
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۱). [شہنائی (رک) کی تخفیف].

شَنبَر (فت ش ، مغ ، فت ب) امذ.
دائرہ . سیاہ ریشمی رومال جو عرب کی عورتیں یا بعض عرب سر پر باندھتے ہیں (لغات سعیدی). [ف].

شَنبَری (فت ش ، مغ ، فت ب) صف.
شنبر کا ، شنبر سے متعلق ، سیاہ ریشمی رومال کا یا سیاہ ریشمی رومال کے مانند.
سُنبلی و چناری و ناروئی و شنبری
قرمز و کوکناری و صندلی و ملاگری
(۱۹۶۷ ، مشرق تاباں ، ۲۲). [شنبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَنبَہ (فت ش ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
جمعہ کے بعد آنے والا دن ، سنیچر ، ہفتہ ، یوم السبت.
کمر باندھ کر سبز پوشاں سوار
اٹھے روز شنبہ کوں یک صد ہزار
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۸۳). مسافرت اختیار کرے تو شنبہ یا پنج شنبہ کو علی الصباح یا بعد نماز جمعہ سفر کرے . (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۲۱). [ف].

شَنبُھو (فت ش ، سک م بشکل ن ، و مع) امذ.
مہادیوجی کا لقب.
کھلی اس دین ہندو کی حقیقت
وہ کشن و بشن و شبھو کی حقیقت
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۰). [س : شبھو शम्भु].

شِنتُو (فت ش ، سک ن ، و مع) امذ ؛ شنتو.
جاپان کا ایک قدیم مذہب جس میں آباؤ اجداد کی پوجا ہوتی ہے. شنتو ان کا پرانا مذہب ہے ... اس سے مروت کا رشتہ وہ ایسا ہی رکھتے ہیں. (۱۹۷۳ ، ابن بطوطہ کے تعاقب میں ، ۱۳۱).
نہ شنتو عقیدے کی نخوت پرستی
نہ قسمت پرستی نہ فطرت پرستی
(۱۹۷۵ ، ارمغان نعت ، ۲۱۸). [مقامی].

شَنْٹ (فت ش ، سک ن) امذ.
(کسی دوسری گاڑی کے لیے جگہ دینے کو) کسی ریل گاڑی یا انجن کا اپنی موجودہ لائن یا پٹری کو چھوڑ کر کسی بغلی پٹری پر چلا جانا یا لے جانا. وہ سمجھے کہ گاڑی شنٹ کر رہی ہے لیکن جب ایک دو میل سے زیادہ چل گئی تو گھبرا کر انہوں نے زنجیر کھینچ کر گاڑی روکی . (۱۹۲۱ ، خطوط محمد علی ، ۳۰) .
[انگ : Shunt].

شَنجار (فت ش ، سک ن) امث.
ایک ریگستانی بوٹی جس کے پتے کاہو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں رنگ سیاہ ہوتا ہے ، اسکی جڑ کا رنگ زیادہ سرخ ہونے کے سبب سے عربی میں حمیرا کہتے ہیں ، Anchusa Tinctoria جب مطلق شنجار بولتے ہیں تو اس قسم کی جڑ مراد ہوتی ہے ابوخلسا بھی اسی سے مراد ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۴). [ع].

شَنجَرَف (فت ش ، سک ن ، فت ج ، سک ر نیز فت س ، سک ن ، سک ج ، فت ر) امث.
ایک معدنی شے جو گندھک اور پارہ کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے مصوری اور نقاشی وغیرہ میں کام آتی ہے ، دوا کے طور پر بھی مستعمل ہے کہا جاتا ہے کہ ۹ ماشے کھا لیا جائے تو زہر کا کام کرتی ہے ، شنگرف.
تُو اوس کی مانگ سرخی سے بھری دیکھ
سیاہی میں پڑی شنجرف کی یک ریکھ
(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، شفیق ، ۱۳). اس شہر میں شنجرف بنائیں کہ پارہ اور گندھک وہاں ارزاں ہو. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۵).
رنگ اس سے نہ جم سکے کسی کا
شنجرف کا رنگ ٹھہرے پھیکا
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۳۰). [شنگرف (رک) کا معرب].

شَنجَرفی (فت ش ، سک ن ، فت ج ، سک ر) امث.
شنجرف کے رنگ کا ، سرخ رنگ کا ، سرخ.
شنجرفی اوس ڈوپٹہ کے اوصاف کہنے تو
لیکر دوات و خامہ شنجرف توڑنے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۹). کسی نے اس کے شنجرفی ہونٹوں پر تبسم نہ دیکھا. (۱۹۱۰ ، ادیب ، نومبر ، ۲۲۷).

جسے ہو گا کچھ روے رنگیں کا پاس
رنگے گا وہ شنجرفی اپنا لباس

(۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۷۵)۔ [شنجرف + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---آمیز (ی مج) امذ.
وہ ن میں شنجرفی رنگ ملا ہو ، لال روشنائی. خط صاف جلی ، شنجرفی آمیز ، سطر فی صفحہ ۱۳ ، صفحات ۳۰۳ نسخہ کامل ہے۔ (۱۹۳۲ ، مقالات شروانی ، ۳۰۱)۔ [شنجرفی + ف : آمیز، آمیختن - ملانا]۔

شَنجی کھانسی (فت ش ، غنہ ، مغ) امث.
(طب) **وہ کھانسی جو سانس پھولنے سے پیدا ہو ، ایسی کھانسی جس سے ہاتھ پاؤں میں اینٹھن اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے ، تشنجی کھانسی.** بلعموی مخاط میں کوئی نوعی عصیہ نہ پایا جائے ، کالی کھانسی میں ، ۲ ہفتے جو شنجی کھانسی یا ہوپ (Whoop) کے حملہ سے پاک ہوں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۲۹)۔ [ع : شنج - سکڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت + کھانسی (رک)]۔

شَنجَہ (فت ش ، سک ن ، فت ج) امذ.
(طب) **کان کی بیرونی سطح یا کری پلی کا جوف یا گڑھا.** وہ چوڑا اور گہرا گڑھا جو بیرونی سمعی منفذ تک جاتا ہے شنجہ کہلاتا ہے. (۱۹۴۵ ، پریکٹیکل اناٹمی ، ۳ : ۵۳)۔ [ع]۔

شَنڈا (فت ش ، غنہ) صف.
فضول ، بے سروپا ، بے معنی. اگر اس وقت میں اپنے باپ کے ساتھ نہ ہوتا تو ... قلابازیاں کھاتا ، شلنگیں بھرتا ، اور ایسے ایسے شندے اور دیوانے چاہے کرتا کہ فوراً آگرے کے پاگل خانے بھیج دیا جاتا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۹)۔ [مقامی]۔

شَنشی (فت ش ، سک ن) امث.
شک ، شبہہ ؛ متشکک ہونا ؛ شبہہ کرنا ، شک و شبہہ کرنا. شنشی ، متشکک ہونا اسے تین طرح شمار کرتے ہیں ، عوارض مشترک کے دیکھنے سے جو شک پیدا ہو. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۸)۔ [س]۔

شَنُفت (فت ش ، ضم ن ، سک ف) امث.
سننا ، شنیدن.

میں نے کہا کہ حسرتیں دل کی نہ جائیں مفت
کہنے لگا کہ جانے دے بہ گفت اور شنفت

(۱۷۹۵ ، حسرت (جعفر علی) ک ، ۳۵)۔ [شنفت ، ف : شنودن - شنید - سننا ، سماعت کرنا]۔

شُنقار (ضم ش ، سک ن) امذ.
شکاری پرند جس کا رنگ سفید اور آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں ، قد میں عقاب کے برابر لیکن قوت دوسرے سیہ چشم شکاری پرندوں سے زیادہ رکھتا ہے اسے ہاتھ پر نہیں پالتے بلکہ ایک قسم کے اڈے پر جسے چکس کہتے ہیں پالتے ہیں ، شکرہ. شنقار لفظ ترکی ہے اور اوس کے کھولنے اور اوڑانے کا طریقہ مثل سیہ چشم کے ہے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۵۳)۔ شنقار ، بہت کمیاب ہے ہندوستان میں کبھی اتفاق سے آ جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۷۸)۔ نو عمدہ گھوڑے اور ایک شنقار (شکرہ) جس کی آنکھوں کی اندھیریوں پر یاقوت ٹکے تھے پیش کیا. (۱۹۳۰ ، تیمور ، ۱۶۳)۔ [ت]۔

شَنک (فت ش ، غنہ) امذ نیز امث.
شک شبہہ ، گمان ، خوف.

سات گانٹھ کو ہین کے سادھ نہ مانے شنک
رام عمل تا کو چڑھیو گئے اندر کو رنک

(۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۶)۔

چھ رتو مشہور ہیں وہ رہ گئیں نس شنک پانچ
اب تو کویتا میں کوئی لیں گے رتو کے انک پانچ

(۱۹۲۱ ، ہتی پرتاپ ، ۹)۔ [شنکا (رک) کی تخفیف]۔

شَنکا (فت ش ، غنہ) امث.
ڈر ، خوف ، شک ، شبہہ ؛ فکر ، گمان.

سہر مرشد کی خوف نہ شنکا
سہر مرشد کی توڑے گڑھ لنکا

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۲۳)۔ آپ کے اُپدیش نے میرے تمام شکوک کو چکنا چور کر دیا اور میری شنکاؤں کو بالکل دور کر دیا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲ : ۲۶۳)۔ اسی کے کارن تو نل کودمینتی کے بارے میں شنکا ہوئی تھی. (۱۹۸۵، خیمے سے دور ، ۱۸۳)۔ ۲. **امید ، غلطی ، کسی بات کو پہلے تسلیم کرنا ؛ ایک بحر یا وزن** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : शंका]۔

---ڈائَن مَنسا بُھوت کہاوت.
ڈر اور خیال بھوتوں اور ڈاینوں کی شکل بن کر دکھائی دیتے ہیں اصلیت کچھ بھی نہیں ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

شَنکَر (فت ش ، غنہ ، فت ک)۔(الف) امذ.
(ہندو) **مہادیوجی کا لقب.**

مگر وہ تیرھویں کیلاس میں جا
کرے ہے گوری اور شنکر کی پوجا

(۱۸۶۰ ، نوائے غیب (ق) ، ۲۸)۔ (ب) صف. **خوش حالی لانے والا ، مسعود ، سعید ، مہربان ، شفیق** (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : शंकर]۔

شَنکَرا (فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
(موسیقی) **بلاول ٹھاٹھ کا ایک راگ.** اس کے سب سُر شدھ ہیں اس میں یہ راگ راگنیاں ہیں ، بلاول ، بہاگ بھاگڑا ولیکار ، پہاڑی ، ککبہ ، شنکرا ، نٹ ... کیدارا ، پٹ منجری. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶) [س : शङ्करा]۔

شَنکْرانْت (فت ش ، غنہ ، سک ک ، مغ) امذ.
سیاروں کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانا. ماگھ کے مہینے میں مکر کی شنکرانت سے ایک دن پہلے ہنود لوہڑی کا تہوار ہوتا ہے. (قصص الامثال ، ۲۳۰)۔ [سنکرانت (رک) کا ایک املا]۔

شَنکَربَرَن (فت ش ، غنہ ، فت ک ، سک ر ، فت ب ، ر) امذ.
کوبرا سانپ کی ایک قسم ، یہ انتہائی زہریلا ہوتا ہے اور اس کے کاٹنے سے دو سانپوں کی علامات ملتی ہیں. شنکربرن یہ دوغلے ہوتے ہیں ان کے کاٹنے سے دو سانپوں کے علامات ملتے ہیں ، یہ سانپ دوندج کہلاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، دافع سمیات ، ۸).
[شنکر (سنکر (رک) کا بگاڑ) + رک : بَرَن (۱)].

شَنکَلپ (فت ش ، غنہ ، فت ک ، سک ل) امذ.
دان کرنا ، کسی کے نام کرنا ، دے ڈالنا ، ہبہ کرنا. ہاتھی بھی ان کے واسطے شنکلپ کرتا تھا. (۱۸۷۳ ، نتائج المعانی ، ۱۳۳).
اف : کرنا. [رک : سنکلپ].

شَنکُول (فت ش ، سک ن ، و مع) امذ.
شوخ ، گستاخ ، بذلہ سنج ، خُوبصورت ، اچھا ؛ (کنایۃً) محبوب ، پیارا. ہزارہا من مہندی نارنول کی جس کی سرخی پر لعبتانِ شنکول کا جگر خون ہو عقیق یمن ہیرا کھائے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۰۳). [ف].

شَنکَہ (فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
سیپ جس میں ہندو پوجا کے وقت پانی ڈال کر بُت کے اوپر ڈالتے ہیں ، بڑی کوڑی. خاص طریقے سے تعظیم کرے بعد اس کے شنکہ پوجا کرے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۴۹).
[شنکھ (رک) کا ایک اِملا].

شَنکھ (فت ش ، غنہ) امذ
گھونگا یا گائے یا بیل کے سینگ سے بنایا جانے والا باجا جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں. سُندر برچھوں کے پھولوں کی برکھا کی اور نقارے اور تُرہی اور شنکھ بجنے لگے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۶). ایک مست ہتھنی ہے ، جو شکل و صورت کی خوفناک ہے ، اور جس کے دانت شنکھ کی طرح سفید ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۳۲۹).
[سنکھ (رک) کا ایک اِملا].

ـــ نَکھ (ـــ فت ن سک کھ) امذ.
ایک دوا جو ناخن کی طرح ہوتی ہے اور سفید سخت سنکھ کے مثل ہوتی ہے کچھ نے اسے گھونگے کا نام بتایا ہے ، طبی فوائد میں اس کو پیس کر بادی اور حذر کے لیے دیتے ہیں ہضم کے وقت جو معدے میں درد ہوتا ہے اسے دور کرتی ہے (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ۵ : ۴۵). [شنکھ + نکھ = ناخن].

شَنگ (فت ش ، غنہ) صف.
شوخ ، شریر ، دل لگی کرنے والا ، ظریف.

کھڑی تھیں پھریں تینوں شوخ او شنگ
لباس سبز و سرخ و سوسنی رنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، عزلت ، ۱۶).

ہووے سرکش اگر عدوی شنگ
کھائے وہ دستِ غیب سے سرچنگ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۰).

خنجر بدست ہے وہ بُتِ شنگ آج کل
چھڑنے کو ہند میں ہے کوئی جنگ آج کل

(۱۹۰۸ ، مخزن ، مارچ ، ۶۹).

پھرتے ہیں جہاں جہاں بُتِ شنگل و شنگ
جیسے سُندر بن میں ہرن محو شلنگ

(۱۹۷۳ ، لحن صریر ، ۵۴). [ف].

شَنگرا (کس ش غنہ ، سک گ) امذ
لکڑی کی ایک قسم جس کے اندر سے ارغوانی رنگ نکلتا ہے. الاسیل سے زرد رنگ اور شنگرا سے ارغوانی رنگ نکلتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۷۳). [ہنگ].

شِنگَرف (فت ش ، غنہ ، فت گ ، سک ر نیز کس ش ، غنہ ، سک گ ، فت ر) امذ ؛ امث.
رک : **شنجرف**.

دسین لال لالک سوں دھن کی انکھیاں
کہ سینیاں اپیں جانو شنگرف کیاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۶).

مرے اشک رقت نے پیدا کیا
ترے ہجر میں رنگ شنگرف کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۳). شنگرف بھی مذبذب ہے کوئی مذ کر اور کوئی مؤنث کہتا ہے ، میں تو شنگرف کو مؤنث کہوں گا . (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۵۸). اس سے پیشتر کہ میں تمہیں اپنے پہلو سے جدا کروں طہران کی کلیاں شنگرف ہو جائیں گی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۱۵۱). قرطبہ کے شمالی علاقے میں چاندی اور لوہے کی کانیں کھودی گئیں اور المعدن اور حصن ابال کی کانوں سے شنگرف نکالا گیا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۳۷). [ف].

ـــ نُما (ـــ ضم ن) صف
شنگرف کے رنگ کا ، شنگرف جیسا ، سُرخ. تنصیب شدہ آنکھیں صرف شنگرف نما رنگ پیدا کرتی ہیں. (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۲۶).
[شنگرف + ف : نما ، نمودن = دکھانا].

شِنگرفی (فت ش ، غنہ ، فت گ ، سک ر نیز کس ش ، غنہ ، سک گ ، فت ر) صف.
شنگرف کے رنگ کا ، سُرخ . خوب لال ، شنجرفی. دم سحر اوس کی بھی شنگرفی پوشاک تھی ، تین دن میلہ رہا بڑا جھمیلا رہا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۱).

کعبے کا سواد صفحۂ عین
شنگرفی نسخۂ ذبیحین

(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۱۳۷). چنار کے سبز ، زرد اور شنگرفی پنج انگشتی پتوں کی خنک چھاؤں میں وہ سارا سارا دن بیٹھا پڑھتا یا سوچتا رہتا تھا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۶۵). [شنگرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَنگَل (فت ش ، مغ ، فت گ) صف نیز امذ.
شوخ ، چالاک ؛ رہزن ، لٹیرا.

وہ شنگول و شنگل وہ پُرحرف و چاق
وہ حلوالمراشف وہ حلوالمجُون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۸). [شنگ + ل ، لاحقۂ صفت].

شِنگَل (کس ش ، غنہ ، فت گ) امذ.
چھوٹے گول پتھر یا کنکر (دریا کے کنارے پر). بڑی سوادات میں ریت اور شنگل کے علاوہ سمندری جانوروں اور پودوں کے ڈھانچے بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں جو مر کر وہیں پر دفن ہو جاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹۹). [انگ : Shingle].

شَنگُول (فت ش ، غنہ ، و مع) صف.
ایسا حسین جس میں شوخی و شرارت ہو ، شوخ ؛ (مجازاً) محبوب ، پیارا ، زیبا.
وہ ایک بات پہ رہتا نہیں کبھی دو دن
بہت ہے وعدہ شکن شوخ پر جفا شنگول
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۵۹).
ہو گئی اس بتِ شنگول کی محنت بے کار
رہ گیا جڑ میں انگوٹھے کی لٹکتا اک تار
(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۱۶۷).
بہ دف و دائرہ و چنگ و رباب و مرچنگ
سرخ پوشانِ خوش آواز کی شنگول و شنگ
(۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۱۳۱). [شنگ + ول ، لاحقۂ صفت].

شَنگی (فت ش ، غنہ) امث.
۱. شوخی ، شرارت ؛ چلبلا پن.
یہاں سستی وہاں شوخی و شنگی
غرض ہر رنگ میں رنگِ دو رنگی
(۱۸۶۲ ، شام غریباں ، ۲۹۹).
تو رُخ میں دہن ، دہن میں تنگی
تو لب پہ سُخن سخن میں شنگی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حُسن ، ۲۰). رسم و رواج کے اتفاق اثرات کے ماتحت بچپن کی شوخی و شنگی سے لے کر بڑھاپے کی حسرت و مایوسی تک کس طرح تغیر پذیر ہوتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۱۳). **۲ (تصوف) تیز روشنی جس میں دیکھنے میں نظر خیرگی کرے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۴). [شنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شِنَوا (کس نیز فت ش ، فت ن) صف.
سننے والا ، شنوندہ.
خود ذات احد بھی آپ بینا
شنوا اہی ہے اور توانا
(۱۶۵۹ ، میراں جی ، نورنین ، ۳۷).
کہاں دماغ کہاں تک زبان کو دوں تکلیف
کہ اہلِ بزم میں شنوا کسو کے گوش نہیں
(۱۷۶۷ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۶۳). تو خود شنوا اور بینا ہے تجھ پر کچھ پوشیدہ نہیں. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۹۱). شنوا بسکون نون کہاں ہے یہ تو میں نے کہیں نہیں دیکھا. (۱۸۹۱ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۶۳). بڑے آدمی ہم سے تبھی بولتے ہیں کہ ہمارے گوش شنوا ہوں اور روحیں بات سننے پر آمادہ. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۹۶). [شنوا ، ف : شنو ، شنودن ـ سننا].

شِنَوائی (کس نیز فت ش ، فت نیز سک ن) امث.
۱. سننے کا عمل یا قوّت ، قوتِ سماعت. روح کوں تو تین مراتبے ہیں دانائی ہور بینائی ہور شنوائی. (۱۶۷۵ ، چھ سرہار (ق) ۶۳). کان کو شنوائی عقل کو رسائی ، آنکھ کو بینائی ، پاؤں کو طاقت باد یہ پیمائی دی. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب اردو ، ۲).
میرے ان کے ہے اشاروں میں محبت کا بیان
شنوائی کا نہ ہے کام نہ گویائی کا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، تسلیم ، ۱۶).
عجب کیا ہے کسی پتھر میں شنوائی ابھر آئے
صدائے گم شدہ ہوں گھومتا ہوں کہساروں میں
(۱۹۷۵ ، حکایت نے ، ۳۵). **۲. حاکم کے روبرو کسی دعوے یا درخواست وغیرہ کی سماعت ، عدالت کی کارروائی ، مقدمے کا سُننا.** دعویٰ اگر ایسا ہو جس کو عرف اور عادت رد کرتی ہوں تو اوس کی شنوائی درست نہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۶۹). یہاں فریادی کی ہر وقت رسائی ہے ، امیر و غریب کی یکساں شنوائی ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۵۷). **۳. توجہ ، التفات ، سُنائی ، مبذولی ، رُخ دینا.**
گوش گل ہائے چمن پنبۂ شبنم سے ہے بند
کام کیا نالۂ بلبل کی ہے شنوائی سے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۳۴). طلبہ عاجزانہ درخواستیں دے رہے ہیں ، اور کچھ شنوائی نہیں ہوتی. (۱۹۱۴ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۳۰). ہم خاصی دیر ان کے آہنی پھاٹک پر دستک دیتے رہے ، مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۲). [شنوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَنَوِندِگان (فت ش ، سک ن ، کس و ، سک ن ، کس د) صف ؛ ج.
سامعین ، سننے والے. فضا میں ایک ہیبتناک اور مستقل گونج سی تھی جس میں شنوندگان گرامی یعنی ہمارے لئے کچھ خاص تواضع کا رنگ نہ تھا. (۱۹۶۸ ، بجنگ آمد ، ۱۲۱). [شنوندہ (بحذف ہ) + گاں ، لاحقۂ جمع].

شَنَوِندَہ (فت ش ، سک ن ، کس و ، سک ن ، فت د) صف.
سُننے والا.
جو واقفِ رازِ معرفت ہیں
شنوندۂ سازِ معرفت ہیں
(۱۹۱۴ ، کلام محروم ، ۱ : ۵۰). [شنود (بحذف د) ، ف : شنیدن ـ سننا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

شَنِید (فت ش ، ی مع) امث.
۱. شُنوائی ، سنائی ، سُنوائی. آج کا مبارک دن ہمارے لئے عید ہے دید ہے نہ شنید ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷۹). ریڈیو والے دید کو شنید کے سانچے میں کیوں کر ڈھالتے ہیں. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹). **۲. سُنا ہوا ، سنا سنایا.** یہاں تک جو کچھ حالات قلم بند ہوئے وہ راقم کے چشم دید ہیں اب جو کچھ عرض کروں گا وہ شنید ہوں گے. (۱۹۱۸ ، پیمبرانِ سخن ، ۱۳۰).

اے مہِ نو تیرا پیامِ طرب
ہے شنید آج چشمِ دید ہے کل
(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۵۷). [شنیدن - (رک) کا ماضی بطور حاصل مصدر].

شُنِیدگی (ضم نیز فت ش ، ی مع ، سک نیز فت د) صف.
سنے جانے کا عمل ، سماعت ، سننا. میرے نغمۂ شوق کو شنیدگی یا ناشنیدگی کی پروا نہیں. (۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶). [شنید + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَنِیدَن (فت ش ، ی مع ، فت د) امذ.
سننا ، سننے کا عمل.
آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).
نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۶۸). [ف].

شَنِیدَنی (فت ش ، ی مع ، فت د) صف.
سننے کے لائق ، سننے والی. ایک حقیقت جو متعلق قوت عمل اور قوت بازگشت اجسام سے اور سکون ہیولا سے ہے شنیدنی اور قابل دریافت کرنے کے ہے.(۱۸۳۷، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۴۷). یہ حکایت ہے شنیدنی اور یہ روایت ہے گفتنی ... تاہم اہل نظر کے لئے ان کی معرفت دشوار بھی نہیں. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳). [شنیدن + ی ، لاحقۂ صفت].

شَنِیدَہ (فت ش ، ی مع ، فت د) صف.
سُنا ہوا.
مجنوں کا اور تیرا ہے احوال ایک سا
پر اے ظفر یہ دیدہ ہے اور وہ شنیدہ ہے
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲). بادشاہ شنیدہ کو ناشنیدہ خیال کرتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۰).
ہر نوا ہر نے شنیدہ ہر تبسم دیدہ ہے
اس تماشا زار کا ہر شعبدہ فہمیدہ ہے
(۱۹۷۲ ، فکر جمیل ، ۱۳۵). [شنیدن (رک) کا حالیہ تمام].

---کے بَوَد مانَنْد دِیدَہ کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، جو کچھ دیکھا ہو اس کے مقابلے میں سنی ہوئی بات کا اعتبار کیوں کر ہو سکتا ہے کہاں آنکھوں دیکھی اور کہاں سنی سنائی بات.
مثل یہ فارسی کی سچ ہے رنگین
شنیدہ کے بود مانند دیدہ
(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۳۸). ولایت کے حالات ہم بھی سنتے اور کتابوں اور اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں ، لیکن شنیدہ کے بود مانند دیدہ. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۲ ، ۶۵). شنیدہ کے بود مانند دیدہ ، ... تھا شنیدہ اور دیدہ کے درمیان فرق کا درجہ اب بالکل واضح ہوا. (۱۹۴۵ ، حکیم الامت ، ۲۴).

شَنِیع (فت ش ، ی مع) صف.
۱. برا ، بد ، خراب ، ناپسندیدہ ، مکروہ.
اگرچہ شیخ ہے پینا شراب فعلِ شنیع
پہ کیا کروں کہ کئی دن سے تھی ہوا باعث
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۴). اس عمل شنیع سے باز رہو ورنہ عقوبت شدیدہ میں گرفتار ہو گے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱).
ان کو معلوم تھا کہ اسلام اس فعل شنیع کا دشمن ہے. (۱۹۱۴، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۶). اس کی دین داری اور شرع دوستی کو اس کے اس فعل شنیع کا ایک پردہ بنایا گیا تھا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۸۸). **۲. بدکار ، زانی ، کمینہ** (جامع اللغات). [ع : (ش ن ع)].

---تَحْرِیر (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
خراب یا بری تحریر. اگلے زمانے میں زبان کی غلطیوں اور شنیع تحریر پر نمبر وضع کر لئے جاتے تھے مگر آج گویا کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۳۶). [شنیع + تحریر (رک)].

شَنِیعَہ (فت ش ، ی مع ، فت ع) صف.
رک : شنیع ، بد ، بُرا.
مردوں سے جو مرد مثلِ زن ہو مخلوط
ہے فعلِ شنیعہ میں وہ جوں اُستر لوط
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۸). حضرت کے جملہ اجداد کو افعال شنیعہ سے خاص حضرت کی بزرگی کی وجہ سے محفوظ اور پاک رکھا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۸). ارباب جاہ مختلف قسم کے اعمال شنیعہ میں گرفتار تھے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰۲). راجپوتوں نے ان کے ساتھ جو افعال شنیعہ کئے تھے سنے. (۱۹۶۹ ، تاریخ پشتون ، ۲۸۶). [شنیع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شَوَ (فت ش ، سک نیز فت و) امذ.
مُردہ جسم ، نعش ، لاش. اس کا شو (نعشِ مردہ) خرگوش کے سینگوں کی طرح ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۴). [س : शव].

---آسَن (---فت س) امذ.
ایک آسن جس میں اس طرح چت لیٹ جاتے ہیں کہ پٹھ وغیرہ تمام اعضا زمین سے لگے رہیں ، اس کو مرت آسن اور پریت آسن بھی کہتے ہیں (آسن پرکاش ، ۹۹). [شو + آسن (رک)].

---سادَھن (---فت دھ) امث.
جادو کی رسم جو لاش پر کی جاتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات).
[شو + س : سادھن साधन].

شَو (و لین) امذ (قدیم).
شوہر ، خاوند.
سونے سوں گلِ جعفری پر خمار
بھری تھی موتھی شو پہ کرنے نثار
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۱).

اوڑتا تھا مرغ نالہ کا سینے سے دم بدم
جس کا کہ شو کٹا ہو نہ رونے تو کیا کرے
(۱۷۹۵ ، مذاق (صوفیائے بہار اور اردو ، ۹۱)).
مگر شو سے مجھ کو ندامت ہوئی
مری جان پر ہاں قیامت ہوئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۵۳). اپنی پسند سے شادی کرتے ہیں شرط اسی قدر ہوتی ہے کہ زن و شو دو مختلف خاندانوں کے ہوں. (۱۹۱۳ ، تمدّن ہند ، ۸۷). [شوہر (رک) کا مخفف].

شِوْ (کسر ش ، فت نیز سک و). (الف) امذ.
ہندوؤں کے تین سب سے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا کا نام جو ہلاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اس کی سب سے زیادہ پرستش ہوتی ہے اس کی بیوی پاربتی یا کالی ہے ، شیو. اس کالی آتما اور شِو میں کچھ بھید نہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۲). (ب) صف. **نیک ، موافق ، مبارک ، مہربان ، دوست ، خوش قسمت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शिव].

---جِہیں نہ رام جِہیں نہ ہَری سے لاویں ہیت ، وہ بِرانے جائیں گے جوں مولی کے کھیت کہاوت.
جو خدا کی یاد نہیں کرتے وہ تباہ ہوں گے اور دنیا سے ناامید جائیں گے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---راتری (---سک ت) امث.
ہندوؤں کے ایک مشہور اور بڑے تیوہار کا نام جو شِو کی یادگار میں بھاگن بُدی چودس کو منایا جاتا ہے اور اس میں دھوم دھام کے ساتھ برت رکھتے اور نہایت خوشی کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [شو + راتری (رک)].

شُو(۱) (و مع) امث.
وہ جوتا جو ٹخنوں سے نیچے ہو. جب شو (ٹخنہ تک کا جوتہ) یا گرگابی باہر سے منگوانا ہو تو پاؤں کی شکل کو کاغذ کے ایک ٹکڑے پر کھینچنا چاہئے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۴). بوٹ اور شو کے بنانے والوں کو بھی اس بات کی شکایت نہیں ہے کہ وہ فرمایشوں کو پورا نہیں کر سکتے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۳۱۴).
سینڈل ہو شو ہو چپل ہو کہ یہ جوتا ہو پمپ
چھوڑ کر جوتے کو ڈا کو نے لگائی ہائی جمپ
(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۶۴). [انگ : Shoe].

شُو(۲) (و مع) امث.
کسی کو متوجہ کرنے کے لیے یا بلانے کے لیے مُنھ سے نکالی جانے والی آواز. بچّی نے «شوہ» کہہ کر سڑک پر پنگ پانگ کی گیند پھینکی. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۸). [حکایت الصوت].

شُو(۳) (و مع) صف.
دھونے والا ، عموماً مرکبات میں جزو دوم کے طور مستعمل. اسی طرح اسم فاعل بھی بنتے ہیں بلکہ اکثر اوقات صفات و اسمائے فاعل مشترک ہوتے ہیں مثلاً ... شو ، مردہ شو ، پاشو. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۸۹).

عالم جلوہ یار حسن قلزم بے کنار شوق
موج بہ موج جو بجو غوطہ بہ غوطہ شو بہ شو
(۱۹۷۶ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۴ مارچ ، ۳). [شو ، ف : شستن - دھونا سے حاصل مصدر].

شو (و مج) امذ.
۱. کھیل ، تماشا ، ڈرامے یا فلم وغیرہ کا اسٹیج یا پردۂ سیمیں پر دکھایا جانا.
اب نہ وہ پارک کی سیریں نہ سنیما کے وہ شو
دل کے لیتے ہی نظر بھیر سی لی آپ نے تو
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۵). شو ساڑھے بارہ بجے ختم ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، زندگی نقاب چہرے ، ۹۵). ۲. **ظاہر داری ، دکھاوا** (مہذب اللغات). [انگ : Show].

---بازی صف.
دکھاوا ، نام و نمود ، نمائش. نواب صاحب نے اپنی شو بازی میں سب سے بڑی رقم تو کوٹھی پر لگا دی. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۱۰۵). [شو + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بِزْنِس (---کس ب ، سک ز ، کس ن) امذ.
ایسا کام جس میں نمود و نمائش دکھاوا ہو یا جس کا تعلق اداکاری یا اشتہارات وغیرہ سے ہو. ٹی وی ٹائپ کا شو بزنس نہیں ہے. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۵۸۲). [انگ : Show Business].

---بُوائے (---ضم ب ، و مج) امذ.
ایسا شخص جو کسی جماعت ، ادارے یا کسی اور تنظیم میں محض نمود و نمائش کے لیے یا برائے نام شامل ہو ، نام و نمود کا خواہشمند.
یہ عشوہ فروش آج کل کے لونڈے
آزاد ہے مردِ حق کو شو بوائے کہیں
(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۳۴). مسلمان انہیں ہندوؤں کا بچہ جمہورا یعنی شو بوائے قرار دیتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۴۲). [انگ : Show Boy].

---دار صف.
دکھاوے کا ، نمائشی. یہ شو دار بال خُدارا نہ بنا مجھے یہ سب پسند نہیں. (۱۹۷۱ ، فہمینہ ، ۸۶). [شو + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---رُوم (---و مع) امذ.
کشادہ کمرہ جس میں سامان فروخت بالخصوص قیمتی سامان خوبصورتی سے سجا کر لگایا جائے تاکہ اسے دیکھ کر لوگ خریدنے کی جانب مائل ہوں. جان اسٹریٹ میں جہاں موٹروں کا شو روم ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۹۹). ادب ان کے یہاں محض شو روم کی زینت ہے. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۴۳). [انگ : Show Room].

---کیس (---ی مج) امذ.
دکانوں یا گھروں وغیرہ میں چیزوں کی نمائش کے لیے رکھی جانے

والی شیشے دار الماری. یہ کہ پچاس روپے کے نوٹ نکال شوکیس پر رکھدیے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۲۳). جی چاہتا ہے کہ تمہاری اس کلاسک کردار ماما کو کسی شوکیس میں سجادیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۹). [انگ : Show Case].

شُواخِص (فت نیز ضم ش ، کس خ) امذ.
(منطق) **تشخیص کی علامتیں ، شناختیں ، جزئیات مشخصه ، پہچان.** چار کا وقوع اس کے شواخص پر اس کو عام متساوی کہتے ہیں یا برسبیل اتم و انقص ہو. (۱۹۲۵ ، حکمة الاشراق ، ۲۵). [ع:(ش خ ص)].

شَوادِشت (فت ش ، کس نیز ضم د ، سک ش) صف.
مزہ دار ، ذائقے دار. دو مٹھی بھنے ہوئے چنوں کی ڈھیری ان ہی کے لئے حاضر تھی بھوجن شوادشت تھا دونوں ہاتھ چلنے لگے . (۱۹۴۴ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۸) . [س : سوادشٹھ کا بگاڑ].

شَواذ (فت ش) امذ نیز صف ؛ ج.
غیر معمولی ، کم یاب ، عجیب و غریب ، نادر. شفائی ، فوق یزدی وغیرہ اس قسم کی شواذ ہیں جیسے آج کل کے مہذب زمانہ میں بھی خال خال پائے جاتے ہیں . (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۳). اس مقصد کے لئے انہوں نے اقبال کے شواذ اور نوادر کو چن چن کرا کٹھا کیا. (۱۹۶۶ ، نقوش ، ۱۰۶ : ۹۶). [شاذ (رک) کی جمع].

شَوارِب (فت ش ، کس ر) امث ؛ ج.
مونچھیں. حضرت قص شوارب اور اظفار روز جمعه فرماتے تھے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمه) ، ۲ : ۱۰۰). مونچھوں کو عربی میں شوارب کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۱۶). حاجی صاحب معه اپنے لحم و شحم اور لحیه و شوارب کے رونق افزائے گلیم صدارت ہوئے. (۱۹۵۶ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۲۱). [ع : شارب کی جمع].

شَوارِع (فت ش ، کس ر ع) امث ؛ ج.
کشادہ اور بڑی سڑکیں ، شاہراہیں. محافظان طرق و شوارع کے تیز دم ہر کارے خبر لائے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲۰۳). ان کی آمد و رفت ملک کے کل بڑی شوارع پر تھی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۱۶). زیادہ لمبی سڑکوں کی مرمت اور توسیع کا انتظام بلدیه کے شعبۂ شوارع کے ذمہ ہو. (۱۹۶۶ ، میزانیه بلدیه کراچی ، ۴). [شارع (رک) کی جمع].

شِواس (کس ش) امذ نیز امث.
(ہندو) **سانس ، دم ، آہ.** میری کٹی کے پاس سو رہا تھا اور اس کے شواس (یعنی دم انفاس) بھیتر اور باہر کو آتے جاتے تھے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمه) ، ۲ : ۴۴۳).

جس کے بل سے کانپتے دھرتی اور اکاش
پڑا دھرن پر تڑپتا لے رہا لمبے شواس

(۱۹۱۵ ، آریه سنگیت راماین ، ۳ : ۳۲۹). [س : श्वास].

شَواغِل (فت ش ، کس غ) امذ ؛ ج.
(تصوف) **کثرت عبادت و ریاضت.** جذب شواغل کی قوت تاثیر متناہی ہے اس لئے غیر متناہی قوت تاثیر کی مقاومت نه کر سکتی لیکن اس جذب نے اس کو پردے میں رکھا. (۱۹۲۵ ، حکمة الاشراق ، ۳۱۴). [شغل (رک) کی جمع].

شَوافِع (فت ش ، کس مع ف) امذ ؛ ج.
امام شافعی کے ماننے والے. اس وقت سے یہ خاندان تمام شوافع کا سرگروہ و پیشوا ہوگیا. (۱۹۳۳ ، خیام ، ۲۴). نماز میں درود بھیجنا اس کو شوافع فرض بتاتے ہیں. (۱۹۷۲ ، جلوۂ حقیقت ، ۲۴۴). [شافعی (رک) کی جمع].

شَوارِق (فت ش ، کس ر) امذ ؛ ج.
روشن چیزیں ، روشنیاں. اور جو نور قوت پا گیا شوارق عظیمه سے جو کہ عاشق ہیں اپنی اصل پر. (۱۹۲۵، حکمة الاشراق ، ۳۱۲). [ف : شارق (رک) کی جمع].

شِوال (کس ش) امذ.
رک : شواله (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شواله (رک) کی تخفیف].

شَوّال (فت ش ، شد و) امذ.
قمری سال کا دسواں مہینہ جس کی پہلی تاریخ کو عیدالفطر ہوتی ہے ، عید کا مہینہ ، عیدالفطر کا مہینہ.

شوال کا چند آیا مبارک سوں قطب شه
آنند کا سرا ہو که خوشیاں کی خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۶).

اتھا سن ایگیارا سو چوسٹ دیہ سال
بتاریخ ایگیارا او ماہ شوال

(۱۷۵۱ ، سوداگر کی بی بی (یورپ میں دکھنی مخطوطات ، ۵۱۰)).

وہی بچھڑوں کو بھی ذی حجه تک شاید ملا دیوے
ملایا جن نے ہے شوال اور ذیقعد کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲). شوال کی پانچویں تاریخ تیرہ سو پندرہ ہجری (۱۳۱۵ ھ) میں لاولد انتقال فرمایا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۸۷). اب تھوڑی سی محنت کر کے شوال المکرم کے چھ روزے رکھ کر پورے سال کا اجر و ثواب حاصل کر لیجئے . (۱۹۸۹ ، صحیفه اہل حدیث ، کراچی ، ۶). [ع].

شِوالا / شِوالَه (کس ش / فت ل) امذ.
مندر (جس میں خصوصاً شیوجی کی پوجا ہوتی ہے)؛ ہنود کا معبد.

یاد حق کی جگه اب دل میں بتوں کا ہے خیال
کعبه سب کہتے تھے جس کو وہ شوالا ٹھہرا

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۸). رگوناتھ کے شواله کے قریب پرانا املی کا درخت ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۸).

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شواله اس دیس میں بنادیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۸۸). ایک طرف بادشاہی مسجد ہے دوسری طرف ایک شواله ہے . (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان ، ۹۹). [شیو (رک) + الا/اله ، لاحقۂ ظرفیت].

شَوانی (فت ش) صف.
شادی میں پہنا جانے والا جوڑا ، دولھا کا جوڑا.

حیف اے قاسم اب کنگن تیرا
اور شوانی وو پیرہن تیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۶۱). [شو ـ شوہر + انی لاحقۂ نسبت].

شَواہِد (فت ش ، کس ہ) امذ ؛ ج.
دلیلیں ، حجتیں ، ثبوت نیز مثالیں ، گواہیاں.

نوادر معجزاتِ قاہرہ سب
رسالت کے شواہد ظاہرہ سب

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۱۸). اگر اس کے شواہد قرآن سے نکالے جائیں تو شاید نصف قرآن سے زیادہ ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۰۳). مسند ابن حنبل وغیرہ میں بھی جستہ جستہ ان کے فضل و کمال کے دلائل و شواہد ملتے ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۰۷). بعض شواہد سے اندازہ ہوتا ہے انہیں خود بھی اپنی ناقدری کا گہرا احساس تھا. (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۲۱۲). [شاہد (رک) کی جمع].

ــِ اَلْاَسْماء (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شدت بفت ، ی مع) امذ ؛ ج. سک س) امذ ؛ ج.
(تصوف) **اسمائے الٰہیہ کا مشاہدہ ذات صفات کے ساتھ.** شواہدالاسماء کہتے ہیں مختلف ہونا اکوان کا احوال اور اوصاف اور افعال کے ساتھ جیسے کہ مرزوق دلالت کرتا ہے رازق پر. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۴). [شواہد + رک : ال (۱) + اسما (اسم (رک) کی جمع)].

ــِ التَّوحِید (ـــ ضم د ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، ی مع) امذ ؛ ج.
(تصوف) **شواہد التوحید اس سے مراد جمع حقائق کونی ہے اور ان میں سے ہر ایک میں ذات حق کا مشاہدہ کرنا اس لئے کہ ہر فرد عالم کے لئے احدیہ ہے ایک تعین خاص کے ساتھ کہ جس کے سبب سے وہ ممتاز ہو** (مصباح التعرف ، ۱۵۴). [شواہد + رک : ال (۱) + توحید (رک)].

ــِ حَق کس اضا (ـــ فت ح) امذ ؛ ج.
حقائق وجوبی کو کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۴). [شواہد + حق (رک)].

ــِ نَقْلِیَہ کس صف (ـــ فت ن ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث ؛ ج.
زبانی شہادتیں یا گواہیاں. انہوں نے اپنے دین کے صدق پر اور اوروں کے دین کے بطلان پر دلائلِ عقلیہ و شواہدِ نقلیہ بیان کیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۲). [شواہد + نقلیہ (رک)].

شَواہِدی (فت ش ، کس ہ) صف.
شواہد سے منسوب ، شواہد سے تعلق رکھنے والا. اس شواہدی مواد کا بڑا حصہ شائع ہو چکا ہے اور تاریخ کا طالب علم اس کا مطالعہ کر سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۴۳). [شواہد + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَوائِب (فت ش ، کس ء) امذ ؛ ج.
آلودگیاں ، کثافتیں ، آمیزشیں ، ملاوٹیں.

کہاں سے کہ مجنوں بھی ہم سا ہی تھا
غلط کے شوائب نظر میں بھی ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۳). پاک و پاکیزہ ہے کثافت سے منزہ ہے شوائب جسمانی سے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۷۷). صوفی بھی خود میں اعتقاد رکھتے ہیں لیکن ان کے خود کا تصور روحانی ہے ان کی انا مادی شوائب سے پاک ہے. (۱۹۷۴ ، مسائل اقبال ، ۱۳۳). [شائبہ (رک) کی جمع].

شوب (و مج) امذ.
۱. **دُھلائی ، کپڑا دھونے کا عمل ، دُھونا.**

عبادت میں شوب ریا اور سُمعہ
ہیں انبار صد سالہ گندم کی موشان

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۲۱).

رہا قول حق میں نہ کُچھ پاک اُن کو
بس اِک شوب میں کر دیا پاک ان کو

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۲۲). جو جامہ اور دستار ایک بار استعمال میں آتے وہ بغیر شوب کے مکرر استعمال میں نہ آتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیات ماہ لقا ، ۱۸). ڈوپٹہ کی چنٹ کھولی تو کئی شوب کھایا ہوا ڈوپٹہ مسک گیا. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۹۷). ۲. **صابن اور پانی کا آمیزہ ، وارنش.** صابن کے کھولتے ہوئے شوب کو بُرش سے خشک سطح پر لگاؤ. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۷۱). ۳. **دستار ، صافہ ، پگڑی** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [شوب + ف : شستن (دھونا) کا حاصل مصدر].

ـــ پَڑنا محاورہ.
۱. **کپڑے کا دھویا جانا.** شوب پڑنا کپڑے پر یعنی وہ دھلوائے جس سے قیمت بڑھ جاوے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۵۶). کامدانی بھی ایک کارآمد اور صوفیانی چیز ہے جس پر شوب بھی پڑ سکتا ہے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۹۵). ۲. **قید بھگتنا ، قید ہونا** (فرہنگ آصفیہ).

ـــ خورْدَہ (ـــ و معد ، سک ر ، فت د) صف.
دھویا ہوا ، پاکیزہ ، ہر چیز سے پاک ؛ ضرورت مند.

روتا نہیں ہے وقت ولادت کے کون طفل
رختِ حیات پیرہنِ شوب خوردہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، مظفر علی خاں ، ۳ : ۳۵۲). [شوب + ف : خوردہ ، خوردن ـ کھانا].

ـــ دینا محاورہ.
۱. **کپڑے کو ایک مرتبہ دھونا.** اگر اس کو پچاس شوب دیں تو بھی اس سے بو دفع نہ ہو. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۰). شوب پر شوب دیے ، بو نہ گئی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۱). ۲. **قلعی یا چونا وغیرہ کی ایک تہ چڑھانا یا پھارا دینا.** خشک ہونے کے بعد سطح پر سفید چونہ کا ایک شوب دیا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۸۶).

---- کھانا محاورہ.
۱. **دُھلا ہوا نظر آنا ، نکھرا ہوا معلوم ہونا.** زمانہ کی زیادہ ہوا کھائے ہوئے سفید چہرے شوب کھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفرنامہ ہستی ، ۱ : ۱۸).

شوبھ (و مج) امث.
رونق ، خوش نمائی ، سجاوٹ ، خوبصورتی. گھر خالی گلدان کی طرح سُونا تھا اب جا کر شوبھ دیتا ہے. (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۳۵). [شوبھا (رک) کی تخفیف].

شوبھا (و مج) امث.
۱. **خوبصورتی ، حُسن.**
میں کہاں اور جاگتے رنگوں کی یہ دنیا کہاں
بے نصیب اندھا کہاں سنسار کی شوبھا کہاں
(۱۹۳۲ ، اسرار ، علی اختر ، ۱۷۵).
دانتوں سے تھی شوبھا ساری
بُجھ گئی چہرے کی پھلواری
(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۸۲). ۲. **سجاوٹ ، آرائش ، زینت.**
پیاری پیاری قدرت کی پھلواری
ہر بن ہرا گلشن ہرا جگت کی شوبھا ساری
(۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۱۳).
ہم تو ہیں بس دو گھڑیوں کے اس جگ میں مہمان
تم سے ہے اس دیس کی شوبھا ، اس دھرتی کا مان
(۱۹۷۳ ، لوح دل ، ۱۲۶). [س : शोभा].

---- بڑھانا محاورہ.
عزت بڑھانا ، شان و شوکت بڑھانا ، فخر دو بالا کرنا. یہ مہارانی کی داسیوں کی شوبھا بڑھائے گی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸۰).
اجلی خندق اپنے ہی جیالوں کے لہو میں نہائی ہے
جیت نے جھلسی ، ویرانی کی شوبھا اور بڑھائی ہے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۶).

---- دینا محاورہ.
زیب دینا ، بھلا معلوم ہونا. آپ کی زبان سے ایسے الفاظ شوبھا نہیں دیتے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳ : ۳۰۷). اس اوسر پر ان کے لیے شوبھا تو یہی دیتا کہ وہ تھیلی ہاتھ ہی ... دے دیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۲۹).

شُوٹ (۱) (و مع) امث.
کونپل. ان درختوں میں صرف ایک کلی یا کونپل (شوٹ) چوٹی پر واقع ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۵۶). [انگ : Shoot].

شُوٹ (۲) (و مع) امذ.
گولی مارنا ، فائر کرنا ؛ (فٹبال) گیند کو زور سے مارنا یا گول کی طرف پھینکنا (پاؤں سے). شوٹ اردو میں دو معنوں میں مستعمل ہے ایک تو گولی مارنا یا بندوق چلانا اور دوسرے فٹ بال یا ہاکی وغیرہ میں بال کو زور سے مارنا. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۶). [انگ : Shoot].

---- کَرنا ف م.
گولی مارنا ، فائر کرنا ؛ ٹھوکر مارنا (گیند وغیرہ کو). ایک سپاہی اس کے پاس آیا اسے جوتے سے ٹٹولا اور پھر اسے شوٹ کر دیا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۳۶).

شُوٹِنگ (و مع ، کس ٹ ، غنہ) امث.
۱. **(فلم سازی) فلم کی تصویر کشی ، کسی لکھی ہوئی قصے یا کہانی کو تصویرکشی کے ذریعہ فلم میں ڈھالنا ، فلم بنانا.** یکایک ڈائرکٹر جہانگیر نے ایک گرجدار آواز کے ساتھ شوٹنگ بند کرنے کا حکم دیا. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۱۵). وہ جب واپس نہ آئی تب سمجھ لیا گیا کہ وہ لمبی شوٹنگ پر جا چکی ہے. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۳۸). ۲. **تیر اندازی ؛ بندوق چلانا.** اکثر اعلیٰ حضرت ہر ایک شوٹنگ میں بازی لے جاتے ہیں. (۱۸۹۸ ، شکارنامہ ، ۲۳۰). [انگ : Shotting].

شوخَط (و لین ، فت خ) امذ.
ایک پہاڑی درخت جس کی شاخیں سیدھی اور سخت اور بے گرہ ہوتی ہیں پتے بید سادہ یعنی اولے کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کی لکڑی سے کمان بناتے ہیں. شوخط :- ایک درخت ہے جس سے کمانیں بنتی ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۳۸). [ع].

شوخ (و مج). (الف) صف.
۱. **چنچل ، شریر ، طرّار.**
طور کیا پوچھتے ہو کافر کے
شوخ ہے بانکا ہے سپاہی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۶). جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ... شوخ شریر ... بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۳).
ہیں اور بھی دنیا میں بہت ماہ لقا شوخ
لیکن کوئی تجھ سا تو نہ دیکھا نہ سنا شوخ
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۰).
کل اک بچوں کی مجلس میں کہا اک شوخ بچے نے
ہماری تاک میں دشمن بڑے ہشیار بیٹھے ہیں
(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۸۶). ۲. **گستاخ ، بے باک ؛ فتنہ انگیز.** کیا (تم اس قدر شوخ ہو گئے ہو کہ) جب جب تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۸).
شوخ نظروں سے دیکھنے والے
چوٹ دل پر مرے لگی تو نہیں
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۹). ۳. **چمکیلا ، تیز ، گہرا (رنگ).**
شوخ تھا رنگِ حنا میرے لہو سے سو ہو
قتلِ اغیار سے کیا ہاتھ ترے یار لگا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۵).
نسبت تو گلوں کو ہے مرے داغِ جگر سے
لیکن وہ ذرا رنگ میں کم ہیں یہ ذرا شوخ
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۸). چاند کی شوخ چاندنی پورے صحن میں پھیلی ہوئی تھی. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۱). (ب) امذ.
۱. (۱) **(مجازاً) معشوق ، محبوب.**

مت طرزِ تغافل کو مرے حق میں روا رکھ
اے شوخ مری آہ سوں البتہ قدر کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).
دل ایسے شوخ کو مومن نے دیدیا کہ وہ ہے
محبِ حسینؓ کا اور دل رکھے شمر کا سا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸). (اا) (تصوف) **محبوبِ حقیقی**.
کلیم شکر کرو حشر تک نہ ہوش آتا
ہوئی یہ خیر کہ وہ شوخ بے نقاب نہ تھا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۹۵). شوخ معشوق کو کہتے ہیں اور ... شوخی کثرتِ التفات کو کہتے ہیں کہ جو معشوق کی جانب سے ہو. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۵). ۲. **دلکش ، حسین**.
عشق کے ہنگموں کی اڑتی ہوئی سی یہ تصویر ہے
خامۂ قدرت کی کیسی شوخ یہ تحریر ہے
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۵۲). [ف].

---اَدا (---فت ا) صف.
وہ جس کے ہر انداز میں شوخی اور چلبلا پن ہو ؛ (کنایۃً) محبوب.
ہو کے بے پردہ جو پردے میں رہا کرتی تھی
سامنے ہو گی وہی شوخ ادا آج کی رات!
(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۲۸). [شوخ + ادا (رک)].

---اَدائی (---فت ا) امث.
شوخی ، چلبلا پن. (شرما کے اور پھر مسکرا کے ایک شوخ ادائی کے ساتھ) اب آپ کو اس کی ضرورت ہی کیا ہے. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۳۹). [شوخ ادا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف ؛ امذ.
۱. **بے حیا ، بے غیرت ، ڈھیٹ ، گستاخ.**
یہ شوخ چشم ، مرثیہ گو کیا دلیر ہیں
آہو کہا انھیں جو ترائی کے شیر ہیں
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۳). ایک شوخ چشم سائل کسی بزرگ کے دروازے پر بھیک مانگنے گیا. (۱۸۸٦ ، حیات سعدی ، ۱۵۳). ۲. (مجازاً) **دلبر ، محبوب.**
شوخ چشموں کو یہی فکر رہا کرتی ہے
دل کسی کا ہدفِ تیرِ نظر ہے کہ نہیں
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۸۸). [شوخ + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.
بے حیائی ، بے شرمی ، بیباکی ، گستاخی.
گلشن میں گل سے کر رہی ہے شوخ چشمیاں
نرگس کو چل کے آنکھ دکھائیں حضور آپ
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۲). آخر یہ کیا بلا ہے کہ ان کی شوخ چشمیوں کا کوئی خیال نہیں کرتا. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱٦۳). ملازموں کی شوخ چشمی اور شورہ پشتی ، پہرہ کے گوروں کی بد سلوکی اور طرح طرح کی تکلیفوں نے زندگی تلخ کر دی تھی. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرہ ، ۳۳). یہ شوخ چشمی ہے کو دیدگی ہے بلکہ سرکشی ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۸۷). [شوخ چشم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
رک : شوخ چشم.
اس شوخ دیدہ تھے ہوں ایمان اپس سنبھالیں
او ساحر کمان دار کرنے سو غارت آیا
(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵).
کہوں کیا اس کے اوصافِ حمیدہ
نہایت دلفریب اور شوخ دیدہ
(۱۷۷۸ ، گلزار ارم ، ۱٦۱).
اڑا کر لے گئی دل اک نگہ میں ساری محفل کے
بڑی ہی شوخ دیدہ تیری چشمِ شرمگیں نکلی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۷).
علامہ وہ شوخ دیدہ چرہانک
کھیلے جو مژہ کی چھریوں سے بانک
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۸۷). [شوخ + دیدہ (رک)].

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف.
حسین و جمیل ، شوخ طبع.
کدھر ہے تو اے ساقی شوخ رنگ
کہ آیا ہوں میں بیٹھے بیٹھے بتنگ
(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۵۹).
دہکتے ہوئے شوخ رنگوں کی آنکھیں
چمکتی ہیں اور مسکراتی ہیں جیسے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۷۲).[شوخ + رنگ (رک)].

---رَنْگی (---فت ر ، غنہ) صف.
دلکش شوخی ، شوخ طبعی.
ہوائے شوخ رنگی کیوں فروغ تازہ گرمی کیا
کہ میں افسردہ برگ گل ہوں مردہ شمع محفل ہوں
(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۱۲۳). [شوخ + رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زُباں (---فت نیز ضم ز) صف.
تیز زباں ، طرّار ، منہ پھٹ ، گستاخ.
آسماں گیر ہوا نعرۂ مستانہ ترا
کس قدر شوخ زباں ہے دلِ دیوانہ ترا
(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۰۰). [شوخ + زباں (رک)].

---شِلَیتا (---کس ش ، ی لین) صف.
شوخ مزاج ، تیز عادت کا. ایک عورت اپنے شریر لڑکے کو معلّم کے پاس لائی اور کہا مولوی صاحب یہ لڑکا بہت شوخ شلیتا ہے. (۱۹۲٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۰ : ۵) . [شوخ + شلیتا ـ عادت ، مزاج].

---شَمائِل (---فت ش ، کس ء) صف.
عادات کا شوخ ، طرّار ، تیز طبع ، شوخ مزاج ، شوقین مزاج ، طبیعت کی تیزی و طرّاری.
تاثیر بیقراریِ ناکام آفریں
ہے کام ان سے شوخ شمائل کو تھامنا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۱). [شوخ + شمائل (رک)].

---طَبَع (---فت ط ، ب) صف.
رک : **شوخ مزاج ، متلون مزاج ، چنچل ، شوخ**. ایسے زندہ دل اور شوخ طبع ہوں گے کہ جن کی شوخی اور طراریٔ طبع بارِ متانت سے ذرا نہ دبے گی. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳۳). [شوخ + طبع (رک)].

---طَبِیعَت (---فت ط ، یِ مع ، فت ع) امث.
شرارت پسندی ، شوخ مزاجی ، خوش طبعی. مرزا داغ مرحوم کی شوخ طبیعت نے ایک ایسا رنگ اختیار کیا جس کو غزل کی جان اور اردو شاعری کی روح و رواں کہنا سراسر انصاف ہے. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۵۵). [شوخ + طبیعت (رک)].

---فِقْرَہ (---کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
پُرمزاح فقرہ ، چبھتا ہوا ، ذو معنی. وہ ہستی جس کی ... تحریریں مسلمانوں کی ہمتیں بڑھاتی تھیں جس کے شوخ فقروں سے لوگ محظوظ ہوتے تھے. (۱۹۸۴، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۵). [شوخ + فقرہ (رک)].

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
زبان دراز ، منہ پھٹ. وہ اپنی ماں کے ساتھ ان کے ہاں آئی تھی بڑی شوخ گفتار تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۰). [شوخ + گفتار (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
جس کی طبیعت میں چلبلاہٹ ، تیزی اور طراری ہو ، شریر ، تیز طبع. شوخ مزاج رنڈی جو کھڑی مجرا کر رہی تھی ہنس کر بولی اے وہ فینوں فینوں چلا تو آتا ہے . (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۹۰). [شوخ + مزاج (رک)].

---نِگار (---کس ن) صف.
پُرمزاح یا طنزیہ تحریریں لکھنے والا ، طنز نگار. غالب طبعاً خاص عاشقانہ رنگ کا شوخ نگار شاعر تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۴). [شوخ + ف : نگار ، نگاشتن - نقش کرنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
طنزیہ تحریر لکھنا ، طنز نگاری. طبیعت پر ... بذلہ سنجی، ظرافت اور شوخ نگاری کا رنگ غالب تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۹۴). [شوخ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگاہی (---کس ن) امث.
شوخی یا بےباکی سے دیکھنا ، گستاخی سے دیکھنا ، غلط نگاہ ڈالنا ، بےحجابانہ نظر ڈالنا.

اے شوخ تری شوخ نگاہی نظر آئی
سنتے تھے سبھوں سیں سو گواہی نظر آئی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۹۵).

یا تو وہ شوخ نگاہی تھی ، کبھی یا یہ حجاب
ناوکِ غمزہ نہیں نشتر پیغام نہیں

(۱۹۳۱ ، انوار ، ۵۹).[شوخ + نگاہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوا (---فت ن) صف.
خوش آواز ، اچھی آواز والا.

قمری نغمہ سرا ہے کہیں محو کوکو
بلبلِ شوخ نوا ہے کہیں مصروفِ غزل

(؟ ، فیروز (مہذب اللغات)). [شوخ + نوا (رک)].

---نَوائی (---فت ن) امث.
(مجازاً) خوبصورت اندازِ گفتار.

کسی کی شوخ نوائی کا ہوش تھا کس کو
میں ناتواں تو حریف خطاب ہو نہ سکا

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۳).[شوخ + نوا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
رک : **شوخ نگاری**. ملک کے بڑے بڑے نامور انشا پردازوں نے اپنی شوخ نویسی کے جوہر اس میں دکھائے. (۱۹۱۸، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۳). [شوخ + ف : نویس - نوشتن - لکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---و شَنْگ (---و مع ، فت ش ، غنہ) صف.
چنچل ، شریر ، تیز و طرار (عموماً معشوق).

اللہ رے دماغ بُتِ شوخ و شنگ کا
نازک مزاج شیشہ سے پتلا ہے سنگ کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۴).

بہت ہی شوخ و شنگ اور سخت طناز
کسی کے وہ نہیں آتا ہے قابو

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۹۵). چلو اور ذرا آہوان شوخ و شنگ کو اپنی تیغ آبدار سے گھائل کرو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵). پرانی سیدھی سادی جینی کی جگہ اس شوخ و شنگ لڑکی کو دیکھ کر میں کچھ چڑ سا گیا . (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۳) . [شوخ + و (حرفِ عطف) + شنگ (رک)].

شوخْڑی (و مع ، سک خ) صف ، امث.
بے غیرت ، بے حیا ، ڈھیٹ.

وو شوخڑی چنچل ہے کر باور تجھے نین ہاشمی
جو تو نظارا مارے پردے کوں کٹی کی ہے سوراخ

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۵۳). [شوخ + ڑی ، لاحقۂ تحقیر].

شوخی (و مع) امث.
۱. **بےباکی ، گستاخی ، بےحجابی**.

اس حسن نیم رنگ کے صدقے کہ جس کے بیچ
ہلکی سی ایک شوخی کی تہ ہو حیا کے ساتھ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۴).

ہر بات میں اس کی گرمی ہے ہر ناز میں اُس کے شوخی ہے
قامت ہے قیامت چال پری چلنے میں پھڑک پھر ویسی ہے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۷۹).

بے تابی دل میں ہم سمجھے بھی تو کیا سمجھے
شکوے کو ادا سمجھے شوخی کو حیا سمجھے

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۵۱). ۲. **شرارت ، چلبلاہٹ ، کھلنڈرا پن**.

تھوڑی عمر کے لڑکے جو شوخی اپنے ماں باپ سے کریں وہ جائے شکایت نہیں ہوتی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۳۷۰). جو لطیفہ یا شوخی ان کو سوجھ جاتی ان سے ضبط نہ ہو سکتی تھی. (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۱۲۳). مختصر سی زندگی ... شوخی اور بے قراری کا شاہکار ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۳). **۴. رنگ کی تیزی** (ماخوذ : نوراللغات).
۵. (تصوف) کثرت التفات ، اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کا عمل.

شوخی و رندی کر نہ کو
کرچہ اچھے حق تجھ طرف

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۷۸). شوخی ... کثرت التفات کو کہتے ہیں کہ جو معشوق کی جناب سے ہو. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۵). [شوخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــِ تَحْرِیر کس اضا(ـــفت ت ، سک ح ، ی مع) صف.
تحریر کی تازگی و شگفتگی ، تحریر کی دلکشی اور بانکپن.

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۲).

اے طبع رسا آج ترا رنگ جما دوں
اور شوخیٔ تحریر کا اعجاز دکھا دوں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۵۶). [شوخی + تحریر (رک)].

ـــِ تَقْرِیر کس اضا(ـــفت ، سک ق ، ی مع) صف.
گفتار کی شگفتگی و دلکشی ، اندازِ بیان کی خوبی.

اے ولی پی کا دہن ہے غنچہ گلزارِ حسن
ہونے گل آتی ہے اس کی شوخیٔ تقریر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۲). [شوخی + تقریر (رک)].

ـــ دِکھانا محاورہ.
انداز دکھانا ، ادائیں دکھنا.

شوخیاں کیا کیا دکھائیں حُسن مشت خاک میں
عالمِ جاں سے نکل کر عالمِ تصویر میں

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۰۳).

ـــ ٹَپَکْنا محاورہ.
شرارت کا اظہار ہونا.

ضبطِ نگہ کیا ہو بھلا پردہ دار راز
شوخی ٹپک رہی ہے ادائے حجاب سے

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۱۳).

ـــِ رَفْتار کس اضا(ـــفت ر ، سک ف) امث.
چال کا بانکپن ، چال کی خوبصورتی.

چلتے نہیں وہ شرم سے نیچی نظر کئے
آنکھیں لگی ہیں شوخیٔ رفتار کی طرف

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۷). [شوخی + رفتار (رک)].

ـــِ طَبع کس اضا(ـــفت ط ، ب) صف.
طبیعت کا چنچل پن ، طبیعت کی تیزی اور چالاکی ، شوخ مزاجی ، خوش طبعی. حسرت صاحب کی آزاد منشی ، شوخیٔ طبع اور طنز و مزاح کی استادی کا سب نے اقرار کیا ہے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۵۵). [شوخی + طبع (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. چہل کرنا ، شرارت کرنا.

کریں آج شوخی نہ جی کوں ڈریں
چرن راتی (کدٹا) لک نباتی کریں

(۱۶۷۲ ، شاہی بیجاپوری ، ک ، ۱۵).

کیوں نہ ہوں دیوانہ میں تیرے خرامِ ناز کا
یہ چلن یہ شوخیاں کرتا ہے کب آہو ادا

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۷۰). **۲. گھوڑے کا شرارت کرنا یا بدکنا ، بچلنا.** سوار ہوتے وقت بُراق شوخیاں کرنے لگا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۸).

ـــ گُفْتار کس اضا(ـــضم گ ، سک ف) امث.
رک : شوخیٔ تقریر.

میری نظروں کی شوخیٔ گفتار
خامشی کا طلسم توڑ گئی

(۱۹۵۲ ، تشنگی کا سفر ، ۸۱). [شوخی + گفتار (رک)].

ـــ نِکَلْنا محاورہ.
شرارت یا طراری دور ہو جانا ، گُستاخی ختم ہونا ، سنجیدگی پیدا ہونا ، شرارت ختم ہونا.

چمکے جو نعلِ تیغ چکاروں پہ چل گئی
شوخی سب آہوانِ ختن کی نکل گئی

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۲).

ـــ و شَنْگی (ـــو مج ، فت ش ، غنہ) امث.
خوش طبعی و خوش دلی ؛ خوبصورتی اور چلبلا پن.

خدا ہی حافظ اس مژگاں کی ہے شوخی و شنگی سے
پڑا ہے کام مجکو بے طرح کی فوج جنگی سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹). شوخی و شنگی کی ملاوٹ نے تحریر کا رنگ چوکھا کر دیا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۸۰). [شوخی + و (حرفِ عطف) + شنگ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شوخِیّت (و مج ، سک خ ، فت ی) امث.
شرارت.

پس عرب ویں آشید عالم کے پاس
ہو مقابل شوخیت سے بے ہراس

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۵). [شوخ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُودْر (و مع ، سک د) امذ.
ہندوؤں میں ذات کی لحاظ سے سب سے نچلا (چوتھا طبقہ) یا نچلے طبقے کا آدمی جو کہا جاتا ہے کہ برہما کے پانو سے پیدا ہوا ہے اور اس کا کام اپنے اونچے تین طبقوں کے لوگوں کی خدمت گزاری ہے ، اچھوت. ششی شیکھر ایک شودر کے گھر کے پاس رہتے تھے. (۱۸۸۶ ، دُرگیش نندنی ، ۱۳۳).

کلمہ پڑھ کر شودروں کا رتبہ ان سے بڑھ گیا
اپنے آبائی شرف پر کیوں ہیں نازاں راجپوت
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۳۵). اس سے سلوک بھی شودروں جیسا کیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، سائنسی انقلاب ، ۱۵۱). [س : शूद्र شودر].

ـــ بَرَن (ـــ فت ب ، ر) امذ.
۱. **شودر قوم کا ، شودر نسل سے تعلق رکھنے والا.** آپ ہی مان لیجیے کہ میں براہمن یا چھتری یا ویش یا شودر برن ہوں . (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۴۵۵). ۲. **بزدل گھوڑا.** شودر برن وہ گھوڑا ہے جو بزدل اور کمزور ہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۷۴). [شودر + رک : بَرَن (۱)].

شُودَہَر (و مع ، فت د ، ہ) امذ.
شودر. قدسیہ شودہر ہے بانو باری ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ، ۱۲). [شودر (رک) کا ایک املا].

شور (و مج).(الف) امذ.
۱.(اُ) **زور کی آواز ، غُل ، غوغا ، چیخ و پکار ، واویلا ؛ فتنہ ، آشوب ، ہنگامہ.**

پہی باو جیوں قہر کے شور سات
اُٹھی اک بَہر جا بڑے زور سات
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۸).

جھانکو نکو سو لچھن تجھ دل چٹور ہونے کا
تجھ خیال میں ننّا چپ سب جگ میں شور ہونے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱).

میرے دلِ برشتہ میں محشر کا شور ہے
ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۵).

سنا چمن میں جو یہ شور و جوش نرگس نے
خوشی سیں کھول دیں آنکھیں اٹھی ہو کر بیدار
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۶).

ادھر کال کا بادل بھی چھا گیا گھنگور
صدائے رعد ہوئی ہر کسی کا غُل اور شور
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۲).

شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳).

شورِ جلوت ، سکوتِ خلوت سے
جنبشِ ضو ، جمودِ ظلمت سے
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۰۹). (اُاُ) (عو) **ڈانٹ پھٹکار ، غصّہ ، خفگی سے چلانا** (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).
۲. **شہرت ، دھوم ، تذکرہ.**

تیرے نور کا شور قائم اچھو
جھمکتا تیرا حسن دائم اچھو
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۷). شور گھریں گھر ٹھاریں ٹھار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۴).

مکھ ترا آفتابِ محشر ہے
شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶).

بڑا شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۳).

غنچہ آسا ہوئے لب بستہ فصیحانِ عرب
شورِ شیرینیِ گفتارِ محمدؐ دیکھا
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۴).

عجب مقام ہے دشتِ خیال بھی عاصم
جو گھر بنا نہیں اس گھر کا شور سنتا ہوں
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۸). ۳. **جنون ، عشق.**

شور تیرا سبھی کے در سر ہے
ذکر تیرا یہ شہر گھر گھر ہے
(۱۷۱۳ ، فائز ، د ، ۱۸۱). ۴. **زور ، تلاطم ، ولولہ ، جوش.**

جو اس شور سے میر روتا رہے گا
تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۷). سمندر اور دریاؤں میں شور و روانی ہے. (۱۹۱۴ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳۲). ۵. **نمک ، کھاری نمک.**

نہ ڈونگر دھکارے دے شور کی
سبے وہ بھی راساں ہو بلور کی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۲).

کچھ تبسم نے لبِ یار کے ڈالا نہیں شور
خندۂ زخمِ جگر ہے نمکیں منت سے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۷). یہاں کی مٹی میں شور بہت ہے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۵). چھوٹے تنے کے پودے ، مثلاً ارتمزیا اور وہ پودے جنھیں شور موافق ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۳). ۶. (مجازاً) **نالہ ، آہ و فغاں ، فریاد.**

نے فلک پر راہ مجھ کو نے زمیں پر رو مجھے
ایسے کس محروم کا میں شورِ بے تاثیر ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۸). ۷. (کنایۃً) **زیادتی ، بہتات ، فراوانی.**

عرب کے ملک میں نئیں شور ایسا
ہمارے ملک میں ہے شور جیسا
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، سورتی ، ۳۷). ۸. **بدقسمتی ، بدنصیبی ؛ مصیبت** (جامع اللغات). (ب) صف. ۱. **کھاری ، نمکین.**

ہر یک دم تشنگی میں وا ہیں زخمِ دل کے لب ظالم
تری شمشیرِ ابرو میں کہاں کا شور پانی ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۰۰).

ترے رونے سے کھاری اشک میں زور
کہ پانی چاہ کا ہستی سے ہے شور
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۶۱). پانی یہاں کا نہایت شور ہے اور نمک کی پیدائش کثرت سے ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۱۸۸). شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، احمد رضا خاں بریلوی ، ۹۳۹). ۲. **وہ زمین جو کھار یا شورے کے سبب قابلِ کاشت نہ ہو؛** (کنایۃً) **بنجر، اجاڑ.**

وزیر تخم محبت کو دل میں بو اپنے
زمیں وہ شور ہے جسمیں اُگے نہ دانۂ عشق

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۱۰۳). رات کو شور میدان یا دریا کے کنارے قیام کرتی ہے۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۳۰). عرب کا ملک اس وسعت کے باوجود زیادہ تر بے آباد ، خشک ، شور اور ریگستان ہے۔ (۱۹۱۵ ، ارض القرآن ، ۱ : ۸۵). ۳. (مجازاً) **متلاطم ، مواج ، ولولہ انگیز ، پُرجوش.**

کہ میں رام اچھتی تُرَک زور کیا
سمندر اچھے حوض کوں شور کیا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

اپنے شور دریا میں آ کر بہا
خبر کچھ نہ پایا کہاں وہ رہا

(۱۷۵۲ ، قصہ کام روپ و کلاکام ، ۵۸). ۴. **(ذہنی طور پر) پریشان ، پاگل ، جنونی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.

شور کرنا ، غُل مچانا ، ہنگامہ کرنا ، جوش پیدا کرنا.

دل میں پھر گریے نے اک شور اُٹھایا ، غالب
آہ ، جو قطرہ نہ نکلا تھا ، سو طوفاں نکلا!

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۴۳).

---اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.

شور اٹھانا (رک) کا لازم ، **غُل ہونا ، فتنہ انگیزی ہونا ، ہنگامہ ہونا ؛ دھوم مچنا.**

شور اٹھیا یا در ہر سو

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۸۱)).

سُو چوندھیر تھیں شور ایسا اُٹھا
تُرخ جا دھرت کا سو سینا پھوٹا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۹).

اٹھا شور جگ بیچ اس تار کا

(۱۶۸۸ ، قصۂ ملکۂ مصر ، ۳۴). اتنے میں شور اہلِ بیت سے اٹھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۵).

شور غنچوں میں جو اٹھا ہے مبارک باد کا
شاد کس گل نے کیا دل بلبلِ ناشاد کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

اٹھے گا شور خلق میں طوفانِ نوح کا
ایک اشک بھی جو دیدۂ گریاں نکل گیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۵).

وہ اُٹھا شورِ ماتم آخری دیدار میّت پر
اب اٹھا چاہتی ہے نعشِ فانی دیکھتے جاؤ

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۷۰). اگر آئین ساز اسمبلی بنائی گئی تو پاکستان کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ میں بھی شور اٹھے گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۳).

---اُچانا / اُوچانا محاورہ (قدیم).

رک : **شور اٹھانا.**

جوں اس دھات کا شور اُچایا تمام
میلے اس تماشے کوں سب خاص و عام

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۰).

کتے عاشق تھیں سو چپ کو آتے
طبل کے ناد خالی شور اوچاتے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۹).

---اَختَر (---فت ا ، سک خ ، فت ت) صف.

بدنصیب ، بدبخت (جامع اللغات). [شور + اختر (رک)].

---اُڑانا محاورہ.

تشہیر کرنا ، شہرت دینا ، مشہور کرنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---اُڑنا محاورہ.

دھوم ہونا ، شہرت ہونا.

خالِ ابرو کا جو شور اے بتِ گلرنگ اُڑا
غل پڑا زاغِ کماں سیکڑوں فرسنگ اُڑا

(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۸۷).

---اَفزا (---فت ا ، سک ف) صف.

غُل مچانے والا ؛ (مجازاً) فتنہ انگیز ، سرکش. زمینداروں کی اکثر یہ دستور و رسم ہے کہ وہ ... جس جانب کو غالب اور شور افزا جانتے ہیں اس کے ہمراہ ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰). [شور + ف : افزا ، افزودن - بڑھانا]

---اَفزائی (---فت ا ، سک ف) امث.

شور بڑھانا ، ہنگامہ کرنا ، غُل مچانا ؛ (مجازاً) فتنہ انگیزی ، سرکشی. بعض سرکشوں نے شور افزائی کی تو پھر وہ سب کام چھوڑ کر اس سرکش کی چارہ گری میں مصروف ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۳۸). [شور افزا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَفگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.

شور کرنے والا ، غُل مچانے والا ، ہنگامہ کرنے والا.

شور افگن جنوں ہے جس جا نگاہ کرنا
رکھتا ہے کام ہمدم واں ضبطِ آہ کرنا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲).

چار سو رندوں میں ہے غلغلۂ نوشا نوش
قلقلِ شیشہ و مینا بھی ہے کیا شور افگن

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)). [شور + ف : افگن ، افگندن - ڈالنا ، پھینکنا].

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.

شور اٹھانے والا ، شور کرنے والا ؛ ہنگامہ خیز ، فتنہ انگیز.

تب سوں ہوا ہے دل مرا کانِ نمک اے بانمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھ حسنِ شور انگیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).

نالۂ بلبل کی کیا تاثیر شور انگیز ہے
قطرۂ شبنم سے زخمِ گل نمکداں ہو گیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۷).

به کاسه ، به کلونے شور انگیز
مرا دفتر ، مری مسلیں مرا میز

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوح دل ، ۷۲). [شور + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

ـــ اَنگیزی (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
شور اٹھنا ، غُل مچانا ، ہنگامہ خیزی. جس آدمی کی ... شور انگیزی ، فتنہ اندوزی بارہا تجربہ میں آ گئی ہو اُس کو زندان میں بھیجنا کار آگاہوں کا کام نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳). [شور انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آلود (ـــ و مع) صف.
کھار میں لتھڑا ہوا ، کھاری ، ناقابلِ کاشت ؛ (کنایۃً) بنجر ، ویران. اونچی اونچی دیواریں سیل کی وجہ سے شور آلود ہیں. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۲). عرب آج کی طرح خشک چٹانوں ، شور آلود ، سوکھے اور اُتھلے گڑھوں اور صحرا پر مشتمل نہیں تھا. (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰). [شور + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا].

ـــ آوَر (ـــ فت و) صف.
شور لانے والا ، غُل مچانے والا ، پُرشور ؛ پُرجوش ، شدید ؛ بدنصیب (پلیٹس). [شور + ف : آور ، آوردن ـ لانا].

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
۱. **بدنصیب ، کم بخت ، بدبخت ، بدطالع**.

اِنکے آبا جوں دشمنِ شور بخت
اُنے کوٹھ تھے بھار کاڑیا بھی رخت

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۹۳). رستم نمک اونٹوں پر لاد کے اون شور بختوں میں گیا. (۱۸۴۶ ، سرور سلطانی ، ۴۷). دشمنانِ شور بخت کو ایسی سزائے معقول دی جائے گی کہ ... نام و نشان تک اُن کا باقی نہ رہے گا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۲۷۹). جتنی شفقت اس شور بخت کے حصے میں تھی وہ بھی ولیم کے حصے میں پڑ گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۴۰). ۲. **بدنام ، رُسوا ؛ ملعون** (پلیٹس). [شور + بخت (رک)].

ـــ بَخْتی (ـــ فت ب ، سک خ) امث.
بدقسمتی ، بدنصیبی ، بدبختی.

اسی زاری ہور شور بختی سوں میں
تری مہر تو دل تھے چھوڑی میں

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۰۰).

تلخکامِ عشق شیریں لب جیے تو کیا ہوا
شور بختی سے مزا ہی زندگی کا جائے ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، د ، ۱۹۹). اسے خواہمخواہ شور بختی ہی کیوں قرار دیجیے. (۱۹۳۲ ، مقالات ماجد ، ۲۳۵). [شور بخت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَرپا کَرْنا محاورہ.
شور مچانا ، ہنگامہ کرنا ، ہلڑ بازی کرنا.

ہو ہو ترش پیشانی کرتا ہے شور برپا
واعظ یہ میکشوں کے دشمن ہوا ہے سر کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

غُل مری زنجیر نے رفتار میں ایسا کیا
حشر کو بھی شور جو ہونا نہ تھا برپا کیا

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۷).

ـــ بَرپا ہونا محاورہ.
شور برپا کرنا (رک) کا لازم ، غل ہونا. تاذّبو یا قلم تاذّبو یا قلم کا شور برپا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۲).

مَشک بھرنے کو جو اُترے ہیں علمدارِ حسین
شور برپا ہے کہ دریا میں سمندر آیا

(۱۹۲۷ ، معراج سخن ، ۶۸).

شور برپا ہے خانۂ دل میں کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

(۱۹۷۲ ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ۳۴).

ـــ بَکور (ـــ فت ب ، و مج) امث ؛ امذ.
شور شرابا ، شور و غل ، ہنگامہ. باوا کلیے کو اتنی شور بکور کرتے ہو آپ کے سر میں کچھ خلل ہوا. (۱۸۷۱ ، خورشید ، ۱ : ۱۳۹). [شور + بکور (تابع)].

ـــ بُلَنْد ہونا محاورہ
بہت غل غپاڑا ہونا ، شور مچنا (جامع اللغات).

ـــ بَھرْنا محاورہ (شاذ).
دھوم مچنا ، شہرت ہونا.

ہر طرف ہنگامہ ان آنکھوں کی مستی کا ہے گرم
بھر رہا ہے جس طرح عالم میں پیمانے کا شور

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۶).

ـــ پَر لانا محاورہ.
شور کروانا ، ہنگامہ آرائی پر مجبور کرنا.

ہونے کل لائی ہے آخر شور پر میرے تئیں
صبح گلشن میں نہ کرنا تھا گزر میرے تئیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۶۸).

ـــ پَڑنا محاورہ.
۱. **غُل مچنا ، ہنگامہ برپا ہونا ؛ دھوم ہونا**.

پیا ہنس کر پیالا پیئو نے جب سیں
پڑا ہے میکدے میں شور تب سیں

(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۲۴).

اس لیے شیخ ہے چپکا کہ پڑے شہر میں شور
ہم سمجھے ہیں یہ شیادی و طامات کی بات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸). شہر میں آمد عیسیٰ علیہ السلام کا شور پڑا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۳). ۲. **ڈانٹ پھٹکار پڑنا ، فضیحتی ہونا**.

دن دھاڑے جو چلی آئی تو میرے گھر میں
تو دوگانہ ترے آنے سے مجھے شور پڑا

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۲۳).

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.

جھگڑالو ، فسادی ، سرکش.

دنیا میں ایس مرد خصلت تین
اول شور پشت ہے قوی اس کے سین

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل ، ۱۷). ازبس کہ شہر مذکور شور پشتوں اور مُنھ سردوں میں واقع ہوا تھا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۰۳). وہاں اکثر چند شور پشت لونڈے پنے کھاتے ہیں. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۳۳). [شور + پشت (رک)].

---پُشتی (---ضم پ ، سک ش) امث.

شور پشت (رک) کا اسمِ کیفیت ، جھگڑا ، فساد ، سرکشی.

سینہ زوری نے اُنھیں سینوں میں تھے زور دیے
شور پشتی نے انھیں تھے سرِ ہُر شور دیے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۸۲). [شور پشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکار (---ضم پ) امث.

چیخ پکار ، شور شرابا ، ہنگمہ آرائی. پادریوں کی شور پکار ... کے باعث انگریزوں نے یہ فیصلہ کیا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۱۲).
[شور + پکار (رک)].

---پَیدا ہونا محاورہ.

غل مچنا (جامع اللغات).

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.

ضرر رساں آنکھ رکھنے والا ، **ایسا شخص جس کی نظر سے کسی چیز یا شخص کو ضرر پہنچے ، بد نظر** (ماخوذ : پلیٹس).
[شور + چشم (رک)].

---چَشْمی (---فت چ ، سک ش) امث.

شور چشم (رک) کا اسمِ کیفیت ، بَد نظری ، نظر لگنا.

شور چشمی صنم سے جگر افگار ہوں میں
دل کے بدلے مرے پہلو میں نمکداں ہوتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲). [شور چشم + ی ، لاحقۂ نسبت].

---حَشْر کس اضا(---فت ح ، سک ش) امذ.

قیامت کا ہنگمہ ؛ (کنایۃً) بہت زیادہ شور.

اے شورِ حشر محو تھا میں یادِ یار میں
کس نے جگا دیا مجھے آ کر مزار میں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۵۵). [شور + حشر (رک)].

---خوُرْدَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.

جو کھار یا شورہ لگنے کے سبب خراب و خستہ ہو گیا ہو ؛ بنجر ، ناقابل کاشت (زمین). چاہیے تھا شور خوردہ پتھر کو نکال کر اُس کی جگہ دوسرا پتھر نصب کر دیا جاتا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳۹). [شور + ف : خوردہ ، خوردن ــ کھانا].

---دَبْ جانا / دَبْنَا محاورہ.

خاموشی ہو جانا ، ہنگمہ ختم ہونا ، فتنہ فرو ہونا ، شورش مٹنا

جب گیا دب شور ، ہور ہنگامہ کل
ٹل ہجوم عالم کا کم ہونے میں غُل

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۳۸).

---دِلْوانا محاورہ.

ڈانٹ کھلوانا ، بُرا بھلا سنوانا ، زجر و توبیخ کرانا.

یہ مری بختاوری دیکھو کہ باجی سے مجھے
شور ناحق روز دلواتی ہے اردا بیگنی

(۱۸۳۵ ، رنگین ا دیوان رنگین و انشا ، ۵۶).

---ڈالْنا محاورہ.

چیخنا چلّانا ، غُل مچانا ، ہنگامہ برپا کرنا ، ہلچل مچا دینا.

کیا مری مژگاں تر کے ابر نے ڈالا ہے شور
آج بادل بے طرح امڈے ہیں یہ برسیں گے زور

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۱۶).

لالہ و گل نے ہماری خاک پر ڈالا ہے شور
کیا قیامت ہے موؤں کو بھی ستاتی ہے بہار

(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں ، کلام ، ۲۹۸). بچوں نے اُسے دیکھ کر شور ڈالا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۲۰).

بات وہ ہو جو گھر کرے دل میں
ڈال دے شور ساری محفل میں

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۱۲).

---زار امث.

وہ جگہ جو شورے یا کھار کے سبب قابلِ کاشت نہ ہو ؛ تھور والی (زمین). خشک یا شور زار قطعہ بہت کم نظر آتا ہے جدھر دیکھو ہریاول لہلہاتی ہے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۹۵). بیج ناقص ہے یا زمین شور زار ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۱۷۰). [شور + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.

کھاری ، شورے یا کھار سے متاثر (جگہ پانی وغیرہ) ؛ شورِ زار. یہ پانی انتہائی شور زدہ ہے پینا نہیں چاہیے. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ا کتوبر ، ۱۶۸).

دھرتی ہی جب شور زدہ تھی پیڑ ہرے کیوں ہوتے
سوچیں تھیں جب بہت پُرانی حرف نئے کیوں ہوتے

(۱۹۸۳ ، ساعت سیّار ، ۵۸). [شور + ف : زدہ ، زدن ــ مارنا].

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث.

۱. کھاری زمین ، وہ زمین جو کھار یا تھور کے باعث قابلِ کاشت نہ ہو.

زنہار کہ عورت سے نہ کوئی سہر کوں ڈھونڈھے
سبزہ بھی اگا پیکا کہیں شور زمیں بیچ

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵). اوسر شور زمین کو کہتے ہیں کوئی چیز اس زمین میں پیدا نہیں ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۳). زیادہ شور (کلر والی) زمین پر ... جُنڈ ملتا ہے. (۱۹۷۳ ، پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۱ ، ۱ : ۲). **۲. سنگلاخ زمین ، ایسی مشکل زمین جس میں اچھے شعر نکلنے کا امکان نہ ہو.** شاعر اپنا وقت ایسی شور و لا حاصل زمینوں میں نہ صرف کرے. (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۸۷). [شور + زمین (رک)].

---سازی امث.
نمک سازی ، نمک بنانا، نمک بنانے کا پیشہ. وہ سزائیں جو آجکل بعبور دریائے شور کہلاتی ہیں اس وقت تبدیل ہو کر شور سازی کی صورت اختیار کر لیں گی. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۲۸۰). [شور + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سامانی امث.
شور و غل برپا کرنا ، ہنگامہ آرائی ، فتنہ انگیزی. کامیو کی گونج یا آج کے طلباً میں براجیت اور احتجاج کی شور سامانی ہو ہر جگہ نظشے ہی نظر آتے ہیں. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۳۰). [شور + سامان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سٹنا محاورہ (قدیم).
چیخنا ، چلانا ، غُل مچانا ، شور کرنا.
اگر لشکر لے آوے غم جھگڑنے عاشقاں کے سم
ہمیں ہور ساق ہو ہمدم سٹیں گے شور اس گھر میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۷).

---شار امذ.
غوغا ، غُل ، ہنگامہ ، ہلڑ.
اٹھا چاروں کے بیچ میں شور شار
سلام ہے میرے نئیں بوں کہویں چہار
(۱۷۳۲ ، مجموعۂ ہندی ، ۱۰۶).
سو لشکر نے حملہ کیا ایک بار
بڑا غل مچا اور ہوا شور شار
(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون و محمد حنیف (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۶)). [شور + شار (تابع)].

---(و) شَر (---فت ش) امذ.
۱. **غُل ، غوغا ، چیخ پکار ، ہنگامہ.**
شہر میں ایسے شور شربی ہوا
تب حق اس پھرا روپ کیتا جوا
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۰).
خم کے خم ہی گئے مئے منصور
لیک اس کا سا شور و شر نہ کیا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱).
کیا بگڑی ہے آج مصحفی سے
اس کوچے میں شور و شر بہت ہے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۷۷). لنڈن کے غُل غباڑہ اور شور شر کی نسبت یہاں بہت آرام ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۲۴). یہ شور و شر دوپہر کی ابتدا تک رہتا ہے. (۱۹۸۴ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۷۳). ۲. **رونا پیٹنا ، آہ و زاری ، گریہ و ماتم.**
آیا چندر ہو جگ منے سکھ سب جدا ہوا
ہو شور شر عشور کا گھر گھر ندا ہوا
(۱۶۷۲ ، شاہی (علی عادل شاہ ثانی) ، ک ، ۲۰۶). ۳. **فتنہ و فساد ، سرکشی ، شورش.** وہاں کے شور و شر دیکھ کر اکبر کو یہاں تک خطرہ ہوا کہ کابل ہاتھ سے نکل نہ جائے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۶). اس قتل عظیم نے ہر ایک فتنہ اور شور و شر کو علاقہ مذکور میں گہری نیند سلا دیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی، ۵۶). ۴. **دھوم دھام ، شہرہ.**
گھرے گھر شہر میں ہوا شور شر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۸). ۵. **بدنامی** (قدیم اردو کی لغت). [شور + و (حرف عطف) + شر (رک)].

---(اور) شَرابا/شَرابَہ (---فت ش/فت ب) امذ.
ہنگامہ ، غُل غپاڑا ، اودھم.
بھوتا کیسے پیالے لنڈھتا پھرا ترابا
مستی میں میری تھا یاں اک شور اور شرابا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹). مسلمانوں کا علم بردار بھی مارا گیا اور ان کی صفوں میں ... شور شرابا مچ گیا. (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۸۲). وہ تو دن بھر شور شرابہ کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۵۸۵). اف : کرنا ، مچنا ، ہونا. [شور + شرابا (تابع)].

---شَغَب (---فت ش ، غ) امذ.
شور و شغب ، چیخ پکار.
سن کے یہ شور شغب دور سے دوڑی تنھی
اس کو آتا ہوا دیکھا تو گئیں دونوں سنبھل
(۱۹۸۵ ، پھول کھلے ہیں رنگ برنگ ، ۵۳). [شور + شغب(رک)].

---طالع (---کس مع ل) صف.
بدنصیب ، بدبخت (جامع اللغات). [شور + طالع (رک)].

---غُل (---ضم غ) امذ (قدیم).
رک : شور و غُل.
زن و مال فرزند میں دل نکو بند
تجے حق سوں ڈالینگے دور اے شور غُل
(۱۷۳۷ ، دیوان قربی ، ۳۲). [شور + غل (رک)].

---قِیامَت کس اضا(---کس مع ق ، فت م) امذ.
قیامت کا شور ؛ (کنایۃً) بہت شور.
سودا کے جو بالیں پہ کیا شورِ قیامت
خدامِ ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۹).
جبکہ سقائے حرم خلق سے پیاسا اٹھا
بحرسیٔ شورِ قیامت لبِ دریا اٹھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۹). تم نے شورِ قیامت مچا رکھا ہے شرم کرو. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۵۵). اف : اٹھنا ، کرنا ، مچانا. [شور + قیامت (رک)].

---کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **زور سے بولنا ، چیخنا چلانا ، غُل مچانا نیز آہ و فغاں کرنا.**
کدھیں شور کرتی کدھیں غلغلا
کدھیں کے اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷).

بیاتسمہ پیری نے رس تھور کر
پکارا ایک آواز سے شور کر
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).
شور کرتے کرتے پھاٹا ہے گلا
اب جو نالے کرتا ہے سو تلملا
(۱۸۱۰ ، میر (اردو ادب ، ۶ ، ۱ : ۸۱)).
انشا جی کیوں عاشق ہو کر درد کے ہاتھوں شور کرو
دل کو اور دلاسا دے لو من کو میاں کٹھور کرو
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۱۲). ۲. (عو) دھمکانا ، گھڑکنا (نوراللغات).

---کھڑکنا محاورہ.
شور ہونا ، غُل مچنا.
جب پھاگن رنگ جھمکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی
اور دف کے شور کھڑکتے ہوں تب دیکھ بہاریں ہولی کی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶۳).

---گرم ہونا محاورہ.
شور برپا ہونا ؛ دھوم ہونا ، شہرہ ہونا. دوسری طرف نئے کلچر کی ہنگامہ خیز آمد آمد کا شور گرم تھا. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال (تقابلی مطالعہ) ، ۵۱).

---لانا محاورہ.
شور کرنا (جامع القواعد ، ابواللیث صدیقی ، ۳۹).

---لگ جانا/لگنا ف مر ؛ محاورہ.
کھار کا پیدا ہو جانا ، کھار یا شورے کے سبب خراب و خستہ ہو جانا. کتبۂ سنگِ سرخ کے ... اکثر حروف شور لگنے سے جھڑ گئے ہیں. (۱۸۳۶ ، آثارالصنادید ، ۳۳). غلام گردش کی چھت میں شور لگ جاتا تھا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۹۸).

---مچانا ف مر ؛ محاورہ.
شور کرنا ، ہنگامہ برپا کرنا.
گھبرا کے کہا کیا ہوا کیوں شور مچایا
جلدی کہو کیا زخم کوئی بھائی نے کھایا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۲) . لوگوں نے شور مچایا کہ اس کو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۸).

---مچنا محاورہ.
شور مچانا (رک) کا لازم ، غُل مچنا.
نغمے چھڑے تو شور سر بام مچ گیا
چٹکی کلی تو باغ میں کہرام مچ گیا
(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۳۳).

---محشر کس اضا(---فت مع م ، سک ح ، فت ش)امذ.
رک : شور قیامت.
ناچنے والوں نے وہ دھوم مچائی آ کر
کہ ہوا چار طرف بزم میں شورِ محشر
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (امیر مینائی) ، ۱ : ۱۰۸). اِدھر یہ شور محشر بپا تھا ، اُدھر میں ... پُرآشوب دن کاٹ رہا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۱). [شور + محشر (رک)].

---مزگی (---فت م ، ز) امث.
نمکین اور تلخ ہونے کی کیفیت ، اتنا نمکین ہونا کہ تلخی پیدا ہو جائے. نمک و تلخی کی آمیزش کا نام شورمزگیٔ ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ ، ۱ : ۱۳۰) . [شور + مزہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

---میں آنا محاورہ.
جوش میں آنا ، غصہ ہونا ، خفا ہونا. حضرت ابراہیم ادہم غیرت سے شور میں آئے اور کہا کہ وہ کون عورت ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۷۵).

---نشور کس اضا(---ضم ن ، و مع) امذ.
رک : شور قیامت.
رات ہے ہنگامۂ شورِ نشور   بعثِ اہلِ قبر ہوتا ہے ضرور
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۹۸).
زنجیر آج پہنی ہے کس بے گناہ نے
شورِ نشور شورِ سلاسل کے ساتھ ہے
(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۵۹).
کشمیر ہے کہیں تو کہیں کانپور ہے
پیدا ہر ایک گوشہ سے شورِ نشور ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۶۳). [شور + نشور (رک)].

---نفس (---فت ن ، سک ف) صف.
(کنایۃً) **بد ذات ، شریر ، خود غرض** (ماخوذ : علمی اردو لغت).
[شور + نفس (رک)].

---نفسی کس صف(---فت ن ، سک ف) امذ.
(کنایۃً) **خود غرضی ، افراتفری ، آپا دھاپی ، نفسا نفسی.**
حشر سے پہلے جہاں میں شورِ نفسی ہے بپا
ہے نہاں ہر شخص کی الفت کی تہ میں مدعا
(۱۹۲۲ ، ز ، خ ، ش ، فردوس تخیل ، ۱۵۵). [شور نفس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نمک (---فت ن ، م) صف.
(کنایۃً) **نمک حرام ، ناشکرا ، بے وفا ، کور نمک.**
بے ادب بے تمیز و کور نمک
پرفن و حیلہ ساز و شور نمک
(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۵۲). [شور + نمک (رک)].

---و خُروش (---و مع ، ضم نیز فت خ ، و مع) امذ.
شور و غُل ، چیخ و پکار ، ہنگامہ نیز جوش و خروش.
کس نے یہ برپا کیا ہنگامۂ محشر دلا
ایک عالم برسر شور و خروش آیا نظر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۶۰). [شور + و (حرفِ عطف) + خروش (رک)].

---و شَر (---و مج ، فت ش) امذ.
ہنگامہ ، فتنہ.

اچھا ہوا جو ہو گئے وحدت پرست ہم
فتنہ گیا ، فساد گیا شور و شر گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۷). وہ اجلاس میں ضرور شمولیت کریں ... لیکن ہر حال میں شور و شر سے اجتناب کریں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱۴). [شور + و (حرفِ عطف) + شر (رک)].

---و شَرابی (---و مج ، فت ش) امث.
رک : شور شرابا ، شور و غُل ، ہنگامہ.

کہوں تجھ سے کیا یاں کی شور و شرابی
کہ اس میکدہ میں عجب ہا و ہو ہے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۹۸) . [شور + و (حرفِ عطف) + شرابی (تابع)].

---و شَغَب (---و مج ، فت ش ، غ) امذ.
غُل ، چیخ پکار ، فتنہ و فساد ، جھگڑا ، فساد.

ہو ایک ستم کش تو کوئی داد دے یاں تو
لے صبح سے تا شام یہی شور و شغب ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۷).

شور و شغب کو راتوں کے ہمسائے تمھارے کیا روویں
ایسے فتنے کتنے اُٹھیں گے میر جی تم جو سلامت ہو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۵۶) . کوئی وجہ شور و شغب کرنے اور بے تہذیبی برتنے کی نہ تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۶۵).

آج آئی تو نہیں ان کے خیالوں کی برات
دل کی انگنائی میں کیوں شور و شغب ہوتا ہے

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۹۴). اف : کرنا ، ہونا. [شور + و (حرفِ عطف) + شغب (رک)].

---و شَین (---و مج ، ی لین) امذ.
غُل ، چیخ پکار ، واویلا ، آہ و بکا.

اگر ایک ساعت ملا دل کو چین
سہیلوں کیا بیٹھ کر شور و شین

(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۶۳۱).

کیوں ماتمِ حُسین میں یہ شور و شین ہے
کیوں گریہ و بکا کے لیے ہے یہ بند و بست

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۱۱۸).

وہ جفا کا دور وہ فتنے وہ شرّ و شور و شین
دینِ احمدؐ زندگی و موت کے تھا بین بین

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۳۵).[شور + و (حرفِ عطف)+ شین (رک)].

---و شیوَن (---ی مج ، فت و) امذ.
نالہ و گریہ ، آہ و زاری ، نوحہ و ماتم. ممکن ہے کہ جانِ عالم کے مٹیا برج جاتے ہوئے اُن کے پسماندگان نے اس طرح شور و شیون کیا ہو. (۱۹۲۴ ، مذاکرات نیازفتحپوری ، ۱۰۶). شور و شیون کی زندگی سے دور جیل خانوں میں منقار زیر پر کیے پھڑپھڑاتا رہا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار، غ).[شور+ و (حرفِ عطف)+ شیون(رک)].

---و غُل (---و مج ، ضم غ) امذ.
واویلا ، چیخ و پکار ، ہنگامہ.

بولنے سے ہو رہا ہے شور و غُل
بولنے کے ہاتھ ہے سب جز و کل

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۷). یہ فتح کون سی ایسی فتح ہے جس پر شور و غُل مچایا جائے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۶۰). شور و غُل ، ریل پیل ، دھکم دھکا عام تھی . (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۴). [شور + و (حرفِ عطف) + غُل (رک)].

---و غَوغا (---و مج ، و لین) امذ.
رک : شور و غُل.

رسم اس گھر کی نہیں داد کسو کی کوئی دے
شور و غوغا نہ کر اے مرغِ گرفتار عبث

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۴). قرضدار سرگرمِ تقاضا ، بلکہ آمادۂ شور و غوغا تھے. (۱۸۶۵ ، مکاتیب غالب ، ۳۵).

دشمنوں کا شور و شر ہے شور و غوغائے کلاب
چاند سے مکھڑے کا تیرے کیا قصور اے مہ جبیں

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۰۷). صادقین ... اس شور و غوغا سے بہت خوش ہوئے. (۱۹۸۷ ، غالب ، ۱ ، ۲ : ۲۱۷). [شور + و (حرفِ عطف) + غوغا (رک)].

---و فَریاد (---و مج ، فت ف ، سک ر) امذ.
رک : شور و شیون.

شور و فریاد آہ دونوں بے اثر
تجھ تلک پہنچیں تو دے مجکو خبر

(۱۸۱۰ ، میر ، مثنوی (اردو ادب ، ۶ ، ۱ : [۸۱]). [شور + و (حرفِ عطف) + فریاد (رک)].

---و فَساد (---و مج ، فت ف) امذ.
شورش ، سرکشی ، بغاوت ، لڑائی ، جھگڑا. جب کسی صوبے میں شور و فساد برپا ہوتا ہے تو بادشاہی سپاہ کمک کے لیے بھیجی جاتی تھی . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳). [شور + و (حرفِ عطف) + فساد (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. زور کی آواز پیدا ہونا ، غُل مچنا ، ہنگامہ ہونا.

مضطر ہیں ملک شورِ تظلم ہے فلک پر
آو دلِ زہرا سے تلاطم ہے فلک پر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۰). **۲. دھوم مچنا ، شہرت ہونا ، چرچا ہونا ، تعریف و توصیف ہونا.**

صدقے نبیؐ قطب شہہ تج سوں ملی اے بالی
جس حسن کا ہے جگ میں چوکھنڈ شور بھاری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۰).

خوباں میں سب جگت کے تو زور ہے عولا
سارے جگت میں تیرا اب شور ہے عولا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۴). جب بالغ ہوئی تو اس کی خوبصورتی ... اور سلیقے کا شور ہوا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۹).

• • • شور (و مج) لاحقہ.
مرکبات میں مستعمل فاعلیت کے معنی کے ساتھ جیسے پرشور ، جفاشور.
جتے ہیں ہو دنیا جفا شور میں
مرے تو بہے بل کے بک گور میں
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۸). [ف].

شُورا (و مع).(الف) امذ.
۱. رک : شوریٰ ، مشورت ، مشورہ. بی بی ایسی نیک بخت اور عاقلہ تھی کہ ... اوس سے شورا کرنے کی حاجت ہوتی تھی. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۲۵).
کوئی علم و عمل نہ ہو پورا
جب تک اس میں نہ ہو ترا شورا
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۰۳). **۲. آمیزش ؛ معاہدہ ، قول و قرار** (پلیشس). اف : کرنا ، ہونا.(ب) صف (شاذ). **مشورہ دینے والا ، مشیر ، صلاح کار.** بعض وہ لوگ جو مولویوں ... کے شورے ہیں بیشک وہ کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتے . (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۶۴). [شوریٰ (رک) کا ایک اِملا].

شورا (و مج) امذ.
رک : شورہ ، ایک قسم کا کھار.
نہ ہوئے خانہ پروردوں میں غصّا مرد کا ٹھنڈا
کہ بھڑکا دے ہے دونا آتشِ سوزاں کے تئیں شورا
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۵۷).
دیا بازار سے لے گیرو اچھا
سہ چنداں اُس سے لے قلمی تو شورا
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۶). [شورہ (رک) کا ایک اِملا].

شوراب (و مج) امذ.
رک : شورابہ ، کھاری پانی.
پانی کی لذت کو پائے خواب میں
ڈوبے جب او اشک کے شوراب میں
(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۲).شوراب کے قطرے کو جب وہ خشک ہوتا ہو خردبین لگا کر غور سے دیکھتے رہو تو نمک کے ذروں کو قلموں کی شکل میں مرتب ہوتے ہوئے آسانی سے دیکھ سکتے ہو.(۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۹۳).[شور + آب (رک)].

شورابور (و مع ، و مج) صف.
شرابور ، خوب بھیگا ہوا ، تربتر.
یہ لڑکے نازنیں بولیں ہیں کوکلا جوں مور
تمام رنگ کی بوچھار سے ہیں شورا بور
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۶۲). [شرابور (رک) کا بگاڑ].

شورابہ (و مج ، فت ب) امذ.
کھار ملا پانی ، کھاری پانی ، کڑوا پانی ، آبِ شور.
جب تلک تلخیٔ شورابۂ غم چا کھا نیں
تب تلک لذّتِ دیدار کوں کوئی کیا جانے
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۵).
دیا جو عشق نے شورابۂ سرشک ہمیں
تو نوشِ جان اُسے ہم نے مثالِ دوغ کیا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۶).
شورابۂ فراق مرے اشکِ گرم ہیں
ہیں شربتِ وصال سے اب بہ سوا لذیذ
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۱۵).
زحمتِ نے زہاد کو مت دے
ان کو پلا شورابۂ زمزم
(۱۹۳۰ ، شبنمستان ، ۶۳). [شوراب (رک) + ہ (زائد)].

شِوْراتری (کس ش ، سک و ، ت) امث.
ہندوؤں کا ایک بڑا تہوار جس میں پھاگن بدی چودس کو شیوجی کی پوجا کرتے ہیں اور برت رکھتے اور خوشی مناتے ہیں. شوراتری کی رات کو ... ان کے گرو اور مہنتوں کے ساتھ پرشاد کھائے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۰۱). پھر پھاگن کی رُت آئی ، شوراتری کی تیاریاں کی گئیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۴۵۳). [शिवरात्री].

شوراشور (و مج) امذ.
غُل ، غوغا ، زور کی آواز ، چیخ پکار ، ہنگامہ.
گندھک زور کرے
شورا شور کرے
(۱۹۷۲ ، ناصرکاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳).[شور + ا (حرف اتصال) + شور].

شوراشوری (و مج ، و مج) امث.
زور شور ، ہنگامہ ، گرما گرمی. اُسی گرما گرمی اور شورا شوری میں عبداللہ نے ... ہاتھ تلوار کا چھوڑا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۸۵). یہ غُل شور اور اِس قدر شورا شوری اپنی آپ تھپڑی پر پٹوائے گی.(۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اُردو ، ۳۹).وہ دور شورا شوری کا دور تھا. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۸). [شوراشور (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُورائی (و مع) امث.
مشاورتی ، پارلمانی (عموماً حکومت یا نظام). کبھی ہندوستان میں شورائی (پارلیمنٹری) حکومت کے بلند منصوبے کو اپنا مطمحِ نظر نہ قرار دے سکوں گا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۷۱). مسلمانوں کا نظامِ حکومت شورائی یا آج کی زبان میں جمہوری ہونا چاہئے. (۱۹۷۳ ، ذکرحسین ، ۷۷). [شورا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شُورائِیَہ (و مع ، کس ء ، فت ی) صف.
۱. رک : شورائی ، پارلمانی. بہ اعتبار عمل موجودہ حکومت کا سارا نظام شورائیہ ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلۂ حجاز ، ۱۷۱). **۲. مجلس نمائندگان (ریاست یا ملک وغیرہ کی)** . بار بار شورائیہ روس کی ہمہ زبانی اور ہمہ ثقافتی کیفیت اور ریاستی خودمختاری کی مثال دی جاتی ہے.(۱۹۷۰ ، صدا کر چلے ، ۱۷۱).[شورائی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شوربا (و مج ، سک ر) امذ ؛ ے شوربہ.
پکے ہوئے گوشت کا پانی جس میں مسالا بھی پڑا ہو ، سُوپ ، بہت پتلا سالن یا رقیق شے.

جن چکھیا نمکین تیری ہو ابرو کا شوربا
اوس کے موں کوں نا لگے شاہاں کی بھی نعمت لذیذ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۳). باورچی شوربا تیار کرتا ہے اور بعد ظرف میں نکالتا ہے پس بسبب حرارت آتش کے گوشت گل جاتا ہے. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۲۳). بدھ کو بادشاہ کو غذا میں شوربہ کھانے کی صلاح دی گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۸۱).

ہم توانأوں سے اچھے ہیں وہ بیمار ، جنھیں
شوربا کھانے میں ہے ، ناشتے میں نیم برشت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۰).اپنی توفیق کے مطابق روٹی شوربا یا چاول پکا کر برادری میں تقسیم کئے جاتے ہیں . (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۶). [ف].

--- پَتلا ہو گیا فقرہ.
حالات بہت خراب ہو گئے ، بڑا صدمہ پہنچا ، معاملہ بہت بگڑ گیا (مہذب اللغات ؛ محاوراتِ ہندوستان).

--- چَٹ (--- فت چ) صف.
جو کھانے پینے کے لالچ میں کسی کے ساتھ لگا رہے اور اس کی جا اور بیجا تعریف کرے ، ادنیٰ درجے کا خوشامدی ، مطلبی .
اپنے چھوٹے سے خوشامدیوں اور/ شوربہ چٹوں کے دائرہ سے چند الفاظ کہہ کر اُنہوں نے میری طرف دیکھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۴). پُرانے زمانے میں رکابئے دوست ہوتے تھے ، شوربا چٹ ؛ آج کل نئی روشنی کے یار خالص ہوتے ہیں. (۱۹۱۴ ، راج دُلاری ، ۳۱). [شوربا + چٹ ، چاٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- حَلال بوٹی حَرام کہاوت.
بڑی برائی اختیار کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا (علمی اردو لغت).

--- دار صف.
ایسا سالن جس میں شوربا معمول سے زیادہ ہو . ریچھ کے پنجے ، گھوڑے کے سُم ، چو پاؤں کے کُھر شوربے دار پکائے ہیں اور کھا جاتے ہیں . (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۸۶) . [شوربا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

شوربَشور (و مج ، فت ب ، و مج) صف.
رک : **شرابور ، لت پت**. تین بج رہے تھے ، سلطان نے آنکھ کھولی پسینہ میں شوربشور تھا ، بخار اتر گیا. (۱۹۱۹ ، نسوانی زندگی ، ۲۶). [شرابور (رک) کا بگاڑ].

شوربور (و مج ، و مج) صف.
بھیگا ہوا ، تربتر ، لت پت.

آج تیری گلی سے ظالم میر
لوہو میں شور بور آیا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴). ان کے ایک ایک لفظ سے پایا جاتا ہے کہ وہ عشق و محبت کے رنگ میں شوربور تھے. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۲۱). **اگلدان** ... اوندھ گیا کہ خلیل خاں کا چغہ ، انگرکھا ... شوربور ہوگیا. (۱۹۲۴ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۵). [شرابور (رک) کا بگاڑ].

شورْبَہ (و مج ،سک ر ، فت ب) امذ.
رک : **شوربا**. پانی اتنا دیا جائے کہ یہ سب مل کر گاڑھا شوربہ جیسا ہو جائے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۲۰). صحابۂ کرام کا عالم یہ ہوگیا تھا کہ اور کچھ نہ ہوتا تو شوربہ ہی تحفتاً بھیج دیتے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۹۸). [شوربا (رک) کا ایک إملا].

--- چَٹ (--- فت چ) صف.
رک : **شوربا چٹ ، خوشامدی**. خوشامدیوں اور شوربہ چٹوں کے دائرہ سے چند الفاظ کہہ کر اُنہوں نے میری طرف دیکھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۴). [شوربہ (رک) + چٹ (چاٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- داژ سالَن (--- سک ر ، فت ل) امذ.
وہ سالن جس میں پانی یعنی لعاب کی مقدار معمول سے زیادہ ہو (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۵۹). [شوربہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا + سالن (رک)].

شورْبَہ شور (و مج ، فت ب ، و مج) صف.
رک : **شوربشور ، بھیگا ہوا**. بدن شور بہ شور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر رونے لگی (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱) [شوربشور (رک) کا ایک إملا].

شُورْبِیر (و مع ، سک ر ، ی مع) صف ؛ امذ.
بہادر ، شجاع ، ہیرو ؛ بہادر آدمی ، سورما سپاہی ، شجیع. عورت ذات پر شستر چلانا آپ جیسے شوربیر کی شان کے خلاف ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۸۰). [س : शूर + بیر ـ ویر (رک)].

شورْٹ (و مج ، سک ر) امذ.
(برقیات) **برق دور کا چھوٹا یا کم ہو جانا ، شارٹ**. میل ، مٹی ، پانی یا تیل کے آنے سے یا کسی اور وجہ سے شورٹ ہونے سے میگنٹ کام نہیں کرے گا. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۶۲). [انگ : Short].

--- اِسلِپ (--- کس ا ، سک س ، کس ل) امذ.
(کرکٹ) **وکٹ کے پیچھے دائیں طرف کو کھڑا ہونے والا کھلاڑی**. شورٹ اسلپ کو وکٹ کے بہت نزدیک کھڑا کر دیا ہے. (۱۸۷۱ ، گوئے چوگان انگریزی ، ۶۵). [شورٹ (رک) + اسلپ (انگ : Slip].

شورِسْتان (و مج ، کس ر ، سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں کھار ہی کھار ہو ، بنجر زمین ، اُجاڑ علاقہ. جو کُند ذہن اور کودن ہو اُس کی تعلیم میں ... کوشش نہ کریں کہ شورستان چمنستان نہیں ہوتا ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹۶) . اس شورستان میں ہمارے دوست ہی کا مبارک قدم داخل نہیں ہوا. (۱۹۲۸ ، معارف، مئی، ۳۷۲). [ف : شور + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شورِستانی (و مج ، کس ر ، سک س) صف.
شورستان (رک) سے منسوب یا متعلق ، کھاری ، شورزدہ ، بیابان جیسا . کنار دریائے شور ایک شورستانی جنگل چالیس کوس کی مسافت میں واقع ہوا ہے اوس سرزمین میں پانی کہیں ڈھونڈے نہیں ملتا. (۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۳۳). [شورستان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُورسینی (و مج ، سک ر ، ی مج) امث.
پراکرت زبان کی ایک قدیم بولی جو شورسین (موجودہ متھرا کے آس پاس کے علاقے) سے منسوب تھی . پراکرتوں کی تقسیم علاقائی بنیادوں پرکی جاتی ہے مثلاً ... شورسینی (شورسین کے علاقہ کی پراکرت). (۱۹۵۲ ، ادب و لسانیات ، ۱۸). [شورسین (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَپ بَھرَنْش (---فت ا ، سک پ ، فت بھ ، ر ، سک ن) امث.
ایک زبان ، اپ بھرنش (رک) کی ایک قسم. شورسینی اَپ بھرنش کی دو مشہور شاخیں بَرج بھاشا اور اودھی ہیں. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۴۳). [شورسینی (رک) + اپ بھرنش (رک)].

شورِش (و مج ، کس ر) امث.
۱. (i) **بلند آواز ، چیخ پکار ، شور و غُل ، اودم**.

زبس شورش و شدّتِ باؤ تھا
نہ بارش کے (کہ) پتھروں کا برساؤ تھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۱).

جب چلا دوگام وہ اک حشر برپا ہو گیا
شورشِ خلخال کو سمجھا میں نعرہ صور کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۸) . یہ شورش اخبارات کے فتنہ انگیز مضامین کا نتیجہ ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۵۴).

ہیں تو بس یہی محفل میں دیکھنا ٹھہرا
کبھی پتنگوں کی شورش ، کبھی دیے کا سکوت

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۵). (ii) **(مجازاً) چرچا ، تذکرہ ، شہرت**.

تمھاری زلف کی زنجیر ہے جو شانوں میں
ہمارا شورشِ سودا پڑا زبانوں میں

(۱۷۸۰ ، گل عجائب (شاہ کاظم) ، ۱۳۸) . ۲. (i) **ہنگامہ ، فتنہ و فساد ، جھگڑا**. چوتھا وہ کہ طبیعت اس کی فساد اٹھانے پر اور شورش پر ہونے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۶۶).

دیدار کے مشتاق ہیں سب جس کی اب اس کی
کچھ شورش ہنگامہ محشر میں خبر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۴).

شورشیں عشق کی کیسے دکھلائیں
صبر اب طاقت آزمایی نہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۵۹) . ابنِ رشد کی یہ تمام باتیں ، اگر اس کی ذات تک محدود رہتیں تو چنداں شورش نہ ہوتی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۷). یہاں کے لوگ سیاسی شورشوں میں زیادہ حِصّہ لیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۲۴۹). (ii) **بغاوت ، سرکشی**. ترکوں کی شورش اور فساد سے یہ دیار محفوظ اور امن میں ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۷) . افغانوں نے اطاعت اختیار کی اور شورشوں کی گرد بیٹھ گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۰۴). یمن میں کبھی بغاوت یا شورش ہوگی تو ... تیس تیس عدد ہر قسم کے ہتھیار دیں گے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۷). روہیلے اور جاٹ اپنی شورشوں سے سلطنت کے درودیوار ہلاتے تھے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۵). ۳. (i) **آشفتگی ، پریشانی ، اضطراب**.

آ شتابی سیں مرے شورش احوال کوں دیکھ
طپشِ شوق سیں دل ، جل کر انگارا ہوبگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۲) . ان دنوں میں ذرا قدرے دل کو شورش ہے. (۱۸۶۹ ، مکتوبات سرسید ، ۶۲) . (ii) **ولولہ ، جوش ، ترنگ**. نکاح ... ایسے وقت کیے جب جوانی کی شورش فرو ہو چکی تھی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۰) . ۴. (i) **غمگین ہونا ، کھاری پن ، شوریت**.

وائے قسمت کہ جگر میں متعدّد نہیں زخم
ورنہ اب شورشِ مرہم کے نمکداں ہیں بہت

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۷۲). (ii) **(مجازاً) ٹیس ، جلن**.

کچھ بھی نہ شورشیں مرے زخمونکی کم ہوئیں
کہتے ہیں لوگ مرہمِ زنگار سرد ہے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۴۷). [ف].

---اَنْگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
شورش اٹھانے والا ، ہنگامہ کرنے والا ؛ فسادی ، سرکش . تم میرے شورش انگیز بھائی ... اگلے جنم میں ضرور کوّے کے روپ میں جلوہ گر ہونے ہو گے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۱). [شورش + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا ، اٹھنا].

---آبادِ جَہاں (---کس د ، فت ج) امث.
ہنگاموں کی جگہ ؛ (کنایۃً) دنیا.

شورش آبادِ جہاں ، بازیچۂ طفلانہ ہے
زندگی ، خوابِ پریشاں بھول جانے کے لیے

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۳۶) [شورش + آباد (رک) + جہاں (رک)].

---بَرْپا کَرْنا محاورہ.
ہنگامہ برپا کرنا ؛ ولولہ یا جوش اُبھارنا ، اُمنگ پیدا کرنا. روم و فارس کی دہ سالہ جنگ نے ... خیالات میں تلاشِ امن کی شورش برپا کر دی تھی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۴).

---بَرْپا ہونا محاورہ.
بغاوت ہونا ، سرکشی ہونا ، ہنگامہ ہونا ، فساد برپا ہونا. مظفر خاں ... جنید سے تنہا لڑنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر حاجی پور کی شورش برپا ہونے کا آوازہ بلند ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۲۳۸). بہت سے سیاسی رہنما جل گئے اور پورے ملک میں ایک شورش برپا ہوگئی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۶۳).

---بُلَند کرنا محاورہ.
شور و غُل مچانا ؛ دھوم دھام کرنا.

نالہ ہوا ہے منفعل شہرتِ عام سے عبث
کس نے کہا کہ یوں بلند شورشِ عامیانہ کر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۶۰).

--- پَسَنْد (---فت پ ، س ، سک ن) صف.
ہنگامہ کرنے والا ؛ فسادی ، سرکش. شورش پسند طاقتوں میں بندیلے ، راج پوت ، مرہٹے ، جاٹ ... ایرانی تورانی سبھی شامل تھے. (۱۹۸۸ ، دو ادبی اسکول ، ۵۰). [شورش + پسند (رک)].

--- پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
شورش پسند (رک) کا اسم کیفیت ، ہنگامہ آرائی. مسلمانوں کے اندر یہ خیال عام ہو رہا تھا کہ شورش پسندی کی سیاست کو اپنایا جائے. (۱۹۸۶ ، مسلمانان برصغیر کی آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۹). [شورش پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَیدا کَرانا / کَرْنا محاورہ.
جھگڑا کروانا ، ہنگامہ کروانا ؛ سرکشی پیدا کرنا ، بغاوت شروع کرنا. انگریزی تعلیم مدتوں سے چپکے چپکے دلوں میں شورش پیدا کر رہی تھی. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۱). میں لوگوں میں شورش نہیں پیدا کرانا چاہتا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۵).

--- پَیدا ہونا محاورہ.
ہنگامہ ہونا ، فساد ہونا ؛ اودھم مچنا ، چرچا ہونا. کیا اس تحریر سے شہر میں زیادہ چرچہ یا شورش نہیں پیدا ہوئی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۳۶).

--- پَھیلْنا محاورہ.
رک : شورش برپا ہونا. ایسا کرو گے تو ملک میں شورش پھیل جائے گی. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۹۶).

--- دِلانا محاورہ.
ہنگامہ پر اُکسانا ، جوش دلانا ، فتنہ برپا کروانا. یہ لٹریچر نالائق ولولوں کو شورش دلاتا. (۱۹۰۹ ، دیباچہ مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۲).

--- کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
ہنگامہ کرنا ، فساد کرنا ؛ بغاوت کرنا. آدمیوں نے بھی بھیڑوں کے خلاف شورش کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۳).

--- کُنِنْدَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
شورش کرنے والا ، فسادی ، سرکش. شورش کنندہ مکھیوں کی شہزادی بڑی کم خورا ک ہے. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۹). [شورش + ف : کنندہ ، کردن - کرنا].

--- گَرْم ہونا محاورہ.
بغاوت یا سرکشی عروج پر ہونا. جب شاہزادے کے مرنے سے شورش گرم ہوئی تھی میں نے مرزا شاہرخ کو بہت بلایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۸۶).

--- مَحْشَر کس اضا (---فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ.
رک : شورِ محشر.

مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا
یہ شرارہ بجھ کے آتش خانۂ آذر بنا

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۱۸). [شورش + محشر (رک)].

--- ہونا محاورہ.
شورش کرنا (رک) کا لازم . سرکشی ہونا ، بغاوت ہونا. رومی شہنشاہی کی وسیع مملکت میں بغاوتیں کھڑی ہو گیں افریقہ میں بھی شورش ہوئی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۵).

شورِشی (و مج ، کس ر) صف.
شورش کرنے والا ، ہنگامہ پرور ، فسادی ، سرکش. حاصل یہ ہے کہ شورشی الفاظ تلاش کر لئے گئے مگر اصل واقع کو ... نہیں دیکھا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۶۶). ہمارے جوان شورشیوں سے نپٹ رہے تھے اور بھارتی حملوں سے ہماری فوج باہر کی طرف کھنچی جا رہی تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۲۹۸). [شورش + ی ، لاحقۂ نسبت].

شورَن (و مج ، فت ر) امث.
نائٹروجن جو شورے میں کھار کے ساتھ شامل ہوتی ہے. ایک لطیف چیز جو شورے کو آگ پر رکھنے سے ہوا میں جا ملتی ہے اس کو شورن (نائٹروجن) کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسماعیل ، ۲۱۰). [شور + ن ، لاحقۂ نسبت].

شورِنْدَہ (و مج ، کس ر ، سک ن ، فت د) صف.
ہیجان میں لانے والا ، سودائی بنانے والا.

مکھ سوں تیرا خوش چمن کر رخ کوں تس میں یاسمن کر
چک بھنور کا واں وطن کر سالکا شورندہ شوخ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۸). [ف].

شورْوا (و مج ، سک ر) امذ.
رک : شوربا.

نچھل شوروے میں وطن کر رہیاں بدخ مرغ و مرغیاں و مرغابیاں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۸۳).

درختاں اسپو لیا کھانے کے اول
دیے خوش شوروے کا اس کے تئیں جل

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن ، ۲۵). باغباں جلدی سے دو چار چمچ شوروا دائی کہ منہ میں چلا دیا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۲). شوروے میں سے پیاز نکال کر میرے آگے رکھ دی. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۷). [شوربا (رک) کا بگاڑ].

--- نِکال دیا فقرہ.
بدحال کر دیا ، کچھ باقی نہ چھوڑا (محاورات ہند).

شورَہ (و مج ، فت ر). (الف) امذ.
۱. ایک قسم کا صاف اور تیار کیا ہوا کھار جو آتش بازی کی چیزیں بنانے ، پانی ٹھنڈا کرنے اور دوسرے طبی اور کیمیاوی عملیات میں کام آتا ہے ، پوٹاشیم نائٹریٹ ، نائٹریٹ آف پوٹاش.

یہ پیاس اپنی بُجھے برف سے نہ شورے سے
بُجھے تو نرگسِ ساقی کے آبخورے سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۳). بھاو پرکاش میں غلطی کی ہے کہ شورہ سجّی کی ایک قسم ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰). شب برات سے دنوں پہلے ... گندھک ، شورہ بازار سے لاتا. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۳).

۲. اوسر یا شورے سے مرکب مٹی یا زمین ؛ ایک گھاس کا نام (پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) صف. اوسر بنجر (میدان) ؛ دلدلی (پلیٹس). [ف].

---آمیز (---ی مج) صف.
وہ جس میں شورہ ملا ہوا ہو ، شورہ کی آمیزش سے بنایا ہوا. عربی بولنے والی اقوام نے اس نئے شورہ آمیز سفوف کے لیے جو لفظ پہلے پہل استعمال کیا ... وہ دوا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۷). [شورہ + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملانا].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.
نافرمان ، جھگڑالو ، سرکش ؛ شوخ ، فسادی.

عشاق اپنے دل کو نہ کیوں آپ مارتے
اس طفلِ شورہ پشت کو ماں باپ مارتے

(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۵۲). لوگوں نے کہا کہ یہ کانسٹبل بڑا شورہ پشت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶۶). بڑے بڑے شورہ پُشت اس سے ڈرتے تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۸). ایک ایسے ہی شورہ پشت الحاج کو نادانی سے یک مرتبہ حاجی کہہ دیا. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۲۵). [شورہ + پشت (رک)].

---پُشتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
شورہ پشت (رک) کا کام ، شوخی ، کج ادائی ؛ ہنگامہ آرائی ، سرکشی ، شرارت. فرعون آسیہ پر غصّہ ہوا کہ تو نے اِس لڑکے کو مارنے نہ دیا اب یہ لڑکا شورہ پشتیاں کرتا ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۰).

جب بشر کی شورہ پشتی حد سے باہر ہو گئی
حق نے شکلِ جنگ میں نازل کیا اپنا غضب

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیّل ، ۳۵۸).

کبھی پانی کبھی بجلی ہے غائب
نظامِ برق کی یہ شورہ پُشتی !

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳/فروری ، ۳). [شورہ پشت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
بارود جمع کرنے یا بنانے کا مقام ، بارود خانہ. ہمارے زمانے میں ... مسجد دارا شکوہ کو شورہ خانے کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۵). [شورہ + خانہ (رک)].

---زار صف.
شور زار (رک) ، اوسر ، بنجر. بعض میدان شورہ زار ہیں اور بعض نمک زار. (۱۸۵۴ ، مرأۃ الاقالیم ، ۷۷). چار برس پہلے یہ مقام غیر آباد شورہ زار جنگل تھا جو آج شاداب سرسبز قصبہ اور زراعتی پیداوار کی منڈی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۷). [شورہ + زار ، لاحقۂ ظرفیت].

---قَلْمی کس صف(---فت ق ، سک ل) امذ.
صاف کیا ہوا دانے دار شورہ جس کی قلمیں بن جاتی ہیں. دوا کثیرالنفع مغز کھیکوار دو سیر شورہ قلمی پھنکری ... گل حکمت کر کے حسب دستور کشتہ کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۰). شورہ قلمی نوشادر ہر ایک سات تولہ نمک سیاہ ... سب کو باریک کر کے ببول کے گوند میں گولیاں بنائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۸). [شورہ + قلمی (رک)].

---کار صف.
شورہ پیدا کرنے والا (علاقہ) ، بنجر ، اوسر.

جو جائے شورہ کار تھی واں گل ہی کھل رہے
جس جا کہ خار زار تھا واں لالہ زار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۳۰). [شورہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---گَر (---فت گ) صف.
قلمی شورہ بنانے والا. ایک بھائی تمھارا مال قمار بازی میں ہارا ... دوسرا ایک شورہ گر کی لڑکی پر عاشق ہو کر ... بزبانِ حال یوں پڑھتا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، ۲۵۷). [شورہ + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

شُورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : شوریٰ جو صحیح املا ہے ؛ مشورہ . پس بعد شورہ لوح صاحبقرانِ اصغر اولا مرطاس جادو کے پاس تشریف لے گئے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۵۹).

شکایت اُلٹی اُلٹی واہ کیا خوب
ذرا شورہ تو کر لو رازداں سے

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۶۳).[شوریٰ (رک) کا ایک املا].

شُوریٰ / شُورےٰ (و مع ، ا بشکل ی) امذ.
۱. **مشورہ ، مشاورت .** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مرضی ہوئی کہ مدینہ سے باہر نہ نکلیں اسلیے اصحاب و احباب سے شوریٰ فرمایا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۶۳).

لگے مشورہ کرنے باہم تمام
کہ راضی ہے شوریٰ سے ربِّ انام

(۱۸۸۰ ، تمقام الاسلام ، ۲۶). کچھ آگے بڑھ کے استقبال کا مقام تھا ، جانب چپ کمرہ شورےٰ تھا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۳). ان ہی سے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ... کس طرح شوریٰ سے معاملات طے کریں. (۱۹۷۲ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۱ : ۲۴۳). ۲. **قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام.** سورۂ شوریٰ میں فرمایا ... اور تو اے پیغمبر سیدھی راہ دکھاتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۳). [ع].

شوری (و مج). (الف) امث.
کھاری پن ، نمکین ہونا ، شوریت. اگر پانی میں کسی قسم کی شوری ہو تو نمک کے سبب سے ہو گی. (۱۹۱۱ مقدمات الطبیعیات ، ۱۵). (ب) صف. رک : **شور زدہ ، کھاری ، ناقابلِ کاشت (زمین) .** صوبہ پنجاب کے شوری خطوں کی تراب میں نمک اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ اس پر کوئی فصل اُگانا آسان نہیں ہوتا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۹۷). [شور + ی ، لاحقۂ نسبت].

شورے (و مج) امذ ؛ ج.
شورہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).

---سے جَھلْنا محاورہ.
شورہ ملے ہوئے پانی میں ٹھنڈا کرنا (صراحی وغیرہ).
مے گرم نے کر دیا گرم ساق
صراحی پلا کوئی شورے سے جھل کر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۵).

---کا صف.
شورہ اور گندھک کا تیزاب اور پانی ملا کر کشید شدہ تیزاب ، (مہذب اللغات).

---کا پانی امذ.
شورے میں ٹھنڈا کیا ہوا پانی. گرمیوں میں ... برف اور شورے کے پانی سے تسکین ہوتی ہے نہ انار اور فالسے ... شربتوں سے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۹).

---کا تیزاب (---ی مج) امذ.
شورہ اور گندھک کا تیزاب اور پانی ملا کر کشید شدہ تیزاب ، نائٹرک ایسڈ. شورے کا تیزاب ... خالص تیزاب شورہ دو ڈرام ہی لیا جائے تو مہلک ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : 52).

---کی پُتْلی (---ضم پ ، سک ت) امث.
نہایت گوری عورت ؛ شورے کی بنی ہوئی مورت ، شورے کا کھلونا.
ایسی خوبصورت شورہ کی پتلی لڑکی سے شادی کرواؤنگی کہ تو خوش ہی ہو جائے گا. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۹۵).

---کی قُفْلی (---ضم ق ، سک ف) امث.
(کنایۃً) **گورے رنگ کی (نوجوان) عورت** (نوراللغات).

---کی قَلَم (---فت ق ، ل) امث.
رک : شورۂ قلمی ، شورے کا لمبا پتلا لکڑا.
پھولیں کیوں کر نہ چمک کر گلِ آتش بازی
شاخ تھی گل کی قلم بن گئی شورے کی قلم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱).

---میں جھالْنا محاورہ.
پانی کی صراحی کو شورے ملے ہوئے پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرنا ، شورے کی مدد سے ٹھنڈا کرنا.
ساقی مزہ ہے گرمیوں میں آبِ سرد کا
بوتل شرابِ ناب کی شورے میں جھال دے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷۳).
اشکوں سے دل جو سرد ہو ماہر سمجھ یہ تو
دی ہے صراحی چرخ نے شورے میں جھال کے
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۳۹).

---میں جَھلْنا ف ل.
شورے ملے ہوئے پانی میں ٹھنڈا ہونا (پانی کی صراحی کا).

شور بختوں پر انھیں رہتی ہے رحمت کی نظر
آبِ حیواں کو بھی شورے میں جھلتے دیکھا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

شورِیَت (و مج ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
کھاری پن ، کھاری ہونا ، کھار کی سی خاصیت یا تیزی. رنگین کپڑے جلد بد رنگ ہو جاتے ہیں ... سبب اس کا ہوا کی شوریت. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۳). ہم تمھیں ایسی ایسی تدبیریں سکھائیں گے جس سے یہ شوریت زمین کی دور ہو جائے گی. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۲۷). ایسا نہ ہو شوریت اور سیل سے داد پیدا ہو جائیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲۶). ضلع جہلم میں نمک کی کان دریافت ہوئی ہے یہ بہت ہی شوریت لیے ہوئے ہے. (۱۹۶۶ ، پاکستان کا تجارتی و معاشی جغرافیہ ، ۱۳٦). [شور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شورِیدگی (و مج ، ی مع ، فت د) امث.
۱. دیوانگی ، جنون ، آشفتہ سری ، برہمی ، پریشاں حالی.
سر لگا ہلنے کہاں شوریدگی
چل جنوں عہدِ جوانی ہو گیا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۴).
شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۴). تیرے مغز ہوشمند میں شوریدگی پیدا ہو گئی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری ، ۲ : ۳۱۴). اس حادثہ نے جو کلیۃً حالات کا پیدا کردہ تھا مجھے ... شوریدگی میں مبتلا کر دیا. (۱۹٦۸ ، غالب ، ۲۳). **۲. شور و غل ، ہنگامہ ، فساد ؛ شرارت ، کج ادائی ، نافرمانی ، خودسری.** برائے چندے گھر سے نکال دیں کہ آئندہ ایسی شوریدگی نہ کریں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۳۸). احمد بشیر کی ناپختہ کاری ، تیزی اور شوریدگی ... مولانا کو ناپسند تھی. (۱۹۸۵ ، اوکھے لوگ ، ٦٦). **۳. کھار ، کھاری پن ، شوریت ، شور زدہ.**
اگر یہ آبِ مصفیٰ یہ شبنم و باراں
زمیں کی خشکی و شوریدگی کو کم نہ کرے
(۱۹٦۷ ، چراغ اور کنول ، ۷۹). [شوریدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شورِیدَہ (و مج ، ی مع ، فت د) صف نیز امذ.
اے شورِ قیامت رہ اودھر ہی میں کہتا ہوں
چونکے نہ ابھی یاں سے کوئی دلِ شوریدہ
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ٦٦).
جاتے ہیں جس طرف دلِ شوریدہ لے چلے
اب قید کیا ہے بندۂ آزاد کے لیے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۴). **۲. پریشان ، پراگندہ (ذہن) ، خستہ و خراب ؛ پریشان حال.**
دریغ او گرانمایہ ہم سالِ من
جو اس بن ہے شوریدہ بھی حالِ من
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ٦٦۳).

سنے تو ہوں گے بہرے نغمہ ہائے شوریدہ
ترا کمال ترنم مرا نصیب بکار

(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۵۹). **۳. شور آلودہ ، نمکین ، کھاری ، تلخ.**

بھبولے اشکو شوریدہ سے ہوں کیونکر نہ کانٹوں پر
نہیں تیزاب سے کم کچھ ہماری بوند آنسو کی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۸). **۴. (کنایۃً) بپھرا ہوا ، تُند و تیز ، سرکش ، فتنہ انگیز.**

قتل کر کے مجھ کو قاتل نے نہ پھر پونچھا لہو
خونِ شوریدہ سے جوہردار خنجر ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۰). اگر آپ کا ظرف دریا کی طرح گہرا ہے تو میں کمتر قابلِ معاف ہوں چونکہ میں ایک شوریدہ موج کے سوا کچھ بھی نہیں. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۷۱). [ف : شوریدن - شور کرنا ، برہم ہونا کا حالیہ تمام].

---بَخت (---فت ب ، سک خ) صف.

۱. بدبخت ، بدنصیب.

یو سن کیتا مالک نے غصہ ہی سخت
کہیا دیو ملعونِ شوریدہ بخت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۹۸). مجھ شوریدہ بخت کو کچھ بن نہیں پڑتا لوگ طعنے دیں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵۳).

میں ہوں تمہارا غم ہے مسافت ہے اک طویل
شوریدہ بخت ہمرو شوریدہ حال ہے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۵۶). **۲. بدنام ، رسوا ، مطعون** (ماخوذ : اسٹین گاس). [شوریدہ + بخت (رک)].

---پُشت (---ضم پ ، سک ش) صف.

شورہ پشت ، سرکش ، فتنہ انگیز (ماخوذ : سہذب اللغات). [شوریدہ + پشت (رک)].

---حال صف.

پریشان حال ، دیوانہ ، سودائی.

ہوا ہوں گرفتار بر مکرِ زال
ہوا ہوں ہی جادو تھے شوریدہ حال

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۴).

ہے نادر خیالوں میں ملے شوریدہ حالاں میں
ہوئے صاحب کمالاں میں کدھر سے آ کدھر نکلے

(۱۷۷۴ ، طبقات الشعر (احمد گجراتی) ، ۲۳). اس شوریدہ حال کا مرغِ دل اس شمعِ جمال پر پروانہ کے مانند ... سرگرداں تھا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳).

سر پھوڑتا وہ ، غالبِ شوریدہ حال کا
یاد آ گیا مجھے ، تری دیوار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

میں ہوں تمہارا غم ہے مسافت ہے اک طویل
شوریدہ بخت ہمرو شوریدہ حال ہے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۵۶). [شوریدہ + حال (رک)].

---حالی امث.

شوریدہ حال (رک) کا اسمِ کیفیت ، پریشان حالی ، آشفتگی.

ہے سیہ مستو کسی شوریدہ حالی میں گھٹ
جھوم جھوم آتی ہے فصلِ برشگالی میں گھٹا

(۱۸۴۶ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ۶۶). سر پھوڑنے کا سبب کیا تھا شوریدہ حالی ، شوریدہ سری ، دیوانگی. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۶۷). [شوریدہ حال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خاطِر (---کس ط) صف.

پریشان حال ، سرگرداں ، اُداس ، رنجیدہ (پلیٹس ؛ نوراللغات). [شوریدہ + خاطر (رک)].

---دِماغ (---کس نیز فت د) صف.

غائب دماغ ، (کنایۃً) دیوانہ ، سودائی (سہذب اللغات ؛ نوراللغات). [شوریدہ + دماغ (رک)].

---رائے صف.

رک : شوریدہ دماغ.

اسے بولیا اے مردِ شوریدہ رائے
پچھانتا ہے مجکوں بآرام جائے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۷). [شوریدہ + رائے (رک)].

---روزگار (---و مج ، سک ز) صف.

پریشان حال ، بے سر و سامان ؛ بدحال ، خستہ و خراب ؛ دیوانہ ، مجنوں (سہذب اللغات ؛ نوراللغات). [شوریدہ + روزگار (رک)].

---سَر (---فت س) صف.

۱. سودائی ، دیوانہ ، مجنوں ، بے عقل.

میں وہ شوریدہ سر دیوانہ تھا جو بعدِ مُردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پتھر لوگ آ کر میرے مدفن پر

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۴۷).

شوریدہ سر وہ ہوں کہ مجھے بھی کرے اسیر
پانوں میں بیڑیاں وہ بھرے ہاتھ جوڑ کر

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۲۴).

یاد آئیں گی کسی شوریدہ سر کی وحشتیں
دیکھ کر گلکاریِ دیوارِ زنداں ہائے ہائے

(۱۹۳۶ ، روح کائنات ، ۷۷). یہ چند شوریدہ سر لوگوں کا جنون ہے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۵۴). **۲. پریشان حال ؛ رنجیدہ ، اداس.**

شوریدہ سر و شکستہ احوال
جامہ میں بدن قلم میں جوں بال

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنوں ، ہوس ، ۱۶).

کل امجد بے خانماں ناگہ رستے میں ملا
آشفتہ و شوریدہ سر مضطر پریشاں بے نوا

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱۴). **۳. خود سر ، سرکش ، جنگجو.** طبیعت جنگجو اور شوریدہ سر تھی اس لئے آپس میں لڑتے بھڑتے رہتے تھے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۴۹). اسی بحر کو بقول دریائے لطافت ... شوریدہ سروں کی شورش کے بیان کے لیے مخصوص سمجھا جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۹).

۴. **تُند و تیز ، طوفانی**. اس کے اوراق تو تُند ، شوریدہ سر ہواؤں میں اتنی تیزی سے پلٹ رہے ہیں کہ ... ایک سطر ہی پلے پڑ جائے تو بہت ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۱۸) . [شوریدہ + سر (رک)].

---سَری (---فت س) امث.
۱. **دیوانگی ، جنون ، پاگل پن**.

بن بیٹھے ہیں مجنوں جو ہر اک دشت میں اغیار
کیا ہو گیا یارب مری شوریدہ سری کو

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۱۴۷). اور دونوں نے میری شوریدہ سری کی ایسے حسنِ سلوک سے اصلاح کی کہ مجھے خبر بھی نہ ہوئی. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۷۶). ۲. **خودسری ، سرکشی ، بغاوت**. ہم نے مقامی ہندوؤں کی بےجا روش کو رکوانے کے لیے ... اپیلیں کیں کہ وہ اس شوریدہ سری کا کوئی علاج کریں. (۱۹۸۲ ، روداد چمن ، ۱۶) ۳. **تُندی ، تیزی**. باہر چھما چھم بارش ہو رہی تھی ہوا میں شوریدہ سری تھی. (۱۹۸۴ ، کیمیاگر ، ۳۷). [شوریدہ سر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کار صف.
بدحال ، آشفتہ حال ، دیوانہ.

یہ دلبری ہے سرو میں اور گل میں دل کشی
قمری رقیبِ بلبلِ شوریدہ کار ہے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۲۰). [شوریدہ + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---مِزاج (---کس م) صف.
رک : شوریدہ دماغ.

مُسکرا کر یہ کہا شاعر شوریدہ مزاج
راہ چلتے ہوئے مجھ پر بھی عنایت کیا خوب

(۱۹۶۷ ، اثرلکھنوی ، عروس فطرت ، ۳۹). [شوریدہ + مزاج (رک)].

شوریلی (و مج ، ی مع) صف مث.
۱. **پُرشور ، زوردار ، گرج دار (آواز)**.

میرے ہر بول میں بڑھ کے جو ملا دیتا ہے
اپنی شوریلی غصیلی آواز

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۹۵). ۲. **کلر ، بنجر ، جس میں کھار اتنی مقدار میں ہو کہ کھیتی باڑی نہ ہو سکے**. ببول ... اس پیڑ کی کئی قسمیں ہوتی ہیں یہ شوریلی زمین میں خوب پھولتا پھلتا ہے . (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۸۹). [شور + یلی ، لاحقۂ نسبت].

شورین (و مج ، ی مج) امث.
رک : شورن ، نائٹروجن. خالص ہوا کے دس ہزار حصّوں میں تقریباً ... ۷۹۰۰ حصّے نائٹروجن (شورین) اور ۴ حصے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے موجود ہوتے ہیں. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۵۲). [شور + ین ، لاحقۂ نسبت].

شُوز (و مع) ؛ ج.
انگریزی وضع کے جوتے کا جوڑا.

مفتیانِ دین بھی فرشوں پر لئے پھرتے ہیں شوز
بندھ گئی کچھ اِن دنوں ایسی ہوا فیشن کی ہے

(۱۹۰۶ ، مخزن ، مارچ ، ۶۲). شوز اکثر جمع کی شکل میں خاص قسم کے جوتے کے لیے اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۶۵). [انگ : Show].

شُوشا (و مع) امث.
ہش ہش کرنے کی آواز ، شِشکارنے کی آواز ؛ (عموماً) پرندوں کو اُڑانے کی آواز. یہ آواز سنتے ہی اسپیٹ صاحب چھت کی طرف دیکھتے کہ کہاں بیٹھی ہے چڑیا ، دوسری آواز سنائی دیتی تو اِدھر اُدھر دیکھ کر شوشا کرتے اور پھر مشغول ہو جاتے. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸۲). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

شوشا (و مج) امذ.
رک : شوشہ جو صحیح ہے . یہ اخبار والے ہمیں جینے نہیں دیں گے کوئی نہ کوئی شوشا چھوڑتے رہیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۸۴). [شوشہ (رک) کا ایک املا].

شوشا/شوشاں (و مج) امث.
دکھاوا ، نمائش ، ظاہری ٹیپ ٹاپ ، ٹھاٹ باٹ. اس شوشاں کی حقیقت ہاتھی کے دانت اور دُور کے ڈھول کے سوا کچھ نہیں . (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۴۸). ظاہری شوشا ہماری زندگی کا ایک غالب کردار بنتی جا رہی ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ، کراچی، ۲۳ جنوری ، ۳). [انگ : Shoes + شا (تابع)].

شوشَہ (و مج ، فت ش) امذ.
۱. **دندانہ جو بعض حروف کے سرے پر ہوتا ہے ، سر حرف یا دامنِ حرف کی علامت جو کسی لفظ کے شروع یا درمیان میں آئے جیسے ش اور س کی علامت (شد ، سد) وغیرہ ؛ مرکب حروف کا پیوند یا جوڑ**.

دیدا ہے تیرا کھیل میں بڑھتی ہے کس لیے
پہچانتی اری نہیں شوشہ بھی میم کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۱). وہ ہر ہر نقطے اور شوشے کی غلطی کو کفر کا مترادف سمجھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، روح تہذیب ، ۶۸). یوسف الدین نے ایک تحریک کا آغاز کیا اور نستعلیق کے جوڑوں اور شوشوں کو دیکھتے ہوئے رسم الخط کی اصلاحِ تجویز پیش کی . (۱۹۸۶ ، اردو ٹائپ کی کہانی ، ۸). ۲. (أ) **وہ شاخیں جو سونے یا چاندی کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں**.

سر پا لگایا جو شہ نے وہاں
زمیں سے ہوا شوشۂ زر عیاں

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۶۶). (أأ) **چھوٹا سا ٹکڑا یا حصہ ، کم سے کم جزو**. ان پیشن گوئیوں کی بابت ہرگز نہ بدلی کی اور جو بات اب میں نے بیان کی ہے اس کا ایک شوشہ مطلب سے متجاوز نہ ہو گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۳۸).

نہیں مٹنے جب تک کہ آثار دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ ان کا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۶۷). جتنے علوم بھی فی زمانہ مروج ہیں ان کو دفتر عالم کا ایک شوشہ سمجھو. (۱۹۰۶ ، **الحقوق والفرائض**، ۲ : ۱۰۵). (أأأ) **سلاخ (لوہے کی) ؛ ورق ، پرت (پلیٹس)**

۴. فتنہ انگیز بات، انوکھی بات جو بحث و مباحثہ یا جھگڑے کا باعث بن جائے. اس بغاوت کے شوشے سے وہ نیک بخت نیک رائے دنیا سے بے آس اہلِ دنیا سے بیزار بیکانیر سے پنجاب کی حد میں داخل ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۲۳). کوئی ایسا شوشہ نکل آتا ہے کہ چین سے بیٹھنا اور اطمینان سے کام کرنا نصیب نہیں ہوتا. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۵۳). خدا کے لیے یہ قصّہ لوگوں کو نہ سنائیے گا ورنہ ان کو آپ کا مذاق اُڑانے کے لیے ایک اور شوشہ ہاتھ آ جائے گا . (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۶۵۸) . ۵. چٹکلا ، کرتب . بوڑھے نے کہا ہماری حرفت تو نے دیکھی یہ تو ایک شوشہ تھا اس طرح پیسے ملانے کے بہتّر فن مجھے یاد ہیں. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۰). کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ ایک طرفدار مصنف کے خیالی شوشے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۰). [ف].

--- اُٹھانا محاورہ.
نئی بات پیدا کرنا ، فتنہ یا جھگڑا کھڑا کرنا ، فساد پھیلانا ، مسئلہ پیدا کرنا. فوج کی طرف سے بھی المنصور کو اندیشہ نہ تھا کہ حصولِ مقصد میں وہ کوئی شوشہ اُٹھائے گی. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۸۲۶).

--- اُٹھنا محاورہ.
شوشا اٹھانا (رک) کا لازم ، نئی بات پیدا ہونا. ایسا شوشہ اٹھا ہے کہ انکی بھی کوئی نہیں سنتا. (۱۹۳۳، شہید مغرب ، ۵۵).

--- بازی امث.
شرارت انگیزی ، فتنہ گری ، فساد آمیزی. ملاپ ، پرتاپ اور ٹریبون ... کشمیر کی تحریک کے متعلق شوشہ بازی کرنے میں پیش پیش تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۰۱). [شوشہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَیدا ہونا محاورہ.
رک : شوشہ اٹھنا ، الجھن پیدا ہونا.

کوئی گل بھولے گا شوشہ کوئی پیدا ہو گا
رات سے حاملۂ غنچہ بہت ہے بے کل

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲).

--- چھوڑنا محاورہ.
۱. انوکھی بات کہنا ، فتنہ انگیز بات کہنا ، ایسی بات کہنا جس سے "شر" یا "بدگمانی" پیدا ہو.

ہو گیا غیروں سے آخر بزمِ خوباں میں بگاڑ
لے گئے تشریف تم تو ایک شوشہ چھوڑ کر

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۷۷). یہ کون ایسا ہے جو یہ شوشہ چھوڑ کر چلا گیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۱۱). اس کا اثر ہونا کہیں نہ کہیں کوئی شوشہ چھوڑتا ہے. (۱۹۸۵ ، روایت اور فن ، ۱۲۳). **۲. جدّت طرازی کرنا ، نئی بات پیدا کرنا.**

ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے
عالمِ نور میں چھوڑ آئے ہیں شوشے کتنے

(۱۹۰۵ ، کلیات نعت محسن ، ۳۵).

--- کھڑا کرنا محاورہ.
الجھن پیدا کرنا ، فتنہ انگیز بات کہنا ؛ مسئلہ پیدا کرنا. اپنی ذاتی نمود و نمائش اور حصولِ اقتدار کے لیے یہ شوشہ کھڑا کر رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۳۴).

--- لگانا محاورہ.
اعتراض یا رکاوٹ کے لیے نئی بات پیدا کرنا ، فتنہ پیدا کرنا ، اعتراض جڑ دینا ، مسئلہ کھڑا کرنا. تفسیر اکبری پیش کرنے کا حال اپنی کتاب میں لکھا تو بھی شوشہ لگا دیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے باپ کی تصنیف ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۰۷).

شَوصَہ (و لین ، فت ص) امذ.
ایک بیماری جس میں پٹھہ یا پسلیوں میں ہوا بھر جاتی ہے اور پسلیوں کے اندر جھلی یا پردے میں ورم ہو جاتا ہے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور رگ پھڑکتی ہے. شیخ بوعلی سینا ذات الصدر اور شوصہ اور برسام میں کچھ فرق نہیں کرتے.(۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۷۳). [ع].

شَوط (و لین) امذ.
گشت ، گردش ، طواف ؛ (فقہ) طوافِ کعبہ کا ایک چکر (ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں). گرد خانۂ کعبہ کے سات مرتبہ پھرتے ہیں یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ بھوپال ، ۲ : ۳۸). خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر کھانے اور اس چکر کو شوط کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۸). یوں تو ہر شوط کی علیحدہ دعا ہے جس کی وجہ سے گنتی کی ضرورت نہیں رہتی. (۱۹۷۶ ، مرحبا الحاج ، ۳۸). [ع].

شوفَر (و مج ، فت ف) امذ.
موٹر کار چلانے والا ڈرائیور جو باوردی ہو. شوفر نے ڈانٹ کر کہا "پھاٹک کھولو". (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۸). بدقسمتی سے شوفر کار چلا رہا تھا.(۱۹۸۷، کرنیں، ۱۷۶).[انگ: Chauffur].

شَوق (و لین) امذ.
۱. خواہش ، آرزو ، تمنا ، لگن. سن کہ اللّٰہ تعالیٰ گنج مخفی تھا جلال نہ جمال ، نہ شوق نہ ذوق ، نہ یاد نہ فراموش نہ رنج نہ گنج. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۵).

ہیں دونوں شوق ہیں یک شوق کے
ہیں دونوں ذوق ہیں یک ذوق کے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶).

دل مرا شوق سیں ہوے کے ہوا ہے لبریز
آج ساقی نیں مجھے ساغرِ سرشار دیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳).

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر
آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۹). عمل کا شوق اور اس کی لگن، انسانیت کا جوہر بھی ہے اور طاقت خدا داد بھی . (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۲۶). **۲. عشق . لگن . چاہت . الفت . محبت، انسیت . موانست.**

کچھ نہیں سوجھتا ہمیں اس بن
شوق نے ہم کو بے حواس کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷).

جلوہ آنکھوں پہ چھا گیا کس کا
شوق ، دل میں سما گیا کس کا

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۳ : ۱۱). ۳. **رغبت ، لگاؤ ، میلان ، پسند ، رجحان ، وابستگی ، تعلق.**

طبیعت میں اول سے تھا ذوقِ علم
رہا ابتدا سے مجھے شوقِ علم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲).

آپ جب مکتب میں پڑھتے تھے جبھی سے ذوق تھا
بیت بازی شاعری دونوں سے ان کو شوق تھا

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱ : ۳). افسر ان کی تحریروں کو شوق اور غور سے پڑھتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۹۹). ۴. **مشغلہ ، عادت ، دلچسپی.** جب سے تمارا چاند سا (سی) صورت دیکھا ہوں بے خود ہوا ہوں اور جہاں کا سب خیال اور سب شوق بھول گیا ہوں. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز، ۳۷). آئینِ زمانہ کے بموجب جو جو اس وقت کے نوجوانوں کے شوق تھے سب ہوئے کرتے تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۱۳). غرض اس شوق کی وجہ سے ہمیشہ گردش میں ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت،مضامین ، ۴ : ۱۰۰). ایک مٹھی خاک کو فضا میں منتشر کر کے آپ کے شوق پرواز کو پورا کر دے. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال، ۴۴). ۵. **چاپ ، چسکا ، لت.**

اسے فارسی بولنا شوق تھا
ولے کے عزیز ان کوں یوں ذوق تھا

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، صنعتی ، ۲۶).

محفلِ غیر ہے پہلو سے سرک کر بیٹھو
غلبہ شوق کا ہوتا ہے مجھے بار بہت

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۶). ہم میں سے اکثر دوستوں کو کوئی نہ کوئی شوق پالنے کا شوق ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، درد آگہی ، ۳۰). ۶. (**تصوف**) **طلب حق.**

کھول ادھر گلبرگ سے روح الامیں
شرح دے سب شوق رب العالمیں

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳). انسان اپنی اس قوت کو جسکا نام شوق ہے کس طرح دیکھ بھال اور سوچ بچار کر کس بات میں صرف کرے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۷). پختہ ارادے کے ساتھ ان حالات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے جنھیں احوال طیبہ یا پاکیزہ احوال کہتے ہیں یعنی وجد، شوق خشت (خوفِ الہیٰ) محبت حق ، امید ، رجا ، خاکساری. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۵). ۷. **شغل.** انہوں نے شیروانی کی جیب سے پانوں کی مرادآبادی منقش ڈبیا نکالی اور اسے کھولتے ہوئے محسن عدیل کی طرف بڑھایا ... شوق فرمائیے. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۷۵). [ع].

---اُچھلنا محاورہ.

دفعةً اشتیاق پیدا ہونا ، خواہش یا رغبت ہونا. جب ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کا شوق اچھلتا تو دریا کی ریتی میں زیر جھروکوں دریا کے ریتے کا ایک بڑا سا پشتہ باندھا جاتا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۸).

---انگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امف.

خواہش یا اشتیاق بڑھانے والا.

طلب جوں جتا شوق انگیز ہوئی
لنبی زلف تس دست آویز ہوئی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۵).

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بس کہ شوق انگیز ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲). [شوق + ف : انگیز ، انگیختن - بڑھانا ، بڑھنا].

---اُٹھنا محاورہ.

اشتیاق پیدا ہونا.

اوٹھا ہے شوق سن کر یہ حکایت
بندھا ہوں مختصر کر کر روایت

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۰).

---آفریں (---سک ف ، ی مع) امف.

اُکسانے والا ، لالچ پیدا کرنے والا ، خواہش یا رغبت پیدا کرنے والا. ہم شوق آفریں رقصاں تصویر کے ہوتے ہوئے آپ آپ کے چہرے پر رنگ کا تغیر پسند نہیں کرتے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۷۷). [شوق + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا ، تخلیق کرنا].

---بڑھانا / بڑھنا محاورہ.

خواہش کا تیز ہونا یا کسی چیز سے دلچسپی کا زیادہ ہونا ، اُمنگ پیدا ہونا.

اوکتاتے ہیں فراق میں سب عشق سے یہاں
ہجراں میں شوقِ وصل ہمارا بڑھا ہے کیا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۹۱).

کہتی ہے مژگانِ تر ہی جاؤ جب بھر آئیں اشک
شوقِ مے نوشی بڑھاتی ہے گھٹا برسات میں

(۱۹۰۳ ، دیوان جلال ، ۳ : ۱۰۱).

---بَند (---فت ب ، سک ن) امذ.

ہاتھوں میں پہننے کا زیور جس میں حلقۂ کلائی پر ، زنجیریں پشت دست پر ، انگلیوں سے الگ ہوئی ہوتی ہیں.

گل کے مہندی بار نے پہنے نہیں یہ شوق بند
بن کے آئے ہیں یئے دزدِ حنا زنجیر و طوق

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۲۶). زیور جو اس زمانے میں رائج تھے وہ یہ ہیں ... بدھی،نونگے ، شوق بند ، بازو بند. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۰). [شوق + بند ، لاحقۂ فاعلی].

---پڑنا محاورہ.

لگاؤ یا رغبت ہونا ، میل جول ربط ضبط ہونا.

چاند سے مکھ کوں ترے عیب لگا ہے پیارے
کہ تجھے شوق پڑا آ کے چکوروں سیتی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۰).

---پورا کرنا محاورہ.
خواہش کی تکمیل کرنا. تاریخی یادگار سمجھ سمجھ کے اون کو مول لیتے اور شوق پورا کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱). کوہسار سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں شاید کوئی شکاری اپنا شوق پورا کر رہا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۵۲).

---تیز ہونا محاورہ.
شوق بڑھنا ، خواہش زیادہ ہونا ، رغبت ہونا. میں نے اس خیال سے روک دیا کہ ان کا شوق خوب تیز ہولے تب شروع کراؤں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۹).

---ٹپکنا محاورہ.
خواہش ظاہر ہونا.
نظر آتا ہے برنگِ لبِ ساغر جو ہلال
ٹپکا پڑتا ہے لبِ مست سے شوقِ تقبیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۹).

---چرانا محاورہ.
آرزو ہونا ، اشتیاق بڑھنا ، خواہش کا زور ہونا. ایک دن شامت اعمال سے ایک نواب صاحب ذی مقدرت کے ہاں چوری کرنے کا شوق چرایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲). کچھ ایسا شوق چرایا کہ ایک لٹھے کا تھان ساتھ لے ڈولی منگوا سنجیدہ کے ہاں جا اتریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۶). اب انہیں یہ شوق چرایا کہ دنیا کے سب ممالک تو فتح کر لیے اب آسمانوں کو مسخر کرنا چاہیے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۱).

---چمکانا محاورہ.
اشتیاق بڑھانا . کسی چیز کی لگن یا رغبت کو بڑھانا.
ذرا چمکا دو میرا شوقِ دیدار
صدا پھر لن ترانی کی سنا کر
(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۳ : ۶۲).

---چمکنا محاورہ.
شوق چمکانا (رک) کا لازم.
اے رند شوقِ جامہ دری پھر چمک گیا
پھر ہاتھ رفتہ رفتہ گریباں تلک گیا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹).

---دادِ الٰہی ہے فقرہ.
کسی اچھے عمل کی تحریک توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہوتی (ماخوذ : نوراللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---در ہر دل کہ باشد ، رہبرے درکار نیست کہاوت.
فارسی مقولہ اردو میں مستعمل : جس کو جس چیز کا شوق ہو گا وہ بغیر کسی کے بتائے اسے سیکھے گا شوق والے کو رہبر کی ضرورت نہیں (جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

---دل کس اضا(---کس د) امذ.
دل کی تمنا ، خواہش دل ، اُمنگ.
ان ناتوانیوں میں بھی یاں تک ہے شوقِ دل
گویا چمن میں اڑ کے نسیمِ چمن کے ساتھ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۰). [شوق + دل (رک)].

---دلانا محاورہ.
کسی چیز سے رغبت یا اس کا اشتیاق پیدا کرنا. صاف آسمان اور شفاف کرہ ہوائی خاص طور پر ان کو شوق دلاتا تھا. (۱۸۸۴ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۳۹).

---دید کس اضا(---ی مع) امذ.
دیکھنے کی خواہش ، ملاقات کا اشتیاق.
دیکھیں کہ کیا دکھائے قیامت میں شوقِ دید
درپیش مرحلہ ہے شہود و ظہور کا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۱).
شاید اب کے پھر بھی شوقِ دید کے احساس سے
تو بھی آ نکلے سرِ بام آہ یہ سودائے خام
(۱۹۷۳ ، بجید امجد ، لوح دل ، ۸۹). [شوق + ف : دید ، دیدن - دیکھنا ، دکھانا].

---دیدار کس اضا(---ی مع) امذ.
زیارت کا اشتیاق ، دیکھنے کی تمنا ، اشتیاقِ ملاقات.
شوقِ دیدار مری نعش پہ آ کر بولا
کس کی ہو دیکھتے راہ اور کدھر دیکھتے ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۲).
نہ پوچھو پڑتے کس قدر سر پہ آج
برا ہو مرے شوقِ دیدار کا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۴).
میں بھولوں ستاروں کی بے خواب
آنکھوں میں تھی
اور مرا شوقِ دیدار تھا
(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۶۱). [شوق + دیدار (رک)].

---دھرنا محاورہ (قدیم).
آرزو ، رغبت ہونا یا اشتیاق ہونا ، شوق رکھنا.
تجے شہ ہی میں یاد کرتے بہت
تجے دیکھنے شوق دھرتے بہت
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۵۱).

---ذوق (---و لین) امذ.
• کسی کام کی سرگرمی ، یادِ خدا میں ہو خواہ کسی اور مشغلہ میں • (نوراللغات). [شوق + ذوق (رک)].

---رکھنا محاورہ.
لگاؤ ہونا . ذوق ہونا ، چاہت ہونا.
کہتی ہے شوق رکھتے ہیں پیر و جواں مرا
میں ہوں ہلال نام ہے ناحق کماں مرا
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---سمانا محاورہ.
پسند کرنا ، رغبت رکھنا ، اشتیاق ہونا ، لگن ہونا.
وہ شوق قتل سمائے لہو کی جا ، دمِ قتل
دہانِ زخم سے تلوار کا لعاب گرے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۴).

---سے / سُوں م ف.
۱. بلا روک ٹوک ، بے دھڑک ، بے خوف اور بے پروا ہو کر.
قبلۂ دنیا و دیں مدفوں ہوا ہے اے وزیر
شوق سے سجدہ کروں کعبہ مدینا ہو گیا
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۹). **۲. خوشی سے ، اپنی خواہش کے مطابق ، رضا مندی کے ساتھ.** شوق سے ان کو اپنے نکاح میں لائیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۹).
درکار ہے ہنر بھی ہر اک عیب کے لیے
ملیے عدو سے شوق سے لیکن حیا کے ساتھ
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۴).
یہ شہرِ دل ہے شوق سے رہیے یہاں مگر
امید انتظام نہیں آپ سے مجھے
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ناصر کاظمی ، ۱۲۵). **۳. رغبت سے ، دل سے.**
چلیا گاؤں دھریا رات شوق سوں
چلیا دل میں تجویز کر ذوق سوں
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۵۰)). وہ میٹھی چیز شوق سے کھاتا ہے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۹۶).

---کرنا محاورہ.
محبت کرنا ، شغل کرنا ، تفنن طبع سے کام لینا ، عادت رکھنا.
آہ سنگیں دلاں کا شوق نہ کر
مت یہ سینے پہ اپنے سل لے شیخ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۶). تو پھر لاؤ امام الدین خان ہم کو بھی شریک کرو. (نواب سے) کیا حضور عرصے سے اس کا شوق کرتے ہیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۷).
ایسا شوق نہ کرنا اکبر
گورے کو نہ بنانا سالا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۸). وہ عطر سے شوق کرتا ہے. (۱۹۶۱ ، سراج الدولہ (ترجمہ) ، ۲۸).

---کم ہونا محاورہ.
دلچسپی نہ ہونا ، برائے نام لگاؤ ہونا.
کہدو اشکوں سے کیوں ہو کرتے کمی
شوق کم ہے کفایتوں سے مجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۷).

---کیجیے فقرہ.
سگریٹ یا کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---گُدگُدانا محاورہ.
اکساہٹ ہونا ، خواہش یا شوق پیدا ہونا. بھائی کے دیکھنے کا شوق جو گدگدایا تو ایک روز وزیر ارسطو تدبیر کو حضوری میں طلب فرمایا اور رازِ دل کہہ سنایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲).

---لِقا کس ا (---کس ل) امذ.
کسی کو دیکھنے کا اشتیاق . کسی سے ملاقات کی خواہش ، ملنے کی آرزو.
ایماں ہے تیرا شوقِ لقا جس کو یہ نہ ہو
دیدار اسے خدا کا نہ ہو ، اے صنم نصیب
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۴). [شوق + لقا (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف (قدیم).
شوقین ، رسیا ، دلدادہ.
کہ ہے عالم اک راگ کا شوق مند
تمہیں کون سی راگنی ہے پسند
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹). [شوق + مند (رک)].

---میں ذَوق ، دَسْتُوری میں لَڑْکا کہاوت.
ایک لطف چاہا دو لطف حاصل ہوئے ، کوشش ایک کام کے لیے کی دوسرا مفت میں حاصل ہوا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

---نَظّارَہ کس ا (---فت ن شد ظ نیز بلا شد فت ر) امذ.
دیدار کا اشتیاق ، دیکھنے کا شوق ، زیارت کی تمنا.
شوقِ نظارہ ہے جب سے اس رخِ پرنور کا
ہے سرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰).
شوقِ نظارہ سلامت ہے تو دیکھا جائے گا
اُن کو پردہ ہی اگر منظور ہے پردا کریں
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۳۴). [شوق + نظارہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. کسی کام کو جی چاہنا.
تھا بہانہ مجھے زنجیر کے ہل جانے کا
چھوڑ دو ، اب تو ہوا شوق نکل جانے کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹). **۲. دلچسپی ہونا.**
حالِ مہر و وفا کہوں تو کہیں
نہیں شوق ان حکایتوں سے مجھے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۶).
پوچھا سلطاں نے ہے سماع کا شوق
بولا ہاں اس سے رکھتا ہوں کچھ ذوق
(۱۸۸۷ ، نظم طباطبائی ، ۱۷۸).

شَوقوں (و لین ، و مج) م ف (قدیم).
شوق میں ، شوقیہ.
دل ہوا چاک آفتاب حسن کے شوقوں سراج
سوزنِ خطِ شعاعی میں رفو کرناں لگا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۲).

شَوقی (و لین) صف.
شوق (رک) سے منسوب ؛ شوق رکھنے والا ، مشتاق ، شوقین.

دکھن میں تیرے شعر سن شوق ہوے تیرے (ولی)
جس کے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعر تجھ دیوان کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳). باری تعالیٰ سے ایسا شوق علاقہ پیدا ہو کہ ہر شے کی طرف سے توجہ محو ہو جائے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۸). [شوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَوقِین (و لین ، ی مع) صف.

۱. **شوق رکھنے والا ، رسیا ، دلدادہ**. استاد بھی اسے شوقین جانتا ہے بڑی خوشی سے پڑھاتا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳۱). گوہر بیگم باوجود اجنبیت ، شوقین جیوڑے والی بیگم کے ہاں پہونچیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۵۸). ۲. (i) **کسی مشغلہ یا چیز سے خاص دلچسپی رکھنے والا ، شائق ، خوگر ، عادی**.

کبوتر کے کہیں شوقین ہیں جمع
کہ جوں پروانے ہوویں برسر شمع

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۹۹). یہ آہو کسی شوقین کا پالا ہوا ہے . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۷). پودے کی وہ اشکال جو دیکھنے میں نہایت عجیب و غریب معلوم ہوتی ہیں منچلے شوقینوں کی ایجاد کا نتیجہ ہیں. (۱۹۳۰ ، کتاب شفتالو ، ۶۲). گانے کے بھی شوقین تھے باجوں سے بھی لگاؤ تھا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳۴) . (ii) **جیسے کسی چیز کی لت ہو ، دھتی** . چائے کے بڑے شوقین تھے . (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۵۸). ۳. **رنگین مزاج ، رنگیلا ، بانکا**. لڑکے اور شوقین خوش مزاج خاطر خواہ دام دیتے تھے. (۱۸۸۰، آب حیات ، ۲۱۲). پہلی پیشکش کے بعد صف اوّل کے شوقین اداکاروں میں شمار ہونے لگا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۵۳). ۴. **عیاش طبع ، تماش بین ، عاشق مزاج**. مردک کہنے لگا آپ کے رئیس زادے روکھے پھیکے آدمی ہیں شوقین نہیں ہیں . (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶). جتن سنگھ ٹھاکر شوقین آدمی تھے . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۲). [شوق + ین ، لاحقۂ نسبت].

---بُڑھیا چٹائی کا لَہنگا کہاوت.
ایسے شخص پر طنز کے موقع پر بولتے ہیں جو اپنی عمر اور وضع کے خلاف لباس پہنے (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ نجم الامثال).

---بی بی کَمَل کی چولی، آگ لگی نُہَلتی پھری کہاوت.
غریب عورت اپنی حیثیت سے زیادہ کپڑے پہنے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مِزاج (---کس م) امذ.
تفریحی مشغلوں سے دلچسپی رکھنے والا، رنگین مزاج، خوش طبع، خوش مزاج. صاحب ذوق اور شوقین مزاج لوگ عام طور پر طوائفوں کے گھر پہنچتے ہیں . (۱۹۸۷ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۹۵) . [شوقین + مزاج (رک)].

شَوقِینی (و لین ، ی مع) امث.
شوقین ہونا ، خوش باشی ، خوش پوشی سے رغبت. ان کی روانی طبع نے کمال شوقینی سے اپنے مخمل سبز کے دامنوں ... لچکا ٹانک لیا ہے . (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۸). طبیعت میں رنگینی اور مزاج میں شوقینی تمنائیں اور آرزوئیں جوان ، دل کے گوشہ گوشہ میں نوجوانوں کے سے ارمان آخر دور آخر کے نواب ہی تھے . (۱۹۴۴ ، مقالات ماجد ، ۲۹۵). [شوقین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَوقِیَّہ (و لین ، کس ق ، شد ی بفت) صف ؛ م ف.
۱. **جذباتی ، محبت بھرا**. ایک شقہ شوقیہ اس مضمون کا لکھ کر شہزادے کے گہوارے میں رکھ دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۲).

خط شوقیہ کی ہیں ڈاک میں آمد سنتے
آج کل اپنے مصاحب تو یہ ہرکارے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۵۷). ۲. **قوت محرکہ کی ایک شکل**. قوت محرکہ ... کی بھی دو شکلیں ہیں اول باعث حرکت اسکا نام شوقیہ ہے ... دوم فاعل حرکت.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور، ۲۴۳) ۳. **نیم ماہر (پیشہ ور کی ضد) ، نوسکھیا ، اناڑی** . پیشہ ور (پروفیشنل) اور شوقیہ (امیچور) پراسٹیٹیوشن کے یہ اعداد . (۱۹۳۱ ، تمدن اسلام ، ۳۷). ۴. **عاشقانہ**.

عشق کے جوش میں ہر وقت ہزبر
شعر شوقیہ کہا کرتے ہیں

(۱۸۶۶ ، ہزبر ، د ، ۷۶) . شوقیہ شکاریوں کو ایک صحت مند تفریحی مشغلہ مہیا کرتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۳۰). ۵. **محض دل بہلانے کے لیے مشغلے کے طور پر ، شوق پورا کرنے کے لیے ، برائے تفنن طبع ، تفریح طبع**. امید کی جاتی ہے کہ اس قصہ کو فروغ ہوگا اور ہمارے بھائی ہندو مسلمان شوقیہ نظروں سے اسے دیکھیں گے . (۱۸۹۱ ، دیباچہ قصہ حاجی بابا ، ۳). آپ شوقیہ کھیلتے ہیں یا پیشہ قمار بازی ہے . (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸) . اردو کی کتاب شوقیہ بھی کوئی نہ پڑھے گا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ۲۷) ۶. **پُراشتیاق دوستانہ جذبات سے معمور**. بادشاہ عالی جاہ نے خلعت گراں بہا ... شوقیہ خط جواہر گراں بہا دے کے ارشاد ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱). [شوق + یہ ، لاحقۂ صفت].

شَوک (و لین) امذ ؛ ~ شوکہ.
کانٹے دار جنگلی درخت جس میں پھل نہیں لگتے. درخت شوک میں اگر پھل لگیں تو ہم ایمان لاویں . (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۸). یہ ظرف اکثر ایک ڈنڈی پر لگا رہتا ہے جسے شوک (سینٹا) کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۸۶). [ع].

شوک (و مع) امذ.
رنج ، غم ، دکھ ، تکلیف ، ریاضت. سنسار میں جو شوک موکس دایک ہے وہ تم نہیں کرتے اور جو شوک کرنے جوگ نہیں وہ کرتے ہو. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۶).

پیاری جی نہ کڑھا ، دل کو سنبھال تو
میری پیاری ناحق شوک نہ پال تو

(۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۲۹). [س : شوک शोक].

---گِیت (---ی مع) امذ (شاذ).
مرثیہ ، نوحہ ، موت پر لکھے جانے والے بول. کیا مشک کا انُوواد

(ترجمہ) ڈولچی ہو سکتا ہے اور کیا یہ شوک گیت (مرثیے) کی بھاشا ہے ۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۹ : ۳) ۔ [شوک + گیت (رک)]۔

شَوکَت (و لین ، فت ک) امث نیز امذ ؛ ~ شوکۃ.
۱. (أ) **حشمت و ثروت ، شان ، دبدبہ ، ہیبت ، رعب ، عزت و شان ، قوت ، تیزی ، شدت.**

اے شہِ اقلیم شوکت السلام
رونقِ تختِ خلافت السلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۳)۔

لے گئے لوٹ کے اب شوکت و شانِ دہلی
پوربی پھلے اوڑاتے تھے زبانِ دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۸)۔ بنو تمیم کے وفود بڑی شوکت و شان سے آئے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵)۔ (أأ) **وقار ، قوت، جاہ و جلال ، شکوہ.**

شوکت نے ہمیں حسن کی کہنے نہ دیا کچھ
بات ان کی بھی سو بار بلب ہو گئی آخر

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۲)۔

غل تھا زہے حسین کی شوکت زہے وقار
گویا کھڑے ہیں جنگ کو محبوبِ کردگار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲)۔ اس کے کلام میں ... شوکت پائی جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، چند ہمعصر ، ۱۵۸)۔

یہ گنبد و محراب و در　　ماضی کی شوکت کے نشاں

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۸۸)۔ ۲. **کانٹا ، ڈنگ** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ اسٹین گاس)۔ [ف]۔

ـــُـ البَصِیر (---ضم ت، غم ا، سک ل، فت ب، ی مع) امث ؛ امذ.
ایک خاردار جھاڑی جو اونٹ بڑے شوق سے کھاتا ہے ؛ اونٹ کٹارا ؛ بھٹ کٹیا ؛ گوکھرو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [شوکت + رک : ال (ا) + بصیر (رک)]۔

ـــُـ الجِمال (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ج) امث.
(طب) **شوکۂ بہودبہ ، عشق الصبیان ، اونٹ کٹارا سے مشابہ ایک جھاڑی ، ادویات میں مستعمل لاط : Conius Acarna**
[شوکت + رک : ال (ا) + جمال (جَمَل - (اونٹ) کی جمع)]۔

ـــُـ الحائک (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ء) امث.
جولاہے کا ایک آلہ جس سے کپڑے کی سطر کو برابر کرتا ہے (جامع اللغات)۔ [شوکت + رک : ال (ا) + حائک (رک)]۔

ـــُـ العَقرَب (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ق ، فت ر) امذ.
بچھو کا ڈنک.

برائے شوکت دنیا نہ لیجو عار دیں زاہد
سمجھیو شوکۃ العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۷)۔[شوکت + رک: ال (ا) + عقرب (رک)]۔

ـــُـ الیَہُود (---ضم ت، غم ا، سک ل، فت ی، و مع) امث.
(طب) **اونٹ کٹارا کی قسم سے ایک پودا ، عشق الصبیان ، ادویات میں مستعمل لاط : Acanthus Edulis of Mollis**
شوکۃ الیہود (Acanthus) ایک خاردار پودا ہے ، جس کے پتے آرائش کے کام آتے تھے (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۲۵)۔ [شوکت + رک : ال (ا) + یہود (رک)]۔

ـــ بڑھانا محاورہ.
شان و شکوہ زیادہ کرنا ، درجہ و منزلت بڑھانا.

شوکت خدا بڑھائے مرے عمو جان کی
میں بھی تو دیکھوں شان علی کے نشان کی

(۱۸۷۴ ، انیس (مہذب اللغات))۔

ـــ بڑھنا محاورہ.
شان و شکوہ بڑھنا، قوت بڑھنا، اثر بڑھنا، رعب ودبدبہ زیادہ ہونا.

گر بنی ہاشم کی شوکتِ اس طرح بڑھتی رہی
پھر نہ کچھ آلِ اُمیّہ کا رہے گا اقتدار

(۱۹۳۶ ، نظم طباطبائی ، ۳۶)۔

ـــ دِکھانا محاورہ.
رعب ڈالنا ، جاہ و جلال دکھانا (جامع اللغات)۔

شَوکَران (و لین ، فت ک) امث.
(طب و نباتیات) **ایک بُوٹی جس کے پتے چکنے اور صاف ، تیز بودار ہوتے ہیں جن سے انیسون کی مانند تخم نکلتے ہیں ، اس کے پتے اور پھول کثرت سے اور جڑ بھی بطور دوا کام آتی ہے۔ لاط : Coriandrum Maculatum** . شیخ الرئیس لکھتا ہے جس نے افیون یا شوکران بہت کھائی ہو تریاق سے اسے فائدہ پہنچے گا. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۵۵)۔ شوکران بیرونی طور پر استعمال کرنے سے مُخدِّر و مُسکِّنِ الم اور دافعِ تشنج تاثیر کرتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵۹)۔ یونانیوں کو کئی زہریلے پودے معلوم تھے لیکن وہ زیادہ تر شوکران کا استعمال کرتے تھے. (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۶)۔ [ع]۔

شُوکنا (و مع ، سک ک) ف ل.
پھنکارنا ، آواز نکالنا. ذہن شل ہوکر .. اندھیرے پانیوں میں ڈوب جاتا ہے اور وہاں بھی سانپ شوکتے ہیں. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اورمسائل ، ۶۰۷)۔[شوک ـ پھنکار + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

شَوکَہ (۱) (و لین ، فت ک) امذ.
۱. **خار ، کانٹا.** لیموں میں شاخوں کی بالیدگی موقوف ہو گئی ہے اور شوکے بن گئے ہیں. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۳۵)۔ ۲. (أ) **وہ ابھار جو مہروں کی نسبت پر کانٹے کی صورت میں واقع ہے ، شوک.** بعض حیوانوں کے جسم میں کانٹے نما ابھار (شوکے) پائے جاتے ہیں ، مثلاً سیہہ یا بحری خار پشت . (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۴۷)۔ اس عمل میں ان کے ہک (Hooks) اور ان کے شوکے (Spines) ان کی مدد کرتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۰)۔ (أأ) **حشرات کے اعضائے جسمانی جن سے ہاتھ پیروں کا کام لیا جاتا ہے.** اس میں نالی پیر کے بجائے شوکے (کانٹے) ہوتے ہیں جو اس کے حرکت کرنے کے عضو ہیں اور اس کو تیرنے میں مدد دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۱۰۵)۔ [ع]۔

--- اَعرابِیَہ کس صف(--- فت ا ، سک ع ، کس ب ، فت ی) امذ.
(طب) جس پھلی سے مصر میں اقاقیا بناتے ہیں ، اور اس کو قرظ کہتے ہیں ... جس کو شوکہ اعرابیہ بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶). [شوکہ + اعرابیہ (رک)].

--- بَیضا کس اضا(--- ی لین) امذ.
(طب) خار سپید ، ایک خاردار روئیدگی ، شوکۂ بیضا کی اقسام سے ہوا سرد و خشک ادویات میں مستعمل (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۵). [شوکہ + بیضا (رک)].

--- دار صف.
کانٹے دار ، خاردار. شوکہ دار پھل (گوکھرو). (۱۹۳۸ ، عمل نباتیات ، ۱۷). اپنے اطراف ایک دبیز دیوار افراز کر لیتا ہے جو ہموار یا شوکہ دار ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۲۷). [شوکہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- مِصْرِیَّہ کس اضا(--- کس م ، سک ص ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(طب) اقاقیہ ، قرظ سمی اور غیر سمی دونوں طرح کی ہوتی ہے ادویات میں مستعمل ہے. مصر میں اس پھلی سے اقاقیا بناتے ہیں ببول کی ایک قسم ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶). [شوکہ + مصری (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

--- یَہُودِیَّہ کس اضا(--- فت ی ، و مع ، کس د ، شد ی بفت) امذ.
(طب شوکت الجمال ، ابرنجین کی قسم سے ایک روئیدگی ادویات میں مستعمل ، امراض کو شافی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶).
[رک : شوکت الیہود].

شَوکَہ (۲) (و لین ، فت ک) امذ.
(طب) کسی بیماری سے جسم یا چہرہ سرخ ہو جانا ، رخسار پر سرخ دانے پڑ جانا. ایک قسم کی سرخی چہرہ اور بدن پر پیدا ہو جاتی ہے اس کو شوکہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۰). [ع].

شَوکی (و لین) امث.
(طب) سرخ دانوں کی بیماری. حصف چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ہیں کہ اون میں خارش اور چُل بہت ہوتی ہے اور اس کو شوکی بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۸ ، میزان الطب ، ۱۶۱). [ع].

شوکیس (و مع ، ی مج) امذ.
اشیاء کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والی لکڑی ، لوہے یا سیمنٹ کی شیشہ جڑی الماری. دکانیں دیر ہوئی بند ہو چکی تھیں شوکیسوں میں روشنیاں جل رہی تھیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۵۹). [انگ : Show Case].

شُول (و مع) امذ.
۱. بھالا ، نیزہ ، کوئی نوک دار تیز آلہ یا ہتھیار. تم نے بچپن میں کھیلتے ہوئے شول کی نوک سے ایک تیشے کو بیدھ لیا تھا. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۸۵). ۲. درد ، ٹیس ، کسک.

دل میں جب عشق کی اٹھے ہے شول
شعر کہنا بھی میں گیا ہوں بھول
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۱۸۲). ۳. گٹھیا کا مرض ؛ پیٹ کا درد ، جھلنے کا نوکدار نشان ؛ موت ؛ فلکیات کا نواں یوگ (پلیٹس). [س : شول शूल].

--- شَتْرُو (--- فت ش ، سک ت ، و مع) امذ.
(طب) پیٹ کے درد کا دشمن ؛ ارنڈی کا پودا ، لاط : Ricinus Communis [شول (رک) + س : شترو शत्रु - دشمن].

شولا (۱) (و مع) امذ.
فارسی لفظ شلہ کا اردو تلفظ جو مسالے دار پتلی ہلکی ہونی کھچڑی کے لیے بولا جاتا ہے زیادہ پرتکلف بنانے کے لیے اس میں گوشت بھی شریک کر دیتے ہیں. عام طور سے مونگ کی دال اور چانول یا باجرا ملا کر پکایا جاتا ہے. ہر ایک تورہ میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ... شولا سب طرح کے کھانے چنتے ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۵). [رک : شولہ].

شولا (۲) (و مج) امذ.
(نباتیات) آبی پودا جو تالابوں دریاؤں میں کثرت سے ملتا ہے ، موٹے تنے ، سفید گودے دار پتے جو پانی پر تیرتے رہتے ہیں ، لاط : Eschynomene Aspera کھلونے ؛ مصنوعی پھول ؛ کارک ؛ بوتل کیس ، مندروں کے نمونے ، دھوپ سے بچنے کی ٹوپیاں وغیرہ. اگر جذب سطح یا حجم اجسام کے موافق تاثیر کرتا تو ایک شولے کی لکڑی کا اور سیسے کا ٹکڑا جو ہم حجم ہیں ہم وزن ہوتے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۷۰). [س : شولا शालिक:].

شِولْری (کس ش ، فت و ، سک ل) امث.
شجاعت ، بہادری کا جذبہ. محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ایسا ہی خالص جنگی نظام ہے جیسا کہ یورپ کے مغرب میں شولری (شجاعت) کا آئین. (۱۸۸۳ ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۴۲). آپ کے خاندان میں مسائل کو عورتوں سے Share کرنا مردوں کی شولری کے خلاف ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳۸). [انگ : شولری : Chiualry].

شِوْلِنگ / شِوْلِنگ (کس ش ، سک و ، کس ل ، غنہ) امذ نیز امث.
۱. لتوپڑی یہ بیل ہمالیہ سے سیلون تک سب جگہ ہوتی ہے ، ہندو اس کو شومہادیو کے عضو تناسل کی مشابہت کی وجہ سے جو اس کے بیج میں موجود خیال کیا جاتا ہے متبرک سمجھتے ہیں ، ادویات میں مستعمل. اس کے دونوں طرف جلیری سمیت شولنگ کا نشان ہوتا ہے ، شولنگی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۶). ۲. (رقص و موسیقی) رقص و موسیقی کا ایک انداز. یہ سکھرا ہے ، یہ اردھا چندرا ہے ، یہ شولنگ ہے ، ناتیہ نرتیہ کے سارے اختلاف انہیں ذہن نشین کرائے. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۷). [شو शिव (عَلَم) + س : لنگ (رک)].

شولَہ (۱) (و مج ، فت ل) امذ.
(ہیئت) قمری منزل نزولی.

موجد ہے خود اسمِ حق ہوا کا
بھی موجد شولہ اور زا کا

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۲۳). چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ، سرطان ... قلب ، شولہ ، نعائم . (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۳). [رک : شولا].

شولہ (۲) (و مج ، فت ل) امذ ؛ ـــ شولا.
شولا ، پتلی کھچڑی. پلاؤ ، شولہ ، کھچڑی ، کشمش پلاؤ ... یہ سب چیزیں ... قرینے سے چنی گئیں . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۴). شولہ اس طرح پکایا جاتا ہے کہ دو حصہ دال اور ایک حصہ چانول لیکر پانی زیادہ دیکر خوب پکاتے ہیں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۳). [رک : شُلّہ].

شِوْلِین (کس ش ، سک و ، ی مج) امذ.
ایک بیل جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، پھل دو شاخہ ہوتا ہے ، جب پھٹتا ہے تو روئی کے مثل ایک چیز اڑتی ہے بیج مسور کے دانے کی برابر گول ، پتے عباسی کے پتوں کی طرح جڑ برسوں زمین میں رہتی ہے ؛ ادویات میں مستعمل (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۰). [مقامی].

شُوم (و مع) صف.
۱. **بد ، منحوس ، بدبخت ، بدفال ، ممسک.**

آیا جوں ستمگار طہماس شوم
کیا سب او تاراج ہو مرز و بوم

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۸).

چشم تو ہے برنگِ دیدۂ بوم
نہ دکھاوے خدا یہ صورتِ شوم

(۱۷۷۲ ، فغان ، د ، ۱۶۹).

پڑا جلے ہے ترا لاشہ دھوپ میں مظلوم
اسیر کر کے مجھے لے چلی ہے قومِ شوم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۷). انہوں نے کہا تیری حکمرانی ہمارے لیے شوم ہے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۴۴).

گلستاں میں کر دیا آباد بومِ شوم کو
کر کے بُلبُل کو گرفتارِ قفس اے آسماں

(۱۹۲۲ ، ز خ ش ، فردوس تخیل ، ۳۶). سوم اُردو کا عام لفظ ہے عربی لفظ شوم کا مخرب ہے ، شوم بھی مستعمل ہے مفرد بھی اور مرکب بھی . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ ، جولائی ، ۱۰).
۲. **کنجوس ، بخیل.** شوم کوں سخاوت کا لذت معلوم نیں اچھتا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۴).

ہاں کام دل ہمارے کیوں کر بر آویں سارے
یہ شوم کی سی پیارے جب تک نہیں نہ ٹوٹے

(۱۸۰۹ ، (۱۷۶۵ ، ک ، ۳۹۶). نان شبینہ کا فقیر سخی و شوم میں امتیاز کرنا جانتا ہے . (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۴۴). [ف].

ـــ بَخْت (ـــ فت ب ، سک خ) صف.
کم بخت ، بد نصیب.

چلیا واں تے شوخی سوں او شوم بخت
سلیماں کا سار ہونے کوں تخت

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۸۲). [شوم + بخت (رک)].

ـــ تَن (ـــ فت ت) امذ (قدیم).
بدبخت ، بد نصیب.

اور یہاں کوں بولیا اے شوم تن
کیا یاری کیا تج سوں ہو اہرمن

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۱). [شوم + تن (رک)].

ـــ دَسْت (ـــ فت د ، سک س) صف.
ایسا منحوس جس کے ہاتھوں لوگوں کو ایذا پہنچتی ہو. ایک شوم دست اُن کے مقابلے آیا ہے میں نے بہت کم دیکھا ہے کہ کوئی اس کے مقابلے سے بچ کر پھرا ہے . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۵۵). [شوم + دست (رک)].

ـــ دَسْتی (ـــ فت د ، سک س) امث.
شوم دست سے اسم کیفیت. یہ لڑائی تمہاری بے ڈول ہے اب اس طریقہ کو موقوف کرو تم شوم دستی اسلامیان سے واقف نہیں ہو. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۳۹). [شوم دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ طالِع (ـــ کس ل) صف.
شوم بخت ، منحوس.

خانماں برباد ناکام و دل حرماں نصیب
شور بخت و شوم طالع بس پریشان روزگار

(۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۷۵). [شوم + طالع (رک)].

ـــ طَبَع (ـــ فت ط ، ب) امث.
بدمزاج ، بخیل ، کنجوس (جامع اللغات). [شوم + طبع (رک)].

ـــ قَدَم (ـــ فت ق ، د) صف.
جس کے قدم منحوس ہوں ، سبز قدم (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [ف : شوم + ع : قدم].

ـــ مِزاج (ـــ کس م) امذ.
بخیل (جامع اللغات). [شوم + مزاج (رک)].

شوماری (و مج) امث نیز امذ.
ساواتی ، سُست ؛ سُستی ، کاہل ، کاہلی (ماخوذ : پلیٹس). [پ : شوماری ، شوم + अलिसौ].

شُومْڑا (و مع ، سک م) امذ (قدیم).
بخیل ، کنجوس. دوسرا بخیل ہور کنتش کہلانے سوں ڈرتے رہنا کہ شومڑا دنیا ہور دین میں بدنام ہے (۱۶۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۶). [شوم + ڑا ، لاحقۂ تحقیر].

شُومی (و مع) (الف) امث.
بدبختی ، نحوست. نہیں چاہتے کہ ... مجالست کریں ، مبادا کہ تیری شومی ہم میں سرایت کرے . (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب ، ۳۸).

اپنی قسمت کو بتائیں کیا ہے یہ کس لیے
پوچھیے یہ بھی ہماری شومیِ اختر سے آپ
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۹). دیکھیے کہ آپ کی بدبختی و شومی سے یہ کیا ہو گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۵۹). مگر یہ محض ان مصائب اور شومیوں کے آثار تھے جو عنقریب ہمایوں کے سر پر ٹوٹنے والی تھیں. (۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۳). (ب) صف. **بدبخت ، بدنصیب ، منحوس.**
اساماں تھے منگے قولاں سو شامی شومی کافر
ہوئے بےقول تو ان تیں خدا دوزخ بنایا ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶).[شوم + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ٔ- اَخْتَر کس اضا(--فت ا ، سک خ ، فت ت) امث.
(کنایۃً) **قسمت کے ستارے کی برگشتگی ، مقدر کا پھیر ؛ بدبختی.**
اپنی قسمت کو بتائیں کیا کہ ہے یہ کس لیے
پوچھیے یہ بھی ہماری شومیٔ اختر سے آپ
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۱۹). [شومی + اختر (رک)].

--ٔ- بَخْت کس اضا(--فت ب ، سک خ) امث.
رک : **شومی اختر ، قسمت کی خرابی ، بدنصیبی.** شومیٔ بخت سے دینِ محمدی ترک کر کے بطمع دنیا نصاریٰ ہوا. (۱۸۴۵ ، خوش معرکۂ زیبا ، ۱ : ۳۸). حضور جان کا خوف نہیں آبرو کا پاس ہے ساعت سخت شومی بخت بری چیز ہے. (۱۸۹۱، طلسم ہوشربا، ۵ : ۶۶۷). [شومی + بخت (رک)].

--ٔ- تَقْدِیر کس اضا(--فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
رک : **شومی اختر ، بدنصیبی ، قسمت کا پھیر.**
شومیٔ تقدیر بد پر ناز کرنا چاہیے
سونے گل دیکھا نہ تھا ہم نے کہ صیاد آ گیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۱).
پہلے تدبیر کی محنت تو گوارا کر لو
بعد کو شومیٔ تقدیر کا شکوا کرنا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۵).
رہزن کہاں کہ شومیٔ تقدیر جانتے
رستے میں مل گیا تھا کوئی خضر سا ہمیں
(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۳۹). [شومی + تقدیر (رک)].

--ٔ- طالِع کس اضا(--کس ل) امث.
بدقسمتی ، نحوست ، تقدیر کی خرابی.
وہاں جو خوار کرے مجھ کو شومیٔ طالع
پڑھوں جو مطلع دلکش کبھوں ہوا سو ہوا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۶۹).
شومیٔ طالع سے ہر دم سوچ آتا ہے یہی
وہ گھڑی تھی کون سی جس دم مرے اختر بنے
(۱۸۸۳ ، مضامین رفیع ، ۵ : ۷۹).
کافروں کی شومیٔ طالع اسے سمجھو اگر
آج تک روح القدس کا فیض انہیں پہنچا نہیں
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۰). [شومی + طالع (رک)].

--ٔ- قِسْمَت کس اضا(--کس ق ، سک س ، فت م)امث.
بدنصیبی ، برائی ، تقدیر کی گردش. الکسیون یونانی خصائص کے ایک کمزور پہلو کا ذکر کرتا ہے جو شومی قسمت سے بار بار ہمارے سامنے آتا ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۱ : ۳۲۸). شومی قسمت سے چودھری ظہور الٰہی نے یہ فاش غلطی کی کہ اپنے سیاسی عزائم پر نزول برکت کے لیے وہ نواب کالا باغ سے اشیر باد حاصل کرنا بھول گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۰۷). [شومی + قسمت (رک)].

--ٔ- نَفْس کس اضا(--فت ن ، ف) امث.
بدمزاجی (جامع اللغات). [شومی + نفس (رک)].

شُومِیَّت (و مع ، کس م ، شد ی بفت) امث.
بدبختی ، بدنصیبی ، نحوست ؛ کنجوسی.
لیا فسق کا شومیت بھر اوے
نوا عشق گرہ کیا چھیڑ اوے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۷۲). کھنڈو جی مرہٹہ جو وہاں کا مالک تھا اس کی شومیت سے کہ نہایت بخیل تھا اول ایسا مینھ برسا کہ تمام شہر بہہ گیا. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱۶).
دھو دیا جب گھر کو اپنے ایک بار
گئی نکل شومیت اس کی نابکار
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۳۵). [شومی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَوْن (و لین) امذ.
۱. **سرخ ، شفقی.** واستو میں اس کا روپ کچھ نہیں ہے آکاش کی طرح شون ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۷). ۲. **سرخ نظر آنے والا رنگ ، آگ ؛ سرخ گنے کی ایک قسم ؛ خُون ؛ سرخ سیسہ ؛ گل شبوری ، پگنونیا ، لاط :** (پلیٹس). [س : شون : Bicnonia Indica].

شُؤُن (ضم ش ، و مع) امث ؛ ج.
۱. **شانیں ، مناظر.**
یَنا بیعِ حکمت ، مَصابیحِ علم
شنا سَنْدَۂ کیفیات و شُؤُن
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۷). ۲. (نفسیات) **فطرت ، خصلت ، جبلت.** روزمرہ گفتگو میں شئون تجربہ اور شئون کردار کے لزوم کے متعلق اسی قسم کے چند تجربی قواعد شامل کئے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۸). [شان (رک) کی جمع].

شُوں (و مع ، غنہ) امذ.
ہوا میں تیزی سے گزر جانے کی آواز. یہ کہہ کر وہ گھوڑے پر سوار شوں سے غائب. (۱۹۷۷ ، ابراہیم جلیس ، جنگ ، کراچی ، ۳ دسمبر ، ۱۹۷۵ ، ۳). [حکایت الصوت].

شُوں شاں (و مع ، مغ ، غنہ) امث.
۱. **طمطراق ، شان و شوکت (عموماً ظاہری).** مجھے اب معلوم ہوا کہ دور کے ڈھول سہاونے وہ فقط ظاہری شوں شاں تھی. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۵) . ۲. **ناک بھوں چڑھانے یا نخرے دکھانے کا عمل ، ناز و انداز ، غرور.** وہ شوں شاں اور ناز برداری

میکے ہی کی چوکھٹ تھی یہ سسرال کا دروازہ تھا۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۳۹)۔ [حکایت الصوت]۔

---شَلّی (---فت ش ، شد ل) امث.
(کنایۃً) زور ، طاقت کا مظاہرہ.

دیکھ لی ترکوں کی ترکی پیٹ بھر کے خوش ہوا
بس اسی برتے پر شوں شلی تھی عبث اے باعناد

(۱۹۲۸ ، حسرت ، مضامین ، ۸۷)۔ [شوں + شلی - شللی ، سیہی کا کانٹے کھڑکھڑانا]۔

---شُوں (---و مع) امث.
ہوا کی کسی نلکی میں سے خارج ہونے کی آواز.

آج ٹونٹی کے لبِ خشک سے شوں شوں سن کر
"باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا"

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۷۲)۔ [حکایت الصوت]۔

شُونّتا (و مع ، شد ن بکس) امث.
خلا ، خاموشی ، سکون ، سکوت. آکاش اپنی شونتا ہے اور سمدر جل سے پورن ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸)۔ [س : شونتا शून्यत्व]۔

شَوَنْدَر (فت ش ، و ، مغ ، فت د) امذ نیز امث.
(طب و نباتات) چقندر کی ایک قسم سرخ ، چھوٹا بنے کٹے ہوئے نیز جنگلی شلجم جو بطور ترکاری میں بھی مستعمل ہے نیز ادویات کے کام آتا ہے. انطاکی کہتا ہے کہ شوندر اور گاجر اور شلغم کچھ فرق نہیں رکھتے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۷)۔ [چقندر (رک) کا معرب]۔

شُونْکار (و مع ، سک ن) صف.
چرخ کی ایک قسم ، اس کے پانو پر بھی بال و پر ہوتے ہیں اور سر ہلانے بغیر کچھ نہیں کھاتا. شونکار کی پہچان یہ ہے کہ اس کے پانو پر بھی بال و پر ہوتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۹۴)۔ [مقامی]۔

شَونِیز (و لین ، ی مع) امث.
رک : (طب) کلونجی . اگر تھوڑی سی شونیز بھی اس میں داخل کی جاوے تو کیا مضائقہ ہے۔ (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۰)۔ [ف]۔

شَوہَر (و لین ، فت ہ) امذ.
خاوند ، زوج ، میاں ، مالک ، سرتاج.

اسی ملک کوں آکا شوہر ترا
لکھیا ہے قضا یونچ سر پر ترا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱۲)۔

بھائی پیغمبر کے ہو اور خویش پیغمبر تمھیں
فاطمہ کے ہو خدا کے لطف سے شوہر تمھیں

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۸۹)۔ عروس کو بخانۂ شوہر لے جاویں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۴)۔ اپنے آپ کو تمھارا شوہر ظاہر کر کے میں بھی اس مکان میں تمھارے ساتھ رہا کروں۔ (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۳۰)۔ اگر میں کسی کو دوسرے کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دے سکتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۳۰)۔ دونوں کے شوہر بھی ہماری موجودگی میں ملیح آباد کچھ عرصے کے لیے آ جائے۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۶)۔ [ف]۔

---دار امذ.
شادی شدہ عورت ، کتخدا. شوہر دار برائی جوئی۔ (۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۷)۔

ہر سنا ہے کہ ہے وہ شوہر دار
وہی لیتا ہے اوس چمن کی بہار

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۶۰) . حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمھاری ملک میں آ جائیں۔ (۱۹۱۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، مولانا شاہ احمد رضا بریلوی ، ۱۳)۔ [شوہر + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---کَرْنا محاورہ.
عورت کا مرد سے نکاح کرنا. باقی ایسی تھیں کہ جنھوں نے پہلے شوہر کر لیے تھے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۱۴۲)۔

---مَرگ کے کِنار میں سُلانا محاورہ.
مار ڈالنا ، قتل کر دینا (جامع اللغات)۔

شَوہَرانَہ (و لین ، فت ہ ، ن) م ف.
خاوند کی حیثیت میں ، شوہر سے منسوب. شادی کے بعد اس کی شوہرانہ فرض شناسی ضرب المثل بن گئی تھی۔ (۱۹۴۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۳۲)۔ [شوہر + انہ ، لاحقۂ تمیز و صفت]۔

شَوہَری (و لین ، فت ہ)۔ (الف) امث.
شوہر ہونا.

کریں گے اُنو ، رسم پیغمبری
بندیں گے نکاح زن و شوہری

(۱۶۳۹، خاور نامہ ، ۱۴۳)۔ امام حسین کو اپنی شوہری کے لیے انتخاب کیا۔ (۱۹۱۸ ، جلاء العینین فی سیرۃ علی بن الحسینؑ ، ۷)۔
(ب) صف. **شوہر سے منسوب یا متعلق ، خاوند ہونا ، رشتۂ ازدواج سے منسلک ہونا .** تم اپنے سارے فرائض شوہری سے سبکدوش ہونے جاتے ہو۔ (۱۹۳۲، دودھ کی قیمت ، ۲۹)۔ [شوہر + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

شَوہَرِیَّت (و لین ، فت ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
شوہر ہونا ، زوج ہونے کی حیثیت. دونوں شرطیں قبول کیں بدل اسلام قبول کیا اور انگشتری نشان شوہریت صاحبقران کے انگشت مبارک میں اپنے ہاتھ سے پہنا دی۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۸۵)۔ رحیمن کی وصیت نے ان کی شوہریت کو بغیر نکاح کے مستحکم کر دیا تھا۔ (۱۹۳۳ ، عزمی ، انجام عیش ، ۸۱)۔ [شوہری + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شونے (و مع) امذ.
شوہر ، زوج.

زناں کوں اہے خوب دیدار شونے
مرد دیکھ کر ہونے زن تازہ رونے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۴۳).
گر پیر ہو تو پیو کو بتلاو ورنہ خیر
اپنی عروس کا کوئی نامرد شونے نیں
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۱۲).
شونے ام کلثوم و بعل رقیہ
دو نوروں نے جس کو منور کیا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۵۰). [ف : شو ـ شوہر + نے (زائد)].

شُوَیت کیوڑَہ (ضم نیز سک ش ، ی مج ، کس ک ، و مج ، فت ڑ) امذ. (طب) **کیوڑے کے پودے کی بہت سی اقسام میں سے ایک قسم جو سفید ہوتی ہے.** شویت کیوڑہ. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۰۱). [س : شویت ـ سفید + کیوڑہ (رک)].

شَہ (فت مع ش) امذ ؛ امث.
۱. **شاہ کا مخفف ، بادشاہ ، سلطان ، ملک.**
اتھے پہلواناں میں حمزہ قوی
تھے پرسش میں محمود شہ غزنوی
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).
اس گن بھری چنچل نے لیا مکھ پہ جب آنچل
قرباں کیا اپس پہ شہِ خاوری کے تئیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).
اے شہ حسن یہ ویرانہ نہ آباد ہوا
تو نے کیوں مملکتِ دل پہ اجارانہ کیا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۲۶). شہ ، ملک ، رئیس ، حاکم اعلیٰ. (۱۹۲۵ ، تاریخ الاسماء (فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت، ۱۱۹).
شہ بہار ہوں آگے مرے شمیم و صبا
نقیب ہیں کہ سوارِ سمند ہوتے ہیں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۵۱). ۲. **(شطرنج) حریف کے کسی مہرے کی زد بادشاہ پر پڑنا ، کشت.**
جب شہ مات کی رایگاں کیوں دیجئے
مات کروں تو زد پری کہو کیسی کیجئے
(۱۲۶۵ ، بابا فرید (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۲)).
نا باغ بہار بھے نا نارنج
نا کھیل کھلاڑ نہ شہ نہ شطرنج
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲). بادشاہ اگر حریف کے مہرے کی زد پر آ جائے تو اس کو گشت (کشت) کہتے ہیں اور بعض شخص شہ کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۴).
بساطِ دہر میں بازی اسی کے ہاتھ رہے
جو مثلِ مہرۂ شطرنج شہ بچا کے چلے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).
جس کا ڈر تھا دی اوسی شہ نے ہمیں آخر کو مات
خوف تھا جس کا وہی نقشہ پڑا انجام کار
(۱۹۰۳ ، اعجاز عشق ، ۱۸). شطرنج کی چال ہر ہر سمت سے اجتماع اور ماحول کی طرف سے شہ کا دھڑکا لگا ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۵۸). ۳. **مدد ، حمایت ، پُشت پناہی.**
تیری شہ پر مجھے یقین ظفر
تیرے بل پر مری رجز خوانی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۷۲). ۴. **اشارہ ، ایما ، پرچک ، بڑھاوا ، ابھارنا.** یونانی درندوں نے اتحادیوں کی شہ پر جو مظالم توڑے ان کے خیال سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، تیغ کمال ، ۱۷). محمد علی جناح صاحب نے شملہ کی بلندیوں سے جاری کیے ہوئے بیان میں اسے بیرونی عناصر کی شہ پر شروع کی گئی غنڈوں کی تحریک قرار دیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۸). اگر ہم سے کوئی حرکت سرزد بھی ہوتی ہے تو کشت و خون ، دشمنوں کی شہ اور آپس کی محاذ آرائی ... یہ ہیں ہم لوگ. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۴). ۵. **روک ، ممانعت ، مزاحمت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۶. **مرکبات میں بطور سابقہ استعمال ہوتا ہے اور اسم مکبر بنانے میں مدد دیتا ہے ، جیسے شہ رگ ، شہپر وغیرہ نیز بہتر اور برتر کے معنی بھی دیتا ہے** (ماخوذ : وضع اصطلاحات) [ف].

---باز (الف) امذ.
رک : **شہباز ، باز سے کچھ بڑا شکاری پرندہ ، بڑا باز.** شہ زادہ ، شہ زادی ، شہ باز ، شہ رخ ... شہ کار. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۳۶۹). (ب) امث. ۲. **بنوٹ کی ایک بندش.** کھڑے ہو کر پنجوں کی بندشیں خاص کر جو کشتی سے بھی تعلق رکھتی ہیں خوب ہوتی ہیں جیسے پٹکوڑا شہ باز وغیرہ وغیرہ. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۴۴). [شہ + باز (رک)].

---بال امذ.
شہ پر.
اگر ماہ روضہ کی قندیل ہے
تو جاروب شہ بال جبریل ہے
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۱۰). [شہ + بال (رک)].

---بالا امذ.
دولھا کا ہم قامت اور ہمعمر قریبی رشتہ دار جسے دولھا کی طرح سجا کر دولھا کے ساتھ گھوڑے یا اسٹیج پر بٹھا دیتے ہیں.
رام چندر بنے تھے شہ بالے
ہار ڈالے گلے میں متوالے
(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۶۴).
ہے بجا جس رات تو دولھا بنے
چاند ہوے آ کے شہ بالا میاں
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). دولھا سوار ہوا پیچھے شہ بالا بیٹھا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷۷). اس کے بعد دولھے کو آویزاں لکڑی کے پرندوں کے نیچے لایا جاتا ہے ساتھ ہی اس کا شہ بالا ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۳۱۵). [شہ + بالا (۱)].

---بَجانا / بَجنا محاورہ.
(شطرنج) بادشاہ کا کشت کی جگہ سے ہٹ جانا ، مہرہ اردب دینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ بَرگ (ـــ فت ب ، سک ر) امذ.
شاہ برگ ، بڑے پتے۔ شہ برگ صنوبر کے پتے جن کو تنکے بھی کہتے ہیں ایک قسم کی ٹوکری سازی کے کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۸۱). [شہ + برگ (رک)].

ـــ پارَہ (ـــ فت ر) امذ.
فنون لطیفہ یا کسی اور فن کا بہترین اور اعلیٰ نمونہ. ایسے الفاظ مستعمل ہونے لگے ہیں جن کا استعمال اب سے پہلے نہ تھا صرف اس زمانے کے اہلِ قلم نے شروع کیا ہے مثلاً ... شاہ کار ، شہ پارہ. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اُردو ، ۱ : ۳۵۹). شہاب کا یہ شہ پارہ ممتاز شیریں اور عسکری کے دیباچہ اور تبصرہ کے لیبل ہٹا کر پڑھنا چاہتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۴۹). [شہ + پارہ (رک)].

ـــ پانا محاورہ.
حمایت حاصل ہونا ، حوصلہ افزائی ہونا ، کسی کا اشارہ یا بڑھاوا ملنا. اتنی شہ جو پائی تو میاں آزاد نے آگے قدم بڑھایا مگر ٹکا سا جواب پایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۰). بلقان کی ریاستوں نے یورپ کی سلطنتوں کی شہ پا کر ایک ساتھ مل کر دولتِ عثمانیہ کے یورپی حصّوں میں بغاوت کر دی. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۵). ان کی بے بسی سے شہ پا کر رفتہ رفتہ میرے دل میں خوف کی جگہ نئے نئے منصوبے سر اٹھانے لگے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۳).

ـــ پَتّا (ـــ فت پ ، شد ت) امذ.
تاش کا پتا جو سر ہو ، ماسٹر کارڈ ، تُرپ کا پتا یا بے رنگ چال کا آخری پتا ؛ (کنایۃً) ایسی تدبیر جو یقیناً کامیاب کرے. اس نے ہمیں اور چیزوں کے علاوہ یہ موقع فراہم کیا کہ ہم اپنے ہاتھوں میں شہ پتے لے لیں. (۱۹٦۷ ، حریت ، کراچی ، ۱۸ / اپریل ، ۵). [شہ + پتا (رک)].

ـــ پَترا (ـــ فت پ ، سک ت) امذ.
(نباتیات) ایک بڑا پتا جو تمام پھولوں کو گھیرے ہوئے ہو مثلاً کیلا یا پام وغیرہ کا. یہ پھولداری ایک بڑے برگے سے گھری ہوئی ہوتی ہے جس کو شہ پترا یا کفچہ کہتے ہیں. (۱۹٦٦ ، مبادی نباتیات (سیّد معین الدین) ، ۱ : ۱۴۳). [شہ + پترا (رک)].

ـــ پَر (ـــ فت پ) امذ ؛ = شہپر.
کسی پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر (ماخوذ : نوراللغات). [شہ + پر (رک)].

ـــ پَری امث.
ایسی پری یا حسین عورت جسے حُسن و جمال میں دوسروں پر برتری حاصل ہو ، پریوں کی ملکہ.

که اس میں ہے سردار او شہ پری
جو تھی سب پریاں پر اوسے سروری

(۱٦۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۹).

کہاں ملتی ہے تیری خیراتِ حسن
طبق شہ پری لے کے سائل ہوئی

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۷٦). [شہ + پری (رک)].

ـــ پڑنا محاورہ.
(شطرنج) بادشاہ کا حریف کے مہرے کی زد میں آنا ؛ (مجازاً) خطرے سے دوچار ہونا ، زد پڑنا.

پڑا جب عشق کا شہ مجھ اوپر دہانے
گریزاں گشتہ فوجِ عقل کا بانے

(۱٦۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۲). سیاست شطرنج کا ایک کھیل ہے جس میں مہرے تو پٹتے ہیں اور بادشاہ پر صرف شہ پڑتی ہے. (۱۸۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعری ، ۴م).

ـــ پیچ ساز (ـــ ی مج) امذ.
(انجینیری) فولاد میں نالیاں کاٹ کر پیچ بنانے والا بڑا آلہ. آب دبا ہوا شہ پیچ ساز نرم فولاد میں آہستہ آہستہ متوازی نالیاں کاٹ دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۲). [شہ + پیچ (رک) + ف : ساز ، ساختن ــ بنانا].

ـــ پیل (ـــ ی مع) امذ.
شطرنج میں پیل کی شہ (جامع اللغات). [شہ + پیل (رک)].

ـــ تُوت (ـــ و مع) امذ.
ایک وضع کا بڑا توت ، عربی میں فرصاد توت ، فارسی میں خرتوت بھی کہا جاتا ہے. سبز ، بھورا اور سیاہ رنگ ، پتلا ، لمبا دانے دار جلد ، شیریں ، مزاجاً گرم ، مائل بہ برودت و رطوبت ادویات میں بھی مستعمل. ان باغات میں اکثر درخت ... شہ توت اور آنبہ و کیلے و امرود و شریفہ اور بیر اور کرونده کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۳۱). شہ زور ، شہ توت ، شہ زادہ ... شہ کار. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳٦۹). [شہ + توت (رک)].

ـــ تیر کس اضا (ـــ فت و) امذ.
رک : شہتیر.

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہ تیر جو الگ ہے وہ اژدر سے کم نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۸). شہ تیر ، شہ رگ ، شہ زور ، شہ پر ، شہ کار. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۳٦۹). [شہ + تیر (رک)].

ـــ جان امذ.
روحِ رواں ، شہ مرد.

کہ درد دکھ بسارا منجہ شاد کرنے ہارا
سو ہے حسین پیارا شہ جان کربلا کا

(۱٦۲۸ ، غواصی ، ک ، ۳۰۴). [شہ + جان (رک)].

ـــ جَہان کس اضا (ـــ فت ج) امذ.
رک : شاہ جہان.

شہِ جہاں نے تجھے گو بسایا
راس لیکن اسے یہ نہ آیا

(۱۹۱٦ ، نظم طباطبائی ، ۹۱). [شاہ جہان (رک) کی تخفیف].

---چال اسث.
شطرنج کے بادشاہ کی چال جو دوسرے مہروں کے ختم ہونے کے بعد چلتے ہیں (اور جس میں اسے پے بہ پے در پے کشت سے دوچار ہونا پڑتا ہے)، نیز یہ چال چلنے پر مجبور (کھلاڑی).
شہ چال ہو رہا ہوں صنم تیرے عشق میں
تو نے دکھا کے رخ مری بازی ہی مات کی
(۱۷۸۶، میر حسن، د، ۱۳۵).
آپس جو مری ہیں رخ خورشید کے در پے
دوڑا ہوا جاتا ہے وہ شہ چال ہوا ہر
(۱۸۲۴، مصحفی، ک، ۲: ۱۴۴). [شہ + چال (رک)].

---خاوَر کس اضا(---فت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ؛ (کنایۃً) سورج.
زینتو مسند ہوا عباسیوں کا آفتاب
ہو گئی آزاد احسان شہؑ خاور زمیں
(۱۹۰۳، باقیات اقبال، ۱۸۵). [شہ + خاور (رک)].

---خاوَری (---فت و) امذ.
رک: شہ خاور.
اس گن بھری چنچل نے لیا سکھ یہ جب آنچل
قرباں کیا اپس یہ شہ خاوری کے تئیں
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۶۶).
تھا صاحب تخت و تاج و شمشیر
مثل شہ خاوری جہانگیر
(۱۸۹۳، دل و جان، ۵۱). [شہ خاور + ی، لاحقۂ نسبت].

---خَرچ (---فت خ، سک ر) صف.
فضول خرچ، بے موقع اور بےجا خرچ کرنے والا، شاہ خرچ.
بڑا شہ خرچ اور راحت طلب تھا
مہیّا عیش کا سامان سب تھا
(۱۸۶۱، الف لیلہ نومنظوم (مہذب اللغات)). [شاہ خرچ (رک) کی تخفیف].

---خَرچی (---فت خ، سک ر) اسث.
فضول خرچی، غیر ضروری خرچ. جو سالانہ رپورٹ جاری کی ہے وہ ہماری ان شہ خرچیوں اور غیر ملکی قرضوں پر انحصار کو ... خطرناک قرار دیتی ہے. (۱۹۹۰، جنگ، کراچی، ۲۳ / جنوری، ۳).
[شہ خرچ + ی، لاحقۂ کیفیت].

---خُوباں کس اضا(---و مع) امذ.
حسینوں کا بادشاہ، حسین ترین، مراد: محبوب.
شہ خوباں کے غم میں جان چلی
اے وزیر اب کہو خدا حافظ
(۱۸۴۳، خواجہ وزیر (مہذب اللغات)). [شہ + خوباں (رک)]

---خَیبَر کس اضا(---ی لین، فت ب) امذ.
خیبر کا بادشاہ؛ مراد: حضرت علی کرم اللہ وجہہ.
دشمنوں نے زہر قاتل سیں کئے جسکوں شہید
وو امام دیں حسن ابن شہ خیبر کے سات
(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۵۷۶). [شہ + خیبر (علَم)].

---دماغ (---کس د) امذ.
بڑا دماغ، بڑا ذہن؛ (کنایۃً) مدبر، مُفکّر، سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والا، عقلمند، دانشمند. چودھری افضل حق واحد شخصیت تھے جنھیں احرار کا شہ دماغ کہا جاتا. (۱۹۷۲، بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغ محفل، ۱: ۳۱۵). [شہ + دماغ (رک)].

---دے کر مینڈھے لڑوانا محاورہ.
دو فریقوں کو لڑائی پر اُکسانا، چال چلنا، پھوٹ ڈالنا. اب نہ وہ میاں گاندھی بولتے ہیں نہ میاں محمد علی اور شہ دے دے کر مینڈھے لڑوا رہے ہیں. (۱۹۳۴، شہید مغرب، ۵۵).

---دِیں کس اضا(---ی مع) امذ.
دین کا بادشاہ؛ مراد: امام حسین علیہ السلام.
نکل کے جائیں شہ دیں نہ کربلا سے کہیں
پہونچ گیا تھا یہی حکم عام چار طرف
(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۲۵۱).
مارے گئے سب اور اکیلے شہ دیں ہیں
بس لڑ چکے اب عازم فردوس بریں ہیں
(۱۹۱۷، رشید، گلزار رشید، ۱۵۰). [شہ + دین (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. کنکوے کو ڈھیل دینا، ڈور چھوڑنا یا بڑھانا. اگر پتنگ دور جا کر ہوا کی تیزی کے سبب سے گردش کرے اور چرخ مارے تو شہ دینے کا ضرور اس وقت لحاظ رکھیں. (۱۸۴۵، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۰۹). **۲. شطرنج کے بادشاہ کو کشت دینا.**
بساط ہے دل اپس رچ سوں اپڑی میں پڑ مرے بُد کا
پرت ہی شہ دیتی ہے رخ اپڑی دے کر جیتی بدہل
(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۲۱).
یہ نہ سمجھے اور ہی شاطر نے شہ دی تھی انھیں
زعم میں اپنے سلاطیر آپ کو شہ کر گئے
(۱۷۸۴، درد، د، ۸۶). جس گھڑی وہ دلیلوں کی شہیں میرے بادشاہ کلام کو دیتا میں فرزیں حجت سے بچا لیتا. (۱۸۰۱، باغ اُردو، افسوس، ۲۲۳).
وہ شہ تو دیوینگے شطرنج کھیلنے میں مجھے
لگا رکھا ہے یہاں میں نے مات کا موقع
(۱۸۹۲، مسرور کاکوروی، د، ۷).
اس بازی کی ہیں نے شہ دی کیسے سیّد کیسے مہدی
(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۱: ۳۳۴). **۳. (ا) اُکسانا، چڑھانا، ہٹی بڑھانا، آگے بڑھانا** لیکن روس کا سمجھانا صرف برائے نام تھا در پردہ شہ دیتا جاتا تھا. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۲: ۳۸۶). یہ بی بی شہ دے کر تم کو کسی اور کے کام کا تو رکھنے کی نہیں. (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۷۶). جس طبیعت نے آدمی کو خدا کی ٹوہ لگانے پر مجبور کیا اسی نے اس کو خدا کی مرضی دریافت کرنے کی شہ دی. (۱۹۰۷، اجتہاد، ۳۵).

شہیں مجھ کو دیتا تو ہے اضطراب
مگر بیچ میں آ پڑا ہے حجاب
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۷۹) . اس بہتان کو شہ دینے میں مولوی یوسف شاہ کے علاوہ مجلس احرار اور حکومت کے ارا کین بھی پیش پیش تھے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۶۷)۔

---دِیوار (---ی مع) امث.
وہ دیوار جو بادشاہی محل کے گرد بنی ہوئی ہوتی ہے (علمی اردو لغت). [شہ + دیوار (رک)].

---ڈالْنا محاورہ.
(شطرنج) مہرے کو ایسی جگہ بٹھانا کہ حریف کا بادشاہ اس کی زد میں آ جائے ، شہ دینا. شاہ نکالتا تو میں فرزیں کی شہ ڈالتا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستاں ، ۱۸۸)۔

---ذوالْفِقار کس اضا (---و مع ، غم ا ، سک ل ، کس ف) امذ.
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ.
مشہور ہے ثباتِ قدم شہ کا وقتِ جنگ
مذکور ہے کلام شہِ ذوالفقار میں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶۰). [شہ + ذوالفقار (رک)].

---رُخ (---ضم ر) امذ.
(شطرنج) رُخ کی شہ.
شطرنج بازی کنتہ سوں جو کھلا لو روں
یک من یک جہت ہوے کر شہ رخ جو روں
(۱۲۶۵ ، حضرت بابا فرید (اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۲)). چند سابقوں سے مرکب الفاظ کی کچھ مثالیں یہ ہیں ... شہ باز ، شہ رخ ، شہ سوار ، شہ تیر . (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۶۹). [شہ + رخ (رک)].

---رُخا / رُخَہ (---ضم ر/ فت خ) امذ.
رک : شہ رُخی.
شہ کو کر تول کی نہ چال بتاؤں
ہے یہ خطرہ نہ شہ رخا میں کھاؤں
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۰).
چھپے یہ شہرخہ کس نے لگایا
دمن کا دل جو یوں گھر سے اوٹھایا
(۱۸۸۱ ، مثنوی نل دمن ، ۱۶). [شہ رُخ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---رُخی (---ضم ر) امث.
(شطرنج) بادشاہ کو ایسے خانے میں بٹھانا کہ رخ کی شہ پڑتی ہو ؛ (کنایۃً) سامنے کی چوٹ (نوراللغات). [شہ رُخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---رَگ (---فت ر) امث.
گردن کی وہ رگ جو بڑی اہم ہے ، رگ جان ، وداج ، حبل الورید.
خالق ہوا ہوں شہ رگِ مخلوق کے قریب
ہے شرطِ بندگی کوئی بندۂ خدا نہ ہو
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۲۶). گھنٹے بھر کے بعد دونوں طرف کی شہ رگیں پھٹ گئیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۰). اچھا یوں زخم صرف دو ہیں ، سینہ کے اوپر بائیں جانب دل کے پاس ، گردن میں شہ رگ کے قریب. (۱۹۲۰ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۵۸). ان میں سے ایک جھپٹ کر مجھے پکڑ لیتا ہے اور میری شہ رگ میں دانت گاڑ دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۶۵). ۲. (کنایۃً) **وہ چیز جس پر زندگی کا انحصار ہو ، نہایت ضروری اور اہم چیز.** وہ کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ سمجھتے تھے. (؟ ، مشاہیر سرحد ، ۱۳۶). [شہ + رگ (رک)].

---رَوا (---فت ر) امذ.
بادشاہ کا جاری کیا ہوا ، رائج الوقت (سکہ).
رائج ہیں تمہارے دور میں داغ
سکہ ہے وہی جو شہ روا ہو
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [شہ + روا (رک)].

---رُوپ (---و مع) صف.
نہایت حسین ، خوبصورت.
سو یوں جھانک شہ روپ تک رات آئی
گگن کے چھجے تھیں پڑی کھری کھائی
(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۳۴). [شہ + روپ (رک)].

---رُود (---و مع) امذ.
(موسیقی) ایک ساز نیز سازوں کا سب سے مضبوط تار.
دف و چنگ و طاوس و طنبور و نے
بہ قانون شہ رود و شاہانہ چل
(۱۹۶۳ ، الف ، ۹۱)۔(۱۹۶۳ ، الف ، ۹۱). [شہ + رود (رک)].

---زاد / زادی امذ ؛ امث.
بادشاہ زادہ ، شہزادہ ، شہزادی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [رک : شہزاد].

---زور (---و مج) صف.
۱. **زور آور ، طاقتور ، قوت اور بل والا ، بلوان ، نہایت قوی.**
جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے
ناتواں پنجوں سے اپنے ہاتھ اٹھائے
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۵۳). تین تین پیادے ہیں اور غوث خاں خود بھی شہہ زور آدمی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۷۹). میں نے محسوس کیا کہ ہم دو گونگے شہ زور کینہ پرور درندوں کی مانند اپنے اپنے پنجروں میں بند ہیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۱۵). ۲. **کشتی کا ایک داؤ.** شہ زور ، جب حریف سامنے کھڑا ہو تو ... زور دیتا ہوا چت کر دے. (۱۹۰۷ ، رموز فن کشتی ، ۳۷). [شہ + زور (رک)].

---زوری (---و مج) امث.
زور آزمائی ، طاقت ، پہلوانی. اون کی اس شہ زوری پر دنیا رشک کرتی تھی. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۵۷). کلکش ہی کے انداز میں درندے سے شہ زوری اور پنجہ آزمائی کرتا نظر آتا ہے. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سر زمین ، ۷۶). [شہ زور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُرخی (---ضم س ، سک ر) امث.
(صحافت) بڑی سُرخی ، اخبار کی سب سے نمایاں سُرخی ، جلی عبارت میں چھپا ہوا عنوان. آزادی صحافت صرف اخباروں کی شہ سرخیوں کے لیے ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۳۳). [شہ + سرخی (رک)].

---سَوار (---فت س) امذ.
۱. گھڑ سواری کے فن کا اُستاد ، گھوڑے کی سواری کا ماہر.

برچھیاں ، بھالے ، کمانیں ، تیر ، تلواریں کٹار
بیرقیں ، پرچم ، علم ، گھوڑے ، پیادے ، شہ سوار

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۲). چند سابقوں سے مرکب الفاظ کی کچھ مثالیں یہ ہیں ... شہ سوار ، شہ تیر ، شہ لگ. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۳۶۹). **۲. (کنایۃً) ماہر ، اُستاد ، کسی فن میں دسترس رکھنے والا.** حقّی ادب کے میدان کے شہ سوار ہیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ جنوری ، ۱۱). [شہ + سوار (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
گھڑ سواری کرنا ، گھڑ سواری کی مشق. رضیہ نے مجھے آ لیا بولی. «تو آپ کل سے شہ سواری کیا کریں گے». (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۹۵). [شہ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ شَہاں کس اضا (---فت ش) امذ ؛ ج.
بادشاہوں کے بادشاہ ؛ شہنشاہ.

کیا بات ظرف عالی کی میرے شہِ شہاں
ناقوسیانِ مصر کا اب رقص ہو رواں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۹۱). [شہ + شہاں (شہ کی جمع)].

---کار امذ.
۱. بونی ہوئی زمین ؛ دھوکا ؛ دغا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). **۲. کسی شخص کا بہترین کام ، سب سے بڑا کارنامہ ، کسی کام یا چیز کا بہترین نمونہ.** یہاں انگریزی زبان کے شہ کار اور بالخصوص «شیکسپیر» کے المیہ ناٹک پڑھائے جاتے ہیں. (۱۸۶۳ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۳۰۳). سنٹرل جیل منٹگمری کی یہ نظم فیض کا ایک شہ کار اور اس کی رجائیت کا ایک اور ثبوت. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۷۲). [شہ + کار (رک)].

---کارَہ (---فت ر) امث.
بے حیا اور بیباک عورت ، فاحشہ.

تجھ سے شہ کارہ کا نہیں ہے جواب
جو ترے ساتھ ہو ، وہ ہووے خراب

(۱۸۶۶ ، مثنوی عالم ، ۳۲). [شہ کار + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---کاسَہ (---فت س) امذ ؛ ـــ کانسہ.
شاہ کاسہ ، بڑا پیالہ ؛ چھٹے پینے کا گلاس.

وہ شہ کانسے بھرے آشوں کے لبریز
جہاں ہو توسن رغبت کو مہمیز

(۱۷۸۳ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۷۳).

ہے دھن کہ دیجے مولوی روم کو شراب
شہ کاسے کے لیے سرخنکار توڑیے

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام ، ۲۵۷). [رک : شاہ کاسہ].

---کام امذ.
بادشاہ کی خدمت.

وو شہ کام پر زندگانی منے
کمربستہ تھا جانفشانی منے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰). [شہ + کام (رک)].

---کَڑی (---فت ک) امث.
بڑا شہتیر ، عمارت کی بڑی کڑی جس پر دوسری کڑیوں کے سرے رکھے جاتے ہیں. آہنی قینچیوں کی شہ کڑیاں اور داب روک عموماً زاویہ آہن کی ہوتی ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۸۳). [شہ + کڑی (رک)].

---کَمان (---فت ک) امث ؛ امذ.
(کنایۃً) آسمان.

دیکھیے کس کو ہدف کرتا ہے اب یہ شہ کماں
کہکشاں ہے ہاتھ میں گردوں مجرم کش کے تیر

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۰۱). [شہ + کمان (رک)].

---ِ کَونْ و مَکاں کس اضا (---و لین ، سک ن ، و مع ، فت م) امذ.
پوری دنیا کا بادشاہ ؛ مراد : رسول خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز امام حسین علیہ السلام.

بعد تمہید خداوندِ جہاں
کہہ دلا نعتِ شہِ کون و مکاں

(۱۸۲۳ ، رافت رامپوری (ارمغان نعت ، ۹۱)).

لباس جب شہِ کون و مکاں پہنانے لگے
تو بہہ کے ریشِ مبارک تک اشک آنے لگے

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۸۳). [شہ + کون (رک) + و (حرفِ عطف) + مکاں (رک)].

---کی چوٹ ، شَکَر کی پوٹ کہاوت.
بادشاہ کی طرف سے پہنچی ہوئی ایذا یا تکلیف بھی اچھی لگتی ہے ؛ احتراماً کہتے ہیں. خراسان کے سفر میں ... سلطان کو اس کی خبر پہنچی تو اس کی معذرت کی اسی وقت سلطان کے سفیر کے سامنے یہ جملہ فرمایا «شہ کی چوٹ شکر کی پوٹ». (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۲۹).

---کھانا محاورہ.
(شطرنج) ہار جانا ، مات کھانا.

لگے ہیں غیر فرزیں کی طرح مل کجروی کرنے
ہمیشہ جو کہ کھا جاتے تھے سب باتوں میں شہ ہم سیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۲).

---گام امذ.
شاہ گام ، شاہانہ انداز ، گھوڑے کی عمدہ چال جو عام چال سے تیز ہوتی ہے مگر دوڑنے سے کم.

شرع شریعت شارع عام
شاہ راہا شاہاں شہ گام
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۹).
اور شہ گام گام راہ و قدم
ہوئے صفت سواری محکم
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۲۱۶). گھوڑے کی چال کی بھی چند قسم ہے ... ان سب میں شہ گام بہتر چال ہے.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور، ۳۳۳). وہ کنوتیاں دبا شہ گام چلنے لگا ، مگر ریڑی بھی بڑھتی چلی آ رہی تھی. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۱۵). [رک : شاہ گام].

---لافَتا کس اضا(---فت ف) امذ.
حدیث : لافَتیٰ اِلّا عَلی لَا سیف اِلّا ذُوالْفِقار (نہیں ہے کوئی جوان (بہادر) سوائے حضرت علی کے اور کوئی تلوار نہیں ہے سوائے ذوالفقار کے) ؛ (کنایۃً) مراد:حضرت علی کرم اللہ وجہہ.
اہل عطا میں تاج سرِہل اتا یہ ہیں
اغیار لاف زن ہیں شہِ لافتا یہ ہیں
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۳).[شہ + لافتا الخ (حدیث)].

---لَولا ک کس اضا(---و لین) امذ.
حدیث : (لولا ک لما خلقت الافلا ک) اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا کی تخفیف ؛ (کنایۃً) نبیٔ آخرالزماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
چل مدینہ کی زیارت کو تو انشاالله
کہ نکالیں گے تری وہاں شہِ لولا ک ہوس
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۵). شاہ و گدا مساوی بحکم شہ لولا ک ہے. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۱۹).
سلسلہ میرا پہنچتا ہے شہِ لولا ک تک
یادگارِ افتخارِ تاجِ انسانی ہوں میں
(۱۹۳۹ ، لوح محفوظ ، ۲۳۳).
کلیم ہوش وہ انساں ہے کہ شہِ لولا ک
اسی کے ذکر سے روشن ہے مطلعِ ادرا ک
(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۱۱۲). [شہ + لولا ک (رک)].

---مات امث.
(شطرنج) وہ کشت جس سے مات ہو جائے ، ہرا دینے والی بازی ، ایسی چال چلنا جس سے مخالف کو شکست ہو جائے ، ہوشیاری و سہارت سے مد مقابل کو ہرا دینے والی چال چلنا.
ترے عہد تی عہد شہ مات ہے
توں جیوں ایک تیوں بک تیری بات ہے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۵) . حضرت عشق نے اپنی چال دکھائی بساط عقل پر بیٹھے بٹھائے کو شہ مات آئی.(۱۸۶۴، تحقیقات چشتی ، ۹۳).
اس نے باتوں کا مری دے کر جواب
کہہ دیا خاموش یہ شہ مات ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۸). آپ کے زریں اقوال ، تیر بہدف نسخے ، شہ مات دینے والی چالیں ، سب گڈمڈ ہو جاتے . (۱۹۱۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۱). [شہ + مات (رک)].

---مات کَرنا محاورہ.
خاموش کر دینا ؛ قائل کر دینا ، زچ کر دینا ، عاجز کر دینا ، لاجواب کر دینا. اوزبک شاہان تیموریہ کو اگرچہ شہ مات کر چکے تھے مگر ایران میں ایک اور زبردست حریف پیدا ہوا. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۳ ، ۸ : ۲).

---مات ہونا محاورہ.
شہ مات کرنا (رک) کا لازم ، قائل ہو جانا ، جواب نہ دے سکنا.
عالم سب ہوا شہہ مات ، دیس تی روشن ہوئی رات. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۲) . بادشاہ جو شطرنج میں رخ مانگ رہا تھا پدماوت کا رخسار دیکھتے ہی شہ مات ہو گیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۸).

---مَدار (---فت م) امذ.
شاہ مدار ، ایک بزرگ کا نام.
یہ مثل مشہور ہے مرتوں کو ماریں شہ مدار
خون کرنا کب روا ہے کشتہ احسان کا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۲۲). [رک : شاہ مدار].

---مَرداں کس اضا(---فت م ، سک ر) امذ.
مردوں کا تاجدار ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب ، شاہ مرداں.
سر پہ عمامۂ شہِ مرداں
ہاتھ میں اپنے باپ کے دنداں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵).
جواناں مضامیں کیوں نہ حاسد کا گلا کاٹیں
شہِ مرداں امانت دہر میں آقا ہمارا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۹).
ہے جو امیر اِس قدر حشر کے دن بے خطر
تیری حمایت پہ ہے اے شہِ مرداں گھمنڈ
(۱۸۸۸ ، صنم خانہ عشق ، ۷۸). [رک : شاہ مرداں].

---مِلْنا محاورہ.
حمایت ہونا ، مدد حاصل ہونا ، در پردہ مدد شامل ہونا.
شہ اس کو اگر تیری اداؤں کی نہ ملتی
اترا ہوا رخ حسن خدا ساز کا ہوتا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳). ان کی محرک محض اعتراض کی غرض سے اعتراض کرنے کی ذہنی انگیخت تھی جسے اس دور کی سائنس اور فلسفے سے شہ ملتی تھی. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۳۹).

---میں آنا محاورہ.
شطرنج کے بادشاہ کا حریف کے مہرے کی زد میں آنا.
ششدر میں آ پھسا ہے اول جو دل تھا بے غم
شطرنج میں بره کی آیا ہے شاہ شہ میں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۶۶).

---نائی امث (قدیم).
شہنائی ، نفیری.

بجے شادیانے پھو کی کرنا
لگی آنے شہ نائیوں کی صدا

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر : قصہ پری پیکر ، ۲۸). [شہنائی (رک) کا ایک قدیم املا].

---نَشیں (---فت ن ، ی مع) است ؛ امذ.
۱.(۱) **امیر یا بادشاہ کے بیٹھنے کی اونچی جگہ جو صدر دالان یا دربار میں پیچھے کی دیوار کی طرف بنی ہوتی ہے.**

صفا دار صوفے و منڈوے بلند
چھجے شہ نشیں پادشاہاں پسند

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

وہ ہے شہ نشینِ مقامِ نبیؐ
کہ جس سے ہوئی مل کے بارہ دری

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳۳).

زبس تھی دل نشیں وہ شہ نشیں جا
ہوا نل اوس جگہ پر رونق افزا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نلدمن ، ۱۸). اور ہاتھ پکڑ کے اسے شہ نشین پر کھینچ کر لے گئے. (۱۹۱۴ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۱۴). بازار کے رخ ایک گز اونچی کرسی دے کر سنگِ مرمر کا ایک شہ نشین نصب کیا گیا تھا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۵). (۲) **اونچے کمرے کے گرد کے کمروں کے اوپر بنے ہوئے چھوٹے کمرے.** نماز پڑھانے والا گرجے کے شہ نشین پر چڑھا اور انتظار ہونے لگا کہ سینٹ برنارڈ آلیں تو نماز شروع کریں. (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۱۱۲). مولانا شہ نشیں پر تشریف لائے پوری عربی تقریر نہایت سہولت اور روانی سے اردو میں دہرا دی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۳۱). ۲. **دالان کے اندر اونچا دالان جس کے در چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں.**

کیوں نہ ہو جا گیر دیکھے شہ نشیں جب کال سا
کون ہے دنیا میں کوئی صاحب مکاں تجھ خال سا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱). تمام دالان اور شہ نشینوں میں طلائی شمع دانوں پر کافوری شمعیں چڑھی ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵).

اگرچہ چھوڑ کر بیٹھا تھا وہ پردہ نشیں چلمن
نگو عاشقاں درپردہ لیکن شہ نشیں میں تھی

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۱۶). وسیع کمروں ، بارہ دریوں ، شہ نشینوں اور صحنوں والے مکانات و محلات ... تمام سہولتیں مہیا کرتے تھے. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۹۵). ۳. **بساطِ گراں مایہ.** بلند دروازے ، وسیع دالان شاندار شہ نشین مسلمانوں کی بدولت ملک میں رواج پائے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۱۶). ۴. **برآمدہ جو آگے کو نکلا ہوا ہو جس پر بیٹھ کر بادشاہ لوگوں کو درشن دیا کرتے تھے ، جھروکہ.**

جب شہ نشیں میں ہم کو بٹھا کر وہ چل دیے
پھر کودے ہم بھی پانوں جما کے غضب تلے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۴۴). تاج سر پر رکھے نمایاں ہوا ... اور ایک اونچی کرسی پر جو شہ نشین پر رکھی تھی آگے کو جھکا ہوا بیٹھ گیا. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۷۹). اپنے تکلفات و خوشنمائی کی وجہ سے ایک ممتاز شہ نشین معلوم ہوتا ہے ...

چار پانچ خدام خانقاہ کے سہارے سے وہ اتر کر اس برآمدے میں آئے. (۱۹۱۹ ، جوبانے حق ، ۲ : ۴). [رک : شاہ نشیں].

---نَشِین پَر بِٹھلانا محاورہ.
بلندی پر پہنچا دینا ، عزت دینا.

بٹھلا دیا تھا وقت نے اس شہ نشیں پر
اک پاؤں آسماں پہ تھا اک زمیں پر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۷۰).

---والا کس صف ؛ امذ.
۱. **عالی مرتبت بادشاہ ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.**

کبھی یٰسین و مبشّر کبھی طٰحٰہ لکھوں
زندہ جب تک رہوں نعت شہِ والا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۷). ۲. **(کنایۃً) امام حسینؓ.**

یثرب کے شہنشاہ کا دربار ہے گویا
بند آنکھیں کیے جھوم رہے ہیں شہ والا

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۵۱). [شہ + والا ، لاحقۂ فاعلی].

---ولایَت کس اضا(---کس و ، فت ی) امذ.
(کنایۃً) **حضرت علی کرم اللہ وجہہ.**

حشر کا خوف کیوں ہو اے آغا
اپنا حامی شہِ ولایت ہے

(۱۸۷۸ ، آغا حسین ، د ، ۱۱۲). [رک : شاہ ولایت].

---یَثرَب کس اضا(---فت ی ، سک ث ، فت ر) امذ.
یثرب کے بادشاہ ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

یہ ذکر حضور شہِ یثرب میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے غمّاز

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۷). [شہ + یثرب (عَلَم)].

شَہا (فت ش) ندا.
اے بادشاہ ، اے سلطان.

دی اُس نے دعا کہا بصد سوز
فرخ ہوں شہا میں ابنِ فیروز

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۳).

عرض کی اکبر ذی شاں نے شہا یہ ہیں چچا
نہ رہی تاب گرے دوڑ کے شاہِ دوسرا

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۶۱). [شہ + ف : ا ، حرف ندا].

شَہاب (فت ش) امذ.
۱. **گہرا سرخ رنگ جو کسم کے پھولوں کو بھگونے کے بعد ٹپکا کر نکالتے ہیں.**

زحل دلولے بات بھر بھر کے آب
چھڑکنے لگیا سب انگن میں شہاب

۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۹۰).

ہماری چشم سے یوں خونِ ناب ٹپکے ہے
جوں رنگ ریز کے گھر میں شہاب ٹپکے ہے

۱۷۸۰ ، گل عجائب ، ۱۵۰). پگڑی ... پر تھوڑا سا شہاب

چھڑک کر روتا پیٹتا انہیں کے گھر گیا. (۱۸۲۳ ، حیدری، مختصر کہانیاں ، ۱۸۵).

ساقی وہ ہم کو موسمِ گل میں شراب دے
خوشبو ہو جس میں مشک کی رنگت شہاب کی

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۵۳). اگر سرخ اصلی نہ ہو تو شہاب بقدر حاجت ... ڈال کر پکاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۵). اتنا سیندور اور شہاب صرف ہوا کہ دوا کو میسر نہ ہو سکا. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۷۷). [ف].

شِہاب (کس نیز فت ش) امذ.
۱. **لو ، زبانۂ آتش، شعلہ بلند ، شعلۂ جوالہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (ہیئت) **وہ چمکتا ستارہ جو آسمان سے گرتا یا آتش بازی کی طرح چھوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے.**

ہم نہ تیرِ شہاب ہیں نہ سموم
نالہ و آہِ آتشیں ہیں ہم

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۵۷).

گویا کہ قوس میں تھا گزر آفتاب کا
عالم تھا ہر خدنگ پہ تیرِ شہاب کا

(۱۸۷۴ ، انیس مراثی ، ۱ : ۴۳۵). خدا کے حکم سے فرشتوں نے اس عفریت پر شہاب گرایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۴). بعض اوقات زمین پر کوئی شہاب ... آسمان سے گرتا ہے اور یہ شہاب زمین سے باہر کی چیز ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۶۲). [ع].

---ٹُوٹنا ف ل.
ستارہ ٹوٹنا.

چھوٹے تارے جنہیں کہتے ہیں شہاب
ٹوٹتے رہتے ہیں مثلِ حباب

(۱۹۳۱ ، رسوا (مہذب اللغات)).

---ثاقِب کس صف(--- کس ق) امذ.
(ہیئت) **وہ چھوٹے چھوٹے اجرام یا شہاب جن کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے زمین کی حرکت سے مخالف سمت میں حرکت کرتے ہوئے زمین کے کرہ ہوائی سے متصادم ہوتے ہیں تو ان کی رفتار اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ ہوا کی مزاحمت سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ ان کو جلا کر خاک کر دیتی ہے.** نظام شمسی کے جن مختلف ارکان کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ بے شمار اور چھوٹے چھوٹے اجرام ہیں جن کو شہاب ثاقب کہتے ہیں. (۱۸۹۴ ، علم ہیئت ، ۱۱۰).

فرقت کی شب نہیں ہیں پیہم شہابِ ثاقب
مجھ پر برس رہے ہیں یہ تیر آسمان سے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں)، بیاض سحر ، ۸۳). کرۂ ارض کے حجم میں شہابِ ثاقب سے چھوٹ رہے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۴). [شہاب + ثاقب (رک)].

---چَہ (---فت ج) امذ ؛ سے شہابچہ.
(ہیئت) شہاب ثاقب کا ٹکڑا جو راکھ ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جاتا ہے اور دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے. بعض اوقات فضا میں سے ایسے شہابچے (**Meteorites**) زمین پر گر پڑتے ہیں جن کا سائز کافی بڑا ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۴۷). [شہاب + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَہابا / شَہابَہ (فت ش ، ب) امذ.
۱. رک : شہاب. ایک شہابہ کی دوری محسوب کرو جو سورج کے گرد اسکی سطح کے قریب مستدیر مدار بنا رہا ہو. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت(امتحان کے پرچے)، ۱۲). ۲. **اگیا بیتال.** ایک دبی زبان سے پھریری لے کر بولی یہ چھلاوا ہے ، ایک آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئی اوہی یہ شہابا ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۱۱). میں نہ جانتا تھا کہ شہابا کیا چیز ہے میرے دریافت کرنے پر بعض لوگوں نے بتلایا کہ یہ شہدا کی ارواح ہیں . (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۱۶). [شہاب + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہابی (فت ش).(الف) صف.
شہاب کے رنگ کا ، گہرا سرخ.

جب ستی ہے ذوق تجھ کوں چیرہ گلنار کا
اشک ہے مجھ چشمِ خونیں کا شہابی اے صنم

(۱۷۳۹ ،کلیات سراج ، ۳۲۵). گوری رنگت کے نیچے سے خون کے لطیف شہابی استر نے اپنی جھلک دکھائی ہے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۲۸۶).

کیا اب بھی شہابی عارض پر
گیسوئے سیہ بل کھاتے ہیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۵۷). (ب) امث . **ایک قسم کی سہتابی جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے.** عقل بمنزلہ آفتاب ہے اسکی روشنی مستقیم یکساں اور دائم ہے اور خیال شہابی سے مشابہ ہے جو چمکتا ہے. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۹۱). [شہاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سرخ رنگ. اس وقت کا آسمان اس وقت کی زمین اس وقت کے درختوں میں دور دور پر شہابی رنگ کی روشنی کا دکھائی دینا . (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۰۹). صبح ہونے والی ہے مشرق کے شہابی رنگ کو دیکھو. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، کلیات پطرس ، ۲۰۳). [شہابی + رنگ (رک)].

شِہابی (کس ش).(الف) صف.
شہاب کی طرح کا ؛ (مجازاً) ٹوٹنے والے ستارے شہاب کی طرح تیز رفتار ، بہت تیز. منٹو کی ادبی رفتار شہابی تھی. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۰۶). (ب) امث. **(عو) شباہت ، جھلک ، عکس ، پرتو ، جیسے دھوپ کی شہابی** (نوراللغات). [شہاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بَوچھار (---و لین) امث.
(ہیئت) **ان چھوٹے چھوٹے اجرام یا شہاب ثاقب کا جُھنڈ جو اگست اور نومبر کی راتوں میں کرہ ہوائی میں سے نہایت سرعت کے ساتھ گزرتے ہوئے روشنی کی دھاری کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں.** شہابی بوچھار کے نقطہ اشعاع سے کیا مراد ہے؟

شہابوں اور دُمدار تاروں کا باہمی تعلق کن دلائل پر مبنی ہے؟ (۱۸۹۳ ، علم ہیئت (امتحان کے پرچے)، ۶) . [شہابی + بوچھار (رک)].

---پتّھر (---فت پ ، شد تھ بفت) امذ.
وہ اجرام یا شہاب ثاقب جو بھاری ہوتے ہیں زمین کے کرہ ہوائی سے جب متصادم ہوتے ہیں تو اکثر ان کی رفتار زیادہ تیز نہیں ہوتی اور وہ زمین پر بغیر ٹوٹے ہوئے گر پڑتے ہیں ، شہابچہ .
شہاب ثاقب ... ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی رفتار اتنی تیز نہیں ہوتی اور وہ زمین پر بغیر تلف ہوئے گر پڑتے ہیں ، ان کو شہابی پتھر کہتے ہیں . (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۱۱۰) . شہابی پتھر جو حرارت کی وجہ سے سطح زمین پر پہنچنے سے قبل عموماً پھٹ جاتے ہیں بعض صورتوں میں زمین پر گرتے ہیں . (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات ، ۱ : ۸) .[شہابی + پتھر (رک)].

---ذَرّات (---فت ذ ، شد ر) امث.
شہاب ثاقب یا وہ چھوٹے چھوٹے اجرام فلکی جو زمین کے کرۂ ہوائی سے متصادم ہوتے ہی فضا میں بکھر جاتے ہیں .
اس سیارے نے جو ریڈیائی اطلاعات زمین پر بھیجیں ان سے فضائے بسیط میں کائناتی اشعاع کی شدّت ، شہابی ذرات کی تعداد ... کا اندازہ لگایا گیا . (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۲۳) . [شہابی + ذرّات (رک)].

---لوہا (---و مج) امذ.
لوہے کی ایک قسم جو جست تانبے اور سیسے سے مرکب ہوتی ہے اور جس کا بھرت کی قسم سے تعلق ہوتا ہے . شہابی لوہے کی اصلیت ایک بھرت کی ہے جس میں نکل (Nickel) ۵ - ۱۰ فیصد تک ہوتا ہے . (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۹) . [شہابی + لوہا (رک)].

شِہابِیَہ (کس نیز فت ش کس ب، شدی بفت) امذ.
ٹھوس مادّے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو سیارگان کی فضا میں پائے جاتے ہیں اور جب زمین کی فضا سے ٹکراتے ہیں تو ان سے روشنی نکلتی ہے، شہاب ثاقب . جون ۱۹۶۱ء میں امریکہ کا ایروبی سوم سیارچہ ۱۰۲ میل کی بلندی تک گیا اور واپسی میں اپنے ساتھ دس لاکھ سے زیادہ ننھے ننھے شہابیے لایا . (۱۹۶۳ ، مصنوعی سیارے ، ۱۳۱) . [شہاب + یہ ، لاحقۂ تصغیر].

شَہادات (فت ش) امث ؛ ج.
گواہیاں ، شہادتیں. تحریری اور زبانی شہادات جو خاص ان کے ملازمین کی یا غیروں کی دی ہوئی ہیں بالکل اس کے برعکس ثابت ہوتی ہیں . (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۱۸۳) . [شہادت (رک) کی جمع].

شَہادَت (فت ش ، د) امث.
۱ . (i) **گواہی ، اظہار دینا ، کسی واقعہ کو جس طرح دیکھا اسی طرح بیان کرنا (کسی عدالت وغیرہ میں خواہ تحریری یا زبانی) .**

نالا ہمارے دل کے غم کا گواہ بس ہے
دینے کے تئیں شہادت انگشت آہ بس ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۵) . ناقابل ادخال شہادت کو داخل نہ کرنا جج کی رائے پر منحصر ہے . (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۲۶) . امام ابو یوسف (شاگرد امام ابوحنیفہ) کی شہادت کے قبول کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ وہ نماز کو ایمان کے مفہوم کا جزو نہیں سمجھتے . (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۲۶) . اسی وجہ سے ان کی شہادت خصوصاً ناقابل اعتماد ہوتی ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۶۳) . (ii) **تصدیق ، تائید.**

اے گل خوش رنگ گلزارِ شہادت السلام
تیری مظلومی کی سب دیں گے شہادت السلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲) . اس بات کا التزام کیا گیا کہ جو شخص کوئی آیت پیش کرتا تھا اس پر اوروں کی بھی شہادت لی جاتی . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸) . (iii) **ثبوت ، سند ، سرٹیفکٹ.** مسٹر ولسن نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی کا ترجمہ کر کے اس امر کی شہادت دی کہ علمِ تاریخ سے ہندو بے بہرہ نہ تھے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵) . سرسید نے نہایت تحقیقات اور چھان بین سے اس قسم کی شہادتیں بہم پہنچائیں . (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۲۴) . میں بغیر ثبوت کے اس کی بات نہ مانتا اور شاید یہ شہادت اسے دستیاب نہ ہوئی ہوتی تو وہ میری معلومات میں اضافہ نہ کر سکتا . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۵۵) . ۲ . **خدا کی راہ میں شہید ہونا ، حق کے لئے جان دینا.**

شہادت پانچ تن سوں ہو جو مانجے تو کتے شہدا
لقب عشاق اس کا ہے وہ محرم رازِ دلبر کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجا پوری ، قصیدہ (بحوالہ قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۲)) .

ہے مسلم کے دو بیٹوں کی شہادت
تمہیں رونا ہے اس دوکھ میں سعادت

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۹) . اس نے شہادت کا رتبہ بخشا عروہ ابن مسعود شہید ہو گئے . (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۵۴) . خانہ کعبہ میں آپ نے کیا دعا مانگی ، فرمایا کہ کوئی اور خیال ہی نہیں آیا صرف شہادت کی دعا مانگی . (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۵۳۶) . ہمیں اس مقام پر لے گیا جہاں عزیز بھٹی کی شہادت ہوئی تھی . (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۸) . ۳ . **مرثیے کا ایک حصّہ جس میں امام حسین علیہ السلام یا ان کے دوسرے اصحاب کی شہادت کا ذکر ہوتا ہے .** مرثیے کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) چہرہ ... ، شہادت ، بین . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۷۱) . ۴ . **جو کچھ کائنات میں ظاہر ہے ، شہود ، ظہور ، غیب کی ضد .**

ہے جلوہ گہ تیرا کیا غیب کیا شہادت
یاں بھی شہود تیرا واں بھی حضور تیرا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۱۹) . انھیں کی سعی سے انوار شریعت ... عرصہ شہادت میں پہونچے . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۳) .

قسم عالم شہادت و غیب
جلوہ فرما ہو گو نہاں ہو تم

(۱۹۱۶ ، فردوسِ تخیل ، ۲۹۰) . اللہ وہ ہے کہ کوئی اِلٰہ نہیں

اس کے سوا غیب و شہادت کو جاننے والا ، رحمٰن اور رَحیم . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۵۷) . ۵ . **توحید و رسالت کا اقرار ، کلمہ شہادت پڑھنا .**

احمد علی کے رتبے تھے تج ہے جو خبر
کر فہم سیتی صرف شہادت پہ نظر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵) . سالک علاحدہ دستا و لیکن شہادت کے گزرنے کے بھی دو وضع ہے ایک رسمی دسیرا عینی . (۱۷۴۰ ، ارشادالسالکین ، ۲۴) .

ہے کلمہ توحید مرے دل پہ جو مرقوم
اٹھتی ہے شہادت کے لیے پیشتر انگشت

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۴) . آپ نے مختصر سی حمد اور کلمۂ شہادت پڑھا . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۷۲) . ۶ . **(نفسیات) پہلے سے ادراک کرنا ، ادراک ماقبل .** بحالت تکوین تصورات کی شہادت اس چیز میں بھی ملتی ہے جسے ہم جی ، ایچ ، لوئس کی زبان میں «ماقبلی ادراک» کہہ سکتے ہیں . (۱۹۳۱ ، نفسیاتی اصول ، ۲۵۹) . [ع] .

---اَصْلی کس صف (---فت ا ، سک ص) امث .
(قانون) اصلی گواہی ، فی نفسہ ، وہ دستاویز جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کی جائے . شہادت اصلی سے مراد فی نفسہ دستاویز ہے جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کی جائے . (۱۹۳۸ ، قانون شہادت ، ۱۵) . [شہادت + اصلی (رک)] .

---اَعْضا کس اضا (---فت ا ، سک ع) امث .
ہاتھ پاؤں کی گواہی ؛ مراد : قیامت کے دن بدن کے اعضا کی گواہی . اشاعرہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سب واقعات بعینہ اسی طرح وقوع میں آئیں گے اور اس میں کوئی استحالہ نہیں ، شہادتِ اعضا وزن اعمال ... سب خرق عادات ہیں . (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۸۳) . [شہادت + اعضا (رک)] .

---بَھرْنا محاورہ .
گواہی دینا .

وعدہ تو کیا تم نے ابھی مہرو وفا کا
پر دل کی طپش اس کی شہادت نہیں بھرتی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۸) .

---پانا ف مر ؛ محاورہ .
شہید ہونا ، امرِ حق پر مارا جانا .

عرش کی دوڑیے جلدی کہ قیامت آئی
آپ کے پیارے نواسے نے شہادت پائی

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۱۳) .

---تائِیدی کس صف (---ی مع) امث .
(قانون) وہ گواہی جو مدعی کے بیان کی تائید کرے . بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ... مجرم پر جرم سرقہ یا گرفتِ مال سرقہ لگایا گیا تھا . (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۳۸) . ہر صورت میں شہادت تائیدی کے مقابلے میں شہادت تردیدی کو زیادہ وقعت دی ہے . (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷) . [شہادت + تائید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---تَحْرِیری کس صف (---فت ت ، سک ح ، ی مع) امث .
(قانون) کاغذات اور دستاویز کے ذریعے گواہی (جامع اللغات) . [شہادت + تحریر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---تَرْدِیدی کس صف (---فت ت ، سک ر ، ی مع) امث .
(قانون) وہ گواہی جو مدعی کے بیان کی تردید کرے . ہر صورت میں شہادت تائیدی کے مقابلے میں شہادت تردیدی کو زیادہ وقعت دی ہے . (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷) . [شہادت + تردید (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---حُضُوری کس صف (---ضم ح ، و مع) امث .
آنکھ دیکھی شہادت (جامع اللغات) . [شہادت + حضوری (رک)] .

---دَسْتاوِیزی کس صف (---فت د ، سک س ، ی مع) امث .
(قانون) وہ کاغذات اور دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش ہوں . تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیے پیش کیے جائیں ایسے دستاویزات شہادت دستاویزی کہلاتے ہیں . (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۱۵) . کتاب کے صفحہ اول پر میرا نام درج ہو کر شہادت دستاویزی اور ثبوت قبضہ کی شکل اختیار کر لیتا . (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۴۸) . [شہادت + دستاویز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---دِلْوانا ف مر .
گواہی دلوانا ، بیان دلوانا . کشمیر کے حالات کے بارے میں سینکڑوں ہزاروں میل دور رہنے والوں سے ... شہادت دلوائی جا رہی تھی . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۸) .

---دینا ف مر .
گواہی دینا . جس ذرّہ پر نظر کی جاوے وہ اس کی قدرت کاملہ پر شہادت دیتا ہے . (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷۰) . میں اپنی بصیرت اور یقین سے اس پر شہادت دیتا ہوں . (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۷) . میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ شاہد احمد دہلوی نے معاشی تکالیف سے گھبرا کر کسی افسر ، کسی وزیر ، کسی سیٹھ ساہوکار کی کاسہ لیسی نہیں کی . (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۶) .

---رُوْیَت کس اضا (---و مع ، فت ی) امث .
چشم دید گواہی ، دیکھنے کی گواہی (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات) . [شہادت + رویت (رک)] .

---زُبانی کس صف (---ضم یزفت ز) امث .
(قانون) تمام بیانات گواہوں کے جو عدالت کی اجازت یا حکم سے امور واقعاتی تحقیق طلب کے باب میں اس کے روبرو کیے جائیں . نیز وہ گواہی جو تحریر یا اشارات کی مدد سے دی جائے . وہ گواہ کہ بول نہیں سکتا ... بذریعہ تحریر یا اشارات کے گواہی دے سکتا ہے لیکن تحریر اور اشارات برسر اجلاس عدالت ہونے چاہئیں اور ایسی گواہی شہادت زبانی متصور ہو گی . (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۳۴۷) . سوائے مضامین دستاویز کے تمام واقعات شہادت زبانی سے ثابت کئے جا سکیں گے

اور ایسی شہادت ہر حالت میں بلا واسطہ ہو گی. (۱۹۳۸ ، قانون شہادت ، ۱۴). [شہادت + زبانی (رک)].

---سَماعی کس صف(---فت س) امث.
(قانون) سُنی سنائی گواہی ، بیان پر اُس واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے ہوتا ہے. بیان پر واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعی ہو سکتی ہے. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت (مقدمہ) ، ۸). [شہادت + سماعی (رک)].

---سَمْعی (---فت س ، سک م) امث.
سُنی سنائی گواہی (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروزاللغات). [شہادت + سمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شَخْصی کس صف(---فت ش ، سک خ) امث.
کسی فرد کی گواہی ، زبانی گواہی. یہ امور شہادت شخصی یعنی زبانی سے ثابت ہو سکتے ہیں. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۹۷). [شہادت + شخصی (رک)].

---شَرْعی کس صف(---فت ش ، سک ر) امث.
(قانون) وہ گواہی جو شرع کے مطابق یا قانون اسلام کے مطابق ہو. جب تک کہ اس پر شہادت شرعی موجود نہ ہو خالی تحریر پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۲۵). [شہادت + شرعی (رک)].

---صَفائی کس اضا(---فت ص) امث.
(قانون) وہ گواہی جو مُلزم کے حق میں دی جائے. جب ہم شہادت صفائی کی نوبت پر پہنچتے ہیں تو ملزم کے بوقت وقوع جرم موجود نہ ہونے کا عذر پیش کر دیا جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۲۴۲). [شہادت + صفائی (رک)].

---ظَنّی کس صف(---فت ظ ، شد ن) امث.
وہ شہادت جسے تسلیم کر لیا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---عُظْمیٰ کس صف(---ضم ع سک ظ الف بشکل ی)امث.
راہِ حق یا راہ خدا میں مارا جانا ، بڑی اور عظیم موت. امام مظلوم کی شہادت عظمیٰ عالم اسلام کے لیے ایک مینارۂ نور ہے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ / اگست ، ۱۴). [شہادت + عظمیٰ (رک)].

---عِلْمِیَہ کس صف(--- کس ع ، سک ل،کس م، فت ی) امث.
علم و خبر پر مبنی گواہی. آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ ... بہ جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ ... ارواح ہوں. (۱۹۱۱ ، نعیم مرادآبادی ، تفسیر ، ترجمۂ قرآن مجید ، ۵۳۱). [شہادت + علمیہ(رک)].

---قَرِینَہ کس صف(---فت ق ، ی مع ، فت ن) امث.
(قانون) قیاس ، قیافہ یا شک کی بنا پر دی جانے والی گواہی. شہادت قرینہ کی بنا پر سزا یاب ہوئے. (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۶). [شہادت + قرینہ (رک)].

---کا کَلِمَہ امث.
اَشْہَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلاَّاللّٰہُ و اَشْہَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ و رَسُولُہٗ اس کلمہ میں صرف خدا تعالیٰ ہی کے معبود ہونے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ اور رسول ہونے پر گواہی دی جاتی ہے.

ہر اس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازہ کو
لئے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۹۶).

---کی اُنْگلی امث.
کلمے کی اُنگلی ، اَنگشت شہادت ، داہنے ہاتھ کی وہ اُنگلی جو انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے.

شہادت کی انگلی دیکھا یک بیک
کیا چاند جب شق گیا اون کا شک

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲۹). انگوٹھے اور شہادت کی اونگلی سے جبکہ کشادہ ہوں مسح کیا جائز ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۶). شہادت کی انگلیاں اٹھا کر جھومنے لگے. (۱۹۴۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۴۴). میں نے شہادت کی انگلی سے اپنی کھوپڑی کو چھوا اورکہا ساری کتاب یہاں محفوظ ہے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۱۶۱).

---کی رات امث.
وہ رات جس کی صبح کو حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ، شبِ عاشور (علمی اُردو لغت).

---گاہ امث.
مقتل ، شہادت کی جگہ ، مشہد.

پڑھے کر فاتحہ ظالم لبِ جاں بخش سوں اپنے
شہادت گہ عاشق چشمۂ آبِ بقا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۵).

حاکم اس بت کو کیا میری شہادت گہ کا
ہر دہانِ زخم سے لازم ہے شکر اللہ کا

(۱۸۴۶ ، دیوان سپہر ، آغا علی سپہر ، ۳). ہر طرف سے مسلمان کفن بردوش ہو کر خانیار کی شہادت گاہ کی طرف روانہ ہو گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۱۵). [شہادت + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گُزَرْنا محاورہ.
گواہ کا عدالت میں بیان دے دینا (مہذب اللغات).

---لینا محاورہ.
گواہی لینا ، بیان لینا. ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ایک عورت کی شہادت لینا ضروری سمجھا تھا. (۱۸۹۵ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ / ۱۸۸۲ ، ۳۸۹). جو شخص کوئی آیت پیش کرتا تھا ان پر اوروں کی بھی شہادت لی جاتی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کو قلمبند دیکھا تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۸).

---مُبْدا کس صف(---ضم م ، سک ب) امث.
(تصوف) ایک زندگی سے گزر کر دوسری زندگی شروع ہونا ،

زندگی بعدالموت. اس تن کوں واجب الوجود کہتے ہیں اسکا باٹ شیطانی شریعت ، ذکر جلی ، نفس امارہ ، عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیل شہادت مبدا منزل ناسوت۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۲۳۶). شہادت مبدا یعنی اس تن سوں گزرنا ہور دسرے لن کوں انپڑیا ، سوائے تن جوں سینبی والی جوں موتی. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۴۲). [شہادت + مبدا (رک)].

---مَستُور کس صف(---فت م ، سک س ، و مع) امث.
چھپی ہوئی شہادت یعنی جس میں قاتل معلوم نہ ہو. جس کا قاتل معلوم نہ ہو چنانچہ اس شہادت کو شہادت مستُور کہتے ہیں اور اس پر احکام شہید جاری نہیں کیے جاتے.(۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد دہلوی ، ۱۲۴). [شہادت + مستور (رک)].

---مَعْہُودَہ کس صف(---فت م ، سک ع ، و مع ، فت د) امث.
(قانون) اسلام میں مقرر کی گئی ایسی گواہی جو دو مردوں کی ہو یا ایک مرد اور دو عورتوں کی ہو. حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاہد سے شہادت معہودہ یعنی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی مراد ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۱۳).
[شہادت + معہودہ (رک)].

---مِلْنا محاورہ.
ثبوت مہیا ہونا ، گواہی دستیاب ہونا. ان کے کلام سے اس کی شہادت نہیں ملتی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۳۸).

---مَنْقُول کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امث.
گواہی جو دوسرے کے بیان کے حوالے سے ہو (فیروزاللغات).
[شہادتِ + منقول (رک)].

---مَنْقُولی کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امث.
(قانون) ایسی نقل مصدقہ جو بموجب قواعد مجریہ وقت حاصل کی گئی ہو نیز ایسی نقل جو بذریعہ چھاپہ یا عکس یا اور کسی طریقے سے لی جائے. شہادت منقولی سے مراد اور اوس میں داخل نقل مصدقہ ہے جو بموجب قواعد مجریہ وقت سے حاصل کی گئی ہو. (۱۹۳۸ ، قانون شہادت ، ۱۵). [شہادت منقول + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ (---فت م) امذ.
۱. کلمۂ شہادت جو کپڑے پر لکھ کر مردے کے کفن میں رکھ دیتے ہیں.

قبر میں ہو کہ نہ ہو ساتھ شہادت نامہ
سینے پر یار کی تصویر مقرر رکھ دو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ ، ۳۳۶). **۲. وہ نظم یا نثر کی کتاب جس میں حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کی شہادت کا ذکر ہو.** یہ دیکھ کر دلی رنج ہوا کہ میری نظر سے ایک شہادت نامہ بھی ایسا نہ گزرا جو میری منشا کے مطابق ہوتا. (۱۹۳۱ ، سبّدہ کا لال ، ۵). **۳. اردو شاعری میں مرثیے کی ایک قسم جس میں مثنوی کی طرز پر شہادت کا ذکر مسلسل ہوتا ہے.** مرثیہ عام ہے ان کے علاوہ مثنوی کی طرز میں مسلسل واقعات لکھنے کا رواج بھی تھا لیکن ایسی مثنویوں کو مرثیہ نہیں کہا جاتا تھا بلکہ شہادت نامہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا. (۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۲۱). **۴. تحریری شہادت ، گواہی ، تصدیق نامہ.**

چھری ہے میان میں عرضی نہیں میرے لفافہ میں
شہادت نامہ ہے اپنا کمر سے نامہ بر باندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵).

شہادت نامہ لکھو دیر کو شاید وہ خط لکھے
عدم کا قصد ہے پر انتظار اب تک ہے قاصد کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۰).

ہمارا خونِ ناحق حشر کے دن خود پکارے گا
شہادت نامہ لکھا ہے زبانِ تیغِ قاتل پر

(۱۹۱۳ ، عیش لکھنوی (اچھے صاحب)، ۴). ملٹن کی زندگی کی روداد ایک ایسا شہادت نامہ ہے جس میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ ملٹن نے اپنی تخیئل یا اپنے ایمان کا دامن چھوڑا ہو. (۱۹۷۳ ، شمسون مبارز ، ۱۳). [شہادت + نامہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. گواہی ہونا ؛ فوت ہونا ؛ قضا آنا ، مرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۲. خدا کی راہ میں مارا جانا ، امر حق کے لیے قتل ہونا.** جب کسی کے متعلق آپ «رحمۃ اللہ» یعنی «خدا اس پر رحمت کرے» فرماتے تھے تو صحابہ سمجھ جاتے تھے کہ اس کو شہادت نصیب ہو گی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۷۵).

شَہادَۃ (فت ش ، د) امث (قدیم).
رک : شہادت. شہادۃ. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۵). [شہادت (رک) کا ایک قدیم املا].

شَہادَتی (فت ش ، د) امذ.
گواہی دینے والا ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت.

تختی یہ شہادتی ہو اظہار
اسلام کے علم کوں کیا بار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). [شہادت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہادَتَین (فت ش ، د ، ی لین) امث ؛ ج.
توحید اور رسالت دونوں کی تصدیق یا اقرار ، وہ کلمہ جس میں توحید اور رسالت دونوں کی شہادت موجود ہو ، کلمۂ شہادت.

شہادتیں پڑھ اب دم نہ بھر بتوں کا دلا
لبوں یہ جان تو او بندۂ خدا آئی

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۲). وضو کر رکھنا وقت نماز سے پہلے اور ذکر کرنا شہادتیں کا ہر عضو کے دھونے کے وقت. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۱). نمازوں میں جب شہادتیں ادا کرتے ہیں تو رسالت کے اقرار سے پہلے عَبدہٗ کا لفظ کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۸). [شہادت (رک) کی جمع].

شَہار (فت ش) امذ (قدیم).
شہر.

کرے قصد جس ملک جس شہار کا
اچھے وانچ حاضر ہو یکبار کا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۸). [شہر (رک) کی جمع].

شَہامَت (فت ش ، م) امث ؛ امذ.
۱. بزرگی ، بلندی ، بڑائی ، عظمت.
سب زاہدان شہر کے کرتے ہیں عکس لیکن
ڈرتے ہیں دیکھ سارے اس باد کا شہامت
(۱۶۸۸ ، دیوان معظم (ق) ، ۲۶).
خدا نت رکھے اس کے اقبال کو
شہامت کو رفعت کو اجلال کو
(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵). شاعر تو شرافت و شہامت کا اعلان کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۲۳). اس کی قابلیت و شہامت کو اس خاتون نے اپنے شایان شان پایا. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۱۱۹). **۲. شجاعت ، بہادری ، جواںمردی.** قوم سمہ شجاعت و شہامت میں مشہور تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۶۹). شجاعت و شہامت ہی باقی رہتی ہے نہ وہ سپاہیانہ عادتیں. (۱۹۰۳ ، مقدمہ تاریخ ابن خلدون ، ۲ : ۲۸). فوج کے سپاہیوں کے خون کو گرم اعصاب و عضلات کو فشار آزمودہ اور شہامت و شجاعت کو تازہ و تیز رکھنے کے لیے ... مصنوعی جنگ کراتے ہیں. (۱۹۷۶ ، اقبال ، شخصیت اور شاعری ، ۱۰۰). [ع].

---باز صف.
فوجی مصاحب ؛ سردار ، بانکا. ان میں مختلف شہامت بازوں کو اس اقرار پر رہا کر دیا گیا کہ وہ فدیہ ادا کریں گے. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌الممالک کا آغاز ، ۳۱۹). [شہامت + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا].

شَہامَتی (فت ش ، م) امث.
شہامت (رک) سے منسوب. شہامتی دورکی صدیوں میں جو بچن اس طور سے دیا جاتا تھا اس کا عام طور سے لحاظ کیا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین‌الممالک کا آغاز ، ۳۱۸). [شہامت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہانا (فت ش ،) صف ؛ امذ ؛ ـــ شہانہ.
۱. شاہانہ ، شاہی ، بادشاہوں کے موافق یا لائق ؛ نوشاہ کا. اعتقاد ان کا یہ ہے کہ وہی اس کے بیاہ کا روز تھا چنانچہ شہانے کپڑے اس کے گلے میں تھے کہ مارا گیا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱۲).
ہونے لگا پھر تو ناچ گانا
طیاری تھی بزم کی شہانا
(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۳۲). **۲. نوشاہ کا جوڑا.**
کیا بنا نام خدا اسرا کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانا نور کا
(۱۹۰۵ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۳). **۳. شادی بیاہ یا خوشی کے موقع پر گایا جانے والا گیت.**
او تم ڈومنیاں مل ہلانے لگیاں
سہیلے شہانے سو گانے لگیاں
(۱۶۲۵ ، سیف‌الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷۰).

ایک پل میں ہو شہانے گاویں
ایک پل میں ہو جنازہ لاویں
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۹).
بدھائی آج مرے گھر ہے مطربوں سے کہو
شہانا گائیں خوشی سے لگائیں طبلے پہ تھاپ
(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۵).
مغنی شہانہ ہو یا شاہناز
کوئی دھن بطرز عراق و حجاز
(۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۹۷). **۴. سرخ رنگ کی خاص قسم کی چوڑیاں** (نوراللغات). [شاہانہ (رک) کی تخفیف].

---جوڑا (---و مج) امذ.
شاہانہ لباس ؛ دولھا کا جوڑا ، سرخ پوشاک.
عمر بھر رونے کو صدمہ یہ نہیں ہے تھوڑا
بھر گیا خون میں قاسم کا شہانا جوڑا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۳۵). سنتے ہیں کہ امیدواروں میں پہلا شہانہ جوڑا ... خلافت ہند کی طرف سے آیا. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۱۰). [شاہانا + جوڑا (رک)].

---وقت (---فت و ، سک ق) امذ.
۱. شاہانہ وقت ، سہ پہر ، شام کا وقت. شہانے وقت یعنی سہ پہر کو دوجیا عورت کی گود بھری جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۶). **۲. سہانا وقت.**
ہے صبح وصل وقت شہانا اے صنم
للہ بھیرویں کی کوئی تان لیجیے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۶). [شاہانہ وقت (رک) کی تخفیف].

شَہانِ سَلَف (فت ش ، کس ن ، فت س ، ل) امذ.
گزرے ہوئے زمانے کے بادشاہ ، شاہان سلف.
اک دن کیا سوال شہانِ سلف سے میں
پرویز کے انہوں میں خصوصاً سلف سے میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). [شہاں (شہ (رک) کی جمع) + سلف (رک)].

شَہانَہ (فت ش ، ن) صف.
رک : شہانا.
کرتا شلوکا تیرے گلے میں شہانہ ہو
لاشے پہ تیرے چھوٹا سا اک شامیانہ ہو
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترماتم ، ۲ : ۹۰). [شہانا (رک) کا متبادل املا].

شَہانی (فت ش) صف.
شہانہ ، شاہی.
شہانی تیری نوجوانی اچھو   تجے نوجوانی شہانی اچھو
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۷).
شہانی کیے ہو بڑا کام شاہ
دیئے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۱). دولھن کو لا کر دولھا کے پاس شہانی مسند پر بٹھایا. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۱۰۷).

دل لیے لیتی ہے غنچوں کی شہانی پوشاک
کیا مزہ دے رہی ہے سبزے کی دھانی پوشاک
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۱۵). [شہا + نی ، لاحقۂ نسبت].

---چُوڑی (---و مع) امث.
عمدہ اور نفیس قسم کی یا سادی چوڑیاں جو رسم و رواج کے مطابق سرخ یا سبز رنگ کی ہوتی ہیں اور نکاح کے وقت دلہن کو پہنائی جاتی ہیں. سرخ پوشاک شہانی چوڑیاں پہنے تارے دیکھنے کو باہر آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۱). [شہانی + چوڑی (رک)].

---دُھن (---ضم د ھ) امث.
(موسیقی) خصوصاً ایسے راگ جس میں کسی بادشاہ یا امیر کی مدح سرائی ہوتی ہے ، بادشاہی راگ ، بادشاہی موسیقی. روشن چوکی نواز شہناؤں میں شہانی دھنیں بجاتے . (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۹). [شہانی + دھن (رک)].

---مِہندی (---کس مع م ، سک ہ ، مغ) امث.
گہرے رنگ کی مہندی ، شوخ رنگ کی مہندی.
خیر سے جاؤں کی میں آج میاں رنگیں پاس
مہندی ہاتھوں میں لگا میرے شہانی باندی
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشاء ، ۵۵)). [شہانی + مہندی (رک)].

شُہُب (ضم ش ، ہ) امذ ؛ ج.
بہت سارے شہاب. اس قسم کے شہب بہت بڑے ہوتے ہیں اور ایک مشعل کے موافق روشنی دیتے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۵ : ۸۸). ایک نبی کے ظہور پر جو عبدالمطلب سے نکلے گا ...آسمان سے خبریں سننا مسدود ہو جائیں گی اور ہم پر شہب سماویہ پھینکے جائیں گے . (۱۹۳۶ ، طیب الوردہ علی قصیدۃ البردہ ، ۱۶۵). [شہاب (رک) کی جمع].

شَہْباز (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
۱. سفید اور بڑا باز (شکاری پرندہ) ، شاہین.
سینے ہیں میری دونوں آنکھیاں بھری کے نمنے
انکھیاں کھلے تو تجھے دیکھ کر ہوا شہباز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱۲۴).
زندگی میں طائرِ دل کو خلاصی کیوں کے ہو
پنجۂ ظلمِ ستمگر چنگلِ شہباز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۰).
چاہے تو وہ شہباز بنا دیوے مگس کو
شاہیں سے ہم پنجہ ہو اک طائر تصویر
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷۷). شہباز ... تیتر بٹیر غرض کہ دنیا بھر کا جانور یہاں موجود ہے. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۳۵). **۲. سبزی (بھنگ) پینے والوں کا پیر ؛ خوبصورت ، نوجوان ؛ شریف آدمی ؛ بہادر آدمی** (جامع اللغات). [شاہ باز (رک) کی تخفیف].

---چَشم کس اضا(---فت چ ، سک ش) امذ.
(کنایۃً) پلک ، پلکوں کی نوک ؛ ابرو.
سونے مژگاں ہیں کہ رکھتے ہیں ترے شہبازِ چشم
آشیاں کے واسطے چن چن کے خس کی تیلیاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۰). [شہباز + چشم (رک)].

---سُخَن کس اضا(---ضم س ، فت خ) صف.
شاعری یا کلام کا شاہین ؛ (کنایۃً) شعر یا کلام کا ماہر، بلند پایہ ادیب. اگر یہ شہباز سخن تک گئے تو ہم سمجھوں گا کہ بڑا کام کیا. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۳۸). [شہباز + سخن (رک)].

---نَظَر کس اضا(---فت ن ، ظ) امذ.
رک : شہباز چشم.
مرغ دل سینکڑوں شہباز نظر کے ہیں شکار
خالِ وہ زاغ سیر ہے کہ کلیجے کیے چاٹ
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). [شہباز + نظر (رک)].

شَہْپَر (فت ش ، سک ہ ، فت پ) امذ.
۱. پرند کے بازو کا سب سے بڑا اور مضبوط پر. شہپروں کے بغیر کوئی پرند پرواز نہیں کرسکتا (۱۸۹۷ ، سیرپرند، ۶۶). **۲. (کنایۃً) عمل کی قوت یا طاقت**. اس کے فوراً بعد ان کے شہپر قضا کے ہاتھوں میں آ گئے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، پیش لفظ ، ج). **۳. مونچھوں کے بال** (سندھی نامہ، ۲۳۵). [شاہ پر(رک) کی تخفیف].

---تولنا محاورہ.
پرواز کے لیے پر پھیلانا ، اُڑنے کی کوشش کرنا ؛ (مجازاً) کسی کام کے لیے کوشش کرنا.
یار کو لکھنا نہ تھا اپنی گراں جانی کا حال
تول کر آخر کبوتر اپنا شہپر رہ گیا
(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۳).

---جَلنا محاورہ.
قوت پرواز سلب ہونا. بڑے بڑے اہل بصیرت کے ذہن کا شہپر شاید جلتا نظر آیا. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد، شخصیت اور کارنامے ، ۲۸۶).

---جھاڑْنا ف م.
پرندے کا بازو پھیلا کر زور سے ہلانا ، تیزی اور آزادی سے پرواز کرنا.
ذکرِ پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن
جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۰).

---جَھڑْنا ف ل.
بڑے پروں کا کمزور ہو کر گر پڑنا.
یہ بھی افسوس ہے گلشن میں نہ نکلے ارماں
فصلِ گل آئی تو جھڑنے لگے میرے شہپر
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۷).

---روحُ الاَمِین کس اضا (--- و مع ، ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، ی مع) امذ.
حضرت جبرائیل کے پر یا بازو.

سرے حق میں عنایت نامہ یار
مثالِ شہپرِ روح الامیں ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۴۳).

پہونچ اگرچہ سدرہ تلک ہے ادب بھی شرط
اے مراۃ شہپر روح الامیں نہ چھیڑ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۲).

کیا وہاں بھی اڑ کے پہنچا ہے کبھی اے نکتہ چیں
کانپتا ہے جس فضا میں شہپر روح الامیں
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۵). [شہپر + روح الامیں (رک)].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
ایک قسم کا سرخ کبوتر جس کی پشت اندر سے سبز زردی مائل اور سینہ کے اوپر زرد نقطے ہوں. سرخہ یعنی گلرنگ اگر پشت اوس کی اندر کے سبز زردی مائل اوپر سینہ کے نقطہ زرد اور نیچے دُم کے بھی نقطے زرد ہوتے ہیں اسکو شہپر نگار بھی کہتے ہیں . (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۰). [شہپر + ف : نگار ، نگاشتن - نقش کرنا ، نقش بنانا یا کندہ کرنا].

---ہِلانا محاورہ.
پرواز کے لیے پر تولنا ، اُڑنے کے لیے تیار ہونا.

ماں باپ کو لے کے بازوؤں پر
کس طرح ہلا رہا ہے شہپر
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۳).

شَہْپَری (فت مج ش ، سک ہ ، فت پ) امث.
پریوں کی ملکہ.

جانا تجے جو دیکھت جگ چھند بھری کتے ہیں
کوئی حور پدمنی کوئی شہپری کتے ہیں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳). [شاہ پری (رک) کی تخفیف].

شَہْپُور (فت مج ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
بادشاہ کا بیٹا ، شہزادہ.

اپنے شہپور کی رہ دیکھ رہی ہیں یہ اسیر
جس کے ترکش میں ہیں امید کے جلتے ہوئے تیر
(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۱۱۲). [شہ + پور (۱)].

شَہْپُورَہ (فت مج ش ، سک ہ ، و مع ، فت ر) امذ.
بڑی قسم کا تنبورا (ا پ و ، ۳ : ۱۶۲). [مقامی].

شَہْتَرَہ (فت مج ش ، سک ہ ، فت ت ، ر) امذ.
(طب) شاہترہ ، یونانی طب میں ایک کڑوی دوا جو مصفی خون ہے، چرائتہ ، شہترہ.

اے طبیبو ہے مرے دل میں گدائی کی ہوس
شہترے سے فائدہ کیا ہو گا مجھ بیمار کو
(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۲). [رک : شاہترہ].

شَہْتُوت (فت مج ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
(طب و نباتات) ایک درخت اور اس کا پھل اس کی شاخیں لمبی اور لچک دار پتے پان کے برابر مگر کھردرے اور دندانے دار ہوتے ہیں پھل عموماً تین انگل سے پانچ انگل تک لمبا ہوتا ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے ایک سفید زردی سبزی‌مائل اور مزے میں شیریں دوسرا سرخی مائل اور مزے میں کسی قدر ترش لوگ شوق سے کھاتے بھی ہیں اور دوا کے طور پر بھی مستعمل ہے ، اس کے پتے ریشم کے کیڑے کی خاص غذا ہیں چین میں خاص طور پر ریشم کے کیڑے پالنے کے لیے لگایا جاتا ہے.

بوسہ سیب زنخداں وو گویا شہتوت ہے
آج دیکھے ہم نے وو میٹھے لباں کے فالسے
(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۲۴۶). شہتوت کی ہری بھری شاخ وہ تبرق ہوئی چلی آتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۶۵). شہتوت کے درخت سے کچھ شاخیں توڑیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳). دائیں طرف جامن اور شہتوت کے پیڑوں کا جھنڈ تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۲). ۲. **(مجازاً) مرد کا عضو تناسل.**

محل میں موا رنڈیاں گھورنے کو
ہوا ہے کتا اپنا شہتوت خوجا
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۲۲)). [شاہ توت (رک) کی تخفیف].

شَہْتُوتِیَہ (فت مج ش ، سک ہ ، و مع ، سک ت ، فت ی) امذ.
(نباتات) خلیات کا کروی مجموعہ جو ٹھوس ہوتا ہے اور شہتوت کی شکل کا ہوتا ہے. شگافیت کے نتیجے میں سب سے پہلے خلیات کا ایک کروی مجموعہ جو ٹھوس ہوتا ہے تشکیل پاتا ہے اسے شہتوتیہ (**Morula**) کہتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۷۲). [شہتوت + یہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہْتُول (فت ش ، سک ہ ، و مج) امذ.
قیمتی ، نایاب ، وزنی.
شہزادی نیلوفر کے یہ دس موتی انمول بھی ہیں
سچے بھی ہیں دلکش بھی ہیں گراں بھی ہیں شہتول بھی ہیں
(۱۹۴۳ ، شعر انقلاب ، ۱۰۳). [شہ + تول (رک)].

شَہْتِیر (فت مج ش ، سک ہ ، ی مع) امذ.
چوپہلو لمبی لکڑی جو موٹائی اور چوڑائی میں قریب قریب مساوی اور کم سے کم فٹ سوا فٹ اور لمبائی کم سے کم بارہ پندرہ فٹ ہوتی ہے تعمیرات میں کام آتی ہے ، بڑی کڑی ، شاہ لیک ، دھنی.

پکڑ آنکڑہ جیسے ہوے شہتیر
دیویں داہنے اوس کے کلے کوں چیر
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۵۹).

مٹی تو وہ جو ڈالی چھت پر ہم
تھے جو شہتیر جوں کماں ہیں خم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). جلتے ہوئے شہتیر اڑ کر میدان میں گرتے اور ہلاکت کا باعث ہوتے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۸۵). شبراتی کی بیوی گلے میں رسی ڈال کر چھپر کے شہتیر میں لٹکنے لگی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۲). [شہ + تیر (رک)].

شَہتیری (فت مج ش ، سک ہ ، ی مع) امث.
پیمائش میں شہتیر سے چھوٹی لکڑی. زیادہ مقدار کے خریدار تختوں کے بجائے شہتیر اور شہتیریاں خریدتے ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۸۰). ہم لوگ اپنے مکان کی چھت پر گئے اور وہیں سے ساتھ والے مکان کی طرف دیکھا کہ چھت اڑ گئی ہے اور شہتیریاں ننگی ہوگئی ہیں. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۲۹۵). [شہتیر + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---پَھنْدا (---فت پھ ، سک ن) امث.
رسّی وغیرہ کا وہ حلقہ یا گانٹھ جو لٹھوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کھینچنے یا اتارنے اور چڑھانے میں مدد دیتا ہے. شہتیری پھندا نمبر ہیچ ، یہ پھندا لٹھوں کے اتارنے اور چڑھانے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ کھینچنے میں مستعمل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲۷). [شہتیری + پھندا (رک)].

شَہْجَہانی (فت ش ، سک ہ ، فت ج) صف.
شاہ جہان (رک) سے متعلق یا منسوب.

گئی وہ آب و تابِ بزمِ اکبر
مٹے نقش و نگارِ شہجہانی

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۰). [شاہ جہانی (رک) کی تخفیف].

شَہْد (فت مج ش ، سک ہ) امذ.
۱. ایک قسم کا میٹھا شیرہ جسے سہال کی مکھیاں درختوں کے پھولوں ، پھلوں اور پتوں کا رس چوس کر جمع کرتی ہیں ، رنگت میں سرخ ، ہلکا سرخ اور سفیدی مائل ہوتا ہے ، اسے لوگ بطور غذا کھاتے ہیں اور دوا کے طور پر مرکبات میں شامل کر کے یا تنہا بھی استعمال کرتے ہیں ، قرآن مجید میں اس کی تعریف آئی ہے، شفاء للناس (اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے). ذکر روحی کے شہد میں میلا کرسگن کے پانی سوں پینا. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۲). یو آب حیات تو ہے ، یو شہد ، یو نبات تو ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۴).

دو رخسارِ سوسن دہاں مثلِ سیب
بھرے شہد چاہِ ذقن ہے نشیب

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۸). ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۳). حضرت زینب کے پاس کہیں سے شہد آ گیا تھا انہوں نے آپؐ کے سامنے پیش کیا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۹۸).

قند میں یہ سجل مٹھاس کہاں ؟
شہد میں یہ کنول کی باس کہاں

(۱۹۶۸ ، ضمیریات ، ۲۸). ۲. **(مجازاً) بہت زیادہ میٹھی چیز ، جو شہد کی مانند شیریں ہو.** کہیں تیرے بول شربت کے گھونٹ ہیں کہیں تو شہد ہے اور کہیں حنظل کہیں تو زہر ہے کہیں تریاق. (۱۸۹۸ ، مقالات حالی ، ۲۰۵). [ع].

---پارَہ (---فت ر) امذ.
شہد سے تیار کردہ شیرینی، شہد سے بنائی ہوئی مٹھائی یا حلوہ. بدو نے کہا میں بھی بغداد جا کر شہد پارے ضرور کھاؤں گا. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۶۰). [شہد + پارہ (رک)].

---پر مَکّھی گُھومی کہاوت.
بہت زیادہ خوشامد کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، خوشامدی. شہد پر مکھی گھومی اس کہاوت کے کہنے والے کو شاباش خوش آمدی ہیں. (۱۹۰۱ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ۲۵).

---ٹپکانا محاورہ.
وقت نزع بیمار کے منہ میں شہد ڈالنا. میں بھی آن نکلی تو دیکھتی کیا ہوں کہ تمہاری اماں جان شہد ٹپکا رہی ہیں اور خالہ کلثوم یٰسین پڑھ رہی ہیں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴۲).

---چٹانا محاورہ.
رک : **شہد ٹپکانا.**

نزع کی حالت میں چل کر یارِ شکر لب بوسہ دے
آج تیرے بیمار کو ہم سنتے ہیں شہد چٹاتے ہیں

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۵۲).

---خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
شہد کی ایک قسم جو خشک ہوتا ہے ، تیز بو سبز و زرد و سفید و سرخ ہوتا ہے ملک فارس کے پہاڑوں اور گازروں کے علاقے میں پایا جاتا ہے ، انگبین خشک. شہد خشک ... شہد ہے نہایت خشک تیز بو. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵). [شہد + خشک (رک)].

---دان/دانی امذ ، امث.
(نباتیات) پھول یا پودے کا وہ حصہ جس میں شہد ہوتا ہے. اکمامہ عموماً ۵ آزاد ، کنار پوشہ ، بتلابی پنکھڑیاں ، مختصر ہو کر شہد دان بناتی ہیں. (۱۹۶۲، مبادی نباتیات ، ۲۰۲). اینڈروشیئم کی اساس پر گہرے سبز رنگ کی چھوڑ شہد دانیاں Nectaries پائی جاتی ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۶). [شہد + دان ، لاحقۂ ظرفیت + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---زُبان (---ضم نیز فت ز) صف.
شیریں زبان ، خوش گفتار ، شیریں مقال.

شائستہ ہے تو اتنا ہے اسکا کہ کام میں
کہیے نہ یوں تجھے تو ہو شہد زبان شرنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۱۰).

یہ کسی شہد زباں سے پوچھو
لذتِ تلخ کلامی کیا ہے

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ ، مارچ ، ۳). [شہد + زبان (رک)].

---سُہاگَہ ، گھی ، مَری دھات کا جی کہاوت.
کیمیاگر کہتے ہیں کہ ان تینوں چیزوں سے مری ہوئی دھات زندہ ہو جاتی ہے (نوراللغات).

---فائِق کس صف(---کس ء) امذ.
عمدہ شہد ، اچھی قسم کا شہد ، اعلیٰ قسم کا شہد ، خالص اور نفیس شہد. اگر تیرا قول صادق ہے تو شہد فائق ہے ورنہ تھوک دینے کے لائق ہے. (۱۸۹۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۰۶). [شہد + فائق (رک)].

---کا چھتّا (---فت چھ ، شد ت) امذ.
شہد کی مکھیوں کا خانے دار گھر جس میں وہ شہد جمع کرتی ہیں ، ما کھی کا چھتا.

چھوٹتا ہی نہیں یہ الجھیڑا
شہد کا چھتا جیسے اب چھیڑا

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، میر اثر ، ۲ : ۱۰۲). شہد کے چھتے میں تین قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵).

---کی چُھری (---ضم چھ) امث.
ایسا شخص جو زبان کا میٹھا اور دل کا کھوٹا ہو یعنی دوست نما دشمن ، وہ شخص جو صرف ظاہر میں دوست ہو اور باطن میں اس کے برعکس میٹھی چھری (نوراللغات).

---کی مکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
۱. وہ مکھی جو شہد جمع کرتی اور چھتا بناتی ہے. سب کیڑوں میں شہد کی مکھیاں بہت سمجھدار ہیں اکٹھی رہتی ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۵). **۲. (کنایۃً) وہ شخص جو سر ہو جائے اور پیچھا نہ چھوڑے ، چمچچڑ ، وہ شخص کہ جہاں فائدہ دیکھے وہیں جا لپٹے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کی مکّھیوں کی مَلِکہ (---فت م شد کھ یکس ، و مع ، فت م ، سک ل ، فت ک) امث.
ہر چھتے میں ایک مکھی خاص طور پر پرورش کی جاتی ہے جب یہ جوان ہوتی ہے تو انڈے دینے شروع کرتی ہے پرانی ملکہ اپنی وفادار مکھیوں کو ساتھ لے کر چلی جاتی ہے ، رانی مکھی (ماخوذ : جامع اللغات).

---کی مُہال (---ضم م) امذ.
شہد کی مکھیوں کا چھتا. مینار نہایت بلند اور خوشنما مسجد میں اُداسی اور پریشانی شہد کی بڑی مہالیں لگی ہوئی تھیں. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، ۷۷).

---کی نبیذ (---فت ن ، ی مع) امث.
(طب) شہد ملا کر تیار کی گئی ایک قسم کی نشہ آور دوا جو سردی ضعف اور اعصاب کے امراض جیسے فالج ، لقوہ ، رعشہ کے لیے مفید ہے. شہد کی نبیذ ... یہ سردی اور ضعف اعصاب کے امراض جیسے فالج لقوہ رعشہ اور استرخا کو نافع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲۳).

---کے سے گھونٹ پینا محاورہ.
(بات) خوشدلی یا دلچسپی سے سننا. میں کانوں کی راہ آپ کی باتوں کے شہد کے سے گھونٹ پی رہا ہوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۱).

---گھولنا محاورہ.
شیریں گفتار ہونا ، شیریں کلامی کرنا ، میٹھے بول بولنا.

سیکھ شاہ محمد اکاملوں سے
زہر پیستا کیا ، شہد گھولتا کیا

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۹۵).

---لگا کر اَلگ ہو جانا محاورہ.
جھگڑا برپا کر کے الگ ہو جانا ، لڑائی کرا دینا ، فساد کرانا ، لڑوا دینا (نوراللغات).

---لگا کر/کے چاٹنا محاورہ.
کسی ایسی چیز کا رکھنا جو بیکار ہو ، طنز کے طور اس موقع پر استعمال کرتے ہیں جب کسی چیز کا رکھنا نہ رکھنا برابر ہو.
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو شہد لگا کے چاٹیں اور ہوس بجھائیں.
(۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۰ : ۱).

---نَبات کس اضا(---فت ن) امذ.
(نباتیات) پودوں کا میٹھا رس یا شہد ، عسل. پھولوں کی پتیوں کے نیچے ایک رطوبت پیدا ہوتی ہے جسے سائنس کی اصطلاح میں رس یا شہد نبات (Nectar) کہتے ہیں. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس ، ۵ ، ۱ : ۳۸). [شہد + نبات (رک)].

---نِکالنا / نِکَلْنا ف م.
شہد کا چھتے سے حاصل کرنا (جامع اللغات).

---و شکر (--- مع،فت ش ، ک) امذ.
دو میٹھی چیزوں کا امتزاج ، قندمکرر.

سعدی طرح انگیختہ شہد و شکر آمیختہ
در ریختہ در ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

(۱۵۹۳ ، سعدی کاکوروی ، مخزن نکات ، ۲).

یتھی یک حکایت عجب خوب تر
رسالہ سرا خوب شہد و شکر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۲). [شہد + و (حرف عطف) + شکر (رک)].

شُہَدا (ضم ش ، فت ہ) امذ ؛ ج.
شہید (رک) کی جمع.

انہوں بعد شہدا شفاعت کریں
اونہوں بعد للہ اذان جو پڑیں

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۱۰).

کیا حال کہیے یاں کے کوئی جور و جفا کا
خوں بسکہ گرا خاک کے اوپر شہدا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۲۲).

داغ کی لاش سر راہ گزر ہے پامال
مرتے خوب تمہارے شہدا نے پالے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۳). [ع].

شُہْدا (ضم ش ، سک ہ) امذ.
۱. بدکار ، بدمعاش ، لُچّا ، بازاری آدمی ، آوارہ ، غنڈا.

گر بیاہ کر چلا ہے سحر کو تو یہ بلا
شہدا ، زنانہ ، ہیجڑا اور بھاٹ منڈچرا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹). اُٹھائی گیرا ، لقّا ، لُچّا ، شہدا ، دغاباز ... یہ سب برے ، مگر شرابی ان سب کا گرو گھنٹال ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱). بڑھیا کا بیٹا شہر کے شہدوں میں گنا جاتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۵۰).

بزار شکر کہ ہم نہ گندہ ذہن مولوی ہیں نہ سیہ مست بادہ رباکار ، ورنہ شرعی شہدے ہوتے۔ (۱۹۸۸ ، صحیفہ (اقبال نمبر) ، اکتوبر ، دسمبر ، ۱۰۰)۔ ۲. **ایک فرقہ جو اکثر ننگے سر اور پاؤں رہتا ہے ، عام طور پر لوگوں کا بوجھ یا شادیوں میں دلہن کا پلنگ اٹھاتا ہے ان کی دیانتداری اور ایمانداری مشہور ہے۔** نکاح کے ختم ہوتے ہی شہدے آواز لگاتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۸۰)۔ پھر مبارک سلامت کا شور بلند ہوا اور اسی کے ساتھ شہدوں کی آوازیں آئیں الٰہی ست ہوتے ہوں۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۲۷)۔ [س : شہدا शुहदा]۔

---پَن (---فت پ) امذ.
بدمعاشی ، بدچلنی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [شہدا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---شِکَستَہ (---کس نیز فت ش ، فت ک ، سک س ، فت ت) صف.
خراب و خستہ.

شہیدِ تیغ ابرو ہے اسیرِ دام گیسو ہے
ہدایت بھی میاں کوئی وہی شہدا شکستہ ہے

(؟ ، میر ہدایت (فرہنگ آصفیہ))۔ [شہدا + شکستہ (رک)]۔

شَہدانَج (فت ش ، سک ہ ، فت ن) امذ.
(طب) بھنگ کے درخت کا بیج جو جنگلی اور بستانی دو قسم کا ہوتا ہے. جنگلی قسم کا پیڑ دو گز کے برابر ہوتا ہے اور اس کے پتے پر سفیدی غالب ہوتی ہے نسیان دور کرتا اور متلی کو دفع کرتا ہے ، شاہد انق ، شاہد انج. بوستانی کے تخم کو شہدانج کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۸)۔ شہدانج کھانے سے منی خشک ہو جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۷)۔ [شہدانہ (رک) کا معرب]۔

شَہدانَہ (فت ش ، سک ہ ، فت ن).
شہدنج ، بھنگ (کلید عطاری ، ۷۵)۔ [شاہدانہ (رک) کا مخفف]۔

شُہَداْ (ضم ش ، فت ہ) امذ.
رک : شُہدا. شہداْ: جمع شہید (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵)۔ وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداْ اور صالحین . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۳)۔ [شہدا (رک) کا ایک اِملا]۔

---ئے کَربَلا کس اضا (---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ ؛ ج.
کربلا کے شہید ، وہ لوگ جو واقعۂ کربلا میں شہید ہوئے . شہر ارکاٹ میں ایک ساہوکار رہتا تھا اس کے لڑکے کو شہدائے کربلا سے بڑی عقیدت تھی. (۱۹۶۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۲۱۰)۔ [شہدا + ئے (حرف اضافت) + کربلا (رک)]۔

شُہدَن (ضم ش ، سک ہ ، فت د) امث.
بازاری عورت، بدمعاش عورت. غصے سے جھنجلا کر بولی او رحیمن او رحیمن ادھر تو آ شُہدَن. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۹۳)۔ شہدن ، بے شعور ، دور ہو ، چل اندر جا کے بیٹھ. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۵۳)۔ [شُہدا (رک) کی تانیث]۔

شُہدپَن / پَنا (ضم ش ، سک ہ ، د ، فت پ) امذ.
بدمعاشی ، بدچلنی ، لُچّاپَن ، شہدا ہونا. وہاں شبانہ روز عجب طرح کے چرچے شہد پنے کے رہتے تھے . (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۱۸)۔ نسوانیت یا شہدپن کے مقابلہ میں قل اعوذیت کو گردن زدنی بھی نہیں قرار دیا جا سکتا. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۰۷)۔ [رک : شہدا پن]۔

شُہدی (ضم ش ، سک ہ) امث.
شہدن ، بازاری عورت.

لپٹی جاتی ہے یہ شہدی منع تو ان کو کرے
کون داروغہ مرے سکھپال کے ہمراہ ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۲)۔ [شہدا (رک) کی تانیث]۔

شَہر (فت ش ، سک ہ) امذ.
۱. **مہینہ ، ماہ.**

یوں جواب اس نے دیا مجکو کہ یہ ماہ مبارک
متبرک جو ہے مشہور جہاں شہر ربیع

(۱۸۷۶ ، شہید ، گلدستہ شہید ، ۶)۔ ۲. **نیا چاند جب وہ دکھائی دے ، ہلال** (ماخوذ : پلیٹس)۔ ۳. **(تصوف) وجود مطلق جو سب میں ساری و طاری ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۵)۔ [ع]۔

---حَرام کس اضا (---فت ح) امذ.
ماہ مقدس ؛ مراد: رجب ، ذیقعدہ ، ذی الحجہ یا محرم. شہر حرام یعنی ماہ رجب. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۵۵)۔ کیا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے کہا خدا اور رسول کو اس کا علم ہے آپ نے فرمایا شہر حرام ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۹)۔ [شہر + حرام (رک)]۔

شَہر (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
بڑی آبادی والی بستی جہاں عمارتیں ، دکانیں اور سڑکیں وغیرہ بکثرت ہوں ، جہاں کی صحت تعلیم اور تعمیرات وغیرہ کی انتظامیہ کو میونسپلٹی کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن کہتے ہیں ، قصبے سے بڑی بستی ؛ آبادی ، بستی ، مقام . وہاں سے دسرا ملکوت کی منزل سوں سیر کر کر ممکن ممکن کے شہر میں جا کر پوچھے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳)۔

پھر شہر و کشور تے غازی چلے
چُغتے مغل ترک و تازی چلے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱)۔ ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستاں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶)۔

جنوں کے شہر میں نہیں کم عیار کوں حرمت
میں نقدِ قلب کوں کانٹے میں دل کے تول چکا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۰)۔ مصنف نے ہر شہر اور جزیرے کے طول اور عرض کی وسعت بحساب درجے اور دقیقے کے بیان کی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۷)۔ نپولین اس خبر سے چونک پڑا کہ شہر میں بغاوت ہوگئی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۲ : ۶۳)۔ جہاں اتنے بڑے بڑے شہر کے معزز مہمان آئے ہوں وہاں یہ چیخ و پکار کی آوازیں سن کر لوگ کیا کہیں گے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۶۶)۔ [ف]۔

---اُستاد (---ضم ا ، سک س) امذ.
شہر کا استاد ؛ (کنایۃً) استاد کامل ، ماہر فن ، شاعر اعظم.

میں سنا ہے یوں کہا سجّاد نے
قبلۂ شعرا و شہر استاد نے

(۱۷۹۸ ، بیان (احسن اللہ خان)، د ، ۷۲)۔ [شہر + استاد (رک)]۔

---اُمَنڈْنا محاورہ.
شہر کے لوگوں کا ہجوم کرنا ، بہت لوگوں کا آنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---اَنْگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) امذ.
شہر آشوب (رک) کی ایک قسم ، ایسی نظم جس میں لڑکوں کے حسن و جمال اور ان کی دلکش اداؤں کا ذکر ہوتا تھا اور جن کا مقصد محض تفریح و تفنّنِ طبع تھا اور جس سے شہر میں فتنے اور ہنگامے اٹھنے کا ڈر بھی ہوتا تھا. وحیدی قمی کا شہر انگیز تبریز جو تبریز کے نوخیزوں کی تعریف میں ہے . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳)۔ [شہر + ف : انگیز ، انگیختن ـ اُٹھنا ، اٹھانا].

---آرا صف.
شہر کو سجانے والا ؛ (مجازاً) وجیہ ، حسین ، خوبصورت ، محبوب کی تعریف.

شہرِ دل آباد تھا جب تک وہ شہر آرا رہا
جب وہ شہر آرا گیا پھر شہرِ دل میں کیا رہا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۱۳). شہر آرا: وجیہ ، حسین ، نام آور. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۵)۔ [شہر + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا].

---آشوب (---و مج). (الف) امذ.
۱. شہر کے لیے فتنہ اور ہنگامہ ، نظم کی وہ صنف جس میں مختلف طبقوں اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لڑکوں کے حسن و جمال اور ان کی دلکش اداؤں کا بیان ہوتا تھا. وہ شہر آشوب جن میں خوبان شہر کی فتنہ انگیزی کا بیان مقصود ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳)۔ **۲. وہ نظم جس میں کسی شہر یا ملک کی اقتصادی یا سیاسی بےچینی کا تذکرہ ہو یا شہر کے مختلف طبقوں کی مجلسی زندگی کے کسی پہلو کا نقشہ خصوصاً ہزلیہ ، طنزیہ یا ہجویہ انداز میں کھینچا گیا ہو.** اس کے برعکس نعت، حمد اور واسوخت شہر آشوب سے اپنے معانی کے لحاظ سے ممیز ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۵)۔ (ب) صف. **وہ شخص جو اپنے حسن و جمال کے باعث آشوب زدۂ شہر و فتنۂ دہر ہو** (فرہنگ آصفیہ)۔ [شہر + آشوب (رک)]۔

---باش امذ.
شہری ، شہر کا باشندہ ، شہر میں رہنے والا. افسوس ہے کہ ہمارے شہر باش اور ہم وطن کشمیر کے فن تعمیر کی نزاکتوں کی طرف کم توجہ کر رہے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۶)۔ [شہر + ف : باش ، باشیدن = رہنا ، بسنا]۔

---بانو (---و مج) امث.
۱. شہر کی امیرزادی ، خاتون شہر ، شہر کی دلہن یعنی شہر کی زینت (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۲. بادشاہ ایران کی بیٹی کا نام جو خلافت حضرت عمر میں قیدی ہو کر آئیں اور سید الشہدا حضرت امام حسین سے آپ کا عقد ہوا ، حضرات اہل تشیع کے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام آپ ہی کے بطن مبارک سے تھے ، سانحہ کربلا میں آپ بھی امام مظلوم کے ہمراہ تھیں.**

نندوں کے منہ سے جوں جوں سنے تھی یہ حرفِ سوز
اڑتی تھیں شہر بانو کے منہ پر ہوائیاں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵ : ۳۱۲)۔ بی بی شہر بانو سے کہا تم نوشیروان عادل کی پوتی اور بادشاہ یزدگرد کی حقیقی بھانجی ہو ، میں آج تم کو وہ وقت یاد دلاتا ہوں . (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، راشد الخیری ، ۱۸۷)۔ [شہر + بانو (رک)].

---بانی امذ.
پولیس ، محکمہ پولیس ، وہ صیغۂ انتظام جو حکومت کی طرف سے امن عامہ قائم رکھنے اور حفاظت جان و مال کی غرض سے قائم ہو . آموزش گاہ عالی شہر بانی: پولیس کے افسروں اور ملازموں کو تربیت دینے کے لیے یہ کالج وزارتِ داخلہ کے تحت قائم ہے۔ (۱۹٦۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ٦٦۸) . [شہر + بانی (رک)].

---بَدَر (---فت ب ، د) صف.
جلا وطن ، وہ شخص جو حاکم کے حکم سے شہر سے نکال دیا گیا ہو. ارے ہے کوئی اس دیوانہ کو شہر بدر کرے . (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۹۴).

اب تلک شہر بدر ہی ہمیں سمجھے وہ ماہ
ہم کو یہاں آئے ہوا ایک مہینے کے قریب

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ٦۷). اگر زندہ رہا تو اس وقت جب آپ کی قوم آپ کو شہر بدر کرے گی میں آپ کی پوری مدد کروں گا . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۱).

شہر کے لوگو! شہر بدر کرنا تو مشکل بات نہیں
انسان وہ جو انسان بن کے انسانوں کے ساتھ چلے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۴۱)۔ اف: کرنا۔ [شہر + ب (حرف جار) + در (دروازہ)].

---بَدَر ہونا ف ل.
شہر سے نکالا جانا ، جلا وطن ہونا.

آج مے خانے میں اس کی ہے خوشی
محتسب شہر بدر ہوتا ہے

(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۱۷۵)۔

---بَسانا محاورہ.
شہر قائم کرنا ، شہر آباد کرنا. عجب ان کی یہ ادا ہے کہ یہ جو شہر بساتے ہیں اسی کے بام و در سے الجھتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۵).

---بَشَہر (---فت ب ، فت مع ش ، سک ہ) م ف.
ایک شہر سے دوسرے شہر ، جگہ جگہ.

نالۂ دل میں لئے تجھ کو پھرا شہر بشہر
آہ پر تونے نہ کی ٹک دل تاثیر میں راہ

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۸).[شہر + ب (حرف جار) + شہر (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. **شہر پناہ ، حصار ، فصیل.**

اے عشق تن کا روح سے چھُٹنا محال ہے
اللہ کی پناہ ترے شہر بند سے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۲. **نظر بند ، قید.** حضرت انسان کے بھی کیا خیالات ہیں کہ زمین کو ایک ہموار میدان خیال کر کے آسمان کا گنبد چار بند اس پر قائم کیا اور خود اس میں شہر بند ہونے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۱).[شہر + بند (رک)].

---بَھر میں اُونْٹ بَدْنام کہاوت.
اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کسی عیب کے باعث مشہور ہو ، مشہور آدمی ہی کی شامت آتی ہے ، نامی چور مارا جاتا ہے. انشا ہر بار مجھ ہی کو بدنام کرتا ہے یہ تو وہی مثل ٹھہری کہ شہر بھر میں اونٹ بدنام. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۹۰).

---پَناہ (---فت پ) امث.
شہر کی چار دیواری ، فصیل ، شہر کے اطراف کی سنگین دیوار ؛ فصیل سے گھری ہوئی بستی. شہر پناہ کی دیوار کے تلے گھوڑے پر سے اتر کر زین پوش بچھا کر بیٹھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴). تمام دروازے شہر پناہ کے بند ہو گئے تھے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۴). شہر کے لوگوں نے اتنے بہت سے اجنبیوں کی آمد کے بارے میں سُنا تو شہر پناہ پر چڑھ کر انہیں دیکھنے لگے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۷). [شہر + پناہ (رک)].

---تاش امذ.
شہر کا باشندہ ، ہم وطن ، اپنے شہر کا رہنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [شہر + تاش (۲)].

---خاموشاں کس اضا(---و مج) امذ ؛= شہرخموشاں.
خاموش لوگوں کا شہر ؛ مراد : قبرستان ، گورستان.

جان دی ہے گل رخوں کی انجمن سے چھوٹ کر
شہرِ خاموشاں بسایا ہے چمن سے چھوٹ کر

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۰). یہ معلوم ہوتا تھا کہ انسان کسی شہرِ خاموشاں میں سے گزر رہا ہے لیکن کیا شہر جس کو دیو زادوں نے بنایا ہے.(۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳۸۳).

اجڑی یادوں کے شہرِ خاموشاں میں کیا ڈھونڈھتے ہو
اب وہ زمانہ وقت کی میلی چادر میں منہ ڈھانک چکا

(۱۹۷۴ ، مجید امجد ، لوح دل ، ۴۳). [شہر + خاموش (رک)+ ان ، لاحقۂ جمع].

---خَبْرا (---فت خ ، سک ب) امذ.
ایسا شخص جو گھوم پھر کر ہر طرف کی خبریں رکھے اور ادھر کی ادھر پہنچانے ، شہر کی معلومات رکھنے والا نیز جو اپنے حلقے میں گھومے پھرے اور باخبر رہے. ہم تو سمجھے تھے ہم ہی شہر خبرے ہیں تم بھی جہانیانِ جہاں گشت نکلے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶). یہ حضرت شہر خبرے اور روزانہ مجھلے نواب صاحب کی پاکیزہ صحبت میں پہروں بیٹھنے والے حجن صاحب سلمہ کے بھیجے ہوئے آئے تھے. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد ، ۱۹۰). چھمو خان ٹیڑھی شہر خبرے تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۵۱). [شہر + خبر + ا ، لاحقۂ فاعلی].

---خَبْرُو (---فت خ ، سک ب ، و مع) امذ.
رک : شہر خبرا. حسین بخش کی قائل ہو گئی واقعی شہر خبرو تھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۸۳). [شہر + خبر + و ، لاحقۂ فاعلی].

---خَموشاں کس صف(---فت خ ، و مج) امذ.
شہر خاموشاں ، قبرستان.

جا پڑے چپ ہو کے جب شہرِ خموشاں میں نظیر
یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پھر کہاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۱۹).

گھاٹ پر جلنے جلانے کے ہیں ساماں ہائے ہائے
کس قدر خاموش ہے شہرِ خموشاں ہائے ہائے

(۱۹۳۶ ، روح کائنات ، ۷۵). پانچویں نے تعجب سے دوسرے کو دیکھا کیسا ہجوم؟ شہر شہرِ خموشاں بنا ہوا ہے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۳). [شہر + خموشاں (خاموشاں (رک) کی تخفیف)].

---خُوبی کس اضا(---و مع) صف.
(مجازاً) شہر کا خوبصورت اور حسین شخص ؛ حسینۂ شہر.

کوئی شہرِ خوبی آبِ رواں کا پیراہن پہنے ہوئے کہ
صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلو

(۱۹۷۸ ، ہستی ، ۱۵۹). [شہر + خوبی (رک)].

---دار صف.
ایک ہی شہر کا رہنے والا ، ہم وطن. سید صاحب وہ میرا شہر دار تھا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۰۱). [شہر + دار (۳)].

---داری امث.
وہ تعلقات یا فرائض جو شہر میں رہنے کی وجہ سے ہوں. لیکن ہم نے بھی محلے داری اور شہر داری کا کچھ حق ادا کیا ہے. (۱۹۸۴ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۳۶). [شہر دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْ شَہر (---فت د ، سک ر فت مع ش سک ہ) م ف.
متعدد شہروں میں ، جگہ جگہ ، شہر بہ شہر.

حُسن کمیاب ، نغمہ ہے نایاب
شہر در شہر جا کے دیکھ لیا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸).[شہر + در (رک) + شہر (رک)].

---دِل کس اضا(--- کس د) امذ.
دل کا شہر ، دل کی دنیا ؛ مراد : دل.

شہر دل آہ عجب جائے تھی پر اس کے گئے
ایسا اجڑا کہ کسی طرح بسایا نہ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). [شہر + دل (رک)].

---شِملَہ کس صف(---فت ش ، سک م ، فت ل) امذ.
اندھیر نگری ، وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو ، شہر ناپرساں.
کیا ہوا ہے شہر شملہ جو دوگانا میری جان
میں تو بلکوں اور زنانخی یوں کھلائے مجھ کو پان
(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). لونڈا تو شیر ہو ہی گیا تھا اس نے جواب دیا کیا شہر شملہ ہے.(۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲۲). [شہر + شملہ (رک)].

---شَہر (---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
ہر شہر میں،مختلف شہروں میں ، جابجا.
ہو گئی شہر شہر رسوائی
اے مری موت تو بھلی آئی
(۱۸۱۰ ،میر ، ک ، ۲۷۷). ان کے کفر کے فتووں پر شہر شہر اور قصبہ قصبہ کے مولویوں سے مہریں اور دستخط کرائے گئے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۱۰۷).
وہ قید کوہ میں رہ کے بھی شہر شہر میں ہے
ہوئی ہے ہم سخنی کارِ بے زباں کے عوض
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیاں ، ۶۶). [شہر + شہر (رک)].

---عِلْم کس اضا(---کس ع ، سک ل) امذ.
علم کا شہر ؛ (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
وہ شہر علم مجھے علم آشنا کر دے
گدازِ عشق نوا کو مری عطا کر دے
(۱۹۸۳ ، مہرے آقا ، ۱۲۳). [شہر + علم (رک)].

---غَدّار کس صف(---فت غ ، شد د) امذ.
بڑا شہر ، بڑی آبادی والا شہر. میں اپنے خدمت گار سمیت لندن جیسے شہر غدّار میں یک بینی دو گوش رہ گیا.(۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۳۸). [شہر + غدّار (رک)].

---غَرِیباں کس اضا(---فت غ ، ی مع) امذ.
غریب الدیار لوگوں کا وطن ، پردیس.
آیا ہے ایک شہر غریباں سے تازہ نو
میر اس جوان سال پریشاں کی کیا خبر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [شہر + غریباں (رک)].

---فِتَن کس صف(---کس نیز فت ف ، فت ت) امذ.
دل لبھانے والا شہر ، دلکش شہر.
سنا ہے کہیں کوئی شہر فتن
زمانہ سلف میں تھا رشکِ چمن
(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴۷). [شہر + فتن (رک)].

---کا دِل امذ.
شہر کے وسط کا علاقہ ، قلبِ شہر ، وسطِ شہر. دونوں گروہ شہر کے دل میں اکثر برسرِ پیکار رہتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۱).

---کا سَلام دیہات کا دال بھات کہاوت.
شہر والے زبانی خاطر تواضع سے ٹال دیتے ہیں گاؤں والے جو میسر ہو کھلاتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کے صَدقے ہونا محاورہ.
آوارہ پھرنا ، مارا مارا پھرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---گَرْد (---فت گ ، سک ر) صف مذ.
شہر گشت ، شہر میں گشت کرنے والا ، گھومنے پھرنے والا ، بستی میں مارا مارا پھرنے والا ، جہاں گرد ، آوارہ (نوراللغات). [شہر + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا].

---گَرْداں (---فت گ ، سک ر) صف.
وہ شخص جسے شہر میں تشہیر کیا جائے (جامع اللغات). [شہر + ف : گرداں ، گردانیدن - پھرانا (رک) سے امر].

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
شہر میں گھومنا پھرنا ، آوارہ گردی ، شہر گشت.
دھوم کرتا ہے جو اے وحشت تو خاطر خواہ کر
شہر گردی کب تلک صحرا سے بھی کچھ راہ کر
(۱۸۸۸ ، گوہر انتخاب ، ۳۱۰). اٹھارہویں صدی تک لفظ ڈیما کریسی اور ڈیمو کریٹ یورپ میں برے معنوں میں استعمال ہوتا تھا اس کے معنی شہر گردی یا افراتفری یا غنلہ گردی کے تھے . (۱۹۷۶ ، ہماری قومی ثقافت ، ۱۵). [شہر گرد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گَشْت (---فت گ ، سک ش).(الف) صف.
رک : شہر گرد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **شہر میں کسی جلوس یا بارات وغیرہ کا گشت.**
بھوت دیس تے شہ کے گھر کاج ہے
شہر گشت کی رات سو آج ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۸).
تس خوش ہوا کوں دیک کر شہ شہر گشت آنے کے دن
نکلیا جھلکتا سو رسا تس رات میں چندنی بھری
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۱). [شہر + گشت (رک)].

---مارْنا محاورہ.
شہر فتح کرنا ، شہر جیت لینا. جب مہاراج نے لاہور شہر مارا انہی دنوں میں انکی آنکھ بڑے زور سے دکھنے آئی (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، مقالات ، ۳۰۸).

---میں اُونْٹ بَدْنام کہاوت.
جو بدنام ہوتا ہے اسی پر پہلے شبہہ کیا جاتا ہے یا الزام رکھا جاتا ہے ، ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی عیب میں مشہور ہو.
بوجھ ساروں کا ہوا وہ ہی اٹھائے
اونٹ بدنام شہر میں افسوس
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸).

---میں ہَنْڈْوانا محاورہ.
شہر میں تشہیر کرانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---نا پُرْسان کس صف(---ضم پ ، سک ر) امذ.
ایسا شہر جس میں کوئی کسی کا پوچھنے والا نہ ہو ، بے حس ، بے درد شہر ، شہرِ شملہ ، وہ جگہ جہاں انصاف نہ ہو. میری عمر اس شہرِ ناپُرساں میں گزری ہے مجھے اس کاوشِ فن سے کیا ملا ہے. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۳۵). [شہر + نا (حرفِ نفی) + پُرساں (رک)].

---نَشِیں (---فت ن ، ی مع) صف.
شہر میں رہنے والا ، شہری. قبائلی لوگ ، جو بستیوں میں آباد ہو گئے ہیں اکثر شہر نشیں ، دہ نشیں اور صحرا نشیں کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۲). [شہر + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---نِگار/نِگاراں کس اضا/صف(---کس ن) امذ.
جگمگاتا ہوا شہر ، سجا ہوا شہر ، آرائش و زیبائش والا شہر ، خوبصورت لوگوں کا شہر.

پردیس نے پھر کیا کچھ ارشاد
اک شہر نگار آ گیا یاد

(۱۹۵۵ ، نبضِ دوراں ، ۶۶). لکھنؤ جو کبھی شہر نگاراں تھا اب شہر افسوس ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۷۳). [شہر + نگار/نگاراں (رک)].

---یار امذ.
فرماں روائے شہر ، بادشاہ ، شاہ زادہ ، مَلِک ، سلطان ، حَاکِمِ شہر ، شہر کا مالک.

سو میٹھی شہریار کی بات ہے
نہ اوس بات کی دھات نا بات ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).

اچھو جم خرد کا علم تابدار
اچھونت زبانِ سخن شہریار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۸).

عاشقی کے ملک کے اب ہوئے ہیں تاجدار
خوبروباں کا ہمارے ساتھ ہے اک شہریار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱). صاحب ہمت اس طرح کا اب تک نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا یقین ہے کہ ایسا شہریار ہو کہ عالم اجنات بھی مطیع اور فرمانبردار ہو. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶). اے شہریار یہ بادۂ محبت ہے اسے نوش فرمائیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۲۵).

اے رئیسِ پاک دل اے شہریارِ نیک نام
بھوک کی ماری ہوئی مخلوق کا لیجے سلام

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۴۳).

ایسی غزل کہی نہ کہیں گے تمام عمر
انعام و داد جس پہ ملے شہریار سے

(۱۹۸۷ ، حرفِ سر دار ، سر آغاز). [شہر + یار (رک)].

---یارِ ہَفْت اِقْلِیم کس اضا(---کس مج ر ، فت ہ ، سک ف ، ت ، کس ا ، سک ق ، ی مع) امذ.
ہفت اقلیم کا بادشاہ ؛ (کنایۃً) سورج (ماخوذ : جامع اللغات). [شہریار + ہفت (رک) + اقلیم (رک)].

---یاری امث.
حاکمیت ، امارت ، بادشاہت ، ملوکیت. قواعدِ سلطنت و شہریاری ... جمع کئے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵). نورجہاں کو یہ فکر پڑی کہ جہانگیر کے بعد تاجِ شہریاری کسی طرح شہریار کے سر پر رکھا جائے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۲).

ابھی تک آدمی صیدِ زبونِ شہریاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۱۳). شخصیتوں کی پختہ کاری ایسی سپردگی کی شہریاری کم اور تمکنت کی ستیزہ کاری زیادہ رہی. (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۹۷).[شہریار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شُہْرا (ضم ش ، سک ہ) امذ.
شہرہ ، افواہ ، چرچا.

فلک سرکش ہوا اس نازِ غم میں چرخ کھا دوہرا
رہے گا تا قیامت یہ ہمارے درد کا شہرا

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۹).

بھلا میں مر گیا کھینچ اک دمِ سرد
تو اس مرنے کا کیا شہرا نہ ہو گا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۷).

نظر بازی کی حسرت خوگری ہے ورنہ لوگوں میں
بہت شہرا سنا تھا ہم نے تیری پاک بازی کا

(۱۹۱۶ ،کلیات حسرت موہانی ، ۹۷). [شہرہ (رک) کا ایک املا].

شُہْرَت (ضم مج ش ، سک ہ ، فت ر) امث.
۱. **میان سے تلوار نکالنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲. **چرچا ، دھوم دھام ظاہر و آشکار کرنا.**

کیا جگ میں شہرت رسالت کا توں
ہن میں ہوا اس جلد ست کا توں

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۵۷). ۳.(أ) **نیک نامی ، نام آوری ، دھوم ، شہرت ، ناموری ، چرچا.**

کہ میں ساق ہو ڈلتی کر جھوٹ شہرت ہوا جگ میں
ولے میں کچھ نہ مد ساق ترا پاوا ڈولا وے مجھ

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۵).

ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نئیں
تو اپنا مکھ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲). لوگ شہرت کے بے حد بھوکے ہوتے ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳). (آ) **بدنامی کی اشاعت ، رسوائی کی دھوم ، ذلّت و خواری (نیک نامی کی ضد).**

خواب میں تم نہ آؤ میرے پاس
شہرتوں کا خیال ہے مجھ کو

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۵۹). [ع].

---اُڑنا / اُوڑنا محاورہ.
چرچا ہونا ، شہرت پھیلنا ، دھوم ہونا.

آہوئے چشمِ صنم کی اس قدر شہرت اوڑی
چھوڑ کے بھاگے ہرن کوہ و بیاباں آجکل

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۷۴). ،

اڑی ہیں شہرتیں ہر سو مجھے چو رنگ کرنے سے
نہ کیوں دوق ہو اے قاتل تری تلوار کی رونق

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۷۸).

---اَفزا (---فت ا ، سک ف) صف.
شہرت بڑھانے والا.

بعد اوستادِ ذوق کے کیا کیا
شہرت افزا کلامِ داغ ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۶).

تیرے جھوکے شہرت افزا ہیں برائے ہونے گل
باندھتی ہے تو گلستاں میں ہوائے ہونے گل

(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۱۹). [شہرت + ف : افزا ، افزودن - بڑھنا ، زیادہ کرنا].

---اَفزائی (---فت ا ، سک ف) امث.
شان و شوکت ، شہرت اور نیک نامی بڑھنا (علمی اردو لغت) . [شہرت افزا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پانا محاورہ.
مشہور ہونا ، نام حاصل کرنا ، نیک نامی حاصل کرنا. میرا کلام شہرت پائے میرا دل خوش ہو. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۰۵). ولی اورنگ آبادی .... کے کلام نے شاہجہاں آباد میں شہرت پائی. (۱۹۳۰ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۷).

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
مشہور ہونے والا. یہ مصرع اس قدر مقبول و شہرت پذیر ہوا کہ تمام ہندوستان پر چھا گیا اور گویا وہی مصرعِ طرح قرار پا گیا.

یہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے

(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۶۰). [شہرت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پَر خاک ڈالنا محاورہ.
اچھی شہرت کو زائل کرنے کی کوشش کرنا ، بدنام کرنا. حضرات نے اپنی اپنی ہمّت کے موافق نسیم کی شہرت پر خاک ڈالنے کی فکر کی ہے. (۱۹۱۲ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۹).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
شہرت کو بہت پسند کرنے والا ، شہرت کا خواہشمند ، نیک نامی کا آرزو مند ، دھوم اور شان و شوکت کو پسند کرنے والا.

عنقا نشاں چھپا کے ہے بیٹھا برائے نام
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۸). [شہرت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا ، پرستش کرنا ، چاہنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
شہرت کو پسند کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات). [شہرت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَڑنا محاورہ.
شہرت ہونا ، چرچا ہونا ، دھوم ہونا.

مانندِ خونِ عقیق ، ولی گل کے بہ چلے
شہرت مرے انجھو کی پڑی جب یمن میں جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸).

کیا چھاؤں ترے قد کی کبھی اوس پر پڑی ہے
شہرت جو قیامت کی زمانے میں پڑی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ۳:۳۷۴).

---پَسَنْدی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
شہرت کا طلب گار ہونا ، خود کو مشہور کرنے کا شوق. زمانے کے مزاج میں خدا جانے کس قیامت کی شہرت پسندی ہے کہ صرف اپنی یادگاریں قائم کرنے کے لیے دنیا کی صورت کو بدلے دیتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ : ۱۰۷). [شہرت + ف : پسند ، پسندیدن - پسند کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَکَڑ (---فت پ ، ک) صف.
شہرت پانے والا ، شہرت افزا.

یو کچ کچ خلق میں پکارا ہوا
یو شہرت پکڑ شہر سارا ہوا

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۰). [شہرت + پکڑ (پکڑنا (رک) سے)].

---پَکَڑنا محاورہ.
مشہور ہونا ، نام پانا.

خرد مند کی بسکہ سب چال ڈھال
خلائق میں پکڑی تھی شہرت کمال

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۶۰). اس ناول نے بڑی شہرت پکڑی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۵۲).

---پَھیلْنا محاورہ.
شہرت ہونا ، شہرت بڑھنا.

کی ہے جو حق نے عطا دولتِ خلقِ کریم
پھیلی ہے مثلِ شمیم شہرتِ خلقِ کریم

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۸۳).

---حاصِل کَرْنا محاورہ.
نام حاصل کرنا ، مشہور ہونا ، مقبول ہونا. «مجلۂ علومِ اسلامیہ» نے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی تھی . (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۴).

---حاصِل ہونا محاورہ.
شہرت ملنا. ہندوستان ہی کی کتاب پنج تنتر تھی جس کو اپنی تعلیمی حکایتوں کی وجہ سے اتنی شہرت حاصل ہوئی کہ ایران کے

بادشاہ نوشیروان نے ... اسے ایران منگوا کر اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کرایا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵۶).

---دَوام کس صف(---فت د) امث.
ابدی شہرت، ہمیشہ برقرار رہنے والی شہرت ، مستقل شہرت . میں بائرن کی طرح ایک ہی شب میں شہرتِ دوام حاصل کرلوں گا. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۹۵). [شہرت + دوام (رک)].

---دینا محاورہ.
۱. **مشہور کرنا.** اردو نے ہی مجھے شہرت دی ہے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۱۸). ۲. **رسوا کرنا ، بدنام کرنا** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سَرْمَدی کس صف(---فت س ، سکر، فت م) امث.
وہ عزت اور نام آوری جو ہمیشہ ہمیشہ حاصل رہے ، ہمیشہ کی نام آوری. حیاتِ ابدی اور شہرتِ سرمدی کچھ ان ہی بزرگوں کا حصّہ ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۴۴). [شہرت + سرمد + (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَلَبی (---فت ط ، ل) امث.
شہرت پسندی ، نام آوری چاہنا. شہرت طلبی قابل دماغوں کی آخری کمزوری ہے (۱۹۲۰ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۱۵۲). شاعروں کی عام خود پسندی اور شہرت طلبی کے ٹوٹکوں سے وہ ہمیشہ دور رہے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۴۲۷). [شہرت + طلب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---عام کس صف ، امث.
(قانون) وہ شہرت یا اچھے خیالات جو کسی شخص کے متعلق اس کے رہنے کی جگہ پر لوگوں میں پیدا ہو جائیں. « شہرت عام » سے وہ خیالات مراد ہیں جو اوس مقام کے رہنے والوں کے عام طور پر اوس کے متعلق ہوں جس مقام پر کہ وہ رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، مجموعۂ ضابطہ فوجداری سرکارعالی، ۲۵).[شہرت + عام(رک)].

---کے زِینے چڑھنا محاورہ.
نام پیدا کرنا ، شہرت حاصل کرنا.
ہیروئن بننے کی خاطر
شہرت کے زینے پر چڑھنا
تہمینہ گھر سے نکلی تھی
(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۳۶).

---مآب (---فت م ، مد ا) صف.
صاحبِ شہرت ، شہرت والا.
نقشبندی میں ہوس شہرت مآب
نقشبنداں کا ہوا تب سوں خطاب
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۶۰). [شہرت + مآب (رک)].

---ہونا محاورہ.
چرچا ہونا ، دھوم ہونا ؛ رسوائی ہونا ، بدنامی ہونا ؛ مشہور ہونا.

پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکے ان کی بھی شہرت ہو چکی
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۶۹).
اس نے پھیلا دیا ہے دستِ سوال
جس کے دستِ کرم کی ہے شہرت
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۱۰).

---یافْتَہ (---سک ف ، فت ت) صف.
مشہور و معروف ، نامور. مجسمہ ساز آج بین الاقوامی شہرت یافتہ آرٹسٹ کے طور پر پہچانا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۵). [شہرت + ف : یافتہ ، یافتن - پانا].

شَہْرِسْتان (فت مج ش ، سک ہ ، کس ر ، سک س) امذ.
ایسا بڑا شہر جس سے چھوٹی چھوٹی بستیاں یا محلے ملحق ہوں ، شہرپناہ ، ملک کا شہری حلقہ.
قدم آنے سے جس کے مصر شہرستانِ امکاں میں
ہوا ہے یوسفِ کنعاں لقب حسنِ مقیّد کا
(۱۸۵۷ ، کلیات نعت محسن ، ۵۳).
گدا ادریس جس کے کوچۂ چاکو گریباں میں
قدم آنے سے جس کے مصر شہرستانِ امکاں میں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۶). [رک : شہر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

شَہْرُود (فت مج ش ، سک ہ ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک ساز کا نام ، کسی ساز کا سب سے موٹا تار.
مطرب نہ کر چغانہ و شہرود پر گھمنڈ
جس ٹھیکرے میں موت دوں وہ جلترنگ ہو
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۷).
محفل کی بپا عرش پہ اربابِ بریں نے
پھوٹے دف و شہرود سے نغموں کے شرارے
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۷۸). [مقامی].

شُہْرَہ (۱) (ضم مج ش ، سک ہ ، فت ر) امذ ؛ سہ شہرا.
چرچا ، دھوم دھام ، عموماً اچھے معنوں میں شہرت کی جگہ.
خوب لگتی ہے اگر بدنامئ عاشق تجھے
آہ کرتا ہوں کہ شہرہ جابجا ہو جائے گا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۲).
کہیں کیا عشق کے شہرہ نے وہ بھی بات اب کھونی
وگرنہ دیکھ جاتے تھے تجھے سو سو بہانے سے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۱). رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ پھیلا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۹).
رشکِ یوسف ہیں خوش جمالی میں
شہرہ اون کا ہے بے مثالی میں
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۸۰). پروفیسر ہوسی کے تھیٹر کا دنیا میں بڑا شہرہ تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۳۲). [ع].

---اُڑانا محاورہ.
شہرت پھیلانا ، چرچا کرنا.

فن خودآرائی کا بتلاؤ سکھایا کس نے
حسن کا شہرہ زمانے میں اوڑایا کس نے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۶۳).

---اُڑنا/اُوڑنا محاورہ.
چرچا ہونا ، شہرت ہونا.

اے حور تیرے کوچہ کا شہرا اوڑا عبث
نکہت ہوئی بہشت کی برباد کس لیے
(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲۶). کچھ خبر بھی ہے دنیا میں کیا شہرے اڑے ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶۷).

---اَیّام کس اضا (---فت ا ، شد ی) صف.
شہرۂ آفاق ، مشہورِ زمانہ.

پردے سے جو وہ شہرۂ ایام نکلتا
تب دیکھتے خورشید کا یہ نام نکلتا
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (خواجہ امین الدین) ، شوق ، ۵۷۷). [شہرہ + ایام (رک)].

---آفاق کس اضا ، صف.
دنیا میں مشہور ، دور دور تک سب کو معلوم ، شہرۂ انام ، غیر معمولی شہرت رکھنے والا.

گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں
بسکہ ہوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۰).

مجھ پہ جو گذرا ترے سنتے میں کیا آیا نہیں
شہرۂ آفاق تھا یہ ماجرا مشہور تھا
(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۰). لطیفہ گوئی میں طاق ، بذلہ سنجی میں شہرۂ آفاق ، زیور جواہر سے جسم مزین. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۲۹). کشف و کرامات میں شہرۂ آفاق تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۱۷۶). یہ بات ... شہرۂ آفاق علماء و فاضلین کے بارے میں کہی جا سکتی ہے. (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۸). [شہرہ + آفاق (رک)].

---بَلَنْد ہونا محاورہ.
شہرت زیادہ ہونا.

ایسا شہرہ ہے بلند اپنی سخن سنجی کا
لولیٔ چرخ غزل مانگتی ہے گانے کو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۰).

---پانا محاورہ.
مشہور ہونا ، شہرت حاصل کرنا.

نور یوسف نے اسی ماہ جبیں سے پایا
شہرہ پایا تو صباحت نے یہیں سے پایا
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۰۳).

---پَڑْنا محاورہ.
چرچا ہونا ، افواہ اڑنا. شہرہ پڑا کہ حضرت امیر کوں شہید کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۶).

اژدہا سنتے ہی مسکن کو پھرا
شہر میں اس بات کا شہرہ پڑا
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۱۲).

---پُشْت (---ضم پ ، سک ش) صف.
لڑائی جھگڑے میں مشہور ، سرکش ، جھگڑالو. دونوں مدعا علیہم شہرہ پشت ہیں ... سزایاب ہو چکے ہیں. (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی ، ۱۰۶). کسی مُلّا کو بطور تھانے دار پوسٹ کر دیا جائے تا کہ شہرہ پشت مولویوں سے نمازیوں کا پیچھا چھٹ جائے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۱۸). [شہرہ + پشت (رک)].

---پُشْتی (---ضم پ ، سک ش) امث.
لڑائی ، جھگڑا ، سرکشی ، جنگجوئی. اونہوں نے نقضِ عہد کر کے شہرہ پشتی کی اور شیوۂ اطاعت و بندگی سے انحراف کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۱۵۳). [شہرہ پشت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَھیلْنا محاورہ.
دور دور تک مشہور ہونا. بزرگی کا شہرہ چاردانگِ عالم میں پھیلا ہوا تھا. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۹).

---ڈالْنا محاورہ.
شہرت دینا ، چرچا کرنا.

عبادت کے لئے تیری پیارے
یہ ہم نے شہرۂ آزار ڈالا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱).

---روزْگار کس اضا (---و مع ، سک ز) صف.
شہرۂ آفاق. جو مذہبی تعصبات میں شہرۂ روزگار تھی. (۱۸۹۹ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۵۱). ان تمام علوم اور فنون میں جن کا جاننا ایک تعلیم یافتہ اور مہذب شخص کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا شہرۂ روزگار بنا دیا. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، ۳۲). [شہرہ + روزگار (رک)].

---عام کس صف ، صف.
مشہورِ عام ، مشہور.

غرب سے شرق تک تھا اوسکا نام
سادہ کاری میں تھا وہ شہرۂ عام
(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۲۹). [شہرہ + عام (رک)].

---مَچانا محاورہ.
ڈھنڈورا پیٹنا ، مشہور کرنا.

جو ایسے شہر میں مجھ بے وطن کو پاس رکھو گے
ابھی شہرہ مچا دوں گا تمہاری مہربانی کا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۳۹).

---وَر (---فت و) صف.
مشہور ، شہرۂ عام.

قیس میں فرہاد ہوا شہرِ کوہ
شہرہ‌ور ہے جابجا عشق ان دنوں
(۱۸۳۶ ، دیوان سہر، آغا علی سہر، ۲۰۷). [شہرہ + ور، لاحقۂ صفت].

شُہْرَہ(۲) (ضم ش ، سک ہ ، فت ر) امذ.
پھولوں کا سہرا جو دولہا اور دلہن کے سر پر باندھتے ہیں (نوراللغات ؛ لغات پیرا). [ف].

شَہْری (فت مع ش ، سک ہ). (الف) صف.
شہر سے منسوب ، شہر کا. شہری ذمے داریوں کے بارے میں پند و نصیحت اور حکمرانوں کو عدل و انصاف کی تلقین کی گئی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۱۵). (ب) امذ.
۱. شہر کا رہنے والا ، شہر کا باشندہ (قصباتی اور دیہاتی کے مقابلے میں) ؛ (کنایۃً) شستہ آدمی ، شائستہ آدمی. بادشاہ زادہ دیکھتا ہے ... ایک سوار شہری سا بیٹھا ہے. (۱۸۴۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۷۷).

آہو کو اس کی چشمِ سخن گو سے مت ملا
شہری سے کر سکے ہے کہیں بھی گنوار بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰).

ہے تباہی کا الم شہری و بازاری کو
یاد کرتا ہے جہاں اس کی طرح داری کو
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹). میں نے بطلیموس کو درس دیتے سنا جو فرمانروا بھی ہے بدوی بھی ہے شہری بھی ہے. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۹۳). کہنے لگا کیا خیال ہے آپ شہری بھائیوں کا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۲۸). **۲. کسی مملکت کا رکن جسے وہاں پیدا ہونے کی بنا پر یا قانوناً اس ملک کے قانون کے مطابق تمام حقوق حاصل ہیں ، کسی ملک کا قانونی طور پر باشندہ.** وینس کی حکومت نے اولونیہ کو اس کی سابقہ ملکہ روجینا کے لیے جو وینس کی شہری تھی واپس لینے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۶). **۳. خرما کی ایک قسم جو ملکِ فارس کے جزیرہ مارکان کی وسط آبادی میں پائی جاتی ہے جو سمندر سے بہت دور اور آبادی سے نزدیک ہے، شہریز.** شہری یہ وہی قسم ہے جسکا نام شہریز ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۵). [شہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آزادی امث.
تقریر ، تحریر اور اجتماع کی آزادی ، وہ بنیادی حقوق جو ملک کے ہر باشندے کو حاصل ہوں ، جمہوری حقوق (فیروزاللغات). [شہری + آزادی (رک)].

---جُغرافِیَہ (---ضم ج ، سک غ ، کس ف ، فت ی) امذ.
علمِ جغرافیہ کی ایک شاخ جس میں شہر کے جغرافیائی حالات کا مطالعہ کیا جاتا ہے. ان شاخوں کے نام انسانی جغرافیہ ، تاریخی جغرافیہ ، سیاسی جغرافیہ ، طبعی جغرافیہ ، شہری جغرافیہ ... اور علمِ اشکالِ ارض ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۶). [شہری + جغرافیہ (رک)].

---حُقُوق (---ضم ح ، و مع) امذ.
بنیادی حقوق ، جمہوری حقوق ، وہ آزادی جو ملک کے باشندوں کو ازروئے قانون حاصل ہو (فیروزاللغات). [شہری + حقوق (رک)].

---دِفاع (---کس د) امث.
حکومت کی وہ سرگرمیاں جن کا مقصد شہریوں کو ہوائی حملوں سے بچانا ہوتا ہے ، اس میں عوام کو اس امر کی تربیت دی جاتی ہے کہ حملے کے وقت کس طرح اپنی حفاظت کرنی چاہیے اور حملے کے بعد کس طرح اپنی جانوں اور املاک کا تحفظ کرنا چاہیے (اردو انسائیکلوپیڈیا). [شہری + دفاع (رک)].

---رِیاسَت (---کس ر ، فت س) امث.
وہ ریاست جو ایک شہر پر مشتمل ہو. خلیجِ فارس کی شہری ریاست کا نمائندہ ایک بار پھر کھڑا ہوا. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۲۲۳). [شہری + ریاست (رک)].

---مَجْلِس (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
وہ محکمہ یا ادارہ جو شہر کی صفائی ، روشنی اور اہلِ شہر کی آسائشوں کے انتظام کا ذمّہ‌دار ہوتا ہے ، بلدیہ ، میونسپلٹی ، میونسپل کارپوریشن. بڑے بڑے شہروں میں وہاں کی شہری مجلس یا بلدیات انہی کاموں کو انجام دیتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). [شہری + مجلس (رک)].

شَہْرِیات (فت مع ش ، سک ہ ، کس ر) امث ؛ ج.
شہری مسائل سے متعلق ، شہری زندگی کے مسئلے . اور دختران عمدگان شہریات محتاط کی تعلیم ... جو بگڑی تو بگڑی پھر اصلاح دشوار ہے. (۱۸۹۲ ، فوائدالنسا ، ۱۶۰). [شہر + یات ، لاحقۂ جمع].

شَہْرِیَّت (فت مع ش ، سک ہ ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
کسی ملک کا باضابطہ توطن، شہری ہونا، شہری حقوق حاصل ہونا. اس وقت تک انھیں امریکی شہریت نہیں ملی تھی. (۱۹۶۸ ، نیا افق نئی منزلیں ، ۶۷). جرمن بیوہ پاکستانی شہریت چھوڑ چکی تھی. (۱۹۸۱ ، سفر نصیب ، ۱۴۸). [شہر + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَہْرِیز (فت مع ش ، سک ہ ، ی مع) امذ.
ایک قسم کا خرما ، شہری. شہریز ایک مشہور خرما کا نام ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۴). [مقامی].

شَہْرِیوَر (فت مع ش ، سک ہ ، ی مع ، فت و) امذ.
ایرانی شمسی سال کا چھٹا مہینہ جو موسمِ گرما کے آخری ہندی مہینے کنوار کے مطابق ہے ؛ اس مہینے کا چوتھا دن . شہریور ماہ اس کے چوتھے دن کو شہریور کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۲۸). مختصر روئداد مشاعرہ بمکان حضرت داغ تلمیذ داغ دہلوی بابت امر داد شہریور ۱۳۳۴ ف. (۱۹۳۶ ، لبیب تیموری ، آتش خندان ، ۲۶). [ف].

شَہْزاد (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
بادشاہ زادہ ، شہزادہ.

بتا زور تھا ذہن شہزاد کوں
کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). [شاہ زاد (رک) کی تخفیف].

شَہزادگی (فت مع ش ، سک ہ ، فت د) امث.
شہزادہ ہونا ، شاہزادہ ہونے کی شان و شوکت ، ولی عہدی.
توں شہزادگی میں اپنک شاہ تھا
سلاطین میں صاحبِ جاہ تھا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲). مامون کی شہزادگی اور ابتدائی خلافت کا زیادہ زمانہ مرو میں گزرا. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۱۰). شاہجہاں عہدِ شہزادگی سے ہی فاتحانہ شہرت حاصل کر چکا تھا. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۲ : ۱۱۳). [شہزاد + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَہزادہ (فت مع ش ، سک ہ ، فت د) امذ.
بادشاہ زادہ ، بادشاہ کا بیٹا ، شاہی خاندان کا لڑکا. سواری ... دارالعمارۃ شہر کی جانب روانہ تھی شہزادہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۴۹).
اکبرِ اعظم کا وہ فرزند شہزادہ سلیم
میری شمشیرِ ادا نے دل کیا جس کا دو نیم
(۱۹۱۶ ، نقوش مانی ، ۳۳). [شاہ زادہ (رک) کی تخفیف].

شَہزادی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
بادشاہ کی بیٹی ، بادشاہ زادی ، شاہی خاندان کی لڑکی. وہ شہزادیاں امیر زادیاں جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہ چلتی تھیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵).
خوشبوؤں کی اداس شہزادی
رات مجھ کو ملی درختوں میں
(۱۹۷۲ ، دیوان ، ۸۵). [شہزادہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

شَہسَوار (فت مع ش ، سک ہ ، فت س) امذ.
۱. **گھڑ سواری کے فن کا استاد ، گھوڑے کی سواری کا ماہر.**
پھرے پیم میدان میں وو شہسوار
سہیلیاں سبھی چومیں اس کا رکاب
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).
جولاں گری میں گرم ہے وو شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اٹھے ہے غبار آج
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۹). ۲. (کنایۃً) **کسی فن میں دسترس حاصل کرنے والا ، کسی فن کو سیکھنے والا.** میراجی جدید صحافت کے ابتدائی شہسواروں میں سے ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۱۲۳). [شاہ سوار (رک) کی تخفیف].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
فلک کا شہسوار ؛ (کنایۃً) سورج (ماخوذ : جامع اللغات).
[شہسوار + فلک (رک)].

---ہی گِرتا ہے کہاوت.
مشاق ہی دھوکا کھاتا ہے (مہذب اللغات).

شَہسَواری (فت مع ش ، سک ہ ، فت س) امث.
گھڑ سواری ، گھڑ سواری کی مشق ، گھڑ سواری کا فن یا مہارت. شہسواری اور قدر اندازی میں بھی مشہور ... تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۸). شہسواری و شجاعت میں وہ بے بدل تھے. (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۶۷). [شہسوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَہقَہ (فت نیز ضم ش ، سک ہ ، فت ق) امذ.
۱. **نعرہ مارنا ، چلانا ، چیخ** (اسٹین گاس ؛ مخزن الجواہر). ۲. (طب) **کالی کھانسی ، کوکر کھانسی.** کالی کھانسی کا سبب بارڈیٹ (Bordet) اور گنگو (Gengou) کا عصیہ جس کو اب خون پسند عصیہ شہقہ (Hoemophilus Pertussis) کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱۷۶). [ع].

شَہکار (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
بڑا کارنامہ ، عظیم تخلیقی کارنامہ ، کسی کام یا چیز کا بہترین نمونہ.
کر سکا کون سا شیلے تری اب تک تفسیر
لکھ سکا کون سا ہومر ترے شہکار کی بات
(۱۹۳۹ ، روشنی (کلیات مصطفٰی زیدی ، ۴۷)). اس میں ماس پروڈکشن کے بعد کے شہکار سجے ہوئے تھے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۸). [شہ + کار ، لاحقۂ صفت].

شَہکارا / شَہکارَہ (فت مع ش ، سک ہ/فت ر) امث.
بدکار عورت ، فاحشہ ، بےحیا اور بیباک عورت. ایک شہکارا نے میرا نتھنوں میں دم کر دیا. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۶۳). اور اس شہکارہ نے وہ غل مچایا کہ صاحب حیران ہو گئے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۳۹). [رک : شہ کارہ].

شَہلا (فت مع ش ، سک ہ) صف.
۱. **سیاہ آنکھ ، بھوری آنکھ سے مشابہ آنکھ یا ایسی آنکھ جس میں نیلے بھورے یا سرخ رنگ کی جھلک ہو.**
یک جھن اگر نہ دیکھوں تج باد کا جو شہلا
تج باج گمنا منج کوں مشکل لگے بغایت
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۴۷۰).
ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشمِ شہلا کی قسم ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۸۳).
بنا دے مجھ کو ایسا مست اپنی چشمِ شہلا سے
کہ ہو بے سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۸۶). ۲. **نرگس کی ایک قسم جس کا پھول زرد ہونے کے بجائے سیاہ اور انسانی آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے.**
گال گل نین نرگسِ شہلا
زلف سنبل مگر ہو گلشن ہے
(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۵).
کون سے وہ گلِ رعنا پہ نوا سنج نہیں
کون سی نرگسِ شہلا کے وہ بیمار نہیں
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۹۹).

گلوں کی دید کے قابل ہے شانِ زیبائی
کہ چشمِ نرگسِ شہلا بھی ہے تماشائی
(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۹۷). [ع].

شہلائی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
سیاہی لیے ہوئے بھوری یا سیاہ مائل بسرخی ، آنکھ کا سانولا پن ، آنکھ کی کجلاہٹ.
شرم سے سر بگریباں ہو جو دیکھے نرگس
نرگسی انکھڑیوں میں اس کی وہ شہلائی ہے
(۱۹۰۵ ، کلیات رعب ، ۲۸۶). [شہلا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شہن (فت مع ش ، سک ہ) امث.
باز کے برابر اور باز کے رنگ کا ایک تیز نظر اور بلند پرواز پرندہ ، فصل ربیع کا ایک پرندہ. شہن قسم خشکی ، اس کی پیٹھ خاکی سینہ اور دم کے نیچے کے پر سفید ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرندہ ، ۱۲۵). [شاہی / شاہین (رک) کی تخفیف و تصغیر].

شہنا (۱) (فت مع ش ، سک ہ) امث.
شہنائی ، قسم باجا ، سرنائی ، الغوزہ ، سرنا.
نکوروں میں نوبت کی شہنا کی دھن
سگھڑ سننے والوں کو کہتی تھی سُن
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۵).
تری آواز کیا انسان ہی کو قتل کرتی ہے
کہ شہنا بھی نہیں ہے کم گلوئے مرغِ بسمل سے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۹).
شہنا میں جانگداز صدا کس بلا کی ہے
آواز ہو نہ ہو کسی درد آشنا کی ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۹). [شہنائی (رک) کی تکبیر].

---نواز (---فت ن) امذ.
نفیری بجانے والا شہنائی بجانے والا ، الغوزہ یا سُرنا بجانے والا. شہنا نواز اور نفیری بجانے والے وہ بھی انتظارِ احکام کر رہے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ، ۳۶). شہنا نواز ، للت ، بھیرویں ، بہاس کے شہناؤں میں سُر بھر رہے ہیں . (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۹). شہنا نوازوں نے دروازہ پر آ کر شادیانہ بجایا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۸). [شہنا + ف : نواز ، نواختن - بجانا].

شہنا (۲) (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کے رکھوالے یا چوکیدار کا خطاب جو دل جوئی اور ہمت افزائی کے لیے ایسے خدمتیوں یا کمیروں کو سفید پوشوں کی طرف سے دیا جاتا ہے ، رکھوالا (ا ب و ، ۶ : ۸۲). [مقامی].

شہناز (فت مع ش ، سک ہ) امذ.
۱. عطر کی ایک قسم جو نئی نویلی دلہنوں کے لیے مخصوص ہے ، عطر عروس. ایک عطر فروش کی دکان پر جا کر ... عطر فتنہ و شہناز ... کی خریداری کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۵). ۲. (موسیقی) **اہل فارس کے یہاں چھ مرکب راگوں (جو دو دو راگوں سے مل کر بنے ہیں) میں سے ایک راگ کا نام ، آہنگ.** چھٹے شہناز وہ مقام بزرگ کی پستی اور مقام رہاوی کی بلندی سے نکلتا ہے اور چھ نغمہ اس سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۴). راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے ... وہ حسب ذیل ہیں سلمک ، گردانیہ ، نوروز ، گوشت ، ماوہ ، شہناز. (۱۹۱۶ ، ہندوستان کی موسیقی ، شرر ، ۱۶). [شاہ ناز (رک) کی تخفیف].

شہنائی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
۱. پھونک سے بجنے والا ایک ساز جو نوبت یا بارات کے ساتھ بجایا جاتا ہے ، سرنائی.
نفیریاں و بھیراں و کرنائے کے
سو شہنائی ہائے سو سرنائے کے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۸).
وہ شہنائیوں کی سہانی دھنیں
جنھیں گوشِ زہرہ مفصل سنیں
(۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰). اوّل درجے میں اس کے پریزادیں شہنائیاں اور قرنائیں منھ سے لگائے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۶).
عشق ہے ہر موئے تن سے نغمہ زن
بج رہی ہیں ہر طرف شہنائیاں
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۳۹). پھر دروازے پر وہ شہنائیاں گونج اٹھیں جو ہمیشہ سے میرے کانوں میں بسی ہوئی تھیں. (۱۹۸۳ ، پرایا گھر ، ۸۷). ۲. (حیوانیات) **لمبی ٹانگوں کی خوش آواز چڑیا ، طوطی.** شہنائیاں ... معروف چڑیاں ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۰). [ف].

---نواز (---فت ن) امذ.
شہنا نواز ، نفیری بجانے والا ، شہنائی بجانے والا. شاہی روشن چوک کا شہنائی نواز چاندی کی نفیری ہاتھ میں لیے حاضر ہوا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۲). [رک : شہنا نواز].

شہنشاہ (فت مع ش ، فت ہ ، سک ن) امذ ؛ = شہنشہ.
شاہانِ شاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ ، بڑا بادشاہ ، سمراٹھ.
شہنشاہِ غازی کوں دیکھی وو جیوں
کہی جا کے مہتاب کے پاس یوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۱).
یعنی او شہنشہ انبیا کا
پیارا نٹ آپنے پیا کا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۹). دس برس سے شہنشاہ بحر و بر حضرت فلک رفعت ملکۂ معظمہ کا مدحت نگار ہوں. (۱۸۶۵ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۱۳۵). وہ اقلیم کے بادشاہ ہیں ماشاءاللہ شہنشاہ ہیں. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۳۲). ہماری تاریخ کے عظیم مسلمان جو شہنشاہوں کو ان کے تخت سے اتار سکتے تھے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۰). [شاہنشاہ (رک) کی تخفیف].

ــــِ خاوَر کس اضا(ـــفت و) امذ.
مشرق کا بادشاہ ؛ (کنایۃً) سورج ، شمس. زمین معہ اپنے اس محکوم کے آفتاب کے قلمرو میں ہے اسکے گرد پھرتی ... تا کہ شہنشاہِ خاور کے دربار میں ... حقِ اطاعت و فرمان برداری ادا کرے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۶۷). [شہنشاہ + خاور (رک)].

ــــِ کَونَین کس اضا(ـــو لین ، ی لین) امذ.
دونوں جہان یعنی دنیا و عقبیٰ کے بادشاہ ؛ مراد : آنحضرتؐ. آپ شہنشاہِ کونین کی براہِ راست مدح کریں. (۱۹۳۸ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۱۳۸). [شہنشاہ + کونین (رک)].

ــــِ مُعَظَّم کس صف(ـــضم م ، فت ع ، شد ظ بفت) امذ.
تعظیم و تکریم والا حکمراں ، تمام بادشاہوں کے محترم بادشاہ ، صاحبِ عظمت شہنشاہ.

تجھ سے راحت اُس شہنشاہِ معظم کو ملی
جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵۷). [شہنشاہ + معظم (رک)].

شَہَنْشاہی (فت مج ش ، فت ہ ، سک ن). (الف) صف.
شہنشاہ سے متعلق یا منسوب ، شہنشاہ کا. شہنشاہی جاسوس اس کی ہر نقل و حرکت پر نظر رکھتے ہیں. (؟ ، گولکنڈے کے ہیرے ، ۱۳). (ب) امث. **سلطنت ، بادشاہی ، حکمرانی ، حاکمیت.** ملکوں کی شہنشاہیاں ہل گئیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۹). [شہنشاہ + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ــــِ نِظام (ـــکس ن) امث.
وزن ، گنجائش اور پیمائش کی جانچ کا وہ نظام جو برطانوی حکومت میں مروج تھا. ایک نسخہ میں جو اوزان اور گنجائش اور طول کے ناپ استعمال کیے جاتے ہیں وہ متری نظام کے ہوتے ہیں ... تاہم شہنشاہی نظام ابھی تک استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۴۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۹). [شہنشاہی + نظام (رک)].

شَہَنْشاہِیَت (فت مج ش ، فت ہ ، سک ن ، کس ہ ، فت ی) امث.
شہنشاہی نظامِ حکومت ، ملوکیت ، سامراج. جلال الدین محمد اکبر شہنشاہیت کر رہا تھا. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۲). [شہنشاہ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَہَنْشَہ (فت مج ش ، فت ہ ، سک ن ، فت ش) امذ ؛ = شہنشاہ.
بڑا بادشاہ ، بادشاہوں کا بادشاہ ، حکمرانِ اعلیٰ.

نہیں ہم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

ہے شہنشہ کمال ہر دم
خوش تعلقۂ کلام وحدت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۵). [شہنشاہ (رک) کی تخفیف].

شَہَنْشَہی (فت مج ش ، فت ہ ، سک ن ، فت ش) امث.
شہنشاہیت ، بادشاہت ، حکمرانی ، حاکمیت.

بس ہے غبارِ راہ لباسِ شہنشہی
سلطانِ بے خودی کوں تجمل سیں کیا غرض

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۸۱).

نہیں میں خرابِ شہنشہی ، نہیں کام تاج و کمر سے بھی
ہو نظر میں جس کی سکندری مجھے اُس گدا کی تلاش ہے

(۱۹۳۶ ، لوحِ محفوظ ، سیماب اکبر آبادی ، ۱۶۴). [شہنشاہی (رک) کی تخفیف].

شَہُو (فت ش ، و مع). امذ (قدیم).
شوہر ، خاوند.

آج کی رین سوہاگ کی سکھی شہو منائیں نہ کلپے
ایسی رین سو لکھیں پھیر بھوڑ نہ آئے

(۱۳۳۰ ، شمس العشاق ، ۵۵۸). [شوہر (رک) کا مخفف].

شَہَوات (فت مج ش ، فت نیز سک ہ) امث ؛ امذ.
خواہشات ، آرزوئیں.

عصیاں کے ہوا بیچ اڑا دے تجھے ہر دم
خاشاک نمن نفس کے شہوات کا زفزف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۸). حدیث ... بہشت کو مکروہات نے اور دوزخ کو شہوات نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳). یوں بھی حیاتِ ارضی کیا ہے ، زینتِ لہو و لعب تفاخرِ ذات اور تکاثرِ سال ... شہواتِ مال و زر اور زن و فرزند کی محبت. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۶۰). [شہوت (رک) کی جمع].

ــــِ نَفْسانی کس صف(ـــفت ن ، سک ف) امث.
جنسی خواہشیں ، لذاتِ دنیوی کی خواہشیں. نہ موسیقی کسی طور سے محرکِ شہواتِ نفسانی ہے بلکہ ... مفیدِ صحتِ جسمانی و معینِ لذاتِ روحانی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۳۲). [شہوات + نفس (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

شَہْوانی (فت مج ش ، سک ہ) صف.
شہوتی ، شہوت سے متعلق ، جنسیات سے منسوب ، جنسی ، عورت اور مرد کے ایک دوسرے کے میلان کے متعلق. عقل اور تمیز شہوانی اور غضبانی کاموں سے بچا کر ان کی طرف ترغیب دیتی ہے. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ رازی ، جامع العلوم ، ۱۵۴). یہ شہوانی اشتہا موکل میں بہت قوی ہو جاتی ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۲۷۸). وہ ایشور کو نہ مانتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ تمام جانداروں کا ظہور جذباتِ شہوانی یا جنسی تعلقات سے ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۶۸۰). [ع].

شَہْوانِیات (فت مج ش ، سک ہ ، کس ن) امث.
نفسیاتِ جنسی کا مطالعہ ، جنسیات ؛ جنسی لذّت اندوزی سے متعلق امور. اصغر کی جوانی نے جنسیات و شہوانیات میں روحانیت کا عنصر پایا ہی نہیں. (۱۹۴۴ ، نیم رخ ، ۷۹). داستانوں میں ... جنسی معاملات اور شہوانیات کا ایک دفتر ہے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۰۰). [شہوانی + ایت ، لاحقۂ جمع].

شَہْوانِیَّت (فت مج ش ، سک ہ ، کس ن ، شد ی بفت) امث.
شہوانی تعلقات کا عمل ، شہوت پرستی ، نفسانیت. نانک انتہا پسند رہبانیت اور بے غل و غش شہوانیت کے بین بین ایک معتدل راستے کا حامی ہے۔ (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۸۳). وہ اپنی موسیقی کو ... شہوانیت پر قربان نہیں کرتا۔ (۱۹۷۰ ، توازن ، ۷۵). [شہوانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَہْوَت (فت مج ش ، سک ہ ، فت و) امث.
نفسانی خواہش ، عموماً خواہشِ جماع. اور بازار چوبین جنبان کا تھا ... بیسواں شہوت. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ ، ۴). جسے چیڑ ناپاکی دیوانگی کے یہ جیتا اس تن سوں شہوت ، حرص، ہوا ، خمس کا مورچا اسکی صحبت سب اسی آزار ہوتا ہے۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۵). بری خصلتاں تے پاک ہونا سو جیون کی شہوت غصہ ہور کپٹ ہور اڈیک بنا ہور بخیلی. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۷).

کرے مرد مردوں سے شہوت کا کام
کریں عورتاں عورتوں سیں مدام

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۳۷).

دل میں دھن ہے جو عیش و عشرت کی
پوچھتے ہیں دوائی شہوت کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷۸). ساری خدائی کی عورتوں کی بھی کیفیت ہے ہر ایک صیدِ شہوت ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸). حیرت ، غصہ ، شہوت ہیجانات ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۱۵). [ع : شہوۃ].

--- اَنْگیز (--- فت ا ، غنہ ، ی مع) صف.
نفسانی خواہش ابھارنے والا ، نفسِ شہوانی کو مہمیز کرنے والا ، جنسی رغبت دلانے والا. قاہرہ سے آنے ہوئے عشقیہ افسانے جو بعض اوقات لاطائل اور شہوت انگیز ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۳۷). [شہوت + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا].

--- اَنْگیزی (--- فت ا ، غنہ ، ی مع) امث.
جنسی شدت ، نفسانی خواہش کی تندی، جنسی جذبے یا خواہش کو ابھارنا. وہ حضرات بھی جو ادب کو صرف تفریح اور انا پرستی کی شہوت انگیزی سمجھتے ہیں ، ادب کے احساس احتساب کو پژمردہ کر کے ایک سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، توازن ، ۸۲). [شہوت انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَرَسْت (--- فت پ ، ر ، سک س) صف.
عیاش ، نفس پرست ، بدکار ، جماع کار.

کب حق پرست زاہدِ جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۷). ایک کوڑمغز ملّا یا شہوت پرست زاہد سمجھتا ہے کہ درحقیقت بہشت میں نہایت خوبصورت ان گنت حوریں ملیں گی. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۷۶). [شہوت + ف : پرست ، پرستن - پوجنا ، دلدادہ ہونا].

--- پَرَسْتی (--- فت پ ، ر ، سک س) امث.
نفس پرستی ، عیاشی. پادریوں کی نفس پرستی اور ناجائز شہوت پرستیوں کے ایسے ایسے واقعات ملک میں مشہور ہیں. (۱۸۹۶، فلورا فلورنڈا ، ۱۱). اس قسم کے شرور کی ... دو مثالیں لیتا ہوں: سفاکی اور شہوت پرستی. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ)، ۲۹۱). [شہوت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رانی امث.
شہوت پرستی. شہوت رانی کر انزال کا تو بچہ بجھو اتے کا درحال. (۱۵۰۳ ، نوسرہار (ق) ، ۱۳). شہوت رانی کے لیے شرع کو ٹٹی بنانا بہایم کی مانند ہونا ہے . (۱۸۷۲ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۶). نہ نیت ٹھکانے نہ زبان درست مردم آزاری ، سرکشی ، شہوت رانی ، ظلم و جفا سب کچھ کر چکا ہے. (۱۹۱۵، سجاد حسین ، کائنات ، ۸۰). شہوت رانی اور نفس پرستی میں لوٹ لگانے کی حسرت. (۱۹۸۶ ، فکشن، فن اور فلسفہ ، ۳۵). [شہوت + ف : رانی ، راندن - ہانکنا ، چلانا].

--- کَلْبی کس صف (--- فت ک ، سک ل) امث.
(طب) کتے جیسی بھوک ، ایک مرض جس میں مریض خواہ کتنی ہی غذا کھائے وہ سیر نہیں ہوتا. تریاقِ کامل الترکیب ... کو اگر کوئی شخص مرضِ لاعلاج میں مثل شہوتِ کلبی و سعالِ مزمن ... مبتلا ہو. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۵۵). [شہوت + کلب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کی آگ امث.
بہت زیادہ جماع کی خواہش ، جنسی خواہش کی تیزی. شہوت کی آگ میں جل کر سوختہ ہو جاوے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۷۶).

--- کی نَظَر امث.
بری نظر ، ہوسناک نگاہ.

بیگانہ ناری پر کریں
نا دیک شہوت کی نظر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۵۱).

شَہْوَتی (فت مج ش ، سک ہ ، فت و) صف.
نفس پرست ، عیاش. جس کی ناک نیچے کو بیٹھی ہوئی ہو وہ بہت شہوتی ہو گا. (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق انوار ، ۱۵۶). [شہوت + ی ، لاحقۂ نسبت].

شُہُود (ضم نیز فت ش ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. **شاہد (رک) کی جمع .** اعادۂ شہود کی شہادت بالاجماع ضرور نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۹). ۲. **جمعہ کا دن ؛ روزِ قیامت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع].

شُہُود (ضم ش ، و مع) امذ.
۱. **حاضر ہونا ، ظاہر ہونا ، آشکار ہونا ، موجود ہونا.**

غور سے دیکھ شہودِ اشیا
اک تماشا ہے نمودِ اشیا

(۱۸۹۶ ، مثنوی اُمید و بیم ، ۳۰). شہود اور شہادت کے معنی ہیں

حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۶۷۶).

ذرہ ذرہ یہ ہے جبینِ شہود
اب نہ ہوں گی حقیقتیں مفقود
(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۳۷) . ۲.(أ) **جو کچھ ظاہر ہے اور جسے انسان محسوس کر سکتا ہے ، ظہور (غیب کی ضد)** **نیز رک : عالمِ شہود.**

جو ایمان بالغیب تھا بہا شہود حضور
پر مجھے نہ صدق شہود پر ایمان بالغیب منظور
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۶۲).

چشمِ مشتاق جلوہ گہِ شہود
کیوں نہ ہوں ناظر جمالِ ودود
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۱۵).

ہے غیب غیب جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹).

اپنے مرکز سے دور ہے دنیا
غیب ہے آج جو کبھی تھا شہود
(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۳۸). (أأ) **(تصوف) وہ درجہ جس میں جلوۂ حق بلکہ ہر شے میں عین حق نظر آئے یعنی ایسے درجے پر پہنچ جانا جہاں ہر چیز میں خدا نظر آئے، دیدارِ خدا.** شیخ یوسف کو ہمیشہ دریائے شہود میں فنائیت حاصل تھی . (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۵). جو شعر میں نقل کروں گا وہ اس کیفیت کے تحت کہا جاتا ہے جسے ... کبھی شہود ... اور کبھی شعری الہام کا لقب دیا جاتا رہا ہے.(۱۹۶۵، آئین وفا، ۹).[ع].

---اُلْمُجْمَل فِی الْمُفَصَّل (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ج ، فت م ، کس ف ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ف ، شد ص بفت) امذ.
(تصوف) ذات الہیٰ اور احدیت کو کثرت میں دیکھنے کو کہتے ہیں (مصباح التعرف). [شہود + رک : ال (ا) + مجمل (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + مفصل (رک)].

---اُلْمُفَصَّل فِی الْمُجْمَل (---ضم د ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، فت ف ، شد ص بفت ، کس ف ، ضم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ج ، فت م) امذ.
(تصوف) کثرت کو ذاتِ احدیت میں دیکھنا (مصباح التعرف) . [شہود + رک : ال (ا) + مفصل (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + مجمل (رک)].

---ِاِلْہامی کس صف(---کس ا ، سک ل) صف.
غیب سے کسی بات کا خیال یا نزول ، بطور الہام معلوم ہو جانے والی یا ظاہر ہو جانے والی بات. فن کار کا شہود الہامی یا اس کا تخئیلی وجدان (ایک ذہنی کیفیت کی حیثیت سے) بہ ذاتِ خود ایک کامل فنی تخلیق ہوتا. (۱۹۸۵ ، البدیع ، ۹). [شہود + الہام + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
ظاہری چیزوں کی پوجا ، مظاہرِ فطرت سے متاثر ہو کر ان کی پوجا کرنا. ان کی شہود پرستی آخرکار صنم پرستی کا سبب بن گئی. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۳۴). [شہود + ف : پرست ، پرستن - پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِتَنْزِیہ کس صف(---فت ت ، سک ن ، ی مع) امذ.
(تصوف) ذاتِ باری تعالیٰ کا نقص یا تعین و تشبیہ سے منزہ و پاک و صاف ہونا ، قدوسیتِ تقدیس کا ظاہر ہونا.

تشبیہ میں تھا اوسے شہودِ تنزیہ
ہوتا غالب نہ کس طرح عشقِ جمال
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۳). [شہود + تنزیہ (رک)].

---ِحالی کس صف ، امذ.
(تصوف) حال کی کیفیت کا شہود ، وہ درجۂ شہود جہاں پہنچ کر ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آئے. تم یہ وہم نہ کرو کہ وہ فنا ہے جس کو فناء علمی کہتے ہیں اور وہ اہلِ عرفان کو حاصل ہوتی ہے جن کو شہود حالی میسر نہیں ہے اور اپنے عین اور صفت میں وہ باقی رہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۷۴). [شہود + حال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِحَق کس اضا(---فت ح) امذ.
(تصوف) معرفت کا وہ درجہ جس میں ہر چیز میں خدا کا جلوہ نظر آئے. دنیا میں جاہ و دولت ، قوت و جبروت ، بے اعتبار چیزیں ہیں اصل چیز وہ روحانی ریاضت و ہمت ہے جو انسان کو شہودِ حق کی منزل تک لے جاتی ہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۸۲). [شہود + حق (رک)].

---ِعِیانی کس صف(--- کس ع) امذ.
ظاہری بن ، ظاہری گواہی ، ظاہر پر نظر رکھنا. وہ چیزوں کو بالمشاہدہ جانتا ہے اور غور و فکر سے ادراک نہیں کرتا ہے اور اوس کا علم معلومات شہودِ عیانی کے مشاہدہ سے محیط ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۶۶). [شہود + عیان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---میں آنا محاورہ.
ہویدا ہونا ، ظاہر ہونا ، آشکارا ہونا ، مادی صورت میں نمودار ہونا ، نمایاں ہونا.

آیا ہے یہ جو شاہدِ غیبی شہود میں
لایا ہے اس کو شوق ہی اس کا وجود میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۰).

---و غَیب (---و مع ، ی لین) امذ.
(تصوف) ظاہر اور غائب.

ہے امیر اس میں بھی اک مزہ کہ شہود و غیب ایک جا
ہے عجیب جملہ ردیف کا تری شان جلَّ جلالہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۷). [شہود + و (حرفِ عطف) + غیب (رک)].

شُہُودی (ضم ش ، و مع) صف.
۱. **شہود سے منسوب ، ظاہری.** دلائلِ ذوق و شہودی و اعتباری ... مری نظر سے گزر گئے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۳). ۲. **(تصوف) مسئلۂ شہود کا قائل ، توحیدِ شہودی کا ماننے والا ، وجودی کے بالمقابل.**

گہ ملاحد کی تھی تردید کلامِ الحاد
گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲).

تَجلّیٔ توحید اُسی کے ہے شایاں
وجودی شہودی ہیں وحدت میں حیراں

(۱۹۳۹ ، حیرت بدایونی ، ک ، ۹۷). شہودی صوفی کہے گا کہ وحدت وجود کی نہیں ہے شہود کی ہے. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۸۷). [شہود + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ تَوحِید (--و لین ، ی مع) امث.
(تصوف) یہ عقیدہ کہ صانع ایک ہے اور تمام مصنوعات اسی صانع کی ہیں ، اس پر اعتماد متکلمین علمائے ظاہر اور عام مومنین کا ہے ، توحیدِ شہودی.

کہتے ہیں بعض ہے شہودی توحید
نزدیک مرے ہیں وہ حقیقت سے بعید

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۰).[شہودی + توحید (رک)]امذ ؛ ج.

شُہُور (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
مہینے ، شہر (مہینا) کی جمع. ایام و شہور (دن و مہینے) کا بھی مفصل ذکر ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۶۵). جب ان کے شہورِ گزشتہ کی تنخواہ بذریعہ منتخب براَور و طلب ہو تو اس میں اسم واری عمل کا اندراج لازمی و ضروری ہے. (۱۹۲۳ ، اصول تنقیح حسابات ، ۴۷).

انقلابات کا مزاج شناس
واقفِ گردشِ سنین و شہور

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۵۹). [شہر (رک) کی جمع].

--ِ مَعْلُومات کس اضا(--فت م ، سک ع ، و مع) امذ؛ج.
تلمیح ہے آیۂ قرآنی کی طرف «الحجُ اَشہر مَعْلُمات» ، زیارت بیت اللہ کے وہ مہینے جو عام طور پر معروف ہیں یعنی شوال ، ذی‌قعدہ اور ذی‌الحجہ کے دس دن (اسٹین گاس ؛ فیروزاللغات). [شہور + معلوم - جانا پہچانا + ات ، لاحقۂ جمع].

شُہُوق (ضم ش ، و مع) امذ.
بلند ہونا ، اونچا ہونا (اسٹین گاس ؛ مخزن الجواہر). [ع : (ش ہ ق)].

شُہُوقی (ضم ش ، و مع) صف.
(طب) بلند یا بھری ہوئی (نبض). موج کے پہلے حصے کو قرعی موج (Percussion Wave) یا جزو شہوق ... کہتے ہیں. (۱۹۶۱ ، تجربی فعلیات (ترجمہ) ، ۲۲۰). [شہوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہْوی (فت مع ش ، سک ہ) امث.
نفسانی ، شہوانی ، شہوت (رک) سے منسوب. پس طالبِ کمال ... اسی طریق سے تحصیلِ کمالات میں ہے اور پہلے قوت شہوی کو مہذب کرے تاکہ اس کے سبب ملکۂ عفت یعنی پارسائی حاصل ہو. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۲۳). [ع].

شَہْوِیَّہ (فت مع ش ، سک ہ ، کس و ، فت ی) صف.
شہوت کا ، شہوانی. افلاطون کی نظر میں اخلاقِ فاضلہ کا انحصار انسان کی ان تین قوتوں کے اعتدال پر ہے شہویہ ، غضبیہ ، عاقلہ. (۱۹۷۲ ، فکر و نظر ، جنوری ، ۵۱۱). [شہوی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہی (فت ش).(الف) صف.
شاہی ، شاہانہ.

دے چھوڑ اہس شہی کے شانا
پکڑیا ہے توں پنت پاجانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳).

فرماں نہ ہو دلوں پہ تو شانِ شہی نہیں
سونے کا تاج کوئی نشانِ شہی نہیں

(۱۹۰۱ ، باقیات اقبال ، ۷۸).

ہمارے دم سے ہے کوئے جنوں میں اب بھی خجل
عبائے شیخ و قبائے امیر و تاجِ شہی

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۵۰).(ب)امث. **بادشاہت ، شہنشاہیت.**

شہی جیوں کہے شاہِ عالی جناب
نہ دارا کیا ووں نہ افراسیاب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ؛ ۱۰۴). [شہ (شاہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

شَہِید (فت ش ، ی مع) امذ.
۱. **وہ ذات جس کا علم کامل ہو ، مراد : ذاتِ الہٰی ، عالم الغیب ، خدا کا ایک وصفی نام.**

حمید و مجید و شہید و احد
ودود و معید و رشید و صمد

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۴).

تہیں ہے وکیل ہور تونہیں شہید
تہیں ہے معید ہور تونہیں حمید

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

یا عظیمٌ یا حلیمٌ یا رقیبٌ یا مجیب
یا حمیدٌ یا معیدٌ یا شہیدٌ یا حسیب

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). ۲. **دینِ اسلام کی خاطر جان دینے والا ، خدا کی راہ میں قربان ہونے والا ، امرِ حق پر جان دینے والا ، شہادت کا رُتبہ پانے والا.**

کہیں پر شہید ہور پیغمبراں
کہیں دیو جن ہور پریاں اچھراں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷). الٰہی بحق سر ناحق بریدہ حضرت حسین مظلوم شہید دشتِ کربلا علیہ السلام. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۳). اگر معلوم ہوا کہ تیز چیز سے قتل ہوا ہے غسل نہ دیا جاوے گا کیونکہ وہ شہید ہے. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷۵).

دوسری عمارت جو ... بہتر تھی اور جس میں ہر سن و سال کے کچھ آدمی ملے وہ شہیدوں کا مقام ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۶). جیسے گھر میں مجلس ہو رہی ہو جیسے کربلا کے سارے شہید تپتی ریت پر پڑے ہوں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۵). **۳. مقتول ، مذبوح ، کشتہ ، کسی مقصد وحید کے لیے جان دینے والا.** اینو کو شہیدان کے درجے میں ولے اینو شہید نہیں ہیں یعنی مارے نہیں گئے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ)، ۸۲).

مت غسل دیجو دستِ حنائی کا ہوں شہید
نہلا چکا ہے دشنہ مجھے خون ناب میں

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲۶).

شہیدانِ ستم کی تربتیں کوئے محبت میں
بالآخر رفتہ رفتہ مٹ گئیں نقشِ وفا ہو کر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۴). **۴. (کنایۃً) فریفتہ ، عاشق.**

اُس نظارے سے سب شہید ہوئے
وو نین کیا بلائے روزن ہے

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲). ایسا نہ ہو کہ آپ اس کی چتون کے شہید ہو جائیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۲۵).

زلفِ پیچاں میں وہ سج دھج کہ بلائیں بھی مرید
قدِ رعنا میں وہ چم خم کہ قیامت بھی شہید

(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۸۷). **۵. (کنایۃً) مجروح ، گھائل.**

دیرینہ آرزو ہے اب تک شہیدِ حرماں
ہرچند پشت پر ہے اک لشکرِ وسائل

(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۲۱). **۶. شکستہ ، ٹوٹا ہوا (اشیا کے لیے مخصوص).** ان کا دانت مبارک شہید ہوا تو دین کا دولت مزید ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷). کتنے تو پیالے شہید ہوئے کتنی رکابیوں کا خون ہوا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۱). وہ ہائیں ہائیں کرتے رہے اور ادھر سب پیالے اور قابیں شہید ہو گئیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۸). **۷. گواہ ، گواہی دینے والا.** اپنے نفس کے بارے میں اونہوں نے فرمایا کہ وہ شہید یعنی گواہ ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۲۸). شہید : گواہ و امین. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۶). [ع].

---کَربَلا کس اضا(---فت ک ، سک ر ، فت ب) امذ.
کربلا کے شہید ؛ (کنایۃً) حضرت امام حسین علیہ السلام.

روز رویا کر شہیدِ کربلا کی پیاس پر
جاتا ہے اے رشک اک دن ساقیٔ کوثر کے پاس

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

رونے والا ہوں شہیدِ کربلا کے غم میں میں
کیا درِ مقصد نہ دیں گے ساقیٔ کوثر مجھے

(۱۹۰۳ ، برگ گل (باقیات اقبال ، ۱۷۷)). [شہید + کربلا].

---کَرنا محاورہ ؛ ف م.
تباہ کرنا ، برباد کرنا ، قتل کرنا.

سخن شناس کے نزدیک نئیں ہے کم زیزید
کسی کے مطلبِ رنگیں کوں جو کیا ہے شہید

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۹).

بلا بلا کے کریں کربلا میں شہ کو شہید
پہنچ گئے تھے یہ خفیہ پیام چار طرف

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۳۵۵).

---مَرْد (---فت م ، سک ر) امذ.
۱. وہ شخص جو راہِ خدا میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے. اے صاحب تم اگر کوئی شہید مرد اہلِ درد ہو تو مجکو اپنی تیغ خوف سے نہ شہید کرو. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۷۹). **۲. (کنایۃً) گھوڑا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [شہید + مرد (رک)].

---مَرْدوں سے چونکا / دِل لگی فقرہ.
چالاک اور ہوشیار شخص سے بھی داؤ پیچ کی باتیں ، تجربہ کار اور جہاں دیدہ لوگوں سے بھی چار سو بیسی (مہذب اللغات).

---مِلَّت کس اضا(---کس م ، شد ل بفت) صف.
قوم کے لیے جان دینے والا ؛ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کا لقب. اس ناچیز نے اپنے طالبِ علمی کے دور میں دیکھا اور محسوس کیا کہ شہید ملت لیاقت علی خاں کی خدمات کو پسِ پشت ڈالا جا رہا ہے. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جنوری ، ۳). [شہید + ملّت (رک)].

---ناز کس اضا ؛ صف.
(کنایۃً) عاشق ، محبوب کے ناز و انداز کا مارا ہوا.

شہیدِ ناز کی بھولی نہیں ہمیں صورت
تری طرف وہ نگاہیں پھرا کے رہ جانا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۷۱). [شہید + ف : ناز (رک)].

---وَفا کس اضا(---فت و) صف.
وہ جس نے وفاداری کی وجہ سے قتل ہو کر درجۂ شہادت حاصل کیا ہو ، انتہائی وفادار (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [شہید + وفا (رک)].

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. ناحق مارا جانا ، مارا جانا ، مقتول ہونا.

قضا کو مژدۂ فرصت کہ فانی مہجور
شہیدِ کشمکشِ صبر و اضطراب ہوا

(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۶۱). **۲. فدا ہونا ، عاشق ہونا ، محبوب کے ناز و ادا کا کشتہ ہونا.**

میں وہ شہید ہوں لبِ خندانِ یار کا
ہنستا رہے چراغ بھی میرے مزار کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۶). **۳. ضائع ہونا ، مٹ جانا ، ختم ہو جانا.**

شہید اے ذوق سینہ میں ہوئی ہیں حسرتیں لاکھوں
مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخلِ ماتم کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸).

شہید ہو گئی ہر آرزوئے دل افسر
اب اس مکان میں بستا ہے کربلا کا سکوت

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۵).

شَہِیدی (فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. شہید ہونے کے لیے تیار ، شہید ہونے والا ، شہادت کا درجہ پانے والا.

جس عشق منے سیس دے کر لیوے شہیدی
محمدؐ کی نظر اس کوں علی کا جگر آوے

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی (ق) ، ۱۰۱). **۲. تماش بین ؛ رنڈی باز ؛ سرخ** (ماخوذ : فروزاللغات ؛ جامع اللغات). [شہید + ی ، لاحقۂ نسبت].

شَہِیر (فت مج ش ، ی مع) صف.
شہرت رکھنے والا ، مشہور و معروف ، نامور.

جنابِ ملیکہ بہ نرجس شہیر
چلیں شکلِ گل جانبِ بوستان

(۱۸۶۵ ، لوح محفوظ ، ۱۶). لعل ، زمرد ، زمین کے پیٹ سے نکلتے اور اسی کی گود میں پرورش اور نشو و نما پا کر شہیر عالم ہوتے ہیں. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۱۰). ہمارے ان ادیبِ شہیر نے اپنے اس طنزیہ فقرے سے دوسرے طنزیہ فقرے کی خود نفی کر دی. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۶۹). [ع].

---الصِّیت (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ی مع) صف.
اچھی شہرت رکھنے والا ، نیک نامی کے لیے مشہور. یہ بادشاہ بہت کریم‌النفس اور شہیرالصیت تھا. (۱۹۰۱ ، سفرنامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳). [شہیر + رک : ال (ا) + صِیت (رک)].

شَہِیق (فت ش ، ی مع) امث.
۱. گدھے کی آخری آواز جو زیادہ کریہ ہوتی ہے، زفیر کے بالمقابل، گدھے کی رینک ، ڈھینچو. بےشک بری سے بری آواز گدھوں کی ہے کہ اوّل زفیر و آخر شہیق ہے اور یہ دونوں آوازیں اہلِ نار کی ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۱۳). **۲. روتے روتے ہچکی لگ جانے کی یا سسکنے کی آواز.** ش سے شہیق ، جہنمیوں کے سسکنے کی آواز، ز سے زفیر ، جہنمیوں کی گدھے کی سی آواز. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱۳۸). **۳. (طب) دم کھینچنے کی آواز ، اندر کی جانب سانس لینے کی آواز.** کبھی کبھی گہرے شہیق (Deep Inspiration) کے دوران میں قصبۃ الریہ کا تشعب (دو شاخہ) بھی نظر آ جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۳۶۲). [ع].

شَہِیقَہ (فت ش ، ی مع ، فت ق) امذ.
(طبّ) کھانسی کی ایک قسم، کالی کھانسی. شہیقہ یعنی کالی کھانسی میں بالعموم ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۸۵۵). [شہیق + ہ ، لاحقۂ نسبت].

شَہِیقی (فت ش ، ی مع) صف.
شہیق سے منسوب ، دم کشی کا ، سانس کو اندر کھینچنے کا. جوں ہی شہیقی عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھیپھڑوں کی لچک کی وجہ سے سینہ دب جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۷۰). [شہیق + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَرکَز (---فت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
وہ جگہ جہاں سے سانس اندر کھینچی جائے. یہ ممکن ہے کہ دو مرکز ہوں ایک جو طبعی حالت میں عمل پیرا رہتا ہے شہیقی مرکز (Inspiratory Centre) ہے جو ان شہیقی عضلات کو جو تنفسی حرکات سے تعلق رکھتے ہیں ہم‌آہنگ رکھتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۸۵). [شہیقی + مرکز (رک)].

---ہَوا (---فت ہ) امث.
(حیاتیات) وہ ہوا جو سانس کے ساتھ اندر کی جانب جائے. شہیقی ہوا کی نسبت زفیری ہوا میں رطوبت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۵۳). [شہیقی + ہوا (رک)].

شَہِیل (فت ش ، ی مع) صف.
سیاہی مائل سرخ رنگ کا پتھر. زمین کی سطح تین قسم کی چٹانوں سے بنی ہوتی ہے ... ان کی عام قسم ریتلا پتھر ، چونے کا پتھر اور شہیل ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۷). [ع].

شَہِیم (فت ش ، ی مع) صف.
ہوشیار ، زیرک ، چوکس ؛ مصلحت اندیش ، دانا ، چالاک. شہیم : جلد و تیز فہم ، توانا و پیشوا. (۱۹۲۵ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۸). [ع].

شِئُول (کس مج ش ، و مع) امذ.
برزخ یا عالمِ ارواح. شئول یعنی وہ عالمِ برزخ جہاں دنیا سے کوچ کرنے والی روحیں ... رکھی جاتی ہیں گی. (۱۹۷۲ ، روح اسلام ، ۳۱۵). [عبر انگ : Sheol].

شُئُون (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
طور ، طریق ، طرز ، انداز ، ڈھنگ. یہ سب شئون (Modes) ہیں جن کے ذریعے روحِ انسانی اپنی قوتوں (Potetialities) کی آگاہی حاصل کرتی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۱۵). [شان (رک) کی جمع].

شَیئِیَّت (فت ش ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
حقیقتِ مادہ کا قائل ہونا ، وجود مادی کو حقیقی سمجھنے کا نظریہ ، مادیت. ارسطو شئیت یا حقیقت پسند تھا. (۱۹۶۲ ، تاریخ جمالیات ، ۱ : ۹۰). [شے + یت ، لاحقۂ نسبت].

شی شی امث.
۱. ایک طرح کی آواز جو کسی فردِ واحد یا مجمع کو خاموش کرانے کے لیے مُنّھ سے نکالی جاتی ہے. مخالفین کو «شی شی» کی آواز سے مبہوت کر دیا ، مخالفین نے ہرچند بولنے کی کوشش کی ناکامی ہوئی. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۵۳۵). **۲. بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرانے وقت مُنّھ سے نکالی جانے والی آواز.** وہ لونڈے کو پائنتی پر لٹکا کر «شی شی» کرنے لگیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۹۹). [حکایتُ الصوت].

شَے (۱) (ی لین) امث.
۱. وجود محسوس ، حواسِ خمسہ کے ذریعے جانا ، چیز. ز.

کل شے محیط ہے اسے کون بجھائے
جو کوئی عاشق اس پیو کے اسے جیو میں جائے

(۱۴۲۱ ، بندہ نواز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)). اما فرصت اس کی جملہ شے کوں و لیکن حال تج میں کہنا ، یہ تو گناہ کی بنی ہمارے پر. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۷).

جیتا عالم ہے کل شے
اس کے دل میں پرتو ہے

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۳۰۵)). کوئی سکھ اس دکھ کوں نہیں پہنچتا کہ یہ ایسی انوکھ شے ہے کہ جیو کے بدلے لی جاتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۲۵) . یہ شے اب بہت کثرت سے آتی ہے. (۱۸۴۵ ، مزید الاموال ، ۶۱). جو چیز جس سے ادراک کی جاتی ہے اسکو شے اور محسوس کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۵۰). اسے کسی شے کی ہوس نہ رہی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۶۶) .
۲. نایاب چیز ، اہم چیز.

میں بھی اک شے ہوں مرے مشرب رندی پہ نہ جا
تجھ کو زاہد نہیں معلوم حقیقت میری

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر دہلوی ، ۱ : ۲۵۱). **۳. برکت ، زیادتی ، افزونی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . **۴. (تصوف) موجود حقیقی ، ہستی حقیقی ، ذاتِ بحت.**

واحد ہے بشرط شے سمجھ بے حجت
گر تو کہے لا بشرط تو ہے وحدت

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹). موجودِ حقیقی اور ہست حقیقی اور ذاتِ بحت شے کے معنی ہیں حقیقۃ اور افراد اور تعینات عالم کو مجازاً شے کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۵).[ع].

---آسائش (---کس ء) امث.
(قانون) آسائش یا آرام پانے کی چیز، چیزوں کی آسائش اور فائدہ اٹھانے کا حق جس کی رُو سے کوئی شخص استحقاق اٹھانے اور اپنے منفعت کے لیے تصرف میں لائے کسی چیز و شی وغیرہ ازاں غیر کا یا کسی ایسی جزو کا رکھتا ہو جو دوسرے کی زمین میں آگے نہ ہو یا اس سے ملحق یا اس پر موجود ہو اور وہ حق کسی معاہدے کی رو سے نہ پیدا ہوا ہو (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [شے + آسائش (رک)].

---دیگر (---ی مع ، فت گ) امث.
(کنایۃ) دوسری چیز ، غیر معمولی چیز (اعلیٰ یا ادنیٰ). کسی نبی کی نبوت بھی اس موضوع میں نہیں چلی اخبار نویس تو شے دیگر ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۰ : ۹). [شے + دیگر (رک)].

---لَطیف (---فت ل ، ی مع) امث.
۱. (تصوف) جو چیز موجود ہونے کے باوجود دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور چھونے اور چکھنے میں نہ آسکے. جیسے: انفس میں عقل اور آفاق میں جوہر (مصباح التعرف ، ۱۵۵) .
۲. عقل ، سمجھ (علمی اردو لغت). [شے + لطیف (رک)].

---لَطیف کی کَمی/قِلّت ہونا محاورہ.
عقل یا سمجھ بوجھ کی کمی ہونا ، بے وقوف ہونا. ایک وہ شخص جس میں شے لطیف کی کلیۃ کمی ہو. (۱۹۲۲ ، شعلے ، ۱۹۹). آپ بڑے سخن کو ہیں مگر جناب کے دماغ میں شے لطیف کی بہت کمی ہے. (؟ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۳۱).

---مُدّعا بِہا (---ضم م ، شد د بفت ، کس ب) امث.
وہ چیز جس کی بابت دعویٰ کیا جائے اس کو شے دعوی بھی کہتے ہیں (اردو قانونی ڈکشنری). [شے + مدعا (رک) + ب (حرفِ جار) + ہا ، ضمیر واحد غائب].

---مَرہُونَہ (---فت م ، سک ر ، و مع ، فت ن) امث.
گروی رکھی گئی چیز ، رہن رکھی گئی چیز. شے مرہونہ سے نفع اٹھانا اس کے لیے جائز نہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۲۷). [شے + مرہون (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مَعْدَنی (---فت م ، سک ع ، فت د) امث.
زمین یا کان میں سے نکلنے والی چیز ، دھات ، فلز. شے معدنی ایک مادہ کو کہتے ہیں جو ایک خاص کیمیاوی ترکیب رکھتا ہے اور تمامتر ایک سا ہوتا ہے ... کبھی کبھی اس میں دو یا اس سے زیادہ معدنیات موجود ہوتی ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۲۲۷). [شے + معدنی (رک)].

شے (۲) (ی لین) امذ.
۱. تحریک ، اشتعال. مفتی طلسم نے کہا آپ نے ایک نالائق کو ایسی شے کیوں دی . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۳) .
۲. افزونی ، کمال ، اضافہ (پلیٹس). اف : دینا. [شہ (رک) کا ایک املا].

---مِلْنا محاورہ.
مدد ملنا ؛ اشتعالک ملنا (نوراللغات).

شَیّا (فت ش ، شد ی) امذ.
(ہندو) سیج ، کھاٹ ، پلنگ. تو کیا شیش ناگ کے شیا پر براجنے والے کی بھی تم کو خبر نہیں. (۱۹۲۱ ، پتنی پرتاپ ، ۱۴) .
[س : शय्या].

شَیْئاً (فت ش ، سک ی ، تن ا بفت) م ف.
تھوڑا سا ، کچھ ، کسی قدر. سنسکرت کی ڈراما نگاری اس درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی کہ اہل یونان کی ڈراما نگاری کا جواب ہو رہی تھی بلکہ اس سے بھی شیئاً بڑھی تھی . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱۳۶). [ع : شی + اً ، لاحقۂ تمیز].

---فَشَیئاً (---فت ف ، ی لین ، تن ا بفت) م ف.
تھوڑا تھوڑا ، جستہ جستہ. میں اس میں سے شیئاً فشیئاً ضرور آپ کی خدمت میں بھیجتا رہوں گا. (۱۹۰۴ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۱۰). [شیئاً + ف (حرفِ وصل) + شیئاً (رک)].

---لِلّٰہ (---کس ل ، شد ل بمد) فقرہ.
اللہ کے واسطے کچھ عطا ہو ؛ (فقیروں کا نعرہ) ، اللہ کے

واسطے سے مانگنا، بھیک مانگنا (توجہ اور شفقت کے لیے). وہ شاعر جس کو قوم کا سرتاج اور سرمایۂ افتخار ہونا چاہیے تھا ایک بندۂ ہوا و ہوس کے دروازے پر ... صدا لگاتا اور شیأ للہ کہتا ہوا پہنچتا ہے۔ (۱۸۹۳، مقدمۂ شعر و شاعری، ۲۳).

دستگیری کا طلبگار ہوں شیأ للہ
میر بغداد میں ناچار ہوں شیأ للہ

(۱۹۱۶، کلیات حسرت موہانی، ۸۱). [شیأ + للہ (رک)].

شَیابِط (فت ش، ی مع) امث؛ ج.
بڑی مچھلیاں. قریب تھا کہ تمام مخلوق غرق ہو جاوے اور پانی کے ساتھ مینڈک اور بڑی بڑی مچھلیاں کہ ان کو شیابط کہتے ہیں گریں. (۱۸۷۷، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۱۵). [ع].

شِیاخَت (کس ش، فت خ) امث.
بزرگی، سرداری. خانقاہ خاتونیہ کی شیاخت اسی سے متعلق ہے۔ (۱۹۰۱، سفر نامۂ ابن بطوطہ (ترجمہ)، ۱ : ۱۰۷). [ع].

شَیّاد (فت ش، شد ی) صف مذ.
مکار، فریبی، دھوکے باز، دغا باز. یہ کلام کسی بادشاہ کا نہیں کسی امیر کا نہیں کسی شیخ شیّاد کا نہیں. (۱۸۶۹، غالب، خطوط، ۶۳۶). [ف : شید ـ دھوکا، فریب سے اسمِ مبالغہ بقاعدۂ عربی].

شَیّادی (فت ش، شد ی) امث.
مکاری، فریب، ریاکاری.

اس لیے شیخ ہے چپکا کہ بڑے شہر میں شور
ہم سمجھتے ہیں یہ شیّادی و طامات کی بات

(۱۸۱۰، میر، ک، ۳۰۸).

آخر میں خود سے برسرِ پیکار ہو گئی
شیّادیٔ زمانہ سے ناچار ہو گئی

(۱۹۶۳، ورق ناخواندہ، ۱۰۹). [شیّاد + ی، لاحقۂ کیفیت].

شِیار (کس ش) امذ.
سنیچر کا دن، ہفتہ. ان کے ہاں ... ہفتہ کو شیار کہا کرتے تھے. (۱۹۶۶، بلوغ الارب (ترجمہ)، ۵۷۷). [ع].

شِیارَہ (کس ش، فت ر) امث.
فضول مارے مارے پھرنے والی عورت، آوارہ گرد، ہرزہ گرد. شیارہ اس عورت کو کہتے ہیں جو راتوں کو ہرزہ گردی کرے. (۱۸۸۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۱۹۶). [ع].

شَیاطِین (فت ش، ی مع) امذ؛ ج (قدیم؛ واحد).
شیطانوں کا گروہ، بہت سے شیطان.

بڑے بن میں ایسا شیاطین تھا
ولے شکل میں مسخرہ چین تھا

(۱۶۳۵، قصۂ بے نظیر، ۳۳). جمشید بادشاہ ... نے تخت پر جلوس فرمایا روئے زمین کو اپنے قبضے میں لایا جن و شیاطین کو مسخر کیا. (۱۸۲۴، سیر عشرت، ۱۰۷).

آتش افروزی شیاطیں کی جلاتی ہے مجھے
رحم اے ابرِ کرم اے جوشِ رحمت الغیاث

(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین، ۹۳).

الٰہی بچا اپنی تکوین کو
بس اب حکم دے ان شیاطین کو

(۱۹۷۰، برش قلم، محب عارف، ۴۴). [شیطان (رک) کی جمع].

ـــِ الْاِنس (ـــِ ضم ن، غم ا، سک ل، کس ا، سک ن) امذ؛ ج؛ سـ شیاطین انس.
شیطانوں کی طرح بہکانے والے انسان، شیطان صفت مفسد. جس کمرے میں ان کے شیاطین الانس جمع ہوتے ... استراحت فرماتے ہیں. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۲۳۳). شیاطین سے مراد شیاطینِ جن اور شیاطینِ انس دونوں ہو سکتے ہیں. (۱۹۷۲، سیرت سرور عالم، ۱ : ۵۵۳). [شیاطین + رک : ال (۱) + انس (رک)].

شِیاع (کس ش) امث.
خبر پھیلنا، مشہور ہونا، شہرت ہونا. شیاع (شہرت عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہو گا. (۱۹۶۲، تحفۃ العوام، ۱۹۱). [ع].

شِیاف (کس ش) امذ.
۱. وہ فتیلہ یا بتی جو دوا میں لت کر کے فرج یا مقعد میں رکھی جائے، شافہ. تخمِ حنظل اور صابون کو سائیدہ کر کے شیاف کریں. (۱۸۷۲، رسالہ سالوتر، ۲ : ۲۸). شیخ نے حقنہ اور شیاف وغیرہ اعمالِ طب سے اس کا علاج کیا. (۱۹۱۱، معلم ثانی، ۲۹). ان سب کو عرقِ بادیان میں کھرل کر کے شیاف بناویں. (۱۹۳۰، جامع الفنون، ۲ : ۱۳۲). **۲. (طب) وہ دوا کی بتیاں یا سلائیاں جو آنکھ میں پھیری یا لگائی جائیں.** آنکھ میں مادے کو لوٹانے والے اور مواد کو تحلیل کرنے والے شیاف اور ذرور استعمال کریں. (۱۹۳۶، شرح اسباب (ترجمہ)، ۲ : ۸). [ع].

ـــــ لینا محاورہ.
دوا آنکھوں میں ڈالنا. مکروہاتِ روزہ ... شیاف لینا. (۱۹۶۲، تحفۃ العوام، ۱۸۹).

ـــــ مامیثا کس اضا (ـــــ ی مع) امذ.
(طب) مامیثا (جو ایک بدمزہ گھاس ہے) کے پتے اور شاخیں کوٹ کر اور نچوڑ کر بنائے گئے شیاف جو آنکھ کے امراض میں اور قبض کی تکلیف میں مفید ہے. مامیثا کے پتے اور شاخیں وغیرہ کوٹ کر نچوڑ کر جوش دیتے ہیں جب گاڑھا ہو جاتا ہے تو بلوطی شکل کے شیاف بنا لیتے ہیں اس کو شیافِ مامیثا کہتے ہیں. (۱۹۲۶، خزائن الادویہ، ۵ : ۶۸). [شیاف + مامیثا (رک)].

شِیافَہ (کس ش، فت ف) امذ.
رک : شیاف. ابی جانب حیران ہیں کہ اسے ادب اردو کی دم میں شیافہ سمجھیں یا قابلِ قدر اضافہ. (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۳۲ : ۵). [شیاف + ہ، لاحقۂ نسبت].

شَیالَہ (فت ش ، شد ی ، فت ل) امذ.
بچھو کی ایک قسم جو دُم اٹھا کر چلتا ہے. جو بچھو دُم اُٹھا کر چلتا ہے اس کو شیالہ کہتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۳۳). [ع].

شیام (کس ش). (الف) صف.
سانولا ، ملیح ، سیاہ ، کالا.

میری سو آہ تھے شفق چھایا ہے رنگ شیام کا
برق نمن جھمکتا ہے شعلہ بہ طور نور کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۶).

رنگیل کوئی اور کوئی شیام روپ
کوئی چت لگن اور کوئی کام روپ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان، ۳۰). بھگوان کا رنگ شیام ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۳). کھلتا شیام رنگ عفت کردار سے شاداب و روشن آنکھوں میں گھنیری ذہانت و ذکاوت . (۱۹۶۳ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۳۰). (ب) امذ ؛ امث. ۱. **ایک درخت کے ٹوٹے جو گرم مسالے اور دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ؛ لاط : Panicum Frumentuceum** (ماخوذ : پلیٹس). ۲. **کویل ؛ سیاہ بیل ؛ سیاہ مرچ ؛ سمندری نمک** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **ہندوؤں کے اوتار کرشن جی کا لقب جن کا رنگ سانولا تھا.**

جب درس دے سانولا تب جا مجھے کلیان ہو
بھاوتا نہیں شیام بن مج کوں کسی کت رنگ و راگ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۷).

دے مژدۂ کیفِ دوام ہمیں
اے شیام نہ رکھہ ناکام ہمیں

(۱۹۲۸ ، مطلع انوار ، ۳۳). [س : श्याम].

---رَینی (---ی لین) امث.
سیاہی ، رات کی سیاہی کی مانند کالا ، کالک ، زیادہ کالا ، ملاحت، کالا پن.

صفا ہور خوش ہوا اس کے زلف کی شیام رینی کا
جو بوجھیں گے تو سچ بوجھو ہوں جگتا اس رین کا میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۸). [شیام + رین (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُنْدَر (---ضم س ، سک ن ، فت د) امذ.
سیاہ اور خوبصورت ؛ مراد : کرشن جی.

کئی ہمسائے میں تھوڑے سے چاول مانگ کر لائی
برائے شیام سندر پریم کی سوغات بھجوائی

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۶). [شیام + سندر (رک)].

---کَلْیان (---فت ک ، سک ل) امذ.
ایک راگ جو شام کو گایا جاتا ہے. باہر میں نے مبارکباد گائی پھر آپ ہی آپ شیام کلیان کی ایک چیز شروع کر دی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۲۳). امیرخسرو کی ایجاد کردہ راگیں .... شیام کلیان. (۱۹۱۳ ، ہندوستانی موسیقی ، ۸۸). [شیام + کلیان (رک)].

---کَھیت (---ی مج) امذ.
(طب) لنکا اور مالا بار کے قیمتی پتھر عین الہر یا گربہ چشم کی ایک قسم جو سیاہی مائل ہوتا ہے اس پتھر کی شکل و شباہت بلی کی آنکھ کی مانند ہونے کی وجہ سے اس کو ان ناموں سے پکارا جاتا ہے ، طبی خواص میں اگر اسے عورت کے بالوں کے ساتھ باندھ دیا جائے تو دردِ زہ کے لیے مفید ہے ، بلغمی امراض کی دوا ہے. شیام کھیت : یہ سیاہی مائل ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۱). [شیام + کھیت (رک)].

شیاما (کس ش) امث.
۱. **سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی خوش آواز چڑیا ، ساما ؛ لاط : Inspiratory Centre** . کسی میں پہاڑی شیاما کسی میں سفید طوطا ، ولایتی خرگوش الگ کٹھہرے میں پلے ہوئے تھے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۶). ۲. **کالے رنگ کی گائے.** شیاما کے کیا کہنے کسی تقدیر والے کو ملی ہے دودھ کھی میٹھا ہر چیز امرت کی بوند. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱۱). ۳. **رات ؛ سیاہ عورت ؛ بانجھ عورت ؛ درگا کی ایک شکل ؛ ایک نازک اور دبلی عورت جس نے ابھی بچہ نہیں جنا ہو ؛ مادہ کوئل ؛ زمین ؛ جمنا ؛ سیاہ مرچ ؛ بحری مرچ** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : श्याम].

شیامتا (کس ش ، فت م) امث.
کالا پن ، سیاہی. چیتن بن کہن ، اندھ کار میں جگت روپی شیامتا ہے یا چیتن روپی کاجل کا پہاڑ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [شیام + تا ، لاحقۂ کیفیت].

شیانا (کس ش) صف مذ (قدیم).
سیانا ، دانا ، عقلمند.

نابولنے کچ جانتے تھے طبع کے جو کھڑبڑے
تر لوک میں شیانے دسے جب درس میں شہ کے جڑے

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ، ک ، ۱۱۹). [سیانا (رک) کا مخرب].

شیانی (کس ش) امث (قدیم).
سیانی ، عقلمند.

اگر مرد ہشیار ہووے تو زن   اہِن بھی ہوشیانی ہولے بچن

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۵۱). [سیانی (رک) کا متبادل املا].

شَیب (ی لین) امذ.
بالوں کی سفیدی ، بڑھاپا ، ضعیفی.

سنکر یہ کہا بار اٹھایا نہیں جاتا
ناطاقتیٔ شیب سے اب نازِ بتاں کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).

ہزار نخلِ خزاں دیدہ پر بہار آئی
نہ اپنا شیب سے پھر عالمِ شباب آیا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷). وہ علامات شیب جو انسان کو آدمی سے خدا جانے کیا بنا دیتے ہیں، ان میں پوری طرح نمایاں ہیں. (۱۹۲۳ ، مذاکرات نیاز فتح پوری ، ۱۶۳). راقم نے شیب و شباب کے تعینات کو در خورِ اعتنا نہیں سمجھا. (۱۹۷۰ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۷). [ع].

شیب (ی مج). (الف) امذ ؛ م ف.
ڈھال ، اُتار ؛ کھوہ ، غار ؛ پہاڑ کا ایک حصہ، نیچے ، تلے ، زمین میں ، تہہ میں (پلیٹس). (ب) امث. برساتی ندی کی ایک قسم. شیب ... چار پانچ میل تک بہہ کر ریت اور پتھروں میں جذب ہو جاتی ہے. (۱۹۸۷ ، مکران ، ۱۹). [نشیب (رک) کی تخفیف].

شیبانی (ی مج) امث.
گلہ بانی ، بھیڑیں چرانا ، بکریاں چرانا. تو حضرت نے کوہ اجیاد میں ... شیبانی شروع کی اور جو کچھ مزدوری میں ملتا مسکینوں کو عنایت کرتے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۳). [شبانی (رک) کا ایک املا].

شَیبَہ (ی لین ، فت ب) امث.
(طب) ایک روئیدگی جس کی شاخیں سفید ہوتی ہیں اور پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے جن پر غباری رواں سا جما ہوتا ہے طبّی خواص میں نزلے کا مواد اور فضلات دور کرتی ہے اس کے لیپ سے بلغمی اور ریاحی درد مٹ جاتا ہے Artemisia Arbore Scens شیبہ میں جڑ ہوتی ہے ساق اور شاخیں سفید ہوتی ہیں پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۶۹). [شیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شیپُو (ی مج ، و مع) امث.
پانو کی آواز ، آہٹ. شکپو اور شلپو اور شیپو پاؤں کی آواز وغیرہ کو کہتے ہیں اسکا نام ہندی میں آہٹ ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۷). [ف ؛ حکایت الصوت].

شَیپُور (ی لین نیز ی مع ، و مع) امذ.
(موسیقی) ایک وضع کا جنگی باجا جو منھ سے بجایا جاتا ہے ، بگل ، نفیری ، شہنائی ، بوق ، قرنا.

بڑھی آگے آواز شیپور کی
صدا منہ چھپانے لگی صور کی

(۱۸۷۷ ، صبح خنداں ، ۵۵).

طبل و شیپور کی آواز آئی
شورِ جنگ کا آغاز ہوا

(۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۲۳۹). [ف].

شیپی (ی مج) امذ.
سپاہی.

تو وہ پھینک بندوق یہ کہتا بھاگا
نہ ہم شیپی ہے اور نہ شیپی کا بیٹا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق، اکبر ، ۱۰۳). [سپاہی (رک) کا بگاڑ].

شیت (ی مع) صف ؛ امذ.
ٹھنڈا ، سرد ؛ بیوقوف ، کند ذہن ؛ سست ، کاہل ؛ سرما ، سردی ؛ بے حسی ؛ شبنم ، نمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीत].

شیتَل (ی مع ، فت ت). (الف) صف.
ٹھنڈا ، سرد ، خنک. پورنماشی کے چندرما کی کانت آنند ایک اور شیتل ہوتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۵).

جس کو ہوتر گنگا شیتل بنا رہی ہو

(۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس (ترجمہ) ، ۱۳۳). کہیں جگنو چمک رہے ہوتے ہیں ، کہیں چاند کی شیتل چاندنی ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۷۸). (ب) امذ. ٹھنڈک ، خنکی ، سردی ؛ چاند ؛ کافور کی ایک قسم ؛ تارپین ؛ ایک قسم کا درخت. لاط : Marsilea Quadrifolia (پلیٹس). [س : शीतल].

ـــ جَل (ـــ فت ج) امذ.
ٹھنڈا پن ، سردی ، خنکی. برف اپنی شیتلتا کو یوں اپنے اسپند شیتل جل کے سمان چمکتا تھا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۲). [شیتل + جل (رک)].

شیتْلا (ی مع ، فت نیز سک ت) امث.
چیچک ، سیتلا دیوی. اور محققین کا خیال ہے کہ یہ شاید چیچک کی دیوی شیتلا اور اس کی چھ بہنیں ہیں. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۷۶). [سیتلا (رک) کا متبادل املا].

شیتْلتا (ی مع ، فت ت ، سک ل) امث.
ٹھنڈا پن ، سردی ، خنکی. برف اپنی شیتلتا کو یوں اپنے اسپند کو جاتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۱).

پھولوں کی نرم مہکتی شیتلتاؤں
پربت کی ڈبڈبائی شبنمی آنکھوں

(۱۹۷۳ ، پگھلا نیلم ، ۷۲). [شیتل + تا ، لاحقۂ کیفیت].

شیٹ (ی مع) امذ.
۱. کاغذ کا تاؤ ، کاغذ کا تختہ ، ورق ؛ پلنگ کی چادر (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۲. کسی دھات کی تہ یا چادر. کوڈنگ شیٹ بنانے کا طریقہ تو آپ نے سمجھ لیا. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۳۰). [انگ : Sheet].

شیٹھ (ی مع) امث.
(نباتیات) جھلّی ، غلاف ، خول ، چھلکا جس میں دانہ وغیرہ بند ہوتا ہے. اس کے نیچے بھی وہی پتا ایک نلی کی شکل میں تنے پر لپٹا ہوتا ہے اور ... اسے جھلی یا شیتھ کا نام دیا گیا ہے. (۱۹۶۸ ، گندم ، ۵۵). [انگ : شیتھ Sheath].

شِیث (ی مع) امذ.
(لفظاً) اللہ کا عطیہ ؛ ایک پیغمبر کا نام جو حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے تھے چونکہ قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل ہو گیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نعم البدل کے طور پر انہیں عطا کیا. جب آدم علیہ السلام مرنے لگے نور محمدیؐ کو بموجب حکمِ احدیث کے حضرت شیث کے حوالے کر تشریف فرما طرف روضۂ رضواں کے پانچویں ربیع الاول کو سنیچر کے دن ہوئے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۸۱).

جو تھی لندھور قیدی کی وہ مادر
تھی آلِ شیث سے وہ ماہ پیکر

(۱۸۶۲ ، طلسم شایاں ، ۷۸). شیث حضرت آدم کے چہیتے بیٹے تھے. (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۳). [ع].

شیح (ی مع) امث.
ایک گھاس جو سوئے کے برابر اونچی ہوتی ہے ، اسکے پتے چھوٹے اور نازک سداب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ؛ ایک خاردار روئیدگی جس کے پتے سرو کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں لکڑی کھوکھلی ہوتی ہے اس کو دھونی میں استعمال کرتے ہیں ؛ لاط : Artemisia Herbalba . شیح ایک گھاس معروف ہے ، لکڑی اس کی مجوف ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۸۹). بعض اطبا ... سداب شیح پودینہ بورق ... سیاہ مرچ ... کر کے مالش کرتے ہیں. (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۱۳۹). [ع].

---اَرْمَنی کس صف(---فت ا ، سک ر ، فت م) امث.
(طب) **شیح (رک) کی ایک قسم جس کا پھول زردی مائل اور پتے سداب کے پتوں کی طرح اور درخت سوے کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے ؛ لاط :** Artimisla Pontica اگر بچے کی پیدائش کے دن شیح ارمنی چٹا دی جائے تو پھر کسی چیز سے نہ ڈرے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۰). [شیح + ارمنی (رک)].

شیحَہ (ی مع ، فت ح) امث.
گھوڑے کی آواز ، ہنہناہٹ.

فتنے جو سو گئے تھے وہ سب جاگنے لگے
شیحہ سے طائران ہوا بھاگنے لگے

(۱۸۷۳ ، مراثئ فارغ ، ۲ : ۱۳۲). اشہب قلم کے منہ میں خاردار دہانہ چڑھائیں تا کہ موقع بے موقع کلول طرارے ، شیحہ بگدھری سے باز رہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۲۶ : ۹). [شیہہ (رک) کا ایک املا].

---بَھرْنا محاورہ.
گھوڑے کی طرح آواز نکالنا ، ہنہنانا. جس وقت وہ شیحہ بھرتے تھے معلوم ہوتا تھا ڈنڈا لیے ڈاکٹر مونجے تقریر کر رہے ہیں. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۱ : ۹).

--- کِھینْچْنا محاورہ.
رک : شیحہ بھرنا. اشقر نے کسی کو پشتک ماری کسی کو دولتی لگائی ... چند جوانوں کو مار کر شیحہ کھینچتا ہوا طرف اپنے آقا کے بھاگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱).

شَیخ (ی لین نیز مج) امذ.
۱. **بوڑھا آدمی ، ضعیف ، بزرگ ، وہ شخص جس کی عمر پچاس برس سے اوپر اور اَسی برس سے نیچے ہو.** شیخ وہ شخص جس کی عمر ساٹھ اور اَسی کے درمیان ہو. (۱۹۸۱ ، فن تاریخ گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۶). ۲. **سرگروہ ، پیشوا.**

دگر نوع امامت کو لائق اہیں
جو پیغمبراں میں انو شیخ ہیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۳۳) . خانہ بدوش قوموں کے سرگروہ کو الخان ، الیگ ، والی ، سردار یا شیخ کہتے ہیں . (۱۸۸۸ ، حسن ، اگست ، ۷). ۳. **عرب قبیلہ کا سردار ، امیر.** ایسی محبت اور ایسی جاں نثاری کا خیرمقدم میں نے نہ کسی شیخ قبیلہ کا اس کے قبیلے میں کبھی دیکھا نہ کسی بادشاہ کو اپنی رعایا میں ہو سکتا ہے. (۱۹۱۹ ، جوبانے حق ، ۲ : ۲۵). ۴. **واعظ ، فقیہ ، عالم ، فاضل ، مذہبی علوم میں فائق.**

تمن مکتب میں نہوا داں برہ بحثاں سدا کرتے
سکاوں علم شیخاں کوں نجھل کاہی کرن سکتا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

کب اس عمر میں آدمی شیخ ہو گا
کتابیں رکھیں ساتھ کو ایک خربار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۲). جس راز کے معلوم کرنے کی تمنا ارسطو افلاطون ، شیخ بوعلی اور رازی تک اپنے ساتھ قبر میں لے گئے. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت، جولائی ، ۱۰۵). ۵. **(تصوف) وہ انسان جو شریعت و طریقت میں کامل ہو اور بیعت لیتا ہو ، مرشد ، پیر طریقت ، سجادہ نشین.**

چندے دیگر اولیا مشایخ ہمچو شیخ ضیا

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۰)).

کاں لک لکھوں شیخ کے مراتب
ہوتا اوسے یک ہزار کاتب

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۵). ایک روز اپنے مرشد پیر طریقت کے پاس جا کر گلہ کرنے لگا شیخ یہ بات سن کر رو دیا. (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۲۶۲). امام سخاوی نے اپنے شیخ کا یہ سراپا تحریر کیا ہے. (۱۹۶۸ ، المعارف ، اپریل ، ۲۶۳). ۶.(أ) **سردار ، رئیس ؛ (اصطلاحاً) مسلمانوں کی (سید ، مغل ، پٹھان کی مانند) ایک ذات کا نام.**

اتھے سید عرب ہور شیخ بھی واں
قریشیاں ہور افغاناں و مغلاں

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (رسالہ اُردو ، اپریل ، ۶۸) ، ۲۳) . شیخوں کی ایک اور تعداد نے جن میں مہدی کے لواحقین بھی شامل ہیں سردار کچنر کے پاس آ کر اطاعت قبول کر لی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۳۶) . شیخ ، سید ، سید صاحب ، ... وغیرہ بیسیوں الفاظ نے ... اصطلاحی حیثیت حاصل کرلی تھی. (۱۹۲۲ ، مقالات ماجد ، ۲۳). (اا) **مراد : ہر مسلمان بالعموم نومسلم.** برعظیم میں کسی غیر مسلم خانوادے سے جو لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ان کے نام کے ساتھ شیخ کا لفظ استعمال کیا جاتا رہا ہے. (۱۹۷۳ ، دیوان دل (مقدمہ) ، ۹۱). ۷. **(مجازاً) ملّا ، خود غرض واعظ ، نصیحت کرنے والا.**

میری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷). ۸. **کلمۂ تخاطب کے طور پر.** وہ کہے اے شیخ مگر توں اس شہر میں مسافر ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا، ۲۵۳). سالک نے کہا اے شیخ تو بمنزلہ باپ کے ہے. (۱۸۸۷، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۳۵).

نہیں پانی تو میخانے میں اے شیخ
جو کچھ موجود ہے لاؤں وضو کو

(۱۹۱۷ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۳۳). [ع].

---ُ الْاِسْلام (---ضم خ ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) امذ.
دینِ اسلام کا سب سے بڑا پیشوا ، مفتیٔ اعظم ، امامِ وقت ، مجتہد. شیخ الاسلام کے تقرر میں برائے نام علما کی رائے لی جاتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۵). یہ انکار فوج کی طرف سے نہ تھا بلکہ درپردہ شیخ الاسلام کی سازش تھی. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۱۷۸). شیخ الاسلام ان القاب مثلاً شیخ الدین ، شیخ الفقہاء وغیرہ میں سے ہے جو صرف علماء اور کبھی کبھی صوفیا کے لیے مخصوص رہا . (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۹۸۵). [شیخ + رک : ال (ا) + اسلام (رک)].

---ُ الْجامِعَہ (---ضم خ ، غم ا ، سک ل ، کس م ، فت ع) امذ.
وائس چانسلر ، یونیورسٹی یا دانش گاہ کا سربراہ.
ہوتا ہے بار سامعہ   سن لیں یہ شیخ الجامعہ
(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۲۵) . میں ڈاکٹر منظورالدین احمد کو ... شیخ الجامعہ کے معزز عہدے پر فائز ہونے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۷). [شیخ + رک : ال (ا) + جامعہ (رک)].

---ُ الرَّئیس ---ضم خ ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ.
حکیم و طبیب بو علی سینا کا لقب ؛ سائنس داں.

سرسام تو نہیں مجھے سودائے عشق ہے
نسخے مفید ہوں گے نہ شیخ الرئیس کے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۴۲) . علامہ شیخ الرئیس جیسے امامِ فن کا یہ نسخہ ایجاد کردہ ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرز ، ۷۶). جب روحانی پیشوا امام کہے جاتے تھے وہاں سائنس دانوں کو شیخ الرئیس کہا جاتا تھا. (۱۹۶۸ ، کاروان سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۵). [شیخ + رک : ال (ا) + رئیس (رک)].

---ُ الشُّیُوخ (---ضم خ ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، و مع) امذ ؛ سـ شیخِ شُیُوخ.
علما و فضلا کا سرگروہ ، پیرِ مشائخ. فقہ اور حدیث میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا ، امام بخاری کے شیخ الشیوخ ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۰) . یہ وہ بزرگ ہیں جن کے بارے میں شیخ الشیوخ نے کہا شیخِ اکبر تو ایک ایسا سمندر ہیں جس کا کنارہ نہیں. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۲۸۴). [شیخ + رک : ال (ا) + شیُوخ (رک)].

---ُ الْمَدِینَہ (---ضم خ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، ی مع ، فت ن) امذ.
پولیس کا اعلیٰ افسر. مفتیٔ اعظم کو شیخ الاسلام اور پولیس کے اعلیٰ افسر کو شیخ المدینہ بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ۹۸۵). [شیخ + رک: ال (ا) + مدینہ (رک)].

---ُ الْمَشائِخ (---ضم خ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ء) امذ.
پیرِ مشائخ ، بہت بڑا بزرگ ، عالمِ دین ، تمام عالموں اور فاضلوں کا سرگروہ . آپ اس مذہب رندی کے شیخ المشائخ بن کر اس کی تبلیغ و تلقین فرمانے لگتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۴۱). [شیخ + رک : ال (ا) + مشائخ (رک)].

---ُ النَّجْد (---ضم خ ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، سک ج) امذ ؛ سـ شیخِ نجد ؛ شیخِ نجدی.
شیطان کا لقب جو ایک پیر مرد کی شکل میں کفارِ مکہ کو شبِ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیر بتانے آیا تھا. پردۂ قاف میں ایک دوَہ ہے جس کو دوہ جہنم کہتے ہیں ہر سال دو مرتبہ شیخ النجد وہاں آتا ہے. (۱۸۷۹ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵۴). [شیخ + رک : ال (ا) + نجد (رک)].

---پُکاریں تَنْدُوری قَنْدُوری کہاوت.
غرض مند کو اپنے مطلب کی سوجھتی ہے (جامع الامثال).

---چِلّی (---کس چ ، شد ل) امذ ؛ صف.
۱. ایک بزرگ جن کا مقبرہ تھانیسر (ضلع کرنال بھارت) میں ہے جو چلّہ کشی کے بہت شائق تھے اس لیے یہ نام ہوا.
ایک چھپّر ہے شہر دلّی کا   جیسے روضہ ہو شیخ چلّی کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۱). **۲. ایک روایتی احمق جس کی بیوقوفیوں کے قصے لوگوں نے گڑھ رکھے ہیں.** دنیا بھی شیخ چلّی کا گھڑا ہے جب بوجھ سر سے پھینک دیا پھر کچھ بھی نہیں . (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۱۸) . روپ کماری اسے شیخ چلّی کی داستان سے زیادہ وقعت نہ دینا چاہتی تھی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۲). شیخ چلّی کی سی ناامیدی و امید کی حالت ... برابر کم کرتا جاتا تھا . (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۸۰). **۳. (مجازاً) احمق ، مسخرا ، خیالی دنیا میں رہنے والا.**

جو ہم کو جانے بوڑھا سو وہ ہے شیخ چلّی
ہم چھیڑ ڈالیں اب بھی خوباں کو کر کے کھلّی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱) . خان صاحب جو ... اپنی زندگی شیخ چلّی کی حیثیت سے بسر کر رہے ہیں ، امرا و رؤسا حکام اور انگریز ان کو محض ہنسی اڑانے کو اپنے جلسوں میں بلاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۸۴). [شیخ + چلّی (رک)].

---چلّی کا مَنْصُوبَہ امذ.
(کنایۃً) **خیالی پلاؤ ، ہوائی قلعے بنانا ، خیالی منصوبہ.** کلیم شیخ چلّی کے سے منصوبے سوچتا ہوا اپنے دوست مرزا کے مکان پر پہنچا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). ہندوستانی شعراء کا یہ فرقہ بھی ایسے افراد سے خالی نہیں جو شیخ چلّی کی طرح منصوبے گانٹھنے اور خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۹ : ۳).

---چَمُونا (---فت چ ، و مع) امذ.
پنجاب میں پایا جانے والا ایک چھوٹا سا پرندہ جو پدّی کے برابر اور چڑیا سے چھوٹا ہوتا ہے اس کی مختلف قسمیں ہیں. شیخ چمونا خورد دیسی:- یہ چمونا ... نر اور مادہ دونوں کماد کے ایک پتے پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیا کرتے ہیں . (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۹۳). [شیخ + چمونا (رک)].

---چنڈال نہ چھوڑے / رہے مکھی نہ چھوڑے / رہے ، بال کہاوت.
ایسے شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو حریص ہو، بہت لالچی، ہر چیز ہڑپ کر جانے والا (جامع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---حَرَم کس اضا(---فت ح ، ر) امذ.
کعبے کا مرد بزرگ ؛ مراد : علماء و صاحبانِ منبر.

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذر و دلقِ اویس و چادرِ زہرا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۸). [شیخ + حرم (رک)].

---ڈَنڈُو (---فت ڈ ، سک ن ، و مع) امذ.
رک : **شیخ ڈونڈو**. کبھی لگا یارو تیل جلاؤ ... یا شیخ ڈنڈو بناؤ. (۱۹۲۸ ، سلیم ، افادات سلیم ، ۶۳). [شیخ + ڈنڈو (رک)].

---ڈونڈُو (---و مج ، مغ ، و مع) امذ.
کپڑے کا گڈا جس کی کمر سے کنگھی باندھ کے بارش کے پانی میں لکڑی کے سہارے کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ مینہ تھم جائے ، یہ مینہ تھامنے کا ٹوٹکا ہے.

کبھی کہتا تھا یارو تیل جلاؤ
کبھو کہتا تھا شیخ ڈونڈو بناؤ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۲). تیل جلانا اور شیخ ڈونڈو بنانا پانی کھلنے کے ٹوٹکے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۸۳) [شیخ + ڈونڈو (رک)].

---زادَہ (---فت د) امذ.
مرشد کا بیٹا ، پیر کی اولاد . شیخ عبدالرحیم کے اخلاف شیخ زادے مشہور ہوئے . (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۴) . [شیخ + زادہ (رک)].

---سَدّو / صَدّو کا بکرا امذ.
وہ بکرا جو شیخ سدو کے نام پر ذبح کرتے ہیں. ہندوستان میں رواج ہے کہ منت مان کر سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ سدو کا بکرا یا اجالا شاہ کا مرغا ذبح کرتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۵۹). شیخ صدو کا بکرا اور خواجہ کی چادر اور کونڈے ہنڈیا ماننا تو کفر کے برابر ہے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۶۷). جاہل مسلمانوں نے بھی ... شیخ سدو کا بکرا ماننا شروع کر دیا. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۲۶).

---سَدّو کی کڑاہی امث.
شیخ سدو کے چڑھاوے کی وہ کڑاہی جس میں تلن کیا جاتا ہے.
کہیں ڈھلکے اور بانسری بجی ، کہیں کڑاہی شیخ سدو کی چڑھ گئی. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۶۴۲).

---طَرِیقَت کس اضا(---فت ط ، ی مع ، فت ق) امذ.
(تصوف) صوفیوں کا پیر ، پیرِ طریقت. ایک مولوی فتوے پر دستخط کرتا ہے ... علی ہذالقیاس ایک شیخِ طریقت شجرہ بیعت پر عرب شاہ چشتی قادری. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۱۰) . [شیخ + طریقت (رک)].

---فانی کس صف ، امذ.
۱. ایسا بوڑھا جو روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہو ، بہت بوڑھا ، پیر فرتوت.

عیش سب خوش آتے ہیں جب تلک جوانی ہے
مردہ دل وہ ہوتا ہے جو کہ شیخِ فانی ہے

(۱۷۴۸ ، تاباں (نغمۂ عنادل ، ۱۳۵)). بادشاہ خود شیخِ فانی ہے اور اسکی ملکہ بھی عجوز سال خورد ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۰۲).

دارالفنا میں ملتیں حضرت کو گر یہ حوریں
جنت کو شیخِ فانی نقلِ مکاں نہ کرتے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۶۵). **۲. (فقہ) ایسا بوڑھا جو بڑھاپے کی شدت اور کمزوری کے باعث روزہ نہ رکھ سکے .** شیخِ فانی یعنی ایسا بڈھا آدمی جس کو طاقت روزہ رکھنے کی نہ ہو اور آئندہ کو بھی توقع اس بات کی نہ ہو ... روزہ نہ رکھے. (۱۸۵۵ ، الدارالفرید فی مسائل الصیام ، ۷). [شیخ + فانی (رک)].

---کیا جانے صابُن کا بھاؤ کہاوت.
جس چیز سے کسی کو تعلق نہ ہو وہ اس چیز کی حقیقت کیا بیان کر سکتا ہے ، جب کوئی شخص خواہ مخواہ اس امر میں دخل دے جس کا اسے علم نہ ہو تو کہتے ہیں. شیخ کیا جانے صابن کا بھاؤ ، آپ چودھرائین سے گفتگو کرنا جانیے حیدر جان کے سوز کی تعریف کیجئے اہلِ نشاط سے قارورہ گرمانیے ، قانون سے بھلا آپ کو کیا بحث. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۷۷).

کیا بات کہے عقل کی احمق بچو
معلوم ہو کیا شیخ کو صابن کا بھاؤ

(۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن (منظوم کہاوتیں)، ۳۵).

---مَکتَب کس اضا(---فت م ، سک ک ، فت ت) امذ.
مدرسے میں پڑھانے والا ، مکتب کا استاد یا مدرس.

شیخِ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روحِ انسانی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۱۷). [شیخ + مکتب (رک)].

---نَجد کس اضا(---فت ن ، سک ج) امذ.
رک : **شیخ النجد.**

جب تک نہ ہو معرفت طریقت سے خبر
کر بن کے نہ شیخِ نجد عالم کو تباہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۱). [شیخ + نجد (رک)].

---نے کَچھوے / کَوّے ، کو بھی دَغا دی کہاوت.
شیخ بڑا مکار ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---و بَرَہمَن (---و مج ، فت ب ، ر ، سک ہ ، فت م) امذ.
مراد : **مسلمان اور ہندو.**

اے شیخ و برہمن ! سنتے ہو کیا اہلِ بصیرت کہتے ہیں ؟
گردوں نے کتنی بلندی سے ان قوموں کو دے پٹکا ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۲۸). [شیخ + و (حرف عطف) + برہمن].

---و شاب (---و مج) امذ.
بوڑھے اور جوان ، سب کے سب.

نہیں ہم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کوں شیخ و شاب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳).

یارو بسو ہو تم اسی دیر خراب میں
بیٹھا اٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۵).

کافر اثر ہے برق کا تیرے حجاب میں
اک آگ لگ رہی ہے دلِ شیخ و شاب میں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۳۱).

مرکز تثلیث ہر حُسن و جوانی جلوہ تاب
ایک ہی سیلاب میں بہتا ہوا ہر شیخ و شاب

(۱۹۳۹ ، نبض دوراں ، ۲۱۳).[شیخ + و (حرف عطف) + شاب].

---ِ وَقْت کس اضا(---فت و ، سک ق) امذ.
اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم.

مومنِ دیں دار نے کی بت پرستی اختیار
ایک شیخِ وقت تھا سو بھی برہمن ہو گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۳). [شیخ + وقت (رک)].

شَیخا (ی لین نیز مج) امذ (قدیم).
(تحقیراً) شیخ.

سید القوم سے کہیے شیخا
کرو توصیف صوفیٔ اصفی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۱). [شیخ + ا ، لاحقۂ تحقیر].

شَیخانی (ی لین نیز مج) امث.
۱. **شیخ کی بیوی ، شیخ برادری کی عورت.** شیخانی ، سیّدانی ، اُستانی وغیرہ. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۲). دوپٹہ کے پلو سے منہ ہاتھ پونچھتی آئی ... اور شیخانی کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی. (۱۹۷۶ ، چوتھی دنیا ، ۱۰). ۲. **مکّھی ، مگس** (نوراللغات). [شیخ + انی ، لاحقۂ تانیث].

شَیخڑا (ی لین نیز مج ، سک خ) امذ.
(تحقیراً) شیخ کا بیٹا ، شیخ زادہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [شیخ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

شَیخُوخَت/شَیخُوخِیَّت (ی لین نیز مج ، و مع ، فت خ / کس خ ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
پچاس برس کے بعد سے آخیر عمر تک کا زمانہ ، بڑھاپا.

پہونچا غرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان
شیخوخیت کے درجے سے کر اس طرف گزار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳). جوانی میں اگر ڈاڑھی چڑھانے کی عادت ہو جائے تو سنِ شیخوخت تک اس وضع کو نباہنا ضرور ہے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۷). پیرانہ سالی کا زمانہ شیخوخیت کہلاتا ہے ... شروع ہونے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۵). [ع].

شَیخوں (ی لین نیز مج ، و مج) امذ ؛ ج.
شیخ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل). [شیخ + وں ، لاحقۂ جمع].

---کی شیخی اَور پَٹھانوں کی اَکَڑ کہاوت.
شیخوں کی ڈینگ اور پٹھانوں کی حجّت مشہور ہے (جامع الامثال ؛ نوراللغات).

شَیخَہ (ی لین نیز مج ، فت خ) امث.
بزرگ خاتون ، شیخ کی بیوی. جو خاتون ان کی جانشین اور اس زنانی خانقاہ کی شیخہ و مرشدہ قرار پاتی وہ بھی بغداد یہ ہی کہلاتی. (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۲ : ۸۱). [شیخ + ہ ، لاحقۂ تانیث].

شیخی (ی مج) امث.
۱. **شیخ ہونا ، بزرگی ، بڑائی.**

علم سے لاکھ ہو شیخی یہ تری ہے تقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخِ علیہ الرحمت

(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

وہ شیخ کی شیخی رہ نہ گئی ، اسلام کو بُت کا رام کیا
سرکار خفا کیوں ہونے لگی؟ گاندھی نے چوکھا کام کیا

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۱۹). ۲. **ڈینگ ، بڑائی کا اظہار ؛ کسی خوبی کا اظہار جو اس میں نہ ہو ؛ بے جا اترانا ، لن ترانی ؛ فخر ، تکبر ، غرور.**

بڑے عام لوگوں کوں دوجا خطر
جو شیخی بڑائی کوں دل بیچ دھر

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۹۷). وہ بوڑھا چپکا ایک کونے میں لگا ہوا ان سب کی شیخیاں سن رہا تھا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۰). جھوٹی شیخی اور بیجا غرور میں پڑے رہنا مجھ کو پسند نہیں. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷). [شیخ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَور تِین کانے کہاوت.
بے جا نمود و نمائش. سیلابِ تیز و تند کا کچی دیوار سے روکنا خام خیال ہے ہم اس حرکت کے دیوانے ہیں شیخی اور تین کانے ہیں. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۵۲).

---باز صف.
ڈینگیں مارنے والا ، گھمنڈی. اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۲۳). جو شیخی باز ہیں تیری آنکھوں کے سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۴ : ۲۳۵). پنجاب کی وہ ... تصویر بنتی ہے جو دوسروں نے دیکھی اور دکھائی ہے کرخت، تندخو ... شیخی باز ، موقع پرست. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵). [شیخی + ف : باز ، باختن ، بازیدن - کھیلنا].

---بَغَل میں کہاوت.
جب کوئی برخود غلط آدمی نقصان اٹھائے تو کہتے ہیں کہ چلو شیخی تو بغل میں ہے (جامع الامثال).

---بگھارنا محاورہ.
ڈینگ مارنا ، خود ستائی کرنا ، اترانا .

گلنے کی دال یہاں نہیں بس خشکہ کھائیے
اے شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھاریئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۰). اس طرح شیخی بگھارنے سے کام نہیں چلے گا.(۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۲). ایک نے بیوی کو تھیلا پکڑا اور شیخی بگھارتے ہوئے ایک پرندے کا نشانہ باندھ کر غلیل چلا دی. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۸۹).

---جتانا محاورہ.
اپنی بڑائی ظاہر کرنا ، خود ستائی کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---جھاڑنا محاورہ.
رک : شیخی بگھارنا.

خوب جھاڑی آج شیخی ابرِ گوہربار کی
اس نے بعدِ غسل اپنی زلف کا کُل جھاڑ کے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۳۷).

---جھڑ جانا محاورہ.
غرور جاتا رہنا ، سُبکی یا خفت ہونا.

زاہدِ خشک کا مرے ڈول بندھا تھا ایک رنگ
سو وہ بیانِ کشف میں شیخی تمام جھڑ گئی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۰).

برق تھرا جائے آہِ پُر شرر کے روبرو
ابر کی جھڑ جائے شیخی چشمِ تر کے روبرو

(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۴ : ۱۰۹).

---چڑھ جانا محاورہ.
ضد میں آ جانا (جامع اللغات).

---خور (---و مج) صف.
ڈینگ مارنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [شیخی + ف : خور ، خوردن - کھانا]. ،

---خورا / خورہ (---و مج / فت ر) صف مذ.
رک : «شیخی خور».

راز دل کہتا ہے سب سے یہ جتاتا ہی نہیں
ایسے شیخی خورے سے تم مونھہ چھپا بیٹھا کرو

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۶۲). وہ تو اترانے والا شیخی خورا ہے. (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، محمود الحسن ، ۳۸۴). شیخی خورہ بھی غضب کا تھا. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۴). [شیخی خور + ا / ہ ، لاحقۂ صفت].

---خوری (---و مج) صف مث.
۱. **ڈینگ ہانکنے والی عورت.** وہ شیخی خوری اسی طرح اتراتی پھرتی تھی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۴۸). وہ کوئی ایسی نری شیخی خوری لڑکی تو تھی نہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۱). ۲. **غرور ، تعلّی ؛ ڈینگ ، اترایٹ** (ماخوذ : مہذب اللغات). [شیخی خور + ی ، لاحقۂ تانیث].

---خورے سے کہا تیرا گھر جلتا / جلا ہے ، کہا بلا سے (جلے) میری شیخی تو میرے پاس ہے کہاوت.
نقصان کے باوجود شیخی مارنے والے کی نسبت کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سیٹھ کی ، دھوتی پہاڑے کی کہاوت.
شیخی تو بہت ہے پاس کچھ نہیں (جامع اللغات).

---کا مُنہ کالا کہاوت.
غرور کا سر نیچا ، شیخی باز کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---کِرکِری کرنا محاورہ.
کسی کی سُبکی کرنا ، لاف و گزاف کا بھانڈا پھوڑنا ، بڑ مارنے والے کو قائل اور شرمندہ کرنا. اس سود کے مسئلے نے ہماری ساری شیخی کرکری کر دی اور ہمارے مُنہ پر مہر لگا دی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۳۹).

---کِرکِری ہونا محاورہ.
گھمنڈ جاتا رہنا ، سُبکی ہونا.

رفتہ رفتہ ہو گئی اس کی بھی شیخی کرکری
ہم نے سمجھا صاف تھا جس کو بہت سا چھان کر

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۵۰). گورنمنٹ کالج لاہور میں آ کر ساری شیخی کرکری ہو گئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۳).

---کرنا محاورہ.
اترانا ، ڈینگ مارنا. دنیا زراعت ہے آخرت کا ، تا کہ غافل ہو کر حجتاں ہور بزرگیاں ہور شیخیاں کرو کر کے پیدا نہیں کیا ہے. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، محمد مخدوم عبدالحق ، ۲۳). ہماری دونوں قوموں کی یہ حالت ہے کہ اسلاف کے نام پر شیخی کرتے ہیں. (۱۸۸۲ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۴).

---گھسڑ جانا محاورہ.
(عو) گھمنڈ جاتا رہنا ، غرور ختم ہونا.

کان میں ان کے یہ جو پڑ جائے
ساری شیخی ابھی گھسڑ جائے

(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی (نوراللغات)).

---مار صف.
رک : شیخی خور ، شیخی باز. تمہارا جانشین کسے بناؤں کہا اس شیخی مار یوحنا بن ماسویہ کو رکھ لینا. (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ۲۹۳). [شیخی + مار ، لاحقۂ فاعلی].

---مارنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، شیخی جھاڑنا ، اترانا. جو شیخی یا ڈینگ ماریں اوس کو راست نہ سمجھو. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۱). یہ پہیلی کچھ میں نے ہی نہیں بوجھی کہ ناحق کی شیخی مارنے لگو. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۲). لوگ شیخیاں مارتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا وہ کیا. (۱۹۸۲ ، پچھتاوے ، ۱۵۱).

---میں آنا محاورہ.
اِترانا ، پھولنا. غدر کے بعد سے تو ہندوستانی اور بھی شیخی میں آ گئے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۰۴). شیخی میں آ کر کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک رنگ ہے جو مسلمانوں کے پاس نہیں . (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن الحکیم تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳۵).

---نِکال دینا محاورہ.
غرور توڑ دینا ، گھمنڈ ختم کر دینا (علمی اُردو لُغت ؛ جامع اللغات).

---نِکَل جانا محاورہ.
غرور خاک میں مل جانا ، گھمنڈ جاتا رہنا (نوراللغات).

---نہ چَلْنا محاورہ.
غرور ٹوٹ جانا (نوراللغات).

---ہانْکْنا محاورہ.
رک : شیخی مارنا ، ڈینگ مارنا. اس کتے میں کلو دبوس نے گیارہ بادشاہوں کو مغلوب کرنے کی شیخی ہانکی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۳۹۷).

---ہَوا ہو جانا محاورہ.
شیخی نِکل جانا. جب جھٹکے ذرا ... ہو گئے اور کنکروں سے اینٹیں گرنے لگیں تو پنڈت جی مہاراج کی ساری شیخی ہوا ہو گئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۸).

شَیخِیَت (ی لین نیز مج ، کس خ ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
بزرگی ، بڑائی. عبدالرحمن بن مہدی جو کبار ائمۂ محدثین میں سے ہیں اور بہ مرتبۂ شیخیت میں امام حنبل کے مقابلے میں ہیں . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۵). [رک : شیخی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شَیخَین (ی لین نیز مج ، ی لین) امذ.
۱. (کنایۃً) حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ.

بجا لایا تھا وہ احکامِ شیخین
معاذاللہ نہ تھا کچھ وہاں ذرا شین

(۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ٦). یہی وہ خصوصیت ہے جو حضرات شیخین رضوان اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں عام تھی . (۱۹۱٦ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲٦۸). ۲. (حدیث) (کنایۃً) امام بخاری اور امام مسلم. لفظ شیخین سے ذکر احادیث میں بخاری اور مسلم مقصود ہیں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷). مختصر یہ کہ جس پر شیخین متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہے. (۱۹۵٦ ، مقدمہ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳). ۳. (فقہ) (کنایۃً) امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ. کتاب میں ... طرفین سے امام محمد ، امام ابو حنیفہ اور شیخین سے امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ مراد ہیں. (۱۸٦۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷). [شیخ + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

شَید (ی لین نیز مج) امذ.
دھوکا ، فریب ، بناوٹ ، منافقت ، مکر و فریب ، دغا.

مدام دل میں ہوئے اثر حبِّ جاہ کا
شیخی تری کمال نہیں غیر زرق و شید

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۱).

بہ گرانبار و گراں سنگ و گراں قدر القاب
مسلکو شید و ریا شیوۂ سالوسی ہیں

(۱۹٦۲ ، برگ خزاں ، ۱٦۷). [ف].

---بازی امث.
دھوکا دہی ، مکر و فریب ، عشق بازی.

مفلس تو شید بازی کر کے نہ ہو دوانا
سودا بنے گا اس کا جن نیں کہ نقد خرچا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۷). [شید + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شَیدا (ی لین) صف.
۱. عاشق ، فریفتہ ، فدائی ، دل باختہ. عشق حُسن پر والہ و شیدا ، عشق حُسن خاطر ہوا پیدا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ٦۳).

تجھ عشق بیچ فائزِ شیدا خراب ہے
کچھ قتل بے گناہ سے تجکوں حذر نہیں

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۷).

تیرے انداز وہ کافر ہیں ہتو ہوش رہا
آدمی کیا جو فرشتہ ہو تو شیدا ہو جائے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۴).

یہ مانا کہ دل میں نے شیدا کیا
تو کیا حسن بھی میں نے پیدا کیا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۳). شیدا :- عاشق و آشفتہ . (۱۹۸۲ ، فن تاریخ گوئی اور اسکی روایت ، ۱۱۵). ۲. (تصوف) اہلِ جذب ، تارک الدنیا ؛ مراد : عاشق بے خبر.

سماتا ارض میں جو پیدا اچھے
زِ نعتِ محمدؐ میں شیدا اچھے

(۱٦۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۷). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

شَیدائی (ی لین).(الف) صف.
شیفتہ و شیدا ہونے والا ، فریفتہ ہونے والا ، عاشق ؛ شوقین ، شوخ مزاج . کارخانۂ قدرت کے شیدائی دیکھ رہے ہیں. (۱۹۳٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۲). انگریز ... درختوں کے شیدائی ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگہ قدر شناس ، ٦۰). (ب) امث. عاشق ہونا ، آشفتگی ، شیفتگی ، فریفتگی. سوزش ، تپش ، شیدائی ، استغنائی ... انو کے جی کی بات لے انوں کا دل ہاتھ لے. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۱۷۷).

کہ یوسف سے کس طرح تا زندگی
نبھی اس کی شیدائی و عاشقی

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۲۲). [شیدا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شَیدائِیَّت (ی لین ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
آشفتگی ، شیفتگی ، عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا. آپ اشارتاً کنایتاً اس کے ظاہری حسن کی مدح سرائی اور اپنی شیفتگی اور

شدائیت کا ورد کرتے ہے۔ (۱۹۸۹، نگار، کراچی، اپریل، ۵۹)۔ [شیدائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شیدَن (۱) (ی مع ، فت د) امث.
شیدی لونڈی ، حبشن لونڈی ، حبشی غلام اور شیدن لونڈیاں نہایت فرمانبردار اور وفادار ہوتی ہیں. اگر میں ہار گئی تو تمہاری بڑی ہوں ہی اور جیت گئی تو بھی شیدن لونڈی سمجھنا. (۱۹۰۵، رسوم دہلی، سید احمد، ۹۹)۔ [شیدی (رک) کی تانیث].

شیدَن (۲) (ی مع ، فت د) امث.
(کھیل) چولستان کے بچوں کا کھیل جو زمین پر لمبے خانے بنا کر کھیلا جاتا ہے ، ہر خانے کا ایک نام ہے ، مٹی کی ٹھیکری کو پہلے خانے سے آخری خانے کی طرف لے جانا ہوتا ہے ، آخری خانے میں پہنچ کر کھیل ختم ہو جاتا ہے ، اس آخری خانے کا نام دریا ہے (چولستان ، ۸۷)۔ [مقامی].

شیدی (ی مع). (الف) امذ.
حبشی . زنگی . افریقی نسل کا سیاہ فام آدمی.

سنو نام ایک شیدی کا تھا فیروز
درِ مسجد پہ وہ بیٹھا تھا اک روز

(۱۸۱۳، غرائب رنگین، ۱۰۵)۔

نہ وہ تُو بیگم ہوا کشیدی
جو رکھے رنڈی سوا وہ شیدی

(۱۹۲۱، دیوان ریختی، ۸۰)۔ (ب) صف مث. **سیاہ ، کالی کلوٹی.** جس جان کے غم میں .. کھل کھل کر مر رہی ہے وہ یہاں ایک شیدی چڑیل سے اختلاط کر رہا ہے۔ (۱۹۱۴، راج دلاری، ۱۸۱)۔ [ف].

شیڈ (۱) (ی مج) امذ.
سائبان ، چھپر ، اسارا. بس زائرین کو لے کر ایک بڑے سے شیڈ کے سامنے جا رکی. (۱۹۷۵، لبیک، ۵۷)۔ [انگ : Shed].

شیڈ (۲) (ی مج) امذ.
۱. سایہ ، بچاؤ ، آڑ. میز پر لیمپ روشن تھا اس پر دودھیا رنگ کا گہرا شیڈ تھا. (۱۹۸۶، جانگلوس، ۱۳۰)۔ **۲. رنگ کی تدریجی کیفیت یعنی کمی بیشی.** اس قسم کے سرخ شیڈ کے لیے زرد رنگ زیادہ مناسب ہے. (۱۹۱۶، خانہ داری (معیشت)، ۱۹). سارے رنگ سیاہ اور سیاہی مائل بھورے رنگ ہی کے شیڈ دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۶۹، نفسیات اور ہماری زندگی، ۱۴۴)۔ [انگ : Shade].

شیر (ی مع) امذ.
دودھ ، لبن.

فرق ہے اول ہور آخیر میں
تفاوت اہے نیر ہور شیر میں

(۱۶۰۹، قطب مشتری، ۱۶)۔

جو کوئی کہ لذتِ دوری کی چاشنی چا کھا
غبارِ سینہ شکر خونِ دیدہ شیر کیا

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۱۸۱)۔ دستور ہے کہ ... چھاتیوں میں سے اول دودھ نکالتے ہیں اور ایک قطرہ شیر اس میں سے نکلتا ہے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۷۷)۔

تھا ہر بات میں لطف قند و نبات
ملی شیر میں تھی مگر انگبیں

(۱۹۳۷، نغمۂ فردوس، ۱ : ۸۳)۔ [ف].

--- آوری (---فت و) امث.
(حیوانات کے جسم میں) دودھ کی پیدائش . بالغ جانوروں میں شیر آوری (Lactation) اور انڈے دینے جیسے خاص اعمال کے لیے ، پیداوار کے مطابق پانی کی ضروریات درپیش ہوتی ہیں. (۱۹۶۹، تغذیہ و غذائیات حیوانات، ۵۲)۔ [شیر + ف: آور ، آوردن - لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بِرِنْج کس اضا(--- کس ب ، فت ر ، غنہ) امث.
دودھ اور چاول کی کھیر ، فیرنی.

تھی بھوک لٹی کھانا ولے نگوں تو نگا نہ گیا
دیکھی تو قلفی شیر برنج روٹی گرم انواس تھا

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۳)۔ طرح طرح کے کھانے شیرمال ، باقرخانی ، گاودیدہ ، گاؤزبان ... شیر برنج ... وغیرہ کھاتے ہیں . (۱۸۱۰، اخوان الصفا ، ۱۲۳)۔ دلما اور دوپیازہ اور شیربرنج ... جو درنے کل اشیاء مہیا کر دیں. (۱۹۰۱، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۸۰)۔ [شیر + برنج (رک)].

--- بڑھانا محاورہ.
دودھ بڑھانا ، بچے کا دودھ چھڑانا. طفل شیر خوار علی اصغر کو بھی تیر ستم سے شہید کیا اور پیکان تیر سے شیر اسکا بڑھایا. (۱۸۸۹، نہرالمصائب، ۱۳۵)۔

--- بہا (---فت ب) امث.
(لفظاً) دودھ کی قیمت ؛ مراد : وہ چڑھاوا جو بعض مسلمان گھرانوں میں شادی سے پہلے دولھا کے یہاں سے دلہن کے گھر بھیجا جاتا ہے ، بَری. ایک بڑھیا عورت جو مدتوں ایرانی خاندان میں ملازم رہی تھی یہ بول اٹھی اور اس نے یہ تجویز پیش کی کہ دولھا سے شیر بہا (دودھ کی قیمت) بھی تو لینی چاہیے . (۱۸۹۱، قصہ حاجی بابا اصفہانی، ۲۵۲)۔ [شیر + بہا (رک)].

--- پیما (---ی لین) امذ.
دودھ کا گاڑھاپن جانچنے کا آلہ جس سے پانی کی ملاوٹ کا پتہ چل جاتا ہے ، لیکٹو میٹر. ان عیوب کی دریافت کے لیے ایک آلہ جسکو لیکٹو میٹر (یعنی شیر پیما) کہتے ہیں جس سے ثقل اضافی دودھ کا دریافت کیا جاتا ہے استعمال کرتے ہیں . (۱۸۹۱، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند، ۱۲۱)۔ دودھ کو ٹسٹ کرنے کے لیے جو آلہ استعمال کیا جاتا ہے اسے شیر پیما یا لیکٹو میٹر کہتے ہیں. (۱۹۶۵، طبیعیات، ۳۳۱)۔ [شیر + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا].

--- خام کس صف ، امذ.
کچا دودھ. پیام دیا کہ یا نبی اللہ چونکہ آدمی زاد نے شیر خام سے نشو و نما پایا ہے . (۱۸۵۵، غزوات حیدری، ۱۹۷).

کشمیر کا آب گوشت شیر خام میں چربی والے گوشت کو پکانے سے تیار کیا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۲۷)۔ [شیر + خام (رک)]۔

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں دودھ ، پنیر اور مکھن وغیرہ کا کاروبار ہوتا ہے . شیر خانہ ، ہندوستان کے ممکنہ ذیلی کاروبار میں سے ایک ہے (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰م)۔ گڈریوں کی قوم میں شیر خانے کی حیثیت عبادت‌گاہ کی ہے اور اسکے گوالے کو دیوتا بتایا گیا ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زریں ، ۱ : ۲۰۳)۔ [شیر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ خُرما / خُرمَہ (ـــ ضم خ ، سک ر/ فت م) امذ.
دودھ میں بھگوئے ہوئے چھوارے جس میں قند خشک میوہ اور سویاں ملا کر گھی کا بگھار دیا جاتا ہے ، مسلمانوں میں عید کی تقریب کا پرتکلف کھانا شمار کیا جاتا ہے ، خرما اور دودھ میں پکی ہوئی سویاں.

نابات شیر خرما ، ہستے شکر ادھر دھر
کیوں روزے رکھتے سکیاں کر کر سوال ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱)۔

ہور بہار آوے خطر میں
توں شیرخرمہ کھائے کر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۰۷)۔

شیرخرما ہی موکل کے لیے آ جائے کوئی
کچھ تو بیل جائے الہی محتانہ عید کا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۵۹)۔ [شیر + خرما / خرمہ (رک)]۔

ـــ خِشْت کس صف(ـــ کس خ ، سک ش) امث.
(طب) رک : شیر خشک. شیر خشت سے بھی مروڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۱۲۸)۔ ہم شیر خشت کو شیر خشک کا معرب مانیں گے اور بجائے شبنم کے جما ہوا گوند اور دودھ قرار دینگے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۳)۔ [شیر خشک (رک) کا معرب]۔

ـــ خُشک کس صف(ـــ ضم خ ، سک ش) صف.
(طب) جما ہوا اور سوکھا ہوا دودھ ، شیریں رطوبت جو خاص قسم کے درختوں کی شاخوں اور تنوں سے رس کر گوند کی طرح منجمد ہو جاتی ہے اور مسہل کے لیے بطور دوا استعمال کی جاتی ہے ، لبن‌الجامد. اس کے شبنم نہ ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ فارسی میں اسے شیر خشک کہا کرتے ہیں جس کے معنی جما ہوا اور سوکھا ہوا دودھ ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۳)۔ [شیر + خشک (رک)]۔

ـــ خوار (ـــ و معد) صف.
دودھ پینے والا ، دودھ پیتا بچہ.

تری ظاہر ہوئی اب روسیاہی
کہ دی بک شیرخوارے نے گواہی

(۱۷۹۸ ، یوسف زلیخا (ق) ، ۵۹)۔

بانو پکارتی ہے کہ یا شاہِ نامدار
گرمی سے جان بلب ہے مرا طفلِ شیرخوار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲)۔ شیرخوار بچے کے لیے یہ سفر موجب تشویش ہے۔ (۱۹۰۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۲۸)۔ حضرت حسین کا شیر خوار بچہ بھی ایک تیر سے شہید ہوا . (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۱۲۷۵)۔ [شیر + ف : خوار ، خوردن ـ کھانا ، پینا]۔

ـــ خوارگی (ـــ و معد ، سک ر) امث.
بچے کے دودھ پینے کا زمانہ ؛ مراد : کمسنی ، دو ڈھائی سال تک کی عمر. آپؑ کے فرزند ابراہیم کا ... عالم شیرخوارگی میں انتقال ہو گیا. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۶۳)۔ ارتقائی مدارج قبل‌از پیدائش سے تا دم مرگ رونما ہونے والے وہ مدارج ہیں جنھیں ہم شیرخوارگی ... میں تقسیم کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی‌زبان‘ کراچی ، جولائی ، ۷۵)۔ [شیرخوار + گی، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

ـــ خوارَہ (ـــ و معد ، فت ر) صف (شاذ).
۱. رک : شیرخوار.

اصغر شیرخوارہ طفلِ صغیر
جن نے پائی پیا زِنوکِ تیر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۰)۔

شیرخوارہ جو ہے اصغر ترا اے سبطِ نبی
اس کو بھی لا مری تربت پہ کہ تا ہوئے خوشی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۰)۔ ۲. **(مجازاً) نا تجربہ‌کار.** شہزادہ بہادر ولد ابراہیم نظام شاہ شیرخوارہ کو خیبر میں قلعہ چوند میں قید کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۸۳)۔ [شیرخوار + ہ]۔

ـــ خواری (ـــ و معد) امث.
بچے کے دودھ پینے کا زمانہ ؛ رک : شیرخوارگی. جو نمونہ شیرخواری کے بہت ابتدائی زمانے میں نشوونما پا سکتا ہے اس کی شکل ساری عمر نہیں بدل سکتی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں، ۱۰۹)۔ [شیرخوار + ی ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت]۔

ـــ دار صف.
دودھ والی ؛ مراد : دودھ دینے والی عورت یا کسی جانور کی مادہ ، دُدھیل ، جس کے تھنوں یا پستانوں میں دودھ کی وافر مقدار اترے.

مویشی ہوے کھائے کر شیردار
بہت ہونہ کافر پہے نانہ شمار

(۱۶۷۹ ، آخر گشت (ق) ، ۳۵)۔ قریش کا دستور تھا کہ شیردار عورتوں کو اپنے بچے دودھ پلانے کے لئے دے دیا کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳)۔ میں نے ایک بچہ والی شیردار بکری پیش کی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۷۳)۔ ۲. **وہ درخت یا پودا جس میں سے دودھ نکلتا ہو.**

پرورش پائی میں نے صحرا میں
جائے دایہ تھے شیردار درخت

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۳)۔ [شیر + ف: دار، داشتن ـ رکھنا]۔

---داری امث.
دودھ دینا ، دودھ پلانا ، مویشی کا دُودھیل ہونا. مالک ہے کہ اپنے گھوڑے گایوں بکریوں کی شیرداری اور نسل داری پر خوش اور نازاں ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۷۷). [شیردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دان (۱) امذ.
۱. مادہ حیوان کا وہ عضو جس میں دودھ ہوتا ہے ؛ پستان ، کھیری. شیردان بکری کا لا کر پانی سے دھو دیں اور کھانے کا نمک باریک پیسکر اس میں بھر دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۸). **۲. وہ برتن جس میں چائے بنانے کے لیے دودھ رکھا جاتا ہے ، دودھ دان.** چائے دان ،شیردان اور شکر کا برتن پیش کرنے والے سے اسقدر قریب ہے کہ اسکا ہاتھ ہر چیز تک آسانی سے پہنچ سکے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت ، ۱۲۷). [شیر + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---دان (۲) امذ.
(عو) ایک ٹوٹکا جو اس وقت کیا جاتا ہے جب کبھی بچے کو سر سے اونچا کر لینے کے سبب دست آنے لگتے ہیں ، سردان. شہر کے بعض خاندانوں میں یہی رسم شیردان کے نام سے مشہور ہے.(۱۹۰۵ رسوم دہلی سید احمد ۲۷).[رک : سردان].

---دایَہ کس اضا(---فت ی) امذ.
انّا کا دودھ.

خم کدے میں عالمِ طفلی کی کیفیّت ملی
شیرِدایہ سے کشوں کو خونِ مینا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۸). [شیر + دایہ (رک)].

---دِہ (---کس د) امث.
دودھ پلانے والی ، دودھ پلائی ، دودھ دینے والی. حلیمہ شیردہ آپؐ کی اپنے گھر سے حضرت کو مکّے میں لاتی تھیں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۱۸۰). شیردہ گایوں پر کیے گئے چند تحقیقی تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ ان کے لیے فی پاونڈ پیدا کردہ دودھ پر چار سے پانچ پاونڈ پانی درکار ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۵۴). [شیر + ف : دہ ، دادن - دینا].

---فام مَرْوارِید (---فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
فالودہ پڑا ہوا دودھ کا شربت.

شیر فالودے کا تھا ایسا حساب
آوے جوں برجِ شرف میں آفتاب

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۰). فالودہ ، شیر فالودہ ، ستاروں کا فالودہ لیے ہوئے سامنے آئے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۸). [شیر + فالودہ (رک)].

---فام صف نیز امذ.
دودھیا ، دودھ کے رنگ کا ، موتی کی ایک قسم جو دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے. اور اگر سپیدی اسکی دودھ کے رنگ کی طرح ہو اسکو شیر فام کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۴). [شیر + فام (رک)].

---فام مَرْوارِید (--- فت م ، سک ر ، ی مع) امذ.
دودھ کی رنگت کا موتی (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۶۰). [شیرفام + مروارید (رک)].

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
دودھ بیچنے والا ، دودھ والا. بہت عمدہ گاؤ نر یا مادہ ناگور کی ہیں گائے بھینس جو وہاں جنتی ہے تو وہاں کے شیرفروش جیکر بہت حفاظت کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۵۶). لالہ راجس حلوائی تھے ، حلوائی کیا ، شیر فروش ، دریا گنج میں ہیں. راجس کے بیٹے نے لکھ پڑھ کر ... باپ کی یادگار میں راجس کالج قائم کیا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۱۷). [شیر + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---کار صف.
دودھ سے بنا ہوا ، دودھ وغیرہ سے بنائی جانے والی (چیز). شیرکار اشیاء مثلاً دودھ ، خشک دودھ ، دودھ مکھن ، پنیر اور کریم شہری مارکیٹ میں فروخت کی جا سکتی ہوں. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۲). [شیر + کار ، لاحقۂ صفت].

---کاری امث.
دودھ یا پنیر وغیرہ اور مکھن بنانے کا طریقہ یا کام. یہاں پر شیر کاری کی صنعت کو ترقی دینے میں مدد ملی ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۳). [شیرکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ امث.
وہ جگہ جہاں پنیر اور مکھن بنانے کا کام ہو ، مکھن یا دودھ سے دوسری خوردنی چیزیں بنانے کا کارخانہ. مغربی شیرگاہیں متحدہ امریکہ کی ضرورت کا ۴۰فیصد مکھن سپلائی کرتی ہیں. (۱۹۸۴، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۴). [شیر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہی صف.
دودھ اور دودھ سے حاصل کردہ ، دودھ سے بنی ہوئی. ڈنمارک کی برآمدات میں شیرگاہی اشیاء کا ۷۵ فیصد حصہ ہوتا ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۵). [شیرگاہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گَرْم (---فت گ ، سک ر) صف.
نیم گرم ، کنکنا. شیر گرم پانی زیادہ مقدار میں اور بار بار پینا . (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۶۱). معمولی قبض کی حالت میں شیرگرم پانی کا حقنہ سیدھی کروٹ لیٹ کر لینا از بس مفید ہے. (۱۹۳۲ ، عصائے پیری ، ۹۷). [شیر + گرم (رک)].

---گیاہ (---کس گ) امذ.
(نباتیات) دودھیل پودا ، ایک جنگلی پودا جس کا عرق دودھ جیسا ہوتا ہے. اس کو ملک ویڈ یعنی شیرگیاہ سلک ویڈ یعنی حریر گیاہ ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۳). [شیر + گیاہ (رک)].

---مادَر کس اضا(---فت د). (الف) امذ.
۱. ماں کا دودھ.

تھا بجائے شیرمادر شیر جونے کوہ کن
پرورش پائی ہے میں نے دامنِ کہسار میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۴). انہوں نے اپنے بیٹے کو دہا ہوا پا کے سنائیں وہ شیر مادر کی طرح غٹ غٹ پی کے رہ گئے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۷). (ب) صف. ۱. (کنایۃً) **حلال ، مباح ، جائز ، چیز حلال و مباح ، ماں کے دودھ کی طرح حلال.**

بدی باپ سوں اپنی میراث جان
برادر کا خوں شیر مادر پچھان

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۷). مرہٹے لوٹ کے مال کو شیر مادر سمجھتے تھے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۳۱۹). منت کا مال شیرمادر سمجھ کر ڈھکوسے چلے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸۵). ادیبوں نے شاہد صاحب سے ہزاروں روپے پیشگی لیے اور وہ اسے شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۷). ۲. **مرغوب ، مانوس بات یا کلمہ جو زبان سے بار بار یا بے تکلف نکلے.** انہیں مطلق احساس نہ تھا کہ کیا ... بول رہے ہیں ... کیونکہ ویسٹ پاکستان تو اب ہمارے لیے شیرمادر ہو گیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۵). [شیر + مادر (رک)].

---مال امث.
میدے میں گھی ملا کر اور دودھ سے گوندھ کر تنور میں پکائی ہوئی خستہ روغنی روٹی جس میں چاشنی پیدا کرنے اور خمیر اٹھانے کے لیے حسب ضرورت نمک اور دہی ملایا جاتا ہے. ہر ایک تورے میں زیر بریاں ، زعفرانی پلاؤ ... شیرمال اور سب طرح کے کھانے چنے ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۲۶). طرح طرح کے کھانے ، شیر مال ، باقر خانی ... وغیرہ کھاتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳).

گو کہ اس میں ذرا ثقالت ہے
پھر بھی بسکٹ سے شیرمال اچھی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۶).

اب بھی کیا دیجیے گا چندہ بشیرالدین کو
شیرمال اور کباب اور پسندے کے لیے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۶۸). مجھے ایک ہی انتظار ہوتا کہ کب مجلس ختم ہو اور فاتحہ کا میٹھا شیرمال ملے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۳۲). [شیر + ف : مال ، مالیدن - ملنا].

---مالی صف.
دودھ اور میدے سے بنی ہوئی (روٹی).

خمیری روغنی اور شیرمالی
اگر چیرو تو جوں ریشم کی جالی

(۱۷۸۶ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲)). [شیر مال + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ماہی کس صف ؛ امث.
ایک قسم کی بڑی مچھلی جس کے چھلکے سفید ہوتے ہیں اور گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [شیر + ماہی (رک)].

---مُرغ (---ضم م ، سک ر) امث.
چمگادڑ ، چونکہ بچوں کو دودھ پلاتی ہے (اسٹین گس ؛ علمی اردو لغت). [شیر + مرغ (رک)].

---و شکر (---و مج ، فت ش ، ک) (الف) صف.
دودھ اور شکر کی طرح ملا ہوا ، ملا جلا ، ایک جان دو قالب ، متحد ، گھلا ملا.

موافق رہیں سب ملے یک دگر
سوتوں میں جس طرح شیر و شکر

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۲۲).

روبرو رہنے لگا آئینہ آتش شب و روز
یار کو غیر سے بھی شیر و شکر دیکھ لیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۹).

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵).

بستۂ یک آرزوئے مشترک ہے کائنات
کس قدر اضداد کو شیر و شکر پاتا ہوں میں

(۱۹۳۶ ، سیف و سبو ، ۶۳). میں نے شاید ہی کوئی اور خاندان اتنا شیر و شکر ایک دوسرے ... پر جان چھڑکنے والا دیکھا ہو. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۷). (ب) امذ. **ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا.**

حلاوت عشق کی ہوئی مجھ کوں معلوم
مگر جامہ ترا شیر و شکر ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۷).

خسرو سے ملی شیریں جب شیر و شکر ہو کر
پتھر سے پٹک سر کو فرہاد بہت رویا

(۱۷۷۸ ، تذکرۂ شعرائے اردو ، میر حسن ، ۳۵).

شیر و شکر کے جامے سے نفرت رہے جسے
عاشق کے ساتھ شیر و شکر کس طرح سے ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی (مطالب غرا ، ۳۶)). پکھاوج ہاتھ میں لیے ہے پگڑی شیر و شکر کی باندھے ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۲۵). [شیر + و (حرفِ عطف) + شکر (رک)].

---و شکر (---و مج ، فت ش ، ک). (الف) صف.
گھل مل جانا باہم اختلاط ہونا. تعلیم کے لیے اولاد کو ولایت بھیجنے لگے جو وہاں جا کر انگریزوں کے ساتھ شیر و شکر ہو جاتے ہیں. (۱۸۸۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۱۵). آخر وقت تک علامہ شبلی قدیم طبقے کے علما میں شیر و شکر نہ ہوئے. (۱۹۱۵ ، مقالات شروانی ، ۱۷۲). خوب شیر و شکر ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۵۰).

شیر (ی مج). (الف) امذ.
۱. **ایک قوی الجثہ ہلکے پیلے رنگ کا درندہ جس کے جسم پر سیاہی مائل آڑی ترچھی دھاریاں ہوتی ہیں اس کے دانت اور پنجوں کے ناخن لانبے ہوتے ہیں ، بیشتر ایشیا کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے اور اسے جنگل کا بادشاہ کہتے ہیں ، شکاری ،**

ہاتھی یا اونچے درخت پر بیٹھ کر اس کا شکار کرتے ہیں ، باگھ ، اسد ، ضیغم نیز رک : شیر ببر.

بیٹھا شیر جب آو جا لے منجھار
کھڑا خرس تب آو دندان پسار

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

کہیں شیر شرزا کہیں گج ترنگ
کہیں باز بحری کہیں بک کلنگ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷).

ان کو توں لومڑی صفت سے لڑائی
مثل شیر و پلنگ کیجیے اب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

کہیں سنتے نہیں صدائے شغال
شیر ہی بولتے ہیں جائے شغال

(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۵). شیر کے نام سے موسوم کرنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ گردن پر شیر ببر کی طرح عیال ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۱۳). تین امریکی شیشے کھول کر شیر کو دیکھ کر زور زور سے باتیں کر رہے تھے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۰۹). ۲. **پرنالے کا منہ جو شیر کی شکل کا بنایا جاتا ہے.**

سگ و درباں سے جو بچتا ہوں اس کوچے میں
شیر کوٹھے سے اوتر آتا ہے پرنالے کا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر (مظفر علی) ، ۳ : ۹۱). (ب) صف. ۱. **بہادر ، دلیر ، جرات مند.**

بہادر سوں کر چیرہ دستی کیا
ہمایوں سوں جیوں شیر مستی کیا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۹).

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۹۷).

تم جاؤ گے تو باز نہ آئیں گے اہل شہر
حملہ کریں گے مل کے وہ سب ایک شیر پر

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۵). ۲. **نڈر ، بے خوف ، شہہ پایا ہوا.** کمزور پر شیر تھا ، زبردست کے سامنے ٹھہرنے کی تو کیا بات کرنے کی بھی ہمت نہ تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵۹). اسی ملائمت نے تو ان آدمیوں کو شیر بنا دیا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۵). [ف].

--- اَفگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ).(الف) صف.
۱. شیر کو زیر کرنے والا ؛ (کنایۃً) شجاع ، دلیر ، بہادر.

ہر اک شیرافگن ہر ایک شیر گیر
ہر اک صاحب نیزہ و گرز و تیر

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۴).

وہ جنبش ہے کہ ٹکڑے اڑ گئے ہیں بادبانوں کے
یہ عالم ہے کہ دل ہلتے ہیں شیرافگن جوانوں کے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۱۳). سات آٹھ نعروں کے بعد شیر افگن نے دم کچھ ایسے دبائی کہ شیر ظاہری رعب داب کے باوجود مسکینی پر اتر آیا. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۲۳۸). (ب) امذ. **پک افیون.** پک افیون و مدک یعنی شیرہ افیون کو ایرانی شیرافگن کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۱۵). [شیر + ف : افگن ، افگندن ، گرانا ، پھینکنا].

--- اَفگَنی (---فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
بہادری ، شجاعت ، دلیری.

وہی توں سپہدار ابوالمعجنی
یا توں مالک گرد شیر افگنی

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۲۱). [شیرافگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- اِلٰہ کس اضا(--- کس ا ، مد ل) امذ.
رک : شیر خدا.

پکڑ لیا یا اس کو بصفِ سپاہ
کیا آفریں اس پہ شیرِ الٰہ

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

ظلمت بڑھی مقابلہ کرنے کو ماہ سے
مرحب چلا نبرد کو شیرِ الٰہ سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۰۸). [شیر + الٰہ (رک)].

--- اَندام (---فت ا ، سک ن) صف.
شیر جیسا بدن رکھنے والا ، وہ جوان جس کا سینہ چوڑا ، کمر پتلی بازو مضبوط شیر جیسا جسم ہو. بادشاہ کا حلیہ ... ابرو سیاہ صباحت سے ملاحت زیادہ شیر اندام کشادہ سینہ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۷۷۰). [شیر + اندام (رک)].

--- آبی کس صف ، امذ.
دریائی شیر ، مگرمچھ ، نہنگ.

شیرِ آبی کا اگر پاتا اثر
رشک سے کھاتا اسد اس کا جگر

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۰). تمساحیہ (کروکوڈیلیا) ... شیر آبی اسی صنف میں داخل ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۸۷). [شیر + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- آسمان کس اضا(--- سک س) امذ.
برج اسد (جامع اللغات). [شیر + آسمان (رک)].

--- بَبَر (---فت ب ، سک ب نیز فت) امذ نیز صف.
۱. ببر شیر ، ایک قسم کا بہت بڑا اور طاقتور شیر جس کی کمر پتلی اور گردن پر گھنے بال ہوتے ہیں اور دم گچھے دار ہوتی ہے اس کا رنگ شتری ہوتا ہے یہ افریقہ اور جنوبی ایشیا میں پایا جاتا ہے. کرنل گریہم نے ان کے (سرسید) چہرے کو شیرببر سے مشابہ لکھا ہے. (۱۹۰۱ ، حیات جاوید ، ۲ : ۴۴۴).

محکوم قوم کی کوئی قیمت نہیں کہیں
کتے سے بھی سوا ہے کٹھرے میں شیرببر

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰۰). ۲. **بہادر شخص ، دلیر آدمی.**

ایسا ہے شیر ببر کہ جس کے جلال کا
مذکور ہوئے قیصر و خاقاں کے سامنے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۹). [شیر + ببر (رک)].

--- بچّہ (---فت ب ، شد چ بفت) صف ؛ امذ.
۱. (کنایۃً) دلیر ، بہادر (نوراللغات). ۲. **ایک قسم کی چھوٹی بندوق یا چھوٹی توپ.** طرفین سے ولایتی بندوقیں ، شیر بچے ، دغل سر ہونے لگے۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۲). ۳. **سیاہ بڑی مکڑی.** مکڑی سیاہ کہ اس کو شیر بچہ کہتے ہیں استخوان اور پر سے صاف کر کے روغن مسطور میں تر رکھیں۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۸). [شیر + بچہ (رک)].

--- بَرفِین کس اضا (---فت ب ، سک ر ، ی مع) امذ.
برف کا بنایا ہوا شیر جو سرد ملکوں کے بچے کھلونے کے طور پر بناتے ہیں.

مری افسردہ حالی گر ہو جنس آرائے دل سردی
عجب کیا شیرِ برفیں ہو اگر شیر عَلَم میرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۹). [شیر + برف (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت].

--- بَکری (---فت ب ، سک ک) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جو لکیریں کھینچ کر کھیلا جاتا ہے ، دو گوٹوں کو شیر اور باقی چند گوٹوں کو بکری کہتے ہیں (دریائے لطافت ، ۷۶ ؛ نوراللغات). [شیر + بکری (رک)].

---(اَور) بَکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں کہاوت.
نہایت انصاف ہے ، بڑے چھوٹے کے ساتھ برابر کا برتاؤ ہے. شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں سارے غریب و غربا دعا دیتے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۳).

شیر بکری آج کل پیتے ہیں پانی ایک گھاٹ
چین سے ہیں پاؤں سب پھیلا کے سوتے مرد و زن

(۱۹۰۰ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۹۳). یہ راجہ بڑا سورما سپاہی اور ایسا نیائی تھا کہ اس کے راج میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۵). ایسا ذہنی ماحول تو صرف افسر قسم کے ادیبوں ہی کو راس آ سکتا ہے جن کے ہاں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۵۲).

---(و) بَکری کو ایک گھاٹ پانی پِلانا محاورہ.
عدل و انصاف سے کام لینا ، امیر غریب کے ساتھ ایک برتاؤ کرنا. شیر و بکری کو ایک گھاٹ پانی پلا دینے والا بادشاہ. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۳۴).

--- بِلاؤ (---کس ب) امذ.
بلی کی نسل کا ایک جانور ، جو خانگی بلی سے کچھ بڑا اور چھوٹے بور بچے سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اس کا رنگ بھورا زرد یا سرخی مائل ہوتا ہے اور جسم پر شیر کی سی دھاریاں ہوتی ہیں یہ شکل و صورت اور جسم کی ساخت میں بلی اور شیر اور بور بچہ سے مشابہ ہوتا ہے. فیلائن یعنی بلی کی قسم میں سے ہمارے ملک دکن کے رہنے والے جانور جنگلی بلا ، بن بلا ، شیر بلاؤ وغیرہ جو مرغیوں ، بطخوں ، کبوتروں اور بکری کے بچوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۷۵). [شیر + بلاؤ (رک)].

--- پَنجَہ (---فت پ ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. **پنجے کی شکل کا آہنی ہتھیار جسے دستانے کی طرح ہاتھ پر چڑھا لیا جاتا ہے.** دیواروں کو مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مثلاً : ڈھالیں ، خود ... سیدھے ہاتھ میں فولادی شیر پنجہ پہنے۔ (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۹۲). ان کے پاس پیش قبض نہیں ہے اور شیر پنجہ نہیں ہے اور وہ شیوا جی کی نسل سے نہیں ہیں. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۶). ۲. **فن کشتی کا ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے حریف کی کمر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی ٹھوڑی کو حریف کے سینے میں زور سے دباتا ہے اور حریف کو اپنی طرف کھینچ کر چت کر دیتا ہے** (رموز فن کشتی ، ۲۲). ۳. **ایک پھوڑا جو پیٹھ پر ہوتا ہے** (جامع اللغات). [شیر + پنجہ (رک)].

--- پَیکَر (---ی لین ، فت ک) امذ، صف.
۱. **ایک طرح کی ورزش ، کسرت کا ایک انداز.** شاگرد لنگر لنگوٹے باندھے کچھ ڈنڈ بیٹھکیاں لگا رہے ہیں اور کچھ دوسری کسرتوں بنوٹ ، پھکڑی ... شیر پیکر لٹھیتی میں مصروف ہیں. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷). ۲. **شیر جیسا ، شیر کی شبیہ والا.**

علم شیر پیکر فرس شیر دل
درآمد بزیں شاہ شمشیر دل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱). ۳. **(کُشتی) مقابلے کے وقت حریف کے سامنے کھڑے ہونے کو استادان فن کا مقرر کردہ ڈھنگ جو وار کرنے اور روکنے وقت چلت پھرت میں بل یا روک نہ پیدا ہونے دے** (ا پ و ، ۸ : ۵۸). [شیر + پیکر (رک)].

--- تھاپ امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پہلوان اپنے مدِّمقابل کو جو داہنے پینترے پر کھڑا ہو اپنا بایاں قدم بڑھا کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی داہنی ران ، گھٹنے کے قریب سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور فوراً اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی مدِّمقابل کے گلے پر زور سے جما کر ریل دیتا ہے جس سے مدِّمقابل چت گر جاتا ہے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۱۶). [شیر + تھاپ (رک)].

--- جَنگ (---فت ج ، غنہ) امذ.
بڑا بہادر ، دلیر ، ایک خطاب جو مسلمان ریاستوں میں امیروں کو ملتا (ماخوذ : جامع اللغات). [شیر + جنگ].

--- جَھپَٹ (---فت جھ ، پ) امذ.
(کُشتی) ایک داؤ جس میں ایک پہلوان اپنے داہنے ہاتھ کو مدِّمقابل کی بائیں طرف سے کمر پر لے جا کر حریف کا داہنی طرف کا جانگیا پکڑ کر اپنے سامنے کی طرف کھینچتا ہے تاکہ اس کا بایاں پیر آگے کو آ جائے تو فوراً اپنا بایاں ہاتھ حریف کے بائیں پیر کے باہر کی طرف سے یعنی گھٹنے کے پیچھے لا کر کلائی سے اٹھاتا ہوا اپنا کھوا اور سر جو مدِّمقابل کی چھاتی کے نیچے ہے زور دے کر اپنی داہنی جانب گھوٹا ہے اور مدِّمقابل چاروں خانے چت گر جاتا ہے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۳۵). [شیر + جھپٹ (رک)].

---چرخ کس اضا(---فت چ ، سک ر) امذ.
۱. آسمان کا شیر ؛ (کنایۃً) برج اسد.

خورشید شیر چرخ ہے جو کھینچتا ہے تیغ
چلے ہے شیر چنگ پہ تجھ سے مگر خطاب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۴). **۲. سورج** (ماخوذ : جامع اللغات).
[شیر + چرخ (رک)].

---خُدا کس اضا(---ضم خ) امذ.
حضرت علی کا لقب ، اسد اللہ.

علی شیر خدا کا چھانو اچھو کر جم اُپر سر پر
ملک پیغمبراں پیراں دعا کرہت ہمارے بھی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۸۴).

بغیر ناخنِ شیرِ خدا جہاں میں کوئی
کسی کے کام کی کھولی نہ زینہار گرہ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۲۶).

مقتدا ، شاہِ ہدا ، عقدہ کُشا ، شیر خدا
یہ سب القاب ہیں واللہ کہ شایانِ علی

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۰).

میں غلبۂ اعدا سے ڈرا ہوں نہ ڈروں گا
یہ حوصلہ بخشا ہے مجھے شیر خدا نے

(۱۹۳۹ ، کلیات حسرت ، ۳۴).

ان کے ادب کی وضع کی طرز وغا کی یاد
آتی ہے تم کو دیکھ کے شیر خدا کی یاد

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۱۳۵). [شیر + خدا (رک)].

---دَر (---فت د) امذ.
ورزش کی ایک قسم. اپنے ملک کی کسرتوں کو لازمی سمجھ کر سیکھنے وہ کسرتیں یہ تھیں ، بنوٹ ... شیر در ، شیر پیکر لٹھیتی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲). [شیر + ف : در ، دریدن - پھاڑنا].

---دِل (---کس د) صف.
دلیر ، بہادر ، شجاع ، جری ، پہلوان ، جوانمرد ، جنگ آور.

بہ ہنگام کرسی لیے شیر دل
کہ جیوں ریگ ماہی پھرے زیر گل

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

بڑیا ہے ترا دھاک نوکھن منے
توں وو شیر دل ہے کہ نیں بن منے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).

صفدر ہے شیر دل ہے بہادر ہے نیک ہے
بے مثل سیکڑوں میں ہزاروں میں ایک ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۵).

ناگہاں ضیغم قوی ہیکل
شیر دل شاہ سے دوچار ہوا

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۷). ان شیر دل مسلمانوں پر اوس ڈالنے کی تدبیر ہے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٦٧). [شیر + دل (رک)].

---دَم (---فت د) صف.
۱. شریر اور نہایت غصیلا گھوڑا جو کوڑے کی تاب نہ لا سکے (ا پ و ، ۵ : ۲۴). **۲. وہ گھوڑا جس کو شیر دمی کی یعنی سانس کی بیماری ہو.**

جو پوچھے شیر دم کا مجھ سے احوال
تو پہچان اس کی کہہ دوں تجھ سے فی الحال

(۱۷۹۵ ، فرسنامہ رنگین ، ۲۱).

شیر دم ہو اگر کوئی مرکب
دفع کرنے کا اس کے ہے یہ ڈھب

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۲). [شیر + دم (رک)].

---دَمی (---فت د) امث.
گھوڑے کے تنفس کی ایک بیماری اس حالت میں گھوڑے کے پھیپھڑوں میں مواد جمع ہو جاتا ہے اس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے کھانسی کے دورے پڑتے ہیں جانور بہت کمزور ہو جاتا ہے اور سانس گھٹ جانے سے موت واقع ہو سکتی ہے. دافع شیر دمی اصل السوس ... ۷ تولہ فلفل سیاہ ... سب ادویہ کو کوفتہ بیختہ کر کے ... ایک صبح ایک شام کھلانا مجرب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۹). [شیر دم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَہاں (---فت د).(الف) امذ.
۱. شیر کے منھ سے مشابہ شکل جو کسی چیز مثلاً عصا ، پیش قبض کڑے وغیرہ پر اور حوضوں یا پرنالوں وغیرہ کے دہانوں پر بناتے ہیں. حبشی قلار چاندی کے شیر دہاں سونٹے ، لال لال آنکڑے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لیے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۹).

مسکنِ شیر ہے وہ اس کا جہاں قبضہ ہے
خود یہ شمشیر ہے اور شیر دہاں قبضہ ہے

(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۵۴). عمارت کی چھت پر جہاں سے شیر دہاں پرنالہ نیچے گرتا ہے وہاں ایک پودا نصب ہے. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۲۴۲). **۲. وہ کڑا ، حلقہ یا وہ کنگن جن کے دونوں سروں پر شیر کا منھ بنا ہوتا ہے.** گلے میں تسمہ ہے اوس میں پڑا ہوا شیر دہاں کڑا ہے. (۱۸۳۵ ، پالی گلاٹ ، ۱۵۷). کڑے شیر دہاں کے چمپا کلی ... سونے کی پازیب اچھا اسی پر فیصلہ ہے. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۲۷۱). **۳. بڑے کلّے جبڑے کا آدمی** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. **ایک وضع کی بندوق.** ہزارہا پیادہ جنگ پر آمادہ ... انگرکھے چست ڈاٹے ... خواصیاں شیر دہاں کاندھوں پر سنبھالے جس پر غلاف زربفتی چڑھے ایک طرف روانہ تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۵۷). (ج) صف. **وہ مکان جو دروازے کی طرف عرض میں کم اور پیچھے کی طرف سے زیادہ ہو** (نور اللغات). [شیر + دہاں (رک)].

---دَہَن آنگَن (---فت د ، ہ ، مغ ، فت گ) امذ.
وہ صحن جو دروازے کی جانب چوڑا اور صدر عمارت کی طرف سکڑا ہو. ہندوؤں میں منحوس خیال کیا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۰۱).
[شیر + دہن (رک) + آنگن (رک)].

---دہَن نال (---فت د ، ہ) امث.
بندوق کی ایسی نال جس کا منھ نفیری کے منہ کی طرح پھیلا ہوا ہو (ا پ و ، ۸ : ۸۸). [شیر + دہن (رک) + نال (رک)].

---ڈَپٹ (---فت ڈ ، پ) امذ.
(کُشتی) **فن کشتی کا ایک داؤ جس میں پہلوان لھالھ پر کھڑا ہو کے اندر کا کاٹ بتاتا ہوا اور ہلنے کا ہاتھ دکھاتا ہوا سامنے ہاتھ کو اونچا کر کے داہنی طرف پلٹ کر سیدھا کاٹ مارے اور داہنا پاؤں آگے بڑھا کے اسی مار کے سیدھا کاٹ مارے اس طرح سے بڑھتا اور گھٹتا چاروں طرف کرے** (ماخوذ : آئین حرب و قوانین ضرب ، ۲۸). [شیر + ڈپٹ (رک)].

---ڈَنڈ (---فت ڈ ، غنہ) صف.
(ورزش) **ایک طرح کا ڈنڈ (ڈنڑ).** ڈنڈ کی مختلف صورتیں اور بھی ہیں چنانچہ شیر ڈنڈ اور چکر ڈنڈ اور ہنومان ڈنڈ وغیرہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۲۷). [شیر + ڈنڈ (رک)].

---زاد صف (قدیم).
شیر کا زائیدہ ، شیر کا جنا ہوا ، شیر کی اولاد ؛ مراد : دلیر ، بہادر ، باحوصلہ.

غصّہ دل میں دھرتی تھی او شیر زاد
ملیا اسکوں جھگڑے میں جوں او قباد

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۸۵). [شیر + زاد (رک)].

---زَد (---فت ز) امذ.
(بانک) **فن بانک کے سامنے کے آٹھ پیچوں میں سے ایک پیچ یا داؤ.** جس قدر حریف شیر زد کرنے کو سامنے بیٹھے تو یہ جلد اپنی داہنی لات اس کے لنگوٹ پر مار بیٹھے. (۱۸۹۸ ، قوانین ضرب و حرب ، ۱۸۹). شیر زد ، فم معدہ سے دو انگل اوپر انی مارنا. (۱۹۲۵ ، حربہ احمدیہ ، ۳). [شیر + ف : زد ، زدن - مارنا].

---زَن (۱) (---فت ز) صف.
شیر کی طرح کی عورت ؛ (کنایۃً) بہادر عورت.

گو منزل سخت اور کٹھن تھی
لیکن سلما بھی شیرزن تھی

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۶). [شیر + زن (رک)].

---زَن (۲) (---فت ز) صف.
شیر کو مارنے والا (اسٹین گس ؛ جامع اللغات). [شیر + ف : زن ، زدن - مارنا].

---ژیاں کس صف(---کس ژ) امذ.
غضب ناک شیر.

درندوں کا پیدا نہ نام و نشاں تھا
نہ شیرژیاں و نہ پیل دماں تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷۷). ناگہاں وہی دیو شیرژیاں کی صورت میں آیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۳). ۲. **بہادر آدمی.** عَضُدالدّولہ شیرژیاں تھا ، میدان جنگ میں تو وہ ڈھیر نہ ہو سکا لیکن اس شان بہادری کے آگے ڈھیر ہو گیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۹). [شیر + ژیاں (رک)].

---سِپِہر کس اضا(---کس س ، فت پ ، سک ہ) امذ.
۱. **آسمان کا شیر ؛ (کنایۃً) سورج.**

ملا دے گؤ زمیں کو چرخ سے نیزہ
بٹھا دے خاک پہ شیر سپہر کو دبوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۸). ۲. **بُرج اسد** (جامع اللغات). [شیر + سپہر (رک)].

---سَنگی کس صف(---فت س ، غنہ) امذ.
پتھر کا شیر جو بہادروں کی قبروں پر نصب کرتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات). [شیر + سنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سُوار (---ضم س) امذ.
(کنایۃً) **سورج** (جامع اللغات ؛ اسٹین گس). [شیر + سوار].

---شاہ کی (پگڑی) ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی کہاوت.
بے فائدہ بحث یا تکرار لفظی کے موقع پر بولتے ہیں. اب کہ نہ شیر شاہ ہے نہ سلیم شاہ اس تکرار سے کہ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی کسی کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے. (۱۹۰۷ ، امہات الامۃ ، ۱۲۰).

---شَرزَہ کس صف(---فت ش ، سک ر ، فت ز) صف.
درندہ شیر ، غضب ناک شیر.

وہ شیر شرزہ تھا روباہ تھی تھک
وہ یکسر شعلہ تھا اور گھ تھی تھک

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۰).

تھوڑی بلا بہت ہے کم حوصلہ کے حق میں
گربہ ہے شیر شرزہ کنجشک کی نظر میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۳). [شیر + شرزہ (رک)].

---طَبِیعَت (---فت ط ، ی مع ، فت ع) صف.
جری ، بہادر.

لکھتا ہے اب کمیتِ قلم سرعتِ سمند
آہو شکار شیر طبیعت وغا پسند

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۵۲). [شیر + طبیعت (رک)].

---عَرِیں کس صف(---فت ع ، ی مع) صف.
گھنے جنگل میں رہنے والا شیر.

سنے ہے دورِ عدالت میں اس کی شیر عریں
شباں کی ضربت بیجا سے نالشِ جاموس

(۱۸۵۱ ، مومن ، قصائد مومن ، ۱۶).

لرزہ بر اندام ہے باطل کہ گونجا نجد میں
بیشۂ اسلام سے شیر عریں ابن سعود

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۳۸).

تیرے غیرت مند فرزندوں کا نام شاہباز کوہی و شیر عریں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۹). [شیر + عریں (رک)].

---عَلَم کس اضا(---فت ع ، ل) امذ.
شیر کی وہ تصویر یا شبیہ جو جھنڈے پر بناتے ہیں.

شیر گردوں بھی اس کے لشکر میں
پائے ہرگز نہ قدر شیر علم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۷). [شیر + علم (رک)].

---غاب کس اضا ، امذ.
کچھار کا شیر ، جنگل کا شیر.

گر شغال آریس شیراں کی کرے تو کیا ہوا
ہے شغال آخر شغال ہرگز نہ ہوے شیر غاب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۰).

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۶۳) . [شیر + ع : غاب - غابہ (جنگل ، بن) کی جمع].

---غُرّاں کس صف(---ضم غ ، شد ر) امذ.
دھاڑنے والا شیر ، تند شیر ؛ (کنایۃً) شجاع ، بہادر آدمی.

علی کا صف کے سارے جو بہادر شیرِ غراں ہیں
انن میں سوربک نامی اتھا شرزہ کے ہیکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۴). آواز ایسی زبردست ہوتی ضرور ہے کہ جس طرح شیر غراں نیستاں میں گونجتا ہو.(۱۸۷۳ ، عقل و شعور، ۸). کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا بےضرر اور بظاہر ہمدردانہ فقرہ ڈیوڈ کو شیر غراں بنا دے گا . (۱۹۶۰ ، درِ دلکشا ، ۱۰۹) . [شیر + غراں (رک)].بوڈ کو شیر غراں بنا دے گا. (۱۹۶۰ ، درِدلکشا ، ۱۰۹). [شیر + غرّاں (رک)].

---غَرِیں کس صف(کس خف غ ، ی مع) امذ.
رک : شیر غریں.

پھر کوں پتی کا مغز دے کدہیں
عاجز ہوئے چیتی تھے شیر غریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۸۱).

پھرے مضطرب ہو کے شیر غریں
کہ بیشوں میں تھے یا کماں یا کمیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۴).[شیر + غریں (رک)].

---فِگَن (---کس ف ، فت گ) صف.
بہادر ، دلیر ، شجاع .

خسرو ملک دکن قلعہ شکن شیر فگن
لقب رستمِ دوراں ہو مبارک تم کو

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۶). [شیر + ف : فگن - افگن - افگندن - ڈالنا ، پھینکنا].

---فَلَک کس اضا(---فت ف ، ل) امذ.
برج اسد.

چار آنکھیں کرے شیرِ فلک مجھ سے ہے کیا جان
سب جانتے ہیں ہوں میں سگِ کوئے محمدؐ

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۵۴). [شیر + فلک (رک)].

---قالی / قالیں کس اضا(---ی مع). (الف) امذ.
شیر کی تصویر جو قالین پر بناتے ہیں.

وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۳).

میں وہ وحشی ہوں کہ ہیں سارے درندے میرے دوست
شیر قالیں ساتھ ہو ہو لیتا ہے قالیں چھوڑ کر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۲). (ب) صف . (کنایۃً) **ہیچ ، بےوقعت ، نمائشی ، بزدل ، بےاستطاعت آدمی جو ظاہراً بھاری بھرکم نظر آئے ، نام کا بہادر.**

زباں ہے شجاعت ان سبھوں کی
امیر اس جگ کے ہیں سب شیر قالی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۸۰).

میری غیبت میں بہت مجھ پہ بھبکتا ہے رقیب
میں جب آیا دیکھتے ہی شیر قالی ہو گیا

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۲۹) . انگریزوں نے پھر اپنے کٹ پتلی میر جعفر کو (میر قاسم کی جگہ) مسند بنگالہ کا شیر قالین بنایا. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۰۲).ہمارے شیر قالی صرف ڈکارتے ہیں ، کچھ گرہ سے دیتے نہیں (۱۹۸۸، نگار، کراچی، ۱ کتوبر ، ۱۲). [شیر + قالی - قالین (رک)].

---قالیں اور ہے ، شیر نیستاں اَور ہے کہاوت.
بہادری کا عملاً اظہار اور چیز ہے اور بہادری کی باتیں کرنا اور چیز ہے (ماخوذ : جامع الامثال).

---قالین دیگر و شیر نَیستاں دیگر اَست کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، رک : شیر قالیں اور ہے الخ
(ماخوذ : جامع الامثال).

---کا ایک ہی بَھلا کہاوت.
بہادر لڑکا ایک ہی کافی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کا بال امذ.
شیر کی مونچھ کا بال جس کو کھانے سے جگر کٹ جاتا ہے اور جادو ٹونے میں استعمال کیا جاتا ہے.

کہاوں میں پڑا جو اُس بن کیونکر دل تکڑے نہ ہو
جو رگِ جاں ہے وہ مجھکو شیر کا سا بال ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۸).

---کا بُرقَع امذ.
(کنایۃً) **فقیری ، درویشی.**

ہے شیر کا برقع جسے کہتے ہیں فقیری
انکار کرامات و تصرف نہ کروں میں

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کا جھوٹا گِیدَڑ کھائے کہاوت.
شیر شکار کرتا ہے تو گیدڑ اور دوسرے جانوروں کا بھی پیٹ بھرتا ہے امیروں کے دم سے غریب پلتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال).

---کا کان امذ.
(مجازاً) بھنگ چھاننے کا کپڑا یا صافی (نوراللغات).

---کا کھاجا بکری کہاوت.
کمزور کو زبردست دبا لیتے ہیں (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---کا مُنْھ جُھلَسْنا محاورہ.
شیر کو مار کر اس کی مونچھوں کو جلا دینا (چونکہ شیر کے مونچھ کے بال میں زہر ہوتا ہے اور وہ جادو ٹونے کے کام آتے ہیں اس لئے شکاریوں کا یہ دستور ہے کہ اس کو جلا دیتے ہیں تا کہ کسی کو ہلاک کرنے یا جادو ٹونے کے قابل نہ رہیں).

یاں تنگ عدو زمانہ ہے مردِ دلیر کا
جھلسے ہیں منہ شکار کیے پر بھی شیر کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۰).

---کا مُنْھ چُوم کَر طَمانْچَہ کھانا محاورہ.
کسی زبردست کو چھیڑ کر زک اٹھانا.

دشتِ غربت میں جو یاد آیا بگڑنا ان کا
چوم کر شیر کا منہ ہم نے طمانچہ کھایا

(۱۸۵۷ ، سحر(امان علی)، ریاض سحر ، ۸).

---کَرْنا محاورہ.
۱. دلیر کرنا ، کسی کا حوصلہ بڑھانا. خدائی ڈھیل نے اس کو اتنا شیر کر دیا کہ وہ پیغمبروں کی اولاد پر بھی قابض ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۳). ۲. (پر کے ساتھ) شکار کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور پر چھوڑنا.

اس باز معانی کے اڑانے سے تو آ باز
اور جانوروں پر اسے زنہار نہ کر شیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۷). مرغابی کو ... کمین گاہ سے چھوڑیں اور باز کو اس پر شیر کریں کہ نہایت فاصلے سے جا کر مرغابی کو پکڑے. (۱۸۸۳ ، صید گاہ شوکتی ، ۸۲). ۳. (دہلی) تیز کرنا ، زیادہ کرنا (نوراللغات). ۴. (دہلی) اکسانا ، بڑھانا (جی کا). توڑے شیر کئے ہوئے حباب بےہوشی ہاتھوں میں لئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۰۶).

---کو لَلْکارْنا محاورہ.
اپنے سے زیادہ طاقتور سے چھیڑ چھاڑ کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کو ماند میں بَیٹھے بَیٹھے شِکار نَہِیں مِلْتا کہاوت.
بغیر تگ و دو اور محنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا. شیر کو بھی ماند میں بیٹھے بیٹھے شکار نہیں ملتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۲ : ۱۹۲).

---کوہی کس صف(---و مج) امذ.
پہاڑی شیر ، پیوما ، ایک بہت بڑا جنگلی بلاؤ جو تیندوے کی طرح ہوتا ہے اس کی کھال پر داغ یا چتیاں نہیں ہوتیں درختوں پر رہتا ہے پرندے اور بندر مار مار کر کھاتا ہے. شمالی امریکہ کے شیر کوہی یا پیوما سے قد و قامت میں بڑا بلکہ بلی کی قسم کے سب جانوروں میں جاگور خوبصورت ... ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیہ عالم ، ۲ : ۲۸۱). [شیر + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کی آنکھ دیکھنا محاورہ.
غضب آلود نظر سے دیکھنا. ہم کہتے نہ تھے کہ دیکھو اسکے بڑھانے میں کوشش کرو جوا نہ ہارو سونے کا نوالہ کھلاؤ شیر کی آنکھ دیکھو. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۹۱).

---کی بولی بولْنا محاورہ.
قے کرنا.

بنی آدم کی ٹولی کی ٹولی
بیٹھی بولے ہے شیر کی بولی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۶).

---کی پَیرائی امث.
رک : شیر کی تیرائی. ایک ایک بچہ وہ پیرتا ہے کہ بارک اللہ کوئی کھڑی لگاتا ہے کوئی شیر کی پیرائی سکھاتا ہے کوئی سلامی چیر رہا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳۰).

---کی تَیرائی امث.
(تیراکی) شیر کی تیرائی سے مشابہت رکھنے والا تیرنے کا ایک انداز کہ جس میں پیراک اس طرح تیرتا ہے کہ سینہ باہر رہے اور کمر موافق تختہ کے سیدھی کر کے گردن کو اونچا کر لے اور بہت طاقت سے پانی کاٹے اس میں طاقت بہت صرف ہوتی ہے. شیر کی تیرائی : تیراک کو چاہیے کہ پانی کے اندر اپنی کلائیوں کو کونی تک رکھے. (۱۸۸۲ ، رسالہ تیراکی ، ۱۲).

---کی خالَہ امث.
(کنایۃً) بلی (نوراللغات).

---کی کَچھار امذ.
شیر کے رہنے کی جگہ ؛ (کنایۃً) بہادر جری شخص کے رہنے کی جگہ. بھیڑ بکریاں اور بچوں بیچ شیر کی کچھار خاص صدر مقام راٹھور گڑھ جسکے وسط میں بست بسوہ مالک ناہر سنگھ کا مکان. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۷۱).

---کی نَظَر امذ.
غضب آلود نگاہ ، غصے کی نظر. اٹھنا نہ اٹھانا سلام نہ آداب شیر کی نظر بیٹھی گھور رہی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۶).

---کے بُرْقَع میں چھچھُوندَرے کھاتے ہیں کہاوت.
مقدرت اور امیری کے دعوے کے باوجود تھوڑے سے لالچ پر گر پڑتے ہیں ، باطن ظاہر کے خلاف ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کے مُنْہ پہ نے بَجانا محاورہ.
اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا.

ڈر چرخ ستمگار سے دل ضبط فغاں کر
نے شیر کے یاں منہ پہ بجانا نہیں اچھا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۶).

---کے منھ سے شِکار لینا محاورہ.
زبردست سے کوئی چیز چھین لینا طاقت‌ور کو مقابلہ کی دعوت دینا ، طاقت‌ور کے منھ آنا ، آبیل مجھے (مجھکو) مار کے مصداق ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کے مُنھ میں جانا محاورہ.
اپنی جان خطرے میں ڈالنا ، مشکل یا پریشانی میں گرفتار ہونا. عزیزوں کے ملنے سے ہاتھ اٹھاتا ہے ، شیر کے منہ میں آپ جاتا ہے. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۳). ایسی حالت میں کون کہے گا کہ تم جان بوجھ کر شیر کے منہ میں چلی جاؤ. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۱۰۳). اچھا نہیں شادی کرتی ہو تو جاؤ سیدھی شیر کے منہ میں چلی جاؤ. (۱۹۳۵ معاشرت ، ظفر علی خان ۶۶).

---کے مُنھ میں ہاتھ دینا محاورہ.
اپنی جان خطرے میں ڈالنا. شیر کے منہ میں ہاتھ دے دینے اور ایک درندے سے کشتی لڑ کر اپنی جگہ پر سلامت آ بیٹھنے کا نام ... ہے. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۷).

---کیڑا (---ی مج) امذ.
(حیوانیات) ایک وضع کا بھونرا جس کے پروں پر چتیاں یا دھاریاں ہوتی ہیں اور کیڑوں کا شکار کرتا ہے. شیر کیڑے کے جبڑے بہت ہی مضبوط ہوتے ہیں جن سے وہ دوسرے کیڑوں کا بہ آسانی شکار کر سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۳۰). [شیر + کیڑا (رک)].

---کھائے تو مُنھ لال نہ کھائے تو مُنھ لال / کھائے نہ کھائے منھ لال کہاوت.
بدنام آدمی پر سب الزام تُھپ جاتے ہیں ، بدنام کرے تو بدنام نہ کرے تو بدنام. بقول شخصے شیر کھائے تو منہ لال نہ کھائے تو منہ لال. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۱).

---گَرْدُوں کس اضا (---فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
آسمان کا شیر ، شیر فلک ؛ مراد : بُرج اسد. شیر گردوں ان کی مہابت سے مانند رو بہ زبوں نظر آتا تھا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۶۳). [شیر + گردوں (رک)].

---گُنج (---ضم گ ، غنہ) امذ.
ایک پرندہ جو سلہٹ میں پایا جاتا ہے یہ بھنگراج سے مشابہ ہوتا ہے ، فرق یہ ہے کہ شیر گنج کی چونچ اور اس کے پانو سرخ ہوتے ہیں جس جانور کی بولی سنتا ہے یاد رکھتا ہے (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۶۷). [شیر + گنج (رک)].

---گیر (---ی مج) صف.
۱. شیر کو پکڑنے یا شکار کرنے والا.

مغولاں نے آنکر میں بے نظیر
چلے تھے سو دوبارہ ہو شیر گیر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۰). اس نے کہا میں شمشیر زن اور شیر گیر ہوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۰). نہایت ادب سے بولی میں خسرو شیر گیر کی لونڈی ہوں. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۱۸).

۲. ہاتھی کا بچّہ جو علاماتِ جوانی کو ظاہر کرے یا جوش قتال کرتا ہو. بادشاہ نے ہاتھی کے یہ سات مراتب مقرر کئے ہیں (۱) مست (۲) شیر گیر (۳) سادہ. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۶۳). [شیر + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---گیری (---ی مج) امث.
شیر پکڑنا ، شیر کا شکار کرنا.

کہ دھر شیر گیری کے سامان ہزار
عبث ہے کہ کو لے کر کرنا شکار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۸). [شیر گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھُورُو (---و مع ، و مع) امذ.
(بانک بنوٹ) ایک داؤ یا پیچ جس میں حریف اپنے مدِمقابل پر غصے کی نظر سے گھورتے ہوئے حملہ کرتا ہے تا کہ حریف ڈر جائے. ایک کا طمانچہ ایک کی کمر ... ایک کی انی پر شیر گھورو کر کے باہرہ پر باہرہ ماریں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۷). [شیر + گھورو (گھورنا (رک) سے مشتق)].

---مادہ (---فت د) امث.
شیرنی (جامع اللغات). [شیر + مادہ (رک)].

---مارْنا محاورہ.
بہادری جوانمردی کا کام کرنا ؛ (طنزاً) عجیب یا انوکھا کام کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ماہی کس صف ؛ امث.
ایک وضع کی بڑی مچھلی جس کے دانتوں سے چاقو ، پیش قبض وغیرہ کے دستے بنائے جاتے ہیں.

کیا جب رقص کے دم خندہ دنداں نما اس نے
لگایا ناز کے خنجر میں دستہ شیرِ ماہی کا

(۱۸۵۳ ، گلستان سخن ، ۸۶). [شیر + ماہی (رک)].

---مَرْد (---فت م ، سک ر) امذ.
۱. بہادر آدمی ، مردِ شجاع.

مرا شعر کر دے زمانے کو برد
ہو ہر بیت اچھو شیر مرداں کو ورد

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰). ہمارا شیر مرد ... دشمنوں کی صفیں الٹ دے گا. (۱۸۹۰ ، شہید وفا ، ۱۶).

تصویرِ ضبط دشت میں وہ شیر مرد تھا
دل میں مزارِ جد سے بچھڑنے کا درد تھا

(۱۹۸۱ ، شہادت ، ۸۶). ۲. عارف کامل ، ولی اللہ.

شیر مردوں سے ہوا بیشہ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و مُلّا کے غلام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷). [شیر + مرد (رک)].

---مَرْدی (---فت م ، سک ر) امث.
بہادری ، دلیری ، شجاعت.

جدھر ان شیر مردی سوں علی کا نانوں لے ہلکا
ادھر چک چک گنوا دشمن دھریا فن رو بہ تپل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۵).

وگرنہ شیر مردی ولایت کاں ہے جس تس میں
ولے منج کوں کہنگے شیر مرداں ایسی مجلس میں
(۱۶۷۴ء ، دیوان صادق ، ۱۵).
وہ شیروں میں ہے شیر مردی کی صورت
وہ جنگ آوروں کی طبیعت میں جرات
(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، سورج نرائن ، ۱۴۳) . [شیر مرد + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

---ِ مَسْت کس صف (---فت م ، سک س) صف.
تند شیر ؛ بپھرا ہوا شیر ؛ بہادر ، دلیر ، شجاع (جامع اللغات).
[شیر + مست (رک)] .

---مَگَس (---فت م ، گ) امذ.
۱. بڑی مکھی جس کے چار بازو اور چھ پیر ہوتے ہیں. شیر مگس یا کابلی مکھی. مچھر اور کھٹمل صرف قلب ناقص قبول کرتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس ، ۱۱۰). **۲. مکڑی** (جامع اللغات) .
[شیر + مگس (رک)] .

---ِ نَر کس صف (---فت ن) صف مذ.
۱. نرینہ شیر.
گر مونہہ لگاوے روبۂ مسکیں کو دشت میں
تیرا سگِ شکار اسے شیرِ نر کر دے
(۱۸۳۱ء ، شاکر ناجی ، د ، ۳۰۹).
بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۶۶). **۲. مردِ شجاع ، بہادر آدمی** (ماخوذ : مہذب اللغات). [شیر + نر (رک)] .

---نُما (---ضم ن) صف.
شیر کے مانند (جامع اللغات). [شیر + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا] .

---ِ نَمَد کس اضا (---فت ن ، م) امذ.
نمدے کا شیر ، شیر کی تصویر جو نمدے پر ہو (جامع اللغات) .
[شیر + نمد (رک) (قب : شیرقالی)] .

---ِ نَیسْتاں کس اضا (---ی لین ، سک س) امذ.
بانس کے جنگل کا شیر ؛ (کنایۃً) بہادر ، جری آدمی ، شجاع ، دلیر ، طاقت ور ، تنومند.
ڈھونڈوں نہ کیوں کہ دل کہ میں اے آہوانِ دشت
سینہ میں وہ تو شیر نیستاں نالہ تھا
(۱۸۳۸ ، چمنستانِ سخن ، ۲۳). [شیر + نیستان (رک)] .

---نَیسْتانی کس صف (---ی لین ، سک س) صف.
جنگلی شیر ، بہادر ، جری شخص.
وہی خالد ٹپکتا خون تھا تلوار سے جس کی
وہی شمع شبستانی وہی شیر نیستانی
(۱۹۲۳ء ، شہید مغرب ، ۶۸). [شیر نیستان + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---ہو کر چھیچھڑے کھانا محاورہ.
بڑے ہو کر عاجزی اور انکساری اختیار کرنا ، خلافِ وضع کوئی بات کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
۱. کسی کا کسی پر دلیر ہونا ، رعب ڈالنا ، بپھرنا ، بے قابو ہونا.
شیر عاشق آج کے دن کیوں رقیباں پر نہ ہوں
بار پایا ہے بغل میں خانۂ خورشید ہے
(۱۸۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۸). بادشاہ دریا پار نہ جائے تو شیر خان اور شیر ہو جائے گا . (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۶۲). گھوڑے سے زیادہ نیک اور شریف جانور تو کوئی ہے ہی نہیں البتہ سوار کو شیر ہونا چاہیے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۹۱) . **۲. غالب ہونا.**
جب نہ تب خون مرا ہی پیتا ہے
غم بہت اس کا مجھ پہ شیر ہے کچھ
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۳۷۱). **۳. تیز ہونا ، (ہمت ، حوصلہ وغیرہ) زیادہ ہونا** (ماخوذ : نوراللغات).

---ِ یَزْداں کس اضا (---فت ی ، سک ز) امذ.
رک : شیرِ خدا.
شیر یزداں شہ مرداں علی عالی قدر
وہی ختم رُسُل اور امامِ اوّل
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲۳۳).
نیستانِ سخن میں کوئی جرات کے مقابل ہو
بہ زور اس کے تئیں بخشا ہوا ہے شیرِ یزداں کا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۲۵۰). [شیر + یزداں (رک)] .

شیرا (ی مع) امذ ؛ ← شیرہ.
۱. چاشنی ، رس ، میٹھا گاڑھا عرق ، افشردہ.
شیرا حلوہ کر کر کھائے
تب تو سادہ تیزی پائے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۴۸). عقل میں کا کلوت ... جوں شیرے میں میرا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶).
خجلت سے ان لبوں کے پانی ہو بہ چلے ہیں
قند و نبات کا بھی نکلا ہے خوب شیرا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۷۷). موٹا کپڑا پہننا پسند کرتے ہیں. چونکہ کھجوروں کا شیرا اسے داغدار نہیں کرتا. (۱۹۸۴ ، چولستان ، ۲۲). **۲. گاوٹ ، راب کا نتھرا ہوا قوام جس میں سے کھانڈ کے ذرات الگ ہو گئے ہوں یہ قوام شہد سے ملتا جلتا ہوتا ہے ، عام طور پر حلے کے تمبا کو بنانے کے کام آتا ہے.** (ا ب و ، ۳ : ۱۹۸). [شیرہ (رک) کا ایک املا] .

شیرابی (ی مع) امث.
ایک قسم کی روٹی جس کے پکانے میں دودھ کا چھینٹا دیتے ہیں.
ایک طرف روٹیاں بصد آب و تاب رکھیں ، چنانچہ شیرمال ، باقرخانی گاؤزبان ، شیرابی ... جوہر نگار طشتریوں میں چنے. (۱۸۶۲ ، خطر تقدیر ، ۶۹). [شیر (رک) + آب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

شیراز(۱) (ی مع) امذ.
۱. **ایران کا مشہور شہر جو وہاں کے مشہور شعرا حافظ شیرازی اور سعدی کا مسکن تھا.**

کیا ہند میں کمی ہے و معشوق کی امیر
شیراز جائیے نہ خراسان جائیے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۹). ۲. **(تصوف) ناسوت الطف ، عالمِ اسرار ، عیش و عشرت کی دنیا.** حضرت حافظ نے شیراز سے ناسوت الطف کو مراد اس لئے لیا ہے کہ شیراز ان کا وطن مجاز تھا اور اس لئے کہ اس وقت شیراز میں سامانِ عیش خوب مہیا تھے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۱۵۶). [ف].

شیراز(۲) (ی مع) امذ.
نچڑا ہوا دہی ، پنیر. شیراز ... وہ دہی کہ جس کا پانی ٹپکا لیا گیا ہو شواریز جمع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۵). [ع].

شیراز(۳) (ی مع) امذ.
سرّاج ، زین ساز. عربی میں گھوڑوں کے ساز و سامان بنانے والے کو سرّاج کہتے ہیں سرّاج سے بگڑ کر شیراز ہو گیا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۷). [سَرّاج (رک) کا بگاڑ].

شیرازہ (ی مع ، فت ز) امذ.
۱. **وہ فیتہ جو کتاب کی جُز بندی کے بعد پشتے کے دونوں طرف خوبصورتی اور سلائی کے جکڑا رہنے کے لیے لگا دیتے ہیں ، کتاب کے اجزا کی سلائی کے بند یا وہ بندش جس سے اجزا کی سلائی مضبوط اور ملی رہتی ہے.**

تجھ مکھ پہ جو اس خط کا اندازہ ہوا تازہ
اب حسن کے دیوان کا شیرازہ ہوا تازہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۸). سب جلدوں کے شیرازے بندھ جائیں اور موٹا کاغذ دونوں طرف لگ جائے خبردار کوئی نسخہ بے جلد نہ رہے. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۱۱۳). ۲. **(مجازاً) سلسلہ ؛ ذریعۂ اجتماع ؛ اتحاد ، مجموعہ بندی.**

دین کیا چیز ہے شیرازۂ قومی ہے فقط
جس سے ملت کی ہے اک صورتِ احسن پیدا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۷). ایک خدا پر ایمان کچھ مذاہب کی مشترکہ بنیاد ہے اور تمام انسانوں کو ایک شیرازہ میں پروتا ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). ۳. **(کنایۃً) انتظام ، بند و بست.** تمام ہندوستان کی مشترکہ قوت بھی اس کے شیرازۂ حکمرانی کو پراگندہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی. (۱۹۲۲ ، دلّی کی جان کنی ، ۲). انہوں نے میری غیر حاضری میں گھر کے شیرازہ کو حتی المقدور سالم رکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۷). [ف].

--- باندھنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **اجزائے کتاب کی سلائی کرنا ، جُز بندی کرنا ، اجزا کا باہم سینا یا باندھنا.**

لکھا ہے سوزِ دل پر پروانہ ہیں ورق
شیرازہ تارِ شمع سے باندھو کتاب کا

(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۳۳).

لکھتا ہوں وصفِ زلفِ مسلسل جو یک قلم
شیرازہ باندھتا ہوں میں اپنی کتاب کا

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۱۸). ۲. **انتشار کو روکنا ؛ بدنظمی دور کرنا ؛ انتظام یا بندوبست کرنا.** ان ارا کین دولت نے سلطنت کا شیرازہ کچھ ایسا باندھا اور سلطنت کی قوتوں کو ایک مرکز پر لا کر ... جمع کیا ہے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۱۷).

--- بکھرنا محاورہ.
۱. **اجزا کا منتشر ہونا ، ابتر ہونا ، اجزا کا یکجا یا متحد نہ رہنا.** ادائے فرض کا خیال جاتے رہنے سے سارے اخلاق کا شیرازہ بکھر جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۱۳۴). میر کے زمانے میں مسلمانوں کی سلطنت اور تہذیب کا شیرازہ بکھر رہا تھا. (۱۹۸۲ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۱۱). ۲. **سلسلہ منقطع ہو جانا ، سلسلہ ٹوٹ جانا.** اندیشہ ہے کہ رسی ٹوٹ جاویگی اور شیرازہ بکھر جاویگا. (۱۹۰۵ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۵۷). ۳. **نظم و ضبط کا خراب ہو جانا ، بدنظمی اور انتشار پیدا ہو جانا.** تمام عورتیں صرف اسی طرف متوجہ ہو جائیں اور گھر بار کا کام چھوڑ دیں تو آج گھر کا شیرازہ بکھر جائے. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۴۳). غیر منقسم ہند میں ہئیت حاکمہ کا شیرازہ بکھر گیا تھا. (۱۹۸۶ ، پاکستان مسلم لیگ کا دور حکومت ، ۲۷۰).

--- بکھیرنا محاورہ.
بدنظمی پیدا کرنا ، نظام میں خلل ڈالنا. سلطنت کی قوتوں کو ایک مرکز پر لا کر کچھ اس طرح جمع کیا ہے کہ خدانخواستہ کوئی افتادِ آسمانی ہی اس شیرازے کو بکھیرے تو بکھیرے. (۱۹۰۳ ، اپریل فول ، ۱۷). وہ دراصل پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے کی سازش میں مصروف ہیں. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ ستمبر ، ۵).

--- بند (--- فت ب ، سک ن) صف.
۱. **شیرازہ بندی ہونا ، اجزا کا جوڑنا ، کتاب کی جُزوبندی ہونا.**
۲. **منتشر اجزا کو جمع کرنے والا ، انتظام کو محکم اور مستحکم کرنے والا ، ناظم ، منتظم.**

پریشاں ورق دل گرفتار کوں
شیرازہ بند یا زلف کے تار سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱ الف).

شیرازہ بند دفترِ امکاں ہے شانِ حق
سر چشمۂ حیات ہے فیض روانِ حق

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱). یہ پُراسرار شے جو فطرتِ انسانی کی منتشر اور غیر محدود کیفیتوں کی شیرازہ بند ہے کیا چیز ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۱۶۱). ۳. (أ) **جکڑنے والا ، سینے والا.**

تارِ نگاہِ دیدۂ صیاد ہم صفیر
شیرازہ بند ہر ورق بال و پر ہوا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ۲۰). (ii) **سلسلے وار ، ایک سلسلے میں منسلک.** شیرازہ بند ردیفیں ایک ایسی ذہنی کیفیت تیار کر دیتی ہیں جو غزل کے تمام اشعار میں سرایت کر جاتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۸۷). ۴. **سلائی شدہ ، جلد بندھی ہوئی (کتاب)** (جامع اللغات). [شیرازہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
۱. **کتاب کے ورقوں کی جز بندی ، کتاب کی سلائی.** کتابوں کی شیرازہ بندی ہو رہی ہے. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۶۷). ۲. **اتحاد اور تنظیم ، یک جہتی.**

کتابِ ملتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۰۵). اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک کو شیرازہ بندی کی ضرورت ہے. (۱۹۸۴ ، طوبیٰ ، ۵۸۴). [شیرازہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **شیرازہ بندی ہونا، اجزا کا جوڑنا ، کتاب کی جز و بندی ہونا.**

لکھوں جو کبھی مدحِ علی ایک ورق پر
شیرازہ بندھے بازوئے جبریل امیں کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۴۳). ۲. **نظم قائم ہونا.**

آپ کے دم سے یہ شیرازہ بندھا ہے ورنہ
میں کبھی ہوش کہیں اور کہیں دل ہوتا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۵۰).

---ٹُوٹْنا محاورہ.
سلسلہ منقطع ہو جانا ، نظم و ضبط درہم برہم ہونا ، بندش کا کھل جانا. والد کی ہمراہی سے مکتب کا شیرازہ ٹوٹ گیا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۲۵).

---دَرْہَم بَرْہَم کَرْنا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا ، انتشار پیدا کرنا ، اتفاق و اتحاد کو پارہ پارہ کرنا. وہ اپنا شیرازہ خود اپنے ہاتھوں درہم برہم کر کے اپنے لیے خسارے کا باعث ہونگے. (۱۹۳۶ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۵).

---دَرْہَم بَرْہَم ہونا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا ، انتشار پیدا کرنا. مسلمانوں کی پولیٹیکل نے جہالت کا بازار گرم کیا اسی روز دیکھ لینا کہ جمہوریت کا سارا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا. (۱۹۱۱ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۹). غدر کے بعد اس مرقع کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۴۳).

---دَرْہَم کَرْنا محاورہ.
نظم و نسق خراب کرنا، انتشار پیدا کرنا. مسلمانوں کی پولیٹیکل پالیسی سے ہم نے اتفاق عام کے شیرازے کو درہم کرنا چاہا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۱۶۱).

---کَرْنا محاورہ.
باندھنا ، جکڑنا.

مرے باغِ امید کو تازہ کر
پریشانیٔ دل کو شیرازہ کر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶).

---کُھلْنا محاورہ.
رک : شیرازہ ٹوٹنا.

اُس زلف کی ہوا میں پریشاں ہیں جزو تن
شیرازہ کھل گیا ہے ہماری کتاب کا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۹).

دفتر الٹ گیا تھا ہر اک فصل و باب کا
شیرازہ کھل گیا تھا جہاں کی کتاب کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۳).

---گُونْدھنا محاورہ.
رک : شیرازہ باندھنا.

موے سر تو نے ہیں اس وجہ سے یک سر گوندھے
جیسے شیرازۂ مصحف کو ہے دلبر گوندھے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۵۱).

---مُنْتَشِر کَرْنا محاورہ.
رک : شیرازہ بکھیرنا. زہری سے مروی ہے کہ میں نے کسی قوم کو اہلِ مکہ سے زیادہ شیرازۂ اسلام کو منتشر کرنے والا نہیں دیکھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۲).

---مُنْتَشِر ہونا محاورہ.
ابتری پیدا ہونا ، نظم و ضبط تباہ ہو جانا.

ہر طرف سے ہے مسلمانوں پہ اعدا کا ہجوم
جانتے ہیں منتشر اس قوم کا شیرازہ ہے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۰). جیسے ٹکرا کر سب کا سب شیرازہ منتشر ہونے والا ہے. (۱۹۸۲ ، آئینہ ، ۱۳۰).

شیرازی (۱) (ی مع).(الف) صف.
ایران کے شہر شیراز کا رہنے والا. ہمام نے کہا عجیب بات ہے ہمارے شہر میں شیرازی کتوں سے زیادہ ہیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۲ : ۵۲). برّاعظم میں آباد کئی گھرانے اپنے آپ کو عراقی شیرازی وغیرہ لکھتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷). (ب) امذ. **کبوتروں کی ایک قسم ، دوغلا کبوتر ، دو میلی نسل کا کبوتر جس کا رنگ عموماً عنابی یا لاکھی ہوتا ہے.**

جلا کر قدرت کا باندیا یے مثال
ہر کا شیرازی کے شیرازہ سنبھال

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹۰). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... شیرازی ، فاختائی ، گرا ، نیلا ... پیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). ڈیوڑھی پر جو آہنی نیلوفری چھتری نصب تھی وہاں مکھیے ، گولے ، وٹہ ، پامور ، شیرازی اور چلیرے کبوتر آ آ کر بیٹھ رہے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۴). (ج) امث. ۱. **بطوں کی ایک قسم جو عنابی یا لاکھی رنگ کی وجہ سے اس نام سے یاد کی جاتی ہے.** بطوں میں ایک قسم تو بالکل سفید ہوتی ہے اور دوسری قسم جسے شیرازی یا کاکریزی کہتے ہیں اس کے اوپر کے پر سیاہ ہوتے ہیں. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۲). ۲. **انگوری شراب کی ایک قسم.** یہ انگلش برانڈی شیرازی انگوری یہ ہے بیر تاثیر دار سہا ہے پورا بے خانہ اوڑاتا جماتا خمار شیریں خوش گوار بسیار مقدار. (۱۸۲۸ ، دلفروش ، ۱۱). [شیراز + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیرازی (۲) (ی مع) امث.
جوتی کی ایک قسم جو اس کے کاریگر شیراز (سرّاج) سے منسوب ہو کر مشہور ہوئی. وصلی کی دیکھت بھولی کے کام کی شیرازی پنجے کی جوتی پاؤں میں ڈال ... نیچے اتر آئیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۳). [رک : شیراز (۳) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیرازے (ی مع) امذ ؛ ج.
شیرازہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---میں کھینچنا محاورہ.
زمرے میں لے آنا ، سلسلے میں رکھنا ، جز بندی کرنا. ہر باب میں چند فصلیں ہیں اور ہر فصل میں ... دفتروں کو قالب اور روح کی طرح ایک شیرازے میں کھینچا ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۹).

شِیرازْبَہ (ی مع ، سک ز ، فت ی) امذ.
شیراز یعنی پنیر سے تیار کیا جانے والا ایک کھانا جس میں گرم مسالا ، اخروٹ کی مینگ اور شیراز (ریحان) پیس کر ملاتے ہیں. شیرازبہ: ایک کھانا ہے دودھ سے مثل حریرے کے بناتے ہیں بعض اسے ایک قسم کا شوربہ کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ. ۵ : ۷۵) [شیراز (۲) + بہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرانَہ (ی مع ، فت ن) امذ.
دودھ سے تیار کیا جانے والا ایک پکوان. ان کا واحد شوق احباب کی دعوت کرنا تھا یا ان کو طرح طرح کا پکوان بھیجنا مثلاً ورق سموسے یا ماش کی دال کے بنے ہوئے شیرانے (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۱۸). [شیر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرانَہ (ی مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
شیر کی طرح سے ، دلیرانہ ، بہادری سے. ان سب پر شیرانہ جا پڑا ، آتشبار ہونے لگے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۱۲۹).

جن کی ہیبت سے کبھی کانپ اٹھتے تھے روم و فرنگ
تیری تکبیروں کی وہ شیرانہ صولت کیا ہوئی

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۱۲۸). [شیر (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت].

شیرَج (ی مع ، فت ر) امذ.
میٹھا تیل. اگر دماغ چڑیا کا شیرج کے ساتھ اس شخص کو پلایا جائے جو نبیذ زیادہ پیتا ہو. (۱۹۰۶ ، حیٰوۃ الحیوان ، ۲ : ۱۳۷). [شیرہ (رک) کا معرّب].

شیرْجا (ی مع ، سک ر) امذ (قدیم).
رک : شرزہ.

نکو کہا ہوں توں سو بلبل کے تیوں
کہا اس وقت جوں باگ شیرجے کے تیوں

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۳۰). [شرزہ (رک) کا متبادل املا].

شِیَرْز (کس مع ش ، فت ی ، سک ر) امذ.
حصّے ، حصص ؛ (تجارت) مشترک سرمایے سے قائم ہونے والی کمپنیوں کے حصص جو سرمایہ مہیا کرنے والے حصہ داروں کے نام جاری کیے جاتے ہیں. بیگ کھولتی تو اس میں سے طرح طرح کے کاغذات نکلتے بنکوں کے مراسلے شیرز کے کاغذات ... ان سب ناموں کے پیچھے ایک اور دنیا تھی . (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۶۵۷). [انگ : Shares].

شیرْش (ی مع ، سک ر) امذ.
سر ، کھوپڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीर्ष].

---آسَن (---فت س) امذ.
عبادت و ریاضت میں بیٹھنے کا جوگیوں کا ایک طریقہ جس میں سر کے بل بیٹھ کر عبادت کی جاتی ہے. شیرش آسن کر کے پاؤں سے پدم آسن ... بنتا ہے. (۱۹۳۱ ، آسن پرکاش ، ۲۶). [شیرش + آسن (رک)].

شیرْنی (ی مع ، سک ر) امث.
شیرینی ، مٹھائی.

اگر خرما کہوں ان کو بجا ہے
کہ اون کی شیرنی دل کی غذا ہے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۳۱). تقریب کے خاتمے پر شیرنی تقسیم ہوئی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۸۷) . [شیرینی (رک) کی تخفیف].

---گَر (---فت گ) صف.
مٹھائی بنانے والا ، مٹھائی فروش.

سنیا تھا جو یک شیرنی گر جوان
ادک سا دہ دل ہور تھا مہربان

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۵۷). [شیرنی + گر ، لاحقۂ فاعلی].

شیرْنی (ی مج ، سک ر) امث.
۱. شیر کی مادہ.

دیکھو بیل بھینساں کوں شیرنی ستا
بغیر گھانس ان کوں نہ لا کے بٹھا

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۸)).

سکھی تونیہ کی شیرنی سو پشمک بال دستے ہیں
غلیفی دو سو باداماں نین کو تال دستے ہیں

(۱۶۷۵ ، چکی نامہ ، امین (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۷۳ ، ۱۰). زنان خانے میں ہو کر جانا چاہتے تو پہرے پر گھر والی تھی وہ میاں کے سامنے تو بھیگی بلی ... مگر ان بدذاتوں کے حق میں خاصکر اس وقت شیرنی سے کم نہ تھی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۷۳). دور ذرا شیرنی اور اس کے بچے بیٹھے تھے . (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۰۹) . ۲. **جوان ، بہادر اور طاقت ور عورت** . وہ بدنصیب ماں جس کی آنکھوں کے سامنے سے بائیس برس کی جوان شیرنی اس طرح تڑپ تڑپ کر اٹھ رہی ہو وہی بتا سکتی ہے کہ دل پر کیا گزر گئی. (۱۹۲۳ ، وداعِ خاتون ، ۱۱) . [شیر (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

---بَیت (---ی لین) امذ.
(دائی گری) وہ عورت جس کو بارہ برس کے بعد حمل رہے وہ حمل شیرنی بیت کہلاتا ہے (ا پ و ، ۷ : ۶۷). [شیرنی + بیت (رک)].

---کی طَرح گُھورنا محاورہ۔
غصہ بھری نظروں سے دیکھنا. جہاں میں نے میاں سے بات کی اور اس نے شیرنی کی طرح گھورا میاں کی حمایت لیتی ہوں تو بیوی جان کی دشمن۔ (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۶).

شیرُو (ی مج ، و مع) صف.
شیرو: کرنجی آنکھوں والا (سندھی نامہ ، ۲۳۱). [مقامی].

شیرْوانی (ی مج ، سک ر) اسث.
لمبی بٹی یا کالردار جدید وضع قطع کی اچکن جس کا رواج اب عام ہے ، چونکہ حیدرآباد کے امرا کشمیر کے بنے ہوئے اعلیٰ قسم کے اونی کپڑے کی (جو شروان یا شروانی کے نام سے مشہور تھا) اچکن پہنا کرتے تھے اس لیے کپڑے کی شہرت اور عمدگی کی وجہ سے اچکن کا نام شیروانی زبان زدِ عام و خاص ہو گیا (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۴۸). بیوی ایک شیروانی لے کر کمرے میں جو پہنچیں اور میاں سے کہنے لگیں کہ درزی شیروانی لے کر آیا ہے۔ (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۴۷). ہم شیروانی اور ترکی ٹوپی ہی پہن کر کالج جایا کرتے تھے۔ (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۹۲). [مقامی].

شیروں (ی مج ، و مج) امذ.
شیر (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. [شیر + وں ، لاحقۂ جمع].

--- سے شکار اور کَووں سے بڑے کون لے سکتا ہے کہاوت
زبردست سے کچھ نہیں ملتا (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سے شیر ہی ہوتے ہیں کہاوت.
بہادروں کی اولاد بہادر ہی ہوتی ہے (جامع الامثال).

---کا/کے شیر ہے/ہیں فقرہ.
بہت زیادہ بہادر ، بہت جری.

کرتے تھے عرض وہ کہ جری ہیں دلیر ہیں
کیا ذکر ان کے عزم کا شیروں کے شیر ہیں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۴۸). یوں تو وہ دلیر ہے ، شیروں کا شیر ہے۔ (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۲۰).

---کا مُنْھ کِس نے دھویا کہاوت.
کوئی سوتے سے اٹھ کر بغیر منھ دھوئے کھانے بیٹھ جائے تو مزاحاً کہتے ہیں . شیروں کا منہ کس نے دھویا۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۶).

---کے مُنْھ چَڑھنا محاورہ.
بہادروں کے مقابلے میں آنا.

یہ ہم سے بھی اب سوا ہیں کیا مرد
کب شیروں کے منہ چڑھے ہیں نامرد

(۱۸۸۷ ، اختر (واجد علی شاہ) (نوراللغات ، ۳ : ۴۰۶)).

شیرَہ (۱) (ی مع ، فت ر) امذ.
۱. (أ) **رس جو پھلوں وغیرہ کو نچوڑ کر نکالا جائے . افشردہ ، نچوڑا ہوا رس.**

اے خضر رندوں کو کچھ مشکل نہیں عمر دراز
آبِ حیواں گر نہیں شیرہ تو ہے انگور کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۸). ایک سیر گلاب کا شیرہ نکال کر ان اشیا میں ملاتے ہیں۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۱۳۲). (آآ) **(طب) عرق جو کسی چیز کو پیس کر یا گھس کر نکالا جائے.** ابتدائی مرض میں صبح کے وقت لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ ملا کر پلائیں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷). شیرہ مغز بادام شیریں ۷ دانے شیرہ تخم کاہو ۳ ماشے رات کو سوتے وقت دینا چاہیے۔ (۱۹۶۸ ، ہمدرد صحت ڈائجسٹ ، ۳۶ ، ۵ : ۱۵۵). ۲. **شکر یا مصری وغیرہ کا قوام ، چاشنی.** میں نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو ارادہ کیا کہ تھوڑا سا شیرہ جیسے میں نے کدو کے تونبے میں رکھ چھوڑا تھا پیغمبرؐ صاحب کے پاس لے کر پونہچوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸۴). جب پھینیاں شیرہ پی لیں بادام پستہ کی ہوائیاں کیوڑہ ڈال کر آٹے کا بند لگاکر دیگچی کو نرم آنچ پر رکھیں (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۳۰). ۳. **راب کا نچوڑ ، پتلا گڑ جو تمبا کو میں ڈالا جاتا ہے.** گنے کا رس جوش دینے سے جب گاڑھا دانہ دار ہو جاتا ہے راب کہتے ہیں اسکو کپڑے میں باندھ کر بھاری چیز سے دباتے ہیں ، جو بیدام قوام ٹپکتا ہے اسی کو شیرہ کہتے ہیں اسکی شراب بناتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۷۵). [ف].

---ٔ اَسْرار کس اضا(---فت ا ، سک س) امذ.
خاص ترکیب سے تیار کیا ہوا بھنگ کا شیرہ جسے تمبا کو میں ملا کر استعمال کرتے ہیں. شیرۂ اسرار حقے میں پینے کے لیے بطریق مندرجہ ذیل تیار ہوتا ہے۔(۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۳۶۰). [شیرہ + اسرار (رک)].

---ٔ اَنْگُور کس اضا(---فت ا ، غنہ ، و مع) امذ.
انگور کی شراب ، شرابِ انگوری.

چوم کر قاتل نے جو پھیرا ہے میرے حلق پر
آبِ خنجر میں مزہ ہے شیرۂ انگور کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۶). گلاس کے اندر بجائے شیرۂ انگور کے آبِ انار. (۱۹۳۰ ، مقالات ماجد ، ۲۸۳). [شیرہ + انگور (رک)].

---ٔ بادام کس اضا ، امذ.
(طب) پانی میں پسے ہوئے بادام. بادام سے نکالا ہوا عرق.

بیمار ہوں آنکھوں کا تمہاری میں مسیحا
کچھ شیرۂ بادام سے آرام نہ ہو گا

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۸). [شیرہ + بادام (رک)].

---ٔ جان کس اضا ، امذ.
جانِ عزیز ، محبوب.

تیرا شیریں دہن ہے انبرت پھل
شیرۂ جان اوسی کا شربت ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۳).

زیست ہوتی ہے جو ملتا ہے دہن کا بوسہ
شیرۂ جان مجھے شیرینی لب ہوتی ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۴). [شیرہ + جان (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
میکدہ ، شراب خانہ.

ہمسایۂ مُغاں میں مدّت سے ہوں چنانچہ
اک شیرہ خانے کی ہے دیوار میرے گھر میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۷۶). [شیرہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خُرْما / خورْما کس اضا(---ضم خ ، سک ر / و معد ، سک ر) امذ.
شیرہ جو کھجوروں سے نکالا جائے (ماخوذ : جامع اللغات).
[شیرہ + خرما / خورما (رک)].

---ساز امذ.
کسی شے کو گاڑھے محلول کی شکل میں تبدیل کرنیوالا ، انگ : **Emulsified** . موجودہ نظریہ یہ ہے کہ غذائی چربیوں کا بڑا حصہ شیرہ ساز حالت میں چھوٹی آنتوں سے جذب ہو کر لمفی نظام کے ذریعے خون میں داخل ہوتا ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۳۰۸). [شیرہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---ہو جانا محاورہ.
کسی چیز کا گاڑھے محلول کی شکل اختیار کر لینا. چند روز میں وہ نمک گھل کر بطور شیرہ ہو جاوے گا. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۵).

شِیرَہ (۲) (ی مع ، فت ر) امذ.
دودھ جیسا رس.

دودھ سینہوڑ کا بھر دے منگوا کر
یا کہ شیرہ مدار کا لا کر
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۷). [شیر + ہ ، (زاید)].

---مادَر (---فت د) امذ.
ماں کا دودھ ؛ (کنایۃً) **جائز ، حلال ، مباح.**

اس کی جبلت میں غم گینی
شیرۂ مادر سرکہ جبینی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴۹). [شیرہ + مادر (رک)].

شیری (۱) (ی مج) امذ.
بہادری ، دلیری.

اگر مج کوں چنگال شیری کا ہے
دلیراں کے جھگڑے دلیری کا ہے
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۰).

سہل شیری ہے صفوں کو پھاڑنا
سخت شیری نفس کا ہے مارنا
(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۱۴).

تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی
آج ان خانقہوں میں ہے فقط روباہی
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۸). [شیر (رک) ، ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جانا محاورہ.
حوصلہ اور ہمت ختم ہو جانا.

ہوا آب زہرہ وہ شیری گئی
جگر ڈر سے ہے خوں دلیری گئی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۲).

---کَرْنا محاورہ.
بہادری دکھانا ، مقابلہ کرنا.

پنجے سات شیراں سوں شیری کیا
بچاں سات اس کے دلیری کیا
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۳).

شیری (۲) (ی مج) امث.
ایک قسم کی ولایتی شراب جو جنوبی ہسپانیہ میں تیار ہوتی ہے یا زیرے کی سفید شراب.

نہ رہا محتسب و قاضی و مفتی کا خطر
ہے برانڈی کہیں شیری کہیں بوتل میں پیرٔ
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۳). تشنگی بجھانے کے لیے سوڈا ، لمینڈ ، شیری کلاریٹ وغیرہ پیتے ہیں. (۱۹۰۴ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۲). بیرے بیکاری کے عالم میں وہسکی ، شیری یا رم کی بوتل کے ساتھ خالی گلاس اور سوڈا ٹرے پہ رکھے اور چابی ہاتھ میں لیے اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے. (۱۹۶۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۱۷). [انگ : Sherry].

شیرِیں (ی مع ، ی مع).(الف) صف.
۱. **میٹھا ، مزیدار ، مٹھاس والا.** خوشبوی در گل یا شیریں جیوں کی شکر. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۶). فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ہے اجنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس تی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵).

اس مزے سے ہم کو بھی آگاہ کر
تلخ ہے شیریں ہے کہہ دے سر بہ سر
(۱۷۷۴ ، مثنوی رموزالعارفین (مثنویات حسن ، ۱ : ۶۵)). ایک یہودی کے کنوئیں کا پانی جسے بیر رومہ کہتے تھے شیریں تھا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۴). پاکستان کو آزادی کے ساتھ یہ تلخ اور شیریں تحفہ ورثے میں ملا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اردو کی داستان ، ۲). ۲. **پیارا ، عزیز ، چہیتا ، پُرکشش.**

اتا اس لجا کر تو اپنے محل
دکھا خوش لقایاں و شیریں شکل
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۴). کسی کھٹے مٹھے کو جی نہیں چاہتا بلکہ جانِ شیریں بھی تلخ ہے.(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۲۲).

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا
(۱۸۶۹، غالب ، د ، ۱۶۲). ۳. **دلکش ، عمدہ.** مرزا کا خط نستعلیق

شفیعا آمیز نہایت شیریں اور دلاویز تھا. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب، ۵۹). ۴. نرم ، خوشگوار ، ملایم. دہلی کی صاف ستھری شیریں زبان میں «بانودے ادر نوہارو» کے سنگلاخ محاورے قابل قدر ہیں. (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۱۲).

تلخ لہجے میں کہے ہوئے شیریں لفظ
اور بھی تلخ ہو جاتے ہیں

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۲۲۴). ۵. **ایک عمدہ اور نفیس کپڑے کا نام.** بعض عمدہ کپڑوں کے نام یہ تھے ، پیرامیہ ، سلاحیہ ، شیریں ، کتان رومی ... اسی مناسبت سے یہ نام رکھے گئے ہوں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۹۰). (ب) امث. **ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کی بیوی کا نام جس پر فرہاد شیفتہ تھا.**

کوہکن نے بھی نہ کچھ عشق میں لذّت پائی
گرچہ شیریں کا بہت کہنے کو تھا نام لذیز

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۷۰).

کوہکن گرسنہ مزدور طرب گاہ رقیب
بے ستوں ، آئینۂ خوابِ گرانِ شیریں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۴). یوسف اور زلیخا ، فرہاد اور شیریں کا عشق مثل زد ہے. (۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۹).

یہ شیریں ہے وہ نوشابہ ہے شاید
نہیں یاں فرق فرہاد و سکندر

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۳۰). [ف].

--- ادا (---فت ا) صف.
وہ جس کی ادائیں دل پسند ہوں ، محبوب کی صفت.

ترے گالوں میں اے شیریں ادا طوفانِ نرمی ہے
مقابل جنکے آ کر شرم سیں ہوتا ہے تر حلوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

حسنِ نبات کو ہے دردِ مریضِ عشق
تا دیں بخالِ لب، بُتِ شیریں ادا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۴). [شیریں + ادا (رک)].

--- ادائی (---فت ا) امث.
خوش ادائی ، خوش اندازی. سادگی اور شیریں ادائی تو خاک میں مل جاتی ہے ، ہاں دواؤں کے پیالے ہوتے ہیں جس کا جی چاہے پیا کرے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰). جب تک کہ راجہ صاحب اس کے ساتھ رہتے وہ انہیں اپنی شیریں ادائیوں میں مخمور رکھتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۷۳). [شیریں ادا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بافت (---سک ف) امث.
ایک قسم کی تنزیب ، نہایت باریک ململ. عمدہ کپڑے مثلاً شیریں بافت کی تین قسمیں تھیں ، سب سے عمدہ کی قیمت پانچ ٹنکے فی گز ... تھی. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک، ۱۵۲). [شیریں + بافت (رک)].

--- بچن (---فت ب ، ج) صف.
خوش بیان ، میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا ؛ (کنایۃً) محبوب.

لگے پھیک نظر سیں اے ولی دُکّانِ حلوائی
اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳). [شیریں + بچن (رک)].

--- بیاں (---فت ب) صف.
میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا ، خوش گفتار ، فصیح البیان ، خوش بیان. خواجہ صاحب کے خلاف شہادت خود مسلمانوں کے ہمدرد اور شیریں بیان ، آغا صاحب نے دی. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۱۵). [شیریں + بیان (رک)].

--- بیانی (---فت ب) امث.
شیریں کلامی ، خوش بیانی. ان کا لب و لہجہ ، ان کی شیریں بیانی اور بعض اوقات ان کی ڈرامائی حرکات انسان کو پھڑکا دیتی تھیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۵). [شیریں بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- حرکات (---فت ح ، سک ر) صف.
وہ جس کی ادائیں دل پسند ہوں ، دلربا اداؤں والا.

آج تجھ یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰).

غیرت دو گلرخانِ نوشاد
شیریں حرکات اور پریزاد

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). پندرہ سولہ برس کا خوبرو اور شیریں حرکات علی جان جس کے حسین چہرے کی شکر پر ہلکا سا نمک چھڑکا ہوا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۱۲). [شیریں + حرکات (رک)].

--- دہن (---فت د ، ہ) صف.
اچھے مُنھ والا ، دلکش لب رکھنے والا ؛ (مجازاً) حسین ، خوبصورت ، محبوب.

بزاں کتّی بلّی کو او شیریں دہن
کہ میں تھی او جنگل منے کی ہرن

(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۴).

مرا سر گر ترے ہاتھوں سے مثلِ کوہکن ہٹتا
و لیکن دل مرا کب تجھ سے اے شیریں دہن ہٹتا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۷).

جانِ شیریں دیتے ہیں لاکھوں مثالِ کوہکن
گرچہ جوبن اس بتِ شیریں دہن کا ڈھل گیا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳). [شیریں + دہن (رک)].

--- دہنی (---فت د ، ہ) امث.
خوبصورتی ، حُسن.

شرم سے آب ہوئے نیشکر و قند و نبات
دیکھ کر اے شیریں لب تری شیریں دہنی

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۳). [شیریں دہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- رقم (---فت ر ، ق) صف.
خوش نویس ، خوبصورت خطاطی کرنے والا.

ہوا جبکہ نو خط وہ شیریں رقم
بڑھا کر لکھے سات سے نو قلم
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۲). [شیریں + رقم (رک)].

---زُبان (---فت نیز ضم ز) صف.
خوش بیان ، شیریں کلام ، میٹھی باتیں کرنے والا.
سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا
عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۵).
سجن کی خسروی میں آبرو سا
نہیں شیریں زباں شکر تری کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). جہاں پناہ سلامت شہزادۂ والا منزلت کی تعلیم و تربیت کے لیے وہ معلم زیبا ہے کہ مزاج کا رحم دل ہو ... بدرجۂ نہایت نرم گفتار و شیریں زبان ہو. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸). [شیریں + زبان (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
میٹھی باتیں ، خوش بیانی ، خوش کلامی ، شیوا بیانی.
بولے باتاں شیریں زبانی
ابراہیم ملتیں چڑن ڈھروں پیشانی
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۹۷).
ادھر کے رنگ لالی سوں سکی یعقوت کوں بالی
شکرنا بات کوں پگلائی ہے شیریں زبانی میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۷).
ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوتِ فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵). وانسرائے نے اسکا جواب نہایت شیریں زبانی اور اپنی مشہور فصاحت کے ساتھ دیا. (۱۸۷۸ ، حالات سرسیّد ، ۵۰). [شیریں زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سُخَن (---ضم س ، فت خ) صف.
خوش بیان ، شیریں کلام ؛ (کنایۃً) محبوب.
لطافت میں موزوں وو شیریں سخن
اتھا ناؤں اوس کا سو چندر بدن
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۴).
اے سجن شیریں سخن جادو نین
مصر دل کا یوسفِ گل پیرہن
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱۳).
افصح الفصحا نام مرا ، ابلغ بلغا کام مرا
شیریں سخن میں جادو بیاں ہوں شاعر شاعراں ہوں
(۱۸۸۳ ، بہارستان عشق (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۰۴)). اقبال نہ صرف شاعر شیریں سخن تھے بلکہ ایک بلند پایہ مُفکر اور ایک بلند مشرب عارف بھی تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ / اپریل ، ۱۴). [شیریں + سخن (رک)].

---سُخَنی (---ضم س ، فت خ) امث.
خوش کلامی ، خوش بیانی.
ہم لوگوں سے شیریں سخنی کون کرے گا
یہ انس یہ خُلق حسنی کون کرے گا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴).
اس زہر کی تلخی کو چکھو تو جمیل اک دن
حافظ نے جسے پی کر شیریں سخنی پائی
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۹۳). [شیریں سخن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَمائِل (---فت ش ، کس ء) صف.
خوش شکل ، خوش خلق ، خوش اطوار.
میں ہوں وہ فرہاد اے خسرو کہ مجکو آج کل
اک بتِ شیریں شمائل جابجا موجود ہے
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۰). [شیریں + شمائل (رک)].

---قَلَم (---فت ق ، ل) صف.
خوش خط ، عمدہ ، دل آویز (تحریر). والدہ مرحومہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پرچہ ہوتا تھا ، دیکھو کیا خوشخط اور شیریں قلم لکھتی تھیں. (۱۸۶۴ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۱۲). [شیریں + قلم (رک)].

---کار صف.
کارآمد ، اچھا.
ہے اس مخدرۂ عزّ و جاہ کی شادی
ہر اک کنیز ہے جس کی پری و شیریں کار
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۶۱).
خیال یار میں بھی رنگ و بوئے یار پیدا ہے
یہ رنگیں ماجرا اے عشق شیریں کار پیدا ہے
(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۸) [شیریں + کار لاحقۂ صفت].

---کام صف.
کامیابی حاصل کرنے والا ، بامراد. آنکھیں سینکنے کا شوق چرّایا ، اور ٹھان لی کہ شربت دیدار سے ضرور شیریں کام ہوں گے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷). الٰہی برف کے عذاب سے بچا اور اس کو ہمارے جسم و روح کے لیے عذب و شیریں کام بنا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۸۳). [شیریں + کام (رک)].

---کَلام (---فت ک) صف.
میٹھی باتیں کرنے والا ، خوش گو ، شیریں مقال.
بزاں آکے عالم کوں کیتی سلام
کہی مجہ کوں کہہ بھی توں شیریں کلام
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۷). قاضی نجم الدین برق ... خوش مزاج شیریں کلام ہنس مکھ ، بذلہ سنج ، وارستہ مزاج ، رند مشرب آدمی ہیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۰).[شیریں + کلام (رک)].

---کَلامی (---فت ک) امث.
فصاحت و لطافتِ گفتگو ، شیریں بیانی.
وہ کیا چارۂ تلخ کامی کریں گے
بھی نا کہ شیریں کلامی کریں گے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۹۹). شیریں کلامی کی اصطلاحی حیثیت عرصۂ دراز تک نظروں سے اوجھل رہی. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳). [شیریں کلام + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُفتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
خوش تقریر ، خوش کلام. لوکاں سب واں کے ادب دار ، تمیز دار ، نیک بخت ، برخوردار ، شیریں گفتار ، نیک نیت ، نیک کردار ، پردیسی کوں آئے گئے کوں بھوت کرتے پیار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲) [شیریں + گفتار (رک)].

---گُفتاری (---ضم گ ، سک ف) امث.
اچھی بات چیت کا سلیقہ ، خوش گفتاری. شیریں کلامی اور شیریں گفتاری کی اصطلاحی حیثیت عرصۂ دراز تک نظروں سے اوجھل رہی اور بالعموم یہ سمجھا جاتا رہا کہ یہ تنقیدی اصطلاحات نہیں محض توصیفی الفاظ ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۳). [شیریں گفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَب (---فت ل) صف.
شیریں کلام.

شیریں لب و شگفتہ و گلرنگ و لالہ فام
لے اپنے کمترین پرستار کا سلام

(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۳). [شیریں + لب (رک)].

---لَگْنا محاورہ.
اچھا لگنا ، پسند آنا ، مزیدار معلوم ہونا.

لگے ہے شیریں اوسکوں ساری اپنی عمر کی تلخی
مزا پایا ہے جن عاشق نیں تیرے لب کی گالی کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۲).

ترے عاشق کو ہے یوں خوشگوار آبِ دمِ خنجر
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں آبِ زمزم کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸).

---لَہْجَہ (---فت مع ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
عمدہ طرزِ کلام ، دلکش اندازِ سخن. اگر معاملہ صرف ایک طرح کی تلخی یا غزل کی نرم شیریں لہجے کی روایت سے انحراف کا ہوتا تو ہماری شاعری یگانہ کی بند گلی سے آگے نہ بڑھتی. (۱۹۸۱ ، اثبات و نفی ، ۱۷۶). [شیریں + لہجہ (رک)].

---مَذاق (---فت م) صف.
باذوق ، خوش مذاق ، شگفتہ مزاج ، خوش ذوق.

ذوق کا مفہوم اے شیریں مذاق
علم ہے انواعِ ملذوذات کا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۳). [شیریں + مذاق (رک)].

---مَقال (---فت م) صف.
اچھی باتیں کرنے والا ، خوش کلام ، عمدہ اور دل موہ لینے والی باتیں کرنے والا.

وہ دن گئے کہ تھا تو شیریں مقالیوں پر
تیری زباں کھلی ہے ان روزوں گالیوں پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۱). ایک زمردیں پر و بال ... شیریں مقال توتا خرید کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۶). [شیریں + مقال (رک)].

---مَقالی (---فت م) امث.
خوش بیانی ، خوش گفتاری.

ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں
ہوا ہے نقلِ مجلس ، ذکر مجھ شیریں مقالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

لبِ شیریں کی مدحت سے زباں ایسی ہوئی شیریں
کہ طوطی زہر کھاتا ہے مری شیریں مقالی پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۶۷). [رک : شیریں مقال + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَوا (---فت ن) صف.
اچھی آواز والا ، خوش آواز.

اب اس پہ شاعرِ شیریں نوا کو ہے یہ گماں
کہ میرے شعلے سے روشن ہوئی ہے شمعِ بیاں

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۵۷). [شیریں + نوا (رک)].

---نَوائی (---فت ن) امث.
خوش الحانی ، خوش آوازی. ان کی شاعری میں شیریں نوائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۸۱). [شیریں نوا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَہ شَوَد دَہَن بَحَلْوَہ گُفْتَن کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) کسی چیز کا نام لینے سے اس کا مزہ نہیں آ جاتا ، عمل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
پُرلطف بن جانا ، لذیذ ، مزے دار ہونا ، ذائقہ دار ہونا. امید کے اثر سے انسان کی زندگی نہایت شیریں ہو جاتی ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۲).

شِیرِینی (ی مع ، ی مع) امث.
۱. مٹھائی.

جا کہیا شیرینی معانی تمھارے مکھ مٹھائی کا
تو ادھر تھے چوے مٹھائی نہ ہونے کد بھی بچن تلخ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۳).

بظاہر دوست یہ جو مدح خواں ہیں
یہ شیرینی کی بالکل مکھیاں ہیں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۶۸). ہمارے ساتھ والد کے مزار پر چلنا اور شیرینی لیتے جانا تم کو فائدہ ہو گا. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملانِ رام پور ، ۳۰۲). اردو ضرب الامثال اظہار کا بنیادی وسیلہ ہیں اور فارسی کی حیثیت اس تھالی کی سی ہے جس میں یہ شیرینی رکھی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۱۰). **۲. مٹھاس ، میٹھا پن.**

تیرے ادھورے پیالے کا سے شیرینی ہور تلخی دھرے
اس کے برابر نا کہوں پیالا کدھیں جمشید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

پہونچے نہ حلاوت کو نا کبھو اُس کے دہن کی
قناد نے گو پستہ کو شیرینی میں پاگا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۹).

بیماری فراق سے ہے تلخ ہو گئی
شیرینی آب کی ، نمکینی طعام کی
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۸). مغز کے اوپر کا پوست ، زائل یا نہایت لطیف ہوجاتا یا مغز کی شیرینی بڑھ جاتی. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۲۳). تلخی اور شیرینی ان کے یہاں صرف ذائقہ ہے کوئی مستقل قدر نہیں ہے. (۱۹۵۱ ، نیم رخ ، ۴۸). **۳. کھجور کی ایک قسم جو نہایت میٹھی ہوتی ہے**. شیرینی ایک قسم کی کھجور ہے جس کو اہلِ فارس نے مٹھائی سے نامزد کیا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحت النخل ، ۵۱). **۴. وہ نذرانہ جو شاگرد استاد کو شاگردی اختیار کرنے وقت پیش کرتا ہے ، حقِ استادی.** ۵ فروری ۱۸۵۷ء ۲۵ روپے بتقریب شیرینی شاگردی. (۱۸۵۷ ، مکاتیب غالب (دیباچہ). ۱۳۵). اب تو استاد نے پشت پر ہاتھ رکھا شیرینی کے روپے نقد لے لیے سب طرح کی عنایت فرمائی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۴۰). **۵. (تصوف) ذوق اور شوق اور جذب کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۶). [ف].

--ٔ حیات کس اضا(--فت ح) امث.
زندگی کا لطف.

شیرینیٔ حیات کی لذت میں ہے کمی
کچھ اس میں زہر غم نہ اگر ہو ملا ہوا
(۱۹۵۹ ، ہونٹ رسیلہ ، ۱۰۷). [شیرینی + حیات (رک)].

--ٔ زبان کس اضا(--فت ز) صف.
زبان کی مٹھاس ، بات کرنے کا سلیقہ.

شیرینیٔ زبان میں ہے حال مختفی
ورنہ جگر میں زخمِ نمک سو بہ سو ہے
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۵۴). [شیرینی + زبان (رک)].

--سے منھ بھرنا محاورہ.
دل خوش کرنا.

اوس کوں دوں زر زیور اپنا بے حساب
مونہہ بھروں شیرینی سے ارمان ہے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۶).

--ٔ کلام کس اضا(--فت ک) امث.
کلام یا بیان کا حُسن ، فصاحت و بلاغت ، بات کرنے کا دلکش انداز. شعر سمجھنے کے لئے "ادا فہمی" ضروری ہے تو شعر کہنے کے لئے بھی ادا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ... دوسرے اسے پسند کرتے ہیں تو پھر شاعر کی شیرینیٔ کلام مسلم ہو جاتی ہے. (۱۹۸۴ ، سراج اورنگ آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۳۶). [شیرینی + کلام (رک)].

--ٔ گفتار کس اضا(--ضم گ ، سک ف) صف.
بات کرنے کی خوبصورتی ، تقریر کی خوبصورتی.

افسردگیٔ خاطر ناشاد نے دل سے
کی ساری وہ شیرینیٔ گفتار فراموش
(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۵۷). جاگیر کے کاروبار اور وکالت کو حُسنِ لیاقت اور شیرینی گفتار سے رسائی دیتے تھے. (۱۸۸۲ ، دربار اکبری ، ۵۲۸). صباح الدین صاحب اپنے حُسنِ اخلاق ، انکسار اور شیرینی گفتار کی وجہ سے خواص و عوام میں ہر دل عزیز اور مقبول تھے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ جنوری ، III). [شیرینی + گفتار (رک)].

شیز (ی مع) امذ.
(نباتیات) آبنوس کی لکڑی جو بہت سخت اور نہایت سیاہ ہوتی ہے جس سے عموماً پیالے اور دوسرا نفیس سامان بنایا جاتا ہے. شیز اور شیزیٰ ایک قسم کی سیاہ رنگ کی لکڑی ہے جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۱ : ۱۹۰). [ع].

شیش (۱) (ی مع) امذ.
سر ، کھوپڑی. ہاتھ پانوں ، شیش (سر) آدک سب کو اپنے انگ ہی دیکھتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۹). [رک : سیس].

--آسَن (--فت س) امذ.
جوگیوں کا ایک قسم کا طریقۂ عبادت جس میں آدمی سر کے بل کھڑا ہو جاتا ہے تا کہ خون دماغ کی طرف جائے ، شیرش آسن. مولوی صاحب کو انہوں نے وہ ورزش سکھلائی جس میں ... خون دماغ کی طرف جائے اور اسے شیش آسن کہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، گرد راہ ، ۹۴). [شیش + آسن (رک)].

--پھول (--و مع) امذ.
عورتوں کے سر کا ایک زیور جو گل صد برگ کے مشابہ ہوتا ہے. صندوقچہ سے ایک ایک چیز نکال کر جنی کو پہناتا ہے ... بالوں میں شیش پھول سجاتا ہے. (۱۹۳۳ ، روحانی شادی ، ۳۱). [شیش + پھول (رک)].

شیش (۲) (ی مع) امذ.
۱. شیشہ ، کانچ (جامع اللغات). **۲. پارہ.** جو لوگ کہ شیش کا کام کرتے ہیں ان کو لازم ہے کہ حفاظتاً سلفیورک ایسڈ شربت کی طرح پیا کریں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۴۵). [شیشہ (رک) کی تخفیف].

--دانَہ امذ.
شیشے کا چھوٹا ٹکڑا ، منکا. قبرستان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں ریت اور دھات سے مرکب صیقل شدہ شیش دانے عام ہیں. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۸۲۹). [شیش + دانہ (رک)].

--گَر (--فت گ) صف.
شیشے کی چیزیں بنانے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [شیش + گر ، لاحقۂ فاعلی].

ـــمَحَل (ـــفت مج م ، فت ح) امذ.
وہ مکان یا عمارت یا کمرہ جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوں نیز ایوانِ شاہی کی مخصوص عمارت.

لالہ آتا تھا نظر یوں پسِ دیوارِ چمن
جس طرح شیش محل میں کوئی روشن مشعل

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳). یہ معلوم ہوتا تھا کہ سقف فلک کا یہ نو منزلہ محل فرشتوں اور دیوتاؤں کا عالی شان شیش محل بن گیا. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۲۷۴). رُخ رُخ کے دالان ... شیش محل ، سہ نشین اور بالا خانے اور دو مسجدیں تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۷). [شیش + محل (رک)].

ـــمَحَل کا کُتّا امذ.
شیش محل میں کتے کو چاروں طرف اپنے عکس سے کتے ہی کتے نظر پڑتے ہیں اس سبب سے وہ بھونکتا اور گھبراتا ہے. بوکھلایا ہوا کتا ؛ (مجازاً) دیوانہ ، باولا آدمی (نوراللغات).

شیش (۱) (ی مج) صف (قدیم).
چھ.

کہ ہیں شیش اولوالعزم پیغمبراں
او گردن تے پیدا ہوئے دلبراں

(۱۶۹۹ ، نور نامہ ، ۱۳). [شش (رک) کا ایک قدیم املا].

شیش (۲) (ی مج) امذ.
۱. **باقی ، بقایہ ، دوسرا.** اس سے جگت کو است کہا ہے پر آتما تو است نہیں ہوتا سب کا شیش بھوت یعنی باقی ماندہ آتما ہی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶۶). ۲. **بچت ، نتیجہ ، اختتام ، آخر ؛ تباہی ؛ موت ؛ قتل** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۳. **رک : شیش ناگ.**

زحل چھپ رہیا سات پردیاں کے آڑ
جتے جیو لیا شیش اپس بھویں میں گاڑ

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳). اور اتنی بھیڑ سنگ کر لایا کہ جس کے بوجھ سے شیش ڈگمگانے اور پرتھی الٹنے لگی. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۸).

شیش جی پر ہے گراں بوجھ زمین کا ہر چند
پھر بھی اس بوجھ کو تھامے ہی رہا کرتے ہیں

(۱۹۵۵ ، مدرا راکھشس ، ۱۱۶). [س : शेष].

ـــناگ امذ.
(ہندو) ناگوں کا راجہ کہتے ہیں کہ زمین کا سارا بوجھ اس کے سر پر رکھا ہوا ہے اس کے پھنوں کی تعداد ایک ہزار ہے ، وشنو بھگوان اس پر آرام فرماتے ہیں. راج رکھ برہم رکھ اور ناگوں میں شیش ناگ باسکی ناگ آدک جیون مکت ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۵). غیب کے تماشے جن آنکھوں کو نظر آتے ہیں انہوں نے دیکھا ، شیش ناگ نے اپنے پھن کا سایہ بچہ پر کر رکھا ہے. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۳۳).

اس جیون کے شیش ناگ کو
ان ہاتھوں نے ناتھ لیا ہے

(۱۹۵۹ ، گُل نغمہ ، فراق ، ۳۲۵). [شیش + ناگ (رک)].

شیشا (ی مع) امذ.
رک : شیشہ.

شیشا نہ شراب جام جانے
حق باج سبھی حرام جانے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳).

ہوا ہے فیضِ ہوا سے یہ جوشِ نشو و نما
کہ بن کے نکلے ہے پتھر سے خود بخود شیشا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۲). [شیشہ (رک) کا متبادل املا].

شیشانی (ی مع) صف.
شیشے جیسا ، مصفّا ، چمکیلا یا شفاف ہونے یا کرنے کی خاصیت رکھنے والا. شیشانی روغن ظروف کا خود ایک جزو بن جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، کارگر ، کراچی ، ۷ ، ۹ : ۱۸). [شیشا + نی ، لاحقۂ نسبت].

شیشک (ی مج ، فت ش) امذ.
فصل کا چھٹا حصّہ جو سردار اپنے حق میں وصول کر لیتا ہے ، ٹیکس. بلوچستان میں شیشک کو بڑے ظالمانہ طور پر وصول کیا جاتا تھا. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ ، ۱). [شیش (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

شیشگی (ی مع ، فت ش) امث.
نازکی ، نازک پن ، شیشے کی طرح نازک ہونے کی حالت یا کیفیت.

تکلف برطرف یہ شیشگی ہے جب طبیعت کی
تو پھر اک پھول بھی میرا تجھے سنگِ گراں ہوگا

(۱۹۴۳ ، فکر جمیل ، ۱۶۶). [شیشہ (۲) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شیشَم (ی مع ، فت ش) امذ.
ایک درخت کا نام جس کی لکڑی عمارتی اور آرائشی سامان بنانے کے کام آتی ہے اس کی لکڑی وزنی اور مضبوط ہوتی ہے ، لاط : Dalbergia Sisu . کنور جی نے کپڑا ڈال کر صحن کے کُنویں سے پانی نکالا اور اپنے زخم دھونے پھر شیشم کے درخت سے گھوڑا کھول کر سوار ہوئے. (۱۸۸۶ ، درگیش نندنی ، ۲۰۸). شیشم یہ لکڑی خوبصورتی اور پائداری میں بے مثل ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۳). فارم ... کے حُسن میں سرو، شیشم اور سیمول کے سرسبز و شاداب درختوں کی قطاریں مزید اضافہ کر رہی ہیں. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۳۶). [مقامی].

شیشَہ (ی مع) امذ.
۱. **ایک خاص قسم کی معدنی ریت سے بنائی جانے والی نازک و مُصفّا شے ، جس کی اصلی مُصفا حالت مانع نظر و روشن نہیں ہوتی ، مصنوعی شیشہ ریت ، سوڈا ایش اور چونے کے ملانے سے بنتا ہے ؛ کانچ.**

کدھیں سودا لیکر جاوے عرب کا
کدھیں شیشہ لیکر آوے حلب کا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۳). اور کئی اجسام کی رگڑ سے مثل

شیشے اور موم اور ریشم اور کہربا کے پیدا ہوتا ہے. (۱۸۳۱ ، مقاصد علوم ، ۶۸). عمارتوں میں جو شیشے لگائے جاتے ہیں وہ خالص ریت سوڈا کہربا اور شیشے کے ٹکڑوں کا آمیزہ ہوتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر ، ۱۳۶). **۲. کوئی نازک شے جو ذرا سی غفلت سے ٹوٹ جائے،(کنایۃً) دل.**

عشق میں شوخ سنگ دل کے سراج
شیشہ ناموس و ننگ کا پھوٹا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۸).

دل اپنا نہایت ہے نازک مزاج
گرا گر یہ شیشہ تو پھر چُور ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۷).

اس آگ سے دل جو گرم ہو گا
شیشہ یہ پگھل کے نرم ہو گا

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۸۱). **۳. نالی ، عدسہ ، عینک اور اسی طرح دوسرے آلات میں لگا ہوا خاص قسم کا کانچ.** دیکھنے کو ایسے شیشے بنائے کہ کون ہے جس کی زبان پر واہ واہ نہیں. (۱۸۳۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۴). **۴. آئینہ ، آرسی.**

پیا رخسار کرتا جلوہ مو شیشے خیالاں میں
رقیباں عکس کرتے ہیں توں یک چھن دور کر ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۴).

تماشا کر تصور کو ، کہ ہر ایک اشک میں میرے
تری صورت نظر آتی ہے جوں شیشہ میں تصویریں

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۵). بھاشا نے ... ان چیزوں کے نام لیے ... مثلاً : حمّام ، کیسہ ، صابون ، شیشہ ... وغیرہ. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰).

شیشہ قلب کا صاف شفّاف میرا
جس جس راہ دیکھوں وہی شاہ دیکھوں

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۵۵). **۵. بوتل ، مینا ، کانچ کی صراحی ، قرابہ.**

منور کیے انجمن کوں تمام
زبرجد کے شیشے زمرد کے جام

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۲). نہیں تو کاں تھا صبح ہور شام ، شیشہ ہور جام. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵).

مستِ دیوار کوں درکار نہیں شیشہ و جام
گردشِ چشمِ صنم جائے مئے ناب ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۰). شراب کے شیشے بھرے قرینے سے طاق میں دھرے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۰). طاق میں ایک عرق کا شیشہ رکھا ہے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۱۰). ساقی سے کہتے ہیں کہ یہ تو تجھ کو معلوم ہی ہے کہ شراب اندازہ سے پینا حرام ہے ، بےاندازہ حلال ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ تو اٹھ کر اپنا شیشہ ہمارے پیمانہ پر پٹک دے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، نومبر ، ۳۱). **۶.(تصوف) مراد : پیمانہ، جام اور دل سے بھی مراد لیتے ہیں.**

دل میں آنکھوں میں تیرے حسن کی ہے جلوہ گری
یہ وہ شیشے ہیں کہ جن میں مئے وحدت ہے بھری

(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۰). [ف].

---ءِ آتِشی کس صف(---فت نیز کس ت) امذ.
محدب شیشہ جس میں سے سورج کی شعاعیں کاغذ یا کپڑے پر کچھ دیر مرکوز رہیں تو وہ جلنے لگتا ہے ، آتشی شیشہ.

ساغرِ مہر گرم ہے یاں تک
شیشۂ آتشی ہوا ہے فلک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵). [شیشہ + آتش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ءِ آلات کس اضا ، امذ.
۱. روشنی کا ساز و سامان مثل جھاڑ فانوس ، کنول وغیرہ.

مکاں رشکِ ارم روئے زمیں پر
سجا تھا شیشۂ آلات اوس کے اندر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۳۲). اسباب عیش و راحت مہیا تھا شیشہ آلات سجا تھا فولاد وہاں آ کر مسند پر بیٹھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۵). ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں اور فرانس کے شیشہ آلات لگے ہوئے ہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۳۳). **۲. (کنایۃً) نازک بدن آدمی ، نازک مزاج** (نوراللغات). [شیشہ + آلات (رک)].

---باز امذ.
۱. شعبدہ باز.

یہ کاسۂ فیروزہ گوں ، ہے شیشہ بازِ پُر فنوں
جتنے حیل ہیں اور فسوں سب اس کے ہیں زیرِ نگیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۷).

ہوا اِس طرح فاش رازِ فرنگ
کہ حیرت میں ہے شیشہ بازِ فرنگ!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۶۷). **۲. رقاصوں کا ایک گروہ جو ناچتے وقت سر یا دیگر اعضائے بدن پر شیشے کے پیالے یا ظروف رکھ کر تماشا کرتا ہے اور یہ گرنے نہیں پاتے.**

شیشہ بازوں کی طرح رکھ کے حبابِ دریا
سر پہ کیا اپنے پھراتا ہے تو بادہ شیشہ

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۲۲). [شیشہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا ، ہار جانا].

---بازی امث.
شیشہ باز کا کرتب ، شعبدہ بازی ، کرتب دکھانا.

تماشا دیکھنے ہنستا چلا آ
کرے ہے شیشہ بازی میرا رونا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۲).

دل بیتاب رندوں کا تری محفل میں اے ساقی
دکھا دے دخترِ رز کو تماشہ شیشہ بازی کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷).

روشن ہے جامِ جمشید اب تک
شاہی نہیں ہے بے شیشہ بازی!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۳). [شیشہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باسَہ / باشا (---فت س) صف.
بہت زیادہ نازک ، جلد خراب ہونے والا.

اس کو لیتے بغل میں ڈرتا ہوں
نازکی میں وہ شیشہ باشا ہے
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۰). شیشہ باسہ (شیشے کے باسن جیسا) نازک ، کانچ بھوجو. (۱۸۸۶ ، مخزن المحاورات ، ۵۳۵). [شیشہ + باسہ / باشا ، باسن (رک) کا بگاڑ].

---شکستہ را پیوند کردن مشکل است کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، ٹوٹا ہوا شیشہ (دل) جوڑنا مشکل ہے ، دل شکنی کی تلافی دشوار ہوتی ہے (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---بند (---فت ب ، سک ن).(الف) امذ.
بوتل پر لگایا جانے والا ڈھکنا ، کاگ. پانی بھر کے شیشہ بند کو مضبوط کر دیں ، اور آگ میں ڈال دیں اور شدت سے گرم کریں تو پھٹ جائے گا. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۸۲). (ب) صف.
شیشے میں بند کیا ہوا ، عامل جب کسی کے اوپر سے جن یا بھوت پریت اتارتے ہیں تو عمل پڑھ کر ایک بوتل کا منہ بند کر کے زمین میں دفن کر دیتے ہیں اس سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ وہ جن یا بھوت شیشے میں بند ہو گیا.
چند رتیوں پریک تابداں ات بلند
پری ، دیو ، سپڑیں ہو تس شیشہ بند
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۷۷). [شیشہ + ف بند ، بستن - باندھنا].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
شیشہ جڑنے یا لگانے کا کام. اندرونی جانب بعض بعض مقامات پر قدیمی شیشہ بندی نمایاں ہے. (۱۹۲۲ سیر دہلی کی معلومات ، ۷۳). [شیشہ بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پلانا محاورہ.
بطور سزا شیشہ حلق سے اتارنا.
گنہ گاراں کوں لاویں گے گرم شیشہ پلاویں گے
لے جا دوزخ میں بھاویں گے نبیؐ منجہ آسرا دینا
(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۶۵).
اگر آئینہ غیروں کو دیکھاتے اوسکو پاؤں میں
تو جل کر اپنے دل میں چاہیے شیشہ پلاؤں میں
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۹۵).

---جادو (---و مع) امذ.
ایسا آئینہ جس میں آدمی کی صورت کچھ کی کچھ نظر آئے ، طلسماتی آئینہ. اس نے اس کے جواب میں داہنے ہاتھ پر شیشۂ جادو اور بائیں ہاتھ پر سحر سامری کی چھڑی رکھی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، آزاد ، ۱۲۶). [شیشہ + جادو (رک)].

---چبانا محاورہ.
شیشے کو منہ میں دانتوں سے کچلنا جو کسی گناہ یا جھوٹی قسم کا کفارہ سمجھا جاتا ہے.
ساقیا پی کے چبا جاؤں گا خالی شیشے
یہ مری جھوٹی قسم کے لیے کفارے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۸۳).

---خانہ (---فت ن) امذ.
ایسا مکان جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوئے ہیں ؛ (مجازاً) نازک شے.
کس کے آگے جا کے سر پھوڑیں کہ کر دیتا ہے تو
خاطروں کے شیشہ خانے وہ دلِ سنگیں خراب
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۹). [شیشہ + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---دار صف.
شیشہ لگی ہوئی ، شیشے والی. شاپ میں بیٹھ کر شیشہ دار الماریوں میں اپنی دکان سجانی چاہیے. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۱۰۷). [شیشہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دکھانا محاورہ.
نائی کا کسی تہوار کے موقع پر انعام حاصل کرنے کے لیے اپنے ججمان یعنی مخدوم کے سامنے آئینہ پیش کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---دکھائی امث.
وہ انعام جو نائی کو آئینہ دکھانے کی بابت دیا جائے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [شیشہ + دکھا ، دکھانا (رک) + ی ، لاحقۂ اجرت].

---ٔ دل کس اضا(---کس د) امذ.
دل (نازک طبعی کی بنا پر شیشے سے تشبیہ دی گئی ہے).
دعویٔ آئینہ سازیٔ سکندر کرتے
شیشۂ دل جو شکستہ کوئی ڈھالا ہوتا
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۸). [شیشہ + دل (رک)].

---ٔ دل چور چور کرنا محاورہ.
دل کو زخمی کرنا ، صدمہ پہنچانا.
کر دیا باتوں سے میرا شیشۂ دل چور چور
ہائے ان سنگیں دلوں کے ظلم سے فریاد ہے
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۲). تفرقہ پرواز نے سنگ تفرقہ سے شیشۂ دل کو چور چور کر دیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۱).

---ساز صف.
شیشہ اور شیشے کے برتن بنانے والا.
مستوں کو کیوں نہ قلقلِ مینا پہ حال آئے
ساقی ہے مطرب اور ہر اک شیشہ ساز ہے
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷۷). [شیشہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---سازی امث.
شیشہ بنانا ، شیشہ ساز کا پیشہ ، شیشے کے برتن بنانا.
حدیث بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۰). [شیشہ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ ساعت کس اضا(---فت ع) امذ.
۱. دو کانچ کی کپیاں جو ایک نلی کے ذریعے جڑی ہوئی ہیں بالائی

کبھی میں بالو ریت اور نچلی کبھی خالی ہوتی ہے ایک گھنٹے میں یہ کبھی ریت سے خالی ہو جاتی ہے اور دوسری بھر جاتی ہے اس سے وقت شماری کا کام لیا جاتا ہے ؛ ریت گھڑی ، بالو گھڑی.

جوں شیشۂ ساعت ہیں تنگ ظرف جہاں کے
واں دل میں کدورت ہے تو یاں یاد بھری ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۸۵).

اس کو کہتے ہیں محبت شیشۂ ساعت کو دیکھ
ایک کے ہوتا نہیں ہے دوسرا برے جدا
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۵).

مجھکو دم بھر بھی زمانہ میں نہیں چین نصیب
مضطرب شیشۂ ساعت میں ہوں بالو کی طرح
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۲۶). ۲. (مجازاً) مشینی گھڑی ، کیونکہ اس کے بالائی حصے پر بھی شیشہ لگا ہوتا ہے.

شیشۂ ساعت ہے دل میرا غبار درد سے
ہر گھڑی لگتی ہے چوٹ اس غم سے دل گھڑیال ہے
(۱۸۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۲). اوس نے شیشۂ ساعت نکال کر کوکا ، حال ساعتوں دن کا دریافت کیا ، گھڑی بیش قیمت تھی. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۶۸). [شیشہ + ساعت (رک)].

---کا گھر امذ.
ایسا گھر جس کی دیواریں شیشے کی ہوں ، جس کی دیواروں پر چاروں طرف شیشے لگے ہوں ؛ (کنایۃً) کوئی نازک ، غیر محفوظ اور کمزور چیز یا گھر وغیرہ. سنگ باری کے زمانے میں نہایت سکون سے شیشے کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، بت خانہ شکستم من ، ۱۵۴).

---گَر (---فت گ) امذ.
شیشہ یا شیشے کی چیزیں بنانے والا.

سنگ اس عہد میں ہو واں پائی
شیشہ گر کی جہاں دکاں ہووے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۰). اس نے کہا تیرے شہر میں کوئی شیشہ گر بھی ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۳۱). جس نے ہماری قومی زندگی کے بہت سے اجارے توڑے اور بہت سے شیشہ گروں کی دکانیں درہم برہم کر دیں. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ۲۳۶).

یوں تو شیشوں کے محل تعمیر کرتے ہیں مگر
سنگ باری سے ہراساں شیشہ گر ایسے بھی ہیں
(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۷). [شیشہ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
۱. **شیشہ یا شیشے کی چیزیں بنانے کا کام.**

تجھے تو شیشہ گری چاہیے مرے دل کی
اگر یہ ٹوٹ گیا ہو تو پھر بنا لینا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۹۱).

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۸). شیشہ گری کا فن اتنا پرانا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے یہ کافی ترقی پر تھا. (۱۹۷۵ ، سائنس کا آغاز ، ۱۶). ۲. **وہ کیمیائی عمل جس کے ذریعے سفالی یا چینی کے برتنوں پر ایک خاص قسم کا مسالہ لگا کر ان کے مسامات بند کیے جاتے ہیں اور انہیں چمکایا اور شفاف بنایا جاتا ہے.** اس کے بعد شیشہ گری کا عمل کر کے ظروف کو دوبارہ پکاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، کارگر ، کراچی ، ۷ ، ۹ : ۱۸). [شیشہ گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مارنا محاورہ.
۱. **قبائلی لوگوں کی ایک رسم جب دشمن کے آنے کی خبر پورے علاقے میں دینی ہو تو دھوپ میں شیشہ ہلایا جاتا ہے اس شیشے کی چمک میلوں تک جاتی ہے ، مختلف انداز میں اسے ہلا کر بات چیت بھی کی جا سکتی ہے.** دھونیں سے مختلف اشارے بھی بنائے جاتے ہیں یا پھر شیشہ مار کر ، شیشہ مارنا ایک خاص محاورہ ہے. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۲۲). ۲. **قبائلی لوگوں کا ایک طریقہ جس میں آپس میں اشارہ کرنے یا بات کرنے کے لیے شیشے کو ہتھیلی کے بیچ میں رکھا جاتا ہے تا کہ شیشے کی چمک دائیں بائیں نہ جائے بلکہ اس کی نوک سے بغیر پھیلے ہوئے نکلے جب اپنی پسند کی لڑکی کو دیکھتے ہیں تو شیشہ مار کر چمک اس کے منہ پر ڈالی جاتی ہے اس طرح یہ چمک کسی اور کو نظر نہیں آتی.** انسان اتنی عمر بغیر شادی کے پہنچ جائے .. پہلے ہنسے پھر کچھ شرمائے ایک نے شرارۃً کہا « شیشہ مار کر » یہ اصطلاح ہماری سمجھ میں بالکل نہیں آئی. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۱۶۱).

---مُحافِظ کس صف (---ضم م ، کس ف) امذ.
شیشے کا ڈھکنا ، شیشے کی ڈھکنے والی چیز. ایک شیشۂ محافظ پر ایک خیشومی رشنک رکھ دو. (۱۹۴۱ ، تجربی فعلیات ، ۱۲). [شیشہ + محافظ (رک)].

---مَحَل (---فت م ، ح) امذ.
رک : شیش محل.

سنگ دل نے دل نازک کوں میرے چُور کیا
کیا ارادہ تھا اسے شیشہ محل جانے کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۹). [شیشہ + محل (رک)].

---مُل کس اضا (---ضم م) امذ.
شراب کا جام ، جامِ شراب.

سراج اس چشم کا مائل جو کوئی ہے
نہ دیکھے شیشۂ مُل کا تماشا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۰).

حیلۂ بےخودی سے ہے مومن
توڑنا اس کو شیشۂ مُل کا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹). [شیشہ + مُل (رک)].

---مَنشُور کس صف (---فت م ، سک ن ، و مع) امذ.
(طبیعیات) سہ پہلو شیشہ جس کے تینوں رخ مسطح ہوتے ہیں ، اس شیشے سے روشنی کی شعاعیں منحرف ہو کر قوس قزح کی

طرح سات رنگوں میں نظر آتی ہے. اگر بہت شعاعیں شیشۂ منشور پر ڈالی جاویں ، تو وہ ایک نقطے پر جمع ہوں گی. (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۲ : ۳۳). [شیشہ + منشور (رک)].

شیشی (ی مع) امث.
۱. کانچ کی چھوٹی بوتل.

جتن را کھوں اس شیشی گھال
جد ھاں ہوئی بہ ساقی لال

(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۱۰ الف).

او دونوں ہو پڑتی نتر پر زال
بن انگار شیشیاں کو آوے ابال

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۴۴). ڈور کو ایک شیشی کے منہ میں باندھ کر ہوائی بجلی کو اُس شیشی میں جمع کرسکتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۲۹). حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم ... آپؐ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیتیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۶) . **۲. بچے کے دودھ پینے کی بوتل .** شیشی کے دودھ پر پلنے والے بچے کو سنگترے کا رس اور پھلی کا تیل ... دینا ضروری ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا، ۳۰). [شیشہ (رک) کی تصغیر].

---پر لگانا محاورہ.
بچے کو بوتل سے دودھ پلانا ، بچے کو بوتل سے دودھ پینے کا عادی بنانا. بعض مائیں اپنا دودھ ناکافی سمجھ کر بچوں کو شیشی پر لگا دیتی ہیں. (۱۹۱۷ ، شام زندگی ، ۱۲۹).

---سنگھانا محاورہ.
۱. چونا یا نوشادر حل کر کے شیشی کے ذریعے سنگھانا جس سے چھینکیں آ جاتی ہیں (پلیٹس).

شیشے (ی مع) امذ.
شیشہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

پھولیل و عطر کے شیشے تھے بیحد
بھی شیشے تھے گلابی یونچ بیعد

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (سہ ماہی اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ء) ، ۱۸).
جب بڑھیا پری شیشے سے نکل گئی تو دیوزادوں کو خبر ہوئی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۹۰).

عمر! اپنے شربت کے شیشے اُٹھا
عزیزوں میں پیاسے ہی رہنا بھلا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۵).

---کا دیو امذ.
شراب ، مے ، **مدھرا** (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی طرح پھولنا محاورہ.
مغرور ہونا ، اِترانا ، تکبر کرنا.

دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸).

---میں اُتارنا/اُوتارنا محاورہ.
۱. کسی عامل یا سیانے کا کسی بد روح ، جن ، دیو ، پری وغیرہ کو اپنے عمل کے ذریعے سے اتار کر شیشے کی بوتل میں بند کرنا.

پیر مغاں بھی عامل کامل سے کم نہیں
شیشے میں جن کی طرح اُوتارا ہے آفتاب

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۳۰). جیسے کوئی اچھا عامل پری کو شیشے میں اُتارے اور چکمے سے کوئی شخص کسی موذی کو مارے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹). **۲. (کنایۃً) قابو میں لانا ، منانا ، مسخّر کرنا ، رام کرنا ، راضی کرنا ، غصہ دور کرنا، چکنی چپڑی باتوں سے ہمنوا بنانا ، اپنی باتوں سے قابو میں کرنا ، باتوں سے کسی کو ماننے پر مجبور کر دینا.** بجکو اختیار دے کہ میں خود اس پری پیکر کو راضی کروں شیشے میں اتاروں. (۱۸۸۶ ، قصہ اگرگل ، ۵۵). ڈاکٹر صاحب نے بیوی کو شیشے میں اتار لیا. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۴۵). سورداس کے معاملہ میں یوں کہئے کہ شیشہ میں اتارنے کے گُر سے خوب واقف تھا (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۲۵).

---میں اُترنا/اُوترنا محاورہ.
مسخّر ہونا ، قابو میں آنا.

رشک آتا ہے اوسے تم نے اوڑا مارا بحر
ہم سے شیشے میں نہ اوترا وہ پری کا ٹکڑا

(۱۸۳۶، ریاض البحر ، ۵۹). پری ایک نہ ایک دن آپ شیشے میں اتر آئے گی. (۱۹۲۰ ، مکاتیب مہدی ، ۲۴۹) . جب ہم شیشے میں نہ اُترے تو اس نے سیدھی اپیل کی . (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۰).

---میں بال آنا محاورہ.
شیشے کا درک جانا ؛ (کنایۃً) کسی اچھی چیز میں برائی پیدا ہونا ، خرابی پیدا ہونا ، مجروح ہونا. ان کی ایمان داری اور دیانت کے شیشے میں بال نہ آتا. (۱۹۱۷ ، حیات مالک ، ۲۵).

اس شیشے میں بال نہ آئے   دنیا کے طوفانوں میں

(۱۹۶۷ ، شہر درد ، ۱۲۸).

---میں بہانا محاورہ (قدیم).
رک : شیشے میں اُتارنا . گھر میں انو کوں یوں چھپاتے جوں شیطاناں کوں شیشے میں بہاتے. (۱۶۳۵، سب رس ، ۲۳۸).

---میں ڈھالنا محاورہ.
ہمنوا بنا لینا ، مطیع کرنا.

مینائے دل میں جیسے تصور شراب کا
یوں اس پری جمال کو شیشے میں ڈھالیے

(۱۸۷۶ ، دیوان شاد ، ۱۲۶).

---میں گنگا جل اُٹھانا محاورہ.
گنگا جل اٹھا کر قسم کھانا.

کس صنم کی یاد میں نالاں ہے چشم زار زار
سچ بتا کیا ہو گیا شیشے میں گنگا جل اٹھا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۶۳).

شَیطان (ی لین)۔ (الف) امذ۔
۱۔ **ایک جن کا نام جو فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا اس نے بوجہ غرور و سرکشی کے خدائے تعالیٰ کا حکم بابت سجدۂ آدم نہیں مانا اس لیے درگاہ الٰہی سے راندہ ہو گیا اس کے بعد اس نے خلق خدا کو بہکانا شروع کردیا ، ابلیس۔**

یزیدیاں کا سو قصہ ظلم کا کوئی نا سکے کہنے
کہ جانن ہن تھے شیطاں ان کنے تعلیم پایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔

لیکن مجھے زروئے تواریخ یاد ہے
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۳)۔

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۶۶)۔ شیطان نے خدا کا حکم نہ مانا اور کہنے لگا کہ میں تو تیرے سوا کسی کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۰۱)۔ آدم کو سجدہ نہ کرنے پر وہ دربار خداوندی سے دھتکارا گیا تب سے وہ آدم اور اس کی اولاد کا دشمن بن گیا اور انہیں بدی کے لیے اکسانے لگا اسی وجہ سے اس کا نام شیطان پڑ گیا۔ (۱۹۸۴ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۵۴)۔ ۲۔ **بھوت پریت ، جن ، دیو وغیرہ۔**

پری دیو شیطان میرے نفر
بنگالے میں ہوتا ہے میرا سحر

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۱))۔ اکثر ایسی باتیں مذکور ہیں جو وہم پرستی پر مبنی ہیں ، مثلاً : جادو کا اثر ، شیطان کا آدمی کو لگ جانا۔ (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۷۵)۔ ۳۔ **جھگڑا ، فساد** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۴۔ **روح خبیث ، وہ پوشیدہ طاقت جو برائی کی طرف مائل کرتی ہے۔** سینے میں شیطان کیوں آوے یاد رحمان۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵)۔ (ب) صف ؛ امذ۔
۱۔ **سرکش ، باغی ؛ شریر ، بدذات ، فسادی۔**

یزید و شمر کے کاماں نہ کرسیں کوئی شیطاں بھی
ہزاراں لعن ہے اس پر جن ایسا ہوت جایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶)۔

شیطان رقیب ڈر ہو بلٹنے سے اس کے تو
یہ آہِ آتشیں میری تیر شہاب ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰۰)۔ لڑکے ایک شیطان ہوتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲۵)۔ ۲۔ **فتنہ انگیز ، بہکانے والا ، بھٹکانے والا ، بدکردار ، خبیث (آدمی)۔**

کس گلی میں وہ بہے اور ہے کہاں کا وہ خبیث
کوئی شیطاں ہوئیگا جس نے کہ ذکر ایسا کیا

(۱۸۱۸ ، انشا (نوراللغات))۔

جو صورت کو دیکھو تو انسان ہے
جو سیرت کو تاڑو تو شیطان ہے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۶)۔

انسان کی قبا میں یہ شیطان نہ بستے ہوں
تو خوف نہیں لے چل ! اے عشق ، کہیں لے چل

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۷۱)۔ اگر یہ شیطان موجود نہ ہوتا تو ان کی زندگی جنت ہوتی۔ (۱۹۷۷ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۲۴)۔ ۳۔ **بدخواہ ، دشمن۔** اگر تجھ میں کچھ پہچان ہے ، تو تیرا نفس ہی تیرا شیطان ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۵)۔

مانع جو رہ نیک سے ہووے تجھے غافل
تو جان لے یہ دل میں کہ شیطان ہے میرا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰)۔ ۴۔ (کنایۃً) **لعیم شعیم۔** شیطان لعیم شعیم کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۰ ، جائزہ زبان اردو ، ۱ : ۲۳۹)۔ [ع]۔

---اُتَرْنا محاورہ۔
غصہ دور ہو جانا ، شرارت رفع ہونا۔ مجھے تسلی دلاسا دیتی رہیں ، اور بولیں کہ ذراسی دیر میں اس کا شیطان اتر جاتا ہے تم خیال مت کرو۔ (۱۹۷۱ ، اردونامہ ، کراچی ، مئی ، ۳۹ : ۹۵)۔

---اُچَھلْنا محاورہ۔
شرارت سوجھنا ، شیطانی سوجھنا ؛ مسخرا پن کرنا۔ ایک کو جو شیطان اُچھلا ، پیچھے آ ، ایک کالا چیتھڑا لا ، چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۷)۔ شیطان اچھلنا : شرارت سوجھنا ، مسخرا پن کرنا۔ (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۲۱)۔

---اُلرَّجیم (---ضم ن (حالت مجروری : کس ن) ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، ی مع) امذ۔
شیطان ملعون ، راندۂ درگاہ ابلیس۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کا ترجمہ یعنی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے واسطے اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۳)۔ [شیطان + رک : ال (۱) + رجیم (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
رک : **شیطان سوار ہونا۔**

مرشد طالب کوں ملحدی سکلایا
اس کوں بیشک شیطان آیا

(۱۷۱۲ ، چکّی نامہ (امین الدین ثانی) ، ۲)۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ۔
شریر ، آوارہ یا شہدا ہونا ، شیطانی فطرت ، شیطانیت ؛ شرارت۔ آنکھوں کی سیاہی کے آس پاس جو زرد نقطے ہوں تو نشان شیطان پنے کا ہے۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۱)۔ [شیطان + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پُورَہ (---ضم پ ، غم و ، فت ر) امذ۔
چکلہ ، قحبہ خانہ ، رنڈی خانہ ، بازار حُسن۔ جو عورت بازاروں میں کھلم کھلا بے برقع ، بے گھونگھٹ پھرتی نظر آیا کرے یا ہمیشہ خاوند سے دنگا فساد رکھے اسے شیطان پورہ میں داخل کر۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۵)۔ اُٹھے تھے شیطان پورہ کی دلالی کرنے ، رُخ خود بخود خانقاہ کی جانب پھر گیا۔ (۱۹۲۷ ، مقالات ماجد ، ۱۵۶)۔ [شیطان + پورہ (رک)]۔

---جان (سے) نہ مارے تو حیران ضرور کرے کہاوت.
شیطان ہلاک تو نہیں کرتا مگر انسان کو پریشان بہت کرتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---سر (پر) چڑھنا محاورہ.
۱. **غصہ میں آنا ، بدی پر آنا ، ضد اختیار کرنا.**

شیشہ میں اوس پری کو اوتارا ہے پڑ کے پاؤں
سر پر چڑھا رقیب کے شیطان لیجیے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۶). ۲. **مغرور و متکبر ہونا.**

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس ان چڑھا
سر پہ شیلطان کے ہاں اور بھی شیطان چڑھا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۰). ۳. **بدی اور بری خواہشات میں اندھا ہو جانا ، برے کاموں کی طرف راغب ہونا.** اس وقت شیطان سر پہ چڑھا ہے بہ وہی کھیل رہا ہے جب اپنا مطلب نکل جاوے گا پھر بات بھی نہ پوچھو گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۹۱۷).

---چوکڑی (---و لین ، سک ک) امث.
شیطانوں کا ٹولہ ، شریر لوگوں کا گروہ (ماخوذ : مخزن المحاورات).
[شیطان + چوکڑی (رک)].

---چھوٹنا محاورہ.
مستی پر آنا ، شرارت پر آنا (فرہنگ آصفیہ).

---خانۂ خود را خراب نکند کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ، شیطان اپنے گھر کو خراب نہیں کرتا ، برائی کرنے والا اپنے ساتھ برائی نہیں کرتا. شیطان خانۂ خود را خراب نکند. (۱۸۹۲ ، خزینۃ الامثال ، ۱۱۹).

---خصال (---کس خ) صف.
جس کی طبیعت میں شرارت اور بدی کا مادہ ہو ، شیطان سیرت. وہ شیطان خصال کھانے کے دم سے مکان پر لے گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۹۷). [شیطان + خصال (رک)].

---رجیم کس صف(---فت ر ، ی مع) امذ.
شیطان ملعون ، راندۂ درگاہ ابلیس. اوتاہ نے اپنی سلیج میں بیٹھ کر کہا : شیطان رجیم یا تو سو رہا تھا یا اپنی بیوی سے لڑ رہا تھا ورنہ ہم کبھی اتنی آسانی کے ساتھ واپس نہ آ سکتے. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۱۴). [شیطان + رجیم (رک)].

---سب جگہ موجود ہے کہاوت.
گناہ کا سامان سب جگہ ہے ، برائی جگہ جگہ پھیلی ہوئی ہے (جامع اللغات).

---(سر پر ، گردن پر) سوار ہونا محاورہ.
رک : **شیطان چڑھنا.** جب پیٹ بھرا شیطان سر پر سوار ہوا برے کام کا طلبگار ہوا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۱۱۷).

بولا وہ مجھ سے نہ اس امر میں اب کر اصرار
کہا خر نے کہ ہے شیطان تری گردن پہ سوار

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۱ : ۳۱).

---سیرت (---ی مع ، فت ر) صف.
جس کی خصلت شیطانی کاموں کی طرف مائل ہو ، بد کردار ، شریر ، شرّی ، شیطان خصال. حضرت اس وقت اس درویشی بزرگ شیطان سیرت کے گھر جانا چاہتے تھے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۲). [شیطان + سیرت (رک)].

---سے زیادہ مشہور ہے فقرہ.
بہت بد نام ہے ؛ (مزاحاً) بہت شہرت ہے ، شیطان کی طرح مشہور ہے. ابھی تمہارا نام تو شیطان سے زیادہ مشہور ہے ، شہرہ دور دور ہے. (۱۸۹۷ ، چندرا ولی ، ۱۲).

---طوفان ، اللہ نگہبان ، تجھ پر ٹوٹ نہ پڑے آسمان کہاوت.
جھوٹی تہمت سے خدا کی پناہ ، جب کوئی کسی پر تہمت دھرے تو کہتے ہیں. چپ رہ خدا سے ڈر منہ کو پیٹ توبہ کر مثل ہے شیطان طوفان اللہ نگہبان تجھ پر ٹوٹ نہ پڑے آسمان. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۸).

---طوفان سے خدا بچائے فقرہ ؛ کہاوت.
خدا بہتان اور تہمت سے محفوظ رکھے ؛ کوئی شخص دوسرے پر تہمت دھرے یا بہتان باندھے تو کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات).

---کا امان / پناہ ، مانگنا محاورہ.
یعنی اس قدر شریر ہے کہ شیطان بھی اس کے آگے عاجز ہے اور پناہ مانگتا ہے ، کسی کے بہت زیادہ شریر ہونے کے موقع پر بولتے ہیں.

کیا ہو اون کے چرتروں کا بیان
جن سے شیطان مانگتا ہے امان

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۹۳).

---کا انگلی دکھانا محاورہ.
وحشت ہونا ، ہذیان بکنا (جامع اللغات).

---کا باوا امذ.
شیطان کا باپ ؛ (مجازاً) نہایت شریر ، شریروں کا استاد.

بے کسوں کی دوستی کار شیاطیں ہے اگر
تو فقط شیطاں نہیں ، شیطان کا باوا ہوں میں

(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۹۸).

---کا بچہ امذ.
۱. **بہت شریر آدمی ، شیطان خصال ، شیطان سیرت** (ماخوذ : جامع اللغات). ۲. **شیطانی چیز ، بری چیز.** ہوائی جہازوں سے قبائلیوں پر دہشت طاری ہوئی اور وہ انھیں شیطان کا بچہ کہہ کر پکارنے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۲۵).

---کا بندہ امذ.
بد کردار ، ہوس پرست ، دھوکے باز ، مکار ، فریبی. بعد چندے یہ دونوں شیطان کے بندے باہم مصلحت کر کے میرے پاس پہونچے (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۲۲).

---کا بھیر امذ.
بری چیز کا سایہ.

کہ یا شیطان کا ہے بھیر تجھ پر
جو بہکی باتیں آتی ہیں زبان پر

(١٨٦١ ، الف لیلہ نومنظوم ، ٣ : ٥٧١).

---کا خالو امذ.
شریر ، بدمعاش ، جھگڑا کھڑا کر دینے والا ، مکّار ، فریبی. حشمت ، چل موئے بھالو ، شیطان کا خالو ، منہ سے کچھ نہیں بولتا ، اور دیکھتا ہے ٹکر ٹکر! (١٩١٠ ، خواب ہستی ، ٣٠).

---کا دَھکّا امذ.
شیطان کی مار؛ وہ صدمہ یا زد جو کسی شیطانی کام سے پہنچے.

کوئی کجی ہے گئے ہر بات کا بکا تجھے
گر پڑے تو اوندھے مونہہ شیطان کا دھکا تجھے

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ٢١١).

---کا سالا امذ.
(بطور دشنام) گمراہ ، بد کردار ؛ مردود. جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دنیا میں موں کالا. (١٩٣٥ ، سب رس ، ٥٧).

---کا شاگِرد امذ.
شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والا ، گمراہ ، مردود. شاعری کو پیغمبری کا ایک جزو بتا دیا گیا اور شاعر تلمیذ رحمن مان لیا گیا ، یا اسی شاعر کو شیطان کا شاگرد سمجھ لیا گیا. (١٩٨٨ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ١٥٢).

---کا شِیرَہ امذ.
جھگڑے فساد کی بنیاد ، فتنے کا سبب ، لڑائی کی علت ، فساد کی جڑ ، لڑائی کی بنیاد. کسی نے سچ کہا ہے "شیطان مارتا نہیں مگر حیران کرتا ہے" جب سے شیطان کا شیرہ محاورہ ہو گیا. (١٩٣٧ ، قصص الامثال ، ٢٠٣).

---کا گُڑ امذ.
رک : شیطان کا شیرہ (مہذب اللغات ؛ فرہنگ اثر).

---کا لَڑکوں سے پَناہ مانگنا محاورہ.
لڑکوں کا شرارت میں شیطان سے بازی لے جانا ، بہت زیادہ شریر ہونا (نوراللغات).

---کا لَشکَر امذ.
شیطان کی ذُرّیات ، شیطان کے چیلے ؛ شریر لڑکوں کی ٹولی ، شرارت کرنے والے لڑکے.

بھاگے بہ عمل کر جو وہ شیطان کا لشکر
دیوالی کو لے ہاتھ تعاقب میں دواں ہے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٦٦).

لونڈے تھے خندہ زن ایدھر اور اودھر
ساتھ شیطان کا تھا اک لشکر

(١٨١٠ ، مثنوی ہشت گلزار ، ٨٣).

---کا ماموں امذ.
شریر ، بدمعاش ، مکّار ، فریبی. اس شیطان کے ماموں نے اپنے کفر کی خوب سزائیں پائیں. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٢٧).

---کا مُرِید امذ.
شیطان کو ماننے والا ، شیطان کی پیروی کرنے والا ؛ شیطانی باتیں کرنے والا. اگر ان سب خصائل کا مجموعہ ہے شیطان کا مرید کہا جائے گا. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٢٠).

---کو آتے دیر نہیں لگتی کہاوت.
جھگڑا کھڑا ہوتے یا غصہ آتے عرصہ نہیں لگتا ، شیطان سے ڈرتا رہے (فرہنگ آصفیہ).

---کی اَنْتڑی امث.
رک : شیطان کی آنت.

کر لے کے رسن ناپنے اس کے قد کو
شیطان کی انتڑی سے بھی ہو افزود

(١٨٠٢ ، جعفر علی حسرت ، ک ، ٦٦٣). یہ شیطان کی سی انتڑی ... کیا بنا کھڑی کی ہے. (١٨٩٢ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٣١).

---کی آنت امث.
بہت لمبی چیز یا بات جو ختم ہونے کو نہ آئے ، بہت طویل کہانی یا داستان ، بڑی لمبی قطار جو ختم ہونے کو نہ آئے ، بیزاری کی حد تک چیز کی طوالت.

آنت نئیں شیطان کی ہے یہ داستان
اب دعا پر ختم کر اس کو بیان

(١٧٩٨ ، احسن اللہ بیان ، د ، ٧٧). انگنائی ہے کہ شیطان کی آنت ہے. (١٨٧٣ ، بنات النعش ، ١٣٥). میر صاحب نے جو ایک مصرعہ کو کھینچنا شروع کیا تو اتنا کھینچا ، کہ شیطان کی آنت ہو گیا. (١٩٢٨ ، آخری شمع ، ٦٧). دھاگہ شیطان کی آنت کی طرح چرخے سے نکلتا ہی چلا آتا ہے. (١٩٨٣ ، شمع اور دریچہ ، ١١٧).

---کی بَچّی امث.
لڑائی جھگڑا کرنے والی لڑکی ، شریر لڑکی. شیطان کی بچی میں ضرور تجھ سے بدلہ لوں گا. (١٩٢٢ ، ترکی حور ، ٦٨).

---کی پھِٹکار کلمۂ نفریں.
(بد دعا) کوئی برا کام کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

---کی چَھڑی امث.
شیطان کا جھنڈا ، باعث رسوائی ، رسوائی کا نشان.

بڑی تند شیطان کی چھڑی
جب دیکھ جب تیر سی کھڑی

(١٨٩٨ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٢٠٣).

---کی خالَہ امث.
فتنہ پرداز عورت ، لڑائی جھگڑا کرا دینے والی عورت ، چالاک عورت. ایک بڑھیا شیطان کی خالا (اس کا خدا کرے منہ کالا) ہاتھ میں

تسبیح لٹکائے برقع اوڑھے دروازہ کھلا پا کر بدھڑک چلی آئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). چل دتالہ شیطان کی خالہ ، خبردار جو ایسا لفظ زبان سے نکالا. (۱۹۱۰ ، خواب ہستی ، ۳۲).

---کی ڈور امث.
مکڑی کے جالے کا تار جو اکثر رستے میں دور تک تنا ہوا دکھائی دیتا ہے (نور اللغات).

---کی ذات امذ.
شیطان کی نسل کا ؛ (کنایۃً) جھوٹا ، مکار ، فریبی. جھوٹے کی میں کیا کہوں بات ، خدا پناہ دیوے جھوٹا ہے شیطان کی ذات . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۵).

---کی نانی امث.
نہایت عیار و مکار عورت ، ڈائن ، فتنہ پرداز عورت.

قطب زماں معانی ہیں کر بدھی کی کہانی
شیطان کی ہے نانی آپس کوں آپ جانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۶). بدھو بولے اری شیطان کی نانی یہ وہی مثل ہوئی کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے . (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹). اری ، چپ شیطان کی نانی. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۳۲).

---کی نسل امث.
شیطان کی ذریات ، شیطان کی اولاد ، شیطان کے چیلے . بو بداصل شیطان کی نسل ، حسن کے تخت پر دل سوں لٹ پٹ ہوئی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳).

---کے کان بہرے فقرہ.
(عو) یہ فقرہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ مقصود ہو کہ کہیں ہماری بات کوئی غماز نہ سن لے اور شہرت نہ پائے یا کسی خبر بد سننے کے موقع پر اس لیے کہ خدا کرے یہ خبر جھوٹ ہو نیز برا کلمہ کہنے سے پہلے بھی یہ فقرہ کہا جاتا ہے. یہ سن کر بولی ، دور پار ، شیطان کے کان بہرے ، تمہاری صد و بیست سالہ کی عمر ہووے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۳). تقدیر میں خدانخواستہ نصیب دشمناں لاکھ کوس دور سات قرآن درمیان ، شیطان کے کان بہرے اگر کچھ ایسا ہی لکھا ہے تو ... مجبوری ہے . (۱۹۵۲ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۱۳۶).

---کے کان کاٹنا محاورہ.
بہت شریر یا مفسد ہونا ، انتہائی چالاک ؛ عیار و مکار ہونا ، پُرفن . بدی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اُس کو اتنا بڑھاتی ہیں کہ شیطان کے بھی کان کاٹتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۳).

---کے گھر میں ولی فقرہ.
بُروں کے ہاں اچھی اور نیک کردار اولاد ہونے پر کہتے ہیں . جہانگیر- شیطان کے گھر میں ولی ، آپ کے ایک لڑکی بھی تو ہے؟ (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۲).

---لگنا محاورہ.
۱. ناشائستہ حرکت کرنا ، شیطان کے ورغلانے میں آ جانا ، حرامکاری پر آمادہ ہونا.

کہنے لگا کہ کیا تجھے شیطان ہے لگا
چل دور ہو بس اب نہ بکارے عبث عبث

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۹۲). کیوں کمبختی آئی ہے ، کیا شیطان لگا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۱). **۲. مستی چڑھنا ، شرارت پر آنا.**

کہتے ہیں جسے ہم کو یہ ارمان لگا ہے
کہتا ہے وہ کیا بوڑھے کو شیطان لگا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۶).

---مجسّم کس صف (---ضمم ، فتج ، شدس بفت) امذ.
سر تا پا شریر ، نہایت دنگا فساد کرنے والا آدمی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [شیطان + مجسم (رک)].

---مچانا محاورہ.
شور و غل مچانا ، لڑنا ، جھگڑنا ، فساد برپا کرنا (ماخوذ : مخزن المحاورات).

---نے بھی لڑکوں سے پناہ مانگی ہے کہاوت.
لڑکے شیطان سے زیادہ شریر ہوتے ہیں ، لڑکوں سے شیطان نے بھی توبہ کی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---نے کان میں پھونک مار دی ہے فقرہ.
شیطان نے مغرور بنا دیا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---ہر جگہ موجود ہے کہاوت.
گناہ کی ترغیب دینے والے ہر جگہ ہوتے ہیں ، بُرے کاموں کے لیے ہر جگہ اسباب و سامان مل جاتا ہے.

بچتے رہو معصیت سے بچو!
موجود ہر ایک جگہ ہے شیطان

(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۹).

شَیطانگی (ی لین ، سک ن) امث (قدیم).
شرارت ، دنگا فساد ، چالاکی ، عیاری ، مکر و فریب ، شیطانی. چاروں طرف تی کاندان چیتا ، دروازاں کے پاٹاں جوڑیا ، کہ دسری بار ایسی شیطانگی نہ کرے دو دہس ادب پاوے تک ڈرے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۱). [شیطان + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شَیطانی (ی لین). (الف) صف.
۱. شیطان سے متعلق ، شیطان سے منسوب . نفسانی شیطانی خطرے کوں سر بہار کاڑنے نا دیتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).

اول خطرہ جو آئے رحمانی ہے
ثانی کو جان تو کہ شیطانی ہے

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۲). **۲. شریر ، فسادی ، مفسد.** پیغمبر صاحب نے اس کی یہ بے تابانہ حالت دیکھ کر حاضرین سے فرمایا کہ اس شیطانی کو یہاں سے نکال دو. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۴۸). امریکیوں کا عمدی شعور اتنا خوش شکل اور

نرم کلام مگر تحت شعور اس قدر شیطانی ، برباد کرو ، برباد کرو ، برباد کرو تحتِ شعور گنگناتا رہتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳۰)۔ (ب) امث ۔ ۱۔ **شرارت** ، **بدمعاشی** ، **بدی** ، **بُرا کام** ، **شیطنت**۔ ان باتوں سے نفس شیطانی کی طرف کو جھکتا ہے۔ (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۳)۔ ایربوگریپو کو شیطانی سوجھی۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۰۱)۔ ۲۔ (عو) **احتلام جو عورتوں کو ہو جائے** (نوراللغات)۔ [شیطان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــچکّر (ـــــفت چ ، شد ک بفت) امذ۔
ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہونا اور ایک دوسرے کی شدت میں اضافہ کرنا۔ برے عمل اور ردعمل کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ۔ اس صورتحال کے نتیجے کے طور پر ملک و قوم تاریخ کے شیطانی چکر میں پھنس کر رہ گئی ہیں۔ (۱۹۸۶ ، درد آگہی ، ۹۳)۔ [شیطانی + چکّر (رک)]۔

ـــــحَرْبَہ (ـــــفت ح ، سک ر ، فت ب) امذ۔
ابلیسانہ چال یا تدبیر ؛ گناہ کی ترغیب و تحریص۔ وہ دشمن کے شیطانی حربوں اور ساحرانہ ہتھکنڈوں کو اپنے عیارانہ کرتبوں سے شکست دیتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۸)۔ [شیطانی + حربہ (رک)]۔

ـــــحَرْکَت (ـــــفت ح ، سک ر ، فت ک) امث۔
شرارت ، **خباثت** (نوراللغات)۔ [شیطانی + حرکت (رک)]۔

ـــــلَشْکَر (ـــــفت ل ، سک ش ، فت ک) امذ۔
شریر لڑکوں کا مجمع۔ میں نے بہت کچھ ٹالا مگر یہ شیطانی لشکر کب ماننے والا تھا۔ (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۵)۔ [شیطانی + لشکر (رک)]۔

ـــــوَسْوَسَہ (ـــــفت و ، سک س ، فت و ، س) امذ۔
خیال باطل ، **بدی کا خیال** ، **فاسد خیال** ، **شیطانی تحریک و ترغیب**۔ اعلیحضرت کا گزشتہ طریق عمل ان کے اس شیطانی وسوسہ کی پوری تکذیب کرتا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۲۳)۔ اپنے کلام کا چھپوانا میرے حق میں ایک شیطانی وسوسہ ہو گیا ہے۔ (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۱)۔ ربط آیات اور خلاصہ مضمون : پچھلی آیات میں شیطانی وسوسہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش اور اس کے نتیجہ میں جنت سے نکلنے اور زمین پر اُترنے کا حکم مذکور تھا۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۳۹)۔ [شیطانی + وسوسہ (رک)]۔

شَیطانِیَّت (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت) امث۔
بدی ، **شرارت** ، **خباثت**۔ انسان کے اوصاف اور اخلاق بہت سے ہیں مگر جن خصلتوں سے کہ گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ یہ چار ہیں : ربوبیت ، شیطانیت ، بہیمی ، سبعی۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۳۲۱)۔ [شیطانی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

شَیطانِیَہ (ی لین ، کس ن ، شد ی بفت)۔ (الف) صف ؛ امث۔
چڑیل ، **کٹنی** ، **خبیثہ** ، **فتنہ پرداز عورت**۔ وہ ادھیڑ عورت وہی دایہ اس کی ماں ہے اور اسی شیطانیہ نے ایک عورت کو پہلے معشوقہ بنا کر بھیجا تھا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۹۵۹)۔

جسم ہاتھی کی طرح رکھتی تھی وہ شیطانیہ
بس کی تھی اِک گانٹھ بس مکر و حسد کی بانیہ

(۱۹۲۱ ، سیتارام ، ۱۳)۔ (ب) امذ۔ **قدریہ گروہ کا چوتھا فرقہ جو خلقتِ شیطان کا منکر ہے**۔ چوتھا شیطانیہ ، شیطان کی پیدائش کے منکر ہیں یعنی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو پیدا نہیں کیا ہے۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۷)۔ [شیطان + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

شَیطَنَت (ی لین ، فت ط ، ن) امث۔
شرارت ، **خباثت** ، **شوخی** ، **فتنہ** ، **فساد** ، **شیطان پن** ، **گمراہ کرنے کا کام**۔

شیطنت سے نہیں ہے خالی شیخ
اس کی پیدائش احتلام سے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۴۳)۔ اپنی کمال شیطنت اور خساست و خود پسندی سے تم کو بے راہ کر دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۵۴)۔ یہ شیطان ہے جو اپنے رفیقوں کو جن کے مزاج میں شیطنت ہوتی ہے ڈراتا رہتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام ، ۴۷)۔ وکیل صفائی اور سرکاری وکیل میں نوک جھوک ہوتی رہی ، ایک وراثت اور خباثت کی بات کرتا رہا اور دوسرا ولاثت اور شیطنت کی بات کرتا رہا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۳۷)۔ [ع]۔

شِیعَہ (ی مع ، فت ع) امذ۔
۱۔ **فدائی** ، **محبّ** ، **دوستدار**۔ جو محب و شیعہ ہمارا ہے چاہیے کہ شراب پینے اور شطرنج و جوا کھیلنے سے پرہیز کرے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۸)۔ ہم اپنے اس شیعہ کو سب سے بخشوا دیں گے اور ان سب کو اس سے راضی کرا دیں گے۔ (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۱۰۸)۔ ۲۔ **پیروکار** ، **جماعت** ، **گروہ** ، **کسی کے پیچھے چلنے والا**۔ شیعہ کے معنی پارٹی ، دھڑا ، جماعت۔ (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۴۹)۔ شیعہ ... دوست، پیروکار ، جماعت ، گروہ ، رفقاء ، کسی کے پیچھے چلنے والے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اسلامی انسائیکلوپیڈیا ، ۹۸۵)۔ ۳۔ **مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین وصی اور خلیفہ بلا فصل مانتا ہے نیز شیعہ مذہب کا پیرو**۔

نبیؐ کے نور سے روشن ہوئے ہیں عرش و کرسی
علی صدقے کئے ہیں شیعہ کسوت زر زری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۲)۔ روز عاشورا حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت غمگیں بیٹھے ہیں اور بہت شیعہ خدمت میں حاضر ہیں۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۶)۔ دوسرے باب میں تین فصل ہیں ، فصل پہلی شیعہ سنی کے تذکرے میں۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۱)۔ ان فرقوں سے اصل فرقے جو ہیں ان کو اعتبار کئے تو چھ فرقے ہیں ... شیعہ اور جبریہ۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۳۰)۔ ایک مذہبی سقف کے نیچے نصرانی ، مسلمان ، شیعہ ، سنی ... سب جمع تھے۔ (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۸۲)۔ حضرت علی کے اقوال کا یہ منظوم

ترجمہ اسی محبت کا غماز ہے جس کا اظہار ہر عہد کے مسلمان بالعموم اور شیعہ حضرات بالخصوص کرتے آئے ہیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور (جنوری ، مارچ) ، ۱۸). [ع].

ـــ ـٔ غالی کس صف ؛ امذ.
پکا شیعہ ، کٹر شیعہ.

ہے غلو عشق امیرالمومنین کا اے اسیر
کون کہتا ہے مجھے یہ شیعۂ غالی نہیں

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۲٦٧). [شیعہ + غالی (رک)].

شیعی (ی مع) امذ ؛ صف.
۱. شیعہ فرقے کا فرد ، شیعہ مسلک رکھنے والا ، شیعہ. وہ اکثر ساقط الاعتبار حدیثیں نقل کرتے ہیں اور مشہور شیعی ہیں. (۱۹۰۴، مقالات شبلی ، ۱ : ١٦). **۲. شیعہ کا ، شیعہ فرقہ کا (مسلک یا عقیدہ) ، شیعوں کا.** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فضل ابن یسار سے پوچھا کہ آیا تم شیعی مجلس میں جو اکٹھے بیٹھے ہو ہمارا بھی ذکر کرتے ہو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۴).ہم نے سنا ہے کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب شیعی المذہب ہیں. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ٧٦). اس لیے بعید نہیں کہ میرزا صاحب کی نانہیال جہاں ان کی پرورش ہوئی تھی ، شیعی عقیدہ رکھتی ہو. (۱۹۳۷ ، دیباچہ مکاتیب غالب ، ۱۹). [شیعہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ المذہب (ـــ غم ا ، سک ل ، فت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
شیعہ مذہب پر چلنے والا. ایک بار مرحوم بہادرشاہ نے ... یہ کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب شیعی المذہب ہیں (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ٧٦). [شیعی + رک : ال (۱) + مذہب (رک)].

شیعیان (ی مع ، فت ع) امذ ؛ ج.
شیعی کی جمع.

ہے ہر جگہ ظہور زمیں ہو کہ آسماں
تھا شیعیانِ ہند کا شبیر میہماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ١٦). اس چشمے پر ایک طینت ہے کہ خدا نے ہمکو اور شیعیان آل رسالتؐ کو اس طینت سے پیدا کیا ہے اور جو اس طینت سے نہیں وہ ... ہمارے سے نہیں . (۱۹۱۳ ، غزوات حیدری ، ٧). [شیعی + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ علی (ـــ فت ع) امذ.
حضرت علی کو بلا فصل خلیفۂ رسول ماننے والے.

ہے چشم بددور اس سے سدا
کہ ہے شیعیانِ علی کی وہ جا

(۱۷۸۴ ، مثنویات حسن ، ۱ : ۲۳٦). [شیعیان + علی (رک)].

شیعیت (ی مع ، کس ع ، شد ی بفت) امث ؛ سہ شیعت.
شیعہ فرقے کا مسلک یا عقیدہ ، شیعی عقیدہ. شیعیت میں شدید ہونا یا شیعیت بغیر شدت ... یہ شیعیت تابعین و تبع تابعین میں بہت ہے. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۴۵). شیعوں سے نفرت کرنا اور شیعیت کے مراسم خود اداکرنا جو بالاتفاق اہل سنت ناجائز و ناروا ہیں. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۴۷۹). [شیعی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شیفتگی (ی مج ، سک ف ، فت ت) امث.
عشق ، محبت ، عاشقی.

منصبِ شیفتگی کے ، کوئی قابل نہ رہا
ہوئی معزولیِ انداز و ادا میرے بعد

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ١٦٦). شہزادی نے اس کے ساتھ دلی محبت اور شیفتگی کا جو اظہار کیا تھا اسے یاد کرکے وہ دل میں ڈر گیا. (۱۹۱۳ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ٤٣). شاہد احمد کی پردلعزیزی کا راز زبان و ادب سے ان کی شیفتگی میں مضمر ہے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۹). [شیفتہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت].

شیفتہ (ی مج ، سک ف ، فت ت) صف.
۱. عاشق ، فریفتہ ، دلدادہ.

اس کاکلِ مشکیں میں یہ شانہ جو پھنسا ہے
غماز دلِ شیفتہ مادربخطا ہے

(۱۷٧۲ ، فغاں ، د ، ۱۳۴). دنیا ... اپنے شیفتوں کو ہمیشہ ناامید رکھتی ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۵۰۹). کوئی عورت کسی غیر مرد کی شیفتہ ہوکر اپنے شوہر اور بچوں تک کے چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے گی. (۱۹۲۵ ، مینابازار ، شرر ، ١٧). میرے دوست اور میری صحافتی زندگی کے ساتھی غلام حسین اس کی تحریروں کے بے حد شیفتہ تھے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۲۲). **۲. دیوانہ ، سرگشتہ ، پاگل ، باولا ، حواس باختہ.**

میر کی بات پہ ہر وقت نہ جھنجھلایا کر
سڑی ہے خبطی ہے وہ شیفتہ ہے مجنوں ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸). [ف].

ـــ جمال (ـــ فت ج) صف.
(تصوف) عاشقِ حسنِ حقیقی کو کہتے ہیں کہ جو مجازی کو بھی اس سے الگ نہ دیکھے (ماخوذ : مصباح التعرف). [شیفتہ + جمال (رک)].

شیفون (ی مج ، و مع) امث.
مصنوعی ریشم سے بنا ہوا باریک کپڑا جو عموماً دوپٹوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. شیفون کے آپی دوپٹے کا کام مجھے بڑا پسند آیا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۲۹٧). [انگ : Chiffow].

شیکی (ی مج) صف.
متزلزل ، غیر مستحکم. میں کہتا ہوں اسلام شیکی ہو رہا ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵۰). [انگ : Shaky].

شیک ہینڈ (ی مج ، ی لین ، سک ن) امذ ؛ امث.
ہاتھ ملانا ، مصافحہ ، جانبین کا ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینا. شہنشاہ نپولین امام عبدالقادر کی ماں سے شیک ہینڈ کر رہا ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۲٦).

شیک ہنڈ اس سے رئیسوں نے کیا
ہاتھوں ہاتھ اس کو حسینوں نے لیا

(۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل (آزاد عظیم آبادی) ، ۶۶). بندر نے ... کتنے تماشے دکھائے ، مثلاً ... شیک ہنڈ کرنا ، دونوں ہاتھوں کے بل الٹا ہو کر چلنا ، کانوں کو ہلانا وغیرہ. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۹). [انگ : Shakehand].

شیکَھر (ی مع ، فت کھ) امذ.
۱. کلغی ، تاج ، چوٹی ، قلعہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). **۲. پھولوں کا ہار جو سر پر پہنیں.** اس کے گلے کی مکتاولی اور شیکھر ہار اور سفید موتیوں کی سدھ ابکاولی کی چھوٹ اس کے چہرے پر پڑ رہی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۰۰). [س : शेखर].

شِیگھْرَ (ی مع ، سک گھ ، فت ر نیز ی مع ، فت گھ) صف ؛ امذ
تیز ، چست ؛ جلدی سے تیزی سے ، جلد ؛ قران ، سنجوگ ، ملاپ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : शीघ्र].

شِیگھْرتا (ی مع ، فت گھ ، سک ر) امث.
جلدی ، تیزی. ذرا دھیرج دھرو ، اتنی شیگھرتا نہ کرو. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۵۱۷). [س : शीघ्रता].

شیل (۱) (ی مع) امذ.
گولا ، بم کا گولہ.

برابر دو جانب سے چلتے تھے شیل
ہزاروں ہی گولوں کی تھی ریل پیل

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورنٹیل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ ، ۸۳)). روز گولہ باری ہوتی تھی اور شیل اور بم کے گولے شہر پر برستے تھے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۱۳۳). نکلیئس کی ساخت ایک شیل (Shell) جیسی ہو جاتی ہے. (۱۹۷۳ ، نکلیائی توانائی ، ۹). [انگ : Shell].

شیل (۲) (ی مع) امذ.
(ارضیات) **سلیٹ سے مشابہ ایک قسم کا نرم پتھر جس کے آسانی سے باریک پرت ہو جاتے ہیں ، بھربھرا یا پرت دار پتھر.** سپاٹ برسا جو تمام معمولی زمینوں ، شیل اور نرم چٹانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۶۱). [انگ Shale].

شَیلا (ی لین) امث.
بختہ پہاڑ ، پتھر کا ٹیلا ، چٹان (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : शैला].

--- کار صف.
سنگ تراش. تم شیلا کاروں کی منڈلی میں داخل ہو گئے کیوں کشتریوں کا نام ڈبوتے ہو. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۰). [شیلا + کار ، **لاحقۂ فاعلی**].

شیلا (ی مع) امذ ؛ رک شیلہ ؛ سیلا.
سوتی ریشمی چادر جو عموماً دکن میں بنتی ہے پگڑی پٹکے وغیرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں ، سیلا.

ہے تن پر پیران اوجلا چھیلا
کمر باندیا ہے ایک باریک شیلا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۱۸) سوتی کپڑوں کی تفصیل حسب ذیل ہے ... شیلہ دکنی ... چھینٹ وغیرہ وغیرہ. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۰). [سیلا (رک) کا ایک املا].

شِیلان (ی مج ، نیز ی مع) امذ.
۱. دستر خوان ؛ طعام ، کھانا.

تیرے شیلانِ کرم پر ہے زمانہ مہمان
مہ و انجم سے فلک پر ہیں مہیا اطباق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۹).

مرحبا حاتم شیلان سخاوت ہے وہ
بلکہ حاتم کو یہ قدرت تھی نہ یہ زور نہ زر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۸). **۲. مچھلی کی ایک قسم جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر پکاتے وقت دیگ پر سرپوش نہ ڈھانپیں اور یونہیں پکائیں تو آگ کی حرارت پا کر دیگ سے باہر بھاگ جاتی ہے.** ایک قسمِ مچھلی شیلان ... یہ مچھلی بعد شکار ہونے کے دو روز تک زندہ رہتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۶۲). [ف].

شِیلڈ (ی مع ، سک ل) امث.
ڈھال ؛ انعام میں دیجانے والی ڈھال نما تختی جس پر سونے یا چاندی کا پترا ایک خاص انداز میں لگا ہوتا ہے. جناب حکیم محمد سعید صاحب کے دست مبارک سے شیلڈ وصول کی. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۹). [انگ : Shield].

شیلْف (ی مج ، سک ل) امذ.
الماری کا خانہ ، الماری کا تختہ (جس پر کتابیں یا کوئی اور سامان رکھا جائے). پھول دار دری پر دو کرسیاں اور کتابوں کی ایک شیلف رکھی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۳۲) [انگ· Shelf].

شَیلَم (ی لین ، فت ل) امذ.
(طب) منمنا ، **کل گیہواں ، گندم دیوانہ ، گیہوں کے کھیت میں ایک پودا اُگتا ہے جس کا دانہ گیہوں کی طرح کا ہوتا ہے مگر جَو سے چھوٹا رنگ سرخی مائل سیاہ اور مزہ تلخ ، بطور دوا استعمال ہوتا ہے بالخصوص مدہوش اور سُن کرنے نیز تحلیل ورم کے لیے ، ایک گھاس جو دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے.** فن جراحی میں آجکل بیہوشی کے بعد اعمالِ جراحی میں جو طریقہ رائج ہے وہ حکمائے عرب سے مخفی نہ تھا اس کے لئے وہ شیلم استعمال کرتے تھے. (۱۹۷۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲). [ع].

شیلو (ی مج) صف.
امین و مامون ؛ صاحبِ شریعت.

وہ موذ و آساف و یوعیص و شیلو
وہ سلطانِ دوراں ، جہاں بادشاہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۷۵). [ع].

شیلْیائی (ی مج ، سک ل) صف.
قدیم انسان جس کا زمانہ بیس ہزار برس سے ایک لاکھ برس

ادھر کا ہے اس کے اوزار شیلے نامی ایک قریہ واقع فرانس میں پائے گئے۔ مغربی یورپ میں جو قدیم ترین اوزار پائے گئے ہیں وہ شیلیائی انسان کے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۳۱)۔ [شیلے (عَلَم) + ائی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اَوزار (---و لین) امذ۔
شیلیائی انسان کے بنائے ہوئے خاص قسم کے اوزار جو چقماق کے بنے ہوئے تھے ان میں کلہاڑیاں اور دیگر کاٹنے والے اوزار تھے جس کی شکل پتوں جیسی ہوتی تھی یہ اوزار اتنے بڑے ہوئے تھے کہ ہاتھ ان کو سہولت کے ساتھ کام میں نہیں لا سکتے تھے۔ شیلیائی اوزار چقماق کے بنے ہوتے تھے۔ (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۳۱)۔ [شیلیائی + اوزار (رک)]۔

شِیَم (کسر ش ، فت ی) امذ ؛ ج۔
عادتیں ، خصلتیں ، اطوار ، فطرتیں ، (تراکیب میں خصلت والا کے معنی پیدا ہوتے ہیں)۔ معارف و محاسن ، آداب و شیم اور بدیع حکم۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۶)۔ حکم قضا شیم صادر ہوا کہ ساری دلی اٹھ کر دولت آباد چلی جائے۔ (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۱۳۰)۔ تیرا حکم قضا شیم پہنچا کہ ماں کی روح بھی کھینچ لی جائے۔(۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۷)۔ [شیمہ (عادت ، خصلت) کی جمع]۔

شَیمپُو (ی لین ، سک م ، و مع) امذ۔
بالوں کو دھونے کا ایک محلول۔ شیمپو صرف صابون سے بنتے ہیں اور بالوں کو دھونے کے کام آتے ہیں۔ (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۲۲۱)۔ [انگ : Shampoo]۔

شیم پین/شیمپین (ی مع ، سک م ، ی مج) امث۔
ایک قسم کی فرانسیسی شراب جو عمدہ اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ پورٹ تو بیمار پیتے ہیں ، برانڈی اور ہوئیسکی اور شیم پین اور شری البتہ اڑے گی۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۳)۔ صدرِ محترم نے شیمپین کے بجائے عرقِ گلاب کی بوتل جہاز سے مار کر توڑی۔ (۱۹۶۶ ، کارگر ، کراچی ، مئی ، ۵)۔ [انگ Champagne]۔

شَیمی (ی لین) امث۔
(رنگائی) چربی یا تیل پلایا ہوا چمڑا (ا پ و، ۲:۲۱۳) [Shammy]۔

شَین (فت ش ، ی نیز ی لین) امذ۔
۱. **لیٹنا ، آرام کرنا۔** راجا رانی نے پھولونکی سیج بچھا کر شین کی اور آپس میں باتیں کرتے رہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۶۱)۔ ۲. **چارپائی ؛ جماع** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : शयन]۔

شَین (ی لین نیز مج) امذ۔
۱. **رونا پیٹنا ، چلانا ، آہ و بکا ، نالہ و فریاد۔**

دیکھ اون کو خلق کرتے شین تھے
بولتے اون کو غراب البین تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۱۰)۔

خاک پر بیٹھ کے سیدانیاں کرنے لگیں بین
منہ پہ بانو کے ملی خاک بصد شیون و شین

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۲۷)۔ ۲. **عیب ، زشتی ، برائی۔**

بجا لایا تھا وہ احکامِ شیخین
معاذ اللہ نہ تھا کچھ وہاں ذرا شین

(۱۸۳۲ ، دقائق الایمان ، ۶)۔ شین ... پر زبر ہے تو بدی اور عیب اسکے معنی ہونگے۔(۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۲۲۰)۔[ع]۔

شِین(۱) (ی مع) امذ۔
۱. رک : ش۔

جو کوئی دشمن جو تیرے دین کے ہیں
اولایق «کاف» پیش ہور ، «شین» کے ہیں

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۷)۔

دوجا شین کہوے شرم لاج پت
رکھے جگ میں باورے پیو کے گھت

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۲)۔

سین خالی ہے بڑی شین پہ ہیں نکتہ تین
صاد اور ضاد میں بس فرق ہے ایک نکتہ ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۶)۔

عین الف شین قاف دیکھنے ہیں
یوں انھیں جستجوئے عاشق ہے

(۱۹۳۸ ، اعجاز نوح ، ۳۰۶)۔ ۲. **(تصوف) اکوانِ عالم میں سے انیسویں کون کی دوسری منزل کا نام۔**

موجد ہے وہ جبتہہ الاسد کا
بھی شین کا موجد اور آقا

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۳۳)۔ [ش (رک) کا تلفظی املا]۔

---قاف دُرُست ہونا محاورہ۔
صوت و تلفظ درست ہونا ، حروف کا صحیح مخرج کے ساتھ ادا ہونا ، بول چال کا روز مرّہ کے مطابق ہونا۔

زمانے کے ہیں اس لونڈی میں اوصاف
درست اس کا ہے بالکل شین اور قاف

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۶۲)۔ ان ہندو لڑکیوں کا شین قاف کیسا درست ہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۷)۔ جو ش ق کا صحیح تلفظ نہ کر سکتا ہو اور اسی کی رعایت سے اردو میں شین قاف درست ہونا محاورہ بن گیا۔ (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۱۵۶)۔

---کے سُرْپَے لگانا محاورہ۔
کثرت سے لفظ شین محل بے محل استعمال میں لانا ، بجائے سینِ مہملہ کے شینِ معجمہ بولنا (فرہنگ آصفیہ)۔

شین(۲) (ی مع) امذ۔
سینی ، تھال ، خوان۔ ان سب (طوطکوں) کو ایک دم دان یا لگن میں موز کے پتوں پر جما کر شین (سینی) ڈھک کر اوپر کوئلوں کی آگ دیدیں۔ (۱۹۳۲ ، مشرق و مغربی کھانے ، ۱۳۶)۔ [سینی (رک) کا مخرب]۔

شین پوش (ی مع ، و مج) صف مذ.
قیدیوں کا محافظ ، داروغۂ قید خانہ ، نمبردار. جہاں تک قیدی وارڈروں کا تعلق ہے جنھیں پنجاب کے جیلوں میں نمبردار سرحد میں شین پوش اور سندھ میں مقدم کہتے ہیں. (۱۹۷۲ ، بوئے گل نالۂ دل ، ۹۹). [مقامی].

شیو (ی مع) امذ.
ہندوؤں کے اوتاروں میں سے تیسرے اوتار مہادیوجی کا لقب ؛ ایک پودا ؛ لاط : Vallisneria Octandre

آ مجھکو تنک تلک لگا دے
سورت مجھے شیو کی دیکھا دے

(۱۸۰۵ ، دیوان یبختہ ، ۹). بودھ اس کو شاکیہ منی کے قدم کا نشان اور ہندو شیو کے پاؤں کا نشان سمجھتے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۳۳). [س : शिव].

--- بُوٹی (--- و مع) امث.
(ہندو) شیوجی سے منسوب ایک پودا جس کا رس ہندو بطور تبرک استعمال کرتے ہیں ، سوم ، بھنگ. سوم رس یعنی شیو بوٹی اعنی بھنگ دن بھر گھٹا کرتی تھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). [شیو + بوٹی (رک)].

--- جوگ (--- و مج) امذ.
زائچہ کی کنڈلی کے بہتر جوگوں میں سے ایک جوگ. شیو جوگ ، اس جوگ میں جو پیدا ہو گا وہ مولود پیشہ وروں و دستکاروں میں ہو گا. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۵). [شیو + جوگ (رک)].

--- دَج (--- فت د) امذ.
(کاشت کاری) بغیر تخم (طریق توالد و تناسل) پانی کے اجزا سے مٹی میں پیدا ہو جانے والے کیڑے (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۸۲). [مقامی].

--- رات / راتری (--- / سک ت) امذ.
(ہندو) پھاگن کے مہینے کا ایک تہوار جس روز شیوجی کی پوجا کرتے اور برت رکھتے ہیں. اس کا یہ قاعدہ ہے کہ برسویں دن شیو رات کے روز اپنے استھان سے نکل کر دریا میں پھرتا ہے اور خوشی کرتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۵). تعطیلیں بالکل نہ ملتی تھیں ... شیو راتری آئی اور گزر گئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۶۱). وہ دیوالی نہ مناتے تھے مگر شیوراتری مناتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۵). [مقامی].

--- رام پُوری (--- و مع) امذ.
کاغذ کی ایک قسم. دو جلدیں جو ولایت جانے والی ہیں اس کاغذ پر چھاپی جائیں اور باقی شیو رام پوری یا نیلے کاغذ پر. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۶۱). [شیو رام پور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- مَت (--- فت م) امذ.
ہندوؤں میں شیوجی کے ماننے والوں کا مذہب یا مسلک. مسلمان شاعروں نے شاستر اور شیومت کے فلسفے کا کُھلم کُھلا پرچار کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۶). [شیو + مت (رک)].

--- مَتْ بَھیروں (--- فت م ، سک ت ، ی لین ، و مج) امذ.
(موسیقی) بھیروں ٹھاٹھ کی ایک راگنی. بھیروں ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں اس میں یہ ہیں ... شیومت بھیروں ... گونڈ. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی (ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶)). [مقامی].

شیو (ی مج) امذ.
داڑھی یا داڑھی مونچھ دونوں کا مونڈنا. نوکر کے ہاتھ اپنا شیو کرنے کا سامان اور سوٹ کیس منگا لیا. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۱). خوب رگڑ رگڑ کے اس نے شیو کی ، کپڑے بدلے اب اس نے الماری میں لگے قدآدم آئینے میں اپنے ہوبے سراپے کو دیکھا اور خوشی سے مسکرا دیا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۹). [انگ : Shave].

شیوا (ی مع) امذ.
رک : شیو. شیوا دیوتا یعنی مہادیو یا بڑا دیوتا رزق دینے والا ، مخلوق کو پیدا کرنے والا اور موت دینے والا سمجھا جاتا تھا. (۱۹۳۹ ، رام راج ، ۱۲۲). [شیو + ا (زائد)].

شیوا (ی مج) صف ؛ شیوہ.
فصیح ، بلیغ. شیوا ، فصیح و بلیغ. (۱۹۲۵ ، تاریخ الاسماء (فن گوئی اور اس کی روایت ، ۱۱۵)). [ف : شیوہ (رک) کا متبادل].

--- بَیان (--- فت ب) صف.
فصیح و بلیغ ، خوش بیان. ایک طرز داں اور شیوہ بیان ایلچی پیشکش لے کر آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۳۷۲).

جس کی ہیبت سے خود مصور بھی کانپتا ہے
زبان شیوا بیان لرزتی ہے ایک بوسیدہ مو قلم کی طرح

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۳۶). [شیوا + بیان (رک)].

--- بَیانی امث.
خوش کلامی ، خوش بیانی ، فصاحت و بلاغت.

مسلمانوں سے پوچھو ہندوؤں سے پوچھتے کیا ہو
مری شیوا بیانی کو مری شیریں کلامی کو

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۵۰۲). [شیوا بیان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زُبان (--- فت نیز ضم ز) صف.
رک : شیوا بیان. خواجہ جیسا ... شیوا زبان مشخص کو کمتر پایا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳۲). سخنوران طلیق اللسان اور شعرائے شیوا زبان نے جو کچھ لکھا تھا اس سب کو صحیح پایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۸). [شیوا + زبان (رک)].

--- زُبانی (--- فت نیز ضم ز) امث.
رک : شیوا بیانی. مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیوا زبانی سے پہاڑوں کی تعریف کرنا شروع کی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸). [شیوا زبان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

شیوا (۲) (ی مج) امذ.
طور ، طریق ، انداز. حسن کے ہمزاد جُبسن نے بھی ... اپنا شیوا ، اپنا جالا ، اپنا چھند بند سب اس کی مدد گاری کوں بھیجی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۶).

شیخوں مشایخوں کی مل کر سزاوری دیکھ
اثبات میں کیا ہوں شیوا قلندری کا

(۱۷۰۶ ، خروش (قدیم بیاض ، ۲۷)). گھر میں بیٹھنا عورتوں کا شیوا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۶).

جفا کی شکایت پہ کہتے ہیں ہنس کر
وفا ہم حسینوں کا شیوا نہیں ہے

(۱۹۳۸ ، مولوی سیّد اظہرعلی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۹۶)).
[شیوہ (رک) کا ایک املا].

شیوالا (ی مع) امذ ؛ =شیوالہ.
شِوالا ، مندر ، ہندوؤں کا مندر. ازانجملہ ایک بدری ناتھ کا شیوالا یعنی مندر ہے جو تمام شہر کی عمارات سے بلند ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۴ : ۴۳). جس دکان میں ولایت علی خاں رہتا تھا وہاں اب شیوالہ بن گیا ہے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۳۸).
[شوالہ (رک) کا ایک املا].

شیوائی (ی مج) امث.
فصاحت ، بلاغت.

کوئی خامی نہ ہو انداز کی شیوائی میں
نقص رہ جائے نہ مضمون کی رعنائی میں

(۱۹۳۵ ، عروس فطرت ، ۱۲۵).[شیوا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

شُیُوخ (ضم ش ، و مع) امذ ج.
۱. **بزرگ ، خدا رسیدہ لوگ ، مشائخ ، اساتذہ.** ہندوستان سے لے کر عرب تک ہزارہا علماء اور شیوخ سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ملا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۲). مشائخ و شیوخ ان نعمتوں کو کیونکر کام میں لاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۶۶).
۲. **مسلمانوں کا ایک طبقہ جو عموماً اپنے نام کے آگے صدیقی ، فاروق وغیرہ لکھتا ہے.** بستی ہے شیوخ کی رہتے ہیں اس میں زیادہ تر چمار.(۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۱۳). [شیخ (رک) کی جمع].

شُیُوخچَہ (ضم ش ، و مع ، سک خ ، فت چ) امذ.
(طنزاً و تحقیراً) **چھوٹے شیخ ، چھوٹے چھوٹے سردار.** ان دونوں سر برآوردہ شیوخ کے نیچے اور پیچھے بہت سے شیوخچے اور زمیندار بے تھے. (۱۹۵۶ ، ہمارا گاؤں ، ۲۲).
[شیوخ + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

شُیُوخِیَّت (ضم ش ، و مع ، کس خ ، شد ی بفت) امث.
سرداری ، شیخوں کی علمداری. اس قسم کی حکومت کو اصطلاحاً «شیوخیت» کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے.(۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۷۲). [شیوخ + یت ، لاحقۂ کیفیت].

شُیُوع (ضم ش ، ی مع) امذ.
ظاہر ہونا ، **آشکارا ہونا ، شائع ہونا** ؛ (کنایۃً) **پھیلنا.** پس واسطے شیوع تجارت اور حصول سامان اون اشیاء کے جو دستکاری و ہنر مندی سے طیار ہوتے ہیں ، تحقیق کرنا. (۱۸۴۵ ، مزیدالاموال ، ۲). اخلاق مسائل کے شیوع میں خاص حصہ لیا. (۱۹۲۷ ، تاریخ یونان قدیم ، ۳۰۸). صنعتی انقلاب کا آغاز انگلستان میں ہوا تھا ، چند ہی برسوں میں اس کا شیوع تمام مغربی ممالک میں ہو گیا. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۹۱).[ع].

شیوَن (ی مج ، فت و) امذ.
نالہ و فریاد ، نوحہ ، زاری ، آوازِ ماتم ، واویلا.

اندھاری رین شہ پر روشن کریں
اتال جا کر دشمن پر شیون کریں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۰).

تیری زلفوں سے دلِ شیون میں ایسا ہے کہ گر سنتا
صدا اس چینی سووار کی ، فغفور رو دیتا

(۱۸۵۵ ، یقین ، د ، ۴). جتنے تعزیےدار ہیں شدے اور عَلَم اٹھا کر بیٹھک خانے تلک شیون کرتے ہوئے لے جاتے ہیں.(۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۴۷).

گئی نیند شیون سے بلبل کی رات
کہیں دل ہمارا گرفتار تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۹). بہادر شاہ ظفر ولی عہد سلطنت تھے ، انہوں نے بھی بہزار شیون و بکا مولوی صاحب کو رخصت کیا. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۲۱). اس کے شیون میں بےاندازہ ، جدّت ، تنوع اور تازگی ہے وہ اپنے آپ کو کبھی دہراتی نہیں. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۶۲). [ف].

شُیُون (ضم ش ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. **صورتیں ، حالتیں.** ہم عموماً رویا میں وہی چیزیں دیکھتے اور اونہیں شیون یا کیفیتوں کا نظارہ کرتے ہیں جو عالمِ بیداری میں ہمارے احساس میں آتی ہیں.(۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۷۵).
۲. (تصوف) **صورِ علمیہ اور حقائقِ عالم کے اصول جو مرتبۂ وحدت میں بطور اجمال اور مرتبۂ وحدانیت میں بطور تفصیل کے ثابت ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۵).

ہاں شیون کو درجۂ اعیاں میں لا کر آخرش
خلوتِ ایجاد میں پوشیدہ لایا آپ کو

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶۸). ذاتی شیون کی وجہ سے حق تعالیٰ کی احدیت اور مخصوص یکتائی میں کسی قسم کا خلل نہیں پڑتا. (۱۹۴۰ ، اسفار اربعہ ، ۱۳۹۱). [شان (رک) کی جمع].

شیوِنگ (ی مج ، کس و ، غنہ) امذ.
حجامت ، بالوں کی صفائی. شیونگ کا سامان میز پر رکھا ہوا تھا. (۱۹۴۴ ، ایرانی افسانے ، ۱۲۵). [انگ : Shaving].

ـــــ مَشِین (ــــ فت م ، ی مع) امذ.
حجامت کرنے کا آلہ ؛ (چرم سازی) چمڑا ہموار کرنے اور چھیلنے کی مشین. شیونگ مشین سے حسب ضرورت چھیلائی کرنے کے بعد ... اس رنگ کا نسخہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۱۲۳). [شیونگ + مشین (رک)].

شیوَنی (ی مج ، فت و) صف.
نالہ و فریاد کرنے والا ، فغانی.

غمِ شاہ دیں جاودانی ہے زباں شیونی لب فغانی ہے

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۰۷). [شیون + ی ، لاحقۂ صفت].

شیوہ (ی مع ، فت و) امذ.
۱. **طور طریق ، ڈھنگ ، انداز ، دستور ، عادت ، روش ؛ ناز ، کرشمہ.**

دور ہوں فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
میرے دل کا خیال تیرے شیوے بن تا دور تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲).

غم سوں تیرے ہے ترحم کا محل حال ولی
ظلم کوں چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲). احکام بادشاہ کے اور اس صوبہ دار کے بہ خوبی بجا لاوے تغافل شعاری و سہل نگاری کا شیوہ اختیار نہ کرے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۹۱).

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا ، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری ، تو قتیلِ شیوۂ آذری!

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۸۴). ایک نیا پنجاب جو نوکر شاہی کو اپنے کندھوں سے جھٹک کر براوراست سیاست کو اپنا شعار اور شیوہ بنائے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۹۸). ۲. (تصوف) **جذبۂ الٰہی کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک فطرت و عادت الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۶). [ف].

--- لینا محاورہ.
انداز اختیار کرنا ، طور طریقہ اپنانا.

کرے نہ تجھ پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰).

--- ہائے خانقہی (---سک ن ، فت ق) امث.
خانقاہ میں بیٹھنے والوں کی عادتیں یعنی جدوجہد اور جہاد کا ترک.

سکھا دیئے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی
فقیہہ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۶). [شیوہ + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرفِ اضافت) + خانقہ (خانقاہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

شیہہ (ی مع ، فت ہ) امذ.
ہنہناہٹ ، ہنہنانا ، گھوڑے کے بولنے کی آواز. تمہارا محبوب بوبرہ دلنی شین منقوط مع التحتانی کے بیان میں شیہہ کو گھوڑے کے ہنہنانے کی فارسی بتاتا ہے. (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۶۱۸). گھوڑے نے جو اپنے آقا کو دیکھا شیہے بھرتا ہوا قریب آیا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۷۷۰). [ف].

شَیئیّت (ی لین ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
چیز ہونے کی حالت یا کیفیت.

شیئیّت و اقتال اس اور اسماع
تثلیث کو ان کی ایک تو ذات سمجھ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۵۲). استعارہ معانی کی جس صورت کو پیش کرتا ہے اس کا تعلق شے سے زیادہ شیئیت کی تشکیل سے ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۲۰). [شے + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ص

ص حرف ؛ امذ.
۱. **بلحاظ صوت اُردو حروف تہجّی کا تیسواں ، عربی کا چودھواں ، فارسی کا سترھواں حرف.** زُبان کی نُوک کو نیچے کے اگلے دانتوں سے ملا کر ادا کیا جاتا ہے اور کچھ سیٹی سے مشابہ آواز نکلتی ہے ، تلفظ عربی میں صاد اور اُردو میں صواد ہے ، کلمہ کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر میں بھی ، جیسے صابر ، وصل ، اخلاص ، اسے صاد مہملہ اور صاد غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں ، جمل کے حساب سے نوے (۹۰) کے عدد کا قائم مقام. یہ عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے ، جس وقت آدھا (ص) صاد یعنی بغیر دائرہ لکھتے ہیں تو وہ علامت صحیح یا منظوری خیال کی جاتی ہے نیز «صلی اللہ علیہ وسلم» کے مخفف کے طور پر حضورؐ کے اسمِ گرامی کے اوپر لکھتے ہیں ، اُستاد اچھے شعر پر ص دیتا ہے ، شعرا آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں. ص ، ث ، ط ، ظ وغیرہ عربی میں واضح آوازیں بھی ہیں. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۵۹). ۲. **قرآن مجید کی اڑتیسویں سوُرت جو مکّی ہے اور سورۃ القمر کے بعد نازل ہوئی اس میں اٹھاسی آیات اور پانچ رکوع ہیں.** میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ میں سورہ ص میں سجدہ کروں. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۲۳۷). ۳. (تصوف) **صورۃ الحق ، یہ اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مطہر کی طرف جو خلاصہ عالم ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۷).

صاب صف ؛ امذ.
رک : صاحب. پلپلی صاب نام ہے مارنا ہمرا کام ہے. (۱۸۹۳ ، البرٹ بل ، ۸۱). فتح حا کا چلن اتنا عام ہے کہ عوامی لہجے میں صاحب محض صاب ہو کر رہ گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، دسمبر ، ۹۵). [صاحب (رک) کا بگاڑ].

صابَر (فت ب) امذ.
بارہ سنگھے کی کھال سے تیار کیا ہوا سفید یا زرد رنگ کا چمڑا. بربر میں اجناس تجارت کیا ہیں گونْد ، بادام ، صابر اور نمک. (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۶۴). پٹرول کو چھاننے اور ہر قسم کی ناگوار غلاظت سے محفوظ رکھنے کے لیے شامی لیدر یا دوسرے لفظوں میں صابر نہایت مفید چیز ہے. (۱۹۴۹ ، موٹر انجینیئر ، ۱۹۱). [سابر (رک) کا غلط املا].

صابِر (کس ب).(الف) صف.
مصیبت میں صبر کرنے والا ، برداشت کرنے والا ، ضبط کرنے والا.

تیری یاداں سیتی کد آہ نہ ماروں ہرگز
آہ ماروں تو کہیں نیہ میں نہیں ہے صابر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۹).

صابر رنج دشتِ کرب و بلا
خلف ابنِ علی کا زینِ عبا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸).

کیا پوچھو ہو دیں کے اکابر فاضل صابر رنج
عزت والے کیا لوگوں کو گلیوں میں ان نے خوار رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۱). اونٹ سپاہ و آبادی ... کا مددگار اور باربرداری میں صابر ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۶۸).

یونہیں صابر اگر ہے انسان
رکھے گا لحاظ اس کا ہر آن

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۲۹). (ب) امذ. **مشہور پیغمبر حضرت حضرت ایوب علیہ السلام کا لقب جن کا صبر مشہور ہے** (ماخوذ : نوراللغات). [ع : (ص ب ر)].

ـــ اَور شاکِر دونوں جَنّتی (ہیں) کہاوت.
مسلمانوں میں صبر اور شکر کرنے والوں کا بڑا درجہ ہے (ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ و شاکِر (ـــ و مج ، کس ک) صف.
راضی برضا رہنے والا ، صبر و شکر سے کام لینے والا. اول مدرس خلیق ہو ... دوم صابر و شاکر ہو. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۳۱). میں ... قومی کام کرنے والوں میں ایک حیثیت بھی رکھتا ہوں اور طبعیتاً بھی صابر و شاکر ہوں. (۱۹۲۶ ، حیات جوہر ، ۲۳۰). میں بالکل کچھ نہ کہوں گا اور ہمیشہ صابر و شاکر رہوں گا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۴). [صابر + و (حرفِ عطف) + شاکر].

صابْری (رنگ) (فت نیز سک ب) صف ؛ امذ.
صابر (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ بہت ہلکا زرد رنگ. آپ کا لباس صابری رنگ کا از سرتاپا تھا . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۱۰). [صابَر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صابِری (کس ب). (الف) امث.
صبر کرنے کی کیفیت یا عمل ، صبر کرنا.

صابری ہو گئی زہرائے دل افگار پہ ختم
غیرت و شہم ہوئی عترتِ اطہار پہ ختم

(۱۸۳۱ ، مراثی ، دلگیر ، ۱۸۲). (ب) امذ. **سلسلۂ صابریہ سے منسوب یا متعلق شخص.** سہروردیے حالت جذب میں نعرے کرتے صابری صبر و شکر کا دم بھرتے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۰). [صابر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صابِرِیّہ (کس خف ب ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
سلسلۂ چشتیہ کی ایک شاخ کا نام جو حضرت علی احمد صابر کلیری سے منسوب ہے . خاندان ... صابریہ میں قطب الارشاد حضرت امیر شاہ صاحب قدس سرہ صاحب سجادہ سے بیعت کی. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر مینائی، ۱۲). صابریہ، حضرت علی احمد صابر اور نظامیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سے منسوب ہیں (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۸۰). [صابری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صابِغ (کس ب) صف.
رنگنے والا ، رنگ پیدا کرنے والا : مصبوغ زیادہ دیر تک صابغ سے ٹھہرے گا یا دونوں برابر ٹھہریں گے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۲). [ع : (ص ب غ)].

صابُن (ضم نیز فت ب) امذ.
تیل، سجی اور چربی سے بنائی ہوئی ٹکیہ جو دھلائی، صفائی اور غسل وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے.

نہ دھوئے کوں صابن ملے ہر بڑے
بہا چاند کا یا کگن جا جڑے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۷).

اس ملک ہندوستان میں مشہور کامل کا شرف
صابن لگا دھویا کرو منہ تا نہیں غم کا حرف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۷).

ہے کچھ یاد وہ رات کی بیحیائی
ہوئی آنکھ صاف آج صابن سے دھوئی

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۶).

اُدھر تولیا اور صابن مبارک
اِدھر تیل ترکِ تعاون مبارک

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۸۳). صابن کی ٹکیوں سے بھرے ہوئے ایک ڈبے کا وزن ۶ کلو گرام ہے. (۱۹۸۸ ، ریاضی ، چوتھی جماعت کے لئے ، ۹۶). [صابون (رک) کی تخفیف].

ـــ دان امذ.
صابن رکھنے کا برتن (ا پ و ، ۳ : ۱۰۶). [صابن + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ دانی امث.
صابن رکھنے کی ڈبیا. یہ حصہ اس سے زیادہ نہیں کہ آپ کا کوئی سنگر رشتہ دار آپ کو پلاسٹک کی ایک صابن دانی تحفے میں دے دے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۶۵). [صابن دان (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ دیے میل کَٹے اَور گَنگا نہائے پاپ . جُھوٹ بَرابَر پاپ نَہیں اَور سانچ بَرابَر تاپ کہاوت.
ہندوؤں کے اعتقاد میں گنگا کے نہانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں ، جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے اور سچ کے برابر کوئی عبادت نہیں (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ سازی امث.
صابن بنانا نیز صابن بنانے کا کام یا پیشہ. صابن سازی ، شیشہ گری ادویات اور سونے کے کاموں میں نمک کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۶۶). [صابن + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ سا مُنّھ میں گُھلْنا محاورہ.
مُنّھ سیٹھا اور بےمزہ ہونا ، پھیکا پھیکا اور بدذائقہ مُنّھ ہونا (فرہنگِ آصفیہ).

---سا مُنھ ہونا محاورہ.
رک : **صابن سا منھ میں کھلنا** (فرہنگ آصفیہ).

---کے مول پَڑْنا محاورہ.
بہت زیادہ جُوتیاں لگنا ، بہت پٹائی ہونا.

جب پڑنے لگیں ادھر سے صابن کے مول
سونے کی طرح سے تپ گیا خوب کڑھا

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)).

---مَلْنا ف مر ، محاورہ.
صفائی کے لیے منھ یا بدن پر صابن کی ٹکیا رگڑنا. صابن مل چکا تھا ، آنکھیں بند تھیں گھبرا کر ایک لوٹا سر پر ڈالا اور جلدی سے آنکھیں کھول دیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۷۵).

---میں (کا) تار صف.
شامل ہوتے ہوئے آلودگی سے پاک ، بے لوث ، بے تعلق ، آزاد (فرہنگ آصفیہ).

---میں سے تار کی طَرَح نِکَل جانا محاورہ.
بالکل بے تعلق ہو جانا ، ایک دم الگ ہو جانا ، صاف سکر جانا. جس مردود کی محبت میں یہ سب کچھ کیا وہ آناً فاناً میں صابن میں سے تار کی طرح نکل گیا. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۳۸).

---میں سے تار نِکالْنا محاورہ.
کسی کام کو نہایت آسانی سے بحسن و خوبی پورا کرنا. دیکھو کیا صابن میں سے تار ، مکھن میں سے بال نکالا ہے. (۱۹۸۳ ، شمع اور دریچہ ، ۳۷).

صابُودانَہ (و مع ، فت ن) امذ.
رک : **ساگودانہ.** لشکر کا ایک چپراسی بشیر کے یہاں صابودانہ مانگ رہا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشہ عافیت ، ۱ : ۱۳). [ساگودانہ (رک) کا غلط إملا].

صابُون (و مع) امذ.
رک : **صابن جو زیادہ مستعمل ہے.** صابون کپڑے کو لائے پاک. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۹۳).

جو یک قرص صابون کا لیا یا بہار
دھویا سب سیاہی تھے او دشت و غار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۶۳).

شیخ جی کھاتے ہیں افیون کی گولی پیچھے
پہلے صابون کے شافوں کو بنا رکھتے ہیں

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۲).

تھا شور کہ صابون پہ رکھتا ہے کبھی تار
سر خاک پہ برساتی ہے یہ برق شرر بار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۳). ماما گرم پانی صابون تولیا ... لے کر حاضر ہوئی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۵۰).

مسز ولیم عجب انداز کی خاتون تھی یارو
کبھی مکھن ، کبھی پتھر ، کبھی صابون تھی یارو

(۱۹۸۷ ، ضمیریات ، ۵۳). [پرتگالی].

---دان امذ ؛ صابوندان.
رک : **صابن دان.** دوسرے میں صابوندان اور منجن کا ڈبہ رکھا تھا. (۱۹۳۳ ، گھر گرہستی ، ۳۲). [صابون + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سے تار نِکَلْنا محاورہ.
تیزی اور صفائی سے باہر آنا.

چار آئینہ میں تیر سے باہر نکل آئے
صابون سے دو تار برابر نکل آئے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۶۱).

---کا تار امذ.
وہ تار جس سے صابون کو کاٹتے ہیں ؛ (کنایۃً) شامل ہوتے ہوئے بھی آلودگی سے پاک ، بے تعلق ، بے لوث ، آزاد (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کے بھاؤ پَڑْنا محاورہ.
صابن کے مول پڑنا ، بہت جُوتیاں پڑنا ، پٹائی ہونا. ایک نے دوسرے کی خوب کندی کی اور صابون کے بھاؤ پڑ چکیں تو خون میں نہائے لال قلعہ میں آئے. (۱۹۳۲ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۴۴).

---گَر (---فت گ) امذ.
صابن بنانے والا ، صابون سازی کا کام کرنے والا شخص. مولانا عبدالقادر اور صابون گر اور دوسرے فقرا آپ کے معتقد ہو گئے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۰). [صابون + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---میں تار صف.
رک : **صابون کا تار** (جامع اللغات).

صابُونی (و مع).(الف) امث.
ایک مٹھائی جو تقریباً انگلی کے برابر ہوتی ہے اور بادام ، شہد اور تل کے آمیزے سے بنائی جاتی ہے ، برفی.

شکر فروشوں کی دوکان سے مگس بھی کبھی
نہ جائے شوق میں صابونیوں کی جانب کو

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۱۹). ہریسہ سے شوربے تک ، حلوائے صابونی سے ریوڑی تک . احکامات سلطانی کے بموجب رکھتے. (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی ، ۴۶۳). (ب) صف ؛ امذ
۱. **صابن کا ، صابن سے منسوب ، صابن ملا ہوا نیز صابن بنانے یا فروخت کرنے والا** (ماخوذ: جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
۲. **ایک قسم کا زمرد جو نہایت ہلکے ہرے رنگ کا ہوتا ہے.** اس پتھر کی بہت سی قسمیں ہیں ... صابونی سفیدی مائل سبز رنگ ، کاہی زردی مائل سبز رنگ. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۶). [صابون + ی ، لاحقۂ نسبت].

صابُونِیَہ (و مع ، سک ن ، فت ی) امذ.
ایک پودا جس کو صابن کی طرح استعمال کرتے ہیں ؛ ریٹھا جس سے کپڑے دھوتے ہیں.

چھٹی قسم صابونیہ یعنی ربٹھا
پہنتے ہیں کپڑوں کو بھی جس سے دھو کے
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ٦). [صابون + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صابی امذ.
۱. ایک ستارہ پرست قوم جس کا عقیدہ ہے کہ کوا کب اور افلا ک وغیرہ کی تاثیرات سے یہ عالم ہوا ہے اور یہی تمام تغیرات میں کارفرما ہے ابراہیم علیہ السلام اسی قوم پر مبعوث ہوئے تھے ، بعض کے نزدیک نوح علیہ السلام کے مذہب کا ماننے والا ؛ غیر اہل کتاب نیز حنفی فرقہ کا مقابل فرقہ.
لوکاں کتاباں قبل کی اور صابیاں ہونے کے تا
ہے ذبح سب ان کا روا جو خوب ہے اور پا کتر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۵۸). نصارا ، یہود ، صابی زردشتی اور سب طرح کے آدمی اس مجلس میں آتے تھے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۵۷) . ان لوگوں کا الگ ذکر کیا ہے جو کسی الہامی کتاب کے بغیر ہیں مثلاً صابی . (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۳) . **۲. بدعقیدہ ، مرتد.** بدعقیدہ کو عربی میں صابی کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۲) . ابولہب آپ کے پیچھے لگا رہتا اور آپ کو جھوٹا اور صابی کہہ کر آپ کی تبلیغ میں خلل انداز ہوتا. (۱۹۷۲ ، رُوحِ اسلام ، ۱۲۲). **۳. بُت پرست جو اپنا مذہب بدلے** (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [رک : صابئی].

صابیّہ (کس ب ، شد ی بفت) امذ.
رک : صابی. پنجم صابیہ یہ لوگ محسوس و معقول اور احکام عقلیہ کے قائل ہیں مگر شریعت انبیاء کے معتقد نہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ٦٦). [صابی (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

صاح (۱) امذ.
مالک ، آقا نیز ساتھ زندگی گزارنے والا ، صاحب (رک). صاح صاحب کا مرخم ، اسما معشوقہ کا نام. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۲۵٦). [صاحب (رک) کی تخفیف].

صاح (۲) صف ؛ امذ.
وہ شخص جو نشہ میں نہ ہو ، سکران کا نقیض.
نہ ہوں صاح و سکران ہرگز برابر
کہ خمر و خرد میں بہت فاصلہ ہے
(۱۹٦۳ ، فارقلیط ، ۱٦۲). [ع].

صاحِب (کس نیز فت ح). (الف) امذ.
۱. القاب جو اسماء کے بعد عزت و احترام کے لیے مستعمل ہے.
جہاں کے خوبصورت خوب ہم تاڑے ہیں نظروں میں
تو سب کا سب طرح صاحب ہے اے میرے میاں صاحب
(۱۷۳٦ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳٦).
لیتے ہی نام اس کا سوتے سے چونک اٹھے ہو
ہے خیر میر صاحب کچھ تم نے خواب دیکھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹).
دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے
(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۱۳). عامل صاحب بہت خوش ہوئے . (۱۹۳٦ ، خطبات عبدالحق ، ٦۴). ایک دفعہ مہندر نے اس سے کہا کہ دلجیت کے گھر گرنتھ صاحب کا ختم ہے وہ بھی اس کے ساتھ چلے. (۱۹٦٦ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۱۳۰). **۲. کلمہ تعظیم یا تخاطب ؛ مراد : حضرت ، جناب ، آپ.**
کہتے ہیں گھر مرا کوئی حسرت کدہ نہیں
صاحب یہاں نہ چھوڑ کے ارمان جایئے
(۱۸۸۸ ، صنم خانہ عشق ، ۲۴۸).
کیوں چپ ہو یہاں مصحفی فرماؤ تو صاحب
پڑھتے نہیں کیوں آپ کوئی تازہ غزل آج
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۷٦). مجھے خود رات بھر انتشار رہا کہ صاحب ہار کرتے ہوں گے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۵۲).
ہم سے اس درجہ تغافل بھی نہ برتو صاحب
ہم بھی کچھ اپنی دعاؤں میں اثر رکھتے ہیں
(۱۹۷۵ ، بچھلے پہر ، ۴۳). **۳. آقا ، مالک ، مخدوم ، افسر.**
کہا سب عمر میں او صاحب میرا
جو کھائے ہیں ان پست دو من کیرا
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۱). ملک ہوا پراگندہ صاحب ہو کر بیٹھا ہر یک بندہ . (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۳٦۵) . حضرت نے رضوان داروغہ بہشت سے پوچھا کہ صاحب ان دونوں محلوں کا کون ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۱).
بندہ ہے پھر کہاں کا جو صاحب ہو ہے داغ
اس سے خدائی پھرتی ہے جس سے خدا پھرا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۸). سپاہی کے واسطے کوئی چیز اس سے بہتر نہیں ہے کہ وہ اپنے صاحب کی ذات کی حفظ و حمایت میں اپنی جان فدا کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۸۸) . **۴. (أ) شوہر ، خاوند (بیشتر خطاب کے موقع پر).**
لوگو شہ والا کے مصاحب نہیں آتے
ہے ہے علم آیا رہے صاحب نہیں آتے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۲۷).
وفورِ شرم سے حالت خراب ہے صاحب
علی کی جاتی کو خوفِ عتاب ہے صاحب
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۹) . **(أأ) زوجہ ، بی بی (بیشتر خطاب کے موقع پر).**
صاحب بھلا عدم کے مسافر کو کیا حجاب
ہم یوں ہیں جس طرح کہ سرِ آب ہو حباب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۳). **(أأأ) بول چال میں والدہ یا بیوی وغیرہ الفاظ کے بعد بطور تعظیم بجائے صاحبہ کے مستعمل.**
اُمت کے لیے والدہ صاحب نے سہے جبر
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)). ارے بھائی بات سمجھا کرو ... یہ مجھ سے کیسے ممکن ہے کہ میں اس کو چھوڑ دوں محض بیوی صاحب کی خاطر. (۱۹٦۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۲۰۵) . **۵. (أ) دوست ، رفیق ، ساتھی ، ہمنشین.**

شقی تھا تختِ حکومت پہ گرد صاحب تھے
دو رویہ کرسیوں پر سات سو مصاحب تھے

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). صریح آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو صاحب رسول اللہ فرمایا۔ (؟، سرج البحرین ۱۱۸). (اا) **محبوب یا معشوق کے لئے کلمۂ خطاب.**

آنکھوں میں کیا بلا کچھ وحشت ہے میرے صاحب
دیکھے سوں جن کے دل میں دہشت ہے میرے صاحب

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۱).

بوسہ نہیں تو باتیں کچھ کیجے اپنے لب سے
دل کو مرے ذرا تو بہلاؤ میرے صاحب

(۱۷۸۳ ، دیوان محب ، ۳۶).

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸).

چپ چاپ بیٹھنے میں تو صاحب مزا نہیں
شوخی کی چھیڑ چاہیے کچھ کچھ حیا کے ساتھ

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۱۳). ۶. **غیرمعین شخص ، شریف آدمی نیز ہر شریف شخص کے لئے کلمۂ خطاب.**

ایک صاحب سے جی لگا میرا
ان کے عشووں نے دل ٹھگا میرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹). اردو کے مغربی شاعروں میں ایک اور صاحب کا دیوان نظر سے گزرا. (۱۸۷۸ ، مقالات ماجد ، ۱۷). ان صاحبوں کو تم نے نہیں مارا؟ ہاں میں نے مارا مگر پتیارق نہیں ہوں. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۶۵). میں صاحب آدمی ہوں میرا سرمایہ سب کی نظر کے سامنے ہے جس کا دل چاہے آئے دیکھ لے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۹۷). ۷. **یورپین ، انگریز (جو مخدوم یا افسر ہو).**

شوہروں کے ہوئے صاحب ہوئی عفت رخصت
لیڈیاں داخلِ خانہ ہیں جمیت رخصت

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، اکبر ، ۳۳۰).

مل گیا حضرت لیڈر کو تو صاحب سے ڈنر
کیا ہوا ، اس سے اگر قوم کا فاقہ نہ گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۵). (ب) صف. ۱. **جس سے کوئی چیز یا بات منسوب ہو ، رکھنے والا ، مالک یا قابض کے معنی میں (اضافت کے ساتھ یا بلا اضافت مستعمل)** . شمشیر ہور بہت کے صاحب. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). دو سو پریوں کے بادشاہ صاحب تخت و تاج جہاں آرائی کی طرف آ رہے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۵۵).

ہو طرف مجھ پہلوان شاعر کا کب عاجز سخن
سامنے ہونے کو صاحبِ فن کے قدرت چاہئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳). آپ اپنے عہد کے مشہور واعظ اور صاحب تصنیفات کثیرہ ہیں. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۲۳). ۲. **(کنایۃً) خدا تعالیٰ.**

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اس آسان ہووے جو مشکل اچھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹).

زر کے لالچ سے خوشامد جو نفر بے حد کرے
ایسے بندے پر سدا صاحب کی لعنت چاہیے

(۱۸۸۲ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱۶۳). صاحب (اللہ) نے ان کی عرض سن لی اور جانوروں کی کھالوں کھروں اور سروں میں روح ڈال دی. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۸۸). [ع].

ـــِـ اَثَر کس اضا (ـــ فت ا ، ث) صف ؛ امذ.
اثر رکھنے والا ، رسوخ والا ، بااختیار ، معزز شخص. اس مرتبہ یہ طلیطلہ کے تمام صاحب اثر پادریوں اور معزز ننوں کو لے کے اس وحشت کدے میں آیا ہے. (۱۸۹۹ ، فلورا فلونڈا ، ۱۵). بڑے بڑے صاحب اثر بڑے بڑے کڑیل جوان مائی کے لال منوں مٹی کے نیچے دبے پڑے ہیں. (۱۹۳۰ ، خمارستان ، ۱۳). [صاحب + اثر (رک)].

ـــِـ اِحْتیاج کس اضا (ـــ کس مج ا ، سک ح ، کس ت) صف.
صاحب ضرورت ، حاجت مند ، جس کو کوئی ضرورت ہو (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + احتیاج (رک)].

ـــِـ اِخْتیار کس اضا (ـــ کس ا ، سک خ ، کس مج ت) امذ.
جو اپنی مرضی سے کوئی کام کرے ، جسے انتخاب کا حق ہو ، جسے کسی قسم کا اختیار سپرد ہو ، خودمختار ، مطلق العنان ، بااختیار (جامع اللغات). [صاحب + اختیار (رک)].

ـــِـ اَخْلاق کس اضا (ـــ فت ا ، سک خ) صف ؛ امذ.
بااخلاق ، خلیق ، نیک خصلت ؛ باادب ، مہذب ، شائستہ شخص ، نیک اطوار شخص. نہایت یارباش ، دوست پرور اور صاحب اخلاق بزرگوار تھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۸). [صاحب + اخلاق (رک)].

ـــِـ اِدْراک کس اضا (ـــ کس ا ، سک د) امذ.
عقلمند ، دانا (جامع اللغات). [صاحب + ادراک (رک)].

ـــِـ اَدْیان کس اضا (ـــ فت ا ، سک د) امذ ؛ ج.
مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ.

اب وہ کہاں ہیں صاحبِ ادیانِ باستان
ہندو نئے نئے ہیں ، مسلماں نئے نئے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۶). [صاحب + ادیان (رک)].

ـــِـ اِرادَہ کس اضا (ـــ کس ا ، فت د) صف ؛ امذ.
ارادہ کرنے والا ، خواہش مند ؛ مرید.

پھر وہ بت صاحبِ ارادہ ہوا
پھر کمر میں کٹار رہنے لگا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲). [صاحب + ارادہ (رک)].

ـــِـ اِرْشاد کس اضا (ـــ کس ا ، سک ر) امذ.
ہدایت دینے والا ، رہنما.

بہت ہیں صاحبِ ارشاد اب تک
بہت ہیں باغِ دیں آباد اب تک

(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۳۰۸). [صاحب + ارشاد (رک)].

---اِسْتِطاعَت کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس مج ت ، فت ع) صف ؛ امذ.
اہلیت رکھنے والا ، قدرت رکھنے والا ، وہ جو کسی کی حاجت کو پورا کرنے کا اہل ہو ، خوشحال شخص. مگر وہ لوگ پھر بھی کسی قدر صاحبِ استطاعت تھے. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۲۹). [صاحب + استطاعت (رک)].

---اِسْتِعْداد کس اضا(---کس ا ، سک س ، کس مج ت ، سک ع) صف ؛ امذ.
استعداد رکھنے والا ، قابل ، لائق شخص (فیروز اللغات) . [صاحب + استعداد (رک)].

---اَسْرار کس اضا(---فت ا ، سک س) صف.
راز رکھنے والا ، بھید والا ، جس میں کئی راز پوشیدہ ہوں.

رکھتا ہے سدا اپنے وہ قبضے میں ہوا کو
سچ پوچھو تو کچھ صاحبِ اسرار ہے پنکھا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۱). [صاحب + اسرار (رک)].

---اِسْلام کس اضا(---کس ا ، سک س) امذ.
دین اسلام کا ماننے والا ، مسلمان. گھر میں ایک غلام تھا مبارک نام بڑا عالم اور صاحب اسلام. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۹). [صاحب + اسلام (رک)].

---اِعْتِبار کس اضا(---کس مج ا ، سک ع ، کس مج ت) صف ؛ امذ.
اعتبار کے قابل ، معتبر ، معزز ؛ وہ شخص جس پر بہت اعتبار کیا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صاحب + اعتبار (رک)].

---اِعْجاز کس اضا(---کس مج ا ، سک ع) صف ؛ امذ
کوئی معجزہ رکھنے یا دکھانے والا (ماخوذ : مہذب اللغات) . [صاحب + اعجاز (رک)].

---اَغْراض کس اضا(---فت ا ، سک غ) صف ؛ امذ.
فسادی ، مفتری ، جو بغاوت پھیلائے ؛ خود غرض ، غرض مند شخص (جامع اللغات). [صاحب + اغراض (رک)].

---اَفْسَر کس اضا(---فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
بادشاہ ، شہنشاہ (جامع اللغات) [صاحب + افسر (رک)].

---اِقْبال کس اضا(---کس ا ، سک ق) صف.
اقبال مند ، بااقبال ، خوش نصیب ، خوش قسمت. یو صاحب جمال ، یو صاحب اقبال ... صاحب تروار سوں مل کر ، یک دل کر بہت قرار کیے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۸۷).

اس کے چہرے ہی کے رہتا ہے مقابل شب و روز
دیکھنا آئینہ بھی صاحبِ اقبال ہے کیا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹). [صاحب + اقبال (رک)].

---اِقْتِدار کس اضا(---کس ا ، سک ق ، کس مج ت) صف ؛ امذ.
اقتدار رکھنے والا ، بااختیار ، طاقتور ؛ وہ شخص جسے بہت سارے اختیارات حاصل ہوں ، حاکم. مضمون نگار ادیٹر ... خود مالک مطبع صاحب اقتدار ہیں. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۳۱). چنانچہ یہ چیزیں بھی صاحب اقتدار طبقوں کی زر خرید کنیزیں تھیں. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۱۱). اگر کہیں سے منافرت کی کوئی چنگاری شعلہ بننا چاہتی تھی تو نئے صاحب اقتدار لوگ دوڑ پڑتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۹) . [صاحب + اقتدار (رک)].

---ُ الْاَمْر (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک م) امذ.
امام مہدی آخرالزماں جو اثنا عشری عقیدے کے مطابق بچپن میں حکم خدا سے سامرا کے ایک غار میں داخل ہوئے اور پھر نہ نکلے اب کہیں حکم خدا سے پوشیدہ ہیں اور ان پر امر الٰہی نازل ہوتا ہے. دوازدہ امام کی درگہ صاحب الامر کا غار بنوایا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۰).

غُل ہے شادیِ خداداد مبارک ہووے
صاحب الامر کا میلاد مبارک ہووے

(۱۹۱۲ ، شمیم ، مراثی (ق) ۱۷). [صاحب + رک : ال (ا) + امر (رک)].

---ُ الْاِنْشا (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ن) امذ.
ادیب ، مضمون نگار ، منشی. معین دراصل اس کتاب کی ایک شرح کا نام ہے جو بابر کے صاحب الانشا شیخ زین نے لکھی تھی. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۱۸). [صاحب + رک : ال (ا) + انشا (رک)].

---ُ الْبَرِید (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ی مع) امذ.
ڈاک خانہ کا افسر ، پوسٹ ماسٹر. وہ صاحب البرید بھی مقرر کرتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ ، ۲۶۲) . [صاحب + رک : ال (ا) + برید (رک)].

---ُ التّاج وَ الْمِعْراج (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ت ، فت و ، غم ا ، سک ل ، کس مج م ، سک ع) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. حبشہ کے لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے انہیں مسجد نبوی میں اتارا ، کہاں صاحب التاج و المعراج اور کہاں حبشہ کے گمنام اور اجنبی افراد. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۶). [صاحب + رک : ال (ا) + تاج (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + معراج (رک)].

---ُ الْجُود (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع) صف ؛ امذ
بخشش کرنے والا ، بخشنے والا ، سخی ؛ سخاوت کرنے والا ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

آئے کسی طرح روزِ موعود
انشاء اللہ صاحبِ الجود

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳۰). [صاحب + رک : ال (ا) + جود (رک)].

---ُ الْجُود وَ الْکَرَم (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع ، سک د ، فت و ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، ر) امذ.
بخشش اور کرم کرنے والا ، مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ،

یہ ردائے مبارک جمیل الشیم ، شفیع الامم ، صاحب الجود و الکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۹). [صاحب + الجود (رک) + و (حرف عطف) + رک : ال (ا) + کرم (رک)].

---الحاجَة اَعمیٰ ، صاحِبُ الغَرَض مَجنُوں کہاوت.
حاجت مند اندھا ہوتا ہے اور غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانہ ہوتا ہے ، وہ چاہتا ہے کہ اس کا کام کسی طرح ہو جائے (ماخوذ : جامع الامثال).

---الحِمار (---ضم ب، غم ا، سک ل، کس ح) صف ؛ امذ.
گدھے والا ، گدھے پر سوار ہونے والا ، گدھے کا مالک نیز مراد : ابو یزید (فرقہ صفریہ کا ایک امام). ابتدا میں نہایت سادہ زندگی بسر کرتا تھا عموماً گدھے پر سوار ہوتا ، اس وجہ سے مورخین نے اسے ، صاحب الحمار بھی لکھا ہے . (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۱۲۳). [صاحب + رک : ال (ا) + حمار (رک)].

---الحوض وَالشِّفاعة (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و لین ، فت و ، غم ا ، ل ، شد ش بکس ، فت ع) امذ.
حوض کوثر کے مالک اور محشر میں شفاعت کرنے والے ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم . میرے بعد اس درخت کے نیچے نبی امی ہاشمی العربی المکی صاحب الحوض و الشفاعة ... کے سوا کوئی نہیں ٹھیرے گا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۱۰۷). [صاحب + رک : ال (ا) + حوض (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + شفاعت (رک)].

---الدَّعوَت (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ع ، فت و) امذ.
دعوت دینے والا ، بلانے والا نیز میزبان. صاحب الدعوت کو متعدد طفاسیج میں سے معافی کی زمینیں دی گئی تھیں. (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعة الکتابت ، ۱۷). [صاحب + رک : ال (ا) + دعوت (رک)].

---الرّائے (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) امذ.
رائے رکھنے والا ، مشورہ دینے والا ، مشیر. یہ دونوں صاحب واقفیت کے ساتھ ساتھ صاحب نظر اور صاحب الرائے بھی تھے . (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۲) . حواس ٹھکانے کئے صاحب الرائے متعلقین سے مشورہ کیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۴۳). [صاحب + رک : ال (ا) + رائے (رک)].

---الرّایات (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) امث.
ایام جاہلیت میں عرب کی فاحشہ عورتیں جو گھروں کے سامنے (علامت کے طور پر) جھنڈیاں لگا کر بیٹھتی تھیں (سیرة النبیؐ ، ۳ : ۲۹۲). [صاحب + رک : ال (ا) + رایات (رک)].

---الزّمان (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) امذ.
۱. وقت و زمانے کا مالک اور امام ؛ رک : صاحب الامر. شیعہ اسی کو امام معصوم ، صاحب الزمان ... کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، الکلام ، ۲ : ۲۸۱).

اب تنگ ہے دشمنوں کے ہاتھوں سے انیس
یا حضرت صاحب الزمان ادرکنی

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۳۶). کتاب کا تیسرا حصہ نعمت اللہ کے ذاتی مشاہدات پر مشتمل ہے ، سب خاندانوں کو متفق و متحد کرے ، گناہوں سے نجات دلائے (از خیانت پاک نمودن) اور صاحب الزمان کے سامنے لوگوں کی شفاعت کرے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۸۵). **۲. (تصوف) وہ شخص جو جمعیت برزخ اولیٰ کے ساتھ متحقق ہو اور حقائق اشیا پر مطلع اور زمان ماضی اور حال استقبال میں متصرف ہو بہ تصرف و تحقق حق** (مصباح التعرف ، ۱۵۷). [صاحب + رک: ال (ا) + زمان (رک)].

---السَّیف وَ القَلَم (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد س ، ی لین ، فت و ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ.
تلوار اور قلم رکھنے والا ؛ بادشاہ یا حاکم جس کے اختیار میں طاقت اور اجرائے احکام ہوں. یہ لڑکا اپنے باپ کے قدم بقدم ہو گا صاحب السیف و القلم ہو گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۲۲). [صاحب + رک : ال (ا) + سیف (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + قلم (رک)].

---الشُّرطَہ (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ش بضم ، سک ر ، فت ط) امذ.
پولیس افسر. امیر ہی صاحب الشرطة (پولیس افسر) کی مدد سے جسے وہ خود مقرر کرتا تھا ، امن و امان قائم رکھتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۲). [صاحب + رک : ال (ا) + ع : شرطة].

---العَصر (---ضم ب، غم ا، سک ل، فت ع، سک ص) امذ.
رک : **صاحب الزمان.**

صاحب العصر و ہادی الایمان
ناصر الدین خلیفة الرحمان

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹). سب جناب صاحب العصر علیہ السلام بحکم خدا ظہور فرمائیں گے ، تو اس وقت وہ جناب اسی اسپ وفادار پر سوار ہوں گے. (۱۸۸۹ ، نہر المصائب ، ۱۳۱). [صاحب + رک : ال (ا) + عصر (رک)].

---الغَرَض مَجنُوں کہاوت.
غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانا ہوتا ہے ، موقع محل نہیں دیکھتا (مہذب اللغات).

---الفاظ کس اضا (---فت ا ، سک ل) امذ.
ادیب ، شاعر ، مضمون نگار.

کاش میں صاحب الفاظ نہ ہوتا شبنم
ورق شوق پہ لفظوں کی طرح سو جاتا

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۹۸). [صاحب + الفاظ (رک)].

---القِیامَہ (---ضم ب، غم ا، سک ل، کس ق، فت م) امذ.
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ. عصر کی نماز حضرت علی یا صاحب القیامہ کی دعوت میں داخل ہونے کے مترادف ہے. (۱۹۷۳ ، فرقے اور مسالک ، ۲۰۷). [صاحب + رک : ال (ا) + قیامة].

---النّظر فی المظالِم (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ن بفت ، فت ظ ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ.
ظلم پر نظر رکھنے والا ، محتسب ، شاہی دور کا ایک عہدیدار. اس کے علاوہ ایک نیا عہدیدار بنام صاحب النظر فی المظالم مقرر کیا جانے لگا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۶۳).
[صاحب + رک : ال (ا) + نظر (رک) + فی (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + مظالم (رک)].

---ُ الوَحی (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و) امذ.
وہ جس پر وحی نازل ہوتی ہو ، رسول یا نبی جس پر خدا کا کلام نازل ہو. خلقت انبیا کی دیگر انسانوں سے ایک نوع جداگانہ ہے بشر اس کی جنس ہے اور صاحب الوحی ہونا اس کی فصل ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۳۰). [صاحب + رک : ال (ا) + وحی (رک)].

---ُ الوَقت وَالحال (---ضم ب ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق ، فت و ، غم ا ، سک ل) امذ.
(**تصوف**) رک : **صاحب الزمان** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۷).
[صاحب + رک : ال (ا) + وقت (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (ا) + حال (رک)].

---ِ اِمضا کس اضا(---کس ا ، سک م) امذ.
مُہر رکھنے والا ، حکم جاری کرنے والا ، وزیر (جامع اللغات).
[صاحب + اِمضا (رک)].

---ِ اِنصاف کس اضا(---کس ا ، سک ن) صف ؛ امذ.
انصاف کرنے والا ، منصف مزاج ؛ عادل (ماخوذ : جامع اللغات).
[صاحب + انصاف (رک)].

---ِ اَولاد کس اضا(---و لین) صف.
بچوں والا ، اولاد والا ، باپ یا ماں.

ہے زوجہ بھی صاحبِ اولاد
سوچی کھوے میں ہے اسے رکھ یاد

(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۳). [صاحب + اولاد (رک)].

---ِ اِیثار کس اضا(---ی مع) صف ؛ امذ.
ایثار کرنے والا ، اپنے بجائے دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا (ماخوذ : انگلش اُردو ڈکشنری آف کرسچن ٹرمنالوجی ، ۵۰).
[صاحب + ایثار (رک)].

---ِ اِیجاد کس اضا(---ی مع) صف ؛ امذ.
ایجاد کرنے والا ، موجد ، نئی بات پیدا کرنے والا.

بہت دلچسپ ہے وہ شہرِ آباد
رعیت ہے وہاں کی صاحبِ ایجاد

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۷).

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۰). [صاحب + ایجاد (رک)].

---ِ اِیمان کس اضا(---ی مع) امذ.
ایمان والا ، سچا مسلمان.

اوس بت کو دیکھ آئے اوسی کی سی کہتے ہیں
کوئی جہاں میں صاحبِ ایمان رہا نہیں

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۵). [صاحب + ایمان (رک)].

---ِ آخِرُالزّمان کس اضا(---کس مج خ ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ز بفت) امذ.
رک : **صاحب الزمان** ان کے نزدیک صاحب آخرالزمان کی آمد کا زمانہ قریب ہے. (۱۹۶۸ ، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۳).
[صاحب + آخر (رک) + رک : ال (ا) + زمان (رک)].

---ِ آزار صف ؛ امذ.
بیمار (جامع اللغات). [صاحب + آزار (رک)].

---ِ باطِن کس اضا(---کس ط) امذ.
عارف ، صوفی ، اللہ والا ، اہل اللہ. صاحب باطن داخل مہمان خانے کے ہوئے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۳). غزل کو جن لوگوں نے چمکایا اور مقبول خاص و عام بنایا ہے ، یہ وہ لوگ تھے جو آج تک اہل اللہ اور صاحب باطن ... سمجھے جاتے ہیں جیسے سعدی ، رومی وغیرہ. (۱۸۹۳ ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۲۰). مہاراجہ سرکشن پرشاد ... سلوک طے کر چکے ہیں اور صاحب باطن شخص ہیں. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۱۰۳). حالی یونانی خیالات کی رو سے ایک معتدل اور متوسط الکمل انسان تھے تو صوفیانہ خیالات کی رو سے صاحب باطن ولی تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۵).
[صاحب + باطن (رک)].

---ِ بَرید کس اضا(---فت ب ، ی مع) امذ.
صاحب البرید ، پوسٹ ماسٹر. ایک کیفیت نویس بھی ہوتا ہے جو ... لکھ بھیجتا. غزنویوں کے زمانے میں اس کام کا انجام دینے والا صاحب برید کہلاتا تھا. (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۱۲). [صاحب + برید (رک)].

---ِ بالجَنب (---کس ب ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، سک م بشکل ن) صف.
ہمنشیں ، ساتھ بیٹھنے والا ، ساتھی. جس لفظ کا ترجمہ پاس کے بیٹھنے والوں کا کیا گیا ہے وہ صاحب بالجنب کا لفظ ہے. (۱۹۰۶ ، حقوق الاسلام ، ۵۵). [صاحب + بہ (حرف جار) + رک : ال (ا) + ع : جَنب].

---ِ بَستَہ کس اضا(---فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
وہ سوز خواں جو سوز خوانوں کا سردار ہو (ماخوذ : نوراللغات).
[صاحب + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---ِ بَصیرَت کس اضا(---فت ب ، ی مع ، فت ر) صف.
سمجھ دار ، دانا ، عقلمند شخص. سقراط کو ایک حکیم صاحبِ بصیرت یا سوفسطائی سمجھتے تھے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۰). [صاحب + بصیرت (رک)].

ـــِـ بَہادُر (ـــفت ب ، ضم د) امذ.
وہ شخص جو یورپین تہذیب و تمدن اختیار کرے ، یورپین ، انگریز ؛ افسر. پانچ برس ولایت میں رہے اب پورے صاحب بہادر ہیں . (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۹۴) [صاحب + بہادر (رک)] .

ـــِـ بَہادُری (ـــفت ب ، ضم د) امث.
افسری ، کرّوفر. آٹھ دس سال کی فوج کی صاحب بہادری نے رہی سہی کسر نکال دی. (۱۹۵۶ ، زندان نامہ ، ۱۵۰) . [صاحب بہادر + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــِـ بِینائی کس اضا(ـــی مع) صف.
رک : صاحب بصیرت.

دیکھو اے صاحبانِ بینائی
اک حدیث عجیب یاد آئی

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۶) . [صاحب + بینائی (رک)] .

ـــِـ بِینِش کس اضا(ـــی مع ، کس ن) صف.
رک : صاحب بصیرت (مہذب اللغات) . [صاحب + بینش (رک)] .

ـــِـ پَرَسْتی (ـــفت پ ، ر ، سک س) امث.
صاحب زدگی ، انگریز حکام کی نقالی ، انگریز قوم سے مرعوبیت . ایک دعا میاں کلو کی زبان سے مانگی ہے اور اس وقت کی صاحب زدگی اور صاحب پرستی کی تصویر کھینچ دی ہے . (۱۹۵۴ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۲۳۴) . [صاحب + ف : پرست ، پرستیدن ـ پُوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــِـ پَنا (ـــفت پ) امذ.
آقائی ، مالک ہونا. جس وقت بندے پنے کا قدم سوں اٹھے اوسی وقت صاحب پنے کا جاگا پاتا ہے. (۱۶۷۹ ، دارالاسرار ، ۸) . [صاحب + پنا ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــِـ تاب و تَواں کس اضا(ـــو مع ، فت ت) صف.
قوی ، طاقتور ، مضبوط (جامع اللغات) . [صاحب + تاب (رک) + و (حرف عطف) + تواں (رک)] .

ـــِـ تاثِیر کس اضا(ـــی مع) صف.
اثر کرنے والا .

جب سمجھتے تجھے ہم صاحبِ تاثیر اے دل
زیبِ آغوش جو وہ دلبرِ مہ رو ہوتا

(۱۸۳۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۳) . [صاحب + تاثیر (رک)] .

ـــِـ تاج کس اضا ؛ صف.
تخت کا مالک ، بادشاہ ، سلطان ، حکمران .

تجھے اختیار ہے ہمنشیں اسے سچ سمجھ کہ غلط بتا
کبھی میں بھی رکھتا تھا سلطنت کبھی میں بھی صاحبِ تاج تھا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۰۲) . سید محمد شاہ بخاری سکنہ کھنیارہ شریف ، صاحبِ تاج ہو کر علاقہ پوٹھوہار کے دورے پر تشریف لا رہے ہیں . (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۴۲) . [صاحب + تاج (رک)] .

ـــِـ تاج و تَخْت کس اضا(ـــو مع ، فت ت ، سک خ) صف
رک : صاحبِ تاج. شاہ جم جاہ کا ارتحال ہوا ... ولیعہد سلطنت صاحب تاج و تخت ہوا . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱) . [صاحب تاج + و (حرفِ عطف) + تخت (رک)] .

ـــِـ تاج و نَگِیں کس اضا(ـــو مع ، فت ن ، ی مع) صف
رک : صاحبِ تاج.

کشورِ اعجاز جو ہے اس کے تم باعزوشاں
صاحبِ تاج و نگیں ہو یا محمد مصطفیٰ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹) .

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۳) . [صاحب تاج (رک) + و (حرف عطف) + نگیں (رک)] .

ـــِـ تَدْبِیر کس اضا(ـــفت ت ، سک د ، ی مع) صف.
تدبیر کرنے والا ، مدبّر ، دانش مند. عشق جیسے بادشاہ کوں عقل جیسا وزیر ہونا ایسا صاحب ضمیر ہونا ، ایسا صاحب تدبیر ہونا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۴) .

کیا خدائی کی اوس میں ہینگی کل
کر او پیدا ہے صاحبِ تدبیر

(۱۸۱۴ ، دیوان الاالله شطاری ، ۸) .

ہم جانتے تھے دل کو بڑا صاحبِ تدبیر
پر وہ بھی غمِ عشق میں کچھ کام نہ آیا

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۶) .

ایک دہقاں اگر ہو اور فقیر
صاحبِ ہوش و صاحبِ تدبیر

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۲۲) . [صاحب + تدبیر (رک)] .

ـــِـ تَرْتِیب کس اضا(ـــفت ت ، سک ر ، ی مع) صف.
عُمر بھر میں جس کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں یا کوئی قضا نہ ہوئی ہو. نمازی دو قسم کے ہیں ایک صاحبِ ترتیب جس کی صرف پانچ یا پانچ سے کم نمازیں قضا ہوئی ہوں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۴۹) . جماعت وہ شخص کرائے جو صاحب ترتیب ہو . (۱۹۶۹ ، حریت ، کراچی ، ۵ مئی ، ۸) . [صاحب + ترتیب (رک)] .

ـــِـ تَصْدِیق کس اضا(ـــفت ت ، ص ، شد ر بفتح) صف. ؟
۱ . **تصدیق کرنے والا افسر ، رجسٹرار** (ماخوذ : جامع اللغات) .
۲ . (کنایۃً) **مومن جو زبان سے کلمہ پڑھنے کے بعد دل سے اس کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ میں نے اقرار کیا وہ ٹھیک ہے.**

مرے لیے تو ہے اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ مُلّا ہیں صاحبِ تصدیق

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۴) . [صاحب + تصدیق (رک)] .

ـــِـ تَصَرُّف کس اضا(ـــفت ت ، ص ، شد ر بضم) امذ.
۱ . (تصوف) **ولی الله جو تزکیہ نفس و روح کے باعث صاحب کرامت ہو اور نظام فطرت میں تغیّر و تبدل کر سکتا ہو .** ایک شخص

صاحب تصرف موسوم بہ جمال الدین کوفی قبر علی پر اکثر آمد و رفت کیا کرتے تھے. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۰۰). ایک پاک باطن صوفی اور صاحب تصرف ولی‌اللہ بھی مانا جاتا تھا. (۱۹۲۹ ، مضامین شرر ، ۳ : ۱۳۳). ۲. **ماہر ، مشّاق ، کاریگر** (جامع اللغات). [صاحب + تصرف (رک)].

---ِ تَقْویٰ کس اضا(---فت ت ، سک ق ، ا بشکل ی) صف.
تقوے والا ، پرہیزگار ، متقی ، پارسا ، نیکوکار. اللہ کی نظر میں عزت والے وہ ہیں جو صاحب تقویٰ ہیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۶۵). [صاحب + تقویٰ (رک)].

---ِ تَمَکُّنَت کس اضا(---فت ت ، سک م ، فت ک ، ن) صف.
جس میں دبدبہ یا رعب و داب ہو (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب+ تمکنت (رک)].

---ِ تَمْکِین کس اضا(---فت ت ، سک م ، ی مع) صف.
رک : **صاحبِ تمکنت ؛ باوقار.**

بے تغیر صاحبِ تمکین تھے سانچھ
دور تھے اون سوں تلون کی سو آنچھ

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۸). [صاحب + تمکین (رک)].

---ِ تَمِیز کس اضا نیز بلا اضا(---فت ت ، ی مع) صف.
تمیزدار ، مہذب ، خوش اخلاق ، شائستہ.

اونو بعد عثمان صاحبِ تمیز
کہ ہیں بھوت پیارے نبی کے عزیز

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۰).

سو تھا واں محل ایک عجب بینظیر
یک عورت ستی اس میں صاحبِ تمیز

(۱۶۸۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۱۹).

آپ کھا اوروں کو دے کچھ ہاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوروں کے بھی کچھ رکھ لے اے صاحبِ تمیز

(۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۳۷).

سچ کہتے ہو لیکن اے عزیزو
وے عاقلو صاحب تمیزو

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۶۹). [صاحب + تمیز (رک)].

---ِ تَوجِیہ کس اضا(---و لین ، ی مع) امذ.
شاہی دور کے فوجی دفتر کا افسر جو فوج کے تمام مصارف کا اندراج اور ان کی لین دین کا انتظام کرتا تھا. صاحب توجیہ (مشرف فوج) تعلیقۂ آخر کو اپنے پاس رکھ لیتا ہے ... فرمان کے ضمن میں لکھ کر دستخط اور اپنی مہر لگا دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۶). [صاحب + توجیہ (رک)].

---ِ تَوَکُّل کس اضا(---فت ت ، و ، شد ک بضم) صف.
خدا پر بھروسہ کرنے والا.

تلکھی عشق کی پتنگ کوں بوجھ
بلبلاں صاحبِ توکل ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۱). [صاحب + توکل (رک)].

---ِ تَہْذِیب کس اضا(---فت مع ت ، سک ہ ، ی مع) صف.
صاحب تمیز ، تمیزدار ، مہذب ، تہذیب یافتہ ، متمدن. فرمایا ہم صاحب تہذیب ہیں بزرگ پر نہ ہاتھ اٹھائیں گے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۵۷). [صاحب + تہذیب (رک)].

---ِ ثَرْوَت کس اضا(---فت ث ، سک ر ، فت و) صف.
دولت‌مند ، مالدار ، خوش حال. یہ وہی لوگ ہیں جن کے آباؤ اجداد صاحب ثروت تھے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۸۰). میں صاحب ثروت نہیں ، قوم کا چاکر ہوں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۰۷).[صاحب + ثروت (رک)].

---ِ جاگِیر کس اضا(---ی مع) صف.
وہ شخص جس کو گورنمنٹ سے کسی صلے میں بطور پنشن کچھ زمین یا گاؤں ملے ؛ جاگیردار (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + جاگیر (رک)].

---ِ جان صف.
زندہ ، ذی روح ، جان‌دار.

پاؤں پڑتے ہی غرض اُس استخواں نے آہ کی
اور کہا غافل کبھی ہم بھی تو صاحب جان تھے

(۱۸۳۰ ، نظیر (میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۹۹)). [صاحب+ جان (رک)].

---ِ جاہ کس اضا ؛ صف.
قدر والا ، مرتبے والا ، باعزت.

تو شہزادگی میں اپنگ شاہ تھا
سلاطین میں صاحبِ جاہ تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲). [صاحب + جاہ (رک)].

---ِ جاہ و حَشَم کس اضا(---ومع ، فتح ، ش) صف.
مرتبے اور امارت والا ، امیر کبیر ، ذی جاہ و جلال، جس کے بہت سے نوکر چاکر ہوں. ایک سوداگر تھا ... صاحب جاہ و حشم اور مرفہ حال تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۱۸).

صاحبِ جاہ و حشم وارثِ دیہیم و سریر
مالک سیف و قلم ظلِ قدیرِ ذوالمن

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۸۹).[صاحب جاہ + و (حرف عطف)+ حشم (رک)].

---ِ جائداد کس اضا(---کس مع ہ) صف.
جائداد والا ، وہ جس کے پاس زمین مکانات وغیرہ ہوں ، دولت‌مند ، امیر (جامع اللغات). [صاحب + جائداد (رک)].

---ِ جُرْأَت کس اضا(---ضم ج ، سک ر ، فت ء) صف.
ہمت والا ، بہادر ، دلیر(مہذب اللغات).[صاحب + جرأت (رک)].

---ِ جَمال کس اضا نیز بلا اضا(---فت ج) صف.
حسین ، خوبصورت.

اوڑیں سبز ہور سرخ تکئے رومال
زرافشاں کیا خلق صاحبِ جمال

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۰).

توں سانع ہر ناریاں میں صاحبِ جمال
ترا حال ایسا ہوا کی ایتال
(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۴).

نہیں خالی اثر سے تصفیہ دل کا محبت میں
کہ آئینے کو ربطِ خاص ہے صاحب جمالوں سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۸).

بڑھا ہے حسن میرے عشق سے صاحب جمالوں کا
مرا رنگِ پریدہ کیا ہے غازہ گل سے گالوں کا
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۳۵). [صاحب + جمال (رک)].

---ِ جُنوں کس اضا نیز بلا اضا(---ضم ج ، و مع) صف.
دیوانہ . مجنوں.

خرد کی گُتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر
(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۴). [صاحب + جنوں (رک)].

---ِ جُود کس اضا(---و مع) صف.
رک : صاحب الجود.

جس قدر اس سے طلب کیجیے خوشنود ہے وہ
صاحبِ جود ہے وہّاب ہے ، محمود ہے وہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۷۷). [صاحب + جود (رک)].

---ِ جَوزا کس اضا(---و لین) صف ؛ امذ.
عطارد ستارہ (نوراللغات). [صاحب + جوزا (رک)].

---ِ جَیش کس اضا(---ی لین) صف.
لشکر والا . جرنیل ، فوج کا کمانڈر انچیف (ماخوذ : جامع اللغات).
[صاحب + جیش (رک)].

---ِ چَشم وَ گوش کس اضا(---فت چ ، سک ش ، و مج ، و مج) صف.
آنکھ اور کان والا ، جو قوت مشاہدہ اور حس سماعت سے کام لے کر غور کر سکتا ہو ، عاقل اور ہوش مند ، ہشیار شخص.

انسان ذی عقل و ہوش ہو جاتا ہے
اور صاحبِ چشم و گوش ہو جاتا ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷). [صاحب + چشم (رک) + و (حرفِ عطف) + گوش (رک)].

---ِ حال کس اضا ؛ صف.
۱. (تصوف) **جس پر معرفت الٰہی میں کیفیات قلب (حزن و خوف و بسط و قبض و ذوق و شوق) وارد ہوں ، صوفی ، عارف باللہ ، بزرگ.** اگر مرد ہے توں صاحبِ حال ، تو اس نفسانی خطریاں کوں سنبھال. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).

گر یس بھی پاوں ہے کوئی صاحبِ حال
واللہ کروں نہ اوسے کچھ قیل و قال
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۵). شیخ سلیم ایک درویش صاحبِ حال تھے. (۱۸۹۷ ، کارنامہ جہانگیری ، ۳). اس زمانے کے شاعروں میں درد البتہ صاحبِ حال تھے. (۱۹۸۷ ، غالب ، فن اور شخصیت ، ۵۷). ۲. **لائق ، قابل ، واقف ، مہذب ، شائستہ** ؛ (نحو) **وہ شخص جس کی طرف کسی فقرے یا جملے کا اشارہ ہو.** (جامع اللغات). [صاحب + حال (رک)].

---ِ حال و قال کس اضا(---و مج) صف.
لائق ، واقف ؛ شائستہ ، مہذب (جامع اللغات). [صاحبِ حال (رک) + و (حرفِ عطف) + قال (رک)].

---ِ حُسْن کس اضا(---ضم ح ، سک س) صف.
رک : صاحبِ جمال.

صاحبِ حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرتو بندگی آزاد کیا کرتے ہیں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵۲۴). [صاحب + حُسن (رک)].

---ِ حَشَم و خَدَم کس اضا(---فت ح ، ش ، و مج ، فت خ ، د) صف.
دولت مند یا امیر و کبیر جس کی خدمت کے لیے بہت سے نوکر چاکر ہوں. یعنی آزاد و صاحبِ حشم و خدم فرعونیوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد اُن کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا. (۱۹۱۱ ، ترجمہ القرآن الحکیم ، تفسیر احمد رضا خان ، ۱۷۷). [صاحب + حشم (رک) + و (حرفِ عطف) + خدم (رک)].

---ِ حَق کس اضا(---فت ح) صف.
حقدار (جامع اللغات). [صاحب + حق (رک)].

---ِ حِکْمَت کس اضا(---کس ح ، سک ک ، فت م) صف.
حکمت والا ، دانا ، عقلمند. بیشک خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے. (۱۹۰۰ ، ترجمہ قرآن مجید ، فتح محمد جالندھری ، ۶۲). [صاحب + حکمت (رک)].

---ِ حُوت کس اضا(---و مع) صف.
مراد : حضرت یونس علیہ السلام (ماخوذ : فرہنگ آنند راج). [صاحب + حوت (رک)].

---ِ حَیا کس اضا(---فت ح) صف.
شرمیلا ، باحیا ، باعصمت ؛ (کنایۃً) معشوق.

گل ہوئے غرق آپ شبنم میں
دیکھ اس صاحبِ حیا کی ادا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰). [صاحب + حیا (رک)].

---ِ حَیثِیَّت کس اضا(---ی لین ، کس ث ، فت ی بشد نیز بلا شد) امذ.
اثر و رسوخ والا ، امیر کبیر شخص. صاحب حیثیت ممبر حاجی احمد اللہ شہداد نے اسمبلی میں ایک عوامی گیت ... ترنم سے پڑھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۷). [صاحب + حیثیت (رک)].

---ِ خانَہ کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن) صف.
گھر والا ، گھر کا مالک یا میزبان.

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں توہی صاحبِ خانہ تھا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۲۰).

ربط صاحبِ خانہ سے مطلق بہم پہنچا نہ میر
مدتوں سے ہم حرم میں تھے پہ نا محرم گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۳).
نہ دل میں غیر آتا ہے نہ صاحب خانہ آتا ہے
نظر چاروں طرف ویرانہ ہی ویرانہ آتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۶).
مہمان ہے تو صاحبِ خانہ ہوں میں
آئینۂ حسنِ جاودانہ ہوں میں
(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یاس ، ۱۳۸). نظم کی دنیا میں جذبہ صاحب خانہ ہے جبکہ جذبہ نثر میں ایک عارضی مہمان کے طور پر آتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹۳). [صاحب + خانہ].

--- خِبرَت کس صف(---فت خ ، ب ، ر) صف.
خبر رکھنے والا ، آگاہ ، واقف ، دانا.
کبھی میں حلِّ معما و نغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). [صاحب + خبرت (رک)].

--- خِدمَت کس صف(--- کس خ ، سک د ، فت م) صف.
(تصوف) انسان کی خدمت پر مامور ؛ (کنایۃً) بزرگ ، قطب ، ابدال. مولانا سہیل کا بیان ہے کہ حاجی صاحب اعظم گڑھ کے صاحب خدمت ہیں. (۱۹۳۱ ، مضامین رشید ، ۲۸۲). [صاحب + خدمت (رک)].

--- خِرَد (--- کس خ ، فت ر) صف.
دانا ، عقل مند ، دانش مند.
ولے ان کی پر ایک سفینے اوپر
چلاویں تو صاحب خرد خوش نظر
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۰).
سنا یہ سخن جب شہنشاہ نے
وہ صاحب خرد باطن آگہ نے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷). [صاحب + خرد (رک)].

--- خُطْبَہ کس اضا(--- ضم خ ، سک ط ، فت ب) امذ.
خطاب کرنے والا ، خطیب ، واعظ. کچھ ہماری مجبوریاں اور کچھ صاحبِ خطبہ کی دشواریاں آڑے آئیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳). [صاحب + خطبہ (رک)].

--- خَیر کس اضا(--- ی لین) صف.
بھلا کرنے والا ، دوسروں کی مدد کرنے والا ، سخی ، ہمدرد ، نیک ، غمخوار.
یک دوست تھے دوست کے خبردار
صاحبِ خیر ان کے بیچ سردار
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷۲). [صاحب + خیر (رک)].

--- دانِش کس اضا(--- کس ن) صف.
دانا ، عقل مند ، ذی ہوش. صاحب دانش ، صاحب رائے ... صاحب تدبیراں ہیں ، اپنو دل پات لے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

اس صاحبِ دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۸).
صاحبِ دانش و فرہنگ و ذکی و عاقل
لوگ ہر بات میں تھے فرد یہاں الحاصل
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۹). [صاحب + دانش (رک)].

--- دَرْد کس اضا(---فت د ، سک ر) صف.
وہ شخص جو کسی کی تکلیف کو بہت محسوس کرے ، درد مند ، ہمدرد. عجب مرد تھا کہے گا ، عجب صاحب درد تھا کہے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶).
بہی اے آرزو دل میں کہ صاحبِ درد کئی جا کر
ہمارے درد کی باتاں کہے اس پی پیارے کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۸).
متقی تھا اور وہ صاحبِ درد تھا
مدعا یہ ہے کہ کامل مرد تھا
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۱۵). [صاحب + درد (رک)].

--- دَسْت کس اضا(---فت د ، سک س) صف.
دولتمند ، مالدار ، استطاعت رکھنے والا. صاحب دست کو روٹی دینا اور فقیر کو صبر و شکر واجب ہے. (۱۸۴۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۳۶). [صاحب + دست (رک)].

--- دَسْتَخَط کس اضا(---فت د ، سک س ، ت ، فت خ) امذ.
(قانون) وہ معاش دار جو اپنے شکمی داروں کی معاش بھی اپنی مہر و دستخط سے ان کی اجازت سے اٹھاتا ہو (ماخوذ : اعظم اللغات ، ۱۳۵). [صاحب + دستخط (رک)].

--- دَعْوَت کس اضا(---فت د ، سک ع ، فت و) صف.
دعوت دینے والا ، نیکی کی طرف بلانے والا ، مصلح ، ہادی. ابراہیم امام نے کہ صاحب دعوت تھا ... وصیتیں بہت سی کیں اور نیک و بد سمجھایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۱). [صاحب + دعوت (رک)].

--- دِل کس اضا نیز بلا اضا(--- کس د) صف.
۱. دل والا ، سخی ، بخشش کرنے والا ، کریم ، نیک ، اچھا آدمی.
صحبتِ صاحب دلاں ہے نفع بخش
فیضِ دریا سوں گھر میں آب ہے
(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۸۴). صاحب دلوں کا دامن پکڑ اگر دولت چاہے تو سخن لا. (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۹۱). **۲. دلیر ، شجاع ، بہادر ، ہمت والا.**
کوئی باقی رہا نہ صاحبِ دل
دل تو ہے اس کے ناز کی جاگیر
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۱۹).
دانا و ذی شعور خرد مند و اہل ہوش
صاحب دل و مجاہد و جاں باز سرفروش
(۱۹۱۲ ، شمیم ، مراثی (ق) ، ۱). **۳. عارف ، بزرگ ، متقی ، خدا کا واصل** صاحب دل ، عاشقاں کا رہنما. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

یوں تو ہے وہ ہی دلِ عالم کے دل میں اے ظفر
اس کا عالم مردِ صاحب دل کے دل میں اور ہے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳). یہاں ایک صاحب دل کا مزار ہے۔ (۱۹۱۰ ، سراج منیر ، زین العابدین ، ۱۰). ناگہانی موت میں کسی صاحب دل دماغ کی بددعا کا بھی دخل تھا۔ (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ ، ۶۱۸). ۳. **دل میں دوسرے کا درد رکھنے والا ، ہمدرد ، حسّاس آدمی۔**

رکھو صاحب دلو ٹک دیکھ کر پاؤں
ہے کوئے شوخ میں ہر جا طپاں دل

(۱۸۱۸ ، اظفری (دیوان جہاں ، ۳۰)). اگر کوئی صاحبِ دل اس نظم کو دیکھے ... تو ممکن نہیں بیتاب نہ ہو جائے۔ (۱۹۲۶ ، مضامین شرر ، ۱ : ۶۳). وہ بندہ مغرور نہیں بلکہ ... صاحبِ دل صاحبِ فکر اور درویش منش شاعر ہے۔ (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۲۷). ۵. **سمجھدار ، دانا ، عقلمند ، عالی مرتبہ۔** عزلت ... سر دفتر فاضلاں اور سر حلقہ صاحب دلاں تھے۔ (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۲۷). جو صاحب دل ہیں کسی کے کہنے سُنے ملامت کرنے سے ملول نہیں ہوتے۔ (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۴۳). صاحب تاثیر واعظوں اور صاحب دل ناصحوں کی مجلس مشکل سے ایسے واقعات سے خالی ہوتی ہے۔ (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۱۸۴). [صاحب + دل (رک)].

--- دُلدُل کس اضا(--- ضم د ، سک ل ، ضم د) امذ.
مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

اسوار ہے اس کا پسرِ صاحبِ دُلدل
کہیے جو ملک اس کو نہیں جائے تامّل

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۲۷۶))۔ [صاحب + دُلدُل (رک)].

--- دِلی (--- کس د) امث.
صاحب دل ہونا ، ہمّت ، جرأت۔ مرد تو ہمیشہ علم کلام صاحب دلی عزت نفس عصمت تخیل کے ہوائی قلعے بناتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، عزیز احمد ، رقص نا تمام ، ۱۳۵). [صاحب دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دِماغ کس اضا نیز بلا اضا(--- کس نیز فت د) صف...
مغرور ، متکبّر نیز ذہین ، سمجھدار ، عاقل۔

فوجِ عشاق دیکھ ہر جانب
نازنین صاحبِ دماغ ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱). [صاحب + دماغ (رک)].

--- دَولت کس اضا(--- و لین ، فت ل) صف.
دولت مند ، امیر آدمی ، مال دار۔ اون کے بادشاہوں اور صاحب دولتوں کو خدا نے علم کا بھی شوق دیا۔ (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۱۹۲). [صاحب + دولت (رک)].

--- دَولت و تاج کس اضا(--- و لین ، فت ل ، و مج) صف.
مراد : بادشاہ ، حکمران (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + دولت (رک) + و (حرفِ عطف) + تاج (رک)].

--- دِیوان کس اضا(--- ی مع) صف.
۱. **وہ شاعر جس کا مجموعہ کلام مرتب یا شائع ہو گیا ہو۔** ایک معتدبہ مجموعہ ... صاحب دیوان کی ایک عمدہ یادگار ہو سکتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۲۲۴). عہد محمد شاہی میں کئی صاحب دیوان شاعر ملتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۰). ۲. **رجسٹرار ، سرکاری افسر ، انتظامی افسر نیز اعلیٰ فوجی عہدہ دار۔**

کوؤ سلطان کوؤ چتر سبحان
کوؤ ماہا ندھان کوؤ صاحبِ دیوان ہے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۹۳). غزنوی دور میں اعلیٰ فوجی عہدہ دار صاحب دیوان یا عارض کہلاتا تھا۔ (۱۹۶۰ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام ، ۵). [صاحب + دیوان (رک)].

--- دِیہیم کس اضا(--- ی لین ، ی مع) صف.
رک : صاحبِ تاج۔

ہم بھی کبھی اس ملک میں تھے صاحبِ دیہیم
مشہور تھے ہم تا بہ سمرقند و بخارا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۴۳۸). [صاحب + دیہیم (رک)].

--- ذَوق کس اضا(--- و لین) صف.
۱. **طبع سلیم رکھنے والا ، خوش مذاق ، بامذاق۔** مرزا صائب کی قبر پر کوئی صاحب ذوق لکھ گیا۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۸۰). صاحب ذوق حلقہ میں علامہ مرحوم کے ان خطبات کے لئے ایک خاص تڑپ اور جستجو موجود تھی۔ (۱۹۳۶ ، خطبات اقبال ، ۷). ہمارے حجام میاں کو تو تم نے دیکھا تھا کتنا صاحب ذوق آدمی تھا۔ (۱۹۸۴ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۸). ۲. **شوقین ، عاشق مزاج۔**

صاحبِ ذوق بھلا رہتے ہیں پابند کہیں
جی اگر ہے تو جہان ہے یہ مثل جھوٹ نہیں

(۱۸۴۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۳۰۳). ۳. **عارف کامل ، خدا رسیدہ ، صاحب حال** (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + ذوق (رک)].

--- راز کس اضا ؛ صف.
راز داں ، راز دار ، واقف اسرار۔ اس کتاب کو وہ سمجھے گا جو صاحب راز ہے ، یہ کتاب تمام اعجاز ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). [صاحب + راز (رک)].

--- رائے کس اضا ؛ صف.
۱. **مدبر ، عقیل ، فہیم۔** صاحب رائے ... صاحب تدبیراں ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). ۲. **وزیر ، وزیراعظم ، مدارالمہام** (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + رائے (رک)].

--- رِسالَت کس اضا(--- کس ر ، فت ل) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + رسالت (رک)].

--- رُشد کس صف(--- ضم ر ، سک ش) صف.
ہدایت یافتہ ، وہ جسے رہنمائی حاصل ہو۔ غمی کے معنی ہیں گمراہی تو رشید کے معنی ہونے صاحب رشد۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ ، ۳۷). [صاحب + رشد (رک)].

---ریش کس اضا(---ی مع) صف.
داڑھی والا. صاحب ریش زائروں کو مورتیوں کے سامنے کھڑا دیکھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۸). [صاحب + ریش (رک)].

---ریشِ دَراز کس اضا(---ی مع ، کس ش ، فت د) صف.
لمبی داڑھی والا. ارکان میں ... طلوق اللحیہ بھی ہیں اور صاحب ریش دراز بھی شاعر بھی ہیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۳۱۳). [صاحب ریش (رک) + دراز (رک)].

---رِوایَت کس اضا(---کس ر ، فت ی) صف.
۱. **نسل در نسل چلے آنے والے طور طریقے اور رسم و رواج کا حامل.** علی گڑھ جیسے مقدس اور صاحب روایت دارالعلوم کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے مسلمانوں کی ذہنی اور روحانی صحت کے ساتھ دراز دستی کر رہے ہیں. (۱۹۸۱ ، آتش چنار ، ۹۶۰). ۲. **معتبر راوی** (جامع اللغات). [صاحب + روایت (رک)].

---زاد امذ.
بیٹا ، فرزند ، پسر. آپ کی صاحب زادی کا عقد میاں امیرالدین کے صاحب زاد سے ہو گیا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۳). [صاحب + ف : زاد ، زادن ـ جننا].

---زادَہ (---فت د) امذ.
۱. **(احتراماً یا مطلقاً) بیٹا ، لڑکا ، فرزند.** اے صاحب زادے گل بیکم کی بات رد کرنا تم کو لازم نہ تھا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۸۷ الف). صاحب زادے اٹھیئے بالا خانے پر میاں بُلاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۳). علامہ اقبال جب کبھی بارود خانے جاتے تو میاں صاحب ، ان کے صاحب زادے ... سے نہایت محبت اور احترام سے ملتے. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۳). ۲. **شاہی خاندان کی اولاد نرینہ کا تعظیمی خطاب.** قاضی نے کہا اے صاحب زادہ وقت رونے کا نہیں کہ ابن زیاد ملعون کے لوگ تمہیں ڈھونڈتے ہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۰). ان کی اولاد کو صاحب زادہ یا صاحب زادی اور ان کے نام کو اسم مبارک ... کہنا چاہیئے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۳). ۳. **ناتجربہ کار لڑکا یا نوجوان ، ناسمجھ بچہ** (دریائے لطافت ، ۷۳). [صاحب + ف : زادہ ، زادن ـ جننا].

---زادَہ پَن (---فت د ، پ) امذ.
نادانی ، بے وقوفی (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب زادہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---زادی امث.
صاحب زادہ (رک) کی تانیث ، معزز شخص کی بیٹی ، بیٹی ، لڑکی. صاحب زادی ہیں کہاں ذرا میں تو دیکھوں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵۵). آپ کی صاحب زادی کا عقد میاں امیرالدین کے صاحب زادے سے ہوگیا. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۵۰۳). [صاحب زاد (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث (بقاعدہ اُردو)].

---زُبان کس اضا(---فت نیز ضم ز) صف.
زبان والا ، اہل زبان ، زبان کا ماہر.

سنا یک روز میں صاحب زبان میں
جو اہل سخن تھا نکو بیاں میں

(۱۷۶۰ ، قصہ بہلول صادق ، ۱). یہ موزوں ماڈل وہی الفاظ ، وہی محاورات ہیں جو بلا تکلف آپ صاحب زبان کے منہ سے بے اختیارانہ نکلتے رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۹۶). [صاحب + زبان (رک)].

---زَدَگی (---فت ز ، د) امث.
مغربی ممالک خصوصاً انگریزوں کی تہذیب و تمدن کی تقلید (لباس وضع قطع اور بول چال وغیرہ میں) ، انگریز حکام کی نقالی. ایک دعا میاں کلو کی زبان سے مانگی ہے اور اس وقت کی صاحب زدگی اور صاحب پرستی کی تصویر کھینچ دی ہے. (۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ۲۳۳). [صاحب زدہ (بحذف ہ) + گی ، لاحقۂ کیفیت]

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
مغربی ممالک خاص کر انگریزوں کی تہذیب و تمدن کا مقلد (وضع قطع و لباس اور بول چال ، چال ڈھال وغیرہ میں). چارہ بجز اس کے نہیں کہ اپنے کو تجدد کا بندہ ، صاحب زدہ مسلمان کہلائیے. (۱۹۲۲ ، مقالات ماجد ، ۶۶). [صاحب + ف زدہ ، زدن ـ مارنا].

---زَر کس اضا(---فت ز) صف.
دولت مند ، پیسے والا (مہذب اللغات). [صاحب + زر (رک)].

---زَکات کس اضا(---فت ز) صف.
صاحبِ نصاب ، جس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو. کوئی افغان خواہ افغانستان میں ہو یا ہندوستان میں فقیر محتاج نہیں رہا تھا سب صاحبِ زکات تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۳۶). [صاحب + زکات (رک)].

---زَمان کس اضا نیز بلا اضا(---فت ز) صف.
اپنے زمانے کا شہنشاہ ، حاکمِ وقت ، زمانے کا مالک. روشن تر آفتاب عالم تاب سے اقبال صاحبِ زمان سلیمان مکان کا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۹۰).

یارب ظہورِ مہدی صاحب زماں دکھا
کفار کے ریاض میں دورِ خزاں دکھا

(۱۹۱۲ ، شمیم ، مراثی (ق) ، ۱). [صاحب + زمان (رک)].

---زَمِین کس اضا(---فت ز ، ی مع) صف.
(قانون) اس سے ہر ایسا شخص مراد ہے جس کے تحت میں کوئی رعیت زمین پر قابض ہو اور جس کو رعیت مذکور اس زمین کی بابت لگان ادا کرنے کی ذمہ دار ہو یا بصورت نہ موجودہ ہونے کسی خاص معاہدے کے ذمہ دار ادائے لگان مذکور ہوتی (ماخوذ : اُردو قانونی ڈکشنری). [صاحب + زمین (رک)].

---ساز کس اضا ، صف.
باجے والا ، ساز بجانے والا.

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۰۸). [صاحب + ساز (رک)].

---سامان کس اضا ؛ صف.
سامان کا مالک ، مالدار ، دولت مند. میری غرض اس سے یہ تھی کہ تو صاحب سامان ہو. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۵۳). [صاحب + سامان (رک)].

---سِپاہ کس اضا(---کس س) صف.
سپہ سالار ، فوج کا افسر اعلیٰ ؛ بادشاہ. سلطان عبداللہ ، ظل اللہ ، عالم پناہ ، صاحب سپاہ ، حقیقت آگہ دشمن پرور ، ثانی سکندر عاشق صاحبِ نظر دل کے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). [صاحب + سپاہ (رک)].

---سَجّادَہ کس اضا(---فت س ، شد ج، فت د) صف.
سجّادہ نشین ؛ کسی صوفی ، پیر ، استاد یا ولی وغیرہ کا جانشین، گدّی نشین.

کیوں نہ لوں ہر عارفِ معنی سے بیعت اے سحر
حضرتِ ناسخ کا میں ہی صاحبِ سجادہ ہوں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۲۱۵). خاندان چشتیہ صابریہ میں ... حضرت امیر شاہ قدس سرہ صاحب سجادہ سے بیعت تھی. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر ، ۱۲). [صاحب + سجادہ (رک)].

---سُرُور کس اضا(---ضم س ، و مع) صف.
(علم یا عشق سے روحانی) کیف حاصل کرنے والا.

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں
ایک بھی صاحبِ سرور نہیں

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۵). [صاحب + سرور (رک)].

---سُخَن کس اضا نیز بلا اضا(---ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) صف.
نظم لکھنے والا ، شاعر ، سُخنور ، سُخن داں. جو کوئی صاحبِ سخن اچھے کا جو کوئی صاحبِ فن اچھے کا اسے یو سخن اثر کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

تجھ مثل اے سراج بعد ولی
کوئی صاحب سخن نہیں دیکھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۳). صاحب سخنوں کی بزم محبت میں چرچا شعر و سخن کا رہنے لگا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۳۲). [صاحب + سخن (رک)].

---سَرِیر کس اضا(---فت س ، ی مع) امذ.
تخت و تاج کا مالک ، بادشاہ.

جونہیں یہاں صاحبِ سریر گرا
اونہیں وہاں اوس کا وزیر گرا

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۴۳).

محتاج کو تو دم میں کرے صاحبِ سریر
تو بے مثل ہے اور تری شان بے نظیر

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۴۴۸). [صاحب + سریر (رک)].

---سَعادَت (---فت س ، د) صف.
سعید ، خوش قسمت ، خوشی نصیب (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + سعادت (رک)].

---سِکَّہ و خُطْبَہ کس اضا(---کس س ، شد ک بفت ، و مع ، ضم خ ، سک ط ، فت ب) صف.
بادشاہ یا خلیفہ جس کے نام کا سکہ جاری ہو اور خطبہ پڑھا جائے (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + سکّہ (رک) + و (حرفِ عطف) + خطبہ (رک)].

---سَلامَت (---فت س ، م) امث.
۱. علیک سلیک ، سلام دعا.

آنکھ اٹھا کر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف
کب سے ہوں میں منتظر صاحب سلامت کے لئے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۱).

رہا رابطہ غارتِ دل تلک بس
نہیں اب تو بندے سے صاحب سلامت

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۳). جب تک کہ وہ جہاز میں رہے نہ کبھی میرے پاس آئے ، نہ کبھی مجھ سے کوئی بات کی ، نہ صاحب سلامت کی. (۱۸۶۹ ، مسافران لندن ، ۶۶).

سر حشر ان سے پھر صاحب سلامت ہونے والی ہے
ابھی اک اور پھر برپا قیامت ہونے والی ہے

(۱۹۱۸ ، کلیاتِ حسرت ، ۱۳۵). نہ اُن کی تیوری پر بل آیا اور نہ انہوں نے اس شخص نامعقول سے صاحب سلامت ترک کی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ا کتوبر ، ۲۵). **۲. معمولی تعارف ، جان پہچان ، ملاقات ، رسمی ملاقات.**

تو پھر اس سے صاحب سلامت نہیں
مروت کی اس سے علامت نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۶۲).

بھلے آدمیوں میں صاحب سلامت کا پاس بڑا ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۶).

اف رے شوخی دور ہی سے دیکھ کر وہ کہہ گئے
ہے غنیمت دور کی صاحب سلامت بس جی بس

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱۷). ملنساری اور صاحب سلامت ... آداب معاشرت اور روزمرہ کی ضروریات سے سامان عیش و راحت فراہم کرتے ہیں . (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۵) . **۳. ملاقات کی رسوم کی ادائی ، دعا سلام.** دونوں میں صاحب سلامت ہوا اور دونوں تیر کمان سے لڑنے لگے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۹۳). دونوں جہازوں میں جھنڈی سے صاحب سلامت ہوئی. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۹۷). اف : کرنا ، ہونا . [صاحب + سلامت (رک)].

---سَیف و قَلَم کس اضا(--- ی لین ، و مع ، فت ق ، ل) صف.
تلوار اور قلم دونوں کا دھنی ، جو بہادر جنگجو بھی ہو اور شاعر و انشا پرداز بھی.

خط تراشی سب ہوئے جو خوبرو جگ میں علم
اون کے تئیں بر جا ہے کہنا صاحبِ سیف و قلم

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۸). [صاحب + سیف (رک) + و (حرفِ عطف) + قلم (رک)].

--- سَلیقَہ (---فت س ، ی مع ، فت ق) صف.
ہنرمند ، مہذب ، شائستہ. ایک دہقانی سادہ لوح صاحب سلیقوں کی صحبت میں آنے جانے لگا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس ، ۲ : ۲۱). [صاحب + سلیقہ (رک)].

--- سَمَجھ کس اضا(---فت س ، م) صف. مف.
سمجھدار ، عقلمند. بات یہ ہے کہ میں خود یہ چاہتا ہوں کہ کوئی دوست اور صاحب سمجھ ایسا ہو جو میری تفسیر پر متوجہ ہو. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۳۷). [صاحب + سمجھ (رک)].

--- سَوانِح کس اضا(---فت س ، کس مع ن) صف.
وہ شخص جس کے حالات زندگی کتاب میں درج ہوں (نظام کتب خانہ ، ۳۲). [صاحب + سوانح (رک)].

--- سِینا کس اضا(---ی مع) امذ.
مراد: موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام.

تھا جوابِ صاحبِ سینا کہ مسلم ہے اگر
چھوڑ کر غائب کو تو حاضر کا شیدائی نہ بن

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۱). [صاحب + سینا (رک)].

--- شَرْع / شَرِیعَت کس اضا (---فت ش ، سک ر فت ش ، ی مع ، فت ع) امذ.
شریعت لانے والے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم . اس کی تکمیل کے لئے صاحب شرع کی پیروی کرنا لازم ہے . (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۹۰). [صاحب + شرع شریعت (رک)].

--- شُعُور کس اضا(---فت نیز ضم ش ، و مع) صف.
دانا ، عقلمند. اس کے بعد سخن منجر ہوا نفس نباتی کے صاحب شعور ہونے پر کہ قدما نے پروفیسر بوس کا اس مسئلہ میں کتنا ساتھ دیا ہے . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰) . [صاحب + شعور (رک)].

--- شَمْشِیر کس اضا(---فت ش ، سک م ، ی مع نیز مج) صف.
تلوار والا ، تلوار کا دھنی ، شمشیر باز ، بہادر. صاحب ہمت ، صاحبِ دانش ، صاحبِ رائے ، صاحبِ شمشیر ... ہیں . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). [صاحب + شمشیر (رک)].

--- شَوق کس اضا(---و لین) صف.
شوق رکھنے والا ، خواہش مند ، شوقین. اشتیاق کی سعادت آفریں کیفیت صاحب شوق کے ماحول پر بھی اثرانداز ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷). [صاحب + شوق (رک)].

--- صابی امذ.
وہ شخص جس نے ستاروں کی پرستش رائج کی تھی ؛ حضرت عیسیٰ (جامع اللغات). [صاحب + صابی (رک)].

--- صَدْر کس صف(---فت ص ، سک د) صف.
جلسے کی صدارت کرنے والے کے لیے تعظیمی نیز خطابی کلمہ ، میر مجلس.

کہیں قدسیاں صاحب صدر اوے
کہ ہر شب سو ہے جوں شب قدر اوے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶).

صاحب صدر پڑھ چکیں تو میں سناؤں کا غزل
اوروں کا ہے مقام اور میرا مقام اور ہے

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۹۷). [صاحب + صدر (رک)].

--- صِفِّین کس اضا(---کس ص ، شد ف ، ی مع) امذ.
صفین کا مالک ؛ مراد : حضرت علی کرم اللہ وجہہ (جامع اللغات). [صاحب + صفین (رک)].

--- صُوبَہ کس اضا(---و مع ، فت ب) صف..
کسی صوبے کا حکمران جو شاہی دور میں بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوتا تھا ، صوبہ کا حاکم. جہانگیر نے اس کی لڑکی سے شاہزادہ پرویز کا نکاح کیا ... اور الہ آباد کا صاحبِ صوبہ بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۷۸). [صاحب + صوبہ (رک)].

--- ضَرُورَت کس اضا(---فت ض ، و مع ، فت ر) صف.
حاجت مند ، ضرورت مند. صاحبِ ضرورت ہیں پریشان ہیں ان کی طرز تحریر کا مواخذہ مناسب نہیں . (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۸۹) . [صاحب + ضرورت (رک)].

--- ضِلْع کس اضا(---کس ض ، سک ل) صف ؛ امذ.
ضلع کا حاکم ؛ مراد : ڈپٹی کمشنر ، مجسٹریٹ ، کلکٹر ؛ تعلقدار. اچھے اچھے شرفا صاحب ضلع کی کوٹھی پر ... سوکھا کرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۸). [صاحب + ضلع (رک)].

--- ضَمِیر کس اضا(---فت ض ، ی مع) صف.
روشن دل ، نیک ، پارسا شخص. عشق جیسے بادشاہ کوں عقل جیسا وزیر ہونا ... ایسا صاحب ضمیر ہونا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۴). [صاحب + ضمیر (رک)].

--- طَبْع (---فت ط ، سک ب) صف ؛ امذ.
وہ شخص جو بہت ذہین اور قابل ہو ، تیز فہم ، نابغہ. اب صاحب طبعوں سے توجہ و التفات مطلوب ہے. (۱۹۷۳ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، ۱۱۸)). [صاحب + طبع (رک)].

--- طَبْل و عَلَم کس اضا(---فت ط ، سک ب ، و مع ، فت ع ، ل) صف.
سپہ سالار ، کمانڈر ، سردار. مغل سرکار کا ایک چیلا سپاہی اور صاحب طبل و علم تھا. (۱۹۷۷ ، سائیں احمد علی ، ۱۲) . [صاحب + طبل (رک) + و (حرف عطف) + عَلَم (رک)].

--- طَبِیعَت (---فت ط ، ی مع ، فت ع) صف ؛ امذ.
رک : صاحب طبع. بادشاہ زادہ صاحب طبیعت ایسا تھا کہ اور کوئی برسوں میں سیکھے ، سو یہ دنوں میں سیکھے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱). [صاحب + طبیعت (رک)].

--- طَرْز کس اضا(---فت ط ، سک ر) صف.
وہ ادیب جس کا اپنا اسلوب ہو ، وہ شاعر یا نثرنگار جو اپنے

منفرد اور ناقابلِ تقلید اسلوب کے باعث اپنی مثال آپ ہو. یہی الفاظ ایک صاحب طرز کے قلم سے اس کی شخصیت کا اثر لیے ہوئے نکلتے ہیں. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۱۳۱) . مولانا ابوالکلام آزاد اردو کے صاحب طرز ادیب اور مایہ ناز انشا پرداز تھے. (۱۹۸۸ ، اردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام کا حصّہ ، ۹). [صاحب + طرز (رک)].

---ِ طَرِیق کس اضا(---فت ط ، سک نیز فت م) صف.
طریقت پر چلنے والا صوفی ، زاہد ، مذہبی شخص. عورت نے کہا کہ اے رفیق شفیق اور اے شیخ صاحب طریق یہ باتیں لائق سبحہ گرانی اور مناسب سجادہ نشینی کے نہیں ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۵). [صاحب + طریق (رک)].

---ِ طَمَع کس اضا(---فت ط ، سک م) صف
طامع ، لالچی ، حریص (جامع اللغات). [صاحب + طمع (رک)].

---ِ ظَرْف کس اضا(---/ ی مع) صف ؛ صف
حوصلہ والا، عالی ظرف. مصنف مولف یا مترجم کو تنقید کے سلسلے میں صاحب ظرف اور حوصلہ مند ہونا چاہیے . (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۱۹). [صاحب + ظرف (رک)].

---ِ ظُہُور کس اضا(---ضم ظ ، و مع) صف
مشہور ؛ ذیشان ، والاقدر (جامع اللغات)٠[صاحب + ظہور (رک)].

---ِ عالَم کس اضا نیز بلا اضا(---فت ل) امذ.
شہزادوں کا لقب نیز خطابی کلمہ (عموماً دہلی کے شہزادوں کا) ؛ ولی عہد. اورنگ زیب اٹھا اور مسکرا کر کہا کہ صاحب عالم تم خوب جانتے ہو کہ میں مسلمان ہوں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۰). اردو اور فارسی میں حسب ذیل القابات مستعمل تھے بادشاہ ، ملک معظم ... حکمران خاتون ، سلطانہ ، ولی عہد ، صاحب عالم. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۳). [صاحب + عالم (رک)].

---ِ عالی شان / عالیشان کس اضا(---/ ی مع) صف ؛ امذ.
بڑی شان والا ، بڑے مرتبے والا شخص ، بڑا افسر. وہ مقدمہ ... طول کھینچتے کھینچتے کسی صاحب عالی شان تک پہنچا . (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵۸) . سکریٹری صاحب عالیشان نے ایک بار بندگان حضرت سے ذکر کیا تھا. (۱۸۸۹ ، شکارنامہ ، ۹۸) . مجال نہ تھی کہ صاحب عالیشان رزیڈنٹ بہادر کے حکم کے خلاف کوئی انگلی تک ہلا سکے. (۱۹۲۷ ، مقالات ماجد ، ۱۳۸). [صاحب + عالی شان (رک)].

---ِ عَدالَت کس اضا(---فت ع ، ل) امذ.
جج ، مجسٹریٹ . صاحب عدالت نے دیکھ کر کہا یہ تمسک ... عدالت میں مقبول نہیں ہوتا . (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۳۳) . [صاحب + عدالت (رک)].

---ِ عَدْل کس اضا(---فت ع ، سک د)صف ؛ امذ.
منصف مزاج ، عادل (جامع اللغات). [صاحب + عدل (رک)].

---ِ عِرْفان کس اضا(---کس ع ، سک ر) صف.
وہ شخص جسے خدا کا عرفان حاصل ہو ، خدا کو پہچاننے والا، خدا شناس ، عالم. جتے اہس کوں صاحب عرفان کو جانے یہاں آ کر زبان گردانے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰).[صاحب + عرفان (رک)].

---ِ عَزا کس اضا(---فت ع) امذ.
عزادار ، ماتم پرسی کرنے والا (مہذب اللغات). [صاحب + عزا (رک)].

---ِ عَزْم کس اضا(---فت ع ، سک ز) صف ؛
مضبوط ارادے والا شخص ، ہمت والا. دوندر خاں کی اولاد میں بھی کوئی صاحب عزم نہ رہا تھا. (۱۸۹۵ ، نجیب التواریخ (ق)، ۱۳۰). [صاحب + عزم (رک)].

---ِ عِزّوشان کس اضا(---کس ع ، شد ز ، و مج)صف
عزّت اور شان و شوکت والا (جامع اللغات). [صاحب + عزّ (رک) + و (حرف عطف) + شان (رک)].

---ِ عِزّوعُلا کس اضا(---کس ع ، شد ز ، و مج ، ضم ع)صف.
باعزّت اور بلند مرتبے والا.

السّلام اے مظہر ذاتِ خدا السّلام اے صاحبِ عزّوعُلا

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (شوق بدایونی) ، ۱ : ۸۹). [صاحب + عز (رک) + و (حرفِ عطف) + علا (رک)].

---ِ عَزِیمَت کس اضا(---فت ع ، ی مع ، فت م) صف .
پُرعزم، ارادے کا پکا، سچی لگن رکھنے والا شخص. وہ صاحبِ عزیمت شخص ہیں ، انگریزی پر انھیں پوری قدرت ہے. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۲۳۵). [صاحب + عزیمت (رک)].

---ِ عَصا کس اضا(---فت ع) امذ.
مراد : حضرت موسیٰ علیہ السلام (جامع اللغات). [صاحب + عصا (رک)].

---ِ عِصْمَت کس اضا(---کس ع ، سک ص ، فت م) صف.
پاک دامن ، پارسا ، عفیفہ ، عصمت دار عورت (مہذب اللغات) . [صاحب + عصمت (رک)].

---ِ عَطا و نِعَم کس اضا(---فت ع ، و مج ، کس ن ، فت ع)صف.
سخی ، فیاض (جامع اللغات). [صاحب + عطا (رک) + و (حرف عطف) + نعم (رک)].

---ِ عَقْل کس اضا(---فت ع ، سک ق) صف ؛ امذ.
عقلمند ، ذی ہوش ، فہیم. میں نے کسی صاحب عقل کو آجتک نہیں دیکھا کہ تثلیث کو توحید پر ترجیح دیتا ہو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۵۰). [صاحب + عقل (رک)].

---ِ عِلاقَہ کس اضا(---کس ع ، فت ق) امذ.
ناظر ، نگران ، داروغہ ، علاقے کا افسر. جب اوورسیر یا صاحب علاقہ آتا ... تو سب کی طرف سے میں ہی ترجمانی کیا کرتا . (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۸۷). [صاحب + علاقہ (رک)].

---ِ عِلْم کس اضا(---کس ع ، سک ل) صف۔
جاننے والا ، عالم ، پڑھا لکھا. وہ بڑا گیانی یعنی صاحب علم ہے . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۴۲). [صاحب + علم (رک)].

---ِ عُنْوان کس اضا(---ضم ع ، سک ن) صف.
نفیس ، اعلیٰ ، بہترین (جامع اللغات). [صاحب + عنوان (رک)].

---ِ عَہْد کس اضا(---فت مج ع ، سک ہ) صف ؛ مذ.
اپنے عہد میں سب سے اہم اور بڑے مرتبے کا عموماً وہ ادیب جس نے اپنی تحریروں سے اپنے عہد کو متاثر کیا ہو. دوسرے صاحب پاکستان میں ہیں افتخار جالب جنہوں نے ظفر اقبال کو صاحبِ عہد لکھ کر ہر سنگی بن کو لسانی تشکیلات کا کامیاب تجربہ قرار دے دیا ہے . (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۱۶۱) . [صاحب + عہد (رک)].

---ِ عَیّار کس اضا(---فت ع ، شد ی) صف.
چالاک ، سیانا (جامع اللغات). [صاحب + عیار (رک)].

---ِ غار کس اضا ؛ امذ.
مراد : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

محمدؐ کے ہیں چار اور یار
افضل ان سے صاحبِ غار

(۱۸۵۱ ، مثنوی مورک سمجھاوے (دہلی اخبار ، مارچ / ۱۹۵۱ ، ۱۵)). [صاحب + غار (رک)].

---ِ غَرَض کس اضا نیز بلا اضا(---فت غ ، ر) صف.
۱. غرض مند ، حاجت مند شخص. ں.

اے ظفر صاحب غرض سے بھاگتے ہیں لوگ دور
اس زمانے میں کہیں جاؤ تو جاؤ بے غرض

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۶). ۲. خودغرض ، مطلبی. یہ بات اخلاص کی راہ سے دور ہے اور جو حاکم صاحب غرض ہووے ثواب کی نعمت سے بےنصیب اور مہجور ہے . (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۵). بادشاہ ملا عبداللہ کو صاحب غرض جان کر اوس کی بات پر کان نہیں لگاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۱). [صاحب + غرض (رک)].

---ِ غَیرَت کس اضا(---ی لین ، فت ر) صف.
غیرت مند ، غیور. کتنا صاحبِ نظر اور صاحبِ غیرت تھا وہ ہاتھی جس نے بہادرشاہ‌ظفر کے زوال کے ساتھ جان لیا کہ بادشاہت کا زمانہ ختم ہوا. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۱۶۱). [صاحب + غیرت (رک)].

---ِ فِراسَت کس اضا(---کس ف ، فت س) صف.
عقلمند ، دانا ، ذہین. طرابلس کے گدھ یورپ کے انسانوں سے بہت زیادہ مہذب اور صاحب فراست نکلے. (۱۹۱۲ ، شہیدمغرب ، ۲۶). [صاحب + فراست (رک)].

---ِ فِراش کس اضا نیز بلا اضا(---کس نیز فت ف) صف.
وہ بیمار جو چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو اور بستر پر لیٹا رہے.

ہجر میں اتنا تو ہو صاحب فراش
موت بھی پھر جائے مردہ جان کر

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۹).

کرسی نشینِ عرش ہوا صاحبِ فراش
اعضا میں درد جسم پہ تپ حلق میں خراش

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۳۱). ایسے بیمار پڑے کہ آج تک صاحبِ فراش ہیں . (۱۹۱۲ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۹۳) . ایک صاحب سفر پہ گئے ہوئے ہیں اور دوسرے ... صاحب فراش ہیں . (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۲۳۰). [صاحب + فراش (رک)].

---ِ فَراغ کس اضا نیز بلا اضا(---فت ف) صف.
بےفکر ، خوش حال ، آسودہ.

جلن بہت تھی غمِ زندگی کے شعلوں میں
بہت فسردہ تھے صاحب فراغ کیا جلتے

(۱۹۸۶ ، دامنِ دل ، ۸۵). [صاحب + فراغ (رک)].

---ِ فَرْض (کس اضا(---فت ف ، سک ر) صف.
(فقہ) ترکے کا وہ وارث جس کے حصے کی حد مقرر ہو جیسے: بیوی شوہر یا ماں باپ. عصبہ مع الغیر جو دوسرے صاحبِ فرض کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جیسے بہن کے ساتھ بیٹی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۲۳). [صاحب + فرض (رک)].

---ِ فَروغ (---فت ف ، و مع) صف.
روشن ؛ (مجازاً) ترقی پذیر.

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۲۷). [صاحب + فروغ (رک)].

---ِ فَرْہَنگ کس اضا (---فت ف ، سک ر ، فت ہ ، غنہ). (الف) امذ.
اہلِ دانش ، صاحبِ علم ؛ لغت کے فن کا ماہر.

میرے لغاتِ شعر کے عالم کو مصحفی
سمجھیں ہیں وہ جو صاحبِ فرہنگ لوگ ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳ : ۲۸۲). (ب) صف. ذہین ، عقلمند.

عذر کرتا ہوں بڑے صاحبِ فرہنگ ہو تم
لو کرو صلح عبث مستعدِ جنگ ہو تم

(۱۸۶۵ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۸)) . [صاحب + فرہنگ (رک)]

---ِ فَضْل کس اضا(---فت ف ، سک ض) صف ؛ امذ.
فضیلت رکھنے والا ، اہلِ علم و فضل ، بزرگ. جو صاحب فضل تھے ان کو مناسب شرعیہ تفویض کیے. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ۴ : ۱). [صاحب + فضل (رک)].

---ِ فَضْلُ الخِطاب کس صف(---فت ف ، سک ض ، ضم ل ، غم ا ، سک ل ، کس خ) امذ.
مراد : حضرت داؤد علیہ السلام (جامع اللغات) . [صاحب + فضل (رک) + رک : ال (۱) + خطاب (رک)].

---فِطْرَت کس اضا(--- کس ف ، سک ط ، فت ر) صف.
عقلمند ، ذکی. تھوڑے ہی ایسے عالی دماغ ، ذہین ، ذکی اور صاحب فطرت حکیم ہوتے ہیں. (۱۸۸۱ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۲ : ۲۵۳). [صاحب + فطرت (رک)].

---فِکْر (--- کس ف ، سک ک) صف.
فکر کرنے والا ، گہری فکر کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے والا ، سوچ بچار کرنے والا. مولوی صاحب قدرتاً متین ، صاحب فکر اور جفا کش واقع ہوئے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۳). جمالیات اور اس کے فلسفہ پر کوئی صاحب فکر غور کرے اور قلم اٹھائے اکثر لوگ ابھی اس بحث میں الجھے ہوئے تھے. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۲). [صاحب + فکر (رک)].

---فَن کس اضا نیز بلا اضا(---فت ف) صف.
کسی فن کا ماہر ، ہنرمند ، ماہر فن نیز ہوشیار ، ذہین. جو کوئی صاحب سخن اچھے جو کوئی صاحب فن اچھے کا اسے ہو سخن اثر کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

ضرور اس فن میں تو ہے صاحبِ فن
کہ اک من علم ہو اور عقل دس من
(۱۷۹۵ ، فرسنامہ رنگین ، ۹).

وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضو
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۷۰). [صاحب + فن (رک)].

---فَوج کس اضا(---و لین) صف ؛ امذ.
فوج رکھنے والا ، بادشاہ ؛ حکمراں (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاحب + فوج (رک)].

---فَہْم و ذَکا (---فت ف ، سک ہ ، و مع ، فت ذ) صف.
تیز فہم ، سمجھدار ، عقلمند.
ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا (۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۵). [صاحب + فہم (رک) + و (حرف عطف) + ذکا (رک)].

---فِیل کس اضا(---ی مع) صف ؛ امذ.
۱. ہاتھی کا مالک ، حاکم ، سردار ؛ دولت مند شخص. صاحب جوگ بڑا نامور دولتمند صاحب فیل سرنشان و نوبت وو صاحب اولاد فرزندان ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۳۳). **۲. ابرہا کا لقب جس نے کعبہ شریف پر ہاتھیوں کے ساتھ حملہ کیا تھا** (جامع اللغات) [صاحب + فیل (رک)].

---قابَ قَوسَین کس اضا(---فت ب ، و لین ، ی لین) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. برائے حفاظت صاحب قاب قوسین اور ادنیٰ کو پکارنے لگا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۳۲). [صاحب + قاب قوسین (رک)].

---قال کس اضا ، صف ؛ امذ.
وہ صوفی جو ذکر و اذکار اور اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے لیکن اس پر معرفت الٰہی میں کیفیات قلب وارد نہیں ہوتیں. ہو سکتا ہے کہ ان میں بعض صاحب حال بھی بیٹھے ہوں گے لیکن زیادہ تر صاحب قال تھے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، سالنامہ ، ۵۷). [صاحب + قال (رک)].

---قائِم مال بِیراث کہاوت.
مالک موجود ہے لوگ لوٹے لیے جاتے ہیں ، زور بس نہیں چلتا (جامع الامثال).

---قَتْل و قِصاص کس اضا (---فت ق ، سک ت ، و مع ، کس ق) امذ.
وہ شخص جو قتل اور قصاص کا حکم صادر کر سکتا ہو ، قاضی ، جج ، مجسٹریٹ. شیخ صاحب صاحب قتل و قصاص تھے اور کل ممالک ایران کے قاضی القضاۃ تھے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۳۰). [صاحب + قتل (رک) + و (حرف عطف) + قصاص (رک)].

---قُدْرَت کس اضا(---ضم ق ، سک د ، فت ر) صف.
قدرت رکھنے والا ، باحیثیت ، خوش حال شخص. اپنے ابنائے جنس و ہمقوم کو عہدہ جلیل و صاحب قدرت و توانائی دیکر مسرور ہونا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۵۹). [صاحب + قدرت (رک)].

---قِران (--- کس ق) ؛ = صاحبقراں. (الف) صف.
وہ شخص جس کی پیدائش کے وقت زہرہ اور مشتری کا ملاپ ہو ، یعنی دونوں ستارے ایک برج میں ہوں ایسا شخص بہت نصیب ور سمجھا جاتا ہے ، اقبال مند ؛ خوش قسمت (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امذ. **۱. ہندوستان میں مغلیہ حکومت کے سربراہ امیر تیمور نیز شاہ جہاں کا لقب (یہ دونوں قران السعدین کے وقت پیدا ہوئے تھے).** تیموری اس نے ... اپنے تئیں صاحب قران ملقب کرکے سمرقند کو پائے تخت کیا. (۱۸۵۴ ، مراۃ الاقالیم ، ۱۳). صاحب قران کے زمانے میں ایک خطاب ترخان تھا جس کو وہ مل جاتا تو سپاہی اس کو ... نہ روکتے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۱). صاحب قران کی اولاد انگریزوں کی سرپرستی میں آنے سے ناراض نہیں تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۵۱). اشوک اعظم سے شاہ جہاں ، صاحب قران تک کیسا کیسا صاحب جلال و جمال شہنشاہ گزر گیا. (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۳۷). **۲. کامیاب اور نصیب ور بادشاہ ، بڑا بادشاہ ، شہنشاہ ، شاہ ہفت اقلیم نیز وہ بادشاہ جو چالیس برس یا اس سے زیادہ عرصہ تک حکمراں رہا ہو.**

طرا رکھے ہے سر پر سر تھے نشان کا
صاحب قران سکھیاں میں دستی ہے چنچلی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۶).

ناتواں ایسا تری فرقت میں ہے اغراق ہوں
جس قدر صاحب قران کی داستاں میں زور ہے
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۹۶).

یہ ہے حاصلِ داستانِ دکن
کہ آصف ہے صاحب قرانِ دکن
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۰۷). ۳. یعقوب بن اوزن حسن کی تاریخ ہے

اور ... مصنف نے اسے صاحب قران کے نام سے یاد کیا ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۳۶). **۳. بعض لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی صاحب قران لکھا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ اسٹین گاس). [صاحب + قران (رک)].

---قِران اوّل (--- کسِ ق ، شد و بفت) امذ.
(ہندوستان میں مغلیہ دورِ حکومت میں سربراہ کا خطاب)، امیر تیمور (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [صاحب قران (رک) + اول (رک)].

---قِران ثانی (--- کسِ ق) امذ.
شاہ جہاں بادشاہ دہلی کا لقب (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ) . [صاحب قران + ثانی (رک)].

---قِرانی (--- کسِ ق). (الف) صف.
صاحب قران (رک) سے منسوب یا متعلق ، بادشاہ کا، بہادرانہ شہنشاہی (پلیٹس) . (ب) امث. **حکمرانی ، کامیاب حکومت ، شہنشاہیت ؛ خوش قسمتی.**

سنو عاقلاں سب کہ دنیا ہے فانی
جو کوئی بوجھیا اس ہے صاحب قرانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۱۸).

مثل سکندر حاصل ہے مجھ کوں
ملکِ جنوں کی صاحب قرانی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۸).

تم کرو صاحب قرانی جب تلک
ہے طلسمِ روز و شب کا در کھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۱).

زہے آپ کا دورِ صاحب قرانی
جدھر دیکھتا ہوں ستم رانیاں ہیں

(۱۹۳۶ ، معارف جمیل ، ۱۰۰).[صاحب قران + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قِسمَت کسِ اضا(--- کسِ ق ، سک س ، فت م)صف.
قسمت والا ، خوش نصیب ، صاحب قران(ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + قسمت (رک)].

---قَلَم کسِ اضا(--- فت ق ، ل) امذ.
انشا پرداز ، ادیب ، شاعر ، مضمون نگار ، منشی. سادہ دل ، بے پروا ، جواں مرد ، مشفقی ، صاحب قلم سبک دست. (۱۸۵۴ ، مرات الاقالیم ، ۵۲). ہشام کا میر منشی جس کا نام سالم تھا ، مشہور صاحب قلم ... تھا. (۱۸۹۸ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۷) . ایک ادیب اور صاحب قلم کے لیے یہ صورت حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے.(۱۹۸۸، اردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصہ ، ۲۰). [صاحب + قلم (رک)].

---قُوَّت کسِ اضا(--- ضم ق ، شد و بفت) صف.
قوت والا ، طاقتور ، قوی. بیشک وہ صاحب قوت اور سخت عذاب دینے والا ہے. (۱۹۰۰ ، فتح محمد جالندھری ، ترجمہ قرآن مجید ، ۳۶۲). [صاحب + قوّت (رک)].

---قِیافَہ کسِ اضا نیز بلا اضا(--- کسِ مع ق ، فت ف)صف.
جو صورت دیکھ کر سیرت کا اندازہ لگا سکے ؛ (مجازاً) دانا ، عقلمند ، سمجھ دار.

ساغرِ دل کی نہیں قیمت اضافہ ڈھونڈتے
ہر ہیں ساقی ہم کوئی صاحب قیافہ ڈھونڈتے

(۱۸۶۲ ، ظفر (نوراللغات)). [صاحب + قیافہ (رک)].

---کار کسِ اضا نیز بلا اضا ، صف (قدیم).
کارساز ، کام بنانے والا ؛ (مجازاً) خدا تعالیٰ . صاحب کار سوں مقصود کارخانہ کسے یاد آیا.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۳). [صاحب + کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کِتاب کسِ اضا(--- کسِ ک) امذ.
۱. وہ پیغمبر جن پر اللہ کی کوئی کتاب نازل ہوئی ہو.

تنزیہ میں اگرچہ ہے صاحبِ کتاب توں
تشبیہ کی کتاب کا ہے انتخاب توں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۷).

بہار حسن رہی جس کے خط کے آنے پر
وو شرعِ عشق میں اک صاحبِ کتاب ہوا

(۱۷۹۲ ، دیوان محب (ق) ، ۳۸).

کسی کا رخ ہمیں قرآں کا جواب ملا
خدا کا شکر ہے بت صاحبِ کتاب ملا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۸). **۲.آسمانی کتاب (خصوصاً قرآن پاک) پر ایمان رکھنے والا.**

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۸۱). **۳. وہ مصنف جس کی کتاب مرتب یا شائع ہو گئی ہو.** مقدمہ بیک وقت کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف بھی ہوتا ہے ... تنقید ، تقریظ اور تجزیہ بھی.(۱۹۸۱ ، قرض دوستاں، ۱۸). [صاحب + کتاب (رک)].

---کَرامات/ کَرامَت کسِ اضا(--- فت ک/فت م)صف.
جس میں کرامت دکھانے کی طاقت ہو ؛ (مجازاً) وہ ولی یا صوفی جس کا روحانی تصرف ناممکن کو ممکن بنا دے.

علی او کہ شاہ ولایت اہے
جہاں بخش صاحبِ کرامت اہے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۷). فقیر کے تائیں دیکھیں تو صورت اس کی بہت ہی متبرک ہے اور صاحب کرامات معلوم ہوتا ہے . (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۵۴).

نہیں ہے دور تم سے تم سدا صاحبِ کرامت ہو
مرمت کی طرف اب لطف سے بہر خدا دیکھو

(۱۸۳۲؟ ، مرمت ، ک ، ۹). بسا بزرگ اور صاحب کرامت تھے . (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۰۱). میں ایک صاحب کرامات اور مستجاب الدعوات عورت کے پاس گئی کہ وہ میرے شوہر کے لیے دعائے مغفرت کرے. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۱۴۸). [صاحب + کرامات / کرامت (رک)].

---ِ کَرَم کس اضا(---فت ک ، ر) صف.
کرم کرنے والا ، مہربان ، سخی ، فیاض ، داتا.

تو ہو فیض عالم پہ جاری ہے جم
خلف ہے سو بعنی تو صاحبِ کرم

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷). [صاحب + کرم (رک)].

---ِ کَسْب کس اضا(---فت ک ، سک س) صف ؛ امذ.
کسی ہنر کے ذریعے سے روزی حاصل کرنے والا . انوراد ھا نچھتر اکلیل منزل کی پیدائش سے مولود صاحب کسب اور تجار ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۰). [صاحب + کسب (رک)].

---ِ کَشْف کس اضا(---فت ک ، سک ش) صف.
جو روحانی ریاضت سے اس درجے پر فائز ہو کہ نگاہوں سے غائب چیزوں اور مستقبل کا حال جانے.

اس کو صاحبِ کشف عورت جان کر
آتے تھے اپنی سعادت جان کر

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۶). [صاحب + کشف (رک)].

---ِ کَلام کس اضا(---فت ک) صف .
کلام کرنے والا ؛ (مجازاً) شاعر. کسی کلام پر بہتر محاکمہ وہی شخص کر سکتا ہے جو خود صاحبِ کلام کو بھی بخوبی جانتا ہو. (۱۹۸۳ ، ذکر خیرالانام ، ۱۱). [صاحب + کلام (رک)].

---ِ کَلاں (---فت ک) صف ؛ امذ.
بڑے صاحب. بادشاہ سلامت کی خدمت میں صاحب کلاں بہادر آئے اور سلام کرکے رخصت ہو گئے. (۱۹۳۴ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۳۵). [صاحب + کلاں (رک)].

---ِ کُلاہ کس اضا نیز بلا اضا(---ضم ک) صف ؛ امذ.
ٹوپی پہننے والا ، تاج شاہی پہننے والا ؛ (مجازاً) امیر کبیر یا بادشاہ نیز فوج کا سردار ، فوج کا اعلیٰ عہدہ دار ، سپہ سالار.

بے سر تھے وہ جو فوج میں صاحب کلاہ تھے
سب چھاونی اجاڑ محلے تباہ تھے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۶).

سنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر
گلیم پوش ہوں میں صاحبِ کلاہ نہیں

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۸۱). [صاحب + کلاہ (رک)].

---ِ کَمال کس اضانیز بلااضا(---فت ک ، م)صف.
۱. **(کسی علم یا فن میں) ماہر ، استاد ، کامل.**

البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہوگا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴).

اگر خورشید سے روشن ہوں تو بھی خوار پھرتے ہیں
غرض اس دور میں یہ قدر ہے صاحب کمالوں کی

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۲۴).

ہوئی یہ بات ہمیں حالِ بدر سے روشن
دیا زوال جسے صاحبِ کمال کیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵).

ختم تھا خامشی پر کمالِ سخن
سارے صاحب کمالوں کو نیند آ گئی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۱۶). ۲. **درویش کامل ، صاحب کرامت ، روشن ضمیر ، ولی.**

وزیراں کتک خوب صاحب کمال
ملیکا ہزاراں سوں تھے محلے محال

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۲۳)). جو کچھ مدارات اور سلوک ان صاحب کمالوں سے کرنا تھا کیا پر ایک رخصت ہوئے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۵۴). صاحب دیوان شاعر اور نقشبندیہ سلسلے کے صاحب کمال بزرگ تھے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱۰۲ : ۱۲۳).[صاحب + کمال (رک)].

---ِ کَمالی (---فت ک) امث.
(کسی علم یا فن میں) کاملیت ، کامل ہونا ، صاحبِ کمال کا فن ؛ روشن ضمیری.

ہوا تو خسرو عالم سخن شیریں مقالی میں
عیاں ہیں بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

(۱۷۱۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۸).

مثلِ ماہِ چاردہ روشن گری حاصل ہوئی
داغ دل کا باعث صاحب کمالی ہو گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). [صاحب کمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ِ کو کس نے بُلایا ہے فقرہ.
دوست سے عرصہ دراز کے بعد ملاقات کے وقت اظہار اشتیاق و شکایت کے طور پر مستعمل (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۷۴).

---ِ کَیفِیَّت کس اضا(---ی لین ، کس ف ، شدی بفت)امذ.
وہ صوفی جس پر حال طاری ہوتا ہو . شیخ معصوم کابلی اپنے معاصرین میں نہایت غنیمت اور صاحب کیفیت تھے . (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۷۷). [صاحب + کیفیت (رک)].

---ِ کی مُونْچھیں امذ.
ایک قسم کا رنگین ریشمی کپڑا. رنگین کپڑے ان ناموں سے مشہور ہیں ... عاشق معشوق ، انڈا بوسکی ، ہل جل ، تیری میری مرضی ، میم کا موت ، صاحب کی مونچھیں وغیرہ وغیرہ. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن)، مطائبات ، ۶۹).

---ِ لَفْظ کس اضا(---فت ل ، سک ف) صف .
رک : صاحبِ کلام ؛ مراد : ادیب ، شاعر.

صاحبِ لفظ اس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۲). [صاحب + لفظ (رک)].

---ِ لِواء کس اضا(---کس ل) امذ.
علم بردار ، سردار ، سپہ سالار. حضرت خضر علیہ السلام اُن کے وزیر اور صاحب لواء تھے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی، تفسیر ، ترجمہ قرآن ، ۳۸۵). [صاحب + لواء (رک)].

---لواءُ الحمد کس اضا (---کس ل ، ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) امذ.
مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم. میرے بعد اس درخت کے نیچے نبی اُمّی ہاشمی العربی المکّی صاحب الحوض و الشفاعۃ اور صاحبِ لواءالحمد کے سوا کوئی نہیں ٹھیرے گا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۱۰۷). [صاحب + لواء (رک) + رک : ال (۱) + حمد (رک)].

---لوگ (---و مع) امذ.
فرنگی . انگریز نیز افسر. اس شہر میں جتنے صاحب لوگ رہتے ہیں میرے اوپر کمال شفقت فرماتے ہیں. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ، ۱۶۲). سنا ہے صاحب لوگ بہت پیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۸۳). [صاحب + لوگ (رک)].

---لَولاک (لَما) کس اضا (---و لین ، فت ل) امذ.
حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی طرف اشارہ ہے ، یعنی اگر تیری (رسول اکرمؐ کی) ذات نہ ہوتی تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

دستگیری کوں روزِ محشر کی
بس ہے ناجی کوں صاحبِ لولاک

(۱۷۳۱ ، ناجی ، د ، ۱۳۳).

کس کا میں بیٹا ہوں کس کا ہوں نواسا ظالمو
ماں مری زہرا ہے نانا صاحبِ لولاک ہے

(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۹۳).

جان و دل سے نہ تصدق ہے کیوں خلقِ خدا
جگرِ صاحبِ لولاک لما دونوں ہیں

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۹۰).

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۵۳).

تمہیں کو باعثِ کن صاحبِ لولاک کہتے ہیں
تمہیں پر عرشِ اعظم سے درود آیا سلام آیا

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (سالم بدایونی) ، ۱ : ۱۳۹). [صاحب + لولاک/لما (رک)].

---لیاقت کس اضا (---کس ل ، فت ق) صف.
لائق ، قابل (جامع اللغات). [صاحب + لیاقت (رک)].

---ماتم کس اضا (---فت ت) صف ؛ امذ.
ماتم کرنے والا ، غم گسار.

پھر کسی نے بھی نہ پوچھا اے عزیز
قبر تک سب صاحبِ ماتم گئے

(۱۹۱۲ ، کلکۂ عزیز ، ۱۲۱). [صاحب + ماتم (رک)].

---مازاغ کس اضا ؛ امذ.
آیت مازاغ البصر وما طغیٰ کی طرف اشارہ ہے یعنی نہ حضور کی آنکھ بھٹکی اور نہ حد سے تجاوز ہوئی ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ مازاغ

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۸۳). [صاحب + مازاغ (رک)].

---مال کس اضا ؛ صف.
دولت مند ، امیر (جامع اللغات). [صاحب + مال (رک)].

---مَجْلِس کس اضا (---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
مجلس کا صدر ، صدرِ محفل.

گرچہ مسکین ہور ادکھ مفلس ہوں میں
عاشقاں میں صاحبِ مجلس ہوں میں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۴). [صاحب + مجلس (رک)].

---مَحْفِل کس اضا (---فت مع م ، ، سک ح ، کس ف) امذ.
رک : صاحبِ مجلس (جامع اللغات). [صاحب + محفل (رک)].

---مَدار (---فت م) امذ.
صوبہ دار ، گورنر.

ہے عالم علی سید نام دار
دکھن کے چھ صوبوں میں صاحب مدار

(۱۷۱۹ ، جنگ‌نامہ عالم علی خان ، ۱۱). [صاحب + مدار (رک)].

---مَذاق کس اضا (---فت م) صف.
رک : صاحبِ ذوق. فن حدیث کا معمولی صاحب مذاق بھی ان کے جعلی ہونے کو یک نظر معلوم کر سکتا ہے . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶۹). [صاحب + مذاق (رک)].

---مَراسِم کس اضا (---فت م ، کس س) امذ.
افسر تعلقات عامہ ؛ (عموماً) شاہی دور کا ایک بڑا عہدہ دار جس کے ذمّے طبیبوں اور کحّالوں وغیرہ کی نگرانی ہوتی تھی. امیر بار یا صاحبِ مراسم ، ایشائے کوچک کے سلجوق بادشاہوں کے بزرگ ترین عمائد میں سے ایک . (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۷۵). [صاحب + مراسم (رک)].

---مُروّت کس اضا (---ضم م ، ضم نیز فت ر ، شد و بفت) صف.
مروت والا ، بامروت.

سندر باتوتاں کا توں جانے نہال کل کلال
اس کے تائیں مجلسِ صاحبِ مُروّت کہتے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۲).

کیا صاحبِ مروت و بہت شریر تھے
شی نہ دی انہیں کہ جو کل کے امیر تھے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۲۳). [صاحب + مروت (رک)].

---مَسْنَد کس اضا (---فت م ، سک س ، فت ن) صف.
گدّی نشین ، مسند نشین ، بادشاہ ، رئیس یا امیر کا مسند اقتدار پر بیٹھنا .

خشت رکھ کر زیرِ سر سوتا ہے خاک گور پر
صاحبِ مسند ہو تو یا صاحبِ سجادہ ہو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۲۳). [صاحب + مسند (رک)].

---ِ مُعامَلہ کس اضا(---ضم م ، فت م ، ل) صف.
وہ شخص جس سے کام کا تعلق ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).
[صاحب + معاملہ (رک)].

---ِ مَعْرِفَت کس اضا(---فت م، سک ع، کس ر، فت ف) صف.
(تصوّف) خدا شناس ، عارف (مہذب اللغات). [صاحب + معرفت (رک)].

---ِ مَعْنی کس اضا(---فت م ، سک ع) صف.
رک : صاحب باطن.

دل کی بہشت اہلِ حقیقت کی بزم ہے
واں کی شراب صاحبِ معنی کو ہضم ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۲۵). [صاحب + معنی (رک)].

---ِ مَقْدُور کس اضا(---فت م ، سک ق ، و مع) صف.
طاقت یا استطاعت رکھنے والا نیز مال دار ، دولتمند.

دل لے گئے بتو ہمیں مجبور کر دیا
تم کو خدا نے صاحبِ مقدور کر دیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۶). [صاحب + مقدور (رک)].

---ِ مَکاں کس اضا نیز بلا اضا(---فت م) صف.
مکان رکھنے والا ، مالک مکان نیز وہ جو مکان کے اندر موجود ہو.

کیوں نہ ہو جاگیر دیکھے شہ نشیں جب گال سا
کون ہے دنیا میں کوئی صاحبِ مکاں تجھ خال سا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱). [صاحب + مکان (رک)].

---ِ مُلْک و مال کس اضا(---ضم م ، سک ل ، و مج) صف.
(مجازاً) بادشاہ (مہذب اللغات). [صاحب + ملک (رک) + و (حرفِ عطف) + مال (رک)].

---ِ مَن کس اضا(---فت م) صف.
خطاب یا القاب کے لیے مستعمل (مراد : جناب من) نیز بعض کا تکیہ کلام (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [صاحب + من (رک)].

---ِ مَنْزِلَت کس اضا(---فت م ، سک ن ، کس ز ، فت ل).
(الف) صف.
رتبے والا ، عزت دار.

لکھنو رشک دو روضۂ رضواں تھا کبھی
صاحبِ منزلت و قدرِ فراواں تھا کبھی

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶). (ب) امذ. **عہدے دار** (ماخوذ : جامع اللغات). [صاحب + منزلت (رک)].

---ِ مَنْصَب کس اضا(---فت م ، سک ن ، فت ص) صف.
عہدیدار (جامع اللغات). [صاحب + منصب (رک)].

---ِ مَوصُوف (---و لین ، و مع) صف.
(تعظیماً) کوئی غیر موجود شخص جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو. صاحب موصوف نے دوچار صاحبوں کو بلوایا اور دس بیس مہاجنوں کو. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵۹). صاحب موصوف اپنی تقریر کو تمام کر کر کرسی پر بیٹھ گئے . (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چندر ، ۱۱۷) . صاحب موصوف نے نہایت مختصر جواب ارسال کیا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۲).
[صاحب + موصوف (رک)].

---میرا پانیا پَنج کَرے بِیوپار بِن ڈَنڈی بِن پا ترے تولے جَگ سَنْسار کہاوت.
خدا سب کو بغیر ترازو کے ان کے مناسب حال دیتا ہے (ماخوذ: جامع الامثال ، ۲۸۲).

---ِ نار کس اضا ، صف.
دوزخی ، جہنمی ، ناری (جامع اللغات). [صاحب + نار (رک)].

---ِ نام و نَنْگ کس اضا(---و مج ، فت ن ، غنہ) صف.
باحیا ، بہادر (جامع اللغات) . [صاحب + نام (رک) + و (حرفِ عطف) + ننگ (رک)].

---نِچَلے بَیٹھو فقرہ.
میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرو، دل لگی نہ کرو، مجھے ہاتھ نہ لگاؤ کی جگہ مستعمل (جامع اللغات).

---ِ نَسَب کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن ، س) صف.
اعلیٰ نسل کا ، عالی خاندان . اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھر اسکو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا. (۱۹۰۰ ، فتح محمد جالندھری ، ترجمہ قرآن مجید ، ۳۵۹). [صاحب + نسب (رک)].

---ِ نِسبُت کس اضا(--- کس ن، سک س، فت ب)صف.
خدا رسیدہ ، ولی ، صوفی منش ، عارف باللہ نیز بزرگوں کے کسی سلسلے (قادریہ ، چشتیہ وغیرہ) سے منسلک.

جس طرح کوئی صاحبِ نسبت نواب
مدت سے ہو جلوۂ خدا کا مشتاق

(۱۸۷۷ ، دستنبوے خاقانی ، ۲۳۱) . اس سبب سے کہ صاحبِ دل اور صاحبِ نسبت تھے خواجہ میر درد کی طرز میں آ گئے تھے. (۱۹۱۰ ، آزاد ، د (دیباچہ) ، ۹). [صاحب + نسبت (رک)].

---ِ نِصاب کس اضا نیز بلا اضا (---کس ن) صف.
مالی اعتبار سے خوشحال شخص جس کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے.

کہ صاحب نصاب ہوے خارج متاع
تو فطرہ دیوے تن اوپر نیم صاع

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ضعیفی ، ۱۵۷).

اے شاہ تیرے پنجۂ بخشش سے دہر میں
ہر اک گدا کو دیکھو تو صاحبِ نصاب ہے

(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۶۵).

کثرتِ داغِ دل کی دولت سے
میں گدا صاحبِ نصاب ہوا

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۳۹). زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے. (۱۹۸۰ ، تجلّی ، ۱۲۹). [صاحب + نصاب (رک)].

---نَصیب کس اضا نیز بلا اضا (---فت ن ی مع) صف.
۱. **خوش قسمت . خوش نصیب.**

کون صاحبِ نصیب ہے ہم سا
آہ جس کی جلو کرے غم سا

(۱۷۹۵؟ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۳۴). سلطان صاحب نصیب اور بادشاہ نام آور تھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۲۱). ۲. (عور) **بدنصیب ، کمبخت ، بدبخت ؛ چونکہ عورتیں بُرے کلمے کا زبان پر لانا بھی بُرا سمجھتی ہیں اس وجہ سے اکثر موقعوں پر ایسے لفظ جن کے معنی عمدہ ہوں زبان پر لاتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ). [صاحب + نصیب (رک)].

---نَصیبی (---فت ن ، ی مع) امث.
صاحبِ نصیب ہونا ، خوش قسمتی ، خوش نصیبی ، بخت آوری. جوان ... اپنے تئیں عالی ہمتی اور صاحبِ نصیبی کے سپرد کرتا. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱۳۵). [صاحب نصیب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَظَر کس اضا نیز بلا اضا(---فت ن ، ظ) صف.
۱. **نظر والا ، کھرے کھوٹے کی پرکھ رکھنے والا ، دور اندیش ، دانا ، تمیز کرنے والا ، سوجھ بوجھ والا.** سلطان عبداللہ عاشق ، صاحب نظر ، دل کے خطرے تے باخبر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

برسوں لگی رہی ہیں جب مہر و مہ کی آنکھیں
تب کوئی ہمسا صاحب صاحبِ نظر بنے ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۴۴).

آنکھ جب صاحب نظر ہو جائے گی
حق شناس و حق نگر ہو جائے گی

(۱۹۳۹ ، معارف جمیل ، ۱۶۷). کتنا صاحب نظر اور صاحب غیرت تھا وہ ہاتھی جس نے بہادر شاہ ظفر کے زوال کے ساتھ جان لیا کہ بادشاہت کا زمانہ ختم ہوا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۶۱). ۲. **علم یا فن کے عمیق اور مخفی پہلوؤں کو سمجھنے والا ، وسیع مطالعہ والا ، عالمِ جید ، بات کی تہہ کو پہنچنے والا.**

الٰہی کر میرے دیواں کو مشہور
ہر اک صاحبِ نظر کا ہوئے منظور

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۷).

چشم کی طرح سے صاحب نظروں نے دیکھو
سیر کیا کیا نہیں بے رنج سفر کی گھر میں

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۷۸). امام ابن حنبل کہتے ہیں کہ وہ اس فن میں صاحب نظر ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۹). وہ اپنے انحطاطی رجحانات پر زندگی طلبی کے پردے ڈال کے کسی صاحب نظر کو دھوکہ دے سکیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۷). [صاحب + نظر (رک)].

---نَظَری (---فت ن ، ظ) امث.
صاحبِ نظر کا کام ؛ دانش مندی ؛ دور اندیشی ، عمق نگاہی ، ژرف بینی. دنیا جہان کے مکر و فریب دھوکے دھڑی ، شقاق و نفاق کذب و افترا کو اختیار کرنا اور خود کو جہنم کا مستوجب ٹھہرانا نہ علم ہے نہ صاحب نظری. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۲). [صاحب نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نَفْس کس اضا(---فت ن ، سک ف) صف.
شریف ، نیک ، پارسا. کیا یہ سلوک اور رویہ کسی صاحب نفس شخص کے لئے کسی طرح بھی نفع کا سودا ہے؟ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۹۵). [صاحب + نفس (رک)].

---نِیاز کس اضا نیز بلا اضا(---کس ن) صف.
ضرورت مند ، حاجت مند.

جیسے بھویں پڑیاں کون کرے سرفراز
نوازے جیسے پانے صاحبِ نیاز

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷). [صاحب + نیاز (رک)].

---نیرَنگ کس اضا(---ی لین ، فت ر ، غنہ) صف.
جادوگر ؛ کرشمہ ساز نیز فریب دینے والا ؛ (کنایۃً) معشوقہ.

تجھ صاحبِ نیرنگ کی دیکھے گر تصویر کوں
دل جا پڑے حیرت منیں نقاش رنگ آمیز کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۱). [صاحب + نیرنگ (رک)].

---وارِث کس اضا(---کس ر) صف.
وہ جس کا کوئی وارث یا سرپرست (ماں ، باپ وغیرہ) زندہ ہو. عورتوں کو باوجود صاحبِ وارث ہونے کے اپنا ٹکٹ آپ خریدنا پڑتا ہے. (۱۸۶۷ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ۲۲۱). [صاحب + وارث (رک)].

---وَزْن (---فت و ، سک ز) صف.
رک : **صاحب وقار.**

سبک وضعوں سے صاحبِ وزن کب رنجیدہ ہوتے ہیں
گلہ کرتا نہ دیکھا میں کبھی سیماب آتش کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۵ : ۲۴). [صاحب + وزن (رک)].

---وُسْعَت کس اضا(---ضم و ، سک س ، فت ع) صف.
استطاعت رکھنے والا ، حیثیت والا ، دولت مند ، امیر کبیر. صاحب وسعت اس میں تنگی سے کام نہ لے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۳۲). [صاحب + وسعت (رک)].

---وَضْع کس اضا(---فت و ، سک ض) صف.
وضعدار ، باوضع (جامع اللغات). [صاحب + وضع (رک)].

---وَفا (---فت و) صف.
باوفا ، وفا دار ، وعدہ پورا کرنے والا.

اگر تم درحقیقت بےوفا ہو
بہت صاحبِ وفا میں بھی نہیں ہوں

(۱۹۲۸ ، معارف جمیل ، ۱۰۹). [صاحب + وفا (رک)].

---وَقار کس اضا نیز بلا اضا(---فت نیز کس و) صف.
باوقار ، بردبار.

جمشیدِ عصر کلبِ علی خاں فلک جناب
ہوتا ہے جسکی ذات سے صاحبِ وقار ، عیش

(۱۸۶۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۸). [صاحب + وقار (رک)].

---وقوف کس اضا(---ضم و ، و مع) صف.
آگاہ ، واقف ، راز دار ، عقلمند ، دانا ، سمجھدار (جامع اللغات).
[صاحب + وقوف (رک)].

---ولایت کس اضا نیز بلا اضا(---کس و ، فت ی) امذ.
کسی ولایت کا روحانی طور پر حاکم ، ولی اللہ ، عارف با صوفی ، خدا کا دوست.

پڑھی فاتحہ جا کے نوّاب کی
تو صاحب ولایت کی زیارت کری

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۴۸). اللہ تعالیٰ ان کو تین بیٹے عطا فرمائے گا منجھلا بیٹا صاحب ولایت ہو گا. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۶). [صاحب + ولایت (رک)].

---ہمت کس اضا نیز بلا اضا(---کس ہ ، شد م بفت) صف.
معاون ؛ مددگار ؛ ہمت والا ، جری ، حوصلہ مند ، بہادر ، نڈر .
صاحب ہمت ، صاحب دانش ... صاحب تدبیراں ، اپنو کا دل ہات لے اپنو کی موں کی بات لے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳). کوئی صاحب ہمت کاریگروں کی دستگیری کرنے والا ہو تو اب بھی دستکاری دکھانے کو حاضر ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۲). کسی صاحب ہمت نے جائنٹ سیکریٹری کی نظر کرم حاصل کرنے کے لئے خوشامد اور چاپلوسی سے کام لیا تو اس کا مقصد آسانی سے پورا ہو جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۱۴). [صاحب + ہمت (رک)].

---ہنر کس اضا(---ضم ہ ، فت ن) صف.
ہنر مند ، فنکار ، کامل فن.

سک علم کا اوّل کسب
ہر فن میں ہو صاحب ہنر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۳۵).

بول اس کوں اے مانی کن گیان کی
توں صاحب ہنر ہور عرفان کی

(۱۶۸۰ ، قصہ ابو شحمہ ، ۲۵).

پس ڈالا آسمانے چرخ نے اس کو نسیم
جب زمانہ میں کوئی صاحب ہنر پیدا ہوا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۰). [صاحب + ہنر (رک)].

---ہوا کس اضا(---فت ہ) صف.
خواہش نفسانی رکھنے والا ، بوالہوس ؛ (مجازاً) مذہب کی پابندی نہ کرنے والا ، گنہ گار. حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصیتوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بد مذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم یعنی اُن کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن الحکیم ، احمد رضا بریلوی ، ۸۲۴). [صاحب + ہوا (رک)].

---ہوش کس اضا(---و مع) صف.
ہوش مند ، عقلمند ، دانا.

چوک کاں نظر صاحب ہوش کی
اندھارے آکیں خواب خرگوش کی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۰).

خرد مند ہے صاحب ہوش ہے
عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے

(۱۸۴۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳). [صاحب + ہوش (رک)].

---یدبیضا کس اضا(---فت ی ، کس د ، ی لین) امذ.
مراد : **حضرت موسیٰ علیہ السلام** (جامع اللغات). [صاحب + ید (رک) + بیضا (رک)].

صاحبا (کس ح) امذ.
مالک ، حاکم ، شوہر (پلیٹس). [رک : صاحب + ا ، حرف ندا].

صاحبات (کس ح) امث ؛ ج.
صاحبہ (رک) کی جمع. محلات شاہی میں صاحبات محل کی جانوں پر بنی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۵۱). حسب دستور مثل دیگر صاحبات محل معزز و ممتاز کیا. (۱۹۱۴ ، محل خانہ شاہی ، ۳۷). [صاحب + ات ، لاحقۂ جمع و تانیث].

صاحبان (کس ح) امذ ؛ ج.
صاحب (رک) کی جمع.

عالم کو میری خانہ بدوشی کی سوچ سوچ
خلوت میں صاحبان توکل نے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵). صاحبان یار کے لیے اس میں اور بھی توسیع کرنا چاہیے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۷). صاحبان! واضح ہے کہ امتحانوں میں ناکام رہنے والے طلبہ کا تناسب پچھلے پانچ سال کی نسبت ڈیوڑھا ہو گیا ہے. (۱۹۳۰ ، زندگی ، نقاب چھپے ، ۱۵۹). صاحبان لوح و قلم حقارت کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۳۳). [صاحب + ان ، لاحقۂ جمع].

---عالیشان کس اضا(---ی مع) امذ.
بلند مرتبہ افسران اور شرفاء ، انگریز ، یورپین. عاصی کمال الدین ... نے واسطے صاحبان عالیشان ... بکمال فصاحت اور بلاغت تحریر کیا ہے. (۱۸۳۹ ، تواریخ راسلس شہزادہ حبش کی ، ۱). انگریزوں کے لیے صاحبان عالیشان مقرر ہو گیا. (۱۹۳۵ ، اُردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۴۸). [صاحبان + عالیشان (رک)].

---مایہ کس اضا(---فت ی) صف ؛ امذ.
مال والے ، امیر ، دولت مند. اتنے کمرے تو ضروری ہیں مگر صاحبان مایہ کے لئے اس میں اور بھی توسیع کرنا چاہیے. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱۴۸). [صاحبان + مایہ (رک)].

صاحبانہ (کس ح ، فت ن) صف.
صاحب سے منسوب ، افسرانہ ؛ انگریزی ، انگریزوں کی طرح کا ، یورپ کا.

ہوئی خود بخود ارادت ہوئی خود بخود عقیدت
ہے محرّک غلامی وہ ادائے صاحبانہ

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۵). [صاحب + انہ ، لاحقۂ صفت].

صاحبن (کس ح ، فت ب) امث.
صاحب کی بیوی ، صاحبہ. خاں صاحبن پھر کسی کا پرانا دھرانا

جوڑا دے دیتیں. (۱۹۳۵ ، بھرے بازار میں ، ۲۰۸). [صاحب + ن ، لاحقۂ تانیث].

صاحِبو (کس ح ، و مج) کلمۂ مخاطب.
(تعظیماً) اے حضرات ، اے حاضرین ، لوگو (مہذب اللغات).

صاحِبَہ (کس ح ، فت ب) امث.
صاحب (رک) کی تانیث ؛ (تعظیماً) خواتین کے نام کے ساتھ مستعمل ، بیوی ، مالکہ وغیرہ.

مصرعِ تاریخ لکھ دے لوحِ تربت پر منیر
نورِ لطفِ حق ہے شمعِ قبرِ بیگم صاحبہ

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۳۱). قواعد کی رو سے اسم مونث کے ساتھ صاحبہ ہی بولنا چاہیے ، یعنی بیگم صاحبہ ، خانم صاحبہ وغیرہ. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۳). [صاحب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صاحِبی (کس ح).(الف) امث.
۱. **حکومت ، سرداری ، شان و شوکت.** صاحب کو صاحبی سہانا بہت مشکل ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۲).

وارثِ علمِ نبیؐ تج کوں کیا ہے ربّی
جم ہے تری صاحبی اے ولی کامگار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۱).

مرے ہر نپٹ درد ہے یار ہی
عجب صاحبی ہے عجب صاحبی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱).

وہ بتِ سنگ دل جو آہ لے کے دل آشنا نہیں
یہ بھی خدا کی صاحبی بندے کا کیا خدا نہیں

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۵۳۱).

ہو گیا رخصت جہاں سے تیرا جاہ و احتشام
رفتہ رفتہ ہو گئی سب صاحبی تیری تمام

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۳). جس کو خدا صاحبی دیتا ہے اس کو اندھا اور بہرا ہونا چاہیے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۱۳۰). یہ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ ... یہاں اس انداز کی صاحبی یا نادر شاہی پیدا ہو سکے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۹). ۲. **کچہری ، عدالت ، سرکار.** ہنوز مقدمہ معلومہ صاحبی صدر اعلیٰ سے فیصل نہیں ہوا. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۲۶). (ب) امذ.
۱. **ایک نہایت لطیف قسم کا دھاری دار ریشمی کپڑا.**

سمور و سندس و نرمل خطای
سلیمی صاحبی ہور کربلائی

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۲). ۲. **ایک قسم کا بہت شیریں انگور جو سیاہ ہوتا ہے.** صاحبی انگور تو اتنا نازک اور لطیف مزاج ہے کہ سفر کی ذرا سی درشتی بھی برداشت نہیں کر سکتا. (۱۹۶۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۲). [صاحب + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پانا ف م.
امیری پانا ، سلطنت پانا ؛ عزت و مرتبہ پانا (مہذب اللغات).

--- کَرْنا محاورہ.
حکمرانی کرنا ؛ حکومت جتانا ؛ تغافل برتنا ، بے توجہی سے پیش آنا ؛ افسری کا رعب جمانا ، شان و شوکت دکھانا.

منع جو عشق سے کرتے ہیں وہ بندے ہی نہیں
صاحبی کرتے ہیں ان کے تئیں فرمانے دو

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۹۷).

ملنے لگے ہو دیر دیر دیکھیے کیا ہے کیا نہیں
تم تو کرو ہو صاحبی بندے میں کچھ رہا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۱).

صاحِبِیَّت (کس ح ، ب ، شد ی بفت) امث.
افسری ، انگریزوں جیسی شان و شوکت. یہ کچھ ہو چکا مگر وہ صاحبیت اب تک ختم نہ ہوئی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۲۰). مقابلے کے امتحان میں کامیابی کے بعد صاحبیت کی ٹریننگ دی جائے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۶۵). [صاحبی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صاحِبَین (کس ح ، ی لین) امذ.
امام ابوحنیفہ کے دو بلند پایہ شاگرد قاضی ابو یوسف اور امام محمد (جن کا ذکر اسلامی ادب میں اسی لقب سے متداول ہے).
صاحبین ... مراد ان سے امام محمد اور امام ابو یوسف ہیں . (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۷). شیر خواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں. (۱۹۱۱ ، تفسیر القرآن الحکیم ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۱۳۰). امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اس کو پاک قرار دیتے ہیں لیکن صاحبین ... اس کو ناپاک کہتے ہیں . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۶۳) . [رک : صاحب + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

صاحِبِین (کس ح ، ی مع) امذ ؛ ج.
صاحب (رک) کی جمع. آپ صاحبین کی باتیں سنتے ہیں شیر بھیڑیے کا ہم کو ڈر ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۰۰). [صاحب + ـــِ ین ، لاحقۂ جمع].

صاد مذ نیز مث (شاذ).
۱. **رک : ص.**

صدق صاد کا صبح صادق صفا سوں
قرب قطب کوں قاف قاسم دکھایا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۹).

تجھ نین کی کیا کروں میں تعریف
یہ عین ثلث کا صاد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵). صاد کا سرا اپنے دائرے کی آخری نوک کے سامنے ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۷). بخدا مجھ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ سائنس صاد سے ہے یا ثے سے. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۱۹). ۲.(أ) **انتخاب ، پسندیدگی ، توثیق ، تصدیق ، منظوری ، منظور کیے جانے کا دستخط یا نشان.**

نایاں منتر تنتر واد   صدق ، محبت ، یقین ، صاد

(۱۵۹۱ ، جانم ، رموزالواصلین (ق) ، ۹).

ہستی کے کاغذوں پر ہیں دستخط ہمارے
گر فرد ہیں تو ہم ہیں اور صاد ہیں تو ہم ہیں
(۱۸۳۳ ، شاہ نیاز بریلوی ، د ، ۳۱).
پسند آیا قضا کو جو جوانِ فوجِ حسینی کا
بجائے صاد زخمِ تیغ کی رخ پر نشانی کی
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۱۰۵).
بند نقاب باندھتے ہیں مجھ کو دیکھ کر
اہلِ نظر کا صاد ہے اس بند و بست پر
(۱۹۲۱ ، اکبر ک ، ۱ ، ۱۳۲) **(اَا) کسی دعوت نامے کی فہرست یا بند پر اپنے نام کے آگے ص بنا دیتے ہیں جو اطلاع پانے کی علامت ہے.** نائی فہرستیں لے کر نکلے اور گھر گھر لے گئے جہاں گئے ان کے نام پر صاد بنا لائے. (۱۹۶۳) نور مشرق ، ۶۷). **(ااا) فرمانوں کے آخر میں ' کی شکل بنا دیتے ہیں جو علامت تصدیق کی ہے.** نقشہ جات ... بصد صاد و ثبت احکام مناسب واپس بھیجے جاتے ہیں. (۱۸۷۲ ، تاریخ ریاست بھوپال ، ۶۷). **۳. شعراً آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں ، حلقۂ چشم (جو صاد کے مشابہ ہے).**
صاد آنکھوں کی دیکھ کر ہسر کی
بینائی کے چھپے پر نظر کی
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳). عماد اور میر علی کے عین اور صاد میں انسانی حسین آنکھ کی دلربائی عیاں ہے. (۱۹۲۳ ، مقالات شروانی ، ۲۵۲). **۴. صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف (ص) جو حضورؐ کے اسم گرامی کے اوپر لکھتے ہیں.**
احمد کا ہے وہ میم پہ صلی علٰے کا صاد
کیوں کر نہ صاد چشم ہو میمِ دہن کے پاس
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲). **۵. اُستاد اچھے شعر پر صاد بنا دیتا ہے.**
ترا برجستہ قد ہے منتخب مصرع نظامی کا
کہ چشمِ مست جس پر صاد جوں دستا ہے جامی کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱). **۶. قرآن شریف کی ایک سورت کا نام.**
سوادِ زلف سے حل سوبموواللیل کے عقدے
بعینہ افتتاح سورہ صاد ، آنکھ کو کہیے
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۵). **۷. صاد لغت میں اس جانور کو کہتے ہیں جو خاک میں لوٹے** (مطلع العلوم ، ۲۲۰). [ع].

---چَشم (---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھ کو صاد سے تشبیہ دینے کے موقع پر مستعمل.
احمد کا ہے وہ میم پہ صلی علٰے کا صاد
کیوں کر نہ صاد چشم ہو میمِ دہن کے پاس
(۱۸۸۱ ، اسیر ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۲) [صاد + چشم (رک)].

---کَرنا محاورہ.
۱. صحیح سمجھنا ، صحیح کا نشان (ص) بنانا ، تصدیق کرنا ، (اچھے شعر پر استاد کا) صحیح کی علامت ڈالنا.
خوب اگر واقف نہ ہوتے یارِ چشمِ یار سے
شعرِ نورالعین واقف پر نہ کرتے صاد ہم
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۷۷).
جس میں مضمون رقم تھا تری خوش چشمی کا
تو اسی شعر پہ استاد نے بھی صاد کیا
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۸). اپنی غزل بھی انہوں نے صاد کر دی. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۲). **۲. پسند کرنا ، خوبی تسلیم کرنا ، منتخب یا منظور کرنا ، منظور کر کے دستخط کرنا ، پسندیدگی یا منظوری کی علامت بنانا ، پسندیدگی کا اظہار کرنا.**
روزِ ایجاد تری چشم سوں اے نورِ نظر
حسن کی فرد پہ دیوانِ ازل صاد کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۹).
تو پڑھ کر مرے شعر دے مجھ کو داد
کرے میرے بیتوں کے اوپر تو صاد
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، معظم عباسی ، ۹۵).
غزل جو نعت میں کہتے ہیں وہ مقبول ہوتی ہے
ملک صلی علٰے کہہ کہہ کے اس پر صاد کرتے ہیں
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۹۰). انہیں صاد کی ہوئی لڑکیوں میں سے ایک کی نظر اس کے ایک نوجوان مصاحب سے لڑ گئی. (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۱ : ۳۳). برصغیر کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر اس فیصلے پر صاد کیا تھا. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اُردو کی داستان ، ۲). **۳. اطلاع پانے کی علامت بنانا (جو بیشتر صاد کے سرے (ص) کی شکل میں ہوتا ہے).**
فرد پر صاد کیا رقعۂ شادی پڑھ کر
لیکے انعام وہ نوکر تو گیا اپنے گھر
(۱۸۶۸ ، واسوخت سیر (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۵۲۷)).

---مُہمَلَہ (---ضم مع م ، سک ہ ، فت م ، ل) امذ.
ص (رک) کا ایک نام جو ض (ضاد معجمہ) سے ممیز کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے. سین سعفص ہے ... صاد مہملہ نہیں ہے. (۱۸۶۷ ، تیغ تیز (افادات غالب) ، ۸۸). موصل ... صاد مہملہ کے نیچے کسرہ اور آخر میں لام ہے. (۱۹۶۷ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۳۷۶). [صاد + مہملہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. صحیح سمجھا جانا ، انتخاب ، پسند یا منظور کیا جانا.
ہوئی تجھ ہاشمی دولت کئی جگ صاد سو بھی ہے
کلی کے ورق پر تیری لکھی ہے دھن جونت سوں خط
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۱).
دیکھتے ہی وہ نہیں آنکھ اُٹھا کر ہم کو
صاد ہوتا نہیں سرکار میں چہرا اپنا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶).
دلِ عاشق نہ ہو صد پاش کیونکر اس تغافل سے
نظر انداز ہیں وہ داغ جن پر صاد ہوتا تھا
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۸). **۲. (أ) اچھے شعر پرص کا نشان ہونا.**
پائے ہیں خلعت پہ خلعت وصف قدّ و چشم میں
ایک اک مصرع پہ اپنے اون کے دو دو صاد ہیں
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۸۴). **(اَا) جس لفظ کو غلط یا زائد سمجھ کر کاٹ دیا گیا ہو اس پر دوبارہ صاد بنا دینا تا کہ وہ غلط یا زائد نہ سمجھا جائے** (نوراللغات).

پھر آئے رنگِ رفتہ جو رخ پر عجب نہیں
اکثر ہے سہرۂ نظری صاد ہو گیا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۲۷۳).
چشمِ عبرت میں کوئی خاک کا پتلا نہ جچا
سب کے سب ہیں نظری ایک پہ بھی صاد نہیں
(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۵۱).

صادِر (کس د).(الف) صف.
۱. **نکلنے والا ، باہر آنے والا ، (کسی جگہ سے) خارج ہونے والا.** وہ ہوا جس سے ثانوی روشنی صادر ہوتی ہے وہ صبح کی روشنی کے وقت ظاہر ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، مقالات ابن الہیثم ، ۶۵). ۲. **وقوع پذیر ، ظاہر ، واقع ، سرزد.**
صادر انہوں تے خاص کرامات و معجزے
ہر دو جہاں کے فیض ہومصدر حسن حسین
(۱۵۱۲ ، قادر (قدیم اردو مراثی ، ۱۷۹)). جو تقصیر کہ تجھ سے صادر ہوئی تھی درگزر ہوئیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۴).
ہور ہوئے ہیں اس سے صادر کئی امور
کہ ہیں وہ بے ریب پُر قصور
(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب (ق) ، ۵۸). تجھ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق میں صادر ہوئے ہیں ، تس پر یہ جرات ہے کہ میرے حضور بے محابا چلا آیا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۶۱). روحانی جہاد میں ... ہمارے علم و دانش سے بالا تر اعمال صادر ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃالنبیؐ ، ۳ : ۹۴). دماغ جب حکم صادر کر دیتا ہے تو کچھ ہی دیر بعد یہ حرکت کرنے لگتے ہیں. (۱۹۸۴ ، اساسی حیوانیات ، ۱۸۴). ۳. **جاری ، نافذ (قانون حکم وغیرہ).** فغفور کی رائے جس طور پر صادر ہوتی ہے ... اس سے انکار نہیں ہوتا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۹۴). ان کی عزت برباد ہوسکتی ہے جیسے کہ ان احکام سے جو فوجداری کی عدالتوں سے صادر ہوں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و سپیچز، ۱۸۹). کوئی حکم خدا کی طرف سے صادر نہیں ہوا تھا . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۵۳). کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کے اثرات اتنے متضاد قسم کے ہوں قطعی فیصلوں کا صادر کرنا سخت نادانی کی بات ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۱). ۴. **آنے والا ، پہنچنے والا ، ہونے والا** (نوراللغات).
(ب) اسث. ۱. (معاشیات) **وہ کاغذ جس کے ذریعہ خزانہ سے رقم اٹھائی جائے برآور و تنخواہ وغیرہ** (فرہنگ عثمانیہ ، ۲۶۷). ۲. (معاشیات) **دفاتر کے معمولی و غیر معمولی ضروریات کے لئے جن اشیا کی ضرورت ہوتی ہے اس کو صادر کہتے ہیں اس کی تین قسمیں ہیں صادر معمولی ، ابواب مشترکہ ، ابواب مختصہ** (ارکان اربعہ ، ۳ : ۱). ۳. (زراعت) **اتفاق مصارف ، خرچ .** صادر مرمت موٹ و آلات کشاورزی وغیرہ. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۲۷۴). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ص د ر)].

---سہ بَنْدی (---فت مع س ، سک ہ ، فت ب ، سک ن) اسث.
(معاشیات) **فوج کے اخراجات کے لیے معاش از قسم نقدی یا اراضی جو عطا کی گئی ہو** (فرہنگ عثمانیہ). [صادر + سہ (رک) + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
جاری کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات). [صادر + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

---فَرْمانا محاورہ.
جاری کرنا ، نافذ کرنا ، پاس کرنا (قانون ، حکم وغیرہ). ہندوستان کے مسلمانوں میں ... کسی ایک عالم دین نے ہجرت کا فتوٰی صادر نہیں فرمایا. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۳۰).

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف.
(قانون) حکم نافذ کرنے والا ، حکم جاری کرنے والا (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [صادر + ف : کنندہ ، کردن ـ کرنا].

---مَعْمُولی (---فت م ، کس ع ، و مع) اسث.
(معاشیات) **صادر معمولی وہ اخراجات ہیں جن کی ہر دفتر کو معمولی طور پر ضرورت ہوتی ہے** (ارکان اربعہ ، ۲ : ۱). [صادر + معمولی (رک)].

---(و) وارِد (---کس ر) صف ؛ ـ وارد و صادر.
۱. **آنے جانے والا ، آیا گیا ، مہمان ، مسافر.** مالدار کسی شہر کا تیرے ملک میں صادر وارد ہوا ہے. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۶۰). جہاں پناہ صادر و وارد سے پختہ معلوم ہوا ہے کہ ... وہ حاضر نہیں ہوا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۴۷). مولانا کے مزار پر بڑا لنگر خانہ ہے جس سے صادر و وارد کو کھانا ملتا ہے. (۱۹۰۲ ، سوانح مولانا روم ، ۴۱). ۲. (شاذ) **جو چلتا پھرتا ہو ، ایک جگہ نہ ٹھہرے ، چلنے پھرنے والا.** واسطے حفظ اور حراست دیہ کے صادر وارد چوکیدار علاقے اپنے میں مقرر رکھے. (۱۸۴۹ ، دستورالعمل انگریزی ، ۱۷۸). اف : کرنا ، ہونا. [صادر + و (حرفِ عطف) + وارد (رک)].

صادِق (کس د) صف.
۱. **جو سچ کہے ، سچا ، راست گو ، پاک باطن.**
اگر عشقِ حقیقی میں نہیں صادق ہوا شوق
ولے مقصود خود حاصل کیا ہے عشق بازی میں
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۶۰).
وہ درویش جو صادق صابر   سب سوں ہیں درویش اصحابر
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۶۴).
نہیں وہ صادق جو تمہارے منہ کے تئیں کہتا ہے صبح
صبح کوں خورشید کا جھوٹا بیاں کرتا ہے صبح
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۸).
صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۵). جب لوگ جمع ہو گئے تو پہلے آپ نے اپنے صادق اور امین ہونے کا اقرار لیا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۲۳). ۲. **جو نفس الامر کے مطابق ہو ، خالص ، اصل یا حقیقی ، درست ، ٹھیک.** اے عزیز اے پیرکامل ہونا ہور مرید صادق اچھا اپنے بھائے میں گزر کر. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز گیسودراز ، معراج العاشقین ، ۲۱).

کیتے ہو گئے نیک مردانِ دیں
جن کا اٹھا صدق صادق یقیں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۲).
یقین تو نجھ اب جگہ میں عاشق ﻟﮯ
جتے عاشقا میں توں صادق ﻟﮯ
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۷).
واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپٹتا ہے کفن کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۷).
محبت چاہیے صادق جنابِ پا کر جعفر میں
اسی کا شوق ہو دل میں اسی کا شور ہو سر میں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۴۷).
بے سبب یہ نہیں سرگوشی اربابِ فساد
عشقِ صادق کا مرے فاش ہوا راز کچھ آج
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۶۰). **۳. ظاہر ، آشکار.**
جو عیب پوش کی ہے وضع پردہ در کی کہاں
کہ شام صادق و کاذب نہیں سحر کی طرح
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱۲۰). **۴. خدا تعالیٰ کا ایک صفتی نام.**
اے ودود مجید حمید
باق صادق وارث رشید
(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۶۳). [ع : (ص د ق)].

---ُ الاعْتِقاد (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس مج ا ، سک ع ، کس ت) صف.
عقیدے میں پکا ، سچے اعتقاد والا ، راسخ العقیدہ ، محکم یقین رکھنے والا . قسطنطین کی ماں ... ایک پرجوش اور صادق الاعتقاد مسیحیہ تھی. (۱۹۱۷، مسیح اور مسیحیت، ۱۲۹). [صادق + رک : ال (۱) + اعتقاد (رک)].

---ُ الاِقْرار (--- ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ق) صف.
بات کا پکا ، دعوے کا سچا ، وفادار.
مرد ہے عاشق کامل ہے وفادار ہے تو
جو کہا وہ ہی کیا صادق الاقرار ہے تو
(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۴۳)). [صادق + رک : ال (۱) + اقرار (رک)].

---ُ العَزْم (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ز) صف.
سچے عزم والا ، ارادے کا پکا. اس کی تکمیل صادق العزم محبانِ تاریخ کے ہاتھوں ہوگی. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات ، ۷۶). [صادق + رک : ال (۱) + عزم (رک)].

---ُ العَقِیدَت / العَقِیدَہ (---ضم ق ، غمْ ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف.
رک : صادق الاعتقاد . شائقین صادق العقیدت و صاف نہاد ... مور و ملخ سے زیادہ جمع ہوتے تھے. (۱۸۴۶ ، تذکرہ اہل دہلی ، ۵۴). بحیرا کا صادق العقیدہ مرید اس ضدی عرب کی برافروختگی دیکھ کے ... واپس چلا آیا. (۱۹۱۷ ، جوبانے حق ، ۱ : ۲۳۴). [صادق + رک : ال (۱) + عقیدت/عقیدہ (رک)].

---ُ القَول (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، و لین) صف.
بات کا سچا ، قول کا پورا ، راست گو.
صادق القول حضرتِ صادق
صدق سے بولوں مصحفِ ناطق
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸). وہ پیغمبر راست وعدہ اور صادق القول ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۹).
بہت نیک اور صادق القول تھا
اور اس میں ہی رہتا تھا وہ باصفا
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۴۷). راویان صادق القول کا چشم دید حلفیہ بیان ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۳). میں نے اپنی پیرانہ سالی کو صادق القول ناصح ... سمجھا ہوا ہے. (۱۹۷۳ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۵۵). [صادق + رک : ال (۱) + قول (رک)].

---ُ الوِداد (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس و) صف.
دوستی میں سچا، مخلص دوست. میرے بھی دوست صادق الوداد تھے مگر یک فنی تھے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۵۴). [صادق + رک : ال (۱) + وداد (رک)].

---ُ الوَدُود (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، و مع) صف.
رک : صادق الوداد ، سچا دوست. والدین لڑکیوں کو ... اپنے عزیز یا ایسے اُستاد کی زیرنگرانی رکھیں جو خدا ترس اور صادق الودود ہو. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۶۹). [صادق + رک : ال (۱) + ودود (رک)].

---ُ الوَعْد / الوَعْدَہ (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ع / فت د) صف.
عہد پورا کرنے والا ، وعدے کا سچا ، وفادار. مولود صاحبِ فکر ... راست گو ، صادق الوعدہ اور نمبروں کا کام بدل کرے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۹۴). میں نے محمدؐ کو ہمیشہ صادق الوعد پایا ان سے عہد شکنی کرنا خلاف مروت ہے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۸۹). آپؐ سے بڑھ کر صادق الوعد آدمی ہماری نظر سے نہیں گزرا. (۱۹۷۳ ، بنیادی حقیقتیں ، ۵۱). [صادق + رک : ال (۱) + وعد / وعدہ (رک)].

---ُ الوِلا (---ضم ق ، غم ا ، سک ل ، کس و) صف.
دوستی میں سچا ، مخلص دوست. میں ہندوستان میں ایک دوست صادق الولا رکھتا ہوں. (۱۸۶۲ ، خطوطِ غالب ، ۱۹۱). بقیہ لوگ جن میں کل اقربا اور احباب صادق الولا تھے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۴۶). [صادق + رک : ال (۱) + ولا (رک)].

---آنا محاورہ.
منطبق یا چسپاں ہونا ، (کسی پر کوئی بات) ٹھیک بیٹھنا ، مطابق یا موزوں ہونا . پر اس میں درجہ توسط کو اختیار کرے تا کہ خیرالامور

اوسطہا صادق آئے۔ (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۹۰)۔ یہ کلیہ کہ جس قدر ڈمانڈ ہوتا ہے اسی قدر سپلائی بھی ہوتا ہے ، ان پر بھی صادق آتا ہے۔ (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مضامین ، ۱۳)۔ یہی کیفیت ان جنگوں کی بابت بھی صادق آتی ہیں ... جو پہلے واقع ہوئیں۔ (۱۹۱۲ء ، مقدمہ تحقیق الجہاد ، ۴۴)۔ اپنی قسم کی وحشت سمائی ہوئی تھی ، پتا کھڑکا دل دھڑکا والا مقولہ مجھ پر حرف بہ حرف صادق آتا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۵۵)۔

---جَراثیم (---فت ج ، ی مع) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) اصلی جراثیم ، خالص نسل کے جراثیم جو شکل اور فعل دونوں اعتبار سے جراثیم کہلانے کے مستحق ہیں۔ دوسری جماعت پارہ فطروں کی ہے جس میں صادق جراثیم اور ان سے متعلقہ نامیوں کو شریک کیا گیا ہے۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۵۸)۔ [صادق + جراثیم (رک)]۔

---جَراثیمی حَرَکَت (---فت ج ، ی مع ، فتح ر ، ک) امث.
(حیاتیات) صحیح النسل جراثیم کی حرکت پذیری۔ صادق جراثیمی حرکت کو براونین کاذب جراثیمی حرکات سے فرق کرنا ضروری ہے۔ (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۶۸)۔ [صادق جراثیم + ی ، لاحقۂ نسبت + حرکت (رک)]۔

---نَفَس (---فت ن ، ف) صف.
سچ بولنے والا ، سچا ، ایمان دار۔

جانے صادق نفساں ہے یہ خرابات آگہ
بار اس محفلِ قدسی میں نپاویں جھوٹے

(۱۸۰۵ء ، باقر آگہ ، د ، ۷۱)۔ [صادق + نفس (رک)]۔

صادِقَہ (کس د ، فت ق) امث.
صادق (رک) کی تانیث ، سچی ، صدیقہ ؛ درست۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دل میں الہام صادقہ فرمانا شروع کیا۔ (۱۸۳۱ء ، صوفیائے بہار اور اردو ، ۹۷)۔ بیٹرس کے مرنے سے پہلے ڈانٹی نے ایک قصیدہ نظم کیا تھا جس کو ہم اس کے جذبات صادقہ کی حقیقی تصویر کہہ سکتے ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۳۶۵)۔ [صادق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صادِقی (کس خف د) امث.
۱. سچائی ، صداقت۔

دیکھت خوبی عشق میں صادق
سو کرتا ہوں میں عشق ہر عاشقی

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۴۴)۔ **۲. (سیف بازی) بغیر سینوں کی کمر تک لمبی زرہ۔** صادق تین روپے سے آٹھ مہر تک۔ (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲)۔ [صادق + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

صادِقِین (کس د ، ی مع) صف ؛ امذ ؛ ج.
صادق (رک) کی جمع ، سچے ، نیک ؛ (مجازاً) بزرگ نیز انبیاء علیہ السلام۔ صادقین قلعۂ مبارک کے ، علی الخصوص شاہزادگان جلیل القدر آپ سے بہت رجوع رکھتے تھے۔ (۱۸۸۶ء ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۳۱)۔ ہم نے ان کا عہد لیا تا کہ صادقین یعنی انبیا سے پیام پہونچانے کا حال پوچھیں۔ (۱۸۶۶ء ، تہذیب الایمان ، ۹۸)۔ [صادق + ین ، لاحقۂ جمع]۔

صادی صف.
جس پر صاد کا نشان (ص) بنا ہوا ہو ، تصحیح شدہ ، درست۔ صادی شعر صاف کر کے گلدستے میں بھیجے جائیں۔ (۱۸۸۰ء ، مکاتیب امیر ، ۲۹۹)۔ [صاد (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

صارِف (کس ر) صف.
۱. صرف کرنے والا ، استعمال کرنے والا (کسی جنس وغیرہ کو) ؛ خریدار ، گاہک۔ رعایتی محاصل کا ہندوستانی تجارت اور ہندوستانی صارف ... پر کیا اثر پڑا۔ (۱۹۴۴ء ، مخزن علوم و فنون ، ۵۸)۔ انسان خود ہی پیداکار اور خود ہی صارف ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳)۔ **۲. (ایک طرف سے دوسری جانب) موڑنے والا ، پھیرنے والا۔** قرآن کے پڑھنے میں راگ چھو نہ جانے ورنہ سننے والوں کی طبیعتیں مصروف نغمہ ہونگی اور نغمہ صارف ہوگا۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۸)۔

آلودۂ خواہش نہ ہو نفسِ عارف
باطن میں ہو مصروف بظاہر صارف

(۱۹۶۷ء ، لحن صریر ، ۱۳۴)۔ [ع : (ص ر ف)]۔

صارِفِین (کس ر ، ی مع) صف ؛ ج.
صرف کرنے والے ؛ گاہک ، خریدار۔ جن لوگوں کے مفاد پر اثر پڑتا ہے وہ مکانات کے درمیانی مالک یعنی پٹےدار اور صارفین اشیا اور قوم کے عام افراد ہیں۔ (۱۹۳۷ء ، اصول و طریق محصول ، ۱۸۳)۔ یہ اشاری اعداد کسی ایک خاص حصّہ یا کسی خاصِ جنس یا صارفین کے کسی خاص گروہ سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، اطلاق شماریات ، ۲۲)۔ [صارف + ین ، لاحقۂ جمع]۔

صارِم (کس ر)۔(الف) امث.
کاٹنے والی تلوار ، تیز دھار والی تلوار۔

جانبِ اعدا تو سرمیداں کھینچ لے جس دم صارمِ براں
نعرہ ہو اس کا اقتل اقتل - ندبہ اس کا نحنُ قتلنا

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۶۹)۔

ترکش جعفر طیار ہے حمزہ کی سپر
ڈاب میں صارم سر تیز جناب حیدر

(۱۹۳۱ء ، محب (راجہ صاحب محمود آباد)، مراثی ، ۱۲۲)۔

بختیارک (برق اندازوں سے)
سیفِ صارم کو اچھا لو تم بھی

(۱۹۷۳ء ، برگ خزاں ، ۱۸۷)۔ (ب) صف. **بہادر ، جری** (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ [ع : (ص ر م)]۔

صارُوج (و مع) امذ.
چونا مٹی باہم ملا ہوا (آمیزہ) ، گارا۔ ۲۲ ربیع الاول ۲۶ جلوس کو سنگ و صاروج سے نہایت پختگی سے فصیل کی تعمیر شروع ہوئی۔ (۱۹۶۳ء ، تاج محل ، ۶۶)۔ [ع : (ص ر ج)]۔

صارُوس ۔(و مع) امذ.
(فلکیات) سورج کی گردش کا ایک دور جو ۱۸ سال ۱۱ ⅓ دن

کا ہے ، اگر کسی خاص تاریخ میں ایک گرہن واقع ہو تو دوسرا اسی مقام پر ٹھیک ۱۸ سال ۱۱⅓ دن بعد واقع ہوگا وقت شماری کے فن کے لئے صاروس کا کوئی خاص فائدہ نہ تھا۔(۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۹)۔ [مقامی]۔

صَاصَفْراس (فت ص ، سک ف) امذ۔
شمالی امریکا میں پیدا ہونے والے درخت کا نام جس کے پتے آڑو کے پتوں کی طرح ڈنڈیوں پر ہوتے ہیں اس کی صرف جڑ ہی دواؤں میں مستعمل ہے۔ صاصفراس ایک درخت کا نام ، جو شمالی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے آڑو کے درخت کی طرح ہوتا ہے۔(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۳)۔ صاصفراس ، موسم بہار کی مقوی دوا کے طور پر ، سارے شمالی امریکہ میں مقبول و مروج تھی۔(۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۵۵)۔ [ساسفراس (عَلَم) کا معرب]۔

صاصِلی (کس ص) امث۔
ایک روئیدگی ہے کہ وضع اس کی حلفا کی سی ہوتی ہے جس سے چٹائیاں اور کاغذ بناتے ہیں صاصلی حلفا سے چھوٹی ہوتی ہے شاخیں اس کی نرم اور پتلی اور نازک ہوتی ہیں اور جلد ٹوٹ جاتی ہیں رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے لمبائی شاخوں کی دو بالشت کے قریب ہوتی ہے اسے صوصلا بھی کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۴)۔ [مقامی]۔

صاع امذ۔
۱۔ ایک وزن یا پیمانہ جو تقریباً تین یا ساڑھے تین سیر اور بعض کے نزدیک ۴ سیر ایک چھٹانک یا ۳۳۲ تولے کے برابر ہوتا ہے، جو یا گندم ناپنے کا ایک پیمانہ۔

ہور نیم صاع دینا ہے گیہوں
خرمہ اچھے تو دو حصہ

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۲۳)۔

کہ صاحبِ نصاب ہوئے خارجِ متاع
تو فطرہ دیوے تن اوپر نیم صاع

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۱۵۷)۔

تھے میرباں صاع جو یعنی سیہ قلّاز
بھی تھا یک گوسفندائی نیک کردار

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۴)۔

اور کہا ایک صاع گندم پر
رہن رکھ فاطمہ کی یہ چادر

(۱۸۳۳ ، مظہرالعجائب ، ۱۵۴)۔ قفیز ایک پیمانہ ہے اس کو صاع بھی کہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۷۵۵)۔ وفات کے وقت آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تین صاع جو پر گرو تھی۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۵۰)۔ ہم دو دو صاع مخلوط کھجوریں دے کر ایک صاع اچھی قسم کی کھجوریں لے لیا کرتے تھے۔ (۱۹۶۱ ، سود ، ۱۷۰)۔ **۲۔ نشیب ، پست زمیں** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [ع]۔

صاعِد (۱) (کس ع) صف۔
نیچے سے اوپر کی طرف اُٹھنے والا ، بلند ہونے والا ، اُوپر کو چڑھنے والا ، بلندی پر جانے والا۔

دیکھا ہوں رخ وجودِ مطلق
صاعد ہو فراز بامِ وحدت

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۵)۔ بخارات رنگین صاعد ہوئے دماغ ہوں۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲)۔

ارض سے ہوتے ہیں صاعد جو بخاراتِ کثیف
بنتے ہیں شعلۂ جوالہ بزورِ حدّت

(۱۹۳۵ ، عزیزہ صحیفۂ ولا ، ۱۶۰)۔ نسیج اتلاف تغذ حیوانچے قولون صاعد یا آعور کے غشائے مخاطی میں نفوذ کر جاتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳ : ۳۷)۔ [ع : (ص ع د)]۔

صاعِد (۲) (کس ع) امذ ؛ امث (قدیم)۔
ساعد ، کلائی ، ہاتھ کے پہنچے سے کہنی تک کا حصہ۔

قوی صاعد قوی پنجہ قوی کس
قوی ہمت قوی پشت قوی جس

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۸۵)۔ [ساعد (رک) کا قدیم املا]۔

صاعِدَہ (کس ع ، فت د) امث۔
نیچے سے اُوپر جانے والی۔ ایک تار کے ذریعے سے نبضات صاعدہ خارج سے مرکز کی طرف ... منتقل ہوتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۳۵۵)۔ [صاعد + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

صاعِقَہ (کس خف ع ، فت ق) امذ ؛ امث (شاذ)۔
۱۔ گرنے والی بجلی جو زمین پر گرے ، آسمانی بجلی ، کڑک۔

علیؓ بولے یو صاعقہ از کجاست
خبر بول ہور منج کوں بنمائے راست

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ (ق) ، ۷۶۸)۔

ہو صاعقہ اس خار پہ صحرا میں الٰہی
اس دل کا رہ عشق میں جو آبلہ دے چھوڑ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۶۸)۔ مکان راجا سمیت بھسم ہوگیا ... ستون اس زور سے گرا کہ اس کی آواز نے صاعقے کو مات کیا۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۸۵)۔

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم
آنا ہی سمجھ میں مری آتا نہیں گو آئے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹)۔

آنکھوں کو صاعقے کا گماں ہو کے رہ گیا
اک نور تھا کہ جلوہ فشاں ہو کے رہ گیا

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۰۷)۔ یہ خبر ایک صاعقے کی طرح نکلی اور جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۴۰)۔ [ع]۔

ـــ بار صف۔
بجلی برسانے والا ، بجلی گرانے والا ، تجلیاں برسانے والا ؛ (کنایۃً) ہوش اڑانے والا۔

غش تو سنا تھا جلوۂ صاعقہ بار دیکھ کر
مجھ کو مگر یہ کیا ہوا روئے نگار دیکھ کر

(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۳۸)۔ [صاعقہ + ف : بار ، باریدن ـ برسنا ، برسانا]۔

--- باری امث.
صاعقہ بار (رک) کا اسمِ کیفیت ، بجلی برسانا.
اُف اُف وہ اس کی صاعقہ باری ، حذر حذر
جل بھن کے خاک ہو گئے ناری ادھر اُدھر
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).[صاعقہ بار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

--- چمکنا ف ل.
کوندا لپکنا ، بجلی چمکنا (مہذب اللغات).

--- خِصال (---کس خ) صف.
بجلی جیسا ، تیز مزاج ، کوندے کی طرح لپکنے والا ، بجلی کی طرح گرنے والا ، تیز ، رواں. شمشیر صاعقہ خصال ... دو ابرو حریف کے پہنچی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). [صاعقہ + خصال (رک)].

--- خُو (---و مع) صف.
بجلی کی طرح تیز مزاج ؛ تیز رفتار.
قربان اس آہو روش و صاعقہ خو کے
دابا جو ذرا پیچ میں تھا فوجِ عدو کے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲: ۸۷).[صاعقہ + خُو(رک)].

--- ریز (---ی مج) صف.
بجلی گرانے والا.
صاعقہ ریز جگر ہے رخِ روشن ان کا
دِل ویران کدہ ہے وادی ایمن ان کا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱). [صاعقہ + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بکھیرنا ، چھڑکنا].

--- زا صف.
بجلی پیدا کرنے والا . بجلی گرانے والا (ماخوذ : مہذب اللغات).
[صاعقہ + ف : زا ، زائیدن - جننا].

--- زَن (---فت ز) صف.
بجلی گرانے والا ، جلا دینے والا.
اٹھتا ہے دھواں سا یہ فضا میں کہ دلوں سے
تیری نگہ صاعقہ زن کھیل رہی ہے
(۱۹۴۳ ، روح کائنات ، ۱۸۰).[صاعقہ + ف:زن ، زدن - مارنا].

---ٔ طُور کس اضا(---و مع) امذ ؛ امث.
وہ بجلی جو کوہ‌طور پر چمکی تھی اور جس کی روشنی سے جناب موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے (ماخوذ : مہذب اللغات). [صاعقہ + طور (رک)].

--- فِگَن (---کس ف ، فت گ) صف.
بجلی گرانے والا ، تیز ، رواں (تلوار کی تعریف میں مستعمل).
دو چار وار روک کے دکھلایا عزّ و جاہ
یوں صاعقہ فگن ہوئی شمشیر بے پناہ
(۱۹۱۲ ، اوج (مہذب اللغات)). [صاعقہ + ف : فگن ، فگندن/افگندن - پھینکنا ، گرانا].

--- کِردار (---کس ک ، سک ر) صف.
۱. بجلی جیسا ، جس میں بجلی کی صفتیں ہوں ، تیز ، رواں.
کس طرح سے اس صاعقہ کردار کو روکیں
کس ڈھال پہ شمشیرِ شرر بار کو روکیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۰۵). نقابدار نے وہ ضرب قوی اس موذی کی اپنی شمشیر صاعقہ کردار کے پشت پر روکی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۳۷). **۲. فن شمشیر زنی میں ایک کھائی کا انداز** (قوانین حرب و ضرب ، ۸۳). [صاعقہ + کردار (رک)].

--- گُستَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
رک : صاعقہ فگن.
دیر اب کس لیے وہ طور ہے یہ دل میرا
کام کر اے نگہ صاعقہ گستر اپنا
(۱۹۱۶ ، کلیات رعب ، ۹۳). [صاعقہ + ف : گستر ، گستردن - بچھانا ، پھیلانا ، بکھیرنا].

--- گُوں (---و مع) صف.
بجلی کے رنگ کا ، بجلی جیسا ؛ تیز ، زوردار.
کہ جس کی ہر ضربِ صاعقہ گوں سے آندھیوں نے جنم لیا ہو
کہ جس کے شعلہ فروش پہلو سے بجلیوں نے جنم لیا ہو
(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۳۱). [صاعقہ + ف : گوں ، لاحقۂ صفت].

--- نَژاد (---فت ن) صف.
رک : صاعقہ گوں. ادھر اکبر کے دوررس دماغ نے یہ تدبیر سوچی کہ اس صاعقہ نژاد کو کسی کے حوالے کرکے دور بھیج دیا جائے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۳۱). [صاعقہ + نژاد (رک)].

--- وار صف ؛ م ف.
بجلی کی طرح ؛ نہایت تیزی سے.
جو آیا برق اس جا صاعقہ وار
کیا اس پیر نے اس کو خبردار
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۶۳). [صاعقہ + وار ، لاحقۂ صفت].

صاغِر (کس غ) صف.
ذلیل ، رسوا ، بے قدر ، قابل نفرت.
کرے دینِ اسلام سے جو اِبا
تو جزو وہ دے ہو کے صاغر کھڑا
(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۳). [ع : (ص غ ر)].

صاف. (الف) صف.
۱. میل کچیل سے پاک ، بے داغ ، اُجلا ، ستھرا.
دیا صاف نرمل نجھل غوریاں
نجھل غوریاں ہور فغفوریاں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۵).
نبی مصطفےٰ کا جو مولود آیا
جہاں صاف ہو سربسر جگمگایا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۴).

وصل کی شب کر دیا حیران فروغِ حسن نے
صاف آئینہ سے وہ پہلو نظر آیا مجھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۷۹).

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندّی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۳۵). ۲. **اصلی ، خالص**.

ہوتی ہے کیف کم ہے بے قراری
دے صاف و درد باقی جو رہا ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۵۷). نسب کے صاف و خالص ہونے کا استعارہ بارش کے پانی سے ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین)، افادات سلیم ، ۲۲۹). ۳. **پیچیدگی یا گنجلک سے پاک ، واضح، غیر مبہم ، صریح**.

صاف باتوں میں اولجھ بیٹھتے ہو خیر تو ہے
ہم سے اور آپ سے صحبت کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۶). میرا مطلب صاف ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۸). اگر ہمیں یہ خیال کرنا پڑے کہ ہر چیز جو زرد ہے ، وہ اور « زرد » ہوبہو ہم معنی ہیں تو جو اشیاء زرد ہوتی ہیں ان کے متعلق ہمارے تصورات زیادہ صاف نہیں ہوں گے . (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۵۰). ۴. **مسطح ، ہموار ، چورس ، سپاٹ**. پڑاؤ کا مقام تو صاف ہے مگر راستے میں بڑی بڑی مصیبتیں پڑیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۶). ۵. **کینہ اور کدورت وغیرہ سے پاک ، بے لوث ، بے کپٹ ، مخلص**.

یکس ایک تے پاک تھے صاف تھے
اکابر اتھے ہوز اشراف تھے.

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۰). جس کا دل صاف اچھے گا ... وو پنا بہوت مانے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

جان کر صاف تجکو ملتا ہوں
کیا سبب مجھ سے دل میں کینے کا

(۱۷۷۳ ، فدوی لاہوری ، انتخاب دیوان ، ۴).

کبھی دشمن سے بھی نہ کھٹکے ہم
صاف تھے آپ سب کو پایا صاف

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۹۰). اس نے مزاج شگفتہ ، طبیعت نیک اور دل صاف پایا تھا. (۱۹۳۳ ، تین پیسے کی چھوکری ، ۳۷). ۶.(ا) **خالی (ہر چیز سے)**.

وہ برچھیاں نہ پھر نہ وہ شورِ مصاف تھا
جس مورچے پہ تیغ اٹھائی وہ صاف تھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷). گھر والی جا کر دیکھتی ہے تو الماری صاف. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۳). (کمرہ) تھوڑی دیر کے بعد ان حرفیان سقف و محراب سے بالکل صاف پاک تھا. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۲۰۸). (اا) **ختم ، تمام**.

سفاک ہے وہ بزم میں ہے رزم کا عالم
ہو جائے گی تو صبح تک اے شمع لگن صاف

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱۱). جب تک میوہ فروشوں کے پھل صاف نہ ہو گئے انہوں نے ہاتھ نہ روکے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۹). ۷. **گندگی سے پاک ، جھاڑا پونچھا ہوا ؛ چھانا ہوا ، نتھارا ہوا**.

تمام ریم و لہو دل کے داغ سے نکلا
یہ درد و صاف مرے اس اباغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).

خاکساری کی ہو چکی معراج
سینہ اپنا زمیں صاف ہوا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۰). ۸. **دشواری ، خطرے ، اونچ نیچ یا رکاوٹ سے خالی**. میدان صاف دیکھ کے اولاد رستم کو اس بڑے بھاری غار پر لے گیا جس میں سفید دیو رہا کرتا تھا . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۲۸۵). ادب کی راہ ہمیشہ صاف اور سیدھی نہیں ہوتی. (۱۹۳۳ ، خطبات عبدالحق ، ۱۴). ۹. **ایسا مطلع جب بادل نہ چھائے ہوں ، بادل یا گرد و غبار سے خالی**. وہاں سے آگے بڑھے تو مطلع صاف تھا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۹). بارش بند ہے دھوپ صاف ہے. (۱۹۰۷ ، سفر نامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۳۶).

کبھی ہونے نہ دے یہ مطلع صاف
میرے ہی صرف میں رہیں اوقاف

(۱۹۲۸ ، فکر و نشاط ، ۹۸). ۱۰. **صیقل کیا ہوا ، مانجھا ہوا** (نوراللغات). ۱۱. **آلودگی سے بچا ہوا ، پاک ، پاکیزہ**.

دامن جو پاک صاف تھا دشتِ مصاف کا
احرام باندھا کعبہ نے اُس کے طواف کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۹). بندوں کو صاف رہنے کا حکم دیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۷). ۱۲. **بھلا چنگا ، ٹھیک**.

نہ دے پر دانہ پانی اُس کو تب تک
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جب تک

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۴). ایک گھوڑا چہار سال فلانے جمعدار پاس ہے ہاتھ پانو سے صاف ہے. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۳۱). پرسوں فارغ ہوا ہوں لیکن طبیعت اب بھی صاف نہیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۲۵). ۱۳. **جس کا پیٹ مادۂ کثیف یا مضر مواد سے پاک ہو**. ماشہ بھر اس ادویہ سے علیحدہ کر کے آبِ لیموں کاغذی میں تر کر کے گولی باندھے اور حلق میں جانور کے اوتار دے کہ اس سے شکرہ صاف اور غضبناک ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۰۷). اور فاقہ کرائیں کہ کبوتر صاف اور ہلکے ہو جائیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۷). ۱۴. **خطا اور گناہ سے مُبرّا**.

فرمایا تیرا نامۂ اعمال صاف ہے
تقصیر عمر بھر کی تری اب معاف ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۲۵). ۱۵. **واضح پڑھا جانے کے قابل ؛ (مجازاً) خوشخط**. تین غزلیات فارسی ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے پاس بھجوانے کی غرض سے صاف لکھوانے کا حکم دیا. (۱۹۰۷ ، جہاں نما ، ۱۰۹). ۱۶. **رواں ، سیدھا**. بگّی کے واسطے گھوڑا سدھایا جاتا ہے جب صاف ہو جائے گا تو بگی میں جوتا جائے گا. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۳ : ۶۳). ۱۷. **جھگڑے قضیے اور الجھاوے وغیرہ سے بری اور خالی**. حکیم صاحب۔ تو جانداد صاف ہے ، کسی طرح کا کوئی جھگڑا تو نہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۷۱). ۱۸. **سچا ، دیانت دار ، راست باز ، کھرا**. وہ لین دین کے بڑے صاف ہیں ،

ہزاروں کا سودا ان کی زبان پر ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۷۸). اصول کا پکّا سیدھا سادا اور صاف سچّا آدمی تھا. (۱۹۳۷ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). **۱۹. ظاہر ، آشکار، بدیہی ، یقینی.**

بے مثل ہے سینہ کی طرح یہ شکمِ صاف
ہے صاف تو یہ بات کہ دشوار ہیں اوصاف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۶). اسکی صاف وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی اخبارات کو غدر کے بعد تک کوئی قابلِ ذکر اثر اور طاقت حاصل نہ تھی. (۱۹۳۱ ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۲۰۹). **۲۰. قطعی ، حتمی (انکار یا تردید میں).**

گرچہ تیری طرف سے ناانصاف
ہے سبھی بات کا جواب صاف

(۱۷۷۶ ، خواب و خیال ، ۴۹). اوس کو خدائے عزاسمہ کے سپرد کیا اور قابلہ کو جواب صاف دیا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۸۱) . تعجب ہے کہ دوست ہو کر جواب صاف . (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۷). **۲۱. پورا ، بھرپور.** سردی کیا مزیدار ، اور نیند کیسی صاف الحمدللہ. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، حسن نظامی ، ۷) . **۲۲. صحیح ، مناسب** . اسباب ظاہر کی سبھی بہت صاف اور مفید عمل ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۵۷). **۲۳. سادہ ، معصوم.**

میل جول ان سے کسی سے جو نہ تھا جھیپے کیوں
صاف بنتے تھے مگر آنکھ ملائی نہ گئی

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲۲ب). **۲۴. سادہ رُو ، بے ریش و بروت ، جوان جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو.**

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جوابِ صاف تھا
اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا

(۱۷۸۱ ، ضیاءالدین ضیا (فرہنگ آصفیہ)). **۲۵. صحیح ، معتبر ، درست ، شک و شبہ سے پاک.**

اے راجہ عجب بے خبری کا سا ہے عالم
کچھ ملکِ عدم کی نہیں ملتی ہے خبر صاف

(؟ ، راجہ (فرہنگ آصفیہ)) (ب) م ف. **۱. ہوبہو ، بعینہ ، من و عن.**

ساقیا شیریں ادا پانی پلا دے گا اگر
صاف وہ معلوم ہو گا میکشو شربت ہمیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۷). **۲. بالکل ، کلیۃً ، پورے طور پر ، پورا پورا.**

کیا کہوں ، اِس سے کچھ بھی چھوٹا ہے
ملکِ دل ان نے صاف لوٹا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۰).

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۴). رات کو نیند صاف آئی. (۱۹۲۴ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۸). **۳. مخلصانہ ، بغیر کسی منافقت کے.** ہر ایک کام صاف کچھ خوب ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۸).

ستر مردوں کا ہے نیچے ناف سے
نیچے تک گھٹنوں کے سن دل صاف سے

(۱۷۴۴ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹). **۴. کسی ابہام یا گنجلک کے بغیر ، واضح طور پر ، صریحاً ، کھلم کھلا.**

ہیں صاف شعر تیرے بہتر اسیر سے سب
لازم نہیں محبت جو تو خیال باندھے

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۷۲).

زباں سے گر کیا بھی وعدہ تو لے تو بس کس کو
نگاہیں صاف کہتی ہیں کہ دیکھو یوں مکرتے ہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۹). صاف ظاہر ہے کہ اس زمانے میں ہندوؤں کو فارسی پڑھنے کا کس قدر شوق تھا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۵۵).

وحشت تبسم اُن کا یہ کہنا ہے مجھ سے صاف
کیا تم بھی میرے وصل کے امیدوار ہو

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۷۴). **۵. فوراً ، اسی دم ، دیکھتے ہی دیکھتے ، جلدی سے.**

ہم دُرد کو ترستے رہے اور ساقیا
لے کر خموں سے پی گئے بادہ خوار صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۱۳). ہرن نے چاروں پتلیاں جھاڑ کر جست کی اور صاف اڑ گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۶۵).

کہتے ہیں وہ کہ رشک سہی اس کا کیا علاج
جب بات کی کسی سے کوئی صاف جل گیا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۹). **۶. بے رخی سے ، منّھ موڑ کر.**

بسانِ نقشِ قدم بیٹھ کر جو ہم نہ اُٹھے
تو چھوڑ کر گئے کیا صاف ہمرہاں تنہا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۳). **۷. بلاشبہ ، یقین کے ساتھ ، یقیناً.**

صاف طوفان اُس کو جان گئے
دشمنِ جاں اُس کو جان گئے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۵۸).

کہتا ہے ٹھیک ٹھیک پیامی نہیں دروغ
یہ ہتکنڈے تو صاف اُسی بدزباں کے ہیں

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۹۹). اس کا گھوڑا تو صاف سودا کے گھوڑے کی اولاد ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶) . **۸. بے لاگ ، بلا جھجک ، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ، سچ سچ.** میں تو صاف کہنے والی ہوں کہ غریب کے بچوں کو خدا ہی ہو جو پڑھنا لکھنا آئے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۲). انہیں چاہیے تھا کہ وہ ... صاف کہہ دیتے کہ کانگریس کے عقیدے اور اصول کی رو سے وہ اس رقم کو قبول نہیں کر سکتے. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۳۳). **۹. بے روک ٹوک ، بغیر کسی دشواری کے ، بڑی آسانی سے.**

ترے اوصاف کا بارا بھیا جیوں صاف ہر ٹھارا
گلستاں ہو جگت سارا دیا جلوا عروسانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹).

صیّاد تو نے دام میں رکھا تھا قید کر
لیکن دریغ چل بسا تیرا شکار صاف

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۱۴). اس سے وہ پتوں کو پکڑ کر صاف توڑ لیتا ہے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۳۲). [ع].

ـــــ اُڑا جانا محاورہ.
بالکل اُڑ جانا.

ذکر میرا اگر آ جاتا ہے
سن کے وہ صاف اُڑا جاتا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸۲).

---اُڑا (کَر) لانا محاورہ.
اس طرح بھگا لانا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو ، پوشیدہ طور سے لے جانا.

اُس پری رو کو وہ محافے میں بٹھا کر لائی
نکہتو گل کی طرح صاف اُڑا کر لائی
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۳۰۶).

---اُلٹ جانا محاورہ.
بالکل منحرف ہو جانا ، پھر جانا ، منکر ہو جانا.

گو جھوٹے وعدہ تھے ولے تسکینِ دل تو تھی
اب وعدے ہی سے صاف ستم گر اُلٹ گیا
(۱۸۷۲ ، کلیات نظام ، ۸۳).

---اَلگ کَر دینا محاورہ.
بالکل علیحدہ کر دینا.

کر دیا صاف الگ دل نے ہمیں الفت میں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۰).

---اِنْکار کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی بات کا قطعی طور پر نفی میں جواب دینا ، بالکل مکر جانا ، بالکل نہ ماننا.

ہے تجھ میں اگرچہ عقل و انصاف
انکار کرے گا غالباً صاف
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵۴). انہوں نے صاف انکار کر دیا . (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۷۵).

---بات امث.
بے لاگ بات ، کھری بات ؛ آزادانہ رائے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [صاف + بات (رک)].

---باطِن (--- کس ط) صف.
جس کے دل میں نفاق یا کھوٹ نہ ہو ، بے کھوٹ ، بے کینہ ، صاف دل.

کہ مجھ استاد سا کوئی یہاں نئیں
ز بس پاکیزہ دل ہور صاف باطن
(۱۷۰۷ ، ولی (اردو ، کراچی ، جنوری ، ۶۷ : ۵۰)).

بیس انیس سال کا سن ہے
پاک طینت ہے صاف باطن ہے
(۱۸۶۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۳۶). جب کوئی نیک دل صاف باطن آدمی مرتا ہے تو وہاں کی فضا مکدّر اور اداس نظر آنے کے بعد اور شفاف نظر آتی ہے . (۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۳۲). [صاف + باطن (رک)].

---باطِنی (--- کس ط) امث.
صاف دلی ، خلوص نیت ، پاک طینتی. نانک صاحب بھی ان سے ایسی صاف باطنی سے ملتے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۱۶۷). مجھے تمہاری صاف باطنی بہت پسند آتی ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۱۵). [صاف باطن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَچْنا محاورہ.
بالکل بری اور بے جرم ثابت ہونا ؛ کچھ ضرر یا صدمہ نہ پہنچنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَدَنی (---فت ب ، د) امث.
جسم کی پاکیزگی ، جسم کا آلودگی سے پاک ہونا. شمع کی آنکھوں میں چربی چھائی تھی جو ... اپنی روشن دلی اور صاف بدنی کا دم بھرتی تھی. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۳۴). [صاف + بدن (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بولْنا محاورہ.
ٹھیک تلفظ ادا کرنا ؛ کسی پرندے کا انسان کی مانند بات چیت کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَیان کَرْنا محاورہ.
کھری کہنا ، مفصل کہنا ، علانیہ بیان کرنا ، کچھ نہ چھپانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَیانی (---فت ب) امث.
کھری بات کہنا ، بے لاگ کہنا ، حق بیانی ، راست گوئی. دعوتِ الی الحق کے لئے صاف بیانی ، تلخ گوئی اور درشت گفتاری ناگزیر ہے. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۳۱). [صاف + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاک صف.
بالکل پاک ، قطعی مبرا.

بہت آئے مہرے کٹرے کٹرے وہ جو منڈھے تھے بڑے بڑے
ولے ایسے تو نہ نظر پڑے کہ جو صاف پاک ہوں لاگ سے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۵). [صاف + پاک (رک)].

---پَڑْھنا محاورہ.
پڑھنے میں صاف اور صحیح الفاظ ادا کرنا اور کہیں نہ رکنا ، رواں پڑھنا (نوراللغات).

---پی جانا محاورہ.
بالکل درگزر کرنا ، یکسر چشم پوشی کرنا.

عفو ایسا کہ خطاکار سے بھی ہے اغماض
صاف پی جائے جو کھائے کوئی جھوٹی بھی قسم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶).

---ٹُکْڑا توڑ کے جَواب دینا محاورہ.
گستاخی کے ساتھ جواب دینا.

صاف ٹکڑا توڑ کے دیتے ہیں کارندے جواب
جو بہت دے اس کا کہنا ہو جو کم دے ہو خراب
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۹).

---جَواب (---فت ج) امذ.
قطعی انکار ، بالکل انکار ، دو ٹوک جواب.

مایوس ہیں اب عاشقِ شیدا کی طرف سے
جب صاف جواب آیا مسیحا کی طرف سے

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۳۰۲). اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے اُن کو صاف جواب ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۵۵). [صاف + جواب (رک)].

---جَواب دینا محاورہ.
قطعی انکار کرنا ، بالکل انکار کرنا ، دو ٹوک جواب دینا. آپ ایران کے قاصد کو صاف جواب دیویں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۳۸).

کعبے والوں نے تو اے داغ دیا صاف جواب
اہلِ بُت خانہ ہمیں دیکھیے کیا دیتے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۳۸).

ہزار شکر دیا زندگی نے صاف جواب
ہزار شکر اُمیدوں کا سدِّباب ہوا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۸).

---جَواب مِلْنا محاورہ.
کسی سوال کے جواب میں انکار ہونا ؛ قطعی انکار کا جواب ملنا.

میں تو مر جاتا وہیں غیرت سے ، کوہِ طُور پر
اس طرح سے صاف گر ملتا مجھے ، موسیٰ! جواب

(۱۸۵۲ ، عارف دہلوی (تلامذۂ غالب ، ۲۲۱)).

---چُھوٹْنا محاورہ.
بری ہونا ، بے قصور ہو کر رہائی پانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چھوڑ جانا محاورہ.
بالکل نظرانداز کر دینا ، یکسر چشم پوشی برتنا . آیۂ رجم کے ماقبل و مابعد کو تو پڑھ دیا اور رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ کر اُسے صاف چھوڑ گیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۶).

---خَط (---فت خ) امذ.
وہ تحریر جو بے تکلف پڑھ لی جائے ، وہ خط جو گھسیٹ کر نہ لکھا ہوا ہو (مہذب اللغات). [صاف + خط (رک)].

---دامَن (---فت م) صف.
پاکیزہ کردار کا مالک ، پاکباز.

صاف دامن ہوں آرسی کی مثال
دل میں میرے غبار نہیں ہرگز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۷). [صاف + دامن (رک)].

---دَرْ صاف (---فت د ، سک ر) صف.
بہت نمایاں ، بالکل واضح.

اٹھا سینہ پہ یک خط صاف در صاف
درازی میں تا سرحدِ ناف

(۱۸۹۸؟ ، مفتاح الایمان ، ۹۳). [صاف + در (حرفِ جار) + صاف (رک)].

---دَرُوں (---فت د ، و مع) صف.
پاک دامن ، پاک باطن. گو کبوتر کو اُس کے سوا اور کوئی کام نہیں ، تاہم سادہ لوح اور صاف دروں مخلوق! وہ کبھی انسان کی طرح چُھپ چُھپ کے دانہ بدلوّل نہیں کرتا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۱). [صاف + دروں (رک)].

---دِل (---کس د) صف.
پاک باطن ، بے ریا ، مُخلص.

کچھ شک شبہہ ایماں میں
ہرگز نہ لیا اے صاف دل

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۰). میں نے انہیں ہمیشہ ذمہ دار ، صاف دل ، بے باک اور اعتدال پسند پایا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۵). [صاف + دل (رک)].

---دِل سے م ف.
خلوصِ نیت کے ساتھ ، دیانت داری کے ساتھ.

ہندو نے صاف دل سیں ڈالا گلے میں رشتہ
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳). اگر بیبیاں یہاں کی دیکھنا چاہیں تو یہاں آ کے صاف دل سے دیکھیں اور سب کوئی تحفہ اور سوغات ... نظر دیویں. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۱۱).

---دِلی (---کس د) امث.
خلوص ، نیک نیتی ، ایمان داری. بجائے اس کے کہ ان شبہہ آمیز باتوں کو سُن کر میری بیوی غرور سے سر اٹھاتے اور میری طرف حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھ کر اپنی صاف دلی کا ثبوت دے ، اسنے سر جھکائے ہوئے جواب دیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۳). [صاف دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِیدَہ (---ی مع ، فت د) صف.
بیباک ، بے شرم ؛ وہ جس کی آنکھوں سے دل کی حالت ظاہر نہ ہو.

دل میں ہے کیا کیا کدورت پردہ منہ پر دیکھنا
آئینہ کی طرح ہو کر صاف دیدہ آئیں گے

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۶۵). [صاف + دیدہ (رک)].

---رَکْھنا محاورہ.
بے میل کچیل کے رکھنا ، بے گرد و غبار کے رکھنا. (فقرہ) مکان صاف رکھو ، کپڑے صاف رکھو ؛ **بے کدورت رکھنا ، جیسے: دل صاف رکھو** (نوراللغات).

---رَہ ، بے باک رَہ کہاوت.
دیانت دار آدمی کو کسی کا خوف نہیں ہوتا ، جس کا حساب کتاب ٹھیک ہو اسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا (ماخوذ : نوراللغات).

---رَہْنا محاورہ.
۱. **بے کدورت رہنا ، مخلص ہونا.**

اب جس سے رہیں صاف ، تو ہوتا ہے وہ گدلا
اللہ نہ دکھلاوے کسی کو یہ ملولا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۸). ۲. **اُجلا رہنا ، پاک رہنا ،**

دیانت داری اور ایمانداری سے رہنا ، بے لاگ رہنا ؛ بھوکا رہنا ، فاقہ کرنا ، جیسے : وہ کل دل بھر صاف رہا (فرہنگ آصفیہ).

---زُبان چلْنا محاورہ.
بے روک زبان چلنا، جلدی جلدی زبان چلنا، جلد جلد بولنا (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---سَپاٹ (---فت س) صف.
بالکل چٹیل ، اُجاڑ ، ویران. ہزاروں تو جانیں گئیں اور سیکڑوں گاؤں صاف سپاٹ ہو گئے. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۹۹).
[صاف + سپاٹ (رک)].

---سُتْھرا (---ضم س ، سک تھ) صف مذ (مث : صاف سُتھری).
۱. **بہت صاف ، میل کچیل سے بالکل پاک.** صاف سُتھری جگہ اور کھانے کے واسطے صاف ستھرا کھانا مہیا کریں. (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۵۱) . کھانا اچھا کھاتے اور ہمیشہ صاف ستھرے برتنوں میں کھاتے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۷). ۲. **ملاوٹ سے بالکل پاک ، خالص ، پاکیزہ.** یوں بھی عورتوں کی زبان مردوں سے زیادہ چھنی چھنائی ، نکھری ، صاف ستھری اور میٹھی ہوتی ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۲). [صاف + ستھرا (رک)].

---سَچّا (---فت س ، شد چ) صف.
ایمان دار اور راست باز. اصول کا پکّا سادا اور صاف سچّا آدمی تھا. (۱۹۷۴ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). [صاف + سچّا (رک)].

---سُوف / صُوف (---و مع) صف.
میل یا آلودگی سے پاک ، کوڑا کرکٹ یا بھوسا وغیرہ سے مبرّا ، صاف. فصل کی تیاری کے بعد ، فصل کاٹنے ، اناج صاف سوف کرنے کا کاروبار ہے. (۱۹۶۶ ، جدید کاشتکاری ، ۶۴) . انھوں نے چھ بھیجے توڑ صاف صوف کر نہاری میں ڈال دیئے . (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۳). [صاف + سوف / صوف (تابع)].

---سِینا (---ی مع) امذ (قدیم).
وہ دل جس میں کینہ اور کھوٹ وغیرہ نہ ہو.

وہی بوجے جو دھرتا صاف سینا
دھریا ہوں کس انگوٹی پر نگینا

(۱۶۴۵ ، جنّت سنگار ، ۲۳). [صاف + سینا (سینہ (رک) کا قدیم املا)].

---شِعْر (---کس ش ، سک ع) امذ.
وہ شعر جس میں کوئی گنجلک نہ ہو اور معنی بے تکلُّف سمجھ میں آ جائیں (نوراللغات). [صاف + شعر (رک)].

---شَفّاف (---فت ش ، شد ف) صف.
بالکل صاف اور بے داغ ؛ ایسا صاف جس میں آرپار نظر آئے.

وہ لاف نبھوے سب ہے اوصاف
یوں عالم کہتے صاف شفّاف

(۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۶۷). میرا بدن صندل کی طرح صاف شفّاف تھا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۹). [صاف + شفّاف (رک)].

---صاف. (الف) م ف.
۱. **سچ سچ ، کھری کھری ، بے لاگ ، لگ لپٹی رکھے بغیر.** جو تیرے دل میں ہے صاف صاف بیان کر. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۴).

صاف ہو جاؤ تو پھر ہو گفتگو بھی صاف صاف
جس قدر تکرار ہے یہ رنجشِ باہم سے ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۴). میں نے ہر بات صاف صاف بتا دی ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۴۲). ۲. **علی الاعلان ، کھلم کھلا ، واضح طور پر.**

دیا شہ نے پھر حکم یہ صاف صاف
کہ یاں فوج کو لُوٹ ہے اب معاف

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۰) . یہ بہت بڑی بات ہے اور اس لیے میں نے اپنا فرض سمجھا کہ صاف صاف اس کا اظہار کر دوں. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۴۸). ۳. **بالکل ، پوری طرح ، کلیۃً.** بہت پشتیں ایسی ہیں جو صاف صاف شریف و نجیب ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۱۸۱) . وہ صاف صاف ارتقائیّت پرست اور فطریت پرست ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۹۰). (ب) صف. ۱. **اُجلا ، سفید ، بے داغ.**

رُخ صاف صاف ہے تو زباں لال لال ہے
ہے خوں کی چھینٹ بھی تو کہیں خال خال ہے

(۱۹۳۳ ، عروج ، عروجِ سخن ، ۳۰۱). ۲. **جس میں کوئی ابہام یا گنجلک نہ ہو ، بالکل واضح.**

پسند آئے ہم کو بھی اشعارِ داغ
زباں پاک و شستہ ، بیاں صاف صاف

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۹۴). [صاف + صاف (رک).

---صاف سُنانا محاورہ.
بے نقط سُنانا ، گالیاں دینا ؛ کھری کھری سنانا.

ہوتی تھی چھیڑ چھاڑ تو غیر یہ دھر کے سو کبھی
اب تو لگے سُنانے آپ واہ جی واہ صاف صاف

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۳).

کوئی پارسا جب الجھتا ہے کچھ
سُناتا ہے پیر مغاں صاف صاف

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۹۴).

---صاف کَہنا محاورہ.
بے لاگ بات کرنا ، کھری کھری کہنا ، کھلی کھلی کہنا. آلات کی ضرورت ہو تو ... کارخانہ سے منگا لو ... اگر کسی اور شے کی ضرورت ہو تو مجھ سے صاف صاف کہدو. (۱۹۰۵ ، مسرجدید ، ۱۶۶). میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں اور صاف گوئی میری عادت ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۶ : ۴).

---ضَمیر / طَبْع (---فت ض ، ی مع / فت ط ، سک ب
صاف طبیعت ، صاف دل (ماخوذ : نوراللغات). [صاف + ضمیر / طبع (رک)].

---طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
صاف دل ، نیک سرشت.

صاف طینت بسکہ ہوں فانوس میں مانند شمع
تن ستی یکسر نظر آتے ہیں میرے جی کا راز
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱).

مرتبہ جو ہے مرا تجھکو وہ حاصل ہے کہاں
صاف طینت ہوں صفائی کا ہے مجھ میں جوہر
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۱). [صاف + طینت (رک)].

---طینتی (---ی مع ، فت ن) امث.
صاف دلی ، پاک باطنی ، خلوصِ نیت.

نازک دلی ہے لازمۂ صاف طینتی
ظاہر ہے شکلِ موج سیں چینِ جبینِ آب
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۲).

یہ صاف طینتی میری دیکھو کہ اوسکا دل
آئینہ بن گیا ہے ہمارے غبار سے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۸۷). [صاف طینت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کرانا ف م ؛ محاورہ.
صاف کرنا (رک) کا متعدی المتعدی. خواب جہاں تک کہ ان کو یاد آئے جمع کیے تھے اور ان کو کاتب سے صاف کرایا تھا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید (ضمیمہ) ، ۲ : ۷).

--- کرجانا محاورہ.
بالکل چٹ کر جانا ، سب کھا جانا. سارے لہلہاتے کھیت اور باغ وہ پورے صاف کر گئیں. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۴۸).

--- کردہ (---فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
صاف کیا ہوا. وہ بڑے بڑے صاف کردہ علاقوں میں رہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۹). [صاف + ف : کردہ ، کردن - کرنا].

--- کردینا / کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **دھونا ؛ میل کچیل نکالنا.**

جان لوگے مری یا زہر کا تم رکھوگے سوف
زخمِ دل کو جو مرے کرتے ہو زنگار سے صاف
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۷). مکھی بولی ... آدمی کے مسامات صاف کرکے خون کے دورہ کو بڑھاتی ہوں. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۵۰). آئینِ اکبری میں لوہے کے صاف کرنے ، پگھلانے اور توپ بندوق ڈھالنے کی جزئیات تک لکھ دی ہیں. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۴۳). ۲. (أ) **صیقل کرنا ، جلا کرنا ، اجالنا ، شفاف بنانا.**

میرا سینہ جوں آرسی صاف کر
جو آوے محبت کی صورت نظر
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹).

دل کا آئینہ خوب صاف کیا
اور ہم نے مٹائے جوہر تک
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۸). (أأ) **مانجھنا ، شستہ بنانا ، فصیح بنانا.** انھوں نے زبانِ اردو کو صاف ہی نہیں کیا وسعت بھی بخشی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۳) ۳. **جھاڑو دینا ، بہارنا ، گرد و غبار جھاڑنا ، کوڑا کرکٹ نکالنا.**

ایسی مانہ بارانِ رحمت شتاب
برس کر کرے صاف دھرتی خراب
(۱۷۶۹ ، آخرِ گشت ، ۵۳).

اللہ نے بخشا ہے تجھے رتبۂ عالی
پلکوں سے ملک کرتے ہیں ہر راہگزر صاف
(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۲۰۷). آپ باہر ٹھہریں ، میں اندر جا کر غار کو صاف کرلوں. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۵۲). وہ نہ جانے کب سے گھر صاف کر رہی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۸). ۴. **مٹانا ، زائل کرنا ، محو کر دینا ، دور کرنا.**

غضب سے چیں جو سر جبیں ہے یہ نقشِ دل کندۂ نگیں ہے
لکیر دنیا نے کی نہیں ہے جو صاف کر لو مٹا مٹا کر
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۱). ایک ایسا بدنما دھبہ نظر آرہا ہے کہ یہ دن رات کی خدمات بھی اس کو صاف نہیں کر سکتیں. (۱۹۱۵ ، گردابِ حیات ، ۳۷) ۵. **بُرے جذبات یا خواہشاتِ نفسانی سے پاک کرنا ، کدورت دور کرنا.** یاراں ہو انصاف کرو ، دل کوں صاف کرو بہوت نکو لاف کرو. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۶).

خدایا میری نیتاں صاف کر
محبت کوں اپنی میرے دل میں بھر
(۱۷۶۹ ، آخرگشت ، ۱۰۲). ۶. **جنگل کاٹ کر میدان بنانا.** اکثر ان میں ایسے ہونے کہ جنگل کے صاف کرنے کو اٹھے تھے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات (مہذب اللغات)). ۷. **نقل کرنا ، مسودے کو ٹھیک کر کے لکھنا.** مرزا عابد حسین صاحب گھر آئے فوراً درخواست کا مسودہ صاف کیا ، لفافے میں بند کر کے ڈاک میں چھوڑ آئے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۴).

حضرتِ نوح کا اب اور کوئی شغل نہیں
صاف کرتے ہوئے دیوان نظر آتے ہیں
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۱۷). ۸. **واضح کرنا ، ابہام دور کرنا.**

ابھی صحیفۂ فطرت کے باب ہیں مُبہم
کرے گی صاف یہ مضمون کتاب آخر میں
(۱۹۷۳ ، کلامِ حکیم ، ۲۱). ۹. **سلجھانا ، حل کرنا.** میں لکھے لیتا ہوں کہ جب ترکوں سے ... فیصلہ ہو تو میں اس معاملہ کو صاف کردوں. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۷۶). بیس بائیس سالہ گورکھ دھندے کو چٹکیوں میں صاف کرنے کے لیے میرے پاس الہ دین کا چراغ نہیں. (۱۹۷۵ ، آتشِ چنار ، ۹۳۴). ۱۰. **ختم کرنا ، رفع دفع کرنا.** جس بات کے لیے تو نے سیلا پر ظلم کیا ہے ، اب اسے صاف کر لے. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۴۳). ۱۱. **مواد یا مادۂ کثیف کا نکالنا.** پیٹ صاف کرنے کے واسطے کچھ دوائیں مقرر ہوتی ہیں جن کو مرکّب کر کے گھٹی کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۲۸۸). ۱۲. **ختم کرنا ، مار ڈالنا ، نکال دینا.** ایک قراول کو بلا کر اس کے کان میں کہا تو فلانی جگہ گھات میں جابیٹھ یہ ایلچی اس راہ سے آوے تو اسے صاف کر. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۷). دولہا کو تو ایک ہی ہاتھ میں صاف کر دوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۲).

ہیں مرے حلقے میں جو جو میرے مذہب کے خلاف
دیکھئے مہر ذرا ہو لوں تو کر دوں سب کو صاف

(۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۳). ۱۳. **کھا پی کر ظرف خالی کر دینا ؛ بالکل چٹ کر جانا ، کھا جانا ، پی جانا.** قاضی صاحب نے خوب ڈٹ کر کھایا اور دونوں قابیں صاف کر دیں . (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۲). رات کے وقت ریوڑوں اور جانوروں کے گلوں کا کھیتوں پر جا پڑنا اور انھیں صاف کر دینا ہر زرعی ملک کا عام واقعہ ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۱۵۵). ۱۴. **درستی یا صلاحیت بہم پہنچانا ، مشق کرنا.** نسخ و نستعلیق کی تختیاں اور کچھ قطعے بھی صاف کر چکی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۰۲). تم مجھے قطبی پڑھاتے تھے کہ مجھ کو بزاغفش بنا کر اپنی منطق صاف کرتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۸۹). ۱۵. **تباہ و برباد کرنا ، بالکل غارت کرنا ، ملیا میٹ کر دینا ، جھاڑو پھیرنا.**

اگر سیلابِ گریہ آئے ہے خانہ خرابی پر
تو پل میں صاف کر دیتا محلّے کے محلّے ہے

(۱۸۴۹ ، کلّیات ظفر ، ۲ : ۱۶۲). ۱۶. **چوری کرنا ، صفایا کرنا.** روپے پیسے صاف کر لے گئی یا کچھ چھوڑ گئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۲۵). ۱۷. **حساب بیباق کرنا ، رقم ادا کر دینا.** اسے وزیرِ اوقاف مقرر کیا گیا اور اس نے ان املاک کا جن پر غیروں نے قبضہ جما رکھا تھا حساب صاف کرنے کی کوشش کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۲). ۱۸. **مُونڈنا (بالوں کو).**

ہوتا گر اُن کے رتبے پہ جرأت معاف میں
کرتا قسم ہے ، آج نہ ڈاڑھی بھی صاف میں

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۲۲۸). ۱۹. **آلائش نکالنا ، مذبوحہ جانور کو بنانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲۰. **روانی بہم پہنچانا جیسے : ہاتھ صاف کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲۱. **مُنْھ کا مزہ ٹھیک کرنا ، جیسے پان سے مُنْھ صاف کرنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ).

---کَہہ دینا / کَہنا محاورہ.

بے لاگ کہنا ، بے رو رعایت کہنا ، مفصّل کہنا ، سچ سچ کہنا

صدر کے ناسیے سے لے تا ناف
جب کی جاگہ ہے کیوں کہ کہیے صاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۴۳).

کون اولجھی ہوئی تقریر تمھاری سمجھے
غیر کو چاہتے ہو صاف کہو یا مجکو

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۳۳۰). ایک بادشاہ نے جب ایک شاعر سے کہا کہ میری مدح کرو تو اس نے صاف کہا کہ ... پہلے تم کچھ کر دکھاؤ. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۷۰). ان لوگوں نے صاف کہدیا کہ اِس کی بجنسہ نقل کرنے کی ہم کو ممانعت ہے. (۱۹۳۷ ، صید و صیاد ، ۳۸).

---کُھل جانا محاورہ.

اچھی طرح ظاہر ہو جانا ، بخوبی معلوم ہو جانا. دیر یا سویر ان پر صاف کھل جائے گا کہ ہندوستانی (اردو) کے مقابلے میں یہ علمی زبانیں دوسرے درجے پر ہیں . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۲۵).

---گُزَرْنا محاورہ.

بالکل کھانے کو نہ ملنا ، فاقہ ہونا

مرغانِ قفس کو تو نہ دانہ ہے نہ پانی
صیّاد گزرتے ہیں انھیں آٹھ پہر صاف

(؟ ، راجہ (فرہنگِ آصفیہ)).

---گو (---و مج) صف.

سچّا ، کھری بات کہنے والا. اگلے وقتوں کے لوگ بہت صاف‌گو تھے. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۴۲). تم تو بڑی صاف‌گو اور سیدھی لڑکی تھیں نہ جانے تم کو کیا ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۸۰). [صاف + ف : گو ، گفتن - کہنا].

---گوئی (---و مج) امث.

۱. **واضح اور غیر مبہم اظہار خیال ، سلاست ، ابہام یا گنجلک سے پاک بات کہنا.**

ان دنوں سب کو ہوا ہے صاف‌گوئی کا تلاش
نام کو چرچا نہیں حاتم کہیں ایہام کا

(۱۷۵۶ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۶). ۲. **صاف صاف کہنا ، کھری بات کہنا.** میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں اور صاف‌گوئی میری عادت ہے. (۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۱۶ : ۳). یہ اردو کی محبت ہی ہے جو مجھے نہایت افسوس کے ساتھ صاف‌گوئی پر مجبور کر رہی ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۵۶). [صاف‌گو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.

بے لوث مسلک رکھنے والا ، نیک اطوار.

صاف مشرب ہے سب ستی ہم رنگ
آب ہر رنگ بیچ شامل ہے

(۱۷۳۹ ، کلّیاتِ سراج ، ۴۷۱). [صاف + مشرب (رک)].

---مَطْلَع (---فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.

۱. **مطلعِ آفتاب یا ماہ کا غبار سے پاک ہونا ؛ (کنایۃً) کسی مقام کا پاک صاف ہونا (ناگوار شخص یا نامناسب چیز سے)** (نوراللغات). ۲. **(کنایۃً) چہرے کا بغیر بالوں کے ہونا** (ماخوذ : جامع اللغات). [صاف + مطلع (رک)].

---مُعامَلَگی (---ضم م ، فت م ، ل) امث.

لین دین کی صفائی ، کھرا برتاؤ (فرہنگِ آصفیہ). [صاف + معاملہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُعامَلَہ (---ضم م ، فت م ، ل) امذ.

ایسا معاملہ جس میں گنجلک یا پیچ نہ ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [صاف + معاملہ (رک)].

---مُکَر جانا محاورہ.

اپنے قول سے بالکل پھر جانا ، کہہ کر بالکل انکار کرنا.

دل تو دوں اونکو مگر یہ بھی خیال آتا ہے
بڑے عیّار ہیں وہ صاف مکر جائیں گے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، قصائد سحر ، ۳۰۳).

گالیاں دینے کی کیا اس سے شکایت کیجے
خاصّہ یار میں ہے صاف مکر جانے کا

(۱۸۷۷ ، انور ، د ، ۲۵).

---مُنھ پَر/پہ رَکھنا محاورہ.
برملا کہنا ، کُھلم کھلا کہنا.

ہر اک کا عیب و ہنر صاف مُنھ پہ رکھتی ہے
کرے گی کیا مرے حق میں زباں نہیں معلوم

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۳).

---مَیدان (---ی لین) امذ.
ایسا میدان جس میں کوئی درخت جھاڑی ، ٹیلہ یا خندق وغیرہ نہ ہو ، ہموار میدان (جامع اللغات). [صاف + میدان (رک)].

---مَیدان پانا محاورہ.
تنہائی پانا ، کسی کو بالکل تنہائی کے عالم میں پانا.

ان کو خلوت سرا میں بے پردہ
صاف میدان پا کے دیکھ لیا

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)).

---نِکَل جانا محاورہ.
۱. **پار ہو جانا.**

بچ کر کہاں میں ان کی نظر سے نکل گیا
اِک تیر تھا کہ صاف جگر سے نکل گیا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۵). ۲. **صدمے یا ضرر سے بچ کر چلا جانا ، آدمیوں کے ہجوم یا خطرناک جگہ سے نکل جانا.**

یہ کبھی تاریخ ہم نے اے منیر
صاف نکلے خانۂ زنجیر سے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۴۹۸). دونوں صاحب اس پر صاف نکل گئے. (۱۹۲۵ ، محمد علی ، ۱ : ۲۷۸). ۳. **مکر جانا ، بالکل انکار کر جانا.**

لاکھ ہو وصل کا وعدہ لیکن
وقت پر صاف نکل جانے کا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۳۲). ۴. **فاقے میں گزرنا.** رات تینوں دموں پر صاف نکل چکی تھی اور دن بھی اس فاقہ میں ختم کے قریب تھا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۲۶).

---نِکَل گیا فقرہ.
ازکار مشکل کنارہ کرد ۔ مشکل کام سے الگ ہو گیا (ماخوذ : دریائے لطافت ، ۸۸).

---نَوِیس (---فت ن ، ی مع) صف.
مسودے کی نقل کرنے والا خوش نویس ، درست کیے ہوئے مسودے کو خوشخط لکھنے والا. یہاں جب حاکم اجلاس کرتا ہے تو اس کے گرد عملہ جمع ہو جاتا ہے کوئی جواب نویس ہے کوئی احکام نویس ، کوئی صاف نویس ، کوئی زود نویس ، کوئی تلنگ نویس ، کوئی مرہٹی نویس. (۱۹۳۴ ، حیات محسن ، ۱۳). [صاف + ف : نویس ، نوشتن ۔ لکھنا].

---و شَفّاف (---و مج ، فت ش ، شد ف) صف.
رک : صاف شفاف. اسے پڑھ کر ایک صاف و شفاف آئینے کا احساس ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ : ۷۵۴). کلوں سے لگا کنکوٹ بیچ یہاں سے وہاں تک پھیلا ہوا تھا ، سمندر کا شور اور صاف و شفاف ریت. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۹۹). [صاف + و (حرفِ عطف) + شَفّاف (رک)].

---ہو جانا/ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. (اُ) **نِہارا جانا ، جھاڑا جانا ؛ کُھلنا ، جاری ہونا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (اا) **میل کچیل دور ہونا ، شفّاف ہونا.**

یہ کیا کہ خاک کے ملنے سے صاف ہوتا ہے
ہوا ہے تجھسے مقرر دو چار آئینہ

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲۷). ۲. **دل سے کینہ یا کدورت نکال دینا ، بغض یا عداوت سے باز آ جانا ، دل سے کدورت دور ہونا.**

ہوتا نہیں ہے مجھ سے تو اے بدگمان صاف
دیتا ہے گالیاں تو مجھے آن آن صاف

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۵۰).

صاف ہو جاؤ گلہ کیا ہے شکایت کیا ہے
خاک ڈالوں خفگی پر یہ کدورت کیا ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳۰). کبھی کبھی رنجیدہ ہو جاتے تھے لیکن پھر جلد صاف ہو جاتے تھے. (۱۹۱۲ ، چند ہمعصر ، ۶۴). گویا اِن چتونوں کا یہ ایما تھا کہ بس اب میں تم سے صاف ہو گئی. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۱۵). ۳. **تباہ و برباد ہونا ، منہدم ہونا ، مسمار ہونا.**

روتا ہوں غم میں میں کسی آئینہ رو کے اب
ہوں کیوں نہ سیلِ اشک سے میرے مکاں صاف

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۶۶). ۴. **کسی چیز یا آدمی کا باقی نہ رہنا ، ختم ہو جانا ، خالی ہو جانا ؛ ویران ہونا.**

مخدوش جو راہیں تھیں وہ شفّاف ہوئی ہیں
کیا ہاتھ منجھے ہیں کہ صفیں صاف ہوئی ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۱). ایک ایک دکان دس دس آدمی نے آکر لوٹی تو دم بھر میں بازاریں صاف ہو گئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۶۴). ۵. **مسوّدے کی نقل ہونا ، درست کر کے لکھا جانا ، اصلاح شدہ مسوّدے کا خوشخط لکھا جانا.**

مشغلہ ہے پھر جنابِ داغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۶). ۶. **ظاہر ہونا ، عیاں ہونا ، ثابت ہونا.** اب یہ بات روزِ روشن کی طرح صاف ہو گئی کہ جانوروں میں چمکدار رنگ دیکھ کر کیوں ہیجان پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۱ ، حیوانی دنیا کے عجائبات ، ۶۴). ۷. **ابہام رفع ہونا ، واضح ہونا.** اسکے معنی بلندی لیے گئے تو آیت کے معنی صاف ہو گئے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۵). ۸. **منجھنا ، شستہ ہونا.**

ولی کے زمانہ تک آتے آتے یہ زبان بالکل صاف ہو جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۰۱). ۹. **طبیعت ٹھیک ہونا ، گرانی دور ہونا.** چنے برابر دوا روز کھلائیں اس کے استعمال سے بلبل صاف ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ بٹیر بازی ، ۱۵). ۱۰. **(زبان یا تلوار کی نسبت) رواں ہونا ، چلنا.**

کہتا ہوں میں کہ میری تو تقصیر کچھ بتا
کہتا ہے ہوتی ہے مری تجھ پر زبان صاف

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۵۰).

اٹھائے حادثۂ نو کے دل پہ کیا کیا زخم
بھی یہ صاف ہوئی لاکھ بار دہر کی تیغ

(۱۸۹۲ ، وحید ، انتخاب وحید ، ۶۷). ۱۱. (أ) **رفع ہونا ، دور ہونا.**

وہ بت ہزار مرجع عالم نظر پڑا
اسلام و کفر کا نہوا اختلاف صاف

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۹۹). (أأ) **اثر زائل ہو جانا.** چند روز کی تکلیف کے بعد سارا زہر صاف ہو جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱۴). ۱۲. **قتلِ عام ہونا ؛ جنگل کاٹا جانا ؛ بال مونڈے جانا ؛ کُھلنا ، بادل اور غبار کا دور ہونا ؛ (حساب کے ساتھ) بے باق ہونا ؛ (خط کے لیے) تحریر میں صفائی آنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- یہ ہے فقرہ.
اصل یہ ہے ، حقیقت یہ ہے.

صاف یہ ہے عبث آئے تھے فنا کے گھر میں
نہ رہا خاک بھی اربابِ صفا کے گھر میں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

صافا (۱) امذ ؛ ← صافہ.
۱. **شکاری جانور کو شکار کرنے کے واسطے بھوکا رکھنا.**

اپنے شیداؤں کی ازبس جو خبر لیتے ہو
ملک الموت کو صافہ یہ مگر دیتے ہو

(۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۱۰). ۲. **کبوتروں کو بلند پروازی اور ہلکا ہونے کے واسطے بھوکا رکھنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. **(چڑی ماری) پرند کے پیٹ کی صفائی کی دوا ، جلاب** (ا پ و ، ۳ : ۷۱). ۴. **(جرّاحی) آنتوں کی صفائی کے لیے پاخانے کی جگہ سے پچکاری دینے کا عمل ، قبض کے علاج کے لیے دوا کی بتی رکھنے کا عمل ، شافہ** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۱۲۹). ۵. **صفائی ، حجامت.**

جو چاہتا ہے صوفی اخلاص امردوں سیں
تو آ انہوں میں لیکن ڈاڑھی کوں دیکے صافا

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۹). اف : دینا. [غالباً صاف (رک) + ا / ۰ ، لاحقۂ کیفیت].

صافا (۲) امذ ؛ ← صافہ.
سر سے باندھنے کا دوپٹا ، پگڑی. ایک تمہارے صافے ہیں کہ باقی سارا لباس ایک طرف اور ایک سر بند ایک طرف. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۷۱). نوجوان بہت بڑا پنجابی وضع کا صافہ باندھے ویسا ہی کرتا پاجامہ پہنے. (۱۹۱۳ ، چھلاوہ ، ۷). امراؤ بیگم کے لئے بھاری جوڑا بہنوئی کے لئے بنارسی شیروانی اور صافے سے جوڑا. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۶۳). [مقامی].

صافِر (۱) (کس ف) امذ.
ایک پرندہ جو رات بھر اس خوف سے کہ پکڑ نہ لیا جائے شور مچاتا رہتا ہے. صافر : یہ مُرغ کبھی آرام نہیں کرتا رات سے صبح تک فریاد کرتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۸). اگر صافر (سی) کی طرح جنگل میں تو نے ایک اچھا آشیانہ بنا لیا ہے ، تو اس پر ناز نہ کر اس لئے کہ صافر سے زیادہ بودا کوئی جانور نہیں. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۶۵). [ع].

صافِر (۲) (کس ف) امذ.
نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر ، نیلم. نیلم : اس کو انگریزی میں سَفائر (Sapphire) عربی میں یاقوتِ ازرق ، ہندی میں نیلا ، فارسی میں صافر اور سنسکرت میں سوری رتن کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۹). [غالباً ، انگ : سفائر (Sapphire) کی تفریس].

صافِن (کس ف) امث.
پنڈلی کے نچلے حصّے کی ایک رگ جو ٹخنے پر انگوٹھے کے مقابل واقع ہے اور جس میں فصد دے کہ خراب خون نکالا جاتا ہے. صافن ... برابر انگشت کے ... کھولیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۳). فصد صافن کا نفع بدن کے نچلے حصہ کی بیماریوں میں ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۸۲). [ع : (ص ف ن)].

صافِنات (کس ف) امث ؛ ج.
صافِن (رک) **کی جمع.** صافنات ... یہ رگیں ایک ایک چاروں پاؤں میں اندر گھٹنوں کے نیچے ہوتی ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۸). [صافن + ات ، لاحقۂ جمع].

صافَہ (فت ف) امذ.
۱. رک : **صافا ، پگڑی.** ایک لڑکا سر پر صافہ باندھے ننگے پاؤں بغل میں ایک پوٹلی اور ہاتھ میں بیک لئے شفاخانہ میں داخل ہوا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۰). انہیں نئے بیش قیمت کپڑے پہنائے جاتے اور ریشمی صافہ سر پر رکھانے کے ساتھ گلے میں ہار ڈالے جاتے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۵۷). ۲. **(قدیم) صفائی ستھرائی ؛ تیزی.**

صافے کو تجھ خدنگ کے دیکھا تو کہا کے پھنگ
ہرنے کرے ہو تیر ہدف آہوے غزال

(۱۷۳۷ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۳). [صافا (رک) کا متبادل املا].

صافی . (الف) امث.
۱. **وہ کپڑا جس سے پکڑ کر پتیلی وغیرہ چولھے سے اتاری جاتی ہے ، برتن وغیرہ صاف کرنے یا جھاڑنے پونچھنے کا کپڑا ، دست مال ، جھاڑن.** نگوڑا برتنوں کی صافی معلوم ہوتا تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۸۲). ایک ہاتھ میں دو آنے پیسے اور

دوسرے میں باورچی خانہ کی صاف تھی۔ (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی، ۸۷). ۲. **وہ کپڑا جس میں پان لپیٹ کر ڈبیا ، پٹاری یا پاندان میں رکھتے ہیں .** صافیاں جھجر پر لپیٹتا ہوں دم بدم بھگوتا ہوں . (۱۸۶۵، خطوط غالب، ۳۱۱). سفید سفید پان لال لال صافیوں میں رکھے ہوئے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۶۲). پانوں کی پٹاری کھولی ، صاف سوکھی پڑی تھی. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۱۳۳). ۳. **چھاننے کا کپڑا ، خصوصاً دوا ، بھنگ یا شراب چھاننے کا کپڑا.**

ہر کوئی ستاری بات لے صاف سوں کیوں بیٹھے گا کو
تج عشق کامل سخت ہے نیں کچھ کونڈا ہو بھانگ کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۷). آبِ یخنی صاف میں چھان لیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۵۷).

سہرا ترے سر خوب رہا صافیٔ ہے کا
واعظ ہے یہ تیری نئی دستار بہت خوب

(۱۹۳۲ ، ریاض رضواں ، ۱۰۲). ۴. **(کنگھی سازی) دانتے کاٹنے سے پہلے تیار کی ہوئی کنگھی کی صورت یا وضع ، ڈول** (ا پ و ، ۴ : ۹۲). ۵. **(قدیم) صفا ، جلا ، چمک ، صفائی.**

مرجان میں صاف نہیں یاقوت میں صاف اچھے
جس ذات میں صاف اچھے اس ذات کوں بہتر کہو

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۳).

نظر کر کے تجھ مکھ کی صاف اُپر
ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۶).

مغرور نہ ہو صافیٔ رخسار پر اپنے
پھر نہیں تو میری بات کوں توں یاد کرے گا

(۱۷۳۹ ،کلیات سراج ، ۱۳۲). ۶. **(قدیم) رک: صافا (پگڑی).**

دکھایا ہنر موشگافی کیا
سلاست کے تیں سیر تے صاف دیا

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶). (ب) صف. ۱. **پاک، کھرا ، بے ریا.**

وہی ہے صاف کہ جس صاف تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸).

خاطر صاف میں تیرے کس طرح سے آئے گا
وہ جو میرے قتل کا کینہ دلِ دشمن میں ہے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۲۹).

ہم عاشق فاسق تھے ہم صوفی و صاف ہیں
پی لیں جو کبھی اب بھی درخورد معاف ہیں

(۱۹۳۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۶۷) . سادہ لوح امیر نے ان تمام باتوں کو سچ سمجھا اسے صوفی صاف خیر سے مخاطب کیا. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۳۲۲). ۲. **بے داغ ، اُجلا.**

وہ ساعد دستہ سیمیں سے نہادہ
بلور اور عاج سے صاف زیادہ

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۸). بہت سی ایسی زنانِ حسین صاف رنگ و پردہ نشین ہیں کہ ان کے خیمے کی طرف قصد نہیں کیا جا سکتا. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۱۱).

ضیا فروزِ نظر ان کا روئے صاف ہے
یہ کل نہیں ، یہ قدرت کی موشگافی ہے

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۰۱). ۳. **صاف ، تھرا ہوا ، خالص.**

یا نجس پانی ہو اور صاف نہو
یا کنواں ہو ڈول یا رسّی نہو

(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۳۶).

ہر درپے خانہ اکبر کے لئے دلکش نہیں
بادہ صاف چاہئے اور ظرف عالی چاہئے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۶۱). اب یہ حالت ہے کہ صاف شراب گھونٹ بھر بھی نہیں پی سکتا ... اسے گوارا بنانے کو اس میں عرقِ گلاب ملاتا ہوں. (۱۹۵۱ ، احوال غالب ، ۱۰۱). ۴. **پاک صاف کرنے والا.** پانی ایک ہمہ گیر صاف (پاک و صاف کرنے والی چیز) ہے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۸۱). ۵. **(مجازاً) صاف کرنے یا دھونے کے قابل ؛ میلا.** میں کہنے ہی کو تھی تمہارے کپڑے بہت صاف ہو گئے ہیں. (۱۸۸۱ ، صورت الخیال، ۱ : ۱۶۹). [ع : ف].

---ٔ باطِن کس اضا(--- کس ط) است.
دل کی صفائی ، قلب کی پاکیزگی.

صافیٔ باطن عطا ہے بس کہ حسبِ شاہ سیں
دل مرا آئینۂ عکسِ پئے دُلدل ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۶). [صاف + باطن (رک)].

--- بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
صاف شراب دینے والا.

اٹھ گیا خم فروش صاف بخش
ریگئے جرعہ نوش دُرد آشام

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۳۶۰). [صاف + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

--- دِل (--- کس د) صف.
صاف باطن ، بے ریا ، بے کھوٹ ، بے کینہ.

صاف دلوں کا عشق ہے رونق فزائے حُسن
ہے رنگ بخشِ گل نظر پاک بین آب

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۱۳). صاف دل از خود رفتگی کے سبب اپنی ذات سے بھی صحبت نہیں رکھتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۷). [صاف + دل (رک)].

--- طِینَت (---ی مع ، فت ن) صف.
نیک طبیعت ، پاک دل (مہذب اللغات). [صاف + طینت (رک)].

--- مَذاق (---فت م) صف.
صاف ستھرا ذوق رکھنے والا ، باذوق. دادِ سخن دے کر اربابِ صاف مذاق میں نامِ نیک پیدا کروں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۵۴). [صاف + مذاق (رک)].

--- مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
صاف دل ، پاکیزہ خُو ، جس کا مسلک صفائے قلب ہو.

ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفئ صافی مشرب
رقصِ مستانہ میں ہے وجد کناں شاملِ حال
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۶). [صافی + مشرب (رک)].

--- نامہ (---فت م) امذ.
فریقین کے درمیان مصالحت کی تحریر ، باہمی فیصلے کا نوشتہ ، راضی نامہ نیز فارغخطی. جب یہ بہ خوشی رخصت کرے رسید اور صافی نامہ اس سے لے کر پھر آویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۵). ہر چند صافی نامہ حضرت خلد مکاں کا ہے لیکن مواخذۂ حال البتہ باقی ہے. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۲۹۰). [صافی + نامہ (رک)].

--- نہاد (---کس ن) صف.
صاف دل ، نیک طبع ، نیک فطرت.
ضرر کیا صحبتِ ناجنس سے صافی نہادوں کو
نہیں جمتی رخِ دریا پہ اوڑ کر گرد ساحل کی
(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۹۷). [صافی + نہاد (رک)].

صافِیَہ (کس ف ، فت ی) صف مث.
صاف ، شفاف. انوارالٰہی آئینۂ صافیۂ قلب میں خوب محسوس ہوتے تھے. (۱۸۸۰ ، تواریخ عجیب ، ۹۱). [صافی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صاقُورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
کھوپڑی کا اندرونی حصّہ. اب تقطیع کاروں کو ایک آری ، ایک چھینی اور ایک ہتھوڑی لینی چاہیے اور کھوپری کی ٹوپی یا صاقورہ Cacuaria کو نکالنا چاہئے. (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۱۱۲). [ع].

صالِح (کس ل). (الف) صف (مث : صالِحَہ).
۱. نیک ، پرہیزگار ، پاک دامن ، پارسا ؛ نیکوکار. صالحان پر سچے لوکان پر ، پندکرنہاریاں پر درست آیا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲).
صالح اولاد اون کو ہوے عطا
از طفیلِ شہیدِ کرب و بلا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱).
صالح بھی ترا ہے زشت بھی تیرا ہے
کعبہ بھی ترا کنشت بھی تیرا ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۸۱). اولادِ صالح پیدا کرنے اور بچوں کی پرورش کے قواعد بتانا. (۱۹۲۳ ، احیا ملت ، ۳). جگر صاحب ظاہر ہے کہ شاعر تھے ، بڑے صالح اور بڑے نیک سیرت لیکن شاعر تھے اور اچھے خدوخال سے متاثر ہوا کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، مڈویک میگزین ، ۱۳ ستمبر ، ۸). **۲. برائی سے پاک ، اچھا.** انبیاء کفّار کو پہلے ہدایت کی نشانیاں دکھاتے ہیں اور ان کو حق کی دعوت دیتے ہیں ، کفّار کی کثیر تعداد میں جس قدر صالح اجزاء ہوتے ہیں ، وہ اس دعوت کو قبول کرتے جاتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۶۴). درد مندی ایک صالح انسانی جذبہ ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۸۰). **۳. (مجازاً) جو سچے دل سے ہو ، پُرخلوص ، مخلصانہ.** حلف جانے دو ، تم اقرار صالح اس بننے سے لو. (۱۸۸۳ ، پولیس ڈراما ، ۵۱). **۴. صلاح دینے والا ، مشورہ دینے والا (شاذ).** ایسے علاج کی کامیابی کے باب میں شک ہے چنانچہ مولف کتاب اس علاج کا صالح نہیں ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۱۱). (ب) امذ. **قومِ ثمود کے ایک پیغمبر کا نام جن کی دعا سے ایک اونٹنی (ناقہ) پہاڑ سے پیدا ہوئی تھی اللہ کی نشانی کے طور پر اور پھر اس ناقے کو ان کی امت نے مار ڈالا تھا جس کی سزا میں وہ اُمت عذابِ الٰہی کی سزاوار ٹھہری تھی.**
اک ناقہ ہے وہاں تو شتر کی یہاں قطار
صالح سے بڑھ کے رتبہ ہے اوس کے فقیر کا
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۳).
کہا کہ ناقۂ صالح کا کچھ عوض نہ ملا
ندا یہ آئی کہ کیا دوست کے گلے کا گلا
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۴). [ع : (ص ل ح)].

--- اُلْحَدِیث (---ضم ح، غم ا، سک ل، فت ح، ی مع) صف.
(حدیث ؛ علمِ رجال) روایت کرنے والا جس کا قول صادق ہو ، سچّا راوی. عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر ، کہا ابو ذرعہ اور نسائی نے ثقہ ہے اور کہا ابو حاتم نے صالح الحدیث اور ذکر کیا اوس کو ابن حبان نے ثقات میں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۴۷). [صالح + رک : ال (۱) + حدیث (رک)].

--- اُلزِّراعَت (---ض ح، غم ا، ل، شد ز بکس، فت ع) صف.
قابل کاشت ، پیداوار کے لائق. تجویز اور تخمینہ اور مقدار اراضی بنجر ، صالح الزراعت. (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز ، ۳۵۲). [صالح + رک : ال (۱) + زراعت (رک)].

--- اُلْکَیمُوس (---ضم ح، غم ا، سک ل، ی لین، و مع) صف.
وہ غذا جس سے اچھا کیموس پیدا ہو ، جس سے معتدل اور صالح خون پیدا ہو.
مزاجِ دہر میں یہ اعتدال آیا ہے
کہ جس نبات کو دیکھو وہ صالح الکیموس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۲). ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک غذا کبھی صالح الکیموس ہوتی ہے ، اور کبھی فاسدالکیموس. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۵۷). [صالح + رک : ال (۱) + کیموس (رک)].

--- خُون (---و مع) امذ.
اچھا اور معتدل خون ، صحت بخش خون. آم گرم تر ہے یہ صالح خون پیدا کرتا ہے. (۱۹۶۲ ، پیڑ ، ۴۷). جسم میں صالح اور تازہ خون پیدا کرتی ہے. (۱۹۸۰ ، پرواز، ۱۹۳). [رک : صالح + خون (رک).

صالِحات (کس ل) صف مث ؛ ج].
نیک اور پرہیزگار عورتیں ؛ اچھی چیزیں ، اچھی باتیں ، صالح اُمور ؛ اچھے کام ؛ نیک اولاد وغیرہ.

مبارک وہ فرزند ہو نیک ذات
کہ ہے باقیاتِ ازل صالحات

(۱۸۳۵ ، تحفۂ اعظم ، ۳۱) . حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات ... تھے اور مستغنیٔ فانیات سے ساتھ باقیات صالحات کے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۱) . [صالحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع] .

صالِحَہ (کس مج ل ، فت ح) صف مث .
نیک اور پرہیزگار عورت ؛ اچھی (چیز) . ان سے انواع و اقسام کے موادِ صالحہ اور فاسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں . (۱۹۳۳ ، بخاروں کا اصولِ علاج ، ۴) . [صالح (رک) کی تانیث] .

صالِحِیَّت (کس مج ل ، کس ح ، شد ی بفت) امث .
نیکی ، نیکوکاری. بندگانِ صالح کو تو اُن کی صالحیت کافی تھی (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۵) . یہی حسن ہے جو کمال و صالحیت کا سرچشمہ ہے . (۱۹۶۱ ، تاریخ جمالیات ، ۸۷) . [صالح (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت] .

صالِحِین (کس مج ل ، ی مع) امذ ؛ ج .
نیک اور پرہیزگار لوگ.

یہی قومِ عارفین و صالحین سب
ہر یک حاضر وہاں ہوئے تھیں سب

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۶۰۴) خطاکاریوں سے جب اچھے ابرار و صالحین خالی نہیں ہوتے تو بادشاہوں حکمرانوں تاجداروں بیچاروں کا کیا ذکر . (۱۹۶۷ ، صدقِ جدید ، لکھنؤ ، ۲۸ اپریل ، ۵) . [صالح (رک) کی جمع] .

صامِت (کس م) . (الف) صف .
۱. **چپکا ، خاموش ، چپ چاپ.**

دیکھیے اوس مصحفِ صامت کو جو ناطق اے برق
کلمہ پڑھ کے برہمن بھی مسلماں ہو جائے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۵۵) . متروکہ ستون اس سطح کے تغیّر کے ساکت و صامت شاہد ہیں . (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۳۰) . صحابہ خود فرماتے کہ ، ہم یوں ساکت و صامت و جامد بیٹھتے جیسے ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں . (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۶) . ۲. **ہکا بکا ، حیرت زدہ ، دم بخود** . غم و مسرت کا اجتماع عقل کو صامت بنا دیتا ہے . (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۲۵۵) . ۳. **ساکت ، ٹھہرا ہوا ، پرُسکون**. ہوا تھمی ہوئی ہے اور سمندر ساکت و صامت . (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۵) . (ب) امذ .
۱. (**قواعد**) **حرفِ صحیح ، مصمتہ** . ممکن ہے مصوت (Vowel) اور صامت Consonant کی حد تک آوازوں کے باریک سے باریک فرق واضح ہو سکیں . (۱۹۶۳ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۳۱۰) . ۲. (کنایۃً) **سونا چاندی ، زیور و نقد اور دیگر قیمتی اور آرائشی سامان.** صامت و ناطق ، سیم و زر ، روپیہ اشرفی سنتا ہوں کہ کچھ نہیں . (۱۸۶۳ ، خطوطِ غالب ، ۵۹۴) . اس کا سارا مال صامت و ناطق دیوانِ اعلیٰ کی سرکار میں ضبط ہوا . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۴۲) . [ع] .

---اَمْوال (---فت ا ، سک م) امذ .
سونا چاندی وغیرہ ، اسباب. صامت اموال اس ویرانہ سے تمام و کمال منگوا لیا . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۳۶۷) . [صامت + اموال (رک)] .

صانِع (کس مج ن) صف ؛ امذ .
۱. **بنانے والا ، پیدا کرنے والا ، خالق ، موجد ، خالقِ کائنات ، اللہ تعالیٰ.**

توں مبدع لیا نیں ہے توں کستی سیکھ
توں صانع اپنک مخترع لا شریک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳) .

الٰہی ہے صانع توں ہر جان کا
توں برہان ہے دین و ایمان کا

(۱۷۰۸ ، داستانِ فتح جنگ ، ۱۳۵) .

پڑھیں درود نہ کیوں دیکھ کر حسینوں کو
خیالِ صنعتِ صانع ہے پاک بینوں کو

(۱۸۷۴ ، میر انیس (روحِ انیس ، ۲۶۴)) . اس عالم کی یہ عظیم الشان عمارت ... ایک خالق و صانع کے وجود کو بتاتی ہے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۰) .

ثنائے فخرِ انسانی ہے صانع کی ثنا خوانی
نہ ہوگا حق ادا ذاکر ثنا جتنی کرو کم ہے

(۱۹۸۵ ، رختِ سفر ، ۳۵) . ۲. **بنانے والا ، پیشہ ور ، کاریگر (اس معنی میں صناع مستعمل ہے)** . (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) .
[ع : (ص ن ع)] .

---اَزَل کس اضا (---فت ا ، ز) امذ .
ازل کا خالق ، خدائے تعالیٰ.

اے صانعِ ازل مری مٹی خراب کی
کیا چاہیے تھی خانۂ دل میں بنائے رنج

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۴۸) . [صانع + ازل (رک)] .

---بے چُوں کس صف (---و مع) امذ .
بے مثال خالق ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. لازم ہے کہ تم ان کو بغور دریافت کرو اور قدرت صانعِ بے چوں کی دیکھو . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ٦ : ٤١) . [صانع + بے (حرفِ نفی) + چوں (رک)] .

---تَقْدِیر کس اضا (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ .
تقدیر کا بنانے والا ؛ مراد : خدائے تعالیٰ.

ازل سیں مجھ کوں دیا درد صانعِ تقدیر
مرے نصیب کے شربت میں زہر گھول چکا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۵۰) .

اک بن گیا تو صانعِ تقدیر سے پیارے
تجسا کوئی گر اور بنا لیوے تو جانوں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۸۰) . [صانع + تقدیر (رک)] .

---حَقِیقی کس صف (---فت ح ، ی مع) امذ .
اصلی خالق ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. صانعِ حقیقی نے جہاں کہیں صورت اور سیرت کو کسی آدمی زاد میں خواہ مرد ہو خواہ عورت

ایک جگہ جمع کرکے قدرت نمائی کی ہے ۔(۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۷).
[صانع + حقیقی (رک)] .

---عالَم کس اضا(---فت ل) امذ.
دنیا کا خالق ، خدائے تعالیٰ.

بلائیں پیار سے لیتے تری ہتیلی کی
بناتا صانعِ عالم اگر حنا کے ہاتھ

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۱۲٦). [صانع + عالم (رک)].

---قُدرَت کس اضا(---ضم ق ، سک د ، فت ر) امذ.
فطرت کا خالق ، کائنات کا بنانے والا ، خدائے تعالیٰ.

بے ستوں قائم ہے ایوانِ فلک
صانعِ قدرت کی صنعت دیکھیو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۲۱).

حسنِ بت سے صانعِ قدرت کی نقاشی کھلی
بتکدہ میں دھیان آیا ہم کو بیت اللہ کا

(۱۸۳٦ ، دیوانِ مہر ، ۹). [صانع + قدرت (رک)].

---مُطلَق کس صف(---ضم م ، سک ط ، فت ل) امذ.
خدائے تعالیٰ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [صانع + مطلق (رک)].

صانِعَہ (کس ن ، فت ع) امث.
بنائی ہوئی چیز ، پیدا کردہ شے ؛ صنعت گری.

یہ صانعے کہ یہ نقاشیاں ہیں سب اس کی
زمیں ہو یا ہو فلک یا حجر ہو یا اشجار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۰). [صانع + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

صانِعی (کس ن) امث.
صنعت گری ، صناعی ، ہنر ، کاریگری. ان کی صانعی کے زمانہ میں آغا رشید بندہ ہو گیا. (۱۸۳٦ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۷۱).
[صانع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صانِعِیَّت (کس ن ، ع ، شد ی بفت) امث.
تخلیق کرنے کی صفت ، خلاقیت.

ظہور صانعیت دی دسے آج
کے صنعت نہ ہو بخشش سورجہ باج

(۱٦۸۳ ، عشق نامہ ، موہن ، ۱۹۷). عقل نے اللہ کو نہیں جانا بلکہ صفت ایجاد و احداث اور صانعیت کو جانا. (۱۹٦۰ ، تفسیر سورۂ والتین اور والعصر ، ۱۷). [صانع + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صاوَج (فت و) امذ.
جنگلی جانور ، شکار کے جانور مثلاً ہرن وغیرہ.

سنگا شاہ تیزی یوں سا شتاب
نہ صاوج رکھے کوئی اس کا رکاب

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۸). [ساوج (رک) کا بگاڑ].

صاہِل (کس ہ) صف.
ہنہنانے والا (گھوڑا) . جس وقت انسان ناطق ہو اسی وقت فرس صاہل ہو. (۱۸۵۵ ، طلسمِ حکیم اشراق ، ۲۳۰). تقسیم جبکہ نفی و اثبات سے ہوتی ہے ... تقسیم غیر ناطق کی صاہل و غیر صاہل وغیرہ ہیں. (۱۹۳۱ ، المغالطات ، ۱۲). گھوڑے کی تعریف میں صاہل ... یا گدھے کی تعریف میں ناحق ... وغیرہ الفاظ جو استعمال کئے جاتے ہیں ان کا یہی حال ہے. (۱۹۵٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۳٦۴). [ع : (ص ہ ل)].

صائِب (کس ء) صف.
صواب و راستی پر مبنی ، سیدھا ؛ درست ، صحیح ؛ رسا.

ہے گرچہ علمِ باطن مافوق طور دانش
تفہیم بعد اس کے تابع ہو عقلِ صائب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ٦۷). میں تمہاری اس تشخیصِ صحیح اور تجویز درست اور اس فراستِ صائب پر جرح نہیں کرتا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲٦۹). جو رائے جس نے دی اور وہ صائب ہوئی بلا تامّل اس کو مان لیا. (۱۹۱۰ ، مکاتیبِ امیرمینائی (دیباچہ) ، ۱۵). صائب راستوں کی نشاندہی کی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۲۸). [ع : (ص و ب)].

---الرّائے (---ضم ب ، غم ا ، ل ، شد ر) صف.
ہر بات میں صحیح رائے قائم کرنے کی صلاحیت رکھنے والا ، درست قیاس کرنے والا ، دانا. مجتہد کا جس حد تک صائب الرائے ہونا ممکن ہے امام صاحب اس حد تک صائب الرائے تھے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۸۰). نہایت تیز فہم اور صائب الرائے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۹). [صائب + رک : ال (۱) + رائے (رک)].

---دو چیز می شکند قدرِ شعر را تحسین ناشناس و سکوتِ سخن شناس کہاوت.
(فارسی شعر بطور ضرب المثل). **اے صائب شعر نہ سمجھنے والے کی تعریف اور شعر سمجھنے والے کی خاموشی ان دونوں چیزوں سے شعر کی قدر کم ہو جاتی ہے (صائب ، تخلص)** (مہذب اللغات ؛ جامع الامثال).

صائِبَہ (کس ء ، فت ب) صف مث.
صائب (رک) سے منسوب یا متعلق . خان خاناں کی تدابیر صائبہ سے ... یہ مطلب اس کا حاصل نہ ہوا غلہ پکڑا گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۷ : ۱۵۳) . [صائب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صائِفات (کس ء) امذ ؛ امث.
موسمِ گرما کی جنگیں. جنھیں اندلس کی سرحدوں سے گرمائی مہموں (صائفات) کے دوران میں گرفتار کیا گیا تھا. (۱۹٦۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۳). [ع : صائفۃ کی جمع].

صائِل (کس ء) صف.
گستاخی سے حملہ کرنے والا ، حملہ آور.

انا السیّاف سے جاہل ہے یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۷). [ع : (ص و ل)].

صائِم/صایَم (کس ء / فت ی) صف ؛ امذ.
۱. **روزہ رکھنے والا ، روزہ دار.**

مانع رزق کہاں اور کہاں رزق رسان
کس طرح صبح سے صایم کو نہ ہو شام پسند

(۱۸۵۳ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۱۲۳).

جو ہیں صائم انھیں یہ طاعتِ دشوار کیا کم ہے
نہ ہوں صائم تو ان پر معذرت کا بار کیا کم ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۰۵). ۲. **(طب) دوسری یا خالی آنت ، رودۂ دوم.** صائم یعنی خالی آنت کے اوپر والے حصے میں بہت زیادہ لونیت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۱۸۶). [ع : (ص و م)].

ـــُـ الدَّہَر (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت ، سک ہ) صف.
ہمیشہ روزہ رکھنے والا.

صائم الدہر جو ہیں اون کو ہے کیا فکرِ معاش
سالہا سال یہ مہمانِ خدا رہتے ہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۲۷).

میں مست ہوں رندِ صائم الدہر
ڈوبا جب آفتاب پی لی

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۴۸). [صائم + رک ال (۱) + دہر].

ـــُـ النَّہار (ـــضم م ، غم ا ، ل ، شد ن بفت) امذ.
دن میں روزہ رکھنے والا ، ہر روز روزہ رکھنے والا (بیشتر قائم اللیل کے ساتھ مستعمل). وہ تو صائم النہار قائم اللیل مشہور ہوا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۱۹).

عادت گرسنگی کی ہمیں رہتی ہے مدام
ہیں صائم النہار رسولِ فلک مقام

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۲۱). زمانۂ گذشتہ میں اگر فی صدی صائم النہار قائم اللیل بزرگوں کی تعداد پانچ تھی تو اس ترقی یافتہ زمانے میں سو میں سو ہونا چاہیے. (۱۹۲۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ (ضمیمہ) ، ۱۷ ، ۳۹ : ۱۵۵). مسجد نبوی میں جھاڑو دینے کی خدمت انجام دی ... اور صائم النہار تھے. (۱۹۸۶ ، تکبیر ، کراچی ، ۲۴ جولائی ، ۴۳). [صائم + رک : ال (۱) + نہار].

صائِمِیَّت (کس ء ، م ، شد ی بفت) امث.
روزہ دار ہونے کی کیفیت ؛ (مجازاً) لذاتِ دنیوی سے اجتناب. تیری عصمت میں ایک صائمیت ہے! کیوں؟ اس فرشتہ سے پوچھ جس نے کامل پندرہ برس تک بے آب و دانہ رہ کر تیری تعمیر کی. (۱۹۳۹ ، نگارستان ، نیاز فتح پوری ، ۱۴). [صائم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صائِمِین (کس ء ، ی مع) صف ؛ ج.
روزہ رکھنے والے ، روزہ دار لوگ. اور جس نے ہر مہینہ ایامِ بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۰۱ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ۶۷۴). [صائم + ین ، لاحقۂ جمع].

صائِن (کس ء) صف.
حافظ ، حفاظت کرنے والا ، محفوظ رکھنے والا. اگرچہ میتھیل الکحل ایک اچھا صائن ہے تاہم اس تعامل کی وجہ سے خلیے کی مایہ پاشیدگی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۸). [ع : (ص و ن)].

صایِب (کس ی) صف.
رک : صائب. جان تمھیں تدبیر تو صایب سوجھی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۹۴).

پھر حضرت سے انھو نے ہو مخاطب
لگے اس طور کرنے ذکرِ صاحب

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۰۶). [صائب (رک) کا ایک املا].

صَبا (فت ص) امث.
۱. **پورب سے چلنے والی ہوا ، وہ پُروا ہوا جو پچھلی رات کو چلتی ہے ؛ نسیم سحری نیز نہایت لطیف و خوشگوار ہوا.**

خدارا اے صبا توں حال میرا
پیا کو کہہ کرے ٹک حال میرا

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۵).

ایک دبور ایک صبا ایک شمال ایک جنوب
دست و پا چاروں ہیں یہ چار ہوائیں مل کر

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۵).

یوں بہار آئی ہے امسال کہ گلشن میں صبا
پوچھتی ہے گذر اس بار کروں یا نہ کروں

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۵۹).

تُجھ سے گل و برگ و بار ، تجھ سے شگفتِ بہار
تجھ سے سرِ ہر چمن ، گُل نفسیٔ صبا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۶). ۲. **(تصوف) نفحات رحمانیہ کو کہتے ہیں جو مشرق روحانیت کی طرف سے آتی ہیں اور مغرب ذات کی طرف لے جاتی ہیں نیز ان دواعی کو کہتے ہیں جو امورِ خیر کے باعث ہوتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۷). [ع].

ـــ دَم / رَفْتار (ـــفت د / فت ر ، سک ف) صف.
تیز رفتار (گھوڑا).

جبریل رکاب میں شتاباں پرواز میں مرکبِ صبا دم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۷۰). سراقہ بن جعشم پہلے شخص تھے جو اس نیت سے اپنے صبا رفتار گھوڑے پر سوار ، ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے آپ کے قریب پہنچے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۷۴). گھوڑے بھی ایسے جو ایک سے ایک صبا رفتار اور پری پیکر تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۴۷۶). [صبا + دم / رفتار (رک)].

ـــ رَفْتاری (ـــفت ر ، سک ف) امث.
تیز رفتاری. انسانی زندگی ایک ایسے عملِ مسلسل کا نام ہے ... جس کی صبا رفتاری کے آگے کسی قسم کی رکاوٹ کھڑی کرنا ممکن نہیں. (۱۹۸۳ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۴۰). [صبا رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شتاب (---کس ش) صف.
تیز رفتار (گھوڑا).

روشن تھے بدر سے سمِ اسپِ صبا شتاب
ثابت تھا صدرِ زیں سے کہ ہے برجِ آفتاب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶). [صبا + شتاب (رک)].

صِبا (کس ص) امث.
بچپن ، طفلی. ابتدائے سِنّ صبا سے تا اوائلِ ریعان ... اشتیاق ... نہ بحدے تھا ، کہ سلک تحریر و تقریر میں منتظم ہو سکے . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۲).

اے شرابِ نوجوانی شعلہ ریزی نے تری
پھونک دی سِنّ صبا کی سرگرانی واہ وا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۲۷۵).

وَ غربَ الشبابِ اَخافُ علیک
کہ لائیں تباہی صِبا و مُجُون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۳). [ع].

صُبا (ضم ص) امث (قدیم).
رک : صُبح.

صُبا اوٹھ بلا دور دے بے شمار
ہتی ہور گھوڑے ہزاراں ہزار

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۶).

بو آج جکچھ جو مرتبا ہے
گئی رات نہ آوتی صبا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳). [صُبح (رک) کا قدیم املا].

صَباح (فت ص) امث ؛ امذ.
صبح ، فجر ، سحر ، تڑکا ، سویرا.

پیا کے مکھ میں دے جوت خضر و موسیٰ کا
کہ اس کی یاد کوں توں ورد کر مسا و صباح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶).

شام تیری جلد ہووے گی صباح
صبر کو کہتے ہیں مفتاح الفلاح

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۳۷).

فلک تھا خوبی و حسن و جمال کا دشمن
صباح عشرت و شامِ وصال کا دشمن

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۰). ایک روز شہزادہ عالی وقار وقتِ صباح بطور سیر و شکار سوار ہوا اور دوپہر تک ... سیر و شکار کرتا رہا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۴۳).

سکینِ دل ! صباحِ جاں !
تمہیں بھی میرا انتظار تھا

(۱۹۷۱ ، غزالاں تم تو واقف ہو ، ۱۰۲). [ع].

---الْخَیر (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ی لین) فقرہ.
(صبح کی دعا یا سلام کے طور پر بولتے ہیں) تجھے صبح مبارک اور اچھی ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [صباح + رک : ال (ا) + خیر (رک)].

---بخَیر (---فت ب ، ی لین) فقرہ.
رک : صباح الخیر. وہ اُسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے ، ہر روز سویرے آ کر اُسے صباح بخیر کہتا ہے. (۱۹۴۴ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۳۱).

کبھی تو سامنے آنے کا کھوئے پھرتے
کہیں صباح بخیر آسماں کے زینوں سے

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۲۵). [صباح + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

---کُم بِالْخَیر (---ضم ح ، ک ، کس ب ، غم ا ، سک ل ، ی ین) فقرہ.
رک : صَباح الخیر (نوراللغات). [صباح + کُم ، ضمیر مخاطب جمع مذکر + ب (حرفِ جار) + رک : ال (ا) + خیر (رک)].

---و مَسا (---و مج ، فت م) امث ؛ م ف.
صبح و شام.

یہ آسایشِ بندگانِ خدا
ہیں سرگرم رہتے صباح و مسا

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴).

کرتے نہیں صباح و مسا کی قضا شراب
رکھتے ہیں اہلِ میکدہ اوقات کا لحاظ

(۱۸۹۵ ، دیوان زکی ، ۸۶).

ہو گئے تھے اسے مہینے تین
رہتے رہتے یہاں صباح و مسا

(۱۹۰۰ ، بہارستان ، ۵۸۹). [صباح + و (حرفِ عطف) + مسا (رک)].

صَباحَت (فت ص ، ح) امث.
چہرے کی سفید رنگت ، گورا پن ؛ (مجازاً) خوبصورتی ، خوبروئی.

صباحت میں دے توں ملاحت کا آب
رکھیا حُسن کے تیغ کا جگ پہ داب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴).

تیری یہ جبینِ با صباحت
مجھ جلوۂ بامداد دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵).

بدن میں تیرے اے شیریں ادا کتنی صباحت ہے
گماں ہوتا ہے جوئے شیر کا چاکِ گریباں پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۴).

جبین و چشم و لب میں تیرے اک گنجینہ پنہاں ہے
صباحت کا ملاحت کا لطافت کا نظافت کا

(۱۹۱۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۴۹).

یہ عورت جس کے چہرے پر ستاروں کی صباحت ہے
یہ عورت غور سے دیکھو تو یکسر موجِ ظلمت ہے

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۷۴). [ع : (ص ب ح)].

صَباحی (فت ص). (الف) صف.
صباح (رک) سے متعلق ، فجر کے وقت کا ، صبح کا.

صباحی راگ گا کر منع صبا کے تخت بسلاوو
دھناسری کر کہہ دھن منجکوں سو رنگ پیالا پلاتی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۸). دو ساعت صباحی کے وقت صف باندھ کر ... کوچ کر. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۳۳۹). طائران خوش الحان نے ... وظیفۂ صباحی پڑھنا شروع کر دیا. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۹۳). وہ مسرت کیا ہے جو آسمان سے ضیاء صباحی میں بہتی نظر آتی ہے. (۱۹۶۲ ، عرض نغمہ ، ۷۲). (ب) امث (قدیم). رک : صباح.
صباحی کوں جوں آنکھ کھولی ز خواب
آنی اپنے ڈیرے تھے میں ہی شتاب
(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۲۷). [صباح (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبّاحی (فت ص ، شد ب) امذ.
حسن بن صبّاح کے مذہب کا پیرو. اس نے صبّاحیوں ... کا چراغ روشن کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۰۹). [صَبّاح (اسم عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبّاحِیَہ (فت ص ، شد ب ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
رک: صبّاحی. کُل یہود و نصاریٰ ... چہ جائے نظاریہ اور صباحیہ ، تمام حرام چیزوں کو دین محمدیؐ کی ضد سے مُباح جانتا تھا . (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵). [صبّاحی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُبار (ضم ص) امذ.
۱. جنون سوداوی ؛ خرما کا ایک مرض جس سے خرما کے پھلوں پر مکڑی کے جالے کی سی ایک چیز پیدا ہو جاتی ہے اور پھلوں کے پک جانے تک ان پر جمی رہتی ہے. امراض خرما سے ایک مرض ہے جس کا نام عربوں نے صبار رکھا ہے . (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۱۷۶). **۲. املی ، تمر ہندی** (اسٹائن گس). [ع].

صَبّار (فت ص ، شد ب) صف.
بہت صبر کرنے والا ، نہایت صابر. اگرچہ رکوع کے ایک حصہ میں موج و طوفان کا بھی ذکر تھا لیکن ساتھ ہی اخلاص کامل اور صبّار و شکور کے خطابات سے تسلی بھی تھی. (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر حجاز و مصر و شام ، حسن نظامی ، ۲) . [ع : (ص ب ر)].

صِباغ (کس ص) امذ.
رنگ. کیفیت تکوین و تولید نحاس و حدید و اسرب و قلعی اور مسئلۂ صباغ کو واضح کیاگیا ہے.(۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۲۰۳). [ع : (ص ب غ)].

صَبّاغ (فت ص ، شد ب) امذ.
رنگنے والا ، رنگنے کا کام کرنے والا ، رنگریز.
کوئی تو چاہتا ہے سرخ جوڑا اور کوئی دھانی
سبھوں کو عید کے دن خواہش صبّاغ ہوتی ہے
(۱۸۲۷ ، دیوان شاداں ، ۲ : ۱۵۷).
قامت گیتی ہے اور رنگیں قبا اسلام کی
غوطہ دیتا ہے اسے کس رنگ میں صبّاغ دیکھ
(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۲۲۷).
صنعت صبّاغ دشت و در سے نمایاں
رنگ محل کیوں بنا ہے صحنِ گلستاں
(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۱۵۴). [ع : (ص ب غ)].

صِباغت (کس ص ، فت غ) امث.
۱. رنگنا ، رنگنے کا پیشہ ، رنگریزی ، رنگ پھیرنا. بعض دفعہ لوہے کی صباغت میں لوہے کے آکسائیڈ سے اساس کا کام لیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳۳). **۲. خرد بینی امتحان کی غرض سے رنگ دینا.** سرخ خلیوں کی نسبت وہ بڑے ہوتے ہیں اور صباغت (Staining) کے بغیر ان کو خردبین کے ذریعے دیکھنا بہت مشکل ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۱۶). [ع : (ص ب غ)].

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
رنگ کا اثر لینے والا ، رنگا جانے والا. صباغت کے طریقے حالات کے اعتبار سے بدلتے رہتے ہیں مثلاً عامل کار مادہ کی نوعیت ، صباغت پذیر خلیے اور رنگ اور صباغت کے طریقے یہ سب صباغت کے نتائج پر اثر انداز ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۲۵). [صباغت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---کَرْنا ف م.
کسی چیز کو رنگنا ، رنگنے کا عمل ، رنگائی. جب جراثیمی خلیوں کی صباغت (Staining) کی جاتی ہے تو اکثر خلیے اس عمل سے سکڑ جاتے ہیں اور ان کی صحیح جسامت قائم نہیں رہتی. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۶۳).

صَبّاغی (فت ص ، شد ب) امث.
رک : صباغت. جس کی صباغی کے آگے صباغ فلک کے دل میں رشک سے صدہا داغ ہے.(۱۸۴۵ ، مرقع پیشہ وراں ، ۶۱). [صباغ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَبان (فت ص) امث ؛ امذ.
صبح ؛ آنے والا کل. آج کی خوشی میں صبان کی فکر بسر جاتی ہے. (۱۷۶۸ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۴).
تیری حقیقت کہہ مجھے ، تیری کروں مطلب رواں
تو بول اب ہشیار ہو ، لیکن نہ ہوئے مطلب صبان
(۱۸۳۷ ، مجموعہ ہشت قصہ ، قصہ روشن میاں سوداگر و شمسو دادا ، ۶۸). [غالباً صباح (رک) کا بگاڑ].

صِباء (کس ص) امذ.
بچپن (دریائے لطافت ، ۱۸). [ع].

صَبائی (فت ص) امث.
صَبا (رک) جیسا کام.
وہ آہ تار و بود ہو جس کا ہوائے زلف
کرتی ہے عنبری و صبائی تمام شب
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲۵). [صَبا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

صُبانی (ضم ص) صف.
صَبا (رک) سے منسوب یا متعلق ، صبح کا.

ہر دم نہ فغاں ہو تمن سرغ صبائی
توں دیکھ یہے تج سیں خدا ہور خدائی

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۰ (الف)). [صَبا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صُبْح (ضم ض ، سک ب) امث.

۱. رات کی تاریکی دور ہونے سے چاشت تک کا وقت ، دن کے آغاز کا وقت ، سحر ، سویرا ، تڑکا.

سرگ کا طوطی ہرہا مشک ختائی چڑیاء
رات کا عنبر سرہا صبح کی پھوٹی کرن

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا
صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲). صبح کوں بن پانی خاک سے تیمّم کر نماز پڑھی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۵).

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام
پڑھایا کیا صبح سے تا بہ شام

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲).

تارے رہے صبح تک نہ وہ چاند
آگے سورج کے ہو گئے ماند

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۶).

جن کی آنکھوں کو رخِ صبح کا یارا بھی نہیں
اُن کی راتوں میں کوئی شمع مُنور کر دے

(۱۹۶۷ ، سر وادیٔ سینا ، ۸۰) . **۲. (مجازاً) فجر کی نماز.** پنج وقتی کو تو کبھی فرض و واجب کیا ، مستحب بھی نہیں سمجھا ، صبح اور ظہر اور عشاء تو عمر بھر پڑھی ہی نہیں ، کیونکہ عین سونے کے وقت تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۳۲). **۳. (تصوف) اصطلاح میں طلوعِ شمس حقیقت کو کہتے ہیں اور ظہور احوال اور اعمال اور اوقاتِ سالک کو بھی اور برزخِ کبریٰ کو بھی کہتے ہیں کہ ایک سمت اوس کے غیب اور دوسری جانب ظہور و احدیت.** (مصباح التعرف ، ۱۵۸). [ع].

---اُٹھ کَر مُنْھ دیکھنا محاورہ.

بعض وہم پرست لوگ صبح اُٹھ کر یا تو اپنا منھ آئنے میں دیکھ لیتے ہیں تا کہ کسی منحوس آدمی کا منھ دیکھ کر بد شگونی نہ ہو یا کسی ایسے قریب تر آدمی کا منھ دیکھتے ہیں جس کے منھ کے سعید اور مبارک ہونے کی آزمائش ہو چکی ہو.

صبح اوٹھ کر اونہیں کا منھ دیکھوں
شبِ فرقت کا جلد تڑکا ہو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۷۸).

---اُٹھ کَر ہاتھ دیکھنا محاورہ.

بعض وہم پرست لوگ صبح کو جہاں آنکھ کُھلی پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کی لکیریں دیکھ لیتے ہیں پھر اور کچھ دیکھتے ہیں ، اس عمل کے بعد ان لوگوں کے عقیدے کے موافق نامبارک آدمی کا منھ دیکھنا چنداں مضر نہیں ہوتا.

صبح اوٹھ کر کیوں نہ دیکھوں ہاتھ جاے آئینہ
یہ صفائی ہے نظر آتی ہے صورت ہاتھ میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۳).

---ِ اَزَل کس اضا(---فت ا ، ز) امث.

۱. مخلوقات کی پیدائشِ اول کا دن ، آغازِ آفرینش کا وقت ، ازل ، ابتدا،آغازِ خلقت.

اے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر؟
مجھے معلوم کیا ، وہ راز داں تیرا ہے یا میرا؟

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۷).

اداسی اس میں ہے صبحِ ازل کی
ہوا کیسی سحر دم ہو گئی ہے

(۱۹۸۶ ، پہلی بات ہی آخری تھی (کلیاتِ منیر نیازی ، ۸۹)).

۲. وہ صبح جس کی کبھی شام نہ ہو.

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل

(۱۸۹۳ ، کلیات نعت محسن ، ۱۵۷). [صبح + ازل (رک)].

---ِ اَلَسْت کس اضا(---فت ا ، ل ، سک س) امث.

اس دن کی صبح جس دن خدا نے تمام روحوں کو یک وقت یکجا کر کے اپنی الوہیت کا اقرار لیا تھا ، روزِ الست.

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبحِ الست کو چلی تھی

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت محسن ، ۷۹). [صبح + الست (رک)].

---آنا محاورہ.

صبح ہونا ، سپیدۂ سحری نمودار ہونا.

کہنا وہ آدھی رات کسی کا چھٹا کے ہاتھ
لے دیکھ صبح آئی،گئی رات اب تو چھوڑ

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱۱).

---بَخَیر (---فت ب ، ی لین) فقرہ.

صبح اچھی اور مبارک ہو (صبح کے وقت بطور دعا و سلام بولتے ہیں). تانیا نے اسے «صبح بخیر» بھی نہ کہا . (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۳۳). [صبح + ب (حرفِ جار) + خیر (رک)].

---ِ بَنارَس کس اضا(---فت ب ، ر) امث.

حسینانِ بنارس علی الصباح گنگا گھاٹ پر جاتے ہیں ، یہ منظر بہت حسین ہوتا ہے اس وجہ سے صبحِ بنارس مشہور ہو گئی.

منفعل صبحِ بنارس ہے خجل شامِ اودھ
آئے گورے گال پر وہ زلفِ مشکیں چھوڑ کر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۹۲).

اک موجِ نور ، غنچۂ نورس لئے ہوئے!
دامن میں اپنے صبحِ بنارس لئے ہوئے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۸۳) . جس میں صبحِ بنارس کی تازگی ، شامِ اودھ کی ملاحت اور شبِ مالوہ کی دلکشی کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۵). [صبح + بنارس (عَلَم)].

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
بہت تکلیف میں رات گزارنا، صبح تک بہت بے چین اور بے قرار رہنا.

یوں چھوڑ کر ہمن کو مت غیر کے بسا کر
پکڑی ہے صبح تجھ بن ہم نیں مسا مسا کر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۱).

---پیری کس اضا(---ی مع) امث.
بڑھاپے کی آمد یا آغاز بڑھاپا(بڑھاپے میں بالوں کی سفیدی کا صبح سے کنایہ).

صبحِ پیری شام ہونے آئی میر
تو نہ چیتا یاں بہت دن کم رہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۴۸).

صبحِ پیری ہو چکی بالیں پر آیا آفتاب
کھول آنکھیں خوابِ غفلت سے سر اے غافل اوٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱). [صبح + پیری (رک)].

---تڑکے م ف.
بہت سویرے ، علی الصباح ، صبح سویرے. مجھے صبح تڑکے یہ خط قاصدوں کے حوالے کرنا ہے. (۱۹۲۰ ، جوبائے حق ، ۳ : ۳۶). میں صبح تڑکے گھر سے نکلتا اور ... منہ اندھیرے گھر لوٹتا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲).

---جزا کس اضا(---فت ج) امث.
قیامت کا دن.

محاسبے سے وہ صبحِ جزا کے ایمن ہیں
جو آپ روز و شب اپنا حساب لیتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۸). [صبح + جزا (رک)].

---خیز (---ی مع) صف.
صبح سویرے اُٹھنے والا ؛ (کنایۃً) عابد ، عبادت گزار.

مر گیا ہے کون سا شب زندہ دار و صبح خیز
کیوں گریباں پھاڑتی ہے اے سحر کیا ہو گیا

(۱۸۷۰ شرف (آغا حجو)، د ، ۶۷). باسی پھولوں کی مرجھائی پنکھڑیاں ، صبح خیز نوجوانوں کی شگفتہ صورتیں. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۸). [صبح + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، اُٹھانا].

---خیزا / خیزیا (---ی مع / کس ز) امذ.
وہ چور جو صبح سویرے مسافروں کے جاگنے سے پہلے اُٹھ کر ان کا مال و اسباب چرا لے جائے. چور چکار جیب کترے صبح خیزے اٹھائی گیرے دغا باز تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸). چور اچکے جیب کترے صبح خیزے گرفتار چلے جاتے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۱۱۴). دیکھو مسجد کا مُلّا بھی صبح خیزیا ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۶۱). چوروں ، اچکوں ... شب گردوں اور صبح خیزوں کو وہ سزا دوں کہ شہر میں لفظ «جرم» کے ہجّے تک کرنے والے نہ ملیں . (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۷۰). [صبح + خیز (رک) + ا/یا ، لاحقۂ فاعلی].

---خیزی (---ی مع) امث.
صبح سویرے اُٹھنا. میں نے ... مراۃالعروس چند پند وغیرہ سے طاعت شعاری اور صبح خیزی کے فائدے سنائے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۵۹). بیماری سے اٹھ کر ... صبح خیزی کی عادت میں بہت فرق آ گیا تھا. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۲۰۵).

کبھی اٹھتے نہیں بستر سے جو قبل از اشراق
صبح خیزی کے فوائد پہ وہ لکچر دینگے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۶). [صبح خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَم (---فت د) م ف ؛ ا- صُبحدَم.
علی الصباح ، صبح سویرے.

سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبح دم آ کر
سنگا رخصت مرے نزدیک باہر دل سوں غم آ کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳).

یا صبح دم جو دیکھیے آ کر ، تو بزم میں
نَے وہ سرور و سُوز ، نہ جوش و خروش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰).

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۵).

شب کی زنجیر صبح دَم ٹوٹی
وہ در و بام سے کرن پھوٹی

(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۴۶). [صبح + دم (رک)].

---دوُم / دُوبیں (---ضم د ، و/ی مع) امث.
رک : صبحِ صادق (نوراللغات). [صبح + دوم/دوبیں (رک)].

---دیکھنا نہ شام دیکھنا محاورہ.
وقت کی پابندیوں سے بے نیاز رہنا ، ہر وقت کوئی کام کیے جانا ، وقت بے وقت کام کرتے رہنا.
خدا سے اور پھر گھڑی گھڑی کی یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے فانی دعائیں مانگے ہی جا رہے ہو نہ صبح دیکھو نہ شام دیکھو (۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۱۶۹).

---رَحِیل کس اضا(---فت ر ، ی مع) امث.
صبح کی مسافرت ، کوچ کرنے کی صبح ، روانگی کی صبح.

خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری
نہیں مہتاب یہ ہے روشنیٔ صبحِ رحیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۹). [صبح + رحیل (رک)].

---رُو (---و مع) صف.
روشن چہرے والا ، خوبصورت ، حسین ؛ (مجازاً) محبوب.

ہجرت کی رات نے مجھ یک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی ہرگز اے صبح رو نہ کر کم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۵).

مجلس میں دل جلوں کی شتاب آ اے صبح رو
ہر شب ترے فراق میں ہے اشک بار شمع

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۸). [صبح + رو (رک)].

---رَوشَن ہونا محاورہ.
صبح کی روشنی اچھی طرح پھیلنا.

ابھی تھی شام ابھی صبح ہو گئی روشن
اڑا لیا ہے شبِ وصل نے شباب کا رنگ
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۸۲).

---سَعادَت کس اضا(---فت س ، د) امث.
مبارک صبح ، نیک بختی اور اقبال مندی کا لمحۂ آغاز.

ہائے غیبت میں تری عالم سیہ سب ہو گیا
اے فروغِ چہرۂ صبحِ سعادت السلام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۲). دنیا گنہگاروں اور ظلم و ستم کی تاریکیوں سے گھری ہوئی تھی کہ دفعۃً صبحِ سعادت نے ظہور کیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۵۴).

ہمدمو مژدہ کہ وہ صبحِ سعادت آئی
روح میں جس کی تجلی سے حرارت آئی
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۶۷). [صبح + سعادت (رک)].

---سَویرے م ف.
علی الصباح ، تڑکے. معلوم ہوا کہ صبح سویرے ہی حضور نظام معاودت فرمائینگے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۴۷). جس طرح ملازم صبح سویرے دفتر جانے کے لیے تیار ہو کر نکلتے ہیں ، ہم بھی نہا دھو کر دس بجے کے قریب کمرۂ عدالت میں حاضر ہو جاتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۱۶).

---شام م ف.
بہت جلد. شوہر پردیس میں تھا اور صبح شام آنے کی خبر تھی. (۱۹۱۵ ، گرداب حیات ، ۳۸). [صبح + شام (رک)].

---شام بِتانا / کَرْنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا (نوراللغات).

---شام کی بات امث.
جلد ہو جانے والی بات ، قریبی زمانے کی بات (علمی اردو لغت).

---شام ہونا محاورہ.
دن گنے جانا ، موت کی گھڑیاں گنے جانا ، مرنے کا انتظار ہونا جب میرے لئے صبح شام ہو رہی تھی . (۱۸۸۳ ، مکاتیب محسن الملک ، ۱ : ۵).

---صادِق کس صف(---کس د) امث.
صبح کی وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت پہلے مشرق کی طرف افق کے کناروں پر نمودار ہوتی ہے ، صبح کی مستقل روشنی جو عارضی روشنی کے بعد نمودار ہوتی ہے.

ہنسا ہے صبحِ صادق سا کرن ہیں تار موں سورج
جھلک ہے دھوپ سوں فاضل تگٹ بھر جال والی کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲). صبحِ صادق نے گریبان چاک کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۸).

جہاں دنیا میں دیکھا سچ کے اوپر جھوٹ فائق ہے
کہ پہلے صبحِ کاذب ہے تو پیچھے صبحِ صادق ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸).

ہوا صبحِ صادق کا جس دم بقیں
تو بستر سے اٹھنے لگے نازنیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۱). اور بیل پوری رفتار سے چلنے لگے صبحِ صادق کے آثار پھوٹ پڑے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۴۷). [صبح + صادق (رک)].

---صُبْح (---ضم ص ، سک ب) م ف.
علی الصباح ، تڑکے ، بہت سویرے. صبح صبح چلے جاؤ صبح صبح تکرار نہ کرو. (۱۸۹۸ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۲۱۱). [صبح + صبح (رک)].

---فَرْدا کس اضا(---فت ف ، سک ر) امث.
آنے والے کل کی صبح.

صبحِ فردا کے کتنے خوابوں کو
ظلمتوں میں بھٹکتا چھوڑ دیا
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۱۴۴). [صبح + فردا (رک)].

---قِیامَت کس اضا(---کس ق ، فت م) امث.
قیامت کے دن کا آغاز ، روزِ محشر.

جس دن کہ امید آئے نظر صبحِ قیامت
دیدار خدا کا ہو محمدؐ کی شفاعت
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۵۶).

بس تو اک سہارا ہے مرا صبحِ قیامت تک
مری بالیں پہ جلنے دو چراغِ شامِ ہجراں کو
(۱۹۲۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۱۳). [صبح + قیامت (رک)].

---کا بُھولا / بَھٹکا شام کو / گَھر آئے تو اسے بُھولا نَہیں کَہتے / نَہیں کَہنا چاہیے کہاوت.
اگر آدمی غلطی کے بعد اسے محسوس کرے اور راہِ راست پر آ جائے تو قابلِ معافی ہے. بہت سا جھک مارا کہ آپ سے ارتباط بڑھایا ... مگر خیر صبح کا بھٹکا ہوا شام کو گھر پہنچے اسے بھٹکا نہیں کہتے ناتجربہ کار کرہ سے کچھ ہوتے بن نہیں سیکھتے سمجھتے شکر خدا کہ جلد ہوشیاری ہوئی. (۱۸۴۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۱۷). فقیرنیوں اور باہر کی عورتوں کا آنا جانا بالکل بند کر دیا ، چلو صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے ، یہ بھی غنیمت ہوا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۷۰). اسناگلس : خیر صبح کا بھولا شام کو آئے تو بھولا نہیں کہنا چاہیے . (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۴۳). کل تمہیں کوئی خط نہیں لکھا چولھے چکی سے فراغت ہوئی تو تھکن نے آ دبایا بہرحال صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے. (۱۹۴۴ ، حرف آشنا ، ۶۹).

---کا پیالَہ اِکْسِیر کا نِوالَہ کہاوت.
صبح کو تھوڑا سا کھا لینا بہت مفید ہوتا ہے (جامع اللغات).

---کا تارا / سِتارَہ امذ.
زہرہ ستارہ جو اکثر صبح کے وقت (اور کبھی شام کو بھی) سب سے بڑا اور قریب نظر آتا ہے.

کب تک شبِ فراق میں دل دردمند ہو
یارب شتاب صبح کا تارا بلند ہو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۳).
بُندے کانوں میں نہیں تعویز بازو میں نہیں
وہ ستارا صبح کا ہے یہ ستارہ شام کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۸).

--- کا چراغ امذ.
ناپائیداری ، عدم استحکام ؛ (کنایۃً) دنیا میں چند روز کا مہمان ، مرنے کے قریب ، چراغِ سحری. مکھن نانا صبح کا چراغ معلوم ہوتے تھے. (؟ ، گھر کی کہانی ، ۲ : ۸۷).

--- کاذِب کس صف(--- کس ذ) امث.
وہ روشنی جو رات کے پچھلے پہر آسمان پر ذرا دیر کے لیے نظر آتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے (اس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد صبحِ صادق ہوتی ہے).
ہوا رات میں صبحِ کاذب شروع
کیا صبحِ کاذب میں صادق طلوع
(۱۶۶۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۳۲).
نہ صادق ہے کاذب صبح آج کی
ڈہو دی خرابی کری ، راج کی
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ آصف الدولہ و نواب رام پور ، ۱۸).
حیلہ سازی نے کیا روشن فریبِ حسن کو
صبحِ کاذب سے عیاں ہم پر ہوئی تنویرِ صبح
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۵۰). صبحِ کاذب نمودار ہو رہی تھی (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۲۶۸). [صبح + کاذب (رک)].

--- کا سپیدا / سفیدہ امذ.
صبحِ صادق کی روشنی ، پو پھٹنے کے وقت ظاہر ہونے والی سفیدی یا روشنی.
سفیدہ ہوا صبح کا جب نمود
سوار ایک اُسدم ہوا تب نمود
(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۶۴).
وصل کا حظ رات اوٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدا آشکارا صبح کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۱).

--- کا کام شام پر رَکھنا محاورہ.
ٹال دینا ، ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.
صبح کا کام شام پر رکھنا
شام بولا صباح کیجیئے کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۷).

--- کِدھر ہوئی شام کہاں گئی فقرہ.
کسی بات کا ہوش نہیں (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

--- کَر دینا / کَرنا محاورہ.
۱. رات کاٹنا ، شب گزارنا.
صبح اب کرتے ہیں ہم کس مشغلے میں دیکھیے
روتے روتے انتظارِ نامہ بر میں شام کی
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۷۹).
شبِ غم اور تو دل سوز کوئی بھی نہیں ہوتا
فقط اک شمع میرے ساتھ رو کر صبح کرتی ہے
(۱۹۱۹ ، طوفانِ نوح ، ۱۶۲).
جی مر کے فراق صبح کر ہی دینگے
گو لاکھ بڑی ہے رات ، اتنی بھی نہیں
(۱۹۳۵ ، روح کائنات ، ۳۳). ۲. تڑکا کردینا ، صبح تک بیٹھا رہنا.
اگر کبھی کوئی محفلِ رقص و سرود برپا ہو گئی تو صبح کر دیتا. (۱۹۳۹ ، نگارستان ، نیاز فتح پوری ، ۳۱۵).

--- کِس کا مُنْھ دیکھا تھا / کِس کی شکل دیکھی تھی فقرہ.
جب کوئی کام بگڑ جائے یا خلافِ مرضی ہو یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچے تو یہ فقرہ کہتے ہیں ، مطلب یہ ہوتا ہے کہ صبح جاگنے کے بعد سب سے پہلے کس منحوس کے چہرے پر نظر پڑی تھی جس کی نحوست کا یہ اثر ہوا ہے.
جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدۂ نم اُٹھے ہیں
آج کس شخص کا مُنھ دیکھ کے ہم اُٹھے ہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸).
آج تک محرومیاں اپنی نہ دم بھر کم ہوئیں
دیکھی تھی صبحِ ازل کو شکل کس ناکام کی
(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۲۰۰).

--- کو نام نَہیں لیتے فقرہ.
صبح کو نہار منھ کسی کنجوس کا نام لینا برا سمجھا جاتا ہے (نوراللغات).

--- کی ہونی اللہ میاں کی آس فقرہ.
جب پہلی بکری حسبِ دلخواہ ہو جائے اس وقت دوکاندار یہ فقرہ کہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- کی پَو پھٹنا محاورہ.
سیاہی میں سے سفیدی نکلنے کا عمل، سپیدۂ سحر نمودار ہونا، صبحِ صادق ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

--- کی پُوچھنا تو شام کی کَہْنا محاورہ.
نہایت بے اوسان اور حواس باختہ ہونا ، گھبرا جانا.
کیا جانے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال
پوچھی جو صبح کی تو کہی اوس نے شام کی
(۱۸۶۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵۸).

--- کی نَہ نَہ اچھی نَہِیں فقرہ.
دُوکانداروں کا مقولہ: صبح چیز ضرور بیچ لینی چاہیے (جامع اللغات).

--- کی وَرْدی بَجْنا ف مر.
صبح کی نوبت بجنا ، گجر بجنا ، صبح ہونا. خجستہ یہ باتیں سن کر ارادہ چلنے کا کرتی تھی کہ وردی صبح کی بجنے لگی. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۷).

---گہ. (الف) م ف.
صبح کے وقت ، صبح سویرے ، علی الصباح.

سکھ مصحف میں جو دیکھوں فالِ تلتل صبح گہ
ہر طرف منج نین میں دستا ہے احسان عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ۳ : ۷).

کیا کوچ پھر شاہ نے صبح گہ
باسباب و حشمت بسامانِ جاہ

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۳). (ب) امث. **صبح کا وقت.**

داغِ جگر مٹا نہ سکی تو صبح گہ
گل کرتی ہے چراغ نسیمِ سحر کہاں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۸) اکثر لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا جیسے ... نمایش گہ ، آشوب گہ ، صبح گہ ، قیام گہ. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۴۷۰). [صبح + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہاں م ف ؛ امث.
رک : صبح گہ.

مرے غوغائے شب سے صبح گاہاں
سدا دیواں میں شورِ داد خواہاں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۹۹). [صبح + گاہاں ، لاحقۂ ظرفیت].

---گاہی صف ؛ سہ صبحگاہی.
صبح کے وقت کا ، صبح کو واقع ہونے والا . جو کچھ حقیر کے دست و پا سے ظہور میں آیا یہ سب مقربو درگو الٰہی کی دعائے صبحگاہی کا اثر تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۰).

مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

(۱۹۳۶ ، ارمغان حجاز ، ۲۲۸).[صبح گہ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ مَحشَر کس اضا(---فت م ، سک ح ، فت ش) امث
روزِ قیامت.

دل میں چبھ جاتا ہے نشتر کی طرح نامِ وصال
صبحِ محشر کو سمجھ لو اب مری شامِ وصال

(۱۹۱۳ ، نقوش مانی ، ۱۲). [صبح + محشر (رک)].

---ِ مُراد کس اضا(---ضم م) امث.
کامیاب سحر ، خوشی کی صبح ، عیش کی صبح (نوراللغات) .
[صبح + مراد (رک)].

---ِ نُشور کس اضا(---ضم ن ، و مع) امث.
صبحِ محشر ، روزِ قیامت.

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صبحِ نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللّٰہ ہو!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۲۳).عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا ایسا لگتا تھا کہ صبح نشور آواز سن کر خاک کے ذروں میں قوّت پرواز آگئی ہے.(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۷).[صبح + نشور (رک)].

---ِ نَفَس کس صف(---فت ن ، ف) صف.
خوش گفتار ، شیریں مقال. حاکیان جواہر رقم صبحِ نفس و راویانِ نکتہ دان و دقیقہ رس یوں رقم طراز ہیں.(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۳). جب حضرتِ سرشار کھیری سے لکھنؤ آئے تو بہار شب و روز یارانِ دقیقہ رس و صبحِ نفس کی صحبت میں گزرتی تھی. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۳۶). [صبح + نفس (رک)].

---ِ نَو کس صف(---و لین) امث.
نئی صبح ، نئے دن کا آغاز.

ہر صبحِ نو سے پوچھا ہے میں نے
کرنیں کدھر ہیں ، سورج کہاں ہے

(۱۹۵۶ ، نبض دوراں ، ۲۷۶). [صبح + نو (رک)].

---و شام (---و مج) م ف.
۱. دن رات ، ہر وقت ، ہمیشہ.

کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا چلنا مدام چلنا

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۱۲۳). **۲. جلد ، عنقریب ، بہت جلد.** وہ صبح شام آنے ہی والے ہیں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۷۱). [صبح + و (حرفِ عطف) + شام (رک)].

---و شام بتانا / کرنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا.

میں چاہوں زلف کا بوسہ لوں خواہ رخ کا تیرے
تو بوسہ دینے میں اے یار صبح و شام نہ کر

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۷۳).

کہتے ہیں کہیں خدا سے اللہ اللہ!
وہ آپ ہیں صبح و شام کرنے والے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳).

---و شام کا مہمان صف.
دنیا سے جلد رخصت ہونے والا ، جو آخر عمر میں پہنچ گیا ہو ، جس کے جلد مرنے کے آثار ہوں. ان کی دعائیں لو ، پھولو پھلو ، یہ صبح و شام کے مہمان ہیں ان کی آنکھ بند ہونے کی دیر ہے دعا کا دروازہ سدا کو بند ہوا. (۱۹۳۶ ، نالہ زار ، ۷).

---و شام کا ہونا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا.

دکھا دو چہرۂ تاباں سنگھا دو زلف کی بو
تمہارے عشق کے بیمار صبح و شام کے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵۹).

---و شام ہونا محاورہ.
ٹال مٹول ہونا.

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا
رات دن صبح و شام ہوتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۳).

---و مَسا (---و مج ، فت م) امث.
صبح و شام.

ىد آتا ہے وہ گھر والوں سے چوری چوری
وقت بے وقت ترا صبح و مسا مل جانا
(۱۸۲۰ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۱).

تجھ کو مثلِ طفلکِ بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے ناآشنا صبح و مسا روتا ہے وہ
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۵۷). [صبح + و (حرفِ عطف) + مسا].

---وَطَن کس اضا(---فت و ، ط) امث.
وطن کی صبح جو بہت خوشگوار ہوتی ہے.

چھوڑ کر آئے ہیں جو صبحِ وطن سی شے کو
مرتبہ کچھ تو سمجھ شامِ غریباں انکا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱) [صبح + وطن (رک)].

---ہوتے م ف.
آغازِ سحر میں ، نور کے تڑکے ، صبح طالع ہوتے وقت.

صبح ہوتے وہ چلے آئے ہمارے گھر میں
نالۂ نیم شبی اور اثر کیا کرتا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۷۳).

---ہو جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. صبح ہونا ، صبح کی سفیدی کا نمودار ہو جانا ، دن نکل آنا (نوراللغات). **۲. سب کچھ ختم ہو جانا ، کچھ باقی نہ رہنا ، خاتمہ ہو جانا.**

تا سحر ہر بھی نہ چھوڑے گا چمن میں بلبل
صبح ہو جائے گی جب شام سے صیّاد آیا
(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۲).

چلدیا کرتے ہیں خوابِ ناز سے وہ جاگ کر
صُبح ہوتے ہی ہمارے گھر میں ہو جاتی ہے صبح
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، ۳۹). **۳. خوب گت بننا ، ساری حرمزدگی یا شیطنت نکل جانا.**

دل نہ جا شب گرد زلفِ یار کے
صبح ہو جائے گی مارے مار کے
(۱۸۳۹ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)).

---ہونا ف مر.
رات ختم ہونا ، تڑکا نمودار ہونا ، دن نکل آنا. دل میں اس سے زیادہ کسی بات پر یقین نہیں کرتے ہو کہ کل صبح ہو گی. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۳). یہ دیکھ کر ... اس کا رنگ فق ہو گیا اور شہرزاد کو صبح ہوتی دکھائی دی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۷۹).

---ہوئی چُولھے پَر نِگاہ کہاوت.
صبح ہوتے ہی کھانے کی طلب ہوتی ہے ؛ **حریص کی یہی حالت** ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ محاورات ہندوستان ، ۱۰۷).

---ہی صُبح خُدا کا نام لو فقرہ.
صبح کو کوئی جھوٹ بولے تو کہتے ہیں (جامع اللغات).

صَبَّحَکَ اللّٰہ (فت ص ، شد ب بفت ، فت ح ، ک ، غم ا ل ، شد ل بمد) فقرہ.
(صبح کی دعا و سلام) **صبح بخیر.** جب میں جانے لگا تو جیسے فوجی سلام کرتے ہیں اس طرح سلام کر کے یہ الفاظ کہتے ، **All right and good Morning** یعنی سب کچھ بہتر ہے صبّحک اللّٰہ. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۲).
[ع : صَبَّحَ - صبح کو آنا ؛ صبح بخیر کہنا + ک ، ضمیر واحد مخاطب مذکر + اللّٰہ (رک)].

صُبْحی (ضم ص ، سک ب). (الف) صف (قدیم).
صبح کا ، تڑکے کا.

اخلاص کل رخاں کا دیکھا عجب ہوا پر
ہے اپنے مخلصوں سے صبحی نسیم خاص
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۰۳). (ب) امث (قدیم). **صبح ، تڑکا.** اجازت امیر فوج اور امیر بحر کو دی کہ صبحی کو جو مناسب سمجھیں عمل میں لاویں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۳).
[صبح + ی ، لاحقۂ نسبت (زائد)].

صَبْر (فت ص ، سک ب) امذ.
۱. کسی صدمے ، حادثے یا تکلیف کو خاموشی سے برداشت کر لینا ، مصیبت کے وقت شکوہ یا نالہ و فریاد کرنے سے باز رہنا ، مصائب یا مشکلات میں ضبط و تحمل سے کام لینا ، برداشت ، تحمّل ، شکیبائی.

کہ یارب دے منج اس صبر کا جزا
جو بے دین کوں میں جو دیتا سزا
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۰).

محبت صبر منگتا ہے جو توں اوتاولا ہوے گا
ارے اے دل سمجھ یک تل کِتا توں باولا ہوے گا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۹).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دکھ کی شکایت
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲). میری خوشی تو یہ ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور صبر کی لذت پاؤں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۶۶). صبر نفس کو ناگوار امر پر روکتا ہے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم مراد آبادی ، تفسیرالقرآن الحکیم ، ۱۲۳). اپنے ملازم کے ساتھ صبر کا یہ برتاؤ کرنے والا اللّٰہ کا بندہ مغلیہ سلطنت کا سب سے بڑا شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر تھا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۳۰). **۲. قرار ، چین ، سکون، اطمینان.**

دل کوں کہاں ہے دل ہے کہاں صبر اوسے
یک بُند لہو ہور اس کوں ہزار اندیشہ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳).

سکھیاں دھن کوں پچھتیاں کر کتیاں گھر چار پر جیو رکھ
کہی جس دھیان ہے پیو کا اسے کیا کام صبر سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶۰). نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ اپنا صبر میرے پاس کہاں کہ ناسے کی راہ دیکھوں. (۱۷۳۶ ؟ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۳).

سب گئے ہوش و صبر ، تاب و تواں
دل سے اک داغ ہی جدا نہ ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۹).

اُن کی صدا سنیں جو کان بھر تو نہ ہو جگر سے صبر
پا کے انھیں نہ ہو سکے ترسی ہوئی نظر سے صبر

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالمِ خیال، ۳۰). جو تخت و تاج کو چھوڑ کر مکمل قناعت صبر اور یکسوئی کے ساتھ اس کی گھنیری چھاؤں میں آ بیٹھے. (۱۹۸۷، بسندر، ۸). ۳. حلم، بردباری (فرہنگ آصفیہ). ۴. (أ) توقف، تامل، جلدی کرنے سے گریز.

صبر کب دیدار کا اس کے تئیں فردا تلک
سو قیامت جان پر کرتا ہے دل آج ہی سرا

(۱۷۱۸، دیوان آبرو، ۴). آداب میں تمام وہ تمدنی اور اخلاقی عمدگیاں شامل ہیں ... جیسے اخلاص، توکل، تواضع ... قناعت، حب صبر. (۱۹۲۸، حیرت دہلوی، حیات طیبہ، ۲۱۴). شیر کی بات سن کر خوف کے مارے کسان کے پسینے چھُٹ جاتے وہ نہایت ڈری ڈری آواز میں شیر سے کہتا کچھ روز اور صبر کر لو. (۱۹۷۸، براہوی لوک کہانیاں، ۸۷). (أأ) نفس کو روکنا. اس کا شہوت سوں صبر اس پانچہ خواص کا مراقبہ باندنا پیر کے واحدالوجود کا مشاہدہ کرنا. (۱۴۲۱، خواجہ بندہ نواز، معراج العاشقین، ۲۱). صبر اور بے حمیتی توکل اور کاہلی ... باہم اس قدر ملے ہوئے ہیں کہ انسان کی قوتِ ممیزہ کبھی کبھی دھوکا کھا جاتی ہے. (۱۹۲۳، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۸۸). ۵. (أ) قناعت، اکتفا.

دشنام کی بھی آپ سے کس کو امید تھی
ہم نے تو اس پہ صبر کیا جو عطا ہوا

(۱۸۹۲، مہتاب داغ، ۴۴).

غمِ فرقت میں غم کھا کر ہی اپنا پیٹ بھرتے ہیں
جو کچھ ملتا ہے ہم کو ہم اسی پر صبر کرتے ہیں

(۱۹۳۶، شعاعِ مہر، نارائن پرشاد ورما، ۲۱۷). (أأ) توکل، بھروسہ (فرہنگ آصفیہ). ۶. قدیم عرب میں سزا کا ایک طریقہ جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آدمی کو کسی کوٹھڑی میں قید کر کے اس کا کھانا پانی بند کر دیتے تھے یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا تھا (سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۱۹۲). ۷. (تصوف) طلب اور محبتِ معشوقِ حقیقی میں ثابت قدم رہنا اور اس کی بافت اور محنت اٹھانا اور نالاں نہ ہونا (مصباح التعرف، ۱۵۸). ۸. وبال، آفت، عذاب (جو کسی ظلم وغیرہ کی پاداش میں خدا کی طرف سے نازل ہو).

کیا اس گھر میں چرچا جس نے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اس کی جان پر اس بیقراری کا

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱ : ۷۱).

غضب رحمت سے دل توڑا ہے واعظ میگساروں کا
ستمگر صبر تیری جان پر امیدواروں کا

(۱۸۹۹، دیوان ظہیر، ۱ : ۱۱). [ع].

--- ایوب / ایوبی کس اضا / صف (---فت ا، شد ی، و مع) امذ.
حضرت ایوب علیہ السلام ایک خوشحال نبی تھے، ابتلائے الٰہی سے مال اور اولاد سب فنا ہوا اور خود کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے مگر ان مصائب میں بھی ثابت قدم رہے جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے آپ کو خوب نوازا اسی لیے صبر ایوب کی مثال دی جاتی ہے.

روزِ اوّل مل چکا تھا صبر ایوبی مجھے
دیکھ کر تجھ کو فرشتے یہ امانت لے گئے

(۱۸۷۹، توقیع سخن، ۷۲) ہرچند علی گڑھ کالج میں ایم اے کلاس ہے مگر اس کے یونیورسٹی ہونے کو صبر ایوب اور عمر نوح چاہیے. (۱۹۰۵، لکچروں کا مجموعہ، ۲ : ۵۵۲). [صبر + ایوب (عَلم) + ی، لاحقۂ نسبت]

--- آ جانا / آنا محاورہ.
اطمینان یا تسلی ہو جانا، ٹھنڈک پڑنا، سکون نصیب ہونا، اضطراب ختم ہونا.

ثابت ہو بغض و کیں ہے تو آ جائے مجھ کو صبر
پھر کیا ہے دل میں آپ کے یہ بھی اگر نہیں

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۱۶۰). جب تک دن بھر میں ایک آدھ کو نقصان نہ پہنچا لے صبر ہی نہ آتا تھا. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۲۱۰). مور کی درد بھری آواز آنی بند ہو گئی ہے شاید اسے صبر آ گیا ہے. (۱۹۸۴، زمیں اور فلک اور، ۱۵۹).

--- آزما (---سک ز) صف.
صبر آزمانے والا، قوتِ برداشت کا امتحان لینے والا. ایک ہفتہ کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا میرے لئے بڑا صبر آزما گزرتا گیا. (۱۹۴۴، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر، ۵۰). میں باوجود اپنی کشادہ قلبی کے تمھاری صبر آزما باتوں کا ساتھ نہیں دے سکتی. (۱۹۸۷، اک محشر خیال، ۳۵).
[صبر + ف : آزما، آزمودن ـ آزمانا].

--- آزمانا ف م.
صبر کا امتحان لینا، قوتِ برداشت کو آزمانا.

مجھ ناتواں کا صبر تو کیا آزماؤ گے
راس آئے تم کو جوہرِ شمشیر دیکھنا

(۱۹۲۷، آیاتِ وجدانی، ۸۳).

--- آزمائی (---سک ز) امث.
صبر کا امتحان، قوتِ برداشت کی آزمائش.

فلک کے جی میں کچھ آج امتحاں کی آئی ہے
ذراسی دیر کی یہ صبر آزمائی ہے

(۱۹۲۰، نقوشِ مانی، ۸۸). [صبر آزما + ئی، لاحقۂ کیفیت].

--- پرواز کر جانا محاورہ.
قوتِ برداشت ختم ہو جانا، حوصلہ ہار دینا. مومن اس سے ڈرا کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام پر اپنا دباؤ ڈال دے اس لئے اس کا صبر پرواز کر گیا. (۱۸۸۸، تشنیف الاسماع، ۱۳).

--- پڑنا محاورہ.
مظلوم کی آہ یا ضبط و خاموشی کے اثر سے ظالم پر خدا کا عذاب نازل ہونا، خدا کی مار پڑنا.

تو جو دل، شمع سحر کی طرح اب خاموش ہے
میری آہ بے اثر کا صبر یہ تجھ پر پڑا

(۱۷۹۵، دل عظیم آبادی، د، ۱۵). عہدے میں ہاتھ ڈالے گا تو تجھ پر میرا صبر پڑے گا. (۱۸۰۳، اخلاق ہندی (ترجمہ)، ۵۴).

بہ کس کا صبر پڑا ہے کہ ڈھل گیا جوبن
گرہ بہ کاٹی تھی کس کی بہ مال کس کا تھا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰). کہا کہ خدا کی قسم ہم پر اسی لڑکے کا صبر پڑا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۸۸).

---تَلخ اَست و لیکن بَرشِیریں دارَد کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) صبر کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے یعنی صبر مشکل کام ہے مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے (مہذب اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---ٹُوٹنا محاورہ.
رک : صبر پڑنا. انارکلی کی بڑھیا ماں کے ناپاک قاتل تجھ پر بے کس کا صبر ٹوٹے. (۱۹۲۳ ، انار کلی ، ۱۸۳).
اے غمِ دوست ترا صبر بھی پر ٹوٹے
بے تیرے نیند بھی آنکھوں میں اگر آئی ہو
(۱۹۵۴ ، آتش گل ، ۱۱۴).

---جان پَر ٹُوٹنا محاورہ.
رک : صبر پڑنا.
ٹوٹے گا کس کی جان پہ اس بے زبان کا صبر
زاہد سنبھل سنبھل دلِ بے خوار توڑ کر
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۰۱).

---جَمِیل کس صف(---فت ج ، ی مع) امذ.
وہ صبر جس پر ثواب ملے ، اللہ کی رضا کے لیے صبر.
صبر جمیل تھا کہ ستم پر ستم سہا
بوجہل و بولہب سے ذلیل و خفیف کا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳).
بس دعا میری یہ ہے اللہ فرمائے عطا
کامیابی ایک کو اور ایک کو صبرِ جمیل
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۱۱). صبر کے سوا چارہ کیا تھا ، اس میدان کا اسمِ اعظم ہی صبر ہے اور وہ بھی صبرِ جمیل (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۲۷). [صبر + جمیل (رک)].

---دِلانا محاورہ.
ایسی گفتگو کرنا جس سے تسکین و تسلی ہو ، تشفی دینا ، دلاسا دینا. اس کے ساتھ نرمی سے باتیں کرتیں ، صبر دلاتیں. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۳۶).

---دینا محاورہ.
۱. **تسکین دینا ، تسلی دینا ، اضطراب دل دور کرنا ، دلاسا دینا ، ڈھارس بندھانا.**
میں صبر دے بھی لوں گا دلِ بیقرار کو
ٹھیرے جو ایک پل وہ تمہاری نظر نہیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۰). ۲. (قدیم) **مخاطب کو مہلت دینا ، ٹھہرنا ، جلدی نہ کرنا.**
یدی گرم کرتی ہوں تک صبر دیو
نہیں ہاں تے تمنا لجاتا ہے دیو
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۴).

---ڈالنا محاورہ.
ظالم پر نازل ہونے والے عذاب میں کسی اور کو شریک کرنا یا مبتلا کرنا. ہاں ، تم میرے گھر میں یوں گھٹ گھٹ کر ، رو رو کر مجھ پر صبر ڈالو. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۶).

---رُخصَت ہونا محاورہ.
صبر جاتا رہنا ؛ بے صبر ہونا ، بے قرار ہونا (جامع اللغات).

---سَمیٹنا محاورہ.
ناحق تہمت لگا کر یا ستا کر یا دل دُکھا کر گناہ یا وبال اپنے ذمے لینا (عموماً عورتیں ناحق تہمت لگانے اور جھوٹ بولنے کے موقع پر کہتی ہیں).
صبر میرا سمیٹتی ہے ددا
شب کو بولی تھی چارپائی کب
(۱۸۳۵ ، رنگین ، د ، ۲۷). کوئی بہو پر زہر اُگلتی ہے کوئی خاوند کا صبر سمیٹتی ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۲).
زاہد ہے تجکو رحمتِ باری کی کیا خبر
ظالم سمیٹ صبر نہ تُو بادہ خوار کا
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۳۰) . ٭نہیں بیٹی ابھی تک تو کوئی ایسی بات نہیں دیکھی میں کیوں کسی کا صبر سمیٹوں٭. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۲۲۴).

---سے کام لینا محاورہ.
صبر کرنا ، برداشت کرنا ، ضبط کرنا. حکیم سقراط نے بدزبان اور بدصورت عورت سے اس لیے شادی کی تھی کہ غصے کے ضبط کرنے اور صبر سے کام لینے کی عادت پڑے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲ : ۶).

---کا بَند باندھے رَکھنا محاورہ.
صبر کرتے رہنا ، خاموشی سے ظلم سہتے رہنا ، برداشت کرتے رہنا. یہ رویہ ایک نفسیاتی بے بسی سے عبادت ہے جو پنجابیوں کو دیر تک حالات کے جبر کے آگے صبر کا بند باندھے رکھنے پر اکساتی ہے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۹).

---کا پَھل میٹھا ہوتا ہے فقرہ.
صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے. کہتی بیگم صاحب صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ فروری (میگزین) ، ۲).

---کا گھونٹ پینا محاورہ.
صبر کرنا ، برداشت کرنا ؛ غصہ روکنا ، تحمل سے کام لینا. کوئی تاؤ کھاتا اور کوئی صبر کا گھونٹ پی کر رہ جاتا. (۱۹۶۸ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۶۱).

---کَر کے بَیٹھ رَہنا محاورہ.
مایوس ہو کے بیٹھ رہنا ، ناامید ہو کے خاموشی اختیار کرنا (مہذب اللغات).

---کَر لینا محاورہ.
نااُمید ہو کے بیٹھ رہنا ، مایوس ہو جانا (مہذب اللغات).

--- کَر مَن میں تا سُکھ رہے تَن میں کہاوت.
صبر سے تسکینِ قلب حاصل ہوتی ہے (محاورات ہندوستان ؛ نجم الامثال).

--- کَرْنا محاورہ.
۱. نااُمید ہو جانا ، مایوس ہونا ؛ ترک کرنا.

دیکھا تھا دل نے جب سے تری آن بان کو
ہم صبر کر چکے تھے اسی دن سے جان کو

(۱۸۸۸ ، کوہر انتخاب ، ۳۱۹).

میرے پہلو سے نہ قاتل تیر کھینچ
تیر کو اب صبر کر شمشیر کھینچ

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۵۸). **۲. برداشت کرنا ، جور و ستم سہنا ، مصیبت کی شکایت نہ کرنا.**

عشق بازی جو منگے کرنے ہونا صبر اے
غم ندیاں ابلے تو کرنا ہے اسے صبر روا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱).

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کو نہ لازم ہے کرے دُکھ کی شکایت

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۲).

میں صبر نہ کرتا کہ میرے حق میں الٰہی
بہتر یہی ہوتا ہے کہ بہتر نہیں ہوتا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۸) . اور تجھ سے پہلے انبیاء بھی جھٹلائے گئے تو انہوں نے اپنی تکذیب پر صبر کیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۲۱). **۳. قناعت کرنا ، اکتفا کرنا ، غنیمت جاننا.**

دشنام کی بھی آپ سے کس کو امید تھی
ہم نے تو اس پہ صبر کیا جو عطا ہوا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴۴).

غمِ فرقت میں غم کھا کر ہی اپنا پیٹ بھرتے ہیں
جو کچھ ملتا ہے ہم کو ہم اسی پر صبر کرتے ہیں

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۱۷). **۴. کسی کام میں توقف کرنا ، تامل کرنا** (مہذب اللغات).

--- کی داد خُدا دیتا ہے کہاوت.
صبر کرنے والوں کا خدا ہی انصاف کرتا ہے (فرہنگ اثر).

--- کی داد خُدا کے ہاتھ ہے کہاوت.
رک : صبر کی داد خدا دیتا ہے (نوراللغات).

--- کی ڈال میں میوہ لَگْتا ہے کہاوت.
صبر کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے (جامع اللغات).

--- کی سِل چھاتی (سینے) پر دَھرْنا / رَکْھنا محاورہ.
بہت برداشت کرنا ، ضبط کرنا ، خاموشی سے ظلم و ستم سہنا.
خا ک اختیار نہ ہو تو کیوں کر صبر کی سل چھاتی پر نہ دھریں . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۲). جو لوگ غم و اندوہ کی وضع بنائے اور صبر کی سل چھاتی پر رکھے اس محل میں ہیں وہ خود تو کچھ نہیں کہتے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۸۶). درماندہ حضرات جن کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا وہ صبر کی سل سینے پر رکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۶).

--- گُداز (---ضم گ) صف.
صبر کو پگھلا دینے والا ؛ حددرجہ صبر آزما ، سخت آزمائش والا ، ناقابل برداشت.

نام حضرت کا لیا مشکلِ یعقوب کٹی
ہجرِ فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۰). [صبر + ف : گداز ، گداختن - پگھلانا ، نرم کرنا].

--- گُزِیں (---ضم گ ، ی مع) صف.
صبر اختیار کرنے والا ، صبر پسند ، صابر.

واں جانے بن اب کل نہیں پڑتی کہیں جرأت
کیا پڑ گئی آفت یہ دلِ صبر گُزیں پر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۹۹). [صبر + ف : گزیں ، گزیدن - پسند کرنا ، اختیار کرنا].

--- گُسِل (---ضم گ ، کس س) صف.
رک : صبر گداز ، بیتاب کرنے والا.

یعنی بیتابیِ دل اور بڑھی
خواہشِ صبر گسل اور بڑھی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۲۰). [صبر + ف : گسل ، گسیختن - توڑنا ، ٹوٹنا].

--- لینا محاورہ.
رک : صبر سمیٹنا ، آہ لینا.

صبر لے زاہدِ نافہم نہ میخواروں کا
بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہگاروں کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۴).

ہوا کوسنے مجھ کو دیتی ہو کیوں
بھلا صبر ہے کس کا لیتی ہو کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۳).

--- و تَحَمُّل (---و مع ، فت ت ، ح ، شد م بضم) امذ.
ضبط و برداشت ، قرار اور ٹھہراؤ. راجپوت ... مصائب و آفات کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۶). ان کے صبر و تحمل کو دیکھتا ہے اور ان کے استقلال عمل کا مشاہدہ کرتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۲) . گلی والے صبر و تحمل کے ساتھ یہ وقت برداشت کر رہے تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ انصاری صاحب ہوائی جہاز میں بیٹھ کر فوراً آ جائیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۷۷). [صبر + و (حرفِ عطف) + تحمل (رک)].

--- و سُکُون (---و مع ، ضم س ، و مع) امذ.
برداشت اور آرام ، قرار و اطمینان.

ہاں سچ نہیں حکایتِ حالِ زبوں دروغ
ہاں شکوہ و شکایتِ صبر و سکون دروغ

(۱۸۷۸ ،گلزار داغ ، ۲۸۷).[صبر + و (حرفِ عطف) + سکون].

---و شُکْر کَرکے بَیٹھ جانا محاورہ.
مصیبت یا تکلیف میں راضی بہ رضائے الٰہی رہنا ، چپ ہو رہنا ؛ مایوس ہو جانا. انجام کار صبر و شکر کر کے بیٹھ گئے اور نہر کی کھدائی میں مزدوری کرنے لگے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۸).

---و شُکْر کَرْنا محاورہ.
کسی مصیبت یا بلائے ناگہانی پر چپ رہنا ، تکلیف اور مصیبت میں خدا کا شکر بجا لانا (نوراللغات).

---و شِکیب / شِکیبائی (---و مج ، کس ش ، ی مج) امذ.
تحمّل و برداشت ، قرار و اطمینان.

ہم کو کیا خاک ہوئے صبر و شکیب
دردِ دوری سے مرگ کے ہیں قریب

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۴).

فرق آ جائے نہ کیوں صبر و شکیبائی میں
کوئی ہمدرد نہیں عالمِ تنہائی میں

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۷۶).

جو پیٹتا ہے تو رونے تو دے مجھے ظالم
بھلا ہے یہ بھی کوئی امتحانِ صبر و شکیب

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۸). [صبر + و (حرفِ عطف) + شکیب / شکیبائی (رک)].

---و ضَبْط (---و مج ، فت ض ، سک ب) امذ.
رک : صبر و تحمّل. پیمانۂ صبر و ضبط جو بڑی دیر سے لبالب تھا چھلک گیا. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۵۲). [صبر + و (حرفِ عطف) + ضبط (رک)].

---و قَرار (---و مج ، فت ق) امذ.
تسلّی اور اطمینان ، قرار جو صبر کا نتیجہ ہو.

لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳).

ان کا آنا بلائے ہوش و خرد
ان کا جانا وداعِ صبر و قرار

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۹۳). [صبر + و (حرفِ عطف) + قرار (رک)].

---ہونا محاورہ.
۱. **برداشت ہونا ، قناعت ہونا ، تامّل ہونا ، توقّف ہونا** (نوراللغات).
۲. **اطمینان ہونا ، تسلّی ہونا.**

سیماب سے ملا ہے تحمّل کا مرتبہ
بے صبر کو جو دیکھا وہیں صبر ہو گیا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۰). ۳. **عذاب ہونا ، آفت آنا.**

روز کی کوفت ہے کیوں کس کو ستایا شبِ وصل
صبر گھڑیال پہ یہ آٹھ پہر کس کا ہے

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۲۷۵).

صِبْر (فت نیز کس ص ، سک ب) امذ.
ایلوا ، گھیکوار کا عصارہ.

نہیں صبر سے جہاں میں رسائن کوئی درست
حکمت سے راس لائے جو اس کیمیا کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۰). تختے کھولے جائیں تو ضماد و صبر کا استعمال کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۵). وہاں اس نے لاشیں دیکھیں جو صبر اور کافور سے لیپ کی ہوئی رکھی تھیں. (۱۸۶۹ ، قصۂ اصحاب الکہف والرقیم ، ۳۷). صبر ، مر اور کندر کو باریک پیس کر شہد کے ساتھ آگ پر رکھ کر اس پر چھڑکو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۶۳). [ع].

صَبَرْنا (فت ص ، ب ، سک ر) ف م (قدیم).
صبر کرنا ، برداشت کرنا ، تحمّل کا مظاہرہ کرنا.

نہ ذرہ تل گھڑی صبرے رکت رو رو بھرے ڈبرے
دریغا سات یو ابرِ بہاراں آہ واویلا

(۱۶۷۸ ، غواصی (بیاض مراثی ، ۹۵)). سطوتہ بہت جھانسے سوں ان کو سکلانے لگیا کہ تمہیں ذرہ صبر. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۲۱۲). [صبر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

صِبْغ (کس ص ، سک ب) امذ.
۱. **رنگ ، لون.** اور اس علمی صبغ کا ادنیٰ کرشمہ یہ تھا کہ اندھیرے میں یہ پوشاک لباس نوری معلوم ہوتی تھی. (۱۹۳۳ ، بدقدرت ، ۹۳).
۲. **مسالا ملانا ، ڈالنا ؛ (مجازاً) دوا لگانا.** صبغ: دوا کو ... سرد عضو پر لگانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۲). [مع].

صِبْغات (کس ص ، سک ب) امذ ؛ ج.
صبغہ (رک) کی جمع. بعیدی صبغات قرنیہ کی طرف سمٹ جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۷). [صبغہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صِبْغاتی (کس ص ، سک ب) صف.
صبغات (رک) سے منسوب یا متعلق. جب روشنی کم ہوتی ہے تو ... صبغاتی پردے اٹھا دیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۷). [صبغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِبْغَت (کس ص ، سک ب ، فت غ) امذ ؛ = صِبْغَۃ.
صبغ ، رنگ. برقعہ ، اللہ ! وہ برقعہ کہ جس کی صبغت سے انگریز عاجز. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۱). [ع].

---ُ اللہ (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) امذ.
اللہ تعالیٰ کا رنگ ، قدرتی رنگ یا دین کا رنگ ؛ (مجازاً) خدا کی مرضی ، رضائے الٰہی.

ہر یک رنگ میں ہے رنگ اس شاہ کا
عجب رنگ ہے صبغۃ اللہ کا

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۶). صبغۃ اللہ رنگ اللہ کا لیتو یعنی دین اللہ کا اختیار کرو. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۶). مجسمۂ اسلام بحیثیتِ مجموعی صبغۃ اللہ کہ ٹکڑے اڑا کر بت پرستی کے رنگ میں شرابور ہے. (۱۹۲۳ ، شہید مغرب ، ۷۱). علامہ نے صبغۃ اللہ کی یہ تعبیر کی کہ مسلمان دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جائیں اور ان کا ذہنی پس منظر ایک ہو. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۳۵). [صبغۃ + اللہ (رک)].

صِبْغَہ (کس ص ، سک ب ، فت غ) امذ.

۱. **نسیج کا قدرتی رنگ نیز رنگنے کا رنگ ، رنگ سازی کا سلونا.** یہ دھبے چھوٹے اور بڑے بھی ہوتے ہیں اور ایک صبغہ میلان کی ڈی پگمینٹیشن کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۷۲). ۲. **کسی (نباتاتی) دوا کا محلول روح شراب میں.** گوند مائع صعود ہے اس کا صبغہ اگرچہ کچھ مفید ہے لیکن روح شراب کی وجہ سے سریع النفوذ ہو کر پیشاب اور پسینہ سے جلد نکل جاتا ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۷۵). [ع : (ص ب غ)].

صِبْغی (کس ص ، سک ب) صف.

۱. **صبغہ (رک) سے منسوب یا متعلق.** زجاجی خلیے دو یا چار صبغی خلیوں سے گھرے ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، قشریہ ، ۲۷). ۲. **رنگ دار ؛ مراد : حبشی.** یہ ادبی شہ پارے وجود میں نہ آتے اگر مولانا احمدنگر قلعہ میں نظر بند نہ ہوتے ، نہ تو چاند بی بی کے صبغی غلام چیتا خاں سے ہماری ملاقات ہوتی اور نہ مولانا چڑیا چڑے کی کہانی سناتے . (۱۹۸۸ ، مولانا ابوالکلام آزاد ، شخصیت اورکارنامے ، ۳۱۶). [صبغ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَبْن (فت ص ، سک ب) امث.

دوسری طرف پھیرنا ، باز رکھنا ، روکنا ؛ کسی کو نیکی کرنے سے منع کرنا. دوسری چیز میں نے ذکر کی تھی بزدلی اور صبن. (۱۹۳۹ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۱). [ع].

صَبُوح (فت ص ، و مع) امث.

صبح (کے وقت پینے) کی شراب ، وہ شراب جو دفعِ خمار کے لیے صبح کے وقت پی جائے.

تمھاری یاد میں نس گئی پلاؤ ساقی صبوح
او یک قطرہ لہو تانیں توڑ یا توبہ نصوح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۹).

میں رندِ روزہ دار ہوں ہو خیر شر کے ساتھ
ساقی مجھے صبوح بھی دیتا سحر کے ساتھ
(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۶۲).

کس جا ہے وہ مطرب ہیں جو دون دادِ صبوح
ہے دل وہی دل جس کو کہ ہو یادِ صبوح
(۱۹۲۷ ، مے خانۂ خیام ، ۱۱۱).

سرور آشنائے سحور و صبوح
ہمیشہ بالاسحار یستغفرون
(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۶). [ع : (ص ب ح)].

---کَشی (---فت ک) امث.

صبح سویرے شراب پینا ، بادہ نوشی ، مے نوشی.

نسیم خود ہے محرک پئے صبوح کشی
خمار شب کو مٹاتے ہیں صبح کے آثار
(۱۹۱۷ ، کلیات رعب ، ۳۳۶). [صبوح + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صُبُوح (ضم ص ، و مع) امذ.

صبح کا وقت ، صبح.

سر سے تا پانوں مجروح رن میں پڑا ہے تو مذبوح
پیاسی گئی بدن سے روح شام تلک لے ہُو زِ صبوح
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۷).

اس قدر خشک ہے ہوائے صبوح
منجمد ہے رگوں میں موجۂ روح
(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، شبِ رفتہ ، ۵۶). [ع].

صَبُوحی (فت ص ، و مع) امث.

۱. **صبوح ، صبح کو پینے کی شراب.**

اس شغل کو بولتے ہیں روحی
یو صبح سنبال یو صبوحی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۷).

نہ جانو کس کی صبوحی کے واسطے تجھ بن
بھرے ہے مہر کا آتش سے آسمان ساغر
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۲۹).

ساقی انڈیل جامِ صبوحی سبو کی خیر
مشتاق کب سے ہیں لبِ شب آفتاب کے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۰۴).

عیاں ہو شان سے اعجازِ جذب روحی کا
جماہی آتے ہی شیشہ کھلے صبوحی کا
(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیّرہ ، ۴۹). اگر میں فردوس گیا تو بھی وہاں کیا خاک لطف آئے گا اگر وہاں صبوحی ہی بھی تو جام بلو زہرۂ صبح اور ابر کا جھوم جھوم کر آنا کہاں . (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۷۹) . ۲. **(تصوف) محادثہ (گفتگو) سالک باحق مراد ہے کہ جس سے سالک کو سرور اور عیش نصیب ہوتا ہے** (مصباح التعرف ، ۱۵۷). [صبوح + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَش (---فت ک) امذ.

صبح کو شراب پینے والا ، مے خوار ، شرابی.

ہر نور ہے ترا رُخِ سیمیں بسانِ صبح
آنکھیں ہیں تیری مست صبوحی کشانِ صبح
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷). [صبوحی + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---گُزار (---ضم گ) امذ.

رک : صبوحی کش.

اے صبوحی گزار جاگ بھی اُٹھ
منتظر صبح کی اذانیں ہیں
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۴۵). [صبوحی + ف : گزار ، گزاریدن ـ ادا کرنا].

صَبُور (فت ص ، و مع). (الف) صف.

۱. **بہت صبر کرنے والا ، جس کو صبر کی عادت ہو ، صابر.** منشاء الٰہی یوں ہے کہ تنگی و عسرت کے عالم میں صبور و شکور رہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۲).

کل صبح صحنِ باغ میں اک شاعرِ صبور
کہتا تھا یوں کہ سینۂ ظلمت ہے گنجِ نور

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۹). **۲. اللہ کا ایک صفاتی نام.**

قوی و متین و بدیع و کریم
سلام و عزیز و صبور و حلیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

توں باقی توں مقسم توی ہادی توں نور
توں وارث توں منعم توں بر توں صبور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱). ایسا صبور بےملال اور ایسا شکورِ بےزوال کہ عام ہیں عطیات اس کے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰).

تو بدیع و نافع و باقی و ودود و ضار و نور
ذوالجلال والکرام و مالک الملک و صبور

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۵). (ب) امذ (قدیم). **صبر ، برداشت ، تحمّل.**

توں بولیاں تھا مج کوں کہ جھگڑے کے ٹھور
علی کوں ترے ہاتھ دیونگا صبور

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۷۲). [ع : (ص ب ر)].

صَبُورا (فت ص ، و مع) امذ.

مصنوعی عضوِ تناسل جو مساحقت پیشہ عورتیں اپنی تسلّی کے واسطے بنوا کر اس میں لعابِ بہیدانہ بھر کر طبق زنی کرتی تھیں.

آج کیوں تونے دو گانا یہ صبورا باندھا
ٹھیس لگتی ہے بتا کیوں کہ بچہ دان بچے

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۶۴)). [ع : صبورا - خنثیٰ ، محبوب].

صَبُورْنا (فت ص ، و مع ، سک ر) ف م (قدیم).

صبر کرنا ؛ ٹھہرنا ، رکنا.

کرے بھوگ اس چھند سوں مل چتور
تریا کوں مشقت ہو لے تو صبور

(۱۵۳۳ ، بھوگ بل ، ۳۳). تو قاضی حجام کو سزا دینے میں صبوریا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۸۱). [صبور + نا ، لاحقۂ مصدر].

صَبُوری (فت ص ، و مع) امث.

صبر ، شکیب ، کام میں جلدی نہ کرنا.

تجھ وصل کوں درنگ ہے ہور مج نہیں صبوری
جاتی ہے زندگانی آتی ہے موت دب دب

(۱۵۶۴ ، حسنِ شوق ، د ، ۱۵۲).

آتا دل توں کرتا ہے کیا سبب
صبوری ستی کام ہوتا ہے سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۹).

صبوری کو تنک سا کام فرما
کہ گزرے رات اور دن ہوے پیدا

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۵۸).

صبوری کی دولت بڑی ہے میاں
جنھیں ہے وہ رکھتے ہیں آرامِ جاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۸۶).

ہے عدل کا نام تول پوری
انصاف و تحمّل و صبوری

(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۵۳). مجھے چاہیے تھا کہ صبوری کیے بیٹھی رہتی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۴۵).

اے دردِ صبوری اے غمِ مہجوری
مجھ کو تو نہیں تابِ جوابِ نالہ

(۱۹۴۷ ، حمطایا ، ۶۰). اف : کرنا ، ہونا. [صبور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پکَڑْنا محاورہ (قدیم).

صبر کرنا ، برداشت کرنا.

عمر سن ہو فرمائے بھی تین سال
صبوری پکڑ توں اپس کوں سنبھال

(۱۶۳۵ ، قصّۂ بے نظیر ، ۲۹).

صَبی (فت ص) امذ.

دودھ پیتا بچہ ، نابالغ لڑکا ؛ (مجازاً) لڑکا ، کمسن بیٹا ، چھوکرا.

اے خواجہ یہاں پیر و صبی و برنا
رہنے کا کوئی نہیں یہ ہے دارِ فنا

(۱۷۸۲ ، حاتم ، دیوان زادہ (ق) ، ۳۳۱).

کہاں ایسا ذی جاہ کوئی صبی
بنے کس کی خاطر سے اشتر نبی

(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۱۱). لفظ صبی کا اطلاق اطفال کی نسبت کیا جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، اصول نظائر شرع محمدی (ترجمہ) ، ۸۷). پس مجنوں ، صبی ... قائم ، مدہوش ... کی طلاق نہیں مانی جائے گی. (۱۹۶۶ ، منادی ، ۳۱ : ۱۱). [ع].

صِبْیان (کس نیز ضم ص ، سک ب) امذ ؛ ج.

صبی (رک) کی جمع. اس حکم میں ہے ، تکلم صبیان اور شہادت ان کے ساتھ رسالت حضرت کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۲).

واں نہ تھی حدِّ بلوغِ صبیاں
پیر بالغ تھے نہ بالغ تھے جواں

(۱۸۸۱ ، مثنوی حالی (تہذیب الاخلاق ، ۲۶۳)). [صبی (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

صَبِیح (فت ص ، ی مع) صف مذ.

۱. گورا چٹا ، سفید رنگت والا ، سفید رنگ (ملیح کی ضد).

تونے بنائے سب فلک پیدا کیے حور و ملک
انسان صبیح و پر نمک حیوان عجائب یک بیک

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶).

بجوں میں سبزہ رنگ کوئی تھا کوئی صبیح
شیریں سخن لبوں میں نمک رنگتیں ملیح

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۰). رنگ جب حسن کا جزو اعظم ہے تو وہ کونسا رنگ ہے صبیح یا ملیح. (۱۹۳۴ ، اخوان الشیاطین ، ۲۹۰). جمیل صاحب میرے اشارات کو سمجھ گئے اور ان کا صبیح چہرہ گلابی ہو گیا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۸). **۲. (مجازاً) حسین و جمیل ، خوبصورت ، دلکش.**

جیسے کوئی فرشتہ حریمِ سہاس میں
چھیڑے صبیح نغمہ سنہرے رباب پر
(۱۹۶۲ ، عروسِ فطرت ، ۱۳۶). [ع : (ص ب ح)].

ـــُ الْوَجْہ (ـــضم ح، غم ا ، سک ل، فت و ، سک ج) امذ.
(تصوف) وہ شخص جو متحقق ہو اسم جواد کے ساتھ اور مظہر اسم جواد ہو چونکہ بوجہ اکمل ذات حضرت سرورِ کائنات حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے متحقق ہے ، لہذا آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۸).
[صبیح + رک : ال (ا) + وجہ (رک)].

صَبِیَّہ (فت ص ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
صبی (رک) کی تانیث ، بچی ، دختر ، لڑکی.
بھائی کے کہے بہ بوجھ قاسم کا دیں
اپنی وو صبیہ سے کیے بیاہ حسین
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۱).
پدر اس صبیہ کے شوہر کے ساتھ
وہ حاکم روہیلوں کے لشکر کے تھے
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۲). اگر ... صبیہ فغفور چین سے میاں الہ دین کی شادی نہ ہوتی ... تو موکلین کتنا ہی دولت دے ڈالتے سب ہیچ تھی. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۶ : ۳).
[صبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صِحاب (کس ص) امذ ؛ ج.
رک : اصحاب.
سنو سن کر کیتک ہو نبی کے صحاب
حدیثو نبی کوں لکھے در کتاب
(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۵۶).
بہ واردات قلب صحابِ کبار کی
سن کر کہا نبی نے کہ ایمان بھی تو ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۱۷). [صاحب (رک) کی جمع].

صَحابَت (فت نیز کس ص ، فت ب) امث.
۱. یار ہونا ، یاری کرنا ، دوستی ؛ سوسائٹی ؛ صحبت.
برائے نام ہے سحبان سے صحابتِ فن
کسے پسند ہے حسان کا مذاقِ سخن
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). **۲. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحالتِ اسلام باریابی اور بحالتِ اسلام وفات.** آپ کی صورت سے آثار صحابت ظاہر ہوتے تھے. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۸۱).
بتائیں کس کو اب ہم ، کون ہے کس کی صحابت میں
مجسّم بن اٹھا جب نقش خود لفظ محمدؐ کا
(۱۹۳۸ ، کلیاتِ بیتات ، ۱۱). [ع : (ص ح ب)].

صَحابَہ (فت نیز کس ص ، فت ب) امذ ؛ ج.
۱. رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ، وہ لوگ جو بحالتِ اسلام آپؐ کی خدمت میں باریاب ہوئے اور بحالت اسلام ہی وفات پائی. تیرہ سو برس سے کسی نے صحابہ اور تابعین ... سے معنی نقل نہیں کیے. (۱۸۹۲ ، مکتوبات سرسید ، ۱۵۲). صحابہ میں گو نہایت اختلاف مراتب تھا لیکن عقائد میں کوئی شخص کسی کا مقلد نہ تھا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳۳). یوں تو صحابہ میں ہر ایک کی بڑی فضیلت ہے مگر بدری صحابہ کا مرتبہ بہت بڑا ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۲). **۲. دوست ، یار ، رفیق** (فرہنگِ آصفیہ). [صاحب (رک) کی جمع].

ـــُ کِرام کس اضا نیز بلا اضا (ـــکس ک) امذ ؛ ج.
رک : صحابہ. مرتبہ ہوا بعد میں صحابۂ کرام کی شان میں کچھ بکنے لگے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱۱). ان کو یعنی صحابۂ کرام کو تمہاری ہی حالت پر آگاہی ہوتی تو وہ تم میں سے کسی کو مسلمان نہ کہتے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۲). اللہ کے رسول نے ان کے آگے خطبہ دیا ، خطبہ کیا تھا ایسی باتیں تھیں کہ صحابۂ کرام کے دل بھر آئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۶۳).
[صحابہ + کرام (رک)].

صَحابی (فت ص) امذ.
وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریاب ہوا ہو اور مسلمان کی حیثیت میں وفات پائی ہو.
درود تج اپر ہور تری آل پر
صحابیاںؓ پہ تج ہور ترے چال پر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۷۹).
مقلد جس صحابی کا ہے ہے کوئی
سٹیا تقلید ہے وی اور کچھ جوئی
(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۶۲).
صحابی سبھی گرد بیٹھے تمام
کیا آنے کر ایک نے جب سلام
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۷). تابعی اوس کو کہتے ہیں جس نے صحابی کو دیکھا ہو. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۵). ابو ایوب انصاری ... جلیل القدر صحابی تھے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۹۳). ایک مرتبہ حضورِ اکرم صلعم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے ... ایک صحابی نے ایک طرف ہو کر نماز پڑھی اور آکر صحابہ کے ساتھ بیٹھ گئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۹). [ع].

صَحابِیات (فت ص ، کس ب) امث ؛ ج.
صحابیہ (رک) کی جمع. صحابیات درس و تدریس اور تبلیغ دین کے کاموں میں بھی پیش پیش تھیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۳۸). [صحابیہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَحابِیَّت (فت ص ، کس ب ، شد ی بفت) امث.
صحابی ہونا.
گرچہ ازرُوئے صحابیت تمام
ہینگے سب یک مرتبے میں لاکلام
(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۱۷). صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیّت نہیں پا سکتے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۸۸۳). [صحابی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَحابِیَہ (فت ص ، کس ب ، فت ی) امث.
صحابی (رک) کی تانیث. ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں. (۱۹۱۸ ، عفت المسلمات ۱۰۵). حضرت امِ دردا بڑی عابد و زاہد صحابیہ تھیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۱). [صحابی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَحاح (فت ص) صف ؛ امذ.
۱. تندرست ، عیب سے پاک ، مکمل ؛ صحت ، تندرستی. مژدہ صحاح مزاج سے مسرور اور مطمئن کیجیے. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۵۶). **۲. عربی کی ایک مشہور لغت جس کا مولف اسمٰعیل جوہری ہے ، مشہور لغت صراح اسی کا خلاصہ ہے.** زمانۂ حال کی عربی میں ہزاروں لغات مولدہ ایسے شامل ہو گئے ہیں جن کا صحاح و قاموس و صراح میں کہیں پتا نہیں. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۳۶). [ع].

صِحاح (کس ص).(الف) صف.
صحیح سالم ، مکمل ، پورا ، ثابت. حساب صحاح کے بیان میں اس باب میں چھے فصلیں ہیں. (۱۸۴۸ ، علم الفرائض ، ۴۷).
(ب) امث. **رک : صحاح ستّہ.**

بسم اللہ مصحفِ سخاوت
مقصود صحاح فیض و ہمت

(۱۸۷۲ ، کلیات منیر ، ۱ : ۴۴). آپ کے ایّام طفولیت کا حال صحاح میں بہت کم پایا جاتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۴). اس سے ثابت ہوا کہ مومنین کو روزِ قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہو گا اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۂ القرآن الحکیم ، ۲۲۷). [صحیح (رک) کی جمع].

--- سَبْعَہ کس صف(--- فت س سک ب فت ع) امث.
احادیث کی مشہور چھ کتابیں اور امام مالک کی موطا. حدیث کی کتابوں میں بھی جو بعض حیثیات سے درجہ اعتبار کا رکھتی ہیں اور جو صِحاح ستّہ یا صحاحِ سبعہ کے نام سے مشہور ہیں ... قرآن مجید کی تفسیر کے لیے خاص ابواب مخصوص ہیں. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۳۳۵). [صحاح + سبعہ (رک)].

--- سِتّہ کس صف(--- کس س ، شد ت بفت) امث.
حدیث صحیح کی چھ کتابیں جو اہل سنت والجماعت کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں ان کے نام یہ ہیں : صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابو داؤد ، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ (یا بعض کے نزدیک موطا). صحاحِ ستّہ اور موطا اور امام مالک میں سے کل حدیثیں متعلق شق صدر و معراج نقل فرما دیجیے. (۱۸۶۹ ، مسافرانِ لندن ، ۲۲۳). خانگی تذکرے ... حضرت عائشہؓ نے محدثین سے بیان کیے جو تمام صحاحِ ستّہ میں موجود ہیں. (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۲۰۳). یہ صحیفے ان حدیثوں کے اماموں کے نام سے مشہور ہیں ان کو صحاح ستّہ کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۴۶۳). [صحاح + ستّہ (رک)].

صَحارا / صحاریٰ (فت ص / ا بشکل ی) امذ ؛ ج.
ریگستان ، صحرا. عرب صحاریٰ سے پار ہو کر نگریشا کے سونے اور ہاتھی دانت اور غلاموں کی تلاش میں جاتے ہیں (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۵۰۶).

محیط و بحیرہ خلیج آبنائے
صحارا جزیرہ جزیرہ نمائے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۳). [صحرا (رک) کی جمع].

صَحاری (فت ص) امذ ؛ ج.
رک : صحارا.

بحار و صحاری پہ ہے عرصہ تنگ
مگر یاں سراسیمہ ہیں واں پلنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۷). خالص پشتو کا لغات ترتیب دینے کے لیے ... تمام ملک کے صحاری و جبال سے ارکان فراہم کیے گئے. (۱۹۳۰ ، اردو ، جنوری ، ۱۵۴). [صحرا (رک) کی جمع].

صَحّاف (فت ص ، شد ح) امذ.
جلد ساز ، کتاب کی شیرازہ بندی کرنے والا شخص نیز کتب فروش.

دل لے گیا جب سے مرا صحّاف پسر
جوں جلدِ کتاب خشک تن آیا نظر

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۸). اکثر صحّاف بھی اس کو واسطے دبانے اوراق کتاب کے بیشتر شیرازہ بندی میں صرف کرتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۷).

صحّاف بھی کرتے ہیں پریشان
مجموعہ جو یار کا اجی ہو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۸۶).

ہر اک صحّاف سے وہ یار رنگیں طبع کہتا ہے
کہ شیرازہ گلستان میں بندھے تارِ رگِ جاں کا

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۷). [ع].

صِحافَت (کس نیز فت ص ، فت ف) امث.
اخبار یا رسالے وغیرہ میں کالم یا مضمون لکھنے کا فن ، اخبار نویسی ، مضمون نگاری ، اخباری کاروبار ، رسالہ نگاری.

گر صحافت میں ہے تہذیب کا معیار یہی
کہہ دعا کو بھی کوئی کہنے لگے ککڑوں کوں

(۱۹۲۶ ، بہارستان ، ۵۱۵). ادب صحافت یا خطابت کی طرح ہمیں بھڑکاتا نہیں ہے بلکہ ہمیں شعور دیتا ہے. (۱۹۸۶ ، یا گستاخی معاشرہ اور ادب ، ۲۰). [ع].

صِحافَتی (کس نیز فت ص ، فت ف) صف.
صحافت (رک) سے منسوب یا متعلق (ماخوذ : علمی اردو لغت) [صحافت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِحافی (کس نیز فت ص) امذ.
اخبار نویس ، مضمون نگار. جالب صاحب اپنی وسیع معلومات کی بنا پر اس وقت بے مثل و بے نظیر صحافی ہیں. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز ، ۱۵۸). ہر صحافی ہر مدبر ہمارے امکانات کی پیروی کرتا ہمارے الفاظ کو دہراتا ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۶). [ع].

صَحّاف (فت ص ، شد ح) امث.
جلد بندی ، کتابوں کی جلدیں وغیرہ باندھنا . ان کو تمہاری خدمت میں شناسائی ہے کی تو اچھی بات ہے ، **صحاف** کا کام بھی بقدرِ ضرورت کر سکتے ہیں. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۲۳۲).

شیرازۂ دل جوڑ تو صحاف تن چھوڑ
بیکار نہ اوقات کبھی اہلِ ہنر کاٹ

(۱۹۰۳ ، **عصر** (میر احمد علی) (عروس الاذکار، ۱۱۵). [**صحاف** + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صِحافِیانَہ (کس نیز فت ص ، کس ف ، فت ن) صف ؛ م ف.
صحافی یا صحافت کا ، صحافت جیسا ؛ (مجازاً) غیر ادبی. ضیا کی نظم میں ... ایک ایسا ذہنی رویہ کارفرما نظر آتا ہے جو صحافیانہ انداز کے بیانات کی سر چکرانے والی سادگی کے مقابلہ میں ایک بھرپور نظم کی حیثیت سے اُبھرتا ہے. (۱۹۷۳ ، توازن ، ۲۴۳). [**صحاف** + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

صَحائِف (فت ص ، کس ء) امذ ؛ ج ؛ ~ صحایف.
آسمانی کتابیں نیز اوراق ، صحیفے ، رسالے.

دیکھا یک توں فرمان راسخ خطاب
کیا رد صحایف و بعضے کتاب

(۱۶۵۷ ، **گلشن عشق** ، ۱۲). صحائفِ تاریخ کے مطالعہ سے خلائق ہمیشہ نیک کرداری پر تحسین اور بداطواری پر نفرین کرے گی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۳). وہ بھی اس لیے دنیا میں جلوہ افگن ہوئے تھے کہ ہمارے قلم مرہم شکم سے انکے حالات زیبِ صحائفِ روزگار ہوں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار، ۲ : ۲۵۴). اُن کی زندگی کا یہ باب صحائفِ بنی اسرائیل سے قطعاً مفقود ہے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۴۹). ایک ایسا مذہب جس کا خدا وجود ہو اور زندگی کے آدرشوں سے عاری رشحاتِ قلم صحائف ہوں اور لکھنے والے رسول ہوں ، زندگی کیا ہو؟ (۱۹۷۶ ، توازن ، ۱۲۳). [صحیفہ (رک) کی جمع].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
اخبار نویس ، مضمون نگار. اسی دوران میں چند صحائف نگار ... جمع ہوئے جنہوں نے متحدہ مساعی کا آپس میں قول و قرار کیا . (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۱۸). [صحائف + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

صَحْب (فت ص ، سک ح) امذ ؛ ج.
رک : صحابہ.

بھی اس کی آلِ اطہر کے کرامات
ہور اس کے صحبِ انور کے کرامات

(۱۷۹۱ ، **ہشت بہشت** ، ۷ : ۱۰۷). [صاحب (رک) کی جمع].

صُحْبَت (ضم مع ص ، سک ح ، فت ب) امث.
۱. رفاقت ، ہمراہی ، ساتھ ، سنگت.

جسے یار کا دھیان نت یار ہے
دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے

(۱۶۰۹ ، **قطب مشتری** ، ۳۰).

مس خضر ہو جیو نگاری دھن صحبت تری یک پل کی بس
کیا کام امرت سوں مجھے یک بات تجھ ہلبل کی بس

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۵).

الٰہی رکھ مجھے تو خاک پا اہلِ معانی کا
کہ کھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

(۱۷۰۷ ، **ولی** ، ک ، ۳۱). ان سے آٹھ پہر صحبت رہنے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰). بس تو ہماری آپ کی صحبت خوب نبھے گی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۵). پھولوں کی صحبت کا اتنا اثر ضروری ہوتا ہے کہ رومال میں بھی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۸۵). ایک گھنٹہ اس کی صحبت میں گزارنے کا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹). **۲. پاس اُٹھنا بیٹھنا ، باہم نشست و برخاست ، دوستوں کا باہم مل بیٹھنا ، ہمنشینی.**

سب ہی عیداں میں اُتم سوائے عید سوری ہے
نبی صحبت جو پائے عید میں او عید پوری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۵). **مجھے** ہر قسم کے درویشوں کے ساتھ صحبت کا اتفاق ہوا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۱۱). ہاں ذرا آدابِ صحبت کا خیال رہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۹). ابراہیم نے بتایا تھا کہ اس کا بیٹا منظورا بری صحبت میں خراب ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۸۴). **۳. راہ و رسم ، ربط و ضبط ، میل جول ، دوستی ، ملاقات ، تعلق.**

چھوڑ دو غیر کی صحبت میرا دل شاد کرو
قد دکھا غم کے قفس میں مجھے آزاد کرو

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۱۵).

برسوں سے میری اس کی رہتی ہے یہی صحبت
تیغ اس کو اٹھانا تو سر مجھکو جھکا جانا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۵).

تھی عاشق و معشوق کی وہ صحبتِ آخر
رو رو کے یہ فرما رہے تھے سیدِ صابر

(۱۸۹۱ ، تعشق ، براہین غم ، ۱۰۴). **۴. جلسہ ، مجلس ، محفل ، نشست ، بزم.**

ہے الوداع کی آواز چو طرف سوں بلند
یہ کہہ سکوں ہوں کہ اس وقت کیسی صحبت ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۴). ایک دن عین مے نوشی کی صحبت میں سوداگر بچے نے رونا شروع کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۷).

کہ عطر میں ڈوبے ہیں کہے خون میں تر ہیں
صحبت میں مصاحب ہیں لڑائی میں سپر ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۴). آج کی صحبت کی صدر نشینی خود اس بات کا ثبوت ہے. (۱۹۳۹ ، نقوش سلیمانی ، ۲). میرے ہاں کی صحبتیں نجی نوعیت کی تھیں. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۷۵). **۵. ہم بستری ، جماع.**

کرے ناز جیوں وقت صحبت کے وونچ
سینا مرد کا بھوں سوں لیوے کھرونچ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۷) . نو برس کی دختر زیبا منظر ... سات برس کی عمر میں بغیر مرد کی صحبت کے حاملہ ہوئی . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۷۱).

لاے نہ کوئی دل میں ہرگز خیالِ صحبت
جو غیر کی ہے عورت وہ غیر کی ہے عورت

(۱۹۵۲ ، دمِ ہد (ترجمہ) ، ۱۲۳). ۹. **یاری ، معاونت ، مددگاری** (فرہنگ آصفیہ). ۷. (**تصوف**) **نیک بزرگ یا پارسا لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست.** دادا طلحہ کا نام معلوم ہے اور صحبت اس کی ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہیں ہوئی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۴۵). صحبت کو سلوک و طریقت میں جو مرتبہ اہمیت حاصل ہے .... بالکل قدرتی ہے . (۱۹۲۳ ، تصوف اسلام ، ۵۳). [ع].

--- اُٹھانا محاورہ.
ساتھ رہنا ، پاس یا ساتھ رہ کر اخلاق و عادات وغیرہ سے متاثر ہونا یا تعلیم و تربیت حاصل کرنا.

صحبت اُٹھا کے غیر کی بگڑا ہے پھر مزاج
عاشق سے بات چیت پہ جھنجھلانے جاتے ہیں

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۳۰).

--- اچھی بَیٹھیے کھائیے ناگر پان ، صحبت بری بَیٹھیے کٹائیے ناک اور کان کہاوت.
نیک صحبت سے نیک نتیجہ نکلتا ہے اور بری صحبت سے برا (لغات النسا ؛ نجم الامثال).

--- آخر ہونا محاورہ.
مجلس برخاست ہونا ، جلسہ ختم ہونا ، مجلس کا اُٹھ جانا.

پہونچتے ہی پہونچتے اپنے صحبت ہو گئی آخر
نہ تھا دُردِ خم بادہ پرستاں بھی مقدر میں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۸).

--- آرا ہونا محاورہ.
ہم صحبت ہونا (جامع اللغات).

--- آراستہ ہونا محاورہ.
خوشی کا جلسہ لگنا (جامع اللغات).

--- بَرار/ بَرآر ہونا محاورہ.
دوستی نبھنا.

ہو نہیں سکتی مری اور دل کی اب صحبت برار
دل دہی کے واسطے ہے دلربا کا اشتیاق

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۶).

ہم تہی دستوں سے کب خوباں کی ہو صحبت برار
زر کی خواہش ہے اونہیں اور زیب و زیور کی ہوس

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۳).

صحبت برآر ہو کہ نہ ہو رند دیکھیے
ہم پیر ہو چکے ہیں وہ طفلِ شریر ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳).

نہ ہمکو خلد میں لے چلیے حضرتِ زاہد
ہماری آپ کی صحبت برار ہو کہ نہ ہو

(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۱۸۰).

--- بَراری/ بَرآری (--- فت ب/سک ر ، مد ا) امث.
دوستی کا نباہ ، یکجائی ، ساتھ رہنا ؛ رسم و راہ ، آشنائی.

ہووے تراب مجھ سے صحبت براری کس کو
کہ آشنائے شیخ و کہ یارِ برہمن ہوں

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۵۱). میری آپ کی صحبت براری مشکل ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۵). [صحبت + ف : برار/برآر ، برآوردن ـ باہر لانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَرْتنا محاورہ.
رک : صحبت اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

--- بَرخاست ہونا محاورہ.
جلسے یا نشست کا ختم ہونا.

اس کی محفل میں رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا
ہم گئے اوس وقت جب برخاست صحبت ہو چکی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۰۰).

--- بَرہم ہونا محاورہ.
جلسے یا محفل کا تتربتر ہونا ، سابق چہل پہل اور دلچسپی وغیرہ کا باقی نہ رہنا.

صحبتِ شعر و سخن ہو گئی برہم اے رند
بعد آتش نہ نظر ایک بھی استاد آیا

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۲).

رات دن جی پہ ہیں سر کر ہم
صحبتِ یار ہو گئی برہم

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۳).

--- بگڑ جانا/ بگڑنا محاورہ.
دوستی میں فرق آنا ، ناچاقی ہونا ، ان بن ہونا.

ہاں ہجر اور ہم میں بگڑی ہے کب کی صحبت
زخمِ دل و نمک میں کب تک مزا رہے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۷).

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں
ہوئی ہے اوس کفِ نازک سے پھر حنا گستاخ

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۷).

--- بَنْنا محاورہ.
دوستی نبھنا ، ربط ضبط قائم رہنا.

ممکن نہیں ہزار ہو خاشاک شعلے میں
صحبت نہ تیری اس بتِ بے باک سے بنے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۱).

بنے کی صحبت اس سے کس طرح کچھ کہہ نہیں سکتے
وہ ہرجائی ہے اور بن شغل ہم بھی رہ نہیں سکتے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۱۷۰). صاحبقران نے فرمایا ملکہ تم اس مقدمے میں دخل نہ دو ورنہ ہماری تمہاری صحبت نہ بنے گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۷).

--- پانا محاورہ.
صحبت اُٹھانا ، فیض اُٹھانا یا تعلیم و تربیت حاصل کرنا.

پادری صاحب ... کچھ شعر کہہ سکتے ہیں اور خلیفہ نے بھی صحبت پائی ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۱)۔

--- پَسَنْد ہونا محاورہ۔
دوسروں کی صحبت یا محفل میں رہنے کا شوق ہونا ، ہمراہی اچھی معلوم ہونا (مہذب اللغات)۔

--- ٹُٹنا / ٹُوٹنا محاورہ (قدیم)۔
ساتھ چھوٹنا ، رفاقت ختم ہونا ، میل جول نہ رہنا۔

دیکھیا جو دریا زور کشتی پھوٹی
او دونوں رفیقاں کی صحبت ٹٹی

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۰)۔

--- جَمْنا محاورہ۔
نشست آراستہ ہونا ، محفل سجنا ، ہم نشینی ہونا ، باہم اٹھنا بیٹھنا۔ احسان صاحب کے گھر پہونچے تو عجیب صحبت جمی۔ (۱۹۸۷ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۸۳)۔

--- چَمکا دینا محاورہ۔
جلسے کی رونق بڑھانا۔

کوٹھے پہ آ کے ساقی چمکادے میری صحبت
ہے چاند چودہویں کا جامِ بلور تیرا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی)، ریاض سحر ، ۲)۔

--- چُھڑانا محاورہ۔
دوستی ختم کرنا ، تعلق توڑنا۔

اوسے رحم جب مجھ پہ آنے لگا
تو صحبت ہی گردوں چھڑانے لگا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۰۵)۔

--- حاصِل ہونا محاورہ۔
قربت حاصل ہونا ، دوستی ہونا ، راہ رسم ہونا۔

صحبت اک حورِ بہشتی سے جو حاصل ہے مجھے
رشکِ فردوسِ معلا ہے مرا کاشانہ آج

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۲)۔

--- خانَہ (--- فت ن) امذ۔
خلوت گہ ، خواب گہ ، صحبت کرنے کی جگہ ، پوشیدہ مکان ، چھپ کر ملنے کا مقام۔ یک ماہ عاشقاں کے صحبت خانے میں راہ تجے ... کرتے ہیں۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۲۲)۔ [صحبت + خانہ (رک)]۔

--- داری امث۔
۱. **اختلاط ، مصاحبت ، مل بیٹھنا ، راہ و رسم بڑھانا۔** باتیں صحبت داری کی نہیں آتیں نہ یہ ڈھب آتا ہے کہ جس سے مرد فریفتہ و گرویدہ ہووے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۹)۔ ۲. **جماع ، ہم بستری۔** جنات ان لونڈیوں کو لے گئے اور ان سے صحبت داری کی۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۳)۔ [صحبت + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دِیدَہ (--- ی مع ، فت د) صف۔
محفل یا مجلس میں بیٹھنے والا ، بزرگوں اور عالموں کی قربت سے فیض یافتہ۔ دن میں اکثر بڑے بڑے بالیاقت صحبت دیدہ ہوا کرتے۔ (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۲)۔ [صحبت + ف : دید ، دیدن - دیکھنا ، ہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- دَیرِینَہ کس صف (--- ی مع ، ی مع ، فت ن) امث۔
پرانی دوستی ، پرانا تعلق۔ ان کا خط پڑھ کر صحبتِ دیرینہ یاد آ گئی۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۵۰۳)۔ [صحبت + دیرینہ]۔

--- دیکھنا محاورہ۔
رک : **صحبت پانا** (فرہنگ آصفیہ)۔

--- راسْت آنا محاورہ۔
کسی کے پاس بیٹھنے سے برے کام چھوڑ دینا ؛ صحبت کا موافق آنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

--- رَکھنا محاورہ۔
ہم نشینی کرنا ، قربت میں رہنا ، مل بیٹھنا۔ دل ہور نظر ہور خیال ہور تبسم اس باغ میں پانی کے چشمے پر صحبت رکھتے تھے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۹)۔

مجھے اس اپنی مصیبت سے ہے فراغ کہاں
کسو سے چاہوں کہ صحبت رکھوں دماغ کہاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۶)۔ تمام رات اکیلی میرے پاس بیٹھی رہتی اور صحبت رکھتی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۰)۔ وہ لوگ فقیروں سے صحبت رکھتے۔ (۱۸۸۸ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۰)۔

--- رَہْنا محاورہ۔
۱. **قربت ہونا ، یکجائی یا ہمنشینی حاصل ہونا۔** اپنے دبس خوباں کی صحبت رہی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷)۔ فرصت کے اوقات میں وہ لوگ یہاں بیٹھتے ہیں اور دوستانہ صحبت رہتی ہے۔ (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۱۳۸)۔ ۲. **بزم آرائی ہونا ، محفل جمنا۔**

دکھا منہ چاند کو ہنس ہنس کے تو آج
یہی صحبت رہے اے ماہ رو آج

(۱۸۹۱ ، دیوان نقش ، ۸)۔ مسٹر اسکوائر کے یہاں چائے کی صحبت رہی۔ (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۱۵۳)۔

--- شَب / شَبِینَہ کس اضا / صف (--- فت ش / ی مع ، فت ن) امث۔
رات کی محفل یا ملاقات ، رات کا جلسہ۔ شمعِ کافوری جھلملا جھلملا کر صحبتِ شب کو الوداع کر چکی تھی۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۸)۔ [صحبت + شب/شبینہ (رک)]۔

--- شِعْر کس اضا (--- کس مع ش ، سک ع) امث۔
مشاعرہ ، شعری نشست۔

عشق منزل کے لیے زیب ہے افسانۂ عشق
صحبتِ شعر مناسب ہے جو اب ہوتی ہے

(۱۸۵۷ ، سحر ، ریاض سحر ، ۱۱۷)۔ [صحبت + شعر (رک)]۔

---صالِح ترا صالِح کُنَد صُحبَتِ طالِح ترا طالِح کُنَد کہاوت.
(مولانا روم کا فارسی شعر اردو میں بطور کہاوت مستعمل) **نیک کی صحبت تجھے نیک اور بد کی صحبت بد بنائے گی** (جامع الامثال).

---فضائِل کس اضا (---فت ف ، کس ء) امث.
وہ محفل جس میں محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں نظماً یا نثراً بیان کی جائیں (ماخوذ : مہذب اللغات). [صحبت + فضائل (رک)].

---قَرار دینا محاورہ.
کوئی جلسہ وغیرہ منعقد کرنا ، محفل کا اہتمام کرنا ، نشست کرنا. امام باڑہ میں صحبتِ مشاعرہ قرار دی تھی. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۳).

---کا اَثَر ہوتا ہے فقرہ.
پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے ، جب کسی کا چال چلن کسی کے پاس بیٹھنے سے خراب ہو جائے تو کہتے ہیں.

پہلو سے گیا میرے وہ دلدار سفر کو
جاں گرمِ سفر کیوں نہ ہو صحبت کا اثر ہے

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۷۹).

---کا اَثَر یا تُخْم کی تاثِیر کہاوت.
کس بات کا زیادہ اثر ہوتا ہے کسی کے پاس بیٹھنے کا یا نسل کا ، اثر یا صحبت کا ہوتا ہے یا نسل کا (جامع الامثال).

---کَرْنا محاورہ.
۱. **جماع کرنا ، ہم بستری کرنا** . حیض کے دن میں عورت سے صحبت کرتا ہے ... تو اوسے کبیرے گناہ بولتے ہیں. (۱۵۶۸ ، رسالہ فقہ دکھنی ، ۱۳). اپنی عورتوں سے صحبت کرو کہ وہ تم پر حلال و پاک ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۷۹). دیو کے ڈر کے مارے دونوں نے اس لڑکی کے ساتھ صحبت کی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۸). ۲. **جلسہ وغیرہ منعقد کرنا.**

شوق تھا میلوں میں جانے کا ہمیں کو اے جان
صحبتیں کرنے کا لاریب تھا ہم کو ارمان

(۱۸۶۸ ، واسوخت معجز (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۱۲۱)).

---کی تاثِیر امث.
صحبت کا اثر.

کج و پیچ سیکھے تری زلف کے
مرے دل کو صحبت کی تاثیر ہے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---گَرْمانا محاورہ.
رک : **صحبت گرم کرنا**. یہاں ننگ و نام اور ناموس اور عقل سب کو دور سے سلام ہے ہم تو یہاں روز ان کی صحبت گرمائیں گے . (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۶۳).

---گَرْم رَہنا محاورہ.
ملاقات ہونا ، ہمنشینی رہنا ، جلسے یا بزم میں چہل پہل رہنا ، کسی بزم یا ملاقات کا مسلسل جاری رہنا.

رہی دن بھر یہ صحبت گرم حسن و عشق میں باہم
ہوئی جب رات اور صحنِ چمن میں چاندنی آئی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳). دہلی آ کر پنڈت جواہر ناتھ ساقی اور منشی رام رچپال سنگھ شیدا سے صحبت گرم رہی. (۱۹۸۷ ، بیسویں صدی میں اردو غزل ، ۱۳۰).

---گَرْم کَرْنا محاورہ.
گرم جوشی سے کسی کے ساتھ مل بیٹھنا ، دوستی یا راہ و رسم بڑھانا. فقیر سے صحبت بہت گرم کر مزے کی باتیں کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۲). و حوش و طیور سے جا صحبت کو گرم کیا. (۱۸۴۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۵۹).

---گَرْم ہونا محاورہ.
صحبت گرم کرنا (رک) کا لازم ؛ ملاقات ہونا ، محفل جمنا. یہاں دونوں بادشاہوں میں صحبت گرم ہوئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۴). ناچ و رنگ کی صحبت گرم تھی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۱۵۵).

گرم ہے غیروں سے صحبت مشغلے ہیں عیش کے
کس سے کہیے کون سنتا ہے وہاں پیغامِ صلح

(۱۹۰۷ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۵۳).

---میں آنا محاورہ.
باہم مل کر بیٹھنا ، ہمنشینی کرنا ، قرب حاصل کرنا. یہاں آتی جمالِ حمزہ دیکھ کر مائل ہوئی صحبت میں آنا کتنی بڑی بات تھی پہونچ گئی. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیالِ سکندری ، ۲ : ۲۸).

---میں بَیٹْھنا محاورہ.
محفل میں شریک ہونا ؛ (عموماً) نیک لوگوں کے ساتھ راہ و رسم رکھنا. جان بخشی ہو تو غلام عرض کرے ذرا حضور صحبت میں بھی بیٹھا کریں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶). تھوڑی دیر صحبتِ رسول میں بیٹھ کر واپس چلا آیا. (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۳۹).

---میں داخِل ہونا محاورہ.
بزم میں داخل ہونا ، محفل میں شریک ہونا.

ہوا جو صحبت میں اس کی داخل
تو ہو گیا اس کو اوج حاصل

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۹۸).

---ناجِنْس کس اضا (---کس ج ، سک ن) امث.
ایسا شخص یا محفل جو مزاج کے مطابق نہ ہو ، وہ لوگ یا لوگوں کا حلقہ جن سے ذہنی ہم آہنگی نہ ہو.

صحبتِ ناجنس مجھ کو قید سے کچھ کم نہیں
حلقۂ فانوس ہے زنجیر بہر پائے شمع

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۱۸۲). خدا نے چاہا تو آپ کو اس صحبتِ ناجنس سے جلد نجات مل جائے گی. (۱۹۵۳ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۹۵). [صحبت + نا (حرفِ نفی) + جنس (رک)].

---نشینی (---فت ن ، ی مع) امث.
قربت ، ساتھ بیٹھنا نیز راہ و رسم. یہاں سے اہلِ صومعہ کی صحبت نشینی اور اس کی رہبانیت ... کا آغاز ہوتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۹)۔ [صحبت + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نَصِیب ہونا محاورہ.
کسی کے پاس بیٹھنے کا موقع میسر آنا ، قرب حاصل ہونا.
رندانِ بے ریا کی ہے صحبت کسے نصیب
زاہد بھی ہم میں بیٹھ کے انسان ہو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷)۔

---نیکاں بَداں را سود نیست کہاوت.
اچھوں کی صحبت سے بدوں کو فائدہ نہیں (جامع اللغات)۔

---والے امذ ؛ ج.
ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے ، دوست.
ہاں دکھائیں گے بھی آپ کے نازک دل کو
قہر ڈھائیں گے بھی آپ کے صحبت والے
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۲)۔ [صحبت + والا (رک) کی جمع]۔

---ہونا محاورہ.
صحبت کرنا (رک) کا لازم ، ہم نشینی ہونا ، راہ و رسم ہونا.
صحبت جو ہوئی ہنس میں اور جانوروں میں
اک چند ہوا خوب محبت کا گزارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۸)۔
اکیلے میں مجھ سے جو صحبت ہوئی
بجز رنج حاصل نہ راحت ہوئی
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۰)۔ انہیں دوستوں میں کسی دن میوہ خوری کی صحبت ہوئی۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۹)۔

---یافتَہ (---سک ف ، فت ت) صف ؛ امذ.
بزرگوں یا علماء کی صحبت سے فیض اُٹھایا ہوا ، آدابِ مجلس سے واقف شخص ، مہذب (فرہنگ آصفیہ)۔ [صحبت + ف : یافت ، یافتن - پانا ، ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

صُحبَتی (ضم مع ص ، سک ح ، فت ب) صف.
ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ، ہم نشین ، دوست ، جلیس ، رفیق.
اس کے ہم نشین اور صحبتی بھی میں چھانٹ چھانٹ کر ایسے بنا دیتی ہوں جو میرے دل سے مرید ہوں۔ (۱۸۶۴ ، جوہر عقل ، ۲۸)۔ [صحبت + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صِحَّت(کس مع ص ، فت ح بشد). (الف) امث.
۱. جسم کی وہ کیفیت جو معمول کے مطابق ہو ، بیماری سے نجات ، تندرستی ، شفا ، جسم کی بے عیبی.
اپن بخت حقیرے تھے کدیں دل میں نہ کر غم
تجے داروئے صحت سوں شفا جام دویگا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱)۔
شفا خانے سے اپنے بخش صحت
سرافرازی کی جگ میں بھیج خلعت
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۹)۔
تکلم لطف نے قوت یہ دی ہے صحت کو
چھپی ہے دیدۂ نرگس میں جا کے بیماری
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۱)۔ ایک سوال طلبہ کی صحت کے متعلق بھی تھا۔ (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۶۲۰)۔ یہ طریقہ کار صحت صفائی اور فلاحِ انسانی کا بہت کارآمد ذریعہ ہو جائے ۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائلِ پاکستان ، ۲۱۱)۔ **۲. درستی ، ٹھیک ہونا ، تصحیح ، صحیح ہونا ؛ حقیقت کے مطابق ہونا.**
اچھیں مختلف جس شہر کی بہتر
جمعہ کی شرائط کی صحت اگر
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۵۶)۔ میری تقریر اس وقت قرینِ صحت ہو گی۔ (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۷۵)۔
حشر میں نامۂ اعمال کی صحت کے لیے
پھر ضرورت تری اے کاتبِ قدرت ہو گی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۱۸۸)۔ بعد میں مجھے البرٹ کا (نوبل انعام یافتہ فرانسیسی ناول نگار) کی تشریح میں زیادہ صحت نظر آئی۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۶۶)۔ (ب) صف (قدیم).
تندرستی یا سلامتی کے ساتھ.
وو حکمت خدا کا وو آپی بجے
کہ صحت سلامت لے جاوے تجے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۶)۔ [ع]۔

---اَفزا (---فت ا ، سک ف) صف.
صحت بڑھانے والا ، تندرستی کے لیے مفید. عکمۂ زبان ... مسوری کے صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۲۲۸)۔ [صحت + ف: افزا، افزودن=بڑھانا]۔

---آوَر (---فت و) صف.
صحت لانے والا ، تندرستی کے لیے مفید. اودھ میں عوام کی غذا بہت سادہ اور صحت آور تھی۔ (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۹۱)۔ [صحت + ف : آور ، آوردن - لانا]۔

---بَخش (---فت ب ، سک خ) صف.
تندرستی کے لیے مفید ، شفا دینے والا ، اچھا کرنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [صحت + ف : بخش ، بخشیدن - دینا ، بخشنا]۔

---بِگَڑنا محاورہ.
صحت خراب ہو جانا ، تندرستی میں خلل واقع ہونا ، جسمانی طور پر کمزور ہو جانا ، بیمار ہو جانا. بیگ صاحب کی صحت بگڑ گئی اور ڈاکٹری مشورے کے مطابق انہیں ... ایک بنگلے میں نظربند رکھا گیا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۰۹)۔

---پانا محاورہ.
تندرست ہونا ، بیماری سے نجات پانا . سب خدا کے دیدار کے دیکھنے ہارے ملولاں کو صحت دیویں تب سب درداں تے صحت پاویں۔ (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۹)۔

وہ تو صاف باطن تھا زہر سے بچا ، صحت پائی ۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۹).
به ظاہر ہے کہ جب تک سانس تب تک آس باقی ہے
بسا اوقات صحت پاتے ہیں برسوں کے آزاری
(۱۹۱۵ ، نقوشِ مانی ، ۱۸).

---تباہ ہونا محاورہ.
رک : **صحت بگڑنا.** انتہائی مشقت کا جو یہ کام اپنے ذمّہ لیا اس سے ان کی صحت تباہ ہو گئی. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۲).

---جان امث.
جب امیر لوگوں کی بانی سرتی ہے تو اس کی نسبت یہ لفظ کہتے ہیں (مہذب اللغات). [صحت + جان (رک)].

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱ **پیخانہ، وہ جگہ جو رفعِ حاجت کے لیے بنائی گئی ہو، طہارت خانہ.**
کہ توں صحت خانہ کیا
توں بہت دویں پاؤں بھر
(۱۷۸۱ ، چارکرسی ، ۶۴). بادشاہ نے طہارت خانے کا نام صحت خانہ رکھا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۳۴). کمرہ کے قریب ہی غسل خانہ اور صحت خانہ ہے ۔ (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰). صاحبزادی جب نشست چوکی پر گئیں تو آنکھ بچا صحت خانے میں گھس گیا ۔ (۱۹۶۸ ، سیارہ ڈائجسٹ ، کراچی ، جولائی ، ۱۲۵). ۲. **دوا دارو اور دیکھ بھال کے لیے مریضوں کے رکھے جانے کی جگہ، شفاخانہ ، ہسپتال.** کوڑھیوں کے لیے ایک صحت خانے کی بنیاد ... ڈالی گئی. (۱۹۵۶، بیگماتِ اودھ ، ۹۱). [صحت + خانہ (رک)].

---دینا محاورہ.
شفا دینا ، اچھا کرنا ، خدا کا کسی کو بیماری سے نجات دلانا. سب خدا کے دیدار دیکھنے کے بارے ملولاں کو صحت دیویں. (۱۶۰۳ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۹).

---زُبان کس اضا(---فت ز) امث.
زبان کی درستی ، الفاظ و محاورات اور تلفظ یا لہجے کا درست ہونا. ہر وہ شخص اہلِ زبان ہے جو صحتِ زبان کی قید کے ساتھ اردو لکھنے اور بولنے پر قادر ہو. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۱۳). [صحت + زبان (رک)].

---قانُونی کس صف(---و مع) امث.
(قانون) **جو درستیٔ قانون کی رُو سے ہو ، قانونی درستی** (اردو قانونی ڈکشنری). [صحت + قانونی (رک)].

---کا جام چڑھانا ف مر ؛ محاورہ.
کسی شخص کی صحت یابی یا کسی چیز یا معاملے کے درست ہونے کی خوشی میں شراب پینا.
اصرار سے اوروں کے کہ توڑ کے تقویٰ کو
میخانہ کی صحت کا ایک جام چڑھانے کا
(۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۵۹).

---کامِل کس صف(---کس م) امث.
بیماری کے بعد مکمل صحت ، بالکل شفا ، پورے طور سے بیماری سے نجات.
بیمارِ غم کو صحتِ کامل ہوئی نصیب
چارہ گروں نے زہر دوا میں ملا دیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸). [صحت + کامل (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
۱. **مریض کا علاج کرنا ، بیماری دور کرنا ، مریض کو ٹھیک کرنا.** اس کو صحت کرنا ذرا دقت طلب ہے کیوں کہ یہ عارضہ ذرا مشکل سے جاتا ہے. (۱۸۸۲ ،کلیات علم طب ، ۲ : ۹۶۸). ۲. **تصحیح کرنا ، درستی کرنا.** انھوں نے بڑی عرق ریزی سے ان الفاظ کو پڑھا اور ان کی صحت کی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۰۶). بہت زمانے سے بہیں تھے اور ایک مطبع میں کتابیں صحت کرنے کا کام کرتے تھے. (۱۹۵۱ ، شہاب کی سرگزشت ، ۱۲۱).

---کُلّی کس صف(---ضم ک ، شد ل) امث.
صحتِ کامل ، پورے طور سے بیماری سے نجات پانا. آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ یا تو صحتِ کُلّی دے یا ساتھ ایمان کے اٹھا لے. (۱۹۳۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۰۷). [صحت + کلی (رک)].

---گہ امث.
دواخانہ ، ہسپتال نیز صحت افزا مقام. بہتر یہ ہے کہ مریض کو علاج کے لیے کسی دق کے دواخانہ یا صحت گہ میں بھیج دیا جائے. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۹۱). [صحت + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گِرْنا محاورہ.
صحت بگڑنا ، تندرستی خراب ہونا ، کمزور ہونا. وقت گزرتا گیا ، بوڑھے ابو صقر کی صحت گرتی گئی . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷).

---لَفْظی کس صف(---فت ل ، سک ف) امث.
لفظ کی درستی ، صحیح تلفظ . قرآن کریم کو صحتِ لفظی کے ساتھ پڑھنے اور اولاد کو پڑھانے کی کوشش کرے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵) [صحت + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَخارِج کس اضا(---فت م ، کس ر) امث.
لفظ کو صحیح مخرج سے ادا کرنا. ان تقریروں میں ... صحتِ مخارج اور انشا پردازی کے لحاظ سے بہت کچھ خامیاں تھیں. (۱۹۴۳، حیاتِ شبلی ، ۴۹۸). [صحت + مخارج (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
۱. **عیب سے پاک ، ٹھیک ، درست.** سارا الزام ٹیکنولوجی کے سر تھوپ دینا کسی طرح بھی صحت مند رویہ نہیں ہے. (۱۹۷۷ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۲۶). ۲. **تندرست ، شفایاب.** مسوڑے اسفنجی ہو جاتے ہیں اور صحت مند دکھائی نہیں دیتے .(۱۹۳۱، بیماری غذا ، ۷۳). صحت مند بچہ چوبیس گھنٹے میں تین چار دفعہ

• داسا • خارج کرتا ہے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۸)۔ [صحت + مند ، لاحقۂ صفت]۔

---مَندانَہ (---فت م ، سک ن ، فت ن) صف۔
درست ، ٹھیک ، صحیح۔ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے یہ روش صحت مندانہ نہیں۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۵۶)۔ [صحت مند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

---مَندی (---فت م ، سک ن) امث۔
عیب سے پاک ہونا درست ہونا ؛ تندرستی۔ اس کا ایک حصہ یقیناً صحت مندی پر مبنی ہے۔ (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۴۱)۔ [صحت مند + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---نامَہ (---فت م) امذ۔
۱. **مطبوعہ کتاب وغیرہ کے اغلاط کی فہرست مع تصحیح**۔ طلب نامہ ، شراکت نامہ ، صحت نامہ ، غلط نامہ ، فال نامہ ... تفسیر نامہ (سپاہ کی فراہم کا حکم) وغیرہ۔ (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۸۰)۔ ۲. **شفایابی کا تصدیق نامہ جو معالج دیتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [صحت + نامہ (رک)]۔

---ِ نَفْس کس اضا(---فت ن ، سک ف) امث۔
ذہن و دماغ کی درستی۔ میں میاں جان بحالتِ صحتِ نفس و ثباتِ عقل باقرار صالح تصدیق کرتا ہوں۔ (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۶۳)۔ [صحت + نفس (رک)]۔

---وَر (---فت و) صف۔
رک : صحت مند ، تندرست۔ صحت ور شخص کو بہت کم نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۲۷ اگست ، ۲)۔ [صحت + ور ، لاحقۂ صفت]۔

---وَری (---فت و) امث۔
تندرستی ، صحت مندی۔ دعاگو مع الخیر ہے اور آپ کی صحت وری کا طالب۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۶۳ ، ۲ : ۱۱۳)۔ [صحت ور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---یاب صف۔
صحت پانے والا ، تندرست ، شفایاب۔ بچّہ جب صحت یاب ہو جاتا ہے تو ... گاؤں کی مرکزی زیارت پر لے جایا جاتا ہے۔ (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۸)۔ [صحت + ف : یاب ، یافتن - پانا]۔

صَحْرا (فت مج ص ، سک ح) امذ۔
ریگستان ، وہ جگہ جہاں پانی گھاس اور درخت وغیرہ کچھ بھی نہ ہو ، بیابان ؛ (مجازاً) ویرانہ ، اجاڑ ، جنگل۔

دیے خیمے صحرا میں شہ کوچ کر
کہ پھاڑا اچھیں تھیر جیوں دہر پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۲)۔

یہ سبزہ اور یہ آبِ رواں اور ابر یہ گہرا
دیوانا نہیں کہ اب گھر میں رہوں میں چھوڑ کر صحرا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹)۔

صحنِ صحرا کو سدا اشک سے رکھنا چھڑکاؤ
بس دوانا ہوں میں قائم تری سرزانی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۸)۔

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر و بالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳)۔ تربیتِ صحرا کی تعلیم بالخصوص معلومات طرزِ زندگانی نباتات ہی پر منحصر ہے۔ (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱)۔ وحشت میں سر پھوڑنے کے لیے عاشق صحرا میں بھی دیوار ڈھونڈتا ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۵۴)۔ [ع]۔

---ے اَعْلیٰ کس صف(---فت ا سک ع ا بشکل ی)امذ۔
جنگل کی ایک قسم ، خود رو جنگل ، وہ جنگل جو قدرتی طور پر اُگ آیا ہو۔ قدرتی نو پیدائش یا تو قدرتی تخم ریزی سے ہوتی ہے یا تھونٹ اور جڑوں کی شاخ سے اوّل الذکر سے جو جنگل بنتا ہے اس کو صحرائے اعلیٰ ... کہتے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، تربیت جنگلات ، ۹۲)۔ [صحرا + ے (حرفِ اضافت) + اعلیٰ (رک)]۔

---بَہ صَحْرا (---فت ب ، فت مج ص ، سک ح) م ف۔
جنگل جنگل ، دشت بدشت ؛ (مجازاً) ہر جگہ ، ہر طرف۔

کچھ سنیں ہم بھی تو کس کی دھن میں آوارہ ہے تو
ڈھونڈھتا ہے کس کو یوں صحرا بہ صحرا ، سو بہ سو

(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۴۴)۔ [صحرا + بہ (حرف جار) + صحرا (رک)]۔

---دار صف۔
بیابان یا جنگل میں رہنے والا ، جنگل کا باشندہ۔ صحرا داروں کا ناظرانِ مدارس کا تبادلہ کیونکہ ان کی تنخواہیں شخصی ہیں ایک ضلع سے دوسرے ضلع بلالحاظِ مساوات ماہوار جائز ہے۔ (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۳۰)۔ [صحرا + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---ساز ہَوائیں (---فت ہ ، ی مج) امث ؛ ج۔
(جغرافیہ) بخارات سے محروم ہوائیں۔ تجارتی ہوائیں جو بخارات سے محروم ہوتی ہیں ... انہیں صحرا ساز ہوائیں کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۵۰)۔ [صحرا + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ہوائیں (رک)]۔

---کی خاک چھانْنا محاورہ۔
جنگلوں میں آوارہ پھرنا ؛ دیوانہ ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---کی خاک چَھنْوانا محاورہ۔
جنگلوں میں پھرانا (جامع اللغات)۔

---گَرْد (---فت گ ، سک ر) صف۔
جنگلوں میں پھرنے والا ، مسافر۔

اس طرح گرم اور رہا دل سرد
گردِ صحرا ہوا وہ صحرا گرد

(۱۸۰۰ ، سحر و داد ، ۸)۔

رہبر کے ایما سے ہوا تعلیم کا سودا مجھے
واجب ہے صحرا گرد پر تعمیلِ فرمانِ خضر

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۳)۔ [صحرا + ف : گرد ، گردیدن - پھرنا]۔

---گَرْدی (---فت گ ، سک ر) امث.
جنگلوں میں پھرنا (جامع اللغات). [صحرا گرد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ئے لَق و دَق کس اضا (---فت ل ، و مع ، فت د) امذ.
چٹیل میدان جس میں گھاس تک نہ ہو. قطب نما ... صحرائے لق و دق میں بھی بہ کام پر آتی ہے. (۱۸۵۶ ، فوایدالصبیان ، ۱۳۲). [صحرا + ئے (حرفِ اضافت) + لق و دق (رک)].

---ئے مَحْشَر کس اضا (---فت مع م ، سک ح ، فت ش) امذ.
حشر کا میدان ، میدانِ قیامت (ماخوذ : نوراللغات). [صحرا + ئے (حرفِ اضافت) + محشر (رک)].

---نِشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
جنگل میں رہنے والا ، جنگل کا باشندہ ؛ (کنایۃً) غیر متمدن ، گنوار. کوئی صحرا نشین بدو ... آ جاتا اور عین سلسلۂ تقریر میں کوئی بات پوچھ بیٹھتا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۲۶). قبائلی لوگ ، جو بستیوں میں آباد ہو گئے ہیں اکثر شہر نشیں ، دہ نشیں اور صحرا نشیں کہلاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۲). [صحرا + ف : نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---نُما (---ضم ن) صف.
صحرا کی طرح ، اُجاڑ ، بیاباں ، بنجر علاقہ. دونوں ولایتوں کو اردلان کے صحرا نما قطعے نے ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۲۹). [صحرا + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف.
جنگلوں میں پھرنے والا ، مسافر ؛ خانہ بدوش.

محیط وصل کو پہنچے ہیں ہاں وہی قائم
جو طرح سیل کے صحرا نورد ہوتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵). عمرو بھاگ کے قلعے سے باہر نکل گیا اور صحرا نورد ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۰۱). [صحرا + ف : نورد ، نوردن - لپیٹنا].

---نَوَرْدی (---فت ن ، و ، سک ر) امث.
جنگل میں مارا مارا پھرنا ؛ (مجازاً) آوارگی.

نہ تھی کوچہ گردی نہ صحرا نوردی
یہ رستے ہمارے نکالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۶). فرزندِ دل بند کی صحرا نوردی ، کوچہ گردی کا حال سنا تو میرا دل آٹھ آٹھ آنسو رویا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۴). کثرتِ صحرا نوردی سے ، غزالانِ صحرا بھی ہم سے آشنا ہو گئے ہیں. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۱۳۲). [صحرا نورد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَحْرائی (فت مع ص ، سک ح). (الف) صف.
صحرا سے منسوب ، صحرا میں رہنے والا ، جنگلی.

صحنِ گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جائے گل حیف یہاں خارِ بیاباں نہ ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳). وہ ایک مردِ صحرائی ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹۱).

قیس صحرائی و فرہاد تھا کوہستانی
پاس ننگوں کے دھرا کیا تھا بجز عریانی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۹۰). ایک کبوتر صحرائی ... ذبح کر کے آلائش سے پاک کر لیا گیا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۶). پھر میرے سامنے ساری دیوار صحرائی پہاڑیوں کی نوکیلی چوٹیوں میں لپٹ گئی. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۷). (ب) امث. **وہ قندیل جو ہوا میں نہیں بجھتی.**

سڑک پر تھیں صحرائیاں پاس پاس
تھا روغن کی جا ان میں روشن گیاس

(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۹). [صحرا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---فَرْش (---فت ف ، سک ر) امذ.
(ارضیات) زمین کی نہایت سخت سطح. بعض مقامات پر اس سطح کو صحرائی فرش کہتے ہیں کیونکہ یہ سطح ویسی ہی سخت اور سنگین ہوتی ہے جیسے کسی بڑے شہر کی سڑکوں کا فرش ہو. (۱۹۵۳ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۶۲). [صحرائی + فرش (رک)].

صَحْرائِیَت (فت مع ص ، سک ح ، کس ء ، شد ی بفت) امث.
صحرا جیسی کشادگی یا وسعت. سبزہ زار ... کچھ باغ کچھ صحرائیت کا لطف دکھاتا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۸). مولانا ، صحرائیت و فضائیت کے بہت دلدادہ تھے اس لئے ... مکان وسیع پر فضا اور خوش منظر پسند کرتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۶۵). [صحرائی (رک) + یت ، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

صُحُف (ضم مع ص ، ضم ح) امذ ؟ ج.
۱. **صحیفہ (رک) کی جمع ، الہامی کتابیں جو انبیا علیہ السلام پر اتاری گئیں.** ان کے گھر میں صحف انبیاء اور تورات کی تلاوت کا بڑا چرچا تھا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۸۰).

پارہائے صحف ، غنچہائے قدس
اہلبیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۲۳). یہ قوت کتاب سطور اور صحفِ مطہرہ کے ذریعہ ظہور میں لائی گئی ہے. (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۱۱۶). ۲. **کتابیں ، رسائل ، اوراق ، صفحات.** صحفِ جدیدہ میں جس قدر اقوال حضرت مسیح علیہ السلام کے پائے جاتے ہیں کس قدر مذاق شاعری کا رکھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۲). زمانہ جنگ کے وعدے ، عہد صلح میں صحف منسوخہ سے زیادہ پارینہ ہیں. (۱۹۲۰ ، برید فرنگ ، ۱۹۰). [ع].

---آسْمانی کس صف (---سک س) امذ
آسمانی کتابیں ، وہ کتابیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں. تمام صحفِ آسمانی یہیں نازل ہوئے شاید اس لئے کہ عربی سامی زبان ہے. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۵۰). [صحف + آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَخَفَک (فت ص ، سک ح ، فت ف) امذ.
چھوٹا پترا ، چھوٹی پلیٹ. سالموں کے انضمام سے ذرّے پیدا

ہونے جن کے سبب ... صحفک (Platelets) عالم امکان میں آئے. (۱۹۲۹ ، جدید سائنس ، ۲۳). [صحفہ (بحذف ہ) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

صَحْفَہ (فت ص ، سک ح ، فت ف) امذ.
پترا ، دھات کا ٹکڑا ، پلیٹ ؛ پرت ، ورق. پستانی حیوانات میں ہر ریشہ کے ساتھ صرف ایک منتہائی صحفہ وابستہ معلوم ہوتا ہے لیکن رینگنے والے جانوروں میں کئی صحفے ہو سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۷۹). گھڑیاں اور خاص کر طلائی صحفے ... کے ساتھ مصنوعی دانت چسپاں ہوتے ہیں. (۱۹۳۷ ، طبِ قانونی ، ۳۶۷). [ع].

صَحْن (فت مع ص ، سک ح) امذ.
۱. چوطرفہ عمارت کے بیچ میں کھلی ہوئی کشادہ زمین ، انگنائی ، آنگن. صحن اس کا موتیاں سوں بھریا جوں تاریاں سوں گگن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۵).

زمین صحنِ مبارک یہاں تلک ہے صاف
نگاہ کیجے تو فلسِ سمک تلک ہو شمار
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۲۳۲). مسجد کے صحن میں ... بچھتر لڑکے پڑھ رہے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۸۵) اس مکان کے صحن میں دہلی کے شہزادے کا قبرستان بھی تھا. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۳). ابھی وہ صحن میں سلاد کے بوٹے ٹھیک کر رہی تھی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۶). **۲. رقبہ ، وسعت ، میدان ، احاطہ.**

میرا جایا نازک تن
ماریا کربل کے صحن
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۶۷).

راتے نین سرنگ اس دوست جیوں ترنگ ہیں
کرتے اپس میں جنگ ہیں مکھ نور کے صحن میں
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۲).

سوربج ہے درپن تیرا انبر صحن انگن ترا
گھر لامکاں مسکن ترا تج بن نہیں کوئی باعلی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۸).

صحنِ گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جائے گل حیف یہاں خار بیاباں نہ ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳).

صحنِ صحرا کو سدا اشک سے رکھنا چھڑکاؤ
بس دوانہ ہوں میں قائم تری مرزائی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۸).

زرد رو تھا وقتِ پرسش ہر رہا سرسبز میں
فرشِ استبرق مجھے صحنِ قیامت ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۲).

اس اسیری میں بھی ہر سانس کے ساتھ آتی ہے
صحنِ زنداں میں انہیں دشتِ وطن کی خوشبو
(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۳۷). **۳. ایک قسم کا گٹھیلی بناوٹ کا عُمدہ ریشمی کپڑا (قدیم زمانے کا) ، ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا.** پاجامہ صحن کا پاوں میں ، بینجنی دوپٹہ چونٹی سے چنا ہوا کندھے پر پڑا ہوا (۱۸۳۵ ، حکایات سخن سنج ، ۱۷). **۴. چھوٹا نیز بڑا پیالہ ، رکابی ، پلیٹ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع].

---باغ کس اضا ؛ امذ.
باغ کا تختہ یا احاطہ.

میں ہوں جہاں میں افسانہ سازِ رنگِ چمن
میں صحنِ باغ میں رازِ شگوفہ کاری ہوں
(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۳). [صحن + باغ (رک)].

---چَبُوتَرَہ کس اضا (---فت چ ، و مع ، سک نیز فت ت ، فت ر) امذ.
(معماری) انگنائی یا صحن کا بلند بنا ہوا حصّہ جو مکان کی کرسی کے برابر اونچا اور صدر عمارت کے فرش سے ملا ہوا ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). [صحن + چبوترہ (رک)].

---چَمَن کس اضا (---فت چ ، م) امذ.
رک : صحنِ باغ.

آتے ہی صحنِ چمن گلزار تو نے کر دیا
گرم حسن و عشق کا بازار تو نے کر دیا
(۱۹۱۲ ، مطلع انوار ، ۱۸). [صحن + چمن (رک)].

---چی امث ؛ = صحنچی.
چھوٹا صحن. اسے صحن چی میں بٹھا کر انگیٹھی قریب رکھوا دی اور پرانی رضائی اس پر ڈال دی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲۳). [صحن + چی ، لاحقۂ تصغیر].

---حَرَم کس اضا (---فت ح ، ر) امذ.
حرم شریف کا احاطہ.

جمالِ گنبدِ خضرا ، ضیائے صحنِ حرم
مرے سفر میں یہ جلوے تھے ہمسفر میرے
(۱۹۸۳ ، ذکرِ خیرالانام ، ۶۳). [صحن + حرم (رک)].

---خانَہ کس اضا (---فت ن) امذ.
انگنائی ، گھر کا کھلا ہوا وسطی حصّہ.

گر بام خانہ ہے تو کلس سومنات کا
اور ہر دوار ان کے لیے صحنِ خانہ ہے
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۷). [صحن + خانہ (رک)].

---دار صف.
وہ مکان جس کے آگے انگنائی یا چوڑا میدان چھُوٹا ہوا ہو (فرہنگِ آصفیہ). [صحن + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سیم کس اضا (---ی مع) امذ.
سفید کاغذ کا تختہ ، شیٹ ؛ چاند کی سطح (جامع اللغات). [صحن + سیم (رک)].

---عَظِیم کس صف (---فت ع ، ی مع) امذ.
زمین کی سطح (جامع اللغات). [صحن + عظیم (رک)].

---گُلْزار کس اضا (---ضم گ ، سک ل) امذ.
رک : صحنِ چمن.

صحن گلزار میں کیا کام ہے صحرائی کا
جائے کا حیف یہاں خار بیاباں نہ ہو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۳). [صحن + گلزار (رک)].

صَحْنْچَہ (فت مع ص ، سک ح ، ن ، فت چ) امذ.
چھوٹا آنگن ، چھوٹا میدان. پلنگڑی جواہر کار صحنچے میں باغ کے گسترده ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۵۹۷).
حدِ نگاہ میں ہے تری آسمانِ عشق
اک صحنچہ مکاں کا ترے لامکانِ عشق
(۱۹۰۸ ، مخزن ، اکتوبر ، ۶۵). [صحن + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

صَحْنْچی (فت مع ص ، سک ح ، ن) امث.
چھوٹا صحن ؛ چبوترے کے وسط میں چوطرف سے کھلی ہوئی یا بڑے دالان کی بغلوں میں بنی ہوئی سہ دری. صحنچیوں میں کرگس اور بوم بدفال کے نشیمن. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱). دن دن بھر صحنچی میں گھٹی بیٹھی رہتی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۸). سب کے سب صحنچی میں بیٹھے ہوئے بات چیت میں مصروف تھے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰). اونچے ، اونچے طویل دالانوں ، صحنچیوں اور سہ دریوں والی قدیم طرز کی حویلی تھی. (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۱۰). [رک : صحن چی].

صَحْنَک (فت مع ص ، سک ح ، فت ن) امث.
۱. (ا) **چھوٹی رکابی یا طباق (بیشتر مٹی کا) ؛ رکابی ، طشتری.**
بچھایا ہوں میں سفرہ امید کا
بھرو صحنکاں نعمتاں محترم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۹).
عمر اپنا کیے کیتک ناچیز
جنوں کہ صحنک بچھاں درپن کوں
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۱).
کہیں صحنک رکھوں کہیں پیالہ
کہیں ہانڈی کے ٹھیکرے لالا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۱). آپ بالا خانے پر ہی رہتے تھے ... فقیر کو کھانے کی صحنک دیتے تھے. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۹۲). ختنہ کے عمل سے پہلے نائی ایک صحنک کو زمین پر الٹا رکھ دیتا ہے اور اس کے نیچے شمع جلائی جاتی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۸۷). (ii) (**کنایۃً**) **تھوڑی سی دولت یا جاگیر وغیرہ.**
اس کے مصرف کے جو دیہات ہیں بس ان میں سے
اپنے مداح کو بھی کر دے مقرر صحنک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۳). ۲. **جناب فاطمہ زہرا کی نیاز نیز اس نیاز کا کھانا (جس میں عموماً پاک عورتیں ، پاک دامن اور سیدانیاں شریک کی جاتی ہیں).** حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائیں. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۵۶). محل میں نذریں نیازیں کونڈے صحنکیں رتجگے ہونے لگے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۷). پاک و صاف سہمان بیبیاں اس صحنک کو نوش کریں. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۸۹). اف : کرنا ، ہونا. [ع].

--- پر ہاتھ رکھنا محاورہ.
(عور) **حضرت بی بی فاطمہ کی نیاز پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا.** اپنے سچ پر قسم کھالوں گی صحنک پر ہاتھ رکھ دونگی بڑی روٹی اٹھا لوں گی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۲۵).

--- دینا ف م.
حضرت بی بی فاطمہ کی صحنک کا کھانا پکانا اور نیاز دینا.
اوّل دیویں صحنک بی بی کی اے
(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۸).

--- سے اُٹھ جانا محاورہ.
صحنک میں شرکت کے قابل نہ رہنا ، عورت کا پاک دامن نہ رہنا ، بے آبرو ہو جانا.
ڈر ہے ہم سورتوں کی چشمک سے
اپنے اوٹھ جاؤں گی میں صحنک سے
(۱۸۶۹ ، بہارِ عشق ، ۱۷).

--- کھانا محاورہ.
عورت کا جناب فاطمہ زہرا کی نیاز میں شرکت کے قابل ہونا ، نیک چلن ہونا ، پاک دامن ہونا. صحنک کھاتی تھی اسے کیا ہو گیا کہ بدل گئی. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۳). فریدوں شوکت بولا چہ خوش تم کیا صحنک کھاتی ہو جو یہ کلمہ سناتی ہو ، بس بہت نخرہ نہ کرو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

--- کِھلانا ف م.
جناب فاطمہ زہرا کی نیاز دلوانا ، منت کا کھانا کرنا. کوئی بولی میں سہ ماہی کے روزے رکھوں گی ، کونڈے بھروں گی صحنک کھلاؤں گی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۵۷).

--- ماننا محاورہ.
صحنک کرنے کا دل میں عہد کرنا (کسی مراد کے پوری ہونے پر). کوئی لال پری کی نذر مانتا ، عورتیں کونڈے و صحنک حضرت بی بی کی مانتیں. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹).

صَحْو (فت مع ص ، سک ح) امذ.
۱. **ہوشیار ہونا ، مستی کے عالم سے نکلنا ، نشہ اتر جانا.** محویت سے نکال کر بقا و صحو کی طرف لاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۷). حالتِ صحو میں ہو تو مناجات کرنے کو رو بسوے قبلہ ہو بیٹھے. (۱۹۰۵ ، انشائے بشیر ، ۵۸).
۲. (تصوف) **ذات احدیت میں غیریت کے ساتھ محو ہونا ، اپنی ذات و صفات کو گم کر دینا.** حضرت سلطان الاولیاء پر صحو غالب تھا. (۱۸۳۵ ، حکیم الامت ، ۴۴). کیفیتِ باطن میں بالخصوص آج کل صحو ہی کی ضرورت ہے. (۱۹۱۹ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۰۰). حال سریع الزوال ہوتا ہے ، مثلاً : واقعہ ، قبض ، بسط ، تواجد وجد ، وجود ، صحو ، سکر ذوق ... وغیرہ. (۱۹۸۸ ، اقبال ایک صوفی شاعر ، ۷۷). [ع].

صَحْوِیَت (فت مع ص ، سک ح ، کس و ، شد ی بفت) امث.
ہوش میں ہونا ، بیداری کی حالت میں ہونا ، محویت کا نقیض.

صحوبت عویت کا کر کے مقام
جہاں بیٹھا وہاں تھا با آرام
(؟ ، شاہ ندا (اردو ادب ، ۱ : ۱۱۸)).[صحو + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَحی (۱) (فت ص) م ف (قدیم).
رک : سہی.

یہی بات سن نار غصہ ہوئی
بلاؤ میاں کو میں پوچھوں سہی
(۱۷۹۹ ، **قصۂ قاضی و چور** ، ۱۱۱).[سہی (رک) کا قدیم املا].

صَحی (۲) (فت ص) صف (قدیم).
صحیح ، درست ، ٹھیک.

نہیں ہم میں کوئی شہنشہ مثال
صحی مانے یہ بات کون شیخ و شاب
(۱۶۱۱ ، **قلی قطب شاہ** ، ک ، ۱ : ۱۳).

حق میں میرے رقیب اسے کہتے ہیں سب غلط
ظالم تک ایک بات کے تئیں تو صحی کرے
(۱۷۱۸ ، **دیوانِ آبرو** ، ۳۰).

صحی ہے او خدا کا دوست پیارا
جگت اس نور سیں روشن ہے سارا
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۷). [صحیح (رک) کا قدیم اِملا].

صِحّی (کس ص ، شد ح) صف.
صحت کا ، صحت کے متعلق. ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ وہ عضو صحت کے مزاج (مزاج صحّی) سے کتنا ہٹ گیا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۸۷). اسکولوں کی صحی تعلیم میں غذا کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے. (۱۹۷۳ ، ہمدرد صحت ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳). [صحت (بحذف ت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِحّیّات (کس ص ، شد ح بکس ، شد نیز بلا شد ی) امث.
صحت کا علم ، صحت جسمانی سے متعلق مسائل و امور. یونانی صحیات کا دائرۂ عمل شہ زوری اور پہلوانی کی تکمیل کے لیے ایک خاص طبقے تک محدود تھا. (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۴۲). [صحّی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَحیح (فت ص ، ی مع). (الف) صف.
۱. **عیب یا غلطی سے مبرّا ، نقص سے پاک ، بے عیب.** آج دنیا کا صحیح سے صحیح دماغ بھی اس کیفیت کا اندازہ مشکل سے کر سکتا ہے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۵). ۲. **درست ، ٹھیک ، سچ ، قاعدے اور ضابطے کے مطابق ، راست ، بجا.**

اہل غفلت کوں خبر نئیں مونہہ میں جو نکلے صحیح
جمع خاطر جن کی ہے محتاج نئیں شاباش کے
(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۲۹۵). شاہ ولی اللہ بھی ... اسی رائے کو صحیح قرار دیتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۷). خدا تو ہی جانتا ہے کہ یہ الزام کہاں تک صحیح ہے. (۱۹۳۴ ، **قرآنی قصے** ، ۶۶). وہ ہر سال نہایت درست اور صحیح بجٹ بنا لیتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۰۵). ۳. **تندرست ، چنگا ، اچھا ، صحت مند.**

کیونکر ہو ایک وصفِ لب و چشمِ واسطی
ہے تفرقہ مزاجِ علیل و صحیح میں
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۱۲۲). ۴. **(ریاضی) سالم (عدد) ، وہ عدد جس میں کسر نہ ہو.** صحیح کی دو قسمیں ہیں منطق ہوتا ہے یا اصم. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸). ۵. **(عروض) شعر کے عروض و ضرب جو باوجود جواز کے علت و نقصان سے پاک اور سالم ہوں.** صحیح وہ عروض اور ضرب جس میں کچھ نقصان نہ ہوا ہو اس کے ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے ہی سالم رہیں دونوں. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۴۲). ۶. **(اصول حدیث) وہ روایت یا حدیث جسے دیندار اور پرہیزگار لوگوں نے ہر زمانہ میں برابر روایت کیا ہو.** کہا ترمذی نے اسناد اس کی صحیح ہے یا حسن ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۳۲). اکثر روایتوں کو یکجا کر دیا ان میں صحیح ، مرفوع ، قوی ، ضعیف ، موقوف ، مرسل ، منکر سبھی قسم کی روایتیں ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۶۵). اسی طرح صحیح و حسن اور مقبول مردود وغیرہ کتنی اقسام حدیث ہیں جن کی تقسیم خود اپنی جگہ اس امر کی شاہد ہے. (۱۹۸۶ ، اردو میں اصولِ تحقیق ، ۱ : ۴۲). (ب) امث. ۱. **تصدیق ، دستخط.** بسم اللہ جس طرح چاہو لکھا لو میں اپنی صحیح جماعت کے روبرو دیتا ہوں. (۱۸۸۳ ، رنج و راحت (ظریف کے ڈرامے ، ۳ : ۱۴)). ۲. **حدیث کی چھ یا سات کتابوں میں سے ہر ایک جیسے صحیح بخاری ، صحیح مسلم.** بخاری نے اس سے اعراض کیا اور اپنی صحیح میں اس کے برخلاف عنوان لکھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۳۷). وہ چھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں ... صحیح بخاری ، صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابی داؤد ، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ. (۱۹۵۶ ، مشکوۃ شریف (مقدمہ) ، ۱ : ۱۵). (ج) امذ. **(قواعد) حروفِ علت کے علاوہ باقی تمام حرف حرفِ صحیح کہلاتے ہیں کیونکہ وہ متغیر نہیں ہوتے** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

ـــُـ الاُصُول (---ضم ح غم ا سک ل ضم ا ، و مع) صف.
بااصول ، اصول پرست ؛ حقیقت پسند. نازیبا طریقوں کے استعمال سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا جن کو کوئی صحیح الاصول و صحیح المسلک پبلک کام کرنے والا روا نہیں رکھے گا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۵۹). [صحیح + رک : ال (۱) + اصول (رک)].

ـــُـ الاَواخِر (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، کس خ) امذ.
(لسانیات) وہ اسماء جن کے آخر میں کوئی حرفِ صحیح ساکن ہے ، جیسے رات ، بات (اردو زبان کا ارتقاء ، ۲۱۱). [صحیح + رک : ال (۱) + اواخر (رک)].

ـــُـ البَدَن (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) صف.
تندرست ، جس کے بدن میں کوئی نقص نہ ہو (ماخوذ جامع اللغات). [صحیح + رک : ال (۱) + بدن (رک)].

ـــُـ البَدَنی (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، د) امث.
تندرستی ، صحت مندی. انسان کی زندگی فقط تندرستی اور

صحیح البدنی نہیں ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۱)۔ طالبہ علموں کی ترقی اکثر تندرستی اور صحیح البدنی پر منحصر اور ملتوی ہے۔ (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸)۔ [رک : صحیح البدن + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---الجُثّہ (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ضم ج ، شد ث بفت) صف۔
رک : **صحیح البدن**۔ اس نے حکم دیا ہے کہ کوئی صحیح الجثہ سوڈانی (یعنی سیاہ فام) بطور غلام فروخت نہ کیا جائے . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۹۵)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + جثّہ (رک)]۔

---الجَواز (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ج) صف۔
جس کا کوئی جواز ہو ، جائز ، درست۔ ایک یاد داشت تحریری کے واسطے صحیح الجواز گردانتے بعض اقرارات اور معاہدات . (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ ، ۱۸۷۲ ، ۱۵۹)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + جواز (رک)]۔

---الحَواس (---ضم ح، غم ا، سک ل، فت ح)صف۔
جس کے حواس درست ہوں ، جو امراضِ دماغی سے پاک ہو ، جس کا دماغ مختل نہ ہو ، جو پاگل نہ ہو ، ہوش مند۔ ناسخ یا ذوق کے استاد الاستاد ہونے میں کسی صحیح الحواس کو عذر نہیں ہو سکتا۔ (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۱۳۰)۔ ڈاکٹر نے معائنے کے بعد لکھا کہ جوان بالکل صحیح الحواس ہے . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۵۹۷)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + حواس (رک)]۔

---الخَیال (---ضم ح ، غم ا، سک ل ، فت خ)صف۔
مثبت سوچ والا ، خوش فکر ، صائب الرّائے۔ فضلی کی آج بھی سنجیدہ فکر ، صحیح الخیال حلقوں میں عزت و توقیر ہوتی ہے۔ (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ۲۷)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + خیال (رک)]۔

---الدِّماغ (---ضم ح، غم ا، ل، شدد بفت نیز بکس) صف۔
درست دماغ والا ، عقل مند ، ذی ہوش ، ذہین۔ گفتگو کرنے کے وقت صاف ظاہر ہوتا تھا کہ صحیح الدماغ اور تیز طبع اور فہمیدہ ہیں۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۴۴)۔ ایک صحیح الدماغ اور نارمل انسان میٹرک لڑکی کو ان پڑھ گریجویٹ صاحبزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۶۱)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + دماغ (رک)]۔

---الدِّماغی (---ضمح، غم ا، ل، شدد بفت نیز بکس)**امث**۔
عقلمندی ، ذہانت ، ذکاوت ، ذی شعوری۔ بھائی صاحب تو آپ اپنی صحیح الدماغی کو لیے دولت کدے کو تشریف لے جائیں (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۷۷)۔ [صحیح الدماغ + ی ، لاحقۂ کیفیت] .**امث**۔

---الذِّہن (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس مع ، سک ہ) صف۔
رک : **صحیح الدماغ** . ایک صحیح الجسم اور صحیح الذہن بالغ انسان میں قوتِ تخیل بحدِ وافر موجود ہوتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۲۸۷)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + ذہن (رک)]۔

---الرّائے (---ضم ح ، غم ا ، ل ، شد ر) صف۔
رک : **صحیح الخیال**۔ انقلابی کارنامہ انجام دینا ... اس ... پر موقوف ہے جو صحیح الرائے افرشیائی اقوام کی جمعیت ہی سے پیدا ہو سکے گی۔ (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۳۶۶)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + رائے (رک)]۔

---الرِّوایَت (---ضمح، غم ا، ل، شد ر بکس، فت ی) صف۔
(حدیث) **درست روایت کرنے والا ، سچا راوی**۔ بصرہ کے قاضی صحیح الروایت تھے۔ (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۲۳)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + روایت (رک)]۔

---السَّمت (---ضمح، غم ا، ل، شد س بفت،سک م)صف۔
درست سمت رکھنے والا، ٹھیک روش پر چلنے والا۔ یہ پروجیکشن متساوی الرقبہ نہیں ہے اورنہ ہی ہم شکل اور صحیح السمت ہے۔ (۱۹۶۳ ، عملی جغرافیہ ، ۶۱)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + سمت (رک)]۔

---العَقل (---ضمح، غم ا، سک ل، فت ع، سک ق)صف۔
رک : **صحیح الدماغ** . یہ خیالات دل میں جاگزیں ہوں تو ایک صحیح العقل ... آدمی اشتباہ و اعتراض کا نام بھی نہیں لے سکتا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۸)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + عقل (رک)]۔

---العَقیدَہ (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع ، فت د) صف۔
وہ جس کا عقیدہ درست ہو ، ایقان رکھنے والا ، عقیدے کا پکا . شیدا صاحب درویش صفت انسان تھے نمود و نمائش پسند نہ کرتے تھے ، صحیح العقیدہ مسلمان تھے . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳، جنوری II)۔[صحیح + رک ال (۱) + عقیدہ (رک)

---القَلَم (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت ق ، ل) امذ
وہ مصنف جس کی تحریر عیوب سے پاک ہو ، درست زبان لکھنے والا۔ صحیح القلم حضرات اس تحریر کو دیکھ کر تیوری چڑھائیں گے۔ (۱۹۷۲ ، نکتۂ راز ، ۳۳)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + قلم (رک)]۔

---المَذاق (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، فت م)امث۔
درست مذاق رکھنا ، خوش ذوق ، ستھرا ذوق۔ میر حسن نے اپنی مثنوی میں اکثر واقعات کا سماں دکھانا چاہا ہے اور یہ ان کی صحیح المذاق کا نتیجہ ہے۔ (۱۹۰۷ ، موازنۂ انیس و دبیر ، ۱۶۳)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + مذاق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---المِزاج (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف۔
تندرست ، راست طبع ، سلیم الطبع۔ ان دونوں سے ایک مزاج معتدل پیدا ہو جائے گا اور حضرت بھی ایک صحیح المزاج آدمیوں کی جماعت میں تصور کیے جائیں گے۔ (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۰)۔

دُنیا میں صرف دولت کی طرح دواؤں کی بڑی مانگ ہے، صحیح المزاج کو بھی مریضوں کو بھی۔ (۱۹۱۵، احمق الذین، ۱۳)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + مزاج (رک)]۔

---ُ المزاجی (---ضم ح، غم ا، سک ل، کس م) امث۔
تندرستی، صحت نیز راست طبعی۔ نہ آدمیوں کی عمریں پہلی سی ہوتی ہیں نہ وہ قدیمی صحیح المزاجی ہے۔ (۱۸۷۹، تہذیب الاخلاق، ۱ : ۱۴۲)۔ [صحیح المزاج + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---ُ المسلک (---ضم ح، غم ا، سک ل، فت م، سک س، فت ل) صف۔
درست طریقے والا، ٹھیک راستے پر چلنے والا، صحیح کام کرنے والا۔ ان نازیبا طریقوں کے استعمال سے بھی اجتناب نہیں کیا گیا جن کو کوئی صحیح الاصول و صحیح المسلک پبلک کام کرنے والا روا نہیں رکھے گا۔ (۱۹۲۶، مسئلۂ حجاز، ۵۹)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + مسلک (رک)]۔

---ُ النسب (---ضم ح، غم ا، ل، شد ن بفت، فت س) صف ؛ امذ۔
وہ جس کے شجرے میں کھوٹ نہ ہو، بے عیب نسب کا، شریف آدمی، نجیب الطرفین۔ بعض کہتے ہیں کہ خطۂ کشمیر کے سادات صحیح النسب ہیں۔ (۱۸۸۰، آب حیات، ۲۵۹)۔ سید صاحب میر کے صاحبزادے اور سید صحیح النسب تھے۔ (۱۹۶۳، صحیفۂ خوشنویساں، ۱۵۱)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + نسب (رک)]۔

---ُ النسل (---ضمح، غما، ل، شدن بفت، سک س) صف ؛ امذ۔
رک : صحیح النسب۔ کبھی اس کی شکایت نہیں سنی گئی کہ صحیح النسل برما کی عورت نے اپنے شوہر سے بے وفائی کی ہو۔ (۱۹۱۶، گہوارۂ تمدن، ۱۸۶)۔ صحیح النسل میں شرافت اور خباثت کا بیلنس ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷، حصار، ۱۲۳)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + نسل (رک)]۔

---ُ النقل (---ضم ح، غم ا، ل، شد ن بفت، سک ق) صف۔
رک : صحیح الروایت۔ یہ شخص صحیح النقل ہے یعنی نقل صحیح کرتا ہے۔ (۱۸۴۷، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ)، ۲ : ۳۱)۔ [صحیح + رک : ال (۱) + نقل (رک)]۔

--- بُخاری (---ضم ب) امث۔
احادیث کا مجموعہ جسے حضرت امام بخاری نے مرتب کیا۔ یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے۔ (۱۹۵۶، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ)، ۱۳)۔ [صحیح + بخاری]۔

--- سالِم (--- کس ل) صف۔
۱. **تندرست، جس میں کوئی جسمانی عیب نہ ہو، بھلا چنگا۔** اچھے بھلے صحیح سالم، مانگنے والے میری سمجھ میں نہیں آتے۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۲۵۶)۔ ۲. **جوں کا توں، پورا کا پورا، پورا اور کامل، زندہ اور سلامت** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [صحیح + سالم (رک)]۔

--- سلامت (---فت س، م) صف۔
تندرست، زندہ، آفات سے محفوظ۔ کیوں ہوا بچہ پورے دنوں کا صحیح سلامت تو ہوا۔ (۱۸۸۵، محصنات، ۸)۔ اس روز ہم لوگوں نے بڑی مشکل سے بخاری صاحب کو گورنر جنرل ہاؤس سے صحیح سلامت باہر نکالا۔ (۱۹۸۷، شہاب نامہ، ۶۴۷)۔ [صحیح + سلامت (رک)]۔

--- شکل (---فت ش، سک ک) امث۔
دائرے کے اندر جو شکل مستقیمۃ الاضلاع کھینچی جاتی ہے اسے صحیح شکل کہتے ہیں (فوائدالصبیان، ۳۷)۔ [رک : صحیح + شکل (رک)]۔

--- صَحیح (---فت ص، ی مع) م ف۔
نہایت صحت کے ساتھ، ٹھیک ٹھیک۔ ابھی بشر کی عقل و دانش کی ایسی ترقی نہیں ہوئی کہ وہ ان اسباب کو بالکل صحیح صحیح دریافت کر لے۔ (۱۸۹۷، شام سلطنت تیموریہ، ۲)۔ مشہور جغرافیہ نویس البکری نے اس شہر کا حال مفصل طور پر نہایت صحیح صحیح قلمبند کیا ہے۔ (۱۹۶۷، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۳ : ۸۵۷)۔ [صحیح + صحیح (رک)]۔

--- عَدَد (---فت ع، د) امذ۔
(حساب) **سالم عدد، وہ عدد جس میں کسر نہ ہو۔** اصل غرض یہ ہو کہ کسی سرگم میں بھی سا کا تعدد ایک صحیح عدد ہو۔ (۱۹۲۱، طبیعیات عملی، ۱ : ۳)۔ دوسرے مرحلے میں حاصل ہونے والے سادہ نسبتوں کو نزدیک ترین صحیح عدد میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ (۱۹۸۵، نامیاتی کیمیا، ۵۰)۔ [صحیح + عدد (رک)]۔

--- قرار دینا محاورہ۔
صحت کو تسلیم کرنا، درست ماننا (جامع اللغات)۔

--- کَرنا محاورہ۔
۱. (اَ) **اصلاح کرنا، غلطی دور کرنا، درست کرنا۔**

جو کچھ خطا اس منہ توں پائے
ایسے صحیح کر خدائے

(۱۵۷۸، خوب ترنگ (ادب و لسانیات، ۲۵))۔ (اا) **راہ راست پر لانا، سدھارنا، افعال و کردار ٹھیک کرنا۔** ماں اس کے بیٹے کو صحیح نہ کر سکا تو اس نے ماں کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ (۱۹۰۹، تاریخ تمدن، ۱۲۲)۔ ۲. **تصدیق کرنا، دستخط کرنا۔** میرزا صاحب نے ہنڈی صحیح کر کے کلیان کے حوالے کی۔ (۱۹۵۱، احوال غالب، ۱۱۴)۔ ۳. **درج حساب کرنا، لکھنا، بہی کھاتے میں چڑھانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۴. **مارنا، جڑنا، لگانا (طمانچہ)۔** جو بولے اس کو صحیح کر دو، نہیں تو تلوار سے میں تمکو گھایل کرتا ہوں۔ (۱۸۶۰، فیض الکریم، ۶۹۳)۔ بھابھی نے اٹھتے کے ساتھ محمودہ کے ایک طمانچہ صحیح کیا۔ (۱۸۶۸، مرآۃ العروس، ۶۳)۔ ۵. **کھرے کرنا، نقد وصول کرنا** (نوراللغات)۔ ۶. **سطح کو ہموار کرنا۔** زمین اونچی نیچی تھی ایک جگہ صحیح کر کے تپائی کو بچھایا۔ (۱۹۲۳، اہل محلہ اور نا اہل پڑوس، ۳۶)۔ ۷. **تحقیق کرنا، تصدیق کرنا، گواہی**

ثبوت بہم پہنچانا یا ثابت کرنا. اخراج کیا اس کو امام احمد نے اور صحیح کیا ابن حبان نے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۶).

---گئے (اور) سلامت آئے کہاوت.
جیسے گئے تھے ویسے ہی آ گئے کچھ کھویا نہ پایا ، بغیر کچھ کیے ہوئے پلٹ آئے. غرض صحیح گئے اور سلامت آئے ، گھر والوں نے جب شکوہ کیا تو بولے میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا مجھ سے کسی کی سفارش نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۳۷).

---مُسْلِم (---ضم م ، سک س ، کس ل) امث.
احادیث کی ایک کتاب جسے امام مسلم نے مرتب کیا ہے. صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ذبح کے فرماتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۵۶). بعض مغرب والوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیا. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (مقدمہ) ، ۱ : ۱۳). [رک : صحیح + مسلم (عَلَم)].

---مَعْنوں میں م ف.
بجا طور پر ، در اصل ، حقیقت میں ، واقعی. اس عہد میں یہ زبان صحیح معنوں میں ہندوستانی کہلانے کی مستحق تھی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۸۳).

---نامَہ (---فت م) امذ.
رک : صحت نامہ. اس کتاب میں بھی طباعت کی اغلاط ہیں آخر میں صحیح نامہ لگایا گیا ہے. (۱۸۴۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا (مقدمہ)، ۱۱). حضرت یہ صحیح نامہ کیسا ہے مجھے تو اس میں غلطی کا شبہ بجا ہے. (۱۸۹۱ ، فغان بے خبر ، ۹۸). [صحیح + نامہ (رک)].

---و سالِم (---و مج ، کس ل) صف ؛ م ف.
رک : صحیح سالم. خداوند عالم ... تجھے دن کے وقت وہاں سے صحیح و سالم نکالے گا. (۱۸۱۳ ، ام الائمہ ، ۴۹). حضرت کو صحیح و سالم پاکر بہت خوشی ہوئی. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۱۶). دیکھتے ہیں کہ اسمٰعیل کی جگہ ایک مینڈھا ذبح کیا ہوا پڑا ہے اور اسمٰعیل تندرست و صحیح و سالم ہیں. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۳۵). [صحیح + و (حرفِ عطف) + سالم (رک)].

---و سَلامَت (---و مج ، فت س ، م) صف ؛ م ف.
رک : صحیح سلامت. کیوں ہوا بچہ پورے دنوں کا صحیح و سلامت ہوا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۸). وزیر نے اس حکم کی تعمیل کی اور روانہ ہو گیا اور صحیح و سلامت پہنچ گیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲). [صحیح + و (حرفِ عطف) + سلامت (رک)].

صَحِیحَہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) صف مث.
صحیح (رک) کی تانیث. امتحانات صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ بھی اور اجسام ثقیلہ کے مانند متعلق بہ کشش زمین ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۰). تمام احادیثِ صحیحہ سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، تصنیفات احمدیہ ، ۸ : ۱۲). موجودہ عہد میں زبان کا مطالعہ ... حروفِ علّت اور حروفِ صحیحہ کو ... گرفت میں لانے کی کوشش پر مبنی ہے. (۱۹۳۸ ، ہندوستانی لسانیات کا خاکہ (مقدمہ) ، ۲۰). [صحیح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَحِیحَین (فت ص ، ی مع ، ی لین) امث.
(لفظاً) دو صحیح چیزیں ؛ مراد : حدیث کی دو مشہور کتابیں ، صحیح بخاری اور صحیح مسلم. صحیحین میں ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے ... بخشے جائیں گے اس کے سب گناہ. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید فی مسائل الصیام ، ۳).

اس روئے کتابی کی صحیحین سے تشبیہ
اے اہل حدیث اس میں گماں ہے غلطی کا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۷۳). صحیحین میں حضرتِ انس کی روایت سے منقول ہے کہ خطبۂ جمعہ ہی میں آپؐ نے دعا فرمائی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۲۸). [صحیح + ین ، لاحقۂ تثنیہ].

صَحِیفا (فت ص ، ی مع) امذ.
رک : صحیفہ ، کتاب.

اس کو دیوان کون کہتا ہے
یہ فصاحت کا اک صحیفا ہے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۳۱۷). [صحیفہ (رک) کا متبادل املا].

صَحِیفَہ (فت ص ، ی مع ، فت ف) امذ.
۱. کتاب ، رسالہ ، چھوٹی کتاب نیز الہامی کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی رسول پر اُتاری گئی ہو.

خدا کی طرف تھے کتاباں کیتے
یو فیروز بھی اوترے صحیفے کیتے

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۸).

تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شبِ دیجور ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۸).

میں نے جانا تھا صحیفہ عشق کا ہے میرے نام
واہ یہ دیوان بھی نقلِ دفاتر ہو گیا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳). ایک سو اٹھائیس صحیفے اترے تھے آدم کے اوپر باوَن ، اور شیث پر تیس. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۸۳). بہن نے وہ صحیفہ جس میں سورۂ طٰہٰ لکھا تھا نکالا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۳۰). صحیفۂ لاہوتی کی دیباچہ نویسی کے لیے ملکوتی اسباب کی ضرورت ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، ۶).

صحیفے جو بھی آئے ہیں مرا ایمان ہے ان پر
خدا کا صرف آخر بالیقیں قرآن اعظم ہے

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۳۵). **۲. خط ، مکتوب ، فرمان وغیرہ.** صحیفۂ سراپا حکمت کو بہ تعظیم تمام چوم کے تعویذ بازوے شہر یاری کیا. (۱۸۳۸ ، بوستان حکمت ، ۳۱). صدیق مکرم سفر سے واپس ہوا تو ڈاک میں صحیفۂ مودت ملا. (۱۹۳۰ ، کاروان خیال ، ۶۸).
۳. ورق ، صفحہ (لکھا ہوا).

اس گلبدن کے وصف کے لکھنے کوں اے سراج
درکار ہے صحیفۂ برگِ سمن سفید
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۲۵). حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس آدمی بھیجا اور کہلایا کہ وہ ان صحیفوں کو جن کو حضرت ابوبکرؓ نے مرتب کرایا تھا ، ہمارے پاس بھیجدیں . (۱۹۵۶ ، مشکوۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۱). [ع : (ص ح ف)].

---ٔ اِلْہام / اِلْہامی کس اضا / صف(--- کس ا ، سک ل) امذ ؛ صف.
خدا کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ، آسمانی کتاب. جس طرح اس کا صحیفۂ الہامی اور وحیٔ ربانی نور ہوتی ہے وہ خود بھی سراپا نور ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۸۸). وہ فطرت کے قوانین سے واقف ہوا لیکن اس کے سکرپچر (صحیفۂ الہام) سے بے بہرہ رہا. (۱۹۷۶ ، اقبال ، شخصیت اور شاعری ، ۶) [صحیفہ + الہام / الہامی (رک)].

---ٔ اِلٰہِیَّہ کس صف(--- کس ا ، مد ل ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
اللہ کی کتاب ؛ (کنایۃً) قرآن شریف. صحیفۂ الہیہ (قرآن) میں اور پیدا کیا ہم نے انسان کو احسنِ تقویم میں اسی کی طرف ایما ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۲۷). [صحیفہ + الٰہی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت].

---ٔ اِیماں کس اضا(--- ی مع) امذ.
(کنایۃً) قرآن مجید.

دیں دار ایسے پھر نہ ہوئے زیر نُہ طبق
حقا کہ سب صحیفۂ ایماں کے تھے ورق
۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۵۱). [صحیفہ + ایماں (رک)].

---ٔ آسْمانی کس صف(--- سک س) امذ.
رک : صحیفۂ الہامی. بسبب اوس کے احکام .. کتابیں اور صحیفۂ آسمانی مرقوم ہوتے ہیں . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳). شاہنامہ جو عجم کا صحیفۂ آسمانی ہے ... اسی عہد میں تیار ہوا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲). نگار میں چھپی ہوئی ہر تحریر صحیفۂ آسمانی معلوم ہوتی تھی. (۱۹۸۶ ، اردوگیت ، ۱۷). [صحیفہ + آسمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خواں (--- و معد) صف.
قرآن پڑھنے والا ، قرأت کرنے والا ، قاری. سہیل اسی حال سے روتا ہوا سجدے میں آکر بیٹھ رہا صحیفہ خواں سے صحبت ہے . (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۶۰) [صحیفہ + ف : خواں ، خواندن - پڑھنا].

---ٔ رَبّانی کس صف(--- فت ر ، شد ب) امذ.
(کنایۃً) قرآن مجید. انھوں نے ... اس کا بھی اقرار کر لیا کہ صحیفۂ ربانی اور وحیٔ ربانی کی طرح نبی سراپا نور ہوتا ہے (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۲۷). [صحیفہ + ربانی (رک)].

---ٔ فِطْرَت کس اضا(--- کس ف ، سک ط ، فت ر) امذ.
مراد : دنیا ، کائنات ، زمین اور آسمان. وہ آثارِ کائنات اور صحیفۂ فطرت کا مطالعہ بڑے غور و فکر کے ساتھ کر رہا ہے. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۱۲). [صحیفہ + فطرت (رک)].

---ٔ کامِلَہ کس صف(--- کس م ، فت ل) امذ.
رک : صحیفۂ آسمانی. اب ہم اُن ادعیہ کا ذکر کرتے ہیں جو مندرج صحیفۂ کاملہ ہیں. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۹۸). [صحیفہ + کامل (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ٔ کائِنات کس اضا(--- کس ء) امذ.
مراد : دنیا ، زمین و آسمان. اس کا جواب ... خود صحیفۂ کائنات کے اوراق بارہا دے چکے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۵). [صحیفہ + کائنات (رک)].

---نِگار (--- کس ن) امذ.
اخبار نویس ، صحافی ، مضمون نگار. کچھ بات پیدا کر دینا ایک اچھے صحیفہ نگار کے لئے بھی کوئی دشوار بات نہیں . (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی (سالنامہ) ، ۱۳۲). [صحیفہ + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---نِگاری (--- کس ن) امث.
اخبار نویسی ، صحافت ، مضمون نگاری. اخبار نویسی یا صحیفہ نگاری دراصل اس تجسس کی رہینِ منت ہے جو انسانی زندگی کا اقتضا ہے. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۱۷). [صحیفہ نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صِحِّیَہ (کس بج ص ، شد ح بکس ، شد ی بفت) صف.
امورِ صحت. یقینا حجاز میں صحیہ کے متعلق بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۳۳). [ع].

صَخْر (فت ص ، سک خ) امذ.
سخت پتھر ، چٹان.

کیا شاہ نے تب یہ مجھ سے خطاب
یہ ہے زادۂ صخر اس پر عذاب
(۱۸۳۰ ، معارج الفضائل ، ۱۵۷). [ع].

صَخْرَہ (فت ص ، سک خ ، فت ر) امذ.
۱. بیت المقدس کا وہ بڑا پتھر جو مدوّر دیوار پر اس طرح رکھا ہوا ہے کہ چھت بن گیا ہے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج اسی مقام سے آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے.

پھر مسندِ صخرہ پہ گیا تاجِ رسالتؐ
جس تخت پہ آئے گا خدا روزِ قیامت
(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۱ : ۵۵). صخرہ کے حُجرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیتے اور مجاہدہ کیا کرتے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲۵). **۲. سخت پتھر ، چٹان.** اے میرے پیارے اگر وہ دانہ رائی کے برابر بھی صخرہ میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو اللہ اس کو لائے گا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸۷) . صخرہ یا چٹان ان اجسامِ معدنی کے متعدد اقسام میں سے ایک قسم ہے جن سے قشرالارض بنا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۲۷).

نرم جیسے کہ سیب کا موتی
سخت جیسے کہ صخرۂ صما
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۵). ۳. **ایک نہایت بدصورت جن کا نام جو حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی چُرا لے گیا تھا.**
ہر ایک قطرہ چمٹ جاوے گا بن کر صخرۂ جنّی
ارے ظالم بھرے ہے فوج بکتانوس شیشہ میں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۳). بھیلوں کی صورتوں کی نسبت کیا کہا جائے ہر ایک صخرۂ جنی سے کچھ سوا نظر آتا تھا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۶۶). [ع].

صَخْری (فت ص ، سک خ) صف.
پتھر کا ، پتھریلا ، پتھر کا بنا ہوا. بدھ مت کے لیے اس کی خدمات کی شہادت کتبات کے اس مجموعے نے ملے گی جن کی تفصیل یہ ہے ... چودہ صخری فرامین. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۵۶). [صخر + ی ، لاحقۂ صفت].

صُخُور (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
چٹانیں ، سخت پتھر. جب ہم طبقاتِ ارضی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صخور کی دو قسمیں نظر آتی ہیں. (۱۹۲۹ ، تختِ طاؤس ، ۶). [صخرہ (رک) کی جمع].

ــــِ رُسُوبی / رُسُوبِیَّہ کس صف(ـــ ضم ر ، و مع / کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(ارضیات) وہ پتھر یا چٹانیں جو پانی کے نیچے مٹی کے تہ بہ تہ جمنے سے پیدا ہوتی ہیں. جو صخور پانی کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں انہیں صخورِ رسوبیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۶). علمی اصطلاح ایسی چٹانوں کے لیے احجارِ مطبق یا صخورِ رسوبی ہے. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۲۵). [صخور + رُسُوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ــــِ ناری / نارِیَّہ کس صف(ـــ کس ر ، شد ی بفت) امذ.
(ارضیات) وہ پتھر یا چٹانیں جو اشیائے معدنی کی حرارتِ کثیر پا کر پگھل جانے سے پیدا ہوتی ہیں. جو صخور اشیاءِ معدنی کی حرارتِ کثیر ... سے پیدا ہوتے ہیں انہیں صخورِ ناریہ اگنیس راکس کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۶). یہ چٹانیں آتشیں چٹانیں یا صخور ناری کہلاتی ہیں. (۱۹۱۶ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۱۲۵). [صخور + نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَد (فت ص) صف.
۱. **ایک سو.**
ہوا رتبہ میں افزوں قافِ قلّت کافِ کثرت سے
معمّا پا گئی چشمِ تامّل صاد سے صد کا
(۱۸۵۷ ، کلیاتِ محسن ، ۵۷). ۲. (اً) **بیسیوں ، سیکڑوں ، زیادہ (تعداد کے لیے مستعمل).**
دو بھواں تیغ جنوبی سے دراز
ہوتے صد محمود وو مکھ دیکھ ایاز
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳). (آ) **بہت ، نہایت.**

دشمن پالے باصد ناز
پیارے مارے کٹکٹ ساز
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۶)).
تکلیف نہ کراہ مجھے جنبشِ لب کی
میں صد سخن آغشتہ بہ خوں زیرِ زباں ہوں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶). [ف].

ــــ افسوس فقرہ.
بہت افسوس ہے ، نہایت رنج کی بات ہے.
ذلیل و خوار ہو اہلِ وقار صد افسوس
ہزار حیف دلِ بیقرار صد افسوس
(۱۸۸۷ ، گلزارِ داغ ، ۳۰۲).

ــــ اِنسان صَد مِزاج کہاوت.
لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں (فرہنگِ اثر).

ــــ آفرِیں فقرہ.
۱. **شاباش ، مرحبا ، کیا کہنا.** صد آفریں اویس کو کہ نو سال تک اپنے خیالات کا پتہ نہ چلنے دیا. (۱۹۲۳ ، تربیتِ نسواں ، ۳) ۲. (طنزاً) **لعنت ملامت کے موقع پر مستعمل.** صد آفرین اس نیک بخت کو عورت ذات اور مغلوں کا خون ہو کر وہ نا ک کٹوائی کہ دنیا دنگ رہ گئی. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۱).

ــــ بار م ف.
سو دفعہ ، بار بار.
صد بار ہم نمک ہو بھی دشمنی عجب مجھ
کچھ بھی ملاحظہ ہے ہم جام و ہم نمک کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۵).

ــــ بار اگر تَوبَہ شِکَستی ، باز آ کہاوت.
بار بار توبہ توڑنے کے بعد بھی باز آجانے تو بہتر ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ــــ بَرگ (ـــ فت ب ، سک ر) صف ؛ امذ.
سیکڑوں پنکھڑیوں والا (پھول) ، گیندا.
سب کے تن میں ہے لباسِ کیسری
کرتے ہیں صد برگ سوں سب ہمسری
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۳).
صد برگ کی طرح میں شگفتہ ہوا تو کیا
سو خارِ غم ہیں سینے میں میرے نہاں ہنوز
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۲).
بیٹھو چمن میں نرگس و صد برگ کی طرف
نظارہ کر کے عیش و مسرت کی داد دو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۹). گلِ داؤدی و صد برگ سیکڑوں کا یرقان کوٹے. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۷۵).
سامنا کرنا اگر ہے باغ میں صد برگ سے
زعفرانی کپڑے تو بھی لے سمن اندام رنگ
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۱۹۲). [صد + برگ (رک)].

---پا اسذ.
کھنکجھورا ، ہزار پا (نوراللغات). [صد + پا (رک)].

---پارَہ/ چاک (---فت ر) صف ؛ م ف.
سینکڑوں جگہ سے پھٹا ہوا ، پرزے پرزے ، ٹکڑے ٹکڑے.

دلِ صد پارہ تجھ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

آشفتہ سر ہیں یا دلِ صد چاک بھی کئی
تنہا نہ تیری زلف سے شانے کو عشق ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۴۳).

سرشکِ اعترافِ عجز نے الماس ریزی کی
جگر صد پارہ ہے اندیشۂ خوں گشتہ طاقت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰).

دل صد پارہ ہے ، صد گونہ ہمّت بڑھ گئی اپنی
کہ جب اک کام لیتے تھے تو اب سو کام لیتے ہیں

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوحِ محفوظ ، ۷۸). [صد + پارہ/ چاک (رک)].

---چَراغ (---فت نیز کس چ) امذ.
روشنی کا چوبی یا خشتی ستون جس میں بہت سے چراغ جلائے جاتے تھے (نوراللغات). [صد + چراغ (رک)].

---چَند (اں) (---فت چ ، سک ن) صف.
سَو گُنا ، صورتِ حال سے بہت زیادہ ، کئی گنا ، بہت زیادہ.

کیا کھٹے ترکِ خود آرائی میں اس مہ رو کی زیب
توڑ ڈالے آئنہ تو جلوہ گر صد چند ہو

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۶).

شبِ غم میں ابھی گھبراتے ہیں ہم
لحد میں ہو گا صد چنداں اندھیرا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳). جب افراد کی تخیّل ، مرقع بیانی و مرقع نگاری سے اسقدر متاثر ہوتی ہے تو جماعات تو اس سے صد چند ہزار چند متاثر ہوں گی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۶۸). [صد + چند (رک)].

---حَیف فقرہ.
رک : صدافسوس.

کہ صد حیف جو ہیو اس ٹھار نئیں
سو اس ٹھار وو جیو بار نئیں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۶).

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب
حسرت میں رہے ایک بتِ عربدہ جُو کی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۸). صد حیف کہ جب کبھی ہم نے انھیں دیکھا قدرے گنجا پایا. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۳۶).

---خَصْمی (---فت خ ، سک ص) صف مث.
وہ عورت جس کے متعدد شوہر ہوں ، جو آج کسی کے پاس ہو کل کسی اور کے پاس ؛ (مجازاً) وہ عہدہ یا عہدہ دار جو کئی حاکموں کے ماتحت ہو. آپ کی سررشتہ داری بھی صد خصمی رہی. (۱۹۱۸ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۳۰). [صد + خصم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---دانَہ (---فت ن) صف.
سو دانوں والا.

زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۹). [صد + دانہ (رک)].

---دَر شَوَد کُشادَہ چُوبَستَہ شُوَد دَرے کہاوت.
(فارسی مصرع اردو میں بطور کہاوت مستعمل) ایک جگہ سے مایوسی ہو تو اور تدبیریں نکل آتی ہیں (فرہنگِ اثر).

---دَرْصَد (---فت د ، سک ر ، فت ص) امذ.
ایک قسم کا نقش جو خاص طریقہ سے بھرا جاتا ہے ، وہ حاصل ضرب جو سو کے سو میں ضرب دینے سے نکلے.

خم نہ کر دے کیوں درفشِ کاویانی کو عَلَم
نقشِ صد در صد جو ہو اس کے علمبردار کا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۱). [صد + در (حرفِ جار) + صد (رک)].

---رَحْمَت فقرہ.
(عو) صد آفرین ، شاباش.

خوب سیکھا ہے واہ صد رحمت
دوستی کا نباہ دل میرا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۲۵). صد رحمت اس پر جس نے دودھ پلایا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۳۰۹).

---رَنْگ (---فت ز ، غنہ) صف.
سو رنگوں والا ؛ (مجازاً) مختلف انداز کا ، طرح کا ، گونا گوں.

جلوہ ہے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر
صد رنگ مری موج ہے میں طبعِ رواں ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۶). [صد + رنگ (رک)].

---رَنْگی (---فت ر ، غنہ) امث.
طرح طرح کا ہونا ، متنوع. تخلیق پر شعوری اثرات میں صد رنگی ملتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۱). [صد رنگ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سالَہ (---فت ل) صف.
سو سال کا نیز سو سال کی عمر کا.

زاہدِ صد سالہ آیا میکدے میں بھول کر
لا شرابِ کہنہ ساقی اِس پرانے کے لئے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۴).

اے مردۂ صد سالہ تجھے کیا نہیں معلوم
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۳۴). قائداعظم کے صد سالہ یوم پیدائش کی تقریب پر بھی بہت سی فرمائشی کتابیں معرضِ وجود

میں آئیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۲۷). [صد + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---شاخہ (---فت خ) صف.
سو شاخوں والا ، گھنا (درخت).

چمن میں روشنی کے نور کو تاڑ
بجائے جھاڑ صد شاخے ہوئے جھاڑ

(۱۷۸۲ ، حاتم ، د ، ۲۲۶). صد + شاخ (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---شکر فقرہ.
خدا کا شکر ہے کی جگہ مستعمل.

بار مجھ پر ہے مہرباں صد شکر
ہے مرے غم کا قدرداں صد شکر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۶۶).

گردش بخت موافق ہوئی صد شکر اسیر
ہجر کے روز کٹے وصل کی راتیں آئیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

پھر چاندنی کے دام میں آنے کو تھے گلاب
صد شکر نیند کھونے سے پہلے سنبھل گئے

(۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۲۶۰).

---فَنّی (---فت ف ، شد ن) صف (قدیم).
بہت زیادہ ہنر رکھنے والا ، ہر فن مولا ، اُستاد. ایک ہرن صد فنی اس نازاں کوں غمزاں نے جنی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۲). [صد + فن (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---کُلاغ را یک کُلوخ بَس اَست کہاوت.
سو کوّوں کے لیے ایک ڈھیلا کافی ہے ، بزدلوں کو دھمکی ہی کافی ہوتی ہے (جامع اللغات).

---گُونہ (---و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
سو رنگ کے ، طرح طرح سے ؛ بہت زیادہ.

دلِ صد پارہ سے ، صد گونہ ہمت بڑھ گئی اپنی
کہ جب اک کام لیتے تھے تو اب سو کام لیتے ہیں

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، لوح محفوظ ، ۷۸). [صد + گون (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---مَرْحَبا فقرہ.
شاباش ، آفریں (جامع اللغات).

---مَنی (---فت م) صف.
سو من کا (وزن میں) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صد + من (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---و سی سال م ف.
(دعائیہ) ایک سو تیس سال (تک) ، بہت عرصے تک ، لمبی مدّت.

دیکھتی ہیں کبھی تسبیح کبھی مصحفِ رخ
بالٰہی رہیں قائم صد و سی سال آنکھیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۹۱). خدا آپ کو صد و سی سال زندہ رکھے. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۲۳).

---ہا صف ؛ م ف.
سیکڑوں ، بہت زیادہ ، بے شمار.

بڑے عزت افزائے اہلِ علوم
کہ ہیں ماہ کے ساتھ صدہا نجوم

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳). صدہا امور ایسے ہیں جن میں صاف طور پر ان کے تسامح و مداہنت کو دیکھ رہا ہوں. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۶۰). صدہا جذبات ... اس کو گہرے اور ارفع احساسات کی طرف بڑھاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۱۶). [صد + ہا ، لاحقۂ جمع].

---ہَزار (اں) (---فت ہ) صف ؛ م ف.
ہزاروں ، ہزارہا ، بے شمار ، بہت زیادہ ، ایک لاکھ.

وقت آیا ہے کہ غم کا جڑاؤ ہاریں پڑ سوں
صد ہزاراں شکر پایا ہوں میں دن عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰).

ہو یک جیو کیا اچھے صد ہزار
ارے ہاشمی عشق میں کر نثار

(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجا پوری ، مثنوی عشقیہ ، ۷). زلف چلیپا تا بکمر عنبر افشاں ، عنبر بار ، روکش ، صد ہزار ، نافہ ختن و مشک تاتار. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶).

ساماں صد ہزار گلستاں کریں گے ہم
تیغ نگو ناز کو عریاں کریں گے ہم

(۱۹۸۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۱۳۳). [صد + ہزار (رک) + (ان ، لاحقۂ جمع)].

---ہَزار آفریں فقرہ.
رک : صد آفریں. صد ہزار آفرین اس شہنشاہ بیدار مغز پر جس نے ... سابقہ قرضہ بھی ادا کر دیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۸).

---ہَزارہ (---فت ہ ، ر) امذ.
رک : صد برگ. گلِ صد ہزارہ ستیاناسی سے اعلٰی ہے اس طرح ... ابرویڈ سے ترقی یافتہ ہے. (۱۹۳۹ ، رسالۂ علم نباتات ، ۹۳). [صد ہزار + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدّ (فت ص ، شد د) امث.
روک ، آڑ ، باز رکھنا.

ضعف سے صدِّ رمق تھی اُس میں جاں
پوست تھا باقی فقط یا استخواں

(۱۸۳۵ ، رنگین ، گلدستہ رنگین ، ۵۳). [ع].

صَدا (فت ص) امث.
۱. (أ) آواز باز گشت ؛ گونج.

بوند بولے زیر گردوں کر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۴۸). صدا وہ انعطاف آواز کا ہے جب ہوا کسی پہاڑ یا جسم بلند سے ٹکر کھاتی ہے جیسے کسی طاس میں پانی بھرا ہو. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۸۶).

اپنی اپنی سوچ کے خودساختہ گُنبد میں ہم
اپنی صداؤں کے سوا کچھ بھی نہ تھے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۱). (ii) **آواز.**
ڈالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے ولی
عاشق کی آو سرد کہ جس میں صدا نہیں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۳).
جھک جھک کے ملے سبطِ پیمبر غربا سے
آباد ہوا شہر نمازوں کی صدا سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۶). ممکن تھا کہ ارتداد کی جگر خراش صدائیں کانوں میں آتیں. (۱۹۳۴ ، شہید مغرب ، ۵۱).
مقتل کی طرح سو گئی کیا گھر کی فضا بھی
آتی نہیں اب دل کے دھڑکنے کی صدا بھی
(۱۹۶۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۳). (iii) **پکار ، ندا.** کیا آپ کی صدا پر لبیک کہنے کا یہ نتیجہ ہے. (۱۹۴۷ ، اک محشر خیال ، ۲۹). ۲. **وہ کلمات جو فقیر بھیک مانگنے کے لیے منہ سے نکالتا ہے ، فقیر کے مانگنے کی آواز.**
کیا ہے حق نے تجکوں بادشاو کشورِ خوبی
غریبوں کی صدا کوں مان لے دے دان درسن کا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۰). ایک فقیر کی سی صدا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸).
سرِ راہ بیٹھے ہیں اور یہ صدا ہے
کہ اللہ والی ہے بے دست و پا کا
(۱۹۲۸ ، آخری شمع (حضور) ، ۷۱). ۳. (تصوف) **وہ صوتِ حق جو قلب پر وارد ہوتی ہے** (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۹). ۴. (قدیم) **سدا (رک) کا بگاڑ ، ہمیشہ.**
جو کوئی ان کی محبت سوں غلام اُن کے کوایا ہے
مدد اُس مُصطفی ہے ہور ہے گہ وو صدا رافع
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۴). [ع].

---اُٹھنا محاورہ.
آواز بلند ہونا.
اوٹھی اس ادا سے صدائے رباب
کہ باقی رہی کچھ دلوں میں نہ تاب
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۴). لوگ تو سردی کی سختیوں کی شکایت کر رہے ہیں اور میرے دل آرزومند سے اب بھی صدائے ہل من مزید اٹھ رہی ہے. (۱۹۴۳ ، غبار خاطر ، ۱۷۹).

---ئے اِحتِجاج (---کس مع ا ، سک ح ، کس ت) امث.
پر زور اعتراض ، مخالفانہ آواز ، اعتراض. لوٹا بدلوانے کی بڑی بڑی کوششیں کی گئیں ، محضر پیش ہوئے صدائے احتجاج بلند کی گئی ، لیکن میونسپل کمیٹی کے بجٹ میں نہ گنجائش نکلنی تھی نہ نکلی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین فرحت ، ۳ : ۱۹۹). اس کی تصویریں دور حاضر کی تصویروں میں جاری و ساری بد صورتی کے خلاف صدائے احتجاج ہیں. (۱۹۸۹ ، افکار ، لاہور ، اگست ، ۸۲). ف : بلند کرنا. [صدا + ئے (حرف اضافت) + احتجاج (رک)].

---آنا محاورہ.
آواز آنا ، آواز سنائی دینا.
کوئے جاناں سے بیاباں کو گیا شاید جلال
شب سے وحشت خیز نعروں کی صدا آتی نہیں
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۹۹).
دم بہ دم کان میں آزاد! یہ آتی ہے صدا
کوئی بےتاب تماشا ہو تو ہم دور نہیں
(۱۹۵۹ ، بوئے رسیدہ ، ۷۴).

---ئے بازگَشت کس اضا (---سک ز ، فت ک ، سک ش) امث.
۱. **وہ آواز جو پہاڑ یا گُنبد وغیرہ سے ٹکرا کر واپس آتی ہے.** تمام افلاک و بروج سے صدائے بازگشت آ رہی تھی. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۶۳۴). صدائے بازگشت کو صحیح مقدار میں حاصل کرنا صوتیات کا حسن سمجھا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۲۱۳). ۲. (**مجازاً**) **اثر ؛ نقل ، باقیات.** یہ خیال دراصل اس دقیانوسی نو آبادیاتی پالیسی کی صدائے بازگشت ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱). محمد حسن عسکری کے ہاں اس کی صدائے بازگشت نے جدیدیت کے اہم ترین شعبے میں بڑا اہم کام کیا. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۳). [صدا + ئے (حرف اضافت) + ف باز ـ دوبارہ ، واپس + ف : گشت ، گشتن ـ پھرنا].

---ئے بَرنَخاسْت فقرہ ؛ امث.
(فارسی فقرہ اُردو میں مستعمل) **کوئی آواز نہ اُٹھی ، کوئی جواب نہ ملا ، کچھ اثر نہ ہوا.** اشتہار دیے اخباروں میں چھپوایا ، مگر صدائے بر نہ خاست. (۱۸۹۶ ، لیکچروں کا مجموعہ ، نذیر ، ۲ : ۵۷). اس نے اور اُس کی خادمہ نے بہت زنجیر ہلائی ، مگر صدائے برنخاست. (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۵۶). اس کا نتیجہ اب تک زیادہ تر یہی ہوا ہے کہ الا ماشاءاللہ ان کی طرف سے صدائے برنخاست. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۸۸).

---بَصَحْرا / بَہ صَحْرا (---فت ب فت مع ص سک ح) امث ؛ م ف. ؛ م ف.
صحرا میں دی جانے والی آواز ؛ (کنایۃً) **ایسی آواز جس کا کوئی جواب نہ ملے ، بے سود آواز ، ایسی بات جس کی شنوائی نہ ہو.** میر تقی نے کئی دفعہ درد انگیز صدائیں بلند کیں لیکن وہ تمام صدا بصحرا بن کر رہ گئیں. (۱۹۲۷ ، روح تنقید ، ۱۱۷). ایس- اے- رحمن مرحوم کی یہ آخری پکار ، صدا بہ صحرا ثابت نہ ہوئی. (۱۹۸۵ ، پاکستان میں نفاذ اُردو کی داستان ، ۲۲). [صدا + ب / بہ (حرف جار) + صحرا (رک)].

---بُلَنْد کرنا محاورہ.
چلّا کر بولنا ؛ بات علی الاعلان کہنا. اس وسیع خطۂ خاک میں ... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کلدان میں یہ صدا بلند کرنی چاہی تو آگ کے شعلوں سے کام پڑا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۴۴). ہر ایک اپنے حوصلے اور اپنی ہمت کے مطابق دور دراز ملکوں میں جا کے مسیحا کی آسمانی بادشاہت کی صدا بلند کرنے لگا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۶۵).

---بُلَند ہونا محاورہ.
آواز اٹھنا ، بات کا علی الاعلان کہا جانا. شیعہ و سنی کا جھگڑا سب سے زیادہ لکھنؤ میں پیدا ہو سکتا تھا ، لیکن یہ صدا دلی سے بلند ہوئی. (۱۹۰۰ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۰۰).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنے والا . ایک ایسا رقص ترتیب دیا گیا جس کے متعلق اعلانات صدا بند فیتے پر مرتسم کی گئیں. (۱۹۶۹ ، سیربین ، کراچی ، ۲ (۱۰ ، ۱۰ کتوبر): ۲۶). [صدا + ف : بند ، بَستَن - باندھنا].

---بَنْد کَرنا ف م.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنا. فلم کے دوگانے جو فیاض ہاشمی نے لکھے ہیں صدا بند کئے جا چکے ہیں. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ ، جولائی ، ۵).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
آواز کو محفوظ یا ریکارڈ کرنے کا عمل. ان خطبات کی صدا بندی کی جا رہی ہے اور بورڈ انہیں چھاپنے کا ارادہ رکھتا ہے. (۱۹۶۷ ، ماہ نو ، لاہور ، مئی ، ؟). اف : کرنا. [صدا بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر کان ہونا محاورہ.
آواز کو توجہ سے سننا.

نالوں سے پا رہا ہوں میں تسکینِ قلب کچھ
شاید کسی کے کان ہیں میری صدا پر آج
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۶۷).

---پَیدا ہونا محاورہ.
آواز نکلنا.

تھے مرحلہ پیما جو شہِ یثرب و بطحا
ناگہ ہوئی رونے کی صدا غار سے پیدا
(۱۸۸۵ ، عشق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---پَھیلنا محاورہ.
ہر طرف آواز جانا ، آواز منتشر ہونا ، آواز گونجنا ، دور تک آواز پہنچنا یا پھیلنا.

گوشِ کریم تک کبھی چاہیے یہ سمٹ کے جائے
پھیل رہی ہے شہر میں سائلوں کی صدا عبث
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۶).

---ئے جَلی کس اضا(---فت ج) امث.
واضح آواز ، بلند آواز. بصدائے جلی چلایا کہ میں مبارز اپنا علی کے سوا دوسرے کو نہیں چاہتا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۲۳). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + جَلی (رک)].

---ئے دُہُل کس اضا(---ضم د ، ہ) امث.
نقارے کی آواز (ماخوذ : جامع اللغات). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + دہل (رک)].

---ئے دُہل اَز دُور خوش اَسْت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
رک : دُور کے ڈھول سہانے ، یہ مثل ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں غائب کی ایسی تعریف کی جائے جو درحقیقت ایسی تعریف کے قابل نہ ہو.

سچ مثل ہے کہ صدائے دہل از دور خوش است
دور سے ہم تری باتوں کا مزا لیتے ہیں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---دینا محاورہ.
۱. **آواز نکالنا ، چلانا ، بولنا.**

کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہے اکثر
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے اکثر
(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۶).

صدا کل شام سے الفت کا آزاری نہیں دیتا
نقاہت بڑھ گئی شاید دل اب یاری نہیں دیتا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۶۵). ۲. **بلانے کے لیے آواز دینا ، پکارنا.**

بغر ساقی ، بغر پیالا ، بغر پیرت ، بغر پیارے
دنیا کچ نیں کہ منج قلقل صراحی کا صدا دیتا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲۲).

ہمارے بعد یہ ہے حال ہم صفیروں کا
اس آشیاں میں صدا دی ادھر پکار آئے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، د ، ۳۶).

سنا تھا ہم نے کہ منزل قریب آ پہنچی
کہاں ہیں آپ اگر ہو سکے صدا دیجے
(۱۹۶۶ ، ماجرا ، ۸۷). ۳. **فقیر کا پکار کر بھیک مانگنا.**

بھیک کو نکلے تھے گھر سے کچھ بھکاری قوم کے
جھولیاں ڈالے گلے میں در بدر دیتے صدا
(۱۸۹۱ ، دیوان حالی ، ۱۷۰).

اندازہ ترا کیا ہے وہ کیا جانئے کیا دے
رکھ ظرفِ تمنا یونہی اُس دریہ صدا دے
(۱۹۳۰ ، نقوش مانی ، ۱۵۵).

---ڈالنا محاورہ.
فقیر کا آواز لگانا ، پکار کر بھیک مانگنا.

کہ ایک دن وہ عورت تھی خوشحال میں
صدا ڈالی آ کر گدا ایک نیں
(۱۷۳۲ ، مجموعہ ہندی ، ۸۳).

---شَناس (---کس نیز فت ش) صف.
آواز پہچاننے والا ، آواز کی خوبی کو محسوس کرنے والا ، آواز سمجھنے اور محسوس کرنے والا.

شورشِ دہر میں کوئی کان نہیں صدا شناس
گونج رہا ہے رات دن سازِ غزل سرائے دل
(۱۹۳۸ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۲۰۱). [صدا + ف : شناس ، شِناخْتَن - پہچاننا].

---کار صف.
آواز کا فنکار ؛ مغنی ، گانے والا ، گویّا. ڈرامے کو مزید موثر بنانے میں صداکاروں کی محنت کا بھی نمایاں دخل رہا۔ (۱۹۸۹ء، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، ۲۵ ، اکتوبر ، ۱۵) . [صدا + ف : کار (رک)].

---کاری امث.
آواز کا فن ؛ گانے وغیرہ کا فن. وہ ٹکساس میں بھی صداکاری کے شعبے سے منسلک ہیں۔ (۱۹۹۰ء ، جنگ ، کراچی (مڈویک میگزین) ، ۱۰ ، جنوری ، ۱۶)۔ [صداکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرنا محاورہ.
فقیر کا آواز لگانا ، فقیرانہ سوال کرنا ، پکار کر بھیک مانگنا.

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۴۴).

دل ہی تو ہے سیاستِ درباں سے ڈر گیا
میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کیے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۴۲).

---ئے کُن کس اضا(---ضم ک) امث.
کُن (ہو جا ، پیدا ہو جا) کی آواز (خدائے تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو « کن » فرما دیتا ہے ، اور وہ چیز فوراً پیدا ہو جاتی ہے) ، عدم سے وجود میں لانے کے لیے خدائے تعالیٰ کا حکم.

« صدائے کن » کو پہلی بار سُن کر
جنم تجھ سے لیا تھا زندگی نے
(۱۹۸۴ء ، سمندر ، ۲۵)۔ [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + ع : کن - ہو جا].

---ئے کُن فَیَکُون کس اضا(---ضم ک ، سک ن ، فت ف ، ی ، و مع) امث.
رک : صدائے کُن.

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکون
(۱۹۳۵ء ، بال جبریل ، ۴۴)۔ [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + ع : کُن (رک) + فَیَکُون - بس ہو جاتا ہے].

---ئے کوہ کس اضا(---و مج) امث.
پہاڑ کی گونج (فیروزاللغات). [صدا + ئے (حرفِ اضافت) + کوہ (رک)].

---کَہنا محاورہ.
آواز لگانا ، بول بولنا.

ہے جہاں مانندِ مجمر اور ہم مثلِ سپند
اب چلے جائینگے آئے اک صدا کہنے کو ہیں
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۳۲)۔ چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے اپنی اپنی صدا کہہ رہے ہیں۔ (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۱۰۱).

---گَر (---فت گ) صف.
آواز دینے والا ، آواز بلند کرنے والا. سلیم احمد کشتیٔ نوح کے ایک ایسے مسافر تھے جو عالمگیر سیلاب میں سلامتی کا استعارہ بن کر زندہ رہے وہ ایک ایسے صداگر تھے جو صحرا میں اذان دیتے رہے۔ (۱۹۸۶ء ، آنکھ اور چراغ ، ۲۸۶)۔ [صدا + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گُونجنا محاورہ.
کسی جگہ دیر تک آواز کا اثر باقی رہنا.

چل دیا مجنوں تو صحرا سے کسی جانب مگر
اک صدا گونجی ہوئی ہے نالہ و فریاد کی
(۱۹۲۵ء ، نشاط روح ، ۱۰۴).

دل جن کے دھڑکنے کی صدا گونج رہی ہے
عیسیٰ نہ سہی پھر بھی صلیبوں پہ چڑھے ہیں
(۱۹۶۷ء ، شہر درد ، ۲۰۰).

---ئے لَبَّیک کس اضا(---فت ل، شد ب، ی لین)امث.
لبیک (تیری خدمت میں حاضر ہوں) کی آواز. وہ قدسی نفوس جن کی پاک روحوں نے صلاح الدین کی صلائے عام پر صدائے لبیک دی۔ (۱۹۱۲ء ، شہید مغرب ، ۹۸)۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ کی دعوت پر صدائے لبیک بلند کر دی۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۳)۔ اف : بلند کرنا ، دینا. [صدا + ئے (حرف اضافت) + لبیک (رک)].

---لَگانا محاورہ.
فقیر کا پکار کر سوال کرنا ، فقیر یا خوانچہ فروش وغیرہ کا آواز دینا. بندۂ ہوا و ہوس کے دروازہ پر دریوزہ‌گروں کی صدا لگاتا ... ہوا پہنچتا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۲۴).

لڑا ہے نالے عاشق سے کس قدر وہ بُت
گدا بھی اس کی گلی میں صدا لگا نہ سکا
(۱۹۳۵ء ، ناز ، ک ، ۹۴)۔ پھیری والے عابدہ کی کھڑکیوں میں منہ اڑا کر صدا لگاتے تھے۔ (۱۹۸۲ء ، پرایا گھر ، ۵۳).

---نِکَلنا ف ل.
آواز نکلنا.

کسی دن طور پر وہ گل جو بہرِ سیر آ نکلے
شجر سے اَنتَ مِنّی اَنتَ منی کی صدا نکلے
(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۸)۔ ہر ساز سے وہی ایک صدا نکلتی ہے۔ (۱۸۹۲ء ، سفر نامہ روم و مصر و شام ، ۴).

صَدّا (فت ص ، شد د) امث.
(پنجاب) شادی یا غمی کے موقع کا بلاوا (فرہنگ آصفیہ) . [صدا (رک) کا بگاڑ].

---دینا محاورہ.
شادی کا بلاوا دینا ، بلوّا دینا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

صَدارَت (فت ص ، ر) امث.
۱. بالا نشینی ، کسی جماعت ، جلسے یا ملک کی سرابراہی.

جاگا سو ہریکس کا ہووے گا آج ہرکٹ
اوچھند بھریا سو چندا بیٹھن صدارت آیا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۳).
نہ پوچھیے پھر ارا کینِ بزمِ دل کی خوشی
صدارت اس کی اگر پائے آنجناب سے زیب
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۸). ہماری خاطر ایک تقریب کا اہتمام ہے ، حیات اللہ انصاری صدارت کر رہے ہیں. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۴۷). اف : کرنا. ۲. **جمہوری مُلک میں سربراہ مملکت یا صدر کا عہدہ.** نئے آئین کو اسکندر مرزا کی صدارت میں چلانا ویسا ہی تھا جیسے کہ دودھ کو بلی کی رکھوالی میں رکھنا. (۱۹۸۲ ، شہاب نامہ ، ۶۷۵). ۳. **شاہی زمانے کے ایک عہدے کا نام جو وزارت کے قریب ہوتا تھا ؛ چیف جسٹس کا عہدہ.** حاجی پہلے پادشاہ کا دیوانِ صدارت تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۲۰). اکبر نے شیخ عبدالنبی کا زور توڑ کر صدارت کے ٹکڑے کر دیے تھے. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۴۳).

---ِ اَعْظَم/عُظْمٰی کس صف (---فت ا ، سک ع ، فت ظ / ضم ع ، سک ظ ، ا بشکل ی) امث.
عہدۂ وزارت (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [صدارت + اعظم / عُظْمٰی (رک)].

---ُ العالیہ (---ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ل ، فت ی) امث.
صدرالصدور کا محکمہ جو مساجد ، معابد اور مسافر خانوں وغیرہ کی تعمیر دیکھ بھال اور اخراجات کا انتظام کرتا تھا. جو شخص ان کے انتظامات کرتا وہ صدرالصدور کہلاتا اور اس کے محکمہ کو صدارت العالیہ کہتے. (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۱۶). [صدارت + رک : ال (۱) + عالیہ ، عالی (رک) کی تانیث].

صَدارَتی (فت ص ، ر) صف.
صدارت (رک) سے منسوب یا متعلق ، صدر کی حیثیت سے کیا جانے والا. علی ظہیر کی صدارتی تقریر کے بعد مشاعرے کا آغاز ہوا. (۱۹۶۰ ، جگر مرادآبادی ، آثار و افکار ، ۲۶۲). [صدارت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَرْزِ حُکُومَت (---فت ط ، سک ر ، کس ز ، ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
ایسا نظام حکومت جس میں وزیراعظم کے بجائے صدر انتظامی سربراہ ہوتا ہے. صدارتی طرزِ حکومت ... میں حقیقی سربراہ انتظامیہ کا انتخاب ایسی مجلس کرتی ہے جو مقننہ سے آزاد ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، کشاف اصطلاحات سیاسیات ، ۲ : ۴۷۵). [صدارتی + طرز (رک) + حکومت (رک)].

صُداع (ضم ص) امذ.
سر کا درد.
صندل ہے گو صداع کو نافع پر اے طبیب
اتنا کسے دماغ کہ یہ درد سر کرے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۲).
نہ ہو گا اس سے درمانِ صداعِ بادہ خواراں کچھ
مغاں نے پہلے ہی باندھا ہے سر مینائے صہبا کا
(۱۸۸۲ ، صابر ، ریاض صابر ، ۴). آپ کو صداع ... کی نو سال تک شکایت رہی. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۶۶). [ع].

---دَھرْنا محاورہ (قدیم).
دردِ سر دینا ، پریشان کرنا ، دق کرنا.
جو ہر رات مج کوں نہ دھرتا صداع
تو رشوت سوں منگتا ہے اتنا متاع
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۱۸).

صِداق (فت نیز کس ص) امذ.
مہر ، وہ روپیہ یا جنس جو عورت کو نکاح کے عوض خاوند دیتا ہے.
جو ہووے مہرِ ازواجِ پیغمبر
ہمیشہ لیں صداق اوس کے برابر
(۱۸۱۳ ، برق لامع ، ۴۳). [ع].

صَداقَت (فت ص ، ق) امث.
۱. (i) **سچائی ؛ راستبازی ؛ خلوص.** ایک گروہ اس کی صداقت پر گواہ ہے. (۱۸۶۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۰۳). شروع ہی سے خلوص و صداقت کا گہوارہ ہوں. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۸۷). (ii) **حق ہونا ، صادق ہونا.** تیری ... صداقت کلام کے باعث تجھ سے الفت رکھتی ہوں. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۱۳). اس نے کہا، آپ کی صداقت کی شہادت کون دیتا ہے ، آپؐ نے فرمایا سامنے کا یہ درخت. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۱۰). ۲. (i) **تصدیق.**
خود بھی حسن اور اُن کی حدیثیں بھی سب حسن
خود نام کر رہا ہے صداقت حدیث کی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۳۰۸). (ii) **گواہی ، شہادت ، ثبوت.** صداقت اُن کی یہ دی کہ ان کے گھوڑوں کے سموں پر انگریزی نمبر پڑے ہوئے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۹). اف : دینا. ۳. **حقیقت ، سچ.**
ترکِ وفا گرچہ صداقت نہیں
پر یہ ستم سہنے کی طاقت نہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲). آخر دم تک وہ دنیا کے تمام مذاہب کے علم اور مذہبی صداقت کی جستجو میں سرگرم رہے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۵). سب سے بڑی صداقت یا حقیقت انسان کی ذات ہے. (۱۹۵۸ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۳۶). [ع : (ص د ق)].

---آمیز (---ی مع) صف.
سچا. مسلمان بھائیوں کو ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور صداقت آمیز نصیحت سناتے ہیں. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۱۶۸). [صداقت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---رَوی (---فت ر) امث.
سچائی کی راہ پر چلنا ، راست بازی ، دیانتداری. ان کے یہاں رواداری بھی ہے اور صاف گوئی بھی ... اور سچائی بھی محبت بھی ہے حق شناسی بھی صداقت روی بھی ہے اور عالمانہ بصیرت بھی. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۸ نومبر (جمعہ ایڈیشن) III). [صداقت + ف : رو ، رفتن - جانا ، چلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شِعاری (---کس ش) امث.
حق گوئی ، دیانتداری ، سچائی. شیر کشمیر نے ان یادداشتوں میں کتنی صداقت شعاری سے کام لیا ہے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار (پیش گفتار) ، ب). [صداقت + شعار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کیش (---ی مج) صف.
وہ شخص جو راستی کے طریقے پر ہو (ماخوذ : نوراللغات). [صداقت + کیش (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ.
کسی امر کی تصدیق یا توثیق کی سند ، سرٹیفکیٹ. لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا کوئی صداقت نامہ کسی دارالعلوم یا یونیورسٹی کا حاصل کیا ہو. (۱۹۲۶ ، اورینٹل کالج میگزین ، فروری ، ۲۷). حکومت پاکستان نے مجوزہ عالمی اردو کنونشن منعقد کرنے کے لیے انجمن کو صداقت نامۂ عدم اعتراض جاری کر دیا ہے. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۴). [صداقت + نامہ (رک)].

صَداقَةً (فت ص ، ق ، تن ت بفت) م ف.
سچائی کے ساتھ ، دیانتداری سے. وہ ایماناً اور صداقۃً ان کے ارادوں کو مسلمانوں کی سچی خیر خواہی کے سوائے دوسرے موٹوز (اغراض) کی طرف منسوب کر نہیں سکتے تھے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۱). [صَداقَۃ ـ صَداقَت + ---ً علامت تمیز].

صَداقَتی (فت ص ، ق) صف.
صداقت (رک) سے منسوب یا متعلق. ہر وہ قضایاتی تفاعل جو صرف صوری تعقلات پر مشتمل ہو صداقتی تفاعل ہے. (۱۹۶۳ ، تعارف منطق جدید ، ۲۷). [صداقت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَداً (فت ص) امذ.
زنگ ؛ (تصوف) اس ملکی حجاب کو کہتے ہیں جو تعینات آفاق کے اثر اور نفس کی ظلمت کی وجہ سے قلب پر طاری ہو جاتا ہے اور قبول تجلیات و حقائق میں حاجب ہوتا ہے اور یہ اس کی ابتدائی حالت کا نام ہے اور جب یہ حجاب بڑھ جاتا ہے اور قلب تجلیات و حقائق سے محروم ہو جاتا ہے تو اس کو رین کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۵۹). [ع : صَداً].

صَدائی (فت ص) صف.
صَدا سے منسوب یا متعلق ، آواز کا. رسیور سے صدائی توانائی کا انتشار اور انکساری (Diffraction) ایسے عوامل ہیں جن کا پیمائش پر اثر ضرور پڑتا ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۶۲۴). [صدا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صَدَد (فت ص ، د) امذ ؛ صف.
۱. **نزدیک ، مقابلہ ، آمنے سامنے**. مال پر شرف انتقال ہے اور جمال در صدد زوال. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۶۴). ۲. **قصد ، ارادہ ؛ درپے**. باقی رہی صاحبزادی اس کی تجویز شادی کے واسطے در صدد تلاش تھی. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳). [ع].

---ہونا ف ں.
پیچھے پڑ جانا ، درپے ہونا. اکبر بادشاہ کو ان کی خبر ہوئی ، اس نے ملک علی کوتوال کو لکھا کہ حضرت حسین کو مسلسل کر کے حاضر کرے وہ بتعمیل حکم اکبر بادشاہ ان کی تلاش کے صدد ہوا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۳۰۴).

صَدْر (فت ص ، سک د).(الف) امذ.
۱. **سینہ ، چھاتی**.

فراق برہ کا ہو نکلیا او تے
برہ کے صدر سرتے چکلیا او نے
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۷).

بدمست دو پستاں ترے سینے پہ ہیں قائم
اُن باج بھی اس صدر پہ چڑ کون سکے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۵).

سیپارہ تھا نہ صدر فقط اُس جناب کا
پُرزے ورق ورق تھا خدا کی کتاب کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

کشادہ صدر ، اور کوتاہ گردن
شکم پُر رعب قد رشکِ صنوبر
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۴). ۲. **(سامنا ، آگا) مکان کا سامنے کا رخ ، مکان کا صحن**. جو دروازہ صدر کا کہ گھر کی آمد و رفت کا راستہ ... سب دروازوں سے زیادہ تر بلند اور چوڑا رکھنا چاہیے. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). حکیم صاحب کا مکان دیدارو اور وسیع تھا ، صدر میں دالان در دالان اہلو پہلو میں وسیع کمرے ، وسط صحن میں حوض اور فوارہ. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۴۲ : ۶). ۳. **وہ مقام جہاں کسی خاص یا اعلٰی مرتبہ کے شخص کو بٹھائیں ، اعلٰی یا ممتاز جگہ**. ولایت کی جا کا ہر نبوت کے جا صدر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷).

امیر فوج خوباں ناز سیں جس وقت آتا ہے
دل و ہوش و خرد اوٹھ صدر سیں تعظیم کرتے ہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵۸). صدر میں ایک تخت زمرد کا دھرا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۳). حاکم صاحب آتے ہی صدر میں بیٹھ گئے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۴ : ۳). اراکین مشاعرہ ... بڑی عظمت اور تپاک سے اٹھا کر صدر میں لے گئے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۱۳۲). ۴. **مسند یا تخت (میر مجلس یا سربراہ وغیرہ کا)**.

جھاڑاں کوں پھول ، ہور پھل سُہتے ہیں جیوں جواہر
صدراں زمردی رنگ ہر اک محل بچھاؤ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۹۷).

مرصع کی ہو صدر ہے ہر فلک
اہین مجلس آرا ہو صف صف ملک
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۴).

امیر اُن پیشواؤں کا میں صدقِ دل سے پیرو ہوں
جو ہیں صدرِ شریعت پر بجائے احمدِ مرسل
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۷۵). ۵. **حاکم بالا کا دفتر یا اجلاس ، مرکزی دفتر ، ہیڈ کوارٹر**.

بار کا رخ ہاکے زلفیں کیوں نہ دلگیری کریں
صدر سے حکم آ گیا اس کی گرفتاری کرو

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۶۵).

قبلہ تھا خدا کے سب گھروں کا
یا صدر تمام دفتروں کا

(۱۸۸۳ ، کلیاتِ نعت محسن ، ۱۳۸). سب صوبوں میں الگ الگ صدر مقرر کر دیے گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶). ۶. **چیف جسٹس ، سب سے بڑا جج**.

ہے پرستوں میں ہے یوں ساغر و مینا کا وقار
جیسے اسلام میں ہو محتسب و صدر کی قدر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۹) صدر (جس کو صدر جہاں بھی کہتے ہیں وہ چیف جسٹس سلطنت میں ہوتا ہے) . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۲). ۷. **(عروض) مصرع اوّل کا پہلا رُکن**.

زہے کنار سر ہے ہنر خود پسند کا
سینہ ہے صدر مصرعِ قدِّ بلند کا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۰۳). پہلے مصرع کے پہلے رُکن کو صدر یا مطلع اور آخری رکن کو عروض کہتے ہیں . (۱۹۳۹ ، میزان سخن ، ۳۱). مصرعۂ اولیٰ میں «غرور سرو و سمن» صدر ہے اور مصرعۂ ثانی میں «عروج سرو و سمن» عجز. (۱۹۷۰ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۳). ۸. (أ) **بالانشین ، میرمجلس**.

کعبہ ہے گو زمیں پہ مگر عرش قدر ہے
دل صدر میں ہے صدر جہاں ہے وہ صدر ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۵).

سرورِ مُلکِ دیں
صدرِ بزمِ یقیں

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۱۶۸). (اا) **سربراہ ، سردار**.

پرت کی بھٹی پر کہ جس ٹھار ہے
وفا کے صدر کا وو سرکار ہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۲). خاندان کی عورتیں اپنی ہی جنس میں سے اپنا ایک علیحدہ صدر رکھتی ہیں. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۷). (ااا) **جمہوری ملک میں منتخب سربراہ مملکت ، پریزیڈنٹ**. نیا صدر منتخب ہونے تک موجودہ صدر بدستور عنانِ اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھیگا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۶۳). ۹. **شاہی دور میں ایک اعلیٰ عہدہ‌دار جس کا مرتبہ وزارت کے قریب ہوتا تھا**. صدر صوبے کے اوقاف کا نگران اور تمام ان جاگیروں کا مہتمم تھا جو کہ مذہبی ، تعلیمی اور خیراتی مقاصد کے لئے عطا کی گئی تھیں. (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند (مغلوں کا نظام حکومت) ، ۱۹۹). ۱۰. **اعلیٰ منصب یا عہدہ**.

صدر شاہی پر جو بیٹھے ہیں سو دانایاں کو میں
جیوں فلاطوں جیوں ارسطو جیوں کہ لقماں پائیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳). ۱۱. **لشکرگاہ ، چھاؤنی ، کیمپ** (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. (أ) **بالا ، اوپر**. بیان صدر سے اصول عامہ جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں مستخرج ہوتے ہیں . (۱۸۶۸ ، اصول سیاست مدن ، ۱۳). اوپر کے طبق جیسے کہ صدر میں مذکور ہوا ½ انچ موٹی لکڑی میں کاٹنے چاہئیں . (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۶). حالانکہ فرمان خداوندی ہم نے صدر میں درج کر دیا ہے. (۱۹۶۹ ، عہد اسلامی میں سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۵). (اا) **ابتدا ، آغاز ، ابتدائی حصہ**. ارسطا طالیس کی وصایا میں کتاب سرالاسرار کا مترجم ... بیچ صدر ترجمے کے کہتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۳۵۵). شہزادہ پر تو آسمان مصیبت گویا بھٹ پڑا جس طرح کہ صدر کتاب میں ذکر ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۳۰). ۱۳. **چند دیہات ، قصبات یا شہروں کا مرکزی مقام ، صوبے یا ملک کا دارالحکومت ، اعلیٰ عہدے دار کے رہنے کی جگہ ؛ مستقر ؛ ہیڈکوارٹر**.

اڑائی خاک شہروں میں کبھی جا جا کے جنگل میں
وہ مجنوں ہوں کہ سیکھا کام سب صدر و مفصل میں

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ واسطی ، ۱ : ۱۳۷). میں یہ نہیں سمجھتا کہ صدر میں یہ لوگ جن چیزوں کے بغیر گزر کر سکتے ہیں ان کی دیہات میں آ کر کیوں ضرورت پڑتی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۶۲). (ب) صف. ۱. **بڑا اہم ، نمایاں ، خاص**. ہم اس سڑک پر ہوے جو اس گمنام قصبہ کی صدر شاہراہ ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۹۹). ان کی ساخت کے صدر خد و خال یہ ہیں. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۴۳). ۲. **بنیادی ، اساسی ، اصلی ، مرکزی**. اب ہم قنوطی فلسفیوں کے صدرالزام کو لیتے ہیں یعنی اس خراب اثر کو جو مشین کی وجہ سے لوگوں کے دماغ پر پڑ رہا ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۱۶). بادشاہ نے ... مالیے میں اتنا اضافہ کیا کہ صوبہ دار یا حکام فراہم نہ کر سکے ، صدر حکومت کی طرف سے سختی ہوئی تو علانیہ منحرف ہو گئے. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۱۷). [ع].

---ِ **اُسْقُف** کس اضا(---ضم ا ، سک س ، ضم ق) امذ. **سب سے بڑا پادری ، پادریوں کا سردار ، لاٹ پادری**.

آنے پھر سامنے وہ تیل لئے صدر اسقف
شاہ کے سر پہ بہایا اسے چمچہ بھر کر

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۱۱۲). [صدر + اسقف (رک)].

---ِ **اِسْلام** کس اضا(--- کس ا ، سک س) امذ. **حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کا زمانہ ، اسلام کا ابتدائی عہد**. قرآن مجید میں جو انجیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں صدر اسلام کے بزرگوں کا کیا تصور تھا؟ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۱۷). [صدر + اسلام (رک)].

---ِ **اَعْظَم** کس صف(---فت ا ، سک ع ، فت ظ) امذ. **وزیراعظم**. میں نے شاہ ظاہر کو تار دیدیا تھا جس کا جواب پرسوں موصول ہوا ، صدراعظم صاحب کا تار بھی آیا تھا. (۱۹۳۳ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۱۷۸). حضرت علامہ نے کافی خطوط مہاراجہ سر کشن پرشاد شاد یمین السلطنت ، مدارالمہام ، صدراعظم حیدرآباد دکن کو لکھے ہیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۳۸۸). [صدر + اعظم (رک)].

---ِ **اَعْلیٰ** کس صف(---فت ا ، سک ع ، اشکل ی) امذ. ۱. **وہ حاکم دیوانی جو جج کا ماتحت ہوتا ہے ، سب جج**. ہنوز مقدمہ

معلومہ صاحب صدر اعلیٰ کے محکمے سے فیصلہ نہیں ہوا. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۳۶). مامون صاحب پہلے ڈپٹی کلکٹر مقرر کئے گئے ، پھر صدر اعلیٰ (سب جج) ہوئے. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۶۸). ۲. **اعلیٰ درجہ کا منصف ، اوّل درجہ کا جج** (فرہنگ آصفیہ). [صدر + اعلیٰ (رک)].

---الاِسْلام (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک س) امذ.
(برصغیر کے شاہی دور میں) محکمۂ عدل کا نگران ؛ منصف اعلیٰ. مختلف القاب مثلاً صدرِ جہاں ، قاضی القضاۃ اور صدر الاسلام سے ملقب کیا جاتا تھا. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات برنی ، ۲۳۴). [صدر + رک : ال (ا) + اِسلام (رک)].

---الذِّکْر (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ک) صف.
جو اوپر مذکور ہوا ہو ، متذکرۂ بالا. اور یہ کہ صدرالذکر تجربات میں جراحت کی تاثیر رگوں کے قانون پر کس قدر ہوتی ہے. (۱۹۲۰ ، مقتل فریب (مغربی معمل خانے)، ۱۰). [صدر + رک : ال (ا) + ذکر (رک)].

---الصُّدُور (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، و مع) امذ.
(برصغیر کے شاہی دور میں) منصف اعلیٰ ، چیف جج جیسے اوقاف یا مذہبی امور کی نگرانی اور قاضی کی تقرری وغیرہ کا اختیار بھی ہوتا تھا ، دیوان خالصہ ؛ شاہی گھر کا محافظ. یہاں کے تعلیم یافتہ ، منصف اور صدرالصدور وغیرہ ہو سکتے ہیں ، مدتِ تعلیم چار برس ہے. (۱۸۹۲ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، ۵۰). تیموری سلطنت میں تمام اوقاف کے انتظام کے لئے ایک خاص عہدہ دار مقرر تھا جس کو صدرالصدور کہتے تھے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۵۵۲). حضور! سمجھتے ہیں کہ یہ صدرالصدور ہے رشوت لیتا ہوگا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے ، یہ روپئے میری تنخواہ کے ہیں قبول فرما لیجئے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۲۲۸). [صدر + رک : ال (ا) + صُدُور (رک)].

---الصُّدُوری (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد ص بضم ، و مع) امث.
صدرالصدور (رک) کا عہدہ یا منصب. ہندوستانی کے لئے ڈپٹی کلکٹری اور صدرالصدوری دو ہی جلیل خدمتیں ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۳). دولتِ علم کی بدولت ملازمتِ سرکار انگریزی میں صدرالصدوری ... کی کرسی پر پہونچے. (۱۹۳۴ ، حیاتِ محسن ، ۳). [صدرالصدور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---العُلیٰ (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ع ، مد ل) امذ.
بلندیوں کا صدر نشین ؛ مراد : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.

مظہرِ ذاتِ خدا نورالہدیٰ پیدا ہوئے
مرحبا صلِّ علیٰ صدرالعلیٰ پیدا ہوئے

(۱۹۳۲ ، فصیح ، کلام فصیح ، ۱۰).

تو ہے کہفُ الوریٰ ، تو ہے صدرالعُلیٰ ، تو ہے نورالہدیٰ
تو ہے بدرالدجیٰ ، تو ہے شمس الضحیٰ ، کیا خفی کیا جلی!

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۵۰). [صدر + رک : ال (ا) + عُلیٰ (رک)].

---المَمالِک (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م ، کس ل) امذ.
وزیر (نوراللغات). [صدر + رک : ال (ا) + ممالک (رک)].

---المَہام (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت م) امذ.
مدارالمہام (وزیراعظم) کا ماتحت عہدہ دار جو ایک محکمہ یا صیغے کا افسر اعلیٰ ہوتا تھا. تمام معین المہاموں و صدرالمہاموں کو ایک ایسا فیملی (سیلون) دیا جائے گا جس میں بشرط امکان باورچیخانہ بھی ہو. (۱۹۰۱ ، ارکان اربعہ ، ۱۳۱). اب میں خاص اورنگ آباد چلا آیا ہوں جہاں جناب صدرالمہام عدالت کے ایماء سے اس قسمت کے اضلاع میں ... رپورٹ کرتا ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۲). [صدر + رک : ال (ا) + مہام (رک)].

---اَمِین کس اضا نیز بلا اضا (---فت ا ، ی مع) امذ.
(برصغیر کے شاہی دور میں) درجہ دوم کا منصف ، جج کا ماتحت حاکم نیز امینوں کا افسر اعلیٰ. اس زمانے میں علماء کے لئے صدرامین ... ہونا دشوار نہ تھا. (۱۹۱۰ ، مکاتیب امیر (دیباچہ)، ۱۳). مولوی خلیل اللہ خان دلی میں صدرامین تھے. (۱۹۳۸ ، حالاتِ سرسیّد ، ۷). [صدر + امین (رک)].

---اَمِینی (---فت ا ، ی مع) امث.
صدر امین (رک) کا عہدہ یا کام. عہدہ منصفی و صدر امینی ... انہی کے وقت میں ایجاد ہوئے تھے. (۱۸۷۸ ، رسالہ تہذیب الاخلاق، ۱ : ۸). [صدر امین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَوَّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امذ.
رک : **صدرِ اسلام.** صدر اول سے لے کر اب تک بحمدہ تعالیٰ لا کھوں محدث اہل سنت و جماعت گزرے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور من مطالع الدہور ، ۲۳). صدرِ اوّل کے مسلمانوں کو جو فضیلت اور جو تقویٰ حاصل تھا ، اوس کی وجہ یہی تھی کہ وہ تاویلات نہیں کرتے تھے. (۱۹۵۶ ، حکمائے اسلام ، ۲ : ۲۰۸). اس بگڑے ہوئے ماحول میں اگر کوئی شخص رمضان کے زمانے میں گالی گلوچ کر رہا ہو تو لوگ کہتے ہیں "میاں رمضان میں یہ حرکت کر رہے ہو؟ ... اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ صدر اول میں کیا کچھ کیفیت ہو گی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی (جمعہ ایڈیشن) ، ۷اپریل ، II). [صدر + اوّل (رک)].

---آرا صف.
مسند صدارت پر بیٹھا ہوا ، صدرِ مقام پر متمکن ، صدر نشین.

رات کا قصّہ ہے ، دیکھا میں اک منظر عجیب
بزم میں اک سمت صدر آرا تھا اک عشرت نصیب

(۱۹۱۶ ، نقوش مانی ، ۳۰). [صدر + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

---بازار امذ.
چھاؤنی کا بڑا بازار. نہیں ، میں نے یہاں صدربازار میں مرغی انڈوں کا ٹھیکہ لیا ہے. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۱۶). [صدر + بازار (رک)].

---بورڈ (---و مع ، سک ر) امذ.
عدالت عالیہ ؛ مال کا محکمۂ اعلیٰ ؛ اجلاس کی میز (فرہنگ آصفیہ). [صدر + بورڈ (رک)].

---بِین (---ی مع) امذ.
وہ ڈاکٹری آلہ جسے سینے پر لگا کر پھیپھڑوں یا دل وغیرہ کی حرکت معلوم کرتے ہیں (انگ : سٹیتھوسکوپ، Stethoscope). اس کو گھڑی کے متحرک پرزوں کی آواز سنائی دی تو اس نے صدر بین کی ایجاد کی پیش گوئی کی. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۵). [صدر + ف : بین ، دیدَن ـ دیکھنا].

---بھَٹّی (---فت بھ ، شد ٹ) امث.
صرف ایک احاطہ جس میں حفاظت با آسانی ہو سکے ، اس میں اتنی بھٹیاں موجود ہوتی ہیں جو کل ضلع کے آدمیوں کے واسطے کافی شراب کشیدہ ہو سکے (اردو قانونی ڈکشنری). [صدر + بھٹی (رک)].

---پَروانَگی (---فت پ ، سک ر ، فت خف ن) امث.
خاص اجازت. ایک وزیر بادشاہ عجم کا اتنا قرب اور صدر پروانگی رکھتا تھا کہ بادشاہ کسی حالت میں ہوتا چلا آتا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۳۲). [صدر + پروانگی (رک)].

---جَمْع (---فت ج ، سک م) امذ.
لگان کی وہ اصلی رقم جو گورنمنٹ کو علاوہ اخراجات تحصیل کے دینی پڑے. محاصل ہندوستان کی صدر جمع کے متعلق دو اندراجات ہیں. (۱۹۴۵ ، ذرایع محاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۱۹). [صدر + جمع (رک)].

---ِ جَمْہُورِیَہ کس اضا (---فت نیز ضم ج ، سک م ، و مع ، کس ر ، فت ی) امذ.
کسی جمہوری ریاست کا سربراہ. ہم نے سزائے موت کو معاف کرنے کے سلسلہ میں صدر جمہوریہ کے حق کو تسلیم کیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۱). [صدر + جمہوریہ (رک)].

---ِ جَہاں کس اضا (---فت ج) امذ.
۱. چیف جسٹس. سب سے بڑی عدالت کا حاکم قاضیٔ ممالک ، صدرِ صدور ، صدرِ جہاں اور کبھی کبھی شیخ الاسلام کے لقب سے ملقب ہوتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۷). سلاطین کے عہد میں صدر جہاں کے نام سے اس قسم کا عہدہ قائم تھا. (۱۹۸۶ ، حیات سلیمان ، ۲۰۷).
۲. عورتوں کے ایک فرضی جن کا نام.

صدر جہاں سے لگایا کسی نے ہے لگا
کوئی کہے ہے کہ ہے زین خاں کا مجھ پہ کرم

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). [صدر + جہاں (رک)].

---جَہاں کہ بَدر جَہاں چھوڑ بھائی جائیں کہاں کہاوت.
وطن ہی میں رہنا اور مصیبت جھیلنا (جامع اللغات).

---ِ خانْدان کس اضا (---سک ن) امذ.
کنبے یا گھر کا سربراہ. گھر کا ایک ایک فرد پریشان اِدھر سے اُدھر ... پھر رہا تھا لیکن صدرِ خاندان جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے ہیے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۸). [صدر + خاندان (رک)].

---دالان امذ.
(تعمیرات) ڈہرے یعنی دالان در دالان کا پچھلا دالان جہاں مسند تکیہ لگایا جائے یا صدر کے بیٹھنے کی جگہ ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۲۷). صدر دالان میں نواب کا کنبہ اور بغلی کمروں میں بیگم صاحبہ کی سیکہ والیاں اُتری تھیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۷). مسجد کے بڑے بڑے حصے جیسے دروازے ، صدر دالان اور عموماً سب مغربی عمارتیں کامل مقوس (Accute) طرز میں ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر ہندوستان میں ، ۵۰). [صدر + دالان (رک)].

---دَرْوازَہ (---فت د ، سک ر ، فت ز) امذ.
(تعمیرات) مکان کا اصلی اور بڑا دروازہ جو بڑے مکانوں میں عام طور سے خوشنما تاج دار بنایا جاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). صدر دروازہ کی پیشانی پر کھجور کا درخت اور ہلال و تاج کا نشان مثبت کرایا گیا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۳). یہ گھر بڑا خاموش سا تھا اور اس کا شیشے کا صدر دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۵۶). [صدر + دروازہ (رک)].

---دَفاتِر (---فت د ، کس ت) امذ ؛ ج.
صدر دفتر (رک) کی جمع. قومی اداروں میں اکثریت ان اداروں کی ہے جن کے صدردفاترکا تعلق وفاق حکومت سے ہے. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۰۰). [صدر + دفاتر (رک)].

---دَفْتَر (---فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
سب سے بڑا دفتر ، ہیڈ آفس. یہ سب اشتہار ناجات دستخطی اور مہری حضور صاحبان کلکٹر مرسلہ اہلکاران کچہری صدر دفتر تحصیلداروں پرگنہ کے صادر ہوتا ہے. (۱۸۴۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۶۹). جواب میں اطلاع آئی کہ صدر دفتر سے تمہارے لئے نوابی کا لقب اور بہادری کا خطاب منظور ہو کر آ گیا ہے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روز نامچہ ، ۱۳). [صدر + دفتر (رک)].

---دِیوار (---ی مع) امث.
(معماری) دالان کی پچھیت یعنی پچھلی بڑی دیوار جو دالان کی محرابوں کے جواب میں ہوتی ہے اور جس میں پیش طاق یا صدر طاق ہوتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۳۰). پشتہ اور صدر دیواریں پر دو گچ کے ساتھ یا بغیر گچ کے بنائی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۳۴). [صدر + دیوار (رک)].

---دِیوان (---ی مع) امذ.
خزانۂ شاہی کا مہتمم اعلیٰ (نوراللغات). [صدر + دیوان (رک)].

---دِیوانی عَدالَت (---ی مع ، فت ع ، ل) امث.
پرانے زمانے میں ہائیکورٹ کا یہی نام تھا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [صدر + دیوانی (رک) + عدالت (رک)].

---راج امذ.
صدر مملکت کی حکومت ، اسمبلی توڑنے کے بعد کسی صوبے کا براہ راست صدر مملکت کی نگرانی میں آنا (فیروز اللغات). [صدر + راج (رک)].

---رُخ (---ضم ر) امذ.
(معماری) عمارت کے سامنے کا روکاری رخ (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱).
[صدر + رُخ (رک)].

---رِیاسَت کس اضا(---کس ر ، فت س) امذ.
یاست کا سربراہ. گوپالاسوامی آئینگر نے نہرو کو مشورہ دیا ا کہ حکومت ہند ایک خاص اعلان جاری کر کے ہمارے صدر ست کے جاری کردہ فرمان کو خلاف قانون قرار دے. (۱۹۸۲ ، س چنار ، ۵۵٦). [صدر + ریاست (رک)].

---زِین کس اضا(---ی مع) امذ.
وہ فولادی حلقہ جو زین کے سامنے کے حصے میں لگا ہوتا ہے.

روشن تھے بدر سے سمِ اسپِ صبا شتاب
ثابت تھا صدرِ زین سے کہ ہے برج آفتاب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵٦). [صدر + زین (رک)].

---زِینَہ (---ی مع ، فت ن) امذ.
زینے کا سامنے والا حصہ. صدر زینہ کی ابتدا عموماً سطح زمین کے کسی ایک مقام سے ہونی چاہیے جو ڈیوڑھی سے بسہولت نظر آ سکے. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۲). [صدر + زینہ (رک)].

---سَرِشْتَہ (---فت س ، سک ر ، کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
افسر مال ، کلکٹر ، کلکٹر کا دفتر ؛ دفتر کا افسر (جامع اللغات).
[صدر + سررشتہ (رک)].

---صُدُور کس اضا(---ضم ص ، و مع) امذ.
رک : صدرالصدور. انصاف کرنا مفتیوں اور صدر صدور کا کام ہے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۵۹). سب سے بڑی عدالت کا حاکم قاضی ممالک ، صدر صدور ... کے لقب سے ملقب ہوتا تھا. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۲۱۷).
[صدر + صدور (رک)].

---طاق امذ.
(معماری) صدر دالان کی دیوار کے وسط کا بڑا طاق جو دوسرے طاقوں کی نسبت بڑا اور خوشنما بنایا جاتا ہے ، اس کے نیچے مسند تکیہ لگایا جاتا ہے اور صدر کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱). [صدر + طاق (رک)].

---عامِلَہ کس اضا(---کس م ، فت ل) امذ.
حکومت کا انتظامی سربراہ. گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کو صدر عاملہ کے اختیارات حاصل تھے. (۱۹۴۴ ، تاریخ دستور ہند ، ۳۱). [صدر + عاملہ ، عامل (رک) کی تانیث].

---عَدالَتِ عالِیَہ (---فت ع ، ل ، کس ت ، کس ل ، فت ی)
سب سے بڑی عدالت ، ہائیکورٹ. صدر عدالت عالیہ (جو ہائی کورٹ کے مساوی تھی) کے قانونی فیصلے اُردو میں لکھے جاتے تھے. (۱۹۸۴ ، تنقید و تفہیم ، ۳۷). [صدر + عدالت (رک) + عالیہ ، عالی (رک) کی تانیث].

---عِمارَت (---کس ع ، فت ر) امث.
(معماری) عمارت کا سب سے بڑا بہتر اور کشادہ بنا ہوا حصہ، عمارت کا خاص حصہ (ا پ و ، ۱ : ۱۳۱).[صدر + عمارت (رک)].

---فَوجْداری عَدالَت (---و لین، سک ج، فت ع ، ل)امث.
ہائیکورٹ بحیثیت سب سے بڑی فوجداری عدالت کے (ماخوذ : جامع اللغات). [صدر + فوجداری (رک) + عدالت (رک)].

---قانُون گو (---و مع ، و مج) امذ.
پٹواریوں اور قانون گویوں کا افسر اعلیٰ. پانچ روز ہوئے حافظ محمد صدیق صدر قانون گو ... کا انتقال ہو گیا.(۱۸۹۸ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۸). صدر قانون گو خود مجلس مال کے تابع حکم تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۳۰). [صدر + قانون گو (رک)].

---کُل کس اضا(---ضم ک) امذ.
کسی محکمے کا سب سے بڑا افسر یا وزیر. اس کو حرم شاہی کا صدر کل یعنی مدارالمہام مقرر کر دیا. (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۱۸۰). عدل کے لیے ایک باضابطہ محکمہ بھی تھا جو دیوانِ عدل کہلاتا تھا اس کا نگراں « صدرِ کُل » ہوتا تھا. (۱۹۵۹ ، برنی ، مقالات برنی ، ۲۳۴). [صدر + کُل (رک)].

---گاہ امث.
وہ مقام جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو ، صدر مقام (مہذب اللغات).
[صدر + گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---مالگُزار (---سک ل ، ضم گ) امذ.
وہ شخص جو بلا وساطت غیرے سرکار کو مالگزاری ادا کرے (نوراللغات). [صدر + مالگزار (رک)].

---مالگُزاری (---سک ل ، ضم گ) امث.
اس مالگزاری کی میزان جو براہ راست گورنمنٹ کو دی جائے.
(پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [صدر + مالگزاری (رک)].

---مَجْلِس کس اضا(---فت م ، سک ج ، کس ل) امذ.
میر مجلس ، صدر ، صدر نشین (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). دو نوجوان مصوروں نے اپنی بنائی ہوئی تصاویر مہمان خصوصی اور صدر مجلس کو پیش کیں. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۱۷ ، جنوری ، ۱۳). [صدر + مجلس (رک)].

---مُحاسِب (---ضم م ، کس س) امذ.
محکمہ حساب کا سب سے بڑا افسر ، اکاؤنٹنٹ جنرل. ایک صدر محاسب اور اس کے مددگار شامل تھے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ) ، ۹۱). « ناظر » دیوانی محکمے کا سربراہ تھا اور « مشرف کل و جز » صدر محاسب. (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳٦).
[صدر + محاسب (رک)].

---مَحْفِل کس اضا(---فت م ، سک ح ، کس ف) امذ.
میر محفل (مہذب اللغات). [صدر + محفل (رک)].

---مد (---فت م) امث.
بڑا عنوان جس کے تحت کئی ذیلی عنوان ہوں. صیغہ انگریزی میں جو ہدایات اجرائی مراسلہ کے متعلق روانہ کیے جائیں اُن میں صدر مد و ذیلی مد صاف صاف درج کرنی چاہیے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۳۵). [صدر + مد (رک)].

---مُدَرِّس (---ضم م ، فت د ، شد ر بکس) امذ.
سب سے بڑا استاد یا معلم ، ہیڈ ماسٹر. رحمت اللہ مدرسہ کے صدر مدرس مقرر ہوئے. (۱۹۷۵ ، مسلمانان پنجاب کی تعلیم ، ۳۶). [صدر + مدرس (رک)].

---مُسْتَقَر (---ضم م ، سک س ، فت ت ، ق) امذ.
رک : صدر مقام. ہر ضلع کے صدر مستقر پر ایک کلب تھا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۷). [صدر + مستقر (رک)].

---مَسْنَد (---فت م ، سک س ، فت ن) امث.
(میکانیات) **گھومنے والے آلہ یا مشین کی کرسی ، مشین کا وہ حصہ جس پر گھومنے والے پرزے ٹھیرے ہوئے ہوں.** انجن کے وزن اور صدر مسندوں پر رگڑ کی مزاحمت میں اضافہ ہو گا. (۱۹۳۸ ، حرارتی انجنوں کا نظریہ ، ۲۳۳).[صدر + مسند (رک)].

---مَقام (---فت نیز ضم م) امذ.
۱. **مرکزی جگہ ہیڈ کوارٹر ، دارالحکومت.** ممالکِ مشرقیہ میں علم و فن کی ابتدا دولت عباسیہ سے ہوئی جس کا صدر مقام بغداد تھا. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات شبلی ، ۵ : ۲۲). یہ خطہ اپنی خدمات کی خصوصیات کے باعث آس پاس کے علاقوں کے لیے صدر مقام (Head Quarter) کی حیثیت رکھتا ہے. (۱۹۸۴ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ، ۱۷). ۲. **کسی قصبے ، شہر یا جلسے وغیرہ کی نمایاں اور ممتاز جگہ ، مرکز.** ایک سوزنی پر جو صدر مقام پر بچھی ہوتی ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید (ضمیمجات) ، ۲ : ۱۱). رفتہ رفتہ ... قومی مقاصد کی تحریک کا صدر مقام اور مرکز بننے لگا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۵۰). [صدر + مقام (رک)].

---مُنْصَرِم (---ضم م ، سک ن ، فت ص ، کس ر) امذ.
پیمائش کے دفتر کا اعلیٰ عہدیدار (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [صدر + منصرم (رک)].

---نِشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) امذ.
میر مجلس ، سردار ، سربراہ.

مست و بے باک و غزل خوان و پریشاں کاکل
بزم میں آ کے بہ صد ناز ہوا صدر نشیں
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۷).

اک مردِ مقدس جو وہاں صدر نشیں تھا
اور کعبۂ عظمت کے مکاں کا وہ مکیں تھا
(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۹۷). ایسی جماعت کا صدر نشیں منتخب کیا جانا ... ایسی عزت ہے جس کا مجکو پورا اعتراف ہے. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۳). مقتدرہ قومی زبان اور اس کے صدر نشیں دستور پاکستان کے مطابق اردو کو ملک میں اس کے صحیح مقام پر فائز کرنے میں کامیاب ہوں گے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۳). [صدر + ف : نشین ـ نشستن ـ بیٹھنا].

---نِشِینی (---کس نیز فت ن ، ی مع) امث.
بالا نشینی ، سرداری ، سربراہی.

وہ چاہے صدر نشینی جو ہو ترا ہم چشم
بھیے یہ کم ہے کہ جاگہ صفِ نعال بھی ہو
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۲). [صدر نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِظامَتِ عَدالَت کس اضا(---کس ن ، فت م ، کس ت، فت ع ، ل) امذ.
صدر فوجداری عدالت (علمی اردو لغت). [صدر + نظامت (رک) + عدالت (رک)].

---ہَر جا کِہ نِشِینَد صَدْر اَسْت فارسی کہاوت اردو میں مستعمل.
لائق فائق آدمی جہاں پہنچے گا وہیں اُس کی قدر و منزلت ہو گی. صاحبہ محفل اور سردار قوم کے واسطے محفل میں اپنے مرتبہ کی حفاظت ضرور نہیں ، صدر ہر جا کہ نشیند صدر است. (۱۸۷۵ ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۳۶).

صَدْرَہ (فت ص ، سک د ، فت ر) امذ.
معقولات کی ایک مشہور عربی کتاب کا نام ، کہاوت میں مستعمل.

یہ غزل شرحِ مطالع مطلعوں سے ہو گئی
صدرہ کیا صدرا سے بھی رتبہ دو بالا بڑھ گیا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۷۹). [علَم].

---پڑھ کَر اَحْمَق رَہے کہاوت.
منطق پڑھ کر بھی عقل نہ آئی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

صَدْری (فت ص ، سک د). (الف) امث.
۱. **ایک طرح کی مرزئی جو پوشاک کے اوپر پہنتے ہیں اور اس میں سینے پر بہت سی گھنڈیاں یا بٹن ہوتے ہیں اور اکثر بیل بوٹے اور زری کا کام بھی ہوتا ہے ، کمری ، واسکٹ.**

اثر میں گرم ہے ایسے حضور کی صدری
کہ سرد ہو گئی جس سے سمور کی صدری
(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ، ترکی ، ۳۵). جھنگا نے کہا اے صدری کی پاکٹ میں بھر لے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۸۰). (ب) صف. ۱.(أ) **صدر (سینہ) سے منسوب یا متعلق ، سینے کا.** ان دونوں کے درمیان میں کوئی صدری حصہ موجود نہیں ہوتا ہے. (۱۹۳۰، حیوانات ، ۱۷).۰ ان کے پیچھے کے آٹھ جوڑے صدری جوارح (Thoracic Appendages) کہلاتے ہیں. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۳۱). ۲. **جو سینہ بسینہ چلا آ رہا ہو اور کہیں لکھا ہوا نہ ہو ، سینہ بسینہ پہنچا ہوا نسخہ یا کلام وغیرہ.** نہایت اسراری اور صدری نسخہ ہے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۵). مفتی کے پاس ایک آزمودہ نسخہ ہے ، ہو سکتا ہے یہ نسخہ صدری ہو. (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۳۰۱). [صدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَدرِیّہ (فت ص ، سک د ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
ایک فرقہ جو نزاریہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہے۔ اس فرقے کے لوگ خوجے کہلاتے ہیں۔ اس کے سربراہ خواجہ صدرالدین نویں صدی ہجری میں خراسان سے بہاولپور آئے تھے (فرقے اور مسالک ، ۲۳۲)۔ [صدرالدین (عَلَم) (بحذف الدین) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ صفت]۔

صُدغ (ضم ص ، سک د) امث.
کان اور ماتھے کے بیچ کی جگہ ، کنپٹی۔ ایک استخوان صدغ کے نزدیک پیدا کیا اور اس میں سوراخ بنائے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۳)۔ . یہ شگاف داہنی صدغ سے بائیں صدغ تک اور ہڈی تک ہو۔ (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۳۳)۔ [ع]۔

صُدغی (ضم ص ، سک د) صف.
صُدغ (رک) سے منسوب یا متعلق ، کنپٹی کا۔ سمعی ارتسام نے فص صُدغی کے رقبہ سمعی کو متہیج کیا۔ (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۱۴۴)۔ زیریں جبڑے کے عضلات، مثلاً صدغی اور ماضغ جو کھوپڑی سے ابتدا کرتے ہیں اور زیریں جبڑے میں جمے رہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۵۳)۔ [صُدغ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صَدَف (فت ص ، د)۔ (الف) امث.
ایک قسم کا چھوٹا سمندری جانور جس کے جسم پر ایک سخت خول ہوتا ہے جس کے اندر کی تہ کا مادہ جم کر موتی بن جاتا ہے۔

دریا میں صدف ہے لاکھ بھریا
ہن کیوں بھرے سچہ صدف میں دریا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱)۔

اچنبھے کی غرض یہ بات ہے کی
صدف نے لعل اُگل کر پائے موتی

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۹۳)۔

ابھری صدف کہ گوہرِ فیضِ عموم لوں
پانی کو تھی ہوس کہ لبِ پاک چوم لوں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱)۔

صدف میں بننے والے موتیوں کو ان سے کیا نسبت
وہ لاثانی گہر سانچے میں جو پتلی کے ڈھلتے ہیں

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹۴)۔

صدف اندر صدف تھے جو معانی
انہیں گوہر بہ گوہر لکھ رہا ہوں

(۱۹۷۷ ، سرکشیدہ ، ۱۸۵)۔ (ب) امذ . (عو) **ایک وضع کے چھوٹے پیالے کا نام جو سیپ سے مشابہ ہوتا اور جس میں شراب پیتے ہیں** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [ع]۔

ـــُ اَلْبُواسِیر (ـــ ضم ف، غم ا، سک ل، فت ب، ی مع) امث.
زرد یا زردی مائل سیپ۔ سیپ ... بعض پیلی ہوتی ہے ... اس کا نام صدف البواسیر ہے بعض کہتے ہیں کہ صدف البواسیر بالکل پیلی نہیں ہوتی بلکہ زردی مائل ہوتی ہے۔(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ، ۳ : ۵۱۳)۔ [صدف + رک : ال (ا) + بواسیر (رک)]۔

ـــ پارَہ (ـــ فت ر) امذ.
سیپ کا ٹکڑا ؛ شاہکار۔

ہیں کہاں سیماب گہرائی کے موتی دستیاب
کچھ صدف پارے ہیں جو چن لاتے ہیں ساحل سے ہم

(۱۹۴۳ ، لوح محفوظ ، سیماب اکبرآبادی ، ۴۰)۔ یہ زندگی اپنی مبارزت طلبی کے صلے میں ہماری ادبی تنقید کو ایسے بیش قیمت صدف پارے دے جاتی ہے جن کی تب و تاب کو زوال کا اندیشہ نہیں۔ (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۱۷)۔[صدف + پارہ]۔

ـــ چِیں (ـــ ی مع) صف.
سیپیاں چننے والا ؛ (مجازاً) اصل حقیقت تک رسائی نا ممکن ہونے کی صورت میں معمولی معلومات کو غنیمت سمجھنے والا۔

وہ بحر ہے تُو ، ہے تیرے ساحل پہ جبرئیل امیں صدف چیں
خدا نے گہرائیوں کا تیری کہاں کسی کو پتہ دیا ہے!

(۱۹۰۵ ، جذبات ہمایوں ، ۹۳)۔ [صدف + ف : چین ، چیدَن - چُننا ، سمیٹنا]۔

ـــ دانَہ (ـــ فت ن) امذ.
موتی ، گوہر۔ بھلا ایسے ناپاک میرے دربار کے لائق ہیں جو ایک صدف دانے کے مقابلے میں میرے حکم کو توڑتے ہیں۔ (۱۹۴۰ ، حکایات رومی ، ۲ : ۵۰)۔ [صدف + دانَہ (رک)]۔

ـــ شِکاری (ـــ کس ش) امث.
موتی حاصل کرنے کے لیے سیپیوں کو سمندر سے نکالنے کا کام۔ صدف شکاری میں ہنگامۂ جنگ برپا رہتا تھا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۴۸)۔ [صدف + شکار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــِ فِرْفِیری کس صف (ـــ کس ف ، سک ر ، ی مع) امث.
نیلے رنگ کی سیپ۔ سیپ کے کئی رنگ ہوتے ہیں بعض نیلی ہوتی ہے اسے صدف فرفیری کہتے ہیں۔(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۱۳)۔ [صدف + ع: فِرفیر (ارغوانی رنگ) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــِ قُطْب کس اضا(ـــ ضم ق ، سک ط) امذ.
مثلث کی صورت کے تین ستارے جو قطب کے پاس ہیں (ماخوذ : نوراللغات)۔ [صدف + قطب (رک)]۔

ـــ کار امذ.
سیپ کا کام کرنے والا ، سیپیوں سے مختلف اشیا بنانے والا کاریگر۔ اول دکانیں صدف کاروں کی ہیں۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۱۳)۔ [صدف + کار ، لاحقۂ فاعلی]۔

ـــِ گوش کس اضا(ـــ و مج) امذ.
کان کے اندر کا حصہ جو گھونگھے کی شکل کا ہوتا ہے۔ اندرونی کان کا وہ حصہ جو سماعت کے لیے اہم ہوتا ہے گھونگھے کی شکل کا صدف گوش ہوتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں ، ۳۷۰)۔ [صدف + گوش (رک)]۔

ـــ گِیری (ـــ ی مع) امث.
سیپی سے موتی نکالنے کا کام یا پیشہ۔ موتیوں کے اخراج یعنی

صدف گیری کا حال بیان کیا گیا ہے. (۱۹۲۷ ، مقدمہ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۸۰). [صدف + ف : گیر ، گِرِفْتَن - پکڑنا ، لینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُما (---ضم ن) صف.
سیپ کی شکل کا ، سیپ جیسا. دوسری صدف نما گندک ہے جو گندک کو بنزین یا کسی اور محلل کے ساتھ ... سرد کرنے پر حاصل ہوتی ہے. (۱۹۴۸ ، غیر نامیاتی کیمیا ، محمود احمد خان ، ۳۶۳). [صدف + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

صَدَفَةُ الْاُذُن (فت ص ، د ، ف ، ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم ا ، ذ) امذ.
رک : **صدف گوش.** اگلا کنارا صدفۃ الاذن (Concha) کے بالکل پیچھے واقع ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات ، ۳۴۴). [ع : صدفۃ - صدف (رک) + رک : ال (ا) + اُذُن (رک)].

صَدَفَہ (فت ص ، د ، ف) امذ.
۱. **صدف نما جانور ، سیپ جیسا جانور.** یہ جراثیم تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور صدفہ (Molluscs) کے اجسام میں پائے جاتے ہیں ، اس کی مثالی نوع کرسٹی سپائر ابالیبانی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۰۱). یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ ابتدائی قسم کا صدفہ یا مولسک کس قسم کا رہا ہو گا. (۱۹۷۱ ، مولسکا ، ۱). ۲. (طب) **نو یا سات اوقیہ کا ایک وزن ، سکرجۂ کبیرہ** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [صدف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---صَغِیرَہ کس صف(---فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ.
(وزن) **چھ یا سات سامونات** (خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [صدفہ + صَغِیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---کَبِیرَہ کس صف(---فت ک ، ی مع ، فت ر) امذ.
(وزن) **چودہ سامونات** (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۳۸). [صدفہ + کبیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَدَفِی (فت ص ، د) صف.
صَدَف (رک) سے منسوب یا متعلق ، سیپ کا ، سیپ کی قسم کا. دریائی حیوانات کے بدن دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل صدفی ، دوم فلوسی. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۹۶). صدفی مادہ جم کر عمدہ موتی تیار ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۳). [صدف + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جانْوَر (---سک ن ، فت و) امذ.
رک : صدفہ. صدفی جانور (Molluscs) جن میں نیولیے ، کیچوے وغیرہ شامل ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۵۲). [صدفی + جانور (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
صدف کے اندر کا خانہ. ابتدا میں صرف ایک صدفی خانہ ہوتا ہے مگر بتدریج ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۴۲). [صدفی + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

صَدَفِیّات (فت ص ، د ، کس ف ، شد ی) امث.
ایک قسم کے گھونگے جو کھائے جاتے ہیں ؛ صدفیہ (رک) کی جمع. یہ آبی جانور ہیں ، ان کی خوراک ... کیکڑے اور صدفیات (Clams) وغیرہ ہیں. (۱۹۸۲ ، میمیلیا ، ۱۰۵). [صدف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ات ، لاحقۂ جمع].

صَدَفِیَّہ (فت ص ، د ، کس ف ، شد ی بفت) امذ.
۱. (حیوانیات) **چپٹے گھونگے والے جانوروں کی جنس ، ان کے جسم پر ایک خول ہوتا ہے جس کے دو منہ ہوتے ہیں سیپیاں وغیرہ بھی اس جنس میں شامل ہیں.** اسی وجہ سے اس نوع کو صدفیہ (کانشی فیرا) بھی کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۳). ارسطو نے قشریوں اور صدفیوں کے گروہ کے بڑے حیوانات کے طریقہ پیدائش کو حیرت انگیز طور پر صحت کے ساتھ بیان کیا ہے. (۱۹۶۵ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۴). ۲. (طب) **ایک قسم کا جلدی مرض جس میں بدن پر سرخ چکتے پڑ جاتے ہیں ، سرخ بادہ.** ان ثبور پر چھلکے پائے جاتے ہیں ، فلسمانی ناریہ تعویجات میں عام ہے ، اس کو صدفیہ (Psoriasis) سے متفرق کرنے کی ضرورت ہے. (۱۹۴۸ ، عمل طب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۳). [صدف + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث برائے اسمیت].

صِدْق (کس ص ، سک د) امذ.
۱. **سچائی ، راستی ، سچ ، کذب کا نقیض.** صدق کا بے جامہ ... حیا کا کمربند ، شجاعت کا دستار ... اڑا کر میرے معشوق کوں لیاؤ. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۶).

عبادت کی چکمک و کف صدق اپار
ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶).

ات صدق سوں آ سلام کیتا
ہوے کے دھنی کوں قام کیتا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۹).

یہ بات جھوٹ نہیں صدق کی صفا کی قسم
ترے ہی لطف کا وابستہ ہوں وفا کی قسم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷). معجزہ اس کے صدق پر ایک نشانی اور آیت بن جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰۲). کیا آرٹ کے کسی شاہکار میں بجائے خود بھی صدق یا کذب کی صفات ہیں؟ (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۱۲۲). ۲. **یقین.**

راز مجھ عشق کا چھپتا سا نظر آتا نہیں
ہے مجھے صدق کہ آخر کوں پکارا ہویگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۱). ۳. (تصوف) **سچا اور پاک باطن ہونا ، ظاہراً اور باطناً** (مصباح التعرف ، ۱۵۹). [ع].

---النُّور (---ضم ق ، غم ا ، ل ، شد ن ، و مع) امذ.
(تصوف) **یہ وہ کشف ہے جس کے بعد کوئی خفا اور استتار نہیں ہے. کیونکہ جس وقت کشف سالک مقام جمع تک پہنچتا ہے تو اس کو صدق النور کہتے ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۵۸). [صدق + رک : ال (ا) + نور (رک)].

---اِنْتِما (---کس ا ، سک ن ، کس ت) صف.
سچائی سے منسوب ، سچائی سے تعلق رکھنے والا.

کیا اس کے مضموں نے یہ اقتضا
که تاریخی احوال صدق انتما

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۰۳). [صدق + انتما (رک)].

---ِخَلیل کس اضا(---فت خ ، ی مع) امذ.
(تلمیح) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سچائی یا یقین کہ نمرود نے آپ کو بھڑکتی ہوئی آگ میں پھنکوا دیا مگر آپ نے کلمۂ حق سے انحراف نہ کیا اور اللہ کے حکم سے وہ آگ گلزار بن گئی.

صدقِ خلیل بھی ہے عشق ، صبر حسین بھی ہے عشق!
معرکۂ وجُود میں بدر و حنین بھی ہے عشق!

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۳). صدق خلیل اور صبر حسین دونوں قافلۂ حجاز کی یاد دلاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، اثبات و نفی ، ۲۹). [صدق + خَلیل - خلیل اللہ ، حضرت ابراہیم کا لقب].

---ِدِل سے م ف.
خلوص نیت سے ، صاف دلی سے ، تہ دل سے ، بطیب خاطر. نہایت صدق دل سے درود پڑھ رہے تھے.(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶). میں جان و دل سے اس کو چاہتا اور صدق دل سے محبّت رکھتا. (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ : منشی نظام الدین) ، ۳۵۵). اگرچہ میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ سرسیّد کی لائف جیسی کہ چاہیئے تھی مجھ سے نہیں لکھی گئی. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۷۷).

---دِلی (---کس د) امث.
خلوصِ نیت. لوگوں کی صدق دلی کی اطاعت اس درجہ کو پہنچی تھی کہ اگر حُکم ہوتا تو ایک آدمی جاتا اور سپہبد کا سر اتار لاتا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۸). میں صدق دِلی سے اس بات کی کوشش کرونگا کہ تینوں خطوں کو نہ صرف آگے بڑھنے اور ترق ... شرکت کا بھی احساس ہو. (۱۹۷۵ ، آتش چنار ، ۹۳۰). [صدق + دل (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ (قدیم).
سچائی کی گواہی دینا.

تمیں جس پر صدق دیتے شرف اسلام کا لیتے
سو اس کی آل یوں کیتے کرو زاری مسلمانان

(۱۶۷۵ ، مرثیہ مرزا (بیاض مراثی ، ۱۳۸)).

---دھرْنا محاورہ (قدیم).
یقین کرنا ، تصدیق کرنا.

بولیا کہ توں سمجھا مجھے تا صدق دھروں میں
کیا دین تیرا ہے سو وو اختیار کروں میں

(۱۶۷۵ ، مثنوی مرزا (بیاض مراثی ، ۲۰۵)).

---شِعار (---کس ش) صف.
سچّا ، راستباز ، حق پسند. جہاں ایسے لکھنے والوں کی کثرت ہے جو محض تفنّن طبع یا کسی اور غرض سے شہر ادب میں اپنی دکان سجائے بیٹھے ہیں وہاں ایسے صدق شعار اور بلند معیار اہل قلم بھی ہیں.(۱۹۸۲ ، قومی یک جہتی میں ادب کا کردار ، ۶۱). [صدق + شعار (رک)].

---گوئی (---و مج) امث.
سچ بولنا. کوئی گروہ انھیں ان کی اصول پروری اور صدق گوئی کے باعث اپنے اعتماد میں نہیں لے سکتا تھا.(۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۲۱). [صدق + ف : گو ، گُفْتَن - بولنا ، کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لانا محاورہ (قدیم).
سچا سمجھنا ، تصدیق کرنا.

جو کوئی صدق اس دیں میں لاتا ہے
یقیں ہے کہ جنّت وو پاتا ہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۶).

---ِمَقال کس اضا(---فت م) امذ.
سچ بولنا ، راست گوئی.

تو قصد کرے تو ہو سکے صدقِ مقال
ہے اکلِ حلال ہند میں امرِ محال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۶). اکل حلال اور صدق مقال جو سب سے زیادہ عمدہ صفات انسانی ہیں ان کا کہیں ذکر نہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۶۸). یہ التجائے خلیل و بشارت مسیح کیا تھی؟ رُشد و ہدایت ایثار و اخلاق زہد و تقویٰ ، صداقت و امانت ، عدل و انصاف ، شفقت و ہمدردی ، اکل حلال و صدق مقال. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اہل حدیث ، کراچی ، ۳۱ اکتوبر ، ۲). [صدق + مقال (رک)].

---ِنِیّت کس اضا(---کس ن ، شد ی بفت) امذ.
خلوصِ نیت ، صاف دلی.

صدقِ نیّت سے بیٹھنے خاموش
شاد اس جھوٹ سچ سے کیا مطلب

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۲۷). وہ اپنی ساری ہستی اور اپنے سارے فن کو صدق نیت کے ساتھ اپنی جماعت کی خدمت کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۳۸). [صدق + نِیّت (رک)].

---نِیُوش (---کس ن ، و مج نیز مع) صف.
سچ کو سننے والا.

کہا میں نے کہ کیا کہوں لیکن
تم بھی رکھتے ہو گوشِ صدق نیوش

(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۸۸). [صدق + ف : نِیوش ، نیوشِیدن - سننا سے صفت].

---و صَفا (---و مج ، فت ص) امذ.
سچائی اور خلوص.

سفیدی باف جب صدق و صفا سے
رہا فدوی ہو شہ کا التجا سے

(۱۸۰۰ ، زین المجالس ، ۱۰۰). میرے عمل کو صدق و صفا کے زیور سے آراستہ فرما دے. (۱۹۲۳ ، حیات جوہر ، ۱۸۲).

میں لوہیا ہوں تری دھرتی پر
تختۂ دار پہ اک صدق و صفا کا شعلہ

(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز (شخص اور شاعر) ، ۱۰۶). [صدق + و (حرف عطف) + صفا (رک)].

--ِ-وَعْد کس اضا(---فت و ، سک ع) امذ.
سچا وعدہ ، ایسا وعدہ جس کو پورا کرنے کی نیت ہو. صدق وعد ایک وجود اخلاق کا زیور ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۷ : ۹). [صدق + وَعْد = وَعْدہ (رک)].

---و کِذْب (---و مج ، کس ک ، سک ذ) امذ.
سچ اور جھوٹ (ماخوذ : پلیٹس). [صدق + و (حرف عطف) + کذب (رک)].

---ہونا محاورہ.
تصدیق ہونا ، یقین ہونا.

راز مجھ عشق کا چھپتا سا نظر آتا نہیں
ہے مجھے صدق کہ آخر کوں پکارا ہوئیگا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۱). انا جی صاحب آپ کو کیوں کر صدق ہو گیا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۳).

صَدَقات (---فت ص ، فت نیز سک د) امذ ؛ ج.
صَدَقہ (رک) کی جمع. صدقات کی کتنی قسمیں اسلام میں ہیں؟ (۱۹۳۳ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۸۵). [ع].

--ِ-جارِیَہ کس صف(---کس ر ، فت ی) امذ ؛ ج.
ایسی خیرات یا اور نیک کام جن سے لوگوں کو ہمیشہ فیض اور فائدہ پہنچتا رہے ، جیسے: مسجد ، کنواں ، مدرسہ وغیرہ بنوانا. مزید صدقات جاریہ میں آپ کی خود نوشت سوانح «نقش حیات» اور «مکتوبات شیخ الاسلام چار جلدیں» علم و عمل کا بیش بہا خزانہ ہیں. (۱۹۷۳ ، اسوۂ اسلاف ، ۳۰). [صدقات + جاری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

--ِ-نافِلَہ کس صف(---کس ف ، فت ل) امذ ؛ ج.
ایسے صدقات جن کا دینا باعث ثواب تو ہے لیکن فرض یا واجب نہیں ، نفلی صدقہ و خیرات. خواہ فرض و واجب ہو ... خواہ مستحب جیسے صدقاتِ نافلہ اموات کا ایصال ثواب. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۴). یہ دونوں آیتیں صدقات نافلہ کے متعلق ہیں. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۶۵۷). [صدقات + نافِلَہ (رک)].

--ِ-واجِبَہ کس صف(---کس ج ، فت ب) امذ ؛ ج.
ایسے صدقات جن کا دینا واجب ہے اور نہ دینا باعث گناہ ہے. خواہ فرض زکوٰۃ ہو ، یا دوسرے صدقات واجبہ یا نفلی صدقات و خیرات. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۵۶). [صدقات + واجب (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَدْقا ہونا محاورہ (قدیم).
رک : صدقے ہونا.

غواصی جو صدقا ہے تج ناؤں پر
فدا جیو ہے اس کا تیرے پاؤں پر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵).

صَدَّقْتُ (فت ص ، شد د بفت ، سک ق ، ضم ت) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) میں نے تصدیق کی ؛ مراد : درست ہے ، بجا ہے.

آتے ہیں باد شہ کو بہت مرتضا علی
مڑ کر نجف کو کہتے ہیں صدّقتُ یاعلی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۷).

ہر اک کلام پہ صَدَّقتُ اے زباں کہہ دے
کہ حُسنِ یار کسی کی نہیں ، نہیں سنتا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانہ الہام ، ۳۷).[ع (ص د ق) + ع : تُ ، ضمیر واحد متکلم].

صَدَقَۃُ الْفِطْر (فت ص ، د ، ق ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، سک ط) امذ.
رک : **صدقۂ فطر.** اُدھر صَدَقۃُ الفطر تقسیم ہو اور اِدھر بَندی آزاد. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۶). [ع : صدقۃ = صَدقہ (رک) + رک : ال (۱) + فطر (رک)].

صَدَّقْنا (فت ص ، شد د بفت ، سک ق) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل، ہم نے تصدیق کی مراد،درست ہے بجا ہے (عموماً آمنّا کے ساتھ مستعمل). سوائے آمنّا و صدّقنا کے کچھ کہہ نہیں سکتے. (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۳۷). بیشک آپ نے جو فرمایا آمنا و صدقنا مگر جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب جونی کے لئے ہے. (۱۹۱۷ ، جگ بیتی کہانیاں ، ۵۹). صرف تبلیغ کرنے اور کسی نظریے پر آنکھ بند کرکے آمنا و صدقنا کہنے سے علم و ادب کا کوئی تعلق نہیں ہوتا. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۰۶). [ع : (ص د ق) + ع : نا ، ضمیر جمع متکلم].

صَدَقَہ (فت ص ، د نیز سک د ، فت ق) امذ.
۱. وہ چیز جو خدائے تعالیٰ کے نام پر دی جائے ، خیرات. صدقے کے طور سے جو وہ بادشاہ اُسے کچھ دے وہ البتہ کھا لیا کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۲۷۹). آپ نے فرمایا ... اگر چاہو اصل جائداد باقی رکھو اور منافع صدقہ کر دو. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۰). اب اس میں مالک جس طرح چاہے تصرف کرے ، چاہے بیع کر دے یا ہبہ اور چاہے تو صدقہ کے طور پر دے دے. (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۷). **۲. وہ کھانا وغیرہ جو کسی کے سر سے اتار کر چوراہے میں رکھتے ہیں ، اُتارا ، ردبلا کے لیے دیا جانے والا صدقہ.**

صدقے کے واسطے ہے تمہیں فکر کیا ضرور
عاشق کی جان جائے گی لے کر بلائے زلف

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۲). ایک سائل دروازے پر آیا کرتا ہے اُس کی یہی صدا ہے «بچوں کا صدقہ دیں» ایمان کا صدقہ. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۵۱). **۳. اپنے اوپر خود عائد کیا ہوا کفارہ یا تاوان جو مدیون دائن کو وعدہ خلافی کی**

عذر خواہی میں اپنی خوشی سے دے۔ اوس کا کچھ سحر جو رہ گیا تھا اوس کے پاس مع دس ہزار درم صدقے کے بھیجا. (۱۸۶۶، تہذیب الایمان، ۳۶۹). ۴. طفیل، بدولت، بزرگانہ عطیہ یا برکت، عنایت. قاسم تیغہ سحر کے بھروسے پر لڑتا ہے، یہ بھی صدقہ ملکہ نرگسی چشم کا ہے۔ (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۶۲۸).

انصاف سے جو پوچھو صدقہ حضور کا تھا
کسریٰ کی وہ عدالت، حاتم کا وہ مدارا
(۱۹۱۸، سحر، بیاض سحر، ۱۰۳). ۵. قربان، واری (عموماً اضافے کے ساتھ مستعمل، رک : صدقے).

ہزاران ہمن پشت کے نیک نام
محمدؐ ہو صدقہ ہیں سارے تمام
(۱۶۳۵، مینا ستونتی، ۱۲۱).

ترا حسن وہ بتو مہ جبیں کہ ہے صدقہ جس پہ زمان زمیں
جو دکھائے رُخ تو ہو دن وہیں جو چھپائے منہ ابھی رات ہو
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۱۶۵). [ع].

---اُتارْنا محاورہ.
کسی چیز کو کسی کے سر کے گرد پھرا کر یا جسم سے چھوا کر تصدق کرنا (رَدِّ بلا کے لیے یا بلا رد ہونے پر).

کچھ باٹیرو تو نیش ہوا کی چپ بھراری کھاڑیاں
بچھڑے کے جھڑپن کوں سوا صدقہ اتارا کلپے کوں
(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۳۰).

تبدیل روز وصل سے فرقت کی شب ہوئی
آئی ہوئی بلا ٹلی صدقہ اوتاریے
(۱۸۳۶، آتش، ک، ۱۶۲).

تسلی دی مجھے دل کو دلاسا
بلائیں کچھ دوا صدقہ اتارا
(۱۹۰۵، گفتار بیخود، ۳۲۳).

---اُتَرْنا محاورہ.
صدقہ اتارنا (رک) کا لازم.

قتل ہو لو تو خوشی پھر مجھے بے حد ہو جائے
صدقہ اترے مرے بھائی کی بلا رد ہو جائے
(۱۹۳۳، عروج، عروج سخن، ۹۳).

---اُتَرْوانا محاورہ.
صدقہ اُتارنا (رک) کا متعدی المتعدی.

اگرچہ یہ صدقہ اُتروائیے
تو دل کی مرادیں ابھی پائیے
(۱۸۹۳، قصہ ماہ و اختر پری پیکر، ۱۴).

---جاری/جارِیَہ کس صف (---/ کس ر، فت ی) امذ.
ایسا کارِخیر جس سے لوگوں کو ہمیشہ فیض اور فائدہ پہنچے، جیسے مسجد، کنواں، مدرسہ وغیرہ بنوانا. اُن کے صدقۂ جاریہ سے صفحۂ روزگار پر اُن کی اعلیٰ یادگار قائم ہے۔ (۱۹۰۹، مقالات حالی، ۲ : ۱۹۳).

یوں تو ہے عام ترا صدقۂ جاری ساقی
جام سرشار یہ ہو یاد ہماری ساقی
(۱۹۶۰، آتش خنداں، ۱۹۹). روایت یہ آدمی کا اسی طرح حق ہوتا ہے، اقبال ہو، رومی ہو، رازی ہو، سنائی ہو، روایت اس طور صدقۂ جاریہ بن جاتی ہے۔ (۱۹۸۶، فیضان فیض، ۱۷). [صدقہ + جاری (رک) / + ہ، لاحقۂ تانیث].

---چُوراہے میں رَکْھنا محاورہ.
کوئی کھانا وغیرہ سر کے گرد وار کر ایسی جگہ رکھنا جہاں چار راستے آ کر ملتے ہوں.

روح کی قدر ہوئی ربطِ عناصر سے شعور
جس کو چوراہے میں رکھ دیتے ہیں وہ صدقہ ہے یہی
(۱۸۹۲، شعور (نوراللغات)).

---دِیا رَدِّ بَلا کہاوت.
خیرات دینے سے بلا دور ہو جاتی ہے.

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا رد بلا ہو گیا
(۱۸۷۳، کلیات قدر بلگرامی، د، ۳۷۱).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
خیرات کرنا، صدقے میں کوئی چیز دینا ؛ قربان کرنا.

مجھ کو صدقے کر اگر ہے بد مزہ تیرا مزاج
یہ اِدھر صدقہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا
(۱۸۵۴، ذوق، د، ۷۲).

زندگی تک ہجر کی حد ہو گئی
دے دیا صدقہ بلا رد ہو گئی
(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۳۰۶).

---رَدِّ بَلا کہاوت.
خیرات دینے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں (ماخوذ : اپ و، ۷ : ۱۵۲).

---سِلا/سیلا (--- کس س، شد ل/ی مع) امذ.
خیر خیرات جو سلامتی کی شکر گزاری میں دی جائے.

دنیا کا ہے یہ بھی ایک حیلا
کچھ بھیج دو صدقہ سیلا
(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگ خیال، ۱۶۳). دنیا جہان کے ٹوٹکے تعویذ ... صدقے سلے کوئی بات بھی نہ چھوڑی۔ (۱۹۱۰، راحت زمانی، ۳۲). [صدقہ + سِلا / سیلا (غالباً صَلا (رک) کا بگاڑ)].

---سِلا اُتارْنا محاورہ.
خیر خیرات کرنے کے واسطے نقدی یا کسی چیز کا سر پر سے وارنا، چوراہے میں رکھنے کے واسطے سری کلیجی وغیرہ کو سر کے گرد پھرانا (فرہنگ آصفیہ).

---سِلا اُتَرنا محاورہ.
صدقہ سِلا اُتارنا (رک) کا لازم، نقدی وغیرہ سر پر سے وار کر خیر خیرات دیا جانا. ہر قسم کا علاج ہونے لگا صدقے سلے اترنے لگے. (۱۸۹۰، فسانۂ دل فریب، ۳۴).

--- سیلا اُتروانا محاورہ.
صدقہ سلّا اترنا (رک) کا متعدی المتعدی. گنڈے تعویذ لکھتا ہے صدقہ سیلا اترواتا ہے. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۱۶).

--- صَلّا (--- فت ص ، شد ل) امذ.
رک : **صدقہ سیلا.** سات لاکھ کے علاوہ جو بیگم کے معالجے اور ان کے اوپر سے صدقے صلے میں صرف ہوا اس کی تفصیل میں آگے لکھوں گا . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۰۵). [صدقہ + صلا (رک)].

--- فِطْر کسر اضا (--- کس ف ، سک ط) امذ.
عید رمضان کا صدقہ ، عیدالفطر کا صدقہ جو فی آدمی دو سیر گیہوں یا چار سیر جو دینا واجب ہے.

سمج صدقہ فطر واجب کے بات
تجی بولتا ہوں کتابی نکت

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۵۷). یہ اناج صدقہ فطر کے برابر ہونا چاہیے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۳۹). صدقۂ فطر کا حکم سنہ ۲ ہجری میں آیا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۴۴). [صدقہ + فطر (رک)].

--- قُرْبان جانا/ہونا محاورہ.
فدا ہونا ، واری ہونا ، نثار ہونا. صدقہ قربان گئے ، جم جم آئیے ، نت نت آئیے ، بلائیں لینے لگے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۹۶). اس وقت تک تو صدقہ قربان سب ہی کچھ ہوا کرتے ہیں. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۹۷).

--- کَرْنا محاورہ.
رک : **صدقہ اتارنا ، خیرات دینا ، کوئی چیز قربان کرنا.**

رقیب روسیہ کیوں سر چڑھا ہے
اسے صدقے کرو تم داغ ہر سے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۰). جو کوئی کہ کچھ صدقہ کرنے کو یا نیک کام کو .. اللہ کی خوشی کے لیے تو ہم اس کو دیں گے بڑا ثواب. (۱۹۳۲ ، تفسیرالقرآن الحکیم ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۶۷).

--- گَیا فقرہ.
صدقے میں گیا ، صدقے میں کام آ گیا.

ایک تو دل کی مرے قدر نہ کی کھو ڈالا
دوسرے کہتے ہو صدقہ گیا خیرات گئی

(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

--- لینا محاورہ.
خیرات لینا ، گدا کے طور پر کچھ مانگنا.

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۲).

--- مِلْنا محاورہ.
خیرات ملنا ، مریض پر سے اتاری ہوئی چیز محتاج کو ملنا.

بلا ٹلتی ہے بخشش سے بہا اے چشمِ تر آنسو
ملے کچھ دامنِ خالی کو صدقہ روحِ غمگیں کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۶).

--- میں ہونا محاورہ.
صلے میں ہونا ، طفیل ہونا ، بدولت ہونا . یہ سب کچھ ان کے اسی توکل کے صدقہ میں ہوا. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۳۳۵).

صَدْقے (فت ص ، سک د). (الف) امذ ؛ ج.
۱. **صدقہ (رک) کی جمع نیز اس کی حالت مغیرہ (ترا کیب میں مستعمل).**
۲. **واری ، قربان ، فدا ، قربان جاؤں ، فدا ہو جاؤں (تعریف و تحسین یا جوش محبت کے اظہار کے لیے مستعمل).**

بازی جاوے فرید کی کس آنکھوں سا کہے
صدقے نبی رسولؐ کے جن قائم را کہے

(۱۲۶۵ ، بابا فرید (سہ ماہی اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۲) . ایکس پر ایک صدقے ... بلہار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).

دمبدم اس کی آن کے صدقے
اس سجیلے جوان کے صدقے

(۱۷۹۸ ، سوز (نوراللغات)).

سیانۂ عدمین اپنی زندگانی ہے
فدا دہن کے ہیں صدقے تری کمر کے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

ماں صدقے دلوں میں کیا سمائی
کی بھائی نے بھائی سے برائی

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، شاد ، ۲۳).

فراقِ جاودانی انتقامِ وصلِ جاناں ہے
مگر صدقے ترے جانے بھی دے اے آسماں ہو گا

(۱۹۳۰ ، بے خود موہانی ، ک ، ۷).

آپ کی اک نگہِ لطف کے صدقے میں حنیف
کیا بتاؤں کہ ہیں سینے میں دفینے کتنے

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانامؐ ، ۹۴). (ب) م ف . **طفیل میں ، بدولت ، برکت سے ، عنایت سے.**

نبیؐ کے صدقے بخشے کا خدا میرے گناہاں
علی کا ناتواں منج سرتاج ہے جم خسروی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳). ان کی دانشمندی کے صدقے والد مرحوم کے بعد ہمارے کنبے کا اتحاد قائم رہ سکا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷).

--- اُتارا/اُتْرا (--- ضم ا/سک ت) صف مذ.
جو اتنا حقیر و ناچیز ہو کہ صدقے کے طور پر دیدیا جائے تو پروا نہ ہو (ایک طرح کا کلمۂ تحقیر و تذلیل).

شیخ کی ایسی خبر لوں بھول جائے شیخیاں
گھورتا تھا بھر سوا صدقے اتارا رات کو

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۷).

ساس اتنا بھی نہ بوجھے موئی صدقے اتری
جوک کے کمروں میں راتوں کو وہ کیا لیتے ہیں

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۸).

--- اُتارْنا محاورہ.
کسی چیز کا سر کے گرد پھرا کر خیرات کرنا ، نقدی یا جنس وار کے خیرات کرنا.

سن کے میرے نالۂ شبگیر کو ایسا ڈرا
سب نے اس محبوب پر صدقے اتارے رات کو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۹).

تو وہ خوش چشم ہے ہو دیدۂ نرگس بھی نثار
تیری آنکھوں پہ ہرن صدقے اتارے آنکھیں
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۲۲).

---اُترنا محاورہ.
صدقے اتارنا (رک) کا لازم ، خیر خیرات ہونا.

مہ و خور جانے قرصِ سیم و زر خیرات ہوتے ہیں
نظر ان کو ہوئی ہے رات دن صدقے اترتے ہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۷).

پھڑک کر مرغِ بسمل کی طرح عاشق جو مرتے ہیں
یہ مقتل میں عروسِ تیغ کے صدقے اترتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۰).

رخ سے عروسِ گل نے الٹی نقابِ رنگیں
صدقے اتر رہی ہے شانِ ادائے تمکیں
(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۷۷).

---پھرنا محاورہ.
چو طرف گھومنا (کسی چیز یا شخص کے). فطرت کے اندر بیٹھ جانا ایک اور بات ہے اور اس کے اِدھر اُدھر صدقے پھرنا اور بات ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۹).

---جانا محاورہ.
نثار ہونا ، قربان ہونا (انتہائے محبت یا قدردانی و تعریف و تحسین کے اظہار یا خوشامد کے موقع پر مستعمل).

کام آویں گے کسی دن صدقے جانے کے ترے
خانۂ دولت سے اپنے نیم جانوں کو نہ چھیڑ
(۱۶۷۱ ، کامیاب (چمنستان شعرا ، ۲۳۹)).

اپنے منہ سے کس مزے سے لیتے ہو تم اپنا نام
لیجو یہ اک بار میں صدقے گیا اس نام کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۳). بلا لوں ، صدقے گئی ، واری گئی.
(۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۳).

اس کے صدقے جائیے جس نے تجھے پیدا کیا
شکل دی حور و پری کی دل دیا جلّاد کا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۸).

---جائیے فقرہ.
۱. قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے.

اے ذوق صدقے جائیے پیکِ خیال کے
کیا لے گیا اڑا کے بتِ سیم تن کے پاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۳). **۲. عورتیں جب صاف صاف مخاطب کی حماقت کے اظہار میں احمق یا بےوقوف کا لفظ کہنا نہیں چاہتیں تو کہتی ہیں آپ کے صدقے جائیے قربان ہو جائیے (ماں پھوپی یا بہن وغیرہ کی زبان سے)** (مہذب اللغات).

---چلّے اُترنا محاورہ.
کسی کی صحت یا سلامتی کے لیے خیر خیرات ہونا.

وہم ہر طرح کے گزرنے لگے
صدقے چلّے سبھی اترنے لگے
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (مہذب اللغات)).

---دَرگور فقرہ.
عورتوں کا اظہار بیزاری ، برا بھلا کہنا (فرہنگ اثر).

---دینا محاورہ.
خیرات کرنا ، کوئی چیز سر پر سے وار کر خیرات کرنا. ایسا جوش خوشی کا لوگوں میں دیکھا جس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا. صدقے دیے گئے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، ۷۳).

---سے م ف.
۱. بلا سے ، جوتی کی نوک سے ، کوئی پرواہ یا فکر نہیں. بہن رانڈ ہوگی تو بلا سے اور بھانجا بھانجی بھوکے رہیں تو صدقے سے. (۱۹۱۳ ، مسلی ہوئی پتیاں ، ۳۹). **۲. طفیل ، بدولت ، خاطر سے ، واسطے.** اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۵۵). آپ کے صدقے سے ہمارا نام بھی رہ جائے گا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۷۶).

---قُربان ہونا محاورہ.
نثار ہونا ، واری ہو جانا. ان کے ہاں میں ایک مہینہ کی بیاہی ہوئی پہنچی خوب خوب میری خاطریں ہوئیں ، صدقے قربان ہوئیں. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۶).

---کا اَناج اسذ.
گندم اور دالیں وغیرہ جو صدقے میں دی جائیں. ان کے دروازے کے سامنے بکرے کی سری پر سیندور لگاکر رکھا اور صدقے کا اناج رکھا ہوا ملا. (۱۹۷۰ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۷).

---کا بکرا اسذ.
وہ بکرا جو مقرر طریقے سے مریض کے چاروں طرف پھرا کر یا مریض کے سرہانے باندھ کر ذبح کرتے ہیں اور اس کا گوشت فی سبیل اللہ غریبوں اور محتاجوں کو بانٹ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو دوسروں کے مفاد کی خاطر مشکلات میں پڑ جائے یا ڈالا جائے. طالب علم حافظ کی نظر میں صدقے کا بکرا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، رموزی ، ۳۶۲). پہلے پہل تو مقدس بادشاہ کو اس لئے قتل کیا جاتا تھا کہ اس کی اندرونی زندگی بڑھاپے کے زوال سے بچ جائے اب ... صدقے کا بکرا بھی بنا دیا گیا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : م).

---کا بُھجنگا اسذ.
ایک سیاہ پرندہ جسے ردِ بلا کے لیے کسی کے گرد پھرا کر چھوڑ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) سیاہ فام بد رُو شخص.

بھئی دھوتی ہے ننگا ننگا ہے
ٹھیک صدقے کا وہ بھجنگا ہے
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی (باقر علی خان) ، شاہد نامہ ، ۲۶).

---کا پُتلا امذ.
گندھے ہوئے آٹے یا تمباکو سے بنائی ہوئی صورت جو ردبلا کے لیے کسی کے گرد پھرا کر یا جسم سے چھوا کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں.

کھینچی گئی شبیہ جو اوس رشکِ ماہ کی
صدقے کا پتلا حور کی تصویر ہو گئی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۵).

جیتے بازی تصدق ہونے پاتے ہم اگر
صدقے کے پتلے تمہارے گرد پھرکر کھیلتے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۶۱).

---کا چَراغ امذ.
سرسوں کے تیل کا چراغ جو ردبلا کے لیے منّت پوری ہونے پر جلا کے چوراہے پر یا مسجد میں رکھا جائے.

روشنی طور ہو بارِدگر ممکن نہیں
تیرے صدقے کا کہاں سے لائے گا روغن چراغ
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۸۷).

---کا چَوراہا امذ.
وہ چوطرفہ راستوں کے ملنے کی جگہ جہاں صدقے کیا ہوا سامان (ماش ، چراغ وغیرہ) رکھا جائے.

تیرے صدقے کا سمجھتے ہیں مگر چوراہا
چار ابرو کو یہ آزاد صفا رکھتے ہیں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۶).

---کا کَوّا امذ.
وہ کوّا جسے پکڑ کے ردبلا کے لیے کسی پر صدقہ اتار کے چھوڑ دیا جائے ؛ (کنایۃً) کالا کلوٹا ، بدشکل اور حقیر شخص.

نوچ بندی ہے صدقے کے موے کوے سے
جا کے منہ کالا کرے مشکی سے عنبر اپنا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (سہذب اللغات)).

---کَرنا محاورہ.
۱. نچھاور کرنا ، وارنا ، نثار یا قربان کرنا.

کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا
خدائی صدقے کی انسان پر سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۸).

تیرے ساحل تک انھیں موجیں صبا کی لے اڑیں
گوہر نایاب تجھ پر وار کر صدقے کریں
(۱۹۰۳ ، مطلع انوار ، ۵۵). **۲. (متنفر یا حقارت ظاہر کرنے کے لیے) چھوڑ دینا ، ٹھوکر مارنا ، آگ میں جھونکنا** (نوراللغات).

---کَروں فقرہ.
(حقیر سمجھ کر) قربان کردوں ، چھوڑوں ، ٹھوکر ماروں ، آگ میں جھونکوں ، چولھے میں ڈالوں وغیرہ.

محمل میں میں تو سر کو پٹکتی تھی بار بار
صدقے کروں وہ نہر لڑیں جس پہ نابکار
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۳).

---کی/کیا/کیے فقرہ.
۱. (حقیر سمجھ کر) چھوڑ دیا ، ٹھوکر مار دی ، آگ میں جھونکا ، چولھے میں ڈالا وغیرہ.

منہ بہ منہ رکھ کے محبّت سے بہ بھر کی گفتار
غیر صدقے کیے تجھ پر سے ہے عاشق زار
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۷۰). **۲. اس قدر حقیر کہ صدقے میں دیے جانے کے قابل ، پھونک دینے کے لائق ہے ، کم بخت ہے ، بدنصیب ہے ، بے کار ہے.**

ابھی لو اس کو تم آزردہ مت ہو میں تو ہنستا تھا
یہ دل صدقے کیا تم سے زیادہ مجھ کو پیارا ہے
(۱۷۹۸؟ ، میر سوز ، د ، ۳۳۵).

وہ کہتی تھی سر پیٹ کے اور کوٹ کے چھاتی
صدقے کیا رومال یہ لونڈی ابھی لاتی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۵۶).

---کی/کے بُلبُل امث.
وہ بلبل جو پکڑ کر سر پر وار کر چھوڑ دی جاتی ہے.

ترے صدقے کے بلبل چھٹ کے آتے ہیں جو گلشن میں
بساتے ہیں انھیں پھولوں کے غنچے آشیاں ہو کر
(۱۸۶۸ ، شرف (نوراللغات)).

---کی چڑیا امث.
وہ چڑیا جسے سر پر وار کر چھوڑ دیا جائے.

غیرت کو کہاں ہوا بتا دی
چڑیا صدقے کی تھی اڑا دی
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲۴).

---کی گُڑیا امث.
وہ بھدی اور بد رو گڑیا جو بنا سنوار کر اور مصیبت زدہ یا مریض کے جسم سے چھواکر یا اس پر وارکر رد بلا کے لیے چوراہے پر رکھ دیتے ہیں ؛ (کنایۃً) بد ہیئت لڑکی یا عورت جو بدروئی کی بنا پر بناؤ سنگھار میں بھی بدقطع معلوم ہو (فرہنگ آصفیہ).

---کی/کے ماش امث.
وہ ماش جو کسی عزیز کی بخیریت واپسی یا کسی مصیبت سے نجات پانے پر کڑوے تیل کے ساتھ اس کے سامنے لاتے ہیں اور وہ عزیز اپنے ہاتھ سے چند دانے تیل میں ڈال دیتا ہے. ماش خیرات کر دیتے ہیں اور تیل کا چراغ مسجد میں بھجوا دیتے یا جلا کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں.

دولت کی نیں پروا مجھے اے من موہن سچ مان تو
بس ہے مجھے انپڑے تو نت تیری مٹھی صدقے کی ماش
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

جگنو نہ ہے جو شام کو صدقے کے تیرے ماش
چوراہے کے چراغ سے چکر ہیں آئے شمع
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کے ٹکے امذ.
وہ پیسے جو ردبلا کے لیے یا مسافر کی سلامتی کے موقع پر

عزیز اور احباب کے ہاں سے صدقہ اتارنے کے لیے بھیجے جائیں نیز وہ پیسے جو صدقے میں دینے کی نیت سے رات بھر مریض کے سرہانے رکھے جائیں.

لگے کوئی صدقے کے لانے لگی
کوئی سر سے روٹی چھوانے لگی
(۱۷۸۴، سحرالبیان، ۱۱۶).

---کے چراغ اُتارنا محاورہ.
منت پوری ہونے پر چراغ سر پر وار کر چوراہے میں رکھنا.

بجھے رہتے ہیں یار کے تیور
اے دل اب صدقے کے چراغ اُتار
(۱۸۶۷، رشک (نوراللغات)).

---گزارنا محاورہ.
رک : صدقے کرنا.

پھر تو رمّال بھی لگے آنے
صدقے لکھ لکھ کے سب نے گزرانے
(۱۸۸۵، مثنوی عالم، ۷۸).

---گئی/گیا فقرہ.
رک : صدقے کی (نوراللغات).

---میں م ف.
۱. طفیل میں، بدولت، برکت سے، عافیت سے.

عیش و طرب کہاں ہے غمِ دل کدھر گیا
صدقے میں اس گزشتہ کے کیا کیا گزر گیا
(۱۷۹۵، قائم، د، ۳۱).

کرے ناخدا خود صلہ مرحمت
محمدؐ کے صدقے میں ہو مغفرت
(۱۸۷۲، محامد خاتم النبیین، ۳).

جس کو جو کچھ بھی ملا ان کے ہی صدقے میں ملا
ان کے در کو بھی خدا کا درِ دولت لکھوں
(۱۹۸۳، ذکر خیرالانام، ۱۱۱). **۲. صدقہ قرار دے کر، رد بلا کے طور پر، آئی گئی دور ہونے کے لیے.**

قامتِ یار کو ہم یاد کیا کرتے ہیں
سرو کو صدقے میں آزاد کیا کرتے ہیں
(۱۸۱۶، دیوان ناسخ، ۱ : ۳۸).

---میں اُتارنا محاورہ.
اتنا حقیر اور ناچیز ہونا کہ صدقے کے طور پر وار دیا جائے تو پروا نہ ہو، نثار کرنا، قربان کرنا، وارنا.

جان و دل آپ سے واللہ نہیں ہم کو عزیز
جان و دل آپ کے صدقے میں اتارے ہم نے
(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۲۳۵). صدقے میں اتارا تھا، سوا جل گیا، جوق سے جل گیا. (۱۹۲۳، انشائے بشیر، ۱۰۸).

---میں اُتَرنا محاورہ.
نثار ہونا، قربان ہونا، صدقے کے طور پر دیا جانا.

خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر اے صیاد
ہم سے اچھے رہے صدقے میں اترنے والے
(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۲۵۴).

---میں چُھٹنا محاورہ.
رد بلا کے واسطے رہا کیا جانا، صدقے میں چھوڑنا (رک) کا لازم.

اللہ کرے تو بھی ہو بیمارِ محبت
صدقے میں چھٹیں تیرے گرفتارِ محبت
(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۷۳).

---میں چھوڑنا محاورہ.
رد بلا کے واسطے اور کبھی بلا سے نجات ہونے پر پرندوں کو رہا کرنے یا قیدیوں کو چھوڑنے ہیں نیز کسی کے طفیل میں رہائی دینا.

کیا چھوڑے اسیرانِ محبت کو وہ جس نے
صدقے میں نہ اک مرغِ گرفتار کو چھوڑا
(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۶).

---واری جانا محاورہ.
قربان جانا، نثار ہونا، بلائیں لینا. تمہاری بیماری سے مرعوب ہو جاؤں گا تمہاری ماں کی طرح صدقے واری جاؤں گا. (۱۹۸۸، ایک محبت سو ڈرامے، ۱۰۷).

---واسطے دِلانا محاورہ.
کسی کے نام کی دہائی دینا. اماں جان نے بگڑ کر کہا کہ شفتل صدقے واسطے ہی دلانے جائے گی یا کچھ کہے گی بھی. (۱۹۲۸، پس پردہ، ۱۷).

---ہونا محاورہ.
۱. از روے محبت یا تعظیم کسی کے گرد پھرنا، جان پر کھیلنے کو تیار ہونا، نثار ہونا، واری ہونا.

نہ منع کر ترے قربان صدقے ہونے دے
پھرا نہیں میں ترے گرد سر کئی دن سے
(۱۸۳۲، دیوان رند، ۱ : ۲۰۱).

صدقے ہوتے ہیں شمع رو اس پر
گرد پروانہ وار پھرتے ہیں
(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۱۶۳).

تو سمجھنا ایک جنسِ بے حقیقت کھو گئی
یا کوئی بلبل گلِ عارض پہ صدقے ہو گئی
(۱۹۱۳، نقوش مانی، ۱۳).

تصوّر کے ترے صدقے ہوں یادوں پر تری قرباں
ملی ہے وہ خوشی انجام جس کا غم نہیں ہوتا
(۱۹۸۷، ہونے رسیدہ، ۵۵).

صَدَمات (فت ص، سک د) امذ ؛ ج.
صدمہ (رک) کی جمع.

اظفری نے ہیں ترے عشق میں جھیلے بہارے
کیا کیا آفات، بلیات کہ صدمات کہوں
(۱۸۱۸، اظفری، د، ۵۱). صدمات کا دورہ اور ان کے بیچ بیچ میں

افاقے موت یا صحت تک قائم رہتے ہیں. (۱۸۹۲، میڈیکل جیورس پروڈنس، ۲۶۶). صورت پیہم صدمات کی تصویر ہے. (۱۹۱۲، شہید مغرب، ۳۵). [صدمہ (بحذف ہ) + ات، لاحقۂ جمع].

صَدْمَہ (فت ص، سک د، فت م) امذ.

۱. **دھکا، ٹکر، تصادم، آسیب.** دولت کا اقبال ترق پر آوے تو گھاس کی مانند پانی کے صدمے اور دھوپ کی شدّت سے ... طراوت پکڑے. (۱۸۲۳، سیر عشرت، ۹۳). راجپوت ... محمود شاہی فوج کے صدمے سے بھاگ کر قلعہ کے سوراخوں میں گھسے. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۳۱۷). ایک اینٹ کسی تالاب میں پھینکوں تو اس کے صدمے سے لہریں پیدا ہونگی. (۱۹۰۶، جغرافیہ طبعی، ۱۱۳). اس کی آواز کے صدمے سے آسمان بھی نیچے آ رہے گا. (۱۹۳۸، اور انسان مر گیا، ۶۶). ۲. **ضرب، چوٹ، ٹھیس.** دامن پر اس کے منج گڑی دیکھی تب تو اُن کو یقین ہوا کہ یہ اسی صدمے سے مارا پڑا. (۱۸۲۳، حیدری، مختصر کہانیاں، ۲۰۰). تو خود اسے توڑتا ہے اور ایسے سخت صدمے سے توڑتا ہے جس ... کو کوئی پہاڑ نہیں سہار سکتا. (۱۸۸۳، دربارِ اکبری، ۶۳۷). بندوق کے صدمے سے اسحاق کی نواسی کا انتقال ہو گیا. (۱۹۰۸، مکاتیب شبلی، ۲ : ۲۸). ۳. **کوفت، رنج و غم، آزار، اذیّت، تکلیف، بَلا، مصیبت.** جراحوں نے پانوں کو جان کا فدیہ تجویز کیا مگر کلیم بیچارا ناز و نعمت کا پلا ہوا تھا، اس صدمے کا متحمل نہ ہو سکا. (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۳۰۷). ۴. **فکر، اندیشہ.**

صدمہ ادھر تو مشک کا جانِ حزیں پہ تھا
دیکھا جو پھر کے دستِ مبارک زمیں پہ تھا

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۱ : ۶۸). ۵. **ضرر، نقصان؛ حادثہ، واقعہ؛ جوش و خروش؛ شدّت** (ماخوذ : مہذب اللغات؛ پلیٹس). ۶. (میکانک) **مرکز حرکت سے وزن اور فاصلے کا حاصل ضرب، حرکت کا معیار اثر، معیار حرکت، زور جو حرکت سے حاصل ہو.** حاصل ضرب وزن اور فاصلہ کا مرکز حرکت سے صدمہ یا مننٹ کہلاتا ہے. (؟، سوالات جرثقیل، ۵۱). ۷. (i) (طب) **جسم کے متعدد اعمال کی عمیق پستی کی حالت، دماغی یا قلبی جھٹکا.** صدمہ جس قدر زیادہ بڑا ہوگا اسی قدر مشکل سے صحت ہوگی. (۱۹۳۷، اصول معاشیات، ۱ : ۵۶۵). صدمہ ایک ایسی حالت ہوتی ہے جس میں بظاہر نظامِ دورانِ خون اور نظام اعصاب دونوں کے نقائص برابر کا کردار ادا کرتے ہیں. (۱۹۶۳، ماہیت الامراض، ۵۰۹). (ii) (طب) **تحریک، ہیجان، تہیج، زور.** التباس خارجی صدمہ کا غلط ادراک ہے. (۱۹۳۷، طب قانونی، ۵۹۴). [ع].

--- اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ.

۱. **تکلیف سہنا، اذیّت برداشت کرنا، کسی کی موت یا حادثے کے واقع ہونے کا غم سہنا.** میں ... کیسے کیسے صدمے اٹھاتا ہوا یہاں تک آیا ہوں. (۱۸۰۲، باغ و بہار، ۲۳۳).

اللہ رے مرے جگر و دل کا حوصلہ
دونوں نے ملکے عشق کا صدمہ اوٹھا لیا

(۱۸۵۴، غنچۂ آرزو، ۳۰).

ہے ان ایام پر حسرت جو صحبت میں گنوائے ہیں
معاذاللہ کیا کیا ان دنوں صدمے اٹھائے ہیں

(۱۹۱۹، نقوش مانی، ۵۹). ۲. **ضرب یا مار برداشت کرنا، چوٹ کھانا، ٹوٹ پھوٹ جانا، نقصان اٹھانا.** قریب تھا کہ اس کشمکش میں میرا آہنی صندوق صدمہ اٹھائے. (۱۹۱۲، روزنامچہ سیاحت، ۳ : ۲۹۲).

--- اُٹھنا محاورہ.

صدمہ اٹھانا (رک) کا لازم، **رنج برداشت ہونا.**

دم عشق میں کیا دل مجبور رہ گیا
صدمہ کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سہہ گیا

(۱۸۷۸، گلزار داغ، ۶۳).

--- آنا محاورہ.

نقصان پہنچنا نیز چوٹ لگنا، ضرب پڑنا. بعد اس کے دوکانوں اور بازار کی سیر کرنے لگا ایک رستا دیکھا ... اونچا نیچا نہ ہو جائے اور کنکریوں کا ان پر صدمہ نہ آوے. (۱۸۳۷، تاریخ یوسفی، ۱۸).

صدمہ آ جائے ہوا سے گل کی پتّی کو اگر
اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر

(۱۹۲۴، بانگ درا، ۳۸).

--- پَڑْنا محاورہ.

مصیبت پڑنا، ضرر پہنچنا، نقصان ہونا نیز چوٹ لگنا.

صد چاک کیوں نہ دل ہو مرا اس کے حال پر
صدمے بہت پڑیں گے مرے نونہال پر

(۱۸۷۵، مونس (مہذب اللغات)). اس قسم کے تصرفات سے جو صدمہ زبان پر پڑتا ہے اسکا بہت بڑا اثر قرآن اور حدیث پر ہوتا ہے. (۱۹۱۴، شبلی، مقالات، ۳ : ۴).

--- پہنچانا محاورہ.

۱. **نقصان پہنچانا، اذیّت دینا.** دفعتاً ان پر فالج کا اثر ہوا جس نے دماغ کو سخت صدمہ پہنچایا. (۱۹۲۵، وقار حیات، ۵۷۷). ۲. **ضرب لگانا، چوٹ دینا، ٹکر مارنا** (پلیٹس).

--- پہَنْچنا / پہونْچنا محاورہ.

۱. **تکلیف ہونا، دکھ ہونا، رنج پہنچنا، اذیّت ہونا، دھچکا لگنا.**

کیوں مری لاش پسِ قتل نہ تڑپے قاتل
یہ قلق ہے کہ ترے ہاتھ کو صدمہ پہنچا

(۱۹۰۹، جلال (مہذب اللغات)). کیا اسے ذہنی صدمہ تو نہیں پہنچا؟ ڈاکٹر نے پوچھا اور جواب کا انتظار کرنے لگا. (۱۹۸۳، ساتواں چراغ، ۲۰۱). ۲. (i) **ٹھیس پہنچنا، زخم آنا، ٹکر لگنا.**

چوٹ دل کو جو لگے آہ رسا پیدا ہو
صدمہ شیشے کو جو پہنچے تو صدا پیدا ہو

(۱۸۳۱، دیوان ناسخ، ۲ : ۱۲۰). (ii) **ٹوٹ پھوٹ ہونا.** قونیہ کے قلعے میں ایک جانب کچھ صدمہ پہونچ گیا. (۱۸۴۳، مطلع العجائب، ۱۵۲). ۳. **ضرر پہنچنا، نقصان پہنچنا.** حضور کا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ایسا نہ ہو کہ حضور کو صدمہ پہنچے. (۱۹۳۰، غدر کا نتیجہ، ۴۲).

---ٹلنا محاورہ.
رنج و غم دور ہونا (مہذب اللغات).

---جان پَر ہونا محاورہ.
بہت رنج ہونا ، مسلسل کوفت ہونا.

ایک صدمہ دردِ دل سے مری جان پر تو ہے
لیکن بلا سے بار کے زانو پہ سر تو ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۵).

---ٔجانکَہ کس صف(---مغ) امذ.
بڑا صدمہ ، سخت تکلیف ، بڑی اذیّت ، وہ صدمہ جس سے روح کو تکلیف پہنچے.

وہ تاج رنگ میں لٹتا ہے زر خدا کی پناہ
کہ خود ہے عشرت و ارماں کو صدمۂ جانکہ

(۱۸۷۵ ، فروغ ہستی ، ۴۴). شہزادی اس صدمۂ جانکہ کی تاب نہ لا سکی اور بیہوش ہو گئی. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۱۹۳).
[صدمہ + جانکہ (رک)].

---ٔجِسمانی کس صف(---کس ج ، سک س) امذ.
بدن کی چوٹ ، ذاتی صدمہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [صدمہ + جسم (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

---جھیلنا محاورہ.
صدمہ برداشت کرنا ، مصیبت اٹھانا.

قدر مرنے کی ہم سمجھتے ہیں
صدمے جھیلے ہیں زندگانی کے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۵۷).

---دینا محاورہ.
۱. **تکلیف یا رنج دینا ، اذیت پہنچانا.**

دل تو جدا کیا تھا دلبر کو بھی چھڑایا
باقی یہ ایک صدمہ دینا فلک رہا تھا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۰).

صدمے دیے ہیں مجھ کو یہ اک رشکِ حور نے
مصروف ہیں ہزاروں فرشتے حساب میں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۵۸).

صدمے دیے تو صبر کی دولت بھی دے گا وہ
کس چیز کی کمی ہے سخی کے خزانے میں

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۱۱). ۲. **ضرب لگانا ، چوٹ دینا ، مارنا ، دھکا پہنچانا.** کاغذ کو آہستہ ہاتھ سے صدمہ دیں. (۱۸۳۸ ، رسالہ مقناطیس ، ۶۹).

---ٔرُوحانی کس صف(---و مع) امذ.
رنج ، غم ، دل کی چوٹ (مہذب اللغات). [صدمہ + روح (رک) + انی ، لاحقۂ صفت].

---سَہنا محاورہ.
تکلیف برداشت کرنا ، رنج اٹھانا ، اذیت سہنا ، مصیبت جھیلنا ، مشکلات کا سامنا کرنا.

میری چاہت غم کے تحفے بھی کرتی ہے قبول
میری حیرت خوشبوں کے صدمے بھی سہتی ہے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۵۸).

---ٔعَظِیم کس صف(---فت ع ، ی مع) امذ.
بڑا صدمہ ، سخت مصیبت یا مشکل (ماخوذ : مہذب اللغات).
[صدمہ + عظیم (رک)].

---کَرنا محاورہ.
غم کرنا ، افسوس کرنا. تیسرے بچے کے مرنے پر صدمہ نہیں کیا. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۲).

---کھینْچنا محاورہ.
تکلیف سہنا ، رنج اٹھانا ، غم برداشت کرنا.

نازِ کافر نہ اٹھا منتِ پندار نہ کھینچ
صدمۂ کشمکشِ سبحہ و زنّار نہ کھینچ

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۵۲).

حضرتِ دل آپ اپنے جذب پر نازاں تو ہیں
یہ تو کہیے صدمۂ فرقت بھی کھینچا جائے گا

(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقع زیبا ، ۱۳).

---گزَرْنا محاورہ.
آفت آنا ، مصیبت پڑنا ، حادثہ پیش آنا. یہ بات یاد رکھنا کہ کسی دشمن کا اعتبار نہ کرنا نہیں تو وہ صدمہ گزرے گا جو اس امیر زادے پر اس سانپ کے سبب گزرا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۰).

جو گزرتے ہیں داغ پر صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۵).

---گِیر (---ی مع) امذ.
(طبیعیات) صدمہ گیر عام طور پر ایک مزاحمتی آلہ ہوتا ہے جس کی اساسی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کا درآمدی سرا کسی رفتار کے ساتھ حرکت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تو یہ رفتار کے تناسب ردعمل کے ساتھ چلاؤ قوت کے ساتھ تاثر دیتا ہے (موجیں اور اہتزازات ، ۱۲۱). [صدمہ + ف: گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---ٔواصِلَہ کس صف(---کس ص ، فت ل) امذ.
(طب) وہ چوٹ جو براہ راست لگے. بائلی ٹیل شریان ... بعض اوقات صدمہ واصلہ سے مثلاً گھٹنے پر گاڑی کے پہیے کے گزر جانے سے ... پھٹ جاتی ہے. (۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۲۳۷).
[صدمہ + واصلہ (رک)].

---ہونا محاورہ.
رنج پہنچنا ، غم ہونا نیز حادثہ یا سانحہ پیش آنا.

صدمہ دل کو جو ہوا نالۂ سوزاں نکلا
جس طرح سنگ سے ہو آتشِ پنہاں پیدا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۷). اعزہ کی وفات کا آپ کو سخت صدمہ ہوتا تھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۴). سخت صدمہ ہوا کہ وہ نوجوان مر گیا. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۵۳).

صَدْمے (فت ص ، سک د) امذ ؛ ج.
صدمہ (رک) کی جمع نیز حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل. میں جب گئے وقت کا سفر کا ورق ورق ذہن کے دریچوں سے دیکھتا ہوں تو آنے والے رتوں کے صدمے پکارتے ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۳۳).

---سے م ف.
صدمے کی وجہ سے ؛ جوش و خروش کے ساتھ ، شدت سے ، تیزی سے ، بڑی قوت کے ساتھ ، دھچکے سے. اس صدمے سے حملہ کیا کہ خاک کی طرح اڑا دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳).

صَدُود (فت ص ، و مع) صف.
منہ پھیرنے والا ، اعراض کرنے والا.

عنود و کنود و حجود و صدود
ومن غیر احراج ہم یکذبون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۱) [ع : (ص د د)].

صُدُور (۱) (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
۱. **ملک کے سربراہ ، حکمراں.** دونوں صدور نے باہمی تعلقات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیالات کیا. (۱۹۶۸ ، حریت ، کراچی ، ۱۹ ، جنوری ، ۱). ۲. سینے ؛ **(مجازاً) جو کچھ سینوں میں ہے.**

بدر آسا علی تمام ہے نور
ذاتِ پاک اس کی ہے علیمِ صدور

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۷). [صدر (رک) کی جمع].

صُدُور (۲) (ضم ص ، و مع) امذ.
۱. **نفاذ ، اجرا ، نافذ یا جاری ہونا.** اہلکار پیشی کو چاہیے ... واسطے صدور حکم کے پیش کرے. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر۱۰، ۳۰۵). اپنے عذرات معمول واسطوں سے سرکار عالی کی توجہ اور صدور حکم مناسب کے لیے اس محکمے میں بھیج دیے. (۱۸۸۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۲۶). پچیسویں تاریخ کو بعد صدور حکم کے آئندہ مقدمے کی پیروی کے لیے بنارسی داس کو مختار کر کے اسی تاریخ کو سیالکوٹ روانہ ہو جاؤں گا. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۲). اس نقطہ نظر کے حق میں قدما کی دلیل یہ تھی کہ کسی واحد سے دو کا صدور ممکن نہیں ہے. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۲۰۸). ۲. **باہر نکلنا ، وقوع ، ظہور ، صادر ہونا، عمل میں آنا.** صدور ایسے کام کا حضرت سے کبھی کبھی ظہور میں آتا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۷). ہر ایک انسان کے مکنون اعمال یا صدور ناکردہ افعال ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۸۳). انسان کامل کی تجلی ... ذات مطلق سے اپنے صدور اور پھر اس میں اپنے رجوع کا مثالی نمونہ ہے. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۳) ۳. ۳. **آنا ، پہنچنا، ہم دست ہونا.** صحیفہ مکرمت کا صدور باعث انبساط خاطر ہوا. (۱۹۱۳ ، رقعات اکبر ، ۸۵). [ع].

---پانا محاورہ.
نافذ ہونا ، جاری ہونا ، عمل میں آنا ، ہونا.

بن ہیں ان سے تھوڑے ایسے اے چتور
کہ انو سے لغزشاں پانے صدور

(۱۲۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۳۹). اسی روز مال کی نسبت احکام صریح ، صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے صدور پا کر مسل کی فردیں احکام میں داخل کی جائیں. (۱۸۸۲ ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳۰۵). ان کا باہمی ربط ... ایک ہی چیز سے صدور پانے کا باعث ہو گا. (۱۹۶۳ ، تجزیۂ نفس ، ۱۱۳).

---پکڑنا محاورہ.
جاری ہونا ، نفاذ ہونا ، نافذ ہونا. لفظ خواہ لغت کی صورت بن کر ہماری زبان سے صادر ہوئی اور اس طرح صدور پکڑنے سے وہ بامعنی لفظ بامعنی کلمہ کہلانے کی مستحق ٹھہری. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۱۶).

---جُزْو کس اضا(---ضم ج ، سک ز) امذ.
دورِ سلاطین میں قاضی القضاۃ کی ماتحت عدالتوں کے عہدے دار. اس کے یہاں عدالت ہائے ماتحت کے جن کے عہدہ دار صدور جزو کہلاتے تھے. مرافعہ جات (اپیل) ہوتے تھے. (۱۹۵۹ ، سید حسن برنی ، مقالات ، ۲۳۳). [صدور + جزو (رک)].

---میں آنا محاورہ.
جاری ہونا ، نافذ ہونا ، عمل میں آنا. صبر کرو وقت پر مناسب حکم صدور میں آئے گا. (۱۹۶۰ ، علم و عمل ، ۱ : ۸۹).

صَدُوق (فت ص ، مع) صف.
۱. **ہمیشہ سچ بولنے والا ، بے حد سچا ، قول و قرار کا پکا** عبدالرحمٰن بن ثابت ... دمشقی ہے وہ صدوق ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم ، ۳۲۸). بڑے صالح صدوق اور مجاہد عالم تھے. (۱۹۷۰ ، مقالات عرشی ، ۳۵). [ع: (ص د ق)].

صَدُوقی (فت ص ، و مع) امذ.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ایک فرقہ جو قیامت کا منکر تھا نیز اس کا ماننے والا. فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور حاضرین میں پھوٹ پڑ گئی. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۱۳۳). حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں یہود کے دو فرقے تھے ، ایک صدوق ... کہلاتا تھا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۸۰). بہت سے علما و صوفیا ... اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت و کبر تقدس سے حرکت دیتے ہیں. (۱۹۵۸ ، انتخاب الہلال، ۲۰۳). [صدوق + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَدَہ (فت ص ، د) امذ.
(شاہی زمانے میں) سو سواروں کا دستہ. ہر عشر جیش میں چھ صدہ ہوتے ، ہر صدہ اپنا پرچم علیحدہ رکھتا تھا. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما ، ۹۷). [صد (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدیٰ (فت ص ، ا بشکل ی) امث.
وہ الو جو عربوں کے خیال کے مطابق مقتول کے سر سے نکلتا تھا.

مقتول/جب مر جاتا ہے تو اس کی روح پرند بن جاتی ہے ، اس پرند کو صدیٰ یا ہامہ کہتے ہیں. (۱۹۱۱ء، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۵۳۳). تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ... اس قبر پر آیا ہے جس کا ہام صدیٰ بن چکا ہے. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۱۵۶).[ع].

صَدی (فت ص).(الف) امث.
سو برس کی تعداد ، سو سال.

نظاماں ہوئے تُند اژدر ہے ہو
کہ دسویں صدی کا سکندر ہے ہو
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۲).

صدی آٹھویں میں تمہیں اے ولی
کیا تازہ جنت میں جان علی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲).

اے حادثے فراق کے دیکھے نہ تھے کبھی
ہجرت کی اب لگی ہے مگر بارھویں صدی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۸). شاہ صاحب نے کہا کہ ... وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے.(۱۸۸۳ تذکرۂ غوثیہ ۲۹).

صدیوں کی حکومت نے کیا دین کو مربوط
اب وہ نہ رہی بھی تو یہ دین اپنا ہے مضبوط
(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۹). سولھویں صدی کے آغاز سے اٹھارویں صدی کے وسط تک سیاسی اقتدار ان کے ہاتھ رہا. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۲۱). (ب) صف.
۱. **(شاہی) سو سواروں کا حاکم،منصب دار.**

سبک منصبی ہور بھاری کتے
اتھے کتی صدی او ہزاری کتے
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۷۷).

ہزاریاں کے تیں کھیت بونے لگاوں
صدیاں کوں پکڑ گھانس ڈھونے لگاوں
(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، اعظم ، ۱۵۲). منصب داروں کا سلسلہ اس تفصیل سے چلتا تھا صدی وغیرہ وغیرہ. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۰). ۲. **(حساب) سو کا ، سو روپیہ کا.** جہاں ہم نے لفظ فی صدی کا لکھا ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ ۱۰۰ روپیہ یا ۱۰۰ روپیہ کا. (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۳۳۷). جو باقی رہا اس پر فی صدی ڈھائی روپے کے حساب سے ... خزانہ شاہی میں داخل کر دیا.(۱۹۰۶ ، مرات احمدی ، ۱۵۷).[صد + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ دَر صَدی (۔۔۔فت د ، ص) م ف.
صدیوں تک ، عرصۂ دراز تک ؛ (مجازاً) ہمیشہ ، دائم. قرن در قرن اور صدی در صدی کام یونہیں جاری رہے گا. (۱۹۱۰ ، معرکہ مذہب و سائنس ، ۲۸). [صدی + ف : در (حرف جار) + صدی].

۔۔۔ مَنْصَب (۔۔۔فت م ، سک ن ، فت ص) امذ.
(شاہی) سو سواروں کے دستے کا حاکم.

بحر مانند ہوں صدی منصب
کربلا کی زمیں محال ہے بس
(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۳۱۰).[صدی + منصب (رک)].

صَدِیق (فت ص ، ی مع).(الف) امذ.
سچا دوست ، رفیق ، ساتھی.

انکھیاں سو لب کچھ مانگ چھپ دیکھا ہوں جو تونے تجھیا
نرگس و لالے دیکھتا گیندان چمن پر یک صدیق
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۳).

رفیقٍ قدیم و صدیقٍ حمیم
فصاحبہ یسقی کاس المنُون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲). (ب) صف. **سچا ، قابل اعتماد ، وفادار** (پلیٹس). [ع : (ص د ق)].

صِدِّیق (کس ص ، شد د ، ی مع) صف ؛ مذ (مث : صدیقہ).
۱. **بہت سچ بولنے والا ، ہمیشہ سچ بولنے والا.** نوح اپنے قرنوں میں صدیق اور کامل مرد تھا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹). وہ جو کچھ کہتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ الٰہی حسین شہید ابن شہید ... صدیق ابن صدیق پر رحم کر. (۱۹۶۵ ، خلافت بنوامیہ ، ۱ : ۲۳۳). ۲. **حضرت ابوبکرؓ (خلیفہ اوّل) کا مشہور لقب.**

حضرت صدیق و ذی النورین و فاروق و علی
تھے یہی چاروں صحابہ رازدان مصطفےٰ
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۵۰). حضرت ابوبکر نے کہا آپ کو سچا جانتا ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں ... اسی دن سے حضرت ابوبکر کا لقب صدیق ہو گیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۷). حضرت ابوبکر بے اختیار بول اٹھے ... میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اس دن سے آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۱۰۸). ۳. **(تصوف) وہ لوگ جو اپنی تصدیق میں اس چیز پر جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے خلق کی طرف لانے یقین کامل رکھتے ہیں ازروئے علم اور فعل اور قول کے ، ایمان حقیقی اصل میں انہیں لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اور بعد نبی کے انہی کا درجہ ہے.** صدیق انبیاً کے سچے متبعین کو کہتے ہیں.(۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۱۳۲). [ع : (ص د ق)].

۔۔۔ اَکْبَر کس صف(۔۔۔فت ا ، سک ک ، فت ب) امذ.
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب. آپ نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے ایسا نفع نہیں دیا جیسا صدیق اکبر کے مال نے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳). دسویں باب میں وہ مطاعن مع جوابات مذکور ہیں جو شیعہ حضرات صدیق اکبر پر کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، حالات سرسیّد ، ۹). [صدیق + اکبر (رک)].

صِدِّیقان (کس ص ، شد د ، ی مع) امذ ؛ ج.
(تصوف) صدیق (رک) کی جمع ، انبیاً کے سچے متبعین ، اولیا اللہ. اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا سو وہ لوگ انبیاً اور فرشتے اور صدیقان اور شہداً اور ان کے تابعدار ہیں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷). اگر میں اللہ کی اسی طرح پرستش کرتا جیسا کہ تو شاہ کی تو آج اس کے صدیقان بارگہ سے ہوتا.(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۶۳). [صدیق + ان ، لاحقۂ جمع].

صِدِّیقانَہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، فت ن) م ف.
سچے لوگوں کی طرح ، سچائی کے ساتھ. تم صدیقانہ جاگو اور

گناہ نہ کرو. (۱۸۱۹ ، متیٰ کی انجیل ، ۳۴۳). [صدیق + انہ ، لاحقۂ تمیز].

صِدِّیقَہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، فت ق) صف ؛ مث.
ہمیشہ سچ بات کہنے والی ، .بالخصوص حضرت عائشہ کا اور بالعموم حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت مریم کا لقب.

وہ کس کی والدہ ہے جو بضعۃ الرّسول
مرضیہ و رضیہ و صدیقہ و بتول

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۱۶). حضرت جبرئیل ... حضرت صدیقہ کو بشارت دے کر کھڑکی کی راہ سے چلے گئے. (۱۹۴۳ ، سید محفوظ علی بدایونی ، طنزیات و مقالات ، ۵۳۹). [صدیق + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صِدِّیقی (کس ص ، شد د ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امث.
حضرت ابوبکر صدیق سے منسوب نیز ان کی نسل کا. حضرت عثمان نے مصحف صدیقی کی نقلیں کرا کے مختلف ممالک میں بھیج دیں. (۱۹۶۲ ، معارف ، مارچ ، ۱۸۸).

لمحہ لمحہ میرا ہو صدیقی
اتباعِ نبیؐ میں عمر کٹے

(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۱۰۰). [صدیق + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِدِّیقِیّت (کس ص ، شد د ، ی مع شد ی بفت) امث.
سچائی ، صداقت ہونا ، اتباع (انبیا کا). شیخ اکبر کے زمانے میں ولایت عظمیٰ اور صدیقیت کبریٰ کے مالک تھے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۶). صدیقیت جو ہے وہ ہو ہی نہیں سکتی بغیر نبوت کے. (۱۹۵۹ ، مقالات ابوبی ، ۱ : ۲۸۴). [صدیق + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صِدِّیقِین (کس ص ، شد د ، ی مع) امذ ؛ ج.
برگزیدہ ہستیاں ، اولیا ، وہ لوگ جن پر خدا مہربان ہوا. اُن سے چار فرقے مراد ہیں نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین. (۱۸۷۷ ، تفسیر مرادیہ ، ۳). انبیا اولیا صدیقین و شہدا مومنین ملائکہ پیدا ہوئے. (۱۹۰۶ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۶). وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہو ، یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۴). [صدیق + ین ، لاحقۂ جمع].

صِدِّیقِیہ (کس ص ، شد د ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) **حضرت ابوبکر صدیق کا طریقہ.** طریقہ حضرت ابوبکر کو صدیقیہ ... کہتے ہیں. (۱۸۸۱ ، کشاف اسرارالمشائخ ، ۱۷۳) [صدیق + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَدْیَہ (فت ص ، سک د ، فت ی) صف.
(نفسیات) **صدیہ ان افراد کی نسبت فی صد ہوتا ہے جو کسی خاص محصلہ نمبروں سے نیچے ہوتے ہیں ، فی صد** (ماخوذ : نفسیات کی بنیادیں ، ۴۴۲). [صد + یہ ، لاحقۂ صفت].

صِرّ (ضم نیز کس ص ، شد ر) امث.
شدید سردی جو نباتات کو تباہ کر دیتی ہے ، ٹھنڈ ، خنکی (ماخوذ : نوراللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

صَرا (فت ص) امذ.
لمبا اور سیدھا بانس جیسا ، درخت کا تنہ. ساکھو کا بڑا موٹا صرا زمین میں گڑا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۷). [سرا (رک) کا ایک املا].

صُرا (ضم ص) امذ (قدیم).
بے ملاوٹ ، خالص ، صراح.

ہوا ہے مستو معانی صرائے بختر تھے
کہ پیو کے نین کے دستے اپس لوائے قدح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۰). [صُراح (رک) کا بگاڑ].

صَراح (فت نیز ضم ص) امث.
۱. (لفظاً) **خالص ؛ مراد : عربی فارسی لغت کی مشہور کتاب کا نام.**

میری زبان جو ہے مجھے اس سے غرض ہے شاد
قاموس ہاتھ میں نہ بغل میں صراح ہے

(۱۹۲۷ ؛ شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۹). المکنّی کے صحیح تلفظ اور معنی کے لئے صراح و قاموس کی گردان کرنی پڑی. (۱۹۸۶ ، مولانا ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۱۵۶) ۲. **یاقوت سرخ کا ایک نام.** یاقوت سرخ جس کا نام صراح اور لقب بیت المعمور ہے آسمان سے زمین پر لے جا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۰۳). ۳. **صاف اور واضح تقریر ، خالص شراب کا پیالہ ، خالص شراب** (اسٹین گاس). [ع . (ص ر ح)].

صَراحَت (فت ص ، ح) امث.
۱. **تصریح ، وضاحت ، تشریح ، آشکارا ہونا.**

بلکہ نزد اہلِ حق بے اشتباہ
اس کو ہے حکمِ صراحت خواہمخواہ

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب (ق) ، ۱۰۱). روایت اون کی صراحت کو نہیں پہنچی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۸۳). پیغمبر صاحب نے ایمان والوں سے خطاب فرمایا ہو گا تو صراحت کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۱). خاکے نقشے ضروری صراحتوں کے ساتھ عرب پہنچے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱۲). ۲. **بیان. اظہار.** ہم نے حسبِ صراحت بالا نشان زد کیا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسہ نظری ، ۳۴۵). [ف].

---طَلَب (---فت ط ، ل) صف.
تشریح طلب ، وضاحت کے قابل ، تصریح کا محتاج. کان پکڑنا جتنا مشکل اور تکلیف دہ ہے اتنا ہی صراحت طلب بھی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۰). [صراحت + طلب (رک)].

--- کَرنا ف م.
تشریح کرنا ؛ بات کو کھول کر بیان کرنا. ہم کو اس امر کی صراحت کرنی ضرور ہے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۳۷). جہاں محاورہ دکن کے مطابق لکھا ہے وہاں اس کی صراحت کر دی ہے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۹).

صَراحَتاً / صراحۃً (فت ص ، ح ، تن ۃ بفت) م ف.
ازروئے تصریح ، کھلم کھلا ، علانیہ ، وضاحت کے ساتھ

کسی آیت سے صراحةً کیا کنایةً بھی تو یہ بات نہیں پائی جاتی (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱ : ۵۹). اکثر جگہ کنایةً اور بعض جگہ صراحةً ان کی تحسین کرتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، علم الکلام ، ۱ : ۴۷). قرآن نے عورتوں کو سربراہ ریاست بنانے سے صراحتاً نہیں منع کیا ہے۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، کراچی ، اپریل ، جون ، ۶). [ع : صراحة (صُراحتاً ، صحیح نہیں)].

صُراحی (ضم ص) امث.

۱. پانی، شراب یا رقیق شے کے رکھنے کا برتن جو لمبی گردن اور چھوٹے منہ کا اوسط درجے یا چھوٹے قد کا ہوتا ہے (عموماً مٹی اور کچھ دھات یا شیشے کا ہوتا ہے).

صراحی پری جو زبرجد کی ہے
سو سلطان فیروز کے جد کی ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۵).

پتا مست ساقی ہوا سُد گنوائے
کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لائے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۵).

ہر یک ہات طشتی صراحی جو تھی
خدیجہ کے دے پاس بیٹھی تبھی

(۱۶۹۳ ، وفات نامہ بی بی فاطمہ (ق) ، ۷).

کٹور کا مدارات راوتا کری
سکا کر صراحی رکھے مد بھری

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۳). کیا دیکھتا ہے کہ ایک صراحی گلے تلک میٹھے پانی سے بھری ہوئی ہے۔ (۱۸۰۱ ، ہفت گلشن ، ۳۴). خاوند کی طرف سے تھوڑا منہ پھیر کر صراحی سے پانی آہستہ آہستہ پیئے۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵). اس بھاولپوری صراحی کی شکل نے سب کو مات کیا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۶). یہ بوتلیں ، یہ ابلتی ہوئی شراب ، یہ جام ، یہ صراحی ایک ایک بوند کا حساب ہوگا. (۱۹۶۸ ، غالب ، نذیر محمد خان ، ۱۶۴). **۲. صراحی کی شکل کا کپڑے کا ٹکڑا جو انگرکھے وغیرہ کی دونوں بغلوں کے نیچے سی دیتے ہیں** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ) . **۳. (خراطی) کھرادی پائے کا درمیانی گاؤدم حصّہ ، پچھلی** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۴). **۴. (تصوف) مقام مستی کو کہتے ہیں جس میں سالک متحیر ہوتا ہے اور اس پر فتوحاتِ غیبی وارد ہوتے ہیں ، بعضے کہتے ہیں کہ صراحی مقام سالک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک اوس سے حسن ترتیب باطنی مراد ہے** (مصباح التعرف). [ع].

---بَرْدار (---فت ب ، سک ر) امذ.
صراحی اٹھانے والا شخص (پلیٹس) . [صراحی + ف : بردار ، برداشتن ، اٹھانا].

---دار صف.
صراحی کی شکل کا لمبوترا ، صراحی نما.

ہے غضب وہ صراحی دار گلا
ناپتا ہے جو گردنِ مینا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۳۴۲). صراحی دار منڈیر ... ایک حد تک جالی دار ہوتی ہے۔ (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۶).

وہ مزید مسرور ہو کر میری گردن چومنے لگیں جو بقول ان کے صراحی دار تھی۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۸) . [صراحی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار گَرْدَن (---فت گ ، سک ر ، فت د) امث.
لمبی اور خوش نما گردن (عموماً معشوقاؤں کی).

اک صراحی دار گردن کا تصور جو رہا
لب پہ اپنے سدا رنگِ لبِ ساغر خموش

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۶۸). وہ صراحی بھی نہایت موزوں لایا ، منہ تنگ اور گلا اس سے بھی تنگ ، گویا بالکل شاعر کی خیالی محبوبہ کی طرح غنچہ دہن اور صراحی دار گردن۔ (۱۹۴۳ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۸۵). [صراحی دار + گردن (رک)].

---دار گُھنگْرو (---ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ.
ایک قسم کے صراحی نما گھنگرو جو بیشتر پازیب میں لگاتے ہیں (نوراللغات). [صراحی دار + گھنگرو (رک)].

---دار گَوہَر (---و لین ، فت ہ) امذ.
صراحی کی شکل کا موتی ، کسی قدر لانبا موتی.

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی دار گوہر ہو گیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۵۸). [صراحی دار + گوہر (رک)].

---دار موتی (---و مج) امذ.
رک : **صراحی دار گوہر.** موتی باقاعدہ اُتارچڑھاؤ کے صراحی دار پروئے ہوئے ہوں گے تو حسین گردن جھکا دیں گے. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۵۶). [صراحی دار + موتی (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.
(بانک بنوٹ) **ایک داؤ جس کی صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں پانو ملا کے جست کرکے حریف کی داہنی طرف جا لیٹے اور اپنے دونوں پانو اڑا کر داہنے پانو کا پنجہ حریف کے گلے پر رکھے اور بائیں پانو کی پشت اس کی گردن پر رکھ کے دھکا دے کے ہاتھ کی گردش دے کر چھری مارے** . بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں جو رنگا ... صراحی کش ... پٹکوڑا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۳۶). جس وقت حریف صراحی کش کرے اور چت بیٹھے تو فوراً اس کے دونوں پاؤں اپنے پاؤں سے گانٹھ لے . (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۲). [صراحی + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

---گَرْدَن (---فت گ ، سک ر ، فت د) امث.
لمبی اور خوش نما گردن.

گردن ہے تری مثال ناگن
تو میری بھی ہے صراحی گردن

(۱۸۳۵ ، رنگین (نوراللغات)). [صراحی + گردن (رک)].

---نُما (---ضم ن) صف.
صراحی جیسا لمبا اور خوشنما. ان کے علاوہ بڑے صراحی نما کھنبے بھی ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۱۸) .

اس پودے کے پتے ترمیم ہو کر ڈھکنےدار صراحی نما پھندے تیار کرتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۴۴۳).[صراحی + ف : نما ، نمودن = دیکھنا ، دکھانا].

صُراحِیَہ (ضم ص ، کس ح ، شد ی بفت) امذ.
(نباتیات) **صراحی کی شکل کا پتے کا ایک اوپری حصہ جو نسیجوں کے باہم جمع ہونے سے بنتا ہے.** یہ نسیجے پتے کے اوپری حصے میں جمع ہو کر ایک صراحی نما جسم تیار کرتے ہیں جسے صراحیہ کہتے ہیں. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۶۰۰). [صراحی + ہ ، لاحقۂ صفت].

صِراط (کس ص) امث.
۱. **راستا ، راہ ، راستہ.**

تو نابلد ہے راہِ محبت سے مدعی
آثار سارے حشر کے ہیں اس صراط میں

(۱۸۴۳ ، نشید خسروانی ، نواب ، ۱۴۳). جو ... صراط اعمال پر ہوشیاری سے قدم رکھتے ہیں ... معاملات میں احتیاط برتتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۹۱). ۲. **ایک پل کا نام ، کہا تا ہے کہ قیامت میں ایک پل پر سے گزرنا ہوگا جو دوزخ پر بال سے باریک ، تلوار سے تیز اور آگ سے زیادہ گرم ہوگا. نیک لوگ اس کو آسانی سے عبور کرکے داخل جنت ہوں گے اور بداعمال یا گنہگار لوگ کٹ کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے.**

کلمہ پڑھے صراط سوں بھیا پار سچیار
توشہ کون سچیار ہے مومن ہے سچیار

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۵۵).

چل ظاہری باطنی محمدؐ کی راہ
تا گزرے صراط سے تو آساں نگاہ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۴).

ابھی تو حشر ہے آگے ابھی تو صراط ہے آگے
لحد منہ پھاڑ کر کہتی ہے میں تو پہلی منزل ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹۳).

بہ آسانی صراط و حشر کی کٹ جائے گی منزل
نہ ہے قسمت ہمارا قافلہ سالار اچھا ہے

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر (افتخار علی) ، ۱۰۹).

احسان ہے ایک شاہدِ خوش اختلاط کا
ورنہ یہ زندگی تو سفر تھی صراط کا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۷). [ع].

--ُ الرَّسُول (--ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ر بفت ، و مع) امذ.
رسولؐ کا دکھایا ہوا راستہ ؛ مراد : سنّت یا شریعت محمدی .
صراطِ مستقیم کی تعیین کے لیے ... بات یہ تھی صراط الرسول یا صراط القرآن فرما دیا جاتا جو مختصر بھی تھا . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵). [صراط + رک: ال (ا) + رسول (رک)].

--ُ السُّنَّہ (--ضم ط ، غم ا ، ل ، شد س بضم ، شد ن بفت) امذ.
رک : **صراط الرسول.** صراط مستقیم کا پتہ دینے کے لیے بجائے اس کے کہ صراط القرآن یا صراط الرسول یا صراط السنت فرمایا جاتا. کچھ اللہ والے لوگوں کا پتہ دیا گیا. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۲۷۹). [صراط + رک : ال (ا) + سنت (رک)].

--ُ القُرآن (--ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ر) امذ.
قرآن کا دکھایا ہوا راستہ ؛ (مجازاً) قرآنی تعلیمات ، فرمانِ الٰہی
صراطِ مستقیم کی تعیین کے لیے ... بات یہ تھی صراط الرسول یا صراط القرآن فرما دیا جاتا جو مختصر بھی تھا اور واضح بھی. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۵).

--ُ المُستَقِیم (--ضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
سیدھا راستہ ، راہِ راست ؛ مذہب اسلام (جامع اللغات) . [صراط + رک : ال (ا) + مستقیم (رک)].

--ِ مُستَقِیم کس صف(--ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
سیدھا راستہ ؛ (مجازاً) شریعت محمدیؐ ، دین اسلام.

ہیں جو ثابت پر صراط مستقیم
ان کو کیا ہے محشر و دوزخ میں باک

(۱۸۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۰۶). باپ اس کو صراطِ مستقیم کی طرف کھینچتا تھا اور فطرت گمراہی اور ضلالت کی طرف. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۲). جو کارخانے میں جا کر صرف اپنے بھائیوں کو صراط مستقیم پر لا رہے تھے. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۴۸). ایبٹ آباد کے شیخ نومسلم ہیں ... صراط مستقیم کو مانتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۱). [صراط + مستقیم (رک)].

--ِ مُستَقِیم پَر لَگانا محاورہ.
راہِ راست پر لگانا ، شریعت محمدی پر چلانا. علمائے دین لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لگانے ... اور انہیں برائیوں سے دور رکھنے کے لیے ڈرایا دھمکایا کرتے تھے. (۱۹۸۷ ، درد آگہی ، ۷).

--ِ مُستَقِیمی (--ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مع) امذ.
راست روی ، سیدھے راستے پر چلنا ، شریعت محمدی پر عمل.
لڑکیاں ... دیدہ و دل فرش راہ کرتی رہیں ، اتنا صراط مستقیمی کہ اسے خبر ہی نہ ہوتی. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۱۱). [صراط مستقیم + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُراط (ضم ص) امث.
لمبی تلوار (جامع اللغات). [ع].

صَرّاف (فت ص ، شد ر). (الف) امذ.
۱. **سونا چاندی روپیہ پیسہ پرکھنے والا ، سکّوں کا بیوپاری . نقدی کا تبادلہ اور لین دین کرنے والا شخص.**

عقل کسوٹی ہوئی طبع کے کسنے بدل
بوجھ رکھیا ہے صراف قلب ، کھرا جیوں کنچن

(۱۶۷۲ ، عادل شاہ ثانی ، ک ، ۵).

کھوٹے کھرے کوں اب ذرا پہچانے لگا
ہم نے سکھائی یار کوں صراف کی نظر

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۶۱).

چنانچہ نقد کا اس زر کے صراف
کہے ہے اس طرح احوال اسلاف

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۱). ایک صراف اشرفیوں کا توڑا لیے جاتا تھا . (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۹) . صراف ہی کا کام ہے کہ سکّوں کی صفائی کے مراتب کو دریافت کرے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸). بزازی بزازی دکانیں صاف شفاف صراف کے برابر صراف سینکڑوں کا سودا دم کے دم میں ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۵). ۲. **زیورات کا کاروبار کرنے والا ساہوکار ، سُنار.** نوجوان پہلے ایک صراف کی دوکان میں داخل ہوا. (۱۹۷۳ ، ادب کلچر اور مسائل ، ۲۸۸). (ب) صف.
۱. **کھرا ، معاملے کا صاف** (فرہنگ آصفیہ). ۲. (مجازاً) **نظر پرکھنے والا ، تاڑ جانے والا ، فوراً پہچان لینے والا.**

بجھیں یونچ سمجھیا کہ یو صاف ہے
پرت کے بچن کا یو صرّاف ہے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۲).

وسوسے سوں دل کو مت کر زر قلب
سینہ صافوں کی نظر صراف ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶).

سند لیتے ہیں صراف سخن اشعار کا میرے
مرا ہر شعر سکہ ہے زر گنج معانی کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۱). وہ انسانیت کا صراف انہیں خوب تاڑ گیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹۲).

ہیں مست اُس مزے میں جو ہم نے چکھ لیا ہے
صراف کی نظر نے ہم کو پرکھ لیا ہے

(۱۹۲۱ ، کلیات اکبر ، ۳ : ۳۴۹). ۳. (کنایۃً) **مالدار ، دولت مند.**

کیا چرخ نے عزیز کیا ہر ذلیل کو
جو خوردیے تھے آج وہ صرّاف ہو گئے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۵۷). ۴. **علم صرف جاننے والا شخص** (جامع اللغات). [ع : (ص ر ف)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
بینک ، کوٹھی (جامع اللغات). [صراف + خانہ (رک)].

---کے (سے) ٹکے محاورہ.
وہ سودا جس میں کسی طرح کا نقصان نہ ہو اور ہر وقت اس کے دام اٹھوائے جا سکیں ، کھرا سودا (جامع اللغات، نوراللغات).

صَرافا (فت ص) امذ (قدیم).
رک : صرافہ ، صرافوں کا بازار.

ہندوں بچوں میں ناجی و میرزا منش ہے
دیکھا نہ اور دیکھا میں گرچہ سب صرافا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۹). [صرافہ (رک) کا قدیم املا].

صَرافَت (فت ص ، ف) امث.
چاندی سونے کی پرکھ ، خالص پن ، کھرا ہونا.

وجہِ اطلاقِ صرافت پر نظر
اس کے کر کر عین رب کہہ بے خطر

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۶۰). سیماب طبع چیز اڑنے کے بعد کم سیماب طبع چیز باقی بھی کشید ہونے لگے گا ، جس سے سیماب طبع شے کی صرافت قائم نہیں رہے گی. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۷۳). [صراف + ت ، لاحقۂ کیفیت].

صَرافَہ (فت ص ، ف) امذ.
آمین کی طرح کی خوشی کی ایک تقریب جو کسی بچے کے قرآن مجید پڑھنے کے آغاز سے ختم کرنے تک سات بار منعقد کی جاتی ہے (۱) جب بچہ پڑھتے پڑھتے سورہ والضحیٰ تک پہنچتا ہے (۲) ربع سورہ عم (۳) ثلث پارہ عم (۴) تمام سورہ عم (۵) ربع قرآن شریف (۶) نصف قرآن شریف اور (۷) ختم قرآن شریف کے بعد (اس موقع پر بچے دو دو کی قطار باندھ کر نعتیہ قصیدہ پڑھتے ہوئے مکان سے مدرسہ کو روانہ ہوتے ہیں وہاں معلم صاحب شیرینی پر فاتحہ دیکر لڑکے کو پھول پہناتے اور باپ کو مبارک باد دیتے ہیں اور شیرینی بچوں میں تقسیم کی جاتی ہے). قرآن مجید کے ختم ہونے کا آخری صرافہ والدین اپنی استطاعت کے موافق بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱۲۸). [ع : (ص ر ف)].

صَرّافَہ (فت ص ، شد ر ، فت ف) امذ.
۱. **صراف (رک) کا پیشہ یا کام ، صرافی** (فرہنگ آصفیہ).
۲. **صرافوں کا بازار ، وہ جگہ جہاں سونے چاندی اور زیورات کا کاروبار ہوتا ہے** . ایک طرف صرافہ ، دوسری طرف براز. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۲). صرافہ بزازہ کھلا ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۷). ۳. **لین دین کی کوٹھی ، بنک.**

خوشنما ایک سمت صرافہ
سر پہ رنگین دھرے ہر اک صافہ

(۱۸۹۵ ، دلبر حسن ، مرزا ، ۹). ایک جانب صرافہ ، روپے پیسوں کا ڈھیر. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۰۴). ۴. **سامان فروخت کے ذخیرے کی منڈی** . ایک ہنی اور بڑھا دی گئی تا کہ کوئلے کے صرافے کی از سرنو تعمیر ہو سکے. (۱۹۳۷ ، اصول و طریق محصول ، ۱۹۴). ۵. **ساہوکاری ، پیسوں کے لین دین کا کاروبار ، بنکنگ** (پلیٹس). [ع].

---بازار امذ.
صرافوں کا بازار ، سونے چاندی اور زیورات کے کاروبار کی جگہ. جب میں وہ ہار بیچنے کے لئے صرافہ بازار جا رہا تھا اس دن وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۹۸). [صرافہ + بازار (رک)].

---کھولنا محاورہ.
بنک کھولنا ، کوٹھی قائم کرنا (مہذب اللغات).

---نانوا/ نانوَہ (---مغ/فت و) امذ.
(مہاجنی) **مہاجنوں کی کوٹھی کے برہمن ملازمین کو شادی بیاہ کے موقع پر نیگ دینے کی رسم نیز ان کی فہرست جو بطور یادداشت رکھی جاتی ہے.** خوشحال چند نے ... گندوڑے بنوائے ... پھر صرافہ نانوہ کی رسم ہوئی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۶). [صرافہ + نانوا ، نامہ (رک) کا بگاڑ].

صَرّافی (فت ص ، شد ر) امث.
۱. صراف کا پیشہ ، روپے پیسے کا با سود بٹے کا کاروبار نیز چاندی سونے کا کاروبار.

صرافاں بیٹھے ہیں صراف سوں اب نیہہ کی دوکاں
ہوے ہیں حال کے پیکے سو دھن تج حسن کے زر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

تو در جگِ تن میں نقدِ ایماں نہ رکھا
مفلوک کو پھر خیالِ صرافی کیوں

(۱۸۴۴ ، نذرِ خیام ، ۹۹). رام داس کا صرافی کا کارخانہ بہت بڑا تھا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۹۲). **۲. روپے پیسے کی خردہ کرائی کا کمیشن ، تڑائی ، بھنائی ، کھلا کرائی کا کمیشن.** صرافی کا معاملہ یہاں بہت سخت ہے ، ایک اشرفی بُھناؤ تو دو فروش (چار ۴/آنے) صرافی لیں گے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۳ : ۳۲۴). بعض شعراء کے مکاسب یہ تھے علاقہ بندی ، کتبہ نویسی ، پوستین دوزی ، تکمہ بندی ، صرافی ، مکتب داری .... (۱۹۶۵ ، مباحث ڈاکٹر سید عبد اللہ ، ۴۸۰). **۳. مہاجنوں کا رسم الخط جس میں بہی کھاتہ وغیرہ لکھتے ہیں ، مہاجنی.** صرافی رسم الخط کا دوسرا نام مہاجنی ہے. (۱۸۵۶ ، خطبات گارسان دتاسی ، ۲۰۰). [صراف + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

--- پارْچَہ (---سک ر ، فت چ) امذ.
ہنڈی ، چک (جامع اللغات). [صرافی + پارچہ (رک)].

--- چِٹّھی (--- کس چ ، شد ٹھ) امث.
ہنڈوی ، ہنڈی ، چک ، بینک بل (ماخوذ: اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۸۳).
[صرافی + چٹھی (رک)].

--- کَرنا محاورہ.
۱. صراف کا پیشہ کرنا.

اس بات کا اے دوستو اس بات میں دیکھو پتا
تھے نرس مہتا ایک جو صرافی کرتے تھے سدا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۰). جا اور بازار میں صرافی کر. (۱۹۵۴ ، طب العرب (ترجمہ) ، ۴۶). **۲. پرکھنا روپے کا ، شناخت کرنا** (نور اللغات).

--- کَمانا محاورہ.
روپیہ پیسہ کمانا جو تنخواہ کے علاوہ ہو ، انعام کے طور پر پیسے کمانا ، ٹپ حاصل کرنا. ان کو کم از کم میں نے اپنے ہوٹل میں زیادہ متغلب اور بد دیانت نہیں پایا اگرچہ غیر معمولی کام کرنے پر انعام کی تمنا کرتے ہیں اور صرافی بھی خوب کماتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۳۲۲).

--- ہُنْڈی (--- ضم ہ ، سک ن) امث.
رک : **صرافی چٹھی** (پلیٹس). [صرافی + ہنڈی (رک)].

صِرافیل (کس ص ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : **اسرافیل.**

ترانے سور کا کرناں صرافیل
الاپے فتح کا کرگا میکائیل

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۲۲). [اسرافیل (رک) کا قدیم اور غلط املا].

صُراہاں (ضم ص) امث ؛ ج (قدیم).
صراحیاں کا قدیم املا.

روپے سونے کے دیگاں ہور تھالے
جڑت کی تھے صراہاں ہور پیالے

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (سہ ماہی اردو ، اپریل ، ۱۹۲۸ ، ۱۹)).
[صرای ۔ صراحی (رک) کی تخفیف + اں ، لاحقۂ جمع].

صَرْح (فت ص ، سک ر) امذ.
محل ، ایوان ، پر بلند عمارت ، حویلی (جامع اللغات). [ع].

--- مُمَرَّد کس صف(--- ضم م ، فت م ، شد ر بفت) امذ.
چمکتا ہوا محل ؛ بلند عمارت ، مراد : آسمان. پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا کمال علم یہ تھا کہ آپ نے اس کو صرح ممرد کے ذکر میں اوس سے ہشیار بھی کر دیا تھا. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۳۱). پھولوں پر شبنم کے قطرے نہیں بڑے تھے ، گویا تختہ بلوریں میں موتی جڑے تھے ، صرح ممرد کا گمان تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۴۴). [صرح + ممرد (رک)].

صُرَد (ضم ص ، فت ر) امذ.
موٹے سر سفید پیٹ اور سبز پیٹھ کا ایک پرندہ جو چھوٹے پرندوں کو شکار کرتا ہے ، لٹورا. عرب لوگ «صرد» کی آواز سے بدفالی لیتے تھے. (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۲ ، ۸۰). [ع].

صَرْصَر (فت ص ، سک ر ، فت ص) امث.
تیز ہوا ، آندھی ، جھکڑ ، طوفانی ہوا.

سو ہے بحر ذخار کے تاوڑی
اوڑے بادِ صرصر سے جیوں داوری

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۶).

جو سیدبجہ زانوں سوں دو بندا آ
جوئی بادِ صرصر بھی رفرف ہوا

(۱۶۹۹ ، نور نامہ ، شاہ عنایت ، ۲۲).

ہوا صرصر کی شکل واں سے رواں
پھر نہ پایا صبا نے اس کا نشاں

(۱۷۹۱ ، طوطی نامہ ، حسرت ، ۹۷).

یاں سے جز صرصر کوئی جاتا نہیں
سرسری بھی پھر ادھر آتا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۷).

یہ ہوتی ہے سرما کی فصلِ اخیر
چلے تیز تیز اس میں صرصر کثیر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۹).

ملے گی دامنِ صرصر کو خدمت بادباں کی
مری کشتی چلے تو بے نیازِ بادباں ہو کر

(۱۹۳۰ ، بیخود (موہانی) ، ک ، ۲۸). صرصر و صبا ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۳۷). **۲. (مجازاً) تباہی و بربادی ، نیستی ، موت.**

زندہ ہوں شکستہ پارسائی کے لیے
صرصر ہوں چراغ خودنمائی کے لیے
(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۳۰). [ع].

---تک (---فت ت) صف.
نہایت تیز ، ہوا کی طرح دوڑنے والا (عموماً گھوڑے کی تعریف میں مستعمل). بدھو نے ان کے عراق کو لیس کیا اور نواب ایک عربی رہوار صرصر تک پر سوار ہوئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۱). ساری خدائی کا سامان مہیا کیا ... سبک خیز ترکی گھوڑے صرصر تک چلنے میں ہوا سے تیز. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲). [صرصر + تک (رک)].

---چلنا محاورہ.
تیز ہوا چلنا ، آندھی آنا ؛ (مجازاً) تباہی مچنا.
یہ بھی اے صیاد ہے جورِ فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے
(۱۸۹۲ ، شعور (مہذب اللغات)).

---شتاب (---کس ش) صف.
آندھی کی طرح تیز دوڑنے والا ، تیز رفتار ، سُبک رفتار (گھوڑے کی تعریف میں مستعمل).
چھیڑا جری نے تو سن صرصر شتاب کو
بڑھ کر ادب سے فتح نے تھاما رکاب کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۰۸). [صرصر + شتاب (رک)].

---گام صف.
رک : صرصر تک.
مرا رہوار کلکو صرصر گام
ہوا اس طرح گرمِ راہِ کلام
(۱۸۰۰ ، پسر و داد ، ۵). [صرصر + گام (رک)].

صُرصُر (ضم نیز فت ص ، سک ر ، ضم نیز فت ص) امذ.
ایک قسم کا کیڑا ، پروانہ. صرصر پروانہ ہے جس کو عرب بنت وردان کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۸). [ع].

صَرصَری (فت ص ، سک ر ، فت ص) امث.
۱. طوفان کی کیفیت ، آندھی کی طرح چلنا ، آندھی پن.
یاد ہوا ہے کوئی یار خانہ خراب و جاں گداز
خفیہ شمال میں سموم بادِ صبا میں صرصری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۶). **۲. رک : صرصر.**
بھولی ہے آئے ہو جو کچھ اوڑتی تھی صرصری
پہنچی ہے گل کے کان میں بادِ خزاں کی بات
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۴۵).
دل میں ہیں گو کہ لاکھ داغ جیسے کھلا ہوا ہو باغ
پر نہیں غم سے انفراغ خفیہ ہے دم میں صرصری
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۴). [صرصر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صُرصُری (ضم ص ، سک ر ، ضم ص) امث.
جسم میں پھریری کی کیفیت. تمام نجی حالتوں میں مسکن کے طور پر ، مثلاً شہقہ ، دمہ ، ہچکی ، صرصری تشنج الخجر وغیرہ میں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۲۰). [سُرسُری (رک) کا غلط املا].

صَرْع (فت ص ، سک ر) امذ ؛ امث.
مرگی کا مرض. صرع ایسا مرض ہے کہ آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور منہ سے کف جاری ہو جاتا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۰۵). شراب کے پینے کی کثرت سے صرع ہو گئی تھی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۹۳). شیخ صرع کے دورے کے لیے ایک دوا مژودیطوس استعمال کرتا تھا. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۳۲۰). [ع].

---بَلغمی (---فت ب ، سک ل ، فت غ) امذ ؛ امث.
مرگی ، جس کے دوران میں مُنھ سے بلغم جاری ہوتا ہے. جس شخص کو صرع بلغمی ہو اس کی کیّ کی جاتی ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۱۰). [صرع + بلغم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صَغیر (---فت ص ، ی مع) امذ ؛ امث.
(طب) ہلکی اور معمولی قسم کی مرگی. صرع صغیر میں بہت کم اثر ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۹). [صرع + صغیر (رک)].

---کَبیر (---فت ک ، ی مع) امذ ؛ امث.
(طب) شدید مرگی. صرع میں انکی موثریت ، صرع کبیر میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۱۹). [صرع + کبیر (رک)].

صَرْعات (فت ص ، سک ر) امذ ؛ ج.
حالات ، حالتیں.
ہے ہر مدعی مُفتَتن و مُمتَحَن
بہ صرعاتِ وہم و سقوط و جنون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۳۳). [ع : صرعة (= حالت) کی جمع].

صَرف (فت ص ، سک ر) (الف) امذ.
۱. (أ) خرچ ، استعمال ، خرچ کرنا یا ہونا (آمدنی کی ضد).
بھری سب ہوا باد و دریائے ژرف
ہوا کھانا سارا پانی میانے صرف
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۶).
صرف کیتا ہے ولی عالم منیں نقاشِ طبع
عیش کی تصویر میں رنگِ فراغ بزمِ حسن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۶).
دیکھنا کچھ ہو اسی کا مجھے منظور ہے اَب
صرف اس پر کروں گا اپنا جو مقدور ہے اَب
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۱).
نئی بولی کا وہاں صرف نہ تھا
تیس حرفوں کے سوا حرف نہ تھا
(۱۸۸۱ ، مثنوی حالی (تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۶۴)).

ہے قابلِ رشک ذات اس کی
جانے جو محلِّ صرفِ خوبی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۳۸). انسان اپنی طلب اور خواہش کو صرف کے ذریعہ مطمین کرنا چاہتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۷). (iii) **تمام ، ختم ، بسر.**

سنیا شاہزادے تھے عابد ہو حرف
کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۵). حضرت فرماتے بہتر ہے کہ اپنے دادا کے روضے پر عمر اپنی صرف کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۵).

سر جائے پہ آئے نہ شجاعت پہ کوئی حرف
اس نحو سے عمر اپنے بزرگوں کی ہوئی صرف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۰). راقم الحروف کا زمانۂ حوالات اسی قسم کے افسانوں کی سماعت میں صرف ہوا. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۷۴). ۲. **خرچہ ، مصارف ، لاگت.**

جب کچھ اپنے کنے رکھتے تھے تب بھی صرف تھا لڑکوں کا
اب جو فقیر ہوئے پھرتے ہیں میؔر انہیں کی دولت ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۹). زمین کی قوت تھوڑے صرف سے بہت دنوں قائم رہتی ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۴). لو یہ سو کا نوٹ آج کا صرف دے دلا دینا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۵). امور بیگ نے یورپ کی سرزمین پر قدم جمانے کی کوششیں پھر جاری کر دیں مگر آدمیوں اور جہازوں کے صرف کے باوجود وہ کامیاب نہ ہو سکا. (۱۹۶۸ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۲۶). (ب) صف. **(مجازاً) مصروف ، مشغول.**

صرف امرِ الٰہی میں جو سرتا بقدم تھے
حمزہ صفت ہمزۂ وصل ان سے بہم تھے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۴).

اِسی کے ساتھ سنی ایک یہ صدائے حزین
تو مست حسن ہے میں صرفِ بیقراری ہوں

(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۴).

میں رہا صرف شب وادی وحشت اختر
میرے عالم میں نہ تھی صبحِ گلستان کوئی

(۱۹۳۱ ، انوار (علی اختر) ، ۱۰۷). (ج) امث. **(قواعد) وہ علم جس میں کلمے کی اصل ، اشتقاق اور اس کے اعراب وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے ، وہ علم جو الفاظ کی ساخت سے بحث کرتا ہے ، فعل کے صیغوں کی گردان نحو کی ضد.**

جیسے شغل ہے نحو اور صرف کا
کہاں ہوش ہے عشق کے حرف کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۳).

نہ وہ علم پڑھتے نحو و صرف کا
سدا درس لیتے ہیں من عوف کا

(۱۸۱۰ ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۳۶۳)). یہ جدول بقاعدۂ صرف فارسی لکھنے میں آتی ہے. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۴۳). صوتیات اور صرف کے نئے تصورات نے اس علم کو انقلاب آفرین بنا دیا ہے. (۱۹۸۸ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۶). اف : کرنا ، ہونا.

ـــ بَیٹْھنا محاورہ.
خرچ ہونا. ٹینس کھیلی مگر وہ کچھ جچی نہیں ... اس میں صرف زیادہ بیٹھتا تھا. (۱۹۶۱ ، اندھیرنگریُ (دیباچہ) ، ۱۰).

ـــ بے جا کس صف ؛ امذ.
غیر ضروری اخراجات ، بلا ضرورت خرچ ، فضول خرچی.

رہیں اب مطمئن آپ اس طرف سے
اٹھائے صرفو بے جا سے ہیں صدمے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۲۰۷). [صرف + بے (حرف نفی) + جا (رک)].

ـــ خاص کس صف ؛ امذ.
بادشاہ ، نواب یا امیر وغیرہ کے ذاتی خرچ کی جانداد ، رقم ؛ شعبۂ شاہی جاگیر.

ہے بجا نا جی جوں عزلت نشین ارکانِ ہند
دور اعدا کا تصرف متصل سب صرفِ خاص

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۱۲۰).

نہ صرفِ خاص میں آمد نہ خالصہ جاری
سپاہی تا متصدی سبھوں کو بیکاری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۶۸). سلطان جدید اسکولوں کے لیے صرف خاص سے روپیہ دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۲). اسی سے متصل وہ علاقہ تھا جو خاص خاندان کسریٰ کے صرف خاص یعنی بادشاہی جاگیر میں سمجھا جاتا تھا. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۲۱۵). اُن کے پاس ایک بہت بڑی جاگیر تھی جو صرف خاص کہلاتی تھی. (۱۹۷۲ ، ہماری زندگی ، ۳۰). [صرف + خاص (رک)].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) صف.
جو خرچ ہو گیا ہو (رقم وغیرہ). جو رقم صرف شدہ ہو ... حسابات میں درج کرنے کے لئے ... تاخیر نہ کرنی چاہئے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۳). [صرف + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

ـــ فَرْمانا محاورہ.
خرچ کرنا ، استعمال میں لانا. نذر و نیاز عرس بزرگاں و مشائخین ... ان تقریبات میں بدریغ علی الحساب صرف فرماتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۰۲).

ـــ کَثِیر کس صف (ـــ فت ک ، ی مع) امذ.
بہت زیادہ رقم کا خرچ ، بڑی لاگت. اس کتاب کی تکمیل کے لئے ایک زمانہ اور صرف کثیر درکار تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۵). [صرف + کثیر (رک)].

ـــ میں آنا محاورہ.
خرچ کیا جانا ، استعمال ہونا ، کام میں لایا جانا.

نہ کھنچی پر نہ کھنچی عاشقِ حیران کی شبیہ
مدتوں صرف میں رنگو رُخِ بہزاد آیا

(۱۸۸۷ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۳۱).

---نَحْو (---فت مج ن ، سک ح) امذ.
علم القواعد ، گرامر. صرف نحو ... انشا پردازی میں عدیم العدیل فقید المثال تھا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۲). ایک صرف نحو اور چند نظموں کی تصنیف راجہ سے منسوب کی جاتی ہے.(۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۵۰). [صرف + نحو (رک)].

---نَظَر/نِگَہ کس اضا(---فت ن ، ظ / کس ن ، فت گ) امذ
نگہ کو ایک طرف سے دوسری طرف پھیرنا ؛ عدم توجہ ، نظر اندازی.

چلے جاؤ مگر صرفِ نگہ میں بخل بیجا ہے
جہاں تک سامنا ہو میرا مڑ کر دیکھتے جاؤ

(۱۹۰۸ ، گلکدہ عزیز ، ۸۷). انہوں نے ... جذبۂ عقیدت و خلوص کی ترجمانی جس صفائی اور سادگی سے کی ہے اس سے صرفِ نظر ناانصافی ہو گی. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ ، جنوری ، ۱۱). [صرف + نظر / نگہ (رک)].

---نَظَر کَرنا محاورہ.
جان بوجھ کر نظر پھیرنا ، نظر انداز کرنا ، اہمیت نہ دینا. اس حادثہ کے دوررس اثرات سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں . (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۷).

---و نَحْو (---و مج ، فت مج ن ، سک ح) امث.
علم القواعد ، زبان کے قواعد و ضوابط ، گرامر. لکھنے سے اس زبان کی صرف و نحو سے لغت سے بھی بڑی مدد ملتی ہے . (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲). وہ فارسی کی صرف و نحو اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۱۶). [صرف + و (حرفِ عطف) + نحو (رک)].

صِرْف (کس ص ، سک ر) صف.
تنہا ؛ فقط ؛ محض. دعوت کا صرف حیلہ ہے جو لوگ اس میں شریک ہیں میں انکی تفصیل بھی بیان کیا چاہتا ہوں. (۱۸۸۴ ، سید احمد خان کا سفر نامہ پنجاب ، ۲۰). تنوین ... یہ صرف عربی آواز کے آخر میں آتی ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۳۷). صِرف یہ جملہ ، یہ معنی ان کو مرزا صاحب نے خود بتائے تھے" درمیان میں سے نکال دیا ہے. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ؟ ، ۱۲۶). [ع].

---اَور صِرْف (---و لین ، کس ص ، سک ر) صف.
(**تاکید کے لیے**) **فقط ، محض ، سوا**. ایسی شہادت میں صرف اور صرف دو قسم کے قضیے شامل ہونے چاہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات ، ۴). [صرف + صرف (رک)].

---کَہنے کی بات ہے فقرہ.
بناوٹی یا جھوٹی بات ہے (جامع اللغات).

صَرَفان (فت ص ، ر) امذ.
ایک قسم کا سخت خرما جو زرد رنگ کا اور حلاوت میں اعلیٰ درجے کا ہے. صرفان ایک قسم خرما کی ہے جس کا پھل وزنی اور سخت ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، فلاحۃ النخل ، ۳۵). [ع].

صَرْفَہ (فت ص ، سک ر ، فت ف) امذ.
۱. **خرچہ ، خرچ بیجا ، خرچ ، اخراجات**.

باغباں کون ہے بیجا ہے خیالِ بلبل
لائے صرفے میں زرِ گل تو ہے مالِ بلبل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹). اگر آپ ... صرفہ برداشت کرنے سے مجبور ہوں ... تو ایک چٹکلا تحریر کئے دیتا ہوں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۱۱) اس مل میں موٹے کپاس کے کپڑے سے ماوا تیار کرنے پر غیر ضروری زرمبادلہ کا صرفہ ہو رہا تھا. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیہ پاکستان ، ۲۳۲). ۲. **کفایت شعاری ، بخل ، کنجوسی ؛ کمی**.

اے گریہ تو خاطر سے مری کیجو نہ صرفہ
میں خونِ دلِ خستہ کیا تجھ کو بحل آج

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۴۵).

مصحفی بازوئے معشوق جو صرفہ نہ کرے
کام اپنا تو تمام ایک ہی تلوار میں ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۱).

ساقی کو صرفہ اور یہ ہے میکشوں کو پیاس
پڑتے ہیں ہات جامِ مئے خوشگوار پر

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۷۶).

ان کو تو یہ صرفہ کہ نظر بھر کے نہ دیکھوں
دل کا یہ تقاضا کہ جفا پر ہو جفا اور

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۵۲). ۳. **بچانے اور محفوظ رکھنے کا خیال، (خرچ ہونے کا) افسوس ، دریغ**. لوگوں نے پوچھا کہ تو اپنی جان کا صرفہ کیوں نہیں کرتا. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۲). بادشاہ کے کام میں اپنی جان کا صرفہ نہ کرے . (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۱۳).

گر مار بھی ڈالے ہمیں کوئی تو نہیں غم
کیا جان کا صرفہ ہے یتیم اب تو ہوئے ہم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۹۷). ۴. **ادل بدل ، الٹ پلٹ ، گردش** . ظاہر ہے اور یقینی بھی کہ لوگوں نے محض ناموں کے صرفے سے چیزوں کی قسمیں مقرر کرلیں. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق، ۱ : ۲۶). ۵. **ایک ستارہ جو دنبال اسد پر واقع ہے**. موخر دم والوں کو تغلب الاسد اور صرفہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷). چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں سرطان ، بطین ، ثریا ... صرفہ ، عواء. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۴۴). اف : کرنا ، ہونا. [صرف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---بَرْداشت کَرنا محاورہ.
خرچہ اٹھانا ، خرچ برداشت کرنا. جب بھی غنیمت تھا اور اتنا صرفہ برداشت کرنا زیادہ بار نہ گزرتا. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱۰).

---جُونی (---و مع) امث.
کفایت شعاری کی تاکید کرنا. بعض ایرانی ایجنٹ کی مدارات اور صرفہ جونی پر بہت طنز کیا کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت، ۲ : ۱۹۴) . [صرفہ + ف : جُو ، جُستن ـ ڈھونڈنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ سے م ف.
کفایت سے ، جز رسی سے ، کتربیونت سے ، کفایت شعاری سے (فرہنگ آصفیہ).

صَرْفی (فت ص ، سک ر) صف.
۱ (أ) (قواعد) **صرف (رک) سے منسوب ، صرف سے متعلق.** صرف اور نحوی سوالات جن درجوں میں قواعد زبان سکھائے جاتے ہوں ان سے کرتا جائے۔ (۱۸۸۶ ، دستور العمل ، مدرسین دیہاتی ، ۱۸). تمام صرف ، نحوی طریقے اور کلمات وغیرہ وغیرہ برج بھاشا ہی سے لیے گئے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱). قواعد صرف میں بھی آہستہ آہستہ تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ (۱۹۷۰ ، ادب و لسانیات ، ۳۰). (اا) **علم صرف جاننے والا ، صرف کا عالم.**

قاعدہ بے صرفہ تھا باطل کیا ہم نے اسے
دیکھ صرفی قدِ جاناں کا دہن ساکن نہیں

(۱۸۵۸ ، سحر ، قصائد سحر ، ۲۱۷). کسی صرفی نے ایسی تعلیل نہیں کی کہ تینوں بدل یا حذف ہوتے۔ (۱۸۸۹ ، نہرالمصائب ، ۳۰۰). جامع کمالات شیخ یعقوب صرفی گزرے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۷۹). ۲. **پرکھنے والا ، جوہری.** سکہ بہشتی جس پر قرآن کی مہر تھی نبی آخرالزماں کے ہے صرفی نے پرکھا تھا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۱۰). [صرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ و نحوی (ـــــ و مع ، فت ن ، سک ح) صف.
صرف و نحو کا ، صرف و نحو سے منسوب ، گرامر کا. راقم الحروف نے جہاں تک ہو سکا ہے اردو کے بعض صرفی و نحوی (قواعد) منضبط کرنے کی کوشش کی ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۶). [صرف + و (حرفِ عطف) + نحو (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

صَرْفِیَّت (فت ص ، سک ر ، کس ف ، شد نیز بلا شد ی بفت) امث.
۱. (قواعد) **صرف کی حالت یا کیفیت.** نحویت اور صرفیت ان کی اس سے تمام تر کھلتی تھی کہ اس فن کے مصطلحات کے ادا کرنے کا اکثر موقع آ جاتا تھا. (۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۳۱). ۲. **پھیرنے یا پھرنے کی حالت ، گردش ، واپس پھرنا.**

نازل ہو جو اپنی صرفیت سے
خورشید تو اس کا نام فے ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۳۳). [صرف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَرْفِیَہ (فت ص ، سک ر ، کس ف ، فت ی) امذ.
(قواعد) **لفظ کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی جو معنی سے متعلق** اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) بڑا اہم رول ادا کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۲۲). [صرف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صُرُود (ضم ص ، و مع) امذ ؛ ج.
پہاڑ کی بلند جگہیں ، سرد سیر ، سرد منطقہ. جغرافیہ نویس فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ (صرود ، سرد سیر) بتاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۳۰).[ع : صرد کی جمع].

صُرَّہ (ضم ص ، شد ر بفت) امذ.
پیٹی نما تھیلی جس میں زر نقد بھر کر مسافر کمر سے باندھ لیتے ہیں ، تھیلی ، ہمیانی ، توڑا ، بٹوہ.

خوابِ غفلت سیں سر اوٹھا منعم
صرۂ زر اوپر نہ کر تکیا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). کوئی عاقل ایسا نہ کرے گا کہ صرہ زر کو کمر میں باندھ کے محنت کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۴۹۸). منہ کے سامنے صرّہ خاک شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہے. (۱۹۶۲ ، تحفۃالعوام کامل جدید ، ۹۶). [ع].

صُری (ضم ص) امث (قدیم).
رک : صراحی.

تم مثال ابر شفق رنگ کے اوڑاپ بغل تھے
دیتا صُری ثریا دیکھ مج اتال ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۱). [صراحی (رک) کا قدیم اور غلط املا].

صَرِیح (فت ص ، ی مع).(الف) صف.
کھلا ، ظاہر ، آشکارا ، واضح.

دل کے باتاں بوجھے معشوق پیرت کے حق میں
کہ نہ جانوں نہیں کہتے ہیں منجھے کھول صریح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۷).

گرچہ نئیں ہے دراحادیث صحیح
کوئی خبر اس کے خلاف پر صریح

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب ، باقر آگاہ ، ۱۰۱). ایسا خیال کرنا تو کفر کے علاوہ غلط صریح بھی ہے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۵۳). خدا اور رسولؐ کے کیسے صاف اور صریح احکام ہیں. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۸). اپنا دل کھول کر نیشنل کانگریس کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اور صریح الفاظ میں عرض کرنا چاہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۱). (ب) م ف. ۱.(أ) **کھلم کھلا ، علانیہ ، برملا ، واضح طور پر.**

حرزیمانی کے جان نانوں کوں اس کے صریح
ورد کریں قدسیاں عرش کے لیل و نہار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۰).

غیروں سے تو ملے ہے مرے روبرو صریح
کہتا ہے دوست اور مرا دشمن ہے تو صریح

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۹۱). ایسا خیال تو صریح غلط ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۳۶).

کہتے ہو مدعی پہ نہیں چشمِ التفات
یہ تو صریح ظلم ہے انکار ہو گیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۲). (اا) **جان بوجھ کر ، دانستہ طور پر ، عمداً ، قصداً ، منصوبے کے ساتھ.**

بھکو کہتا ہے کہ کرتا ہے تو بدنام صریح
لکھ کے بھیجے ہے جو یوں نامہ و پیغام صریح
(۱۸۷۲ ، دیوان محبت ، ۵۸). [ع]

---امانت (---فت ا ، ن) امث.
(قانون) **صریح امانت سے وہ امانت مراد ہے جو قایم کنندہ امانت اپنے الفاظ یا افعال سے بالصراحت ظاہر ہو** (قانون امانت ہند ، ۳۳). [صریح + امانت (رک)].

---اَمر/بات (---فت ا ، سک م) امذ ؛ امث.
صاف معاملہ ، وہ بات جو ہر شخص کو نظر آئے (جامع اللغات). [صریح + امر/بات (رک)].

---سے م ف.
واضح طور پر ، کھلم کھلا (پلیٹس).

صریحاً (فت ص ، ی مع ، ح تن بفت) م ف.
واضح طور پر ، کھلم کھلا ، علانیہ ، صاف طور پر.
جو تج سوں صریحاً کروں ظلم میں
وون چھوڑ ہورا ترا سنگ میں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۸۱).
ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہونچا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۳).
کیا ستم ہے وہ صریحاً ہم پہ کرتے ہیں ستم
اور کہتے ہیں کہ یہ لطف و کرم کرتے ہیں ہم
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۶۱). ملاقاتی نے اسکے کہا خوب کیا اندھا بنایا ہے، صریحاً تو سامنے ننگے کھڑے ہو.(۱۸۸۲، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۳). خدمت گاری اور وہ بھی دربانی ... صریحاً ایک بڑی تذلیل تھی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۱). اس پر آزادیٔ وطن سے صریحاً غداری کا فتویٰ صادر کیا. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۲۳). [صریح + اً ، لاحقۂ تمیز].

صریحہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) صف امث.
صریح (رک) کی تانیث (عربی تراکیب میں جمع کی صفت کے طور پر مستعمل). احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۰).[صریح + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صریحی (فت ص ، ی مع) صف.
رک : صریح ، واضح ، کھلا ، آشکار. ہیوم نے اپنے دعوے کے اثبات میں ایسا اختلاف صریحی کیا ہے.(۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات انسانی ، ۹). یہ معمولی طریقہ خطاب ، منصور کی گویا صریحی توہین تھی. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۴). وہ سمرقند و بخارا کے واقعات ماضی کا صریحی عکس ہیں. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۲۹). [صریح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صریحیّہ (فت ص ، ی مع ، کس ح ، شد ی بفت) صف.
صریحی (رک) کی تانیث (ترکیب عربی میں جمع کی صفت کے طور پر مستعمل). اس بات میں احادیث صحیحہ صریحیہ مشہور وارد ہیں. (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب ، ۱۵). [صریح + یہ ، لاحقۂ صفت].

صریر (فت ص ، ی مع) امث.
۱. **(سیٹھے کے قلم یا کلک کی) آواز (جو لکھنے میں کاغذ یا تختی وغیرہ کی رگڑ سے نکلتی ہے) ، قلم کی آواز.**
اس نازنیں کی طبع گر اوے خیال میں
بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).
مزاج رفع پہ بدعت کے ہو تو پھر نہ اٹھے
صدائے نے کا تو کیا ذکر ہے قلم کی صریر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۳).
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰). صریر قلم نے مصر و یونان کے خفتہ علوم و فنون کو جگا دیا تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۳۰).
یا کسی عابدِ اورادِ وفا کی تسبیح
یا کسی کلکِ خوش آہنگِ فصاحت کی صریر
(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۱۱ دسمبر ، ۲). ۲. **دروازے کی چول کی چرچراہٹ یا ٹڈیوں کے اڑنے کی آواز (بھنبھناہٹ)** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳. **وہ آواز جو کسی بھی چیز سے دوسری چیز کے رگڑ کھانے سے نکلے ، رگڑ کی آواز.** صریر الاسنان فی النوم یعنی چبانا دانتوں کا سوتے میں . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۰۶؟). [ع].

صریع (فت ص ، ی مع) صف.
ڈالا ہوا ، نیچے گرایا ہوا ؛ (مجازاً) براہ راست پڑنے والا . موسم گرما میں ہم کو چاہیے کہ ہمیشہ آفتاب کی صریع شعاع سے آپ کو بچائیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۳۶۷). [ع : (ص ر ع)].

صریم (فت ص ، ی مع) صف ؛ امث.
چھانٹا ہوا ، تراشیدہ ، مبرا (حشو و زوائد سے) ، پاک نیز ایک بحر کا نام. اگر جزو اول سے شروع کرو ایک بار مفاعلین فاع لاتن فاع لاتن ہو گا اور اس کا نام بحر صریم ہے. (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۳۸). [ع : (ص ر م)].

صریمت (فت ص ، ی مع ، فت م) امث.
ریت کے ڈھیر کا ایک حصہ.
آغوشِ صریمت میں حسینانِ سمن پوش
ذراتِ ضیاء پاش یہ بکھرے ہیں ستارے
(۱۹۶۷ ، اندھیر نگری ، ۵۶). [صریم + ت ، لاحقۂ نسبت].

صریمۃ الجدی (فت ص ، ی مع ، فت م ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، شد نیز بلا شد) امث.
ایک روئیدگی ہے کہ شاخیں اس کی موٹی اور گرہ دار ہوتی ہیں اور اپنے پڑوس کی چیزوں پر لپٹ جاتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۶). [صریمت + رک : ال (ا) + جدی (رک)].

صَطُرلاب (فت ص ، ضم نیز فت ط ، سک ر) امذ.
رک : اصطرلاب ، **اجرام فلکی کی پیمائش یا ارتفاع معلوم کرنے کا آلہ ، اسطرلاب.**

مدیاں کی پیالی سوں تجے پرکھ لیا ہوں
تجھ سور سمجھنے کوں صطرلاب سو ہو ہے

(۱۶۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۹۳).

مطلع میں دکھا رفعتِ خورشیدِ معانی
کر نصب شہید اور صطرلابِ محبّت

(۱۸۷۵ ، شہید ، د ، ۴۸). [اصطرلاب (رک) کی تخفیف].

ـــــ دانی امث.
اجرام فلکی کی پیمائش یا ارتفاع معلوم کرنے کا علم.

خردمند جاماسپ شہ کا وزیر
صطرلاب دانی میں تھا بے نظیر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۴۴۲). [صطرلاب + ف : دان، دانستن ـ جاننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَعالیک (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج.
فقرا ، افلاس زدہ لوگ ، غریب مفلس اشخاص ، مساکین. کمیونسٹ محض صعالیک ... کی خاطر جنگ کرنا چاہتا ہے. (۱۹۶۱ ، سود ، مودودی ، ۱۹۷). [صُعلُوک (رک) کی جمع].

صَعْب (فت ص ، سک ع). (الف) صف.
۱. **سخت ، دشوار گزار ، تکلیف دہ ، ناگوار.**

بیماری صعب نے ستایا ہے مجھے
یا حیدر کرّار خبر لے میری

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۲۵). مردم بلوچ کے ساتھ محاربہ صعب رونما ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۵۲).

کیونکر متردد ہو نہ یہ بیکس و مضطر
ہے صعب بہت مرحلہ گردن و خنجر

(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۹۲). امام رازی نے اس سوال کو صعب و دشوار بتایا ہے. (۱۹۷۳ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۷) .
۲. **سرکش ، تُند.**

اتفاقاً صعب ایک آیا غنیم
وہ سہم اس شہ کو پیش آئی عظیم

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۳۵).

دشمنِ صعب سے کیوں پہونچے گی مجکو تکلیف
ہے قوی رب مرا گو ہوں میں اک مورِ ضعیف

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۰۱). (ب) امث. **دشواری ، مصیبت ، صعوبت.** بہت قومیں ایسی تھیں جن میں عورت کے ساتھ کوئی جنگل جاتا ہو اور اس وقت صعب میں کوئی اس کی مدد کرتا ہو. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۷۱). [ع].

ـــــُ الْحُصُول (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع) صف.
وہ جس کا حصول مشکل ہو ، وہ جو مشکل سے حاصل ہو. آپ کا یہ کہنا کہ مقصود وصول ہے نہ کہ حصول ، میرے خیال میں صوفیا کے قول صعب الحصول کی طرف اشارہ ہے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین، ۲۸۱). [صعب + رک: ال (ا) + حصول (رک)].

ـــــُ الْمُرور (ـــــضم ب ، غم ا ، سک ل ، ضم م ، و مع) صف.
جہاں سے گزرنا بہت مشکل ہو ، دشوار گزار (راستہ وغیرہ). راستے ایسے صعب المرور تھے کہ پیادہ آدمی کو گزر مشکل ہوتا تھا. (۱۸۹۸ ، شکارنامہ، نظام ، ۱۲۹). [صعب + رک : ال (ا) + مرور (رک)].

صَعْتَر (فت ص ، سک ع ، فت ت) امث.
پودینے سے ملتی جلتی ایک پہاڑی گھاس جس کی بو سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں. اس کا استعمال جانوروں کے زہر کو مارتا ہے ، پہاڑی پودینہ. کھانے میں دارچینی اور صعتر اور انگوزہ اور سونٹھ وغیرہ کا شمول کرکے استعمال کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۸۳) . یہ علاج بذریعہ بخارات ہوتا ہے طریقہ یہ ہے کہ پودینہ ، صعتر فارسی ... وغیرہ کی پتیاں لے کر ایک ہانڈی میں جمع کرو. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۷۶). [ع].

صَعَق (فت ص ، ع) امث.
برق زدگی ، بیہوشی ، موت؛ (تصوف) فنائے کامل جس میں سوائے حق کسی شے کا وجود باقی نہ رہے (مصباح التعرف). [ع].

صُعْلُوک (ضم ص ، سک ع ، و مع) امذ.
فقیر ، درویش ، مسکین. بابک مطر نامی ایک صعلوک (کرائے کے سپاہی) کا ناجائز بچہ تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۳ : ۸۲۰). [ع].

صُعُوبات (ضم ص ، و مع) امث ؛ ج.
سختیاں ، دشواریاں.

ناخنِ تیغِ ستمگر نے نہ عقدہ کھولا
قیدِ ہستی کے نہیں آہ صعوبات سے چھوٹ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۵۱).

برزخ کی صعوبات کٹے گی کیونکر
تنہائی میں اوقات کٹے گی کیونکر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، رباعیات ، ۹۱). [صعوبت (رک) کی جمع].

صُعُوبَت (ضم ص ، و مع ، فت ب) امث.
مصیبت ، دشواری ، تکلیف ، دقّت ، آفت. ہرچند کہ چہرہ درخشاں جسم پر گرد صعوبت جم گئی تھی مگر نشان فر و شوکت رفتہ کچھ چہرے سے عیاں تھے. (۱۸۷۶ ، سرور سلطانی (ترجمۂ شمشیر خانی) ، ۱۴). دونوں بادشاہ فقیروں کا بھیس بدل کے ... طرح طرح کی صعوبتیں سہنے لگے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲). ایک نظریاتی مملکت کی بنیاد ، سخت محنت و مشقت ، تخلیقی قوت ، صعوبت اور ضبط و تحمل کی متقاضی ہے. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۳). [ع].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
رنج سہنا ، مصیبت جھیلنا ، تکلیف یا سختی برداشت کرنا.

راحت نہ سہے گھر میں ذرا تم نے اٹھائی
کیا کیا نہ صعوبت بخدا تم نے اٹھائی

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۳).

--- جھیلنا محاورہ.
رک : **صعوبت اٹھانا.**

کیا منہ جو صعوبت کوئی اس طرح کی جھیلے
یوں کوہ غم و درد کو سر پر کوئی لے لے

(۱۹۲۷ ، شاد ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱).

--- کیش (---ی مج) صف.
تکلیف اٹھانے والا ، سختیاں برداشت کرنے والا ؛ (مجازاً) رنجیدہ ، غمگین ، مصیبت زدہ. بہترین فنکار وہ شخص ہو سکتا ہے جس کے فن پارہ میں صعوبت کیش وجود تخلیق کار کے وجود سے الگ نظر آئے. (۱۹۷۲ ، توازن ، ۵۸). [صعوبت + کیش (رک)].

--- کھینچنا محاورہ.
رک : **صعوبت اٹھانا.**

نازکی کو عشق میں کیا دخل ہے اے بلہوس
یاں صعوبت کھینچنے کو جی میں طاقت چاہیے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۳).

--- ناک صف.
مصیبت بھرا، وہ جس میں دشواری یا مصیبت ہو، نہایت دشوارگزار. چند سال قبل تک یہ سفر کسقدر صعوبت ناک تھا. (۱۹۷۱ ، تحدیث نعمت ، ۶۹۸). [صعوبت + ناک ، لاحقۂ صفت].

صُعُود (ضم ص ، و مج) امذ.
۱. **بلندی ، چڑھائی (اوپر) چڑھنا.** عیسائیوں کے عقیدے کے موافق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود کے بعد حواری اس جگہ جمع ہوتے تھے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۵۳). ۲. (مجازاً) **ترقی ، ارتقا.** سلطان سلیمان اعظم کے زمانے میں سلطنت عثمانیہ اپنی معراج پر پہونچی بعد ازاں اس صعود سے تنزل شروع ہوا. (۱۸۸۰ ، تاریخ ہندوستان ، ۱ : ۱۲۱).

تیری آنکھوں میں ہے اپنوں کا عروج اور زوال
تو نے دیکھا ہے پرایوں کا ہبوط اور صعود

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۲۳). ۳. **(حساب) کسی عدد کو کئی بار فی نفسہ ضرب دینا.** اوپر والی رقم مرتبہ صعود کی نشانی ہے. (۱۸۵۲ ، اصول علم حساب ، ۳۸). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ص ع د)].

--- پذیر (--- کس نیز فت پ ، ی مج) صف.
(کیمیا) جب کسی ٹھوس شے کو گرم کیا جائے اور وہ مائع میں تبدیل ہوئے بغیر ٹھوس حالت سے براہ راست بخارات کی شکل اختیار کرے تو وہ شے صعود پذیر کہلاتی ہے (عمل کیمیا ، ۲۱). [صعود + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

--- رَس (--- فت ر) امث.
(نباتیات) پانی اور اس میں حل شدہ معدنی نمکیات کے پودے کے جسم میں اوپر کی جانب چڑھنے کو صعود رس کہتے ہیں (مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۰۵). [صعود + رس (رک)].

--- کرنا محاورہ.
اوپر چڑھنا ، بلند ہونا ، اونچا ہونا. دخان اور بخار اور ایسی ہلکی چیزیں ... صعود کرتی ہیں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۳۰). تیز و تند بخارات نے دماغ میں صعود کرنا شروع کیا. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۸۵). یکایک اس نے اپنے بازوؤں کو پرواز کے لیے ہوا میں پھیلا دیا اور فضا میں صعود کر گئی. (۱۹۷۵ ، قمر زمانی بیگم ، ۸۶).

--- مُستقیم کس صف (--- ضم م ، سک س ، فت ت ، ی مج) امذ.
(فلکیات) وہ قوس جو راس الحمل اور راس قوس کے درمیان ہو جو کسی جرم سماوی سے استوا پر عموداً کھینچا جائے. صعود مستقیم سے استوا کی وہ قوس مراد ہے جو راس الحمل اور اس قوس کے درمیان ہو جو جرم مذکور میں سے استوا پر عموداً کھینچی جائے. (۱۸۹۳ ، علم ہیئت ، ۱۴). ستارہ کے صعود مستقیم اور میل سے واقفیت کی بنا پر ... وہ دوربین کو صحیح طور پر قائم کر سکتا اور اس کا رخ ستارہ کی طرف موڑ سکتا ہے. (۱۹۶۱ ، مہ و انجم ، ۶۶). [صعود + مستقیم (رک)].

--- و نُزُول (--- و مج ، ضم ن ، و مج) امذ.
چڑھنا اور اترنا.

گو آسماں نے مجھ کو چڑھایا گرا دیا
غفلت ہوئی فلک کی صعود و نزول سے

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۲۷۵). [صعود + و (حرف عطف) + نزول (رک)].

صُعُودی (ضم ص ، و مج) صف.
صعود (رک) سے منسوب یا متعلق ، بلندی پر جانے کا ، اوپر چڑھتا ہوا. انتہا کا نقطہ ہدایت پر منطبق ہوکر ہستی کا دائرہ قوس نزولی و صعودی سے سرانجام پائے. (۱۹۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۸). حرکت صعودی کی ابتدا فاسٹ (تیز) ہوتی ہے. (۱۸۹۵ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲). برائیو فائیٹوں میں صعودی سلسلے کی بجائے نزولی سلسلہ ملتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۳۳۷). [صعود (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- اَشیا (--- فت ا ، سک ش) امث.
(کیمیا) وہ مرکبات جو گرم کرنے پر ٹھوس حالت سے مائع میں تبدیل ہوئے بغیر براہ راست گیس کی شکل اختیار کر لیں صعودی اشیاء کہلاتے ہیں (عملی کیمیا ، ۲۳). [صعودی + اشیا (رک)].

--- تَواتُر (--- فت ت ، ضم ت) امذ.
(حساب) وہ تواتر جس کے اعداد بتدریج بڑھتے جاتے ہیں صعودی تواتر کہلاتے ہیں (تفرق و تکملی احصا ، ۱۸). [صعودی + تواتر (رک)].

--- عُقدَہ (--- ضم ع ، سک ق ، فت د) امذ.
(ہیئت) وہ نقطۂ تقاطع جس میں سے سیارہ طریق شمس کی جنوبی جانب سے شمالی جانب کو جاتے وقت گزرتا ہے صعودی عقدہ کہلاتا ہے (علم ہیئت ، ۸۳). [صعودی + عقدہ (رک)].

---مُنحَنی (---ضم م ، سک ن ، فت ح) امذ.
(سیاست) **بلند ہوتا ہوا خم دار خط ، شکل یا شے** (ماخوذ : اصطلاحاتِ سیاسیات ، ۲۹). [صعودی + منحنی (رک)].

---نَطُول (---فت ن ، و مع) امث.
ایک قسم کی (دوا کی) پچکاری. صعودی نطول معہ ایک جالی دار ٹونٹی کے استعمال ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۴). [صعودی + نطول (رک)].

صَعْوَہ (فت ص ، سک ع ، فت و) امذ ؛ امث.
سرخ رنگ کے سر والی ایک چھوٹی سی چڑیا ، جس کی لمبی دم ہر وقت جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے ، ممولا ، سربچہ ، لنگانہ.

پھر صعوہ کے خرام کی بے لطفی دیکھیو
جب راہ دو قدم وہ کل اندام بھی چلے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۶).

کبک و قمری کو رخصتِ پرواز
بال و پر مفتِ صعوہ و عصفور

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۵۶).

ممولے اور صعوے ہر طرف اڑ اڑ کے آ پہنچے
خبر پھیلی جہاں میں آ گیا دورِ زمستانی

(۱۹۰۳ ، مخزن ، نومبر ، ۶۰). [ع].

صَعِید (فت ص ، ی مع) امث.
۱. (فقہ) **مٹی جسے مسلمان پانی کے موجود نہ ہونے پر تیمم کے لیے استعمال کرتے ہیں ، سوکھی مٹی.** صعید طیب پاک کرنے والی ہے واسطے مسلمان کے اور اگرچہ نہ پائے پانی دس برس. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۳). ۲. **بلند ، اونچا (کوئی چیز).** پہلا مرکب آسانی سے صعید ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۷). ۳. **سطح زمین نیز اس پر پڑی ہوئی گرد** (اسٹینگاس). ۴. **بالائی مصر کا نام ، مصر اعلیٰ.** وہ سب ... جن کا مسکن صعید مصر اعلیٰ تھا کہ جن کو اخنوخ کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). [ع].

صَعِیدی (فت ص ، ی مع) امث.
مصر اعلیٰ کی ایک بولی کا نام. قرن دوم کے اختتام کے قریب سبعینیہ کا ترجمہ کم از کم دو قبطی بولیوں (بحیری اور صعیدی) میں کیا گیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس ، ۱ ، ۲ : ۶۰۵). [صعید + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِغار (کس ص) صف ؛ امذ ؛ ج.
۱. صغیر (رک) **کی جمع ، چھوٹے** . یہ دوائر صغار جو بعضے بڑے دائروں پر کھچے ہوتے ہیں کس کام کے واسطے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۲ : ۴۵). تمام اجسام کی تقسیم اجزاے صغار سے تسلیم کی جاتی ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۸۲). ۲. **چھوٹے لڑکے ، چھوٹی لڑکیاں ، چھوٹے لوگ** (نوراللغات ؛ پلیٹس). [ع].

---و کِبار (---و مع ، کس ک) امذ ؛ ج.
صغیر و کبیر (رک) کی جمع ، **چھوٹے اور بڑے ؛ لوگ ، عوام الناس.**

اول نماز اس پچھیں اس شاہ کا دعا
واجب ہے آج سارے صغار و کبار پر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۹).

سحاب جود سے اس کے زمانہ ہے گلشن
نہال ابر کرم اُس کے ہیں صغار و کبار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۶).

آ چکے جب وہاں صغار و کبار
اب یہ وہ دن ہے لوگ ہیں تیار

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۲۵). [صغار + و (حرفِ عطف) + کبار (رک)].

صَغارَت (فت ص ، ر) امث.
چھوٹائی ، چھوٹا ہونا. حضرت یحییٰ نے باوجود صغارت سن فرمایا ، اشہدُان عیسیٰ روح اللہ. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۴۰۱). خوردبین ... کوئی حیوان ایسا نہیں دریافت کرسکی ہے جو صغارت کی وجہ سے نامکمل ہو. (۱۸۹۳ ، تہذیب الاخلاق ، ۸۹). [ع].

صَغائِر (---فت ص ، کس ء) امذ ؛ صف ؛ ج.
صغیرہ (رک) کی جمع.

صغائر میں ہیں آلودہ مقرر
نہیں ہیں بے خطا بالکل پیمبر

(۱۸۵۵ ، ریاض المسلمین ، ۳۳). اس قسم کے مسائل علم حوادث الجو کے صغائر میں داخل ہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۳۶). [ع].

صِغَر (کس ص ، فت غ) امذ.
چھوٹائی ، خردی ، چھوٹا پن ، چھوٹا ہونا. یسٰین کو قرآن کا دل کہنے کا مطلب ہے کہ وہ باوجود صِغرِ حجم اور قصرِ نظم کے مطالب قرآن کو بوجہ اتم و اکمل شامل ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۷۶). بلا شبہ نبض کی صلابت ، لینت ، عظم ، صغر ، امتلاء ... کے مباحث میں ... دیگر بہت سے امراض عروق و قلب و نظام عصبی آجاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، طب العرب ، ۳۲۵). [ع].

---سِن / سِنی (---کس س) امث.
خردسالی ، بچپن. اسے صغر سن سے شعر و سخن کا ذوق تھا. (۱۸۵۴ ، گارساں دتاسی کے تمہیدی خطبے ، ۶۵). میرے والدین نے میری صغر سنی میں انتقال کیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۰). تاریخی نام مظہر علی ہے صغر سنی میں یتیم ہو گئے. (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملانِ رام پور ، ۲۹۷). سچل سرمست کی صغر سنی میں ہی ان کے والد میاں صلاح الدین انتقال کر گئے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ اپریل ، III). [صغر + سن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُغرا / صُغریٰ (ضم ص ، سک غ / ی بشکل ا) صف ؛ امث.
۱. **سب سے چھوٹی ، کبریٰ کی ضد.** اگر بیان حکمت کرے تو آسمان و زمین جھاڑ و باڑ خشکی و تری سب صنعت کبریٰ اس صغریٰ بدن میں مشابہ ہے. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۱۵).

بعضے وقت موری میں نہایت بے چینی ہوتی اور صفریٰ قے ہوتی ہے (۱۸۶۰؟ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۸)۔ ۲۔ (منطق) **قیاس منطق میں نتیجے کا موضوع یعنی مسندالیہ ، منطقی شکل کا پہلا قضیہ ، قیاس کے دو مقدموں میں سے ایک**۔ اہلِ منطق صغریٰ اور کبریٰ سے نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۱ : ۲)۔

دنیا عقبیٰ سے عاشقی حاصل کی
صغرا کبرا سے یہ نتیجہ پایا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۳۲)۔ ۳۔ **حضرت فاطمہ صغریٰ کا لقب جو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [اصغر (رک) کا مونث]۔

صَغِیر (---فت ص ، ی مع) صف۔
۱۔ **چھوٹا ، خُرد**۔

اصغرِ شیرخوار طفلِ صغیر
جنْ نے پانی پیا ز نوکِ تیر

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰)۔ حجاج صغیرالعینین پست آواز فصیح الکلام تھا۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۸)۔

پیدا کرے حسینؑ و حسنؑ سے وہ دوستی
چاہے جو جو شنین صغیر و کبیر کو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۱۱)۔ ان دونوں دوروں کو علی الترتیب صغیر یا ربوی اور کبیر یا نظامی دوران کہتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۸۰)۔ ۲۔ **ادنیٰ ، کم درجہ ، حقیر**۔

اس میں ہے شاہ اور اسی میں وزیر ہیں
اس میں ہی ہیں صغیر اسی میں کبیر ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۵)۔

بڑھا کر بعد مردن کیا گھٹایا اے فلک تحسین
صغیروں کے کیا ہے زیرپا تُو نے کبیروں کو

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۰۱)۔ [ع : (ص غ ر)]۔

---السِّن/سِن (---ضم ر ، غم ا ، ل ، شد س بکسر/ کسر س) صف۔
کم عمر ، خرد سال ، چھوٹا۔

سب یہ لکھتے ہیں کہ وہ ماہ لقا
ذبح کے وقت صغیرالسن تھا

(۱۸۷۳ ، گلزار خلیل ، ۷)۔ جب اطفال صغیرالسن ذکور و اناث اپنی دائی کھلائی کے ساتھ ایک کنبے کا کنبہ آتے بہت روتیں۔ (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۹۰)۔ پانچ باشندے بشمول ایک صغیر سن بچے کے ذبح کر ڈالے گئے۔ (۱۹۱۳ ، مرقع بلجیم ، ۸۵)۔ والیٔ بہاولپور کی ناگہانی موت کے بعد اس کے صغیر سن بیٹے کو ریاست کی گدی پر بٹھا دیا گیا۔ (۱۹۸۸ ، اُردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۶)۔ [صغیر + رک : ال (۱) + سن]۔

---و کَبِیر (---و مع ، فت ک ، ی مع) صف۔
کم سن اور بزرگ ، ادنیٰ و اعلیٰ ، عام لوگ ، چھوٹے اور بڑے۔

کہ سارے ولیاں میں تو ہی دستگیر
ترے سب کو آتے صغیر و کبیر

(۱۶۷۹ ، قصہ ابو شحمہ ، ۶)۔

رکھتے نہیں ہیں کام صغیر و کبیر سے
ہے لاگ اپنے جی کو اُسی اک امیر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۳)۔

بیٹی سرشار شاہ کی ہو اسیر
اس کا ماتم کریں صغیر و کبیر

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۱۷)۔ سلطانی سواری مثل باد بہاری شہر میں داخل ہوئی صغیر و کبیر بصد شوق دوڑے آئے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۳)۔ [صغیر + و (حرفِ عطف) + کبیر (رک)]۔

صَغِیرا (فت ص ، ی مع) صف۔
چھوٹا ، ادنیٰ۔

دل گنہ کرنے میں خیرا ہو گیا
دل صغیرا تھا کبیرا ہو گیا

(۱۸۵۳ ، ریاض مصنف ، ۸۳)۔

دفاتر کے ہم اہلِ کاراں راشی
صغیرا ہوں رتبہ میں چاہے کبیرا

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۸۳)۔ [صغیرہ (رک) کا ایک املا]۔

صَغِیراں (فت ص ، ی مع) صف ؛ ج۔
صغیر (رک) کی جمع۔

کبیراں صغیراں فقیراں تراس

(۱۷۱۱ ، اسماعیل امروہوی (تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۶۲))۔
[صغیر + ان ، لاحقۂ جمع]۔

صَغِیرَہ (فت ص ، ی مع ، فت ر)۔(الف) صف۔
چھوٹی ؛ چھوٹا۔ جس گناہ کو صغیرہ حساب کرتے ہیں بنظر شخص کے وہ کبیرہ ہو سکتا ہے۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۵)۔

صغیرہ رہ گئی جب ایک لڑکی
اسے چھینا وہ مثلِ مرغ پھڑکی

(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۱۶)۔ (ب) امذ۔ **چھوٹا گناہ جو معاف کیے جانے کے قابل ہو**۔

صغیرہ ، کبیرہ سے یہ پاک ہیں
حسابِ عمل سے یہ بیباک ہیں

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۱)۔

نیک ہے تو کام ہے نیکی سے تجھ کو رات دن
ذات تیری ہے صغیرہ اور کبیرہ سے بری

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعہ رنگین (ق) ، ۱)۔

جو رونے غمِ اکبر و اصغر میں یہاں
غفار صغیرہ و کبیرہ بخشے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲۰ : ۱۵۷)۔ [صغیر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

---گُناہ (---ضم گ) امذ۔
رک : صغیرہ معنی نمبر ب۔ اس عبارت کے ظاہری معنے لیں تو ممکن ہے کہ صغیرہ گناہ مراد ہو۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۱۱۹)۔ [صغیرہ + گناہ (رک)]۔

Libr

صَغیری (فت ص ، ی مع) امث (قدیم).

۱. **بچپن ، کم عمری ، خرد سالی.** در ہنگام صغیری حرص و ہوا کہاں ہے. (۱۵۹۱ ، جانم ، کلمۃ الحقائق ، ۹۰). ۲. **چھٹپن ، چھوٹا پن ، چھوٹا ہونا.**

چوتھا برس آغاز یہ ہے سن کی صغیری
بچپن کی یتیمی ہے لڑکپن کی اسیری

(۱۸۷۵ ، دبیر، دفتر ماتم ، ۸ : ۱۵۸). [صغیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَفّ (فت ص ، شد ف بحالت اضافت) امث.

۱. **قطار ، پرا ، لائن.**

مجھے عرش و کرسی و رفرف کی سوں
مجھے روز محشر و صف صف کی سوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۵).

علی بولے میداں میں ہو سوار
جو ماریا ہے تیر در صفِ کارزار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۷۷).

استادہ ہو جہاں صفِ عشاق بہر قتل
مجھ کو بھی اس قطار کا شامل کیا کرو

(۱۷۷۲ ، فغاں (انتخاب) ، ۱۲۵).

خنجر کھنچا جو میان سے چمکا میان صف
جوہر کھلے جو مرد وطن سے نکل گیا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۳). ہر ایک صف کے درختوں کے تاج ایک ہی سطح پر ... پھیلے ہوئے (ہیں). (۱۹۰۳ ، تربیت جنگلات ، ۹۳). ۲. **نمازیوں کی قطار جس میں سب برابر اور ایک خط پر ہوں.** سب نمازیوں نے صفیں درست کیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۷۱).

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۸۰). آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر آخری صف کے ایک شخص کو آواز دی. (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۱۶۹).

ابھی وقت ہے ایک صف میں کھڑے ہو کے
آؤ تو بخشش کا سامان کر لیں

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۳۴). ۳. (أ) **فرش ، بوریا ، لمبی چٹائی (جس پر دائیں بائیں برابر برابر متعدد اشخاص بیٹھ سکیں).** تنکوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں ... وہ ایک ایک کر کے مسجد میں بچھی ہوئی صفوں پر رکھنے لگا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۸۵). (اا) (مجازاً) **صف باندھنے کی جگہ** (ماخوذ : نوراللغات). ۴. (مجازاً) **گروہ ، جماعت ، حلقہ.**

کریماں کی مجلس کراست تجے
امیناں کی صف میں امامت تجے

(۱۵۶۴ ، فیروز ، پرت نامہ (دکنی ادب کی تاریخ ، ۲۱)).

جو عاشق سائیں کارن جی چھپاوے
اسے نیں عاشقاں کے صف منے لاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۳).

ہے عید ہو شرف کا شاہنشہ نجف کا
سارے ولیاں کی صف کا وے ہو امیر آیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۶). ایک جماعت نے کہہ دیا کہ الف نون افادۂ معنی فاعلیت کرتا ہے ایک صف پکار اُٹھی کہ الف نون حالیہ ہے. (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۴۳). بہت سے ایسے تھے جو اپنی صف میں کمزور ہونے کی وجہ سے باہر کے اساتذہ سے سبق کا اعادہ کرتے تھے. (۱۹۱۴ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۳۰). [ع].

---اُٹھنا محاورہ.

بوریئے کا اٹھایا جانا (جامع اللغات).

---اُلٹ جانا محاورہ.

لڑائی میں صف کا تتر بتر ہو جانا ؛ مجلس درہم برہم ہو جانا.

مگر اس کو فریبِ نرگسِ مستانہ آتا ہے
الٹتی ہیں صفیں گردش میں جب پیمانہ آتا ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۵۰).

---اُلٹ دینا/اُلٹنا محاورہ.

صف درہم برہم کر دینا ، لڑائی میں صف کو منتشر کرنا.

کر گدن آ کر اگر ہو گا طرف
تو الٹ دیوے گا کوئی صف کی صف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۴۴).

صف کی صف پل میں اولٹتے ہیں یہ مژگانِ سیاہ
دل جگر دونوں انہیں تیروں سے چھن جاتے ہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۲).

---اَنْداز (---فت ا ، سک ن) صف.

صف توڑنے والا ، صف الٹ دینے والا ؛ جنگجو.

مصروفِ جنگ تھی وہ صف انداز و تُندخُو
میدانِ کارزار میں تھا تا کمر لہو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۳۳). [صف + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا].

---اَوَّل کس صف (---فت ا ، شد و بفت) امث.

۱. **نماز جماعت میں وہ قطار جو بالکل پیش امام کے پیچھے ہوتی ہے.** لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اوّل میں کس قدر اجر ملتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۲). ۲. (مجازاً) **اعلیٰ درجہ ، ممتاز مقام.** جدید نظم نگار شعرا میں جوش صف اوّل کے شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں. (۱۹۷۲ ، ترقی پسند ادب ، علی سردار جعفری ، ۸۵). [صف + اوّل (رک)].

---اِینْچْنا محاورہ (قدیم).

صف باندھنا ، قطار جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مقابلے پر آنا. فوجوں کی صفیں بندھ آواز ہل من مبارز ، کی اونھی سوالی امام نے بھی ازبس کہ کم تھے دشمن کے لشکر سے اندیشہ نہ کر صف اینچے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۲).

---آرا صف ، امذ.

جنگ کے لیے آمادہ ، جنگ میں مقابلہ کرنے والا ، فوج کشی کرنے والا ، صف باندھنے والا (فوج کا).

تھے گھاٹ پہ دریا کے صف آرا قدر انداز
قالب سے کرے روح جنھیں دیکھ کے پرواز

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۴). [صف + ف : آرا ، آراستن ۔ سجانا ، سنوارنا].

---آرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.

صف مرتب کرنا (مہذب اللغات).

---آرا ہونا ف مر ؛ محاورہ.

لڑائی کے واسطے سپاہ کا پرا جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا ، مقابلے پر آنا.

فوج مژگاں وہ بلا ہووے صف آرا تو کرے
دست بیداد سے یکدست دو عالم غارت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۴). سلطان کی آمد آمد کا غُل ہوا تو فوجیں دور دور تک پھیلکر ہلال کی شکل میں صف آرا ہو گئیں. (۱۸۹۳ ، سفرنامہ روم و مصر و شام ، ۱۰۰).

---آرائی امث.

(میدان جنگ میں) پرا جمانا ، جنگ کے لیے آمادگی ، فوج کشی. صف آرائی شروع ہوئی .. صفیں مثل صد سکندر کے آراستہ ہوئیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶). وہ ہندوؤں سے یا ہندوؤں کی سرپرست برطانوی حکومت سے صف آرائی کی سکت نہ رکھتے تھے. (۱۹۷۶ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۰۳). [صف آرا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آرائی کَرنا ف مر.

جنگ کے لیے صفیں مرتب کرنا. حضرت علی نے بھی اپنے ساتھیوں کی صف آرائی کی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۸).

---باندھنا محاورہ.

۱. قطار جمانا ، پرا باندھنا ، قطار میں کھڑے ہونا.

رواناں ہوا واں تے شہ باند صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدھی طرف

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹).

صف باندھ کر کھڑیاں سو یا سروریاں ہیں بالیاں
یا جھاڑ ہیں چندن کے یا پھول کیاں ہیں ڈالیاں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۸).

اٹھیں صف باندھ کر مژگاں جتیں شمشیر لے ابرو
نظر بازو ڈرو اس دور سیں انکھیوں کی کلجگ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۹). اس کے بائیں چوبدار صف باندھے ہوئے کھڑے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۸). ایک دفعہ ہمارے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت سے قیدی صف باندھے کھڑے تھے. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۶). **۲. فوج کشی کے لیے قطار قائم کرنا ، لڑنے کے لیے تیار ہونا.**

کھڑے ہو ہے سب صفاں باند کر
حنف شاہ ایدھر ہور یزیداں اودھر

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۷۹).

---بچھانا محاورہ.

۱. رونے دھونے یا تعزیت کا اہتمام کرنا.

چھوڑا یہ جبر لاش شہ مشرقین کو
دس دن بھی صف بچھا کے نہ رونے حسین کو

(۱۸۷۵ ، مونس ، مجموعہ مرثیہ ، ۲۱۸).

ماتم قیس میں تا کیو جنوں کرتا تھا
صف بچھانے نہ کوئی جادۂ صحرا کے سوا

(۱۹۰۱ ، ثمرہ فصاحت ، ۳۱). موت کی صف بچھانا ایک مثل ہو گئی ہے. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۷۷). **۲. کثرت سے لوگوں کو گرانا ، (میدان جنگ میں) دشمنوں کا صفایا کرنا.**

اس غول کو پسپا کیا وہ مورچہ توڑا
یہ صف جو بچھائی تو ادھر باگ کو موڑا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۳۱).

---بِچْھنا محاورہ.

۱. صف بچھانا (رک) کا لازم ، ماتم ہونا.

جابجا صف تیرے کشتوں کی بچھی
رات دن ہر بزم میں ماتم ہوا

(۱۸۶۸ ، شرف ، د ، ۳۸). عورتیں کوسنے دیتی ہیں تو کہتی ہیں اللہ کرے تیرے گھر صف بچھے. (۱۹۶۴ ، نور مشرق ، ۱۷۷). **۲. آدمیوں کا زمین پر گر جانا.** لڑکا لڑھکتا ہوا چلا جاتا اور ساتھ کے ساتھ صف بھی بچھ جاتی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۶۱).

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.

پرا جمائے ہوئے ، قطار باندھے ہوئے ، لڑائی پر آمادہ. دونوں طرف فوج صف بستہ چلی جاتی تھی. (۱۸۴۷ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۹). مرد صف بستہ کئے گئے بچوں کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۴). بندوقوں کے دہانے ان لوگوں کی طرف کر دیے گئے جو باغ میں نماز کے لیے صف بستہ تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۹). اف : کرنا ، ہونا. [صف + ف : بستہ ، بستن ـ باندھنا].

---بَصَف (---فت ب ، ص) م ف.

صف سے صف ملا کر ؛ ہر صف میں ، قطار در قطار.

چاند ہے بے نور تجھ رخ کے مقابل جیوں کلف
تجھ طرف کرتے ہیں سجدہ سب ستارے صف بصف

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۶۴).

اور کیا ہو گا حشر میں واعظ
بھی عالم تو صف بصف ہو گا

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۵۶).

پڑی قریش کے بڑھتے ہی صف بصف بھگدڑ
ادھر تو لوٹ پڑی اور اس طرف بھگدڑ

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [صف + بہ (حرفِ جار) + صف].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف.

رک : صف آرا ، لڑائی پر آمادہ. مال کو اخفاء محصول کر کے لانے والے کاروانوں کے ساتھ جو مقابلے کی نیت سے مسلح

اور صف بند ہو کر آئے تھے جنگ کرنی پڑی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۶۱). ان کے منصوبے کے عام تصور کے مطابق سرحدوں کو محفوظ کرنے اور سرحدی چوکیوں کو مضبوط بنانے کے لیے بڑی تعداد وہاں صف بند ہو گئی. (۱۹۷۱ ، پاکستان کا المیہ ، ۱۷۴). اف : ہونا. [صف + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
صفیں قائم کرنا ؛ پرا جمانا ، لڑائی کے لیے تیار ہونا.

جیوں سامنے آ ، صف بندی مغرور ہونا بان تج
یک ہوں بجن سن کاں میں کئی صف پہ صف ہو پڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

ہوا صف بندی مژگاں سے ظاہر
لڑائی لیں وہ آنکھیں ڈھونڈ کر مول

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۳۸). بھکر کے قریب سپہ کی صف بندی ہوئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۵۵). [صف بند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَنْدھنا محاورہ.
قطار جمنا ، صف قائم ہونا ، نماز کے لیے کھڑا ہونا.

بندھے حشر میں جب صف مرسلاں
تو ہوں گے امام ان کے حضرت وہاں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۷).

---بَہ صَف (---فت ب ، ص) م ف.
رک : صف بصف.

جو ساواں سول کیوں درد گمنام نے
لڑے صف بہ صف آمنے سامنے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۶).

بیشتر شاہ سے بیداد شیم کرتے ہیں
صف بہ صف بانیِ ایذا و ستم کرتے ہیں

(۱۹۳۳ ، عروج (دولھا صاحب) عروج سخن ، ۳۲۸).

ہجوم اعدا یہ گرگ بندی یہ ایک معصوم اک طرف ہے
جو سیلِ ظلمات صف بہ صف ہے تو ماہِ بطحیٰ بھی سر بکف ہے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۱۲۵). [صف + بہ (حرفِ جار) + صف].

---پائِیں کسِ صف(---ی مع) امث.
پچھلی صف ، آخری قطار ، پچھلی نشست. چپکے سے صف پائیں میں آ کر بیٹھ جاتا تھا. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۳۱).
[صف + پائیں (رک)].

---پَر آ گِرْنا محاورہ.
فوج کی قطار پر حملہ کر دینا (جامع اللغات).

---توڑْنا محاورہ.
صف منتشر کرنا.

توڑ کے صف کفر کی صفدر ہوا
چیر کے اژدر کے تئیں حیدر ہوا

(۱۸۱۳ ، فائز ، د ، ۲۰۰). کسی نے یہ صف توڑی کسی نے وہ پرا توڑا مرتے دم بھی تلوار کا قبضہ ہاتھ سے نہ چھوڑا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۵۴).

---تَہ و بالا ہونا محاورہ.
صف کا منتشر ہونا (جامع اللغات).

---تیغ کس اضا(---ی مج) امث.
تلوار کی دونوں طرفیں (نوراللغات). [صف + تیغ (رک)].

---جَمانا محاورہ.
قطار باندھنا ، قطار میں کھڑے ہونا.

ایک سمت صفیر صف جمائے
اک سو خدام سر جھکائے

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۸۱).

---جَمْنا محاورہ.
صف جمانا (رک) **کا لازم ، صف کا مکمل طور سے بندھ جانا ، قطار بندھنا** (مہذب اللغات).

---جَنگ کس اضا(---فت ج ، غنہ) امث.
۱. وہ لڑائی جو آمنے سامنے قطار باندھ کر ہو ، دوبدو جنگ.

عاشقوں سے یہ اشارہ ہے ترے مژگاں کا
اس صفِ جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے

(۱۸۳۶ ، آتش چنار ، ۱۳۳). **۲. میدان جنگ میں سپاہیوں کی قطار.**

زلفیں وہ ہیں کہ نگوں سار ہوں لشکر کے نشان
پلکیں ایسی ہیں صفِ جنگ نہ زنہار بندھے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۵). [صف + جنگ (رک)].

---جَنگاہ کس اضا(---فت ج ، غنہ) امث.
رک : صف جنگ ، میدان جنگ. الہیٰ صف جنگاہ میں نکلوں تو میرے مقابل بھی ... جان جوانانِ جری ہو. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۱۶).
[صف + جنگاہ (رک)].

---خاصّہ کس اضا(---شد ص بفت) امث.
خاص لوگوں کی قطار ، پیغمبر ، نبی ، ولی وغیرہ (جامع اللغات)
[صف + خاصّہ (رک)].

---دَر (---فت د) صف ؛ امذ ؛ مسصفدر.
(لشکر کی) صف پھاڑنے والا ، بہادر ؛ شیر خدا حضرت علی مرتضی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا لقب (ماخوذ : مہذب اللغات). [صف + ف : در ، دریدن - پھاڑنا].

---دَرْصَف (---فت د ، سک ر ، فت ص) م ف.
رک : صف بہ صف.

نادر ہوا سلطاں یو اب ہد گیا حیراں ہو
جب عشق کے پردھاں ملے ندسات صف در صف سرے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۴۸). طالب العلم ... بھی صف در صف یا اردگرد جمع ہیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳:۹). عیاشیاں صف در صف اس کے سامنے چلی آ رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۳۸). [صف + در (حرفِ جار) + صف (رک)].

---دَری (---فت د) امث.
صفوں کو توڑنا (جامع اللغات). [صف در + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دوز (---و مج) صف.
صفوں کو چھیدنے والا.

مہرہ پشتِ عدو میں ترا تیر صف دوز
رشتۂ مہرۂ تسبیح کی مانند دخیل

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰). [صف + ف : دوز ، دوختن - سینا].

---رُبا (---ضم ر) صف ؛ امذ.
صف کو اُچک لے جانے والا ؛ (مجازاً) صف منتشر کرنے والا.
طرفین سے ترددات صف ربا ہوتے تھے. (۱۸۹۷ ، بادشاہ نامہ ، ۱۰۹). [صف + ف : رُبا ، ربودن - اُچک لینا].

---رَوشَن کرنا محاورہ.
۱. ماتم کرنا ، آہ و بکا کرنا ، گریہ و زاری کرنا.

زنداں میں تھا کون جو مجھ بیتاب کی صف روشن کرتا
طوق نے باندھا حلقۂ ماتم بیڑیوں نے کہرام کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵). **۲. چراغ جلانا** (جامع اللغات).

---رَوشَن ہونا محاورہ.
صف روشن کرنا (رک) کا لازم ، چراغ جلنا (جامع اللغات).

---زَن (---فت ز) صف.
صف کو مارنے والا ، صف منتشر کرنے والا ، بہادر ، شجاع.

اے بھوکن عشق کے سلطاں یو تج تاراں کے فوجاں میں
دلاور شوخ و صف زن مست کنجر ہے ترا دیدہ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۹). [صف + ف : زن ، زدن - مارنا ، زدو کوب کرنا].

---سِیدھی کَر لینا ف مر ؛ محاورہ.
قطار بنانا ؛ صف آرا ہونا ؛ مقابلے پر آنا ، لڑنے پر آمادہ ہونا.
جیش کے پیادوں نے ... بڑھکر اپنی صفیں سیدھی کر لیں اور مسلسل قطارکی صورت میں تعاقب کرنے والوں کے مقابل آگئے (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۵۰۹).

---سے نِکَلنا ف ل.
قطار سے باہر آنا ، بے ترتیب ہونا ؛ (مجازاً) یکسانیت نہ ہونا (جامع اللغات).

---شِکار کس اضا (---کس ش) امث.
آدمیوں کی قطار جو شکار کو گھیرے (ماخوذ : جامع اللغات). [صف + شکار (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) (الف) صف.
صف توڑنے والا ، صفوں کو تباہ کر دینے والا ، ابتری ڈالنے والا ، بہادر ، سورما.

سلح پوش تھیاں ہور شمشیر زن
دلاور اتھیاں ہور تھیاں صف شکن

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳۸). ۸ ۳۸).

فتح لشکر اور صف شکن دل ریٹ
پہاڑ اس کی آواز سے جائے پھٹ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۲۱).

ناچار ہوں تری صفِ مژگاں سے ورنہ یار
وہ صف شکن ہوں میں صفِ لشکر کو توڑ دوں

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۷۷). کیسے کیسے بہادر و صف شکن تہمتن نوجوان رستم دستان پیر فلک نے بچشم زدن ہلاک کیے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۷).

باندھتی ہوں شہریوں کے سر پہ یہ کہہ کر کفن
تم ہو اشجع ناوک افگن ، صف شکن شمشیر زن

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۴).

تجھ سے مہے صف شکن ، ہر تو خیبر شکن
تو ہی سپر ہر و غا ، ان کا شجاعت رسا

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۱۷). (ب) امذ. (بانک بنوٹ) **حملے کے ایک داؤ کا نام جس کی صورت یہ ہے کہ ٹھالھ سے کھڑا ہو اور داہنا پانو آگے اور بایاں پانو پیچھے رکھے.** پہلا حملہ صف شکن ٹھالھ سے کھڑا ہو اور داہنا پاؤں آگے اور بایاں پاؤں پیچھے رکھے. (۱۸۹۸ ، قوانین حرب و ضرب ، ۲۱). [صف + ف : شکن ، شکستن - ٹوٹنا].

---صَف (---فت ص) م ف.
رک : **صف بہ صف ، قطار در قطار.** محمد قطب شاہ غازی کرے مولود

محمد قطب شہ غازی کرے مولود بھوچھند سوں پیارے
تو اس کی عمر و دولت تیں دعا صف صف ہو ٹھارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۵).

صف صف جو کورنش کو جھکے شاہ کے حسب
بولا ادب سے بڑھ کے نکہ روبرو نقیب

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۳۶). [صف + صف (رک)].

---کَشی (---فت ک) امث.
(دشمن کی طرف) فوج لے کر بڑھنا ، حملہ آور ہونا ، پرا بندی.

نالہ ہر اک اذان و اقامت سے کم نہیں
ہر صف کشی نماز جماعت سے کم نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۴).

جفائے عام کی شہرت علی العموم ہوئی
نشانِ جنگ کھلے صف کشی کی دھوم ہوئی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [صف + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَشیدَہ (---فت ک ، ی مع ، فت د) صف.
صف باندھے ہوئے ، پرا جمائے ہونا (جامع اللغات). [صف + ف : کشیدہ ، کشیدن - کھینچنا].

---کی صَف امث.
تمام صف.

ایسے جری سے کس کو مجال مصاف تھی
یوں پھر کے صف کی صف کو جو دیکھا تو صاف تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۵).

---کی صَف اُلٹ دینا محاورہ.
پورے دستے کو تباہ کر دینا ، لڑائی میں پوری صف کو الٹ دینا ، بہت بہادری سے لڑنا.

ہوں جو بسمل تیرے کوچہ میں تعجب سے نہ دیکھ
اک بھی پر کیا الٹ دے صف کی صف تیری نظر

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۵۷).

--- کھینچنا محاورہ (قدیم).
صف کشی کرنا ، صف باندھنا ، لڑائی کے لیے ڈٹ جمانا.

جوں صف کھینچے آ کر سپاہ گراں
سنوارے سپہ دونو جنگ آوراں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱). مبارزانِ اسلام نے عقب سیدالانام کے صف کھینچی. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۸۹).

---لَپیٹ دینا محاورہ.
نشست برخاست کرنا ، سلسلہ ختم کر دینا. اس صورت حال نے میرے ... سکون کی صف لپیٹ دی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۷۵).

---لِٹا دینا محاورہ.
صفوں کو درہم برہم کر دینا.

لٹا دیں گے لٹا دیں گے سبھی قامت صفِ محشر
قیامت ہے قیامت میں قیامت بن کے آتے ہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ ، ۱۵۷).

---ِماتَم کس اضا(---فت ت) امث.
۱. **ماتم کی قطار ، وہ فرش جس پر ماتم کرنے والے بیٹھیں.** یہ اہل درد کی صف ماتم ہے بے درد خدا کے لیے یہاں سے اٹھ جائیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۸۶).

شور موجوں کا بلا خیز بلاؤں کا نزول
اور فضا جیسے صفِ ماتم یاراں ملول

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۸۸). ۲. **خاص گروہ جو مجلس میں منبر نشیں کے بیان پر موقع موقع سے آہ و بکا زاری اور ماتم کرنے نیز وہ سیاہ فرش جس پر ماتمی بیٹھے ہوں.** فارسیوں نے اس خاص گروہ کو صف ماتم اور بر سبیل مجاز اس سیاہ فرش کو بھی صف ماتم کہا ہے. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۰۳). [صف+ماتم (رک)].

---ِماتَم کس اضا(---فت ت) امث.
ماتم کرنا ، کسی کی موت پر آہ و بکا ، گریہ و زاری کرنا.

کون کرتا ہے کسی کا غم ولے مرنے کے بعد
آپ ہی اپنی صفِ ماتم بچھانا چاہیے

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۳۷۴).

---ِماتَم بِچھنا محاورہ.
صف ماتم بچھانا (رک) کا لازم ، ماتم ہونا.

پُرسے کی طرح رونے کا غل ہوتا ہے ہر دم
فرش اٹھتا ہے کیا بچھتی ہے گویا صفِ ماتم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵).

کلکتہ وہ کابل میں بچھی ہے صفِ ماتم
اس غم میں سیہ پوش ہیں بغداد و سمرنا

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۷۷). ایک دن خبر آئی کہ صوفی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ... گھر گھر صفِ ماتم بچھ گئی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۵۹).

---ِماتَم میں بَیٹھنا ف م.
ماتم کے لیے ایک جگہ فرش پر بیٹھنا (جامع اللغات).

---مَحْشَر کس اضا(---فت مج م ، سک ح ، فت ش)امث.
میدانِ حشر میں آدمیوں کی قطار.

ٹھہرے کبھی نہ اس صف مژگاں کے روبرو
ہو سامنے اگر صفِ محشر لگی ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۲).

گر یہی شرمِ معاصی ہے تو گڑ جاؤں گا
دیکھ لیجیے گا کہ بندہ صفِ محشر میں نہیں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۶۰).

وہ نگاہیں پھر گئیں یارب صفِ محشر کی خیر
کہہ گئے تیور ارادہ کیا مرے قاتل کا ہے

(۱۹۳۰ ، بے خود موہانی ، ک ، ۷۳). [صف + محشر (رک)].

---نِشِین (---کس نیز فت ن ، ی مع) صف.
قطار میں بیٹھنے والا. تمام درباری شعرا اور معززین صف نشین تھے. (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۶۷). [صف + ف : نشیں ، نشستن ۔ بیٹھنا].

---نِعال کس اضا(---کس ن) امث.
وہ جگہ جہاں اہل مجلس اپنے جوتے اتارتے ہیں.

مسند نشین ہوئے ترا اقتدار جان
اسمان اختیار کرے واں صفِ نعال

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۱).

قابلِ صدر نشینی ہیں مجالس میں جو لوگ
سخت مشکل سے ہے تا صفِ نعال ان کا گزر

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱۰۳).

حضور تو نہ اٹھیں آپ کیوں کریں تکلیف
میں بیٹھ جاؤں گا آخر صفِ نعال بھی ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۴).

شاید صفِ نعال میں تھوڑی سی جا ملے
اے شاد ہم بھی رکھتے ہیں دعویٰ نیاز کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۴). [صف + نعال(رک)].

---نَوَرْد (---فت ن ، و ، سک ر) صف ؛ امذ (قدیم).
صف لپیٹنے والا ، قطار منتشر کرنے والا ؛ (کنایۃً) بہادر.

کہ جتے ہور بجتے سوں میدان
ہوئی تھی قرب دہر سب صفِ نوردان

(۱۹۸۴ ، عشق نامہ (ق)،موہن ، ۱۲۳). [صف + ف : نورد ، نوردن ۔ لپیٹنا].

صَفا (۱) (فت ص). (الف) امث.
۱. (أ) **ستھرائی ، پاکیزگی ؛ آب و تاب ، چمک دمک.** جس کے دل کوں صفا ہے ، اسے بہوت نفا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

ترے مکھ کی صفا ہے حیرت افزاں کیوں سکے لکھ کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱).

گو کدورت سے وہ نہ دیوے رو
آرسی کی طرح صفا ہے یاں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳۹).

نازنینوں کی ہے کمروں کی ادا پنسوں میں
اُن کے ہے پھول سے مکھڑوں کی صفا کنولوں میں
(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۳۸). **(اا) ہمواری ، چکناہٹ (جس کے باعث چیز پھسل جائے).**

جس گال پر صفا سے نظراں نہیں (ہیں) پڑتیں
اس گال پر عجب ہے ، دل کا مرے اٹکنا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

سنبھل کے کیجیو نظارہ اے ظفر اس کا
صفائے رخ سے نگہ کا پھسل نہ جائے پانْوں
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۹).

جامِ الماس ہیں وہ حسن ہے اس سے آگہ
یہ صفا ہے کہ ٹھہرتا ہی نہیں پائے نگہ
(۱۸۶۸ ، واسوخت معجز (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۸۰۱)). ۲. **خلوص ، بے لوثی ، پاک باطنی.**

یہ بات جھوٹ نہیں صدق کی صفا کی قسم
ترے ہی لطف کا وابستہ ہوں وفا کی قسم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷).

نہ کدورت اپنی وفا میں ہے نہ غبار اپنی صفا میں ہے
اسے جس قدر بھی کسا گیا یہ کسوٹیوں پہ کھری رہی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۱۷۷).

اٹھتے رہیں گے غبار بڑھتے رہیں گے سوار
مرد کو ہے گردِ راہ فتنۂ صدق و صفا
(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳۲). ۳. **وضاحت ، صراحت ، سلاست ، روانی ، عدمِ ابہام.**

پسند اپنی وہی ایمان ہوتی ہے غزل جس میں
صفا الفاظ کی ہو پک قلم دلچسپ مضموں ہو
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۸۳).

مطلب میں صفا ہو یہ تکلّف ہے زباں کا
دقّت ہوئی معنی میں تو کیا لطف بیاں کا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳). (ب) صف. ۱. **صاف و شفّاف ، بے لوث ، کدورت سے پاک ، پاکیزہ ، اُجلا ، منور ، چمکیلا.**

پکڑیں بارے صحنِ صفا
اب جا پکڑیں آبِ فرات
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۵)).

صفا آرسی طبع کی پانی بھر
نوی دولت ایک موکھ دکھلائی بھر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹).

صفا رخسارۂ سیمیں پہ مارا زلف نے کُنڈل
لیا ہے اژدہا نیں چھین یارو مال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۳).

کہ خوشی ہیں کہ خفا ہیں کہ مکدّر کہ صفا
کہ جدا ہیں کہ بہم یہ کس کے ہوئے اور کس کے ہونگے
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۱۵).

نظر آئے جلوہ خدائی کا مضطر
اگر اپنے دل کو صفا کرسکوں میں
(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۹۶). ۲. **خالی ، غائب ، غلط سلط.** خط بالکل چوتھے درجے کے لڑکوں کا سا ، گرامر بالکل صفا ، الفاظ آتے ہی نہیں. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۸۳). (ج) ف م. ۱. **صاف ، بے روک ٹوک ، بے لاگ.**

دسیں جل میں سبزی سوں ایسا خیال
صفا دل میں فردوس کا جوں جمال
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۳).

کتاب الحسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرعے سوں اس کا ابتدا دستا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

حق نظر آئے نہ کیوں آئینۂ دل سے صفا
دور گر ہو صیقلِ تسلیم سے زنگارِ روح
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۳۰). ادھر ہم گشت سے کوفتہ بیختہ ہو گئے تھے ، اس لئے صفا کہہ دیا کہ پوری صاحب کچھ دیر ہم قیلولا فرمائیں گے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملّا رموزی ، ۹۱). صفا بات کہو نا کہ تم مجھے بتانا ہی نہیں چاہتی ہو. (۱۹۷۳ ، سرکشیدہ ، ۸۹). ۲. **بالکل ، یکسر.** وہ بھی ایک ہی ہٹی اور ضدی تھی اس نے صفا انکار کر دیا. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۹۴). (د) امذ. ۱. **مکۂ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو مروہ پہاڑی سے تقریباً دو سو قدم کے فاصلے پر ہے. حاجی ان پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے ہیں. اس عمل کو سعی کہتے ہیں.**

صفا مروہ تھا سب پرتو سے معمور
ہوئے تھے کوہ یہ دو قبۂ نور
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۲۱۲). صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کی. (۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ (حیدر) ، ۱۱۹). صفا اور مروہ بھی مسجد کے اندر آنے کی وجہ سے مسقف ہوگئے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۳۷). ۲. **ایک بڑے بت کا نام جو فتحِ مکّہ سے پہلے حرم میں نصب تھا اور کفارِ مکّہ اس کی پرستش کرتے تھے.**

قبیلے قبیلے کا بُت اک جُدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۳).

اے ربِّ کعبہ تیری پرستش یہاں کہاں
کوئی ہبل پرست ہے کوئی صفا پرست
(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۱۹۱). [ع].

---بَتانا / بَتلانا محاورہ.
(داڑھی مونچھ وغیرہ کو) بالکل صاف کرنا ، بالکل مونڈ ڈالنا.

خورشید و مہ نے پیارے تجھ پر یہ بینوائی
ریش و بروت و ابرو سب کو صفا بتائی
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۷۳).

صفا بتلا کے چار ابرو کو اپنے
ہوئے تیرے قلندر چاند سورج
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰).

---بَخْش (---فت ب ، سک خ) صف.
لذیز ، خوشگوار ؛ صاف کرنے والا (جامع اللغات). [صفا + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

---بَہ صَفا (---فت ب ، ص) صف.
بالکل صاف. چہرہ صفا بہ صفا ہاتھ میں کنگنا ، گلے میں جامہ. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۹۴).[صفا + بہ (حرف جار) + صفا].

---پَذِیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
با اخلاص ، مخلص ، خالص ، بے لوث ، پاک (ماخوذ : پلیٹس). [صفا + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
اُجلا ، روشن ، منور ، تاباناک. ضیائے قمر آرائش نورِ نظر سمک سے سما تک صفا پرور. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱). [صفا + ف : پرور ، پروریدن ـ پالنا ، پرورش کرنا].

---پَکَڑْنا محاورہ (قدیم).
صاف ہونا ، بے لوث ہونا ، پاکیزہ ہونا ، پاک صاف ہونا ، خالص ہونا. دل پکڑتا صفا ، شراب پیے تو عاشق کوں بہوت نفا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۹).

---چَٹ (---فت چ) صف.
۱. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل مُنڈی ہوئی ، بالکل صاف.** پادری صاحب جو جوان آدمی تھے اور ڈاڑھی مونچھ صفا چٹ تھی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۸۳). کتنے ہی چہرے صفا چٹ ہو گئے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۴۹). لالی نے اپنے صفا چٹ رخساروں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا.(۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۶۲). ۲. **جس کی داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل منڈی ہوئی ہو.** چند روز بعد لنڈ منڈ ، صفا چٹ رندوں لونڈوں سے بھی آگے نکل گیا.(۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۹۵). کئی مالدار طوائف ایسی سننے میں آئی ہیں جو ... نو عمر « صفا چٹ » طرحداروں پر جان چھڑکتی ہیں. (۱۹۲۴ ، سراب عیش ، ۲۸). ۳. **بالکل خالی.** مسعود : ایک رات ہو گی یہ ہلکان ، بس بس صبح کو صفا چٹ میدان ، اب جیسا میں کہوں ویسا تم کرو ، شائلاک : بہت اچھا اے روشن ضمیر ، وہ صفا چٹ میدان والی تدبیر. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۵۹). گھر میں برتن گنے یا دسترخوان سے اٹھے تو بریانی کی رکابیاں صفا چٹ اور دال کی طشتری جوں کی توں.(۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ۲۴). [صفا + چٹ (رک)].

---چَٹ کَرْنا محاورہ.
۱. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل مونڈ ڈالنا.**

دل فقیری سے صفا کر ، اس سے کیا حاصل اگر
تو نے داڑھی کو بڑھایا یا صفا چٹ کر دیا
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۴).

جو کرتے ہیں صفا چٹ روز اٹھ کر روئے روشن کو
نہیں معلوم وہ ہیں مرد یا از قسمِ نسواں ہیں
(۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۶ : ۳). ۲. (i) **بالکل خالی کر دینا ، صاف کر دینا.** میرے لیے تھوڑا سا گڑ ایک ہانڈی میں رکھ دیا تھا ، وہ ہانڈی میں نے ایک ہفتہ میں صفا چٹ کر دی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زاد راہ ، ۱۶۶). (ii) **پورا کھا جانا ، کھا کر ختم کر دینا.** اس نے سارے چارے کو صفا چٹ کر دیا ، یہاں تک کہ خالی توبڑا چاٹنے لگا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۲). (iii) **نیست و نابود کرنا.** اقبال کی فکر اگر غیر پختہ اور نورس ہوتی تو بڑی مقصدی شاعری کی ادعایت انہیں صفا چٹ کر جاتی. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۱۴).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
تیل یا شکر وغیرہ صاف کرنے کا کارخانہ ، ریفائینری. ان ایندھنوں کے علاوہ تیل کے صفا خانوں (Refineries) اور بلاسٹ فرنیس (جھکڑ بھٹی) کا ضمنی حاصل. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۳۹). [صفا + خانہ (رک)].

---دار صف.
صاف ، شفاف.

سنیا ہوں جو کس ملک میں ایک ٹھار
صفادار تھا نادرِ یک مرغزار
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۲).

کنک سوں صفادار ہے وو بدن
کنول ڈال سے ہاتھ گل سے چرن
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۹). [صفا + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---داری امث.
صفائی.

صفا داری کی رہ میں تیری ہر سو
کریں جاروب حوراں اپنے گیسو
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶). [صفا دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے م ف.
۱. **واضح طور پر ، کھل کر.**

یوں صفا سے کہا نہیں جاتا
اس طرح کہنے میں نہیں آتا
(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، ۸). ۲. **پھرتی سے ، تیزی سے.**

اس صفا سے وہ گزر جائے گلے سے اوس کے
سر جدا پہلے ہو مقتول کو پیچھے ہو خبر
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، قصائد سحر ، ۷).

---کَرْنا ف م.
پاک کرنا ، صاف کرنا.

بُت توڑ کے کعبے کو صفا کر دیا کس نے
دم میں حق و باطل کو جدا کر دیا کس نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۵). طلا : جو بالوں کو صفا کر دیتا ہے یعنی بالکل اڑا دیتا ہے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳۶).

--- کوش (---و مج) صف.
صاف ، شفاف ؛ بے لوث. عاشقِ صادق نے فرطِ طرب سے پیشانی نوراق اور رُخِ زیبا اور بناگوش صفا کوش کے کئی بار بے جھجک بوسے لیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵).

موحد اگر صاحبِ ہوش ہو
تو لازم ہے اس کو صفا کوش ہو

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۳۰). [صفا + ف : کوش ، کوشیدن ـ کوشش کرنا].

--- کَہنا محاورہ.
بے لاگ کہنا ، لگی لپٹی نہ رکھنا ، کھری کھری کہنا.

آئینہ مُنہ پہ بُرا اور بھلا کہتا ہے
سچ ہے یہ صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۳).

بس ہمارا جو چلا اے ستمِ یار تو بس
صاف کر دیں گے تجھے ہم یہ صفا کہتے ہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۳).

--- کیش (---ی مج) صف.
صاف دل ، پاکیزہ ، پاک طینت.

ناقص کا صفا کیش سے مطلب نہ بر آئے
جو کور ہو ، عینک سے اُسے کیا نظر آئے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۰).

جلدی سے اپنی تیغِ صفا کیش اب اٹھا
حق جس سے تو نے حُبِّ وطن کا ادا کیا

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۳۹۵). [صفا + کیش (رک)].

--- گُستَر (---ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.
صاف ، شفاف.

منظور پیروی ہوئی اُس کی جو فکر کو
نکلا یہ شعر جیسے صفا گُستر آئنہ

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۱۱۶). [صفا + ف : گستر ، گستردن ـ بچھانا].

--- لینا محاورہ (قدیم).
صفائی کرنا ، جلا کرنا.

ترے چینی سے رخساروں اگے ٹھکرا سا لگتا ہے
اگرچہ آئینے میں مصقلا کر کر صفائی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰).

--- مَشرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) صف.
پاک طینت ، صاف دل.

منہ پہ کہہ دیتا ہے یہ بزم میں سب کی بد و نیک
ہے یہی عیب کہ آئینہ صفا مشرب ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۳۱۳). [صفا + مشرب (رک)].

--- نَظَری (---فت ن ، ظ) امث.
غیب کی چیزوں یا واقعات کا باطنی مشاہدہ ، غیب بینی. صفا نظری (Clairvoyance) اور آنے والے واقعات کے بارے میں اخبار بالغیب وغیرہ محض التباس ہو کر رہ جائیں گے. (۱۹۶۶ ، افکار حاضرہ (ترجمہ) ، ۲۶۶). [صفا + نظر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ہونا ف مر.
صاف ہونا ، پاک ہونا.

دل صفا ہو گیا سینے میں تو پا لے یہ شرف
جبکہ آنکھیں ہوئیں حق بیں تو ملا دُرِ نجف

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۵). یہ شریر میرے بغیر صفا ہونا چاہتی تھی مگر اللہ میاں نے اس کے دل کی کیچڑ صاف نہ ہونے دی. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۱۱).

صَفا (۲) (فت ص) امذ (قدیم).
رک : صفحہ.

آبرو جب وصف تیرے خلق و خوبی کا لکھے
تب صفا برگو سمن ہو جا قلم ہو کیوڑا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۸). [صفحہ (رک) کا بگاڑ].

صِفات (کسر ص) امث ؛ ج.
۱. **صفتیں ، اوصاف ، خوبیاں ، صفت (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت (تراکیب میں مستعمل).** ذات اندر قدرت ہے ، قدرت اندر صفات کہی ، ذات بھر جی ہوا. (۱۵۹۱ ، جانم ، رسالہ وجودیہ ، ۲). خدائے تعالیٰ متصف ہے صفات کمال سوں. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۸۶؟). انجیلِ مقدس میں بھی حضرت عیسیٰ کے بھی صفات لکھے ہیں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۶). الحاج قبلہ حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات لاریب متعدد خصوصیات کی حامل ہے. (۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۲۱). ۲. **(قدیم) حالت ، کیفیت.**

سبھی اپنے گھر کوں کی پوچھے ہیں بات
جو کیسے ہے گزراں کیا ہے صفات

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۹). [ع].

--- اُڑانا محاورہ.
اہل نہ ہوتے ہوئے کسی کے اوصاف اختیار کرنے یا عادتیں سیکھنے کی کوشش کرنا.

زاہد نے اڑائے تو صفاتِ ملکوتی
حضرت کا فرشتوں سے ابھی پر نہیں ملتا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۴).

--- اِلٰہانَہ کس صف(---کس ا ، مد ل ، فت ن) امث ؛ ج.
خدا رسیدہ کے اوصاف ، اللہ والوں کی خوبیاں نیز الوہیت کی صفات. رومہ قدیم میں متعدد اشخاص صفاتِ الہانہ سے متصف سمجھے جاتے تھے. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۳). [صفات + الہ (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

--- اَوَّلِیَّہ کس صف(---فت ا ، شد و بفت ، کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
بنیادی خاصیتیں. صفاتِ اولیہ کی کثرت ہونے کے لئے ایک امر

واقعہ ہے کیونکہ اس کثرت و امتیاز کے بغیر نہ حرکت ممکن ہے نہ زندگی اور نہ شعور. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). [صفات + اوّل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ باری کس صف ، امث ؛ امذ.
اوصافِ الٰہیہ ، صفاتِ خداوندی. کسی وجہ سے خیالات میں حرکت پیدا ہوئی تو بڑھتی ہی گئی یہانتک کہ بنوامیہ کا دور ختم نہیں ہو چکا تھا کہ خلقِ قرآن ، تنزیہ و تشبیہ ، صفاتِ باری وغیرہ کی بحثیں چھڑ گئیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۹). [صفات + باری (رک)].

---ِ ثُبُوتی / ثُبُوتِیَّہ کس صف(---ضم ث ، و مع/کس ت ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(کلام) باری تعالیٰ کی وہ صفات جو اس کی ذات میں پائی جاتی ہیں، جن صفتوں کا بطور وجود و ظہور ذاتِ باری تعالیٰ سے انتساب کیا جاتا ہے جیسے: قدیر ، عالم وغیرہ (دینیات کی پہلی کتاب ، مولوی فرمان علی ، ۳). جاننا چاہیے کہ خدا وحدہ لا شریک ہے ، صفاتِ ثبوتیہ اس کے یہ آٹھ ہیں. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۸۶). [صفات + ثبوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ جَلالی / جَلالِیَّہ کس صف(---فت ج/کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جو متعلق بقہر و عظمت و وسعت ہیں. بسم اللہ میں اللہ کے نام پاک کے بعد الرحمٰن الرحیم کے اسماءِ حسنہ ذکر کرنے میں یہ نکتۂ غامضہ مستتر ہے کہ اللہ کا اسمِ پاک باعتبار اپنے اطلاق کے قہر اور جبروت یعنی صفات جلالی پر بھی مشتمل ہے. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۶۹). [صفات + جلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ جَمالی / جَمالِیَّہ کس صف(---فت ج/کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جو متعلق برحمت اور لطف ہیں. لطف اور قہر اور رحمت اور غضب اور رضا اور سخط وغیرہ ہیں اور ان سب کو صفاتِ جلالی اور جمالی جامع ہیں. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۸). [صفات + جمال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ جَوہَری کس صف(---و لین ، فت ہ) امث ؛ امذ.
اصلی خاصیتیں. ہر مادّی چیز میں ... تین صفتیں ہوتی ہیں (۱) صفاتِ ممیزہ (۲) صفاتِ جوہری (۳) صفاتِ انفعالی. (۱۹۲۳ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۴۳). [صفات + جوہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ حَسَنَہ کس صف(---فت ح ، س ، ن) امث ؛ امذ.
اچھی صفتیں ، اچھی عادتیں یا خصلتیں ، نیک باتیں یا نیک اعمال (نوراللغات). [صفات + حسن (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ حَق کس اضا(---فت ح) امث ؛ امذ.
خدا کی صفتیں (جامع اللغات). [صفات + حق (رک)].

---ِ حَقِیقِیَّہ کس صف(---فت ح ، ی مع ، کس ق ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
اصلی صفتیں. سیاہی ، سفیدی ، گرمی ، ٹھنڈک یہ تمام کی تمام صفاتِ حقیقیہ ہیں. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۸۲). [صفات + حقیقی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ حَمِیدَہ کس صف(---فت ح ، ی مع ، فت د) امث؛ امذ.
(تصوف) اچھی صفتیں ، ان صفاتِ مسعود کو کہتے ہیں جو جمال کی طرف لے جاتی ہیں جیسے حلم و خلق و حسن و توکل و تورع و تقویٰ و اخلاص وغیرہ ہیں (مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صفات + حمید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ خاصَّہ کس صف(---شد ص بفت) امث ؛ امذ.
خاص صفتیں. اسمائے الٰہی اور صفات خاصہ (جیسے : رحمٰن و رحیم وغیرہ). (۱۹۶۲ ، تحفۃ العوام ، ۶۷). اس کے بعد « ربّ » کی چند صفاتِ خاصّہ کا ذکر کر کے اس مضمون کی مزید توضیح فرما دی گئی . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۷۹) . [صفات + خاص (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ ذاتی کس صف امث ؛ امذ.
وہ خوبیاں جو انسان کی ذات میں ہوں (ماخوذ : نور اللغات) . [صفات + ذاتی (رک)].

---ِ ذاتِیَّہ کس صف(---کس ت ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جن سے حق تعالیٰ موصوف ہے اور اون کی ضد حق کے لیے نہیں مثل قدرت اور عزت اور عظمت وغیرہ کے (مصباح التعرف ، ۱۶۰) . [صفات + ذاتی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ ذَمِیمَہ کس صف(---فت ذ ، ی مع ، فت م) امث ؛ امذ.
(تصوف) بُری صفتیں ، ان صفاتِ مزموم کو کہتے ہیں جو جلال کی طرف لے جاتی ہیں جیسے حرص اور بدخلقی وغیرہ ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صفات + ذمیمہ (رک)].

---ِ رُبُوبِیَّت کس اضا(---ضم ر ، و مع ، کس ب ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
رب (پروردگار) ہونے کی صفتیں. اللہ نام ہے اس موجودِ حق کا جو تمام صفاتِ کمال کا جامع اور صفاتِ ربوبیت کے ساتھ متصف یکتا اور بے مثال ہے. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۸) . [صفات + ربوبیت (رک)].

---ِ سَلْبی / سَلْبِیَّہ کس صف(---فت س ، سک ل / کس ب ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(کلام) وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں ، مثلاً شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں ، ترکیب یعنی خدا مرکب نہیں. صفاتِ سلبی ... ایک جہت سے وجودی ہیں کیوں کہ عقل میں موجود ہیں. (۱۸۸۷ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵). صفاتِ سلبیّہ

وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں. (۱۹۶۲ ، **تحفۃ العوام** ، ۲۰). [صفات + سلبی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---فِعْلِیّہ کس صف(---کس ف ، سک ع ، کس ل ، شد ی بفت) امث ؛ امذ.
(تصوف) وہ صفات جن کی ضد جائز ہو ، جیسے رضا اور رحمت اور سخط اور غضب ہے. یہ آیت صفاتِ فعلیہ (جیسے مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۱۶۳). [صفات + فعل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---کَرْنا محاورہ.
وصف بیان کرنا ، تعریف کرنا.

یکتائے جہاں ہے ذاتِ احمدؐ
لازم ہے کروں صفاتِ احمدؐ

(۱۸۷۱ ، **دریائے تعشق** ، ۲).

---کَمال کس اضا(---فت ک) امث ؛ امذ.
اعلیٰ درجے کی صفتیں ،کامل درجے کی خوبیاں. خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نام ہے اس موجودِ حق کا جو تمام صفاتِ کمال کا جامع اور صفاتِ ربوبیت کے ساتھ متصف. (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۱۸). [صفات + کمال (رک)].

---مَلَکُوتی کس صف(---فت م ، ل ، و مع) امث ؛ امذ.
فرشتوں کے خصائل ، فرشتوں کے اوصاف. صفاتِ ملکوتی اور خصائلِ شیطانی ... ان کی خلقت میں جمع ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۷). اگر تزکیۂ نفس حاصل ہو جائے تو سبحان اللہ انسان میں صفاتِ ملکوتی پیدا ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، افکار و اذکار ، ۱۰۳). [صفات + ملکوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُمَیِّزَہ کس صف(---ضم م ، فت م ، شد ی بکس ، فت ز) امث ؛ امذ.
کسی چیز کی امتیازی خصوصیات یا خواص. ہر مادی چیز میں (چاہے وہ کسی شکل میں ہو) تین صفتیں ہوتی ہیں (۱) صفاتِ ممیزہ (۲) صفاتِ جوہری (۳) صفاتِ انفعالی (۱۹۲۳ ، **نگار** ، کراچی ، دسمبر ، ۳۳۳).[صفات + ممیز (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث

صِفاتی (کس ص) صف.
صفات سے منسوب یا متعلق ، ذاتی کی ضد.

اللہ تیرا ذاتی نام
اور صفاتی نام تمام

(۱۶۵۳ ، **گنج شریف** ، ۶۹).

نہ عشقِ صفاتی ہوا تحقیق نہ ذاتی
غفلت میں مری عمر سبک رو چلی جاتی

(۱۷۷۲ ، **فغاں** ، د (انتخاب) ، ۱۷۵).

توحید خدا کے تین ہیں طور
افعالی صفاتی ذاتی کر غور

(۱۸۷۳ ، **جامع المظاہر** ، ۶۳). خدا نام کی سمرن پھیر ، صفاتی جھگڑوں کو لات مار. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۲۸). شاعر کا لسانی ادراک اشیاء اور تجربات کی حسیاتی اور صفاتی سطح کی دریافت اور تشکیل سے صورت پذیر ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۹). [صفات + ی ، لاحقۂ نسبت]

صِفاتِیّہ (---کس ص ، ت ، شد ی بفت) امذ.
ایک فرقہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا منکر ہے. غالباً معتزلہ اور صفاتیہ مدرسہ ہائے فکر کے درمیان اشاعرہ نے جو اندازِ نظر وضع کیا تھا ، اقبال نے اشعریہ اور معتزلہ کے درمیان وہی اندازِ نظر وضع کیا ہے. (۱۹۶۹ ، توازن ، ۱۹۹). [صفات + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَفّار (فت ص ، شد ف) امذ.
پیتل تانبے وغیرہ کے برتن بنانے والا ، ٹھٹھیرا ، کسیرا.

حکومت ملی ان کو صفّار تھے جو
امامت کو پہنچے وہ قصّار تھے جو

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۰۸). [ع].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
ٹھٹھیروں کے کام کرنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں تانبے پیتل وغیرہ کے برتن بنائے جاتے ہوں. صفّار خانوں ، سوتی کارخانوں ... میں کام کرنے والوں کے لئے یہ ایک مستقل خطرہ ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ اگست ، ۳). [صفّار + خانہ (رک)].

صَفّارِیَہ (فت ص ، شد ف ، کس ر ، فت ی) امذ.
سلاطینِ ایران کا ایک خاندان جس نے تقریباً نصف صدی حکومت کی ، اس کا بانی صفّار یعقوب بن لیث تھا. سیاسی میدان میں ایرانی امیروں ... صفّاریوں اور سامانیوں نے خلافتِ عباسی کی قبر کھودنا شروع کر دی.(۱۹۶۱ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۳۸). [صفّار (علم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَفّاصَفّا (فت ص ، شد ف ، تن ا بفت ، فت ص شد ف) **صف.**
۱. **ویران ، برباد ، اجاڑ.**

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا مُجھ پہ ہوا
جیسے کہتا ہے کوئی ہو ترا صفّاً صفا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲) ریاضی اور اس کی تمام شاخیں صفّاً صفا ہو گئیں. (۱۸۷۲ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۶). ہوا بھی کوئی شے ہے ... جس وقت اپنے زور میں آتی ہے تو جو سامنے آئے اسے صفّاً صفا کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۱۹). اف : کرنا ، ہونا. ۲. **(کسی چیز سے) خالی یا غائب ، بالکل صاف.** ایک آدمی کو لائے کہ نہ اس کے کان تھے نہ کانوں کے چھید تھے ، رخسارے اور تمام کنپٹیاں صفّاً صفا ، مگر ہر بات برابر سنتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۵۳). [ع : صَفّاً صَفّا ـ صف بہ صف ،کی تارید].

صِفاق (کس ص) امذ.
۱. **(طب) پیٹ کے اندر کی وہ باریک جھلی جس میں آنتیں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں ، وہ دبیز جھلی جو جسم کے مختلف مقامات میں**

پھیل کر نرم و نازک اعضا مثلاً عضلات وغیرہ کو ملفوف کر کے محفوظ رکھتی ہے. پھر اس سے کپّی اس طرح کرو کہ پوری جلد جل جائے اور کپّی صفاق تک پہونچ جائے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی (ترجمہ) ، ۲۱). صفاق کی احشائی پرت ، طولی عضلات ، دائری عضلات ... سے بنا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، حیوانی نمونے ، ۲۶۶). **۲. فلم جسے کیمرے میں ڈال کر تصویر کھینچتے ہیں.** یہی وہ مصالحہ ہے جو عکس پذیر صفیحہ یا صفاق (Film) پر جس پر عکس لیا جاتا ہے لگاتے ہیں. (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۵۸). [ع].

صِفاقات (کس ص) امذ ؛ ج.
صفاق (رک) کی جمع. عضلات کے اوتار (Tendons) اور صفاقات ... کی ترمیم سے بھی رباطات بنجاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، مبادی جینیات ، ۵۹). [صفاق + ات ، لاحقۂ جمع].

صِفاہانی (کس ص) ؛ ← اصفہانی. (الف) صف.
صفاہان (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفاہان کا.

بنتی ہے تیغ صفاہانی حلب میں بھی ابھی
آئینہ لے کر ذرا اپنا خمِ ابرو بنا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۷). (ب) امذ. **صفاہان (اصفہان) کا باشندہ یا باسی.**

ادب اُن سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۷). [صفاہان + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفائح / صَفائِحات (--- فت ص ، کس ء) امث ؛ ج.
۱. لمبی چوڑی چیزوں کی سطحیں. رعایتِ اندراج ہر قسمِ فواید کی صفایحِ اوراق اس تالیف میں مناسب ہر مقام کے عمل میں آئی ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳). **۲. چھوٹے بڑے ، چھوٹے ہموار ٹکڑے.** خون کے اندر خلیات حمرا اور خلیاتِ ابیض کی مختلف اقسام کے علاوہ کچھ نہایت چھوٹے خوردبینی اجسام بھی موجود ہوتے ہیں ، ان کو صفائحاتِ دمویہ یا اقراصِ دمویہ کہا جاتا ہے. (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۶۹۷). [ع : صفائح (صَفیحَہ (رک) کی جمع) / صفائحات (جمع الجمع)].

صَفائِحی (فت ص ، کس ء) صف.
صفائح (رک) سے منسوب یا متعلق. قشوری اور صفائحی دونوں رسوبِ خراطی کی قسمیں ہیں ، قشوری انڈے کی اندرونی باریک جھلی (غِرق) اور صَفائحی چوڑے دبیز طبقات سے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۲۰۹). [صفائح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفائی (فت ص) امث.
۱. میل کچیل دور کرنا یا ہونا ، صاف کرنا یا ہونا ، جھاڑ پونچھ ؛ ستھراپا.

ہے صفائی بدن کی کرنی خوب
پاس بیٹھی ہے تجھ سی اک محبوب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳). صفائی کے قواعد بتائے جائیں بعد اُس کے تعلیم شروع کی جائے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۱۲). کسی ناتجربہ کار ملازم کو اس کی صفائی پر متعین کرنے کی وجہ سے گھڑی میں نقص پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۳۹). **۲. خراب مادّے کا اخراج ، برائی سے پاکی.**

زخمِ عصیاں کی صفائی کے لیے محشر میں
شورِ رحمت سے لبالب ہے نمکداں تیرا

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۱۵). **۳. (اُ) کچھ نہ ہونا ، بالکل خالی ہونا ، صفایا.** تیرہ مہینے سے صفائی ہے تنخواہ کی صورت نظر نہیں آتی ہے زمین پانوں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے. (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۹). **(اُاُ) فاقہ ، غرّہ ، کڑاکا.**

جوں آئینہ آب و نان کے دھوکے میں عظیم
خلقت یہ سدا یوں ہی صفائی ہو گی

(؟ ، عظیم دہلوی (فرہنگ آصفیہ)). **۴. خوبصورتی ، خوشنمائی ، رونق ، عمدگی.**

صفا آیا نظر ہمکو وہ صانع
صفائی دیکھ کر ارض و سما کی

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰۳).

زیبائی نہیں ، ہوش رُبائی نہیں بھلی
اے صبحِ وطن تجھ میں صفائی نہیں بھلی

(۱۹۴۷ ، کاروان وطن ، ۱۳۲). **۵. چمک دمک ، آب و تاب ، نکھار.**

صفائی میں مکھ چشمۂ نور تھا
کہ ڈوب اس منے پھر عیاں سور تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳). آئینہ جس کی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۰).

دیکھ اپنے ذرا قلبِ مدوّر کی صفائی
بھرتا ہے یہ چرخِ کہن آئینے کے اندر

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۴۸). **۶. ہمواری ، برابری ، سپاٹ پن ، کھردرا پن نہ ہونا.**

خط کے آغاز میں تو جیسے ہوا صاف تو کب
لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۶). **۷. جلانا ، مانجھنا.**

چمکایا ہے غازے نے رخ یار کو جیسا
آئینہ کو صیقل بہ صفائی نہیں دیتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۳۴). **۸. راستی ، صداقت ، کھرا پن ، دیانت ، سادگی.** اور امید ہے جو لوگ سچائی کو دوست رکھتے ہیں وہ ہمیشہ صفائی اور سچائی سے اسلام کی سچائی کی تحقیقات کرینگے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۰). بات چیت کی صفائی سے بھولا پن برستا ہے. (۱۹۲۹ ، نوراللغات ، ۳ : ۳۳۳). **۹. ملاپ ، صلح.**

درمیان ایسا نہیں اب آئینہ
میری اُس کی اب صفائی ہو چکی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۹۹).

اب سری اُس کی صفائی ہو گئی
ایک کا دل ایک کے دل سے ملا

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۰).

صلح ہو گی کسی صورت نہ صفائی ہو گی
کل سے مظلوم پہ اعدا کی چڑھائی ہو گی

(۱۹۳۱، محب، مراثی، ۹۷). ۱۰. **(دل کی کدورت سے) پاکیزگی، (نفس کی) طہارت، خلوص، نیک نیتی، صاف دلی.** دل کی صفائی کن نے پانی، جسے خدا دیا اُسے آئی. (۱۶۳۵، سب رس، ۱۵). جب انسان اس درجہ ریاضت نفس تک پہنچتا ہے تب جا کر صفائی نفس میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶، حیات فریاد، ۱۳۹). ۱۱. (اَ) **وضاحت، صراحت، عدمِ ابہام.** بہت صفائی سے بیان ہوا ہے کہ وہ لاٹھی سانپ معلوم ہوتی تھی. (۱۸۷۶، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۳۵۶). (آ) **(نثر یا نظم میں) سلاست، روانی، سادگی.** صفائیٔ زبان کے باب میں امیر مرحوم کی نسبت ... نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۳، مکاتیب امیر مینائی (تبصرے)، ۳۸۶). اپنے پیشرو ترجمے کے مقابلے میں ادائے فہم، صفائی اور اختصار کے لحاظ سے بہتر ہے. (۱۹۸۳، ترجمہ، روایت اور فن، ۵). ۱۲. **حساب کی بیباقی، چکوتا، مکمل ادائیگی.** لارڈلسٹیر نے ایک عرضی اس مضمون کی مسٹر گلیڈسٹون صاحب کے ہاں پیش کی کہ پرنس کو اس قرضہ کی صفائی تک ایک لاکھ روپیہ سالانہ زیادہ دیا جائے. (۱۸۸۰، اخبار پنجاب، لاہور، دسمبر، ۳۱). ۱۳. **بے غیرتی، بے شرمی، بے حیائی، ڈھٹائی.**

غصہ دکھلاتے ہو اولٹا مجھے دھمکاتے ہو
اس صفائی کا ہوں قائل نہیں شرماتے ہو

(۱۸۶۸، شعلۂ جوالہ (واسوخت اسیر)، ۲ : ۵۳۷). الفاظ پرست حضرات صفائی اور ڈھیٹ پن سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق پڑھے پڑھانے اور سنے سنائے الفاظ دہراتے ہیں. (۱۹۲۵، مضامین عظمت، ۲ : ۵۳). ۱۴. **تباہی، بربادی، بیخ کنی، قلع قمع.**

ہاتھوں نے خوب ہاتھا پائی کی
لشکرِ ہوش کی صفائی کی

(۱۸۵۹، سروش سخن، ۶۱).

گھر جل رہے تھے آگ قضا نے لگائی تھی
جس صف پہ تیغ کوند کے آئی صفائی تھی

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲ : ۳۱). ۱۵. **پھرتی، تیزی، چالاکی، کرامت، کمال.** ساری رات لڑائی سحر کی رہی اور تیغ آزمائی ہاتھوں کی صفائی رہی. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۱۵۸). شوق سے سیکھنے والی، دل سے سکھانے والی نسیمہ کے ہاتھوں میں صفائی نہ ہوتی تو پھر کس کے ہوتی. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۶۸). کوئی کل خواہ موجودہ زمانے کی بنی ہوئی اعلیٰ درجہ کی اور بہ کارآمد کیوں نہ ہو انسانی ہاتھ کی لچک اور صفائی کا مقابلہ نہیں کر سکتی. (۱۹۳۷، اصول معاشیات (ترجمہ) ۱ : ۴۴). ۱۶. **بریت، بے گناہی نیز وہ بات جو بے گناہی کے ثبوت میں کہی جائے.**

دے سزا مجھ سے طلب کر نہ صفائی کے گواہ
کوئی میرا نہیں ہے سارا زمانہ تیرا

(۱۸۷۲، مرآۃ الغیب، ۸۱).

الٰہیٰ کیا کروں اب میں کہ عذرِ جرمِ اُلفت پر
وہ کہتے ہیں کوئی شاہد بھی ہے تیری صفائی کا

(۱۹۳۶، شعاع مہر، نارائن پرشاد ورما، ۱۲). ایسے وقت میں انہیں برا بھلا کہہ رہا ہے جب وہ مجبور ہیں، اپنی صفائی پیش نہیں کر سکتے. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۱۳۵). ۱۷. **(مدعی کے دعوے کی) تردید، ابطال، وہ گواہی جو ملزم کی تائید اور ثبوت کی تردید میں ہو.**

قتل کرتی ہے گفتگو اون کی بات میں بات کی صفائی ہے

(۱۸۸۳، آفتاب داغ، ۸۳). ثبوت کامیابی کے ساتھ گزرا صفائی اول تو تھی ہی نہیں جو کچھ تھی بھی وہ پوچ اور لچر. (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۹۳). دیوان چمن لال بھی وکلائے صفائی میں شامل تھے لیکن حقیقتاً آصف علی صاحب نے ہی صفائی کا بوجھ سنبھالا. (۱۹۸۲، آتش چنار، ۳۶۷). ۱۸. **کاٹ چھانٹ، جیسے درختوں کی صفائی** (نوراللغات). ۱۹. **کھردرا پن نکالنا، ہموار کرنا** (نوراللغات). ۲۰. **(تصوف) قلب کا پاک کرنا اس طرح پر کہ اوس میں حق کا شہود ہو** (ماخوذ : مصباح التعرف). اف: کرنا، ہونا. [صفا (رک) + ئی، لاحقۂ کیفیت].

---ٔ باطِن کس اضا (--- کس ط) امث.
قلب کی پاکیزگی، روحانی بصیرت. فقیر نے اپنی صفائیٔ باطن سے دریافت کر کے کہا. (۱۸۹۷، تاریخ ہندوستان، ۴ : ۲۰۳). [صفائی + باطن (رک)].

--- بَتانا محاورہ.
۱. **صاف انکار کرنا، ٹال دینا، دھتا بتانا.**

خط کے آنے سے دھواں دھار ہوا یہ مکھڑا
آپ اب کیوں نہ بتائینگے صفائی مجھ کو

(۱۸۱۸، طپش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)). ۲. **جڑ بنیاد سے ختم کر دینا، صفایا کر دینا.** چند اشخاص اخلاص چہارگانہ کے ساتھ مریدوں میں داخل ہونے، ڈاڑھیوں کو بھی صفائی بتائی. (۱۸۸۳، دربار اکبری، ۵۶۷).

--- بول دینا محاورہ.
منہدم کر دینا، اجاڑ دینا، تباہ کر دینا. ایک دن یہ جنّی ترک روما کے عالیشان محلوں اور کلیساؤں کی بھی صفائی بول دیں گے. (۱۸۹۷، دعوت اسلام (ترجمہ)، ۱۹۱).

---ٔ بَیان کس اضا (--- فت ب) امث.
تقریر و تحریر یا اظہارِ خیال میں وضاحت اور سلاست. مجھکو خیال آتا ہے کہ ہملٹن نے جو بلحاظِ صفائی بیان کے بہت ممتاز سنا جاتا ہے ... افسوس ظاہر کیا ہے کہ انگریزی میں یونانی فلسفۂ الفاظ کا پورا مفہوم ادا کرنے کو الفاظ نہیں ملتے. (۱۹۱۳، خطوطِ اکبر، ۲ : ۲). [صفائی + بیان (رک)].

--- پیش کَرْنا محاورہ.
بے گناہی کی وضاحت کرنا، عذر خواہی کرنا. نہ صرف آن جناب کے سامنے اپنی صفائی پیش کریں بلکہ ان غلط فہمیوں کو بھی دور کریں جو جناب کے ذہن عالی میں ہیں. (۱۹۲۵، وقار حیات، ۵۹۹).

میری بے گنہی زمین میں منہ دیکر
اپنی صفائی پیش کر رہی ہے
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۱۵۳).

---دینا محاورہ.
۱. **جلا بخشنا ، چمکانا.**
چمکایا ہے غازے نے رخِ یار کو جیسا
آئینہ کو صیقل یہ صفائی نہیں دیتا
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۳۴). ۲. **رک : صفائی پیش کرنا.**
کسی کی رنجشِ بیجا سے دل بھی نادم ہے
کچھ آج اپنی صفائی بہ بے گناہ تو دے
(۱۹۳۷ ، غزلستان ، ۱۰۸).
اپنے لیے مزید صفائی نہ دیجئے
میں جانتا ہوں غیر بڑا پاکباز ہے
(۱۹۴۲ ، سنگ و خشت ، ۳۸۰).

---زُبان کس اضا(---فت نیز ضم ز) امث.
زبان کی سلاست اور سادگی. پھر بھی صفائی زبان کے باب میں امیر مرحوم کی نسبت ... نہیں کہہ سکتے. (۱۹۲۴ ، مکاتیب امیر مینائی (تبصرے) ، ۳۸۶). [صفائی + زبان (رک)].

---سُتھرائی (---ضم س ، سک تھ) امث.
پاک صاف ہونے کی حالت یا کیفیت ؛ پاکیزگی ، ستھراپن. اس معاملہ میں واحدی‌صاحب کی صفائی ستھرائی پر مجھے رشک آتا ہے. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی ، ۱۲۰) . غلاظت سے صحن ... کی صفائی ستھرائی میں فرق آگیا تھا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۴). [صفائی + ستھرائی (رک)].

---سے م ف.
۱. **اچھی طرح سے ، خوبی کے ساتھ.** بعد اسکے قلمِ آہنی سے اس لکیر پر سیاہی بہت صفائی سے پھیرے. (۱۸۷۶ ، مصباح المساحت ، ۲ : ۲۳). ۲. **تیزی سے ، پھرتی کے ساتھ.**
کس صفائی سے کیا وصل کا تُو نے انکار
اس محل پر تو زباں میں تری لکنت اچھی
(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۱۳۱).
اس صفائی سے قتل اسنے کیا
ایک کی ایک کو خبر نہ ہوئی
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۵۲). اپنا ڈیڑھ پاؤ کا جوتا اس صفائی سے نکال کر میری چاند پر دیا ہے کہ نظر نے کام نہ کیا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۱). ۳. **دیانت داری کے ساتھ ، صاف دلی سے.** پھر میری طرف متوجہ ہوے اور یہ کہا جس طرح آپ صفائی سے پیش آئے اسی طرح میں بھی آپ سے کوئی پردہ نہیں رکھنا چاہتا ہوں. (۱۹۲۴ ، خونی راز ، ۱۰). ۴. **چالاکی سے ، ہوشیاری سے ، اُستادی سے.**
اس کی استادی کا قائل ہوں میں سبحان اللہ
کیا صفائی سے چھپا ہے کدر آئینہ
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۵۳).

سوالِ وصل کو ٹالا ہے کس صفائی سے
دیا جواب کہ آتا نہیں جواب مجھے
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۲۰۴). اردو کا پرچہ حل کرانے کے الزام میں پکڑا گیا مگر صفائی سے چھوٹ گیا. (۱۹۸۴ ،گرد راہ ، ۳۹).

---کا ہاتھ امذ.
۱. **(نگینہ گری) نگینے کی جلاکاری کا آخری دور یعنی تیاری کا عمل** (اپ و ، ۳ : ۶۰). اف : پھیرنا. ۲. **تلوار کی اس ضرب کو کہتے ہیں کہ جس عضو پر حریف کے پڑے اس کا تسمہ تک نہ لگا رہے** (نوراللغات).

---کَرانا ف م ؛ محاورہ.
جھاڑ پونچھ کرانا ، صاف کرانا ؛ صلح کرانا ، مصالحت کرانا. تم نے مقابلہ افراسیاب سے کیا مگر اب ہم آئے ہیں کہ تم سے اور اُس سے صفائی کرا دیں گے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۲۵۱). اس لیے انہوں نے بیچ میں پڑ کر فی‌الحال صفائی کرا دی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۵).

---کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **جھاڑنا پونچھنا ، صاف کرنا ؛ جھگڑا چکانا ، صلح کرنا ، مصالحت کرنا.** ملکہ تقدیر کے دربار میں تم اپنی رسائی کرو اور جہاں تک ہو سکے تدبیر سے صفائی کرو. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۱۲۴). نواب جلال الدین خاں صاحب نے بھائی سے صفائی کر لی مگر مختارکار اور کارپرداز کے مقرر کرنے میں پھر بھی نزاع رہا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۳۷۷). ۲. **اجاڑنا ، تباہ کرنا ، تہس نہس کرنا.**
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سُو عرب میں لگائی
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۳).

---گھر (---فت گھ) امذ.
(مالیات) بینک والوں کا حساب گھر جہاں چیکوں کا تبادلہ ہوتا ہے اور صرف بقایا نقد ادا کیا جاتا ہے. چار بجے یہ چکی بٹ جائیں گی اور صفائی گھر میں ان کی صفائی ہو جائے گی . (۱۸۸۹ ، گلگشت فرہنگ ، ۱۸۵). [صفائی + گھر (رک)].

---نَفس کس اضا(---فت ن ، سک ف) امث.
باطن کی پاکیزگی ، صفائے قلب. خدا اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے احکام الٰہی کی تبلیغ کا حکم دیتا ہے ، اس کے لئے اس شخص میں پہلے سے کسی قسم کی قابلیت اور صفائیٔ نفس کی ضرورت نہیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۸۸). [صفائی + نفس (رک)].

---ہونا ف م ؛ محاورہ.
صفائی کرنا (رک) کا لازم ، **صلح ہونا ، دل سے میل نکل جانا، بدگمانی دور ہونا.**
رات کو تھا کعبے میں میں بھی شیخِ حرم سے لڑائی ہوئی
سخت کدورت بیچ میں آئی صبح تک نہ صفائی ہوئی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۲). اگرچہ اس ابوالفضل کے واقعہ سے باپ بیٹوں میں جلد صفائی ہو گئی مگر شہزادہ اس حرکت سے محجوب بہت تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۶ : ۸). آپ کے والد کی وفات کی تعزیت کے لئے وہ خود یہاں تشریف لائے تھے جب سے صفائی ہو گئی اب انہوں نے خود شادی کا تقاضا کیا ہے.(۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۸۰).

صَفایا (فت ص) امذ.
۱. **خاتمہ ، تباہی ، بربادی.** گھر پہونچ کر معلوم ہوا کہ وہاں بھی صفایا ہے. (۱۸۸۹ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۶۳). جدھر جاتی ہے سنہراو ہو جاتا ہے اور جہاں تک پہونچتی ہے بالکل صفایا نظر آتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۵۵۳). ۲. **داڑھی مونچھ وغیرہ بالکل صاف ہونے کی حالت.** اول تو قطعِ مبارک یوں ہی ماشاء اللہ قابلِ دید تھی ، سر گھٹا چار ابرو کا صفایا. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۴۹). [صفا (رک) + یا ، لاحقۂ کیفیت].

--- بَتانا / بَتْلانا محاورہ.
۱. **صاف انکار کرنا ، صاف جواب دینا ؛ ٹال دینا.** یہ کہاں کی انسانیت ہے قبلہ و کعبہ کہ ایک کی تو تواضع کی اور دوسرے کو صفایا بتایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۴۲). ۲. **مٹا دینا ، نیست و نابود کرنا.**

یہ تو کچھ ہو نہ سکا کام کیا کیا ہم نے
پہلے مذہب ہی کا بتلایا صفایا ہم نے
(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۹۵).

--- بولنا محاورہ.
صاف کردینا ؛ بالکل مونڈ ڈالنا.

اہلِ دنیا کی بھلی ہوتیں جو کچھ ابرویاں
چار ابرو کا صفایا کیوں قلندر بولتے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۹).

--- کَرْدینا / کَرْنا ف م.
۱. **نیست و نابود کرنا ، خاتمہ کر دینا.** ان کے بھی تو بال بچے ہیں کہ سب صفایا کر دیا. (۱۹۳۳ ، سپہرے بہترین افسانے ، ۱۲۳). فوج کے ایک کیمپ پر حملہ کر کے اس کا صفایا کر دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷۱). ۲. **(داڑھی مونچھ وغیرہ) صاف کر دینا ، بالکل مونڈ ڈالنا.** یہ ضرور نہ تھا ... ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کر دیں بلکہ وہ بھی اون کے مریدوں میں داخل تھے. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۳۸). پھر تو آنیرش نے بھی یہودی کی ایک طرف کی مونچھ کا صفایا کردیا. (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۱۷۵).

--- ہو جانا / ہونا محاورہ.
خاتمہ ہو جانا ، کام تمام ہونا ، نیست و نابود ہو جانا. پٹاری میں سے کتھا چھالیا غائب ... صندوقوں میں سے کپڑے غائب غرض رفتہ رفتہ سارے گھر کا صفایا ہو گیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۸۶). شمالی ہندوستان سے گویا کانگریس کا صفایا ہو گیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۸۶۵).

صِفَت (کسر ص ، فت ف). (الف) امث.
۱. **خوبی ، اچھائی ، وصف ، گُن.**

کن لکھ سکے حساب تیری صفت کے بارب
منشی نہ بوجھیں انشا قلماں ہوئے ہیں جیوں کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۰). ایسا گمان کرتا ہوں کہ توں اون لوگوں سے ہے کہ صفت جس کی توریتِ موسیٰ و انجیلِ عیسیٰ میں پڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۱). علم کے فخر کے لیے یہ کتنی بڑی بات ہے کہ علم خدا کی صفت ... ہے. (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۱۰۶).

سُن کے اشعار بھی نوح سے وہ پوچھتے ہیں
تجھ میں کچھ اور صفت اس کے سوا ہے کہ نہیں
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۰۲). اورنگ زیب کی بہادری ، مردانگی اور پامردی سے جم کر لڑنے کی صفت کو ان دو مصرعوں سے اس طرح ابھارتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخِ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۰۷). ۲. **وہ خاص کیفیت ، فطرت یا عادت جو کسی شخص یا شے میں ہو ، خاصیت ، خصوصیت ، نشانی (اچھی یا بری).** پیر کی صفتاں کوں اپنے صفتاں کوں مطالعہ کرتا سو. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۰) . بے صبری عاشق کی صفت ، بیتابی عاشق کی عزت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۸). آدمی کی ایک بڑی صفت یہ ہے کہ اس کو اپنے محسنوں کی صحبت کی طرف میلانِ طبع ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خان ، مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۷). دوسرے یہ کہ مال کی صفت (Quality) واضح طور پر معین ہو. (۱۹۶۱ ، سود ، ۲۶۹). ۳. **مدح ، تعریف ، اوصاف.**

شاباش اشرف تجھ رحمت
لیکھی بارے خوب صفت
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)).

صِفت کیا کروں تیرا
سو جیب ہوئے تو تھوڑا
(۱۵۹۹ کتاب نورس ، ۱۰۶). خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کیتک وحدہ لاشریک. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱).

ولی انکھیاں کی کر داوات پُتلی کی سیاہی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے قلم معنی نگاری کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷). ان نے دیکھ کر تبسم کیا اور زمانہ سازی سے صفت کی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۷).

ہو گئی صُلحِ یار سے یاں دمِ عرض حال ہے
شعر پڑھو وہ اے سخن جس کی صفت کریں ملک
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۸).

صفت ہے عاصم و معصوم و معتصم جس کی
جو محتشم کہ ہے تمثال اعتصام و عِصَم
(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۲۹). اف : کرنا ، کہنا ، لکھنا. م. **(قواعد) وہ لفظ جو کسی اسم کی خصوصیت ، حالت ، کیفیت یا کمیت ظاہر کرے ، مثلاً اچھا آدمی ، مشکل کام ، چھوٹا مکان وغیرہ.** صفت بھی موصوف پر مقدم ہوتی ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۳). صفت ہمیشہ اسم کی حالت کو محدود کر دیتی ہے ، مثلاً بے کار لوگ ، جاہل آدمی ، شریر لڑکا. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۲).

۵. (تصوف) اصطلاح میں ظہورِ ذاتِ حقانی بانواع مختلف کو کہتے ہیں کیونکہ ذات بغیر صفات کے ظاہر نہیں ہو سکتی اور ذات کے واسطے حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام جن کو امہاتِ صفات کہتے ہیں لازمی ہیں اور بافت ذات کی صفات ہی سے ہے (مصباح التعرف ، ۱۵۹) . (ب) صف . مثل ، مانند ، مشابہ .

ان کوتوں لومڑی صفت سے لڑائی
مثلِ شیر و پلنگ کیجیے اب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

دو ٹکڑے ایک بات میں کرتا ہے دل کے تو
تیزی تیری زباں میں ہے شمشیر کی صفت

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۲۹).

جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۹). ان کو پیسہ رکھنا پسند ہی نہ تھا ، ایک درویش صفت انسان تھے . (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی ، ۱۰۳). [ع].

---بَشَرِیّت کس اضا (---فت ب ، ش ، کس ر ، شد ی بفت) امث.
انسان کی خاصیت (جامع اللغات). [صفت + بشریت (رک)].

---بَہِیمی کس صف(---فت ب ، ی مع) امث.
حیوانی فطرت. بعض اوقات حالتِ غیظ و غضب میں صفتِ بہیمی ایسی غالب ہوتی ہے کہ انسان کو اصلاً بد و نیک کی تمیز باقی نہیں رہتی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۸). [صفت + بہیمی (رک)].

---حالِیَہ کس صف(--- کس ل ، فت ی) امث.
(قواعد) **اسمِ حالیہ یا صفتِ حالیہ وہ مشبہ فعل ہے جو اپنے فاعل کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کام کرنے کی حالت میں ہے** . پہلا شخص جس نے آٹھوں اجزائے کلمہ کی شناخت کی : اسم (اور صفت) ، فعل ، صفتِ حالیہ (Participle) ضمیر ، اداۃ تعریف ، متعلقات فعل ، حرف جار اور عطف. (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۰۲). [صفت + حالیہ (رک)].

---ذاتی کس صف ، امث.
(قواعد) **وہ لفظ جو کسی شخص یا شے کی ذاتی یا اندرونی حالت یا خصوصیت ظاہر کرے ، مثلاً ہلکا ، ٹھوس ، سبز ، چالاک.** صفت ذاتی - کسی شے کی ذاتی خصوصیت کی ترجمانی کرتی ہے جیسے چھوٹا ، بڑا ، شریر ، خوبصورت. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۴۳). [صفت + ذاتی (رک)].

---رَکْھنا ف م.
خوبی ہونا ، خاصیت رکھنا (جامع اللغات).

---سَرا (---فت س) صف.
تعریف کرنے والا (نوراللغات). [صفت + ف : سرا ، سرائیدن - گانا ، الاپنا].

---سَرائی (---فت س) امث.
تعریف کرنا (نوراللغات). [صفت سرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---عَدَدی کس صف(---فت ع ، د) امث.
(قواعد) **وہ لفظ جو کسی اسم کی تعداد معین یا غیر معین ظاہر کرے ، مثلاً پانچ آدمی ، چند لوگ** (ماخوذ : اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۶). [صفت + عدد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مُشَبَّہَہ کس صف(---ضم م ، فت ش ، شد ب بفت) امث.
(قواعد) **وہ صفت جس میں وصفی معنی ہمیشہ کے لئے پائے جائیں ، صفتِ ذاتی.** صفتِ مشبہ اور اسمِ فاعل میں اتنا ہی فرق ہے کہ اسمِ فاعل میں فعل ایک وصفِ عارضی ہوتا ہے اور صفتِ مشبہ میں وصفِ ذاتی. (۱۹۰۴ ، مصباح القواعد ، ۱۴۳). [صفت + مشبہ (رک)].

---نِسْبَتی کس صف(--- کس ن ، سک س ، فت ب) امث.
(قواعد) **وہ صفت جس میں کسی دوسری شے سے لگاؤ یا نسبت ظاہر ہو ، مثلاً ہندی ، عربی وغیرہ عموماً یہ نسبت اسم کے آخر میں یائے معروف کے بڑھانے سے ظاہر ہوتی ہے** (ماخوذ: اردو قواعد ، عبدالحق ، ۹۵). [صفت + نسبت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِفَتی / صِفَتِیَّہ (کس ص ، فت ف/ کس ت ، شد ی بفت) صف.
صفت (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفت بیان کرنے والا ، صفت کا حامل.

من گیانی ہو صفتی جیا
تو درویشی ہوے طیا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۱۱). فارسی میں جملۂ صفتیہ کے اول کاف بولا جاتا ہے. (۱۸۶۸ ، انشائے خرد افروز ، ۳). [صفت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفْح (فت ص ، سک ف) امذ.
(خطا سے) **درگزر کرنا ، معاف کر دینا ، معافی ، عفو.** افقِ غیب سے لمعۂ صفح و عفو ظاہر کرے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۳). اس کی ایک صفت میں علم بھی ظاہر ہو گیا ، عفو صفح بھی نمایاں ہوا. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۶۸؟). [ع].

صَفَحات (فت ص ، فت نیز سک ف) امذ ؛ ج.
صفحہ (رک) کی جمع.

تیغِ ہندی تو کمر میں ہے پر ایک اک جوہر
رکھتا در زیرِ نگیں ہے صفحاتِ صفہاں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۴). تاتار کا ٹڈی دل شمالی صفحات سے اٹھا. (۱۹۰۴ ، مقدمۂ ابنِ خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۳). ۱۴۳ صفحات کا یہ معیاری اقبال نمبر ... ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد سے حاصل ہو سکتا ہے. (۱۹۸۵ ، تفہیمِ اقبال ، ۳۵). [صفحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَفْحَہ (فت ص ، سک ف ، فت ح) امذ.
۱. ورق کا ایک رخ.

محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجھ کوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خونِ دل سوں نام اس کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰).
رخسار کے جو وصف میں مضموں ہوئے رقم
عارض کا نقطہ صفحۂ کاغذ پہ تل ہوا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۶۸). یہ کتاب چار جلدوں میں بڑی تقطیع کے دو ہزار صفحوں پر مشتمل ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۱). ۲. **سطح ، سامنے کا رخ ، بالائی حصّہ.**
ہوا ہے رشکِ صد آئینہ جو یہ صفحۂ خاک
یہ کس کا مصقلۂ فیض ہے صفا گستر
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۲۷). ابتدا میں آفتاب کے صفحہ کو بجائے اس کے کہ ایک نور کا ٹکڑا پائیں اکثر اوقات اس پر بڑے داغ نظر آئے. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبیعیات ، ۲۸۱).
تو صفحۂ زمیں پر اک نور کی ہے جدول
یا کہکشاں نے اپنا پھیلا دیا ہے آنچل
(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۲۸). [ع].

--- اَرْض کس اضا(---فت ا ، سک ر) امذ.
روئے زمین، دنیا. اس صفحۂ ارض پر آج بھی ایسی اقوام کی کمی نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۲۵). [صفحہ + ارض (رک)].

--- حال کس اضا ، امذ.
معاملے کی حالت (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [صفحہ + حال (رک)].

--- دِل سے مَحْو ہو جانا محاورہ.
بھول جانا (جامع اللغات).

--- دَہْر / روزگار کس اضا(---فت د ، سک ہ / و مع ، سک ز) امذ.
(کنایۃً) **دنیا.** قدیم کمالات بہ سببِ کساد بازاری کے صفحۂ روزگار سے مٹتے جاتے ہیں. (۱۸۹۹ ، کلیاتِ نثر حالی ، ۲۲۹). فاتحانِ دہر کے نام و نشان تک رفتہ رفتہ صفحۂ دہر سے محو ہوتے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر ، ۲۱). [صفحہ + دہر / روزگار (رک)].

--- زَمِین کس اضا(---فت ز ، ی مع) امذ.
روئے زمین ، دنیا. آپ کی کرسیٔ محبت سے سارا صفحۂ زمین مشتعل ہے. (۱۹۲۶، شرر ، مضامین، ۱، ۳ : ۱۱۷). صفحۂ زمین کا ایک وسیع رقبہ انسانی خون کی سرخی سے لالہ زار بنا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، افادی ادب ، ۸۰). [صفحہ + زمین (رک)].

--- سادَہ کس صف(---فت د) امذ.
ایسا صفحہ جس پر کچھ تحریر نہ ہو ، خالی صفحہ.
پہلے تو ایک صفحۂ سادہ تھا آئنہ
دیکھا جو اُس نگار نے تصویر ہو گیا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۶).
مدرسۂ وجود میں صفحۂ سادہ بن کے آ
پھر خرد سے لے سبق مسئلۂ شہود کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۷). [صفحہ + سادہ (رک)].

--- سیاہ کَرْ دینا محاورہ.
بہت لکھنا (مہذب اللغات).

--- عالَم کس اضا(---فت ل) امذ.
(کنایۃً) **دنیا.**
احسان ایسے ایسے بہت اے کرم نہاد
ہیں گے تمہارے صفحۂ عالم میں یادگار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸). [صفحہ + عالم (رک)].

--- قِرْطاس کس اضا(---کس نیز فت ق ، سک ر) امذ.
کاغذ کا ایک رخ ، کاغذ کا صفحہ.
کیوں برق نہو صفحۂ قرطاس شفق گوں
ہر مصرعۂ تر میں ہے بہارِ گُلِ ٹیسُو
(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۹۹). چند اشعار دماغ میں محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گیا یہ ہی نہیں بلکہ صفحۂ قرطاس پر لکھ بھی لئے. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۵). [صفحہ + قرطاس (رک)].

--- گُل کس اضا(---ضم گ) امذ.
پھول کی پنکھڑی.
نوح لکھا ہے جو ہم نے اس رُخِ رنگیں کا وصف
ہر ورق دیوان کا ہے صفحۂ گل کا جواب
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۳۸). [صفحہ + گل (رک)].

--- گیتی کس اضا(---ی مج) امذ.
روئے زمین ، دنیا. شاعر آج بھی گمنام ہے اور علی الہجویری کا نام صفحۂ گیتی پر نقشِ دوام بن کر مرتسم ہو گیا ہے. (۱۹۷۶ ، سیارہ ڈائجسٹ ، لاہور ، اپریل ، ۱۳۲). [صفحہ + گیتی (رک)].

--- مَحْشَر کس اضا(---فت مج م ، سک ح ، فت ش) امذ.
میدانِ حشر.
غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں
ہے شورِ الغیاث صریرِ قلم نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶). [صفحہ + محشر (رک)].

--- وار م ف.
صفحے کے مطابق ، صفحے کے لحاظ سے. فہرست (۲۸) صفحہ وار درج ہوتی تو زیادہ اچھا ہوتا. (۱۹۸۵، تفہیم اقبال ، ۵۹). [صفحہ + وار (رک)].

--- ہَسْتی کس اضا(---فت ہ ، سک س) امذ.
(کنایۃً) **دنیا ، پردۂ دنیا.**
صفحۂ ہستی پہ تجھ سا دوسرا بنتا نہیں
کلکِ نقاشِ ازل کرتا ہے گو صنعت گری
(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین ، ۱). رات کا سایۂ عاطفت جو

بقاو حیات انسانی کے واسطے لازم ہے صفحۂ ہستی سے ناپید کر دیں۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۱۹). ارسطو اور اس کا فلسفہ دونوں کے دونوں صفحۂ ہستی سے اس طرح معدوم ہو جاتے کہ گویا کبھی عالم وجود میں آئے ہی نہ تھے۔ (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۴۰). [صفحہ + ہستی (رک)].

---ہستی سے اُٹھ جانا/اُٹھنا محاورہ.
دنیا سے گزرنا ، مرجانا (نوراللغات ؛ فیروزاللغات).

---ہستی سے نام و نشان مٹانا محاورہ.
دنیا کے پردے سے ناپید کر دینا ، بالکل ناس کر دینا ، نیست و نابود کر دینا (مخزن المحاورات ، ۵۴۹ ؛ نوراللغات).

صَفحی (فت ص ، سک ف) امذ (قدیم).
رک : صفحہ.

منور سرنگ گال خوش شان کے
مگر ہیں وو صفحی زر افشان کے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۷). [صفحہ (رک) کا ایک قدیم املا].

صَفحے (فت ص ، سک ف) امذ ؛ ج.
صفحہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کے صَفحے رَنگ ڈالنا محاورہ.
رک : صفحے کے صفحے سیاہ کرنا. جن عنوانوں پر دوسرا قلم نہیں اٹھا سکتا ان پر یہ صفحے کے صفحے رنگ ڈالتے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، خواجہ حسن نظامی (دیباچہ) ، ۶).

---کے صَفحے سیاہ/کالے کَرنا محاورہ.
بہت لکھنا ، بے تکان لکھنا. عورت کی بدانتظامی پر تو صفحے کے صفحے سیاہ کرنے کو موجود ہیں۔ (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۲۵). ریاض فرشوری اس زمانے میں ... صفحے کے صفحے کالے کرتے ہے۔ (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ ، اپریل ، ۳).

صَفدَر (فت ص ، سک ف ، فت د) صف ؛ امذ.
(دشمن کے) لشکر کی صفوں کو چیر کر ان میں گھس جانے والا، نہایت بہادر ، سورما ، حضرت علی کا لقب.

او شہِ دُلدل سوار ، فارسِ خنجر گزار
صفدرِ شرزہ شکار ، شرزۂ لشکر شکن

(۱۵۱۸ ، لطفی بہمنی (اردو ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۶)).

احمدؐ مدد تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھڑک سومار کھپاواں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶).

توڑ کے صف کفر کی صفدر ہوا
چیر کے اژدر کے تیں حیدر ہوا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

ہے میر پریشاں دل و آوارہ و مضطر
کیا تیری صفت کر سکے یا حیدرِ صفدر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۳). ارکلی خاں کو جو پہلوان اور صفدر تھا آگے بھیجا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۶).

تم ہو سر لشکر ، سپاہی برق پیما ، سخت کوش
تم ہو صفدر سورما ، ساونت ، سرکش ، سرفروش

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۴). [صف (رک) + ف : در ، دریدن - پھاڑنا ، چیرنا].

صَفدَری (فت ص ، سک ف ، فت د) امث.
(دشمن کی) صفوں کو چیر کر ان میں گھس جانے کا کام ، بہادری، شجاعت ، دلیری.

تو وہ سوار یکہ تاز عرصۂ رزم گہ میں
جامہ دریدہ جس کے ساتھ فطرہ زنی سے صفدری

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۲۹).

وہ حرکی کارزار وہ جرأت وہ صفدری
حق کی طلب میں جان پہ کھیلا یہ حیدری

(۱۹۳۰ ، مراثی نسیم ، ۱ : ۲). [صفدر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَفَر (فت ص ، ف) امذ.
اسلامی قمری سال کا دوسرا مہینہ (محرم کے بعد اور ربیع الاول سے پہلے) ، تیزی (کا مہینہ) ، اسے صفرالمظفر بھی کہتے ہیں (عورتیں اس مہینے کو منحوس سمجھتی ہیں اور کوئی خوشی کا کام اس میں نہیں کرتی ہیں).

ہجر سے اب کے سفر میں کیا بلا نازل ہوئی
انتظارِ وصل میں گزرا محرم تا صفر

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۸۶). بیس برس کی عمر پائی دوشنبہ کے دن صفر کی دوسری تاریخ بارہ سو چالیس ہجری میں انتقال فرمایا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۲۳). [ع].

صِفر (کس ص ، سک ف) امذ.
۱. (حساب) وہ نقطہ یا دائرہ جو عدد نہ ہونے پر دلالت کرے ، زیرو.

دل کی لگی سیں قدر ہوئی اوس کے قد کے تئیں
لاگی ہے صفر ایک کی گویا عدد کے تئیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۹). اگر دہائی سے کم حاصل ہو ایک عرضی لکیر کے تلے اس کو لکھیں اور اگر دہائی پاویں تو صفر دیویں۔ (۱۸۵۲ ، اصول علم حساب ، ۳). آلہ کی سوئی درجۂ صفر سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہے . (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۵۳). اگر حاصل جمع ۱۰۰ کے برابر ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں آکسیجن کی فیصد صفر ہے۔ (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۵۳). **۲. نہ ہونے کے برابر ، معدوم ، خالی ، تہی.** اگر حضور کی فیاضی و سخاوت زیادہ وسعت پائے گی تو چند سالوں میں سرکاری آمدنی صفر ہو جائے گی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۶۶). محبت کا ادنیٰ ترین ثبوت مسلسل اور خالص رفاقت ہے جو میرے ہاں صفر ہے. (۱۹۲۳ ، سراب عیش ، ۱). ہم نے صفر سے اپنا سفر شروع کیا تھا اور اب اوقاف کے پاس ایک کروڑ روپے سالانہ کی آمدنی کے ذرائع وجود میں آ چکے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸۶). [ع].

صَفرا (فت ص ، سک ف) امذ ؛ ← صفراء.
۱. زرد ؛ چار خلطوں میں سے ایک خلط کا نام جس کا رنگ زرد ہے ، پت ، زرد مادہ ، بادی کا پانی.

بھوکے مرتے مرتے منھ میں تلخیٔ صفرا پھیل گئی
بے ذوق میں ذوق کہاں جو کھانا پینا مجھکو بھائے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۳).
جگر ہی ہے جو کہ خون سے یہ تمام صفرا کے لیکے اجزا یہ اپنی باریک نالیوں سے گراتا امعا میں ہے برابر (۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۷) . ہلکے جوشاندوں کے ذریعے صفرا کو بدن سے خارج کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳).

راہِ طلب کٹنے لگی بے خطر
غلبۂ صفرا تھا نہ دورانِ سر

(۱۹۳۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۰۴). ۲. **ایک قسم کا پودا جس کے پتے خس سے مشابہ ہوتے ہیں**. صفرا: صفات و شناخت ابوالعباس کہتا ہے کہ ایک روئیدگی ہے جو ریت کی زمین میں اُگتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹). [ع].

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
صفرا میں خرابی یا زیادتی کے باعث پیدا ہونے والے مرض کا شکار ، اس مرض میں مریض کی رنگت زرد ہو جاتی ہے.

میناس کا بیاں ہے کہ ہر چند مرد ہیں
صفرا زدہ کنواری کی مانند زرد ہیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۰۳). [صفرا + ف : زدہ ، زدن - مارنا ، زدو کوب کرنا].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) صف.
صفرا زائل کرنے والا ، حرارت زائل کرنے والا (نوراللغات).
[صفرا + ف : شکن ، شکستن - توڑنا ، ٹوٹنا].

---ے کُرّاثی کس صف(---ضم ک ، شد ر) امذ.
گندنے کے رنگ کا صفرا جو ایک قسم کا غیر طبعی صفرا ہے.

کوئی کہتا ہے آلو دو کہ صفرائے کراثی ہے
سیہ رو نے ہرا جو رنگ کو چہرے کے پایا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۸۱). [صفرا + ے (حرفِ اضافت) + ع : کُرّاث (ایک ترکاری) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ے مُحْتَرِقَہ کس صف(---ضم م ، سک ح ، فت ت ، کس ر ، فت ق) امذ.
جلا ہوا خلط صفرا . وہ تکلیف خارجی گرمی کی جاتی رہی لیکن صفرائے محترقہ کا ہیجان ہو گیا ہے . (۱۹۱۴ ، رقعات اکبر ، ۵۹). [صفرا + ے (حرفِ اضافت) + محترق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفْراوی (فت ص ، سک ف) صف.
خلط صفرا سے منسوب یا متعلق ؛ زرد رنگ کا ، بادی صفت رکھنے والا.

ہجر میں ساقی کرے مجھکو جو تکلیفِ شراب
بولِ صفراوی سے بدتر بادۂ گلفام ہو

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۲۴). بسا اوقات صفراوی قے بھی ہوتی ہے. (۱۹۴۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۱۹). [ع].

---سَنگْریزَہ (---فت س ، غنہ ، سک گ ، ی مج ، فت ز) امذ.
خلط صفرا کی پتھری ، پتے وغیرہ کی پتھری . جو دوائیں صفراوی سنگریزوں کو حل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [صفراوی + سنگریزہ (رک)].

---مِزاج (---کس م) صف.
وہ شخص جس کے مزاج میں خلط صفرا زیادہ ہو نیز تلخ مزاج (نوراللغات ، فیروزاللغات). [صفراوی + مزاج (رک)].

صَفْراوِیَّت (فت ص ، سک ف ، کس و ، شد ی بفت نیز مج ی) امث.
خلط صفرا کا اثر. صفراویت کا ہیجان ہے ، سر چکرا رہا ہے. (۱۸۸۷ ، مقدس نازنین ، ۱۲۴). چنانچہ کالے آدمیوں کے خون میں صفراویت غالب ہو جاتی ہے مگر ان کی جلد میں زردی نمایاں نہیں ہوتی. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۷۴). [صفراوی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَفْرائی (فت ص ، سک ف) صف.
رک : **صفراوی**. ہرچند بہت سا شہد ہے لیکن بیٹے کا مزاج گرم صفرائی ہے. (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۳۳۱). اس قسم کے رنگ برِی ٹرین (Leucopterin) صفرائی ٹرین (Xanthopterin) اور احمرین ٹرین (Erythropterin) بھی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۴). [صفرا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صُفْرَت (ضم ص ، سک ف ، فت ر) امث.
زردی ، پیلی رنگت؛ سیاہی. ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ اوسکے میں صفرت ہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۵). [ع].

صَفْرَوی (فت ص ، سک ف ، فت ر) صف.
رک : **صفراوی**. گہرے سبز رنگ کا پتّا واقع ہے جس سے صفروی نالی (پت نالی) پیچھے جا کر اثناعشری کی ظہری جانب حاجب سے کچھ آگے کھلتی ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۶۹). [صفراوی (رک) کی **تخفیف**].

صَفْری (فت ص ، سک ف) امذ.
ایک قسم کا کیلا . مگرانو پان و صفری و چنپیہ و مال بھوک و چمپا کیلے اس دیار میں اچھے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۸۷). [مقامی].

صِفْری (کس ص ، سک ف) صف.
صفر سے شروع ہونے والا ؛ کوئی تعداد یا مقدار نہ رکھنے والا. جب کسی تجربہ میں صفری طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تو ہم ایک نامعلوم کمیت کے اثر کا تعادل کسی اسی قسم کی معلوم یا معیاری کمیت کے اثر سے کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، عملی طبیعیات ، ۱ : ۶). جب کوئی جسم سادہ موسیقائی حرکت میں ہو تو وہ ایسے جھولاؤ کے دوران میں صفری حالت ... کے کسی ایک جانب جتنا زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہے ، اسے اس جسم کا حیطہ Amplitude کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۱ : ۸۷). [صفر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفصاف (فت ص ، سک ف) امذ.
بید کی ایک قسم ہے جسے بید سفید کہتے ہیں. گیلانی کہتا ہے کہ بید سادہ کی ایک قسم ہے مگر اس کی لکڑی بید سادہ کی لکڑی سے سخت اور موٹی ہوتی ہے اور درخت کا تنہ لمبا ہوتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹).

کنارِ سین کا سودا تھا مجھ کو
بزیرِ سایۂ صفصافِ گریاں

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۷۲). [ع].

صَفصافی (فت ص ، سک ف) صف.
صفصاف (رک) سے منسوب یا متعلق ، بیدکا. حامض صفصافی (سیلی سی لک ایسڈ) مقدار خوراک ، ۲۰ جَو (۱۰ ، رتی). (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵۹). [صفصاف + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفصافِین (فت ص ، سک ف ، ی مع) امذ.
بید سادہ کا جوہر. صفصافین (سیلی سین) یہ بید سادہ کا جوہر ہے مقدار خوراک ۳۰ جَو (۱۵ ، رتی). (۱۹۳۳ ، حمیات اجامیہ ، ۵۹). [صفصاف + ین ، لاحقۂ صفت].

صَفصافِیَہ (فت ص ، سک ف ، کس ف ، فت ی) امذ.
(نباتیات) درختوں کی وہ صنف جس میں چنار اور بید مجنوں شامل ہیں. صفصافیہ : (سالی کیشیا) میں چنار اور بید مجنوں ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۷). [صفصافی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفْقَہ (فت ص ، سک ف ، فت ق) امذ.
(فقہ) (خرید و فروخت میں بائع و مشتری کا) ہاتھ پر ہاتھ مارنا ، عقدِ بیع ، سودا طے کرنا. خیارالشرط اور خیارالرویۃ مانع ہیں تمامی صفقہ کے بخلاف خیارالعیب. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰). [ع].

صَفْن (فت ص ، سک ف) امذ.
خصیے کی تھیلی ، وہ کھال جس میں خصیے لٹکے ہوتے ہیں ؛ فوطہ ، تھیلی ، غلافِ فوطہ. یہ ساختیں شکمی اُربی حلقہ ... کے مقام پر باہم مل کر مجموعی طور پر حبل المنی ... بنا دیتی ہیں جو خُصیہ کے صفن یا فوطہ میں لٹکاتی ... پھیلتی ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۱۷۱). [ع].

صَفْنی (فت ص ، سک ف) صف.
صفن (رک) سے منسوب یا متعلق ، صفن کا. یہ اندر کی طرف ایک فاصل بھیجتی ہے ، جو سیون کو قضیب کی جڑ کی زیریں سطح سے جوڑتا اور صفنی جیب (Scrotal Pouch) کو خصیوں کے لئے دو کھنوں میں تقسیم کر دیتا ہے. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۷۴). نر میں قضیب کے بازو صفنی تاجے واقع ہیں جن میں جوان جانور کے آنتیں اتر جاتے ہیں لیکن کوئی لٹکنے والا صفنی تاجہ نہیں ہوتا. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۳۰). [صفن + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفُّو (فت ص ، شد ف ، و مع) امث.
(گنجفہ) ایک ایک پتا جیت لینا ، حریف کے پاس ایک پتا بھی نہ چھوڑنا. صَفو آسان ہے مگر نکو ، تکو ، مشکل ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۶ : ۲). [مقامی].

---پر/کی نادری چڑھانا محاورہ.
(گنجفہ) جب کھیلنے والے کے پاس پتے بالکل نہ آئے ہوں اور اس پر نادری (اِکّا) چڑھائی جائے ؛ مراد : بُری طرح شکست دینا. گنجفہ اگرچہ میں کم کھیلتا ہوں لیکن بیٹھ جاؤں تو ایسا بھی نہیں کہ کوئی صفو پر نادری چڑھائے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۱۷۱).

---دینا محاورہ.
بالکل مات کرنا ، تاش یا گنجفہ کا ایک ایک پتہ جیت لینا (ماخوذ : مخزن المحاورات).

صَفْوَت (فت نیز ضم ص ، سک ف ، فت و) امث ؛ ع صَفْوَة.
۱. برگزیدگی ؛ برگزیدہ ؛ خالص.

ہور اسی سال میں ہے بے کم و بیش
غزوۂ مصطلق اے صفوت کیش

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۵۹).

صفوت کے آسماں کے درخشندہ مہر پر
دُرِیم قبول پہ صلوٰۃ الف الف

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۳۷). آدم صفی نے جو صفوت و برگزیدگی کے خلعت سے آراستہ ہے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۲).

کس نے عطا کی خدیجہ و وَرَقہ کو
محرمئ صفوتِ صفاتِ محمدؐ

(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۱۱۲). **۲. (تصوف) صفائیٔ قلب کی وہ منزل جس میں غیریت کا شائبہ بھی باقی نہ ہو** (مصباح التعرف).

تصوف ہے تکلف ظاہر و باطن کی ہے صفوت
نہ ہو جس میں کدورت کچھ وہی صوفیٔ صافی ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۱۴). [ع].

---اللہ (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) امذ.
مخلوق میں سے بہترین ، حضرت پیغمبر صلعم کا لقب (فیروزاللغات). [صفوۃ + اللہ (رک)].

---کدَہ (---فت ک ، د) امذ.
برگزیدہ مکان ؛ (احتراماً) مکان.

چل اے فکر رسا کر سیر اُس صفوت کدے کی اب
کہ ہے سجّادۂ عصمت جہاں کا ایک فرشِ در

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۵۰). [صفوت + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

صَفُوح (---فت ص ، و مع) امذ ؛ صف.
معاف کرنے والا ، کریم.

وہ ماحی ملل و فاتح دَرِ ادیان
صفوح و ہادی و مہدی ، جہاں کشا ، ضَیغم

(۱۹۶۶ ، منحنا ، ۴۴). [ع].

صُفُوف (ضم ص ، و مع) امث ؛ ج.
صف (رک) کی جمع ، صفیں.

برچھیوں میں کہیں نہ ہٹ جاوے
دل صفوفِ بڑہ میں تنہا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۰). اس نے صفوفِ رزم کو آراستہ کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶). سجاد ہائے عبادت صفوفِ ملائکہ میں بچھا دی جائیں کہ آج نورِ محمدؐ رحمِ آمنہ میں منتقل ہو چکا ہے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۱۳۸). [ع].

---نِعال کس ا مص (---کس ن) امث ؛ ج.
آخری صفیں جہاں جوتے اتار کر داخلِ مجلس ہوتے ہیں.

ہیں میرے پیشوا ترے کوچے کے خاکسار
میں مقتدی بنا ہوں صفوفِ نعال کا

(۱۸۵۲ ، تنویر الاشعار ، ۳). [صفوف + نِعال (رک)].

صَفوں کی صَفیں اُلَٹ دینا محاورہ.
لڑائی میں صفوں کو بتر بتر کر دینا. وہ اپنے مٹھی بھر سپاہیوں کے ساتھ جدھر نکل جاتا ہے صفوں کی صفیں الٹ دیتا ہے. (۱۹۶۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۵۵۹).

صَفَوی (فت ص ، ف) امذ.
ایران کے ایک شاہی خاندان کا نام جو شاہ صفی سے منسوب ہے. (شاہ صفی ایک کامل فقیر تھے ، جن کا امیر تیمور نہایت معتقد تھا. ان کی اولاد میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی). صفویوں کے زمانے میں الموت سرکاری محبس (یا قلعۂ فراموشی) کے طور پر استعمال ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۹۵). [ع].

صَفَہ (فت ص ، ف) امذ (قدیم).
رک : صفحہ.

یو دل سوز نامے کوں لکھتے براں
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھراں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۸). [صفحہ (رک) کا ایک قدیم املا].

صُفَّہ (ضم ص ، شد ف بفت) امذ.
۱. چبوترہ ؛ سایہ دار چبوترہ ، سائبان.

بیٹھا صُفّے اُپرال جوں جا کر شیر
بیٹھے سارے اس کے نزیک جا دلیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۰۳). صدر صُفّۂ امکان کا ، محرم خلوت خانۂ لامکان کا. (۱۸۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳). شمالی دالان کے دونوں بغل دو صُفّہ لداؤ کے بغیر. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۳). صُفّہ کے معنی ہیں سائبان (قب. شبلی : سیرۃ النبیؐ) یا وہ چبوترہ جس پر گھاس پھوس کی چھت ہو. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۹۱). **۲. وہ سایہ دار چبوترہ جو آنحضرتؐ نے ہجرت کے بعد مدینے میں پہنچنے پر حُجرۂ مبارک سے قریب حدودِ مسجدِ نبویؐ میں بے گھر مہاجرین کے لیے بنوایا تھا.**

بھی اصحابِ صُفّہ و غیر فریق
اتھے فقر میں مقتدائے طریق

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۵).

ارشاد یہ ہوا کہ غریبانِ بے وطن
جن کا کہ صُفّۂ نبوی میں قیام تھا!

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۳۷).

غذا دو مہینے سے ہے آب و خرما
یہ اربابِ صفہ سے کس نے کہا ہے؟

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۰۹). [ع].

صَفِی (فت ص) امذ.
۱. دوستِ خالص ؛ برگزیدہ انسان ؛ حضرت آدم علیہ السلام کا لقب (جو نبوت اور صفوت کے درجات پر فائز تھے).

اوّل شیش (شیث) فرزند آدم صفی
کہ اسحاق دُسرے سو کامل نبی

(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) عاجز ، ۱۰۸).

معجزا ہے صفائی حسن تمام
اس میں آدم کہاوتا ہے صفی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۹).

صفی دنیا و عقبیٰ میں رہیں وہ
رضائے حق تعالیٰ میں رہیں وہ

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۳). عموماً ہر فرد جملہ گروہ انسانی کو آدم صفی کی اولاد سے جانتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۰). علم کے معاملے میں علی کرم اللہ وجہہ ، آدم صفی کے وقت سے دنیا کے خاتمے تک ... انبیا و مرسلین کے علاوہ بے مثال رہیں گے (۱۹۶۸ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۴۴). **۲. مالِ غنیمت کا وہ حصہ جو سردار اپنے لیے خاص کر لے.** اب اُمرا اور بادشاہوں کی صفی لینا نہ چاہیے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صفی لینا درست تھا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۴). لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ چوتھ اور صفی (یعنی جو مال پسند آوے) غنیمت میں سے لے لیں. (۱۸۹۵ ، آیاتِ بینات ، ۲ : ۱۳). [ع].

---اُللّٰہ (---ضم ا ، غم ل ، شد ل) امذ.
حضرت آدم علیہ السلام کا لقب.

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا اتر گیا

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۱ : ۱۳). اسلامی ادبیات میں کنیت ابوالبشر ، لقب مشہور صفی اللہ. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۶۱). [صفی + اللہ (رک)].

صَفِیحَہ (فت ص ، ی مع ، فت ح) امذ.
لمبی چوڑی چیز کی سطح ؛ چھوٹا پترا ؛ ہڈی یا نسیج کا پرت. اس کلاہ کے نیچے کی سطح کو صفیحہ (لامیلا) یا طشتری کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادئ سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹). [ع].

صَفِیحَۃُ الرِّیَہ (فت ص ، ی مع ، کس ح ، شد ی بفت ، ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ر بکس ، شد ی بفت) امذ.
(حیوانیات) چپٹے کلپھڑے والے جانوروں کی جنس. صفیحۃ الرّیہ (یمیلانی برانشیاٹا) یا چپٹے کلپھڑے والے جانور: اس جنس

کے جانوروں کے گبھڑے بتی کی طرح ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس(ترجمہ)، ۱۰۲). [صفیحہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت + ۃ ، لاحقۂ تانیث + رک : ال (ا) + ع : رِیَہ ـ بھیپھڑا].

صَفِیر (فت ص ، ی مع) امث.
۱. **(دلکش) آواز ؛ (خصوصاً) پرندوں کی آواز ؛ سیٹی کی آواز.**

غزل نہ لُطف کی اک تُو نے میر صاحب کی
سُنی نہ ہم نے کوئی آشیانہ سوز صفیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). اُن کی منقار ہائے رنگین سے طرح طرح کی صفیریں بلند ہیں. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۳۷).

جادوئے شب کو جگاتی ہے صدائے قلقل
عمرِ رفتہ کو بلاتی ہے صفیرِ صلصل

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۲۰۷). ۲. **(تجوید) ص ز س کی آواز جن کی ادائی میں سیٹی کی سی اواز نکلتی ہے** (علم تجوید ، ۱۲).[ع].

ـــ جَلی کس صف(ـــ فت ج) امث.
سیٹی کی تیز آواز ؛ (مجازاً) وہ آواز جو حرف ص کو اس کے مخرج سے ادا کرنے میں منہ سے نکلتی ہے (مہذب اللغات). [صفیر + جلی (رک)].

ـــ خواب کس اضا(ـــ و معد) امث.
نیند کا خراٹا.

کہتے ہیں شورِ قیامت جس کو وہ اے چشمِ یار
تیرے مستوں کی صفیرِ خوابِ غفلت ہو تو ہو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳). [صفیر + خواب (رک)].

ـــ سَنْج (ـــ فت س ، غنہ) صف.
گانے والا (پرندوں کے لیے). شہرزاد نے بلبل زبان کو یوں صفیر سنج بیان کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۵۳). [صفیر + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا].

ـــ قَلَم کس اضا(ـــ فت ق ، ل) امث.
وہ آواز جو لکھتے وقت قلم سے نکلتی ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [صفیر + قلم (رک)].

صَفِیری (فت ص ، ی مع) صف.
۱. **(آواز) جو سیٹی کی طرح نکلے ؛ ادائی میں سیٹی سے مشابہت رکھنے والے (حروف).** سننے والا ناک میں گونجنے والی آواز سنتا ہے اور بولنے والا صرف یہی ایک آواز محسوس کرتا ہے خواہ یہ غشائی یا حلقی آواز کے ساتھ گڈمڈ ہو یا بلفوق ، لسانی، صفیری اور نصف علت کے ساتھ. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۱۲۰). صَفیر (سیٹی) کی طرح نکلنے والی آوازیں صفیری کہی گئیں. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۸).
۲. **گانے والا ، نغمہ سنج.**

دن رات بہاریں چہلیں ہیں اور عشق صفیری ہے بابا
جو عاشق ہوئے سو جانے ہیں یہ بھید فقیری ہے بابا

(۱۹۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۱).[صفیر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَفِیرِیَّہ (فت ص ، ی مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز مع ی) امذ. (علم اللسان) **وہ حروف جن کی ادائی میں سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے ؛ (تجوید) حروف ز ، س ، ص.** انگریزی میں جتنے سپھوٹ اصوات ہیں ، ان کے غیر مصمتی اور مصمتی جوڑے ہیں ، یہی صورت صفیریوں کی بھی ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۹۳). اس طرح جو آواز پیدا ہوتی ہے اس میں وقفیہ اور صفیریہ کی مخلوط خصوصیات ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۹).[صفیری (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَفِیل (فت ص ، ی مع) امث.
فصیل ، شہر پناہ. اپنے تن بدن کے حوصلہ پر استوار کر کر مستعید جنگ کے ہو کر ، جنوں کی صفیل (فصیل) پر آ بیٹھے. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنگی خاں پوستی (اردو نامہ ، کراچی ، ۴۹ : ۱۳)). [فصیل (رک) کا بگاڑ].

صَفیں (فت ص ، ی مج) امث ؛ ج.
صَف (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ اُلٹ دینا محاورہ.
لڑائی میں حملہ کر کے فوج کی صفوں کو تِتَر بِتَر یا درہم برہم کر دینا. انہوں نے باآواز بلند کلمہ پڑھ کر ایسا زبردست حملہ کیا کہ صفیں الٹ دیں. (۱۹۲۱ ، یاسمین شام ، ۱۱۶).

ـــ اُلٹنا محاورہ.
لڑائی میں فوج کی صفوں کا تِتَر بِتَر یا درہم برہم ہونا.

اُلٹی ہیں صفیں ہوش نہیں ایک میں باقی
ہے کا تھا یہ جلوہ کہ جھمکڑا تھا پری کا

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۷۹).

ـــ آراستہ ہونا محاورہ.
لوگوں کا قطاریں باندھ کر کھڑا ہونا ، فوج کا لڑائی کے لیے صف بستہ ہونا. جوں دونوں صفیں آراستہ ہوئیں حضرت خیمہ میں آ ذوالفقار حضرت اسیر حمائل کیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).

ـــ باندْھنا محاورہ.
قطاریں لگانا ، صف بستہ ہونا یا کرنا.

کیا گھر سے وہ نکلیں کہ صفیں باندھ کے عشّاق
بیرونِ در استادہ ہیں دیوار کی صورت

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۵).زیرِ کوہ صحرائے ہامانیہ ٹھہرو صفیں باندھنا پرے آراستہ کرنا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۲۹).

ـــ بَرْہَم ہونا محاورہ.
رک : **صفیں الٹنا.**

غضب آیا پلیں گر اُس کی مژگاں
صفیں یاروں کی ہیں برہم ابھی سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۱).

ـــ جَمْنا محاورہ.
رک : **صفیں آراستہ ہونا.** عیوق کو ساتھ لیکر میدانِ کارزار میں آئے صفیں جمنے لگیں. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۹۱).

---قائم کَرْنا محاورہ.
قطاریں لگانا ، صف بستہ ہونا. ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، ستمبر ، ۸).

---کی صَفیں اُلَٹ دینا محاورہ.
رک : صفیں الٹ دینا.

تیغِ نگہِ ناز جو اے عاشقو چلی
تم دیکھنا صفیں کی صفیں اُس نے دیں الٹ
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۸).

صِفِّین (کس ص ، شد ف ، ی مع) امذ.
عراق کا ایک مقام جہاں حضرت علی اور امیر معاویہ کے درمیان لڑائی ہوئی تھی.

بلوہ یہ زیادہ نہیں صفّین و جمل سے
ہاں ہے یہ نئی بات کہ پیاسا ہوں میں کل سے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۴۴). [عَلَم].

صَفِینا (فت ص ، ی مع) امذ (قدیم).
رک : سفینہ.

جو عشق کی صورت لکھا سینا صفینا صاف کر
اس کی قلم کاری انگیں نقاش جگ کے گر پڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۶). [سفینہ (رک) کا بگاڑ].

صَفِیَّہ (فت ص ، کس ف ، شد ی بفت) امث.
۱. مالِ غنیمت کا وہ حصّہ جو سردار کے لیے مخصوص ہو . مالِ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ ایک حصّہ رسول اللہ صلعم کے لیے خاص طور پر کر لیا جاتا تھا جس کو صفیہ کہتے ہیں. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۴۴۹). **۲. برگزیدہ عورت ، (عَلَم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کا نام.** آنجنابؐ نے سات لونڈیاں وحیہ کلبی کو دیں اور صفیہ کو لیکر آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۳۵۵). بیبی صفیہ نہایۃ نیکدل اور خوش خلق بیبی تھیں. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۳۸). ام المومنین حضرت صفیّہ بنت حیی حضرت ہارون ابن عمران علیہ السّلام کی اولاد تھیں . (۱۹۸۲ ، قرآن و سیرت ، عبدالقیوم ناطق ، ۲۸۸). [صَفی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَقّال (فت ص ، شد ق نیز بلا شد) صف (قدیم).
صیقل کرنے والا ، آئینہ وغیرہ صاف کر کے چمکانے والا ، زنگ چھڑانے والا ، قلعی کرنے والا.

دل کے درپن کو ہے ذکر اُس کا صقال
گلشنِ جی کو ہے ذکر اُس کا ابھال
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۵). [ع : (ص ق ل)].

صَقالِبَہ (فت ص ، کس ل ، فت ب) امذ ؛ ج.
سلاوی قوم جو بلغاریہ اور قسطنطنیہ کے درمیان رہا کرتی تھی بعد میں بلادِ یورپ میں پھیل گئی ، صقلب ، صقلبی یا صقابی قوم کے افراد ، شمالی قومیں. یافث کی اولاد میں صقالبہ ... ہیں ان کے گھر زمین روم پر تھے. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۱۰). صقالبہ ان لوگوں کی اولاد میں سے تھے جو براعظم یورپ یعنی جرمنی سے لے کر سلاؤ تک میں اسیر ہوتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۲۳). [ع].

صَقالِبی (فت ص ، کس ل) امذ ؛ امث.
گوگل کی ایک قسم جو مائل بہ تیرگی و کثافت و سیاہی و نرمی ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۹۰). [صقالبہ (بحذفہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَقَر (فت ص ، ق) امذ.
تر کھجور یا خشک انگور کا شیرہ. صقر مقطع محلل اور کاسر ریاح ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۶۳). [ع].

صَقْر (فت ص ، سک ق) امذ.
ایک نر شکاری پرندہ جس کی مادہ باز ہے ، شاہین ، شکرہ ، چرغ. صقر یعنی چرغ ... عجب طور سے شکار کھیلتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۳۸). وہ ... صقر (شاہین) سے شتر مرغ کا شکار کھیلنے کا طریقہ بتاتا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۹۱). [ع].

صَقْل (فت ص ، سک ق) امذ.
(آئینے تلوار وغیرہ پر) جلا کرنے کا عمل ، جلا ، چمکدار پالش ، زنگ وغیرہ دور کر کے چمکانا.

بتلاؤں تجھے پاسِ انفاس
کر صقل پہ آئنے کی غمگیں تو قیاس
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۶). ترکی صقل کے بہترین نمونے قونیہ کے مدرسے کے دیواری نقوش ہیں . (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۱۳). [ع].

صَقْلَبی (فت ص ، سک ق ، فت ل) امذ.
صقالبہ قوم کا فرد . صقلبیوں کی ایک خاص فوج ... تیار کھڑی رہتی تھی. (۱۹۶۹ ، اندلس تاریخ و ادب ، ۲۷). [ع].

صَقْلی گَر (فت ص ، سک ق ، فت گ) صف.
(آئینے تلوار برتن وغیرہ پر) جلا کرنے والا ، قلعی کرنے والا. چار خادم یعنی مسمی امیر بیگ و چوہدری غلام محمد صقلی گر و محمد بخش خوجہ حاضر ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۴۹). [صقلی ، صقل (رک) کا بگاڑ + گر ، لاحقۂ فاعلی].

صَلِّ (فت ص ، شد ل بکس) ف م.
رحمت نازل فرما ، درود و سلام بھیج (فعل امر) ، عموماً تراکیب میں مستعمل. [ع].

---عَلا / عَلیٰ / عَلے (---فت ع / ا بشکل ی) فقرہ.
صلِّ علیٰ محمدؐ کا مخفف یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج ؛ سبحان اللہ ، واہ واہ کیا کہنا کی جگہ مستعمل ، مسلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھیں یا خوشبو سونگھیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں.

اس گل کی اور اپنا تب منھ کیا ہے میں نے
جب آشنا لبوں سے صلِّ علا کہا ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۱).

وہ علمِ طب میں ترقی ہوئی کہ صلِ علا
ہر ایک ملک سے اس علم کو کیا پیدا

(۱۸۷۵ ، فروغِ ہستی ، ۳۱) . پھر آپ کا اسے ایسی جگہ لٹکانا کہ جو آتا ہے پہلے اسی پر نظر پڑتی ہے اس کی ، صلِ علیٰ. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ۱۸۲).[صلّ + علا/علیٰ (رک)].

ـــ علیٰ پڑھنا / کہنا ف م.

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا یا پڑھنا نیز سبحان اللہ کہنا (کسی چیز کی تعریف کرنے کے موقع پر).

وہ کہیں صلِّ علیٰ یہ کہیں سبحان اللہ
دیکھیے مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۸).

بس ٹھہر جاتا تھا آگے نہ قدم بڑھتا تھا
دیکھنے والا ہر اک صلِّ علیٰ پڑھتا تھا

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۷).

انور نے کہا صلِّ علیٰ واہ بہت خوب
شک اس میں نہیں مدح کے قابل ہے یہ گفتار

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۹۰).

وہ جس کے ذکر پہ صَلِّ علیٰ کہا جائے
خدا نہیں ہے مگر اس کو کیا کہا جائے

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ٦٧).

ـــ عَلیٰ مُحَمّدٍ (فت ع ، ی بشکل ا ، ضم م ، فت ح ، شد م بفت ، تن د بکس) فقرہ.

محمدؐ پر درود بھیج.

آپ خدا نے جب کہا صلِّ علیٰ محمدٍ
کیوں نہ کہیں پھر انبیا صلِّ علیٰ محمدٍ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۱۷)؛[صلِّ علیٰ + محمد (رک)].

ـــ وجَلّ (ـــ و مع ، فت ج) فقرہ.

ماشاءاللہ ، سبحان اللہ ، کیا خوب (مدح و ذم دونوں موقع پر مستعمل. ایسا نفیس و نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی کہ صل و جل نظر نہیں ٹھہرتی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۵). لال بادل نیلے آسمان کچھ ایسا جوبن دکھا رہے ہیں کہ صل و جل جیسے شہاب کی چادریں آبی فرش پر جگہ جگہ ڈال دی گئی ہوں. (۱۹۳۰ء آغا شاعر ، ارمان ، ۳۰).[صَلّ + و (حرفِ عطف) + جَلّ (رک)].

صِل (کس ص) امث.

(تجوید) صل ایسے وصل کی علامت ہے کہ ترک کرنا اُس کا بہتر ہے اور وقف اس پر احسن ہے (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۱۲). [ع].

صِلّ (کس ص ، شد نیز بلا شد ل) امذ.

چھوٹا سا اور پیلے رنگ کا سانپ جس کے کاٹے پر منتر اثر نہیں کرتا نیز یہ جس چیز پر چلتا ہے اُسے جلا دیتا ہے. سانپ کے سو نام ہیں ... ان میں سے ایک کا نام صل ہے . (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۲). ایک قسم کا سانپ جس کو صل ... کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۳۰۳). [ع].

صَلا (فت ص) امث.

بلانے کی آواز (خاص کر دعوت یا کچھ دینے کے لیے) ، دعوتِ عام ، وہ صدا جس کا مخاطب غیر معین ہو.

کہ مردی کے مذہب کی ہے یہ صلا
بیدردی نے بیدل ہو اپنا بھلا

(۱٦۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۹۱).

اے غم و درد و الم عام ہے اب گھر میں صلا
جس کو جاگہ نہ کہیں ہو یہ ہے مہماں میری

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷).

یکسانِ عشق اس کے آہ کس کے پاس جائیں
گور بن کوئی صلا میں لب کو وا کرتا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۳٦).

کون ہوتا ہے حریفِ مےِ مرد افگنِ عشق
ہے مکرّر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱٦٦).

ایک طرف تو یہ صلا ہے کہ ہے دنیا فانی
بزمِ ہستی ہے اک افسانۂ محمود و ایاز

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۵۳) . ایک نہایت لطیف معنی یوں نکل سکتے ہیں کہ پہلے مصرع کو ساقی کی صلا سمجھا جائے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۴۴). [ع].

ـــ دینا محاورہ.

دعوت دینا ، بلانا ، مشورہ دینا.

مجھے راحت سے رکھ اور دفع ہو یہ عارضہ یارب
صلا ان کو بھی دے یارب جو میری خوبیاں جانیں

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۱).

دے کر مئے طہور کی ہر شخص کو صلا
کرتے ہو پیش روضۂ دارالسلام کو

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۰۳). میرے بعد شراب کا کوئی خریدار نہیں اس لئے ساقی کو دوبارہ صلا دینے کی ضرورت ہوئی . (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، فروری ، ۴۴).

ـــ ئے سمرقند / سَمَرْقَنْدی کس اضا(ـــ فت س ، م ، سک ، ر ، فت ق ، سک ن) امث.

کسی شخص سے کھانے کے لئے محض رسماً پوچھنا ، جھوٹی آؤ بھگت (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [صلا + ے (حرفِ اضافت) + سمرقند (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ ئے عام کس اضا ، امث.

عام دعوت.

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۲۳٦). اس صلائے عام کے جواب میں سیادت حسن پنٹو اٹھتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ٦۲). [صلا + ے (حرفِ اضافت) + عام (رک)].

ـــ نشد بلا شد

منہ کو کیا لگایا کہ گلے ہی پڑ گئے ، منھ لگانا ہی برا ہوا. یہ

اچھے لینے کے دینے پڑے ٹونکے والی ہمسائی صلا نشد بلا شد۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۲٦)۔

--- کرنا محاورہ۔
دعوت کرنا ، کھانا کھانے کو کہنا ، کھانے پر بلانا۔

حسن کی نعمتِ عظمیٰ ہو مبارک اونکو
کب وہ دیدار کے بھوکوں کی صلا کرتے ہیں

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۲۸)۔ بکاولی نے دسترخوان بچھائی ، اس نے امرا کی صلا کی ایک دو اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳٦۸)۔

سنبھلیے حضرتِ زاہد یہ بزمِ رنداں ہے
بلا میں ہم تو پڑے آپ کی صلا کر کے

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۱۵)۔

---گو (---و مج) صف۔
پکارنے والا ، دعوت دینے والا ، بلانے والا۔

بشارت رساں پیک باد بہار
صلا گوئے مستان صدائے ہزار

(۱۹۳۲ ، بے نظیر وارثی ، کلام ، ۳٦۲) [صلا + ف : گو ، گفتن - کہنا]۔

صِلا (فت نیز کس ص) امذ (قدیم)۔
رک : اسلحہ۔

کیومرس نے تاج پنچیا کلا
جو بہرام نے لے ، سنواریا صلا

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۴۲)۔ [اسلحہ (رک) کا بگاڑ]۔

صِلا (۱) (کس ص) امذ۔
انعام ، بخشش ، اجر۔

میری بے حوصلگی اس سے سوا اور سہی
اور چاہو تو محبّت کا صلا اور سہی

(۱۹٦۹ ، لاحاصل ، ۸۱)۔ [صلہ (رک) کا ایک املا]۔

صِلا (۲) (کس ص) امث (قدیم)۔
رک : اِصلاح۔

نہیں ہے شعر میں ناجی کنیں صلا منظور
نکو لطف میں تیری ہے التجا اور ہی

(۱۷۳۱ ، شاکرناجی ، د ، ۳۰۰)۔ [اصلاح (رک) کا ایک قدیم اِملا]۔

صَلابات (فت ص) امث ؛ ج۔
صلابت (رک) کی جمع ، سختیاں۔ صابون ... صلابات کو ملائم کرتا ہے اور ورموں کو پکاتا ہے۔(۱۹۲٦ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۲)۔

صَلابَت (فت ص ، ب) امث۔
۱. **سختی (عموماً جو معدے یا جگر کے مقام پر ہوتی ہے) ، مضبوطی ، استحکام ، سنگینی۔** جگر کی صلابت کئی مہینے تک باقی رہتی ہے۔ (۱۸۹۲ ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۸۲)۔ صلابت اس درجہ تھی کہ پیٹ دبانے سے بھی مطلق نہ دبتا تھا۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۷٦)۔ زندگی میں صلابت اور نزاکت ، سختی اور نرمی کی ساتھ ساتھ ضرورت ہے۔ (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۴۵)۔

۲. (**مجازاً) رعب ، دبدبہ ، شان و شوکت ، سخت گیری۔**

ادک لک دلاں میں صلابت تیری
کھرک کام کیا بس سہابت تیری

(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۴)۔

نظر میں تیں ہے مردوں کی صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگِ شجاعت شیرِ قالی میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۹)۔

گرچہ جوگی سی اُس کی صورت ہے
پر بڑی شان اور صلابت ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۱۱٦)۔ شوکت و صلابت وہ ہے کہ دہلی کے بادشاہ ابراہیم کو ... طرفۃ العین میں خاک میں ملا دیا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۱۲)۔ مسجد قرطبہ میں صلابت اور قوت کا وہ اظہار ہے جو اقبال کو حد درجہ پسند ہے۔ (۱۹۸۷ ، اقبال ایک شاعر ، ۱۰۰)۔ ۳. **پختگی ، خوبی۔** اس کی فکر میں صلابت اور بیان میں متانت ہے۔ (۱۹٦۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۰۵)۔ [ع]۔

---ُ الشِّرْیان (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ش بکس ، سک ر) امث۔
شریانوں کی دیواروں کا سخت ہو جانا جس کا سبب لچک کی کمی ہوتی ہے۔ سوانح - معمر اشخاص جن کو صلابت الشریان ہو وہ لوگ جو مصراعی اور عضلی قلبی مرض میں مبتلا ہوں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۳۳۴)۔ [صلابت + رک : ال (۱) + شریان]۔

---ُ الشِّرْیانی (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ش بکس ، سک ر) امث۔
صلابت الشریان (رک) سے منسوب یا متعلق۔ ان شاخوں میں اور خاص کر شاخ مقدم میں صلابت الشریانی پیچ اکثر بخوبی نمایاں ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح ، ۷)۔ [صلابت الشریان + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---پیما (---ی لین) امذ۔
دھاتوں کی سختی ناپنے کا ایک آلہ۔ شور کے صلابت میں ایک ہلکے ہتوڑے کی بازگشت کے ذریعہ سختی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۴۱ ، فلزیات ، ۴)۔ [صلابت + ف : پیما ، پیمودن - ناپنا]۔

---جَنگ کس اضا(---فت ج ، غنہ) امذ۔
لڑائی کا مضبوط ، بہادر ، فوجی عہدے داروں کا لقب (فرہنگ آصفیہ [صلابت + جنگ (رک)]۔

---شِرْیانی کس صف(---کس ش ، سک ر) امث۔
رک : صلابت الشریان۔ مجموعی طور پر سب کو آرٹیریو اسکلے روسس یعنی صلابت شریانی کہتے ہیں۔(۱۹۳۵ ، عروقیات ، ۴۷)۔ [صلابت + شریان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---مُتَعَدِّد کس صف(---ضم م ، فت ت ، ع ، شد د بفت) امث۔
(طب) ایک قسم کی بیماری جس میں جسم کے اندر طرح طرح کی

سختیاں پیدا ہو جاتی ہیں. یہ دماغی نفسی حرکی اور حرکی قشرہ کے لئے طاقتور ... ہے اور ... صلابت متعدد ، شلل اعتزازی اور التہاب دماغ کے ساتھ وابستہ مختلف قسم کے رعشوں کو دور کرنے کے لئے رائج کی گئی ہے . (۱۹۴۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۴۸۱). [صلابت + متعدد (رک)].

---مِزاج کس اضا(---کس م) امث.
مزاج کی سختی ، طبیعت کا استحکام. سرسید کے زمانہ میں ان کی صلابت مزاج اور مذہبی آزادی کی وجہ سے مذہبی گروہ کالج سے بیزار تھا. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۵۵۲). [صلابت + مزاج (رک)].

صَلات/صَلاۃ (فت ص) امث.
رک : صلوٰۃ جو صحیح ہے.

بعد آداب بہ تعظیم ہزاراں تکریم
بھیجے اون پہ درود اور صلات و تسلیم

(۱۸۵۴ ، داستان صادقان ، ۳). صلات قائمہ ہے وہ نماز جو قائم ہونے کو ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۳۳).

اسے بھیجتا ہوں ، صلاۃ و سلام
فَعَبْداً شکوراً اَفَلَا اکون؟

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۴۸). [صلوٰۃ (رک) کا ایک املا].

صِلات (کس ص) امذ ؛ ج.
(قواعد) وہ حروف ربط جو افعال کے ساتھ خاص مفہوم ادا کرنے کے لیے لائے جائیں. صلات و اضافات کی بے ربطیاں بعض ترکیبوں کی الجھنیں غرض پُرانی قسم کے تمام اسالیب موجود ہیں. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۸۰). [صلہ (رک) کی جمع].

صَلاح (فت ص).(الف) امث.
۱. بھلائی ، بہتری ، راستی (کردار ، حالت وغیرہ کی) ، نیز فلاح ، بہبود ، نیکی.

بغیر علم و عمل رہ جو کوئی صلاح ڈھنڈے
صلاح نہیں ہے وو ہے عین جنگ ہور جدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۵). کہ بانو کارخانۂ ایجاد کی ، مرشدہ طریقۂ صلاح و سداد کی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۹) . طبیعت تمہاری ہماری طرف ملتفت ہوئے تو ادھر آنا عین صلاح ہے . (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، افسوس ، ۵۶). ذکاوت کی شوخی و طراری نے صلاح سے اصلاح پائی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۹۸). ان سے ملاقات کرنا صلاح دولت نہیں اس لیے ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کیا. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۷۱). قرآن اس حقیقت پر بھی متنبہ کرتا ہے کہ زمین کے انتظام میں اصل چیز فساد نہیں ہے جس پر صلاح عارض ہوئی بلکہ اصل چیز صلاح ہے . (۱۹۷۲ ، سیرتِ سرور عالمؐ ، ۱ : ۶۹). **۲. نیکوکاری ، بھلمنساہٹ، نیکی ، ایمان داری.** سال میں فلاح اولاد میں صلاح عطا کر.(۱۷۳۲، کربل کتھا ، ۴۴).

صلاحِ شیخ کے گو معترف ہوں عالی شہر
پہ ہم تو جانے ہیں جیسی کہ پارسائی ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۱). تو جو اتنی تعریف میرے صلاح و تقویٰ کی کرتا ہے میں کس لائق ہوں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۲۰).

اس چشمِ مست کے ہیں خراباتیوں میں ہم
تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷). عالمِ رویا کے مشاہدات کی حقیقی اور صحیح رویت بھی انہیں کے لیے ہے ... جن کے نفس کے آئنے میں صلاح و تقویٰ کا صیقل زیادہ ہو. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۱). **۳. مشورت ، مشورہ.**

نوشہ مرشد پاک کو دم دم ساتھ صلاح
بے مرشد کو جو ملا ہوا وہی گمراہ

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۲۵).

کیا سن کر چند اب یہ صلاح
کنور کو را کھوں رین دور نگاہ

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلا کام ، ۱۶). کوئی متوسط اور سب سلطنتوں کی صلاح سے قرار پائے گا . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین سرسید ، ۷۳).

آئنے سے ہوتی ہیں صلاحیں کہ کسی کو
جب خوب مٹانا ہو تو کس طرح مٹائیں

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۵۸). **۴. رائے ، تجویز ، مرضی ، صوابدید.**

بھواں کمان نین تیرے تے کئن نہ چھوٹیا
ہدف ہو بیٹھے ہیں مارو نہ مارو تم ہے صلاح

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۶). صلاح بہت خوب تھی مگر خلیفہ نے اوسے نہ مانا.(۱۸۴۲ ، الف لیلہ (عبدالکریم)، ۱:۴۹).

بس جم کو تم کہو اسے دینِ فوج کا علم
کی عرض جو صلاحِ شہِ آسماں حشم

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۵). لکھنا سکھانے کی تو میری صلاح نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵۶). سلطان نے اس صلاح کو نہایت پسند کیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۲۰). **۵. ارادہ ، منصوبہ.**

اب تو قائم ہے کوچ ہی کی صلاح
یوں گھر اپنا ہے پھر جب آئیے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۴).

سیدھے ہی جائیں کعبہ کو بیت الصنم سے ہم
گر پھیر دے نہ وہ صنم کج ادا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷). **۶. صلح ، مصالحت ، آشتی.** القصہ عشق بادشاہ سوں صلح صلاح کیے ہیں کر بے غم نا اچھنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۳).

محتسب سے صلاح کیجیے گا
مے کر چندے مباح کیجیے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).

بہار آئی ہے صہبائے لالہ رنگ نہیں
دمِ صلاح ہے ساقی سے وقتِ جنگ نہیں .

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۷۹). **۷. اصلاح ، درستی ، تصحیح ، صحت کرنا.**

عزیزاں سن کے اس قصے کا مضموں
صلاح تم بخشنا میرے سخن کوں

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۶۳۲)۔ لوگوں کی ... صلاح اطوار نہایت دشوار معلوم ہوتی ہے۔ (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۰۹)۔ ۸. **مناسب اور صحیح راستہ (چلن یا اطوار کا) ، مناسب اور مفید چیز ، مصلحت کی تدبیر یا کارروائی ، موزونیت ، صلاحیت۔**

بہار آئی ہے صہبائے لالہ رنگ نہیں
دم صلاح ہے ساقی سے وقتِ جنگ نہیں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۷۹)۔ (ب) صف۔ **قرین مصلحت ، مفید ، موزوں ، مناسب ، بہتر۔**

رہے زمین پر تو رہا چین سے نہ دل
رکھتا ہے ایسے شخص کا زیر زمین صلاح

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۵۰)۔ اب مجھے یہاں رہنا صلاح نہیں۔ (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۳۶)۔

پیری میں خاک توبہ کروں جب کہے طبیب
نادان ایسے وقت میں ہے میکشی صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۷)۔ (ج) امذ۔ **زمانۂ جاہلیت میں امن کی وجہ سے مکّہ کو صلاح کہا کرتے تھے** (بلوغ الارب (ترجمہ) ، ۳۹۱)۔ [ع]۔

---اُلکُل (---ضم ح ، غم ا ، سک ل ، ضم ک) صف ؛ امذ۔
امن و آشتی سے رہنے والا ، نیکی کرنے والا ، خاص و عام کا بھلا چاہنے والا ، نہایت نیک شخص۔

بعضے کنّے سنّی مجھے بعضے کنّے ہو شیہ ہے
بعضے صلاح الکل کنّے بعضے کنّے قابل نہیں

(۱۶۸۶ ، دیوان معظم ، ۹)۔ [صلاح + رک: ال (۱) + کُل (رک)]۔

---اَندیش (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امذ ؛ صف۔
بھلا چاہنے والا ، خیر اندیش۔

صلاح اندیش شہ کا ہر نکوئی بخش عالم کوں
بقولِ حضرتِ یزداں پسند ہے شاہ مرسل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۴)۔ [صلاح + ف : اندیش ، اندیشیدن - سوچنا ، خیال کرنا]۔

---اَندیشی (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امث۔
صلاح اندیش (رک) کا اسم کیفیت ، خیر اندیشی۔ نوکروں اور سرداروں نے صلاح اندیشی سے مفارقت اختیار کی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۱۴)۔ [صلاح اندیش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَتانا محاورہ۔
رائے دینا ، تدبیر بتانا ، راستہ دکھانا۔

قلّابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو
اس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق، د ، ۹۸)۔

---بَدَلنا محاورہ۔
رائے کا تبدیل ہونا ، رائے بدلنا ، ارادہ تبدیل ہونا ، سوچ میں تبدیلی پیدا ہونا۔

قائم مزاج کیا ہو تمیں وہ نہیں ہے
دل کی طرح بدلنے لگی ہر گھڑی صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۷)۔

---پر جانا/چلنا محاورہ۔
کسی کے مشورے پر عمل کرنا (مہذب اللغات)۔

---پَلَٹنا محاورہ۔
رائے بدلنا ، ارادہ یا منصوبہ بدل جانا۔ آخر میں صلاح پلٹ گئی۔ (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۷۶)۔

---پُوچھنا محاورہ۔
مشورہ لینا ، رائے لینا۔

پوچھو صلاح عیش کی ان سے جو شاد ہوں
کیا جانے آہ یہ دلِ اندوہگیں صلاح

(۱۷۸۵ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۵۰)۔

منظور چشم یار ہے سب عین مصلحت
پوچھے بلاکشوں کی کسی سے بلا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷)۔ وزیر سے صلاح پوچھی ، اس نے دست ادب چھوڑ کر یہ بات کہی۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۸)۔

---ٹَہرانا/ٹھہرانا محاورہ۔
مشورہ دینا ، رائے دینا۔ بیگم کبھی تم خوب صلاح ٹھرائی ہو جلدی سے جاؤ۔ (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۸)۔

دل عشق میں جو میری نہیں مانتا صلاح
ٹھہرائی اس کے جی میں ہے کیا جانے کیا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۸)۔

---ٹَھہرنا/ٹھیرنا محاورہ۔
صلاح ٹھہرانا (رک) کا لازم ، رائے قائم کرنا۔ وزیر زادہ و گل رخ کی بھی یہی صلاح ٹھہری کہ جو طوطا کہتا ہے سو کیجے۔ (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۳)۔ لاچار یہی صلاح ٹھیری کہ سب اسباب کو بند کر کر قفل کر دیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۷)۔

ٹھیری ہے اُن کے آنے کی اب کل پہ جا صلاح
اے جاں بر لب آمدہ تیری ہے کیا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۷)۔

---دَولَت کس اضا(---و لین ، فت ل) صف ، امث۔
ریاست کے لیے موزوں اور مفید نیز عوام کی صلاح۔ ان سے ملاقات کرنا صلاح دولت نہیں اس لئے ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کیا۔ (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۷۱)۔ [صلاح + دولت (رک)]۔

---دِہی (---کس د) امث۔
مشورہ دینا ، رائے دینا۔ صلاح دہی ان لوگوں کی بالکل موقوف ہے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۹۱)۔ [صلاح + ف : دہ ، دادن - دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---دِید (---ی مع) امث۔
مشورت ، تجویز ، مشورہ (نوراللغات)۔ [صلاح + دید (رک)]۔

--- دینا محاورہ.
مشورہ دینا ، رائے دینا ، تجویز پیش کرنا.

صلا دے بھیج یکشنبہ شتابی باندھ سر ڈھانکا
وونی اس ٹوٹکے سوں سچ لگتا مراد آیا ہی کلثم کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۶). اکثروں نے صلاح دی کہ اے ملک تمہارا ملک سب آباد و زرخیز ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳۷). یہ ضرور صلاح دیتا ہوں کہ جہاں تک جائداد وغیرہ کا تعلق ہے اس کا انتظام اپنے سامنے ہی ایسا کر دو کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے. (۱۹۳۷ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۳۸۹). شاید وہ حالات کی نزاکت کو سمجھ کر مہاراجہ کو اصلاح احوال کی صلاح دے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳).

--- کار صف.
۱. **مشورہ دینے والا ، مشیر ، وزیر.** صلاح کار جب شمشیر و قلم کو قائم مقام حکم سلطنت سمجھ کر واسطے آبادی و خبر گیری ملک ... متعین فرمایا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۳).

رنگ کیا ہے امیدواروں کا
ڈھنگ کیا ہے صلاح کاروں کا

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۱۳). اس نے ... سٹوک مئر کو اس باب میں اپنا صلاح کار بنایا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۶۳). ہندی صلاح کار سیٹھی نے کہا کہ وزارتِ داخلہ کی ہدایات کے تحت ، اس نے ... ہندی افسران کی تقرری کی سفارش کی ہے. (۱۹۸۵ ، بھارت میں قومی زبان کا نفاذ ، ۱۹۸). ۲. **پرہیزگار، مُتقی** (فرہنگ آصفیہ). [صلاح + کار ، لاحقۂ فاعلی].

--- کار کُجا و مَن خَراب کُجا کہاوت.
مجھ جیسا برباد کہاں اور صلاح کار کہاں یعنی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں (جامع الامثال).

--- کَرنا محاورہ.
۱. **مشورہ کرنا ، رائے معلوم کرنا.**

جمع ہو گئے اور کرئے یوں صلاح
محمد علی سے فراغت فلاح

(۱۷۹۴ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۳۱). جب یہ سنا اور سوچے کہ خوش آواز اور خوش الحان نوجوان ہے تو صلاح کرنے لگے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۷۹). رسول خان جلالہ والا نے صلاح کی کہ آؤ ہم بھی وہاں چلیں. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۶). ۲. **بلانا (کھانے کے لیے)، تواضع کرنا ، خاطر مدارات کرنا؛ (عموماً) عام دعوت دینا.**

ساقی صلاح کی ہے تو منہ سے لگا دے خم
دو چار جام سے تو میں سرشار ہو چکا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹). اس نے ملازم شہزادی کا سمجھ کر شراب و کباب کی صلاح کی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۴۹). علیک سلیک کے بعد انہوں نے کھانے کی صلاح کی. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۶۳). ۳. **صلح کرنا ، مصالحت کرنا ، آشتی قائم کرنا ، دوستی کرنا.**

محتسب سے صلاح کیجیے گا
مے کو چندے مباح کیجیے گا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶).

--- کے لیے بُڈّھے ، لَڑنے کے لیے جُوان کہاوت
مشورہ بڈھوں سے لینا چاہیے اور لڑنے کے لیے جوان آدمیوں کو ہمراہ لینا چاہیے (جامع الامثال).

--- لینا محاورہ.
رائے لینا ، مشورہ لینا ، تدبیر معلوم کرنا.

یہ ہی مرا رفیق ہے یہ ہی مرا شفیق
لوں کس سے واں کے جانے کی دل کے سوا صلاح

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۸). بڑی مہم کا منصوبہ باندھ لیا اور ماں باپ سے صلاح تک نہ لی. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۵۷). میں نے صلاح لی... انہوں نے اتنے قانونی نکتے بتائے کہ ان کی جانب میرا دھیان گیا ہی نہیں تھا. (۱۹۸۸ ، افکار، کراچی ، نومبر ، ۶۲).

--- مَشْوَرَہ کَرنا محاورہ.
باہم مشورہ کرنا ، تبادلہ خیال کرنا ، ایک دوسرے کی رائے لینا ، مل کر تدبیر کرنا. سپاہیوں نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے کہا کہ ٹھیک ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۵۵).

--- مَصْلَحَت کَرنا محاورہ (قدیم).
رک : صلاح مشورہ کرنا. «درباری امرا جتنے تھے جمع ہوئے اور صلاح مصلحت کرنے لگے». (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰).

--- مِلْنا محاورہ.
ایک رائے ہونا ، ہم خیال ہونا ، تدبیر پر اتفاق ہونا.

عادت میں فرق رائے جدا وضع مختلف
اے ہند گو ملے گی نہ میری تری صلاح

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۶۷).

--- وَقْت کس اضا(--- فت و ، سک ق).(الف) امث.
مصلحت ، وقت کا تقاضا ، مناسب موقع. اس نے جواب دیا کہ یہ صلاح وقت نہیں کہ یکایک اپنا تھر چھوڑ دیجیئے یا تر بیٹھئے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی، ۶۱). بادشاہ نے صلاح وقت اسی میں دیکھی کہ قلعہ خضر خان سے لیکر مغرور راجہ کے ایک بھانجے کو عنایت کر دیا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۷۸). (ب) صف. **بہتر ، مناسب ، موزوں** (پلیٹس). [صلاح + وقت (رک)].

--- ہونا محاورہ.
صلاح کرنا (رک) کا لازم ، رائے ہونا ، مشورہ ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

صَلاحاً (فت ص ، فت ح ، تن ح بفت) م ف (قدیم).
مشورہ کے طور پر ، رائے دینے کے انداز میں.

و لیکن تھی از بس نپٹ ذی شعور
صلاحاً کہا اس سے یوں بالضرور

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، ۵۴).

صَلاحْنا (فت ص ، کس ح) ف م.
بہتر جاننا ، صحیح سمجھنا ، جائز ماننا.
مرشد وہی صلاحنے جیسے شرع فرمانے
غیر شرع جو صفت ہے وہ تو نہیں روانے
(۱٦۵۳ ؛ گنج شریف ، ۹۷). [صلاح + نا ، علامت مصدر].

صَلاحی (فت ص) صف ؛ امذ.
۱. صلاح (رک) سے منسوب یا متعلق ، صلاح کا ، بہبود کا. سیاسیات معاشی نعروں کا ضمیمہ بن کر رہ گئی ہے اس لیے تجدید کے صلاحی و اصلاحی مقصد کے مد نظر معاشیات کا معاملہ اہم و مقدم ہو گیا ہے. (۱۹۵۵ ، تجدید معاشیات ، ۱۵). **۲. صلاح مشورہ دینے والا ، صلاح کار.**
صلاحی اوسکا ہے آہوئے صحرا
ہے اوسکا رتھ روپہرا اور سنہرا
(۱۸٦۰ ، نواہ غیب (رسالہ علم جوتش) (ق) ، ۴). **۳. نئے کبوتروں کو بازی کے لیے تیار کرنے کو باہمی تعاون کرنے والے دو کبوتر باز جو یہ معاہدہ کر لیتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک دوسرے کا پکڑا ہوا کبوتر واپس دے دیا کریں گے.** تا وقتیکہ صلاحی سے لڑ کر بٹھے بخوبی نہ چھوٹنے لگیں صیدی سے نہ لڑائیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۴). [صلاح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَلاحِیَّت (فت ص ، کس ح ، شد ی بفت) امث.
۱. (کسی شے یا شخص کے) درست ہونے کی صورت حال ، درستی ، بہتری ، اصلاح ، نیکی ، پارسائی ، خوبی.
علم سیکوں صالحاں سوں جا ملوں
وہ صلاحیت کی ہو صالح جیوں
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۵۳).
صحابہ اور بھی صالح تھے لیکن
صلاحیت کا احصا غیر ممکن
(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۵٦). عوام الناس کی رفاہیت و صلاحیت کا ساعی رہے گا. (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۷۸). اس پر بھی انہوں نے صلاحیت نہ اختیار کی تو لڑیں گے. (۱۹۲۵ ، ابوالحسنین ، ۲۰). **۲. لیاقت ، اہلیت ، قابلیت.**
آدمی میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو
دوست رکھتا ہوں میں قرطاس غلط بردار کو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۹٦). اس کی صلاحیت ہر شخص میں ہونا ممکن نہیں. (۱۹۱۲ ، فلسفیانہ مضامین ، ۹۷). مجھ میں سوچنے سمجھنے کی کوئی صلاحیت نہ تھی. (۱۹۸٦ ، قطب نما ، ۳۰). **۳. ملائمت ، نرمی ، آہستگی ، دھیرج.** اس کا جوش و خروش دھیما ہو کر رفتار میں صلاحیت و آہستگی پیدا ہو جاتی ہے. (؟ ، دختر فرعون (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱). **۴. حادثات اور مسافروں کی آمد و رفت وغیرہ کا وہ روزنامچہ جسے پولیس تھانے میں مرتب کرتی ہے ، روزمرّہ کا احوال جو تھانہ دار حاکم کو لکھ کر بھیجتا ہے ، روزنامچہ.** مطلع ہونا آمد و رفت مسافرین اور مترددین از روئے بہی صلاحیت. (۱۸۴۹ ، دستورالعمل انگریزی (ترجمہ)، ۹۹). [ع].

---بَہی (---فت ب) امث.
محکمۂ مال یا پولیس کا روزنامچہ (فرہنگ آصفیہ). [صلاحیت + بہی (رک)].

---پَر آنا محاورہ.
راہ پر آنا ، درستی پر آنا ؛ نیک ہو جانا. جب سے شادی ہوئی ہے مزاج صلاحیت پر آ گیا ہے. (۱۹۲٦ ، نوراللغات ، ۳ : ۴۳۵).

---پَسَنْد (---فت پ ، س ، کس ن) صف.
نرم مزاج ؛ نیک و پارسا. سنگھ راس ، اس راس کے جنم سے متحمل مزاج اور صلاحیت پسند اور شراب اور گوشت سے زیادہ رغبت ہو. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۴٦). [صلاحیت + پسند (رک)].

---پَیدا کَرْنا ف م.
قابلیت پیدا کرنا ، لیاقت ابھارنا. وہ میرے اندر ... صلاحیت پیدا کر رہے تھے. (۱۹۸۷ ، سات دریاوں کی سر زمین ، ۹).

---رَکْھنا ف م.
قابلیت رکھنا ، استعداد رکھنا. اخبار کا اجرا کسی ایسی قدآور شخصیت نے کیا جو رائے عامّہ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی تھی. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، ۵۷).

---طَبْع کس اضا (---فت ط ، سک ب) امث.
نیک مزاجی ؛ مادۂ قابلیت ، سمجھداری (ماخوذ : مہذب اللغات). [صلاحیت + طبع (رک)].

---کار کس اضا ؛ امث.
کام کی استعداد ، کام کرنے کی قابلیت. مشورہ دیتے وقت محقق کی دلچسپی اور صلاحیت کار ملحوظ رکھے. (۱۹۸٦ ، اردو میں اصول تحقیق ، ۱ : ۹۹). [صلاحیت + ف : کار ، کردن ـ کرنا].

---کو زَنْگ لَگْنا محاورہ.
اہلیت کا ناکارہ ہو جانا ، بےکار ہو جانا ، قابلیت ختم ہو جانا. ہم واقعی سوچنے لگے کہ شاید ہماری صلاحیتوں کو زنگ لگ گیا ہے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۰۷).

---لِکْھنا ف م.
سراؤں کے آنے جانے مسافروں کا نام پتہ وغیرہ کا احوال لکھنا ، رپورٹ لکھنا ، درج رجسٹر کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---مَآب (---فت م ، ا بمد) صف.
رک : صلاحیت پسند ، نرم ، ملائم ، لچکیلا ، لچکدار. جلال شاہ کی طبیعت پہلے ہی صلاحیت مآب تھی ... شاہ صاحب کا بیان سن کر کانپ گیا. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۹٦). [صلاحیت + مآب (رک)].

صَلادَت (فت ص ، د) امث.
ٹھوس پن ، ٹھوس ہونے کی کیفیت ، سختی ، ٹھوس ہونا. جیالوجی کے جاننے والے جانتے ہیں کہ سختی و صلادت ایک عارضی صفت ہے. (۱۹۱٦ ، طبقات الارض ، ۱۰). [ع].

صَلاء (فت ص) امذ.
کھانے کی دعوت ، صَلا ، بُلانا. دستور کی بات ہے کہ کھانے کی صلاء آدمی دوسروں کی کرتا ہے مگر اس سے غرض یہ نہیں ہوتی کہ لوگ اس کے ساتھ کھانے لگیں. (١٨٩١ ، مکارم الاخلاق ، ٣٩٢). [ع].

صِلایَہ (کس ص ، فت ی) امذ.
بٹہر ، سل ، سل بٹہ ، کھرل (اسٹین گاس ؛ فرہنگ عامرہ). [ف].

--- کَرْنا ف م.
(طب) کھرل یا سل بٹے پر پیسنا ، (برادے یا پوڈر وغیرہ کو)، پانی یا شربت وغیرہ میں حل کرنا. نمکِ سنگ ... صلایہ کر کے لگانا. (١٨٧٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ٩٩). تمام کو باریک پیس کر پانی میں غبار کے مانند صلایہ کریں. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٦).

صَلْب (فت ص ، سک ل) امذ.
جلنا (بخار میں) ؛ صلیب پر چڑھانا ؛ چھیڑنا ، ستانا ، تنگ کرنا (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس). [ع].

صُلْب (ضم ص ، سک ل).(الف) امذ ؛ امث.
١. **ریڑھ کی ہڈی ، پشت کے مہرے.** ان منکوں کے تمام سلسلہ کو صلب یا عمودالفقرات (ورٹی برل کالم) کہتے ہیں. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٧). دونوں کے جسم میں صُلب یعنی ریڑھ کی ہڈی موجود ہے. (١٩٣٢ ، عالم حیوانی ، ١). ٢.**(مجازاً) نطفہ ، نسل نیز حسب شرف آبائی.** باپ کے صلب میں تی جو قطرہ ماں کی رحم میں آیا تھا ہور جیو اس میں سمایا تھا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٩٨).اس حال کا نانوں گنج مخفی ہے ہور اس کا مثال ... جیوں صلب وبا جیوں شکمِ مادر ہے. (١٦٩٧ ، پنج گنج ، ٢٨). یہ شخص کوئی قدسی نژاد ہے یا صلب کسی بادشاہِ بلند اقبال کا. (١٩٠٥ ، آرائش محفل ، افسوس ، ٣٢٦). یہ صاحبزادیاں میرے صلب سے نہیں. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٥٧٩). گندھرپ کی صلب سے ایک فرزند پیدا ہوا. (١٩٣٩ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ٩٠٢). پشتہ یعنی تلوار کا پچھلا حصّہ لیکن پشت بمعنی صلب یعنی نطفہ اور ذات کا اشارہ موجود ہے. (١٩٧٩ ، اثبات و نفی ، ٧٩). (ب) صف. **سخت ، ٹھوس ، مستحکم ، مضبوط.**

قیامت سست ہے یہ نبض اللہ
بدرجہ صلب ہے اور ہے بطی آہ

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٣٠٢). اگر ... صلب چیز کچھ مدّت تک جسم کو دبائے رکھے تو ممکن ہے کہ دماغ کی صورت بدل جائے. (١٨٩٥ ، فرینالوجی ، ٣٦).میں نے ایک بیمار کو دیکھا اس کی نبض صلب اور بطی تھی. (١٩٦٩ ، جنگ ، کراچی ، ١٩ دسمبر ، ٦).[ع].

--- بَصُلْب (--- فت ب ، ضم ص ، سک ل) م ف.
نسل در نسل ، ایک نسل سے دوسری نسل تک ؛ (مجازاً) طویل عرصہ تک. یہ درخت ... قرن بہ قرن اور صلب بہ صلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا. (١٨٥١ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). [صلب + بہ (حرفِ جار) + صلب (رک)].

--- پِدَر کس اضا(--- کس پ ، فت د) امذ.
باپ کا نطفہ. یہ آواز تمام بنی آدم کے ... کان میں ڈالی حتّٰی کہ جو صلبِ پدر اور رحم مادر میں تھا.(١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٢٣٣).

نا ک اسکی ازل سے تھی بریدہ
تھا صُلبِ پدر میں قد خمیدہ

(١٨٨٦ ، کلیات اردو ، ٨٧). [صلب + پدر (رک)].

صُلْباً بَعْدَ صُلْبٍ (ضم ص ، سک ل ، تن ب بفت ، فت ، ب ، سک ع ، فت د ، ضم ص ، سک ل ، تن ب بکس) م ف.
ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں ، نسل در نسل ، نسلاً بعد نسلٍ. علم ان کے خانوداہ میں بطناً بعد بطنٍ اور صلباً بعد صلبٍ ... چلا آتا ہے. (١٨٣٦ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ٥٢).

صُلْبی (ضم ص ، سک ل) صف.
١. **صلب (رک) سے منسوب یا متعلق ، نسل کا ، پشتینی نیز سگا (بیٹا وغیرہ).** تفسیر زاہدی میں ہے کہ جمع اولادِ آدم علیہ السلام کی صلبی توام ہوتی ہے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ١١١). جو حکم کہ صلبی بیٹے کی زوجہ سے متعلق ہے وہ اس کی زوجہ سے متعلق نہیں ہو سکتا. (١٨٩٨ ، سرسیّد ، مضامین ، ١٦٦). متبنٰے بیٹوں کے ساتھ ہر طرح پر صلبی بیٹوں کی سی مدارات کی جاتی تھی. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٥٢). ان کا ترکہ ساری امت کا ہے ان کی نسلی صلبی اولاد کیلئے مخصوص نہیں. (١٩٧٣ ، فرقے اور مسالک ، ١٦). ٢. **جائز (اولاد)** (پلیٹس). [صلب + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُلْبِیَّہ (ضم ص ، سک ل ، کس ب ، شدی بفت نیز بلا شد) امذ ؛ صف.
(آنکھ کے تین پردوں میں سے) اوپر کا پردہ ، آنکھ کا ایک سخت طبقہ جو سفید ہوتا ہے. یہ طبقۂ صلبیہ کی طرف سے نکلا ہے. (١٨٣٥ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ٨١). ملتحمہ ... صلبیہ کرۂ چشم کے سپید حصّے کے ساتھ ڈھیلے طور پر اتصال رکھتا ہے. (١٩٢١ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ٣ : ٣٤٣). آنکھ کی دیوار تین تہوں پر مشتمل ہے ان میں سب سے اوپر کی تہہ کو صلبیہ کہا جاتا ہے. (١٩٦٥ ، حیوانیات ، ١ : ١٣٥). [صلبی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

صُلْح (ضم ص ، سک ل) امث.
١. **میل ملاپ ، مصالحت ، آشتی ، سمجھوتا ، جنگ کی ضد.**

آئے ہو بعد صلح کبھو ناز سے تو یاں
منہ پھیر ادھر سے بیٹھے ہو جیسے لڑے ہوئے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٢١).

اوس سے کیا مدعا کہوں سالک
صلح کی بات کو جو شر سمجھے

(١٨٧٩ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ١٦٠). اپنے آپ سے یا دنیا سے مکمل صلح نہیں ہو سکی. (١٩٨٨ ، نشیب ، ٧٧). ٢. **امن و امان** (مہذب اللغات). ٣. **(تصوف) عبارت ہے**

قبولِ اعمال اور عبادت اور وسائطِ قرب ہے اور اس سے رضا بقضا بھی مراد لیتے ہیں اور عنایتِ حق کو بھی کہتے ہیں جو بعد آزمائش ہوتی ہے (مصباح التعرف). ۴. کبوتر بازوں کا باہمی عہد جس کے سبب ایک دوسرے کے کبوتر کو بغیر معاوضہ لیے واپس کر دیتا ہے.

صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا
صلح بھی ٹھہری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲). [ع].

--- آمیز (--- ی مع) صف.
صلح سے پیوستہ ، پُرامن ، صلح پسندانہ.

چاہتا ہوں دل ستی اے نازنیں
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۲). [صلح + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

--- بازی امث (قدیم).
دوستی ، میل ملاپ ، ربط ضبط.

دندیاں سوں کرو صلح بازی اوّل
کہ دندی سوں ہوتا ملک میں خلل
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳). [صلح + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پَسَنْد (--- فت پ ، س ، سک ن) صف ؛ امذ.
صلح جو ، امن پسند ، وہ جو جھگڑے فساد کو پسند نہ کرے ، مصالحت پسند. مسلمانوں کو مکّہ میں جان و مال کی حفاظت یا امن و امان حاصل نہ تھا اور اگرچہ وہ قوم کے لیے بے ضرر اور صلح پسند رکن تھے. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳۰). [صلح + پسند (رک)].

--- پَسَنْدی (--- فت پ ، س ، سک ن) امث.
امن پسندی ، میل ملاپ ، مصالحت کیشی. دوسری قومیں اور ذاتیں جو صلح پسندی اور امن پسندی کی قائل تھیں انہیں بزدل اور حقیر نظر آتیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۱۵۰). [صلح پسند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- ٹِھہرنا / ٹَھہرْنا محاورہ.
تصفیہ ہو جانا ، ملاپ ہونا ، لڑائی کے بعد میل ہونا ، سمجھوتا ہونا . ان میں اور بدرالدین لولو میں صلح ٹھہر گئی. (۱۸۳۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۰).

--- جُو (--- و مع) صف.
صلح پسند ، صلح کا متلاشی ، صلح کا خواہاں. اس حالت میں جب کہ آنحضرتؐ ایک صلح جو اور خیراندیش تبلیغ کر رہے تھے ... جلاوطن کیے گئے. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۳۳). اسلام مشرق عیسائیوں کے مقابلہ میں کبھی زیادہ نرم خو اور صلح جو تھا. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۸). ”اب تمہارا رویہ اچانک بہت صلح جو ہو گیا ہے“. (۱۹۷۷ ، خوشبو ، ۱۲۸). [صلح + ف : جُو ، جستن - ڈھونڈنا].

--- جُوئی (--- و مع) امث.
صلح و آشتی سے رہنا ، مصالحت کرنا. مفاہمت ، عاقبت اندیشی اور صلح جوئی ان میں تھی ہی نہیں. (۱۹۵۱ ، نیم رخ ، ۲۲). مناسب یہی ہے کہ اس کا تدارک گفت و شنید اور صلح جوئی سے کیا جائے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۲۷). [صلح جو + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جُویانَہ (--- و مع ، فت ن) صف.
صلح جوئی کا ، مصالحت پسندانہ ، امن پسندانہ. سرسیّد احمد خاں کی صلح جویانہ کوششوں کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا. (۱۹۷۶ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۰۵). [صلح جُو + یانہ ، لاحقۂ صفت].

--- حُدَیبِیَہ کس اضا (--- ضم ح ، ی لین ، کس ب ، فت ی) امث.
سن ۶ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے حدیبیہ کے مقام پر ایک معاہدہ کیا تھا جو صلحِ حدیبیہ کے نام سے معروف ہے.

لکھا تفسیر میں ہے نقلی کے
کہ جب صلحِ حدیبیہ ہوئی تھی
(۱۸۱۳ ، مثنوی برق لامع ، ۷). صلحِ حدیبیہ تک دشمن کی طرف سے کوئی صلح یا باہمی معاہدہ نہیں ہو سکا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۲۸). لیکن بظاہر صلحِ حدیبیہ کو جب کفّار نے توڑ ڈالا اس کے بعد اور اسی کے متعلق یہ واقعہ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۵۱). [صلح + حدیبیہ (عَلَم)].

--- دوسْت (--- و مع ، سک س) صف ؛ امذ.
صلح پسند ، پُرامن ، صلحِ کل ، آشتی پسند ، امن خواہ (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). [صلح + دوست (رک)].

--- دینا محاورہ (قدیم).
اصلاح دینا ، درست کرنا ، خامیاں دور کرنا ؛ مشورہ دینا.

اگر ہوئے گا کچ اس میں کم و بیش
صلح دیوے عارفاں نیک اندیش
(۱۷۳۷ ، گنج الاسرار ، شہ تراب ، ۳).

--- شِکَنی (--- کس ش ، فت ک) امث.
صلح کا عہد توڑ دینا ، عہد شکنی (جامع اللغات). [صلح + ف : شکن ، شکستن - توڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کاری امث.
صلح و آشتی سے رہنا ، مصالحت کرنا مفاہمت ، عاقبت اندیشی کے نور سے معمور تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲). [صلح + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کامِل کس صف (--- کس م) امث.
(اپنے پرائے) سب سے رواداری برتنا ، مستحکم مصالحت ، مکمل صلح ، پختہ مفاہمت (پلیٹس). [صلح + کامل (رک)].

--- کَرانا ف م.
مصالحت کرانا ، فریقین میں جھگڑا ختم کرانا ، ربط ضبط قائم کرانا ،

جن لوگوں کو صلح کرانے کا حکم ہے ان کے لیے یہ درست نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے دلوں میں کدورت رکھیں. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۲).

---کَر دینا محاورہ.
(فریقین میں) جھگڑا ختم کرنا ، امن قائم کرنا ، ربط ضبط بحال کرنا (پلیٹس).

---کَرْنا محاورہ.
۱. (i) **لڑائی یا دشمنی کا خاتمہ کرنا ، تعلقات بحال کرنا ، باہمی موافقت قائم کرنا ، دوستی کرنا.**

وہی خوب جو صلح اس سوں کریں
سر اور گردن اپنی اچا کر دھریں

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۸).

زالِ دنیا نے صلح کی کس دن
یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸). بہتر ہے کہ قریش ایک مدت کے لیے ہم سے صلح کر لیں. (۱۹۶۳ ، محسن اعظم اور محسنین ، ۶۱). (ii) **فریقین میں مصالحت کرانا ، کسی کے درمیان امن قائم کرنا نیز عارضی صلح کرنا ، کچھ عرصے کے لیے جنگ ملتوی رکھنا** (پلیٹس). ۲. (قدیم) **درست کرنا ، بہتر بنانا ، اصلاح کرنا.** توں راجپوت کو عشق سوں صلح کیا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۹).

---کَرْوانا محاورہ.
رک : صلح کر دینا (پلیٹس).

---کُل کس صف(---ضم ک). (الف) امث.
(اپنے پرائے) ہر شخص سے رواداری برتنا' (دوست دشمن) کسی سے جھگڑا فساد نہ کرنا ، بے تعصبی ، سب سے ملاپ و آشتی ، خیر خواہی.

عدالت نے تیری صلحِ کل کرے
ہم آغوش شکرہ و بلبل کرے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۳).

جلک خوب اخلاص میں تھا مغل
نبھایا رک اس سات اپس صلحِ کُل

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۴).

ہیں صلحِ کل کے گوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر
ازبس کہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ہوا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۹).

نہ بت کدے سے ہمیں کام ہے نہ مسجد سے
یہ صلحِ کل کے لیے سب سے راہ کر چھوڑا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۳۵).

جوشنِ جنگ و جدل پہنے تو کس کے واسطے
ہم تو بیٹھے ہیں ردائے صلحِ کل اوڑھے ہوئے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۲). مسٹر روز ولٹ ایک اعلیٰ درجے کے آشتی پسند آزاد شخص اور صلحِ کل کے پرزور حامی ہیں. (۱۹۰۶ ، مضامین پریم چند ، ۱۹۶).

وہ جہانگیر ہے تو عہدِ ہمایوں کا مہے
صلحِ کُل بڑھ کے ہے اکبر سے ترا طرزِ عمل

(۱۹۱۴ ، ریاض شفق ، ۲۴). اپنی بات کہہ جانے کے باوجود صلحِ کل کی یہ کیفیت ان کی شاعری میں بھی نظر آتی ہے. (۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۴۲). (ب) صف ؛ امذ. **مصالحت پسند ، جس کی طبیعت میں آشتی ہو ، سب کے ساتھ رواداری برتنے والا ، امن پسند شخص.**

بت کو بھی دیکھ کے کہتے ہیں ہم اللہ اللہ
صلحِ کل کیوں نہ کہیں گبرو مسلمان ہم کو

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۷). زانیوں میں پاک بازی آ گئی ، جنگجو صلحِ کل بن گئے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۰۷). [صلح + کُل (رک)].

---کُنِنْدَہ (---ضم ک ، کس ن ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ. **(فریقین میں) صلح کرانے والا ، آشتی قائم کرنے والا ؛ مصالحت کرنے والا ، دوستی کرنے والا.** وہ آپس میں لڑنے لگتے اور تیسرا آدمی ایک صلح کنندہ بن جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۷). [صلح + کُنندہ ، لاحقۂ فاعلی].

---نامَہ (---فت م) امذ ؛ سہ صلحنامہ.
باہمی مصالحت کا عہدنامہ ، راضی نامہ. صلحنامہ جب تک دونوں مل کر صلح نہ کریں نہیں ہو سکتا. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۹۰). حدیبیہ کا صلح نامہ لکھا جانے لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے کاتب تھے. (۱۸۹۴ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۵). برائے نام ... صلحنامہ کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے. (۱۹۷۳ ، حیات سلیمان ، ۲۰۱). [صلح + نامہ (رک)].

---و آشْتی (---و مع ، سک ش) امث.
باہم مصالحت ، دوستی ، بھائی چارہ. اب موقع ملا کہ صلح و آشتی کے ساتھ ... اصل مقصود کی طرف توجہ کی جائے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰). صلح و آشتی کی ابتدا ہندوؤں کی طرف سے ہوئی تھی. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان ، بحیثیت صحافی ، ۸۶). [صلح + و (حرفِ عطف) + آشتی (رک)].

---وَر (---فت و) صف .
مصالحت کرنے والا ، امن پسند. زراعت پیشہ گوجروں سے بھی زیادہ صلح ور ہیں. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۲۶۸). [صلح + ور ، لاحقۂ صفت].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
مصالحت ہونا ، میل جول ہونا ، دوستی ہونا ، جنگ نہ کرنے کا عہد ہونا. ایک مدت کے بعد ... دونوں قبیلوں میں صلح ہو گئی. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۷).

صُلَحا/صُلَحاء (ضم ص ، فت ل) امذ ؛ ج.
نیک ، پرہیزگار ، متقی ، پاک سرشت ، نیک کردار ، نیکوکار (لوگ). اچھے اچھے صلحا اس کی پاکدامنی کی قسم کھائیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۰).

جو دینِ حق میں آ گئے باطل کو چھوڑ کر
داخل وہ ہو گئے صلحاء و خیار میں
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۶۳). علامہ مرحوم کو صوفیائے کرام اور علما و صلحا سے ملنے کی ہمیشہ تمنا رہتی تھی . (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۹۲). [صالح (رک) کی جمع].

صُلحاً (ضم ص ، سک ل ، تن ح بفت) م ف.
آشتی سے ، دوستانہ طور پر ، آپس داری کے طور پر. فدک ایک گاؤں ہے حجاز میں ... خدا نے اپنے رسول کو فتح کیا تھا اس لیے کہ صلحاً حاصل ہوا تھا. (۱۸۹۵ ، آیاتِ بینات ، ۲ : ۳). [صلح + اً ، لاحقۂ تمیز].

صُلحی (ضم ص ، سک ل) صف (قدیم).
آشتی سے رہنے والا ، لڑائی جھگڑے سے گریز کرنے والا ، مصالحت پسند ، صلح جُو.
کبھیں ظالم کبھیں مظلوم کبھیں صلحی کبھیں جنگی
کبھیں جھوٹے کبھیں سانچے کبھیں برسی کبھیں بھنگی
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۵). [صلح + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَلد (فت ص ، سک ل) صف.
ٹھوس ، سخت. تختِ طاؤس کے کل یا جزو کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ صلدِ طلائی نہ تھا. (۱۹۳۲ ، تختِ طاؤس ، ۱۱۵). [ع].

صَلصال (فت ص ، سک ل) امث.
چکنی مٹی جس میں ریت ملی ہو ، خشک کھنکھناتی مٹی ، سوکھی اور سخت مٹی کہ جب اس پر انگلی مارو تو آواز نکلے.
خلق ظاہر ہے ترا گرچہ ز صلصال و حماء
فیضِ قدسی کی مدد سے ہے تجھے نشو و نما
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۲۵). ابوالبشر ... ہزاروں برس پختہ و خام رہے کلام مجاز صلصال منطوق. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۸). ایک نفیس ذرات والی مٹی جسے صلصال (کلے) یا چکنی مٹی کہتے ہیں اس دلدل سے اکثر باتوں میں مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۱۲). [ع].

صُلصُل (ضم ص ، سک ل ، ضم ص) امث.
فاختہ. بلبلِ نو دمیدہ شاخسار پھر کہو ، وائے صلصل سر و جوئبار پھر کہو. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۸۰).
موروکی وہ کوکیں رند نہ چوکیں خون نہ تھوکیں دل ہو مگن
پھولوں پہ وہ بلبل سرو پہ صلصل عشقہ و سنبل دولھا و دلہن
(۱۸۸۳ ، کلیاتِ قدر ، ۷۳).
محفل میں ضیا بیز نہ ساقی ہے نہ ساغر
گلشن میں نوا ریز نہ صلصل ہے نہ درّاج
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۶۳).
جادوے شب کو جگاتی ہے صدائے قلقل
عمر رفتہ کو بلاتی ہے صفیرِ صلصل
(۱۹۷۳ ، برگِ خزاں ، ۲۰۷). [ع].

صَلصَلانی (فت ص ، سک ل ، فت ص) صف.
چکنی مٹی کا ، چکنی مٹی والا . سلیٹ اور جھکڑ بھٹی ... کی میل سے صلصلانی مادہ حاصل کیا جاتا ہے . (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۶۳۶). [صلصل (صلصال (رک) کا مخفف) + انی ، لاحقۂ نسبت].

صَلصَلَة (فت ص ، سک ل ، فت ص ، ل) امث.
آواز ؛ لوہے یا زنجیر کی جھنکار ، گھنٹے کی آواز ، گرج.
ہوئیں یکجا صفتیں ملحمہ و رحمت کی
شاہدِ صلصلۃ الوحی ہے بانگِ جرسی
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۵۳). [ع].

ـــُ الجَرَس (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ج ، ر) امث.
گھنٹے کی آواز. صلصلۃ الجرس گھنٹے کی طرح آواز یا تمثل فرشتہ کا کسی شکل میں متشکل ہو کر نظر آنا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۲). [صلصلۃ + رک: ال (۱) + جرس رک].

ـــُ العَرْش (ـــ ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ر) امث.
(تصوف) آوازِ ذات کو کہتے ہیں کہ قبل پیدائش خلق کے تھی اور بعد فنائے خلق کے بھی رہیگی یہ آواز بےحد اور بےجہت ہے اس کو صوتِ سرمدی اور سرحق بھی کہتے ہیں (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صلصلۃ + رک: ال (۱) + عرش (رک)].

صَلصَلَہ (فت ص ، سک ل ، فت ص ، ل) امث.
رک : **صلصلۃ.** قوتِ سمع کی تشویش یہ ہے کہ مبہم آوازیں سننے میں آئیں مثلاً طنین ، صلصلہ ، ہمہمہ. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۲۰۸).
پھر صلصلۂ پیکار اُٹھا
اٹھ ساقی اٹھ تلوار اٹھا
(۱۹۳۶ ، لالۂ طور ، ۳۰). [صلصلۃ (رک) کا مفرس].

صَلعَم (فت ص ، سک ل ، فت ع) فقرہ.
صلی اللہ علیہ وسلم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تخفیف ، جس کے معنی ہیں خدا ان پر (اور ان کی اولاد پر) رحمت اور سلامتی نازل کرے یہ آنحضرتؐ کے اسما و القاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے. حضرت صلعم سے یہ معجزہ کئی مرتبہ ظاہر ہوا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۷). خود حضرت سرورِ کائنات صلعم کو ... مکّے کی یاد جب آتی دل دکھا ہی دیتی تھی . (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۲ ، ۱ : ۵۱۰). [صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (رک) کی تخفیف].

صَلعَہ (فت ص ، سک ل ، فت ع) امذ.
سر کا ایک مرض ، گنجا ہونا ، گنجاپن. کبھی کبھی جلد پر نورانات پائے جاتے ہیں یہ بیشتر گلابی رنگت کے دھبوں یا کھسرا ... طفحات کی شکل میں ہوتے ہیں ، صلعہ بھی واقع ہو سکتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملِ طب ، ۱ : ۱۰۰). [ع].

صَلَف (فت ص ، ل) امث.
شیخی ، ڈینگ ، ناگواری سے بات کرنا ، اپنی جھوٹی تعریف کرنا.

گلِ شاداب کو ہے مرجھانا
اے سراپا صلف و ناز و شباب
(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۲). [ع].

صِلَفچی (کس ص ، فت ل ، سک ف) امذ.
وہ برتن جس میں (دسترخوان پر) ہاتھ دھلانے جاتے تھے ، سلفچی (رک). ماہتاب اوسکی ناقص ترین صلفچی کے سامنے خراب ہے. (۱۸۳۵ ، مرقعٔ پیشہ وراں ، ۳۱). [سلفچی (رک) کا متبادل املا].

صَلَوٰت / صَلوٰۃ (فت ص ، ل نیز سک) امث ؛ ج.
۱. نماز ، درود ، دعا ، رحمت.
بکرید عید آیا صلوٰت بر محمدؐ
آنند علم اُچایا صلوٰت بر محمدؐ
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۲۳).
شاہ عبداللہ جو ہے حضرت نبی کا سیوک
ہر گھڑی صلوٰت بھیجے دیکھ کر تیرا جمال
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۵).
خاموش میر کرتی ہے دل چاک تیری بات
صلوٰۃ بر حُسین کہ ہو گی تری نجات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰۳). بختیارک مسند پر سے اُٹھ کر ناچنے لگا اور پکارا کہ صلوٰت بر ابراہیم پیغمبر خدا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳۱۵).
کرتا ہوں ترے نام پہ ختم اپنا قصیدہ
دورِ صلوٰت اب ہو کہ ہے خوشیٔ سوالات
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۹). **۲. ڈانٹ پھٹکار ، طعن و تشنیع ، دشنام ، برا بھلا (عموماً بسکونِ لام مستعمل).**
اگر رندوں کے حق میں تو نے منھ سے کچھ کہا زاہد
تو یاروں کی زباں پر بھی سنا صلوٰت گزرے گی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۵۳).
اپنے کشتوں کی لحد پر کوئی گالی ہی سہی
ہے سرورِ صلوٰۃ آپ کی صلواتوں میں
(۱۸۳۶ ، دیوانِ سہر (آغا علی) ، ۲۱۸).
دو بوسے با لگ لو گے تب گالیاں میٹھی لگیں
گر وہ نہیں اور یہ نہیں صلوٰت ہے کس کام کی
(۱۸۱۸ ، انظری ، د ، ۳۷). صلوٰت کی اُردو اصل سل بات (بری بات) صلواتیں کی اردو اصل سل باتیں (بری باتیں) ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ۲ : ۸۹). **۳. کسی چیز یا کسی فعل سے دست بردار ہونے ، باز آنے یا بیزار ہونے کے موقع پر مستعمل** (نوراللغات). [صلواۃ (رک) کی جمع].

ـــُ اللہ عَلَیہِ / عَلَیہا (ـــضم ت ، غما ، ل ، شد ل بعد فت ع ، ی لین) فقرہ.
اس مرد / عورت پر ، خدا کی رحمت نازل ہو. حضرت پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ علیہ نے ... فرمایا ہے کہ ... جب کسی کو کسی خدمت کے لیے نوکر رکھے لازم ہے کہ پہلے چشم غور سے اُسکے حال کو ملاحظہ کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۶). سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا نام قلم سے نکلا آنکھوں سے لگایا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ۵). [ع].

ـــ بَر مُحَمَّد و آلِ مُحَمَّد فقرہ.
محمدؐ اور آلِ محمد پر خدا کی رحمت ہو (مہذب اللغات).

ـــ بولْنا محاورہ (قدیم).
درود پڑھنا ، درود بھیجنا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر).
بناز و لعل لب یاقوت جو رولے
بلند آواز سوں صلوٰۃ بولے
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، سورق ، ۳۳).

ـــ بھیجْنا محاورہ.
۱. محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا.
نبی مولودِ لیایا ہے خبر سر تھے خوشی کا
سدا صلوٰۃ بھیجو سب محمدؐ ہور علی کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۱).
غواصی آنکھ کھول ترا وو جمال دیکھ
صلوٰت بھیجتا ہے نبی پر علی الصباح
(۱۶۴۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۶).
بھیجتا ہے صلوٰت ایزدِ سبحاں ان پر
ہوئے سب آپ پر قرباں میں قرباں ان پر
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). **۲. ترک یا نظر انداز کرنا.**
بہار عمر گزشتہ پہ بھیجیے صلوٰت
خزاں میں ذکر خزاں حسبِ حال ہوتا ہے
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۳۶).

ـــ سُنانا محاورہ.
گالیاں دینا ، برا بھلا کہنا ، رک : صلواتیں سنانا جو زیادہ مستعمل ہے.
حالِ دل تم سے کہیں گے تو سنو گے توبہ
اور منہ موڑ کے صلوٰت سناؤ گے ہمیں
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۱۵).
قاصد کو یار کے ہوں پھیر میں کہہ رہا
زاہد سنائیں گے صلوٰۃ اس کلام پر
(۱۸۳۳ ، نسیم (دیاشنکر) ، د ، ۱۹).

ـــ سُنْنا محاورہ.
صلوٰت سنانا (رک) کا لازم ، گالیاں سننا.
اٹھیں گے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف
نہیں تو پھر کوئی صلوٰت سن کے جاتے ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۳).
کہا پھر میاں جی نے یہ بات سن کر
نہیں بات ہے بلکہ صلوٰت سن کر
(۱۹۰۹ ، مظہر المعرفت ، ۲۲).

ـــ کَرْنا / کَہْنا محاورہ (قدیم).
درود بھیجنا (عموماً محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر).

نبی جو حق کے ہیں پیارے ان کا ناوں لے سارے
اٹھے تسبیح ہیں بارے کرو صلوٰت آدم کا
(۱۶۷۸ ، غواصی (بیاضِ مراثی ، ۹۰)).
کہوں صلوٰۃ کہہ کر بعد ازاں میں
نبی جو نقل کیتے سوں بیاں میں
(۱۶۹۹ ، وفات نامہ ، دریا ، ۱).

---ہے فقرہ.
(زیرِ نظر کام سے) دست برداری ہے ، بیزاری ہے ، باز آئے ، ہاتھ اُٹھایا.

دل بتوں کو دے کے دیں کا دھیان بھی جاتا رہا
دیں کو صلوٰت ہے ایمان بھی جاتا رہا
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۷).

صَلْواتیں (فت ص ، ل نیز سک ، ی مج) امث ؛ ج.
صلوٰت (رک) کی جمع ، طعن و تشنیع ، گالیاں.

نئی وضعیں حرکاتیں نئی انداز نئے
نئی چہلیں صلواتیں نئی ہمراز نئے
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (آزاد ، امیرالدین) ، ۱ : ۲۷۰). صلواتیں کی اردو اصل سبِل باتیں (بری باتیں) ہیں. (۱۹۸۸، اردو، کراچی، ۳ : ۸۹). [صلوت + یں ، لاحقۂ جمع].

---پڑنا محاورہ.
گالیاں پڑنا ، طعن و تشنیع ہونا. ادھر میں نے گھورا اور اُدھر مجھ پر صلواتیں پڑنی شروع ہوئیں. (۱۹۳۰، مضامین فرحت، ۲ : ۸۳).

---سُنانا محاورہ.
برا بھلا کہنا ، گالیاں دینا ، طعن و تشنیع کرنا.

پڑھتا تھا میں تو سبحہ لیے ہاتھ میں درود
صلواتیں مجھ کو آکے وہ ناحق سنا گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۳). فاتحہ سے پہلے صلواتیں سناتے ہیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۷). جب خانہ داری کی پریشانیوں سے بہت جی جلتا تو اپنے جنت نصیب کو صلواتیں سناتی . (۱۹۳۵، دودھ کی قیمت، ۴۰). بخشی کو وہ ایسی ایسی صلواتیں سنانے لگے کہ توبہ ہی بھلی. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۹۲).

صَلُّواعَلَی النَّبی (فت ص ، شد ل ، و مع ، غم ا ، فت ع ، ل ، غم ی ، ا ، ل ، شد ن بفت) فقرہ.
تم لوگ نبی پر درود بھیجو (عربی کلمہ اردو میں مستعمل).

گھوڑے کے گرد جنّ و ملک کا ہجوم ہے
صلّوا علی النبی کی بیاباں میں دھوم ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۱). [ع].

صَلوٰۃ (فت ص ، ا بشکل و) امث.
۱. نماز (مسلمانوں کی).

لکھا ہے کوئی جو پڑھے دو رکعت
جمعرات کوں بعد مغرب صلوٰۃ
(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۳).

نہ تھی قیدِ صلوٰۃ و رسمِ صوم
اس پہ سید ، امام واں کی قوم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). اہلِ شریعت کو ورع و تقوی اور صوم و صلوٰۃ ... میں مشغول رہنا چاہیے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۶۳). پابندیٔ صوم و صلوٰۃ ہم میں نہیں ہے. (۱۹۲۵ ، وقارِ حیات ، ۵۲۷). ایک دوسری روایت میں صیامِ رمضان اور صلوٰۃ کو ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۵). **۲. خدا کی رحمت ، درود و سلام (عموماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر).** بعد حمد اور صلوٰۃ کے رنگ دینے والوں کو چمن بیان کے معلوم ہوئے. (۱۸۰۱ ، گلشنِ ہند ، ۲).

خصوصاً حضرتِ ختمِ رسالتؐ
صلوٰۃ و رحمت ان پر تا قیامت
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۲۰۳). اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم توقف فرمائیے آپ کا رب صلوٰۃ فرما رہا ہے. (۱۹۷۶ ، مقالاتِ کاظمی ، ۱۵۳). **۳. سورۂ فاتحہ کا ایک نام ، سورۃالحمد.** نواں نام صلوٰۃ ... اور مراد صلوٰۃ سے فاتحہ ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱۳۶). [ع].

---التَّسْبِیح (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک س ، ی مع) امث.
ایک قسم کی نماز نفل جس میں قیام میں پندرہ بار اور باقی چھ جگہ رکوع ، قومہ ، سجدہ اور دونوں سجدہ کے درمیان بیٹھنے کے مقام پر اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دس بار سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھنا ہوتا ہے . نعیمہ نے نماز عشا سے فارغ ہو کر صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی تو آدھی رات ہو گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۲۱). [صلوۃ + رک : ال (ا) + تسبیح (رک)].

---الحَوْل / الخَوف (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ولین) امث.
خوف کے عالم کی نماز جو لڑائی کے میدان میں پڑھی جاتی ہے. حضرت امام حسین علیہ السلام نے صلوٰۃ الحول پڑھی. (۱۸۹۰، تذکرۃ الکرام ، ۲۹۵). یہ آیت مجاہدین کی صلوٰۃ الخوف کے متعلق ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۶۵). صلوٰۃ الخوف جہاد کے ساتھ مخصوص ہے . (۱۹۵۸ ، انتخابِ الہلال ، ۱۳۶) . [صلوٰۃ + رک : ال (ا) + حول / خوف (رک)].

---الضُّحیٰ (---ضم ۃ ، غم ا ، ل ، شد ض بضم ، ا بشکل ی) امث.
نماز چاشت . نماز چاشت کا وقت جسے صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں شروع ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۵۳). [صلوٰۃ + رک : ال (ا) + ضحیٰ (رک)].

---الوُسْطیٰ (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، ضم و ، سک س ، ا بشکل ی) امث.
درمیان کی نماز ، قرآن شریف میں اس کے متعلق تاکید آئی ہے لیکن اس کے متعلق مختلف رائے ہیں کہ یہ کون سی نماز ہے بعض نماز صبح کو بعض نماز مغرب کو اور بعض نماز عصر کو خیال کرتے ہیں (جامع اللغات). [صلوٰۃ + رک: ال (ا) + وسطیٰ (رک)].

---ُ الہَول (---ضم ۃ ، غم ا ، سک ل ، و لین) امث.
وہ نماز جسے بعد دفنِ میّت کے پہلی رات کو میّت کی نجات کے واسطے پڑھتے ہیں. صلوٰۃ الہول کا پڑھنا کتبِ معتبرہ مضبوط حدیث اور فقہ سے اپنے دیکھنے میں نہیں آیا. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۹۷). [صلوٰۃ + رک : ال (ا) + ہول (رک)].

---بھیجنا محاورہ.
درود بھیجنا ، خدا کی رحمت کے لیے دعا کرنا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر). ایک حدیث کا مطلب ہے جب موذن اذان کہے تو سننے والے بھی اس کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات دہرائے جائیں اس کے بعد مجھؐ پر صلوٰۃ بھیجیں. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۲).

---ِ سَحَری کس اضا(---فت س ، ح) امث.
صبح کی نماز ، نمازِ فجر.

فارغ جو صلوٰۃ سحری سے ہوئے دیندار
پوشاک پہننے کو اٹھے سیّدِ ابرار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۰). [صلوٰۃ + سحر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ِ ضُحیٰ کس اضا(---ضم ض ، ا بشکل ی) امث.
رک : صلوٰۃ الضُحیٰ. پانچویں قوت برکت کو ڈھونڈھا تو صلوٰۃ ضحیٰ میں پایا. (۱۸۸۸ ، تفسیر ابر کرم ، ۲۴).[صلوٰۃ + ضحیٰ (رک)].

---ِ وُسْطیٰ کس اضا(---ضم و، سک س، ا بشکل ی) امث.
رک : صلوٰۃ الوسطےٰ.

غمگین ہے یہ صلوٰۃِ وسطیٰ کا طور
رکھ حرکتِ دل پر اپنے دایم تو غور

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۳). بعض علما نے ہر نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ کہا ہے مگر کثیر نے نمازِ عصر پر اتفاق کیا ہے. (۱۸۸۴ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۳۱). [صلوٰۃ + وسطیٰ (رک)].

صِلَہ (کس ص ، فت ل) امذ.
۱. انعام ، عطا ، بخشش ؛ عوض ، بدلہ.

شاہ کہیں گے جو سن مرحبا مشتاقیا
اوہی مجھے ہے صلہ اوہی اہے منجکوں لاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۱)).

انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالبِ زر ہم
تحسینِ سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۴). یہ جاننا کہ ہم نے نیک کام کیا ہے ، خود بڑا صلہ ہے. (۱۸۹۴ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۱۸).

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے ، تب و تابِ جاودانہ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۴). یہ کافی بڑا صلہ تھا میری ان محنتوں کا جن کا میری خلافِ معمول اچھی تندرستی پر برا اثر پڑا تھا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۶۰). **۲. تحفہ ، ہدیہ.** اس کے پاس ہدیے اور صلے روانہ کیے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۱۱۶). **۳.(ا) (قواعد) (نحو) وہ جملہ جو موصول کے بعد اس کے جواب میں واقع ہو.** موصول صلہ مل کر پہلا مصرعہ مبتدا دوسرا مصرعہ خبر. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، آزاد ، ۱۶۰). **(ا ا) وہ حرفِ ربط جو کسی فعل کے ساتھ کوئی خاص مفہوم ادا کرنے کے لیے لایا جائے.** عربی میں ترجمہ کرو تو قلعی کھلتی ہے ، صیغے غلط ، صلے غلط. (۱۹۰۳ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۳۳). یا یہ کہ ضمیر موصول « د » کا استعمال ہو جو جیجلی کے علاقے میں ایک منطقی حرفِ ربط و صلہ کا کام دیتا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۷). **۴. (تجوید) (ضمیر مضموم کے بعد) و ساکن اور (ضمیر مکسور کے بعد) ی ساکن.** اگر ضمیر پر کسرہ ہے تو اوس کے بعد یائے ساکنہ ثابت ہو گی اور اس کو صلہ کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، علم تجوید ، ۲۹). **۵. رشتہ داری ، تعلق ، پیوند ، باہم مل جانا** (پلیٹس). [ع].

---ٔ اَرْحام کس اضا(---فت ا ، سک ر) امذ.
رک : صلۂ رحم. اس میں شک نہیں کہ ایسا طرزِ عمل آسان نہیں ہے وہی کر سکتا ہے جو صلۂ ارحام کے مرتبے کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہو. (۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۲ : ۸۱). [صلہ + ارحام (رحم (رک) کی جمع)].

---پانا محاورہ.
اجر حاصل ہونا ، عوض پانا ، بدلہ ملنا.

سیّدِ والا نسب نے قوم سے اپنی کہا
میں نے کی اصلاح تیری اور یہ پایا صلہ

(۱۹۲۵ ، بسمل بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۱۶۵)).

عشقِ طاؤس اٹھا ، گیت سُنا میری وفا
پیار نے آج دعاؤں کا صلہ پایا ہے

(۱۹۸۴ ، سمندر ، ۶۸).

---چاہنا ف م.
کسی کام کا عوض چاہنا.

میں نے مضمونِ لبِ شیریں کا جب چاہا صلہ
نقل تارے چاند مصری چرخ جھانا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---چکانا محاورہ.
بدلہ دینا ، عوض دینا. وہ اس کی شکرگزاری کا صلہ چکانے کے لیے ... اس کو بچاتے رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۸).

---دِہی (---کس د) امث.
صلہ دینا ، بدلہ چکانا. قطعِ نظر صلہ دہی کے اپنی زبان سنانے کا اشتیاق اور دربار تک پہنچنے کا مشتاق ہوا. (۱۸۵۷ ، مینا بازار، احمد خان صوفی ، ۱۰).[صلہ + ف : دہی ، دادن - دینا].

---دینا محاورہ.
انعام دینا ؛ بدلہ دینا ، عوض دینا. اب ممدوح نے صلہ دیا تو شکریہ ورنہ ہجو. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۸۴).

تو نے تو رو کر محبت کا صلہ دے ہی دیا
شاخِ آہو پر براتِ عاشقاں سمجھا تھا میں

(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۶۰).

---رَحِم کس اضا(---فت مع ر ، کس ح) امذ.
اہلِ خاندان اور رشتہ داروں سے نیکی اور احسان کا برتاؤ ، خویش و اقربا سے تعلق رکھنا ، اعزہ کی خوشی اور غم میں ہر طرح شریک ہونا. آدم تیرے باپ نے صلۂ رحم کو قطع نہیں کیا تھا جو ان کو یہ سزا دی جاتی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۱۳). اونکا قول تھا کہ خدا کے حکم سے صلۂ رحم سب پر مقدم ہے. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۳۹). ہ صلۂ رحم ہ اور عزیزوں کے حسنِ سلوک ایک سچے مسلمان کا خاص وصف ہے. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۸۲). اسلام میں صلۂ رحم کی بڑی تا کید ہے. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۲۳). [صلہ + رحم (رک)].

---رَحِمی کس اضا(---فت مع ف ، سک ع) امذ.
خاندان والوں سے نیکی کا برتاؤ کرنا. میں خدا کے فرمانے کے مطابق صلۂ رحمی کرتا ہوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۲ : ۱۳۱). حضرت عثمان ... کے عہد میں بنی امیہ کو کثرت سے بڑے بڑے عہدے اور بیت المال سے وظیفے دیے گئے ... ان کے نزدیک یہ صلۂ رحمی کا تقاضا تھا (۱۹۷۳ ، جماعت اسلامی عوامی عدالت میں ، ۱۳۳). [صلۂ رحم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فِعْل کس اضا(---فت مع ر ، کس ح) امث.
(نحو) وہ کلمہ جو فعل ، صفت یا دوسرے صلۂ فعل کے معنی کی تفصیل کرتا ہے. حالت بتانے کے لیے حروف اور مقابلے کی نوعیت ظاہر کرنے کے لیے صلۂ فعل مستعمل ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۳۲). [صلہ + فعل (رک)].

---مانگْنا ف ص.
صلہ چاہنا ، بدلہ مانگنا ، اجر چاہنا.

سفر تمام ہوا شب کے خواب لکھنے کا صلہ
صلہ بھی مانگے سمندر حباب لکھنے کا

(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۵۶).

---مِلْنا محاورہ.
حسنِ خدمت یا کارگزاری کا انعام ملنا ، معاوضہ ملنا.

ہو نا مایوس ریاضت کا صلہ ملتا ہے
بندگی کرنے سے کہتے ہیں خدا ملتا ہے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۵).

دم نکل جائے جزائے غمِ فرقت نہ ملے
ہاں میں راضی صلۂ کاہشِ الفت نہ ملے

(۱۹۱۹ ، نقوش مانی ، ۶۱). غالب کے طالب علموں کو ان کی شاعری کا ایسا بیش بہا خزانہ ہاتھ لگتا ہے کہ ساری محنت و کاوش کا صلہ مل جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۹).

---یابی امث.
بدلہ ملنا ، صلہ ملنا ، اجر حاصل ہونا. منجملہ تصنیف کی صلہ یابی کے ایک یہ بھی صلہ ہے جو حاصل ہوا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۲۵۳). [صلہ + ف : یاب ، یافتن - پانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَلّی/صَلّے اللّٰہُ عَلَیہ (وَآلِہ) وَسَلَّم (فت ص ، شد ل بفت ، غم ی ، ا ، ل ، شد ل بمد ، ضم ہ ، فت ع ، ی لین (فت و ، کس ل ، ہ) فت و ، س ، شد ل بفت) فقرہ.
خداوندِ عالم اُن پر اور اُن کی آل پر) رحمت اورسلامتی نازل کرے ، عربی جملہ اردو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء و القاب کے ساتھ مستعمل. شکر ہے واسطے اللّٰہ کے جس نے ہمارے لیے نبی مرسل محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بھیجا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۱۰۱). رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ وہ نہیں کہ انسان کیا فرشتہ بھی اس کو جان سکے. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲). اس کو رسولِ خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے نصیحت کی ہے. (۱۹۲۲ ، مرگ نامہ ، ۱۶). آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا ... تم میں سے وہ شخص کون ہے جس کی آواز بڑی اور بلند ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۷۳). [ع].

صِلے (کس ص) امذ ؛ ج.
صلہ (رک) کی جمع نیز اس کی حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۹).

بے غرض کام کی ہے ان کی نظر میں عظمت
نہ تمنائے ستائش نہ صلے کی حسرت

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۱۳۹).

---میں م ف.
بدلے میں ، عوض میں ، انعام کے طور پر. خدمتِ مذکور کے صلے میں اس کی بیوی کو شہزادہ اکبر کی اتکہ (اناّ) بنایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۸۲). اس کے صلے میں یہ جو پیش کریں وہ بظاہر قبول کرو. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۷۶). خواجہ عبدالصمد ... ایک نقرئی تمغہ بنوا کر لائے تھے تا کہ اقبال کو ان کی نظم کے صلے میں پہنائیں. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۷۳).

صَلِیب (۱) (فت ص ، ی مع) (الف) امث.
۱. سولی ، دار ، چلیپا ، ایک چوبی آلہ کا نام جس پر چڑھا کر مجرموں کو سخت اذیت دے کر سزائے موت دی جاتی تھی.

جو نامہ لانے کا کہتی ہے یہ صلیبِ مژہ
چڑھے گا مثلِ مسیحا سناں پر قاصد

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۳۵). حضرت عیسیٰ بھی باوجود ناتوان و نحیف الجثہ ہونے کے ایک بڑی بھاری صلیب کو اپنی پیٹھ پر لاد کے لے چلے. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۳۸).

مثالِ حرمت و تقدیسِ عیسیٰ
کہیں اوجِ صلیب و دار تو ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۷). **۲. سولی کی شکل پر بنی ہوئی لکڑی وغیرہ جو عیسائی اپنے گلے میں ڈالتے اور عمارات پر نصب کرتے ہیں ، چلیپا ، کراس ، ثانی ؛ (مجازاً) عیسائیت.** ہم نے اس کی عبادت کا حق ادا نہ کیا ... صلیب کی پرستش کی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۰۱). یونانی ... بجائے خدا کے صلیب کو

سجدہ کرتا تھا. (۱۸۸۸ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۹۳). انہوں نے اپنے ظالمانہ افعال سے ثابت کر دیا کہ صلیب کو ہلال سے کم مجرم سمجھنا غلطی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۰۵). ہمارا گڈریا حضرت عیسیٰ کی کتاب لے کر آیا اور اس ریگستان میں چیخ کر نعرہ لگایا میں ... ہوں اور یہ صلیب ہے . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۶۳). ۳. (مجازاً) **ظلم ، استبداد ؛ آزار.**

کھا گئی کل ناگہاں جن کو سیاست کی صلیب
ان میں اک نورِ نظر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے

(۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی (قتیل شفائی) ، ۱۸۲). ۴. (نجوم) **چار ستاروں کا مجموعہ جو صلیب کی شکل کا ہے.** یہ روشنی جس کو ہم کہکشاں کہتے ہیں ... اس کا گزر آسمان پر الدجامہ ... شجرِ بلوط اور صلیب ... سے ہے. (۱۸۳۹ ، اعمال کرّہ ، ۶۹). عرب ان چار کوکب کو ... قعود کہتے ہیں اور عوام اس کو صلیب کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات ترجمہ ، ۵۲). (ب) صف **تین کونوں والا ؛ صلیب کی شکل کا** (ماخوذ : پلیٹس). [چلیپ (رک) کا معرب].

---ُ الْجَنُوبی (---ضم ب، غم ا، سک ل، فت ج ، و مع) امذ. (نجوم) **قطبِ جنوبی کے قریب چار ستاروں کا جھرمٹ جو صلیب کی شکل جیسا ہوتا ہے.** چھٹے صلیب الجنوبی اس شکل میں ایک ستارہ قدرِ دوم کا ایک ستارہ سوم کا. (۱۸۴۵، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۳۹). [صلیب + رک : ال (ا) + جنوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آرائی اث.
صلیب پر چڑھنا ، دار پر لٹکنا ؛ (کنایۃً) جان دینا ، قربان ہونا.

صلیب آرائی کو آئے ہیں سونے شہر دیوانے
نویدِ فصلِ گل زنداں کی دیواروں نے بھیجی ہے

(۱۹۸۳ ، چاند پر بادل ، ۱۹۸). [صلیب + ف : آرا ، آراستن - سجانا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر چڑھانا ف م ؛ محاورہ.
سولی پر چڑھانا. چوتھا بولا ... اُسے آگ میں جلا دے پانچویں نے کہا صلیب پر چڑھا دے. (۱۹۴۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۷۲).

---پَر چڑھنا ف م ؛ محاورہ.
صلیب پر چڑھانا (رک) کا لازم ؛ (کنایۃً) سخت اذیت میں مبتلا ہونا. وہ صلیب پر چڑھتا ہے اور دردِ دل جمع کر کے دیوان کرتا ہے (۱۹۶۰ ، علامتوں کا زوال ، ۱۶۶).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف ؛ امذ.
صلیب کی پوجا کرنے والا ، عیسائی مذہب کا فرد. صلیب پرست عیسائی مسجد بنانے کی غرض سے مسلمانوں کو مالی امداد دے رہے ہیں. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۲۹). [صلیب + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پَر کِھنْچْوانا محاورہ.
رک : **صلیب پر چڑھانا.** تجھے خدا کا بیٹا کہلاؤں گا اور ... تجکو صلیب پر کھنچواؤں گا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۸۴).

---جَنُوبی کس صف(---فت ج ، و مع) امذ.
(نجوم) رک : **صلیب الجنوبی** . صلیبِ جنوبی ... جنوبی قطب کا قراول ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۶). [صلیب + جنوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دینا محاورہ.
رک : **صلیب پر چڑھانا.** تم دھوکہ میں ہو تم نے انہیں صلیب نہیں دی اور وہ تو اپنی موت سے میرے سامنے مرے ہیں. (۱۹۷۲ ، ختمِ نبوت ، ۲۹).

---نُما (---ضم ن) صف.
صلیب کی شکل کا ، چلیپائی. اس عمارت کی سطح صلیب نما ہے. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۸۸). [صلیب + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

صَلِیب (۲) (فت ص ، ی مع) صف.
سخت ، ٹھوس ؛ مضبوط ، قوی ، مستحکم ، جری ؛ بہادر ، دلیر ، شجاع (پلیٹس). [ع].

صَلِیبَہ (فت ص ، ی مع ، فت ب) امذ.
(حیوانیات) **اعصاب مجوفہ ، آنکھ کے دو جوف دار پٹھوں کا باہم صلیب کی شکل پر ملنا ، تقاطعِ صلیبی.** بصری اعصاب صلیبہ بناتے ہیں. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۱۶۷). [صلیب + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صَلِیبی (فت ص ، ی مع) صف.
۱. **صلیب (رک) کی شکل کا ، صلیب جیسا.** ہر ایک صورت میں جو خیال دکھائی دیتا ہے اس میں اور خردبین کے صلیبی تاروں میں اختلافِ منظر نہ ہو. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی (عبدالرحمن) ، ۱ : ۷۳). ۲. **عیسائیوں کا ، نصاریٰ کا.** فلسطین اور اس کا مقدس شہر یروشلم صلیبی عَلَم کے بجائے درفشِ کاویانی کے زیرِ سایہ آ گیا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۵). ۳. **عیسائی ، نصرانی.** شام کے اہلِ بلاد اور اہلِ قصبات ایک مرکب قوم ہیں جن میں ... صلیبی ، ترک وغیرہ ... ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۶۵). اٹلی کے تجارتی شہروں اور صلیبیوں کے ریاستوں کے درمیان عمومی قسم کے معاہدات بھی طے ہوتے رہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۴). [صلیب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جَنگ (---فت ج ، غنہ) امث.
وہ جنگ جو یورپ کے عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف یروشلم (بیت المقدس) فتح کرنے کے لیے کی (یہ تعداد میں سات تھیں)، مسیحی جہاد. کلیسا کے لیے صلیبی جنگوں کا مقصد غیر مذہب والوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانا تھا. (۱۹۴۵ ، جدید قانونِ بین المممالک کا آغاز ، ۲۳۳). ماضی میں یورپ کی طرف سے صلیبی جنگیں مُسلّط ہونے پر مسلمانوں نے اس نتیجہ پر پہونچنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی کہ جنگ ناگزیر ہے . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۸) . [صلیبی + جنگ (رک)].

---حروب (---ضم ح ، و مع) امث ؛ ج.
صلیبی جنگیں. یورپ نے اسلامی علوم کو کئی واسطوں سے اخذ کیا (۱) **انجذاب** (۲) اندلس (۳) یورپ کے مختلف ممالک میں اسلامی علوم کی درسگاہیں (۴) صلیبی حروب. (۱۹۶۹ ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۳۶) [صلیبی + حروب (حرب (رک) کی جمع)].

---لڑائی (---فت ل) امث.
رک : **صلیبی جنگ.** موجودہ علم کی ابتدا جس دور سے شروع ہوتی ہے وہ کروسیڈ یعنی صلیبی لڑائیاں ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۱۳). [صلیبی + لڑائی (رک)].

صَلیبِیَّہ (فت ص ، ی مع ، کس ب ، شد ی بفت) صف.
۱. **صلیب (رک) سے منسوب یا متعلق ، عیسائی نیز عیسائیوں کا.** تین حصّوں والی کتاب ... میں مقدس جنگوں یعنی حروب صلیبیہ کی تائید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں. (۱۹۴۵ ، جدید قانون بین‌المسالک کا آغاز ، ۲۳۳). ۲. **(نباتیات) چہار برگ ، پھولوں کی ایک قسم جن میں چار پنکھڑیاں بشکل چلیپائی ہوتی ہیں ، صلیب نما.** صلیبیہ (کروسی فرا) یعنی کرم کلّے کا خاندان. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳). ۳. رک : **صلیبہ.** یہ اعصاب دماغ کے نیچے ایک صلیبیہ میں ملتے اور آرپار ہو کر گزرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات (ترجمہ) ، ۳۲۹). [صلیبی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُمٌّ بُکْمٌ (ضم ص ، شد م بہ تن ضم ، ضم ب ، سک ک ، تن م بضم نیز بلا تن) صف ؛ ج ؛ صُمّ بُکم.
گونگے بہرے ، وہ لوگ جو کسی بات کا جواب نہ دیں ؛ حواس باختہ (عربی ترکیب اُردو میں بطور واحد مستعمل).

اپنی خدائی کے انگے دم نہ اچانے دے کسے
را کھیا ہے صُمٌّ بُکمٌ کر حیرت میں پانے کے بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۱).

جب حکم طوطی نے کیا بہ حکم
غنچہ لب رہ گئی وہ صُمٌّ بُکْمٌ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۵). صحبت اوّل میں کیا ہوا کہ صُمٌّ و بُکمٌ ہو گیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۵۰). مجھے صُم بکُم کھڑا دیکھ کر اور بھی راہ گیر وہاں ذرا کی ذرا ٹھٹکے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خُمارستان ، ۱۸۲). دونوں ایک دوسرے کی طرف منہ کئے صُمٌّ بُکمٌ یوں بیٹھے تھے جیسے گیان دھیان میں مگن ہوں. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۸۲). [ع].

صَمّا (فت ص ، شد م) امذ.
سخت پتھر.

نرم جیسے کہ سیپ کا موتی
سخت جیسے کہ صخرۂ صمّا

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۱۵). [ع].

صِماخ (کس ص) امذ.
کان کا سوراخ. ہوائے متموج صماخ گوش میں داخل ہو کر طبل گوش پر ضرب لگاتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲۳). جریان خون صماخ تک نہیں پہنچا تھا. سکتہ کے زیادہ دیر تک رہنے سے مریض کا انتقال ہو گیا. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱۵).

دماغ عرش نشیمن ہے دل ہے خاک نشیں
صماخ گوش میں گونجے صدائے کُن فیکون

(۱۹۸۳ ، حدیث خواب ، ۱۱۹). [ع].

صِمام (کس ص) امذ.
شیشی کا ڈاٹ ، سربند شیشہ ، مشین کا وہ پرزہ جس سے گیس یا سیال شے کا راستہ کسی نالی میں سے حسب ضرورت از خود کھل جائے اور بند ہو جائے. ہر ٹنکی کے ساتھ پانی کے داخل یا خارج کرنے کے لیے صمام ہوتے ہیں. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۲۲). گیس کے صمام میں سے گزرنے کے دوران حرارت نہ داخل ہوتی ہے اور نہ خارج ہوتی ہے. (۱۹۶۹ ، حرحرکیات ، ۵۱). ۲. **(تشریح) وہ جھلی جس میں سے خون وغیرہ ایک طرف بہتا رہے لیکن دوسری طرف نہ بہہ سکے.** دل کے متعلق اس کا بیان اور تصویریں غیر معمولی طور پر درست ہیں دل کے خانے صمام اور اس کی کل ساخت کی تصویر کشی کی گئی ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۶). [ع].

صَمامی (فت ص) صف.
صمام (رک) سے منسوب ، سربند شیشہ جیسا. اس کا جسم دو صمامی شفاف خول کے اندر بند ہو جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۳۱). [صمام + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْت (فت ص ، سک م) امث.
خاموش رہنا ، خاموشی ، سکوت ، چپ رہنا.

بہجر واصل بذکر غافل بعلم جاہل بظلم عادل
بعشق عاقل بصمت قایل بنطق حالی نبی اُمّی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۸). صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدیٰ. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۵).

خدائے صمت و سکوت
مع قرار و سکون
مرے بچاؤ کو آؤ !

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، خالد ، ۱۰۷). [ع].

صَمَد (فت ص ، م) صف.
بے نیاز ، جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو ، اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام.

حمید و مجید و شہید و احد
ودود و معید و رشید و صمد

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۴).

تُہیں واحد ہے ہور تونہیں احد
تُہیں مُقسِط ہے ہور تونہیں صمد

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲).

نظر کر دیکھ ہر شے مظہر نور الٰہی ہے
سراج اب دیدۂ دل سیں صمد دیکھا صنم بھولا

(۱۷۳۹ ، سراج ، ک ، ۱۸۷).

عشق صمد میں جان چلی وہ چاہت کا ارمان گیا
تازہ کیا پیمان صنم سے دین گیا ایمان گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۴۷).
تجھ سا ہی بلکہ تجھ سے بھی اچھا ملے گا اور
تو اس صنمکدہ میں صنم ہے صمد نہیں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۸). حکم ہے کہ ... اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرو اللہ ... صمد ہے ، بے نیازی اس کی صفت ہے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۱۴). [ع].

صَمَدانی (فت ص ، م) صف.
صمد (رک) سے منسوب ، صمد کا ، خدا کا.
میاں عبد رب ہونے ادم تاں رد ہوا لوح و قلم
تس محل میں سب ختم وہاں اسمِ صمدانی کدھر
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ، ۳۷). [صمد (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْدَن (فت ص ، سک م ، فت د) امث (قدیم).
رک : سمدھن.
چڑانے تیل مل کر صمدناں سب
جواہر زر سٹے لے وار کرتب
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲ ، ۴۴ : ۱۹)). [سمدھن (رک) کا بگاڑ].

صَمَدی (فت ص ، م) صف.
صمد (رک) سے منسوب یا متعلق ، صمد کا ، خدا کا.
مشتق ہوا نور اس کا ہے نورِ احدی سے
یہ واسطۂ خاص ہے ذاتِ صمدی سے
(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۳۶).
وہ ہے ذاتِ صمدی اُس میں نہیں دخلِ صفات
عقل کی حد سے پرے دور تراز وہم و گماں
(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲۰).
ہے مظہرِ نورِ صمدی روئے محمدؐ
اور مژدۂ گلزارِ جناں بوئے محمدؐ
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۵۷). [صمد + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْدی (فت ص ، سک م) امذ (قدیم).
رک : سمدھی.
سگل صمدیانکا رسمانہ ادا کر
دئے یاں پور خوشبو سب کو یکسر
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲ ، ۴۴ : ۱۹)). [سمدھی (رک) کا بگاڑ].

صَمَدِیّت (فت ص،م ، کس د ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **صمد (رک) کا اسم کیفیت ، بزرگی ، بے نیازی ، حاجات سے پاک ہونا.** ایسا احد کہ دلیل صمدیت اوس کی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱).
وہ بیچ مراد احدیت ہے
توحید تمام صَمدیت ہے
(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ۱۶ (ب)). **تحقیق ذات صمدیت اسی کے فضل و کرم پر ممکن.** (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۳). میری زبان اُس کی صمدیت کی خوبیوں میں گویا ہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱۲). یہ وہ عمل ہے کہ جہاں عبدیت اس مقام پر پہنچی ہے کہ جو ذات صمدیت کا مقام ہے. (۱۹۷۵ ، انداز بیاں ، ۱۹۱).
۲. (تصوف) **اُس مقام کو کہتے ہیں جس پر پہونچکر سالک صفات بشریت سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی پروا نہیں رہتی** (مصباح التعرف ، ۱۶۰). [صمدی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صَمْصام (فت ص ، سک م) امث.
تیز تلوار ، شمشیر بُرّاں ، تلوار.
دگیری اوئے لک اس کو صمصام
اتھی حضرت سلیماں کے وہ تمقام
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۴۴).
نیم بسمل ہے بھواں تیری سیں دل
کند اپنا کیوں ہے اگر صمصام ہے
(۱۷۴۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۳۴).
غرض حمزہ نے وار اس کا بچا کر
لگائی کھینچ کر صمصام اس پر
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۲۶۹).
اگر تک گھور کے دیکھے تو عاشق جی سے جاتا ہے
عبث ناوک لگا پاں ہاتھ میں صمصام لیتے ہیں
(۱۷۹۴ ، بیدار (میر محمدی) ، د ، ۷۲).
یاں زیست کا خطرہ نہیں یاں کھینچے تلوار
وہ غیر تھا جو دیکھ کے صمصام ڈرے تھا
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۵۷).
اے کہ کھینچے ہوئے اسلام کی صمصام ہے تو
آج کل سب سے بڑا غازیِ اسلام ہے تو
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۵۸). [ع].

صَمْصامی (فت ص ، سک م) صف.
صمصام (رک) سے منسوب یا متعلق ، تلوار جیسا.
تیر مژگاں سے بھی ہے صورتِ خنجر پیدا
قوسِ ابرو ہی فقط تیری یہ صمصامی ہے
(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۶۵). [صمصام + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْغ (فت ص ، سک م نیز فت) امذ.
گوند ، خصوصاً سلم (ایک درخت) کا گوند جو نہایت قیمتی ہوتا ہے اور پانی میں آسانی سے حل ہو جاتا ہے. کاربن کا بیان کوئلے کا اصل ہے اور تمام صمغ سوزندہ کا اصل حصہ ہے. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۳۱). حرفہ ریوڑی نے نیفے سے نکال کے سب ٹکٹ جو پانی اور اتصال صمغ سے ملکہ کے نام گولیاں بن گئے تھے حوالے کئے. (۱۹۱۵ ، حاجی بغلول ، ۱۳۱). سیلولوز ایک چپچپے مادے میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کو گوند یا صمغ کہتے ہیں. (۱۹۸۴ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۷۰). [ع].

---البَلاط (---ضم غ ، غم ا ، سک ل ، فت ب) امذ.
ایک لیسدار چیکنی چیز جو سنگ مرمر اور دوسری قسم کے خاص پتھر کو پیس کر سریش کے ساتھ تیار کرتے ہیں ، یہ پتھروں اور اینٹوں کو جوڑنے میں کام آتا ہے ، لزاق الرّخام (خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۹) [صمغ + رک : ال (ا) + ع : بلاط - پتھر کے چوکے جن سے فرش تیار کیا جائے].

---البَلَسان (---ضم غ ، غم ا ، سک ل ، فت ب ، ل نیز سک ل) امذ.
گوند جو درخت بلسان کے تنے سے نکلتا ہے ، بلسان کا گوند. بلسان کے درخت کے تنے میں گہرا شگاف دینے سے یہ روغن حاصل ہوتا ہے ... اسے صمغ البلسان ... بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۲۲۰). [صمغ + رک : ال (ا) + بلسان (رک)].

---بَصری کس صف(---فت ب ، سک ص) امذ.
گونْد جو درخت سینْبل وغیرہ سے نکلتا ہے ، کتیرا گونْد. اس کا ایک ادنیٰ بدل جو صمغ بصری کے نام سے مشہور ہے جسکو ہندوستان میں کتیرا گوند کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸۱). [صمغ + بصرہ (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---پَلاس / ڈھاک کس اضا(---فت پ) امذ.
سرخ گونْد جو ڈھاک کی لکڑی اور چھال میں سے نکلتا ہے ، چنیا گوند (رک). چنیا گوند ... اس کا نام کمرکس بھی ہے ، فارسی کتابوں میں صمغ پلاس اور صمغ ڈھاک لکھتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۶). [صمغ + رک : پلاس (۲) / ڈھاک (رک)].

---عَرَبی کس صف(---فت ع ، ر) امذ.
صمغ (رک) کا ایک معروف نام. سب ادویہ کو کوفتہ بیختہ کر کے آب صمغ عربی میں گولی بمقدار یک فلوس باندھ کر ایک صبح ایک شام کھلانا مجرب ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۹). سفیدہ کاشغری آٹھ جزء ... اور اس کے ساتھ صمغ عربی ہر ایک کے برابر اضافہ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳). اسلام سے متاثر عناصر نے ان لوگوں میں بعض پودے (انگور ، انار ، سن اور صمغ عربی) ... اور سب سے بڑھ کر ایک تقویم رائج کی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۳). [صمغ + عربی (رک)].

صَمْغی (فت ص ، سک م نیز فت) صف.
صمغ (رک) سے منسوب یا متعلق ، گونْد کا ، گونْد جیسا ، چپچپا ، لیس دار. قلیل تعداد ایسی جڑوں کی ہے جن میں گوند کی بڑی مقدار ہے جیسے ثعلب ، شقاقل وغیرہ یہ صمغی اجزا کے زیر حکم ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۸۱). تخم حیوانیہ ایک صمغی مادے میں گھرے ہوئے زردانکی کھنے میں سے گزر کر ... ظہری سطح پر نکل آتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۵۶). [صمغ + ی ، لاحقۂ نسبت].

---رال امث.
(طب) ایک طرح کی لاکھ جو گوند اور تیل کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے. بعض اوقات وہ گوندوں اور طیران پذیر تیلوں کے ساتھ امتزاج کی حالت میں پائی جاتی ہیں پھر ان کو صمغی رالیں کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۱۳). [صمغی + رال (رک)].

---شَمْعی (---فت ش ، سک م) امث.
(طب) ایک لیسدار رطوبت جس کے لیپ سے سود امراض کو نفع ہوتا ہے. جند بیدستر کے اندر ایک چیز صمغی شمعی ہوتی ہے وہ نہایت گرم ہے اسکو کھانا نہ چاہیے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۸۹). [صمغی + شمع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْغِیّات (فت ص ، سک م ، کس غ ، شد نیز بلا شد ی) امذ ؛ ج.
مختلف اقسام کے گوند ، لعاب دار چیزیں. اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ... کئی قسم کی ادویات ، صمغیات پیدا ہوتی ہے (ہیں). (۱۸۷۰ ، خلاصہ علم جغرافیہ ، ۵۹). لمفی عروق ... کے ہمرکے ساتھ ساتھ متعدد زیر جلدی صمغیات پائے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ۲۶۱). [صمغی + یات ، لاحقۂ جمع].

صِمْلاخ (کس ص ، سک م) امذ.
کان کا میل ، چرک گوش (مخزن الجواہر ، ۵۰۸). [ع].

صِمْلاخی (کس ص ، سک م) صف.
صملاخ (رک) سے متعلق ، کان میں میل پیدا کرنے والا. کان میں میل پیدا کرنے والے صملاخی غدود بھی عرقی قسم کے ہیں. (۱۹۸۲ ، میملیا ، ۱۳۵). [صملاخ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَمْنَک (فت ص ، سک م ، فت ن) امث.
(حلوائی) بھونے ہوئے یعنی کونپل نکلے ہوئے اچھی قسم کے گیہوں کا آٹا جو حلوا سوہن میں نشاستہ کی بجائے استعمال کی جاتا ہے. سمنک ... نشاستہ سے ہر حالت میں بہتر ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۵۹). [سمنک (رک) کا ایک املا].

صَمُوم (فت ص ، و مع) صف.
بہرا کیا ہوا ، بہرا ، جیسے سُنائی نہ دے ، جو سُن نہ سکے. امان کی صدا گوش صموم از قہر پر اثر نہیں کرتی تھی. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۲ : ۲۵۳). [ع].

صَمِیم (فت ص ، ی مع) صف.
۱. خالص ، بے لوث ، سچّا.

لازم ہے گوشِ دل سے سنتا سخن کو اس کے
جو عرض کرنے آوے اپنا صمیم مخلص
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۲۰۴).

ہم نے زکی کو پایا ناآشنا و آزاد
یکجا گماں ہے اوسپر یار صمیم کا سا
(۱۸۹۵ ، زکی ، د ، ۲۵).

قوم میں ہو اتفاق اور ہو پہلا سا جوش
ہمّت ادھر ہو بلند عزم ادھر ہو صمیم
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۲). **۲. بہرا.**

اُس گُل کا وصف چشمِ سُناتا میں کیا امیر
نرگس کا پھول باغ میں گوشِ صمیم تھا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹۳)۔ [ع]۔

ـــِ قَلْب کس اضا(ـــفت ق ، سک ل) امذ.
خلوص دل ، دل کی گہرائی. اقبال بہ صمیمِ قلب نیٹشا کے ارادۂ قوت سے متفق ہے۔ (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۵۷) . [صمیم + قلب (رک)]۔

ـــِ قَلْب سے کس اضا ؛ م ف.
سچّے دل سے ، تہ دل سے ، خلوص کے ساتھ. ابو طالب نے وصیت پدر صمیم قلب سے قبول کی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۴۰). ظاہر میں اسلام لے آئے ہو تو صمیمِ قلب سے بھی ایمان لاؤ . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸) . میں صمیم قلب سے شکر گزار ہوں کہ مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۷).

صَمِیمانَہ (فت ص ، ی مع ، فت ن) صف.
بے لوث ، پُرخلوص ، مخلصانہ. اپنے صمیمانہ اور پُرجوش جذبۂ عبودیت کا اظہار ... اپنی ناکامی و بدبختی کی شکایت مقصود ہے . (۱۹۸۷، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۳۰)۔[صمیم + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

صَمِیمی (فت ص ، ی مع) صف.
خالص ، بے لوث ، پُرخلوص. یہ خیال باطل ... بحمد اللہ کہ اب آپ کی نوازش صمیمی سے بالکل دور ہوگیا۔ (۱۸۳۷، ستّہ شمسیہ ، ۲ : ۸۰). وہاں آیا جہاں ... سب سے زیادہ صمیمی ، سب سے زیادہ دلی دعائیں مانگی جاتی ہیں . (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، خیالستان ، ۱۸۸) . کبھی شاعرانہ تعلی کے طور پر اور کبھی ایسے طریقے سے کہ جس سے تجلی کا یقین صمیمی مترشح ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۲۱)۔ [صمیم + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

صِنّ (کس ص ، شد ن) امذ.
ایک چھوٹی سی رونیدگی ہے اسکے پتے بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور ساق اس کی ایک بالشت کے قریب لمبی ہوتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۴)۔ [ع]۔

ـــُ الْوَبَرْ (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت و ، ب نیز سک ب) امذ.
صن الوبر ایک دوا ہے جس کی حقیقت میں اختلاف ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۴)۔ [صن (رک) + رک : ال (۱) + ع : وبر - بلّی سے مشابہ ایک جانور]۔

صَنادِید (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج.
بڑے با ذی اثر لوگ ، سردار ، عمائدین ؛ (کسی شعبے کے) مشاہیر ، رجالِ قوم ، بہادر ؛ شرفا ؛ جوانمرد. اکثر صنادیدِ قریش ان کے گھر میں جا کر چھپ رہے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ)، ۲ : ۲۱). اپنے صنادید اور بزرگوں کی عزت و حرمت اور اپنا نام و نشان باقی رکھے . (۱۹۲۰ ، رسائلِ عماد الملک ، ۳۸). اکثر صنادیدِ قریش مارے گئے . (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۴۹)۔ [ع : صندید کی جمع]۔

ـــِ عَجَم کس اضا(ـــفت ع ، ج) امذ ؛ ج.
شاہانِ عجم ، عرب کے سوا باقی دنیا کے بادشاہ یا عمائدین.
کیسے کیسے نہیں گزرے ہیں جہاں میں نامی
خواجگانِ عربستان صنادیدِ عجم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳).
خانہ ویرانی برستی ہے در و دیوار پر
نقشِ عبرت اب ہیں آثار صنادیدِ عجم
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۳۴).
بہ وفا داریٔ رہوار و بہ تکریمِ علم
بہ گہر باریٔ الفاظِ صنادیدِ عجم
(۱۹۵۸ ، شہرآذر (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۱۹))۔[صنادید + عجم (عَلَم)]۔

صَنادِیق (فت ص ، ی مع) امذ ؛ ج.
صندوق (رک) کی جمع.
پہنچ کر خزانہ میں پھر زود تر
نکالا صنادیق سے اوسنے زر
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۳۰). درمیان کے درجے میں لباس وغیرہ کے صنادیق اور دوسرا ضروری سامان رکھا گیا. (۱۹۲۳، سفر حج ، ۳۴)۔ [ع]۔

ـــِ جَنازَہ کس اضا(ـــفت ج ، ز) امذ ؛ ج.
چوبی صندوق جس میں جنازہ رکھا جائے . صنادیقِ جنازۃ الامراؤ نوراللہ خاں کو کمخواب و زربفت میں مزیّن کر کے اور بہت اسبابِ گراں بہا اوپر ڈالا . (۱۹۷۴؟ ، سید التاریخ ، ۱۱۵)۔[صنادیق + جنازہ (رک)]۔

ـــِ خَزانَہ کس اضا(ـــفت خ ، ن) امذ ج.
تجوری ، خزانہ کے بکس. باقی جملہ صنادیقِ خزانہ پر دو قفل لگے ہوں گے. (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات ، ۱۳)۔[صنادیق + خزانہ (رک)]۔

صَنّاع (فت ص ، شد ن) صف.
بڑا صنعت گر ، عظیم صانع ، بہت بڑا کاریگر ، نہایت ہنرمند ، ماہر فن. اہلِ حرفہ و صنّاع اپنے کسب و اکتساب کی بدولت مرفہ احوال ہوئے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۶۷). ہر ایک قسم کا صنّاع وہاں موجود ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۵۱). ایک صنّاع مصوّر اگر ایک نہایت بدصورت جانور کی تصویر نہایت اچھی کھینچے تو اس کے کمالِ مصوّری میں اس سے کچھ داغ نہیں آئے گا. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۴۱۹). وہ ایسے صنّاع ہیں جن کی خوبی آسانی سے نظر نہیں آتی. (۱۹۸۵ ، اسلوبیاتِ میر ، ۸۶)۔ [ع : (ص ن ع)]۔

ـــِ اَزَل کس اضا(ـــفت ا ، ز) صف ؛ امذ.
خدائے تعالیٰ (جس نے روزِ ازل ایک لفظ کُن سے کائنات بنائی

گر دیدۂ بینا ہو تو صنّاعِ ازل نے
کیا کیا نہ طلسم ایک کفِ خاک سے باندھے
(۱۸۲۴ ، **مصحفی** ، د (انتخابِ رام پور) ، ۲۶۵).
تھا اسی فکر سے دریائے تحیّر میں غرق
کہہ رہا تھا کہ ز ہے صنعتِ صنّاعِ ازل
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۴). [صنّاع + ازل (رک)].

---طِلِسْم کار کس صف(--- کس ط ، ل ، سک س) امذ.
صنّاعی میں جادو کا اثر رکھنے والا.
صنّاعِ طلسم کار تھے وہ
گلشن کے لیے بہار تھے وہ
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۳). [صنّاع + طلسم (رک) + کار ، لاحقۂ فاعلی].

صَنّاعات (فت ص) امث ؛ ج.
صناعت (رک) کی جمع. صناعات میں چابکدست اِلّا آلات جرِ ثقیل کی صنعت سے واقف نہیں. (۱۸۵۴ ، مرآۃ الاقالیم ، ۲۴). برہمنی مت نے دوبارہ عروج حاصل کیا ، فنون لطیفہ اور صناعات نے بڑی ترقی پائی. (۱۹۵۳، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت، ۱ : ۴۳). [صناعت (بحذف ت) + ات ، لاحقۂ جمع].

صَنّاعانَہ (فت ص ، شد ن ، فت ن) صف ؛ م ف.
۱. **فنکارانہ ، ماہرانہ.** قتیل شفائی کی صنّاعانہ چابکدستی اور فنی مہارت شعبدے دکھاتی ہوئی نظر آتی ہے. (۱۹۸۶، اردوگیت، ۵۸۱). ۲. **جس میں تصنّع کی جھلک پائی جائے.** مجنوں کے یہاں مکالمے سادہ سلیس ہیں ان میں نیاز کے کرداروں کی وہ صنّاعانہ زبان نظر نہیں آتی جو یقیناً بےجوڑ ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۱۳۳). [صنّاع + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

صَناعَت (فت ص ، ع) امث.
۱. **دستکاری ، پیشہ ، حرفہ ، ہنر ، کام ، فن.** یہ زبدۂ کمالاے روزگار اس صناعت میں اپنے عہد میں کوس لمن الملک مارتا تھا. (۱۸۴۶، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۱۴۷). جس پیشے میں عار ہوتی ہے وہ ایسا ہے جیسے مسخرگی اور خوار پیشے اور پیشے جن میں دناءت ہوتی ہے وہ خسیس صناعت ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۵۳۷) صناعت اور دستکاری کی ترقی امورِ طبعی کی علمی ترقی پر موقوف ہے. (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۹۹).
پیشہ سیکھیں کوئی فن سیکھیں صناعت سیکھیں
کشت کاری کریں آئینِ فلاحت سیکھیں
(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۱۶۱). ۲. **(علمِ معانی و بیان) وہ علم جس کا تعلق کیفیتِ عمل سے ہو جیسے منطق ؛ (علم یا فن میں) نکتہ آفرینی** . ان سے مشورہ نہ لے جو تیرے طبقے اور تیری صناعت کے نہیں ہیں . (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۱۸) . فی الواقع آپ فطرۃً شاعر پیدا ہوئے ہیں اور اس صناعت کی قابلیت آپ میں خداداد ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ حالی ، ۹۴) . مذہب ، زبان ، فلسفہ ، صناعت ، اخلاق ساری ترقی کے لیے جن توائے نامیہ کی بھی ضرورت ہے ... ہمارے لیے کوئی سامان نہیں. (۱۹۸۶ ، حیاتِ سلیمان ، ۱۱۶).[ع].

---الصّناعات (---ضم ت ، غم ا ، ل ، شد ص بفت) امذ.
صنعتوں کی صنعت ، باریک بینی ، موشگافی. کسی وسیع مضمون کو ایک مختصر اور محدود حصّہ میں قلم بند کرنا ظاہر ہے ایک ایسی کوشش ہوگی جس میں صناعت الصناعات یعنی ترک و سقط کی کارفرمائی لازم آئے گی. (۱۹۲۵ ، تاریخِ یورپِ جدید ، تمہید (ترجمہ) ، ۱). [صناعت + رک : ال (۱) + صناعات (رک)].

صَناعتی (فت ص ، ع) صف.
۱. رک : **صناعت معنی نمبر ۲**. یہ خالص فکری عمل ہے نہ محض صناعتی مظاہرہ ہے نہ محض الہام و القا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۳۶۳). ۲. **صنائع و بدائع سے متعلق.** قصور مقصدی ادب کا نہیں بلکہ ان ادیبوں کا ہے کہ جنہوں نے صناعتی محاسن کی اہمیت کو نظر انداز کیا. (۱۹۴۱ ، افادی ادب ، ۹۴). [صناعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَنّاعی (فت ص ، شد ن) امث.
۱. **کاریگری ، دستکاری ، مہارتِ فن ، کمالِ ہنر ، ہنرمندی ظاہر ہونا (محسوسات یا معانی میں)** . کوئی شخص ایسا درخت بناوے کہ وہ قدرتی درخت سے زیادہ خوبصورت معلوم ہو نہایت صنّاعی کا کام ہے . (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۴). صنّاعی سے کسی شے کے قدرتی محاسن کا عالم دوبالا ہو جاتا ہے. (۱۹۰۵ ، مضامینِ چکبست ، ۸۲).
لالہ و گل ، ماہ و انجم ، برق و باراں ، برگ و بار
تیری صنّاعی کے شاہد تیری قدرت کے امیں
(۱۹۸۴ ، الحمد ، ۶۳). ۲. رک : **صناعت معنی نمبر ۲**. اس کی موزونیت کی دو قسمیں ہیں ایک فطری جن کو ذوق کہتے ہیں دوم صنّاعی جو اکتسابِ فن سے حاصل ہوتی ہے . (۱۸۷۱ ، قواعد العروض ، ۷). شاعری میں صرف خیال آفرینی اور لفظی صنّاعی ہی نہیں. (۱۹۴۴ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو ، ۵۸۴). ہمارا یہ حال ہے کہ غزل تک کی صنّاعی پر عبور نہ پا سکے. (۱۹۸۶ ، ن م راشد : ایک مطالعہ ، ۳۰). [صنّاع + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جزیرہ (---فت ج ، ی مع ، فت ر) امذ.
مصنوعی جزیرہ ، انسانوں کا بنایا ہوا جزیرہ. کئی بڑی بڑی جھیلیں اس میں کھدی ہوئی ہیں جس کی خوبیاں قابلِ دید و شنید ہیں القصّہ ان جھیلوں کے درمیان جو صنّاعی جزیرے بنے ہوئے ہیں ... مناظرِ حسنہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵). [صنّاعی + جزیرہ (رک)].

صَنّاعِیات (فت ص ، شد ن ، کس ع ، شد ی) امذ ؛ ج.
فنونِ لطیفہ ، صنعت. انہوں نے ریاضی ، طب ، فلکیات ، طبیعیات ، جغرافیہ ، صناعیات اور کیمیا میں بڑی بڑی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں. (۱۹۲۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۸). صناعیات ، اس کے تحت فنونِ لطیفہ و فنونِ نافعہ دونوں آ جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیاتِ سعدی ، ۱۳۴). [صنّاعی + یات ، لاحقۂ جمع].

صَنَاعِیَہ (فت ص ، شد ن ، کس ع ، فت ی بشد) صف.
کاریگری ، صنعت . سحر حیل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہے ساتھ اعمال و اسباب بطریق اکتساب کے ... شرط ہے جنب ہوے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۶۷) .
[صناعی + ہ ، لاحقۂ صفت و تانیث].

صَنائع / صنایع (فت ص ، کس مج ء / کس ی) امذ ؛ ج.
۱. **صنعت** (رک) **کی جمع ، کاری گری ، صناعی ، فن کاری.**

لو صاحبان چشم ذرا چشم وا کرو
نظارہ صنائع کلکِ خدا کرو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۲۲).

آثار صنایع الٰہی
ہیں ماہ سے لے کے تا بماہی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۸) . ۲. (بدیع) **نثر و نظم کی لفظی یا معنوی خوبیاں ، نظم و نثر کے وہ محاسن جو استعارہ و تشبیہ اور مجاز و کنایے سے پیدا ہوں ، عموماً بدائع کے ساتھ مستعمل.** صنائع لفظی کے اتنے التزام پر بے ساختگی اور قابلِ آفرین ہے . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۱) . انوری ادبی صنائع کو بالخصوص لفظی صنائع کو جو اس کے زمانے میں بہت مقبول اور مرغوب تھیں اہمیت نہیں دیتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۴۹۵). [ع : (ص ن ع)].

---بَدائع (---فت ب ، کس ء) امذ ؛ ج.
شعری خوبیاں یا باریکیاں. اسی دھن میں کلدانیوں (یعنی مسلمانوں) کی کتابوں پر بحث کرتے ہیں اور صنائع بدائع آمیز تحریروں سے ان کو شہرت دیتے ہیں. (۱۸۹۸ ، دعوتِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۵۴). اس کو اجرامِ فلکی کے صنائع بدائع کا دیکھنا منظور تھا . (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۰۴). شاعر علامتوں ، کنایوں ، استعاروں ، تشبیہوں اور صنائع بدائع جیسے سہاروں سے کام لیتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۶۳).
[صنائع + بدائع (رک)].

---لَفظی کس صف(---فت ل ، سک ف) امذ.
الفاظ کی باریکیاں . نثر لکھنے پر ایسے ایسے جلیل القدر فاضلوں نے کمر باندھی جن کا علم و فضل شیخ سے بہ مراتب فایق تر تھا مگر سب کی ہمت زیادہ تر الفاظ اور صنائع لفظی پر مقصور رہی. (۱۸۸۶ ، حیات سعدی ، ۸۶) . قدما کے کلام میں صنائعِ لفظی ... نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۵۰) . [صنائع + لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مَعنَوِیَہ کس صف(---فت م ، سک ع ، فت ن ، کس و ، شد ی بفت) امذ ؛ ج.
معنی کی خوبی اور باریکیاں. یہ محض ادعائے شاعرانہ ہے اس پر استفہام کو متفرع کر کے شعر کو خبر سے انشا کی طرف پھیر لیا ہے ادعا ، صنائعِ معنویہ سے ہے . (۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱). [صنائع + معنوی + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---نَفِیسَہ کس صف(---فت ن ، ی مع ، فت س) امذ ؛ ج.
فنونِ لطیفہ. صنائعِ نفیسہ کی اکثر کلاسوں کو دیکھ کر باہر نکلا تو میدان میں اس عظیم الشان اضافے کو دکھایا گیا جو موجودہ حکومت اس مدرسے کی عمارتوں میں کر رہی ہے . (۱۹۴۳ ، حیات سلیمان ، ۸۱۴). [صنائع + نفیس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---و بَدائع (---و مع ، فت ب ، کس ء) امذ ؛ ج.
کلام کی باریکیاں نیز نکات. علامہ شیخ شہاب الدین کو ... صنائع و بدائع و عروض و قوافی کے تمام نکات حل کرنے میں کمال حاصل تھا. (۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۹۱) .
[صنائع + و (حرفِ عطف) + بدائع (رک)].

صَندَل (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ.
زرد رنگ کی ایک خوشبودار بے ریشہ نیز سرخ رنگ کی بے خوشبو لکڑی جو گھسنے سے نہایت صاف نکلتی ہے ، دردِ سر کے لیے گھس کر ماتھے پر لگاتے ہیں ، عورتیں (بیشتر ہندو) مانگ میں بھرتی ہیں اور اسے سہاگ کا شگون خیال کرتی ہیں ، ہندو ہنلت ماتھے پر لگائے رہتے ہیں ، چندن.

لگے ہیں گگن اونچے صندل کے جھاڑ
کھڑے ہیں ہر یک ٹھار خوش پاؤں گاڑ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۵).

نہیں ہے دردِ سر اس کے کوں حاجتِ صندل
ترے قدم کی جو کوئی خاک کوں عبیر کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۱) . اجناسِ قیمتی ہر ملک کی بازار میں بیشمار،صندل و اگر کے دکانوں میں جدھر تدھر انبار. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۶۶) . گرد تخت کے چوکیاں صندل کی اور سنگ موسیٰ وغیرہ کی بچھی تھیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا، ۳ : ۹۲). زہرہ کے قدموں سے صندل لے کر اس کے جسم پر ملا. (۱۹۱۵ ، شبنمستان کا قطرۂ گوہریں ، ۶۶).

صندل سے مہکتی ہوئی پُرکیف ہوا کا
جھونکا کوئی ٹکرائے تو لگتا ہے کہ تم ہو

(۱۹۷۸ ، سکوتِ شب ، ۵۹). [ع].

---آسا امذ.
وہ پتھر جس پر صندل گھسا جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس) .
[صندل + آسا (رک)].

---پھُولنا محاورہ.
صندل کی خوشبو پھیلنا ، صندل کی لکڑی کا مہکنا.

صندل پھولے جنگل جاگے ناگ پھریں متوالے
ننگے پاؤں چلیں گھبرائیں ہم بھی پاگل تم بھی

(۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۳۰).

---حَدِیدی کس صف(---فت ح ، ی مع) امذ.
سرخ رنگ کا نرم پتھر جو ادویات میں استعمال ہوتا ہے، سنگ شمار. ایک قسم کا بھاری پتھر ہے جس کو ... صندل حدیدی بھی کہتے ہیں اس کو اگر تانبے پر رگڑیں تو سفوف سرخ رنگ کا ہو جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۴۴۴). [صندل + حدیدی (رک)].

---رَگَڑنا محاورہ ؛ ف س.
رک : صندل گھسنا.

جدا سر ہو تو اپنا دردِ سر جائے
کریں کیا دردِ سر صندل رگڑ کر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۳).

---سِل (---کس س) اسث.
صندل گِھسنے کی سل (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).
[صندل + سِل (رک)].

---سے مانگ بَھری رَہْنا محاورہ.
ہمیشہ سہاگ قائم رہنا.

بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۱).

---صَنْدَل کے پاؤں فقرہ.
عورتیں جب بچوں کو پیروں چلنا سکھاتی ہیں تو کہتی ہیں.

سر ہاتھ دھر کیوں کر نہ روؤں دھو ہاتھ بیٹھی تجھ سیتی
صندل صندل کے پاؤں کہ گھونٹیاں چلاؤں اب کسے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱).

---کا بُرادَہ امذ.
صندل کی لکڑی کو ریتی سے رگڑ کر سفوف بناتے ہیں اسے آگ پر خوشبو دینے کے لیے ڈالتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا پھاہا امذ.
کپڑا جو گھسے ہوئے صندل میں تر کر کے سوزشِ قلب مٹانے کے لیے دل پر رکھتے ہیں. اختلاجِ قلب اور بےقراری کے لیے صندل اور کیوڑے کا پھاہا قلب پر رکھا اور بار بار اس کو بدلا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---کا تیل امذ.
صندل سفید یا صندل سرخ کی لکڑی سے کشید کیا ہوا تیل ، ہلکے زرد رنگ کا کسی قدر گاڑھا ہوتا ہے ، بُو کسی قدر تیز ، ذائقہ چرپرا اور شراب میں حل ہو جاتا ہے ، خارش اور پرانی کھانسی کو فائدہ دیتا ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۳).

---کا چھاپا امذ.
صندل کا چھاپا یا نشان جو عورتیں تبرکاً طعام نذر کے برتن یا شادی کے گھر کی دیواروں پر نیز منت پوری ہونے پر مسجد وغیرہ میں لگاتی ہیں.

کعبہ میں صندل کے چھاپے کیوں نظر آتے ہیں آج
آپ نے دستِ ترحم کس کے دل پر رکھ دیا
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۱).

---کا چھاپا / کے چھاپے مُنھ کو لَگْنا محاورہ.
رسوائی ہونا نیز سرخروئی ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کاڑْنا محاورہ.
صندل کا تیل کشید کرنا ، صندل رگڑ کر سفوف بنانا.

بھی بک جھاڑ کے پات کا رس نکال
اوجڑ کا صندل کاڑ رس اس میں کھال
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۵).

---کی زَمِین اسث.
صندل کے عطر کا مادہ. یہ بات ایسی ہے کہ جب عطر کھینچتے ہیں تو زمین صندل کی ضرور ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۶۱).

یہ رنگ و بو ہو کہ کھلتے ہی ڈاٹ بوتل کی
فلک ہو عطرِ حنا کا زمیں صندل کی
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ریاض شمیم ، ۵ : ۱۵).

---کی سی تَخْتی اسث.
خوبصورت ، صاف شفاف ، ملائم (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---کی کھوڑ اسث.
صندل کی بندیا ، صندل کا نشان ، صندل کی بندیا جو پیشانی پر لگائی جاتی ہے.

کھوڑ عاشق میں تو کیا کھٹ آپ اوروں کوں بدھائیں
اے محب ہو کھوڑ وس آئی صندل کی کھوڑ سی
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۱۰).

---کی لَکْڑی کو نَہِیں جَلاتے کہاوت.
ہنرمند کو تکلیف نہیں دیتے ؛ اچھی چیز کو ضائع نہیں کرتے (ماخوذ: محاورات ہند ؛ جامع الامثال ؛ مخزن المحاورات).

---گِھسْنا محاورہ.
عورتوں کا باہم طبق زنی کرنا ، چپٹی کرنا. ایسے ہی لوگ اپنی عورتوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ چوری چھپے ... صندل گھسنا آپس میں سیکھیں. (۱۹۰۵ ، حورِ عین ، ۲ : ۱۵۹).

---لَگانا محاورہ.
دردِ سر کے لیے پیشانی پر صندل لگانا.

مرے قسمت کے لکھے کو چھپاتی ہیں وہ درپردہ
لگانا میرے ماتھے پر نہیں بےوجہ صندل کا
(۱۸۷۳ ، نشید خسروانی ، ۳۱).

---مُنْھ میں لَگْنا محاورہ.
سرخروئی ہونا.

ہوں سب میں سرخرو وہ سبب کبریا کرے
صندل لگے کہیں مرے منھ میں خدا کرے
(۱۸۷۳ ، مراثیٔ فارغ ، ۲ : ۹).

صَنْدَل (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ.
بزرگوں کا تکیہ ، ٹھکانا.

کرو گے تا بکجا دردِ سر کا حیلہ حضور
کبھی تو آئیے گا تو عاشقوں کے صندل میں
(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۹۲). راستے میں کسی بزرگ کا

صندل تھا اس کا جلوس بہت دلچسپ نظر آیا. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۹۳).

ـــ چڑھانا محاورہ.
نذر نیاز کرنا ، مَنّت بڑھانا ؛ صندل نکلنا. غربا کو کھانا تقسیم کیا گیا ناچ رنگ کا بھی ٹھاٹ جما صندل بڑی دھوم سے چڑھایا گیا. (۱۸۸۸ ، حسن ، نومبر ، ۵۹).

ـــ نِکَلنا محاورہ.
بزرگانِ دین کے عقیدت مند عرس کے موقع پر جلوس کی شکل میں مزار تک جاتے ہیں اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں جس میں صندل کی لکڑی لگا ہوا پنکھا یا مورچھل اور خوشبویات شامل ہوتی ہیں. ۱۵ ذیقعدہ کے شام کو حضرت کا صندل مبارک بڑے تزک و حشام سے منجانب سرکار محبوب گلشن سے نکلتا ہے. (۱۹۰۱ ، ارمغانِ سلطانی ، ۲۳).

صَنْدَلا (فت ص ، سک ن ، فت د) امذ ؛ نیز صَنْدَلَہ.
(صندل کی طرح) باریک پسے ہوئے سرخی چونے یا سیمنٹ وغیرہ کی استرکاری یا پلستر. عمارت کو نفیس سنگِ مرمر کی صندلہ سے مزیّن کر کے سنگِ مرمر سے زیادہ چمکدار کر دیا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۳۲). چونے گچ کے صندلے پر ... عمدہ اور اعلیٰ درجے کی پچی کاری کی ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۳). [صندل + ا ، (زائد)].

ـــ کاری امث.
(تعمیرات) نہایت باریک پسے ہوئے چونے کی استرکاری. ہند میں مسلمانوں کی آمد سے پتھر ، کنکریٹ گچ ، ... استرکاری صندلہ کاری ، گچ کاری ، کاشی کاری وغیرہ کے لیے مناسبت سے استعمال ہونے. (۱۹۶۳ ، تاج محل ، ۹۹). [صندلا + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَندَلی (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د) صف.
صندل کی لکڑی کا ، صندل کے رنگ کا. بادامی ، گندمی ، صندل (۱) (رک) سے منسوب.

رخِ ارغوانی ہوا مثل طوس
تنِ صندلی سب ہوا آبنوس

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۷).

کہتا ہے شوخِ تندخو تاب نہیں دماغ کو
باعثِ دردِ سر نہ ہو ہوئے لباسِ صندلی

(۱۸۴۷ ، مظہر عشق ، ۱۵۶).

ہلکے ہلکے ہیں ڈوپٹے صندلی زیبِ بدن
عنبر افشاں ، عطر صندل سے ہے زلفِ پُرشکن

(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۳۰). ایک خوبصورت صندلی صندوقچہ ... بڑے بڑے عقیق احمر الماس اور زمرد اخضر سے لبریز تھا. (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۳۱). ان میں ایک ترتیب و امتزاج رنگ کا اندازہ ہوتا تھا گلابی ... مونگیا ، عنّابی ... صندلی ... اتنے رنگ تو یاد ہیں. (۱۹۸۵ ، صدا کر چلے ، ۱۵). [صندل + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ چِہْرَہ (ـــ کس چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
گندمی یا سانولا چہرہ.

تغزّل کا سرے اک روپ ہے یہ صندلی چہرہ
مجسّم آج اک پیکر میں ہے افسانگی میری

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۵۰). [صندلی + چہرہ (رک)].

ـــ رَنْگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
بادامی یا گندمی رنگت.

صندلی رنگ تو بہت دیکھا
گیا میرا نہ دردِ سر افسوس

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۱۰۳).

صندلی رنگوں سے مانا دل ملا
دردِ سر کی کس کے ماتھے جائے گی

(۱۸۴۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۳۱).

صندلی رنگ ہو یا ہو کہیں مہتابی حسن
اب نظر میں نہیں جچتے ہیں یہ طلعت والے

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲۲). [صندلی + رنگ (رک)].

صَنْدَلی (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د) امث.
۱. ایک قسم کی اونچی تپائی جو مخروطی شکل کی ہوتی ہے. پالکی کو ... جو ... بندھی ہوئی تھی صندلی لا کر اتارا. (۱۹۲۳ ، خلیل خان فاختہ ، ۱ : ۵۲). **۲. کرسی ، چوکی ، چھوٹا تخت.** دوکان میں ایک صندلی بچھی ہے اور اوپر گدّی مخمل کے ایک کتا لیٹا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۴۸). کتے کی صندلی بھی اسی جگہ بچھائی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). حکم دیا کہ سونے چاندی کی صندلیاں بنائی جائیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۰۲). کھانا ... میز یا صندلی پر رکھ کر کھانا نہ چاہیے. (۱۹۰۱ ، الغزالی ، ۲ : ۶۹). ایک طرف صندلیاں تھیں جن پر ہر مرتبے کے اعلیٰ حکام بیٹھ کر تماشا دیکھ سکیں. (۱۹۶۳ ، شمسون مبارز (ترجمہ) ، ۱۲۰). **۳. پیدائشی خواجہ سرا ، نامرد (جس کے ابتدا سے عضوِ تناسل نہ ہو)** جن کا عضوِ مخصوص بالکل جڑ سے صاف ہوتا ہے ان کا عرف صندلی رکھا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری (ترجمہ) ، ۴۳). [ف].

صَنْدَلِین (۱) (فت ص ، سک ن ، فت د ، ی مع) امذ.
صندل کا بنا ہوا سفوف یا محلول. کافور و صندلین ... بدستور معالجہ خارجی استعمال کریں. (۱۸۴۷ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۴۳). سر پر صندلین کا لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۵). [صندل + ین ، لاحقۂ نسبت].

صَنْدَلِین (۲) (فت ص ، سک ن ، فت د ، ی مع) صف.
صندل (رک) کے رنگ جیسا.

دردِ سر کا علاج کون کرے
یار کا رنگ صندلیں گوں ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱). اس فرشِ صندلیں گوں پر بایں شمائل پسندیدہ و صورت برگزیدہ کسی کو نہیں پایا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۸). رقاصہ کا ہلکا ریشم کا لباس بھی اس کے جسم صندلیں سے بغاوت کرتا ہے. (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۹۷).

آمدِ صبح کو دیکھا ہے دھندلکے میں مگر
صندلیں رنگ میں یہ سانولا پن اور ہی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۱۰۲). [صندل + یں ، لاحقۂ صفت].

صَنْدُوق (فت ص ، سک ن ، و مع).(الف) امذ.
۱. **لکڑی یا لوہے وغیرہ سے بنا ہوا بڑا بکس.**

جواہر صندوقاں ہزاراں ہزار
سونے ہور رُپے کا نہ تھا کچ شُمار
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۵).

یہ کہہ کر منگایا صندوق اپنا
سو حکمت ستی کھول کر ڈھانپنا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۶). ہر رات اوس صندوق کوں کہ جس میں وہ سر تھا درمیان رکھتے اور شراب پیتے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۵).

صندوق اسلحہ کے جو کھلوائے شاہ نے
پٹکا منہ اپنا زینبِ عصمت پناہ نے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۴۲).

یہ صندوقِ کتب بھاری ہے یارب اٹھ نہیں سکتا
یہ ہے مذہب تو مجھ سے بارِ مذہب اٹھ نہیں سکتا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۷). ایک دن میں نے اس کا صندوق کھولا تمام سامان پر کیڑے رینگ رہے تھے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۶۹).
۲. تابوت ، **بکس جس میں مردے کو بند کرتے ہیں.**

گئے تھاٹ جوں دشمناں واں تھے زیر
گئے واں تھے صندوق کن او ہی شیر
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۰۲).

تب مبارک سر نکل صندوق سوں
جا رکھے روتے قدم پر ماں کے موں
(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، ۱۸۵).

ملے نہ خاک میں تنہا بدن فقیروں کے
ہزاروں دفن ہیں صندوق یہاں امیروں کے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹۷).

صندوق پر وہ نور نہ رونق ضریح پر
جس طرح بادشاہ کرے شہر سے سفر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۵). صندوق کے گرد تمام احبا ، اعزا جمع ہیں ، آنکھوں پر رومال ہیں. (۱۹۳۰ ، ارمان ، ۳۴).
۳. (تکیے داری) **قبر کا گڑھا یا لحد جس کی شکل صندوق کی سی بنائی جاتی ہے.** اپنے باپ کی قبر پر بیٹھے فقیر کے لڑکے سے جھگڑا کرتے دیکھا کہ میرے باپ کے مزار کا صندوق سنگین ہے. (۱۸۵۵ ، گلستان ، ۵۳۲). ۴. **پسلیوں کا حلقہ یا ڈھانچہ.** صدر کے گرد پسلیوں کا صندوق بنا ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۲۲۸). (ب) صف. **ابھرا ہوا ، آگے کو نکلا ہوا ، جیسے: سینہ صندوق ہے** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

---پیچ (---ی مع) امذ.
(جہازی) فریم ، داب کا وہ حصہ جس پر چھپائی کا پتھر جمایا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۲۲۵). [صندوق + پیچ (رک)].

---پیل کس اضا(---ی مع) امذ.
ہاتھی کا ہودج (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [صندوق + پیل (رک)].

---دار امذ.
گھر کے مال و اسباب کا محافظ ، خزانچی. تردی بیگ صندوق دار تھے ، کفایت شعاری کے انعام میں شکنجہ پر سوار کئے گئے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۸). [صندوق + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---سینے میں مَخْفی رَکْھنا محاورہ.
راز کو چھپا رکھنا (جامع اللغات).

---فَرَنْگ کس اضا(---فت ف ، ر ، غنہ) امذ.
ایسا صندوق جس کی سطح پر شیشے لگے ہوں.

نہ ہو پیش نظر تیرے اگر شیشہ بہ پٹلی کا
تو کم ہے یہ فضائے دہر صندوقِ فرنگی سے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹).

حوض صندوقِ فرنگ سے مشابہ ہونگے
اوس میں ہووینگے پریزاد بھی سب عکس فگن
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۴). [صندوق + فرنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---لے جانا محاورہ.
جنازہ لے جانا ، تابوت اٹھانا.

لوگ صندوق لیے جاتے ہیں مجلس کی طرف
کوئی قیدی ترے زنداں سے رہا ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۶).

---میں بَنْد کَر کے رَکْھنا ف س ؛ محاورہ.
بہت احتیاط سے رکھنا ، چھپا کر رکھنا.

صندوق میں رکھی ہتو پُرفن نے کر کے بند
پائی کہیں جو اپنے گرفتار کی شبیہ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۶۵).

صَنْدُوقْچَہ (فت ص ، سک ن ، و مع ، سک ق ، فت چ) امذ ؛ صندقچہ.
۱. **چھوٹا بکس (صندوق سے چھوٹا اور صندوقچی سے بڑا) اوسط سائز کا بکس.**

سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہے اوس کا
معنی کی نزاکت سے ہے صندقچۂ تحریر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۱). چاندنی کا فرش و قالین آراستہ تھا ، مقابا اور صندوقچہ دھرا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۴۴). ان کے سو جانے کے بعد پریم شنکر نے صندوقچہ کھول کر دیکھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲۷). بشیر نے جلدی جلدی کوٹھری سے دونوں صندوقچے نکلوائے. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۲۹۵). ۲. (نباتیات) **ڈوڈا.** یہی ڈوڈا پھل بن جاتا ہے جسے بعض صورتوں میں صندوقچہ (بکس) کے نام سے ملقب کرتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادیٔ سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳).
[صندوق + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

صَنْدُوقْچی (فت ص ، سک ن ، و مع ، سک ق) امث.
چھوٹے سے چھوٹا صندوق. لکڑی کی لمبی صندوقچی اس کی بغل میں ہوتی ۔ (۱۹۸۹ ، نوائے وقت ، ۱۴ جولائی ، ۱۱) ۔ [صندوق + چی ، لاحقۂ تصغیر] .

---قَبْر (---فت ق ، سک ب) امث.
وہ قبر جو میت کے قد کے برابر لمبی ، قدِآدم یا سینے کے برابر گہری اور دونوں پہلو پتاؤ کے واسطے چنے ہوئے ہوں ، بغلی کی ضد. قبر دو طرح کی ہوتی ہے ، بغلی اور صندوقچی. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۹)۔ حضرت ابوعبیدہ اہلِ مکہ کے دستور کے مطابق صندوقچی قبر کھودتے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۳۱)۔ [صندوقچی + قبر (رک)].

صَنْدُوق (۱) (فت ص ، سک ن ، و مع) صف.
۱. **صندوق (رک) سے منسوب ، صندوق کی وضع قطع کا.** خود صندوق ہودج میں بیٹھ کر قائم ہوا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۷۸)۔ کاروباری عمارات میں ... صندوق تراش کے کھلے مربوط فولادی ستون عموماً کام میں لائے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالہ تعمیرِ عمارت (ترجمہ) ، ۳۷)۔ ۲. رک : **صندوقچی.**

طریقہ لحد یا صندوق کریں
بزاں لیا کہ میت کو اس میں دھریں

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۱۶۸)۔ [صندوق + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---جَبِیرَہ (---فت ج ، ی مع ، فت ر) امذ.
(جبیریات) وہ صندوق نما تختہ بند جو ٹوٹی ہوئی ہڈیوں پر لکڑی کی پتلی تختیوں وغیرہ اور کپڑے کی پٹیوں کی مدد سے باندھ دیا جاتا ہے ، پلاسٹر. دو متوازی ہڈیوں کے لیے ایک صندوقی جبیرہ لگانا چاہیے. (۱۹۴۱ ، جبیریات ، ۱ : ۱۸)۔ [صندوق + جبیرہ (رک)].

صَنْدُوقی (۲) (فت ص ، سک ن ، و مع) امذ.
(سلائی بنائی) آسام کا معمولی صاف کیا ہوا دوسرے درجے کا ریشم (ا پ و ، ۲ : ۲۵)۔ [مقامی].

صِنْدِید (کس ص ، سک ن ، ی مع) امذ.
سردار ، بہادر ، شریف.

زعیم و قرم و سدیم و سمیزع و صندید
پناہ گر جہاں پیکر لطافت و لم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۳)۔ [ع].

صُنْع (فت نیز ضم ص ، سک ن) امذ.
۱. **کاریگری ، تخلیق ، کام کرنا ، پیدا کرنا ، کسی چیز کو تیار کرنا.**

مگر کاتبِ صنعِ ربِ غفور
لکھا خوش قلم سوں ہر یک سطرِ نور

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۳۰)۔

لکھا ہے صفحۂ ایجاد پر مصورِ صنع
قلم سوں موئے کمر کے نگار ناز و ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰).

صنعِ آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل
سنگِ پارس سے کبھی باروت کو پیسا تھا کیا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۰).

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلیں پیدا ہوا
انتخابِ صنعِ عالم آفریں پیدا ہوا

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیین ، ۲۸).

ایک حالت پر نہ رکھیا صنعِ حق سے باغ کو
گریہ شبنم کو دیا تو گُل کو خنداں کر دیا

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلامِ بےنظیر ، ۱۰)۔ ۲. **بنائی یا تخلیق کی ہوئی چیز ، شے مصنوع.**

وجودِ دو عالم ہے قدرت تری
ہے ہر صنع میں عین صنعت تری

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر (آغا علی) ، ۲۸۶).

حیات شخصی کی پہلی صورت معاش و سامانِ زندگی ہے ملازمت ہو کہ صنع و حرفت وہ کھیتی ہو یا کہ ہو تجارت

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۵۷)۔ [ع].

---داؤد کسر اضا(---و مع) امث.
حضرتِ داؤد کی ہنرمندی یا ہنر (حضرتِ داؤد کو زرہ سازی میں مہارت حاصل تھی).

مگر یاد کوں صنعِ داؤد تھا
جو ہاں پر شکلِ زرہ اوپنیا

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۰)۔ [صنع + داؤد (عَلَم)].

صَنْعَت (فت ص ، سک ن ، فت ع) امث ؛ امذ.
۱. (i) **پیشہ ، ہنر ، دستکاری.** پیش ازیں کوئی اس صنعت کا نہیں ہوا مخترع. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۸)۔ اہلِ حرفہ ہی اپنا اپنا پیشہ شہزادے پر ظاہر کرے ، جس صنعت پر اس کا دل چلے وہ سیکھے. (۱۸۲۴ ، سیرِعشرت ، ۱۳۱)۔ جیسے بطون میں کامل تھے ایسے ہی حکمت و صنعت میں بھی لاجواب تھے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶)۔ مسلمانوں کی بھی ایک تعمیر مساجد کی ضرورت تو نہیں اس سے کبھی ... زراعت صنعت حرفت کہ بھی معاش کے ذریعے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۲۲)۔ زراعت وہاں کی سب سے بڑی صنعت تھی. (۱۹۶۶ ، شہر نگاراں ، ۶۳)۔ (ii) **مہارت ، فنی کمال ، نکتہ آفرینی.**

چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سوں
سہی قداں کا مکاں جوئبارِ ناز و ادا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰)۔ اس رسالے کی صنعت و رنگینی پر نگہ کیجیے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۳).

ہرچند کہ صنعت سے بنائے کوئی نافہ
پہنچے گا نہ وہ نافۂ آہوئے ختن کو

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۲۸).

کہو بہزاد و مانی سے کہ چشمِ غور سے دیکھیں
نمائشِ صنعت و ایجاد کا دلکش مرقع ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۸۸)۔ (iii) **خدائے تعالیٰ کا کمالِ تخلیق (جس میں طرح طرح کے حسن اور راز مضمر ہیں).**

کہاں قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اس کی کرے صنعت نمائی

(١٧٩٥ ، قرس نامۂ رنگین ، ٢).

قربان صنعتِ قلمِ آفرید گار
تھی ہر ورق پہ صنعتِ ترصیع آشکار

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٣٦). یہ ظاہری اسباب نگاہوں کے پردے ہیں کیونکہ ہر آنکھ اس کی صنعت کو نہیں دیکھ سکتی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٥٨). ٢. **بنائی ہوئی چیز ، مصنوعی شے ، مصنوعات**. موجوداتِ ایزدی اور صنعتِ انسانی ... میں اس طرح بہت آسانی سے تمیز ہو جاتی ہے. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٥).

نقوشِ کیفِ دل کو صنعتِ دستی سے کیا نسبت
ادب اے واصفِ مانی کہ میں نقاشِ فطرت ہوں

(١٩٢٠ ، فردوسِ تخیل ، ١٦١). ٣. (بدیع) **لفظی یا معنوی خوبی جو مقرر طریقوں سے کلام میں پیدا کی جائے**. (معانی) **کلام کا وہ حسن جو تشبیہ ، استعارہ ، مجاز یا کنایے سے پیدا ہو**.

شیفتہ سادہ بیانی نے ہمیں چمکایا
ورنہ صنعت میں بہت لوگ ہیں بہتر ہم سے

(١٨٥٥ ، کلیاتِ شیفتہ ، ١٠٦). ایک مدحیہ نثر صنعتِ تعلیل میں ... نائب السلطنت کے سامنے پیش کرنے کے لیے لکھی تھی. (١٨٩٧ ، یادگارِ غالب ، ٢٧). یہ ایک سیدھی سادی نظم ہے ، نہ کوئی صنعت ہے نہ مضمون بندی ہے. (١٩٠٧ ، شعر العجم ، ١ : ٣١). وہ صنعت جو بآسانی حسنِ معانی کے ضمن میں آ جائے لطف رکھتی ہے. (١٩١٦ ، نظم طباطبائی (مقدمہ) ، ی). اسبابِ وجوہ آرایش کو اصطلاح میں صنعت (جمع صنایع) کہتے ہیں اور ان صناعات کی دو قسمیں ہیں. (١٩٨٥ ، البدیع ، ٣١). ٤. (i) **سجاوٹ ، کاریگری ، حسن کاری ، نکتہ آفرینی**.

صنعت پہ ہو فریفتہ عالم اگر تمام
ہاں سادگی سے آئیو اپنی نہ باز تو

(١٨٩٢ ، دیوانِ حالی ، ١٨). (ii) **غیر حقیقی ہونا ، مصنوعی ہونا**. لیکن بعد میں زمانہ خود بتا دیتا ہے کہ حقیقت و صنعت میں کیا فرق ہے. (١٩٣٣ ، ہمدرد صحت ، دہلی ، جولائی ، ٦٩). [ع].

---اِشْتِقاق کس اضا (--- کس ا ، سک ش ، کس ت) امث.
(شاعری) **کلام میں چند الفاظ اس طرح لانا کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں اور اصل میں جو معنی ہوں ان میں بھی باہم اِتفاق رکھتے ہوں یعنی لفظوں کا اشتقاق ایک ہی ہو**. صنعتِ اشتقاق یہ ہے کہ کلام میں ایک اصل کے چند لفظ لانا اسطرح کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں. (١٨٨١ ، بحر الفصاحت ، ٩١٩). قدما کے کلام میں صنائعِ لفظی یعنی صنعتِ اشتقاق ... ایہام نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں. (١٩١٣ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ٥٠). [صنعت + اِشتقاق (رک)].

---اِلٰہی کس اضا (--- کس ا ، ل بجد) امث.
رک : **صنعتِ پروردگار**. کوئی فرنگی دلی میں نظر آتا تو ایک عجیب صنعتِ الٰہی سمجھ کر ہم باہم دکھایا کرتے تھے. (١٩١٠ ، آزاد (دیوانِ ذوق ، ١٣٥)). [صنعت + الٰہی (رک)].

---اِنْسانی کس صف (--- کس ا ، سک ن) امث.
انسان کی کاری گری ، انسان کی بنائی ہوئی چیز. موجوداتِ ایزدی اور صنعتِ انسانی اور قدرتی اور مصنوعی چیزوں میں اس طرح بہت آسانی سے تمیز ہو جاتی ہے. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٥). [صنعت + انسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اِیداع کس اضا (--- ی مع) امث.
(شاعری) **ممدوح کو ایسے لفظ سے یاد کرنا کہ ان سے اس کا نام نکل آئے** (مہذب اللغات ؛ بحر الفصاحت). [صنعت + ایداع (رک)].

---اِیہام کس اضا (--- ی مع) امذ.
(شاعری) **وہ صنعت جس میں شاعر اپنے کلام میں کوئی ایسا لفظ لائے جس کے دو معنی ہوں ، ایک قریب دوسرا بعید اور شاعر کی مراد بعید معنی سے ہو**. صنعتِ ایہام اس کو توریہ بھی کہتے ہیں ایہام کے معنی وہم میں ڈالنے اور توریہ کے معنی چھپانے کے ہیں. (١٨٨١ ، بحر الفصاحت ، ١٠٢٤). صنعتِ ایہام کی طرف مائل تھا ، شعر شستہ اور صاف ہیں. (١٩٨٧ ، غالب : فکر و فن ، ٨٢). [صنعت + ایہام (رک)].

---پَرْوَرْدِگار کس اضا (--- فت پ ، سک ر ، فت و ، سک ر ، کس د) صف ؛ امث.
خدا کی کاریگری ، صناعی ، فطری کاریگری ، قدرتی ہنرمندی ، خداوند عالم کے عجیب و غریب کام (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). [صنعت + پروردگار (رک)].

---پیشَہ (--- ی مع ، فت ش) امذ.
کاری گر ، دست کار. تیسرے کمرے میں ہندوستان کے پیشہ ور صنعت پیشہ اور تجارت پیشہ دکھائے ہیں. (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ٨). [صنعت + پیشہ (رک)].

---تارِیخ کس اضا (--- ی مع) امث.
کوئی لفظ ، عبارت ، مصرع یا شعر ایسا تجویز کرنا کہ اس کے مکتوبی حروف کے عددوں سے بہ حسابِ جمل سنہ اور سال کسی واقعہ یا شادی یا وفات وغیرہ کے معلوم ہوں (مہذب اللغات ؛ بحر الفصاحت). [صنعت + تاریخ (رک)].

---تَرْصِیع کس صف (--- فت ت ، سک ر ، ی مع) امذ.
(شاعری) **ایک شعر کے دونوں مصرعوں کے الفاظ بالترتیب ایک دوسرے کے ہم قافیہ لانا**. بدایعِ لفظی میں سے ایک صنعت صنعتِ ترصیع ہے اور لغت میں ترصیع مُرَصّع کاری کو کہتے ہیں. (١٨٣٥ ، مطلع العلوم ، ٢٣٩). [صنعت + ترصیع (رک)].

---تَصْحِیف کس صف (--- فت ت ، سک ص ، ی مع) امث.
(شاعری) **شعر میں ایسے الفاظ لانا کہ نقاط کے ردوبدل سے دوسرے لفظ بن جائیں اور اگر مدح ہو تو ہجو ہو جائے**. صنعتِ تصحیف اور تجنیس خطی میں یہ فرق ہے کہ دو لفظ ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ حرکات و نقاط کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں. (١٨٨١ ، بحر الفصاحت ، ٩٢٦). [صنعت + تصحیف (رک)].

---تَضاد کس اضا(---فت ت) امذ.
(شاعری) کلام میں ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کی ضد اور مقابل ہوں. صنعتِ طباق اس کو صنعتِ تضاد اور مطابقت اور تکافو بھی کہتے ہیں. (۱۸۸۱، بحرالفصاحت، ۱۰۱۵). میر اکبر حسین صاحب کا فلسفہ اپنی صنعتِ تضاد میں ممتاز ہے. (۱۹۲۰، بریدِ فرنگ، ۱۲۶). [صنعت + تضاد (رک)].

---تَکْرار کس صف(---فت ت، سک ک) امث.
(شاعری) مصرع یا شعر میں ایک لفظ کو مکرّر استعمال کرنا. اشعار میں جہاں مکرّر الفاظ آتے ہیں کس قدر کانوں کو خوش معلوم ہوتے ہیں، ظاہر میں اس کو صنعتِ تکرار کہوے گا. (۱۹۱۳، شبلی، حیاتِ حافظ، ۵۱). [صنعت + تکرار (رک)].

---تَوسِیم کس صف(---و لین، ی مع) امث.
(شاعری) قافیے کی بنیاد ایسے حرف پر رکھنا کہ ممدوح کا نام اس میں آ جائے. صنعتِ توسیم ... اسے توسیم اس لئے کہتے ہیں کہ شاعر اپنا نشان قافیے میں دکھاتا ہے. (۱۸۸۱، بحرالفصاحت، ۹۲۷). [صنعت + توسیم (رک)].

---تَوشِیح کس صف(---و لین، ی مع) امث.
(شاعری) ایسے اشعار کہنا جن کے ہر مصرع یا ہر شعر کے پہلے حروف کو جمع کرنے سے کوئی نام یا عبارت بن جائے، اسی طرح آخری حروف کو جمع کرنے سے نام یا عبارت بن جائے. ایک قصیدہ ہماری معشوقۂ زرّیں کمر پری پیکر کی شان میں کبھی سے کہنے کہ کہوے مگر صنعتِ توشیح میں ہو. (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۶). نساخ نے یہ مطلع صنعتِ توشیح کے ذریعے بنائے ہیں. (۱۹۷۹، نساخ، ۲۲۳). [صنعت + توشیح (رک)].

---حَکّاک کس صف(---فت ح، شد ک) امث.
نگیں سازی.

کچھ جواہر کے نگینوں سے مجھے کام نہیں
بخدا شیفتۂ صنعتِ حکّاک ہوں میں

(۱۸۷۵، آئینۂ ناظرین، ۱۲۱). [صنعت + حکّاک (رک)].

---دَسْتی کس صف(---فت د، سک س) امث.
پیشۂ دستکاری، ہاتھ کا کام.

نقوشِ کیفِ دل کو صنعتِ دستی سے کیا نسبت
ادب اے واصفِ مانی کہ میں نقاشِ فطرت ہوں

(۱۹۲۰، فردوسِ تخیّل، ۱۶۱). [صنعت + دست (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---دِکھانا محاورہ.
اہم کام کر کے دکھانا، کوئی خوبی دکھانا، لفظاً یا معناً کوئی خاص بات پیدا کرنا، ہنر دکھانا. ایک رکابدار نے پلاؤ کی تیاری میں یہ صنعت دکھائی کہ گوشت کی چھوٹی چھوٹی چڑیاں بنا کے اس طرح پکایا کہ صورت بگڑنے نہ پائے. (۱۹۳۶، قدیم ہنر و ہنر مندانِ اودھ، ۱۴۳).

---ڈیری کس اضا(---ی مج) امث.
دودھ سے دہی، مکھن، پنیر وغیرہ بنانے کی صنعت. جراثیم دودھ کے پھٹنے اور پنیر کے پختہ ہونے میں حصّہ لیتے ہیں جراثیم کی ان سرگرمیوں کو صنعتِ ڈیری میں استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۸۰، مبادی نباتیات، ۲ : ۵۳۹). [صنعت + انگ : Dairy].

---طَرازی (---فت ط) امث.
(مجازاً) لفاظی، مبالغہ آرائی. ابتذال اور فضول صنعت طرازی سے لبریز اپنے دور کے مخصوص تمدنی اور سیاسی حالات کی پیداوار نہیں تھی. (۱۹۳۱، افادی ادب، ۳۸). [صنعت + ف : طراز، طرازیدن ـ نقش کرنا].

---عاطِلَہ کس صف(---کس ط، فت ل) امث.
(شاعری) ایسی عبارت یا نظم لکھنا جس میں حروف منقوطہ نہ ہوں صرف حروفِ سہملہ ہوں. غیر منقوط اسکو صنعتِ عاطلہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۳۵، مطلع العلوم (ترجمہ)، ۲۴۳). [صنعت + عاطلہ (رک)].

---عامَّہ کس صف(---شد م بفت) امث.
عام طور سے جو چیزیں بنتی اور استعمال میں آتی ہیں، اشیائے ضرورت کی صنعت. لکھنؤ کے تمدن کے بدل جانے کا یہ اثر ہوا کہ صنعتِ عامّہ کی اکثر چیزیں جو معاشرتی زندگی کے لئے ضروری تھیں ان کا بننا اور بازار میں آنا ... بند ہو گیا. (۱۹۳۶، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ، ۱۸۵). [صنعت + عامّہ (رک)].

---کار صف.
کاریگر، صنّاع، دستکار؛ کارخانہ دار، صنعت لگانے والا. انجمن کے صدر ملک کے ممتاز صنعت کار اور علم دوست جناب پیر محفوظ علی صاحب تھے. (۱۹۸۳، خطباتِ محمود، ۲۸). [صنعت + کار، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
رک : صنّاعی. پیچیدہ افعال میں سے ایک فعل تولیدِ حرارت بھی ہے جس سے قدرت کی حکمت و صنعت کاری کا پتہ چلتا ہے. (۱۹۳۳، بخاروں کا اصول علاج، ۴). [صنعت + کار (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت].

---کامِلَہ کس صف(---کس م، فت ل) امث.
خُدا کی قدرت. سرتاج کلام حمد اس صانعِ اکمل کی ہے جس کی صنعتِ کاملہ نے ہر شے کو حلۂ تناسب و توازن عطا فرما کر زیورِ حسن سے آراستہ کیا. (۱۹۳۹، میزانِ سخن، ۱۹). [صنعت + کاملہ (رک)].

---گہ امذ.
کارخانہ، کام کرنے کی جگہ.

ہزاروں آئینے ہر دل کے ٹکڑے کے بنا ڈالے
وہ صنعت گہ ہے یہ ہے جہاں حیران اسکندر

(۱۹۳۵، عزیز لکھنوی، صحیفہ ولا، ۵۹). [صنعت + ف : گہ، لاحقۂ ظرفیت].

---گر (---فت گ) صف.
دستکار ، پیشہ ور ، کاریگر

دلچسپ ہے کیا تاروں بھری رات کا جلوہ
صنعت گر ہستی کی کرامات کا جلوہ

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۲۱). [صنعت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گری (---فت گ) امث.
کاریگری ، ہنر مندی.

دیکھا نیزہ بازی کی صنعت گری
گیا لے کے ساق سوں انگشتری

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۳).

ختم صنعت گری صانع قدرت ہوتی یاں
کہ کوئی اور پھر ایسا تو بنایا نہ گیا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، ۱۰).

صفحۂ ہستی پہ تجھ سا دوسرا بنتا نہیں
کلکِ نقاشِ ازل کرتا ہے گو صنعت گری

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین ، ۱). انسان جو خدا کا شاہکار ہے اسے شاعر کیوں کر نظرانداز کرسکتا ہے وہ خدا کی صنعت گری کی ستائش میں صنعت کے حسن کی تحسین سے بھی گریز نہیں کرتا. (۱۹۸۳ ، سراج اورنگ‌آبادی ، شخصیت اور فکر و فن ، ۱۷۹). [صنعت گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گھر (---فت گھ) امذ.
مرکزِ دستکاری ، انڈسٹریل ہوم. پیرآباد کی عمارت میں ... لڑکیوں کے لئے صنعت گھر جاری کیا گیا ہے. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، ۳). [صنعت + گھر (رک)].

---مُبالغَہ کس اضا(---ضم م ، فت ل ، غ) امث.
(شاعری) کسی امر کو شدّت و ضعف میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس حد تک اس کا پہنچنا محال یا بعید ہو (بحرالفصاحت ، ۹۹۲). [صنعت + مبالغہ (رک)].

---مُسَمَّط کس صف(---ضم م ، فت س ، شد م بفت) امث.
(شاعری) غزل کے شعر کے پہلے تین ٹکڑوں میں ضمنی قافیہ بندی کرنا. بعض اوقات شاعر غزل کی ہیئت میں شعر کہتے ہوئے شعر کے پہلے تین ٹکڑوں کے لیے بھی ضمنی قافیوں کا اہتمام کرتا ہے اس کو علمِ بدیع کی اصطلاح میں صنعتِ مُسَمَّط کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۶). [صنعت + مسمط (رک)].

---مُعَمّا کس صف(---ضم م ، فت ع ، شد م) امث ؛
(شاعری) کلام میں لفظی یا حرفی اشارے کے ذریعے اسم مطلوب لایا جائے. صنعتِ معما امیر خسرو نے اعجاز خسروی کے تیسرے رسالے میں لکھا ہے کہ موجد اس کا مولانا بہاء بخاری ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۹۳). اس کی رباعیوں میں سے ایک صنعت معمّا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۳). [صنعت + معمّا (رک)].

---مَعنَوی کس صف(---فت م ، سک ع ، فت ن) امث.
(شاعری) وہ صنعت جو شعر میں معنوی خوبیوں کا اضافہ کرے ، مثلاً صنعت ایہام ، صنعتِ تضاد وغیرہ. اس صنعتِ معنوی کا نام ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں ایک اس مقام سے قریب اور ایک اس مقام سے بعید. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۷). [صنعت + معنوی (رک)].

---مُقابَلَہ کس اضا(---ضم م ، فت ب ، ل) امث.
(شعر) شعر میں دو یا زیادہ معانی متوافق لائے جائیں پھر ان کے بعد اسی قدر معانی ذکر کریں اور یہ تمام معانی پہلے معانی کی ضد ہوں اور ان کا بیان علی‌الترتیب ہو. ارکان بسیط کو باوجود اختلاف طبع کے اپنی صنعتِ مقابلہ سے باہم عقد موافق منعقد کیا. (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۲۵). [صنعت + مقابلہ (رک)].

---مَقلُوب کس صف(---فت م ، سک ق ، و مع) امث.
(شعر) کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کو الٹنے سے بنیں ، جیسے فرح اور حرف. پیر و مرشد خواب وہ آئینہ ہے جس میں شکل برعکس نظر آتی ہے حضور یہ وہ صنعتِ مقلوبِ کُل ہے کہ سیدھی بات اولٹی ہو جاتی ہے. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۳۰۳). [صنعت + مقلوب (رک)].

---مَنقُوص کس صف(---فت م ، سک ن ، و مع) امث.
ایسا شعر جس کے ہر مصرع کا آخری لفظ اگر الگ کر دیا جائے تو دوسرا وزن پیدا ہو جائے. صنعتِ منقوص ، دریائے لطافت میں لکھا ہے کہ یہ صنعت بھی متلون کے قبیل سے ہے. (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۶۸). [صنعت + منقوص (رک)].

---و حِرفَت (---و مع ، کس ح ، سک ر ، فت ف) امذ.
ہاتھ یا مشینوں سے کیا جانے والا کام ، دست کاری. صنعت و حرفت بھی معمولی کل پرزوں کے بل پر چل رہی ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳). [صنعت + و (حرفِ عطف) + حرفت (رک)].

صَنعَتی (فت ص ، سک ن ، فت ع) صف.
صنعت (رک) سے منسوب ، صنعت سے تعلق رکھنے والا ، بنایا ہوا ، مصنوعی.

عجب صنعتی سوں بناتی اوسے
کہ کپڑے او بستاں نپانی دسے

(۱۶۳۷ ، قیاسی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۹۱)). وہاں کے لوگ ہندو ، مسلمان ، سکھ ، پارسی ، یہودی وغیرہ کا مذہبی یا نسلی یا صنعتی فرق نہیں دیکھتے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۰). [صنعت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ادارے (--- کس ا) امذ ؛ ج.
صنعت و حرفت کے مراکز ، دستکاری کے مراکز. اس نظریے کے تحت لاچار مہاجر مستورات کے لیے بھی کچھ صنعتی ادارے کھولے گئے. (۱۹۶۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۲۳). [صنعتی + ادارے (رک)].

---اِنقِلاب (---کس ا ، سک ن ، کس ق) امذ.
وہ تبدیلی اور ترقی جو انیسویں صدی کے آغاز میں مشینوں کی ایجاد و استعمال سے صنعت و حرفت میں رونما ہوئی. صنعتی انقلاب اپنی اہمیت کے اعتبار سے اصلاحِ دین اور احیائے علوم کی تحریکوں سے کمتر نہ رہا. (۱۹۶۹ ، غالب کی شخصیت اور شاعری ، ۱۳). [صنعتی + انقلاب (رک)].

---پَہاڑ (---فت پ) امذ.
مصنوعی پہاڑ. بیچ میں ایک صنعتی پہاڑ بہت کاری گری سے بنا ہوا ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰).
[صنعتی + پہاڑ (رک)].

---پیمانے پَر م ف.
صنعتی سطح پر. نامیاتی اشیا مثلاً الکحل ، نامیاتی ترشے ضد حیوی مادے وغیرہ کو صنعتی پیمانے پر تیار کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳).

---تَرَقّی (---فت ت ، ر ، شد ق) امث.
صنعت و حرفت کا فروغ ، صنعتی خوشحالی. صنعتی ترقی کے بغیر نہ صرف ملک و قوم کا خوش حال ہونا ممکن ہے بلکہ جینا بھی محال ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۳۱). [صنعتی + ترقی (رک)].

---دُنیا (---ضم د ، سک ن) امث.
مصنوعات یا دستکاری کی دنیا. گندھک کا تیزاب یعنی سلفیورک ایسڈ ... کا استعمال صنعتی دنیا میں بہت عام ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۱۹۲). [صنعتی + دنیا (رک)].

---دَور (---و لین) امذ.
وہ زمانہ جس میں صنعت و حرفت کو فروغ حاصل ہو ، صنعتی عہد. چونکہ آج کل صنعتی دور ہے ... ہمارے لئے بھی اس کی بہت اہمیت ہے. (۱۹۷۸ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۲۵). [صنعتی + دور (رک)].

---شَہر (---فت مع ش ، سک ہ) امذ.
ایسا شہر جس میں صنعت و حرفت کے بہت سے مراکز ، ملیں اور کارخانے قائم ہوں ، حرفتی شہر. ہمارے ملک میں کئی صنعتی شہر موجود ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۷۱).
[صنعتی + شہر (رک)].

---ضَبط (---فت ض ، سک ب) امذ.
مصنوعات کے معیار کی جانچ پڑتال. یڈ فورڈ کمپنی امریکہ نے ... صنعتی ضبط کا طریقہ پہلی دفعہ استعمال کیا. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۳). [صنعتی + ضبط (رک)].

---عَہد (---فت مع ع ، سک ہ) امذ.
رک : **صنعتی دور.** صنعتی عہد سے قبل زراعت میں غذائی اشیاء کی زیادہ اہمیت ہوا کرتی ہے. (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۶۰). [صنعتی + عہد (رک)].

---قانُون (---و مع) امذ.
مصنوعات کی تیاری کا ضابطۂ اخلاق ، صنعتوں کے اصول و ضوابط. صنعتی قانون ... سے واقفیت بھی طبی سماجی کارکن کے لیے ضروری ہے. (؟ ، طبی سماجی کارکن (تعارف) ، ل).
[صنعتی + قانون (رک)].

---مُنْضَبِط (---ضم م ، سک ن ، فت ض ، کس ب) امذ.
صنعتی ضابطہ کاری ، مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھنے کا عمل. نمونہ سازی سے صنعتی منضبط میں وقت ، محنت اور زر کی بہت بچت کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۱۲).
[صنعتی + منضبط (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
صنعت و حرفت کے طور طریق. ہمارے ملک کا اقتصادی اور صنعتی نظام اس قدر فرسودہ ہے کہ ان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ فروری ، ۵).
[صنعتی + نظام (رک)].

---نَفسیات (---فت ن ، سک ف ، کس س) امث.
نفسیات کا وہ شعبہ جو صنعتی ملازمین کے انتخاب کے طریقے اور ذرائع نیز مخصوص کار خدمت کی تربیت اور کارکردگی کی پیمائش کے ذرائع پر مشتمل ہے. صنعتی نفسیات میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جو ... عملے کو منتخب کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۵).
[صنعتی + نفسیات (رک)].

صُنعی (ضم ص ، سک ن) صف.
رک : **صنعتی.**

منڈوے کوں دیک اوّل گگن ات لاج سوں منڈوا ہوا
صنعی جہل سوں نت جلے چوتھا فلک انوار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲۷). اسکیلز بیرونی کو صنعی اور اندورنی کو طبعی کہتے ہیں. (۱۸۶۹ ، رسالہ نمبر ہفتم در باب پیمائش ، ۱۵). یہ انسانیت کش نظام تین سو برس عروج کی حالت میں رہا اب حساس صنعی نے اس کے نقائص دریافت کیے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۴۳). [ع].

صِنف (کس ص ، سک ن) امث.
قسم ، نوع ، جنس. یہ اعتدال جا بحسب نوع کے ہوتا ہے جیسے اعتدال انسان کا یا بحسب صنف کے ہوتا ہے جیسے ترکی اور ہندی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۱). گیت برصغیر پاکستان و ہندوستان کی بے حد مقبول اور پسندیدہ صنف ہے. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۱۳). [ع].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
بلحاظِ اقسام الگ الگ کرنا. اوائلِ عہد اسلامی کے ایرانی ظروف کے زمانے کا معین کرنا اور ان کی صنف بندی کرنا. (۱۹۶۲ ، مسلمانوں کے فنون ، ۲۳۳). [صنف + ف : بَند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--ِ تَحرِیر کس اضا(--فت ت ، سک ح ، ی مع) امث.
تحریر کی قسم ، نثری تخلیق کی قسم. ریڈیو ڈرامہ ... مستقل صنفِ تحریر ہے جسے اسٹیج ڈرامے کا بدل نہیں ٹھہرا سکتے . (۱۹۸۱ ، قرض دوستاں ، ۸۸). [صنف + تحریر (رک)].

--ِ رابِطی کس صف(--کس ب) صف.
ایک ہی جانور کے مختلف انوع رنگوں کے امتزاج سے ایک نئے رنگ کا جانور یا پرند بنانے کے عمل سے متعلق. صنفِ رابطی وراثت پر کئی دوسری سیرتوں کے مدِّنظر مرغیوں پر کام کیا گیا ہے. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۸۳). [صنف + رابطہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ سُخَن کس اضا(--ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) امذ.
نوعِ شاعری کی قسم. میرا آپ سے لحاظ تکلم غزل جیسی محترم اور محبوب صنفِ سخن کی نفی یا تردید پر مبنی نہیں ہے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶). [صنف + سخن (رک)].

--ِ شاعِری کس اضا(--کس ع) امث.
شاعری کی قسم ، صنفِ سخن. ذہنی اور شخصی خیالات کے اظہار کے لیے غزل سے بڑھ کر کوئی صنفِ شاعری موزوں نہیں. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۳۷). [صنف + شاعر + ی ، لاحقۂ نسبت].

--ِ ضَعِیف کس صف(--فت ض ، ی مع) امث.
(مجازاً) خواتین ، صنفِ نازک ، جنسِ عورت. اہلِ عرب عورتوں کو وراثت سے محروم رکھتے تھے ... یہ پہلا دن ہے کہ اس صنفِ ضعیف کی داد رسی کی گئی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۲۹). [صنف + ضعیف (رک)].

--ِ غالِب کس صف(--کس ل) امث.
رک: صنفِ کرخت. حُسن جس چیز کا نام ہے کہ قدرت نے صرف صنفِ غالب کو عطا کر کے دنیا میں بھیجا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۷). [صنف + غالب (رک)].

--ِ قَوی کس صف(--فت ق) امذ.
مرد ، طاقت ور صنف. اکثر تو صرف فیشن کی خاطر صنفِ قوی کے ہاتھوں پر جھول رہی تھیں. (۱۹۳۷ ، ساقی ، جنوری ، ۹۷). [صنف + قوی (رک)].

--ِ کَثِیف / کَرَخت کس صف(--فت ک ، ی مع / فت ک ، ر ، سک خ) امذ.
(مجازاً) مرد. ہلکی پُھلکی لڑکیاں جنسِ لطیف کا دلربا نمونہ تھیں تو یہ ٹوٹ بٹوٹ بھینسا صنفِ کثیف کا بڑا دل خراش نمائندہ تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۹۹). یہ کرخت مسائل صنفِ کرخت ہی کے لیے رہنے دو. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۷۰). [صنف + کثیف / کرخت (رک)].

--ِ کَلام کس اضا(--فت ک) امث.
(شاعری) صنفِ سخن ، صنفِ شاعری. آج کل نعت ایک مستقل صنفِ کلام بن گئی ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۲). [صنف + کلام (رک)].

--ِ مُخالِف کس صف(--ضم م ، کس ل) امث.
مخالف جنس ، مرد یا عورت. میر صنفِ مخالف کا بھی اتنا ہی والہ و شیدا ملتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۱۷۷). [صنف + مخالف (رک)].

--ِ نازُک کس صف(--ضم ز) امث.
عورت. مردوں کے مقابلے میں صنفِ نازک (عورتوں) کے لیے بغداد کی آب و ہوا بہت زیادہ مفرح تھی. (۱۸۹۶ ، البرامکہ ، ۱۳۰). افسانچے میں کوئی بات یا لفظ ایسا نہ آنا چاہیے جو ... صنف نازک کے احساسات پر خراب اثر ڈالے. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۶). [صنف + نازک (رک)].

--ِ نُما (--ضم ن) صف.
صنف بنانے والا ؛ (کیمیا) ایک ہی خصوصیات رکھنے والے (عناصر). یہ ان بے قاعدگیوں کی ایک مثال ہے جنکا صنف نما عناصر سے اظہار ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۳۰). [صنف + ف : نما ، نمودن - ظاہر کرنا].

صِنفی (کس ص ، سک ن) صف.
۱. صنف (رک) سے منسوب. مادہ اس غرض کا جو صنفی مرکب کی علتِ صوری ہے ، مقوم اور موضوع ہوگا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲ ، ۶۹۰). ۲. جنسی خواہش سے تعلق رکھنے والا ، جنسی. بولوتھرکس میں صنفی تولید ہم زواجی ہوتی ہے. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۵۱۰). [ع].

--ِ خَلِیَہ (--فت خ ، کس ل ، فت ی) امذ.
یک زوجی خلیہ. اس کی ایجاد کے بعد ہی نہایت چھوٹے صنفی خلیوں کا حقیقی مشاہدہ ممکن ہو سکا. (۱۹۳۷ ، مینڈلیت ، ۲). [صنفی + خلیہ (رک)].

--ِ عَصَبِیَّت (--فت ع ، ص ، کس ب ، فت ی بشد) امث.
کسی ایک صنف سے وابسطہ عصبیت یا تعصب. ہمارے یہاں خواتین لکھنے والیاں زیادہ اچھا لکھ رہی ہیں یہ بات میں کوئی صنفی عصبیت کی بنا پر نہیں کہہ رہی ہوں. (۱۹۸۲ ، قومی یک جہتی میں ادب کا کردار ، ۷۳). [صنفی + عصبیت (رک)].

--ِ ماہِیَّت (--کس ہ ، فت ی بشد) امث.
نوعی حقیقت یا جوہر. جب مرکب کوئی صنفی ماہیت ہو اور صورت اس کی عرضی ہیئت ہو تو ایسی صورت میں مادہ اس عرض کا ... مقوم اور موضوع ہو گا. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲ ، ۶۹۰). [صنفی + ماہیت (رک)].

--ِ وَقار (--فت و) امذ.
رکھ رکھاؤ جو کسی صنف سے مخصوص ہو. سیاسی حقیقت ، مرتبے اور صنفی وقار کو نظر انداز کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے. (۱۹۸۶ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۸۵). [صنفی + وقار (رک)].

صِنفِیات (کس ص ، سک ن ، کس ف) امذ ؛ امث.
صنف یا جنس کا مطالعہ یا اس کا علم. اس کو چاہے صنفیات اور

نفسیات کے ماہرین اپنے رنگ میں بیان کریں۔ (؟ ، نظام ادب ، ۳۵ : ۱۳)۔ [صنف (رک) + یات ، لاحقۂ کیفیت]۔

صِنْفِیّت (کس ص ، سک ن ، کس ف ، فت ی) صف۔
جنسیت۔ فطرات کی مختلف جماعتوں کی صنفی تولید کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی صنفیت (Sexuality) میں بتدریج انحطاط واقع ہوا ہے۔(۱۹۸۰ ، مبادیٔ نباتیات (معین الدین)، ۲ : ۵۳۰)۔ [صنف (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

صَنَم (فت ص ، ن) امذ۔
۱. **بُت ، مورتی**۔ شرک دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے اس کو عربی زبان میں صنم کہتے ہیں (۱۸۳۰ ، تقویۃ الایمان ، ۹)۔

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا

(۱۸۹۳ ، رباعیات حالی ، ۳)۔

اشتیاقِ اوج میں ہیں ناتراشیدہ صنم
پتھروں میں جنبشِ صد بال و پر پاتا ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۳)۔

ہوا و ہوس کے صنم ہیچ ہے ہیں
حرم میں خدا کی قسم ہیچ ہے ہیں

(۱۹۸۶ ، ضمیریات ، ۲۲)۔ ۲. **(مجازاً) حسین ، محبوب (مرد عورت دونوں کے لیے مستعمل)**۔

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوقِ دل محتاج ہے تکرار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸)۔ شاہ ... ہمراہ اس کافر صنم دلربا کے بارہ دری میں آیا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۳۹)۔ بخشی غلام محمد کے ساتھ ان کے صنم ... بھی ایسے ڈوبے کہ نابود ہو کر رہ گئے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۲)۔ ۳. **(موسیقی) ایک راگ جو کلیان اور ایک فارسی راگ سے مرتب ہے**۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق ، صنم ، آوان ، فرغنہ بھی امیر ہی کی ایجاد ہیں۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵)۔ ۴. **(تصوف) صنم حقیقتِ روحی اور تجلیات صفاتی کو کہتے ہیں جو سالک کے دل میں متجلّی ہوتی ہیں** (مصباح التعرف ، ۱۶۰)۔ [ف]۔

ـــ آباد امذ۔
بت خانہ۔

رخ جو احباب نے سونے صنم آباد کیا
ہم نے اے ذوقِ نظر تجھ کو بہت یاد کیا

(۱۹۵۵ ، فکر جمیل ، ۶۷)۔ [صنم + آباد (رک)]۔

ـــ آشنا (ـــ سک ش) صف۔
بتوں کو پہچاننے والا ، بتوں کی پرستش کرنے والا ، بت پرست ، صنم پرست۔

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۲۱)۔ [صنم + آشنا (رک)]۔

ـــ بازی امث۔
بت تراشی ، مجسمہ سازی۔ صنم بازی اور مصوری میں ہمارے نوجوان ... بہت کم بلند ہیں۔ (۱۹۱۱ ، باقیات بجنوری ، ۳۰)۔ [صنم + ف : باز ، بازیدن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پَرَسْت (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امذ۔
بتوں کو پوجنے والا ، بت پرست۔

گر چشمِ حق شناس سے دیکھیں نگاہ کر
یہ ہی صنم پرست ہیں یہ ہی صنم تراش

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۱)۔ [صنم + ف : پرست ، پرستیدن ـ پوجنا ، پرستش کرنا]۔

ـــ پَرَسْتی (ـــ فت پ ، ر ، سک س) امث۔
بت پرستی؛ (مجازاً) کفر و الحاد۔ ڈرامے کے لئے پیگن ازم یعنی غایت درجے صنم پرستی درکار ہے۔ (۱۹۰۸ ، مقامات ناصری ، ۲۸۴)۔ [صنم پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ تَراش (ـــ فت ت) صف ؛ امذ۔
بت تراش ، بت بنانے والا ، مجسمہ ساز۔

گر چشمِ حق شناس سے دیکھیں نگاہ کر
یہ ہی صنم پرست ہیں یہ ہی صنم تراش

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۳۱)۔

پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا
ہے شیخ بھی مثالِ برہمن صنم تراش

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۷۷)۔ [صنم + ف : تراش ، تراشیدن ـ چھیلنا ، تراشنا]۔

ـــ تَراشی (ـــ فت ت) امث۔
مجسمہ سازی ، بت بنانا۔

آذری بھی حیران ہے ، اس صنم تراشی پر
سو بتوں کو جوڑا ہے ، اک خدا بنایا ہے

(۱۹۵۷ ، فکر جمیل ، ۹۱)۔ [صنم تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ خانَہ (ـــ فت ن) امذ۔
بت پرستوں کا عبادت خانہ جہاں ایک یا زیادہ مورتیاں رکھی ہوتی ہیں اور بت پرست ان کی پوجا کرتے ہیں ، بت خانہ۔

شمعِ غم کی لیا میانے بشر ہوتے ہیں پروانے
لگے تپنے صنم خانے لگے رونے صنم سر تھی

(۱۶۷۵ ، مرثیۂ غواص (بیاض مراثی ، ۲ : ۹۵))۔

روشنی آپ کے دم سے ہو صنم خانے میں
شہر بھر چل کے کرو کوچۂ جاناں آباد

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۹)۔

شبنمستاں میں اتر آئی تھی سورج کی کرن
آئینہ خانۂ گل تھا کہ صنم خانہ ہوا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۸)۔ [صنم + خانہ (رک)]۔

ـــ کَدَہ (ـــ فت ک ، د) امذ۔
رک : **صنم خانہ ، بت خانہ**۔ میرے پہلو میں ایک چھوٹا سا بت خانہ

ہے کہ ہر بت اس صنم کدے کا رشکِ صنعتِ آذری ہے۔ (۱۹۰۶ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۳۵۶).
میرے دل میں قصد حرم کا تھا ، مری راہ میں تھے صنم کدے
کوئی اس حسیں کا فسوں لیے ،کوئی اس حسیں کے لباس میں
(۱۹۵۹ ، ہونے رسیدہ ، ۳۵). [صنم + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گَر (---فت گ) صف .
مجسمہ ساز ، بت تراش.

سر سنگر کا جھکا ہاتھ صنم گر کا رکا
نام اللہ کا جس وقت پڑا کانوں میں

(۱۹۸۳ ، زاد سفر ، ۳۳). [صنم + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
مجسمہ سازی ، بت سازی ، بت تراشی.

صنم گری جسے کہیے وہ مشغلہ تو رہا
خدا گری جسے کہیے وہ خود گری نہ رہی

(۱۹۵۵ ، فکر جمیل ، ۸۵). [صنم گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَنَمِیات (فت ص ، ن ، سک م) امث.
دیو مالا ، علم الاصنام ، ہندوؤں کے دیوی دیوتا. پشت کے زرد پردے پر ہندو صنمیات کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے. (۱۹۳۷ ، سنجدھار ، ۶۱). علوم کے محقق ہونے کے ساتھ دوسرے اوہام و خرافات کی طرح قدیم صنمیات کا ایک حصہ بن کر رہ گئی. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۳۵). [صنم + یات ، لاحقۂ کیفیت].

صَنَمِیاتی (فت ص ، ن ، سک م) امث.
دیو مالائی. اس کا خیال تھا کہ کائنات کے اس صنمیاتی تصور کا جو ایلڈ میں پیش کیا گیا ہے مادی ترقی کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۸۶). [صنم یات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِنْو (کس ص ، سک ن) صف.
حقیقی بھائی ؛ ایسے بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں ؛ بیٹا ؛ چچا ؛ چچیرا بھائی. یہ عم میرا ہے اور صنو پدر میرا کا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۷). [ع].

صَنَوبَر (فت ص ، و مج ، فت ب) امذ.
۱. چیڑ کی قسم کا ایک درخت جس میں چلغوزے لگتے ہیں اور نہایت سیدھا ہوتا ہے. اندر اس کے تین ستون ہیں دو صنوبر کی لکڑی کے اور درمیان کا ستون ساج کا . (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۲۸). اس کے بڑے گھر کے در سرو کے اور کڑیاں صنوبر کی تھیں . (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۷) . **۲. ایک قسم کا سرو جو مخروطی ہوتا ہے اور جس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دیتے ہیں.**

اس قد سوں جس چمن میں وہ نونہال ہو گا
کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہال ہو گا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴).

حد ہے کی دلبری کی بھی اے غیرتِ چمن
ہو آدمی صنوبر اگر لاوے بار دل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۴). ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا ، اونچے اونچے صنوبر شمشاد. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۹).

قامت کو تیرے سرو و صنوبر نہیں کہا
جیسا بھی تو تھا اس سے تو بڑھ کر نہیں کہا

(۱۹۷۸ ، جاناں جاناں ، ۱۶۹). [ع].

---اُلْکِبار (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ک) امذ.
چیڑ کی ایک قسم. صنوبر الکبار یہ بھی ایک قسم کا چیڑ ہے اس قسم کا صنوبر کوہ ہمالیہ اور افغانستان و ایران میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۵). [صنوبر + رک : ال (۱) + کبار (رک)].

---آجامی کس صف ، امذ.
صنوبر آجامی : اس قسم کا صنوبر شمالی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے اسی سے تارپین نکلتا ہے اسی صنوبر سے روغنی رال بھی حاصل کی جاتی ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶). [صنوبر + آجامی (رک)].

---جَبَلی کس صف(---فت ج ، ب) امذ.
پہاڑی صنوبر. صنوبر جبلی ... یورپ کے پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶) . [صنوبر + جبل + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خِرام (---کس خ) صف.
(کنایۃً) **معشوق ، سبک رفتار** (ماخوذ: نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [صنوبر + خرام (رک)].

---قامَت/قَد (---فت م/فت ق) امذ.
دراز قد ؛ (کنایۃً) **معشوق** (ماخوذ : مہذب اللغات ؛ نور اللغات ؛ جامع اللغات). [صنوبر + قامت/قد (رک)].

---کوہی کس صف(---و مج) امذ.
پہاڑی صنوبر ، صنوبر جبلی (رک). صنوبر کوہی ... اس کا روغن ڈا کٹری ادویہ میں شامل ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۹۶). [صنوبر + کوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَنوبَری (فت ص ، و مج ، فت ب) صف.
صنوبر (رک) کی شکل کا ، مخروطی ، صنوبر کے پھل سے مشابہ ، صنوبر کے رنگ کا ، صنوبر کا بنا ہوا.

اس قدِ دلربا کے کرتا ہوں وصف موزوں
اب آبرو تخلص میرا صنوبری ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱).

قلبِ صنوبری سے نہ کیوں ربط ہو ہمیں
الفت ہے ہم کو قامتِ موزونِ یار سے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۱۸) . بھلا نوہ ... بیر سے چھوٹا ، صنوبری شکل کا ... سیاہ ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۷۵). [صنوبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سِوَئِیاں (---کس س ، فت و ، کس ء ، شد ی) امث.
صنوبر کا بھوسا. پہاڑیوں میں کترے ہوئے بھوسے کی جگہ اکثر

صنوبری سوئیاں استعمال کی جاتی ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی (ترجمہ) ، ۱۸۵). [صنوبری + سوئیاں (رک)].

ـــ شکل (ـــفت ش ، سک ک) صف.
مخروطی شکل. صنوبری شکل کا بیل بمقابلہ راست دم کے بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۴۳). [صنوبری + شکل (رک)].

صَنوبَرِیَّت (فت ص ، و مع ، فت ب ، کس ر ، شد ی بفت) صف.
صنوبر کی صفت. چھوٹا صنوبر بھی درخت ہے اس لئے کہ وہ بھی صنوبر ہے کیفیتِ صنوبریت اس شجریت کے جوہر کا جزو ہے. (۱۹۴۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵). [صنوبر + یت ، لاحقۂ صفت].

صُنُوف (ضم ص ، و مع) امث ؛ ج.
صنف (رک) کی جمع. تکلم بجوا مع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب ... نہیں جانتا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۲). [ع].

صَنِیعَہ (فت ص ، ی مع ، فت ع) امث .
ہنر ، کاری گری ، نیکی ، احسان. عدل اور سلوکِ جمیل و حسنِ صنیعہ سے آگہ کریں جو میں نے ان کے ملکوں میں کیا ہے . (۱۹۳۰ ، کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت ، ۱۰۴). [ع].

صَواب (فت ص) امذ.
۱. **درست ، راست ، صحیح ، خطا کا نقیض.**

آسان اساساں تھے سب ہونٹاں سوکھے ہیں تج نین
نین ہے صواب پانی دیتا تمن ولایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۶۹).

گلۂ شوخ اے ولی کرنا
ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶).

کہ جس کو نہ ہو تاب لانے کی تاب
شتابی سے مرتا ہے اس کا صواب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۲).

مطلق نہ کی تمیز خطا و صواب میں
تیر آئے سرکشوں کی طرف سے جواب میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۶).

تولے جائیں گے ترازو میں شکم کے خیر و شر
طرفہ معیارِ صواب و ناصواب آنے کو ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱۵۰). اسی طریق کو وہ پسندیدہ اور صواب جانتا تھا. (۱۹۸۷ ، سید سلیمان ندوی ، ۶۰). ۲. **خوبی، درستی ، راستی ، اچھائی.**

یہ ہے عرض اے شاہِ عالی جناب
نہیں یہ ارادہ قرینِ صواب

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۱۴۳). تو ناطق ہے ساتھ صدق اور صواب کے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶۳). ان کی شاعری اصلی اور حقیقی شاعری ہے، اپنے عیب و صواب سب کھول کر رکھ دیے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افادات سلیم ، ۱۹۵). قوافی کے عیب و صواب کو پرکھنے کے لیے ایک مستقل اور جداگانہ علم وجود میں آ گیا ہے جسے علمِ قافیہ کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۲۵). ۳. **نیکی، بھلائی ، سچائی ، عذاب کا نقیض ، ثواب.**

تو بہتر کے شوق ز راہِ صواب
دعا وو کرے جو اچھے مستجاب

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۵).

صواباں میں توں سعی دھرتا اچھی
گناہاں سوں پرہیز کرتا اچھی

(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۲۰۱).

کہنے لگا طبیب مرا یہ عذاب دیکھ
مرنا ہی اس مریض کے حق میں صواب ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۲). جب شک ہو تم میں سے کسی کو پس سونچ لے صواب کو پورا کرے اس پر. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۳). وہ شخص جس کا ارادہ صواب کا ہو لیکن بلا ارادہ خطا ہو جائے. (۱۹۸۷ ، اردو ، ا کتوبر ، ۱۲۱). [ع].

ـــ اَندیش (ـــفت ا ، کس ن ، ی مج) صف.
درست یا معقول بات سوچنے والا ، نیکی اور بھلائی کی بات سوچنے والا. بارِ سلطنت سر پر رکھنا رائے صواب اندیش سے بہت بعید ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۹). [صواب + ف : اندیش ، اندیشیدن ـ سوچنا ، غور کرنا].

ـــ دِید (ـــی مع) امث. صوابدید.
صلاح ، مصلحت ، تجویز ، مشورہ ، جواب دہی.

ہو وہ صوابدیدِ فلاطوں میں خم نشیں
کہہ بیٹھوں گر نشہ میں کوئی حرفِ ناصواب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۲). جمعیۃ علمائے ہند اربابِ علم سے رائے لے کر اپنی صوابدید کے مطابق حتی الوسع جلد کوئی موثر عملی اقدام کرے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۴۳۴). ہر افسر اس سلسلے میں اپنی صوابدید پر اردو میں دائرۂ کار کا تعین کرے تاکہ بتدریج اسے وسعت ملے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، جون ، ۹۳). [صواب + ف : دید ، دیدن ـ دیکھنا].

ـــ دِیدی (ـــی مع) امث.
جوابدہی کا ، صوابدید سے متعلق ، تجویز کیا جانے والا. انہوں نے کہا کہ صدر کے صوابدیدی اختیارات میں ان کو اس بات کا اختیار حاصل ہے جو اتھارٹی تقرری کرتی ہے وہ برطرف کا حق بھی رکھتی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ ، اگست ، ۱۱). [صوابدید + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نُمائی (ـــضم ن) امث.
حق نمائی ، راہ راست دکھانا. یہ دانشمند ہمیشہ شہزادہ کو اس کی خطا اور غلطیوں پر متنبہ کر کے صواب نمائی کرتا. (۱۹۰۴ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۶۴). [صواب + ف : نما ، نمودن ـ ظاہر کرنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

صُوابَہ (ضم ص ، فت ب) امذ.
جوں کا انڈا. جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں کی مقدار صوابہ یعنی بیضۂ جوں کے وہ داخلِ جنت ہو گا . (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان ، ۷۲). [ع].

صَواعِق (فت ص ، کس ع) امث ؛ ج.
چمک کی وہ لہریں جو بادل سے نکلتی ہیں ، بجلیاں ، صاعقے.

بلا ٹل جائے جب فرمان زبانِ پاک سے نکلے
اشاروں میں کریں دفعِ صواعق جعفر صادق

(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امامت ، ۵۶). اگر انضمام روحانی قوتوں کا ... صواعق کے ساتھ نہوتا تو یہ امور صاعقہ سے بذاتِ خود نہ ہوتے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۷۱). [صاعقہ (رک) کی جمع].

صَوّاف (فت ص ، شد و) صف.
اُون کا تاجر ، پشمینہ بنانے والے. صوّاف ، فرّاء ، دبّاغ اور اسی قسم کے پیشوں والے ... سونگھنے سے مرض حاصل کر لیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، عملِ طب ، ۱ : ۲۳۸). [ع : (ص و ف)].

صَوامِت (فت ص ، کس م) امذ.
بے نقطہ حروف. باقی تیرہ حرفوں کو جو بے نقطہ ہیں ان کو حروفِ صوامت کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جواہرالحروف ، ۹). حروفِ صوامت ... ان حروف کے چار اسما قرار دیے ہیں. (۱۹۵۱ ، مفتاح الجواہر ، ۱۰۷). [صامت (رک) کی جمع].

صَوامِع (فت ص ، کس مج م) امذ ؛ ج.
عبادت خانے ، معبد ، خانقاہیں ، عبادت کرنے کے حجرے ، گرجا گھر.

مکانہائے بلند از خوانین
منارہ با صوامع خونے رنگین

(۱۷۳۷ ، تراب شاہ ، گنج الاسرار ، ۲۶).

تسکیں بہ صوامع و دوایر
خونے دلدادگانِ فکرت

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۰). [صومعہ (رک) کی جمع].

---ُ الزِّکْر (---ضم ع ، غم ا ، ل ، کس ز بشد ، سک ک) امذ.
(تصوف) احوال اور مواطنِ معنویہ کو کہتے ہیں جس کے سبب سے ذاکر اور مذکور جدائی سے محفوظ رہتا ہے اور مذکور پر ہمت جمی رہتی ہے (مصباح التعرف ، ۱۶۱). [صوامع + رک : ال (ا) + ذکر (رک)].

صَوّامَہ (فت ص ، شد و ، فت م) امث.
بہت زیادہ روزے رکھنے والی.

گُلِ نیلوفر کی طرح پاک دامن
جو قوّامہ ، صوّامہ و صادقہ ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۲۵). [ع : (ص ا م)].

صَوب و لین) امذ.
طرف ، سمت ، جانب ، راستہ. طائرِ زریں بال بہنگامِ صبح افقِ شرق سے طالع ہو کر بصوبِ ولایتِ نیمروز طیران میں آئے (۱۸۵۱ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱). [ع].

صُوبائی (و مع) امث.
صوبہ (رک) سے منسوب ، صوبے سے متعلق صوبائی اسمبلیوں کے مسلمان نمائندے ایک کل ہند پالیسی اور پروگرام پر متحد ہو جائیں. (۱۹۳۶ ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۵). صوبائی وزیر اطلاعات نے کہا کہ ... عوام اور حکومت کے مابین تعلقات کو استوار کرنے میں محکمۂ اطلاعات اہم کردار ادا کرتا ہے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱). [صوبا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

---تَعَصُّب (---فت ت ، ع ، شد ص بضم) امذ.
صوبائی جانبداری یا صوبے کی بے جا حمایت. اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ میں پنجاب کی بات کر کے کہیں صوبائی تعصب کو ہوا تو نہیں دے رہا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۱). [صوبائی + تعصب (رک)].

---حُکُومَت (---ضم ح ، و مع ، فت م) امث.
کسی صوبے کی اپنی علیحدہ حکومت یا حکمرانی . صوبائی حکومت میں تبدیلی کے بعد صوبے میں نظم و نسق کو بہتر بنانے اور افہام و تفہیم کا ماحول پیدا کرنے کے لیے مزید اقدامات کا جائزہ لیں گی. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، یکم مارچ ، ۱). [صوبائی + حکومت (رک)].

---خودمُخْتاری (---و معد ، ضم م ، سک خ) امث.
مخصوص امورِ سلطنت میں صوبے کا خودمختار اور آزاد ہونا . تحریک کے چارٹر کے تحت صوبائی خودمختاری کا قانون پاس کیا جائے. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱). [صوبائی + خود + مختار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

---دارُالْحُکُومَت (---ضم ر ، غم ا ، سک ل ، ضم ح ، و مع ، فت م) امذ.
صوبے کا پایۂ تخت ، صوبے کا صدر مقام. دن کا آغاز صوبائی دارالحکومت میں ۲۱ توپوں کی سلامی سے ہوا. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ مارچ ، ۳). [صوبائی + دار + رک : ال (ا) + حکومت (رک)].

---سَطْح (---فت س ، سک ط) امذ.
صوبے کی حد تک ، صوبائی حدود ، صوبائی اختیار. ان کا اپنے حلقے میں اثر و رسوخ تھا مگر صوبائی سطح پر ... ٹکر لینا ان کے بس میں نہ تھا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۶). [صوبائی + سطح (رک)].

---عَصَبِیَّت (---فت ع ، سک ص ، کس مج ب ، فت ی بشد امذ.
رک : **صوبائی تعصب.** پنجاب کو یہ راستہ اختیار کرنے میں محض اس لیے جھجک نہیں ہونی چاہیے کہ کہیں یہ صوبائی عصبیت تو نہیں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۰۶). [صوبائی + عصبیت (رک)]

---گَوَرْنْمِنْٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن امذ
رک : **صوبائی حکومت.** "وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق صوبائی گورنمنٹ کی تشکیل ... پندرہ تاریخ تک ہو جائے گی . (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۶ ستمبر ، ۳). [صوبائی + انگ : Government].

ـــمَرکَز (ـــفت م ، سک ر ، فت ک) امذ.
صوبے کا دارالحکومت ، صوبائی صدر مقام . دلّی کے فنون اہلِ فن کی ہجرت کے ساتھ برعظیم کے مختلف صوبائی مراکز میں تیزی سے پھیلنے لگے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۳۳). [صوبائی + مرکز (رک)].

صُوبائِیَّت (و مع ، کس ء ، فت ی بشد) امث.
صوبائی عصبیت . سیاست دانوں کی اکثریت صوبائیت سے بالاتر ہو کر سوچنے کے لیے تیّار نہ تھی. (۱۹۸۷ ، پاکستان کیوں ٹوٹا ، ۱۶). [صوبائی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صُوبَہ (و مع ، فت ب) امذ.
۱. کسی ملک کا وہ حصّہ جو کئی پرگنوں اور ضلعوں پر مشتمل ہوتا ہے. اونیس صوبہ اور چار ہزار چار سو پرگنہ ہیں . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). یہ عرب کے وہ صوبے ہیں جہاں اسلام سے پہلے عربوں کی بڑی بڑی حکومتیں قایم تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵). صوبہ سندھ کے سیاسی حالات ... پر تفصیل سے تبادلۂ خیال کیا. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ فروری ، ۱۲). **۲. (قدیم) صوبے کا حاکم**.

یہ کے گرفتار ہر روز جہاں ہے سہم
نیاز کے فوجاں اوپر صوبہ و سرداروں کو

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۸۳ ب).

ہوا ہوں عاشقی کے ملک کا میں جب ستی صوبہ
چلے معزول ہو بختاں مرے تس دن بحالی سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۱۴).

بریلی کا صوبہ جو تھا شنبو ناتھ
برابر کھڑا وہ فرنگی کے ساتھ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۸). ابن الزبیرؓ کو حجاج نے جو صوبہ عبدالملک کا تھا محاصرہ کر کے شہید کیا. (۱۸۸۳ ، طلائع المقدور ، ۲۸). پھر نماز کے صوبہ مقرر ہونے ، کھرگوں اور منڈیشر میں دس بارہ سال صوبہ رہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۵۴۸). [ع].

ـــجات امذ ؛ ج ؛ ← صوبجات.
صوبہ (رک) کی جمع. تین چار سال سے صوبہ جاتِ متحدہ میں بارش ہو رہی ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۹۷). [صوبہ + جات ، لاحقۂ جمع].

ـــجاتی صف.
صوبوں کا ، صوبوں سے متعلق. عالی شان صوبہ جاتی علاقوں میں سے ہر ایک میں ایک عدالت قائم کی گئی. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۹۹). [صوبہ جات + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــدار امذ.
۱. صوبے کا حاکم. بادشاہوں کے تائیں یہ لازم ہے کہ جس کوں خدمت دے یا صوبہ دار کرے تو ہر ایک کا کہنا اس کے حق میں بے تحقیق نہ منظور کرے. (۱۷۳۶؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۴۷). قلیچ خان صوبہ دار پنجاب کو حکم ہوا کہ ان بدگوہروں کے آشوب کو دور کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۴۸). بادشاہ ... بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس اس کے ملازم اور صوبہ دار اور وزیر ہیں. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۶۲). **۲. پیدل فوج کا ایک افسر جو جمعدار کے اوپر ہوتا ہے**.

بچارا انپڑ تب تلک صوبہ دار
کٹک تہار لڑ لڑ کہ لشکر کوں سار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۸۳).

اقلیمِ دل میں عقل نے لی تب رو گریز
جب صوبہ دارِ عشق نے آکر عمل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۹). ایک ایک صوبہ دار جمعدار دفعدار امتیازی ہے. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۲۳). فوج میں جس طرح مسلمان رسالہ دار ، میجر بہادر صوبہ دار ... ہوتے ہیں اسی طرح راجپوت اور سکھ ... ہوتے ہیں . (۱۹۵۶ ، مضامینِ محفوظ علی ، ۸۷). [صوبہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــداری امث.
صوبہ دار (رک) کا عہدہ یا کام ، گورنری ، ایک فوجی عہدہ . کوئے کے سرداروں کوں بولایا اور نامہ صوبہ داری اپنی کا سبھوں کوں دیکھایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۰۷). اس دن سے جمیع حکمائے بابل کا سردار بنایا اور صوبہ داری بابل ان کے واسطے تجویز کی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۵). پیغمبر صاحب نے انہیں اپنے عہد میں بحرین کی صوبہ داری کا منصب عطا فرمایا تھا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱۶۲). علاقائی اور صوبہ داری زبانیں مثلاً سورسینی مگدھی اور برج بھاشا وغیرہ. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۱۱۴). [صوبہ دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَوت (و لین) امث ؛ امذ (قدیم).
آواز ، لحن ، لہجہ ، نوا ، صدا ، آہنگ.

کہہ مطرباں کوں ساق کہ اب صوت کم کرو
کن رکھ سنو کہ کرتے صراحی و جام بحث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳).

رقیب کا مرے آگے نہ پیش جاوے کچھ
کرے ہزار کے آگے نہ صوتِ زاغ نمود

(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۴۸).

بلند آواز حضرت سے کرو مت
ملا کر صوت اپنا کچھ کہو مت

(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۵۵۳).

فریادیں ہیں صوت سے عاری آوازیں ہیں پیراہن
لفظ گنوا بیٹھے ہیں شکلیں ان کو صوت و معانی دے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۲۱). [ع].

ـــپَیما (ـــی لین) امذ.
آواز کے اُتار چڑھاؤ کو ناپنے کا آلہ. اگر کسی تختے پر ایک تار تان دیا جائے تو وہ ایک تارا بن جاتا ہے اس کو صوت پیما بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۲۳۵). [صوت + ف : پیما ، لاحقۂ فاعلی].

ـــتانْت/تَنتْرِیاں (ـــغنہ / فت ت ، مغ ، فت ت ، سک ر) امذ.
(لسانیات) حلق میں حنجرہ یا کنٹھ کے بیچی آلہ (۸) کی

شکل کا آلۂ صوت. یہ کل دو پتلے مگر مضبوط اور لچکدار بندھنوں پر مشتمل ہے ... اور یہ صوت تانت یا صوت تنتریاں کہلاتی ہیں. (۱۹۵۶ء، زبان اور علم زبان، ۵۲).[صوت + تانت/تنتریاں (رک)].

---ِ داؤدی کس صف(---و مع) امث.
(تصوف) ایسا سرود و سماع جس کو سن کر حال آ جائے. سماع سے مراد محض صوتِ داؤدی ہے. (۱۹۶۳ء، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات، ۱۴۴).[صوت + داؤد(علم) + ی، لاحقۂ نسبت].

---ِ سَرْمَد/سَرْمَدی کس اما / صف (---فت س، سکِ ر، فت م) امث.
(تصوف) آواز ذات کو کہتے ہیں کہ قبل پیدائشِ خلق کے تھی اور بعد فناءِ خلق کے بھی رہے گی، کیونکہ حق الآن کما کان موجود ہے اور یہ آواز بے جہت ہے، نہ زیر و بالا سے اور نہ یمین و یسار سے، یہ آواز شجر اور حجر اور انبوہ خلائق میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ آواز دف اور دہل اور نقارے پر بھی غالب آتی ہے (مصباح التعرف، ۱۶۰). مجھ سے دیباچہ لکھنے کی اس وقت فرمائش کی جاتی ہے جب کہ میں صوتِ سرمدی کی شنید میں مصروف ہوں. (۱۹۱۳ء، انتخابِ توحید (دیباچہ)، ۶ الف).

ترنم سازِ ہستی کا تجھے کیا لطف دے غافل
تری روح آشنائے صوتِ سرمد ہو نہیں سکتی

(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۱ : ۱۷۷). ضرورت کے مطابق زندگی کے مشاغلِ دنیاوی چلے جاتے ہیں لیکن حمدِ باری تعالیٰ سازِ فطرت کا نغمہ ہے یہی صوتِ سرمدی ہے. (۱۹۸۵ء، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی، ۶۸). [صوت + سرمد / سرمدی (رک)].

---ِ مَحْض کس صف(---فت مج م، سکِ ح) امث.
صرف آواز ہی آواز. پیدا ہوتے وقت اگرچہ مویشیوں کی طرح صوتِ محض پر قادر تھا لیکن بہت جلد اپنی نمایاں ترقی کے گہوارے میں نظر آنے لگا تھا. (۱۹۲۹ء، تاریخ نثر اردو، ۱ : ۳۱). [صوت + محض (رک)].

---ِ مَوزُوں کس صف(---و لین، و مع) امث.
لے اور سُر کے ساتھ منظم آواز.

صوتِ موزوں نغمۂ زیبا
ہے یہ روزِ ازل سے اپنی غذا

(۱۸۷۵ء، سرمایۂ عشرت، ۱). [صوت + موزوں (رک)].

---ِ نِگار (---کس ن) امذ.
آواز کو قلمبند کرنے والا آلہ، فونوگراف. پنڈولموں کو صوت نگار کی گردشی میز کی مدد سے چلاتے ہیں. (۱۹۷۴ء، موجیں اور اہتزازات، ۶۹). [صوت + ف : نگار، نگاشتن - لکھنا].

---ِ ہادی کس صف، امث.
(کنایۃً) ہدایت و رہنمائی بخشنے والی آواز، ہدایت کرنے والے کی آواز؛ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک.

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

(۱۸۷۹ء، مسدسِ حالی، ۱۷). [صوت + ہادی (رک)].

---ِ ہَزار/ہَزاراں کس اما / صف(---فت ہ) امث.
بلبل کی آواز.

شاخِ گل زمزمہ سنجوں کا نشیمن تھا مدام
ارغنوں وار صدا کو نجتی تھی صوتِ ہزار

(۱۸۳۵ء، حکایتِ سخن سنج، ۱۱۵).

بلا سے ہم نے نہ دیکھا تو اور دیکھیں گے
فروغِ گلشن و صوتِ ہزار کا موسم

(۱۹۵۲ء، دستِ صبا، ۳۲).

یہ فصل نعرہ ہائے انقلابی
یہی ہے موسمِ صوتِ ہزاراں

(۱۹۶۵ء، ایک خواب اور، ۱۱۷).[صوت + ہزار/ہزاراں (رک)].

صَوتی (و لین) صف.
صوت (رک) سے منسوب یا متعلق. میں اپنے بعض قریبی اسلاف کے نام بھی بتا دینا چاہتا ہوں جن میں اتفاق سے ایک عجیب صوتی مناسبت پائی جاتی ہے. (۱۹۲۶ء، میری عینک، ۲). الفاظ کی اہمیت صرف مضمون نہیں بلکہ صوتی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۵ء، ترجمہ : روایت اور فن، ۱۳۷).[صوت + ی، لاحقۂ نسبت].

---ِ اَثَر (---فت ا، ث) امذ.
۱. **آواز کے زیر و بم وغیرہ کا اثر یا اثرات**. صوتی اثر اور وہ غنائی کیف جو اس لفظ کے بولنے سے پیدا ہو جاتا ہے مزہ لینے کا رمز ہے. (۱۹۶۱ء، اردو زبان اور اسالیب، ۲۰۸). راشد کو لفظوں کے صوتی اثرات سے خاص دلچسپی ہے اور اس لئے وہ قافیہ کی صوتی خوبیوں کا قائل ہے. (۱۹۸۶ء، ن - م، راشد : ایک مطالعہ، ۱۱۲). ۲. **(ڈراما، فلم وغیرہ) بات چیت اور موسیقی کے علاوہ کوئی دوسری آواز جو مصنوعی طور پر پیدا کی جائے**. ٹی وی ڈرامے میں مکالمے کے علاوہ آواز اور چہرے کا اتار چڑھاؤ ... صوتی اثرات، کردار نگاری، پرفارمنس اور پروڈکشن بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں. (۱۹۸۰ء، وارث، ۹).[صوتی + اثر (رک)].

---ِ اَجْزا (---فت ا، سکِ ج) امذ؛ ج.
لفظ کے دو ٹکڑے جو ایک ایک بار میں ادا ہو سکیں. ان حروف کا خاصہ آواز کو طول دینا ہے اس کے دو سلیبل یا صوتی اجزا ہیں. (۱۹۶۱ء، اردو زبان اور اسالیب، ۲۰۸). [صوتی + اجزا (جزو (رک) کی جمع)].

---ِ اِرْتِعاش (---کس ا، سکِ ر، کس ت) امذ.
آواز کی لرزش یا تھرتھراہٹ. خلوی دیوار کو خاص حالت میں صوتی ارتعاش کے ذریعے خلیے توڑ کر حاصل کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۷ء، بنیادی خرد حیاتیات، ۷۲).[صوتی + ارتعاش (رک)].

---ِ اَعْضا (---فت ا، سکِ ع) امذ؛ ج.
(لسانیات) ناک، حلق، زبان، ہونٹ وغیرہ جن سے آواز کا اظہار ہو. صوتی اعضا ان گنت متنوع آوازیں پیدا کر سکتے ہیں. (۱۹۶۳ء، زبان کا مطالعہ، ۱۳۶). [صوتی + اعضا (عضو (رک) کی جمع)].

---اَمْواج (---فت ا ، سک م) امث ؛ ج.
آواز کی لہریں. صوتی امواج عام طور سے جراثیم پر مضر اثرات رکھتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۳۱). [صوتی + امواج (موج (رک) کی جمع)].

---اَوضاع (---و لین) امذ ؛ ج.
مختلف آوازیں ، طرح طرح کی آوازیں ، آواز کی قسمیں. اصوات کے تعلق اور توڑ جوڑ سے جو صوتی اوضاع تخلیق کی جاتی ہیں وہ معانی کو زیادہ روشن اور منظم بناتی ہیں . (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۱۸۳). [صوتی + اوضاع (وضع (رک) کی جمع)].

---تاثُّر (---ضم ث بشد) امذ.
رک : صوتی اثرات. لفظ کے اس تاثر کو جس کا تعلق لفظ کی آوازوں سے ہوتا ہے صوتی تاثر کہتے ہیں. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۶). [صوتی + تاثر (رک)].

---تِمْثال (---کس ت ، سک م) امذ.
ریڈیائی ڈراما. اس ترتیب وضع کے ساتھ صوتی تمثال اس طرح سنا جا سکتا ہے کہ گویا سر کے وسط میں واقع ہے. (۱۹۶۹، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۸۱). [صوتی + تمثال (رک)].

---دَباؤ (---فت د ، و مج) امث.
آواز کی اکائی جو ۲۰۰۰۰. ڈائین فی سینٹی میٹر ہوتی ہے . جب ہم صوتی دباؤ کی سطح کا ذکر کرتے ہیں تو ہم باقاعدہ طور پر ۲۰۰۰۰. ڈائین فی مربع سینٹی میٹر کو بہ طور صفر ڈیسیبل کے استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۶۶). [صوتی + دباؤ (رک)].

---دَھماکا / دھما کَہ (---فت دھ / ک) امذ.
آواز کی انتہائی شدت ، دھماکے سے پیدا ہونے والی آواز کی لہر. اس کے بعد وہ دھماکوں کے ساتھ پھٹ پڑتی ہے جس کے نتیجے میں دھما کہ موجیں پیدا ہوتی ہیں جنھیں صوتی دھماکے کہتے ہیں. (۱۹۶۴ ، کاروان سائنس (ترجمہ) ، ۵ ، ۱ : ۱۲۳). [صوتی + دھماکا (رک)].

---سایَہ (---فت ی) امذ.
آواز کا بالواسطہ اثر. دور والا کان سر کے پیچھے اور اس کے صوتی سائے میں ہوتا ہے . (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۷۹). [صوتی + سایہ (رک)].

---شِکَن (---کس ش ، فت ک) امث.
حنجرہ کی اندرونی سلوٹ. آواز کے پیدا کرنے میں صوتی شکن بڑے عامل ہیں. (۱۹۶۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۳۱۴). [صوتی + شکن (رک)].

---عَلامِیَہ (---فت ع ، سک م ، فت ی) امذ.
آواز کی با معنی علامت. علامتوں کا استعمال انسان نے ہمیشہ کیا ہے خود زبان ایک صوتی علامیہ ہے. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) کراچی ، ۱۲۰). [صوتی + علامیہ (رک)].

---فِعْلِیات (---کس ف ، سک ع ، کس ل) امذ.
(طبیعیات) **گونگے بہروں کا طریقہ تعلیم.** اپنے موضوع میں جب اچھی طرح ماہر ہو گیا تو ... وہ جامعہ بوسٹن میں صوتی فعلیات کا پروفیسر مقرر ہو گیا. (۱۹۶۵ ، طبیعیات کی داستان ، ۵۰۵). [صوتی + فعلیات (رک)].

---کَیفِیَت (---ی لین ، کس ف ، فت ی) امث.
(لسانیات) **آواز کی نوعیت بلحاظ ادائیگی الفاظ.** میکانیکی طور پر پیدا ہونے والی آوازیں مماثل نہیں ہوتیں صوتی سطح کے ساتھ ساتھ صوتی کیفیت کا فرق بھی ہوتا ہے. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۱۳۸). [صوتی + کیفیت (رک)].

---لاحِقَہ (---کس ح ، فت ق) امذ.
الفاظ کی صوتی علامت جو آخیر میں لکھی جائے. جب اس کے معنی دن کے ہوتے ہیں تو اس کے لئے ایک جداگانہ صوتی لاحقہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۷۰). [صوتی + لاحقہ (رک)].

---لَب (---فت ل) امذ.
رک : صوتِ تانت. ان کی شکل «۸» کی سی ہوتی ہے ... لیکن بعض علماء نے انہیں «صوتی لب» نام سے بھی موسوم کیا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۵۲). [رک : صوتی + لب (رک)].

---نِظام (---کس ن) امذ.
آوازوں کا نظام ؛ الفاظ کا تلفظ. اردو کا صوتی نظام اس قدر مکمل ہے کہ اس کا ہر لفظ دوسرے لفظ سے مختلف طور پر بولا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳). [رک : صوتی + نظام (رک)].

---ہَمْ آہَنْگ (---فت ہ ، سک م ، فت ہ ، غنہ) امذ.
آوازوں کا باہمی میل ، ایک دوسرے سے ملتی جلتی آوازیں . سمک یا سمکیان بہ اصطلاح ماہی گیری سے صوتی ہم‌آہنگ بھی نہیں رکھتی. (۱۹۷۷ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۱۳۸). [صوتی + ہم آہنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیات (و لین ، کس ت) امذ ؛ امث.
وہ علوم و فنون جو آواز سے تعلق رکھتے ہیں ؛ علم الاصوات . صوتیات ... علم و زبان کی نہایت اہم شاخ ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۳). اُردو صوتیات پر تحقیقی کام کرنا تو اور بھی دور کی بات ہے . (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۶) . [صوت + یات ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیاتی (و لین ، کس ت) صف.
آواز کے اظہار سے متعلق ، علم الصوت سے متعلق. اسی لیے صوتیاتی مسائل میں آوازوں کے بجائے حروف سے بحث کی جاتی ہے. (۱۹۶۴ ، زبان کا مطالعہ ، ۸۱). [صوتیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَوتِیَہ (و لین ، کس ت ، فت ی) امذ.
(لسانیات) **چھوٹی سی چھوٹی صوتی اکائی ، انگریزی لفظ Phoneme کا ترجمہ**. صوتیہ یے شبہ صوتی اکائی ہے جسے مزید اکائیوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا. (۱۹۶٦ ، اردو لسانیات ، ۹۷). آواز اس زبان کے صوتی نظام میں شامل قرار دی جاتی ہے اور اصطلاح میں اسے اس زبان کا صوتیہ (فونیم) کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، نئی اردو قواعد ، ۲۸). [صوت + یہ ، لاحقۂ صفت].

صُوَر (ضم ص ، فت و) اث ؍ ج.
چہرے ، تصویریں ، شکلیں.

اختلافِ صُوَر ہیں ظاہر میں
ورنہ معنیٰ یک دگر تو ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۳).

میں کہا شہپر سے اے دیدہ‌ور
دیکھنا الوان و اشکال و صُور

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱۱). صرف عوارض یا صُوَر کا تبدُّل ہوتا رہتا ہے. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۱٦).

دل کاشفِ معنائے صُوَر کا ہے میرا
حسنِ بشری کس کے لیے میرے لیے ہے

(۱۹۲۱ ، فردوس تخیل ، ۱۸۵). اقبال نے اردو شاعری میں جو نئے اسالیب و صور تراشے ہیں ... یقیناً اختراعات کا حکم رکھتے ہیں. (۱۹۸۷ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [صورت (رک) کی جمع].

ـــِ الْاِرادَہ (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، فت د) امذ.
(تصوف) **صوُرالارادہ : اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر شے میں ارادۂ حق مشاہدے کرے اور ارادۂ غیرحق سے بالکل منقطع ہو جائے** (مصباح التعرف ، ۱۶۱). [صور + رک : ال (۱) + ارداہ (رک)].

ـــُ الْحَق (ـــضم ر ، غم ا ، سک ل ، فت ح) امذ.
(تصوف) **صورالحق صورتِ حق کو کہتے ہیں جو درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا بتوسط آپؐ کے سب حق کی صورت پر ہیں** (مصباح التعرف). [صور + رک: ال (۱) + حق (رک)].

ـــِ اِلٰہِیَّہ کس صف(ـــ کس ا ، ل بمد ، کس ہ ، شد ی بفت) .
(تصوف) **عبارت ہے انسان کامل سے بہ سبب متحقق ہونے انسانِ کامل کے حقائق اسماءِ الہیّہ کے ساتھ اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اصل میں اور دیگر عرفا آپؐ کی بیعت میں**. دوسرے سے وجودِ اکوانِ زمانیہ مراد ہے ... اور تیسرے سے وجود مبارک عقلیہ و صورِ الہیّہ. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۷). [صور + الہیہ (رک)].

ـــِ جَسِیمِیَّہ کس صف(ـــ فت ج ، ی مع ، سک م ، فت ی) امذ ؍ ج.
(ہیئت) **ستاروں یا سیاروں کی تجسیمی صورتیں**. بوعلی سینا کا خیال ہے کہ افلاک کا مادہ ، مقدار اور اشکال قدیم ہیں صرف ان کی حرکت قدیم نہیں ہے اور عناصر کا مادہ اور ان کی صورِ جسیمیہ کی نوع ... قدیم ہے. (۱۹۰٦ ، الکلام ، ۳۸). [صور + جسیم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ حِسابِیَّہ کس صف(ـــ کس ح ، ب ، فت ی بشد) امذ ؍ ج.
(ریاضی) **اعداد کی اشکال**. مشاہداتِ ممکنہ سے استباط کر کر صور حسابیہ قائم کی گئیں. (۱۸۸۲ ، منطق استقرائی ، ۱۰۰). [صور + حساب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ ذِہْنِیَّہ کس صف(ـــ کس مع ذ ، سک ہ ، کس ن ، فت ی) امذ ؍ ج.
ذہن میں موجود اشکال ، تصوراتی اشکال. احساسات کے بہت سے نقوش کے صورِ ذہنیہ جو اصل میں علیحدہ تھے جب یاد کئے جاتے ہیں یا ... علیحدہ نہیں ہو سکتے. (۱۹۲۷ ، منشورات کیفی ، ۱۸۸). [صور + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ رُوحانِیَّہ کس صف(ـــ و مع ، کس ن ، فت ی بشد) امذ ؍ ج.
(تصوف) **اشکال باطنی**. تفریق اور کثرت مثل اعضا کے صورِ محسوسہ میں ہے اور مثل قوائے معنوی کے صورِ روحانیہ میں ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۲۷). [صور + روحانی (رک) + یہ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــِ عَقْلِیَّہ کس صف(ـــ کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی) امذ ؍ ج.
(منطق) رک : **صورِ ذہنیہ**. وہ مشاہدات صورِ عقلیہ کے مطابق ہیں جو لوحِ محفوظ میں ثابت ہیں اور یہی لوحِ محفوظ علمِ الہیٰ کا مظہر ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۵۰). ہم لوگوں کا دماغ محسوسات کو مجرد کر کے صورِ عقلیہ بنا دیتا ہے. (۱۹۰٦ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۳۵). [صور + عقلیہ (رک)].

ـــِ عِلْمی کس صف(ـــ کس ع ، سک ل) امذ ؍ ج.
رک : **صورِ علمیہ**.

اجسام کی صورِ علمی اے یار
قوت سے خیال کی ہیں جو چار

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ٦٦). [صور + علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــِ عِلْمِیَّہ کس صف(ـــ کس ع ، سک ل ، کس م ، فت ی) امذ ج.
(تصوف) **حقائقِ عالم کی صورتیں جو علمِ الہی میں ہیں ، اعیانِ ثابتہ**. ہم نئے نئے صورِ علمیہ سے اپنے علم کی افزائش کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۲). حضرت ابن عربی کے نزدیک کائنات اعیانِ ثابتہ یا صورِ علمیہ باری تعالیٰ کا جلوہ خانہ ہے. (۱۹۵۹ ، تجرد امثال ، ۹۰). [صور + علم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــِ مَمْنُوعَہ کس صف(ـــ فت م ، سک م ، و مع ، فت ع) امذ ؍ ج.
وہ اشیا جو ممنوعہ ہوں ، منع کی ہوئی چیزیں. اس کا کفارہ یہی ہے کہ کپڑے کو تین دفعہ دھو ڈالے اور اسی کو قیاس کر لیجئے اور صورِ ممنوعہ کو بھی. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹۷). [صور + ممنوع (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---ِ نَوعِیَہ کس صف(---و لین ، کس ع ، فت ی بشد) امذ ج.
(تصوف) مختلف اشیا کی مخصوص اشکال مثلاً پھول پتے ، درخت جو اپنی اشکال سے پہچانے جاتے ہیں. اشیاء ... صورِ نوعیہ کا لازمی نتیجہ تھیں جو خود بخود پیدا ہو گئیں. (۱۹۰۶ ، علم الکلام ، ۴۸). [صور + نوع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُور (و مع) امذ.
۱. **وہ سینگ جسے بگل کی پھونک سے بجاتے ہیں ، نرسنگھا ، تُرہی ، قرنا ، بگل.**

سرافیل کا ہے رین ہات صور
او چاتا ہے اجرام ہو ہے سو چور
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).

صور میں اس دن بامرِ کبریا
نفخۂ ثانیہ پھونکا جاویگا
(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۱۱). قرن مراد ہے صور سے اور اسرافیل اسے منہ سے لگائے ہے . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۸۷). صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۸۵). ۲. **ہیبت ناک آواز جس کے لیے کہا جاتا ہے کہ اسرافیل نام کا فرشتہ حکمِ الٰہی سے بلند کرے گا جس کی ہیبت سے سب لوگ مر جائیں گے (اور قیامت آ جائے گی) پھر چالیس برس کے بعد وہ دوبارہ ایسی ہی آواز نکالے گا جس سے سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے ، مراد : صور کی آواز.**

مگر ان پہ صورِ قیامت ہوا
اچانے کوں مردے علامت ہوا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۷).

اس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صدائے صورِ قلم کی صریر کوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۴۷).

زندہ جب خلقِ خدا صور کے دم سے ہو گی
رونق اس بزم کی حضرتؐ کے قدم سے ہو گی
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۷).

نہ اٹھوں گا صدائے صور سے بھی
کہ ہوں کشتہ نگاہِ شرمگیں کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸۹). قیامت کے صور سے پہلے ہی خود انسانی وجود کو ایک مٹی کا ڈھیر ثابت کر دینے کا ایقان غالب ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۲). [ع].

---ِ اِسْرافِیل کس اضا(--- کس ا ، سک س ، ی مع) امث.
مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق وہ صور جو حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک مرتبہ تمام جانداروں کو ختم کرنے اور دوسری مرتبہ زندہ کرنے کے لیے پھونکیں گے ؛ (مجازاً) وہ آواز جو کسی کو خواب غفلت سے جگا دے.

کیا قیامت خوفِ عزرائیل تھا
نالہ میرا صورِ اسرافیل تھا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۲۰۳). مجھے ایک موہوم سا اندازہ ہوا کہ میٹھا لحن کس طرح سوتے ہوئے دلوں کو صورِ اسرافیل کی طرح بیدار کر سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۰). [صور + اسرافیل (عَلَم)].

---ِ بھَرْنا محاورہ.
صور کی مانند ہونا ، قیامت کی تاثیر رکھنا.

نارسائی میں بھی رکھتی ہے قیامت کا اثر
بھر رکھا ہے صور ہم نے آہِ بے تاثیر میں
(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۰۹).

---ِ پھُکْنا / پھُنکْنا محاورہ ؛ ف ل.
صورِ اسرافیل بجنا یا بجایا جانا.

صبح شبِ وصال ہے یا روزِ حشر ہے
پھکتا ہے صور ، نالۂ مرغِ سحر نہیں
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۹).

پھنکے گا صور اٹھیں گے تمام اہلِ قبور
کھڑے کھڑے وہ نکلوائیں گے مکانوں سے
(۱۸۹۷ ، دیوان مائل (احمد حسین) ، ۲۶۲).

ہے قیامت ابھی دور   ابھی پھکتا نہیں صور
(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۲۲).

---ِ پھُکْوانا محاورہ.
صور پھکنا (رک) کا متعدی المتعدی.

آ گئی نیند جو غفلت کی مجھے تربت میں
صور پھکوا کے مجھے یار نے سونے نہ دیا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۸).

---ِ پھُونْکْنا محاورہ ؛ ف م.
قیامت کا اعلان کرنا ، صور بجانا ؛ (مجازاً) شور کرنا.

پھونکیں گے پہلا صور جوں
سب جیو جہاں عالم مرے
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲).

پھونکا کریں گے صور جو نالے اسی طرح
سونے کا نیند بھر کے نہ عالم تمام شب
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷۱).

عالمِ ہستی کے ذرو منتشر ہو جاؤ اب
پھونکتا ہوں صور اثر کا آہِ بے تاثیر میں
(۱۹۱۷ ، کلکدۂ عزیز ، ۴۷). میرے نزدیک عشق کا بھی وہ تصور ہے جو کسی پُرخلل معاشرے میں زندگی کا صور پھونک سکتا ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۵۷۹).

---ِ دَمِیدَہ کس صف(--- فت د ، ی مع ، فت د) صف.
پھونکا ہوا صور.

کیوں کر ہر فلک نہ جلیں میری آہ سے
نالہ نہیں یہ حشر کا صورِ دمیدہ ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۹۵). [صور + ف : دمیدہ ، دمیدن - پھونکنا ، نکلنا].

---قِیامَت کس اضا (--- کس ق ، فت م) امذ.
قیامت میں پھونکا جانے والا صور ، قیامت کا اعلان.

مگر ان پہ صور قیامت ہوا
اچانے کو مردے علامت ہوا

(١٦٦٥ ، علی نامہ ، ٢٩٧).

یہ ہے بادل گرجنے سے علامت
کہ آئے شور میں صور قیامت

(١٨٠٦ ، ایمان، ایمانِ سخن ، ٩٨). تمہارا سب سے افضل دن جمعے کا ہے ... صور قیامت جمعہ کو ہی پھونکا جائے گا. (١٩٨٥ ، روشنی ، ١٣٦). [صور + قیامت (رک)].

---مَحْشَر کس اضا (--- فت مع م ، سک ح ، فت ش) امذ.
رک : صورِ قیامت.

وصل کی شب میں قیامت صبح کا آنا ہوا
صور محشر نعرۂ اللہ اکبر ہو گیا

(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال ، ٣٣). آفرینش عالم کے وقت سے صور محشر تک مخلوقاتِ عالم کو مسلسل عظیم مقابلہ درپیش ہے. (١٩٨٣ ، قلمرو ، ١٠٧). [صور + محشر (رک)].

صوراحی (و معد) اث (قدیم).
رک : صراحی.

کھلے باغ میں ہو ادک رنگ راگ
صوراحی کے لب سوں پیالے کے بھاگ

(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ١٣٨). [صراحی (رک) کا قدیم اِملا].

صُورَت (و مع ، فت ر). (الف) اث.
١. **شکل ، چہرہ ، منھ.** مگر دیکھیں گے میری انکھیاں سوں او پاک صورت صاحب کی. (١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٣٢).

بادام انکھیاں دانت رتن
زیبا صورت سیمیں تن

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٥٣)).

اگر توں منگیگا تو میں لاوں گا
تجے اس کی صورت سو دکھلاوں گا

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٧).

مگر ایک دن کا خطر ہے اوسے
صورت دیکھ کس کی دل اوس کا بسے

(١٧٥٦ ، قصۂ کام روپ و کلاکام ، ١٥). اس پری کی صورت نظروں کے آگے پھرتی تھی. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٠٧).

بس وہی صورت وہی نقشہ وہی وضع و تراش
تو سراپا ہے بلا تشبیہ بندر کا جواب

(١٩٣٢ ، سنگ و خشت ، ٦٧).

کہاں سے لاؤ گے ناصر وہ چاند سی صورت
گر اتفاق سے وہ رات بھی پلٹ آئی

(١٩٧٢ ، دیوان ، ١٠٨). ٢. **(خال و خد کی مجموعی) ہیئت ، جسم.**

ازحد صاحب حسن جمال
زیبا موزوں صورت حال

(١٥٠٣. ، نوسرہار (اردو ادب ، ٦ ، ٢ : ٧٧)). پانی تی موتی کھڑیا سوتی ہی پانچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣). نوالہ ایسی طرح نہ بنائے سو کھانے کی صورت بگڑ جائے. (١٧٣٦؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ٣٠٧). سپاس بے قیاس اُس واجب الوجُود کو لائق ہے جس نے اجسامِ ممکنات میں ... مختلف صورتیں بخشیں. (١٨١٠ ، اخوان الصفا ، ١). ایک بہت بڑی بحث ہمارے ہاں ہیولے و صورت کی تھی. (١٨٨٣ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ٢٨٢). شے کے مادے اور صورت پر تقدم حاصل ہوتا ہے. (١٩٣٠ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ١ ، ٢ : ٧٣٣). ٣. **شخص ، نفر ، فرد.** ہم چار صورتیں آسمان کی گردش سے اور لیل و نہار کے انقلاب سے دربدر خاک بسر ایک مدت پھریں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٨). ایک دن تمہارے ہاں آکے بلوائیں ، یہاں تو اتنی صورتیں بھری ہوئی ہیں. (١٨٨٩ ، سیر کہسار ، ١ : ٣٣٠). ٤. **مُوقلم یا عکس وغیرہ سے بنایا ہوا خاکہ ، تصویر ، نقش.**

حق نے وو صفحۂ امکاں پہ کیا یار کی طرح
جس نے دیکھا سو بنا صورتِ دیوار کی طرح

(١٧٩٩ ، دیوانِ چندا ، ٢٩). یہ لڑکا ... مصوری کی ہوس میں دیواروں پر صورتیں بناتا. (١٨٩٧ ، تاریخِ ہندوستان ، ٥ : ٦٥٦).

تم کو اے مانی و بہزاد میں سمجھوں کامل
کھینچو گر یار کے بے ساختہ پن کی صورت

(١٩٢٣ ، ثمرۂ فصاحت ، ١٠٩). ٥. **بنیادی ڈھانچہ ، ڈول ، ڈھچر ، خاکہ ، بنیاد.** لارڈ کرزن جس وقت ہندوستان میں تشریف لائے تو گورنمنٹ انڈیا کی کیا صورت تھی. (١٩٠٧ ، کرزن نامہ ، ١٠).

بن آتا نہیں ایک بھی کام اپنا
بگڑتی ہے بن بن کے صورت کچھ ایسی

(١٩٣٢ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ٢٠٥). ٦. **حالت ، کیفیت ، گت.** بادشاہ کی یہ صورت اور ملک کی وہ حقیقت (١٨٠٢ ، باغ وبہار ، ١٠).

پیس لے ہم کو فلک تابع تقدیر ہیں ہم
نہیں رہتی ہے کبھی ایک جہاں کی صورت

(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٣١١).

ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار
ذوقِ جدت سے ہے ترکیبِ مزاجِ روزگار

(١٩٢٣ ، بانگِ درا ، ١٦٣).

شمعِ محفل کا ہوا یہ رنگ ان کے سامنے
پھول کی ہوتی ہے صورت جیسے مُرجھانے کے بعد

(١٩٣٦ ، جلیل ، روحِ سخن ، ١٠١). ٧. **تدبیر ، تجویز ، سبیل.**

اگر اس سکی کا تُجھے آس ہے
تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٣٧).

خاک ہو کر نکلا اس کا غبار
اور صورت نہ تھی صفائی کی

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٢٠٨). خدا مسبب الاسباب ہے کوئی صورت کر ہی دیگا. (١٨٩٣ ، نشتر ، ٢٦).

مطمئن رہیے کہ اب جینا مرا ممکن نہیں
صورتِ تسکینِ جانِ مبتلا ممکن نہیں

(١٩١٣ ، نقوشِ مانی ، ١١).

خود اپنی زندگی کے تضادوں کے درمیاں
زندہ ہوں یوں کہ جینے کی صورت نہیں رہی

(۱۹۵۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۹). ۸. **ظاہر ، باطن کا نقیض**. مورکھ کیا سمجھیگا یو مت ، یعنی فنا ہونا ہے نہ بصورت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵).

آشنا ہے یہ کہیو معنٰے کے
دل کو صورت پہ مبتلا نہ کرے

(۱۷۸۰ ، عشق اورنگ آبادی ، د ، ۸۳).

تنگ تھا اندازۂ حدِ نظر مجنوں ترا
عالمِ معنی نہ سوجھا شہر صورت میں رہا

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۹).

حسنِ تاثیر کو صورت سے نہ معنی سے غرض
شعر وہ ہے کہ لگے جھوم کے گانے کوئی شخص

(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۵). ۹. **(بناوٹ یا وضع قطع کے لحاظ سے) شکل ، بھیس ، روپ**. ضمیریں بھی عام اسموں کی طرح پانچ حالتوں میں مختلف صورتیں دکھاتی ہیں. (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۵۶). کچھ ان کا کلام جمع کر کے ترتیب دیا تھا اور یہ ارادہ تھا کہ ایک مجموعہ کی صورت پر شائع کیا جائے. (۱۹۰۳ ، مضامین چکبست ، ۲۵) . گوشہ پکڑنے اور نئی بستیاں دریافت کرنے کی خواہش ایک ہی آرزو کی دو صورتیں ہیں. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱). ۱۰. **آثار ، علامت ، نشان**.

صورتِ تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھ مسکین کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵).

عزت کی کوئی صورت دکھلائی نہیں دیتی
چپ رہیے تو چشمک ہے کچھ کہیے تو گالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳).

عبث ہے نام اور عبث ہے شہرت بقا کی ان میں نہیں ہے صورت
ہے گا نامِ خدا ہی باقی یہاں ہر اک چیز کو فنا ہے

(۱۹۱۰ ، کلامِ مہر ، ۳۱). سچ پوچھا جائے تو انسانی شعور کے ارتقا کی بھی وہ صورت ہے. (۱۹۵۹ ، نبضِ دوراں ، ۱۳). ۱۱. **ڈھنگ ، طریقہ**.

رقیبوں کو جلایا آئینہ کی دید بازی نے
دلِ عاشق نئی صورت سے بزمِ یار میں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۲).

شکلِ رسمِ وصال ڈالی ہے
صورتِ طرزِ حال ڈالی ہے

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۱۸۵). وہ تو ایک مجادلے کی صورت تھی جو اس وقت کے حالات نے پیدا کی تھی. (۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۱۲). ۱۲. **موقع ، محل ، پہلو ، گوشہ ، زاویہ**.

آئینہ ان کا ٹوٹ گیا میرے ہاتھ سے
اب کوئی منھ دکھانے کی صورت نہیں رہی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۳).

نمک شراب میں ڈالیں جو ہجر ساقی میں
حرام میں نکل آئے حلال کی صورت

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۶۹). سب ہی آئے اور گئے مگر تسکین کی کوئی صورت نہ نکلی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۱۰). خلیفہ بغداد کو مفاہمت کی یہ صورت نکالنا پڑی کہ ہوپے ملکر شام پر الناصر کا حق رہے گا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۷۷۲). ۱۳. **مورت ، بت**. میں نے اس پہاڑ پر یہ مکان اور اس کی صورت بنا کر اپنا رہنا مقرر کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۵). ۱۴. **(معاملے کی) نوعیت ، سرگزشت**.

وہ سنگ دل نہیں صورت یہ ہے کہ قصۂ درد
شروع میں نے کیا تھا کہ سو گیا صیاد

(۱۹۱۸ ، نقوشِ مانی ، ۵۶). ۱۵. **طور ، حال ، اعتبار ، لحاظ ، حیثیت ، طرح**.

دیکھ کر صورت بہر صورت ہوا دل کو یقیں
اُٹھ گیا وہم و گماں جس دم نظر آیا وجود

(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۳۷). مجھ کو یہ شعر کسی صورت پر بے ربط نہیں نظر آتا. (۱۹۲۶ ، چکبست ، مضامین ، ۱۳۱) . ۱۶. **قسم ، نوع**.

اطاعت اوسکی تھی خانم کو منظور
دیا تھا حق نے سب صورت کا مقدور

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۶۷۸). ۱۷. **(کسی شے کا) تصور ، خیال**.

صورتاں سب مرے نیناں تھے کیے ہیں باہر
جیوں مجنوں ہوا سرتے ہی تمھارا ذاکر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۹). ۱۸. **(مبینہ خصوصیت یا حالت کے مطابق) عمل ، فن**.

ہمارے گلے پر تو چلتی دکھاؤ
کہاں تیغ میں ہے روانی کی صورت

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۲). (ب) حرفِ تشبیہ. **مثل ، مانند**. روح کی صورت دلِ الٰہی دل کی صورت نفس کبھی. (۱۵۹۱ ، رسالہ وجودیہ ، جانم ، ۲).

ناامیدی میں جلوۂ دیدار
ہے خزاں میں بہار کی صورت

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۸).

راحتِ جیسی مجھے ، بختِ زبوں سے ملی
خواب کی صورت نہیں ، دیدۂ بیدار میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۹۲).

میں کجی پر ہی رہا ، گرچہ کماں کی صورت
تم وراست یہ جیسے کہ چلے تیر چلو

(۱۹۳۰ ، اردو گلستاں (ترجمہ) ، ۴). (ج) صف. **(خد و خال وغیرہ میں) ملتا جلتا ، مشابہ**.

اپنے جوتوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت

(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۷۰). لڑکا ہی ہو گا ، دیکھیے میری صورت ہوتا ہے یا حسینہ کی. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۶۳). [ع].

--- اُتارنا محاورہ.
تصویر کھینچنا.

کیا اُتارے گا مُہرے ضعف کی مانی تصویر
آئنے سے تو اُتری نہیں صورت میری
(۱۹۱۰ ، تاجِ سخن ، ۳۱۰).

---اُتَرْنا محاورہ.
۱. **تصویر کا کھنچا جانا** (علمی اردو لغت). ۲. **چہرے کا رنگ اترنا، کمزور نظر آنا**. آپ ہی بتائیے اتری ہوئی صورت کو شاداب چہرے پر کیا حقِ ترجیح حاصل ہے. (۱۹۱۹ ، مکاتیبِ مہدی ، ۲۶).

---اَحْوال کس اضا(---فت مع ا ، سک ح) امذ ؛ ج.
۱. **ایک قسم کا محضرنامہ جو کسی دعوے کے ثابت کرنے کی غرض سے معزز لوگوں کے دستخطوں اور مہروں سے مرتب کرتے ہیں** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. **حالات کا نقشہ** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [صورت + احوال (حال (رک) کی جمع)].

---اِخْتِیار کَرْنا محاورہ.
انداز اپنانا ، ڈھنگ اختیار کرنا.
وہ منہ دکھاتے نہیں تو ہوجیئے روپوش
یہ جبر ہم نے بھی یہ اختیار کی صورت
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). یہ زبان ایک نئی زبان کی صورت اختیار کر گئی. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۱۸۰).

---آرا صف ؛ امذ.
نقاش ، مصوّر (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات). [صورت + ف : آرا ، آراستن - سجانا].

---آشْنا (---سک ش) صف.
جس سے معمولی جان پہچان ہو ، دُور کی صاحب سلامت کا واقف کار ، جانا پہچانا.
ہے عجیب و غریب زیرِ سما
اک یہاں صورت آشنا اپنا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۲).
نہ ہوتے کاش صورت آشنا ہم اس ستمگر سے
سنا ہے غیر کی باتوں کے سننے کا وہ خوگر ہے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۱۵). صورت آشنا ہونا ممکن نہیں تھا ، شادی ہو جاتی تو ملاقات ہوتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۱۷). [صورت + آشنا (رک)].

---آشْنائی (---سک ش) امث.
جان پہچان ، روشناسی.
دوست ہے ولی اپنا کون بزمِ عالم میں
آئینے سے کچھ ہم کو صورت آشنائی ہے
(۱۸۵۳ ، گلستانِ سخن ، ۵۱۳) . [صورت آشنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---آفْرِیں (---سک ف ، ی مع) صف.
شکل بنانے والا ، چہرے بنانے والا ، خالق کائنات.
بنایا تجھ کو ایسا خوبصورت
کہ نازاں تجھ پہ صورت آفریں ہے
(۱۸۵۳ ، دفتر فصاحت ، ۲۰۹). [صورت + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آفْرِینی (---سک ف ، ی مع) امث.
شکل بنانا ، چہرہ بنانا. آج ماہیت یا انصاف کا لفظ اپنی صورت آفرینی کی یہ صلاحیت کھو چکا ہے . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۲). [صورت آفریں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باز امذ ؛ صف.
جو اپنی وضع قطع اور لباس بالکل دوسروں کی طرح بناتا ہو ، بہروپیا (فرہنگ عامرہ). [صورت + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

---بازی امذ ؛ صف.
دوسروں کی مشابہت بنانا ، بہروپ (فرہنگ عامرہ ؛ جامع اللغات). [صورت باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندْھنا محاورہ.
تشکیل پانا ، سرانجام ہونا ، (الفاظ یا ادائی سے) سماں دکھا دینا ، تصویر دکھا دینا ، منظر دکھانا ، ہوبہو بیان کرنا.
لبان پر اس کے یوں موجِ ہنسی تھی
کہ صورت باندھ خوشوقتی دسی تھی
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸). اردو غزلیں اس انداز سے ادا کرتی تھی کہ غزل کی صورت باندھ دیتی تھی. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۵۱).

---بَدَل جانا / بَدَلْنا محاورہ ؛ ف م.
۱. **حالت بدل جانا ، انداز بدل جانا ، ہیئت تبدیل ہو جانا**.
کہہ کر یہ باگ اٹھائی سمند کی
صورت بدل گئی فرسِ سر بلند کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۹). خاصان بارگہ جب باقی رہیں گے تو خدا اپنی صورت بدل دے گا. (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۸۷). ۲. **بھیس بدلنا ، منھ بگاڑنا** (ماخوذ : نسیم اللغات). ۳. **کمزور ہو جانا ، لاغر ہو جانا** (علمی اردو لغت).

---بُری ہونا محاورہ.
آثار خراب ہونا ، حالت خراب ہونا ؛ شکل خراب ہونا.
تری شکل اے شوخ لاکھوں میں اچھی
مگر مرنے والوں کی صورت بری ہے
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۸).

---بِسَرْنا ف م.
شکل فراموش ہونا.
نہ مرتے ہیں نہ نیند آتی نہ وہ صورت بسرتی ہے
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گزرتی ہے
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۱۰۲).

---بَسِیط کس صف(---فت ب ، ی مع) امث.
غیر مرکب شکل. صورت بسیط کی مثال پانی اور آگ کی صورت ہے جن میں چند امور شریک ہیں. (۱۹۸۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ)، ۱ ، ۲ : ۷۷۷). [صورت + بسیط (رک)].

---بگاڑنا / بگڑنا محاورہ.

۱. لاغر کر دینا ، کمزور کر دینا ، حالت بدل دینا.

دشتِ وحشت میں جنوں نے یہ بگاڑی صورت
کہ مری شکل بھی یارانِ وطن بھول گئے

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۳۱۷). متواتر فاقوں نے ان کی صورتیں بگاڑ دیں اور اب وہ بیٹھی بیٹھی دعا کر رہی ہیں. (۱۹۱۳ ، گلدستۂ عید ، ۵۰). **۲. زد و کوب کرنا ، مارنا پیٹنا ، لتے لینا ؛ شکل خراب کرنا ، بد نما کرنا ؛ ناخوشی ظاہر کرنا.**

روٹھتے وقت ذرا آئینہ لیکر دیکھو
منہ بنانے میں بگڑ جاتی ہے صورت کیسی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۹).

---بنا دینا محاورہ.

حلیہ بگاڑ دینا ، کچھ سے کچھ بنا دینا ، خوب پٹائی کرنا. سلطان نے کہا کہ بتوفیقِ قادر توانا جو میدان میں آئے اور اپنی صورت دکھائے اس کی صورت بنا دینے کو موجود ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۳۰).

---بنانا محاورہ ؛ ف مر.

۱. تصویر بنانا.

حسن یہ صورت بنا سکتا ہے اک انسان کی
ان کی قدرت بھی نمایاں ہے مری تصویر سے

(۱۹۲۶ ، نقوش مانی ، ۱۱۶). **۲. منہ بنانا ، غصے یا نفرت کا اظہار کرنا ؛ روپ دھارنا.**

ہر دم بگڑ بگڑ کے نہ صورت بنائیے
آئینہ مجھ کو آپ کے دل کا غبار ہے

(۱۸۸۱ ، دیوان ماہ ، ۱۲۳). بعض اوقات ایسی صورتیں بناتے ہیں کہ بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے.(۱۹۳۵ ؛ چند ہمعصر ، ۱۳۱). **۳. خاکہ بنانا** (ماخوذ : نسیم اللغات ؛ علمی اردو لغت). **۴. غریبی اور مسکینی ظاہر کرنا** (علمی اردو لغت). **۵. بُری وضع بنانا.** مانوں پہاڑ ہے کہ ڈھلکتا چلا آوتا ہے یا رات ہے کہ صورت بنائیں چلی آوتی ہے. (۱۷۳۶؟ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۳).

---بن پڑنا محاورہ.

تدبیر نکلنا ، تدبیریں پڑنا. قمرالنسا نے کہا اور تو کوئی صورت بن نہیں پڑتی آپ نے برسوں کے بعد ذرا سی فرمائش کی ہے وہ بھی پوری نہ ہوگی . (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۶).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.

ہوبہو بیان کرنا ، جیسا دیکھا اس کا نقشہ کھینچنا. فارسی مروجہ کی کارگزاری اب عربی کے حروف کر رہے ہیں اس لئے ان کی صورت بندی کے لیے حرف بھی نہیں. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۱ : ۳۹). شاعری کی جان پیدا کرنا تخیّل میں صورت بندی کرنا ہے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۸). [صورت + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بننا محاورہ.

۱. غیر متوقع حالت پیش آنا ، کام بگڑنا.

جب یہ صورت بنی تو بنتے سے
قرض کے واسطے کہا ناچار

(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۷۳). **۲. روپ دھارنا ، اصل کی نقل کرنا.** یہاں سے برہمنوں کی صورت بن کر چلیے اور عبادت میں مشغول ہو جئیے. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۳). **۳. ذریعہ نکل آنا ، تدبیر بن آنا.**

کیوں جی کیوں پھر گالیاں کھانے کی صورت بن گئی
لطف غیروں پر سرے پیش نظر ہونے لگا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۹).

---بنی رہنا محاورہ.

ذریعہ ، سبب یا وجہ بنی رہنا.

اوس در پر آنے جانے کی صورت بنی رہی
درباں موا تو شحنۂ شہر آشنا ہوا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۶).

---بندھنا محاورہ.

موقع پیش آنا ، سامان فراہم ہونا.

بندھے کی نہ صورت جو اس صید کی
ہمیشہ رہے کی گرفتہ دلی

(۱۸۳۷ ، صیدیہ ، ۱۳۰). کل کا حال سوا خدا کے کسی کو نہیں معلوم مگر کہیں قدم باہر نکالنے کی صورت بندھتی دکھائی نہیں دیتی. (۱۹۵۰ ، مکاتیب محمد علی ردولوی ، ۲۵۳).

---بیان کرنا محاورہ.

حالت بتانا ، کیفیت ظاہر کرنا.

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
میں بیاں کس سے کروں آٹھ پہر کی صورت

(۱۹۰۵ ، داغ ، انتخاب داغ ، ۵۶).

---بیں (---ی مع) صف.

ظاہر پرست ، ظاہری صورت دیکھنے والا. ظاہر پرست صورت بیں منصب کی طمع میں آن کر لشکرِ عالم گیری سے جدا ہوگئے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳).

توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں
یہ نظر غیر از نگو چشمِ صورت بیں نہیں

(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱ : ۷).[صورت + ف بیں ، دیدن ـ دیکھنا].

---پانا محاورہ.

خوبصورت ہونا ، حسن پانا. عباسی چیخ کر بولیں ایسی تو صورت بھی نہیں پائی ہے بیوی ، شکل چڑیلوں کی ناز پریوں کا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) امذ ؛ صف.

عمل میں لایا ہوا ، صورت قبول کرنے والا ، شکل اختیار کرنے والا ، مجسم ہونے والا.

درد تو کرتا ہے معنی کے تئیں صورت پذیر
دسترس رکھتے تھے کب بہزاد و مانی اس قدر

(۱۷۸۳ ، درد ، ۴۹). فیما بین میں ان کا اتّصال صورت پذیر نہ ہوتا.

(۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۲۱). وہاں کے معاملے کو عادل خاں کے حسب الاستصواب صورت پذیر کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۶۶). زمین جیسے بڑے مادی جسم کے قریب ... برق مقناطیسی عمل صورت پذیر ہوتے ہیں. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۰۶). ماضی کلی طور پر بڑھتے بڑھتے حال میں صورت پذیر ہوتا ہے اور حال میں مقیم رہ کے عمل پیرا ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶۸). [صورت + ف : پذیر ، پذیرفتن - قبول کرنا].

---پَر پَھبْنا محاورہ.
موزوں نظر آنا ، خوبصورت لگنا (جامع اللغات).

---پَر/پہ پھِٹْکار بَرَسْنا محاورہ.
چہرے کا بہت بے رونق ہونا ، چہرے پر ہبوست ہونا. جب سے تم نے نماز چھوڑی ہے تمہاری صورت پر پھٹکار برسنے لگی ہے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۳).

---پَر پھِسَلْنا محاورہ.
شکل پر عاشق ہونا. دیو طبع انسانی صورت پر پھسلتے ہیں اور دلدل میں پھنس کر رہ جاتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۱).

---پَر تُھوکْنا محاورہ.
حقارت اور نفرت سے پیش آنا ، توجہ نہ دینا.

کون تُھوکے گا ایسی صورت پر
کس کی بھولی ہے تو حمایت پر

(۱۸۵۷ ، بحرالفت ، ۵۲).

---پَر ٹِھیکْرے بَرَسْنا محاورہ.
انتہائی بد شکل ہونا ، پھٹکار برسنا. تیز ہواؤں نے گڑیا کے بال بکھیر دیے تھے کپڑوں پر پٹی دُھول جم گئی تھی صورت پر ٹھیکرے برستے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۳۹).

---پَر جانا محاورہ.
صرف صورت دیکھنا اور سیرت کی پروا نہ کرنا. آپ اس کی صورت پر نہ جائیں اس کی صفتوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۶).

---پَر جھاڑُو پِھرْنا / پھیرْنا محاورہ.
چہرے کی رونق جاتی رہنا ، بُرا ہونا ، غارت ہونا ؛ بہت نفرت کے باعث صورت نہ دیکھنا ؛ نیست و نابود کر دینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پَر جھاڑُو پِھرے فقرہ.
(بد دعا) نیست و نابود ہو جائے ، غارت ہو جائے.

نہ اِترا بہت چل چخے مردوئے
پھرے تیری صورت پہ جھاڑو موئے

(۱۸۷۱ ، شوق (مہذب اللغات)).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
۱. ظاہر پر مر مٹنے والا ، ظاہر پرست ، ظاہری حُسن کی پوجا کرنے والا.

دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۷). **۲. بت کی پوجا کرنے والا ، بت پرست.**

تفرقے صورت پرستوں کے ہیں سارے ورنہ یاں
دیر و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ

(۱۸۲۷ ، شاداں (مہذب اللغات)). ارژنگ نے مذہبی جنگ چھیڑ کر خدا پرست زرتشتیوں کو صورت پرست بنانا چاہا. (۱۹۳۵ ، داستان عجم ، ۶۰). [صورت + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پُرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
ظاہری حُسن کی پُوجا کرنا ، ظاہر پر مر مٹنے کا عمل.

ہو صورت پرستی کوں توں چھوڑ جا
جو صورت نے معنی نہ پاسے کہیا

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۴).

اے تو خط کو یاں آیا تھا یا صورت پرستی کو
چل اپنے کام لگ اس کام سے کیا کام قاصد کو

(۱۸۲۹ ، نوا بدایونی (تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۲ : ۳۱۵)). [صورت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر نَہیں پَھبْتا فقرہ.
اچھا معلوم نہیں ہوتا ، جو چیز کسی کے لیے مناسب نہ ہو تو بولتے ہیں (محاورات ہندوستان).

---پَکَڑْنا محاورہ.
۱. وقوع میں آنا ، ٹھیک ہو جانا.

در پردہ وو ہی معنی مقدم نہ ہوں اگر
صورت نہ پکڑے کام فلک کے ثبات کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۳). **۲. شکل اختیار کرنا ، روپ دھارنا.** سحر ٹونا بہت جانتی تھی ، وہاں حسن کی صورت پکڑ کھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۳).

عجب نئیں کر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورتِ قمری
ادا سوں جب چمن بھیتر وو سروِ سرفراز آوے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰۰). مذہبی حالت نے کبھی تعصب یا مذہب کی بناء پر ظلم و ستم کی صورت پکڑی تو ضرور اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام (ترجمہ) ، ۲۷۳). ابھی اس گورنمنٹ نے جیسا چاہیے ویسی صورت نہیں پکڑی ہے. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۳۴۲).

---پہ مَرْنا محاورہ.
حسن پر مرنا ، عاشق ہونا.

جو تہہ میں ڈوب جاتا ہے وہی آخر ابھرتا ہے
تجھے معنی سے کیا مطلب کہ تو صورت پہ مرتا ہے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۶۳).

---پَیدا کَرْنا محاورہ.
شکل اختیار کرنا ، تدبیر نکالنا ، سبیل نکالنا (مہذب اللغات ؛ عورت اور اُردو زبان).

---پَیدا ہونا محاورہ.
کیفیت طاری ہونا (مہذب اللغات ؛ محاورات ہندوستان).

---پیش آنا محاورہ.
بات واقع ہونا ، مسئلہ در پیش ہونا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

---پھرانا محاورہ.
روپ بدلنا ، شکل بدلنا.

که اس دھات در حال صورت پھرا
لیا روپ اپروپ آدم کیرا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۶).

---تَراشی (---فت ت) امث.
بُت بنانا ، مصوّری کرنا. روشنی کے پیکر اس کثرت اور ندرت سے شاید ہی کبھی صورت تراشی کے لیے کام میں لائے گئے ہوں. (۱۹۷۴ ، اثبات و نفی ، ۱۵۸). [صورت + تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تکنا محاورہ.
تعجب سے مُنْھ دیکھتے رہ جانا ، مُنْھ تکنا. ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی گود میں ایک ننھا سا وجود بھی اس کی توجہ اور محبت کے انتظار میں اس کی صورت کو تک رہا ہے. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۲۲).

---تو دیکھو فقرہ.
۱. **بطور تمسخر اظہارِ ناقابلیت کے واسطے بولتے ہیں** (ماخوذ : مہذب اللغات). ۲. **حوصلہ تو دیکھو.**

چلا ہے کھینچنے تصویر میرے بت کی آج
خدا کے واسطے صورت تو دیکھو مالی کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۶).

---تو نہ بَنی پَر مُنْھ تو چڑایا فقرہ.
نقل کے مطابق اصل نہ بن سکا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---ٹھہرْنا محاورہ.
تدبیر نکل آنا ، حالت پیش آنا.

رہا کرتا ہوں میں اس سوچ میں تصویر حیرت کی
خدا جانے کہ کیا صورت مری بعدِ فنا ٹھہرے

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۲۹۶).

---ثانِیَہ کس صف(--- کس ن ، فت ی) امث.
ذیلی شکل ، ثانوی شکل. تھوڑے پاؤں کشادہ کرنے سے آدمی مضبوط قائم رہتا ہے ... تھوڑے جھکنے سے باہر نہیں گرتا برعکس صورتِ ثانیہ کے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۵۲). [صورت + ثانیہ (رک)].

---جِسْمِیَہ کس صف(--- کس ج سک س ، کس م فت ی)امث.
(تصوّف) **جسم کی ظاہر شکل.** قوتِ جاذبہ اور حساسہ دونوں مل کر بھوک کو پیدا کرتی ہیں اور بسیط مادے کی مثال صورتِ جسمیہ کا ہیولیٰ ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۷۷۷). [صورت + جسم (رک) + یہ ، لاحقۂ کیفیت].

---چُڑیلوں کی مِزاج پَرِیوں کا کہاوت.
وصف نہ ہونے پر اتنا گھمنڈ. گھر میں بھونی بھانگ نہیں مگر دماغ آسمان پر ، صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا. (۱۹۳۰ ، بیگموں کا دربار ، ۱۱).

---حال کس اضا ، امث.
۱. **رُوداد ؛ سرگزشت ؛ موجودہ حالت ، کیفیت.**

شاخِ گل ہاتھ لگے گی تو تراشوں گا قلم
آج لکھنی ہے مجھے صورتِ حالِ بلبل

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹). بندہ کو قلعہ کے نزدیک جانے کی اجازت ہو تو استکشاف کر کے صورتِ حال کو عرض کروں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۲۵۵). اس کے علم میں تھا کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے اور صورتِ حال غیر متوازن ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۳۱). ۲. **تحریر جس میں کسی احوال کو ثابت کرنے کے لیے واقف کاروں کی مہر اور گواہیاں نکالیں ، مسل.** حافظ بخش پسر میاں محمد بخش نے صورتِ حال بنائی اور دعویٰ مکان کا کیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۴۸۵). دوسرے لفظوں میں ایسی صورتِ حال میں الفاظ کی خوبصورتی اور زبان کی جمالیاتی اور فنی خوبیوں پر زور نہیں دیا جاتا. (۱۹۸۴ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۲). ۳. **شاہی زمانے میں اس کاغذ کو کہتے تھے جس میں کسی واقعے یا واردات کا ذکر ہو** (ماخوذ : علمی اردو لغت). [صورت + حال (رک)].

---حَرام (---فت ح) صف.
۱. **جو چیز ظاہر میں اچھی اور باطن میں خراب ہو ؛ دھوکے کی ٹٹی.** خربوزہ بےحد بڑا اور پھیکا ، صورت حرام. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۱۰).

خوب رُو وہ ہے جس کی خو اچھی
شمع صورت حرام ہوتی ہے

(۱۸۸۴ ، آفتاب داغ ، ۱۱۲). اس کا قد و قامت اور سُرخی غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے جس کو صورت حرام کہنا زیادہ موزوں ہے. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۸۳). انہوں نے صرف ادھر بیس سال کی اس مسخری اور صورت حرام خالص انگریزی شاعری کی روایت کو پانچ ہزار میل کی دوری سے اپنے اندر اتار لیا ہو. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۷۴). ۲. **پیرپا اندرائن کا پھل** (مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [صورت + حرام (رک)].

---خاک میں چُھپ جانا محاورہ.
دفن ہو جانا ، مر جانا ، خاک میں مل جانا. ارے بیٹی کیا سناؤں وہ باتیں خواب و خیال ہو گئیں وہ صورتیں خاک میں چھپ گئیں. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۴۷).

---خاک میں مِلانا محاورہ.
ملیا میٹ کرنا ، تباہ کرنا.

بھی کو دینے کو سوتاپا لائی تھی باندی
ملاوں خاک میں اس نوبہار کی صورت
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۳۵) .

---خانَہ (---فت ن) امذ.
آرٹ گیلری ، تصویر گھر ، نمائش گھر.
کاروبارِ دل کے سو نقشے نظر میں پھر گئے
ایک صورت بن کے صورت خانہ یاد آنے لگی
(۱۹۵۸ ، تارپیراہن ، ۸۳). [صورت + خانہ (رک)].

---دار صف.
حسین ، خوب رو ، خوبصورت ، شکیل.
لال اطلس کے لہنگے صورت دار
گل لالہ کی دے ہے تھے بہار
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق (مہذب اللغات)) . ایک دن مولف سے کہنے لگے کہ ایک خدمت گار کہ صورت دار ہو نوکر رکھوا دو. (۱۸۴۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۲۲۳) .
گرچہ دیکھے ہزار صورت دار
مگر ایسا کہاں طبیعت دار
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۶). [صورت + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، مالک ہونا].

---داری اث.
خوبصورتی ، حُسن ، خوش شکل و خوب رُو ہونا (علمی اردو لغت).
[صورت دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرگور فقرہ.
(بددعا) خدا کرے مر جائے ، دفن ہو.
بعد مردن آ چکے رونے کو سن کر گور دور
جیتے جی کہتے ہو چل صورت تری درگور دور
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۴).

---دِکھانا محاورہ.
۱. **ملاقات کرنا ، شکل دکھانا ، دیدار کرانا.**
تو اپنی جو صورت دکھا دے مجھے
تو اس قید سے چھڑا دے مجھے
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۵). میاں آزاد اپنے معشوق پری پیکر کو صورت دکھائیں تو شریف نہیں خدا خیر کرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات).
تو نے صورت نہ دکھائی تو یہ صورت ہو گی
لوگ دیکھیں گے تماشا ترے دیوانے کا
(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۳۱). ۲. **مقابلے پر آنا ، سامنا کرنا.** بتوفیق قادر توانا جو میدان میں آئے ... اس کی صورت بنا دینے کو موجود ہوں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۳۰).

---دِیبا کس اضا(---ی مع) اث.
دیبا کپڑے پر بنی ہوئی تصویریں. دیبا ایک ریشمی کپڑا جس پر تصویریں بھی ہوتی ہیں ان کو صورت دیبا کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۸۳). [صورت + دیبا (رک)].

---دیکھ کر/دیکھے ، بُخار/جوڑی چڑھ آنا محاورہ.
صورت سے خوف آنا. نا صاحب: بندہ درگزرا ... میری روح کانپتی ہے تلوار کی صورت دیکھے جوڑی چڑھ آتی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)) .
شق در و دیوار ، چھت مخدوش ، کمرے تنگ و تار
دیکھ لے انسان صورت بھی تو چڑھ آئے بخار
(۱۹۵۱ ، صفی (مہذب اللغات)) .

---دیکھ کر جینا محاورہ.
کسی کو دیکھ کر خوش ہونا ، بغیر صورت دیکھے قرار نہ آنا ، عاشق زار ہونا.
وہ دیکھیں کس طرح ہے روزِ فرقت دیکھ کر جیتا
کہ جو عاشق ہو تیرا تیری صورت دیکھ کر جیتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۰).

---دیکھتے رَہ جانا/دیکھنا محاورہ.
۱. **آثار دیکھنا.**
جھٹک جھٹک کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں
مٹی مٹی مری مشتِ غبار کی صورت
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۲۱). ۲. **ہمت دیکھنا ، حوصلہ دیکھنا ، امید کرنا.**
نزع میں دید کی حسرت ہے یہ حسرت دیکھو
میری ہمت یہ نظر ہو مری صورت دیکھو
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۱۵) . ۳. **چہرے پر نظر کرنا ، شکل دیکھنا.**
لگا کر عینکِ اندیشہ دیکھی حسن کی صورت
خیالات اور آئے دل میں سودائی تو سودائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۷). ۴. **حیران پریشان ہونا ، متحیر ہونا ، ششدر رہ جانا.** انہوں نے ایسی بات کہی جو نہ کہنا چاہیے تھی ہم تو ان کی صورت دیکھتے رہ گئے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۵).

---دینا محاورہ.
حقیقت بنانا ؛ روپ دینا. انہوں نے صرف ان امنگوں کو صورت دی ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں پہلے ہی سے موجود تھی. (۱۹۷۸ ، قائداعظم اور تحریک آزادی ، ۳).

---دیوار کس اضا(---ی مع) اث.
دیوار پر بنی ہوئی تصویر ، نقش دیوار جس میں کوئی حس و حرکت نہیں
اس میں بہتر ہے صورتِ دیوار
جس میں سامانِ دلربائی نہیں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۲).
کیا بن گیا ہوں صورتِ دیوار دیکھنا
صورت کسی کی میں سر دیوار دیکھ کر
(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۴). [صورت + دیوار (رک)].

---ذِہنِیَہ کس صف(--- کس ذ ، سکہ ، کس ن ، فت ی) اث ، ن.
ذہن میں موجود شکل. صورت حکمت کی ایک اصطلاح ہے اس کی

تین قسمیں ہیں صورتِ ذہنیہ یا علمیہ صورتِ نوعیہ اور صورتِ جسمیہ. (۱۹۶۵ ، مباحث، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۵۳۳). [صورت + ذہن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---زَہْر لَگْنا محاورہ.
انتہائی نفرت ہونا ، کسی کی صورت بری لگنا.

لگا میٹھا برس جب سے یہ صورت زہر لگتی ہے
کہیں مشاطہ کر پیغام اب مصری کی نسبت کا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۰).

---زیبا کس صف(---ی مج) امث.
حسین صورت ، دلکش صورت. آرزوئے دل بر آئی شاید تمنا کی صورتِ زیبا نظر آئی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۲).

جنّت کو ان کے حسن سے پہچانتا ہوں میں
جنّت ہے ان کی صورتِ زیبا مرے لئے
(؟ ، عابد لاہوری (مہذب اللغات)). [صورت + زیبا (رک)].

---ساز صف.
نقاش ، مجسمہ ساز ، مصور ؛ اللہ تعالیٰ کی ذات (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [صورت + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، ڈھالنا].

---سازی امث.
نقاشی کرنا ، مجسمہ سازی کرنا ، مصوری کرنا (علمی اردو لغت). [صورت ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سَماوی کس صف(---فت س) امث.
(طبیعیات) آسمانی شکل. دبِّ اکبر کی صورتِ سماوی میں Mizar نامی دہرے ستارے کا روشن تر رکن ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر، ۳۹۰). [صورت + سماوی (رک)].

---سَوال (---فت نیز ضم س) صف.
جس کی حالت اس کی شکل سے ظاہر ہو.

میں کیا کہوں کہ جو مجھے شوقِ وصال ہے
تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۴).

دل کو اگر بناتے آئینۂ محبت
حاضر جواب ہوتا صورت سوال ہوتا
(۱۹۲۴ ، انجم کدہ ، ۷۳). شیخ جی نے فہرست تو لے لی پر غریب کی طرف دیکھا بھی نہیں جو معلوم ہوتا کہ صورت سوال ہے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۰). [صورت + سوال (رک)].

---سے بَرَسْنا محاورہ.
صورتِ حال عیاں ہونا ؛ شکل سے کوئی کیفیت ظاہر ہونا (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---سے بیزار ہونا محاورہ.
بہت متنفر ہونا ، شکل سے بیزار ہونا ، بہت زیادہ نفرت کرنا ، ناراض ہونا.

دیکھ کر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
ہوتے ہیں جوشِ جوانی میں سہانے پیدا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۶).

---سے بھاگنا محاورہ.
بیزار ہونا ، نفرت کرنا ، ڈرنا.

اچھا نہیں ہے صورتِ عاشق سے بھاگنا
صاحب سمجھ لیں خود ہی یہ حرکت غلام کی
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۸).

---سے جَلْنا محاورہ.
بہت نفرت ہونا.

عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا
زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۶۳).

---سے صُورَت مِلْنا محاورہ.
ہم شکل ہونا ، باہم مشابہہ ہونا.

تیری صورت سے کسی کی نہیں ملتی صورت
ہم جہاں میں تری تصویر لیے پھرتے ہیں
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۶۸).

---سے نَفْرَت ہونا محاورہ.
صورت بری معلوم ہونا ، کسی سے سخت نفرت ہونا.

اپنے سائے سے ہے حذر سب کو
اپنی صورت سے سب کو ہے نفرت
(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۶).

---شکْل والا صف.
حسین ، خوب رو. چشم بددور صورت شکل والا ہے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۰).

---شَناسا (---فت ش) صف.
رک : **صورت آشنا.** میر حسن نے لکھا ہے کہ یہ نہ سمجھا کہ صورت شناسان معنی کی نظر سے لے پالک اور حقیقی اولاد پوشیدہ نہیں رہتی . (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۸۳۳) . [صورت + ف : شناس ، شناختن - پہچاننا].

---شَناسی (---فت ش) امث.
جان پہچان ، میل ملاقات.

نہیں اب جگ میں ویسا اور ساجن
مجھے صورت شناسی بیچ فن ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۲). اس وقت تک وہ صورت شناسی کے مرحلے سے گزر چکا ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۱۰). [صورت شناس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طَباق چَھب گٹھڑی میں کہاوت.
صورت تو کچھ نہ ہو پہن اوڑھ کر دلکشی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ، ظاہر میں سادا مگر بڑا رنگیلا (ماخوذ : جامع الامثال).

---قابلِ زیارت ہونا محاورہ.
دیکھنے کے قابل یا قابلِ دید ہونا ، خوبصورت ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---کٹ کھنی ہونا محاورہ.
کاٹ کھانے والی صورت ہونا ، چڑ چڑے پن کا شکار ہونا ، بد مزاج ہونا.

نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک
کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۰۹).

---کدہ (---فت ک ، د) امذ.
تصویروں کا گھر ؛ (مجازاً) دُنیا.

ذوق اس صورت کدے میں ہیں ہزاروں صورتیں
کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲۹). [صورت + کدہ (رک)].

---کرنا محاورہ.
تدبیر کرنا ، ذریعہ پیدا کرنا.

کب تک اے صورت گراں حیراں پھروں بے روئے یار
نقش اس کا کھینچ رکھنے کی کوئی صورت کرو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۱۹). دعا کیجیے کہ خدا کوئی ایسی صورت کرے کہ میرا عراق جانا ہوجائے. (۱۹۷۰ ، مہذب اللغات ، ۷ : ۳۵۶).

---کشی (---فت ک) امث.
تصویر کشی ، الفاظ کے ذریعے کسی چیز کو بعینہٖ بیان کرنا . مولانا صفی نے چشمِ انتظار کی صورت کشی کیا خوب کی ہے. (۱۹۵۵ ، دیوانِ صفی ، ۲۱). [صورت + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کو ترس جانا محاورہ.
ملاقات کا موقع نہ ملنا ؛ دیکھنے سے محروم رہنا.

دکھایا جلوہ بھی اپنا نہ تو نے بعد کلیم
ترس گئے تری صورت کو جانِ جاں مشتاق
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۳).

---کو ترسنا محاورہ.
کسی چیز کو عرصہ تک نہ دیکھنا ، طویل مدت تک نہ دیکھنا ، بہت دن تک کوئی چیز نہ ملنا. ہم پنیر اور انڈے کی صورت کو ترس گئے ہیں. (۱۹۱۶ ، گردابِ حیات ، ۹۸).

---کی پرچول ہونا محاورہ.
خوبصورتی کا خیال یا دھیان ہونا. اس خاندان میں ہمیشہ سے صورتوں کی پرچول رہا کرتی تھی گھر میں جو آتا بچے کو دیکھنا چاہتا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۷).

---کھٹکنا محاورہ.
صورت دیکھنا ناگوار ہونا.

سچ ہے کھٹک ہی جاتی ہے صورت حریف کی
بلبل نے مجھ کو دیکھ کے کھایا ہے خار آج
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۰).

---کھلنا محاورہ.
عیاں ہونا ، حالت ظاہر ہونا. نور جب قوی ہوتا ہے تو دل پر معلومات کی صورتیں کھل جاتی ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۳).

---کھینچنا محاورہ.
تصویر کشی کرنا ، مصوری کرنا.

کھینچئے اس غزال کی صورت
چوکڑی بھولتی ہے مانی کی
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۸).

قدرت کے مرقع میں کیا کیا تھے حسیں لیکن
کھینچی جو تری صورت ہر شکل مٹا ڈالی
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۴۵).

---گر (---فت گ) صف.
تصویر بنانے یا کھینچنے والا ، مصوّر ، نقاش.

کوئی صورت گر وہاں تھا بے مثال
ہمسری تھی جس کی مانی کو محال
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۵۲).

تصویر میں ہماری صورت گروں نے دیکھو
دل کے عوض بغل میں شعلہ بنا دیا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۸۱).

خود عمل تیرا ہے صُورت گر تری تقدیر کا
شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۳۹). غالب کی ممدوحہ ، ستم پیشہ ڈومنی کو ہند کے صورت گر و افسانہ نویسوں نے مشخّص کرنے کی کوشش کی ہے . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۴۸) . [صورت + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گرہستی (---فت گ ، کس ر ، فت ہ ، سک س) امذ.
موجودات کی صورتیں بنانے والا ، خالقِ عالم ؛ مراد : اللہ تعالیٰ.

چاند ، جو صورت گرہستی کا اک اعجاز ہے
پہنے سیمابی قبا محو خرامِ ناز ہے
(۱۹۰۸ ، کلیاتِ اقبال ، ۱۵۱). [صورت گر + ہستی (رک)].

---گری (---فت گ) امث.
صورت گر (رک) کا کام یا پیشہ ، نقاشی ، مصوری ، مجسمہ سازی.

ہمن پیاری پری صورت گری تھے
پریاں حیراں اس صورت گری تھے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۹).

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات!
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۸۷) . ایسی نا شاعری ... جس کے احساس کی صورت گری میں ہماری اپنی مٹی کی بوباس کی جگہ مغربی ملکوں کے کارخانوں کی چمنی کا دھواں شامل ہو. (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۱۲۳). [صورت گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گیر (---ی مع) صف.
شکل اختیار کرنے والا، صورت پذیر (مہذب اللغات) . [صورت + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا] .

---لینا محاورہ.
روپ اختیار کرنا ، کسی اور کی شکل اپنا لینا.

تجھ نیہ میں دل جل جل جوگی کی لیا صورت
یک بار اسے موہن چھاتی سوں لگائی جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹).

---مَصْدَری کس صف(---فت م ، سک ص ، فت د) امث.
(قواعد) مصدری حالت ، کسی فعل کی مصدری شکل (پلیٹس).
[صورت + مصدر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

---مَصْدَرِیَہ کس صف(---فت م ، سک ص ، فت د ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
رک : صورتِ مصدری . خواہش ظاہر کرنے کے لیے اصل فعل صورتِ مصدریہ کے ساتھ ساتھ استعمال ہوتا ہے. (۱۹۱۴ ، اردو قواعد ، عبدالحق ، ۱۵۷) . [صورت مصدری + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---مَعاش کس اضا(---فت م) امث.
ذریعۂ معاش ، معاش کی تدبیر ، معاش کا ذریعہ (نوراللغات) .
[صورت + معاش (رک)] .

---مِلانا محاورہ.
ایک شکل کا دوسری شکل سے مقابلہ کرنا ، باہم شباہت معلوم کرنا ؛ ہمسری کرنا ، برابری کرنا.

کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے
سامنے خورشید کے اُس نے کفِ پا کر دیا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰) .

---مِلْنا محاورہ.
شکل کا مشابہ ہونا ، ایک سی شباہت رکھنا ، ہم شکل ہونا.

رکھ دیکھو اپنے سامنے یوسف کی بھی شبیہ
کاٹوں میں اپنے ہاتھ جو صورت ذرا ملے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۰۶).

میرے نالوں کی صدا ہے صور اسرافیل میں
ہجر کی صورت بہت ملتی ہے عزرائیل میں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۳۲) .

ازل سے حسرت و اُمید توام ہیں سن اے ناصح
کسے انکار ہے اس سے مگر صورت نہیں ملتی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)) .

---میرے بِتَر کی مَن میں رہی سَمائے جُوں مہندی کے پات میں لالی لکھی نہ جائے کہاوت.
معشوق کی صورت اس طرح عاشق کے دل میں سمائی ہوتی ہے جیسے مہندی میں سرخی چھپی ہوتی ہے (ماخوذ: جامع اللغات؛ جامع الامثال) .

---میں اِیسے سِیرَت میں اِیسے فقرہ.
ہر طرح سے خراب (جامع اللغات) .

---میں صُورَت مِلانا محاورہ.
اصل صورت کے مطابق تصویر بنانا ، ہوبہو نقل کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) .

---میں لال لَگے تھے فقرہ.
(طنزاً) بہت خوبصورت تھا (عموماً کیا کے ساتھ مستعمل) (نوراللغات) .

---نَظَر آنا محاورہ.
تدبیر سمجھ میں آنا ، وسیلہ ہاتھ آنا ، موقع ملنا عموماً بھلائی کا.

تیرے بیمار کو دیتے ہیں دوا روز طبیب
پر نظر آتی نہیں کوئی شفا کی صورت

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۷۲).

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۷).

---نَظَر پڑْنا محاورہ.
رک : صورت نظر آنا.

ہے مقدّر نہ پڑے صورتِ بہبود نظر
دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۳).

---نِکالْنا محاورہ.
۱. **تدبیر کرنا ، ذریعہ پیدا کرنا.**

ہمیں بھی رنج نہ ہو وہ بھی خوش رہے اے بحر
نکالیے کوئی صورت نباہ کی ایسی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۳) .

دل بُری شے ہے کہ اغیار سے میں کہتا ہوں
تمہیں للہ نکالو کوئی صورت میری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۵) .

بنا کے دل پہ کسی گُلعذار کی صورت
نکالتا ہوں شبِ غم قرار کی صورت

(۱۹۳۵ ، عیاں ، د ، ۷۴). ۲. **پہلے سے زیادہ حسین نظر آنا یا ہو جانا** (مہذب اللغات) .

---نِکَل آنا محاورہ.
۱. **حسین ہو جانا ، اچھی شکل ہونا.** آدمی کا بچّہ ہے جوان ہونے پر کچھ اس سے زیادہ صورت نکل آئے گی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۱۷۷). ۲. **تدبیر نکل آنا ، ذریعہ پیدا ہونا.** یہاں قیام کرو تو خدا چاہے کوئی صورت روزگار کی نکل آئے . (۱۸۶۸ ، سرور (رجب علی بیگ) ، انشائے سرور ، ۶۳). شاید مل ملا کر غور کرنے سے میری رہائی کی کوئی صورت نکل آئے .(۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳). ۳. **شکل سے کمزور نظر آنا ؛ کمزور ہو جانا ، لاغر ہو جانا.** کیسا شدید بخار دشمنوں کو ہو آیا کہ ... اتنی سی صورت نکل آئی ہے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳).

---نِکَلنا محاورہ.
تدبیر نکلنا ، پہلو نکلنا ، ذریعہ پیدا ہونا. تیسرے دن بھی فیصلہ کی صورت نہ نکلی. (۱۹۱۶ ، محرّم نامہ ، ۲۲). شاہانِ اودھ کی نیت تعمیر سے شہر کی رونق کے علاوہ یہ ہوتی تھی کہ فنِ تعمیر کو ترقی ہو ... رعایا کی بسر اوقات اور پرورش کی جدید صورت نکلتی رہے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندانِ اودھ ، ۱۶۷).

---نِگار (---کس ن) صف.
مُصوِّر ، نقّاش ، تصویر بنانے والا ، بت تراش (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [صورت + ف : نگار ، نگاشتن - لکھنا].

---نِگاری (---کس ن) امث.
مُصوّری ، نقّاشی ، نقّاش کا فن یا پیشہ ؛ شکل دینا. چونکہ املا لُغت کے اِنھی تعیّنات کی صورت نگاری کا نام ہے؛ اس لئے ... صورت نویسی اِن سب پر حاوی ہے. (۱۹۷۴ ، اردواملا ، ۲۳). [صورت نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نِگاہ میں پھِرنا محاورہ.
ایک ہی شکل بار بار نظروں کے سامنے آنا (جامع اللغات).

---نُما (---ضم ن) صف.
صورت دکھانے والا ، ظاہر کرنے والا ، نمایاں.

اگر دل صاف ہو اور تو بھی دل سے آشنا ہووے
تو دل کا آئینہ پھر دیکھ کیا صورت نما ہووے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۳۵).

کعبہ کا پاک ہونا بتوں سے ضرور تھا
گھر ہے وہی خدا کا جو صورت نما نہیں

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۱۷۸).

اس خلائے شہر میں صورت نما ہوتا کوئی
اس نگر کے کاخ و کو میں بت کدہ ہوتا کوئی

(۱۹۸۶ ، پہلی بات ہی آخری تھی (کلیات منیر نیازی ، ۳۵)). [صورت + ف : نما ، نمودن - دیکھنا ، دکھانا].

---نَوعِیَّہ کس صف(---و لین ، کس ع ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
(منطق) وہ قوّت جس کا تعلق مرکب اشیا سے ہو (جیسے الیون میں برودت پیدا کرنے کی قوّت). عقل ہو یا نفس یا صورتِ نوعیہ کوئی بھی ہو سب کے سب دراصل نورحقیقی کی شعاعیں ... ہیں. (۱۹۳۰ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۹۱۷).[صورت + نوعی (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---نَوِیسی (---فت ن ، ی مع) امث.
رک : صورت نگاری ، نقل کرنا. خیال ہولیا کہ نقاش ہیں صورت نویسی میں میرا نانوں ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۶). اِس منزل پر وہ صرف صورت نویسی کو سیکھتا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۰).[صورت + ف: نویس، نوشتن - لکھنا + ی، لاحقۂ کیفیت].

---نہ پَہچان پڑے گی فقرہ.
حلیہ یا شکل بگڑ جائے گی ، شکل بدل جائے گی (نوراللغات ؛ سہذب اللغات).

---نہ شکل بھاڑ/چُولھے میں سے نِکَل کہاوت.
شکل تو بُری تھی ہی کرتوت نے اس پر اور سیاہی پھیر دی ، یعنی ہر طرح بُرا ، نہایت بدصورت یا بےہنر. اتنے میں ایک رنڈی نہایت بھونڈی سی ، صورت نہ شکل ، چولھے میں سے نکل ، شراب کا شیشہ ہاتھ میں لئے ہوئے آ پہنچی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۵). حسن آرا ... بے تامّل کہہ بیٹھتی . «صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل». (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۰) . صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل ، بات کرنے کی تمیز نہ تھی مگر اپنے تئیں بہت بڑا ہنسوڑ ، دل لگی باز سمجھتے تھے . (۱۹۱۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۳ : ۱۲۳).

---نَہیں چُھپتی فقرہ.
شکل سے حال معلوم ہو جاتا ہے ، شکل سے پتہ چل جاتا ہے ، حال احوال ظاہر ہو جاتا ہے.

ہوائی منہ پہ ہے مہتاب کے اُڑتی ابھی دیکھو
کبھی صورت نہیں چھپتی ہے جیتے اور ہارے کی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۱).

---نَہیں دیکھی فقرہ.
میسر نہ ہوا ، شکل نہیں دیکھی.

نالے سے غرض اپنی ہے اظہار محبّت
مانا کہ اثر کی کبھی صورت نہیں دیکھی

(۱۹۱۰ ، تاجِ سُخن ، ۱۹۹).

---واقِعَہ کس اضا(---کس مع ق ، فت ع) امث.
موقع ،مقام اور صورتِ حال کی مجموعی کیفیت ، صورتِ حال. وہ ایک انتہائی دلچسپ مزاحیہ صورتِ واقعہ کا نمونہ ہے . (۱۹۵۸ ، اردو ادب میں طنز و مزاح ، ۳۲). [صورت + واقعہ (رک)].

---وَلیوں کی فلاں قَصائیوں کا کہاوت.
ظاہر میں نیک باطن میں بد (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ومَعْنی (---و مج ، فت م ، سک ع) امذ.
(کنایۃً) ظاہر و باطن. بادشاہ اس پر بہت توجہ کرتا ہے اور اس کے صورت و معنی میں غور کرتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۶۳۷). [صورت + و (حرفِ عطف) + معنی (رک)].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. **کیفیت ہونا ، حقیقت ہونا ؛ اصل بات ہونا ؛ اصل شکل میں ہونا.**

ٹوٹے بت مسجد بنی مسمار بت خانہ ہوا
جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۵۰).

جام مے دیکھ کے جامے سے ہوا تو باہر
پی لے دو گھونٹ تو کیا ہو تری صورت واعظ

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات)). ۲. **تدبیر ہونا ، ذریعہ پیدا ہونا.**

مرتے مرتے زندگی کی اپنی صورت ہو گئی
عزم جنّت کا کیا پہنچا میں کوئے یار میں

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۵۰).

---یہ ہے فقرہ.
اصل بات یہ ہے ، اصل واقعہ یہ ہے ، حقیقت یہ ہے. صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شریف زادہ بلانے آتا تو مضائقہ نہ تھا . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)).

صُورَتاً (و مع ، فت ر ، تن ت بفت) م ف .
شکل سے ، بظاہر ، ظاہری طور پر. ہوا اور پانی میں بڑا تفاوت ہے صورتاً ایک کی تشبیہ ایک سے نہیں ہو سکتی. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۳). مسٹر دہلوی صورتاً بڑے سیدھے سادے لگتے تھے مگر شعری اعتبار سے اس کے برعکس تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ٦ جنوری ، ۱۱). [صورت + اً ، لاحقۂ تمیز].

صُورَۃً (و مع ، فت ر ، تن ت بفت) م ف.
رک : صورتاً (پلیٹس). [صورتاً (رک) کا متبادل املا].

صُورَتی (و مع ، فت نیز سک ر) صف.
صورت کا ، صورت (رک) سے منسوب ، ظاہری.

عشق صورتی جانے گا جان توں
عشق صورتی خوب نیں مان توں

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰). تخیل ربّی اپنی ہمہ صورتی کے ظہور کے لیے خلق کرتا ہے. (۱۹٦٦ ، شاعری اور تخیل ، ۱۹۰). [صورت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بگاڑ (---کس ب) امذ.
(طبیعیات) **جب کسی جسم کے اندر بیرونی قوت کے اثر سے شکل کی تبدیلی فی اکائی شکل پیدا ہوتی ہے تو اسے صورتی بگاڑ کہتے ہیں** (ماخوذ : مادے کے خواص ، ۳۵۸). [صورتی + بگاڑ (رک)].

صُورَتِیَّت (و مع ، فت ر ، کس ت ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
صورت ہونے کی حالت ، ظاہری پن ؛ (مجازاً) مادیت. صورتیت سے بچنے کے لیے تصوریت ایسے الفاظ استعمال کرتی ہے جو فہم عام سے لیے گئے ہیں. (۱۹۳۱ ، مقدمہ فلسفۂ حاضرہ ، ۱۵۲). [صورتی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صُورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : صورت (پلیٹس). [صورت (رک) کا مفرس].

صُوری (و مع) صف.
صورت کا ، صورت (رک) سے منسوب ، ظاہری ، مادی ؛ معنوی یا باطنی کی ضد.

نہ کوئی معشوق ہے صوری نہ کوئی عاشق مجازی ہے
وہ اپنے حسن پر خود آپ گرم عشق بازی ہے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۹۷). اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ منطق کا خالصاً صوری علم ہونا غیر ممکن ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۳). اس تعلق کے رابطے سے پہلی شکل تو محض صوری ہے جبکہ دوسری صورت اس کا ... استعمال ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۵). [ع].

---تقسیم (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امث.
(کتب خانہ) **کتابوں کی درجہ بندی جو اسلوب بیان کے لحاظ سے کی جاتی ہے** (نظام کتب خانہ ، ۲۹٦). [صوری + تقسیم (رک)].

---عالَم (---فت ل) امذ.
ظاہری دنیا ، مادی دنیا ، معلوم کائنات ، صورتوں کی دنیا. صوری عالم ... کی دو قسمیں ہیں ، ایک تو عقلی عالم ہے اور دوسرا حسی عالم ہے (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۵۵۳). [صوری + عالم (رک)].

---و مَعْنَوی (---و مج ، فت م ، سک ع ، فت ن) صف.
ظاہری و باطنی.

دینی و دنیوی ہور صوری و معنوی تو
کرنا عسیر میرے سارے یسیر صاحب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۷۰). سندھی زبان و ادب کا قابلِ قدر جریدہ ... بہت سی صوری و معنوی خوبیوں کے ساتھ شائع کرنا شروع کیا . (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ، شخص اور شاعر ، ۷). [صوری + و (حرفِ عطف) + معنوی (رک)].

صُورِیات (و مع ، سک ر) امذ ؛ امث.
۱. (حیوانیات) **علم اشکال الاعضا.** دو نسلوں کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہے جو اپنی صوریات میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف اور جدا ہوتی ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۷). ۲. (لسانیات) **وہ شعبہ جو حروف الفاظ کی صوریات و صوتیات اور ساخت سے بحث کرتا ہے.** سنسکرت گرامر کی صوریات اور اشتقاق و تصریف کے مطالعہ سے لسانی پیٹنوں کے ارتقاء پر غور کرنے کا شعور پیدا ہوا. (۱۹٦۳ ، زبان کا مطالعہ ، ۳۷). [صوری + یات ، لاحقۂ کیفیت].

صُورِیاتی (و مع ، سک ر) صف.
۱. **صوریات معنی نمبر ۱ (رک) سے متعلق ، صوریات کا.** نشو و نما کے دور کے کسی بھی درجے پر ... صوریاتی تبدیلیاں ہو سکتی ہیں. (۱۹٦۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۱). ۲. (لسانیات) **حروف و الفاظ کی شکل و صورت سے متعلق.** حروفِ علت صرف وہاں آتے ہیں جہاں ... لفظ کی ساخت کے صوریاتی گروہ کے تعین کی ضرورت ہو. (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۰۸). [صوریات + ی ، لاحقۂ نسبت].

صُورِیَّہ (و مع ، کس ر ، شد ی بفت نیز بلا شد) صف.
صورت کا ، ظاہری ، مادی ، اٹھارہ عالموں میں سے ایک. اکثر کے نزدیک اٹھارہ عالم ہیں ، چنانچہ عقلیہ ... صوریہ اور جمالیہ اور کمالیہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳۴). [صوری + ہ ، لاحقۂ تانیث].

صُوف (و مع) امذ.
۱. **بھیڑ بکری وغیرہ کا اون ، نمدہ ، پشم ؛ پشمینہ ، کمبل.**

طریق فقر میں جس کو دیا خدا نے وقوف
نظر میں اس کی ہے یکساں حریر و جامۂ صوف

(۱۷۳۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۸۷). کاشغریوں نے صوف و سقرلاط

اور بہت سے نفائس محمد شاہ پاس بھیجکر صلح ... چاہی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۱۳). ۲. (أ) **ایک قسم کا نفیس ریشمی کپڑا.**

مشجر ، نیلک ، صوف ، زربفت عجب
لے اوس پر کے آئے خدمت میں سب

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری (کبیرا) ، ۳۸). اتنے میں حمامی صوف و خارا کے کھیسے اور سونے روپے کے طاس ہاتھوں میں لیے حاضر ہوئے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۲۸). (اا) **ایک قسم کا دبیز جامہ ، پشمینہ.** ہمارے علمائے لغت ... صوفی کو صوف سے ماخوذ سمجھتے ہیں ، جو ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۲۸). تاگے سے کپڑے بُنے جاتے تھے جنھیں صوف اور شالی کہتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۶۳). صوفی صوف سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں اونی گاڑھا۔(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۶). ۳. **دوات میں ڈالا ہوا کپڑا یا اون یا سن کے ریشوں کا گُچھا.**

لکھوں جب چہرۂ زریں کے میں وصف
دواتوں میں بھروں مقیش کا صوف

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۳). صوف کی جگہ بکری کے بال اُس میں ڈال کر لکھیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۶).

یہ مسئلہ سپردِ قلم کر سکے وہی
ڈالا ہو جس نے صوفِ تفلسف دوات میں

(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۳). ۴. **قلم کا تار ، ریشہ (جو لکھتے لکھتے کلک یا قلم کی دو زبانوں کے بیچ میں آ جاتا ہے).**

سوکھا یہ سوزِ غم سے تن تیرے ناتواں کا
صوفِ قلم ہوا ہے مغز اوس کے استخواں کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۵۷) . ۵. **وہ کپڑا جو زخم میں بھرا جاتا ہے.**

یہ ہے مرے دلِ روشن کا زخم اے جرّاح
کرن کا صوف ہو اور آفتاب کا پھاہا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۰).

زندہ بچا تو ان کو دکھاؤں گا ایک دن
وہ صوف اے عزیز جو زخمِ جگر میں ہے

(۱۹۱۲ ، گلکدۂ عزیز ، ۱۲۲). ۶. **(گوٹا کناری) گوٹا بُننے کا بانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۷. **(رنگ کاری) روغن بھرنے کا سن کے ریشوں یا بالوں کا بنایا ہوا پُچارا ، کونچی** (اب و ، ۱ : ۱۵۹). [ع].

---اُلبَحْر (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت مع ب ، سک ح) امذ.
صوف کی طرح کا کوئی مادہ سمندری گھاس ، انڈے یا تو صوف البحر پر دیئے جاتے ہیں یا پانی کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں . (۱۹۶۹ ، تشریح ، ۵۳). [صوف + رک : ال (۱) + بحر (رک)].

---اُلاَرْض (---ضم ف ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر) امث.
ایک پہاڑی بوٹی اس کی شاخیں سفیدی مائل اور مربع ہوتی ہیں ، جو جڑ ہی سے نکلتی ہیں ساق نہیں ہوتی اور ان پر رُواں ہوتا ہے بنے انگلی کے برابر اور گولائی کے ساتھ اور اُن پر بھی رُواں ہوتا ہے ، ویرانوں میں اُگتی ہے (خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۶۹). [صوف + رک : ال (۱) + ارض (رک)].

---بَھرْنا محاورہ.
زخم پر پھاہا رکھنا یا ریشم جلا کر بھرنا ، مرہم کے ساتھ زخم میں کپڑے کی بتیاں رکھنا.

بھرا تھا صوف جتنا زخمِ دل میں چارہ سازوں نے
رطوبت خون سے پا کر بنا نخلِ تمنائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲).

---پوش (---و مع) صف.
اونی کپڑے پہننے والا ، کمبل پوش ؛ مراد : صوفی جو ابتدا میں یہی لباس پہنا کرتے تھے.

کلہ بین پشمینہ سب صوف پوش
سیہ گوش ہو آئے اربابِ ہوش

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۹). [صوف + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، اوڑھنا].

---ڈالنا ف م.
دوات میں کپڑا ڈالنا (مہذب اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---مُرَبَّع کس صف(---ضم م ، فت ر ، شد ب بفت) امذ.
صوفِ مشجّر سے کم درجہ کا پشمینہ. صوفِ مربع چار مہر سے پندرہ مُہر تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰). [صوف + مربع (رک)].

---مَرْہَم کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ہ) امذ.
پھاہا ، مرہم لگا پھاہا جو زخم پر رکھتے یا بھرتے ہیں ، مرہم لگی ہوئی کپڑے کی بتی.

دستِ وحشت سے ہمارا ٹوٹ کر ہر تارِ جیب
صوفِ مرہم بھر ناسورِ جگر ہونے لگا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۳). [صوف + مرہم (رک)].

---مُشَجَّر کس صف(---ضم م ، فت ش ، شد ج بفت) **امذ.**
عمدہ قسم کا پشمینہ. صوفِ مشجّر تین روپئے سے پانچ مُہر تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری(ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰). [صوف + مشجّر (رک)].

---ہونا محاورہ.
پھل میں ریشہ ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

صوفا (و مع) امذ ؛ ← صوفہ.
۱. **تکیہ دار اور آرام دہ کرسی جو بہ نسبت کرسی ذرا کم نیچی اور نسبتاً چوڑی ہوتی ہے ، جس میں بیشتر اسپرنگ پر موٹے اُبھرے ہوئے گدّے جڑے ہوتے ہیں ، یہ زیادہ تر دو ہتھوں کا ہوتا ہے.** صوفے اب تک ان کی نظروں میں کچھ زیادہ جچے نہیں ہیں.(۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۳ : ۱۹۱). کشمیر کی مہارانی میرے پاس آئیں اور اپنی دکھ بھری داستان کہتے کہتے اس صوفے پر غش کھا کر گر گئیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۵). ۲. **چبوترہ ، تخت.**

صفا دار صوفے و منڈوے بلند
چھجے شہ نشیں پادشاہاں پسند
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).
دکھایا شہ لیجا صوفے کے میانے
کہا سوتا ہوں جان اس کے سرانے
(۱۶۶۵ ، جنت سنگار ، ۶۳).
نسنگ کر چلیا جب وہ صوفا النگ
دسیا اس کو کوٹھری منے یک پلنگ
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۷). ۳.(ا) **دالان.**
یہاں ہاشمی پھر آئے لگ بس گھانس کا چھپرا مجھے
دہلیز صوفے کوٹھریاں مھاڑیاں بھنوارا کا ہے کوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۱). (اا) **مکان کا بڑا کمرہ.**
گیا صوفے میں یوں سرافراز مرد
بیٹھا صوفے پر اور خدمت نکرد
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۵۵). [ع].

صُوفَہ (و مع ، فت ف) امذ.
پشم ، نہایت باریک ، ملائم اور چھوٹے بال جو لمبے بالوں کے درمیان کھال کے اوپر بطور روئیں کے پیدا ہوتے ہیں جنھیں اون سے علیحدہ کر کے اعلیٰ قسم کی شال اور کپڑا بناتے ہیں . اس کی والدہ نے اسے گرا ہوا اور دبلا دیکھا تو کہا میرا بیٹا تو سوکھ کر صوفہ (پشم) بن گیا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۵۲۹). [صُوف (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صوفَہ (و مج ، فت ف) امذ.
۱. **رک : صوفا معنی نمبر۱.** صوفہ کسی قدر زیادہ معزز نظر آتا تھا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۴). ۲. **مکان کا بڑا کمرہ.**
ہر لحظہ رضوان کشک گھر
مشکیں کرے صوفہ صدر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۵). [صوفا (رک) کا ایک املا].

ـــ سَٹ (ـــ کس مج س) امذ.
صوفہ (رک) کا مجموعہ ، جو ایک بڑے اور دو چھوٹے صوفوں (جن میں صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے) پر مشتمل ہوتا ہے. صوفہ سٹ بھی اردو میں مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۲۹). [صوفہ + انگ : Set].

صُوفی (و مع).(الف) امذ.
۱. **اہلِ طریقت ، مسلکِ تصوف کا پیرو ،(تصوف) غیر اللہ سے دل کو پاک و صاف کرکے وجد و مراقبہ میں رہنے والا درویش ، خواہشات نفسانی سے احتراز کرنے والا ، ماسوائے منہ موڑ کر عشقِ الٰہی میں ہمہ وقت مست رہنے والا.**
معانی کوں تمن غمزیاں تھے نیں ہوش
تجھل صوفی بندا ہے نار کھو رنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱).
خوف کر عاشق منے خوار سیں اے صوفی خشک
مست ہو جانے گا دو چار پیالوں کے بیچ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۴).

ابر اور جوشِ گل ہے چل خانقہ سے صوفی
ہے لطف میکدے میں دہ چند اس ہوا کا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۵۹).
ہر مست فراموش کرے گردشِ ایّام
صوفی کی زباں بھی نہ ہے فیض سے ناکام
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲).
زاہد بھی ، مولوی بھی ، صوفی بھی ، مجتہد بھی
بزمِ فرنگ میں ہیں مستو شراب کیا کیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۹). ایسے پُر زور الفاظ مولانا شبلی نے کسی اور شاعر یا عالِم یا صُوفی کے لیے استعمال نہیں کیے. (۱۹۸۴ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۱۹). ۲. **مُتّقی ، پارسا ، پرہیزگار ، بھگت ، پاک صاف (گناہ سے).**
کبھیں اعلا کبھیں ادنا کبھیں عالِم کبھیں جاہل
کبھیں ہم متقی صوفی کبھیں داتا کبھیں سایل
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۷۴).
مصحفی چشم سے ساقی کی نہ رکھ تو صحبت
بیٹھنا صوفی کا اچھا نہیں میخوار کے پاس
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور)، ۱۰۳) . اہلِ تصوّف کے تین درجہ ہیں ، صوفی ، متصوف اور مستصوف . (۱۹۲۴ ، تصوّف اسلام ، ۶۴). ہمارا افسانہ بلکہ ہمارا زمانہ ایک نئے صوفی کا منتظر ہے. (۱۹۵۹ ، علامتوں کا زوال ، ۷۴). ۳. **پشمینہ ، مشروع.** مخلوط ریشمی پارچوں کو مشروع یا صوفی کہتے ہیں . (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، ۲ : ۴). ۴. **(طب) طبقۂ قرنیہ کی بیرونی سطح پر اون جیسا چھوٹا سا سفید رنگ کا زخم جس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں ، آنکھوں کا ایک مرض** (شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰). (ب) صف. ۱. **اونی ، اون کا بنا ہوا ؛ ذہین ، چالاک** (پلیٹس). ۲. **پشم پوش ، اونی کپڑا پہننے والا** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [صوف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اِبْنُ الْوَقْت کس صف(ـــ کس ا ، سک ب ، ضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.
وہ صوفی جو وقت کا تقاضا نبھانے کے لیے اپنے مسلک کے اصول و ضوابط کی پروا نہ کرے. صوفیٔ ابن الوقت وہ ہے جو فکر ماضی اور مستقبل کی نا رکھے. (۱۸۳۵ ، مصباح العیات ، ۱۵۹). [صوفی + ابن (رک) + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

ـــ اَبُوالْوَقْت (ـــ فت ا ، ضم ب ، غم و ، ا ، سک ل ، فت و ، سک ق) امذ.
ہر شے میں ذاتِ حق کا مشاہدہ کرنے والا. صوفی ابوالوقت وہ ہے جو بیچ ہر تجلی کے مشاہدہ ذات کا کرتا ہے. (۱۸۳۵ ، مصباح العیات ، ۱۵۹). [صوفی + ابو (رک) + رک : ال (ا) + وقت (رک)].

ـــ اِزْم (ـــ کس ا ، سک ز) امذ.
صوفیانہ خیالات و عقائد کا مسلک. جب تک میں نے صوفی ازم کے بارے میں کچھ نا پڑھا تھا ... میری بھی یہی سوچ تھی جو تمھاری ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۱).[صوفی + ازم (رک)].

--- بَن / پَنا (---فت پ) امذ.
صوفیوں کا مسلک یا انداز.

ہر چند نشے میں تو کئی ڈول کے ہیں رنگ
ہر صوفی پنے کی بھی عجب صاف رنگ ہے

(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٦٣). [صوفی + بن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

--- چَرْبی (---فت چ ، سک ر) امث.
(طب) ایک قسم کی روغنی چیز جو اُون سے نکالی جاتی ہے اور اس سے مرہم کے پھاہے بنائے جاتے ہیں ، صوفانی.
لینولین ، صوفی چربی ے گرام ، آب کشیدہ تین ملی لیٹر ایک گرم کھرل میں تسحیق کے ذریعہ آمیز کرو. (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ٣٢). [صوفی + چربی (رک)].

--- خُشک کس صف(---ضم خ ، سک ش) امذ.
طریقۂ تصوف کا وہ پیرو جو جمالیاتی ذوق سے محروم بھی ہو اور تارکِ لذات بھی ہو.

خوف کر عاشق مئے خوار سیں اے صوفیٔ خشک
مست ہو جائے گا دو چار پیالوں کے بیچ

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٢٣٣). [صوفی + خشک (رک)].

--- صافی کس صف نیز بلا کس ؛ امذ.
کامل صوفی ، پاک باطن ، نہایت پارسا و دیندار شخص.

تھا لگا رُوح پہ غفلت سے دوئی کا دھبا
تھا وہی صوفیٔ صافی جو اُسے دھو کے مرا

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ ، ٢ : ٢١٣). جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت (حضرت مذاق میاں) ایک صوفیٔ صافی تھے ، شاعر تھے ، بدایوں کے رہنے والے تھے تو میں نے اس محفل میں شرکت کو باعث سعادت جانا. (١٩٧٨ ، مخزن گفتار ، ٥). [صوفی + صافی (رک)].

--- مَذْہَب (---فت م ، سک ذ ، فت ہ) امذ.
صوفیوں کے مسلک پر عمل پیرا ، صوفیوں کے خیالات و عقائد کو ماننے والا. ظاہر باطن کی ترتیب ہوجکر قائم اچھے تو اُسے صوفی مذہب بولتے ہیں. (١٤٢١ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ٢٦). [صوفی + مذہب (رک)].

--- مَشْرَب (---فت م ، سک ش ، فت ر) امذ.
رک : صوفی مذہب ، صوفیانہ مسلک ، صوفیانہ طرز (ماخوذ : مہذب اللغات). [صوفی + مشرب (رک)].

--- مَنِش (---فت م ، کس ن) صف ؛ امذ.
صوفیانہ مزاج رکھنے والا ، درویشانہ طبیعت کا ، متقی ، پرہیزگار.
خواجہ فریدالدین احمد ایک حکیم مشرب یا صوفی منش آدمی تھے. (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ١ : ٢٥). مزاج کا اچھا ہے ، نماز کا پابند ہے ، صوفی منش ہے ، شاعر ہے. (١٩٣٦ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ٣٣). تھے بھی وہ بڑے صوفی منش ، شریف الطبع ، خدا ترس اور غریب نواز شخص. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٢٦٣). [صوفی + منش (رک)].

--- مَنِشی (---فت م ، کس ن) امث.
فقیرانہ خُو ہونے کی کیفیت ، تصوف کے مسلک پر چلنے کی صورت حال ، درویشی.

شہرہ تھا بہت آپ کی صوفی منشی کا
کرتے تھے ادب ان کا اعالی و ادانی

(١٩٠٥ ، بانگ درا ، ٥٠). [صوفی منش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- نَفَس (---فت ن ، ف) امذ.
پرہیزگار ، متقی ، پارسا ، بزرگ ، دیندار.

مظہر یزداں بنا جاتا ہے ہر ذرہ اثر
ہے خدا جانے یہ کس صوفی نفس کی رہ گزر

(١٩٨٣ ، حصارانا ، ٩٧). [صوفی + نفس (رک)].

--- نُما (---ضم ن) صف.
جو بظاہر صوفی نظر آئے ، وضع قطع سے صوفی معلوم ہو ، صوفی کی طرح ؛ متقی ، پرہیزگار ، پارسا.

جو تھا صاف دل نیز صوفی نما
بھنور سوں کرے جال میں آ سما

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٠٢). [صوفی + ف: نما ، نمودن - دکھانا].

صُوفِیا (و مع ، کس نیز سک ف) امذ ؛ ج.
غیر اللہ سے دل کو پاک رکھنے والے پرہیزگار و متقی لوگ.
صوفیائے کرام کے مکاشفات غیب پر ایسے ہی لوگ ... لعن طعن کیا کرتے ہیں. (١٩١٥ ، سی پارۂ دل ، ١ : ٦٩). بھی چارم آپ کو صُوفیا کی شخصیتوں میں نظر آئے گا. (١٩٨١ ، سفر در سفر ، ٣٣). [صوفی (رک) کی جمع].

صُوفِیانَہ (و مع ، کس نیز سک ف ، فت ن) صف.
١. صوفی (رک) سے منسوب یا متعلق ، صوفیوں کے جیسا.
صوفیانہ موضوعات و مسائل سے اس قسم کا علمی شغف بہت سے اردو شعرا کے ہاں مل جاتا ہے. (١٩٨٥ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ٣٨). **٢. ٹیپ ٹاپ یا بھڑک سے مبرّا ، سادہ ، ہلکا (لباس یا رنگ وغیرہ).**

غضب سادہ رویوں کی ہے سادگی بھی
کہ پہنتے عجب صوفیانے بندھے ہیں

(١٨٠٩ ، جرات ، ک ، ٥٠٧). رنگ بھی اس کو ہلکا اور صوفیانہ پسند ہے. (١٩١٧ ، بیوی کی تعلیم ، ٦٠). **٣. ایک قسم کا کھانا؛ بغیر گوشت کا پکا ہوا کھانا.** بے گوشت ، جس کو عرفِ عام میں صوفیانہ کہتے ہیں. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ١ : ١٠٢). [صوفی + انہ ، لاحقۂ صفت].

--- شاعِری (--- کس ع) امث.
ایسی شاعری جس میں عشقِ مجازی کے بجائے حقیقی یا مذہبی جذبات کی عکاسی کی گئی ہو یا جس میں متصوفانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہو. صوفیانہ شاعری کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ان الفاظ اور خیالات سے بالکل پاک ہوتی ہے جو ... متانت کے خلاف ہیں. (١٩١٣ ، شعرالعجم ، ٥ : ٨٨). [صوفیانہ + شاعری (رک)].

---مُوسیقی (---و لین ، ی مع) امث.
ایسی موسیقی جسکو سن کر وجد کی کیفیت طاری ہو جائے ، کیف آور یا وجد آور موسیقی. ہم اور چیزوں کے علاوہ کشمیر کی صوفیانہ موسیقی میں استعمال ہونے والا ساز سنطور بھی اُن کے لیے لے گئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۸۰). [صوفیانہ + موسیقی (رک)].

---وَضع (---فت و ، سک ض) امث.
صوفیوں کی سی وضع ، سیدھی سادی وضع ، سادہ ڈھنگ (مخزن المحاورات). [صوفیانہ + وضع (رک)].

صُوفِیانی (و مع ، کس نیز سک ف) صف.
رک : صوفیانہ معنی نمبر ۲ ، سادہ.

گراں قیمت وہ معشوقانہ پوشاک
نہایت صوفیانی عیب سے پاک

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۶۷۸). [صوف + انی ، لاحقۂ صفت].

---رَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
ہلکا رنگ ، ایسا رنگ جس میں شوخی اور چمک نہ ہو.

رہا لباس ہمارا بھی ارغوانی رنگ
پسند اشک ہے ان روزوں صوفیانی رنگ

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۳۹). [صوفیانی + رنگ (رک)].

صُوفِیَّت (و مع ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
صوفی کا مسلک یا کام ، صوفی ہونا. اُن کی عمر کا بہت بڑا حصہ حق کی تلاش میں گزرا کبھی صوفیت کا رنگ چڑھا ، کبھی وہابیت کا زور شور رہا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۵۰). اردو غزل ... میں عشق و عاشقی کے فرسودہ کھیل اور بے مایہ صوفیّت کے سوا کچھ باقی نہیں رہا تھا. (۱۹۸۷ ، اقبال عہد آفریں ، ۲۱). [صوف + یت ، لاحقۂ کیفیت].

صُوفِیَّہ (و مع ، کس ف ، شد ی بفت نیز بلا شد) امذ.
صوفی لوگ نیز صوفیوں کا فرقہ. عرس شروع ہوا تو اطراف و جوانب کے حضراتِ صوفیہ کا دورہ ہونے لگا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۵۳). ان میں بہت سی باتیں وہ ہیں جو کتبِ شرعیہ اور کتبِ صوفیہ کی ہیں. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۶۱۶). [صوف + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---صافِیَہ (---سک ف ، فت ی) امذ.
صوفی صافی ، کامل صوفیا حضرات. صوفیہ صافیہ کی زبان پر یہ بات ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۳۲۸). [صوفیہ + صافی (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَولَت (و لین ، فت ل) امث.
۱. رعب ، ہیبت ، دبدبہ.

صولت و قہر کے آگے ترے ہوں دیو سیاہ
آنچ سے آگ کی جوں تاب میں آ جاوے بال

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰).

حمزہ کا رعب ، صولتِ جعفر ، علی کی شان
ہاشم کا دل ، حسین کا بازو ، حسن کی جان

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۷۰). بتدریج اسلامی نظام ... پوری طاقت اور صولت کے ساتھ ابھرے گا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، VII). **۲. سطوت ، غلبہ ، حملہ.**

صاعقہ جس کے دمِ آب سے تھرتھر کانپے
صولتِ برق کو کہہ بیٹھے چمک جس کی ہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۰). تیزی اور صولت ہر ایک کی آپس میں مل کے ٹوٹتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۱). [ع].

---پَناہ (---فت پ) صف.
با رعب ، ہیبت ناک ، قہار.

جتا کر یہ ارشادِ صولت پناہ
گیا خیمۂ خاص میں بادشاہ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۱۲). [صولت + پناہ (رک)].

---فَقر کسِ اضا(---فت ف ، سک ق) امث.
قلندری کی شان ، درویشی کا رعب اقبال نے فقر کی تلوار اُٹھائی میر بھی صولتِ فقر کے زور پر بے تیغ لڑتے ہیں. (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۱۷). [صولت + فقر (رک)].

---و حَشمَت (---و مج ، فت ح ، سک ش ، فت م) امث
جاہ و جلال ، رعب و دبدبہ ، شان و شوکت. نیران نے جو یہ صولت و حشمت شاہزادۂ بدیع الملک کی دیکھی محو جمال ہو گیا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۱۹). [صولت + و (حرفِ عطف) + حشمت (رک)].

---و شَوکَت (---و مج ، و لین ، فت ک) امث.
رک : صولت و حشمت. جہاں پناہ مہاراج کی وہ صولت و شوکت ہے کہ کسی نمک خوار کا یارا نہیں کہ ... آنکھ بھر کے دیکھ سکے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۶۸). [صولت + و (حرفِ عطف) + شوکت (رک)].

صَولَجان (و لین ، فت ل) امذ.
ایک کھیل ، چوگان ، گیند بلا.

صولجانِ زلف سے کھاتا ہے صدمے رات دن
ہے دلِ وحشت زدہ اپنا مقرر گوئے یار

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۱۳۱). صَولجان کی دو قسمیں ہیں بڑا اور چھوٹا ، بڑا صولجان گھوڑے پر سوار ہو کر کھیلا جاتا ہے. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۲۵۳). [ع].

صَوم (و لین). (الف) امذ.
۱. رک : روزہ.

عیدی کا سدہا کر ادہا کر نہ کھو کوئی
او صوم تجلّی کی گھر سے گھر میں خبر ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۵).

عبادت وہ باطن میں کرتے مدام
سدا صوم باطن میں دھرتے مدام

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۰)).

ثوابِ صوم شش ماہہ کا جو اوّل مُعیّن کیے تھے دوں گا۔ (۱۸۵۵ ، مرغوب القلوب فی معراج المحبوب ، ۳۱۰)۔

مبارک اوروں کو امید اجر یوم حساب
مبارک اوروں کو دن بھر کا صوم اور ثواب

(۱۹۲۰ ، نقوش مانی ، ۸۸)۔ ۲. **بچنا ، رُکنا ، باز رہنا نیز روزہ رکھنا.** صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رُکنے اور بچنے کے ہیں ۔ (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۳۸۶)۔ ۳. **وہ جو روزے سے ہو ؛ عیسائیوں کی عبادت گاہ ، گرجا** (پلیٹس)۔ (ب) صف. **گفتگو سے پرہیز کرنے والا ، خاموش** (پلیٹس)۔ [ع]۔

---ُ الاَربَعین (---ضم م ، غم ا ، سک ل ، فت ا ، سک ر ، فت ب ، ی مع) امذ ؛ ج.
(عیسائی) مسلسل چالیس دن کے روزے جو نصف شب سے ظہر تک ہوتے ہیں اور جن کا سلسلہ ایسٹر تک چلتا ہے . ماہِ رمضان کا روزہ اُس سے کہیں زیادہ سخت ہے جو بعض عیسائی صوم الاربعین کے زمانے میں رکھتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۳۸۳)۔ [صوم + رک: ال (ا) + اربع (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

---ُ الدَّوامی (---ضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت) امث.
مسلسل روزے رکھنے کی حالت ، تسلسل سے روزہ رکھنا ، زیادہ تر روزے کی حالت میں رہنا. اس کی ناموری زیادہ تر اس کی عبادت گزاری اس کی صفائی اور اس کی صوم الدوامی کے سبب سے تھی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۶۳)۔ [صوم + رک : ال (ا) + دوام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ِ داؤد کس اضا(---و مع) امذ.
حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ جو وہ ایک دن چھوڑ کر پورے ایک سال تک نفس کشی کے لیے رکھتے تھے . پورے ایک برس صومِ داؤد رکھ کر دیکھے ... مگر معلوم ہوا کہ کسی چیز کا تصور نہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۸۵)۔ آپؐ نے فرمایا کہ تجھ کو صومِ داؤد کے مطابق روزہ رکھنا چاہیے جو افضل الصوم ہے. (۱۹۰۴ ، المدینۃ الاسلام ، ۱۰۲)۔ [صوم + داؤد (عَلَم)]۔

---ِ داؤدی کس صف(---و مع) امذ.
رک : صومِ داؤد.

ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں جو عمر بھر
صومِ داؤدی رکھے اور صومِ رمضاں چھوڑ دے

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۹۳)۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ... صومِ داؤدی اختیار کرو. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۳۹)۔ [صومِ داؤد + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---ِ مُتَّصِل کس صف(---ضم م ، شد ت بفت ، کس ص) امذ.
مسلسل کئی دنوں کا نفل روزہ جو روزے فرض ہونے سے پہلے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے بعد میں ان کی ممانعت کر دی گئی. مدینے کی حیاتِ طیبہ کے سبب سے سخت روزے وہ ہوتے جو صومِ متصل کہلاتے تھے یہ کئی کئی دنوں کا ایک روزہ ہوتا. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۲۱)۔[صوم + متصل (رک)]۔

---ِ مَریَم کس اضا(---فت م ، سک ر ، فت ی) امذ.
ایک قسم کا روزہ جس میں تمام دن کسی سے نہیں بولتے ، یہ زہد کا قاعدہ ہے پہلے حضرت مریم سے شروع ہوا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [صوم + مریم (عَلَم)]۔

---ِ وِصال کس اضا (---کس و) امذ.
دو یا تین دن کا مسلسل روزہ ، بغیر افطار کیے کئی کئی دن کا مسلسل روزہ.

عہد کرتے ہیں کہ رکھتے رہیں گے صومِ وصال
مل گئے اب کی جو ماہِ رمضاں میں ہم تم

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔ بعض لوگوں نے صومِ وصال رکھنا چاہا یعنی رات دن روزہ رکھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۱۸)۔ [صوم + وصال (رک)]۔

--- وصَلاۃ (---و مع ، فت ص) امث.
رک : صوم و صلوٰۃ جو صحیح ہے ، روزہ اور نماز. ہر وہ آدمی جو صوم و صلاۃ کا پابند ہے ، قطب و غوث کے مرتبے کو کیوں نہیں پہنچتا . (۱۹۸۰ ، اردو السانہ ، روایت اور مسائل ، ۲۹۰)۔ [صوم + و (حرفِ عطف) + صلاۃ (صلوٰۃ (رک) کا بگاڑ)]۔

--- وصَلوٰت/صَلوٰۃ (---و مع ، فت ص ، ا بشکل و) امذ ؛ امث.
نماز اور روزہ.

کیا عشق میں ترکِ صوم و صلوٰت
گئے اہلِ مسجد سوئے سومنات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۴)۔

جبیں ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ
خیالِ یار میں صوم و صلوٰت اتنی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۷۳۶)۔ وہ انتہائی بردبار اور ... صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے .(۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۳۸)۔ [صوم + و (حرفِ عطف) + صلوٰت / صلوٰۃ (رک)]۔

صَومَع (و لین ، فت م) امذ.
رک : صومعہ (پلیٹس)۔ [ع]۔

صَومَعَہ (و لین ، فت م ، ع) امذ ؛ امث.
۱. **عیسائیوں کا عبادت خانہ ، گرجا گھر نیز راہبوں کی خانقاہ.** زرق کا جو وہاں صومعہ تھا اُسے بھی توڑے . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۶۶)۔

یقیں ہے دیکھیں اگر اُس مرے شرابی کو
پھر اہلِ صومعہ میخانہ خانقاہ کریں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۶۶)۔ ایک صومعۂ راہبِ نصرانی کے پاس درخت کے نیچے اُترے . (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۸)۔ صومعہ و کلیسا ویران ہو گئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۹)۔ بحیریٰ ... راہب کے صومعے کے پاس ٹھہرا تو اپنے معمول کے خلاف وہ باہر نکل آیا. (۱۹۷۸ ، سیرتِ سرورِ عالمؐ ، ۲ : ۱۰۵)۔
۲. **(مطلق) عبادت خانہ ، معبد.**

صومعہ مبانی عرش سنورای سبی نعمت بار
اس دنیا کا بہشت کرے دیوے خوش دیدار

(۱۶۳۰ ، شمس العشاق ، ۱۵۰)۔

قائم مقام ہو وہ مرا صومعہ کے بیچ
تجھ بن رکھوں جو کام کسی شیخ و شاب سے
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٦٦).
عشقِ رُسوائی طلب نے مجھ کو سرگرداں کیا
کیا خرابی سر پہ لایا صومعہ ویراں کیا
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٦٥). تمھیں ایک خانقاہ ملے گی ... اس میں ایک صومعہ ہے تم لوگ سچّی نیّت سے وہاں جاؤ . (١٩٣١ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٢ : ١٣٢). ٣. **(تصوّف) مقام تنزیہ** (ماخوذ : مصباح التعرف). [ع].

---نشیں (---فت نیز کسِ ن ، ی مع) صف.
گوشہ نشینی اختیار کرنے والا ، تارک الدنیا ، راہب (جامع اللغات).
[صومعہ + ف : نشین ، نشستن - بیٹھنا].

---نشینی (---فت نیز کس ن ، ی مع) امث.
گوشہ نشینی ، راہبانہ زندگی اپنانا ، تارک الدنیا ہونا. اسلام نے نفس پر زیادہ تشدد کرنے اور صومعہ نشینی سے منع فرمایا ہے. (١٩٢٨ ، حیرت دہلوی ، حیاتِ طیّبہ ، ١٢٣). [صومعہ نشین + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَومی (و لین) صف.
صوم (رک) سے منسوب یا متعلق ، صوم کا ، روزے کا. الحمد للّٰہ کہ حرارتِ صومی اور حرارتِ یومی باہم رفع ہو گئیں . (١٨٥٥ ، نادراتِ غالب ، ٧٦). [صوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَون (و لین) امذ.
نگہبانی ، حفاظت ، پاسبانی. بہرام اپنے قدموں پر کھڑا ہوا رہ گیا اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا کی اور اوس کی صون و حفظ و عون و مدد پر شکر ادا کیا. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ١٧٠). [ع].

صَویرہ (فت ص ، ی مع ، فت ر) امذ ؛ امث.
چھوٹا کیا ہوا نیز بہت چھوٹی سی تصویر یا نقشہ. بحری کنولوں کی صویرہ جس سے آزاد بالغ انثیڈان حاصل ہوتے ہیں. (١٩٢٩ ، جدید سائنس ، ٢٢٨). [ع].

صَہّال (فت ص ، شد ہ) صف.
بہت ہنہنانے والا (گھوڑا). کُل انسان حیوان ہیں اور ہر صہال (ہنہنانے والا) گھوڑا ہے . (١٩٢٥ ، حکمۃ الاشراق ، ٦٠). [ع].

صَہبا (فت مج ص ، سک ہ) امث.
شرابِ سرخ نیز انگور سفید کی شراب ؛ مطلق شراب.
جامہ گلابی بر میں کر ساغر نین صہبا سوں بھر
کرنے دوانا کس مگر رہزن چلیا ایمان کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣).
خونِ دل آنکھوں میں اس طرح سے بھر جاتا ہے
جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٠٨). یہ لوگ ... مغرب کی بہترین کشید کی ہوئی صہبا کو مشرق کے پیمانوں میں بھر کر پیش کرنا چاہتے تھے. (١٩٨٥ ، سید سلیمان ندوی ، ١١٣). [ع].

---ے اَرْغَواں کس صف(---فت ا ، سک ر ، فت غ) امث.
سرخ رنگ کی شراب.
صہبائے ارغواں کا ساغر چھلک گیا ہے
چشمِ نگار سے اک آنسو ڈھلک گیا ہے
(١٩٣٧ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ٥١). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + ارغواں (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
بہت شراب پینے والا ، مے خوار بلا نوش.
صہبا پرستِ عشق کوں عشرت روا نہیں
مجلس میں غم کی نغمۂ طنبور دور ہے
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٥٣). [صہبا + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا ، پرستش کرنا ، عبادت کرنا].

---پَرَستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
بہت شراب پینا ، بلا نوشی . اس معاشرے نے بزم آرائی ، صہبا پرستی اور عیش کوشی کو تصوف سے ملا کر اسے بھی اپنے لیے مفید مطلب بنا لیا ہے. (١٩٨٢ ، تاریخِ ادب اُردو ، ٢ ، ١ : ١٥). [صہبا پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ے رَیحانی کس صف(---ی لین) امث ؛ امذ (قدیم).
ریحانی رنگ کی شراب ، سبزی مائل شراب ، ایسی شراب جس میں ریحان کی خوشبو شامل کر دی جائے.
ہوا بے خود میں تیرا سبز خط دیکھ
ترا صہبائے ریحانی بھی ہے
(١٧٥٣ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ٧٠). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + ریحانی (رک)].

---ے طَہُور کس صف(---فت ط ، و مع) امث.
پاکیزہ شراب ، جنت میں ملنے والی شراب ، شرابِ طہور.
نیّت میں تو ہے کہ پاؤں صہبائے طہور
اے شیخ یہ تیری پارسائی کیسی
(١٨٤٤ ، نسیم لکھنوی ، د ، ٣٧). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + طہور (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.
شراب پینے والا ، شرابی ، مے خوار.
صہبا کشوں کے ہوش کو لے بزم لے اُڑے
خمیازہ ہائے دل کشِ مستانہ وار دوست
(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ١٣٥). [صہبا + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا / پینا].

---ے گُلناری کس صف(---ضم گ ، سک ل) امث.
رک : صہبائے ارغواں ، انار کے پھول کی خوشبو یا تاثیر رکھنے والی شراب.

ہونی صہبائے گلناری کی خواہش
مئے سر جوشِ عنّاری کی خواہش
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، (ب)). [صہبا + ے (حرفِ اضافت) + گل نار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَہبائی (فت مج ص ، سک ہ) صف.
صہبا (رک) سے منسوب ، شرابِ سرخ یا مطلق شراب کا (پیالہ وغیرہ) نیز شرابی ، مے خوار.
ہم نے کیا بتوں کے تئیں سرنگوں و پست
ہم نے اتارا نشۂ صہبائیان مست
(۱۸۸۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۵۷).
نشیلی انکھڑیاں ساقی کی زاہد سے بھی کہہ اُٹھیں
یہ پہلا روز فروردیں کا ہے ہی جامِ صہبائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۲). [صہبا + ئی ، لاحقۂ نسبت].

صِہر (کس مج ص ، سک ہ) امذ.
سسرالی رشتہ دار (خواہ مرد کا ہو یا عورت کا)، خُسر ، داماد ، بہنوئی، سالا. صِہر یعنی سُسرال کے لوگ وہ ہیں جو اوس کی زوجہ سے قرابت محرمیت رکھتے ہیں. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۱۳۰).
چمن پیرائے فطرت بزم آرائے جہانبانی
امیرالمومنیں ، صہرِ نبی ، آقا و مولائی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۰). [ع].

صِہرِیَہ (کس مج ص ، سک ہ ، کس ر ، فت ی) صف.
صہر (رک) سے منسوب ، سُسرالی. قربت صہریہ کے بعض رشتہ داروں میں باہم ہنسی و دل لگی کی باتیں اور مزاح اکثر خوشگوار معلوم ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، معارف ، لاہور ، مارچ ، ۲۷۶).
[صہر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

صَہِیل (فت ص ، ی مع) امث.
ہنہناہٹ ، ہنہنانے کی آواز ، گھوڑے کا ہنہنانا.
وہ قیامت ہے تری فوج کہ شورِ محشر
دم نہ مارے کبھی سُن پائے جو گھوڑوں کی صہیل
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۰).
صہیلِ ابلق و شبدیز و گلگوں
نوائے چنگ و رود و عود و بربط
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۸۲). [ع : (ص ہ ل)].

صَیابَت (فت ص ، ب) امث.
صحیح ہونا ، درست ہونا ، ٹھیک ہونا. یہ قوت ... ہمیشہ بیدار رہنے والی صیابتِ رائے اور سلامتِ طبع کو ... ملا کر ایک کر دیتی ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۲۱). [ع].

صِیاح (کس ص) امث.
فریاد ، شور ؛ فغان ، نالہ ، بانگ.
صدا شیروں کی اوس کی شیہہ کے آگے
صیاحِ ذیاب و نباحِ اکالب
(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۵۷). [ع : (ص ی ح)].

صَیّاد (فت ص ، شد ی) امذ.
۱. شکار کرنے والا ، شکاری ؛ چڑی مار.
نین پتلیاں چنچل چابک سواراں جیو کے منج
جناور ہیں ہمیں تیرے ہمارا توں ہے صیاد
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۹).
لکھیا اے ظالم خوں خوار و صیادِ دلِ عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضمون شاہیں کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).
کاش ہے زُلف جال بچھاتا ہے کس لیے
صیّاد سے کبھو میں گرفتار ہو چکا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴۷). سوائے صیاد ، بلبل اور آشیانے کے کچھ یاد ہی نہ آیا. (۱۹۲۳ ، مذا کرات نیاز فتحپوری ، ۱۸۳).
برق منڈلا رہی تھی اے صیّاد   کچھ بتا حال آشیانے کا
(۱۹۸۳ ، حصارانا ، ۱۵۴). **۲. (موسیقی) ایک راگنی کا نام جو راگ بوسلیک سے اختراع کی گئی ہے.** بوسلیک ... دوسرا شعبہ اُس کا صیّاد ہے اُس کے پانچ نغمہ ہیں. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۴). **۳. (تصوف) تعینات کی دلکشی جو باعثِ گرفتاری ہوتی ہے** (مصباح التعرف). [ع : (ص ی د)].

---اَجَل کس اضا(---فت ا ، ج) امذ.
موت کا فرشتہ ، ملک الموت ، مراد : موت ، اجل.
تو صیادِ اجل ہوے فراموش اے وحشی
ہوا میانے کی اوپر تا ہے لبر دار نظر بند
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۱).
واہ صیّاد اجل اور واہ صیّادی کا پیچ
کھچکے ہے اسفند یار آیا کہاں رستم کے پاس
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۱۵). [صیّاد + اجل (رک)].

---آسا صف.
صیّاد کی طرح ، صیّاد کے مانند ، شکاری کی طرح . ایک دن شہزادہ اسپ باد رفتار پر سوار شکار کی تلاش میں صیّاد آسا سر بصحرا تھا. (۱۸۸۶ ، قصۂ اگر گل ، ۸). [صیّاد + ف : آسا ، حرفِ تشبیہ].

---پر بھی ایک دِن بِجلی گِرے گی فقرہ.
ظالم بھی ایک دن مارا جائے گا (جامع اللغات).

---ظَلام کس اضا(---فت ظ) امذ.
اندھیرے کو شکار کرنے والا ، رات کے اندھیرے کو دور کرنے والا ؛ (کنایۃً) سورج. صیّادِ ظلام نے زاغِ شب کے شکار کو دانہ انجم دامگاہ سپہر پر بچھائے. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۹۱). [صیّاد + ظلام (رک)].

---مَعانی کس اضا(---فت م) صف.
حقائق کو شکار کرنے والا ، حقیقتوں کا جویا اور طالب ، سالک.
صیادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
دلکش ہے فضا ، لیکن بے نافہ تمام آہو!
(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۴۲). [صیّاد + معانی (رک)].

صَیادْنی (فت ص ، شد ی ، سک د) امث.
صیاد (رک) کی تانیث ، شکار کرنے والی عورت ؛ (مجازاً) پھانسنے والی ، پھکانے والی.

صیادن لائی پھانس کر صید
کرسی پہ بٹھائے نقش امید

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳). [صیاد + نی ، لاحقۂ تانیث].

صَیّادی (فت ص ، شد ی) امث.
شکار کرنے کا کام یا پیشہ ، شکار کرنا ، شکار کھیلنا.

دل ہے مجبور گرفتار بلا ہونے میں
کیا خبر صید کو صیاد کی صیادی ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۸۹). [صیاد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

صَیاصی (فت ص) امذ ؛ ج.
قلعے ، پناہ گاہیں ؛ (کنایۃً) دھڑ ، قالب. وہ نور متصرف ہے صیاصی انسیہ میں. (۱۹۲۵ ، حکمۃالاشراق ، ۳۷۹). [ع : صیصیۃ کی جمع].

صِیاغَت (کس ص ، فت غ) امث.
سنار کا کام ، زرگری ، سونا چڑھانا یا سونے کا ملمع کرنا ، تذہیب. ادیب کے جذبۂ سادہ میں صیاغت فنیت و ادبیت کا رنگ شامل ہوا. (۱۹۷۵ ، پاکستانی ادب ، کراچی ، مئی ، ۱۳). [ع].

صِیام (کس ص) امذ.
۱. روزہ ، روزہ رکھنا.

بس عید جلوہ‌گر ہو ، گئے دنِ صیام ساقی
نوچند ہے ساغراں میں بھر بے مدام ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳).

مسہل طلب کرے ہے غذا کی زیادتی
مجکو سو ماہ عید بھی گزرا مہِ صیام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

ہوتی ہے ولادت اِس میں مسعود
ہے ماہ صیام کا مبارک

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۵۸). صیام کے متعلق آپ کا مضمون نہایت عمدہ ہے. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۰). ایک دوسری روایت میں صیام رمضان اور صلوٰۃ کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۳۵). ۲. صائم (رک) کی جمع ، روزے رکھنے والے (ماخوذ : جامع اللغات).
۳. رمضان کا مہینہ.

صیام آیا مری مشکل کو خدایا کھولو
ساتھ روزوں کے میری روزی کا رستا کھولو

(۱۸۸۸ ، دیوان شور ، ۱۲۲).

ایک میں معراج اک میں صوم کا ہے اہتمام
پیش تر اِس کے رجب ہے بعد اِس کے ہے صیام

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ٦). [ع].

---الدَّہر (--- ضم م ، غم ا ، ل ، شد د بفت مع ، سک ہ) امث.
ہمیشہ روزے رکھنا ، عمر بھر روزہ رکھنا سوائے اُن دنوں کے جن میں منع ہے. ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینے کافی ہیں اور یہ صیام الدہر کے برابر ہیں. (۱۹۰٦ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ٦۱) [صیام + رک : ال (ا) + دہر (رک)].

---پَکَڑْنا محاورہ (قدیم).
روزے رکھنا.

تج شہر کا سو کیا ہے ہری بول منج کوں نام
احرام اس کا باندھوں کا ہور پکڑوں کا صیام

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱٦۸).

صَیّام (فت ص ، شد ی) صف.
بہت زیادہ روزے رکھنے والا (جامع اللغات). [ع].

صَیان (فت ص) امث.
پاسبانی ، نگہبانی ، چوکیداری (جامع اللغات). [ع].

صِیانَت (کس ص ، فت ن) امث.
۱. نگہبانی ، نگرانی ، پاسبانی ، حفاظت ، نگہداشت. وقتِ وفات اولاد کو جمع کر کے انواع وجوہ سے بنا بر صیانت نورِ محمدی وصایا کیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳). اس سرزمین کی حفاظت و صیانت سے تعلق خاطر سب سے زیادہ مجھے ہے. (۱۹۳۲ ، خطبات قائد اعظم ، ۳۹۸). انہوں نے نوعمر طلبا کے اندر دیانت اور صیانت کے وہ جوہر پیدا کر دیئے کہ دنیا دنگ رہ گئی. (۱۹۸٦ ، مسلمانانِ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۳۲). ۲. (تصوف) گناہ سے بچنا ، نفس کو برائی سے دور رکھنا. بدفعہ بر ... علم و خشیت و انابت و عمل و زہد و ہدایت و صیانت و حیا وغیرہ میں. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۸). ۳. امداد ، مدد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [ع].

---کَرْنا محاورہ.
تحفظ دینا ، حفاظت کرنا ، بچانا. جواب دیا کہ یا کدامن ہو شوہر کو دل سے دوست رکھے صیانت کرے خیانت سے پرہیز کرے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۲).

صِیانَتی (کس ص ، فت ن) صف.
صیانت (رک) سے منسوب ، حفاظت کا ، تراکیب میں مستعمل. [صیانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کَونْسِل (--- و لین ، سک ن ، کس س) امث.
وہ انجمن جو تحفظ امن کی ذمہ‌دار ہوتی ہے ، سیکورٹی کونسل ، سلامتی کونسل. صیانتی کونسل میں .. الجزائر کا مسئلہ اٹھایا گیا. (۱۹٦۵ ، گوریلہ جنگ ، ۱۲۷). [صیانتی + کونسل (رک)].

صَیحَہ (ی لین ، فت ح) امذ.
بلند یا سخت آواز ، نعرہ ، چنگھاڑ ، چیخ ، آہ ، چیخ مارنا ، چلّانا ، آواز بلند کرنا.

کبھی صیحۂ نالۂ جانگزا
دیا خانۂ عیش ان کے ڈھلا

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ٦۳).

وہ شور و صیحۂ فرسِ ابلق و سرنگ
وہ لو وہ آفتاب کی تابندگی وہ جنگ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۷).
سن اے محوِ رنگینیٔ رقص و رامش !
مقدر ترا صیحہ و صاعقہ ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۱۶۱). [ع].

---قومی کس صف(---و لین) امذ.
قوم کا نعرہ ، قوم کی للکار. صیحۂ قومی بھی فسانۂ آزاد کے خوجی کی للکار سے زیادہ نہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۴). [صیحہ + قوم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کرنا محاورہ.
چیخنا ، چنگھاڑنا ، نعرہ مارنا.
صیحہ جو وہ کرتا تھا تو ہٹ جاتے تھے گھوڑے
ہر صف میں الف ہو کے الٹ جاتے تھے گھوڑے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۲۸).

---کناں (---ضم ک) صف.
چیختے چلاتے ہوئے ؛ نالہ کرتے ہوئے ، فریاد کرتے ہوئے. گھوڑے مطلق العنان صیحہ کناں ... بھرتے تھے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳۶). [صیحہ + ف : کناں ، کردن - کرنا].

صَید (ی لین) امذ.
۱. شکاری کا کام یا پیشہ ، شکار کرنا.
دیکھ تجھ پلکاں کوں بولیا عاشقِ جاں بازیوں
مرغِ دل کے صید کوں چنگل ہے یو شاہین کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵). شکاری سدھایا ہوا کتا شارع کی نظر میں آلۂ صید ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۵۸).
۲. وہ جانور جسے شکار کیا جائے.
آپ کو آزاد دکھلا کر کیا اوروں کو قید
میں وہ صیدِ خیر خواہِ خاطرِ صیّاد تھا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۲). شاعری صید بھی ہے اور صیّاد بھی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، ۲۰۹). ۳. **(مجازاً) قیدی ، گرفتار ، مبتلا ، پھنسا ہوا (کسی بھی امر میں).**
کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۲).
لکھی تھی مری زندگانی میں قید
ہوئی رنج و درد و مصیبت کی صید
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۷۵). ۴.(i) **(کبوتر بازی) اس امر کا عہد کہ دونوں مدِّمقابل سے جو کوئی دوسرے کے کبوتر کو پکڑے گا واپس نہ کرے گا ، کبوتر لڑانا.**
صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا
صلح بھی ٹھہری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲). (ii) **انانیت سے پیدا ہونے والی ناچاق ، اپنی برتری کا غرور.** اکھاڑوں کی آپس میں صید تو ہوا ہی کرتی ہے. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۳۰). [ع].

---افگن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
شکار کرنے والا ، شکاری.
کہاں تک شکر ہو او صید افگن تیرے احساں کا
کہ جو تیر نظر سینے تک آیا دلنشیں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۹). [صید + ف : افگن ، افگندن - ڈالنا ، پھینکنا].

---افگنی (---فت ا ، سک ف ، فت گ) امث.
شکاری کا پیشہ یا کام ، شکار کرنا.
میرزا شاہرخ بہادر نے قصدِ صید افگنی کیا جس دم
خونِ نخچیر سے ہوا سارا دامنِ دشت لالہ زارِ ارم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۴۷). وہ صید افگنی میں کامیابی کے لیے جادو کی تخلیق کرتا ہے. (۱۹۵۹ ، مقدر انسانی ، ۲۶۳). [صید افگن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---انداز (---فت ا ، سک ن) صف.
شکار کرنے والا ، شکاری (نوراللغات). [صید + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا].

---اندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
شکار کرنا (علمی اردو لغت). [صید انداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باز امذ.
شکار کھیلنے والا ، شکاری ؛ ماہی گیر (پلیٹس). [صید + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا].

---بازی امث.
شکار کھیلنا ، شکار کرنا.
بعزمِ صید بازی جب نظر کی جانبِ صحرا
گرایا خالِ چشمِ یار نے گولی سے آہو کو
(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۶). صید بازی اور غلہ اندوزی کی ابتدائی قمری تقویم کو ... ہم آہنگ کرے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لئے ، ۱۳۶). [صید باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بستہ کس صف(---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
باندھا ہوا شکار ، قید کیا ہوا ؛ (مجازاً) بے بس ، مجبور. شاہ فلک بارگاہ برسر عنایت آیا فرمایا ایسے طائرِ پُرشکستہ صید بستہ کو مطلق العنان سر بصحرا کرو. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۷۳). [صید + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---بند (---فت ب ، سک ن) امذ.
کمند یا جال سے شکار کرنے والا ، شکاری.
جب سے اُس بے وفا نے بال رکھے
صید بندوں نے جال ڈال رکھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۵).
کہیں ظاہر ہے جوشِ پُرخطر شوقِ اسیری کا
کہیں پیدا ہے گیرائی کمندِ صید بنداں کی
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲ : ۱۶۷). [صید + بند (رک)].

---ِ حَرَم کس اضا(---فت ح ، ر) امذ.
حرم کے جانور جن کا شکار کرنا حرام ہے.

صیدِ دلِ عاشق میں ہے مصروف وہ کافر
بےخوف ہے اب صیدِ حرم اور زیادہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۸). [صید + حرم (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
قید خانہ ، قفس ، زنداں.

جی میں ہے صید خانے سے پرواز کیجیے
اور اس طرح کہ ساتھ قفس بھی ہو دام بھی

(۱۹۵۰ ، لوحِ محفوظ ، ۲۵۲). [صید + خانہ (رک)].

---ِ زَبُوں کس صف(---فت ز ، و مع) صف.
قیدی ، لاغر شکار ، بیمار یا کمزور قیدی ؛ مجبور ، معذور ؛ گرفتار.

نہ جانے مجھے کیوں یقیں ہو گیا ہے
کہ انسان خود ایک صیدِ زبوں ہے

(۱۹۷۹ ، شیخ ایاز، شخص اورشاعر، ۲۵).[صید + زبوں (رک)].

---فِگَن (---کس ف ، فت گ) امذ.
رک : صید افگن ، شکاری.

اس لیے صید گہِ عشق میں ہم صید بنے
کہ کبھی صید فگن بہر شکار آوے گا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳).

جال اِس پہ نہ ڈال اے صید فگن ، یہ بامِ حرم کا طائر ہے
آیا ہے بھٹک کر دیر میں جو گمراہ نہیں ہے ، زائر ہے

(۱۹۲۶ ، فکر و نشاط ، ۲۵) . [صید + فگن (افگن (رک) کا مخفف)].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
شکار کرنا ، قید کرنا ، پھنسانا.

خوش نوایانِ چمن کو کر لیا باتوں میں صید
اپنی تقریرِ مسلسل میں ہے عالم دام کا

(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۶۴).

زندگی کو رنگوں میں قید کر نہیں سکتے
اس غزالِ وحشی کو صید کر نہیں سکتے

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۳۵).

--- کُناں (---ضم ک) صف.
شکار کرتا ہوا. حضور ... صید کناں تشریف لائیے گا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۴۳۴). [صید + ف : کناں ، کردن - کرنا].

---گاہ/ گَہ (---/ فت گ) امث ؛ امذ.
شکار کھیلنے کی جگہ ، شکار گاہ.

اس لئے صیدگہِ عشق میں ہم صید بنے
کہ کبھی صید فگن بہر شکار آوے گا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳).

نکلا نہ کوئی حیف یہاں قابلِ شکار
صیّاد خالی ہاتھ پھرا صید گہ سے

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۸۰). [صید + گاہ / گہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گِیر (---ی مع) امذ.
شکار پکڑنے والا ، شکاری. تمام جانورانِ صیدگیر مثل لگڑبھگر ... چل بسے ہیں. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۳۲). [صید + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---لَگْنا محاورہ.
ہم پیشہ لوگوں کی باہم بحث یا ضدم ضد ہونا ، مسابقت کی بازی بدنا. بیسے سے میری صید لگی ہے.(۱۹۱۴ ، راج دلاری، ۱۰۹).

---ناتُواں کس صف(---فت ت) امذ.
رک : صید زبوں. عرب اور عجم پر جو گزری ہے ہم اس سے بدتر دنوں کے صیدِ ناتواں ہیں. (۱۹۶۱ ، ن - م - راشد:ایک مطالعہ ، ۱۰۷). [صید + نا (سابقۂ نفی) + تواں (رک)].

صَیدا (ی لین) امذ.
پتھریلی زمین ، سخت زمین ، جنگل ، پہاڑ.

کیا صور و صیدا کو برباد اِسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اِسی نے

(۱۸۷۹ ، مسدّسِ حالی ، ۱۰۱). [ع].

صَیدَلی (ی لین ، فت د) امذ ؛ صف.
(کیمیا) دوا فروش نیز دوا سازی کے متعلق ، ادویات کا. جس کو کیمیائی یا افعال الادویاتی طریقوں ... سے انجام دیا جا سکتا ہے جن کو بالعموم صیدلی تمحیص سے تعبیر کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). [ع].

صَیدَلِیّات (ی لین ، فت د ، کس ل ، شد ی) امذ.
(کیمیا) اصولِ دواسازی ، دوا سازی کا علم ، علم الادویہ . جالینوس نے .... امراضیات ، معالجات اور صیدلیات میں متعدد نئے حقائق کا اکتشاف کیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۶۲۷). [صیدلی + ات ، لاحقۂ جمع].

صَیدَلِیّہ (ی لین ، فت د ، کس ل ، شد ی بفت) امث.
دوا فروشی کی دوکان ، ڈسپنسری. صیدلیہ اور معالجات ، علیٰ ہذا غذائیات وغیرہ میں متعدد کتابوں ... کا مصنف ہے . (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۱) . [صیدلی + ہ ، لاحقۂ نسبت].

صَیدی (ی لین) امذ ؛ صف.
۱. (اَ) **(کبوتربازی) کبوتر لڑانے والا ؛ (مجازاً) حریف ، مدِمقابل.** صیدی کے پٹھے کو دیکھ کر ... شہباز کے مقابلہ میں ثنان کو لاؤں گا. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں (اشرف صبوحی) ، ۱۳۰) . (اا) **(کبوتربازی) دوسری جگہ کا کبوتر جو غیر کبوتروں کے ساتھ اڑان میں تال میل کرے** (اپ و ، ۸ : ۱۳۲). ۲. **شکار کرنے والا ، شکاری.**

بن جائے گا ورنہ اس کا قیدی
تو صید ہے ، وہ ہے تیرا صیدی

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۷۷). [ع].

صَیرَفی (ی لین ، فت ر) امذ ؛ صف.
۱. صرّاف ، کھوٹے کھرے کو پرکھنے والا (عموماً سکہ ، زیورات، ہیرے ، جواہرات).

ہے کون صیرفیِ گنجِ گوہرِ غلطاں
دماغِ محرمیِ دل ہے کس کے پاس یہاں

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۶۲). **۲. پیسوں کا لین دین کرنے والا ؛ چالباز** (پلیٹس). **۳. (مجازاً) پرکھنے والا ، نقاد.**

بن صیرفیِ قدیم و حادث
نقادِ روایت و درایت

(۱۹۶۳ ، کلکِ موج ، ۳۹). [صیرف + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَیرُورَت (ی لین ، و مع ، فت ر) امث.
ایک حالت سے دوسری حالت میں چلے جانا ، حالات و مقام کے مطابق خود کو ڈھال لینا. عربیت کی علامات اور امتیازی نشان پہلے لوگوں سے منتقل ہو کر ان میں آ گئے تو ان میں صیرورت کا خاصہ اعتبار کیا گیا. (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۲۰). [ع : (ص ی ر)].

صِیغَہ (ی مع ، فت غ) امذ.
۱. سانچے میں ڈھلی ہوئی چیز. صیغہ لغت میں ڈھلی ہوئی چیز کو کہتے ہیں. (۱۹۰۳ ، مصباح القواعد ، ۳). **۲. سررشتہ ، محکمہ.** حضور میری دلی خواہش ہے کہ مجھے صیغۂ جنگی کا کوئی عہدہ ملے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۸۳). خواتین ڈویژن ... میں افسر صیغہ کی مزید ایک اسامی ... پر رضامند ہو گیا ہے. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلت ، ۸۷). **۳. (اً) شعبہ ، شاخ نیز پیشہ یا ملازمت.** بعض صیغہ ... ذاتی تعلقات سے متعلق نہیں ہوتے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۸۹). صیغۂ زراعت میں ایک ڈگری لے لی. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۷). **(اا) سلسلہ ، رشتہ ، تعلق ، نسبت.** اجروس سے صیغۂ اخوت ہے اجروس کو بھائی کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، قمر (احمد حسین) ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۱۳۷). **(ااا) (قانون) دفعہ ؛ دفتر** (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۸۶). **۴. (صرف) حروف اور حرکات و سکنات کی تعداد اور ترتیب کے لحاظ سے لفظ کی جو صورت ہو اس کا نام صیغہ ہے ، تصریف ، گردان ، فعل کی صورت ، مثلاً صیغۂ واحد ، صیغہ متکلم وغیرہ.** اس باہمی نفاق و عداوت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ... صیغہ یعنی کم از کم ہو گئے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۹۶). واحد غائب کا صیغہ بالعموم ... قاری سمجھ ہی نہیں سکتا. (۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانامؐ ، ۱۴). **۵. وہ کلماتِ عربی جو نکاح یا متعہ کے ایجاب و قبول میں یا طلاق میں پڑھے جاتے ہیں ، (عموماً) اہلِ تشیع کا نکاح.** مولوی صاحب نے بسم اللہ کہہ کر صیغہ جاری کر دیا. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۲۰۲). **۶. (تصوف) ہیئت کلمہ کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف).

--- پڑھانا / پڑھوانا ف م ؛ محاورہ.
نکاح پڑھانا ، ایجاب و قبول کرانا ، نکاح کر دینا. صیغہ پڑھا گیا ، مبارک سلامت ہونے لگی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۹۴).

--- پڑھنا ف م ؛ محاورہ.
صیغہ پڑھانا (رک) کا لازم ، ایجاب و قبول کے کلمات ادا کرنا نیز نکاح پڑھنا ، عقد کرنا. بلبل کا بلبل سے صیغہ پڑھا زہرہ کا زہرہ سے عقد کیا. (۱۸۳۶ ، قصۂ اگرگل ، ۳۲).

--- جاری ہونا محاورہ.
۱. (فقۂ جعفریہ) نکاح پڑھا جانا ، عقد ہونا (مہذب اللغات). **۲. سلسلہ ہونا ، رشتہ ہونا.** میرا تمہارا صیغۂ برادری عالم رویا میں جاری ہوا ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۵۰).

--- دار امذ.
محکمہ کا افسر ، شعبہ کا سربراہ ؛ خاندان یا قبیلہ کا سردار ، مُکھیا. غالباً نئے صیغے دار مقرر کیے جائیں گے. (۱۸۶۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۱ : ۳۰۳). قانون گو اور چودھری بھی ہوتے تھے جو عموماً صیغہ دار کہلاتے تھے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۴۴). [صیغہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--ٔ دیوانی کس صف (--ی مع) امذ.
(قانون) دیوانی کا محکمہ. عدالتوں کی بہ اصطلاحیں ... صیغۂ دیوانی ، صیغۂ فوجداری ہمیشہ رائج رہیں گی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۶). [صیغہ + دیوانی (رک)].

--ٔ راز میں رَکھنا / ہونا محاورہ.
چھپائے رکھنا ، راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا. چند درخشاں نمونے آپ بھی ... صیغۂ راز میں رکھیے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۱۳۶).

--ٔ راز میں رہنا محاورہ.
کسی بات کا پوشیدہ رہنا. یہ بات مکمل طور پر صیغۂ راز میں رہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷).

--ٔ فَوجداری کس صف (--و لین ، سک ج) امذ.
(قانون) فوجداری عدالت کا محکمہ. صیغۂ فوجداری وغیرہ ... یہ اصطلاحیں فارسی اور عربی زبانوں سے برابر لی گئی ہیں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۱۲۶). [صیغہ + فوج (رک) + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- گَرْدانْنا محاورہ.
(صرف) کسی فعل کی پوری گردان پڑھنا ، کسی بات کو بار بار دہرانا ، تصریف کرنا ؛ خاطر میں لانا.

بہتر ہے بدلے جائیں جو دریاں جناب کے
گردانْنا ضرور ہے صیغوں کو باب کے

(۱۸۵۴ ، گلستان سخن ، ۳۸۱).

--ٔ مُرافِعَہ کس صف (--فت م ، کس ف ، فت ع) امذ.
(سیاسیات) وہ محکمہ جس کو مقدمے یا اپیل کی سماعت کا اختیار ہو (اصطلاحات سیاسیات ، ۲۳). [صیغہ + مرافعہ (رک)].

صَیقَل (ی لین ، فت ق) امث.
قلعی ، جلا ، صفائی ، آب و تاب ، چمک.

تکلیفِ طالبانِ شہادت کو ، تا نہ ہو
صیقل ضرور ہے ترے خنجر کے واسطے

(۱۸۶۳ ، دیوان فدا ، ۳۶۱). [ع].

---دار صف.
چمک یا صفائی رکھنے والا ، صاف ، چمکیلا. صورت صیقل دار اجسام مثلاً شیشے وغیرہ میں ... معلوم ہوتی ہے . (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۶۹) . [صیقل + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---شُدَہ (---ضم ش ، فت د) صف.
چمکایا ہوا ، جلا دیا ہوا ، روشن. اس کی صیقل شدہ صورت ستر پردوں کے باوجود جھانکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے .(۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۲۲). [صیقل + ف : شدہ ، شدن - ہونا].

---کَدَہ (---فت ک ، د) امذ.
جلا دینے کی جگہ ، چمکانے کی جگہ ، قلعی خانہ.

ہم نے دیکھا ہے وہ صیقل کدہ اللہ اللہ
کہ جہاں آئینۂ دل سے کدورت کم ہو

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۸۳). [صیقل + ف : کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. صاف کرنا ، جلا دینا ، چمکانا ، زنگ دور کرنا. جو لوگ سحر نہیں جانتے ہیں انہوں نے تلوار و خنجر کو صیقل کرنا شروع کیا.(۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۰). اس نے کسبِ معاش کے لیے یہ پیشہ اختیار کیا کہ شیشہ پر صیقل کر کے روزانہ بازار میں جا کر فروخت کرتا . (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۵۱۰) . **۲. پاک کرنا ، بے عیب کرنا ، خالص بنانا نیز اُبھارنا (جذبات وغیرہ).** اس کا دل آئینہ کی طرح شفاف تھا ایمان نے اس کے جذبات اور بھی صیقل کر دیئے تھے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۱۴).

---گَر (---فت گ) صف.
جِلا دینے والا ، ہتھیار صاف کرنے والا ، قلعی گر.

صیقل گر چمن ہو جو اُس کی ہوائے لطف
پھر بلبلوں سے دل میں نہ رکھیں غبار پھول

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۶). منیر صیقل گر ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۲۹۷). [صیقل + ف : گر ، لاحقۂ فاعلی].

---گَری (---فت گ) امث.
صیقل گر (رک) کا کام یا پیشہ ، جلا دینے کا کام ؛ ملمع کاری.

کرے صیقل گری دل کی جو چاہے
نکالے اوس کے جوہر بے تکلف

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۱۲). کمال ... صفائی اور صیقل گری میں ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳). [صیقل گر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لَگْنا محاورہ (قدیم).
چمک ملنا ، آب و تاب حاصل ہونا.

میں دو عالم کا صفا حاصل کیا کر جان توں
منج دل آئینے کوں جیوں تج عشق کا صیقل لگیا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۹).

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
تلوار یا آئینے وغیرہ پر پالش ہونا ، چمک جانا.

مدام ہو نہیں سکتی ہے صیقل اے جوشش
وگرنہ دل بھی مرا آئینے سے کیا کم ہے

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۱۵۸).

صَیقَلی (ی لین ، فت ق) صف ؛ امذ.
۱. صیقل (رک) سے منسوب ، وہ شے جسے زنگ دور کر کے جلا دی گئی ہو.

میرے دل کا آئینہ از زنگِ غیر
تو کر صاف ہور صیقل یا علی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۴). **۲. زمرد کی ایک قسم ، یہ نہایت صاف اور آبدار ہوتا ہے .** زمرد کی کئی قسمیں ہیں ... چوتھی صیقلی ،صیقل کیے ہوئے لوہے کی طرح ہوتا ہے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۴۸). [صیقل + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِینی (ی مع). (الف) صف.
صین - چین سے منسوب ، چین کا ، چینی. عربی میں ... ہمیں ثلج صینی (چینی برف) اور ثلج الصین (چین کی برف) کے الفاظ بھی ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۷۷). (ب) امث. **چینی مٹی یا برتن کی ایک اچھی قسم نیز سینی ، تھال** بیچر کی آش صینی اس کے روبرو رکھی گئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۶۳). [صین - چین + ی ، لاحقۂ نسبت].

صِینیات (ی مع ، کس ن) امذ.
چین سے متعلق علم و معلومات. صینیات سے باہر دوسرے علماء کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۸۴). [صین + یات ، لاحقۂ جمع].

صَیہُون (ی لین ، و مع) امذ.
یروشلم کے نزدیک یہودی مذہب کا ایک مقدّس مقام ، تقدّس.
یہودیوں کے مطرب پیغمبر کا تو یہ کہنا ہے کہ صیہون یعنی کمالِ حسن سے خدا جلوہ گر ہوا. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۳۸۷).[ع].

صَیہُونی (ی لین ، و مع) صف ؛ امذ.
۱. یہود کا، یہودی. نازسی یا فاشی یا صیہونی تحریکوں کے زیراثر جو شاعری ہوئی وہ مقدار و مقام کے لحاظ سے قابل ذکر شمار نہیں ہوتی. (۱۹۵۵ ، نکتۂ راز ، ۳۱۷). **۲. صیہون کا رہنے والا ، تحریک صیہونیت کا حامی یا پیرو.**

صیہونیوں کا مسجدِ اقصیٰ پہ ہو قبضہ
یہ مَظلَمہ ہے تیری شریعت میں روا کیا

(۱۹۷۵ ، خروشِ خُم ، ۲۳۵). [صیہون + ی ، لاحقۂ نسبت].

صَیہُونِیَت (ی لین ، و مع ، کس مج ن ، فت ی) امث.
یہودیوں کی عالمگیر تحریک جس کا مقصد یہودیوں کے قومی وطن کا قیام تھا نیز یہودیت.

کہیں آپس میں جنگ آرا ، عراق اور ایرانی
کہیں صیہونیت کی آگ ہے اور صرف لبنانی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۰۲). [صیہون + یت ، لاحقۂ نسبت].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-12

(SUN TO SEHUNIYAT)

URDU DICTIONARY BOARD
KARACHI